https://ataunnabi.blogspot.com/

عظمتِ باری تعالیٰ کے حوالے سے عظیم علمی شاہکار

شانِ خدا جل جلالہ

بزبانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

تصنیف لطیف

الحافظ القاری مولانا غلام حسن قادری

مفتی دار العلوم حزب الاحناف، لاہور

ناشر

اکبر بک سیلرز لاہور

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عظمتِ باری تعالیٰ کے حوالے سے عظیم علمی شاہکار

شانِ خدا جل جلالہ

بزبانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

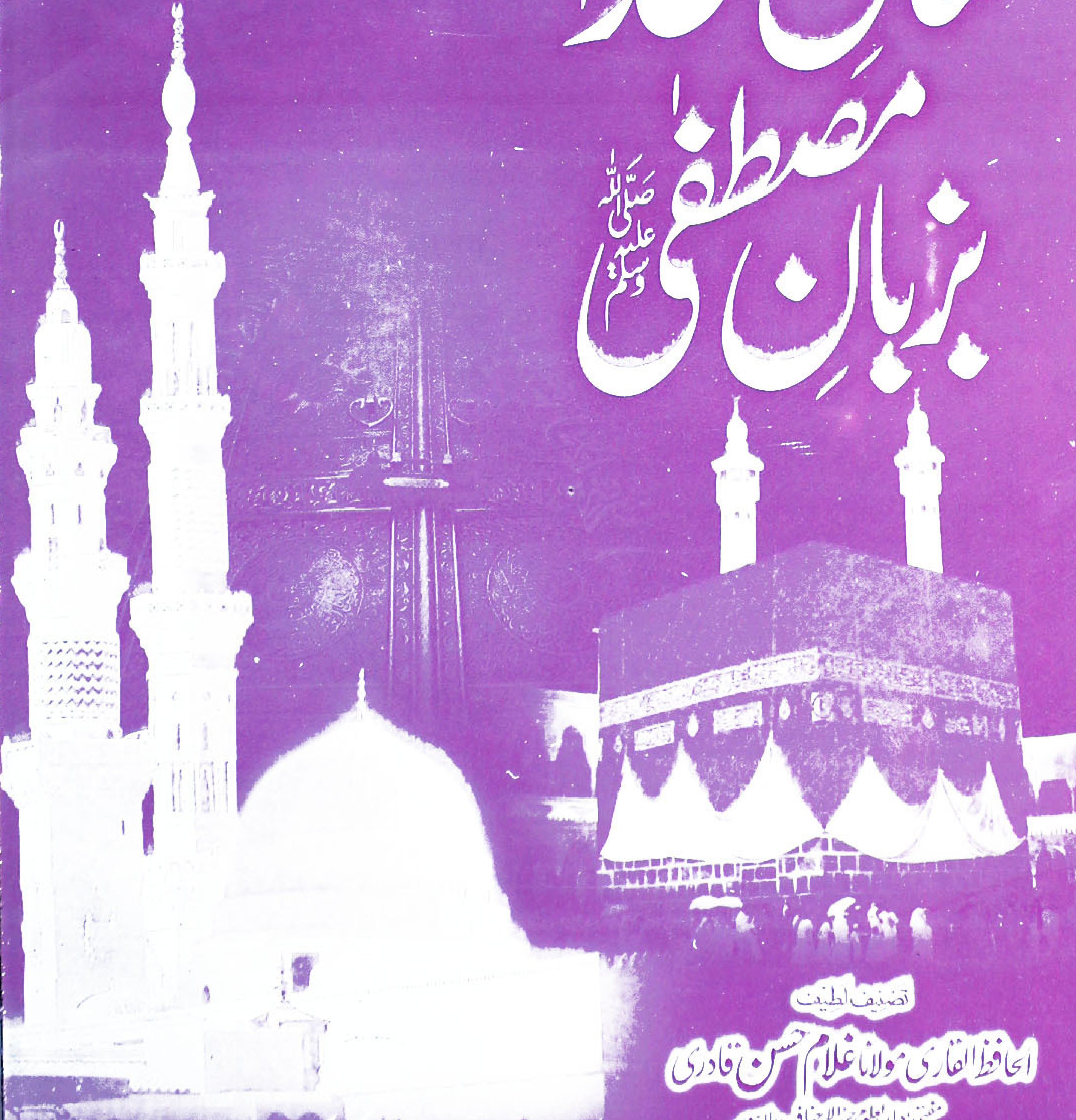

تصنیف لطیف

الحافظ القاری مولانا غلام حسن قادری

مفتی دار العلوم حزب الاحناف، لاہور

ناشر

اکبر بک سیلرز لاہور

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عظمت باری تعالیٰ
کے حوالے سے عظیم علمی شاہ کار

شانِ خدا جل جلالہ
بزبانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

جلد اوّل

تصنیف لطیف
الحافظ القاری مولانا غلام حسن قادری
مفتی دار العلوم حزب الاحناف
شیخ الحدیث جامعہ رضویہ ماڈل ٹاؤن، لاہور

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سینٹر ۴۰ اردو بازار لاہور Ph: 37352022

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں)

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

وعلیٰ الک واصحابک یا حبیب اللہ

نام کتاب	....	شانِ خدا (جل وعلا) بزبانِ مصطفیٰ (ﷺ) جلد اوّل
مؤلف	....	الحافظ القاری مفتی غلام حسن قادری مفتی دار العلوم حزب الاحناف، لاہور
پروف ریڈنگ	....	پیر طریقت الحاج قاری محمد اصغر نورانی
صفحات	....	640
تعداد	....	1100
بفرمائش	....	بنت لیاقت نور فاطمہ عطاری، بنت حسن نثار فاطمہ
خصوصی دعا	....	پیر سیّد انوار الحسن کاشف گیلانی (ورچھ شریف، خوشاب)
کمپوزنگ	....	عبد السلام، قمر الزمان
اشاعت	....	اکتوبر 2012ء
ناشر	....	محمد اکبر قادری
قیمت	....	800 روپے (جلد اوّل)

ناشر
اکبر بک سیلرز
پبلشرز
اردو بازار لاہور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فہرست (جلد اوّل)

مضامین	صفحہ
پیش لفظ	۱۵
اظہار تشکر وامتنان	۱۸
نشانِ منزل	۲۰
ولادت باسعادت	۲۱
حفظ قرآن	۲۱
درسِ نظامی	۲۲
حفظ القرآن کے اساتذہ کرام	۲۲
تجوید وقرأت	۲۲
درسِ نظامی کے اساتذۂ کرام	۲۲
راہِ عمل	۲۳
خطاطی	۲۳
زیارتِ حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً	۲۴
شرفِ بیعت	۲۴
تصانیف	۲۵
۱-شرح کلام رضا فی نعت المصطفیٰ المعروف شرح حدائق بخشش	۲۵
۲-مقام غوث اعظم اعلیٰ حضرت کی نظر میں	۲۵
۳-شانِ مصطفیٰ بزبان مصطفیٰ بلفظ "انا"	۲۵
۴-تقریری نکات	۲۶
۵-اٹھارہ تقریریں	۲۶
۶-کواکب سبعہ	۲۷
۷-الدروس العشرہ فی السورۃ الفاتحہ	۲۷
۸-قرآن اور حاملین قرآن	۲۷
۹-بوستان سعدی	۲۸
۱۰-گلستان سعدی	۲۸
۱۱-کربل کی ہے یاد آئی	۲۸
۱۲-یارانِ مصطفیٰ ﷺ مع وارثانِ خلافت راشدہ رضی اللہ عنہم	۲۹
۱۳-مقام سیدنا ابراہیم علیہ السلام	۲۹
۱۴-النعمان والرضا	۲۹
۱۵-الباقیات الصالحات یعنی مقالات وخطبات	۲۹
۱۶-فضائل ومسائل نماز	۲۹
۱۷-خصائل ومسائل حج وزیارت	۳۰
۱۸-فضائل ومسائل صیام ورمضان	۳۰
۱۹-دو تحقیقی مقالے (مسئلہ توحید وشرک)	۳۰
۲۰-البرکات	۳۰
۲۱-ماں تسکین جاں	۳۰
۲۲-بخاری پڑھو لیکن ساری پڑھو	۳۲
۲۳-فیضانِ مسلم شریف	۳۲
۲۴-راہِ ہدایت	۳۲
۲۵-نجات کا راستہ	۳۲
۲۶-راہ سنت وجنت	۳۲
۲۷-مصباح المشکوٰۃ	۳۲
۲۸-صبح دوام زندگی	۳۲
۲۹-شانِ خدا بزبان مصطفیٰ ﷺ	۳۳
۳۰-نغمات توحید	۳۳
۳۱-مختصر احادیث مشکوٰۃ	۳۴
۳۲-الدین النصیحہ	۳۴
ہستی اور رونق بازار تست (محبت نامہ)	۳۴
انتساب وایصال ثواب	۳۸

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مضامین	صفحہ
حمد باری تعالیٰ جل وعلا	۳۹
نعت مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء	۴۰
حمد خدا کے لئے نعت مصطفیٰ کے لئے	۴۱
حروفِ تہجی میں عظمت مصطفیٰ ﷺ کے تذکرے	۴۲
ہر حمد اللہ ہی کے لئے ہے	۴۵
گرجتے بادل کڑکتی بجلیاں اور فرشتے اللہ کی حمد کرتے ہیں	۴۷
حمد وصلوٰۃ کا حسین امتزاج	۴۷
صلوٰۃ بر محمد ﷺ	۴۸
پہلا باب	۵۰

اسماء حسنیٰ کے ساتھ دعائے حاجات
بدرگاہ مجیب الدعوات

مضامین	صفحہ
اسماء الحسنٰی کے بارے میں ضروری ہدایت	۵۳
اللہ تبارک وتعالیٰ کے بابرکت ناموں کا بیان	۵۴
اللہ جل مجدہ کے ناموں کو یاد کرنے کی فضیلت	۵۵
اللہ تعالیٰ طاق کو پسند فرماتا ہے	۵۵
اللہ جل شانہ کے ناموں کے ''احصا'' کے دیگر معانی	۵۶
میں نثار تیرے کلام پر......	۵۷
اللہ سبحانہ وتعالیٰ	۵۹
شانِ رب کریم قرآن کے آئینہ میں	۵۹
لفظ اللہ جل جلالہ کا مادہ اشتقاق	۶۱
لفظ اللہ کی لفظی ترکیب	۶۲
لفظ اللہ کے لفظی خواص	۶۳
اللہ تعالیٰ کی مختلف شانیں حسین جملوں کی شکل میں	۶۳
ہاں ہاں وہ اللہ ہی ہے.....	۶۵
یاالٰہی رحم فرما مصطفیٰ کے واسطے	۶۶
ہر مرض کی شفا ہے اللہ ہو	۶۸
اللہ جل ذکرہ کے اسماء متعدد ہونے کی ایک حکمت	۶۹
اہل محبت ومعرفت کا طریقہ	۶۹
تصویر کا دوسرا رُخ	۷۱
الاسماء الحسنٰی فی حدیث المصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء	۷۲
اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنٰی بے حد وبے حساب ہیں	۷۳
ایک سوال اور اس کا جواب	۷۴
اللہ کے نام توفیقی ہونے کا معنی اور اس بارے میں مذاہب	۷۶
اللہ تعالیٰ بے حد رحم فرمانے والا ہے	۷۶
رحمٰن کے خاص بندے	۷۷
اللہ کے بندوں کے نعرے لگانا قرآن میں لکھا ہے	۷۷
عباد الرحمٰن پر رحمٰن العباد	۷۸
رحمٰن کے بندوں کی دیگر شانیں	۷۹
خوفِ خدا اور عباد الرحمٰن	۸۰
موت آنے تک اپنے رب کی عبادت کر	۸۱
صرف خالق کی رضا کی جستجو کرتے رہو	۸۲
آیات قرآن اور شانِ عباد الرحمٰن	۸۳
شراب معرفت کا چاہیے اک جام اے اللہ عزوجل	۸۴
اور وہ جو نہ فضول خرچی کرتے ہیں نہ تنگی	۸۵
اللہ سے ہم اس کا کرم مانگ رہے ہیں	۸۵
اللہ تعالیٰ بڑا مہربان ہے	۸۶
رحمت ہی وہ دولت ہے	۸۷
بندہ بھی ہوں تو کیسے بڑے کارساز کا	۸۸
اللہ تعالیٰ حقیقی بادشاہ ہے	۸۹
تیری ذات ہے وحدہٗ لاشریک	۸۹
اللہ تعالیٰ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے	۹۰
اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو سلامتی عطا فرمانے والا ہے	۹۲
تلاش میں ہیں تری بحر وبر کہاں ہے تو	۹۳
اللہ تعالیٰ امن وامان عطا فرمانے والا ہے	۹۴
تو ہی مبتداء تو ہی منتہیٰ، تیری شان جل جلالہ	۹۵
اللہ تعالیٰ نگہبان اور حفاظت فرمانے والا ہے	۹۶

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صفحہ	مضامین
۹۶	جاری ہے ہر زباں پہ قال و مقال تیرا
۹۷	اللہ تعالیٰ بڑی عزت والا، سب پہ غالب ہے
۹۸	اللہ تعالیٰ سب سے زبردست اور عزت و عظمت والا ہے
۹۸	ذکر جاری ہے صبح و شام تیرا
۱۰۰	اللہ تعالیٰ بڑائی و کبریائی والا ہے
۱۰۰	رحم فرما، رحم فرما ہم پہ رحمٰن و رحیم
۱۰۱	اللہ تعالیٰ ہر شیء کو پیدا فرمانے والا ہے
۱۰۲	بقا جس کو رہے گی وہ تجلی خدا ہو گی
۱۰۳	اللہ تعالیٰ عدم سے وجود میں لانے والا ہے
۱۰۳	پاک ہے وہ ذات جس نے اولیاء اللہ کے وجود سے زمین کو زینت بخشی
۱۰۴	ولی را ولی می شناسد
۱۰۶	اللہ تعالیٰ ہر ایک کو صورت بخشنے والا ہے
۱۰۶	اللہ تعالیٰ ہی مصور ہے
۱۰۷	تمام خوبیاں اس کے لئے جس نے ہمیں فقہاء کی پاکیزہ جماعت عطا فرمائی
۱۰۸	پاک ہے وہ ذات
۱۰۹	اللہ تعالیٰ درگزر اور پردہ پوشی فرمانے والا ہے
۱۰۹	تیرے در پہ اے کریم ذوالجلال
۱۱۰	اللہ تعالیٰ سب پر غالب ہے
۱۱۱	آغاز ترے ہیں تو یہ انجام ترے ہیں
۱۱۲	اللہ تعالیٰ سب کچھ عطا فرمانے والا ہے
۱۱۲	کون کس طرح اللہ تعالیٰ کی پاکی بولتا ہے؟
۱۱۳	اللہ تعالیٰ ہی بڑا رزق دینے والا ہے
۱۱۴	اللہ تعالیٰ سب سے بڑا مشکل کشا ہے
۱۱۴	علم والوں کا مرتبہ و مقام رسول خدا ﷺ کی نظر میں
۱۱۶	خدا کے مقبول بندے
۱۱۸	تمام تعریفیں اس علام الغیوب کے لئے ہیں......

صفحہ	مضامین
۱۲۰	اللہ تعالیٰ بہت وسیع علم والا ہے
۱۲۱	علوم نبوت کا ایک جلوہ
۱۲۲	اللہ تعالیٰ روزی تنگ کرنے والا اور فراخ کرنے والا ہے
۱۲۳	سلانے والا جگانے والا، تو ڈوبتوں کو بچانے والا
۱۲۴	اللہ تعالیٰ پست کرنے والا اور بلند فرمانے والا ہے
۱۲۵	اللہ تو نے خاک کو انساں بنا دیا
۱۲۶	اللہ تعالیٰ عزت و ذلت دینے والا ہے
۱۲۷	ہے خدا وحدہٗ لاشریک لہٗ
۱۲۷	اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے والا ہے
۱۲۸	ڈھونڈتا ہے اسے فلسفی بے دماغ
۱۲۹	اللہ تعالیٰ سب کچھ دیکھنے والا ہے
۱۳۰	اللہ تعالیٰ حاکم مطلق ہے
۱۳۱	اللہ تعالیٰ عدل و انصاف فرمانے والا ہے
۱۳۱	اللہ تعالیٰ بڑا لطف و کرم فرمانے والا ہے
۱۳۲	ایسے یکتا کے لئے ایسی ہی یکتائی ہو
۱۳۳	اللہ تعالیٰ ہر ایک سے باخبر اور آگاہ ہے
۱۳۴	اے خدا اے مہرباں مولائے ما
۱۳۴	اللہ تعالیٰ بڑا بردبار (حلم والا) ہے
۱۳۵	سنا رہی ہے قصیدہ فصل بہار تیرا
۱۳۶	اللہ تعالیٰ بڑی عظمت والا ہے
۱۳۷	ہے نام پروردگار تیرا
۱۳۷	اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا ہے
۱۳۸	یا خدایا خدایا خدایا
۱۳۹	اللہ تعالیٰ بڑا قدردان ہے
۱۳۹	آب و آتش ہوا ہے ہر اک کی صدا
۱۴۱	اللہ تعالیٰ بہت بلند و برتر ہے
۱۴۲	سارا عالم ہے تو نے بنایا
۱۴۳	اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مضامین	صفحہ
کس کا نظام راہنما ہے افق افق	۱۴۳
اللہ تعالیٰ سب کا نگہبان ومحافظ ہے	۱۴۵
ہر حال میں رہا ہے ترا اے خدا خیال	۱۴۵
اللہ تعالیٰ سب کو روزی اور توانائی دینے والا ہے	۱۴۷
حمد خدا بحوالۂ میلادِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء	۱۴۸
اللہ تعالیٰ سب کے لئے کفایت کرنے والا ہے	۱۴۹
اللہ تعالیٰ بڑے بلند رتبے والا ہے	۱۵۰
اللہ تعالیٰ بہت کرم فرمانے والا ہے	۱۵۱
طواف کعبہ کرتے ہوئے یا کریم کا ورد کرنے والا اعرابی	۱۵۱
اللہ تعالیٰ بہت بڑا نگہبان ہے	۱۵۳
اے ہمارے مالک ومولیٰ	۱۵۴
اللہ تعالیٰ دعائیں سننے اور قبول فرمانے والا ہے	۱۵۵
تو ہم سے صلح کرلے ہم تم سے صلح کرلیں گے	۱۵۵
اللہ تعالیٰ بڑی وسعت وفراخی والا ہے	۱۵۶
امام شافعی علیہ الرحمۃ کی ایک دعا	۱۵۷
اللہ تعالیٰ بڑی حکمتوں والا ہے	۱۵۸
اے خداوند دو عالم مالک ارض وسما	۱۵۹
قادیانی توحید ودیگر عقائد	۱۶۰
اللہ رب العزت کی توہین	۱۶۰
قرآن کریم کی توہین	۱۶۰
انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین	۱۶۱
حجر اسود کی توہین	۱۶۱
ترانۂ ختم نبوت	۱۶۲
جانِ پیغمبری آخری آخری	۱۶۳
اللہ تعالیٰ بہت محبت فرمانے والا ہے	۱۶۳
محبت کیا ہے؟	۱۶۴
اللہ تعالیٰ بڑی عزت اور بلند مرتبے والا ہے	۱۶۵
خدا کی شانیں	۱۶۶

مضامین	صفحہ
مردوں کو زندہ فرمانے والا	۱۶۸
ذکر الٰہی کے ذریعے اپنی زبان کی حفاظت کرو	۱۶۹
اللہ تعالیٰ (ہر شی پر) گواہ ہے	۱۷۰
اللہ تعالیٰ برحق وبرقرار ہے	۱۷۱
اللہ تعالیٰ بڑا کارساز ہے	۱۷۲
اللہ تعالیٰ بڑی طاقت وقوت والا ہے	۱۷۳
وہی خدا ہے	۱۷۴
اسی کے لئے پاکیزگی اور تعریف ہے	۱۷۵
فرعون کو بھی اللہ کے سامنے گڑگڑانا پڑا	۱۷۶
اللہ تعالیٰ زبردست قدرت وقوت والا ہے	۱۷۷
اللہ تعالیٰ سب کا حمایتی اور مددگار ہے	۱۷۸
ولی اللہ کی پہچان	۱۷۸
اللہ تعالیٰ ہمارا آقا ومولیٰ ہے	۱۷۹
اللہ ہمارا مولیٰ ہے تمہارا کوئی مولیٰ نہیں	۱۷۹
اللہ تعالیٰ لائق تعریف اور تمام خوبیوں والا ہے	۱۸۱
اللہ کی ذات تثلیث سے پاک ہے	۱۸۲
حمد خدا کے جلوے	۱۸۳
اللہ تعالیٰ ہر شی کو اپنے علم اور شمار میں رکھنے والا ہے	۱۸۳
اللہ تعالیٰ ہر شی کو بغیر سابقہ نمونہ کے پیدا فرمانے والا ہے	۱۸۴
اللہ تعالیٰ بار دگر پیدا فرمانے والا ہے	۱۸۵
اللہ تعالیٰ زندگی عطا فرمانے والا ہے	۱۸۵
اللہ تعالیٰ موت دینے والا ہے	۱۸۶
اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے	۱۸۷
اللہ تعالیٰ سب کو قائم رکھنے والا ہے	۱۸۷
اللہ تعالیٰ الواجد ہے	۱۸۸
اللہ تعالیٰ بزرگی اور بڑائی والا ہے	۱۸۹
اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں یکتا ویگانہ ہے	۱۹۰
اللہ تعالیٰ ایک (الاحد) ہے	۱۹۱

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مضامین	صفحہ
اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے	۱۹۱
اللہ تعالیٰ قدرت والا ہے	۱۹۲
اللہ تعالیٰ قدرتِ تامہ وکاملہ کا مالک ہے	۱۹۳
اللہ تعالیٰ آگے کرنے والا ہے	۱۹۳
یا مُقَدِّمُ کی برکات	۱۹۴
اللہ تعالیٰ پیچھے رکھنے والا ہے	۱۹۵
اللہ تعالیٰ سب سے پہلے ہے	۱۹۶
وہ جن کا سونا ہماری عبادت سے بہتر ہے	۱۹۷
اللہ تعالیٰ آخر ہے	۱۹۷
اللہ تعالیٰ ظاہر وآشکارا ہے	۱۹۸
اللہ تعالیٰ پوشیدہ وپنہاں ہے	۱۹۹
اللہ تعالیٰ تمام اُمور کا متولی ہے	۲۰۱
اللہ تعالیٰ سب سے بلند وبرتر ہے	۲۰۱
اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پہ احسان فرمانے والا ہے	۲۰۲
اللہ تعالیٰ بہت زیادہ توبہ قبول فرمانے والا ہے	۲۰۲
اللہ تعالیٰ نافرمانوں سے بدلہ لینے والا ہے	۲۰۳
بندے کا مبارک انتقام کیا ہے؟	۲۰۴
اللہ تعالیٰ بہت زیادہ معاف فرمانے والا ہے	۲۰۵
دعاؤں کو قبول کرنے والے کی بارگاہ میں	۲۰۶
اللہ تعالیٰ بہت شفقت فرمانے والا ہے	۲۰۷
اللہ تعالیٰ ملکوں کا مالک ہے	۲۰۸
اللہ تعالیٰ بزرگی وعزت والا ہے	۲۰۸
اللہ تعالیٰ عدل وانصاف قائم فرمانے والا ہے	۲۰۹
اللہ تعالیٰ سب کو جمع فرمانے والا ہے	۲۱۰
اللہ تعالیٰ غنی وبے نیاز ہے	۲۱۱
اللہ تعالیٰ لوگوں کو غنی بنانے والا ہے	۲۱۲
اللہ تعالیٰ منع فرمانے والا ہے	۲۱۳
اللہ تعالیٰ ضرر اور نفع والا ہے	۲۱۴
اَلضَّآرُّ اور اَلنَّافِعُ کے فوائد	۲۱۵
اللہ تعالیٰ ''نور'' ہے	۲۱۵
اللہ تعالیٰ ہدایت عطا فرمانے والا ہے	۲۱۷
فضل وکرم سے مجھ کو ہدایت نصیب کر	۲۱۷
اللہ تعالیٰ بے مثال چیزوں کو ایجاد فرمانے والا ہے	۲۱۸
اللہ تعالیٰ کی ذات ہمیشہ ہمیشہ باقی رہنے والی ہے	۲۱۹
اللہ تعالیٰ موجودات کے فنا ہو جانے کے بعد بھی باقی رہنے والا ہے	۲۲۰
اللہ تعالیٰ رشد وہدایت والا ہے	۲۲۱
اللہ تعالیٰ بڑے صبر وتحمل والا ہے	۲۲۳
اللہ تعالیٰ کے دیگر اسماء گرامی	۲۲۴
اَلْقَرِیْبُ جل جلالہ	۲۲۵
رَبٌّ جل جلالہ	۲۲۶
مُبِیْنٌ جل جلالہ	۲۲۷
اَلْقَدِیْرُ جل جلالہ	۲۲۸
اَلْحَافِظُ جل جلالہ	۲۲۸
اَلْکَفِیْلُ جل جلالہ	۲۲۹
اَلشَّاکِرُ جل جلالہ	۲۳۰
نعمت کا شکر کس طرح ادا کیا جائے؟	۲۳۰
اَلْاَکْرَمُ جل جلالہ	۲۳۱
اَلْاَعْلٰی جل جلالہ	۲۳۲
اَلْخَلَّاقُ جل جلالہ	۲۳۳
اَلنَّصِیْرُ جل جلالہ	۲۳۴
اَلْاِلٰهُ جل جلالہ	۲۳۴
اَلْعَلَّامُ جل جلالہ	۲۳۵
اَلْقَاهِرُ جل جلالہ	۲۳۶
اَلْغَافِرُ جل جلالہ	۲۳۶
اَلْفَاطِرُ جل جلالہ	۲۳۷

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مضامین	صفحہ
اَلْمَلِیْکُ جل جلالہ	۲۳۸
اَلْحَفِیُّ جل جلالہ	۲۳۹
اَلْمُحِیْطُ جل جلالہ	۲۴۰
اَلْمُسْتَعَانُ جل جلالہ	۲۴۰
اَلرَّفِیْعُ جل جلالہ	۲۴۱
اللہ کے بندوں کے بلند درجات کا ذکر	۲۴۲
خدا کے سوا ہر چیز باطل ہے	۲۴۳
رفعت ذکر و مقام مصطفیٰ ﷺ	۲۴۴
اَلْکَافِیُّ جل جلالہ	۲۴۴
تیرے ناز اُٹھائے اللہ نے	۲۴۵
اللہ تعالیٰ کافی ہے	۲۴۶
غَالِبٌ جل جلالہ	۲۴۷
اللہ تعالیٰ اپنے کام پر غالب ہے	۲۴۸
اَلْمَنَّانُ جل جلالہ	۲۴۹
اَلْمُنْعِمُ جل جلالہ	۲۵۱
اَلشَّافِیُّ جل جلالہ	۲۵۲
بعض اسماء حسنیٰ کا ترجمہ اور مختصر تشریح	۲۵۳
اس کے تمام نام بابرکت و باکمال ہیں	۲۵۳
اللہ تعالیٰ کو اس کے ناموں سے پکارو	۲۵۵
مانگتا ہوں ترے دربار سے مولا میں بھی	۲۵۶
اللہ تعالیٰ کے مرکب اسماء مبارکہ	۲۵۷
اللہ تعالیٰ کی صفاتِ سلبیہ کے بیان میں	۲۵۸
التجائے عاجزانہ	۲۶۰
اسم اعظم کے بارے میں امام سیوطی کی تحقیق	۲۶۰
حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا عظیم الشان قصیدہ	۲۶۵
مناجات باسمائے باری تعالیٰ	۲۷۰
اسماء حسنیٰ سے توسل کرنا	۲۷۲
ایں دعا از من......	۲۷۳
دوسرا باب	۲۷۵
رحمتِ خدا جل وعلا بارشاداتِ مصطفیٰ (ﷺ)	
حمد باری تعالیٰ عزّ اسمہ	۲۷۵
چہل ربنا	۲۷۶
اللہ تعالیٰ پر ایمان کے متعلق عقیدہ	۲۷۸
عقیدۃ اہل السنۃ فی توحید اللہ تعالیٰ	۲۷۹
رحمت خداوندی کا بیان	۲۸۰
کیا میرے لیے کوئی رخصت ہے؟	۲۸۲
اللہ تعالیٰ ضرور توبہ قبول فرماتا ہے	۲۸۳
اللہ تعالیٰ نے معاہدہ لکھا	۲۸۴
بندے کو بھی حیا آنی چاہیے	۲۸۵
بدسہی، چور سہی، مجرم و ناکارہ سہی	۲۸۵
اللہ تعالیٰ سب کریموں سے بڑھ کر کریم ہے	۲۸۷
اللہ تعالیٰ کس طرح بندے کی پردہ پوشی فرمائے گا	۲۸۸
سورۂ نساء کی چار آیات دنیا و مافیہا سے بہتر	۲۸۹
قبر میں رحمت الٰہی کا جلوہ	۲۹۰
لبیک یا موسیٰ (علیہ السلام)	۲۹۱
پانچ کلمات جو اللہ کو بہت پسند ہیں	۲۹۲
اصلاحاتِ حدیث	۲۹۳
حدیث	۲۹۳
خبر	۲۹۳
اثر	۲۹۳
حدیث قدسی	۲۹۴
الفاظ ادائے حدیث	۲۹۵
کثیر الروایت صحابہ کرام	۲۹۵
حدیث کی اقسام	۲۹۶
کتب حدیث کی اقسام	۲۹۷
اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے غضب پہ غالب ہے	۲۹۸

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مضامین	صفحہ
اے میرے بندو	٢٩٩
گاہے گاہے باز خواں ایں قصۂ پارینہ را	٣٠٠
ہم وہ بندے ہیں جو دن رات گناہ کرتے ہیں	٣٠٢
ہم ہیں عبد مصطفیٰ پھر تجھ کو کیا؟	٣٠٢
مزید آیات قرآنیہ	٣٠٣
مضامین حدیث	٣٠٥
"اللہ تعالیٰ نے ظلم کو اپنے اوپر حرام کر لیا ہے" کا معنی کیا ہے؟	٣٠٦
حدیث کا دوسرا جملہ	٣٠٧
دیے سے دیے کو جلاتے چلو	٣٠٩
حدیث شریف کے باقی جملے	٣٠٩
یہ انعام بھی اسی امت کو ملا ہے	٣١١
اس حدیث کے بارے میں ایک وضاحت	٣١١
علماء و اولیاء کی تصریحات	٣١٢
قاضی عیاض مالکی اور ملا علی قاری حنفی کا فیصلہ	٣١٣
حضرت غوث جیلانی اور امام ربانی کا فیصلہ	٣١٤
گو میں کیسا ہی سہی ہوں تو کریما تیرا	٣١٥
اللہ تعالیٰ کی شان بے نیازی	٣١٦
اے فرشتو! ایک نیکی کا ثواب سات سو گنا تک لکھو	٣١٧
بندہ نیاز مند ہے تو بے نیاز ہے	٣١٨
یہ رحمت رب ہے کس کے سبب؟	٣١٩
بھول چوک کی معافی	٣٢٠
ساری خوبیوں کا مالک	٣٢١
اگر مسلمان اور کافر جان لیتے	٣٢٢
اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سو حصے	٣٢٢
الٰہی حمد سے عاجز ہے یہ سارا جہاں تیرا	٣٢٣
اے اعرابی! تو نے اللہ کی رحمت کو محدود کر دیا	٣٢٤
ننانوے رحمتوں کا ظہور قیامت کے دن ہوگا	٣٢٥
قیامت کے دن اولیاء اللہ پر سو رحمتیں ہوں گی	٣٢٦
دنیا میں ایک فی صد رحمت	٣٢٧
اللہ کی رحمت سے جنت میں بے حساب و کتاب داخلہ	٣٢٨
چاند کی طرح چمکدار چہرے والوں کے لیے رحمت کی خوشخبری	٣٢٩
بے حساب جنت میں داخل ہونے والے کون لوگ ہوں گے	٣٣٠
یہ تعداد کیسے پوری ہوگی	٣٣٢
اللہ تعالیٰ حضور علیہ السلام کو امت کے بارے غمگین نہ فرمائے گا	٣٣٢
ہم رسول اللہ کے جنت رسول اللہ کی (ﷺ)	٣٣٣
اللہ تعالیٰ کا اپنے محبوب سے وعدہ جو بہر حال وفا ہونا ہے	٣٣٤
تیری رحمت ہی سب کے کام آئے	٣٣٥
حضرت عمر نے نعرہ بلند کیا	٣٣٥
راز دار نبوت نے مسئلہ سمجھا دیا	٣٣٦
اللہ کی رحمت کا کوئی اندازہ نہیں کر سکتا	٣٣٧
خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ	٣٣٨
اس کے بعد بھلا کون دوزخ میں جائے گا؟	٣٣٨
کیا میری امت اس قدر ہوگی؟	٣٣٩
ایک امتی کی شفاعت پہ اللہ کی اس قدر رحمت ہوگی	٣٤١
نیکی کے اجر اور گناہ سے درگزر میں رحمت خداوندی	٣٤١
نیکی کا صرف ارادہ کرنے پہ ثواب مل جاتا ہے	٣٤٢
ایک نیکی پہ دس کا ثواب	٣٤٣
ایک نیکی کا ثواب سات سو گنا	٣٤٤
روئے زمیں برابر گناہوں کی بخشش	٣٤٦
ندائے رحمت و مغفرت	٣٤٦
کون ہے جو مجھ سے مانگے میں اسے عطا کروں	٣٤٧
ہے کوئی بخشش مانگنے والا؟ میں اس کو بخش دوں	٣٤٨
ہے کوئی توبہ کرنے والا	٣٤٩
کون ہے بخشش مانگنے والا؟	٣٥٠
نصف شعبان کی رات رحمت الٰہی جوبن پر	٣٥٠
کون ہے جو مجھ سے رزق و عافیت مانگے	٣٥١

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مضامین	صفحہ
بد بخت ہی ہوگا جو نہ بخشا جائے	۳۵۱
یہ ہیں بد بخت	۳۵۲
گنا ہگاروں کے لیے رب کی رحمت کا بیان	۳۵۲
جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اس پر اللہ بھی رحم نہ فرمائے گا	۳۵۶
اللہ تعالیٰ تمام کاموں میں نرمی کو پسند فرماتا ہے	۳۵۶
صلہ رحمی اور قطع رحمی	۳۵۶
اے علّام الغیوب......	۳۵۶
پیاسے کتے کو پانی پلانے والی بدکارہ بخشی گئی	۳۵۷
لوگوں سے درگزر کرنے والے سے اللہ نے درگزر فرمایا	۳۵۷
چڑیا یا کسی بھی جانور پہ رحم کرنے والے کے لیے خوشخبری	۳۵۹
جانوروں کو ستانے والا	۳۶۰
ایسے شخص پہ خدا کی لعنت ہے	۳۶۱
راستے سے ٹہنی ہٹانے والا بخشا گیا	۳۶۲
جانوروں کے ساتھ زیادتی بھی برداشت نہیں	۳۶۳
بچوں کو ان کی ماں کے پاس پہنچا دو	۳۶۴
خدا کی رحمت کی انتہا ہی نہیں	۳۶۵
حضرت ماعز بن مالک اسلمی رضی اللہ عنہ کا واقعہ	۳۶۸
بے مثال توبہ کا واقعہ	۳۶۹
تیسرا باب	۳۷۰
شانِ خدا جل وعلا **بادعیہ مصطفیٰ** (علیہ التحیۃ والثناء)	
مولائے کائنات علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی ایک منظوم دعاء	۳۷۱
دعا انسانی فطرت کا تقاضا ہے	۳۷۳
دعا اطمینانِ قلب کا سب سے بڑا وسیلہ ہے	۳۷۴
دعا عبادت کی جان ہے	۳۷۵
دعا کی حقیقت کیا ہے؟	۳۷۷
دعا کی ضرورت کیا ہے؟	۳۷۸
دعا کرنے کا فائدہ کیا ہے؟	۳۷۹
دعا کرنے سے تسکین روح اور اطمینان قلب ملتا ہے	۳۸۰
دعا اور مسئلہ تقدیر	۳۸۱
فرمانِ نبوت	۳۸۲
کیا دعا کرنا راضی برضاء الٰہی رہنے کے خلاف ہے؟	۳۸۳
اکثر دعائیں قبول کیوں نہیں ہوتیں؟	۳۸۴
میرا دامن خالی بھر دے یا اللہ	۳۸۵
الٰہی نغمہ مغموم سن لے	۳۸۶
بیہقی، وقت قاضی ثناء اللہ پانی پتی کی تحقیق	۳۸۷
دعا کی اہمیت وافادیت	۳۸۸
تقدیر کو دعا ہی بڑھاتی ہے	۳۹۰
دعا کے آداب	۳۹۱
ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں سے	۳۹۲
دعاء سے محرومی	۳۹۳
استقبال قبلہ	۳۹۴
جہت کا تعین کیوں ضروری ہے؟	۳۹۵
بوقت دعا ہتھیلیوں کا رُخ کس طرف ہو؟	۳۹۶
دوسرا ادب	۳۹۷
دعا کی چار قسمیں	۳۹۷
دعا میں ہاتھ کس قدر بلند کیے جائیں؟	۳۹۸
دعا میں ہاتھوں کے بارے چند مسائل	۳۹۹
احادیث مبارکہ	۴۰۱
تیسرا ادب	۳۹۲
دعا کو حمد و درود سے شروع کیا جائے	۳۹۳
لائق حمد تیری ذات کہ محمود ہے تو	۳۹۴
حمد باری تعالیٰ کے فضائل	۳۹۵
حمد باری تعالیٰ از شیخ عزالدین مقدسی	۳۹۶
درود وسلام بہ بارگاہ خیر الانام علیہ التحیۃ والسلام	۳۹۸
دعا کی قبولیت کے لیے درود شرط ہے	۳۹۹
فضائل درود شریف	۴۱۰

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مضامین	صفحہ
آذان کے بعد دعا اور درود	۴۱۲
پہلے سرکار پہ بھیجوں میں درود اور سلام	۴۱۳
ہزاراں درود و ہزاراں سلام بروح محمد علیہ السلام	۴۱۴
بر آل محمد علیہ السلام	۴۱۶
جو حاضری کی تمنا ہے تو درود پڑھو	۴۱۷
سکونِ قلب جو چاہتے ہو تو درود پڑھو	۴۱۸
جہاد سے بڑھ کر فضیلت	۴۱۹
بدبخت کون ہے؟	۴۲۱
درود پڑھ کر دعا مانگو قبول ہو گی	۴۲۲
الغرض ان کے ہر مُو پہ بے حد درود	۴۲۳
زاہد تیری نماز کو میرا سلام ہے	۴۲۴
جہاں سے بھی درود پڑھو پہنچتا ہے	۴۲۴
روزانہ سو مرتبہ درود پڑھنے سے سو حاجات پوری ہوتی ہیں	۴۲۵
درود شریف پل صراط پہ نور ہو گا	۴۲۶
مجھ پہ خوبصورت انداز سے درود بھیجو	۴۲۶
درود پڑھنے والے کی شفاعت کا وعدہ	۴۲۷
درود شریف کا بے انتہا ثواب	۴۲۷
درود شریف صدقہ ہے اس کے لیے جس کے پاس مال نہیں	۴۲۸
کتاب میں اسم محمد ﷺ کے ساتھ درود شریف لکھنا	۴۲۸
ایک وضاحت	۴۲۹
ہر دن رات میں تین مرتبہ درود شریف پڑھنا	۴۲۹
ھل جزاء الاحسان الا الاحسان	۴۳۰
جو مجھ پہ درود پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا	۴۳۱
درود کی برکت سے اونٹنی بول پڑی	۴۳۱
درود پاک نے پل صراط سے باآسانی گزار دیا	۴۳۳
قلم سونے کے، دوات چاندی کی اور کاغذ نور کے	۴۳۴
درود و سلام کے (۱۰۱) ثمرات و برکات	۴۳۵
درود شریف پڑھنے سے بلندیٔ درجات نصیب ہوتی ہے	۴۳۶
درود شریف پڑھنے سے گناہ معاف ہوئے ہیں	۴۳۷
فرشتوں کی دعائیں ملتی ہیں	۴۳۹
حافظہ مضبوط ہوتا ہے	۴۴۰
بدبو کا خاتمہ ہونا ہے	۴۴۱
ذکر میرا مجھ سے بہتر ہے کہ اس محفل میں ہے	۴۴۳
شہداء کی سنگت ملتی ہے	۴۴۴
آقا علیہ السلام خود درود سنتے ہیں	۴۴۵
اسی سال کے گناہ معاف	۴۴۷
غلاموں کو آزاد کرنے سے زیادہ افضل	۴۴۸
دل روشن و منور ہو جاتا ہے	۴۵۰
درود خواں لوگوں کا محبوب بن جاتا ہے	۴۵۱
درود سے شیطان دفع دور	۴۵۳
خوفِ خدا اور عبادت میں لذت نصیب ہو	۴۵۳
وحشت ختم ہو جاتی ہے	۴۵۴
درود خواں کی نیک بختی	۴۵۴
درود کی مجلس جنت کے باغات	۴۵۵
مشکل کا حل	۴۵۶
زمیں کا اتنا ٹکڑا آسماں ہے	۴۵۶
شام کو صبح بناتا ہے اُجالا تیرا	۴۵۷
مائی حوا رضی اللہ عنہا کا حق مہر	۴۵۸
چہرہ روشن ہو گیا	۴۵۸
درود پڑھنے والے کے لیے دس عزتیں	۴۵۹
کھل گئے در ہائے جنت دیکھیے	۴۶۱
صدقے اس انعام کے قربان اس اکرام کے	۴۶۳
سیدنا ابوبکر صدیق کی والدہ ماجدہ کا واقعہ	۴۶۴
درود پاک پڑھنے والے پر انعام خداوندی	۴۶۵
بیس مرتبہ درود پاک کی برکت	۴۶۶
حمد خدا و شانِ مصطفیٰ ﷺ	۴۶۷

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مضامین	صفحہ
کون سی دعا جلد قبول ہوتی ہے؟	۴۶۷
پانچواں ادب	۴۶۸
چھٹا ادب	۴۶۹
آواز کو زیادہ بلند اور بہت پست نہ کیا جائے	۴۷۰
دعا میں چیخنا چلانا مکروہ و بدعت ہے	۴۷۱
آمین کے بارے میں اہم نکتہ	۴۷۳
دعا میں بتکلف قافیہ بندی نہ کی جائے	۴۷۴
ذوقِ طبعی کا تقاضا	۴۷۴
دعا میں غنا سے پرہیز کیا جائے	۴۷۵
دعا کا دسواں ادب	۴۷۶
عربی زبان کی فضیلت	۴۷۶
بہتر یہی ہے کہ ماثور دعاؤں پہ اکتفاء کیا جائے	۴۷۸
غیر ماثورہ دعا کرنا	۴۷۹
خوب گڑگڑا کر دعا کی جائے	۴۸۰
دعا آہستہ آواز میں مانگی جائے	۴۸۲
بہترین دعا اور بہترین رزق	۴۸۳
پوری امید کے ساتھ دعا کی جائے	۴۸۴
دعا میں صداقت کیسے پیدا ہو؟	۴۸۵
جب تیرے گناہ بہت زیادہ ہو جائیں	۴۸۶
دعا کا پندرھواں ادب	۴۸۷
دعا یوں مت مانگو	۴۸۸
یہ سمجھتا ہوں کہ میرا دوست ہے دشمن نہیں	۴۸۹
دعا کا سولھواں ادب	۴۹۰
دعا میں جلد بازی سے پرہیز کرے	۴۹۱
اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں	۴۹۱
ملا علی قاری فرماتے ہیں	۴۹۲
دعا کا اٹھارھواں ادب	۴۹۳
دیدارِ خداوندی کی طالب خاتون	۴۹۴
مصیبت کے وقت اپنی کی ہوئی نیکی کا واسطہ دے کر دعا کرنا	۴۹۵
چار مقبول لڑکیوں کی دعا	۴۹۶
باقی دو کا حال	۴۹۷
دعا میں بے بسی اور بے قراری کا اظہار کیا جائے	۴۹۸
ایمان افروز حکایات	۵۰۰
ستار بجانے والی کی توبہ	۵۰۰
زیارتِ بیت اللہ شریف کا انوکھا شوق	۵۰۰
خوفِ خدا میں جان دے دی	۵۰۱
دلِ مضطر تجھے ہوا کیا ہے؟	۵۰۲
وجہ قبولیت دعائے مضطر	۵۰۳
فضائلِ توبہ	۵۰۵
توبہ کیا ہے؟	۵۰۶
جیسا گناہ ویسی توبہ	۵۰۷
اعلانیہ توبہ	۵۰۹
توبہ کے بعد کا معاملہ	۵۱۰
اگر گناہ گار کو پتہ چل جائے کہ توبہ میں کتنی لذت ہے تو......	۵۱۱
انسانی اعضاء کی طہارت کا انتظام	۵۱۲
تصویر کا دوسرا رخ	۵۱۲
دین تو سراپا خیر خواہی کا نام ہے	۵۱۳
لوگوں کے مال جان کا تحفظ	۵۱۴
حقوق و فرائض کے بارے میں ایک جامع تحریر	۵۱۴
حقوق کی قسمیں	۵۱۵
حقوق اللہ کی وضاحت	۵۱۶
قضا نماز پڑھنے کا آسان طریقہ	۵۱۷
احادیث مبارکہ	۵۱۷
جن حقوق کا تعلق ترکِ فعل سے ہے	۵۱۸
حقوق العباد کا بیان	۵۱۹
حقوق کے بارے میں احادیث مبارکہ	۵۲۰

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مضامین	صفحہ
بندوں کے ساتھ حسن خلق سے پیش آنا	۵۲۰
مسکرانا بھی صدقہ ہے	۵۲۲
کسی مسلمان کی مشکل کشائی وحاجت روائی کرنا	۵۲۳
والدین کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنا	۵۲۵
صلۂ رحمی کا بیان	۵۲۶
بڑوں اور چھوٹوں کے حقوق	۵۲۷
خاندان اور اولاد کے حقوق	۵۳۰
جامع حقوق کا بیان	۵۳۳
پڑوسی کے بارے میں	۵۳۴
یتیم، مسکین اور بیوہ	۵۳۵
راستے کے حقوق	۵۳۷
ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پہ حقوق	۵۳۸
میں بیمار تھا تو نے عیادت کیوں نہ کی	۵۴۰
حقوق العباد کے بارے میں فیصلہ کن حدیث	۵۴۱
اللہ کو اپنی مخلوق کس قدر پیاری ہے	۵۴۲
جانوروں کے حقوق	۵۴۳
دعا کا اکیسواں ادب	۵۴۴
اکبر دعا کا ذوق ہو کیونکر نصیب دل	۵۴۴
تنگی وخوشحالی ہر حال میں دعا کا سلسلہ قائم رکھے	۵۴۵
مومن شکرگذار اور پختہ کاری کی عادت	۵۴۵
حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ علیہا کے چار سوالات	۵۴۶
دیندار لوگوں سے دعا کروانے کا جذبہ دل میں ہونا چاہیے	۵۴۷
حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ سے دعا کروانے کی تلقین	۵۴۸
سو افراد کا قاتل بخش دیا گیا	۵۴۹
اگر کوئی سمجھے کہ میری توبہ قبول نہ ہوگی تو......	۵۵۰
مظلوم کی بد دعا سے بچا جائے	۵۵۱
مظلوم اگرچہ بدکار و کافر ہی کیوں نہ ہو	۵۵۲
مظلوم کی دعا کیوں جلد قبول ہوتی ہے؟	۵۵۳
ظلم کے مفاسد	۵۵۴
تصریحات علماءِ اعلام	۵۵۵
کفر کے ساتھ تو حکومت چل سکتی ہے مگر ظلم کے ساتھ نہیں	۵۵۶
الٰہی میں سفر میں تھی تو تو موجود تھا	۵۵۷
حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ ودعا	۵۵۸
کسی کے خلاف دعا نہ کی جائے	۵۵۹
چند ضروری مسائل	۵۶۰
کسی وقت بھی بد دعا سے نقصان ہو سکتا ہے	۵۶۲
ظالم سے بدلہ لینے کا ایک انداز	۵۶۳
توسّل سے دعا کرنا	۵۶۳
کس کس شیء کے وسیلہ سے دعا کی جائے؟	۵۶۵
اقرب الوسائل الی اللہ	۵۶۶
ہمارے آقا علیہ السلام کا سکہ ہر دور میں چلتا ہے	۵۶۷
آنکھیں روشن ہو گئیں	۵۶۹
غیر نبی کے توسّل سے دعا کرنا	۵۷۰
رازقِ مطلق ہے تُو رزاق تیری ذات ہے	۵۷۱
شبہات کا ازالہ	۵۷۳
دعا کرنے والا حرام خوری سے بچے	۵۷۴
حرام کمائی دل کو پتھر بنا دیتی ہے	۵۷۶
حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے مستجاب الدعوات ہونے کا واقعہ	۵۷۷
دعا کا ایک اہم ادب	۵۷۸
اک ذات ہے تیری لافانی دے اپنی محبت یا اللہ	۵۷۹
اسباب ضروری سہی مگر موثر حقیقی ذات باری ہے	۵۸۰
اسباب کو اختیار کرے اور نتائج خدا کے حوالے کرے	۵۸۱
ہوتا وہی ہے جو منظور خدا ہوتا ہے	۵۸۲
اسباب کی اقسام اور ان کے احکام	۵۸۴
خلاصہ کلام	۵۸۴
سب سے بڑا سبب خود دعا ہے	۵۸۵

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مضامین	صفحہ
الٰہی تجھی سے دعا مانگتے ہیں	۵۸۶
صرف مباح امور کی دعا مانگی جائے	۵۸۸
آدابِ دعا کے بارے میں احادیث	۵۹۰
وقت کی قدر کرو	۵۹۱
کھانا پینا، پہننا حرام، دعا کیسے قبول ہو؟	۵۹۱
آدابِ دعا کا خلاصہ	۵۹۳
جن لوگوں کی دعائیں ضرور قبول ہوتی ہیں	۵۹۴
جن خاص اوقات میں دعا قبول ہوتی ہے	۵۹۵
جن خاص اوقات میں دعا قبول ہوتی ہے	۵۹۵
تصریحات علماء وعرفاء کرام	۵۹۶
اوقات ومقاماتِ قبولیتِ دعا	۵۹۷
یوم عرفہ کی دعا	۵۹۸
یوم الجمعہ کی دعا	۵۹۹
امام اہلِ سنت کی تحقیق انیق	۶۰۱
افطاری وسحری کی وقت دعا قبول ہوتی ہے	۶۰۲
قبولیت دعا کا افضل وارجیٰ وقت	۶۰۳
اذان واقامت کے درمیان دعا قبول ہوتی ہے	۶۰۵
قبولیت دعا کا ایک اور وقت	۶۰۶
قبولیت دعا کے خاص مقامات	۶۰۷
پسندیدہ ترین دعاء	۶۰۸
جن خاص حالات میں دعا زیادہ قبول ہوتی ہے	۶۰۸
ختم قرآن کے وقت دعا قبول ہوتی ہے	۶۱۱
مسجد کی حاضری کے وقت	۶۱۱
صائم وساجد کی دعا	۶۱۲
مریض ومسافر کی دعا	۶۱۳
''انفرادی'' و ''اجتماعی'' دعا	۶۱۳
مزارات پہ جا کر دعا کرنا	۶۱۴
گنبد خضریٰ خدا تجھ کو سلامت رکھے	۶۱۵

مضامین	صفحہ
حصن حصین کے حوالے سے	۶۱۶
مستجاب الدعوات کون لوگ ہیں؟	۶۱۷
اسم اعظم جس کے ذریعے دعا قبول ہوتی ہے	۶۱۸
اسم اعظم انہی اسماء میں ہے	۶۲۰
تین اشخاص کی دعا قبول نہیں	۶۲۱
فضائل دعا احادیث کی روشنی میں	۶۲۲
دعا کیا ہے؟	۶۲۳
برکاتِ دعا	۶۲۵
استغفار کی ضرورت وفضیلت	۶۲۶
مستغفرین کی برکت سے مخلوق کو روزی ملتی ہے	۶۲۶
دعا قضائے معلق شبیہ بہ مبرم کو ٹال دیتی ہے	۶۲۸
اعلیٰ حضرت اور صدر شریعت علیہما الرحمۃ	۶۲۸
دعا نہ کرنے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتا ہے	۶۲۹
حضور ﷺ کی دعا کی برکت	۶۳۰
صدقہ ان ہاتھوں کا پیارے ہم کو بھی درکار ہے	۶۳۱
میاں بیوی میں شدید محبت ہو گئی	۶۳۲
آسیب زدہ شفایاب ہو گیا	۶۳۳
جلا ہوا ہاتھ درست ہو گیا	۶۳۳
جن کے لب پر رہا امتی امتی	۶۳۴
اللہ! کیا جہنم اب بھی نہ سرد ہو گا	۶۳۵
مسنون دعائیں	۶۳۷
وسیلے سے دعا کرنا	۶۳۸
دعائے حاجت	۶۳۹
یہ ہے وہ تیر جو سیدھا نشانے پر لگتا ہے	۶۴۱
ادعیۂ ماثورہ	۶۴۲
ایک رقت انگیز دعاء	۶۴۵
باپ کی ناراضگی میں رب کی ناراضگی	۶۴۵
باپ کی رضا میں رب کی رضا	۶۴۶

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پیش لفظ

''الحمد للہ رب العالمین'' کہ میری سب سے پہلی کتاب ''شانِ مصطفٰی ﷺ بزبانِ مصطفٰی ﷺ بلفظ انا، جس کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے نہایت ہی پذیرائی عطا فرمائی اور اس کے کئی ایڈیشن چند سالوں میں ہاتھوں ہاتھ نکل گئے۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کے علاوہ بھی بعض ممالک میں چھپ چکی ہے۔ دنیا بھر سے اہل محبت نے اپنے آقا علیہ السلام کی عظمت وشان کو پڑھ کر مجھ جیسے ہیچمدان کو عظیم الشان دعاؤں سے نوازا اور خوب حوصلہ افزائی فرمائی جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مختلف موضوعات پہ اس وقت تک ستائیس کتب چھپ کر بازار میں آچکی ہیں۔ جن میں سے چند کے علاوہ باقی ضخیم کتب میں شمار ہوتی ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی توفیق و عنایت سے اب ''شانِ خدا بزبان مصطفٰی ﷺ'' نامی کتاب مستطاب کا آغاز کر دیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ احباب کے تقاضے پر جس طرح شان مصطفٰی میں حضور ﷺ کی عظمت وشان کے متعلق جابجا اشعار لکھے گئے اسی طرح اس کتاب میں حمدیہ اشعار لکھنے کا بھی خصوصی اہتمام کیا گیا ہے۔ کتاب کا آغاز اللہ تبارک وتعالیٰ کے بابرکت ناموں سے کیا گیا ہے۔ ہر نام کے معنی اور ضروری تفصیل لکھی گئی ہے۔ پھر موقع بہ موقع حضور ﷺ کی زبان اقدس سے اللہ تعالیٰ کی شان وعظمت کے بارے میں نکلنے والے الفاظ خواہ وہ احادیث قدسیہ کی صورت میں ہوں یا احادیث نبویہ کی صورت میں، پھر وہ احادیث ادعیہ واذکار سے متعلقہ ہوں یا رحمت کردگار کے بارے میں انہیں کتاب کی زینت بنایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید ہے کہ ان شاء اللہ العزیز یہ کتاب بھی شانِ مصطفٰی ﷺ بزبانِ مصطفٰی ﷺ کی طرح اپنی مثال آپ ہوگی۔ قوی امید تھی کہ شان مصطفٰی ﷺ کی اشاعت کے بعد کسی اور طرف سے شانِ خدا کے موضوع پہ کوئی کتاب ضرور آئے گی' کیونکہ بعض فرقے حضور ﷺ کی عظمت وشان سن کر سمجھتے ہیں کہ اس سے توحید اور شان خداوندی میں کمی ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے نزدیک محبوبانِ خدا کی تنقیص وتوہین کو ہی توحید سمجھا جاتا ہے۔ جیسا کہ تقویۃ الایمان وغیرہا کا مطالعہ کرنے سے اور ان حضرات کی تقاریر سننے سے بخوبی معلوم ہو جاتا ہے۔ جبکہ الحمد للہ! اپنا تو عقیدہ ہے ذات محمد رسول اللہ ﷺ کے بارے میں کہ

آئینہ ہیں وہ سرّ حق نمائی کا — زندہ پرتو ہیں ذات کبریائی کا

مصطفٰی انتہائے وسعت توحید — کچھ ٹھکانہ ہے شانِ مصطفائی کا

ثم الحمد للہ! ان حضرات کی طرف سے بھی ایسی کوئی پیش رفت نہیں ہوئی جس کا مطلب یہی ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت بھی اس عاجز کو ہی عطا فرمانا تھی کہ اگر شاہ بطحا کی مدح سرائی اہل سنت کے حصے میں آئی ہے تو توحید وشان خداوندی کا سامان بھی اسی دکان سے ملے گا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں ان تمام قارئین کرام سے پرزور التجا کروں گا جنہوں نے میری کتاب شانِ مصطفیٰ ﷺ کا مطالعہ فرمایا ہے کہ وہ میری اس کتاب شانِ خدا کا بھی ضرور مطالعہ فرمائیں۔ ان شاء اللہ! اس میں آپ کو نام نہاد موٴحدین کی خشک توحید نہیں بلکہ عشق مصطفیٰ ﷺ سے لبریز توحید کے جلوے دکھائی دیں گے۔ اگرچہ اہل سنت عاشقان مصطفیٰ ﷺ کی طبیعت کا میلان زیادہ عظمت رسالت کے بیانات کی طرف ہوتا ہے کیونکہ رسالت جتنی مضبوط ہوگی توحید اتنی ہی پختہ ہوگی۔ اس لئے کہ رسالت دلیل ہے اور توحید دعویٰ ہے اور دعویٰ کی مضبوطی دلیل کی پختگی سے ہی وابستہ ہے لیکن اس کتاب میں آپ کو توحید باری میں رسالت مصطفوی کے جلوے بھی دکھائی دیں گے اور رسالت محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ توحید کی کرنیں بھی دکھائی دیں گی۔ کیونکہ نہ توحید رسالت کے بغیر مکمل ہے اور نہ ہی رسالت توحید کے بغیر قبول ہے۔ اس لحاظ سے کہا جا سکتا ہے۔

اللہ کے اقوال کی پا کر تاکید | ہر واقف توحید نے کی ہے تائید
تفریق کے جھگڑوں میں نہ الجھو اے دوست | توحید رسالت ہے رسالت توحید

کیونکہ

؎ سرکار کو ھادیٔ سبل کہتے ہیں | یا خاصۂ خاصان رسل کہتے ہیں
انور ہوئی تخلیق دو عالم ان سے | سب جز ہیں انہیں مصدر کل کہتے ہیں

اور ایسا کیوں نہ ہو کہ

کیا مبارک صبح تھی وہ کیا سہانا وقت تھا | کھل کے اک غنچۂ گل نے کہا صلِ علیٰ
حوریں جنت سے چلی آئیں بصد شوق لِقا | چار سو گونجی فضاؤں میں صدائے مرحبا

عرش جھوم اُٹھا اُدھر، سرکار اِدھر پیدا ہوئے

ذرّے نے بڑھ کر ادب سے دی صدا تسلیم کی | قدسیوں نے لیں بلائیں نور با تکریم کی
آپ آئے اور بیت اللہ نے تعظیم کی | دولت رحمت خدائے پاک نے تقسیم کی

مرحبا صلِ علیٰ خیر البشر پیدا ہوئے

یعنی ہماری توحید یہاں تک نہیں کہ ”مجھ نوں کتا کون دیندا اے؟ بولو اللہ۔ گاں نوں وچھا کون دیندا اے؟ بولو اللہ۔ مرغی نوں انڈا کون دیندا اے؟ بولو اللہ۔ بلکہ آگے تک ہے کہ ”ساڈے نبی نوں نعلین پاک سمیت عرشاں تے کون لے جاندا اے؟ بولو اللہ۔

دیکھنے والے کہا کرتے ہیں: اللہ اللہ

تھا عرب والوں کا شیوہ بت پرستی بت گری | بڑھ چکی تھی حد سے ان کی خود سری و سرکشی
کر دیا حق نے ظہور مصدر پیغمبری | گر گئے بت منہ کے بل ٹوٹا طلسم آزری

مصطفیٰ جب لے کے وحدت کا اثر پیدا ہوئے

کوئی در پردہ کرشمہ سازیاں دکھلا گیا | قصرِ کسریٰ گر پڑا قیصر پہ لرزہ آ گیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نورِ حق ظلمات کی دنیا پہ ہر سو چھا گیا ابر اٹھا جھوم کر رحمت کا مینہ برسا گیا
خار زاروں میں عجب گل پائے ترا پیدا ہوئے

جن کو یکتائی ملی اوصاف میں تمثیل میں وصف جن کا تھا رقم توریت میں انجیل میں
جن کے جلوے مستقر تھے دیدہ جبریل میں روشنی بن کر رہے جو عرش کی قندیل میں
وہ سراپا نور عبداللہ کے گھر پیدا ہوئے

تھے بکرم پروردہ کتنے سید خیر البشر بے کسوں کو جھولیاں بھر بھر دیئے لعل و گہر
شوق سے ادنیٰ غلاموں کو بٹھایا تخت پر ہوگئی انور مرے آقا کی جن پہ بھی نظر
بے پر و بالی میں ان کی بال و پر پیدا ہوئے

الغرض! اگر ہمیں رمضان، قرآن، ایمان اور خود رب رحمان، حضور ﷺ کے صدقے سے ملا ہے تو توحید باری تعالیٰ اور شان خدا کے نظاروں کی نعمت بھی ہمیں حضور ﷺ ہی کے دامن رحمت سے نصیب ہوئی ہے۔ اسی لئے ہم کسی بھی موضوع پہ قلم اٹھائیں اور وہ جتنا بھی پیچیدہ سے پیچیدہ تر ہو تو اس کی پیچیدگی اور خشکی کا علاج ہمارے پاس ہے اور وہ ہے شان رسالت کی رعنائیوں کی ایمان افروز گولیاں، جن سے مشکل سے مشکل ترین اور خشک سے خشک ترین موضوع میں ''شیریں می آید و تلخی رار بود'' خشکی ختم ہو جاتی ہے اور مٹھاس پیدا ہو جاتی ہے۔

وہ پاک محمد صل علی وہ احمد مرسل سیدنا تخلیق میں وحدت و کثرت کی تفسیر مکمل سیدنا
وہ سرِّ احد وہ سرِّ ازل وہ نورِ خدا بے عکس و بدل وہ طاہر و اطہر پاک نفس وہ اکرم و افضل سیدنا
تخلیق دو عالم سے پہلے اک نور کی صورت پردے میں خود حمدِ الٰہی کرتے رہے اک عرصہ مسلسل سیدنا
شاہد ہے ان کی ذاتِ خدا اوصاف و شمائل میں یکتا تشکیل مکمل سیدنا تکمیل مدلل سیدنا
مقصودِ خدا محمودِ حسیں احمد بھی محمد و حامد بھی ہر شان میں اعلیٰ اور اولیٰ ہر شکل میں افضل سیدنا
توحید سمجھنا چاہے جو پہلے وہ رسالت کو سمجھے توحید اک شکل معمے کی ہے اس کا فقط حل سیدنا
ایمان ان کی جاگیر میں ہے قرآن ان کی تفسیر میں ہے ایمان کا منبع سیدنا قرآن مکمل سیدنا
دیکھو تو کمالِ مصطفوی دل کش خدوخالِ مصطفوی بے مثل جمالِ مصطفوی ہیں احسن و اجمل سیدنا
میں ان کی فراست کے قرباں میں اسوہ حسنہ کے صدقے ہر بات اٹل پختہ ان کی ہر وصف میں اکمل سیدنا
خلقت کی ہدایت کے بانی تائید خدا میں لاثانی خود رہرو منزلِ حقانی خود ہادی اکمل سیدنا
تخلیق بھی ان کی پہلے ہوئی اور ختم انہی پہ نبوت کی وہ مخفی و اظہر اے انور وہ آخر و اول سیدنا

چونکہ حضور علیہ السلام نے ہی ہمیں خدا کی شان بتائی ہے اور اللہ نے اپنا تعارف حضور علیہ السلام کے حوالے سے کرایا ہے هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ اس لیے یہ حصہ اس کتاب کے شروع میں لانا پڑا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اظہار تشکر و امتنان

آخر میں اپنے تمام کرم فرماؤں، خیر خواہوں اور محبت و خلوص کے ساتھ حوصلہ افزائی کرنے والوں کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں کہ جو ہر موقع پہ میرے ساتھ اپنے جذبات محبت کا اظہار فرماتے رہتے ہیں ان کی فہرست تو بہت طویل ہے لیکن بہر حال چند نام لینا ضروری سمجھتا ہوں۔

(۱) جگر گوشہ شارح بخاری فخر السادات حضرت صاحبزادہ سیّد مصطفیٰ اشرف رضوی ناظم اعلیٰ مرکزی دار العلوم حزب الاحناف لاہور (۲) حضرت العلام جانشین شیخ القرآن مفتی محمد وحید قادری صاحب۔ ناظم اعلیٰ جامعہ رضویہ ماڈل ٹاؤن لاہور (۳) سید السادات علامہ پیر سید انوار الحسن شاہ کاشف گیلانی صاحب۔ وڑچھ شریف ضلع خوشاب (۴) جانشین خلیفہ اعلیٰ حضرت صاحبزادہ قاضی محمد مظفر اقبال رضوی مصطفوی، خطیب اونچی مسجد اندرون بھاٹی گیٹ لاہور (۵) پیر طریقت حضرت مولانا قاری محمد اصغر نورانی صاحب (۶) جانشین ابن شرف ملت علیہ الرحمۃ ڈاکٹر علامہ ممتاز احمد سدیدی صاحب لاہور (۷) پیر طریقت ادیب ملت حضرت پیر طاہر حسین قادری صاحب۔ منگانی شریف ضلع جھنگ (۸) استاذ العلماء حضرت مولانا حافظ عبد الغفور گولڑوی صاحب چوہان روڈ لاہور (۹) استاذ العلماء حضرت مولانا حافظ اشفاق المصطفیٰ صاحب لنڈا بازار لاہور (۱۰) فاضل نوجوان حضرت مولانا محمد رضا صاحب (اعطاہ اللہ شفاء کاملاً عاجلاً من کل داء) (۱۱) جانشین افتخار ملت حضرت صاحبزادہ ابرار الحسن شاہ صاحب فیصل آباد (۱۲) امین فیضان خطیب الاسلام صاحبزادہ سید وسیم الحسن شاہ نقوی، حافظ آباد (۱۳) خوشبوئے خطیب الاسلام قاری محمد افضال نقشبندی صاحب فیصل آباد (۱۴) فاتح مرزائیت قاری ریاض احمد فاروقی سیوطی لاہور (۱۵) خطیب عالی شان علامہ ڈاکٹر خادم حسین خورشید الازہری (۱۶) صاحبزادہ پیر سیّد طاہر حسین کاظمی صاحب پاکپتن شریف (۱۷) مخلص و مہربان حضرت علامہ قاری غلام رسول قصوری اعوان ٹاؤن لاہور (۱۸) ثنا خوان مصطفیٰ ﷺ سید ایوب علی طلحہ صاحب (۱۹) علامہ قاری ممتاز حسین اعوان صاحب (۲۰) الحافظ القاری محمد اختر سیالوی گڑھی شاہو لاہور (۲۱) حافظ پیر محمد عثمان نوشاہی گڑھی شاہو لاہور (۲۲) الحاج جناب ملک نثار احمد صاحب صدر انتظامیہ مسجد فاطمۃ الزہراء ریونیو سوسائٹی لاہور (۲۳) جناب قاری وسیم الحسنین نقشبندی صاحب (۲۴) محترم حافظ محمد شفیع غوری صاحب (۲۵) الحاج محمد شریف رضوی صاحب، لاہور بروسٹ والے (۲۶) علامہ قاری مختار علی حیدری صاحب (۲۷) حافظ فراز محمود بن رانا محمود اکرام صاحب (۲۸) جناب جاوید اقبال ہاشمی صاحب (۲۹) عزیز القدر محمد عثمان غنی بن عبد الغنی صاحب (۳۰) حضرت مولانا محمد عبد الرشید قادری رضوی عطاری (چودھری پارک لاہور) (۳۱) حضرت مولانا مفتی مسعود

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الرحمٰن بن حضرت مولانا قاری نور الٰہی انور صاحب۔ چاہ پچھواڑہ مزنگ لاہور (۳۲) مقرر شعلہ بیان حضرت مولانا ملازم حسین ڈوگر صاحب آف دنیا پور' ملتان' (۳۳) استاذ العلماء حضرت مولانا قاری غلام مرتضیٰ نقشبندی صاحب مدرس جامعہ نعیمیہ' لاہور (۳۴) قاری محمد عثمان جامی (۳۵) مولانا حافظ طاہر اقبال صاحب جلالی جلالپور بھٹیاں (۳۶) زینت القراء ثناء خوانِ مصطفیٰ ﷺ قاری خورشید الحسن نعیمی صاحب' (۳۷) الحافظ القادری صاحبزادہ رضاء المصطفیٰ صاحب بن حضرت مولانا حافظ عنایت اللہ صاحب جلالی جلالپور بھٹیاں' (۳۸) محترم حافظ غلام علی صاحب' جلالپور بھٹیاں' (۳۹) محترم چوہدری شہزاد احمد صاحب کونسلر بھاٹی گیٹ' لاہور' (۴۰) حضرت مولانا قاری عبد الحفیظ قادری (۴۱) حضرت مولانا قاری غلام فرید تونسوی سانده لاہور'

ہیں جیسے فلک پہ چمکتے ستارے ہمارے یہ ہیں مہرباں ایسے ایسے
خدا کے کرم سے نبی کی عطا سے ہوئے ہم کو ارزاں جہاں ایسے ایسے
زمانے کی دھوپوں سے بچنے کی خاطر ہوئے ہیں عطا سائباں ایسے ایسے
دعائیں ہیں جن کی مجھے مثل تحفہ خدا نے دیئے ارمغاں ایسے ایسے
رفاقت پہ ان کی بجا ہم ہیں نازاں ملے ہیں ہمیں دوستاں ایسے ایسے

(ادیب ملت صلاح الدین سعیدی صاحب)

اللھم صل علی سیّدنا و مولانا محمد ما اتصلت العیون بالنظر وتز خرفت الأرضون بالمطر وحج حاج واعتمر ولبی ونحر وطاف بالبیت و قبل الحجر ۔

○

اللھم صل علٰی سیّدنا و مولانا محمد فی الاولین وصل علٰی سیّدنا و مولانا محمد فی الآخرین وصل علٰی سیّدنا و مولانا محمد فی النبیین وصل علٰی سیّدنا و مولانا محمد فی المرسلین و صل علٰی سیّدنا و مولانا محمد فی الملأ الاعلٰی الٰی یوم الدین

○

اللھم صل وسلم وبارك علٰی سیّدنا محمد الذی جعلت راسه من الھدٰی وحاجبه من التفکر وعینه من النور وسمعه من الطاعة وانفه من الزھد' وفمه من الحکمه وأسنانه من اللؤلو' ولسانه من الصدق ولحیته من الرضا وعنقه من الخضوع ویدیه من السخاء صدره من الحیاء وقلبه من الاخلاص وکبده من الحنانة وطحاله من الوقار وبطنه من القناعة وفخذیه من الورع وقدمیه من الاستقامة وعلٰی اله وصحبه وسلم ۔ (صلوٰة اوصاف النبی صلی اللہ علیه وسلم عن الشیخ السنوسی قدس سره وقال علیه الرحمةمن حافظ علی ھذه الصلوٰة المبارکة المشتملة علی اوصاف النبی صلی اللہ علیه وسلم دخل الجنة من غیر شك)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نشانِ منزل

استاذ العلماء، مولانا الحافظ القاری غلام حسن قادری

مفتی مرکزی دار العلوم حزب الاحناف' شیخ الحدیث جامعہ رضویہ ماڈل ٹاؤن' لاہور اور ان کی تصنیفات

(از حضرت مولانا محمد منشا تابش قصوری خطیب مرید کے مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور' پاکستان)

میری زندگی کا ربع صدی سے زائد عرصہ حضرت داتا گنج بخش فیض عالم، مظہر نور خدا، رحمۃ اللہ علیہ کے سایۂ عاطف میں گزر رہا ہے۔ یومیہ مرید کے سے جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور، تدریسی فرائض کی انجام دہی کے لئے اسی بابرکت راستہ سے آنا جانا ہوتا ہے، مزار پُر انوار کی زیارت سے شاد کام ہونے کے ساتھ ساتھ سلام پیش کرنے کی سعادت عظمٰی بھی نصیب ہوتی ہے۔ آپ کے دربار فیض بار کے بالکل قریب ہی لاہور کا مشہور دروازہ بھاٹی ہے۔ اس کے ساتھ ہی پولیس اسٹیشن سٹریٹ سے جامعہ نظامیہ رضویہ میں جانا میرا معمول ہے۔ بڑی سڑک کی بجائے بھاٹی اور لوہاری دروازوں کے مابین چھوٹی چھوٹی قدیم گلیوں کو راقم امن کے راستے قرار دیتا ہے کیونکہ یہاں اختلاطِ مرد و زن نہ ہونے کے برابر ہے۔

اسی پر امن سٹریٹ کے عین درمیان میں ملت اسلامیہ کی ایک نامور علمی شخصیت حضرت مولانا علامہ صوفی اصغر علی روحی صاحب مرحوم پروفیسر اورینٹیل کالج و یکے از بانیان جامعہ نعمانیہ لاہور کے نام نامی اسم گرامی سے منسوب جامع مسجد مولانا روحی اہل سنت و جماعت ہے۔ اسی محلہ کے باسیوں میں پروفیسر صاحب مرحوم بھی تھے۔ آج کل اس مسجد کی امامت و خطابت کے فرائض، ممدوح اکابر، خطیب العصر، محترم المقام، حضرت العلام مولانا الحافظ القاری مفتی غلام حسن صاحب قادری دامت برکاتہ، باحسن وجوہ سرانجام دے رہے ہیں۔ حضرت الموصوف اور راقم الحروف کا مشن اور راستہ ایک ہی ہے۔ بناء علیہ گاہے بگاہے سر راہ علیک سلیک ہوتی رہی۔ ایک عرصہ یوں ہی بیت گیا، سلام و دعا کے علاوہ بات آگے نہ بڑھی۔ تاہم موصوف کے خصائل جمیلہ و شمائل جلیلہ نے مجھے ہر ملاقات پر خاصا متاثر کیا، ان کے باطنی اوصاف ان کے ظاہری حسن و جمال پر نمایاں دکھائی دیئے، ان کی عاجزی وانکساری کی تو بات ہی کیا، کئی بار سوچا وقت میسر ہوتا کہ کھل کر تعارف کیا جائے۔ حسن اتفاق کہ قطب مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری رضوی اشرفی مدنی علیہ الرحمۃ خلیفۂ اعظم اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا فاضل بریلی رحمۃ اللہ علیہ کے عطا فرمودہ، درود شریف کی کتابت نے یہ خواہش بآسانی پوری کر دی، یوں آپ سے ربط و تعلق نے استحکام پایا۔ رفتہ رفتہ ذہنی خلا دور ہوتا چلا گیا اور پھر منزل قرب نے یہاں تک پہنچایا کہ اب حضرت مولانا غلام حسن قادری مدظلہ کے احوال و آثار لکھنے پر روحانی سکون محسوس کر رہا ہوں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خیال رہے کہ مجھے کثیر اہل علم وقلم پر لکھنے کی سعادت حاصل ہے جو ہر شعبۂ علم وادب سے تعلق رکھتے ہیں، برصغیر پاک و ہند کی شخصیات پر بھی لکھا اوران کی تصانیف وتراجم پر بھی، اسلاف کے کارناموں کو بھی اجاگر کیا اور اخلاف کی خدمات کو بھی خراج تحسین پیش کیا، جہاں اساتذہ کرام کی خدمت میں نذرانۂ قلم ادا کیا وہاں تلامذہ کی بھی حوصلہ افزائی میں کسر نہ چھوڑی، یہی وجہ ہے کہ میرے متعدد تلامذہ مقالات ومضامین میں ہی نہیں بلکہ تصانیف وتراجم میں بھی نام پیدا کر رہے ہیں۔ (الحمد للہ علی منہ وکرمہ تعالیٰ)

حضرت مولانا علامہ الحافظ القاری مفتی غلام حسن صاحب قادری مدظلہ، تو میرے خاص احباء میں شامل ہیں، وہ میری ہی نہیں ہر چھوٹے بڑے، اپنے پرائے، بیگانے، یگانے کی قدر ومنزلت کو خوب جانتے پہچانتے ہیں۔ خصوصاً علمائے کرام ومشائخ عظام کے تو دلدادہ ہیں۔ ان کے ادب واحترام اور عزت وتوقیر کو ملحوظ رکھنا فرض قرار دیتے ہیں۔ موصوف کا باطن ان کے ظاہر کی طرح خوبصورت ہے۔ گویا کہ وہ اگر ظاہری طور پر مسند، افتاء وتدریس پر فائز ہیں تو روحانی وباطنی طور پر مسند طریقت کی بھی زینت ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کی علمی وعملی زندگی خوب اور محبوب ہے۔ میرا وجدان گواہی دیتا ہے کہ مفتی صاحب مدظلہ کا علم، عمل سے اور عمل، علم سے عبارت ہے۔ حضرت مولانا علامہ مفتی غلام حسن صاحب قادری مدظلہ فی الحال اپنے آپ کو پردۂ اخفاء میں رکھنا چاہتے ہیں۔ مگر وہ وقت بہت قریب ہے کہ جب ان کے علمی وروحانی فیوض وبرکات سے لوگ برملا بہرہ مند ہوں گے اور اس دور میں ایسے پیکر شرافت کا وجود نعمت سے کم نہیں ہے کیونکہ عصر حاضر میں بعض علمائے کرام کے اعمال وافعال پر جب عوام انگلیاں اٹھا رہے ہوں تو صاحب کردار عالم دین کا وجود مسعود غنیمت ہے جن کی بارگاہ میں لوگ حاضر ہو کر استفادہ کریں مفتی صاحب کے اوصاف حمیدہ و کمالات جمیلہ سے صرف نظر کرتے ہوئے آپ کی حیات حسنہ کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو از خود آپ کی عظمت وشوکت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

ولادت باسعادت:

حضرت مولانا علامہ حافظ قاری غلام حسن صاحب قادری ایک مذہبی، دینی گھرانے کے چشم چراغ ہیں آپ حافظ آباد کے ایک مشہور گاؤں چک کھرل میں ۳/اکتوبر ۱۹۶۲ء کو میاں محمد حسین بن میاں علی محمد علیہما الرحمتہ کے ہاں پیدا ہوئے۔ اپنی والدہ ماجدہ رحمہا اللہ تعالیٰ سے قرآن کریم ناظرہ پڑھا۔ موصوفہ مرحومہ سے گاؤں کے علاوہ اکناف واطراف کے متعدد دیہات کے بچوں نے قرآن کریم پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔ آپ کی والدہ ماجدہ علیہا الرحمتہ نے ۵ جولائی ۲۰۰۴ء بروز پیر انتقال فرمایا۔ جبکہ آپ کے والد ماجد رحمتہ اللہ علیہ اس سے تقریباً آٹھ ماہ قبل بتاریخ ۷ ماہ رمضان المبارک ۱۴۲۴ھ/۲ نومبر ۲۰۰۳ء کو راہی جنت ہوئے۔

خدا کی ان پہ رحمت ہو محمد کی شفاعت ہو دعا میری سدا یہ ہے انہیں جنت کی راحت ہو

حفظ قرآن:

کچھ عرصہ مفتی صاحب زید مجدہٗ اپنے والد ماجد کی معیت میں معاشی ذمہ داریوں کو نبھاتے رہے پھر فطرت نے آپ کی علوم و فنون کی طرف رہنمائی فرمائی گویا کہ جس مقصد کے لئے تخلیق فرمائے گئے تھے دست قدرت نے اسی طرف رخ پھیر دیا چنانچہ ۱۹۷۷ء میں آپ جامعہ حنفیہ رضویہ شیخوپورہ میں حفظ القرآن کے لئے داخل ہوئے اور ڈیڑھ سال کی مختصری مدت میں مکمل قرآن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کریم حفظ فرما کر اسی سال مصلّٰی سنایا، جس سے آپ کی عظیم الشان قوت اخذ و حافظہ اور جودت طبع کا پتہ چلتا ہے۔

درسِ نظامی:

امام اہل سنت، مفتی اعظم پاکستان حضرت سیدی ابو البرکات سید احمد شاہ صاحب قادری اشرفی رحمۃ اللہ علیہ بن شیخ المحدثین حضرت سید ابو محمد محمد دیدار علی شاہ صاحب محدث الوری اشرفی رحمۃ اللہ علیہ بانی مرکزی دارالعلوم حزب الاحناف لاہور کے پہلے عرس مقدس کی تقریب سعید کے موقع پر آپ کے استاذ محترم حضرت فقیر سلطانی مولانا غلام رسول قادری سروری رحمۃ اللہ علیہ نے کمال مہربانی فرماتے ہوئے شارح بخاری علامہ سید محمود احمد صاحب رضوی رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد فرمایا اور آپ نے سلاطین علوم وفنون سے سات سال تک جوہر علیہ کو بڑی شان سے وصول کیا اور اسی دارالعلوم سے فراغت، دستارِ فضیلت حاصل کی۔ جن عالی مرتبت اساتذہ کرام سے آپ نے علوم عقلیہ ونقلیہ کی دولت ابدی کی نعمت پائی ان کے اسمائے گرامی ملاحظہ کیجئے۔

حفظ القرآن کے اساتذہ کرام:

مکرم جناب حافظ بشیر احمد صاحب، قاری امانت علی صاحب، قاری محمد بنیامین صاحب، قاری سعید الرحمٰن صاحب، حافظ فتح محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور حافظ محمد اکرم صاحب

تجوید و قرأت:

درس نظامی کی تکمیل کے بعد آپ نے تجوید و قرأت کے لئے جامعہ رسولیہ شیرازیہ بلال گنج لاہور میں داخلہ لیا اور مفسر قرآن، زینت القراء حضرت علامہ قاری محمد طیب نقشبندی بن محقق اسلام حضرت الحاج محمد علی نقشبندی (علیہ الرحمۃ) سے ایک سال کے عرصہ میں روایت حفص کا کورس مکمل کیا اور جب امتحان کا مرحلہ آیا تو شیخ القرآء حضرت قاری محمد یوسف صدیقی رحمۃ اللہ علیہ (جامعہ صدیقیہ مستی گیٹ لاہور) نے اول پوزیشن حاصل کرنے پر آپ کو خصوصی انعام سے نوازا جس کا ثبوت آپ کی سند تجوید و قرأت پہ آج بھی موجود ہے۔ علاوہ ازیں آپ کے استاذ محترم نے نہایت ذوق وشوق کا مظاہرہ فرماتے ہوئے آپ کو سبعہ کی مشہور زمانہ کتاب ''الشاطبیہ'' بھی سبقاً سبقاً پڑھا دی۔

درسِ نظامی کے اساتذۂ کرام:

☆ استاذ الاساتذہ حضرت علامہ مولانا مہر دین صاحب رحمۃ اللہ علیہ فاضل و شیخ الحدیث مرکزی دارالعلوم حزب الاحناف و جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور،

☆ حضرت مولانا عبد الغفور صاحب علیہ الرحمۃ لنڈا بازار والے،

☆ حضرت مولانا مفتی محمد عبد القیوم خان صاحب سابق و شیخ الحدیث بدرس مرکزی دارالعلوم حزب الاحناف، مفتی ادارہ منہاج القرآن لاہور،

☆ حضرت مولانا حافظ محمد یعقوب صاحب نقشبندی اور حضرت مولانا مفتی احمد دین صاحب تو گیروی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

راہِ عمل:

حضرت مولانا علامہ حافظ قاری غلام حسن صاحب زید مجدہٗ نے آغاز ہی سے راہِ عمل اختیار فرمائی تھی۔ دورانِ تعلیم ہی سے آپ نے امامت و خطابت کے فرائض سنبھال لئے تھے۔ چنانچہ ۱۹۸۲ء سے زیرِ قلم سطور ۲۰۱۲ء تک جامع مسجد حضرت مولانا روحی علیہ الرحمۃ میں انہی مناصب و مراتب پر فائز ہیں۔ نیز شوال ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۷ء سے آپ مرکزی دارالعلوم حزب الاحناف لاہور کی عظمت رفتہ کو بحال کیے ہوئے ہیں۔ جملہ کتب عقلیہ و نقلیہ کی تدریس کے ساتھ ساتھ تجوید و قرأت سے طلباء کرام کو نواز رہے ہیں۔ نیز ایک عرصہ سے دارالعلوم میں آنے والے سوالات کے شرعی جوابات کی ذمہ داری بھی آپ کی فقاہت پر منحصر ہے۔ تادمِ تحریر آپ کے قلم سے ہزاروں فتوے جاری ہو چکے ہیں۔ درسِ قرآن و حدیث بھی عرصہ دراز سے مذکورہ بالا مسجد میں دیتے آ رہے ہیں۔ آپ نے ستائیس سال کے طویل عرصہ میں درسِ قرآن مجید مکمل فرمایا اور ۱۹۸۵ء میں درسِ مشکوٰۃ کا آغاز فرمایا جو اب باب المعجزات تک پہنچ چکا ہے۔ ۲۰۰۹ء سے مشہور دینی درس گاہ جامعہ رضویہ ماڈل ٹاؤن، لاہور میں دورۂ حدیث شریف (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ) تخصص فی الفقہ اور دیگر اسباق پڑھانے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں، ادارہ کے بانی شیخ القرآن، ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری علیہ الرحمۃ ہیں۔ فنِ خطابت میں بھی آپ ید طولیٰ رکھتے ہیں۔ ماہ رمضان میں قرآن کریم سنانا آپ کا خصوصی وظیفہ ہے۔

خطاطی:

علم و قلم کا آپس میں بڑا گہرا تعلق رہا ہے۔ ایک صدی قبل کی تاریخ کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ اس وقت ہر عالم عموماً خوشنویس بھی ہوتا تھا۔ مگر نیرنگیٔ دوراں دیکھیے اب بہت کم علماء کرام ہیں جن کا خطاط یا خوشنویس ہونا تو کجا معمولی سی بھی خوش خطی سے بہرہ یاب نہیں ہیں بلکہ بعض تو ایسے باکمال ہیں کہ انہیں اپنا لکھا ہوا بھی پڑھنا مشکل ہوتا ہے۔ حالانکہ خط بھی شخصیت پر اثر ڈالتا ہے اور پھر اس کمپیوٹر کے دور میں خوش خطی تو عنقاء ہوتی جا رہی ہے۔ ان حالات میں حضرت مولانا مفتی غلام حسن صاحب قادری کی ذات ستودہ صفات کی طرف آئیے تو دیکھیے گا آپ نے خطاطی میں بھی بڑا نام کمایا ہے۔ نامور اساتذہ فن سے اس کے حصول میں قطعاً پیچھے نہیں رہے۔ خوب سے خوب تر کی طرف رواں دواں ہیں، ہر قسم کے رسم الخط پر عبور رکھتے ہیں، اس میں جہاں اساتذہ کرام کی محنت و مشقت کا تعلق ہے وہاں آپ کی دلجمعی، دلچسپی، محنت اور مسلسل جدوجہد کا بھی بڑا حصہ ہے۔ خط طغریٰ میں بھی عشق کی حد تک لگاؤ ہے۔ ایک دن آپ کی ملاقات کے لئے جامع مسجد مولانا روحی میں حاضر ہوا تو باتوں ہی باتوں میں میرے نام کا ایک نہایت ہی دلکش، خوبصورت بیل سے مزین طغریٰ سامنے رکھ دیا۔ حالانکہ میرے خواب میں بھی نہیں تھا کہ آپ ایسا نادر اور یادگار تحفہ عنایت فرمائیں گے۔ سچ فرمایا محسن اعظم نبی مکرم رسول معظم ﷺ نے "ہدیے اور تحفے دیتے رہا کرو اس سے محبت بڑھتی ہے۔" چنانچہ یوں سرکار دو عالم ﷺ کے طفیل اللہ تعالیٰ نے ہمارے درمیان محبت میں اضافہ فرما دیا۔ (وللہ الحمد) آپ نے جن اساتذہ فن سے خطاطی سیکھی ان کے نام یہ ہیں:

استاذ الخطاطین الحاج محمد اعظم صاحب منور رقم علیہ الرحمۃ، زینت الخطاط الحاج صوفی خورشید عالم صاحب خورشید رقم علیہ الرحمۃ، استاذ العصر جناب محمد علی زاہد صاحب زید مجدہٗ اور جناب استاذ غلام رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

زیارتِ حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً:

حیاتِ دنیوی میں ایک صحیح العقیدہ مسلمان کے لئے سب سے بڑی تمنا بارگاہِ رحمۃ للعالمین ﷺ کی حاضری ہے۔حج وعمرہ کی سعادت حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً کی زیارت کی دولت جسے نصیب ہو جائے میرے نزدیک وہ نہایت امیر ترین ہے اور وہاں کی سچی تڑپ ایک دن ضرور رنگ دکھاتی ہے اور عاشق زار اچانک اس نعمت عظمیٰ سے بہرہ مند ہو جاتا ہے۔خصوصاً مسجد کی خدمت سرانجام دینے والا خواہ موذن ہو یا امام وخطیب بلکہ مسجد کا جاروب کش بھی اس نعمت سے محروم نہیں رہتا۔حالانکہ بظاہر اس کے وسائل نہ ہونے کے برابر ہوتے ہیں اس کے برعکس بکثرت وسائل کے مالک اس سعادت سے کورے رہتے ہیں۔دراصل بات خلوص، عشق اور قلبی آرزو کی ہے جب طلب صادق ہو تو بات بن جاتی ہے۔

ان کے دریائے کرم میں موج اٹھتی ہے واللہ　　　کوئی دل سے پکارے تو سہی

میرا ذاتی تجربہ ہے، ایک شب میں نے بڑے دردوسوز سے بارگاہ مصطفیٰ کریم علیہ التحیۃ والتسلیم میں یوں استغاثہ پیش کیا:

دکھا دو مجھے اپنا شہر مبارک　　　میرے تاجور شہر یار مدینہ

کبھی ہو طواف حرم مجھ کو حاصل　　　کبھی دیکھوں میں سبزہ زار مدینہ

بس پھر کیا تھا کریم آقا علیہ السلام نے مسلسل نوازا اور اب یوں عرض گزار ہوں۔

مشرف گرچہ شد سہ بار تابش　　　ہے حسرت حاضری کی مثل جامی

حضرت مولانا مفتی غلام حسن قادری مدظلہ بھی کشتۂ عشق محبوب کبریاء ہیں۔نہ جانے روحی مسجد کے در و دیوار نے کتنی بار آپ کے درد بھرے نالے سن کر بارگاہِ حبیب خدا ﷺ میں سفارش کی ہوگی کہ سرکار امام حسن رضی اللہ عنہ کے غلام کو بھی جمال جہاں آرا کی زیارت سے شادکام کیجئے۔ہاں ہاں روضۂ مقدسہ کی زیارت بعینہٖ آپ ﷺ کی زیارت سے عبارت ہے۔کیونکہ آپ ﷺ نے اعلانیہ بشارت سے اپنی امت کو آگاہ فرمایا: من زارنی بعد موتی فکانما زارنی وانا حی ''جس (خوش نصیب ایمان دار) نے میرے روضۂ اطہر کی زیارت کی گویا کہ اس نے میری حیات مبارکہ میں میری زیارت کی۔'' (خلاصۃ الوفاص ۶۱) آخر وہ ساعت سعید آپ کو حرمین شریفین کی روانگی کا مژدۂ جاں فزا سنانے کے لئے آپہنچی۔چنانچہ دسمبر ۱۹۸۹ء اور اکتوبر ۲۰۰۶ء رمضان المبارک میں اس نعمت عظمیٰ سے بہرہ مند ہوئے۔اب پھر قسمت کا ستارہ چمکا اور ۲۹ مارچ ۲۰۱۲ء کو حاضری کی سعادت نصیب ہوئی۔

الحمد للہ رب العالمین

شرفِ بیعت:

طریقت میں بیعت شرط ہے نیز اکابر اسلام کا یہی معمول چلا آرہا ہے کہ ظاہری علوم وفنون کے ساتھ ساتھ روحانی فیوض و برکات کے حصول کے لئے صحیح العقیدہ صاحب علم وفضل مرشد سے اس سنت مستمرہ کی بھی تکمیل کی جائے۔چنانچہ اس مقصد کی باریابی کے لئے آپ نے قطب الوقت حضرت سلطان غلام باہو رحمۃ اللہ علیہ اولادِ پاک سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کا شرف پاکر منازل سلوک سے طے فرمائیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تصانیف:

ثقہ عالم دین میں علوم وفنون کی ترویج واشاعت اور تبلیغ کے لئے تین اوصاف کا پایا جانا از حد ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ مدرس ہو یا مصنف یا پھر مقرر ہو۔خوش بخت ہیں وہ علمائے کرام جو ان تینوں اوصاف سے موصوف ہیں اور وہ خال خال ہی ہیں۔کئی مصنف و مترجم ہوتے ہیں اور بعض مقررین کی صف میں شامل ہیں۔حضرت مولانا مفتی غلام حسن قادری مدظلہ ان خوش نصیب علمائے کرام میں شامل ہیں جن میں یہ سبھی اوصاف پائے جاتے ہیں۔مصنف ومترجم کی حیثیت سے دیکھا جائے تو اس وقت تک آپ کے قلم سے ستائیس کتابیں مارکیٹ میں اپنی حیثیت منوا چکی ہیں۔آپ بھی ان کتابوں کے نام بمع مختصر تعارف ملاحظہ فرمائیں۔

۱: شرح کلام رضا فی نعت المصطفیٰ المعروف شرح حدائق بخشش:

یہ خوبصورت کتاب امام نعت گویاں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمتہ والرضوان کے اردو دیوان ''حدائق بخشش'' (۱۳۲۵ھ) کی عشق ومحبت اور دردوسوز سے لبریز جامع شرح ہے۔اس میں مناقب کے علاوہ تمام نعتوں،قصائد،مناجات،قطعات رباعیات،مخمسات اور درود وسلام کی نہایت عام فہم شرح ہے۔مشکل الفاظ کے معانی اور مفہوم بالکل سادہ اور سہل انداز میں بیان کیا گیا ہے۔دوران شرح سینکڑوں دیگر موضوعات پر بھی مواد جمع کیا گیا ہے۔جس سے کتاب کے حسن میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔کتاب کے شروع میں علامہ سید مرغوب احمد اختر الحامدی کا مضمون ''امام نعت گویاں'' شامل کیا گیا ہے۔جس سے حضرت رضا بریلوی کی فن شاعری میں مہارت تامہ کا پتہ چلتا ہے۔اس عاجز (تابش قصوری) کے قلم سے لکھے گئے شارح کے حالات بھی کتاب کا حصہ ہیں۔صفحات ۱۰۸ ناشر مشتاق بک کارنر الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور۔

۲: مقام غوث اعظم اعلیٰ حضرت کی نظر میں:

اسے شرح حدائق بخشش کی باقیات میں شمار کرنا چاہیے کہ یہ حدائق بخشش کی وصل اول تا وصل چہارم کی شرح پر مشتمل ہے۔وصل اول میں نعت نبوی ہے اور بقیہ تین وصلوں میں حضرت سیدنا غوث اعظم شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی تعریف وتوصیف کی گئی ہے۔ساتھ ہی اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ کی عربی میں لکھی گئی دو حمدوں کی بھی تشریح ہے۔شرح کا انداز ہ بالکل وہی ہے جو متذکرہ بالا کتاب میں اپنایا گیا تھا۔

اس کتاب میں حضور پرنور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی حیات مبارکہ پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔آپ رضی اللہ عنہ کے بچپن سے لے کر وفات تک چیدہ چیدہ واقعات کو بڑے خوبصورت انداز میں بیان کیا گیا ہے۔نیز حضور والا کے نونادر عربی قصائد مع اردو اور فارسی میں شعری ترجمہ کے ساتھ شامل کتاب کیے گئے ہیں۔علاوہ ازیں ایصال ثواب اور گیارہویں شریف کے مسئلہ کو بڑی شرح وبسط کے ساتھ آخر کتاب میں زیر بحث لایا گیا ہے۔صفحات ۴۳۲ ناشر مشتاق بک کارنر الکریم مارکیٹ اردو بازار،لاہور۔

۳: شان مصطفیٰ بزبان مصطفیٰ بلفظ ''انا''

یہ گراں مایہ کتاب حضور سید عالم ﷺ کی ان یک صد احادیث مبارکہ پر مشتمل ہے جن میں آپ ﷺ نے اپنی زبان معجز بیان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے بلفظ ''انا'' اپنی تعریف خود فرمائی ہے۔ ان احادیث کریمہ کی جامع تشریح کی گئی ہے جس کے ضمن میں سینکڑوں ایسی روایات و احادیث سامنے آ گئی ہیں جن سے پیارے مدنی مکی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کا پروقار نقشہ سامنے آتا ہے۔ پھر ان واقعات کو خوبصورت اشعار سے مزین کر کے گویا کتاب کو چار چاند لگا دیئے گئے ہیں جو بلا شبہ قارئین کے ذوق مطالعہ کو دوبالا، سہ بالا، بلکہ چہار بالا کر دیتے ہیں۔ کتاب میں جا بجا بزرگان دین کے واقعات بغرض اصلاح احوال امت پیش کیے گئے ہیں۔ سواد اعظم اہل سنت و جماعت کے عقائد حقہ کو بڑے پیارے انداز میں بیان کیا گیا ہے جن کا بنظر انصاف مطالعہ قاری کے ذہن کو مطمئن کر دیتا ہے اور مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بھی دیئے گئے ہیں۔ غافل مسلمانوں کو لمحات فکر کے ساتھ متنبہ کیا گیا ہے اور حالات حاضرہ کے آئینے میں بتقاضائے وقت جذبات مسلم کو بیدار کیا گیا ہے۔ کتاب کے آخر میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے سرتاپا حلیۂ مبارکہ کا بڑا ہی عاشقانہ بیان ہے۔ جسے پڑھ کر ہر خاص و عام جھوم جھوم جاتا ہے اور عاشقان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل، و دماغ معطر و منور ہو جاتے ہیں۔

ابتدا میں پانچ جید علمائے کرام اور دانشور حضرات کی تقاریظ بھی موجود ہیں اور مولانا قاری حافظ محمد زبیر مجددی سیالکوٹی کے قلم سے لکھے ہوئے مصنف علام کے حالات زندگی بھی صدر کتاب میں شامل کیے گئے ہیں۔ صفحات ۱۰۰۰ ناشر مشتاق بک کارنر الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور۔

۴: تقریری نکات:

ایک سو اکابر و اصاغر علماء و خطباء کے خطبات و تقاریر سے ماخوذ حکمت و بصیرت اور شعور و آگہی سے بھرپور علمی، تحقیقی اور اصلاحی نت نئے کام آنے والے سینکڑوں ''تقریری نکات'' جن میں سے ہر نکتہ اپنے اندر بہت سی معلومات افزا باتیں سموئے ہوئے ہے۔ توحید و رسالت، عظمت و شان مصطفیٰ، محبت رسول، سیرت سید المرسلین، میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم عقائد اہل سنت و اصلاح احوال امت جیسے موضوعات اس کتاب کا اہم حصہ ہیں۔ اس کے علاوہ طنز و مزاح کے حوالے سے ایک بڑا ہی دلچسپ قابل مطالعہ باب ''مناظرانہ چٹکلے اور جہانِ ظرافت'' کا ہے، جس میں لطائف علمیہ کے علاوہ بہت سی حقیقت افروز باتیں ہیں۔ یقیناً یہ ایک ایسا باب ہے جسے پڑھ کر ہر خاص و عام بے اختیار محظوظ ہوتا ہے۔ (یاد رہے بعض احباب کی خواہش پر یہ باب کتاب کے پہلے ایڈیشن میں شامل کیا گیا تھا لیکن بعض بزرگوں کے حکم پر دوسرے ایڈیشن سے پورا باب نکالنا پڑا اس طرح بعض علماء کے نکات میں بھی مناسب ترمیم کی گئی ہے) پند و نصائح سے متعلق عربی ادب کے شاہکار تین خطبات بھی شامل کتاب ہیں۔ آخر میں ان علماء و خطباء اور کتب کی فہرست بھی دی گئی ہے جن سے ''تقریری نکات'' نقل کیے گئے ہیں۔ اس کتاب میں مصنف کے حالات بھی راقم الحروف نے لکھے ہیں۔ جن سے مصنف کی شخصیت کے علمی و عملی پہلوؤں کا پتہ چلتا ہے۔ صفحات ۶۷۲ ناشر: کرمانوالہ بک شاپ داتا دربار، لاہور۔

۵: اٹھارہ تقریریں:

اس کتاب کا مکمل نام ''زبدۃ الحسن مقالات و خطبات حسن المعروف اٹھارہ تقریریں'' ہے۔ کتاب کے شروع میں حافظ محمد زبیر مجددی کے قلم سے لکھے ہوئے مصنف کے حالات ہیں۔ اس کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ تقاریر کے موضوعات یہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں۔

۱: فرشتوں سے بہتر ہے انسان بننا۔ ۲: قلب مومن ۳: بچوں کی صحبت ۴: مضامین سورۃ الحجرات۔ ۵: معجزۂ شق القمر ۶: سنت کے دینوی وطبی فوائد ۷: حضور ﷺ کے والدین کریمین ۸: حقوق والدین ۹: حضرت یعقوب علیہ السلام کی علمی شان ۱۰: وسیلے کی برکت ۱۱: محبت ونسبت کا اثر ۱۲: دین اسلام میں مسجد کی اہمیت ۱۳: توبہ واستغفار ۱۴: اسلامی سلام اور اس کا صحیح جواب ۱۵: عید الفطر کی تقریر ۱۶: عیسائیت (حدیث ہرقل) ۱۷: فیضان اولیاء رحمۃ اللہ علیہم ۱۸: شب برأت۔ صفحات ۶۴۰، ناشر: اکبر بک سیلرز اردو بازار لاہور۔

۶: کواکب سبعہ:

یہ کتاب سات جید صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے تفصیلی حالات پر مشتمل ہے۔ ابتداء میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کے متعلق قرآنی آیات واحادیث دی گئی ہیں۔ اس کے بعد کتاب کا اصل موضوع شروع ہوتا ہے۔ جن سات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حالات اس کتاب میں ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں: سید الشہدا ۱ حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ ۲: موذن رسول ﷺ حضرت سیدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ ۳: شیخ الامت حضرت سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ ۴: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ۵: حضرت سیدنا خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ ۶: حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ۷: حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ "کواکب" کا معنی ہے ستارے، لیکن اس سے مراد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں کیونکہ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے "اصحابی کالنجوم" میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں۔ صفحات: ۴۳۲ ناشر: نوریہ رضویہ پبلی کیشنز، گنج بخش روڈ لاہور۔

۷: الدروس العشرہ فی السورۃ الفاتحہ:

یہ کتاب' چاندنی مسجد ریگل چوک لاہور میں دیئے گئے ماہانہ دس دروس قرآن پر مشتمل ہے۔ پہلا درس تعوذ واستعاذہ کے بارے میں ہے۔ دوسرا درس تسمیہ کا بیان ہے۔ بقیہ سات دروس میں سورۃ فاتحہ کی لاجواب تفسیر ہے۔ کتاب کے آخر میں ماخذ کی فہرست بھی شامل ہے۔

۸: قرآن اور حاملین قرآن:

یعنی قرآنی انسائیکلو پیڈیا۔ جس میں کتاب ہدایت قرآن مجید کے بارے میں معلومات کا بیش بہا خزانہ اور عظیم ذخیرہ ہے۔ کتاب زندہ قرآن حکیم کے مختلف پہلوؤں پہ تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ آئین انسانیت کے کئی گوشوں کو اجاگر کیا گیا ہے۔ لا یزال وقدیم مرقع حکمت کے عجائبات، حیرت انگیز واقعات، حقانیت قرآن پہ غیر مسلموں کے اعترافات اور علوم قرآنی جیسے بے شمار علمی موضوعات کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ نوع انسانی کے پیام آخریں کے حامل کامل واکمل، سرور کائنات، فخر موجودات، حضور رحمت عالمیاں یعنی صاحب قرآن علیہ السلام کی عظمت پر بھی جابجا نہایت علمی وتحقیقی مواد اس کتاب کے حسین چہرے کا جھومر ہے جو کہ مؤلف کتاب کا سرمایہ حیات اور حاصل زندگی ہے۔ کتاب کے تین حصے ایک ہی جلد میں مجلد ہیں۔ پہلے حصے میں عظمت قرآن،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علوم قرآن، واقعات وعجائبات قرآن، وظائف واعمال قرآنی اور ادعیہ قرآنیہ کے علاوہ دیگر کئی موضوعات پہ بھی قلم اٹھایا گیا ہے۔

دوسرے حصے میں حفاظ قرآن پاک کی عظمت اور ان کے فضائل قرآن وسنت اور علماء امت کی تصریحات سے واضح کیے گئے ہیں۔

تیسرے حصے میں حاملین قرآن یعنی علمائے کرام کا مرتبہ ومقام قرآن وسنت کی روشنی میں بڑی وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔

الغرض یہ بے مثال ولا جواب وباکمال کتاب قرآنی معلومات کے لئے ایک عام قاری سے لے کر ایک عالم تک سب کے لئے بہترین انسائیکلوپیڈیا ہے اور بقول اقبال:

حرف او را ریب نے تبدیل نے آیہ اش شرمندۂ تاویل نے

۹: بوستان سعدی:

حضرت شیخ شرف الدین مصلح سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کی ''بوستان سعدی'' کا انتہائی آسان اور شستہ اردو ترجمہ ہے۔ ہر حکایت کے آخر میں سبق بھی دیا گیا ہے تاکہ قاری کو حکایت کا ماحصل سمجھنے میں دشواری نہ ہو۔ صفحات ۲۳۲۔ ناشر: مشتاق بک کارنر الکریم مارکیٹ اردو بازار، لاہور

یاد رہے! بوستان سعدی کا ایک ترجمہ جس کی ضخامت دو سو بتیس صفحات ہے اور گلستان سعدی کی طرح غیر مجلد ہے۔ یہ دونوں ترجموں کا حجم برابر رکھنے کے لئے شائع کیا گیا جبکہ دوسرا ترجمہ کچھ تفصیلات کے ساتھ مجلد شائع کیا گیا ہے جس کے صفحات تین سو چھہتر ہیں یہ بھی مشتاق بک کارنر نے شائع کیا ہے تو اس طرح بوستان سعدی نام کی دو کتب ہوگئیں ایک کو صرف ترجمہ سمجھ لیں اور دوسری کو مختصر شرح کا نام دیا جاسکتا ہے۔

۱۰: گلستان سعدی:

حضرت شیخ شرف الدین مصلح سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''گلستان سعدی'' کا اردو ترجمہ ہے۔ اس کتاب میں بھی مذکورہ کتاب جیسا انداز اپنایا گیا ہے۔ صفحات ۲۳۶۔ ناشر: مشتاق بک کارنر الکریم مارکیٹ اردو بازار، لاہور۔

۱۱: کربل کی ہے یاد آئی:

واقعہ کربلا پر اب تک لکھی جانے والی تمام کتابوں اور اس موضوع پر علمائے اہل سنت کی تقاریر کا خلاصہ، ماحصل اور نچوڑ (سر ورق) اس کتاب کے تین حصے ہیں پہلے دو حصے جن میں اہل بیت رسول ﷺ کا مختصر تذکرہ، واقعہ کربلا کی روئیداد تاریخی حقائق کے ساتھ، عقائد اہل سنت وغیرہ موضوعات کا بیان ہے۔ حصہ سوم میں ''حدیث قسطنطنیہ'' پر مولانا منیر احمد یوسفی صاحب کا رسالہ خلاصۃً شامل ہے۔ جس میں انہوں نے حدیث مذکورہ پر محققانہ بحث کی ہے۔ اس کتاب کا اکثر حصہ سید السادات حضرت مولانا پیر سید یعقوب شاہ صاحب رضوی آف پھالیہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقاریر سے ماخوذ ہے۔ (کیونکہ مصنف زمانہ طالب علمی میں حضرت شاہ صاحب کی تقریروں سے بہت متاثر تھے گویا یہ کتاب مصنف کی شاہ صاحب قبلہ سے عقیدت کا منہ بولتا ثبوت ہے) صفحات ۲۳۲ ناشر نوریہ رضویہ پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۲: یارانِ مصطفیٰ ﷺ مع وارثانِ خلافت راشدہ رضی اللہ عنہم:

صحابہ کرام، خلفائے راشدین مہدیین کے مفصل حالات واقعات و کرامات پر مشتمل کتاب لاجواب، جس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگی کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ نیز خلافت راشدہ کا بھی تفصیلاً بیان ہے۔ صفحات ۸۸۸ ناشر: نوریہ رضویہ پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور۔

۱۳: مقام سیدنا ابراہیم علیہ السلام

حضرت سیدنا و مولانا ابراہیم علیٰ نبینا و علیہ السلام کی حیات مبارکہ پر یہ کتاب مستطاب ہے جس میں آپ کی زندگی پر قرآن و حدیث و تاریخی حقائق کے حوالے سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تین بڑے امتحانات، آپ علیہ السلام کے مناظرے، سنگ اسود اور چاہِ زم زم کا مفصل بیان ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد ماجد کے بارے میں تحقیق انیق کی گئی ہے۔ کتاب کے آخر میں قربانی اور اس کے مسائل و احکام کا بیان ہے۔ نیز کتاب کے آخر میں ماخذ کی فہرست بھی دی گئی ہے۔ صفحات ۲۰۸ ناشر: اکبر بک سیلرز اردو بازار، لاہور۔

۱۴: النعمان والرضا:

اس کتاب کا عام فہم نام "دو عظیم رہنما ابوحنیفہ اور رضا" ہے جس میں امام الفقہ و شرف الفقہاء سراج الامہ و کاشف الغمہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ اور فقیہ العشق و مجدد الملت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے علمی و فقہی مقامات اور عشقی وجہی مراتب کا واضح بیان آپ کو پڑھنے کے لئے ملے گا۔ صفحات: ۲۲۴' ناشر: اسلام بک ڈپو' گنج بخش روڈ لاہور۔

۱۵: الباقیات الصالحات یعنی مقالات و خطبات:

اس کتاب میں مختلف موضوعات پہ پچیس خطبات و مقالات ہیں۔ خطباء و مقررین کے لئے یہ کتاب گراں بہا خزانہ ہے۔ صفحات ۶۰۰، ناشر اکبر بک سیلرز زبیدہ سنٹر اردو بازار لاہور

۱۶: فضائل و مسائل نماز:

حال ہی میں اس کتاب کا نیا ایڈیشن شائع ہوا ہے جو نہایت ہی خوبصورت ہے اور پہلے ایڈیشن سے اس کا سائز بھی بڑا ہے۔ اس کتاب میں نماز کے فضائل قرآن و حدیث اور صحابہ کرام بزرگان دین کے حسین واقعات سے بیان کئے گئے ہیں۔ کتاب کے دو حصے ایک ہی جلد میں مجلد ہیں۔ پہلے حصے میں نماز کے فضائل اور دوسرے میں استنجاء، وضو، غسل، اذان، اقامت، نماز، حیض نفاس استحاضہ، نفلی نمازیں، نماز جمعہ و عیدین، نماز جنازہ وغیرہ کے سینکڑوں ضروری مسائل کو فقہ حنفی کی معتبر کتب کے حوالے سے بیان کیا گیا ہے۔ اس کتاب کے ہوتے ہوئے اس موضوع پہ کسی دوسری کتاب کی کم ہی ضرورت محسوس ہوگی۔ انشاء اللہ۔ صفحات: ۶۶۰' ناشر: نوریہ رضویہ پبلی کیشنز' گنج بخش روڈ لاہور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۷: خصائل و مسائل حج و زیارت

اس کتاب کے بھی دو حصے ہیں۔ پہلے حصہ میں شعائر اللہ (حجر اسود، حطیم کعبہ، رکن یمانی، زمزم شریف، صفا و مروہ وغیرہ) کے فضائل' بیت اللہ شریف کی فضیلت، فضائل حج و عمرہ اور سفر حج کی ایک ایک نشانی، مقام اور دیگر لوازمات و مناسبات بیان ہوئے ہیں جبکہ دوسرے حصہ میں حج کے شرائط' اصطلاحات حج، فرائض و واجبات و سنن حج و احرام، طواف کے مسائل اور اس کی اقسام نیز حج و عمرہ سے متعلقہ ہر قسم کے فقہی مسائل بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں۔ مدینہ طیبہ کی حاضری اور وہاں کے متبرک مقامات کا ذکر' پھر کتاب کے آخر میں مختلف مقامات پہ پڑھی جانے والی دعائیں اور بالخصوص طواف کے ہر پھیرے کی علیحدہ علیحدہ دعا کو لکھ دیا گیا ہے۔ صفحات ۳۱۹' ناشر نوریہ رضویہ پبلی کیشنز' گنج بخش روڈ' لاہور

۱۸: فضائل و مسائل صیام و رمضان:

روزے کی فرضیت اور روزہ دار کو ملنے والے انعامات، صیام و رمضان کے خصوصی فضائل' سحری و افطاری کے فضائل احادیث کی روشنی میں اعتکاف، لیلۃ القدر، نیا چاند دیکھنے نیز رویت ہلال اس کتاب کے خصوصی موضوعات ہیں۔ اس کتاب کا دوسرا حصہ بھی مندرجہ بالا عنوانات کے فقہی مسائل پر مشتمل ہے۔ نیز روزے کے مفسدات و مکروہات، روزے کی اقسام اور ہر قسم کے جداگانہ احکام، نماز تراویح کے بارے میں مفصل مسائل اور کتاب کے آخر میں قضا عمری اور عید الفطر نیز نماز عید کا طریقہ اور دیگر مسائل کا ... اپنے موضوع پہ نہایت ہی جامع کتاب ہے۔ اس کتاب کے کل صفحات ہیں۔ ۳۲۴۔ ناشر: نوریہ رضویہ پبلی کیشنز' گنج بخش

... تحقیقی مقالے (مسئلہ توحید و شرک):

... توحید و شرک کے حوالے سے دو تحقیقی مقالے جسے پڑھ کر مخالفین اہل سنت کے پھیلائے ہوئے بہت سے بے بنیاد شکوک و شبہات کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ صفحات: ۶۴ ناشر اول: قاری محمد اصغر نورانی لاہور، ناشر دوم: انوار لائبریری لاہور، ناشر سوم: اکبر بک سیلرز اردو بازار لاہور۔

۲۰: البرکات:

اس کتاب میں مفتی اعظم پاکستان علامہ سید ابو البرکات سید احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ کے اوراد و وظائف کو اکٹھا کیا گیا ہے۔ صفحات: ۴۸ ناشر قاضی پبلی کیشنز، ذوالقرنین چیمبر' گنپت روڈ' لاہور۔

۲۱: ماں تسکین جاں:

ماں کی عظمت و شان اور والدین کا مرتبہ و مقام نیز ان کے فرائض و حقوق پہ بڑی ایمان افروز کتاب ہے، قرآن و حدیث کی روشنی میں علمی نکات اور خوبصورت اشعار سے اس کتاب کو مزین کیا گیا ہے۔ اس موضوع پہ تقریر کرنے کے لئے اس کتاب میں وافر مواد ہے۔ واقعات و حکایات کے ساتھ ساتھ ادبی ذوق کو بھی پورا کیا گیا ہے، اپنی ماں کے ساتھ دلی محبت کرنے والوں کے لئے اس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کا مطالعہ بہت ضروری ہے۔صفحات ۳۰،ناشر:اکبر بک سیلرز زبیدہ سنٹر اردو بازار لاہور۔

۲۲:بخاری پڑھو لیکن ساری پڑھو

بخاری شریف کی بارہ سو منتخب احادیث کے حوالے اور سینکڑوں احادیث پر مشتمل تقاریر، بالخصوص عقائد و معمولات اہل سنت کو بخاری شریف کی صحیح احادیث سے ثابت کیا گیا ہے۔کیونکہ مخالفین اہل سنت بات بات پہ بخاری شریف کا نام لے کر عوام الناس اہل سنت پر رعب جماتے ہیں۔

جبکہ ہمارے بزرگوں نے اتنی کچی بنیادوں پر ان عقائد و معمولات کو نہیں اپنایا، بلکہ نہایت ٹھوس اور معتبر دلائل پر ہمارے مسلک کی بنیاد ہے۔یہ مرتب کے زمانہ طالب علمی کی محنت ہے۔جو انہوں نے دورۂ حدیث کی کلاس کے دوران حوالہ جات محفوظ کیے اور اب پچیس سال کے بعد اپنے اساتذہ اور دینی مدارس کے طلبا بالخصوص دورۂ حدیث شریف کے طلباء کے اصرار پر بڑی محنت کر کے بعد منظر عام پر لائے ہیں۔اس محنت کا اندازہ لگانے کے لئے کتاب کا مطالعہ شرط اولین ہے۔کتاب کے آغاز میں علامہ محمد شریف الحق رضوی صاحب علیہ الرحمتہ کے دو وقیع مضامین ہیں جو امام بخاری اور ان کی صحیح بخاری کے عنوان سے معنون ہیں۔ صفحات380۔ناشر:اکبر بک سیلرز زبیدہ سنٹر اُردو بازار لاہور

۲۳:فیضانِ مسلم شریف:

یہ کتاب بھی متذکرہ بالا کتاب کی طرز پر ہی لکھی گئی ہے۔اس میں بھی تقریباً بارہ سو احادیث کے حوالے ہیں اور یہ تمام احادیث، مسلم شریف کی ہیں لیکن جن احادیث پر ''بخاری پڑھو لیکن ساری پڑھو'' میں بحث کی گئی ہے۔ان احادیث کو زیر بحث نہیں لایا گیا اور اگر کوئی ایسی حدیث آ بھی گئی ہے تو اس کا عنوان و تقریر وہ نہیں بلکہ نئے عنوان کے ساتھ نئی تقریر ہے۔کتاب پڑھنے کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ابتداء میں علامہ غلام رسول سعیدی صاحب کا صحیح مسلم اور امام مسلم کے حوالے سے ایک مضمون شامل کتاب ہے۔تین سو بارہ صفحات پر مشتمل ہے۔ناشر:اکبر بک سیلرز، لاہور

۲۴:راہِ ہدایت:

اس کتاب میں صحاح ستہ میں سے دو کتب جامع ترمذی اور سنن ابی داؤد شریف کی منتخب احادیث کے حوالہ جات ہیں جو کہ دوران تعلیم مصنف نے اپنی ڈائری پہ نوٹ کیے تھے۔بالکل اسی طرح جس طرح کہ بخاری پڑھو لیکن ساری پڑھو اور فیضان مسلم شریف میں ذکر ہو چکا۔پھر دونوں کتب اور ان کے مصنفین کا تعارف علامہ غلام رسول سعیدی صاحب کے قلم سے شامل کتاب ہے۔ترمذی شریف کی منتخب احادیث کے آخر میں ایک سو پچیس فقہی قواعد کو لکھ دیا گیا ہے کیونکہ کتب صحاح میں سے ترمذی شریف ہی ایک ایسی کتاب ہے جس کا فقہی مسائل سے خاص تعلق ہے تو اس حوالے سے فقہ حنفی کے مشہور قواعد کو لکھا گیا ہے۔کتاب کے صفحات ہیں۔۴۸۰۔ناشر اکبر بک سیلرز زبیدہ سنٹر اردو بازار لاہور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۲۵:نجات کا راستہ

سنن نسائی اور ابن ماجہ کی منتخب احادیث کا یہ کتاب حسین مجموعہ ہے اس طرز پہ جس طرز پہ راہ ہدایت کے اندر ترمذی وابوداؤد کی منتخب احادیث کو جمع کیا گیا ہے۔کوشش کی گئی ہے کہ اہل سنت کے معمولات (جن کو بدقسمتی سے اس دور میں بدعات کا نام دے دیا گیا ہے) والی احادیث کو ضرور درج کیا جائے۔انشاء اللہ اس کتاب میں آپ کو اس سلسلہ میں کافی رہنمائی ملے گی عوام وخواص کے لئے اس مجموعہ کے اندر بڑا مفید مواد ہے جس کا تعلق پڑھنے کے ساتھ ہے بڑے خوبصورت عنوانات،نہایت ہی عاشقانہ نکات اور بڑے پیارے اشعار بھی حسب معمول اس کتاب کا حصہ ہیں۔کل صفحات ۴۱۵۔ناشر اکبر بک سیلرز زبیدہ سنٹر اردو بازار لاہور۔

یاد رہے! صحاح کی ان تمام احادیث کو ایک ہی جلد میں بعنوان ''عقائد اہل سنۃ اور احادیث صحاح ستہ'' جمع کر دیا گیا ہے جو مندرجہ بالا پتے سے حاصل کی جاسکتی ہے۔

۲۶:راہ سنت و جنت

یہ کتاب مؤطا امام مالک کی منتخب احادیث پر مشتمل ہے۔جس میں حرف آغاز وانتساب کے بعد تذکرہ حضرت امام مالک اور مؤطا امام مالک کا ذکر خیر ہے۔زیادہ تر انہی احادیث کو لیا گیا ہے جو کہ فقہ حنفی کی مؤید ہیں۔کتاب کے آخر میں ختم نبوت پہ نہایت خوبصورت مواد ہے اور قادینوں کی تردید میں کئی صفحات لکھے گئے ہیں۔علم اور علماء کا موضوع بڑا تفصیل سے بیان ہوا ہے۔حضرت مولانا عبدالحکیم اختر شاہجہان پوری کے ترجمہ اور حاشیہ سے بھرپور استفادہ کیا گیا ہے۔کتاب کیا ہے علم وحکمت کا ایک خزانہ ہے جو لوگ حدیث کی بڑی بڑی کتب کا مطالعہ کرنے سے گھبراتے ہیں۔(وقت کی کمی یا مالی گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے ان کے لئے یہ کتب ایک نعمت سے کم نہیں ہیں)۔کتاب کے کل صفحات ہیں ۴۸۸۔ناشر اکبر بک سیلرز،زبیدہ سنٹر اردو بازار لاہور۔

۲۷:مصباح المشکوۃ

اس کتاب پہ بڑی محنت کی گئی ہے اور مشکوۃ شریف کی سینکڑوں منتخب احادیث پہ تقاریر لکھی گئی ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ کتاب سے شروع میں فہرست اور حرف آغاز کے بعد حدیث کی قسمیں اور ان کی تعریفات پھر ہر باب کی احادیث بیان کرنے کے بعد اس باب سے متعلقہ نہایت دلچسپ فقہی مسائل جن کو مولانا جلال الدین امجدی علیہ الرحمہ نے فقہی پہیلیوں (عجائب الفقہ) کی صورت میں ترتیب دیا ہے۔اسی طرح حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ کی مراۃ شرح مشکوۃ سے جا بجا استفادہ کیا گیا ہے۔گویا یہ کتاب انہی دو بزرگوں کا فیض ہے۔فجزاھما اللہ خیر الجزاء . سقی اللہ ثراھما و جعل الجنۃ مثواھما . ربنا اغفرلنا ولا خواننا الذین سبقونا بالایمان ۔ کتاب کے آخر میں مشکوۃ مطبوعہ بیروت سے مکمل فہرست احادیث مشکوۃ شامل کتاب ہے۔صفحات ۸۳۲،ناشر اکبر بک سیلرز،لاہور

۲۸:صبح دوام زندگی

بچپن سے ہی فکر آخرت اور عالم برزخ نیز موت کا موضوع میرے لئے بڑا ہی اہمیت کا حامل رہا ہے اور اس موضوع پہ عرصہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دراز سے مواد اکٹھا کر رہا ہوں الحمدللہ: اس موضوع پہ نہایت ہی جامع کتاب تیار ہو کر منظر عام پہ آچکی ہے۔ اس کتاب کے بارے میں شرف ملت علیہ الرحمۃ کے جواں سال و جواں بخت صاحبزادے حضرت ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی صاحب کے تاثرات یہ تھے کہ ''اس موضوع پہ اس طرح کی خوبصورت اور تحقیقی کتاب ہم اہل سنت پہ قرض تھی جو ہم سب کی طرف سے آپ نے ادا کر دیا ہے۔ نماز جنازہ کے موقع پہ اور ایصال ثواب کی محافل میں مقررین کے لئے نہایت ہی مفید ثابت ہوگی۔ ان شاء اللہ العزیز۔ کتاب کے آخر میں ''موت کی یاد'' کے عنوان سے دو عربی قصائد بمعہ اردو ترجمہ لکھے گئے ہیں۔ پوری کتاب میں موضوع کے مطابق واقعات اور اشعار آپ کو کثرت کے ساتھ ملیں گے۔ کل صفحات ۴۷۹ ناشر اکبر بک سیلرز زبیدہ سنٹر اردو بازار لاہور۔

۲۹: شانِ خدا بزبان مصطفیٰ ﷺ

اس کتاب کے بارے میں (جو آپ کے ہاتھوں میں ہے) میں زیادہ نہ لکھوں گا۔ قارئین خود بخود فیصلہ کریں گے کہ میں نے کہاں تک موضوع کا حق ادا کیا ہے۔ دراصل شان مصطفیٰ ﷺ بزبان مصطفیٰ ﷺ جب منظر عام پہ آئی تو اس وقت سے ہی ذہن میں تھا کہ اس نام پہ شان خدا کے حوالے سے بھی کتاب لکھوں گا۔ ان شاء اللہ۔ الحمدللہ! وہ دن آ گیا کہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں نذر پیش کر رہا ہوں۔ کچھ تعارف اس کتاب کا کتاب کے شروع پیش لفظ میں لکھ دیا ہے۔ وہ بھی ضرور پڑھیں۔ میری کتاب شانِ مصطفیٰ ﷺ کے بارے میں ایک دوست نے ایک جملہ میں کچھ اس طرح تبصرہ کیا کہ ''کتاب کیا ہے پوری لائبریری ہے'' ان شاء اللہ یہ کتاب بھی اس تبصرہ کی حقدار قرار پائے گی۔ خدا تعالیٰ اپنی بارگاہ میں میری اس کاوش کو قبول فرما کر میرے والدین اساتذہ، رشتہ دار جو اس دنیا سے رخصت ہوگئے سب کی مغفرت فرمائے اور کتاب کے ناشر و قاری کو بھی اپنی رحمتوں سے نوازے۔

۳۰: نغمات توحید

یہ کتاب کس طرح وجود میں آ گئی؟ قدرت کا کرشمہ ہی سمجھیں۔ وہ اس طرح کہ شانِ خدا بزبانِ مصطفیٰ (ﷺ) کی تیاری کے سلسلہ میں اپنی طبیعت کے مطابق اس موضوع پہ اشعار کی ضرورت پڑی تو حمد باری تعالیٰ، مناجات اور منظوم دعاؤں کی تلاش کرتا رہا۔ اس سلسلہ میں مجھے سخت حیرانی ہوئی کہ نعت کے موضوع پہ تو سینکڑوں کتابیں نظر آئیں لیکن حمد باری تعالیٰ پہ مجھے کوئی قابل ذکر کتاب نہ مل سکی۔ اس بارے میں غیر مقلدین اور دیوبندیوں کے کتب خانے بھی پھرے مگر مایوسی ہوئی آخر کار خود ہی کئی سال کے مختلف ماہنامہ جات نعتیہ کتب اور دیگر ذرائع سے اس قدر مواد جمع ہو گیا کہ ارادہ بن گیا کہ اس تشنگی کو بھی دور کر دیا جائے اور علیحدہ سے حمد باری تعالیٰ، مناجات اور منظوم دعاؤں کی شکل میں نغمات توحید کے نام سے ایک کتاب ہو جائے۔ چنانچہ ایک تیر دو شکار والا معاملہ ہو گیا اور جب شانِ خدا بزبانِ مصطفیٰ (ﷺ) کتاب اپنی تکمیل کو پہنچی تو ساتھ ہی نغمات توحید بھی تیار ہو گئی۔ شعری ذوق رکھنے والوں کے لئے ایک عجیب تحفہ ہے جس میں عربی، فارسی، اردو، پنجابی اور سرائیکی منظوم حمدیہ کلام، مناجات اور دعا پر مشتمل آپ کو اس طرح کا مواد ملے گا۔ جس طرح کی آپ کے دل میں آرزوئیں انگڑائیاں لے رہی ہوں گی۔ حضرت ابوبکر صدیق، مولائے کائنات علی المرتضیٰ سے لے کر ماضی قریب اور دور حاضر کے اہل محبت اور شعراء کا کلام اس کتاب کی زینت ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۳۱۔ مختصر احادیث مشکوٰۃ

مشکوٰۃ شریف احادیث مبارکہ کا وہ بابرکت مجموعہ ہے کہ جس کی بے شمار شروحات لکھی گئیں اور درسِ حدیث میں سب سے زیادہ بیان ہونے والی کتاب ہے' فقیر نے اپنے ذوق کے مطابق احادیث کا انتخاب اُردو ترجمہ و تخریج کے ساتھ کیا ہے۔ حدیث پہ اعراب کا التزام کیا ہے تاکہ عام قاری کے لیے بھی سہولت ہو۔ ناشر: ہجویری بک شاپ' گنج بخش روڈ لاہور

۳۲۔ الدّین النصیحہ

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے اس کتاب میں انسانیت کے بہت سارے طبقات کے لئے دین اسلام کی ناصحانہ تعلیمات کو پیش کیا گیا ہے' ان شاء اللہ عنقریب شائع ہو رہی ہے

پشیماں ہے ازل سے اس لئے لوحِ گماں میری
نہیں توصیف کے قابل قلم میرا زباں میری
برگرد اب غم بیم و رجا کی کیفیت میں ہوں
کبھی ساحل پہ بھی پہنچیں الٰہی! کشتیاں میری
پسِ زنداں گرفتار بلا ہوں ایک مدت سے
مسلسل کرب کی حالت میں ہے عمر رواں میری
درو دیوار پر بھی بھوک کے اگنے لگے جنگل
الٰہی! ختم ہو جائیں یہ ساری سختیاں میری
غبار مفلسی میں ہے مرے آنگن کی رعنائی
گھٹا برسے کہ تشنہ ہے ابھی تک ارض جاں میری
بنام مصطفیٰ آسودگی دے میرے بچوں کو
اگر اشکوں سے بھی لکھی گئی ہے داستاں میری
مجھے برگد کے پیڑوں کی گھنی چھاؤں کا موسم دے
تمازت کا ہدف ہیں ادھ جلی سی کھیتیاں میری

ریاض حسین چودھری

(نشانِ منزل کے آخر میں حضرت العلام ادیب اہل سنت مولانا محمد منشاء تابش صاحب زید مجدہ کا محبت نامہ جو مصنف کے نام انہوں نے ارسال فرمایا اور مصنف کی کتاب فضائل و مسائل نماز میں چھپ چکا' حضرت کے بار بار حکم پہ اس کتاب کی بھی زینت بنایا جا رہا ہے)

ہستیٔ او رونقِ بازارِ تست (محبت نامہ)

بخدمت اقدس۔ سراپائے اخلاص و مروّت' رفیع الدرجت حضرت علامہ مولانا مفتی غلام حسن صاحب قادری زید اقدارکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ مزاجِ اقدس! بعد از دعوات خیریت و عافیت طرفین معروض کہ آپ کی طرف سے حسبِ معمول دیگر تحائف علمیہ کی طرح آج پھر تازہ تحفہ ''مقالات و خطبات'' کی صورت میں باصرہ نواز ہوا۔ اس یادگار حسین و جمیل کتاب پر آپ کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

یوں تو آپ کی تمام تر تصانیف و تراجم اور شروح قابلِ قدر اور لائق مطالعہ ہیں' عوام و خواص ان کے صوری و معنوی فیوض و

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

برکات سے حظ وافر اٹھائیں گے۔ سہل اور آسان کلمات سے پورا پورا استفادہ واستفاضہ کریں گے۔ انشاء اللہ العزیز اس کامیاب مساعی جمیلہ پر ہدیہ تبریک قبول فرمائیں۔ مگر آپ نے پیش لفظ میں یہ کیا لکھ دیا کہ "میں اپنی اس آخری کوشش کے ساتھ ہی اس جرم سے "توبہ" کرتا ہوں۔ (مقالات وخطبات ص۹)

برادرِ مکرم! یہ کوئی نئی بات نہیں، معترضین ہر دور میں ہوئے، حاسدین کی فوج پہلے سے ہی چلی آ رہی ہے۔ وہ آتشِ حسد میں جلتے چلے آ رہے ہیں مگر کام کرنے والے انہیں نظر انداز کرتے ہوئے اپنے مشن کو پروان چڑھانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے۔ ذرا نام حق کے مصنف حضرت شیخ سیّد شرف الدین بخاری علیہ الرحمۃ کے ان اشعار کو دیکھئے اور پھر اپنی "حیاتِ حسن" کا خلاصہ بنا لیجئے۔

غم دیں خور کہ غمِ غمِ دین است — ہمہ غمہا فروتر ازین است
غم دنیا مخور کہ بیہود است — ہیچکس در جہاں نیا سوداست
من بعجز و قصور معترفم — نے چوں ناداں احمق و خرفم
پیش زیں گفتہ اند اہل سلف — عذرِ من صنف قد استھدف
لیک بر قدر خویش کوشیدن — بہ زِ بیکاری و خموشیدن

☆

نکنی عیب گر تو بتوانی — کہ در و حلہٗ بپوشانی

نامِ حق - نہایت چھوٹی سی کتاب ہے مگر ساڑھے سات صد سال سے عالم اسلام کے مدارس میں بطور نصاب پڑھائی جارہی ہے جبکہ ان کی دیگر تصانیف کی خبر تک نہیں، نیز علم وعالم کا معیار تصانیف پر ہی نہیں۔ کتنے ہی ایسے زبردست علماء ہیں جن کی تصنیف تو کجا ایک رسالہ تک نہیں مگر ان کی محبوبیت ومقبولیت چہار دانگ عالم میں ہے۔

امام اہل سنت مجدد دین وملت مولانا شاہ احمد رضا فاضل بریلی علیہ الرحمۃ کے حاسدین نے آپ کی عظمت ورفعت سے گھبرا کر گالی گلوچ سے بھرپور خطوط ارسال کئے تو آپ نے ملک العلماء علامہ ظفر الدین بہاری علیہ الرحمۃ کے سامنے رکھے انہوں نے پڑھتے ہی عرض کیا ان نازیبا خطوط لکھنے والوں پر تو مقدمہ کیا جاسکتا ہے۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے معاً مدحیہ خطوط دکھائے اور فرمایا اگر اُن پر مقدمہ کا مشورہ دیتے ہیں تو ان لوگوں کے لئے انعام کا انتظام کریں جو تعریفی خطوط سے حوصلہ افزائی کررہے ہیں۔ حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے تو معاندین کے بارے یوں درس دیا ہے

ولقد امر علی اللئیم — فمضیت ثمہ قلت لا یعنینی

اس کے برعکس یہ بھی ملاحظہ فرمائیے۔

آنجا کہ زاہداں بہ ہزار اربعین رسند — مستِ شرابِ عشق بیک آہ می رسد

زاہد جہاں ہزاروں چلوں سے پہنچتے ہیں، شرابِ عشق کا مست وہاں ایک ہی آہ میں پہنچ جاتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک مرتبہ حضرت علامہ مولانا الحاج محمد عبدالحکیم شرف قادری علیہ الرحمۃ باتوں ہی باتوں میں فرمانے لگے۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے کسی کتاب میں رقم فرمایا ہے کہ میں نے ''اشعۃ اللمعات'' صرف تین ماہ میں پایۂ تکمیل تک پہنچائی جبکہ اس کے ساتھ ساتھ متعدد رسائل بھی تصنیف کیے۔ ازیں قبل حضرت امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے بائیس سال کی عمر میں تفسیر جلالین شریف (نصف اوّل) صرف بائیس دنوں میں لکھ ڈالی اور مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے صرف آٹھ گھنٹوں میں اپنی شہرہ آفاق عربی تصنیف الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیہ تصنیف فرمائی حالانکہ آپ علیل اور سفرِ حج میں مصروف تھے۔ وَاللّٰہُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَآءُ اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے (اپنے دین کی خدمت کے لئے) اپنی رحمت سے اسے خاص فرمالیتا ہے۔ وان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء اور بیشک (اللہ تعالیٰ) جسے چاہتا ہے فضیلتیں عطا فرماتا ہے کیونکہ تمام فضیلتیں اسی کے قبضۂ قدرت میں ہیں۔

بہرحال! آپ اپنا کام جاری رکھیں۔ قلم سے علم کو اور علم سے قلم کو سجاتے رہیے اور حاسدین کو ان کے حال پر چھوڑیئے۔ علامہ اقبال علیہ الرحمۃ نے تو ایسے لوگوں کی ایسی کارروائی کو نہایت مثبت رنگ دیتے ہوئے کہا۔

ہستی او رونق بازار تست

مزید فرمایا:

تندیٔ بادِ مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اُونچا اُڑانے کے لیے

اس کا وجود تو تیرے بازار کی رونق ہے۔ یعنی جس محفل میں وہ تمہارے بارے تکلیف دہ گفتگو کرے گا گویا کہ وہ از خود تمہاری شہرت کا ڈھنڈورا پیٹ رہا ہے۔

آخر میں زہد الانبیاء حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمہ اللہ تعالیٰ کے اس شعر پر اجازت چاہتا ہوں۔

ہر کہ او در راہِ من خارے نہد من گل نہم
او سزائے خار یا بدمن جزائے گل برم

باقی حالات لائق صد شکر ہیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ جل وعلیٰ آپ کے قلم کو برق رفتار اور پُر انوار بنائے۔

آمین ثم آمین بجاہ طٰہٰ و یٰسین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی وصحبہ وبارک وسلم

فقط والسلام مع الاکرام

محمد منشاء تابش قصوری مریدکے

۱۸ شعبان المعظم ۱۴۲۹ھ ۲۲ اگست ۲۰۰۸ء یوم الخمیس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

کیجیے منظوم تابش تبصرہ

ہیں غُلام حسن کی برکات یہ

السّلام اے مفتیِ دینِ متین
عاشقِ محبوبِ ربّ العٰلمین

السّلام اے مسلکِ حق کے نقیب
محو تو ہر لحظہ در ذکرِ حبیب

ترجمانِ اہلِ سُنّت السّلام
ناشرِ آیاتِ قرآں السّلام

صاحبِ علم و قلم ذی احترام
السّلام اے مفتیِ دیں السّلام

آپ کی ہیں سب تصانیفِ حسیں
رُوح پرور، دلپذیر و دِلنشیں

کیا بیاں ہو جو ہے "شانِ مُصطفیٰ"
درحقیقت از زبانِ مُصطفیٰ

ہے "مقامِ غوثِ اعظم" بہتریں
اعلیٰ حضرت کی نظر میں بہتریں

"حدائقِ بخشش" کی شرح لاجواب
جس کا ہر اک لفظ مثلِ آفتاب

دیکھئے "تقریری نکتے" بیمثال
ایک سو علماء کا فیضِ لازوال

دلنشیں خطبات سے مسرور ہیں
واعظین و خطباء مسحور ہیں

اور تقریریں "اشارہ خوب" ہیں
خوب ہیں محبوب ہیں مرغوب ہیں

"کواکب سبعہ" ہدایت کے چراغ
سیرتِ اصحاب سے دِل باغ باغ

"القدوس العاشرہ" کے نور سے
دل کو راحت ہے اسی کا نور سے

"قرآن اور جو حاملِ قرآن ہیں"
درحقیقت مرکزِ فیضان ہیں

"گلستان و بوستاں" کے ترجمے
ہیں یقیناً علم کے وہ زمزمے

"کربلا کی یاد آئی" دوستو
درد اِک سینے میں باقی دوستو

"یارانِ و وارثانِ مُصطفیٰ"
بُوبکر، فاروق و عُثماں مرتضیٰ

اُن کے احوالِ حسیں پر یہ کتاب
رُوح پرور، دِلنشیں و لاجواب

ہو بیاں کیا ہے "مقامِ ابراہیم"
نقشِ پا دائم مقامِ ابراہیم

"مسئلے ماہِ صیام" و "حج" "نماز"
برکات سے معمور سارے دِلنواز

کیا لکھوں؟ اس "وقت البرکات" پر
سیّدی برکات کے فیوضات پر

مشتمل ہے یہ کتابِ دِلنشیں
واہ کیا تھے مفتیِ دینِ متیں

"ماں کیا ہے؟ ماں تو ہے تسکینِ جاں"
جس کی خدمت کا صلہ ہے جاوداں

"صحیح بُخاری جب چھپے" ساری پڑھو
عظمتوں کی سیڑھیوں پہ جا چڑھو

فیض تو "فیضانِ مُسلم" کا ہے عام
ہے حبیبِ حق کا فرماں لاکلام

لیجئے "راہِ ہدایت" لیجئے
جامِ صہبائے محبت پیجئے

"نجات کا جو راستہ" ہے دیکھ لو
راہِ سُنّت، راہِ جنت دیکھ لو

مشکوٰۃ کی "مصباح" جیسی تفسیر ہے
انساں کی اس سے بڑی تحریر ہے

واہ کیا؟ "صُبحِ دوامِ زندگی"
زندگی ہے بندگی شرمندگی

"ہے نمایاں ہر طرف شانِ خُدا"
اللہ اللہ از زبانِ مُصطفیٰ

توحید کے نغمات سے گونجے جہاں
وجد میں آئیں زمین و آسماں

"بو حنیفہ و رضا دو راہنما"
اہلِ سُنّت کے ہیں دونوں پیشوا

"مختصر احادیث" کا اِک تذکرہ
مشکوٰۃ سے دو شطے کیا ہے معرکہ

ہیں نصائحِ دین، عظمت کے نشاں
"الدین النصیحہ" ہے عمل بیاں

"نامِ محمد کے میں قُربان" خوب ہے
جان و دل سے یہ اسمِ محبوب ہے

ہیں "غلام حسن" کی برکات یہ
تعداد میں بتیس ۳۲ تصنیفات یہ

اِک نگاہِ لطف تابش کی طرف
گر قبول اُفتد زہے عز و شرف

السّلام اے نامورِ شرعِ مبیں
اکتفا کرتا ہوں حضرت میں یہیں

تبصرہ منظوم تابش کر دیا
ہر ورقِ اُلفت سے تُو نے بھر دیا

از قلمِ حقیقت رقم،
حضرت مولانا محمد منشا تابش قصوری
مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور، خطیب مریدکے پاکستان

بحمد ربیع الثانی روزِ عرس غوثِ اعظم علیہ الرحمہ ۱۴۳۲ھ
بطابق جمعۃ المبارک ۲۳ فروری ۲۰۱۲ء

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

انتساب وایصالِ ثواب

بنام: شیخ القرآن والحدیث، زبدۃ العلماء زینت الفقہاء، رونق مسند افتاء،

''ناصرالدین'' پیر طریقت رہبر شریعت حضرت العلاّم مفتیٔ اسلام

حضرت ڈاکٹر الشاہ مفتی غلام سرور قادری

رضوی مصطفوی، نوری بخاری علیہ رحمۃ اللہ الباری

بانی جامعہ رضویہ وخانقاہ قادریہ نوریہ وماہنامہ البرومترجم عمدۃ البیان فی ترجمۃ القرآن۔ ماڈل ٹاؤن لاہور۔

جن کی دینی خدمات سے ملک پاکستان ہی نہیں بلکہ دیگر ممالک بالخصوص ساؤتھ افریقہ جیسے دور دراز ملک میں بھی مسلک اعلیٰ حضرت اور عقیدۂ اہل سنت کو خوب خوب پذیرائی ملی اور دیگر بدعقیدہ لوگوں کے ساتھ ساتھ مرزائیوں کو ایسی ایسی شکست کا سامنا کرنا پڑا کہ ان کے بڑے بڑے مربی مناظروں میں شکست کھا کر مرزائیت سے تائب ہوئے اور مفتی صاحب قبلہ کے ہاتھ پر بیعت کی سعادت سے بہرہ ور ہو گئے۔

خدا تعالیٰ آپ کے مزار پر انوار پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے۔ آپ کا اپنے ہاتھوں سے لگایا ہوا گلستان (جامعہ رضویہ) ہمیشہ آباد رہے بلکہ دن بدن ترقی کرتا رہے۔ آپ کے صاحبزادگان باہمی پیار ومحبت، اتحاد ویگانگت سے دین کی خدمت کر کے اپنے والد گرامی علیہ الرحمہ کی روح پرفتوح کے لئے خوشی ومسرت کا تحفہ مسلسل وبدستور بھیجتے رہیں اور ان کی دینی خدمات سے زمانے کو فیض یاب کرتے رہیں۔

میں انتہائی خوشی محسوس کر رہا ہوں کہ مجھے حضرت کے پہلے سالانہ عرس کے موقع پر اپنی اس کتاب کو ان کے بابرکت نام نامی، اسم گرامی سے منسوب کرنے کی سعادت مل رہی ہے۔ خدا تعالیٰ حضرت کے فیض کو عام فرمائے اور ہمیں ان کے فیضان سے مستفیض ہوتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ طٰہٰ ویٰسین بحرمۃ سید الانبیاء والمرسلین علیہ والہ واصحابہ افضل الصلوٰۃ واکمل التسلیم

ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

دعا گو وطالب دعا

غلام حسن قادری

خادم الحدیث جامعہ رضویہ ماڈل ٹاؤن لاہور

2-10-2011

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حمد باری تعالیٰ جل وعلا

از: امام المحدثین حضرت سید محمد دیدار علی شاہ محدث الوری رحمۃ اللہ علیہ

میدانِ حمد خدا میں جب شبدیز قلم کا روانہ ہوا
اول ہی قدم میں چکرا کر وہ تیر قضا کا نشانہ ہوا

منشیٔ عقل جو کہنے لگا حمد اس محمودِ یکتا کی
ہو کر ہکا بکا یکدم بے ہوش ہوا، دیوانہ ہوا

ہے حمد وہی لائق اس کے جو اس نے اپنی حمد ہے کی
یہ تیری زباں اور حمد خدا کیا حمد بھی یک افسانہ ہوا

تھا جان لیا تب ہی ہم نے جب ملک عدم سے ادھر آئے
جانا ہے اپنے وطن کو پھر وہی آخر اپنا ٹھکانہ ہوا

تھا علم خدا میں مقر اپنا واں چین بھی تھا آرام بھی تھا
جب منزلِ ہجر میں منزل کی بے چینی کو ایک زمانہ ہوا

جب علم خدا سے ہوئے ظاہر بیرنگی نے رنگ انوکھے لئے
کوئی مومن اور یگانہ ہوا کوئی کافر اور بیگانہ ہوا

کبھی بت شکنی کا جلوہ تھا کہیں صنم پرستی کا نقشہ
اسلام کہیں تھا جلوہ نما آباد کہیں بت خانہ ہوا

محبوبی کا جلوہ دکھایا کہیں کہیں عشق کی آگ کو بڑھکایا
کہیں شمع خوبی ہوئی روشن کہیں جلوہ نما پروانہ ہوا

کہیں گل پہ چہکنے لگی بلبل کہیں سرو پہ شور صلصل تھا
کہیں فاختہ کوکو کرنے لگی ہر شے کا نیا ہی ترانہ ہوا

ظاہر دیکھا تو اسے دیکھا باطن دیکھا تو اسے دیکھا
دیوانہ کوئی فرزانہ کوئی ہشیار کوئی مستانہ ہوا

کہیں بادۂ عشق کے مستانے کہیں شوق لقا کے دیوانے
قدرت کے نئے جلوے دیکھے مستانہ کوئی دیوانہ ہوا

کہیں جلوۂ ہستی پیدا کہیں نالۂ عشاق شیدا
کہیں تھا ساقی کہیں جامِ جم کہیں مے تھی کہیں میخانہ ہوا

جب غور سے دیکھا کچھ بھی نہ تھا اوصافِ خدا کا جلوہ تھا
کہیں شانِ رحم ہوئی ظاہر کوئی مراۃ قہر شہانہ ہوا

کہیں بحث حقائق اشیاء تھی اور اس کے ثبوت کے چرچے تھے
کہیں اپنی خودی سے گم ہو کر لا شے ہر شئے کا ترانہ ہوا

کہیں تنزلات خمسہ کا نقشہ تھا دلوں پر کھینچا ہوا
کہیں شان عروجی سے ظاہر یکتائی کا کاشانہ ہوا

تھے لا الٰہ کے آئینے بے گنتی جن سے حسن ازل
محبوب بنا کبھی عشق بنا کبھی مست کبھی فرزانہ ہوا

ما کان مع اللہ شیء و الان کما کان ربی
اظلال وجودِ حقیقی سے کوئی ساقی کوئی پیمانہ ہوا

کنت کنزاً مخفیا کے اسرار ہوئے جس دم ظاہر
عاشق معشوق اور عشق نما آخر وہی اک جانانہ ہوا

جب رنگ برنگے جلووں سے ہوا جلوۂ وحدت جلوہ نما
جامِ قل ھو اللہ احد پی پی کے ہر اک مستانہ ہوا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کبھی جلوۂ نور ہویدا ہوا کبھی شان کلیمی کے تھے جلوے
کبھی شانِ مجی ہوئی ظاہر کبھی شورِ محبوبانہ ہوا

کبھی طبی چرچے ہونے لگے کبھی شان مسیحی کا جلوہ
کبھی آتش نمرودی بھڑکی کبھی ٹھنڈا آتش خانہ ہوا

خلت کی ندا کبھی آنے لگی کبھی شان خلیل الٰہی تھی
کبھی جوش پہ بادۂ الفت تھی کبھی خم تھا کبھی خمخانہ ہوا

کبھی کفر و شرک کی ظلمت تھی کبھی نور ہدایت تھا پیدا
کبھی ویرانہ معمور ہوا معمور کبھی ویرانہ ہوا

بن جاہے ان کے پتہ بھی ہل سکتا نہیں حق بات ہے یہ
ہوئے این و آں کے یہ سب پردے اور ماوشما کا بہانہ ہوا

جب نشۂ بیرنگی آیا دیدار رہا نہ وہ دید رہی
مطلوب رہا نہ کوئی طالب وہی اک اکیلا بیگانہ ہوا

نعت مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء

(از شیخ القرآن والحدیث والتفسیر حضرت مفتی غلام سروری قادری علیہ الرحمۃ)

جود و سخائے مصطفیٰ اپنی مثال آپ ہے
شاہد ہے اس پہ والضحیٰ لا تنھر خطاب ہے

سورتِ کوثر ہے دلیل عطا حضور ہے جلیل
تحفہ ہے حق کا بے عدیل خیر یہ بے حساب ہے

معطی خدا ہے آپ کا، کس کو پتہ حساب کا
جانے یہ رب جناب کا سادہ سا یہ جواب ہے

نور رب علا بھی ہو خاتم انبیاء بھی ہو
مظہر حق و صفا بھی ہو شان ہی لاجواب ہے

تیری رضا رضائے رب اس نے دیا تمہیں ہے سب
اس کے کرم کے ہو سبب بات ہی بے حجاب ہے

ظاہر ہوئی تمہاری ذات الٹے ہوئے لات و مناۃ
کہتے ہیں یہ ثقہ رواۃ اس کی دلیل کتاب ہے

آرزو ہے یہی مری دیکھوں کبھی گلی تیری
قسمت کریں پھر سے ہری بندہ ترا بے تاب ہے

نور ترا ظہور ہوا انوار کو سارے ڈھانپ لیا
حق نے کہا یہ نور بڑھا اب کفر کا خانہ خراب ہے

نام حضور جب لکھا عرش سکوں پا گیا
درد کی ہے یہ دوا فضل بھی بے حساب ہے

سرور قادری ترا مشکلوں میں ہے گھرا
اس پر کرم کریں ذرا ذات تری مآب ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حمد خدا کے لئے نعت مصطفیٰ کے لئے

جل وعلا - علیہ التحیۃ والثناء

میری ہستی ایک مشت خاک ہے — مرحلہ درپیش ذکر پاک ہے
نہ مجھے کچھ علم نہ ادراک ہے — نہ طبیعت ہی میری چالاک ہے
جان ہے تن میں مری گھبرا رہی — کلک یاں چلنے میں ہے تھرا رہی
کیا لکھوں وصف جناب پیشوا — پشۂ ناچیز ہوں بے دست و پا
قدر داں کا قحط ہے بے انتہا — نکتہ چیں ہیں جا بجا شکل بلا
اے خدا تیرے سر لطف و کرم — کرتا ہوں آغاز ذکر محتشم

تمام تعریفیں اللہ عزوجل کے لئے ہیں جس نے اپنے نیک بندوں کو شرف وفضیلت والے گھر (یعنی خانہ کعبہ) اور سب سے بڑے مزار اقدس (یعنی روضہ رسول ﷺ) کی طرف بلایا۔ ان کے لئے اس راہ کو آسان کر دیا اور توفیق کو ان کا راہنما بنایا تو وہ اپنے مقاصد و مطالب تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔ اس نے ان کو اپنے دروازے پر کھڑا کر کے اپنی بارگاہِ عالی کا قرب بخشا تو ان کو عزت و مرتبہ ملا اور وہ اپنی قسمت پر ناز کرنے لگے۔ اس نے ان کو ضیافت و مہمانی کے ساتھ خاص فرمایا تو انہوں نے ام القری (یعنی مکہ مکرمہ زادھا اللہ شرفا وتعظیما) کی حاضری کے لئے بے آب وگیاہ میدانوں کا سفر طے کیا۔ اس نے وہاں کے بیابانوں کے سفر میں ان کے لئے لذت رکھ دی، ان کے دلوں میں ایمان کو نقش فرما دیا اور انہیں اپنی رضا و خوشنودی کا مژدہ سنایا۔ پس انہوں نے بیت اللہ شریف کا مکمل طواف کیا۔ اللہ عزوجل نے وادیٔ منیٰ میں انہیں خوشخبری دی۔ مقام خیف میں خوف و مشقت اور تمام خطرات سے راحت و چین بخشا۔ انہیں فیضان کے لئے میدانِ عرفان پہنچایا تاکہ ان کے گناہوں اور نافرمانیوں کو مٹا دے۔ اس لئے وہ اپنے گناہوں کو چھوڑ کر بارگاہِ الٰہی عزوجل میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے مزدلفہ میں خوشی و مسرت کے ساتھ پاک بارگاہ سے ثواب پایا۔ مشعر حرام کے پاس اللہ عزوجل نے ان کے لئے اپنی رضا کا انعام لکھ دیا۔ اس طرح کہ انہیں جہنم سے نجات عطا فرما دی۔ ان بندوں نے سروں کو برہنہ کر لیا۔ بال منڈوا دیئے۔ اپنے مہربان و بہت زیادہ معاف فرمانے والے مالک و مولیٰ عزوجل کی تسبیح و تقدیس کثرت سے کرنے لگے۔ انہوں نے اللہ عزوجل کے حضور اپنی قربانیاں پیش کیں اور جانوروں کو ذبح کیا تو اللہ عزوجل نے ان سے بہت بڑے اجر و ثواب کا وعدہ فرما لیا اور ان کے گناہوں کے دفتروں کو مٹا دیا۔ رمی جمار کے وقت، اللہ عزوجل نے ان کو غموں سے نجات عطا فرمائی۔ پھر جب انہوں نے طواف وداع کر لیا اور لوٹنے کا پختہ ارادہ کیا تو اپنے شوق کو مکمل طور پر بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں جلد حاضری کی طرف متوجہ کر دیا۔ وہ نبی مکرم نورِ مجسم، رسولِ اکرم، شہنشاہ بنی آدم ﷺ جن کو اللہ عزوجل نے بے شمار معجزات اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نشانیاں دے کر مبعوث فرمایا۔ انہیں سب سے اشرف واعلیٰ قبیلے میں پیدا فرمایا۔ ان کے ذریعے مضر اور نزار قبیلوں کو عزت وشرف بخشا۔ ان کے دین کو سب سے سیدھا راستہ اور ان کی شریعت کو صلاح وخیر بنایا۔ پس حروف تہجی میں سے ہر حرف ان کے مقام ومرتبہ کی عظمت ورفعت پر گواہ ہے۔ چنانچہ،

حروفِ تہجی میں عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تذکرے

(۱)......''الف'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قد وقامت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ (۲)......''باء'' سے مراد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہجت یعنی حسن وخوبصورتی ہے جس نے چاند اور سورج کو روشن کیا اور چمکایا۔ (۳)......''تاء'' سے مراد تائید ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر شیطان مردود سے حفاظت کرتی ہے۔ (۴)......''ثاء'' سے مراد ثبات ہے جس کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر حال میں ثابت قدم رہے لہٰذا ہمیشہ عدل فرمایا کسی پر ظلم نہ کیا۔ (۵)......''جیم'' سے مراد جود ووفا ہے جس کی طرف ہمہ وقت متوجہ رہے۔ (۶)......''حاء'' سے مراد حلم و بزرگی ہے جسے اللہ عزوجل نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پسند فرمایا۔ (۷)......''خاء'' سے مراد اختصاص وصفاء ہے یعنی اللہ عزوجل نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بے شمار خوبیاں عطا فرما کر ہر طرح کے میلے پن سے پاک وصاف رکھا۔ (۸)......''دال'' سے مراد دوام احسان یعنی بارگاہِ الٰہی عزوجل سے نیکی وبھلائی پر ہمیشگی کی توفیق عطا ہوئی پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیبت وجلال سے بت اوندھے منہ گر گئے۔ (۹)...... ''ذال'' سے مراد ذلت سے حفاظت ہے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات عالی سے ذلت ورسوائی دور رہی حتیٰ کہ وہ خود ہی حقارت وذلت میں مبتلا ہوگئی۔ (۱۰)......''راء'' سے مراد رحمت ہے جس کے ساتھ اللہ عزوجل نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ (۱۱)......''زاء'' سے مراد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بے مثل، زہد وقناعت ہے۔ (۱۲)......''سین'' سے مراد سیادت وسرداری ہے کہ اللہ عزوجل نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام مخلوق کی سرداری سے سرفراز کرکے ممتاز فرمایا۔ (۱۳)......''شین'' سے مراد شفاعت ہے کہ رحمۃ للعلمین شفیع المذنبین، انیس الغریبین صلی اللہ علیہ وسلم بروزِ قیامت گنہگاروں اور نافرمانوں کی شفاعت وسفارش فرمائیں گے۔ (۱۴)......''صاد'' سے مراد صیانت و حفاظت ہے کہ اللہ عزوجل نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر عیب سے حفاظت فرمائی اور امانت کی تلوار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کردی۔ (۱۵)...... ''ضاد'' سے مراد ضیاء وانوار ہیں جو اللہ عزوجل نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائے۔ (۱۶)......''طاء'' سے مراد طریق اقبال (یعنی راہِ عروج) ہے جو اللہ عزوجل نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھول دی۔ (۱۷)......''ظاء'' سے مراد ظلم وگمراہی ہے کہ اللہ عزوجل نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو ظلم وگمراہی سے نکال دیا۔ (۱۸)......''فاء'' سے مراد فرحت ومسرت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے بشارتیں اور خوشخبریاں سن کر مسرور ہوگئی۔ (۱۹)......''قاف'' سے مراد قاب قوسین ہے کہ اللہ عزوجل نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج اس قرب سے مشرف فرمایا۔ (۲۰)......''کاف'' سے مراد کلام الٰہی ہے کہ اللہ عزوجل نے جھوٹ سے پاک اپنے لاریب کلام کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عزت وبزرگی عطا فرمائی۔ (۲۱)......''لام'' سے مراد لطف الٰہی ہے کہ اللہ عزوجل نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر شک وشبہ سے منزہ لطف ومہربانی فرمائی۔ (۲۲)......''میم'' سے مراد منّ (یعنی احسان) ہے کہ اللہ عزوجل نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسرار پر مطلع فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر احسان فرمایا۔ (۲۳)......''نون'' سے مراد نورانیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ اللہ عزوجل کے نور ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا میں جلوہ گری ہوتے ہی ایران کا ایک ہزار سال سے شعلہ زن آتش کدہ بجھ گیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۲۴)......''ھا'' سے مراد ہیبت ہے کہ اللہ عزوجل نے آپ ﷺ کو ایسا رعب و دبدبہ عطا فرمایا جس سے بڑے بڑے طاقتور و شہسوار زیر ہو گئے۔ (۲۵)......''واؤ'' سے مراد وقار ہے کہ آپ ﷺ کمالِ وقار و بردباری سے موصوف ہیں۔ (۲۶)......''یاء'' سے مراد یقین ہے جس کے ذریعے اللہ عزوجل نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں میں امتیاز عطا فرمایا۔ آپ ﷺ کو انبیاء و مرسلین کا ''خاتم'' (یعنی آخری نبی) بنایا اور فضل و فخر کے ساتھ قرآنِ حکیم میں آپ ﷺ کی ذاتِ والاصفات پر یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی:

محمد رسول اللہ ط والذین معہ اشداء علی الکفار (۲۶، الفتح:۲۹)

محمد ﷺ اللہ عزوجل کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں۔

کرم ہو ارضِ پاکستان پہ اے رحمتِ عالم سلامی دے رہا ہے سبز پرچم یارسول اللہ

(ﷺ)

کون محمد ﷺ ؟ فضل اللہ: محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، عبداللہ: محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، نعمت اللہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، سبیل اللہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، آیۃ اللہ: محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، اعلم باللہ: محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، اخشی اللہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، حبیب اللہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، خازنِ مال اللہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، خلیفۃ اللہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، سیف اللہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، صاحب لا الٰہ الا اللہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، عصمۃ اللہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، نور اللہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، جبل اللہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، نورِ عرش اللہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، رسول اللہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، رحمت اللہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، ذکر اللہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، اتقی اللہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، انعم اللہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، اسد اللہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، اول خلق اللہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، حزب اللہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، خیر خلق اللہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، مرآۃ جمال اللہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، مطلع انوار اللہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، مخزن اسرار اللہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، حجۃ اللہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، صفوۃ اللہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، ولی اللہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، صفی اللہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، نبی اللہ! محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، نجی اللہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، خلیل اللہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، کلیم اللہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، روح اللہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، کلمۃ اللہ خاتم رسل اللہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔

کعبہ کا کعبہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، راحۃ القلوب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، کاشف الکروب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، رب کے محبوب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، حبیب کبریا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، آفتابِ ہدیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، ماہ تابِ عطا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، معدنِ اتقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، درِ بحرِ صفا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، خواجہ ہر دوسرا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، شفیع روزِ جزا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، دافع جملہ بلا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، نورِ خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، بے کسوں کے حاجت روا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، مطلوب رب الارض والسماء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، آیۃ الکبریٰ من آیاتِ اللہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، زینت ارض و سماء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، کائنات کی جاں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، مغزِ قرآں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، نورِ ایماں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، مشعل راہ ہدیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، شافع روزِ جزاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صاحب جود وعطا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، قاسم رزقِ خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، سید الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، باعث ظہورِ ماسویٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، عاشقوں کے سراج محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، محبین کے ماہتاب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، مریدین کے شاہد محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، مومنوں کی جان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، طلب گاروں کے دست گیر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، سالکوں کے پیر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، ہر وصف میں بے نظیر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، عاصیوں کے بشیر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، سخت دلوں کے نذیر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ کی وحدانیت کی دلیل محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، صراطِ مستقیم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، کافر بھی جنہیں پکاریں یا صادق یا امین وہ ہیں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، راحت وروحِ کائنات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، زندگانی پرور جان حیات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، اول وآخر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، آئینہ جمالِ ذوالجلال محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، وسیلوں کا وسیلہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، اصل وجود محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، سرمایۂ وجودِ کائنات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، باعث ایجاد عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، شمع بزمِ عالم کون ومکان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، اہلِ ایمان کا قبلہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، منبع حسن محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، اہل ایمان کا ذکر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، سالکوں کی فکر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، ابوالمومنین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، الصادقِ الامین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، انبیاء ورسل جن پر فخر کریں وہ ہیں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، الفاظ جن پر ناز کریں وہ ہیں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم،

محمد صلی اللہ علیہ وسلم طالب بھی ہیں، محمد صلی اللہ علیہ وسلم مطلوب بھی، محمد صلی اللہ علیہ وسلم محب بھی ہیں محبوب بھی، محمد صلی اللہ علیہ وسلم مکرم بھی ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم محترم بھی ہیں، محمد صلی اللہ علیہ وسلم مقصودِ کائنات، محمد صلی اللہ علیہ وسلم باعث تخلیق ارض وسماوات، محمد صلی اللہ علیہ وسلم شفیع بھی، محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی ورسول بھی محمد، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کریم بھی، محمد صلی اللہ علیہ وسلم عظیم بھی، محمد صلی اللہ علیہ وسلم قسیم بھی، محمد صلی اللہ علیہ وسلم جسیم بھی، محمد صلی اللہ علیہ وسلم وسیم بھی، محمد صلی اللہ علیہ وسلم نسیم بھی، محمد صلی اللہ علیہ وسلم حلیم بھی، محمد صلی اللہ علیہ وسلم رحیم بھی، محمد صلی اللہ علیہ وسلم زین النبیین، محمد صلی اللہ علیہ وسلم سراج العاشقین، محمد صلی اللہ علیہ وسلم سائر فوق العرش العظیم، محمد صلی اللہ علیہ وسلم راحت العاشقین، محمد صلی اللہ علیہ وسلم اول المسلمین، محمد صلی اللہ علیہ وسلم اول خلق اللہ، محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخر رسول اللہ، محمد صلی اللہ علیہ وسلم نورِ عرش اللہ، محمد صلی اللہ علیہ وسلم روحِ ایمان، محمد صلی اللہ علیہ وسلم مغز قرآن، محمد صلی اللہ علیہ وسلم جانِ جہاں۔

دفتر تمام گشت بپایاں رسید عمر ... ماہمچناں در اول وصف تو ماندہ ایم

زندگیاں ختم ہوئیں قلم ڈان ٹوٹ گئے ... تیرے اوصاف کا اک باب بھی پورا نہ ہوا

ما ان مدحت محمد المقالتی ... لکن مدحت مقالتی بمحمد

اعظم میری زبان کہاں اور کہاں وہ ذات ... نام اپنا ان کے ذکر سے چمکا رہا ہوں میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خدا در انتظار حمد مانیست محمد چشم بر راہ ثنا نیست

خدا مدح آفرین مصطفیٰ بس محمد حامد حمد خدا بس

محمد از تو می خواہم خدارا خدایا از تو عشق مصطفیٰ را

مغز قرآں روح ایماں جان دیں ہست حب رحمۃ للعالمین

○

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمُتَفَرِّدِ بِكِبْرِيَائِهٖ وَعَظْمَتِهِ الْمُتَوَحِّدِ بِتَعَالِيْهِ وَ صَمَدِيَّتِهِ الَّذِىْ قَصَّ اَجْنِحَةَ الْعُقُوْلِ دُوْنَ حِمٰى عِزَّتِهٖ وَلَمْ يَجْعَلِ السَّبِيْلَ اِلٰى مَعْرِفَتِهٖ اِلَّا بِالْعِجْزِ عَنْ مَّعْرِفَتِهٖ وَ قَصَّرَ اَلْسِنَةَ الْفُصَحَآءِ عَنِ الثَّنَآءِ عَلٰى جَمَالِ حَضْرَتِهٖ اِلَّا بِمَا اَثْنٰى بِهٖ عَلٰى نَفْسِهٖ وَاَحْصٰى مِنْ سِمَهٖ وَصِفَتِهٖ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى مُحَمَّدٍ خَيْرِ خَلْقِهٖ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ اَجْمَعِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۔

ہر حمد اللہ ہی کے لئے ہے

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو بہت رحیم و کریم، بہت زیادہ احسان فرمانے والا، عزت والا، ہمیشہ رہنے والا، بلند، غنی، قوت والا، سلطان، سب سے اول کہ جب زمانہ بھی نہ تھا، سب سے آخر کہ جب کائنات نہ ہوگی، باقی رہنے والا کہ جب نہ انسان ہو گا نہ جن، وہ جس نے لوحِ (محفوظ) میں قلم سے مخلوق کی ارواح کے متعلق احکام اور توحید و ایمان کی آیات کو لکھا۔

جس نے توفیق کے چراغوں کو اہل تصدیق کے دلوں کے لئے جلایا تو انہوں نے وہ جمال دیکھا جس کی مثل کسی انسان کی آنکھ نے نہ دیکھا اور نہ ہی جنوں کو اس کا خیال ہوا۔ اس نے حضرت سیدنا آدم علیٰ نبینا وعلیہ السلام کی اولاد کو نعمتوں والی زمین میں پیدا کیا، پھر ان نعمتوں کو ورثاء کے مابین تقسیم کیا۔ کتنے ہی حقیر افراد کو عزت کا تاج پہنایا اور کتنے ہی معززین کو ذلیل کیا۔ اس نے ایک قوم کو عمدہ عادات و خصائل سے نوازا تو دوسری قوم کو غیر مہذب خصائل والا بنایا۔ جو لوگ غیر مہذب تھے اور جن کے دلوں میں کجی تھی، وہ حد سے تجاوز کر گئے، جبکہ عمدہ خوبیوں والے افراد مہذب اور ہدایت یافتہ ہوئے اور ایک دوسرے کو بھائیوں کی طرح بلاتے ہیں وطن دور بھی ہوں تب بھی خلوصِ دل سے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں اور بن دیکھے ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں اور ان کے دل ایک دوسرے کے لئے مشارق رہتے ہیں۔ ایک دوسرے کو گناہ اور خسارے کی جگہوں سے بچاتے ہیں۔ نیکی، ایثار اور فضل واحسان میں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں جس طرح خالق کائنات عزوجل نے ان کو اس کا حکم دیا۔ چنانچہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

وتعاونوا على البر والتقوى ص ولا تعاونوا على الاثم والعدوان ص (پ۶، المائدۃ:۲) اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پاک ہے وہ ذات جو رحمٰن عزوجل ہے، جس نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا اور اپنی تعظیم کی تعلیم میں بیان کے راز ظاہر کیے، جس نے انسانیت کی جان حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کو پیدا کیا، انہیں ماکان وما یکون کا بیان سکھایا، ان کی تعلیم کے لئے الہام کی لگی ہوئی لائنوں کو افہام کے قلم سے لکھا، اس نے تمام زمانوں کا انتظام اندازے سے کیا، دن رات میں سے ایک کے بعد دوسرے کو رکھا، سورج اور چاند حساب سے رکھے، پتھر اور مٹی کے ڈھیر اس کی پاکی بولتے ہیں، شمس وقمر اور نجم وشجر اس کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہیں۔ یہ ظاہر نشانیاں ہیں جن کو اہل معرفت کی آنکھوں کے لئے آراستہ کیا، اس نے بڑے بڑے عقل والوں کو اپنی قدرت کے بیابان (یعنی جہنم) میں اوندھا گرادیا۔ پس ڈرنے والے مہربانیوں کے قدموں پر کھڑے ہیں، اچھے اوصاف کے ساتھ متصف ہیں اور عدل وانصاف قائم کرنے والی ذات اعلان فرمارہی ہے: "ولمن خاف مقام ربه جنتٰن ۝" (پ۲۸، الرحمٰن:۴۶) اور جو اپنے رب کے حضور کھڑا ہونے سے ڈرے، اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔" اور عارفین ہمیشہ وعدے کی تصدیق وتحقیق کی خدمت پر محافظ ہیں: "هل جزاء الاحسان الا الاحسان ۝" (پ۲۷، الرحمٰن:۶۰) نیکی کا بدلہ کیا ہے مگر نیکی۔

جس طرح درخت ٹہنیوں کی وجہ سے زمین پر جھک جاتے ہیں اسی طرح وہ اپنے عبادت خانوں میں سحری کے وقت جھکتے ہیں۔ شوق ان کے دلوں کی سیدھی شاخ کو ہلاتا ہے تو وہ شاخیں بکھر جاتی ہیں، زبان کمزور ہوتی ہے، دل عاجزی کا اظہار کرتا ہے، آنکھیں بہنے لگتی ہیں، ان کا اپنے محبوب کے ساتھ خلوت میں ہونا ان کو دنیاوی نعمتوں سے غافل کردیتا ہے۔ ان کا سرور ہی ان کے کنگن ہیں، خشوع ہی ان کے تاج ہیں، ان کا خضوع ہی ان کو موتیوں اور مرجان سے آراستہ کرتا ہے، انہوں نے حرص کو بیچ کر قناعت کو لے لیا تو اب بادشاہ کون ہے؟ کیا نوشیروان؟ (نہیں! اس وقت تو اللہ عزوجل کے محبوب بندے، بادشاہ ہوں گے) ان کی زندگی کے ایام طویل ہو گئے اور محب محبوب کے دیدار کا پیاسا ہوتا ہے۔ جب قیامت میں آئیں گے تو انہیں بشارت دینے والے آقا محمد مصطفیٰ ﷺ اپنا جلوہ دکھائیں گے، اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو جنت آراستہ نہ کی جاتی۔ اللہ عزوجل اپنے محبوب بندوں کے متعلق ارشاد فرماتا ہے:

"يبشرهم ربهم برحمة منه و رضوان (پ۱۰، التوبۃ:۲۱) ان کا رب انہیں خوشی سناتا ہے اپنی رحمت اور اپنی رضا کی۔"

اے انسان! ذرا بصیرت کی آنکھ سے دیکھ اور دل کے آئینہ کو صاف کرتا کہ تو دلیل دیکھ پائے، تجھے اللہ عزوجل کے مقبول بندوں سے کیا نسبت ہے؟ سونے والا بیدار رہنے والے کی طرح نہیں ہوسکتا، تیرے اور ان کے درمیان کتنا فرق ہے؟ بزدل کو بہادری سے کیا نسبت ہے؟ تجھ میں وعظ ونصیحت کے لئے کوئی جگہ نہیں کیونکہ تیرا دل خواہشات سے بھرا ہوا ہے، حبیب کی بارگاہ میں شدتِ غم سے حیرانی کے عالم میں کھڑے ہونے والے کی طرح کھڑا ہوجا اور اپنی جبین نیاز کو ایسے جھکا جیسے شرمسار جھکا کر کھڑے ہوتے ہیں اور سچائی کی کشتی پر سوار ہوجا کیونکہ یہ موت طوفان ہے اور خواہشات کے خمار سے نکل آ۔ کب تک تو خواہشات کے نشے میں بے ہوش رہے گا؟ کیا تو باقی رہنے والی شے کو فانی شے کے عوض بیچ دے گا؟ اللہ عزوجل کی قسم! یہ تو گھاٹا ہی گھاٹا ہے۔ اللہ عزوجل کی قسم! اگر تو امید کی وادی پر بلند ہوجائے تو ضرور بہادروں اور گھڑسواروں کو دیکھ لے گا، اگر احباب کی سواریوں پر تیرا گزر ہو تو ضرور اونٹوں کے حدی خوانوں (مخصوص اشعار کے ساتھ اونٹ ہانکنے والوں) کو سنے گا اور اگر تو احباب کے راستے پر ٹھہر جائے تو ضرور سواروں کا مشاہدہ کرے گا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گرجتے بادل کڑکتی بجلیاں اور فرشتے اللہ کی حمد کرتے ہیں

سورۂ رعد آیت نمبر ۱۳ میں و الملائکۃ من خیفۃ اور گرج اسے سراہتی ہوئی اس کی پاکی بولتی ہے (بادل سے جو آواز نکلتی ہے اس کے تسبیح کرنے کے معنیٰ یہ ہیں کہ اس آواز کا پیدا ہونا خالق، قادر ہر نقص سے منزہ کے وجود کی دلیل ہے۔ بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ تسبیح رعد سے مراد یہ ہے کہ اس آواز کو سن کر اللہ کے بندے اس کی تسبیح کرتے ہیں جبکہ بعض نے فرمایا رعد ایک فرشتہ کا نام ہے جو بادل پہ مامور ہے، اس کو چلاتا ہے) اور فرشتے اس کے ڈر سے (اس کی ہیبت وجلال سے) تسبیح کرتے ہیں و یرسل الصواعق اور کڑک بھیجتا ہے (الصواعق صاعقہ کی جمع ہے جس کا معنی ہے وہ شدید آواز جو آسمان و زمین کے درمیان سے اترتی ہے پھر اس میں آگ پیدا ہو جاتی ہے یا عذاب یا موت اور وہ اپنی ذات میں ایک ہی چیز ہے اور یہ تینوں چیزیں اس سے پیدا ہوئی ہیں۔ (خازن)

وھم یجادلون فی اللہ اور وہ اللہ (کے بارے) میں جھگڑتے ہیں۔ (حالانکہ) اس (اللہ) کی پکڑ سخت ہے۔

حضرت صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے حاشیہ خزائن العرفان میں اس کا شان نزول اس طرح سے بیان کیا گیا ہے۔

''حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عرب کے ایک سرکش کافر کو اسلام کی دعوت دینے کے لئے اپنے اصحاب کی ایک جماعت بھیجی تو انہوں نے اس کو دعوت دی، کہنے لگا محمد ﷺ کا رب کون ہے جس کی تم مجھے دعوت دیتے ہو' کیا وہ سونے کا ہے یا چاندی کا یا لوہے کا یا تانبے کا' مسلمانوں کو یہ بات بہت گراں گزری اور انہوں نے واپس جا کر سید عالم ﷺ سے عرض کیا کہ ایسا کفر سیاہ دل سرکش دیکھنے میں نہیں آیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا! اس کے پاس پھر جاؤ۔ اس نے پھر وہی گفتگو کی اور اتنا اور کہا کہ میں (محمد ﷺ) کی دعوت قبول کر کے ایسے رب کو مان لوں جسے میں نے دیکھا نہ پہچانا۔ یہ حضرات پھر واپس آئے اور انہوں نے عرض کیا کہ حضور اس کا خبث تو اور ترقی پر ہے۔ فرمایا: پھر جاؤ' بہ تعمیل ارشاد پھر گئے جس وقت اس سے گفتگو کر رہے تھے اور وہ ایسی ہی سیاہ دلی کی باتیں بک رہا تھا ایک ابر آیا اور اس سے بجلی چمکی اور کڑک پیدا ہوئی اور بجلی گری اور اس کافر کو جلا دیا۔ یہ حضرات اس کے پاس بیٹھے رہے جب وہاں سے واپس ہوئے تو راہ میں انہیں صحابہ کرام کی ایک اور جماعت ملی وہ کہنے لگے کہیے وہ شخص جل گیا؟ ان حضرات نے کہا کہ آپ صاحبوں کو کیسے معلوم ہو گیا؟ انہوں نے فرمایا سید عالم ﷺ کے پاس وحی آئی ہے: و یرسل الصواعق ...... الخ۔

حمد و صلوٰۃ کا حسین امتزاج

حمد و ثنا اس کے لئے جو خالق مصطفیٰ ہے — صلوٰۃ و سلام اس پر جو حبیب کبریا ہے
حمد و ثنا اس کے لئے جو رب العالمین ہے — صلوٰۃ و سلام اس پر جو رحمۃ للعالمین ہے
حمد و ثنا اس کے لئے جو مالک یوم الدین ہے — صلوٰۃ و سلام اس پر جو شفیع المذنبین ہے
حمد و ثنا اس کے لئے جو احسن الخالقین ہے — صلوٰۃ و سلام اس پر جو خاتم النبیین ہے
حمد و ثنا اس کے لئے جو احکم الحاکمین ہے — صلوٰۃ و سلام اس پر جو رؤف و رحیم ہے
حمد و ثنا اس کے لئے جو غفور ورحیم ہے — صلوٰۃ و سلام اس پر جو علیٰ خلق عظیم ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حمد و ثنا اس کے لئے جو علی وعظیم ہے
صلوٰۃ و سلام اس پر جو رحیم و کریم ہے

حمد و ثنا اس کے لئے جو علیم وقدیر ہے
صلوٰۃ و سلام اس پر جو سراج منیر ہے

حمد و ثنا اس کے لئے جو سمیع و بصیر ہے
صلوٰۃ و سلام اس پر جو بشیر و نذیر ہے

حمد و ثنا اس کے لئے جو غفور و شکور ہے
صلوٰۃ وسلام اس پر جو جاءکم من اللہ نور ہے

حمد و ثنا اس کے لئے جو صاحب فضل عظیم ہے
صلوٰۃ و سلام اس پر جو خود فضل عظیم ہے

حمد و ثنا اس کے لئے جو رحیم و ودود ہے
صلوٰۃ و سلام اس پر جو صاحب مقام محمود ہے

حمد و ثنا اس کے لئے جو رحیم و رحمان ہے
صلوٰۃ و سلام اس پر جو صاحب قرآن ہے

حمدوثنا اس کیلئے جو کہے والضحی والیل اذا سجی ،
صلوٰۃوسلام اس پر جس کے لئے یعطیك ربك فترضی

حمدوثنا اس کے لئے جو فرمائے وجهك فی السماء
صلوٰۃوسلام اس پر جس کے لئے قبلة ترضها

حمدوثنا اس کے لئے جو فرمائے ما ینطق عن الھوی
صلوٰۃوسلام اس پر جس کے لئے الا وحی یوحی

حمدوثنا اس کے لئے کہ فرمائے سبحان الذی اسری
صلوٰۃوسلام اس پر جس کے لئے لنریه من اٰیتنا

حمدوثنا اس کے لئے جو فرمائے ثم دنی فتدلّی
صلوٰۃوسلام اس پر جس کے لئے قاب قوسین او ادنی

حمدوثنا اس کے لئے جو فرمائے ما زاغ البصر وما طغی
صلوٰۃوسلام اس پر جس کیلئے ما کذب الفؤاد ما رای

حمدوثنا اس کے لئے جو فرمائے فاوحی الی
صلوٰۃوسلام اس پر جس کے لئے عبدہٖ ما اوحی

حمدوثنا اس کے لئے جو فرمائے الم نشرح لك صدرك
صلوٰۃوسلام اس پر جس کے لئے ورفعنا لك ذكرك

حمدوثنا اس کے لئے جو فرمائے فلا وربك
صلوٰۃوسلام اس پر جس کے لئے لعمرك

حمد و ثنا اس کے لئے جس کے آگے جھکے مصطفیٰ
صلوٰۃ و سلام اس پر جس پر صلوٰۃ بھیجے خود خدا

حمد و ثنا اس کے لئے جس کے نام سے ابتدا
صلوٰۃ و سلام اس پر جس کے نام پر ہے انتہا

حمدوثنا اس کے لئے کہ فرمائے محمد رسول اللہ
صلوٰۃوسلام اس پر کہ فرمائے لا الٰہ الا اللہ

صلوٰۃ بر محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اللھم صل وسلم علی اسمر اللون (سفید گندمی رنگ) سیّدنا محمد النبی المصطفی - اللھم صل وسلم علی ضخم الراس (سرمبارک اعتدال کے ساتھ کلاں تھا) سیّدنا محمد سیّد الانبیاء ○ اللھم صل وسلم علی شعر (گیسوئے مبارک جو کبھی کان کی لَو تک اور کبھی کاندھوں تک دراز رہتے تھے) الراس مترسلا الی شحمة الاذنین او المنکبین سیّدنا محمد سند الاصفیاء ○ اللھم صل وسلم علی رجب الجبھة (کشادہ پیشانی) سیّدنا محمد بدر الدجی - اللھم صل وسلم علی ازج الحواجب (خمدار ابرو) سیّدنا محمد فکان قاب قوسین او ادنی - اللھم صل وسلم علی اکحل العینین (سرگیں آنکھیں) سیّدنا محمد ما زاغ البصر وما طغی - اللھم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صل وسلم علٰی اھدب الاشفار (دراز پلکیں) سیّدنا محمد صاحب الحلم والحیاء – اللھم صل وسلم علٰی اقنٰی (اونچی ناک) الانف سیّدنا محمد صاحب العلم واللواء–اللھم صل وسلم علٰی ضلیع الفم (کشادہ دہن) سیّدنا محمد نِ النبی الامی صاحب جوامع الکلم ○ اللھم صل وسلم علٰی افلج الاسنان (سامنے کے دندان مبارک کے درمیان باریک رخ تھی) سیّدنا محمد مولی النعم کنز الکرم ○ اللھم صل وسلم علٰی لسان الصدق (راست گو) سیّدنا محمد ما ینطق عن الھوٰی ان ھو الا وحی یوحٰی ○ اللھم صل وسلم علٰی بدر الوجہ (چہرہ مبارک بدرِ کامل کی طرح چمکتا تھا) سیّدنا محمد شمس الضحٰی ○ اللھم صل وسلم علٰی مجتمع اللحیۃ (گھنی داڑھی) سیّدنا محمد نور الھدٰی ○ اللھم صل وسلم علٰی عریض الصدر (کشادہ سینہ) سیّدنا محمد مصدر اسرار الربوبیۃ ○ اللھم صل وسلم علٰی سواء البطن (ہموار شکم) ○ سیّدنا محمد مھبط الانوار الالٰھیۃ ○ اللھم صل وسلم علٰی خط الشعر من الصدر الٰی السرۃ (سینہ سے ناف تک بالوں کا ایک باریک خط تھا) سیّدنا محمد صاحب الوسیلۃ والفضیلۃ ○ اللھم صل وسلم علٰی طویل الیدین (دونوں دست مبارک دراز تھے) سیّدنا محمد بحر الجود والسخا ○ اللھم صل وسلم علٰی رحب الراحۃ (فراخ دست) سیّدنا محمد عین الاحسان والعطاء ○ اللھم صل وسلم علٰی لین الکف (نرم ملائم ہتھیلی) سیّدنا محمد معدن العطاء الجزیل ○ اللھم صل وسلم علٰی دقیق الانامل (پتلی انگلیاں) سیّدنا محمد صاحب الکوثر والسلسبیل ○ اللھم صل وسلم علٰی الظھر الشریف (پشت مبارک) سیّدنا محمد اشرف المخلوقین ○ اللھم صل وسلم علٰی خاتم النبوۃ ○ سیّدنا محمد خاتم النبیین (نبوت کے ختم کرنے والے) اللھم صل وسلم علٰی الساقین الشریفین (مبارک پنڈلیاں) سیّدنا محمد جمیل الشیم ○ اللھم صل وسلم علٰی مسیح القدمین (قدرے گہرے تلوے) سیّدنا محمد شفیع الامم ○ اللھم صل وسلم علٰی املح تام (زیادہ ملیح دلکش) القد (دراز قد) سیّدنا محمد محمود الصفات ○ اللھم صل وسلم علٰی جسد اللطیف (تمام جسم لطافت حسن میں درجہ کمال پر تھا) سیّدنا محمد مجمع البرکات ○ اللھم صل وسلم علٰی نور سیّدنا محمد دافع الظلمۃ ○ اللھم صل وسلم علٰی روح سیّدنا محمد نبی الرحمۃ ○ اللھم صل وسلم علٰی سیّدنا و مولانا ونبینا محمد نِ النبی الامی صاحب الشفاعۃ الکبرٰی فی یوم الفزع الاکبر صلٰوۃ دائمۃ مقبولۃ تؤدی بھا عنا حقہ العظیم ' وصل وسلم علٰی جمیع الانبیاء والمرسلین وعلٰی الملٰئکۃ المقربین ' وعلٰی اھل بیتہ الطاھرین وازواجہ الطیبین امھات المؤمنین وعلٰی الخلفاء الراشدین وعلٰی العشرۃ المبشرۃ وعلٰی الانصار والمھاجرین وعلٰی الشھداء واصحاب احد و بدر وحنین وعلٰی سائر الشھداء المرحومین ' وعلٰی شیوخ الطریقۃ اجمعین وعلٰی جمیع اولیاء اللہ المقربین وعلٰی عباداللہ الصالحین ' وعلٰی جمیع امتہ اجمعین ' وارحمنا معھم برحمتک یا ارحم الراحمین ○ (صلوٰۃ حلبیہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پہلا باب:

اسماءِ حسنیٰ کے ساتھ دعائے حاجات، بدرگاہ مجیب الدعوات

میرے اللہ اے میرے رحمن
بخش دے یک قلم مرے عصیان
میرے حال پہ کرکے نظر
رحم کر یا رحیم تو مجھ پر
اے ملک دو جہاں کے شہنشاہ
دین و دنیا میں دے عزت و جاہ
میرے قدوس آبِ رحمت سے
دل مرا صاف کر کدورت سے
تندرستی دے یا سلام مجھے
ساتھ صحت کے رکھ مدام مجھے
میرے مؤمن میری اعانت کر
اے مہیمن میری حفاظت کر
کر عزیز جہاں اے عزیز مجھے
کر عطا عزت و تمیز مجھے
کارساز جہاں ہے تو جبار
میرے بگڑے ہوئے بنا دے کار
متکبر ہے تو کبر تجھ کو روا
مجھ کو کبر و غرور سے تو بچا
کر عطا حسن خلق یا خالق
ہمسروں میں کر افضل و فائق
کر بُری تہمتوں سے بری یا باری
خلق میں نہ ہو ذلت و خواری
یا مصور تو نیک صورت دے
نیک سیرت دے نیک طینت دے
ہوں گنہگار بخش یا غفار
الامان تیرے قہر سے قہار
بخش وھاب مجھ کو مال و منال
لطف سے اپنے کر دے مالا مال
مجھ کو یا رزاق بخش رزقِ حلال
تنگی رزق کی مصیبت ٹال
بابِ رحمت تو کھول دے مجھ پر
میرے فتاح مشکلیں حل کر
علم دے یا علیم اور عمل
راز مخفی تمام کر دے حل
زور و قوت دے مجھ کو یا قابض
دشمنوں پر رہوں سدا قابض
مجھ پہ یا باسط ہو تیرا خوان بسیط
تیرا لطف و کرم ہو مجھ پہ محیط
دشمنوں کو مرے دکھا نیچا
تو ہی حافظ ہے اے میرے مولا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دونوں عالم میں مجھ کو یا رافع / رکھ تو فرخندہ بخت خوش طالع
مجھ کو رکھ یا معز عزت سے / باز رکھ یا مذل ذلت سے
کر عطا یا سمیع شنوائی / دے مجھے یابصیر بینائی
کل حوادث سے یا رقیب بچا / کر قبول اے مجیب میری دعا
میرے واسع مجھے دے خوشحالی / دولت و علم، فارغ البالی
تو مجھے یا حکیم حکمت دے / یا ودود اپنی ہی محبت دے
دے مجھے یا مجید مجد و علا / ہمسروں میں کر امجد و اعلیٰ
روز بعث و نشور یا باعث / ہونا میری نجات کا باعث
تو شہادت دے یا شہید مجھے / راہ میں اپنی کر شہید مجھے
راہِ حق پر چلا مجھے یا حق / نہ پھروں دربدر کبھی ناحق
کام پورا کر اے وکیل مرا / کوئی تجھ سا نہیں کفیل مرا
یا قوی مجھ کو تاب و طاقت دے / زور دے یا متین ہمت دے
یا ولی صاحب ولایت کر / فضل کر مجھ پر اور عنایت کر
تو ہی ہے حمید اور محمود / حمد سے تیری دل رہے خوشنود
علم و عرفان عطا ہو یا محصی / اچھی ہر ابتدا ہو یا مبدئ
قبر سے یا معید روز نشور / تو اٹھا مجھ کو مقبل و مغفور
مجھ کو یا محی کر دے زندہ دل / دے مجھے اپنی یاد والا دل
دل میں پیدا نہ ہو خیال غیر / خاتمہ اے ممیت ہو بالخیر
جب تک اے حی جاں رہے تن میں / ذکر تیرا مہماں رہے تن میں
میرے قیوم رکھ مجھے دائم / دین احمد پہ محکم و قائم
دل غنی کر غنا دے یا واجد / مجھ کو مجد و علا دے یا ماجد
تو ہے واحد پلا مئے وحدت / مست توحید رکھ بصد عزت
یا احد شرک سے بچا مجھ کو / یا صمد کر دے بے ریا مجھ کو
قدرت کاملہ سے اے قادر / کر مجھے نفس پر میرے قادر
مقتدر کر مجھے وہ خوش تقدیر / میرے حق ہو خاک بھی اکسیر
یا مقدم ہو جلد میرا کام / خیر و خوبی سے جس کا ہو انجام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اے حکم اتنا دے مجھے امکان | ہو تیرے حکم سے نہ روگرداں
اے عدیل ہو جب عدالت پر | رحم فرمانا میری حالت پر
میں ہوں بندہ کمال زار و نحیف | لطف سے یا لطیف کر دے لطیف
مجھ کو کر یا خبیر واقف کار | تا کھلیں مجھ پہ سب تیرے اسرار
مجھ کو دے یا حلیم طبع حلیم | ہو عطا یا عظیم خلق عظیم
بخش دے یا غفور میرے قصور | اس جہاں سے مجھے اٹھا مغفور
غم سہوں دل پہ یا سرور کروں | شکر تیرا ہی یا شکور کروں
اے خدائے زمن علی و کبیر | دونوں عالم میں رکھ مری توقیر
رکھ حفاظت سے یا حفیظ مجھے | زار ہوں یا مقیت قوت دے
کر مجھے یا حسیب روزِ حساب | داخل خلد بے حساب و کتاب
دے مجھے یا جلیل جاہ و جلال | کر کرم مجھ پہ اے کریم کمال
بخش جاہ و جلال دے انعام | اے مرے ذوالجلال و الاکرام
میرے مقسط ہے عدل تیرا کام | معدلت گستری ہو میرا کام
بخش دلجمعی مجھ کو یا جامع | کر مجھے علم و فضل کا
اے غنی کر دے مجھ کو مستغنی | میرے مغنی مجھے بنا دے غنی
منع کر میرے دل کو عصیاں سے | تو ہے مانع بچانا شیطان سے
مجھ کو یا ضار تو ضرر سے بچا | دین و دنیا کے شور و شر سے بچا
یا مؤخر نہ ہو اس میں تاخیر | بہتری کی میری جو ہو تدبیر
روزِ بعثت و نشور یا اوّل | نام نیکوں میں ہو میرا اوّل
ہو میرا وقت زیست جب آخر | کلمہ ہو زبان پہ یا آخر
اپنے فضل و کرم سے یا ظاهر | کر مجھے ترغیب کا ماہر
زنگ آلود ہے مرا باطن | صاف باطن عطا ہو یا باطن
اپنے بندوں میں کر مجھے عالی | اے مرے والی اور متعالی
اپنے احسان و لطف سے یا برّ | نیک کاروں میں مجھ کو شامل کر
کر لے مقبول توبہ تائب | تو ہے توّاب حاضر و غائب
میرے اعمال بد کا نام نہ لے | منتقم مجھ سے انتقام نہ لے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یا عفو درگزر کر گناہوں سے — دیکھنا رحم کی نگاہوں سے
رحم کر یا رؤف ملک و دولت دے — حشمت و جاہ عزو صولت دے
نفع پہنچاتا مجھ کو یا نافع — تو ہے سارے جہان کا نافع
ظلمت جہل دور کرنا یا نور — مجھ کو نورِ یقین سے کر معمور
اے حکم اتنا دے مجھے امکاں — ہو تیرے حکم سے نہ روگرداں
اے عدیل ہو جب عدالت پر — رحم فرمانا میری حالت پر
میں ہوں بندہ کمال زار و نحیف — لطف سے یا لطیف کر دے لطیف
مجھ کو کر یا خبیر واقف کار — تا کھلیں مجھ پہ سب تیرے اسرار
میرے ھادی دکھا وہ راہ ہدیٰ — جس کے رہرو تھے انبیاء اولیاء
انس دے مجھ کو فرض و سنت سے — دور رکھ یا بدیع بدعت سے
تیرا لطف و کرم ہو یا باقی — نہ رہے رنج کی بناء باقی
کر دے اپنے کرم سے یا وارث — مجھ کو دین متین کا وارث
تو ہی ہے یا رشید راہنما — ہر گھڑی مجھ کو نیک راہ دکھا
مشکلوں میں نہ ہو خطور مجھے — کر عطا صبر یا صبور مجھے
میرے ماں باپ پر عنایت ہو — اقرباء پر بھی چشم رحمت ہو
بخش کل امت محمد کو — نیک بندوں کے ساتھ اس بد کو
پڑھ نبی پر سلام اے دانش — نظم کر اختتام اے دانش

اسماء الحسنیٰ کے بارے میں ضروری ہدایت

یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے تمام نام بڑے پیارے اور برکت والے ہیں اور جب بھی اور جس قدر بھی انہیں پڑھا جائے اور ان کا وظیفہ کیا جائے بڑی خیر و برکات کا ذریعہ ہے۔ مگر مذکورہ منظوم دعا میں اللہ تعالیٰ کے ہر نام کی مناسبت سے ہر شخص کے حسب حال جو عام فہم دعا ہے اس سے ایمانی و روحانی لطف دوبالا ہو جاتا ہے کیونکہ پڑھنے والے کے دل کی آواز کے ساتھ ان مبارک ناموں کی مناسبت بھی سمجھ میں آ جاتی ہے، جو شخص روزانہ یا جب کبھی ان اسماء مبارکہ کے ساتھ مذکورہ جامع دعا خشوع و خضوع اور دلی توجہ کے ساتھ پڑھے گا' انشاء اللہ تعالیٰ اس کے لئے قضاء حاجات، شفاء امراض، دفع بلیات اور حل مشکلات کا بہترین ذریعہ ہوگی۔ یاد رہے کہ دعا سے پہلے اور بعد درود شریف پڑھنا آداب دعا میں سے ہے اور قبولیت کا بہترین وسیلہ ہے۔

مولای صل وسلم دائما ابدا ...... علی حبیبك خیر الخلق کلھم

یہ بھی یاد رہے کہ ہم نے اپنی اس کتاب میں اللہ تعالیٰ کے ننانوے صفاتی نام جن کو یاد کرنے پر جنت کی بشارت دی گئی ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترجمہ کی سرخی کے ساتھ لکھے ہیں مثلاً الرحمٰن کے بارے میں لکھنا ہے تو سرخی یہ ہوگی "اللہ تعالیٰ بے حد رحم فرمانے والا ہے" اور ننانوے ناموں کے بعد خود اس نام کو سرخی کے طور پر لکھ دیا ہے مثلاً العلام جل جلالہ ایسے ہی کسی حدیث میں جو نام آیا ہے وہ لکھ دیا ہے کیونکہ وہ اس کتاب کے موضوع میں شامل ہے۔ آخر میں بعض ناموں کو اختصار کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ پھر تکمیل موضوع کے لئے اللہ تعالیٰ کے مرکب نام جو قرآن مجید میں بیان ہوئے ان کو لکھا ہے اور آخر میں اللہ تعالیٰ کی صفات سلبیہ جن کا ذکر قرآن پاک کی آیات کے حوالے سے ہوا ہے' لکھ کر اسم اعظم کے بارے میں امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے جو اقوال بیان کئے ان کو لکھ دیا ہے۔

خیرات من لدن کی مجھے اے علیم دے
عین حیات یوں مجھے خلد نعیم دے
تو ذائقہ چکھا مجھے اپنی صفات کا
اپنے کرم سے کچھ تو مجھے بھی کریم دے
مجھ کو بھی شہر علم کی خیرات ہو نصیب
مولا مجھے بھی فہم الف لام میم دے
ہو جائے لطف خاص ظلوم و جہول پر
اس بے ہنر کو جوہر نطق کلیم دے
رب جہاں سنائی و عطار کے طفیل
جینے کے واسطے کوئی مقصد عظیم دے
ہر قلب کو نصیب ہو ذوقِ دلِ بلال
بوذر کا جس میں رنگ ہو ایسی گلیم دے
کس درجہ مہربان ہے انسانیت پہ تو
جذبہ یہ آدمی کو بھی رب رحیم دے
ہم سانس لے رہے ہیں فضائے کثیف میں
باغ حبیب کی ہمیں مولا شمیم دے

اللہ تبارک وتعالیٰ کے بابرکت ناموں کا بیان

یاد رہے! اللہ تبارک وتعالیٰ کے بے شمار نام ہیں جن میں سے لفظ اللہ اس کا ذاتی نام ہے باقی سب صفاتی نام ہیں پھر اللہ جل مجدہ کے صفاتی نام کئی قسم کے ہیں: (۱) وہ صفاتی نام جو صفت سلبی پر دلالت کرنے والے ہیں جیسے قدوس (۲) وہ صفائی نام جو صفت ثبوتیہ حقیقیہ پر دلالت کرنے والے ہیں۔ جیسے علیم قادر (۳) وہ صفاتی نام جو صفت ثبوتیہ اضافیہ پہ دلالت کرتے ہیں جیسے حمید، مالک الملک (۴) وہ صفاتی نام جو صفت فعلیہ پہ دلالت کرنے والے ہیں جیسے خالق، رازق وغیرہ۔ حق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام توفیقی ہیں (یعنی جو شریعت نے بتائے ہیں) اس کو انہی ناموں سے پکارا جائے یعنی اپنی طرف سے اللہ کے نام ایجاد نہ کئے جائیں اگر چہ ان کا ترجمہ صحیح ہو یہی وجہ ہے کہ رب کو عالم کہہ سکتے ہیں' عاقل نہیں کہہ سکتے، اس کو جواد کہیں گے سخی نہیں کہہ سکتے، اللہ تعالیٰ حکیم ہے مگر اس کو طبیب نہیں کہہ سکتے۔

یہ بھی یاد رہے کہ لفظ خدا اللہ تعالیٰ کا نام نہیں اس کی صفت مالک کا ترجمہ ہے۔ جیسے پروردگار، پالنہار، بخشنے والا۔ اسی طرح خدا کے بعض نام مخلوق پر بھی بولے جاتے ہیں جیسے رؤف، رحیم اللہ کے نام بھی ہیں اور حضور ﷺ کے نام بھی ہیں لیکن مخلوق کے لئے ان ناموں کے معانی اور ہوں گے۔ جب کسی صفت الٰہی کی تجلی بندے پہ پڑتی ہے تو اس وقت بندے پر وہ نام بولا جاتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ جل مجدہ کے ناموں کو یاد کرنے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان للّٰہ تعالیٰ تسعة و تسعین اسما مائة (تاکید و مبالغه فی المنع عن الزیادة و النقصان) الا واحدة من احصاها دخل الجنة و فی روایة وهو و تریحب الوتر (متفق علیہ مشکوٰۃ مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی ادب منزل پاکستان چوک کراچی ص ۱۹۹) اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں یعنی ایک کم سو جوان ناموں کی محافظت کرے گا۔ وہ جنت میں داخل ہوگا۔

نہ ابتداء کا پتہ نہ انتہا معلوم — مآل زندگی اپنا ہے کیا خدا کو معلوم
نشان منزل جاں کا وہی پتا دے گا — وہی دکھائے تو ہوتا ہے راستہ معلوم
ہمارے علم کی اس قدر حقیقت ہے — ہمیں تو کچھ نہیں معلوم یہ ہوا معلوم
وہ قطرہ جس کے مقدر میں ہے گہر ہونا — بس اس کی موجِ کرم ہی کو ہے بہا معلوم
گرا دی جو ہم نے دیوار اجنبیت کی — ہمیں لگا ہے وہی حرف آشنا معلوم
ملی ہے مخبر صادق سے ہر خبر اس کی — اسی حوالے سے اس کا پتا ہوا معلوم
اک ایک کرکے کبھی اس نے آشکار کیے — وہ راز سینۂ ہستی کہ ہے جو نامعلوم
ہیں اور آسرے جتنے وہ سب ہیں بے معنی — حقیقی ایک ہے بس اس کا آسرا معلوم
دلوں کے بھید کبھی جانتا ہے وہ نیر — اسے ہے میرا کہا اور ان کہا معلوم
حمد ہے اس کو جو ہے موجود یار — اول و آخر نہاں و آشکار
ہے وہ بے علت سزاوار ثنا — علت و معلول میں اس میں فنا

اللہ تعالیٰ طاق کو پسند فرماتا ہے

ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ طاق ہے اور طاق کو پسند فرماتا ہے۔ (بخاری و مسلم۔ متفق علیہ یاد رہے: متفق علیہ کا عام فہم ترجمہ بخاری و مسلم ہی کہا جاتا ہے اور مفہوم کے اعتبار سے درست بھی ہے لیکن مشکوٰۃ میں جہاں پہلی بار یہ لفظ آیا ہے وہاں بین السطور اس کا معنی یہ بیان ہوا ہے: وهو الذی اتفق علیه الشیخان من صحابی واحد، متفق علیہ حدیث ہے جو ایک صحابی سے مروی ہو اور اس پر امام بخاری و مسلم کا اتفاق ہو گیا ہو۔ مشکوٰۃ ص ۱۱۔ طاق یعنی وتر کا ایک معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ذات و صفات میں لاشریک ہے۔ وہ انہی اعمال کو پسند فرماتا ہے جس میں اخلاص ہو یعنی شرک کا شائبہ نہ ہو اور اس بندے کو پسند فرماتا ہے جو دنیا سے کٹ کر اس کا ہو رہے۔ غرضیکہ دوسرے لفظ (وتر) میں بہت احتمالات ہیں۔ (مرأۃ)

مرأۃ شرح مشکوٰۃ میں ہے کہ دلائل الخیرات شریف میں اللہ تعالیٰ کے دوسو نام بیان ہوئے ہیں اور مدارج النبوۃ میں شیخ نے اللہ تعالیٰ کے ایک ہزار نام گنوائے ہیں۔ مندرجہ بالا حدیث میں ننانوے وہ نام گنوائے گئے جن کا یاد کرنا جنتی ہونے کا ذریعہ ہے۔ ان ناموں میں سے بعض ذاتی ہیں بعض صفاتی بعض افعالی لہٰذا حدیث پر نہ تو یہ اعتراض ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام ننانوے سے زیادہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں اور نہ یہ کہ رب کی صفات کمالیہ تو آٹھ ہیں پھر صفاتی نام زیادہ کیوں ہیں؟ (ج ۳ ص ۳۲۵) حدیث میں ''احصاہا'' کا معنی یہ بھی ہے کہ جو مسلمان ان ناموں کو یاد کرے اور روزانہ ان کا ورد کیا کرے اور یہ بھی کہ ان ناموں کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگا کرے یا ان ناموں کو حفظ کر لے اور برابر پڑھتا رہے اور ان کو پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ ھو اللہ الذی...... سے شروع کریں اور آخر تک مسلسل پڑھتے جائیں ہر اسم کے آخر پہ ضمہ یعنی پیش پڑھیں اور اس کو دوسرے اسم کے ساتھ ملا دیں جس نام پہ سانس لینے کے لئے رُکیں اس کے آخری حرف کو دوسرے کے ساتھ نہ ملائیں اور دوسرا نام الف لام (ال) سے شروع کریں۔ اگر کسی ایک نام کا وظیفہ پڑھنا مقصود ہو تو اس کے شروع میں یا (حرفِ ندا) کا اضافہ کریں مثلاً الرحمٰن کا وظیفہ کرنا ہو تو یا رحمٰن پڑھیں یا الرحمٰن نہ پڑھیں۔ اس حدیث کے حاشیہ میں مرقاۃ کے حوالے سے من احصاھا کا معنی یوں بیان فرمایا گیا ہے: ای امن بھا او عدھا او قرء ھا کلمة کلمة علی طریق الترتیل تبر کا واخلاصا او حفظ معانیھا وتخلق بمعانیھا۔ یعنی ان ناموں پر ایمان لائے یا ان کو شمار کرے یا ایک ایک کر کے ترتیل کے ساتھ پڑھے، برکت حاصل کرنے کے لئے خلوص کے ساتھ یا ان کے معانی یاد کرے اور ان معانی کے مطابق اپنے اندر عادات پیدا کر لے۔

فتح الباری میں ہے ''احصا'' کا معنی ہے دعا مانگنے والا صرف چند اسماء پہ اکتفا نہ کرے بلکہ تمام اسماء کو پڑھ کر دعا مانگا کرے یا ان اسماء کے حقوق پہ قیام اور ان کے مقتضیٰ پہ عمل کرنا مراد ہے۔ مثلاً رازق کہے تو اللہ تعالیٰ کی رزق رسانی پر بھی اعتبار کرے یا اس سے مراد یہ ہے کہ اسماء کے معانی کو بخوبی سمجھا جائے جیسا کہ محاورہ میں فلان ذو حصاۃ کہا جاتا ہے۔ یعنی فلاں شخص صاحب عقل و ہوش ہے۔ قرطبی کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امید ہے کہ ان تینوں صورتوں میں سے کوئی بھی صورت ہو بشرطیکہ صحت نیت کے بعد ہو ہر ایک صورت بندے کو جنت میں لے جانے کے لئے کافی ہے۔ تاہم اکثر علماء نے احصاھا کا معنی حفظھا ہی کہا ہے یعنی ان ناموں کو حفظ کر لے۔ کیونکہ اس معنی کی تائید صحیح مسلم کی ایک روایت سے ہوئی ہے۔ جس میں واضح طور پر احصاہا کی جگہ حفظھا کا لفظ ہے۔

اللہ جل شانہ کے ناموں کے ''احصا'' کے دیگر معانی

یاد رہے کہ اس معنی کی تردید کی گئی ہے کہ صرف نوکِ زبان پر یاد کر لینا ہی احصاھا کے مقصد کو پورا کر دیتا ہے تاہم فتح الباری میں اس لفظ کے اور بھی چند معانی بیان فرمائے گئے ہیں، بہتر ہے کہ موضوع کو مکمل کرنے کے لئے ان معانی کو بھی بیان کر دیا جائے۔

☆ ...... احصاھا کے معنی معرفت ہے کیونکہ جو ان اسماء کا عارف ہو گا وہ مومن ہو گا اور جو مومن ہو گا، وہ جنت ہی میں جائے گا۔ معرفت میں اعتقاد کو شامل سمجھو مثلاً جو دہریہ ہے اسے اسم خالق پر اعتقاد نہیں اور جو صرف فلسفی ہے، اسے اسم قادر کے معنی پر یقین نہیں۔

☆ ...... احصاہا کے معنی عمل کرنا ہیں۔ مثلاً جو اللہ تعالیٰ کو حکیم سمجھتا ہے۔ وہ اس کے جملہ احکام کا بحسب حکمت ہونا بھی تسلیم کرتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کو قدوس جانتا ہے وہ اسے جملہ نقائص سے منزہ و پاک بھی اعتقاد کرتا ہے۔ ابو الوفا ابن عقیل نے اسی معنی کو تسلیم کیا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆......ابن ابطال کا قول ہے کہ طریق عمل کے معنی یہ ہیں کہ بعض اسماء تو وہ ہیں جن کی صفات کا اقتداء ہو سکتا ہے مثلاً رحیم و کریم کہ ان صفات پر بندہ خود کو بھی خوگر بنا سکتا ہے اور بعض صفات وہ ہیں جن کا اقتدا ممکن نہیں مثلاً جبار و عظیم وغیرہ۔ ایسے اسماء کے متعلق طریق عمل یہ ہے کہ ان صفات کو اللہ تعالیٰ سے خاص سمجھے ان کا اقرار کرے اور خضوع و خشوع اختیار کرے۔ جن اسماء سے وعدہ نعمت ملتا ہو، ان میں طمع و رغبت پیدا کرے اور جن اسماء میں وعید ہو اس جگہ خوف و خشیت کو لازم احوال بنائے حفظھا اور احصاھا کے معنی یہی ہے۔ (فتح الباری ج ۲۶ ص ۲۷)

حمد ہے اس کو کہ در باغِ وجود ہر روش ہر رنگ کی اپنی نمود
حمد ہے اس کو با صد زیب و فر ہر زماں ہر شان میں ہے جلوہ گر

میں نثار تیرے کلام پر......

مندرجہ بالا حدیث میں حضور ﷺ کے کلام معجز نشاں میں للہ کا لفظ اس طرف اشارہ کر رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ذاتی نام مبارک کے علاوہ ننانوے نام ہیں (جو کہ صفاتی ہیں) جو کہ ذاتی نام کے ساتھ پورے سو ہو جاتے ہیں۔

میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں

(اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمۃ)

اہل محبت نے کہا ہے کہ جب صفاتی ناموں کا ورد کرنے سے جنت نصیب ہو جاتی ہے تو ذاتی نام کا ورد کرنے والا مالک جنت کو پالے گا ان شاء اللہ العزیز۔ اسی لئے صوفیاء کرام نے اسم جلالت کا ورد کرنے پہ زور دیا ہے بلکہ ہمارے مرشد کریم سلطان العارفین برہان الواصلین، قدوۃ السالکین نے تو سانسوں کے ساتھ بلکہ خیالات کے ساتھ بھی اسم ذات کا ذکر کرنا نہایت مفید قرار دیا ہے اور آپ کے ابیات کا آغاز ہی اس طرح ہوا ہے۔

الف اللہ چنبے دی بوٹی مرشد من میرے وچ لائی ہو نفی اثبات دا پانی ملیس ہر رگے ہر جائی ہو
اندر بوٹی مشک مچایا جاں پھلاں تے آئی ہو جیوے مرشد کامل باہو جیں ایہہ بوٹی لائی ہو

میرا دل نہیں چاہ رہا کہ اس بیت کی تشریح کے بغیر آگے بڑھوں اور تشریح بھی حضرت مرشد کریم کی اولاد میں سے حضرت پروفیسر سلطان الطاف علی کے قلم سے ملاحظہ فرمائیں۔ آپ شرح ابیات باہو میں اس بیت کے تحت لکھتے ہیں:

اس بیت میں سلطان العارفین حضرت سلطان باہو قدس اللہ سرہ العزیز (المتوفی جمعرات جمادی الاخری ۱۱۰۲ھ) نے اسم اللہ ذات کو چنبیلی کے خوشبودار پھول سے تشبیہ دی اور عارف کامل ہونے کی حیثیت سے اپنے من میں اسم اللہ ذات کو بسا لینے کا اظہار فرمایا نیز فرماتے ہیں کہ مرشد کامل نے اس شجر معرفت (اسم ذات) کو ان کے من میں بو کر نگہبانی فرماتے ہوئے کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی نفی و اثبات کے فیوضات سے آبیاری کی اور گوہر مقصود عرفان اسم اللہ ذات نے (جو چنبے کے خوشبودار پھول کی طرح ہے) آپ کے دل و جان کو منور و معطر کر دیا۔

قرآن حکیم میں ارشاد ہوتا ہے...... کیا نہ دیکھا تو نے کہ کیونکر بیان کی اللہ نے مثال بات پاکیزہ (کلمہ طیبہ) کی مانند درخت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پاکیزہ کی کہ جڑ اس کی محکم ہے اور ڈالیاں اس کی بیچ آسمان کے' دیتا ہے میوہ اپنا ہر وقت ساتھ حکم پروردگار اپنے کے۔ (ابراہیم: ۲۴)

حضرت سلطان العارفین ایک مقام پر فرماتے ہیں جس شخص کے وجود میں کلمہ طیبہ تاثیر کرتا ہے اور اسے نفع دینے لگ جاتا ہے تو کلمہ طیبہ دریا کی طرح اس کے ہر رگ اور ریشے میں جاری ہو جاتا ہے۔ (نور الہدیٰ مترجمہ فقیر نور محمد کلاچوی ص ۳۰)

اسم اللہ ذات کے خوشبودار پھول کو اگانے بسانے کا خیال حضرت سلطان العارفین نے ان الفاظ میں بھی ادا فرمایا ہے

یکی گویم یکی جویم یکی در دل چوگل رویم ہموں یک را بیک پویم پنویم غیر الا ہو

میں اسے ذاتِ واحد پکارتا ہوں؛ اسی کو تلاش کرتا ہوں اور اسی ذات کو دل (کے گوشہ) میں سے مثل پھول کے اگاتا ہوں۔ اسی طرح میں اس ذات واحد کو ڈھونڈتا ہوں اور اس کے بغیر کسی کی تلاش نہیں۔

(دیوان باہو فارسی ص: ۲)

مولانا روم نے فرمایا:

دید آں مرشد کہ او ادراک داشت تخم پاک اندر زمین پاک کاشت

مرشد نے (جب) دیکھا کہ وہ استعداد رکھتا ہے تو اس کے پاک دل کی زمین میں (اسرارِ معرفت کا) پاک بیج بو دیا۔ (جلال الدین رومی۔ الہام منظوم مثنوی رومی مرتبہ مولوی فیروز الدین دفتر اول مطبوعہ ۱۹۲۸۔ ص ۴۔۱۰)

اسی طرح محی الدین شیخ اکبر محمد ابن عربی علیہ الرحمہ بھی اسی عرفان کے فیضان کو راحت و خوشبو سے تشبیہہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں...... خلق خدا کو عرفانِ الٰہی کی غذا دیا کرو تو تم سراپا راحت و خوشبو ہو جاؤ گے۔ (وغذ خلقه تكن روحا و ريحانا ۔ فصوص الحکم مترجم ص: ۲۶۸)

حضرت سلطان العارفین اپنے مرشد کامل کی عنایات اور ان سے حصولِ فیوضات کے ذکر کے بعد آخر میں ان کے لئے سلامتی کی آرزو بھی کرتے ہیں۔ بقول خسرو (امیر خسرو دھلوی ۶۰۵ھ۔ ۶۹۸ھ)

من درویش راکشتی بغمزہ کرم کر دی الٰہی زندہ باشی

(غزلیات)

سید عبد القادر جیلانی سر الاسرار فیما یحتاج الیہ الابرار میں فرماتے ہیں۔ ''ولی خدائے تعالیٰ کا خوشبودار پھول ہے' اس کی سرزمین میں صدیق (یعنی انبیاء علیہم السلام کے سچے متبعین) اس کو سونگھتے ہیں' اس کی خوشبو ان کے دلوں میں اتر کر جاتی ہے تو ان کا جذبۂ شوق اپنے مولا کی طرف بڑھ جاتا ہے۔''

پھر فرمایا: ''تو شریعت کا بیج دل کی زمین میں بوئے کہ اس میں شریعت کا درخت پیدا ہو کر درجات کا پھل لائے۔''

پھر فرمایا: ''توحید کا بیج کسی زندہ دل (مرشد) سے اخذ کرنے سے دل زندہ ہو جاتا ہے۔'' (ص ۳۹، ۲۳، ۶)

حمد اس کو ہے کہ بے شان و نشان وحدت اپنی کی ہے کثرت سے عیاں
حمد ہے اس کو کہ با چندیں وچوں سب میں ہے اور سب سے بیچون و چگوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ سبحانہ وتعالیٰ

لفظ اللہ ذات باری تعالیٰ پر دلالت کرتا ہے۔ اسی وجہ سے اسے اسم ذات کہتے ہیں اور اس کے علاوہ باقی سب ناموں کو اسمائے صفات کہتے ہیں۔ یہ لفظ باری تعالیٰ کی ان تمام صفات کو حاوی ہے جن سے وہ متصف ہے۔ کسی بھی ذات کا صحیح ادراک اس کی صفات کو جاننے ہی سے ممکن ہوتا ہے لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ اس کی تمام صفات و کمالات کو جانا جائے۔ محض چند صفات کے حوالے سے کسی شخصیت کی جزواً اور نامکمل معرفت تو حاصل ہو سکتی ہے مگر اس کا جامع تعارف ممکن نہیں۔ ''اسم ذات'' شخصیت کی من حیث الکل نشاندہی کرتا ہے۔ اس کی دلالت محض شخصیت کے کسی خاص گوشے یا پہلو سے نہیں ہوتی۔ جب کہ اسمائے صفات میں سے ہر اسم ذات کی کسی نہ کسی ایک صفت کو ہی اجاگر کر سکتا ہے۔ مثلاً قدیر اللہ تعالیٰ کی صفت قدرت پر دلالت کرتا ہے' علیم اس کی صفت علم پر' حی اس کی صفت حیات پر' کلیم اس کی صفت کلام پر' سمیع و بصیر اس کی صفت سمع و بصر پر، خالق اس کی صفت خلق پر، رب اس کی صفت ربوبیت پر اور رحمان و رحیم اس کی صفت رحمت پر۔ الغرض یہ سب اسماء ذات باری تعالیٰ کی مختلف صفات کی نشاندہی کر رہے ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی اسم ایسا نہیں جو جمیع صفات الوہیت کا احاطہ کر سکے اور اس کو سنتے ہی اس حسن مطلق کا ایسا تصور ذہن میں آسکے، جو من کل الوجوہ مکمل ہو۔ اللہ ہی ایک ایسا نام ہے جس کی دلالت کلی طور پر واجب الوجود پر ہے جو جامع صفات و کمالات ہے۔ یہ ذات حق کی کسی ایک یا چند صفات کی نہیں بلکہ بیک وقت ذات اور اس کی تمام صفات کی نشاندہی کرتا ہے۔ کیونکہ صفات ایک اعتبار سے گویا ذات کا حصہ ہوتی ہیں۔ جب کہ ذات اپنی کسی بھی صفت کا حصہ نہیں ہوتی۔ ذات کے دامن میں اس کی تمام صفات از خود موجود ہوتی ہیں۔ اس لئے اسم ذات ہی جملہ صفات و کمالات کو پورے طور پر محیط ہوتا ہے۔

شانِ رب کریم قرآن کے آئینہ میں

☆ هو الله الذى لا اله الا هو عالم الغيب والشهادة هو الرحمن الرحيمO (الحشر ۵۹: ۲۲)

''وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، ہر نہاں وعیاں کا جاننے والا، وہی ہے بڑا مہربان رحمت والاO''

☆ هو الله الذى لا اله الا هو الملك القدوس السلام المومن المهيمن العزيز الجبار المتكبر سبحان الله عما يشركون O القرآن الحشر ۵۹: ۲۳

''وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، بادشاہ، نہایت پاک، سلامتی دینے والا، امان بخشنے والا، حفاظت فرمانے والا، عزت والا، عظمت والا، تکبر والا اللہ پاک ہے ان کے شرک سےO''

☆ هو الله الخالق البارئ المصور له الاسماء الحسنى ط يسبح له ما فى السموات و الارض وهو العزيز الحكيمO القرآن ۵۹: ۲۴

''وہی اللہ ہے بنانے والا، پیدا کرنے والا، ہر ایک کو صورت دینے والا، سب اچھے نام اسی کے ہیں جو کچھ آسمانوں اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

زمین میں ہے اسی کی تسبیح کرتے ہیں اور عزت وحکمت والا ہےo"

☆ قل من رب السموات والارض قل اللہo القرآن الرعد ١٣۔ ١٦

"فرمایئے! کون رب ہے آسمانوں اور زمین کا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود ہی فرما دیجئے! اللہ ہےo"

☆ قل من یرزقکم من السموات والارض ط قل اللہ o القرآن النباء ٣٤۔ ٢٤

"(ان کافروں کے سامنے) فرمایئے کہ آسمانوں اور زمین کا رب کون ہے؟ آپ (خود ہی) فرما دیجئے اللہ ہےo"

ایک مقام پر کفار کے بارے میں فرمایا گیا ہے:

☆ ولئن سالتھم من خلق السموات و الارض و سخر الشمس والقمر لیقولن اللہ o

القرآن العنکبوت ٢٩۔ ٦١

"اور اگر آپ ان سے پوچھیں کس نے بنائے آسمان اور زمین اور (کس نے) کام میں لگائے سورج اور چاند تو وہ ضرور کہیں گے اللہ نےo"

☆ ولئن سالتھم من نزل من السماء ماء فاحیا بہ الارض من بعد موتھا ط لیقولن اللہ o

القرآن العنکبوت ٢٩۔ ٦٣

"اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے پوچھیں کس نے اتارا آسمان سے پانی؟ پھر اس کے سبب سے زمین کو مردہ ہو چکنے کے بعد زندہ کر دیا تو ضرور کہیں گے اللہ نےo"

☆ اللہ یبدؤا الخلق ثم یعیدہ ثم الیہ ترجعون o القرآن الروم ٣٠۔ ١١

"اللہ ہے جو پہلے بناتا ہے، پھر دوبارہ بنائے گا۔ پھر تم اسی کی طرف پھیر دیئے جاؤ گےo"

☆ اللہ الذی خلقکم ثم رزقکم ثم یمیتکم ثم یحییکمo ٣٠۔ ٤٠

"اللہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا، پھر تمہیں روزی دی، پھر تمہیں مارے گا، پھر تمہیں زندہ کرے گاo"

☆ اللہ الذی خلق السموات والارض و ما بینھما فی ستۃ ایام ثم استوی علی العرش o

السجدہ ٣٢۔ ٤

"اللہ ہے جس نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، چھ دن میں بنائے پھر عرش پر استواء فرمایاo"

علیٰ ہذا القیاس نہ صرف ہر جگہ باری تعالیٰ نے اپنی ذات کا تعارف لفظ اللہ کے حوالے سے ہی کرایا ہے۔ بلکہ ہمیشہ اپنی صفات وکمالات کا ذکر بھی اسی نام سے شروع کیا ہے۔ چنانچہ قرآن کا یہ انداز بیان نہ صرف اس کے اسم ذات ہونے پر بلکہ اس کی اہمیت، جامعیت اور ہمہ گیریت پر بھی دلالت کرتا ہے۔

یہ اسم ذات (اللہ) قرآن حکیم میں کم وبیش ستائیس سو ایک (2701) مرتبہ استعمال ہوا ہے۔ اتنی کثرت سے کوئی دوسرا لفظ قرآن میں استعمال نہیں ہوا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہزار بار لکھوں ترا نام جی نہ بھولے
قلم کو شوق ہے اک بار اور ورد کرے

میں تیرا اسم جہاں بھی لکھا ہوا دیکھوں
نظر طواف کرے اشک گرتا گرتا ڈرے

(منیر الحق کعبی پھل پوری)

لفظ اللہ جل جلالہ کا مادہ اشتقاق

لفظ اللہ اسم علم ہے اور ذات سبحانی کے لئے خاص الخاص ہے۔ علماء راسخین کا قول ہے کہ یہ اسم کسی سے مشتق نہیں۔ قوی مذہب یہی ہے۔ بعض نے اسے مشتق بتایا ہے۔ پھر اختلاف ہے کہ کس مصدر سے مشتق ہے۔ تفسیر کبیر نے چند اقوال نقل کئے ہیں۔

(۱) الهت الی فلان سے مشتق ہے اس کے معنی سکنت الی فلان ہیں۔

تو...... اللہ وہ ہے جس کے نام سے تسکین ہوتی ہے۔

اللہ وہ ہے جو آرام دل عارفین ہے۔

اللہ وہ ہے جو تسکین قلب مضطرین ہے۔

اللہ وہ ہے کہ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب سے اس کی شان واضح ہوتی ہے۔

(۲)...... اَلِهَ وَلِهَ سے مشتق ہے جس کے معنی وارفتگی کے ہیں۔ یعنی:

اللہ وہ ہے کہ قلب اس کا والہ وشیدا ہے۔

اللہ وہ ہے کہ ارواحِ پاک اس کی شیفتہ وفریفتہ ہیں۔

اللہ وہ ہے کہ ادراک مخلوقات حیرت پر منتہی ہوتا ہے۔

عرفان اپنی شناخت میں اپنے نقصان کا اقراری ہوتا ہے اور یہی معرفت نقصان اسے بلند ترین علم و عرفان تک پہنچاتا ہے۔

(۳)...... اله لاہ سے مشتق ہے جس کے معنی بلند شان ہیں۔

اللہ وہ ہے جو لوازماتِ مادہ سے برتر و اعلیٰ ہے۔

اللہ وہ ہے جو زمان و مکان کے احاطہ سے ارفع و بلند ہے۔

اللہ وہ ہے جو ذوی العقول کے وہم وگمان، فہم وادراک سے بالاتر ہے۔

(۴)...... لاہ یلوہ لاہیا سے مشتق ہے جس کے معنی احتجاب ہیں۔ یعنی

اللہ وہ ہے جس کی ذات عقول سے محجوب ہے۔

اللہ وہ ہے جس کے نور کا انکشاف ارواحِ نوریہ کے لئے ستر کبریٰ ہے۔

اللہ وہ ہے جس کا کمال ہی ناقصین کے لئے حجاب ہے۔

(۵)...... اله الفصیل سے بنا ہے یعنی بچہ کا اپنی ماں کی طرف احتجاج مند ہونا۔ یعنی:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ وہ ہے کہ سب اس کے محتاج ہیں۔

اللہ وہ ہے کہ آفات ومصائب میں اسی کی جانب بازگشت کی جاتی ہے۔

اللہ وہ ہے کہ تضرع والحاح ہی کے ذریعہ سے ہماری رسائی اس کی آستان تک ہو سکتی ہے۔

(۶)......اله الة (سمع) سے بنا ہے۔محاورہ ہے اَلِهَ اِلٰی فُلَانٍ اس سے ڈرتا رہا۔اله الہ اس کی پناہ ڈھونڈھی۔یعنی

اللہ وہ ہے جو خوف وہراس کے وقت بندوں کی پناہ ہے۔

اللہ وہ ہے جو تمام عالم کی تکیہ گاہ ہے۔

اللہ وہ ہے جس کی حفاظت میں تمام مخلوق اپنے اپنے اعدا کی دستبرد سے محفوظ ہے۔

لفظ اللہ کی لفظی ترکیب

اگر لفظ اللہ کا حرف اول (ھمزہ) نہ لکھا جائے تو للہ بن جاتا ہے۔جس کا معنی ہے۔ہر ایک شے اللہ ہی کی ملک ہے۔قرآن پاک میں ہے لله خزائن السموت والارض ط لله سے ایک ل کم ہو جائے تو رہ جاوے گا۔جس کا تلفظ ہو ہے۔یہ حرف واحد بھی اسی واحد الاحد کی ذاتِ وحید پر دال ہوگا۔قرآن مجید میں ہے:**قل هو الله احد** اور دوسرے مقام پر ہے **هو الحی لا اله الا هو** .

یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات پاک کی تعیین میں اسی اسم خاص کی طرف رہنمائی فرمائی ہے۔موسیٰ علیہ السلام کو کوہِ طور پر کلمات الٰہی میں عرفان تام عطا ہوا تھا۔انـنـی انا الله لا اله الا انا......"حق یہ ہے کہ میں ہی تو اللہ ہوں اور کوئی بھی معبود نہیں میں ہی ہوں۔"

کلام الٰہی کے اس فقرہ کو بار بار قلب پر پیش کرو کیونکہ یہ تحقیق وتصدیق کے مرتبہ اعلیٰ پر ہے۔مقام نفی واثبات میں بھی اسی اسم کا اثبات ہوتا ہے:**لا اله الا الله** یعنی

- ☆ یعنی ہر ایک شے جس کا الہ ہونا کبھی مشرکین نے گمان کیا ہو۔
- ☆ ہر ایک معبود باطل جسے بطور معبود پکارا گیا ہو یا پرستش کیا گیا ہو۔
- ☆ ہر شے جو انسان کے دل پر تسلط کر لینے والی ہے۔
- ☆ ہر شے جس کی محبت دیگر انواع محبت پر غالب آسکتی ہے۔
- ☆ ہر شے جو انسان کی ملتجائے آرزو بن سکتی ہے۔
- ☆ ہر شے جس کی نسبت کسی کمال ذاتی کا وہم وگمان کیا جا سکتا ہے۔
- ☆ مروہم وگمان جو کمال غیر کا توہم پیدا کرنے والا ہے۔

ان سب کی نفی کلی کر دی جاتی ہے۔سب کو خنجر لا سے ذبح کر دیا جاتا ہے۔اثبات صرف اسم اللہ کا ہوتا ہے۔ثبوت واثبات میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرقِ عظیم ہے۔ وہ جو بذات خود ثابت و حق ہے۔ ذرّہ فانی اُس کا اثبات نہیں کر سکتا۔

اثبات کے معنی تو وہ نسبت صحیحہ وعظیمہ ہے جو قلب مومن کو اس اسم ذات کے ساتھ قائم و دائم ہو جانی چاہیے۔

کلمہ توحید پر نگاہ ڈالو، لا الٰہ الا اللہ کے حرف پر تدبر کرو کہ سارے کلمہ میں کوئی بھی زائد حرف موجود نہیں۔ وہی حروف ہیں جو اسم ذات اللہ کے اندر موجود ہیں۔ انہی کی ترکیب کلمہ توحید کو بنا دیتی ہے۔

اللہ اکبر! حفاظت توحید خالص کے لئے کس قدر اہتمام ہے اور غیرت الٰہیہ کس قدر غیریت سے برتر واقع ہوئی ہے۔

یاد رکھئے! اسم اللہ اختصاص وجود کو مبرہن کرتا ہے اور اسی کا عین حقیقت ہونا آشکارا کرتا ہے۔ باقی سب ممکن الوجود ہیں اور ان سب کا ہست ہونا محض اضافی ہے۔ وہ مخلوق جو عدم اول اور عدم آخر سے محیط ہے۔ وہ مخلوق جس کی ہستی موجودہ میں بھی فنا ہر وقت وہر آن کام کر رہی ہے وہ مخلوق جو لقمہ ہلاکت ہے۔ دراصل حقیقت وجوب وجود سے قطعاً عاری ہے۔

لفظ اللہ کے لفظی خواص

یہ اسم اللہ ہی کا خاصہ ہے کہ الف، لام تعریف جزو کلمہ بن گیا ہے۔ حتیٰ کہ بعض کو اس اسم میں الف، لام تعریف ہونے سے بھی انکار ہے۔

یہ اسم اللہ ہی کا خاصہ ہے کہ اس پر تائے قسم وارد ہوتی ہے۔ ورنہ حرف ت بمعنی قسم اور کسی اسم پر وارد نہیں ہوتا۔

یہ اسم اللہ ہی کا خاصہ ہے کہ الحمد کا استعمال اسی ذات کے لئے ہے۔ الحمد للہ ہے الحمد للرحمٰن یا الحمد للرحیم وغیرہ نہیں بولا جاتا۔ وجہ یہ ہے کہ جس طرح یہ اسم مسمّیٰ کی ذات وصفات سب پر مجموعاً حاوی ہے۔ اسی طرح لفظ ''حمد'' بھی جملہ لغوت کمال وجلال کا جامع ہے۔ لہٰذا کامل تر اسم کے لئے کامل تر لغت کی ضرورت تھی۔ یہ اسم اللہ ہی کا خاصہ ہے کہ اس کے آخر میں حرف (م) شامل کیا جاتا ہے اور وہ حرف ندا کا کام دیتا ہے اور پھر اس کے ساتھ حرف ندا کا شامل نہیں رہتا۔ یعنی یا اللّٰھم نہیں کہہ سکتے۔

اللّٰھم میں حرف میم قوت جمعیت میں کامل ہونے کو واضح کر رہا ہے یعنی اس کا معنی ہوگا۔ یا اللہ میں تجھے تیرے تمام اسماء حسنیٰ کے ساتھ پکارتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کی مختلف شانیں حسین جملوں کی شکل میں

☆ اللہ ہی ہے جو احد اور واحد ہے۔ اس کی ذات کے سوا ہر شے کا وجود مرکب ہے اور ہر شے کا ظہور ترکیب کا نتیجہ ہے۔

☆ اللہ ہی ہے جس کے سوا اور کسی کو الوہیت کا شائبہ بھی حاصل نہیں۔

☆ اللہ ہی ہے جو دین خالص کا مالک ہے۔

☆ اللہ ہی ہے جو محبت خالص کا شایان ہے۔

☆ اللہ ہی ہے کہ آسمانوں اور زمین کے خزائن اس کے قبضہ میں ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ اللہ ہی ہے جسے ارض و سما کی وراثت حاصل ہے۔

☆ اللہ ہی ہے جو دلوں کی چھپی ہوئی اور سینوں میں ڈھکی ہوئی باتوں کو جانتا ہے۔

☆ اللہ ہی ہے جو تحت ثری اور فوق ثریا کے غیوب کا خود بخود عالم ہے۔

☆ اللہ ہی ہے جو رات کو دن اور دن کو رات سے بدلتا ہے۔

☆ اللہ ہی ہے جو آسمانوں سے مینہ برساتا اور زمین سے دانہ اگاتا ہے۔

☆ اللہ ہی ہے جس کی تسبیح و تحمید میں ہر شے لگی ہوئی ہے۔

☆ اللہ ہی ہے جسے ہر شے سجدہ کرتی ہے۔

☆ اللہ ہی ہے جو ہر شے کی مقتضائے طبع کو جانتا ہے اور اس کی تکمیل کا سامان فرماتا ہے۔

☆ اللہ ہی ہے جو نور السموات والارض ہے۔

☆ اللہ ہی ہے جو خاکی بندوں کو نوری پیکروں سے بڑھ کر کمال بخشتا ہے۔

☆ اللہ ہی ہے کہ ایمان و تقویٰ سے اس کی ولا حاصل ہوتی ہے۔

☆ اللہ ہی ہے کہ صبر و احسان سے اس کی معیت نشو و نما پاتی ہے۔

☆ اللہ ہی ہے جو توبہ کرنے والوں۔ توکل کرنے والوں۔ عدل کرنے والوں اہل صدق و اہل اخلاق سے محبت کرتا ہے۔

☆ اللہ ہی ہے کہ مومن بچہ کی زبان اسی کے نام پر کھلتی ہے اور باایمان انسان کے لب اسی کو دہراتے دہراتے بند ہوتے ہیں۔

☆ اللہ ہی ہے کہ اس کے لئے سجدہ ہے۔

☆ اللہ ہی ہے کہ اسی کے نام کے لئے قسم ہے۔

☆ اللہ ہی ہے جو قلوب کا مطلوب ہے۔

☆ اللہ ہی ہے جو ارواح کی جان ہے۔

☆ اللہ ہی ہے کہ ہر مومن کا دل اس کی جانب مضطر و بے قرار ہے۔

☆ اللہ ہی ہے جو دعاؤں کو سنتا مرادیں بخشتا ہے۔

☆ اللہ ہی ہے کہ تمام عالم اسی کے نظام کا مسخر و دوام ہے۔

☆ اللہ ہی ہے جو سالکوں کو راہ دکھاتا، طالبوں کو بلاتا ہے۔

☆ اللہ ہی ہے کہ سب ولی۔ سب شہید۔ سب صدیق۔ سب فرشتے۔ سب نبی۔ سب رسول اس کے بندہ ہیں، اس کے حکم کے سامنے سرافگندہ ہیں۔ اس کا حکم مانتے ہیں اور اس کی نافرمانی نہیں کرتے، ان سب کا بھروسہ اور سہارا اور اعتماد و توکل اللہ ہی کی ذات پاک پر ہوا کرتا ہے۔

☆ اللہ ہی ہے جو اپنی رحمت سے سب کو پالتا ہے۔ جو اپنے رحم سے اپنے بندوں کو پیار کرتا ہے جو اپنے فضل سے خاص بندوں کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بڑھاتا ہے جو اپنی لطف وعطوفت سے سب کے قصوروں کو معاف کرتا ہے۔ جو اپنی عظمت وکبریائی سے سب کو بزرگی وعزت دیتا ہے۔

حمد عالم میں کرے جس کی بھی تو — سب اسی کو پہنچتی ہے مو بمو
کیونکہ عالم میں نہیں ہے غیر یار — حامد و محمود ہے آپ آشکار
دو جہاں ہے آئینہ رخسار جاں — ذرہ ذرہ سے ہے حسن اس کا عیاں
نقش کی گر حمد تو نے فاش کی — درحقیقت حمد ہے نقاش کی
گر کرے اوصاف وتعریف وصفات — ہیں حقیقت میں وہ سب اوصاف ذات
ہے صفات وذات اک کب فرق ہے — نور خود خورشید میں بس غرق ہے
موج وکف کو بحر سے دوری ہے کب — اصل کو سایہ سے مہجوری ہے کب
یعنی موج اور بحر سایا دراصل — ایک ہیں رکھتے نہیں آپس میں فصل

ہاں ہاں وہ اللہ ہی ہے......

☆ اللہ ہی ہے جس کے حکم سے موسموں کا تغیر۔ مہر وماہ کا طلوع وغروب۔ شمس وقمر کا کسوف وخسوف ہوتا ہے۔
☆ اللہ ہی ہے جس کے حکم سے لرزنے والی زمین اب رہائش انسان کے قابل بنی ہوئی ہے۔
☆ اللہ ہی ہے جس نے بحر مواج کی موجوں کی حد بندی کردی ہے جو کنارہ سے ایک انچ آگے نہیں بڑھ سکتی۔
☆ اللہ ہی ہے جس نے پہاڑوں کے شکم اپنے مخزن بنائے جس نے پہاڑوں کی نکیلی چوٹیوں کو پانیوں کا ذخیرہ ٹھہرایا ہے۔
☆ اللہ ہی ہے جو دردمندوں کی دوا ہے جو بے ٹھکانوں کی پناہ ہے جو بے آسروں کی آس ہے۔
☆ اللہ ہی ہے جس کی رحمت سوتے جاگتے ہروقت ہمارے پاس ہے۔
☆ اللہ ہی ہے جو ہمارے کانوں کو شنوائی۔ ہماری آنکھوں کو بینائی اور قلوب کو روشنائی دیتا ہے۔
☆ اللہ ہی وہ اسم ذات ہے جو اسی کی ذات کے لئے مستعمل ہے۔
☆ اللہ ہی وہ اسم ذات ہے جو جملہ صفات کو اپنے اندر موجود رکھتا ہے۔
☆ اللہ ہی وہ اسم ذات ہے کہ صفات اس کے مسمیٰ سے نہ خارج ہیں نہ زائد ہیں۔
☆ اللہ ہی ہے جس کی ذات وصفات میں تفریق ناممکن ہے۔
☆ اللہ ہی ہے جو بندوں کی ذہنی وفرضی تقسیم ذات وصفات سے منزہ وپاک ہے۔
☆ اللہ ہی ہے جس کا عرفان عقل اپنے شواہد سے فطرت اپنے معالم سے روح اپنے مدارج سے قلب اپنے حقائق سے اور ایمان اپنی تصدیق سے حاصل کرتا ہے۔
☆ اللہ ہی ہے جس کے حکم سے فنا ملتی ہے اور جس کے فضل سے بقا ملتی ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ اللہ ہی ہے جس کا انصاف رحم کے پردہ میں نور بخش ہے۔
☆ اللہ ہی ہے جس نے اپنی ذاتِ پاک پر رحمت کو لکھ رکھا ہے۔
☆ اللہ ہی ہے جس نے ہمارے آقا و مولیٰ سیدنا محمد رسول ﷺ کو رحمۃ للعالمین بنایا ہے۔

فللّٰہ الحمد رب السمٰوٰت و رب الارض رب العلمین وله الكبرياء فى السموات و الارض وهو العزيز الحكيم (معارف الاسماء شرح اسماء الحسنیٰ)

اس بابرکت نام کا وظیفہ کرنے کے متعلق لکھا گیا ہے کہ جو شخص روزانہ ایک ہزار مرتبہ یا اللہ پڑھے گا اس کے دل سے تمام شبہات دور ہو جائیں گے اور عزم و یقین کی قوت نصیب ہوگی' جو لا علاج مریض کثرت کے ساتھ یا اللہ کا وظیفہ جاری رکھے اور اس کے بعد شفا کی دعا مانگے اس کو شفا کامل نصیب ہوگی۔ (حصین حصین مترجمہ باضافہ حواشی وفوائد مولانا محمد ادریس مطبوعہ تاج کمپنی لمیٹڈ)

حمد خلقت کی ہے خالق کی ثناء کیونکہ ہے مخلوق کی اس سے بناء
حمد کیا اس کی کرے کوئی بشر عقل اور ادراک کے جلتے ہیں پر

یاالٰہی رحم فرما مصطفیٰ کے واسطے

☆ اے اللہ! ہم عاجز بندے تیری پاکی بیان کرتے ہیں اور تیرے آگے ہاتھ پھیلاتے ہیں۔
☆ اے اللہ! ہمارے دلوں کو اخلاص کے ساتھ اپنے دین کی طرف پھیر دے۔
☆ اے اللہ! ہمارے صغیرہ اور کبیرہ گناہوں کو معاف فرمادے۔
☆ اے اللہ! ہمیں پکا اور سچا مسلمان بنادے۔
☆ اے اللہ! ہماری مشکلات کو حل فرمادے۔
☆ اے اللہ! ہمیں اسلام پر استقامت نصیب فرما۔
☆ اے اللہ! ہم سے راضی ہو جا ہمیں شیطان اور نفس کے شر سے بچا۔
☆ اے اللہ! ایمان کے ساتھ ہمارا خاتمہ فرما۔
☆ اے اللہ! ہمارے قدموں کو صراطِ مستقیم پر قائم رہنے والا بنادے۔
☆ اے اللہ! اپنی رضا پر راضی رہنے کی توفیق دے۔
☆ اے اللہ! اپنی خاص رحمت نازل فرما اور اپنے قہر و غضب سے بچالے۔
☆ اے اللہ! قیامت کی رسوائی سے بچالینا۔
☆ اے اللہ! اپنے عرش کے سائے میں جگہ عنایت فرمانا۔ قیامت کے روز اپنا دیدار نصیب فرمانا۔
☆ اے اللہ! کل امت محمدیہ کو حشر کی رسوائی سے پناہ عنایت فرما، اسلام کا بول بالا فرما، اسلام کا جھنڈا بلند فرما۔
☆ اے اللہ! تمام مسلمانوں کو خوابِ غفلت سے بیدار کردے، اسلام کی حفاظت فرما۔ ہماری خطاؤں کو معاف فرما۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ اے اللہ! قبر کے اندھیرے اور عذاب سے بچانا، منکر نکیر کے سوالات کے وقت ہماری مدد فرمانا، ہمارا نامۂ اعمال ہمارے داہنے ہاتھ میں دینا۔

☆ اے اللہ! ہمیں حلال روزی نصیب فرما، ہمارے کاروبار میں اپنی رحمت سے برکت اور ترقی عطا فرما۔

☆ اے اللہ! ہمیں اخلاص نصیب فرما، ہمارے دلوں سے حسد، بغض اور کینہ دور فرما ہمیں دجال کے فتنے اور موت کی سختی سے اور قبر کے عذاب سے اور قیامت کی گرمی سے اور جہنم کی آگ سے محفوظ فرما۔

☆ اے اللہ! پل صراط کا راستہ آسان کردے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرما۔

☆ اے اللہ! تنگدستی اور خوف وگھبراہٹ اور قرض کے بوجھ کو دور فرما۔

☆ اے اللہ! حضور سرورِ کائنات ﷺ کے پیارے طریقے ہم کو سکھادے اور ان کے پیارے صحابہ رضی اللہ عنہم کے اعمال کی جلا ہمارے ہر کام میں پیدا کردے۔

☆ اے اللہ! ہمارے بچوں کو علم دین کی دولت سے سرفراز فرما اور نیک وصالح بنادے۔

☆ اے اللہ! ہم گناہوں کے بوجھ سے دبے ہوئے ہیں صرف تیری رحمت کا آسرا ہے۔ تو ہمیں اپنی رحمت سے بخش دے۔

☆ اے اللہ! اے غفور ورحیم، ہمارے گناہوں کو معاف فرما۔

☆ اے اللہ! ہم گناہوں سے توبہ کرتے ہیں تو ہماری خطاؤں کو معاف فرمادے۔ ہم گناہوں سے شرمندہ ہیں۔

☆ اے اللہ! جو گناہ جان کر کیے ہیں اور جو انجانے میں ہوئے ہیں سب کو معاف فرمادے۔

☆ اے اللہ! ہمارے مردوں اور عورتوں کو نماز کا پابند بنادے۔

☆ اے اللہ! ہماری عبادتوں کو قبول فرما۔

☆ اے اللہ! سب مسلمانوں کو نیک بنادے۔

☆ اے اللہ! ہمیں ہر قسم کی بداخلاقیوں سے بچا۔

☆ اے اللہ! آخرت میں تیرا دیدار نصیب ہو۔

☆ اے اللہ! اسلام کا بول بالا ہو۔ مسلمانوں کی تمام مشکلیں حل فرما اور ہماری ہر مشکل آسان فرمادے، چین اور راحت عطا فرما۔

☆ اے اللہ! مسلمانوں کو دین ودنیا میں عزت عطا فرما۔

☆ اے اللہ! بیماروں کو شفا عطا فرما۔

☆ اے اللہ! ہمیں دعا مانگنے کا طریقہ اور اپنی عبادت کرنے کا سلیقہ عطا فرما۔

☆ اے اللہ! مسلمانوں کو دیس پردیس میں چین، امن اور سلامتی عطا فرما۔

☆ اے اللہ! کمزوروں کو طاقت عطا فرما۔

☆ اے اللہ! بچھڑوں کو ملادے اور روٹھوں کو منادے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ اے اللہ! ہماری تمام دلی جائز تمناؤں کو پورا فرما۔

☆ اے اللہ! تنگ دستوں کی تنگ دستی کو دور فرما۔

☆ اے اللہ! ہمارے مردوں کی مغفرت فرما ان کی قبروں پر رحمت نازل فرما، ان کی قبروں کو ٹھنڈا رکھ اور ان کو بلندی درجات عطا فرما۔

☆ اے اللہ! ہمیں اچھی صحت دے تا کہ ہم تیری عبادت کر سکیں۔

☆ اے اللہ! مرتے وقت کلمہ نصیب فرما۔ مرنے کے بعد اپنے پیارے نبی ﷺ کی شفاعت نصیب فرما۔ ہماری دعاؤں کو قبول فرما۔ آمین ثم آمین بجاہ النبی الکریم وعلی الہ واصحابہ اجمعین۔

ہر مرض کی شفا ہے اللہ ہو

درد دل کی دوا ہے اللہ ہو ۔۔۔ ہر مرض کی شفا ہے اللہ ہو
کب کسی کو بقا ہے عالم میں ۔۔۔ کہ طریق فنا ہے اللہ ہو
کیا بشر کیا طیور کیا جنات ۔۔۔ ورد اک ایک کا ہے اللہ ہو
فرش سے لے کے تا بعرش بریں ۔۔۔ سب میں جلوہ نما ہے اللہ ہو
برگ و اشجار اور گل و غنچہ ۔۔۔ سب کے لب پر بپا ہے اللہ ہو
جو کہ ہیں سالکان راہ خدا ۔۔۔ دل سے ان کی صدا ہے اللہ ہو
سرو پہ دیکھیے دل قمری ۔۔۔ ذوق میں کہہ رہا ہے اللہ ہو
عاملو کیا ہے اس وظیفہ میں ۔۔۔ ہر عمل سے سوا ہے اللہ ہو
جملہ ارباب کشف نے دن رات ۔۔۔ دل و جان سے کہا ہے اللہ ہو
بس طریقت کے یہ طریقے ہیں ۔۔۔ کہ فناء و بقا ہے اللہ ہو
زہد و تقویٰ آئینہ زاہد ۔۔۔ لیکن اس کی جلا ہے اللہ ہو
عارفوں کا یہی ہے ورد مدام ۔۔۔ عاشقوں کی ندا ہے اللہ ہو
مشکلیں ہو گئیں تمام آسان ۔۔۔ جس نے دل سے پڑھا ہے اللہ ہو
جس سے حاصل ہو نور ایمان کا ۔۔۔ ہو بہو واعظ ہے اللہ ہو
حشر ہو گا شہید کے ہمراہ ۔۔۔ جس کے دل میں بسا ہے اللہ ہو
گر تو اللہ سے ملا چاہے ۔۔۔ تو تیرا راستہ ہے اللہ ہو
لوح محفوظ عرش و کرسی پر ۔۔۔ خود قلم نے لکھا ہے اللہ ہو
حق تو یہ ہے کہ اپنے مرشد سے ۔۔۔ جب سنا ہے سنا ہے اللہ ہو
کیوں نہ مقبول ہو ہر ایک سخن ۔۔۔ ورد سید ترا ہے اللہ ہو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

....

اے کریمے کہ از خزانۂ غیب　　گبرو ترسا وظیفہ خور داری
دوستاں را کجا کنی محروم　　تو کہ بادشمناں نظر داری

اللہ جل ذکرہ کے اسماء متعدد ہونے کی ایک حکمت

بات کہاں سے چلی اور کہاں تک جا پہنچی چونکہ اس کی بات ہے جس کی شان اقدس یہ ہے کہ

اے برتراز خیال و قیاس و گمان و وہم　　و زھرچہ گفتہ اندشنیدیم و خواندہ ایم
دفتر تمام گشت و بپایاں رسید عمر　　ماھمچناں در اوّل صف تو ماندہ ایم

(گلستانِ سعدی)

اللہ تعالیٰ کے نام متعدد ہونے کی حکمت ہونے کی ایک حکمت بیان کرتے ہوئے حضرت حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں

''چونکہ رب تعالیٰ کے افعال وصفات بہت ہیں۔ اس لئے اس کے نام بھی بہت ہیں نیز اس کے بندوں کی حاجات بہت ہیں لہٰذا رب کے نام بھی بہت کہ بندہ جو حاجت لے کر آئے اسی نام سے اسے پکارے، بیمار اسے پکارے یا شافی الامراض، گناہ گار پکارے یا غفار، بدکار پکارے یا ستار وغیرہ۔ پھر لکھتے ہیں کہ خیال رہے جتنے نام رب کے ہیں اتنے ہی نام رسول اللہ ﷺ کے بھی ہیں جیسا کہ کتب تصوف دیکھنے والوں پر ظاہر ہے''۔

مطلب مفتی صاحب کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول ﷺ کے ناموں کی تعداد میں برابری کو کفر وشرک نہ سمجھ لیا جائے جیسا کہ بعض لوگ اپنی نادانی کی وجہ سے ہر ایسے موقع پر بڑا سخت فتویٰ لگانے کے درپے ہو جاتے ہیں بلکہ جس طرح اللہ تعالیٰ کے بعض اسماء مبارکہ (سمیع، بصیر، حی، المومن وغیرہ) مخلوق پر بولے جاتے ہیں تو شرک لازم نہیں آتا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اگر اپنے محبوب علیہ السلام کو اپنے جتنے نام عطا فرما دیئے ہیں تو یہ بھی کوئی انوکھی بات نہیں جس پر بلا سوچے سمجھے شرک کا فتویٰ لگا دیا جائے۔ اس موضوع کو تفصیل کے ساتھ پڑھنے کے لئے دیکھئے ہمارا رسالہ ''مسئلہ توحید وشرک''

اہلِ محبت ومعرفت کا طریقہ

اہل محبت ومعرفت نے جہاں بھی خدا کی شان بیان فرمائی ہے وہاں اس کے محبوب ﷺ کی بھی عظمت وشان بیان کرنے میں بخل سے کام نہیں لیا۔ حضرت سعدی علیہ الرحمہ کو ہی دیکھ لیں اپنی کتاب گلستان کے مقدمہ میں اگر خدا کی شان میں یہ کہتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔

تو ساتھ ہی پیارے مصطفیٰ ﷺ کی شان میں یوں لکھتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔

شفیع مطاع نبی کریم　　قسیم جسیم نسیم وسیم
بلغ العلی بکمالہ کشف الدجی بجمالہ　　حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ وآلہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بلکہ حضرت سعدی علیہ الرحمۃ نے اگر اپنی اس کتاب کا آغاز نثر میں خدا تعالیٰ کی حمد کے ساتھ کرتے ہوئے لکھا "منت خدائے راعزوجل کہ طاعتش موجب قربت است وشکر اندرش مزید نعمت ہر نفسے کہ فرو میرود ممد حیات است و چو برمی آید مفرح ذات پس درھر نفس دو رحمت موجود است و در ہر نعمت شکر واجب

از دست و زبانِ کہ برآید کز عہدۂ شکرش بدر آید

خدا کا شکر و احسان ہے کہ جس کی اطاعت اس کے قرب کا موجب ہے اور اس کے شکر میں نعمت کا اضافہ ہے۔ (لئن شکرتم لازیدنکم) جو سانس اندر جاتا ہے وہ زندگی کو دراز کرتا ہے اور باہر آتا ہے تو جان کو راحت نصیب ہوتی ہے لہٰذا ایک ہی سانس میں اللہ کی دو نعمتیں ہمیں نصیب ہو رہی ہیں اور ہر نعمت پر شکر ادا کرنا واجب ہے۔

تو حضرت سعدی ساتھ ہی نظم میں خدا کے محبوب ﷺ کی شان میں یوں گویاں ہو کر حضور علیہ السلام کی امت کو تسلی دے رہے ہیں۔

چہ غم دیوار امت را کہ دارد چوں تو پشتیباں چہ باک از موج بحر آں را کہ باشد نوح کشتیباں

اس امت کی دیوار کو کیا غم ہو سکتا ہے جس کے سہارے کیلئے (اے میرے آقا) آپ جیسے (معین و مددگار) ہوں (جیسے) اس کشتی کو سمندر کی موجوں کا کیا خوف جس کے ملاح نوح علیہ السلام جیسے (عظیم الشان رسول) ہوں۔

چونکہ گلستان کتاب میرے سامنے رکھی ہوئی تھی اس لئے مثال کے طور پر یہ کچھ لکھ دیا۔ ورنہ ہر جگہ یہی حالت ہے بس

چپ کر مہر علی ایتھے جائیوں بولن دی

پروردگار انس و جاں خالق جملہ کائنات ہے جس کے ہاتھ سر بہ سر سلسلۂ مرگ و حیات
آنی و فانی جہاں میں حی و قیوم اس کی ذات دائم تغیرات میں ہے اسے حاصل ثبات
وہ بدلتا وقت کی ہے ساعتوں کو پے بہ پے صبح کو روشن دن کرے وہ شام کو تاریک رات
فرش سے فوقِ عرش تک رہتا ہے ہر لب پر مدام تذکرۂ خیر الانام اور آپ ﷺ ہی کی بات
ہو نہ پائیں گے رقم کلماتِ رب ہرگز اگر ہوں شجر اقلام اور ہوں روشنائی بحر سات
ہیں سحر دم نغمہ ریز دشت و باغ و راغ میں طائران خوش نواسب ڈال ڈال پات پات
نعرۂ تکبیر کعبے میں ہوا جس دم بلند تھرتھرا کر گر گئے سجدے میں سب لات و منات
بت شکن محمود کوئی دوسرا آئے گا کب آج بھی ہے منتظر ہند کا وہ سومنات
اہل عزیمت کے لئے نیرؔ ہے یہ پیغامِ حق قوتِ حق ہی سے ہوگی لشکر باطل کو مات

(ضیاء نیرؔ)

میں عرض کر رہا تھا کہ ۔ جو ترے کوچے میں ہے وہی کفن بر دوش ہے۔ ذرا غور تو کرو کہ "اذان ہو کہ اقامت ہو کلمہ ہو یا نماز...... پس ذکر حق ہے ذکر محمد ﷺ ہم تو جب مدرسہ میں داخل ہوئے تھے تو ہمارے استاد صاحب نے ہمیں کریما شروع کرایا تو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جہاں حمدِ خدا سکھاتے ہوئے یہ اشعار پڑھائے

کریما بہ بخشائے بر حالِ ما — کہ ہستم اسیر کمند ہوا

نگہدار مارا زراہِ خطا — خطا درگزار و صوابم نما

نداریم غیر از تو فریاد رس — توئی عاصیاں را خطا بخش و بس

وہاں سرکار دو عالم ﷺ کی نعت میں یہ اشعار بھی یاد کروائے جو بحمد اللہ آج تک یاد ہیں اور ان شاء اللہ قیامت تک بلکہ قیامت کے بعد تک بھی نہ بھولیں گے۔

زباں تا بود در دہاں جائے گیر — ثنائے محمد بود دل پذیر

حبیب خدا اشرف انبیاء — کہ عرش مجیدش بود متکا

سوار جہانگیر یکراں براق — کہ بگذشت از قصر نیلی اواق

الغرض ہمارا ابتدائی طالب علم شانِ خدا اور عظمت مصطفیٰ ﷺ پہ چاہے تو کئی گھنٹے تقریر کر سکتا ہے جبکہ دوسری طرف دیکھئے اور صرف ایک حوالہ ہی دیکھتے رہ جایئے کہ عظمت مصطفیٰ ﷺ کے موضوع کے ساتھ کس قدر بخل سے کام لیا جا رہا ہے۔

تصویر کا دوسرا رُخ

ایک طرف ہمارے فارسی کے طالب علم کا یہ حال ہے کہ عظمتِ مصطفیٰ ﷺ پہ چاہے تو گھنٹوں تقریر کرلے دوسری طرف ایک جماعت کے حکیم الامت اور مجدد الملت کے خلیفۂ اجل خواجہ عزیز الحسن صاحب' تھانوی صاحب' کے حالات میں لکھتے ہیں کہ دارالعلوم کے ایک بڑے جلسۂ دستار بندی میں بعض حضرات اکابر نے ارشاد فرمایا کہ اپنی جماعت کی مصلحت کے لئے حضور سرورِ عالم ﷺ کے فضائل بیان کئے جائیں تاکہ اپنے مجمع پر جو وہابیت کا شبہ ہے وہ دور ہو اور موقع بھی اچھا ہے کیونکہ اس وقت مختلف طبقات کے لوگ موجود ہیں (ظاہر ہے سب کی نظریں حکیم الامت اور مجدد الملّت کی طرف اٹھیں کہ آپ سے بڑھ کر اس موضوع کو کون بیان کر سکتا ہے۔) سب نے درخواست پیش کی تو حضرت والا نے باادب عرض کیا اس (موضوع) کے لئے روایات کی ضرورت ہے اور وہ روایات مجھ کو مستحضر (ذہن میں حاضر) نہیں۔ (اشرف السوانح حصہ اول ص ۷۶ مطبوعہ خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون ضلع مظفر نگر) بہ بین تفاوت از کجا تا بکجا است۔ اس موقع پر اگر یوں کہہ دیا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔

شاہِ بطحا کی مدح سرائی اہل سنت کے حصے میں آئی — بگڑی آقا نے سب کی بنائی اپنی قسمت جگائے ہوئے ہیں

آج اس جماعت کے لوگ اپنے آپ کو دین کا ٹھیکیدار اور توحید کا علم سردار گردانتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے ان کے نزدیک دین تصویر کے صرف ایک رُخ کا نام ہے کہ جس میں صرف توحید ہی توحید ہو بلکہ ان کی توحید بھی تبھی بیان ہو سکتی ہے کہ شانِ رسالت میں توہین جس قدر زیادہ ہوگی اتنی ہی ان کی توحید پختہ و مکمل ہوگی ذرا دل پہ ہاتھ رکھ کر ایمان سے بتاؤ کہ یہ وہی توحید نہیں ہے جس نے ابلیس کو مردود بنایا تھا؟ پھر آپ کس طرح محبوب بن سکتے ہیں؟ جبکہ ہمارے ہاں دین صرف حمدِ خدا کا نام نہیں ساتھ نعتِ مصطفیٰ بھی ضروری ہے۔ ایک ہی شعر دیکھئے کہ اس کے پہلے مصرعہ میں حمدِ خدا ہے تو دوسرے میں عظمتِ مصطفیٰ ﷺ ہے اور یہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شعر ہے ہمارے مجدد اعظم و اعلیٰ حضرت امام اہل سنت کے ایک خلیفہ کا جن کا نام نامی اسم گرامی ہے صوفی محمد جمیل الرحمٰن خان رضوی علیہ الرحمۃ

حمد ہے اس ذات کو جس نے مسلمان کردیا عشق سلطان جہاں سینے میں پنہاں کردیا

یہ ہیں حقیقی و اصلی سنی، یہی ناجی جماعت ہے جو کہ ما انا علیہ و اصحابی کا مصداق کامل، مکمل اور اکمل ہے اور اسی جماعت میں تمام اولیاء عظام ہوئے ہیں جو کہ اس جماعت کے حق پر ہونے کی دلیل ہے اس لئے اس جماعت کے لوگ بلا جھجک کہتے ہیں۔

میں وہ سنی ہوں جمیل قادری مرنے کے بعد میرا لاشہ بھی کہے گا الصلوٰۃ والسلام

الاسماء الحسنیٰ فی حدیث المصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء

بخاری و مسلم کی متفق علیہ حدیث پاک جو اس سے پہلے گزر چکی ہے ابتدائی الفاظ کے فرق کے ساتھ امام ترمذی نے بھی انہی الفاظ کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام لکھے ہیں۔ اس حدیث کو صاحب مشکوٰۃ نے کتاب اسماء اللہ کی دوسری فصل کی پہلی حدیث کے طور پر لکھا ہے اور امام بیہقی نے الدعوات الکبیر کے اندر بھی یہ حدیث درج کی ہے۔ یاد رہے کہ اس حدیث میں بہت سے مشہور نام نہیں آئے جیسے قدیم، غافر، وتر، شدید، کافی، رب اکرم، اعلیٰ، اکرم الاکرمین، ذوالعرش المجید، فعال لما یرید، مالک یوم الدین، رفیع الدرجات، ذوالقوۃ المتین، ذوالعرش، احسن الخالقین وغیرہ حالانکہ ان میں سے کئی ناموں کا ذکر قرآن پاک میں ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے کل نام یہ نہیں ہیں۔ جیسا کہ اس سے پہلے بیان ہو چکا پھر اس حدیث میں جن ناموں کا ذکر ہے ان میں سے اکثر و بیشتر قرآن پاک میں مذکور ہیں۔ صرف چند نام ایسے ہیں جو بعینہ تو قرآن پاک میں نہیں لیکن ان کی اصل (مادہ) جن سے یہ نام نکلے ہیں وہ قرآن پاک میں ہے مثلاً المنتقم کا لفظ قرآن میں نہیں لیکن ذوانتقام قرآن میں آیا ہے اور آیا بھی اللہ ہی کے لئے ہے۔ واللہ عزیز ذوانتقام (المائدہ:۹۵) اور اس کے بالکل وہی معنی ہیں جو کہ منتقم کے ہیں یعنی انتقام (بدلہ) لینے والا۔ ہاں جتنے نام اس حدیث میں نہیں اور قرآن پاک میں یا دیگر احادیث میں آئے ہیں وہ سب اس آیت کریمہ کا مصداق ہیں۔ وللہ الاسماء الحسنیٰ فادعوہ بھا (اور اللہ تعالیٰ کے تمام نام ہی اچھے ہیں۔ (یا اور اللہ ہی کے ہیں بہت اچھے نام۔ کنزالایمان) پس اس کو اس کے بابرکت ناموں کے ساتھ پکارو۔ (الاعراف:۱۸۰)

اس آیت کے شان نزول میں لکھا ہے کہ ابو جہل نے کہا تھا کہ محمد (ﷺ) کا دعویٰ تو یہ ہے کہ وہ ایک پروردگار کی عبادت کرتے ہیں پھر وہ اللہ اور رحمٰن دو کو کیوں پکارتے ہیں۔ اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی اور اس جاہل کم عقل کو بتا دیا گیا کہ معبود تو ایک ہی ہے اگر چہ نام اس کے بہت ہیں۔ (اس طرح کا شان نزول سورۃ الکہف کی آیت نمبر ۱۰۹۔ قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمٰن ط ایاما تدعوا فلہ الاسمآء الحسنیٰ ۔ کا بیان کیا گیا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک رات حضور علیہ السلام نے طویل سجدہ کیا اور سجدے میں یا اللہ یا رحمٰن پکارتے رہے تو ابو جہل نے سن کر کہا کہ ہمیں تو کئی معبودوں کے پوجنے سے منع کرتے ہیں اور خود دو کو پکارتے ہیں۔ اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔ سورہ اعراف۔ کی آیت کے اگلے حصہ میں فرمایا گیا: وذروا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الذین یلحدون فی اسمائہ ○ اوران کو چھوڑ دو جو اس (اللہ تعالیٰ) کے ناموں (کے بارے) میں حق سے نکلتے ہیں۔ مثلاً یہ کہ اللہ کے ناموں کو بگاڑ کر غیروں پہ ان کا اطلاق کرتے ہیں جیسے الٰہ کا لات پہ، عزیز کا عزی پہ اور منان کا منات پہ یا یہ کہ اللہ تعالیٰ کے لئے ایسے نام مقرر کرنا جو قرآن وحدیث میں نہیں آئے مثلاً اس کو سخی یا رفیق کہنا یا یہ کہ حسن ادب کی رعایت نہ کرنا مثلاً یہ کہ فقط ضار، مانع، یا خالق القردۃ کا وظیفہ کرنا بلکہ یوں ہونا چاہئے کہ دوسرے اسماء کے ساتھ ملا کر کہا جائے یا ضار یا نافع یا معطی یا مانع یا خالق الخلق' یا یہ کہ اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی ایسا نام مقرر کرنا جس کے معنیٰ فاسد ہوں جیسے رام یا پرماتا وغیرہ کہنا۔ اسی طرح وہ نام جن کے معانی نامعلوم ہیں ان کا اطلاق بھی اللہ تعالیٰ کی ذات پر نہیں ہوسکتا کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق ہیں یا نہیں یہ نہیں جانا جا سکتا۔

حمد اس کی کیا کسی کی تاب ہے — مادح و ممدوح وہ خود آپ ہے
ہے حقیقت میں یہی بس حمد یار — یاد تو اس کی کرے لیل و نہار

میں دشت حمد و ثناء میں کھڑا ہوں کاسہ بہ دل — مجھے شعور بھی دے، عشق بے کراں بھی دے
مجھے خیال بھی دے لفظ بھی نوازش کر — مجھے زباں بھی عطا کر مجھے بیاں بھی دے
میرے سخن کا نکتہ آغاز تیرا نام — میرے ہنر کی منزل مقصود تیری ذات

اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ بے حدو بے حساب ہیں

اس بارے میں ایک حدیث ملاحظہ ہو جس میں اس بحر ناپیدا کنار کی وسعت پر ایک عجیب پیرایہ میں لطیف اشارہ فرمایا گیا ہے۔

''ابن مسعود کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا اگر کسی بندہ کو کوئی رنج وغم ہو اور وہ یہ (مندرجہ ذیل) دعا پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے غم و رنج دور فرما دے گا اور غم کو خوشی سے بدل دے گا۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّی عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ ۔ نَاصِیَتِیْ بِیَدِكَ مَاضٍ فِیَّ حُكْمِكَ عَدْلٌ فِیَّ قَضَآءُكَ اَسْئَلُكَ بِكُلِّ اِسْمٍ ھُوَ لَكَ ۔ سَمَّیْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِیْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوِاسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِیْعَ قَلْبِیْ وَنُوْرَ صَدْرِیْ وَ جَعَلَ حُزْنِیْ وَذَھَابُ ھَمِّیْ وَغَمِّیْ ۔

ترجمہ دعا یہ ہے: یا اللہ میں تیرا بندہ ہوں تیرے غلام کا بیٹا۔ تیری لونڈی کا جایا۔ میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے۔ تیرا حکم مجھ پر جاری ہے۔ تیرا فیصلہ میرے لئے عین انصاف ہے۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے ہر ایک نام کے ذریعہ سے جو بھی تیرا نام ہے اور جس نام سے بھی تو نے اپنی ذات کو موسوم کیا ہے یا جس نام کو تو نے اپنی کتاب میں اتارا ہے یا جو بھی نام تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھلایا ہے یا جو بھی نام تو نے اپنے خزانہ غیب میں محفوظ رکھا ہے کہ تو قرآن پاک کو میرے دل کی بہار میرے سینہ کا نور، میرا غم ربا (رنج وغم ودرد کو دور کرنے والا) بنا دے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیثمی نے مجمع الزوائد میں لکھا ہے کہ اس حدیث کو امام احمد اور ابویعلی اور بزار نے روایت کیا ہے۔ احمد و ابویعلی کے سب راوی (ابوسلمہ جہنی) کے سوا رجال صحیح ہیں۔ ابوسلمہ کی توثیق ابن حبان نے کردی ہے۔ ابوعوانہ نے اس حدیث کو اپنی صحیح میں روایت کیا ہے اور حدیث کی تصحیح کردی ہے۔ اس حدیث سے یہ معلوم ہوگیا کہ ۹۹ ناموں کا ذکر حدیث ترمذی میں صرف اس اعتبار سے ہے کہ اس قدر اسماء کا حفظ واحصاء داخلہ جنت کا سبب ہے۔

ہاں حدیث بالا پر مکرر غور کرو کہ "انزلتہ فی کتابک" میں جملہ کتب سماویہ بھی آجاتی ہیں کیونکہ حدیث میں لفظ کتاب بطور جنس مستعمل ہوا ہے لہٰذا حدیث بالا ان اسماء کو بھی گھیر لیتی ہے جو عربی کے سوا کسی اور زبان میں کسی رسول و نبی کو بتائے گئے ہیں۔

قرآن پاک میں ہے: قل لو کان البحر مدادالکلمٰت ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی ولو جئنا بمثلہ مددًا (الکھف:۱۰۹) فرمادیں کہ اگر سمندر میرے رب کی باتوں (شانوں) کیلئے سیاہی ہو تو ضرور سمندر ختم ہوجائے گا اور میرے رب کی باتیں (شانیں) ختم نہ ہوں گی اگرچہ ہم ویسا ہی اور اس کی مدد کو لے آئیں۔

بہرحال مندرجہ بالا حدیث میں اللہ تعالیٰ کے ناموں کی ترتیب یوں بیان فرمائی گئی ہے۔ فضیلت وہی ہے جو اوپر گزر چکی ہے۔

ھواللہ الذی لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم الملک القدوس السلام المؤمن المھیمن العزیز الجبار المتکبر الخالق الباریٔ المصور الغفار القھار الوھاب الرزاق الفتاح العلیم القابض الباسط الخافض الرافع المعز المذل السمیع البصیر الحکم العدل اللطیف الخبیر الحلیم العظیم الغفور الشکور العلی الکبیر الحفظ المقیت الحسیب الجلیل الکریم الرقیب المجیب الواسع الحکیم الودود المجید الباعث الشھید الحق الوکیل القوی المتین الولی الحمید المحصی المبدیٔ المعید الممیت الحیی القیوم الواجد الماجد الواحد الاحد الصمد القادر المقتدر المقدم المؤخر الاول الاخر الظاھر الباطل الوالی المتعالی البر التواب المنتقم العفو الروف مالک الملک ذوالجلال و الاکرام المقسط الجامع الغنی المغنی المانع الضار النافع النور الھادی البدیع الباقی الوارث الرشید الصبور (مشکوٰۃ ص۱۹۹)

ان شاء اللہ ان میں سے ایک ایک نام کا ماخذ قرآن پاک کی آیت سے اور اس کے فوائد و برکات بیان ہوں گے۔ یہاں پر حاشیہ مشکوٰۃ سے ایک سوال اور اس کا جواب ملاحظہ فرمائیں جو اگرچہ اختصار کے ساتھ پہلے گزر چکا ہے۔ مگر یہاں ایک مثال کے ذریعے جواب دیا جارہا ہے۔

ایک سوال اور اس کا جواب

فان قلت ماوجہ الحصر الاسماء فی التسعة والتسعین والافعال و الاضافات و السلوب اکثر من ذلک خلاصہ سوال یہ ہے کہ اگر تو یہ کہے کہ کیا وجہ ہے اللہ تعالیٰ کے اسماء گرامی کو ننانوے قرار دیا گیا ہے اگرچہ اس کے افعال،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اضافات و سلوب (اضافی صفات اور سلبی صفات) اس سے کہیں زیادہ ہیں۔

قلنا اسماء الله توقيفيته على المذهب المختار و لعل التوقيف ورد بهٰذه الاسامی ہم نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ مختار مذہب کے مطابق اللہ تعالیٰ کے اسماء مبارکہ توقیفیہ ہیں اور ہوسکتا ہے کہ توقیف (نص) انہی اسماء کے ساتھ خاص ہو۔ اس جواب پہ صاحب اشعۃ اللمعات تسلی نہ ہونے کی بنا پر فرماتے ہیں وهٰذا الجواب غير مرضى لان التوقيف ورد باسامي سواها یہ جواب پسندیدہ نہیں ہے کیونکہ ان اسماء کے علاوہ پر بھی نصوص موجود ہیں۔ پھر تحقیقی جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

فالحق فى الجواب ان الحديث الوارد فى الحصر يشتمل على قضية واحدة لا على قضيتين فينحصر اسماء الله تعالىٰ فى هذا العدد باعتبار هذه الخاصة المذكورة وهى ان من احصاها دخل الجنة ۔

جواب میں حق بات یہ ہے کہ ننانوے اسماء کے عدد والی حدیث ایک قضیہ کو شامل ہے نہ کہ دو کو، لہٰذا خاصۃ مذکورہ یعنی جو ان اسماء کو یاد کرلے وہ جنت میں داخل ہوگیا' یہ فضیلت ننانوے اسماء کو حاصل ہے اور یہ انحصار اسی صورت کے ساتھ خاص ہے نہ کہ ہر دو صورتوں کے ساتھ پھر اس پہ ایک مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

كالملك الذى له الف عبد مثلاً فيقول القائل ان للملك تسعا وتسعين عبدا من استظهر بهم لم يقاومه الاعداء فيكون التخصيص لاجل حصول الاستظهار بهم

جس طرح مثلاً ایک بادشاہ کے ہزار غلام ہوں اور کوئی کہے کہ اس کے ننانوے غلام ایسے ہیں جن کے اوپر دشمن غالب نہیں آ سکتا تو یہ ننانوے کی تخصیص اس صفت کے ساتھ خاص ہوگی کہ وہ دشمن پہ غالب آتے ہیں نہ یہ کہ کل غلام ہی ننانوے ہیں۔

نام سب اچھے جتنے ہیں ذات خدا کے ہیں ۔۔۔ اوصاف سب حمیدہ اس کبریا کے ہیں
انعام پانے والوں کی دکھلا دے رہ ہمیں ۔۔۔ سکھلائے اس نے حرف یہ ہمکو دعا کے ہیں
الحمد سے والناس تک اس کا کلام ہے ۔۔۔ اس کا کلام ہی تو ملوک الکلام ہے
باقی ہے زندہ تا ابد وہ ذاتِ لا یزال ۔۔۔ سب کچھ فنا ہے بس اسے حاصل دوام ہے
حی و قیوم ذات اسی کی قدیم ہے ۔۔۔ وہ خالق جہاں ہی خبیر و علیم ہے
اس کی نوازشات کا ہے سلسلہ دراز ۔۔۔ ذات اس کی سب کریموں سے بڑھ کر کریم ہے
سرچشمہ ہدایت ازلی ہے اس کی ذات ۔۔۔ ہر جادہ کی منزل ہے وہ، منزل نما ہے وہ۔
اس کا پتا نہ مل سکے عقل و شعور سے ۔۔۔ ادراک کی حدوں سے وراء الوراء ہے وہ
اللہ آسمانوں زمینوں کا نور ہے ۔۔۔ کوئی بشر نہ اس کی حقیقت کو پا سکے
وسعت کہاں آفاق کی پہنائیوں میں ہے ۔۔۔ مومن کا دل ہی ہے کہ وہ جس میں سما سکے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ کے نام توفیقی ہونے کا معنی اوراس بارے میں مذاہب

پھر فرمایا:اعلم ان اسماء اللّٰہ تعالیٰ توقیفه بمعنی انه لا یجوز ان یطلق اسم مالم یاذن له الشرع وان کان الشرع قدور د با طلاق مایرا دفه و الیه ذهب الاشعری و قالت المعتزلة والقاضی ابوبکر الباقلانی ان ذلك جائز بطریق النقل فما یجوز العقل اتصافه سبحانه به جاز التسمیة به الا ما منع الشرع من ذلك او اشعر ینقص (اشعۃ اللمعات حاشیہ مشکوٰۃ نمبر۴ص۱۹۹مختصراً)

اسماءالٰہیہ کے توفیقی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جس نام کے اللہ تعالیٰ پر اطلاق کی شرع نے اجازت نہیں دی وہ اس پر نہ بولا جائے اگر چہ اس سے ملتا جلتا لفظ شریعت نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں بولا ہے (مثلاً اللہ کو حکیم کہا جائے گا نہ کہ طبیب جیسا کہ گزر چکا) اس طرف اشعری گئے ہیں۔معتزلہ اور قاضی ابوبکر باقلانی نے کہا:''نقل کے طریق پر تو یہ جائز ہے رہی عقل تو جو بھی نام اللہ کے شایان شان ہو وہ اس پر بولا جاسکتا ہے بشرطیکہ شریعت نے اس سے روکا نہ ہو یا اس سے اللہ تعالیٰ کی تنقیص نہ سمجھی جاتی ہو''۔

حمد بے حد ہے سزاوار احد ہیں احد میں محو سب محدود حد

حمد ہے اس کو جو خود موجود ہے اور سوا اس کے جو ہے نابود ہے

اللہ تعالیٰ بے حد رحم فرمانے والا ہے

یہ اللہ تعالیٰ کے پہلے صفتی نام لفظ رحمٰن کا ترجمہ ہے جو کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے صفاتی ناموں میں سے پہلا نام مبارک ہے۔

رحمٰن رحمت سے مبالغہ کا صیغہ ہے جس کا معنی ہے بہت زیادہ رحم فرمانے والا قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا یہ اسم مبارک کئی مرتبہ آیا ہے۔

ان میں سے ایک مقام یہ ہے واذا قیل لھم اسجد وا للرحمٰن قالوا وما الرحمن (الفرقان) اور جب ان (مشرکین) سے کہا جائے کہ رحمٰن کو سجدہ کرو تو کہتے ہیں رحمٰن کیا ہے۔رحمٰن کا انکار کرنے کے باوجود اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ رحمٰن کو جانتے ہی نہ تھے اور انکار انہوں نے از رہ عناد کیا کیونکہ لغت عرب سے واقفیت رکھنے والا خوب جانتا ہے کہ رحمٰن کا معنی ہے بہت زیادہ رحم فرمانے والا اور یہ اللہ تعالیٰ ہی کی صفت ہوسکتی ہے (سورۃ الانبیاء:۳۶) میں فرمایا: وھم بذکر الرحمٰن کافرون اور یہی تو وہ ہیں اور وہ (کفار) رحمٰن ہی کی یاد سے منکر ہیں۔یعنی کہتے ہیں کہ ہم رحمٰن کو جانتے ہی نہیں اس جہل وضلال میں مبتلا ہونے کے باوجود آپ کے ساتھ تمسخر کرتے ہیں اور نہیں جانتے کہ ہنسی کے قابل خود ان کا اپنا حال ہے۔اس سورہ کی آیت نمبر ۴۲ میں فرمایا: قل من یکلؤ کم باللیل والنھار من الرحمٰن فرمادیجئے دن رات رحمٰن (کے عذاب) سے تمہاری نگہبانی کون کرتا ہے بل ھم عن ذکر ربھم معرضون بلکہ وہ اپنے رب کی یاد سے منہ پھیرتے ہیں۔یعنی جب ان کا حال یہ ہے تو پھر انہیں عذاب الٰہی کا کیا خوف اور اپنی حفاظت کرنے والے کو کیا پہچانیں۔

ہے یہی توحید و تحمید و ثنا اپنی ہستی کو کرے اس میں فنا

ہے یہی تعظیم و حمد کردگار روبرو اس کے ہو تو بس خوار و زار

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رحمٰن کے خاص بندے

قرآن کے سیپاروں میں وہ بول رہا ہے | کیا خوب سماعت میں وہ رس گھول رہا ہے
آئے نہ کوئی اس کے خزانوں میں کمی بھی | ہر چند وہ نایاب گہر رول رہا ہے
وہ بارِ امانت جسے انساں نے اٹھایا | ہے اتنا گراں، کوہ کا دل ڈول رہا ہے
مولا نے دیئے مجھ کو عطاؤں کے وہ سکے | لبریز مرا جن سے یہ کشکول رہا ہے
اعمال کی توفیق بھی خود دیتا ہے مولا | اور آپ ہی میزاں پہ انہیں تول رہا ہے
کرتا ہے کمی پوری وہی اپنے کرم سے | طاعت میں اگر کوئی کہیں جھول رہا ہے
منزل ہے وہی عقبیٰ سرائے سے جہاں کی | ہر رہرو جاں جانے کو پرتول رہا ہے
تحمید کا حق کیسے ادا ہو کہ زباں میں | لکنت ہے، قلم لکھتے ہوئے ڈول رہا ہے
ایماں نہیں ملتا زرومال کے بدلے | نیّر یہ بہا اپنی مین انمول رہا ہے

(ضیا نیّر)

سورۃ فرقان آیت نمبر ۶۳ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص بندوں کا ذکر فرمایا تو یوں فرمایا: **وعباد الرحمٰن الذین یمشون علی الارض هونا** اور رحمان کے بندے وہ ہیں جو زمین پہ آہستہ چلتے ہیں یعنی اطمینان وقار کے ساتھ متواضعانہ شان سے نہ کہ متکبرانہ طریقہ پر جوتے کھٹکھاتے، پاؤں کو زمین پہ زور سے مارتے اوراتراتے ہوئے کیونکہ اس طرح چلنا متکبرین کا طریقہ ہے جو کہ شریعت میں ممنوع ہے۔ اس کے بعد اسی آیت میں اور بعد والی آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ان خاص بندوں کی کئی صفات کو بیان فرمایا۔ سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ اتنی شان والا ہو کر اپنے بندوں کی تعریف فرماتا ہے۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں کی تعریف اچھی لگتی ہے۔ لہٰذا اللہ کے بندوں کے دن منانا، ان کی یاد میں محافل کرنا، ان کے نعرے لگا کر ان کے چرچے کرنا منشاء ایزدی ہے اور ان کے ذکر سے چڑ جانا اور مخالفت کرنا حزب الشیطان کا کام ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حکماً فرمایا: **واذکر فی الکتاب مریم . واذکر فی الکتب ابراهیم . واذکر فی الکتب موسیٰ، واذکر فی الکتاب اسماعیل، واذکر فی الکتاب ادریس .** (مریم) کیسا تعلق ہے کہ وہ خدا ہو کر اپنے بندوں کی تعریف فرماتا بھی ہے اور اس کا حکم بھی دیتا ہے اور ادھر بندے اپنے خدا کی تعریف کرتے ہیں۔

ہے یہی تنزیہہ، توصیف غفور | وصف اوصاف خودی کر اپنی دور
ہے یہی تشریف و تکریم خدا | حکم پر اس کے کرے جان کو فدا

اللہ کے بندوں کے نعرے لگانا قرآن میں لکھا ہے

اللہ تعالیٰ کے نیک بندے دنیا میں اپنے مولیٰ کو اس قدر راضی کر چکے ہوتے ہیں کہ ان کے وصال کے بعد ان کی قبریں مزارات کہلاتی ہیں کہ دنیا ہر وقت ان کی زیارت کرتی رہتی ہے اور اہل محبت ان کی بارگاہوں میں باادب حاضری دیکر اپنے مولیٰ کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خوش کرتے رہتے ہیں۔ حضرت پیر مہر علی شاہ تاجدار گولڑہ علیہ الرحمہ، پاکپتن شریف حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر علیہ الرحمہ کے مزار پہ ہر سال حاضر ہوتے' وہاں ایک نعرہ لگتا ہے۔ اللہ محمد چار یار۔ حاجی خواجہ قطب فرید۔ کسی منکر نے کہا یہ نعرہ کہاں لکھا ہوا ہے؟ پیر صاحب نے فرمایا قرآن میں لکھا ہوا ہے۔ اس نے کہا میں نے کئی بار قرآن پڑھا ہے مجھے تو نظر نہیں آیا۔ فرمایا محبوبان خدا کے تعصب کی پٹی آنکھوں سے اتار کر قرآن پڑھ تجھے خود ہی نظر آ جائے گا' اس نے کہا آپ بتا دیں کہاں لکھا ہے؟ فرمایا: فاذکرونی اذکر کم ۔ تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔ منکر نے کہا: اس میں نعرہ کہاں ہے؟ فرمایا اللہ کے ان پاکباز بندوں نے اپنی زندگی میں اپنے رب کو یاد کیا اور رب کے نعرے لگاتے رہے۔ اب خدا اپنی مخلوق کے ذریعے ان کے نعرے لگوا رہا ہے۔ اس نے کہا یہ خدا تو ان کا ذکر نہیں کر رہا بندے کر رہے ہیں جبکہ قرآن میں ہے اذکر کم میں تمہیں یاد کروں گا۔ فرمایا دراصل بندوں کا یاد کرنا خدا ہی کا یاد کرنا ہے جیسا کہ قرآن پاک کی حفاظت کے سلسلہ میں فرمایا: انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون ۔ ہم نے ہی ذکر کو نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں حالانکہ حفاظ وقراء وعلماء کے ذریعے قرآن کی حفاظت ہو رہی ہے جس طرح ان کی حفاظت کو اپنی حفاظت قرار دیا۔ اس طرح بندوں کا نعرے لگانا اذکر کم ہی کا مصداق ہے۔ جب بندوں کی شان یہ ہے تو رب کی شان کیا ہوگی؟

ہے یہی تسبیح و تحلیل تمام محو کر تو دوسرے کا دل سے نام
قول پیغمبر ہے لا احصی ثنا کر سکے پھر اور کون اس کی ثنا

عبادالرحمٰن اور رحمٰن العباد

سب خوبیاں اللہ عزوجل کے لئے ہیں جس نے اپنی مخلوق میں سے اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کو پسند فرمایا پس وہ اس کی ملاقات کے مشتاق ہیں۔ اس کی محبت ان کے دلوں میں محفوظ ہے۔ ان کے چہرے تیرے سامنے ان کے دلوں کے انوار ظاہر کریں گے۔ وہ اللہ عزوجل کے نور جمال سے معرفت حاصل کرتے ہیں۔ ان کی سانسوں کی کستوری سے پوری کائنات معطر ہے۔ وہ گوشہ نشینی کے خیموں میں رہائش پذیر ہیں۔ سحری کی میٹھی ہوا ان کی خوشبو کو اٹھا لے جاتی ہے اور تمام مخلوق اس معطر ہوا میں سانس لیتی ہے۔ اگر بادشاہ ان کی مئے عشق کا ایک قطرہ چکھ لیں تو دنیا کو ٹھکرا دیں۔ جب وہ اپنی نغمگی آواز میں رب کریم عزوجل کا کلام پڑھتے ہیں تو تو انہیں بیدار، مدہوش اور غائب وحاضر کی طرح پائے گا۔ جب ان کا عشق جوش مارتا ہے تو وہ پہاڑوں میں مارے مارے پھرتے ہیں۔ اگر تو ان میں سے کسی کو دیکھے گا تو دیوانہ سمجھے گا بلاشبہ وہ اپنے مولیٰ عزوجل کی محبت میں گرویدہ ہیں۔ پس پہاڑ زمین کی میخیں اور وہ پہاڑوں کی میخیں ہیں۔ اگر وہ نہ ہوں تو لوگوں کی نافرمانیوں کی وجہ سے زمین ہلنے لگے اور اللہ عزوجل نے زمین کو ان سے خالی نہیں رکھا اور نہ ہی نیک لوگ ہم سے الگ ہوتے ہیں۔ پہاڑ ان پر سلامتی بھیجتے ہیں۔ وحشی جانور ان سے مانوس ہوتے ہیں۔ چوپائے ان سے برکت حاصل کرتے ہیں، درخت ان کا قرب پاتے ہیں۔ نسیم سحر ان سے ملاقات کرتی ہے۔ ان کی سانسیں شیاطین کو جلا دیتی ہیں۔ شیطان ان کی سجدہ گاہوں کی طرف نہیں جاتا اور نہ ہی ان کے قریب جاتا ہے۔ اہل دنیا انہیں دنیا کے خزانے پیش کرتے ہیں مگر وہ ان کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے۔ جن پہاڑوں پر ان کے قدم پڑتے ہیں وہ دیگر پہاڑوں پر فخر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرتے ہیں۔ان کے قدموں کی خاک آنکھوں کا سرمہ ہے۔

جب فرشتے ان کے اعمال نامے لے کر آسمان کی طرف بلند ہوتے ہیں تو ان کی خوشبو سے آسمان معطر ہو جاتے ہیں۔فرشتے ان کو دیکھ کر متعجب ہوتے ہیں اور ان کے اسرارِ معرفت پر مقرب فرشتے اور خاص انسان بھی آگاہ نہیں ہوتے۔اللہ عزوجل ان سے ارشاد فرماتا ہے:''تمہارے پاس میری محبت کے سوا کچھ نہیں، میں حبیب ہوں اور تم مجھ سے محبت کرتے ہو۔'' جب وہ دنیا سے تشریف لے جاتے ہیں تو اہل دنیا ان کی جدائی پر غمگین ہوتے ہیں لیکن جنت ان کے اشتیاق میں اللہ عزوجل سے عرض کرتی ہے،''تیرے محبوب بندے کب مجھ میں جلوہ افروز ہوں گے۔'' وہ جنت کے محلات میں رہیں گے۔اس کے برتنوں میں مشروب پئیں گے۔اس کی حوروں سے نفع حاصل کریں گے۔اس کے باغات میں سیر کریں گے۔اس کے بالا خانوں میں رہیں گے۔عمدہ قسم کی سواریوں پر سوار ہوں گے اور اللہ عزوجل کے کلام کو سنیں گے اور اس کے دیدار سے مشرف ہوں گے جبکہ ہماری حالت یہ ہے کہ

سن سن کے نام حشر کا تھرائے جاتے ہیں — اعمال اپنے دیکھ کے گھبرائے جاتے ہیں
محبوب کبریا ہمیں بخشائے جاتے ہیں — ہم اپنے فعل زشت سے گھبرائے جاتے ہیں
مرقد میں سوز دل سے پکارا جو یا رسول — منکر نکیر بولے وہ خود آئے جاتے ہیں
چھوٹا مدینہ بخت زبوں لایا ہند میں — لوہم میں پھر نشان جنوں پائے جاتے ہیں
گزریں گے جب فراق کے دن وصل میں مدام — اے اشرفی تجھے یہی سمجھائے جاتے ہیں

(حضرت شاہ علی حسین اشرفی میاں۔کچھوچھ شریف،انڈیا)

رحمٰن کے بندوں کی دیگر شانیں

واذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلما اور جب جاہل ان سے بات کرتے ہیں تو وہ (عباد الرحمٰن) کہتے ہیں بس سلام۔ یہ سلام متارکت ہے یعنی جاہلوں کے ساتھ جھگڑا کرنے سے اعراض کرتے ہیں یا یہ معنی ہے کہ ایسی بات کہتے ہیں جو درست ہو اور اس میں ایذاء اور گناہ سے سلامت رہیں۔حضرت حسن بصری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں یہ تو ان بندوں کے دن کا حال ہے اور ان کی رات کا بیان آگے آتا ہے۔مراد یہ ہے کہ ان کی مجلسی زندگی اور مخلوق کے ساتھ معاملہ ایسا پاکیزہ ہے اور ان کی خلوت کی زندگی اور حق کے ساتھ رابطہ یہ ہے جو آگے بیان ہو رہا ہے۔ **والذین یبیتون لربھم سجدًا و قیامًا** اور وہ رات گزارتے ہیں اپنے رب کے لئے سجدے اور قیام میں یعنی نماز اور عبادت میں شب بیداری کرتے ہیں اور رات اپنے رب کی عبادت میں گزارتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے تھوڑی عبادت والوں کو بھی شب بیداری کا ثواب عطا فرماتا ہے۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا جس کسی نے بعد نماز عشاء دو رکعت یا زیادہ نفل پڑھے وہ شب بیداری کرنے والوں میں داخل ہے۔مسلم شریف میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس نے عشاء کی نماز باجماعت ادا کی تو اس نے نصف شب کے قیام کا ثواب پایا اور جس نے فجر بھی باجماعت ادا کی تو وہ تمام شب کی عبادت کرنے والے کی مثل ہے۔سورۂ فرقان کے اس آخری رکوع میں عباد الرحمٰن کی شانوں کا ذکر ہے۔چنانچہ یہ سورۂ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرقان کی تیرہویں آیت تھی اس سے اگلی آیت میں رحمان کے بندوں کا خوفِ خدا بیان ہو رہا ہے۔

وہی لوگ لائق رشک ہیں جو یہ کام خیر سے کر گئے
وہ جو عازمین حرم ہوئے وہ جو اپنے مولا کے گھر گئے

جو نگاہِ لطف و کرم ہوئی سبھی گرد روح کی چھٹ گئی
لیا اسم ذاتِ عظیم جب تو خمار سارے اتر گئے

دیا لطف خوب صیام نے مجھے یوں نوازا قیام نے
تہہ جسم جتنے نقوش تھے اسی روشنی سے نکھر گئے

ہے صدا کلام قدیم کی کہ چھڑا ہے نغمۂ داؤدی
اسی سیل نور سے نفس کے سبھی تار و پود بکھر گئے

وہ قسم خدا کی شہید ہیں وہ قریب ربّ مجید ہیں
جو رہِ وفا پہ چلے سدا جو خدا کے نام پہ مر گئے

ہے خدا کا حکم ادب سے آ وہاں سر جھکا کے تو رہ کھڑا
وہ جہاں جہاں بھی ٹھہر گئے وہ جہاں جہاں سے گزر گئے

جو ہیں جان و دل سے محمدی وہی اولیاء ہیں مجددی
جو خدا کے سامنے جھک گئے جو خدا کے غیض سے ڈر گئے

خوفِ خدا اور عباد الرحمٰن

والذین یقولون ربنا اصرف عنا عذاب جهنم ان عذابها کان غراما ۔ انها ساء ت مستقرا و مقاما (۶۵۔۶۶) اور وہ جو عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہم سے پھیر دے جہنم کا عذاب بیشک اس کا عذاب گلے کا غل ہے یعنی لازم، جدا نہ ہونے والا بے شک وہ بہت بری ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ اس آیت میں فرمایا گیا کہ شب بیداریوں اور عبادت گزاریوں کے باوجود ہر وقت اپنے رب سے ڈرتے رہتے ہیں۔ اس سے وہ نام نہاد پیران طریقت عبرت حاصل کریں جو کچھ بھی نہیں کرتے بلکہ کچھ نہ کچھ کرنے والوں کو بھی روکتے ہیں اور پھر خوف خدا نام کی کوئی شے ان کے اندر ہے ہی نہیں۔ خدا تعالیٰ ایسے شیطان صفت لوگوں سے ہمیں اپنے ایمانوں کو بچانے کی توفیق دے جو کہ اپنی شیطانی حرکات سے مسلک حقہ کو بدنام کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ ابھی کل ہی ایک شخص مجھے بتا رہا تھا کہ میانی صاحب قبرستان میں کوئی عرس تھا تو وہاں سونے والی سرکار آئے ہوئے تھے اور ان کو سونے والی سرکار اس لئے کہتے ہیں کہ دونوں ہاتھوں کی ہر انگلی میں سونے کی انگوٹھی، بازوؤں پہ سونے کے کڑے، گلے میں سونے کا لاکٹ پہن رکھا تھا۔ دس ہزار روپے کی سو سو روپے کے نوٹوں والی کاپی نکالتے اور درمیان سے کھول کر آدھے ادھر اور آدھے ادھر پھینک دیتے۔ نماز عشاء کی اذان ہوئی تو کہنے لگا جاؤ جس نے نماز پڑھنی ہے وہ جا کر پڑھے۔ ہماری یہی (قوالی) نماز ہے اور پھر قوالوں سے کہا: کوئی کفریہ کلام پڑھو۔ لا حول ولا قوة الا باللہ۔

کار شیطان می کند نامش ولی   گر ولی این است لعنت بر ولی

ایک اور سرکار ہیں جو کہ سوکھ سوکھ کر رکوع میں پہنچ چکے ہیں لیکن قوالی کی مجلس میں ضرور تشریف لاتے ہیں دو مریدوں نے ان کی لٹیں اٹھا رکھی ہیں اور دو نے ان کے بازو پکڑ رکھے ہیں اور سہارا دے کر سٹیج پر لا رہے ہیں اور وہ آتے ہیں خود بھی ناچنا شروع کر دیتے ہیں اور مرد و زن جو کہ اکٹھے بیٹھے ہوئے ہیں ان کو یوں فرماتے ہیں جو نہ ناچے اس کی ماں کی ایسی کی تیسی۔ استغفر اللہ ان سرکار کی سی ڈی بھی تیار ہو چکی ہے جو کہ بازار سے عام ملتی ہے۔

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے   خصوصاً آج کل کے اولیاء سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

موت آنے تک اپنے رب کی عبادت کر

چند ہی دن پہلے کی بات ہے کہ دربار حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے قریب ایک ہوٹل میں اسی طرح کے ایک نام نہاد پیر صاحب ٹھہرے ہوئے تھے جو اپنے مریدوں کو قائم کرنے اور ان کی تعداد بڑھانے کے لیے اپنے آپ کو داتا صاحب کا براہِ راست مرید کہتے ہیں اور کہ ہر جمعرات کو آتے ہیں اور جمعہ کی شام تک ٹھہرتے ہیں اور پورے ہفتے کا خرچہ بنا کر واپس چلے جاتے ہیں۔ موصوف کے پاس مجھے اپنے ایک مہربان کے ساتھ جانا پڑ گیا جو کہ پورا ڈیڑھ گھنٹہ اپنی فضیلتیں سناتے رہے۔ کبھی کشف المحجوب کا حوالہ کبھی قرآنی آیت اور کبھی حدیث پاک کی بات کرتے اور یوں عصر کی نماز ضائع کر دی اور مغرب کی اذان ہونے لگی۔ الحمد للہ میں نے عصر کی نماز ادا کی جو کہ ان پر بڑی گراں گزری۔ باتیں کرتے ہوئے بار بار مجھے کہتے حضرت ادھر دیکھیں بہت اہم بات ہے جبکہ میں کوئی توجہ نہ کرتا۔ بالآخر تین مرتبہ کہنے کے بعد انہیں میری طرف سے مایوسی کے سوا کچھ نہ ملا۔ جب مغرب کی اذان کا وقت ہوا تو میں نماز کے لئے جانے لگا تو مجھے فرمانے لگے آپ نے کوئی بات نہیں کی میں نے کہا: میں جب بزرگوں کے پاس آتا ہوں تو فقط باتیں سننے پر ہی اکتفا کرتا ہوں لیکن آپ نے فرمایا ہے تو ایک بات عرض کر دیتا ہوں اور یہ میری بات نہیں کہ آپ کہیں مولوی جب بھی بات کرتا ہے جلی بھنی ہی کرتا ہے بلکہ یہ محبوب خدا کی بات ہے جن کا بار بار آپ نام لے رہے تھے اور داتا صاحب کے نانا جان کی بات ہے جن کا اپنے آپ کو آپ مرید بتا رہے ہیں اور بات یہ ہے کہ ایک جنگ میں مصروفیت کی وجہ سے جب حضور علیہ السلام کی عصر کی نماز رہ گئی تو آپ نے فرمایا خدا ان یہودیوں کی قبروں کو آگ سے بھر دے انہوں نے ہمیں صلوٰۃ الوسطیٰ نہیں ادا کرنے دی اور آنجناب نے باتوں ہی باتوں میں صلوٰۃ الوسطیٰ ضائع فرما دی ہے۔ کہنے لگے بہت نمازیں پڑھی ہیں، میں چھوٹا سا تھا کہ والد صاحب کے ساتھ نماز پڑھنے جایا کرتا وہ سجدہ کرتے تو میں ان کو دیکھتا رہتا۔ میں نے کہا اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے: واعبد ربك حتى ياتيك اليقين ۔ اپنے رب کی عبادت کر یہاں تک کہ تیری موت آ جائے اور حضور علیہ السلام تو اپنی ظاہری حیات کے آخری ایام میں دو بندوں کا سہارا لے کر بھی با جماعت نماز ادا کرنے کے لئے مسجد کی طرف تشریف لے جاتے رہے۔ کہنے لگے آج کل میں چھپ کر نماز پڑھتا ہوں۔ میں نے کہا حضور علیہ السلام نے صحابہ کرام کو فرمایا: صلوا كما رايتمونى اصلى ایسے نماز پڑھو جیسے مجھے نماز پڑھتا ہوا دیکھ رہے ہو۔ معلوم ہوا کہ ہمارے آقا علیہ السلام چھپ کر نہیں بلکہ دکھا کر نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔ بولے میں آج کل معذور ہوں ایک ٹانگ کام نہیں کرتی اس لئے۔ میں نے عرض کیا: میانوالی سے لاہور تک تو ہر جمعرات جمعہ کو ٹانگ کام کر لیتی ہے (اور آپ کی جیبیں بھر دیتی ہے تو نماز پڑھتے ہوئے کام نہیں کرتی اس لئے کہ نماز پڑھنے سے نوٹ نہیں ملتے) اگر آپ مسجد میں نہیں جا سکتے تو یہیں پڑھ لیں نماز کرنی تو نہیں پڑھنی ہے اور اس طرح زبان سے پڑھنی ہے جس طرح آپ ڈیڑھ گھنٹے سے گفتگو کر رہے ہیں۔ اس کو پتہ چل گیا کہ مولوی بندہ ہے ہر بات کا نقد و نقد جواب دے رہا ہے کہنے لگا اچھا اس موضوع پر پھر بات کریں گے آپ کی نماز جا رہی ہے۔ موصوف تیس سال تک کالج کے پروفیسر رہے ہیں اور آج کل یہ دھندا شروع کر رکھا ہے۔

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے خصوصاً آج کل کے اولیاء سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صرف خالق کی رضا کی جستجو کرتے رہو

سب خوبیاں اس ذات کے لئے ہیں جو حمد کی مستحق ہے، اپنی کبریائی میں واحد ہے، اس کا نہ کوئی ہم پلہ ہے اور نہ ہی اس کی کوئی حد ہے، بلند ہے، قوی ہے، مددگار ہے، حمید ہے، غنی ہے، غنی کرنے والا ہے، پیدا کرنے اور لوٹانے والا ہے، ایسا عطا کرنے والا ہے جس کی عطا کبھی فنا اور ختم ہونے والی نہیں، ایسا روکنے والا ہے کہ جس سے وہ روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں اور اپنے ارادے میں کسی کا محتاج نہیں، مخلوق کو پیدا کر کے احسن طریقے سے راہِ راست پر چلانے والا ہے اور اس نے مخلوق کی صورتوں کو اچھا بنایا اور ان کو جنت میں نعمتوں اور ہمیشہ رہنے کی خوشخبری دی اور عبرت والی آنکھوں سے نوازا اور عذاب نار اور وعید سے ڈرایا اور شکر کو لازم کیا اور اس نے ان کے لئے اپنے مزید فضل کے خزانے کا ذمہ لیا اور ان پر موت کو مسلط کیا پس کوئی بھی اس سے بری الذمہ نہیں، کتنے ہی لوگوں کو موت نے اپنے دوستوں کی جدائی میں رلایا؟ کتنوں کو نومولود چھوڑا اور ان سب کو گریہ وزاری میں مشغول کر دیا، حالانکہ اللہ عزوجل نے کسی کو غمزدہ پیدا کیا، نہ غمزدہ لوٹائے گا۔ موت کے سبب مضبوط عمارتیں برباد ہو گئیں اور موت نے فنا کے سبب اس گھر کے رہنے والوں پر حکومت کی اور روحوں کے پرندے اپنے گھونسلوں سے اڑ گئے اور ان کی عیش زندگی کو تنگی میں بدل دیا تو اب بے آب و گیاہ زمین میں بادشاہوں، غلاموں، غنیوں اور محتاجوں کی قبریں ایک جیسی ہیں۔

پاک ہے وہ ذات! جس نے موت کے ذریعے مغروروں میں سے ہر ایک کو مسلسل ذلیل کیا اور موت کے ذریعے بڑے بڑے بہادر بادشاہوں کو شکست دی اور ان کو وسیع محلات سے اٹھا کر اندھیری قبروں میں پہنچا دیا اور ان کی لمبی لمبی امیدوں کو کاٹ کر رکھ دیا، موت نے ان کے آباؤ اجداد کو پکڑ لیا اور بچوں کو جھولوں سے اٹھا کر قبروں کو ان کا گھر بنا دیا اور چہروں کو خاک میں ملا کر رکھ دیا، موت چھوٹے بڑے، امیر فقیر، حاکم محکوم اور باپ اولاد سب کے لئے برابر ہے اور اس نے مردوں عورتوں سب کو فنا کر دیا اور اب قیامت تک ان کی یاد باقی ہے۔

کیا غافل انسان ان کی ہلاکت و بربادی سے عبرت حاصل نہیں کرے گا؟ حالانکہ موت نے ان سب کو فنا اور ان کی جمعیت کو تتر بتر کر دیا۔ انسان کیسے دھوکے میں رہتا ہے۔ حالانکہ وہ جانتا ہے کہ اللہ عزوجل ظالم کو مہلت دیتا ہے مگر جب وہ گرفت فرماتا ہے تو کوئی اس سے نہیں بچا سکتا۔ کیا لوگ یہ بات نہیں جانتے کہ ان کی جانیں موت سے محفوظ نہیں۔ (جیسا کہ فرمانِ الٰہی عزوجل ہے:)

وکذلک اخذ ربک اذا اخذ القری وھی ظالمۃ ط ان اخذہ الیم شدیدO (پ۱۲، ھود:۱۰۲)

ایسی ہی پکڑ ہے تیرے رب کی جب بستیوں کو پکڑتا ہے ان کے ظلم پر بے شک اس کی پکڑ دردناک کُرّی (سخت) ہے۔ لہٰذا

صرف خالق کی رضا کی جستجو کرتے رہو — یعنی ہر لحہ خدا کی گفتگو کرتے رہو
ہو گیا راضی اگر رب پھر تو راضی سب کے سب — بس تو پھر حق کی رضا کی آرزو کرتے رہو
دونوں عالم میں فلاح درکار ہے اگر آپ کو — مرضیٔ رب پر عمل بس ہو بہو کرتے رہو
دامن امید چاک ہونے نہ پائے دوستو — اور اگر ہو جائے تو اس کو رفو کرتے رہو
کاسۂ دل میں مئے عشق الٰہی چاہیے — اس لئے متروک ہر جام و صبو کرتے رہو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یاد حق سرمایۂ ایمان ہے ایقان ہے رات دن اللہ ہو اللہ ہو کرتے رہو
عابد اس کی شان ہر شیء سے عیاں ہے چار سو اپنے احساس آشنائے رنگ و بو کرتے رہو

(عابد برھانپوری)

آیاتِ قرآن اور شانِ عباد الرحمٰن

اگلی آیات کے ترجمہ پہ اکتفا کیا جاتا ہے اور وہ یہ کہ جب خرچ کرتے ہیں نہ حد سے بڑھیں اور نہ تنگی کریں اور ان دونوں (حالتوں) کے بیچ اعتدال پر رہیں (۶۷) اور وہ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہ پوجیں اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی اور اس کا خون مباح نہ کیا (جیسے مومن و معاہد) ناحق نہیں مارتے اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے گا۔ (۶۸) بڑھایا جائے گا اس پر عذاب قیامت کے دن (یعنی شرک و معاصی کا عذاب) اور ہمیشہ اس میں ذلت سے رہے گا۔ مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ بھلائیوں سے بدل دے گا اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔ (مسلم شریف میں ہے کہ قیامت کے دن ایک شخص کو حاضر کیا جائے گا فرشتے بحکم الٰہی اس کے صغیرہ گناہ ایک ایک کر کے اس کو یاد دلاتے جائیں گے وہ اقرار کرتا جائے گا اور اپنے بڑے گناہوں کے پیش ہونے سے ڈرتا ہوگا' اس کے بعد کہا جائے گا ہر ایک بدی کے عوض تجھ کو نیکی دی گئی' یہ بیان فرماتے ہوئے حضور علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی بندہ نوازی پر خوشی ہوئی اور چہرۂ اقدس پر تبسم کے آثار نمایاں ہوئے)

اور جو توبہ کرے اور اچھا کام کرے تو وہ اللہ کی طرف رجوع لایا جیسا چاہیے تھا (۷۱) اور (رحمٰن کے بندے وہ ہیں) جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے (اور جھوٹوں سے علیحدہ رہتے ہیں) اور جب بے ہودہ پہ گزرتے ہیں تو اپنی عزت سنبھال کر گزر جاتے ہیں (یعنی اپنے آپ کو باطل سے ملوث نہیں ہونے دیتے اور ایسی مجالس سے اعراض کرتے ہیں) ۷۲ اور (عباد الرحمٰن) وہ ہیں کہ جب انہیں اللہ کی آیات یاد دلائی جاتی ہیں تو ان پر (بہ طریق تغافل) بہرے اندھے ہو کر نہیں گرتے (۷۳) کہ نہ سوچیں نہ سمجھیں بلکہ بگوش ہوش سنتے ہیں اور بچشم بصیرت دیکھتے ہیں اور اس نصیحت سے پند پذیر ہوتے ہیں' نفع اٹھاتے ہیں۔

اور جو عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں دے ہماری بیویوں اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک۔ (یعنی ان کو پرہیز گار بنا کر ہماری آنکھوں کو ٹھنڈا فرما) اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔ (۷۴) (یعنی ہمیں ایسا عابد و خدا پرست بنا کر ہم پرہیز گاروں کی پیشوائی کے قابل ہو جائیں۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس میں دلیل ہے اس بات کی کہ آدمی کو دینی پیشوائی اور سرداری کی رغبت و طلب چاہیے۔ اب اس کے بعد عباد الرحمٰن کی جزا کا ذکر ہوتا ہے) ان کو جنت کا سب سے اونچا بالا خانہ انعام ملے گا۔ بدلہ ان کے صبر کا اور بحرے اور سلام کے ساتھ ان کی پیشوائی ہوگی (۷۵) یعنی ملائکہ یا اللہ تعالیٰ ان کی طرف سلام بھیجے گا۔ ہمیشہ اس میں رہیں گے کیا ہی اچھی ٹھہرنے اور بسنے کی جگہ ہے۔ (۷۶)

جتنی موجودات و مخلوقات ہے سب اسی کی حمد میں دن رات ہے
دیکھتا ہے جن کو تو بے گوش و لب ظاہر و باطن کریں ہیں حمد رب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شرابِ معرفت کا چاہیے اک جام اے اللہ عزوجل

سب خوبیاں اللہ عزوجل کے لئے ہیں جس نے اپنی پختہ وحدانیت کے ثبوت پر ظاہری وباطنی موجودات کے دلائل کے ساتھ اپنی قدرت کاملہ کو دلیل بنایا اور کائنات میں ہونے والی تبدیلیوں میں غور وفکر کرنے والے انسان کے لئے پر حکمت دلائل اور مختلف اشیاء کے ایجاد واختراع کو منہ بولتا ثبوت بنایا۔ قضاء کے قاصد نے تقدیر کے قلم سے تیزی سے گزرنے والے موجودات پر لکھ دیا ہے کہ ان کے اسرار ورموز کو سوائے ارواحِ طیبہ کی زباں کے کوئی نہیں پڑھ سکتا۔ عقل مندوں کی آنکھوں کے لئے فہم وادراک کے ستارے جگمگائے تو انہوں نے قرآن حکیم میں جبار وقہار کے عجائب وغرائب کا مشاہدہ کیا۔ چنانچہ، اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: "منکم من یرید الدنیا ومنکم من یرید الاٰخرۃ ج (پ۴، اٰل عمران:۱۵۲)" "تم میں کوئی دنیا چاہتا تھا اور تم میں کوئی آخرت چاہتا تھا۔"

اللہ عزوجل نے عقل کو عجز کے نشے سے مدہوش کیا اور اس کے لئے حرکات وسکنات کی بساط پر پردۂ غیب کے پیچھے سے خیالات کے ایسے خاکے ظاہر کئے جن کا باطن مغلوب اور ظاہر غالب ہے، پھر فکر کی زمین پر عقل کے پیروکار کو کھلا چھوڑ دیا تاکہ وہ ادراک کے شہر تک پہنچ جائے۔ لیکن اچانک تقدیر کے گھوڑے نے اس پر چڑھائی کر دی اور اس کو اس حد پر روک دیا جہاں تک عقل کی رسائی ہے، تو اس پیروکار نے جان لیا کہ اس کے ظاہری ذرائع حقیقت کا ادراک کرنے سے قاصر ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے عقل کو رفعت عطا فرمائی، آنکھوں کو بصارت سے نوازا اور انسان نے مراتب افلاک میں فرشتوں کے درجات کا مشاہدہ کیا تو وہ ہیبت الٰہی عزوجل سے سربسجود ہو گیا اور عظمت الٰہی عزوجل دیکھ کر کھڑا ہو گیا، قدرت کے ساتھ قائم ہو گیا، محبت میں دیوانہ ہو گیا اور احکامِ خداوندی کی بجا آوری کے لئے کمربستہ ہو گیا۔

اللہ عزوجل نے مخلوق کو آئینہ عبرت دکھایا پس کائنات کی صورتیں عدم سے وجود میں آ گئیں، تاکہ انسان اپنی کوتاہیوں پر نادم ہو، اس سے باہم متضاد ومخالف طبیعتوں کے ذریعے دلائل قائم کرنے سے تخلیق خداوندی کے راز ظاہر ہو گئے پس ہم نے مشاہدہ کیا کہ حیوان میں حرارت وبرودت کو یوں جمع کیا گیا ہے کہ حرارت ٹھنڈک سے نہیں بچاتی اور ٹھنڈک حرارت سے نہیں بچاتی۔ اللہ قدیر عزوجل کی قدرت مقدورات میں بالکل ظاہر وباہر ہے۔ ایک ہی غذا کے اجزاء کی تقسیم کاری نے عقل والوں کو حیرت میں ڈال دیا کہ کس طرح ایک ہی غذا سے گرم طبیعت والے کو گرم اور ٹھنڈی طبیعت والے کو سرد غذا ملتی ہے اور ہر غذا اپنی مطلوبہ مقدار کے برابر ہی حاصل ہوتی ہے جبکہ پانی بھی ایک ہے اور غذا بھی ایک اور اس تقسیم میں مختلف راز ہیں جنہیں ہر نگاہ نہیں دیکھ سکتی، صرف اہل معرفت ہی جانتے ہیں۔

شرابِ معرفت کا چاہیے اک جام یا اللہ	بہت گھیرے ہوئی ہے گردشِ ایام یا اللہ
رہے ہر وقت و ردلب تیرا ہی نام یا اللہ	سنور جائیں گے سب بگڑے ہمارے کام یا اللہ
تو ہی ستار ہے غفار ہے رحمان ہے مولا	انہی اسماء سے دل پا لیتا ہے آرام یا اللہ
ترے قہر وغضب سے بڑھ کے ہے یارب تیری رحمت	خطا کاروں پہ تیرا لطف بھی ہے عام یا اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پیمبر کی اطاعت اصل میں طاعت ہے اللہ کی یہ ہے قرآن میں اک دائمی پیغام یا اللہ
زمین وآسماں میں ہر طرف تیرے ہی جلوے ہیں تو پردے میں ہے لیکن حسن تیرا عام یا اللہ
تیری چوکھٹ سے اٹھ کر عابدِ خستہ کہاں جائے ازل سے ہے یہ تیرا بندۂ بے دام یا اللہ

اور وہ جو نہ فضول خرچی کرتے ہیں نہ تنگی

سورۂ فرقان کی آیت نمبر ۶۷ کے ابتدائی حصے کے تحت حاشیہ خزائن العرفان علی ترجمۃ کنز الایمان از اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان میں حضرت مولانا نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ نے ایک بڑا پیارا واقعہ لکھا ہے کہ عبدالملک بن مروان نے حضرت عمر بن عبدالعزیز علیہ الرحمۃ سے اپنی بیٹی بیاہتے وقت خرچ کا حال دریافت کیا تو حضرت عمر نے فرمایا نیکی دو بدیوں کے درمیان ہے۔ (وکان بین ذلك قواما) اس سے مراد یہ تھی کہ خرچ میں اعتدال نیکی ہے اور وہ اسراف واقتار کے درمیان ہے جو کہ دونوں بدیاں ہیں اس سے عبدالملک نے پہچان لیا کہ وہ اس آیت کے مضمون کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ مفسرین کا قول ہے کہ اس آیت میں جن حضرات کا ذکر ہے وہ حضور علیہ السلام کے صحابہ کرام ہیں جو نہ لذت وتنعم کے لئے کھاتے اور نہ خوبصورتی وزینت کے لئے پہنتے، بھوک روکنا، ستر چھپانا، سردی گرمی کی تکلیف سے بچنا اتنا ہی ان کا مقصد تھا۔

یا الٰہی مجھ کو مجھ سے دور کر تا کہ دیکھوں تجھ سے تجھ کو اک نظر
دو جہاں سے کچھ نہیں مجھ کو طلب تجھ سے کرتا ہوں ولے تجھ کو طلب

اللہ تعالیٰ کے اس بابرکت نام کے سلسلہ میں آخری بات یہ ہے کہ جو شخص روزانہ ہر نماز کے بعد ایک سو مرتبہ یا رحمٰن کا ورد کرے گا۔ اس کے دل سے ہر قسم کی سختی اور غفلت دور ہوگی۔ ان شاء اللہ العزیز الرحمٰن

اللہ سے ہم اس کا کرم مانگ رہے ہیں

تمام تعریفیں اللہ عزوجل کے لئے ہیں جو اپنے عظیم الشان ہونے اور ہمیشہ رہنے میں یکتا ہے، زوال وفنا سے پاک ہے، ماں باپ اور اولاد سے منزہ ہے۔ عظمت وکبریائی کی چادر والا ہے، تمام اشیاء کو جاننے والا ہے، ابتداء وانتہا سے پاک ہے، وہ ایسا سننے والا ہے کہ دعائیں کرنے والوں کی مختلف آوازیں اس پر مشتبہ نہیں ہوتیں، وہ ایسا دیکھنے والا ہے کہ رات کی تاریکی میں ریت پر رینگتی چیونٹی کو بھی دیکھ لیتا ہے، ایسا علیم ہے کہ زمین وآسمان میں کوئی ذرہ برابر چیز بھی اس کے علم سے پوشیدہ نہیں اور ایسا حلیم ہے کہ اپنے نافرمان کی بہترین پردہ پوشی فرماتا ہے، وہ اپنا خوف رکھنے والوں کو بہت زیادہ نعمتیں دینے والا ہے، وہ ایسا حکیم (یعنی حکمت والا) ہے جس نے آسمان کو بغیر ستون کے فضا میں بلند کیا اور اپنی حکمت سے فرشِ زمین کو جاری پانی پر بچھایا۔ وہ کسی مد مقابل، ضد اور نظیر سے پاک ہے، وہ بیوی، اولاد اور شریکوں سے پاک ہے۔ وہ ایسا جاننے والا ہے کہ جس سے دلوں کے راز کسی بھی وقت پوشیدہ نہیں رہتے اور نہ اس پر زمین وآسمان میں کوئی شے مخفی ہے۔

پاک ہے وہ جس نے زمانوں کو ایک حساب سے رکھا اور موسموں کو مقرر فرمایا، اس نے اپنی معرفت کے سمندر میں عقلوں اور سوچوں کو مستغرق کیا۔ اس کی حقیقت میں عقلیں حیران ہیں۔ اس کی بلندی کی معرفت تک پہنچنے والا کوئی نہیں۔ اس نے ماہِ رمضان کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عفو، بشارت، رضا، سرور اور قبولیت کے ساتھ خاص کیا، اس نے روزے رکھنے والے کو اس کی مراد تک پہنچانے کا وعدہ کیا، اس کے لئے خوشخبری ہے جس نے اپنے اعضاء کو شک وشبہ سے پاک کیا اور نیک اعمال کے ساتھ ماہِ رمضان کا استقبال کیا۔

اے غافل انسان! غفلت کی نیند سے بیدار ہو جا اور جلدی کر۔ ابھی وقت ہے اس سے پہلے کہ درِ رحمت بند ہو جائے۔ پاک ہے وہ جس نے لوگوں کو اپنے دین کی خدمت اور اس کی محبت میں مشغول رکھا، اب اس کے سوا ان کی کوئی اور مصروفیت نہیں، وہ شہوات سے بچتے رہے تو ان کے گناہوں کو مٹا دیا اور ان کو ان کے مقاصد اور اُمیدوں تک پہنچایا۔ ان کی روزے رکھنے پر مدد کی تو انہوں نے روزے رکھے، ان کو تاریکیوں میں کھڑا کیا تو وہ اس کی عبادت میں لمبی لمبی راتیں قیام کرتے رہے اور رو رو کر عرض کرتے رہے۔

کچھ حد سے سوا اور نہ کچھ مانگ رہے ہیں ۔۔۔ اللہ سے ہم اس کا کرم مانگ رہے ہیں
خطرے میں ہے اب عزت و ناموس مسلماں ۔۔۔ ہم دہر میں بس اپنا بھرم مانگ رہے ہیں
یا رب ہمیں گمراہی اور ذلت سے بچا لے ۔۔۔ ہر لمحہ دعا تجھ سے یہ مانگ رہے ہیں
یا رب ہمیں دے اپنی ہی چوکھٹ کی گدائی ۔۔۔ وہ اور ہیں جو شوکت جم مانگ رہے ہیں
محراب نبی میں ملے سجدوں کی سعادت ۔۔۔ ہم زیر جبیں نقش قدم مانگ رہے ہیں
اب سامنے عصیاں کی کڑی دھوپ کھڑی ہے ۔۔۔ ہم سایۂ دیوار حرم مانگ رہے ہیں
پھر باردگر حاضریٔ بیت حرم ہو ۔۔۔ عابد دعا دن رات یہ ہم مانگ رہے ہیں

اللہ تعالیٰ بڑا مہربان ہے

یہ اللہ تعالیٰ کے دوسرے صفتی نام الرحیم کا ترجمہ ہے، یاد رکھنا چاہیے کہ رحمٰن و رحیم دونوں کا مادۂ اشتقاق رحمت ہے لیکن ہر دو اسماء میں خصوصیات جداگانہ ہیں۔ الرحمٰن علمیت کے اعتبار سے اسم اللہ کے برابر برابر ہے جیسا کہ فرمایا گیا: قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمٰن ۔ کہہ دیجئے اللہ کے نام سے پکارو یا رحمٰن کے نام سے۔ پھر رحمٰن رحمت سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ رحمٰن کا معنی یہ بھی کہا گیا ہے کہ دنیا میں تمام بندوں پر رحم فرمانے والا اور رحیم کا معنی ہے آخرت میں صرف مسلمانوں پر رحم فرمانے والا، چونکہ دنیا آخرت سے پہلے ہے اس لئے رحمٰن کا ذکر رحیم سے پہلے ہوا۔

اگرچہ قرآن مجید میں صفت رحیمی کا ظہور اس دنیا میں بھی ہو رہا ہے۔ مثلاً فرمایا ان اللہ کان بکم رحیما (النساء) انہ کان بکم رحیما (الاسراء) لوجدوا اللہ توابا رحیما (النساء) و کان بالمؤمنین رحیما (الاحزاب)

اٹھے ہاتھ بہر دعا یا الٰہی ۔۔۔ بہت دل ہے ٹوٹا ہوا یا الٰہی
گناہوں سے مجھ کو بچا یا الٰہی ۔۔۔ مجھے نیک خصلت بنایا یا الٰہی
میرے حال کی سب تجھے تو خبر ہے ۔۔۔ ہے تجھ پر عیاں مدعا یا الٰہی
غم مصطفیٰ دے غم مصطفیٰ دے ۔۔۔ غم دو جہاں سے بچا یا الٰہی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سدا گیت گاتا رہوں میں نبی کے ہو توفیق ایسی عطا یا الٰہی
تصور میں میرے ہو ہر دم مدینہ میرا دل مدینہ بنایا الٰہی
چلے قافلے پھر مدینے کی جانب مجھے پھر مدینہ دکھا یا الٰہی

رحمت ہی وہ دولت ہے

رحمت ہی وہ دولت ہے جس کے دروازے اسلام نے پورے طور پر عالم و عالمیاں کے لئے کھول دیئے۔ رحمت میاں بیوی کے رشتے کو مضبوط کرتی ہے و جعل بینکم مودۃ و رحمۃ (الروم) رحمت اولاد کو والدین کے سامنے مؤدب بناتی ہے۔ و اخفض لھما جناح الذل من الرحمۃ (الاسراء) رحمت کی قدر و قیمت تمام خزائن و دفائن سے زیادہ ہے۔ و رحمۃ ربک خیر مما یجمعون (الزخرف) اللہ کی رحمت نیکی کرنے والوں کے قریب ہے۔ ان رحمۃ اللہ قریب من المحسنین (الاعراف) رحمت اہل ایمان کے لئے بشکل قرآن ظہور میں آئی۔ وانہ لھدی و رحمۃ للمومنین (النمل) ہمارے آقا ﷺ تمام جہانوں کے لئے رحمت بن کر تشریف لائے۔ وما ارسلنك الا رحمۃ للعالمین جس مالک الملک پر عقلاً، نقلاً کوئی شیء لازم و واجب نہیں اس نے اس کے رحمت کو اپنی ذات پہ اپنے کرم سے لازم کرلیا، کتب علی نفسہ الرحمۃ ۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے علم کی طرح ہر شے کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ ربنا وسعت کل شیء رحمۃ و علمًا (المؤمن) قرآن مجید میں لفظ رحیم کئی دیگر اسماء الٰہیہ کے ساتھ استعمال ہوا ہے مثلاً الرحمن الرحیم ۔ ان اللہ تواب رحیم ۔ انہ ھو البر الرحیم ۔ ان اللہ بالناس لرؤف رحیم ۔ ان ربی رحیم و دود وھو الغفور الرحیم ۔ سلام قولا من رب رحیم ۔ ھو العزیز الرحیم ۔ یعنی پہلی جگہ رحمت عامہ کے ساتھ رحم خاصہ کا ذکر ہے۔ دوسری جگہ قبول توبہ کے ساتھ رحمت کی خوشخبری کا ذکر ہے۔ تیسری جگہ اللہ تعالیٰ کے احسان کے ساتھ اس کی رحمت کا ذکر ہے۔ پھر لوگوں پہ مہربانی و شفقت کو رحمت کا باعث قرار دیا پھر رحم کے بعد اللہ نے اپنے پیار کا ذکر فرمایا۔ پھر بتایا کہ غفران و رحمت کا ظہور قوت و دوام کے ساتھ ہوتا ہے۔ سورۃ یٰسین کی آیت میں بتایا کہ جو سلامتی اہل ایمان کو آخرت میں ملنے والی ہے' وہ بھی اللہ تعالیٰ کی صفت ربوبیت و رحمت کے تحت ہوگی۔ آخری آیت میں رحیم کو عزیز کے ساتھ ذکر کر کے بتادیا کہ صفت رحمت کا اجتماع عزت و قوت اور غلبہ و شوکت کے ساتھ بھی ہوتا ہے۔ ایسی قدرت و سلطنت والا جب رحمت فرمائے تو واضح ہوگا کہ رحم کسی مجبوری و مصلحت ملکی کی وجہ سے نہیں بلکہ تمام تر عزت و قوت اور شوکت و غلبہ کے باوجود ہے جو شخص روزانہ اللہ تعالیٰ کے اس بابرکت نام کا وظیفہ ہر نماز کے بعد سو مرتبہ کرتا ہے' تمام آفتوں سے ان شاء اللہ محفوظ رہے گا اور تمام مخلوق اس پہ مہربان ہوگی۔

آسماں شمس و قمر انجم تمام عشق میں اس کے ہیں سرگرداں مدام
عشق کی اس کے زمیں پیکر شراب ہے بڑی بدمست و مدہوش و خراب
بے خود و بے ہوش و بے آہ و فغاں کرتی ہے رو رو کے بس دریا رواں
ہے زمین و آسماں میں جو کہ شئی عشق میں اس کے ہر اک مدہوش ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرش سے تا عرش موجودات سب مست ولا یعقل ہیں اندر عشق رب
دیکھ لے ذرات عالم کو تمام ہیں شراب عشق سے بے خود مدام
اصل ہے سودائے عشق اس کی تمام سب درختانِ جہاں رقصاں مدام
کوہ و دشت و بحرو بر بالاو پست سب شراب شوق نے اس کے ہیں مست

بندہ بھی ہوں تو کیسے بڑے کارساز کا

تمام خوبیاں اللہ عزوجل کے لئے ہیں جس نے عجائبات عبرت کے مشاہدے کے لئے اپنے اولیاءِ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کی نگاہیں کھول دیں اور ان کے رنج وغم کو مناجات کی صفائی اور محبت کی لذت کے ذریعے اسباب کی مصروفیات اور پریشانیوں کی آمیزش سے نجات عطا فرمائی۔ ان پر مہربانیوں کے پنگھوڑے میں اپنا دست کرم پھیرا، انہیں اپنی کرم نوازیوں کے جام پلائے اور ان کے نورِ بصیرت وبصارت کو ممنوع خواہشات سے روکا تو ان کے دل خدا کے پے در پے احکام، اس کی تدبیر، ارادہ مقدر کرنے اور تقدیروں کے پھیرنے پر راضی ہو گئے۔ ان کے دل صاف ہونے کی وجہ سے اللہ عزوجل نے ان کے لئے اعمال کا بستر تیار کیا تو انہوں نے اپنے محبوبِ حقیقی عزوجل کے ساتھ تنہائی اختیار کرنے کو پسند کیا اور دنیوی بستروں کو چھوڑ دیا جیسا کہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے "تتجافٰی جنوبھم عن المضاجع" (پ۲۱، السجدۃ:۱۶) ان کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خوابگاہوں سے۔"

وہ شب بیداری سے لطف اندوز ہوتے ہیں، نئی نئی چیزوں کے وجود میں آنے اور حالات بدلنے سے ان میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔ اس لئے کہ ان کے دل یادِ الٰہی عزوجل کی وادیوں اور قدرتِ خداوندی کے عجائبات میں غوروفکر کے دریاؤں میں مستغرق رہتے ہیں۔ انہوں نے نفس کی پیروی سے خود کو بچالیا جس کے سبب ان کی روحوں کے پرندے اللہ عزوجل کی معرفت کے باغات میں عظیم الشان سلطنت کی شاداب زمین، اور نہروں میں سیر کرتے ہیں۔ کائنات کا ہر ذرّہ انہیں توحید کے نغمات میں محو نظر آتا ہے۔ ان کے ہاں امارت وغربت، عزت وذلت، مدحت ومذمت، سہولت وصعوبت سب یکساں ہیں۔ پاک ہے وہ ذات جس نے انہیں راہِ نجات پر اخلاص کے ساتھ چلنے کی توفیق عطا فرمائی تو انہوں نے دنیا کے جال سے چھٹکارا پا کر قربِ الٰہی عزوجل پالیا، لہٰذا انہیں بڑی گھبراہٹ غمگین نہ کرے گی۔ میں اللہ عزوجل کی حمد کرتا ہوں، اس کا شکر بجالاتا ہوں، اس پر ایمان لاتا ہوں، اسی پر بھروسہ کرتا ہوں اور ہر طرح کی طاقت وقوت سے اس شخص کی طرح براءت کا اظہار کرتا ہوں جو اپنے جرائم کا اعتراف واقرار کرتا ہے اور میں جمالِ الٰہی عزوجل کا مشاہدہ کرنے والے اور حسن خاتمہ کے ساتھ اس کی بارگاہ میں کامیاب ہونے والے کی طرح گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی ہمسر نہیں اور یہ گواہی دیتا ہوں کہ خاتم النبیین، صفوۃ المرسلین، امام المتقین، سید الاولین والاخرین حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے خاص بندے اور رسول ہیں۔ یہ حضور ہی کی رحمت کا فیض ہے کہ ہمیں خدا تک رسائی نصیب ہوئی۔ حضور نہ ہوتے تو ہم خدا کو کیسے جانتے۔

ہے پاک رتبہ فکر سے اس بے نیاز کا کچھ دخل عقل کا ہے نہ کام امتیاز کا
غش آ گیا کلیم سے مشتاقِ دید کو جلوہ بھی بے نیاز ہے اس بے نیاز کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

افلاک وارض سب ترے فرماں پذیر ہیں — حاکم ہے تو جہاں کے نشیب و فراز کا
اس بیکسی میں دل کو مرے ٹیک لگ گئی — شہرہ سنا جو رحمت بے کس نواز کا
مانند شمع تیری طرف لو لگی رہے — دے لطف میری جان کو سوز و گداز کا
تو بے حساب بخش کہ ہیں بے شمار جرم — دیتا ہوں واسطہ تجھے شاہ حجاز کا
کیونکر نہ میرے کام بنیں غیب سے حسن
بندہ بھی ہوں تو کیسے بڑے کارساز کا

(مولانا حسن رضا خان بریلوی)

اللہ تعالیٰ حقیقی بادشاہ ہے

لغت میں ملک بادشاہ کو کہتے ہیں سورۂ یوسف میں الملک کا لفظ چار مرتبہ آیا ہے۔ ہر جگہ اس کا معنی شاہِ مصر ہے۔ سورۂ نمل میں ارشاد ہوتا ہے ان الملوك اذا دخلوا قرية افسدوها وجعلوا اعزة اهلها اذلة ۔ بادشاہوں کا یہ حال ہے کہ جب کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں تو اسے بگاڑ دیتے ہیں اور وہاں کے عزت والوں کو ذلیل کر دیتے ہیں۔ سورہ طٰہٰ میں فرمایا گیا کہ فتعالی الله الملك الحق ۔ جس کا مطلب یہ ہوا کہ دنیا کے بادشاہ تو صرف ظاہری معنی کے اعتبار سے ملک کہلائے جبکہ حقیقتاً اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الملک نہیں جس کی مملکت کی حدود یہ ہیں۔ لہ ملك السموات والارض وما بينهما تمام آسمان، ساری زمین اور جو چیز ان کے درمیان ہے اس کی ملکیت ہے۔ اس شان کی حکومت دنیا میں کسی کو نصیب نہیں لہٰذا حقیقی بادشاہی اللہ تعالیٰ ہی کی ہے۔ یہ مشہور ہے کہ دو کافر بادشاہ ہوئے ہیں جنہوں نے پوری دنیا پر حکومت کی نمرود اور بخت نصر اور دو مومن حضرت سلیمان علیہ السلام اور حضرت ذوالقرنین۔ حالانکہ نمرود صرف سلطنت بابل کا بادشاہ تھا۔ افریقہ، یورپ، عرب، چین، روس، ترکستان وغیرہ کبھی اس کی حکومت میں نہ آئے جبکہ بخت نصر تو سلطنت ایران کے ماتحت تھا۔ اسی طرح جناب ذوالقرنین کی حکومت کے حدود قرآن پاک نے بیان فرما دیئے۔ ان کے تینوں سفروں میں کہیں سمندر کا ذکر نہیں آتا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی ہواؤں فضاؤں پر حکومت تھی۔ تاہم بائبل کو اگر تاریخ کے لحاظ سے دیکھا جائے تو سلیمان علیہ السلام کے دور میں اور کئی ایسے بادشاہ تھے جن کے ساتھ آپ کی صلح تھی لیکن وہ آپ کے باجگذار نہ تھے۔ پھر آپ کا جن، وحوش وطیو وغیرہ پہ حکومت کرنا آپ کی نبوت کا حصہ تھا۔ آسمانی مخلوق پھر بھی اس میں شامل نہیں۔ لله ملك السموات والارض ۔ اللہ ہی کے لئے ہے حکومت آسمانوں کی اور زمین کی۔ اللہ تعالیٰ کے اس بابرکت نام کو روزانہ صبح کی نماز کے بعد کثرت کے ساتھ پڑھنے والا غنی ہو جاتا ہے۔

کس سے ہو حمد و ثنا اس ذات کی — کن سے پیدا جس نے موجودات کی
اس وجود پاک کی ہو حمد کب — جلوہ گر ہیں جس سے موجودات سب

تیری ذات ہے وحدہٗ لاشریک

سب خوبیاں اللہ عزوجل کے لئے ہیں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ خود زندہ اور دوسروں کا قائم رکھنے والا ہے، وہ پاک اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بلند ہے، اسے نہ اُونگھ آتی ہے، نہ نیند، اسے فنا نہیں، آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے، زمین و آسماں کی ہر چیز اس کی عظمت پر گواہ ہے، عقل اس کی مثل یا شبیہ نہیں پا سکتی، کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے یہاں سفارش کرے، اس کی بارگاہ میں کسی کو سوال و جواب کرنے کی جرأت نہیں، مخلوق کے آگے پیچھے، دائیں بائیں، اوپر نیچے ہر چیز کا اس کو علم ہے اور اس کے علم میں سے اتنا ہی پا سکتے ہیں جتنا وہ چاہے، کوئی اس کے علم میں سے اس کی حقیقت کی تمثیل بھی نہیں پا سکتا، زمین و آسماں اس کی کرسی میں سمائے ہوئے ہیں، اس کی ہیبت سے ہر چیز کا خوف ظاہر ہے اور ان کی نگہبانی اسے بھاری نہیں اور وہ ان کی حفاظت سے نہیں تھکتا، وہی ہے بلند بڑائی والا جو بلند و برتر عظمت والا ہے۔

پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندوں پر حج بیت اللہ فرض فرمایا تو انہوں نے اپنی سواریوں کو تیار کر لیا۔ ان کو اپنے قرب میں بلایا تو انہوں نے اس کی محبت میں دوری کو دور نہ سمجھا اور نہ ہی مصائب کی پرواہ کی، ان کے چہرے رات کی تاریکی میں چمکتے ہیں۔ پاک ہے وہ ذات جس نے خانہ کعبہ کو رکن اسلام (یعنی حج) سے مشرف فرمایا تو جس نے اس رُکن کو ادا کیا وہ غم اور تنگی سے نجات پا گیا۔ جو اس کے دروازے سے داخل ہوا وہ امان پا گیا، بھلائی کرنے اور سیدھے راستے پر چلنے والوں پر اس کے میزاب سے رحمت کا نزول ہوتا ہے اور حجر اسود اس شخص کی گواہی دے گا جو اسے صدق و وفا کے ساتھ بوسہ دے۔ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا ط و من کفر فان اللہ غنی عن العلمین ٥ (پ۴، ال عمران: ۹۷) اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے اور جو منکر ہو تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے۔

تو ہی بندہ پرور تو ہی کارساز ۔۔۔ مجھے ناز ہے تجھ پہ اے بے نیاز
نہ تیرا سہیم اور نہ تیرا شریک ۔۔۔ تری ذات ہے وحدہ لا شریک
گروں کو زمیں سے اٹھائے گا کون ۔۔۔ بگاڑے کو تیرے بنائے گا کون
ترے ہاتھ سے اپنی بگڑی بنی ۔۔۔ ہیں محتاج سب تو کریم و غنی
کہاں جز تیرے مجرموں کو پناہ ۔۔۔ ترحم صفائی کا سچا گواہ
کسی کے گناہوں کی پرواہ نہ کر! ۔۔۔ تو ستار ہے آج رسوا نہ کر
ہر اک چشم تر بادل بے قرار
سحاب کرم کی ہے امیدوار

(حضرت محسن کاکوروی)

اللہ تعالیٰ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے

یہ اللہ تعالیٰ کے پاک نام القدوس کا ترجمہ ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات جملہ نقائص و عیوب سے مبرا و منزہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضور ﷺ نماز وتر کے بعد یہ الفاظ تین مرتبہ پڑھا کرتے۔ سبحان الملک القدوس اور تیسری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مرتبہ ان الفاظ کا اضافہ فرماتے۔رب الملائکۃ و الروح .تیسری مرتبہ القدوس پہ آواز کو زیادہ بلند اور لمبا کرتے۔(حصن حصین بحوالہ ابوداؤد ونسائی وغیرہ) چونکہ فرشتے بھی قدسی کہلاتے ہیں اور جبریل علیہ السلام کو بھی روح القدس فرمایا گیا۔(و ایدناہ بروح القدس ۔ البقرہ) لہٰذا حضور ﷺ نے تیسری مرتبہ الفاظ کا اضافہ فرما کر بتا دیا کہ القدوس سے مراد مخلوق نہیں بلکہ ساری کائنات کا خالق و مالک ہے جو کہ لوازم حدوث اور نقصان امکان سے ارفع و اعلیٰ اور بلند و بالا ہے۔جو شخص روزانہ زوال کے بعد اس اسم پاک کو کثرت کے ساتھ پڑھے گا ان شاء اللہ اس کا دل روحانی امراض سے پاک ہو جائے گا۔اس نام پاک کے معنی کو پیش نظر رکھتے ہوئے علماء نے فرمایا ہے کہ اس اسم پاک سے تعلق قائم کرنے کے لئے وضو پہ ہمیشگی کی جائے اور قابل نفرت عیوب و قابل انکار نقائص سے اپنے آپ کو دور رکھا جائے۔اعمال صالحہ اور افعال محمودہ کی پابندی کی جائے۔یاد رہے کہ جبریل علیہ السلام کو روح القدس فرمانا اور مسجد اقصیٰ کو بیت المقدس کہنا اس لئے ہے کہ وہ اپنی صنف میں پاکیزگی کی صفت سے خاص تعلق رکھتے ہیں۔خدا تعالیٰ ہمیں اپنی اس بابرکت صفت کا جلوہ عطا فرمائے۔آمین

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

ان مما خلق اللہ دیکا براثنہ علی الارض السابعۃ و عرفہ منطو تحت العرش قد احاط جناحہ بالا فقین فاذا بقی ثلث اللیل الاخر ضرب بجناحیہ ثم قال سبحوا الملک القدوس سبحان ربنا الملک القدوس لا الہ لنا غیرہ فیسمعھا من بین الخافقین الا الثقلین فیرون ان الدیکۃ انما تضرب باجنحتھا و تصرخ اذا سمعت ذلک .

اللہ عزوجل نے جو (کچھ) پیدا کیا ہے اس میں ایک دیک (فرشتہ) بھی ہے۔اس کے پنجے ساتویں زمین پر ہیں۔اس کی کلغی عرش کے نیچے لگی ہوئی ہے۔اس کے پروں نے دونوں افق کو سمیٹا ہوا ہے۔جب رات کی آخری تہائی باقی رہتی ہے تو وہ اپنے پروں کو ہلاتا ہے۔پھر کہتا ہے کہ (اے مخلوقات) ملک وقدوس کی تسبیح بیان کرو۔پاک ہے ہمارا رب ملک وقدوس ہے۔ہمارا اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔اس کی اس بات کو شرق وغرب کے درمیان میں جن وانسان کی علاوہ سب سنتے ہیں یہ جو (لوگ) دیکھتے ہیں کہ مرغ اپنے پر مارتے ہیں اور اذان دیتے ہیں یہ اسی وقت کرتے ہیں جب یہ (اس فرشتے کی تسبیح) سنتے ہیں۔(مجمع الزوائد جلد ۸ صفحہ ۱۳۴)

مرغ تو اذان پڑھنے کی سعادت حاصل کرلے اور مسلمان صبح اٹھ کر نماز بھی نہ پڑھ سکے تو کس قدر افسوس کی بات ہے اور یہ نفس وشیطان کا کتنا بڑا دھوکہ ہے۔اے غافل مسلمان!

نفس اور شیطاں میں خنجر در بغل — وار ہونے کو ہے اے غافل سنبھل
آ نہ جائے دین و ایماں میں خلل — باز آ ہاں باز آ اے بدعمل

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو سلامتی عطا فرمانے والا ہے

السلام کا معنی ہے اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو سلامتی دینے والا ہے۔ خود سلامتی میں کامل ہے اور اس کی سلامتی کو نہ کوئی خطرہ ہے نہ زوال اور اس کا معنی بے عیب ذات بھی ہوسکتا ہے۔ حضور ﷺ نماز کے بعد ایک ایسی دعا پڑھتے جس میں یہ نام مبارک دو مرتبہ آیا ہے اور وہ یہ دعا ہے۔

اللھم انت السلام و منك السلام تبارکت یا ذاالجلال و الاکرام

(رواہ الستۃ الا البخاری عن ثوبان رضی اللہ عنہ)

یہ بابرکت نام بطور اسم صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے۔ قرآن مجید میں سورۂ حشر کے آخری رکوع کے علاوہ بغیر الف لام کے بھی چند مرتبہ بطور مصدر آیا ہے۔ سلام قولا من رب رحیم (یٰسین) سلام علیکم طبتم فادخلوھا خلدین (زمر) دعواھم فیھا سبحانك اللھم و تحیتھم فیھا سلم ۔ (یونس) اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے جو حقوق امت پر فرض فرمائے ہیں ان میں سے ایک حق یہ بھی ہے کہ حضور علیہ السلام پہ عین نماز کی حالت میں سلام پڑھا جاتا ہے اور پھر درود ابراہیمی شریف۔ حضور علیہ السلام نے اپنی امت میں سلام پھیلانے کا حکم دیا ہے (افشوا السلام) اور فرمایا: یا خیرکم من بدء فی السلام ۔ جو سلام کرنے میں پہل کرے وہی بہتر ہے۔ باہمی سلام کرنے سے محبت بڑھتی ہے اور غرور ختم ہوتا ہے۔ اس اسم پاک سے تعلق پیدا کرنے والے پہ یہی لازم ہے کہ اہل اسلام میں سلام کو عام کرے۔ حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کو اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کے ذریعے سلام بھیجا جو انہوں نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیا اور حضور ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو پہنچایا تو انہوں نے عرض کیا ان اللہ ھو السلام منه السلام ۔ اللہ تعالیٰ تو خود سلامتی کا مالک ہے اور ہمیں سلامتی اسی سے ہی ملتی ہے۔

مجھ پر کرم ہو تیرا میرے پیارے اللہ
رنج و الم نے گھیرا اے میرے پیارے اللہ

تو رحیم ہے خدایا تو رحیم ہے خدایا
تو عظیم ہے خدایا اے میرے پیارے اللہ

چڑیوں کی تو چہک میں پھولوں کی ہے مہک میں
کرے ذکر ذرّہ ذرّہ اے میرے پیارے اللہ

ارض و سما ہیں تیرے دونوں جہاں ہیں تیرے
ہر شے پہ تیرا قبضہ اے میرے پیارے اللہ

و تعز من تشاء و تذل من تشاء
میری آبرو تو رکھنا اے میرے پیارے اللہ

کعبہ دکھا دے مولا در پہ بلا لے مولا
لوں تیرے گھر کا بوسہ اے میرے پیارے اللہ

یاد رہے، قدوس بھی تنزیہی اسم ہے اور سلام بھی لیکن قدوس میں تنزیہہ ازلی ہے اور سلام میں تنزیہہ لم یزلی۔ جو شخص کثرت سے یا سلام کا وظیفہ کرتا ہے وہ تمام آفات و بلیات سے محفوظ رہتا ہے۔ ایک سو پندرہ بار اس اسم پاک کو پڑھ کر بیمار کو دم کرنے سے ان شاء اللہ بیماری دور ہوگی اور صحت و تندرستی کی نعمت نصیب ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بابرکت ناموں میں کیسی کیسی تاثیر رکھی ہے تو پھر اس کی ذات میں کیسی کیسی قدرتیں ہوں گی اور اس کے ذاتی نام میں کیا کیا اثرات ہوں گی۔

ایک بزرگ اللہ تعالیٰ کے نام کا ذکر کر رہے تھے کہ ایک فلسفی نے اپنے دل میں سوچا کہ پیاس لگی ہو تو جب تک پانی نہ پی لیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نہ بجھے گی، بھوک لگی ہو تو کچھ کھانے سے ہی بات بنے گی اور بھوک مٹے گی۔ اگر بندہ بھوک پیاس کی حالت میں پانی روٹی کا ورد شروع کر دے تو اس سے بھوک پیاس نہ مٹے گی۔ انہوں نے اس کے دلی خیال کو بھانپ کر فرمایا۔ اے خر! تو چہ دانی دریں نام چہ اثر است۔ اے گدھے تو کیا جانے اس نام میں کیا اثر ہے۔ بس اپنے بارے میں خر کا لفظ سنتے ہی فلسفی صاحب لال پیلے ہونے لگے کہ مجھے گدھا کہہ دیا تو بزرگ نے فرمایا: جب خر کے دو حرفوں میں اتنا اثر ہے کہ تو اس قدر چیں بہ جبیں ہو رہا ہے تو میرے اللہ کے ذکر میں برکات کا اندازہ خود ہی لگالے۔

قدرت حق یہ ہے جس سے دو جہاں — ہو گئے دو حرف سے کن کے عیاں
حکم کاف و نون کے ہوتے ہی ہوا — ''کن'' سے یہ کونین کا نقشہ بنا
ہے منزہ وہ تو از کون و مکاں — اس کے پر اوصاف قدرت ہیں عیاں
یا الٰہی تو ہے بے چون و چگوں — راہ اپنی کا مرا ہو رہنموں

تلاش میں ہیں تری بحر و بر کہاں ہے تو

سب خوبیاں اللہ عزوجل کے لئے ہیں جو اطاعت گزاروں کو پورا پورا اجر و ثواب عطا فرماتا ہے اور رات کی تاریکیوں کو پیدا فرماتا ہے جنہیں صبح کی روشنی ختم کر دیتی ہے، اس کا علم چوری چھپے کی نگاہوں اور سینوں میں پوشیدہ باتوں کو گھیرے ہوئے ہے۔ انسانوں کو وہ سکھاتا ہے جو وہ نہیں جانتے، اس بات سے بلند تر اور پاک ہے کہ نفس کے خیالات اور غور و فکر کے اندیشے اس کا ادراک کریں، سب کو رزق تقسیم کرتا ہے۔ یہاں تک کہ بل میں چیونٹی کو، گھونسلے میں پرندے کے بچے کو بھی نہیں بھولتا، وہ اس سے بالاتر ہے کہ گردشِ زمانہ کی وجہ سے پیدا ہونے والے حوادثات اس تک پہنچ سکیں اور وہ اس چیز سے پاک ہے کہ انتہائی پوشیدہ اور ظاہر باتیں اس پر مخفی رہیں، اس کے احسانات سروں کے تاج اور سینوں کے ہار ہیں۔ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے: **ھو الذی یسیرکم فی البر والبحر** ط (پ ۱۱، یونس: ۲۲) وہی ہے کہ تمہیں خشکی اور تری میں چلاتا ہے۔

اللہ عزوجل جنگلات میں ریت کے ذرّوں اور بے آب و گیاہ ویران جنگلوں میں چیونٹیوں کی تعداد جانتا ہے، وہ ایمان و کفر کی تقدیر کو جیسے چاہتا ہے جاری فرماتا ہے، اپنے ارادے سے غنی کو فقیر اور فقیر کو غنی کرتا ہے، اپنی مشیت سے بولنے والے کو قوتِ گویائی سے محروم کرتا ہے، سننے کی قوت کو زائل کرتا اور عطا کرتا ہے، وہ ایسا دیکھنے والا ہے کہ خشکی میں رینگنے والا چھوٹا بڑا کوئی بھی کیڑا اس سے پوشیدہ نہیں، وہ ایسا سننے والا ہے کہ کسی مجبور کی دل میں مانگی ہوئی دعا بھی اس سے پوشیدہ نہیں، وہ قادرِ مطلق ہے کہ کسی معاون و مددگار کی اسے حاجت نہیں جو اس کی مدد کرے، وہ جیسے چاہتا ہے بندوں کی تقدیر بناتا ہے۔ سہولت و صعوبت کے ذرائع جیسے چاہتا ہے لوگوں میں تقسیم فرماتا ہے، اپنی سلطنت کے سمندروں میں بھی رزق پہنچاتا ہے اور اگر نہ چاہے تو نہ پہنچائے، اس نے حصولِ رزق کی طرف معتدل بیان اور صحیح وضاحت کے ساتھ ہماری رہنمائی فرمائی، روزوں اور صبر کے مہینے کے ساتھ ساری امتوں میں ہمیں خاص فرمایا، اس مہینے کی برکت سے گنہگاروں کے گناہوں کو اس طرح دھو دیا جیسے بارش کے پانی سے کپڑے دھل جاتے ہیں۔

تمام خوبیوں کا مالک وہی ہے جس نے ہمیں یہ مبارک مہینہ پورا کرنے کی توفیق اور عید الفطر کی نعمت عطا فرمائی۔ میں اس کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بے انتہا حمد کرتا ہوں اور اس کا شکر بجالاتا ہوں جس کی مدد پانے والے بے حد و بے شمار ہیں، میں اس پر ایسا بھروسہ کرتا ہوں جیسا غلام اپنے آقا پر کرتا ہے، اپنے اعتقاد میں مخلص شخص کی طرح گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرت سیدنا محمد ﷺ اس کے خاص بندے اور رسول ہیں۔

تلاش میں ہیں تری بحر و بر کہاں ہے تو — جمال دیدۂ شمس و قمر کہاں ہے تو
لگی ہوئی ہیں قطاریں سی رہ گزاروں کی — میرے "کریم" مرے راہنما کہاں ہے تو
ہواؤں میں مہ و خورشید میں سنا تجھ کو — کبھی تو قریۂ جاں میں اتر کہاں ہے تو
تو رشکِ خواب سہی آنسوؤں کی آب سہی — پلٹ بھی جاتی ہے تھک کر نظر کہاں ہے تو
اب ایسا شوق بھی کیا بے نشاں رہنے کا — صدف کے ساتھ ہے آپ گہر کہاں ہے تو
بجا! کہ عالم موجود ہے تری تخلیق — اس آئینے میں مرے نقش گر کہاں ہے تو

(امجد اسلام امجد)

اللہ تعالیٰ امن و امان عطا فرمانے والا ہے

اللہ تعالیٰ اس لحاظ سے مومن ہے کہ بندوں کو ایمان عطا کرتا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے۔ ولکن اللہ حبب الیکم الایمان۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے ایمان کو تمہارے لئے محبوب کر دیا ہے یا اس لحاظ سے کہ وہ خود بھی اپنی ذات پاک کی شہادت ادا فرماتا ہے۔ جس طرح کہ یہ شہادت ہر ایماندار بندے کو بھی ادا کرنا ہوتی ہے۔ شھد اللہ انہ لا الہ الا ھو...... (آل عمران) یہ تو معنی تب تھا جب مومن ایمان سے بنایا جائے اور اگر مومن امن سے بنے تو پھر اس کا معنی یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو امن عطا فرماتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے گھر بیت اللہ شریف کو بھی ہمارے لئے امن کی جگہ بنا دیا۔ واذ جعلنا البیت مثابة للناس و امنا (البقرہ) اسی طرح اللہ تعالیٰ نے توحید کو دلوں کے لئے امن بنا دیا۔ و کیف اخاف ما اشرکتم ...... وھم مھتدون

(الانعام ۹۴)

اللہ تعالیٰ نے خلافت راشدہ کی علامات میں سے قیام امن کا ذکر بھی فرمایا ہے۔ سورۂ نور میں ہے: ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا ۔ ہم ان کے خوف کو امن سے بدل دیں گے۔ امام بخاری علیہ الرحمہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت عدی بن حاتم کو جو تین پیشین گوئیاں فرمائیں۔ ان میں سے ایک یہ تھی کہ تمہیں اسلام میں داخل ہونے سے یہ امر مانع ہے کہ ملک میں امن نہیں ہے۔ تم عنقریب خود دیکھ لو گے کہ ایک بڑھیا اکیلی قادسیہ مقام سے حج کے لئے چلے گی اور اس کو راستے میں اللہ کے سوا کسی کا ڈر نہ ہوگا۔ حضرت عدی کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں میں نے خود اپنی آنکھوں سے یہ نظارہ کر لیا۔ اس بابرکت نام کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کے لئے ہمیں امن عامہ کے لئے کوشش کرنی چاہیے اور فساد انگیز سرگرمیوں کو روکنا چاہیے۔ جو شخص کسی خوف کے وقت تین سو ساٹھ مرتبہ اس اسم کو پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ ہر طرح کے خوف اور نقصان سے اس کو محفوظ رکھے گا۔ ان شاء اللہ اور جو شخص اس اسم پاک کو پڑھے یا لکھ کر اپنے پاس رکھے اس کا ظاہر و باطن اللہ تعالیٰ کی امان میں رہے گا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے تو ہی پروردگار دو جہاں ہے تو ہی پیدا کنندہ انس و جاں
خوان الواں عام ہے سب پر تیرا شکر احساں پہ کروں تیرا سدا
ہم سے طاعت کب تیری آئے بجا ہاں مگر ہو لطف کچھ ہم پر ترا

(کلیات امدادیہ)

تو ہی مبتداء تو ہی منتہیٰ، تیری شان جل جلالہ

سب خوبیاں اللہ عزوجل کے لئے ہیں جس نے اپنے برگزیدہ بندوں کو اپنی محبت کے لئے اختیار فرمایا اور ان کو اپنا محبوب بنایا جو اس کی بارگاہِ قرب میں حاضر ہونے کی صلاحیت رکھتے تھے، انہیں خالص شراب طہور پلائی اور پھر اپنی مخلوق میں سے منتخب ہستیوں میں سے بعض کو انبیاء بعض کو اصفیاء بعض کو اولیاء اور بعض کو خلفاء کا مقام عطا فرمایا۔ پھر ان سب میں اپنی بارگاہِ ناز کے لئے جس ہستی کا انتخاب فرمایا وہ ہمارے آقا و مولیٰ، حبیب خدا، حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پاک پشتوں میں رکھنے سے پہلے ہی ساری مخلوق پر ممتاز فرما کر آپ صلی اللہ علیہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اپنے انعامات کی برسات کر دی اور اپنے کرم سے مقام فخر عطا فرمایا اور اپنی تائید و نصرت عطا فرمائی۔ حضرت سیدنا آدم صفی اللہ علیٰ نبینا وعلیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دعا کی تو اللہ عزوجل نے آپ علیہ السلام کی دعا قبول فرمالی۔

حضرت سیدنا نوح نجی اللہ علیٰ نبینا وعلیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دعا مانگی تو طوفان سے نجات پائی، جبکہ آپ علیہ السلام کی باقی قوم غرق ہوگئی۔ حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیٰ نبینا وعلیہ السلام کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی برکت سے نارِ نمرود سے عافیت عطا فرما کر نہ صرف قید و بند کی صعوبتوں سے نجات عطا کی گئی بلکہ آگ کے شعلوں کو بھی ٹھنڈا کر دیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے وسیلے سے حضرت سیدنا اسماعیل ذبیح اللہ علیٰ نبینا وعلیہ السلام کے فدیے میں جانور کی قربانی دی گئی اور آپ علیہ السلام کو ذبح ہونے سے بچا لیا گیا۔ حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیٰ نبینا وعلیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے اللہ عزوجل کا لطف و کرم طلب کیا تو ان پر بھی اللہ عزوجل نے مہربانی فرمائی۔ جب حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیٰ نبینا وعلیہ السلام محبوبِ خدا، احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت دیتے ہوئے تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت طلب کی تو اللہ عزوجل نے انہیں اپنے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی ہونے کا شرف عطا فرما دیا۔

تو ہے مبتدا تو ہے منتہا تری شان جلا جلالہ تو ہے ذرے ذرے سے جلوہ زا تیری شان جل جلالہ
تو قدیر ہے تو ہی قادر ہے تو ہی باطن ہے تو ہی ظاہر ہے تو قدیم و قائم ہے یا خدا تیری شان جل جلالہ
ہے تو ہی احد ہے تو ہی صمد تو ہے لم یلد تو ولم یولد نہیں کوئی ہمسر ہوا تیرا تیری شان جل جلالہ
کوئی مشرک ہو یا کہ منکر ہو دیا رزق تو نے ہر ایک کو تیرے لطف کی نہیں انتہا تری شان جل جلالہ
جو فلک کو شمس و قمر دیئے تو زمیں کو لعل و گہر دیئے تیرا فضل کس پہ نہیں ہوا تیری شان جل جلالہ
ترا نام وردِ زبان ہے تیری یاد دل میں ہر آن ہے تو خیال میں ہے بسا ہوا تیری شان جل جلالہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اے خدا اے مالک خشک و تر یہ کرم ہے عابدِ خستہ پر کہ ہے وردِ لب یہ تیری ثناء تیری شان جل جلالہ

اللہ تعالیٰ نگہبان اور حفاظت فرمانے والا ہے

المھیمن ھیمن سے بنا ہے اہل عرب کہتے ہیں: ھیمن الطائر علی فراشہ۔ پرندے نے اپنے بچے کو پروں کے نیچے چھپالیا۔ اس سے پھر محاورہ بنا ھیمن علی کذا۔ فلاں شیء کی نگہبانی کی۔ قاموس میں ہے کہ اصل میں آمن (یعنی دو ھمزوں کے ساتھ تھا پھر پہلے ھمزہ کو ھا سے اور دوسرے کو یا سے بدل دیا گیا۔ مُھیمن ہو گیا دوسری میم کو کسرہ بھی پڑھا گیا ہے اور فتح بھی۔ سورۂ مائدہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: وانزلنا الیك الکتاب بالحق مصدقًا لما بین یدیه من الکتاب و مھیمنًا علیه (آیت نمبر ۴۸) اور اے محبوب ہم نے آپ کی طرف سچی کتاب نازل فرمائی اگلی کتابوں (کے مضامین) کی تصدیق کرتی اور ان پہ محافظ وگواہ۔ قرآن پہلی تمام کتابوں کی تعلیم کا جامع اور محافظ ہے۔ اس میں تورات سے بڑھ کر ہدایت ہے۔ انجیل سے بڑھ کر فضیلت ہے، زبور سے بڑھ کر اس میں معرفت ہے اور حضرت دانیال علیہ السلام کی کتابوں سے بڑھ کر اس میں دعاؤں کا خزانہ اور اخبار عن الغیب ہے۔ تو اللہ وہ ہے جو ہر شیء پہ نگہبان ہے، جو ہر خوف سے ہمیں امن عطا فرماتا ہے، ایسا امین ہے کہ کسی کا حق ضائع نہیں فرماتا۔ یہ تمام معانی اس اسم مبارک میں پائے جاتے ہیں جو شخص غسل کر کے دو رکعت نماز پڑھے اور صدقِ دل سے سو مرتبہ اس اسم مبارک کا ورد کرے تو اللہ تعالیٰ اس کا ظاہر و باطن پاک فرمادے گا اور جو شخص ایک سو پندرہ مرتبہ پڑھے تو انشاء اللہ پوشیدہ اشیاء پہ مطلع ہوگا۔

اے میرے رب اے مرے پروردگار ہے گناہوں کا نہایت مجھ پہ بار
ہوں ندامت سے ہمیشہ اشک بار یہ وظیفہ ہے مرا لیل و نہار
بادشاہا جرم ما را در گزار
ما گناہ گاریم تو آمرزگار

جاری ہے ہر زباں پہ قال و مقال تیرا

سب خوبیاں اللہ عزوجل کے لئے ہیں جو اپنی عظمت و جلال میں غالب و قوی ہے، اپنے کمال میں یکتا ہے، اپنے افعال کی ایجاد میں تنہا ہے جس نے حکمت کے جواہر کو اہل معرفت کے قلوب کے صندوق میں رکھا اور ان پر اپنے پختہ تالے لگا دیئے، ان کو اپنی بارگاہ میں بلایا اور خود ان کی مدد کی تو وہ سب کو چھوڑ کر اس کی بارگاہ میں نکل پڑے اور زندگی کے سفر میں معمولی شے پر قناعت کی اور رات کے وقت اس طرح نکلے جیسے قیدی قید سے نکلتا ہے اور رات کی تاریکی میں اپنے مولیٰ عزوجل کی بارگاہ میں نماز تہجد میں قیام کیا، پھر جب صبح ہوئی تو اللہ عزوجل نے انہیں اپنا فضل و کرم عطا کر کے ان پر احسان فرمایا، انہوں نے محبوب حقیقی عزوجل کی رضا کی خاطر مشقتیں برداشت کیں، آفات کی کڑواہٹ پر صبر کیا، دھوکہ دہی اور دوری سے بچتے رہے اور صبر پر استقامت کے ساتھ قائم رہے حالانکہ ہر کوئی اس پر قادر نہیں ہوتا، انہوں نے اپنا جان و مال اس کی محبت میں قربان کر دیئے تو انہیں فرحت و مسرت حاصل ہوئی اور محبت تو ہمیشہ اپنے محبوب پر مال و جان لٹانے کے لئے تیار رہتا ہے۔ اللہ عزوجل نے انہیں اپنی ہم نشینی کے جام سے سیراب فرمایا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تو وہ ایسے دیوانے ہو گئے کہ اللہ عزوجل کی فرطِ محبت سے ان پر کیف وسرور طاری ہونے لگا اور وہ سب اپنے آس پاس سے بے خبر ہو گئے۔ پس عارفین نے اپنی نیند کی لذت کو ترک کر دیا، خائفین نے عاجزی وانکساری اور خشوع وخضوع کی چادر اوڑھ لی، گنہگار رو رو کر اشک برسانے لگے، دیوانگانِ عشق اپنی ٹھنڈی چھاؤں اور گہرے سائے سے نکل پڑے، ذلیل وحقیر اپنی دوری کی وجہ سے حسرت وافسوس میں غوطہ زن ہو گئے، نافرمان اپنے وجد (یعنی عشق ومحبت) کی آگ میں جلنے لگے اور عشاق اپنی حد سے نکل کر زبانِ حال سے کہنے لگے: ''اے وہ ذات جس نے میرے دل کو اپنے وصال کا جام پلایا اور اپنے حسن و جمال کا نظارہ کرانے کے لئے اس جام کو میرے لئے مباح فرمایا۔''

مشہور ہو رہا ہے عزوجلال تیرا — جاری ہے ہر زباں پر قال و مقال تیرا
تو پردۂ تعین رُخ سے اگر اٹھا دے — عالم کو محو کر دے حسن و جمال تیرا
آنکھوں میں عاشقوں کی شکلوں میں مہ رخوں کی — جلوہ دکھا رہا ہے یہ خد و خال تیرا
گاہے بشکل ممکن، گاہے برنگ واجب — نظارہ ہو رہا ہے اک با کمال تیرا
نظروں میں اہل دل کی کثرت ہے عین وحدت — ہر حال میں ہے مولا قرب و وصال تیرا
خود کر کے عشق اپنا پردے میں کیوں چھپا ہے — شاہد ہے مجلسوں میں یہ وجد و حال تیرا
مل جائے جام وحدت گر واعظا مجھے بھی — مٹ جائے دل سے تیرے یہ قیل و قال تیرا
مرنے سے اپنے پہلے مر کر ہوا جو واصل — حاصل ہوا اسی کو پیارے وصال تیرا
جب تجھ میں اشرفی ہے اور اشرفی میں تو ہے — پھر کیا سمجھ میں آئے ہجر و وصال تیرا

(حضرت شاہ علی حسین اشرفی میاں)

اللہ تعالیٰ بڑی عزت والا، سب پہ غالب ہے

العزیز۔ عزت سے ہے جس کا معنی قوت وشوکت بھی ہے اور غلبہ بھی۔ کفار کی ایک دیوی کا نام عزیٰ تھا جو کہ عزیز یا اعز کا مونث ہے۔ دنیاداروں کا مال ودولت کو عزت کا باعث سمجھنا بھی ایک بت ہی ہے جو ان کو بہت پیارا ہے، جس پر وہ اپنا مال جان سب کچھ قربان کر دیتے ہیں۔ رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی بن سلول نے ایک موقع پر معاذ اللہ! اپنے آپ کو اعز اور حضور علیہ السلام کو اذل کہا (لیخرجن الاعز منھا الاذل) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وللہ العزۃ ولرسولہ و للمومنین۔ عزت تو اللہ، رسول اور ایمانداروں کے لئے ہے اور منافقوں کے سردار کو اللہ تعالیٰ نے ذلیل ورسوا کر دیا۔ قرآن پاک میں یہ نام چوبیس مقامات پہ حکیم کے ساتھ آیا ہے۔ پانچ مقامات پہ رحیم کے ساتھ، دو مقامات پر غفور کے ساتھ تین جگہ غفار کے ساتھ ایک جگہ مقتدر کے ساتھ، ایک جگہ وہاب کے ساتھ، دو جگہ حمید کے ساتھ، چار جگہ حلیم کے ساتھ ان سب جگہوں پہ عزیز پہلے ہے اور دوسرا نام بعد میں۔ دو جگہ قوی عزیز ہے۔ جو شخص چالیس دن تک چالیس مرتبہ اس بابرکت نام کا ورد کرے اللہ تعالیٰ اس کو اپنے کرم سے معزز و مستغنی فرما دے گا اور جو شخص نماز فجر کے بعد اکتالیس مرتبہ پڑھتا رہے وہ ان شاء اللہ عزت پائے گا اور کسی کا محتاج نہ ہو گا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میرے معبود اے میرے اللہ اے میرے بے نیاز شاہنشاہ
جملہ عالم کا کارساز ہے تو خلق پرور جہاں نواز ہے تو
لطف ہر نیک و بد پہ عام ترا ارحم الراحمین ہے نام ترا

اللہ تعالیٰ سب سے زبردست اور عزت وعظمت والا ہے

الجبار، جبر سے ہے جس کا معنی ہے درستگی اور اس کے مقابلہ میں کسر کا لفظ آتا ہے جس کا معنی ہے شکستگی، انسان کو اگر جبار کہا جائے تو یہ بھی جبار النخل سے ہوگا جس کا معنی ہے کھجور اتنی بلند کہ جس پر چڑھنے کا انسان میں حوصلہ نہ ہو سکے۔ چونکہ سرکش لوگ خلق خدا کو تکلیف پہنچاتے ہیں اور اپنے اوپر کسی کا کوئی حق نہیں سمجھتے۔ اس لئے وہ جبار کہلانے کے سزاوار وحقدار ہیں۔ قرآن پاک میں سورۂ ہود کے اندر ہے۔ واتبعوا امر کل جبار عنید اور سورۂ ابراہیم میں ہے۔ و خاب کل جبار عنید اسی طرح سورۂ مومن، مریم، قصص، مائدہ اور شعراء میں بھی یہ لفظ ایسے ہی انسانوں کے لئے استعمال ہوا ہے جبکہ سورۃ ق میں یہ لفظ حضور ﷺ کی منفی صفت میں آیا ہے یعنی آپ ﷺ کے جبار ہونے کی نفی کی گئی ہے۔ ارشاد فرمایا نحن اعلم بما یقولون وما انت علیھم بجبار ہم خوب جانتے ہیں جو وہ (کفار قریش) کہہ رہے ہیں اور آپ ان پر جبر کرنے والے نہیں۔ (آیت: ۴۵) یعنی آپ انہیں بزور اسلام میں داخل کرنے والے نہیں ہیں بلکہ آپ کا کام صرف دعوت دینا اور سمجھا دینا ہے اور یہ قتال کا حکم آنے سے پہلے کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ جبار ہے کیا مطلب؟ وہ ریڑھ کی ہڈی کی گرہوں کو پیوستگی دینے والا، شکستہ دل انسانوں کو ڈھارس دینے والا، کشتی شکستگان کو ساحل پر پہنچانے والا، دوائے دردمنداں اور مرہم شکستہ دلاں ہے۔ اسی جبر سے جبروت مبالغہ کا صیغہ ہے۔ حضور ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ سبحان ذی الملك والملکوت و الجبروت و الکبریاء و العظمة (حصن حصین، بحوالہ طبرانی اوسط)

اس اسم مبارک کے ساتھ تعلق مضبوط بنانے کے لئے اپنے اندر صفت ہمدردی وغمگساری پیدا کی جائے جو شخص روزانہ دوسو چھبیس مرتبہ اس اسم مبارک کو پڑھے گا ان شاء اللہ ظالموں کے ظلم وجبر سے محفوظ رہے گا اور جو شخص چاندی کی انگوٹھی میں یہ نام نقش کرا کے پہنے گا ان شاء اللہ اس کی ہیبت وشوکت لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوگی۔

یا الٰہی تو ہے خلاق جہاں در کو تیرے چھوڑ کر جاؤں کہاں
رحم کر مجھ پر خدائے انس و جاں دم بدم یہ ہے مرا ورد زباں
بادشاہا جرم مارا درگزار
ما گنہ گاریم تو آمرز گار

ذکر جاری ہے صبح وشام تیرا

سب خوبیاں اس ذات کے لئے ہیں جس نے اپنے محبین کے دلوں کو اپنی محبت کے اسرار سے لبریز کیا اور ان کے چہروں کو اپنے نور سے منور کیا اور چمکتے دمکتے تاجوں سے ان کو عزت و وجاہت عطا فرمائی اور ان کے لئے واضح طور پر ولایت کا فیصلہ فرما دیا اور انہیں راہ معرفت کی ہدایت دی تو وہ ہمیشہ اس کی بارگاہ میں عبادت کرتے رہے۔ ان کے احوال میں تبدیلی نہ آئی۔ اللہ عزوجل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے انہیں اپنے بھیدوں پر آگاہ فرمایا اور ان کے دلوں پر تجلّی فرمائی تو ان کے خالص جواہر کو پاک وصاف فرما کر انہیں مزید ہدایت و بصیرت عطا فرما دی۔ انہیں اپنے دیدار کی پاکیزہ شراب عطا فرمائی اور پردے اٹھا دیئے اور فرمایا: ''میرے محبوب بندوں کو خوش آمدید! آج تم کسی غم سے نہ ڈرو۔'' تو کچھ خوشی سے جھوم اٹھے، کچھ ایسے تھے کہ جب ان پر تجلیاتِ الٰہیہ کی مزید بارش ہوئی تو ان پر راز منکشف ہونے لگے اور بعض نے بارگاہِ خالق عزوجل کا قرب پسند کر لیا۔ ایسوں کی ہی شان میں اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: ان الابرار یشربون من کأس کان مزاجھا کافورًا○(پ۲۹، الدھر:۵) بے شک نیک پئیں گے اس جام میں سے جس کی ملونی کافور ہے۔

یہی لوگ بارگاہِ رب العزت جل جلالہ میں قیام کر کے حضوری سے لطف اندوز ہوتے ہیں، اس کی نعمتوں میں غوطہ زن رہتے ہیں، سرکشوں کو توڑتے اور ٹوٹے ہوؤں کو جوڑتے ہیں اور اللہ عزوجل ان کی شان بیان فرماتا ہے: یوفون بالنذر ویخافون یومًا کان شرہٗ مستطیرا○(پ۲۹، الدھر:۷) اپنی منتیں پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی برائی پھیلی ہوئی ہے۔

ان کا اخلاق صبر وشکر اور شعار خشوع یعنی گڑگڑانا ہے، ان کے افعال رکوع وسجود ہیں، ان کی پسلیاں بھوک سے لپٹ جاتی ہیں، وہ سائل اور فقیر کو اپنی ذات پر ترجیح دیتے ہیں۔ چنانچہ، اللہ عزوجل قرآنِ حکیم میں ارشاد فرماتا ہے: و یطعمون الطعام علٰی حبہٖ مسکینا و یتیما و اسیرا○(پ۲۹، الدھر:۸) اور کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت پر مسکین اور یتیم اور اسیر کو۔

ان کی نگاہیں جھکی جھکی، زبانیں خاموش اور چہرے غبار آلود ہوتے ہیں اور وہ فقراء و مساکین سے نرم لہجے میں بات کرتے اور کہتے ہیں: انما نطعمکم لوجہ اللہ لا نرید منکم جزآء ولا شکورا○(پ۲۹، الدھر:۹) ان سے کہتے ہیں ہم تمہیں خاص اللہ کے لئے کھانا دیتے ہیں تم سے کوئی بدلہ یا شکر گزاری نہیں مانگتے۔

انہوں نے محبت الٰہی عزوجل کے جام پیئے تو ان کے چہرے مشاہدۂ خداوندی عزوجل کے انوار سے آفتاب کی طرح چمک اٹھے اور دنیا کو ان کے سامنے دلہن کی طرح سجا کر پیش کیا گیا لیکن انہوں نے کہا: انا نخاف من ربنا یومًا عبوسا قمطریرا. بے شک اپنے رب سے ڈرتے ہیں ایک سخت دن کے بارے میں (الدھر)

دل میں تو اور لب پہ نام ترا ذکر جاری ہے صبح و شام تیرا
چاند تارے ہوں یا گل خوش رنگ جلوہ گر حسن گام گام تیرا
عرش و کرسی و کعبہ گھر میں ترے میرے دل میں بھی ہے قیام تیرا
بلبل و کوئل اور پپیہے کی نغمگی میں بھی ہے پیام تیرا
کون ناکام تیرے در سے گیا لطف یا رب ہے سب پر عام ترا
جو بھی آیا ہے جائے گا اک دن صرف باقی رہے گا نام تیرا
مئے عرفاں کا پیاسا ہے عابد میرے لب تک بھی آئے جام تیرا

(عابد برھانپوری)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ تعالیٰ بڑائی و کبریائی والا ہے

المتکبر، کبر سے ہے جس کا معنی ہے رفعت، بزرگی، شرف، اللہ تعالیٰ اپنی ذات اور تمام صفات میں عظمت و بڑائی والا ہے اور اپنی بڑائی کا اظہار اس کے شایان شان ہے کیونکہ اس کا ہر کمال عظیم ہے اور ہر صفت عالی ہے مخلوق میں کسی کو حق نہیں کہ تکبر یعنی اپنی بڑائی کا اظہار کرے بندے کے لئے عجز و انکسار ہی شایاں ہے۔ ارشاد ہوتا ہے: ولہ الکبریا فی السموات والارض (الجاثیہ: ۳۷) اور اسی کے لئے بڑائی ہے آسمانوں اور زمین میں۔ بندے کا متکبر ہونا اس لئے برا ہے کہ اس میں شرافت و بزرگی ذاتی نہیں صرف اضافی صفات سے جھوٹے غرور میں آکر متکبر بن جاتا ہے اور اپنے علاوہ دوسروں کو حقیر جاننے لگتا ہے۔ پھر اس کو اگر متکبر کہہ دیا جائے تو برا مناتا ہے۔ قرآن پاک میں اہل دنیا کے لئے یہ لفظ سورۂ مومن، نحل اور زمر میں آیا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کے لئے صرف ایک جگہ سورۂ حشر میں آیا ہے۔ اس بابرکت نام سے تعلق پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ دنیاداروں میں جو متکبر ہوں ان کے سامنے اپنے آپ کو ذلیل و خوار نہ ہونے دے اور اللہ تعالیٰ کی کبریائی کو ہر وقت اپنے پیش نظر رکھے، اپنے آپ کو متواضع بنائے اور مساکین و فقراء سے نفرت نہ کرے، جو شخص کثرت سے اس اسم مقدس کا وظیفہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو عزت و شرف عطا فرمائے گا اور اگر ہر کام کے آغاز میں یہ اسم پاک بکثرت پڑھے گا تو ان شاء اللہ کامیاب و کامران ہوگا۔

میں بہت لاچار ہوں اے کبریا پنجۂ غم سے مجھے جلدی چھڑا
کون ہے یا رب مرا تیرے سوا یا الٰہی از برائے مصطفیٰ

بادشاہا جرم مارا درگزار
ما گنہ گاریم تو آمرز گار

رحم فرما، رحم فرما ہم پہ رحمٰن و رحیم

سب خوبیاں اللہ عزوجل کے لئے ہیں جس نے دلوں کے قفل (تالے) خوشی و مسرت کی چابیوں سے کھولے اور صبح کے وقت چلنے والی ہوا کے آراستہ پیراستہ خوشگوار جھونکوں سے دلوں کو زندگی اور روحوں کو راحت عطا فرمائی۔ اپنے اولیاء کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے دلوں کے باغ اپنے جود و کرم اور نعمتوں کے بادل سے سیراب کئے تو اس کی عظیم عطائیں پھیل کر عام ہو گئیں اور تجرید کی بلبلوں کو توحید کی ٹہنیوں پر چھوڑ دیا۔ اب وہ صبح و شام اپنے معبود کا شکر بجالاتے ہوئے اس کی حمد و ثناء میں مشغول ہیں۔ ان کے دلوں کی کلیوں کو ان کے پاکیزہ ذکر کے ساتھ معطر فرمایا تو ان کی خوشبوئیں خوب پھیل گئیں، انہیں اپنی بارگاہِ قرب میں رات کے خیمے تلے جمع کیا اور اپنی محبت کا صاف و شفاف جام پلا کر سخاوت کے پیالوں سے سیراب کیا۔ جب درختوں کے پتوں نے تالیاں بجائیں، بادِ نسیم نے اشعار میں جوانی کے دنوں کا تذکرہ کیا اور ہزار داستان (خوش الحان پرندے) نے اپنی نرم و نازک سریلی آواز میں گیت گائے تو ہر عاشق صادق اپنے پرانے وعدے کا مشتاق ہو کر بے قرار ہو گیا۔ ان میں کچھ ایسے بھی تھے جو مدہوش ہونے کے بعد ہوش میں آ گئے اور کچھ ایسے بھی تھے جنہوں نے اپنے نشانات کو ہی ختم کر دیا۔ بعض جھومتے اور لڑکھڑاتے ہوئے حیران و سرگرداں پھرنے لگے، بعض نے عشق الٰہی عزوجل کو چھپایا، بعض ظاہر ہو گئے، کسی نے عاجزی و انکساری اور خشوع و خضوع کا لباس پہن لیا جبکہ بعض

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آوارہ ہو کر رسوا ہو گئے اور لباسِ شہرت پہن لیا۔ بہر حال یہ سب سحری کی خلوتوں میں پھٹے پرانے کپڑوں کی دھجیاں بکھیر ڈالتے اور محبت الٰہی عزوجل میں پردوں کو چاک کر دیتے، تو مالک دو جہاں، خالق انس و جاں اللہ رب العلمین عزوجل نے ان پر رحم فرماتے ہوئے انہیں معاف کر دیا اور ارشاد فرمایا: لیس علیکم جناح (پ۲، البقرہ:۱۹۸) تم پر کچھ گناہ نہیں۔

رحم فرما رحم فرما ہم پہ رحمٰن و رحیم
ہم گناہ گاروں پہ کیجے اپنا بس لطف عمیم

بارش رحمت نہ ہو رحمت ہمارے واسطے
ہم غریبوں اور مسکینوں کی حالت ہے سقیم

اے خدا ہر شے گراں ہے صرف ارزاں مگر نفس
ہے ہر اک جا بے میں انسان آج شیطان رجیم

گرم ہے بازار عیاری کا دنیا میں بہت
ہیں لٹیرے غیرت ایمان کے ہر جا لئیم

ہر جگہ سیلاب ہے مکر و سیاست کارواں
ہو رہی ہے غرق بستی امن انسان کی عظیم

دینداری کے لبادے میں بھی ہے دنیا چھپی
حرص مال و زر نے مسکن کر لیا نارِ جحیم

ہے فقط رسمی رواجی آج اسلامی روش
اب جدید اسلام سے لرزاں ہے اسلام قدیم

نام تو اسلام کا ہے کام خواہش نفس کا
دل تو ہے سینوں میں لیکن وہ نہیں قلب سلیم

بدعقیدہ بے ادب گستاخ اہل اللہ کے
منبر و محراب و مسجد کے بنے اہل کلیم

وہ گئی بزم سماع اور رقص و مستی کی روش
صحبت مرشد سے کم لیتے ہیں راہِ مستقیم

قادری علمی درحق میں کہو رو رو کے اب
رحم فرما رحم فرما ہم پہ رحمٰن و رحیم

اللہ تعالیٰ ہر شیء کو پیدا فرمانے والا ہے

الخالق، خلق سے ہے اور خلق کا معنی ہے تقدیر و اندازہ، خالق وہ ذات ہے جس نے ماھیات کا اندازہ اور ذوات کا تعین فرمایا اور جو حقائق کو عدم سے وجود میں لایا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ان ربکم اللہ الذی خلق السموات والارض (الاعراف) بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ تمہارا پروردگار ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو بنایا وھو الذی خلق اللیل...... الذی خلق الموت و الحیوۃ ...... خلق الازواج کلھا. وھو بکل خلق علیم. وہ وہی ہے جس نے رات کو بنایا۔ وہ جس نے موت وحیات کو پیدا فرمایا۔ جس نے سب کو جوڑا جوڑا بنایا اور وہ پیدائش کی ہر ایک حالت کو جاننے والا ہے۔ اللہ خالق کل شیء وھو علی کل شیء وکیل. اللہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا اور ہر چیز کا مختار ہے۔ (الزمر:۶۲) خلق کا لفظ قرآن مجید میں کسی مادی شی ءکو کسی خاص شکل میں تیار کرنے پر بھی آیا ہے جیسا کہ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا انی اخلق لکم من الطین کھیئۃ الطیر. میں تمہارے لئے مٹی سے پرندکی سی صورت بناتا ہوں۔ (آل عمران:۴۹) بسبب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دعوائے نبوت کیا اور معجزات دکھائے تو لوگوں نے درخواست کی کہ آپ ایک چمگادڑ پیدا کریں۔ آپ نے مٹی سے چمگادڑ کی صورت بنائی پھر اس میں پھونک ماری تو وہ اڑنے لگا، چمگادڑ کا مطالبہ انہوں نے اس لئے کیا کہ اس میں ایک خصوصیت یہ ہے کہ اڑنے والے جانوروں میں بہت اکمل اور عجیب تر ہے اور قدرت پر دلالت کرنے میں اوروں سے ابلغ، کیونکہ یہ بغیر پروں کے اڑتا ہے، دانت رکھتا ہے، ہنستا ہے، اس کی مادہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی چھاتی ہوتی ہے۔ بچہ جنتی ہے، دوسرے اڑنے والے جانوروں میں یہ خصوصیت نہیں ہے۔ (خزائن العرفان) مندرجہ بالا آیت کے اس معنی کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ احسن الخالقین ہے۔ جو شخص سات روز تک متواتر اس اسم کو پڑھے گا ان شاء اللہ تمام آفتوں سے محفوظ رہے گا اور جو شخص ہمیشہ اس بابرکت نام کا وظیفہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے جو اس کی طرف سے عبادت کرتا ہے اور اس کا چہرہ منور رہتا ہے۔

بخش دے اپنے کرم سے یا خدا ہوں تیرا بندہ سراپا پر خطا
ہے بھروسہ مجھ کو تیری ذات کا یا الٰہی یہ ہے میری التجا
بادشاہا جرم مارا درگزار
ما گنہ گاریم تو آمرزگار

بقا جس کو رہے گی وہ تجلیٔ خدا ہو گی

تمام خوبیاں اللہ عزوجل کے لئے ہیں جو دلیل کے ساتھ غالب ہے اور اپنے محبین پر تجلی فرمائی۔ ساری کائنات میں تصرف فرماتا ہے، والی مقرر کرتا اور معزول کرتا ہے، اپنے بندوں میں سے جسے چاہے اپنی راہ میں بڑھ چڑھ کر جہاد کرنے کی توفیق عطا فرماتا ہے پھر وہ پیٹھ نہیں پھیرتا اور اپنے بندے کو قیام اللیل کی توفیق عطا فرماتا ہے تو وہ اس کی اطاعت وعبادت میں خوب کوشش کرتا ہے اور اللہ عزوجل سے سرگوشیوں میں لذت حاصل کرتا ہے۔ خوش بخت وہ ہے جو مالک ومولیٰ عزوجل کے مشاہدے سے کیف و سرور میں راتیں گزارتا ہے۔ رب تعالیٰ اسے محبت کے پیالوں سے قرب کے جام بھر بھر کر پلاتا ہے تو عاشق صادق کا دل غلبہ شوق سے بے چین ہو جاتا ہے پس وہ زبانِ ذوق سے پکار اٹھتا ہے:

''سحری کے وقت ساقی نے جامِ محبت کے ساتھ تجلی فرمائی۔ اس کے قرب سے وحشت دور ہو گئی اور کہا گیا: ''اے وہ شخص جو وصالِ الٰہی کی طلب میں بے چین ہے، سن لے! ہجر و فراق کا زمانہ گزر گیا، جدائی کا وقت ختم ہو گیا اور دور کیے ہوئے کو قرب مل گیا۔ اے میرے محبوب بندو! اب وقت ہے، اگر تمہارا عزم پختہ ہے تو رات کی ان تنہائیوں میں روحوں کو تھکاؤ جن میں کوئی ملامت کرنے والا بھی نہ ہو اور محبتِ حقیقی کسی ملامت کرنے والے کی پرواہ نہیں کرتا۔''

پاک ہے وہ ذات جس نے نظرِ حسنِ انتخاب سے اپنے اولیاء کو دیکھا اور انہیں اپنی عطا سے نعمتوں اور فضیلتوں سے نوازا۔ اس نے ان پر عطائیں اور احسانات فرمائے پھر انہیں مصائب میں مبتلا کیا اور انہیں آزمائش میں ڈالا تو انہوں نے اس کی عطاؤں پر شکر اور آزمائشوں پر صبر کا دامن تھامے رکھا۔ ارادۂ ازلی میں ان کے لئے سعادت مندی سے سرفرازی لکھ دی گئی۔ چنانچہ وہ ان بھلائی والوں میں سے ہو گئے جن کے لئے بھلائی (یعنی جنت) اور اس سے بھی زائد نعمت (یعنی دیدارِ الٰہی عزوجل) ہے کیونکہ اللہ عزوجل نے انہیں اس کا اہل بنا دیا ہے۔

اللہ عزوجل نے اس گروہ میں سے حضرات اولیاء کرام کو بھلائی کے ساتھ خاص فرمایا تو وہ اس کی محبت میں صفوں کی صفیں چیر کر آگے نکل گئے اور ہلاکتوں کی جولان گاہ میں گھومتے رہے۔ مگر اس کی محبت سے پیچھے ہٹے نہ ہی پیٹھ پھیری۔ اللہ عزوجل نے انہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اپنی محبت کی توفیق دی اور اپنی پاک بارگاہ کا قرب و وصال بخشا اور جب ان کو مرتبہ اتصال کی طرف ترقی دی جاتی تو جام وصال سے سیراب فرمایا پس وہ اس کا قرب پانے میں کامیاب ہو گئے اور کیف سرور میں زبان حال سے کچھ یوں گویا ہوئے:

ابد کی انتہا ہو گی ہر اک خلقت فنا ہو گی — بقا جس کو رہے گی وہ تجلیٰ خدا ہو گی
ازل سے قبل بھی یا رب تری ہی ذات تھی تنہا — ابد کے بعد بھی یا رب فقط تجھ کو بقا ہو گی
تو ہی معبود ہے مقصود ہے موجود ہے مولا — عبادت ماسوا تیرے بھلا کس کی ادا ہو گی
تری ہی ذات ہے ہر حال میں پیش نظر یا رب — ہمارے ہر عمل کی اصل تیری ہی رضا ہو گی
ہویدا ہیں ترے جلوے بہاروں سے ستاروں سے — تجلی تیری یا رب جا بجا جلوہ نما ہو گی
سر مقتل بھی یا رب سر مرا خم ہو ترے آگے — نماز عشق زیر خنجر ایسے ہی ادا ہو گی
زمانہ کر رہا ہو گا ستائش مہ جبینوں کی — لب عابد پہ جاری صرف تیری ہی ثنا ہو گی

(عابد برھانپوری)

اللہ تعالیٰ عدم سے وجود میں لانے والا ہے

البارئ: باب نصر ینصر سے ہے اور اس کے معنی بھی وہی ہیں جو خالق کے ہیں مگر یہ بابرکت نام خلق حیوانات کے لئے زیادہ مستعمل ہے اور عدم سے وجود میں لانے کے لئے بھی۔ قرآن مجید میں ہے توبوا الی بارئکم فاقتلوا انفسکم ذلکم خیر لکم عند بارئکم اپنے پیدا کرنے والے کی طرف رجوع کرو تو آپس میں ایک دوسرے کو قتل کر دو یہ تمہارے پیدا کرنے والے کے نزدیک تمہارے لئے بہتر ہے۔ (یہ قتل بنی اسرائیل کے لئے گوسالہ پرستی کے گناہ کا کفارہ تھا) اس نام مبارک کی برکت یہ ہے کہ اگر کوئی بانجھ عورت سات دن روزے رکھے اور ہر روزہ پانی سے افطار کرنے کے بعد اکیس مرتبہ البارئ المصور پڑھے تو ان شاء اللہ اولاد نرینہ نصیب ہوگی۔

حمد لائق ہے جناب کبریا کے واسطے — ذات مطلق بانیٔ ارض و سما کے واسطے
در پہ آیا ہوں تیرے عفو خطا کے واسطے — فضل کر یا رب محمد مصطفیٰ کے واسطے
سید کونین شاہ انبیاء کے واسطے

پاک ہے وہ ذات جس نے اولیاء اللہ کے وجود سے زمین کو زینت بخشی

سب خوبیاں اللہ عزوجل کے لئے جس نے اپنے حسن انتخاب سے نیکو کار اولیاء میں خواص کو خاص فرمایا۔ اس نے حصول مقاصد والی رات میں ان میں سے افضل و اعلیٰ ہستیوں کو عالم اسرار کی سیر کرائی اور وہ اس کے حقوق کی ادائیگی کے لئے کمربستہ ہو گئے تو اس نے انہیں اپنے آزاد اور غلام سب بندوں پر امین بنا دیا۔ ان کے ہاتھوں مانگنے والوں کو مرادیں ملتی اور ان کی برکتوں سے خطا کاروں کی خطائیں اور گناہ معاف ہوتے ہیں۔ یہ شہریوں اور دیہاتیوں کو نفع پہنچانے کے لئے اللہ عزوجل کے حکم سے دنیا میں تصرف کرتے ہیں۔ ان میں کچھ نقباء ہیں تو کچھ ابدال، بعض نجباء ہیں تو بعض رجال الغیب، بعض اقطاب ہیں اور کوئی غوث کہ اس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے وسیلہ سے بارشیں برستی، اس کی برکت سے (چوپایوں کے) تھن دودھ سے بھرتے اور پھل اور کھیتیاں سرسبز و شاداب ہوتی ہیں۔ ☆......نقباء 70 ہیں اور یہ مصر میں ہیں، کسی دوسرے شہر میں نہیں ہوتے۔ ☆......ابدال 40 ہیں اور یہ شام میں ہیں اور معرفت و بصیرت رکھنے والوں کو نظر آتے ہیں۔ ☆...... نجباء 300 ہیں' اللہ عزوجل نے انہیں مغرب میں (شیاطین و کفار سے) جنگ کے لئے مقرر فرمایا' یہ اللہ عزوجل کے دین کے محافظ و مددگار ہیں۔ ☆......رجال الغیب 10 ہیں اور یہ عراق میں ہیں اور ان کا جام محبت ہر طرح کی آمیزش سے پاک وصاف اور شفاف ہے۔ ☆......اقطاب 7 ہیں' جنہیں اللہ عزوجل نے شہروں اور اطراف عالم میں بسنے والوں کے لئے نفع کے لئے سات ملکوں میں پیدا فرمایا۔ ☆......غوث (ہر زمانے میں) صرف ایک ہوتا ہے' جسے اللہ عزوجل عزت وعظمت والے شہر مکۃ المکرمہ (زادھا اللہ شرفا وتعظیما) پر مامور فرماتا ہے۔ پس یہ برگزیدہ بندے اللہ عزوجل کے محفوظ راز اور پوشیدہ علم کے خزانوں پر امین ہیں حتیٰ کہ عمریں ختم ہو جائیں۔ اگر ان ہستیوں کا وجود نہ ہو تو چشمے اور نہریں خشک ہو جائیں۔ اگر ان کے رکوع وسجود نہ ہوں تو بارشیں بند ہو جائیں۔ زمین کھیتی اگانا اور درخت پھل دینا چھوڑ دیں۔ یہ ارادہ الٰہی عزوجل کے دائرے میں رہتے ہیں۔ انہیں بارگاہِ الٰہی عزوجل میں حاضر ہونے سے نہ تو غفلت روکتی ہے نہ ہی اس سے دوری میں قرار آتا ہے۔ جب بادشاہوں کے دروازے بند ہو جاتے ہیں تو ان کے لئے پردوں کو اٹھا دیا جاتا ہے۔ جب سلاطین کے پردے آویزاں ہو جاتے ہیں تو ان کے لئے اللہ واحد وقہار عزوجل تجلی فرماتا ہے۔ پس اگر وہ تجلی ان میں سے کسی سے پلک جھپکنے کی دیر چھپ جائے تو پہاڑ ٹوٹ کر زمین بوس ہو جائیں اور دنیا میں زلزلہ آجائے۔

پاک ہے وہ ذات جس نے بعض بندوں کو اپنی بارگاہ کے قریب فرمایا اور انہیں اپنے ماسوا سے چھپا لیا اور کچھ بندوں کو دور کیا اور دوری وفاصلے کی تلوار ان پر چلا دی۔ اس نے حضرت ذوالنون مصری علیہ الرحمۃ کے لئے دامِ محبت کو نصب کر لیا۔ اس نے طنابِ محبت سے حضرت سیدنا جنید بغدادی علیہ الرحمۃ کو وابستہ کر دیا تو وہ قابل عزت وباعث فخر مقام پر فائز ہو گئے۔ اس نے تیز نگاہ توفیق کو حضرت سیدنا شفیق بلخی علیہ الرحمۃ کی طرف بھیجا تو انہوں نے شکستگی اور فقر کی رسی سے اسے اپنی طرف کھینچ لیا۔ اس نے حضرت سیدنا ابو یزید علیہ الرحمۃ پر دوسروں سے بڑھ کر کرم فرمایا تو انہوں نے دنیا سے کنارہ کشی کو لازم کر لیا اور مزید فضل وکرم کے طلب گار ہوئے۔ اس نے حضرت سیدنا معروف کرخی علیہ الرحمہ پر بھلائی کی سخاوت فرمائی تو ان کا دل معرفت وبصیرت سے آباد ہو گیا۔ اس نے حضرت سیدنا فضیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر فضل خاص فرمایا تو وہ انتہا درجہ کی عبادت کے لئے مستعد ہو گئے اور قرب الٰہی عزوجل کے حصول کے لئے شب بیداریاں شروع کر دیں اور اس نے حضرت سیدنا منصور حلاج علیہ الرحمۃ کو مزاج کی تبدیلی کا جام پلایا تو وہ عشق حقیقی کے نشے میں مست ہو گئے، جوش بڑھ گیا، اسرارِ الٰہی عزوجل کو ظاہر کر دیا۔ زبانِ وجد سے ایسی بات ظاہر ہوئی کہ ظاہری حدود سے باہر ہو گئے اور صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا۔

ولی را ولی می شناسد

امام اہل سنت، حضرت سیدنا امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں: ''غوث بالیقین اس (یعنی ولی مسمی بالخضر) سے افضل ہوتا ہے کہ وہ اپنے دورے میں سلطان کل اولیاء ہے۔ یونہی امامین، یونہی افراد، یونہی اوتاد، یونہی بدلاء، یونہی ابدال کہ یہ سب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے بعد دیگرے باقی اولیائے دورہ (یعنی زمانہ) سے افضل ہوتے ہیں۔ امام عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی کتاب ''الیواقیت والجواہر فی بیان عقائد الاکابر'' میں فرماتے ہیں:

ان اکبر الاولیاء بعد الصحابة رضی اللہ تعالی عنهم القطب ثم الافراد علی خلاف فی ذالك ثم الامامان ثم الاوتاد ثم الابدال ...... اقول: والمراد بالا بدال البدلاء السبعة لما ذکر بعده ان الابدال السبعة لا یزیدون ولا ینقصون وهو لاء هم البدلاء اما الا بدال فاربعون بل سبعون کما فی الاحادیث ۔ (الفتاوی الرضویہ، ج۲، ص۸۷)

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بعد سب سے بڑا ولی قطب ہوتا ہے، پھر افراد، اس میں اختلاف ہے، پھر امامان، پھر اوتاد، پھر ابدال...... میں کہتا ہوں: ابدال سے مراد سات بدلاء ہیں، اس دلیل کی وجہ سے جو اس کے بعد مذکور ہے کہ بے شک ابدال سات ہیں، نہ زیادہ ہوتے ہیں نہ کم اور یہی بدلاء ہیں۔ رہے ابدال تو وہ چالیس بلکہ ستر ہیں جیسا کہ احادیث میں ہے۔

حضرت سیدنا امام محقق، علامہ محمد یوسف نبہانی قدس سرہ النورانی اپنی کتاب ''جامع کراماتِ اولیاء'' میں ان مبارک ہستیوں کی اقسام کی وضاحت یوں کرتے ہیں: ''اقطاب: یہ حضرات اصالتاً یا نیابتاً سب احوال و مقامات کے جامع ہوتے ہیں...... مشائخ کی اصطلاح میں جب یہ لفظ بغیر اضافت استعمال ہو تو ایسے عظیم انسان پر اس کا اطلاق ہوتا ہے جو زمانہ بھر میں صرف ایک ہی ہوتا ہے، اسی کو غوث بھی کہتے ہیں۔ یہ مقربین خدا سے ہوتے ہیں اور اپنے زمانے میں گروہِ اولیاء کے آقا ہوتے ہیں...... اوتاد: یہ صرف چار حضرات ہوتے ہیں۔ کسی دور میں ان میں کمی بیشی نہیں ہوتی...... ان چار میں سے ایک کے ذریعے اللہ عزوجل مشرق کی حفاظت فرماتا ہے اور ایک کی ولایت مشرق میں ہوتی ہے، دوسرا مغرب میں، تیسرا جنوب اور چوتھا شمال میں ولایت کا مرکز ہوتا ہے۔ ان کے معاملات کی تقسیم کعبہ (معظمہ) سے شروع ہوتی ہے...... ان چاروں کے القاب اور صفاتی نام یہ ہیں: عبدالحی عبدالعلیم، عبدالقادر اور عبدالمرید...... ابدال: یہ سات سے کم و بیش نہیں ہوتے۔ اللہ عزوجل ان کے ذریعے اقالیم سبعہ کی حفاظت فرماتا ہے۔ ہر بدل کی ایک اقلیم ہوتی ہے جہاں اس کی ولایت کا سکہ چلتا ہے...... نقباء: ہر دور میں صرف بارہ نقیب ہوتے ہیں۔ آسمان کے بارہ ہی برج ہیں اور ہر ایک نقیب ایک ایک برج کی خاصیتوں کا عالم ہوتا ہے۔ اللہ عزوجل نے ان نقبائے کرام کے ہاتھوں میں شریعتوں کے نازل کئے ہوئے علوم دے دیئے ہیں۔ نفوس میں چھپی اشیاء اور آفاتِ نفوس کا انہیں علم ہوتا ہے۔ نفوس کے مکر و خداع کے استخراج پر یہ قادر ہوتے ہیں۔ ابلیس ان کے سامنے یوں منکشف ہوتا ہے کہ اس کی مخفی قوتوں کو بھی یہ جانتے ہیں جنہیں وہ خود نہیں جانتا۔ ان کے علم کی یہ کیفیت ہوتی ہے کہ اگر کسی کا نقش پا زمین پر لگا دیکھ لیں تو انہیں اس کے شقی و سعید ہونے کا پتہ چل جاتا ہے...... نجباء: ہر دور میں آٹھ سے کم و بیش نہیں ہوتے۔ ان حضرات کے احوال سے ہی قبولیت کی علامات ظاہر ہوتی ہیں حالانکہ ان علامات پر ضروری نہیں کہ انہیں اختیار بھی ہو۔ بس حال کا ان پر غلبہ ہوتا ہے، اس حال کے غلبہ کو صرف وہ حضرات پہچان سکتے ہیں جو رتبہ میں ان سے اوپر ہوتے ہیں۔ ان سے کم مرتبہ لوگ نہیں پہچان سکتے...... رجال الغیب: یہ دس حضرات ہوتے ہیں۔ کم و بیش نہیں ہوتے۔ ہمیشہ ان کے احوال پر انوارِ الٰہی کا نزول رہتا ہے لہٰذا یہ اہل خشوع ہوتے ہیں اور سرگوشی میں بات کرتے ہیں...... یہ مستور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(یعنی نظروں سے اوجھل) رہتے ہیں۔ زمین و آسمان میں چھپے رہتے ہیں، ان کی مناجات صرف حق تعالیٰ سے ہوتی ہیں اور ان کے شہود کا مرکز بھی وہی ذاتِ بے مثال ہوتی ہے...... وہ مجسمہ حیا ہوتے ہیں، اگر کسی کو بلند آواز سے بولتا سنتے ہیں تو حیران رہ جاتے ہیں اور ان کے پٹھے کانپنے لگتے ہیں۔ اہل اللہ جب بھی لفظ رجال الغیب استعمال فرماتے ہیں تو ان کا مطلب یہی حضرات ہوتے ہیں۔ کبھی اس لفظ سے وہ انسان بھی مراد لئے جاتے ہیں جو نگاہوں سے اوجھل ہو جاتے ہیں۔ کبھی رجال الغیب سے نیک اور مومن جن بھی مراد لئے جاتے ہیں۔ کبھی ان لوگوں کو بھی رجال الغیب کہہ دیا جاتا ہے جو علم اور رزق محسوس حسی دنیا سے نہیں لیتے بلکہ غیب کی دنیا سے علم و رزق انہیں ملتا ہے۔'' (جامع کرامات اولیاء (مترجم) ج ا ص ۲۳۰ تا ۲۳۹ ملخصا)

اللہ تعالیٰ ہر ایک کو صورت بخشنے والا ہے

المصور، قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے ھو الذی یصورکم فی الارحام کیف یشاء وہی (اللہ) ہے جو تمہاری تصویر بناتا ہے ماؤں کے پیٹ میں جیسی چاہے (مرد، عورت، گورا، کالا، خوبصورت، بدصورت، سالم، ناقص حضرت سعدی فرماتے ہیں:

دھد نطفہ را صورت چوں پری — کہ کرداست برآب صورت گری

بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہارا مادۂ پیدائش ماں کے پیٹ میں چالیس روز جمع رہتا ہے پھر اتنے ہی دن علقہ یعنی خون بستہ کی شکل میں ہوتا ہے پھر اتنے ہی دن پارۂ گوشت کی صورت میں رہتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اس کا رزق اس کی عمر اس کے عمل اس کا انجام کار یعنی اس کی سعادت و شقاوت لکھتا ہے پھر اس میں روح ڈالتا ہے تو اس کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں' آدمی جنتیوں کے سے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس میں اور جنت میں ہاتھ بھر کا یعنی بہت ہی کم فرق رہ جاتا ہے تو کتاب سبقت کرتی ہے اور وہ دوزخیوں کے سے عمل کرتا ہے۔ اسی پر اس کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور داخل جہنم ہوتا ہے اور کوئی ایسا ہوتا ہے کہ دوزخیوں کے سے عمل کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اس میں اور دوزخ میں ایک ہاتھ کا فرق رہ جاتا ہے۔ پھر کتاب سبقت کرتی ہے اور اس کی زندگی کا نقشہ بدلتا ہے اور وہ جنتیوں کے سے عمل کرنے لگتا ہے۔ اسی پر اس کا خاتمہ ہوتا ہے اور وہ داخل جنت ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہی مصور ہے

انسان جو مصور کہلاتے ہیں وہ درحقیقت صورت نہیں بناتے بلکہ صورت کی نقل اتارتے ہیں اور وہ نقل بھی اصل سے کوئی مناسبت نہیں رکھتی۔ اگر انسان وحیوان یا شجر و حجر کا سایہ نمودار ہو جائے تو اس میں سورج یا چراغ کی کیا فضیلت ہے؟ اللہ تعالیٰ نے اربوں کھربوں صورتیں بنائی ہیں مگر ہر صورت دوسری سے مختلف ہے۔ عالم جمادات کو دیکھو کہ پتھر ایک جنس ہے جس کی ہزاروں اقسام، سینکڑوں رنگ اور بے شمار خواص ہیں کوئی یاقوت ہے، کوئی الماس ہے کوئی نیلم ہے کوئی مرجان ہے دیگر ہزاروں معدنیات کا بھی یہی حال ہے کوئلہ، نمک، تیل وغیرہ عالم نباتات میں غور کرو اب تک تقریباً تیرہ لاکھ اقسام کی جڑی بوٹیاں دریافت ہو چکی ہیں۔ ہر ایک دوسری سے مختلف ہے۔ زمین پہ پھیل جانے والی بوٹیاں، چھت پہ چڑھ جانے والی بیلیں، زمین سے اوپر اٹھی ہوئی بوٹیاں،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پودے، درخت کروڑوں اقسام کے ہیں کوئی صرف سایہ دیتا ہے۔ کوئی پھل اور سایہ دونوں، کوئی عمارت کے کام آئے، ہر ایک کا پتہ پھل؛ پھول رنگ اور تاثیر مختلف پھر جڑھ میں اثر اور ہے پتے میں اور اوپر کے حصے کی خاصیت اور ہے اندر کے گودے کی مختلف اور میوے بیج کی علیحدہ علیحدہ، عطر، گوند اور عرق انہی سے حاصل ہوتے ہیں۔ عالم حیوانات میں آ ؤ انڈہ دینے والے، بچہ دینے والے، زمین کے اندر گھسنے والے، زمین کے اوپر بسنے والے، دریاؤں والے، چار پاؤں، دو پاؤں اور پیٹ پہ چلنے والے، گھاس کھانے والے، ماس کھانے والے، دودھ دینے والے، گوشت مہیا کرنے والے، بوجھ اٹھانے والے، سواری والے، حملہ کرنے والے، مطیع ہو کر رہنے والے، کروڑ ہا اقسام ہیں۔ انہی میں پرندے بھی ہیں جو رنگوں، بولیوں اور پرواز کے لحاظ سے مختلف ہیں، اپنی اپنی عادات واطوار کے اعتبار سے ایک دوسرے سے مختلف، پرواز کی شکلیں اور گھونسلے بنانے کی صورتیں مختلف، عالم انسانیت کو لو رنگ، شکل، زبان جداگانہ، ملک ملک کے باشندوں کی بناوٹ اور خدوخال جدا۔ خود انسان کی قوت ایجاد اختراع اس قدر بڑھ گئی ہے کہ گویا اس کو تصرف تام اور اقتدار کل حاصل ہے۔ پھر عالم روحانیت کی طرف آؤ تو یوں معلوم ہو کہ دنیا و مافیہا تو ایک عالم صغیر ہے جبکہ عالم کبیر تو انسان کا دل ہے جہاں حقائق و معارف کی نشو و نما ہوتی ہے۔ عالم افلاک میں غور کرو تو اس کی وسعتیں بیان سے باہر ہیں۔

یا الٰہی جبکہ ہو محشر بپا   نار دوزخ سے مجھے لینا بچا
ازبرائے شافع روزِ جزا   کرمری مقبول یا اللہ دعا

بادشاہا جرم مارا درگزار
ما گنہ گاریم تو آمرزگار

تمام خوبیاں اس کے لئے جس نے ہمیں فقہاء کی پاکیزہ جماعت عطا فرمائی

سب خوبیاں اللہ عزوجل کے لئے ہیں جو قدیم کی صفت سے متصف ہے، ہر موجود شے کے وجود سے پہلے ہے، فضل و کرم اور جود و عطا اس کے اوصاف ہیں، وہ اپنی وحدانیت میں اولاد اور آباؤ اجداد سے پاک ہے۔ نہ اس کی بیوی ہے، نہ شوہر، نہ اس کی کوئی اولاد ہے، نہ وہ کسی کی اولاد۔ وہ ریت کے ذروں، پانی کے قطروں اور بالیوں اور انگور کے خوشوں وغیرہ کے دانوں کی تعداد بھی جانتا ہے۔ وہ سخت اندھیری و تاریک راتوں میں خشکی و تری کے ہر ذرے کی حرکت کو ملاحظہ فرما رہا ہے۔ ایسا حکمت والا ہے جو سخت مضبوط چٹانوں سے نہریں نکالتا ہے۔ خشک درختوں سے تروتازہ پھل پیدا کرتا ہے۔ فکریں اس کی تصویر کشی نہیں کر سکتیں۔ ہمتیں اس کا احاطہ نہیں کر سکتیں۔ تقدیر اس کے لئے رکاوٹ نہیں بن سکتی۔ زمانے اسے فنا نہیں کر سکتے۔ کسی آنکھ میں اس کے ادراک کی طاقت نہیں۔ وہ یکتا معبود ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ عطا کرنے والا ہے، اس کی عطا میں کوئی رکاوٹ ڈالنے والا نہیں۔ اس کے فیصلے کو ٹالنے والا کوئی نہیں۔ وہ ایسا کریم ہے کہ بندہ کتنی ہی مرتبہ اس کے دروازے سے اعراض کرے پھر بھی اسے بڑے بڑے انعامات عطا فرماتا ہے۔ وہ ایسا حلیم ہے کہ انسان کو گناہوں میں مبتلا دیکھتا ہے پھر بھی اپنے حلم اور مہربانی سے اس کی پردہ پوشی فرماتا ہے۔ وہ ایسا غفار ہے جو گناہوں کو بخشتا، عیبوں کو چھپاتا اور پچھلے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ وہ ایسا قہار ہے جو سب جابروں، ظالموں پر غالب ہے، سب شکست دینے والوں کو شکست دیتا ہے اور بغض و عناد کی تلوار سونتنے والوں کو شدت وسختی کی مار مارتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جس نے انسانی فکروں کو اپنے عظمت وجلال اور انوار وتجلیات کے ادراک سے گم گشتہ راہ کر دیا اور عقلوں کو اپنی قدیم ذات کی حقیقت تک پہنچنے سے عاجز کر دیا۔ اس نے وضاحت اور کلام کے بعد اپنے اسرار کو اشاروں سے تعبیر کرنے سے زبانوں کو گونگا کر دیا اور اپنا احاطہ کرنے سے دلوں کو حیرت زدہ کر دیا اور اس کا مقصد وہم میں مبتلا کرنا نہیں۔ وہ کریم ہے، عظمت و بزرگی والا ہے، ہمیشہ سے ہے، تنہا ہے، نہ اس کی کوئی اولاد ہے، نہ وہ کسی کی اولاد، اس کا کوئی شریک نہیں، وہ کسی کا محتاج نہیں، وہ ہر طرح کے مماثل، مشابہ ضد اور نقیض سے پاک ہے۔ تمام احسانات پر شکر اور تمام تعریفوں کا مستحق وہ ہے جس نے اپنے گنہگار و ذلیل بندوں پر اپنا خوبصورت پردہ ڈال رکھا ہے۔ وہ اپنے بندوں کو دیکھ رہا ہے۔ ان کا مشاہدہ کر رہا ہے۔ ربوبیت اس کی پہچان ہے۔ الوہیت اس کی صفت ہے۔ وہ اپنی حقیقت وذات وصفات میں منفرد ہے۔ خیال وگمان سے پاک ہے۔

اپنی بقاء میں فنا اور مثلیت (یعنی ہم مثل ہونے) سے پاک ہے۔ ہر ظاہر و پوشیدہ شئے سے باخبر ہے۔ عقلیں اس کی عظمت میں حیران وششدر ہیں اور نہیں جان سکتیں کہ وہ کہاں ہے؟ فکریں اس کی بے نیازی کا ادراک کرنے سے عاجز ہیں، کیونکہ اسے علوم عقلیہ سے نہیں جانا جاسکتا۔ پاک ہے وہ معبودِ عظیم جو مماثل ومناسب چیزوں پر غالب ہے اور مشارک ومصاحب سے پاک و بری ہے۔ تائب کی توبہ قبول فرماتا ہے، اس کے دربار کا کوئی دربان نہیں۔ جو اس کے غیر سے امید رکھے، وہ بدبخت و نامراد ہے اور جو اس کے دروازۂ رحمت پر پڑاؤ ڈال لے وہ اپنے مقصد کو پانے میں کامیاب ہے۔ جو اس کے انس کا مزہ چکھ لیتا ہے وہ اس کے لطف وکرم سے عجیب وغریب چیزیں ملاحظہ کر لیتا ہے اور جو اس کے علاوہ ہر چیز سے منہ موڑ لیتا ہے تو وہ نہ صرف اسے بلندی عطا فرماتا ہے بلکہ ترقی عطا فرما کر اعلیٰ ترین مراتب تک پہنچا دیتا ہے۔ اس سے ضرر ونقصان کو دور کرتا اور ٹوٹے دلوں کو جوڑ دیتا ہے اور رات کے آخری حصے میں ندا فرماتا ہے: "ہے کوئی بخشش مانگنے والا؟ ہے کوئی توبہ کرنے والا؟" وہ سائلین کی حاجات پوری فرماتا ہے اور قبولیت وعنایت کی پوشاکوں کے ساتھ تائبین پر جود وکرم فرماتا ہے۔

پاک ہے وہ ذات

جس کی پاکیزگی کی گواہی تمام آسمان اور اس میں موجود عجائبات قدرت دیتے ہیں۔ جس کی ربوبیت کا اقرار مشارق و مغارب کی زمینیں کرتی ہیں۔ اس نے اپنا قائم ودائم دین لے کر آنے والے اور خصائل حمیدہ اور اوصافِ جمیلہ سے متصف نبی حضرت سیدنا محمد ﷺ کا انتخاب فرمایا اور کائنات کو آپ ﷺ کے وجود باجود سے مشرف فرمایا اور آپ ﷺ کو سعادتِ کاملہ عطا فرمائی اور بلند وبالا مراتب پر فائز فرمایا۔ آپ ﷺ کے صحابہ کرام وخلفاء عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو چنا اور پھر ان کی صحبت میں رہنے والوں کو تابعین بنایا۔ آپ ﷺ کی امت میں سے بطور خاص تابعین پر احسان فرمایا جو زمانہ گزر جانے کے باوجود شریعت اسلام پر قائم رہے۔ پھر ان میں سے چار ہستیوں کا انتخاب فرمایا جنہوں نے ایمان کے ستونوں کی بنا ڈالی اور بندوں کو اللہ عزوجل کی عبادت کی طرف بلایا۔ پس ان کے علوم سے ساری کائنات بھر گئی۔ ان میں سے ایک حضرت سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جن کا نسب شریف بنو عدنان سے جا ملتا ہے۔ دوسرے حضرت سیدنا امام مالک بن انس اصبحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جو بلند شان و مرتبہ کے مالک ہیں۔ تیسرے حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جو اپنے علم کے ذریعے ظاہری وباطنی طور پر قابل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تعریف راستے پر چلے۔ چوتھے حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ اللہ عزوجل نے ان چاروں اماموں اور ان کے علوم سے لوگوں کو نفع دیا اور ان سے تکلیف، جہالت اور گمراہی وسرکشی دور فرمائی۔ (اللہ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین)

اللہ تعالیٰ درگزر اور پردہ پوشی فرمانے والا ہے

الغفار غفر سے ہے جس کا معنی ہے چھپانا ڈھانپ دینا۔ کہا جاتا ہے غفر المتاع فی الوعاء غفر الشیب بالخضاب۔ کپڑے صندوق میں چھپ گئے۔ سفید بال خضاب میں چھپ گئے۔ اللہ تعالیٰ کا نام غفار اس لئے ہے کہ وہ اپنے بندوں کے گناہوں کو چھپاتا ہے۔ یعنی جس طرح ہم قابل نفرت چیز پہ مٹی ڈال دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمارے گناہوں کو معاف فرما کر ہمیں آلودگیوں سے پاک فرما دیتا ہے۔ اس سے غفور اور غافر بھی ہے۔ غفار قرآن پاک میں تین جگہ آیا ہے۔ سورۂ نوح میں اکیلا انہ کان غفارًا۔ سورۂ مومن اور زمر میں عزیز الغفار۔ اس بابرکت نام سے تعلق پیدا کرنے کے لئے استغفار بکثرت پڑھنا لازم ہے جو شخص دنیا کی محبت میں گرفتار ہو وہ کثرت سے اس اسم پاک کا وظیفہ کرے ان شاء اللہ مغفرت کے آثار اس پہ ظاہر ہوں گے اور جو شخص بعد نماز عصر روزانہ یا غفار اغفر لی پڑھے گا ان شاء اللہ تعالیٰ اس کو اپنے بخشے ہوئے بندوں میں شامل فرمائے گا۔

اے حقیر اب کر دعا حق سے طلب   دور کر دل سے مرے رنج و تعب

التجاء میری یہی ہے روز و شب   بخش دے میرے گناہ یا رب تو سب

بادشاہا جرم مارا درگزار

ما گنہ گاریم تو آمرز گار

تیرے دَر پر اے کریم ذوالجلال

سب خوبیاں اللہ عزوجل کے لئے جو رؤف، رحیم، کریم اور انتہائی مہربان ہے۔ بھلائی کے بدلے بھلائی (یعنی جنت) عطا فرمانے والا۔ وہ ایسا واحد و یکتا ہے کہ وحدت اس پر اثر انداز نہیں ہوتی اور نہ ہی بندوں سے انتہائی محبت پر فخر ہے۔ وہ اپنی بادشاہت میں وزیر، مشیر اور قریبی سے بے نیاز ہے۔ ستاروں سے اوپر اور زمین کی سرحدوں سے آگے جو کچھ ہے اسی کے علم میں ہے۔ پردۂ غیب اس پر کھلا ہوا ہے۔ اس نے اپنی شان کے لائق عرش پر استواء فرمایا جو حرکت، جلوس اور ٹھہرنے سے پاک ہے۔

میں اللہ عزوجل کی حمد کرتا ہوں کہ اس نے خوفناک چیزوں کو دور فرما دیا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، ایسی گواہی جیسی حضور نبی کریم ﷺ نے سچائی کی انتہا کو پہنچی ہوئی اپنی مبارک زبان سے دی۔ کیونکہ اللہ عزوجل نے آپ ﷺ کی زبانِ اطہر کو غیر حق اور بے جا کی طرف جانے سے روک دیا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک ہمارے سردار حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ عزوجل کے بندے اور رسول ہیں جنہیں اللہ عزوجل نے معزز لوگوں کی طرف مبعوث فرمایا ہے اور آپ ﷺ نے اس جنت کی خوشخبری دی جس کے (پھلوں کے) خوشے جھکے ہوئے ہیں اور اس آگ سے ڈرایا جو سخت بھڑکتی اور شعلے مارتی ہے۔ آپ ﷺ نے اون کا لباس پہنا اور پیوند لگے نعلین مبارک استعمال

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرمائے۔ حالانکہ آپ ﷺ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں بلند و بالا مرتبے پر فائز اور تمام خوبیوں سے موصوف ہیں۔ اے اللہ عزوجل! ہمارے سردار حضرت محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ ﷺ پر رحمت نازل فرما اور ان کے آل واصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر جو سردارانِ زمانہ ہیں اور آپ ﷺ پر اور آپ ﷺ کے آل واصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر سلامتی بھیج جب تک باجماعت نمازوں میں قطار در قطار صفیں قائم ہوتی رہیں۔

تیرے در پر اے کریم ذوالجلال — کر رہا ہوں ہاتھ پھیلائے سوال
سر ہے اور سجدہ ترا اے بے نیاز — بندۂ عاجز کو کر دے سرفراز
قادر و قیوم، اے عاجز نواز — ہم غریبوں کا ہے تو ہی کارساز
چشم و دل کو نور دے اے ذوالجلال — ہر طرف آئے نظر تیرا جمال
از طفیل مصطفیٰ و مرتضیٰ
مجھ کو اب ہے تجھ سے تیری التجا

(نظیر اکبر آبادی)

اللہ تعالیٰ سب پر غالب ہے

القہار کا معنی ہے سب کو اپنے قابو میں رکھنے والا، ہر زبردست کو زیر کرنے والا، ہر غالب سے غالب تر، جس کا نہ کوئی مقابل ہو، نہ اس کے حکم میں کوئی دخل دے سکے نہ اس کا کوئی شریک ہو نہ نظیر۔ سب پر اس کا حکم جاری اور سب اس کے مملوک ارشاد باری تعالیٰ ہے: وھو القاھر فوق عبادہ اور وہی غالب ہے اپنے بندوں پر کسی انسان کا یہ دعویٰ کہ وہ کسی دوسرے انسان یا قوم و ملک پہ پورا غلبہ رکھتا ہے اتنا ہی غلط ہے جتنا کہ فرعون کا بنی اسرائیل کو یہ کہنا و انا فوقھم قاھرون (الاعراف) اور ہم بنی اسرائیل پہ پورا غلبہ رکھتے ہیں۔ ایسا دعویٰ ذلت و رسوائی اور ہلاکت و تباہی پیدا کرنے والا ہوتا ہے۔ ہاں اللہ تعالیٰ کو سزاوار ہے جو کہ ہماری روح، ہمارے جسم پر پورا غلبہ رکھتا ہے۔ ہمارا زمین پہ چلنا اور آسمان کے نیچے رہنا اس وجہ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان اشیاء سے نفع اٹھانے کا ہمیں موقع دیا ہے ورنہ وہی زمین ہمیں لقمہ بنالے اور یہی آسمان ہمیں جلا کر راکھ کر دے۔ قرآن مجید میں سورہ یوسف، رعد، ص، زمر، ابراہیم اور المومن کے اندر واحد کے لفظ کے ساتھ یہ اسم پاک آیا ہے۔ مثلاً المومن میں فرمایا لمن الملك اليوم لله الواحد القهار۔ آج کس کی بادشاہی ہے۔ اللہ ہی کی ہے جو واحد و قہار ہے۔ اس اسم پاک سے تعلق پیدا کرنے والوں کو عبادت و اطاعت اور خوف خدا اپنے اوپر لازم کر لینا چاہیے۔ جو شخص دنیا کی محبت میں گرفتار ہو وہ کثرت سے اس نام مبارک کا وظیفہ کرے ان شاء اللہ اس کے دل سے دنیا کی محبت جاتی رہے گی اور خدا کی محبت پیدا ہو گی۔

جز سیاہ کاری و بدکاری نہ دنیا میں حصول — عمر عصیاں میں گنوائی اس لئے ہے دل ملول
کر نگاہ لطف تا ہو دولت ایماں قبول — یا الہ العالمیں یہ عرض ہو میری قبول
"استجب ھذا دعاءی مصطفیٰ کے واسطے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آغاز ترے ہیں تو یہ انجام ترے ہیں

سب خوبیاں اللہ عزوجل کے لئے ہیں جو ابتداء سے انتہاء تک غالب ہے، اس کی نعمت مومن و کافر دونوں کی کفالت کرتی ہے اور اس کی قدرت روشنی اور تاریکی ظاہر کرتی ہے، اس کی رحمت اسے بھی شامل ہے جس نے اپنی زندگی نافرمانیوں میں ضائع کر دی، کتنے ہی امیروں کو اس نے فقیر بنایا اور کتنے ہی فقیروں کو غنی کر دیا، مسکین پر رحم فرمایا، ٹوٹے ہوئے کو جوڑا، گناہوں کو معاف کیا، ویران دلوں کو آباد کیا، سینوں کو کشادگی عطا فرمائی، مظلوموں کی خاطر اپنا درِ رحمت کھول دیا، فرشتے بھی اس کی ہیبت سے تھر تھر کانپتے ہیں پس وہ کثرت سے اس کی تکبیر و تہلیل کرتے ہیں۔ اسی کے حکم سے کشتی چلتی ہے۔ اس نے اپنی رحمت کو ثابت کر دیا ہے اور فرشتوں کو اپنی اس بات پر گواہ بنالیا ہے کہ وہ ہمیشہ خطاؤں کو بخشنے والا ہے، عظمت و تقدیس والا ہے، اسی کو یاد کیا جاتا ہے، وہی معبودِ عظیم ہے، اسی کا حمد و شکر کیا جاتا ہے، وہ نچلی سے نچلی چیز کو بھی ملاحظہ فرماتا ہے کیونکہ وہ سمیع و بصیر (یعنی سننے، دیکھنے والا) ہے ذہن میں پیدا ہونے والی سوچ کو بھی جانتا ہے کیونکہ وہ علیم و خبیر (یعنی جاننے والا اور باخبر) ہے، سب کچھ فنا ہو جائے گا مگر وہ باقی رہے گا اور وہ اس پر قدرت رکھتا ہے، زندہ کو مردے سے نکالتا ہے اور اس نے ہر شے کو پیدا فرمایا اور اس کا ایک خاص اندازہ رکھا۔ اے انسان! تیرے گناہوں کو جاننے کے باوجود تجھے عطا کیا۔ چنانچہ ارشاد فرمایا: ''وما کان عطاء ربك محظورا ○ (پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۲۰) اور تمہارے رب کی عطا پر روک نہیں۔''

اس پر نہ تو کسی قسم کا حجاب ہے کہ وہ چھپا ہوا ہو اور نہ ہی وہ جسم رکھتا ہے کہ مقید ہو، اس نے ذمہ دار لوگوں کا انتخاب فرمایا، ان کے چہروں کو نور عطا فرمایا، ان کے دلوں کو اپنی محبت اور کیف و سرور سے بھر دیا اور انہیں اپنی معرفت کا وافر حصہ عطا فرمایا۔ جب اہل معرفت نے ہجر و فراق کا شکوہ کیا تو اس نے ان کے لئے امان نامہ لکھ دیا۔ ان کو غافل لوگوں کے درمیان بیدار کئے رکھا اور ان کے اور غافلوں کے درمیان پردہ حائل کر دیا۔ جب انہوں نے اس کی عبادت میں اپنے آپ کو تھکایا اور اپنے چہروں کو تاریکیوں کے پردوں میں چھپایا تو اس نے بعض کو مخلوق کے درمیان (ولایت کا) سورج اور بعض کو (ولایت کا) چاند بنا دیا، انہیں اپنے خطاب کی اچھی طرح سمجھ عطا فرمائی اور اپنے عتاب کی لذت سے لطف اندوز کیا، اپنے قرب کے جام سے شراب طہور پلا کر انہیں مقامِ قرب عطا فرمایا اور پھر بند دروازے کھول کر ان کے سامنے سے تمام حجابات اٹھا دیئے۔

پاک ہے وہ معبود جس نے سالوں اور زمانوں کو پھیرا اور کچھ دنوں اور مہینوں کو دوسروں پر شرف عطا فرمایا اور اوقاتِ عبادات کو دوسرے تمام اوقات پر فضیلت عطا فرمائی۔

آغاز ترے ہیں تو یہ انجام ترے ہیں — تو قادر مطلق ہے صبح و شام ترے ہیں
تو مالک کل کون و مکان دونوں جہاں ہے — یہ قیصر و کسریٰ و در و بام ترے ہیں
تو خالق و یکتا ہے تری حمد کروں کیا — غنچے ترے گل ترے یہ گلفام ترے ہیں
گنتی نہیں جس کی وہ ترے نامِ ''مقدس'' — رحمان پکاروں کہ خدا نام ترے ہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جو کچھ بھی ملا تیری عطا تیرے کرم سے
نزھت کہ خوشا کتنے یہ اکرام تیرے ہیں

اللہ تعالیٰ سب کچھ عطا فرمانے والا ہے

الوہاب کے معنی ہیں کثیر العطاء اور دائم العطاء۔ یہ ھبہ سے ہے جس کا معنی ہے وہ عطیہ جو بغیر کسی غرض، امید اور عوض کے ہو۔ جب حضرت ابراہیم کو اللہ تعالیٰ نے اسماعیل اور اسحاق علیہم السلام عطا فرمائے تو انہوں نے ان الفاظ میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا: الحمد للہ الذی وھب لی علی الکبر اسماعیل و اسحاق (ابراہیم) تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے بڑھاپے میں مجھے اسماعیل واسحاق عطا فرمائے۔ سورۂ ص میں فرمایا: ووھبنا لداؤد سلیمٰن۔ ہم نے داؤد علیہ السلام کو سلیمان عطا فرمایا۔ وہاب وہ ہے جو عطائے صوری ومعنوی اور عطیات دنیوی واخروی کا مالک ہے۔ یہی اسم پاک ہے جو بتاتا ہے کہ بندہ کے پاس کچھ نہیں جو کچھ ہے سب اللہ کی عطا اور اس کا جود لامتناہی ہے جو شخص فقر وفاقہ میں مبتلا ہو وہ کثرت سے اس اسم مبارک کو پڑھے یا لکھ کر اپنے پاس رکھے یا چاشت کی نماز کے آخری سجدہ میں چالیس مرتبہ یہ اسم پڑھا کرے تو اللہ تعالیٰ فقر وفاقہ سے ان شاء اللہ اس کو حیرت انگیز طریقے سے نجات بخشے گا اور اگر کوئی خاص حاجت درپیش ہو تو گھر یا مسجد کے صحن میں تین بار سجدہ کر کے ہاتھ اٹھائے اور سو مرتبہ یہ اسم پڑھے ان شاء اللہ حاجت پوری ہوگی۔

یاالٰہی مجھ میں ہے ساری سیہ کاری بھری — نام نیکی کا نہیں ہے حد سے زائد ہے بدی
رات دن روتا ہوں اپنی دیکھ کر آلودگی — دور کر رنج دلی ہے سخت مجھ کو بیکلی
اس شہ صدیق اکبر باصفا کے واسطے

کون کس طرح اللہ تعالیٰ کی پاکی بولتا ہے؟

تمام تعریفیں اللہ عزوجل کے لئے جس کے فضل وکرم کا ہر دیہاتی وشہری نے اعتراف کیا۔ ہر صبح وشام آنے والا اس کے دریائے کرم سے سیراب ہوا۔ اسی کے فضل وکرم سے صبح کے بادل برسے۔ چمکتے دن اور رہنمائی کرنے والی رات نے اس کی حمد کے ساتھ تسبیح کی۔ اس کی حکمت سے کائنات نے اہل عقل ودانش کے لئے گفتگو کی۔ چنانچہ آسمان کہتے ہیں: ''پاک ہے وہ ذات جس نے اپنی قدرت سے ہمیں بلند کیا اور اپنی قدرت سے روکے رکھا، وہی ہمارا سہارا ہے۔'' زمین کہتی ہے: ''پاک ہے وہ ذات جس نے ہر شے کو علم کے اعتبار سے وسعت دی اور فرشِ زمین کو پانی پر بچھایا اور اسے چلنے کے لئے نرم کیا۔'' پہاڑ کہتا ہیں: ''پاک ہے وہ ذات جس نے میرے پہلوؤں کو قوت دی اور میری بنیادیں اور جڑیں مضبوط کیں۔'' دریا کہتا ہے: ''پاک ہے وہ ذات جس نے مجھے اپنی مرضی سے چلایا، مجھ سے نہریں جاری کیں اور مجھے سیراب کرنے کی قوت عطا کی جو میرا قصد کر کے میرے پاس آئے۔'' عارف کہتا ہے: ''پاک ہے وہ ذات جس نے اپنی طرف میری رہنمائی فرمائی اور اپنی ذات کو میری پناہ گاہ بنایا۔'' عالم کہتا ہے: ''پاک ہے وہ ذات جس نے میرے فہم کے دروازے کھولے اور دین کے احکام سیکھنے اور اس کے لیے محنت کی توفیق عطا فرمائی۔'' عابد کہتا ہے: ''پاک ہے وہ ذات جس نے مجھے اپنا مقصود پانے کے لئے راتوں کو بیدار رکھا اور مجھے ذکر واذکار اور وظائف کے لئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قیام کی توفیق عطا فرمائی۔" گنہگار کہتا ہے: "پاک ہے وہ ذات جس نے میرے گناہوں پر باخبر ہونے کے باوجود میری پردہ پوشی فرمائی اور مجھے "رحمت" سے ڈھانپے رکھا۔ جب میں نے توبہ کی تو "رحمت" سے متوجہ ہوا اور مجھے ہدایت دی اور میرے برے حال کے بعد مجھے نیک بننے کی سعادت عطا فرمائی۔

پاک ہے وہ جو معبود ہے، وہ ہر رات آسمان دنیا پر (اپنی شان کے مطابق) نزول فرماتا ہے اور ندا دیتا ہے: "ہے کوئی توبہ کرنے والا؟ کہ میں اس کی توبہ قبول کروں اور اس کی طرف نظر رحمت فرماؤں۔ ہے کوئی استغفار کرنے والا؟ کہ میں اس کی مغفرت کروں اور اسے ہدایت کا راستہ دکھاؤں؟ ہے کوئی دعا کرنے والا کہ میں اس کی دعا قبول کروں اور اس کے لئے اپنے فضل کا وعدہ پورا فرماؤں؟ ہے کوئی مانگنے والا کہ میں اسے منہ مانگا عطا کروں اور اس پر اپنے انعام و اکرام کی بارش برساؤں۔"

اے غافل انسان! کب تک اس غفلت اور سرکشی میں رہے گا؟ ندامت اور معذرت کے قدموں پر کھڑا ہو جا اور اپنے پیاسے دل کا علاج مسلسل ذکر الٰہی عزوجل سے کر اور سحری کے وقت عاجزی و انکساری کے ساتھ اللہ عزوجل کے حضور کھڑا ہو جا۔

طور ہی پر نہیں موقوف اجالا تیرا — کون سے گھر میں نہیں جلوۂ زیبا ترا
نئے انداز کی خلوت ہے یہ اے پردہ نشیں — آنکھیں مشتاق رہیں دل میں ہو جلوہ تیرا
چار اضداد کی کس طرح گرہ باندھی ہے — ناخن عقل سے کھلتا نہیں عقدا تیرا
بے نوا مفلس و محتاج و گدا کون کہ میں — صاحب جودو کرم وصف ہے کس کا؟ تیرا
آفریں اہل محبت کے دلوں کو اے دوست — ایک کوزے میں لئے بیٹھے ہیں دریا تیرا
اتنی نسبت بھی مجھے دونوں جہاں میں بس ہے — تو میرا مالک و مولیٰ ہے میں بندہ تیرا

اب جماتا ہے حسنؔ اس کی گلی میں بستر
خوب رویوں کا جو محبوب ہے پیارا تیرا

(مولانا حسن رضا خان بریلوی)

اللہ تعالیٰ ہی بڑا رزق دینے والا ہے

الرزاق، وہ تمام چیزیں جن سے انسان لطف اندوز ہوتا ہے۔ حسّی اور ذہنی انتفاع حاصل کرتا ہے رزق میں شامل ہے بلکہ فائدہ اٹھانے والا ذہن پہ بعد میں آتا ہے اس کے رزق کا انتظام پہلے ہو چکا ہوتا ہے۔ انسان کے پیدا ہونے سے پہلے زمین ہوا پانی کی ضرورت تھی تو اللہ نے یہ چیزیں انسان کی آمد سے پہلے بنا دیں بچہ پیدا ہوتا ہے تو فوراً ماں کی چھاتی سے دودھ نکالنے کا مشکل ترین طریقہ اس کو سکھا کر بھیجا جاتا ہے۔ بعض دفعہ نیابۃً رزق دینے والے والدین، حاکم، محسن، بادشاہ کو یہ گمان ہو جاتا ہے کہ وہ کسی کو رزق دے رہے ہیں۔ اگر ان کو عارضی طور پر رزق دینے والا سمجھ بھی لیا جائے تو اسی لئے ہی فرمایا واللہ خیر الرازقین۔ جو جس چیز کا بھوکا ہے (روٹی، گوشت، گھاس، ذوق و شوق، محبت، ذکر یہ تمام رزق پہنچانا اسی رزاق مطلق کا کام ہے) ایک غذا میں معدہ اعصاب، شریانیں، جگر، طحال، قلب و دماغ کے پرورش کرنے والے الگ الگ اجزاء ہیں۔ ہر عضو اپنی اپنی غذا کا حصہ چوس لیتا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے اور دوسرے عضو کا چھوڑ دیتا ہے۔ ایک ہی جسم میں رزق کی ایسی تقسیم رازق مطلق کے سوا کون کرسکتا ہے۔ اس اسم پاک سے تعلق قائم کرنے والوں کو چاہیے کہ بھوکوں کو روزی کھلائیں اور رمضان میں سحری وافطاری کا انتظام کیا کریں۔ جو شخص صبح کی نماز سے پہلے اپنے مکان کے چاروں کونوں میں دس دس مرتبہ یہ اسم پڑھ کر دم کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر رزق کے دروازے ان شاء اللہ کھول دے گا اور بیماری و مفلسی اس کے گھر میں نہ آئے گی۔ دائیں کونے سے شروع کرے اور منہ قبلہ کی طرف رکھے۔

یا الٰہی تو غنی ہے اور میں ہوں بے نوا — خواستگاری تجھ سے ہے میری بھی اے رب العلا
سبز کر نخل تمنا تاکہ پاؤں مدعا — فضل کے ہاتھوں سے مجھ کو میوۂ مقصد کھلا
اس عمر فاروق عادل بے ریا کے واسطے

اللہ تعالیٰ سب سے بڑا مشکل کشا ہے

الفتاح فتح یفتح سے ہے جس کا معنی ہے کھولنا سورۂ یوسف میں ارشاد ہوا ولما فتحوا متاعھم۔ جب انہوں نے اپنا سامان کھولا۔ قیامت کے دن کو یوم الفتح اس لئے کہا گیا ہے کہ اس دن ساری حقیقت کھل جائے گی۔ چابی کو مفتاح کہا جاتا ہے کیونکہ اس سے تالا کھولا جاتا ہے۔ سورۃ الحمد کو فاتحہ الکتاب کہتے ہیں کیونکہ اس سے کتاب اللہ کے مضامین کا دروازہ کھلتا ہے۔ فتوح موسم بہار کی بارش کو بھی کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فتاح ہے کیونکہ وہی مشکلات و مبہمات کو کھولتا ہے، دل کو حق کے لئے کھولتا ہے، زبان پہ علوم کے دروازے کھولتا ہے، آنکھوں سے انکشاف علوم کے ساتھ پردوں کو کھولتا ہے۔ اہل حق اور اہل باطل کے درمیان فیصلہ فرما کر حقیقت کو کھول دے گا۔ صارفین کے صدق کو اور کاذبین کی اصلیت کو سب پر کھول دے گا۔ اس اسم کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کے لئے حاجت مندوں کی مدد میں ہمدردی کے ساتھ حصہ لیا جائے۔ جو شخص نماز فجر کے بعد دونوں ہاتھ سینے پہ باندھ کر ستر مرتبہ یہ اسم پڑھے گا ان شاء اللہ اس کا دل نور ایمان وایقان سے روشن اور منور ہو جائے گا۔

فضل کر اپنا تو اے رب قدیر — از برائے حضرت پیرانِ پیر
یا الٰہی تو ہے سب کا دستگیر — کرلے یا رب عرض میری یہ پذیر
بادشاہا جرم ما را درگزار
ما گنہ گاریم تو آمرز گار

علم والوں کا مرتبہ ومقام رسول خدا ﷺ کی نظر میں

اللہ تعالیٰ کے بابرکت نام علیم کے بیان سے پہلے اہل علم کے بارے میں اللہ تعالیٰ عزوجل اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات عالیہ پڑھ لیجئے۔ تاکہ علم کی روشنی میں اسم علیم کی وسعت وبرکت کو جانیں۔

ارشاد ربانی ہے:

یرفع اللہ الذین امنوا منکم والذین اوتو العلم درجات

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ تم میں سے اہل ایمان اور اہل علم کو درجوں بلند فرماتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دوسری جگہ ارشاد ربانی ہے:

انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء

ترجمہ: بیشک علماء ہی اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے ہیں۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

☆ **فضل العالم علی العابد سبعین درجة مابین کل درجتین کما بین السماء و الارض** (مجمع الزوائد۔ ۱/۱۲۶)

ترجمہ: عالم کی عابد پر ستر درجے فضیلت ہے۔ ہر دو درجوں کا درمیانی فاصلہ ایسا ہے جیسے زمین و آسمان کا درمیانی فاصلہ۔

☆ **العلماء ورثة الانبیاء یحبهم اهل السماء و یستغفربهم الحیتان فی البحر اذا ماتوا الی یوم القیامه** (کنز العمال: ۱۰/۱۳۵)

ترجمہ: علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ اہل آسمان ان سے محبت کرتے ہیں۔ جب وہ وصال کر جائیں تو سمندر کی مچھلیاں ان کے لئے قیامت تک دعائے مغفرت کرتی رہیں گی۔

☆ **اذا کان یوم القیامة یؤزن دم الشهداء بمداد العلماء فیرجح مداد العلماء علی دم الشهداء** (کنز العمال: ۱۰/۱۳۳)

ترجمہ: روز قیامت شہید کے خون کا علماء کے قلم کی سیاہی کے ساتھ وزن کیا جائے گا۔ علماء کے قلم کی سیاہی کا وزن شہید کے خون سے بڑھ جائے گا۔

☆ **اول من شفع یوم القیامة الانبیاء ثم العلماء ثم الشهداء** (کنز العمال: ۱۰/۱۵۱)

ترجمہ: روز قیامت سب سے پہلے انبیاء کرام شفاعت فرمائیں گے پھر علماء پھر شہداء شفاعت کریں گے۔

☆ **فقیه واحد اشد علی الشیطان من الف عابد (ترمذی)**

ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابد کی نسبت زیادہ بھاری ہے۔

☆ **تدارس العلم ساعة من اللیل خیر لك من ان تصلی الف رکعة (ابن ماجه)**

علم کی درس و تدریس رات کی ایک گھڑی میں ہزار رکعت نماز نفل سے بہتر ہے۔

☆ **کن عالماً او متعلما او مستمعا او محبا ولا تکن من الخامس تهلك۔**

ترجمہ: عالم یا طالب علم یا علماء کی باتیں سننے والا یا ان سے محبت کرنے والا بن جا پانچواں نہ بننا ورنہ ہلاک ہو جائے گا۔

☆ **لیس من امتی من لم یجل کبیرنا و یرحم صغیرنا و یعرف لعا لمنا حقه** (مجمع الزوائد/۱۲۷)

ترجمہ: جس شخص نے بڑے کا احترام چھوٹے پر رحم اور ہمارے عالم کے حق کو نہ پہچانا وہ میری امت سے نہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثة لا یستخف بھم الامنافق ذوالشیبة فی الاسلام وذوالعلم و امام مقسط (مجمع الزوائد:۱/۱۲۷)

ترجمہ: سرکارِ دوعالم ﷺ فرمایا: بوڑھا، صاحب علم اور عادل بادشاہ کو سوائے منافق کے کوئی حقیر نہیں سمجھتا۔

آقا آپ کی اونچی شان
ثنا خوان آپ کا قرآن
جس پہ سایہ نعل تیری کا
سارے جگ کا وہ سلطان
آقا کا جو غلام ہوتا ہے
وہ قابل احترام ہوتا ہے
سارے جگ میں اے ثاقب
اس کا اونچا نام ہوتا ہے

خدا کے مقبول بندے

☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔

من یرد اللہ بہ خیر یفقھہ فی الدین وانما انا قاسم واللہ یعطی ۔(متفق علیہ وہذا لفظ البخاری)

اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کر دیتا ہے اور میں تو تقسیم کرنے والا ہوں جبکہ دیتا اللہ ہے۔

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: من خرج فی طلب العلم کان فی سبیل اللہ حتی یرجع او کما قال علیہ الصلوٰة والسلام ۔(رواہ الترمذی وحسنہ والطبرانی)

جو شخص حصولِ علم کے لئے نکلا وہ اس وقت تک اللہ کی راہ میں ہے جب تک کہ وہ واپس نہیں لوٹتا۔

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔

الا ان الدنیا ملعونة وملعون ما فیھا الاذکر اللہ و ما والاہ و عالم او متعلم (او کما قال علیہ الصلوٰة والسلام) ۔(رواہ الترمذی وحسنہ وابن ماجہ)

اللہ کا ذکر اور اس کا دم بھرنے والے اور عالم اور طالب علم ان کو چھوڑ کر بقایا دنیا و مافیہا سب ملعون ہیں۔

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا

من تعلم علما مما یبتغی بہ وجہ اللہ، لا یتعلمہ الا لیصیب بہ عرضا من الدنیا لم یجد عرف الجنة یوم القیامة یعنی ریحھا ۔(رواہ ابوداؤد وابن ماجہ)

جس نے علم حاصل کیا جس سے اللہ کی رضامندی حاصل کی جاتی ہے لیکن وہ یہ علم حصولِ دنیا کے لئے سیکھتا ہے تو قیامت کے روز وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔

☆ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا جن میں سے ایک عابد تھا اور دوسرا عالم تو حضور ﷺ نے فرمایا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فضل العالم علی العابد، کفضلی علی ادناکم ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ و ملائکتہ واھل السموات و الارضین حتی النملۃ فی جحرھا و حتی الحوت لیصلون علی معلم الناس الخیر(او کما قال علیہ الصلوٰۃ والسلام) (رواہ الترمذی وحسنہ والدارمی)

عابد پر عالم کی فضیلت اس طرح ہے جس طرح میری فضیلت تم میں سے ایک ادنیٰ (صحابی) پر ہے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اس کے فرشتے (تمام) زمین وآسمان والے یہاں تک کہ چیونٹی اپنے بل میں اور مچھلیاں (بھی) اس شخص کے لئے رحمت مانگتے ہیں جو لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتا ہے۔

☆ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

من سلک طریقا یبتغی فیہ علما سلک اللہ لہ طریقا الی الجنۃ و ان الملائکۃ لتضع اجنحتھا رضاء لطالب العلم: و ان العالم یستغفر لہ من فی السموات ومن فی الارض حتی الحیتان فی الماء و فضل العالم علی العابد، کفضل القمر علی سائر الکواکب، ان العلماء ورثۃ الانبیاء ان الانبیاء لم یورثوا دینار اولا درھما انما ورثوا العلم فمن اخذبہ اخذبحظ وافر

(رواہ ابوحنیفہ والترمذی واللفظ لہ)

جو آدمی طلب علم میں کسی راستہ پر چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے راستے پر چلا دیتا ہے اور بے شک فرشتے طالب علم کی رضا کے حصول کے لئے اس کے پاؤں تلے اپنے پر بچھاتے ہیں اور عالم کے لئے زمین وآسمان کی ہر چیز یہاں تک کہ پانی میں مچھلیاں بھی مغفرت طلب کرتی ہیں اور عابد پر عالم کی فضیلت ایسے ہی ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر ہے' بے شک علماء انبیاء کرام علیہم السلام کے وارث ہیں۔ بے شک انبیاء کرام کی وراثت درہم ودینار نہیں ہوتی بلکہ ان کی میراث علم ہے پس جس نے اسے پالیا اسے بہت بڑا حصہ مل گیا۔

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔

ان مثل العلماء فی الارض کمثل النجوم فی السماء یھتدی بھا فی ظلمات البر و البحر فاذا انطمست النجوم اوشک ان تضل الھداۃ (رواہ احمد باسنادہ والدیلمی)

علمائے کرام زمین میں ان ستاروں کی طرح ہیں جن کے ذریعے بحر و بر کے اندھیروں میں رہنمائی حاصل کی جاتی ہے اور اگر ستارے غروب ہو جائیں تو قریب ہے کہ مسافروں کو راستہ دکھانے والے رہنما بھٹک جائیں۔ (یعنی علمائے کرام نہیں ہوں گے تو عوام گمراہ ہو جائیں گے)

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا

العلم علمان فعلم فی القلب فذلک العلم النافع و علم علی اللسان فذلک حجۃ اللہ علی ابن آدم ۔ (رواہ الدارمی والمنذری باسناد صحیح)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علم دو (طرح کے) ہیں۔ ایک علم دل میں ہوتا ہے اور یہ علم نافع ہے اور ایک علم زبان پر ہوتا ہے یہ ابن آدم پر اللہ تعالیٰ کی حجت ہے۔

ایک اور روایت میں ہے

العلم علمان: فعلم ثابت فی القلب و علم فی اللسان فذلك حجة علی عباده (رواه الديلمی والبیھقی)

علم دو (طرح کے) ہیں: ایک علم دل میں راسخ ہوتا ہے اور ایک علم زبان پر (جاری ہوتا) ہے پس یہ علم اللہ کے بندوں پر حجت ہے (یعنی اگر صحیح عمل نہیں کریں گے تو یہ ان کے خلاف گواہ ہوگا۔)

تمام تعریفیں اس علام الغیوب کے لئے ہیں......

جس نے علماء کو اعلیٰ اور بلند مراتب پر فائز فرمایا اور اس نے جب اپنے اسماء و صفات کے اسرار کی سمجھ کے لئے نہیں چن لیا تو مراتب کو ان کے لئے پست کر دیا اور انہیں احوالِ معرفت کے لئے جھکا دیا۔ ان کی عقلوں کے موتیوں کو (کھرے کھوٹے کی) تمیز کے دھاگے میں مضبوطی سے پرو دیا۔ ان کی نشانیاں تمام عالم میں پھیلا دیں۔ ان کی قلموں سے حکمتوں کے چشمے جاری کر دیئے۔ تو ان میں سے ہر کوئی اپنے مذہب (یعنی فقہ) کے مطابق لکھتا ہے۔ چنانچہ،

حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت علیہ الرحمہ نعمت الٰہی عزوجل اور علم و فہم میں اس گروہِ علماء کے بادشاہ ہیں اور حضرت سیدنا امام مالک بن انس علیہ الرحمہ اس گروہ میں فضل و کمال میں فائق ہیں۔ انہوں نے حدیث پاک کی راہ ہموار کی اور اپنے حصے کے احکام مرتب فرمائے اور حضرت سیدنا امام شافعی علیہ الرحمہ علم کی بہت زیادہ چاہت رکھنے والے ہیں اور انہوں نے علماء کو علم سے بڑا حصہ پہنچایا اور حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ علماء کے سردار ہیں، ان پر اعتماد کیا جاتا ہے پس وہ اپنے پاس کسی غم سے نہیں گھبراتے اور یہ تمام اہل علم اپنے مالک و مولیٰ عزوجل سے اپنی نیک طلب کے پورا ہونے کے انتہائی خواہش مند اور اس فرمانِ ذیشان کی عملی تفسیر ہیں جو اللہ عزوجل نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا ہے: وقل رب زدنی علما ٥ (پ۱۶، طٰہٰ: ۱۱۴) اور عرض کرو کہ اے میرے رب! مجھے علم زیادہ دے۔"

آن اماما نے کہ کردند اجتہاد   رحمت حق برروان جملہ باد

جتھاں پاک اماماں کیتی کوشش دین وچالے
سبھناں دے روح اوپر ہووے رحمت رب او جالے

بو حنیفہ بد امام باصفا   آن سراج امتانِ مصطفیٰ

حضرت بو حنیفہ رہبر سنن اہل صفائی
دیوے امت پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم دے کیتی جگ روشنائی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

باد فضل حق قرین جانِ او شاد باد ارواحِ شاگردانِ او
ہووے ساتھی جان اونہاندا فضل خداوند والا
نالے سب شاگرد اونہاندے خوش روح ہوون شالا
صاحبش بو یوسفِ قاضی شدہ وز محمد ذوالمنن راضی شدہ
اول خاص شاگرد اونہاندا ہو یا یوسف قاضی
ہور محمد ﷺ جس تھیں ہو یاپاک خداوند راضی
شافعی و ادریس و مالک بازفر یافت ذیشان دین احمد زیب وفر
شیخ شافعی ادریس او جالے مالک زفر سہارے
خاص اونہاں تھیں دین محمدی ﷺ پائے شان نیارے
احمد حنبل کہ بود او مرد حق درہمہ چیز ازہمہ بردہ سبق
احمد حنبل مردِ خدادا ہو یا شان اوجالا
سب چیزاں وچہ سب اماموں سبقت لینے والا
روح شان د رصدر جنت شادباد قصر دین از علم شان آباد باد
روح اونہاندی خوش عدن وچہ ہوون فضل غفاروں
خوش وسے اسلامی بنگلہ علم انہاندے پاروں

میں اللہ عزوجل کی ایسی حمد بجالاتا ہوں جس کے ذریعے اخلاص کا کچھ حصہ پانے میں کامیاب ہوجاؤں اور میں اس کلمہ ''لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ'' (یعنی اللہ عزوجل کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں) کی گواہی دیتا ہوں تاکہ اس کے ذریعے اپنے گناہوں کو مٹالوں اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ ﷺ اللہ عزوجل کے خاص بندے اور رسول ہیں۔ جن کی شریعت کے طفیل اللہ عزوجل نے دلوں سے غم دور فرما دیئے۔ آپ پر درود وسلام ہو اور آپ ﷺ کی آل واصحاب، ازواجِ مطہرات اور اولاد امجاد پر رحمت وسلامتی نازل ہو جن کو اللہ عزوجل نے فضل وشرف کے آسمان پر ستاروں کی مانند طلوع فرمایا۔

چاند تاروں میں تو پھول میں خار میں تو
تو پسِ ظلمت شب صبح کے انوار میں تو
از سمک تابہ فلک تیرے ہی جلوے ہر سو ریگ صحرا میں بھی تو شمس طرحدار میں تو
تو خداوند ہے خالق ہے ہر اک شیء کا تو ہی جلوہ گر آپ ہے خود اپنے ہی شاہکار میں تو
تو دعاؤں میں فغاں میں تو مناجات میں تو گریہ شب میں ہے آہ دل بیمار میں تو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اپنا عابد کیا مجھ پر یہ کرم ہے تیرا
میرے افکار میں، الفاظ میں، اشعار میں تو

ولو ان اهل العلم صانوه صانهم ولو عظموه فی النفوس لعظما
الا غرسه عزا واجنيه ذلة اذا فاتباع الجهل قد كان احزما
تعلم فليس المرء يخلق عالما وليس اخو علم كمن هو جاهل
وان كبير القوم لا علم عنده صغيرا اذا التفت عليه المحافل
هم القوم اذا عبث الزمان باهله كان المفر من الزمان اليهم
واذا اتيتهم لدفع ملمة جادو اعليك بما يكون لديهم

ترجمہ: اگر علماء کرام علم کی حفاظت کریں گے تو علم ان کی حفاظت کرے گا۔ اگر وہ دل سے اس کی تعظیم کریں گے تو یہ بھی ان کو عزت دے گا۔

کیا میں عزت کا بیج بو کر ذلت کا پھل توڑوں گا، اگر ایسا ہے تو جاہل کی اتنے میں ہی احتیاط ہے۔

اے بھائی علم حاصل کر کیونکہ انسان پیدائشی طور پر عالم نہیں ہوتا اور علم والا جاہل کی طرح بھی نہیں ہوسکتا۔

قوم کا بے علم سردار بہت چھوٹا ہے جبکہ لوگ اس سے وہ ایسے لوگ ہیں کہ جب زمانہ لوگوں کو مصائب میں مبتلا کرے تو مظالم سے بچنے کے لئے ان کی پناہ لی جاتی ہے۔

جب تو کسی مصیبت سے بچنے کے لئے ان کے پاس آئے گا تو وہ اپنے مال سے تجھ پر سخاوت کریں گے۔

اللہ تعالیٰ بہت وسیع علم والا ہے

العلیم کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے لئے عالم اور اعلم کے الفاظ بھی قرآن مجید میں آئے ہیں: وکنا بکل شیء عالمین اور ہم ہر شیء کو جاننے والے ہیں۔ اللہ اعلم حیث یجعل رسالته۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جہاں اپنی رسالت رکھے۔ یعنی اللہ خوب جانتا ہے کہ نبوت کا استحقاق اور اہلیت کس کو ہے اور کس کو نہیں۔ عمر اور مال سے کوئی شخص مستحق نبوت نہیں ہوسکتا۔ یہ نبوت کے طلب گار (کفار مکہ، یہود و نصاریٰ) تو حسد، مکر اور بدعہدی وغیرہ قبائح افعال اور رذائل خصائل میں مبتلا ہیں یہ کہاں اور نبوت کا منصب عالی کہاں۔

اے خداوند! جو دنیا میں رکھا جائے مجھے کشورِ ایمان کی فرمانروائی دے مجھے
التجا کرتے یہ کتنے سال و ماہ گزرے مجھے دو جہاں میں حضرت عثمان کی رُو سے مجھے
مت خجل کرنا تو اس صاحب حیا کے واسطے

جو شخص یا علیم کا کثرت سے ورد کرے گا ان شاء اللہ اس پر اللہ تعالیٰ علم و معرفت کے دروازے کھول دے گا۔ اس اسم پاک کے ساتھ تعلق پیدا کرنے والے پر لازم ہے کہ مالک حقیقی کو اپنی معروضات کا سننے والا یقین کرکے ہر وقت اس سے عرض و معروض کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سلسلہ جاری رکھے۔ مطلب خواہ دنیا کا ہو یا دین کا، مادی ہو یا روحانی ہر شیء کا سوال اللہ تعالیٰ سے کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو وہ بندہ بہت پسند ہے جو اس سے مانگتا ہے۔ اس کی بارگاہ میں گڑگڑاتا ہے اور اس پر ایمان رکھتا ہو کہ میرا ایک ایک لفظ اللہ تعالیٰ سن رہا ہے اور قبول فرما رہا ہے۔

مرے اعمال پر آئے تو اے رب جلیل ڈال دے دوزخ میں مجھ کو مالکا بے قال دقیل
ہو گئی بے شک گناہوں سے مری حالت ذلیل خذ بلطفك یا الٰھی من لہ زاد قلیل
مفلسا بالصدق یاتی عند بابك یا جلیل

علوم نبوت کا ایک جلوہ

وہ اللہ جو اتنے وسیع علم والا ہے اس نے اپنے محبوب ﷺ کو علوم کے خزانوں سے نوازتے ہوئے فرمایا۔

وعلمك مالم تكن تعلم اور حضور علیہ السلام وہ خزانے اپنی امت کو صحابہ کرام کے توسط سے تقسیم فرمائے۔

سرکار دو عالم ﷺ کے زیر سایہ "صفہ کا چبوترہ" دنیا کا پہلا اسلامی مدرسہ تھا جس نے کرۂ ارض پر ایک بے مثال یونیورسٹی کا کام کیا اس یونیورسٹی میں علوم و فنون کے سب شعبے موجود تھے۔

ایک طرف ابوبکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم اس یونیورسٹی سے حکمرانی کا درس لے رہے تھے۔

تو دوسری طرف عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم، عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اس یونیورسٹی سے قرآن و حدیث کا درس لے رہے تھے۔

حضرت معاذ بن جبل، ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما اس یونیورسٹی سے قانون کا درس لے رہے تھے۔

حضرت امیر معاویہ اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سیاست کا درس لے رہے تھے۔

حضرت بلال حبشی اور ابوذر غفاری رضی اللہ عنہما تصوف کا درس لے رہے تھے۔

حضرت خالد بن ولید اور عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہما سپہ سالاری کا درس لے رہے تھے۔

غرضیکہ اس صفہ یونیورسٹی میں بیک وقت ہر شعبہ زندگی کے متعلق درس دیا جا رہا تھا۔ بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ قیامت تک کسی سائنسی شعبے میں بھی ایسی کوئی ریسرچ نہیں ہو سکتی جس کے متعلق میرے آقا سرکار دو عالم ﷺ اس صفہ یونیورسٹی میں بیٹھ کر اشارہ نہ فرما چکے ہوں۔

مثلاً کیمسٹری کے شعبے کو لیں میرے آقا چودہ صدیاں پہلے فرما چکے: الناس معادن كمعادن الذهب والفضة انسان میں معدنیات ہوتی ہیں جیسے سونا اور چاندی، سینکڑوں سالوں کی ریسرچ کے بعد کیمسٹری دان اس نتیجہ پر پہنچے کہ انسان میں تمام معدنیات پائی جاتی ہیں۔

سرکار دو عالم ﷺ نے اس پہلے اسلامی مدرسہ میں بیٹھ کر فرمایا: فرمن المجزوم فرارك من الاسد ۔ (کوڑھ والے سے یوں بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو) دنیا حیران ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ نے یہاں شیر سے تشبیہ کیوں دی؟ لیکن جب خورد بین

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(جو ایک نکتہ دس ہزار گنا بڑا کر کے دکھاتی ہے) ایجاد ہوئی اور کوڑھ کی مرض کے جراثیم کو دیکھا گیا تو اس کی شکل شیر کی طرح تھی۔

قانون کے شعبے کو لیں میرے آقا نے صفہ یونیورسٹی میں یہ درس دیا کہ لا تقض حتی تسمع کلام الآخر دوسرے کی بات سنے بغیر فیصلہ نہ کرو۔ مغرب کے قانون دانوں نے سینکڑوں سالوں کی کوششوں کے بعد آج وہی قانون پیش کیا۔

No Should be punished unheard

کسی کی بات سنے بغیر سزا نہ دی جائے۔

قانون ہی کے متعلق میرے آقا نے صفہ یونیورسٹی میں یہ درس دیا کہ البینة علی المدعی والیمین علی من انکر (گواہ مدعی کے ذمہ اور مدعی علیہ پر قسم ہے) مغرب کے قانون دان بھی اسی قانون کو آج ماننے پر مجبور ہوئے اور کہنے لگے:

Onus of roof bues uron complainest

ترجمہ: ثبوت کی ذمہ داری مدعی کے ذمہ ہے۔

باقاعدہ مدارس قائم کرنے والوں میں نظام الملک طوسی متوفی ۴۸۵ ہجری اور میر علی شیر نوائی متوفی ۹۰۶ ہجری کے نام سرفہرست ہیں۔

ان کے علاوہ بغداد کا جامعہ نظامیہ، نیشا پور، ہرات وغیرہ کے مدارس نمایاں ہیں۔ صرف جامعہ نظامیہ بغداد میں چھ ہزار سے زائد طلبا زیر تعلیم تھے۔ محقق طوسی نے جامعہ نظامیہ بغداد کے لئے دو لاکھ دینار کی رقم وقف کی۔ علامہ ابو اسحاق شیرازی اس مدرسہ کے صدر تھے۔ میر علی شیر نوائی نے سینکڑوں مسجدیں اور مدرسے بنوائے۔ بغداد کی مستنصریہ یونیورسٹی تیرہویں صدی عیسوی میں عجائب روزگار میں سے تھی۔ یہ دینی مدارس عظمتوں کے پہاڑ تھے۔ غزالی، رازی، طبری، خوارزمی، کرخی، زکریا رازی، زہراوی ایسے نامور صاحبانِ علم و فضل علماء کہ جن کا سکہ آج تک اہل یورپ کے دماغوں پر حاوی ہے۔ ان اکابر کی تعلیم کے سامنے آج کی جدید تعلیم کم تر نظر آتی ہے۔ یورپ کی موجودہ سائنسی ترقی مسلمان فضلاء کی مرہون منت ہے۔ برصغیر پاک و ہند میں مشائخ کبار اور علماء حق نے بے شمار تعلیمی مراکز قائم کئے۔ بریلی شریف، خیر آباد، رام پور، ٹونک، دہلی، سہارن پور الہ آباد، لاہور، ملتان، پشاور، بہاولپور جیسے کئی مقامات علم و عرفان کا مرکز رہے ہیں۔

سچ فرمایا حضور ﷺ نے اللہ تعالیٰ (مجھے ہر نعمت) عطا فرماتا ہے اور میں (اس کی ہر نعمت) تقسیم کرتا ہوں۔ لوگ کہتے ہیں یہ حدیث محدثین نے باب العلم میں درج کی ہے لہٰذا ہر نعمت کہاں سے آ گئی۔ میں کہوں گا علم سے بڑی کوئی نعمت ہے تو بتاؤ اور پھر نہ عطا میں مفعول کا ذکر ہے اور نہ تقسیم میں اور مفعول کا ذکر نہ کرنا عموم پیدا کرنے کے لئے ہے۔ ولنعم ما قیل

دل کو کیف و سرور ملتا ہے — قرب رب غفور ملتا ہے
تجربہ ہے نبی کی چوکھٹ سے — جو بھی مانگو ضرور ملتا ہے

اللہ تعالیٰ روزی تنگ کرنے والا اور فراخ کرنے والا ہے

القابض قبض سے ہے۔ جس کا معنی ہے تنگی نمودن اور الباسط بسط سے ہے، جس کا معنی ہے فراخی کردن۔ یہ دونوں نام اگرچہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قرآن پاک میں اسم کے طور پر استعمال نہیں ہوئے تاہم قرآنی آیات سے ان کا استخراج ہوسکتا ہے۔ واللہ یقبض ویبسط اور اللہ ہی ہے (جس کے لئے چاہے) روزی تنگ کرے اور (جس کے لئے چاہے) وسیع فرمائے۔ (تنگی و فراخی اس کے قبضہ میں ہے اور وہ اپنی راہ میں خرچ کرنے والوں کے ساتھ وسعت کا وعدہ فرماتا ہے۔ ان بابرکت اسماء کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ نہ فراخ دستی میں اسراف کیا جائے اور نہ تنگ دستی میں دل تنگ ہو۔ صبر و شکر سے کام لیا جائے کیونکہ یہ دونوں طائر ایمان کے پر ہیں جو اس کو اڑا کر عرش معلیٰ تک پہنچا دیتے ہیں۔ جو شخص روٹی کے چار لقموں پر القابض لکھ کر چالیس دن تک کھائے گا وہ بھوک، پیاس اور زخم و درد وغیرہ سے انشاء اللہ محفوظ ہوگا اور جو شخص چاشت کی نماز کے بعد آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر روزانہ دس مرتبہ الباسط پڑھے گا اور منہ پر ہاتھ پھیرے گا اللہ تعالیٰ اس کو کبھی کسی کا محتاج نہیں کرے گا اور ان شاء اللہ وہ غنی ہو جائے گا۔

وقت ہے جاں کندنی کا اے خدا مشکل بڑا　　دل کا خوں ہوتا ہے آ جاتی ہے اک تن پر بلا
یہ نہیں معلوم اس دم ہو مرے احوال کیا　　بارگاہ عالی میں تیری ہے میری یہ التجا
ہووے حل مشکل مری مشکل کشا کے واسطے

سلانے والا جگانے والا، تو ڈوبتوں کو بچانے والا

تمام تعریفیں اللہ عزوجل کے لئے ہیں جو اپنا ذکر کرنے والوں کا چرچا کرتا ہے اور اپنا شکر کرنے والوں کا شکر قبول کرتا ہے۔ اس کی رحمت اول و آخر سب کو شامل ہے۔ اس کی نعمت مومن و کافر سب کی کفالت کرتی ہے۔ اس نے اپنی عبادت کے لئے اہل محبت کی آنکھیں بیدار فرمائیں۔ پس سعادت مند وہ ہے جس نے اس کی اطاعت میں شب بیداری کی۔ اس نے اہل محبت کو اپنی محبت میں مشغول کیا اور اس کی مشقت و تکلیف کو ان کے لئے لطف کا سامان کر دیا اور ان کے تقویٰ کی مہک نے دنیا کو خوشبودار اور معطر کر دیا۔ رات کے وقت جب لوگ غافل ہو جاتے ہیں تو وہ اپنے قرب کی تنہائیوں میں اپنے پیاروں سے کلام فرماتا ہے۔ کتنی بڑی کامیابی ہے ان کی جن سے ان کا محبوب رات کی تنہائی میں ہم کلام ہوتا ہے۔ وہ اپنی خواہشات کے باغات کو اپنے غم کے بہتے آنسوؤں سے سیراب کرتے ہیں تو ان کے ایمان کی کیاریاں چمکدار اور ہری بھری ہو جاتی ہیں۔ وہ دنیا سے بے رغبتی اور آخرت میں رغبت کر کے اپنی خواہشات کی کھیتی برباد کرتے ہیں تو ان کا باغ تقویٰ آباد ہو جاتا ہے۔ اللہ عزوجل انہیں اپنے جمال کا مشاہدہ کرنے کے لئے بلاتا اور اپنے جود و نوال سے وافر حصہ عطا فرماتا ہے۔

پاکی ہے اسے جو ہمیشہ سے عظمت و قدرت والا، حلم والا اور بخشنے والا ہے، مہربان ہے، اپنے بندوں کے گناہ چھپاتا اور اپنی غالب قوت سے نافرمان بندوں پر قہر و غضب فرماتا ہے۔ اپنے فیصلوں میں عدل و انصاف کرتا ہے، کسی سے ڈرتا نہیں، کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ جو اس کے ساتھ نیکیوں کا معاملہ کرتا ہے وہ اسے نفع بخشتا ہے حالانکہ وہ پہلے ناکام تھا۔ جو اپنی ذلت و محتاجی میں اس کی پناہ طلب کرتا ہے تو وہ اس کی کمزوری پر رحم فرماتا ہے اور اس کی محتاجی کو دور فرما دیتا ہے اور جو لاعلمی میں اس کی نافرمانی کر بیٹھتا ہے اور پھر اس کی بارگاہ میں اپنے اس برے فعل سے توبہ کرتا ہے تو وہ اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔ جو اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہے وہ اسے اپنے فرشتوں کی مقدس جماعت میں یاد کرتا ہے۔ "من تقرب منی شبرا تقربت منه ذراعًا یعنی جو مجھ سے ایک

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بالشت قریب ہو، میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں۔'' (جامع الترمذی، کتاب الدعوات، باب فی حسن الظن، باللہ، الحدیث ۳۶۰۳، ص ۲۰۲۲) جو شخص سختی و مصیبت میں اس کو پکارتا ہے تو وہ اسے مشکل دور فرمانے والا اور ذلت و رسوائی میں مدد کرنے والا پاتا ہے۔ میں اول و آخر اللہ عزوجل کی حمد کرتا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، یہ ایسی خالص گواہی ہے جس میں کوئی شک و شبہ نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے خاص بندے اور رسول ہیں اور رسول بھی ایسے کہ جن کی مبارک انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہو گئے۔ خدا تعالیٰ ان پر اپنی رحمت نازل فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

زمین و فلک کو بنانے والا ہے راہِ حق پہ چلانے والا
ذرا سے پل میں عجب کرشمہ ستم کی آتش بجھانے والا
یہ چاند سورج یہ دشت و صحرا تو ہی ہے سب کو بنانے والا
ہے تیری قدرت تیرا کرشمہ زمیں پہ پودا اگانے والا
تیرے کرم کی کمی نہیں ہے تو سب کے دل میں سمانے والا
ہے ساری مخلوق تیری تابع تو ہی ہے سب کو چلانے والا
بھٹک گئے ہیں جو راستے میں تو ہی ہے رستہ دکھانے والا
ہے میرا مالک ہے میرا خالق سلانے والا، جگانے والا
کرے تیری حمد کیسے صبغت تو ڈوبتوں کو بچانے والا
(صبغت اللہ صدیقی)

اللہ تعالیٰ پست کرنے والا اور بلند فرمانے والا ہے

الخافض، خفض سے ہے جس کا معنی ہے پست نمودن یعنی نیچے کرنا اور الرافع رفع سے ہے جس کا معنی ہے بلند کرنا۔ یہ دونوں نام بھی بطور اسم قرآن پاک میں نہیں آئے لیکن بہت ساری آیات سے ان کا تمسک ہوتا ہے۔ (رفع جسمانی ان آیات میں ہے) ورفع ابویہ علی العرش (حضرت یوسف علیہ السلام نے) اپنے والدین کو تخت کی بلندی پہ بٹھالیا۔ (یوسف) ورفعنا فوقھم الطور (النساء) ہم نے ان کے سروں پہ طور کو بلند کر دیا۔ بل رفعہ اللہ الیہ۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی طرف اٹھالیا۔ (نساء) والسماء رفعھا (الرحمٰن) اللہ تعالیٰ نے آسمان کو بلند فرما دیا۔ (درجات و مناصب کا رفع ان آیات میں ہے ورفع بعضھم درجات (البقرہ) ورفعنا بعضھم فوق بعض۔ ورفعنالك ذكرك (الانشراح) رفیع الدرجات (المؤمن) اس کے ساتھ الخافض کو ملائیں تو مفہوم یہ بنے گا کہ اللہ تعالیٰ ایک ظالم کو تخت سے اتارتا ہے اور عادل کے سر پہ تاج رکھتا ہے۔ جاہل کو پستی میں گراتا ہے اور عالم کو بلندی نصیب فرماتا ہے۔ کفار کو اسفل السافلین میں اور اہل ایمان کو اعلیٰ علیین میں بھیجتا ہے۔ شیطان و بلعم بن باعورا اس کی صفت خفض کا مظہر ہیں اور انبیاء و اولیاء و علماء اس کی شان رفع کا مظہر ہیں۔ بلعم بن باعور کے بارے میں فرمایا واتل علیھم نبأ الذی ...... (الاعراف) اور اہل علم کے بارے فرمایا یرفع اللہ الذین اٰمنوا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

منکم والذین اوتوا العلم درجات اللہ تعالیٰ اہل ایمان اور علماء کے درجے بلند فرماتا ہے۔ جب ایمان وعلم باعث رفعت ہیں تو ان کی ضدیں (کفر وجہل) باعث حفض ہوں گے۔ ان ناموں کے ساتھ تعلق پیدا کرنے والے کو چاہیے کہ انقلاب وحوادث میں نہ گھبرائے اور ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کی طرف ملتجی رہے جو بلند کرنے اور پست کرنے کی طاقتوں کا مالک ہے۔

مقصد دارین کر دے یا الٰہی سب حصول شرِ شیطاں سے بچا لے ہوں بہت خاطر ملول
صاحب عفت ہیں اور ہیں گلشن عصمت کے پھول بلبل باغ مدینہ قرۃ عین رسول
یعنی بی بی فاطمہ خیر النساء کے واسطے

جو شخص روزانہ پانچ سومرتبہ یا خافض پڑھا کرے ان شاء اللہ اس کی حاجات پوری ہوں گی اور مشکلات دور ہوں گی، جو شخص تین روزے رکھے اور چوتھے دن ایک جگہ بیٹھ کر ستر مرتبہ الخافض پڑھے گا ان شاء اللہ دشمن پر فتح یاب ہوگا۔ جو شخص ہر مہینے کی چودھویں رات کو آدھی رات میں سو مرتبہ الرافع پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اسے مخلوق سے بے نیاز اور مالدار فرمادے گا۔

ہے بھروسہ فضل پر تیرے خداوند کریم ہے ترا بندہ تو ہے ماں باپ سے بڑھ کر رحیم
ہو گئی حالت گناہوں سے بہت اس کی سقیم ذنبہ ذنب عظیم فاغفر الذنب العظیم
انہ شخص غریب مذنب عبد ذلیل

اللہ تو نے خاک کو انساں بنادیا

سب خوبیاں اللہ عزوجل کے لئے جو اپنی وحدانیت (یعنی ایک ہونے) میں مضبوط وطاقتور ہے۔ پس وہ واحد وغالب ہے۔ وہ اپنی ازلیت (یعنی ہمیشہ سے ہونے) میں یکتا وبے مثل ہے۔ اس نے سارے جہان کو حیرت وبے بسی کے سمندر میں غرق کر دیا۔ اس نے موجودات کو حکمت سے بنایا اور اس کے بنانے کی حکمت میں کوئی عیب ہے نہ کمزوری۔ اس نے آسمانی پوشاک کو خوبصورتی اور عمدہ واحسن طریقے کے ساتھ چمکتے ستاروں سے زینت بخشی۔ اس کے سامنے چاند اور سورج کے نقش بنائے گویا کہ خالص چاندی اور خالص سونا ہے۔ شہاب ثاقب (یعنی ٹوٹنے والے چمکدار ستارے) کے ذریعے چوری چھپے سننے سے مکمل حفاظت فرمائی اور اسے نگاہِ عبرت رکھنے والے عقلمندوں کے لئے نشانی بنایا۔ اس نے پانی کی تہہ پر زمین کو بچھایا اور اسے اپنی قدرت کاملہ سے بہترین طریقہ پر نمایاں فرمایا اور پہاڑوں کی میخوں کے ذریعے اسے قرار بخشا اور مردانِ غیب (اولیاء کی ایک قسم)، اقطاب اور مخلص نیکوکاروں کا اسے مسکن بنایا اور ان خاص بندوں کو عزت وکرامت کی خلعت (عطیہ) عطا فرمائی۔ دنیا کو ان سے پھیر دیا تو وہ نہیں جانتے کہ ''مال بچانا اور جمع کرنا'' کسے کہتے ہیں۔ اللہ عزوجل نے انہیں، اشارہ وکنایہ کو سمجھ جانے والوں کے لئے حق کو قائم کرنے والے خلفاء بنایا اور ان میں سے بعض کو اپنی مملکت میں نرمی وآسانی اور اپنے بندوں کو نصیحت کرنے کے لئے خاص فرمایا۔

اللہ تو نے خاک کو انساں بنا دیا انسان کیا بنایا مسلماں بنا دیا
بیرنگیوں پہ میں تیری قربان اے خدا نیرنگ وہ دکھائے کہ حیراں بنا دیا
حیرت بڑھائی شیشہ سی تصویر کی کبھی گہ آئینہ کو عکس سے حیراں بنا دیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آسانیاں کسی کے لئے مشکلیں ہوئیں — دشوار کام کو کہیں آساں بنا دیا
جھکتے ہی سر کے عرش پہ پڑنے لگی نظر — عاشق کا دوربین گریباں بنا دیا
محمل میں تمکنت کی جو لیلیٰ کو دی جگہ — مجنوں کو گرد باد بیاباں بنا دیا
مژگاں کو خونِ دل سے کیا شاخِ گل کبھی — اشکوں سے آنکھ کو کبھی نیساں بنا دیا
آساں کے ساتھ ساتھ بنائی ہیں مشکلیں — مشکل کے ساتھ ساتھ ہی آساں بنا دیا

غنچے نے لب ہلائے تھے ٹکڑے دھن ہوا
نرگس نے آنکھ کھولی تھی حیراں بنا دیا

حضرت شیخ محمد ابراہیم آزاد (انتخاب از دیوان آزاد)

اللہ تعالیٰ عزت وذلت دینے والا ہے

المعز، المذل، یہ دونوں نام بھی قرآن مجید میں بطور اسماء نہیں آئے لیکن قرآن مجید کی اس آیت سے متخرج ہیں۔وتعز من تشاء و تذل من تشاء اور تو جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے۔(ال عمران:۲۶) فتح مکہ کے وقت حضور علیہ السلام نے اپنی امت کو ملک فارس وروم کی سلطنت کا وعدہ دیا تو یہود ومنافقین نے اس کو بہت بعید سمجھا اور کہنے لگے کہاں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور کہاں فارس وروم کے ملک جو نہایت زبردست اور محفوظ ہیں۔اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور آخر کار حضور علیہ السلام کا وعدہ پورا ہو کر رہا۔

یاد رہے عزت وذلت کا مفہوم کبھی حکومت اور فقدان حکومت ہوتا ہے جیسا کہ مندرجہ بالا آیت کا ابتدائی حصہ اس طرح ہے تو تی الملك من تشاء وتنزع الملك ممن تشاء اور کبھی عزت وذلت کا مفہوم اللہ کی پسندیدگی وناپسندیدگی ہوتی ہے جیسا کہ رئیس المنافقین نے مال وزر کو عزت وذلت۔کا معیار قرار دیا تو اللہ تعالیٰ نے سورۃ منافقون میں اس کی تردید کرتے ہوئے ایمان کو وسیلہ عزت قرار دیا۔ ولله العزة ولرسوله و للمؤمنين ......عزت اللہ اور اس کے رسول اور ایمان والوں کے لئے ہے لیکن منافقوں کو خبر نہیں۔(اس آیت کے نزول کے چند ہی روز بعد ابن ابی منافق اپنے نفاق کی حالت میں مرگیا) جو شخص جمعہ یا پیر کے دن بعد نماز مغرب چالیس مرتبہ یا معز پڑھا کرے گا تو ان شاء اللہ تعالیٰ اس کو لوگوں میں باعزت وباوقار بنادے گا اور جو شخص پچھتر مرتبہ یا مذل پڑھ کر سربسجود ہو کر دعا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو ان شاء اللہ حاسدوں، ظالموں اور دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے گا اگر کوئی خاص دشمن ہو تو سجدہ میں اس کا نام لے کر کہے کہ اے اللہ مجھے فلاں ظالم یا دشمن کے شر سے محفوظ رکھ،ان شاء اللہ اس کی دعا قبول ہوگی۔

عرض ہے اس بے نوا کی تجھ سے رزاق العباد — کر عطا اعمال صالح رزق کا ہو در کشاد
دور کر لے مجھ سے غم دنیا کا ہے یہ بدنہاد — دے خوشی دل کو مرے سرسبز کر نخل مراد

اس جگر خستہ حسن صاحب کے واسطے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے خدا وحدہٗ لاشریک لہ

تمام تعریفیں اللہ عزوجل کے لئے ہیں جس نے راہِ سلوک پر چلنے والے ہر شخص کے لئے اپنی معرفت کے راستے واضح فرمائے۔ وہ عظمت و کبریائی اور اقتدار میں یکتا ہے۔ وہ ایسا معبود برحق ہے جس کا کوئی وزیر ہے نہ بیوی اور نہ ہی کوئی شریک۔ وہ بے نیاز ہے۔ جسم و جوہر اور عرض سے پاک ہے۔ اس کے لئے فنا ہے نہ موت۔ جو ہو چکا یا آئندہ ہوگا اور جو بات سینے میں ہے اور جو تیرے لئے لکھ دیا گیا ہے وہ سب کو جانتا ہے۔ وہ ایسا بصیر ہے کہ انتہائی سیاہ رات میں رحم کی تاریکی میں بچے کی غذا دیکھ لیتا ہے۔ وہ ایسا سمیع ہے جو ہر ایک کی پکار بھی سنتا ہے اور الفاظ و اقوال ادا کرتے وقت جو ہونٹ ہلتے ہیں اس کو بھی سنتا دیکھتا ہے۔ خیر و شر اسی کے ارادہ کے تابع ہے۔ وہ عرش پر اپنی شان کے مطابق متمکن ہے جیسا کہ اس نے خود فرمایا، نہ کہ جیسے تیرے دل میں کھٹکے۔ اس کے لئے اترنا، چڑھنا اور حرکت کرنا نہیں اور جو دل میں گمان گزرتا ہے وہ اس سے پاک ہے۔ یہ مسلمانوں کا اعتقاد ہے۔ اسی پر امام اعظم ابوحنیفہ، امام احمد، امام شافعی اور امام مالک رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین متفق ہیں۔

اے بندۂ خطار کار! اٹھ اور اپنے مالک حقیقی کے حضور جبین نیاز جھکا دے اور اپنی محتاجی میں اس کی طرف متوجہ ہو اور اس کی بارگاہ میں اپنی بگڑی ہوئی حالت سنوارنے کی درخواست کر کہ وہ تیری حالت خوب جانتا ہے۔ تنگی و خوشحالی میں اس کی تعریف کر اور مصیبت و کشادگی میں اس کا شکر ادا کر اور اس بات کی گواہی دے کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، وہ عزت والا اور ہمیشہ رہنے والا ہے اور یہ بھی گواہی دے کہ حضرت سیدنا محمد مصطفٰی ﷺ اللہ عزوجل کے خاص بندے اور رسول ہیں۔ اللہ عزوجل آپ ﷺ پر اور آپ ﷺ کے آل واصحاب رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔ (آمین)

معتقد اس کے ہیں زاہدانِ نکو — ہے خدا وحدہ لاشریک لہ
عین ایمان دنیا میں ہے سو بسو — ہے خدا وحدہ لا شریک لہ
انبیاء نے یہ تلقین کی چار سو — ہے خدا وحدہ لا شریک لہ
ہے رسول خدا کی یہی گفتگو — ہے خدا وحدہ لا شریک لہ
طائروں کی زباں پر ہے یہ کو بکو — ہے خدا وحدہ لا شریک لہ
قمریاں پڑھ کے کہتی ہیں "حق سرہ" — ہے خدا وحدہ لا شریک لہ
ہر کبوتر کی ہے یہ صدائے نکو — ہے خدا وحدہ لا شریک لہ
نغمہ برلب ہے ہر طائر خوش گلو — ہے خدا وحدہ لا شریک لہ
ہر نمازی پڑھے پہلے کر کے وضو — ہے خدا وحدہ لا شریک لہ
پھر کرے ذکر حق بیٹھ کر قبلہ رو — ہے خدا وحدہ لا شریک لہ

اللہ تعالٰی سب کچھ سننے والا ہے

السمیع۔ اللہ تعالٰی کے مشہور اسماء مبارکہ میں سے ہے۔ اللہ تعالٰی تمام اقوال، الفاظ، کلمات اور عبارات کا سننے والا ہے۔ ان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ربی لسمیع الدعاء قرآن پاک میں یہ اسم مبارک چودہ مقامات پہ علیم کے ساتھ آیا ہے، پانچ جگہ بصیر کے ساتھ اور ایک جگہ قریب کے ساتھ آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایک ہی وقت میں کروڑوں آوازوں کو سنتا ہے۔ کروڑوں آوازیں اور لاکھوں لغات و لاتعداد معروضات اس کی سماعت میں خلل انداز نہیں ہوتیں بلکہ وہ ذات تو درند پرند چرند، وحوش وطیور اور بے زبانوں کی بھی سنتا ہے۔ اس اسم مبارک سے تعلق پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنی معروضات کا سننے والا یقین کرے اور اس سے عرض و معروض کا سلسلہ جاری رکھے۔ قرآن مجید میں ہے: واذا سألك عبادي عني فاني قريب اجيب دعوة الداع اذا دعان فليستجيبوا لي وليؤمنوا بي لعلهم يرشدون (البقرہ:۱۸۶) اور اے محبوب جب تم سے میرے بندے میرے بارے میں پوچھیں تو میں نزدیک ہوں دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے تو انہیں چاہیے کہ میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں کہ کہیں راہ پائیں۔

جو شخص جمعرات کے دن چاشت کی نماز کے بعد پچاس، سو یا پانچ سو مرتبہ یا سمیع پڑھے گا ان شاء اللہ اس کی دعائیں قبول ہوں گی لیکن پڑھنے کے درمیان کوئی بات نہ کرے اور جو شخص جمعرات کے دن فجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان سو مرتبہ پڑھے گا ان شاء اللہ العزیز اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو نظر خاص سے نوازے گا۔

روز روشن تیرہ کاری سے اندھیرا ہے مجھے　　آسرا گر ہے خداوند! تو تیرا ہے مجھے
سخت موذی ہے یہ دشمن نفس میرا ہے مجھے　　ہر طرف سے فوج غم نے آ کے گھیرا ہے مجھے
دے پناہ یارب شہید کربلا کے واسطے

ڈھونڈتا ہے اسے فلسفی بے دماغ

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے اپنے بندوں میں سے جسے چن لیا اسے اپنی عبادت کے لئے پسند فرمایا اور اپنے پسندیدہ بندے کو اپنی بارگاہِ اقدس کی طرف مائل فرمایا تو بندے نے بھی اس کی طرف مائل ہونے اور اطاعت کرنے میں جلدی کی اور اس نے اپنے چاہنے والے بندے کی ٹھہری ہوئی ہمتوں کو حرکت دی تو یہ اس کے حصولِ مراد کا سبب بن گیا اور اس نے بندے سے ان رکاوٹوں کو دور کر دیا۔ اسے دوری کے بعد قرب بخشا۔ رات کے آخری حصوں میں اسے ہم نشینی کا شرف عطا فرمایا۔ اسے اسرار و رموز پر مطلع کیا اور بندہ محض اپنی خواہش و کوشش سے اس مقام تک نہیں پہنچا اور اسی نے اسے اس بات کی توفیق دی جو اس تک پہنچاتی ہے اور اسے اپنی ہدایت کے راستہ پر گامزن کیا اور جب اسے اپنے عہد اور محبت کی حفاظت کرنے والا پایا تو اس کے دل کو اپنی محبت و چاہت سے بھر دیا اور اس پر اپنے فضل و انعام کے ذریعے تجلی فرمائی۔ جبکہ دوسری طرف غافل بندہ نیند اور آرام کی لذتوں میں منہمک ہے۔ حالانکہ وہ تو فرما رہا ہے کہ "اے میرے بندے! سن! میں ہی تجھ پر تجلی فرمانے والا اور نگاہِ کرم کرنے والا ہوں۔" اور جسے یہ رتبہ مل گیا بلا شبہ وہ اپنا مقصود و سعادت مندی پانے میں کامیاب ہو گیا۔

اگر غافل بندہ جان لیتا کہ اس نے کیا کھویا تو وہ اکثر نوحہ کناں رہتا۔ اگر وہ محبوب کے اپنے دوستوں سے خطاب کو سن لیتا تو کبھی بھی وہ حسرت و یاس اس کے دل سے نہ نکلتی۔ اگر وہ جلوۂ محبوب کا مشاہدہ کر لیتا تو جہان سے الگ ہو کر رہ جاتا۔ سبقت لے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جانے والے سبقت لے گئے اور کام تو پورا ہو چکا اور اس کا فرمانِ ذیشان ہے:''واللہ یختص برحمۃ من یشاء ط''(پ۱، البقرہ:۱۰۵)

سب خوبیاں اس ذات کے لئے ہیں وہم وگمان جس کا ادراک نہیں کر سکتے، نہ آنکھیں اس کا احاطہ کر سکتی ہے۔نہ اسے آفات آتی ہیں نہ موت۔اس نے کتاب کو نازل فرمایا، بادل برسایا، تر پھلوں کو خشک ٹہنیوں سے نکالا اور انسان کو خشک بجتی مٹی سے پیدا کیا جو اصل میں ایک سیاہ بودار گارا تھی۔وہ خود اپنی قدرتِ کاملہ کو یوں بیان فرماتا ہے:واذا قضی امرا فانما یقول لہ کن فیکون o (پ۱، البقرۃ:۱۱۷) اور جب کسی بات کا حکم فرمائے تو اس سے یہی فرماتا ہے کہ ہو جا، وہ فوراً ہو جاتی ہے۔

اس کی قدرت سے سب کچھ پیدا ہوا۔اس کی رحمت سے لگا تار نعمتیں ملیں۔اس کی حکمت سے زمین وآسمان شق ہوئے۔اس کی مشیت وارادے سے سعادت وشقاوت لکھی گئی۔

ڈھونڈتا ہے اسے فلسفی بے دماغ، ذات حق کا ملے گا نہ اس کو سراغ
جلوہ فرما ہے نزدیک ہر گلو ہے خدا وحدہٗ لا شریک لہ
کیف ومستی کے عالم میں اہل صفا کرتے ہیں اس طرح ذکر حق برملا
اللہ ہو اللہ ہو ہے خدا وحدہٗ لا شریک لہ
اس کا باران رحمت چمن در چمن اس کا بحر عطا ہر طرف موجزن
اس کا ہر غنچہ وگل میں ہے رنگ و بو ہے خدا وحدہ لا شریک لہ
اپنی رحمت سے انساں بنایا ہمیں دین بخشا مسلماں بنایا ہمیں
ہم کو بہتر عنایت کئے خلق و خو ہے خدا وحدہ لا شریک لہ
ذوق ذکر الٰہی اگر ہے تجھے عشق رحمٰن اگر اے بشر ہے تجھے
نام اس کا نہ لے بندۂ بے وضو ہے خدا وحدہ لا شریک لہ
تزکیہ نفس کا چاہتا ہے اگر، ہے اگر پاس احکام خیر البشر
قلب کو پاک رکھ دل کی کرشست و شو ہے خدا وحدہ لا شریک لہ
اس کی رحمت سے مایوس انساں نہ ہو یاد سے اس کی غافل مسلماں نہ ہو
اس کا فرمان ہے صاف ''لا تقنطوا'' ہے خدا وحدہ لا شریک لہ
شغل حج و زکوٰۃ اور صوم وصلوٰۃ اہل ایمان کی حق میں ہے راہ نجات
اس عبادت سے ہے مرد حق کی آبرو ہے خدا وحدہٗ لا شریک لہ

اللہ تعالیٰ سب کچھ دیکھنے والا ہے

البصیر بصر سے ہے جس کا معنی ہے وہ قوت جو مشہودات کا ادراک کرتی ہے۔اللہ تعالیٰ کو تمام مبصرات و مدرکات و

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مشہودات کا ادراک حاصل ہے۔ لیکن اس کا بصیر ہونا صفت بصر سے ہے نہ کہ صرف ادراک ہی سے۔ وہ الوان واجسام، افعال واعمال، ہیات واشعال کا دیکھنے والا ہے یعنی ہر وہ شیء جس کا تعلق دیکھنے سے ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو دیکھنے والا ہے۔ یہ اسم پاک قرآن مجید میں کہیں تو سمیع کے ساتھ آیا ہے اور کہیں خبیر کے ساتھ۔ اللہ وہ ہے کہ ابصار کو تو اس کا ادراک نہیں لیکن اسے ابصار کا ادراک حاصل ہے۔ فرمایا لا تدركه الابصار وهو يدرك الابصار (الانعام) آنکھیں اس کا احاطہ نہیں کر سکتیں اور سب آنکھیں اس کے احاطہ میں ہیں۔ ادراک کے معنی ہیں مرئی کے جوانب وحدود پر واقف ہونا اسی کو احاطہ کہتے ہیں۔ ادراک کی یہی تفسیر حضرت سعید ابن مسیب اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے اور جمہور مفسرین ادراک کی تفسیر احاطہ سے فرماتے ہیں اور احاطہ اسی چیز کا ہو سکتا ہے جس کے حدود وجہات ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے لئے حدود وجہت محال ہے تو اس کا ادراک واحاطہ بھی ناممکن یہی مذہب ہے اہل سنت کا۔ خوارج ومعتزلہ وغیرہ گمراہ فرقے ادراک اور رؤیت میں فرق نہیں کرتے۔ اس لئے وہ اس گمراہی میں مبتلا ہو گئے کہ انہوں نے دیدار الٰہی کو محال عقلی قرار دے دیا، بخلاف تمام موجودات کے باری تعالیٰ بلا کیفیت وجہت جانا جا سکتا ہے ایسے ہی دیکھا بھی جا سکتا ہے کیونکہ اگر دوسری موجودات بغیر کیفیت وجہت کے دیکھی نہیں جا سکتیں تو جانی بھی نہیں جا سکتی۔ راز اس کا یہ ہے کہ رؤیت ودید کے معنی یہ ہیں کہ بصر کسی شے کو جیسی کہ وہ ہو ویسا جانے تو جو شے جہت والی ہوگی اس کی رؤیت ودید جہت میں ہوگی اور جس کے لئے جہت نہ ہوگی اس کی دید بے جہت ہوگی۔ آخرت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار مومنین کے لئے اہل سنت کا عقیدہ اور قرآن وحدیث واجماع صحابہ وسلف امت کے دلائل کثیرہ سے ثابت ہے۔ قرآن کریم میں فرمایا وجوه يومئذ ناضرة الى ربها ناظرة اس سے ثابت ہے کہ مومنین کو روز قیامت ان کے رب کا دیدار میسر ہوگا۔ اس کے علاوہ اور بہت آیات، صحاح کی کثیر احادیث سے ثابت ہے اگر دیدار الٰہی ناممکن ہوتا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام دیدار کا سوال نہ کرتے رب ارني انظر اليك اور ان کے جواب میں ان استقر مكانه فسوف تراني نہ فرمایا جاتا۔ ان دلائل سے ثابت ہو گیا کہ آخرت میں مومنین کے لئے دیدار الٰہی شرع میں ثابت ہے اور اس کا انکار گمراہی۔ (خزائن العرفان) اس اسم پاک سے تعلق پیدا کرنے والے پہ لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کو بصیر جانتا ہوا ایسے افعال کا ارتکاب نہ کرے جو کسی دیکھنے والے کے سامنے نہیں کر سکتا۔ اپنا قلب اللہ تعالیٰ کی نگرانی میں دے دے اور پھر دیکھے کہ دل اور معتقدات دل کس قدر محفوظ ہو گئے ہیں۔ جو شخص نماز جمعہ کے بعد سو مرتبہ یا بصیر کا وظیفہ کرے گا ان شاء اللہ العزیز اس کی نگاہ میں روشنی اور دل میں نور پیدا ہو گا۔

حب دنیا سے چھڑا کر عشق میں کر اپنے محو
جز تیرے ہو جائے سب کچھ دل سے اس عاشق کے محو

کر گناہ عاصی کے اپنے فضل اور رحمت سے محو
منه عصيان و نسيان و سهو بعد سهو

منك احسان و فضل بعد اعطاء جزيل

اللہ تعالیٰ حاکم مطلق ہے

الحکم: حکم سے ہے جس کا معنی ہے فرمان اور الحکم کا معنی ہے فرمان دہندہ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے افغير الله ابتغي

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حکما وھو الذی انزل الیکم الکتب مفصلا (انعام:۱۱۴) تو کیا اللہ کے سوا میں کسی اور کا فیصلہ چاہوں اور وہ وہی ہے جس نے تمہاری طرف مفصل کتاب اتاری یعنی قرآن مجید۔ جس میں امرونہی، وعدہ و وعید اور حق و باطل کا فیصلہ اور میرے صدق کی گواہی اور تمہارے افتراء کا بیان ہے۔ حضور علیہ السلام سے مشرکین کہا کرتے تھے کہ آپ ہمارے اور اپنے درمیان ایک حکم مقرر کیجئے ان کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔ اس اسم پاک سے تعلق قائم کرنے والوں پہ لازم ہے کہ معاملات باہمی میں اللہ تعالیٰ کے ارشادات پر عمل کریں۔ اس طرف معاملات قلبی میں بھی اللہ ہی کے فیصلے پر رضامندر ہیں۔ جو شخص اخیر شب میں ننانوے مرتبہ باوضو یہ اسم پڑھے گا ان شاء اللہ اس کا دل انوار و اسرار کا محل ہوگا اور جو شخص جمعہ کی رات یہ اسم اتنا پڑھے کہ بے حال و بے خود ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو کشف والہام سے نوازے گا۔ ان شاء اللہ العزیز

اللہ تعالیٰ عدل وانصاف فرمانے والا ہے

العدل، مصدر بمعنی اسم فاعل ہے۔ عدل کا لغوی معنی ہے برابر کرنا اور عادل وہ ہے جو فریقین کے حقوق میں برابری کرتا ہے۔ اس معنی میں یہ لفظ اللہ تعالیٰ کے لئے مستعمل نہیں ہے۔ ہاں اللہ تعالیٰ العدل ہے کہ اس نے عدل وانصاف کا حکم دیا ہے۔ ان اللہ یامر بالعدل و الاحسان (النحل) بے شک اللہ تعالیٰ حکم کرتا ہے انصاف و نیکی کا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں عدل تو یہ ہے کہ بندہ لا الٰہ الا اللہ کی گواہی دے نیز فرمایا عدل شرک کا ترک کرنا ہے۔ ایک روایت میں ہے عدل توحید ہے اور احسان اخلاص ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکام چونکہ عدل پر مبنی ہیں۔ اس لئے اس کا نام العدل ہے۔ اللہ تعالیٰ ظلم سے مبرا ہے۔ وما انا بظلام للعبید۔ ظلم کا معنی ہے غیر محل میں کسی چیز کا رکھنا لہٰذا اللہ العدل ہے، تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس کے جملہ احکام وافعال استقامت و اعتدال پر ہیں۔ اس اسم سے تعلق پیدا کرنے والے پر لازم ہے کہ ظلم وزیادتی سے بچار ہے۔ معاملات وکاروبار میں اعتدال رکھے۔ صرف جھگڑوں میں ہی نہیں کھانے پینے سونے جاگنے بولنے چپ رہنے ذکر وفکر اور آرام کرنے میں بھی اعتدال پہ قائم رہے۔ اعتدال کو بھولنے والا ملول و مذموم قرار پاتا ہے۔ جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات روٹی کے بیس ٹکڑوں پر العدل لکھ کر کھانے سے اللہ تعالیٰ مخلوق کو اس کے لئے مسخر فرمادے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

اللہ تعالیٰ بڑا لطف وکرم فرمانے والا ہے

اللطیف: لطف سے ہے جس کا معنی ہے گفتار و کردار میں مہربانی اور نرمی۔ اللہ تعالیٰ لطیف ہے کیونکہ اس کے تمام اقوال وافعال بندوں پر رفق ومہربانی کے ہیں، اس کے لطف صوری نے اشیائے مادیہ، صور جمیلہ، ہیآت موزوں، اجسام لطیفہ، اجرام نورانیہ کو خوشنمائی، تناسب، نورانیت، موزونی اور رنگارنگی عطا فرمائی۔ اس کے لطف علمی نے علماء، حکماء، اولیاء انبیاء کو حسب مراتب عرفان علمی عطا فرمایا۔ اس کے لطف عملی نے صاحبان عقل کو معاش معاملت، اہلِ شعور کو آگاہی اور اہل تقویٰ کو بصیرت عطا فرمائی۔ اس کے لطف باطنی نے نیک نفس اور آزاد طبع لوگوں کو حظ وافر عطا فرمایا۔ اس کے لطف تکوینی نے موجودات کو فیضان وجود عطا کیا۔ اس کے لطف معنوی نے صالحین پر لطیفہ نور کا پرتو ڈالا، اس کے لطف دنیوی نے امراء وسلاطین کو ظاہری غلبے کے ساتھ نوازا اور اس کے لطف اخروی نے اہل قرب کو معیت، اہل ایمان کو نجات اور اہل احسان کو بقا بدرجۂ اتم آخرت میں عطا فرمایا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اے میرے مطلوب دل مطلوب جاں　　اپنے ملنے کا بتا کوئی نشاں
ہجر سے زیادہ مصیبت کچھ نہیں　　اس سے بہتر ہے کہ مر جاؤں کہیں
کیونکہ جو جاں واصل جاناں نہیں　　جان ہے جاں ایک جاں میں جاں نہیں
اے مرے محبوب اے میرے حبیب　　ہوں غم دوری سے مرنے کے قریب
جو نہ دے تو جان کو راہ وصال　　جان لے تجھ بن ہے جاں مجھ پر وبال
کب تلک یا رب رہوں تجھ سے جدا　　جلوہ گر ہو مجھ کو کر مجھ سے جدا
دو جہاں سے کچھ نہیں مجھ کو طلب　　تجھ سے کرتا ہوں دلے تجھ کو طلب
یاالٰہی مجھ کو مجھ سے دور کر　　تا کہ دیکھوں تجھ سے تجھ کو اک نظر

لطیف کا ایک معنی ہے مخفی امور کو جاننے والا اور دقائق عجیب سے واقفیت رکھنے والا قرآن مجید میں ان ربی لطیف لما یشاء، (یوسف) اللہ لطیف بعبادہ (الشوریٰ) انہی معنوں میں ہے۔قرآن پاک میں اس کا استعمال اسم خبیر کے ساتھ ہوا ہے۔ ان اللہ لطیف خبیر (لقمان) وھو اللطیف الخبیر (الملک) جس کا معنی یہ ہے کہ وہ اسرار جو لوگوں کے سینوں میں مخفی ہیں ان کو بھی اللہ جانتا ہے اور وہ خبریں جو لوگوں میں اشاعت گرفتہ ہیں ان سے بھی باخبر ہے۔اس اسم پاک سے تعلق پیدا کرنے والے کے لئے لازم ہے کہ اللہ کی مخلوق کے ساتھ نرمی و مہربانی کی جائے اور مصیبت میں مبتلا کی مدد کرنے میں دریغ نہ کیا جائے۔جو شخص ایک سو تینتیس مرتبہ یا لطیف کا ورد کرے گا ان شاء اللہ اس کے رزق میں برکت ہوگی۔اس کے تمام کام بخوبی پورے ہوں گے۔فقر و فاقہ، دکھ بیماری، تنہائی و کسمپرسی میں مبتلا شخص اچھی طرح وضو کر کے دوگانہ پڑھے اور اپنے مقصد و مطلب کو دل میں رکھ کر سو مرتبہ یہ اسم پڑھے تو انشاء اللہ مقصد پورا ہوگا۔

خوف رہتا ہے مجھے اکثر فشار قبر کا　　کیونکہ میں ہوں روسیاہ و پرگناہ و پرخطا
اور بہت ہے تیرہ و تاریک اور وہ تنگ جا　　کون تجھ بن لے خبر عاصیٰ، کی اس جا اے خدا
زود تر فریاد اس زین العباء کے واسطے

ایسے یکتا کے لئے ایسی ہی یکتائی ہو

تمام تعریفیں اللہ عزوجل کے لئے ہیں جس نے اولیاء کرام رحمہ اللہ تعالیٰ کو اپنی بادشاہی میں اعلیٰ بصیرت سے نوازا اور انہیں اپنی انوکھی نشانیاں دکھائیں اور ان کی ارواح کو اپنے محل قرب کی سیر کرائی اور ان کو متقی اور پارسا لوگوں میں کیا اور اپنا مخلص بندہ بنا کر بزرگی اور اعلیٰ نسب سے مشرف فرمایا اور سخت تاریکی میں انہیں ثابت قدمی عطا فرمائی اور ان پر تاریکی طویل کر دی گئی اور قلموں کے لکھتے ہوئے پر انہیں مطلع فرمایا جبکہ قلموں نے کوئی بات نہ چھوڑی اور ان کے دلوں میں انوار داخل فرمائے جن کے ذریعے وہ عالم غیب کا مشاہدہ کرتے اور دور و نزدیک کی ہر چیز دیکھ لیتے ہیں اور ان پر کشف و اطلاع کا بھی احسان فرمایا جس کے ذریعے وہ ہر چھپی چیز کو دیکھ لیتے ہیں اور انہیں حسن و جمال، رعب و دبدبہ، قرابت اور تہذیب و شائستگی کا لباس پہنایا اور ان کے دل اپنی طرف متوجہ کر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لئے اور خوش بخت وسعید ہے وہ شخص جس کا دل اللہ عزوجل اپنی طرف مائل کر لے اور انہیں اپنے پاکیزہ خطاب سے نوازا جس نے ان کے رنج وغم دور کر دیئے۔ بے چینیوں اور پریشانیوں کو ختم کر دیا اور جب یہ اس کی عبادت میں تھک گئے تو ان کو ایسی راحت پہنچائی کہ تھکن کا کوئی احساس ہی نہ رہا اور اللہ عزوجل نے سحر کی خلوتوں میں انہیں اپنا ہم نشین بنایا تو انہوں نے اپنا پاکیزہ وقت شب بیداری میں بسر کیا اور انہیں ''اہلاً وسہلاً مرحبا'' کی بشارتوں کے ساتھ اپنی بارگاہ میں بلایا اور سب سے لذیذ مشروب پلایا، ان پر محبوبِ حقیقی عزوجل نے تجلی فرمائی اور اپنی محبت میں قید دلوں کو اپنا جمال دکھایا۔

وہ اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کا محبوب، ان کا ہم نشین، ان کا ہم نوا اور ان کا دوست ہے۔ بے شک اللہ عزوجل نے اپنی بارگاہ میں ان کے مرتبوں کو بلند فرمایا، جب وہ لوگوں سے چھپ جاتے ہیں تو اللہ عزوجل کی بارگاہِ اقدس میں قرب کی لذتیں پاتے ہیں اور جب لوگوں کے پاس تشریف فرما ہوتے ہیں تو ان سے عجیب وغریب باتیں کرتے ہیں۔ اللہ عزوجل ان کے طفیل اہل زمین پر بارش برساتا ہے اور ایسی زمین سے گھاس اگاتا ہے جو گھاس اگانے کے قابل نہیں ہوتی، خشک اور قحط زدہ زمین سے سبزہ اگاتا ہے، ان کے صدقے دعائیں قبول ہوتی اور بلائیں دور ہوتی ہیں۔ یہ اللہ عزوجل کے برگزیدہ بندے ہیں، انہوں نے اپنے محبوبِ حقیقی عزوجل کی خاطر دنیا کو ترک کیا یہاں تک کہ ان کی نظر میں سونا اور پتھر یکساں ہو گئے اور انہوں نے ہر چیز کے بدلے رضائے الٰہی عزوجل کو اختیار کیا، یہ ارادہ کرتے ہی اپنا مقصود پا لیتے ہیں، جب رات ہوتی ہے تو اپنے دامن کو پکڑ لیتے اور اپنا محاسبہ کرتے ہیں اور جب رشوت خور غائب ہو جاتے اور پہرہ دار سو جاتے ہیں تو یہ اپنے محبوبِ حقیقی عزوجل کے قرب کے لئے بے چین و بے قرار ہو کر تڑپنے لگتے ہیں اور جب صبح ہوتی ہے تو مسلسل آنسو بہاتے ہوئے کہتے ہیں: ''کاش! رات نہ جاتی، کاش! وہ ٹھہر جاتی۔ کاش دن کا اجالا نہ ہوتا اور ہم اس کے نور کے جلوؤں میں بسے رہتے۔''

دل میں ہو یاد تیری گوشۂ تنہائی ہو
پھر تو خلوت میں عجب انجمن آرائی ہو

اللہ تعالیٰ ہر ایک سے باخبر اور آگاہ ہے

خبیر۔ خبر سے ہے یا خبرت سے جو جملہ اخبار غیب اور شہادت کی اطلاع پر حاوی ہو جو دنیا و آخرت کے احوال جانے جو جملہ وقائع کی خبر رکھے اور جو دانائی وزیرکی کا مالک ہو اسے خبیر کہتے ہیں۔ جب خبیر کے ساتھ علیم آئے تو علیم کا تعلق علم ذات سے اور خبیر کا دوسروں کے افعال سے ہوتا ہے۔ قرآن پاک میں یہ لفظ کہیں بصیر کے ساتھ کہیں علیم کے ساتھ اور کہیں لطیف کے ساتھ آیا ہے اور یہ تمام اسماء اطلاع وخبر کے مختلف مدارج کو ظاہر کرتے ہیں۔ اس اسم کے ساتھ تعلق پیدا کرنے والوں پہ لازم ہے کہ خبر و آگاہی حاصل کریں۔ ہمیشہ ذکر کریں، غرباء و مساکین کے احوال کی خبر گیری کر کے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ تک جانے کی رسائی حاصل کریں کیونکہ اس کا اعلان ہے انا عند المنکسرۃ قلوبھم میں ٹوٹے ہوئے دلوں کے پاس رہتا ہوں۔ الرحمٰن فسئل بہ خبیرا (الفرقان) جو شخص رات دن تک اس اسم پاک کو بکثرت پڑھے گا ان شاء اللہ اس پر پوشیدہ راز ظاہر ہوں گے اور جو شخص خواہشات نفسانی میں گرفتار ہو وہ بکثرت اس اسم پاک کا ورد کرے ان شاء اللہ رہائی نصیب ہوگی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آہ سب لہو ولعب میں زندگانی کی بسر ہے وبالِ جرم میرے سر پہ حد سے بیشتر
نام تیرا ہے رحیم اے خالق جن و بشر میں بہت حیران ہوں کر رحم کی مجھ پر نظر
باقر و جعفر علی موسیٰ رضا کے واسطے

اے خدا اے مہرباں مولائے ما

یا اللہ عزوجل! عارفین معرفت کے ذریعے تجھ تک پہنچ گئے اور عبادت کی کثرت کرنے والے تیری بارگاہ میں کھڑے ہیں۔ یا اللہ عزوجل! متکبرین تیرے جلال کی ہیبت سے لرزتے ہیں، ظالم و جابر تیرے کمالِ اقتدار سے کانپتے اور تیرے جمال کا مشاہدہ کر کے راحت پاتے ہیں۔ یا اللہ عزوجل! سوالی تیرے دروازے پر کھڑے ہیں، محبت کرنے والوں کے جگر تیری طلب میں پاش پاش ہوئے جاتے ہیں، قیام کرنے والے تیری مناجات کی لذت سے کامیابی کا ہار پہنتے ہیں، باعمل لوگ تیرے ثواب سے نفع مند ہوتے ہیں اور ہر لحہ تجھے پیش نظر رکھنے والے تیرے قرب میں حاضر ہوتے ہیں۔

یا اللہ عزوجل! تیری بارگاہ میں گنہگار اپنے گناہوں پر نادم ہیں، نافرمان شرمسار ہیں، تیری کڑی نگرانی سے حیاء کے مارے سر جھکائے کھڑے ہیں۔ خطاکار تیری ہیبت سے خاموش ہیں۔ خائفین تیری عظیم طاقت سے پارہ پارہ ہو رہے ہیں۔ یا اللہ عزوجل اگر تو صرف عبادت گزاروں پر رحم فرمائے گا تو خوابِ غفلت میں سونے والوں پر رحم کون کرے گا؟ یا اللہ عزوجل! اگر تو صرف باعمل بندوں پر ہی نظر رحمت فرمائے گا تو گنہگاروں کا کیا بنے گا؟ یا اللہ عزوجل! محتاجوں کی نہروں کو اپنے انعام کے سمندر سے جاری کر دے۔ غم زدوں کے جگروں کو اپنے عفو وکرم کے پانی سے سیراب فرمادے۔ یا اللہ عزوجل! اپنی بارگاہ سے بھٹکے ہوؤں کو اپنی معرفت کے دروازے کی طرف لوٹا دے اور بھٹکے ہوؤں کے دلوں کو اپنی مہربانی اور لطف وکرم کے انوار سے ہدایت عطا فرما۔ اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے ہم سب کو اپنے سایۂ عفو وکرم میں داخل فرما اور اپنی معرفت سے نواز دے۔ آمین

ہاتھ میں جام صہبائے توحید رکھ نصرت حق کی ہر وقت امید رکھ
ہوں گے ناکام اسلام کے سب عدو ہے خدا وحدہ لا شریک لہ
جو دل و جاں سے ہے مصطفیٰ کا غلام قلب میں جس کے ہے عشق رب انام
حشر میں اے ضیاء ہے وہی سرخرو ہے خدا وحدہ لا شریک لہ

(ضیاء دھلوی)

اللہ تعالیٰ بڑا بردبار (حلم والا) ہے

حلیم۔ حلم سے ہے جس کے معنی بردباری، آہستگی اور عقل و دانش ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ام تامرھم احلامھم بھذا ام ھم قوم طاغون (الطور:۳۲) کیا ان کی عقلیں انہیں یہی بتاتی ہیں یا وہ سرکش لوگ ہیں (یعنی حضور علیہ السلام کو ساحر کاھن اور مجنون کہنا عقل و دانش کے بالکل خلاف ہے اور طرہ یہ کہ مجنون بھی کہیں اور شاعر و ساحر بھی اور پھر اپنے عاقل ہونے کا دعویٰ واقعی یہ عناد میں اندھے ہو رہے ہیں اور کفر وطغیان میں حد سے گزر گئے ہیں۔) اللہ تعالیٰ حلیم ہے کیا مطلب؟ تغیرات

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اعتبار یہ اس کی ذات میں کوئی تبدیلی نہیں کر سکتے، غضب اس کی رحمت پہ غالب نہیں آ سکتا اور رحمت اس کی صفت غضب کے لئے مانع نہیں ہو سکتی۔ وہ معزو مذل ہے لیکن ہر دو اوصاف کے ساتھ غیر متغیر بھی۔ اللہ تعالیٰ حلیم ہے یعنی انتقام کے لئے جلدی نہیں کرتا اور گناہ کی سزا میں رزق بند نہیں کرتا۔ قرآن پاک میں یہ اسم پاک غفور، غنی، علیم اور شکور کے بعد آیا ہے۔ غفور کے ساتھ آنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بندوں کو عذاب دینے میں جلدی نہیں کرتا بلکہ اس کی مغفرت بندے کو توبہ کی مہلت عطا کرتی ہے۔ غنی کے ساتھ حلیم کا مطلب یہ ہے کہ کفر و شرک کرنے والے حقیر و ذلیل ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کو ایذاء دیتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ حلیم ہے جو ان کو بھی مہلت دے رہا ہے۔ علم کے ساتھ حلم بردباری کی انتہا ہے، شکور کے ساتھ حلیم ہونے کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ اعمال حسنہ کو قبول کرتا ہے اور ان کو بڑھاتا ہے۔ اعمال سیئہ کے کفارہ میں دیر کرتا ہے اور آہستگی کے ساتھ اصلاح کی مہلت عطا کرتا ہے۔ اس اسم کے ساتھ تعلق مضبوط بنانے کے لئے بردباری لازمی ہے۔ لوگوں کی ایذاء پر حلم کا مظاہرہ کرے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بارے میں فرمایا گیا۔ **فبشرنه بغلم حليم** (الصفت:۱۰۱) اور ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو ایک عقلمند بیٹے کی خوشخبری سنائی۔ یعنی ان میں اس قدر تمکین نفس اور وقار ذات تھا کہ جو سکون و اطمینان قلب ان کو ذبح ہونے کی خبر سننے سے پہلے تھا وہی خبر سن کر بھی برقرار رہا اور یہ دہشت ناک خبر ان کے مزاج میں کوئی تغیر پیدا نہ کر سکی۔ جو شخص اس اسم پاک کو کاغذ پہ لکھ کر پانی سے دھو کر، جس چیز پہ پانی کو چھڑکے گا انشاء اللہ اس میں خیر و برکت ہوگی اور وہ چیز آفتوں سے محفوظ رہے گی۔

عمر بھر میں کچھ نہیں اس سے ہوا جز کار بد ہے نہیں امید کچھ نیکی ہو اس سے تا ابد
کچھ گناہوں کی نہیں اس کے رہی دنیا میں حد قال یا ربی ذنوبی مثل رمل لا تعد

فاعف عني كل ذنب فاصفح الصفح الجميل

سنا رہی ہے قصیدہ فصل بہار تیرا

تمام تعریفیں اللہ عزوجل کے لئے ہیں جو عظیم، محمود، کریم، مقصود، قدیم اور موجود ہے۔ جس نے اہل حقیقت کے لئے آسمانِ توفیق کے کناروں سے سعادت کے ستارے ظاہر فرمائے اور آراستہ وجود کو درجۂ شہود کے آئینوں میں چمکایا۔ تو جس نے مطلوب کو سمجھا وہ مقصود کو پہنچا۔ اس نے موسم بہار کو درختوں کے نئے پتوں کے ذریعے مزین کیا کہ وہ خوبصورت و عمدہ پوشاک میں، نرم و نازک ٹہنیوں کے ساتھ جھومتے ہیں اور ان کے پتوں میں خوبصورت آواز والے پرندوں کو درختوں کے منبروں پر ٹھہرایا کہ سحر کے وقت مالک و معبود عزوجل کی حمد و ثنا کرتے ہیں۔ اس نے عقل کو جملہ دلائل میں سے انسانی اعضاء اور آنکھوں پر حاکم بنایا اور عقل نے انہیں اللہ تعالیٰ کی کاریگری کے عجائبات میں غور و فکر کا حکم دیا۔ چنانچہ، انہوں نے انگور اور گندم کے دانوں کے خوشوں کا مشاہدہ کیا تو غور و فکر کے بعد بنانے والے کی قدرت پر حیرت زدہ ہیں کہ کس طرح اس نے سرکش و منکرین (کو سمجھانے) کے لئے مختلف موجودات کو پیدا فرمایا اور قطعی دلائل قائم فرمائے۔

پاک ہے وہ ذات جس نے سخت و مضبوط چٹانوں سے نہریں جاری فرمائیں، درختوں سے پھولوں کو ظاہر کیا اور لکڑی سے پھلوں کو نکالا۔ اس نے آسمان کو چاند و سورج سے آراستہ کیا۔ بطحائے مکہ کو حضرت ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ عنہما سے فضیلت بخشی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خاتونِ جنت حضرت سیدتنا فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما سے نوازا اور ان کے نانا جان، رحمت عالمیان، سرور ذیشان صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ عزت و شرف عطا فرمایا۔ کتنے ہی اس کے مشتاق، حسرت و یاس کے پیکر بنے ہوئے ہیں کہ اس کے شوق میں اعلیٰ نسبوں نے جفاکش ٹانگوں کے ذریعے انتھک کوششیں کیں۔ پس انہوں نے ہجر و رکاوٹ کے جنگل کو طے کر لیا پھر جب وہ اس مجلس میں پہنچ جاتے ہیں تو تو انہیں جھومتا ہوا دیکھے گا اور جب کوئی حدی خواں ان کے سامنے حمد الٰہی عزوجل کا نغمہ گنگناتا ہے تو ان کے رخساروں پر آنسو رواں ہو جاتے ہیں۔

طیور گلشن ترے ثنا خواں و فور گل اشتہار تیرا
چمن چمن میں سنا رہی ہے قصیدہ فصل بہار تیرا

نہ تجھ کو لطف و کرم سے فرصت نہ مجھ کو اخذ و طلب سے مہلت
تلاش و تحصیل کام میرا عطا و بخشش شعار تیرا

جلیل ہے تو مجید ہے تو جمیل ہے تو رشید ہے تو
عظیم ہے تو قدیم ہے تو محیط ہے بے کنار تیرا

ادھر ہے جرم و گناہ کی کثرت ادھر ہے طغیان بحر رحمت
خطا و نسیاں بشر کی عادت ہے نام آمرز گار تیرا

نجوم و مہ کی کرن کرن سے، رُخ سحر سے چمن چمن سے
ہزار پردوں میں رہ کے پنہاں جمال ہے آشکار تیرا

اللہ تعالیٰ بڑی عظمت والا ہے

عظیم: عظمت سے ہے، عظمت کا اطلاق اہل دنیا کی زبان میں طول، عرض عمق میں سے کسی ایک کی بڑائی بیان کرنے کے لئے ہے۔ جیسا کہ ملکہ بلقیس کے تخت کے بارے میں فرمایا: ولها عرش عظيم (النمل) سورۂ شعراء میں فرمایا فكان كل فرق كالطود العظيم۔ سمندر کے پانی کا ہر ایک ٹکڑا بڑے پہاڑ جیسا بن گیا۔ معقولات و مجردات میں بھی عظمت کا استعمال ہوا ہے۔ هذا بهتان عظيم (النور) قولا عظيما (بنی اسرائیل) لهم مغفرة واجرًا عظيما (نساء) وكان فضل الله عليك عظيما (نساء) اللہ تعالیٰ عظیم ہے اس کا عرش عظیم ہے اس کا فضل عظیم ہے وہ عظیم خبر کو ظاہر فرمانے والا ہے (عم يتساءلون عن النباء العظيم) وہ بندوں کو ملک عظیم عطا کرنے والا ہے۔ اس کی عظمت ذاتی ہے۔ فسبح باسم ربك العظيم۔ اپنے عظمت والے رب کے نام کی پاکی بولو۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضور علیہ السلام نے فرمایا اس کو اپنے رکوع میں داخل کرو اور جب سبح اسم ربك الاعلى نازل ہوئی تو فرمایا اسے اپنے سجدوں میں داخل کرو (ابوداؤد) معلوم ہوا رکوع و سجود کی تسبیحات قرآن کریم سے ماخوذ ہیں۔ اس کی تعمیل کے لئے رکوع میں سبحان ربي العظيم اور سجدے میں سبحان ربي الاعلى پڑھا جاتا ہے۔ اس اسم کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کے لئے اللہ کے حضور خشوع و خضوع سے پیش ہونا چاہیے اور جو شخص اس اسم کا بکثرت ورد کرے گا ان شاء اللہ اس کو عزت و عظمت نصیب ہوگی۔

یا الٰہی تجھ سے ہوں اس التجاء کا ملتجی
دے شرارت سے اماں دجال بد افعال کی

حفظ میں رکھ لے عذاب آتش دوزخ سے بھی
موسیٰ و کاظم تقی و ہاتقی و عسکری

اور امام مہدی پیر ہدا کے واسطے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے نام پروردگار تیرا

سب خوبیاں اللہ عزوجل کے لئے ہیں جس نے تنہا مختلف اشیاء اور مخلوقات کو پیدا کیا۔ وہ جسم، تقسیم اور ہیئت وصورت سے منزہ ہے۔ شکل، مثل، جگہ اور جہت سے بہت بلند ہے۔ اعیان، الوان اور کیفیات سے پاک ہے۔ قدیم اسماء وصفات سے موصوف ہے۔ جو اسے پکارتا ہے اس کے قریب ہے مگر مسافت والی قربت سے نہیں۔ جو اخلاص بھری دعاؤں کے ذریعے اس سے مناجات کرتا ہے، اس کی دعا قبول فرمانے والا ہے۔ وہ گناہوں کو معاف کرتا، عیبوں کو چھپاتا، اپنے بندوں کی توبہ کو قبول کرتا، برائیوں سے درگزر فرماتا ہے۔ وہ دل کے پوشیدہ راز، چھپے افکار اور جہل امور کو جاننے والا ہے۔ وہ ایسا خبردار ہے جس پر زمین وآسمان کی ذرہ بھر چیز مخفی نہیں۔ وہ ایسا سننے والا ہے کہ آوازوں کا اختلاف اس کی سماعت سے پوشیدہ نہیں۔ وہ ایسا دیکھنے والا ہے کہ اندھیروں میں ریت پر چیونٹی کے رینگنے کا نشان اس سے اوجھل نہیں۔ وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی ثانی نہیں۔ وہ یکتا، بے نیاز اور بیٹوں اور بیٹیوں سے پاک ہے۔ وہ ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہے گا اور ہر کوئی فنا ہو جائے گا، وہی ان کی موت کا فیصلہ فرماتا ہے۔

پاک ہے وہ جو زندوں کو مارنے اور مردوں کو زندہ کرنے والا ہے۔ انسان جس وقت دنیا میں شہوات کی لذت کے سبب دھوکے میں مبتلاء ہوتا اور غفلت کے سمندر میں غرق ہوتا ہے تو ایسے میں جب اس کے پاس موت آتی ہے تو وہ اسے اپنی تلخیوں کے جام گھونٹ گھونٹ پلاتی اور اس پر اپنے مصائب کو ڈال دیتی ہے، اس وقت موت کی سختیاں اسے گھیر لیتی ہیں اور اپنی شدت سے اسے حسرتوں میں مبتلا کر دیتی ہیں۔ جن لذتوں میں وہ کھویا ہوا تھا، موت اسے ان سے جدا کر دیتی ہے۔ ماں باپ کو رلاتی اور بیٹے بیٹیوں کو یتیم کر دیتی ہے۔ مرنے والے کے مصائب وآلام پر عبرتوں کا پہرہ بیٹھ جاتا ہے۔ لوگ اسے کندھوں پر اٹھا کر ویران قبرستان کی طرف لے چلتے ہیں اور وہ اپنی قبر میں ریزہ ریزہ ہو جائے گا۔ اس تنہائی میں صرف اچھے برے اعمال اس کے ساتھ ہوں گے۔ وہاں تقویٰ وعبادات، بھلائی وصدقات، نماز اور دعاؤں کے علاوہ کچھ کام نہ آئے گا۔ تو کیا عقلمند انسان، مرنے والے کی پکڑ وہلاکت سے اب بھی عبرت حاصل نہیں کرتا۔ پیس دینے والی قبروں نے مردے پر قبضہ کر لیا۔ آقا وغلام کہاں گئے؟ تو پھر انسان زندہ رہنے میں کس طرح طمع کرتا ہے۔

معاش وروزی کی فکر کیوں ہو کسی ضرورت کا ذکر کیوں ہو
کرے گا لاریب پرورش تو ہے نام پروردگار تیرا

نہ ختم ہو ذکر وصف اول نہ فرد توحید ہو مکمل
رہے اگر عمر بھر ثنا گر نظیر لیل و نہار تیرا

(نظیر لدھیانوی)

اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا ہے

الغفور غفران سے اسم مبالغہ ہے۔ اسی طرح غفار بھی لیکن غفور کے معنی میں مغفرت کا زائد از مقدار ہونا واضح ہوتا ہے اور غفار کا تعلق مغفور بندوں کی تعداد سے ہے یعنی غفور وہ ہے جس کی عطاءِ بخشش لاانتہا ہے اور غفار وہ ہے جو حد سے زیادہ تعداد کے گناہوں کو معاف کرے۔ پھر غافر وہ ہے جو بروزِ محشر گناہوں پہ پردہ ڈالے گا اور غفار وہ ہے جو بندوں کے گناہوں کو ملائکہ کی آنکھ سے بھی چھپا دے اور جو بندوں کے دل سے بھی گناہوں کی یاد اور ان کا الم واحساس ختم کر دے۔ اسم غفور قرآن پاک میں رحیم کے ساتھ بکثرت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مرتبہ، عزیز کے ساتھ دو مرتبہ عفو کے ساتھ پانچ مرتبہ شکور کے ساتھ دو مرتبہ، حلیم کے ساتھ ایک مرتبہ ودود کے ساتھ ایک مرتبہ ذوالرحمۃ کے ساتھ ایک مرتبہ، مفرد پانچ مرتبہ آیا ہے اور پورے قرآن پاک میں لفظ محمد کے عدد کے برابر بانوے مرتبہ آیا ہے۔ ﷺ۔ اس اسم کے ساتھ تعلق کو مضبوط کرنے والے اپنے گناہوں کا اور اللہ کی مغفرت کا تصور ہر وقت ذہن میں رکھیں اور یہ کہ اس کی مغفرت ہمارے گناہوں سے کہیں زیادہ ہے۔ غفران ربانی پر یقین کو مضبوط کرنے والا ہی غفران سے زیادہ فیض یاب ہو سکے گا۔ جو شخص اس اسم پاک کا بکثرت ورد کرے گا ان شاءاللہ تمام تکلیفیں اور رنج و غم اس سے دور ہو جائیں گے اور مال و اولاد میں برکت ہو گی۔ حدیث شریف میں ہے جو سجدے میں یا رب اغفرلی تین مرتبہ کہے گا اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف فرما دے گا۔

تو ہے خالق تو ہے رازق مالک ہر دوسرا	لا ابالی ہے تیری درگاہ پاک اے کبریا
عاجز و کمتر وفا کی کر قبول اب یہ دعا	دردمندوں کے بوجھ اٹھا لے اے خدا
غوث اعظم پیر و مرشد راہنما کے واسطے

یا خدایا خدایا خدایا

تمام خوبیاں اللہ عزوجل کے لئے جو اپنی ربوبیت میں معزز ہے۔ ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہے گا۔ وہ اپنی ہیشگی میں ہر عیب سے پاک ہے۔ ہمیشہ سے یکتا و بے نیاز ہے۔ اس کی ہیشگی (والی صفت) کا کبھی ادراک نہیں کیا جا سکتا اور خیال و نظر اس کے ایک ہونے کو شمار نہیں کر سکتے۔ وہ مد مقابل ہم پلہ، بیوی اور اولاد سے پاک ہے۔ چنانچہ، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''وانہ تعالیٰ جد ربنا ما اتخذ صاحبۃً ولا ولدا ۵ (پ۲۹، الجن:۳) اور یہ کہ ہمارے رب کی شان بہت بلند ہے نہ اس نے عورت اختیار کی اور نہ بچہ۔'' لہٰذا جس نے اسے تشبیہ دی یا اس کی مثل بتائی وہ عذاب کا مستحق ہے تو ہرگز وہ اس کے سوا پناہ نہ پائے گا۔ جس نے سمندرِ توحید کے ساحل کو بھی تشبیہ اور حد مقرر کرنے والی آنکھ سے دیکھا وہ انتہائی حسرت و یاس کی موت مرے گا اور جس نے بار بار تعریف کرنے والی اور پاکی کا اقرار کرنے والی آنکھ سے دیکھا وہ حقائق کی گہرائیوں پر مطلع ہو گا اور وہ حکمتوں اور خالص جصے کو اکٹھا کر لے گا۔ پس وہ عارفین ہیں جو اس کی معرفت کے میدان میں کھو جاتے ہیں تو انہیں سعادت مندوں والی زندگی عطا کی جاتی ہے۔ وہ خائفین (یعنی ڈرنے والے) ہیں جو اس کے غلبہ و اقتدار کے قہر کی آگ سے جل جاتے ہیں تو وہ شہداء کی موت پاتے ہیں۔ وہ محبین (یعنی محبت والے) ہیں کہ راحت و اطمینان، مناجات کا لباس پہنے ان کے پاس ہی گھومتے رہتے ہیں تو وہ آسودہ حال زندگی گزارتے ہیں۔

پس اگر تو انہیں دیکھے گا تو وہ اس حالت میں ہوں گے کہ ان پر قبولیت کے آثار واضح ہیں۔ تبدیلی نے ان کو نئے کپڑے پہنا دیئے ہیں۔ حواس باختگی نے ان کو ایسا جام پلا دیا جس کے بعد وہ کسی چشمے سے میٹھا پانی طلب نہیں کرتے۔ ان کی آنکھیں آنسو بہاتی ہیں۔ دل خوفزدہ ہیں اور ان کے جگر رنج و غم سے پگھل رہے ہوتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن سے ان کے رب عزوجل نے رشد و ہدایت کا ارادہ فرمایا ہے۔ انہوں نے دنیا کو یقین کی آنکھ سے دیکھا تو جان لیا کہ بے شک انسان کو یونہی بلا حساب و کتاب نہیں چھوڑ دیا جائے گا۔ انہوں نے دل کے کانوں کو کھولے رکھا تو سنا کہ حمد الٰہی عزوجل کے نغمے گنگنانے والا گنگنا رہا ہے۔ پس انہوں نے اپنے بلانے والے (یعنی دنیا و مافیہا کے سامان غفلت) کو چھوڑ دیا اور اپنے گنگنانے والے کی طرف بلند ہونا شروع کر دیا۔ تو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دلیل و برہان (یعنی کتاب اللہ) انہیں پکارتی ہے: ''ان علینا للھدیٰ ○ (پ ۳۰، اللیل: ۱۲) بے شک ہدایت فرمانا ہمارے ذمہ ہے۔'' تلاشِ حق کی راہ میں ان کا پہلا قدم یہ ہوتا ہے کہ ان میں سے ناداروں کو ایسی خلعت اور لباس عطا کیا جاتا ہے جس کے سبب وہ اعزاز و بڑائی میں بادشاہوں سے بلند رتبہ ہو جاتے ہیں پھر جب ان پہ سحر کی پر کیف ہوائیں چلتی ہیں تو وہ بصیرت و منزل کو پا لیتے ہیں اور ساتھ ہی پکار اٹھتے ہیں۔

یا خدا یا خدا یا خدا یا ساراعالم ہے تو نے بنایا
شمس و نجم و قمر یہ شجر اور حجر
جن ملک اور بشر کہتے ہیں ہر سحر
یا خدایا خدایا خدایا' ساراعالم ہے تو نے بنایا

اللہ تعالیٰ بڑا قدر دان ہے

الشکور: شکر سے ہے اور اس کے چند معانی ہیں (۱) مدح و ثنا بیان کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے خود اپنی مدح و ثنا کی (۲) کسی کام کا قبول کرنا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے نیک اعمال قبول فرماتا ہے اور اپنے بندوں کی عبادات و طاعات سے راضی ہوتا ہے۔ اپنے بندوں کو شکر کی توفیق دیتا ہے۔ ان کے شکریے کو قبول کرتا ہے۔ شکر کرنے پر نعمت میں اضافہ فرماتا ہے۔ انه لغفور شکور. واللہ شکور حلیم. (فاطر، تغابن) اس اسم مبارک کے ساتھ تعلق پیدا کرنے والوں کے لئے ضروری ہے کہ جو شخص ان کی خدمت کرے اسے شکر گزاری سے یاد رکھیں اور حق داروں کا حق تلف نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کے چرچے کرتے رہیں جو شخص معاشی تنگی یا کسی اور دکھ درد اور رنج و الم میں مبتلا ہو وہ اس بابرکت نام کو اکتالیس مرتبہ ر... آنکھ یا دل کی تاریکی والا اکتالیس بار پڑھ کر پانی پہ دم کر کے پیے، آنکھوں پہ ... قیامت کے دن اس کو بلندی نصیب ہوگی۔ ان شاء اللہ

فضل سے اپنے مجھے فردوس اعلیٰ کر عطا مجھ کو دوزخ میں نہ ہرگز ڈالنا میرے خدا
پاس دوزخ کے خداوندا گزر ہو جب مرا قل لنار ابردی یا رب فی حقی کما
قلت . قلنا نار کونی انت فی حق خلیل

آب و آتش ہوا ہے ہر اک کی صدا

سب تعریفیں اللہ عزوجل کے لئے ہیں جو جود کے وجود سے بھی پہلے سے ہے۔ فضل و کرم اور جود جس کی صفات ہیں۔ اپنی یکتائی میں اولاد، آباء اور اجداد سے منزہ ہے۔ اپنی ذات میں بیوی، بیٹا، باپ اور اپنی طرف ہر منسوب سے پاک ہے۔ ایسا علیم ہے کہ ریت کے ذرات، پانی کے قطرات اور خوشوں اور بالیوں کے دانوں کی تعداد کو جانتا ہے۔ ایسا بصیر ہے کہ خشک و تر میں انتہائی سیاہ و تاریک راتوں کے اندھیروں میں بھی چھوٹی سی چیونٹی کی حرکات کو دیکھتا ہے۔ ایسا حکیم ہے کہ اس نے اپنی حکمت سے مضبوط اور سخت چٹانوں سے دریاؤں کو جاری فرمایا اور خشک لکڑیوں سے تازہ پھل نکالے۔ عقلیں اس کی مثال نہیں دے سکتیں۔ اطراف عالم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس کا احاطہ نہیں کر سکتے۔ مقدار اس کو روک نہیں سکتی۔ زمانے اسے فنا نہیں کر سکتے۔ آنکھیں اس کا ادراک نہیں کر سکتیں۔ وہ ہی تنہا عبادت کے لئے لائق ہے۔ ایسا عطا فرمانے والا ہے کہ کوئی اس کی عطا کو روک نہیں سکتا اور کوئی بھی اس کے فیصلے کو ٹال نہیں سکتا۔

ایسا کریم ہے کہ بندے کو اپنی بارگاہِ عالی سے کتنی ہی مرتبہ روگردانی کرتے ہوئے دیکھتا ہے پھر بھی اسے بہت بڑا ثواب عطا فرماتا ہے۔ ایسا حلیم ہے کہ گنہگار کو اپنی رحمت میں چھپا لیتا ہے حالانکہ کئی مرتبہ اسے اپنی نافرمانی میں مستغرق دیکھتا ہے۔ ایسا غفار ہے کہ گناہوں کو بخش دیتا، عیبوں کو چھپاتا اور گزشتہ خطاؤں سے درگزر فرماتا ہے۔ ایسا قہار ہے کہ بڑے بڑے جابر اس کے غلبہ کو روک نہ سکے۔ وہ سب پر غالب ہے اور اس نے شکست وریخت کو بڑے بڑے حملہ آوروں کا مقدر کر دیا اور جس نے اس کے مقابلے میں عناد کی تلوار کو کھینچ کر تان لیا اس نے اپنے قرب سے دوری کے نیزے سے اس کو پیوند خاک کر دیا۔ اس نے اپنے انوار و تجلیات کے ادراک میں کوشاں فکروں کو حیرت زدہ کر دیا۔ اس نے اپنے قدیم جلال کی حقیقت تک عقلوں کو رسائی سے غافل کر دیا۔ اس نے زبانوں کو فصاحت و قادر الکلامی کے باوجود اپنے افعال کے رازکے اشارات کو بیان کرنے سے گونگا کر دیا۔ اس نے دلوں کو اپنا احاطہ کرنے سے حیرت میں ڈال دیا پس وہم و خیال سے اس کا قصد نہیں کیا جا سکتا۔

وہ ہمیشہ سے ہے۔ بزرگی والا ہے۔ بہت عطا فرمانے والا ہے۔ تنہا و یکتا ہے۔ بیٹے اور باپ، شریک و معاون سے پاک ہے، اپنے مشابہ و مماثل اور مخالف و مقابل سے بلند تر ہے۔ تمام نعمتوں پر اس کا شکر ادا کیا جاتا ہے۔ ہر خوبی و فضیلت سے سراہا جاتا ہے۔ جو اپنے کمزور اور نافرمان بندے کو اپنی رحمت کے پردے میں چھپا لیتا ہے۔ وہ ہر لمحہ اسے دیکھ رہا اور اس کا مشاہدہ فرما رہا ہے۔ وہی ہے جسے رب کہا جاتا اور جس کی عبادت کی جاتی ہے۔ حقیقت یکتائی میں منفرد ہے۔ خیالی اوہام سے پاک ہے۔ وہ اپنی قبا میں فنا و مثلیت سے پاک ہے۔ ہر نہاں و عیاں چیز کو جانتا ہے۔ عقلیں اس کی عظمت و بڑائی میں حیرت زدہ ہیں۔ وہ اس کے لئے کوئی جگہ پہچان نہ سکیں۔ افکار نے اس کی شانِ بے نیازی کو شمار کرنے کا ارادہ کیا مگر عقلی علوم سے اس کی معرفت نہیں ہو سکتی۔ وہ مشابہ و رشتہ دار سے بلند و برتر ہے۔ حصہ دار و رفیق سے پاک ہے۔ توبہ کرنے والے کی توبہ قبول فرماتا اور رجوع کرنے والے کو محبوب و دوست رکھتا ہے۔ اس کے دروازے پر کوئی دربان ہے نہ کوئی روکنے والا۔ جس نے اس کے علاوہ سے امید لگائی وہ بدبخت اور خائب و خاسر ہوا اور جس نے اس کی عطا کے دروازے پر پڑاؤ ڈالا وہ مقاصد و مطالب پانے میں کامیاب ہو گیا۔ جو اس کے قرب کی حلاوت کو چکھ لیتا ہے وہ اس کی قدرتوں کے عجائب و غرائب کو دیکھتا ہے۔ جو تمام جہان سے منہ پھیر کر اس سے لو لگاتا ہے وہ اسے بلندی اور اعلیٰ مراتب پر ترقی عطا فرماتا ہے تو تنگی و پریشانی دور ہو جاتی ہے۔ سحر کے وقت خاص تجلی کا ظہور ہوتا ہے اور پکارا جاتا ہے: ''ہے کوئی مغفرت کا طلب گار۔ ہے کوئی توبہ کرنے والا'' اور مانگنے والوں کی حاجتوں کو پورا کیا جاتا ہے اور جود و بخشش کی خلعتوں سے توبہ کرنے والوں کو نوازا جاتا ہے۔

پاک ہے وہ جو سب کا معبود ہے۔ جس کی وحدانیت کی گواہی آسمان اور اس میں موجود تمام عجائبات نے دی۔ جس کی ربوبیت کا اقرار زمین نے مشرق و مغرب ہر جگہ کیا۔ پاک ہے وہ ذات جس نے حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا خاص نبی بنایا۔ وہ نبی جو ہمیشہ قائم رہنے والا دین لے کر تشریف لائے۔ جو تمام اخلاقِ حمیدہ کے حامل ہیں۔ اللہ عزوجل نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے صدقے نفس وجود کو شرف بخشا۔ سعادت کو درجہ کمال عطا کیا اور آپ ﷺ کو بلند مراتب پر فائز فرمایا۔ آپ ﷺ کو اس مبارک مہینے (یعنی ربیع النور شریف) میں ظاہر فرمایا۔ آپ ﷺ کو ہر عیب سے پاک و سلامت پیدا کیا۔ آپ ﷺ کی ولادتِ باسعادت کی وجہ سے (ایران کے آتش کدہ میں ایک ہزار سال سے روشن) آگ بجھ گئی۔ آپ ﷺ کی تشریف آوری سے بت اوندھے منہ گر پڑے۔ ایوانِ کسریٰ لرزہ براندام ہو گیا۔ سختیاں اور مصائب دور کر دیئے گئے، شیاطین کو آسمان پر جانے سے روک دیا گیا اور ان کے کان آسمانی کلام سننے سے بہرے ہو گئے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''لا یسمعون الی الملاء الاعلی ویقذفون من کل جانب ○ دحورا ولهم عذاب واصب ○ (پ۲۳، الصفت: ۸۔۹) عالم بالا کی طرف کان نہیں لگا سکتے اور ان پر ہر طرف سے مار ہوتی ہے۔ انہیں بھگانے کو اور ان کے لئے ہمیشہ کا عذاب۔''

یہ زمیں یہ فضا از سمک تا سما — آب و آتش ہوا ہے ہر اک کی صدا
یا خدا یا خدا یا خدا یا — سارا عالم ہے تو نے بنایا

اللہ تعالیٰ بہت بلند و برتر ہے

العلی، علو سے ہے جس کا معنی ہے غلبہ بلندی، بزرگی، توانائی کہا جاتا ہے۔ علا بالامر. وہ حکومت میں بڑھ گیا یا مستقل ہو گیا۔ علا فی المکارم. فلاں خصائل میں برتر ہو گیا۔ علا النهار. دن چڑھ آیا۔ علا الدابة. وہ گھوڑے پہ سوار ہو گیا۔ قرآن مجید میں ہے: ان فرعون علا فی الارض. بے شک فرعون نے زمین میں غلبہ پایا تھا (القصص: ۴) یعنی سرزمین مصر میں اس کا تسلط تھا اور وہ ظلم و تکبر میں انتہا کو پہنچ گیا تھا حتیٰ کہ اس نے اپنی عبدیت اور بندہ ہونا بھی بھلا دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ علی ہے کہ وہ سب سے غالب ہے، بلندی و ارتفاع اس کو شایاں ہے اور وہ اپنے بندوں کو مرتبہ علیا سے ممتاز فرماتا ہے۔ حضرت ادریس علیہ السلام کے بارے میں فرمایا۔ ورفعناه مکانا علیا اور ہم نے اس کو بلند مکان پہ اٹھالیا۔ دنیا میں علو مرتبت عطا کیا۔ یا معنی یہ ہے کہ آسمان پر اٹھالیا اور یہی صحیح تر ہے۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج حضرت ادریس علیہ السلام کو آسمانِ چہارم پر دیکھا۔ حضرت کعب احبار وغیرہ سے مروی ہے کہ حضرت ادریس علیہ السلام نے ملک الموت سے فرمایا کہ میں موت کا مزہ چکھنا چاہتا ہوں کیسا ہوتا ہے تم میری روح قبض کر کے دکھاؤ۔ انہوں نے اس حکم کی تعمیل کی اور روح قبض کر کے اسی وقت آپ کی طرف لوٹا دی۔ آپ زندہ ہو گئے۔ فرمایا کہ اب مجھے جہنم دکھاؤ تاکہ خوف الٰہی زیادہ ہو۔ چنانچہ یہ بھی کیا گیا جہنم دیکھ کر آپ نے مالک داروغہ جہنم سے فرمایا کہ اب دروازہ کھولو میں اس پر سے گزرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور آپ اس پر سے گزرے پھر آپ نے ملک الموت سے فرمایا کہ مجھے جنت دکھاؤ وہ آپ کو جنت میں لے گئے۔ آپ دروازے کھلوا کر جنت میں داخل ہوئے تھوڑی دیر انتظار کر کے ملک الموت نے کہا کہ اب آپ اپنے مقام پر تشریف لے چلئے فرمایا کہ اب میں یہاں سے کہیں نہ جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کل نفس ذائقة الموت وہ میں چکھ ہی چکا ہوں اور یہ فرمایا ہے: وان منکم الا واردھا کہ ہر شخص کو جہنم پر سے گزرنا ہے تو میں گزر چکا ہوں۔ اب میں جنت میں پہنچ چکا ہوں۔ جنت میں پہنچنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وماهم منها بمخرجین کہ وہ جنت سے نکالے نہ جائیں۔ اب مجھے جنت سے چلنے کو کیوں کہتے ہو؟ اللہ تعالیٰ نے ملک الموت کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وحی فرمائی کہ حضرت ادریس علیہ السلام نے جو کچھ کیا میرے اذن سے کیا اور میرے اذن سے جنت میں داخل ہوئے انہیں چھوڑ دو وہ جنت میں ہی رہیں گے۔

چنانچہ آپ وہاں زندہ ہیں۔ المختصر اس نام کے ساتھ تعلق پیدا کرنے والوں کو چاہیے کہ اپنے اندر علو ہمت پیدا کریں اور ہمیشہ ترقیات مراتب باطنی میں کوشش کرتے رہیں جو شخص اس اسم کو ہمیشہ پڑھتا رہے اور لکھ کر اپنے پاس رکھے ان شاء اللہ اسے رتبہ کی بلندی، خوشحالی اور مقصد میں کامیابی نصیب ہوگی۔ اگر حقیر ہے تو عزت پائے گا، فقیر ہے تو مالدار ہوگا، مسافرت میں بھٹک رہا ہے تو منزل پہ پہنچے گا۔

ہوں میں بیمار گناہ شافی ہو تو بس آپ ہی　　دین و دنیا میں نہ رہنے دے مری مشکل کوئی

دور کر سب دکھ روا کر حاجتیں میری سبھی　　عافنی عن کل داء و اقض عنی حاجتی

ان لی قلبا سقیما انت تشفی للعلیل

سارا عالم ہے تو نے بنایا

سب خوبیاں اللہ عزوجل کے لئے ہیں جو مہربان، گناہوں کو مٹانے والا، حلم والا اور برائیوں پر پردہ ڈالنے والا ہے۔ رات کو دن میں داخل فرمانے والا ہے۔ ہر چیز اس کے پاس ایک اندازے سے ہے۔ اس کے فیصلوں میں عقول واذہان حیرت زدہ ہیں۔ اہل بصیرت اور نگاہِ عبرت والے اس کی شانِ ابدیت (یعنی ہمیشہ رہنے والی صفت) کے میدان میں ٹکٹکی باندھے دیکھ رہے ہیں۔ وہ اپنی بلند عزت واقتدار سے جابر بادشاہوں پر غالب ہے۔ وہی واحد قہار ہے۔ اس نے اپنی غالب قوت سے شاہانِ فارس کی شان و شوکت اور قوتِ اقتدار کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا، پس وہی عظمت والا زبردست ہے۔ اسی نے کائنات کو وجود بخشا اور زمانے کی تدبیر فرمائی۔ کسی بھی مددگار اور معاون کا محتاج نہیں۔ کوئی اس کی قدرت میں برابری نہیں کر سکتا اور اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اس کا احسان ہر جگہ اور جمیع اطرافِ عالم کو شامل ہے یعنی ہر ایک پر احسان ہے۔ وہ اندھیری رات میں سیاہ چیونٹی کے قدموں کی آواز کو سنتا ہے۔ زمین و آسمان اور سمندروں کی گہرائی میں موجود کوئی شے بھی اس سے پوشیدہ نہیں۔ بندے کے الٹ پلٹ ہوتے وقت بھی اس کے دل کی بات جانتا اور اس کے ارادہ وطلب کے وقت بھی اس کے دل پر مطلع ہوتا ہے۔ چنانچہ، اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: سوآء منکم من اسر القول ومن جهر به ومن هو مستخف باليل و سارب بالنهار ○ (پ۱۳، الرعد: ۱۰)

برابر ہیں جو تم میں بات آہستہ کہے اور جو آواز سے اور جو رات میں چھپا ہے اور جو دن میں راہ چلتا ہے۔

پاک ہے وہ معبود جو اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے برتری و برگزیدگی عطا فرماتا ہے۔ جسے چاہتا ہے اپنے لئے خاص فرماتا ہے۔ جسے چاہتا ہے دوسروں سے ممتاز کر دیتا ہے۔ جسے چاہتا ہے اپنے قرب ومعیت کے لئے منتخب فرماتا ہے اور جسے چاہتا ہے پسند فرماتا ہے۔ اسی کا ارشادِ عالی ہے: ''وربك يخلق ما يشاء و يختار ط (پ۲۰، القصص: ۶۸) اور تمہارا رب پیدا کرتا ہے جو چاہے اور پسند فرماتا ہے۔'' ......اور......اس نے حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ ﷺ کو اپنا نبی اور رسول بنا کر بزرگی اور برتری عطا فرمائی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

غنچہ و گل میں تو جزو میں کل میں تو　　قال میں قل میں تو، سوز بلبل میں تو
یا خدا یا خدا یا خدا یا　　سارا عالم ہے تو نے بنایا
چاند میں ہے چمک پھول میں ہے مہک　　ازز میں تا فلک تیری ہی ہے جھلک
یا خدا یا خدا یا خدا یا　　سارا عالم ہے تو نے بنایا
تو عیاں تو نہاں تو یہاں تو وہاں　　ازکراں تا کراں تو نہیں ہے کہاں
یا خدا یا خدا یا خدا یا　　سارا عالم ہے تو نے بنایا
چھوڑ عیش و طرب اب تو ہر روز و شب　　عابد ہے ورد لب رب ہی رب رب ہی رب
یا خدا یا خدا یا خدا یا　　سارا عالم ہے تو نے بنایا

اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے

الکبیر کبر سے ہے جس کا معنی ہے بڑائی۔ اللہ تعالیٰ کبیر ہے اور کبریائی اس کی رداء ہے۔ جیسا کہ اس کا اپنا ارشاد ہے۔ ولہ الکبریاء فی السموات و الارض (الجاثیہ:۳۷) اور اسی کے لئے بڑائی ہے آسمانوں اور زمین میں۔

مرا و را رسد کبریا و منی　　کہ ملکش قدیم ست و ذاتش غنی

اللہ تعالیٰ کبیر ہے اور تمام موجودات زمانی و غیر زمانی پر اسے سبقت حاصل ہے۔ اس کی کبریائی کے سامنے ہر ایک صغیر ہے وہ کامل الصفات و شامل الصفات ہے۔ آیات کبریٰ کا مالک ہے جن کی سیر اس نے خلیل و حبیب علیہم السلام کو کرائی جس کے حکم میں طامۃ الکبریٰ ہے جو یوم کبیر کو اپنی کبریائی کا شکوہ دکھلائے گا۔ جو اپنے بندوں پہ فضل کبیر فرماتا ہے: و بشر المومنین بان لهم من الله فضلا کبیرا (الاحزاب) جو اپنے مخلص بندوں کو فوز کبیر تک پہنچاتا ہے۔ اہل ایمان کو نعیم اور ملک کبیر عطا فرمائے گا۔ قرآن مجید میں یہ اسم مبارک متعال، العلی کے ساتھ آیا ہے۔ عالم الغیب و الشهادة الکبیر المعال (رعد) و ان الله هو العلی الکبیر حج لقمان۔ نبی اکرم ﷺ کی ایک دعا ہے: اللهم اجعلنی فی عینی صغیرا و فی اعین الناس کبیرا۔ اے اللہ! مجھے میری نگاہ میں صغیر رکھ اور لوگوں کی نگاہوں میں کبیر بنا دے۔ جو شخص اپنے عہدہ سے معزول ہو گیا ہو وہ سات روزے رکھے اور روزانہ ایک ہزار مرتبہ یا کبیر پڑھے۔ ان شاء اللہ اپنے عہدے پہ بحال ہوگا اور بزرگی و برتری پائے گا۔ حاکم یا بادشاہ اس کو ہمیشہ پڑھے گا تو رعیت زیادہ ہوگی، مشکل کام آسان ہوں گے، بیمار کو نو مرتبہ پڑھ کر دم کرنے سے شفا ہوگی۔

ہو گیا تیر حوادث سے مرا تن چور چور　　جس طرف میں دیکھتا ہوں ہے مصائب کا ظہور
گھر گیا ہوں میں دکھوں میں کچھ نہیں من کو سرور　　انت شافی انت کافی فی مهمات الامور

انت ربی انت حسبی انت لی نعم الوکیل

کس کا نظام راہنما ہے افق افق

تمام تعریفیں اللہ عزوجل کے لئے ہیں جس نے آسمان کو اپنی قدرت سے بلند فرمایا۔ افلاک کو ان کے مدار میں گھمایا۔ اپنی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مشیت سے زمین کو پھیلایا اور اسے چلنے کے لئے آسان کیا۔ آسمان کو قابل تسخیر بنایا۔ اس نے سلطنت بنائی اور مخلوق کو اس میں بسایا۔ وہ خود زندہ ہے اور اوروں کو قائم رکھنے والا ہے، اسے اونگھ آتی ہے نہ نیند۔ اس نے موت اور زندگی کو پیدا فرمایا۔ نجات اور ہلاکت کو مقرر فرمایا، وہ ہمیشہ سے ہے اور سب کو پیدا کرنے والا ہے، پیدا کرنے اور حکم دینے کا مختارِ حقیقی وہی ہے، معاف کرنا اور سزا دینا اسی کے دست قدرت میں ہے، اسی نے لوح وقلم پیدا فرمائے۔ انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا، اسے عقل کامل، سمجھ بوجھ اور فہم وفراست عطا فرمائی۔ وہی دریا کی گہرائیوں میں غرق ہونے والوں کو ہلاکت کا یقینی مشاہدہ کر لینے کے بعد بچانے والا ہے اور تمام حیلوں کے ختم ہونے کے بعد ہلاک ہونے والے کو بچانے والا بھی وہی ہے اور سخت بیڑیوں میں بندھے قیدیوں کو آزاد کرنے والا اور قید سے چھٹکارا عطا کر کے ان کی حاجت روائی فرمانے والا بھی وہی ہے، وہ بندوں سے بے پرواہ ہے، انہیں فرمانبرداری اور ایمان کا حکم دیتا ہے اور ان کے لئے کفر وشرک پر راضی نہیں، اطاعت اسے نفع دے سکتی ہے نہ ہی نافرمانی نقصان دے سکتی ہے۔

اے گنہگار! بے شک وہ تجھے فرمانبرداری کا حکم دیتا اور نافرمانی سے منع فرماتا ہے تاکہ تجھے یقین کی آنکھ سے اپنی قدرت کا مشاہدہ کرائے اور تیرے لئے دین ودنیا کا معاملہ واضح فرمائے۔ ہر وقت اس کی طرف متوجہ رہ، اس سے ڈرتا رہ اور اس کی نافرمانی سے بچ۔ اگر تو اسے نہیں دیکھ پاتا تو یہ یقین رکھ کہ وہ تو تجھے دیکھ رہا ہے۔ نمازوں کی پابندی کر جن کا اس نے تجھے تاکیدی حکم دیا ہے اور سحری کے وقت عاجزی وانکساری سے اس کی بارگاہ میں کھڑا ہو، بے شک وہ تجھ پر اپنی روشن نعمتیں نچھاور فرمائے گا اور تجھے اپنے مقصود تک پہنچا کر تجھ پر احسان فرمائے گا۔ کیا اس نے ماں کے پیٹ میں تیری حفاظت نہیں کی اور اپنے لطف وکرم سے تجھے خوراک مہیا نہیں کی؟ کیا اس نے تجھے کمزور پیدا کر کے پھر رزق فراہم کرتے ہوئے تجھے قوی نہیں کیا؟ کیا اس نے تیری پیدائش اور پرورش اچھی طرح نہ کی؟ کیا تجھے عزت واکرام نہیں بخشا؟ کیا تجھے ہدایت وتقویٰ جیسی عظیم دولت سے مزین نہیں کیا؟ کیا تجھے عقل دے کر ایمان کی طرف تیری رہنمائی نہیں فرمائی؟ کیا تجھے اپنی نعمتیں عطا نہیں فرمائیں؟ کیا تجھے اپنی فرمانبرداری کا حکم نہیں دیا اور تاکید نہیں کی اور تجھے اپنی نافرمانی سے نہیں بچایا؟ کیا تجھے ندا دے کر اپنے درِ رحمت پر نہیں بلایا؟ کیا سحری کے وقت تجھے اپنے مکرم خطاب سے بیدار نہیں کیا اور تجھ سے راز کی باتیں نہ کیں؟ کیا تجھ سے آخرت میں کامیابی اور جزا کا وعدہ نہیں فرمایا؟ کیا تو نے سوال کیا اور دعا کی تو اس نے تیرے سوال کا جواب نہیں دیا اور تیری دعا قبول نہیں کی؟ جب تو نے مصیبتوں میں مدد مانگی تو کیا اس نے تیری مدد نہیں فرمائی اور تجھے نجات عطا نہیں کی؟ اور جب تو نے نافرمانی کی تو کیا اس نے اپنی بردباری سے تیری پردہ پوشی نہیں فرمائی اور تجھے اپنی رحمت سے نہیں ڈھانپا؟ کیا تو نے کئی مرتبہ اپنے رب عزوجل کے غضب کو دعوت نہیں دی لیکن پھر بھی اس نے تجھے راضی رکھا؟ تو کیا تجھے زیب دیتا ہے کہ تو گناہوں اور نافرمانیوں سے اس کا مقابلہ کرے؟ اس نے تجھ پر اپنا رزق کشادہ کیا اور تو اس کی نافرمانی میں اضافہ کرتا ہے۔ تو لوگوں سے تو چھپ جاتا ہے مگر اللہ عزوجل سے نہ چھپ سکے گا۔ وہ تجھے دیکھ رہا ہے، کب تک تو گمراہی اور خواہشات کے سمندر میں غرق رہے گا؟ اگر تو نجات چاہتا ہے تو ندامت کی کشتی پر سوار ہو جا اور اپنے مولیٰ عزوجل کی بارگاہ میں سچی توبہ کر کے فائدہ اٹھا۔ اپنے آپ کو اخلاص کے ساحل پر ڈال دے وہ تجھے نجات اور خلاصی عطا فرمائے گا۔

پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے خاص بندوں پر خاص نظر کرم فرمائی۔ ان کے دلوں کو اپنی توحید کا گھر بنایا اور اپنی وحدانیت کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اقرار کرنے والا بنایا اور ان کے سینوں کو اپنے ذکر اور اپنی بزرگی کی جگہ بنایا۔ جب کبھی افق توفیق سے کوئی ستارہ طلوع ہوتا ہے یا تحقیق کی بجلیوں سے کوئی نور چمکتا ہے تو ان کے دل محبوب کے ذکر سے کشادہ اور شراب محبت سے سیراب ہو کر خوش ہو جاتے ہیں اور ان کے سامنے سے پوشیدہ رازوں سے پردے اٹھا دیئے جاتے ہیں۔

کس کا نظام راہنما ہے افق افق　　کس کا دوام گونج رہا ہے افق افق
شان جلال کس کی عیاں ہے جبل جبل　　رنگ جمال کس کا جما ہے افق افق
کس کے لئے نجوم بکف ہے روش روش　　باب شہود کس کا کھلا ہے افق افق
کس کے لئے سرود صبا ہے چمن چمن　　کس کے لئے نمود ضیاء ہے افق افق
مکتوم کس کی موج کرم ہے صدف صدف　　مرقوم کس کا حرف وفا افق افق
کس کی طلب میں اہل محبت ہیں داغ داغ　　کس کی ادا سے حشر بپا ہے افق افق
سوزاں ہے کس کی یاد میں تائب نفس نفس　　فرقت میں کس کی شعلہ نوا ہے افق افق

(حفیظ تائب مرحوم)

اللہ تعالیٰ سب کا نگہبان و محافظ ہے

الحفیظ، حفاظت سے ہے قرآن مجید میں ہے: وربك علی کل شیء حفیظ اور تیرا رب ہر شیء کی حفاظت فرمانے والا ہے۔ بے ستون آسمان کو ہوا پر معلق کر کے اس کی حفاظت فرمائی۔ بے بنیاد زمین کو قائم کر کے اس کی نگہبانی کی ولا یؤدہ حفظھما اور ان کی نگہبانی اسے بھاری نہیں۔ اس نے بندوں کی حفاظت کے لئے حفظہ فرشتے مقرر فرمائے۔ ویرسل علیکم حفظة اللہ نے ہمارے سروں پر محفوظ چھت کو بلند کیا۔ اس کی شان ہے فاللہ خیر حافظا وھو ارحم الراحمین۔ وکنا لھم حافظین۔ اس بابرکت نام کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کو حافظ حقیقی جاننا لازم ہے، حفاظت ظاہر کے تمام استحکامات کو حقیر سمجھا جائے، ہماری جان و مال و اولاد کا اللہ ہی حافظ ہے، اس کی حفاظت میں اپنا دل دیا جائے تاکہ جملہ بلیات شیطانی و آفات نفسانی سے بچا جا سکے۔ جو شخص کثرت کے ساتھ یا حفیظ کا ورد کرے گا اور لکھ کر اپنے پاس رکھے گا وہ انشاء اللہ ہر طرح کے خوف و خطر اور نقصان و ضرر سے محفوظ رہے گا۔ جس کو ڈوبنے جلنے یا زخمی ہونے کا خطرہ ہو نیز جن بھوت سے گھبراہٹ ہو، بدنگاہی کا خطرہ ہو اس اسم پاک کو لکھ کر بازو پہ باندھ لے ان شاء اللہ محفوظ رہے گا۔ اگر کسی بیمار پر سات ہفتے پڑھ کر دم کیا جائے تو شفا پائے گا۔ ان شاء اللہ العزیز۔

گر چلے مجھ پر تیرے گلزار رحمت کی نسیم　　گلشن عقبیٰ میں رتبہ مجھ سے ہے کس کا عظیم
کر عطا مجھ کو کرم سے اپنے جنت کی نعیم　　رب ھب لی کنز فضل انت وھاب کریم

فاعطنی ما فی ضمیری دلنی خیر الدلیل

ہر حال میں رہا ہے ترا اے خدا خیال

سب خوبیاں اللہ عزوجل کے لئے جس کی خوشبوئے محبت سے سچے دوست نرم ہوا بن کر ابھرے۔ اس نے رات کے آخری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حصوں میں ان سے محبت بھری گفتگو کی، پس وہ ان کا ہم نشین ہو گیا۔ اس نے مناجات کی تنہائی میں پہلے ان کو پاک وصاف پیالوں سے خالص شراب (یعنی جامِ محبت) پلائی پھر ان پر تجلی فرمائی تو وہ اس کی محبت میں دیوانے ہو گئے۔ انہیں اپنی محبت کا جام پلانے والا ان کی دیوانگی کو جانتا ہے۔ اس نے ہدایت کے لئے ان کو بصیرت سے سرفراز فرمایا، تقویٰ و پرہیزگاری کی دولت سے مالا مال کیا اور سیدھے راستے پر چلایا۔ اس نے ان کی طرف مہربان رسول اور صاحب عظمت وشرافت نبی ﷺ کو بھیجا اور اپنے پیارے حبیب ﷺ کے فضل وشرف کے لئے اپنی مقدس کتاب ''قرآنِ کریم'' میں یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی: ''**هو الذی یصلی علیکم و ملئکته لیخرجکم من الظلمت الی النورط و کان بالمومنین رحیما** ○ (پ۲۲، الاحزاب: ۴۳) وہی ہے کہ درود بھیجتا ہے تم پر وہ اور اس کے فرشتے کہ تمہیں اندھیروں سے اجالے کی طرف نکالے اور وہ مسلمانوں پر مہربان ہے۔''

اللہ عزوجل نے اس نبی رحمت ﷺ کے ذریعے آب زمزم اور حطیم کعبہ کو مشرف فرمایا۔ آپ ﷺ کو مجتبیٰ اور مصطفیٰ کی شانوں سے خاص کیا۔ اس نے اپنے مبارک ناموں میں سے دو ناموں ''رؤف ورحیم'' کے ساتھ آپ ﷺ کا نام رکھا۔ لہٰذا جس نے آپ ﷺ کی شریعت کی پیروی کی اس نے بہت بڑا فضل پالیا اور جنت میں تازگی اور نعمتوں کو حاصل کر لیا۔ آپ ﷺ نے کتنے قیدیوں کو آزاد کیا۔ کتنے ہی بے یار ومددگار مساکین کو پناہ دی۔ کتنے ہی ٹوٹے دلوں کو جوڑ دیا، فقیروں کو غنی کر دیا اور یتیموں پر رحم فرمایا۔

حضرت سیدنا آدم صفی اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ ﷺ کو وسیلہ بنایا پس انہوں نے آپ ﷺ کی ذاتِ گرامی پر درود شریف بھیجا تو عزت وکرامت کے ساتھ لوٹے۔ حضرت سیدنا نوح نجی اللہ علیٰ نبینا وعلیہ السلام نے آپ ﷺ کے طفیل دعا کی تو ڈوبنے سے محفوظ رہے۔ حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیٰ نبینا وعلیہ السلام نے آپ ﷺ کے وسیلے سے بارگاہِ الٰہی عزوجل میں عرض کی تو آگ ان پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو گئی۔ جب حضرت سیدنا اسماعیل ذبیح اللہ علیٰ نبینا وعلیہ السلام نے آپ ﷺ پر درود وسلام کی کثرت کی اور ان کے صدقے مدد کے خواستگار ہوئے تو فدیہ کے ذریعے مدد فرمائی گئی اور یہ نعمتیں اضافے کے بعد برقرار رہیں۔

حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیٰ نبینا وعلیہ السلام نے آپ ﷺ پر درود پاک پڑھا تو انہیں اللہ عزوجل سے ہم کلامی کا شرف عطا ہوا اور حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیٰ نبینا وعلیہ السلام نے حضور انور، شافع محشر ﷺ کی آمد کی بشارت وخوشخبری دی تو انہوں نے رفعت وسبقت کو پالیا اور رحمت عالم، نورِ مجسم ﷺ کی ذات والا صفات ہی ہے جن پر درختوں اور پتھروں نے سلام پڑھا اور مقدس فرشتوں نے درود پاک بھیجا تو اب وہ رب لم یزل عزوجل کی بارگاہ میں اس نعمت پر نازاں ہیں۔

اے نافرمانوں کے گروہ! تمہیں کس چیز نے رحمت عالمیان، سردار دو جہان ﷺ پر درود پاک پڑھنے سے غافل کر رکھا ہے۔ درودِ پاک تو وہ عظیم عبادت ہے جو بڑے بڑے گناہوں کو مٹا دیتی اور پڑھنے والے کو عزت وتکریم عطا کرتی ہے۔ پس تم حضور نبی رحمت، شفیع امت ﷺ پر کثرت سے درود شریف پڑھا کرو اور ان کی ایسی تعظیم وادب کرو جس کا تمہارے مولیٰ عزوجل نے تمہیں حکم فرمایا ہے۔ اس طرح تم جنت اور اس کی نعمتوں سے سرفراز کئے جاؤ گے اور عذاب اور نارِ دوزخ سے بچ جاؤ گے۔ اللہ عزوجل نے آپ ﷺ کی اس شان کو بیان فرمایا جو آپ ﷺ کے اخلاقِ عالیہ اور مخلوق کے متعلق ہے۔ چنانچہ، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''وکان بالمؤمنین رحیما ○ (پ۲۲، الاحزاب: ۴۳) اور وہ مسلمانوں پر مہربان ہے۔''

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ عزوجل نے حضور نبی کریم، رؤف ورحیم ﷺ کے اس امتی کو جنت میں فضیلت ومرتبہ کی بشارت دی ہے جس نے آپ ﷺ پر درود پاک پڑھا۔ چنانچہ، اللہ عزوجل ارشاد فرمایا ہے:"تحیتهم یوم یلقونه سلٰم ج واعدلهم اجرا کریما o(پ۲۲، الاحزاب:۴۴) ان کے لئے ملتے وقت کی دعا سلام ہے اور ان کے لئے عزت کا ثواب تیار کر رکھا ہے۔"

ہر حال میں رہا ہے ترا اے خدا خیال　　اک آن بھی نہ محو ہوا ہے تیرا خیال
ہر معصیت سے مجھ کو بچایا ہے روز و شب　　تیرا کرم ہی بن کے رہا ہے صدا خیال
یا رب تیرے کرم کی کوئی انتہا نہیں　　ہم عاصیوں پہ لطف کا ہر دم رکھا خیال
قدرت کے تیری لاکھوں نمونے ہیں چار سو　　تخلیق ہو گئی وہ شیء جس کا کیا خیال
دشوار موڑ بھی رہِ ہستی میں آئے گا　　رہبر بنا رہا ہے ترے الطاف کا خیال
ماں باپ بھی نہ رکھ سکیں اتنی توجہات　　خالق کو اپنے بندوں کا جتنا رہا خیال
عابد کا سر جھکے ترے در پہ ہی اے خدا　　تیرے سوا نہ آئے کسی غیر کا خیال

(پروفیسر عابد سلطانی برہان پوری)

اللہ تعالیٰ سب کو روزی اور توانائی دینے والا ہے

المقیت کا معنی ہے نگہبان اور عطاء قوت میں توانائی رکھنے والا ارشاد باری تعالیٰ ہے: وکان اللہ علی کل شیء مقیتا اور اللہ تعالیٰ ہر شیء پر طاقت رکھتا ہے۔ مقیت قوت (طاقت) سے بھی ہے اور قوت (روزی، غذا جو اتنی مقدار میں ہو کہ جزو بدن ہو سکے اور صحت قوت کے قیام کا ذریعہ بن سکے۔) سے بھی اللہ ہی ہے۔ جو جملہ قوائے بدن کو توانائی دیتا ہے۔ قوائے روحانی کو غذا دیتا ہے۔ دماغ، قلب، روح کو غذا دیتا ہے۔ نباتات جمادات، حیوانات، جن وملک اپنی اپنی طبعی ساخت اور تقاضائے فطرت کے مطابق اس کی روزی پہ پل رہے ہیں۔ اس اسم پاک سے تعلق پیدا کرنے والوں پہ لازم ہے کہ اپنے تمام اعضاء کی صحت وطاقت جملہ قوائے کی بقا وقوت کا سوال اسی مالک سے کریں اور ہر ایک التجا کیا کرے کہ اے میرے رب میرے پروردگار میرے اعضاء میرے قویٰ میرے حواس، میرے مدرکات، میری خدمات، میری معلومات، میرے مشاہدات کو تو ہی اپنی رحمت وطاقت سے بڑھا تارہ۔ تو ہی ان سب کی درستی وتوانائی کا سامان فرما جو شخص خالی آبخورے میں سات مرتبہ یہ اسم پڑھ کر دم کرے گا اور اس میں سے خود پانی پئے یا کسی دوسرے کو پلائے یا سونگھے تو ان شاء اللہ مقصد حاصل ہوگا۔ جس کی آنکھ سرخ ہو اور درد کرے اس کو دس بار پڑھ کر دم کرے اور اگر کسی غریب کو دیکھے یا خود غریب ہو یا کوئی بیٹا بدخو ہو تو بھی آبخورے والا عمل کرنے سے اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا۔

ہے تیاری اور ہے ہر کام میں سو سو خلل　　زاد راہ کچھ بھی نہیں اور ہے کھڑی سر پر اجل
کر رہی ہے مجھ کو غافل حرص اور طول امل　　کیف حالی یا الٰھی لیس لی خیر الامل
سوء اعمالی کثیر زاد طاعتی قلیل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حمد خدا بحوالۂ میلادِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء

تمام خوبیاں اللہ عزوجل کے لئے ہیں جس کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ وہ ایسا ''احد'' ہے جو اپنی صفت سرمدیت (یعنی ازلی وابدی ہونے) میں یکتا ہے۔ وہ ایسا ''فرد'' ہے جو اپنی صفت ربوبیت (یعنی رب ہونے) میں یکتا ہے۔ وہ ایسا ''شکور'' ہے جس کے علاوہ حقیقۃً کسی کا شکر کیا جاتا ہے نہ کسی کی حمد۔ وہ ایسا ''غفور'' ہے جو سچی توبہ کرنے والوں کے گناہوں کو بہت زیادہ بخشنے والا ہے۔ وہ ایسا بادشاہِ حقیقی ہے جس نے سب ممالک اور بادشاہوں کو فنا کیا جبکہ اس کی سلطنت کو کبھی زوال نہ آئے گا۔ وہ ایسا بلند رتبہ ہے جس کی طرف پاکیزہ کلمات بلند ہوتے ہیں۔ وہ ایسا حاکم مطلق ہے جس نے تمام اہل دنیا کی موت کا اٹل فیصلہ فرمادیا ہے لہٰذا کوئی بھی اس دنیا میں ہمیشہ نہ رہے گا۔ اس نے اپنے برگزیدہ رسولوں کو مبعوث فرمایا تاکہ وہ قابل حمد وستائش راہِ حق کی طرف لوگوں کی راہنمائی فرمائیں اور انہیں اس ہستی کے سامنے پردہ بنائے رکھا جس کے لئے بروزِ قیامت شفاعت اور لواء الحمد (یعنی حمد کے جھنڈے) کا وعدہ ہے اور اس ہستی کو خاتم الانبیاء ﷺ بنا کر بھیجا تاکہ وہ لوگوں کے لئے راہِ ہدایت واضح فرمائیں۔ اسی لئے اللہ عزوجل نے قرآنِ پاک میں ارشاد فرمایا: و اذ قال عیسی ابن مریم یبنی اسراء یل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التورۃ و مبشرًا برسول یاتی من بعدی اسمه احمد ط فلما جاء ھم بالبینت قالوا ھذا سحر مبین ○ (پ ۲۸، الصف: ۶) اور یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم علیہم السلام نے کہا اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اپنے سے پہلی کتاب توریت کی تصدیق کرتا ہوا اور ان رسول کی بشارت سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے، ان کا نام احمد ہے، پھر جب احمد ان کے پاس روشن نشانیاں لے کر تشریف لائے بولے یہ کھلا جادو ہے۔''

اللہ عزوجل نے اپنے حبیب مکرم ﷺ کی قدر و منزلت کا اظہار اور تعظیم و توقیر کرتے ہوئے ان کا ذکر بلند فرمایا۔ آپ ﷺ کے ذریعے مشرکین کی شرک کی آگ کو بجھایا اور مومنین کے لئے نورِ ایمان ظاہر فرمایا۔ آپ ﷺ کے ذریعے آپ کی امت کو کامل فرحت وسرور عطا فرمایا۔ آپ ﷺ کو ساری انسانیت کے لئے بشیر و نذیر (یعنی خوش خبری دینے والا اور ڈر سنانے والا) بنا کر مبعوث فرمایا۔ آپ ﷺ کو اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والا اور چمکا دینے والا آفتاب بنا کر بھیجا۔ آپ ﷺ کو ہر موجود شے کے لئے رحمت بنا کر مبعوث فرمایا۔ آپ ﷺ کے مبارک نور سے ساری کائنات کو منور فرمایا۔ چنانچہ، اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: ''یا ایھا النبی انا ارسلنک شاھدا و مبشر او نذیرا ○ و داعیا الی اللہ باذنه و سراجا منیرا ○ (پ ۲۲، الاحزاب: ۴۵-۴۶) اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی)! بے شک ہم نے آپ کو بھیجا حاضر ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب۔''

حضور نبی پاک، صاحب لولاک، سیاحِ افلاک ﷺ سید المرسلین، امام المتقین ہیں۔ آپ ﷺ کو اللہ عزوجل نے تمام مخلوقات پر برتر و بالا مقام عطا فرمایا اور اس وقت نبوت عطا فرما دی تھی جبکہ حضرت سیدنا آدم علیٰ نبینا وعلیہ السلام پانی اور مٹی کے درمیان تھے۔ (یعنی ابھی آدم علیہ السلام کی تخلیق بھی مکمل نہ ہوئی تھی) اور آپ ﷺ کو ساری مخلوق کا رسول بنایا اور قرآن مجید میں ارشاد فرمایا: ''وما ارسلنک الا رحمة للعلمین ○ (پ ۱۷، الانبیاء: ۱۰۷) اور ہم نے آپ کو نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لئے۔"

اللہ عزوجل نے نبی کریم ﷺ کو بلند مقام عطا فرمایا۔ آپ ﷺ کو عجب حسن سے نوازا اور آپ ﷺ کی ولادت باسعادت کو مومنین کے لئے بہار بنایا۔ آپ ﷺ کی برکت سے دین اسلام ہمیشہ بلند و مضبوط ہوتا رہے گا اور کفر و شرک کمزور و ذلیل ہوتا رہے گا۔ آپ ﷺ کو پاک پشتوں سے پاک رحموں میں منتقل فرمایا۔ آپ ﷺ اصول و فروع کے اعتبار سے طیب و طاہر ہیں۔ میلادِ مصطفیٰ ﷺ پر شاہِ ایران کے محل "کسریٰ" میں زلزلہ آ گیا، اس کی بنیادیں کمزور پڑ گئیں اور وہ گرنے کے قریب ہو گیا۔ اللہ عزوجل نے آپ ﷺ کی عظمتِ شان کی خاطر آپ کو امت کے گنہگاروں کا شفیع بنایا۔ امت کو آپ ﷺ کے فرامین توجہ سے سننے اور احکام کی بجا آوری کا حکم فرمایا۔ آپ ﷺ کو دنیا میں اس امت کا رسول اور آخرت میں شفیع بنایا اور آپ ﷺ کو لوگوں کے سامنے اپنی عظمت و شرف بیان کرنے کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: "قل یایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعًا (پ ۹، الاعراف: ۱۵۸) تم فرماؤ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں۔"

اللہ عزوجل نے حضور پرنور ﷺ کو عزت کا تاج پہنایا اور ساری کائنات کو آپ ﷺ کے نور سے منور فرمایا۔ دیہاتی اور شہری لوگوں کو آپ ﷺ کے ذریعے عزت عطا فرمائی۔ آپ ﷺ کو ہر قسم کے گدلے پن سے محفوظ رکھا اور آپ ﷺ کے مبارک نور سے فارس کا صدیوں سے جلنے والا آتش کدہ بجھا دیا۔ اللہ عزوجل نے آپ ﷺ کی ولادت کی برکت سے حنادس (آخر ماہ کی تین انتہائی سیاہ راتوں) کی تاریکیوں کو روشنی عطا فرمائی۔ آپ ﷺ کو ہیبت و جلال کی پوشاک عطا فرمائی۔ آپ ﷺ پر سلسلۂ نبوت و رسالت کو ختم فرمایا۔ قرآنِ کریم میں آپ ﷺ کی اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کی شان یوں بیان فرمائی: "محمد رسول اللہ ط والذین معہ اشداء علی الکفار (پ ۲۶، الفتح: ۲۹) محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں۔"

حضور نبی رحمت ﷺ ایسے نبی ہیں کہ اللہ عزوجل نے آپ ﷺ کو شاندار عزت و مقام پر فائز فرمایا اور بڑی بڑی نعمتیں عطا فرمائیں۔ عیسائی پادریوں اور یہودی راہبوں نے آپ ﷺ کی نبوت کی بشارت دی اور کاہنوں نے آپ ﷺ کی تشریف آوری کی خوشخبری دی۔ اللہ عزوجل نے آپ ﷺ کے عمدہ اوصاف اور اچھی تعریف ساری کائنات میں عام کر دی۔ رب کائنات نے ربیع الاول جیسے مبارک مہینے میں آپ ﷺ کی جلوہ نمائی فرمائی اور آپ ﷺ کو ساری مخلوق سے افضل بنایا اور عزت و وقار کے عظیم تاج پہنائے۔ لوگوں کو آپ ﷺ کی رسالت کے ذریعے متنبہ فرمایا اور اپنی لاریب کتاب قرآنِ مجید، فرقان حمید میں ارشاد فرمایا: انا ارسلنا الیکم رسولاً شاھدًا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا ہ (پ ۲۹، مزمل: ۱۵) بے شک ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا کہ تم پر حاضر ناظر ہیں جیسے ہم نے فرعون کی طرف رسول بھیجے۔

اللہ تعالیٰ سب کے لئے کفایت کرنے والا ہے

الحسیب، حَسِبَ سے ہے جس کا معنی کفایت کرنا ہے کہا جاتا ہے ھذا حسبک من غیرہ یہ تجھے اپنے غیر سے کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی پناہ اور حفاظت اپنے بندوں کے لئے کافی ہے۔ و من یتوکل علی اللہ فھو حسبہ (الطلاق) اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو اللہ اسے کافی ہے۔ حضور علیہ السلام کو فرمایا گیا فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

العرش العظیم۔ (التوبہ) پھر اگر وہ منافقین و کفار آپ پر ایمان لانے سے منہ پھیریں تو فرمادیں کہ مجھے اللہ کافی ہے۔ اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں۔ میں نے اسی پر بھروسہ کیا وہ بڑے عرش کا مالک ہے۔ سورۃ زمر میں ہے قل حسبی اللہ علیہ یتوکل المتوکلون (آیت: ۳۸) فرمادیں اللہ مجھے کافی ہے (میرا اسی پر بھروسہ ہے اور جس کا اللہ تعالیٰ پر بھروسہ ہو وہ کسی سے بھی نہیں ڈرتا، تم جو مجھے بت جیسی بے قدرت و بے اختیار چیزوں سے ڈراتے ہو یہ تمہاری نہایت ہی بے وقوفی اور جہالت ہے) بھروسے والے اس پر بھروسہ کرتے ہیں۔ غزوہ احد کے بعد اہل ایمان نے جب کہا حسبنا اللہ و نعم الوکیل۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کی دستگیری فرمائی اور خوف کا ماحول ختم ہوا۔ فضل عظیم ان کے شامل حال ہو گیا۔ حسیب کے معنی حساب کنندہ بھی ہیں اور انہی معنوں میں سورۃ الرحمٰن کی یہ آیت ہے۔ الشمس و القمر بحسبان، سورج اور چاند حساب سے ہیں۔ (تقدیر معین کے ساتھ اپنے بروج و منازل میں سیر کرتے ہیں اور اس میں خلق کے لئے منافع ہیں۔ اوقات کے حساب سالوں اور مہینوں کا شمار انہی پر ہے) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سب کا حساب یکبارگی کس طرح لے گا؟ فرمایا: یحاسبون کما یرزقون۔ جس طرح دنیا میں تمام مخلوق کو یکبارگی رزق مل رہا ہے اسی طرح وہاں یکبارگی سب کا حساب بھی ہو جائے گا۔ اس اسم کے ساتھ تعلق مضبوط بنانے والوں پہ لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ سے حساب یسیر کی التجا کرتے رہیں۔ یوم الحساب پر یقین کو پختہ رکھیں۔ جس شخص کو کسی شخص یا چیز کا ڈر رہتا ہو وہ جمعرات سے شروع کر کے آٹھ دن تک صبح و شام ستر مرتبہ حسبی اللہ الحسیب پڑھے ان شاء اللہ ہر چیز کے شر سے محفوظ رہے گا۔

کر دے اپنے فضل سے میرے گناہوں کو معاف کر کدورت سے خدایا تو میرے سینے کو صاف
یا الٰہی جب کہ آئے حشر کا دن بے خلاف ھب لنا ملکا کبیرا نجنا مما نخاف

ربنا اذانت قاضی و المنادی جبرئیل

اللہ تعالیٰ بڑے بلند رتبے والا ہے

الجلیل نام قرآن مجید میں نہیں ہے لیکن ذوالجلال ہے اور غالباً یہی اس کا ماخذ ہے۔ جل، جلالا اور جلالہ آزمودہ کار اور بزرگی والے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے لئے یہ نام بطور علم اس لئے ہے کہ وہ عظمت ذاتی کا مالک ہے اور جلالت نفسی اسی کے لئے ہے۔ بعض علماء کے مطابق اسم کبیر کمال ذاتی پر، اسم جلیل کمال صفاتی پر اور اسم عظیم ہر دو معانی پر دلالت کرتا ہے۔ ابن ماجہ کی روایت میں اللہ تعالیٰ کا نام جمیل بھی آیا ہے۔ اس وقت جلیل کے معنی ہوں گے کہ وہ صفات قہریہ کا مظہر ہے اور جمیل کے معنی ہوں گے کہ وہ صفات لطیفہ کا ظہور فرماتا ہے۔ ابن قیم کہتے ہیں کہ جلال ہمیں ادب سکھاتا ہے اور اکرام ہم پہ ابواب محبت کشادہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ایسی ہے کہ اس کی جلالت بھی ہر وقت پیش نظر رکھی جائے اور اس کی محبت بھی ہر وقت دل میں قائم رہے۔ اسم جلیل کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کے لئے لازم ہے کہ جلال الٰہی کے تصور میں غرق رہا جائے۔ اللہ کے نام اور اس کی ذات کی عزت کرنے کا خوگر بنے۔ اپنے اقوال و افعال میں تمکین و وقار سے رہے اور ادنیٰ لوگوں سے شفقت و پیار کا معاملہ کرے۔ جو شخص مشک و زعفران سے اس اسم کو لکھ کر اپنے پاس رکھے گا اور بکثرت یا جلیل کا وظیفہ کرتا رہے گا ان شاء اللہ عزت و عظمت پائے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گا۔ جو کوئی اپنے مال پہ دس مرتبہ اس اسم پاک کو پڑھے گا اس کا مال چوری سے محفوظ رہے گا۔

ہونٹوں پہ مرے صبح و مسا حمد ہے تیری
ہر درد کی بے مثل دوا حمد ہے تیری
کیا لفظ ہے الحمد لک الحمد الٰہی!
ہر نعمت عظمیٰ کی جزا حمد ہے تیری
تکبیر ہو تہلیل ہو تسبیح کہ تحمید
لاریب یہ سب ذکر و ثنا حمد ہے تیری
تو سرورِ کونین کا خالق ہے خدایا
ہر نعت نبی صل علی حمد ہے تیری

اللہ تعالیٰ بہت کرم فرمانے والا ہے

الکریم، کرم سے ہے جس کا معنی عظمت، شرف، عزت اور جود وسخا ہے۔ کریم کے بارے میں اہل عرب کہتے ہیں: الکریم اذا وعد وفی کریم وہ ہے جو وعدہ کرے تو پورا کرے (قدرت ہونے کے باوجود قصور معاف کرے، عیب دیکھے اور پردہ پوشی کرے) اللہ تعالیٰ ان تمام معنوں میں کریم ہے۔ کرامت حقیقی کا وہی مالک ہے اور وہی صاحب جود و کرم ہے۔ اس نے رسول کریم کو مبعوث فرمایا: جاء هم رسول کریم (الدخان) قرآن کریم اتارا۔ انه لقرآن کریم (الواقعہ) وہ بندوں کو اجر کریم عطا کرنے والا ہے۔ ولهم اجر کریم (الحدید) وہ بندوں کو رزق کریم عطا فرماتا ہے۔ مدخل کریم کا داخلہ اس کے حکم سے ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ ہی کی شان ہے۔ ان ربی غنی کریم (النمل) جو کوئی اس اسم پاک سے تعلق پیدا کرنا چاہے اس پر لازم ہے کہ اوصاف کریمانہ کے حصول میں کوشش کرتا رہے۔ جو شخص روزانہ سوتے وقت یا کریم پڑھتا پڑھتا سو جایا کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کو علماء، وصلحاء، میں عزت عطا فرمائے گا اور فرشتے اس کے لئے دعا کریں گے کہ اللہ تعالیٰ تجھے اپنی مخلوق میں بزرگ و معزز بنائے۔ کہا گیا ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اس کو بہت زیادہ پڑھا کرتے تھے۔ اسی لئے آپ کو کرم اللہ وجہہ کہا جاتا ہے۔

ہے ترے دیدار کو یا رب تڑپتی میری روح
وصل کا اپنے پلا فیروز کو جام صبوح
زندگی پر کچھ نہیں امید گو ہو عمر نوح
ابن موسیٰ ابن عیسیٰ ابن یحییٰ ابن نوح

انت یا صدیق عاص تب الی المولی الجلیل

طواف کعبہ کرتے ہوئے یا کریم کا ورد کرنے والا اعرابی

فبینما النبی صلی اللہ علیه وسلم فی الطواف اذ سمع اعرابیا یقول یا کریم فقال النبی صلی اللہ علیه وسلم یا کریم فمض الاعرابی الی جهه الیمانی وقال یا کریم فقال النبی صلی اللہ علیه وسلم خلفه یا کریم فمضی الاعرابی الی جهة المیزاب و قال یا کریم فقال النبی صلی اللہ علیه وسلم خلفه یا کریم فالتفت الاعرابی الی النبی صلی اللہ علیه وسلم و قال یا صبیح الوجه و یا رشیق القد تهزابی لکونی اعرابیا واللہ لولا صباحة و جهك و رشاقة قدك لشکوتك الی حبیبی محمد صلی اللہ علیه وسلم ۔ فتبسم النبی صلی اللہ علیه وسلم و قال اما تعرف نبیك یا اخا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

العرب فقال الاعرابی لا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فما ایمانک بہ فقال امنت بنبوتہ ولم ارہ و صدقت برسالتہ و لم القہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا اعرابی انی نبیک فی الدنیا و شفیعک فی الاخرۃ فاقبل الاعرابی یقبل قدمی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اخا العرب لا تفعل بی کما یفعل الاعاجم بملوکھا فان اللہ سبحانہ و تعالی بعثنی لا متکبرا ولا متجبرا بل بعثنی بالحق بشیرا و نذیرا قال (راوی) فھبط جبرائیل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و قال یا محمد یقرء ک السلام و یخصک بالتحیۃ والاکرام قل للاعرابی انا نحاسبہ فقال الاعرابی یحاسبنی ربی یا رسول اللہ فقال نعم یحاسبک ان شاء اللہ فقال الاعرابی و عزتہ و جلالہ لا حاسبہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و علی ما ذا تحاسب ربک یا اخا العرب فقال الاعرابی ان حاسبنی ربی علی ذنبی حاسبتہ علی مغفرتہ و ان حاسبنی علی معصیتی حاسبتہ علی عفوہ و ان حاسبنی علی بخلی حاسبتہ علی کرمہ قال فبکی النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی ابتلت لحیتہ فھبط جبرائیل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و قال یا محمد یقرئک السلام و یقول لک اقلل من بکائک فقد الھیت حملۃ العرش عن تسبیحھم و قل لا خیک الاعرابی لا یحاسبنا ولا نحاسبہ فانہ رفیقک فی الجنۃ ۔ (روض الریاحین علی قصص الانبیاء صفحہ ۱۸۔۲۰)

حضور علیہ السلام طواف فرما رہے تھے کہ ایک اعرابی کو اپنے آگے طواف کرتے پایا جو پڑھ رہا تھا یا کریم' حضور علیہ السلام نے بھی پیچھے پڑھنا شروع کر دیا یا کریم وہ اعرابی رکن یمانی کی طرف جاتا تو پڑھتا یا کریم' حضور علیہ السلام بھی پیچھے پڑھتے یا کریم وہ میزاب رحمت کی طرف جاتا تو پڑھتا یا کریم حضور علیہ السلام بھی پیچھے پڑھتے یا کریم اعرابی نے حضور علیہ السلام کی طرف دیکھا تو کہا اے روشن چہرے والے اور خوبصورت قد والے! اللہ کی قسم! اگر آپ کا اتنا روشن چہرہ اور عمدہ قد نہ ہوتا تو میں آپ کی شکایت اپنے محبوب نبی (ﷺ) کی بارگاہ میں کرتا کہ مجھے پینڈو سمجھ کے مذاق کرتے ہو۔ (اس سادگی پہ کون نہ مر جائے اے خدا) حضور علیہ السلام مسکرائے اور فرمایا کیا تو اپنے نبی کو پہچانتا ہے؟ عرض کیا! نہیں فرمایا پھر ایمان کیسے لایا! عرض کیا بن دیکھے ان کی نبوت کو مانا اور بغیر ملاقات کئے ان کی رسالت کی تصدیق کی۔ فرمایا تجھے مبارک ہو میں دنیا میں تیرا نبی ہوں اور آخرت میں تیری شفاعت کروں گا وہ حضور علیہ السلام کے قدموں پہ گرا اور بوسے لینے لگا فرمایا! میرے ساتھ وہ معاملہ نہ کر جو عجمی لوگ اپنے بادشاہوں کے ساتھ کرتے ہیں' اللہ نے مجھے متکبر و جابر بنا کر نہیں بھیجا بلکہ بشیر و نذیر بنا کر بھیجا ہے (راوی کہتے ہیں کہ) اتنے میں حضرت جبریل علیہ السلام اور آئے عرض کیا: (یا رسول اللہ) اللہ تعالیٰ آپ کو سلام فرماتا ہے اور فرماتا ہے اس اعرابی کو فرما دیں ہم اس کا حساب لیں گے۔ اعرابی نے کہا یا رسول اللہ! کیا اللہ میرا حساب لے گا۔ فرمایا ہاں اگر چاہے گا تو لے گا' عرض کیا اگر وہ میرا حساب لے گا تو میں اس کا حساب لوں گا۔ فرمایا تو کس بات پہ اللہ کا حساب لے گا؟ اس نے کہا: اگر اس نے میرے گناہوں کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حساب لیا تو میں اس کی بخششوں کا حساب لوں گا (کہ میرے گنا زیادہ ہیں کہ تیری بخشش) اگر اس نے میری نافرمانیوں کا حساب لیا تو میں اس کی معافی کا حساب لوں گا۔ اگر اس نے میرے بخل کا امتحان لیا تو میں اس کے کرم کا حساب لوں گا۔

حضور علیہ السلام یہ سن کر اتنا روئے کہ داڑھی مبارک آنسوؤں سے تر ہوگئی پھر جبریل علیہ السلام آئے عرض کیا اللہ سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے روناکم کریں آپ کے رونے نے فرشتوں کو تسبیح وتہلیل بھلا دی ہے اپنے امتی کو کہیں نہ وہ ہمارا حساب لے نہ ہم اس کا حساب لیں گے اور اس کو خوشخبری سنا دیں یہ جنت میں آپ کا ساتھی ہوگا۔

کیا عقل نے سمجھا ہے کیا عشق نے جانا ہے　　　ان خاک نشینوں کی ٹھوکر میں زمانہ ہے

اللہ تعالیٰ بہت بڑا نگہبان ہے

الرقیب کے معنی میں علم اور حفظ کی مجموعی صفت جمع ہوتی ہے۔ سورۂ احزاب میں ہے و کان اللہ علی کل شیء رقیبا اور اللہ تعالیٰ ہر شی ء پہ نگہبان ہے۔ سورۂ مائدہ میں ارشاد ہوتا ہے (اور یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کریں گے) فلما تو فیتنی کنت انت الرقیب علیھم اور جب تو نے مجھے اٹھالیا تو تو ہی ان پہ نگاہ رکھتا تھا۔ (یاد رہے توفیتنی کے لفظ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت پہ دلیل لانا صحیح نہیں کیونکہ اول تو لفظ توفی موت کے لئے خاص نہیں بلکہ کسی شیء کے پورے طور پر لینے پر یہ لفظ بولا جاتا ہے۔ خواہ وہ بغیر موت کے ہی کیوں نہ ہو جیسا کہ قرآن کریم سورۂ زمر میں ہے۔ اللہ یتوفی الانفس حین موتھا والتی لم تمت فی منامھا۔

دوم جب یہ بات قیامت کے دن ہوگی تو اگر توفی موت کے معنی میں فرض کر لیا جائے تب بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت ں نزول اس سے ثابت نہ ہو سکے گی۔ بہرحال: اس اسم پاک سے تعلق کو مضبوط بنانے والوں پہ لازم ہے کہ اپنے خیالات ، املات کو اللہ تعالیٰ کی نگرانی میں دے دیں کیونکہ نفس و شیطان سے محفوظ رہنے کا یہی آسان طریقہ ہے۔ جو شخص اپنے اہل وعیال اور مال ومنال پہ سات مرتبہ اس اسم پاک کو پڑھ کر روزانہ دم کرے اور یا رقیب کا ورد جاری رکھے ان شاء اللہ سب آفتوں سے محفوظ رہے گا۔ پھنسی پھوڑے کے اوپر تین یا سات مرتبہ پڑھ کر دم کرنے سے شفا حاصل ہوگی۔ ان شاء اللہ

کرتی ہیں ترا ذکر سمندر کی یہ لہریں　　　گلشن میں عنادل کی صدا حمد ہے تیری
کلیوں کی مہک باغ میں غنچے کا چٹکنا　　　قمری کی سر شاخ نوا حمد ہے تیری
مظہر ہیں ترے حسن کا بہتے ہوئے چشمے　　　وادی کی سکوں بخش فضا حمد ہے تیری
کرتی ہے ترا ذکر شب و روز کی گردش　　　مہر و مہ و انجم کی ضیا حمد ہے تیری
والفجر ہو والشمس ہو والنجم کہ اخلاص　　　قرآن بھی اے ذات ورا حمد ہے تیری
سینے میں دھڑکتا ہوا دل تیرا ثنا گو　　　بندے کی بصد عجز دعا حمد ہے تیری
باقی بھی تری ذات ہے قیوم بھی تو ہے　　　خوش بخت ہے جس لب پہ سدا حمد ہے تیری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہر شعر تری حمد کا انعام ہے تیرا — اک حمد کی جاں بخش. جزا حمد ہے تیری
شہزاد ترے نام کا ذاکر ہے ازل سے — آئینہ الطاف و عطا حمد ہے تیری

اے ہمارے مالک ومولیٰ

تیرے گنہگار و نافرمان بندے گناہوں سے معافی کی آس لگائے تیری بارگاہ میں حاضر ہیں۔ ہم راہِ حق سے بہک چکے ہیں اور ہماری ہلاکت نے ہمیں جہنم کے قریب کر دیا ہے۔ یا اللہ العلمین عزوجل! ہم تیری بارگاہ میں اپنی عاجزی وانکساری، ندامت و شرمندگی اور آنسو کی کثرت بطورِ شفیع پیش کرتے ہیں۔ یاالٰہی عزوجل! اگرچہ گناہ ہمیں تیرے عذاب سے ڈراتے ہیں لیکن ہمارا حسن ظن ہمیں تیرے عفووکرم کی حرص دلاتا ہے۔ اگر تو معاف فرمائے تو تجھ سے زیادہ اس کے لائق کون ہے؟ اور اگر تو عذاب دے تو تجھ سے بڑھ کر عادل کون ہے؟

یارب العلمین عزوجل! اگر تو صرف عبادت گزاروں پر رحم فرمائے گا تو عبادت میں کوتاہی کرنے والوں کا پرسان حال کون ہو گا؟ اگر تو صرف مخلص لوگوں کا ہی عمل قبول فرمائے گا تو ریاکاروں کا کیا بنے گا؟ یاالٰہی عزوجل! میری حسرت کتنی بڑی ہے کہ میں دوسروں کو نصیحت کرتا ہوں اور خود تجھ سے غافل ہوں۔ اے میرے مالک عزوجل! میری مصیبت کتنی شدید ہے کہ میں دوسروں کو بیدار کرتا ہوں اور خود غفلت کی نیند سویا ہوا ہوں۔ اے میرے آقا و مولیٰ عزوجل! میرا قصہ و ماجرا کتنا عجیب ہے کہ میں راہِ حق کی طرف دوسروں کی رہنمائی کرتا ہوں جبکہ خود ظالم ہوں۔ یا اللہ عزوجل! نصیحت کرنے والے کو بھی بخش دے اور سننے والے کی بھی بخشش فرمادے۔ اے میرے رحیم وکریم مولیٰ عزوجل! جب میں کسی کو تیری بارگاہ کا راستہ دکھاؤں اور وہ وہاں تک رسائی حاصل کر لے تو کیا تو اسے قبول کرلے گا جس کی رہنمائی کی گئی اور رہنمائی کرنے والے کو دھتکار دے گا؟ اے اخلاص کی دولت عطا فرمانے والے مولیٰ عزوجل! اگر میرا کلام خالص تیری رضا کے لئے نہیں تو اس بھری محفل میں کوئی شخص تو ایسا ہوگا جو صرف اور صرف تیری رضا کے لئے آیا ہوگا۔ اے میرے پروردگار عزوجل! اس کے صدقے میری تقصیر وکوتاہی معاف فرمادے اور اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے! ہم سب پر اپنا خاص رحم وکرم فرما۔ (آمین)

اللہ اللہ زیں طرف جرم و خطا — اللہ اللہ زاں طرف رحم و عطا
تو فرستادی بما روشن کتاب — می کند باما حکایت با خطاب
از طفیل آں صراط مستقیم — قوتے اسلام رادہ اے کریم
بہر اسلامے ہزاراں قہا — یک مہ و صد داغ فریاد اے خدا
اے خدا بہر جناب مصطفیٰ — چار یار پاک و آل باصفا
پر کن از مقصد تہی دامانِ ما — از تو پزرفتن زما کردن دعا
تکیہ بررب کرد عبد مستہاں — ہاوست بس مارا ملاذ مستعاں
کیست مولائی بہ ازرب جلیل — حسبنا اللہ ربنا نعم الوکیل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ تعالیٰ دعائیں سننے اور قبول فرمانے والا ہے

المجیب اسم علم ہے جو کہ جواب اور اجابت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر دعا مانگنے والے کی دعا کو قبول فرماتا ہے۔ ہر سائل کو جواب عطا کرتا ہے ہر ایک کا سوال سمجھتا ہے اور ہر ایک کی ضرورت کو پورا کرتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبو الی ولیؤمنوا بی لعلھم یرشدون (البقرہ:۱۸۶) میں دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے تو انہیں چاہیے کہ میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں کہ کہیں راہ پائیں۔

یاد رہے! دعا عرض حاجت ہے اور اجابت یہ ہے کہ پروردگار اپنے بندے کی دعا پر لبیک عبدی فرماتا ہے۔ عطا فرمانا دوسری چیز ہے وہ بھی کبھی اس کے کرم سے فی الفور ہوتی ہے۔ کبھی مقتضائے حکمت کسی تاخیر سے کبھی بندے کی حاجت دنیا میں روا فرمائی جاتی ہے، کبھی آخرت میں۔ کبھی بندے کا نفع دوسری چیز میں ہوتا ہے وہ عطا کی جاتی ہے کبھی بندہ محبوب ہوتا ہے اس کی حاجت روائی میں اس لئے دیر کی جاتی ہے کہ وہ عرصہ تک دعا میں مشغول رہے۔ کبھی دعا کرنے والے میں صدق، اخلاص وغیرہ شرائط قبول نہیں ہوتے۔ اس لئے اللہ کے نیک اور مقبول بندوں سے دعا کرائی جاتی ہے۔ ناجائز امر کی دعا کرنا جائز نہیں دعا کے آداب میں ہے کہ حضور قلب کے ساتھ قبولیت کا یقین رکھتے ہوئے دعا کرے اور شکایت نہ کرے کہ میری دعا قبول نہ ہوئی۔ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ نماز کے بعد حمد وثنا اور درود شریف پڑھے پھر دعا کرے۔ اس اسم مبارک سے تعلق قائم کرنے والوں پر لازم ہے کہ جب موقع ملے تب توجہ اور رغبت سے دعا کرے اور پورے قبولیت کے یقین سے کرے عدم قبولیت کا وہم بھی دل میں نہ آنے دے۔ جو شخص کثرت سے یا مجیب کا ورد رکھے گا ان شاء اللہ اس کی دعائیں بارگاہ خداوندی میں قبول ہونے لگیں گی اگر لکھ کر اپنے پاس رکھے تو اللہ تعالیٰ کی امان میں رہے گا' دردسر کے لئے تین مرتبہ پڑھنے سے سر درد ختم ہوگی۔

ذاتِ قدیم صاحب ہر فخر و ناز ہے ستار ہے صمد ہے وہی بے نیاز ہے
رہتا ہے مہربان دو عالم پہ ہر گھڑی میرا خدا کریم ہے، بندہ نواز ہے
جھکتے ہیں اس کے آگے ملک بھی رسول بھی سارا اسی کے واسطے عجز و نیاز ہے
نغمہ سرائے حمد ہے بارش کی بوند بوند دست صبا میں اس کی عقیدت کا ساز ہے

تو ہم سے صلح کرلے ہم تم سے صلح کرلیں گے

منقول ہے کہ ایک مرید کو توبہ کی توفیق ملی لیکن وہ دوبارہ اپنی گناہوں بھری حالت پر لوٹ آیا۔ پھر اسے ندامت و شرمندگی ہوئی اور دل ہی دل میں کہنے لگا: ''اگر میں اپنے گناہوں سے توبہ کرلوں تو میرے رب عزوجل کا میرے ساتھ کیا معاملہ ہوگا؟'' اچانک ایک آواز آئی: ''اے نوجوان! تو نے ہماری نافرمانی کی تو ہم نے پردہ پوشی کی، تو نے ہمیں چھوڑ دیا تو ہم نے مہلت دی، اب اگر تو ہماری طرف لوٹ آئے تو ہم قبول فرمالیں گے، اگر تو ہماری طرف متوجہ ہو تو ہم تیری طرف نظر رحمت فرمائیں گے، تو نے عرصہ دراز تک علانیہ ہماری نافرمانی کی لیکن ہم نے خطاؤں کو ڈھانپ دیا، تو نے ہم سے کتنی دوری اختیار کی پھر بھی ہم نے اپنے قریب کیا، تو نے نافرمانیوں کے ساتھ ہمارا مقابلہ کیا پھر بھی ہم نے درگزر کیا، اب بھی تو ہماری طرف لوٹ آئے اور ہم سے صلح کرلے تو ہم بھی صلح

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرلیں گے۔"

حضرت سیدنا علی بن موفق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی مناجات میں عرض کیا کرتے تھے: "اے میرے مالک و مولیٰ عزوجل! تیری عزت وجلال کی قسم! میں تیرے دروازے سے نہیں ہٹوں گا اگرچہ تو مجھے دھتکار دے۔ میں تیری بارگاہ سے نہیں پھروں گا اگرچہ تو مجھے دور بھی کردے۔ میں تیرے وصال سے دوری اختیار نہیں کروں گا۔ اگرچہ تو مجھ سے تعلق توڑ لے۔ میں تیری محبت کو دل سے نہیں نکالوں گا اگرچہ تو مجھے عذاب دے۔ اے میرے مالک و مولیٰ عزوجل! اگر تو میری نگاہوں سے پوشیدہ ہے تو کیا ہوا تیری محبت تو میرے دل میں ہے۔ اگر تو مجھے چھوڑ دے اور دور کردے تو پھر بھی تیری محبت میرے دل میں چھپی رہے گی۔"

(الروض الفائق)

اپنے رنگ میں رنگ دے مولیٰ دل کی میل ہو دور
چھوڑیں کام گناہوں والے کر دے یوں ماجور
تو جو چاہے وہ ہو جائے تیری شان کمال
ہو نہیں سکتا کام وہ ہرگز جو نہ تجھے منظور

اللہ تعالیٰ بڑی وسعت وفراخی والا ہے

الواسع وسع سے ہے جس کا معنی تونگری، دسترس ہے۔ واسع اللہ تعالیٰ کا علم ہے اللہ تعالیٰ واسع ہے جس نے تمام اشیاء کو اپنے انعام سے گھیر رکھا ہے۔ اس کا جود وسخا اندازے سے باہر ہے۔ اس کا رزق سب کو ملتا ہے۔ اس کی کرسی زمین و آسمانوں سے زیادہ وسعت رکھی ہے۔ وسع کرسیه السموات و الارض۔ اس کا علم ہر شیء پر حاوی ہے۔ وسع ربی کل شیء علما۔ اس کی رحمت ہر شیء پہ غالب وحاوی ہے۔ ورحمتی وسعت کل شیء۔ ملائکہ اس کی بارگاہ میں یوں عرض گزار ہے: ربنا وسعت کل شیء رحمة و علما۔ اے ہمارے رب تیری رحمت وعلم میں ہر چیز کی سمائی ہے۔ یعنی تیری رحمت اور تیرا علم ہر چیز کو وسیع ہے (اس کے بعد فرشتوں کی اہل توبہ کے لئے دعا ہے اور دعا سے پہلے عرض ثنا سے معلوم ہوا کہ آداب دعا سے یہ ہے کہ پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی جائے پھر مراد عرض کی جائے۔ اللہ تعالیٰ واسع ہے مگر غریب بندوں کو ان کی وسعت وطاقت سے بڑھ کر حکم نہیں دیتا۔ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعها۔ اس اسم پاک کے متعلق مندرجہ ذیل دعا یاد رکھنی چاہیے۔ جو شخص کثرت کے ساتھ یا واسع کا ورد کرتا رہے گا ان شاء اللہ اس کو ظاہری وباطنی غذا اعطا ہوگی۔ جس کو بچھو نے کاٹ لیا وہ ستر مرتبہ پڑھ کر دم کرے تو زہر اثر نہ کرے گا۔

اللھم اجعل اوسع رزقك علی عند کبر سی وانقطاع عمری یا من لاتراہ العیون ولا تخالطه الظنون ولا یصفه الواصفون۔ یا اللہ عمر بڑھ جانے پر اور بڑھاپے کے وقت اپنا رزق مجھ پر اور زیادہ وسیع فرمائے وہ ذات کہ جسے نہ آنکھیں دیکھتی ہیں اور نہ گمان ووہم پا سکتے ہیں اور نہ وصف کرنے والے اس کا وصف کر سکتے ہیں۔

جلوہ گری اسی کی ہے نرگس کی آنکھ میں اس کے کرم سے کاکل سنبل دراز ہے
وہ کھولتا ہے گنبد بے در میں کھڑکیاں دنیا میں اس کا لطف بلا امتیاز ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرتا ہے روز ایک نئی شان سے ظہور — یہ اختلاف صبح و مسا اس کا راز ہے
معبود ہے مجید و معین و مغیث بھی — مشکل کشا وہی ہے وہی کار ساز ہے
ایاک نعبد کہیں ایاک نستعین — معراجِ بندگی کا ذریعہ نماز ہے
لرزاں ہیں ارض و کوہ و فلک اس کے سامنے — اللہ کا کلام بڑا جاں گداز ہے

امام شافعی علیہ الرحمۃ کی ایک دعا

حضرت سیدنا عبداللہ بن مروان علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: میں حضرت سیدنا امام شافعی علیہ رحمۃ اللہ علیہ کے علمی حلقہ میں بیٹھتا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سیکھ کر لکھا کرتا۔ ایک صبح میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر ہوا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مسجد میں موجود پایا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز ادا فرمارہے تھے۔ میں بیٹھ گیا حتیٰ کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز سے فارغ ہوئے تو دعائیں فرمائیں۔ ان میں سے کچھ میں نے یاد کرلیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے: ''اَللّٰھُمَّ امْنُنْ عَلَیْنَا بِصَفَاءِ الْمَعْرِفَةِ وَھَبْ لَنَا تَصْحِیْحَ الْمُعَامَلَةِ فِیْمَا بَیْنَنَا وَبَیْنَكَ عَلَی السُّنَّةِ وَارْزُقْنَا صِدْقَ التَّوَکُّلِ عَلَیْكَ وَحُسْنَ الظَّنِّ بِكَ وَامْنُنْ عَلَیْنَا بِکُلِّ مَا یُقَرِّبُنَا اِلَیْكَ مَقْرُوْنًا بِعَوَافِی الدَّارَیْنِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اے اللہ عزوجل! ہم پر احسان فرماتے ہوئے خالص معرفت عطا فرما۔ ہمیں ان معاملات کی درستگی عطا فرما جو ہمارے اور تیرے درمیان ہیں اور اپنی ذات پر سچا توکل اور حسن یقین عطا فرما۔ اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے! اپنی خاص رحمت سے ہمیں ہر وہ بھلائی عطا فرما جو دنیا و آخرت کی عافیتوں کے ساتھ ساتھ تیرا قرب بخشے۔'' (آمین)

آپ علیہ الرحمۃ اپنے آپ کو مخاطب کرکے فرمایا کرتے تھے کہ اگر اللہ عزوجل نے تجھے جہنم کی سزا اور ہمیشہ اس میں ٹھہرانے کا ارادہ فرمالیا ہوتا تو تجھے توحید و معرفت کی توفیق نہ دیتا۔ پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چند اشعار پڑھے، جو یہ ہیں:

اِنْ کُنْتَ تَغْدُوْ فِی الذُّنُوْبِ جَلِیْدًا — وَتَخَافُ فِیْ یَوْمِ الْمَعَادِ وَعِیْدًا
فَلَقَدْ اَتَاكَ مِنَ الْمُھَیْمِنِ عَفْوُہٗ — وَاَتَاحَ مِنْ نِعَمٍ عَلَیْكَ مَزِیْدًا
لَا تَیْاَسَنَّ مِنْ لُّطْفِ رَبِّكَ فِی الْحَشَا — فِیْ بَطْنِ اُمِّكَ مُضْغَةً وَّوَلِیْدًا
لَوْ شَاءَ اَنْ تَصْلِیَ جَھَنَّمَ خَالِدًا — مَا کَانَ اَلْھَمَ قَلْبَكَ التَّوْحِیْدَا

ترجمہ: اگر تو گناہوں میں پگھل کر برف بن چکا ہے اور اب قیامت کے دن کی سزا سے ڈر رہا ہے تو یاد رکھ! حفاظت فرمانے والا خدا عزوجل تجھ پر عفو و کرم فرمائے گا اور تجھے اپنی مزید نعمتیں فراہم کرے گا۔ اے شخص! تو اپنی ماں کے پیٹ کے اندر لوتھڑے اور نوزائیدہ بچے کی طرح تھا تو تب بھی اس نے اپنے لطف و کرم سے تجھے مایوس نہ کیا۔ اگر وہ تجھے ہمیشہ جہنم میں جلانا چاہتا تو تیرے دل میں اپنی وحدت پر ایمان داخل نہ کرتا۔

یہ سن کر وہ آدمی رو پڑا اور عبادت شروع کردی۔ وہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کلام سے بہت مسرور ہوا۔

(الروض الفائق)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ تعالیٰ بڑی حکمتوں والا ہے

الحکیم، حکم اور حکمت سے ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ حاکم علی الاطلاق ہے اور معنوی طور پر اس پر کوئی اعتراض بھی نہیں مگر ابن کثیر کے سوا ائمہ لغت میں سے کسی نے حکیم بمعنی حاکم نہیں لکھا۔ جبکہ حکمت سے مشتق ہونا سب کے نزدیک مسلمہ ہے۔ اعمال وافعال میں افضلیت کے علم کو حکمت کہتے ہیں۔ حکمت ان مصالح کلیہ کا نام ہے جو نظام عالم کا قوام ہیں۔ ان غایات حمیدہ کا نام ہے جو سلسلہ تکوین میں ملحوظ ہوں۔ احسن اخلاق اور احسن اعمال کا حکمت ہونا ضروری ہے۔ بہترین فوائد و بہترین مقاصد کا حکمت ہونا ضروری ہے۔ قرآن مجید میں کئی جگہ حکمت کا لفظ آیا ہے جن میں سے ایک مندرجہ ذیل ہے۔ و من یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرًا کثیرًا (البقرہ) اور جسے حکمت ملی اسے بہت بڑی بھلائی ملی۔ آج کل اکثر لوگ صرف منطق یا سائنس کے مطالعہ کے بعد احکام شریعت کی خوبی سے بے خبر رہ کر اپنے اپنے فہم کو ان احکام حقہ سے بہتر خیال کرنے لگتے ہیں لہٰذا علماء حقانی کو لازم ہے کہ اس حکیم کے فیض سے نور گیر ہو کر لوگوں کو دلائل عقلیہ کے ساتھ ان احکام کی توضیح و تبیین فرمایا کریں تا کہ ادع الی سبیل ربك بالحکمۃ کا مفہوم پورا ہو۔ حکمت کی تفسیر میں اقوال ائمہ دین کا خلاصہ یہ ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حکمت کے معنی علم القرآن بتلائے ہیں یعنی ناسخ ومنسوخ محکم ومتشابہ مقدم وموخر حلال وحرام وغیرہ کی شناخت، ضحاک نے حکمت کے معنی، قرآن اور فہم قرآن بتلائے۔ مجاہد نے قرآن اور علم اور فقہ بتلائے، مجاہد نے دوسری روایت میں حکمت کے معنی قول وفعل کی اصابت بیان کیے ہیں۔ نخعی نے فرمایا کہ حکمت معانی الاشیاء اور فہم معانی کا نام ہے۔ حسن بصری نے فرمایا کہ دین الٰہی میں روح کا نام حکمت ہے۔ امام شافعی کہتے ہیں کہ جن آیات میں کتاب کے ساتھ حکمت کا لفظ آتا ہے وہاں حکمت سے مراد سنت نبویہ ہے۔ امام مالک فرماتے ہیں کہ حق کی شناخت اور عمل برحق کا نام حکمت ہے اگر ان اقوال میں معنی مشترک کا خیال کیا جائے تو حکمت کے معنی یہ ہیں کہ ہر شے کو اس کی اصلی جگہ پر رکھا جائے۔ اشیاء پر غور کرنے سے واضح ہو جاتا ہے کہ جملہ اشیاء کے لئے مقتضات میں حدود ہیں۔ نباتات ہیں۔ اوقات ہیں جن میں تقدم وتاخر نہیں ہو سکتا لہٰذا حکمت وہ ہے جس میں ان جملہ جہات کو ملحوظ رکھا جائے اور حکیم وہ ہے جس کا حکم ان جملہ جہات میں اشیاء عالم و عالم پر نافذ ہوتا ہے۔ حکمت خیر کثیر ہے۔ حکمت بصیرت قلب ہے۔ حکمت حقیقت فطرت ہے۔ حکمت غایت خلقت ہے۔ حکیم مطلق ہی کے حکم سے باایمان قلب ان مراتب کو حاصل کر سکتا ہے۔ اس اسم سے تخلق حاصل کرنے والوں کو قرآن وسنت میں مہارت حاصل کرنی چاہیے۔ علوم وفنون کی طرف راغب ہونا چاہیے۔ جہالت سے نفرت کرنی چاہیے۔ اسرار قدرت اور رموز فطرت کے تجسس وتحقق کا شوق وذوق ہونا چاہیے۔ جو شخص کثرت سے یا حکیم پڑھا کرے اللہ تعالیٰ اس پر علم وحکمت کے دروازے کھول دیتا ہے۔ جس شخص کا کوئی کام پورا نہ ہوتا ہو وہ پابندی سے اس اسم کو پڑھا کرے ان شاء اللہ کام ہو جائے گا۔ ظہر کی نماز کے بعد نوے مرتبہ پڑھنے سے مخلوق کے سامنے سرخرو ہوگا اور تمام معاملات درست ہوں گے۔

انوارِ اسم ذات کی تاثیر کے طفیل — دل میں ہے کیف روح میں اک اہتزاز ہے
جب موت ہے وسیلۂ دیدارِ ذاتِ حق — پھر آدمی کو موت سے کیوں احتراز ہے
رہتے سدا ہیں اس کے خزانوں کے منہ کھلے — ہر لحظہ اس غنی کا در جود باز ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شہزاد اس کے فضل سے جو سرفراز ہے   پاتا ہے ذاتِ حق سے وہ توفیق نعت کی

اے خداوند دو عالم مالک ارض وسما

تمام خوبیاں اللہ عزوجل کے لئے جس نے علماء کے لئے علم کو دلیل وثبوت بنایا اور انہیں اس کے ذریعے غنی کردیا اگرچہ وہ مال و نسب میں کم ہوں اور اسی علم کے ذریعے حضرت سیدنا ادریس علیٰ نبینا وعلیہ السلام جنت سے سرفراز ہوئے اور اللہ عزوجل نے انہیں رفعت و بلندی عطا فرمائی اور منتخب فرمایا۔ اسی علم کی طلب میں حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیٰ نبینا وعلیہ السلام اور حضرت سیدنا یوشع بن نون علیٰ نبینا وعلیہ السلام نے پختہ عزم کر کے سفر اختیار فرمایا یہاں تک سفر میں مشقت اٹھائی۔ (قرآن پاک میں بیان فرمایا) ''و اذ قال موسی لفتٰـه لا ابرح حتی ابلغ مجمع البحرین او امضی حقبا ○ (پ۱۵،الکہف:۶۰) اور (یاد کرو) جب موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے خادم سے کہا میں باز نہ رہوں گا جب تک وہاں نہ پہنچوں جہاں دو سمندر ملے ہیں یا قرنوں (مدتوں تک) چلا جاؤں۔'' ......اسی علم کے سبب اللہ عزوجل نے حضرت سیدنا آدم علیٰ نبینا وعلیہ السلام کو تمام انسانوں کا باپ بنایا اور فرشتوں کو حکم دیا کہ آپ علیہ السلام کو سجدہ کریں، تو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس (یعنی شیطان) نے سجدہ کرنے سے انکار کردیا (اور لعنت کا مستحق ٹھہرا)

اللہ عزوجل نے حضرت سیدنا آدم علیٰ نبینا وعلیہ السلام کی اولاد سے مختلف قبیلے اور خاندان بنائے اور تقدیر کا فیصلہ ان پر جاری فرمایا اور اس نے ہر شے کے لئے ایک ذریعہ بنایا۔ علماء کو اپنی عنایت سے توفیق بخشی تو وہ رغبت وشوق سے خدمت علم میں لگ گئے۔ اس نے انہیں اپنے احکام کی سمجھ اور پہچان عطا فرمائی جس کے ذریعے انہوں نے قدر ومنزلت اور مراتب حاصل کئے۔ اس نے انہیں دنیا میں مخلوق کے لئے سردار اور راہنما بنایا جس کے ذریعے انہوں نے بزرگی واخلاق حاصل کیا۔ اس نے ان کے دلوں میں ایسے انوار داخل فرمادیئے جن کی روشنی میں وہ ایسی بعید باتوں تک پہنچ جاتے ہیں جن تک رسائی مشکل ہو۔ اس نے انہیں علم کے ذریعے عزت وجلالت اور رعب وہیبت کا لباس پہنایا تو وہ برگزیدہ ومنتخب بندے ہوگئے۔ اس نے انہیں اپنے احکام کی حلاوت عطا فرمادی لہٰذا انہیں طلب علم کے سفر میں کوئی تھکن نہ ہوئی اور جب وہ قیامت کے دن گروہ در گروہ حاضر ہوں گے تو اللہ عزوجل انہیں کرامت کے تاج پہنائے گا اور ان کے لئے یہ ندا ہوگی: ''اھلا و سھلا مرحبا۔''

میں اللہ عزوجل کی ایسی حمد کرتا ہوں جسے نجات کا وسیلہ بناسکوں اور میں اس کلمہ ''لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ'' (یعنی اللہ عزوجل کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں) کی گواہی دیتا ہوں تاکہ خوش کرنے والی عزت ورفعت کا سامان ہوجائے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے خاص بندے اور رسول ہیں اور جو خاص نبی اور پسندیدہ پیغمبر ہیں۔ آپ پر درود وسلام ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آل واصحاب، ازواج مطہرات اور نیک و پسندیدہ اولاد پر ہمیشہ رحمت وسلامتی نازل ہو جب تک آسمان بادل ظاہر کرتا رہے اور موسلادھار بارش برساتا رہے۔ (آمین)

اے خداوند دو عالم مالک ارض و سما   اے کہ تیری ذات ہے فہم و خرد سے ماورا
گوشۂ دل میں تیرا احساس پیدا یوں ہوا   روح کے پردے پہ ابھری ایک انجانی صدا
اے کہ تیری حمد کے لائق نہیں میری زباں   کس طرح ہو ذکر تیرا باہمہ اوصاف ہا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قائم و قیوم و قاہر قادر و مطلق قوی اے کریم و کار ساز و کردگار و کبریا
بے مثل و بے نیاز و لا شریک و وحدہ اے رؤف و رازق و رحمٰن کل رب العلا
قدرت کامل سے تخلیق جہان رنگ و بو منبع انوار عالم مخزن جودوسخا
زندگی تیری رضا تیری عبادت میں کٹے
کم سے کم قصری کو تو توفیق دے میرے خدا

(قصری کانپوری)

قادیانی توحید ودیگر عقائد

عربی میں کہتے ہیں: تعرف الاشیاء باضدادھا۔ چیزیں اپنی ضد سے پہچانی جاتی ہیں' اندھیرا نہ ہوتو اجالے کی قدر و قیمت پوری طرح معلوم نہیں ہوتی' جہالت کو دیکھ کرہی علم کی عظمت دل میں پوری طرح جاگزیں ہوتی ہے' اسی اصول کے پیش نظر دیکھیے کہ امام الانبیاء ﷺ کے دامن رحمت نے ہمیں کن کن گمراہیوں سے بچالیا ہے۔ چنانچہ یہ تو اہل اسلام کی توحید ہے' ذرا قادیانی توحید اور ان کے دیگر عقائد کا نمونہ بھی دیکھ لیں۔ آئینہ کمالات کے ص ۵۶۴-۵۶۵ پہ مرزا کا خواب ایک رباعی کی صورت میں درج ہے کہ ''میں نے خواب دیکھا کہ میں بعینہ اللہ ہوں یقین کریں کہ میں وہی ہوں اور میرا ارادہ باقی نہ رہا اور نہ خطرہ رہا اس حال میں میں نے کہا ہم ایک نیا نظام نیا آسمان نئی زمین چاہتے ہیں۔ پس میں نے پہلے آسمان وزمین اجمالی شکل میں بنائے جن میں کوئی تفریق و ترتیب نہ تھی۔ پھر میں نے ان میں جدائی کردی اور ترتیب دے دی۔ میں اپنے آپ کو اس وقت ایسا پاتا تھا کہ میں ایسا کرنے پر قادر ہوں۔ پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا اور کہا کہ (انا زینا السمآء الدنیا مصابیح) میں نے کہا کہ ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے۔ پس میں نے آدم کو بنایا اور ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا کیا۔ اس طرح سے میں خالق ہوگیا (یعنی مرزا معاذ اللہ خدا ہوگیا)۔''

اللہ رب العزت کی توہین:

○ (مرزا قادیانی اپنی کتاب) حقیقۃ الوحی، صفحہ: 86 پہ لکھتا ہے (انت منی بمنزلۃ ولدی) یعنی (اللہ نے مجھے فرمایا) اے مرزا تو میرے نزدیک بمنزلہ میرے بیٹے کے ہے۔

○ (مرزا قادیانی اپنی کتاب) البشریٰ، جلد دوم، صفحہ: 65 پہ لکھتا ہے (انت منی بمنزلۃ او لادی) یعنی تو مجھے بمنزلہ میری اولاد کے ہے۔ (مرزا نے معاذ اللہ خدا کے لئے بیٹا ہونا تسلیم کرلیا)

○ (مرزا قادیانی اپنی کتاب) البشریٰ، جلد: دوم، صفحہ: 61 پہ لکھتا ہے (انت اسمی الاعلی) اے مرزا تو میرا سب سے بڑا نام ہے۔

قرآن کریم کی توہین:

○ (مرزا قادیانی اپنی کتاب) البشریٰ جلد: دوم، صفحہ: 119 پہ لکھتا ہے (ما انا الا کالقرآن و سیظھر علی یدی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ماظهر من الفرقان)یعنی میں تو بس قرآن ہی کی طرح ہوں اور قریب ہے کہ میرے ہاتھ پر ظاہر ہوگا جو کچھ قرآن (فرقان) سے ظاہر ہوا۔

○(مرزا قادیانی اپنی کتاب) البشریٰ، جلد: دوم، صفحہ: 61 پہ لکھتا ہے (انت مدینة العلم) یعنی اے مرزا تو علم کا شہر ہے۔

○(مرزا قادیانی اپنی کتاب) نزول المسیح، صفحہ: 99 پہ لکھتا ہے

ہمچو قرآن منزہ اش دانم　　از خطاہا ہمیں است ایانم

ترجمہ: ''یعنی میرا ایمان ہے کہ میری وحی قرآن کی طرح غلطیوں سے مبرا ہے۔''

انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین:

○(مرزا قادیانی اپنی کتاب) نزول المسیح، صفحہ: 99 پہ لکھتا ہے

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے　　من بعرفان نہ کمترم زکسے

یعنی اگرچہ دنیا میں بہت نبی ہوئے ہیں مگر میں عرفان میں ان نبیوں سے کسی طرح کم نہیں ہوں۔

○(مرزا قادیانی اپنی کتاب) ایک غلطی کا ازالہ، صفحہ: 3 پہ لکھتا ہے (محمد رسول الله والذین معهٗ اشدآء علی الکفار رحمآء بینهم) اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔

○(مرزا قادیانی اپنی کتاب) تریاق القلوب، صفحہ: 6 پہ لکھتا ہے

منم مسیح زمان و منم کلیم خدا　　منم محمد و احمد کہ مجتبےٰ باشد

ترجمہ: ''میں ہی مسیح زمان ہوں، میں ہی کلیم خدا ہوں، میں ہی محمد ہوں، میں ہی احمد مجتبیٰ ہوں۔''

(جب مرزائی کلمہ طیبہ پڑھتے ہیں تو اس میں محمد رسول اللہ سے معاذ اللہ مرزا مراد لیتے ہیں)

○(مرزا قادیانی اپنی کتاب) دافع البلاء، صفحہ: 20 پہ لکھتا ہے

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو　　اس سے بہتر غلام احمد ہے

○(مرزا قادیانی اپنی کتاب) ازالہ اوہام صفحہ: 158 پہ لکھتا ہے۔

اینک منم کہ حسب بشارات آمدم　　عیسیٰ کجاست تا بہ نہد پا بمنبرم

ترجمہ: ''میں وہ ہوں جو حسب بشارات آیا ہوں۔ عیسیٰ کہاں ہے کہ میرے منبر پر پاؤں بھی رکھ سکے۔''

حجر اسود کی توہین:

○(مرزا قادیانی اپنی کتاب) البشریٰ، جلد: اول، صفحہ: 48 پہ لکھتا ہے

شخصے پائے من بوسید　　من گفتم کہ سنگ اسود منم

ترجمہ: ''ایک شخص نے میرے پاؤں کو بوسہ دیا تو میں نے کہا کہ میں سنگ اسود ہوں۔''

○(مرزا قادیانی اپنی کتاب) درثمین اردو، صفحہ: 52 پہ لکھتا ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

زمین قادیاں اب محترم ہے ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

(پاکستانیو! سوچو جو جماعت قادیان کو ارضِ حرم سمجھتی ہے۔اس کا دل لگاؤ بھارت سے ہوگا یا پاکستان سے؟)

○(مرزا قادیانی اپنی کتاب) درثمین، صفحہ: 287 پہ لکھتا ہے

کربلائیست سیر ہر آنم صد حسین است در گریبانم

ترجمہ: ''یعنی میری سیر ہر وقت کربلا میں ہے۔سینکڑوں حسین میرے گریبان میں پڑے ہیں۔''

مسلمانو! یہ ہیں وہ بنیادی اصول جن کی وجہ سے ہر مکتب فکر کے علماء مرزائیوں کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔

ترانۂ ختم نبوت

محفوظ ہے اس واسطے ایمان ہمارا — کہ ختم نبوت پہ ہے ایقان ہمارا
بند ہو گیا دروازہ نبوت کا جونہی کہ — مبعوث ہوا احمد ذی شان ہمارا
ہیں آپ ہی محمود و محمد بھی اور احمد — پھر کیوں نہ ثناء ان کی ہو بیان ہمارا
ذاتی ہیں یہ نام ان کے محمد اور احمد — یہ نام ہی سرمایۂ ایمان ہمارا
کوئی نہ ہوا ان سا جہاں میں نہ ہی ہو گا — بے مثل ہے وہ ہادیٔ ذی شان ہمارا
صد رشک شہنشاہی ہے اُس در کی غلامی — خوش بخت ہیں ہم کہ ہے وہ سلطان ہمارا
مرزا نے کیا دعویٰ نبوت کا جو ہند میں — بپھرا ہوا ہر ایک تھا مسلمان ہمارا
قربان ہو جاں حرمت و ناموس نبی پر — کٹ ان پہ مریں' تھا یہی پیمان ہمارا
پوچھا کیا مرزا کا اکابر نے ہمارے — بتلا دیا کہ زندہ ہے ایمان ہمارا
تکفیر کی کذاب کی جس ہستی نے پہلے — ہے مفتی اعظم وہ رضا خان ہمارا
مبہوت کیا دجال کو قطب جلی نے — ہے مہر علی فاتح میدان ہمارا
مرزا نہ ہوا جس کے مقابل وہ مجاہد — ہے پیر جماعت علی ذی شان ہمارا
تھا جس نے کیا ناطقہ بند مرزائیت کا — ستار نیازی ہے وہ تو خان ہمارا
پھانسی کے پھندے کو بھی چوم لیا تھا جس نے — بے شک تھا وہی عبقری انسان ہمارا
دجال کے دعویٰ نبوت پر نصاریٰ — تھے خوش کہ ہوا پورا ہے ارمان ہمارا
اک عرصہ سے جو چاہتے اغیار تھے کرنا — آخر کیا مرزا نے وہ نقصان ہمارا
مرزائیو! بچنا ہے جہنم سے جو تم نے — تسلیم کرو مذہب ذی شان ہمارا
فاروقیا! مرزائیوں کو احمدی مت کہہ — تلقین یہی کرتا ہے وجدان ہمارا

(محمد اقبال فاروقی۔بھکر)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جانِ پیغمبری آخری آخری

پیکر رہبری آخری آخری
جانِ پیغمبری آخری آخری
فخر جن و بشر نازِ حور و ملک
رشک حور و پری آخری آخری
تیری تخلیق تو ہوئی پہلے پہل
اور جلوہ گری آخری آخری
اپنا محبوب ہم کو عطا کر دیا
یہ کرم گستری آخری آخری
نور اول کی جلوہ نمائی ہوئی
صورتِ بشری آخری آخری
ہے کتاب ہدایت خدا کا کلام
آخری آخری آخری آخری
ان کے ہم ہو کے خیر الامم بن گئے
پا گئے برتری آخری آخری
مان جاؤ اگر پاؤ جنت نگر
ہے یہی بہتری آخری آخری
''آخری'' جو نہ مانے وہ ہے دوزخی
بات ہے یہ کھری آخری آخری
ہو سعیدی کا بھی خاتمہ بالایمان
دور ہو کمتری آخری آخری

(صلاح الدین سعیدی)

اللہ تعالیٰ بہت محبت فرمانے والا ہے

الودود، محبت کے لب لباب اور خلاصہ کا نام وداد ہے، وداد محبت کا وہ درجہ ہے جو اخلاص کے ساتھ حاصل ہوتا ہے اور شائبہ اعتراض کا دھوکہ جاتا رہتا ہے۔ ودود کا معنی مودود بھی ہے یعنی وہ ذات جس سے محبت کی جائے اور اس کا معنی واد بھی ہے کہ محبت کرنے والا اللہ بندوں سے محبت کرتا ہے اور بندے اللہ سے **یحبھم و یحبونہ** ۔ امام بخاری علیہ الرحمہ نے انہی معانی کے اعتبار سے صحیح بخاری میں ودود کا معنی حبیب کیا ہے۔ بخاری و مسلم کی حدیث شریف میں ہے: **ان اللہ تعالٰی اذا احب عبدا دعا حبریل** ۔ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو جبرئیل علیہ السلام کو بلا کر آسمانوں میں اور زمین پہ اپنی محبت کے چرچے فرما دیتا ہے۔ سورۃ مریم میں ہے **ان الذین امنوا و عملوا الصلحت سیجعل لھم الرحمن ودا** ۔ بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے عنقریب رحمان ان کے لیے (مخلوق کے دلوں میں) محبت پیدا فرما دے گا۔ تو اس طرح بندہ اللہ کا بھی محبوب ہو جاتا ہے اور اللہ کے بندوں کا بھی۔ معلوم ہوا کہ مومنین صالحین کی مقبولیت عامہ ان کی محبوبیت کی دلیل ہے جیسے سیدنا غوث اعظم، حضرت داتا صاحب، خواجہ اجمیر، حضرت سلطان العارفین سلطان باھو، حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء، حضرت پیر مہر علی شاہ، حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی، حضرت علی احمد صابر کلیری۔ حضرت مجدد الف ثانی وغیرہم رضی اللہ عنہم اجمعین اور پھر حدیث اور قرآن پاک کی آیت دونوں پہ غور کریں کہ محبت کی ابتدا ہمارے رب کی طرف سے ہو رہی ہے اور اس کا نفع سارا کا سارا بندوں کو حاصل ہوتا ہے۔

گر آنکھ سو بھی جائے تو کرتا ہے اپنا کام
دل کو ہے اسم ذات سے کچھ ایسا التزام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تسبیح خواں ہیں اس کے سمک تا سما سبھی ہر دل میں اس کی یاد ہے ہر لب پہ اس کا نام
قمری کے زمزے میں ہے تمجید کرد گار کوئل کے لب پہ اس کا ترانہ ہے صبح و شام
مسجودِ خشک و تر ہے وہی ذات لاشریک ہے بحر و بر میں اس کی عبادت کا اہتمام

محبت ربی رحم بن کر بندہ نوازی کرتی ہے۔ محبت سبحانی غفران بن کر اپنے بندوں کو خلعت نجات پہناتی ہے۔ محبت الٰہی رحمت کو محبت کا تاج پہنا کر خاک نشین بندے کو تخت رضوان پر بلند کرتی ہے۔ عیسائی ایک لفظ بولتے ہیں کہ خدا سراپا محبت ہے مگر جو جانتے ہی نہیں کہ وداد کا درجہ محبت سے بڑھ کر ہے اور ودود تو پھر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ ویسے تو کہا جاتا ہے کہ

محبت معنی و الفاظ میں لائی نہیں جاتی
یہ اک ایسی حقیقت ہے جو سمجھائی نہیں جاتی

تاہم محبت کی مختلف تعریفیں کی گئی ہیں۔ ان میں سے کچھ مندرجہ ذیل ہیں۔

محبت کیا ہے؟

(۱) دل سالم کی میل دائم کا نام محبت ہے۔

(۲) محبوب پر تمام پیاری چیزوں کے نثار کا نام محبت ہے۔

(۳) حاضر و غائب میں محبوب کی موافقت کا نام محبت ہے۔

(۴) اپنی گمشدگی میں اصابت محبوب کا نام محبت ہے۔

(۵) مراد محبوب پر ایثار قلب کا نام محبت ہے۔

(۶) التزام طاعت اور مفارقت مخالفت کا نام محبت ہے۔

(۷) نفی دعویٰ کا نام محبت ہے۔

(۸) ہر چیز کو محبوب کے لئے خاص کر دینے کا نام محبت ہے۔

(۹) التزامِ تقصر خدمت کے لزدم کا نام محبت ہے۔

(۱۰) غیریت کا نام محبت ہے۔

(۱۱) ترک آرام کا نام محبت ہے۔

(۱۲) نفی خواہشات کا نام محبت ہے۔

(۱۳) خلوص ارادت اور صدق طلب کا نام محبت ہے۔

(۱۴) محبت خمار ہے اور اس خمار کا مداوا دیدار یار ہے۔

(۱۵) جاں نثاری کا نام محبت ہے۔

(۱۶) محبت وہ سفر ہے جو خودی سے محبوب کی جانب کیا جاتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۱۷) محبت وہ ہے کہ جفاوعطا کا اثر اسے کم وبیش نہیں کر سکتا۔

(۱۸) محبت وہ ہے کہ شکوہ کو زبان پر اعتراض کو دل میں نقص کو آنکھ میں آنے کی اجازت نہ دے۔

(۱۹) محبت عبودیت ہے۔ محبت غلامی ہے۔ محبت خود فراموشی ہے۔ محبت خود اپنے ساتھ عداوت ہے۔

(۲۰) محبت وہ ہے جس کی ذلت عزت سے زیادہ محبوب ہوتی ہے۔

(۲۱) محبت وہ ہے جس کی عزت ہر ایک ذلت سے لاپرواہ کر دیتی ہے۔

(۲۲) محبت وہ ہے جہاں عزت وذلت کے الفاظ کا استعمال ہی مفقود ہو جاتا ہے۔

اللهم ارزقنا حبك و حب من يحبك وحب عمل يقربنا الى حبك

''الٰہی ہمیں اپنی محبت عطا کر اور جو کوئی تجھ سے محبت رکھتا ہے اس کی بھی محبت عطا کر اور اس عمل کی بھی محبت دے جو ہمیں تیرے قریب کر دے۔''

اس اسم سے تخلق پیدا کرنے والوں کو لازم ہے کہ اہل اللہ سے مودت پیدا کریں۔ باہمی محبت کو ترقی دیں۔ محبت نفسانی و شہوانی کو پامال کر کے محبت روحانی وایمانی کی افزود میں ساعی رہیں۔ (ماخوذ)

دیتا ہوں اس کو آیۂ لا تقنطوا سے مات — جب بھی مجھے ستائے ہے میرا خیال خام
در پیش آدمی کو ہے لغزش قدم قدم — آتا ہے تھامنے کو کرم اس کا گام گام
مبدا ہر ابتدا کا وہی ذات لایزال — ہر انتہا کا اس کی مشیت پہ اختتام
شہزاد جس کا حامی و ناصر ہو خود خدا — رہتا نہیں وہ شخص زمانے میں بے مرام

جو شخص روزانہ ایک ہزار بار مرتبہ یاودود پڑھ کر کھانے پہ دم کر لے گا اور بیوی کے ساتھ بیٹھ کر وہ کھانا کھائے گا تو انشاء اللہ میاں بیوی کا جھگڑا ختم ہو جائے گا اور باہمی محبت پیدا ہوگی۔ جس کا بیٹا بگڑ جائے جمعہ کے دن نماز جمعہ کے بعد لطیف معطر شیرینی پہ ایک ہزار مرتبہ پڑھ کر دم کرے ساتھ دو رکعت نماز ادا کرے اور وہ شیرینی اس کو کھلائے ان شاء اللہ راہ راست پہ آئے گا۔

اللہ تعالیٰ بڑی عزت اور بلند مرتبے والا ہے

المجید، مجد سے ہے بلند پایہ، عالی مرتبہ، مجید وہ ہے جس میں مجد نفسی، شرف ذاتی، سلامت افعال، کرامت افضال، جزالت عطا اور کثرت نوال جیسی صفات پائی جاتی ہوں۔ قرآن مجید میں یہ نام اللہ تعالیٰ کے لئے (انه حميدٌ مجيدٌ) قرآن پاک کے لئے (بل هو قرآنٌ مجيدٌ) اور عرش عظیم کے لئے آیا ہے۔ ذو العرش المجيد قرآن وعرش کی یہ شرافت بھی اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے۔ حدیث پاک میں ہے: سبحان ذي المجد والاكرم سبحان ذي الجلال والاكرام. مجید کے معنی پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اسم پاک اپنے مفہوم میں جلیل وہاب اور کریم کے اسماء کا جامع ہے۔ اس نام پاک کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کے لئے کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بزرگی بیان کی جائے اور اس کی حقدار مخلوق کو عزت سے نوازا جائے خود عاجزی کا پیکر بن جائے اور دل سے تکبر کی غلاظت کو نکال باہر کرے جو شخص کسی موذی مرض آتشک جذام وغیرہ میں گرفتار ہو اور تیرہ چودہ پندرہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تاریخ (ایامِ بیض) کے روزے رکھے اور افطاری کے بعد بکثرت اس اسم پاک کو پڑھے اور پانی پہ دم کر کے پیئے ان شاء اللہ وہ مرض سے نجات پا جائے گا۔

خدایا حاکمِ مطلق ہے تو ہر ایک عالم کا
جھکا ہے سر تری سرکار میں ہر قیصر و جم کا
گدائے بارگاہِ پاک ہوں، مارا ہوا غم کا
بھرم رہ جائے یا رحمٰن! میرے دیدۂ نم کا
شبِ اسریٰ تری قدرت کے سب نے معجزے دیکھے
ستارہ بن کے ہر ذرہ زمیں کا عرش پر چمکا
زمین و آسماں کا نور ہے تو خالق اکبر!
تری عظمت کہ تو معبود ہے نورِ مجسم کا

خدا کی شانیں

قرآن پاک میں اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے یعذب من یشاء و یرحم من یشاء والیہ تقلبون ۝ (پ۲۰، العنکبوت:۲۱) عذاب دیتا ہے جسے چاہے اور رحم فرماتا ہے جس پر چاہے اور تمہیں اسی کی طرف پھرنا ہے۔

عقل مندوں کے سینوں کو شفا دیتا اور اپنی پختہ تخلیقات سے ہر شک وشبہ دور کرتا ہے۔ چنانچہ خود ارشاد فرماتا ہے: و من ایتہ ان خلقکم من تراب ثم اذا انتم بشر تنتشرون ۝ (پ۲۱، الروم:۲۰) اور اس کی نشانیوں سے ہے یہ کہ تمہیں پیدا کیا مٹی سے پھر جبھی تم انسان ہو دنیا میں پھیلے ہوئے۔

اس نے اپنی حکمت کاملہ سے مختلف قسم کی اشیاء پیدا فرمائیں اور گزشتہ وآئندہ کی اشیاء کو ایک اندازے سے رکھا اور توبہ کرنے والے کے تمام گناہ معاف فرما دیئے۔ چنانچہ، ارشاد فرماتا ہے: ''وھو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ و یعفوا عن السیات و یعلم ماتفعلون ۝ (پ۲۵، الشوریٰ:۲۵) اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا اور گناہوں سے درگزر فرماتا ہے اور جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔''

اللہ عزوجل نئے نئے زمانے ایجاد کرتا ہے۔ ماں کے پیٹ میں مردوں، عورتوں کی صورتیں بناتا ہے۔ قبر والوں کو اٹھائے گا تو وہ زندہ ہو کر اٹھ کھڑے ہوں گے۔ چنانچہ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے: و نفخ فی الصور فاذا ھم من الاجداث الی ربھم ینسلون ۝ (پ۲۳، یٰسین:۵۱) اور پھونکا جائے گا صور جبھی وہ قبروں سے اپنے رب کی طرف دوڑتے چلیں گے اور اپنی قدرت کی نشانی سورج کے متعلق فرماتا ہے: و جعل الشمس سراجا ۝ (پ۲۹، نوح:۱۴) اور سورج کو چراغ (کیا)

اللہ عزوجل نے بدلیوں سے زور کا پانی اتارا اور اگر وہ چاہے تو اسے کھاری کر دے پھر اس کا شکر کیوں نہیں کرتے جو کریم ہے قدر فرمانے والا ہے۔ مہربان ہے، بخشنے والا ہے، اپنے فیصلوں میں ظلم وستم سے پاک ہے، زمین وآسمان کا خالق ہے۔ خود قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے: الذی خلق السمٰوٰت والارض و جعل الظلمٰت و النور ط ثم الذین کفروا بربھم یعدلون ۝ (پ۷، الانعام:۱) جس نے آسمان اور زمین بنائے اور اندھیروں میں روشنی پیدا کی، اس پر کافر لوگ اپنے رب کے برابر ٹھہرتے ہیں۔

حضرت صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ تفسیر خزائن العرفان میں اس آیت مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

''حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''توریت میں سب سے اوّل یہی آیت ہے۔اس آیت میں بندوں کوشانِ استغناء کے ساتھ حمد کی تعلیم فرمائی گئی اور پیدائش آسمان وزمین کا ذکر اس لئے ہے کہ ان میں ناظرین کے لئے بہت عجائب قدرت وغرائب حکمت اور عبرتیں ومنافع ہیں۔یعنی ہر ایک اندھیری اور روشنی خواہ وہ اندھیری شب کی ہو یا کفر کی یا جہل کی یا جہنم کی اور روشنی خواہ دن کی ہو یا ایمان وہدایت وعلم وجنت کی۔ظلمات کو جمع اور نور کو واحد کے صیغہ سے ذکر فرمانے میں اس طرف اشارہ ہے کہ باطل کی راہیں بہت کثیر ہیں اور راہِ حق صرف ایک دین اسلام۔یعنی باوجود ایسے دلائل پر مطلع ہونے اور ایسے نشان ہائے قدرت دیکھنے کے دوسروں کو حق کہ پتھروں کو پوجتے ہیں۔باوجودیکہ اس کے مقر ہیں کہ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا اللہ ہے۔''

اللہ عزوجل طول وعرض میں پھیلی ہوئی تمام اشیاء کا بھی مالک ہے۔اپنے بندوں کے فرائض وسنن قبول فرماتا ہے،سب کو اسی کی طرف لوٹنا اور پیش ہونا ہے۔چنانچہ اپنی وسیع قدرت کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے: ولہ من فی السموت والارض ط کل لہ قنتون ۝ (پ۲۱،الروم:۲۶) اور اسی کے ہیں جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں،سب اسی کے زیرِ حکم ہیں۔

اللہ عزوجل نے انسان کو مضبوط ومستحکم پیدا فرمایا اور اس میں طاقت وقوت کو ودیعت فرمایا۔جیسا کہ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

وھو الذی انشا کم من نفس واحدۃ فمستقر و مستودع ط قد فصلنا الایت لقوم یفقھون ۝ (پ۷،الانعام:۹۸) اور وہی ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا پھر کہیں تمہیں ٹھہرنا ہے اور کہیں امانت رہنا بے شک ہم نے مفصل آیتیں بیان کردیں سمجھ والوں کے لئے۔

اس نے راہِ ہدایت کو ظاہر فرمایا اور اس کے تمام راستوں کو بیان فرمایا اور اپنے بندوں پر اپنی پے درپے ملنے والی نعمتوں کی تکمیل فرمائی اور وحدانیت کا اقرار کرنے والوں کے چہرے روشن فرمائے توان کے چہرے مسکراتے اور کھلکھلاتے ہیں۔چنانچہ،اللہ عزوجل قرآن پاک میں ایسوں کی شان یوں بیان فرماتا ہے: لا یحزنھم الفزع الاکبر و تتلقھم الملئکۃ ط ھذا یومکم الذی کنتم توعدون ۝ (پ۱۷،الانبیاء:۱۰۳) انہیں غم میں نہ ڈالے گی وہ سب سے بڑی گھبراہٹ اور فرشتے ان کی پیشوائی کو آئیں گے کہ یہ ہے تمہارا وہ دن جس کا تم سے وعدہ تھا۔

اللہ عزوجل نے بدلیوں سے پانی اتارا اور اپنے فضل وکرم سے کامل طور پر نعمتیں عطا فرمائیں،اپنے بندوں کے متعلق جو چاہتا ہے فیصلہ فرماتا ہے۔کیونکہ خود ارشاد فرماتا ہے: لا یسئل عما یفعل وھم یسئلون ۝ (پ۱۷،الانبیاء:۲۳) اس سے نہیں پوچھا جاتا جو وہ کرے اور ان سب سے سوال ہوگا۔

اللہ عزوجل نے تخلیق کائنات کی کاری گری کو مضبوط ومستحکم کیا،اپنی مخلوق کو وسیع رزق عطا فرما کر ان پر احسان وانعام فرمایا اور ان کے مبہم رازوں کو جانتا ہے۔جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے: لا جرم ان اللہ یعلم ما یسرون وما یعلنون ط (پ۱۴،النحل:۲۳) فی الحقیقت اللہ جانتا ہے،جو چھپاتے اور جو ظاہر کرتے ہیں۔رب المشرقین و رب المغربین ۝ (پ۲۷،الرحمٰن:۱۷) دونوں مشرقوں کا رب اور دونوں مغربوں کا رب۔

اللہ عزوجل نے کائنات کو دو نوروں کے ساتھ منور فرمایا یعنی ہر چیز کے دو جوڑے بنائے۔چنانچہ،خود ارشاد فرماتا ہے: ومن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کل شیء خلقنا زوجین لعلکم تذکرون ○ (پ ۲۷، الذاریات: ۴۹) اور ہم نے ہر چیز کے دو جوڑے بنائے کہ تم دھیان کرو۔

مردوں کو زندہ فرمانے والا

الباعث۔ بعث سے ہے جس کا معنی جگانا، اٹھانا، کسی کو کسی جگہ بھیجنا، آمادہ کرنا، زندہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ باعث ہے کیونکہ اس نے عدم محض سے نفوس کو اٹھایا، غافلوں کو خواب غفلت سے بیدار فرمایا، انسانوں میں حوصلہ ہمت اور بلندی عزم پیدا کرتا ہے۔ اس نے انبیاء کرام و رسل عظام علیہم السلام کو مخلوق کی طرف بھیجا اور اس سلسلہ کو ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ پہ ختم فرما دیا۔ وہ قیامت کے دن اجسام کو زمین سے اٹھا کر نکال باہر کرے گا۔ الباعث بطور علم قرآن پاک میں نہیں آیا بلکہ مندرجہ ذیل افعال سے اس اسم پاک کا استخراج کیا گیا ہے۔

(۱) قابیل و ہابیل کے قصہ میں ہے۔ فبعث اللہ غرابا۔ اللہ تعالیٰ نے قابیل کے سکھلانے کو ایک غراب بھیجا۔ جس نے ایک مردہ کوا کے لئے اپنی چونچ اور پنجہ سے زمین کھودی' لاش کو اندر گرا کر اس پر مٹی ڈال دی۔

ایک قاتل' ایک سنگدل' ایک برادر کش ایک سیاہ باطن کے لئے عجیب تنبیہ اور تذلیل تھی کہ کوے کو اس کا استاد بنایا گیا جو سیاہی کا پتلا اور حرص و طمع کا پیکر اور بے وفائے مجسم ہوتا ہے۔

(۲) ان اللہ قد بعث لکم طالوت ملکا۔ (بقرہ: ۲۴۷) ''اللہ نے تم پر طالوت کو بادشاہ بنا دیا ہے۔''

(۳) فبعث اللہ النبیین مبشرین۔ (بقرہ: ۲۱۳) ''ایسے نبیوں کو اللہ نے بھیجا جو لوگوں کو بشارت سناتے تھے۔''

(۴) ھو الذین بعث فی الامیین رسولا (جمعہ) ''اللہ وہ ہے جس نے ناخواندہ لوگوں میں عظیم الشان رسول بھیجا۔''

(۵) ان کنتم فی ریب من البعث۔ ''اگر تم کو قیامت کے دن پھر جی اٹھنے کا شک ہو۔''

(۶) انکم مبعوثون من بعد الموت (ہود) ''تم موت کے بعد ضرور اٹھائے اور زندہ کئے جاؤ گے۔''

(۷) وان اللہ یبعث من فی القبور۔ (حج۔۱) ''اللہ ضرور زندہ کرے گا ان کو جو قبروں میں ہیں۔''

(۸) عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا (اسرائیل: ۸) ''اللہ تعالیٰ ضرور آپ کو (اے محبوب ﷺ!) مقام محمود پر کھڑا کرے گا۔''

اس جہان رنگ و بو کا پاسباں کوئی تو ہے
اس چمن زارِ حسیں کا باغباں کوئی تو ہے

طائرانِ باغ کس کی حمد میں مشغول ہیں
جس سے ہے رونق فزا یہ گلستاں کوئی تو ہے

کس کے باعث اس چمن میں ہر طرف ہیں چہچہے
زندگی کی وادیوں میں نغمہ خواں کوئی تو ہے

زندگی کا کارخانہ خود بہ خود چلتا نہیں!
اس طلسم دیر کی روح رواں کوئی تو ہے

ابن آدم آج تک ہر بات سے ہے بے خبر
آخر اس کی زندگی کا راز داں کوئی تو ہے

آج تک کس کی طلب میں پھر رہی ہے زندگی
عقل کے آئینہ خانوں میں نہاں کوئی تو ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کس کے دم سے یک بہ یک چھٹ جاتی ہیں تاریکیاں　ہو نہ ہو اس بزم میں جلوہ فشاں کوئی تو ہے
اپنی مرضی سے جب اک پتا بھی ہل سکتا نہیں　پھر زمین و آسماں کا حکمراں کوئی تو ہے
کس کی جانب بار بار اٹھتی ہے بزمی کی نظر
اس جہاں میں اس پہ اتنا مہرباں کوئی تو ہے

(خالد بزمی)

اس اسم سے تخلق کرنے والوں پر لازم ہے کہ تبلیغ کو اپنا شیوہ بنائیں اور احکام الٰہی مخلوق تک پہنچائیں تاکہ ان کا ایمان رسل عظام علیہم السلام اور قیامت پر قائم ہوجائے۔ جو شخص روزانہ سوتے وقت سینے پہ ہاتھ رکھ کر ایک سو ایک مرتبہ یا باعث پڑھے گا ان شاء اللہ اس کا دل علم وحکمت سے زندہ ہوگا اور جو کوئی سات سو مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر پھونکے تو حاکم کے پاس جائے گا تو وہ اس پر مہربان ہوگا۔

شرف ہر عبد کا ہے بندگی مولائے کل! تیری　تری حمد و ثنا اعزاز ہے ہر ابن آدم کا
قضا و قدر کی بنیاد ہے تیرے ارادوں پر　نظامِ ہست و بود اظہار ہے اک امر محکم کا
کھڑا ہے خیمہ افلاک حرف "کن" کی قوت سے　یہ فرشِ خاک آئینہ ہے تدبیر منظم کا
مدارِ زندگی ہے اک ترے ذکر مسلسل پر　یہ دنیا چار دن کی ہے، بھروسا کچھ نہیں دم کا
مجھے شہزاد اس کے لطف کی امید رہتی ہے　کہ میں ہوں بندۂ ناچیز اس رحمٰن و ارحم کا

ذکر الٰہی کے ذریعے اپنی زبان کی حفاظت کرو

ہمیں چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے کسی نہ کسی نام کا ذکر کرتے رہیں اور زبان کی ہلاکتوں سے بچے رہیں کیونکہ زبان کے فتنے بڑے تباہ کن ہیں۔ بزرگ فرماتے ہیں کہ سو میں سے اسی گناہوں کا تعلق زبان سے ہے' باقی بیس فیصد کا تمام اعضاء سے اس بارے میں ایک حدیث ملاحظہ ہو جس میں کئی امور کی نشاندہی فرمائی گئی ہے۔

عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ قال: قلت یا رسول اللہ اخبرنی عظیم وانہ لیسیر علی من یسرہ اللہ تعالی علیہ تعبد اللہ لا تشرک بہ شیئا و تقیم الصلاۃ وتؤتی الزکاۃ و تصوم رمضان، و تحج البیت، ثم قال: الا ادلک علی ابواب الخیر؟ الصوم جنۃ، و الصدقۃ تطفئ الخطیئۃ کما یطفیء الماء النار، وصلاۃ الرجل فی جوف اللیل، ثم تلا: تتجا فی جنوبھم عن المضاجع حتی بلغ، یعملون، ثم قال، الا اخبرک براس الامر و عمودہ و ذروۃ سنامہ؟ قلت: بلی یا رسول اللہ قال: راس الامر الاسلام و عمودہ الصلاۃ، وذروۃ سنامہ الجھاد، ثم قال: الا اخبرک بملاک ذلک کلہ؟ قلت: بلی یا رسول اللہ، فاخذ بلسانہ وقال: کف علیک ھذا، قلت یا نبی اللہ وانا لمواخذون بما نتکلم بہ فقال ثکلتک امک یا معاذ وھل یکب الناس النار علی وجوھھم او قال: علی مناخرھم الا حصائد السنتھم (رواہ الترمذی و قال: حدیث حسن صحیح)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ایک سفر میں حضور مکی مدنی سرکار ﷺ کے ہمراہ تھا۔ ایک روز میں چلتے چلتے آپ ﷺ کے قریب ہو گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کرے اور جہنم سے دور رکھے۔ حضور پرنور ﷺ نے فرمایا ''تو نے مجھ سے ایک بہت بڑی بات کا سوال کیا ہے البتہ اللہ عزوجل جس کے لئے چاہے اسے آسان فرمادے۔ اللہ عزوجل کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو بیت اللہ کا حج کرو'' پھر فرمایا: ''کیا میں تمہیں جنت کے دروازے نہ بتاؤں؟ روزہ ڈھال ہے۔ صدقہ گناہوں کو بجھا (مٹا) دیتا ہے۔ جیسے پانی آگ کو اور رات کے درمیان نماز پڑھنا پھر آپ ﷺ نے آیت پڑھی۔ ترجمہ: ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں اور اپنے رب عزوجل کو خوف اور امید سے پکارتے ہیں ''یعلمون'' تک یہ آیت پڑھ کر آپ ﷺ نے فرمایا ''کیا میں تمہیں کاموں کا سردار، ستون اور کوہان کی بلندی نہ بتادوں؟ میں نے عرض کیا ''ہاں یا رسول اللہ بتایئے۔'' سرکار مدینہ ﷺ نے فرمایا ''تمام اعمال کا سردار اسلام ہے۔ ستون نماز ہے اور کوہان کی بلندی جہاد ہے۔ پھر فرمایا کیا تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جس سے ان سب کا استحکام ہے۔'' میں نے عرض کیا کیوں نہیں ضرور بتایئے۔ یا رسول اللہ ﷺ! راوی کہتے ہیں سرکار ﷺ نے زبان مبارک کو پکڑ کر فرمایا اسے روک رکھو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کیا گفتگو کے بارے میں بھی ہمارا مواخذہ ہوگا؟ مکی مدنی سرکار ﷺ نے فرمایا اے معاذ! تجھے تیری ماں روئے، لوگوں کو جہنم میں منہ کے بل یا فرمایا: نتھنوں کے بل گرانے والی زبان کی کاٹی ہوئی کھیتی (گفتگو) کے سوا اور کیا ہے؟ یہ حدیث حسن ہے۔ (ترمذی شریف ج ۲ صفحہ 216 کتاب الایمان رقم الحدیث 512)

اس حدیث میں حضور ﷺ نے سائل کے جواب میں فرمایا کہ تم نے بہت بڑی چیز کا سوال کیا ہے کیونکہ جنت کا مل جانا اور جہنم سے بچ جانا یہ بہت بڑی کامیابی ہے مگر جس کے لئے اللہ عزوجل آسانی کردے پھر فرمایا جنت میں لے جانے والے اعمال اللہ عزوجل کی عبادت، اس کے ساتھ شریک نہ ٹھہرانا، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا ہے۔

ان کے بعد فرمایا کہ خیر، بہتری اور بھلائی کے تین دروازے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

(۱) روزہ (۲) صدقہ (۳) راتوں کو اٹھ کر نماز پڑھنا

یہ بھلائی کے ایسے راستے ہیں کہ جن پر چل کر یعنی عمل کر کے انسان کے نفس کی اصلاح ہو سکتی ہے اور پھر اصلاح کے ذریعے بھلائی کے دوسرے دروازوں تک رسائی آسانی سے ہو جاتی ہے۔

اس کے بعد حضور ﷺ نے اپنی زبان کو پکڑ کر فرمایا کہ اس کو قابو میں رکھو جس کے ذریعے پچھلی تمام باتیں قابو میں آسکیں اور سب پر عمل ہو سکے۔

اللہ تعالیٰ (ہر شی پر) گواہ ہے

الشھید: شھید سے ہے جس کے معنی حضرت مجاہد علیہ الرحمہ نے حکم وقضا کے کیے ہیں۔ زجاج نے یہی اور دیگر اہل علم نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اعلم اور اخبر ظاہر کیے تو اس طرح شہادت حکم وقضا، اعلام و بیان اور اخبار کا نام ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ شھد اللہ انہ لا الہ الا ھو (آل عمران: ۱۸) اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

احبار شام میں سے دو شخص سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جب انہوں نے مدینہ طیبہ دیکھا تو ایک دوسرے سے کہنے لگا کہ نبی آخر الزمان کے شہر کی یہی صفت ہے جو اس شہر میں پائی جاتی ہے جب آستانہ اقدس پر حاضر ہوئے تو انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل وشمائل توریت کے مطابق دیکھ کر حضور علیہ السلام کو پہچان لیا اور عرض کیا آپ محمد ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں پھر عرض کیا کہ آپ احمد ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں عرض کیا ہم ایک سوال کرتے ہیں اگر آپ نے ٹھیک جواب دے دیا تو ہم آپ پر ایمان لے آئیں گے۔ فرمایا سوال کرو انہوں نے عرض کیا کہ کتاب اللہ میں سب سے بڑی شہادت کون سی ہے۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اس کو سن کر وہ دونوں حبر مسلمان ہو گئے۔ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کعبہ معظمہ میں تین سو ساٹھ بت تھے۔ جب مدینہ طیبہ میں یہ آیت نازل ہوئی تو کعبے کے اندر وہ سب سجدہ میں گر گئے۔ (خزائن العرفان) شہادت علمی کا بیان اس آیت میں ہے: الا من شھد بالحق وھم یعلمون مگر جنہوں نے حق کے ساتھ شہادت دی اور وہ علم بھی رکھتے ہیں۔ شہادت، تکلم وخبر کا بیان اس آیت میں ہے: قل ھلم شھداء کم الذین یشھدون...... (الانعام: ۱۵۰) شہادت اعلام کا ذکر اس آیت میں ہے جس میں بندہ کا خود اپنی بابت بیان کرنا بھی شہادت بتلایا ہے۔ یا یھا الذین امنوا کونوا قوامین بالقسط شھداء للہ...... (النساء: ۱۳۵) مطلب یہ ہے کہ اعلام واخبار کو شہادت کہتے ہیں اگرچہ خبر دہندہ نے لفظ شہادت کا استعمال نہ بھی کیا ہو۔ اس اسم کے ساتھ تعلق کو مضبوط بنانے والوں کے لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کو موجود جان کر اپنے دل کی حفاظت کریں۔ جس شخص کی بیوی یا اولاد نافرمان ہو وہ صبح کے وقت اس کی پیشانی پہ ہاتھ رکھ کر اکیس مرتبہ یا شہید پڑھ کر دم کرے ان شاء اللہ فرمانبردار ہو جائے گی۔

نفس امارہ نے جب طوفاں کوئی برپا کیا — رحمت غفار نے بڑھ کر اسے سیدھا کیا
مالک کونین ہے وہ خالق ہر خشک و تر — ماہ و ماہی کو اسی خلاق نے پیدا کیا
ہر گھڑی آفاق میں ہے لطف و رحمت کا ورود — اس کے بے پایاں کرم نے خلق کو شیدا کیا
اللہ اللہ پیکر خاکی کو یہ بخشا شرف — اس نے آدم کو خلیفہ دہر میں اپنا کیا
سورۂ والنجم کی آیات سے ہے یہ عیاں — عرش پر دیدارِ حق آقا نے بے پردہ کیا
دی شہادت خود خدا نے کہہ کے مازاغ البصر — آپ بلوا کر نبی کو فائز ''اوحیٰ'' کیا
رافع ذکر نبی ہے خود خدائے ذوالجلال — مصطفیٰ کے ذکر کو مولا نے خود اونچا کیا
ہو گی عالی شان اے شہزاد کس درجہ وہ ذات — اپنے اک بندے کو جس نے خلق کا مولا کیا

اللہ تعالیٰ برحق وبرقرار ہے

الحق کا لفظ قرآن مجید میں دو سو ستائیس مرتبہ آیا ہے۔ کبھی راستی وراست بازی کے معنی میں قل الحق من ربکم۔ ان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وعد اللہ حق۔ کسی کام کے لازم الوقوع ہونے کے معنی میں والوزن یومئذن الحق۔ کسی شخص کے معین حصہ کے معنی میں وفی اموالھم حق للسائل و المحروم۔ ثابت ولزوم ہونے کے معنی میں اولئك الذین حق علیھم القول۔ عدل وانصاف کے معنی میں ھذا کتابنا ینطق علیکم بالحق اکمال واتمام کے معنی میں الان جئت بالحق۔ اصلیت کے معنی میں خلق السموت والارض بالحق۔ رشد وہدایت کے معنی میں یھدی الی الحق والی طریق مستقیم۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کا نام الحق ان تمام معانی کے لحاظ سے منفرداً مجتمعاً حیثیت سے بالکل درست ہے کیونکہ اللہ ہی دین حق کا مالک ہے اسی کے واسطے دعوت الی الحق ہے۔ اللہ ہی کی طرف سے بشارت حقہ ملتی ہے۔ وہی حق کے ساتھ فیصلہ فرمائے گا اس کی کتاب سراپا حق ہے۔ اس کے رسول حق پہنچایا کرتے، حق بتایا کرتے اور حق دکھلایا کرتے۔ اللہ تعالیٰ حق کو اتارتا اور باطل کو مٹاتا ہے اس کی خلقت وصنعت میں بطلان نہیں۔ اس کے حقوق کو قائم فرمایا اور اہل حق کا حق ادا کرنا فرض ٹھہرایا۔ حضور علیہ السلام تہجد کے وقت ان الفاظ سے اپنے رب کی بارگاہ میں عرض کرتے۔ ولك الحمد انت الحق ووعدك الحق ولقاء ك حق و قولك حق و الجنة حق والنار حق والنبیون حق و محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق و الساعة حق اور تیرے ہی لئے تعریف ہے تو اور تیرا وعدہ سچا ہے' تیری ملاقات حق ہے اور جنت ودوزخ حق ہے اور محمد ﷺ حق ہیں اور قیامت سچ ہے۔ اس اسم پاک سے تعلق کو مضبوط کرنا ہو تو باطل سے گریز لازم ہے۔ جو شخص چوکور کاغذ کے چاروں کونوں پر الحق لکھ کر سحری کے وقت کاغذ کو ہتھیلی پر رکھ کر آسمان کی طرف بلند کر کے دعا کرے' اس کو گم شدہ سامان یا شخص مل جائے گا اور نقصان سے بھی محفوظ رہے گا۔ امام شافعی علیہ الرحمۃ نے عربی زبان میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی جس کا ترجمہ علامہ شہزاد مجددی نے اس طرح کیا ہے۔

مرا دل اے مرے مولا ہے عاشق تیری رحمت کا	وہ روز وشب ہوں یا عالم ہو خلوت اور جلوت کا
جو کچی اور پکی نیند میں پہلو بدلتا ہوں	تو تیری یاد کو روح ونفس کے بیچ پاتا ہوں
ترا عرفان میرے قلب پر احسان ہے تیرا	کہ اے اللہ تو ہے نعمتوں اور پاکیوں والا
مرے عصیاں اگرچہ سب کے سب تھے علم میں تیرے	نہ رسوا مجھ کو فرمایا، سبب میرے گناہوں کے
مجھے بھی صالحین میں کر شمار اور مجھ پہ کر احساں	نہ مجھ پر ڈال جب ہو امر دینی میں کوئی خلجان
یہاں بھی اور وہاں بھی میرے اوپر مہربان رہنا	بروز حشر ''آیات عبس'' میں جو ہے وہ کرنا

آیات عبس سے مراد یہ آیات ہیں وُجوہ یومئذ مسفرۃ ضاحکۃ مستبشرۃ (۳۸۔۳۹)

اور کتنے ہی چہرے اس دن (نور ایمان سے' بارات کی عبادتوں سے یا آثار وضوتے) روشن ہوں گے ہنستے خوشیاں مناتے (اللہ تعالیٰ کے کرم اور اس کی رضا کے حصول پر)

اللہ تعالیٰ بڑا کارساز ہے

الوکیل، وکل سے ہے وکلۃ الدابۃ اس وقت کہتے ہیں جب جانور تھک کر چلنے سے رہ جائے۔ وکیل وہ انسان ہے جو اپنا کام خود سرانجام دینے سے عاجز ہو' وکالت اپنا کام دوسرے کے سپرد کرنا اور وکیل بروزن فعیل ہے جو فاعل ومفعول دونوں معنوں میں آتا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے۔ جب انسان کسی دوسرے پر اعتماد کر کے اپنا کام اس کے سپرد کر دیئے تب اسے وکیل کہتے ہیں۔ یعنی بمعنیٰ اسم مفعول۔ اللہ تعالیٰ کا نام وکیل بمعنی فاعل ہے جس سے مراد حافظ ہے۔ حسبنا اللہ و نعم الوکیل میں یہی معنی ملحوظ ہے۔ اللہ تعالیٰ وکیل ہے کیونکہ جملہ امور میں درستی واصلاح اسی سے ملتی ہے۔ نظام عالم کا اعتماد اسی کی ذات مقدس پر ہے۔ عاجز نوازی و بندہ پروری اسی کی شان ہے۔ موجودات کے جملہ امور کا سرانجام اسی کے قبضہ میں ہے۔ وکفی بربك وکیلا اور تیرا پروردگار کافی ہے کارساز۔ توکل کا مادہ بھی وہی ہے جو وکیل کا ہے۔ قرآن وحدیث میں توکل اور اہل توکل کی جا بجا تعریف فرمائی گئی ہے۔ سورۂ یونس میں ہے فعلیه توکلوا ان کنتم مسلمین۔ پس اس پر توکل (اعتماد و بھروسہ) کرو اگر تم مسلمان ہو۔ یہاں توکل کو شرط اسلام بیان کیا گیا ہے۔ سورۂ ملک میں توکل کو ایمان کے ساتھ بیان فرمایا۔ امنا به و علیه توکلنا۔ امام احمد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں توکل عمل قلب ہے یعنی توکل اعضاء یا زبان کا کام نہیں حضرت سہل تستری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں توکل کے معنی یہ ہیں کہ اللہ کے سامنے خود کو مردہ کی طرح بنالے۔ ابن عطا کہتے ہیں توکل یہ ہے کہ تیرے دل میں اسباب کی جانب میلان نہ پایا جائے خواہ اسباب کی ضرورت کتنی ہی ہو۔ اس بارے میں بارہ مختلف اقوال ہیں۔ بعض نے ترکِ اسباب اور بعض نے ترک اعتماد (بر اسباب) کا نام توکل رکھا۔ حاصل کلام یہ ہے کہ توکل کا اعلیٰ مرتبہ یہ ہے کہ اسباب کو ترک نہ کرے لیکن اسباب پر اعتماد کو کلیتہً ترک کر دے۔ اس اسم پاک کے ساتھ تعلق پیدا کرنے والے پر لازم ہے کہ تدابیر واسباب واشغال سے علیحدہ نہ ہو مگر دل کو ان سب سے علیحدہ رہنے کی تعلیم دے۔ جو شخص کسی بھی آسمانی آفت کے خوف کے وقت بکثرت یا وکیل کا ورد کرے گا وہ ان شاء اللہ ہر آفت سے محفوظ رہے گا۔ اور روزانہ عصر کے وقت سات مرتبہ پڑھنے والا اللہ کی پناہ میں رہے گا۔ واللہ تبارك و تعالیٰ علی ما نقول وکیل

صبر، انکسار، شکر، صداقت، کرم، سخا — کرتی ہیں یہ صفات ہی بندے کو حق نما
کرتا ہے رزق مسلم و منکر کو وہ عطا — کس درجہ ساری خلق پہ ہے مہرباں خدا
رہتے ہیں ذوالجلال کے جلوؤں میں گم سدا — آئینۂ صفاتِ الٰہی ہیں اولیاء
سیراب ہیں لطائف خمسہ کی کھیتیاں — ہے نور بار عالم لاہوت کی گھٹا

اللہ تعالیٰ بڑی طاقت وقوت والا ہے

القوی، قوت سے ہے اور لفظ قوت قرآن مجید میں چند مقامات پہ آیا ہے۔ (الکھف، انفال، بقرہ، اعراف) جبکہ القوی انفال ومومن میں شدید العقاب کے ساتھ حدید، شوریٰ، ھود وحج میں العزیز کے ساتھ آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قوی ہے کیونکہ تمام قوتیں اسی سے حاصل ہوتی ہیں۔ اس نے جملہ مظاہر کو قوت ربانی سے ظہور بخشا۔ اس کا نام کمزوروں کو طاقت بخشتا ہے۔ حضور ﷺ کی ایک دعا اس طرح ہے۔

اللھم و انی ضعیف فقونی فی رضاك ضعفی وخذلی الخیر بنا صیتی واجعل الاسلام منتھی رضاءی ۔ اللہ انی ضعیف فقونی و انی ذلیل فاعزنی وانی فقیر فارزقنی

”یا اللہ میں ضعیف اور کمزور ہوں، میری کمزوری کو اپنی خوشنودی سے قوت والی بنادے میرے لئے بھلائی کو خاص کر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دے اور اسلام کو میرے لئے سب سے بڑی آرزو بنا دے۔ یا اللہ میں ضعیف ہوں، مجھے قوت دے میں بے سامان ہوں، مجھے عزت دے، میں فقیر ہوں۔ مجھے رزق دے۔'' سورۃ ذاریات میں اللہ تعالیٰ کا نام ذوالقوہ آیا ہے۔

اس اسم پاک سے تعلق پیدا کرنے والے کو جملہ توتہائے ظاہری و باطنی کی درخواست اللہ تعالیٰ سے کرنی چاہیے۔ جو شخص واقعی مظلوم و مغلوب ہو وہ ظالم اور طاقتور دشمن کو دفع کرنے کی نیت سے بکثرت اس اسم کو پڑھے ان شاءاللہ اس سے محفوظ رہے گا۔ (مگر بے محل اور ناحق یہ عمل نہ کرے)

حمداں کا ہی کانے کر دے حمداں کچے ڈھارے کر دے
حمد تے لفظ نے حمداں کر دے سب قرآن دے پارے کر دے
حمد کرن مقصود سمندر حمداں ھین کنارے کردے

وہی خدا ہے

جس نے ظالموں کو ہلاک کیا۔ بندوں کو ستانے والوں کا رعب و دبدبہ خاک میں ملا دیا۔ اس نے دانے کو پھاڑ کر اس سے گندم کو اگایا۔ اس نے خشک و تر گھاس اگایا اور جانوروں کے لئے مقرر فرمایا اور (اس کا فرمان عالی شان ہے) ''وھو الذی خلق من الماء بشرا فجعلہ نسبا و صھرا ط (پ۱۹، الفرقان:۵۴) اور وہی ہے جس نے پانی سے بنایا آدمی پھر اس کے رشتے اور سسرال مقرر کیے۔''...... ساری کائنات اس کے فضل کے گن گا رہی ہے۔ پس یہ کوئی تعجب کی بات نہیں کہ زبانیں اس کے شکر میں اس کے ذکر سے تر ہیں اور (فرمانِ الٰہی عزوجل ہے) ''فسلکہ ینابیع فی الارض (پ۲۳، الزمر:۲۱) پھر اس سے زمین میں چشمے بنائے۔'' ...... اور انہیں اپنی حکمت کے مطابق لمبائی اور چوڑائی میں تقسیم فرما دیا تو ان سے نہریں بہہ نکلیں اور کچے تالابوں سے پانی زور و جوش کے ساتھ نکلنے لگا اور اس نے تمہارے لئے ''دریائے نیل'' کو ایک بڑی نشانی بنایا۔ اس کی مضبوطی تعجب خیز، بہاؤ خوشگوار اور خوشبو نہایت پاکیزہ ہے۔ عظمت و شان کا حامل ہے۔ اللہ عزوجل نے اسے اپنی قدرت و حکمت کے عجائب و غرائب پر دلیل بنایا ہے۔

پاک ہے وہ ذات جس نے اس دریا کو مصر کے ساتھ خاص فرمایا۔ یہ عظیم دریا بڑا تعجب خیز ہے کہ گرمیوں میں بھر جاتا ہے، سردیوں میں اتر جاتا ہے، جب دوسرے پانی رک جاتے ہیں تو یہ بہنے لگتا ہے اور جب سردی ظاہر ہونے لگتی ہے تو یہ دریا حاجات و مقاصد بر لاتا ہے۔ دلوں کو فرحت و مسرت سے لبریز کرتا ہے۔ پس جب کسی لمبی جدائی کے سبب اس میں اضطراب و بے قراری پیدا ہوتی ہے تو غیرت کی زیادتی والے کی طرح اس کی بھی خواہش بڑھ جاتی ہے اور خشکی و تری کی خوشیوں کی مثل موجیں مارتا ہے تو غور کرو کہ موجیں مارنے کے ایام میں اس کی مقدار کی حالت کیسی ہوگی۔ اس کا بند دہانہ کھلنے سے قبل ہی کوئی تدبیر کر لو۔ کیونکہ یہ جب بھی کوئی لمبا سانس لیتا ہے تو لمبائی و چوڑائی میں گڑھوں کو بھر دیتا ہے۔ شہروں کو اندر باہر، چہار طرف سے گھیر لیتا ہے۔ ہر بندے کو اس کے اثرات پہنچتے ہیں۔ تو اس سے نکلنے والی چھوٹی نہر ٹوٹنے سے کتنے تکبر ٹوٹ جاتے ہیں اور یہ دریا اپنی روانی سے تمہارے غم دور کر دیتا ہے اور اپنے بہاؤ سے تمہارا گرم کلیجہ ٹھنڈا کر دیتا ہے۔

جب باغات خالی ہو جاتے ہیں اور کنوئیں کثرت کے بعد کمی کی شکایت کرتے ہیں اور ان کی پیاس اطراف میں نرمی و سختی سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہنگامہ کرتی ہے تو توبہ کرنے پر فریادرس کرم فرماتا ہے۔ (اور ارشاد باری تعالیٰ ہے)''ان مع العسر یسرا ۰ (پ۳۰، الم نشرح:۶) بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔''......اور اس نے اپنی طرف رجوع کرنے والے پر نرم چلنے والی ہواؤں کے ساتھ اپنی عطاو بخشش بھیجی۔ چنانچہ، زمین خشک ہو جانے کے بعد تروتازہ اور سرسبز وشاداب ہوگئی اور اس نے اپنی مفلسی وناداری کے بعد سبز حلے پا لئے۔ (یعنی سبزہ زار ہوگئی)

اسی کے لئے پاکیزگی اور تعریف ہے

پاک ہے وہ ذات جس کی قدرت کی مثال نہیں۔ اس کی حکمت کا کوئی مقابل نہیں۔ اس کی نعمت کا شمار نہیں۔ وہ گنہگاروں کو بہت زیادہ معاف فرمانے والا اور فرمانبرداروں کو بہت زیادہ اجر وثواب عطا فرمانے والا ہے۔ اس کی بارگاہ سے منہ موڑنے والا نقصان وخسارہ ہی اٹھاتا ہے اور اس کے در سے پھرنے والا اپنے شیریں مشروب کو بھی کڑوا پاتا ہے۔ تو اے سرکشی ونافرمانی کی چراگاہ میں بھٹکنے والے! بے شک تو نے بہت بری بات کا ارتکاب کیا اور اے کفر وبے دینی کے بیابان میں سرگرداں! بے شک تو ایسی بات پر اڑا ہوا ہے جس کی تجھے خبر نہیں۔ کیا تجھے ہلاکت کا ڈر نہیں؟ (سن! وہ کیا فرما رہا ہے:)''و مکروا مکرا و مکرنا مکرا وھم لا یشعرون ۰ (پ۱۹، النمل:۵۰) اور انہوں نے اپنا سا مکر کیا اور ہم نے اپنی خفیہ تدبیر فرمائی اور وہ غافل رہے۔''قسم بخدا! اس نے تیرے لئے ہدایت کا راستہ بالکل واضح فرما دیا ہے تو اب کسی گنہگار کو عذر کی گنجائش نہیں اور اس نے یہ بات قرآن حکیم میں واضح فرما دی ہے:''ولا تزر وازرۃ وزر اخرٰی ط (پ۲۲، فاطر:۱۸) اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان کسی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی۔''...... عارفین (اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ) کی خوبی وکمال، اللہ عزوجل کی عطا ومہربانی ہے کہ وہ اپنے مالک ومولیٰ عزوجل کی عبادت کے لئے دنیا کی فریب کاریوں سے بیدار و ہوشیار رہے اور انہوں نے اپنے اوقات (یعنی رات دن) کو اس کی تسبیح وذکر میں فنا کر ڈالا۔ اللہ عزوجل نے ان کے دلوں کو اپنی محبت میں گرما کر انگارہ کر دیا اور ان پر اپنی محبت کے جاموں سے بار بار شرابِ محبت کو گھمایا۔ پس جب ساقی نے شرابِ محبت کو گھما دیا اور گانے والوں نے ذکرِ الٰہی عزوجل کے نغمات گائے تو عارفین (اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ) ان آوازوں کی طرف مائل ہوگئے کہ کوئی طرب ومدہوشی میں اللہ عزوجل کو یاد کر رہا ہے۔

تو اے سننے والے نگاہِ فکر سے دیکھ کہ مخلوق کے عام نفع کے لئے قدرت نے کس طرح دریائے نیل کو مصر کے بالائی شہروں سے گزارا۔ یہ تمام اشیاء سے زیادہ تعجب خیز اور انوکھا ہے، اس کا منظر حسین تر اور عمدہ ترین ہے اور اس کا پانی سب پانیوں سے زیادہ ٹھنڈا اور میٹھا ہے۔ پاکی ہے اسے جس نے اس کے ذریعے خیالات کو پختہ کیا، آنکھوں کو قرار بخشا اور ارواح کے لئے حیات کا سامان کیا۔ پس یہ قدرتِ الٰہی عزوجل سے پھیل گیا۔ پودوں اور درختوں کو اگانے کے لئے جہتوں اور اطراف میں بہنے لگا اور اس کے انعام کے دریا سے اکرام کی طرف چلنے لگا۔ (چنانچہ وہ فرماتا ہے:)''ھو الذی انزل من السماء ماء لکم منہ شراب و منہ شجر فیہ تسیمون ۰ ینبت لکم بہ الزرع و الزیتون و النخیل و الاعناب و من کل الثمرت ط ان فی ذلک لایۃ لقوم یتفکرون ۰ (پ۱۴، النحل:۱۰، ۱۱) وہی ہے جس نے آسمان سے پانی اتارا اس سے تمہارا پینا اور اس سے درخت ہیں جن سے چراتے ہو اس پانی سے تمہارے لئے کھیتی اگاتا ہے اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر قسم کے پھل، بے شک اس میں نشانی ہے دھیان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرنے والوں کے لئے۔"

تو وہی ذات ہے جس نے اس دریا کو اپنی حکمت سے جاری اور اپنی قدرت سے ظاہر فرمایا۔ اس نے بندوں کے گمانوں کو ناکام نہیں کیا اور اس نے حقوق وحدود کی پاسداری کے سبب اس کی چمکتی موجوں کو حسن نظام وقانون کے تحت رکاوٹ کے خاتمے اور اس کا دہانہ کھولنے کی اجازت دے دی اور اس نے رکاوٹ کو توڑ کر ہر غمگین کے دل کو جوڑ دیا اور اس دریا کی برکتیں کچے تالابوں اور نہروں کو عام ملنے لگیں اور وہ بحکم الٰہی شہروں کی طرف بہنے لگا۔ پس پیاسے اس سے سیراب ہونے لگے اور پیٹ اسے دیکھ کر بھرنے لگے۔ (چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:) "اولم یروا انا نسوق الماء الی الارض الجرز فنخرج به زرعا تاکل منه انعامهم وانفسهم ط افلا یبصرون ○ (پ۲۱، السجدہ:۲۷) اور کیا نہیں دیکھتے کہ ہم پانی بھیجتے ہیں خشک زمین کی طرف پھر اس سے کھیتی نکالتے ہیں کہ اس میں سے ان کے چوپائے اور وہ خود کھاتے ہیں تو کیا انہیں سوجھتا نہیں۔"

دربارِ ذوالجلال میں ہوتی ہے بارياب مظلوم کے لبوں سے نکلتی ہے جو دعا
کرتا ہے وہ قدیر ہی ذرّے کو آفتاب صرصر کو لمحہ بھر میں بناتا ہے جو صبا
مداح اس کے سرو وسمن شاخ و برگ و بار تسبیح گو ہیں اس کے سبھی ارض تا سما
مولا کی بارگاہ سے ہوتی نہیں ہے ردّ بندہ کرے حضورئ دل سے جو التجا
شہزاد اس کی حمد کا یارا بھلا کسے "لا احصی" جس کی حمد میں کہتے ہیں مصطفیٰ (ﷺ)

فرعون کو بھی اللہ کے سامنے گڑگڑانا پڑا

خدا ہے سبھی کچھ بنایا ہے جس نے ہمیں اپنا جلوہ دکھایا ہے جس نے

منقول ہے کہ فرعون زمین میں سرکشی کے ساتھ ساتھ خدائی کا بھی دعویدار تھا۔ اس نے اپنی قوم کو دریائے نیل کے ذریعے گمراہ کر رکھا تھا۔ وہ یوں کہ جب "یوم نیروز" (یعنی آتش پرستوں کی عید کا دن) آتا اور دریائے نیل انتہائی ٹھاٹھیں مارنے لگتا تو لوگوں میں یہ اعلان کر دیا جاتا کہ تمہارے لئے فرعون نے دریائے نیل کو پر جوش کر دیا ہے لہٰذا تم اسے سجدہ کرو تو جاہل لوگ اس کی بات پر یقین کرتے ہوئے اسے سجدہ کرتے۔ ایک سال دریائے نیل کا پانی کم ہونا شروع ہوا تو اللہ عزوجل نے اسے پر شور موجیں مارنے کی اجازت نہ دی۔ لوگ بھوک کے سبب نڈھال ہو گئے اور قحط میں مبتلا ہو گئے۔ چنانچہ، پوری قوم اکٹھی ہو کر فرعون کے پاس گئی اور اس سے مطالبہ کیا، "ہمارے اہل وعیال، اولاد اور جانور سب ہلاک ہوئے جا رہے ہیں، اگر تم ہمارے خدا ہو تو دریائے نیل کا پانی جاری کر دو۔" تو اس لعین نے جواب دیا: "ایسا ہی ہوگا۔" پھر وہ اونی لباس، بالوں کی بنی ہوئی ٹوپی اور راکھ بھری تھیلی لے کر ایک ویران جزیرے کی طرف چلا گیا جو اب تک "مقیاس" کے نام سے مشہور ومعروف ہے اور حکم دیا کہ اس کی رعایا اور قوم میں سے کوئی شخص اس کے پیچھے نہ آئے۔ اس نے جزیرے میں داخل ہوتے ہی شاہی لباس اور سر کا تاج اتار کر اونی لباس اور بالوں سے بنی ہوئی ٹوپی پہن لی اور راکھ زمین پر بکھیر کر اس پر لوٹ پوٹ ہونے لگا اور روتے ہوئے بارگاہِ الٰہی عزوجل میں سجدہ ریز ہو گیا اور اپنا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چہرہ راکھ پر لت پت کرتے ہوئے کہنے لگا:

''اے میرے مالک و مولیٰ! میں جانتا ہوں کہ تو ہی زمین و آسمان کا مالک اور اوّلین و آخرین کا معبود ہے۔ لیکن مجھ پر بدبختی غالب آ گئی، میں تیری نافرمانی وسرکشی میں بہت آگے بڑھ گیا' تو میرا معبود ہے اور میں تیرا بندہ ہوں، تو نے میرے متعلق جو فیصلہ فرمادیا، فرمادیا۔ مولیٰ! اب مجھے میری قوم میں ذلیل و رسوا نہ کر اور تو ہی سب سے بڑھ کر کرم فرمانے والا ہے۔''

ابھی فرعون کی بات پوری نہ ہوئی تھی کہ اللہ عزوجل نے اسی وقت دریائے نیل کو جاری ہونے کا حکم دے دیا اور اسے فرمایا کہ جہاں تک فرعون جائے وہ بھی اس کے ساتھ ساتھ چلے۔ چنانچہ فرعون اپنی قوم میں اس حالت میں جارہا تھا کہ دریا کا پانی اس کے دامن کوتر کرتے ہوئے ساتھ ساتھ جارہا تھا اور لوگ اپنی آستینوں کو پانی اور کیچڑ میں ڈبو کر خوشی سے ایک دوسرے کو مار رہے تھے۔ اس وقت سے اب تک مصر میں خوشی منانے کا یہ طریقہ رائج ہے اور اہل مصر اسے یوم نوروز یعنی دریائے نیل کی طغیانی کا دن کہتے ہیں۔ (الروض الفائق)

اے مسلمانو! دیکھا آپ نے! فرعون اللہ عزوجل کا دشمن تھا جو لمحہ بھر اس کے لئے مخلص ہوا تو اسے بارگاہِ الٰہی عزوجل سے طلب کے مطابق عطا کیا گیا، اس کی پردہ پوشی کی گئی اور قوم میں اس کو ذلیل و رسوا ہونے سے بچالیا گیا۔ تو جو شخص ساری زندگی اخلاص سے اللہ عزوجل کی اطاعت وعبادت کرتا ہے تو وہ اسے کس قدر انعامات سے نوازے گا اور اسے آخرت میں کیا کچھ عطا نہ فرمائے گا۔ اسی طرح جب نافرمان بندہ اپنے گناہوں سے تائب ہو جائے اور اپنی خامیوں اور گناہوں کا اعتراف کر لے۔ بارگاہِ الٰہی عزوجل میں اونچی اور آہستہ آواز سے گڑگڑائے تو اللہ عزوجل اس سے پاک ہے کہ بروزِ قیامت اسے عذاب دے یا سب کے سامنے ذلیل ورسوا کرے۔

تیرے لطف کی دولت سے ہے دل کی دنیا شاد — تیرے فضل سے جسم و جاں کا عالم ہے پرنور
تیرے نغمے گائیں پتے ذکر کریں سب پھول — تیرے نام پہ رقص کناں ہیں گلشن میں طیور

اللہ تعالیٰ زبردست قدرت وقوت والا ہے

المتین، متن اور متانۃ سے ہے۔ اسم پاک ہونے میں متین کے معنی ہیں وہ ذات قوی جسے اپنے افعال میں مشقت وکلفت اور لقب لاحق نہ ہو۔ قوی اور متین میں فرق یہ ہے کہ قدرت میں بالغ وتام کو قوی اور قدرت میں مضبوط وشدید کو متین کہتے ہیں۔ ایک حدیث شریف میں ہے فقام ممتنا، حضور علیہ السلام نے پوری طاقت واستقامت کے ساتھ قیام فرمایا۔ قرآن مجید میں ایک ہی جگہ سورۂ ذاریات میں یہ اسم پاک آیا ہے۔ ان اللّٰه هو الرزاق ذوالقوة المتين. بے شک اللہ تعالیٰ ہی بڑا رزق دینے والا قوت والا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ متین ہے جوان تھک طاقتوں اور لامحدود قوتوں والا ہے۔ ہر ایک استحکام و پائیداری اور شدت و قوت کا انضباط اسی کے حکم سے ہے۔ اس بابرکت نام کے ساتھ تعلق پیدا کرنے والوں کو عقائد میں پختگی، اعمال میں ہمیشگی پیدا کرنی چاہیے اور باوجود ہر قسم کی طاقت وحکومت کے اللہ تعالیٰ کے حضور میں خود کو عاجز رکھنا چاہیے۔ جس عورت کی چھاتی میں دودھ نہ آتا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہو، کاغذ پہ التین لکھ کر دھو کر اسے پلائیں ان شاء اللہ خوب دودھ آئے گا۔ اسی طرح جس بچے کا دودھ چھڑانا ہو اور وہ صبر نہ کرتا ہو وہ پانی اس بچے کو پلایا جائے تو آسانی سے یہ عمل پایۂ تکمیل تک پہنچ جائے گا۔

حق دعا بندوں کی کرتا ہے قبول مان اس کو ہے یہ فرمانِ رسول
حاجتیں بندوں کی کرتا ہے روا فضل و رحمت اپنی کرتا ہے خدا

اللہ تعالیٰ سب کا حمایتی اور مددگار ہے

الولی ولا سے ہے جس کا معنی ہے محبت، صداقت قرب وقرابت اور ملک۔ بے شک اللہ تعالیٰ ولی ہے اور بندوں کے تمام کاموں کی تولیت اس کو حاصل ہے۔ اللہ کی ولایت بندے کو ایمان، تقویٰ اور عبودیت سے حاصل ہوتی ہے۔ اللہ کی ولا ومحبت کا ہی نتیجہ ہے کہ اس نے گمراہوں کی ہدایت کے لئے قرآن پاک نازل فرمایا۔ اس کی صداقت ومحبت حاصل کرنے سے اللہ کے بندوں کو بھی اولیاء اللہ کا خطاب مل جاتا ہے اور یہ وہ برگزیدہ بندے ہوتے ہیں جو ایمان وتقویٰ میں بلند درجہ رکھتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے الا ان اولیاء اللّٰہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون. الذین امنوا و کانوا یتقون (یونس:۶۲-۶۳)

وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت پر ہمیشگی کرتے ہیں اور جو دم غافل سو دم کافر کے نظریے کو اپنائے ہوئے ہیں۔ یہی مطلب ہے و کانوا یتقون کا کہ ہر وقت خدا سے ڈرتے رہتے ہیں۔ ایک ہم ہیں کہ فرائض کے ساتھ بھی ہاتھ کر جاتے ہیں کہ رمضان آیا تو نمازی بن گئے، رمضان گیا تو سب کچھ گیا یعنی اصلی نمازی نہیں بلکہ فصلی نمازی ہونے پر اتراتے رہتے ہیں۔ رمضان شریف گزر جاتا ہے تو مساجد میں ہر طرف ویرانی ہی ویرانی ہوتی ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

جب گئی مسجد و منبر پہ نظر عید کے بعد ایسے مجروح ہوا قلب و جگر عید کے بعد
مسجد کے درودیوار نے کیا ہم سے سوال جو نمازی تھے گئے اب وہ کدھر عید کے بعد
جتنا رمضان میں کمایا تھا گنوایا آخر ہائے! چھوڑی ہی نہیں کوئی کسر عید کے بعد
معتکف تھے جو مساجد کے ستونوں کی طرح کوئی بھی آتا نہیں نظر ہائے مگر عید کے بعد
وہ تو شیطان ہے آزاد ہوا ہے لیکن ہم مسلمان ہیں ہمیں کیا ہوا عید کے بعد

ولی اللہ کی پہچان

ولی اللہ وہ ہے جو فرائض سے قرب الٰہی حاصل کرے اور اطاعت الٰہی میں مشغول رہے اور اس کا دل نور جلال الٰہی کی معرفت میں مستغرق ہو جب دیکھے دلائل قدرت الٰہی کو دیکھے اور جب سنے اللہ کی آیتیں ہی سنے اور جب بولے تو اپنے رب کی ثناء ہی کے ساتھ بولے اور جب حرکت کرے طاعت الٰہی میں حرکت کرے اور جب کوشش کرے تو اسی امر میں کوشش کرے جو ذریعہ قرب الٰہی ہو۔ اللہ کے ذکر سے نہ تھکے اور چشم دل سے خدا کے سوا غیر کو نہ دیکھے یہ صفت اولیاء کی ہے بندہ جب اس حال پر پہنچتا ہے تو اللہ اس کا ولی وناصر اور معین ومددگار ہوتا ہے۔ متکلمین کہتے ہیں ولی وہ ہے جو اعتقاد صحیح مبنی بر دلیل رکھتا ہو اور اعمال صالحہ شریعت کے مطابق بجالاتا ہو۔ بعض عارفین نے فرمایا کہ ولایت نام ہے قرب الٰہی اور ہمیشہ اللہ کے ساتھ مشغول رہنے کا، جب بندہ اس مقام پر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پہنچ جاتا ہے تو اس کو کسی چیز کا خوف نہیں رہتا اور نہ کسی شے کے فوت ہونے کا غم ہوتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ولی وہ ہے جس کو دیکھنے سے اللہ یاد آئے۔ یہی طبری کی حدیث میں بھی ہے۔ ابن زید نے کہا کہ ولی وہی ہے جس میں وہ صفت ہو جو اس آیت میں ہے۔ الذین امنوا وکانوا یتقون یعنی ایمان اور تقویٰ دونوں کا جامع ہو۔ بعض علماء نے فرمایا کہ ولی وہ ہیں جو خالص اللہ کے لئے محبت کریں اولیاء کی یہ صفت احادیث کثیرہ میں وارد ہوئی ہے۔ بعض اکابر نے فرمایا کہ ولی وہ ہیں جو طاعت سے قربِ الٰہی کی طلب کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کارسازی ان کی کرامت سے فرماتا ہے اور جن کی ہدایت کا برہان کے ساتھ اللہ کفیل ہو اور وہ اس کا حق بندگی ادا کرنے اور اس کی خلق پر رحم کرنے کے لئے وقف ہو گئے یہ معانی اور عبادات اگرچہ جداگانہ ہیں لیکن ان میں اختلاف کچھ بھی نہیں ہے کیونکہ ہر عبارت میں ولی کی ایک صف بیان کر دی ہے جسے قربِ الٰہی حاصل ہوتا ہے یہ تمام صفات اس میں ہوتے ہیں۔ ولایت کے درجے اور مراتب میں ہر ایک بقدر اپنے درجے کے فضل و شرف رکھتا ہے۔ (خزائن العرفان)

اللہ تعالیٰ ہمارا آقا و مولیٰ ہے

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا نام مولیٰ بھی ہے (یہ بھی ولا سے ہے اور ولی کے معنی میں ہے اس لئے ننانوے اسماء میں اس کو شمار نہیں کیا گیا) ارشاد باری تعالیٰ ہے واللہ مولٰکم وھو العلیم الحکیم (التحریم) اور اللہ تعالیٰ ہی تمہارا مولیٰ ہے جو علم و حکمت والا ہے۔ اسی میں ہے فان اللہ ھو مولہ و جبریل و صالح المومنین۔ تو بے شک اللہ تعالیٰ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے۔ سورۂ یونس وانعام میں فرمایا۔ مولھم الحق۔ ان کا سچا آقا تو اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ سورۂ البقرہ کے آخر میں ہے۔ انت مولانا فانصرنا علی القوم الکفرین۔ تو ہی ہمارا مولیٰ ہے تو کافروں پر ہماری مدد فرما۔ مقام غور ہے کہ ولی و مولیٰ کے علاوہ بھی کئی نام (سمیع و بصیر، رؤف، رحیم غنی و علی وغیرہ) بندوں پر بھی بولے جا رہے ہیں۔ جب یہ شرک نہیں ہے تو غریب نواز مشکل کشا، داتا گنج بخش وغیرہ کے الفاظ بندوں پر بولنا کس طرح شرک ہو سکتا ہے جو کہ نہ عربی الفاظ ہیں اور نہ ہی اللہ کے ناموں میں شامل ہیں۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ ان صفات کا بالذات مالک ہیں۔ اس مسئلہ پر ہماری کتاب ''مسئلہ توحید و شرک'' کا مطالعہ فرمائیں۔

اللہ ہمارا مولیٰ ہے تمہارا کوئی مولیٰ نہیں

غزوۂ احد میں جب جنگ بند ہو گئی اور دونوں لشکر الگ الگ ہو گئے تو ابوسفیان اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر وہاں آیا جہاں فرزندان اسلام اکٹھے تھے اور بلند آواز سے پکارا افی القوم محمد (فداہ ابی وامی) ''کیا تم میں محمد ہیں؟'' یہ سوال اس نے تین بار دہرایا۔ نبی کریم نے جواب دینے سے منع فرما دیا۔ دوسرا سوال اس نے یہ پوچھا۔ افیکم ابن ابی قحافہ ''کیا تم میں ابو قحافہ کے بیٹے ابوبکر ہیں۔'' حضور ﷺ نے اس کا جواب دینے سے بھی روک دیا۔ تیسرا سوال اس نے یہ پوچھا ''افی القوم ابن الخطاب'' کیا قوم میں خطاب کے بیٹے عمر موجود ہیں۔ اس کا جواب دینے کی اجازت بھی نہ ملی۔ ابوسفیان کے صرف ان حضرات کے بارے میں سوال کرنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اس کے نزدیک بھی اسلام کی ترقی اور ملت اسلامیہ کی بقا کا تعلق ان تین حضرات کی بقا سے وابستہ تھا۔ جب ان تینوں سوالات کے جواب میں خاموشی اختیار کی گئی تو ابوسفیان خوشی خوشی اپنا گھوڑا دوڑاتا ہوا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اپنے لشکریوں کے پاس گیا اور انہیں جا کر یہ خوشخبری سنائی کہ یہ تینوں قتل ہو گئے ہیں۔ اس کی یہ بات سن کر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو یارائے ضبط نہ رہا۔ عرض کی 'یا رسول اللہ! الا اجیبہ'' کیا میں اس کو جواب نہ دوں۔ 'قال بلی '' فرمایا بیشک دو۔ حضرت عمر گرج کر بولے۔ اے اللہ کے دشمن! تم جھوٹ بک رہے ہو۔ تجھے ذلیل و رسوا کرنے کے لئے ہم تینوں کو اللہ تعالیٰ زندہ رکھے ہوئے ہے۔

ابوسفیان نے اپنی خفت مٹاتے ہوئے نعرہ لگایا۔ ''اعل ھبل واظھر دینک '' اے ہبل تیری شان اونچی ہو اپنے دین کو غالب کر۔ رحمت عالم نے حضرت عمر کو فرمایا نعرہ کا جواب نعرہ سے دو۔ آپ اٹھے اور نعرہ لگایا ''اللّٰہ اعلیٰ واجل'' اللہ سب سے اعلیٰ اور بزرگ ہے۔

فقال ابو سفیان یوم بیوم بدر الا ان الایام دول وان الحرب سجال ۔ فیوم علینا و یوم لنا ۔ ویوم نساء و یوم نسر و حنظلہ بحنظلہ و فلان بفلان

''یہ دن بدر کے دن کے بدلہ میں ہے۔ ایام پھرتے رہتے ہیں اور جنگ کنوئیں کے ڈول کی طرح کبھی اوپر کبھی نیچے کسی روز ہمیں شکست ہوتی ہے اور کسی روز ہم فتح حاصل کرتے ہیں، کسی روز ہمیں دکھ پہنچایا جاتا ہے اور کبھی ہمیں خوشی حاصل ہوتی ہے۔ حنظلہ کے بدلہ میں حنظلہ (ابوسفیان کے ایک بیٹے کا نام ہے جو بدر میں مارا گیا تھا) فلاں کے بدلے میں فلاں۔ معاملہ برابر۔''

حضور علیہ السلام نے حضرت عمر کو فرمایا کہو معاملہ برابر نہیں۔ ہمارے مقتول جنت میں اور تمہارے جہنم کا ایندھن، برابر کیسے ہو سکتے ہیں۔

پھر ابوسفیان نے کہا 'لنا عزی ولا عزی لکم '' ہمارے پاس عزی جیسا خدا ہے تمہارے پاس کوئی عزی نہیں۔

حضور علیہ السلام کے حکم سے حضرت عمر نے جواب دیا اللہ مولانا ولا مولی لکم۔ اللہ ہی ہمارا مولیٰ (مددگار) ہے اور تمہارا کوئی مولیٰ نہیں۔ (ضیاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم ج ۳، ص ۵۲۸ تا ۵۳۰ بحوالہ سبل الہدیٰ ج ۴ ص ۳۲۴ تا ص ۳۲۵)

اس اسم پاک (الولی) سے تعلق پیدا کرنے والوں پہ لازم ہے کہ خود کو اللہ ہی کی ملکیت میں داخل کریں اور اس کو اپنا حقیقی کارساز سمجھیں اور اس کی محبت کو کامل صداقت کے ساتھ دل میں قائم کریں اور یہ دعا کرتے رہیں یاولی الاسلام و اھلہ ثبتنی حتی القاک۔ اے اسلام اور اہل اسلام کے مالک و مولیٰ مجھے اسلام پہ قائم رکھ یہاں تک کہ میں تیرے سامنے حاضر ہو جاؤں۔ جو شخص اپنی بیوی کی عادتوں سے خوش نہ ہو وہ جب اس کے سامنے جائے تو اس اسم پاک کو پڑھے ان شاء اللہ نیک خصلت ہو جائے گی اور جو اس اسم پاک کو کثرت کے ساتھ پڑھے گا مخلوق کے دل کی باتوں سے آگاہ ہوگا۔ انشاء اللہ

جو صحن جاں میں ہوائے حریم پاک چلے
رہِ کرم پہ ہمیشہ یہ مشت خاک چلے
فرشتے رحمتیں لے کر تیری اترتے رہیں
نوازشات کی یونہی جہاں میں ڈاک چلے
مرے خدا مجھے اپنی پناہ میں رکھنا
ترے جلال کی آندھی جو ہولناک چلے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کریم تیرے کرم کا مجھے سہارا ہے
یہ نفس جب بھی چلے چال خوفناک چلے
ترے جلال کا تھا عکس ان کے لہجے میں
ترے شہید بٹھا کر جہاں پہ دھاک چلے
خدا کی رحمتیں بھی ہم رکاب تھیں شہزاد
''جو سوئے عرشِ معلے رسولِ پاک چلے''

اللہ تعالیٰ لائق تعریف اور تمام خوبیوں والا ہے

الحمید، حمد سے ہے اور فعیل بمعنی فاعل ہے۔ حمد، مدح اور شکر متقارب المعنی ہیں ان میں سے مدح بہت ہی عام ہے کہ نباتات و جمادات پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ مدح میں جو صفت بیان کی جاتی ہے اس کا ممدوح میں فی الواقع ہونا ضروری بھی نہیں۔ اس لئے امراء وحکام کی تعریف میں شعراء زمانہ جو کچھ لکھتے ہیں اس کو مدح کہتے ہیں۔ پھر مدح قبل از نعمت ہو سکتی ہے مگر شکر بعد از نعمت ہی ہوگا۔ شکر مدح سے خاص ہے صرف محسن و منعم کے مقابلہ میں اس کا استعمال ہوا ہے۔ غیر ذوی العقول کے لئے نہیں ہوتا۔ حمد جامع ہے مدح اور شکر کے معانی کی بلکہ ان سے کچھ زائد معانی اپنے اندر رکھتی ہے۔ حدیث میں ہے سبحان اللہ سے میزان عمل آدھی بھر جاتی ہے اور الحمد للہ کہنے سے پوری بھر جاتی ہے۔ نبی کریم علیہ السلام کا ذاتی نام احمد محمد ہے اور یہ دونوں حمد سے ہیں محمد کا معنی ہے جس کی تعریف تمام مخلوق سے بڑھ کر ہو اور احمد کا معنی ہے جس نے اپنے رب کی حمد و ثنا تمام مخلوق سے بڑھ کر اور افضل تر کی ہو۔

ترا محمد و احمد زمین خواند و زماں
حمید باشد و محمود ذات سبحانی
فزوں تراز تو کسے را نہ حمد گفت جہاں
نہ برتر از تو کسے گفت حمد یزدانی
تو آفتابے و از حمد سر بر آوردہ
تو ماہ وبر فلک مجد نور افشانی

حضور علیہ السلام کے مقام شفاعت کا نام مقام محمود ہے اور قیامت کے دن آپ کے جھنڈے کا نام لواء الحمد ہے جس کے سائے میں حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی جملہ اولاد مکرم ہوگی۔ آپ کی امت کو میدان محشر میں حمادوں کہہ کر پکارا جائے گا اور آپ کی نساء امت کو حمادیات کا لقب دیا گیا جو شرم وحیاء سے نگاہ نیچی رکھتی ہیں۔ قرآن پاک میں حمید کا لفظ مجید، حکیم ولی اور غنی کے ساتھ بیان ہوا ہے۔ اسم حمید کے ساتھ تعلق کو مضبوط بنانے والوں کو محمود الافعال اور محمود الصفات بننے کی کوشش کرنی چاہیے۔ جو شخص پینتالیس دن تک متواتر ۹۳ بار تنہائی میں یا حمید پڑھے گا اس کی تمام بری خصلتیں انشاء اللہ دور ہو جائیں گی۔

وہ صاحب کن، مالک کل، خالق انوار
وہ قادرِ مطلق ہے ہر اک چیز کا مختار
رحمٰن و رحیم اور ہے سبحان و صمد بھی
قہار ہے جبار ہے ستار ہے غفار
پروان چڑھاتا ہے وہ دانے کو زمیں میں
اور اس کو بناتا ہے وہی نخل ثمر بار
تسبیح میں مشغول ہیں اس کی مہ و ماہی
الحمد کے لائق ہے وہی حمد کا حق دار
ہر عکس ہے آئینۂ اوصاف مصور
یہ ارض و فلک صنعت باری کا ہیں شہکار

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خلاقِ دو عالم کی تجلی کا ہیں پر تو مچھلی ہو سمندر میں کہ ہو مہر ضیا بار
ہے معجزۂ حسن ہر اک منظر فطرت تفسیر ہیں جنت کی چمن، چشمہ و کہسار

نبی اکرم ﷺ کی تہجد کے وقت ایک دعا کے الفاظ یہ ہیں:

اللھم ربنا لك الحمد انت قيم السموات و الارض و من فيهن ولك الحمد انت نور السموت والارض و من فيهن ولك الحمد انت ملك السموات و الارض و من فيهن ولك الحمد و انت الحق ووعدك الحق ۔

اے اللہ اے ہمارے رب! حمد تیرے ہی لئے ہے۔ آسمانوں اور زمین اور سب کا جو ان کے اندر ہیں قائم رکھنے والا تو ہی ہے' ہاں تیرے ہی لئے حمد ہے۔ آسمانوں اور زمین اور ان کی سب چیزوں کا نور تو ہی ہے' ہاں تیرے ہی لئے حمد ہے۔ آسمانوں اور زمین اور ان کے اندر کی سب اشیاء کا بادشاہ تو ہی ہے۔ حمد کا مالک تو ہی ہے' تو ہی حق ہے اور تیرا فرمودہ بھی ہے۔

اللہ کی ذات مثلیت سے پاک ہے

اللہ عزوجل نے عقل والوں پر پردے ڈال دیئے کہ وہ اس کا احاطہ کر سکیں تو وہ حیران و پریشان ہیں اور انہیں اپنی توحید کی نشانیاں دکھائیں تو انہوں نے نہ مخالفت کی اور نہ ہی مثل ہونے کا دعویٰ کیا اور اللہ عزوجل نے اپنی بزرگی و عظمت کا ذکر ان کے دلوں میں ڈالا تو وہ اس کی یاد میں مست ہو گئے اور کہنے لگے: ''اللہ عزوجل کے سوا کسی کی بندگی نہیں اور اللہ ہی پر ایمان والے بھروسہ کریں۔'' اس نے اپنے اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ پر فضل و کرم کرتے ہوئے انہیں بڑی بڑی نعمتیں عطا فرمائیں اور اپنے دشمنوں کے لئے دردناک عذاب تیار کیا اور اپنا ادراک کرنے سے لوگوں کی آنکھوں پر پردے ڈال دیئے لہٰذا وہ کسی کے متعلق اس کے مثل یا مشابہ ہونے کا وہم تک نہیں کرتے۔ چنانچہ

اللہ عزوجل اپنی بے مثل و بے مثال شان یوں بیان فرماتا ہے:

(۱) سبحٰنہٗ و تعالٰی عما یشرکون ۝ (پ۱۱، یونس:۱۸) اسے پاکی اور برتری ہے ان کے شرک سے۔

(۲) لیس کمثلہ شیء ج (پ۲۵، الشوریٰ:۱۱) اس جیسا کوئی نہیں۔

اللہ عزوجل کی پھیلی ہوئی فضیلت سے بلند شئے کوئی نہیں اور اس کی راہ پر چلنے والے کو کوئی گمراہ نہیں کر سکتی۔ اسی کا فرمانِ حقیقت نشان ہے:

(۳) یخرج الحی من المیت و یخرج المیت من الحی و یحیی الارض بعد موتھا ط و کذلک تخرجون ۝ (پ۲۱، الروم:۱۹)

وہ زندہ کو نکالتا ہے مردے سے اور مردے کو نکالتا ہے زندہ سے اور زمین کو جلاتا (یعنی زندہ کرتا) ہے۔ اس کے مرے پیچھے اور یونہی تم نکالے جاؤ گے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں اللہ عزوجل کی ایسی حمد وثنا کرتا ہوں جس کے ذریعے مقربین اس کے مزید قرب کی لذت حاصل کرتے ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، یہ ایسی گواہی ہے جو گواہی دینے والے کو اس روز نفع بخشے گی جس دن مال نفع دے گا نہ اولاد اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت سیدنا محمد ﷺ عزوجل کے بندے اور رسول ہیں، جو عربی نبی ہیں اور امین و مامون ہیں۔ اللہ عزوجل آپ ﷺ پر، آپ ﷺ کی آل واصحاب علیہم الرضوان، ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن اجمعین اور پاک اولاد پر درود وسلام بھیجے جنہوں نے حق کے مطابق فیصلے کئے اور جو حق کے ساتھ عدل و انصاف کرتے ہیں۔

حمد خدا کے جلوے

بے حد وحساب حمد وثنا اس خداوند کریم جل وعلا کو زیبا ہے جو ذات انسان ضعیف البنیان کو بتوفیق عمل صالح مطلع انوار ایمان و ایقان فرما کر اپنی محبت کا مژدۂ جانفزا سناتا ہے اور سزاوار شکر وثنائے بے انتہا وہ معبود یکتا ہے جو اس تختۂ کن فکاں کو مرقع شان وحدانیت بنا کر ہر رنگ میں نیرنگی قدرت کا جلوہ دکھاتا ہے۔

با چشم یقیں بیں چو ہر سو نقشے ست ز کلکِ قدرت او

اس عزاسمہ کی ماہیت عزوجلال میں ما عرفناك حق معرفتك (ہم تیری پہچان کا حق نہیں ادا کر سکتے) اصدق مقال ہے۔ پھر دوسرے کو دم مارنے کی کیا مجال ہے۔

ذاتش بکمال بے چگون است از وہم و خیال مابرون ست

بمجوائے آیہ کریمہ وان تعدوا نعمة الله لا تحصوها ۔ انسان ناتواں باوجود چرب زبانی اس کی نعمتوں کے شمار سے ناکام ہے بمصداق آیہ کریمہ قليل من عبادي الشكور ۔ (میرے بندوں میں بہت تھوڑے ہیں شکر گزار) اس بات میں عجز و قصور بندگان کے مقدور کا تمام وکمال ذہن نشین خواص وعوام ہے۔ ہاں ایسی زبان ذائقہ بخش کام ودھان ہم ژولیدہ بیان کہاں سے لائیں جس سے لیل ونہار باداۓ شکر پروردگار حظِ جاوداں اُٹھائیں

دانا بخیال تست ناداں عاقل بکمال تست حیراں

افسوس کہ ہم سیہ کار مضمون آیۂ کریمہ وما خلقت الجن والانس الا ليعبدون (اور نہیں بنائے میں نے جن اور انسان مگر تاکہ میری عبادت کریں) سے خبردار باوصف آگاہی غفلت شعار۔

الٰہی تو ستار و غفار ہے میرا نام عاصی گنہ گار ہے

اللہ تعالیٰ ہر شی کو اپنے علم اور شمار میں رکھنے والا ہے

اَلْمُحْصِیْ کا مادہ 'حصو' ہے اور احصاء کے معنی ہیں: شمار کرنا' دریافت کرنا' نگہداشت کرنا۔ قرآن مجید میں یہ لفظ بطور اسم نہیں آیا بلکہ فعل سے مشتق ہے' ارشادِ باری تعالیٰ ہے: احصاه الله ونسوه ۔ (مجادلہ) اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال کو شمار کر رکھا ہے اور وہ ان کو بھول گئے۔ سورۂ جن میں ارشاد ہوتا ہے: واحصى كل شيء عددا ۔ اور اس نے ہر شی کو شمار کر رکھا ہے۔ آسمان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے ستارے ہوں یا زمین کے ذرے' سمندر کے قطرے ہوں یا درختوں کے پتے' نفوس اور ان کے انفاس' اشخاص اور ان کی حرکات وسکنات الغرض ہر شئی جو شمار میں آنے والی ہے' اللہ تعالیٰ نے سب کو شمار کر رکھا ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ اعداد وشمار سے محصی کا وہی تعلق ہے جو معلومات سے علیم کا۔ اس اسم پاک سے تعلق کو مضبوط کرنے کے لیے ضروری ہے کہ اپنے اعمال وافعال کا حساب رکھا جائے اور یوم الحساب میں اعمال نامے کے پیش ہونے کا ڈر رہے۔ ارشادِ ربانی ہے: اقرأ کتابک کفی بنفسک الیوم علیک حسیبا ۔ (قیامت کے دن کہا جائے گا: تو اپنا نامۂ اعمال پڑھ آج تو خود ہی اپنا حساب کرنے کو کافی ہے۔ الاسراء: ۱۴) سورۂ کہف میں فرمایا: ووضع الکتاب فتری المجرمین مشفقین مما فیہ ویقولون یویلتنا مال ھذا الکتاب لا یغادر صغیرۃ ولا کبیرۃ الا احصاھا ووجدوا ما عملوا حاضرا ولا یظلم ربک احدا ۔ (۴۹) اور (ہر شخص کا) اعمال نامہ (اس کے ہاتھ میں مؤمن کا داہنے میں کافر کا بائیں میں) رکھا جائے گا تو تم مجرموں کو دیکھو گے کہ اس کے لکھے سے ڈرتے ہوں گے اور (اس میں اپنی بدیاں لکھی دیکھ کر) کہیں گے: ہائے خرابی ہماری! اس نوشتہ کو کیا ہوا نہ اس نے کوئی چھوٹا گناہ چھوڑا نہ بڑا جسے گھیر نہ لیا ہو اور اپنا سب کیا انہوں نے سامنے پایا اور تمہارا رب کسی پر ظلم نہیں کرتا (نہ کسی پر بے جرم عذاب کرے نہ کسی کی نیکیاں گھٹائے) جو شخص روٹی کے بیس ٹکڑوں پر روزانہ بیس مرتبہ یہ اسم پاک پڑھ کر دم کرے اور کھائے تو ان شاء اللہ مخلوق اس کے لیے مسخر ہو گی۔ جو شخص جمعرات کو یہ اسم پاک ایک ہزار بار پڑھے وہ عذابِ قبر' وقوفِ قیامت سے بچ جائے گا اور جو کوئی ہر روز دس بار پڑھے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں رہے گا۔

آباد ہر اک دشت میں حیرت کا جہاں ہے — اسرار و معارف کا دبستاں ہے چمن زار
اک واسطہ ہے بندہ و معبود کے مابین — وہ باعثِ کن منبع و سرچشمۂ انوار
ہیں نغمہ گرِ حمد و ثنا بحر کی موجیں — اور وجد کے عالم میں گل وغنچہ و اشجار
معراج ہے شہزاد یہی میرے ہنر کی — ہوں واصفِ خلّاقِ جہاں' ناعتِ سرکار

اللہ تعالیٰ ہر شئی کو بغیر سابقہ نمونہ کے پیدا فرمانے والا ہے

اَلْمُبْدِئُ کا مادہ بَدَاَ ہے اور یہ اسم پاک بھی قرآن مجید میں نہیں آیا بلکہ افعال سے مشتق ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: انہ یبدء الخلق ثم یعیدہٗ ۔ بے شک وہ پہلی بار بناتا ہے پھر فنا کے بعد دوبارہ بنائے گا۔ (آیت: ۴) سورۃ الانبیاء (۱۰۴) میں فرمایا: کما بدانا اول خلق نعیدہ ۔ جیسے پہلے اسے بنایا تھا ایسے ہی پھر کر دیں گے (یعنی ہم نے جس طرح پہلے عدم سے وجود عطا فرمایا تھا ویسے ہی پھر معدوم کر دینے کے بعد پیدا کریں گے' یا یہ معنی ہے کہ جیسے ماں کے پیٹ سے برہنہ' غیر مختون پیدا کیا تھا ایسے ہی مرنے کے بعد بھی اُٹھائیں گے) سورۂ عنکبوت میں فرمایا: فانظروا کیف بدء الخلق ۔ غور کرو اللہ تعالیٰ نے مخلوق کا آغاز کیسے فرمایا۔ اس اسم پاک کے ساتھ تعلق کو مضبوط کرنے کے لیے لازم ہے کہ اپنے آغاز کو کبھی نہ بھولے' کسی نے کیا خوب کہا:

تم شوق سے کالج میں پھلو پارک میں پھولو — جائز ہے غباروں میں اڑو عرش پہ جھولو
اک بات بندۂ عاجز کی رہے یاد — اللہ کو اور اپنی حقیقت کو نہ بھولو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جو شخص سحری کے وقت اپنی حاملہ بیوی کے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر ننانوے مرتبہ یا مبدیٔ پڑھے گا ان شاء اللہ اس کا حمل ساقط نہ ہوگا اور نہ وقت سے پہلے بچہ پیدا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ بار دگر پیدا فرمانے والا ہے

اَلْمُعِیْدُ ۔ عَادَ عَوْدَۃً سے ہے' جس کا معنی ہے: واپس لوٹانا' اللہ تعالیٰ تمام اشیاء کو فنا کے بعد میدانِ قیامت میں لوٹائے گا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: قل اللّٰہ یبدیٔ الخلق ثم یعیدہ (فرمادیجئے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے ابتداءً مخلوق کو پیدا فرمایا پھر اس کو لوٹائے گا)۔ سورۂ عنکبوت میں فرمایا: اولم یروا کیف یبدیٔ اللّٰہ الخلق ثم یعیدہ ان ذلک علی اللّٰہ یسیر ۔ (۱۹) اور کیا انہوں نے نہ دیکھا اللہ تعالیٰ کس طرح مخلوق کی ابتداء فرماتا ہے (کہ پہلے انہیں نطفہ بناتا ہے پھر خون بستہ کی صورت دیتا ہے پھر اسے دوبارہ بنائے گا (آخرت میں بعثت کے وقت) بے شک یہ (کام) اللہ تعالیٰ کے لیے آسان ہے (یعنی پہلی بار پیدا کرنا اور مرنے کے بعد پھر دوبارہ بنانا) یہ اسم پاک بھی قرآن پاک میں بطور نام موجود نہیں بلکہ فعلوں سے مشتق ہے اور اس کے ساتھ تعلق پیدا کرنے والوں کے لیے لازم ہے کہ موجودہ زندگی کی قدر کریں اور آخرت کی زندگی کے لیے سرمایہ جمع کریں۔ گم شدہ شخص کو واپس بلانے کے لیے جب گھر کے تمام افراد سو جائیں تو گھر کے چاروں کونوں میں ستر ستر مرتبہ یا معید پڑھا جائے' ان شاء اللہ سات روز میں پتہ چل جائے گا یا واپس آ جائے گا۔

گئے گزروں کو آخر بندگی کرنے کا ڈھب آیا
"گنہگاروں کے ہونٹوں پر درودِ پاک جب آیا"

حصارِ نورِ اسمِ ذات جس دل کو ہوا حاصل
قریب اس دل کے کوئی خطرۂ ابلیس کب آیا

کوئی قرآن کی آیت ہو یا ارشادِ قدسی ہو
زبانِ مصطفیٰ سے ہو کے ہی فرمانِ رب آیا

قیامت تک ہے دنیا میں یہی اللہ کی رسی
لئے قرآن جگ میں اک نرالی تاب و تب آیا

کہیں "والنجم" کی صورت کہیں "والطارق" کہہ کر
قسم فرمائی اس محبوب کی جو وقت شب آیا

نہ خالی لوٹ کر جائے درِ الطاف سے تیرے
تیرا بندہ ترے در پر الٰہی جاں بلب آیا

سرِ بزمِ جناں حمد و ثنا کے لے کے نذرانے
کہا احباب نے وہ دیکھئے شہزاد اب آیا

اللہ تعالیٰ زندگی عطا فرمانے والا ہے

اَلْمُحْیِیُ: احیاء سے ہے' جس کا معنی زندگی دینا ہے۔ سورۂ روم میں ہے: فانظر الٰی اثار رحمت اللّٰہ کیف یحیی الارض بعد موتھا ان ذلک لمحی الموتٰی وھو علی کل شیءٍ قدیر ۔ (۵۰) تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کے اثر دیکھو (یعنی بارش کے اثر جو اس پر مرتب ہوتے ہیں کہ بارش زمین کو سیراب کرتی ہے اس سے سبزہ نکلتا ہے' سبزے سے پھل پیدا ہوتے ہیں' پھلوں میں غذائیت ہوتی ہے اور اس سے جانداروں کے اجسام کے قوام کو مدد پہنچتی ہے اور یہ دیکھو کہ اللہ تعالیٰ یہ سبزے اور پھل پیدا کرکے) کیونکر زمین کو زندہ فرماتا ہے' اس کے مرجانے کے بعد (اور خشک میدان کو سبزہ زار بنا دیتا ہے جس کی یہ قدرت ہے) بے شک وہ مردوں کو زندہ فرمائے گا اور وہ سب کچھ کرسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی محی ہے جس نے حیات و روح کو پیدا فرمایا جس نے روح کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اجسام کے ساتھ ملایا۔ وہی دلوں کو زندگی عطا فرماتا ہے وہی حیاتِ علمی' ایمانی اور عرفانی عطا کرتا ہے۔ اس اسم پاک کے ساتھ تعلق کو مضبوط کرنے والوں کو موت وحیات کے نمونوں پہ غور کرنا اور ان سے عبرت حاصل کرنا لازم ہے کہ جس موسم میں زمین سے نباتات گم ہو جاتی ہیں' درخت' نما کی طاقتیں ختم ہو جاتی ہیں تو اللہ تعالیٰ بارش برسا کر مردہ زمین کو زندہ فرما دیتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: اومن کان میتا فاحیینہ ۔ (انعام:۱۲۲) اور کیا وہ کہ مردہ تھا تو ہم نے اسے زندہ کیا۔ مردہ سے کافر اور زندہ سے مؤمن مراد ہے کیونکہ کفر قلوب کے لیے موت ہے اور ایمان حیات ہے۔ جو شخص بیمار ہو وہ بکثرت المحی کا ورد رکھے یا کسی دوسرے بیمار پر دَم کرے تو ان شاء اللہ صحت یاب ہوگا' جو شخص اٹھانوے مرتبہ المحی پڑھ کر اپنے اوپر دَم کرے' وہ ہر طرح کی قیدو بند سے ان شاء اللہ محفوظ رہے گا' جو کوئی درد' رنج اور کسی عضو کے ضائع ہونے سے خائف ہو وہ سات مرتبہ یا محی پڑھے اللہ تعالیٰ اس کو بے خوف کر دے گا' ہفت اندام کے درد کے لیے سات دن تک روزانہ سات مرتبہ پڑھ کر دَم کرے ان شاء اللہ شفاء پائے گا اور اس پر ہمیشگی کرنے سے دل زندہ ہو جاتا ہے۔

کہاں کے یہ زبان و لب مرا رنگِ ثنا کیا ہے
یہ حسنِ صوت یہ طرزِ بیاں' فکرِ رسا کیا ہے
جمالِ خالقِ یکتا کا مظہر ہیں سبھی منظر
''یہ کلیاں' پھول' غنچے' رنگ و بُو' موجِ صبا کیا ہے''
زمین و آسماں' یہ بحر و بر' مہر و مہ و انجم
بس ان کو دیکھ لو اور جان لو شانِ خدا کیا ہے
عنایت ہے تری فیضان ہے جود و کرم تیرا
مرے دامن میں میرا اے مرے ربِ عُلا کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ موت دینے والا ہے

اَلْمُمِیْتُ ۔ موت سے ہے' جس کے چند معانی ہیں: (۱) قبل از پیدائش یعنی حالت عدم کو موت کہا گیا۔ کیف تکفرون باللّٰہ وکنتم امواتا ۔ (البقرہ) (۲) حیات کے بعد زندوں پہ طاری ہونے والی حالت عدم کو موت کہا گیا' فاحیاکم ثم یمیتکم (ایضاً) (۳) ہلاکت رساں حالت کو موت کہا گیا۔ ویاتیہ الموت من کل مکان وما ھو بمیت ۔ اور اسے ہر طرف سے موت آئے گی اور مرے گا نہیں۔ (ابراہیم:۱۷) (۴) حدیث شریف میں موت کو زوالِ حرکت کی وجہ سے نیند سے تشبیہ دی گئی چنانچہ سو کر اُٹھتے وقت کی دعا کے الفاظ یہ ہیں: الحمد للّٰہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور ۔ تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہمیں مار دینے (نیند) کے بعد زندہ فرمایا اور اس کی طرف جمع ہونا ہے' تو اللہ تعالیٰ ممیت ہے کیونکہ وہی موت وحیات کا مالک وخالق ہے (خلق الموت والحیاۃ) ملک الموت اسی کے احکام کی تعمیل کرنے والا ہے' اللہ کا حکم ہی موت و حیات پہ نافذ ہوتا ہے' موت کو اللہ تعالیٰ کے دامن جلال تک پہنچنے کا یارا نہیں۔ اس اسم پاک سے تعلق کو پکا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کو موت وحیات کا اس طرح مالک سمجھیں جیسا اس نے خود فرمایا: قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للّٰہ رب العالمین ۔ فرما دو بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لیے ہے جو پالنے والا ہے تمام جہانوں کا (انعام:۱۶۲) اللہ تعالیٰ کے لیے جینا مرنا ان لوگوں کا ہوتا ہے جو حرص وہوا کی پیروی نہیں کرتے نہ وہ عبدالدرہم ہوتے ہیں بلکہ اعلاء کلمۃ الحق کے لیے جیتے ہیں اور یادِ الٰہی میں جان دے دیتے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خدا کے نام پر جس نے فدا کی زندگی اپنی — کھلا اس بندۂ حق پہ فنا کیا ہے بقا کیا ہے
تشکر انکساری عاجزی گریہ پشیمانی — نہیں ہے بندگی تو پھر مناجاتیں و دعا کیا ہے
یہ ابھرا مطلعِ باطن سے کس کے نام کا سورج — یہ کس کے فیضِ وحدت نے بھلایا ما سوا کیا ہے
یہ میرے حجرۂ قلبِ حزیں میں کون رہتا ہے — دلِ شہزاد سے جو اُٹھ رہی ہے یہ صدا کیا ہے

جس شخص کا نفس اس کے قابو میں نہ ہو وہ سوتے وقت سینے پہ ہاتھ رکھ کر الممیت پڑھتے پڑھتے سو جائے تو ان شاء اللہ اس کا نفس مطیع ہو جائے گا اور جو شخص سات بار پڑھ کر دم کرے جادو اثر نہ کرے گا۔

اسے فضل کرتے نہیں لگتی بار — نہ ہو اس سے مایوس اُمید وار

اللہ تعالیٰ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے

اَلْحَیُّ: حیات سے ہے اللہ تعالیٰ کا نام الحی اس لیے ہے کہ وہ لوازمِ حیات علم وقدرت سمع وبصر ارادہ وکلام والا ہے وہ حیاتِ ذاتیہ کا مالک ہے اس نے ان کمالات کے مظاہر عالم ظہور میں دکھائے ہیں وہ واجب الوجود عالم کا ایجاد کرنے والا اور تدبیر فرمانے والا ہے۔ ترمذی شریف میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام کو جب کوئی پریشانی لاحق ہوتی تو آپ ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے: یا حي یا قیوم برحمتك استغیث ۔ اے زندہ اے اوروں کو قائم رکھنے والے! تیری رحمت کے ساتھ میں مدد چاہتا ہوں۔ حضور علیہ السلام نے حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو ایک مرتبہ یہ الفاظ پڑھنے کا حکم دیا: یا حي یا قیوم برحمتك استغیث ولا تکلني الی نفسي طرفة عین (ابوداؤد) اے زندہ رہنے والے! اے قائم رہنے والے! میں تیری رحمت کا فریادی ہوں مجھے میرے نفس کے حوالے ایک چشم زدن کے لیے بھی نہ کر۔ جامع الاصول میں بحوالہ رزین حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ حضور علیہ السلام یہ دعا پڑھا کرتے: یا حي یا قیوم یا حي حین لا حي یا محي یا ممیت یا ذا الجلال والاکرام ۔ اے زندہ وتوانا! جب کوئی بھی زندہ نہ رہے گا اس وقت بھی تو ہی زندہ ہوگا اے زندگی وموت دینے والے! اے عظمت وبزرگی والے! جو شخص روزانہ تین ہزار مرتبہ الحی کا ورد رکھے گا وہ ان شاء اللہ کبھی بیمار نہ ہوگا۔ جو شخص اس اسم پاک کو چینی کے برتن پر مشک وگلاب سے لکھ کر میٹھے پانی سے دھو کر پیئے یا کسی دوسرے بیمار کو پلائے ان شاء اللہ شفاء کامل نصیب ہوگی۔ جو شخص روزانہ ستر مرتبہ پڑھے گا اس کی عمر دراز ہوگی۔ ان شاء اللہ!

ہر وقت رہے دل میں تری یاد الٰہی — یہ شہر ہمیشہ رہے آباد الٰہی
مغلوب نہ ہو جاؤں کہیں نفس کے ہاتھوں — ہر حال میں درکار ہے امداد الٰہی
دل میں ہے ترے دین کی خدمت کی تمنا — مقصود نہیں مسندِ ارشاد الٰہی
بس لاج سرِ حشر گنہگار کی رکھنا — ہو جائے نہ محنت کہیں برباد الٰہی

اللہ تعالیٰ سب کو قائم رکھنے والا ہے

اَلْقَیُّوْم: قیام سے ہے اور اللہ تعالیٰ کا نام قیوم اس لیے ہے کہ وہ بذاتِ خود قائم ہے اس کا قیام کسی دوسرے پہ منحصر نہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دیمومیت ذات اسی کو حاصل ہے اور قیام ذات کی عزت کا وہی مالک ہے۔ الحی قرآن مجید میں صرف ایک جگہ سورۂ مؤمن میں اکیلا آیا ہے: ھو الحی لا الہ الا ھو فادعوہ مخلصین لہ الدین ۔ (۶۵) وہی زندہ ہے (جس کی فنا محال ہے) اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں تو اسے پوجو پورے خلوص کے ساتھ۔

اور تین مقام ایسے ہیں جہاں الحی القیوم دونوں اکٹھے آئے ہیں۔ ایک آیت الکرسی میں، دوسرا آل عمران کے آغاز میں اور تیسرا سورۂ طٰہٰ آیت: ۱۱۱ میں: وعنت الوجوہ للحی القیوم ۔ اور جب چہرے جھک جائیں گے اس زندۂ قائم رہنے والے کے حضور (یعنی ہر کوئی شانِ عجز و نیاز کے ساتھ حاضر ہوگا کسی میں سرکشی نہ رہے گی، اللہ تعالیٰ کے قہر وغضب کا ظہور تام ہوگا) جس طرح الحی جب اللہ تعالیٰ علم ہوتو اس کا معنی باقی علی الابد، دائم بلا زوال یعنی جو ہمیشہ سے موجود اور ہمیشہ سے صفت حیات سے موصوف ہے، نہ کبھی عدم اس کے سابق حال ہوا اور نہ کبھی موت اس کے لاحق حال ہوگی جبکہ مخلوق کے لیے کل من علیھا فان اور کل شیء ھالک کا فرمان ہے، اسی طرح القیوم کے معنی مجاہد نے ہر شیء پر قائم بتائے ہیں، وہ قائم ہے دائم ہے، موجود ہے، لازوال وغیر متغیر ہے۔ جو شخص بکثرت القیوم کا ورد کرے گا ان شاء اللہ لوگوں میں اس کی عزت اور وقار زیادہ ہوگا، اگر تنہائی میں بیٹھ کر پڑھے گا تو خوشحال ہوگا اور جو شخص صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک یہ دونوں اسم (یا حی یا قیوم) ملا کر پڑھے گا، ان شاء اللہ اس کی سستی و کاہلی دور ہوگی۔

میرے کسی دشمن کو بھی تکلیف نہ پہنچے — میرے سبھی احباب رہیں شاد الٰہی
ہر شعر سے مطلوب فقط تیری رضا ہو — مٹ جائے دلوں سے ہوسِ داد الٰہی
آباء کو مرے بخش دے اے بخشنے والے — قائم رہے دیں پر میری اولاد الٰہی
ہے خوار و زبوں سرورِ کونین کی اُمت — فریاد ہے فریاد ہے فریاد الٰہی
تو ارض و سمٰوت کا خالق ہے خدایا — یہ دشت و جبل ہیں تری ایجاد الٰہی

اللہ تعالیٰ الواجد ہے

اَلْوَاجِدُ کا معنی ہے: پانا، لیکن اللہ تعالیٰ کا نام اس معنی سے نہیں ہوسکتا۔ قرآن پاک میں جہاں کہیں بھی اس کے مصدر سے افعال آئے ہیں وہاں انسان فاعل ہے نہ کہ اللہ تعالیٰ۔ صاحب قاموس نے کہا: وجدہ اللہ تعالیٰ کہنا درست نہیں ہے، ہاں اوجد اللہ تعالیٰ کہہ سکتے ہیں، یعنی اللہ تعالیٰ نے اسے مقصود تک پہنچایا۔ یہ لفظ وجود سے ہے تو اس کا معنی ہستی ہے، اللہ تعالیٰ اس لیے واجد ہے کہ وجود حقیقی اور ہستی مطلق اسی کو حاصل وزیبا ہے، جملہ موجودات پہ اسے احاطہ حاصل ہے، جملہ مطلوبات وکمالات ذاتیہ کا وجود اسے ہمیشہ سے حاصل ہے۔ اگر واجدُ جِدہ سے واؤ کے ضمہ کے ساتھ ہوتو اس کا معنی ہے: ذوا الوُجد یعنی اللہ تعالیٰ مالک غنا اور تونگری ہے، اہل تصوف نے وجدان کے لحاظ سے طالب کی تین قسمیں بیان کی ہیں: سالک، واصل، واجد۔ یجد اللہ غفورا رحیما ۔ لوجدوا اللہ توابا رحیما ۔ (نساء) ان دونوں آیات میں اس گناہ گار مؤمن کا ذکر ہے جو گناہ کے بعد پچھتاتا پھر استغفار کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ رحمت کا معاملہ فرماتا ہے اور سورۂ نور کی آیت: ووجد اللہ عندہ فوفٰہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حسابه . (النور) اور اس نے اللہ تعالیٰ کو اپنے قریب پایا اور اللہ نے بندے کا حساب پورا کر دیا۔ اس آیت میں اس کافر کا ذکر ہے جو اعمال سے خالی ہاتھ ہو کر مالک کے سامنے جاتا ہے یعنی وہ پیاسا شخص جو سراب کو پانی سمجھتا ہے اور جب سراب کے پاس پہنچتا ہے تو محرومی کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا اور جب اللہ کے سامنے جاتا ہے تو وہ اس کا حساب پورا فرما دیتا ہے' جو شخص کھانا کھاتے وقت یا واجد کا ورد رکھے' غذا اس کے قلب کی طاقت وقوت اور نورانیت کا باعث ہوگی ان شاء اللہ۔ جو کوئی خلوت میں اس کو بہت زیادہ پڑھے گا' مالدار ہوگا اور اگر کسی کو پانی پہ دَم کر کے پلائے تو وہ اس سے محبت کرے گا۔ انشاء اللہ!

تخلیق تو تو نے ہی کیسے ہیں یہ عناصر — وہ آب ہو یا خاک ہو یا باد الٰہی
تو نے ہی بنایا ہے اسے فِیْ اَحْسَنِ تقویم — انساں تو ہے مجموعۂ اضداد الٰہی
کھاتے ہیں ترا رزق سبھی کافر و مسلم — تو مالک کل اجودِ اجواد الٰہی
حق تیری عبادت کا ادا ہو نہیں سکتا — جتنی بھی عبادت کرے شہزاد الٰہی

اللہ تعالیٰ بزرگی اور بڑائی والا ہے

اَلْمَاجِدُ: مجد سے ہے' اسی سے مجید ہے جو کہ مبالغہ کا صیغہ ہے' یہ بھی یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کا ہر نام بوجہ علیت خود کمال نام ربانی پر دلالت کرتا ہے' اقتضائے لفظی اس کے ساتھ شامل ہو یا نہ ہو' لہٰذا الماجد اللہ تعالیٰ کی بزرگی وعظمت پر قوی دلالت رکھتا ہے' اگرچہ مبالغہ کا صیغہ نہیں ہے' یہ تلون صفات ہے کہ کبھی فعیل کی شکل میں اور کبھی فاعل کی شکل میں جلوہ آرائی ہوتی ہے اور ہر شکل میں دلربائی کی شان الگ الگ نظر آتی ہے۔ ترمذی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے:

سبحان الذی تعطف بالعز (وقال به) وسبحن الذی لبس المجد وتكرم به وسبحان الذی لا ينبغی التسبيح الاله سبحان ذی الفضل والنعم سبحان ذی المجد والكرم سبحن ذی الجلا ل والاكرام .

پاک ہے وہ جو مہربانی فرماتا ہے اپنے عز وجلال کے ساتھ اور پاک ہے وہ جس نے بزرگی کا لباس پہنا اور اسی کے ساتھ کریم ہوا' پاک ہے وہ کہ تسبیح نہیں لائق مگر اس کے لیے' پاک ہے وہ ذات جو فضل اور نعمتوں والی ہے' پاک ہے وہ ذات جو بزرگی اور کرم والی ہے' پاک ہے وہ ذات جو جلال وکرم والی ہے۔

جو شخص تنہائی میں اس اسم مبارک کو اتنا پڑھے کہ بے خود ہو جائے تو ان شاء اللہ اس کے قلب پہ انوارِ الٰہیہ ظاہر ہونے لگیں گے اور اگر ہمیشہ پڑھتا رہے تو مخلوق کی آنکھوں میں بزرگ ہوگا اور اگر شربت پر دس بار پڑھ کر بیمار کو پلائے گا تو شفاء یاب ہوگا۔

دلِ تیرہ کو چمکاؤں مجھے توفیق دے مولا — تجھے میں یاد کر پاؤں مجھے توفیق دے مولا
مری سانسیں ترے اسمِ گرامی سے معطر ہوں — مشامِ جاں کو مہکاؤں مجھے توفیق دے مولا
فساد وشر سے میں فرشِ زمیں کو صاف کر ڈالوں — ہمیشہ امن پھیلاؤں مجھے توفیق دے مولا
مرے قول وعمل سے کوئی دل زخمی نہ ہو یارب — سراپا خیر بن جاؤں مجھے توفیق دے مولا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں یکتا و یگانہ ہے

اَلْوَاحِدُ کا لفظ قرآن مجید میں بطور اسم پاک اکیس مقامات پر آیا ہے پھر جہاں بھی آیا ہے لا الٰہ الا اللّٰہ کے ساتھ یا پھر قھار کے ساتھ۔ گویا ترکیب میں بھی ایسے کلمہ یا اسم کے ساتھ مستعمل ہوا جو شرکت سے دور ہے۔ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے کسی نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ سے پہلے کیا تھا؟ فرمایا: اگر تجھے گنتی آتی ہے تو گنو اس نے گنتی شروع کی اور ایک کہا' تو فرمایا: ایک سے پہلے کیا تھا؟ اس نے کہا: کچھ نہیں' فرمایا: اللہ واحد ہے اور واحد سے پہلے کچھ نہیں ہوتا۔ ایک دعا جس کے بارے میں حضور علیہ السلام نے فرمایا: جس نے یہ دعا صبح کے وقت پڑھ لی اس نے دن کا حق ادا کر دیا اور جس نے شام کو پڑھ لی اس نے رات کا حق ادا کر دیا' اس دعا کے الفاظ پہ غور کرو کہ حضور علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو کیسے خوبصورت انداز میں بیان کیا ہے:

اللّٰھم ما اصبح لی من نعمة او باحد من خلقك فمنك وحدك لا شريك لك لك الحمد ولك الشكر (ابوداؤد) اے اللہ! جو نعمت آج مجھے حاصل ہے یا تیری مخلوق میں سے کسی کو حاصل ہے' وہ تیری ہی طرف سے ہے تو واحد ہے تیرا کوئی شریک نہیں' حمد بھی تیرے ہی لیے ہے اور شکر بھی تیرے لیے۔

سلیقہ دے مرے مالک مجھے حسنِ تکلم کا — زباں سے پھول برساؤں مجھے توفیق دے مولا
کہوں حق بات میں دربار میں سلطانِ جابر کے — میں ہر باطل سے ٹکراؤں مجھے توفیق دے مولا
میرا دشمن بھی میری راہ میں کانٹے بچھائے تو — میں اس پر پھول برساؤں مجھے توفیق دے مولا
تعلق مستقل ہو جائے یوں ارضِ مدینہ سے — ترے گھر بار بار آؤں مجھے توفیق دے مولا
تری تائید کا ہر وقت ہو سر پر مرے سایہ — میں مشکل میں نہ گھبراؤں مجھے توفیق دے مولا
یہاں بھی لوگ پہچانیں مجھے تیرے حوالے سے — وہاں بھی تیرا کہلاؤں مجھے توفیق دے مولا
تیری حمد و ثنا شہزاد کے قلب و زباں پر ہو — میں تیرے گیت بس گاؤں مجھے توفیق دے مولا

اس اسم پاک کے ذکر سے ذاکر کا دل ایسا بے خوف اور مطمئن ہو جاتا ہے کہ بڑے بڑے خطرات اور لرزا دینے والے واقعات اس کو ہراساں نہیں کر سکتے' اگر کوئی شخص سخت مہم یا بیماری میں مبتلا ہو' خطرناک راستوں میں بوجہ تنہائی کسی مقام پہ خوف ہو تو ایک ہزار بار پڑھنے سے مہم آسان' بیمار شفاء یاب اور خوف دور ہو گا۔ ان شاء اللہ! جس شخص کے ہاں اولادِ نرینہ نہ ہوئی ہو' وہ اس اسم پاک کو لکھ کر اپنے پاس رکھے' انشاء اللہ اولادِ صالح نصیب ہو گی۔

دولتِ کونین جیسے بخش دی ساری مجھے — دل کو میرے عشقِ آلِ مصطفیٰ تو نے دیا
روح کی نادیدہ خوشبو سے معطر یہ جہاں — زندگی کے پھول کو رنگِ وفا تو نے دیا
رکھ دیا انسان کی فطرت میں کیسا سوز و غم — دردِ دل کو آنکھ کو اشکِ عزا تو نے دیا
جو بہے آنسو کسی کے غم میں سب تیری عطا — اس محبت کا مرے مالک صلہ تو نے دیا
خاک کا پتلا ہوں مجھ میں کیا ہنر تھا کیا کمال — جو ملی عزت ملا جو مرتبہ تو نے دیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حمد لکھنے کی ہوئی توفیق مجھ کو اس لیے — حرف کی صورت میں جب رزقِ ثنا تو نے دیا
تیرا حسنیؔ تیرے بندوں کی محبت کا اسیر — ایک یہ اعزاز بھی سب سے جدا تو نے دیا

(غلام حسن حسنی)

اللہ تعالیٰ ایک (الاحد) ہے

قرآن مجید میں لفظ احد بطور اسم پاک صرف ایک ہی مقام پہ آیا ہے: قل ھو اللہ احد ۔ فرمادیجئے: وہ اللہ ہے وہ ایک ہے۔(ربوبیت والوہیت میں، صفاتِ عظمت و کمال کے ساتھ موصوف ہے، مثیل و نظیر و شبیہ سے پاک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے) ائمہ لغت کے نزدیک احد دراصل وحد تھا، واؤ کو ہمزہ سے بدل دیا گیا۔ معنی کے اعتبار سے واحد اور احد ایک ہی سمجھے جاتے ہیں جس میں راز یہ ہے کہ ہر دو اسماء توحید خالص پہ دال ہیں۔ علماء معانی نے ہر دو اسماء کی کچھ خصوصیات بیان کی ہیں اور وہ یہ کہ واحد وہ ہے جو عدیم التجزی ہے یعنی جو تقسیم نہ ہو سکے جیسے جوہر واحد (جزء لا یتجزی) اللہ تعالیٰ کے واحد ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی ذات کا انقسام محال ہے، مثلاً سورج ہے اگرچہ وہ جسم کے قبیل سے ہونے کے باعث وہماً منقسم ہو سکتا ہے لیکن اس کی نظیر نہیں، مگر ممکن ہے کہ اس کی نظیر ہو، پس اگر کوئی ایسا موجود پایا جائے جو اپنے وجود کی خصوصیت میں اس طرح منفرد ہو کہ کسی اور کا اس میں شریک ہونا متصور ہی نہ ہو سکے تو وہ ازلاً و ابداً واحد مطلق ہے۔ بندہ اس وقت واحد سمجھا جاتا ہے کہ اس کے ابنائے جنس میں کسی خاص پسندیدہ خصلت کے اندر کوئی اس کی نظیر نہ ہو اور یہ یکتائی بھی صرف اس کے ابنائے جنس کے لحاظ سے ہو گی اور خاص زمانے کے لحاظ سے کیونکہ ممکن ہے کسی دوسرے زمانے میں اس کی نظیر پیدا ہو جائے، نیز یہ یکتائی بعض خصائل کی رو سے ہو گی، پس پوری وحدت خاص اللہ ہی کے لیے ہے۔ احد وہ ہے جس کی نظیر کوئی نہیں، لفظ واحد کا اطلاق محل اثبات میں دیگر اشیاء پر بھی ہو جاتا ہے جیسے رجل واحد، درھم واحد مگر لفظ احد کا اطلاق اثباتاً اللہ کے سوا کسی پر نہیں ہوتا، ہاں لفظ احد کا استعمال نفی دیگر میں ہوتا ہے اور اس وقت نفی نہایت مکمل نفی ہوتی ہے جیسے ولم یکن لہ کفوا احد ۔ کفو الٰہی کی نفی لفظ احد سے کی گئی اور یہ ایسی نفی ہے کہ اس کے بعد کوئی استثناء وغیرہ نہیں ہو سکتا۔ یعنی کوئی اس کا ہمتا و عدیل نہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے التحیات کے تشہد میں دو انگلیوں سے اشارہ کیا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا: اَحِّدْ اَحِّدْ ایک انگلی سے ایک انگلی سے، یعنی جب مشار الیہ ایک ہے تو اس کے لیے دو انگلیوں سے اشارہ کرنا بھی مناسب نہیں۔

صبح دم جب کسی طائر کی صدا آتی ہے — لب پہ بے ساختہ بس حمدِ خدا آتی ہے
پھرنے لگتے ہیں مری آنکھ میں میزاب و حطیم — یاد جب صحنِ مقدس کی فضا آتی ہے
کوئی فن اور ہنر پاس نہیں ہے میرے — تیرے محبوب کی بس حمد و ثنا آتی ہے
مشکلیں جب کہیں آتی ہیں سرِ راہِ حیات — دستگیری کو وہیں تیری عطا آتی ہے

اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے

اَلصَّمَدُ ۔ اس اسم پاک کے بارے میں ائمہ دین کے مختلف اقوال ہیں، حضرت حسن بصری فرماتے ہیں: صمد وہ حی و قیوم ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جسے زوال نہیں۔ اعمش نے حضرت شفیق سے روایت کی ہے: صمد وہ ہے جو سیادت میں کامل ہو' مالک شرف ہو' عظمت میں کامل ہو' حلم وعلم اور حکمت میں کامل ہو' جملہ انواع وشرف میں کامل ہو' لہٰذا اللہ کے علاوہ کوئی بھی صمد ہونے کی شان نہیں رکھتا۔ حکیم ابن ابان نے حضرت عکرمہ سے روایت کی ہے: صمد وہ ہے جو کھانا نہ کھائے۔ شعبی کہتے ہیں: صمد وہ ہے جو نہ کھائے نہ پیئے' جس کی طرف حاجات میں رجوع کیا جائے اور ضروریات کے لیے جس کی بارگاہ کا قصد کیا جائے۔ اس اسم کا ذاکر اہل اللہ میں سے ہوتا ہے اور بھوک پیاس سے محفوظ رہتا ہے۔ شیخ مغرب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص یا صمد کو ایک ہزار مرتبہ پڑھتا ہے تو اس کے رزق میں وسعت اور کاروبار میں برکت ہوگی (تنویر الاسماء)۔ مفتاح الجنان میں ہے: اگر جمعۃ المبارک کی نصف شب کے بعد اس اسم پاک کو باوضو ایک ہزار مرتبہ حضور قلب سے پڑھا جائے تو پڑھنے والے پر عظیم اثرات مرتب ہوتے ہیں' اگر کوئی فسق وفجور میں مبتلا ہو تو اس کے لیے تین روزے رکھے اور ہر روز ساعت مشتری میں ایک ہزار مرتبہ یہ اسم پڑھے اور دعا کرے تو فسق وفجور سے تائب ہوگا محبت کے لیے چینی کی پلیٹ پر لکھ کر پانی سے دھو کر پہلے طالب پیئے پھر مطلوب کو پلایا جائے تو کامیابی ہوگی۔ جو شخص سحری کے وقت سجدے میں سر رکھ کر ایک سو پندرہ یا ایک سو پچیس مرتبہ پڑھے' اس کو ظاہری وباطنی سچائی نصیب ہوگی اور جو شخص باوضو اس اسم کا ورد جاری رکھے ان شاء اللہ مخلوق سے بے نیاز ہوگا' اکثر عاملین وکاملین نے یا احد یا صمد کو اسم اعظم بتایا ہے۔

میرا سرمایۂ ہستی تری حمد و ثنا مولا — تری توفیق سے پایا یہ گنج بے بہا مولا
تو لامحدود میں محدود کیا تعریف ہو مجھ سے — نہ تیری ابتدا مولا نہ تیری انتہا مولا
دلِ بے تاب کی تسکیں ہے تیری یاد میں یارب — ترے تذکار کی لذت ہے کتنی جاں فزا مولا
میں کیسے مان لوں رسوا کیا جائے گا محشر میں — ترے محبوب کا جو شخص ہو مدحت سرا مولا

اللہ تعالیٰ قدرت والا ہے

اَلْقَادِرُ: اللہ تعالیٰ کا اسم گرامی ہے کیونکہ جملہ ممکنات کی ایجاد اس کی قدرت کا جلوہ ہے۔ تمام تغیرات ارضی وسماوی' روحی مادی' اس کی قدرت کا کرشمہ ہے' اس کی قدرت کے سامنے سب کی طاقتیں ہیچ اور دعاوی کی کوئی حیثیت نہیں۔ علامہ ابن المرتضیٰ یمانی المعروف بابن القدیر (ولد فی شہر رجب ۷۷۵ھ) نے اپنی کتاب ایثار الحق علی الخلق میں نعم القادر کو بھی اسماء الٰہیہ میں شمار کیا ہے۔ اس اسم پاک کے ساتھ تعلق کو مضبوط کرنے کے لیے ضروری ہے کہ تمام جہان کو زیر قدرت الٰہیہ یقین کریں' معیشت میں تنگی ووسعت کو اللہ تعالیٰ کے قدر (اندازہ) صحیح کے تحت جان کر اسے عین حکمت ودانائی سمجھیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: انا کل شیء خلقناہ بقدر (القمر) بے شک ہم نے ہر چیز ایک صحیح اندازے سے پیدا فرمائی ہے۔ یہ آیہ مبارکہ قدریوں کے رد میں نازل ہوئی جو کہ قدرتِ الٰہی کے منکر ہیں اور حوادث کو کواکب وغیرہ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ حدیث میں ان کو اس اُمت کے مجوس قرار دیا گیا ہے اور ان کے پاس بیٹھنے اور کلام کرنے' بیمار ہو جائیں تو ان کی عیادت کرنے' مر جائیں تو ان کے جنازے میں شریک ہونے کی ممانعت فرمائی گئی ہے اور انہیں دجال کا ساتھی اور بدترین مخلوق قرار دیا گیا ہے۔ (خزائن العرفان) جو شخص دو رکعت نماز ادا کرنے کے بعد ایک سو مرتبہ القادر پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے دشمنوں کو ذلیل فرما دے گا (اگر پڑھنے والا حق پر ہوگا تو) اگر کسی شخص

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کو کوئی دشوار کام درپیش ہو تو اکتالیس بار یا قادر پڑھنے سے دشواری دور ہو جائے گی۔ ان شاء اللہ!

جزا کے دن تو اس خوش بخت کو کتنا نوازے گا ترى خاطر خفا سارے جہاں سے جو رہا مولا
ازل سے کر رہے تھے جستجو تیری جہاں والے بتایا ہے ترے محبوب نے تیرا پتا مولا
تری توحید پر اہلِ جہاں ایمان لے آئے تری برہان بن کر آ گئے جب مصطفیٰ مولا

اللہ تعالیٰ قدرتِ تاملہ و کاملہ کا مالک ہے

اَلْمُقْتَدِرُ میں القادر کی بہ نسبت زیادہ مبالغہ پایا جاتا ہے۔ اسم قادر کا استعمال پیدائش' احیاء اور قدر و اندازہ کے افعال پر ہوا ہے اور مقتدر کا استعمال عزت و ملک و فرماں روائی کی شان کے ساتھ۔ یہی ان دونوں اسماء کے خصائص ہیں۔ علاوہ ازیں المقتدر لازم و متعدی ہر دو معانی میں آتا ہے۔ بندہ کو بھی کچھ نہ کچھ قدرت حاصل ہے لیکن وہ ناقص ہے کیونکہ وہ صرف بعض ممکنات کو حاوی ہوتی ہے اور کسی چیز کو پیدا کرنے کی اس میں صلاحیت نہیں بلکہ بندہ کے مقدور میں جو اُمور ہیں وہ بھی اللہ تعالیٰ ہی اپنی قدرت سے پیدا کرتا ہے جبکہ اس کے مقدور کے تمام اسباب و جود مہیا ہو جاتے ہیں۔ یہ دونوں اسماء (قادر ۔مقتدر) ہر بڑے سے بڑے اہم سے اہم اور مشکل سے مشکل اُمور میں مشکل کشائی فرماتے ہیں' جب اپنے اور بیگانے' دوست احباب سب الگ ہو جائیں اور کوئی ہمدرد' حامی و مددگار تو کیا کوئی پوچھنے والا بھی نہ ہو تو ایسے نفسانفسی کے موقع پر ان اسماء میں سے کسی اسم کا بھی ذکر اس کی کشتی حیات کو ساحل مراد پر لگانے کے لیے کافی ہے۔ خصوصاً نجومی جس وقت وحشت انگیز خبریں دیں اور انسانوں کو مبتلائے وحشت کردیں' ان کے خود ساختہ دعووں کو جھٹلانے اور ستاروں کے اثراتِ بد سے محفوظ رہنے کے لیے ان اسماء سے کسی اسم کا ذکر بہتر ہے (شرح اسمائے باری) جو شخص سو کر اُٹھنے کے بعد بکثرت المقتدر کا ورد کیا کرے یا کم از کم بیس مرتبہ پڑھے' ان شاء اللہ اس کے تمام کام آسان اور درست ہو جائیں گے' اس اسم پاک کے ساتھ تعلق کو مضبوط بنانے والوں کو رب العالمین کے سامنے کامل اطاعت اور فرماں برداری اختیار کرنا لازم ہے۔

تری صنعت کا ہیں شہکار یہ مہر و مہ و انجم تری قدرت کے ہیں عکاس یہ ارض و سما مولا
طواف کعبۂ اقدس کی پھر توفیق دے مجھ کو حریمِ جاں میں بھی اک دلنشیں کعبہ بنا مولا
کرم شہزاد پر فرما بھی دے اے قادرِ مطلق کھڑا ہے ہاتھ پھیلائے ترے در پر گدا مولا

اللہ تعالیٰ آگے کرنے والا ہے

اَلْمُقَدِّمُ: اللہ تعالیٰ مقدم ہے جو کہ اپنے دوستوں کو اپنی بارگاہِ عزت میں آگے کرنے والا ہے۔ اس نے علل کو معلومات پر اور مبادی و مقدمات کو مقاصد و مطالب پہ مقدم فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء و اولیاء کو اپنا قرب عطا کرنے کے لیے اور راہِ راست پر گامزن رکھنے کے لیے مقدم کرتا ہے۔ اس نے انبیاء' ملائکہ' اولیاء اور علماء کو تقدیم بخشی۔ جو شخص علم و عمل میں سبقت لے جائیں وہ صرف اسی سے متقدم نہیں ہو سکتا بلکہ اللہ تعالیٰ اس کو تقدیم بخشے تو وہ متقدم ہو سکتا ہے یہی حال متاخر کا ہے اور اللہ تعالیٰ کا مندرجہ ذیل فرمان اس امر کی تصدیق کے لیے کافی ہے: ان الذین سبقت لھم منا الحسنیٰ اولٓئک عنھا مبعدون ۔ (الانبیاء: ۱۰۱) جن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لوگوں کے لیے ہمارا وعدہ بھلائی کا ہو چکا وہ دوزخ سے دور رکھے جائیں گے۔ اس میں اہل ایمان کے لیے بشارت ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے یہ آیت پڑھ کر فرمایا: میں انہیں میں سے ہوں اور ابوبکر' عمر' عثمان' طلحہ' زبیر' سعد اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم بھی انہیں میں سے ہیں۔ اس آیت کا شانِ نزول یہ ہے کہ رسولِ کریم ﷺ ایک روز کعبہ معظمہ میں داخل ہوئے' اس وقت قریش کے سردار حطیم میں موجود تھے اور کعبہ شریف کے گرد تین سو ساٹھ بت تھے۔ نضر بن حارث' سیّد عالم ﷺ کے سامنے آیا اور آپ سے کلام کرنے لگا' حضور ﷺ نے اس کو جواب دے کر ساکت کر دیا اور یہ آیت تلاوت فرمائی: انکم وما تعبدون من دون اللّٰہ حصب جھنم ۔ کہ تم اور جو کچھ اللہ کے سوا پوجتے ہو سب جہنم کا ایندھن ہیں' یہ فرما کر حضور ﷺ تشریف لے آئے' پھر عبداللہ زبعری سہمی آیا اور اس کو ولید بن مغیرہ نے اس گفتگو کی خبر دی' کہنے لگا: خدا کی قسم! میں ہوتا تو ان سے مباحثہ کرتا' اس پر لوگوں نے رسول کریم ﷺ کو بلایا' ابن زبعری یہ کہنے لگا کہ آپ نے یہ فرمایا ہے کہ تم اور جو کچھ تم اللہ کے سوا پوجتے ہو سب جہنم کا ایندھن ہیں' حضور ﷺ نے فرمایا: ہاں! کہنے لگا کہ یہود تو حضرت عزیر علیہ السلام کو پوجتے ہیں اور نصاریٰ حضرت مسیح علیہ السلام کو پوجتے ہیں اور بنی ملیح فرشتوں کو پوجتے ہیں' اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور بیان فرما دیا کہ حضرت عزیر اور مسیح علیہم السلام اور فرشتے وہ ہیں جن کے لیے بھلائی کا وعدہ ہو چکا اور وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں اور حضور سیّد عالم ﷺ نے فرمایا کہ در حقیقت یہود و نصاریٰ وغیرہ شیطان کی پرستش کرتے ہیں' ان جوابوں کے بعد اس کو مجال دم زدن نہ رہی اور وہ ساکت رہ گیا اور در حقیقت اس کا اعتراض کمال عناد پر مبنی تھا کیونکہ جس آیت پر اس نے اعتراض کیا تھا اس میں ما تعبدون ہے اور ما زبان عربی میں غیر ذوی العقول کے لیے بولا جاتا ہے' یہ جانتے ہوئے بھی اس نے اندھا بن کر اعتراض کیا' یہ اعتراض تو اہل زبان کی نگاہوں میں کھلا ہوا باطل تھا مگر مزید بیان کے لیے اس آیت میں توضیح فرما دی گئی۔ (خزائن)

تیری قدرت ظاہر و باہر مالکِ روزِ جزا ہر اِک چیز میں ہر اک شے میں تیرا نور ظہور
کب ہے کوئی دعویٰ میرا کیا میری اوقات کیا میری حیثیت مولیٰ کیا میرا مذکور
تیری رحمت میری دولت تیرے فضل پہ مان ورنہ میں تو ہر پہلو سے پُر عصیاں مشہور
تیری مدحت میری عبادت تری ثناء ایمان ورنہ میں اعمال کی دُنیا سے ہوں کوسوں دور
تیرا ذکر مرا سرمایہ ورثہ تیری یاد ورنہ میں نرا نکما غفلت سے معمور
تیرے بندوں کی خدمت کو سمجھا ہوں میں دین رکھ اس کام پہ مولا مجھ کو جیتے جی مامور
کر دے عام معافی کا تو یا اللہ اعلان طالب تیری بخشش کے ہیں مجھ جیسے مجبور

یَا مُقَدِّمُ کی برکات

اس اسم پاک کی برکت سے حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے طور پر ہمکلام ہوئے۔ امام علی رضا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو بوقت خواب اس اسم پاک کو پڑھے' دشمن کے حملے' چوری کے خوف' مکان کے گرنے' جہاز کے ڈوبنے سے محفوظ رہے گا۔ (تحفہ الاسماء) جو شخص جنگ کے وقت المقدم کثرت سے پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسے (پیش قدمی کی) قوت سے نوازے گا اور دشمن سے محفوظ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رکھے گا اور جو ہر وقت یا مقدم کا ورد جاری رکھے گا' وہ اللہ تعالیٰ کا مطیع وفرماں بردار بن جائے گا۔ انشاء اللہ! اگر کسی شخص کو شیرینی پہ نو مرتبہ پڑھ کر دَم کر کے کھلا دیا جائے تو اس کے دل میں کھلانے والے کی محبت پیدا ہو جائے گی۔ انشاء اللہ العزیز!

میٹھی نیند سلا ہے تو — دن کو ہمیں جگاتا ہے تو
چیر کے سینہ ظلمتِ شب کا — نیا سویرا لاتا ہے تو
اپنی حمد کے نغمے مولا — خود ہی ہمیں سناتا ہے تو
اپنا ہر دم آپ تعارف — بندوں سے کرواتا ہے تو
پھر بھی تو بے رنگ ہے مولا — گو سب رنگ بناتا ہے تو
اپنی جانب آنے والے — رستے سب سمجھاتا ہے تو
کس حسنِ تدبیر سے یا رب — کائنات چلاتا ہے تو
گلشن گلشن پھول کھلا کر — روئے ارض سجاتا ہے تو

اللہ تعالیٰ پیچھے رکھنے والا ہے

اَلْمُؤَخِّرُ: اپنے دشمنوں کو اللہ تعالیٰ اپنے لطف وکرم سے پیچھے رکھنے والا ہے۔ اسی نے معلولات کو علل سے پیچھے رکھا' اشیاء و افعال کے عواقب اور خواتیم کو اسی نے قدرتِ کاملہ اور حکمتِ شاملہ سے مؤخر کر دیا ہے' اس کی بارگاہ میں اہل حسرت التماس کرتے ہیں: لو لا اخرتنی الی اجل قریب فاصدق و اکن من الصلحین ۔ (المنافقون: ۱۰) تو نے مجھے تھوڑی مہلت کیوں نہ دی کہ میں صدقہ دیتا اور نیکوں میں ہو جاتا۔ جواب ملتا ہے: ولن یؤخر اللّٰہ نفسا اذا جاء اجلھا اور اللہ ہرگز کسی جان کو مہلت نہ دے گا جب اس کا وعدہ (جو لوحِ محفوظ میں لکھا ہوا ہے) آ جائے۔ صحیحین میں ایک دعا کے اندر یہ دونوں نام (المقدم ۔ المؤخر) آئے ہیں: اللّٰھم اغفرلی ما قدمت وما اخرت وما اعلنت وما اسررت وما اسرفت وما انت اعلم بہ منی انت المقدم وانت المؤخر لا الٰہ الا انت ۔ قرآن مجید میں ہے: ینبؤا الانسان یومئذ بما قدم واخر ۔ (القیامہ) اس روز (قیامت کے دن) انسان کو بتا دیا جائے گا جو اس نے آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا۔ شیخ بونی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب انسان کی عمر اختتام کے قریب ہو اور نیک اعمال کچھ بھی نہ ہوں' گناہوں کی کثرت ہو' قبر وحشر کا خوف دامن گیر ہو تو اس اسم کو کثرت سے پڑھے' اللہ تعالیٰ گناہوں کو معاف فرمائے گا اور عمر دراز کرے گا تاکہ نیک اعمال کر سکے۔ (تنویر) اسی لیے عاملین اس اسم کو مایوس مریضوں کو کثرت سے پڑھنے کا کہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے شفاء دیتا ہے۔ پس چاہیے کہ بعد شفاء عبادت سے غافل نہ ہو۔ جو شخص روزانہ سو مرتبہ اس اسم کو پابندی سے پڑھا کرے' اس کو حق تعالیٰ کا ایسا قرب نصیب ہو گا کہ جس کی مثال نہیں ملتی' اسی طرح کثرت سے اس اسم کو پڑھنے والے کو سچی توبہ نصیب ہو گی۔ انشاء اللہ! اور جو اکتالیس مرتبہ پڑھے تو اس کا نفس مطیع و تابعدار ہو جائے گا۔

دامن شافع محشر ہے میرے ہاتھوں میں — مغفرت کو مری کافی ہے یہی ایک جواز

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہ بھی تیری ہی عنایات کا اک پہلو ہے
"دل کے پردوں میں مچلتی ہے تمنائے حجاز"
تیری توفیق سے اٹھتے ہیں خودی کے پردے
تیری تائید سے ہوتے ہیں عیاں ذات کے راز
یہ سمجھنا ہو تو پتوں کی لکیریں دیکھو
کیسے جاتی ہے حقیقت کی طرف راہِ مجاز
مجھ سے عاصی کو بھی محبوب سے نسبت بخشی
بس اسی ایک نوازش پہ ہے شہزاد کو ناز

اللہ تعالیٰ سب سے پہلے ہے

اَلْاَوَّلُ ۔ اَلْاٰخِرُ ۔ اَلظَّاهِرُ ۔ اَلْبَاطِنُ ۔ یہ چاروں اسماء مبارکہ سورۃ الحدید کی آیت:۳ میں اکٹھے آتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: هو الاوّل والاخر والظاهر والباطن وهو بكل شيء عليم ۔ وہی اوّل ہے (قدیم ہرشی سے قبل' اوّل بے ابتداء کہ وہ تھا اور کچھ نہ تھا) وہی آخر (ہرشی کے ہلاک وفنا ہونے کے بعد رہنے والا' سب فنا ہو جائیں گے اور وہ ہمیشہ رہے گا اس کے لیے انتہا نہیں) وہی ظاہر (دلائل و براہین سے یا یہ معنی کہ غالب ہرشی پر) وہی باطن (حواس اس کے ادراک سے عاجز) اور وہی سب کچھ جانتا ہے۔ ہم یہاں ہر اسم پاک کو علیحدہ علیحدہ عنوان سے لکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ اوّل ہے کیونکہ تمام موجودات پر اس کی ہستی کو تقدم حاصل ہے اور جس قدر اوائل اضافیہ ہیں وہ سب اس سے بعد کے ہیں' بدایات کی ابتداء اسی کی اوّلیت سے ہے اور اس کی اوّلیت ہر ایک سے برتر اور بعید تر ہے۔ ذہنی وخارجی' فرضی وعقلی موجودات کی ابتداء اسی کی اوّلیت سے ہے' وہ اوّل ہے اور ماسویٰ کا ترتب اسی کی وجہ سے ہے' ہرشی کی اصل کا رجوع اسی کی جانب ہے۔ یاد رکھنا چاہیے کہ اوّل کسی شی کی نسبت سے اوّل ہوتا ہے اور آخر بھی کسی شی کی نسبت سے آخر ہوتا ہے اور یہ دونوں ایک دوسرے سے متناقض ہیں' پس ایک ہی چیز ایک ہی جہت سے اوّل وآخر نہیں ہوسکتی۔ (اس کے بعد تفصیل دیکھیے: امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب شرح اسماء الحسنیٰ میں) شیخ مغرب فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص طالب فرزند ہو یا دفینہ حاصل کرنا چاہتا ہو یا فتوحاتِ غیبی کا طالب ہو تو بعد نمازِ جمعہ یا اوّل کا ورد کثرت سے چالیس جمعے کرے' ان شاءاللہ! مقصد حاصل ہوگا۔ شیخ بونی فرماتے ہیں کہ اس اسم کا ذکر اپنے تمام مقاصد میں سابق رہے گا اور اگر اس اسم کو اسم آخر کے ساتھ ذکر کرے تو مقام کشف حاصل ہوگا۔ (تنویر) جو شخص مسافر ہو وہ جمعہ کے دن ایک ہزار مرتبہ الاوّل پڑھے' ان شاءاللہ! اس اسم پاک کی برکت سے جلد بخیریت وطن واپس پہنچے گا۔

تو رحمٰن رحیم خدایا
مشکل میں کام آتا ہے تو
تو دیتا ہے سب کو روزی
سب منگتے ہیں داتا ہے تو
تیرے نام کا ورد رکھے جو
اس کی شان بڑھاتا ہے تو
جل تھل ہو جاتی ہے دھرتی
بارش جب برساتا ہے تو
ہوتی ہے جس وقت ضرورت
میرا رزق بڑھاتا ہے تو
پیاس لگے جب صحراؤں کو
پانی انہیں پلاتا ہے تو
تیرا در میں کیسے چھوڑوں
میرے من کو بھاتا ہے تو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تجھ سے ہے ایماں کی حرارت — جذبوں کو گرماتا ہے تو
کسی کسی کو پاس بلا کر — اپنا آپ دکھاتا ہے تو
تو ہے ہفت افلاک کا خالق — سورج شرق سے لاتا ہے تو
ہو شہزادؔ پہ فضل الٰہی — ارحم خود کہلاتا ہے تو

وہ جن کا سونا ہماری عبادت سے بہتر ہے

یہ قول امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں ہے۔ دیکھئے: روض الفائق۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک دعا اس طرح منقول ہے:

یا رب العٰلمین عزوجل! میں تیری پاکیزگی ونور وعظمت اور تیرے جلال کی برکت سے پناہ مانگتا ہوں ہر آفت ومصیبت اور شریر جن وانس کے پیش آنے سے' سوائے اس کے جو خیر لائے۔ اے اللہ عزوجل! تو ہی میری پناہ گاہ اور جائے قرار ہے' لہٰذا میں تجھی سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ اے وہ ذات جس کے آگے بڑے بڑے جابروں کی گردنیں جھک جاتی ہیں اور بڑے بڑے سرکشوں کی گردنیں خم ہو جاتی ہیں۔ یا الٰہی عزوجل! میں تیرے سامنے رسوا ہونے' عیبوں کا پردہ چاک ہونے' تیری یاد بھول جانے اور تیرے شکر سے منہ موڑنے سے تیرے جلال وکرم کی پناہ میں آتا ہوں۔ میرے دن رات' آرام وسکون اور سفر تیرے حفظ وامان میں ہیں۔ تیری حمد وثناء میرا اوڑھنا بچھونا ہے۔ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ میں ہر عیب سے تیری پاکی بیان کرتا ہوں اور تیرے وجہ کریم کی تکریم کرتا ہوں۔ اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے! مجھے رسوائی اور شریر بندوں کے شر سے محفوظ فرما اور بری خفیہ تدبیر سے محفوظ فرما۔ مجھ پر اپنی حفاظت کے خیمے اوڑھا دے اور مجھے اپنی عنایت کی حفاظت میں داخل فرما۔ (آمین!)

(حلیۃ الاولیاء' الامام الشافعی الحدیث ۱۳۲۰۲۔ ۱۳۲۰۳' ج ۹ ص ۸۷)

اللہ تعالیٰ آخر ہے

یعنی ساری مخلوق کے فنا ہو جانے کے بعد بھی اس کی ذات باقی رہنے والی ہے اور جتنے بھی اعتباری اواخر ہیں' ان سب کے بعد اسی کا قیام ہے' وہی ابدی اور ادوم بلانہایت ہے' ہر ایک نہایت کی انتہا اسی کی اخرویت کے تحت ہے' اس کی ذات سب کی منتہا ومرجع ہے۔ اوّل وآخر دونوں اسماء مبارکہ اکٹھے ہی مستعمل ہوتے ہیں۔ جب وجود کی ترتیب پہ نظر کرو اور موجودات کے باترتیب سلسلہ کو غور سے دیکھو تو اللہ تعالیٰ ان کے لحاظ سے اوّل ہے کیونکہ تمام موجودات نے اسی سے وجود حاصل کیا اور وہ خود موجود بذاتہٖ ہے' یعنی اس نے کسی سے وجود حاصل نہیں کیا اور جب ترتیب سلوک پر نظر کی جائے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سیر کرنے والوں کو دیکھا جائے تو وہ آخر ہے کیونکہ اس کی بارگاہ عارفین کے مدارج کی سب سے آخری منزل ہے' لہٰذا اولیاء کے سیر وسلوک کے لحاظ سے وہ آخر ہے اور موجودات کے وجود کے لحاظ سے اوّل ہے' پس اوّل کا اسی کی طرف سے آغاز ہے اور آخر کی اسی کی طرف انجام وانتہا ہے۔ شیخ بونی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جو شخص یا آخر کا وظیفہ کرے' اس کو بے اندازہ قوت نصرت حاصل ہوگی اور جو بھی اس سے دشمنی کرے گا ہلاک ہو گا' جو شخص اس اسم کے اور دشمن کے نام کے اعداد شامل کر کے نقش بنائے اور ہفتہ کی پہلی ساعت میں لوہے پر کندہ کرے اور اس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تعداد کے مطابق پڑھے اور اس نقش کو آگ میں دبادے تو دشمن ہلاک ہوگا۔ (تنویر الاسماء) جو شخص روزانہ ایک ہزار مرتبہ الاخر پڑھا کرے اس کے دل سے غیر اللہ کی محبت دور ہوگی' ساری عمر کی کوتاہیوں کا کفارہ ہوجائے گا اور خاتمہ بالخیر ہوگا۔ قریب المرگ شخص جو نیک اعمال رکھتا ہو' اس اسم کا ورد کرے تو اللہ تعالیٰ خاتمہ بالخیر فرمائے گا اور جو کسی جگہ جانے کا ارادہ رکھتا ہو وہ اس اسم کا وظیفہ کرتا جائے تو عزت کو توقیر پائے گا۔

خدایا رحم فرما سیّدِ کونین کا صدقہ — ہماری جھولیاں بھر سیّدِ دارین کا صدقہ
عطا ہو سائلوں کو بارگاہِ پاک سے کچھ تو — رفیقِ غار یعنی ثانی اثنین کا صدقہ
جلالت بخش دے فاروقِ اعظم کے وسیلے سے — سخاوت کر عطا عثمانِ ذوالنورین کا صدقہ
علوم حیدر کرّار سے حصّہ ملے ہم کو — علی کے نام سے پہلے ہے جو اُس عین کا صدقہ

اللہ تعالیٰ ظاہر و آشکارا ہے

اَلظَّاھِرُ: کا معنی ہے: اپنی قدرت کے لحاظ سے آشکارا۔ ظاہر و باطن یہ دونوں وصف بھی اضافی ہیں' کیونکہ ظاہر ایک شیء کے لیے ظاہر اور دوسری شیء کے لیے باطن ہوتا ہے' نہ کہ ایک ہی جہت سے' بلکہ ادراک کی طرف نسبت کریں تو ایک جہت سے ظاہر اور دوسری جہت سے باطن ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ظاہر ہے' یعنی انسان اپنی معرفت بدیہہ سے اسے پاسکتا ہے اور ہر ایک موجود شیء ہستی باری تعالیٰ پر بہترین دلیل فطرت انسانی بن سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی آیات سے ظاہر ہے اور سب پر محیط ہے' ہدایت' وجود اور شدت ظہور بذریعہ دلالت مصنوع بر صانع اسی کے لیے ہے۔ ترمذی شریف کی حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ حضور علیہ السلام نے حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو ایک ایسی دعا سکھائی جس میں یہ چاروں اسماء (اوّل' آخر' ظاہر' باطن) ذکر فرمائے:

اللّٰھم رب السموات السبع ورب العرش العظیم ربنا ورب کل شیء منزل التوراۃ والانجیل والفرقان خالق الحب والنوی اعوذ بك من شر کل شیء انت اخذ بناصیته انت الاوّل فلیس قبلك شیء وانت الاخر فلیس بعدك شیء وانت الظاھر فلیس فوقك شیء وانت الباطن فلیس دونك شیء اقض عنی الدین واغننی من الفقر ۔

یااللہ! ساتوں آسمانوں کے رب اور عرشِ عظیم کے رب' ہمارے پروردگار اور سب چیزوں کے پروردگار' تورات اور انجیل اور قرآن اتارنے والے دانہ اور گٹھلی کو زمین سے اُگانے والے' میں ہر ایک شیء (جو تیرے قبضہ میں ہے) کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں' تو اوّل ہے تجھ سے پہلے کوئی شے نہ تھی تو آخر ہے تیرے بعد کوئی شیء نہیں۔ تو ظاہر ہے تجھ سے اوپر کوئی شے نہیں' تو باطن ہے تجھ سے پرے کوئی شے نہیں۔ میرا قرض اتار دے اور مجھے تنگ دستی سے نجات دے۔ ان دونوں اسماء کے خواص و فوائد الباطن کے بعد بیان ہوں گے۔ ان شاء اللہ

اس دنیا کی ہر شیء کو بنانے والا میرا اللہ — سب کو روزی دینے اور دلانے والا میرا اللہ
پانی کے اندر سے پہاڑ اُگانے والا میرا اللہ — صحراؤں میں نخلستان بنانے والا میرا اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہر سُو دریاؤں کا جال بچھانے والا میرا اللہ
اور ان سے کھیتوں کی پیاس بجھانے والا اللہ
سب کا آقا' سب کا مولا' سب کا والی' سب کا داتا
تنہا سب کو مارنے اور جلانے والا میرا اللہ
گلشن کا ہر بُوٹا اس کا' لالہ اُس کا گنبد اس کا
کیاری کیاری روش روش مہکانے والا میرا اللہ
جنگل اُس کے' جنگل کے سب رہنے والے جانور اس کے
ہاتھی' چیونٹی' شیر اُڑبال بنانے والا میرا اللہ
بڑے بڑے یہ سمندر اُسکے' موتی اُسکے' مونگے اُس کے
تیرنا پانی میں مچھلی کو سکھانے والا میرا اللہ
اونچے اونچے دور دور تک پھیلے ہوئے یہ پربت اُس کے
ان کو اس دھرتی کی میخیں بنانے والا میرا اللہ
پتھر میں جو بند ہے کیڑا' کوئی نہیں ہے جس کا وسیلہ
وقت یہ اس کو بھی روزی پہنچانے والا میرا اللہ
یاس' امید' خوشی' حسرت' تسکین' احساس دیا ہے دل کو
اک آئینے کے سو سو عکس دکھانے والا میرا اللہ

(ڈاکٹر خواجہ عابد نظامی)

اللہ تعالیٰ پوشیدہ و پنہاں ہے

اَلْبَاطِنُ ۔ بطانۃ سے ہے' جس کا معنی ہے: رازداری۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: یا ایھا الذین امنوا لا تتخذوا بطانۃ من دونکم ۔ (آل عمران: ۱۱۸) اے ایمان والو! غیروں کو اپنا راز دار نہ بناؤ' یعنی ان سے دوستی نہ کرو' محبت ۔ کے تعلقات نہ رکھو' وہ قابل اعتبار نہیں' بعض مسلمان یہود سے قرابت' دوستی اور پڑوس وغیرہ تعلقات کی بناء پر میل جول رکھتے تھے' ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی جس سے معلوم ہوا کہ کفار سے دوستی و محبت کرنا اور انہیں اپنا راز دار بنانا ناجائز و ممنوع ہے' اللہ تعالیٰ باطن ہے' یعنی حقیقت عرفان کا مالک ہے' اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے لحاظ سے باطن ہے۔ اللہ تعالیٰ باطن ہے کہ کوئی ذات اس کا احاطہ نہیں کر سکتی۔ اللہ تعالیٰ باطن ہے کیونکہ اس کی کنہ ذات سے جنس ابصار و ادراک کوتاہ ہیں۔ ستر کبریائی اس کا حجاب ہے اور حجاب کمال اس کا بطون ہے۔ پاک ہے وہ ذات کہ جو اپنے نور ہی کے باعث مخلوق کی نظروں سے پنہاں اور اپنے شدتِ ظہور کے سبب سے مخفی ہے' وہ ایسا ظاہر ہے کہ جس سے بڑھ کر کوئی شیء ظاہر نہیں اور وہ ایسا باطن ہے کہ جس سے زیادہ کوئی چیز باطن نہیں ہو سکتی۔ یہ دونوں۔ اسماء مبارکہ (الظاھر' الباطن) اصلاح اور نورانیت کے لیے خاص ہیں' یہ اسماء ظاہر و باطن کی اصلاح فرما کر ذاکر میں روحانیت پیدا کرتے ہیں' کشف قبور اور استخارہ کے لیے عاملین میں مشہور ہیں۔ شیخ مغرب علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: جو شخص نماز چاشت کے بعد پانچ سو مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ دل کی آنکھوں کو ظاہر و باطن میں روشن کر دے گا' خواب غفلت سے بیداری نصیب ہوگی اور دل کی تاریکی دور ہو جائے گی۔ (تنویر) جو شخص روزانہ تینتیس مرتبہ یا باطن پڑھے گا' انشاء اللہ اس پر باطنی اسرار ظاہر ہونے لگیں گے اور اس کے دل میں انس و محبت الٰہی پیدا ہوگی جو شخص دو رکعت نماز ادا کر کے ھو الاوّل والاخر والظاھر والباطن وھو بکل شیء علیم پڑھا کرے' اس کی تمام حاجات پوری ہوں گی۔ انشاء اللہ!

معافی کا طالب ہوں عاصی ہوں میں
خطا بخش میری کہ خاطی ہوں میں
دمِ جاں کنی ہو نہ مجھ پر عذاب
نہ ہو قبر میں سخت مجھ پر حساب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میری دین و دنیا میں رکھ آبرو　مجھے دونوں عالم میں کر سرخرو

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

یہ چار نام (الاوّل، الاخر، الظاھر، الباطن) جو سورۃ الحدید کی ایک آیت مبارکہ میں آتے ہیں (ھو الاوّل والاخر والظاھر والباطن وھو بکل شیء علیم) یہ کلمات اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء پر بھی مشتمل ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کتاب مجید میں اپنی کبریائی کا خطبہ ان کلمات میں ارشاد فرمایا اور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت اور وصف کا مضمون بھی اس میں شامل ہے کیونکہ اللہ سبحانہ نے اسماء وصفات سے ان کی توصیف فرمائی۔ یہ اسماء اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنٰی میں سے ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ نے وحی متلو (قرآن مجید) وغیر متلو (جس کی تلاوت نہ کی جائے مثلاً القاء، خواب، کلامِ الٰہی بلا واسطہ وغیرہ) میں اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو ان ناموں سے موسوم فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارک، جمال وحسن اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال وخصائل کو ظاہر فرمایا۔ باوجود اس امر کے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے تمام اسماء حسنٰی سے متخلق اور متصف ہیں، ان میں سے بعض تو خصوصیت کے ساتھ نامزد اور مشہور ہو چکے ہیں، مثلاً: نور، حق، علیم، حکیم، مؤمن، مھیمن، ولی، ھادی، رؤف، رحیم، وغیرہ۔ یہ چاروں اسم اوّل، آخر، ظاہر، باطن بھی اسی قبیل سے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اوّل اس لیے ہیں کہ عالم وجود میں سب سے پہلی تخلیق آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ (حدیث میں آیا ہے:) اوّل ما خلق اللّٰہ نوری۔ ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے میرا نور پیدا فرمایا''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نبوت میں بھی سب سے اوّل ہیں (کیونکہ حدیث میں ہے:) کنت نبیا وان ادم لمنجدل فی طینتہ۔ ترجمہ: ''میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم علیہ السلام اپنے خمیر میں تھے''۔ آپ اس لیے بھی اوّل ہیں کہ روزِ میثاق سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے سوال الست بربکم کے جواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی قالوا بلٰی کہا تھا۔ آپ اوّل اس لیے بھی ہیں کہ سب سے پہلے ایمان لانے والے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ کیونکہ فرمایا گیا ہے: وانا اوّل المسلمین (الانعام) آپ کی اوّلیت اس لیے بھی ہے کہ آپ نے فرمایا: کہ لوگوں کے نکلنے کو جب زمین شق ہوگی تو سب سے پہلے میں باہر نکلوں گا اور قیامت کے روز سب سے پہلے سجدہ کرنے کی بھی مجھے ہی اجازت ہوگی اور شفاعت کا دروازہ سب سے پہلے مجھی پر کھلے گا اور سب سے پہلے میں ہی جنت میں داخل ہوں گا۔

باوجود سبقت واوّلیت آپ آخر بھی ہیں، بعثت ورسالت میں کیونکہ قرآن پاک میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین۔ ''لیکن اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں''۔ ان کی کتاب ''قرآن'' آخری کتاب ہے اور ان کا دین دینوں میں آخری ہے۔ چنانچہ فرمایا: نحن الاخرون السابقون۔ باوجود سب سبقتوں کے ہم آخری ہیں اور حقیقت میں بعثت کے لحاظ سے آخریت اور خاتمیت فضیلت میں اوّلیت وسابقیت ہے۔ کیونکہ تمام کتب اور ادیان کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ناسخ اور ماحی ہیں اور سب پر غالب اور قوی ہیں۔

سب جہاں سے برتر و بالا ہیں سرکار عرب　آپ سردار عجم ہیں آپ سردار عرب
آپ کی چشم نوازش سے سراسر بن گیا　وہ بیابان عرب دو دن میں گلزار عرب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ نے دنیا میں ہر جانب اجالا کر دیا چھا گئے دنیا کے ہر گوشے میں انوارِ عرب

اللہ تعالیٰ تمام اُمور کا متولّی ہے

اَلْــوَالِــیْ ۔ ولایت (بفتح الواو) سے' بمعنی تولیت' ملک وامر۔ قرآن پاک میں ہے: وما لهم من دونه من وال ۔ (الرّعد:۱۱) اور اس کے سوا ان کا کوئی حمایتی نہیں (جو ان سے اللہ کے عذاب کو روک سکے) اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کے ہر قسم کے اُمور کا مدبر و متولّی ہے اور ولایت تدبیر' قدرت اور فعل چاہتی ہے' جب تک اس کے لیے یہ تمام اوصاف جمع نہ ہوں' اس پر اسم والی صادق نہیں آتا اور تمام اُمور کا والی خاص اللہ تعالیٰ ہی ہے کیونکہ پہلے وہ اکیلا تدبیر کرتا ہے' پھر اکیلا ہی اس تدبیر کو جاری کرتا ہے' اس کے بعد خود ہی اس کو جاری رکھتا ہے۔ لفظ مولیٰ کا مادہ بھی ولایت ہی ہے' جس کے معنی ہیں: آزاد شدہ غلام' آزاد کنندہ' حلیف اور ابن العم' ہمسائے کے لیے اور ایک کا کام جب دوسرا سرانجام دیتا ہے تو اس کو بھی مولیٰ کہتے ہیں۔ موالات بھی اسی مادہ سے ہے۔ اس اسم پاک سے تعلق کو مضبوط کرنے والے پہ لازم ہے کہ خود کو مملوک اور اپنی اشیاء کو ملک رب العالمین سمجھتا رہے' احسان و خیر کا موقع غنیمت جانے اور قانونِ الٰہی کا پابند رہے۔ جو شخص کثرت سے الــوالــی کا ورد جاری رکھے گا' وہ ناگہانی آفتوں سے انشاء اللہ محفوظ رہے گا' کورے آبخورہ میں یہ اسم پاک لکھ کر اس میں پانی بھر کر مکان میں چھڑکا جائے گا تو مکان بھی تمام آفتوں سے محفوظ رہے گا' اگر کسی کو مسخر کرنا چاہے تو گیارہ مرتبہ یہ اسم پڑھے' انشاء اللہ وہ فرماں بردار ہو جائے گا۔

رحم کن بر من و غریبی من دست دہ بہر دستگیری من
کوئی میرا نہیں سوا تیرے میرے فریاد رس میری سن لے
نفس و شیطاں کے ہاتھ سے ہوں ذلیل مخلصی کی نہیں ہے کوئی سبیل

اللہ تعالیٰ سب سے بلند و برتر ہے

اَلْــمُتَعَالِیْ ۔ یہ اسم مبارک عَلَا یَعْلُوْا سے ہے اور عَلِیٌّ جو کہ عَــلِیَ یَعْلِیْ عَلًا سے ہے' اس کا ہم معنی ہے' مگر متعالی میں عَــلِــیٌّ سے مبالغہ ہے۔ قرآن میں سورۂ رعد میں یہ اسم مبارک آیا ہے' چنانچہ فرمایا: عــلــم الــغــیــب والشهــادة الــکــبــیــر الــمتعال ۔ (آیت:۹) اللہ تعالیٰ چھپے اور کھلے کا جاننے والا سب سے بڑا بلندی والا ہے (ہر نقص سے منزہ) ہے۔ اللہ تعالیٰ متعالی اس لیے ہے کہ وہ ہر ایک عالی سے برتر ہے' ہر ایک مدعی علا کو پست کرنے والا ہے' علو نے اس کی بلندی سے رفعت پائی ہے اور علو ذاتی اسی مالک کے لیے ہے۔ فتعلی اللّٰه الملك الحق ۔ پس وہ بہت بلندی والا ہے' اللہ سچا بادشاہ۔ (النور:۱۱۶) سورۃ جن میں ارشاد ہوتا ہے: وانه تعالٰی جد ربنا ما اتخذ صاحبة ولا ولدا ۔ (۳) اور یہ کہ ہمارے رب کی شان بہت بلند ہے' نہ اس نے عورت اختیار کی اور نہ بچہ۔ مشرکین کے شرکیہ اوصاف سے اس کی شان برتر ہے اور واصفین کے اوصافِ ناقصہ سے اس کی درگاہ عالی تر ہے۔ سبحٰنه وتعالٰی عما یشرکون ۔ (آیت:۱) پاکی و برتری ہے اسے جو وہ شرک کرتے ہیں۔ سبحٰن ربك رب العزة عما یصفون ۔ (الصافات) اس اسم پاک سے تخلق پیدا کرنے والوں کو خشوع و خضوع جسمی و قلبی کا لزوم کرنا چاہیے اور اللہ کی بارگاہ میں عاجز و درماندہ برخاک افتادہ رہنا چاہیے۔ جو شخص کثرت سے اس بابرکت نام کا ورد رکھے گا' انشاء اللہ اس کی تمام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مشکلات رفع ہوں گی اور جو عورت حالت حیض میں کثرت سے اس اسم کا ورد کرے' اس کی تکلیف رفع ہو گی۔ انشاء اللہ!

ہو زباں پر ذکر دل میں ہو حضور ماسوا تیرے یہ دل ہو سب سے دور
بے حضور دل نہ لوں میں تیرا نام جبکہ لوں میں ہو حضور دل تمام
ہر گھڑی ہر لحظہ ہو تیرا حضور بے جہت بے کیف ہم کو اے غفور
التجا کس سے کروں تیرے سوا کون بر لائے گا میرا مدعا
نور وحدت کر دے مجھ پر آشکار بس یہی ہے مدعا پروردگار

اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پہ احسان فرمانے والا ہے

اَلْبَــــــرُّ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر طرح طرح کے احسان فرماتا ہے' دنیا و آخرت کی نعمتیں عطا کرتا ہے۔ روایت ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہوئے تو آپ نے پایۂ عرش کے سامنے ایک شخص کو کھڑے ہوئے دیکھا' آپ اس شخص کی بلندیٔ مرتبت پہ متوجہ ہوئے اور اللہ کی بارگاہ میں عرض کی: یا اللہ! یہ شخص کس عمل کی بدولت اس درجہ تک پہنچا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ شخص میرے اس بندے کے حق میں میری دی ہوئی نعمتوں پر حسد نہیں کرتا تھا اور اپنے والدین کے ساتھ نیکی کرتا تھا۔ (شرح اسماء الحسنیٰ للغزالی رحمۃ اللہ علیہ) اللہ تعالیٰ البر الرحیم ہے' جس نے اپنے عاجز بندوں کو ابرار کا خطاب دیا' انہیں نعیم کا عطیہ دیا' انہیں تختِ رفعت پر بٹھایا اور معرفت ربانی سے ممتاز فرمایا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ان الابرار لفی نعیم علی الارائك ینظرون تعرف فی وجوھھم نضرۃ النعیم ۔ بے شک نیکوکار ضرور نعمتوں میں ہوں گے' تختوں پہ جلوہ گر ہو کر سب کچھ دیکھ رہے ہوں گے۔ (اللہ تعالیٰ کے انعام و اکرام جو اس نے انہیں عطا فرمائے اور اپنے دشمنوں کو جو طرح طرح کے عذاب میں گرفتار ہوں گے) ان کے چہروں پہ ناز و نعمت کی تازگی ٹپک رہی ہو گی (خوشی سے چمکتے دمکتے ہوں گے اور سرورِ قلب کے آثار ان چہروں پہ نمایاں ہوں گے) امام علی رضا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں' اگر نابالغ بچے کو یہ نام یاد کرا دیا جائے اور وہ اس کا ورد جاری رکھے یہاں تک کہ بالغ ہو جائے تو تمام عمر آفات و بلیات سے محفوظ رہے گا۔ شیخ مغرب فرماتے ہیں: اس اسم کا ذاکر جس چیز کا طالب ہو' حاصل ہو گی۔ شیخ ابوالعباس احمد بن علی فرماتے ہیں: جو شخص اس اسم کا ذکر کرے' انعامات خداوندی کی فراوانی ہو گی۔ (تنویر الاسماء) جو شخص شراب نوشی' زناکاری وغیرہ بدکاریوں میں گرفتار ہو' روزانہ سات مرتبہ یہ اسم پڑھے' انشاء اللہ ان گناہوں کی رغبت جاتی رہے گی' جو شخص حب دنیا میں مبتلا ہو' اس اسم کو بکثرت پڑھے' ان شاء اللہ حب دنیا اس کے دل سے جاتی رہے گی۔

صدقے اس شانِ کریمی کے نہ کیوں ہو جاؤں لپٹی جاتی ہے گنہ گار سے رحمت تیری

اللہ تعالیٰ بہت زیادہ توبہ قبول فرمانے والا ہے

توبہ سو بار کی لیکن نہ نبھائی توبہ ہم بھی کیا توبہ شکن ہیں کہ الٰہی توبہ
جیتے جی گرچہ نبھائی نہ نبھائی توبہ وقت مر جانے کے نکل جائے کہ الٰہی توبہ

اَلتَّــوَّاب ۔ تـوب سے ہے' جس کا معنی بازگشت یا رجوع کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ تواب ہے' جو بندوں کے لیے ایسے اسباب مہیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرتا ہے کہ وہ اس کی نشانیاں دیکھ کر بار باراس کی طرف رجوع اور اپنے گناہوں سے توبہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ طرح طرح کی تنبیہات سے ان کو خبردار کرتا ہے اور ڈرا دھمکا کر اپنی راہ پر لاتا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ اس کو پہچان کر اپنی تقصیرات اور گناہوں کا احساس کرتے ہیں تو خوف زدہ ہو کر توبہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ توبہ شرع میں اس کیفیت کو کہتے ہیں جس میں مندرجہ ذیل چار اُمور پائے جائیں: (۱) موجودہ بُری حالت کو ترک کر دینا (۲) گذشتہ حالت پر ندامت کا اظہار کرنا (۳) آئندہ وہ بُرا فعل جس سے توبہ کی جارہی ہے نہ کرنے کا پختہ عزم کرنا (۴) گذشتہ نقصان کے تدارک کی فکر کرنا۔ جو حاکم اپنی مجرم رعایا کی درخواست رحم کو منظور کرتا ہے اور جو دوست اپنے خطا کار ساتھی کا عذر قبول کرتا ہے وہ اس اسم پاک سے بہرہ یاب ہوتا ہے۔

بندہ ھماں بہ کہ ز تقصیر خویش عذر بدرگاہ خدا آورد
ورنہ سزوار خداوندیش کس نتواند کہ بجا آورد

جو شخص بہ سبب گناہوں کے تکلیف و مصیبت یا رزق کی تنگی میں مبتلا ہو اس اسم کی برکت سے اس کے گناہ مغفور ہوں گے۔ رحمت و کرم کی بارش ہوگی۔ ۴۰۹ بار روزانہ ورد میں رکھے اور بعد فراغت جو دعا کرے گا اس کی دعا قبول ہوگی جو شیر خوار بچہ بہت روتا ہو اس پر ستر مرتبہ پڑھ کر دم کرے۔ ہر مرض و آفات و بلیات سے محفوظ رہے گا۔ (تنویر) اس اسم کا ذاکر جو اس کے معانی و صفات میں غرق ہو کر پڑھے اولیائے کاملین میں شمار ہوگا' گناہ و فواحش سے اس کا دل متنفر ہو جائے گا۔ (شرح اسماء) جو شخص نماز چاشت کے بعد ۳۶۰ مرتبہ اس اسم کو پڑھا کرے گا' انشاء اللہ اسے سچی توبہ نصیب ہوگی اور جو شخص کثرت سے اس اسم کو پڑھا کرے گا' انشاء اللہ اس کے تمام کام آسان ہوں گے' اگر کسی ظالم پر دس مرتبہ پڑھ کر دم کیا جائے تو انشاء اللہ اس سے خلاصی نصیب ہوگی۔

کٹی گناہوں میں عمر ساری الٰہی توبہ الٰہی توبہ
میں عبد خاطی تو رب باری الٰہی توبہ الٰہی توبہ
گناہ کی گٹھڑی دھری ہے' سر پر قدم زمیں سے اُٹھائیں کیونکر
کڑی ہے منزل یہ بوجھ بھاری الٰہی توبہ الٰہی توبہ
مسافرانِ سرائے فانی کچھ ایسے سوئے کہ پھر نہ چونکے
سرہانے آ کر اجل پکارے الٰہی توبہ الٰہی توبہ
جبیں رگڑ کر زمیں پہ دائم میں اپنے فعلوں سے خود ہوں نادم
عرق عرق ہوں بآہ و زاری الٰہی توبہ الٰہی توبہ
اجل کی سختی فشار مرقد خطر فرشتوں کا پہلی منزل
وہ گھر اکیلا وہ قبر تاریک الٰہی توبہ الٰہی توبہ
نہ جائے دل سے خیال تیرا بدن سے جب تک نہ روح نکلے
رہے یہ کلمہ زباں پہ جاری الٰہی توبہ الٰہی توبہ
ڈھلے گی میرے گناہ کی وصلی گریں گے قرآں پہ جبکہ آنسو
کروں گا سجدہ میں اشکباری الٰہی توبہ الٰہی توبہ
سلیس ڈوبا ہوا ہے یا رب گناہ کے دریا میں سر سے پا تک
کمال تجھ سے ہے شرمساری الٰہی توبہ الٰہی توبہ

اللہ تعالیٰ نافرمانوں سے بدلہ لینے والا ہے

اَلْمُنْتَقِمُ: نقم سے ہے' جس کا معنی ناپسندیدگی ہے' کسی بُرے فعل کو دیکھ کر اس پر انکار کرنا خواہ زبان سے ہو یا سزا سے۔ اللہ منتقم ہے کیونکہ وہ سرکشوں کی گردنیں توڑتا ہے اور باغیوں کو عذاب میں مبتلا کرتا ہے اور ان کے ساتھ یہ سلوک اس وقت کیا جاتا ہے' جب اللہ کی طرف سے اتمامِ حجت ہو جاتا ہے اور نافرمان لوگ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی مہلت سے فائدہ نہیں اُٹھاتے' ایسا کرنا فوری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عذاب کی بہ نسبت زیادہ سخت ہوتا ہے کیونکہ اگر فی الفور عذاب اتر آئے تو نافرمان پورے طور پر گناہ میں غرق نہ ہوگا' اس وجہ سے وہ انتہائی عذاب کا مستحق قرار نہ پائے گا۔ قرآن پاک میں ہے: وما نقموا الا ان اغنھم اللّٰہ ورسولہ من فضلہ ۔ (التوبہ: ۷۴) اور انہیں کیا بُرا لگا' یہی ناں کہ اللہ اور اس کے رسول نے انہیں اپنے فضل سے غنی کر دیا۔ سورۂ بروج میں ان کافروں کا ذکر فرمایا جو اہل ایمان کو جلتی آگ میں ڈالتے اور خود کنارے پہ بیٹھ کر تماشا دیکھتے: وما نقموا منھم الا ان یؤمنوا باللّٰہ ۔ اہل ایمان کو انہوں نے یہ تکلیف اس لیے دی کہ یہ لوگ اللہ پر ایمان لے آئے۔ سورۂ مائدہ میں فرمایا: قل یاھل الکتاب ھل تنقمون .... (۵۹) فرما دیجئے: اے کتابیو! تمہیں ہمارا کیا بُرا لگا یہی ناں کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف اترا اور اس پر جو پہلے اترا اور یہ کہ تم میں سے اکثر نافرمان ہیں۔

اس آیت کا شانِ نزول یہ ہے کہ ایک جماعت نے سیّد عالم ﷺ سے دریافت کیا کہ آپ انبیاء میں سے کس کو مانتے ہیں؟ اس سوال سے ان کا یہ مطلب تھا کہ اگر آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ مانیں تو وہ آپ پر ایمان لے آئیں' لیکن حضور نے اس کے جواب میں فرمایا: میں اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور جو اس نے ہم پر نازل فرمایا اور جو حضرت ابراہیم و اسمٰعیل و اسحٰق و یعقوب و اسباط علیہم السلام پر نازل فرمایا اور جو عیسیٰ و موسیٰ علیہما السلام کو دیا گیا یعنی توریت و انجیل اور جو اور نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے دیا گیا' سب کو مانتا ہوں' ہم انبیاء میں فرق نہیں کرتے کہ کسی کو مانیں اور کسی کو نہ مانیں۔ جب انہیں معلوم ہوا کہ آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کو بھی مانتے ہیں تو وہ آپ کی نبوت کے منکر ہو گئے اور کہنے لگے کہ جو عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے ہم اس پر ایمان نہیں لائیں گے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (خزائن)

کرم کر الٰہی کرم کر رحم کر الٰہی رحم کر
تیرا باب رحمت چھوڑ کر جا کے پکڑیں کس کا در
واسطہ خدایا محمد مصطفیٰ کا پھر ہوں مایوس کیوں کر
مانگیں دعا ہم خدائے کریم سے جو ہے سارے جہاں کا دلبر
مانگتے ہیں اور مانگے جائیں گے مشکلیں ہوں حل زود تر
کہا تو نے مانگو مجھی سے ہم کرم سے تیرے نہیں بے خبر
حمد تیری ہے ساری کی ساری ہے تجھ سے دعا خدائے بحر و بر
نہ ہم ہی فقط تجھ کو سراہیں کریں حمد تیری یہ شمس و قمر
بندہ ہے تیرا عاجز خدایا ہے نام جس کا غلام سرور

(مفتی غلام سرور قادری)

بندے کا مبارک انتقام کیا ہے؟

بندے کا مبارک انتقام یہ ہے کہ اللہ کے دشمن سے انتقام لے اور تمام دشمنوں میں سے زیادہ سخت دشمن نفس ہے' لہٰذا جب وہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کسی شخص کے قریب جائے یا کسی عبادت کے کام میں سستی کرے تو اس کو سزا دینی چاہیے' حضرت زید سے مروی ہے' وہ فرماتے ہیں کہ ایک رات میرے نفس نے بعض اپنے مقررہ اَوراد و وظائف میں سستی کی تو میں نے اس کو یہ سزا دی کہ سال بھر اس کو پانی نہ پینے دیا اور پیاس سے مارا۔ (شرح اسماء الحسنیٰ للغزالی رحمۃ اللہ علیہ)

فتح و کامیابی کے لیے بالخصوص جن لوگوں کے کاروبار کو بوجہ حسد اور سفلی علوم کے ذریعے باندھ دیا جاتا ہے یا جو لوگ بُرے دوستوں یا نفس کے فریب میں آ کر اپنی عزت و دولت کو قمار بازی' سٹہ یا ریس میں برباد کر چکے ہوں اور اپنی کھوئی ہوئی دولت و عزت کو حاصل کرنا چاہتے ہوں تو سچے دل سے یا تواب یا منتقم کا ورد کریں' انشاء اللہ سارے معاملات بہتر ہو جائیں گے۔ (شرح اسماء) جو شخص حق پر ہو اور دشمن سے بدلہ لینے کی اس میں قدرت نہ ہو' وہ تین جمعوں تک بکثرت یا منتقم پڑھے' اللہ تعالیٰ اس کے دشمن سے اس کا انتقام لے گا۔

یا رب تو کریمی و رسول تو کریم ۔۔۔ صد شکر کہ ہستیم میان دو کریم
اگر فضل و کرم اک آن کر دے ۔۔۔ تمامی مشکلیں آسان کر دے

اللہ تعالیٰ بہت زیادہ معاف فرمانے والا ہے

اَلْعَفُوُّ: عفوا سے ہے' جس کا معنی چھوڑنا ہے۔ حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے: واعفوا اللحی ۔ داڑھیوں کو بڑھنے کے لیے (شرعی حد ایک مشت تک) چھوڑ دو۔ اس کا معنی مٹا دینا بھی ہے' جیسے کہا جاتا ہے: عفت الریح الدار ۔ ہوا نے گھر کو مٹا دیا۔ اللہ تعالیٰ عفو ہے جو گناہوں کو مٹا دیتا ہے' تقصیرات سے درگزر فرماتا ہے' غفور کی بہ نسبت عفو میں زیادہ مبالغہ ہے کیونکہ غفران میں پردہ ڈالنے کے معنی شامل ہیں اور عفو میں مٹا دینا کے معنی پائے جاتے ہیں۔ قرآن مجید میں اسم عفو پانچ مقامات پر آیا ہے' چار جگہ اسم غفور کے ساتھ اور ایک جگہ اسم قدیر کے ساتھ۔ ترمذی میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ! اگر مجھے شب قدر مل جائے تو اس وقت میں کون سی دعا کروں؟ تب حضور علیہ السلام نے مجھے یہ دعا سکھائی: اَللّٰھم انك عفو تحب العفو فاعف عني ۔ اے اللہ! تو بہت معاف فرمانے والا ہے تو معاف کرنے کو پسند فرماتا ہے پس مجھے معاف فرما دے۔ حضور علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: خذ العفو وامر بالعرف واعرض عن الجاهلين ۔ (الاعراف: ۱۹۹) اے پیارے! معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو۔ اس اسم پاک میں بندے کا حصہ یہ ہے کہ جو شخص اس پر ظلم کرے' وہ اسے معاف کر دے بلکہ اس کے ساتھ نیکی و احسان کرے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ دنیا میں سرکشوں اور کافروں کے ساتھ بھی احسان کر رہا ہے کہ ان پر فوراً عذاب نہیں اتارتا بلکہ توبہ کی مہلت دیتا ہے اور سچی توبہ کرنے والوں کے گناہ نہ صرف معاف کر دیتا ہے بلکہ نیکیوں میں تبدیل فرما دیتا ہے۔ فاولئك يبدل الله سياتهم حسنات ۔ (الفرقان) اور گناہ معاف کرنے کا یہ انتہائی درجہ ہے۔ قرآن کریم میں معافی کی تعلیم بڑے دلچسپ پیرائے میں دی گئی ہے' پوچھا گیا: الا تحبون ان يغفر الله لكم ۔ کیا تم اس بات کو پسند کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کر دے۔ اس کا جواب ظاہر ہے کہ ہاں ہم چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں معاف فرما دے! تو فرمایا: وليعفوا وليصفحوا ۔ تب تم پر لازم ہے کہ لوگوں کو معاف کیا کرو اور ان سے درگزر کیا کرو۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(النور:۲۲) جو شخص کثرت سے العفو کا ورد کرے گا' انشاء اللہ اس کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ معاف فرمادے گا۔

گناہوں کی عادت چھڑا میرے مولا — مجھے نیک انساں بنا میرے مولا
میری سابقہ ہو خطا میرے مولا — تو رحمت سے اپنی مٹا میرے مولا
تو قدرت سے اپنی بدل نیکوں سے — ہر اک میری لغزش' خطا میرے مولا
جو تجھ کو جو تیرے نبی کو پسند ہے — مجھے ایسا بندہ بنا میرے مولا
تجھے واسطہ تیری رحمت کا یا رب — جہنم سے مجھ کو بچا میرے مولا
جو رحمت تیری شاملِ حال ہو تو — ٹھکانہ ہے جنت میرا میرے مولا
میری تا قیامت جو نسلیں ہوں یا رب — ہوں سب عاشقِ مصطفیٰ ﷺ میرے مولا
ہے اُدْعُوْنِیْ فرمانِ قرآن تیرا — تو سُن لے میری التجا میرے مولا
مجھے بھی دکھا دے تو جلوہ نبی ﷺ کا — یہی ہے میری التجا میرے مولا
جنہوں نے کہا ہے دعاؤں کا مجھ سے — تو کر دے سبھی کا بھلا میرے مولا
رُلا تو مجھے بس غمِ مصطفیٰ ﷺ میں — نہ دنیا کے غم میں رُلا میرے مولا
نہ محتاج کر تو جہاں میں کسی کا — مجھے مفلسی سے بچا میرے مولا
عبیدِ رضا دیکھے نظروں سے کعبہ — ہو مقبول ہر اک دعا میرے مولا

دعاؤں کو قبول کرنے والے کی بارگاہ میں

یا اللہ! میں تیرا بندہ ہوں' یا رب! تیرا پالا ہوا ہوں' یا رزاق! تیرا رزق کھاتا ہوں' یا غفور! تیرا گناہ گار ہوں' یا غفار! تیرا عاصی ہوں' یا رحمان! ضعیف ہوں' یا عادل! لرزتا ہوں' یا قہار! بے جان ہوں' یا جبار! بے حواس ہوں' یا مالک! توبہ کرتا ہوں' یا ارحم الراحمین رحم کر' یا اکرم الاکرمین! کرم کر عاجزی لایا ہوں' قبول فرما! یا رب رحیم! جب قیامت کے دن تو ذرے ذرے کا حساب لے گا' اس وقت میں کیا کروں گا' میرا تو اعمال نامہ سیاہ ہے' قبر میں منکر نکیر سوال کریں گے تو میں کیا جواب دوں گا' میرے اعمال مجھے معلوم ہیں جان کنی کی تلخی کا کیا علاج کروں گا' نیکی کی دولت سے مفلس ہوں' خداوند! میں بھکاری ہوں تیری بارگاہ سے بھیک مانگتا ہوں' تیرا فرمان ہے: واما السائل فلا تنھر ۔ مانگنے والے کو نہ جھڑک' اے اللہ! اگر تو جھڑک دے گا تو میں کہاں جاؤں گا۔ اے اللہ گناہوں کو معاف کر دے' حرص وھوا میں گرفتار بندے کو علم و عرفان اور قناعت کی دولت عطا فرما! مجھے اپنا ہی محتاج رکھ کسی محتاج کا محتاج نہ بنا۔ اپنی بندگی والی زندگی عطا فرما!! اپنے نبی کی اطاعت کا جذبہ پیدا کر۔

خدا گر نہ توفیق دے بندگی کی — نہیں پھر ضرورت ہمیں زندگی کی
وہ کیا آشنا ہو گا عرفان حق سے — نہیں جس نے لذت چکھی بے خودی کی
کہا حق نے محبوب ہے بس وہ میرا — کرے گا اطاعت جو میرے نبی کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جہاں بھر میں ہے در بدر قوم مسلم
الٰہی ہیں تصویر ہم بے بسی کی
میسر ہو اب فتح باب ہدایت
نہیں کوئی حد اپنی بے رہروی کی
کھلے پھر سے مولا چمن آرزو کا
چلیں پھر ہوائیں یہاں آشتی کی
سحر دم جو تجھ سے کریں التجائیں
ہوں مقبول یا رب دعائیں سبھی کی
خدا جس کا شہزاد ہو آپ ہادی
نہیں اس کو حاجت کسی رہبری کی

اللہ تعالیٰ بہت شفقت فرمانے والا ہے

اَلــرَّءُوْف: رافۃ سے ہے اور رافت اس مہربانی کو کہتے ہیں جس میں ازالۂ ضرر اور دفع مکروہات ہو یعنی رافت حد درجہ کی مہربانی کو کہا جاتا ہے۔ رؤف رحیــم کا ہم معنی ہے مگر اس میں کسی قدر مبالغہ بھی شامل ہے۔ بعض نے رافت کو اشد رحمت کے معنی میں لیا ہے اور بعض نے رحمت کو عام اور رافت کو خاص بتایا ہے کیونکہ رحمت کے معنی میں دفع ضرر کے علاوہ افضال وانعام بھی شامل ہیں۔ قرآن پاک میں اسم رؤف نو مقامات پہ آیا ہے' دو مقامات میں رؤف بــالعباد انفرادی حالت میں اور سات مقامات میں رحیم کے ساتھ مرکب حالت میں۔ لہٰذا رؤف و رحیم' رحمٰن و رحیم کے معنی میں برابر ہو جاتا ہے۔ فرق اتنا ہے کہ رحمٰن و رحیم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں کہہ سکتے جبکہ ان ہر دو اسماء کا اطلاق مؤمنین کے تعلق سے نبی علیہ السلام کے لیے بھی فرمایا گیا ہے اور بے شک اس میں حضور ﷺ کی عظمت و شان آشکار ہے۔ اللہ تعالیٰ رؤف و رحیم ہے عفویت کے ساتھ اور حضور علیہ السلام رؤف و رحیم ہیں خصوصیت کے ساتھ۔ ہاں مگر اللہ تعالیٰ رؤف ہے اور اس کی شفقت و احسان تمام مخلوق پر بلا کسی سبب و استحقاق اور بلا کسی درخواست کے عام ہے' ان حالات کے ساتھ احسان و نوازش' انعام و پرورش فرمانا اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے۔ یہ اسم مبارک تسخیر و محبت اور دشمن کے پنجۂ ظلم سے نجات کے لیے پڑھنا چاہیے۔ اس اسم کے عامل کو ہر کوئی محبت سے دیکھے گا' اس کے عامل کے پاس اگر ایک پیسہ بھی نہ ہو اور وہ بڑے سے بڑا کاروبار کرنے چاہے تو لوگ اس کو بخوشی قرض دیں گے اور تقاضا بھی نہ کریں گے کیونکہ جس نے عامل کو قرض دیا ہے' اللہ تعالیٰ اس کو اپنی بارگاہ سے برکت عطا فرمائے گا' اگر کوئی بہ نیت خیانت اس عمل کو کرے گا تو ذلیل و رسوا ہوگا' ورنہ عظمت و وقار اس کے قدم چومے گی۔ (شرح اسماء) جو شخص دس مرتبہ درود شریف اور دس مرتبہ اس اسم کو پڑھے گا تو اس کا غصہ رفع ہو جائے گا' دوسرے غضب ناک شخص پر دَم کرے تو اس کا غصہ بھی ختم ہوگا۔ انشاء اللہ!

تواب ہے وہ ذات غفور و رحیم ہے
بخشش کی ہے امید اسی سے خطا کے بعد
جائے گا اس کے پاس جو توبہ کیے بغیر
ہو گا بَری عذاب سے لیکن سزا کے بعد
کعبہ کے اردگرد فضائے مطاف میں
رحمت کا سلسلہ تھا کرم کی ہوا کے بعد
وقت اجل بھی حمد کی توفیق ہو مجھے
مدحِ نبی ہو لب پہ ثنائے خدا کے بعد
شہزاد کر وسیلۂ صدیق اختیار
پہلے امام تو ہیں وہی مصطفیٰ کے بعد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ تعالیٰ ملکوں کا مالک ہے

مَالِکُ الْمُلْکِ: وہ ہے جو اپنے ملک میں جس طرح چاہتا ہے حکم جاری فرماتا ہے' جسے چاہے مارے جسے چاہے زندہ کرے۔ اس اسم پاک میں ملک بمعنی مملکت ہے اور مالک کا معنی ہے: پوری قدرت والا' تمام موجودات ایک مملکت ہیں' جن کا وہ اکیلا مالک ہے اور سب پر قادر ہے' موجودات اگرچہ ایک جہت سے بکثرت ہیں مگر دوسری جہت سے ان میں وحدت پائی جاتی ہے' اس کی مثال بدن انسانی ہے جو انسان کی ایک مملکت ہے اور اس میں بہت سے اعضاء واجزاء پائے جاتے ہیں لیکن وہ سب کے سب صرف ایک مدبر کی غرض پوری کرنے میں ایک دوسرے کی مدد واعانت کرتے ہیں' لہٰذا ان سب کا مجموعہ گویا ایک مملکت ہے' اسی طرح تمام عالم گویا ایک ہی وجود ہے اور عالم کے اجزاء اس کے اعضاء ہیں جو ایک ہی مقصود پر ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ وجودِ الٰہی کے موافق جس خیر کا حاصل ہونا ممکن ہو وہ حاصل ہو جائے اور وہ ایک ہی مملکت اس لیے ہے کہ اس کے تمام کاروبار ایک ہی نظم ونسق کے سلسلے میں مرتبط رہیں اور صرف اللہ تعالیٰ اس مملکت کا مالک ہے اور ہر بندہ کی مملکت اس کا وجود ہے اور چونکہ صفاتِ قلب اور جوارح میں اس کا حکم جاری رہتا ہے' اس لیے وہ اپنی قدرت حاصلہ کے موافق اس اپنی مملکت کا مالک ہے۔ جو شخص مالک الملک ہمیشہ پڑھتا رہے گا' اللہ تعالیٰ اس کو غنا عطا فرما کر لوگوں سے بے نیاز کر دے گا اور وہ کسی کا محتاج نہ رہے گا۔

یا رب! مجھے تو اپنی محبت نصیب کر — دائم طواف کعبہ کی ہمت نصیب کر
یا رب بجاہ قبر مبارک نبی پاک — ایماں کی دو جہان میں نعمت نصیب کر
برکت سے چار یار کی اے خالق جہاں — میرے گناہ بخش سعادت نصیب کر
حرمت سے چار یار کی اے شاہ با صفات — تو صدق و عدل وعلم و شجاعت نصیب کر
یا رب بحق حضرت حسنین خوش خصال — حلم و حیا و لطف و سخاوت نصیب کر

اللہ تعالیٰ بزرگی وعزت والا ہے

ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ: یہ وہ ذات ہے جو تمام جلال وکمال کی واحد سزاوار ہے اور تمام کرامات اسی سے صادر ہیں' پس وہ جلال کی سزاوار فی ذاتہٖ ہے اور کرامت اس کی طرف سے مخلوق کو پہنچتی ہے' مخلوق کے حق میں اس کی جو کرامت ہے وہ شمار نہیں کی جا سکتی' اس کا یہ ارشاد اس کرامت پہ دلالت کرتا ہے: ولقد کرمنا بنی ادم............ (بنی اسرائیل:۷۰) اور بے شک ہم نے اولادِ آدم کو عزت عطا فرمائی (عقل وعلم وگویائی' پاکیزہ صورت' معتدل قامت اور معاش ومعاد کی تدابیر اور تمام چیزوں پہ استیلا وتسخیر عطا فرما کر اور اس کے علاوہ اور بہت سی فضیلتیں دے کر)۔ سورۂ الرحمٰن میں دو جگہ یہ اسم پاک آیا ہے' ارشادِ باری تعالیٰ ہے: کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام ۔ زمین پر جتنے ہیں سب کو فنا ہے (ہر جاندار ہلاک ہونے والا ہے) اور باقی ہے تمہارے رب کی ذات عظمت وبزرگی والا (کہ وہ خلق کے فنا کے بعد انہیں زندہ کرے گا اور ابدی حیات عطا فرمائے گا اور ایمانداروں پر لطف وکرم فرمائے گا)۔ اسی سورت کی آخری آیت ہے: تبارک اسم ربک ذی الجلال والاکرام ۔ بڑی برکت والا ہے تمہارے رب کا نام جو عظمت وبزرگی والا۔ جو شخص کثرت سے ذوالجلال والاکرام پڑھے گا' اللہ تعالیٰ اس کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عزت وعظمت اور مخلوق سے استغناء عطا فرمائے گا۔ جو شخص ذوالجلال والاکرام بیدك الخیر وھو علٰی کل شیء قدیر ایک سو مرتبہ پڑھ کر پانی پہ دم کر کے بیمار کو پلائے' بیماری سے شفاء ہوگی اور غمگین دل خوش ہوگا۔ (از امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ) حدیث شریف میں آیا ہے: حضور علیہ السلام نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا: یا ذاالجلال والاکرام ۔ تو آپ نے فرمایا: تیری دعا قبول کی جائے گی' اب تو (جو چاہے) مانگ۔ گویا کہ اس کو اسم اعظم قرار دیا گیا۔ ہم اپنے رب سے اس اسم اعظم کے وسیلے سے دعا کرتے ہیں کہ

یا رب نبی کی اپنے زیارت نصیب کر — روزِ جزا میں ان کی شفاعت نصیب کر
عشق مدینہ ہے جسے ہے عاشق رسول — احمد کے عشق کی بھی لیاقت نصیب کر
حُبِ نبی میں ہے جو مریض اور ناتواں — اس عاشق نبی کو تو صحت نصیب کر

اللہ تعالیٰ عدل وانصاف قائم فرمانے والا ہے

اَلْمُقْسِطُ: وہ ذات ہے جو مظلوم کو ظالم سے انصاف دلائے اور اس کا کمال یہ ہے کہ مظلوم کی خوشنودی کے ساتھ ظالم کی خوشنودی بھی شامل کر دے اور یہ اعلیٰ درجہ کا عدل وانصاف ہے جس پر اللہ کے سوا کوئی قادر نہیں۔ اس کی مثال یہ روایت ہے کہ ایک بار حضور نبی کریم ﷺ بیٹھے بیٹھے ہنس پڑے' یہاں تک کہ آپ کے سامنے کے دندان مبارک ظاہر ہوگئے۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پہ قربان ہوں! آپ کس بات پر مسکرائے؟ فرمایا: میری اُمت میں سے دو آدمی اللہ تعالیٰ کے سامنے دوزانو بیٹھے ہوں گے۔ ایک کہے گا: یارب! اس شخص سے میرا بدلہ دلا دے۔ اللہ (دوسرے کو) فرمائے گا: اپنے بھائی کو بدلہ دے۔ وہ عرض کرے گا: اے رب العزت! میری کوئی بھی نیکی نہ رہی۔ اللہ تعالیٰ مدعی کو فرمائے گا: اب تو اپنے بھائی کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہتا ہے؟ اب تو اس کے پاس کوئی بھی نیکی نہ رہی۔ وہ عرض کرے گا: یارب! میرے گناہ اس پر ڈال دے۔ اس وقت حضور نبی کریم ﷺ آب دیدہ ہو کر فرمانے لگے کہ یہ دن بڑا خطرناک ہوگا۔ جب کہ لوگ یہ بھی چاہنے لگیں گے کہ کوئی ان کے گناہ اٹھالے۔

آپ نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا' یعنی مدعی سے: آنکھ اٹھا کر دیکھ! وہ کہے گا: اے پروردگار! میں چاندی کے شہر اور سونے کی عمارتیں دیکھ رہا ہوں' جن پر موتیوں کے ہار پڑے ہیں۔ یہ کس نبی یا کس ولی یا کس شہید کے لیے ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جو اس کی قیمت ادا کرے۔ وہ عرض کرے گا: اے پروردگار! اتنی قیمت کس کے پاس ہوگی؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تیرے پاس ہے' وہ عرض کرے گا: اے پروردگار! میں کس چیز کے عوض میں اس کو خرید سکتا ہوں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اپنے بھائی کو عفو کرنے کے عوض میں' وہ عرض کرے گا: اے پروردگار! میں نے معاف کیا۔ اللہ تعالیٰ کہے گا: اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑ اور اس کو جنت میں لے جا۔

پھر حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرو! اور اپنے باہمی تعلقات کی اصلاح کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز مؤمنوں کے درمیان صلح کرا دے گا۔ انصاف وانصاف کا اصلی راستہ یہی ہے' جس پر رب الارباب کے سوا کوئی قادر نہیں۔

ہو دل میں تیری یاد ہر دم الٰہی — مٹا دے زمانے کے سب غم الٰہی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تیرے عشق و مستی کا جو آئینہ ہو — عطا کر مجھے چشم پُرنم الٰہی
تیرے نور کے پاک جلوؤں میں ڈھل کے — چمکتی ہے پھولوں پہ شبنم الٰہی
یہ دریا سمندر یہ چشمے یہ جھرنے — الاپیں محبت کے سرگم الٰہی
کبھی ہیں بہاریں کبھی ہیں خزائیں — بھرے حکمتوں سے ہیں موسم الٰہی
مٹے نامیوں کے نشاں ایک پل میں — ہوئی ذات تیری جو برہم الٰہی
انہی کا مقدر ہوئی سرفرازی — ہوئے سر جو تیرے لیے خم الٰہی
علاج دلِ صابری بس یہی ہے — تیری رحمتوں کا ہو مرہم الٰہی

اس اسم پاک میں سے بندے کا اعلیٰ حصہ یہ ہے کہ پہلے اپنے نفس سے انصاف دلائے پھر کسی دوسری شخص سے کسی اور شخص کو انصاف دلائے اور اپنے نفس کو کسی ذات سے انصاف نہ دلائے۔(شرح اسماء الحسنیٰ للغزالی رحمۃ اللہ علیہ) جو شخص روزانہ اس اسم پاک کا وظیفہ کرے وہ انشاء اللہ شیطانی وسوسوں سے محفوظ رہے گا اور اگر کسی خاص اور جائز مقصد کے لیے سات سو مرتبہ پڑھے گا تو ان شاء اللہ وہ مقصد حاصل ہوگا۔

الٰہی جو ہیں پیرو مصطفیٰ — تو ہو غیب سے ان کا حاجت روا
مدد ان کی ہر کام میں کیجیو — نظر ان کی ہر بات میں دیجیو
الٰہی بحق شہِ انبیاء — جناب محمد رسول خدا
پئے آل و اصحاب ختم النبی — یہی التجا تجھ سے رب ہے مری
مراد دلی میری بر لائیو — جو ہے راہ حق مجھ کو دکھلائیو

اللہ تعالیٰ سب کو جمع فرمانے والا ہے

اَلْجَامِعُ: جمع سے ہے، جس کا معنی ہے: بعض کو بعض کے قریب تر کر دینا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کو جمع فرمانے والا ہے۔ سورۂ آل عمران میں فرمایا: **ربنا انك جامع الناس ليوم لا ريب فيه** ۔ اے ہمارے پالنے والے! بے شک تو سب لوگوں کو جمع کرنے والا ہے (حساب یا جزا کے لیے) اس دن کے لیے جس میں کوئی شبہ نہیں۔ سورۂ نساء میں ہے: **ان الله جامع المنافقين والكفرين في جهنم جميعا** ۔ بے شک اللہ تعالیٰ منافقوں اور کافروں کو جہنم میں اکٹھا کرنے والا ہے۔ سورۂ مائدہ میں ہے: **يوم يجمع الله الرسل** ۔ جس دن اللہ تعالیٰ رسولوں کو جمع فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ جامع ہے، اس نے جمعۃ المبارک کو اپنے بندوں کے جمع ہونے کا دن بنایا اور جمعہ کو ہی تمام مخلوق میدانِ قیامت میں جمع ہوگی۔ اس اجزاء مادہ کو جمعیت عطا کی، اربعہ عناصر کو باوجود مختلف مزاج ہونے کے جمع کیا، نباتات و معدنیات میں مختلف اقسام کی تاثیریں جمع کیں۔ زمیں پہ کروڑوں اقسام کے نباتات و حیوانات کو جمع کیا، سطح فلک پر کروڑوں اجرامِ سماوی کو ان کی باہمی کشش اتصال سے جمع فرمایا۔ شرح اسماء الحسنیٰ للغزالی میں ہے: بندوں میں سے جامع وہ ہے جو نشست و برخاست وغیرہ کے ظاہری آداب کے ساتھ قلب کے باطنی حقائق کو بھی جمع کرے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پس جس شخص کی معرفت کامل اور سیرت پسندیدہ ہو وہ جامع ہے۔ اس لیے کہا جاتا ہے کہ کامل وہ ہے جس کا نورِ معرفت اس کے تقویٰ کے نور کو بجھانہ دے۔

سب تری روشنائیاں سارے اجالے تیرے ۔۔۔ عرش و کرسی' کلمہ و حرف مقالے تیرے
میری سوچی ہوئی باتوں میں جھلک تیری ۔۔۔ میرے لکھے ہوئے حرفوں میں حوالے تیرے
تیرے ہی نام سے ہر ابتداء ہے ۔۔۔ تیرے ہی نام پر ہر انتہا ہے
تیری حمد و ثناء الحمد للہ ۔۔۔ کہ تو میرے نبی کا خدا ہے

اس اسم مبارک کے ساتھ تعلق کو مضبوط کرنے کے لیے لازم ہے کہ پہلے جمعیت خاطر کرے' پھر کمالات کی طرف متوجہ ہوکر جامعیت کی شان پیدا کرے۔ جس شخص کے اعزہ یا احباب منتشر ہو گئے ہوں' وہ چاشت کے وقت غسل کر کے اور آسمان کی طرف منہ کر کے دس مرتبہ یا جامع پڑھے اور ایک انگلی بند کرے' اسی طرح ہر دس مرتبہ پر ایک ایک انگلی بند کرتا جائے' آخر میں دونوں ہاتھ منہ پر پھیرے' انشاء اللہ جلد جمع ہو جائیں گے' اگر کوئی چیز گم ہو جائے تو اللّٰھم یا جامع الناس لیوم لا ریب فیه اجمع ضالتی پڑھا کرے' وہ چیز اسے جلد مل جائے گی' جائز محبت کے لیے بھی یہ دعا بے مثال ہے۔

نہ عبادت ہے نہ طاعت آہ ۔۔۔ ہے فقط تیری رحمتوں پہ نگاہ
کر مری جملہ مشکلیں آسان ۔۔۔ اپنے فضل و کرم سے یا رحمٰن
میرے اعمال پر نہ کر تو نظر ۔۔۔ یا رحیم اپنا رحم کر مجھ پر

اللہ تعالیٰ غنی و بے نیاز ہے

اَلْغَنِیُّ: غِنٰی سے ہے اور غنی وہ ہوتا ہے جو کثرتِ مال واسباب کی وجہ سے کسی کا دست نگر نہ ہو۔ غنی مطلق اللہ ہی کی ذات ہے' ارشاد فرمایا گیا: **فان اللّٰہ غنی عن العٰلمین** ۔ (آل عمران: ۹۷) اللہ تعالیٰ سارے جہانوں سے مستغنی ہے۔ سورۂ فاطر میں فرمایا: **یا ایھا الناس انتم الفقراء الی اللّٰہ واللّٰہ ھو الغنی الحمید** ۔ (آیت: ۱۵) اے لوگو! تم سب اللہ تعالیٰ کے محتاج ہو اور اللہ ہی بے نیاز ہے' سب خوبیوں سراہا' یعنی سب لوگ اس کے فضل واحسان کے حاجت مند ہیں اور تمام مخلوق اس کی محتاج ہے۔ حضرت ذوالنون علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: مخلوق ہر دم اور ہر لحظہ اللہ کی محتاج ہے اور کیوں نہ ہوگی کہ ان کی ہستی اور ان کی بقاء سب اس کے کرم سے ہے۔ قرآن مجید میں یہ اسم پاک حمید' کریم اور حلیم کے ساتھ آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ غنی ہے اور تمام محامد وجلال وکمال کا مالک ہے' اسے مخلوق سے کوئی احتیاج نہیں' بلکہ وہ اپنے جود وکرم اور فضل سے سب کو سب کچھ دینے والا ہے' تمام سائلوں کے سوالات اور گداؤں کی درخواستیں سنتا ہے' پوری کرتا ہے اور سب کی برداشت کرتا ہے۔ اہل دنیا کے پاس دولت دیکھ کر اگر کوئی ان کو غنی کہہ دیتا ہے' تو یہ کوئی ایسی بات نہیں' اگر چشم بصیرت سے دیکھا جائے تو معلوم ہو کہ آنانکہ غنی ترند محتاج ترند۔ جو جتنا غنی ہے اتنا ہی محتاج ہے۔ بھنگی' ماشکی' دھوبی' نائی وغیرہ کی کس کو احتیاج نہیں' ان کے بغیر بڑے سے بڑا بادشاہ بھی ایک دن نہیں بسر کر سکتا' بدن کو غذا کی ضرورت' غذا کو باریک شریانوں میں پہنچانے کے لیے پانی کی احتیاج' آفتاب کی حرارت اور روشنی وہوا کی کس کو ضرورت نہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آب پاشی کے لیے پانی کتنا ضروری ہے' پانی کو دور دور تک پہنچانے کے لیے ہواؤں اور بادلوں کی ضرورت کا کون انکار کر سکتا ہے؟ بہرحال اس اسم پاک کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کے لیے لازم ہے کہ اپنے آپ کو اس غنی مطلق کا فقیر سمجھے اور اہل دنیا کو محتاج و گدا سمجھ کر خیر و شر کا کسی کے ہاتھ میں ہونا کبھی یقین نہ کرے۔ پروردگارِ عالم کے سامنے گڑگڑائے اور اس سے مانگنے کا اپنے آپ کو عادی بنائے اور اسی کے آگے بندگی کے لیے اپنے سرِ تسلیم کو یہ کہہ کر خم کرے:

اک عہد بے مثال ہے ایّاک نعبُدُ — تجدیدِ ذوالجلال ہے ایّاک نعبُدُ
ایاک نستعین ہے مقصودِ اہلِ دل — منشورِ اہلِ حال ہے ایّاک نعبُدُ
دیباچۂ کتابِ الٰہی ہے فاتحہ — اور مرکزی خیال ہے ایّاک نعبُدُ
وحیِ اللہ بھی ہے یہ قولِ ثقیل بھی — پیغامِ لازوال ہے ایّاک نعبُدُ
اس سے عیاں قرینۂ اظہارِ بندگی — تکمیلِ حال و قال ہے ایّاک نعبُدُ
منزل بھی راستہ بھی عقیدہ بھی ذکر بھی — ہر طور نیک فال ہے ایّاک نعبُدُ
تقریب وصلِ عابد و معبود ہے نماز — کیفیتِ وصال ہے ایّاک نعبُدُ
دنیا و آخرت میں مسلمان کے لیے — تمہیدِ ہر کمال ہے ایّاک نعبُدُ
پوشیدہ ان حروف میں ہے روحِ بندگی — قرآن کا جمال ہے ایّاک نعبُدُ
ہے سرمدی سرود یہ فرمانِ لم یزل — برتر زِ ماہ و سال ہے ایّاک نعبُدُ
جاتا ہے جو صفات سے موصوف کی طرف — وہ جادۂ وصال ہے ایّاک نعبُدُ
وردِ زبانِ بوذر و سلمان و مرتضیٰ — ذوقِ دلِ بلال ہے ایّاک نعبُدُ
بندہ ہوا ہے فائزِ معراجِ بندگی — کیا خوب اشتغال ہے ایّاک نعبُدُ
نسخہ یہ ہے حصولِ فیوض و فلاح کا — سرکوبِ ہر وبال ہے ایّاک نعبُدُ
دل سے نکالتا ہے غمِ روزگار کو — ہاں دافعِ ملال ہے ایّاک نعبُدُ
اَلحمد کے بیاں سے ولا الضّالّین تک — اِک نقطۂ کمال ہے ایّاک نعبُدُ
شہزاد کو نصیب ہو مولا وہ بندگی — جس بندگی پہ دال ہے ایّاک نعبُدُ

جو شخص روزانہ ستر مرتبہ یا غنی پڑھا کرے' اللہ تعالیٰ اس کے مال میں برکت عطا فرمائے گا اور انشاء اللہ وہ کسی کا محتاج نہیں ہوگا' جو شخص کسی ظاہری یا باطنی مرض یا بلا میں گرفتار ہو' وہ اپنے تمام اعضاء اور جسم پر یا غنی پڑھ کر دم کرے' انشاء اللہ نجات پائے گا۔

اللہ تعالیٰ لوگوں کو غنی بنانے والا ہے

اَلْمُغْنِیْ: وہ ذات ہے جس کو اپنی ذات و صفات میں کسی غیر سے تعلق نہیں ہے بلکہ اغیار کے ساتھ علاقہ رکھنے سے وہ پاک ہے۔ پس جس شے کی ذات یا صفات کسی ایسے امر سے متعلق ہوں جو اس کی ذات سے خارج ہے' اس شے کا وجود یا کمال اس خارجی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

امر پر موقوف ہے پس وہ محتاج اور فقیر ہے جس کو طلب و کسب کی ضرورت ہے' ایسی بے تعلقی اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کے لیے ممکن نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی مغنی بھی ہے۔ یعنی غنی بھی کر دیتا ہے مگر جس کو وہ غنی بناتا ہے اس کا مطلق غنی بن جانا متصور نہیں ہو سکتا کم از کم وہ مغنی کا تو محتاج ہوا۔ پس غنی مطلق کہاں رہا بلکہ غیر اللہ سے بھی مستغنی ہوتا ہے تو اس لحاظ سے کہ اس کی تمام ضروریات اللہ تعالیٰ مہیا کر دیتا ہے۔ نہ بایں معنی کہ اس کو کوئی حاجت ہی نہیں رہتی اور غنی حقیقی تو وہ ہوتا ہے جس کو کسی کی حاجت قطعاً نہیں ہوتی اور جو شے محتاج ہے اور اپنی حاجت کی چیزیں حاصل کر رہی ہے وہ مجازاً غنی ہے۔ غیر اللہ کے حق میں زیادہ سے زیادہ جو صورت تسلیم کی جا سکتی ہے وہ صرف یہی ہے۔ تاہم جب اس کو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کی حاجت نہیں رہتی' تو اس کو غنی کہا جاتا ہے۔ اگر یہ ہو سکتا کہ اصل حاجت بھی اس کے ساتھ لگی نہ رہے تو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: **واللّٰہ الغنی وانتم الفقراء** ۔ (معاذ اللہ) درست نہ ہوگا اور اگر یہ تصور کرنا صحیح نہ ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا باقی تمام اشیاء سے مستغنی ہو سکتے ہیں تو اللہ کے لیے مغنی کا وصف (معاذ اللہ) درست نہ ہوتا۔ (شرح اسماء الحسنیٰ) جو شخص اوّل و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر گیارہ سو گیارہ مرتبہ یہ اسم پاک پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو ظاہر و باطنی غنا عطا فرمائے گا' صبح یا عشاء کی نماز کے بعد پڑھے' اس کے ساتھ سورۂ مزمل کی تلاوت بھی کرے۔

یا مالک اپنی خاص رحمت سے دین و دنیا میں جاہ و ثروت دے
آب رحمت سے زنگ دل کا دھو میرے قدوس پاک کر مجھ کو
کر عطا یا سلام یا شافی صحت و تندرستی کافی
تو ہی مؤمن ہے ہے میرا ایمان کیوں نہ میں چاہوں تجھ سے امن و امان
الاماں الاماں یا منان الاماں الاماں یا حنان
الاماں الاماں یا دیان الاماں الاماں یا سبحان

اللہ تعالیٰ منع فرمانے والا ہے

اَلْمَانِعُ: منع سے ہے جو کہ عطا کی ضد ہے' بخیل شخص کو رجل مانع کہا جاتا ہے کیونکہ وہ اپنے مال کو راہِ خدا میں خرچ کرنے سے روک لیتا ہے' اللہ تعالیٰ مانع ہے کیونکہ اس نے ممنوعاتِ شرعیہ سے اپنے بندوں کو روک دیا ہے۔ صحیح بخاری کتاب الدعوات کی حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے تھے: **اللّٰھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت** ۔ اے اللہ! تیری عطا کو کوئی روکنے والا نہیں اور جو چیز تو روک لے' وہ کوئی دینے والا نہیں۔ منع کے معنی حمایت بھی آتے ہیں' چنانچہ وہ بلند مکان جو اپنے رہنے والوں کی حفاظت کرے' اس کو عربی میں **مکان منیع** کہتے ہیں۔ سورۂ حشر میں یہود کے بارے میں فرمایا گیا: **وظنوا انھم ما نعتھم حصونھم من اللّٰہ** اور انہوں نے سمجھا کہ ان کے قلعے انہیں اللہ سے بچالیں گے۔ منافقین کا قول اہل کفر سے سورۂ نساء میں درج کیا: **قالوا الم نستحوذ علیکم ونمنعکم من المؤمنین** ۔ (آیت: ۱۴۱) انہوں نے کہا: کیا ہمیں تم پر قابو نہ تھا (کہ ہم تمہیں قتل کرتے یا گرفتار کر لیتے مگر ہم نے ایسا نہ کیا) اور ہم نے تمہیں مسلمانوں سے بچایا (اور انہیں طرح طرح کے حیلوں سے روکا اور ان کے رازوں پر تمہیں مطلع کیا تو اب تم اس سلوک کی قدر کرو اور ہمیں بھی حصہ دو) بہر حال اللہ تعالیٰ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مانع ہے کہ وہ اپنے بندوں کی حمایت فرماتا ہے اور اہلِ باطل کے ہاتھوں سے اہلِ حق کو بچاتا ہے۔ اس اسم پاک سے تعلق پیدا کرنے والوں پر لازم ہے کہ اہلِ ہوا و ہوس کی صحبت سے پرہیز کریں اور اپنے آپ کو یمنعون الماعون کے طبقے سے بچائیں۔ اعتماد و وثوق اللہ تعالیٰ ہی کی ذات پر قائم کریں۔

شرِ شیطان و ظلم سلطاں سے فتنۂ دھر و جور اخواں سے
اپنے امن و اماں میں دائم رکھ عزت و آبرو سے قائم رکھ
یا مہیمن بلطف یزدانی سب بلاؤں سے کر نگہبانی

اگر اپنی بیوی سے جھگڑا یا ناچاقی ہو تو بستر پر لیٹتے وقت بیس مرتبہ یہ اسم پاک پڑھا کرے، جھگڑا اور ناچاقی دور ہو جائے گی اور باہمی محبت پیدا ہوگی اور جو شخص بکثرت اس اسم کا ورد کرتا ہے، انشاء اللہ ہر شر سے محفوظ رہے گا، اگر کسی خاص اور جائز مقصد کے لیے پڑھے تو وہ مقصد حاصل ہوگا۔ ان شاء اللہ! اہلِ تحقیق فرماتے ہیں کہ جو شخص اس اسم کا ورد کرے تو لازم ہے کہ کسی فرد کو اذیت نہ پہنچائے تاکہ اللہ تعالیٰ ذاکر سے دنیا و آخرت کی بلائیں دور فرما دے۔ شیخ مغرب علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ یہ اسم خوف زدہ کرنے کے لیے بہت بہتر ہے۔

اللہ تعالیٰ ضرر اور نفع والا ہے

اَلضَّارُ، اَلنَّافِعُ: یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے بابرکت نام ہیں، ضرر و نفع جو مخلوق کو پہنچتا ہے، اس کا وجود مختلف اعتبارات سے ہے، دو شخصوں نے ایک سودا کیا ہے تو ان میں سے ایک نقصان کی شکایت کرتا ہے تو دوسرا نفع کمانے پہ خوش ہے، حالانکہ سودا ایک ہی ہے۔ یہ حالات اللہ ہی کے حکم کے ماتحت ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: قل لا املك لنفسي نفعا ولا ضرا الا ماشاء الله ۔ (الاعراف: ۱۸۸) فرما دو میں اپنے بھلے بُرے کا خود مختار نہیں مگر جو اللہ چاہے۔ (وہ مالک حقیقی ہے جو کچھ ہے اس کی عطا سے ہے)۔ ایسی کئی آیاتِ مبارکہ قرآن پاک میں ہیں جہاں ذاتی نفع و نقصان کی نفی کی گئی ہے، ورنہ تو دنیا کی کوئی شی بھی ایسی نہیں ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے نفع یا نقصان نہ رکھا ہو۔ اس آیت کا شانِ نزول یہ ہے کہ غزوۂ بنی مصطلق سے واپسی کے وقت راہ میں تیز ہوا چلی، چوپائے بھاگے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ مدینہ طیبہ میں رفاعہ کا انتقال ہو گیا ہے اور یہ بھی فرمایا کہ دیکھو میری ناقہ کہاں ہے؟ عبداللہ بن ابی منافق اپنی قوم سے کہنے لگا: ان کا کیسا عجب حال ہے کہ مدینہ میں مرنے والے کی خبر تو دے رہے ہیں اور اپنی ناقہ معلوم ہی نہیں کہ کہاں ہے؟ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کا یہ قول بھی مخفی نہ رہا، حضور علیہ السلام نے فرمایا: منافق لوگ ایسا ایسا کہتے ہیں اور میری ناقہ اس گھاٹی میں ہے، اس کی نکیل ایک درخت میں اُلجھ گئی ہے۔ چنانچہ جیسا فرمایا تھا، اسی شان سے وہ ناقہ پائی گئی، اس پر مندرجہ بالا آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر کبیر)

اے خالق و مالک رب علیٰ سبحان اللہ سبحان اللہ
تو رب ہے مرا، میں بندہ تیرا سبحان اللہ سبحان اللہ
ہم منگتے ہیں تو معطی ہے ہم بندے ہیں تو مولیٰ ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

محتاج تیرا ہر شاہ و گدا — سبحان اللہ سبحان اللہ
ہم جرم کریں تو عفو کرے — ہم قہر کریں تو مہر کرے
گھیرے ہے جہاں کو فضل تیرا — سبحان اللہ سبحان اللہ
تو والی ہے ہر بے کس کا — تو حامی ہے ہر بے بس کا
ہر اک کے لیے در تیرا کھلا — سبحان اللہ سبحان اللہ
رزاق ہے مور و مگس کا تو — غفار ہے نیک و بد کا تو
ہے سب پر تیرا جود و عطا — سبحان اللہ سبحان اللہ
ہم عیبی ہیں ستار ہے تو — ہم مجرم ہیں غفار ہے تو
بدکاروں پر بھی ایسی عطا — سبحان اللہ سبحان اللہ
یہ سالک مجرم آیا ہے — اور خالی جھولی لایا ہے
دے صدقہ رحمت عالم کا — سبحان اللہ سبحان اللہ

(حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ)

اَلضَّارُّ اور اَلنَّافِعُ کے فوائد

جو شخص شب جمعہ میں ایک سو مرتبہ الضار پڑھا کرے وہ تمام ظاہری اور باطنی آفات سے محفوظ رہے گا' خواہ وہ عزت و مال یا اہل و عیال سے متعلق ہو۔ شیخ مغرب علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص طالب عزت و مال و جاہ و بزرگی ہو تو ہر شب پڑھے' اس کو قربِ خداوندی بھی نصیب ہوگا۔ یہ اسماءِ الٰہیہ حصولِ دولت وغنا کے لیے مخصوص ہیں' برائے نفع تجارت و وسعت رزق حلال میں امتیازی شان رکھتے ہیں' بڑے بڑے وظائف و عملیات اور چلّہ کشی اور محنت شاقہ کے بعد جو چیز حاصل نہیں ہوتی' وہ چیز دنوں میں ان اسماء میں سے کسی بھی اسم مبارک کی برکت سے حاصل ہو جاتی ہے۔ النافع کے فوائد میں لکھا ہے کہ جو شخص کشتی یا اور سواری پہ سوار ہونے کے بعد یا نافع کثرت سے پڑھتا رہے تو انشاء اللہ ہر آفت سے محفوظ رہے گا' جو شخص کسی بھی کام کو شروع کرنے سے پہلے اکتالیس مرتبہ یا نافع پڑھ لیا کرے تو انشاء اللہ کام حسب منشاء ہوگا' جو شخص بیوی سے جماع کے وقت (کپڑے اتارنے سے پہلے) یہ اسم پڑھے' انشاء اللہ اولادِ صالح نصیب ہوگی۔

عزت و آبرو میں فرق نہ آئے — یا عزیز ہر ایک بلا ٹل جائے
در پئے آبرو ہو گر عالم — جب کہ ہے تو عزیز پھر کیا غم
جس کو بخشے تو عزت و حرمت — کون ہے جو دے سکے ذلت

اللہ تعالیٰ "نور" ہے

قرآن مجید میں مختلف چیزوں کو نور کہا گیا' مثلاً چاند کو نور فرمایا: ھو الذی جعل الشمس ضیاء والقمر نورا ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یخرجھم من الظلمت الی النور ۔ توحید و ایمان کو نور کہا گیا اور کفر و شرک کو تاریکی۔ ان چیزوں کا تعلق بصارت سے نہیں بصیرت سے ہے۔ یھدی اللّٰہ لنورہ من یشاء ۔ دین حقہ کو نور کہا: واتبعوا النور الذی انزل معہ ۔ قرآن پاک کو نور کہا کیونکہ اس کے دلائل و ہدایات خود افروز ہیں اور اسکی تعلیم روح کو روشن اور قلب کو منور کرنے والی ہے۔ قد جاء کم من اللّٰہ نور ۔ میں حضور علیہ السلام کے وجود با جود کو نور فرمایا گیا۔ یسعٰی نورھم بین ایدیھم و بایمانھم ۔ میں نورِ اعمال صداقت کو نور فرمایا۔ ربنا اتمم لنا نورنا میں افضال الٰہی کو نور فرمایا۔ اللّٰہ نور السموات والارض ۔ اسی آیت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا نام نور ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نور ہونے سے مراد کیا ہے؟ ابن عباس فرماتے ہیں: اللّٰہ ھادی السموات والارض ۔ یعنی اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کا ہادی ہے' تو آسمانوں اور زمین والے اسی سے ہدایت پاتے ہیں۔ ضحاک فرماتے ہیں: اللّٰہ نور السموات والارض ۔ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کو روشنی دینے والا ہے۔ ابی بن کعب و حسن و ابو العالیہ نے فرمایا: مزین السموات والارض ۔ مجاہد فرماتے ہیں: مدبر السموات والارض ۔ ان اقوال میں سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی تفسیر کی تائید قرآن پاک سے ہوتی ہے کیونکہ اس آیت کے بعد آ رہا ہے: یھدی اللّٰہ لنورہ من یشاء ۔ اللہ تعالیٰ اپنے نور سے جس کو چاہے ہدایت عطا فرماتا ہے۔ صحیحین کی حدیث میں حضرت ابن عباس سے ہے کہ حضور علیہ السلام کی دعائے تہجد میں (دعائے نور کے علاوہ) یہ الفاظ بھی تھے: ولک الحمد انت نور السموات والارض ومن فیھن ۔ تیرے ہی لیے حمد ہے اور تو ہی آسمانوں اور زمین اور جو ان کے درمیان ہے سب کا نور ہے۔ ایک حدیث میں اعضاءِ وضو کو دو دو بار دھونا نورٌ علیٰ نور فرمایا گیا۔ نماز کو نور اور صدقہ کو برہان فرمایا گیا۔ (صحیح مسلم عن ابی مالک الاشعری) حجابہ نور ۔ (صحیح مسلم عن ابی موسیٰ)

حمدِ ربّ ہے مصطفیٰ کی شان ہے قرآن میں ۔۔۔ دین کی تعلیم ہے ایمان ہے قرآن میں
اِس کو مولا نے کہا ہے آپ فرقانِ حمید ۔۔۔ اُس کی یکتائی کی ہر برہان ہے قرآن میں
نور کا منبع ہے' یہ حکمت کا بحرِ بے کنار ۔۔۔ روشنی ہے علم ہے عرفان ہے قرآن میں
تزکیہ و صبرٗ تسلیم و رضا کا درس ہے ۔۔۔ اک نظامِ عدل ہے' احسان ہے قرآن میں

اس اسم (النور) کی برکت سے قلب و قالب منور ہو جاتے ہیں' انوارِ الٰہیہ کا نزول ہوتا ہے۔ امام علی رضا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: دو سو چھپن مرتبہ روزانہ اس اسم کا ورد کرنے سے دل اور آنکھیں نورِ الٰہی سے بھر جاتے ہیں۔ ہر شخص اس کے ساتھ عزت و احترام سے پیش آئے گا۔ (تنویر الاسماء) جو شخص شب جمعہ میں سات مرتبہ سورۂ نور اور ایک ہزار مرتبہ اس اسم کو پڑھے گا' اس کا دل نورِ الٰہی سے منور ہو جائے گا۔

حمد رب جلیل کرتے ہیں ۔۔۔ مغفرت کی سبیل کرتے ہیں
وہ خطا پوش بخش دے گا خطا ۔۔۔ مصطفیٰ کو وکیل کرتے ہیں
بے نیازِ جہاں ہیں وہ بے شک ۔۔۔ جو بھی رب کو کفیل کرتے ہیں
رب کو چاہو تو اس طرح چاہو ۔۔۔ جیسی چاہت خلیل کرتے ہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خالق کائنات کی توصیف صاحبانِ عدیل کرتے ہیں
جو بھی غافل ہیں یادِ رب سے حفیظ حشر اپنا رذیل کرتے ہیں

(محمد حفیظ نقشبندی مجددی)

اللہ تعالیٰ ہدایت عطا فرمانے والا ہے

اَلْهَادِی: وہ ذات ہے جو اپنے خاص بندوں کو اپنی ذات کی شناخت کا راستہ بتائے تا کہ وہ اس کی ذات سے اشیاء پر دلیل قائم کریں اور عام بندوں کو مخلوقات کی طرف ہدایت دے تا کہ وہ مخلوقات سے اس کی ذات پر دلیل ٹھہرائیں اور ہر مخلوق کو ضروری حاجتوں کے پورا کرنے کی سمجھ عطا کرے' چنانچہ اللہ تعالیٰ بچے کو پیدا ہوتے ہی ماں کی چھاتی منہ میں لینے کا ڈھنگ بتا دیتا ہے' چوزے کو انڈے سے نکلتے ہی دانہ چگنے کا طریقہ بتا دیتا ہے' شہد کی مکھی کو ایسے شش پہلو خانوں کے گھر بنانے کا طریقہ سکھاتا ہے جو اس کے جسم کے سماجانے کے لیے اسی طرح کا بن جاتا ہے کہ ارد گرد کچھ خالی نہیں رہتا۔ اس لحاظ سے ہدایت کے چار مراتب بیان کیے جاتے ہیں: (۱) وہ ہدایت جو جمادات' نباتات وحیوانات کو حاصل ہے اور جس سے ہر ایک شیء اپنی مقتضیات فطرت کو پورا کرتی ہے' اس ہدایت کا ذکر اس آیت میں ہے: **ربنا الذی اعطی کل شیء خلقه ثم هدی** ۔ (۲) وہ ہدایت جس کی تبلیغ انبیاء کرام علیہم السلام نے کی اور جس کی طرف مکلفین کو دعوت دی گئی اس کا ذکر اس آیت میں ہے: **وجعلنا منهم ائمة یهدون بامرنا** ۔ (۳) وہ ہدایت جس کے معنی توفیق ہیں' جس سے بعض لوگوں کو خصوصیت حاصل ہوتی ہے' اس ہدایت کا ذکر کئی آیات میں ہے' ان میں سے ایک آیت یہ ہے: **ومن یؤمن بالله یهد قلبه** ۔ قرآن مجید میں جہاں ظالموں' کافروں کو ہدایت نہ ملنے کی نفی ہے' وہ یہی تیسری قسم کی ہدایت یعنی توفیق ہدایت مراد ہے۔ حضور علیہ السلام سے فرمایا گیا: **انك لا تهدی**...... آپ ہدایت نہیں دیتے یعنی توفیق ہدایت نہیں دے سکتے' ورنہ آپ ﷺ ہی کے بارے میں یہ کیوں فرمایا جاتا: **انك لتهدی الی صراط مستقیم** ۔ بے شک آپ ضرور سیدھے راستے کی ہدایت دیتے ہیں (۴) وہ ہدایت جو آخرت میں اہل ایمان کو حاصل ہوگی جس سے وہ اپنے رب کو پہچانیں گے' راہِ جنت سے واقف ہوں گے' اس کا ذکر اس آیت میں ہے: **سیهدیهم ویصلح بالهم** ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں تبلیغ دین کے سلسلہ میں لوگوں کو راہِ راست سے بہکانے کی بجائے صراطِ مستقیم کی طرف بلانے کی توفیق عطا فرمائے۔

کروں خدمت میں تیرے دین کی دن رات یا مولا یہ ہمت دے رسول اللہ کی نعلین کا صدقہ
بفیض سیّدہ زہرا حیا و شرم دے ہم کو حمیّت ہو عطا اس قوم کو حسنین کا صدقہ
مرا سینہ بھی نورِ حکمت و عرفان سے بھر دے الٰہی اہلِ بیتِ مصطفیٰ سبطین کا صدقہ
بچا راہِ صفا کی مشکلوں سے اور خطروں سے الٰہی غوثِ اعظم سیّدِ ثقلین کا صدقہ

فضل وکرم سے مجھ کو ہدایت نصیب کر

اللہ تعالیٰ ھادی ہے جو بندوں کو اصلاح اُمورِ معاش کی ہدایت فرماتا ہے' اپنے نبیوں کو حقائق اصلیہ اور حق محبت کی حقیقت سے آگاہ فرماتا ہے' کشف والہام سے مخلصین کی راہنمائی کرتا ہے' عقل وحکمت سے اربابِ دانش کو ہدایت فرماتا ہے' توفیق خیر سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اہل طاعت کے قلوب کو معرفت کی ہدایت عطا کرتا ہے' استعداد فطرت کی عطا سے ہر مخلوق کو ہدایت دیتا ہے' مشکلات و مصائب میں جب عقل و ہوش کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں' اپنی طرف رجوع کرنے والوں کو ہدایت دیتا ہے' رشد و رضوان کی طرف مؤمنین کو ہدایت دیتا ہے۔ اے اللہ! ہم گناہ گاروں کو حرمین شریفین کی حاضری اور حج و زیارت کی نعمت سے مالا مال فرما!

ہر سال حج اور زیارت کیا کروں — فضل و کرم سے مجھ کو اعانت نصیب کر
حجاج و زائروں کی فضیلت ہے بے شمار — لبیک حاجیوں میں شراکت نصیب کر
سر سے تو کیا آنکھوں سے وہ راہ طے کروں — ایسا ہی شوق اور مجھے ہمت نصیب کر
تھکتا نہیں ہے دل یہ سفر دل نشین ہے — ہر سال اس سفر کی مشقت نصیب کر
مقبول اس مکان مقدس میں ہے دعا — بیت الحرم میں مجھ کو عبادت نصیب کر
ایسے نماز روزے زمیں پر کہیں نہیں — واں عالموں کے ساتھ جماعت نصیب کر
تکبیر پانچوں وقت مناروں پہ ہوتی ہے — واں کے مؤذنوں کی فصاحت نصیب کر
ہوتی ہے یوں اذاں کہ فرشتوں کو ہے سرور — ہر کور دل کو ان کی سماعت نصیب کر
ہر کام میں خلوص دے مقبول کر عمل — صلحا و متقیں کی اطاعت نصیب کر
ہر روز التجا ہے تیری بارگاہ میں — تو میرے والدین کو جنت نصیب کر

اس اسم پاک کو عاملین ہرکارہ کہتے ہیں' یعنی اس کی برکت سے ہر کام ہو جاتا ہے' شیر خوار بچے کا رونا' شریر نافرمان لڑکوں' کج رو اور بدکردار مردوں اور عورتوں کے سدھارنے کے لیے خاص طور پر اس کا عمل کیا جاتا ہے۔ جو شخص ہاتھ اُٹھا کر آسمان کی طرف منہ کر کے بکثرت **یا ھادی** پڑھے اور چہرے پہ ہاتھ پھیر لے' اس کو ان شاء اللہ کامل ہدایت نصیب ہوگی اور اہل معرفت میں شامل ہو گا۔ اس اسم پاک کے ساتھ تعلق کو مضبوط بنانے کے لیے لازم ہے کہ پہلے ان عیوب کو ترک کریں جو ہدایت کے منافی ہیں اور پھر چشم و گوش اور عقل و ہوش کو احکامِ الٰہی پر لگا دیں تاکہ ہدایت اس کی رفیق راہ بن کر اسے منزل تک پہنچائے' یہی وہ ہدایت ہے جس کا سوال ہر نمازی رب العالمین سے کرتا ہے۔ **اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔**

اللہ تعالیٰ بے مثال چیزوں کو ایجاد فرمانے والا ہے

اَلْبَـدِیْـعُ: وہ ہے جو کسی سابقہ نمونہ اور مثال کے بغیر چیز کو بنانے والا ہے' اسی سے بدعت ہے' جس کی تعریف و اقسام ہم اپنی کتاب شانِ مصطفیٰ بزبانِ مصطفیٰ میں تفصیل سے لکھ آئے ہیں۔ قرآن مجید میں یہ اسم پاک سورۂ بقرہ اور آل عمران میں باضافت استعمال ہوا ہے۔ دونوں جگہ یہ الفاظ ہیں: **بدیع السموات والارض ۔** یعنی اللہ تعالیٰ وہ ہے کہ اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا جبکہ پہلے سے ان کا کوئی نمونہ اور مثال نہ تھی۔ یہ اسم پاک فاعل اور مفعول ہر دو معانی دیتا ہے اور ہر دو معانی اسماء حسنیٰ میں داخل ہیں۔ پھر اگر ذات و صفات اور افعال میں اور اس سے متعلقہ ہر امر میں اس کی کوئی مثل نہ گزری ہو تو وہ بدیع مطلق ہے جو کہ اللہ ہی کے ساتھ خاص ہے۔ بندوں میں سے جو شخص نبوت یا ولایت یا علم میں ایسی فوقیت حاصل کرے کہ اسکی نظیر سابق میں نہ گزری ہو یا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ں کے زمانہ میں اس کی نظیر موجود نہ ہوتو وہ اپنے مخصوص اوصاف میں خاص زمانے کے اندر بدیع ہے۔ (شرح اسماء الحسنیٰ)
جس شخص کو کوئی غم یا مشکل پیش آئے، وہ ایک ہزار مرتبہ یا بدیع السموات والارض پڑھے، انشاء اللہ مشکل حل ہوگی اور غم
ر ہوگا۔ جو شخص اس اسم کو باوضو پڑھتے پڑھتے سو جائے تو جس کام کا ارادہ ہو، وہ خواب میں نظر آ جائے گا، جو شخص نمازِ عشاء کے بعد
بدیع العجائب بالخیر یا بدیع بارہ سو مرتبہ بارہ دن پڑھے گا تو جس مقصد کے لیے پڑھے گا وہ پورا ہوگا اور ان شاء اللہ بارہ
ن سے پہلے پورا ہوگا، آزمودہ ہے۔ اگر اس اسم پاک کو بوقت دعا ستر مرتبہ پڑھے تو دعا قبول ہوگی، جس شخص سے اس کی کوئی محبوب
ز چھین لی گئی ہو یا کسی معاملہ میں پریشان ہو یا کوئی والی یا حاکم اپنے عہدے سے معزول کر دیا گیا ہو تو غسل کر کے پاک کپڑے
ہنے اور رزق حلال سے صدقہ دے پھر دو رکعات ادا کرے اور ستر مرتبہ یا بدیع السموات والارض یا قاضی الحاجات اور
ب ہزار مرتبہ یا بدیع پڑھے، انشاء اللہ مقصد میں کامیابی ہوگی۔ (تنویر الاسماء)

آج کل مدینہ شریف کی تیاری میں مگن ہوں اس لیے اس سے بڑا اور کیا مقصد ہو سکتا ہے کہ بارگاہِ رب العالمین میں عرض
روں:

شرعِ نبی پہ مجھ کو سدا مستقیم رکھ — یا رب حرم کی مجھ کو زیارت نصیب کر
ہوتی نہیں ہے سیری مجھے مکہ مدینہ سے — اس زندگی میں واں کی اقامت نصیب کر
باقی رہے نہ کوئی تمنا میرے کریم — اپنے کرم سے مجھ کو شہادت نصیب کر
کر حبِ دنیوی سے میرے دل کو پاک صاف — خاطر ہو جمع دل کو قناعت نصیب کر
اکل حلال دے مجھے صدق مقال دے — اور آخرت کی مجھ کو بضاعت نصیب کر

اللہ تعالیٰ کی ذات ہمیشہ ہمیشہ باقی رہنے والی ہے

اَلْبَاقِیُ: بَقِیَ یَبْقٰی بَقَاءً سے ہے، جس کی ضد فنا ہے، بقا کا معنی ہے: کسی شی کا حالت اولین پر پایا جانا اور فانی کا معنی ہے: تمام
مخلوق اپنے وجود سے فنا کی طرف جا رہی ہے، فنا ہر ایک جسم میں ہر وقت اپنا کام کر رہی ہے، بچہ پیدا ہوتا ہے، بڑھتا ہے، جوان ہوتا ہے،
پھر بوڑھا ہو جاتا ہے، فنا ہر وقت اس کے ساتھ ساتھ چل رہی ہے اور باقی وہ موجود ہے جو لذاتہٖ واجب الوجود ہے لیکن جب اس کو
زمانہ مستقبل کی طرف نسبت دی جائے گی تو باقی کہلائے گا اور جب زمانہ ماضی کی طرف نسبت کریں گے تو قدیم کہا جائے گا، باقی
مطلق وہ ہے جس کے وجود کی تقدیر زمانہ مستقبل میں کسی آخری حد تک منتہی نہ ہو، جس کے لیے ابدی کا لفظ ہے اور قدیم مطلق وہ ہے
جس کے زمانے میں وجود کی درازی کا ماضی میں کوئی آغاز نہیں، اس کے لیے ازلی کا لفظ بولا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں الباقی کا لفظ
بطور اسم نہیں آیا بلکہ ویبقی وجہ ربك ذو الجلال والاکرام آیا ہے اور یہ اسم پاک اسی فعل سے مشتق ہے۔ اللہ تعالیٰ باقی ہے
اور جو اعمالِ صالحہ اور افعال خیر بندہ کرتا ہے، اللہ تعالیٰ ان کو بقاء عطا فرماتا ہے، فرمایا: ما عندکم ینفد وما عند اللہ
باق۔ (النحل:۹۶) جو تمہارے پاس ہے (سامانِ دنیا) ختم ہو جائے گا اور جو اللہ کے پاس ہے (خزانۂ رحمت اور ثوابِ آخرت) وہ
ہمیشہ رہنے والا ہے۔ سورۂ کہف میں فرمایا گیا: والباقیات الصالحات خیر عند ربك ثوابا وخیر عملا۔ (آیت:۴۷) اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

باقی رہنے والا (نیک اعمال) کا ثواب تمہارے رب کے ہاں بہتر اور امید میں سب سے اچھا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے باقیات الصالحات کی کثرت کا حکم دیا تو صحابہ کرام نے عرض کیا: وہ کیا ہیں؟ فرمایا: اللّٰہ اکبر لا الٰہ الا اللّٰہ سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ پڑھنا۔ اللہ تعالیٰ باقی ہے اور دوام ابد اسی کی ذات کے لیے ہے وہ موت کا خالق ہے اور کوئی مخلوق اپنے خالق پہ غالب نہیں آ سکتی۔ اللہ ہی دراصل دائم الوجود اور قائم البقاء ہے باقی ہر شی کی بقاء عارضی ہے اور اسی کی عطا کردہ ہے۔ کل شیء ھالک الا وجھہ ۔ ہر شی فنا ہونے والی ہے سوا اللہ کی ذات کے۔ اسی لیے وہی عبادت کے لائق ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ لہٰذا جھوم جھوم کر پڑھا جائے:

قرآن کی زبان میں ہوں محوِ گفتگو اِیَّاکَ نَعْبُدُ
گویا ہوئے ہیں عابد و معبود روبرو اِیَّاکَ نَعْبُدُ

حاضر ہوں دست بستہ تری بارگاہ میں لے لے پناہ میں
آیا ہوں کر کے آج میں اشکوں سے پھر وضو اِیَّاکَ نَعْبُدُ

سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر ہے تو رحیم اے قادرِ کریم
بھر دے مئے فیوض سے میرا بھی اب سبو اِیَّاکَ نَعْبُدُ

تجھ کو ہے میرے باطنی احوال کی خبر اے خالقِ بصر
تجھ پر عیاں خلوص مرا میری جستجو اِیَّاکَ نَعْبُدُ

درکار پھر ہے روح کو تطہیر کا عمل اے ربِّ لم یزل
پھر قلب کو عطا ہو وہی ذوقِ آرزو اِیَّاکَ نَعْبُدُ

دشت و چمن میں تیری ہی قدرت کے رنگ ہیں سب لوگ دنگ ہیں
جاری ہے ہر گھڑی تری رحمت کی آبجو اِیَّاکَ نَعْبُدُ

کیا یہ اسمِ ذات کے حرفوں میں نور ہے کیف و سرور ہے
مستی میں جھوم جائے ہے ہر موجۂ لہو اِیَّاکَ نَعْبُدُ

سجدے کو بے قرار تھی شہزاد کی جبیں اے اصلِ ہر حسیں
جونہی سنا تھا امر ترا اس نے ''اُسْجُدُوْا'' اِیَّاکَ نَعْبُدُ

جو شخص اس اسم پاک کو ایک ہزار مرتبہ جمعہ کی رات میں پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو ہر طرح کے ضرر و نقصان سے محفوظ رکھے گا اور اس کے تمام نیک اعمال قبول ہوں گے ان شاء اللہ! شیخ مغرب علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: اگر ہر رات کو سو مرتبہ اور جمعرات کو ہزار مرتبہ پڑھے تو مستجاب الدعوات ہو جائے گا۔ شیخ بونی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس اسم کا ذاکر کبھی بیمار نہیں ہوتا' اگر بادشاہ ذکر کرے تو ملک پر زوال نہ آئے گا۔ اس اسم پاک کی برکت سے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ پہلوانی میں کامیابی حاصل کرتے تھے اور کبھی کسی نے آپ کو چت نہیں کیا' پھر اسی کی برکت سے منصب ولایت پہ سرفراز فرمائے گئے۔ (شرح اسماء الحسنیٰ)

اللہ تعالیٰ موجودات کے فنا ہو جانے کے بعد بھی باقی رہنے والا ہے

اَلْوَارِثُ: وَرِثَ یَرِثُ سے ہے' وراثت دراصل کسی کی موت کے بعد اس کی چیز کا دوسرے کی طرف منتقل ہونا ہے' اللہ تعالیٰ کے لیے وارث کا اطلاق اس لیے ہے کہ ہر سلطنت کا قاعدہ ہے کہ جب کسی لاوارث کی کوئی جائیداد رہ جاتی ہے تو اس کی ملکیت سلطنت کی طرف منتقل ہوتی ہے تو جب کل عالم کے عارضی مالک اپنی ملکیت کو چھوڑ کر فنا ہو جائیں گے تو حکم ہوگا: لمن الملک الیوم ۔ آج کس کی بادشاہی ہے؟ خود ہی فرمائے گا: للّٰہ الواحد القھار ۔ اللہ واحد وقہار کی بادشاہی ہے۔ سورۃ الحجر میں فرمایا: وانا لنحن نحی ونمیت ونحن الوارثون ۔ (آیت:۲۳) اور بے شک ہم ہی جلائیں اور ہم ہی ماریں اور ہم ہی وارث ہیں' یعنی تمام مخلوق فنا ہونے والی ہے اور ہم ہی باقی رہنے والے ہیں اور مدعی ملک کی مِلک ضائع ہو جائے گی اور سب مالکوں کا مالک باقی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رہے گا۔ سورۂ قصص میں بہت ساری متکبر قوموں کی تباہی کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا: وکنا نحن الوارثین ۔ (آیت: ۵۸) اور ہم ہی وارث ہیں' یعنی وہاں کے رہنے والے ایسے ہلاک ہوئے کہ ان کے بعد ان کا کوئی جانشین باقی نہ رہا' اب اللہ کے سوا ان کا کوئی وارث نہیں۔ خلق کی فنا کے بعد وہی سب کا وارث ہے۔ قرآن مجید میں جو فرمایا گیا ہے: وورث سلیمان داؤد کہ سلیمان علیہ السلام داؤد علیہ السلام کے وارث ہوئے تو اس سے روحانی وراثت یعنی نبوت مراد ہے' ورنہ تو بائبل کے مطابق داؤد علیہ السلام کے چھتیس بیٹے بیٹیاں تھے تو ان میں سے صرف ایک کو وارث بنانے کا کیا مطلب؟ ہاں یہ ہے کہ نبوت صرف سلیمان علیہ السلام کو ملی' جس کا مطلب یہ ہوا کہ روحانی وراثت ہی مراد ہے۔ اسی طرح زکریا علیہ السلام کی بیٹے کے لیے دعا: یرثنی ویرث من ال یعقوب ۔ ایسا بیٹا جو میرا اور آلِ یعقوب کا وارث ہو۔ آلِ یعقوب تو اس وقت لاکھوں کی تعداد میں تھی' اکیلے شخص کا لاکھوں اشخاص کی املاک کا وارث بن جانا اور ان کی صلبی اولاد کو محروم کر دینا کیسے ہو سکتا ہے؟ لہٰذا یہاں بھی نبوت ہی مراد ہے۔ اس اسم پاک کے ساتھ تعلق مضبوط کرنے کے لیے لازم ہے کہ مستحقین کے حقوق ادا کیے جائیں اور سب کچھ اللہ ہی کا سمجھے' دیا بھی اسی نے ہے اور بعد میں سنبھالنا بھی اسی نے ہے۔ اس اسم کا ذاکر اس کی برکت سے اپنی قوم میں معزز ہوگا' صاحبِ اولاد ہوگا' اس کے روزی فراخ ہوگی' جو شخص طلوعِ آفتاب کے بعد سو مرتبہ یا وارث پڑھے گا' انشاء اللہ ہر رنج و غم اور سختی و مصیبت سے محفوظ رہے گا' اس کا خاتمہ بالخیر ہو گا اور جو مغرب و عشاء کے درمیان ایک ہزار مرتبہ پڑھے' ہر طرح کی حیرانی و پریشانی سے محفوظ رہے گا۔ شیخ بونی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وسعتِ رزق کے لیے اس اسم پاک کو پڑھنا بہت مفید ہے اور کوئی شخص اس اسم کے دریائے وسعتِ معانی میں غرق ہو کر یعنی صاحبِ حال ہو کر پڑھے تو قبیلہ کی سرداری اور مال و اولاد میں کثرت ہوگی۔ (تنویر الاسماء)

تو ہی وارث مرا ہے یا وارث　　کون تیرے سوا مرا وارث
مال و اولاد ہے تو رکھ خورسند　　خلف الصدق دے سعادت مند
آؤں خوش خوش تیری جناب میں میں　　رہوں یا رب نہ پیچ و تاب میں میں
یا مجیب الدعا طفیل رسول　　ہو مناجات ہاتفی مقبول

اللہ تعالیٰ رشد و ہدایت والا ہے

الرَّشِیْد: رُشْد سے ہے' جو ہدایت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے' قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں ارشاد ہوا: ولقد اتینا ابراھیم رشدہ من قبل ۔ (الانبیاء: ۵۱) اور بے شک ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو پہلے ہی سے ہدایت عطا کر دی۔ نابالغ بچوں کے سن تمیز کے متعلق فرمایا: فان انستم منھم رشدا فادفعوا الیھم اموالھم ۔ (النساء: ۶) تو اگر تم ان کی سمجھ ٹھیک دیکھو تو ان کے مال ان کے سپرد کر دو۔ اہلِ ایمان کی صفت میں فرمایا: اولئک ھم الراشدون ۔ (الحجرات: ۷) ایسے ہی لوگ راہ پر ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ راشد اور رشید دونوں فاعلیت کا معنی دیتے ہیں۔ الرشید وہ ذات ہے جس کی تدابیر ٹھیک ٹھیک اپنے مقاصد پر فائز ہوں' بغیر اس کے کہ کوئی اس کی اعانت و راہنمائی کرے۔ اور وہ اللہ کی ذات ہے جو مسترشدین کی راہنمائی فرماتا ہے' اسی کے افعال رشد و ہدایت پہ مبنی ہیں' اسی نے ہر بندے کو جتنی جتنی دینی و دنیوی تدبیرات کی ہدایت بخشی ہے' اتنی ہی تدبیرات

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی ٹھیک راہ پر چلنے اور ان سے صحیح مقاصد حاصل کرنے کی توفیق بھی دی ہے۔ اس اسم مبارک سے تعلق کو مضبوط بنانے والوں پر لازم ہے کہ دینِ حقہ کی تعلیم سے غافل نہ ہوں اور اللہ تعالیٰ سے ہدایت کی راہ پر چلنے اور قائم رہنے کے لیے استعانت کرتے رہیں۔ بقول شاعر

تو خالقِ عظیم ہے اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡن — تو قادر و کریم ہے اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡن
ہم غرقِ معصیت ہیں مگر اے غفور تو — ہر حال میں رحیم ہے اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡن
یا مبدی و معید ہے قیوم و ذوالجلال — سبحان ہے علیم ہے اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡن
فانی ہر ایک چیز ہے اس کائنات کی — تو باقی و قدیم ہے اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡن
فریاد رس ہے آدم و نوح و خلیل کا — تو مرجعِ کلیم ہے اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡن
تیرا جمال غنچہ و گل سے ہے ضوفشاں — تو باری و کلیم ہے اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡن
انعام جن پہ تو نے کیا ان کا راستہ — بس راہِ مستقیم ہے اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡن
شہزاد کو حضور کے صدقے میں ہو نصیب — جو جنتِ نعیم ہے اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡن

اس اسم پاک کا عامل کسی قوم کا لیڈر یا راہنما ہو تو وہ قوم سرفراز ہوگی' اس کے مشورے و حکم کی تعمیل سے وہ قوم ترقی پائے گی۔ حضرت امام علی رضا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو کوئی اس اسم کا ورد کرے گا' اس کے تمام اُمور نہایت سہولت اور حسن و خوبی سے انجام پائیں گے اور شیخ احمد فرماتے ہیں کہ بعد نمازِ مغرب و فجر کھڑے ہو کر ایک ہزار مرتبہ پڑھنے سے مشکل اُمور میں بلا سعی کامیابی حاصل ہوگی' اگر بہ نیت استخارہ پڑھے تو ہر کام کا انجام اور نفع و ضرر کا حال خواب یا بیداری میں معلوم ہوگا۔ (تنویر الاسماء) واضح ہو کہ یہ اسم پاک بطور اسماء حسنیٰ کے قرآن مجید میں نہیں آیا لیکن جب رشید بمعنی ھادی ہے تو معناً اسم کا صحیح ہونا ثابت ہوگیا اور حدیث میں آجانے کے بعد ضرور اسماء حسنیٰ میں سے ہوگیا۔

یا رشید اے جہان کے مرشد — اے مرے رہنما میرے مرشد
راہِ وحدت کی رہنمائی کر — منزلِ عشق تک رسائی کر
اپنا دے عشق اپنا رکھ مشتاق — دے مجھے لذت وصال و فراق
اپنا دے ذوق شوق یا اللہ — رہوں تیرے ہی ذہن میں خوار و تباہ
اپنا غم دے غم محبت دے — عشق دے عشق کی حلاوت دے
روز دل میں جگر میں درد رہے — ہر گھڑی لب پہ آہ سرد رہے
جان جائے نہ جائے تیری یاد — موت آئے نہ آئے غیر کی یاد
کر عطا صبر یا صبور اس پر — ان بلاؤں سے تا نہ ہوں مضطر
خوش رہوں عشق کی بلاؤں پر — رہوں شاکر تیری رضاؤں پر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شاکروں میں اُٹھا بروز جزا صابروں میں شمار کر میرا
جس بلا سے کہ نا صبور رہوں یا الٰہی میں اس سے دور رہوں
غم دنیا نہ پاس آ پھٹکے خوش و خرم جیوں میں بے کھٹکے
جیتے جی تیرے غم میں شاد رہوں جب یہاں سے چلوں تو شاد چلوں

اللہ تعالیٰ بڑے صبر وتحمل والا ہے

اَلصَّبُوْر: ابتداء میں ننانوے اسماء الحسنٰی کی جو حدیث لکھی گئی ہے اس میں یہ اسم پاک آخری ہے اور الصبور صبر سے ہے لغت میں جس کا معنی حبس وامساک ہے اور شرعاً عدم شکوہ اور عدم اضطراب کا نام صبر ہے۔ صبر کا ذکر قرآن مجید میں نوے مقامات پہ آیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اہل صبر کی کئی طریقوں سے تعریف فرمائی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا نام صبور نہیں آیا۔ صبر وہ صفت ممدوحہ ہے کہ اخلاق کریمہ کو صبر کے ساتھ خاص مناسبت ہے اور اختلاف مواقع سے اس کے نام بھی مختلف ہو گئے مثلاً مصیبت کے وقت اپنے آپ کو سنبھال لینے کا نام صبر ہے اور اس کی ضد جزع ہے جنگ میں قائم رہنے کا نام شجاعت ہے اور اس کی ضد جبن ہے۔ اللہ تعالیٰ کے صبور ہونے کی دلیل وہ حدیث بھی ہے جو صحیحین میں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے روایت کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: لا احد اصبر علی اذی سمعه من اللّٰه عزوجل انه لیشرك به ویجعل له الولد ثم یعافیهم ویرزقهم ۔ اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر اس برائی اور اذیت پہ جو سُنی جائے صبر کرنے والا کوئی نہیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرایا جاتا ہے اور اس کے لیے بیٹا مقرر کیا جاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ پھر بھی درگزر فرماتا ہے اور ان کو رزق عطا فرماتا ہے۔ اب صبور حلیم کے معنی میں ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ بندوں کے گناہوں کو دیکھتا برداشت کرتا اور مہلت دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ صبور ہے کہ جس کو کوئی تندی و تیزی کسی کام کو جلد اور قبل از وقت کرنے پر مجبور نہیں کرتی بلکہ وہ تمام اُمور کو خاص اندازے پر قائم کر کے محدود راہ پر چلاتا ہے بخلاف بندے کے صبر کے کہ اس کا معنی ہی یہ ہے کہ عقل و دین کی خواہش شہوت و غضب کی خواہش کے مقابلہ میں ثابت قدم رہے جب دو مخالف خواہشیں باہم کھینچا تانی کرتی ہیں اور جلد بازی کی خواہش دھیمی ہو کر تاخیر اختیار کرتی ہے تو اس خواہش والا صبر کرنے والا کہلاتا ہے کیونکہ اس نے جلد بازی کی خواہش کو پست کر لیا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ میں جلد بازی کا کوئی باعث ہی نہیں۔ اس اسم پاک سے تعلق پیدا کرنے والوں پر لازم ہے کہ خود بھی اعداءِ دین کے کلمات اذیت کو سن کر برداشت کی عادت پیدا کریں کیونکہ انبیاء کرام اور رسل عظام کی سُنن ہدیٰ میں سے صبر کرنا ہی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: واصبر وما صبرك الا باللّٰه ...... فاصبر كما صبر اولوا العزم من الرسل .... (اے پیارے محبوب!) آپ صبر کریں جیسا کہ ہمت والے رسولوں نے صبر کیا (اپنی قوم کی ایذاء پر)

صلِ علیٰ کا ذکر ہے حمد و ثنا کے بعد "اک مصطفیٰ کا نام ہے نامِ خدا کے بعد"
ہوگا نصیب خُلد میں روزِ جزا کے بعد ملتا ہے جو سرور خدا کی رضا کے بعد
کرتا ہے التفات وہ لطفِ مزید سے عرضی جو بھیجتا ہوں نئی ہر دعا کے بعد
سنتا ہے سب کی عرض سمیع و بصیر خود گو سیلِ التجا ہے ہر اک التجا کے بعد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تیرے نبی کی نعت کے ہمراہ اے جلیل — لکھتا رہوں میں حمد یہ عزمِ صمیم دے
شہزاد کے لیے یہ اثاثہ ہے بے بہا — حکمت کے مجھ کو لعل و گہر اے حکیم دے

اس اسم پاک کے ذکر سے سختیوں پر صبر کرنا نصیب ہوتا ہے اور اس کا ذاکر کوئی سخت کام کرنے سے عاجز نہیں ہوتا' اگر کسی عظیم صدمے' اولاد یا کسی عزیز و محبوب کے انتقال کی وجہ سے خلل دماغ' حافظہ کی خرابی وغیرہ اُمور لاحق ہو جائیں تو اس اسم کے نقش کو دھو کر پلائیں' اگر کسی رنج و غم اور درد و مشقت کے موقع پر خوف دہشت کے وقت یا دشمنوں اور حاسدوں کی زبان اپنی بدگوئی سے بند کرنا ہو تو ایک ہزار تیس بار پڑھیں۔ جو شخص طلوعِ آفتاب سے پہلے سو مرتبہ اس اسم کو پڑھے' انشاء اللہ اس دن ہر مصیبت سے محفوظ رہے گا۔

اے زبردست غالب و جبار — میرے بگڑے ہوئے بنا دے کار
اے خدائے بزرگ جل و علا — متکبر و اکبر و اعلیٰ
کبر زیبا ہے تجھ کو اے خالق — کبریائی کے ہے تو ہی لائق
کون ہے بادشاہ ''کن فیکون'' — کس نے دکھلائے رنگ گونا گوں
تو ہی خالق ہے کون تیرے سوا — صانع جن و انس و ارض و سما

اللہ تعالیٰ کے دیگر اسماء گرامی

ترمذی شریف کی حدیث جو بحوالہ مشکوٰۃ ابتداء میں لکھی گئی جس میں اللہ تعالیٰ کے ننانوے اسماء مبارکہ ذکر کیے گئے اور ان کے بارے میں خوشخبری سنائی گئی' من احصاھا دخل الجنۃ ۔ جس نے ان کو شمار کیا یا یاد کیا یا ان کے ذریعے اللہ سے دعا مانگی یا ان اسماء کے حقوق پہ قیام اور ان کے مقتضیٰ پہ عمل کیا (علاوہ ازیں احصاھا کے جو معانی شروع میں لکھے گئے ہیں' ان کے مطابق) وہ جنت میں داخل ہوا۔ ان ننانوے ناموں کے علاوہ حدیث کی کتب میں کچھ اسماء مبارکہ کا ذکر ہے' اب اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ان کو اختصار کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے کیونکہ ان میں بھی شانِ خدا بزبانِ مصطفیٰ (جل جلالہ ﷺ) ہے' اس طرح اسماء باری تعالیٰ کے حوالے سے کتاب کا پہلا باب مکمل ہو جائے گا۔ ترمذی شریف کی حدیث میں اللہ تعالیٰ کے تمام اسماء مبارکہ سوائے دو کے مفرد تھے اور وہ دو یہ ہیں: مالک الملک' ذوالجلال والاکرام ۔ اس طرح کے مرکب نام قرآن پاک میں اور بھی ہیں' جن کو تکمیل موضوع کی خاطر آخر میں بیان کر دیا جائے گا' تاہم احادیث میں جو اسماء آئے ہیں' پہلے انہیں بیان کیا جاتا ہے' کیونکہ ان میں سے بھی بعض قرآن مجید میں آئے ہیں۔ اس دعا کے ساتھ ان ناموں کو شروع کر رہا ہوں کہ

ہوں میں نادم گناہوں پہ یا رب — مجھ پہ رحمت کی ہو نظر یا رب
جتنی گھڑیاں ہوں عمر کی باقی — عافیت سے وہ ہوں بسر یا رب
خوف آتا ہے کانپ اُٹھتا ہوں — یاد آتا ہے جب سفر یا رب
آہ بدکاریاں بڑھیں حد سے — بن چکا قلب بھی حجر یا رب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تو گنہگار پر کرم فرما بہر صدیق اور عمر یا رب
بخشش دے مجھ کو بے سبب مولا اور جنت میں دے دے گھر یا رب
خاتمہ مصطفیٰ کے قدموں میں میرا ایمان پر تو کر یا رب
روح نکلے گی جھوم کر میری ہو گی دید حضور گر یا رب
دے جوارِ نبی میں جا مجھ کو نہ پھرا مجھ کو در بدر یا رب
حج کا ہر سال دے شرف مولا ساتھ مرشد کے ہو سفر یا رب
مرشدی ساتھ لے چلیں طیبہ آرزو آئے میری بر یا رب
سامنے سبز سبز گنبد ہو جب اُٹھاؤں جدھر نظر یا رب
عشق سرکار سے ہو دل روشن نہ ملے مجھ کو مال و زر یا رب
جب کہیں بھی ہو ذکر طیبہ کا آنکھ ہو جائے میری تر یا رب
دے بقیع میں عبید کو مدفن موت طیبہ میں بخش کر یا رب

(محمد اویس عبید رضا)

اَلْقَرِیْبُ جل جلالہ

یہ اسم مبارک سنن ابن ماجہ اور مستدرک للحاکم میں ہے' نیز ابوزید بغوی' امام سفیان بن عیینہ' امام جعفر صادق اور حافظ ابن حجر نے بھی بیان کیا ہے۔ قرآن مجید میں ہے: انہ سمیع قریب ۔ بے شک وہ سننے والا' قریب ہے۔ مزید فرمایا: ان ربی قریب مجیب ۔ بے شک میرا پروردگار قریب ہے' دعا کو قبول فرماتا ہے۔ سورۂ بقرہ میں ارشاد ہوتا ہے: واذا سألك عبادي عني فاني قريب اجيب دعوة الداع اذا دعان ۔ (آیت:۱۸۶) اور اے محبوب! جب آپ سے میرے بندے میرے بارے میں پوچھیں تو میں نزدیک ہوں' دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے۔ اس میں طالبانِ حق کی طلب مولیٰ کا بیان ہے' جنہوں نے عشق الٰہی پر اپنی حوائج کو قربان کر دیا' وہ اسی کے طلبگار ہیں' انہیں قرب و وصال کے مژدہ سے شادکام فرمایا۔ اس آیت کا شانِ نزول یہ ہے کہ صحابہ کرام کی ایک جماعت نے جذبۂ عشق الٰہی میں حضور ﷺ سے دریافت کیا کہ ہمارا رب کہاں ہے؟ کیا قریب ہے؟ تاکہ آہستہ آہستہ اس سے مناجات کریں یا دور ہے تاکہ ہم اسے زور زور سے پکاریں' اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مکان سے پاک ہے جو چیز کسی سے مکانی قرب رکھتی ہو' وہ اس کے دور والے سے ضرور بعد رکھتی ہے' اللہ تعالیٰ تمام بندوں کے قریب ہے' مکانی کی یہ شان نہیں' منازل قرب میں رسائی بندے کو اپنی غفلت دور کرنے سے میسر آتی ہے۔ کسی نے کیا ہی اچھا کہا ہے:

دوست نزدیک تر از من بمن است ویں عجب تر کہ من از وے دورم

تفسیر خازن میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا گیا ہے کہ مدینہ کے یہودیوں نے یہ سوال کیا تھا کہ خدا تو عرش پر ہے اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عرش و فرش کے درمیان اتنے آسمانوں کا فاصلہ ہے' پھر خدا ہماری کیسے سن سکتا ہے؟ تو ان کے اس سوال پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیہ کریمہ نازل فرمائی۔ صحیحین کی ایک حدیث میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ غزوۂ خیبر کو تشریف لے جا رہے تھے تو لوگوں نے ایک وادی میں چڑھتے ہوئے زور سے اللہ اکبر لا الٰہ الا اللّٰہ کہا تب حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ایھا الناس الزموا انفسکم فانکم لا تدعون صما و غائبا انکم تدعون سمیعا بصیرا قریبا ۔ اے لوگو! اپنی جانوں پہ نرمی کرو' تم کسی بہرے اور غائب کو نہیں پکار رہے' تم تو سننے والے دیکھنے والے نزدیک والے کو پکار رہے ہو۔

اللہ تعالیٰ کا علم ذرہ ذرہ پہ حاوی ہے' اس کی بصر شب تاریک میں سمندر کی سب سے زیادہ گہرائی کی تہہ میں پڑی ہوئی ادنیٰ شی کو بھی دیکھ رہی ہے' اس کی سمع تحت الثریٰ کے نیچے پہاڑ کی غار کے اندر والے کیڑے کی (جو ابھی پتھر کے اندر پوشیدہ ہے کی) آواز کو سنتی ہے' بے شک وہ ہم سے قریب ہے اور اس کی رحمت قریب من المحسنین ہے اور اس کی سب سے بڑی رحمت اس کے محبوب کی ذات بابرکات ہے تو پھر حضور علیہ السلام اہل ایمان کے کس قدر قریب ہوں گے۔ النبی اولٰی بالمؤمنین من انفسھم ۔ حضور ہماری جانوں سے بھی زیادہ ہمارے قریب ہیں اور یہ بھی خدا کی ایک بڑی شان ہے جس کا انکار خدائی شان کا انکار ہے۔

جس نے روشن کر دیئے شمس و قمر وہ کون ہے ... جس کے ہیں یہ بحر و بر' جن و بشر وہ کون ہے
آشکارا ہے جہانِ رنگ و بو میں کس کی شان ... ذرے ذرے میں ہوا ہے جلوہ گر وہ کون ہے
کس نے پھولوں کو دیئے رنگین نازک پیرہن ... اور بلبل کو دیا سوز جگر وہ کون ہے
روشنی دن کو سیاہی کی ودیعت رات کو ... جس کے تابع ہر گھڑی شام و سحر وہ کون ہے
کون ہے جس نے کسی کو بادشاہی کی عطا ... کر دیا لیکن کسی کو در بدر وہ کون ہے
دامنِ دل دولت ایمان سے انور بھرا ... پھر بنایا بردۂ خیر البشر وہ کون ہے

رَبّ جل جلالہ

یہ اسم مبارک ابن ماجہ' ابوزید بلغوی' امام سفیان بن عیینہ' امام جعفر صادق اور حافظ ابن حجر علیہم الرحمہ نے بیان فرمایا ہے' یہ مصدر ہے اور فاعل کے معنی میں مستعمل ہے' ربوبیت کے مفہوم میں داخل ہے' ایک چیز یا شخص کو درجہ بدرجہ ترقی دیتے اور پرورش کرتے ہوئے اسے درجۂ کمال تک پہنچا دینا' یہ اللہ ہی کی صفت ہے کہ وہ ہر مخلوق کو پیدا کرتا اور اسے احکام تربیت و فطرت کے مطابق بڑھاتا' پالتا اور شرف نوعی میں درجہ بدرجہ بلند کرتا اور انتہائے کمال تک پہنچا دیتا ہے۔ جمادات و نباتات و حیوانات' ناسوت و لاھوت و جبروت کے عوالم میں کروڑ در کروڑ ایسی ایسی مخلوق ہے جس کی پرورش کی ضروریات ایک دوسرے سے مختلف ہیں' ایک ہی درخت کے اندر جڑ' تنا' چھلکا' گودا' پھول' پھل' شاخ اور پتوں کے اندر رنگ' چمک دمک' تاثیر وغیرہ اور شکل و صورت کے لحاظ سے ہزاروں ایسی ضروریات ہیں جن کا علم بھی خدا ہی کو ہے' وہی ہے جو ان سب کی تربیت فرماتا ہے' سب کو قائم رکھتا ہے اور بڑھاتا رہتا ہے' عالم ناسوت میں تو ایک ایک کی طبیعت و دماغ' قلب و روح کے احوال ایسے ہیں جن کا نہ حصر ہے' نہ شمار' لحظہ بہ لحظہ نئی دنیا نئی بستی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جلوہ گر ہے'ان سب کی تربیت وہی رب العالمین فرمانے والا ہے۔قرآن مجید میں یہ اسم پاک رب' ربی' ربہ' ربنا' وربک' ربکم وغیرہ آٹھ سو چھ مرتبہ آیا ہے'اضافت کے وقت کہیں مضاف کی عزت افزائی مقصود ہوتی ہے اور کہیں اس کی خصوصیات پر جلوہ افگنی فرمائی گئی۔رب ھذا البیت' رب ھذا البلد' رب الفلق' رب الشعریٰ' رب الناس وغیرہ ربوبیت ہی ہے جو ایک ہی وقت میں ایک ہی انسان کے معدہ وجگر' قلب ودماغ' اعضاء واحشا اور اعصاب وعظام کو جداگانہ کیفیت سے پال رہی ہے'روح کو الوہیت سے قلب کو ربوبیت سے غذا پہنا رہی ہے۔فتبارك الله احسن الخالقین ۔

تیرے ہی حکم سے ہوئے ہیں ہرے — تو ہی باری تو ہی مصور ہے
تو نے پیدا کیے ہیں جنت و نار — تو غفار ہے تو ہی قہار
قہر تیرا غضب ہے بارِ خدا — اپنے قہر و غضب سے مجھ کو بچا
یا الٰہی! میں وہ ہوں بد کردار — کہ میرے نام سے ہے نار کو عار

مُبِیْنٌ جل جلالہ

یہ اسم پاک مستدرک للحاکم' ابوزید بغوی' امام سفیان بن عیینہ' امام جعفر صادق اور حافظ ابن حجر علیہم الرحمہ سے منقول ہے۔ بَانَ بَیْنًا کا معنی جدا ہوا یا پیوست ہوا' لغات اضداد سے ہے اور بَانَ بیانًا کا معنی ہے: ظاہر وآشکار ہوا۔مبین اسی سے ہے اور لازم و متعدی ہر دو معنی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ مبین ہے'اس کی کنہ ذات تک رسائی محال ہے'اس سے پیوستگی وتقرب کی راہیں کھلی ہیں' مصنوعات کی ہر چیز اور ہر چیز کے اجزاء اس کی قدرت وخالقیت کے مظہر ہیں' جملہ بینات کا ظہور اسی کی تبیین سے ہے' آیاتِ بینات کو ظہور میں لانیوالا ہے'اللہ کی کتاب مبین ہے' جس کو اس نے اس ذات پہ نازل فرمایا کہ اس ذات کو اس نے بیّنہ بنا کر اس دنیا میں بھیجا' قرآن پاک میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے: لم یکن الذین کفروا من اھل الکتب...... حتی تاتیھم البینۃ رسول من اللہ ۔(البینۃ:۱-۲) کوئی کتابی کافر (یہود ونصاریٰ) اور مشرک اپنا دین چھوڑنے کو نہ تھے جب تک ان کے پاس کوئی روشن دلیل نہ آئے۔(سیّد الانبیاء ﷺ جلوہ افروز ہوں کیونکہ حضور ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے یہ تمام یہی کہتے تھے کہ ہم اپنا دین چھوڑنے والے نہیں' جب تک کہ وہ نبی موعود تشریف فرما نہ ہوں جن کا ذکر تورات وانجیل میں ہے) وہ کون؟ وہ اللہ کا رسول۔اللہ تعالیٰ مبین ہے'اسی نے انسان کو بیان سکھایا' اللہ تعالیٰ مبین ہے مگر عقل وفہم مخلوق کو ادراک ذات تک بون بعید حائل ہے۔

اے ازلی الظھور اے ابدی الخفاء — نورك فوق النظر حسنك فوق السماء

اس اسم پاک سے تخلق حاصل کرنے والوں کو لازم ہے کہ دیدہ وگوش وعقل وہوش کو وا کریں' بینات الٰہیہ کو دیکھیں' رسول پاک ﷺ کے نورِ مبین پہ نظر ڈالیں' حق وباطل کے بون بعیدہ کا اندازہ کریں' کتاب مبین کو سرمۂ چشم ایقان بنائیں۔

غرق بحر گناہ ہوں سرتاپا — شرم سے منہ اُٹھا نہیں سکتا
مغفرت کی کوئی امید نہیں — تیری رحمت سے پر بعید نہیں
تو اگر بخش دے تو دور نہیں — کیا تو غفار اور غفور نہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَلْقَدِیْرُ جل جلالہ

القدیر: قدر سے ہے، جس کے معنی اندازہ اور طاقت وقدرت کے ہیں' القادر اور المقتدر کا مادہ بھی یہی ہے اور ہر ایک اسم مبارک اپنی وضع میں ایک معنی پر اشارہ کرتا ہے۔ تقدیر کا مادہ بھی یہی ہے اور تقدیر الٰہی کی دو صورتیں ہیں' پہلی عطا قدرت کہ بندے کو کسی فعل کے سرانجام دینے کی قدرت وطاقت عطا کی جائے' جیسے کہا جاتا ہے: قدر ربی اللہ علی کذا ۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کام کے سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائی۔ دوسری صورت وہ مقدار مخصوص اور طریق مخصوص جو باقتضائے حکمت ربانیہ صحیح و درست ہو' مثلاً گندم کے دانے سے گندم اور جَو کے دانے سے جَو کا پیدا ہونا اور زمین میں فصل کا سرسبز ہونا' تو قدیر وہ ہے جو باقتضائے حکمت خود ہر ایک فعل کا فاعل ہو' اس طرح پر کہ اس فعل سے بڑھ کر نہ زیادتی صحیح ہے نہ کمی۔ اس اسم پاک سے تخلق حاصل کرنے والوں کو لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی لامحدود قدرتوں پر یقین کامل رکھیں اور مقدراتِ الٰہیہ کو عین حکمت ربانیہ سمجھ کر تسلیم ورضا کو اپنا مسلک قرار دیں۔ یہ اسم پاک بھی امام حاکم نے مستدرک میں اور ابوزید بغوی' سفیان بن عیینہ' امام جعفر صادق اور حافظ ابن حجر علیہم الرحمۃ نے بیان کیا ہے۔

تو ہی رزاق جسم و جاں کا ہے — تو ہی روزی رساں جہاں کا ہے
یا الٰہی بشان فتاحی — کھول دے غیب سے درِ روزی
کر مجھے غیر کا نہ دست نگر — اپنی قدرت سے کر دے صاحب زر

اَلْحَافِظُ جل جلالہ

یہ اسم گرامی سنن ابن ماجہ اور مستدرک للحاکم میں ہے اور حافظ ابن حجر علیہ الرحمہ نے اس کو بیان کیا ہے' یہ حفظ سے ہے' جس کا معنی رعایت ونگہداشت ہے کہ کسی شی کو خرابی وتباہی سے بچایا جاسکے اور اسے قائم و بحال رکھا جائے' تمام اشیائے عالم کا قیام اسی حفاظت الٰہی پر مبنی ہے' کوئی ہمارا پیارا جب ہماری نگہداشت سے دور ہوتا ہے تو ہم بھی اسے اللہ ہی کی حفاظت میں دیتے ہوئے یوں کہتے ہیں: فاللہ خیر حافظا ۔ فی امان اللہ تعالٰی ۔ ہزاروں کتب لکھنے والے جوان کی حفاظت کا خوب خوب اہتمام کرتے ہیں مگر آج وہ دنیا سے ناپید ہو چکی ہیں' سینکڑوں بادشاہ جنہوں نے قوانین کی کتب کو مدون کرایا' اپنے ملکوں میں وہ قانون رائج کیا مگر نہ وہ بادشاہ رہے نہ ان کے قوانین۔ قرآن پاک کی نسبت اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وانا لہ لحافظون اور ساری دنیا دیکھ رہی ہے کہ آج تک قرآن منکروں کی ہزاروں سازشوں کے باوجود من وعن ہمارے ہاتھوں میں محفوظ ہے' دیگر آسمانی کتابوں کی حفاظت کو اللہ نے خود چھوڑ دیا تو ان کی اصلی زبان اور لغت کو بھی دنیا نے ختم کر دیا مگر قرآن مجید سورۃ فاتحہ سے لے کر والناس تک نہ صرف اس کا ایک ایک حرف بلکہ حرکات وسکنات تک قائم ودائم ہیں' قرآن کی زبان نہ صرف اس کے مستقر ومہبط میں قائم ورائج ہے بلکہ قریب والے ممالک بھی عربی زبان کا گہوارہ بن گئے۔ دیکھو مصر وشام کے باشندوں کی زبان عربی ہے' ان ممالک کے رہنے والے خواہ عیسائی ہوں یا یہودی' زبان سب کی عربی ہے۔ یہ قدرت کا وہ محکم انتظام ہے جو قدرت بشریہ سے ارفع واعلیٰ ہے' قرآن پاک چین کی انتہائے مشرق سے لے کر مغرب اقصیٰ کے انتہائی کناروں تک ایک ہی طرز تحریر' ایک ہی رسم الخط میں حرف بحرف متفق ومتحد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الفاظ میں پایا جاتا ہے' وہی قرآن قطب شمالی سے قطب جنوبی تک حفاظ وعلماء کی زبان پر اسی طرح جاری ہے' جیسے خاص مکہ و مدینہ میں۔ یہ جملہ انتظامات اسی مالک کے ہیں' جس نے اعلان فرمایا: وانا لہ لحافظون ۔ تو اللہ ہی حافظ ہے جو کتاب حفیظ کا مالک ہے' جس نے سقف مرفوع کو شیطان مارد کی دسترس سے محفوظ بنایا' جو اہل ایمان کے مال و جان و ایمان کی حفاظت فرماتا ہے اور جس نے کراماً کاتبین کو انسان کے اقوال و اعمال کا محافظ بنا دیا۔

ہر روز باشی صائماً ہر لیل باشی قائماً — در ذکر باشی دائماً مشغول شو درز کر ھو
گر عیش خواہی جاوداں عزت بخواہی در جہاں — ایں ذکر ھو ہر آں بخواں مشغول شو در ذکر ھو
سودے نہ دارد خفتنت ناچار باید رفتنت — درگور تنہا ماندنت مشغول شودر ذکر ھو
ھو ھو بذکرش سازکن نام خدا آغاز کن — قفلے ز سینہ باز کن مشغول شو در ذکر ھو
ہر دم خدارا یا دکن دلہائے غمگیں شاد کن — بلبل صفت فریاد کن مشغول شودر ذکر ھو
مسکین احمد مرد شو و ز جملہ عالم فرد شو — در راہ حق چوں گرد شو مشغول شودر ذکر ھو

اَلْکَفِیْلُ جل جلالہ

الکفیل مستدرک للحاکم میں اور حافظ ابن حجر علیہ الرحمہ نے اسماء حسنیٰ میں شمار کیا ہے۔ الکفیل: کِفل سے ہے' جس کا معنی حصہ ہے' قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے: یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللّٰہ و امنوا برسولہ یؤتکم کفلین من رحمۃ ویجعل لکم نورا ۔ (الحدید: ۲۸) اے ایمان لانے والو! (حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام پر یہ خطاب اہل کتاب کو ہے) اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول (حضرت محمد ﷺ) پر ایمان لاؤ' وہ اپنی رحمت کے دو حصے تمہیں عطا فرمائے گا (یعنی تمہیں دوگنا اجر دے گا کیونکہ تم پہلی کتاب اور پہلے نبی پر بھی ایمان لائے اور حضرت محمد ﷺ اور قرآن پاک پر بھی) اور تمہارے لیے (پل صراط پر) نور کر دے گا۔ قرآن مجید میں کفل کا معنی ذمہ داری لینا بھی ہے' جیسا کہ سورۃ آل عمران میں حضرت بی بی مریم کی پیدائش کے ذکر میں فرمایا: فتقبلھا ربھا بقبول حسن وانبتھا نباتًا حسنًا وکفلھا زکریا ۔ تو اسے اس کے رب نے اچھی طرح قبول فرمایا (اور نذر میں لڑکے کی جگہ حضرت مریم کو قبول فرمایا) اور اسے اچھا پروان چڑھایا (کہ حضرت مریم ایک دن میں اتنا بڑھتی تھیں جتنا اور بچے ایک سال میں) اور اسے زکریا علیہ السلام کی نگرانی میں دے دیا۔

تو کفیل وہ ہے جو دوسرے کی ضروریات کو پورا کرنے کی ذمہ داری اپنے اوپر لیتا ہے' اللہ تعالیٰ کفیل ہے' وہی ہماری حاجات پوری فرماتا ہے' ہماری مرادوں کو برلاتا ہے' ہماری ضروریات کو مہیا فرماتا ہے' ہمارے مقاصد کو مکمل فرماتا ہے' اسی پر ہمارا اعتماد و وثوق ہے' وہی ہمارا ملجا و ماویٰ ہے' ہمارے رزق' ہماری عمر اسی کی کفالت میں ہیں' ہماری جان و مال کا وہی کفیل ہے' اس کی ضمانت سے بڑھ کر اور کس کی ضمانت ہوسکتی ہے' اس کی کفالت سے بڑھ کر اور کس کی کفالت ہوسکتی ہے' مبارک ہیں وہ لوگ جو دنیا کے مال کی کفالت کو ہیچ جانتے ہیں اور ہر موقع پہ اللہ تعالیٰ ہی کو اپنا کفیل اور کارسازِ حقیقی سمجھتے ہیں۔

حامی و والی و کفیل ہے تو — میرے ہر امر کا وکیل ہے تو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تجھ کو میں سونپتا ہوں اپنا کار جو تو چاہے کرے تو ہے مختار

اَلشَّاکِرُ جل جلالہ

یہ اسم پاک مستدرک للحاکم میں ہے اور اس کو ابوزید بغوی' سفیان بن عیینہ' امام جعفر صادق اور حافظ ابن حجر علیہم الرحمۃ نے بیان فرمایا ہے۔ شکر کا معنی قبولیت اور رضامندی ہے' جب کوئی شخص کسی کے فعل یا خدمت کو قبول کرتا ہے اور اس پر راضی ہو جاتا ہے تو وہاں شکر کا لفظ بولا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے: ومن اراد الاخرة وسعى لها سعيها وهو مؤمن فاولئك كان سعيهم مشكورا ۔ (بنی اسرائیل: ۱۹) اور جو آخرت چاہے اور اس کے لیے (عمل صالح بجالا کے) کوشش کرے اور ہو ایمان والا تو انہیں کی کوشش ٹھکانے لگی' یعنی عمل کی قبولیت کے لیے تین چیزیں درکار ہیں' ایک تو طالب آخرت ہونا' یعنی نیت نیک ہو' دوسرا سعی یعنی عمل کو اس کے حقوق کے ساتھ ادا کرنا اور تیسرا جو سب سے زیادہ ضروری ہے۔ سورۂ بقرہ میں فرمایا: فان الله شاكر عليم ۔ پس اللہ تعالیٰ نیکی کا صلہ دینے والا خبردار ہے' پس اللہ تعالیٰ شاکر ہے کہ وہ اپنے بندوں کی طاعات کو قبول فرماتا ہے' ان کے اعمالِ حسنہ سے رضامند ہوتا ہے' اپنے بندوں کی شکرگزاری کو شرف اجابت دیتا ہے اور نعمت مزید عطا فرماتا ہے۔ لئن شكرتم لازيدنكم ۔ اگر تم شکرگزار بنو گے تو میں تمہیں اور دوں گا۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ شکر سے نعمت زیادہ ہوتی ہے' شکر کی اصل یہ ہے کہ بندہ نعمت کا تصور اور اس کا اظہار کرے اور حقیقت شکر یہ ہے کہ منعم کی نعمت کا اس کی تعظیم کے ساتھ اعتراف کرے اور نفس کو اس کا خوگر بنائے' یہاں ایک باریکی ہے اور وہ یہ کہ بندہ جب اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کے طرح طرح کے فضل و احسان کا مطالعہ کرتا ہے تو اس کے شکر میں مشغول ہوتا ہے' اس سے نعمتیں زیادہ ہوتی ہیں اور بندے کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت بڑھتی چلی جاتی ہے' یہ مقام بہت برتر ہے اور اس سے اعلیٰ مقام یہ ہے کہ منعم کی محبت یہاں تک غالب ہو کہ قلب کی نعمتوں کی طرف التفات باقی نہ رہے' یہ مقام صدیقوں کا ہے' شکر جب بندے کی طرف سے ہو تو وہ ارکانِ خمسہ پر مشتمل ہوتا ہے: (۱) شکرگزار کا صاحب نعمت کے سامنے اظہار خشوع و خضوع (۲) شکرگزار کا صاحب نعمت سے محبت کرنا (۳) اعترافِ نعمت کرنا (۴) نعمت کے بعد مصروفِ ثناء رہنا (۵) نعمت کا استعمال صاحبِ نعمت کی مرضی کے خلاف نہ کرنا۔

ہر ایک امکاں کا عنواں ہیں تیرے رنگ اور تیری خوشبو
بڑے تخلیق ساماں ہیں تیرے رنگ اور تیری خوشبو

ہر اک صورت سے ظاہر ہو رہی ہیں صورتیں کیا کیا
عجب صورت پریشاں ہیں تیرے رنگ اور تیری خوشبو

کہاں ہے راز' ہر اک آنکھ روشن کیسے ہوتی ہے
بہر سو نور افشاں ہیں تیرے رنگ اور تیری خوشبو

مسلسل پھوٹتی رہتی ہیں شاخیں زندگانی کی
فروغِ باغِ امکاں ہیں تیرے رنگ اور تیری خوشبو

وگرنہ کچھ ثبوت اپنے بھی ہونے کا نہیں ملتا
جوازِ اصلِ ایماں ہیں تیرے رنگ اور تیری خوشبو

زمین و آسمان میں ہے بپا اک جشنِ موسیقی
ازل سے زمزمہ خواں ہیں تیرے رنگ اور تیری خوشبو

نعمت کا شکر کس طرح ادا کیا جائے؟

حضرت داؤد علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی: یا اللہ! میں تیرا شکر کیونکر ادا کر سکتا ہوں؟ شکر کی طاقت بھی تو ہی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عطا فرماتا ہے اور یہ نعمت مزید ہے اور شکر مزید کی خواہاں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں! اب تو نے شکر ادا کر دیا۔ حضرت ابو عثمان کا قول ہے: شکر نعمت یہ ہے کہ تمہیں شکر نعمت کے ادا نہ کر سکنے کا عجز معلوم ہو جائے۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: شکر نعمت یہ ہے کہ تو اپنے آپ کو اس نعمت کے قابل نہ سمجھ۔ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: شکر نعمت یہ ہے کہ نعمت دہندہ کو دیکھو اور نعمت کو نہ دیکھو۔ حدیث صحیح میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ارشاد فرمایا: مجھے تم سے محبت ہے' لہٰذا تم ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھنا مت بھولنا: اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ ۔ اے اللہ! اپنے ذکر و شکر اور اچھی طرح عبادت کرنے پر میری مدد فرما!

تیری رحمت کا کل جہاں ''مشکور'' عام ہے لطف تیرا رب شکور
تیری جانب سے رحمت و نعمت دمبدم ہر زبان و ہر ساعت
کس زباں سے کروں میں شکر ادا تیرے انعام و لطف بے حد کا
تو نے مجھ کو کیا بنی آدم اشرف الخلق اکرم العالم
نوع انساں میں بھی کیا ممتاز کہ کیا امت رسول حجاز
دین و ایمان و علم و فہم دیا رزق و روزی سے بہرہ مند کیا
تھی جو کچھ دل کی آرزو بخشی ہم نشینوں میں آبرو بخشی
اے میرے پروردگار تیرا شکر اے مرے کردگار تیرا شکر
شکر تیرے نعم کا یا منان ایک شمہ ادا ہو کیا امکان

اَلْاَکْرَمُ جل جلالہ

یہ اسم مبارک مستدرک للحاکم میں ہے اور اس کو ابن حجر علیہ الرحمہ نے بھی بیان فرمایا ہے' کرم اس بزرگی اور شرف کو کہتے ہیں جو کسی شی کو اپنی جنس میں حاصل ہوتی ہے۔ قرآن مجید سے اس کی چند مثالیں بیان کی جاتی ہیں۔ سورۂ شعراء میں نباتات کے لیے ارشاد ہوتا ہے: اولم یروا الی الارض کم انبتنا فیھا من کل زوج کریم ۔ (آیت:۷) کیا انہوں نے زمین کو نہ دیکھا ہم نے اس میں کتنے عزت والے جوڑے اُگائے (یعنی قسم قسم کے بہترین اور نافع نباتات پیدا کیے) اور شعبی نے کہا کہ آدمی زمین کی پیداوار ہیں' جو جنتی ہے وہ عزت والا اور کریم اور جو جہنمی ہے وہ بد بخت و لئیم ہے۔ سورۂ دخان میں مکانات کے لیے فرمایا: کم ترکوا من جنت وعیون وزروع ومقام کریم ۔ (آیت:۲۵۔۲۶) کتنے چھوڑ گئے باغ اور چشمے اور کھیت اور عمدہ مکانات۔ (یہ دونوں کی مثال ہے نباتات و مکانات کی) کلام کے لیے فرمایا: وقل لھما قولا کریما اور ان (والدین) سے تعظیم کی بات کہنا (یعنی حسن ادب کے ساتھ ان سے خطاب کرنا' مطلب یہ کہ ماں باپ کو ان کا نام لے کر نہ پکارے' یہ خلاف ادب ہے اور اس میں ان کی دل آزاری ہے لیکن وہ سامنے نہ ہوں تو ان کا ذکر نام لے کر کرنا جائز ہے۔ ماں باپ سے اس طرح کلام کرے جیسے غلام و خادم اپنے آقا سے کرتا ہے۔ قرآن مجید کے لیے فرمایا: انہ لقران کریم ۔ بے شک یہ عزت والا قرآن ہے۔ (جو سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم پہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نازل کیا گیا کیونکہ یہ کلامِ الٰہی اور وحی ربانی ہے) اجر کے لیے فرمایا: فبشرہ بمغفرۃ واجر کریم ۔ پس اسے بخشش اور عزت کی بشارت دے دیں (یعنی جنت کی)۔ فرشتوں کے لیے فرمایا: کراما کاتبین ۔ معزز لکھنے والے (تمہارے اعمال کو)۔ حاملانِ وحی کے لیے فرمایا: بایدی سفرۃ کرام بررہ ۔ (عبس) ایسوں کے ہاتھ لکھے ہوئے جو کرم والے نکوئی والے (اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار اور وہ فرشتے ہیں جو اس کو لوحِ محفوظ سے نقل کرتے ہیں۔) معلوم ہوا کہ اکرم کے معنی اللہ کی ذات میں وہ علو اور عظمت ہے جو اس کے شایانِ شان ہے' اللہ اکرم ہے اور سارا جہان اسی کے جود و کرم کا بزلہ خوار ہے' ہر شی کو شرف و نجات اسی کی بارگاہ سے عطا ہوتی ہے' اسی نے اپنے رسول کریم ﷺ کو شرف جاہ و کرم نفس سے ممتاز فرمایا ہے' اسی کے جود و نوال سے انسان کو صورت زیبا اور سیرت رضیہ حاصل ہوئی ہے' اسی کا غنا و کرم سب کو ناز و نعم عطا فرماتا ہے' اسی نے ہمیں کتابِ کریم عطا فرمائی۔

تیرا رتبہ خرد سے بالا ہے — تو کبیر و علی و اعلیٰ ہے
یا علی اپنی برتری کے طفیل — یا کبیر اپنی مہتری کے طفیل
سارے علم میں بول بالا کر — دین کے جھنڈے کو سب سے اعلیٰ کر

اَلْاَعْلٰی جل جلالہ

حافظ ابن حجر علیہ الرحمہ نے اس کو اسماء الحسنٰی میں شمار کیا ہے' یہ اسم پاک عُلُوٌّ سے ہے' جس کا معنی بلندی ہے۔ فتعلی اللہ الملک الحق ۔ (طٰہٰ:۱۱۴' المؤمنون:۱۱۶) پس سب سے بلند ہے اللہ سچا بادشاہ (جو اصل مالک ہے اور تمام بادشاہ اس کے محتاج ہیں)۔ ابوداؤد شریف کی حدیث ہے کہ جب یہ آیت سبح اسم ربک الاعلیٰ نازل ہوئی تو حضور ﷺ نے فرمایا: اس کو اپنے سجدے میں داخل کرو' یعنی سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ کہا کرو' جس وقت ایماندار کا سر' چہرہ اور ناک زمین پہ لگے ہوئے ہوتے ہیں' اس وقت اور اس حالت سے بڑھ کر اور کوئی عاجزی کی حالت نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا اس تسبیح کے معنی یہ ہوئے کہ بندۂ ادنیٰ کو رب اعلیٰ کے حضور انتہائی عاجزی کی حالت میں ہونا چاہیے۔ یہی صورت ہماری بلندئ درجات کی موجب ہے۔ تو اعلیٰ وہ ہے کہ ملاء اعلیٰ بھی جس کی خشیت سے لرزاں و ترساں ہیں' جو ہر ایک شریک سے برتر ہے' جو اسی کام کو قبول فرماتا ہے جو خالصتاً اس کی رضا کے لیے کیا جائے' وہ اسی عبادت کو قبول کرتا ہے جو اس کو راضی کرنے کے لیے کی جائے' اس کی شان اس سے برتر ہے کہ اس کی قدرت یا حکم یا ربوبیت میں کسی کو ذرا بھی شریک کیا جائے' وہ ایسا اعلیٰ ہے جو علو فساد کو بندوں میں پسند نہیں فرماتا' وہ اہل ایمان کو برتری بخشتا ہے اور امن و امان عطا فرماتا ہے' اس کا اپنا ارشاد ہے: ولا تھنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین اور نہ سستی کرو اور نہ غم کھاؤ (اس کا جو جنگ اُحد میں پیش آیا) تمہیں غالب آؤ گے اگر ایماندار رہو۔ اللہ تعالیٰ کے کتنے ہی ایسے بندے ہیں جو اس کی بارگاہ میں جھک کر ایسی بلندی پا لیتے ہیں کہ دنیا کے بادشاہ بھی ان کو جھک کر سلام کرتے ہیں۔

یا حلیم اپنے حلم کے صدقے — عزت و آبرو میری رکھ لے
دین و دنیا میں کر نہ خوار و ذلیل — اے عظیم اے میرے نصیر و کفیل
گرچہ ہوں یا غفور قابل نار — اپنی رحمت سے کر دے بیڑا پار

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَلْخَلَّاقُ جل جلالہ

الخالق کے تحت اس کی شرح لکھ دی گئی ہے' خلاق خالق ہی سے مبالغہ کا صیغہ ہے اور قرآن مجید میں دو مرتبہ آیا ہے' سورۂ حجر آیت:۸۶ میں ارشاد ہوتا ہے: ان ربك هو الخلاق العليم ۔ بے شک تمہارا رب ہی بہت پیدا کرنے والا جاننے والا ہے (اسی نے سب مخلوق کو پیدا فرمایا اور وہ اپنی مخلوق کے تمام حالات جانتا ہے)۔ سورۂ یٰس آیت:۸۱ میں فرمایا: وهو الخلاق العليم اور وہی پیدا کرنے والا سب کچھ جانتا ہے۔ دونوں آیاتِ مبارکہ میں خلاق کا لفظ علیم کے ساتھ آیا ہے کیونکہ صفت خلق میں مکمل کمال اسی ذات کو حاصل ہے جو علم بھی تام رکھتا ہو' قرآن مجید میں کتنی ہی آیات ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کی اس صفت کو بیان فرمایا گیا ہے' ان میں سورۃ المؤمنون کی تین اکٹھی آیات ہیں۔ ان میں غور فرمائیں: ولقد خلقنا الانسان من سلٰلة من طين ۔ اور بے شک ہم نے انسان کو چنی ہوئی مٹی سے بنایا۔ ثم جعلنه نطفة في قرار مكين ۔ پھر اسے (یعنی اس کی نسل کو) پانی کی بوند کیا ایک مضبوط ٹھہراؤ (رحم مادر) میں۔ ثم خلقنا النطفة علقة فخلقنا العلقة مضغة فخلقنا المضغة عظامًا فكسونا العظام لحمًا ثم انشاناه خلقا اخر فتبارك الله احسن الخالقين ۔ پھر ہم نے اس پانی کی بوند کو خون کی پھٹک کیا پھر خون کی پھٹک کو گوشت کی بوٹی' پھر گوشت کی بوٹی کو ہڈیاں' پھر ان ہڈیوں پر گوشت پہنایا' پھر اسے اور صورت میں اُٹھان دی (اس میں روح ڈالی اس بے جان کو جاندار کیا' نطق و سمع و بصر عطا فرمائی) پس بڑی برکت والا ہے اللہ اور سب سے بہتر بنانے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے بے شمار مخلوق کو نور سے بنایا' لاتعداد مخلوق کو نار سے بنایا' ان گنت مخلوق کو خاک سے بنایا' کوئی مخلوق ہوا میں اُڑ رہی ہے' کوئی پانی میں رہ رہی ہے' کوئی زمین کے اوپر ہے کوئی زمین کے اندر ہے۔ فمنهم من يمشي علي بطنه ۔ ان میں سے کوئی پیٹ پر چلتا ہے (سانپ' مچھلی اور بہت سے کیڑے مکوڑے) ومنهم من يمشي علي رجلين ۔ اور ان میں سے کوئی دو پاؤں پر چلتا ہے (جیسے آدمی) ومنهم من يمشي علي اربع ۔ اور کوئی چار پاؤں پر چلتا ہے (بہائم و درندے) يخلق الله ما يشاء ان الله علي كل شيء قدير ۔ پیدا کرتا ہے اللہ جو چاہتا ہے بے شک اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ (النور:۴۵) الخلاق کو ابوزید بلخی' امام سفیان بن عیینہ' امام جعفر صادق اور حافظ ابن حجر علیہم الرحمہ نے اسماء حسنیٰ میں شمار کیا ہے اور مستدرک للحاکم میں بھی ایسے ہی ہے۔

تو ہی اوّل ہے اور تو ہی آخر
تو ہی باطن ہے اور تو ہی ظاہر
پاک کر میرا باطن و ظاہر
آخرت کر بخیر یا آخر
اے مقدم مجھے مقدم کر
اپنی درگاہ میں معظم کر
یا مؤخر رہوں نہ میں پیچھے
مورد لطف سب سے ہوں پہلے
والی و کار ساز تو میرا
متعالی ہے آسرا تیرا
اے نکو کار برائے تواب
بخش توفیق مجھ کو تو یہ شتاب
عملِ نا صواب کا میرے
منتقم مجھ سے انتقام نہ لے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَلنَّصِیْرُ جل جلالہ

مستدرک للحاکم میں یہ اسم پاک اسماء حسنیٰ میں شامل ہے اور سفیان بن عیینہ' امام جعفر صادق اور حافظ ابن حجر علیہم الرحمۃ نے بھی بیان فرمایا۔ یہ اسم پاک نصر اور نصرت سے ہے' جس کا معنی ہے: مدد کرنا۔ یہ اسم پاک قرآن مجید میں کئی مرتبہ آیا ہے' پھر کبھی بندے کی طرف سے اللہ (کے دین) کی مدد ہوتی ہے' جیسے فرمایا گیا: ان تنصروا اللہ ینصرکم ۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد فرمائے گا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے بندوں میں باہمی مدد و نصرت ہو جائے' ایک دوسرے کا کام بنانے میں مدد کی جائے' اللہ کے احکام کی حفاظت' حدودِ الٰہی کی رعایت' اس کے دین کی خدمت کرنا' اس کو اپنی مدد قرار دیا گیا اور اللہ تعالیٰ کا بندے کی مدد کرنا تو صاف اور واضح ہے' ارشادِ باری تعالیٰ ہے: اذا جاء نصر اللہ والفتح ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا ۔ جب اللہ تعالیٰ کی مدد اور فتح آئے (نبی اکرم ﷺ کے لیے دشمنوں کے مقابلہ میں اس سے یا عام فتوحات مراد ہیں یا خاص فتح مکہ) اور لوگوں کو تم دیکھو کہ اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہوتے ہیں۔ جیسا کہ فتح مکہ کے بعد ہوا کہ لوگ ہر طرف سے شوق غلامی میں چلے آتے تھے اور شرف اسلام سے مشرف ہوتے تھے۔ یہود میں سے عبداللہ بن سلام کے علاوہ مندرجہ ذیل سردارانِ یہود بھی حلقہ بگوشِ اسلام ہوئے: شمعون بن یزید' عبدالرحمٰن بن زبیر' کعب بن سلیم' مازن بن عضویہ رضی اللہ عنہم۔ نصاریٰ کو دیکھو عدی بن حاتم' عروہ بن مسعود بن اوس' عمر بن المسیح بن کعب' قیس بن حجدر' ھلب الطائی' ابو مریم نذیر غسانی وغیرہ۔ ابناء فارس میں فیروز دیلمی' باذان' سلمان رضی اللہ عنہم' اہل روم میں سے صہیب رومی' باقوم افریقی۔ اہل قبط سے جبیر بن عبداللہ۔ اہل عک میں سے بشیر بن جابر۔ اہل نمیر میں سے قرہ بن دعموص' نمر بن تولب العکلی' اہل حضر موت سے عبدالرحمٰن بن عائش' مخرمہ بن شریح' اہلِ نجد میں سے ثمامہ بن اثال رضی اللہ عنہم اجمعین' علاوہ ازیں بہت سارے لوگوں کو اکناف و اطراف عالم میں سے دربارِ مصطفیٰ ﷺ میں حاضر کر دیا' یہ سب اللہ کی مدد کے جلوے ہیں۔ اس اسم پاک سے تخلق پیدا کرنے والے پر لازم ہے کہ اللہ کی بارگاہ سے اس کی مدد و نصرت کا ملتجی رہے اور عرض گزار رہے:

کوئی میرا نہیں علیم ہے تو — تو ہی دے گا مجھے کریم ہے تو
تیرے قبضے میں انتظام جہاں — قابض باسط ہے تیری شان
تو شہنشاہ قاہر و عادل — خافض و رافع و معز و مذل
جس کو چاہے تو سر بلند کرے — اور جسے چاہے مستمند کرے

اَلْاِلٰہُ جل جلالہ

مستدرک للحاکم میں الالہ کو اسماء حسنیٰ میں شمار کیا گیا ہے اور امام سفیان بن عیینہ' امام جعفر صادق اور حافظ ابن حجر علیہم الرحمۃ نے بھی ایسے ہی بیان کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا اسم جلالت اللہ ہے' لیکن الٰہ بھی اس کا ذاتی نام ہے' بعض نے تو لفظ اللہ پہ بحث کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اسی پہ الف اور لام تعریف لگایا گیا ہے' جو کثرت استعمال سے خود نفس کلمہ بن گیا ہے۔ کلمہ طیب اور دیگر مقامات پر اس اسم کا استعمال قرآن پاک میں بکثرت ہوا ہے' جیسے والھکم الہ واحد۔ اس اسم پاک کے خصائص میں سے ہے کہ عبادت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دعوت اور وحدت کو اس سے خاص تعلق ہے' جہاں کہیں بھی یہ اسم پاک ہوگا' مندرجہ بالا کسی نہ کسی صفت کا ظہور اس جگہ ضرور ہوگا' اس اسم پاک سے تخلق تو پیدا نہیں ہو سکتا' البتہ تعلق پیدا ہو سکتا ہے' اس کے لیے اوّل اعتقاد وحدت ضروری ہے' پھر دعوت ہو تو اسی نام کی ہو' یہ اسم پاک تفرید و توحید میں ایک خاص شان رکھتا ہے' شرکِ جلی تو کیا شرکِ خفی بھی اس کی بارگاہ میں قدم نہیں رکھ سکتا۔ توحید خالص اور تفرید صادق جب کسی بندے کو حاصل ہو جاتی ہے' تب اس اسم پاک کے دفور تجلی ہوتے ہیں' بندے کی انانیت گم ہو جاتی ہے اور عبودیت وضوح تام کے ساتھ نمایاں ہو جاتی ہے' پھر عرفانِ صحیح اور یقین کامل کا فیض شروع ہو جاتا ہے اور انہی دوشہ پروں کے ساتھ بندے کو ترقی و عروج ملتا ہے' حتیٰ کہ عبد کامل امام الرسل محمد مصطفیٰ ﷺ کی متابعت کا تاج اسے پہنا دیا جاتا ہے اور واجعلنا للمتقین اماما کے تخت پر متمکن کر دیا جاتا ہے' مبارک ہے وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ ایسی کامیابی عطا فرما دیتا ہے۔ (شرح اسماء الحسنیٰ)

بینواؤں کو دم میں کر دے شاہ | بادشاہوں کو کر دے پل میں تباہ
نہ کوئی تیرا روکنے والا | نہ کوئی تجھ کو ٹوکنے والا
تابع امر تیرے کون و مکان | احکم الحاکمین ہے تیری شان
اے خداوند تو سمیع و بصیر | حکم و عدل اور لطیف و خبیر
تو ہی پنہاں و آشکارا ہے | تیری ہی ذات کا سہارا ہے

اَلْعَلَّامُ جل جلالہ

اللہ تعالیٰ کا یہ اسم گرامی مستدرک للحاکم میں ہے اور قرآن مجید میں یہ نام تین جگہ آیا ہے اور ہر جگہ باضافت علام الغیوب فرمایا گیا ہے' سورۂ مائدہ میں ہے: حضرت عیسیٰ علیہ السلام بروزِ قیامت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوں گے: **انک انت علام الغیوب** ۔ (آیت:۱۱۶) بے شک تو ہی ہے سب غیبوں کا خوب جاننے والا۔ (اس میں علم کو اللہ کی طرف منسوب کرنا اور معاملہ اس کے سپرد کرنا اور عظمت الٰہی کے سامنے اپنی مسکینی کا اظہار کرنا' یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شانِ ادب ہے۔ سورۂ توبہ آیت:۷۸ میں فرمایا: **الم یعلموا ان اللہ یعلم سرھم ونجواھم وان اللہ علام الغیوب** ۔ کیا انہیں خبر نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے دل کی چھپی اور ان کی سرگوشی کو جانتا ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ سب غیبوں کا بہت جاننے والا ہے' یعنی اس پر کچھ بھی مخفی نہیں' منافقین (جن کا سیاق و سباق میں ذکر ہو رہا ہے) کے دلوں کی بات بھی جانتا ہے جو آپس میں وہ ایک دوسرے سے سرگوشیاں کرتے ہیں' ان کو بھی سورۂ سبا میں فرمایا: **قل ان ربی یقذف بالحق علام الغیوب** ۔ (آیت:۴۸) فرما دیجئے: بے شک میرا رب حق کا القا فرماتا ہے (اپنے انبیاء کرام علیہم السلام کی طرف) بہت جاننے والا سب غیبوں کا۔ **علام** ۔ **علم** سے مبالغہ کا صیغہ ہے اور علیم صفت مشبہ کا۔ صفت مشبہ کا تعلق مطلقاً ذات ذوصف سے ہوتا ہے اور اس میں زمان و مکان کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا' عموماً ثلاثی مجرد سے آتی ہے' ہاں اگر دلالت فعل کسی رنگ' عیب یا حلیہ پر ہو تب اس میں دوام و استمرار ہوتا ہے' فعیل صفت مشبہ کے اوزان میں سے ہے۔

وزن افعل ہونا ضروری ہے جیسے اسود' اعرج وغیرہ' مبالغہ میں موصوف کا اس صفت سے بکثرت موصوف ہونا مراد ہے۔ اس اسم پاک سے تخلق پیدا کرنے والوں کے لیے ضروری ہے کہ اپنے باطن کو علام الغیوب کے لیے کم از کم اتنا تو درست بنالیں جتنا کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اپنے ظاہر کو ہم جنسوں کی نظر ظاہر بین کے سامنے درست بنالیا کرتے ہیں۔

کوئی میرا نہیں علیم ہے تو — تو ہی دے گا مجھے کریم ہے تو
سب حوادث سے یا حفیظ بچا — تو ہی حافظ ہے یا حفیظ مرا
زار ہوں یا مقیت قوت دے — روح کو زور تن کو طاقت دے
سخت ہے یا حسیب روز حساب — بخش دے مجھ کو بے حساب و کتاب

اَلْقَاهِرُ جل جلالہ

(سنن ابن ماجہ، مستدرک للحاکم، ابوزید بغوی، سفیان بن عیینہ، امام جعفر صادق، حافظ ابن حجر علیہم الرحمۃ) یہ قھر سے ہے، جس کا معنی غلبہ ہے، قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے: **وھو القاھر فوق عبادہ ویرسل علیکم حفظة ۔** (الانعام:۶۱) اور وہی غالب ہے اپنے بندوں پر تم پر نگہبان بھیجتا ہے۔ **حفظہ** سے مراد فرشتے ہیں جن کو کراماً کاتبین کہتے ہیں، وہ بنی آدم کی نیکی اور بدی لکھتے رہتے ہیں، ہر آدمی کے ساتھ دو فرشتے ہیں، ایک داہنے ایک بائیں، نیکیاں داہنی طرف کا فرشتہ لکھتا ہے اور بدیاں بائیں طرف کا، بندوں کو چاہیے کہ ہمیشہ ہوشیار رہیں اور بدیوں اور گناہوں سے بچیں کیونکہ ہر ایک عمل لکھا جاتا ہے اور روزِ قیامت وہ نامۂ اعمال تمام خلق کے سامنے پڑھا جائے گا، تو گناہ کتنی رسوائی کا سبب ہوں گے، اللہ پناہ دے۔ آمین ثم آمین!

اللہ تعالیٰ قاہر ہے کیونکہ اسے تمام مخلوق پر غلبۂ تام حاصل ہے، اس کے سامنے سب کے سب سرافگندہ و عاجز ہیں، اس اسم پاک سے تخلق پیدا کرنے والوں کو غلبہ و طاقت کے وقت کمزوروں پر رحم کرنا چاہیے۔ حضرت ابودرداء صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے غلام کو مار رہا تھا کہ حضور ﷺ پیچھے سے تشریف لے آئے، آپ نے فرمایا: تیرا رب تجھ پر اس سے زیادہ قدرت رکھتا ہے جتنی تجھ کو اپنے غلام پر ہے۔ یہ سن کر حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ زمین پر گر گئے اور غلام سے کہا: اپنا پاؤں جوتے سمیت میرے رخسار پر رکھ دے، تب جاہلیت کی بو میرے دماغ سے نکلے گی۔

کر عطا یا جلیل جاہ و جلال — اپنی رحمت سے کر دے مالا مال
یا کریم اے رقیب اے دیان — یا مجیب الدعائے مضطربان
شر اعداء سے بے خطر کر دے — جملہ آفات سے نڈر کر دے

اَلْغَافِرُ جل جلالہ

ابوزید بغوی، سفیان بن عیینہ، امام جعفر صادق اور حافظ ابن حجر علیہم الرحمۃ نے اس نام کو اسماء الحسنیٰ میں سے بیان فرمایا ہے۔ غَفَرَ کا لغوی معنی چھپانا اور ڈھانپنا ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے: **اغفر ثوبك فی الوعاء ۔** کپڑا صندوق میں رکھ (چھپا) دو۔ **اصبغ ثوبك فانه مغفر ۔** کپڑا رنگ لو وہ میل کو چھپانے والا ہے۔ مِغفر آہنی خود کو کہتے ہیں جو سر کو ڈھانپ لیتا ہے۔ غِفارہ اس رومال کو کہتے ہیں جو عورتیں سر پر لیتی ہیں تاکہ اوڑھنی چکنی نہ ہونے پائے، اللہ تعالیٰ بھی گناہوں پر پردہ ڈال دیتا ہے۔ ستاری فرماتا ہے، یہ اللہ تعالیٰ کی خاص صفت ہے، دنیا میں اقبالِ جرم کے بعد عدالت مجرم کو پکڑتی اور سزا دیتی ہے اور اللہ تعالیٰ بندے کو اعترافِ گناہ پر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

معاف فرما دیتا ہے۔ ومن یغفر الذنوب الا اللہ اللہ کے سوا کون ہے جو گناہوں کو معاف کرے۔ سورۂ زمر میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے: قل یعبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا ۔ فرما دو: اے میرے وہ بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی (گناہوں اور معصیتوں میں مبتلا ہو کر) اللہ کی رحمت سے نا اُمید نہ ہو' بے شک اللہ تعالیٰ سب گناہ بخش دیتا ہے (اس کے جو کفر سے باز آئے) مشرکین میں سے چند آدمی سیّد عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ آپ کا دین تو بے شک حق اور سچا ہے لیکن ہم نے بڑے بڑے گناہ کیے ہیں' بہت سی معصیتوں میں مبتلا رہے ہیں' کیا کسی طرح ہمارے وہ گناہ معاف ہو سکتے ہیں' اس پر یہ آیت نازل ہوئی:

تو عفو ہے اور میں خاطی — تو رؤف و رحیم میں عاصی
میں گناہ گار فاجر و بدکار — تو غفور اور ساتر و ستار
عالم و غافر الذنوب توئی — ناظر و ساتر العیوب توئی
درگزر کر میری خطاؤں سے — ڈھانپ لے ڈھانپ لے عیوب مرے
مالک الملک ہے تو اے سرور — دَر ترا چھوڑ کر میں جاؤں کدھر
کون ہے تیرے سوا ذوالانعام — اے میرے ذوالجلال والاکرام

اَلْفَاطِرُ جل جلالہ

(سنن ابن ماجہ' مستدرک للحاکم' ابو زید بغوی' سفیان بن عیینہ' امام جعفر صادق' حافظ ابن حجر علیہم الرحمۃ) الفاطر ۔ فطر سے ہے' جو ابداع یعنی پیدائش اوّلین کے معنی دیتا ہے۔ فاطر نام کی پوری سورت قرآن مجید کے بائیسویں پارے میں موجود ہے' جس کے ابتدائی الفاظ ہی یہ ہیں: الحمد للہ فاطر السموات والارض ۔ سب خوبیاں اس اللہ کو جو آسمانوں اور زمین کا بنانے والا۔ اللہ تعالیٰ فاطر ہے کیونکہ وہی خالق فطرت اور قانون نیچر کا بنانے والا ہے۔ قرآن مجید میں ہے: فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیھا ۔ (الروم:۳۰) اللہ تعالیٰ کی ڈالی ہوئی بنا جس پر لوگوں کو پیدا فرمایا (یہاں فطرت سے مراد دین اسلام ہے' معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو ایمان پر پیدا فرمایا جیسا کہ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ ہر بچہ فطرت پر پیدا کیا جاتا ہے' یعنی اس عہد پر جو' الست بربکم'' فرما کر لیا گیا۔ بخاری شریف کی حدیث میں ہے: پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ اس آیت میں حکم دیا گیا کہ دین الٰہی پر قائم رہو جس پر اللہ نے خلق کو پیدا کیا۔ فطور اور انفطار کے الفاظ بھی اسی سے ہیں۔ سورۃ ملک میں ہے: (اللہ وہ ہے) جس نے سات آسمان بنائے ایک دوسرے کے اوپر تو رحمٰن کے بنانے میں کیا فرق دیکھتا ہے (یعنی آسمانوں کی پیدائش سے قدرتِ الٰہی ظاہر ہے کہ اس نے کیسے مستحکم' استوار' مستقیم' مستور' متناسب بنائے) تو نگاہ اُٹھا کر دیکھ (آسمانوں کی طرف) ھل تری من فطور ۔ تجھے کوئی رخنہ نظر آتا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ فاطر ہے اور اس کی پیدائش میں ذرا سا بھی فطور نہیں دیکھا جا سکتا۔ انفطار کا معنی کھودنا بھی ہے' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس دو بدوی آئے' جو ایک کنویں کی ملکیت کے دعوے دار تھے' ان میں سے ایک نے کہا: انا فطرتھا ۔ میں نے اس کنویں کو کھودا ہے۔ قرآن حکیم میں ہے: اذا السماء

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

انفطرت ۔ جب آسمان پھٹ پڑے۔ اللہ تعالیٰ فاطر ہے اسی نے آسمانوں اور زمین کو بنایا اور اسی کے حکم سے ان میں انفطار پیدا ہوگا۔ الغرض اللہ ہی بنانے والا ہے اور وہی مٹانے والا ہے۔ مخلوق میں نہ تو کسی میں آسمان و زمین جیسی شی بنانے کی طاقت ہے اور نہ مٹانے کی قوت ہے۔

تو ہے خدائے انس و جاں تیرے سوا کوئی نہیں
تو نے بنایا سب جہاں تیرے سوا کوئی نہیں

سب کا تو ہی ہے کارساز نام تیرا ہے بے نیاز
ہے تو ہی مونس بے کساں تیرے سوا کوئی نہیں

دیر و حرم کنشت میں باغ میں اور بہشت میں
سب میں ہے تو عیاں نہاں تیرے سوا کوئی نہیں

لے کے زمیں سے تا سما تیرا ہی سب ظہور ہے
کہتے ہیں سب یہ عارفاں تیرے سوا کوئی نہیں

حمد کرے تیری ادا کیا ہے بشر کا حوصلہ
کہتا ہوں میں یہ ہر زماں تیرے سوا کوئی نہیں

جتنے ہوئے ہیں انبیاء تا بجناب مصطفیٰ
کہتے تھے سب یہ بے گماں تیرے سوا کوئی نہیں

ہیں جو غریب بیکس و عاجز و خستہ ناتواں
سب کا تو ہی ہے مہرباں تیرے سوا کوئی نہیں

حور و ملک اور انس و جاں تیرا ہی بھر رہے ہیں دم
کہتے ہیں رب یہ بر زباں تیرے سوا کوئی نہیں

ہے تو ہی قادر و قدیر کہتا ہے بس یہی حقیر
سب سے بڑی یہ تیری شان تیرے سوا کوئی نہیں

(حافظ فتح محمد قادری دہلوی رحمۃ اللہ علیہ)

اَلْمَلِیْکُ جل جلالہ

(۴امام سفیان بن عیینہ، امام جعفر صادق، حافظ ابن حجر علیہم الرحمۃ) الـمـلـیـک، مُلک سے ہے پھر مالک مِلک اور مُلک دونوں سے آتا ہے اور قرآن پاک میں مالک بغیر اضافت کے اللہ تعالیٰ کے لیے نہیں آیا اور اس کے معنی بھی اللہ تعالیٰ نے خود ہی بیان فرما دیئے ہیں، چنانچہ فرمایا: مـالـك يوم الدين ۔ اور اس کا معنی سورۂ انفطار کی آخری آیت میں یوں بیان فرمایا: يـوم لا تملك نفس لنفس شيئا و الامر يومئذ لله ۔ (یوم دین وہ ہے) جس دن کوئی جان کسی جان کا کچھ اختیار نہ رکھے گی (یعنی کوئی کسی کا فرو نفع نہ پہنچا سکے گا۔ خازن) مُلک کے معنی قرآن مجید نے خود بیان فرمائے ہیں، سورۂ آل عمران کی آیت: ۲۶ میں فرمایا: قـل اللّٰهم مالك الـملك تؤتي الملك من تشاء ۔ (اے پیارے اپنے رب سے) یوں عرض کر: اے اللہ! ملک کے مالک تو جسے چاہے سلطنت دے......... مالک بغیر اضافت کے داروغۂ جہنم کا نام بتایا گیا ہے۔ ونـادوا يـا مـٰلك ليـقـض عـلـيـنـا ربك قـال انكم ماكثون ۔ (آیت: ۷۷) اور وہ پکاریں گے: اے مالک تیرا رب ہمیں تمام کر چکے (یعنی موت دے دے، مالک جہنم کے داروغہ کو کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ سے ان کی موت کی دعا کرے) وہ فرمائے گا: (ہزار برس بعد) تمہیں تو ٹھہرنا ہے (عذاب میں ہمیشہ کبھی اس سے رہائی نہ پاؤ گے نہ موت سے نہ اور کسی طرح) مَلِك کا لفظ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کے لیے اضافت کے ساتھ مَـلِـك الـنـاس بھی آیا ہے اور بغیر اضافت کے بھی الـمـلك القدوس اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسروں کے لیے بھی وقـال الـمـلك ائتونی به ۔ بادشاہ نے کہا: اس (یوسف علیہ السلام) کو میرے پاس لاؤ۔ ان الـلّٰـه قـد بـعـث لـكـم طالوت ملكا (اور ان سے ان کے نبی نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرمایا:) اللہ تعالیٰ نے طالوت کو تمہارا بادشاہ بنادیا ہے۔

مـلـيـك کالفظ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے لیے استعمال نہیں ہوا' اللہ تعالیٰ مـلـيـك ہے کیونکہ ملائکہ اور ملوک اسی کی مِلک ہیں' جسے چاہتا ہے چندروز کے لیے اپنا ملک عطا فرما دیتا ہے' ہرشی کی ملکوت (جان) اسی کے قبضے میں ہے' اس کی ملک داری میں کسی دوسرے کو شرکت حاصل نہیں۔ ولـم يـكـن لـه شريك في الملك ۔ اس وزن (فعيل) میں بمقابلہ فاعل وفعل یہ مزید خوبی ہے کہ اس صفت کا لزوم خود ذات موصوف سے ہوتا ہے۔ اس اسم مبارک سے تخلق تو نہیں' تعلق پیدا ہوسکتا ہے اور وہ یوں کہ خود کو ادنیٰ غلام سمجھ' ہرشی کا مالک حقیقی اللہ ہی کو سمجھو' جس کی بادشاہی ازل وابد پر حاوی ہے' جو گدا کو تاج شاہی پہنا دے اور تخت نشینوں کو دم بھر میں خاک پر بٹھا دے بلکہ سولی پر لٹکا دے۔ وتعز من تشاء وتذل من تشاء ۔

ہے تو لاریب مقسط و منصف — پر ہوں میں عدل سے بہت خائف
روبرو تیرے عدل کے شاہا — غیر ممکن ہے اپنا چھٹکارا
ارحم الراحمین برحمت خویش — اکرم الاکرمین بعزت خویش
رحم رکن رحم یا غفور و رحیم — کرم کن بحال زار سقیم
جمع کر میرے دل کو یا جامع — فکر روزی سے مجھ کو کر قانع

اَلْحَفِیُّ جل جلالہ

حافظ ابن حجر علیہ الرحمۃ نے اس کا شمار اسماء حسنیٰ میں کیا اور ساتھ فرمایا: قـل مـن نبـه علی ذلك کہ بہت کم لوگ ہیں جنہیں اس اسم کی آگاہی ملی۔ (فتح الباری ج۲۶ ص۸۲) حفی بروزن غنی کا معنی بہت بڑا عالم بھی ہے اور بڑا مہربان بھی ہے' یہ اسم پاک بر' اور لطیف کا ہم معنی ہے۔ قرآن پاک میں ہے کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں اس اسم پاک کا اطلاق فرمایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ یعنی چچا آزر کو سلام متارکت کہتے ہوئے فرمایا: سـاسـتـغـفـر لك ربي انه كـان بـي حفيا ۔ قریب ہے کہ میں تیرے لیے اپنے رب سے معافی مانگوں گا (کہ وہ تجھے توبہ اور ایمان کی توفیق دے کر تیری مغفرت کرے) بے شک وہ مجھ پر بڑا مہربان ہے۔ (مریم:۴۷) تو اللہ تعالیٰ حفی ہے کہ وہ اپنے بندوں پر کمال مہربانی فرمانے والا ہے' اپنے بندوں کی پرسشِ احوال فرماتا ہے' خود سائلوں کو بلاتا ہے' درخواست کرنے والوں کو عرض و معروض کا موقع عطا فرماتا ہے اور ان کی دعاؤں کو شرفِ قبولیت بخشتا ہے اور وہ اس لیے بھی حفی ہے کہ اس کے علم نے سب کو گھیر رکھا ہے' اس کے لطف واحسان نے سب کو زیر بار کر دیا ہے' وہ اپنے بندوں کو نیک اعمال پر آمادگی بخشتا ہے اور نافرمان بندوں کے تائب ہونے پر فرحت وسرور کا اظہار فرماتا ہے۔

تجھ کو کس بات کی شہا ہے کمی — کر غنی مجھ کو بھی تو یا مُغنی
دین و دنیا میں کچھ رہے نہ ہوس — اتنا دے اتنا دے کہ کہہ دوں بس
لاکھ دشمن ہوں مجھ کو کیا خطرہ — لاکھ ہوں دوست مجھ کو کیا پرواہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَلْمُحِيْطُ جل جلالہ

(مستدرک للحاکم، ابوزید بغوی، سفیان بن عیینہ، امام جعفر صادق، حافظ ابن حجر علیہم الرحمۃ) المحیط ۔ احاطہ سے ہے، جس کا استعمال اجسام کے لیے ہوتا ہے، اسی لیے دیوار کو عربی میں حائط کہتے ہیں، پھر اس کا استعمال حفاظت کے معنی میں بھی آتا ہے: ان اللّٰہ بکل شیء محیط ۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت تمام جہات سے کر رکھی ہے اور اس کا استعمال علم کے لیے بھی ہوتا ہے، فرمایا: ان اللّٰہ بما تعملون محیط ۔ اس وقت معنی یہ ہوں گے کہ اس شی کے وجود و جنس اور کیفیت و غرض اور مقصود ایجاد اور نتیجہ واثر کی کامل واقفیت ہو، ظاہر بات ہے کہ مخلوق کے متعلق علم کی یہ وسعت صرف اللہ کو ہی حاصل ہے جو رب العالمین ہے، اسی لیے ارشاد فرمایا گیا: بل کذبوا بما لم یحیطوا بعلمہ ولما یاتھم تاویلہ ۔ (یونس:۳۹) بلکہ اسے جھٹلایا جس کے علم پر قابو نہ پایا (یعنی قرآن مجید کو سمجھنے اور جاننے کے بغیر انہوں نے اس کی تکذیب کی اور یہ کمال جہل ہے کہ کسی شی کو جانے بغیر اس کا انکار کیا جائے۔ قرآن پاک کے ایسے علوم پر مشتمل ہونا جن کا مدعیان علم و خرد احاطہ نہ کر سکیں، اس کتاب کی عظمت وجلالت ظاہر کرتا ہے تو ایسی اعلیٰ علوم والی کتاب ماننا چاہیے تھا نہ کہ اس کا انکار کرنا) اور ابھی انہوں نے اس کا انجام نہیں دیکھا (یعنی اس عذاب کو جس کی قرآن پاک میں وعیدیں ہیں) الغرض اللہ کے سوا اور کوئی اس کا دعویٰ نہیں کر سکتا تو اللہ تعالیٰ محیط ہے کیونکہ وہ اپنی تمام مخلوق کی حفاظت فرماتا ہے، تمام مخلوق پر اقتدار کلی رکھتا ہے، ہر مخلوق کی پیدائش، غرض پیدائش، انجام پیدائش اور فوائد پیدائش سے خبردار ہے، احاطہ مکانی و زمانی سب اسی کے بنائے ہوئے ہیں، اس کی قدرت کاملہ ان اُمور کو سرانجام فرماتی ہے جن پر انسان کو قدرت نہیں، مسلمانوں کو ایسی ایسی فتوحات ملیں اور ملیں گی جن کے حصول کی ان کو قدرت نہیں۔ واخرٰی لم تقدروا علیھا قد احاط اللّٰہ بھا ۔ اس اسم پاک کے ساتھ تخلق پیدا کرنے والوں پر لازم ہے کہ اپنے اجسام واعمال وارواح پر اللہ تعالیٰ کو محیط جانیں اور احاطت خطیئتہ کی بدترین حالت سے اپنے آپ کو بچائیں جو اس وقت پیدا ہوتی ہے، جب انسان گناہوں پر دلیر ہو جاتا ہے، گناہ پر گناہ کرتا چلا جاتا ہے اور دل پر ظلمت بڑھتی جاتی ہے یہاں تک کہ اس کی ہر حالت گناہ میں گزرتی ہے۔ نعوذ باللّٰہ من ذلک ۔

خالق خیر و شر تو ہے یا رب — دوست دشمن برائے نام ہیں سب
ضرر و نفع کا تو ہے خلاق — زہر کیا چیز مان لیا تریاق
تیرے قبضے میں نفع اور نقصان — ضار و نافع ہے تیری شان
ظلمت جہل سے چھڑا یا نور — نور عرفاں سے دل کو کر پُرنور
ہرچہ غیر از توزاں نفو رم کن — پائے تا فرق غرق نورم کن

اَلْمُسْتَعَانُ جل جلالہ

حافظ ابن حجر علیہ الرحمہ نے المستعان اور امام جعفر صادق علیہ الرحمہ نے المستعان کی جگہ المنعم بھی بیان کیا ہے، یاد رہے کہ ننانوے اسماء حسنیٰ جو ترمذی شریف کی حدیث سے بحوالہ مشکوٰۃ لکھے گئے ہیں، ان کے بعد اسماء حسنیٰ کے ساتھ جہاں بھی حافظ ابن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حجر لکھا گیا ہے اس سے مراد شیخ عبد السلام حافظ احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد بن حجر الکنانی نسباً العسقلانی اصلاً المصری مولداً رحمۃ اللہ علیہیں اور فتح الباری سے مراد بھی انہی کی کتاب ہے نہ کہ امام قسطلانی کی فتح الباری۔ المستعان ۔ عون سے ہے جس کا معنی مدد وحمایت ہے۔ حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام کے پاس جب ان کے بیٹے یوسف علیہ السلام کی خون آلود قمیص لے کر گئے اور عرض کیا کہ اس کو بھیڑیا کھا گیا ہے تب یعقوب علیہ السلام نے کہا: واللّٰہ المستعان علی ما تصفون اور اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں ان باتوں پر جو تم بتا رہے ہو۔ (یوسف:۱۸) چنانچہ اس اسم پاک کی برکت سے بالآخر باپ بیٹے کی ملاقات ہو گئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفارِ عرب کے مقابلہ میں یہ دعا پڑھی: وربنا الرحمٰن المستعان علی ما تصفون ۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی کامیابی عطا فرمائی جو کسی نبی علیہ السلام کو بھی نہ ملی جس طرح حضور علیہ السلام کی دعا میں یعقوب علیہ السلام کی دعا سے زیادہ الفاظ کی قوت ہے کامیابی میں بھی یہی فرق نظر آ رہا ہے وہاں بیٹا باپ کو ملتا ہے یہاں ہزاروں لوگ اسلام میں داخل ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حلقۂ غلامی میں آ جاتے ہیں۔

جب گرے کوئی نہ آیا تھامنے آبرو رکھ لی نبی کے نام نے
کر رہا ہوں ذکر میں سرکار کا گنبدِ خضریٰ ہے میرے سامنے
میری آنکھوں میں ستارے بھر دیے شہرِ بطحا کی سہانی شام نے
منتشر تھے جو انہیں یکجا کیا رحمتِ عالم ترے پیغام نے
تشنگی سب کی مٹائی حشر میں ساقیٔ کوثر کے شیریں جام نے
ہے ظہوری یہ کرم سرکار کا جو دیا ہے پیار خاص و عام نے

ہم سورۂ فاتحہ میں پڑھتے ہیں: ایاک نعبد وایاک نستعین ۔ ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں۔ یہاں پر قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری نے معارف الاسماء شرح اسماء الحسنیٰ ص ۱۸۹ پہ استعانت اور معاونت میں فرق بیان کر کے استعانت کو رب العالمین کا خاصہ قرار دیا ہے اور ص ۱۹۰ پر غیر اللہ کی استعانت و مدد کو شرک جلی قرار دیا اور کہا کہ اکثر مسلمان شرک میں اس لیے آلودہ ہیں کہ ایاک نعبد وایاک نستعین کے معنی نہیں سمجھتے اور سمجھنے پر مائل بھی نہیں ہوتے جبکہ تفسیر عثمانی میں اسی آیہ کریمہ کی تفسیر میں مولانا شبیر احمد عثمانی لکھتے ہیں: اس آیت شریفہ سے معلوم ہوا کہ اس کی ذات پاک کے سوا کسی سے حقیقت میں مدد مانگنی بالکل ناجائز ہے ہاں اگر کسی مقبول بندے کو محض واسطۂ رحمتِ الٰہی اور غیر مستقل سمجھ کر استعانت ظاہری اس سے کرے یہ جائز ہے کہ یہ استعانت درحقیقت حق تعالیٰ ہی سے استعانت ہے۔

کتابِ حکمت و دانش کی ابتدا ادراک
خدائے لوح و قلم کا کرم عطا ادراک
میانِ عابد و معبود رابطے کی سبیل
حصولِ فیضِ الٰہی کا واسطہ ادراک
ہنر دیا ہے اسی نے قلم چلانے کا
اسی کا فضل ہیں علم، آگہی، نوا، ادراک
دلِ بشر پہ وہ کرتا ہے منکشف اسرار
ہے اسکے لطف و نوازش کا سلسلہ ادراک

اَلرَّفِیْعُ جل جلالہ

(مستدرک حاکم، امام جعفر صادق، حافظ ابن حجر علیہم الرحمۃ) رفیع بروزن فعیل رفعت سے ہے اور یہ وزن فاعل ومفعول دونوں کے لیے آتا ہے اللہ تعالیٰ رفیع ہے یعنی بلندیوں کا مالک بھی ہے اور بلندیاں عطا فرمانے والا بھی ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے: رفیع الدرجات ذوالعرش ۔ (المؤمن:۱۵) بلند درجے عطا فرمانے والا ہے۔ (انبیاء و اولیاء و علماء کو جنت میں) عرش کا مالک۔ سورۂ مجادلہ آیت: ۱۱ میں فرمایا: یرفع اللہ الذین امنوا منکم والذین اوتوا العلم درجٰت ۔ اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان والوں کے اور ان کے جن کو علم دیا گیا (اپنی اور اپنے رسول کی اطاعت کے باعث) درجے بلند فرمائے گا' تو اللہ تعالیٰ رفیع ہے جس نے ہمارے سروں پہ ایسے آسمان کو بلند فرمایا کہ بغیر عمد ترونھا ۔ (لقمان:۱۰) بغیر ایسے ستون کے جو تمہیں نظر آئیں۔ الذی خلق سبع سموات طباقا ما تری فی خلق الرحمٰن من تفوت فارجع البصر ھل تری من فطور ثم ارجع البصر کرتین ینقلب الیک البصر خاسئا وھو حسیر ۔ ولقد زینا السماء الدنیا بمصابیح وجعلنٰھا رجومًا للشیٰطین ۔ (الملک) جس نے سات آسمان بنائے' ایک کے اوپر دوسرا تو رحمٰن کے بنانے میں کیا فرق دیکھتا ہے (یعنی آسمانوں کی پیدائش میں قدرتِ الٰہی ظاہر ہے کہ اس نے کیسے مستحکم' استوار' مستقیم' مستوی' متناسب بنائے) تو نگاہ اُٹھا کر دیکھ (آسمان کی طرف بار دیکھو) تجھے کوئی رخنہ نظر آتا ہے' پھر دوبارہ نگاہ اُٹھا (اور بار بار دیکھ) نظر تیری طرف ناکام پلٹ آئے گی تھکی ماندی (کہ بار بار کی جستجو سے بھی کوئی خلل نہ پاسکے گی) اور بے شک ہم نے نیچے کے آسمان کو (جو زمین کی طرف سب سے زیادہ قریب ہے یعنی آسمانِ دنیا) چراغوں سے آراستہ کیا یعنی ستاروں سے مزین فرمایا اور انہیں شیطانوں کے لیے مار کیا (کہ جب شیاطین آسمان کی طرف گفتگو سننے اور باتیں چرانے پہنچیں تو کواکب سے شعلے اور چنگاریاں نکلیں جن سے انہیں مارا جائے)۔

گو جدا ہاتھ سے قلم نہ ہوا — تیرا اک وصف بھی رقم نہ ہوا
کون سی شب تھی فضل سے خالی — کون سے دن ترا کرم نہ ہوا
یہ بھی تیری ہی مہربانی ہے — میں جو مشغولِ کیف و کم نہ ہوا
سر وہ کس کام کا بھلا یا رب — تیری دہلیز پر جو خم نہ ہوا
جب سے بخشی ہے بندگی تو نے — دل کبھی مائل حشم نہ ہوا
جب سے ''لا تقنطوا'' کہا تو نے — کوئی دکھ درد رنج غم نہ ہوا
میں مدینے میں مر تو سکتا ہوں — گو وہاں پر مرا جنم نہ ہوا
اُس کو بھی اپنا گھر دکھا مولا — جو کبھی مائلِ حرم نہ ہوا
گو کہ ہوں لا الٰہ کا قائل — مجھ سے اک بت بھی منہدم نہ ہوا
اپنی خواہش کا میں پجاری ہوں — مجھ سے تسخیر یہ صنم نہ ہوا
درج شہزاد جو ہے قرآں میں — کوئی بھی امر کالعدم نہ ہوا

اللہ کے بندوں کے بلند درجات کا ذکر

اللہ تعالیٰ رفیع ہے جس نے اپنے بندوں کو درجات میں بعض بندوں پر رفعت عطا فرمائی۔ حضرت ادریس علیہ السلام کو بلند مقام پہ رفعت عطا فرمائی۔ واذکر فی الکتٰب ادریس انہ کان صدیقًا نبیًا ورفعنٰہ مکانًا علیًا ۔ (مریم:۵۶۔۵۷) اور کتاب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں ادریس علیہ السلام کو یاد کیجیے بے شک وہ صدیق نبی تھے' غیب کی خبریں دینے والے اور ہم نے انہیں بلند مقام پر اُٹھا لیا۔ (دنیا میں انہیں علو مرتبت عطا کیا' یا یہ معنی ہیں کہ آسمان پر اُٹھا لیا اور یہی صحیح تر ہے جیسا کہ بخاری و مسلم کی حدیث معراج میں ہم لکھ چکے ہیں۔ حضرت ادریس علیہ السلام کا اسم گرامی اخنوخ ہے' آپ حضرت نوح علیہ السلام کے والد کے دادا ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کے بعد آپ ہی پہلے رسول ہیں۔ آپ کے والد حضرت شیث بن آدم علیہما السلام ہیں۔ سب سے پہلے جس شخص نے قلم سے لکھا وہ آپ ہی ہیں' کپڑوں کے سینے اور سلے کپڑے پہننے کی ابتداء بھی آپ ہی سے ہوئی' آپ سے پہلے لوگ کھالیں پہنتے تھے' سب سے پہلے ہتھیار بنانے والے' ترازو اور پیمانے قائم کرنے والے اور علم نجوم و حساب میں نظر فرمانے والے بھی آپ ہی ہیں' یہ سب کام آپ ہی سے شروع ہوئے' اللہ تعالیٰ نے آپ پر تیس صحیفے نازل کیے اور کتب الٰہیہ کی کثرت درس کے باعث آپ کا نام ادریس ہوا۔ (خزائن العرفان)

خدا کے سوا ہر چیز باطل ہے

اَلَا كُلُّ مَا خَلَا اللّٰهُ بَاطِلٌ وَكُلُّ نَعِيمٍ لَّا مُحَالَةَ زَائِلُ

ہر چیز جو اللہ کے ماسوا ہے باطل ہے اور ہر نعمت یقیناً زائل ہونے والی ہے۔ اور محبت باری محب کے دل سے ہر غیر کی محبت کو محو کر دیتی ہے۔

محبت محبت تو کہتے ہیں لیکن — محبت نہیں جس میں شدت نہیں
محبت کے انداز ہیں سب پرانے — خبردار ہو اس میں جدت نہیں
از محبت تلخہا شیریں شود — وز محبت سیمہا زریں شود
از محبت دردہا صافی شود — وز محبت دردہا شافی شود

حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سميت المحبة لانها تمحو من القلب ما سوى المحبوب ۔ محبت کو اسی لیے محبت کہتے ہیں کہ محبوب کے سوا ہر چیز کو دل سے محو کر دیتی ہے۔

استاذ ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: المحبة محو المحب لصفاته واثبات المحبوب بذاته ۔ محبت محبّ کو صفات کی وجہ سے مٹا دینا اور محبوب کو اس کی ذات کے ساتھ ثابت کرنا ہے۔

حضرت سمنون رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ذهب المحبوب لله بشرف الدنيا والاخرة لان النبى صلى الله عليه وسلم قال المرء مع من احب ۔ اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرنے والے دنیا و آخرت کا شرف لے گئے کیونکہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: بندہ جس سے محبت کرے گا اسی کے ساتھ ہوگا' امام غزالی نے کسی کو درج ذیل اشعار پڑھتے سنا تو بے ہوش ہو گئے:

لَقَدْ لَسَعَتْ حَيَّةُ الْهَوٰى كَبِدِىْ — فَلَا طَبِيْبٌ لَّهَا وَلَا رَاقِىْ
اِلَّا الْحَبِيْبُ الَّذِىْ شَغَفْتُ — فَعِنْدَهٗ رُقْيَتِىْ وَتِرْيَاقِىْ

محبت کے سانپ نے میرے جگر کو کاٹا تو اس کا نہ کوئی طبیب ہے اور نہ جھاڑ پھونک کرنے والا سوائے اس محبوب کے جس نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میرا دل بھر دیا' اسی کے پاس میرا دم اور میرا علاج ہے۔

رفعت ذکر و مقام مصطفیٰ ﷺ

اللہ تعالیٰ رفیع ہے جس نے نبی اکرم نورِ مجسم شفیع معظم ﷺ کو تمام انبیاء کرام علیہم السلام پہ بلند مقام عطا فرمایا: تلك الرسل فضلنا بعضهم على بعض منهم من كلم الله ورفع بعضهم درجت ۔ (البقرہ: ۲۵۳) یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر افضل کیا (مراتب میں) ان میں کسی سے اللہ نے کلام فرمایا (یعنی بے واسطہ جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کوہِ طور پر اور حضور علیہ السلام کے ساتھ معراج کی رات) اور کوئی وہ ہے جسے سب پر درجوں بلند فرمایا۔ وہ حضور پر نور سید انبیاء محمد ﷺ ہیں کہ آپ کو بدرجات کثیرہ تمام انبیاء علیہم السلام پر افضل کیا' اس پر تمام اُمت کا اجماع ہے اور بکثرت احادیث سے ثابت ہے۔ آیت میں حضور ﷺ کی اس رفعت مرتبت کا بیان فرمایا گیا اور نام مبارک کی تصریح نہ کی گئی' اس سے بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علوشان کا اظہار مقصود ہے کہ ذاتِ والا کی یہ شان ہے کہ جب تمام انبیاء پر فضیلت کا بیان کیا جائے تو سوائے ذاتِ اقدس کے یہ وصف کسی پر صادق ہی نہ آئے کوئی اشتباہ راہ نہ پا سکے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ خصائص و کمالات جن میں آپ تمام انبیاء پر فائق و افضل ہیں اور آپ کا کوئی شریک نہیں' بے شمار ہیں کہ قرآن کریم میں یہ ارشاد ہوا: درجوں بلند کیا' ان درجوں کا کوئی شمار قرآن کریم میں ذکر نہیں فرمایا تو اب کون حد لگا سکتا ہے۔ ان بے شمار خصائص میں سے بعض کا اجمالی و مختصر بیان یہ ہے کہ آپ کی رسالت عامہ ہے' تمام کائنات آپ کی امت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وما ارسلنك الا كافة للناس بشيرا و نذيرا ۔ دوسری آیت میں فرمایا: ليكون للعالمين نذيرا ۔ مسلم شریف کی حدیث میں ارشاد ہوا: ارسلت الى الخلائق كافة اور آپ پر نبوت ختم کی گئی' قرآن پاک میں آپ کو خاتم النبیین فرمایا گیا۔ حدیث شریف میں ارشاد ہوا: ختم بى النبيون ۔ آیات بینات و معجزات باہرات میں آپ کو تمام انبیاء پر افضل فرمایا گیا' آپ کی اُمت کو تمام اُمتوں پر افضل کیا گیا' شفاعت کبریٰ آپ کو مرحمت ہوئی' قربِ خاص معراج آپ کو ملا' علمی و عملی کمالات میں آپ کو سب سے اعلیٰ کیا اور اس کے علاوہ بے انتہا خصائص آپ کو عطا ہوئے۔ (مدارک' جمل' خازن' بیضاوی وغیرہ))

ہاں تُو ہی تاجدار ہے دارالسلام کا
ہے مُلکِ جاں میں سکّہ رواں تیرے نام کا

وردِ زباں جو نام ہے خیرُ الانام کا
میں مدح سنج آپ ہوں اپنے کلام کا

بجتی ہے بزم گاہ تیرے لُطف خاص کی
دنیا ہے مدرسہ تیرے ارشاد عام کا

جی چاہتا ہے آپ کے دَر پر پڑا رہوں
صاحب نہیں ہے اور کوئی اس غلام کا

دوزخ تپش ہے تیری عداوت کے داغ کی
کوثر ہے نشہ تیری محبت کے جام کا

(مولانا اسماعیل میرٹھی)

اَلْکَافِیُ جل جلالہ

(سنن ابن ماجہ' مستدرک حاکم اور حافظ ابن حجر علیہ الرحمہ نے کافی جبکہ ابوزید بغوی' سفیان بن عیینہ اور امام جعفر صادق علیہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الرحمہ نے کافٍ بیان فرمایا) الکافی کا معنی ہے: کفایت کرنے والا اور کفایت کے معنی ہیں: کسی کو پورا کر دینا' جس سے حسب مراد کام بن جاتا ہے۔ اس اسم پاک کے بارے میں قرآن عزیز کی چند آیات مبارک ملاحظہ ہوں۔ سورۂ زمر میں ارشاد ہوتا ہے: الیس اللّٰہ بکاف عبدہ ۔ (آیت:۳۶) کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو کافی نہیں۔ یعنی حضور ﷺ کو۔ ایک قرأت میں عبدہ کی بجائے عبادہ ہے اس قراءت کے اعتبار سے تمام انبیاء کرام علیہم السلام مراد ہوں گے جن کے ساتھ ان کی قوموں نے ایذاء رسانی کے ارادے کیے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں کو دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھا اور ان کی کفایت فرمائی۔ (باقی رہا یہ کہ جب اللہ کافی ہے تو مدینے جانے کی کیا ضرورت ہے' فلاں بزرگ کے پاس جانے کی کیا ضرورت ہے' اس کی نفیس تحقیق ہماری کتاب مسئلہ توحید و شرک میں دیکھیے)۔

الف اللہ دل رتا میرا مینوں "ب" دی خبر نہ کائی
"ب" پڑھیاں کجھ سمجھ نہ آوے جہاں الف دی لذت پائی
"ع" تے "غ" دا فرق نہ جاناں ایہہ گل الف نے سکھائی
بلہیا قول الف دے پورے جہڑے دل دی کرن صفائی

تیرے ناز اُٹھائے اللہ نے

اس اسم کے حوالے سے اپنے آقا علیہ السلام کی عظمت و شان مندرجہ ذیل اشعار کے بعد ملاحظہ فرمائیں:

یاد میں تیری سب کو بھلا دوں کوئی نہ مجھ کو یاد رہے
تجھ پہ سب گھر بار لٹا دوں خانہ دل آباد رہے
سب خوشیوں کو آگ لگا دوں غم سے ترے دل شاد رہے
سب کو نظر سے اپنی گرا دوں تجھ سے فقط فریاد رہے

سیّد السّادات' سالارِ عجم
دستِ اُو معمارِ تقدیرِ اُمم
تا غزالی درس "اللہ ہو" گرفت
ذکر و فکر از دُودمانِ اُو گرفت
خِطہ را آں شاہِ دریا آستیں
دادِ علم و صنعت و تہذیب و دیں
آفرید آں مردِ ایرانِ صغیر
با ہُنر ہائے غریب و دل پذیر
مُرشدِ معنی نِگاہاں بُودہ ای
محرمِ اَسرارِ شاہاں بُودہ ای

(علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ)

انا کفینٰک المستھزءین ۔ (الحجر:۹۵) بے شک ان ہنسنے والوں پر ہم آپ کو کفایت کرتے ہیں۔ کفارِ قریش کے پانچ سردار عاص بن وائل سہمی اور اسود بن مطلب اور اسود بن عبد یغوث اور حارث بن قیس اور ان سب کا افسر ولید ابن مغیرہ مخزومی' یہ لوگ نبی کریم ﷺ کو بہت ایذا دیتے اور آپ کے ساتھ تمسخر و استہزاء کرتے تھے۔ اسود بن مطلب کے لیے سیّد عالم ﷺ نے دعا کی تھی کہ یارب! اس کو اندھا کر دے۔ ایک روز سیّد عالم ﷺ مسجد حرام میں تشریف فرما تھے' یہ پانچوں آئے اور انہوں نے حسب دستور طعن و تمسخر کے کلمات کہے اور طواف میں مشغول ہو گئے' اسی حال میں حضرت جبریل علیہ السلام سرکار ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے ولید بن مغیرہ کی پنڈلی کی طرف اور عاص کے کفِ پا کی طرف اور اسود بن مطلب کی آنکھوں کی طرف اور اسود بن عبد یغوث کے پیٹ کی طرف اور حارث بن قیس کے سر کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ میں ان کا شر دفع کروں گا' چنانچہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تھوڑے ہی عرصے میں یہ ہلاک ہو گئے۔ ولید بن مغیرہ تیر فروش کی دوکان کے پاس سے گزرا' تہ بند میں ایک پیکان چبھا مگر اس نے تکبر سے اس کو نکالنے کے لیے سر نیچا نہ کیا' اس سے اس کی پنڈلی میں زخم آیا اور اسی میں مر گیا۔ عاص بن وائل کے پاؤں میں کانٹا چبھا اور نظر نہ آیا' اس سے پاؤں میں ورم ہو گیا اور یہ شخص بھی مر گیا۔ اسود بن مطلب کی آنکھوں میں ایسا درد ہوا کہ دیوار میں سر مارتا تھا اور اسی میں مر گیا اور یہ کہتا مرا کہ مجھے محمد نے قتل کیا (ﷺ) اور اسود بن عبد یغوث کو استسقاء ہوا اور کلبی کی روایت میں ہے کہ اس کو لو لگی اور اس کا منہ اس قدر کالا ہو گیا کہ گھر والوں نے نہ پہچانا اور نکال دیا' اسی حال میں یہ کہتا مر گیا کہ مجھے محمد (ﷺ) کے رب نے قتل کیا اور حارث بن قیس کی ناک سے خون اور پیپ جاری ہوئی' اسی میں ہلاک ہو گیا۔ انہیں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

(خازن)

صلی اللہ صلی اللہ یا محمد تیرے ناز اٹھائے اللہ نے
تیرے ہی لیے اے محبوبا کونین سجائے اللہ نے

ایمان تمہاری الفت ہے قرآن تمہارا چہرہ ہے
وہ دل جس میں تم بستے ہو ہیں کعبے بنائے اللہ نے

معراج کی شب کے دولہا ہو یہ شرف کسی کو مل نہ سکا
مہمان بنایا اور اپنے ہی جلوے دکھلائے اللہ نے

ہم جیسے گنہگاروں کے لیے اب تیرا سہارا کافی ہے
تیرے ہی وسیلے کے صدقے ہیں ڈوبے ترائے اللہ نے

جو آپ سے آقا دور ہوئے وہ قربِ الٰہی پا نہ سکے
جو تم نے بنائے ہیں اپنے وہ اپنے بنائے اللہ نے

ہے مہک پسینے سے آئی اور جسم ہے آپ کا بے سایہ
دربارِ جنت پر اے آقا تیرے نام لکھائے اللہ نے

آدم سے مسیح تک نبیوں نے جو پایا تمہیں سے پایا ہے
نبیوں کو تمہاری عظمت کے ہیں شان بتائے اللہ نے

اللہ تعالیٰ کافی ہے

وکفی اللہ المؤمنین القتال ۔ (الاحزاب:۲۵) اور اللہ نے اہل ایمان کو لڑائی کی کفایت فرمادی کہ غزوۂ احزاب میں دشمن' فرشتوں کی تکبیروں اور ہوا کی سختیوں سے بھاگ گئے۔ قل کفی باللہ بینی و بینکم شھیدا ۔ اللہ کافی ہے میرے اور تمہارے درمیان گواہ۔ (العنکبوت:۵۲) میرے صدق رسالت اور تمہاری تکذیب کا معجزات سے میری تائید فرما کر قل کفی باللہ شھیدا بینی و بینکم ومن عندہ علم الکتب ۔ (ابراہیم:۴۳) فرمادیں: اللہ گواہ کافی ہے مجھ میں اور تم میں (جس نے میرے ہاتھوں میں معجزات باہرہ و آیات قاہرہ ظاہر فرما کر میرے نبی مرسل ہونے کی شہادت دی) اور وہ جسے کتاب کا علم ہے (خواہ وہ علماءِ یہود میں سے توراۃ کا جاننے والا ہو یا نصاریٰ میں سے انجیل کا عالم' وہ سیّد عالم ﷺ کی رسالت کو اپنی کتابوں میں دیکھ کر جانتا ہے' ان علماء میں سے اکثر آپ کی رسالت کی شہادت دیتے ہیں) وکفی بنا حاسبین ۔ (الانبیاء:۴۷) اور ہم کافی ہیں حساب کو۔ فسیکفیکھم اللہ وھو السمیع العلیم ۔ (البقرہ:۱۳۷) تو اے محبوب! عنقریب اللہ تعالیٰ ان کی طرف سے تمہاری کفایت کرے گا اور وہی ہے سنتا جانتا۔ (یہ اللہ کی طرف سے ذمہ ہے کہ وہ اپنے محبوب ﷺ کو غلبہ عطا فرمائے گا اور اس میں غیب کی خبر ہے کہ آئندہ حاصل ہونے والی فتح و ظفر کا پہلے سے اظہار فرمایا' اس میں نبی علیہ السلام کا معجزہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ ذمہ پورا ہوا اور یہ غیبی خبر صادق ہو کر رہی' کفار کے حسد و عناد اور ان کے مکائد سے حضور علیہ السلام کو ضرر نہ پہنچا' حضور علیہ السلام کو فتح نصیب ہوئی اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بنی قریظہ قتل ہوئے' بنی نضیر جلاوطن کیے گئے' یہود و نصاریٰ پر جزیہ مقرر ہوا) ترمذی میں روایت ہے کہ ایک مکاتب حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے پاس آیا اور زرِ فدیہ میں امداد کا طلب گار ہوا' آپ نے اس کو فرمایا: میں تجھے چند ایسے کلمات سکھا دیتا ہوں جو مجھے حضور ﷺ نے سکھائے ہیں' اگر تجھ پر فلاں پہاڑ (یمن کے کوہِ صیر کا نام لیا) کے برابر بھی قرض ہوگا تو اتر جائے گا' وہ کلمات یہ ہیں: اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ ۔

ذات تیری غنی ہے تو واحد — تجھ کو زیبا ہے مجد یا ماجد
ایک ہے تو احد ہے تیرا نام — تو ہے واحد اے خدائے انام
تو نے پیدا کیے زمان و زمیں — کوئی ساتھی کوئی شریک نہیں
اے صمد سب سے بے نیاز ہے تو — صادق القول پاکباز ہے تو
تو ہی یا رب ہے صاحب قدرت — قادر و مقتدر ہے ذوالقوت

غَالِبٌ جل جلالہ

غالب ۔ غلبہ سے ہے اور غلبہ لغت میں گردن پکڑ لینے کو کہا جاتا ہے' اسی معنی کے اعتبار سے رجل اغلب ۔ دراز گردن مرد اور امراۃ غلباء ۔ دراز گردن عورت کہا جاتا ہے اور چونکہ گردن پکڑنے والا دوسرے پر قابو پالیتا ہے اور جس کی گردن پکڑ لی گئی ہو وہ مغلوب و قابو زدہ ہوتا ہے' لہٰذا قوت و طاقت کے معنی میں غلبہ کا استعمال ہونے لگا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: غلبت الروم فی ادنی الارض وھم من بعد غلبھم سیغلبون ۔ (الروم:۲۔۳) رومی مغلوب ہوئے پاس کی زمین میں (یعنی شام کی اس سرزمین میں جو فارس کے قریب تر ہے) اور اپنی مغلوبی کے بعد عنقریب غالب ہوں گے (اہل فارس پر)۔

ان آیاتِ بینات کا شانِ نزول یہ ہے کہ فارس اور روم کے درمیان جنگ تھی اور چونکہ اہل فارس مجوسی تھے' اس لیے مشرکین عرب کا غلبہ انہیں پسند تھا' رومی اہل کتاب تھے' اس لیے مسلمانوں کا غلبہ انہیں اچھا معلوم ہوتا تھا' خسرو پرویز بادشاہ فارس نے رومیوں پر لشکر بھیجا اور قیصر روم نے بھی لشکر بھیجا' یہ لشکر سرزمین شام کے قریب مقابل ہوئے' اہل فارس غالب ہوئے' مسلمانوں پہ یہ خبر گراں گزری' کفارِ مکہ اس سے خوش ہو کر مسلمانوں سے کہنے لگے کہ تم بھی اہل کتاب اور نصاریٰ بھی اہل کتاب اور ہم بھی اُمی اور اہلِ فارس بھی اُمی' ہمارے بھائی اہل فارس تمہارے بھائیوں رومیوں پر غالب ہوئے۔ ہماری تمہاری جنگ ہوئی تو ہم بھی تم پر غالب ہوں گے' اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں اور ان میں خبر دی گئی کہ چند سال میں پھر رومی اہل فارس پر غالب آجائیں گے' یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کفارِ مکہ میں جا کر یہ اعلان کر دیا: خدا کی قسم! رومی ضرور اہلِ فارس پر غلبہ پائیں گے' اے اہل مکہ! تم اس وقت کے نتیجۂ جنگ سے خوش مت ہو کیوں کہ ہمیں ہمارے نبی ﷺ نے خبر دی ہے۔ ابی بن خلف کافر آپ کے مقابل کھڑا ہو گیا' آپ کے اور اس کے درمیان سو سو اونٹ کی شرط ہو گئی' اگر نو سال میں اہل فارس غالب آجائیں تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اُبی کو سو اونٹ دیں گے اور اگر رومی غالب آجائیں تو اُبی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو سو اونٹ دے گا' اس وقت تک قمار کی حرمت نازل نہ ہوئی تھی۔ یاد رہے حضرت امام ابوحنیفہ و امام محمد رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک حربی کفار کے ساتھ عقود فاسدہ ربوٰ وغیرہ جائز ہیں اور یہی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

واقعہ ان کی دلیل ہے۔ القصہ سات سال کے بعد اس خبر کا صدق ظاہر ہوا اور جنگ حدیبیہ یا بدر کے دن رومی اہل فارس پر غالب آئے اور رومیوں نے مدائن میں اپنے گھوڑے باندھے اور عراق میں رومیہ نامی ایک شہر کی بنیاد رکھی اور حضرت ابوبکر صدیق نے شرط کے اونٹ اُبی کی اولاد سے وصول کیے کیونکہ وہ اس درمیان میں مر چکا تھا۔ سیّد عالم ﷺ نے حضرت ابوبکر کو حکم دیا کہ وہ شرط کے مال کو صدقہ کر دیں۔ یہ غیبی خبر حضور ﷺ کی صحت نبوت اور قرآن کریم کے کلام الٰہی ہونے کی روشن دلیل ہے۔

(خازن و مدارک)

ہیچ کو ہست بود کو نابود — نیست کو پھر کرے گا تو موجود
ہے یہ تیری ہی شان یا مبدی — مجھ کو کر دے سعید و نیک ابھی
میں نہیں طول عمر کا خواہاں — اور نہ میں خوف مرگ سے ترساں
مرگ کا غم نہ زندگی کی خوشی — یا الٰہی تری خوشی کی خوشی
زندگی دے جو ہو حیات میں خیر — موت دے ہو اگر ممات میں خیر
ہے تو ہی وہ کہ جو نہ ہو معدوم — تو ہی حی ہے اور تو ہی قیوم

اللہ تعالیٰ اپنے کام پر غالب ہے

سورۂ یوسف آیت: ۲۱ میں ارشاد ہوتا ہے: **واللّٰہ غالب علی امرہ ولٰکن اکثر الناس لایعلمون** اور اللہ تعالیٰ اپنے کام پہ غالب ہے مگر اکثر لوگ جانتے نہیں۔ اسی آیت سے یہ نام مبارک لیا گیا ہے جب یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو باپ سے جدا کیا اور کنویں میں ڈال کر بزعم خود ان کی زندگی کا خاتمہ کر دیا' اللہ تعالیٰ نے ان کے حسد کو ان کے لیے گھر کی چار دیواری سے باہر نکلنے کا سبب بنایا' حضرت یوسف علیہ السلام کو کنویں سے نکال کر عزیز مصر کے گھر پہنچا دیا' پھر اس یوسف علیہ السلام کو وقت آنے پر تخت مصر بھی عطا فرمایا۔ **کتب اللّٰہ لاغلبن انا ورسلی ان اللّٰہ قوی عزیز** ۔ (المجادلہ: ۲۱) اللہ تعالیٰ (لوحِ محفوظ میں) لکھ چکا کہ ضرور میں غالب آؤں گا اور میرے رسول (حجت کے ساتھ یا تلوار کے ساتھ) بے شک اللہ تعالیٰ قوت والا' عزت والا ہے۔ کہاں یوسف اور کہاں مصر کہاں ان کے بکریاں چرانے والے بھائی اور کہاں یوسف علیہ السلام کی تخت مصر پر جلوہ فرمائی۔ **واللّٰہ غالبٌ علٰی امرہ ولٰکن اکثر الناس یعلمون** ۔

نہیں میں کہتا کہ مولا سکندری دے دے — درِ رسول کی بس مجھ کو نوکری دے دے
تمام عمر گزاروں گا ان کے قدموں میں — مدینے پاک میں چھوٹی سی جھونپڑی دے دے
چمک اٹھوں گا زمانے میں چاند کی مانند — نبی کے عشق کی تھوڑی سی روشنی دے دے
بہاری دوں لگا مدینے میں اپنی پلکوں سے — نبی کے شہر کی گلیوں کی چاکری دے دے
غلام شاہِ مدینہ کے قدموں کو چوموں — جھکا رہوں میں یونہی ایسی عاجزی دے
نبی کے عشق میں مر کر امر ہو جاؤں — میرے خدا تو مجھے ایسی زندگی دے دے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دیکھائیں جلوہ تو گر جاؤں گا ان کے قدموں میں — میرے نصیب میں اک ایسی بھی گھڑی دے دے
نبی کے پیار کی دولت کو ہر طرف بانٹوں — سخاوتوں کی مجھے ایسی سروری دے دے
نکال دے میرے دل سے زمانے کی چاہت — بس اپنے پیارے محمد کی دلبری دے دے
رسول پاک کی مدحت سناؤں روز و شب — میری زبان میں مولا وہ چاشنی دے دے
شیرازؔی کہتا ہے آل نبی کے صدقے سے — میرے سخن میں تو کچھ اور بہتری دے دے

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت جب انتہائی عروج پر تھی تو ایک دن وادیٔ مکہ میں سے گزر رہے تھے' فرمایا: بچپن میں یہاں اپنے باپ کے اونٹ چرایا کرتا تھا' تب وہ ایک درشت خو انسان تھا' بات بات میں سختی کیا کرتا' آج اسلام کی برکت سے عمر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا' حق وصداقت کا مقابلہ کرنے والے' ایمان باللہ سے عداوت رکھنے والے' ظاہری شان وشوکت پہ بھروسہ کر کے تکبر وغرور کے لہجے میں کہنے لگے: لا غالب لکم الیوم ۔ آج تم پر کوئی غالب آنے والا نہیں' دراصل یہ شیطانی آواز تھی جس پر وہ بھروسہ کر بیٹھے' ادھر قدسی آواز سے فوراً جواب ملتا ہے: ان جندنا لھم الغالبون ۔ بے شک ہمارا ہی لشکر غالب آئے گا۔ افسوس کہ مسلمان حزب اللہ کے معنی بھول گئے' اللہ کے اس بابرکت نام کے تحت انہوں نے غلبہ و برتری کے حصول کی تمنا کو بھی چھوڑ دیا ورنہ مسلمان دنیا میں کبھی اتنے خوار وزبوں حال تو نہ دیکھے گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ تمام اہل اسلام کو اپنے ہر اسم پاک کے ساتھ تخلق و تعلق پیدا کرنے کی توفیق بخشے۔

واسعاً دے خوشی و خوشحالی — وسعت رزق و فارغ البالی
علم دے یا علیم حکمت دے — عشق دے یا ودود الفت دے
دوستی اپنی کر عطا مجھ کو — اپنا کر لے تو اے خدا مجھ کو
دے مجھے یا مجید مجد و علا — ہمسروں میں بلند کر رتبہ
روز بعث و نشور یا باعث — بہتری کا میرے اُٹھا باعث
دار دنیا سے یا شہید سفر — ہو مرا کلمۂ شہادت پر
حق حقیقت میں ہے تو ہی الحق — سب سے بے داغ قادر مطلق

اَلْمَنَّانُ جل جلالہ

(مستدرک للحاکم' ابو زید بغوی' سفیان بن عیینہ' امام جعفر صادق علیہم الرحمۃ) المنان مَنّ سے جس کے معنی احسان ہے۔ (مجمع البحار) یا مِنّت (احسان جتانا) سے ہے۔ (المفرد) پھر منت کی دو قسمیں ہیں' فعلی اور قولی۔ فعلی وہ ہے جو اللہ کی طرف سے بندوں پر ہے یعنی اس کا جود وعطا اور فضل واحسان۔ قولی وہ ہے جو گھٹیا قسم کے لوگ جتاتے ہیں' جس طرح قرآن مجید سورۂ حجرات میں ان اعراب کا ذکر ہے جو حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں آ کر اپنی قدر ومنزلت بڑھانے کے لیے کہتے' ہم ایمان لائے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: قل لم تومنوا ولکن قولوا اسلمنا ولما یدخل الایمان فی قلوبکم ۔ فرما دیجئے: تم ایمان تو نہ لائے ہاں یوں کہو کہ ہم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(ظاہری طور پر) مطیع ہوئے' ابھی ایمان تمہارے دلوں میں کہاں داخل ہوا (محض زبانی اقرار جس کے ساتھ قلبی تصدیق نہ ہو معتبر نہیں' اس سے بندہ مؤمن نہیں ہوتا' اطاعت و فرمانبرداری اسلام کے لغوی معنی ہیں اور شرعی معنی میں: اسلام اور ایمان ایک ہیں کوئی فرق نہیں) یہ آیت بنی اسد بن خزیمہ کے بارے میں نازل ہوئی جو خشک سالی کے زمانے میں حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اپنے اسلام کا اظہار کیا اور حقیقت میں وہ ایمان نہیں رکھتے تھے' ان لوگوں نے مدینہ کے راستہ میں گندگیاں رکھیں اور وہاں کے بھاؤ گراں کر دیئے' صبح و شام حضور علیہ السلام کے پاس آ کر اپنے اسلام لانے کا احسان جتلاتے اور کہتے: ہمیں کچھ دیجئے! چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی اسی بات کو آگے بیان فرمایا: **یمنون علیك ان اسلموا قل لا تمنوا علی اسلامکم بل اللہ یمن علیکم ان ھداکم للایمان ان کنتم صدقین** ۔ اے محبوب! وہ آپ پر احسان جتاتے ہیں کہ وہ مسلمان ہو گئے' آپ فرما دیں: اپنے اسلام کا احسان مجھ پر نہ رکھو بلکہ اللہ تم پر احسان رکھتا ہے کہ اس نے تمہیں اسلام کی ہدایات کی اگر تم سچے ہو (اپنے دعوے میں)۔

تیری حمد ربا میں کی کر سکدا جووی چاہویں تو کر کے وکھا دینا ایں
کرنا چاہویں تو جہڑی وی چیز پیدا لفظ "کن" تو بس فرما دینا ایں
جہڑا دریا پار کلیم کردا اوہدے وچ فرعون رہڑا دینا ایں
موسیٰ واسطے "لن ترانی" آکھیں سوہنے لئی حجاب اٹھا دینا ایں
رتبہ پاک خلیل دا دسنے لئی چھری پتر دے گلے رکھوا دینا ایں
اپنے نبی نوں پانی پلان بدلے زم زم پتھراں وچوں چلا دینا ایں
پیاسے رکھ کے کربل وچ شہزادے حیرت وچ کائنات نوں پا دینا ایں
جانے تیریاں تو ئیوں ای یا مولا عقل ہوش نوں وخت توں پا دینا ایں
جے تو چاویں شہاب جئے آسیاں نوں نعت لکھن دے گر سمجھا دینا ایں

فرعون نے بھی موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ تو ہمارے ہاں پلا ہے اور آج تو ہم پر اپنی فوقیت جتاتا ہے' اس کے جواب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: **وتلك نعمة تمنها علی ان عبدت بنی اسرائیل** ۔ (الشعراء: ۲۲) اور یہ کوئی نعمت ہے جس کا تو مجھ پہ احسان جتاتا ہے جبکہ تو نے بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا ہے' یعنی اس میں تیرا کیا احسان ہے کہ تو نے میری تربیت کی اور بچپن میں مجھے رکھا' کھلایا' پہنایا' کیونکہ میرے تجھ تک پہنچنے کا سبب تو یہی ہوا کہ تو نے بنی اسرائیل کو غلام بنایا' ان کی اولادوں کو قتل کیا' یہ تیرا ظلم عظیم اس کا باعث ہوا کہ میرے والدین مجھے پرورش نہ کر سکے اور مجھے دریا میں ڈالنے پر مجبور ہوئے تو ایسا نہ کرتا تو میں اپنے والدین کے پاس رہتا' اس لیے یہ بات کیا اس قابل ہے کہ اس کا احسان جتایا جائے' فرعون' موسیٰ علیہ السلام کی اس تقریر سے لاجواب ہوا اور اس اسلوب کلام بدل کر' یہ گفتگو چھوڑ کر دوسری بات شروع کی۔

تو اللہ تعالیٰ منان ہے کہ اس کے عظیم احسانات مخلوق پر ہیں اور اس قدر زیادہ ہیں کہ مخلوق اس کے احسانات کے بوجھ تلے دبی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوئی ہے اُس نے اپنے محبوب کریم علیہ السلام کو اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے بھیج کر احسانِ عظیم فرمایا۔ لقد من اللّٰہ علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولا ۔(آل عمران)

سلام اُس پر کہ جس نے بیکسوں کی دستگیری کی
سلام اُس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی
سلام اُس پر کہ جس نے خوں کے پیاسوں کو قبائیں دیں
سلام اُس پر کہ جس نے گالیاں سن کر دعائیں دیں
سلام اُس پر کہ جس کے گھر میں چاندی تھی نہ سونا تھا
سلام اُس پر کہ ٹوٹا بوریا جس کا بچھونا تھا
سلام اُس پر کہ جو ٹوٹے ہوئے حجرہ میں رہتا تھا
سلام اُس پر کہ جو ہر وقت سچی بات کہتا تھا
سلام اُس پر کہ جو سچائی کی خاطر دُکھ اُٹھاتا تھا
سلام اس پر جو بھوکا رہ کے اوروں کو کھلاتا تھا
سلام اُس پر کہ جس نے شرک کے پُرزے اُڑا ڈالے
سلام اُس پر کہ جس نے نقش باطل کے مٹا ڈالے
سلام اُس پر کہ بتوں کا زور جس نے ختم کر ڈالا
سلام اُس پر جہاں کو رحمتوں سے جس نے بھر ڈالا

اَلْمُنْعِمُ جل جلالہ

المنعم ۔ نعمت سے ہے' لغت میں نعمت استلذاد کو کہتے ہیں جو کسی شی سے حاصل ہو' پھر ہر اس شی کو نعمت کہا جانے لگا جو انسان کی صحت وقوت وفرحت کی زیادتی کا باعث ہو' نون کے کسرہ کے ساتھ نعمت حالت کو ظاہر کرتی ہے جیسا کہ جلسہ ورِکبہ نشست وسواری کی ایک حالت کو ظاہر کرتے ہیں اور نون کے فتح کے ساتھ ہو تو فعل کے وقوع کو' جو ایک ہی دفعہ واقع ہوا ہو' ظاہر کرتا ہے۔ قرآن پاک میں نعمت کا لفظ قلیل وکثیر' مادی وروحانی نعمت کی تمام اقسام پر وارد ہوا ہے۔ انعام کا معنی دوسرے پر احسان کرنا ہے بشرطیکہ جس پر انعام کیا جا رہا ہے (منعم علیہ) وہ ذوالعقول میں سے ہو' یعنی یوں نہیں کہہ سکتے کہ فلاں شخص نے فلاں مکان یا فلاں جانور پر انعام کیا۔ سورۂ فاتحہ میں ہم پڑھتے ہیں: صراط الذین انعمت علیھم ۔ ہمیں ان لوگوں کے راستے پر چلا جن پر تو نے انعام فرمایا۔ پھر خود ہی اس کی تفسیر بھی فرما دی: جو اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ کی اطاعت کرے گا اسے انعام یافتہ لوگوں کی سنگت نصیب ہو گی اور انعام یافتہ لوگ کون ہیں؟ انعم اللّٰہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین ۔ اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا انبیاء پر (تو انبیاء کے مخلص فرمانبردار جنت میں ان کی صحبت ودیدار سے محروم نہ ہوں گے) اور صدیقوں پر (صدیق انبیاء کرام علیہم السلام کے سچے متبعین کو کہتے ہیں جو اخلاص کے ساتھ ان کی راہ پہ قائم رہیں لیکن اس آیت میں حضور ﷺ کے افاضل اصحاب مراد ہیں جیسے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) اور شہیدوں پر (جنہوں نے راہِ خدا میں جانیں دیں) اور نیک لوگوں پر (وہ دیندار جو حق العباد اور حق اللہ دونوں ادا کریں اور ان کے احوال واعمال اور ظاہر وباطن اچھے اور پاک ہوں) اس آیت کریمہ کا شان نزول یہ ہے کہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ حضور علیہ السلام کے ساتھ کمال محبت رکھتے تھے' جدائی کی تاب نہ تھی' ایک دن اس قدر غمگین اور رنجیدہ خاطر ہوئے کہ چہرے کا رنگ بدلا ہوا تھا' حضور علیہ السلام نے اس کا سبب پوچھا تو عرض گزار ہوئے کہ نہ مجھے کوئی بیماری ہے نہ درد' بات صرف یہ ہے کہ جب آپ میرے سامنے نہیں ہوتے تو انتہا درجہ کی وحشت ہوتی ہے اور جب آخرت کو یاد کرتا ہوں تو یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ وہاں کس طرح آپ کا دیدار پا سکوں گا؟ کیونکہ آپ تو اعلیٰ ترین مقام میں ہوں گے اور مجھے اگر جنت مل بھی گئی تو اس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مقام تک رسائی کہاں؟ اس پر یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی اور انہیں تسلی دی گئی کہ باوجود فرق منازل ومراتب کے فرمانبرداروں کو باریابی اور معیت کی نعمت سے سرفراز فرمایا جائے گا۔ (خزائن العرفان) اسم منعم کا استخراج امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور اس کو بھی اسماء حسنیٰ میں شمار کیا۔ (فتح الباری) تو اللہ تعالیٰ منعم ہے اور اس کی نعمتیں بے شمار ہیں' اس نے ہمیں دین اسلام کی نعمت عطا فرمائی' بندے کو چاہیے کہ اس منعم حقیقی سے اس نعمت کا سوال کرے جو بندگانِ خاص کو عطا ہوتی رہی ہے' فانی نعمتوں کا سوال بے خبری ہے اور شہنشاہ سے کوڑیوں کا سوال سراسر حماقت ہے۔ رب اوزعنی ان اشکر نعمتك التی انعمت علی وعلی والدی وان اعمل صالحا ترضه واصلح لی فی ذریتی انی تبت الیك وانی من المسلمین۔

راہ دکھلا مجھے شریعت کی — تو ہی ہادی مرا ہو یا ہادی
ملک لاھوت کی کرا دے سیر — یا بدیع العجائب بالخیر
مجھ پہ کر لطف ایسا یا باقی — کہ جہاں میں رہوں سدا باقی

اَلشَّافِیْ جل جلالہ

اللہ تعالیٰ کے اس اسم مبارک کا استخراج مندرجہ قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ سے ہوسکتا ہے' حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی صفت میں ارشاد فرمایا' جس کو قرآن مجید کی سورۂ شعراء میں یوں بیان فرمایا گیا: واذا مرضت فھو یشفین۔ (آیت: ۸۰) اور جب میں بیمار ہوں تو وہ مجھے شفاء دیتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بابرکت دعاؤں میں سے دو دعائیں اس طرح ہیں: بسم اللہ ارقیك من کل شیء یؤذیك اللہ یشفیك۔ اللہ کا نام ہر ایذاء دینے والی شی سے بچاتا ہے' اللہ تجھے شفاء دے گا۔ اللّٰھم اذھب الباس رب الناس واشف انت الشافی لا شفاء الا شفاء ك شفاء لایغادر سقما۔ اے اللہ! انسانوں کے پالنے والے خوف وخطرہ دور فرمادے اور صحت وشفاء بخش دے تو ہی شفاء دینے والا ہے' تیری ہی شفاء ایسی شفاء ہے جو کوئی بیماری نہ رہنے دے۔ اللہ تعالیٰ نے شہد کے بارے میں فرمایا: فیه شفاء للناس۔ اس میں لوگوں کے لیے شفاء ہے۔ جب اس قدر معمولی مخلوق میں اس نے شفا رکھ دی ہے تو اپنے بابرکت ناموں میں کس قدر شفا رکھی ہوگی؟

قدیر و خالقِ خلقت الٰہی شان ہے تیری — بہر لحظہ نرالی شان یا رحمان ہے تیری
تو رازقِ خلائق ہے سبھی کو پالنے والا — خطاؤں پر ہماری ہے تو پردہ ڈالنے والا
خزائن بے بہا تیرے ہیں یہ ارض و سما تیرے — تو لا محدود ہے مولا ہیں جلوے جا بجا تیرے
نہیں ہرگز کوئی تجھ سے زیادہ زور رکھتا ہے — تیرے آگے بھلا مولا کوئی دم مار سکتا ہے
ہے دی تو نے کسی کو عزت و شاہی و دانائی — کسی کو دی ہے ناداری' مصائب' بھوک و رسوائی
کوئی فرماں روا' فاقہ کشی میں مبتلا کوئی — کوئی دولت میں ڈوبا ہے گدائے بے نوا کوئی
تو جو چاہے کرے تجھ کو سبھی زیبا ہے یا مولا — خضر شکوہ کرے تیرا میری توبہ یا مولا

قرآن پاک کے بارے میں کئی آیات کے اندر فرمایا کہ یہ شفاء ہے: وننزل من القران ما ھو شفاء۔ قل ھو للذین امنوا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ھدی و شفاء ۔ قرآن پاک میں جسمانی وروحانی امراض کی شفاء ہے، جس طرح جسمانی امراض بے شمار ہیں، اسی طرح قرآن پاک نے صرف وہ روحانی امراض جن کا تعلق دل کے ساتھ ہے، ان کو مختلف مقامات پہ بیان فرمایا، جو کہ یہ ہیں: ریب قلب، نفاقِ قلب، غمزۂ قلب، ران قلب، بہائے قلب، انصراف قلب، اغلال قلب، اکنان قلب، انطباع، قلب، ختام قلب، اقفال قلب، زیغ قلب، قساوت قلب، عمیان قلب، ان امراض کے ساتھ ان کی علامات وطریقہ تشخیص وعلاج بھی اسی کتاب (قرآن مجید) میں موجود ہے، کسی نسخے کے استعمال کا طریقہ یہ نہیں ہے کہ طب کی کتاب کا ورق پانی میں گھول کر پی لیا جائے بلکہ ان دواؤں کا استعمال ضروری ہے جن کو کتاب نے تجویز کیا ہے۔ (معارف الاسماء شرح اسماء الحسنیٰ) اللہ تعالیٰ ہمیں روحانی وجسمانی تمام بیماریوں سے شفاء کاملہ وعاجلہ نصیب فرمائے۔

تو قوی المتین میں بے بس ‏ ‏ تو ولی و قدیر میں بے کس
کب بڑا وصف ہو بشر سے ادا ‏ ‏ حق ہے تو ہی حمید ہے اپنا
تیرے وصف و ثنا میں یا محصی ‏ ‏ خود نبی کہہ گئے ہیں لا احصی

بعض اسماء حسنیٰ کا ترجمہ اور مختصر تشریح

رَازِقُ بھی اللہ کا نام ہے۔ (ابن ماجہ) جس کا معنی ہے: رزق دینے والا۔ رزق کا معنی کھائی جانے والی چیز بھی ہے اور ہر وہ چیز جس سے انسان نفع اُٹھاتا ہے جیسے مال وجاہ، علم ودولت وغیرہ، جیسے کہا جاتا ہے: رزقنی اللّٰـه العلم ۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے علم عطا فرمایا۔ وفی السماء رزقکم کی تفسیر میں رزق بمعنی بارش بھی کیا گیا ہے اور شہداء کے بارے میں عند ربھم یرزقون ۔ اخروی نعمتوں کا فیضان معنی کیا گیا ہے۔

ہم بندے ہیں آقا تو ہے ‏ ‏ سب سے ارفع اعلیٰ تو ہے
مالک تو ہے خالق سب کا ‏ ‏ ہر بندے پر تیرا سایہ
دھرتی تو نے بنائی خدایا ‏ ‏ اور فلک کو خوب سجایا
پیدا کیے ہیں جن و انساں ‏ ‏ پرند چرند اور سارے حیواں
بخش دیئے ہیں تو نے اُن کو ‏ ‏ آسائش کے سارے ساماں
جنگل اور پہاڑ بنائے ‏ ‏ گلشن گلشن پھول کھلائے
ہر بندے پر لمحہ لمحہ ‏ ‏ تیری رحمت تیرے سائے
سمندر جھیلیں اور دریا ‏ ‏ یہ پانی اور آگ، ہوا
سب تیری قدرت کے مظہر ‏ ‏ سب کے اندر تیرا جلوہ
ہم بندے ہیں آقا تو ہے ‏ ‏ سب سے ارفع اعلیٰ تو ہے

اس کے تمام نام بابرکت وباکمال ہیں

☆ صَادِقُ بھی اسماء حسنیٰ میں شامل ہے۔ (ابن ماجہ) اس کا معنی ہے: وعدہ اور قول میں پکا ہونا۔ قرآن پاک میں ہے: ومن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اصدق من اللہ حدیثا ۔(النساء:۸۶)اور اللہ سے زیادہ سچی کس کی بات ہے؟ یعنی اس سے زیادہ سچا کوئی نہیں' اس کا کذب ناممکن ومحال ہے اور ہر عیب اللہ پر محال ہے' وہ جملہ عیوب سے پاک ہے۔ومن اصدق من اللہ قیلا ۔ (النساء:۱۲۲)اور اللہ سے سچا قول کس کا ہے؟ جب یہ اسم بندے کے لیے ہوتا ہے تو صدق سے تین اسم بنتے ہیں: صادق' صدوق' صدیق۔

☆ جَمِیْل بھی خدا تعالیٰ کا نام پاک ہے۔(ابن ماجہ)ان اللہ جمیل ویحب الجمال ۔ اللہ کے لیے یہ لفظ بولا جائے تو اس کا معنی ہوگا: جس سے خیر کثیر دوسروں کو حاصل ہو کیونکہ حسن و جمال کا اطلاق جسم و بدن پر بھی ہوتا ہے اور اقوال وافعال پر بھی اور اللہ تعالیٰ جمیل ہے' کا معنی ہے کہ وہ محاسن کثیر والا ہے اور اپنے بندوں کو بھی خیر کثیر سے نوازتا ہے۔

☆ اَلْبَادِیُٔ کا معنی ہے: کسی چیز کو دوسری پہ مقدم کرنا' اس اسم گرامی کا استخراج قرآن مجید کی ان آیات سے کیا گیا ہے: بدء خلق الانسان من طین...... کما بدء کم تعودون ۔ اللہ تعالیٰ ہی بادی ہے اور اسی کی تقدیم سے ہر شئی کو تقدیم ملتی ہے اور اس کی ظہور بخشی سے ہر شئی ظہور میں آئی ہے۔

☆ اَلْوَافِیْ: وفا کا معنی پورا کرنا' تمام کرنا' وعدہ وفا کرنا' اللہ تعالیٰ ہی نعمت کو پورا کرنے والا ہے اور دنیا وآخرت کے وعدوں کو مکمل اور تمام کرنے والا ہے۔(ابن ماجہ)

☆ بُرْھَانٌ: روشن اور واضح دلیل جو ابداً مقتضی صدق ہو۔(ابن ماجہ)

☆ اَلْبَارُّ: بھلائی کرنے والا' اس کی شرح اَلْبَرّ میں دیکھ لی جائے۔

☆ اَلشَّدِیْد: شدید العقاب ۔ قرآن مجید میں متعدد مقامات پہ آیا ہے اور سورۂ رعد میں شدید المحال بھی آیا ہے'' شد'' لغت میں گرہ دینے کو کہتے ہیں' پھر اس کا استعمال جسم' قوی اور عذاب کے استعمال میں کیا گیا۔(ابن ماجہ)

☆ اَلْقَائِم: قیام سے ہے' جس کے معنی حفاظت بھی ہے' افمن ھو قائم علیٰ کل نفس بما کسبت ۔ اسی آیت سے یہ اسم لیا گیا ہے' قرآن پاک میں القیوم اور حدیث میں قیّم کا مادہ بھی قیام ہے' اللہ تعالیٰ ہر شئی کی حفاظت' اس کے احوال کے ساتھ فرماتا ہے' ہر شئی کو برقرار رکھتا ہے' اس لیے وہ قائم بھی ہے قیوم اور قیم بھی ۔(ابن ماجہ)

☆ اَلدَّائِم: دَوْم کا معنی سکون اور ٹھہراؤ ہے' کہا جاتا ہے: دام الماء ۔ پانی ٹھہر گیا۔ اللہ ہی کی ذات ہے جس کو دوام واستمرار حاصل ہے' کل شی ھالك الا وجھه ۔ اَلْاَبَد بھی اللہ کا نام ہے۔(ایضاً)

☆ اَلْوَاقِیْ: اس کا مصدر وقایہ ہے' جس کا معنی ہے: کسی کو ضرر رساں اور ایذاء دہ چیز سے بچانا۔ ہم دعا میں یوں عرض کرتے ہیں: وقنا عذاب النار ۔ ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔(ابن ماجہ)

☆ اَلْمُنِیْر: روشنی عطا کرنے والا۔

☆ اَلْقَدِیْم: ہمیشہ رہنے والی ذات۔

☆ اَلسَّامِعُ: سننے والا۔(ابن ماجہ)

☆ اَلْمُعْطِیْ: عطاء فرمانے والا۔ حدیث میں آتا ہے: واللّٰہ معطی وانا قاسم ۔ اللہ تعالیٰ عطا کرنے والا ہے اور میں تقسیم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرنے والا ہوں۔خدا کی عطا کا حال یہ ہے کہ عطاغیر مجذوذ ۔وہ نہ ختم ہونے والی ہے اور ادھر مصطفیٰ ﷺ کی تقسیم بھی نہ ختم ہونے والی ہے۔(ابن ماجہ)

رب ہے معطی یہ ہیں قاسم — رزق اس کا ہے دلاتے یہ ہیں
انا اعطینک الکوثر — ساری کثرت پاتے یہ ہیں

اللہ تعالیٰ کو اس کے ناموں سے پکارو

☆ اَلتَّامُ: وہ جو اپنی ذات میں مکمل ہو' قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے: واللّٰہ متم نورہ ۔ اللہ تعالیٰ اپنے نور کو مکمل کرنے والا ہے۔(ابن ماجہ)

☆ اَلْعَالِمُ: ان اللہ عالم غیب السموات والارض ۔(انعام' سجدہ' سبا' فاطر) درحقیقت عالم اللہ ہی ہے' مخلوق کا عالم ہونا محض اضافی ہے کیونکہ علم الٰہی کے مقابلہ میں مخلوق کا علم وہ نسبت بھی نہیں رکھتا جو سمندر کے مقابلے میں ایک قطرے کی ہے' اس لیے کہ اللہ کا علم غیر محدود ہے اور مخلوق کا محدود۔(ابن ماجہ)

☆ اَلْوَتْرُ: یگانہ' ایک وحدت حقیقی من کل الوجوہ اللہ کو ہی حاصل ہے۔ان اللہ وتر یحب الوتر ۔(ایضاً)

☆ اَلنَّاظِرُ: دیکھنے والا۔انہ ھو السمیع البصیر ۔(ایضاً)

☆ اَلْحَنَّانُ: حدیث شریف میں یہ نام منّان کے ساتھ مل کر آیا ہے۔حنّ سے ہے بمعنی شفقت۔حضرت یحییٰ علیہ السلام کے لیے قرآن پاک میں فرمایا گیا: وحنانا من لدنا وزکوۃ ۔(مریم)

یا سیّدی عبدک المسکین فی بابک — یرجو رضاک فجد بالعفو اولی بلک
حاشاک تسدل حجابک دون طلابک — او تبتلی بعذابک قلب احبابک

ترجمہ: اے میرے مولیٰ! تیرا مسکین بندہ تیری رضا کی اُمید لگائے تیرے در پر حاضر ہے' پس معافی کے ساتھ ساتھ جود وکرم سے نوازنا تیرے شایانِ شان ہے۔تیری پناہ کہ تو اپنے طلبگاروں پر اپنے وصال سے پردہ ڈالے یا اپنے دوستوں کے دلوں کو عذاب میں مبتلا کردے۔(الروض الفائق)

عطاء ذو العرش خیر من عطائکمو — وفضلہ واسع یرجی وینتظر
تکدرون العطا منکم بمنتکم — واللّٰہ یعطی فلا من ولا کدر

ترجمہ: عرش والے (رب) کی عطا تمہاری عطا سے بہتر ہے اور اس کا فضل وسیع ہے جس کی امید کی جاتی ہے اور انتظار کی جاتی ہے۔

تم اپنی عطا کو احسان جتا کر گدلا کر لیتے ہو جبکہ اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے' تو نہ احسان جتاتا ہے اور نہ ہی اس کی عطا مکدر ہوتی ہے۔

روح میں تو ہے دل میں تو میری آب وگل میں تو — اصل میں تو ہے ظل میں تو حق حق حق ھو حق ھو
اوّل تو ہے آخر تو ہے باطن تو ہے ظاہر تو — قادر قادر قادر تو اللہ اللہ اللہ ھو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تو میرا آقا میں تیرا بندہ بندہ بھی کیسا گھنونا بندہ لوٹ معاصی سے آگندہ کر اپنے کرم سے عفو عفو
تحریر ہے آبِ زر سے ورق ہے دل میں لکھا حامد کے سبق انت الھادی انت الحق لیس الھادی الا ھو
لا معبود الا اللہ لا مشھود الا اللہ
لا موجود الا اللہ لا مقصود الا اللہ
حسبی ربی جل اللہ ما فی قلبی غیر اللہ
نور محمد صلی اللہ اللہ اللہ اللہ ھو
لا الٰہ الا ھو یا من لیس الا ھو

(مولانا حامد رضا خان بریلوی)

مانگتا ہوں ترے دربار سے مولا میں بھی

اَلْفَاتِحُ: فتح سے ہے، بمعنی فیصلہ، مدد، علوم و معارف وغیرہ، اللہ تعالیٰ پر اس کا اطلاق جملہ اعتبارات سے صحیح ہے۔ (حاکم از فتح الباری)

☆ اَلْمُثِیْبُ: ثواب دینے والا۔ ثواب، کسی شی کا عمل کے بعد اس حالت پہ پہنچ جانا جو ابتدائی سوچ میں مقصود تھی، کپڑے کو بھی اس لیے ثوب کہتے ہیں کہ روئی، دھاگہ اور بُننے سے یہی مقصود ہوتا ہے، اس کا اطلاق اگرچہ خیر و شر کی جزاء پر ہوتا ہے لیکن استعمال زیادہ تر جزائے خیر کے لیے ہے۔ ثوابا من عند اللہ و اللہ عندہ حسن الثواب۔ اللہ تعالیٰ اعمالِ صالحہ کا ثواب احسن عطا فرمائے گا اور اعمالِ سیئہ کا ثواب (بدلہ) ان اعمال کے مطابق ملے گا۔ ان دونوں وجوہ سے اللہ تعالیٰ مثیب ہے۔ (ایضاً)

☆ اَلْمُدَبِّرُ: یدبر الامر۔ (الرعد:۲) یدبر الامر من السماء۔ (سجدہ) کاموں کی تدبیر کرنے والا۔ (ایضاً)

☆ فَرْدٌ: اللہ تعالیٰ کو اس کی شانِ احدیت و وحدیت کی وجہ سے فرد کہا گیا، کیونکہ اللہ کی ذات اس شان میں منفرد ہے اور فرد اسی کو کہتے ہیں جس میں کوئی دوسری شی شامل نہ ہو سکے۔ (ایضاً)

☆ اَلْعَادِلُ: ان اللہ یامر بالعدل والاحسان۔ اللہ تعالیٰ عادل ہے کیونکہ اسی نے عدل و احسان کا حکم دیا ہے۔ عدل بالفتح وہ مساوات جو اشیاء و حقوق غیر محسوسہ میں ہو اور بالکسر وہ مساوات جو اشیائے محسوسہ میں ہو۔

☆ اَلْقَابِلُ: قرآن مجید میں قابل التوب اللہ کی صفت ہے کہ وہ توبہ قبول فرمانے والا ہے، اس کو مخفف کر کے القابل بنا لیا گیا ہے۔ (ابوزید از فتح الباری) جس طرح کہ سریع الحساب اور سریع العقاب کو مخفف کر کے السریع بنایا گیا، ورنہ یہ دونوں کسی جگہ منفرد حالت میں بطور اسم استعمال نہیں ہوتے۔ السریع کو امام جعفر صادق علیہ الرحمۃ نے اسماءِ حسنیٰ میں شمار فرمایا ہے۔ اسی طرح اَلْمُتَفَضِّلُ کو ذوالفضل العظیم سے بنایا گیا، جو کہ معناً صحیح ہے۔

☆ مُعِیْنٌ: عون سے ہے، بمعنی مددگار، مستعان کے تحت اس کی شرح گزر چکی۔ اس کو میم کے فتح کے ساتھ بھی پڑھا گیا ہے جو کہ بطور اسم یا ظرف بمعنی چشمۂ آب یا نگاہ کے سامنے ہے اور یہ سورۂ ملک کا آخری لفظ ہے۔ حافظ ابن حجر علیہ الرحمۃ نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حَاکِمُ بھی اسماءِ حسنیٰ میں شمار کیا ہے۔ ان الحکم الا للّٰہ ۔ فاللّٰہ یحکم بینکم یوم القیامۃ ۔ ھو احکم الحاکمین ۔ وھو خیر الحاکمین ۔

بخش مولا مرے دل کو بھی وہی سوز و گداز
جس خشیت سے مشرف تھے کبھی اہلِ حجاز

جس کی ہر ضرب میں ہوتا ہے نہاں نغمۂ حق
اسی مضراب کا طالب ہے مری روح کا ساز

ذوقِ سجدہ بھی عطا ہو مری پیشانی کو
تیری محراب میں خم ہو یہ مرے بندہ نواز

مانگتا ہوں ترے دربار سے مولا میں بھی
جو دمکتا ہے جبینوں میں وہی عجز و نیاز

اللہ تعالیٰ کے مرکب اسماءِ مبارکہ

جیسا کہ پہلے گزر چکا کہ بعض نام قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کے ایسے بھی ہیں جو کہ مرکب ہیں، بعض واضح طور پر اور بعض مفہوم کے اعتبار سے، تو تکمیل موضوع کے لیے ان کو بھی لکھا جا رہا ہے:

(۱) رب العالمین ۔ تمام جہانوں کا پالنے والا۔ (الفاتحہ) (۲) رب العزۃ ۔ عزت کا مالک۔ (صافات) (۳) رب العرش الکریم ۔ عزت والے عرش کا مالک۔ (المؤمنون) (۴) واسع المغفرۃ ۔ مغفرت کو وسعت دینے والا۔ (النجم) (۵) اھل التقویٰ واھل المغفرۃ ۔ تقویٰ و مغفرت کا مالک۔ (المدثر) (۶) خیر الغافرین ۔ سب سے بہتر بخشنے والا۔ (الاعراف) (۷) احکم الحاکمین ۔ سب سے بڑھ کر حکم والا۔ (ھود، التین) (۸) خیر الحاکمین ۔ سب سے بہتر حکم دینے والا۔ (الاعراف) (۹) خیر الرازقین ۔ سب سے بہتر رزق دینے والا۔ (المائدہ) (۱۰) خیر الناصرین ۔ سب سے بہتر مدد فرمانے والا۔ (آل عمران) (۱۱) احسن الخالقین ۔ سب سے بہتر صورت بنانے والا۔ (المؤمنون) (۱۲) خیر الحافظین ۔ سب سے بہتر حفاظت فرمانے والا۔ (۱۳) غافر الذنب ۔ گناہوں کو معاف فرمانے والا۔ (۱۴) قابل التوب ۔ توبہ قبول فرمانے والا۔ (۱۵) ذو الطول ۔ جود و سخا والا۔ (۱۶) ذو المعارج ۔ بلندیوں کا مالک۔ (۱۷) ذو القوۃ ۔ قوت والا۔ (۱۸) نعم المولیٰ ۔ بہترین آقا (۱۹) نعم النصیر ۔ بہترین مددگار۔ (۲۰) خیر الوارثین ۔ بہترین وارث۔ (۲۱) فالق الاصباح ۔ صبحوں کا پیدا کرنے والا۔ (۲۲) فالق الحب والنوی ۔ دانہ اور گٹھلی کو اُگانے والا۔ (۲۳) رب الفلق ۔ نورِ صبح کا پروردگار۔ (۲۴) رب الناس ۔ نوعِ بشر کا پروردگار۔ (۲۵) مالک الناس ۔ نوعِ بشر کا بادشاہ۔ (۲۶) الٰہ الناس ۔ نوعِ بشر کا معبود۔ (۲۷) نعم الوکیل ۔ بہترین وکیل۔ (۲۸) رفیع الدرجٰت ۔ بلندترین درجات والا۔ (۲۹) کاشف الضر ۔ نقصان کو دور کرنے والا۔ (۳۰) خیر الفاصلین ۔ بہترین فیصلہ کرنے والا۔ (۳۱) اسرع الحاسبین ۔ سب سے جلدتر حساب کرنے والا۔ (۳۲) خیر المنزلین ۔ سب سے بہترین جگہ دینے والا۔ (۳۳) ذو الفضل العظیم ۔ فضل عظیم کا مالک۔ (۳۴) ذو انتقام ۔ سزا دینے والا۔ (۳۵) متم النعمۃ ۔ نعمت کو مکمل کرنے والا۔ (۳۶) کاتب الرحمۃ علیٰ نفسہ ۔ اپنی ذات پر رحمت کو لکھ دینے والا۔ (۳۷) المجیر ۔ پناہ دہندہ۔ (۳۸) المرھوب ۔ ہیبت والا۔ (۳۹) المستجار ۔ جس سے پناہ مانگی جائے (۴۰) المستعار ۔ جس سے استعارہ کیا جائے۔ (۴۱) المعاذ ۔ پناہ۔ (۴۲) الملجاء ۔ ٹھکانا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۴۳) المنجی ۔ نجات دہندہ ۔ (۴۴) المستغاث ۔ فریاد سننے والا ۔ (۴۵) قدیم الاحسان ۔ ہمیشہ سے احسان کرنے والا ۔ (۴۶) دائم المعروف ۔ ہمیشہ سے بخشش و بخشائش والا ۔ (۴۷) قاضی الامور ۔ معاملات کا فیصلہ کرنے والا ۔ (۴۸) مقلب القلوب ۔ دلوں کو بدل دینے والا ۔

خواہشِ نفس کا شہزاد چھٹے دل سے غبار　　تب کہیں جا کے سمجھ شانِ خدا آتی ہے

اللہ تعالیٰ کی صفاتِ سلبیہ کے بیان میں

یا الٰہی حمد ہے زیبا تجھے　　کر عطا توفیق مدحت کی مجھے
حکم تیرے سے سجے ارض و سما　　سب مناظر خوب بلکہ ہیں سوا
رزق دیتا ہے توئی در حجر بھی　　گیت عظمت کے تری گائیں سبھی
تو نے انساں کو دیا علم القرآں　　تا کہ پائے وہ حیات جاوداں
یا الٰہی قادرِ مطلق ہے تو　　ہو رہا ہے ذکر تیرا چار سو
حمد کرنے میں محمد بے مثال　　ان سے بڑھ کر حمد کرنا ہے محال
سب محامد کے ہے لائق تیری ذات　　ہر کس و بیکس کی سنتا ہے تو بات
یا الٰہی علم دے نافع مجھے　　التجا ساجد کی یا رب ہے تجھے

چونکہ اللہ تعالیٰ کی تنزیہہ و تقدیس کا علم بھی ضروریاتِ دین میں سے ہے اور جملہ عیوب و نقائص سے ہے اللہ کی ذات کو مبرہ و اعلیٰ یقین کرنا بھی ضروری ہے لہٰذا جو کلمات بطور ممادح سلبیہ وارد ہوئے ہیں اب ان کو ذکر کیا جاتا ہے تاکہ تسبیح و تحمید کی جامعیت پیدا ہو جائے اور موضوع کی تکمیل بھی ہوتی جائے یہ کل بیالیس نام ہیں جو ترجمہ اور سورت کے حوالہ کے ساتھ پیش کیے جا رہے ہیں:

۱	لا تدرکه الابصار	حواس انسانی اس کا ادراک نہیں کر سکتے	انعام
۲	لا تاخذه سنة ولا نوم	اونگھ یا نیند کا اس پر اثر نہیں	بقرہ
۳	لا یؤده حفظهما	زمین و آسمان کی حفاظت اُسے نہیں تھکا سکتی	بقرہ
۴	لیس بظلام للعبید	وہ بندوں پر ظلم نہیں کرتا	بقرہ
۵	لا یکلف الله نفسا الا وسعها	کسی جان کو اس کی طاقت سے بڑھ کر حکم نہیں دیتا	بقرہ
۶	ما جعل علیکم فی الدین من حرج	دین میں کوئی حرج نہیں رکھا	الحج
۷	لا یرضٰی بعباده الکفر	اپنے بندوں کے لیے کفر پر خوش نہیں	زُمر
۸	لا یحب الفساد	وہ فساد کو پسند نہیں کرتا	بقرہ
۹	لا یبدل القول	اس کے سامنے بات نہیں بدل سکتی	ق
۱۰	لا یجار علیه	اُس کے خلاف کوئی پناہ نہیں دے سکتا	المؤمنون

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۱ لا يطعم	وہ کسی کے رزق کا محتاج نہیں	انعام
۱۲ لا شريك له في الملك	مُلک میں اس کا کوئی شریک نہیں	انعام
۱۳ ولم يكن له ولي من الذل	کوئی بیچارگی کا یاری دہندہ وہاں نہیں	اسرائیل
۱۴ ليس كمثله شيء	اس کی مثال جیسی بھی کوئی شے نہیں	شوریٰ
۱۵ لم يلد	وہ کسی کا فرزند نہیں	اخلاص
۱۶ ولم يولد	اس کا کوئی فرزند نہیں	اخلاص
۱۷ ولم يكن له كفوا احد	کوئی بھی اس کی کفو کا نہیں	اخلاص
۱۸ لا يخلف الميعاد	وہ وعدہ کا خلاف نہیں کرتا	آل عمران
۱۹ لا يعزب عنه مثقال ذرة	اس سے ذرہ برابر چیز دور نہیں	سبا
۲۰ ما اتخذ صاحبة ولا ولدا	اس نے جورو بچہ نہیں بنایا	جن
۲۱ ما اتخذ الله من ولد	اس نے کسی کو بیٹا نہیں ٹھہرایا	مؤمنون
۲۲ لا يضل ربي ولا ينسٰى	میرا رب نہ بھٹکتا ہے نہ بھولتا ہے	طٰہٰ
۲۳ لا يضيع اجر المحسنين	وہ نیکوکاروں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا	ھود
۲۴ لا يحب الله الجهر بالسوء	بدی اور برائی کی اشاعت کو پسند نہیں کرتا	نساء
۲۵ لا يحب المعتدين	حد توڑنے والوں کو پسند نہیں کرتا	بقرہ
۲۶ لا يحب من كان مختالا فخورا	وہ فخر کرنے والے متکبر کو پسند نہیں کرتا	نساء
۲۷ لا يحب الخائنين	خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا	انفال
۲۸ لا يحب كل خوان كفور	خائن ناشکرے کو پسند نہیں کرتا	الحج
۲۹ لا يحب الفرحين	اترانے والوں کو پسند نہیں کرتا	القصص
۳۰ لا يحب المفسدين	فسادیوں کو پسند نہیں کرتا	المائدہ
۳۱ لا يحب الكفرين	کافروں کو پسند نہیں کرتا	آل عمران
۳۲ لا يحب المسرفين	فضول خرچ والوں کو پسند نہیں کرتا	الانعام
۳۳ لا يحب المستكبرين	تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا	النحل
۳۴ لا يحب الظلمين	ظالموں کو پسند نہیں کرتا	آل عمران
۳۵ لا يحب كل كفار اثيم	ناشکر گزاروں گنہگاروں کو پسند نہیں کرتا	بقرہ
۳۶ لا يخفى عليه شيء	کوئی شے بھی اللہ سے پوشیدہ نہیں	آل عمران

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۳۷	لا یرضی عن القوم الفاسقین	فاسق قوم سے رضامند نہیں	توبہ ع ۱۲
۳۸	لا یسئل عما یفعل	اُس کے فعل کی بابت کوئی اس سے پوچھ نہیں سکتا	انبیاء ع ۲
۳۹	لا یستحی من الحق	سچ کہنے میں کسی کا دباؤ نہیں مانتا	احزاب ع ۶
۴۰	لا یغفر ان یشرک بہ	معاف نہ کرے گا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے	نساء
۴۱	ما یمسکھن الا الرحمن	اللہ کے سوا کوئی اس کو نہیں تھامتا	ملک
۴۲	لا یھدی کید الخائنین	خیانت والوں کی چالوں کو نہیں چلنے دیتا	یوسف

التجائے عاجزانہ

اے بادشاہوں کو بادشاہت عطا فرمانے والے‘ غریبوں کی غریبی پر ترس کھانے والے‘ امیروں کو ثروت و امارت بخشنے والے‘ اور بے آسرے دکھیاروں کی پکار کو سننے والے۔ اے واحد و قدوس خدا ایک خاطی اور عاصی بندہ پکارنے کی تمنا رکھتا ہے۔ اس کو توفیق رفیق عطا فرما کہ وہ تجھے دل کی اس گہرائی سے جو اخلاص و للہیت کا مسکن اور روح کے اس عمق سے جو تیرے خوف و خشیت کا مخزن ہے۔ پکارے‘ تو وہ داتا ہے‘ جو ہر پکارنے والے کی پکار کو سن کر ہمیشہ اس کے استحقاق سے زیادہ اس کے دامن مراد کو بھرتا ہے۔

اس سائل کی روح کانپ رہی ہے اور خطا کار دل کا ایک ایک ریشہ لرز رہا ہے کہ زندگی کا کوئی نیک عمل اور عمر بھر کا کوئی مستحسن کارنامہ نہیں جس کی امید پر ایسی عظیم و جلیل دولت کی شمع لے کر تیری بارگاہِ فضل و عطا میں کچھ لب کشائی کر سکے۔ مگر یاس و قنوط کی افسردگیوں میں صرف ارشادِ لَا تَقْنَطُوْا کی ڈھارس ہی جرأت کراتی ہے کہ آس کا دامن پھیلا اور غنی و کریم آقا سے مانگ وہ ذرہ نواز ہے۔ نعائم کے خزانے بے منت و بے استحقاق جس پر چاہتا ہے کھول دیتا ہے۔

پس اسی رحمت لامتناہی کے صدقے اس ذرہ ناچیز کو اپنے حبیب پاک صاحب لولاک‘ سائرِ افلاک کے بیانِ رفعتِ ذکر کی وہ وسعت و پاکیزگی عطا فرما جس کو سندِ دوام کے ساتھ قبولیت تام بھی حاصل ہو اور اس تذکرۂ حبیب میں وہ تاثیر و اثر دے کہ اس کے ہر قاری و ناظر کا قلب تیرے اور تیرے محبوب ﷺ کے عشق و محبت سے معمور ہو جائے۔

تمام حمدیں ہر حامد سے ہر زمانہ میں اسی ذاتِ معبود و محمود جل وعلا شانہٗ کے لئے ہیں جو چشمِ جہاں میں شاہد و مشہود اور قبلۂ جاں میں موجود و مسجود بے گوش و زبان اور بے ظن و نشان معبود و مقصود ہے۔ اُسی کی بارگاہ کریمی میں التفات دلِ عشاق اور اسی کی نظر رحیمی کی اسیر جانِ مشتاق ہے۔ وَهُوَ اللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَا شَرِيْكَ لَهٗ شَهَادَةً اَشْهَدُ بِهَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ

اسم اعظم کے بارے میں امام سیوطی کی تحقیق

آپ فرماتے ہیں کہ مجھ سے اسم اعظم اور اس سے متعلقہ احادیث کے بارے میں سوال کیا گیا تو میں نے ان احادیث‘ آثار و اقوال کو تلاش کیا جو اسم اعظم کے متعلق تھے‘ چنانچہ آپ نے اس بارے میں بیس اقوال پیش فرمائے جو کہ مندرجہ ذیل ہیں (اس کے ساتھ ہی اسماء حسنیٰ کی بحث مکمل ہو جائے گا اور نیا موضوع شروع ہو جائے گا (انشاء اللہ العزیز!)

(۱) پہلا قول یہ ہے کہ اسم اعظم کا وجود ہی نہیں‘ بایں معنی کہ اللہ تعالیٰ کے جتنے بھی نام ہیں وہ تمام کے تمام عظیم تر اور برتر ہیں اور ان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں بعض اسماء کو بعض پر فضیلت دینا جائز نہیں۔ یہ ابو جعفر طبری' ابوالحسن الاشعری' ابوحاتم ابن حبان اور القاضی ابو بکر باقلانی کی رائے ہے اور اسی طرح حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا قول بھی ہے کہ بعض اسماء الٰہی کو بعض پر ترجیح دینا جائز نہیں۔

ان حضرات کے یہاں احادیث میں جہاں اسم اعظم کے الفاظ وارد ہوئے ہیں وہ عظیم اور برتری کے معنی پر محمول ہیں اور مفسر طبری رحمۃ اللہ علیہ کی جو عبارت ہے وہاں اسم اعظم کی تعیین کے سلسلہ میں احادیث اور آثار میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

اور میرے (امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) نزدیک تمام اقوال صحیح ہیں کیونکہ کوئی ایسی خبر نہیں ملی جس سے معلوم ہو سکے کہ یہ اسم اعظم ہے اور نہ ہی کوئی ایسی چیز ملی جو اس سے یعنی اسم اعظم سے بڑھ کر ہو۔

اور ابن حبان رضی اللہ عنہ کا قول یہ ہے کہ احادیث میں اسم اعظم کے بارے میں جو کچھ ارشاد ہوا ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ جب پکارنے والا ان ناموں سے پکارتا ہے تو اس پکارنے کی وجہ سے پکارنے والے کے ثواب میں اضافہ ہوتا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں اس چیز کے متعلق ذکر کیا گیا ہے۔ اس سے مراد یہی ہے۔

(۲) دوسرا قول یہ ہے کہ اسم اعظم کا شمار ان چیزوں میں ہوتا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے علمی خزانہ میں پوشیدہ رکھا ہے' جس پر مخلوق میں کوئی مطلع نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ اس قسم کا قول لیلۃ القدر' صلوٰۃ الوسطیٰ اور قبولیت کی گھڑی کے متعلق کیا گیا ہے۔

(۳) **هُوَ** ۔ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے بعض اہل کشف لوگوں سے اس بات کو نقل کیا ہے اور دلیل کے طور پر یہ کہا ہے کہ اسم اعظم دراصل لفظ ''ھُوَ'' ہے' اس کی دلیل میں فرماتے ہیں کہ دنیا میں جب کوئی صاحب کسی کی موجودگی میں اس شخصیت کا تعارف عظیم اور عمدہ کلام سے کرنے کا خواہاں ہو تو وہ قطعاً ''اَنْتَ'' (یعنی تو) نہ کہے بلکہ وہ ''ھُوَ'' (وہ عظیم الشان) کہے' اس کا ادب کرتے ہوئے۔

(۴) لفظ ''**اللّٰہ**'' ایک ایسا اسم ہے جس پر کسی دوسرے کا اطلاق نہیں کیا جاتا کیونکہ اسماء حسنیٰ میں یہ اصل ہے' اس وجہ سے اسماء حسنیٰ کو اس کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔

ابن ابی حاتم اپنی تفسیر میں تحریر کرتے ہیں: اسم اعظم ''**اللّٰہ**'' ہے۔ کیا تو نے نہیں سنا؟ اللہ جل شانہ کا قول ہے:

هو الله الذی لا اله الّا هو عالم الغیب والشهادة هو الرحمن الرحیم ہے۔

اور اس کے راوی یہ ہیں: حسن بن محمد بن الصباح۔ اسماعیل بن علیہ نے ابی رجاء سے اور انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

ابن ابی الدنیا نے کتاب ''الدعاء'' میں یہ بات تحریر کی ہے: اسم اعظم ''یا اللّٰہ'' ہے اس کے راوی اسحٰق بن اسماعیل ہیں جنہوں نے سفیان بن عیینہ اور انہوں نے مسعر سے روایت کیا ہے۔ اور امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم لفظ ''یا اللّٰہ'' ہے۔

(۵) اسم اعظم ''**الرحمٰن الرحیم**'' ہے۔ الحافظ علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فتح الباری شرح بخاری میں اس کو نقل کیا ہے اور یہی مستند قول ہے' جس کو ابن ماجہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے اسم اعظم کے بارے میں سوال کیا کہ مجھے اسم اعظم سکھایا جائے۔ آپ ﷺ نے کچھ نہیں فرمایا' چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نماز میں مشغول ہوگئیں اور نماز کی فراغت کے بعد ان الفاظ سے دعا مانگنے لگیں:

''اے اللہ! میں تجھے پکارتی ہوں' اے رحمٰن! میں تجھ سے دعا کرتی ہوں! اے رحیم! میں تجھ سے دعا کرتی ہوں اور میں تجھے تمام ناموں سے پکارتی ہوں' جو میرے علم میں ہیں اور جو میرے علم میں نہیں ہیں''۔

اس کی سند ضعیف ہے اور دلیل پر بھی اعتراض ہے لیکن میں (جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہوں: اس سے بڑھ کر استدلال کیا ہو سکتا ہے جس کو حاکم نے مستدرک میں نقل کیا ہو اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کو صحیح قرار دیا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' کے متعلق پوچھا' آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اللہ کے ناموں میں سے ایسا نام ہے آنکھ کی سفیدی اور آنکھ کی سیاہی میں جتنا قرب ہے اسی طرح اس کے اور اللہ کے اسم اکبر (اعظم) کے درمیان بھی بڑا قرب ہے۔

مسند الفردوس جو کہ دیلمی کی کتاب ہے' اس میں مرفوعاً حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: اسم اعظم ''سورۃ حشر'' کی آخری چھ آیات میں ہے۔

(۶) الرحمٰن الرحیم ۔ الحی القیوم ہے۔

امام ترمذی وغیرہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسم اعظم ان دو آیات میں ہے: والھکم اللہ واحد لا الہ الا ھو الرحمٰن الرحیم اور ''سورۃ آل عمران'' کا آغاز یعنی: اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم

(۷) ابن ماجہ اور حضرت حاکم ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں: اسم اعظم تین سورتوں میں ہے: البقرہ' آل عمران اور طٰہٰ میں۔

حضرت قاسم' ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اسم اعظم کی تلاش کی تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ ''الحی القیوم'' ہے۔

اور امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو مضبوط بنا دیا ہے اور یہ دلیل دی ہے کہ یہ دونوں لفظ عظیم صفات پر دلالت کرتے ہیں جن پر دوسرے الفاظ ان کی طرح دلالت نہیں کرتے۔

(۸) الحنان المنان بدیع السمٰوات والارض یا ذوالجلال والاکرام کے متعلق ہے' جس کے ثبوت میں احمد' ابوداؤد' ابن حبان اور حاکم' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور اس وقت ایک شخص نماز ادا کر رہا تھا' پھر اس نے یہ دعا کی:

اللھم انی اسئلک بان لک الحمد لا الہ الا انت الحنان المنان بدیع السمٰوات والارض یا ذاالجلال والاکرام یا حی یا قیوم ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس نے اللہ کے عظیم یعنی اسم اعظم کے ساتھ دعا کی ہے اور جو اس کے ساتھ دعا کرتا ہے' اس کی دعا قبول کی جاتی ہے اور جو بھی اس کے صدقے مانگے' اسے عطا کیا جاتا ہے۔

(۹) **بدیع السموات والارض یا ذاالجلال والاکرام** کے متعلق منقول ہے کہ ابویعلیٰ نے السری بن یحییٰ کی سند سے اس کی تخریج کی ہے اور السری بن یحییٰ قبیلہ طی کے کسی آدمی سے روایت کی ہے کہ اس کی اس پر تعریف کی ہے' وہ کہتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا تھا کہ وہ مجھے اسم اعظم دکھادے تو اس کے بعد میں نے آسمان کے ستاروں میں لکھا ہوا دیکھا: **بدیع السموات والارض یا ذاالجلال والاکرام**۔

(۱۰) **ذاالجلال والاکرام** کے متعلق امام ترمذی' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی سے "**یا ذاالجلال والاکرام**" کہتے ہوئے سنا تو آپ (ﷺ) نے فرمایا کہ تیری دعا قبول کی گئی' پس جو مانگنا ہے مانگو۔

اور اسی طرح علامہ ابن جریر "سورۂ نمل" کی تفسیر میں حضرت مجاہد سے روایت کرتے ہیں: ایسا اسم جس کے ساتھ دعا کی جائے وہ قبول کرلی جاتی ہے' وہ یہ اسم ہے: **یا ذاالجلال والاکرام**۔

(۱۱) **اللھم انی اسئلک بانی اشھد انک انت اللّٰہ لا الٰہ الا ھو الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوًا احد**۔ اس عبارت کے متعلق ابوداؤد' ترمذی' ابن حبان اور حاکم' حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا:

تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم نے عظیم نام کے صدقے سے سوال کیا ہے' جب بھی کوئی اس نام سے سوال کرتا ہے تو اسے عطا کیا جاتا ہے۔

اور ابوداؤد کے نزدیک اس میں جو یہ الفاظ مذکور ہیں: **لقد سالت اللّٰہ باسم الاعظم**۔

اس سے اسم اعظم کا ثبوت ہے اور حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ یہ سند کے اعتبار سے تمام سے زیادہ راجح ہے جو اس کے بارے میں آئی ہیں۔

(۱۲) لفظ رب ، رب کے متعلق حاکم نے حضرت ابوالدرداء اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے' یہ دونوں صحابی کہتے ہیں: اسم اعظم "رب رب" یعنی اللہ کا نام "رب" ہے۔

ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً اور موقوفاً نقل کرتے ہیں کہ جب بندہ کہے: "یارب یارب" تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "**لبیک عبدی**" "اے میرے بندے! تو جو کچھ مانگتا ہے مانگ تجھے عطا کیا جائے گا۔

(۱۳) **مالك الملك**' اسم اعظم ہے' طبرانی کبیر میں سند ضعیف کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسم اعظم وہ اسم ہے جس کے ساتھ دعا کی جائے تو وہ قبول ہوجاتی ہے۔ وہ "سورۃ آل عمران" میں ہے۔

قل اللھم مالك الملك تؤتی الملك من تشاء وتنزع الملك ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء بیدك الخیر انك علیٰ كل شیء قدیر ۔ تولج الیل فی النھار وتولج النھار فی الیل وتخرج الحی من

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

المیت وتخرج المیت من الحی وترزق من تشاء بغیر حساب تک۔

اس قول کے بارے میں مجھے معلوم نہ ہو سکا کہ اس کا قائل کون ہے۔

(۱۴) ذوالنون (یعنی حضرت یونس علیہ السلام) کی دعا کے متعلق کہا گیا ہے کہ یہ اسم اعظم ہے' اس پر نسائی کی حدیث دلیل ہے اور حاکم نے فضالۃ بن عبید رضی اللہ عنہ سے اس کو مرفوعاً نقل کیا ہے۔ حضرت یونس علیہ السلام کی دعا جب مچھلی کے پیٹ میں تھے: لَا اِلٰـهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ۔

جو بھی مسلمان اس کے ساتھ دعا کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول کر لیتا ہے اور علامہ ابن جریر نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ والی حدیث کو مرفوعاً نقل کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا اسم وہی ہے جب اس کے ساتھ پکارا جائے تو اللہ تعالیٰ دعا قبول کرتا ہے' جب اس کے صدقے سے مانگا جائے تو اللہ تعالیٰ عطا بھی کرتا ہے۔ وہ حضرت یونس بن متی علیہ السلام کی دعا ہے اور حاکم نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً نقل کیا ہے: ''کیا میں تمہیں حضرت یونس علیہ السلام کی دعا سے آگاہ نہ کروں''۔ تو کسی شخص نے پوچھا: کیا یہ حضرت یونس علیہ السلام کے لیے خاص تھی؟ تو آپ (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: تو نے یہ نہیں سنا:

ونجینه من الغم وکذلك ننجی المومنین ۔

ترجمہ: ہم نے اس کو غم سے نجات دی اور اسی طرح ایمان والوں کو بھی نجات دیتے ہیں۔

ابن ابی حاتم نے کثیر بن معبد سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے اسم اعظم کے بارے میں سوال کیا تو آپ (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: کیا تو قرآن نہیں پڑھتا' یعنی حضرت یونس علیہ السلام کا قول ''لا الــه الا انــت سبحانك انی كنت من الظالمین'' (اسم اعظم ہے)۔

(۱۵) کلمۂ توحید اسم اعظم ہے یعنی ''لا الـه الا الله محمد رسول الله'' اس کو قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے۔

(۱۶) امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ' حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے اللہ جل شانہ سے اسم اعظم کو جاننے کا سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں خواب میں دکھایا:

هو الله الله الذی لا اله الا هو رب العرش العظیم

۱۷- یہ اسماء حسنیٰ میں پوشیدہ ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث مبارکہ اس کی تائید کرتی ہے جو پہلے گزر چکی ہے' جس میں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جب بعض اسماء الحسنیٰ کے ذریعہ سے دعا کی تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ جن ناموں سے تم نے سوال کیا ہے ان کا شمار اسم اعظم میں ہے۔

۱۸- بیشک اسم اعظم اللہ تعالیٰ کے تمام ناموں میں سے ہر نام ہے جب بندہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے اس لحاظ سے کہ اس کا ذہن کسی اور طرف نہیں ہوتا بلکہ حالت استغراق میں دعا مانگے تو اس حالت میں جو بھی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتا ہے وہ دعا قبولیت کے قریب ہوتی ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

امام ابونعیم نے حلیۃ الاولیاء میں حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ سے نقل کیا ہے کہ کسی شخص نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے اسم اعظم کے بارے میں سوال کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب میں فرمایا: اس کی کوئی حد نہیں، اس کی وحدانیت کو اپنے دل میں جگہ دینا یہ اسم اعظم ہے اگر تو کسی نام کو پناہ گاہ بنانا چاہے تو اسی کو لے کر مشرق و مغرب میں جا یعنی (خدا کی وحدانیت کو دل میں پیدا کر)۔

اسی طرح ابونعیم نے ابوسلیمان الدارانی سے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: میں نے بعض مشائخ سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے جواب میں کہا: کیا تو اپنے قلب کو جانتا ہے؟ میں نے کہا: ہاں۔ فرمایا: جب تو نے اس کو دیکھ لیا تو اللہ سے سوال کر بس یہی اسم اعظم ہے۔

اور اسی طرح ابونعیم نے ابن ربیع السائح رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے ان سے کہا: مجھے اسم اعظم سکھائیں تو آپ نے فرمایا: "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" تو اللہ کی اطاعت کر پھر ہر چیز تیری اطاعت کرے گی۔

۱۹- لفظ "اللھم" اسم اعظم ہے زرکشی نے "جمع الجوامع" کی شرح میں اس کو بیان کیا ہے اور اس سے استدلال کیا ہے: بے شک لفظ "اللہ" ذات باری تعالیٰ پر دلالت کرتا ہے جبکہ "اللھم" میں "م" ننانوے صفات پر دلالت کرتا ہے، اس کو ابن مظفر نے روایت کیا ہے اور حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کے بارے میں کہا ہے: "اللھم" دعا کا خزانہ ہے اور نضر بن شمیل نے کہا ہے جو کہے "اللھم" تو اس نے اللہ تعالیٰ کے تمام اسماء سے دعا کی ہے۔

۲۰- لفظ "الم" اسم اعظم ہے۔ علامہ حضرت ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے: "الم" یہی اسم اعظم ہے اور ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے: "الم" اسماء اعظم میں سے ایک اسم ہے اور ابن جریر رضی اللہ عنہ اور ابن ابی حاتم رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں: "الم" ایک قسم ہے۔ اللہ نے اس کے ساتھ قسم اٹھائی ہے اور یہی اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ایک اسم اعظم ہے۔

(الدرر المنظم فی الاسم الاعظم للامام السیوطی علیہ الرحمۃ فجزاہ اللہ احسن الجزاء)

حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا عظیم الشان قصیدہ

جس میں اللہ تعالیٰ کے ننانوے ناموں کے ساتھ استغاثہ کیا گیا ہے۔

شَرَعْتُ بِتَوْحِيْدِ الْاِلٰهِ مُبَسْمِلًا ۱ سَاَخْتِمُ بِالذِّكْرِ الْحَمِيْدِ مُجَمِّلًا

آغاز کیا میں نے توحید الٰہی کے ساتھ بسم اللہ پڑھ کر عنقریب اختتام کروں گا تعریف والے ذکر کے ساتھ خوبصورتی سے

وَاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ لَا رَبَّ غَيْرُهٗ ۲ تَنَزَّهَ عَنْ حَصْرِ الْعُقُوْلِ تَكَمُّلًا

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی پروردگار نہیں عقلوں کے احاطے سے وہ مکمل طور پر پاک ہے۔

وَاَرْسَلَ فِيْنَا اَحْمَدَ الْحَقِّ قَيِّدًا ۳ نَبِيًّا بِهٖ قَامَ الْوُجُوْدُ قَدْ خَلَا

اور بھیجا ہم میں احمد مجتبیٰ ﷺ کو حق کے ساتھ مرتبہ نبوت عطا کر کے جن کے سبب وجود کائنات قائم ہے اور وہ تشریف لے گئے۔

فَعَلَّمَنَا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ مُؤَيِّدٍ ۴ وَاَظْهَرَ فِيْنَا الْحِلْمَ وَالْعِلْمَ وَالْوَلَا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پس ہمیں ہر بھلائی سکھلائی جو تائید کی ہوئی ہے اور ہم میں بردباری، علم اور محبت کو ظاہر فرمایا،

فَیَا طَالِبًا عِزًّا وَّکَنْزًا وَّرِفْعَةً ۵ مِنَ اللّٰہِ فَادْعُوْہُ بِاَسْمَائِہِ الْعُلَا

پس اللہ سے عزت، خزانے اور بلندی کے طالب اس کے بلند ناموں کے وسیلے سے دعا کر

فَقُلْ بِانْکِسَارٍ بَعْدَ طُھْرٍ وَّقُرْبَةٍ ۶ فَاسْئَلُكَ اَللّٰھُمَّ نَصْرًا مُعَجَّلَا

پس تو کہہ عاجزی کے ساتھ پاکیزگی اور عبادت کے بعد کہ اے اللہ میں تجھ سے جلد مدد کا سوال کرتا ہوں۔

بِحَقِّكَ یَا رَحْمٰنُ بِالرَّحْمَةِ الَّتِیْ ۷ اَحَاطَتْ فَکُنْ لِّیْ یَا رَحِیْمُ مُجَمِّلَا

بوسیلہ اپنے حق کے اے رحمٰن اس رحمت کے ساتھ جو احاطہ کیے ہوئے ہے اے رحیم مجھے اچھا کر دے

وَیَا مَلِكُ قُدُّوْسُ قَدِّسْ سَرِیْرَتِیْ ۸ وَسَلِّمْ وُجُوْدِیْ یَا سَلَامُ مِنَ الْبَلَا

اور اے بادشاہ نہایت پاک میرے باطن کو پاک کر دے اور اے سلامتی دینے والے میرے وجود کو بلاؤں سے سلامت رکھ

وَیَا مُؤْمِنُ ھَبْ لِیْ اَمَانًا مُحَقَّقًا ۹ وَسِتْرًا جَمِیْلًا یَا مُھَیْمِنُ مُسْبِلًا

اور اے امان دینے والے مجھے سچی امان عطا فرما اور اچھا دراز پردہ اے نگہبان

عَزِیْزٌ اَزِلْ عَنْ نَّفْسِیَ الذُّلَّ وَاحْمِنِیْ ۱۰ بِعِزِّكَ یَا جَبَّارُ مِنْ کُلِّ مُعْضِلَا

اے عزت والے میری ذات سے ذلت کو زائل کر دے اور اے عظمت والے بوسیلہ اپنی عزت کے ہر مشکل میں میری حمایت کر

وَضَعْ جُمْلَةَ الْاَعْدَآءِ یَا مُتَکَبِّرُ ۱۱ وَیَا خَالِقُ خُذْلِیْ عَنِ الشَّرِّ مَعْزِلَا

اے بڑائی والے میرے تمام دشمنوں کو نیچا دکھا اور اے خالق مجھے ہر شر سے بچا،

وَیَا بَارِئَ النَّعْمَاءِ زِدْ فَیْضَ نِعْمَةٍ ۱۲ اَفَضْتَ عَلَیْنَا یَا مُصَوِّرُ اَوَّلَا

اے نعمتوں کے پیدا کرنے والے نعمتوں کا فیض زیادہ کر۔ اے صورت بنانے والے ہم پر پہلے اضافہ فرما

رَجَوْتُكَ یَا غَفَّارُ فَاقْبَلْ لِتَوْبَتِیْ ۱۳ بِقَھْرِكَ یَا قَھَّارُ شَیْطَانِیَ اخْذُلَا

اے مغفرت فرمانے والے میں نے تجھ سے امید رکھی پس میری توبہ قبول فرما اور اے غلبے والے اپنے قہر سے میرے شیطان کو ذلیل کر

بِحَقِّكَ یَا وَھَّابُ عِلْمًا وَّحِکْمَةً ۱۴ وَلِلرِّزْقِ یَا رَزَّاقُ کُنْ لِّیْ مُسَھِّلَا

اے دینے والے بوسیلہ اپنے حق کے علم و حکمت عطا فرما اور اے روزی دینے والے میرے لیے روزی آسان فرما

وَبِالْفَتْحِ یَا فَتَّاحُ نَوِّرْ بَصِیْرَتِیْ ۱۵ وَبِالْعِلْمِ نِلْنِیْ یَا عَلِیْمُ تَفَضُّلَا

اے کھولنے والے کاموں کے فتح کے ساتھ میری بصیرت کو روشن کر اور اے علم والے مجھے اپنے فضل سے علم عطا کر

وَیَا قَابِضُ اقْبِضْ قَلْبَ کُلِّ مُعَانِدٍ ۱۶ وَیَا بَاسِطُ ابْسُطْنِیْ بِاَسْرَارِكَ الْعُلَا

اور اے بند کرنے والے ہر دشمن کے دل کو بند کر دے اور اے کھولنے والے اپنے بلند بھیدوں کے ساتھ میرے سینے کو کھول دے

وَیَا خَافِضُ اخْفِضْ قَدْرَ کُلِّ مُنَافِقٍ ۱۷ وَیَا رَافِعُ ارْفَعْنِیْ بِرُوْحِكَ اَلْعُلَا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور اے پست کرنیوالے ہر منافق کی قدر پست کردے اور اے بلند کرنے والے اپنی بھاری روح کے ساتھ مجھے بلند کردے۔

سَأَلْتُكَ عِزًّا يَا مُعِزُّ لِأَهْلِهِ ۱۸ مُذِلٌّ فَذِلَّ الظَّالِمِينَ مُنَكِّلَا

اے عزت دینے والے اپنوں کو میں تجھ سے عزت کا طالب ہوں اے ذلت دینے والے ظالموں کو عبرتناک طور پر ذلیل کر

فَعِلْمُكَ كَافٍ يَاسَمِيعُ فَكُنْ إِذًا ۱۹ بَصِيرًا بِحَالِي مُصْلِحًا مُتَقَبِّلَا

اے سننے والے تیرا علم کافی ہے جب تو میرے حال کا دیکھنے والا ہے پس ہو جا اس کو قبول کرنے والا اسنوارنے والا

فَيَاحَكَمٌ عَدْلٌ لَطِيفٌ بِخَلْقِهِ ۲۰ خَبِيرٌ بِمَا يَخْفَى وَمَا هُوَ مُجْتَلَا

پس اے فیصلہ کرنے والے انصاف کرنے والے اپنی مخلوق پر مہربان خبر رکھنے والا ہر پوشیدہ اور ظاہر کی،

فَحِلْمُكَ قَصْدِي يَاحَلِيمُ وَعُمْدَتِي ۲۱ وَأَنْتَ عَظِيمٌ عُظْمُ جُودِكَ قَدْ عَلَا

اے بردبار پس تیری بردباری میرا قصد وارادہ ہے اور تو عظیم ہے تیری جود وعطا کی عظمت بلند ہوگئی۔

غَفُورٌ وَسَتَّارٌ عَلَى كُلِّ مُذْنِبٍ ۲۲ شَكُورٌ عَلَى أَحْبَابِهِ وَمُوَصِّلَا

بخشنے والا پردہ پوش ہر گنہگار کا صلہ دینے والا اپنے دوستوں کا اور ملانے والا،

عَلِيٌّ وَقَدْ أَعْلَى مَقَامَ حَبِيبِهِ ۲۳ كَبِيرٌ كَثِيرُ الْخَيْرِ وَالْجُودِ مُجْزِلَا

بلند ہے اور اپنے حبیب کا مقام بلند کردیا، بڑا ہے بہت ہی خیر وبخشش والا بہت دینے والا ہے

حَفِيظٌ فَلَاشَيْءَ يَفُوتُ لِعِلْمِهِ ۲۴ مُقِيتٌ نَقِيبُ الْخَلْقِ أَعْلَى وَأَسْفَلَا

حفاظت فرمانیوالا ہے پس کوئی شے اس کے علم سے باہر نہیں قوت دینے والا نگہبان ہے بلند وپست مخلوق کا

فَحُكْمُكَ حَسْبِي يَاحَسِيبُ تَوَلَّنِي ۲۵ وَأَنْتَ جَلِيلٌ كُنْ لِغَمِّي مُنَكِّلَا

اے کفایت کرنے والے پس تیرا فیصلہ میرے لیے کافی ہے میری مدد فرما اور بزرگ ہے تو ہو جا میرے غم کا مٹانے والا

إِلٰهِي كَرِيمٌ أَنْتَ فَاكْرِمْ مَوَاهِبِي ۲۶ وَكُنْ لِعَدُوِّي يَارَقِيبُ مُجَنْدِلَا

الٰہی تو کریم ہے پس مجھے عطیات بخش اور اے نگہبان میرے دشمن کو پچھاڑنے والا ہو جا

دَعَوْتُكَ يَامَوْلٰى مُجِيبًا لِمَنْ دَعَا ۲۷ قَدِيمَ الْعَطَايَا وَاسِعَ الْجُودِ فِي الْمَلَا

اے مالک قبول کرنے والے جو کوئی پکارے میں نے تجھے پکارا ہے اے قدیم عطاؤں والے کھلی بخشش والے عطاؤں میں،

إِلٰهِي حَكِيمٌ أَنْتَ فَاحْكُمْ مَشَاهِدِي ۲۸ فَوُدُّكَ عِنْدِي يَاوَدُودُ تَنَزَّلَا

الٰہی تو حکمت والا ہے میری حاضری کی جگہوں کا فیصلہ فرما اے دوست تیری محبت میرے پاس نازل ہوگئی،

مَجِيدٌ فَهَبْ لِيَ الْمَجْدَ وَالسَّعْدَ وَالْوِلَا ۲۹ وَيَابَاعِثُ ابْعَثْ نَصْرَ جَيْشِي مُهَرْوِلَا

بزرگی والے پس مجھے بزرگی وسعادت اور محبت عطا فرما اور اے بھیجنے والے میرے بھاگتے لشکر کی مدد بھیج،

شَهِيدٌ عَلَى الْأَشْيَاءِ طَيِّبْ مَشَاهِدِي ۳۰ وَحَقِّقْ لِيْ حَقَّ الْمَوَارِدِ مَنْهَلَا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تو چیزوں پر گواہ ہے میرے حاضر ہونیکی جگہوں کو پاک کردے اور میرے لیے پینے کے گھاٹوں کا حق ثابت کردے

اِلٰهِیْ وَکِیْلٌ اَنْتَ فَاقْضِ حَوَآئِجِیْ ۳۱ وَیَکْفِیْ اِذَا کَانَ الْقَوِیُّ مُوَکَّلَا

الٰہی تو کارساز ہے پس میری حاجات کو پوری فرما اور وکیل جب قوی ہو تو کافی ہوتا ہے،

مَتِیْنٌ فَمَتِّنْ ضُعْفَ حَوْلِیْ وَقُوَّتِیْ ۳۲ اَغِثْ یَا وَلِیُّ عَبْدًا دَعَاكَ تَبَتُّلَا

تو مضبوط ہے میری طاقت وقوت کے ضعف کو مضبوط کردے اے دوست اپنے بندے کی مدد فرما اس نے تجھے پکارا ہے دنیا سے منقطع ہوکر

حَمِدْتُكَ یَا مَوْلٰی حَمِیْدًا مُوَحِّدًا ۳۳ وَ مُحْصِیْ زِلَّاتِ الْوَرٰی وَمُعَدِّلَا

اے مالک سراہے ہوئے وحدانیت کا معتقد ہوتے ہوئے تیرے تعریف کرتا ہوں اور مخلوق کی لغزشوں کو گھیرنے والے درست کرنیوالے

اِلٰهِیْ مُبْدِیَ الْفَتْحِ لِیْ اَنْتَ وَالْهُدٰی ۳۴ مُعِیْدٌ لِّمَا فِی الْکَوْنِ اِنْ بَادَ اَوْخَلَا

الٰہی میرے لیے فتح اور ہدایت کے ظاہر فرمانے والے کائنات کی ہر موجود اور گزری چیز کے دوبارہ پیدا کرنے والے

سَاَلْتُكَ یَا مُحْیِیْ حَیَاةً هَنِیْئَةً ۳۵ اَمِتْ یَا مُمِیْتُ اَعْدَاءَ دِیْنِیْ مُعَجِّلَا

اے زندگی دینے والے میں تجھ سے خوشگوار زندگی مانگتا ہوں اے موت دینے والے میرے دینی دشمنوں کو جلد موت دے

یَا حَیُّ اَحْیِ مَیْتَ قَلْبِیْ بِذِکْرِكَ ۳۶ اَلْقَدِیْمِ فَکُنْ قَیُّوْمَ سِرِّیْ مُوَصِّلَا

اے زندہ میرے مردہ دل کو اپنے ذکر قدیم سے زندہ کردے پس میرے بھید کو قائم کرنے والا ملانے والا ہوجا

وَیَا وَاجِدَ الْاَنْوَارِ اَوْجِدْ مَسَرَّتِیْ ۳۷ وَیَا مَاجِدَ الْاَنْوَارِ کُنْ لِیْ مُعَوِّلَا

اے انوار کے موجود کرنے والے میری خوشی کو موجود کرا اور اے انوار کی بزرگی والے میرا مددگار ہوجا،

وَیَا وَاحِدُ مَا تَمَّ اِلَّا وُجُوْدُهٗ ۳۸ وَیَا صَمَدُ قَامَ الْوُجُوْدُ بِهٖ عَلَا

اور اے ایک یکتا جس کے سوا یہاں کوئی موجود نہیں اور اے بے نیاز جس سے تمام موجودات کو قیام ہے وہ بلند ہے

وَیَا قَادِرُ ذَاالْبَطْشِ اَهْلِكْ عَدُوَّنَا ۳۹ وَ مُقْتَدِرٌ قَدِّرْ لِحُسَّادِنَا الْبَلَا

اور اے توانا گرفت فرمانے والے ہمارے دشمن کو ہلاک کردے اور اے قدرت والے ہمارے حاسدوں کیلئے بلا مقدر کردے

وَ قَدِّمْ لِسِرِّیْ یَا مُقَدِّمُ عَافِنِیْ ۴۰ مِنَ الضُّرِّ فَضْلًا یَا مُؤَخِّرُ ذَاالْعُلَا

اے آگے کرنے والے میرے بھید کو بڑھادے اور اے پیچھے کرنے والے بلندی والے اپنے فضل سے مجھے تکلیف سے بچا

وَاَسْبِقْ لَنَا الْخَیْرَاتِ اَوَّلَ اَوَّلَا ۴۱ وَ یَا آخِرًا خَتِّمْ لِیْ اَمُوْتُ مُهَلِّلَا

اور اے اول پہلے ہماری نیکیوں کو سبقت دے اور اے آخر میرا خاتمہ کر کہ میں مروں تہلیل کرتے ہوئے،

وَ یَا ظَاهِرُ اَظْهِرْ لِیْ مَعَارِفَكَ الَّتِیْ ۴۲ بِبَاطِنِ غَیْبِ الْغَیْبِ یَا بَاطِنًا وَّلَا

اور اے ظاہر اپنی معرفت کے مقامات ظاہر کر جو غیب الغیب کے باطن میں ہیں اور اے پوشیدہ دوستی والے

وَ یَا وَالِیْ اَوْلِ اَمْرَنَا کُلَّ نَاصِحٍ ۴۳ وَیَا مُتَعَالِ اَرْشِدْ وَاَصْلِحْ لَهُ الْوَلَا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اے کام بنانے والے ہر نصیحت کرنے والے کا ہمارا کام بنادے اور اے بلند و برتر اس کے لیے دوستی سیدھی و درست کردے

وَیَا بَرُّ یَا رَبَّ الْبَرَایَا وَمُوْهِبَ ۴۴ الْعَطَایَا وَ یَا تَوَّابُ تُبْ وَتَقَبَّلَا

اور اے نیک کار اے پروردگار مخلوق کے اور عطائیں بخشنے والے اور اے توبہ قبول کرنے والے رجوع فرما اور قبول کر

وَ مُنْتَقِمٌ مِّنْ ظَالِمِیَّ نُفُوْسِهِمْ ۴۵ كَذَاكَ عَفُوٌّ اَنْتَ فَاعْطِفْ تَفَضُّلَا

اور انتقام لینے والے میرے ظالموں کی جانوں سے تو اسی طرح معاف فرمانیوالا ہے پس اپنے فضل سے مجھے معاف فرما

عَطُوْفٌ رَؤُفٌ بِالْعِبَادِ وَمُسْعِفٌ ۴۶ لِمَنْ قَدْ دَعَا یَا مَالِكَ الْمُلْكِ مَعْقِلَا

بندوں کے ساتھ شفیق و مہربان اور پورا کرنے والا اس کے لیے جس نے پکارا اے ملک کے مالک جائے پناہ

فَالْبِسْ لَنَا یَا ذَاالْجَلَالِ جَلَالَةً ۴۷ فَجُوْدُكَ وَالْاِكْرَامُ مَا زَالَ مُهْطِلَا

اے بزرگی والے ہمیں بزرگی کا لباس پہنا پس تیرا کرم موسلا دھار بارش کی طرح برسنے والا ہے

وَیَا مُقْسِطُ ثَبِّتْ عَلَی الْحَقِّ مُهْجَتِیْ ۴۸ وَیَا جَامِعُ اجْمَعْ لِیَ الْكَمَالَاتِ فِی الْمَلَا

اور اے انصاف کرنے والے میری جان کو حق پر ثابت رکھ اور اے جمع فرمانے والے میرے لیے اعلانیہ کمالات کو جمع فرما

اِلٰهِیْ غَنِیٌّ اَنْتَ فَاذْهَبْ لِفَاقَتِیْ ۴۹ وَ مُغْنٍ فَاغْنِ فَقْرَ نَفْسِیْ لِمَا خَلَا

الٰہی تو بے پرواہ ہے میرے افلاس کو دور کردے اور تو بے پرواہ کرنیوالا ہے میرے نفس کو ہر خواہش کی احتیاج سے بے پرواہ کردے

وَیَا مَانِعُ امْنَعْنِیْ مِنَ الذَّنْبِ فَاشْفِنِیْ ۵۰ عَنِ السُّوْءِ مِمَّا قَدْ جَنَیْتُ تَعَمُّلَا

اور اے روکنے والے مجھے ہر گناہ سے روک لے پھر مجھے بچا برائی سے جو میں نے عمداً کی ہے۔

وَیَا ضَارُّ كُنْ لِلْحَاسِدِیْنَ مُوَبِّخًا ۵۱ وَیَا نَافِعُ انْفَعْنِیْ بِرُوْحٍ مُحَصَّلَا

اور اے نقصان پہنچانے والے حسد کرنے والوں کو زجر و توبیخ کرتے ہوئے اور اے نفع پہنچانے والے تائید کی ہوئی روح کے ساتھ مجھے نفع پہنچا

وَیَا نُوْرُ اَنْتَ النُّوْرُ فِیْ كُلِّ مَابَدَا ۵۲ وَیَا هَادِ كُنْ لِلنُّوْرِ فِی الْقَلْبِ مُشْعِلَا

اور اے نور تمام موجودات میں تیرا ہی نور ہے اور اے ہدایت دینے والے ہو جا نورِ قلب کا چمکانے والا

بَدِیْعَ الْبَرَایَا اَرْجُوْا مِنْ فَیْضِ لُطْفِهٖ ۵۳ وَلَمْ یَبْقَ اِلَّا اَنْتَ بَاقِیْ لَهُ الْوِلَا

انوکھا پیدا کرنے والا مخلوق کا میں اس کے فیض لطف سے امید رکھتا ہوں اور تیرے سوا کوئی باقی نہیں اسی کے لیے ہے دوستی

وَیَا وَارِثُ اجْعَلْنِیْ لِعِلْمِكَ وَارِثًا ۵۴ وَ رُشْدًا اَنِلْنِیْ یَا رَشِیْدُ تَجَمُّلَا

اور اے وارث مجھے اپنے علم کا وارث بنا اور اے راست تدبیر والے مجھے اچھی شان و شوکت عطا فرما،

صَبُوْرٌ وَّسَتَّارٌ فَوَفِّقْ عَزِیْمَتِیْ ۵۵ عَلَی الصَّبْرِ وَاجْعَلْ لِّیْ اِخْتِیَارَ مُزَمَّلَا

تو تحمل والا اور پردہ پوش ہے پس توفیق دے میرے عزم کو صبر کی اور مجھے اختیار دے کھولنے اور بند کرنے والا

بِاَسْمَائِكَ الْحُسْنٰی دَعَوْتُكَ سَیِّدِیْ ۵۶ وَ آیَاتِكَ الْعُظْمٰی ابْتَهَلْتُ تَوَسُّلَا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میرے مالک میں نے تیرے پیارے ناموں کے ساتھ تجھ کو پکارا ہے اور میں نے تیری بہت بڑی نشانیوں کا وسیلہ پکڑا ہے

فَـهَبْ لِيْ بِفَضْلِهَا رَبِّي اللّٰهُمَّ فَأَسْئَلُكَ ۵۷ فَهَيِّئْ لَنَا مِنْكَ الْكَمَالَ مُكَمِّلَا

پس میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے اللہ میرے رب انکی فضیلت سے اپنی طرف سے ہمیں مکمل کمال عطا فرما،

وَقَابِلْ رَجَآئِيْ بِالرِّضَا عَنْكَ وَاكْفِنِيْ ۵۸ صُرُوْفَ زَمَانٍ صِرْتُ فِيْهِ مُحَوَّلَا

اور میری امید کے مقابل اپنی رضا کو لا اور میری زمانے کے حوادث سے کفایت کر کہ میں ان میں گھرا ہوا ہوں

اَغِثْ وَاشْفِنِيْ مِنْ دَآءِ نَفْسِيْ وَاهْدِنِيْ ۵۹ اِلَى الْخَيْرِ وَاَصْلِحْ مَا بِعَقْلِيْ تَخَلَّلَا

میری مدد فرما اور مجھے میرے نفس کی بیماری سے شفا دے اور مجھے نیکی کی راہ دکھا اور میری عقل میں جو خلل پڑ گیا ہے اس کی اصلاح کر

اِلٰهِيْ فَارْحَمْ وَالِدَيَّ وَاِخْوَتِيْ ۶۰ وَمَنْ هٰذِا الْاَسْمَآءِ يَدْعُوْا مُرَتِّلَا

الٰہی رحم فرما میرے والدین اور بھائیوں اور اس پر جو ان ناموں کو عمدہ طریقے سے پڑھ کر دعا کرے،

اَنَا قَادِرِيُّ الْحَسَنِيُّ عَبْدُ الْقَادِرِ ۶۱ دُعِيْتُ بِمُحْيِ الدِّيْنِ فِيْ دَوْحَةِ الْعُلَا

میں قادری حسنی عبد القادر ہوں اور میں شجرہ عالیہ میں محی الدین کے لقب سے پکارا جاتا ہوں۔

وَصَلِّ عَلٰى جَدِّي الْحَبِيْبِ مُحَمَّدٍ ۶۲ بِاَحْلٰى سَلَامٍ فِي الْوُجُوْدِ وَاَكْمَلَا

اور رحمت نازل فرما میرے پیارے نانا محمد ﷺ پر کائنات میں شیریں ترین اور کامل ترین سلام کے ساتھ

مَعَ الْاٰلِ وَالْاَصْحَابِ جَمْعًا مُؤَيَّدًا ۶۳ وَبَعْدُ فَحَمْدُ اللّٰهِ خَتْمًا وَّاَوَّلَا

اور آپ کے آل واصحاب پر جو تائید شدہ جماعت ہے اور پھر تعریف اللہ کے لیے ہے انتہا ابتدا میں،

مناجات باسمائے باری تعالیٰ

اے خالق جہاں مُتَعَالِی ہے تیری ذات
دے ہم کو برتری کے ہمہ عالیہ صفات

یَا بَرُّ ہم پہ بارش احسان مدام کر
اظہار التفات وکرم صبح وشام کر

توفیق توبہ خالق وتوّاب کر ہمیں
رکھ توبۂ نصوح پر عامل سدا ہمیں

یا منتقم ہماری فغاں سن، سلام لے
دنیا کے ظلم وجور کا جلد انتقام لے

ہو یا رءُ ف رحمت ورافت کی اک نظر
معدوم کر جہاں سے بنائے فساد وشر

مالک! ہیں تیری ملک، تیری مملکت میں ہم
بے یار وبے دیار، اسیر ملال وغم

یا ذاالجلال صاحب اکرام لے خبر
غارت گروں کو قہر سے اپنے تباہ کر

یا رب بلطف خاص کچھ ایسا ہو انتظام
تیرے غریب بندوں کی ہو پرورش مدام

یا مقسط سکھا ہمیں آئین معدلت
ہو عدل ورحم شیوۂ اعیان سلطنت

یا جامع جمعیت خاطر ہو مرحمت
مسلم سے انتشار فنا کر ہمہ جہت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کر یا غنی ہمیں غمِ پیہم سے بے نیاز
دے مال و زر ہمیں، کرم خاص سے نواز
یا مغنی تونگر و زردار رکھ ہمیں!
دائم امینِ دولت بیدار رکھ ہمیں
یا مانع گناہ منہیات سے بچا
رکھ دور فعلِ زشت سے آفات سے بچا
یا ضار نہ پہنچے ہمیں کچھ بھی ضرر
نقصان مال و زر سے رہے قوم بے خطر
یا نافع عطا ہو مفادِ ابد قرار
دنیا و دیں میں ہم کو منافع ہوں بیشمار
ہوں یا بدیع پیدا وہ ہم میں ولی جدید
ہو بدعتوں کا دور زمانے سے ناپدید
یا نور رکھ مدام منور دماغ و دل
ہر سینہ ہو مرقع انوار مستقل!
یا ھادی پھر جہاں کو ہدایت نصیب کر
بے راہ روکو راہِ شریعت نصیب کر
یا باقی پھر بقائے ابد اقتدار دے
راحت برائے زندگیٔ مستعار دے
یا وارث نہ رکھ کسی انساں کو تولا ولد
پھیلے ہر اک سلسلۂ نسل تا ابد
کر یا رشید پھر دیارِ رشاد و رشد وا
گم کردہ راہ قوم کو راہ صفاء دکھا
دے یا صبور صبر و تحمل جہان کو
آئین ضبط نفس سکھا خستہ جان کو
اللہ واسطہ تیری ذات وصفات کا
صدقہ رسول تاجور کائنات کا
اپنی صفاتِ خاص کا مظہر بنا ہمیں
اخلاق وانقیاد کا خوگر بنا ہمیں
رکھ یا حمید مائل حمد و ثناء ہمیں
کر ذوقِ نعتِ رحمتِ عالم عطا ہمیں
یا محصی حصارِ حریفاں شکست کر
ہم کو ابھار حوصلے اعداء کے پست کر
یا مبدیٔ قلوب میں پیدا وہ جوش کر
بندے ترے مٹا سکیں دنیا سے شور و شر
کر پھر سے عیش و امن کی تخلیق یا معید
ہر رات شب برات ہو ہر دن ہو روزِ عید
دے یا محی روح مسلماں میں تازگی
آ جائے جس سے دین میں ایماں میں تازگی
مضبوط بے کسوں کو بنا جلد یا متین
بربادیوں کا ورنہ مسلماں کو ہے یقیں
ہیں مردہ دل، حیات ہمیں یا ممیت دے
مخلوق کے قلوب میں سچی پریت دے
یا حی نیم جاں ہیں مسلماں، حیات دے
جور و جفائے اہل جفا سے نجات دے
قیوم تیری ذات ہے اے خالق انام
قائم نبی کا دین رہے تاحدِ قیام
یا واجد غنی و تونگر بنا ہمیں
کر قید بندگیٔ عدو سے رہا ہمیں
یا ماجد ہو مجد و بزرگی عطا ہمیں
جلووں سے اپنے وجد میں ہر روز لا ہمیں
یا واحد تو ہے خالق و یکتا و لاشریک
دے شانِ احدیت کا سبق ہم کو ٹھیک ٹھیک

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رکھ بے نیاز اہل جہاں سے صمد ہمیں ۔۔۔ دے جیتے جی ہی عفو خطا کی سند، ہمیں!
یا قادرُ تجلّیِ قدرت نما دِکھا ۔۔۔ دُنیا میں قدر ملّتِ اِسلام کی بڑھا
یا مقتدر ہمیں ہو عطا جاہ واقتدار ۔۔۔ افزوں ہو روز مقتدرت عزّت ووقار
کر یا مقدم اہل عرب کی طرف نظر ۔۔۔ فتح قدیم جیسی ہمیں نصرت نصیب کر
مسلم کا یا مؤخر کر خاتمہ بخیر ۔۔۔ ذلت نصیب ہو دم آخر سپاہ غیر
یا اوّل ہو اوّلیت کا شرف عطا ۔۔۔ روز جزا معاف ہو پہلے مری خطا
یا آخر نہ ہو دم آخر گناہگار ۔۔۔ تیرے حضور کثرتِ عصیاں سے شرمسار
یا ظاہر مظاہرہ الطاف وجود کر ۔۔۔ عشاق کا قبول سلام ودرود کر
یا باطن ہوں منکشف اسرار باطنی ۔۔۔ طور نگاہ کر مرے انوار باطنی
یا ولیُّ ہو اُمت مسلم کا کارساز ۔۔۔ کر قوم کو ولائے محمد ﷺ سے سرفراز
سلطان کائنات کا عاشق بنا ہمیں ۔۔۔ اپنے جمال ذات کا عاشق بنا ہمیں
جوش وخروش اُلفت اسلام دے ہمیں ۔۔۔ پھر بادۂ الست کا اِک جام دے ہمیں
دُنیا کی نعمتوں سے مسلماں کو شاد رکھ ۔۔۔ باہم دگر فریفتۂ اتحاد رکھ
عاشق ترے حبیب کے سب شادماں رہیں ۔۔۔ دنیا میں کامیاب رہیں کامراں رہیں
مسلم کو اے خدا! شرفِ عزّ وجاہ دے ۔۔۔ ہوشور وشر کا دور تو ہم کو پناہ دے
یا ربّ حریم قدس کا زینہ دکھا ہمیں ۔۔۔ دربار تاجدار مدینہ دکھا ہمیں
آئے دم وصال نہ دل میں خیال غیر ۔۔۔ یا رب ضیاء فقیر کا ہو خاتمہ بخیر

....

اسماء حسنیٰ سے توسّل کرنا

اس باب کے حرف آخر کے طور پر یہ مسئلہ بھی یاد رہے کہ دعا کے آداب میں سے ایک ادب یہ بھی ہے کہ دعا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے ذاتی وصفاتی ناموں کے وسیلہ سے دعا کی جائے (و ان یسئال اللہ تعالیٰ باسمائہ الحسنیٰ و صفاتہ العلی ۔ حصن حصین) توسّل کی ایک صورت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ وصفات جلیلہ کے وسیلہ سے دعا کی جائے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے: و للہ الاسماء الحسنیٰ فادعوہ بھا (اعراف آیت ۱۸۰)

اللہ کے لیے اچھے اچھے نام ہیں تم اُن کے وسیلہ سے اللہ سے دعا مانگو

اور یہ وہ مخصوص نام ہیں جن کا اسماء الٰہی ہونا قرآن وحدیث سے ثابت ہے یہ اسماء حسنیٰ اللہ تعالیٰ کی صفات کمال کے حامل ہیں۔ جس طرح خدا تعالیٰ کی ذاتِ مبارک ہے اسی طرح اس کے اسماء بھی مبارک ہیں اس لیے اس کے ناموں کی برکات سے بھی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دعائیں قبول ہوتی ہیں، اس کو جب ان اسماء حسنیٰ کے وسیلہ سے پکارا جاتا ہے تو وہ اس پکار کو شرفِ اجابت سے نوازتا ہے۔

حدیث ۱: حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کو یہ دعا کرتے ہوئی سُنا۔

اللھم انی اشھد انك انت اللہ لا الٰہ الا انت الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد

تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے خدا تعالیٰ کا وہ نام لے کر پکارا ہے کہ جب اس نام کے ساتھ اس سے سوال کیا جاتا ہے تو ضرور جواب دیتا ہے۔ اس حدیث کو اصحاب سنن نے روایت کیا ہے:

حدیث ۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے تھے۔ ایک آدمی نماز پڑھ رہا تھا نماز سے فارغ ہو کر اس نے یہ دعا کی۔

اللھم انی اسئلك بان لك الحمد لا الٰہ الا انت المنان بدیع السموٰت والارض یا ذالجلال والاکرام یا حی یا قیوم ۔

تو آپ نے فرمایا: اس نے اللہ کا وہ نام لے کر دعا کی ہے کہ جب وہ اس نام کے ساتھ پکارا جاتا ہے تو جواب دیتا ہے اور جب اس سے مانگا جاتا ہے تو ضرور عطا کرتا ہے اس حدیث کو ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا۔

(مشکوۃ کتاب اسماء اللہ تعالیٰ)

حدیث ۳: حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت ذوالنون (یونس علیہ السلام) نے جب اپنے پروردگار کو مچھلی کے پیٹ میں پکارا تھا، تو یوں پکارا تھا: **لا الٰہ الا انت سبحنك انی کنت من الظلمین ۔**

کوئی مسلمان کسی حاجت میں خدا تعالیٰ کو ان کلمات سے یاد نہیں کرتا مگر وہ ضرور اس کی سنتا ہے جو مسلمان اپنی حاجت براری کے لیے حق تعالیٰ کو ان کلماتِ مبارکہ سے یاد کرتا ہے تو حق تعالیٰ ضرور اس دعا کو سنتا اور قبول کرتا ہے۔

ایں دعا از من......

(اللہ تبارک وتعالیٰ کے لطف وکرم، فضل واحسان اور اس کی عنایت ومہربانی سے اسماء الحسنیٰ کا باب اختتام پذیر ہوا اور اس کی پروف ریڈنگ آج ۱۱ راپریل ۲۰۱۲ء بروز اتوار کو بیت اللہ شریف کے سامنے بیٹھ کے کر رہا ہوں اور اس وقت میرے ساتھ عزیز القدر برخوردار محمد راشد سلیم بھی بیٹھے ہیں جو کہ دمام سے تشریف لائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ان عنایات پر اللہ کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے۔ اس کے بعد شانِ خدا بزبانِ مصطفیٰ کا دوسرا باب جو کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے بارے، میں نبی اکرم ﷺ کے ارشادات پر مشتمل ہے، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ گزشتہ باب کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبول عطا فرمائے اور آئندہ باب کو بخیر وخوبی پایہ تکمیل تک پہنچائے۔

ندر من در دو جہاں با عزت وتمکین باد　　　ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

ہم اللہ عزوجل سے حسن خاتمہ کا سوال کرتے ہیں اور اس کی خفیہ تدبیر سے ڈرتے ہیں، بے شک حد سے بڑھنے والے ہی اس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی خفیہ تدبیر سے بے خوف رہتے ہیں۔ یا اللہ عزوجل! ہم تیری بارگاہ میں تیرے محبوب ﷺ کا وسیلہ پیش کرتے ہیں اور ہمارا ایمان ہے کہ تیرے محبوب ﷺ تیری بارگاہ میں ہم عاصیوں اور گناہگاروں کی شفاعت فرمائیں گے۔ یا اللہ عزوجل! ہمیں خوف سے امن عطا فرمادے، ہمارے عیوب کی پردہ پوشی فرما اور ہمارے گناہ معاف فرمادے۔ یا اللہ عزوجل! اگر تو بھی صرف انہیں ہی اپنے بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے گا جو تیرے نیک بندے ہیں تو پھر ہمیں بتا کہ ہم جیسے گناہگاروں کو کون قبول کرے گا؟ یا اللہ عزوجل! اگر تو اطاعت گزار بندوں پر ہی رحم و کرم کی بارش نازل فرمائے گا تو کوتاہی کرنے والوں اور عاصیوں پر کون کرم کرے گا؟ یا اللہ عزوجل! ہم اپنے نفسوں کی برائی کو اچھی طرح جان چکے لہٰذا ہم پر نظرِ کرم فرما اور ہماری توبہ قبول فرما۔ یا اللہ عزوجل! ہم پر ایسا افضل و کرم فرما جو ہمیں تیری ذات کے سوا ہر چیز سے بے پرواہ کردے، ہمیں اطاعت کی توفیق، معصیت سے نفرت اور پُرخلوص نیت کی دولت سے نواز دے، ہمیں اپنی ایسی رحمت سے نواز کر جو ہماری کمی اور کوتاہی کو پورا کردے اور ہمارے فقر کو غنا سے بدل دے، ہمارے گناہوں کو مٹادے اور ہماری قدر و منزلت میں اضافہ فرمادے ہمیں اپنے اور اپنے پیارے محبوب ﷺ کے ارشادات عالیہ سن کر ان سے نفع حاصل کرنے کی سعادت نصیب فرما اور ہم گناہ گاروں کے حق میں اپنے پیارے محبوب ﷺ کی شفاعت قبول فرما اس دن کے جس دن نہ مال کام آئے گا نہ اولاد، اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے ہم پر اپنی حاصل رحمت نازل فرما۔ آمین ثم آمین۔ بجاہ النبی الکریم الامین۔ اللھم صل وسلم علی سیدنا محمد نبیك العظیم ورسولك الكريم والداعی الی الصراط المستقیم۔ علیه وعلیٰ اٰله واصحابه وازواجه وذریاته افضل الصلوة واکمل التسلیم۔

ثناء و حمد بے پایاں خدا را — کہ صنعش در وجود آورد ما را
الٰہا قادرا پروردگارا — کریما منعما آمرزگارا
خداوندا! تو ایمان وشہادت — عطا کر دی بہ فضل خویش ما را
ز احسان خداوندی عجب نیست — اگر خط در کشی جرم وخطارا
بہ حق پار سایان کز در خویش — نیند ازی من نا پارسا را
خدایا! گر تو سعدی را برانی — شفیع آرد روانِ مصطفیٰ ﷺ را
محمد ﷺ، سیّد سادات عالم — چراغ وچشم جملہ انبیاء را

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دوسرا باب:

رحمتِ خدا جل وعلا بارشاداتِ مصطفیٰ (ﷺ)

حمد باری تعالیٰ عزّ اسمہ

سب خوبیاں اللہ عزوجل کے لیے جو ایسا ''رحیم'' ہے کہ اپنے رحمدل بندوں پر بے انتہاء رحم فرماتا ہے۔ وہ ایسا ''کریم'' ہے جو نافرمانوں پر بھی جود وکرم کی بارش برساتا ہے۔ وہ ایسا ''حلیم'' ہے کہ جب کسی گناہ گار کو اپنی لغزش ونافرمانی پر حسرت وندامت کرتے ہوئے ملاحظہ فرماتا ہے تو اس کی پردہ پوشی فرماتا ہے۔ وہ ایسا ''علیم'' ہے کہ دلوں کے بھید جانتا ہے، نیتوں پر مطلع ہے اور زمین وآسمان کی کوئی شئے بھی اس سے پوشیدہ نہیں۔ وہ ایسا ''عظیم'' ہے کہ کسی بھی گناہ کو معاف کرنا اس کے لیے دشوار ومشکل نہیں۔ وہ کسی عیب کو دیکھتا ہے تو محض اپنے فضل ونعمت سے چھپا دیتا ہے کیونکہ اس کی رحمت اس کے غضب پر حاوی ہے۔ اس نے مؤمنین کو گناہ اور گمراہی سے نکالنے کے لیے ارشاد فرمایا: ''و رحمتی وسعت کل شیء ط (پ۹، الاعراف:۱۵۶) اور میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔'' پس وہ لغزشوں اور گناہوں کو بخش دیتا ہے اور جس شخص نے اللہ عزوجل کے حرام کردہ کام کو مجبور ہو کر اختیار کیا وہ گناہگار نہ ہوگا۔ جس نے اس کی بارگاہ میں توبہ کر لی وہ اسے نجات عطا فرمائے گا اور جس نے اس پر توکل وبھروسہ کیا وہ ہر معاملہ میں اسے کافی ہو جائے گا۔

اے توبہ کرنے والو! تمہیں عذاب سے بچنے کی خوشخبری ہو۔ تم اس نعمت پر اللہ عزوجل کا شکر ادا کرو کیونکہ تمہارے رب عزوجل نے اپنی ذات پر رحمت کو لازم کر لیا اور تمہارے لیے سعادت مندی لکھ دی ہے۔ اس نے اپنی معرفت کا ارادہ کرنے والے عارفین کے لیے علم کو ظاہر فرما دیا۔ جنت میں اپنے محبوب بندوں کو اپنے دیدار کی اجازت عطا فرما دی اور انہیں اپنی اُنسیت ومحبت کے جاموں سے سیراب کیا تو وہ اس کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہو گئے...... ڈروالوں نے اللہ عزوجل کے لیے تابعداری اور عاجزی کو لازم کر لیا اور اپنی گذشتہ خطاؤں پر آنسو بہائے تو اس نے ان کے لیے یہ فیصلہ فرما دیا: ''قل یعبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمة اللہ ط ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا ط (پ۲۴، الزمر:۵۳) تم فرماؤ اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بے شک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے۔''...... پس اس نے مغفرت کے ذریعے امان کا تاج ان کے سر پر سجا دیا جس سے پہچانے جاتے ہیں۔

اے اپنی زندگی کے ایام غفلت میں ضائع کرنے والے! اے اپنے نامۂ اعمال کو گناہوں سے بھرنے والے! اپنے مولیٰ عزوجل کی طرف خلوصِ دل اور فرمانبردارنفس کے ساتھ متوجہ ہو جا کیونکہ اس نے عام شفاعت کے مالک، اپنے محبوب نبی ﷺ سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ارشاد فرمایا ہے:"فان کذبوک فقل ربکم ذو رحمۃ واسعۃ ج (پ۸،الانعام:۱۴۷) پھر اگر وہ تمہیں جھٹلائیں تو تم فرماؤ کہ تمہارا رب وسیع رحمت والا ہے۔تو اس نے کتنے ہی گناہ معاف فرمادیے کتنے ہی دل خوش کردیے اور کتنے ہی پشیمانوں کو سند قبولیت جاری فرمادی۔

اے خداوند جہاں تیرا بڑا دربار ہے — فضل تیرا ہر گھڑی مولا ہمیں درکار ہے
ہم تیرے بندے ہیں یا رب تو ہمارا ہے خدا — ہم خطا کاروں کو تیرا فضل ہی درکار ہے

چہل ربنا

قرآن مجید کے چالیس مقامات جن میں ربنا لفظ آیا ہے ملاحظہ فرمائیں بلکہ ان کا ورد کریں پھر دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کس طرح اپنی رحمت کے دروازے کھولتا ہے۔

(۱) ربنا تقبل منا ط انك انت السميع العليم ○ (بقرہ:۲/۱۲۷)

(۲) ربنا واجعلنا مسلمين لك ومن ذريتنا امة مسلمة لك وارنا مناسكنا وتب علينا انك انت التواب الرحيم ○ (۲/۱۲۸)

(۳) ربنا اتنا فی الدنيا حسنة وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار ○ (۲/۲۱۰)

(۴) ربنا افرغ علينا صبرا وثبت اقدامنا وانصرنا على القوم الكفرين ○ (۲/۲۵۰)

(۵) ربنا لا تؤاخذنا ان نسينا او اخطأنا ج ○ (۲/۲۸۶)

(۶) ربنا ولا تحمل علينا اصرا كما حملته على الذين من قبلنا ج ○

(۷) ربنا ولا تحملنا مالا طاقة لنا به ج واعف عنا قف واغفرلنا قف وارحمنا قف انت مولانا فانصرنا على القوم الكفرين ○ (۲/۲۸۶)

(۸) ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة ج انك انت الوهاب ○ (آل عمران ۳/۸)

(۹) ربنا انك جامع الناس ليوم لا ريب فيه ط ان الله لا يخلف الميعاد ○ (۳/۹)

(۱۰) ربنا اننا امنا فاغفرلنا ذنوبنا وقنا عذاب النار ○ (۳/۱۶)

(۱۱) ربنا امنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاكتبنا مع الشهدين ○ (۳/۵۳)

(۱۲) ربنا اغفرلنا ذنوبنا واسرافنا فی امرنا وثبت اقدامنا وانصرنا على القوم الكفرين ○ (۳/۱۴۷)

(۱۳) ربنا ما خلقت هذا باطلا ج سبحنك فقنا عذاب النار ○ (۳/۱۹۱)

(۱۴) ربنا انك من تدخل النار فقد اخزيته وما للظلمين من انصار ○ (۳/۱۹۲)

(۱۵) ربنا اننا سمعنا مناديا ينادی للايمان ان امنوا بربكم فامنا ط ○ (۳/۱۹۳)

(۱۶) ربنا فاغفرلنا ذنوبنا وكفر عنا سياتنا وتوفنا مع الابرار ○ (۳/۱۹۳)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۱۷) ربنا واتنا ما وعدتنا علیٰ رسلك ولا تخزنا یوم القیامة ط انك لا تخلف المیعاد○ (۱۹۴/۳)

(۱۸) ربنا امنا فاکتبنا مع الشھدین○ (۸۳/۵)

(۱۹) ربنا انزل علینا مآئدة من السمآء تکون لنا عید الاولنا واخرنا وایة منك وارزقنا وانت خیر الرازقین○ (۱۱۴/۵)

(۲۰) ربنا ظلمنا انفسنا سکہ وان لم تغفرلنا وترحمنا لنکونن من الخسرین ○ (اعراف ۲۳/۷)

(۲۱) ربنا لا تجعلنا مع القوم الظلمین ○ (۴۷/۷)

(۲۲) ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین○ (۸۹/۷)

(۲۳) ربنا افرغ علینا صبرا وتوفنا مسلمین○ (۱۲۶/۷)

(۲۴) ربنا لا تجعلنا فتنة للقوم الظلمین○ لا ونجنا برحمتك من القوم الکفرین○ (یونس ۸۵/۱۰)

(۲۵) ربنا انك تعلم مانخفی وما نعلن ط وما یخفٰی علی اللہ من شیء فی الارض ولا فی السمآءِ○ (سورہ ابراھیم ۳۸/۱۴)

(۲۶) ربنا وتقبل دعآء○ (۴۰/۱۴)

(۲۷) ربنا اغفرلی ولوالدی وللمؤمنین یوم یقوم الحساب○ (۴۱/۱۴)

(۲۸) ربنا اتنا من لدنك رحمةً وھیئی لنا من امرنا رشدا ○ (الکھف ۱۰/۱۸)

(۲۹) ربنا اننا نخاف ان یفرط علینا اوان یطغٰی○ (سورہ طٰہٰ ۴۵/۲۰)

(۳۰) ربنا الذی اعطٰی کل شیء خلقه ثم ھدٰی○ (۵۰/۲۰)

(۳۱) ربنا امنا فاغفرلنا وارحمنا وانت خیر الراحمین○ (سورہ مومنون ۱۰۹/۲۳)

(۳۲) ربنا اصرف عنا عذاب جھنم قلے ان عذابھا کان غراما○ انھا سآءت مستقرا ومقاماً ○ (فرقان ۶۵،۶۶/۲۵)

(۳۳) ربنا ھب لنا من ازواجنا وذریتنا قرة اعین واجعلنا للمتقین اماماً○ (۷۴/۲۵)

(۳۴) ربنا لغفور شکور○ (فاطر ۳۴/۳۵)

(۳۵) ربنا وسعت کل شی رحمة وعلما فاغفر للذین تابوا واتبعوا سبیلك وقھم عذاب الجحیم○ (سورہ مومن ۷/۴۰)

(۳۶) ربنا وادخلھم جنت عدن ن التی وعدتھم ومن صلح من ابآئھم وازواجھم وذریتھم ط انك انت العزیز الحکیم○ وقھم السیات ط ومن تق السیات یومئذ فقد رحمته ط وذٰلك ھو الفوز العظیم○ (سورہ مومن ۸،۹/۴۰)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۳۷) ربنا اغفرلنا ولا خواننا الذين سبقونا بالايمان ولا تجعل في قلوبنا غلا للذين امنوا ط ربنا انك رؤف رحيم○ (سورہ حشر ۱۰/۵۹)

(۳۸) ربنا عليك توكلنا واليك انبنا واليك المصير○ (سورہ ممتحنہ ۴/۶۰)

(۳۹) ربنا لا تجعلنا فتنة للذين كفروا واغفر لنا ربنا ج انك انت العزيز الحكيم○ (یونس ۵/۶۰)

(۴۰) ربنا اتمم لنا نورنا واغفرلنا ج انك على كل شيء قدير○ (تحریم ۸/۶۶)

گر آنکھ سے بھی جائے تو کرتا ہے اپنا کام — دل کو ہے اسم ذات سے کچھ ایسا التزام
تسبیح خواں ہیں اس کے سمک تا سما سبھی — ہر دل میں اس کی یاد ہے ہر لب پہ اس کا نام
قمری کے زمزمے میں ہے تمجید کردگار — کوئل کے لب پہ اس کا ترانہ ہے صبح وشام
مسجود خشک وتر ہے وہی ذات لا شریک — ہے بحر وبر میں اس کی عبادت کا اہتمام
دیتا ہے اس کو آیۂ لا تقنطوا سے مات — جب بھی مجھے ستائے ہے میرا خیال خام
درپیش آدمی کو ہے لغزش قدم قدم — آتا ہے تھامنے کو کرم اس کا گام گام
مبدا ہر ابتداء کا وہی ذات لا یزال — ہر انتہا کا اس کی مشیت پہ اختتام
شہزاد جس کا حامی وناصر ہو خود خدا — رہتا نہیں وہ شخص زمانے میں بے مرام

(شہزاد مجددی)

اللہ تعالیٰ پر ایمان کے متعلق عقیدہ

۱- صانع عالم جل مجدہ واجب الوجود ازلی وابدی ہے اس کا کوئی مثل نہ ذات میں ہے نہ صفات میں تمام کمالات ممکنات اس کی عظمتِ ذاتی کے ظل وپرتو ہیں۔

۲- وجوب ووجود' استحقاق عبادت خالقیت باختیار خود تدبیر کائنات کلی وجزوی اس کی ذات مقدس سے مختص ہیں۔

۳- حیات' قدرت' علم' کلام' سمع' بصر' ارادہ' صفات ذاتیہ' حق سبحانہ کی ہیں ان سب سے ازلاً متصف ہے باقی صفات فصلیہ' سلبیہ' اضافیہ ہیں۔

۴- کائنات کو خلعت وجود بخشنے سے بیشتر ویسا ہی کامل تھا جیسا بعد میں (آلان کما کان)

۵- شفائے مرض' عطائے رزق' ازالہ تکالیف ومصائب بطور استقلال وخلق اسی کے قبضۂ قدرت میں ہے۔

۶- جوہر' عرض' جسم' مکان' زمان' جہت' حرکت' انتقال' تبدیل ذاتی وصفاتی' جہل' کذب' ممکنات سے مختص ہیں ذات حق پر یہ سب محال بالذات ہیں۔

۷- اللہ تعالیٰ بندوں کے فعال واعمال کا خالق ہے لیکن کفر ومعصیت پر راضی نہیں ہے۔

۸- تمام خیر وشر خالق الکل جل شانہ کے ارادہ وخلق وتقدیر سے ہے جو ازل میں مقرر ہو چکا ہے وہی ظاہر ہوتا ہے لیکن راضی صرف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خیر پر ہے۔

۹۔ بے نیاز ہے کسی کا اس پر حق نہیں ہے مگر جو اپنے فضل سے وعدہ فرمائے وہ ضرور وفا فرماتا ہے۔

۱۰۔ مومن کو دینِ حق پر انشراح عطا فرمانا اور اسے قبول کرنا اور اس کے موافق اعمال و احسان کی توفیق عطا فرمانا اس کا فضل ہے اور کافر کو صرف عقل و حواس عطا فرما کر تبلیغ انبیاء علیہم السلام کا اس کے ذہن پر واضح فرمانا اور توفیق سے محروم رکھنا جنابِ ربّ العزت کا عدل ہے۔

۱۱۔ صفت عدل و فضل کی چھ صورتیں ہیں جن کا اعتقاد کرنا مومن پر فرض ہے۔

۱۔ حق سبحانہ کسی پر ذرّہ بھر بھی ظلم نہیں فرماتا۔

۲۔ کسی کے اعمالِ حسنہ سے ذرّہ بھر نقصان نہیں فرماتا۔

۳۔ کسی کو بغیر گناہ عذاب نہیں فرماتا۔

۴۔ اس کا فضل ہے کہ اپنے مسلمان بندوں پر جو مصیبت بھیجے اس میں بھی ان کے لیے اجر رکھتا ہے۔

۵۔ کسی کو طاعت یا معصیت پر جبر نہیں فرماتا۔

۶۔ فوق الطاقت کسی کو تکلیف نہیں دیتا۔

۱۲۔ اہل سنت کا اجماع ہے کہ جس اسم کے معنی میں تنقیصِ الوہیت ہو اس کا ذاتِ حق پر بولنا کلمۂ کفر ہے۔

عقیدۂ اہل السنۃ فی توحید اللہ تعالٰی

(۱) ان اللہ واحد لا شریك له (۲) ولا شیء مثله (۳) ولا شیء یعجزه (۴) ولا اله غیره (۵) قدیم بلا ابتدا، دائم بلا انتها (۶) لا یفنی ولا یبید (۷) ولا یکون الا ما یرید (۸) لا تبلغه الاوهام، ولا تدرکه الافهام (۹) ولا یشبه الانام (۱۰) حی لا یموت، قیوم لا ینام (۱۱) خالق بلا حاجة، رازق بلا مؤنة (۱۲) ممیت بلا مخافة، باعث بلا مشقة (۱۳) ما زال بصفاته، قدیما قبل خلقه، لم یزدد بکونهم شیئا لم یکن قبلهم من صفة، وکما کان بصفاته ازلیا، کذلك لا یزال علیها ابدیا (۱۴) لیس بعد خلق الخلق استفاد اسم (الخالق) ولا باحداث البریة استفاد اسم (الباری) (۱۵) له معنی الربوبیة ولا مربوب، معنی الخالق ولا مخلوق (۱۶) وکما انه محی الموتی بعد ما احیا، استحق هذا لاسم قبل احیائهم، کذلك استحق اسم الخالق قبل انشائهم (۱۷) ذلك بانه علی کل شیء قدیر وکل شیء الیه فقیر، وکل امر علیه یسیر، لا یحتاج الی شیء (لیس کمثله شیء وهو السمیع البصیر (۱۸) خلق الخلق بعمله (۱۹) وقدر لهم اقدارًا (۲۰) وضرب لهم اجالا (۲۱) ولم یخف علیه شیء قبل ان یخلقهم، وعلم ما هم عاملون قبل ان یخلقهم (۲۲) وامرهم بطاعته، ونهاهم عن معصیته (۲۳) وکل شیء یجری بتقدیره و مشیئته، ومشیئة تنفذ، لا مشیئة للعباد الا ما شاء لهم، فما شاء لهم کان، ولم یشا لم یکن (۲۴) یهدی من یشاء، ویعصم ویعافی، فضلا، ویضل من

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یشاء ویخذل و یبتلی ' عدلا (۲۵) وکلهم یتقبلون فی مشیئته ' بین فضله وعدله (۲۶) وهو متعال عن الاضداد والانداد (۲۷) لا راد لقضائه ' ولا معقب لحکمه ' ولا غالب لامره (۲۸) امنا بذلک کله ' وایقنا ان کلامن عنده (قال العلامة حجة الاسلام ابوجعفر الوراق الطحاوی بمصر علیه الرحمة هذا بیان عقیدة اهل السنة والجماعة علی مذهب فقهاء الملة ابی حنیفة و ابی یوسف و ابی عبدالله محمد بن الحسن الشیبانی رضوان الله علیهم اجمعین وما یعتقدون من اصول الدین ویدینون یا رب العالمین ۔ (العقیدة الطحاویه)

رحمت خداوندی کا بیان

مومنو وقت رحمت رب ہے　　اب وہ مانگو جو دل کا مطلب ہے
سب کو رب غفور دیتا ہے　　ہے وہ داتا ضرور دیتا ہے

ارشاد خداوندی ہے:

(۱) قل یعبادی الذین اسرفوا علی انفسهم لا تقنطوا من رحمة الله ط ان الله یغفر الذنوب جمیعا ط انه هو الغفور الرحیم ○ (پ ۲۴، الزمر: ۵۳)

تم فرماؤ اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے نا امید نہ ہو، بے شک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے، بے شک وہی بخشنے والا مہربان ہے۔

مذکورہ آیتِ مبارکہ میں اللہ عزوجل نے اپنے گنہگار، نافرمان، فاسق وفاجر اور سرکش بندوں کو مخاطب فرمایا جنہوں نے یہ سمجھ لیا کہ ان کی مغفرت نہ ہوگی اور وہ رحمتِ الٰہی عزوجل سے مایوس ہو گئے تو اللہ عزوجل نے مندرجہ بالا ارشاد فرمایا:

یعنی وہ اس کے گناہ بخشتا ہے جو توبہ کرے، ظلم سے باز آجائے اور برے افعال سے معافی طلب کرلے اور فرمایا: ''انه هو الغفور الرحیم ○ ترجمہ: بے شک وہی بخشنے والا مہربان ہے۔'' یعنی اس کے لیے غفور ہے جو توبہ کرے اور اپنے گناہوں پر ندامت کا اظہار کرے اور اس کے لیے رحیم ہے جو برے افعال ترک کر کے نیک اعمال کی طرف راغب ہو جائے۔

حضرت سیدنا ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے ارشاد فرمایا: ''قرآن کریم میں کوئی آیت (رحمت کے اعتبار سے) مذکورہ آیت سے بڑھ کر وسعت والی نہیں۔''

(الموسوعۃ لابن ابی الدنیا، کتاب حسن الظن باللہ، الحدیث ۶۸، ج ۱، ص ۸۴)

حضرت سیدنا اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، کہ میں نے حضور ﷺ کو اس آیتِ مبارکہ کی تلاوت کرتے ہوئے سنا:

قل یعبادی الذین اسرفوا علی انفسهم لا تقنطوا من رحمة الله ط ان الله یغفر الذنوب جمیعا ط

(پ ۲۴، الزمر: ۵۳)

پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اور اسے کوئی پرواہ نہیں (یعنی سب کے گناہ بخش دے تو بھی اسے کوئی پرواہ نہیں)۔ (جامع

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الترمذی، ابواب تفسیر القرآن، باب من سورة الزمر، الحدیث ۳۲۳۷، ص ۱۹۸۲)

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مصحف میں ہے: ''ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا لمن یشاء ترجمہ: بے شک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے جس کے چاہتا ہے۔'' (اس میں لمن یشآء زائد ہے)

(تفسیر القرطبی، سورۃ الزمر، تحت الآیۃ ۵۳، ج۸، الجزء الخامس عشر، ص۱۹۶)

حضرت سیدنا ابوکنود علیہ الرحمۃ اللہ الودود بیان فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو ایک واعظ کو دیکھا جو لوگوں کو وعظ ونصیحت کررہا تھا اور آگ اور بیڑیوں کا ذکر کررہا تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے پاس کھڑے ہوکر ارشاد فرمایا: ''اے وعظ کرنے والے! لوگوں کو اللہ عزوجل کی رحمت سے کیوں مایوس کرتے ہو؟ پھر یہی آیت مبارکہ تلاوت فرمائی۔

(شعب الایمان للبیھقی باب فی الرجاء من اللہ الحدیث ۱۰۵۳، ج۲، ص ۲۱)

اے خدا کیا پاک ہے تو شان میں　　لاشریک وحدہ بے مثل ہے تو شان میں
تیری طاقت ہے بڑی اور تیری قدرت ہے بڑی　　ہر وصف میں تو ہے بڑا بے مثل اپنی شان میں
تو رحیم بھی تو کریم بھی ہے تو عدیم المثال بھی　　ہیں منہدم سب طاقتیں تیری طاقتِ لازوال میں
تیری قدرتوں کی تو حد نہیں، نہ ہی طاقتوں کا حساب ہے　　شاہ وگدا اِک جا کھڑے تیری قدرتِ بے نیاز میں
تو خالقِ مخلوق ہے، تو لائقِ مسجود ہے　　مدح خواں جن وبشر تیری ذات عالی صفات میں
اک گدا سے شاہ کر کے حکمران کرنا اسے　　کُن سے فیکون کرنا قدرت لازوال میں
وصف عالی ہے تیرا اے مالکِ کون ومکاں　　طاقتیں سب ہیچ ہیں تیری طاقت بے مثال میں
فضل ورحمت کے بھروسہ پر ہے یہ عاجز کھڑا　　منظور ہو تو کرم ہے نکتہ نوازی شان میں

حضرت سیدنا زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے: ''پہلی امتوں میں ایک شخص کثرتِ عبادت سے اپنے نفس پر سختی کرتا اور لوگوں کو رحمتِ الٰہی عزوجل سے مایوس کرتا۔ جب اس کا انتقال ہوا تو کسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں حاضر ہے اور عرض کررہا ہے: ''اے میرے رب عزوجل! میرے لیے تیری بارگاہ میں کیا (اجر) ہے؟'' تو بارگاہِ خداوندی عزوجل سے جواب ملا: ''آگ'' عرض کی: ''میری عبادت وریاضت کہاں گئی؟'' ارشاد فرمایا: ''تو دنیا میں لوگوں کو میری رحمت سے مایوس کرتا تھا، آج میں تجھے اپنی رحمت سے مایوس کردوں گا۔''

(جامع معمر بن راشد مع مصنف عبد الرزاق، کتاب الجامع، باب الاقناط، الحدیث ۲۰۷۲۸، ج۱۰، ص ۲۶۱)

اے انسان! اگر اللہ عزوجل تجھے اپنی بارگاہ میں معافی سے مایوس کرنے کا ارادہ فرمالے تو کون ہے جو تیرے گناہ بخشے گا؟ اللہ عزوجل نے خود ارشاد فرمایا:

(۴) و من یغفر الذنوب الا اللہ (پ۴، ال عمران: ۱۳۵)

اور پھر اپنے وسیع عفو وکرم کے پیشِ نظر فرمایا:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ان یغفر الذنوب جمیعا (پ ۲۴، الزمر: ۵۳)

بے شک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے۔

کیا میرے لیے کوئی رخصت ہے؟

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، اللہ کے محبوب ﷺ نے وحشی کی طرف ایک قاصد بھیجا جو اس کو اسلام کی دعوت دے۔ جب وحشی کو پیغام ملا تو اس نے عرض کی: ''اے محمد (ﷺ)! آپ کیسے مجھے دعوتِ اسلام دے رہے ہیں؟ حالانکہ آپ تو فرماتے ہیں کہ ''جس نے کسی جان کو قتل کیا یا شریک ٹھہرایا یا زنا کیا قیامت کے دن اس کے لیے عذاب دُگنا کر دیا جائے گا اور وہ ہمیشہ اسی میں رہے گا۔'' میں نے تو یہ سب کام کیے ہیں، کیا میرے لیے کوئی رخصت ہے؟'' تو اللہ تعالیٰ عزوجل نے یہ آیتِ مبارکہ نازل فرمائی: ''الا من تاب وامن وعمل عملا صالحا (پ ۱۹، الفرقان: ۷۰) مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے۔''

حضور نبی پاک ﷺ نے بذریعہ قاصد یہ آیتِ مبارکہ وحشی اور اس کے دوستوں کی طرف بھیجی تو اس نے عرض کی: ''یہ شرط تو بہت سخت ہے، ممکن ہے میں اس پر عمل نہ کر سکوں، کیا اس کے علاوہ (کوئی رخصت) ہے؟'' تو اللہ عزوجل نے یہ آیتِ مبارکہ نازل فرمائی: ''ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء ج (پ ۵، النسآء: ۴۸) بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے اور کفر سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے۔''

صدر الافاضل، سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر خزائن العرفان میں اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: ''معنٰی یہ ہیں کہ جو کفر پر مرے اس کی بخشش نہیں، اس کے لیے ہمیشگی کا عذاب ہے اور جس نے کفر نہ کیا ہو وہ خواہ کتنا ہی گنہگار، مرتکب کبائر ہو اور بے توبہ بھی مر جائے تو اُس کے لیے خلود نہیں، اس کی مغفرت اللہ کی مشیت میں ہے، چاہے معاف فرمائے یا اُس کے گناہوں پر عذاب کرے۔ پھر اپنی رحمت سے جنت میں داخل فرمائے۔ اس آیت میں یہود کو ایمان کی ترغیب ہے اور اس پر بھی دلالت ہے کہ یہود پر عرفِ شرع میں مشرک کا اطلاق درست ہے۔''

یہ آیتِ مبارکہ جب وحشی کی جانب بھیجی گئی تو اس نے پھر کہا: ''ابھی یہ شبہ باقی ہے کہ مجھے نہیں معلوم کہ میری مغفرت بھی ہوگی یا نہیں؟ کیا اس کے علاوہ (کوئی رخصت) ہے؟'' تو اللہ عزوجل نے یہ آیتِ مبارکہ نازل فرمائی: ''قل یعبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ط ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا ط انہ ھو الغفور الرحیم O''

یہ آیت وحشی اور اس کے دوستوں کی طرف بھیجی گئی تو وحشی نے کہا: ''ہاں! یہ (ہماری بخشش کی گارنٹی) ہے۔'' چنانچہ وہ اور اس کے دوست حاضر ہوئے اور اسلام قبول کر لیا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی: ''یا رسول اللہ عزوجل و ﷺ! کیا یہ حکم خاص ان لوگوں کے لیے ہے یا تمام مسلمانوں کے لیے؟'' ارشاد فرمایا: ''یہ تمام مسلمانوں کے لیے ہے۔''

(المعجم الکبیر، الحدیث ۱۱۴۸۰، ج ۱۱، ص ۱۵۷)

ہے ذکر میرے لب پہ ربِ انام تیرا   افضل ہے ذات تیری اعلیٰ مقام تیرا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مفلس ہو یا تونگر پاتے ہیں فیض تجھ سے ۔۔۔ سب پہ کرم ہے یکساں ہر صبح وشام تیرا
میدان کربلا ہو یا کوئی معرکہ ہو ۔۔۔ تسکین جان ودل ہے مشکل میں نام تیرا
ہر شیء میں دیکھتا ہوں جلوہ نما تجھی کو ۔۔۔ ہے باعث تسلّی دل میں قیام تیرا
ہیں لاکھ ازم یوں تو دنیا میں اب بھی جاری ۔۔۔ ہر قوم کے لیے ہے کامل نظام تیرا
ہو عالم نزع میں جس دم حفیظ خستہ ۔۔۔ جاری ہو اس کے لب پہ اس وقت نام تیرا

(محمد حفیظ نقشبندی مجددی)

اللہ تعالیٰ ضرور توبہ قبول فرماتا ہے

اہلِ معرفت کا فرمان ہے: اے اہل ایمان! اگر اللہ عزوجل نے مومن کو جہنم کا عذاب دینے اور ہمیشہ اس میں ٹھہرانے کا ارادہ فرمایا ہوتا تو اپنی معرفت وتوحید کبھی اس کے دل میں نہ ڈالتا، کیونکہ وہ خود ارشاد فرماتا ہے:

لا یصلھا الا الاشقی ○ الذی کذب وتولی ○ (پ ۳۰، اللیل: ۱۵، ۱۶)

نہ جائے گا اس (آگ) میں مگر بڑا بدبخت جس نے جھٹلایا اور منہ پھیرا۔

حضرت سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''ہمیں بتایا گیا ہے کہ کچھ لوگوں نے زمانہ جاہلیت میں بہت گناہ کیے تھے۔ جب اسلام آیا تو ان کو یہ خوف تھا کہ ان کی توبہ قبول نہ ہوگی۔'' چنانچہ، اللہ عزوجل نے اس آیتِ مبارکہ میں اُن کو مخاطب فرمایا:

قل یعبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ط ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا ط انہ ھو الغفور الرحیم ○ (پ ۲۴، الزمر: ۵۳)

(تفسیر طبری، سورۃ الزمر، تحت الآیۃ ۵۳، الحدیث ۳۰۱۷۸، ج ۱۱، ص ۱۵)

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ''اگر تم اتنی خطائیں کرو کہ وہ آسمان تک پہنچ جائیں پھر توبہ کرو تو اللہ عزوجل ضروری تمہاری توبہ قبول فرمائے گا۔''

(سنن ابن ماجۃ، ابواب الزھد، باب ذکر التوبۃ، الحدیث ۴۲۴۸، ص ۲۷۳۵)

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: ''اے میرے بندو! تم رات دن گناہوں میں بسر کرتے ہو اور میں گناہوں کو بخشتا رہتا ہوں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ پس تم مجھ سے بخشش طلب کرتے رہو میں تمہیں بخشتا رہوں گا۔'' (صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب تحریم الظلم، الحدیث ۲۵۷۷، ص ۱۱۲۹)

حضرت سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور نبی کریم، رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ''بے شک اللہ عزوجل رات کے وقت اپنا دستِ قدرت پھیلا دیتا ہے تاکہ دن میں گناہ کرنے والوں کی توبہ قبول فرمائے اور دن میں اپنا دستِ قدرت پھیلا دیتا ہے تاکہ رات کے وقت گناہ کرنے والوں کی توبہ قبول فرمائے یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو۔'' (صحیح مسلم، کتاب التوبۃ، باب قبول التوبۃ......الخ، الحدیث ۲۷۵۹، ص ۱۱۵۶)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ''اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اگر تم گناہ نہ کرو اور بخشش کا سوال نہ کرو تو اللہ عزوجل ضرور تمہاری جگہ ایسی قوم لے آئے گا جو گناہ کر کے بخشش کا سوال کریں گے تو اللہ عزوجل ان کی مغفرت فرما دے گا۔''

(صحیح مسلم کتاب التوبہ، باب سقوط الذنوب...... الخ، الحدیث ۲۷۴۹، ص ۱۱۵۴)

حضرت سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ''میری امت رحم کی ہوئی امت ہے، اس کا عذاب دنیا میں ہی زلزلوں اور فتنوں کے ذریعے ہو جائے گا۔ جب قیامت کا دن ہو گا تو میرے ہر امتی کو ایک کتابی (یعنی عیسائی یا یہودی) دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ یہ تیری طرف سے جہنم میں جائے گا۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب الفتن، باب ما یرجی فی القتل، الحدیث ۴۲۷۸، ص ۱۵۳۴ — المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث ابی موسی الاشعری، الحدیث ۱۹۶۷۸، ج۷، ص ۱۵۶، بتغیر)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بروزِ قیامت اللہ عزوجل ہمارے سامنے خوش ہو کر تجلی فرمائے گا اور ارشاد فرمائے گا: ''خوش ہو جاؤ، اے مسلمانوں کے گروہ! تم میں سے ہر ایک کی جگہ جہنم میں یہودی یا نصرانی کو ڈالا جائے گا۔''

(احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعدہ، الشطر الثانی، سعۃ رحمۃ اللہ علی سبیل التفاؤل بذلک، ج۵، ص ۳۱۲)

دنیا کی اس سرا کا مالک تو ہی ہے یارب — جو آئے اس سرا میں وہ مہمان تیرا
آنکھیں تیری جہاں کی ہر شے کو دیکھتی ہیں — دنیا میں سب کی باتیں سنتا ہے ''کان'' تیرا
جو تجھ سے ڈر رہے ہیں کیوں تجھ سے ڈر رہے ہیں — چہرا ہے تیرا پیارا، دل مہمان تیرا

اللہ تعالیٰ نے معاہدہ لکھا

حضرت سیدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ عزوجل نے کائنات کی تخلیق سے دو ہزار سال قبل امید کے ایک کاغذ پر ایک معاہدہ لکھا پھر اس کو عرش پر رکھا اور ندا دی: ''اے امت محمد یہ! بے شک میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی، میں تمہارے سوال کرنے سے پہلے ہی تمہیں عطا کر دوں گا اور مغفرت کا سوال کرنے سے قبل ہی تمہیں بخش دوں گا، تم میں جو مجھ سے ملے اور یہ گواہی دیتا ہو کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میرے بندے اور رسول ہیں تو میں اسے جنت میں داخل کر دوں گا۔''

(فردوس الاخبار للدیلمی، باب الواو، فصل فی تفسیر القرآن، الحدیث ۷۴۰۲، ج۲، ص ۴۰۳)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پاک ہے: ''جب قیامت کا دن ہو گا تو عرش کے نیچے سے ایک منادی ندا کرے گا: ''اے امتِ محمد یہ سن! میرا جو حق تیرے ذمہ تھا وہ میں نے معاف کر دیا، اب ایک دوسرے کو معاف کر کے میری رحمت سے جنت میں داخل ہو جاؤ۔

(احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعدہ، الشطر الثانی، سعۃ رحمۃ اللہ...... الخ، ج ۵، ص ۳۱۳)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بندے کو بھی حیا آنی چاہیے

امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ کو روتا ہوا دیکھ کر عرض گزار ہوئے: ''یارسول اللہ ﷺ! آپ کیوں رو رہے ہیں؟'' تو آپ ﷺ نے جواب دیا: ''میرے پاس جبرائیل آئے اور مجھے کہا: ''اللہ عزوجل کو حیا آتی ہے کہ وہ کسی ایسے شخص کو عذاب دے جو اسلام میں بوڑھا ہوا ہو، پھر اسلام میں بوڑھے ہونے والے کو حیا کیوں نہیں آتی کہ وہ اللہ عزوجل کی نافرمانی کرتا ہے۔''

(کشف الخفاء، حرف الھمزۃ مع النون، الحدیث ۷۴۱، ج ۱، ص ۲۱۷، مختصراً)

☆ حضرت سیدنا احمد بن سہل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضرت سیدنا یحییٰ بن اکثم رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھ کر پوچھا: ''اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' تو انہوں نے جواب دیا کہ مجھے بلا کر ارشاد فرمایا: ''اے بوڑھے! میں نے عرض کی: ''یا اللہ عزوجل! (اور بس بات ختم)

ہمیں حضرت سیدنا عمر عبدالرزاق نے حضرت سیدنا معمر علیہ الرحمہ کے حوالے سے انہوں نے حضرت سیدنا زہری علیہ الرحمہ کے حوالے سے، انہوں نے حضرت سیدنا عروہ علیہ الرحمۃ کے حوالے سے اور انہوں نے اُمُّ المومنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات بتائی کہ حضور نبی کریم ﷺ نے بیان فرمایا: ''حضرت جبرائیل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے بتایا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے: ''مجھے حیا آتی ہے کہ میں کسی سفید بالوں والے کو عذاب دوں جو اسلام میں بوڑھا ہوا ہو۔'' اور میں تو بہت عمر رسیدہ ہوں۔'' اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: ''عبدالرزاق نے سچ کہا، معمر نے سچ کہا، زہری نے صحیح کہا، عروہ بھی سچا ہے، عائشہ نے بھی ٹھیک کہا، میرے نبی کریم ﷺ نے بھی سچ فرمایا، جبرائیل نے بھی سچ بتایا اور میں نے بھی سچ فرمایا ہے۔ پھر اللہ عزوجل نے مجھے دائیں طرف جنت میں جانے کا حکم فرمایا۔'' (تاریخ بغداد، الرقم ۷۴۸۹، یحییٰ بن اکثم، ج ۱۴، ص ۲۰۶، بدون عائشہ رضی اللہ عنہا۔ کشف الخفاء، حرف الھمزۃ مع النون، تحت الحدیث ۷۴۱، ج ۱، ص ۲۱۷)

جو نظر آتی ہے رسول دوسرا کی مرضی — حق تعالیٰ کی بھی آخر وہی ٹھہری مرضی
کر دیا کعبے کو قبلہ اسی لمحے فی الفور — جوں ہی اللہ نے محبوب کی دیکھی مرضی
جیسے چاہیں شہِ کونین سر آنکھوں پر — ہم ہیں کیا چیز بھلا کیا ہے ہماری مرضی
تاب پیائش وتخمین واحاطہ کس کو — قربتیں یار کی ہو یار سے جتنی مرضی
باوجود اس قدر عظمت کے ہیں راضی برضا — کبھی ٹھونسی نہیں سرکار نے اپنی مرضی
وہی مولیٰ کی مشیت وہی آقا کی رضا — ہستیاں دو ہیں مگر دونوں کی سانجھی مرضی
خالق نور نے فیضان اسے چمکایا — جس نے سرکار پُر انوار کی مانی مرضی

(فیضِ رسول فیضان)

بد سہی، چور سہی، مجرم و ناکارہ سہی

جس حدیثِ پاک میں قیامت اور پلِ صراط کا بیان ہے اس کے آخر میں اللہ کے پیارے حبیب ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عزوجل فرشتوں کو حکم فرمائے گا: ''جس کے دل میں ایک ذرّے کے برابر بھی نیکی پاؤ اسے جہنم سے نکال دو۔'' فرشتے بہت سے لوگوں کو نکال کر عرض کریں گے: ''اے ہمارے رب عزوجل! جن کے متعلق تو نے حکم دیا اب ان میں سے کوئی بھی باقی نہ بچا۔

''تو اللہ عزوجل فرمائے گا: رحمتی وسعت کل شیءٍ ط (پ۹، الاعراف:۱۵۶)

میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہے۔

☆ حضرت سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: ''اگر تم اس حدیث پاک کے متعلق میری تصدیق نہیں کرتے تو چاہو تو قرآنِ پاک کی یہ آیتِ مبارکہ پڑھ لو:

ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ ج وان تک حسنۃ یضعفھا ویؤت من لدنہ اجرا عظیماO (پ۵، النسآء:۴۰)

''اللہ ایک ذرہ بھر ظلم نہیں فرماتا اور اگر کوئی نیکی ہو تو اسے دونی کرتا اور اپنے پاس سے بڑا ثواب دیتا ہے۔''

پھر اللہ عزوجل فرمائے گا: ''فرشتوں نے شفاعت کر لی، انبیاء نے شفاعت کر لی، اب صرف ارحم الراحمین کی ذات باقی ہے۔'' پس وہ (اپنی شان کے مطابق) جہنم سے ایک مُٹھی بھر کر ایسے لوگوں کو نکالے گا جن کا توحید پر ایمان کے علاوہ کوئی نیک عمل نہ ہوگا، ان کا جسم کوئلہ بن چکا ہوگا۔ اللہ عزوجل ان کو جنت کے دروازے پر آبِ حیات کی نہر میں ڈالے گا تو وہ ایسے نکلیں گے جیسے سیلاب کے کیچڑ سے دانہ اُگتا ہے، وہ موتیوں کی صورت میں نکالیں جائیں گے ان کی گردنوں میں سونے کے پٹے (یا ہار) ہوں گے۔ اہلِ جنت ان کو پہچان کر کہیں گے: ''یہ اللہ عزوجل کے آزاد کردہ بندے ہیں، جن کو وہ بغیر کسی عمل اور نیکی کے جنت میں داخل کرے گا۔'' ان سے کہا جائے گا: ''جنت میں داخل ہو جاؤ، جو کچھ تم دیکھو گے وہ تمہارے لیے ہے۔'' وہ عرض کریں گے: ''اے ہمارے رب عزوجل! تو نے ہمیں وہ کچھ عطا کیا جو مخلوق میں سے کسی کو نہ دیا۔'' اللہ عزوجل ارشاد فرمائے گا: ''تمہارے لیے میرے پاس اس سے بھی افضل چیز ہے۔'' وہ عرض کریں گے: ''اس سے افضل شئے کون سی ہے؟'' تو ارشاد ہوگا: ''میں تم سے راضی ہو گیا، اب کبھی ناراض نہ ہوں گا۔'' (صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب معرفۃ طریق الرؤیۃ، الحدیث ۱۸۳، ص ۱۱۷)

☆ مروی ہے، اللہ عزوجل اولادِ آدم میں سے ایک کروڑ دس لاکھ (1,10,00,000) کے حق میں حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی شفاعت قبول فرمائے گا۔'' (المعجم الاوسط، الحدیث ۲۸۴۰، ج۵، ص ۱۳۸، "الف الف" بدلہ "مائۃ الف الف")

☆ حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ پاک ہے: ''میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ والوں کے لیے ہے۔'' حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''جنہوں نے کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہیں کیا انہیں شفاعت کی کیا حاجت؟ یعنی وہ شفاعت کے محتاج نہیں۔''

(جامع الترمذی، ابواب صفۃ القیامۃ، باب منہ حدیث شفاعتی لاھل الکبائر من امتی، الحدیث ۲۴۳۶، ص ۱۸۹۷)

شانِ خدا نہ ان کے علو کی ہے کوئی حد　　یکتا خدا کی ذات محمد بھی منفرد
ان کے مقام انکی حقیقت کو پا سکے　　ممکن نہیں ہزار کرے کوشش خرد
ان کے وسیلہ سے جو نہ کی جائے گی دُعا　　ہو گی وہ بارگاہ خدا میں ہمیشہ ردّ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہو کر وہ کلمہ گو کرے توہین مصطفیٰ　اس سے زیادہ اور نہیں کوئی کام بد
جو بات آپ نے کہی ہر عہد میں ہے خوب　فرمان مصطفیٰ ہے بہ ہر دور مستند
دنیا میں بھی نواز رہے ہیں علی الدوام　امت کی حشر میں بھی وہ فرمائیں گے مدد
طارقؔ ہے طالب کرم خاص مصطفیٰ　"مجھ" جیسا کل جہان میں کوئی نہیں ہے بد

(طارق سلطانپوری)

اللہ تعالیٰ سب کریموں سے بڑھ کر کریم ہے

ایک روایت میں ہے، ایک اعرابی نے عرض کی: "یا رسول اللہ ﷺ! مخلوق کا حساب کون لے گا؟" ارشاد فرمایا: "اللہ تبارک وتعالیٰ۔" اس نے عرض کی: "کیا وہ خود لے گا؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "ہاں۔" تو وہ اعرابی مسکرا دیا۔ آپ ﷺ نے اس سے مسکرانے کی وجہ پوچھی تو اس نے عرض کی: "کریم جب کسی پر قدرت پاتا ہے تو معاف کر دیتا ہے، جب حساب لیتا ہے تو درگزر فرماتا ہے۔" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اعرابی نے سچ کہا، جان لو! اللہ عزوجل سے بڑا کریم کوئی نہیں، وہ سب کریموں سے بڑھ کر کریم ہے۔"

(شعب الایمان للبیهقی، باب فی حشر الناس بعدما...... الخ، الحدیث ۲۶۲، ج ۱، ص ۲۴۶)

پھر اس اعرابی نے عربی میں چند اشعار کہے، جن کا مفہوم کچھ یوں ہے:

(۱)......کریم کا حق جب کسی شخص کے نزدیک متعین ہو جائے تو وہ اپنی عزت کی وجہ سے اسے معاف فرما دیتا ہے۔

(۲)......وہ نافرمان سے درگزر کر کے اس کے گناہ بخش دیتا ہے حالانکہ اس کا گناہگار اور مجرم ہونا ثابت ہے۔

☆ مشہور حدیث پاک ہے، "اللہ عزوجل نے کائنات کی تخلیق سے قبل یہ طے کر لیا تھا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہوگی۔" (احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء بیان دواء الرجا...... الخ، ج ۴، ص ۱۸۴)

☆ روایت میں ہے، "جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ عزوجل عرش کے نیچے سے ایک کتاب نکالے گا جس میں لکھا ہوگا، میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی اور میں ارحم الراحمین (یعنی سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا) ہوں پھر وہ اہلِ جنت کے برابر (جہنمیوں کو) دوزخ سے نکال دے گا۔"

(احیاء علوم الدین، کتاب الذکر والموت وما بعدھا، سعة رحمة اللہ علی سبیل التفاؤل بذلك، ج ۵، ص ۳۱۲)

☆ مروی ہے: "ایک اعرابی نے حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اس آیتِ مبارکہ:

وكنتم على شفا حفرة من النار فانقذكم منها ط (پ ۴، ال عمران: ۱۰۳)

اور تم ایک غار دوزخ کے کنارے پر تھے تو اس نے تمہیں اس سے بچا دیا۔

کی تلاوت کرتے ہوئے سنا تو عرض کی: "اللہ عزوجل کی قسم! اگر رحمٰن ورحیم عزوجل انہیں جہنم میں گرانے کا ارادہ فرما لیتا تو پھر انہیں اس میں گرنے سے کوئی نہ بچاتا۔" حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: "اعرابی کی اس بات کو پلے باندھ لو حالانکہ یہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فقیہ نہیں۔" (احیاء علوم الدین، کتاب الذکر والموت وما بعدھا، سعة رحمة اللہ علی سبیل التفاؤل بذلك، ج۵، ص ۳۱۲)

اللہ تعالیٰ کس طرح بندے کی پردہ پوشی فرمائے گا

منقول ہے: "قیامت کے دن جب اللہ عزوجل اپنے بندے کی پردہ پوشی چاہے گا اور اسے سب کے سامنے رسوا نہ کرنے کا ارادہ فرمائے گا تو اس کا گناہوں بھرا نامۂ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں عطا فرمائے گا۔ وہ بندہ اس کی وجہ سے خوف زدہ ہوگا جو اس کے نامۂ اعمال میں ہوگا کیونکہ اسے معلوم ہوگا کہ اس کے گناہ بہت زیادہ ہیں۔ چنانچہ، نامۂ اعمال میں جہاں گناہ لکھے ہوں گے وہاں وہ آواز آہستہ کرلے گا اور اپنے دل میں کہے گا: "سبحان اللہ عزوجل! میری تو ایک نیکی بھی نہیں۔" جبکہ لوگ کہیں گے: "سبحان اللہ عزوجل! اس بندے کے نامۂ اعمال میں تو ایک گناہ بھی نہیں۔" جب وہ آہستہ آواز میں پڑھ کر فارغ ہوگا تو اللہ عزوجل فرمائے گا: "اے میرے بندے! تیری نیکیوں کو میں نے اپنی مخلوق پر ظاہر کیا اور تیری برائیوں کی دنیا و آخرت میں پردہ پوشی فرمائی، اے میرے فرشتو! اس کو میرے عفو و کرم سے جنت میں لے جاؤ۔"

☆ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارگاہِ الٰہی عزوجل میں اپنی امت کے گناہوں کے متعلق دعا کی اور عرض کی: "یا اللہ عزوجل! تو ان کا حساب میرے حوالے کردے تاکہ ان کی برائیوں پر میرے علاوہ کوئی اور آگاہ نہ ہو۔" اللہ عزوجل نے وحی فرمائی: "یہ تیری امت ہے، میں اس پر تجھ سے زیادہ رحم فرمانے والا ہوں، میں ان کا حساب کسی کے حوالے نہیں کروں گا تاکہ میرے علاوہ کوئی ان کی برائیاں نہ دیکھے۔"

(احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، بیان دواء الرجاء...... الخ، ج۴، ص ۱۸۱)

خدا ہے مالک و مولیٰ سبھی روحوں کا جانوں کا
وہ رازق ساری مخلوقات کا خالق جہانوں کا
نظام ایسا بنایا ہے عوالم کے لیے رب نے
توازن جس سے قائم ہے زمیں کا، آسمانوں کا
خدائے پاک نے بھیجا ہے دنیا میں رسولوں کو
وہی محور ہے سارے انبیاء کی داستانوں کا
سہارا بے سہاروں کا فقط خلاقِ عالم ہے
وہی امداد گر ہے بے کسوں کا، ناتوانوں کا
جہاں وردِ درودِ پاک سرور ہوتا رہتا ہے
خدا ناصر ہے ایسے سب مکینوں کا مکانوں کا
شب اسرا خدا و مصطفیٰ کا قرب کیا کہیے!
ہوا وہ فاصلہ بھی ختم، جو تھا دو مکانوں کا
اصول اس کے کبھی تبدیل ہو سکتے نہیں اصلاً
تغیر اور تبدل جس سے ہے سارے جہانوں کا
یقیناً ہشت جنت کا ہر اک گلشن مقدر ہے
نعوتِ سرور و تحمید رب میں تر زبانوں کا
محافظ ساری مستورات کا، اطفال کا ناصر
خدائے لم یزل مولا ہے پیروں کا جوانوں کا
یہ حفظ حرمت سرور کی خاطر جان دیتے ہیں
ہے مقبول خدا جذبہ یہی اپنے جوانوں کا
کبھی محمود کی مانند تم مکہ میں جا دیکھو
بہت رکھتا ہے مالک خیال اپنے مہمانوں کا

(راجا رشید محمود)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سبحان اللہ! میں ان سطور کو بیت اللہ شریف کے سامنے بیٹھ کر پڑھ رہا ہوں اور اپنی گناہگار آنکھوں سے بیت اللہ شریف کے دیدار کے ساتھ ساتھ مقطع کی صداقت بھی دیکھ رہا ہوں کہ خدا کے بندے! اپنے اللہ کے مہمانوں کی کس طرح خدمت کر رہے ہیں۔

ایک بار پھر سبحان اللہ!

سورۂ نساء کی چار آیات دنیا و مافیہا سے بہتر

حضرت سیدنا معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ''سورۃ النساء کی یہ چار آیات اس امت کے لیے دنیا وما فیہا (یعنی دنیا اور جو کچھ اس میں ہے) سے بہتر ہیں:

(۱) ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر مادون ذلک لمن یشآءُ (پ۵، النسآء: ۴۸)

بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے اور کفر سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے۔

(۲) ولو انھم اذ ظلموآ انفسھم جآءوک فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیماO (پ۵، النسآء: ۶۴)

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

(۳) ان تجتنبوا کبآئر ما تنھون عنہ نکفر عنکم سیأتکم وندخلکم مدخلا کریماO (پ۵، النسآء: ۳۱)

اگر بچتے رہو کبیرہ گناہوں سے جن کی تمہیں ممانعت ہے تو تمہارے اور گناہ ہم بخش دیں گے اور تمہیں عزت کی جگہ داخل کریں گے۔

(۴) ومن یعمل سوءا اویظلم نفسہ ثم یستغفر اللہ یجد اللہ غفوراً رحیماO (پ۵، النسآء: ۱۱۰)

اور جو کوئی بُرائی یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ سے بخشش چاہے تو اللہ کو بخشنے والا مہربان پائے گا۔

(شعب الایمان للبیھقی، باب فی معالجۃ کل ذنب بالتوبۃ، الحدیث ۷۱۴۱، ج۵، ص ۴۲۵، بتغیر ـ المعجم الکبیر، الحدیث ۹۰۶۹، ج۹، ص ۲۲۰)

☆ حضرت سیدنا ابو غالب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''میں ابو امامہ رضی اللہ عنہ کے پاس شام کے وقت جایا کرتا تھا۔ ایک دن ان کے پڑوس میں ایک مریض کے پاس گیا تو وہ مریض کو جھڑک رہے تھے اور فرما رہے تھے: ''افسوس ہے تجھ پر، اے اپنی جان پر ظلم کرنے والے! کیا میں نے تجھے بھلائی کا حکم نہ دیا اور برائی سے نہ روکا تھا؟ تو وہ نوجوان بولا: ''اے میرے محترم! اگر اللہ عزوجل مجھے میری ماں کے سپرد کر دے اور میرا معاملہ اسی کے حوالے فرما دے تو میری ماں میرے ساتھ کیسا معاملہ فرمائے گی؟'' تو انہوں نے جواب دیا: ''وہ تجھے جنت میں داخل کر دے گی۔'' تو اس نے عرض کی: ''اللہ عزوجل مجھ پر میری والدہ سے بھی زیادہ مہربان ہے۔'' پھر اس کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ چنانچہ، جب اس کے چچا نے اس کے ساتھ قبر میں اُتر کر اُسے دفن کیا اور قبر کو برابر کر دیا تو اس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے گھبرا کر چیخ ماری۔ میں نے پوچھا: ''کیا ہوا؟'' تو کہنے لگا: ''اس کی قبر وسیع کر دی گئی اور نور سے بھر دی گئی ہے۔'' (شعب الایمان للبیهقي، باب في معالجة كل ذنب بالتوبة، الحديث ۷۱۱۵، ج۵، ص۴۱۷)

اے مسلمانو! جب اللہ عزوجل اپنے بندوں پر ماں سے بھی زیادہ مہربان ہے تو پھر بندہ اس کی اطاعت کی طرف آگے کیوں نہیں بڑھتا اور اس کی نافرمانی سے منہ کیوں نہیں موڑتا اور اپنے آگے ایسی چیز کیوں نہیں بھیجتا جس کا نفع اسی کی طرف لوٹے گا۔ اللہ عزوجل کا فرمانِ عالیشان ہے: و ما تقدموا لا نفسكم من خير تجدوه عند الله ط (پ۱، البقرہ: ۱۱۰)

اور اپنی جانوں کے لیے جو بھلائی آگے بھیجو گے اسے اللہ کے یہاں پاؤ گے۔

☆ حضرت سیدنا ابوبکر بن سلیم صواف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں، ہم حضرت سیدنا امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ کے پاس اس شام حاضر ہوئے جس شام ان کا انتقال ہوا تھا۔ ہم نے عرض کی: ''اے ابو عبداللہ! آپ کیسا محسوس کر رہے ہیں؟'' ارشاد فرمایا: ''میں نہیں جانتا کہ تمہیں کیا کہوں، ہاں! تم اللہ عزوجل کا عفو و کرم دیکھتے رہو گے جب تک تمہارا حساب نہیں ہوگا۔'' ہم ان کی روح قبض ہونے تک وہیں ان کے پاس رہے۔'' (الموسوعة للامام ابن ابی الدنیا، کتاب حسن الظن باللہ، الحدیث ۸۵، ج۱، ص۹۵)

بشر کی تاب کیا دعویٰ کرے جو حمد یزداں کا — کہ ہے وہ حی و قیوم اور خالق جن وانسان کا
وہی ہر شیء پہ قادر ہے نہیں اس کوئی ہمسر — وہ جو چاہے کرے مضموں ہے یہ آیات قرآں کا
جہاں سے کر دیا نمرود کو نا بود اک دم میں — مٹایا یک قلم نام ونشان فرعون وہاماں کا
شفیع روز محشر کا بنایا امتی ہم کو — کیا ہے مستحق ہم کو اسی نے باغ رضواں کا
نکیرین آ کے سائل ہوں گے جس دم مجھ سے مرقد میں — کہوں گا امت محمد ہوں میں بندہ ہوں رحمان کا
رہ حمد خدا طے ہو سکے کس طرح انساں سے — کہ اس جا ماعرفنا قول ہے شاہ رسولاں کا

قبر میں رحمت الٰہی کا جلوہ

منقول ہے: ''اللہ عزوجل کا لطف و کرم بندے پر اس وقت بہت زیادہ ہوتا ہے جب اس کو قبر میں اُتارا جاتا ہے اور سخت مٹی اس کے نرم و نازک رخسار پر رکھ دی جاتی ہے اور اس کے قرب میں رہنے والے، محبت کرنے والے جب بے وفائی کر جاتے ہیں۔ جب میت کو اوّلاً تختہ غسل پر رکھ کر اس کا لباس اُتار دیا جاتا ہے تو وہ اپنے احباب سے مایوس ہو کر پکارتا ہے: ''ہائے بربادی و رسوائی!'' اس کی ندا سوائے اللہ عزوجل کے کوئی نہیں سنتا۔ اللہ عزوجل اس کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے: ''میرے بندے! میں نے دنیا میں تیری پردہ پوشی کی آخرت میں بھی پردہ پوشی کروں گا۔'' جب میت کو چار پائی پر رکھ کر گھر سے سوئے قبرستان چل پڑتے ہیں تو وہ چلاتا ہے: ہائے تنہائی!'' اللہ عزوجل فرماتا ہے: ''اے میرے بندے! اگر تو آج تنہا ہے تو میں ہمیشہ تیرے قریب ہوں۔ خوف نہ رکھ میں تیرے گناہ مٹا دوں گا، قبر میں تیری تنہائی پر رحم کروں گا، میں تیری تنہائی میں تیرا مونس ہوں۔'' جب لوگ اس کو لحد میں اتار کر اس کے نرم و نازک رخسار کو سخت مٹی پر رکھ کر پلٹ جاتے ہیں تو وہ چیختا ہے: ''ہائے تنہائی!'' اللہ عزوجل فرماتا ہے: ''اے میرے بندے! کیا تجھے وحشت ہوتی ہے جبکہ میں تیرا انیس ہوں، کیا تو اکیلے پن کی شکایت کرتا ہے جبکہ میں تیرے قریب ہوں۔ اے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میرے بندے! کیا میں تیرا رب نہیں ہوں؟'' عرض کرے گا: ''کیوں نہیں۔ اے میرے رب عزوجل!'' اللہ عزوجل فرمائے گا: ''اے میرے بندے! کیسے تو نے اس چیز کو چھوڑ دیا جس کا میں نے تجھے حکم دیا تھا؟ اور کیسے اس کا مرتکب ہوا جس سے میں نے تجھے منع کیا تھا؟ کیا تجھے معلوم نہ تھا کہ تجھے میری طرف پلٹنا ہے؟ تیرے اعمال میرے سامنے پیش ہوں گے؟ کیا تو نے میرے عہد کو بھلا دیا تھا؟ یا تو میرے وعدے اور وعید کا منکر تھا؟ اب تیرے دوستوں نے تجھے تنہا چھوڑ دیا، مال تیرے ہاتھ سے چھوٹ گیا، مال نے تیرے مقصد میں تجھے کوئی نفع نہ دیا، نہ دوستوں نے تجھے تیرے برے اعمال سے بچایا۔ اب تیرے پاس کیا عذر ہے؟''

بندہ عرض کرے گا: ''اے میرے پروردگار عزوجل! میرا دل مال و دولت کی محبت میں گرفتار ہوا، ان دونوں نے مجھے گناہوں پر آمادہ کیا، اب میں تیرے جوارِ رحمت میں ہوں اور تیرا اس رات مہمان ہوں تو مجھے اپنی آگ سے عذاب نہ دینا، اگر تو ہی مجھ پر رحم نہیں فرمائے گا تو پھر کون رحم کرے گا؟'' اللہ عزوجل فرمائے گا: ''اے میرے بندے! لوگوں نے تجھے چھوڑ دیا اور اگر وہ تیرے پاس رہتے تو بھی تجھے ان سے نفع نہ ہوتا، انہوں نے تجھے میرے دروازے کی طرف متوجہ کر دیا اور میرے رحم و کرم پر چھوڑ کر گئے ہیں۔ اے میرے بندے! ٹھنڈا سانس لے اور آنکھوں کو بھی ٹھنڈا کر لے کہ تو آج رات میرا مہمان ہے اور کریم اپنے مہمان کو محروم نہیں چھوڑتا۔ اے فرشتو! احسن طریقے سے اس کی مہمان نوازی کرو اور اس پر اس کے گھر والوں اور قرابت داروں سے زیادہ مہربان ہو جاؤ۔ (الروض الفائق فی المواعظ والرقائق)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور ﷺ کا فرمان ہے: ''اگر تمہاری خطائیں آسمان تک پہنچ جائیں پھر تم توبہ کرو تو ضرور اللہ عزوجل تمہاری توبہ قبول فرمالے گا۔'' (سنن ابن ماجۃ، ابواب الزھد، باب ذکر التوبۃ، الحدیث ۴۲۴۸، ص ۲۷۳۵)

لبیک یا موسیٰ (علیہ السلام)

منقول ہے، حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے اپنی مناجات میں عرض کیا: ''یا رب عزوجل!'' اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: ''لبیک یا موسیٰ!'' آپ علیہ السلام نے عرض کی: ''یا اللہ عزوجل! تو تو مالک ہے، میری کیا حیثیت کہ تو مجھے لبیک کہہ کر جواب دے۔'' تو اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: ''مجھے یہ پسند ہے کہ کوئی بندہ مجھے ''یا رب'' پکارے تو میں اسے ''لبیک'' کہہ کر جواب دوں۔''

حضرت سیدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کی: ''یا رب عزوجل! کیا یہ ہر مطیع بندے کے لیے ہے؟'' ارشاد ہوا: ''ہاں! بلکہ ہر گنہگار بندے کے لیے بھی ہے۔'' تو حضرت سیدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کی: ''فرمانبردار کے لیے تو اس کی اطاعت کے سبب ہے اور گنہگار پر یہ کرم کس وجہ سے؟'' تو جواب ارشاد ہوا: ''اے موسیٰ! اگر میں بھلائی کرنے والے کو اس کی بھلائی کا بدلہ دوں اور برائی کرنے والے پر اس کی برائی کی وجہ سے احسان نہ کروں تو میرا جود و کرم کہاں جائے گا۔'' (الروض الفائق)

جاری ہے جو دنیا میں اجازت ہے اسی کی — ہر سانس عطا کی ہوئی مہلت ہے اسی کی
کم ظرف کو بھی رزق کی کثرت سے نوازے — یہ اس کا تحمل ہے یہ شفقت ہے اسی کی
ہر رنگ میں سو رنگ ہیں ہر روپ میں سو روپ — وہ خالق فطرت ہے یہ فطرت ہے اسی کی
وہ حسن کے جلوے ہوں کہ پر کیف نظارے — ندرت ہے اسی ذات کی قدرت ہے اسی کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چڑیا بھی لڑے سانپ سے بچوں کو بچا لے — یہ ہاتھ اسی کا ہے یہ قوت ہے اسی کی
خود وقت ہے مصروف ثنا روز ازل سے — ہر آن جو بخشی ہے وہ نوبت ہے اسی کی
منصورؔ میں جاں ہار چکا دار پہ لیکن — زندہ ہوں جو اب تک یہ مشیت ہے اسی کی

پانچ کلمات جو اللہ کو بہت پسند ہیں

منقول ہے: ''اللہ عزوجل نے حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ فلاں زمین میں میرے ایک ولی کا انتقال ہوگیا ہے تم وہاں جا کر اس کو غسل وکفن دو اور اس کی نمازِ جنازہ ادا کرو اور مٹی میں اس کو دفن کر دو کہ وہ جنت میں تیرا پڑوسی ہے۔'' چنانچہ، حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام تشریف لے گئے۔ اس کو بیابان میں مردہ پایا۔ اس کے پاس کوئی نہ تھا اور نہ ہی دنیا میں اس کی ملکیت میں کوئی چیز تھی۔ لوگ اس کی برائی بیان کرتے اور ہر قسم کے گناہ کا مرتکب قرار دیتے۔ حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے غسل وکفن دے کر اس کی نماز جنازہ پڑھی اور اسے دفن کر دیا۔ پھر عرض کی: ''یارب عزوجل! میں نے اس میت کے متعلق تیرے حکم پر عمل کیا لیکن لوگ تو اس کی برائی بیان کرتے ہیں اور ہر قسم کے گناہ کا مرتکب قرار دیتے ہیں۔'' اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: ''اے موسیٰ! میرے بندے سچ کہتے ہیں، لیکن میں ان سے زیادہ وہ کچھ جانتا ہوں جو وہ نہیں جانتے۔ جب اس کی وفات کا وقت قریب آیا تو اس نے پانچ کلمات سے مجھ سے مناجات کی، جس کے سبب میں نے اس کی مغفرت فرما دی۔ حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: ''وہ پانچ کلمات کون سے ہیں؟'' ارشاد ہوا: ''اے موسیٰ! وہ پانچ کلمات یہ ہیں:

(۱)......اے میرے رب عزوجل! تو جانتا ہے کہ میں نیکوں سے محبت کرتا ہوں اگر چہ خود نیک نہیں ہوں۔

(۲)......یارب عزوجل! تو جانتا ہے کہ میں فاسقوں سے بغض رکھتا ہوں اگر چہ میں خود فاسق ہوں۔

(۳)......یارب عزوجل! اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ میرے جنت میں داخل ہونے سے تیری ملکیت میں کوئی کمی آئے گی تو میں تجھ سے جنت کا سوال نہ کروں۔

(۴)......یارب عزوجل! اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ میرے جہنم میں داخل ہونے سے تیری ملکیت میں اضافہ ہوگا تو میں جہنم سے تیری پناہ نہ مانگوں۔

(۵)......یارب عزوجل! اگر تو مجھ پر رحم نہ کرے گا تو پھر کون کرے گا؟

اے موسیٰ علیہ السلام! میں نے اس پر رحم کیا اور کیا میرے کرم کے لائق تھا کہ میں اس کو خائب وخاسر لوٹا دیتا؟ جب اس نے یہ کلمات کہے تو میں نے اس سے درگزر فرمایا اور اس کی مغفرت فرما دی اور میں ہی بخشنے والا مہربان ہوں۔'' (الروض الفائق)

یا اللہ عزوجل! ہمیں دین کی سمجھ عطا فرما، مشکل امور کی تشریح کرنا سکھا اور ہمیں ذلت ورسوائی سے محفوظ فرما۔ اے ہمارے مالک ومولیٰ عزوجل! اے حق ومبین ذات! ہمیں اپنی رحمت سے اپنا کامیاب بندہ بنا دے۔ یا ارحم الراحمین! ہم پر اپنا خاص رحم وکرم فرما۔ (امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم)

رحمت خدا بارشادات مصطفیٰ کے باب میں احادیث مبارکہ کا سلسلہ شروع ہو رہا ہے، پوری توجہ سے پڑھیے اور اللہ کی رحمت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے طلب گار ہو جائیے۔

لکھ چکا وعظ بھی حکایت بھی تھیں یہ میرے نصیب کی باتیں
اب مدینہ کی یاد آتی ہے لکھ رہا ہوں حبیب کی باتیں

یہاں سے چونکہ کثرت کے ساتھ حدیث کا سلسلہ شروع ہو رہا ہے اس لیے حدیث کی اصلاحات اور اس کے بارے میں ضروری باتیں جاننا ضروری ہیں۔

اصلاحاتِ حدیث

حدیث:

حدیث کا لفظی معنیٰ نئی بات، نئی چیز، گفتگو، بات، ذکر، بیان۔

علم حدیث کی اصلاح میں نبی کریم ﷺ کے قول، فعل اور تقریر کو حدیث کہا جاتا ہے۔

خبر:

اس بارے میں تین قول ہیں۔

(۱) حدیث اور خبر ایک ہی چیز ہے، ان میں کوئی فرق نہیں۔

(۲) خبر حدیث کے مخالف ہے۔ حدیث وہ ہے جو نبی کریم ﷺ سے منقول ہو اور خبر وہ ہے جو غیر سے منقول ہو۔

(۳) خبر حدیث سے عام ہے۔ یعنی حدیث وہ ہے جو نبی ﷺ سے منقول ہو اور خبر وہ جو آپ ﷺ سے منقول ہو یا آپ ﷺ کے علاوہ کسی اور سے ایک حدیث خبر ہو سکتی ہے' لیکن خبر کے لیے ضروری نہیں ہے کہ وہ حدیث ہو۔

اثر:

اس کے لغوی معنیٰ ہیں کسی چیز کا باقی رہنے والا نشان یا اثر۔

اثر کی تعریف میں علماء کا یہ اختلاف ہے۔

(۱) بعض علماء کا کہنا ہے کہ اثر اور حدیث ایک ہی چیز ہے' ان میں کوئی فرق نہیں۔

(۲) بعض کا کہنا ہے کہ حدیث سے مراد حضور ﷺ کے ارشادات ہیں اور اثر سے مراد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یا تابعین رحمۃ اللہ علیہم کے ارشادات ہیں۔

عام طور پر حدیث کی تین اقسام ہیں۔

(۱) قولی حدیث: یعنی آپ ﷺ کے ارشادات

(۲) فعلی حدیث: یعنی آپ ﷺ کے افعال

(۳) تقریری حدیث: یعنی آپ ﷺ کے سامنے کوئی کام ہوا لیکن نہ تو آپ نے اس کام سے منع فرمایا اور نہ کرنے کا حکم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دیا۔

حدیث قدسی:

ایسی حدیث جو ذات قدسیہ یعنی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف منسوب ہو یعنی حدیث کا معنی ومفہوم اللہ کی طرف سے ہو اور نبی کریم ﷺ اسے اپنے الفاظ میں بیان فرمائیں۔

سند: حدیث کے دو حصے ہوتے ہیں پہلے حصے کو سند کہتے ہیں اور دوسرے حصے کو متن۔ سند سے مراد راویوں کا وہ سلسلہ جو متن تک پہنچاتا ہے۔

متن: جہاں روایوں کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے اس سے آگے کا حصہ متن کہلاتا ہے۔ مثلاً

۱ — حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة قال حدثنا شریك عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما امرتکم به فخذوه وما نهیتکم عنه فانتهوا

اس حدیث میں حدثنا سے لے کر ابی هریرة تک سند ہے اور اس کے بعد سے آخر تک کے حصہ کو متن کہیں گے۔

راوی: ایسا شخص جو حدیث بیان کرتا ہے یا حدیث نقل کرتا ہے۔

روایت کرنا: حدیث بیان کرنا یا حدیث نقل کرنا

درایت: درایت کے لفظی معنی ہیں، عقل، دانش، سمجھ کسی حدیث کو منطقی اصولوں، عقل، قرآن یا تاریخ اور دوسری شہادتوں کے ذریعے پرکھنا کہ وہ ان کے خلاف نہ جاتی ہو حدیث کی تحقیق کا یہ طریقہ درایت کہلاتا ہے۔

محدث: ایسا شخص جو حدیث بیان کرنے اور اس میں غور وفکر کے ساتھ مشغول ہو نیز بہت سی احادیث اور ان کے راویوں کے حالات جانتا ہو۔

حافظ حدیث: اس سے مراد ایسا عالم ہے جو ہر وہ حدیث روایت کرے جو اس تک پہنچے اور جن احادیث کی اسے ضرورت ہو وہ انہیں یاد کرے یعنی وہ ایسی کثیر احادیث اور راویوں سے واقف ہو جن سے دیگر علماء ناواقف ہوتے ہیں اور بعض علماء حدیث کہتے ہیں کہ حافظ حدیث سے مراد ایسا شخص ہے جس کو ایک لاکھ احادیث کے علم کا احاطہ کیا ہو۔

حاکم فی الحدیث: اس سے مراد ایسا عالم حدیث ہے جس کا علم روایت شدہ تمام احادیث کو محیط ہو یعنی وہ ان کے متن وسند سے آگاہ ہو۔ راویوں کی جرح وتعدیل اور تاریخ سے واقف ہو۔ احادیث کی عدالت وغرابت اور ناسخ ومنسوخ ہونے پر مطلع ہو۔

صحابی: ایسا شخص جس نے ایمان کی حالت میں حضور ﷺ سے (ظاہری حیات میں) ملاقات کا شرف حاصل کیا ہو اور ایمان ہی کی حالت میں فوت ہوا ہو۔

تابعی: تابعی وہ شخص ہوتا ہے جس نے اسلام کی حالت میں کسی صحابی سے ملاقات کی ہو اور پھر ایمان ہی کی حالت میں وفات پائی ہو۔

تبع تابعی: ایسا شخص جس نے ایمان کی حالت میں کسی تابعی سے ملاقات کی ہو اور ایمان ہی پر فوت ہوا ہو۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

روایت لفظی: کسی حدیث کولفظ بہ لفظ بیان کرنا روایت لفظی کہلاتا ہے۔

روایت معنوی: اگر کسی حدیث کو راوی اپنے لفظوں میں بیان کرے تو اسے روایت معنوی یا روایت بالمعنیٰ کہتے ہیں۔

مروی: جو حدیث بیان کی جائے اسے ''مروی'' کہتے ہیں۔مروی کی جمع مرویات ہے۔

واسطہ: درمیانے راوی کو''واسطہ'' کہتے ہیں۔

ضبط: کسی حدیث کو صحیح طور پر یاد رکھنے یا اس کا مفہوم صحیح طور پر ادا کرنے کو''ضبط'' کہتے ہیں۔

عدالت: کسی راوی کے اندر نیک اوصاف کا پایا جانا اور اس کا برائیوں سے دور رہنا اور نیک اور مستقل صفات کا حامل ہونا ''عدالت'' کہلاتا ہے۔صاحب عدالت راوی کو''عادل'' یا''عدول'' کہتے ہیں۔

ثقاہت: جس راوی میں یہ دونوں صفات یعنی عدل اور ضبط مکمل طور پر موجود ہوں اسے ثقہ کہتے ہیں۔ثقہ راویوں کی روایت کو مضبوط تسلیم کیا جاتا ہے۔

تعدیل: کسی راوی کو مکمل تحقیق کے بعد عادل ٹھہرائے جانے کا عمل تعدیل کہلاتا ہے۔

تضعیف: کسی حدیث کو تحقیق کے بعد ضعیف قرار دینے کا عمل''تضعیف'' کہلاتا ہے۔

جرح یا طعن: راوی پر ناقدانہ نظر ڈالنا جرح یا طعن کہلاتا ہے۔

الفاظ ادائے حدیث:

مختلف احادیث مختلف الفاظ سے شروع کی گئی ہیں۔احادیث جن مختلف الفاظ سے شروع ہوتی ہیں انہیں ''الفاظ ادائے حدیث'' کہتے ہیں۔الفاظ ادائے حدیث درج ذیل ہیں (۱) سمعت، حدثنی (۲) اخبرنی ، قرات علیه (۳) قری علیه وانا اسمع (۴) انبانی (۵) ناولنی (۶) شافھنی، بالاجازۃ (۷) کتب الی بالاجازۃ (۸) عن، قال، روی

کثیر الروایت صحابہ کرام:

جن صحابہ کرام علیہم الرضوان نے نبی کریم ﷺ سے بہت زیادہ احادیث روایت کی ہیں انہیں کثیر الروایت صحابہ کرام کہا جاتا ہے۔ان کے نام درج ذیل ہیں:

(۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ — آپ نے پانچ ہزار تین سو چوہتر (۵۳۷۴) احادیث روایت کی ہیں۔

(۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما — آپ نے دو ہزار چھ سو تیس (۲۶۳۰) احادیث روایت کی ہیں۔

(۳) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ — آپ نے دو ہزار دو سو چھیاسی (۲۲۸۶) احادیث روایت کی ہیں۔

(۴) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا — آپ کی مرویات کی تعداد دو ہزار دو سو دس (۲۲۱۰) ہے۔

(۵) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما — آپ کی روایت کردہ احادیث کی تعداد ایک ہزار چھ سو ساٹھ (۱۶۶۰) ہے۔

(۶) حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ — آپ کی روایت کردہ احادیث کی تعداد ایک ہزار پانچ سو چالیس (۱۵۴۰) ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۷) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ آپ کی روایت کردہ احادیث کی تعداد ایک ہزار ایک سو ستر (۱۱۷۰) ہے۔

حدیث کی اقسام

متواتر: وہ حدیث جسے اتنے کثیر راوی روایت کریں جن کے جھوٹ پر اتفاق کرنے کو عقل انسانی محال قرار دے، پھر یہ کثرت سند کی ابتداء سے انتہا تک مسلسل برقرار رہے۔

مشہور: جسے ہر طبقے میں تین یا تین سے زیادہ روایت کریں اور راویوں کی تعداد حدِ تواتر تک نہ پہنچے یعنی اس میں خبر متواتر کی مکمل شرائط نہ پائی جائیں۔ چونکہ یہ انتہائی واضح اور ظاہر ہوتی ہے اس لیے اس کا نام مشہور رکھا گیا۔

عزیز: وہ حدیث جس کی سند کے ایک طبقہ میں صرف دو راوی ہوں اور اس کے علاوہ تمام مراحل میں دو یا دو سے زائد راوی موجود ہوں۔

غریب: وہ حدیث جسے روایت کرنے والا راوی سند کے تمام طبقات میں یا بعض میں ایک ہو۔ غریب حدیث کو ''فرد'' بھی کہتے ہیں۔

صحیح لذاتہ: صحیح لذاتہ سے مراد وہ حدیث مسند ہے جس کی سند متصل ہو، ابتدا سے انتہا تک عادل ضابط راوی عادل ضابط سے روایت کرے اور وہ حدیث شاذ اور معلل نہ ہو۔

صحیح لغیرہ: جس حدیث میں کمال ضبط کے سوا صحیح لذاتہ کی تمام خوبیاں ہوں اور ضبط کی کمی تعدد طرق روایت سے پوری ہو جائے۔

حسن لذاتہ: جس حدیث کے راوی میں صرف ضبط کی صفت نہ ہو اور صحیح لذاتہ کی تمام شرائط موجود ہوں اور یہ کمی تعدد طرق سے پوری نہ ہو۔

مرفوع: جس حدیث کی روایت کا سلسلہ نبی کریم ﷺ تک پہنچتا ہے اسے حدیث مرفوع کہتے ہیں۔

موقوف: جس حدیث کی روایت کا سلسلہ کسی صحابی پر پہنچ کر ختم ہو جاتا ہے اُسے حدیث موقوف کہتے ہیں۔

مقطوع: جس حدیث کی روایت کا سلسلہ کسی تابعی تک پہنچ کر ختم ہو جائے اسے حدیث مقطوع کہتے ہیں۔

حدیثِ متصل: اس حدیث کو کہا جاتا ہے جس کے راوی شروع سے آخر تک پورے ہوں اور درمیان میں سے کوئی راوی چھوٹ نہ گیا ہو۔

حدیث منقطع: ایسی حدیث جس کی سند سے ایک یا کئی راوی مختلف مقام سے ساقط ہو گئے ہوں۔

حدیث معضل: اس حدیث کو کہتے ہیں جس کی سند سے دو یا دو سے زیادہ راوی ایک ہی مقام سے بتصرف یا بلا تصرف مصنف ساقط ہوں۔

حدیث معلق: جس حدیث کی سند کے شروع سے روایت کو حذف کر دیا جائے خواہ یہ حذف بعض کا ہو یا کل کا۔

حدیث مرسل: جس حدیث کی سند کے آخر سے راوی چھوڑ دیا جائے مثلاً تابعی نبی کریم ﷺ سے روایت کرے اور صحابی کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چھوڑ دے۔

حسن لغیرہ: وہ ضعیف حدیث جس کی سندیں زیادہ ہوں اور اس کے ضعیف ہونے کا سبب راوی کا فاسق یا جھوٹا ہونا نہ ہوا۔

الغرض ضعیف حدیث دو امور کی وجہ سے حسن کے درجے کو پہنچ جاتی ہے۔

اوّل: وہ حدیث ایک یا زیادہ سندوں سے مروی ہو اور وہ سندیں پہلی سند جیسی یا اس سے قوی ہوں۔

دوم: اس حدیث کے ضعف کا سبب راوی کے حافظے کی کمزوری ہو یا سند میں انقطاع ہو یا کوئی راوی مجہول ہو۔

حسن لغیرہ حدیث حسن لذاتہ سے نچلے درجے پر ہوتی ہے۔

ضعیف: حدیث صحیح اور حدیث حسن کی مذکورہ بالا شرائط میں سے ایک یا زیادہ شرائط اگر راوی میں نہ ہوں مثلاً حدیث کا راوی صاحب عدالت نہیں ہے یا صاحب ضبط نہیں ہے تو اس کی روایت کردہ حدیث ''ضعیف'' کہلائے گی۔

شاذ: اس سے مراد وہ حدیث نہیں جسے ثقہ راوی روایت کرے اور اس کے سوا کوئی دوسرا اسے روایت نہ کرے بلکہ شاذ وہ حدیث ہوتی ہے جسے ثقہ راوی حفاظ ثقہ راویوں کی مخالفت کرتے ہوئے روایت کرے۔

محفوظ: ارجح اور ثقہ تر راوی کی روایت کردہ حدیث محفوظ کہلاتی ہے۔

منکر: وہ حدیث جس کا راوی ضعیف ہو اور وہ ایسے راوی کی حدیث کے خلاف ہو جو قوی راوی ہے۔

معروف: وہ حدیث جس کا راوی قوی ہو اور وہ ایسے راوی کی حدیث کے خلاف ہو جو ضعیف ہے۔

متروک: وہ حدیث جس کی سند میں ایسا راوی ہو جس پر جھوٹ کی تہمت ہو۔

موضوع: وہ بنایا اور گھڑا ہوا جھوٹ جس کی نسبت حضور ﷺ کی طرف ہو۔

چونکہ یہ روایت رتبہ میں حد درجہ کمزور اور گری ہوئی ہوتی ہے اس لیے اس کا نام موضوع رکھا گیا ہے۔

کتب حدیث کی اقسام

صحیح: جس کتاب کے مصنف نے صرف صحیح احادیث کا اہتمام کیا ہو جیسے صحیح بخاری، صحیح مسلم اور صحیح ابن حبان وغیرہ۔

جامع: جس کتاب میں آٹھ عنوانات کے تحت احادیث لائی جائیں اور وہ یہ ہیں:

(سیر، آداب، تفسیر، عقائد، فتن، احکام، اشرائط، مناقب، جیسے صحیح بخاری اور جامع ترمذی وغیرہ)

سنن: جس کتاب میں احکام سے متعلقہ احادیث ہوں جیسے سنن ابوداؤد اور سنن نسائی۔

مسند: جس کتاب میں صحابہ کی ترتیب سے احادیث لائی جائیں، جیسے مسند احمد بن حنبل

معجم: جس کتاب میں شیوخ کی ترتیب سے احادیث لائی جائیں جیسے معجم طبرانی

مستخرج: ایسی کتاب جس میں کسی اور مجموعہ احادیث کی مرویات کو علیحدہ اسناد کے ساتھ پہلے مؤلف کے واسطہ کے بغیر روایت کیا جائے۔ جیسے مستخرج لابی نعیم علی البخاری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مستدرک: جس کتاب میں مختلف ابواب کے تحت ان احادیث کو لایا جائے جو ان ابواب میں کسی اور مصنف سے رہ گئی ہوں جیسے حاکم کی مستدرک علی الصحیحین

اربعین: جس کتاب میں چالیس احادیث ہوں جیسے اربعین نووی

صحاح ستہ: حدیث کی وہ چھ کتب جن میں بیان کردہ احادیث محققین کی تحقیق کے مطابق سب سے اعلیٰ اور صحیح مرتبہ کی ثابت ہوئی ہیں صحاح ستہ کہلاتی ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں: صحیح بخاری، صحیح مسلم، جامع ترمذی، سنن ابوداؤد، سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ (تو پھر اب انتظار کس بات کی)

گلشن قدس کی بہاروں سے باغ جنت کے پھول لایا ہوں
عاشقو! بھر لو دامنِ دل کو میں ''حدیث رسول'' لایا ہوں

(صلی اللہ علیہ والہ وسلم)

اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے غضب پہ غالب ہے

☆ حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لما خلق الله الخلق كتب في كتابه وهو يكتب على نفسه وهو وضع عنده على العرش "ان رحمتي تغلب غضبي" (متفق عليه. بخاري ٢٦٩٩/٦ - كتاب التوحيد باب قول الله تعالىٰ ويحذركم الله نفسه. مسلم شريف كتاب التوبة باب في سعة رحمة الله تعالىٰ وانها سبقت غضبه ٢١٠٧/٤ - ترمذي. ابن ماجه. نسائي)

جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو اس نے اپنی کتاب میں لکھا اور وہ اپنی ذات کے متعلق لکھتا ہے جو اس کے پاس عرش پہ رکھی ہوئی ہے ''میرے غضب پہ میری رحمت غالب ہے۔

☆ عن ابي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ان الله لما قضى الخلق كتب عنده فوق عرشه ان رحمتي سبقت غضبي. (اخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: وكان عرشه على الماء وهو رب العرش العظيم، ٢٧٠٠/٦، الرقم: ٦٩٨٦)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو عرش کے اوپر اپنے پاس لکھ کر رکھ لیا: بے شک میری رحمت میرے غضب سے بڑھ گئی ہے۔''

☆ عن ابي هريرة رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ان الله حين خلق الخلق كتب بيده على نفسه ان رحمتي تغلب غضبي. (اخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم باب: خلق الله مائة رحمة، ٥٤٩/٥، الرقم: ٣٥٤٣)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق کو پیدا فرمایا تو اپنے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دستِ قدرت سے اپنی ذات کے لیے لکھ دیا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔"

ہے تو ہی تو اگر تجھے پہچان جائیں ہم
پھر یاں سے کیوں بہ حسرت وارمان جائیں ہم

وہ علم دے ہمیں کہ تجھے جان جائیں ہم
بندے ہیں تیرے اور کو کیوں مان جائیں ہم

ہر شان میں ہے جلوہ نما تو ہی اے خدا
آنکھیں عطا ہوں کاش کہ پہچان جائیں ہم

یا رب ہمارے ساقی کوثر ہوں میزباں
جب حشر میں بصورت مہمان جائیں ہم

شانِ جناب احمد مرسل حبیب حق
گر حق نما نظر ہو عطا جان جائیں ہم

برقع اٹھایئے رخ روشن سے یا نبی
اللہ کے حبیب ہو قربان جائیں ہم

لا تقنطوا ہے سامعہ افروزِ جاں حکیم
واعظ کے قیل وقال کو کیوں مان جائیں ہم

(مولانا محمد عبدالحکیم صدیقی جوشؔ وحکیمؔ قدس سرہ)

اے میرے بندو

☆ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے یہ روایت فرمائی ہے کہ اللہ نے فرمایا:

یا عبادی، انی حرمت الظلم علی نفسی وجعلته بینکم محرما فلا تظالموا یا عبادی، کلکم ضال الا من هدیته فاستهدونی اهدکم. یا عبادی، کلکم جائع الا من اطعمته فاستطعمونی اطعمکم یا عبادی کلکم عار الا من کسوته فاستکسونی اکسکم. یا عبادی، انکم تخطؤن باللیل والنهار وانا اغفر الذنوب جمیعا فاستغفرونی اغفرلکم. یا عبادی، انکم لن تبلغوا ضری فتضرونی ولن تبلغوا نفعی فتنفعونی. یا عبادی، لو ان اولکم وآخرکم وانسکم وجنکم کانوا علی اتقی قلب رجل واحد منکم ما زاد ذلك فی ملکی شیئا. یا عبادی. لو ان اولکم وآخرکم وانسکم وجنکم کانوا علی افجر قلب رجل واحد ما نقص ذلك من ملکی شیئا. یاعبادی، لو ان اولکم وآخرکم وانسکم وجنکم قاموا فی صعید واحد فسالونی فاعطیت کل انسان مسالته ما نقص ذلك مما عندی الا کما ینقص المخیط اذا ادخل البحر. یا عبادی، انما هی اعمالکم احصیها لکم ثم اوفیکم ایاها فمن وجد خیرا فلیحمد الله ومن وجد غیر ذلك فلا یلومن الا نفسه. (اخرجه مسلم فی الصحیح، کتاب: البر والصلة والآداب، باب: تحریم الظلم، ۴/۱۹۹۴، الرقم: ۲۵۷۷، والترمذی فی السنن، کتاب: صفة القیامة والرقائق والورع عن رسول الله صلی الله علیه وسلم، باب: منه، ۴/۶۵۶، الرقم: ۲۴۹۵)

"اے میرے بندو! میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کیا ہے اور میں نے تمہارے درمیان بھی ظلم کو حرام کر دیا، لہٰذا تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو، اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو، سوائے اس کے جسے میں ہدایت دوں، سو تم مجھ سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہدایت طلب کرو، میں تمہیں ہدایت دوں گا، اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو سوائے اس کے جسے میں کھانا کھلاؤں، پس تم مجھ سے کھانا طلب کرو، میں تمہیں کھلاؤں گا، اے میرے بندو! تم سب سے بے لباس ہو سوائے اس کے جسے میں لباس پہناؤں، لہٰذا تم مجھ سے لباس مانگو میں تمہیں لباس پہناؤں گا، اے میرے بندو! تم سب دن رات گناہ کرتے ہو اور میں تمام گناہوں کو بخشتا ہوں، تم مجھ سے بخشش طلب کرو، میں تمہیں بخش دوں گا، اے میرے بندو! تم کسی نقصان کے مالک نہیں ہو کہ مجھے نقصان پہنچا سکو اور تم کسی نفع کے مالک بھی نہیں کہ مجھے نفع پہنچا سکو، اے میرے بندو! اگر تمہارے اوّل اور آخر اور تمہارے انسان اور جن تم میں سے سب سے زیادہ متقی شخص کی طرح ہو جائیں تو میری بادشاہت میں کچھ اضافہ نہیں کر سکتے اور اے میرے بندو! اگر تمہارے اول وآخر اور تمہارے انسان اور جن تم میں سے سب سے زیادہ بدکار شخص کی طرح ہو جائیں تو میری بادشاہت سے کوئی چیز کم نہیں کر سکتے اور اے میرے بندو! اگر تمہارے اول اور آخر اور تمہارے انسان اور جن کسی ایک جگہ کھڑے ہو کر مجھ سے سوال کریں اور میں ہر ایک کا سوال پورا کر دوں تو جو کچھ میرے پاس ہے اس سے صرف اتنا کم ہو گا جس طرح سوئی کو سمندر میں ڈال کر (نکالنے سے) اس میں کمی ہوتی ہے، اے میرے بندو! یہ تمہارے اعمال ہیں جنہیں میں تمہارے لیے جمع کر رہا ہوں، پھر میں تمہیں ان کی پوری پوری جزا دوں گا، پس جو شخص خیر کو پائے وہ اللہ کی حمد کرے اور جسے خیر کے سوا کوئی چیز (مثلاً آفت یا مصیبت) پہنچے وہ اپنے نفس کے سوا اور کسی کو ملامت نہ کرے۔''

عطا کی زندگی ہر چیز کو رب علیٰ تو نے
بنائے دو جہاں اے خالق ارض وسما تو نے
تیرے جلووں سے نورافشاں ہے اس عالم کا ہر ذرہ
مہ وخورشید وانجم کو عطا کی ہے ضیاء تو نے
تیری قدرت کے مظہر ہیں مناظر کوہساروں کے
چمن زاروں کو بخشی ہے بہار دلکشا تو نے
نگاہ شوق کو احساس ہو کیوں نارسائی کا
کہ دی ہے نحن اقرب کی نوید جانفزا تو نے
عطا کی سنگریزوں کو بھی تو نے تاب گویائی
کیا ہے بے زبانوں کو تکلم آشنا تو نے
کرم تیرا کہ ہم کو خیر امت تو نے فرمایا
عطا تیری دیا ہم کو رسول مجتبیٰ تو نے

گاہے گاہے بازخواں ایں قصۂ پارینہ را

اس حدیث کے تحت اس سے پہلے اپنی کتاب الباقیات الصالحات میں جو کچھ لکھ چکا ہوں وہ قارئین کی نذر کر رہا ہوں تاکہ بھولا ہوا سبق یاد ہو جائے۔

قل یعبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ط ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا ط انہ ھو الغفور الرحیم○ (الزمر: ۵۳)

(اے پیارے حبیب آپ) فرما دیجئے اے میرے وہ بندو جنہوں نے (گناہوں اور معصیتوں میں مبتلا ہو کر) اپنی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جانوں پہ زیادتی کی اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ بے شک اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو بخش دے گا، بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

اس آیہ کریمہ کے شانِ نزول میں مفسرین نے لکھا ہے کہ چند آدمیوں نے حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا: آپ کا دین تو بے شک حق اور سچ ہے لیکن ہم (ڈرتے ہیں کہ ہم) نے بڑے بڑے جو گناہ کیے ہیں ان کا کیا بنے گا، کیا وہ معاف ہو جائیں گے؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

اس آیت کے ابتدائی الفاظ کتنے پیارے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو یا ایھا الناس کہہ کر بھی خطاب فرما سکتا تھا۔ یا ایھا الذین امنوا بھی فرمایا جاسکتا تھا لیکن نہیں، ی ضمیر کے بغیر "اے بندو" بھی کہا جاسکتا تھا مگر نہیں، پھر یعبادی کہنے میں حکمت کیا ہے؟ یقیناً اللہ تعالیٰ کی اپنے گناہ گار بندوں کے ساتھ پیار کی انتہا ہے کہ فرما رہا ہے اے میرے بندو!

بلاتشبیہ وتمثیل یوں سمجھیں کہ ایک شخص کے کئی بیٹے ہوں کچھ تابعدار ہوں اور کچھ نافرمان اور بڑا عرصہ نافرمانی کرتے رہے ہوں اور بڑی بڑی نافرمانیاں کر کے باپ کے پیار کے بارے میں مایوس ہو چکے ہوں کہ اب ہم اپنے باپ کا پیار کہاں سے حاصل کر سکتے ہیں، بس اب کوئی راستہ نہیں ہے کہ ہمیں اپنے باپ کا پیار مل سکے کیونکہ ہم نے اس کو تنگ ہی اتنا کیا ہے اور باپ جانتا ہو کہ یہ میرے بارے میں کیسا ذہن بنائے بیٹھے ہیں اس پر باپ کو ترس آئے اور وہ محبت پدری کے جذبات سے سرشار ہو کر کہے! اے میرے پیارے بیٹو! تمہیں اندازہ ہی نہیں ہے کہ میرے دل میں تمہاری کس قدر محبت ہے۔ اگرچہ تم نے مجھے بہت ستایا ہے لیکن مایوس کیوں ہوتے ہو مجھے باپ کہہ کر تو دیکھو پھر دیکھنا محبت پدرانہ کا نظارا کہ تمہاری نافرمانیاں کس طرح معاف ہوتی ہیں اور پھر یہ ایک فطرتی بات ہے کہ باپ کو ایسی اولاد پر زیادہ ترس آتا ہے۔

جن کی نظر میں عشق بھی وہم وگمان ہے ان کا ضمیر سوچ کی کالی چٹان ہے

اللہ تعالیٰ لم یلد ولم یولد ہے مثال صرف سمجھانے کے لیے دی ہے کچھ یہی انداز اس آیت میں بھی دکھائی دیتا ہے کہ جن بندوں نے خدا کی نافرمانیاں کر کر کے اپنے آپ کو رب کی رحمت سے مایوس کر لیا ہے ان کو کہا جا رہا ہے اے میرے پیارے بندو! تمہیں کیا پتہ تمہارا رب تم سے کتنی محبت کرتا ہے۔ ماں اپنے اکلوتے بیٹے سے کیا محبت کرے گی جتنی محبت تمہارا رب تمہارے ساتھ فرماتا ہے۔ تم ایک بار اللھم لبیک کہہ کر تو دیکھو اس کی بارگاہ سے دس بار یا عبدی کی ندا آئے گی اور یہ خطاب نیکوکاروں، پرہیزگاروں سے نہیں وہ تو اپنی نیکی وتقویٰ کی وجہ سے پہلے ہی خدا کے پیارے ہیں یہاں تو خطاب ان سے ہے الذین اسرفوا علی انفسھم ۔ (وہ جو اپنی جانوں پہ ظلم کر بیٹھے ہیں) یعنی بڑے بڑے گناہگار۔ حضور علیہ السلام کا بھی ارشاد ہے: شفاعتی لاھل الکبائر من امتی ۔ میری شفاعت بڑے بڑے گناہگاروں کے لیے ہے۔

دو کریموں میں گناہ گار کی بن آئی ہے میرا اللہ بھی کریم اس کے محمد بھی کریم

پھر یہاں پہ ایک اور بڑی عجیب بات سمجھنے والی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خود نہیں فرمایا: یعبادی' بلکہ اپنے محبوب علیہ السلام کو فرمایا: قل یعبادی اے پیارے تو کہہ دے: اے میرے پیارے بندو!

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہم وہ بندے ہیں جو دن رات گناہ کرتے ہیں

اس کو بھی ایک مثال سے سمجھئے کہ ایک غلام کا آقا پیار بھی کرتا ہو اور غصے بھی ہوتا ہو، اس میں جلال بھی ہو اور جمال بھی، سزا بھی دیتا ہو اور معاف بھی کرتا ہو تو اس غلام سے اگر کوئی نافرمانی ہو جائے اور آقا درگذر کر دے۔ تو درگذر کرنے کے باوجود بھی غلام کے دل میں یہ خیال ضرور آتا رہے گا کہ خدا جانے کب جلال میں آ جائے اور اگلے پچھلے حساب لینا شروع کر دے۔ لیکن اس آقا کا کوئی پیارا جس میں جمال ہی جمال ہے جلال نہیں، جس میں پیار ہی پیار ہے مار نہیں۔ جس میں معاف کرنے ہی کی صفت ہے سزا دینے کی نہیں، جو سراپا رحم و کرم ہو اپنے غلام کو تسلی دینے کے لیے اپنے اس پیارے کو کہتا ہے کہ تو اس کو کہہ دے کہ سزا کا خطرہ محسوس نہ کرے تیرے آقا نے تجھے معاف کر دیا ہے تو جب آقا کا پیارا ایسی بات کہے گا تو اس کو ضرور حوصلہ ہو گا کہ اگر خود کہتا تو بات اور تھی اب تو کسی صورت میں بھی سزا کی توقع نہیں ہے۔ بلاتشبیہ و تمثیل یوں سمجھئے کہ اللہ تعالیٰ اگرچہ **لا یخلف المیعاد** کی شان والا ہے رحیم و کریم، غفار و رحمان ہے مگر ساتھ قہار و جبار بھی ہے وہ اگر خود فرمائے کہ میں معاف کرنے والا ہوں تو دل میں یہ کھٹک تو رہے گی کہ کل قیامت کے دن جب اس کے جلال کی انتہا ہو گی اور ہر کوئی نفسی نفسی پکار رہا ہو گا اگر اس نے ہمارا حساب لے لیا تو اس کو کون پوچھنے والا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے اپنے گناہگار بندوں کے دل سے یہ خوف نکالنے کے لیے اپنے پیارے کو جو سراپا رحمت ہی رحمت ہے، جس میں انتقام کا جذبہ نہیں صرف معاف کرنے سے ہی محبت کرتا ہے۔ اس کو فرمایا: **قل یعبادی**۔ اے پیارے میرے گناہگاروں کو تو کہہ دے کہ رب کی رحمت سے مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

یا رسول اللہ! ہم اس لیے ڈرتے ہیں کہ گناہ بہت ہیں۔ فرمایا: اپنے گناہوں کے پہاڑ دیکھنے والو اللہ کی رحمت کے انبار بھی دیکھو۔ **ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا**۔ اللہ تمہارے تمام گناہوں کو معاف فرما دے گا۔

ہم وہ بندے ہیں جو دن رات گناہ کرتے ہیں   یہ وہ آقا ہیں جو سب بخش دیا کرتے ہیں

ہم ہیں عبد مصطفیٰ پھر تجھ کو کیا؟

یاد رہے! اس آیت کا ایک معنی یہ بھی ہے کہ حضور علیہ السلام فرما رہے ہیں اے میرے بندو! اس صورت میں بندہ بندگی کرنے والا کے معنی میں نہیں ہو گا بلکہ نوکر چاکر اور خدمت گزار کے معنی میں ہو گا اور یہ قرآن مجید میں بہت جگہ آیا ہے۔

وانکحوا الایامی منکم والصالحین من عبادکم میں یہی معنی مراد ہے۔

اور فقہی اصطلاح میں عبد کا لفظ چاہے وہ عبد ابق ہو، رقیق ہو، ماذون ہو مدبر ہو مکاتب ہو انہی معنوں میں بولا جاتا ہے۔ ان معنوں کے لحاظ سے ہی عبد المصطفیٰ، عبد الرسول نام رکھنے کا جواز ثابت ہوتا ہے لہٰذا یہ شرک نہ ہوا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اس عقیدے کو شرک قرار دینے والوں کی اپنے ایک شعر میں یوں حجامت فرماتے ہیں:

یعبادی کہہ کے ہم کو شاہ نے اپنا بندہ کر لیا پھر تجھ کو کیا
تیری دوزخ سے تو کچھ چھینا نہیں خلد میں پہنچا رضا پھر تجھ کو کیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خدا معاف کرتا ہے مگر رسول کریم ﷺ کی سفارش سے معاف کرتا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے: ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاء وك...... اندازہ لگاؤ کہ گناہگار تو ہم خدا کے ہیں مگر خدا تعالیٰ ہمیں اپنے محبوب کی بارگاہ کا راستہ دکھا رہا ہے کہ اگر معافی چاہتے ہو تو درِ محبوب سے ہوتے ہوئے آؤ۔

رب اپنے گناہگاراں نوں بھیجے اوہدے در تے
سرکار بناں معاف خطا کون کرے گا امت لئی رو رو کے دعا کون کرے گا

اگر الذنوب کی جگہ الذنب آ جاتا تو الف لام عہد جنسی یا استغراقی کے ذریعے تمام گناہ مراد لیے جا سکتے تھے۔ یا "ذنبا" نکرہ فرمایا جاتا تو پھر بھی ہر گناہ مراد ہو سکتا تھا مگر قربان جائیں اللہ نے الذنوب بھی فرمایا اور پھر ساتھ جمیعا بھی فرمادیا کہ کوئی گناہ معاف ہونے سے بچ نہیں سکے گا۔

کار ما بدکاری و شرمندگی کار تو برما ہمہ بخشندگی

مزید آیاتِ قرآنیہ

مندرجہ بالا آیت کے علاوہ بھی قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو "اے میرے بندو" کہہ کر یاد فرمایا ہے اگرچہ بعض جگہ وہاں ضمیر متکلم (ی) نہیں ہے۔ مگر ترجمہ یہی ہوگا۔ "اے میرے بندو" کیونکہ وہاں "ی" محذوف ہے اور المحذوف کا لمذکور اور دال کا کسرہ یا کے حذف ہونے پر دلالت کرتا رہے گا اور اللہ کی محبت و مغفرت کی طرف گناہگار بندوں کو بلاتا رہے گا۔ چند آیات ملاحظہ ہوں۔

1- و اذا سالك عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوة الداع اذا دعان فلیستجیبو الی ولیومنوا به لعلھم یرشدون ۔ (البقرہ:۱۸۶)

ترجمہ: اور اے پیارے! جب آپ سے میرے بندے میرے بارے میں پوچھیں تو میں نزدیک ہوں دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب وہ مجھے پکارے تو انہیں چاہیے کہ میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں کہ کہیں راہ پائیں۔

دوست نزدیک تر از من بمن است ویں عجب ترکہ من ازوے دورم

2- قل یعبادی الذین امنوا یقیموا الصلوٰة وینفقوا مما رزقنھم سرا وعلانیة من قبل ان یاتی یوم لا بیع فیه ولا خلل ۔ (ابراھیم:۳۱)

ترجمہ: اے محبوب! میرے بندوں سے فرماؤ جو ایمان لائے کہ نماز قائم کریں اور ہمارے دیے ہوئے میں سے کچھ ہماری راہ میں چھپے اور ظاہر خرچ کریں اس دن کے آنے سے پہلے جس میں نہ سوداگری ہوگی نہ یارانہ (یعنی وہ سوداگری و یارانہ جو محبت الٰہی کی وجہ سے نہ ہو)۔

3- ان عبادی لیس لك علیھم بسلطن ۔ (الحجر: ۴۲، الاسراء: ۶۵)

ترجمہ: (شیطان سے اللہ نے فرمایا) بیشک میرے (ایماندار) بندوں پہ تیرا کچھ قابو نہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

4-نبیٔ عبادی انی انا الغفور الرحیم ۔ (الحجر: ۴۹)

ترجمہ: اے محبوب! میرے بندوں کو بتادے کہ بیشک میں ہی ہوں بخشنے والا مہربان۔

5-و قل لعبادی یقول التی ھی احسن...... (بنی اسرائیل: ۵۳)

ترجمہ: اے پیارے! میرے (ایماندار) بندوں سے فرمادو کہ ایسی بات کہیں جو سب سے اچھی ہو۔

6-افحسب الذین کفروا ان یتخذوا عبادی من دونی اولیاء ۔ (الکھف: ۱۰۲)

ترجمہ: تو کیا کافر یہ سمجھتے ہیں کہ میرے بندوں کو میرے سوا (اپنا) حمایتی بنالیں گے۔

7-و لقد او حینا الی موسیٰ ان اسر بعبادی ۔ (طه: ۷۷)

ترجمہ: اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی کی میرے بندوں کو راتوں رات لے چل۔ (الشعراء: ۵۲، الدخان: ۲۳)

8-و لقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثھا عبادی الصالحون ۔ (الانبیاء: ۱۰۵)

ترجمہ: اور بے شک ہم نے زبور میں نصیحت کے بعد لکھ دیا کہ اس زمین کے وارث میرے نیک بندے ہی ہوں گے۔

9-انه کان فریق من عبادی یقولون ربنا امنا فاغفرلنا وارحمنا وانت خیر الراحمین ۔ (المومنون: ۱۰۹)

ترجمہ: بیشک میرے بندوں کا ایک گروہ یوں دعا کرتا تھا اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔

10- یعبادی الذین امنوا ان ارضی واسعة فایای فاعبدون ۔ (العنکبوت: ۵۶)

ترجمہ: اے میرے ایماندار بندو! بیشک میری زمین وسیع ہے پس میری ہی بندگی کرو۔

11- قل یعباد الذین امنوا اتقوا ربکم ۔ (الزمر: ۱۰)

ترجمہ: فرمادو! اے میرے ایماندار بندو اپنے رب سے ڈرو۔

12- یعباد فاتقون ۔ (الزمر: ۱۶)

(یہ وہ عذاب ہے جس سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے تو) اے میرے بندو! تم مجھ سے ڈرو۔ (یہاں پہ دونوں جگہ ''ی'' محذوف ہے یعنی اصل میں عبارت یوں تھی یعبادی فاتقونی) اس کے بعد والی آیت میں فرمایا گیا۔

13- فبشر عباد الذین یستمعون القول فیتبعون احسنه اولئک الذین ھداھم اللہ واولئک ھم اولو الالباب ۔

ترجمہ: میرے ان بندوں کو خوشخبری سنادیں جو کان لگا کر سنیں پھر اس کے بہتر پہ چلیں یہ ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت سے نوازا اور یہی عقل مند ہیں۔

14- یعباد لا خوف علیکم الیوم ولا انتم تحزنون ۔ (الزخرف: ۶۸)

ترجمہ: اے میرے بندو! آج تم پر نہ خوف ہے نہ ہی تمہیں غم ہوگا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

15- فادخلي في عبادي وادخلي جنتي ۔ (الفجر: ۳۰/۲۹)

حصولِ برکت کے لیے آیات بمعہ ترجمہ و حوالہ لکھ دی گئیں دراصل میں اس موضوع پر ایک حدیث قدسی لکھنا چاہتا ہوں جس میں دس مرتبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اسی پیارے خطاب سے مخاطب کیا ہے یعنی یعبادی کے مقدس لفظ سے۔

اس حدیث کو امام مسلم نے صحیح مسلم میں باب تحریم الظلم کا عنوان دیا ہے جبکہ صاحب مشکوٰۃ اس کو باب الاستغفار میں لائے ہیں اور اس حدیث میں جہاں اللہ تعالیٰ کی صفات بے شمار ہیں وہاں ان صفات کا اپنے بندوں پہ اظہار بھی موسلا دھار ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی قدرت، رحمت و حکومت و بے نیازی کا ذکر بھی ہے اور بندے کی محتاجی کا بیان بھی ہے۔

اس میں نعمت ملنے پر شکر ادا کرنے کا بیان بھی ہے اور تکلیف کو اپنی شامت اعمال کی طرف منسوب کرنے کا بھی تذکرہ ہے۔

پہلے عربی میں مکمل حدیث ترجمہ کے ساتھ لکھی جا چکی ہے' اب دس نکاتی خطاب خداوندی (مضامین حدیث) کا علیحدہ علیحدہ بیان ہو گا۔ آج کی تقریر میں یہی حدیث بیان کرنا مقصود ہے۔

مضامین حدیث:

۱ - یا عبادی انی حرمت الظلم علی نفسی وجعلته بینکم محرما فلا تظالموا ۔

اس جملہ میں ظلم کی حرمت کا بیان ہے' یاد رہے! بعض امور ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے شایانِ شان ہیں مگر مخلوق کے لیے عیب ہیں جیسا کہ تکبر کے لائق اللہ ہی کی ذات ہے اور اس کا صفتی نام المتکبر ہے جبکہ بندوں کے لیے تکبر عیب ہے۔ یعنی اللہ تکبر کرے تو اس کی شان ہے اور بندہ تکبر کرے تو اس کے لیے عیب ہے لیکن ظلم ایسا عمل ہے کہ اللہ تعالیٰ خود بھی نہیں کرتا (وما انا بظلام للعبید) تو بندوں کو ظلم کرنے کی اجازت کیسے ہو سکتی ہے؟ اس بارے میں چند احادیث ملاحظہ ہوں۔

☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: الظلم ظلمات یوم القیمة ۔

(متفق علیہ، مشکوٰۃ صفحہ ۴۳۴)

ظلم قیامت کے دن اندھیرے ہیں (یعنی نیک اعمال مومن کے لیے روشنی کا سامان ہوں گے جو مومن کے آگے آگے ہو گی اور ظلم ظالم کے لیے اندھیرے کا سبب ہو گا) العمل الصالح سبب لنور یسعی بین ایدی المومنین کذلک الظلم سبب للظلمة۔

☆ فرمایا: المسلم اخو المسلم لا یظلمه ولا یسلمه ۔ (مسلم شریف)

ترجمہ: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اس کو (کسی کے سپرد کر کے) تباہ کرتا ہے۔

☆ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

ان اللہ عزوجل یملی للظالم فاذا اخذہ لم یفلته ثم قرء وکذلک اخذ ربک اذا اخذ القریٰ وھی ظالمة ان اخذہ الیم شدید ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتا ہے اور جب اس کو پکڑتا ہے تو پھر نہیں چھوڑتا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ (ترجمہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور اسی طرح تیرے رب کی پکڑ ہے جب وہ ظلم کرنے والی بستیوں کو اپنی گرفت میں لیتا ہے بیشک اس کی پکڑ بڑی سخت دردناک ہے۔

☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: نقال اور بے رائے نہ بنو کہ یوں کہو اگر لوگ بھلائی کریں گے تو ہم بھی بھلائی کریں گے اور اگر لوگ ظلم کریں گے تو ہم بھی ظلم کریں گے بلکہ اپنے نفسوں کو قرار دو کہ لوگ بھلائی کریں تو بھلائی کرو اور اگر لوگ ظلم کریں تو تم ظلم نہ کرو۔ (ترمذی، مشکوۃ صفحہ ۴۳۵)

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ بندوں پہ کیے جانے والے ظلم کا ضرور بدلہ لے گا، اللہ تعالیٰ اپنے اور بندے کے درمیانی معاملات چاہے گا چاہے تو معاف کردے گا چاہے گا تو عذاب دے گا۔ (مشکوۃ: خلاصۃ)

ایک روایت میں جانوروں پر دنیا میں کیے گئے ظلم کا بدلہ لینے کا بھی ذکر ہے۔

☆ حتی یقاد للشاہ الجلحاء من الشاۃ القرناء۔

ترجمہ: یہاں تک کہ منڈی (بے سینگھ) بکری کا بدلہ سینگھ والی بکری سے لیا جائے گا۔ (ایضا)

☆ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ایاک ودعوۃ المظلوم فانما یسال اللہ تعالیٰ حقہ وان اللہ لا یمنع ذا حق حقہ

(رواہ البیھقی فی شعب الایمان)

ترجمہ: مظلوم کی بددعا سے بچو وہ تو اللہ سے اپنا حق مانگتا ہے اور اللہ تعالیٰ کسی حق والے کا حق نہیں روکتا۔

☆ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

من مشی مع ظالم لیقویہ وھو یعلمہ انہ ظالم فقد خرج من الاسلام۔ (مشکوۃ)

ترجمہ: جو کسی ظالم کو قوت دینے کے لیے اس کے ساتھ چلے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ یہ ظالم ہے تو (یہ ظالم کا ساتھ دینے والا) اسلام سے نکل گیا۔

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ظالم صرف اپنا ہی نقصان کرتا ہے (اس کا مطلب یہ تھا کہ اس کے ظلم کی وجہ سے دوسروں کو کیا نقصان ہوسکتا ہے) اس پر آپ نے فرمایا:

واللہ حتی الحباری لتموت فی وکرھا ھزلا لظلم الظالم۔

ترجمہ: کیوں نہیں اللہ کی قسم اس کے ظلم کا اثر گھونسلوں کے رہنے والے بٹیروں (پرندوں) پر بھی پڑتا ہے (کہ اس کے ظلم کی وجہ سے بارش نہ ہو اور وہ) اپنے گھونسلوں میں بھوک سے مرجائیں تو یہ ظالم کے ظلم کا اثر ہے۔ (مشکوۃ)

''اللہ تعالیٰ نے ظلم کو اپنے اوپر حرام کرلیا ہے'' کا معنی کیا ہے؟:

اللہ تعالیٰ ظلم سے پاک ہے کیونکہ ظلم یہ ہے کہ مقررہ حدود سے تجاوز کیا جائے اور اللہ کے اوپر تو کوئی ہے نہیں کہ جو اس کے لیے حدود متعین کرے کہ اللہ حدود سے تجاوز کرے اور نعوذ باللہ ظالم قرار پائے۔ پھر ظلم نقص وعیب ہے اور اللہ تعالیٰ ہر نقص وعیب سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پاک ہے لہٰذا حرمت سے مراد یہاں شرعی حرمت نہیں اس لیے کہ شرعی احکام تو بندوں کے لیے ہیں اور نہ ہی اللہ پر کوئی حاکم ہے کہ اس پر حکم نافذ کرے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی شیء ظلم ہو ہی نہیں سکتی کیونکہ ظلم کا معنی ہے کسی دوسرے کی ملک میں زیادتی کرنا یا **وضع الشیء فی غیر محلہ** ۔کسی شیء کو بے محل استعمال کرنا، اللہ تعالیٰ کی ذات ان دونوں باتوں سے پاک ہے کیونکہ ہر شیء اسی کی ملکیت میں ہے اور جس چیز کے استعمال کے لیے جو جگہ مقرر فرما دے وہی اس کا صحیح مصرف و محل ہے۔ اس کے افعال یا عدل پہ مبنی ہیں یا فضل پہ لہٰذا معنی یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ ظلم سے پاک ہے نہ وہ کسی بے قصور کو سزا دیتا ہے۔

ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کسی پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا۔

وما ظلمونا ولکن کانوا انفسھم یظلمون ۔

ترجمہ: اور انہوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا لیکن خود اپنی جانوں پہ ظلم کرتے تھے۔

فمنھم ظالم لنفسہ ۔

ترجمہ: ان میں سے بعض اپنے آپ پر ظلم کرنے والے ہیں۔

فکلا اخذنا بذنبہ ۔

ترجمہ: ہم نے سب کو ان کے گناہوں کے سبب پکڑا ہے۔

ان میں سے بعض پہ پتھراؤ کیا (قوم لوط) بعض کو چیخ نے آ لیا (قوم ثمود) بعض کو زمین میں دھنسا دیا گیا (قارون وغیرہ) بعض کو غرق کر دیا (قوم نوح علیہ السلام اور فرعون اور اس کے لشکر کو)۔

و ما کان اللہ لیظلمھم ولکن کانوا انفسھم یظلمون ۔ (العنکبوت)

ترجمہ: اللہ کی شان یہ نہیں کہ وہ ان پر ظلم کرے ہاں وہ خود ہی اپنی جانوں پہ ظلم کرتے تھے۔

چونکہ اللہ تعالیٰ خود ظلم نہیں کرتا لہٰذا فرمایا کہ تم بھی کسی پر جانی، مالی یا آبروریزی کا ظلم نہ کرو کیونکہ یہ تمام جرموں سے بڑا جرم ہے اس لیے کہ یہ حق العباد ہے کہ جو صرف توبہ سے بھی معاف نہیں ہوگا جب تک حق دار خود معاف نہ کرے گا۔

حدیث کا دوسرا جملہ

یا عبادی کلکم ضا الامن ھدیتہ......

یہ جملہ اس بات پہ دلالت کرتا ہے کہ تمام انسان اصل فطرت میں گمراہی پر تھے حالانکہ ایک حدیث میں ہے **کل مولود یولد علی الفطرہ** ہر پیدا ہونے والا فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے اس کا جواب قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے یہ دیا ہے کہ اس گمراہی سے مراد وہ گمراہی ہے جو فطرت کے بعد رسولوں کے آنے سے پہلے تھی جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

کان الناس امۃ واحدۃ فبعث اللہ النبیین مبشرین ومنذرین ۔ (البقرہ: ۲۱۳)

ترجمہ: تمام لوگ ایک طریقہ (یعنی گمراہی) پر تھے تو اللہ تعالیٰ نے خوشخبری دینے والے اور (گمراہی کے عذاب سے)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ڈرنے والے نبی بھیجے۔

یعنی اگر اللہ تعالیٰ رسولوں کو نہ بھیجتا اور لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیتا تو لوگ عیش پرستی اور دلائل توحید میں تدبر نہ کرنے کی وجہ سے گمراہ ہو جاتے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہماری پیدائش تاریکی میں ہوئی پھر ہم پر نور کا چھینٹا دیا گیا۔ اگر ہمیں ہمارے نفوس پر چھوڑ دیا جائے تو ہم عقیدۃً اور عملاً بد عملی ہی کریں گے اور اگر اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے تو ہم نیکی کی راہ پر چلیں گے ہم ببول کے درخت کی طرح کانٹوں سے بھرپور ہیں، ہمارے پلے گناہوں کے کانٹوں کے سوا اور کچھ نہیں ہے ہماری ہی صفت ظلوما جھولا ہے یعنی کل مولود۔ میں ہمارا دنیا میں آنا بیان ہوا اور اس حدیث میں ہماری اصل پیدائش کا تذکرہ ہے۔ پھر یاد رکھو! اگرچہ انبیاء کرام علیہم السلام بھی اللہ تعالیٰ کی ہدایت سے ہی ہدایت یافتہ ہیں مگر وہ ہمارے لیے ہدایت کا مرکز ہیں کیونکہ ہمیں ہدایت انہی کے ذریعے سے ملتی ہے جس طرح کہ سورج کو نور تو اللہ نے ہی دیا ہے مگر چاند تارے اور زمین سورج سے نور لیتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

و انك لتهدى الى صراط مستقيم ۔

ترجمہ: اور بیشک (اے محبوب)! آپ سیدھے راستے کی طرف ہدایت کرتے ہیں۔ (مراۃ شرح مشکوٰۃ)

۳- یا عبادی کلکم جائع الامن اطعمته......

ہم اپنی روحانی و جسمانی غذاؤں میں اللہ تعالیٰ کے محتاج ہیں، ہر جاندار غذا کا محتاج ہے اور اللہ تعالیٰ سب کا محتاج الیہ ہے۔ وہ خود نہیں کھاتا مگر سارے جہانوں کو کھلاتا ہے۔ اس کی اتنی بڑی کائنات میں کوئی ایک کیڑا مکوڑا بھی ایسا نہیں جو بھوک سے مر جائے۔ اس کا فرمان ہے: وما من دابة فى الارض الا على الله رزقها ۔ ہر جاندار کا رزق اس نے اپنے ذمہ کرم پہ لے رکھا ہے۔ وهو يطعم و لا يطعم۔ وہ سارے جہان کو کھلاتا ہے مگر خود نہیں کھاتا۔

۴- یا عبادی کلکم عار الامن کسوته......

اللہ تعالیٰ نے بندوں کے ظاہری جسم کو ڈھانپنے کا بھی انتظام فرمایا اور ستار العیوب ہونے کے ناطے ان کے باطنی عیوب کی پردہ پوشی بھی فرمائی۔ اس جہان میں جو شخص اپنے عیبوں کو چھپائے گا اس جہان میں اللہ تعالیٰ خود اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

و جعل لكم سرابيل تقيكم الحر و سرابيل تقيكم باسكم ۔ (النحل: ۸۱)

ترجمہ: اور اللہ نے ہی تمہارے لیے لباس بنائے کہ تمہیں گرمی سے بچاتے ہیں اور لڑائی میں تمہاری حفاظت کرتے ہیں۔

۵- یا عباد انکم تخطؤن باللیل و النهار......

خطاء سے مراد مطلق گناہ ہے چاہے بھول کر ہو یا عمداً اور ظاہر ہے اس سے عام بندوں کے گناہ ہی مراد ہو سکتے ہیں کیونکہ انبیاء کرام اور ملائکہ تو ویسے ہی معصوم ہیں اور ان کے علاوہ اللہ کے خاص بندے گناہوں سے محفوظ ہوتے ہیں ان پر شیطان کا بس چل ہی نہیں سکتا۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے: الا عبادك منهم المخلصين۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دیے سے دیے کو جلاتے چلو

اس بارے میں ایک اور ایمان افروز حدیث قدسی ملاحظہ ہو جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضور ﷺ سے اور حضور ﷺ نے اپنے رب سے روایت کی ہے:

"ان الله كتب الحسنات والسيئات، ثم بين ذلك، فمن هم بحسنة فلم يعملها كتبها الله عنده حسنة كاملة، وان هم بها فعملها كتبها الله عنده عشر حسنات الى سبعمائة ضعف الى اضعاف كثيرة، وان هم بسيئة فلم يعملها كتبها الله عنده حسنة كاملة، وان هم بها فعملها كتبها الله سيئة واحدة"، (رواه البخاری ومسلم فی صحیحهما بهذه الحروف)

(قال النووی) فانظر يا اخى وفقنا الله واياك الى عظيم لطف الله تعالىٰ وتامل هذه الالفاظ، وقوله "عنده" اشارة الى الاعتناء بها وقوله "كاملة" لتاكيد وشدة الاعتناء بها، وقال فى السيئة التى هم بها ثم تركها: "كتبها الله عنده حسنة كاملة" فاكدها بكاملة"، "و ان عملها كتبها سيئة واحدة" فاكد تقليلها بواحدة ولم يوكدها بكاملة، ولله الحمد والمنة سبحانه لا نحصى ثناء عليه، وبالله التوفيق .

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نقل کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: "بے شک اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور برائیاں لکھ دیں پھر اسے بیان فرمایا کہ جس شخص نے نیکی کا ارادہ کیا لیکن اس پر عمل نہ کیا اللہ تعالیٰ اسے اپنے ہاں ایک کامل نیکی لکھتا ہے اور اگر اس کا ارادہ کر کے عمل بھی کیا تو اللہ تعالیٰ دس نیکیوں سے لے کر سات سو گنا بلکہ کئی گناہ زیادہ لکھتا ہے اور اگر برائی کا ارادہ کرے لیکن اس پر عمل نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے نزدیک ایک نیکی لکھتا ہے اور اگر ارادہ کرنے کے بعد اس پر عمل بھی کرے تو اس کے لیے ایک ہی گناہ لکھتا ہے۔

اس حدیث پہ حضرت امام نووی رحمۃ اللہ علیہ اربعین نووی میں فرماتے ہیں:

اے بھائی! دیکھ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تجھے اپنے عظیم لطف و کرم کی توفیق عطا فرمائے ان الفاظ میں غور و فکر کر، آپ کا ارشاد "عنده" اس کے خاص اہتمام کی طرف اور "كاملة" کے الفاظ تاکید اور نہایت اہتمام کی طرف اشارہ ہے۔ جس نے برائی کا ارادہ کیا اور اس پر عمل نہ کیا اس کے بارے میں فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے کامل نیکی لکھتا ہے اسے "كاملة" کے لفظ سے مؤکد کیا اور اگر عمل بھی کرے تو ایک برائی لکھتا ہے؟ تو "واحده" کے لفظ سے قلت کی طرف اشارہ کیا اور كاملة سے مؤکد نہ کیا۔ اللہ ہی کے لیے حمد ہے اور اس پاک ذات کا احسان ہے ہم اس کی تعریف نہیں کر سکتے۔

حدیث شریف کے باقی جملے

يا عبادی انكم لن تبلغوا ضرى فتضرونى......

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مطلب یہ ہے کہ ہماری عبادتوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کو کوئی فائدہ نہیں ہے اور ہماری نافرمانیوں سے اس کا کوئی نقصان نہیں ہے ہم عبادت بھی اپنے فائدے کے لیے کرتے ہیں اور اس کی نافرمانی کر کے خود اپنا ہی نقصان بھی کرتے ہیں وہ ذات بے نیاز ہے اور ہر قسم کی ضرورت سے پاک ہے۔ اگلے تمام جملے اس کی مزید وضاحت کر رہے ہیں۔

۷،۸- یا عبادی لو ان اولکم واخر کم......

لہٰذا کوئی شخص یہ سمجھ کر عبادت نہ کرے کہ وہ عبادت کر کے اللہ کا کچھ فائدہ کر رہا ہے اور جس طرح بادشاہوں کی رعایا بگڑ جائے تو ان کا نقصان ہو جاتا ہے۔ آمدنی میں کمی آ جاتی ہے، خزانہ خالی ہو جاتا ہے، اللہ تعالیٰ کے بارے میں ایسا کبھی گمان نہ کرنا۔

۹- یا عبادی لو ان......

اس جملہ میں سوئی کی مثال دے کر سمجھایا گیا ہے کیونکہ سوئی کو سمندر میں ڈبو کر نکالنے سے سمندر میں تو پھر بھی کچھ نہ کچھ کمی آتی ہے جبکہ اللہ کی عطا اس کے خزانوں میں اتنی بھی کمی نہیں کرتی وہاں کمی کا سوال ہی نہیں ہے، سمندر پھر بھی متناہی ہے اور اللہ کے پاس جو کچھ ہے وہ غیر متناہی وہاں کمی کا کیا تعلق؟ دیکھو سورج ہزار ہا سال سے سارے جہاں کو روشنی دے رہا ہے مگر اس کی روشنی بدستور اتنی ہی ہے، ذرہ بھر بھی کمی نہیں آئی۔ جب خدا کی تجلیوں کا یہ حال ہے تو اس کے خزانوں کا حال کیا ہوگا؟ لینے والے بھی محدود جو کچھ لے رہے ہیں وہ بھی محدود اور دینے والا بھی غیر محدود اور اس کے خزانے بھی غیر محدود۔ محدود کو غیر محدود سے کیا نسبت؟

۱۰- یا عبادی انما ھی اعمالکم......

اعمال کا پورا پورا بدلہ دینے کا مطلب یہ نہیں کہ نیکوں کو ان کی نیکیوں سے زیادہ نہیں دے گا کیونکہ یہاں عدل کا ذکر ہے جو فضل کے خلاف نہیں۔ نیکوں کو ان کے اعمال سے زیادہ دینا اور بروں کو معاف کرنا یہ اس کا فضل ہے لیکن یہ ہر کسی کو نہیں ملتا بلکہ یوتیہ من یشاء۔ بندے کو چاہیے کہ نیکیوں کو رب کی توفیق سے سمجھے اس میں اپنا کمال نہ جانے اور گناہوں کو اپنی شامت نفس سمجھے دیکھو ابراہیم علیہ السلام نے کہا: واذا مرضت فھو یشفین۔ بیمار میں ہوتا ہوں شفا اللہ دیتا ہے۔ اسی طرح آدم علیہ السلام کا حال ہے کہ زمین پہ خلیفہ بنانا تھا تو زمین پہ آنے کا کوئی سبب تو بننا تھا مگر عرض کیا: ربنا ظلمنا انفسنا...... اور شیطان نے اپنی گمراہی کو بھی اللہ کی طرف منسوب کر دیا۔ رب بما اغویتنی۔ ادب کرنے والوں کی خطائیں بھی دوسروں کی نیکیوں سے آگے بڑھ جاتی ہیں کیونکہ ان کی خطائیں ان کی شان کے لائق ہیں مگر ہماری عبادتوں سے افضل ہیں، سارے جہان کا ظہور حضرت آدم علیہ السلام کی ایک خطا کی برکت سے ہوا ہے۔ (مراۃ)

بے ادبی اور تکبر سے عبادت کے کام بھی وبال و گناہ ہو جاتے ہیں جیسا کہ ریا کاری کی نماز کو شرک فرمایا گیا اور نیک نیتی، خلوص اور ادب سے بظاہر معمولی کام بھی عبادت ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ صحیح بخاری میں جہاد کے گھوڑے کی پھاوڑے سے لید صاف کرنا بھی نیکی و عبادت قرار دیا گیا۔ اس بارے میں ایک حدیث ملاحظہ ہو کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کس طرح بعض معمولی کاموں پہ بھی صدقہ کا ثواب عطا فرماتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: انسان کے ہر جوڑ پہ صدقہ ہے ہر اس دن جس میں سورج

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

طلوع ہوتا ہے۔(اب بعض لوگوں نے سمجھا ہوگا کہ صدقہ تو کچھ خرچ کرنے سے ہی ہوگا تو فرمایا):

تعدل بين اثنين صدقه وتعين الرجل في دابته فتحمله عليها او ترفع له عليها متاعه صدقة والكلمة الطيبة صدقة وبكل خطوة تمشيها الى الصلوٰة صدقة وتميط الاذى عن الطريق صدقة . (متفق عليه)

ترجمہ: دو آدمیوں کے درمیان انصاف کا فیصلہ کرنا صدقہ ہے۔ بندے کی اس کی سواری کے سلسلہ میں مدد کرنا یعنی اس کو سواری پہ بٹھانا صدقہ ہے اس کا سامان سواری پہ رکھوانا صدقہ ہے، اچھی بات صدقہ ہے، ہر وہ قدم جو نماز کی طرف اٹھے صدقہ ہے، راستہ سے تکلیف دہ چیز دور کرنا صدقہ ہے۔

یہ انعام بھی اسی امت کو ملا ہے

عن ابى هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : ان الله تعالىٰ قال: من عادى لي وليا فقد اذنته بالحرب، وما تقرب الى عبدى بشيءٍ احب الى مما افترضته عليه ، ولا يزال عبدى يتقرب الى بالنوافل حتى احبه، فاذا احببته كنت سمعه الذى يسمع به وبصره الذى يبصر به ويده التي يبطش بها ورجلة التي يمشي بها ولئن سالنى لا عطينه، ولئن استعاذنى لا عيذنه" (رواه البخارى)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص میرے کسی دوست سے دشمنی کرے میں اسے لڑائی کا اعلان سناتا ہوں اور میری پسندیدہ چیزوں میں سے کسی بھی چیز کے ذریعہ میرا بندہ مجھ سے اس قدر قریب نہیں ہوتا جس قدر ان چیزوں کی (ادائیگی) کے ذریعے قریب ہوتا ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہیں اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ مجھے محبوب ہو جاتا ہے۔ سو جب وہ میرا محبوب بن جاتا ہے تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اس کی محبوبیت اور نزدیکی اس کو اس قدر بلند کر دیتی ہے کہ وہ مجھ سے سوال کرے تو اس کا سوال پورا کر دوں اور جو مانگے اسے دیدوں اور اگر مجھ سے پناہ طلب کرے تو اسے (آفات و مہلکات سے) پناہ دیدوں۔

اس حدیث کے بارے میں ایک وضاحت

بعض شارحین اور مدعیان علم ودانش حدیث مذکور کی یہ تشریح کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا بندے کے کان اور آنکھیں ہو جانے کا مطلب یہ ہے کہ وہ بندہ اس مقام محبوبیت پر پہنچ کر اپنی آنکھوں سے وہی دیکھتا ہے جس کے دیکھنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے وہی کچھ سنتا، پکڑتا اور اس کی طرف چلتا ہے جن امور کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے یعنی غلط، ناجائز اور گناہ والی چیزیں دیکھنے، سننے اور پکڑنے سے اجتناب کرتا ہے۔ یہ توجیہہ درست نہیں کیونکہ کوئی بندہ اس وقت تک اللہ تعالیٰ کا محبوب نہیں بنتا جب تک اس کا دیکھنا، اس کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سننا، اس کا پکڑنا اور اس کا چلنا احکام خداوندی کے مطابق نہ ہو جائے...... اگر محبوب خدا بن جانے کے بعد بھی وہ صرف غلط اور ناجائز امور سے احتراز کرتا ہے تو یہ تحصیل حاصل ہے، جو کہ محال ہے...... بقول امام اہلسنت حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ حدیث مذکورہ کا یہ معنی بالکل غلط بلکہ حدیث پاک میں تحریف کے مترادف ہے...... کیونکہ اس معنی سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والا بندہ، محبوب ہونے کے بعد اپنے کسی عضو یا حصہ سے گناہ نہیں کرتا، اور وہ اپنے کان، آنکھ، ہاتھ اور پاؤں سے جو کام کرتا ہے وہ سب جائز اور شرع کے مطابق ہوتے ہیں لیکن محبوب ہونے کی حالت میں مسلسل گناہ کرتا رہتا ہے۔ (معاذ اللہ)

حالانکہ اس معنی کو جب الفاظ حدیث پر پیش کیا جاتا ہے تو حدیث شریف کا کوئی بھی لفظ اس کی تائید نہیں کرتا، کیونکہ ایک معمولی سمجھ رکھنے والا انسان بھی جانتا ہے کہ گناہوں سے بچنے کی وجہ سے تو وہ محبوب بنا ہے...... اگر گناہوں میں مبتلا ہونے کے باوجود بھی محبوبیت کا مقام حاصل ہوتا ہے تو تقویٰ و پرہیزگاری کی ضرورت ہی کیا رہ جاتی ہے؟ (ماخوذ از مقامات کاظمی حصہ سوم)

حدیث مذکور کی تصحیح توجیہہ یہ ہے کہ بندہ تقویٰ و پرہیزگاری اور اتباع سنت سے مقام محبوبیت پر فائز ہو جاتا ہے...... جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ (آل عمران: ۳۱)

فرما دیجئے! اگر تم اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری پیروی کرو تو اللہ تمہیں اپنا محبوب بنالے گا۔

یعنی بندہ پہلے برے کام ترک کرتا ہے، سچی توبہ کرنے کے بعد فرائض اور نوافل پر پابندی اختیار کرتا ہے تو ایک وقت ایسا آتا ہے کہ اس کا معبود حقیقی اور محبوب ازلی، خداوند قدوس اپنی نوازشوں، عنایتوں اور کرم نوازیوں کے ساتھ اس کا استقبال فرماتا ہے، پہلے بندہ اسے اپنا محبوب بنانا چاہتا تھا اب وہ اس خاکی انسان کو اپنا محبوب بنالیتا ہے، بندہ مقام محبوبیت پر فائز ہو جاتا ہے، اس پر انوار الٰہی کی برسات ہونے لگتی ہے، انوار قدسیہ اس کے حواس، اعضاء و جوارح اور آلات بن جاتے ہیں، نور خداوندی اس کے رگ و ریشہ میں اثر انداز ہوتا ہے، اس طرح یہ مقرب بندہ صفات الٰہیہ کا مرکز و مظہر بن جاتا ہے۔ وہ اللہ کے نور سے سنتا، اسی کے نور سے دیکھتا، اسی کے نور سے چلتا، اسی کے نور سے پکڑتا، اسی کے نور سے سوچتا، اسی کے نور سے بولتا اور اسی کے نور سے تصرف کرتا ہے اس کی طاقت اور تصرف کے سامنے مسافت کا قرب و بعد حائل نہیں ہوتا ایک مقام پر بیٹھ کر وہ پوری دنیا میں تصرف کر سکتا ہے...... کیونکہ وہ انوار قدسیہ کا مہبط اور صفات الٰہیہ کا مظہر بن جاتا ہے۔

علماء و اولیاء کی تصریحات

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

یعنی ایسے ہی بندہ جب اطاعت فرمانبرداری پر ہمیشگی اختیار کرے تو وہ اس مقام تک پہنچ جاتا ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس کے کان اور آنکھ بن جاتا ہوں پس جب جلال خداوندی کا نور بندہ محبوب کے کان ہو جاتا ہے تو وہ قریب اور دور کی آوازیں سنتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کا نور جلال اس کی آنکھ بن جاتا ہے تو وہ قریب اور دور کو دیکھ لیتا ہے اور جب جلال الٰہی کا نور اس کے ہاتھ بن جاتا ہے تو وہ مشکلات اور آسانیوں میں، دور اور نزدیک میں تصرف (قبضہ و اختیار) پر قادر ہو جاتا ہے۔ (تفسیر کبیر جلد ۲۱)

☆ علامہ سید محمود آلوسی فرماتے ہیں:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور اولیاء کرام (اللہ ان کی وجہ سے ہمیں نفع دے) کے لیے اس علم غیب سے بہت وافر حصہ ہے اور اسی وجہ سے کہا گیا ہے کہ غیب (کا علم) اللہ کے نور والی آنکھ سے ہر چیز کا مشاہدہ کر لینے کا نام ہے کیونکہ کبھی بندے کو نوافل کی وجہ سے خدا کا قرب عطا کیا جاتا ہے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کی آنکھ بن جاتا ہے جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کے کان بن جاتا ہے جس سے وہ سنتا ہے اور کبھی اس سے ترقی کر کے فرائض کے قرب پر رسائی حاصل کرتا ہے تو سراپا نور بن جاتا ہے تو اس مقام پر پہنچ کر اس کے لیے غیب (چھپی چیزیں) شہود (ظاہر) ہو جاتا ہے اور جو چیزیں ہم سے مفقود (نامعلوم) ہوتی ہیں وہ اس کے لیے موجود (حاضر اور معلوم) ہوتی ہیں۔ (تفسیر روح المعانی، جلد ۱)

جب روح مقدس منور ہو جاتی ہے اور اس کی نورانیت اور چمک بڑھ جاتی ہے، عالم محسوسات کی تاریکی سے روگردانی اور دل کے آئینہ کی طبیعت کے زنگ سے دور کرنے کی وجہ سے اور علم وعمل پر ہمیشگی اور انوار الٰہیہ کے فیضان کے طفیل جب وہ نور قوی ہو جاتا ہے اور قلب کی فضا میں پھیل جاتا ہے تب اس پر لوح محفوظ میں لکھے ہوئے نقوش کا عکس پڑنے لگتا ہے اور وہ امور غیبیہ پر مطلع ہو جاتا ہے اور عالم اجسام (نچلے جہان) میں تصرف کرتا ہے بلکہ خود فیاض اقدس، اللہ رب العزت اپنی معرفت تامہ کاملہ کے ساتھ اس پر جلوہ گر ہوتا ہے جو کہ تمام انعامات اور عطیات سے بلند مرتبت ہے تو دوسری نوازشات اور انعامات کا کیا کہنا؟

قاضی عیاض مالکی اور ملا علی قاری حنفی کا فیصلہ

حضرت ملا علی قاری مردی فرماتے ہیں:

قال الشیخ الکبیر ابوعبد اللہ فی معتقدہ "ونعتقد ان العبد ینتقل فی الاحوال حتی یصیر الی نعت الروحانیۃ فیعلم الغیب وتطوی لہ الارض ویمشی علی الماء ویغیب عن الابصار" (مرقاۃ ۱/۶۲)

شیخ کبیر امام ابوعبد اللہ اپنی عقائد کی کتاب میں فرماتے ہیں:

ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ بندہ روحانی کیفیت کی طرف منتقل ہو جاتا ہے تو اسے غیب کا علم ہو جاتا ہے اور اس کے لیے زمین سمٹ جاتی ہے اور وہ پانی پر چلتا ہے اور نظروں سے اوجھل ہو جاتا ہے۔

☆ قاضی عیاض فرماتے ہیں:

و ذلک ان النفوس الذکیۃ القدسیہ اذتجردت عن العلاق البدنیۃ عرجت و اتصلت بالملاء الاعلی ولم یبق لھا حجاب فتری لکل کالمشاھد بنفسھا اوباخبار الملئکۃ وفیہ سریطلع علیہ من تیسرلہ ذلک (مرقاۃ)

اور یہ اس لیے ہے کہ پاکیزہ اور مقدس نفوس جب بدنی آلائشوں سے پاک ہو جاتے ہیں تو ملاء اعلیٰ کی طرف عروج کرتے ہیں اور ان سے جا ملتے ہیں، ان کے لیے کوئی حجاب نہیں رہتا، وہ ہر چیز کو اس طرح دیکھتے ہیں جیسے اپنی ذات کا مشاہدہ کرنے والا دیکھتا ہے یا فرشتوں کی خبر دینے سے (معلوم کرتے ہیں) اور اس میں ایک راز ہے جس پر وہی مطلع ہو سکتا ہے جس کے لیے اللہ تعالیٰ اس تک رسائی کا سامان کرے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ ملا علی قاری فرماتے ہیں:

ان التضييق والانحصار لا يتصور في الروح وانما يكون في الجسد، والروح اذا كانت لطيفة يتبعها الجسد في اللطافة فتصير يجسدها حيث شاء ت وتتمتع بما شآء ت وتاوى الى ماشآء الله لها كما وقع لنبينا عليه الصلوٰة والسلام في المعراج والاتباعه من الاولياء حيث طويت لهم الارض وحصل لهم الابدان المكتسبة المتعددة وجدوها في اماكن مختلفة في ان واحد والله علٰى كل شيء قدير وهذا في العالم المبنى على الامر العادى غالباً فكيف وامر الروح والاخرة كلها مبنية على خوارق العادات (مرقاة ۴/۳۱)

محل اور مقام میں قید روح کے لحاظ سے تصور نہیں کی جا سکتی۔ یہ قید فقط جسم میں ہوتی ہے بلکہ روح جب لطیف اور پاکیزہ تر ہو جائے تو بدن بھی نورانیت اور لطافت میں اس کے تابع ہو جاتا ہے اور وہ جسم کو جہاں چاہتی ہے لے جاتی ہے اور جہاں سے چاہتی ہے فائدہ اٹھاتی ہے اور جہاں تک اللہ تعالیٰ اسے پہنچانا چاہے پہنچاتا ہے جیسے نبی مکرم ﷺ کو شب معراج یہ مقام اعلیٰ نصیب ہوا اور آپ کے پیروکار اولیاء کرام کے لیے بھی کہ زمین ان کے لیے سمیٹ دی جاتی ہے اور انہیں بہت سارے مثالی بدن حاصل ہو جاتے ہیں جنہیں وہ آن واحد میں مختلف مکانوں میں موجود پاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چاہت پر قادر ہے اور روح کے لیے یہ لطافت اور نورانیت اس عالم میں سے جو غالباً امور عادیہ (عالم اسباب یعنی دنیا) پر مبنی ہے اور جب یہاں ان امور میں کوئی رکاوٹ نہیں تو عالم آخرت میں (مرنے کے بعد) کون سی رکاوٹ ہوگی؟ کیونکہ روح اور آخرت کے تمام معاملات خرق عادت پر مبنی ہیں۔

حضرت غوث جیلانی اور امام ربانی کا فیصلہ

جب تو کثرت عبادت وریاضت کے ذریعے روحانیوں کے زمرے میں داخل ہو جائے گا۔

فحينئذ تؤمن على الاسرار والعلوم اللدنية وغرائبها ويرد عليك التكوين وخرق العادات التي هي من قبيل القدرة التي تكون للمؤمنين في الجنة فتكون في هذه الحالة كانك احييت بعد الموت في الاخرة فتكون كليتك قدره تسمع بالله وتبصر بالله وتنطق بالله وتبطش بالله وتسعى بالله وتعقل بالله وتطمئن وتسكن بالله . (فتوح الغيب مقاله نمبر ۴۰)

تو پھر اس وقت تجھے اسرار علوم لدنیہ اور ان کے عجائبات پر امین بنایا جائے گا اور تجھ پر تکوین (کہ تو جو کہے وہ ہو جائے) اور خوارق عادات و کرامات کو لوٹایا جائے گا جو کہ اس قدرت کے قبیل سے ہیں جو مومنین کو جنت میں حاصل ہوگی، پس تو اس حالت میں اس طرح ہوگا کہ گویا تجھے مرنے کے بعد عالم آخرت میں دوبارہ زندہ کر دیا گیا ہے، پس تو کلی طور پر مجسمہ قدرت اور سراپا قوت بن جائے گا پھر تو سنے گا اللہ تعالیٰ کے ساتھ، دیکھے گا اللہ تعالیٰ کے ساتھ، کلام کرے گا اللہ تعالیٰ کے ساتھ، پکڑے گا اللہ تعالیٰ کے ساتھ، چلے گا اللہ تعالیٰ کے ساتھ، سوچے گا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور تجھے سکون اور اطمینان بھی حاصل ہوگا تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ۔

حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جب جنوں کو قدرت الٰہی سے یہ طاقت حاصل ہے کہ وہ مختلف شکلوں میں متشکل ہو کر عجیب وغریب کام سرانجام دیتے ہیں تو اگر اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کو یہ طاقت عنایت فرما دے تو کون سی تعجب کی بات ہے اور ان کو دوسرے مثالی بدنوں کی کیا ضرورت ہے۔ اسی طرح بعض اولیاء اللہ سے منقول ہے کہ وہ آن واحد میں متعدد مقامات پر حاضر ہوتے ہیں اور ان سے مختلف اقسام کے کام وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ (دفتر دوم مکتوب نمبر ۸)

مندرجہ بالا گفتگو سے واضح ہو گیا کہ نور خداوندی جب بندے کے اعضاء وجوارح میں اثر انداز ہوتا ہے تو:

☆......وہ قریب اور دور سے دیکھ لیتا ہے، لوح محفوظ کے نقوش بھی اس کے لیے عیاں ہو جاتے ہیں، چھپی چیزیں ملاحظہ کرتا ہے اور اسے غیب کا علم حاصل ہو جاتا ہے۔

☆......وہ دور ونزدیک کی آوازوں کو سنتا ہے۔

☆......اس کے ہاتھ اور پاؤں میں یہ طاقت آ جاتی ہے کہ وہ مشکل، آسانی، قریب اور دوری میں تصرف کرتا ہے، سب اس کے قبضہ واختیار میں ہوتے ہیں۔

☆......اس کی روح اتنی لطیف اور پاکیزہ ہو جاتی ہے کہ جسم بھی روح کے تابع ہو جاتا ہے، پھر وہ جہاں چاہتی ہے اسے لے جاتی ہے......وہ عروج کرتی ہوئی فرشتوں سے جا ملتی ہے، اس کے لیے کوئی حجاب نہیں رہتا پھر صاحب روح تمام اشیاء کو سامنے موجود چیزوں کی طرح دیکھتا ہے۔

☆......اس کے لیے زمین سمٹ جاتی ہے اور بندہ پانی پہ خشک راستے کی طرح چلتا ہے اور نظروں سے اوجھل بھی ہو جاتا ہے۔

☆......اسے مثالی اجسام مل جاتے ہیں وہ آن واحد میں مختلف مقام پر جا سکتا ہے۔

☆......اسے قدرت وقوت کا مجسمہ بنا دیا جاتا ہے اور عجائبات وکرامات کے علاوہ اشیاء کو بنانے اور مٹانے پر امین بھی بنا دیا جاتا ہے......پھر جو وہ کہتا ہے وہی ہوتا ہے۔

بہتر یہ ہے کہ غرق ہو عشق رسول میں ‎ ‎ دل کا سفینہ لے کے حقیقت کے یم میں چل
طے ہوں گی خود ہی فقر وقناعت کی منزلیں ‎ ‎ مولائے کائنات کے نقش قدم پہ چل

گو میں کیسا ہی سہی ہوں تو کریما تیرا

☆ عن ابی هريرة رضی الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ان رجلين ممن دخل النار اشتد صياحهما فقال الرب عزوجل: اخرجوهما فلما اخرجا قال لهما: لای شيئ اشتد صياحكما؟ قالا: فعلنا ذلك لترحمنا قال: ان رحمتي لكما ان تنطلقا فتلقيا انفسكما حيث كنتما من النار فينطلقان فيلقي احدهما نفسه فيجعلها عليه بردا وسلاما ويقوم الآخر فلا يلقي نفسه فيقول له الرب عزوجل: ما منعك ان تلقي نفسك كما القى صاحبك؟ فيقول: يا رب انى لا رجو ان لا تعيدني فيها بعدما اخرجتني فيقول له الرب: لك رجاؤك فيدخلان جميعا الجنة

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

برحمة الله . (اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: صفة جهنم عن رسول الله صلی الله علیه وسلم، باب: منه، ۷۱۴/۴، الرقم: ۲۵۹۹، وابن المبارک فی المسند، ۶۸/۱، الرقم: ۱۱۱)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جہنم میں داخل ہونے والوں میں سے دو آدمی زور زور سے چلانے لگیں گے۔ اللہ تعالیٰ حکم دے گا کہ ان دونوں کو نکالو۔ انہیں نکالا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اُن سے پوچھے گا: تم لوگ اتنا کیوں چیخ رہے تھے؟ وہ کہیں گے: ہم نے یہ اس لیے کیا ہے تا کہ تو ہم پر رحم فرمائے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میری تم لوگوں پر رحمت یہی ہے کہ جاؤ اور دوبارہ خود کو دوزخ میں ڈال دو۔ وہ دونوں جائیں گے اور (ان میں سے) ایک اپنے آپ کو دوزخ میں ڈال دے گا۔ اللہ تعالیٰ اس پر آگ کو سرد اور سلامتی والی بنا دے گا۔ دوسرا وہیں کھڑا رہے گا اور اپنے آپ کو جہنم میں نہیں ڈالے گا۔ اللہ تعالیٰ اُس سے فرمائے گا: تجھے کس چیز نے روکا کہ تو بھی اپنے آپ کو اسی طرح ڈالتا جس طرح تیرے ساتھی نے ڈالا۔ وہ کہے گا: اے رب! مجھے اُمید ہے کہ تو ایک مرتبہ دوزخ سے نکالنے کے بعد دوبارہ نہیں لوٹائے گا۔ اللہ تعالیٰ اُس سے فرمائے گا: تیرے ساتھ تیری اُمید کے مطابق معاملہ ہوگا۔ پس دونوں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔''

اللہ تعالیٰ کی شانِ بے نیازی

عن ابی ذر رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: یقول الله تعالیٰ: یا عبادی کلکم ضال الا من هدیته فسلونی الهدی اهدکم. وکلکم فقیر الا من اغنیت فسلونی ارزقکم وکلکم مذنب الا من عافیت فمن علم منکم انی ذو قدرة علی المغفرة فاستغفرنی غفرت له ولا ابالی ولو ان اولکم وآخرکم وحیکم ومیتکم ورطبکم ویابسکم اجتمعوا علی اتقی قلب عبد من عبادی ما زاد ذلک فی ملکی جناح بعوضة ولو ان اولکم وآخرکم وحیکم ومیتکم ورطبکم ویابسکم اجتمعوا علی اشقی قلب عبد من عبادی ما نقص ذلک من ملکی جناح بعوضة ولو ان اولکم وآخرکم وحیکم ومیتکم ورطبکم ویابسکم اجتمعوا فی صعید واحد فسال کل انسان منکم ما بلغت امنیته فاعطیت کل سائل منکم ما سال ما نقص ذلک من ملکی الا کما لو ان احدکم مر بالبحر فغمس فیه ابرة ثم رفعها الیه. ذلک بانی جواد ماجد افعل ما ارید عطائی کلام وعذابی کلام انما امری لشیء اذا اردته ان اقول له کن فیکون. (اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: صفة القیامة والرقائق والورع عن رسول الله صلی الله علیه وسلم، باب: منه، ۶۵۶/۴، الرقم: ۲۴۹۵، وابن ماجه فی السنن، کتاب: الزهد، باب: ذکر التوبة، ۱۴۲۲/۲، الرقم: ۴۲۵۷)

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے بندو! تم سب بھٹکے ہوئے ہو مگر جسے میں ہدایت دوں (وہی ہدایت یافتہ ہے) پس مجھ سے ہدایت مانگو میں تمہاری راہ نمائی کروں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گا، تم سب محتاج ہو مگر جسے میں نے مالدار کیا (وہ ہی امیر ہے) پس مجھ سے اپنا رزق مانگو میں تمہیں رزق دوں گا۔ تم سب گنہگار ہو مگر جسے میں معافی دوں پس جسے معلوم ہے کہ میں بخشنے پر قادر ہوں وہ مجھ سے بخشش مانگے میں بخش دونگا اور مجھے اس کی پرواہ نہیں اور اگر تمہارے پہلے، پچھلے، زندہ، مردہ اور تر وخشک سب کے سب میرے بندوں میں سے بڑے پرہیز گار بندے کے دل پر جمع ہو جائیں تو میری حکومت میں مچھر کے پر کے برابر بھی اضافہ نہیں کر سکیں گے۔ اگر تمہارے اول، آخر، جن، انسان، زندہ، مردہ اور تر وخشک سب بڑے بد بخت کے دل پہ جمع ہو جائیں تو میری حکومت میں مچھر کے ایک پر کے برابر بھی کمی نہیں ہو سکے گی اور اگر تمہارے پہلے پچھلے جن وانسان، زندہ ومردہ، خشک وتر ایک زمیں پھر ہر انسان اپنی آرزو کے مطابق سوال کرے اور میں ہر سائل کو اُس کی خواہش کے مطابق دوں تو بھی میری حکومت وسلطنت میں کچھ کم نہ ہو گا مگر اتنا کہ اگر تم میں سے کوئی سمندر کے پاس سے گزرے اور اس میں سوئی ڈال کر پھر اسے اپنی طرف اُٹھا لے۔ یہ اس لیے کہ میں سخی ہوں، بزرگی والا ہوں، جو چاہتا ہوں کرتا ہوں، میرا عطا کرنا بھی (محض) کہنا (حکم دینا) ہے اور میرا عذاب بھی ایک کلام (حکم) ہی ہے۔ میرا حکم کسی چیز کے لیے یہ ہے کہ جب کسی کام کا ارادہ کرتا ہوں تو اسے کہتا ہوں: ''ہو جا'' پس وہ ہو جاتا ہے۔'' اس سے پہلے یا عبادی والی حدیث میں اس حدیث کا کچھ حصہ شرح کے ساتھ گزر چکا ہے۔ تاہم کچھ الفاظ نئے تھے جس سے شانِ خدا کا بزبانِ مصطفیٰ ﷺ ظہور ہو رہا تھا اس لیے لکھ دی۔

اے فرشتو! ایک نیکی کا ثواب سات سو گنا تک لکھو

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ (فرشتوں کو) فرماتا ہے:

اذا اراد عبدی ان یعمل سیئة فلا تکتبوها علیه حتی یعملها، فان عملها فاکتبوها بمثلها، وان ترکها من اجلی فاکتبوها له حسنة، واذا اراد ان یعمل حسنة، فلم یعملها فاکتبوها له حسنة، فان عملها فاکتبوها له بعشر امثالها الی سبع مائة ضعف . (متفق علیه وهذا لفظ البخاری)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ (فرشتوں سے) فرماتا ہے: جب میرا بندہ بُرے کام کا ارادہ کرے تو اس کی کوئی برائی نہ لکھو جب تک کہ وہ اس برائی کا ارتکاب نہ کر لے، اور جب وہ برائی کر لے تو اس کے برابر ہی (گناہ) لکھو، اور اگر میری وجہ سے ترک کر دے تو اس (ترک گناہ) کو اس کے لیے ایک نیکی لکھ دو اور جب اس نے نیکی کا ارادہ کیا مگر نیکی نہ کر سکا تو اس کے لیے ایک نیکی لکھ دو اور اگر وہ اسے کر لے تو اس نیکی کو اس کے لیے دس گنا سے سات سو گنا تک لکھو۔'' (اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب، التوحید، باب: قول الله تعالیٰ یریدون ان یبدلوا کلام الله (الفتح: ١٥) ٦/٢٧٢٤، الرقم ٧٠٦٢ وفی کتاب الرقاق، باب من هم بحسنة او سیئة، ٥/٢٣٨٠، الرقم ٦١٢٦)

تمہارا نام لبوں پر ہے دل کو راحت ہے ۔ اسی کے صدقے میری زندگی سلامت ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اگر یہ نام ضمانت ہے نہ رحمت کی — تو سانس لینا بھی میرے لیے قیامت ہے
کچھ اور میری تمنا نہیں سوائے کرم — کرم کی بھیک دو مجھ کو میں ہوں گدائے کرم
تمہاری ذات ہے سر چشمۂ کرم آقا — خدا نے خلق کیا ہے تمہیں برائے کرم

بندہ نیاز مند ہے تو بے نیاز ہے

☆ عـن انـس بن مالك رضى الله عنه قال : سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: قال الله تبارك وتعالى: يا ابن آدم، انك ما دعوتني ورجوتني غفرت لك على ما كان فيك ولا ابالي يا ابـن آدم، لـو بـلـغت ذنوبك عنان السماء ثم استغفرتني غفرت لك ولا ابالي يا ابن آدم، انك لو اتيتني بقراب الارض خطايا ثم لقيتني لا تشرك بي شيئا لا تيتك بقرابها مغفرة ۔ (اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الدعوات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ، باب: في فضل التوبة والاستغفار، ۵۴۸/۵، الرقم: ۳۵۴۰)

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے انسان! جب تک تو مجھ سے دعا کرتا اور اُمید رکھتا رہے گا، میں تیرے گناہ بخشتا رہوں گا چاہے تجھ سے کتنے ہی گناہ ہوں مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ اے انسان! اگر تیرے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں پھر تو بخشش مانگے تو میں بخش دوں گا مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ اے انسان! اگر تو زمین بھر گناہ بھی لے کر میرے پاس آئے لیکن تو نے شرک نہ کیا ہو تو میں تجھے اس کے برابر بخشش عطا کروں گا۔''

ہے پاک رتبہ فکر سے اس بے نیاز کا — کچھ دخل عقل کا ہے نہ کام امتیاز کا
شہ رگ سے کیوں وصال ہے آنکھوں سے حجاب — کیا کام اس جگہ خردِ ہرزہ تاز کا
لب بند اور دل میں وہ جلوے بھرے ہوئے — اللہ رے جگر ترے آگاہِ راز کا
غش آ گیا کلیم سے مشتاق دید کو — جلوہ بھی بے نیاز ہے اس بے نیاز کا
ہر شے سے ہیں عیاں مرے صانع کی صنعتیں — عالم سب آئینوں میں ہے آئینہ ساز کا
افلاک وارض سب ترے فرماں پذیر ہیں — حاکم ہے تو جہاں کے نشیب وفراز کا
اس بیکسی میں دل کو مرے ٹیک لگ گئی — شہرہ سُنا جو رحمت بیکس نواز کا
مانند شمع تیری طرف لَو لگی رہے — دے لطف میری جان کو سوز وگداز کا
تو بے حساب بخش کہ ہیں بے شمار جرم — دیتا ہوں واسطہ تجھے شاہِ حجاز کا
بندے پہ تیرے نفس لعیں ہو گیا محیط — اللہ کر علاج میری حرص وآز کا
کیوں کر نہ میرے کام بنیں غیب سے حسنؔ — بندہ بھی ہوں تو کیسے بڑے کارساز کا

(حضرت حسن رضا خان حسن بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہ رحمتِ رب ہے کس کے سبب؟

☆ عن حذيفة رضى الله عنه قال: انى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: ان مع الدجال اذا خرج ماء ونارا فاما الذى يرى الناس انها النار فماء بارد واما الذى يرى الناس انه ماء بارد فنار تحرق فمن ادرك منكم فليقع فى الذى يرى انها نار فانه عذب بارد قال حذيفة: وسمعته يقول: ان رجلا كان فيمن كان قبلكم اتاه الملك ليقبض روحه فقيل له: هل عملت من خير قال: ما اعلم قيل له: انظر قال: ما اعلم شيئا غير انى كنت ابايع الناس فى الدنيا واجازيهم فانظر الموسر واتجاوز عن المعسر فادخله الله الجنة فقال: وسمعته يقول: ان رجلا حضره الموت فلما يئس من الحياة اوصى اهله: اذا انا مت فاجمعوا لى حطبا كثيرا واوقدوا فيه نارا حتى اذا اكلت لحمى وخلصت الى عظمى فامتحشت فخذوها فاطحنوها ثم انظروا يوما راحا فاذروه فى اليم، ففعلوا، فجمعه الله فقال له: لم فعلت ذلك قال: من خشيتك فغفر الله له قال عقبة بن عمرو: وانا سمعته يقول ذاك وكان نباشا ۔ (اخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: احاديث الانبياء، باب: ما ذكر عن بنى اسرائيل، ۳/ ۱۲۷۲، الرقم: ۳۲۶۶، وايضاً فى كتاب: البيوع، باب: من انظر موسرا، ۲/ ۷۳۱، الرقم: ۱۹۷۱)

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: دجال کے ساتھ پانی ہوگا اور آگ بھی۔ پس جسے لوگ دیکھیں گے کہ یہ آگ ہے وہ حقیقت میں ٹھنڈا پانی ہوگا اور جسے لوگ ٹھنڈا پانی سمجھیں گے وہ جلانے والی آگ ہوگی۔ پس جو کوئی تم میں سے اس کے ہتھے چڑھ جائے تو وہ اُس کی آگ میں چلا جائے کیونکہ وہ میٹھا اور ٹھنڈا پانی ہوگا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا: گذشتہ زمانوں کے کسی آدمی کے پاس ملک الموت اُس کی روح قبض کرنے آیا تو اس سے پوچھا: کیا تجھے اپنی کوئی نیکی معلوم ہے؟ وہ کہنے لگا کہ میرے علم میں تو کوئی نہیں۔ اس سے کہا گیا، ذرا اور توجہ سے دیکھ۔ وہ کہنے لگا کہ میرے علم میں تو کوئی چیز نہیں سوائے اس کے کہ میں لوگوں کے ساتھ خرید و فروخت کرتا تھا تو مالدار کو مہلت دے دیا کرتا اور غریب آدمی سے درگزر کرتا رہتا تھا۔ اِس نیک عمل کے سبب اللہ تعالیٰ نے اسے جنت میں داخل کر دیا۔ اُنہوں نے یہ بھی روایت کی ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا: ایک آدمی کی جب موت قریب آئی اور اُسے زندگی سے مایوسی ہوگئی تو اس نے اپنے اہل و عیال کو وصیت کی: جب میں مر جاؤں تو میرے لیے بہت سا ایندھن لے کر اس میں آگ لگا دینا۔ جب وہ میرے گوشت کے ساتھ ہڈیوں کو بھی جلا دے تو انہیں جمع کر کے پیس لینا اور جس روز تیز ہوا چلے اس روز وہ راکھ کسی دریا میں ڈال دینا۔ اس کے خویش و اقارب نے ایسا ہی کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے تمام اجزاء اکٹھے کر کے پوچھا: تو نے ایسا کیوں کیا؟ جواب دیا: تیرے ڈر سے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرما دی۔ حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے اور وہ آدمی مردے دفنانے کا کام کرتا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تھا۔"

بھول چوک کی معافی

☆ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: ان اللہ تجاوز لی عن امتی الخطا والنسیان وما استکرھوا علیہ" حدیث حسن (رواہ ابن ماجۃ والبیھقی وغیرھما)

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سرکار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ نے میرے لیے (یعنی میری وجہ سے) درگزر فرما دیا ہے میری امت سے خطا کو اور بھول کو اور ان چیزوں کو جو ان سے زبردستی کرائی جائیں۔"

خطا اس کو کہتے ہیں کہ بغیر قصد وارادہ کے کوئی ایسا کام ہو جائے جو نہ کرنا تھا مثلاً روزہ رکھ کر وضو کے لیے بیٹھا اور جب کلی کرنے لگا تو بغیر ارادہ کے پانی حلق میں چلا گیا' بھول اور زبردستی کا مطلب تو سب ہی جانتے ہیں۔ اللہ پاک کا یہ خاص کرم ہے کہ خطا، بھول اور زبردستی سے کرائے ہوئے کام پر گرفت نہیں فرماتا ہے، جس کی تصریح اس حدیث مبارک میں موجود ہے۔

یہ امر ذہن نشین فرمالیجئے کہ احکام اور اعمال دو قسم کے ہیں۔ بعض حقوق العباد سے متعلق ہیں اور بعض اللہ رب العزت کے حقوق سے متعلق ہیں جن کو حقوق اللہ کہتے ہیں۔ اگر خطاءً کسی کو قتل کر دے تو حسب تصریح قرآن مجید جان کا بدلہ (فدیہ) دینا ہوگا اور کفارہ ادا کرنا ہوگا۔ اسی طرح اگر بھول کر یا خطاءً کسی کا مالی نقصان کر دے تو اس کا تاوان دینا ہوگا جس کی وجہ یہ ہے کہ خطا اور نسیان (بھول) سے حقوق اللہ کے بارے میں گرفت نہ ہونے کا وعدہ ہے لیکن بندوں کا جانی یا مالی نقصان کر دیا ہو تو اس کی تلافی لازم ہے اور حقوق اللہ میں گرفت نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آخرت میں مواخذہ نہ ہوگا بلکہ بعض مرتبہ عمل بھی باطل نہ ہوگا۔

مثلاً کسی نے روزہ میں بھول کر کھا پی لیا تو اس سے نہ روزہ ٹوٹے گا نہ اس کا گناہ ہوگا لیکن اگر نماز میں بھول کر بول پڑا تو نماز تو ٹوٹ جائے گی۔ مگر نماز توڑنے کا گناہ نہ ہوگا۔ اگر کوئی مسلمان جانور ذبح کرنے لگا اور بسم اللہ' اللہ اکبر پڑھنا یاد نہ رہا اور یونہی ذبح کر دیا تو وہ جانور حرام نہ ہوگا۔ اگر نماز کا وقت گزر گیا اور نماز پڑھنا یاد نہ رہا تو نماز چھوڑنے کا گناہ نہ ہوگا لیکن ایسا نہ کرے۔

اگر کوئی شخص زبردستی کر کے کسی مسلمان کو اسلام سے پھیرنا چاہے تو اس کے متعلق قرآن شریف میں ارشاد ہے کہ

من کفر باللہ من بعد ایمانہ الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان ولکن من شرح بالکفر صدرا فعلیھم غضب من اللہ ولھم عذاب عظیم (سورۂ نحل پ ۱۴)

جو شخص کفر کرے اللہ کے ساتھ ایمان کے بعد مگر وہ نہیں جس پر زبردستی کی گئی اور (اس نے زبردستی کی وجہ سے ظاہراً صرف زبان سے کفر کا کلمہ کہہ دیا) مگر اس کا دل ایمان کے ساتھ مطمئن رہا لیکن جو کوئی دل کھول کر کافر ہوا سو ایسے لوگوں پر غضب ہے اللہ کا اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔

یعنی صدق دل سے قلبی اطمینان کے ساتھ ہمیشہ ایمان پر قائم رہنا فرض ہے۔ دل اسلام سے پھر جائے تو یہ سب سے بڑا گناہ ہے' جس کی بخشش کسی طرح نہ ہوگی الا یہ کہ کوئی مجبور کر دے یا ارتداد کے بعد پھر سے اسلام لے آئے' یعنی پھر اسلام قبول کرے۔

سبحان اللہ سبحان اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہر آن ہے لب پہ حمد خدا سبحان اللہ سبحان اللہ
اک بندۂ خاکی پر یہ عطا سبحان اللہ سبحان اللہ
تو ارفع ہے تو اعلیٰ ہے تو روح کو پالنے والا ہے
کچھ تیری نظر سے نہیں ہے چھپا سبحان اللہ سبحان اللہ
ہر چیز میں دیکھی تیری جھلک اور تیری جھلک ہے تا بفلک
ہر سمت ہے تو ہی جلوہ نما سبحان اللہ سبحان اللہ

یہ شمس وقمر یہ ارض وسما — سبحان اللہ سبحان اللہ
ہر رنگ میں ہے جلوہ تیرا — سبحان اللہ سبحان اللہ
میں در در تجھ کو ڈھونڈا پھرا — لیکن بے کار ہوا پھرنا
شہ رگ سے بھی تو پاس ملا — سبحان اللہ سبحان اللہ
جلوے تیرے گلشن گلشن — سطوت تیری صحرا صحرا
رحمت تیری دریا دریا — سبحان اللہ سبحان اللہ
تو مولیٰ میں محتاج تیرا — تو حاکم میں محکوم تیرا
تو مالک میں بندہ تیرا — سبحان اللہ سبحان اللہ

ساری خوبیوں کا مالک

سب خوبیاں اللہ عزوجل کے لیے ہیں جس نے کائنات اور اس کی ہر چیز کو مضبوط بنایا اور اس کی اکٹھی اور جدا جدا اشیاء کو پختہ بنایا۔ میں اس کی حمد کرتا ہوں جس کے مجھ پر بہت احسانات ہیں اور اعتراف کرتا ہوں کہ میں اس کے احسانات کا شکر ادا کرنے سے قاصر رہا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، وہی بادشاہ اور بہت زیادہ احسان فرمانے والا ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اللہ عزوجل نے ان کو سراپا ہدایت بنا کر بھیجا اور آپ ﷺ نے معجزۂ قرآنی کے ذریعے کفر کے اندھیروں میں حیرت زدہ لوگوں کو ہدایت عطا فرمائی اور تمام تعریفیں اللہ عزوجل کے لیے ہیں جس نے دین اسلام کو تمام ادیان پر غلبہ عطا فرمایا اور آپ ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل پر اور صحابہ کرام علیہم الرضوان پر ہر گھڑی اور ہر وقت اللہ عزوجل کی دائمی رحمت کا نزول ہو۔

خدا دے واسطے حمداں تمامی — خدا دا سب تو اُچا نام نامی
او ہر ذرّے دا اے مالک تے خالق — میں کی دساں اودھی ارفع مقامی
ہے اسدی شان ستار العیوبی — چھپا لیندا اے او بندیاں دی خامی
ہے ازلوں ابد تیکر اسدی شاہی — قدیمی شان ہے اودھی دوامی
شریک اودھا کوئی شی جو بناوے — او ہے بد بخت تے مشرک حرامی
کرے تعریف بندہ کی خدا دی — جنہوں دیندے نے کل عالم سلامی
نبی مرسل تے بھاویں اولیاء نیں — خدا ولوں نیں ایہہ سارے پیامی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرم اودھے تھیں پڑھدے پے نیں پنچھی   تے پھلاں تے کرن نازک خرامی
قلم ہوون جے رُکھ سیاہی سمندر   ختم نہ ہو سکے شان گرامی
ایہیہ ہے فرمان یوسف میرے رب دا   کر اُوس رے محمد (ﷺ) دی غلامی

(حاجی محمد یوسف علی نگینہ)

اگر مسلمان اور کافر جان لیتے

الطاف تیرے خلق پہ ہیں عام اے کریم   تیرے سپرد ہیں مرے سب کام اے کریم
معبود وکار ساز تجھے مانتا ہوں میں   مجھ پر ہیں سدا ترے انعام اے کریم
امت ترے حبیب کی ہے مشکلات میں   وا اس پہ کر دے پھر در انعام اے کریم
اخلاص کی مہک سے ہوں الفاظ مشکبار   پھیلاؤں یوں رسول کا پیغام اے کریم
دیکھوں طلوع فجر کا منظر مدینے میں   مکہ کی وادیوں میں ہو گر شام اے کریم
تن سے نکل کر روح نثار حضور ہو   تائب کا ہو شہید سا انجام اے کریم

(جناب حفیظ تائب رحمۃ اللہ علیہ)

☆ عن ابی هريرة رضى الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: لو يعلم المومن ما عند الله من العقوبة ما طمع بجنته احد ولو يعلم الكافر ما عنده الله من الرحمة ما قنط من جنته احد

(اخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: التوبة، باب: فى سعة رحمة الله تعالىٰ وانها سبقت غضبه، ۲۱۰۹/۴، الرقم: ۲۷۵۵، والترمذى فى السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب: خلق الله مائة رحمة، ۵۴۹/۵، الرقم: ۳۵۴۲)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر مسلمان کو معلوم ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس کس قدر سزا ہے تو کوئی بھی اُس کی جنت کی اُمید نہ رکھتا اور اگر کافر کو معلوم ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس کس قدر رحمت ہے تو کوئی (کافر) بھی اُس کی جنت سے نا اُمید نہ ہوتا۔''

میرے معبود مجھے اپنا بنائے رکھنا   اپنے آگے ہی میرے سر کو جھکائے رکھنا
خواب غفلت میں نہ سو جاؤں بھلا کر تجھ کو   اپنے محبوب کے صدقے میں جگائے رکھنا

اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سو حصّے

☆ عن ابى هريرة رضى الله عنه قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: جعل الله الرحمة مائة جزء فامسك عنده تسعة وتسعين جزءا، وانزل فى الارض جزءا واحدا فمن ذلك الجزء يتراحم الخلق حتى ترفع الفرس حافرها عن ولدها خشية ان تصيبه (اخرجه البخارى فى

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الصحيح، كتاب: الادب، باب: جعل الله الرحمة مائة جزء، ۲۲۳۶/۵، الرقم: ۵۶۵۴، ومسلم في الصحيح، كتاب: التوبة، باب: في سعة رحمة الله تعالىٰ وانها سبقت غضبه، ۲۱۰۸/۴، الرقم: ۲۷۵۲)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے بنائے ہیں جن میں سے اُس نے ننانوے حصے اپنے پاس رکھ لیے اور ایک حصہ زمین پر نازل کیا۔ ساری مخلوق جو ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے یہ اُسی ایک حصہ کی وجہ سے ہے، یہاں تک کہ گھوڑا جو اپنے بچے کے اُوپر سے اپنا پاؤں اُٹھاتا ہے کہ کہیں اُسے تکلیف نہ پہنچے وہ بھی اسی ایک حصے کے باعث ہے۔''

بنائے اپنی حکمت سے زمین وآسماں تو نے   دکھائے اپنی رحمت کے ہمیں کیا کیا نشاں تو نے
دلوں کو معرفت کے نور سے روشن کیا تو نے   سمویا اپنی قدرت سے مزاجِ انس وجاں تو نے
ہم اب سمجھے کہ شہنشاہ ملک ولامکاں ہے تو   بنایا اِک بشر کو سرورِ کون ومکاں تو نے

الٰہی حمد سے عاجز ہے یہ سارا جہاں تیرا

سب تعریفیں اللہ عزوجل کے لیے ہیں جس نے عقلوں کی اپنی توحید کی طرف رہنمائی فرمائی اور انہیں ہدایت دی اور اپنی توحید کو سلامتی کے سفینے میں نجات کا سبب بنایا پس اللہ تعالیٰ کو یکتا ماننے والا کہتا ہے: ''اس (سلامتی کی) کشتی کا چلنا اور ٹھہرنا اللہ عزوجل کے نام سے ہے۔'' پس وہ اپنے محبوب تک پہنچ گئی اور مقصود کو پانے میں کامیاب ہوگئی اور اس ذاتِ الٰہی عزوجل کے مشاہدوں کے سمندر میں تیرنے لگی پس جب اس ذات نے اسے ندا دی تو وہ اس کی لذت میں منہمک ہوگئی۔

پاک ہے وہ ذات جس نے کعبہ مشرفہ کو شان وشوکت عطا فرمائی (الحمدللہ! جو اس وقت میری نگاہوں کے سامنے ہے) اور اسے اپنے عظمت اور جلال کے ساتھ خاص کیا اور اسے داخل ہونے والوں کے لیے امن والا گھر بنا دیا اور یہ وہی مبارک گھر ہے جس سے اللہ کے پیارے حبیب ﷺ نے ہجرت فرمائی مگر آپ ﷺ نے اسے چھوڑا نہ اس سے تعلق توڑا اور نہ ہی آپ ﷺ کا دل اس سے ہٹ کر دوسرے قبلے کی طرف متوجہ ہوا یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے آپ ﷺ پر یہ آیاتِ مبارکہ نازل فرمائیں جنہیں آپ ﷺ نے سنا اور تلاوت فرمایا: قد نرى تقلب وجهك في السمآء ج فلنو لينك قبلة ترضها ص (پ۲، البقرۃ:۱۴۴) ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے۔

الٰہی حمد سے عاجز ہے یہ سارا جہاں تیرا   جہاں والوں سے کیونکر ہو سکے ذکر وبیاں تیرا
زمین وآسماں کے ذرّے ذرّے میں تیرے جلوے   نگاہوں نے جدھر دیکھا نظر آیا نشاں تیرا
ٹھکانہ ہر جگہ تیرا سمجھتے ہیں جہاں والے   سمجھ میں آ نہیں سکتا ٹھکانا ہے کہاں تیرا
جہاں رنگ وبو کی وسعتوں کا راز داں تو ہے   نہ کوئی ہم سفر تیرا نہ کوئی راز داں تیرا

اس حدیث کے مختلف حوالہ جات کے ساتھ اس کوئی بار لکھ رہے ہیں تا کہ خدا کی رحمت کا ہمیں بھی حصہ نصیب ہوجائے۔

☆ عن ابي هريرة رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ان لله مائة رحمة انزل منها

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رحمة واحدة بين الجن والانس والبهائم والهوام، فبها يتعاطفون وبها يتراحمون وبها تعطف الوحش على ولدها، واخر الله تسعا وتسعين رحمة يرحم بها عباده يوم القيامة ۔ (اخرجه مسلم في الصحيح ، كتاب: التوبه، باب: في سعة رحمة الله تعالىٰ وانها سبقت غضبه، ۲۱۰۸/۴، الرقم: ۲۷۵۲، والترمذی في السنن ، كتاب: الدعوات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ، باب: خلق الله مائة رحمة، ۵۴۹/۵، الرقم: ۳۵۴۱، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: ما يرجى من رحمة الله يوم القيامة، ۱۴۳۵/۲، الرقم: ۴۲۹۳)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی پاس سو رحمتیں ہیں اُس نے اُن میں سے ایک رحمت جن، انس، حیوانات اور حشرات الارض کے درمیان نازل کی ہے جس کی وجہ سے وہ ایک دوسرے پر شفقت و رحم کرتے ہیں، اور اُسی سے وحشی جانور اپنے بچوں سے محبت کرتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے ننانوے رحمتیں (اپنے پاس) محفوظ رکھی ہیں، جن کے سبب قیامت کے دن وہ اپنے بندوں پر رحم فرمائے گا۔''

اے اعرابی! تو نے اللہ کی رحمت کو محدود کر دیا

تو ہے ہر بالا سے بالا یا الٰہ العالمین
تو ہے اونچی شان والا یا الٰہ العالمین

ہر طرف ہے کار فرما تیری قدرت دہر میں
ہے تیرا ہر سو اُجالا یا الٰہ العالمین

تیرے اوصاف حمیدہ سمجھ سے ہیں بالاتر
ہے تیرا ہر کام نرالا یا الٰہ العالمین

ہے زمانے پہ تیری رحمت کا ہر دم نزول
تو ہے بے حد لطف والا یا الٰہ العالمین

تیری بخشش عاصیوں کی جستجو میں ہے سدا
تو ہے بخشش کرنے والا یا الٰہ العالمین

آبِ رحمت سے اسے بھی روشنائی کر عطا
ہے مرا دفتر جو کالا یا الٰہ العالمین

میرے مولا تیری رحمت نے ہمیشہ ہی مجھے
ہر مصیبت سے نکالا یا الٰہ العالمین

ڈگمگایا جب قدم تو نے اے مولیٰ کریم
ہر قدم پہ ہے سنبھالا یا الٰہ العالمین

کاش مجھ کو بھی دکھائے حسن رُخ آ کر کبھی
شہنشاہ وہ طیبہ والا یا الٰہ العالمین

اپنے قاسم کو عطا کر روشنی عرفان کی
کر اسے عرفان والا یا الٰہ العالمین

(ابوالکرم قاسم الحیدری)

☆ عن جندب رضي الله عنه قال: جاء اعرابی فاناخ راحلته ثم عقلها، ثم صلى خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم ، فلما صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ، اتى راحلته فاطلق عقالها، ثم ركبها، ثم نادى: اللهم ارحمني ومحمدًا ولا تشرك في رحمتنا احدًا ۔ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم : اتقولون هذا اضل ام بعيره؟ الم تسمعوا ما قال؟ قالوا: بلى، قال: لقد حظرت، رحمة الله واسعة، ان الله خلق مائة رحمة فانزل الله رحمة واحدة، يتعاطف بها الخلائق جنها

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وانسها وبهاء مها وعنده تسع وتسعون . اتقولون: هو اضل ام بعيره؟ (اخرجه ابوداؤد في السنن، كتاب: الادب، باب من ليست له غيبة، ۴/۲۷۱، الرقم: ۴۸۸۵، واحمد بن حنبل في المسند، ۴/۳۱۲، الرقم: ۱۸۸۲۱، والروياني في المسند، ۲/۱۴۰، الرقم: ۹۵۷، والحاكم في المستدرك، ۱/۱۲۴، الرقم: ۱۸۷، وايضاً في المستدرك، ۴/۲۷۶، الرقم: ۷۶۳۰، والطبراني في المعجم الكبير، ۲/۱۶۱، الرقم: ۱۶۶۷، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۲۱۳)

حضرت جندب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نے (سفر سے) آ کر اپنے اونٹ کو بٹھایا پھر اُسے ٹانگ سے باندھ کر حضور نبی اکرم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھنے چلا گیا، جب حضور نبی اکرم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو اُس نے اپنے اونٹ کے پاس آ کر اس کی رسی کو کھولا۔ پھر اُس پر سوار ہو کر دعا کرنے لگا: یا اللہ! تو مجھ پر اور محمد (ﷺ) پر رحم فرما اور ہماری رحمت میں کسی اور کو شریک نہ کر۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے (یہ سن کر صحابہ سے) فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ یہ زیادہ بھٹکا ہوا ہے یا اُس کا اونٹ؟ کیا تم نے سنا نہیں کہ اُس نے کیا کہا؟ اُنہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں (یا رسول اللہ! ہم نے سنا ہے) آپ ﷺ نے (اُس اعرابی سے) فرمایا: تُو نے (اللہ تعالیٰ کی رحمت کو) محدود کر دیا ہے، اللہ تعالیٰ کی رحمت بڑی وسیع ہے، اللہ تعالیٰ نے کل سو رحمتوں کو تخلیق کیا جن میں سے اللہ تعالیٰ نے ایک رحمت (زمین پر) اُتاری، مخلوقات میں سے جن وانس اور بہائم (درندے) اُسی کی وجہ سے باہم شفقت و مہربانی کرتے ہیں جبکہ ننانوے رحمتیں اُس کے پاس ہیں۔ اب تم کیا کہتے ہو کہ یہ زیادہ بھٹکا ہوا ہے (جسے رحمتِ الٰہی کی وسعت کا علم نہیں) یا اُس کا اونٹ (جو اس کے ماتحت ہے)۔''

میری نگاہ سے دور میرے وہم وگماں سے دور ۔۔۔ میری خرد سے دور میری این و آں سے دور
راحت سے پاک رنج سے پاک ابتلاء سے پاک ۔۔۔ ہر بیش وکم سے پاک ہر سو دو زیاں سے دور
حسرت سے پاک غم سے پاک آرزو سے پاک ۔۔۔ حاجت سے پاک عجز سے پاک امتحان سے دور
کون ومکاں میں صرف وہی ایک ذات ہے ۔۔۔ جو ہے ہر اک بشر کی چون وچرا سے دور
اعظم وہ ایک ایسی حقیقت ہے بے نشاں ۔۔۔ ظاہر ہے ہر نشان سے مگر ہر نشان سے دور

ننانوے رحمتوں کا ظہور قیامت کے دن ہوگا

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

ان الله تعالىٰ خلق مائة رحمة ، فمنها رحمة يتراحم بها الخلق، فبها تعطف الوحوش على اولادها، واخر تسعة وتسعين الى يوم القيامة . (اخرجه احمد بن حنبل في المسند، ۵/۴۳۹، الرقم: ۲۳۷۷۱، والطبراني في المعجم الكبير، ۶/۲۵۰، الرقم: ۶۱۲۶، والبيهقي في شعب الايمان، ۲/۱۵، الرقم: ۱۰۳۸)

''اللہ تعالیٰ نے سو رحمتوں کو پیدا کیا، اُن میں سے ایک رحمت کی وجہ سے مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے، اُسی کی وجہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے وحشی جانور اپنی اولاد پر شفقت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ننانوے رحمتیں قیامت کے دن تک کے لیے مؤخر کر رکھی ہیں۔''

☆ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ان اللہ عزوجل خلق مائة رحمة، رحمة منها قسمها بین الخلائق، وتسعة وتسعون الی یوم القیامة۔ (اخرجه الطبرانی فی المعجم الکبیر، ۱۱/۳۷۴، الرقم: ۱۲۰۴۷، والهیثمی فی مجمع الزوائد، ۱۰/۲۱۴، ۳۸۵)

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سو رحمتوں کو پیدا کیا جن میں سے ایک رحمت کو اُس نے ساری مخلوق کے درمیان تقسیم کر دیا اور ننانوے کو قیامت کے دن تک کے لیے محفوظ کر لیا۔''

(اسے امام طبرانی اور ہیثمی نے روایت کیا ہے۔ نیز امام ہیثمی نے فرمایا کہ اسے امام طبرانی اور بزار نے روایت کیا ہے، ان دونوں کی اسناد حسن ہے۔)

نام بھی تیرا عقیدت سے لیے جاتا ہوں | ہر قدم پر تجھے سجدے بھی کیے جاتا ہوں
کوئی دنیا میں میرا مونس و غمخوار نہیں | تیری رحمت کے سہارے پہ جیے جاتا ہوں
آزمائش کا محل ہو یا مسرّت کا مقام | سجدۂ شکر بہر حال کیے جاتا ہوں
تیرے اوصاف میں اک وصف خطا پوشی ہے | اس بھروسے پہ خطائیں بھی کیے جاتا ہوں
''صبر'' کرنا تیری شانِ کریمی کو عزیز | بس یہی سوچ کے آنسو بھی پیے جاتا ہوں

قیامت کے دن اولیاء اللہ پر سو رحمتیں ہوں گی

☆ عن محمد بن سیرین وخلاس کلاهما عن ابی هریرة رضی اللہ عنه عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال: ان اللہ عزوجل مائة رحمة، قسم منها رحمة بین اهل الدنیا فوسعتهم الی آجالهم، واخر تسعة وتسعین لاولیائه، وان اللہ تعالیٰ قابض تلک الرحمة التی قسمها بین اهل الدنیا الی تسع وتسعین فکملها مائة رحمة لاولیائه یوم القیامة۔ (اخرجه الحاکم فی المستدرک، ۱/۱۲۳، الرقم: ۱۸۵، واحمد بن حنبل فی المسند، ۲/۵۱۴، الرقم: ۱۰۶۸۱، والهیثمی فی مجمع الزوائد، ۱۰/۳۸۵، والالبانی فی سلسلة الاحادیث الصحیحة، ۴/۱۷۶، الرقم: ۱۶۳۴)

''امام محمد بن سیرین وخلاس رحمۃ اللہ علیہما دونوں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل کی سو رحمتیں ہیں جن میں سے اس نے ایک رحمت کو اہلِ دنیا کے درمیان تقسیم کر دیا پس وہ اُن کی اموات تک انہیں اپنے احاطہ میں لئے رہے گی جبکہ ننانوے رحمتوں کو اس نے اپنے اولیاء کے لیے محفوظ کر لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اہلِ دنیا پر تقسیم کی جانے والی رحمت اور باقی ننانوے کو اپنے قبضہ میں لینے والا ہے۔ پھر قیامت کے دن وہ اُن سو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رحمتوں کی اپنے اولیاء پر تکمیل کرے گا۔‘‘

(اس حدیث کو امام احمد اور حاکم نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے، نیز امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے اُس کی مثل اور روایت بھی بیان کی ہے جس کی امام احمد نے تخریج کی ہے۔ اس کے تمام رجال صحیح ہیں۔ البانی نے بھی کہا کہ یہ تمام حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے متصل صحیح اسانید ہیں۔)

☆ عن معاوية بن حيدة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ان الله تعالىٰ خلق مائة رحمة، فرحمة بين خلقه يتراحمون بها، وادخر لا وليائه تسعة وتسعين. (اخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱۹/۴۱۷، الرقم: ۱۰۰۶، وتمام الرازي في الفوائد، ۱/۲۴۸، الرقم: ۶۰۲، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۸/۲۵۹، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۳۸۵)

’’حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سو رحمتوں کو تخلیق کیا، پس ایک رحمت مخلوق کے درمیان تقسیم کردی جس کے باعث وہ باہم رحم کرتے ہیں جبکہ ننانوے رحمتوں کو اپنے اولیاء (کی شفاعت) کے لیے محفوظ کر لیا۔‘‘

نوعِ انسان پہ ہے کس درجہ عنایت تیری — ہر زمانے میں نبی لائے ہدایت تیری
پتے پتے میں نظر آتی ہے ’’رحمت‘‘ تیری — ذرّے ذرّے نے ہمیں دی ہے شہادت تیری
خشکی و آب میں پنہاں ہے تیرا عکسِ جمال — تابشِ مہر میں ظاہر ہے جلالت تیری
کتنا جاں بخش ہے یہ تیرے نبی کا فرمان — تیری مخلوق کرے صرف عبادت تیری

دنیا میں ایک فی صد رحمت

☆ عن ابي هريرة رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: خلق الله مائة رحمة فوضع رحمة واحدة بين خلقه يتراحمون بها وعند الله تسع وتسعون رحمة (اخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب: خلق الله مائة رحمة، ۵/۵۴۹، الرقم: ۳۵۴۱، واحمد بن حنبل نحوه في المسند، ۲/۴۸۴، الرقم: ۱۰۲۸۵، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۲/۲۰۱)

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سو رحمتیں پیدا کیں ایک رحمت اپنی مخلوق کے درمیان رکھی جس سے وہ ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں جبکہ ننانوے رحمتیں اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں۔‘‘

(اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔)

فکر اسفل ہے مری مرتبہ اعلیٰ تیرا — وصف کیا خاک لکھے خاک کا پتلا تیرا
طور ہی پر نہیں موقوف اجالا تیرا — کون سے گھر میں نہیں جلوۂ زیبا تیرا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہر جگہ ذکر ہے اے واحد و یکتا تیرا
کون سی بزم میں روشن نہیں اکّا تیرا

پھر نمایاں جو سرِ طور ہو جلوہ تیرا
آگ لینے کو چلے عاشقِ شیدا تیرا

خیرہ کرتا ہے نگاہوں کو اجالا تیرا
کیجئے کونسی آنکھوں سے نظارا تیرا

سات پردوں میں نظر اور نظر میں عالم
کچھ سمجھ میں نہیں آتا یہ معمّا تیرا

طور کا ڈھیر ہوا غش میں پڑے ہیں موسیٰ
کیوں نہ ہو یار کہ جلوہ ہے یہ جلوہ تیرا

سچ ہے انسان کو کچھ کھو کے ملا کرتا ہے
آپ کو کھو کے تجھے پائے گا جویا تیرا

ہیں ترے نام سے آبادی وصحرا آباد
شہر میں ذکر ترا دشت میں چرچا تیرا

برقِ دیدار ہی نے تو یہ قیامت توڑی
سب سے ہے اور کسی سے نہیں پردہ تیرا

طور پر جلوہ دکھایا ہے تمنائی کو
کون کہتا ہے کہ اپنوں سے ہے پردہ تیرا

میکدہ میں ترانہ تو اذاں مسجد میں
وصف ہوتا ہے نئے رنگ سے ہر جا تیرا

بے نوا مفلس ومحتاج وگدا کون کہ میں
صاحب جود وکرم وصف ہے کس کا تیرا

اتنی نسبت بھی مجھے دونوں جہاں میں بس ہے
تو مرا مالک ومولیٰ ہے میں بندہ تیرا

انگلیاں کانوں میں دے دے کے سنا کرتے ہیں
خلوتِ دل میں عجب شور ہے برپا تیرا

اب جماتا ہے حسن اس کی گلی میں بستر
خوبرویوں کا جو محبوب ہے پیارا تیرا

☆ عن عبادة بن الصامت رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: قسم ربنا رحمته مائة جزء فانزل منها جزءا فی الارض فهو الذی یتراحم به الناس والطیر والبهائم، وبقیت عنده مائة رحمة الا رحمة واحدة لعباده یوم القیامة (اخرجه الهیثمی فی مجمع الزوائد، ۱۰/۳۸۵، والهندی فی کنز العمال، ۴/۲۳۹، الرقم: ۱۰۴۰۶)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہمارے رب نے اپنی رحمت کو سو اجزاء میں تقسیم کیا پھر ان میں سے ایک جزو کو زمین پر اُتارا۔ یہی وہ جزوِ رحمت ہے جس کی وجہ سے انسان، پرندے اور درندے باہم شفقت ورحمت کرتے ہیں، باقی ننانوے رحمتیں اس کے پاس قیامت کے دن اپنے بندوں کے لیے محفوظ ہیں۔''

پایا نہ جب سہارا اے دو جہاں کے مالک
میں نے تجھے پکارا اے دو جہاں کے مالک

مغموم ہوں بدل دے اب تو مسرّتوں سے
تقدیر کا ستارا اے دو جہاں کے مالک

اللہ کی رحمت سے جنت میں بے حساب وکتاب داخلہ

☆ عن سهل بن سعد رضی الله عنه قال: قال النبی صلی الله علیه وسلم: لیدخلن الجنة من

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

امتی سبعون الفا او سبع مائة الف، شك فی احدهما، متما سكین آخذ بعضهم ببعض، حتی یدخل اولهم وآخرهم الجنة، ووجوههم علی ضوء القمر لیلة البدر ۔ (اخرجه البخاری فی الصحیح، كتاب: الرقاق، باب: یدخل الجنة سبعون الفا بغیر حساب، ۲۳۹۶/۵، الرقم: ۶۱۷۷، وایضا فی كتاب بدء الخلق، باب: ما جاء فی صفة الجنة وانها مخلوقة، ۱۱۸۶/۳، الرقم: ۳۰۷۵، وایضا فی كتاب: الرقاق، باب: صفة الجنة والنار، ۲۳۹۹/۵، الرقم: ۶۱۸۷، ومسلم فی الصحیح، كتاب: الایمان، باب: الدلیل علی دخول طوائف من المسلمین الجنة بغیر حساب ولا عذاب، ۱۹۸/۱، الرقم: ۲۱۹)

''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری اُمت کے ستر ہزار یا سات لاکھ افراد (بغیر حساب وعذاب کے) جنت میں داخل ہوں گے، (راوی کو عدد میں سے کسی ایک کا شک ہے) یہ ایک دوسرے کو (نسبت کی وجہ سے باہم) تھامے ہوئے ہوں گے یہاں تک کہ اُن کا پہلا (قیادت کرنے والا) اور آخری شخص جنت میں داخل ہو جائے گا۔ اُن کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔''

خدایا تو مکین لا مکاں ہے — تجلی تیری ہر شیء سے عیاں ہے
تیری خلاقیت کی کچھ حد نہیں — تو ہی تو خالق ہر این وآں ہے
تو ہی مالک الملک حی وقیوم — تیری ہی بادشاہت جاوداں ہے
کوئی انکار کر سکتا ہے کیسے — وہ ظاہر از زمیں تا آسماں ہے
اسی کے نام ہیں ستار و غفار — خطا کاروں پہ وہ رحمت فشاں ہے
سب اس کے خوانِ نعمت پر ہیں پلتے — وہی ہر ایک کا روزی رساں ہے
الٰہی عابد خستہ کی سُن لے — مدینہ آرزوئے قلب وجاں ہے

(عابد برہانپوری)

یاد رہے: گزشتہ حدیث اور آنے والی احادیث میں ستر ہزار کا عدد اہل عرب کثرت یعنی بہت زیادہ تعداد کو بیان کرنے کے لیے بولا کرتے تھے لہٰذا ستر ہزار سے مراد صرف ستر ہزار ہی نہیں ستر لاکھ، ستر کروڑ اور اربوں کھربوں بھی ہو سکتا ہے اور یہ اہل ایمان کلمہ گو صحیح العقیدہ لوگوں کے لیے خوشخبری ہے۔

حبیب حق کی صدا لا الٰہ الا اللہ — ہے رب ہی سب سے بڑا لا الٰہ الا اللہ
تمام بگڑے ہوئے کام خود سنورنے لگے — جو ہم نے دل سے کہا لا الٰہ الا اللہ

چاند کی طرح چمکدار چہرے والوں کے لیے رحمت کی خوشخبری

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول: یدخل الجنة من امتی زمرة هم سبعون الفا، تضیء

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وجوههم اضاءة القمر ليلة البدر، وقال ابوهريرة رضي الله عنه : فقام عكاشة بن محصن الاسدى يرفع نمرة عليه، فقال: يا رسول الله، ادع الله ان يجعلني منهم؟ قال: اللهم اجعله منهم، ثم قام رجل من الانصار، فقال: يا رسول الله ، ادع الله ان يجعلني منهم؟ فقال: سبقك بها عكاشة . (اخرجه البخاری في الصحيح ، كتاب: الرّقاق، باب: يدخل الجنة سبعون الفا بغير حساب، ٥/٢٣٩٦، الرقم: ٦١٧٦، وايضا في كتاب: اللباس، باب: البرود والحبرة والشملة، ٥/٢١٨٩، الرقم: ٥٤٧٤، ومسلم في الصحيح، كتاب: الايمان، باب: الدليل على دخول طوائف من المسلمين الجنة بغير حساب ولا عذاب، ١/١٩٧، الرقم: ٢١٦)

میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میری اُمت کے ستر ہزار افراد کا گروہ (بغیر حساب کے) جنت میں داخل ہوگا جن کے چہرے چودہویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عکاشہ بن محصن نے اپنی اُون کی چادر کو بلند کرتے ہوئے کھڑے ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے بھی اُن میں شامل فرمالے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! اِس کو اُن میں شامل فرمالے، پھر ایک انصاری شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی اُن میں شامل کرلے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عکاشہ تجھ پر سبقت لے گیا ہے۔''

دل میں ہے یاد تیری لب پر ہے نام تیرا — آ سودۂ جہاں ہے اب یہ غلام تیرا
رہتا ہے جس کے لب پر ہر وقت نام تیرا — اس پر بڑا کرم ہے رب انام تیرا
کیا تیری ذات تک ہو ادراک کی رسائی — آئے نہ جو سمجھ میں وہ ہے مقام تیرا
گلشن کے رنگ و بو نے تیرا پتہ بتایا — غنچے کی مسکراہٹ لائی پیام تیرا
تیری تجلیوں تک کرتا ہے رہنمائی — مہر مبیں تیرا ماہ تمام تیرا

بے حساب جنت میں داخل ہونے والے کون لوگ ہوں گے

☆ عن ابن عباس رضي الله عنهما قال : قال النبي صلى الله عليه وسلم : عرضت على الامم، فاخذ النبي يمر معه الامة، والنبي يمر معه النفر ، والنبي يمر معه العشرة، والنبي يمر معه الخمسة، والنبي يمر وحده، فنظرت فاذا سواد كثير، قلت: يا جبريل عليه السلام، هؤلاء امتي ؟ قال: لا ولكن انظر الى الافق، فنظرت فاذا سواد كثير، قال: هو لاء امتك، وهولاء سبعون الفا قدامهم، لا حساب عليهم ولا عذاب ، قلت: ولم ؟ قال: كانوا لا يكتوون ولا يسترقون ولا يتطيرون وعلى ربهم يتوكلون، فقام اليه عكاشة بن محصن، فقال: ادع الله ان يجعلني منهم؟ قال: اللهم، اجعله منهم، ثم قام اليه رجل آخر ، قال: ادع الله ان يجعلني منهم؟ قال: سبقك بها

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عکاشة۔ (اخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: يدخل الجنة سبعون الفا بغير حساب، ۵/۲۳۹۶، الرقم: ۶۱۷۵)

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھ پر سابقہ اُمتیں پیش کی گئیں تو ایک نبی گزرنے لگے جن کے ساتھ کثیر تعداد تھی، کسی نبی کے ساتھ گروہ تھا، کسی نبی کے ساتھ دس افراد تھے، اور کسی نبی کے ساتھ پانچ افراد تھے، اور کوئی نبی اکیلا ہی تھا، اُسی دوران میں نے ایک جمِ غفیر دیکھا تو پوچھا: جبرئیل! یہ میری اُمت ہے؟ اُس نے کہا: نہیں! بلکہ آپ آسمان کے کنارے کی طرف دیکھیں تو میں نے عظیم جمِ غفیر دیکھا۔ اس نے کہا: یہ آپ کی اُمت ہے؟ ان میں سے پہلے ستر ہزار افراد بغیر حساب وعذاب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ میں نے کہا: کیوں؟ اس نے کہا: یہ وہ لوگ ہیں جو نہ داغ لگوا کر علاج کراتے تھے، نہ غیر شرعی جھاڑ پھونک کراتے تھے، نہ بد شگونی لیتے تھے اور اپنے رب پر کاملاً توکل کرتے تھے۔ پس عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا: آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے اُن میں شامل فرمالے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! اِسے اُن میں شامل فرمالے، پھر ایک دوسرے شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا: آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی اُن میں شامل فرمالے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عکاشہ اس پر تجھ سے پہل لے گیا ہے۔‘‘

کوئی تو ہے جو نظامِ ہستی چلا رہا ہے وہی خدا ہے
دکھائی بھی جو نہ دے نظر بھی جو کہ آ رہا ہے وہی خدا ہے
تلاش اس کو نہ کر بتوں میں وہ ہے بدلتی ہوئی رُتوں میں
جو دن کو رات اور رات کو دن بنا رہا ہے وہی خدا ہے
نظر بھی رکھے سماعتیں بھی وہ جان لیتا ہے نیتیں بھی
جو خانۂ لا شعور میں جگمگا رہا ہے وہی خدا ہے
کسی کو تاج وقار بخشے کسی کو ذلت کے غار بخشے
جو سب کے ماتھے پہ مہرِ قدرت لگا رہا ہے وہی خدا ہے
کسی کو سوچوں نے کب سراہا وہی ہوا جو خدا نے چاہا
جو اختیارِ بشر پہ پہرے بٹھا رہا ہے وہی خدا ہے
سفید اس کا سیاہ اس کا نفس نفس ہے گواہ اس کا
جو شعلۂ جاں جلا رہا ہے بجھا رہا ہے وہی خدا ہے

☆ عن جابر بن عبد الله رضی الله عنهما (في رواية طويلة) قال: ثم ينجو المؤمنون، فتنجو اول زمرة، وجوههم كالقمر ليلة البدر سبعون الفا لا يحاسبون، ثم الذين يلونهم كاضوا نجم في السماء ثم كذلك...... الحديث (اخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الايمان، باب: ادنى اهل الجنة منزلة فيها، ۱/۱۷۷، الرقم: ۱۹۱، واحمد بن حنبل في المسند، ۳/۳۴۵، الرقم: ۱۴۷۲۱، ورواه مرفوعاً)

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما (سے طویل حدیث روایت ہے) فرماتے ہیں: پھر قیامت کے دن مومنین نجات پائیں گے تو سب سے پہلے ایسی جماعت نجات پائے گی جن کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے، وہ ستر ہزار افراد ہوں گے جن سے کوئی حساب نہیں لیا جائے گا۔ پھر (وہ مومن نجات پائیں گے) جو اِن سے متصل ہوں گے (اور جن کے چہرے) آسمان کے ستاروں کی مانند چمکتے ہوں گے پھر یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہے گا۔‘‘

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سر تابقدم بندہ خطا کار ہے یا رب
لیکن تو ہی ستار ہے غفار ہے یا رب

ہر چند کہ تو باطن و پوشیدہ ہے پھر بھی
ہر شے سے ترے حُسن کا اظہار ہے یا رب

تو نور ازل بھی ہے تو ہی نورِ ابد بھی
کونین بھی یوں مطلع انوار ہے یا رب

کونین کی ہر شے تیری دیتی ہے گواہی
پاگل ہے وہ جس کو ترا انکار ہے یا رب

ظاہر ہیں ہر اک شے سے ترے حُسن کے جلوے
تاروں میں چمک پھولوں میں مہکا ہے یا رب

ہر ذرّہ یہاں طور ہے ہر شے میں کشش ہے
دنیا یہ یا مصر کا بازار ہے یا رب

عابد کے لیے باعثِ تسکین ہے یہ بات
اب حمد ہی بس مرکز افکار ہے یا رب

(عابد برہانپوری)

یہ تعداد کیسے پوری ہوگی

☆ عن ابی هريرة رضى الله عنه، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال: سالت ربى عزوجل فوعدنى ان يدخل من امتى سبعين الفا على صورة القمر ليلة البدر، فاستزدت فزادنى مع كل الف سبعين الفا . فقلت: اى رب، ان لم يكن هو لاء مهاجرى امتى؟ قال: اذن اكملهم لك من الاعراب ۔ (اخرجه احمد بن حنبل فى المسند، ۲/۳۵۹، الرقم: ۸۷۰۷، وابن منده فى الايمان، ۲/۸۹۵، الرقم: ۹۷۶، هذا اسناد صحيح على رسم مسلم، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ۱۰/۴۰۴، وقال: رجاله رجال الصحيح، واورده العسقلانى فتح البارى، ۱۱/۴۱۰، وقال: سنده جيد)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے رب عزوجل سے سوال کیا تو اُس نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری اُمت سے ستر ہزار افراد جنت میں داخل فرمائے گا جن کے چہرے چودہویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔ میں نے زیادہ چاہا تو اس نے ہر ہزار کے ساتھ مزید ستر (۷۰) ہزار اضافہ فرمایا۔ میں نے عرض کیا: اے میرے رب! اگر وہ میری اُمت کے مہاجر (گناہوں کو ترک کرنے والوں سے پورے) نہ ہوئے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تب میں اُن کو تیرے لئے دیہات کے رہنے والوں میں سے مکمل کروں گا۔''

کرم بن کے سوہنا جے آیا نہ ہوندا
غریباں دا دل مسکرایا نہ ہوندا

اسانوں گناہواں دی دھپ ساڑ دیندی
جے آقا دی رحمت دا سایہ نہ ہوندا

اللہ تعالیٰ حضور علیہ السلام کو امت کے بارے غمگین نہ فرمائے گا

☆ عن حذيفة بن اليمان رضى الله عنه قال: غاب عنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما، فلم يخرج حتى ظننا انه لن يخرج، فلما خرج سجد سجدة، فظننا ان نفسه قد قبضت فيها، فلما رفع راسه قال: ان ربى تبارك وتعالىٰ استشارنى فى امتى ماذا افعل بهم؟ فقلت: ما شئت اى

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رب، هم خلقك وعبادك، فاستشارني الثانية، فقلت له كذلك، فقال: لا احزنك في امتك يا محمد، وبشرني ان اول من يدخل الجنة من امتي سبعون الفا مع كل الف سبعون الفا ليس عليهم حساب...... الحديث (اخرجه احمد بن حنبل في المسند، ۳۹۳/۵، الرقم: ۲۳۳۳۶، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۱۲۲/۲، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۶۸/۱۰)

''حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک دن ہماری نظروں سے اوجھل رہے، پس آپ تشریف نہ لائے یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ ﷺ آج حجرہ مبارک سے باہر نہ نکلیں گے۔ جب آپ ﷺ باہر تشریف لائے تو اتنا طویل سجدہ کیا کہ ہم نے سمجھا کہ آپ ﷺ وصال فرما گئے ہیں، پھر آپ ﷺ نے اپنا سرِ انور اُٹھا کر ارشاد فرمایا: میرے رب تبارک وتعالیٰ نے مجھ سے میری اُمت کے بارے میں مشورہ طلب کیا کہ میں اُن سے کیا معاملہ کروں؟ میں نے عرض کیا: میرے رب! جیسا تو چاہے، وہ تیری مخلوق اور تیرے بندے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دوبارہ مجھ سے مشورہ طلب کیا تو میں نے اِسی طرح عرض کیا۔ پس اللہ عزوجل نے فرمایا: یا محمد (ﷺ)! میں تجھے تیری اُمت کے بارے غمگین نہیں کروں گا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے خوشخبری سنائی کہ میرے ستر ہزار اُمتی جن میں سے ہر ہزار کے ساتھ ستر (۷۰) ہزار ہوں گے بغیر حساب کے سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔''

(اسے امام احمد بن حنبل، ابنِ کثیر اور ہیثمی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کی اِسناد حسن ہے)

وہی ایمان کا دنیا میں تقاضا سمجھے — جو خدا کو بھی شہ دیں کو بھی یکتا سمجھے
رازِ توحید کو سمجھے ہیں اگر زاہد خشک — ان کی عظمت کو نہیں سمجھے تو پھر کیا سمجھے
رشتہ روح پہ موقوف نہیں نخلِ حیات — وہی زندہ ہے جو سرکار کو زندہ سمجھے
مان لیتا ہے وہ سو جان سے مختارِ جہاں — میرے آقا کو جو محبوبِ خدا کا سمجھے
اس کو مانا بھی تو کیا مانا، کہا خود سا بشر — شانِ سرکار کے منکر! تجھے ''مولا'' سمجھے
جو سمجھتے ہیں گھٹا دیں گے نبی کی رفعت — کیا رفعنا لک ذکرک کا وہ معنی سمجھے
ربِّ اعلیٰ کی قسم اس کا مقدر اعلیٰ — جو انہیں اولیٰ کہے افضل و اعلیٰ سمجھے
وہ نہ ہوتے تو کہاں ہوتا جہانِ ہستی — یہ حقیقت ہے جسے لوگ فسانہ سمجھے
سب نظر والے اسے کہتے رہے شانِ کلیم — سب سمجھ والے انہیں جانِ مسیحا سمجھے
شیخ کامل نے سکھایا ہے یہی درسِ وفا — ہم وفا والے غلام ان کے ہیں دُنیا سمجھے

(غلام مصطفیٰ مجددی)

ہم رسول اللہ کے جنت رسول اللہ کی (ﷺ)

☆ عن ابی امامة رضی الله عنه قال: سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم يقول: وعدني

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ربي ان يدخل الجنة من امتي سبعين الفا، لا حساب عليهم ولا عذاب مع كل الف سبعون الفا وثلاث حثيات من حثياته ۔ (اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: صفة القيامة والرقائق والورع، باب: في الشفاعة، ۴/۶۲۶، الرقم: ۲۴۳۷، وابن ماجه في السنن، کتاب: الزهد، باب: صفة محمد صلی الله عليه وسلم، ۲/۱۴۳۳، الرقم: ۴۲۸۶)

”حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری اُمت سے ستر ہزار افراد کو بغیر حساب وعذاب کے جنت میں داخل فرمائے گا۔ اُن میں سے ہر ہزار کے ساتھ ستر (۷۰) ہزار کو داخل کرے گا نیز اللہ تعالیٰ اپنے چلوؤں میں سے تین چلو (لپیں، اپنی حسب شان جہنمیوں سے بھر کر) بھی جنت میں ڈالے گا۔“

(اس حدیث کو امام ترمذی، ابنِ ماجہ، احمد، ابنِ ابی شیبہ، ابنِ ابی عاصم اور ابنِ کثیر نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔)

دامنِ مصطفیٰ تھام لو عاصیو   آئیں گی رحمتیں جوش پر آج بھی
لوٹ سکتے ہو گر لوٹ لو بے خطر   ان کا جاری ہے فیض نظر آج بھی

اللہ تعالیٰ کا اپنے محبوب سے وعدہ جو بہر حال وفا ہونا ہے

عن ابي امامة رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ان الله عزوجل وعدني ان يدخل من امتي الجنة سبعين الفا بغير حساب، فقال يزيد بن الاخنس السلمي: والله، ما اولئك في امتك الا كالذباب الاصهب في الذبان ۔ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: كان ربي عزوجل قد وعدني سبعين الفا مع كل الف سبعون الفا، وزادني ثلاث حثيات ۔ (اخرجه احمد بن حنبل في المسند، ۵/۲۵۰، الرقم: ۲۲۱۵۶، والطبراني في المعجم الكبير، ۸/۱۵۹، الرقم: ۷۶۷۲، وابن ابي عاصم في السنة، ۱/۲۶۱، الرقم: ۵۸۸، وقال الالباني: اسناده صحيح ورجاله كلهم ثقات، والشيباني ايضاً في الآحاد والمثاني، ۲/۴۴۵، الرقم: ۱۲۴۷، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۴/۲۲۵، الرقم: ۵۴۷۳)

”حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری اُمت سے ستر ہزار افراد کو بغیر حساب وعذاب کے جنت میں داخل فرمائے گا۔ حضرت یزید بن اخنس سلمی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ رب العزت کی قسم! یہ تو آپ کی اُمت میں شہد کی مکھیوں میں سے (ایک قسم) سفید سرخی مائل مکھیوں کی تعداد تک ہے۔ (یعنی بہت کم ہے) حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے رب عزوجل نے مجھ سے ستر (۷۰) ہزار میں سے ہر ہزار کے ساتھ مزید ستر (۷۰) ہزار کو داخل کرنے کا وعدہ کیا ہے (یعنی اُن ہزار خوش بختوں میں سے ہر ایک اپنے ساتھ معیت اختیار کرنے والوں میں سے ستر (۷۰) افراد کو لے کر جنت میں جائے گا) اور میرے لیے اللہ تعالیٰ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے مزید تین چلوؤں کا اضافہ فرمایا ہے (اپنی حسبِ شان تین چلو میری اُمت کے جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کرے گا)۔"

(اسے امام احمد، طبرانی، ابن ابی عاصم اور ابنِ کثیر نے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد قوی اور اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔)

تیری رحمت ہی سب کے کام آئے

اے خدا اے جمال زیبائی　　خوب ہے تیری عالم آرائی
تو کہاں ہے کہاں نہیں ہے تو　　محو حیرت ہے تاب گویائی
سب میں موجود اور سب سے جُدا　　کون سمجھے یہ راز تنہائی
پارہ پارہ قبائے استدلال　　ریزہ ریزہ ہے دام جویائی
یاس میں غم میں اور مشکل میں　　تیری رحمت ہی سب کے کام آئی
اعظم اس نام ہی سے گلشن میں　　زندگی تازگی ورعنائی

تمام خوبیاں اللہ عزوجل کے لیے ہیں جو کبھی مفلس ومحتاج نہیں ہوتا، وہ کرم فرمانے والا، قدیم اور یکتا ہے، باپ بیٹے سے منزہ ہے، حصہ دار اور مددگار سے پاک ہے، کسی حاکم، مماثل (یعنی مشابہ)، ہٹ دھرم اور سرکش سے بہت بلند ہے، تمام اچھی نعمتوں پر تمام تعریفوں کے ساتھ اس کا شکر ادا کیا جاتا ہے، وہ نافرمان پر اپنا پردہ ڈال دیتا ہے حالانکہ وہ اسے نافرمانی کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوتا اور ملاحظہ کر رہا ہوتا ہے اور وہ اپنے عاجز بندے پر اپنے بے پایاں احسانات فرماتا ہے اور اس کے تمام مقاصد پورے فرماتا ہے۔ پاک ہے وہ جو مضبوط چٹانوں اور پتھریلی زمین سے نہریں نکالتا ہے، خشک بے جان لکڑی سے درخت اور خوشنما کلیاں اُگاتا ہے اور ایک ہی پانی سے سیراب ہونے والی باہم ملی ہوئی یا جدا جدا سیدھی شاخوں سے مختلف ذائقوں اور رنگوں کے تروتازہ پھل پیدا فرماتا ہے۔ یہ اس کی قدرت کی بعض نشانیاں اور اس کی حکمت وکاریگری کے بعض عجائبات ہیں۔ انسان کو اس کا مشاہدہ کرنا چاہیے۔

بزم افلاک میں ہر سو ہے اجالا تیرا　　چشم بینا ہو تو ہر شیء میں ہے جلوہ تیرا
دونوں عالم میں فقط راج ہے مولیٰ تیرا　　کوئی ثانی ہے نہ ہمسر ہے نہ ہمسا تیرا
کوئی مالک نہیں دنیا کا سوائے تیرے　　ہر گلستان تیرا، صحرا تیرا، دریا تیرا
کوئی بھی چیز نہیں حکم سے باہر تیری　　مالک الملک، ہر اک جاں پہ ہے قبضہ تیرا
ہم کسی اور کے دروازے پہ جائیں کیونکر　　آسرا ہم کو اگر ہے تو خدایا تیرا

حضرت عمر نے نعرہ بلند کیا

☆ عن عتبة بن عبد السلمی رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: ان ربی وعدنی ان یدخل من امتی الجنة سبعین الفا بغیر حساب ثم یتبع کل الف بسبعین الفا (وفی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رواية الطبرانی قال: ثم یشفع کل الف لسبعین الفا، ثم یحثی بکفه ثلاث حثیات، فکبر عمر. فقال: ان السبعین الفا الاول یشفعهم الله فی آبائهم وامهاتهم وعشائرهم، وارجو ان یجعل امتی ادنی الحثوات الاواخر. (اخرجه ابن حبان فی الصحیح، ۱۶/۲۳۲، الرقم: ۷۲۴۷، والطبرانی فی المعجم الکبیر، ۱۷/۱۲۷، الرقم: ۳۱۲)

''حضرت عتبہ بن عبد السلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے رب نے مجھ سے میری اُمت کے ستر (۷۰) ہزار افراد کو بغیر حساب وعذاب کے جنت میں داخل کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ پھر ہر ہزار کے ساتھ مزید ستر (۷۰) ہزار کو داخل فرمائے گا (طبرانی کی روایت کے الفاظ ہیں: پھر ہر ہزار ستر (۷۰) ہزار کی شفاعت کرے گا)، پھر اپنی ہتھیلی سے تین لپ بھر کر مزید ڈالے گا۔ اِس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی۔ آپ ﷺ نے مزید فرمایا: اُن کے پہلے ستر ہزار افراد کی شفاعت کو اللہ تعالیٰ اُن کے آباء واجداد، امہات اور قبائل کے حق میں قبول فرمائے گا اور مجھے اُمید ہے کہ میری اُمت کو دوسری ہتھیلیوں سے قریب ترین رکھے گا۔''

(اسے امام ابن حبان، طبرانی اور ابنِ کثیر نے روایت کیا ہے۔ امام ابنِ کثیر نے کہا ہے کہ حافظ ضیاء الدین ابو عبد اللہ المقدسی نے اپنی کتاب ''صفة الجنة'' میں لکھا ہے: میں اس اسناد میں کوئی علت نہیں جانتا۔)

مرا مالک رؤف وہادی ومقسط رحمان ہے
خدا خالق ہے اور توجیہہ خلقت حرف قرآن ہے
نبی سے جس کو الفت ہے، خدا پر جس کا ایماں ہے
ہے خلقت اس سے ہر شے کی، وجود اس سے بقا اس سے
خدائے لم یزل کے دستِ قدرت کے اشارے پر
وہ ہر شے کی کفالت کرنے والا مرتبے۔ والا
الٹ پھیر اس سے ہے دن رات کا قائم زمانے میں
یہ ہریالی، یہ پانی، یہ دھنک، یہ رنگ، یہ خوشبو
وہ القدوس ہے، وہ قادرِ مطلق ہے، الحق ہے
تنوع اور بوقلمونیاں دنیا میں ہیں اس سے
کرم کی اک نظر محمود پر اے میرے رب! کردے

اسے جو مانتا ہے وہ سلیم العقل انسان ہے
عبادت کے لیے پیدائش ہر جن وانساں ہے
ثنا سائے ادب ہے وہ، وہی بندہ سخن داں ہے
کسی شے کا بھی عرفاں اصل میں خالق کا عرفاں ہے
حیات وموت کی ہر ایک صورت گرم جولاں ہے
ہر اک عظمت، ہر اک خوبی، میرے خالق کے شایاں ہے
بدلتی صورتیں ساری، یہ ہم پہ رب کا احسان ہے
یہ جو کچھ بھی نظر آتا ہے، رب کے زیر فرماں ہے
میرے دل میں اسی کے گھر پہنچ جانے کا ارماں ہے
کوئی گریہ کناں ہے اور کوئی شاداں وفرحاں ہے
یہ خاطی تو ہے لیکن اب خطاؤں پر پشیماں ہے

(راجا رشید محمود)

رازدارِ نبوت نے مسئلہ سمجھا دیا

☆ عن ابی هریرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم سالت (ای الله تبارك

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وتعالیٰ الشفاعة لا متی، فقال: لك سبعون الفا یدخلون الجنة بغیر حساب ۔ قلت: زدنی، قال: لك مع كل الف سبعون الفا، قلت: ذدنی، قال: فان لك هكذا وهكذا، فقال ابوبكر: حسبنا، فقال عمر: یا ابا بكر، دع رسول الله صلی الله علیه وسلم، فقال ابوبكر: یا عمر، انما نحن حفنة من حفنات الله (اخرجه ابن ابی شیبة فی المصنف، ۶/۳۱۸، الرقم: ۳۱۷۳۹، والهناد بن السری فی الزهد، ۱/۱۳۵، الرقم: ۱۷۸، والدیلمی فی مسند الفردوس، ۲/۳۱۱، الرقم: ۳۴۰۷)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے اپنی اُمت کے لیے شفاعت کا سوال کیا تو اُس نے فرمایا: آپ کی خاطر (آپ کی اُمت میں سے) ستر (۷۰) ہزار بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے۔ میں نے عرض کیا: میرے لیے اضافہ فرما، فرمایا: آپ کی خاطر اُن میں سے ہر ہزار کے ساتھ ستر (۷۰) ہزار داخل ہوں گے، میں نے عرض کیا: میرے لیے مزید اضافہ فرما، فرمایا: پس آپ کی خاطر اتنے اتنے اور بھی (بغیر حساب چلو بھر کر جنت میں داخل کروں گا)۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ہمارے لیے اتنا کافی ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ابوبکر! رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ دیں، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فوراً کہا: عمر! (تمہیں معلوم تو ہے کہ) ہم سارے اللہ تعالیٰ کے چلوؤں میں سے ایک چلو ہیں (وہ چاہے تو ہتھیلی کی ایک لپ سے ہم سب کو جنت میں داخل کر دے)۔''

چھپائے رکھ میرے عیبوں کو یا ستار یا اللہ — معاصی سے بچا لے مجھ کو یا غفار یا اللہ
الٰہی آنکھوں سے ہو جائے اگر دیدار یا اللہ — میرا وجدان بن جائے تیرا اقرار یا اللہ

اللہ کی رحمت کا کوئی اندازہ نہیں کرسکتا

☆ عن ابی بكر الصدیق رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: اعطیت سبعین الفا یدخلون الجنة بغیر حساب، وجوههم كالقمر لیلة البدر وقلوبهم علی قلب رجل واحد، فاستزدت ربی عزوجل، فزادنی مع كل واحد سبعین الفا ۔ قال ابوبكر: فرایت ان ذالك آت علی اهل القری ومصیب من حافات البوادی ۔ (اخرجه احمد بن حنبل فی المسند، ۱/۶، الرقم: ۲۲، ابویعلی فی المسند، ۱/۱۰۴، الرقم: ۱۱۲، والهیثمی فی مجمع الزوائد، ۱۰/۴۱۰، وابن كثیر فی تفسیر القرآن العظیم، ۱/۳۹۳)

''حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے ستر (۷۰) ہزار افراد ایسے عطا کیے گئے جو بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے، اُن کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے اور اُن کے دل ایک شخص کے دل کے مطابق ہوں گے۔ میں نے اپنے رب عزوجل سے زیادہ چاہا تو اُس نے (اپنے ان مقربانِ خاص کی سنگت اختیار کرنے والوں کا خیال رکھتے ہوئے اُن میں سے) ہر ایک کے ساتھ مزید ستر (۷۰) ہزار

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کا میرے لیے اضافہ فرمایا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ یہ (مقام) دیہات کے رہنے والوں کو حاصل ہوگا اور ننگے پاؤں چلنے والے صحرائی باشندے اس پر فائز ہوں گے۔"

تجھ سے علم کا گھر روشن ہے تجھ سے لوح و قلم روشن
سادہ کاغذ کالی سیاہی لفظوں کا ہر پرچم روشن

ظلمت ظلمت سورج تیرا ذہن و دل میں نور بھرے
رات کے طاق میں چاند ہے روشن تجھ سے صبحِ غم روشن

کنکر پتھر پیڑ شجر پھل پھول فلک اور یہ دھرتی
تیری حکومت عالم عالم بام و در پہ علم روشن

مٹی کی کچی کاگر ہے، بحرِ جہاں میں طغیانی
کشتی پار لگے گی تجھ سے سب میں دم روشن

کوئی نہیں غمخوار و مونس، مجبوروں، لاچاروں کا
بیماروں مجبوروں پر ہے تیرا دستِ کرم روشن

بے سایہ، بے مایہ خلقت آگ کا دریا پار کرے
لشکر کا لشکر ڈوبے ہے شعلوں میں شبنم روشن

جسموں کی دیوار شکستہ روح میں گہرا سناٹا
تیری صدا اسے دنیا جاگے راہ کے پیچ و خم روشن

خود مختاری کا دعویٰ کرنے والا پل میں مٹ جائے
تیرے قہر سے پتہ لرزے رہا نہ جور و ستم روشن

نصر کہاں بیٹھے ہو تم بھی، حمد قلم سے لکھنے کو
حرفِ سخن، گویائی مانگو بابِ دعا پیہم روشن

خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

عن عبد الرحمن بن ابی بکر رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: ان ربی اعطانی سبعین الفا من امتی یدخلون الجنة بغیر حساب. فقال عمر: یا رسول الله، فهلا استزدته؟ قال: قد استزدته فاعطانی مع کل رجل سبعین الفا، قال عمر: فهلا استزدته؟ قال: قد استزدته فاعطانی هکذا (اخرجه احمد بن حنبل فی المسند، ۱/۱۹۷، الرقم: ۱۷۰۶، والبزار فی المسند، ۶/۲۳۴، الرقم: ۲۲۶۸، والهیثمی فی مجمع الزوائد، ۱۰/۴۱۰، وابن کثیر فی تفسیر القرآن العظیم، ۱/۳۹۳)

"حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے پروردگار عزوجل نے مجھے ایسے ستر (۷۰) ہزار اُمتی عطا فرمائے ہیں جو بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ نے اِس سے زیادہ نہیں چاہا؟ فرمایا: میں نے اِس سے زیادہ چاہا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ہر فرد کے ساتھ ستر، ستر ہزار عطا فرمائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر عرض کیا: کیا آپ نے اِس سے زیادہ نہیں چاہا؟ فرمایا: میں نے اِس سے زیادہ چاہا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اِتنا اور عطا فرمایا۔ (آپ ﷺ نے دونوں ہاتھوں سے لپ بھر کر ڈالی)۔"

کیا کیا نہ دیا کیا کیا نہ ملا ذرّے کو گوہر کر ڈالا
یہ آپ کی موج ہے جب چاہا قطرے کو سمندر کر ڈالا

اِس کے بعد بھلا کون دوزخ میں جائے گا؟

☆ عن انس رضی الله عنه، عن النبی صلی الله علیه وسلم قال: یدخل الجنة من امتی سبعون الفا. قالوا: زدنا یا رسول الله، قال: لکل رجل سبعون الفا. قالوا: زدنا یا رسول الله، وکان علی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کثیب، فحثا بیده، قالوا: زدنا یا رسول الله، فقال: هذا وحثا بیده، قالوا: یا نبی الله، ابعد الله من دخل النار بعد هذا

(اخرجه ابویعلی فی المسند، ۲/۲۱۷، الرقم: ۳۷۸۳، والمقدسی فی الاحادیث المختارة، ۶/۵۴، الرقم: ۲۰۲۸، وابن کثیر فی تفسیر القرآن العظیم، ۱/۳۹۵، وقال: هذا اسناد جید ورجاله کلهم ثقات، ما عدا عبد القاهر بن السری وقد سئل عنه ابن معین فقال: صالح، والهیثمی فی مجمع الزوائد، ۱۰/۴۰۴، وقال: اسناده حسن)

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری اُمت کے ستر ہزار افراد بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہمارے لیے اضافہ فرمائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ہر شخص کے ساتھ مزید ستر (۷۰) ہزار افراد ہوں گے۔ اُنہوں نے (دوبارہ) عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہمارے لیے اضافہ فرمائیں۔ آپ ﷺ ریت کے ٹیلہ پر تھے، آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں سے لپ بھری (اور اس میں اضافہ کر دیا)۔ اُنہوں نے (پھر) عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہمارے لیے اضافہ فرمائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ لو اور اپنے ہاتھوں سے پھر لپ بھری۔ اُنہوں نے عرض کیا: یا نبی اللہ! اللہ اُسے اپنی رحمت سے دور فرمائے جو اِس کے بعد بھی جہنم میں داخل ہو۔''

خدایا حاکمِ مطلق ہے تو ہر ایک عالم کا
جھکا ہے سر تیری سرکار میں ہر قیصر و جم کا
گدائے بارگاہِ پاک ہوں، مارا ہوا غم کا
بھرم رہ جائے یا رحمٰن! میرے دیدۂ نم کا
شبِ اسریٰ تیری قدرت کے سب نے معجزے دیکھے
ستارہ بن کے ہر ذرہ زمیں کا عرش پر چمکا
زمین و آسماں کا نور ہے تو خالقِ اکبر!
تیری عظمت کہ تو معبود ہے نورِ مجسم کا
شرف ہر عبد کا ہے بندگی مولائے کل! تیری
تیری حمد و ثناء اعزاز ہے ہر ابنِ آدم کا
قضا و قدر کی بنیاد ہے تیرے ارادوں پر
نظامِ ہست و بود اظہار ہے امیدِ محکم کا
کھڑا ہے خیمہ افلاک حرفِ ''کن'' کی قوت سے
یہ فرشِ خاک آئینہ ہے تدبیرِ منظم کا
مدارِ زندگی ہے اک تیرے ذکرِ مسلسل پر
یہ دُنیا چار دن کی ہے، بھروسہ کچھ نہیں دم کا
مجھے شہزاد اس کے لطف کی اُمید رہتی ہے
کہ میں ہوں بندۂ ناچیز اس رحمٰن و ارحم کا

(شہزاد مجددی)

کیا میری امت اس قدر ہوگی؟

عن عمرو بن حزم رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم انه تغیب عنهم ثلاثا لا یخرج الا لصلاة مکتوبة، فقیل له فی ذالك، قال: ان ربی وعدنی ان یدخل من امتی الجنة سبعون الفا لا حساب علیهم، وانی سالت ربی فی هذه الثلاثة الایام، المزید، فوجدت ربی واجدا، ماجدا، کریما۔ فاعطانی مع کل واحد من السبعین الفا، سبعین الفا، قال قلت: یا رب وتبلیغ امتی هذا؟

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قال: اکمل لک العدد من الاعراب (اخرجه البیهقی فی شعب الایمان ۱/ ۲۵۲ الرقم: ۲۶۸)

''حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس تین دن تک صرف فرض نمازوں کے علاوہ تشریف فرما نہ ہوئے تو آپ ﷺ سے اِس بارے میں عرض کیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پروردگار عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے ستر (۷۰) ہزار اُمتی بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ میں نے اُن تین دنوں میں اپنے رب سے مزید کا سوال کیا تو میں نے اُسے عطا فرمانے والا، عظمت و بزرگی والا اور بہت کرم کرنے والا پایا۔ پس اُس نے مجھے اِس ستر ہزار کے ہر فرد کے ساتھ ستر، ستر ہزار عطا فرمائے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! کیا میری اُمت اِس عدد تک پہنچ جائے گی؟ اُس نے فرمایا: میں تیری خاطر اس عدد کی گنواروں سے تکمیل کروں گا۔''

☆ عن ابی امامة رضی الله عنه انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: لیدخلن الجنة بشفاعة رجل لیس بنبی، مثل الحیین او مثل احد الحیین: ربیعة ومضر، فقال رجل: یا رسول الله، اوما ربیعة من مضر؟ فقال: انما اقول ما اقول. (اخرجه احمد بن حنبل فی المسند، ۵/ ۲۵۷، الرقم: ۲۲۲۱۵، والطبرانی فی المعجم الکبیر، ۸/ ۱۴۳، الرقم: ۷۶۳۸، وایضا فی مسند الشامیین، ۲/ ۱۴۷، الرقم: ۱۰۷۹، والهیثمی فی مجمع الزوائد، ۱۰/ ۳۸۱، وابن کثیر فی تفسیر القرآن العظیم، ۴/ ۲۴۸)

''حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ایک شخص، جو کہ نبی نہیں ہوگا، کی شفاعت کے سبب دو قبیلوں ربیعہ اور مضر یا اُن دونوں میں سے ایک کے برابر لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ربیعہ مضر کی طرح ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں وہی کہتا ہوں جس کا مجھے حکم دیا جاتا ہے۔''

(اسے امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے کہا ہے: امام احمد کے رجال اور طبرانی کی اسانید میں سے ایک کے رجال صحیح حدیث کے (بلند درجہ) رجال ہیں سوائے عبد الرحمٰن بن میسرہ کے، وہ ثقہ ہے۔)

تو ہے میرا خدا تو ہے سب کا خدا　　لفظ کن سے کیے پیدا ارض و سما
ذرے ذرے سے ملتا ہے تیرا پتا　　تیرا ہمسر نہیں ہے کوئی دوسرا
تو ہے میرا خدا تو ہے سب کا خدا
سارے عالم پہ مولا ہے تیری نظر　　تو ہمارے ہر اک کام سے باخبر
ذات تیری گمان سے بھی ہے ماورا　　تیرا ہمسر نہیں ہے کوئی دوسرا
تو ہے میرا خدا تو ہے سب کا خدا
تو ہے رحمٰن بھی اور قہار بھی　　تو ہے جبار بھی اور ستار بھی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بے سہاروں کو ہے بس تیرا آسرا تیرا ہمسر نہیں ہے کوئی دوسرا
تو ہے میرا خدا تو ہے سب کا خدا
یا الٰہی ہمیں سیدھا رستہ دکھا میں ہوں بندہ تیرا تو ہے مولیٰ میرا
حمد لکھنے کا حق کس طرح ہو ادا تیرا ہمسر نہیں ہے کوئی دوسرا
تو ہے میرا خدا تو ہے سب کا خدا

(محمود کاوش)

ایک امتی کی شفاعت پہ اللہ کی اس قدر رحمت ہوگی

☆ عن عبد الله بن قيس قال : كنت عند ابى بردة ذات ليلة، فدخل علينا الحارث بن اقيش، فحدثنا الحارث ليلتئذ، ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ان من امتى من يدخل الجنة بشفاعته اكثر من مضر، وان من امتى من يعظم للنار حتى يكون احد زواياها . (اخرجه ابن ماجه فى السنن، كتاب: الزهد، باب: صفة النار، ۱۴۴۶/۲، الرقم: ۴۳۲۳، واحمد بن حنبل فى المسند، ۳۱۲/۵)

”حضرت عبداللہ بن قیس فرماتے ہیں: میں ایک رات حضرت ابو بردہ کے پاس تھا کہ ہمارے پاس حضرت حارث بن اقیش رضی اللہ عنہ آئے۔ حضرت حارث نے اُسی رات ہمیں بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے ایک اُمتی کی شفاعت کے سبب قبیلہ مضر سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور بے شک ایک ایسا اُمتی بھی ہوگا (جو اپنے گناہوں کے سبب) دوزخ کے لیے اتنا بڑا ہو جائے گا کہ اُس کا ایک کونہ محسوس ہوگا۔“

(اسے امام ابنِ ماجہ، احمد، ابنِ ابی شیبہ، ابو یعلی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے کہا ہے: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح الاسناد ہے۔)

دہر کی مشکلوں کو ٹالا ہے پستیوں سے ہمیں نکالا ہے
صرف میں کیا ہوں ساری دنیا کو رحمتِ مصطفیٰ نے پالا ہے

نیکی کے اجر اور گناہ سے درگزر میں رحمت خداوندی

☆ عن ابن عباس رضى الله عنهما عن النبى صلى الله عليه وسلم فيما يروى عن ربه عزوجل قال: قال: ان الله كتب الحسنات والسيئات ثم بين ذلك، فمن هم بحسنة فلم يعملها كتبها الله له عنده حسنة كاملة، فان هو هم بها فعملها كتبها الله له عنده عشر حسنات الى سبع مائة ضعف الى اضعاف كثيرة، ومن هم بسيئة فلم يعملها كتبها الله له عنده حسنة كاملة فان هو هم بها فعملها كتبها الله له سيئة واحدة (اخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: من هم بحسنة او بسيئة، ۲۳۸۰/۵، الرقم: ۶۱۲۶، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الايمان، باب: اذا هم العبد بحسنة كتبت واذا هم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بسيئة لم تكتب، ۱/۱۱۸، الرقم: ۱۳۱)

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے اپنے رب عزوجل سے روایت کرتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور بدیاں لکھ دیں اور اُنہیں واضح فرما دیا ہے۔ پس جس نے نیک کام کا ارادہ کیا اور اُسے کر نہ سکا تب بھی اللہ تعالیٰ اُس کے لیے پوری نیکی کا ثواب لکھ دیتا ہے اور اگر اُس نے ارادہ کیا اور پھر اُسے کر بھی لیا تو اللہ تعالیٰ اُس کے لیے دس نیکیوں سے سات سو تک اور اُس سے بھی کئی گنا زیادہ کر کے لکھ دیتا ہے اور جس نے برائی کا ارادہ کیا اور پھر اُسے نہ کیا تو اللہ تعالیٰ اُس کے لیے ایک کامل نیکی لکھ دیتا ہے اور اگر اُس گناہ کے کرنے کا ارادہ کیا اور اس پر عمل بھی کر لیا تو اللہ تعالیٰ اُس کے نامۂ اعمال میں صرف ایک برائی لکھتا ہے۔''

سارے جہاں کے مالک، سارے جہاں کے والی — تیری ہے ذات افضل تیری ہے شان عالی
تو نے اگائے سارے، پھل پھول اور پودے — دنیا کے باغ کا ہے، تو ابتدا سے مالی
تو دو جہاں کا آقا، تو دو جہاں کا مولا — کوئی بھی تیرے در سے آتا نہیں ہے خالی
تو نے بنایا عالم، تو نے بسایا عالم — کرتی ہے ذکر تیرا، گلشن کی ڈالی ڈالی
یا رب! ہماری تجھ سے اتنی ہی آرزو ہے — جائیں نہ تیرے در سے خالی تیرے سوالی

نیکی کا صرف ارادہ کرنے پہ ثواب مل جاتا ہے

☆ عن ابی هريرة رضى الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: يقول الله: اذا اراد عبدى ان يعمل سيئة فلا تكتبوها عليه حتى يعملها فان عملها فاكتبوها بمثلها وان تركها من اجلى فاكتبوها له حسنة واذا اراد ان يعمل حسنة فلم يعملها فاكتبوها له حسنة فان عملها فاكتبوها له بعشر امثالها الى سبع مائة ضعف. (اخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: قول الله تعالىٰ: يريدون ان يبدلوا كلام الله، ۶/۲۷۲۴، الرقم: ۷۰۶۲، وابن حبان فى الصحيح، ۲/۱۰۵، الرقم: ۳۸۲)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میرا بندہ بُرے کام کا ارادہ کرے تو اُس کی برائی نہ لکھو جب تک کہ وہ اُس پر عمل نہ کر لے اور جب اُس پر عمل کر لے تو اُس کے برابر ہی لکھو اور اگر میری وجہ سے اُسے ترک کر دے تو اُس کے لیے ایک نیکی لکھ دو اور جب وہ نیکی کرنے کا ارادہ کرے اور ابھی اس پر عمل بھی نہ کیا تو تب بھی اُس کے لیے ایک نیکی لکھ دو اور اگر وہ اس پر عمل کر لے تو اُس کے لیے دس گنا سے سات سو گنا تک لکھو۔''

اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ

پوچھا گل سے یہ میں نے کہ اے خوبرو — تجھ میں آئی کہاں سے نزاکت کی بُو
یاد میں کس کی ہنستا مہکتا ہے تو؟ — ہنس کر بولا اے طالب رنگ و بو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ اللہ اللہ اللہ

عرض کی میں نے سنبل سے اے مشک بو | صبح کو کر کے شبنم سے تازہ وضو
جھوم کر کون سا ذکر کرتا ہے تو؟ | سن کے کرنے لگا دم بدم ذکر ہو

اللہ اللہ اللہ اللہ

جب کہا میں نے بلبل سے اے خوش گلو | کیوں چمن میں چہکتا ہے تو چار سو؟
دیکھ کر گل کسے یاد کرتا ہی تو؟ | وجد میں بول اٹھا ''وحدہٗ'' ''وحدہٗ''

اللہ اللہ اللہ اللہ

جب پپیہے سے پوچھا کہ اے نیم جاں | یاد میں کس کی کہتا ہے تو ''پی کہاں''؟
کون ہے ''پی ترا'' کیا ہے نام ونشاں | بول اُٹھا بس وہی جس پہ شیدا ہے تو

اللہ اللہ اللہ اللہ

اعظمی گرچہ بے حد گنہگار ہے | مجرم وبد عمل ہے خطاکار ہے
حق تعالیٰ مگر ایسا غفار ہے | اس کی رحمت کا نعرہ ہے لا تقنطوا

اللہ اللہ اللہ اللہ

(علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی)

ایک نیکی پہ دس کا ثواب

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم: قال الله عزوجل: اذا هم عبدی بسيئة فلا تكتبوها عليه فان عملها فاكتبوها سيئة واذا هم بحسنة فلم يعملها فاكتبوها حسنة فان عملها فاكتبوها عشرا. (اخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: الايمان، باب: اذا هم العبد بحسنة كتبت واذا هم بسيئة لم تكتب، ۱/۱۱۷، الرقم: ۱۲۸)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ (فرشتوں سے) فرماتا ہے: جب میرا بندہ کسی گناہ کا ارادہ کرتا ہے تو وہ اُس کے نامۂ اعمال میں مت لکھو۔ پھر اگر وہ اس پر عمل کرے تو ایک گناہ لکھ دو اور اگر وہ نیکی کا ارادہ کرے اور اسی نیکی کو نہ کرے تو اس کی ایک نیکی لکھ دو اور اگر اس کے مطابق عمل کرے تو دس نیکیاں لکھ دو۔''

☆ عن ابی هريرة رضی الله عنه عن رسول الله صلی الله عليه وسلم قال: قال الله عزوجل: اذا هم عبدی بحسنة ولم يعملها كتبتها له حسنة فان عملها كتبتها عشر حسنات الى سبع مائة ضعف واذا هم بسيئة ولم يعملها لم اكتبها عليه فان عملها كتبتها سيئة واحدة (اخرجه مسلم فی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الصحیح، کتاب: الایمان، باب: اذا ھم العبد بحسنۃ کتبت واذا ھم بسیئۃ لم تکتب، ۱/۱۱۷، الرقم: ۱۲۸)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب میرا بندہ کسی نیک کام کا ارادہ کرتا ہے اور اُس پر عمل نہیں کرتا تو میں اُس کی ایک نیکی لکھ دیتا ہوں اور اگر وہ اس کے مطابق عمل کر لیتا ہے تو میں اُس کے لیے دس سے لے کر سات سو گنا تک نیکیاں لکھ دیتا ہوں۔ جب وہ گناہ کا ارادہ کرے اور اُس پر عمل نہ کرے تو میں اُسے نہیں لکھتا اور اگر اس گناہ پر عمل کرے تو صرف ایک گناہ ہی لکھتا ہوں۔''

ذرہ ذرہ جہاناں دا دیوے صدا   پتہ پتہ چمن دا پکارے پیا
گذر دی جتھوں وی جاوے باد صبا   آ کے مستی دے وچہ کہندی اے برملا
اللہ ھو اللہ ھو اللہ ھو اللہ ھو

اللہ ھو دی اے مستی جہاناں دے وچ   کیف ایسے دا سارے مکاناں دے وچ
مہک اسدی اے سب گلستاناں دے وچ   ذکر اس دا اے سبناں زباناں دے وچ
اللہ ھو اللہ ھو اللہ ھو اللہ ھو

اسدے ذاکر نوں راہ ہدیٰ وی ملے   بعد لطف فنا دے بقا وی ملے
نفس نوں موت روح نوں غذا وی ملے   ایہہ خدائی تے کی اے خدا وی ملے
اللہ ھو اللہ ھو اللہ ھو اللہ ھو

ذکر ایہو ای کردے نے سب انبیاء   ملک، حوراں، صحابی تے سب اولیاء
غوث، ابدال، اوتاد تے اصفیاء   ذکر ایہو ای کردا اے مستی عطا
اللہ ھو اللہ ھو اللہ ھو اللہ ھو

ذکر سب ذکراں تو نرالا وی اے   سب توں اچا وی اے سب تو بالا وی اے
توڑ دا ماسوا والا تالا وی اے   اسم اعظم وی اے، اسم اعلیٰ وی اے
اللہ ھو اللہ ھو اللہ ھو اللہ ھو

یوسف اس ذکر دی عجب ہی شان ہے   ذکر ایسے دے وچ نور عرفان ہے
ایہو اسلام تے دین وایمان ہے   ایہو پیر طریقت دا فرمان ہے
اللہ ھو اللہ ھو اللہ ھو اللہ ھو

(حاجی یوسف علی نگینہ)

ایک نیکی کا ثواب سات سو گنا

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: قال اللہ عزوجل: اذا تحدث عبدی بان یعمل حسنۃ فانا اکتبھا لہ حسنۃ ما لم یعمل فاذا عملھا فانا اکتبھا بعشر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

امثالها واذا تحدث بان يعمل سيئة فانا اغفرها له ما لم يعملها فاذا عملها فانا اكتبها له بمثلها وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم : قالت الملائكة: رب،ذاك عبدك يريد ان يعمل سيئة وهو ابصر به فقال: ارقبوه فان عملها فاكتبوها له بمثلها وان تركها فاكتبوها له حسنة انما تركها من جراى ۔ وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم : اذا احسن احدكم اسلامه فكل حسنة يعملها تكتب بعشر امثالها الى سبع مائة ضعف وكل سيئة يعملها تكتب بمثلها حتى يلقى الله ۔ (اخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الايمان، باب: اذا هم العبد بحسنة كتبت واذا هم بسيئة لم تكتب، ١/١١٧، الرقم: ١٢٩، واحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣١٥، الرقم: ٨١٥١)

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب میرا بندہ کسی نیکی کے لیے دل میں سوچتا ہے تو وہ اس نیکی کو ابھی کرتا نہیں کہ میں اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا ہوں اور جب وہ اس نیکی کو کر لیتا ہے تو میں اس کی دس نیکیاں لکھ دیتا ہوں اور جب وہ کسی گناہ کے لیے سوچتا ہے تو جب تک وہ اس پر عمل نہ کرے میں بخش دیتا ہوں اور جب وہ گناہ کر لیتا ہے تو میں اس کا ایک گناہ ہی لکھتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فرشتے عرض کرتے ہیں: اے رب! تیرا فلاں بندہ گناہ کا ارادہ رکھتا ہے (حالانکہ اللہ تعالیٰ کو اس بات کا خوب علم ہوتا ہے) اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: انتظار کرو اگر وہ گناہ کرے تو ایک گناہ لکھ دو اور اگر گناہ نہ کرے تو اس کے بدلہ میں ایک نیکی لکھ دو کیونکہ اس نے گناہ کو صرف میرے خوف کی وجہ سے چھوڑا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص صدقِ دل سے اسلام قبول کرتا ہے تو اُس کی ایک نیکی کو دس سے لے کر سات سو گنا تک لکھا جاتا ہے اور اُس کا گناہ صرف ایک ہی لکھا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ سے آملتا ہے۔‘‘

خدا نے سنواری، ہماری تمہاری — یہ تقدیر ساری، ہماری تمہاری
نبی نے اسے نوری آ کے بنایا — یہ فطرت تھی ناری، ہماری تمہاری
خدا کا کرم ہے، نبی کی نظر سے — ہدایت ہے جاری، ہماری تمہاری
یہ سر ان پہ قرباں، یہ دل ان پہ شیدا — یہ جاں ان پہ واری ہماری تمہاری
خدا سے ہوئے قائم الفت کے رشتے — نبی سے ہے یاری ہماری تمہاری
کھلے حشر میں ان کے گیسوئے رحمت — ہوئی غمگساری ہماری تمہاری
خدا ان کے دامن کو آباد رکھے — وہی پردہ داری ہماری تمہاری
ارے ان کے دشمن جہنم میں جائیں — ہے جنت تو پیاری ہماری تمہاری
نبی کے تصور سے مہکی ہوئی ہے — امیدوں کی کیاری ہماری تمہاری

(غلام مصطفیٰ مجددی)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

روئے زمیں برابر گناہوں کی بخشش

☆ عن ابی ذر رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: یقول الله عزوجل: من جاء بالحسنة فله عشر امثالها وازید ومن جاء بالسیئة فجزاؤه سیئة مثلها او اغفر ومن تقرب منی شبرا تقربت منه ذراعا ومن تقرب منی ذراعا تقربت منه باعا ومن اتانی یمشی اتیته هرولة ومن لقینی بقراب الارض خطیئة لا یشرك بی شیئا لقیته بمثلها مغفرة. (اخرجه مسلم فی الصحیح، کتاب: الذکر والدعا والتوبة والاستغفار، باب: فضل الذکر والدعا والتقرب الی الله تعالیٰ، ۲۰۶۸/۴، الرقم: ۲۶۸۷، وابن ماجه فی السنن، کتاب: الادب، باب: فضل العمل، ۱۲۵۵/۲، الرقم: ۳۸۲۱)

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو شخص ایک نیکی کرتا ہے اُسے اُس کی مثل دس گنا اجر ملتا ہے اور میں مزید اجر دیتا ہوں۔ جو شخص ایک برائی کرتا ہے اُسے صرف ایک برائی کی سزا ملتی ہے، یا میں اُسے بھی معاف کر دیتا ہوں اور جو بقدر ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے میں اُس سے بقدر ایک ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور جو مجھ سے بقدر ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے میں اُس سے بقدر چار ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور جو شخص میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے میں اُس کی طرف دوڑتا ہوا آتا ہوں اور جو شخص تمام روئے زمین کے برابر گناہ کر کے مجھ سے ملے اور اس نے شرک نہ کیا ہو تو میں اُس سے اُتنی ہی مغفرت کے ساتھ ملوں گا۔''

نہ دولت نہ جاہ و چشم چاہتے ہیں　　گدائی تیرے در کی ہم چاہتے ہیں
نگاہوں میں اپنی حرم چاہتے ہیں　　تجھے دل سے تیری قسم چاہتے ہیں

ندائے رحمت و مغفرت

عن ابی هریرة رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: یتنزل ربنا تبارك وتعالیٰ کل لیلة الی السماء الدنیا حین یبقی ثلث اللیل الآخر یقول: من یدعونی فاستجیب له من یسالنی فاعطیه من یستغفرنی فاغفر له. (اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: الدعوات، باب: الدعاء نصف اللیل، ۲۳۳۰/۵، الرقم: ۵۹۶۲، وایضاً فی کتاب: التوحید، باب: قول الله تعالیٰ: یریدون ان یبدلوا کلام الله، ۲۷۲۳/۶، الرقم: ۷۰۵۶)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر رات اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی شان کے مطابق آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو وہ فرماتا ہے: کون ہے مجھ سے دعا کرنے والا تاکہ میں اس کی دعا قبول کروں؟ کون ہے مجھ سے سوال کرنے والا کہ میں اسے عطا کروں؟ کون ہے مجھ سے استغفار کرنے والا تاکہ میں اس کی مغفرت کروں۔''

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پوشیدہ ہے پُر جلوہ ہر اک شے سے عیاں ہے
یا رب تو ہی بتلا تو عیاں ہے کہ نہاں ہے

جنگل میں پہاڑوں پہ بیابانوں میں ڈھونڈا
معلوم کسی کو نہیں تو ملتا کہاں ہے

اللہ جمیل کی صدا آتی ہے اکثر
پر میری نظر لائق دیدار کہاں ہے

سنتا ہوں کہ ہے انفس و آفاق میں تو ہی
اور یہ بھی ہے مشہور قریب رگ جاں ہے

ہر بیکس و مجبور کا ہے آسرا تو ہی
ہر اک کا مددگار ہے تو فیض رساں ہے

یہ تیرا کرم ہے کہ میں اب حمد سرا ہوں
ورنہ مجھے یا رب بھلا کب تابِ بیاں ہے

وابستہ ہے عابد کی جبیں تیرے ہی در سے
اس در کے سوا اور کہاں جائے اماں ہے

(پروفیسر سید عابد میر قادری سلطانی)

کون ہے جو مجھ سے مانگے میں اسے عطا کروں

عن ابی هريرة رضی الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال : ينزل ربنا عزوجل كل ليلة الى السماء الدنيا حين يبقى تلث الليل الآخر يقول: من يدعونی فاستجيب له من يسالنی فاعطيه من يستغفر نی فاغفرله ۔ (اخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الجمعة، باب: الدعا فی الصلاة من آخر الليل، ۱/۳۸۴، الرقم: ۱۰۹۴، والترمذی فی السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب: منه، ۵/۵۲۶، الرقم: ۳۴۹۸، وقال ابوعيسى: هذا حديث حسن صحيح)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہمارا رب تبارک وتعالیٰ ہر رات (اپنی شان کے مطابق) آسمان دنیا کی طرف نزول اجلال فرماتا ہے۔ رات کا تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو پکارتا ہے: کوئی ہے جو مجھ سے دعا کرے کہ میں اس کی دعا قبول کروں؟ کوئی ہے جو مجھ سے سوال کرے کہ میں اسے عطا کروں؟ کوئی ہے جو مجھ سے معافی چاہے کہ میں اسے بخش دوں؟''

☆ عن ابی هريرة رضی الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ينزل الله الى السماء الدنيا كل ليلة حين يمضى ثلث الليل الاول فيقول: انا الملك انا الملك من ذا الذی يدعونی فاستجيب له من ذا الذی يسالنی فاعطيه من ذا الذی يستغفرنی فاغفر له فلا يزال كذلك حتى يضیء الفجر ۔ (اخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: الترغيب فی الدعا والذكر فی آخر الليل والاجابة فيه، ۱/۵۲۲، الرقم: ۷۵۸)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب رات کا نصف یا اس کے دو تہائی حصے گزر جاتے ہیں تو اللہ تبارک وتعالیٰ (اپنی شان کے لائق) آسمان دنیا کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور فرماتا ہے: میں بادشاہ ہوں۔ کوئی ہے مانگنے والا کہ جسے میں عطا کروں، کوئی ہے دعا کرنے والا کہ جس کی دعا میں قبول کروں، کوئی ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بخشش طلب کرنے والا کہ جسے میں بخش دوں حتیٰ کہ اسی طرح صبح ہو جاتی ہے۔''

پشیمان ہے ازل سے لوحِ گماں میری
نہیں ہے توصیف کے قابل قلم میرا زباں میری
بنامِ مصطفیٰ آسودگی دے میرے بچوں کو
اگر اشکوں سے بھی لکھی گئی ہے داستاں میری
غبارِ مفلسی میں ہے میرے آنگن کی رعنائی
گھٹا برسے کہ تشنہ ہے ابھی تک ارضِ جاں میری
پسِ زنداں گرفتارِ بلا ہوں ایک مدت سے
مسلسل کرب کی حالت میں ہے عمرِ رواں میری
گداز و سوز کی مشعل جلے گی ہر دریچے میں
ذرا عرشِ بریں سے لوٹ آنے دو فغاں میری
ہوائے عجز کو حکم سکونت دے میرے مالک
انا کی گرہ میں لپٹی ہوئی بستیاں میری
ریاضِ بے نوا کی التجا ہے بزمِ ہستی سے
نشانِ راہ بن جائے یہ ہستی بے نشاں میری

(ریاض حسین چودھری)

ہے کوئی بخشش مانگنے والا؟ میں اس کو بخش دوں

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اذا مضی شطر الليل او ثلثاه ينزل الله تبارك وتعالیٰ الى السماء الدنيا فيقول: هل من سائل يعطى هل من داع يستجاب له هل من مستغفر يغفر له حتى ينفجر الصبح. (اخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: الترغيب فى الدعا والذكر، ۱/ ۵۲۲، الرقم: ۷۵۸)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب رات کا نصف یا اُس کے دو تہائی حصے گزر جاتے ہیں تو اللہ تبارک وتعالیٰ آسمان دنیا کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور فرماتا ہے: کوئی مانگنے والا ہے جسے میں عطا کروں۔ کوئی دعا کرنے والا ہے کہ جس کی دعا میں قبول کروں، کوئی بخشش طلب کرنے والا ہے کہ جسے میں بخش دوں حتیٰ کہ اسی طرح صبح ہو جاتی ہے۔''

☆ عن ابی هريرة رضی الله عنه يقول: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ينزل الله فی السماء الدنيا لشطر الليل اولثلث الليل الآخر فيقول: من يدعونی فاستجيب له او يسالنی فاعطيه ثم يقول: من يقرض غير عديم ولا ظلوم. (اخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: الترغيب فی الدعا والذكر، ۱/ ۵۲۲، الرقم: ۷۵۸)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ نصف یا تہائی رات گزر جانے کے بعد آسمان دنیا کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور فرماتا ہے: ہے کوئی جو مجھ سے دعا مانگے اور میں اُس کی دعا قبول کروں یا مجھ سے سوال کرے اور میں اُسے عطا کروں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اُس ذات کو کون قرض دے گا جو نہ کبھی فنا ہوگی نہ کسی پر ظلم کرے گی۔''

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ عن سعيد بن سعيد بهذا الاسناد وزاد ثم يبسط يديه تبارك وتعالىٰ يقول: من يقرض غير عدوم ولا ظلوم ۔ (رواه مسلم ۔ اخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: الترغيب في الدعا والذكر، ۱/۵۲۲، الرقم: ۷۵۸)

''ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے اور اُس میں یہ اضافہ ہے اللہ تعالیٰ (اپنی شان کے مطابق) اپنے ہاتھ پھیلا کر فرماتا ہے اُس کو کون قرض دے گا جو نہ کبھی فنا ہوگا اور نہ کبھی ظلم کرے گا۔''

تیری ذات پاک ہے اے خدا تیری شان جل جلالہ
تیرا نام مالکِ دوسرا تیری شان جل جلالہ
جسے چاہے مُردہ بنائے تو جسے چاہے زندہ اٹھائے تو
تیرے ہاتھ میں ہے فنا بقا تیری شان جل جلالہ
کوئی شاہ کوئی امیر ہے کوئی بے نوا وفقیر ہے
جسے چاہے جیسا بنا دیا تیری شان جل جلالہ
تو خدا امیر وغریب کا تو سہارا شاہ وفقیر کا
تو ہے ساری دنیا کا آسرا تیری شان جل جلالہ
ہے ہر اک چمن میں تو رنگ و بو ہے زباں پہ طوطی کی تو ہی تو
پڑھے کیوں نہ بلبل خوش نوا تیری شان جل جلالہ

ہے کوئی توبہ کرنے والا

عن ابي سعيد وابي هريرة رضي الله عنه قالا: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ان الله يمهل حتى اذا ذهب ثلث الليل الاول نزل الى السماء الدنيا فيقول: هل من مستغفر؟ هل من تائب؟ هل من سائل؟ هل من داع؟ حتى ينفجر الفجر ۔ (اخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: الترغيب في الدعا والذكر، ۱/۵۲۳، الرقم: ۷۵۸)

''حضرت ابوسعید اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما دونوں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ مہلت دیتا رہتا ہے حتیٰ کہ جب رات کا پہلا تہائی حصہ گزر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور فرماتا ہے: کوئی ہے بخشش طلب کرنے والا! کوئی ہے توبہ کرنے والا! کوئی ہے سوال کرنے والا! کوئی ہے دعا کرنے والا! حتیٰ کہ فجر کی پو پھوٹ پڑتی ہے۔''

مرے خالق تو ہے سب کا سہارا
ترے در پر ہے خلقت کا گذارا
اگر ہوں یہ دیکھنے والی آنکھیں
تو ہر اک شے میں ہے تیرا نظارا
تری نظرِ کرم ہو جائے تو پھر
چمک اٹھے مقدّر کا ستارا
ترے محبوب کا جو نام لے لے
تو طوفاں میں ملے اس کو کنارا
ہر اک مشکل ہوئی حل اس کی فوراً
تجھے جس نے بھی مشکل میں پکارا
بروزِ حشر قائدؔ کی طرف بھی
تری رحمت کا ہو جائے اشارا

(ابوالارشد قائد شرقپوری)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کون ہے بخشش مانگنے والا؟

عن ابی هريرة رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال: ينزل الله الی السماء الدنيا كل ليلة حين يمضی ثلث الليل الاول فيقول: انا الملك من ذا الذی يدعونی فاستجيب له من ذا الذی يسالنی فاعطيه من ذا الذی يستغفرنی فاغفر له فلا يزال كذلك حتی يضیء الفجر.

(اخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: الصلاة، باب: ما جاء فی نزول الرب عزوجل الی السماء الدنيا كل ليلة، ۲/۳۰۷، الرقم: ۴۴۶)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر رات اللہ تعالیٰ کی (خاص) رحمت، رات کی پہلی تہائی کے آخر تک اُترتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں بادشاہ ہوں، کون ہے جو مجھ سے دعا مانگے اور میں اُسے قبول کروں؟ کون ہے جو مانگے میں اُسے عطا کروں، کون ہے جو بخشش مانگے میں اُسے بخش دوں؟ اور صبح صادق تک یہی کیفیت رہتی ہے۔''

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کئی دوسرے طرق سے بھی یہ حدیث مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب رات کا آخری تہائی باقی رہتا ہے اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت نازل ہوتی ہے۔'' اور یہ روایت صحیح تر ہے۔

نصف شعبان کی رات رحمتِ الٰہی جوبن پر

عن عائشة رضی الله عنها قالت: فقدت رسول الله صلی الله عليه وسلم ليلة فخرجت فاذا هو بالبقيع فقال: اكنت تخافين ان يحيف الله عليك ورسوله؟ قلت: يا رسول الله، انی ظننت انك اتيت بعض نسائك. فقال: ان الله عزوجل ينزل ليلة النصف من شعبان الی السماء الدنيا فيغفر لاكثر من عدد شعر غنم كلب. (اخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: الصوم عن رسول الله صلی الله عليه وسلم، باب: ما جاء فی ليلة النصف من شعبان، ۳/۱۱۶، الرقم: ۷۳۹، وابن ماجه فی السنن، كتاب: اقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء فی ليلة النصف من شعبان، ۱/۴۴۴، الرقم: ۱۳۸۹)

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک رات میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو نہ پایا تو میں آپ کی تلاش میں نکلی کیا دیکھتی ہوں کہ آپ جنت البقیع میں ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تجھے ڈر ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول تجھ پر ظلم کرے گا؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے سوچا شاید آپ کسی دوسری زوجہ کے ہاں تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پندرہویں شعبان کی رات کو آسمان دنیا پر (جیسا کہ اُس کے شایانِ شان ہے) اُترتا ہے اور قبیلہ بنو کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ لوگوں کو بخشتا ہے۔''

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عیاں ہے ذرے ذرے سے خدا کی عالم آرائی
اسی کا عکس انور ہے جمال وحسن وزیبائی
وہ لا محدود ہے ادراک کی حدوں سے باہر ہے
ابد تک محو حیرت ہی رہے گا ذوق جویائی
وہ ہے موجود ہر جاں میں جدا بھی ہر کسی سے ہے
ہے ہر محفل میں رہ کر بھی مسلم اس کی تنہائی
جہان ماسوا اس کی نگاہوں میں نہیں جچتا
ہے دیکھی جس نے ہر جلوے میں اس کی شان یکتائی
ہے گھیرا یاس کا توڑا اسی کے لطف رحمت نے
مصیبت کی گھڑی میں ذات بس اس کی ہی کام آئی
اسی کا نور ہے سب یوسفی صحن گلستان میں
اسی نے دی ہے غنچوں کو چٹک پھولوں کو رعنائی

کون ہے جو مجھ سے رزق و عافیت مانگے

☆ عن علي بن ابی طالب رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كانت ليلة النصف من شعبان فقوموا ليلها وصوموا نهارها فان الله ينزل فيها لغروب الشمس الى سماء الدنيا فيقول: الا من مستغفر لي فاغفر له الا مسترزق فارزقه الا مبتلى فاعافيه الا كذا الا كذا حتى يطلع الفجر۔ (اخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: اقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في ليلة النصف من شعبان، ۱/۴۴۴، الرقم: ۱۳۸۸، والبيهقي في شعب الايمان، ۳/۳۷۸، الرقم: ۳۸۲۲، وايضا في فضائل الاوقات، ۱/۱۲۲، الرقم: ۲۴)

”حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب شعبان کی پندرھویں رات ہو تو رات کو قیام کرو اور دن میں روزہ رکھو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس رات میں سورج غروب ہوتے ہی آسمانِ دنیا کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اور فرماتا ہے کون مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے کہ میں اُس کی مغفرت کروں، کون مجھ سے رزق طلب کرتا ہے کہ میں اُسے رزق دوں، کون مبتلائے مصیبت ہے کہ میں اُسے عافیت دوں۔ اسی طرح صبح تک ندا بلند ہوتی رہتی ہے۔“

بدبخت ہی ہوگا جو نہ بخشا جائے

☆ عن عائشة رضي الله عنها قالت: فقدت النبي صلى الله عليه وسلم ذات ليلة فخرجت اطلبه فاذا هو بالبقيع رافع راسه الى السماء فقال: يا عائشة، اكنت تخافين ان يحيف الله عليك ورسوله قالت: قد قلت: وما بي ذلك ولكني ظننت انك اتيت بعض نسائك۔ فقال: ان الله تعالىٰ ينزل ليلة النصف من شعبان الى السماء الدنيا فيغفر لا كثر من عدد شعر غنم كلب (اخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: اقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في ليلة النصف من شعبان، ۱/۴۴۴، الرقم: ۱۳۸۹)

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے ایک رات حضور نبی اکرم ﷺ کو (بستر مبارک پر موجود) نہ پایا، میں آپ ﷺ کی تلاش میں نکلی، دیکھا تو آپ ﷺ جنت البقیع میں تھے۔ آپ ﷺ کا سر آسمان کی جانب اٹھا ہوا تھا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! کیا تو اس بات کا خوف کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کا رسول ﷺ تجھ پر ظلم کریں گے۔ میں نے عرض کیا: یہ بات نہیں بلکہ مجھے خیال ہوا تھا کہ آپ دوسری ازواج میں سے کسی کے پاس تشریف لے گئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرھویں رات کو آسمانِ دنیا کی جانب نزول فرما ہوتا ہے اور قبیلہ بنو کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ لوگوں کے گناہوں کی بخشش فرماتا ہے۔''

کون ہے خاک سے سبزے کو اُگانے والا ارض کو دامن گلزار بنانے والا
سطحِ دریا پہ سفینوں کو بہانے والا آسماں کو مہ و انجم سے سجانے والا
ہم سے پوچھو تو بتائیں اسے کیا کہتے ہیں اسی ہستی کو زمانے میں خدا کہتے ہیں
وہی اس وقت بھی تھا جب کوئی موجود نہ تھا صیغہ رفت نہ تھا مسئلہ بود نہ تھا
رونق ہستی کونین کی ہے کان وہی جلوہ محفل ''یوم ھو فی شان'' وہی
اک ہمیں اس راہ تحقیق میں کیا حیراں ہیں جملہ اقوام و ملل کے عقل حیراں ہیں
اہل بینش متحیر، علماء حیراں ہیں فلسفی سر بگریباں، حکماء حیراں ہیں
صمدیّت کا تقاضا ہے کہ وہ راز رہے اور بندوں کی جبیں وقف درِ ناز رہے

یہ ہیں بد بخت

عن ابی موسی الاشعری رضی الله عنه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: ان الله لیطلع فی لیلة النصف من شعبان فیغفر لجمیع خلقه الا لمشرك او مشاحن ۔ (اخرجه ابن ماجه فی السنن، کتاب: اقامة الصلاة والسنة فیها، باب: ما جاء فی لیلة النصف من شعبان، ۱/۴۴۵، الرقم: ۱۳۹۰)

''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرھویں شب کو (آسمان دنیا پر) ظہور فرماتا ہے اور مشرک اور چغل خور (یا کینہ پرور) کے علاوہ سب کی بخشش فرما دیتا ہے۔''

گناہگاروں کے لیے رب کی رحمت کا بیان

ان کی رحمت کا آسرا مانگو مانگو مانگو یہی دعا مانگو
جو بھی مانگو اے مانگنے والو صدقہ نام مصطفیٰ مانگو

☆ عن ابی هریرة رضی الله عنه قال: قبل رسول الله صلی الله علیه وسلم الحسن بن علی رضی الله عنه وعنده الاقرع بن حابس التمیمی جالسا، فقال الاقرع: ان لی عشرة من الولد ما قبلت منهم احدا فنظر الیه رسول الله صلی الله علیه وسلم، ثم قال: من لا یرحم لا یرحم ۔

(اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: الادب، باب: رحمة الولد وتقبیله ومعانقته، ۵/۲۲۳۵، الرقم: ۵۶۵۱،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ومسلم فی الصحیح، کتاب: الفضائل، باب: رحمة والعیال وتواضع ھو فضل للك، ۴/۱۸۰۸، الرقم: ۲۳۱۵)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو چوما تو آپ ﷺ کے پاس اُس وقت اقرع بن حابس تمیمی بھی بیٹھے ہوئے تھے (یہ دیکھ کر) وہ بولے: (یا رسول اللہ!) میرے دس بیٹے ہیں میں نے تو کبھی اُن میں سے کسی کو نہیں چوما۔ اِس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے اُس کی طرف دیکھ کر فرمایا: جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔''

تو ہی خالق تو ہی رازق تو ہی رب — دوسرا تجھ بن ہے میرا کوئی کب
الغرض ہر کام کا میرے کفیل — ظاہر و باطن تو ہی ہے بے دلیل
لیک صد حسرت بایں لطف وعطا — میں کروں ہر دم ترے جرم وخطا
پر کروں کیا آہ تیرے حلم وخیر — کرتے ہیں مجھ کو گناہوں پر دلیر
ہے یقین گر عمر بھر عصیاں ہو اب — پیش خورشید کرم ہوں محو سب
گر تیری بخشش کا نکلے آفتاب — ہو شب جرم وخطا روز ثواب
ہو طلوع تیرا اگر ماہ نجات — ظلمت عصیاں ہو نور صالحات
گر ترا دریا رحمت جوش کھا — مثل خس دے سب گناہوں کو بہا
لطف و احساں کیا کروں تیرا رقم — کرتا ہے جو جو کہ تو مجھ پر کرم
قطرۂ نا پاک سے مجھ کو بفضل — کر دیا پاک ولطیف وخوب شکل

(حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ)

☆ عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ ان الاقرع بن حابس ابصر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یقبل حسینا، فقال: ان لی عشرة من الولد ما فعلت ھذا بواحد منھم، فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من لا یرحم لا یرحم۔ (اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: الادب، باب: رحمة الولد وتقبیله ومعانقته، ۵/۲۲۳۵، الرقم: ۵۶۵۱)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو حضرت حسین علیہ السلام کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا، تو عرض کیا: میرے دس بیٹے ہیں لیکن میں نے آج تک اُن میں سے کسی کے ساتھ بھی ایسا (پیار بھرا برتاؤ) نہیں کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔''

چلے پھر ہوائے کرم یا الٰہی — مٹا دل سے رنج والم یا الٰہی
یہی ہے دعا دم بدم یا الٰہی — کرم ہو کرم ہو کرم یا الٰہی
سکوں دے ہمارے دل مضطرب کو — فنا کر دے افکار وغم یا الٰہی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عطا کر ہمیں دین و دنیا کی دولت طفیل شفیع امم یا الٰہی
یہ مانا کہ بے حد گناہ ہیں ہمارے مگر تیری رحمت سے کم یا الٰہی
چلا ان بزرگوں کے نقشِ قدم پر ہوا جن پہ تیرا کرم یا الٰہی
مٹا ہر بیماری جسم اور روح کی رہے پھر نہ کوئی سقم یا الٰہی

جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اس پر اللہ بھی رحم نہ فرمائے گا

☆ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لا یرحم اللہ من لا یرحم الناس

جو لوگوں پہ رحم نہیں کرتا اس پہ اللہ تعالیٰ بھی رحم نہیں فرمائے گا۔(اخرجہ البخاری فی الصحیح، کتاب: التوحید، باب: قول اللہ تبارک وتعالیٰ: قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمن، ۶/۲۶۸۶، الرقم: ۶۹۴۱، وایضا فی الادب المفرد، ۱/۴۸، الرقم: ۹۶) صحیح مسلم کی روایت میں انہی سے روایت ہے مگر الفاظ یہ ہیں

من لا یرحم الناس لا یرحمہ اللہ

جو لوگوں پہ رحم نہیں کرتا اس پہ اللہ تعالیٰ بھی رحم نہیں فرمائے گا۔(اخرجہ مسلم فی الصحیح، کتاب: الفضائل، باب: رحمۃ الصبیان والعیال، ۴/۱۸۰۹، الرقم: ۲۳۱۹، والبخاری فی الادب المفرد، ۱/۴۸، الرقم: ۹۶)

کھلاتی پلاتی ہے رحمت خدا کی دوامی ثباتی ہے رحمت خدا کی
بھلوں کو بھلائی کی توفیق دی ہے بروں سے نبھاتی ہے رحمت خدا کی
نگاہِ طلب کو کئی صورتوں میں تجلی دکھاتی ہے رحمت خدا کی
سنو پار ساؤ! نہ اتراؤ خود پر گنہ سے بچاتی ہے رحمت خدا کی
مصائب سے ہم یوں ہی گھبرا رہے ہین ہمیں آزماتی ہے رحمت خدا کی
جو روؤں تو اس کا کرم چپ کرائے گروں تو اٹھاتی ہے رحمت خدا کی
بچا کر سفینوں کو طوفان غم سے کنارے لگاتی ہے رحمت خدا کی
بناتی ہے بگڑے ہوئے کام میرے مقدر جگاتی ہے رحمت خدا کی
وہیں چلنے لگتی ہے باد بہشتی جہاں یاد آتی ہے رحمت خدا کی
ابھرتا ہے فیضان جب خوف دل میں تو ہمت بڑھاتی ہے رحمت خدا کی

(پروفیسر فیض رسول فیضان)

اللہ تعالیٰ تمام کاموں میں نرمی کو پسند فرماتا ہے

☆ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ان اللہ یحب الرفق

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

في الامر كله .

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ ہر ایک معاملہ میں نرمی برتنے کو پسند فرماتا ہے۔'' اخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الادب، باب: الرفق في الامر كله، ۵/۲۲۴۲، الرقم: ۵۶۷۸، وايضا في كتاب: الاستئذان، باب: كيف الرد على اهل الذمة بالسلام، ۵/۲۳۰۸، الرقم: ۵۹۰۱، وايضا في كتاب: الدعوات، باب: الدعا على المشركين، ۵/۲۳۴۹، الرقم: ۶۰۳۲، ومسلم في الصحيح، كتاب: السلام، باب: النهي عن ابتداء اهل الكتاب بالسلام وكيف يرد عليهم، ۴/۱۷۰۶، الرقم: ۲۱۶۵)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس حدیث کے الفاظ اس طرح بھی مروی ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

يا عائشة ان الله رفيق يحب الرفق في الامر كله

اے عائشہ بے شک اللہ تعالیٰ نرمی فرمانے والا ہے، ہر معاملہ میں نرمی کو ہی پسند فرمایا ہے۔(اخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: استتابة المرتدين والمعاندين وقتالهم، باب: اذا عرض الذمي وغيره بسب النبي صلى الله عليه وسلم ولم يصرح نحو قوله: السام عليكم، ۶/۲۵۳۹، الرقم: ۶۵۲۸، ومسلم في الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: فضل الرفق، ۴/۲۰۰۳، الرقم: ۲۵۹۳)

ایک روایت میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ہی یہ الفاظ بھی ہیں:

ان الله رفيق ويحب الرفق ويعطي على الرفق مالا يعطي على العنف .

بے شک اللہ تعالیٰ نرمی فرمانے والا ہے اور نرمی کو پسند کرتا ہے اور نرمی پہ وہ کچھ عطا فرمادیتا ہے جو کہ سختی پہ عطا نہیں فرماتا۔

☆ حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: من يحرم الرفق يحرم الخير .

جو نرمی سے محروم ہوا وہ (ہر) بھلائی سے محروم کردیا گیا۔

(اخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: فضل الرفق، ۴/۲۰۰۳، الرقم: ۲۵۹۲)

حمد بے حد ہے سزاوار خدائے دو جہاں
جس کا ذکر پاک ہے وجہ قرار قلب وجاں

انضباط کائنات اک حرف کن سے کر دیا
انبساط وغم کا خالق کون ہے تیرے سوا

آگ کو حدّت عطا کی ہے، روانی آب کو
پھول کو رنگت تو نزہت گلشن شاداب کو

ابن آدم کے لیے کر دی مسخر کائنات
سب علوم اس کو سکھائے از پئے عرفانِ ذات

شکر اس کی نعمتوں کا کیا ہو بندوں سے ادا
بیکراں رحمت ہے اس کی، لطف ہے بے انتہا

اس کی عظمت کو پہنچ سکتے نہیں فکر وخیال
اس کا ہے ذکرِ مقدس ماورائے قیل وقال

جس طرح بے مثل ہے محمود ربّ ذوالجلال
ہے حبیب اس کا جہاں میں بے نظیر و بے مثال

(راجا رشید محمود)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صلہ رحمی اور قطع رحمی

عن عبد الله بن عمرو رضى الله عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : الراحمون يرحمهم الرحمن ارحموا من في الارض يرحمكم من في السماء . الرحم شجنة من الرحمن فمن وصلها وصله الله ومن قطعها قطعه الله

''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: رحم کرنے والوں پر رحمٰن بھی رحم فرماتا ہے، تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا (یعنی اللہ تعالیٰ) تم پر رحم فرمائے گا۔ رحم، رحمٰن سے مشتق ہے۔ جو اس کو ملائے گا اللہ تعالیٰ اُسے ملائے گا اور جو اُسے قطع کرے گا اللہ تعالیٰ سے اُس کا رشتہ ٹوٹ جائے گا۔''

(اخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: البر والصلة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ، باب: ما جاء فى رحمة الناس، ۳۲۳/۴، الرقم: ۱۹۲۴)

☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

الراحمون يرحمهم الرحمن ارحموا اهل الارض يرحمكم من في السماء

رحم کرنے والوں پہ رحمٰن بھی رحم فرماتا ہے تم زمین والوں پہ رحم کرو آسمان والا تم پہ رحم فرمائے گا۔

(اخرجه ابوداؤد فى السنن، كتاب: الادب، باب: فى الرحمة ۲۸۵/۴، الرقم: ۴۹۴۱)

کرو مہربانی تم اہلِ زمیں پر — خدا مہرباں ہو گا عرشِ بریں پر

اے علّام الغیوب......

اے علّام الغیوب عزوجل! درگزر فرما کہ ہم تیری رحمت سے اچھا گمان رکھتے ہیں۔ یا اللہ عزوجل! میری حسرت کتنی عظیم ہے کہ میں دوسروں کو نصیحت کرتا ہوں اور خود غافل ہوں۔ یا اللہ عزوجل! مجھ پر کتنی سخت مصیبت ہے کہ میں دوسروں کو جگاتا ہوں اور خود سویا ہوا ہوں، اے میرے مالک عزوجل! میرا معاملہ کتنا عجیب ہے کہ میں دوسروں کی رہنمائی کرتا ہوں اور خود حیرت زدہ ہوں۔ یاالٰہی عزوجل! نصیحت کرنے والے اور بیکار باتوں میں پڑنے والے سے درگزر فرما۔ یاالٰہی عزوجل! اگر میرا کلام خالص تیری رضا کے لیے نہیں تو میرے اجتماع میں کوئی تو ایسا شخص ہوگا جو خالص تیری رضا کے لیے حاضر ہوا ہوگا لہٰذا اپنے وجہ کریم کے صدقے میری کوتاہی کے معاملے میں اس کی شفاعت قبول فرما اور اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے! ہم سب پر اپنی خاص رحمت فرما۔

کچھ نہ تھا جب بھی تھا تو ہی موجود — جب کچھ نہ ہو گا، ہو گا تیرا وجود
مالک الملک لا شریک ہے تو — تو ہی خالق ہے اور تو ہی معبود
تیری ہی جستجو میں سب گم ہیں — جز تیرے اور کوئی نہیں مقصود
تو ہی ہر شیء سے ہو گیا ظاہر — تو ہی شاہد ہے اور خود ہی مشہود

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شکر تیرا خدائے عزوجل عابد ہے تیرے در پہ سر بسجود

پروفیسر سید عابد میر قادری سلطانی برھانپوری/بشکریہ ماہنامہ آستانہ کراچی، ماہ اکتوبر ۲۰۱۰ء

پیاسے کتے کو پانی پلانے والی بدکارہ بخشی گئی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

بینما کلب یطیف برکیة کاد یقتله العطش اذ راته بغی من بغایا بنی اسرائیل فنزعت موقها فسقته فغفر لها به .

''کتا کسی کنوئیں کے گرد گھوم رہا تھا۔ معلوم ہوتا تھا کہ عنقریب پیاس سے مرجائے گا۔ اسی اثنا میں بنی اسرائیل کی ایک بدکار عورت کا اُدھر سے گزر ہوا۔ اُس نے اپنا موزہ اُتار کر اُس سے پانی نکال کر کتے کو پلا دیا۔ اُس کے اِس عمل کی وجہ سے اُس کی مغفرت فرمادی گئی۔'' (اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: احادیث الانبیاء، باب: حدیث الغار، ۱۲۷۹/۳، الرقم: ۳۲۸۰، ومسلم فی الصحیح، کتاب: السلام، باب: فضل سقی البهائم المحترمة واطعامها، ۱۷۶۱/۴، الرقم: ۲۲۴۵)

☆ **عن ابی هریرة رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: بینا رجل یمشی فاشتد علیه العطش فنزل بئرا فشرب منها ثم خرج فاذا هو بکلب یلهث یاکل الثری من العطش فقال: لقد بلغ هذا مثل الذی بلغ بی فملا خفه ثم امسکه بفیه ثم رقی فسقی الکلب فشکر الله له فغفر له۔ قالوا: یا رسول الله، وان لنا فی البهائم اجرا؟ قال: فی کل کبد رطبة اجر**

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی جا رہا تھا کہ اُسے سخت پیاس لگی۔ وہ ایک کنوئیں میں اُترا اور اُس سے پانی پیا جب باہر نکلا تو ایک کتے کو ہانپتے دیکھا جو پیاس کی وجہ سے مٹی چاٹ رہا تھا۔ اُس نے دل میں کہا: اِسے بھی اُسی طرح پیاس لگی ہوگی جیسے مجھے پیاس لگی تھی۔ اُس نے اپنا موزہ پانی سے بھرا اور منہ میں لے کر نکلا اور کتے کو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اُس کی یہ نیکی قبول کی اور اُسے بخش دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! کیا جانوروں کی وجہ سے بھی ہمیں ثواب ملتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر جاندار پر ثواب ملتا ہے۔'' (اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: المساقاة، باب: فضل سقی الماء، ۸۳۳/۲، الرقم: ۲۲۳۴، وایضا فی کتاب: المظالم والغضب، باب: الآبار علی الطرق اذا لم یتاذبها، ۸۷۰/۲، الرقم: ۲۳۳۴)

لوگوں سے درگزر کرنے والے سے اللہ نے درگزر فرمایا

عن حذیفه رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: تلقت الملائکة روح رجل ممن کان قبلکم فقالوا: اعملت من الخیر شیئا قال: لا قالوا: تذکر قال: کنت اداین الناس فامر فتیانی ان ینظروا المعسر ویتجوزوا عن الموسر . قال: قال الله عزوجل: تجوزوا عنه .

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلی اُمتوں کے ایک شخص کا واقعہ ہے کہ (مرنے کے بعد) فرشتے اُس کی روح سے ملے اور پوچھا: کیا تم نے کوئی نیک کام کیا ہے؟ اُس نے کہا: نہیں۔ فرشتوں نے کہا: یاد کرو، اُس نے کہا: میں لوگوں کو قرض دیتا تھا اور اپنے نوکروں سے کہتا تھا کہ مفلس کو مہلت دینا اور مالدار سے درگزر کرنا، اللہ عزوجل نے فرمایا: (اے فرشتو!) تم بھی اِس سے درگزر کرو۔'' (اخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: المساقاة، باب: فضل انظار المعسر، ۱۱۹۴/۳، الرقم: ۱۵۶۰)

☆ عن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: دخلت امراة النار في هرة ربطتها فلم تطعمها ولم تدعها تاكل من خشاش الارض.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک عورت بلی کی وجہ سے دوزخ میں ڈالی گئی۔ اُس نے اُسے باندھ رکھا تھا لیکن نہ اُسے کھانے کو دیتی تھی اور نہ ہی چھوڑتی تھی کہ وہ کیڑے مکوڑے ہی کھا لیتی۔'' (اخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: بدء الخلق، باب: خمس من الدواب فواسق يقتلن في الحرم، ۱۲۰۵/۳، الرقم: ۳۱۴۰)

☆ عن ابي هريرة رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: دخلت امراة النار في هرة ربطتها فلا هي اطعمتها ولا هي ارسلتها تاكل من خشاش الارض حتى ماتت هزلا.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک عورت بلی کی وجہ سے دوزخ میں داخل ہوگئی، اُس نے ایک بلی کو باندھ کر رکھا، اُس کو نہ کھلایا، نہ پلایا اور نہ ہی اُس کو آزاد کیا کہ وہ حشرات الارض کو کھا لیتی حتیٰ کہ وہ بلی کمزوری کی وجہ سے مرگئی۔'' (اخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، اباب تحريم تعذيب الهرة ونحوها من الحيوان الذى لا يوذى، ۲۱۱۰/۴)

تو رؤف ورحیم وخالق ہے　　تو ولی وحمید ورازق ہے
تو ودود وحفیظ وصادق ہے　　ذات تیری ثنا کے لائق ہے
جھولیاں سب کی تو ہی بھرتا ہے　　تو دعائیں قبول کرتا ہے
فرحت جاوداں ہے جس کا نام　　جس کو کہتے ہیں انبیاء کا امام
لطف سے تیری اے خدائے انام　　جس کو حاصل ہوئی بقائے دوام
تیرا محبوب تیرا محرم ہے　　ذات جس کی رسول اکرم ہے
ایک ہم ہیں کہ غرقِ ذلت ہیں　　قائل سحر، جبر ونخوت ہیں
گو زمانے میں ہم بکثرت ہیں　　زیر دام نفاق ونفرت ہیں
قافلے اپنے بے حیل ہوئے　　چھوڑ کر تجھ کو ہم ذلیل ہوئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بت شکن بت پرست ہو بیٹھے — اپنی غیرت سے ہاتھ دھو بیٹھے
رونا رسوائیوں کا رو بیٹھے — بیج نفرت کے آپ بو بیٹھے
ولولے سرد ہو گئے اپنے — قافلے گرد ہو گئے اپنے
واسطہ تجھ کو تیری عظمت کا — پھیر دے رخ ہماری قسمت کا
واسطہ اس شہ نبوت کا — جو ہے سر چشمہ تیری رحمت کا
ہم زمانے میں ایک ہو جائیں — اپنے اعمال نیک ہو جائیں

(رشک ترابی)

چڑیا یا کسی بھی جانور پہ رحم کرنے والے کے لیے خوشخبری

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

من رحم ولو ذبيحة عصفور رحمه الله يوم القيامة

جس شخص نے ایک چڑیا کو ذبح کرتے وقت بھی رحم کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو بخش دے گا۔

اِس حدیث کو امام طبرانی، بیہقی اور بخاری نے ''الادب المفرد'' میں روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اسے امام طبرانی نے ثقہ رجال کے ساتھ روایت کیا ہے۔

(اخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۲۳۴/۸، الرقم: ۷۹۱۵، والبيهقي في شعب الايمان، ۴۸۲/۷، الرقم: ۱۱۰۷۰، والبخاري في الادب المفرد، ۱۳۸/۱، الرقم: ۳۸۱)

☆ **عن ابن عمر رضي الله عنهما لعن النبي صلى الله عليه وسلم من مثل بالحيوان .**

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اُس شخص پر لعنت فرمائی ہے جو جانور کے ناک کان وغیرہ کاٹے۔'' (اخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الذبائح والصيد، باب: مايكره من المثلة والمصبورة والمجثمة، ۲۱۰۰/۵، الرقم: ۵۱۹۶)

☆ **عن ابن عمر رضي الله عنهما انه مر على قوم وقد نصبوا دجاجة حية يرمونها فقال: ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لعن من مثل بالبهائم .**

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جنہوں نے ایک زندہ مرغی کو زمین میں گاڑ رکھا تھا اور اُس پر نشانہ بازی کر رہے تھے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک حضور نبی اکرم ﷺ نے جانوروں کے مثلہ کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔'' (اخرجه احمد بن حنبل في المسند، ۱۳/۲، الرقم ۴۶۲۲)

☆ **عن سعيد بن جبير رضي الله عنه يقول خرجت مع ابن عمر رضي الله عنهما في طريق من طرق المدينة فاذا غلمة يرمون دجاجة فقال ابن عمر: من فعل هذا؟ فتفرقوا فقال: ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لعن من يمثل بالحيوان .**

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

''حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی ساتھ مدینہ کی ایک راہ پر جا رہا تھا تو کیا دیکھتے ہیں کہ کچھ لڑکے ایک مرغی کو باندھے اُس پر نشانہ بازی کر رہے ہیں۔ پس حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ کس نے کیا ہے؟ (یہ سن کر) لڑکے بھاگ گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جانوروں کے مثلہ کرنے والے پر لعنت بھیجی ہے۔''

(اس حدیث کو امام دارمی، حاکم اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث امام بخاری اور مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔)

(اخرجه الدارمی فی السنن، ۲/۱۱۳، الرقم: ۱۹۷۳، والحاکم فی المستدرک، ۴/۲۶۱، الرقم: ۷۵۷۵، وابو نعیم فی حلية الاولياء، ۴/۲۹۶، والمناوی فی فیض القدیر، ۶/۳۸۸)

اک ذرۂ نا چیز کیا حمد خدا کرے — کیا بحر بے کنار میں نا آشنا کرے
سب کو نوازنا تری رحمت کی ریت ہے — کوئی تمام عمر نہ چاہے وفا کرے
آنکھیں جلیں مثلِ چراغِ شبِ فراق — سجدے تیرے حضور یہ دل جا بجا کرے
طاعت، ادب، رضا وعطا میں ہیں دونوں ایک — کافر ہے جو حبیب ومحب کو جدا کرے
میں ہر گھڑی گناہ میں گھرتا چلا گیا — رحمت تری معاف میری ہر خطا کرے
جاں سے قریب ہے مگر ادراک سے وریٰ — یاں شہ سوار عقل کرے گر تو کیا کرے
ہم کیا ہمارے لفظ کیا اپنی بساط کیا — ہوتا ہے کون نورؔ حواس کی ثنا کرے

(نور احمد نور)

جانوروں کو ستانے والا

عن هشام بن زيد قال: دخلت مع انس رضی الله عنه علی الحکم بن ايوب فرای غلمانا او فتيانا نصبوا دجاجة يرمونها فقال انس رضی الله عنه: نهی النبی صلی الله عليه وسلم ان تصبر البهائم.

''حضرت ہشام بن زیاد کا بیان ہے کہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت حکم بن ایوب کی خدمت میں حاضر ہوا پس اُنہوں نے چند لڑکوں یا نوجوانوں کو دیکھا کہ ایک مرغی کو باندھ کر اُس پر تیر چلا رہے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جانوروں کو باندھ کر مارنے سے منع فرمایا ہے۔'' (اخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الذبائح والصيد، باب: ما يکره من المثلة والمصبورة والمجثمة، ۵/۲۱۰۰، الرقم: ۵۱۹۴)

☆ عن ابن عمر رضی الله عنهما انه دخل علی يحيی بن سعيد وغلام من بنی يحيی رابط دجاجة يرميها فمشی اليها ابن عمر حتی حلها ثم اقبل بها وبالغلام معه فقال: ازجروا غلامکم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عن ان یصبر ھذا الطیر للقتل فانی سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان تصبر بھیمۃ اوغیرھا للقتل ۔

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت یحییٰ بن سعید کے پاس گئے تو حضرت یحییٰ کی اولاد میں سے ایک لڑکے کو دیکھا کہ مرغی کو باندھ کر اُسے پتھر مار رہا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُس کے پاس جا کر اُسے آزاد کیا۔ پھر مرغی اور اُس لڑکے کو ساتھ لے کر حضرت یحییٰ بن سعید کے پاس گئے اور فرمایا: اپنے لڑکے کو تنبیہ کریں کہ پرندے کو اس طرح بے بس نہ کیا کرے کیونکہ میں نے حضور ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ نے مویشی وغیرہ کو باندھ کر مارنے سے منع فرمایا ہے۔“ (اخرجہ البخاری فی الصحیح، کتاب: الذبائح والصید، باب: مایکرہ من المثلۃ والمصبورۃ والمجثمۃ، ۵/۲۱۰۰، الرقم: ۵۱۹۵)

نالہ کرتے ہیں آہ کرتے ہیں ۔۔۔ یہ بھی کوئی گناہ کرتے ہیں
پاؤں زخمی ہوئے تو ہونے دو ۔۔۔ سر کو ہم وقفِ راہ کرتے ہیں
آپ کے ہجر میں اسیر الم ۔۔۔ گریہ اے بادشاہ کرتے ہیں
دور دُوری کا دور ہو جائے ۔۔۔ یہ دعا صبح گاہ کرتے ہیں
دل لگانا کسی سے لا حاصل ۔۔۔ وہ کسی سے نباہ کرتے ہیں
گرچہ عاصی ہیں تیری رحمت کے ۔۔۔ ہم امید اے الٰہ کرتے ہیں
ناامیدی ہے کام کافر کا ۔۔۔ یاس وہ رو سیاہ کرتے ہیں
آپ کے غم میں جان دی ہم نے ۔۔۔ آپ کو ہم گواہ کرتے ہیں
ان کے حسنِ جمیل کی توصیف ۔۔۔ انجم ومہر وماہ کرتے ہیں
حالِ دل ان سے کیا کہے کوئی ۔۔۔ سن کے وہ واہ واہ کرتے ہیں
حسنِ ناپائیدار پر یہ غرور ۔۔۔ بت ستم بے پناہ کرتے ہیں
حسن فانی بھی حسن ہے کوئی ۔۔۔ عمر کو کیوں تباہ کرتے ہیں
حسن باطل پہ ناز اور غمزہ ۔۔۔ کیوں یہ نامہ سیاہ کرتے ہیں
آنکھ رکھتے ہیں جو نعیم الدین ۔۔۔ دل سے عشق الٰہ کرتے ہیں

(مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی)

ایسے شخص پہ خدا کی لعنت ہے

☆ عن سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ قال: کنت عند ابن عمر رضی اللہ عنھما فمروا بفتیۃ او بنفر نصبوا دجاجۃ یرمونھا فلما راوا ابن عمر رضی اللہ عنھما تفرقوا عنھا وقال ابن عمر: من

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فعل هذا ان النبی صلی الله علیه وسلم لعن من فعل هذا .

''حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا کہ آپ کا گزر چند لڑکوں یا آدمیوں کے پاس سے ہوا جو ایک مرغی کو باندھ کر نشانہ بازی کر رہے تھے۔ جب اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو منتشر ہو گئے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت فرمایا: یہ کام کس نے کیا ہے؟ بیشک حضور نبی اکرم ﷺ نے اُس پر لعنت فرمائی ہے جو ایسا کام کرے۔'' (اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: الذبائح والصید، باب: مایکره من المثلة والمصبورة والمجثمة، ۵/۲۱۰۰، الرقم: ۵۱۹۶)

☆ عن سعید بن جبیر رضی الله عنه قال مرا بن عمر رضی الله عنهما بفتیان من قریش قد نصبوا طیرا وهم یرمونه وقد جعلوا لصاحب الطیر کل خاطئة من نبلهم فلما راوا ابن عمر رضی الله عنهما تفرقوا، فقال ابن عمر: من فعل هذا لعن الله من فعل هذا ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لعن من اتخذ شیئا فیه الروح غرضا .

''حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا قریش کے چند جوانوں پر گزر ہوا جو ایک پرندے کو باندھ کر اُس پر تیراندازی کی مشق کر رہے تھے اور اُنہوں نے پرندے والے سے یہ طے کر لیا تھا کہ جس کا تیر نشانہ پر نہیں لگے گا وہ اُس کو کچھ دے گا، جب اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو اِدھر اُدھر ہو گئے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جو شخص اِس طرح کرے اُس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو، جو شخص کسی جاندار کو ہدف بنائے بلاشبہ اُس پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی ہے۔'' (اخرجه مسلم فی الصحیح، کتاب: الصید، والذبائح وما یوکل من الحیوان، باب: النهی عن صبر البهائم، ۳/۱۵۵۰، الرقم: ۱۹۵۸)

تیری قید سے جب رہا ہو گئے ہم — اسیر کمند ہوا ہو گئے ہم
جفاؤں نے پیکر وفا کا بنایا — وفاؤں سے اہل رضا ہو گئے ہم
وہ معراج پائی کہ خود ہی نہ سمجھے — تیرے عشق میں کیا سے کیا ہو گئے ہم
مرض تیری الفت کا لے کر جگر میں — زمانے کے حق میں شفا ہو گئے ہم
لٹایا جو جاناں پہ نقدِ بقا کو — تو سلطانِ ملک بقا ہو گئے ہم
تیرے عشق کی مشکلیں سہتے سہتے — زمانے کے مشکل کشا ہو گئے ہم
نہیں شائبہ شرک کا اس میں بالکل — کہ الا ہوئے جب کہ لا ہو گئے ہم

(حضرت خاکی محدث امروہوی)

راستے سے ٹہنی ہٹانے والا بخشا گیا

☆ عن ابی هریرة رضی الله عنه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال نزع رجل لم یعمل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خير اقط غصن شوك عن الطريق اما كان في شجرة فقطعه والقاه واما كان موضوعا فاماطه فشكر الله له بها فادخله الجنة .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی نے قطعاً کوئی نیکی نہیں کی تھی سوائے ایک کانٹے دار ٹہنی کو راستے سے ہٹانے کے۔ شاید اُسے کسی نے درخت سے کاٹ کر پھینک دیا تھا یا کسی اور وجہ سے گری پڑی تھی۔ اُس کا اُسے (لوگوں کی) تکلیف کے باعث راہ سے ہٹانا اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا اور اُس کی وجہ سے اُسے جنت میں داخل فرما دیا۔'' (اخرجه ابوداؤد في السنن، كتاب: الادب، باب: في اماطة الاذى عن الطريق، ۴/۳۶۲، الرقم: ۵۲۴۵، واحمد بن حنبل في المسند، ۲/۲۸۶)

مالک کون ومکاں پروردگار — رب عالم خالق لیل ونہار
قادر وقیوم رب ذوالجلال — بے عدیل وبے نظیر وبے مثال
چشم ظاہر سے پنہاں رہتا ہے تو — دل کے اندر بے گماں رہتا ہے تو
تو نے ہی کون ومکاں پیدا کیے — یہ زمین وآسماں پیدا کیے
تو نے ہی پیدا کیے ہیں مہر وماہ — ہیں ستارے تیری قدرت کے گواہ
بزم موجودات کا خالق ہے تو — جملہ محسوسات کا خالق ہے تو
پاک تیری ذات ہے ہر عیب سے — رزق تو دیتا ہے سب کو غیب سے
لاج رکھ اسلام کی اے ذوالجلال — دے مسلمانوں کو پہلا سا کمال
دے مسلمانوں کو ہر جاہ ووقار — خاتمہ بالخیر کر پروردگار

(مولانا ضیاء القادری)

جانوروں کے ساتھ زیادتی بھی برداشت نہیں

عن عبد الله بن يزيد رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم انه نهى عن النهبة والمثلة .

''حضرت عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوٹ مار کرنے اور ناک کان وغیرہ اعضاء کاٹنے سے منع فرمایا۔'' (اخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الذبائح والصيد، باب: ما يكره من المثلة والمصبورة والمجثمة، ۵/۲۱۰۰، الرقم: ۵۱۹۷)

☆ عن عبد الله رضي الله عنه قال: كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فانطلق لحاجته فراينا حمرة معها فرخان فاخذنا فرخيها فجاءت الحمرة فجعلت تفرش فجاء النبي صلى الله عليه وسلم فقال: من فجع هذه بولدها ردوا ولدها اليها وراى قرية نمل قد حرقناها فقال: من حرق هذه؟ قلنا: نحن قال: انه لا ينبغي ان يعذب بالنار الا رب النار .

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

''حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سفر میں ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے تو ہم نے ایک چڑیا دیکھی جس کے ساتھ دو بچے تھے۔ ہم نے اُس کے بچے پکڑ لیے تو چڑیا پر بچھانے لگی۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کس نے اِسے اِس کے بچوں کی وجہ سے تڑپایا ہے؟ اِس کے بچے اِسے لوٹا دو۔ آپ ﷺ نے چیونٹیوں کا ایک بل دیکھا جسے ہم نے جلا دیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اِسے کس نے جلایا ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے: (یا رسول اللہ!) ہم نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آگ کے ساتھ عذاب دینا، آگ (کو پیدا کرنے والے اس) کے رب کے سوا کسی کے لیے مناسب نہیں ہے۔''

(اخرجه ابو داؤد فی السنن، کتاب: الجهاد، باب: فی کراهية حرق العدو بالنار، ۳/۵۵، الرقم: ۲۶۷۵، وایضا فی کتاب: الادب، باب: فی قتل الذر، ۴/۳۶۷، الرقم: ۵۲۶۸)

تو ہی تو سب کا ہے معبود یا رب بہر سو ہے تو ہی موجود یا رب
ہر اک سے ہے تیرا حسن ظاہر تو ہی شاہد تو ہی مشہود یا رب
کرم تیرا سمک سے تا سما ہے تری رحمت نہیں محدود یا رب
تری ہی آرزو میں جی رہا ہوں تو ہی تو ہے میرا مقصود یا رب
حطیم و ملتزم اور حجرِ اسود ''ہیں'' پھر پیش نظر موجود یا رب
مسلمانوں پہ اعداء کے مظالم تو ہی کر سکتا ہی مسدود یا رب
جبین عابد ہے تیرے ہی در پر یہ ساجد اور تو مسجود یا رب

(پروفیسر سید عابد میر قادری سلطانی برہانپوری)

بچوں کو ان کی ماں کے پاس پہنچا دو

عن عبد الله ابن مسعود رضی الله عنه قال: کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی سفر ومررنا بشجرة فیها فرخا حمرة، فاخذناهما. قال: فجاءت الحمرة الی النبی صلی الله علیه وسلم وهی تصیح، فقال: من فجع هذه بفرخیها؟ قال: قلنا: نحن. قال ردوهما.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے، ہم ایک درخت کے پاس سے گزرے جس میں چنڈول (ایک خوش آواز چڑیا) کے دو بچے تھے، ہم نے وہ بچے اُٹھا لیے۔ راوی بیان کرتا ہے کہ وہ چنڈول حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں شکایت کرتے ہوئے حاضر ہوئی۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا: کس نے اِس چنڈول کو اِس کے بچوں کی وجہ سے تکلیف دی ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کیا: ہم نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے بچے اِسے لوٹا دو۔''

(اس حدیث کو امام حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(اخرجه الحاکم فی المستدرک علی الصحیحین، ۴/۲۶۷، الرقم: ۷۵۹۹، والبیهقی فی دلائل النبوة، ۱/۳۲۱)

☆ عن عبد الله رضی الله عنه انه قال نزل النبی صلی الله علیه وسلم منزله فانطلق لحاجته فجاء وقد اوقد رجل علی قریة نمل اما فی الارض واما فی شجرة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم : ایکم فعل هذا؟ فقال رجل من القوم: انا یا رسول الله . قال: اطفها اطفها .

"حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک جگہ پڑاؤ ڈالا، پس آپ ﷺ اپنی کسی حاجت کے لیے تشریف لے گئے، دیکھا کہ کسی شخص نے زمین پر یا ایک درخت پر چیونٹیوں کے بل میں آگ لگا رکھی ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کس نے یہ کیا ہے؟ لوگوں میں سے ایک آدمی بولا: یارسول اللہ! میں نے، آپ ﷺ نے فرمایا: اِسے بجھاؤ، اِسے بجھاؤ۔"

(اسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اِسے امام احمد نے صحیح رجال کے ساتھ روایت کیا ہے۔)

(اخرجه احمد بن حنبل فی المسند، ۱/۳۹۶، الرقم: ۳۷۶۳)

خدا کی رحمت کی انتہا ہی نہیں

حضرت سیدنا کعب الاحبار رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں: "بروزِ قیامت جب عدن کے سمندر کی گہرائی سے آگ نکلے گی تو تمام لوگ میدانِ محشر کی طرف ہانکے جائیں گے۔ میدانِ قیامت کی ہولناکیوں سے لوگ متحیر، پیاسے، مدہوش اور کانپتے ہوں گے کہ اسی دوران اللہ عزوجل تجلی فرمائے گا تو اس کے نور سے زمین روشن ہو جائے گی اور مخلوق ایک دوسرے کو دیکھ لے گی اور ماں اپنے بیٹے کو دیکھے گی جس سے دُنیا میں وہ بہت محبت کرتی تھی۔ وہ اسے پہچان کر کہے گی: "اے میرے بیٹے! کیا میرا پیٹ تیری پناہ گاہ نہ تھا؟ کیا میری گود تیرے لیے نرم بستر نہ تھی؟ کیا میرا دودھ تیرے لیے سیرابی کا باعث نہ تھا؟" تو بیٹا پوچھے گا: "اے میری ماں! تو کیا چاہتی ہے؟" وہ کہے گی: "میرے گناہ مجھ پر بھاری ہو گئے ہیں تو ان میں سے صرف ایک گناہ اٹھالے۔" تو وہ کہے گا: "یہ بات ناممکن ہے! آج ہر جان اپنے عملوں میں گروی (رہن) ہے۔ اے میری ماں! اگر میں تیرا بوجھ اٹھالوں تو میرا بوجھ کون اٹھائے گا؟" اسی دوران اللہ عزوجل کی جانب سے ایک منادی اعلان کرے گا: "اے فلاں بن فلاں! آ، اللہ عزوجل کی بارگاہ میں پیش ہو جاؤ۔" یہ اعلان سنتے ہی اس شخص کا رنگ متغیر ہو جائے گا اور اللہ عزوجل سے حیاء کے سبب اس کے اعضاء بے چین ہو جائیں گے۔ جب ماں اپنے بیٹے کی گھبراہٹ ملاحظہ کرے گی تو پوچھے گی: "اے میرے بیٹے! کیا ہوا؟" وہ جواب میں کہے گا: "اے میری ماں! مجھے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں پیش ہونے کے لیے بلایا گیا ہے، اب میں اس سے بھاگ کر کہاں چھپوں یا میرا چھٹکارا کیسے ہو؟" اسی دوران دو فرشتے اس کی طرف بڑھیں گے اور اسے پکڑ کر گھسیٹنا شروع کر دیں گے۔ جب اس کی ماں دیکھے گی تو اُسے سینے کی طرف کھینچے گی اور اپنے بالوں سے چھپائے گی اور اپنی پوری طاقت سے فرشتوں کو اس سے دور کرنے کی کوشش کرے گی لیکن دور نہ کر سکے گی۔ جب دیکھے گی کہ وہ ان سے اپنا بیٹا نہیں لے سکتی تو روتے ہوئے فرشتوں سے کہے گی: "اس ذات کی قسم جس نے مجھے میری قبر سے اٹھایا ہے! اگر میرے بس میں ہوتا تو میں تم دونوں کو اپنا بیٹا نہ لے جانے دیتی۔" پھر وہ اسے روتے ہوئے الوداع کرے گی اور کہے گی: "اے میرے بیٹے! میں تجھے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس ذات کی قسم دیتی ہوں جس نے اپنی بارگاہ میں پیشی اور حساب وکتاب کے لیے تجھے بلایا! اگر تجھے نجات ملے تو مجھے مت بھولنا۔ میں بہت دیر سے کھڑی ہوں، بہت حسرت زدہ ہوں اور میری تکلیف اور پیاس بہت شدت اختیار کرگئی ہے۔"

حضرت سیدنا کعب الاحبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "پھر دو فرشتے اس کے بیٹے کو "سدرۃ المنتہیٰ" پر مقرر فرشتے کے سپرد کر دیں گے۔" وہ پوچھے گا: "تمہارا تعلق کس اُمت سے ہے؟" تو لڑکا جواب میں کہے گا: "میں حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کا اُمتی ہوں۔" فرشتہ کہے گا: "خوشخبری ہے تیرے لیے اور امتِ محمدیہ علی صاحبھا الصلوٰۃ والسلام کے لیے۔" پھر وہ فرشتہ اسے نور میں داخل کر دے گا۔ کوئی اندازے سے نہیں جان سکتا کہ وہ کہاں جائے گا، دائیں یا بائیں، آگے یا پیچھے۔ (واللہ اعلم بالصواب) اچانک اسے اللہ عزوجل کی طرف سے ایک آواز سنائی دے گی: "ٹھہر جا! میں تیرا رب ہوں، اپنے اعضاء کو پُرسکون رہنے دے اور اپنے دل کو اطمینان دے۔ میرے عزت وجلال کی قسم! تجھے تیری ماں اپنی طرف کھینچ رہی تھی اور اپنے سینے سے چمٹا رہی تھی تو میں تجھ پر اس سے بھی بڑھ کر شفیق ہوں۔" پھر ارشاد ہوگا: "اے میرے بندے! اپنا نامۂ اعمال پڑھ۔" تو وہ اسے پڑھے گا لیکن جب کوئی گناہ پائے گا تو آواز آہستہ کرلے گا اور جب کوئی نیکی پائے گا تو آواز بلند کرلے گا۔ تو اللہ عزوجل فرمائے گا: "اے میرے بندے! اپنی نیکی کو بلند آواز سے اور برائی کو پست آواز سے کیوں پڑھتا ہے؟" تو وہ روتے ہوئے عرض کرے گا: "یا اللہ عزوجل! مجھے معلوم ہے کہ تو اچھائی کو ظاہر کرتا ہے اور برائی کی پردہ پوشی فرماتا ہے۔"

پھر اللہ عزوجل فرمائے گا: "اے میرے بندے! میں نے تیرے گناہوں اور عیبوں کو مخلوق سے کیسے پوشیدہ رکھا جبکہ تو نے ان کے ذریعے میرا مقابلہ کیا۔ کیا تجھے معلوم نہ تھا کہ میں تجھ سے باخبر تھا اور تجھے دیکھ رہا تھا؟" وہ عرض کرے گا: "اے میرے مالک ومولیٰ عزوجل! مجھ میں تیری ڈانٹ ڈپٹ سننے کی طاقت نہیں تو مجھے جہنم میں جانے کا حکم دے دے۔" اللہ عزوجل فرمائے گا: "اگر میں تجھے جہنم میں جانے کا حکم دے دوں تو میرا جود وکرم اور عفو ودرگزر کس کے لیے ہوگا؟ (پھر اللہ عزوجل فرمائے گا) اے فرشتو! میرے بندے کو میرے فضل ورحمت سے جنت میں لے جاؤ۔" وہ پھر عرض کرے گا: "اے میری معبود ومالک عزوجل! میری والدہ دنیا میں مجھے بہت چاہتی تھی اور مجھ پر بہت شفقت کرتی تھی اور آج اس نے مجھے دیکھا تو مجھ سے مدد مانگی اور چاہا کہ میں اس کی مدد کروں۔ اے میرے مولیٰ عزوجل! اگر تو نے مجھے معاف کر دیا ہے تو میرا ٹھکانا میری بجائے میری والدہ کو بخش دے، اب وہ جس عذاب میں ہے اس سے برداشت نہیں ہو رہا۔" تو اللہ عزوجل! ارشاد فرمائے گا: "میرے عزت وجلال کی قسم میں تم دونوں کو ایک دوسرے سے جدا نہیں کرتا بلکہ میں تم پر رحم کر چکا ہوں (پھر فرمائے گا) اے فرشتو! ان دونوں کو میری جنت میں لے جاؤ اور میں سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہوں"۔ (الروض الفائق)

اے خدا! اے مہربان مولائے من اے انیس خلوے شبہائے من
اے کریم و کار ساز و بے نیاز دائم الاحسان شہہ بندہ نواز
اے کہ نا مت راحت جاں ودلم اے کہ فضل تو کفیل مشکلم
ماخطا آ ریم تو بخشش کنی نعرۂ انی غفور می زنی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت ماعز بن مالک اسلمی رضی اللہ عنہ کا واقعہ

☆ عـن سـليـمان بن بريدة رضى الله عنه عن ابيه، قال : جاء ماعز بن مالك الى النبى صلى الله عليه وسلم فقال: يا رسول الله، طهرنى ۔ فقال: ويحك ارجع فاستغفر الله وتب اليه، قال: فرجع غيـر بعيـد ثـم جـاء فقال: يا رسول الله، طهرنى ، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم : ويحك ارجع فاستغفر الله وتب اليه، قال: فرجع غير بعيد ثم جاء فقال: يا رسول الله: طهرنى فقال النبى صـلـى الله عـليه وسلم مثل ذلك حتى اذا كانت الرابعة قال له رسول الله: فيم اطهرك فقال: من الـزنى فسال رسول الله صلى الله عليه وسلم : ابه جنون فاخبر انه ليس بمجنون ۔ فقال: اشرب خـمرا فقام رجل فاستنكهه فلم يجد منه ريح خمر ۔ قال: فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم : ازنيـت؟ فـقـال: نـعم فامر به فرجم فكان الناس فيه فرقتين قائل يقول: لقد هلك لقد احاطت به خـطيـئته وقائل يقول: ما توبة افضل من توبة ماعز انه جاء الى النبى صلى الله عليه وسلم فوضع يـده فـى يده ثم قال: اقتلنى بالحجارة ۔ قال: فلبثوا بذلك يومين اوثلاثة ثم جاء رسول الله صلى الله عـليـه وسلم وهم جلوس فسلم ثم جلس فقال: استغفروا لماعز بن مالك ۔ قال: فقالوا: غفر الله لـمـاعـز بن مالك ۔ قال: فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم : لقد تاب توبة لو قسمت بين امة لـو سـعتهـم ۔ قـال: ثـم جـاء تـه امراة من غامد من الازد فقالت: يا رسول الله طهرنى فقال: ويـحك ارجـعـى فاستغفرى الله وتوبى اليه ۔ فقالت: اراك تريد ان ترددنى كما رددت ماعز بن مـالك ۔ قـال: ومـاذاك؟ قـالـت: انهـا حبـلى من الزنى ۔ فقال: انت؟ قالت: نعم فقال لها: حتى تـضعى ما فى بطنك ۔ قال: فكفلها رجل من الانصار حتى وضعت قال: فاتى النبى صلى الله عليه وسـلـم فقال: قد وضعت الغامدية ۔ فقال: اذا لا نرجمها وندع ولدها صغيرا ليس له من يرضعه فقام رجل من الانصار فقال الى رضاعه يا نبى الله ۔ قال فرجمها ۔

''حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے پاک کر دیجئے، آپ ﷺ نے فرمایا: تیری خرابی ہو، جاؤ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو، اور توبہ کرو، انہوں نے پھر تھوڑی دیر بعد واپس آ کر عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے پاک کر دیجئے، حضور نبی اکرم ﷺ نے پھر اسی طرح فرمایا: حتیٰ کہ چوتھی باران کے کہنے پر آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں کس چیز سے پاک کروں؟ انہوں نے عرض کیا: زنا سے، پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کے متعلق پوچھا: کیا ان کا دماغ خراب ہے؟ لوگوں نے کہا: نہیں وہ پاگل نہیں ہیں، آپ ﷺ نے پوچھا: کیا اس نے شراب پی ہے؟ ایک شخص نے کھڑے ہو کر ان کا منہ سونگھا تو شراب کی بد بومحسوس نہیں کی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے زنا کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں، پھر آپ ﷺ نے ان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کو رجم کرنے کا حکم دیا، بعد میں حضرت ماعز کے متعلق لوگوں کی دو رائیں ہوگئیں، بعض کہتے تھے کہ حضرت ماعز ہلاک ہوگئے اور اس گناہ نے انہیں گھیر لیا اور بعض لوگ یہ کہتے تھے کہ حضرت ماعز کی توبہ سے کسی کی توبہ افضل نہیں ہے کیونکہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر عرض کیا: مجھے پتھروں سے مار ڈالیے، حضرت بریدہ کہتے ہیں کہ دو، تین دن صحابہ میں یہی اختلاف رہا، پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور درآں حالیکہ وہ بیٹھے ہوئے تھے، آپ ﷺ سلام کرنے کے بعد بیٹھ گئے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ماعز بن مالک کے لیے استغفار کرو، صحابہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ ماعز بن مالک کی مغفرت کرے، پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ماعز نے ایسی توبہ کی ہے اگر اس کو تمام امت پر تقسیم کردیا جائے تو اسے کافی ہوگی۔ پھر آپ ﷺ کے پاس قبیلہ غامد سے جو ازد کی شاخ ہے ایک عورت آئی اور کہنے لگی: یارسول اللہ ﷺ! مجھے پاک کردیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تیری خرابی ہو، جاؤ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو اور توبہ کرو، وہ کہنے لگی میرا خیال ہے کہ آپ مجھے بھی اسی طرح واپس کررہے ہیں جس طرح آپ نے ماعز بن مالک کو واپس کردیا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے کیا کیا ہے؟ اس نے عرض کیا: وہ زنا سے حاملہ ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: تم خود؟ اس نے عرض کیا: جی آپ ﷺ نے فرمایا: تم وضع حمل تک رک جاؤ۔ حضرت بریدہ کہتے ہیں پھر ایک انصاری شخص نے اس کی خبر گیری اپنے ذمہ لے لی حتیٰ کہ اس کا وضع حمل ہوگیا، حضرت بریدہ کہتے ہیں کہ پھر وہ (انصاری) حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ غامدیہ کا وضع حمل ہوگیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ہم اس حال میں اس کو رجم نہیں کریں گے کہ اس کا بچہ چھوٹا ہو اور اسے دودھ پلانے والا کوئی نہ ہو، پھر ایک انصاری نے عرض کیا، یارسول اللہ! اسے دودھ پلوانا میرے ذمہ ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ نے اس عورت کو رجم کردیا۔''

(اخرجه مسلم فی الصحیح، کتاب: الحدود، باب: من اعترف علی نفسه بالزنی، ۳/۱۳۲۱، الرقم: ۱۶۹۵)

لایا گر گلشن میں خارستان سے — دور مت کیجو اب اس بستان سے
گرچہ میں نالائق در بار ہوں — پر اسی گلشن سے ہوں گو خار ہوں
ہوں پڑا گرچہ برا ہوں یا بھلا — چھوڑ اس در کو کہاں جاؤں بھلا
منہ میرا اس در کے گر قابل نہیں — پر کروں کیا دوسرا بھی در نہیں
گر بھگایا تو نے اے شاہ جہاں — پھر بتا میرا ٹھکانہ ہے کہاں
اس سے زیادہ اب تمنا کچھ نہیں — آستاں تیرا ہو اور میری جبیں
یوں ہوس ہے اب تو اے پروردگار — یہ تیرا کوچہ ہو اور میرا غبار
کچھ نہ دو عالم سے خواہش ہے مجھے — جو تری خواہش ہے خواہش ہے مجھے

(حاجی امداد اللہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بے مثال توبہ کا واقعہ

☆ عن عمران بن حصين رضى الله عنه ان امراة من جهينة اتت نبى الله صلى الله عليه وسلم وهى حبلى من الزنى فقالت: يا نبى الله، اصبت حدا فاقمه على فدعا نبى الله صلى الله عليه وسلم وليها فقال: احسن اليها فاذا وضعت فاتنى بها ففعل فامر بها نبى الله صلى الله عليه وسلم فشكت عليها ثيابها ثم امر بها فرجمت ثم صلى عليها فقال له عمر: تصلى عليها يا نبى الله وقد زنت فقال: لقد تابت توبة لو قسمت بين سبعين من اهل المدينة لو سعتهم وهل وجدت توبة افضل من ان جادت بنفسها لله تعالىٰ.

''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ جہینہ کی ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی درآں حالیکہ وہ زنا سے حاملہ تھی، اس نے عرض کیا: یا نبی اللہ! میں نے لائق حد جرم کیا ہے، آپ مجھ پر حد قائم کیجئے، حضور نبی اکرم ﷺ نے اس کے سرپرست کو بلایا اور فرمایا: اس کی اچھی طرح نگہداشت کرنا اور جب اس کا وضع حمل ہو جائے تو اسے میرے پاس لے کر آنا، اس نے ایسا ہی کیا، پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے اس کے کپڑے کس کر باندھنے کا حکم دیا (تاکہ اس کی بے پردگی نہ ہو) پھر آپ ﷺ کے حکم سے اسے رجم کر دیا گیا، پھر آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ اس کی نماز جنازہ پڑھا رہے ہیں حالانکہ یہ زانیہ ہے! آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اس کو مدینہ کے ستر آدمیوں پر تقسیم کیا جائے تو انہیں کافی ہو گی اور کیا تم نے اس سے افضل کوئی توبہ دیکھی ہے کہ اس (توبہ کرنے والی) نے اللہ کے لیے اپنی جان دے دی ہو!''

(اخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الحدود، باب: من اعترف على نفسه بالزنى، ۳/۱۳۲۴، الرقم: ۱۶۹۶، والدارمى فى السنن، ۲/۲۳۵، الرقم: ۲۳۲۵)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تیسرا باب

شانِ خدا جل وعلا بادعیہ مصطفیٰ (علیہ التحیۃ والثناء)

حمد لکھنے کا سلیقہ مجھے مولیٰ دے دے میرے اللہ مجھے اپنی تمنا دے دے
میں زر و مال کا طالب نہیں اے رب کریم دائمی حاضری گنبد خضریٰ دے دے

تمام تعریفیں اس اللہ عزوجل کے لیے جس نے اپنے بندوں میں سے ان کو چُنا جو عبادت کے قابل تھے اور ان کو خدمت گار بنایا، ان کے کئی گروہ بنائے، انہیں اپنی خاص نظرِ عنایت سے نوازا، ان سے پختہ عہد لیا، ان کو صاف کیا اور انہیں چن لیا، ان کو بلا کر قریب کیا اور ان کو وصل اور لقاء کے ساتھ زندگی بخشی، ان کو نفس کی پستی سے بارگاہ اُنسیت میں بلند کیا، تسبیح وتقدیس کے جام میں شراب طہور (پاکیزہ شراب) سے انہیں سیراب کیا تو ان میں سے ہر ایک اُس شراب کے سرور میں خوش اور اس کا خطاب سننے میں مد ہوش ہے اور ان میں سے ہر ایک اپنے حلقہ احباب میں بلند رتبہ ہوا اور اس نے اپنے پیاروں کے لیے سحری کے وقت تجلی فرمائی پس محبت نے زندگی کا مزا اٹھایا اور دیدار کرنے میں کامیاب ہو گیا جبکہ ان میں سے وجد کا زخمی کیا ہوا کانپ کر زمین پر تشریف لے آیا، اللہ عزوجل نے ان کے ظاہری وجود کو فنا کیا اور ہمیشہ کی بقا سے نوازا، اور انہوں نے آخری سانس کو بھی اس کے نام پر قربان کر دیا، اللہ تعالیٰ عزوجل نے ان کو اپنی محبت کے راز عطا کیے تو انہوں نے اس کی غیرت سے خوف کھاتے ہوئے اپنے اوپر غیر کے دروازے بند کر دیئے، پس اس کی مشک دلوں کے مشام کی طرف سے مہکی تو دلوں نے اپنے محبوب کی طرف سے اس مشک کو سونگھ لیا، اور ایک خفی راز اور اس کی پاکیزہ مہک حضرت سیدنا سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے راز کی طرف سے گزر گئی تو وہ اس کے آثار پر سیدھے چلتے گئے اور حضرت سیدنا شبلی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے گزری تو وہ محبت کی دلہنوں کی طرح آراستہ ہو کر رات گزارنے لگے، حضرت سیدنا ابو یزید رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے گزری تو انہوں نے مزید کی صدا لگائی اور ان کی حرارت بڑھ گئی اور حضرت سیدنا جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے گزری تو وہ محبتِ الٰہی کی قید میں مزید پختہ ہو گئے اور حضرت سیدنا فضیل رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے گزری تو پوری رات ڈاکہ زنی کے بعد توفیق کے گھوڑوں پر سوار ہو گئے اور انہوں نے اپنی تمام تر کوشش عبادتِ الٰہی میں لگا دی، اور حضرت سیدنا خواص رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے گزری تو وہ اخلاص کے سمندروں میں غوطہ زن ہو کر خالص جواہر چننے لگے، حضرت سیدنا سمنون رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے گزری تو ان پر محبت اور وجد کے طریقے ظاہر ہو گئے اور وہ پہاڑ میں دیوانوں کی طرح پھرنے لگے اور محبت الٰہی عزوجل میں آوازیں لگانے اور سسکیاں لے کر مسلسل آنسو بہانے لگے۔ (شاعر اللہ عزوجل کے سچے محبین کو مخاطب کر کے کہتا ہے۔)

اطعمتمونی فی الوصال وفی اللقا وھجرتمونی فالتھبت تحرقا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یا مالکی رقی وغایة مطلبی رفقا فقد ذاب الفواد تشوقا

حاشا کمو ان تطردونی سادتی و بحبکم قلبی غدا متعلقا

یا سادتی لم یهن لی من بعدکم عیش ولا عاینت شیئا مونقا

ان مت من وجدی وفرط صبابتی شوقا الی رؤیاکم لکم البقا

یا نفس قد زال العنا فتمتعی بوصال من تهوی فقد زال الشقا

وجلا الحبیب جماله فلا جل ذا اصبحت من وجدی به متمزقا

هاکم فؤادی فتشوه فان تروا فیه لغیر کمو هوی وتشوقا

فتحکموا فیه بما یرضیکمو یا منیتی ان خان یوما موثقا

و اذا فنیت بحبکم فیحق لی ان الفناء بحبکم عین البقا

ترجمہ: (۱)......تم نے مجھے وصال اور ملاقات کا شرف بخشا پھر مجھے چھوڑ دیا تو میں محبت کی آگ میں جلنے لگا۔

(۲)......اے میرے مالکو اور میرے مقصد کی انتہا! مہربانی فرماؤ کیونکہ میرا دل شوقِ دیدار سے پگھل رہا ہے۔

(۳)......اے میرے سردارو! میں اللہ تعالیٰ سے پناہ طلب کرتا ہوں کہ تم مجھے دُھتکار دو کیونکہ میرے دل کو تم سے محبت ہو چکی ہے۔

(۴)......اے میرے سردارو! تمہارے بعد میرے لیے کوئی مزا نہیں اور نہ ہی مجھے کوئی چیز دلکش لگی۔

(۵)......اگر میں تیرے دیدار کی شدید محبت اور اپنے وجد سے مر جاؤں تو یہ تیرے لیے بقا ہے۔

(۶)......اے نفس! اب مشقت اور شقاوت زائل ہو چکی ہے اس لیے تو اپنے محبوب کے وصال سے لطف اٹھا لے۔

(۷)......حبیب نے اپنا جمال ظاہر کیا تو اس جمال کو دیکھ کر میں اس کی محبت کی وجہ سے تار تار ہو گیا۔

(۸)......(اے محبوبو!) یہ میرا دل حاضر ہے، اگر اس میں اپنے غیر کی محبت پاؤ تو جلا ڈالو۔

(۹)......اور اگر اس میں کسی اور کی محبت پاؤ تو اپنی مرضی کے مطابق جو چاہو سزا دو۔ ہائے کاش! میں مر جاؤں اگر میرا دل کسی دن (محبت کے) پختہ وعدے میں خیانت کرے۔

(۱۰)......اگر میں تمہاری محبت میں فنا ہو جاؤں تو میں اس کا سزاوار ہوں کیونکہ تمہاری محبت میں فنا ہونا حقیقت میں بقا ہے۔

مولائے کائنات علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی ایک منظوم دعاء

لبیك لبیك انت مولاه فارحم عبیدا الیك ملجاه

حاضر ہوں حاضر ہوں تو ہی مرا مولا ہے اپنے ناچیز بندہ پر رحم فرما تو ہی اس کی جائے پناہ ہے

یا ذا المعالی علیك معتمدی طوبٰی لمن کنت انت مولاه

اے صاحب بزرگی و بلندی تجھی پر میرا بھروسا ہے اس کو خوشخبری جس کا تو مالک ہو

طوبٰی لمن کان نادما ارقا یشکو الی ذی الجلال بلواه

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس شخص کو خوشخبری ہو جو شرمندہ اور بیدار ہو
مـــــابـــــه عـــلة ولا ســـقـــم
اس کو کوئی شکایت کوئی بیماری
اذا خـــلا فـــي الـــظـــلام مبتهـــلا
جب وہ رات کی تاریک میں تنہا گڑگڑاتا ہے
ســـالـــت عبدی وانـــت فـــی کـــنفـــی
میرے بندے تو نے مجھ سے سوال کیا اور تو میری پناہ میں ہے
صـــوتك تشتـــاقـــه مـــلـــئـــكـــتـــی
تیری آواز کے میرے فرشتے مشتاق ہیں
فـــی جـــنة الـــخـــلـــد مـــا تـــمـــنـــاه
بہشت دائمی میں اس کی تمام آرزوئیں پوری ہوں گی
ســـلـــنـــی بـــلا حشـــمة ولا رهـــب
مجھ سے بلا شرم اور خوف کے مانگ
قـــريـــح الـــقـــلـــب مـــن وجـــع الـــذنـــوب
گناہوں کے درد کی وجہ سے زخمی دل
اضـــر بـــجـــســـمـــه سهـــر الـــلـــيـــالـــی
راتوں کی بیداری نے اس کے جسم کو اس قدر نقصان پہنچایا ہے
و غيـــر لـــونـــه خـــوف شـــديـــد
خوف شدید نے اس کے رنگ کو متغیر کر دیا ہے
يـــنـــادی بـــالـــتـــضـــرع يـــا الـــهـــی
وہ تضرع کے ساتھ پکارتا ہے کہ یا خدایا
فـــزعـــت الـــی الـــخـــلائـــق مستغيثـــا
میں نے مخلوقات کی طرف فریاد کر کے گھبرا کر پناہ لی
و انـــت تـــجـــيـــب مـــن يـــدعـــوك ربـــی
تجھ کو جو بھی پکارے تو جواب دیتا ہے اے میرے رب
و دائـــی بـــاطـــن ولـــديـــك طـــب

اپنی مصیبت کی خدا صاحب جلال کی درگاہ میں شکایت پیش کرے
اكـــثـــر مـــن حـــبـــه لـــمـــولاه
اپنے مالک کی محبت سے زیادہ نہیں ہے
اجـــابـــه الله ثـــم لـــبـــاه
تو خدا پاک اس کی دعا کو قبول کرتا ہے اور اسے لبیک کہتا ہے
و كـــل مـــا قـــلـــت قـــد ســـمـــعـــنـــاه
اور جو کچھ تو نے کہا میں نے سنا
فـــذنبك الان قـــد غـــفـــرنـــاه
پس اس وقت میں نے تیرے گناہ کو بخش دیا
طـــوبـــاه طـــوبـــاه ثـــم طـــوبـــاه
اس کے لیے خوشخبری پر خوشخبری ہے
ولا تـــخـــف انـــنـــی انـــا الله
اور مجھ سے نہ ڈر کہ میں تیرا معبود ہوں
نـــحـــيـــل الـــجـــســـم يشهـــق بـــالـــنـــحـــيـــب
اور لاغر جسم والا گریہ زاری کرتا ہے
فـــصـــار الـــجـــســـم مـــنـــه كـــالـــقـــضـــيـــب
کہ وہ جسم مثل ٹہنی کے ہو گیا ہے
لـــمـــا يـــلـــقـــاه مـــن طـــول الـــكـــروب
اور وہ خوف اس مصیبت کا ہے جو اسے پیش آنے والی ہے
اقـــلـــنـــی عـــثـــرتـــی واســـتـــر عـــيـــوبـــی
میری لغزش سے درگزر کر میرے عیوب کو چھپا
و لـــم ار فـــی الـــخـــلائـــق مـــن مـــجـــيـــب
مگر ان میں ایک شخص کو بھی فریاد رسی کرنے والا نہ پایا
و تـــكـــشـــف ضـــر عـــبـــدك يـــا حـــبـــيـــبـــی
اور اپنے بندے کی تکلیف کو زائل کر دیتا ہے اے میرے مطلوب
و مـــن لـــی مـــثـــل طـــبـــك يـــا طـــبـــيـــبـــی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میری بیماری پوشیدہ ہے مگر تیرے پاس علاج ہے اے میرے طبیب میرے لیے تیرے برابر کس کا علاج ہوگا

(دیوان علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ)

دعا انسانی فطرت کا تقاضا ہے

دُعاء کرنا عین انسانی فطرت کا تقاضا ہے۔ جب انسان مبتلائے مصائب ہوتا ہے اور چاروں طرف سے آفات وبلیات میں گھر جاتا ہے تو بے اختیار اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور دعا کے لیے ہاتھ اٹھالیتا ہے۔ قرآن مجید میں رب کائنات کا ارشاد ہے۔

"واذا مس الانسان ضر دعا ربه منيبا اليه" (الزمر ۸)

"جب انسان کو کوئی نقصان پہنچتا ہے تو اپنے پروردگار کے حضور ہمہ تن رجوع کے ساتھ متوجہ ہو کر دعا کرتا ہے۔"

بارگاہ الٰہی میں دعا کرنے کی تاریخ اتنی ہی قدیم ہے جتنا کہ خود انسان قدیم ہے۔ جب حضرت آدم علیہ السلام نے اس درخت سے کچھ کھالیا، جس سے منع کیے گئے تھے تو رب کائنات نے فرمایا اے آدم علیہ السلام تم نے یہ کیا کیا ہے؟ تو حضرت آدم علیہ السلام نے معافی مانگتے ہوئے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا۔

"ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنكونن من الخسرين○" (الاعراف: ۲۳)

"اے ہمارے رب ہم نے اپنا برا کیا، اور اگر تو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ فرمائے تو ہم ضرور نقصان والوں میں ہوں گے"

رب کریم نے فرمایا ہے جب دُعاء کرنے والا دعا کرتا ہے تو میں اس کی دعا کو قبول فرماتا ہوں۔ رسول کریم ﷺ نے دعا کو عبادت کا مغز فرمایا ہے۔ دعا انسانی عزائم اور ارادوں کو کامیابی اور کامرانی سے ہمکنار کرنے میں مدد دیتی ہے۔ دعا اطمینان قلب کے لیے ایک بہترین ذریعہ ہے۔ دعائیں ہماری آرزوؤں، تمناؤں اور خواہشات کا اظہار ہوتی ہیں اور تمناؤں کا نکھار بھی ہوتی ہیں۔ تضرع اور گڑگڑا کر دعا کرنے سے دل کا بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے میرے بندو! دعا کرو میں تمہاری دعا سنتا ہوں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اور رسول کریم ﷺ نے خود ہی ایمان والوں کو ہر موقع اور ہر ضرورت کی دعائیں سکھائی ہیں۔ جو قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں مذکور ہیں۔

رب رحمٰن ورحیم کی یہ شان ہے کہ اپنے بندے کے، دُعاء کے لیے پھیلے ہوئے ہاتھوں کو خالی لوٹاتے ہوئے حیا فرماتا ہے۔ جب بندہ اللہ تبارک وتعالیٰ کو بے نیاز اور اپنے آپ کو محتاج جانتے ہوئے اس کی بارگاہ میں عرض کرتا ہے کہ اے رب غفور ورحیم تو مالک ومولیٰ ہے میں تیرا بندہ ہوں، تو آقا ہے میں غلام ہوں، تو حقیقی داتا ہے میں تیرے در کا بھکاری ہوں، تو میرا حقیقی پرسان حال ہے، تو خالق کائنات ہے، تو اللہ رب العزت اپنی رحمتوں سے مانگنے والے کی جھولی بھر دیتا ہے۔

مالک ومولا محمد مصطفیٰ ﷺ کے واسطے حیدر وصفدر علی المرتضیٰ کے واسطے
جملہ پیرانِ طریقت کا تصدق اے کریم اے خدا سب اولیاء سب اصفیاء کے واسطے
خاتمہ بالخیر فرمانا مرا ایمان پر مغفرت کرنا مری خیر الوریٰ کے واسطے
ہوں مسلمانانِ عالم کامیاب وکامران رحم فرما اولیاء واصفیاء کے واسطے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تابش اسلام ضو افشاں ہو یا رب دہر میں نور ایماں ہو عطا جانِ ضیاء کے واسطے

(مولانا محمد یعقوب ضیاء القادری بدایونی)

دعاء، اللہ جل مجدہ الکریم کو بڑی پیاری ہے اسی لیے قرآن مجید فرقان حمید میں جگہ جگہ اپنے پیغمبروں علیہم السلام کی دعاؤں کا ذکر بھی فرمایا ہے اور دعا کے لیے حکم بھی۔ دعا مانگنا ہمارا کام ہے قبول کرنا ہمارے ربّ کا کام ہے۔

پیارے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ دعا عبادت کا مغز ہے۔ دعا حکم الٰہی بھی ہے اور سنت انبیاء کرام علیہم السلام بھی۔ دعا سے دلوں میں محبت الٰہی حاصل ہوتی ہے اور جذبہ اطاعت الٰہی پیدا ہوتا ہے۔ نصیب کھلتے ہیں، رحمتیں قریب ہوتی ہیں اور مصیبتیں ٹلتی ہیں۔ اظہار بندگی کے لیے دین اسلام نے دعا کی رغبت دی ہے۔ غلامانِ مصطفیٰ ﷺ کے دعائیں مانگنے کی شان ہی نرالی ہے۔ جب ایمان دار ربّ ذوالجلال کے پیارے محبوب ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے دعا مانگتا ہے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ مہربانی فرماتے ہوئے دُعاء قبول فرماتا ہے اور مانگنے والے کو مانگنے سے زیادہ دیتا ہے۔ کیوں کہ خود ہی تو اس نے فرمایا ہے کہ گنہگارو! میرے محبوب ﷺ کے در پر جاؤ، ان سے سفارش کے لیے عرض کرو، ان کی سفارش کرنے پر تمہیں نواز دوں گا۔

یا رب جھلک رہا ہے ہر سو ترا ہی نور ہر ایک سجدہ ریز ہے یا رب ترے حضور
خالق کون ومکاں کوئی نہیں ترا شریک تیرا ذکرِ پاک ہے آسانِ راحت در صدور
رازق ہے تو مخلوق کا خلقت کو ہے یقیں انسان ہی نا سمجھ ہی جس کو نہیں شعور
ظاہر وباطن کی ہے تجھ کو خبر ربِ علیم خوب جانے کس کے دل میں کس قدر حب حضور
لا تقنطوا فرمان ہے ربِ کریم کا در رحمتوں کا ہے کھلا تب تک کہ ہونشور
جانتے ہیں آپ کے احسان ہم پر بے شمار یا الٰہی کرم سے کر دے تو آساں سب امور
کون پوچھے گا تجھے گر بخش دے ساجد کو تو میں تو عصیاں کار لیکن تُو تو ہے ربِ غفور

دعاؤں کا مجموعہ، نماز، دعا، قرآن مجید کا آغاز، مسلمان آپس میں پیار ومحبت بڑھانے کے لیے ایک دوسرے سے ملتے وقت دعائیہ کلمات بولتے ہیں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اللہ جل شانہ اپنے بندوں کی دعا کو سنتا ہے۔ زندگی کے ہر مراحل میں غم جو بندے پر چھائے ہوتے ہیں وہ اشک بن کر برس جاتے ہیں۔ اس طرح دکھ، درد وغم کی تلخی ختم بھی ہو جاتی ہے اور کبھی کم بھی۔ اگر انسان کے لئے دعا کا سہارا نہ ہوتا تو آج دنیا ایک وسیع پاگل خانہ ہوتی۔

یا رب ان عظمت ذنوبی کثیرۃ ولقد علمت بان عفوك اعظم
ان کان لا یرجوك الامحسن فیمن یلو ذو یستجیر المجرم

(روح المعانی پ۹ ص۷۰)

دعا اطمینانِ قلب کا سب سے بڑا وسیلہ ہے

انسان دنیاوی خوشحالی اور مادی ترقی کی بناء پر خواہ اپنے رب سے کتنا ہی دور چلا جائے اور غفلت ونسیان کے کتنے ہی دبیز

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پردے اس کے دل پر پڑ جائیں۔ بہر حال مصائب کے ہجوم اور مبتلاء آلام ہونے کے وقت بے اختیار بے ساختہ فریاد اور دعا کے لیے اس کے ہاتھ اُٹھ ہی جاتے ہیں۔دل مضطرب سے معاً الفاظ پکار بن کر نکلتے ہیں۔بے ساختگی کے عالم میں نکلی ہوئی یہ آواز دعا کہلاتی ہے۔

مصیبت میں پکارنے کی جبلّت ایک مسلمہ حقیقت ہے انسان اپنے اس جبلی ادراک کے تحت ایک برتر ہستی کے سامنے اپنے عجز کا اعتراف کرتا ہے اور اسے فریاد رس سمجھ کر امداد و اعانت کا طالب ہوتا ہے قرآن حکیم نے اس فطری تقاضے کو کئی جگہ بیان کیا ہے۔فرمایا۔

۱۔ اذا مس الانسان ضر دعا ربه منيبا اليه (الزمر آیت ۸)

"جب انسان کو کوئی نقصان پہنچے تو اپنے پالنے والے کو پکارتا ہے اور ہمہ تن اس کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔"

۲۔ و اذا مس الانسان الضر دعانا لجنبه او قاعدًا او قائما فلما كشفنا عنه ضره مر كان لم يدعنا الى ضر مسه (سورہ یونس۔ آیت ۱۲)

"اور جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو وہ کروٹ پر یا بیٹھے یا کھڑے (ہر حال میں) ہم کو پکارے چلا جاتا ہے۔ پھر جب ہم اس کی تکلیف کو دُور کر دیتے ہیں تو ایسا (بے پرواہ بن کر) چل دیتا ہے گویا اس تکلیف کو دور کرنے کے لیے جو اس کو پہنچ رہی تھی ہم کو (کبھی) اس نے پکارا ہی نہ تھا۔"

بہر حال دعا بیچارگی اور درماندگی کی حالتِ اضطرار میں لطف ورحم کی وہ پکار ہے جو اطمینان قلب کا سب سے بڑا وسیلہ ہے۔ انسان کو جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے۔جب کوئی پریشانی لاحق ہوتی ہے۔جب کوئی خطرہ خوفناک شکل میں اس کی طرف پیش قدمی کرتا ہے۔یا جب کسی امید کے چراغ کی لو مدہم ہونے لگتی ہے تو وہ بے اختیار اس پاک ذات کی طرف لوٹتا ہے جو ارض وسموت کی خالق اور کائنات کی مدبر ہے جس کے قبضہ قدرت میں ہر وجود کی تقدیر ہے۔

۳۔ اذا مسكم الضر فاليه تجئرون (النحل۔ آیت ۵۳)

"جب تم کو کوئی دکھ پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے آگے روتے اور گڑگڑاتے ہو۔"

دعا عبادت کی جان ہے

دعا اللہ جل جلالہ سے مناجات کرنے،اس کی قربت حاصل کرنے،اس کے فضل وانعام کے مستحق ہونے اور بخشش ومغفرت کا پروانہ حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ادعونی استجب لكم ان الذين يستكبرون عن عبادتی سيد خلون جهنم داخرين (المومن:۶۰) مجھ سے دُعاء مانگو میں قبول فرماؤں گا۔بیشک جو لوگ میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں عنقریب جہنم میں ذلیل ہو کر جائیں گے۔سورۃ البقرۃ میں ارشاد خداوندی ہے:اجيب دعوة الداع اذا دعان فليستجيبوا لی (پ۲سورۃ البقرۃ ۱۸۶) میں دُعاء مانگنے والے کی دُعاء قبول کرتا ہوں جب وہ مجھے پکارے۔حدیث قدسی میں ہے کہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوں یعنی وہ جیسا گمان مجھ سے رکھتا ہے میں اس سے ویسا ہی سلوک کرتا ہوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(و انا معه اذا دعانی) اور میں اس کے ساتھ ہوں جب مجھ سے دُعا کرے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی چیز دُعاء سے زیادہ بزرگ تر نہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جو تمہیں تمہارے دشمن سے نجات دے اور تمہارے رزق کو وسیع کردے رات دن اللہ تعالیٰ سے دُعاء مانگتے رہو کیونکہ دُعاء مومن کا ہتھیار ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ سے دُعا نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے۔

اے مرے دل کی تڑپ کچھ کام کر، فریاد کر
عرش کا پایہ اَدب سے تھام کر، فریاد کر
عرض کر، ناچیز بندے کی ترے فریاد ہوں
سر بسر میں سرگزشت ہستیٔ برباد ہوں
واسطہ دے میری جانب سے شہ لولاک کا
واسطہ دے نسبت سرکار حیدر پاک کا
ہاں بنا بھی لے وسیلہ میری معروضات کا
حضرت صدیقِ اکبر کی مبارک ذات کا
دے دہائی فاطمہ کے لاڈلوں کے نام کی
عرض کر دے سب کہانی سختی ایام کی
عرض کر اِک بندہٗ ناچیز کی فریاد ہے
خود زبانِ حال جس کی حسرتِ روداد ہے
عرض کرنا یہ کہ اے مالک مرے داتا مرے
رحم فرما حال تو ٹوٹے دلوں کا دیکھ لے
اے خدا پوشیدہ تجھ سے کونسی ہے بات بن
تیرے بندے ہیں مسلمان اُن کی معروضات سن
زندگی کی سختیاں ہیں اور ان کی ذات ہے
غم سراپا دن ہے اُن کا اور حسرتِ رات ہے
دیکھنے والا نہیں کوئی محبت سے اُنہیں
دوست رکھتے ہیں تو سب اپنی ضرورت سے انہیں
رخ ہوا کا پھیر دے رحمت سے اپنی اے خدا
جوڑ دے ٹوٹے ہوئے دل رحمت سے اپنی اے خدا
زندگی کی سختیاں، دشواریاں سب دور کر
اور اس اندوہگیں ماحول کو مسرور کر
آرزو ان کی اگر پوری نہ کی تو دیکھنا
قہقہہ زن دہریت مذہب پہ ہو گی دیکھنا

(ضیاء القادری)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دُعاء بندے کی تین باتوں سے خالی نہیں ہوتی۔

☆ یا اس کا گناہ بخشا جاتا ہے (دعا کے ذریعے سے)

☆ یا دنیا میں اسے فائدہ حاصل ہوتا ہے۔

☆ یا اس کے لیے آخرت میں بھلائی جمع کر دی جاتی ہے کہ جب بندہ اپنی دعاؤں کا ثواب دیکھے گا، جو دنیا میں مستجاب (یعنی قبول) نہ ہوئی تھیں تو تمنا کرے گا کہ اے کاش دنیا میں میری کوئی دعا قبول نہ ہوتی اور یہیں کے واسطے جمع رہتیں۔

ایک دعاء سے آدمی کو کم از کم چار فائدے حاصل ہوتے ہیں:

اوّل: عابدوں کے گروہوں میں داخل ہوتا ہے کہ دعا بذاتِ خود عبادت بلکہ عبادت کا مغز ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دوم: اس دعا کے ذریعے سے اپنے عجز و انکساری ظاہر کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے کرم کا اعتراف کرتا ہے۔
سوئم: شریعت کے حکم کی تعمیل ہوتی ہے کیونکہ جو شخص دعا نہیں مانگتا اس پر اللہ ناراض ہوتا ہے۔
چہارم: اتباع سنت۔ اس لیے کہ رسول اکرم ﷺ کثرت سے دعا کرتے اور دوسروں کو بھی دُعاء کی تلقین کرتے۔

دعا کی حقیقت کیا ہے؟

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ص ۳۳ ج ۵ میں ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ صاحب فرماتے ہیں۔

وھو طلب الادنیٰ بالقول من الاعلیٰ شیئا علیٰ جھۃ الاستکانۃ

کم تر شخصیت کا برتر ہستی سے عاجزانہ انداز میں کسی چیز کے طلب کرنے کو دُعاء کہتے ہیں۔

تفسیر کبیر ص ۱۰۶ ج ۵ میں امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ قمطراز ہیں۔

و حقیقۃ الدعا استدعا العبد ربه جل جلاله العنایة و استمداده ایاه المعونة ۔

دعا کی حقیقت یہ ہے کہ بندہ اپنے پروردگار سے عنایت و مدد کا طلبگار رہو۔ (انتھیٰ)

حدیث شریف میں یہاں تک آیا ہے کہ اگر جوتے کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے تو اللہ تعالیٰ سے مانگا کرو اور جتنی عبادتیں ہیں اگر دنیا کے لیے ہوں تو عبادت نہیں رہتیں، مگر دُعا ایک ایسی عبادت ہے کہ اگر دنیا کے لیے بھی ہو تب بھی عبادت ہے اور ثواب ملتا ہے۔ مثلاً مال مانگے یا اور کوئی دنیوی حاجت مانگے۔ جب بھی ثواب کا مستحق بنے گا۔ حدیث شریف میں ہے: من لم یسئل اللہ یغضب علیه کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے نہ مانگے، اس پر اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے جو برابر مانگتا رہے اس سے خوش ہوتا ہے۔

ہر تدبیر میں انسان اپنے جیسے کے سامنے احتیاج کو ظاہر کرتا ہے۔ خواہ قالاً ہو یا حالاً اور دعا میں ایسے سے مانگتا ہے جو سب سے زیادہ کامل القدرۃ ہے اور جس کے سب محتاج ہیں اور عقل بھی یہی کہے گی کہ جو سب سے زیادہ قادر تر ہے۔ اسی سے مانگنا اکمل و انفع ہے۔

پس یقیناً یہ تدبیر (دعا) ہر تدبیر سے بڑھ کر ہے، کیونکہ اور تدبیر بھی حق تعالیٰ کی مشیت اور ارادہ ہی سے کامیاب ہو سکتی ہے تو جو شخص حق تعالیٰ سے مانگے گا وہ ضرور کامیاب ہوگا۔ دُعا صرف امور غیر اختیاریہ کے ساتھ خاص نہیں، جیسا کہ عام خیال ہے کہ جو امر اپنے اختیار سے خارج ہوتا ہے، وہاں مجبور ہو کر دعا کرتے ہیں، ورنہ تدبیر پر اعتماد ہوتا ہے، بلکہ امور اختیاریہ میں بھی دعا کی سخت ضرورت ہے۔ اصل کام تو اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے یہ اسباب و علامات محض بندوں کی تسلی و دیگر حکمتوں کے لیے مقرر فرمائے ہیں۔ (شریعت اور طریقت ص ۱۴۶، ۱۴۷)

این سبہا در نظر پر دہاست   در حقیقت فاعل ہر شئے خداست

رہا یہ سوال کہ اللہ تعالیٰ تو ہر انسان کی ہر ڈھکی چھپی چیز سے واقف ہے وہ یہ بھی جانتا ہے کہ انسان کو کیا حاجت درپیش ہے اور اس کے دل میں کونسی خواہش پیدا ہو رہی ہے؟ پھر دعا کے ذریعے اسے اپنی حاجت یا خواہش ظاہر کرنے کا کیا فائدہ؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ دعا کا مقصد یہ ہرگز نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کو اپنی حاجت اور خواہش سے واقف کرایا جائے، بلکہ اس کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مقصد یہ ہے کہ بندہ اپنی حاجت کو حاصل کرنے کے لیے اپنے پروردگار کے سامنے عبودیت اور مسکنت کا اظہار کرے اور اپنے عمل سے یہ واضح کردے کہ وہ ہر معاملہ میں اپنے آپ کو خدا کا محتاج سمجھتا ہے اور اس بات پر ایمان رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی تمام حاجتوں کو پورا کرنے پر قادر ہے اور وہی اس لائق ہے کہ اپنی ہر ضرورت کے لیے اس کی طرف رجوع کیا جائے اور دعا کے ساتھ کیا جائے' کیونکہ اس کے محبوب علیہ السلام کا فرمان ہے: لیس شیء اکرم علی اللہ تعالٰی من الدعاء ۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا سے بڑھ کر کوئی شیء مکرم ومحترم نہیں۔

(رواہ الترمذی وابن ماجہ وقال الترمذی ھذا حدیث حسن وقال الحاکم ھذا حدیث صحیح الاسناد)

اور دعا نہ مانگنا تکبر کی علامت قرار دیا گیا ہے چنانچہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے سُنا ''الدعا ھو العبادۃ ۔ دعا عین عبادت ہے'' پھر آپ نے قرآن پاک کی یہ آیت پڑھی ''وقال ربکم ادعونی استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جھنم داخرین (غافر) اس میں فرمایا گیا کہ جو میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں (یعنی دعائیں نہیں کرتے) وہ عنقریب ذلیل ہو کر دوزخ میں داخل ہونگے'' (اخرجہ الترمذی فی السنن کتاب التفسیر باب ومن سورۃ المومن ۵/۳۷۴، الرقم: ۳۲۴۷ وابو داؤد فی السنن کتاب الصلوۃ باب الدعا ۲/۷۶ الرقم: ۱۴۷۹)

دعا کی ضرورت کیا ہے؟

کوئی شخص ایسا نہ ہوگا جس کی صلاح وفلاح کی ضرورت نہ ہو۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے دارین کی صلاح وفلاح کے واسطے اسباب وابواب موضوع فرمادیئے کہ اہل حاجت ان سے مدد لیں اور عقبات ومہالک سے نجات پائیں۔ ان ارباب میں سے بجز دعا کے جتنے اسباب ہیں ان کے سبہات خاص خاص امور ہیں، چنانچہ اسباب طبعیہ کا (مثل زراعت وتجارت وطبابت کے) اصلی مقصود فلاح دنیوی بنایا گیا ہے۔ گو بواسطہ معین دین بھی ہو اور اسباب شرعیہ کا (مثل صوم وصلوٰۃ وحج کے) مقصود بالذات فلاح دینی ٹھہرایا گیا گو بالعرض نافع دنیا بھی ہو۔ مگر صرف دعا ایک ایسی چیز ہے کہ فلاح دین ودنیا دونوں کے لیے بالمساوات ایک مرتبہ میں مشروع وموضوع ہے جس سے بوجہ اس جامعیت کے اس کی وقعت وعظمت ظاہر ہے اس لیے قرآن وحدیث میں نہایت درجہ اس کی ترغیب وفضیلت وتاکید جابجا وارد ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا جس شخص کو دعا کی توفیق دی گئی اس کے لیے قبولیت کے دروازے کھل گئے۔ ایک روایت میں ہے جنت کے دروازے کھل گئے اور ارشاد فرمایا کہ قضاء کو صرف دعا ہٹا دیتی ہے احتیاط اور تدبیر سے نہیں ٹلتی اور دعا نازل شدہ بلا کے لیے بھی نافع ہے اور اس بلا کے لیے بھی جو ابھی نازل نہیں ہوئی اور کبھی بلا نازل ہوتی ہے اور ادھر سے دعا پہنچ کر اس سے ملتی ہے اور دونوں میں قیامت تک کشتی ہوتی رہتی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ قبل مصیبت بھی دعا کرتا رہے۔ اس کی برکت سے مصیبت نہیں آتی اور کبھی اس کی وجہ سے مصیبت ٹل جاتی ہے اور ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے زیادہ کوئی چیز قدر ومنزلت کی نہیں اور جس کو یہ بات پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ سختیوں کے وقت اس کی دعا قبول فرمالیا کرے، اس کو چاہیے کہ خوشی اور عیش کے وقت کثرت سے دعا مانگا کرے اور ارشاد فرمایا کہ دعا مسلمان کا ہتھیار ہے اور دین کا ستون ہے اور آسمان کا نور ہے۔ دعا میں یہ بھی خاصیت ہے کہ اس سے تدبیر ضعیف بھی قوی ہو جاتی ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اے خدا صدقہ محمد مصطفےٰ کی ذات کا
واسطہ مولا علی مولائے موجودات کا
ہر مسلمان کو محبت دے شہِ لولاک کی
مرحمت فرما عقیدت خواجگانِ پاک کی
دین پر، اسلام پر، ایماں پہ قائم رکھ ہمیں
پیروئ صاحب قرآن پہ قائم رکھ ہمیں
ظلمتِ لا دینیت کر قلبِ مسلم سے فنا
ہر مسلماں کو فریب مغربیّت سے بچا
کمتری کا دُور کر احساس ہم سے ذُوالجلال
کر غُرورِ کُفر و شِرک و دہریّت کو پائمال
زیرِ مشق اہلِ باطل سب ہیں اسلامی بلاد
مژدۂ فتح مبیں دے ہم کو اے رب العباد
واسطہ اے خالق کُل خواجگانِ چشت کا
توڑ دے بزمِ جہاں سے زور اہلِ زشت کا
دشمنانِ ملتِ اسلام کو ناشاد رکھ
امت خیر الوریٰ کو شاد رکھ آباد رکھ

دعا کرنیکا فائدہ کیا ہے؟

دعا کرنے سے بندہ کو حق تعالیٰ سے خاص تعلق ہوتا ہے جس وقت آدمی دعا کرتا ہے۔اس وقت غور کرکے ہر شخص دیکھ لے کیوں کہ اس کو اللہ تعالیٰ سے خاص تعلق محسوس ہوگا' بغیر اس کے خاص تعلق نہیں ہوتا۔

دعا میں ایک نفع یہ ہے کہ یہ حق تعالیٰ کے یہاں معذور سمجھا جائے گا کیونکہ جب اس سے سوال ہوگا کہ تم نے حق کا اتباع کیوں نہیں کیا تو یہ کہہ دے گا کہ میں نے طلب حق کے لیے بہت سعی کی اور تجھ سے بھی عرض کر دیا کہ مجھ پر حق واضح ہو جائے، بعض دفعہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت وعنایت سے نیک بندوں کی عاجزی اور دعا وزاری پر نظر فرما کر محض اپنی قدرت سے تھوڑے سے ناتمام اسباب سے یا بلا اسباب بھی اثر مرتب فرما دیتا ہے۔

گر گریزی با امید راحتے
ہم ازاں جا پیشت آید آفتے
ہیچ کنجے بے دود بے دام نیست
جز بخلوت گاہ حق آرام نیست

دعا اگر بارگاہِ الٰہی میں قبول ہو جائے تو اس سے بڑھ کر سعادت اور خوش نصیبی اور کیا ہو سکتی ہے؟ یہ تو بڑا ہی اعلیٰ مقام ہے دعا بظاہر اگر قبول بھی نہ ہو تب بھی اپنے رب سے اس بہانے مناجات اور سرگوشی کی جو نعمت حاصل ہو جاتی ہے وہ کیا کچھ کم سعادت ہے۔

دعا کے فوائد جلیلہ میں سے ایک فائدہ تو یہ ہے کہ قلبِ انسانی کو اپنے مالک وخالق سے نسبت صحیح حاصل ہو جاتی ہے۔ اسے پتہ لگ جاتا ہے کہ ارض وسماء میں مدبرامور کون ہے۔

وہ جان جاتا ہے کہ اس کی جان کس کے قبضہ میں ہے۔ اس کا ایمان خداحی وقیوم پر کامل ہو جاتا ہے۔ اس کا اعتماد قریب ومجیب کی ہستی پر مکمل ہو جاتا ہے۔ رب العالمین کے سمع' بصر اور علم وقدرت کی صفات پر اس کو وثوق مستحکم ہو جاتا ہے۔ بندہ کو اپنی بیکسی بلکہ کل عالم کی درماندگی آشکارا ہو جاتی ہے۔ یہی وہ عرفان ہے جس سے بندہ خود اپنی قدر وقیمت سے آگاہ ہو جاتا ہے اور یہی وہ معرفت ہے جس سے اس کے سامنے کچھ کچھ شانِ الوہیت جلوہ گر ہوتی ہے۔ یہ ہزار منفعتوں کی ایک منفعت ہے اور یہی وہ چیز ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جس کے لیے اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے۔ انبیاء اور فرشتے شب وروز ذکر اور دعا اور تسبیح واستغفار کو اپنا ورد بنائے رکھتے ہیں مبارک ہے وہ انسان جسے دعا مانگنے والوں کے زمرہ میں جگہ مل جائے۔ دعا کی منفعت خود لذتِ دعا ہے اور یہ وہ فائدے ہیں جو آغاز کار میں عطا فرمائے جاتے ہیں

اے خدا اپنی محبت اپنا عرفاں دے مجھے — رحمت عالم محمد مصطفیٰ ﷺ کے واسطے
ہر مسلمان کو عطا کر جذبۂ شوق ''دعا'' — مرتضیٰ خیبر شکن شیر خدا کے واسطے
دین ودنیا کی عطا کر نعمتیں یا رب مجھے — خواجگانِ چشت کے جود وسخا کے واسطے
اے خدا ان جملہ پیران طریقت کے طفیل — تیرے محبوب معظم مصطفیٰ کے واسطے
رزق وروزی، امن وراحت، علم وعرفاں کر عطا — وقف رکھ دل کو مرے صدق وصفا کے واسطے
عشق اصحاب رسولِ پاک دے یا رب مجھے — حب اہلِ بیت دے دل کی جلا کے واسطے
عالمِ اسلام کو دکھلا صراط مستقیم — عزتیں دے اُمتِ خیر الوریٰ کے واسطے
مصطفیٰ کے روضہ اقدس کی عظمت کر سوا — رکھ ہمیں مائل فقط اپنی رضا کے واسطے
خاتمہ بالخیر فرمانا دم رحلت مرا — میرے مولا شافع روزِ جزا کے واسطے

(مولنا محمد یعقوب ضیاء القادری)

دعا کرنے سے تسکین روح اور اطمینان قلب ملتا ہے

دعا کے نتیجے میں مومن بندے کو تسکین روح اور اطمینان قلب کی جو دولت حاصل ہوتی ہے اس کی برکتوں کا اندازہ ہی نہیں کیا جا سکتا۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے: **الابذکر اللہ تطمئن القلوب**

سنو! اللہ کے ذکر ہی سے دل اطمینان وسکون سے ہمکنار ہوتے ہیں۔

اور سکون قلب کی وہ دولت ہے جس کے لیے بھرپور خزانوں والے سرمایہ دار اور وسیع اختیار رکھنے والے ارباب اقتدار بھی ترستے ہیں، لیکن یہ نعمت ملتی اسی کو ہے جو ایمان باللہ۔ ایمان بالآخرۃ اور حب رسول ﷺ کی دولت سے مالا مال ہو۔ **اللھم اجعلنا منھم** نیز دعا مانگنے کا ایک عظیم فائدہ یہ ہے کہ دعا مانگنے والا اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرتا ہے، کیونکہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بندے سے زیادہ خوش ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ سے زیادہ مانگتا ہے (**ان اللہ یحب الملحین فی الدعاء**)

دعا کے لطف سے صحیح معنی میں انسان اسی وقت آشناء ہو سکتا ہے جب کہ وہ اپنے اوپر وہی کیفیت طاری کرے جسے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان لفظوں میں بیان کیا ہے۔

و روح الدعا ان یری کل حول وقوة من اللہ ویصیر کالمیت فی ید الغسال و کالتمثال فی ید محرك التماثیل ویجدلذة المناجاة (حجۃ اللہ البالغہ ص ۵۱، ج ۲)

دعا کی روح یہ ہے کہ دعا کرنے والا ہر قوت وحرکت کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ ہی کو سمجھے اور اس کی قدرت وعظمت کے مقابلہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں اپنے آپ کو اس طرح بے کس اور بے بس سمجھے جیسے مردہ غسال کے ہاتھوں میں یا بے جان صورتیں حرکت دینے والے کے قبضے میں ہوتی ہیں پھر اس کیفیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے مناجات اور سرگوشی کی لذت وحلاوت اسے حاصل ہوگی۔

اے اللہ ہم کو اپنے در کا سوالی بنا دے　　اے ربِ کریم ہم کو مانگنا سکھلا دے

دعا اور مسئلہ تقدیر

بعض عقل پرست یہ سوال کرتے ہیں کہ جو بات دعا میں طلب کی جارہی ہے تقدیر میں اس کا واقعہ ہونا لکھا جا چکا ہے یا واقع نہ ہونا مسطور ہے۔ اگر تقدیر میں یہ لکھا ہے کہ ضرور واقع ہوگی تو دعا کرنے سے کوئی فائدہ نہیں، کیونکہ اس کو واقع ہونا ہی ہے اور اگر نوشتہ تقدیر یوں ہے کہ وہ واقع نہیں ہوگی تو انسان خواہ کتنی ہی دعا کیوں نہ کرے وہ ہرگز واقع نہیں ہوسکتی۔ اس صورت میں بھی دُعاء سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ اس شبہ کے جوابات دو طریقوں سے دیئے جاتے ہیں الزامی اور تحقیقی الزامی:

والجواب عن الشبهة الاولٰی انها متناقضة ۔ لان اقدام الانسان علی الدعاء ان کان معلوم الوقوع فلا فائدة فی اشتغالکم بابطال الدعاء ۔ وان کان معلوم العدم لم یکن الی انکارکم حاجة ۔ ثم نقول کیفیة علم الله و کیفیة قضائه وقدره غائبة عن العقول والحکمة الالهیة تقتضی ان یکون العبد معلقا بین الرجاء وبین الخوف اللذین بهما تتم العبودیة ۔ وبهذا الطریق صححنا القول بالتکالیف مع الاعتراف با حاطة علم الله بالکل وجریان قضائه وقدره فی الکل ۔

الزامی جواب تو یہ ہے کہ یہ شبہ خود ہی متناقض اور باطل ہے اگر علم ازلی میں بندہ کا اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لیے دعا کرنا مقدر ہے (تو وہ ضرور دعا کر کے رہے گا) پھر اس کے سامنے آپ کا دعا کے بیکار ہونے کے دلائل پیش کرنا بے سود ہے اور اگر نوشتہ تقدیر یوں ہے کہ بندہ اپنی مقصد برآری کے لیے دعا نہیں کرے گا (تو وہ پہلے ہی دعا نہیں کر رہا) تو پھر اس کے سامنے دعا کے خلاف دلائل پیش کرنے کیا ضرورت؟ (تحقیقی جواب)! پھر ہم کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے علم اور اس کے قضاء وقدر کی کیفیت انسانی عقول سے مخفی و پوشیدہ ہے اور حکمت الٰہیہ اس بات کی متقاضی ہے کہ بندہ امید اور خوف کے درمیان رہے، کیونکہ ان ہی (دو ملے جُلے جذبات) سے عبودیت کی تکمیل ہوتی ہے اور تکالیف شرعیہ (بندے کے مکلف ہونے) کی بات بھی تو مسلمہ ہے باوجود اس اعتراف کے کہ اللہ تعالیٰ کا علم تمام اشیاء کو محیط ہے اور اس کی قضاء وقدر تمام اشیاء میں جاری وساری ہے، چنانچہ صحابہ کرام نے بھی اس اشکال کے متعلق نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا تھا کہ یارسول اللہ! ہم دنیا میں جو عمل کرتے ہیں کیا ان کا فیصلہ پہلی ہی ہوچکا ہے یا ہمارے عمل کرنے کے بعد ہوتا ہے آپ نے فرمایا تمام اعمال کا فیصلہ پہلے ہی ہوچکا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا پھر عمل سے کیا فائدہ؟ آپ نے فرمایا کہ عمل کرتے رہو۔ ہر شخص کے لیے وہ کام آسان کردیا جاتا ہے جس کے لیے وہ پیدا ہوتا ہے (یعنی جس کے مقدر میں جو کچھ لکھا گیا ہے۔ اس کو اسی راہ پر لگا دیا جاتا ہے) اس حدیث کے لطائف پر غور کیجئے کہ آنحضرت ﷺ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے ان کو قضاء وقدر سے بھی آگاہ کر دیا (یعنی تمام اعمال کا فیصلہ پہلے ہی ہو چکا ہے) اور ساتھ ساتھ عمل کی بھی تاکید فرمادی، جو اظہار بندگی کا ایک ذریعہ ہے۔ (تفسیر کبیر، پارہ ۲۵، ص ۱۰۹)

ریگ زاروں میں تو کوہساروں میں تو — آسمانوں میں تو آبشاروں میں تو
کہکشاں تیری لوح وقلم بھی ترے — شمس میں اور قمر میں ستاروں میں تو
ہیں ندی نالے اور دریا ترے — بحر و بر میں تو اور سبزہ زاروں میں تو
تیرے بادل بھی ہیں پھول بھی ہیں ترے — ان خزاؤں میں تو اور بہاروں میں تو
قہقہے بھی ترے آہیں بھی ہیں تری — شادی وغم میں تو ہے پکاروں میں تو
کرنیں سورج کی اور چاندنی بھی تری — سارے چشموں میں تو آبشاروں میں تو
ذرے ذرے میں ہے جلوہ تیرا فقط — خوب روؤں میں تو ماہ پاروں میں تو
صبح بھی ہے تری ذات بھی ہے تری — ان پہاڑوں میں تو اور غاروں میں تو
تنگ دستی میری بادشاہی تری — مشکلوں میں ہے تو اور سہاروں میں تو
یہ ہوائیں تری یہ فضائیں تری — سب مناظر ترے ہیں نظاروں میں تو
تو ہی دیتا ہے اپنے پرائے کو بھی — غیروں میں بھی تو ہماروں میں تو
تیرے ہی حکم کا سکہ چلتا ہے — تو بیابانوں میں مرغزاروں میں تو
ہیں نبی تیرے اور اولیاء ترے — تیرا بابر بھی ہے دین داروں میں تو

فرمانِ نبوت

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

لا یرد القضاء الا الدعا ولا یزید فی العمر الا البر

''قضاء نہیں ٹلتی مگر دعا سے ٹل جاتی ہے اور نیک سلوک کے سوا کوئی چیز عمر کو نہیں بڑھاتی۔''

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں: لا یرد القدر الا الدعا ''تقدیر نہیں بدلتی مگر دعا سے'' کے الفاظ ہیں۔ (ابن ماجہ حدیث ۴۰۳۲، مشکوٰۃ حدیث ۲۲۳۳، ترمذی حدیث ۲۱۳۹)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ان الدعاء ینفع مما نزل ومما لم ینزل فعلیکم عباد اللہ بالدعا (مشکوٰۃ ص ۱۹۵، ترمذی ج ۲، ص ۱۹۵)

''دعا نازل شدہ آفت میں بھی نفع دیتی ہے اور اس بلا میں بھی جو نہ اتری ہو۔ تو اے اللہ (جل جلالک) کے بندو! دُعاء کو مضبوطی سے پکڑو۔''

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بندے رب دے دُعا کر کے تقدیر بدل دیندے   ایہہ لوح وقلم والی تحریر بدل دیندے

کیا دعا کرنا راضی برضاء الٰہی رہنے کے خلاف ہے؟

بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ بندگی کا اعلیٰ مقام تو یہ ہے کہ انسان راضی برضاء ہو جائے اور اللہ تعالیٰ جو کچھ اس کے بارے میں فیصلہ فرمادے اسے ہنسی خوشی قبول کرے۔ اس کے برعکس دعا سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بندہ خدا کے فیصلوں پر راضی ہونے کے بجائے اپنی خواہشات کی تکمیل چاہتا ہے۔

اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ بندہ ابتداءً دعا و مناجات اور الحاح وزاری کے ذریعہ خدا کے سامنے اپنی احتیاج ظاہر کرے اپنے عمل سے بے چارگی کو تسلیم کرلے اور یہ واضح کردے کہ وہ اپنے آپ کو اللہ کی رحمت سے بے نیاز نہیں سمجھتا۔ پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ اس کے لیے جو فیصلہ فرمادے اس پر راضی ہو جائے۔ تو یہ بندگی کا زیادہ بلند مقام ہے اس کے برخلاف اگر شروع سے ہی دعا نہ کرے تو اس سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ بندہ اپنے آپ کو بے نیاز سمجھتا ہے، چنانچہ امام رازی فرماتے ہیں:

و عن الرابعة انه اذا كان مقصوده من الدعا اظهار الذلة والمسكنة ثم رضى بما قدره الله وقضاه . فذالك من اعظم المقامات ۔ (تفسیر کبیر ص ۱۰۹، ج۵)

بعض لوگ دُعاء پر اعتراض کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تو اپنے بندے پر بہت مہربان ہے لہٰذا جس چیز کو بندہ طلب کر رہا ہے۔ اگر اس میں بندے کی مصلحت ہے تب تو اللہ دعا کے بغیر ہی اپنی مہربانی سے اسے عطا فرمادے گا اور اگر بندے کے لیے خلاف مصلحت ہے تو اسے طلب کرنا فضول ہے۔

اس اعتراض کا جواب یہ بھی دیا جا سکتا ہے کہ یہ عین ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ دعا کے ذریعہ ایک خلاف مصلحت چیز کو بندے کے لیے مصلحت بنادے۔ اس لیے دعا فائدہ سے خالی نہیں چنانچہ امام رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

و الجواب عن الثالثة انه يجوز ان يصير ما ليس بمصلحتهٖ مصلحةً بحسب سبق الدعا

(تفسیر کبیر ص ۱۰۹، ج۵)

یا حیّ یا قیوم یا حیّ یا قیوم   یا حیّ یا قیوم یا حیّ یا قیوم
تو خالق ہے ہم مخلوق تو رازق ہے ہم مرزوق   تیری ذات ہے قائم دائم باقی سب ہے معدوم
یا حیّ یا قیوم یا حیّ یا قیوم
تو ہے داتا تو رحمان تیری مولا اونچی شان   تو نے لوح پہ لکھے مولا سب جگ کے مقسوم
یا حیّ یا قیوم یا حیّ یا قیوم
تو والی ہے تو مختار کرتا ہے مخلوق سے پیار   تو ظاہر ہے تو باطن ہے تو عالم معلوم
یا حیّ یا قیوم یا حیّ یا قیوم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جھولی کر دینا بھرپور مشکل کر مقصود کی دور میرے مولا چلی ہوئی ہے پھر بادِ مسموم
یا حیّ یا قیوم یا حیّ یا قیوم
یا حیّ یا قیوم یا حیّ یا قیوم

اکثر دعائیں قبول کیوں نہیں ہوتیں؟

دعا کے بارے میں ایک بڑا ہی اہم سوال اوراس کا جواب ذہن نشین فرمالیں تا کہ زندگی کے کسی موڑ پہ آپ بہک نہ سکیں یہ سوال وجواب بہت پُرانا ہےاورعربی کتب میں بھی سلف صالحین نے لکھا ہےہم سوال وجواب عربی عبارت کے ساتھ بمعہ ترجمہ لکھ رہے ہیں۔

فان قیل قوله تعالیٰ (فاني قريب اجيب دعوة الداع اذا دعان) يدل علیٰ انه يجيب دعا الداعين . ونحن نرى كثيرًا من الداعين لا يستجاب لهم .

پس اگر یہ شُبہ کیا جائے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان یہ ہے۔ جب دعا کرنے والا مجھے پکارتا ہےتو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں،مگرہم دیکھتے ہیں کہ اکثر دعا کرنے والوں کی دعا قبول نہیں ہوتی۔

اس کے جوابات شیخ زادہ نے حاشیہ بیضاوی ص۴۹۰-ج۱- میں اورامام قرطبی نے تفسیر قرطبی میں امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر کبیرص ۱۰۹،ج ۵ میں لکھے ہیں۔امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک جواب تو یہ دیا کہ آیت مذکورہ بالا میں اللہ تعالیٰ نے قبولیت دعا کا وعدہ علی الاطلاق ذکر فرمایا ہے،مگر دوسری جگہ اس وعدے کے ساتھ ایک قید لگی ہوئی ہے۔چنانچہ ارشاد ہے:

فيكشف ما تدعون اليه ان شآء (سورة انعام)

اگروہ چاہتا ہےتواس چیز کوکھول دیتا ہےجس کی تم دعا کرتے ہو۔

لہٰذااصول فقہ کے قاعدے کی رُو سے مطلق کومقید پرمحمول کیا جائے گااورامام فخرالدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں اسی مقام پراس شبہ کے متعدد جوابات دیئے ہیں بخوف طوالت اسی پراکتفا کیا جاتا ہے۔طالب تفصیل حضرات اصل کتاب کی طرف مراجعت فرما سکتے ہیں۔

البتہ محمد بن ابی بکر بن عبدالقادر رازی کی کتاب (مسائل الرازی واجوبتہاص ۱۳) سے جامع اورمختصر جوابات پیش کیے جارہے ہیں۔

قلنا روى عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال ما من مسلم دعا الله بدعوة ليس فيها قطيعة رحم ولا اثم الا اعطاه الله بها احدى ثلاث خصال اما ان يجعل دعوته . واما ان يدخرها له في الاخرة . واما ان يدفع عنه من السوء مثلها . ولان قبول الدعاء شرطه الطاعة لله تعالىٰ واكل الحلال وحضور القلب وقت الدعاء فمتى اجتمعت هذه الشروط حصلت الاجابة ولان الداعي قد يعتقد مصلحته في الاجابة . والله تعالىٰ يعلم ان مصلحته في تاخير ما سال اوفي منعه

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فیجیہ الی مقصوده الاصلی وهو طلب المصلحة فیکون قد اجیب وهو یعتقد انه منع عنه .

(انتهی)

ہم جواب دیتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سے مروی ہے جب کوئی مسلمان کوئی ایسی دعا کرتا ہے جس میں گناہ اور صلہ رحمی کا منقطع کرنا نہ ہو تو یقیناً اسے ان تین چیزوں میں سے ایک عطا کی جاتی ہے بالعجلت اس کی دعا قبول کر لی جاتی ہے یا آخرت کے لیے ذخیرہ بنالی جاتی ہے یا اس سے اس حیثیت کی برائی دفع کر دی جاتی ہے (تو آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد اس سوال کا پورا پورا جواب ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا کہ میں تمہاری دعا قبول کروں گا یہ تو نہیں فرمایا کہ فوراً قبول کرونگا اگر اس کی دعا کا دنیا کی بجائے آخرت میں فائدہ پہنچے تب بھی وعدہ بالکل سچا ہے) نیز قبولیت دعا کے لیے طاعت خداوندی اور اکلِ حلال اور حضور قلب بوقتِ دعا شرط ہیں پس جب یہ شرائط متحقق ہوں گی تو قبولیت دعا بھی متحقق ہوگی نیز دعا کرنے والا اپنی مصلحت قبولیتِ دعا ہی سمجھتا ہے حالانکہ علم باری تعالیٰ میں اس کے لیے بہتری قبولیت دعا کی تاخیر یا ردّ میں ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ بندہ کے مقصود اصلی یعنی اس کی مصلحت کے مطابق اجابت فرماتا ہے پس مصلحت اسے مل جاتی ہے دعا قبول ہو چکتی ہے اور وہ سمجھتا رہتا ہے کہ جو مانگا تھا نہیں ملا۔

میرا دامن خالی بھر دے یا اللہ

علامہ محمود نسفی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر مدارک جلد اوّل میں اجیب دعوة الداع اذا دعان کے تحت ایک اور جواب لکھتے ہیں۔

اجابة الدعاء وعد صدق من الله لا خلف فیه غیر ان اجابة الدعوة تخالف قضاء الحاجة فاجابة الدعوة ان یقول العبد یا رب فیقول الله لبیك عبدی وهذا امر موعود موجود لکل مومن وقضاء الحاجة واعطاء المراد وذاك قد یکون ناجزا وقد یکون بعد مدة وقد یکون فی الاخرة وتکون الخیر له فی غیره .

اجابتِ دعا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک سچا وعدہ ہے جس میں تخلف کو کچھ دخل نہیں البتہ اجابت دعا حاجت کو پورا کر دینے کا نام نہیں، کیونکہ اجابت دعا کے تو یہ معنی ہیں کہ بندہ یارب کہہ کر پکارے تو اللہ تعالیٰ اس کے پکارنے پر لبیک کہے اور یہ امر ہر حالت میں، ہر مومن کے لیے موعود ہے اور حاجت پورا کرنے کا مفہوم یہ ہے کہ دعا کرنے والے کو اس کا مطلوب دیا جائے اور مطلوب کا دیا جانا کبھی تو فی الفور وقوع میں آتا ہے اور کبھی کچھ مدت کے بعد اور کبھی آخرت کے ثواب میں داخل کر دیا جاتا ہے۔

مجھ پر اپنی رحمت کر دے یا اللہ — میرا خالی دامن بھر دے یا اللہ
پلک جھپکتے پل سے پار اتر جاؤں — اپنی رحمت کے دو پردے یا اللہ
محشر کی ذلت سے کاش میں بچ جاؤں — مجھ کو بس اس قابل کر دے یا اللہ
تو اپنے محبوب کے صدقے رکھ لینا — عاصیوں کے محشر میں پردے یا اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چھوڑ کے تیرا یہ در اور کہاں جائیں تیرے بندے تیرے بردے یا اللہ
جب تڑپوں طیبہ سے بلاوا آ جائے آہوں میں اتنا تو اثر دے یا اللہ
پوری کر دے یہ خواہش بھی زاہد کی طیبہ میں چھوٹا سا گھر دے یا اللہ

الٰہی نغمہ مغموم سن لے

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مطلوب کے علاوہ کوئی اور شیء مناسب اس کو دی جاتی ہے اور الاکلیل علیٰ مدارک التنزیل ص ۱۱۰، ج ۲ میں مولانا شیخ الدلائل عبدالحق مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ اسی آیت کے تحت رقمطراز ہیں۔

فنقول انما یؤخرا ستجابته لانه ربما یحبه فیؤخر اعطاء مراده لیدعوه فیسمع صوته کما روی عن یحییٰ بن سعید رحمة الله علیه انه قال رایت رب العزة فی المنام یا رب کم ادعوك فلم تستجب دعائی فقال یایحییٰ انی احب اسمع صوتك . وربما یکون بفقد شرائط القبول وهی اکل الحلال وصدق المقال وغیر ذلك من الشرائط المعتبرة المذکورة فی الاخبار والاثار اولانه فضل والفضل مقید بالمشیة علی ما قیل ان الفضل بید الله یوتیه من یشاء . او لانه انما یدعوا ماهو خیر له ویجوز ان یکون خیریته عند الله تعالٰی فی عدم استجابة دعائه . اولان استجابة الدعا قد یکون بقبول ذلك الدعآء بعینه وقد یکون بردبلیته کانت علیه فی الدعا عوضه وقد یکون برفع درجته فی الاخرة عوضه کما جآء فی الخبر الصحیح .

ہم جواب دیتے ہیں کہ کبھی قبولیت دعا میں دیر اس لیے ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اس بندے سے پیار و محبت ہوتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ بندہ مانگتا رہے اور اس کا مولیٰ اس کی آواز سنتا رہے جیسا کہ حضرت یحییٰ بن سعید رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ مجھے خواب میں اللہ تعالیٰ کی زیارت نصیب ہوئی۔ تو میں نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار میں کتنی بار تجھ سے دعا مانگ چکا ہوں مگر تو نے میری دعا قبول نہیں فرمائی۔ ارشاد ہوا کہ میں تیری آواز کو سننا پسند کرتا ہوں اور کبھی قبولیت میں دیر اس لیے ہوتی ہے کہ قبولیت دعا کی معتبر شرائط مثلاً رزق حلال اور صدق مقال وغیرہ جو احادیث و آثار میں مذکور ہیں مفقود ہوتی ہیں اور یا اس لیے کہ دعا کا قبول کرنا اللہ تعالیٰ کا محض فضل و احسان ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت پر موقوف ہے۔ اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ بندہ اپنی نادانی سے کسی چیز کو اپنے حق میں بہتر سمجھ کر مانگتا ہے لیکن واقعہ میں وہ چیز بندہ کے حق میں بہتر نہیں ہوتی۔ اس لیے اللہ اس بندے کو وہ چیز دینا بہتر نہیں سمجھتا اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بندہ جس چیز کی دعا کرتا ہے وہی بعینہ اس کو مل جاتی ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اس کی بجائے کوئی آنے والی بلا اور مصیبت ٹال دی جاتی ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس دعا کو بندہ کے لیے آخرت کا ذخیرہ بنا دیتا ہے جیسا کہ صحیح حدیث میں وارد ہے (یعنی بندہ جس مقصد کے لیے دعا کرتا ہے وہ تو اللہ تعالیٰ اس دنیا میں اس کو نہیں دیتا۔ لیکن اس کی دعا کے بدلے آخرت کا بہت بڑا ثواب اس کے لیے لکھ دیا جاتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الٰہی نغمۂ مغموم سن لے
فغانِ بندۂ مغموم سن لے
پرستارِ وفا خو کی دعا ہے
یہ اک ٹوٹے ہوئے دل کی صدا ہے
ترے احسان ہیں اک اک قدم پر
بھروسہ ہے فقط تیرے کرم پر
حبیبِ پاک کے صدقے میں یا رب
مصائب زندگی کے دُور کر سب
مسلمانوں کو راحت دے خوشی دے
فراغت کر عطا آسودگی دے
لگے منجدھار کی کشتی کنارے
سنبھل جائیں یہ سب آفت کے مارے
جو بیچارے ہیں اُن کا چارہ فرما
مرادیں سب مسلمانوں کی بر لا
اُنہیں اخلاص کی اکسیر دے دے
اُنہیں پھر عزت وتوقیر دے دے
کر ایسی اُن کے اُوپر مہربانی
بہ امن وعافیت ہو زندگانی
یہ بے حسی کی کیفیت بدل دے
مذاقِ علم دے ذوقِ عمل دے
وہی آ جائے کرداروں میں نیکی
کریں باہم مدد اِک دوسرے کی
دلِ نامیؔ کی ہیں پُر درد آہیں
رسائی کی عطا کر اُن کو راہیں

(منظور حسین نامیؔ)

بیہقیٔ وقت قاضی ثناء اللہ پانی پتی کی تحقیق

حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ اپنی تفسیر مظہری جلد اول ص ۲۰۲ میں فرماتے ہیں:

و التحقيق فى الباب عندى ان ما ذكرنا من الاقوال كلها صحيحة وانه ليس كل دعاء مستجاب ومدلول الاية ان مقتضى الدعا الاجابة فانه تعالىٰ جواد كريم قادر علىٰ كل شيء ومن كان هذا صفته لا يمنع مسؤله عقلاً ونقلاً روى الترمذى وابو داؤد عن سلمان رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ربكم حيى كريم يستحيى من عبده اذا رفع يديه ان يردهما صفرًا . وانما يظهر تخلف الاستجابة عن الدعا او تاخره عنه اما لحكمة اولما نع من الاستجابة او فقد شرط عقوبة للداعى والله اعلم .

میری تحقیق دربارۂ دعا یہ ہے کہ ہم نے جتنے اقوال اوپر ذکر کیے ہیں وہ سب صحیح، درست ہیں اور یہ بات بھی محقق ہے کہ ہر دعا مستجاب نہیں ہوتی اور آیت کا مدلول تو یہ ہے کہ دعا کا مقتضیٰ قبولیت ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ جواد اور فضل وکرم والا اور ہر چیز پر قادر ہے اور جس ذات پاک کی یہ صفات ہوں اس ذات سے مطلوبہ چیز کا حاصل نہ ہونا عقلاً ونقلاً بعید ہے، چنانچہ ترمذی اور ابوداؤد نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ حیاء اور فضل وکرم والا ہے۔ جب بندہ اس کی جناب میں دستِ سوال پھیلاتا ہے تو اسے خالی ہاتھ لوٹانے میں شرم آتی، البتہ بسا اوقات دعا کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مستجاب نہ ہونا یا اس کی قبولیت میں تاخیر کا رونما ہونا یا تو کسی حکمت کے ماتحت ہوتا ہے یا قبولیت دعا کے کسی مانع کی وجہ سے ہوتا ہے یا دعا کرنے والے کی عقوبت کے لیے ہوتا ہے جب کہ شرائط دعا مفقود ہوں۔ کسی صاحب دل نے کیا خواب کہا:

کیوں نہیں ہوتی دعا میری قبول ہے تیرا یہ اعتراض از بس فضول
بخشتا ہے شیے وہی جو ہو مفید چاہے کچھ ہی کیوں نہ ہو اپنی اُمید

دعا کی اہمیت وافادیت

وللدعوات تاثیر بلیغ وقد ینفیه اصحب الضلال

(قصیدہ بدء الآمالی)

لا تسئلن بنی ادم حاجة و سل الذی ابوابه لا تحجب
الله یغضب ان ترکت سؤاله و بنی ادم حین یسائل یغضب

(فیض القدیر ص۵۵۶ ج۱)

دعاؤں کا اثر ضرور پہنچتا ہے گمراہ لوگوں نے اس کا انکار کیا ہے۔ اپنے جیسے انسان سے اپنی حاجت نہ مانگ بلکہ اس سے مانگ جس کے دروازے ہر وقت کھلے ہیں۔ اگر تو اللہ سے نہ مانگے گا تو وہ ناراض ہو جائے گا اور انسانوں سے مانگا جائے تو ناراض ہو جاتے ہیں۔

☆ عن النعمان بن بشیر رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الدعاء هو العبادة ثم قرأ وقال ربکم ادعونی استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی سید خلون جهنم داخرین (احمد ۔ ترمذی ۔ نسائی ۔ ابن ماجه)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دعا عین عبادت ہے۔ اس کے بعد آپ نے سند کے طور پر یہ آیت پڑھی۔ "وقال ربکم ادعونی" تمہارے رب کا فرمان ہے کہ مجھ سے دعا کرو اور مانگو میں قبول کروں گا اور تم کو دوں گا' جو لوگ میری عبادت سے متکبرانہ روگردانی کریں گے ان کو ذلیل وخوار ہو کر جہنم میں جانا ہوگا۔

☆ عن انس رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الدعآء مخ العبادة (ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دُعاء عبادت کا مغز اور جوہر ہے۔

☆ عن ابن عمر رضی الله عنهما قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من فتح له منکم باب الدعا فتحت له ابواب الرحمة ۔ وما سئل الله شیئا یعنی احب الیه من ان یسئل العافیه ۔ (وفی روایه قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الدعاء ینفع ممانزل ومما لم ینزل فعلیکم عبادا الله

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بالدعاء (رواه الترمذی والحاکم وقال هذا حدیث صحیح الاسناد)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جس کے لیے دعا کا دروازہ کھل گیا اس کے لیے رحمت کے دروازے کھل گئے اور اللہ تعالیٰ کو سوالوں اور دعاؤں میں سب سے زیادہ محبوب یہ ہے کہ بندے اس سے عافیت کی دعا کریں (یعنی کوئی دعا اللہ تعالیٰ کو اس سے زیادہ محبوب نہیں)۔

(حضور ﷺ نے فرمایا: دعا اس مصیبت کے لیے بھی کافی ہے جو اتر چکی اور اس کے بھی جو ابھی تک نہ اتری، اے خدا کے بندو! دعا کو اپنے اوپر لازم کرلو)۔

☆ عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله من لم یسئال الله یغضب علیه

(رواه الترمذی وابو یعلی والحاکم والبخاری فی الادب وقال الحاکم هذا حدیث صحیح الاسناد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اللہ سے نہ مانگے اس پر اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔

☆ عن ابن مسعود رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم سَلُوا الله من فضله فان الله یحب ان یسئال وافضل العبادة انتظار الفرج (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو کیونکہ اللہ تعالیٰ کو یہ بات محبوب ہے کہ اس کے بندے اس سے دعا کریں اور مانگیں اور فرمایا کہ اس بات کا انتظار کرنا کہ وہ بلا اور پریشانی کو اپنے کرم سے دور فرمائے گا' اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے۔

گناہوں کی عادت چھڑا میرے مولا — مجھے نیک انسان بنا میرے مولا
میری سابقہ ہر خطا میرے مولا — تو رحمت سے اپنی مٹا میرے مولا
تو قدرت سے اپنی بدل نیکیوں سے — ہر اک میری لغزش خطا میرے مولا
ہو قدموں میں سرکار کے جب مرا سر — تو ایماں پہ اُس دم اُٹھا میرے مولا
تجھے تو خبر ہے میں کتنا بُرا ہوں — تو عیبوں کو میرے چُھپا میرے مولا
تو لے گا اگر عدل سے کام اپنے — میں ہوں مستحق نار کا میرے مولا
تجھے واسطہ تیری رحمت کا یا رب — جہنم سے مجھ کو بچا میرے مولا
جو رحمت تیری شامل حال ہو تو — ٹھکانہ ہے جنت مرا میرے مولا
تو مسجود میرا میں ساجد ہوں تیرا — تو مالک میں بندہ ترا میرے مولا
تو مطلوب میرا میں ساجد ہوں تیرا — مجھے دے دے اپنی وِلا میرے مولا
نہ محتاج کر تو جہاں میں کسی کا — مجھے مفلسی سے بچا میرے مولا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مجھے بھی دکھا دے تو جلوہ نبی کا یہی ہے میری التجا میرے مولا
ہے کعبے پہ نظریں عبید رضا کی ہوں مقبول ہر اک دعا میرے مولا

(محمد اویس عبید رضا)

تقدیر کو دعا ہی بڑھاتی ہے

عن جابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا ادلکم علیٰ ما ینجیکم من عدو کم ویدر لکم ارزاقکم تدعون اللہ فی لیلکم ونہار کم فان الدعاء سلاح المؤمن (اخرجہ ابویعلی فی المسند، ۱/۳۴۴، الرقم: ۴۳۹ وایضاً، ۳/۳۴۶ الرقم: ۱۸۱۲ والحاکم فی المستدرک، ۱/۶۶۹ الرقم: ۱۸۱۲)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ عمل نہ بتاؤں جو تمہارے دشمنوں سے تمہارا بچاؤ کرے اور تمہیں بھرپور روزی دلائے؟ وہ یہ ہے کہ اپنے اللہ سے دعا کیا کرو رات میں اور دن میں کیونکہ دعا مومن کا خاص ہتھیار یعنی اس کی خاص طاقت ہے۔

☆ وعن سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرد القضاء الا الدعاء ولا یزید فی العمر الا البر (ترمذی)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تقدیر کو دعا کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں بدلتی اور عمر کو نیکی کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں بڑھاتی۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ یہ انداز بیان اس چیز کو ظاہر کر رہا ہے کہ بلاء اور مصیبت کے دفع کرنے میں دعا کو خاص تاثیر حاصل ہے جو کسی اور چیز کو حاصل نہیں مگر آدمی پر کسی مصیبت کے آنے کا اندیشہ ہو اور اس کو دعا کی توفیق ہو جائے تو پھر اس ذریعہ سے وہ مصیبت دور اور دفع ہو جائے گی اور اس سے وہ نجات پا جائے گا۔

☆ الدعا مفتاح الرحمۃ ۔ والوضوء مفتاح الصلوٰۃ ۔ والصلوٰۃ مفتاح الجنۃ ۔

دعا رحمت کی کنجی ہے اور وضوء نماز کی کنجی ہے اور نماز جنت کی کنجی ہے۔ (جامع الصغیر للسیوطی)

دعا ہے کہ اللہ جل جلالہ، سبحانہ وتعالیٰ ہم سب کو اپنی بارگاہ بے کس پناہ سے خشوع وخضوع، ہچکیوں، سسکیوں، ندامت کے آنسوؤں کی جھڑیوں میں دعائیں کرنے کا سلیقہ وطریقہ عطا فرمائے اور اپنے خصوصی فضل وکرم اور حضور ﷺ کی شانِ رحمت کا صدقہ ہم خطا کاروں کو اپنی رحمت ومغفرت میں ڈھانپ کر شرف قبولیت سے سرفراز فرمائے۔

حافظا وظیفہ دعا گفتن است وبس در بند آں مباش کو نشنید یا شنید

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

والذی نفسی بیدہ ان العبد لیدعو اللہ وھو علیہ غضبان فیعرض عنہ ثم یدعوہ فیقول اللہ تعالیٰ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لملائکته ابیٰ عبدی ان یدعو غیری یدعونی فعرض عنه اشهد کم انی قد استحیت له

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے بندہ اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہونے کی وجہ سے اس سے اعراض فرماتا ہے وہ بندہ پھر اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے میرے بندے نے میرے علاوہ کسی اور کے سامنے دعا کرنے سے انکار کر دیا ہے حالانکہ میں نے اس سے اعراض فرمایا ہے، اے فرشتو! گواہ ہو جاؤ میں نے اس کی دعا کو قبول کر لیا ہے۔(اخرجه الطبرانی فی الدعاء، ۲۸/۱، الرقم: ۲۱، وابو نعیم فی حلیة الاولیاء، ۲۰۸/۶، والدیلمی فی مسند الفردوس، ۳۷۵/۴، الرقم: ۷۰۸۸)

☆ حضرت عمر الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

انی لاحمل هم الاجابة ولکن هم الدعا فاذا اتممت الدعا علمت ان الاجابة معه

مجھے قبولیت کی فکر نہیں ہوتی بلکہ دعا کی فکر ہوتی ہے، جب میں دعا پوری کر لیتا ہوں تو جان لیتا ہوں کہ قبولیت تو اس کے ساتھ ہی ہے(اخرجه الامام القسطلانی فی المواهب اللدنیة بالمنح المحمدیه، ۳۵۰/۳)

☆ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

الدعا لِظهر الغیب افضل من الزیارة واللقاء لا نهما قد یعرض فیهما التزین والرّیاء

غائبانہ دعا زیارت و ملاقات سے افضل ہے کیونکہ ان دونوں میں تکلف وریا کا خطرہ ہوتا ہے(اخرجه الشعرانی فی الطبقات الکبریٰ ۴۴)

☆ استاذ ابوعلی دقاق فرماتے ہیں:

اذا بکی المذنب فقد ارسل الله

جب گناہ گار روتا ہے تو سمجھ لو کہ اس نے اللہ تعالیٰ تک اپنا پیغام پہنچا دیا(اخرجه القشیری فی الرسالة ۲۷۰)

مرا خالق مرا رازق جہاں سارے کا والی ہے — اسی کی ذات اعلیٰ ہے اسی کی ذات عالی ہے
اسی نے مصطفیٰ کو نور کے سانچے میں ڈھالا ہے — اسی نے انکی سیرت صورتِ قرآن میں ڈھالی ہے
اسی نے چاند وسورج آسماں تارے بنائے ہیں — اسی کے پاک در کا یہ جہاں سارا سوالی ہے
اسی خالق نے ہر مخلوق کو ہے پیدا فرمایا — اسی نے کی عطا ہر چیز کو صورت نرالی ہے
وہی داتا ہے دیتا دو جہاں کو نعمتیں ساری — اسی نے اولیاء کو کی عطا شانِ کمالی ہے
وہی معبود ہے میرا وہی مقصود ہے میرا — اسی نے دل میں میرے نعت کی ہر بات ڈالی ہے

دعا کے آداب

معمولی دنیوی بادشاہوں بلکہ ان کے ماتحت حاکموں کے سامنے درخواست پیش کرنے کے بھی کچھ آداب ہوتے ہیں غلط طریقے پر مانگنے کا نتیجہ نہ صرف محرومی ہوتی ہے، بلکہ بعض اوقات سائل حاکم کے عتاب کا شکار ہو جاتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مدارج السالکین ص ۳۹۱ ج ۲ پر علامہ ابن قیم جوزی لکھتے ہیں:

وادب المرء عنوان سعادته وفلاحه وقلة ادابه عنوان شقاوته وبواره وما استجلب خير الدنيا والأخرة بمثل الادب ولا استجلب حرمانها بمثل قلة الادب۔

آدمی کا باادب ہونا اس کی سعادت اور کامیابی کی علامت ہے اور بے ادب ہونا اس کی شقاوت اور ہلاکت کی دلیل ہے اور دین و دنیا کی بھلائی کا حاصل ہونا ادب پر ہی موقوف ہے اور ان سے محرومی قلت ادب کے باعث ہی ہوتی ہے۔

ادب تاجیست از فضل الٰہی   بنہ برسر بروہر جاکہ خواہی

ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں سے

اور یہ کس طرح ممکن ہے کہ احکم الحاکمین کے دربارِ عالیہ میں درخواست پیش کرنے کے آداب نہ ہوں؟ چنانچہ علامہ ابن القیم مدارج السالکین ص ۳۷۸ ج ۲ پہ لکھتے ہیں:

وتامل احوال الرسل صلوٰت الله وسلامه عليهم مع الله وخطابهم وسؤالهم كيف كانت تجدها كلها مشحونة بالادب قائمة به۔

اگر تو انبیاء علیہم السلام کے حالات اور ان کی مناجات اور معروضات میں غور و فکر کرے گا کہ وہ جناب باری سبحانہ وتعالیٰ کے حضور میں کس انداز کے تھے تو سب کو انتہائی ادب سے متصف پائے گا۔

اور المجالس السنیہ شرح اربعین نوویہ ص ۵۷ میں علامہ شیخ احمد الفشنی فرماتے ہیں:

قال ابو علي الروزباري رحمة الله عليه العبد يصل بادبه الىٰ ربه وبطاعته الى الجنة۔

ابو علی روزباری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ادب کی وجہ سے بندہ خدا تعالیٰ تک پہنچتا ہے اور بندگی وطاعت کی بدولت جنت تک۔

اور حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک رات کو نماز سے فراغت کے بعد میں نے اپنے پاؤں کو محراب میں دراز کر دیا، تو غیب سے آواز آئی، کیا بادشاہوں کی مجالس میں بیٹھنے کا یہی طریقہ ہے، تو میں نے عرض کیا کہ اس طرح ہرگز نہیں، چنانچہ اس کے بعد میں نے ساری زندگی پھر کبھی پاؤں اس طرح دراز نہیں کیا۔

ایک عارف سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے ایک بار حرم شریف میں اپنے پاؤں کو دراز کیا تو ایک خاتون نے مجھے ٹوکا اور کہا کہ ادب کے ساتھ بیٹھو، ورنہ تمہارا نام مقربین کی فہرست سے کاٹ دیا جائے گا۔ (شرح اربعین ص ۵۲، ۵۳ للفشنی)

از خدا خواہیم توفیق ادب   بے ادب محروم ماند از فضل رب

بہر حال اس شہنشاہ حقیقی کے دربارِ عالیہ کے بھی آداب ہیں جو قرآنِ مجید و احادیثِ شریفہ میں بیان فرما دیے گئے ہیں۔

رسالہ قشیریہ ص ۲۶۷ پہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک شخص کے پاس سے گذرے جو رو رو کر دعا کر رہا تھا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ کی بارگاہ میں عرض کی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الهي لو كانت حاجته بيدي قضيتها ۔اے اللہ اگر اس کی حاجت کا پورا کرنا میرے ہاتھ میں ہوتا تو میں اب تک ضرور پوری کر دیتا۔اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی:

انا ارحم به منك ولكنه يدعوني وقلبه عند غنمه واني لا استجيب لعبد يدعوني وقلبه عند غيری اے موسیٰ! میں تجھ سے زیادہ اس پر رحم کرنے والا ہوں بات یہ ہے کہ یہ پکارتو مجھے رہا ہے اور اس کا دل اپنی بکریوں کے پاس ہے اور میں اس بندے کی دعا قبول نہیں کرتا جس کا دل میرے سوا کسی اور کے پاس ہو۔یہ بات موسیٰ علیہ السلام نے اس بندے کو بتائی فانقطع الی الله تعالیٰ بقلبه فقضيت حاجته۔اس نے پوری توجہ کے ساتھ دعا کی تو اس کی دعا قبول کر لی گئی۔

☆ حضرت شیخ ابو علی دقاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

الدعاء مفتاح الحاجة ومستروح اصحاب الفاقه وملجأ المضطرين ومتنفس ذوی المارب ۔

دعا حاجت کی چابی، فاقہ مسنون کے لیے راحت، مجبوروں کے لیے جائے پناہ اور حاجت مندوں کے لیے آرام گاہ ہے۔(ایضاً)

☆ حضرت سہل بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کر کے فرمایا:

نـاجـوانی فان لم تفعلوا فانظروا الی فان لم تفعلوا فاسمعوا منی فان لم تفعلوا فكونوا ببابی فان لم تفعلوا فانزلوا حاجتكم بی ۔

مجھ سے باتیں کیا کرو اگر یہ نہ ہو سکے تو میری طرف دیکھا کرو، یہ بھی نہ ہو سکے تو میری باتیں سنا کرو، یہ بھی نہ کر سکو تو میرے دربار میں حاضر رہو اور یہ بھی نہ کر سکو تو دعا کی صورت میں میرے پاس اپنی ضرورتوں کو لاؤ(ایضاً)

امام قرطبی تفسیر قرطبی ج ۲ ص ۳۱۱ پر رقمطراز ہیں:

قال ابن عطاء ان للدعاء اركا نا واجنحة واسبابا وا وقاتا فان وافق اركانه قوی وان وافق اجنحته طارفي السماء وان وافق مواقيته فازوان وافق اسبابه انجح ۔

ابن عطاء علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں دعا کرنے والے کو چاہیے کہ دعا کے ارکان، بازو، اسباب اور اس کے خاص اوقات کو ملحوظ رکھے تا کہ اس کی دعا میں طاقت پرواز پیدا ہو اور اللہ کے دربار اقدس میں پہنچ کر مژدہ اجابت لا سکے۔اب ہم دعا کے آداب کو علیحدہ علیحدہ بیان کرنے کی کوشش کرتے ہیں کیونکہ ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں سے۔

دعاء سے محرومی

☆ حضرت ابو حازم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

لان احرم الدعاء اشد علی من ان احرم الاجابة ۔

اگر میں دعا سے محروم کر دیا جاؤں تو یہ میرے لیے زیادہ ناگوار ہوگا بہ نسبت اس کے کہ میں قبولیت دعا سے محروم کر دیا جاؤں۔(رسالہ قشیریہ ۲۶۵)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ اسی میں ہے کہ بیان کیا گیا ہے حضرت یحییٰ بن سعید قطان نے خواب میں اللہ تعالیٰ کا دیدار کیا اور عرض کی: کم ادعوك ولا تجیبنی؟ یا اللہ میں تجھے کتنا ہی پکاروں مگر تو میری پکار کا جواب ہی نہیں عطا فرماتا۔ جواب ملا: یا یحییٰ لانی احب ان اسمع صوتك سن لیے کہ میں تیری آواز سننا پسند فرماتا ہوں۔

☆ حضرت یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کی الٰہی: الٰہی کیف ادعوك وانا عاص ۔ یا اللہ میں تجھے کیسے پکاروں، میں تو گناہ گار ہوں۔ وکیف لا ادعوك وانت کریم اور تجھے کیوں نہ پکاروں جبکہ تو کریم ہے

(اخرجہ القشیری فی الرسالہ ۲۶۷)

گر بظاہر ہے ہر اک کا یار اور پر ہے باطن میں وہی کیجئے جو غور
اس کا جو یا ہے ہر اپنے طور پر ایک سے ہے دوسرا بس بے خبر
ہے جمال حق سے ہر دل آشنا ہر لقب میں کرتا ہے اس کی ثنا
ہے ہر اک کا ذکر اور تسبیحات اور ڈھونڈتا ہے اس کو ہر ایک اپنے طور
سارے عالم کا وہی معبود ہے سب کو ہر شے سے وہی مقصود ہے
ہے ہر اک کو مستی دل شوق اور رکھتی ہے ہوں جان اس کا ذوق اور

(حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ)

استقبال قبلہ

عین العلم میں ہے وحقہ ان یستقبل القبلة ۔ دعا کے اداب میں سے یہ ہے کہ قبلہ کی طرف رُخ کر کے دعا مانگے۔ امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ لواقح الانوار القدسیہ ص ۵۱۱ پہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد وحیث ما کنتم فولوا وجوھکم شطرہ کے متعلق فرماتے ہیں اس کے عموم پہ عمل کرتے ہوئے اپنی ہر مجلس میں قبلہ رو ہو کر بیٹھنا چاہیے ہاں اگر مجلسوں میں دوسرے لوگ بھی موجود ہیں تو پھر ان کے حقوق کا خیال رکھیں اور انکی طرف رُخ کر کے بیٹھیں۔

طبرانی میں باسناد حسن مروی ہے ان لکل شیء سیدا وان سید المجالس قبال القبلة۔ (حضور ﷺ کا ارشاد ہے) ہر شیء کا ایک سردار ہوتا ہے اور نشستوں میں سب کا سردار یہ ہے کہ انسان قبلہ رُخ ہو کر بیٹھے۔

طبرانی میں ہی ایک روایت اس طرح ہے: ان لکل شیء شرفا وان شرف المجالس ما استقبل به القبلة ۔ ہر چیز کا ایک شرف ہے اور مجالس کا شرف قبلہ رو ہونے میں ہے۔

زین الحلم شرح عین العلم ج اص ۱۰۲ پہ ملا علی قاری لکھتے ہیں: امام مسلم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی انه علیه السلام اتی الموقف بعرفة واستقبل القبلة ولم یزل یدعوا حتی غربت الشمس حضور ﷺ میدان عرفات میں تشریف لائے اور قبلہ رو ہو کر دعا کرتے رہے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔

حاشیہ مراقی الفلاح میں نماز استسقاء کے سلسلہ میں علامہ طحطاوی لکھتے ہیں:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

و یقوم الامام مستقبل القبلة حل دعائه لانه افضل و اقرب الاجابة ۔ (ص ۳۰۱)

امام بوقت دعا قبلہ رو کھڑا ہو کیونکہ قبلہ رُخ ہو کر کھڑے ہونا افضل بھی ہے اور دعا کے زیادہ قبول ہونے کا باعث بھی۔

مجالس السنیہ شرح اربعین نوویہ شیخ احمد الفشنی ص ۵۸ پہ لکھتے ہیں:

وقال بعضهم ما فتح الله علی ولی الاوهو مستقبل القبلة ۔

بعض علماء نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ جب بھی کسی ولی پہ معرفت کا دروازہ کھولتا ہے تو اس ولی اللہ کا منہ قبلہ ہی کی طرف ہوتا ہے۔

حکی ان رجلا علم ولدین القران علی السواء فکان احارهما یقرا وهو مستقبل القبلة فحفظ القران قبل صاحبه بسنة

حکایت میں ہے ایک شخص نے اپنے دو بیٹوں کو حفظ قرآن پاک کے لیے بیک وقت بٹھایا تو ان میں سے ایک قبلہ رُخ ہو کر یاد کرتا تھا چنانچہ اس نے اپنے بھائی سے ایک سال پہلے حفظ کر لیا۔ مزید تفصیل کے لیے تفسیر قرطبی ج ۷ ص ۲۲۴ سورۃ اعراف کا مطالعہ کریں۔

ہر شے سے اس جہاں کی جلوہ عیاں ہے تیرا
پھر بھی ہے خلق حیراں، مسکن کہاں ہے تیرا

ہے لائق عبادت بس ایک ذات تیری
سجدہ جہاں روا ہے وہ آستاں ہے تیرا

بستی ہے جس پہ خلقت وہ سب زمیں ہے تیری
ہے دور جو نظر سے وہ آسماں ہے تیرا

تیرا ہے یہ لق و دق تپتا ہوا بیاباں
پھولوں سے جو لدا ہے وہ گلستاں ہے تیرا

ذرے کا ہے جو مخزن وہ ہے زمین تیری
سورج کا ہے جو مسکن وہ آسماں ہے تیرا

ساکن سمندروں میں موتی تمام تیرے
اور بہتی ندیوں میں پانی رواں ہے تیرا

اس دن سے کام میرا بگڑا نہیں ہے کوئی
جس دن سے نام ہوا ہے وردِ زباں ہے تیرا

اس بزم آب و گل میں ہر تذکرہ ہے فانی
جو ذکر جاوداں ہے وہ بے گماں ہے تیرا

(ڈاکٹر خواجہ عابد نظامی)

جہت کا تعین کیوں ضروری ہے؟

نماز میں قبلہ کا تعین اور وہ بھی کعبۃ اللہ کے ضروری ہونے پہ ایک تحقیق ملاحظہ ہو، اللہ تعالیٰ نے انسان میں دو قوتیں ودیعت فرمائی ہیں۔ (۱) قوت عقلیہ، جو مجردات و معقولات کا ادراک کرتی ہے۔ (۲) قوت خیالیہ، جو عالم اجسام میں تصرف کرتی ہے۔ بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ قوت خیالیہ قوت عقلیہ کی مقارنت و مصاحبت سے باز رہتی ہو اسی لیے جب انسان کسی ایسے امر کا تصور کرنا چاہتا ہے جو محض عقلی ہو تو وہ اس بات پر مجبور ہوتا ہے کہ اپنے ذہن میں اس امر عقلی کے لیے ایک صورت خیالیہ وضع کرے، تا کہ وہ صورت خیالیہ مدرکہ اس معنے عقلی کے ادراک کے لیے معین و مددگار ثابت ہو۔ خداوند تعالیٰ نے انسان کی اس فطرت کا لحاظ فرماتے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوئے اپنی عبادت کے لیے قبلہ متعین فرمایا اور اسے بمنزلہ دربار شاہی کے قرار دیا۔ پس نماز میں قبلہ کی طرف منہ کرنا گویا دربار خداوندی میں ظاہر ہونا ہے اور قرأت و تسبیحات بمنزلہ مدح و ثناء شاہی ہیں اور رکوع و سجود و قیام و قعود خدمت شاہی میں مشغول ہونے کی مانند ہیں۔ ۲- شریعت الٰہیہ کا منشاء یہ ہے کہ مسلمانوں میں باہمی کامل اتحاد و اتفاق اور الفت و موافقت ہو اور اس غرض کے لیے تمام مسلمانوں کے لیے ایک مرکز کا تعین ناگزیر تھا اور قدرتی طور پر مسلمانوں کے لیے یہ مرکز بیت اللہ الحرام ہی قرار دیا جا سکتا تھا کیونکہ مکہ مکرمہ آنحضرت ﷺ کی ولادت گاہ ہے خانہ کعبہ دنیا کی سب سے پہلی مسجد اور اولین عبادت خانہ ہے' جس کو حضرت آدم اور پھر حضرت ابراہیم و اسماعیل علیہم السلام نے اسی مقصد کے لیے تعمیر کیا تھا پس یہ بالکل مناسب ہے کہ امت محمدیہ کے افراد اور ملت حنیفہ کے پیروؤں کے لیے اسی کو قبلہ قرار دیا گیا۔ (از افادات امام رازی) ماخوذ از قاموس القرآن ص ۳۹۵ نیز تعین قبلہ کے فلسفہ کو علامہ رشید رضا مصری نے اپنی تفسیر المنار ص ۴۶۲، ۴۶۳ ج اول میں اپنے مخصوص انداز میں بیان کیا ہے طالب تفصیل وہاں ملاحظہ فرمالیں۔

بوقت دعا ہتھیلیوں کا رُخ کس طرف ہو؟

دعا کے وقت ہاتھ اٹھاتے ہوئے ہتھیلیوں کا رُخ آسمان کی طرف ہونا چاہیے اور ایک روایت میں جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ آنحضرت ﷺ جب دعا مانگتے تھے تو دونوں ہتھیلیاں ملا لیتے تھے اور ان کا رُخ اپنے منہ کی طرف رکھتے تھے۔

(زین الحلم ص ۱۰۲ ج ۱)

اس کے متعلق ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ شرح اربعین نوویہ ص ۸۶، ۸۷ پر لکھتے ہیں:

جاء ایضا انه رفع یدیه وجعل ظهور هما الیٰ جهة القبلة وجعل بطونهما مما یلیه لعله لبیان الجواز۔

یعنی آپ نے اس طرح بیان جواز کے لیے کیا ہے۔

دعا کے وقت آسمان کی طرف ہاتھ اٹھانے میں کیا حکمت ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ جہت سے منزہ ہیں۔

جواب ۱: یہ امر تعبدی ہے یعنی سرکاری حکم کی تعمیل ہے۔ جس طرح نماز کے اندر قبلہ رُخ ہونا اور سجدہ کی حالت میں ناک اور پیشانی کا زمین پر رکھنا امر تعبدی ہے اور آسمان دعا کے لیے بمنزلہ قبلہ ہے۔

جواب ۲: جہت سماوی کو کئی وجوہ سے فضیلت حاصل ہے آسمان ہی مہبط رزق رحمت و برکت یعنی مہبط نزول باراں ہے اور اسی سے وحی نازل ہوتی رہی اور وہی ملاء الاعلیٰ کا مسکن ہے اور وہاں ہی بندوں کے اعمال اٹھائے جاتے ہیں اور اسی میں جنت ہے جو مومن کی انتہائی مراد ہے اور دعا کے لیے بمنزلہ قبلہ کے ہے۔ (تعلیق الصبیح ملخصا ص ۵۲ ج ۳)

اللہ رے کعبہ میں منگتوں کا ہے کیا عالم — ہے شور و فغاں ہر دم ہے آہ و بکا ہر دم
دیوارِ اجابت پر کہتا ہے کوئی یا رب — عقبیٰ کا بھلا کر دے دنیا بھی نہ ہو برہم
کچھ رکن عراقی پر ہیں عرق جبیں لیکر — کچھ رکن یمانی پر روتے ہیں کھڑے پیہم
ہے گوشۂ شامی پر سجدے میں پڑا کوئی — کہتا ہے نہ اب آئے تا حشر بھی شامِ غم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تو علم عطا کر دے تو رزق عطا کر دے　　ہر گھونٹ پہ کہتا ہے پی پی کے کوئی زمزم

دوسرا ادب

و یرفع یدیہ حتی یری ما تحت ابطیہ ضاما کفیہ جاعلا بطنھما نحوالسماء فھو مروی (عین العلم)

آداب دعا میں سے ایک ادب یہ ہے کہ دعا کے وقت ہاتھوں کو باہم ملا کر ہتھیلیوں کو آسمان کی طرف اس قدر اونچا کریں کہ بغلوں کے نیچے کا حصہ دکھائی دینے لگے۔ یہی (احادیث میں) مروی ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ میدان عرفات میں تشریف لائے اور قبلہ رُخ ہو کر دعا کرتے رہے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا (مسلم)

حضرت انس فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ دعا میں اس قدر ہاتھ بلند کرتے کہ بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی (متفق علیہ)

اور تعلیق الصبیح ص ۵۲ ج ۳ میں ہے کہ دعا کے اندر ہاتھ اُٹھانے کی سنت اولین اور آخرین سے جاری چلی آ رہی ہے اور اس کا فلسفہ یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کے حضور انتہائی عجز و ابتہال اور تضرع کا مظاہرہ کرنا دعا کے آداب میں سے ہے تو پسندیدہ بات یہی ہے کہ اخلاص کے ساتھ قولاً و فعلاً اپنے عجز و انکسار کا اظہار کیا جائے چنانچہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرنا اور ساتھ ساتھ اپنی احتیاج و مسکنت کا اعتراف کرنا تضرع قولی ہے اور اس کے ساتھ اللہ کی جناب میں دست سوال دراز کرنا تضرع فعلی ہے اور ان دونوں کے جمع ہونے سے اجابت دعا کی اُمید زیادہ قوی ہو جاتی ہے (انتہی)

اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ شرح اربعین ص ۸۶ پر بیان فرماتے ہیں کہ بندے کا دعا کے وقت ہاتھ اُٹھانے سے بندہ کی ذلت و عاجزی اور انکسار و افتقار کا عجیب مظاہرہ ہوتا ہے۔

دعا کی چار قسمیں

مبسوط سرخسی میں امام محمد بن حنفیہ علیہ الرحمۃ سے منقول ہے کہ دعا کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) دعائے رغبت: اس میں ہتھیلیوں کے پیٹ آسمان کی طرف ہوں۔

(۲) دعائے رہبت: اس میں ہاتھوں کی پشت اپنے چہرے کی طرف ہو۔

(۳) دعا تضرع: اس میں خصر، بنصر (چھوٹی اور اس کے ساتھ والی انگلی) کو بند کرے اور وسطیٰ (درمیانی) اور ابہام (انگوٹھے) کا حلقہ بنائے اور مسبحہ (شہادت والی انگلی) سے اشارہ کرے۔

(۴) دعائے خفیہ: بندہ صرف دل ہی دل میں دعا کرے اور زبان سے کچھ نہ کہے۔ (مراقی مع الطحطاوی ص ۲۰۶)

جو دل ہے تیری یاد میں بیدار اے خدا　　وہ دل ہے رحمتوں کا سزا وار اے خدا
دینا ہے تیرے نور سے صنوبار اے خدا　　عقبیٰ ہے تیرے فیض کا گلزار اے خدا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مجھ کو بچا رہا ہے زمانے کی دھوپ سے — تیرے نبی کا سایۂ دیوار اے خدا
تو نے حسین جہاں میں بنائے حسین بہت — تیرا نبی ہے حسن کا شہکار اے خدا
جو ہے تیرے نبی کی محبت سے شاد کام — وہ ہے تیرے جمال سے سرشار اے خدا
مشکل میرے وجود سے مشکل میں پڑ گئی — وہ ہے کریم اور تو غمخوار اے خدا
جذبے نظر نظر کے کہاں رہ میں کھو چکے — یوسف تو ہے کدھر ہیں خریدار اے خدا
دھرتی ہی بانجھ ہو گئی روح ضمیر کی — تیرا کرم تو دیکھا گھر بار اے خدا
جلووں کا آج چاہنے والا کوئی نہیں — جانے کہاں گئے وہ طلبگار اے خدا
مجھ پر بھی معرفت کا در شوق کھول دے — میں بھی بنوں تیرے پیار کا بیمار اے خدا
مجرم ہے پھر بھی تیری عنایت کا حشر میں — ہو گا غلام زار بھی حقدار اے خدا

دعا میں ہاتھ کس قدر بلند کیے جائیں؟

دونوں ہاتھوں کو اس قدر اونچا کیا جائے کہ سینے یا کندھوں کے مقابل ہو جائیں اور سینے کے قریب نہ ہوں، بلکہ سامنے کی سمت میں بڑھے ہوئے ہوں اور ہاتھوں کو اٹھانے کا یہی اوسط درجہ ہے اور آنحضرت ﷺ دعا کے وقت اکثر اپنے ہاتھوں کو اتنا ہی اُٹھاتے تھے۔ باقی جن احادیث سے ہاتھوں کو زیادہ اوپر اُٹھانا معلوم ہوتا ہے۔ تو یہ صورت بعض اوقات پر محمول ہے۔ یعنی جب دعا میں بہت ہی زیادہ استغراق، مبالغہ اور محویت منظور ہوتی تھی۔ مثلاً استسقاء یا سخت آفات و مصائب کے وقت' تو اس وقت اپنے ہاتھوں کو اتنا اُٹھاتے تھے کہ بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی تھی۔ چنانچہ علامہ طحطاوی حاشیہ مراقی ۱۷۳ پر فرماتے ہیں:

و فی الحصن الحصین و شرحہ ان یرفعھما حذاء منکبیہ باسطا کفیہ نحو السماء لا نھا قبلۃ الدعاء و اما ماروی انہ کان یرفع یدیہ حتیٰ یری بیاض ابطیہ فمحمول علی بیان الجواز او علی حالۃ الاستسقاء و نحوھا من شدۃ البلاء و المبالغۃ فی الدعاء ۔

اور اسی مقام پر علامہ طحطاوی بعض افاضل سے نقل فرماتے ہوئے لکھتے ہیں: کہ ہاتھوں کو خواہ سینے تک اُٹھایا جائے یا کندھوں تک دونوں صورتیں جائز ہیں اور ان میں معمولی تفاوت ہے، باقی علماءؒ نے لکھا ہے کہ جس مقصد و مراد کے لیے دعا مانگی جارہی ہو وہ مقصد جتنا زیادہ اہم ہو دعا کے وقت دونوں ہاتھ بھی اتنے ہی زیادہ اُوپر اُٹھانے چاہئیں۔ (تعلیق الصبیح ج ۳ ص ۵۲)

اے کہ ترے وجود سے برگ و ثمر ہیں پُر بہار — اے کہ ترے شہود سے شمس و قمر ہیں تابدار
اے کہ تیری ہی شان میں نغمہ سرا ہے جوئبار — اے کہ تیری بلندیوں کے ہیں گواہ کوہسار
اے کہ تمام خلق کا تو ہی فقط ہے غمگسار — اے کہ ترے کرم کے ہیں دونوں جہاں امیدوار
اے کہ ہر ایک شخص کو تو ہی نے دی ہے زندگی — اے کہ فقط تجھی پہ ہے ارض و سما کا انحصار
اے کہ ترے ہی لطف سے زندہ ہے ساری کائنات — اے کہ ترے ہی حسن سے سارے جہاں پہ ہے نکھار

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اے کہ ترے سوا کوئی قابل بندگی نہیں! — اے کہ ترے گدا ہیں سب بخت نشین وتاجدار
اے کہ ترے غلام کو کوئی بھی خوف وغم نہیں — اے کہ ترے غلام پر شاہوں کے تاج ہیں نثار
اے کہ ترا کمال ہے فکر ونظر سے بھی بلند — اے کہ ترے عروج سے اوج فلک بھی شرمسار
تیرے سوا اگر کوئی قابلِ فخر وقدر ہے — تو وہ ترا حبیب ہی رشک ہلال و بدر ہے

دعا میں ہاتھوں کے بارے چند مسائل

(۱) پہلا مسئلہ یہ ہے کہ دعا میں ہاتھوں کو باہم ملایا جائے یا کشادہ رکھا جائے، اس کے بارے علامہ طحطاوی۔نہر الفائق کے حوالے سے لکھتے ہیں:

وفی النهر من کیفیته المستحبة ان یکون بین الکفین فرجة وان قلت

یعنی ہاتھ اٹھانے کی مستحب کیفیت یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کے درمیان کشادگی کسی قدر ہونے چاہئے خواہ قلیل ہی کیوں نہ ہو۔

اور اس کے آگے علامہ موصوف حصن حصین کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ دعا کے آداب سے ایک یہ بھی ہے کہ دونوں ہاتھوں کو باہم ملایا جائے اور انگلیوں کا رُخ بجانب قبلہ ہونا چاہیے۔وفی شرح الحصن والظاهر ان من الادب ایضا ضم الیدین وتوجیه اصابعهما نحو القبلة۔

اور آگے فرماتے ہیں کہ ہاتھوں کو باہم ملانا افضل اور بہتر ہے اور اگر معمولی کشادگی رکھی جائے تو بھی جائز ہے اور امام شعرانی لواقح الانوار ۲۹ ۷ پر فرماتے ہیں' آسمان کی طرف دعا کے وقت ہاتھ اٹھانے میں حکمت یہ ہے کہ دربار خداوندی سے معنوی عطیات حاصل کرنے کے لیے ہاتھ ایک ذریعہ ہیں۔پس دونوں ہاتھوں کو باہم اس قدر ضم کیا جائے جس طرح پانی پینے والا اپنے دونوں ہاتھوں کو باہم ملاتا ہے۔

کہتی ہے یہ پھولوں کی ردا اللہ ھو اللہ — اشجار کے پتوں نے کہا اللہ ھو اللہ
بادل نے آسماں پہ لکھا اللہ ھو اللہ — پربت کی قطاروں کی ندا اللہ ھو اللہ
ہو سورۂ یٰسین کہ ہو سورۂ رحمٰن — قرآن کے لفظوں کی صدا اللہ ھو اللہ
کرتا ہے ثناء تیری برستا ہوا پانی — دریا بھی ہے مصروف ثناء اللہ ھو اللہ
خوشبو، کرن، اجالے، دھنک اور کہکشاں — واصف ہیں تیرے ارض وسما اللہ ھو اللہ
شبنم گری جو پھولوں پہ پڑھتی ہوئی ثناء — بلبل نے دیکھ کر یہ کہا اللہ ھو اللہ
جب نزع کے عالم میں ہو مولیٰ یہ اجاگر — وردِ زباں ہو ذکر تیرا اللہ ھو اللہ

(نثار علی اجاگر)

(۲) یہ ہے کہ کیا سیدھے ہاتھوں سے دعا کرنی چاہیے یا اُلٹے ہاتھوں سے بھی کر سکتے ہیں؟ تو اس کے بارے میں گذارش

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے کہ دعا مانگتے وقت جب ہاتھوں کو اُٹھاؤ تو ہتھیلیوں کا رُخ آسمان کی طرف کرو جیسا کہ دعا کے وقت کا معمول ہے۔ ہاتھوں کو اُلٹ کر دُعا نہ مانگو۔ چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہے۔

سلوا اللہ ببطون اکفکم ولا تسئلوہ بظھور ھما فاذا فرغتم فامسحوا بھا وجوھکم واما ما ورد فی صحیح المسلم انہ علیہ السلام جعل ظھور ھما الی السماء فلعلہ من خصوصیۃ دعاء الا ستسقاء لما فیہ من الایماء الی انقلاب الاحوال کما ذکر فی تقلیب الرداء فالا ول لحصول مطلوب من النعماء والثانی لدفع ما وقع من البلاء (شرح اربعین للقاری ص ۸۶-۸۷)

جس وقت تم اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو تو اُس سے اپنے سیدھے ہاتھوں کے ذریعے مانگو اور جب تم فارغ ہو جاؤ تو اپنے ہاتھوں کو اپنے منہ پر پھیر لو اور وہ حدیث جو مسلم شریف میں وارد ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جب دعا مانگی تو ہاتھوں کی پشت آسمان کی طرف کر لی تو ہو سکتا ہے کہ یہ طلب بارش کی دعا کی خصوصیات سے ہو۔ کیونکہ یہ بھی ایک اچھا شگون ہے اور فال لینے کے درجہ میں ہے اور اس میں تبدیلی حالات کی طرف اشارہ ہے۔ جیسا کہ چادر پلٹ کر اچھا شگون لیا جاتا ہے۔ پس اگر کسی نعمت کی طلب کے لیے دعا کی جائے تو ہتھیلیوں کو آسمان کی طرف کرنا چاہیے اور اگر کسی بلاء (قحط وغیرہ) کے دور کرنے کے لیے دعا مانگی جائے تو ہاتھوں کی پشت آسمان کی طرف کرنا چاہیے۔

(۳) تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ کیا دعا کے بعد دونوں ہاتھوں کا چہرے پہ پھیر لینا بھی مسنون ہے؟

اس بارے میں حضرت سائب ابن یزید اپنے والد مکرم سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب دعا مانگتے اور اپنے دونوں ہاتھ اُٹھاتے تو اپنے منہ پر دونوں ہاتھوں کو پھیرتے تھے۔ (بیہقی)

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسولِ خدا ﷺ جب دعا میں اپنے دونوں ہاتھ اُٹھاتے تو انہیں اس وقت تک نہ رکھتے تھے جب تک اپنے منہ مبارک پر نہ پھیر لیتے تھے (ترمذی)

اور تعلیق الصبیح ص ۵۲ ج ۳ پر اس کا فلسفہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

و اما مسح الوجہ بھما فی خاتمۃ الدعاء فنراہ من طریق التیمن و التفاؤل و کانہ یشیرا الی ان کفیہ ملئتا من البرکات السماویۃ والانوار الالٰھیۃ فھو یفیض منھا علی وجھہ الذی ھو اولیٰ الاعضاء بالکرامۃ

دعا کے خاتمہ پر اپنے دونوں ہاتھوں کو چہرے پر پھیرنا بطور تیمن اور نیک فالی کے ہے اور گویا وہ اس بات کی طرف اشارہ کر رہا ہے کہ میری ہتھیلیاں برکات سماویہ اور انوار الٰہیہ سے مملو ہو چکی ہیں اور وہ اشرف الاعضاء یعنی اپنے چہرے کو ان سے مستفیض کر رہا ہے۔ (ہکذا فی تحفۃ الاحوذی ص ۲۹ ج ۹)

(۴) چوتھا مسئلہ یہ ہے کہ ولا یمسح بید واحدۃ لا نہ فعل المتکبرین (طحطاوی)

ایک ہاتھ کو چہرے پہ نہ پھیرا جائے کیونکہ یہ متکبرین کا عمل ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تفسیر روح البیان ص ۳۲۶ ج ۴ میں علامہ اسماعیل حقی افندی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک رات کو میں نے سخت سردی کی وجہ سے ایک ہی ہاتھ کو نکال کر دعا مانگی۔ دعا سے فراغت کے تھوڑی دیر بعد مجھ پر اونگھ طاری ہوئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرا وہ ہاتھ جو دعا کے لیے نکالا تھا، نور سے بھرا ہوا ہے اور دوسرا بالکل خالی۔ تو میں نے کہا اے میرے پروردگار! اس کی کیا وجہ ہے؟ غیب سے آواز آئی کہ جس ہاتھ کو تو نے دعا کے لیے نکالا تھا وہ تو نور سے بھر دیا گیا ہے اور جس ہاتھ کو تو نے مستور رکھا وہ محروم کر دیا گیا۔ (میں اور آپ کس کھیت کی مولی ہیں یہ تو اس مولیٰ کا کرم ہے)

لکھاں حمد اس رب کریم تائیں جنہیں میرے تے کرم کمایا اے میری برساں دی کیتی امنگ پوری سُتے بخت نوں میرے جگایا اے
مینوں در حبیب دی حاضری دا اوسے سوہنے نے مژدہ سنایا اے میری آس امید دے کھیت اُتے اپنی رحمت دا ابر برسایا اے

احادیث مبارکہ

اب دعا میں خاص ہاتھوں کی کیفیت کے بارے میں چند احادیث ملاحظہ ہوں:

☆ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رفع يديه في الدعاء لم يحطهما حتى يمسح بهما وجهه

(الجامع الترمذي باب ماجاء في رفع الايدي عند الدعا ۲/۱۷۴، السلسلة الصحيح للالباني ۵۹۵)

نبی اکرم ﷺ جب دعا کے لیے ہاتھ اُٹھاتے تو اس وقت تک نیچے نہ فرماتے تھے جب تک چہرے پر نہ پھیر لیتے۔

☆ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں:

ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا دعا فرفع يديه ومسح وجهه بيديه

(السنن لابي داؤد باب الدعا ۱/۲۰۹، المسند لاحمد بن حنبل ۴/۲۲۱، كنز العمال للمتقي ۱۸۰۱۴، ۷/۴۲)

حضور ﷺ جب دعا کرتے تو دونوں ہاتھ اُٹھاتے اور پھر چہرۂ انور پہ پھیر لیتے۔

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اذا رفعتم ايديكم الى الله تعالىٰ ودعوتم وسالتموه حوائجكم فامسحوا ايديكم على وجوهكم فان الله تعالىٰ حيي كريم يستحي من عبده اذا رفع يديه وسأل ان يردهما خائبين فامسحوا هذا الخير على وجوهكم

جب تم اپنے رب کی بارگاہ میں ہاتھ اُٹھا کر دعا کرو تو پھر انہیں اپنے چہرے پہ پھیر لو کیونکہ اللہ تعالیٰ حیا والا ہے کرم فرمانے والا ہے جب بندہ اپنے ہاتھ اُٹھا کر سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے ہاتھ خالی پھیرنے سے حیا آتی ہے، پس خیر کو اپنے چہروں پہ مل لو۔

یعنی اللہ تعالیٰ ہاتھ خالی نہیں پھیرتا، کسی طرح کی بھلائی اور خیر و خوبی خواہ وہی خیر جس کے لیے دعا کی یا دوسری نعمت ضرور مرحمت فرماتا ہے بنظر اس نعمت و برکت کے دعا کے بعد منہ پہ ہاتھ پھیرنا مقرر ہوا۔ (ذیل المدعا ص ۳۱۔ از اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمۃ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: (اس سے پہلے بھی یہ حدیث شرح اربعین لعلی قاری کے حوالے سے گزر چکی)

سلوا اللہ ببطون اکفلم ولا تسئلوہ بظھور ھما فاذا فرغتم فامسحوا بھما وجوھکم

(السنن لابی داؤد باب الدعاء ۱/ ۲۰۹، مشکوٰۃ المصابیح ۲۲۴۳)

اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے وقت ہتھیلیاں اوپر رکھو، ہتھیلیوں کی پشت آسمان کی طرف نہ ہو اور جب (دعا سے) فارغ ہو جاؤ تو چہروں پر ہاتھ پھیرلو۔

مالک ہر کمال تیری ذات — دائما لازوال تیری ذات
تو ہے قہار تو ہی ہے غفار — سراپا جلال وجمال تیری ذات
دنیوی و اخروی ہر مرحلے میں — لے گی مجھ کو سنبھال تیری ذات
حدِ ادراک سے ہے تو آگے — ماورائے خیال تیری ذات
ہر زمانے کا تو ہی خالق ہے — استقبال وحال تیری ذات
تو ہے نزدیک تر رگِ جاں سے — سُنتی ہے ہر سوال تیری ذات
عالم غیب داں، خبیر وعلیم — آشنائے مآل تیری ذات
تو مکانِ وجہت سے یکسر پاک — اے کہ بے خد وخال تیری ذات
عقل نیّر میں تو سمائے کہاں — بیروں از قیل وقال تیری ذات

تیسرا ادب

دون العین فھو منھی عنہ۔ دعا کے وقت اپنی نگاہ آسمان کی طرف نہ اُٹھانا کیونکہ اس سے منع کیا گیا ہے۔ (عین العلم)

زین الحلم شرح عین العلم ص ۱۰۲ ج ۱ میں ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اس قول کے تحت تحریر فرماتے ہیں کہ مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

لینتھین اقوام عن رفع ابصارھم الی السماء ...... او لتخطفن ابصارھم۔

لوگ اپنی نگاہیں آسمان کی طرف بوقت دعا اُٹھانے سے باز آجائیں ورنہ ان کی نگاہیں اُچک لی جائیں گی۔

اور علامہ طحطاوی ص ۴۷۳ پر فرماتے ہیں:

و یکرہ ان یرفع بصرہ الی السماء لما من ترک الادب وتوھم الجھۃ وقد نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک کما فی شرح الحصن الحصین۔

دعا کے وقت آسمان کی طرف نگاہ اُٹھانا مکروہ ہے۔ اس لیے کہ ایک تو اس میں ترکِ ادب ہے اور نیز اس میں اللہ تعالیٰ کے لیے ایک جہت کی تعیین کا ابہام بھی لازم آتا ہے اور جناب رسول خدا ﷺ نے بوقتِ دعا آسمان کی طرف نگاہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اُٹھانے کو منع فرمایا ہے جیسا کہ حصن حصین کی شرح میں مذکور ہے۔

یا خدا التجا ہے یہ میری ان کی جلوؤں میں یوں موت آئے
جان قدموں میں نکلے نبی کے اور وہیں مجھ کو دفنایا جائے
لے کے ہاتھوں میں پیارے نبی کو کہہ رہی تھی یہ دائی حلیمہ
اللہ اللہ چہرہ نبی کا جو بھی دیکھے وہ قربان جائے
عظمت مصطفیٰ کیا بیان ہو شان میرے نبی کی نہ پوچھو
بہر تعظیم سارا زمانہ جن کی چوکھٹ پہ سر کو جھکائے
ہے سہارا ہمیں مصطفیٰ کا چھوڑ دے چھوڑتی ہے تو دنیا
ہم سے دامن نبی کا نہ چھوٹے چاہے سارا جہاں چھوٹ جائے

(پرنم صاحب)

دعا کو حمد و درود سے شروع کیا جائے

ویفتتح بالتحمید والصلوٰۃ ویختم بھما لکونھما مقبولین فلا ترد حاجتہ فی البین ۔

آداب دعا سے ایک (چوتھا ادب) یہ ہے کہ دعا کو حمد اور درود شریف سے شروع کرے اور ان ہی پر ختم کرے اس لیے کہ حمد و درود ہر دو اللہ تعالیٰ کے ہاں درجہ مقبولیت رکھتے ہیں۔ پس ان کے درمیان واقع ہونے والی دعا رد نہیں کی جاتی۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ احیاء العلوم میں فرماتے ہیں کہ دعا کو خدا کی حمد و ثناء سے شروع کرے یعنی اوّل ہی اپنی حاجت کو پیش کرنا شروع نہ کردے۔

اور زین الحلم (ص ۱۰۲، ج ۱) میں ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دعا مانگنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرے جیسا کہ سورہ فاتحہ میں پہلے خدا تعالیٰ کی حمد واقع ہوئی ہے۔ نیز حدیث شریف میں بروایت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ وارد ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگنے سے پہلے سُبحان ربی الاعلی الوھاب فرمایا کرتے تھے۔

تفسیر مراح لبید (ص ۲۴۷، ج ۲) میں آیت

ربنا وسعت کل شیء رحمۃ وعلما فاغفر للذین تابوا واتبعوا سبیلک وقھم عذاب الجحیم ۔

اے رب ہمارے! تیری رحمت اور تیرا علم ہر چیز کو شامل ہے، تو ان لوگوں کو جو توبہ کر چکے ہیں اور تیری راہ پر چلتے ہیں بخش دے اور نیز ان کو جہنم کے عذاب سے بچالے۔

اس آیت کریمہ کے تحت فرماتے ہیں۔

ھذا دلیل علی ان السنۃ فی الدعاء ان یبدأ فیہ بالثناء علی اللہ ثم یدعوا عقبہ فان الملئکۃ لما عزموا علی الدعاء للمؤمنین بدوا بالثناء فقال ربنا وسعت کل شیء رحمہ وعلماً (انتھی)

یہ دلیل ہے اس بات کی کہ دعا میں سنت یہ ہے کہ دعا کو حمد باری تعالیٰ سے شروع کیا جائے اس کے بعد اپنے مطلب کو پیش کیا جائے۔ اس لیے کہ حاملین عرش فرشتوں نے جب مومنین کے لیے دعا مانگنے کا عزم کیا تو پہلے خدا تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی چنانچہ انہوں نے کہا اے پروردگار ہمارے تیری رحمت اور تیرا علم ہر چیز کو شامل ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لائق حمد تیری ذات کہ محمود ہے تو

تمام تعریفیں اللہ عزوجل کے لیے ہیں جو بلند و بالا اور بزرگی والا ہے، سب خوبیوں والا ہے، پیدا کرنے والا اور لوٹانے والا ہے، اپنے ارادے کو پورا کرنے والا ہے، اپنے جلالِ کبریائی میں یکتا ہے، جس کی کوئی کیفیت وحد بندی نہیں، اس کے ملک کی کوئی ابتدا ہے نہ انتہا، اس نے تمام انسانوں کو پیدا فرمایا اور ہدایت کی طرف رہنمائی کے لیے ان کو صحیح راستوں پر چلایا، اور انہیں اپنی پسندیدہ صورت پر پیدا فرمایا اور ہمیشہ کی زندگی اور نعمتوں والی جنت کی بشارت عطا فرمائی، نگاہِ عبرت عطا فرمائی، اور عذاب جہنم اور وعیدوں کے ذریعے اسے ڈرایا اور انسان پر اپنا شکر ادا کرنا لازم فرمایا اور انہیں اپنے مزید فضل و کرم کی ضمانت عطا فرمائی اور ان پر موت مقرر کردی پس اس سے کسی کو چھٹکارا نہیں اور نہ ہی بھاگنے کی کوئی جگہ ہے۔ اس نے کتنے دوستوں کو اپنے دوستوں کی جدائی پر رلایا؟ کتنے بچوں کو یتیم کیا اور انہیں آہ و بکا اور گریہ وزاری میں مبتلا فرمایا؟ وہ انسان کو موت دینے کے بعد نہ ظاہر کرتا ہے نہ واپس لوٹاتا ہے، اس نے اہلِ دنیا پر موت مقرر فرمائی اور ہر آزاد و غلام کو تقدیر کے تیروں کا ہدف بنایا، اور چاند کی منازل کو اس سے دور کر دیا، اور طائرِ روح کو قفسِ عنصری سے جدا کر دیا۔ انسان کو زندگی کی لذت کے بدلے قبر کی بے کیف و مکدر زندگی دی۔ پس بادشاہ اور محتاج و غنی سب کے سب فقر اور موت میں برابر ہیں۔

پاک ہے وہ ذات جس نے ہر جابر و سرکش کو موت کی ذلت میں گرفتار کیا اور ہر باطل پرست کو توڑ دیا، ان کو وسیع محلوں سے تنگ قبر میں ڈال دیا، ان کی لمبی مدت کی رسی کو کاٹ کر ان کے آباء واجداد کو ان سے لے لیا اور بچوں کو پنگھوڑوں سے اٹھایا اور قبر کو ان کا ٹھکانہ بنا دیا۔ ان کے چہرے مٹی میں مل گئے۔

ہے تیرے ہی واسطے ہر ثنا   کہ نہاں بھی تو ہے عیاں بھی تو
ہے تیری ہی ذات تو ہر جگہ   کہ یہاں بھی تو ہے وہاں بھی تو
تیری ذات ہی کی تجلیوں   سے ہیں دو جہاں میں یہ تابشیں
کہ ہے نور بزم مکاں بھی تو   کہ ہے ''ناز'' بزم جہاں بھی تو
میرے لفظ لفظ میں ہے نہاں   تیرا ماجرا تیری داستاں
کہ ہے روح ذکر و بیاں بھی تو   کہ ہے جان فکر و فغاں بھی تو

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص دعا مانگے اسے چاہیے کہ پہلے مجھ پر درود بھیجے، کیونکہ درود کی قبولیت تو ضروری ہے اور اللہ تعالیٰ کے کرم سے یہ بعید ہے کہ دو دعاؤں (درود بھی دعا ہے) میں سے ایک کو قبول فرمالے اور دوسری کو رد فرمادے۔

اور ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنی کوئی حاجت اللہ تعالیٰ سے مانگنی چاہے تو پہلے آنحضرت ﷺ پر درود بھیجے پھر اپنی حاجت مانگے اور خاتمہ دعا بھی درود پر کرے اور اس میں حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ دعا کے اول و آخر درود کو قبول فرمائے گا اور اس کے کرم سے یہ بعید ہے کہ درمیانی بات کو رد فرمادے۔ (زین الحلم ص ۱۰۲،۱۰۳، ج ۱)

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کے وقت اپنی حاجت پیش کرنے سے پہلے ہم کو خدا تعالیٰ کی حمد و ثناء

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا اہتمام ضرور کرنا چاہیے اور حاجت پیش کرنے سے پہلے حمد وثناء درود وسلام ہے پس جب ہم خدا کی حمد کریں گے تو اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہوگا اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجیں گے تو آپ بارگاہ ایزدی میں ہماری حاجت کے پورا ہونے کے لیے سفارش فرمائیں گے۔

لانسئل اللہ تعالیٰ شیئاً الا بعد ان نحمد اللہ تعالیٰ ونصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وذلک کالھدیة بین یدی الحاجة ۔ وقد قالت عائشة رضی اللہ عنھا مفتاح قضاء الحاجة الھدیة بین یدیھا ۔ فاذا حمدنا اللہ تعالیٰ رضی عنا ۔ واذا صلینا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم شفع لنا عند اللہ فی قضاء تلک الحاجة ۔ (لواقح الانوار القدسیہ ص ۲۸)

سورج میں چمک تیری مہتاب نشان تیرا — تاروں کی تجلی میں جلوہ ہے عیاں تیرا
پھل پھول شجر کانٹے کرتے ہیں ثناء تیری — چہکار میں چڑیوں کی ہوتا ہے بیاں تیرا
بہتے ہوئے پانی سے آتی ہے صدا تیری — مچھلی کی زباں پر بھی ہے نام رواں تیرا
ہر ادنیٰ واعلیٰ کو دیتا ہے تو ہی روزی — ہے شکر ادا کرتی ہر ایک زباں تیرا
ہر چیز میں پنہاں ہیں جلوے تیری قدرت کے — ہر شے کی حقیقت پر غالب ہے گماں تیرا
سورج میں چمک تیری مہتاب نشان تیرا — تاروں کی تجلی میں جلوہ ہے عیاں تیرا

حمد باری تعالیٰ کے فضائل

عن جابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الذکر لا الہ الا اللہ وافضل الدعآء الحمد للہ ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے افضل ذکر لا الٰہ الا اللہ ہے اور خدا کو پکارنے کا سب سے افضل کلمہ الحمد للہ ہے۔ (ترمذی وابن ماجہ)

ترجمان السنہ (ص ۵۶، ج ۲) میں اس حدیث کے فوائد وحواشی میں لکھتے ہیں کہ الحمد للہ کا افضل دعا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ دعا کا لفظ عربی زبان میں اُردو کے استعمال سے ذرا جداگانہ ہے۔ عربی میں دعا کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے پکارنے کو کہتے ہیں اور اس ذات بے نیاز کو اپنے طرف متوجہ کرنے کے لیے اس کی تعریف سے بڑھ کر کوئی ذریعہ نہیں اسی لیے سورۃ فاتحہ کو الحمد للہ سے شروع کیا گیا ہے۔ (انتہی) اور ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنی تعریف بہت پسند ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر دنیا ساری میری امت میں کسی کے ہاتھ میں ہو اور وہ الحمد للہ کہے تو یہ کہنا اس سے افضل ہے۔

زباں پہ کیا ہو تیری حمد اور ثنا کے سوا — مجھے تو کچھ نظر آتا نہیں فنا کے سوا (اکبر)

حضرت سلیمان علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے تخت پر پرواز کر رہے تھے جب تخت سلیمانی پر ایک کسان کی نگاہ پڑی تو فرطِ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حیرت سے پکار اٹھا۔ سبحن اللہ لقد اوتی ال داؤد ملکا ۔سبحن اللہ لقد اوتی ال داؤد ملکا ۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی اولاد کو کیسی بہترین سلطنت سے نوازا ہے۔

سبحان اللہ! کسان کا یہ جملہ معجزانہ طور پر بذریعہ ہوا آپ تک پہنچا، تو آپ نے تخت اتارا اور کسان کو بلا بھیجا اور فرمایا۔

ماذا قلت؟ تو نے ابھی کیا کہا تھا؟

تو اس نے عالم حیرت میں جو جملہ کہا تھا (سبحان اللہ) اس کا آپ کے سامنے اعادہ کیا۔ تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا:

تسبیحۃ واحدۃ یقبلھا اللہ تعالیٰ خیر مما اوتی ال داؤد (روح المعانی ص ۱۷۵، سورۃ نمل)

ایک بار سبحان اللہ کہنا جس کو اللہ تعالیٰ نے شرفِ قبولیت بخشا ہو تو یہ تسبیح بارگاہِ خداوندی سے جو کچھ آلِ داؤد علیہ السلام کو عنایت کیا گیا ہے اس سے بہتر ہے۔

پس از سی سال این معنیٰ محقق شد با خاقانی — کہ یک دم با خدا بودن بہ از ملک سلیمانی

حمد باری تعالیٰ از شیخ عزالدین مقدسی

یا رب میری سوئی ہوئی تقدیر جگا دے — آنکھیں مجھے دی ہیں تو مدینہ بھی دکھا دے
سننے کی جو قوت مجھے بخشی ہے خداوند! — پھر مسجد نبوی کی آذانیں بھی سنا دے
حوروں کی نہ غلماں کی نہ جنت کی طلب ہے — مدفن میرا سرکار کی بستی میں بنا دے
مدت سے میں ان ہاتھوں سے کرتا ہوں دعائیں — ان ہاتھوں میں اب جالی سنہری وہ تھما دے
منہ حشر میں مجھ کو نہ چھپانا پڑے یا رب — مجھ کو اپنے محبوب کی چادر میں چھپا دے
عشرت کو بھی اب خوشبوئے حسان عطا کر — جو لفظ کہے ہیں انہیں تو نعت بنا دے

سب خوبیاں اللہ عزوجل کے لیے ہیں جو حق کو ظاہر فرمانے والا ہے، اپنے وعدوں کو پورا کرنے والا ہے۔ بندے کی سعادت وشقاوت اسی کے دستِ قدرت میں ہے، گناہوں کو مٹانے والا، پردہ پوشی فرمانے والا، دلوں کی پیاس بجھانے والا، اپنے عشق کی بیماری لگانے والا اور پھر اس سے شفا دینے والا ہے، غموں کو دور کرنے والا، بادل کو پیدا کرنے والا اور اسے بھیجنے والا ہے۔ بجلی کو چمکانے والا اور اس سے روشنی ظاہر کرنے والا ہے، بجلی کو گرج کی آواز دینے والا ہے، درختوں کو پتے دینے والا اور انہیں پروان چڑھانے والا ہے، کلیوں کو حسن اور خوبصورتی دینے والا ہے، پھلوں کو کڑوا اور میٹھا بنانے والا ہے، ماں کے پیٹ میں بچے کی تصویر بنانے والا اور اسے غذا دینے والا ہے، حق کو ثابت کرنے والا اور اسے باقی رکھنے والا ہے، باطل کو غلط ثابت کرنے والا اور مٹانے والا ہے۔ اس نے مخلوق کو اپنی پہچان کرائی تو اس کے بندے حیران و پریشان ہو گئے اور اس کی معرفت کی راہیں دشوار ہو گئیں اور سالکین نے میدانوں میں بستر جما دیئے اور پھر عقلوں کی طرف مائل ہوئے تو عقلوں نے جواب دیا: ہم تو یہ بھی نہیں جانتیں کہ ہم کہاں سے آئیں، تو سالکین نے فکروں کی طرف اپنا قاصد بھیجا مگر وہ ایسی جگہ بھٹک گیا جہاں ہر سمجھ دار بھی بھٹک جاتا ہے۔ پھر انہوں نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عقلوں کے ساتھ بصیرتوں کے چراغ روشن کیے اور نورِ ایمان کے ساتھ رہنمائی حاصل کی، جب بھی چراغ ان کے لیے روشن ہوتے ہیں تو وہ چلنے لگتے ہیں۔ جب وہ عرفان کی منزل تک پہنچے تو اللہ تعالیٰ کی بڑائی ان کے لیے غیر مانوس ہوگئی اور اس کی کبریائی اُن سے چھپ گئی۔ پھر وہ دلوں کی طرف پلٹے تو دلوں نے کہا: ہم تو ہر عیب سے منزہ و مبرہ عزوجل کے گھر ہیں، اور گھر والا ہی اس میں موجود شئے کے متعلق زیادہ جانتا ہے۔

پھر انہوں نے اسمائے الٰہیہ عزوجل سے رہنمائی چاہی تو اسماء نے جواب دیا: ہم تو اس کو نام دینے کی طاقت نہیں رکھتے پھر وہ صفات کی طرف متوجہ ہوئے تو صفات نے بھی یہی کہا کہ ہم اسے ظاہر کرنے کی طاقت نہیں رکھتیں پھر وہ کلمات کی طرف بڑھے تو کلمات نے کہا: ہم تو صرف کلمات ہیں جو وحی کیے جاتے ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے عرش سے التماس کرتے ہوئے عرض کی: ''کیا تو اپنے قرب کے سبب اس کی ذات تک پہنچا سکتا ہے یا اس کے قریب کرسکتا ہے؟'' تو مدہوشی میں ڈوبے ہوئے اور حیرت میں فنا عرش نے انہیں پکار کر کہا: ''میں اس کا احاطہ نہیں کرسکتا کہ اس کی پہچان حاصل کرسکوں، اور میں اس کو اٹھائے ہوئے نہیں کہ اس کے متعلق کچھ بتا سکوں، میں اس کے ساتھ ملا ہوا بھی نہیں کہ میرا مقام اس سے قریب ہو اور نہ اس سے جدا ہوں کہ میرا مقام اس سے دور ہو۔ یقیناً تم نے مجھ سے ایسے امر کا سوال کیا ہے جو میں نہیں جان سکتا اور تم نے ایسے راز سے پردہ اٹھایا ہے کہ میں بھی ہمیشہ اس کی تلاش اور سراغ میں رہا مگر مجھے حیرت اور بھٹکنے کے سوا کچھ نہ ملا۔'' یہ سن کر سالکین کہنے لگے: ''اگر تو بھی اس کی معرفت حاصل نہ کرسکا تو اس بلند و برتر ذات سے تیرے قرب کا کیا فائدہ! حالانکہ لوگوں نے تو تجھے بلند رتبہ قرار دیا ہے؟''

تو عرش بولا: ''میرا اللہ عزوجل سے ایسا ہی قرب ہے جیسا سانس کا اپنی نالیوں سے ہے اور میری اس سے ایسی ہی دوری ہے جیسی تیر چلانے والے سے تیر کی ہوتی ہے، میں اس کی بارگاہ میں ایسا ہی حقیر ہوں جیسے غلام اپنے مالکوں کے سامنے ہوتا ہے، مجھے بھی اس کا اتنا ہی اشتیاق ہے جتنا عاشق کو اپنے محبوب سے ملاقات کے ایام کا شوق ہوتا ہے۔'' انہوں نے دوبارہ کہا: ''پھر تو رب عزوجل کے متعلق کیا کہتا ہے؟'' تو عرش کہنے لگا: میں وہی کہتا ہوں جو اس کی تلاش میں سرگرداں اور اپنی اُمیدیں نہ پانے والا کہتا ہے۔'' سالکین نے کہا: ''جب تُو اس کی تعریف کرے تو ہر عیب سے اس کی پاکی بیان کر اور کسی شئے کو اس کے مشابہ قرار دینے سے بچ اور یوں کہہ: وہ ایسا اوّل ہے کہ کوئی اوّل اس کا ثانی نہیں اور ایسا آخر ہے کہ کوئی آخر اس کے قریب نہیں، ایسا ظاہر ہے کہ کوئی ظاہر اس کے مشابہ نہیں، ایسا باطن ہے کہ کوئی باطن اس کی برابری نہیں کرسکتا، ایسا دور ہے کہ کوئی مسافت اس جتنی نہیں ہوسکتی، ایسا قریب ہے کہ تو جب چاہے اس سے ملاقات کرلے، ایسا واحد ہے کہ کوئی واحد اس کے مقابل نہیں، وہ ایسا یکتا ہے جس کی کوئی انتہا نہیں کہ اس کی حد ختم ہوجائے، اگر تو اس سے خالص دوستی رکھے تو وہ تجھے اپنے پسندیدہ جام سے پاک وصاف شربت پلائے گا اور اگر اس کی محبت کا جام پی لیا جائے تو پینے والا دوسروں کو پلانے والا بن جاتا ہے۔

یا الٰہی! میرا مقصود بس تو ہی تو ہے، اور تاریکیوں میں میرے لیے نور اور روشنی ہے۔ یا الٰہی! تیرے تو میرے علاوہ بھی بہت بندے ہیں مگر میرے لیے تیرے سوا کوئی نہیں، میں نے جہالت کے سبب تیری نافرمانی کی اور برے افعال کے باوجود تجھ سے دعا کی پھر بھی تو نے اپنے فضل و کرم سے میری دعا قبول فرمائی اور میں نے تیری طرف رجوع کیا تو تُو نے میری اُمید پوری کردی،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں نے تیری بارگاہ میں اپنے دل کی بیماری کا شکوہ کیا تو تُو نے میری تکلیف زائل فرمادی اور مجھے فوراً شفاعطا فرمادی، کتنے ہی خطرات اور مشکلات نے مجھے گھیرا مگر تو نے میری بھرپور اعانت کی اور دشمنوں کے خلاف میری مدد فرمائی۔اے مشکلات اور تکالیف میں میری اُمیدگاہ! تیرے لیے ہی سب تعریفیں ہیں۔(الروض الفائق فی المواعظ والرقائق للشیخ شعیب حریفیش المتوفی ۸۱۰ھ)

درود وسلام بہ بارگاہ خیر الانام علیہ التحیۃ والسلام

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی ط یایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما○

(پ۲۲،الاحزاب:۵۶)

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

سیّد محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر خزائن العرفان میں اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: ''سید عالم ﷺ پر درود وسلام بھیجنا واجب ہے، ہر ایک مجلس میں آپ ﷺ کا ذکر کرنے والے پر بھی اور سننے والے پر بھی ایک مرتبہ اور اس سے زیادہ مستحب ہے۔یہی قول معتمد ہے اور اس پر جمہور ہیں،اور نماز کے قعدۂ اخیرہ میں بعد تشہد درود شریف پڑھنا سنت ہے،اور آپ ﷺ کے تابع کر کے آپ ﷺ کے آل واصحاب ودوسرے مومنین پر بھی درود بھیجا جاسکتا ہے یعنی درود شریف میں آپ ﷺ کے نام اقدس کے بعد ان کو شامل کیا جاسکتا ہے اور مستقل طور پر حضور کے سوا ان میں سے کسی پر درود بھیجنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: درود شریف میں آل واصحاب کا ذکر متوارث ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آل کے ذکر کے بغیر مقبول نہیں۔درود شریف اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی کریم ﷺ کی تکریم ہے۔علماء نے اللھم صل علی محمد کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ یاربّ! محمد مصطفےٰ ﷺ کو عظمت عطا فرما،دنیا میں ان کا دین بلند اور ان کی دعوت غالب فرما کر اور ان کی شریعت کو بقاعنایت کر کے اور آخرت میں ان کی شفاعت قبول فرما کر اور ان کا ثواب زیادہ کر کے اور اوّلین وآخرین پر ان کی فضیلت کا اظہار فرما کر اور انبیاء مرسلین وملائکہ اور تمام خلق پر اُن کی شان بلند کر کے۔

مسئلہ: درود شریف کی بہت برکتیں اور فضیلتیں ہیں،حدیث شریف میں ہے: سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ جب درود بھیجنے والا مجھ پر درود بھیجتا ہے تو فرشتے اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔مسلم کی حدیث شریف میں ہے: جو مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار بھیجتا ہے۔ترمذی کی حدیث شریف میں ہے: بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ درود نہ بھیجے۔

اللہ زاد محمدًا تکریما حباہ فضلا من لدنہ عظیما

واختارہ فی المرسلین کریما ذا رافۃ بالمؤمنین رحیما

صلوا علیہ وسلموا تسلیما

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یـا امۃ الھـادی خـصـصتم بـالـوفـا　　بین الـوری والـصـدق ایـضـا والـصفا
صـلـوا عـلـی الـنبی الھادی المصطفٰی　　فـــاللہ قـد صـلـی عـلیـہ قـدیـمـا
صـلـوا عـلیـہ وسـلموا تسلیما

فـمـتـی اری الـحـادی یبشـر بـاللقـا　　ویـضـمـنـا بـاب الـمـحصب والنقـا
واری ضـریـح الـمـصـطفیٰ قد اشرقا　　مـولـیٰ رحیـمـا لا یـزال حـلیـمـا
صـلـوا عـلیـہ وسـلموا تسلیما

ثـم الـرضـا عـن الـہ الـکـرمـاء　　وکـذالک عـن اصـحـابـہ الـخـلـفـاء
فـھـمـو ھـمـو دینـی وعـقـد ولائی　　قـومـا تـراھـم فـی الـمـعـاد تجوما
صـلـوا عـلیـہ وسـلموا تسلیما

ترجمہ: (۱)......اللہ عزوجل نے حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت بڑھائی اور اپنی طرف سے فضلِ عظیم عطا فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام رسولوں میں کرم والا بنایا۔ یہ مومنین کے ساتھ مہربان اور رحیم ہیں، پس اُن پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

(۲)......اے ہادی صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت! تمہیں تمام مخلوق میں سے وفا اور صدق وصفا کے ساتھ خاص کیا گیا ہے پس تم ہدایت دینے والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درودِ پاک پڑھو، کیونکہ اللہ عزوجل بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمیشہ درود بھیجتا ہے لہٰذا تم بھی اُن پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

(۳)......میں کب حبیب خدا عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کی خوشخبری دینے والے سوار کو پاؤں گا جو ہمیں بابِ محصب اور ریت کے ٹیلوں کی جانب لے جائے گا اور میں مزار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کراؤں گا جس کو رحیم وحلیم مولیٰ نے منور فرمادیا ہے۔ پس ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

(۴)......پھر اللہ عزوجل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کریم آل اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفائے راشدین صحابہ کرام علیہم الرضوان سے راضی ہو، وہ میرا دین اور میری محبت کی گرہ ہیں، وہ ایسے لوگ ہیں کہ تم انہیں بروزِ قیامت ستاروں کی طرح دیکھو گے۔ پس ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

دعا کی قبولیت کے لیے درود شرط ہے

نا قبولِ بارگاہ حق کبھی ہوتا نہیں　　غور کے قابل ہے یہ تخصیص وتفرید درود
خود خدا بھی اور کرتے ہیں فرشتے بھی یہ کام　　اہل ایمان کو بھی ہے تلقین وتاکید درود
بڑھ رہی ہے دن بدن توقیر وتقدیس سلام　　اوج پر ہر روز ہے تجلیل وتمجید درود
اسکی برکت سے عطا ہوتی ہے ہرغم سے نجات　　مشکلیں آسان ہوتی ہیں یہ تائید درود
دائمی لطف خدا ومصطفیٰ پائے گا وہ　　بھا گیا جس دیدہ ور کو حُسنِ جاوید درود

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت فضالہ بن عبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن نبی کریم ﷺ تشریف فرما تھے کہ ایک شخص آیا اس نے نماز پڑھی پھر اس نے دعا مانگنا شروع کر دی یا اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے نمازی تو نے جلدی کی ہے لہٰذا جب تو نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کیا کر پھر مجھ پر درود پڑھا کر پھر اللہ سے جو چاہے مانگ قبول ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نماز پڑھی وہاں رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی تشریف فرما تھے جب میں نماز پڑھ کر بیٹھ تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی پھر میں نے نبی کریم ﷺ پر درود پاک پڑھ کر دعا کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یاسل تعطہ تو مانگ تجھے عطا کیا جائے گا ابن عطا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دعا کے ارکان بازو اور اوقات ہوتے ہیں اگر ارکان موافق ہوں تو دعا قوی ہو جاتی ہے اور اگر اوقات موافق ہوں تو دعا جلد قبول ہو جاتی ہے اور اگر اسباب موافق ہوں تو دعا مقصود تک جلد پہنچ جاتی ہے۔

دعا ندا ہے فریاد ہے پکار ہے اپنے رب کے سامنے بے بسی کا اظہار ہے دعا کے ارکان حضوری قلب گڑگڑانا حق تعالیٰ سے تعلق اور ماسوی اللہ (اللہ تعالیٰ کے علاوہ) سے قطع تعلق۔ دعا کے باز وصدق واخلاص۔ دعا کے اوقات وقت سحر اور اس کی اسباب نبی کریم ﷺ پر درود وسلام بھیجنا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دعا اس وقت تک آسمان اور زمین کے درمیان معلق (لٹکی) رہتی ہے اور اس میں سے کوئی چیز اوپر نہیں چڑھتی جب تک کہ نبی کریم ﷺ پر درود شریف نہ پڑھا جائے۔

فضائل درود شریف

درود شریف کے فضائل میں تو علماء کرام کی مستقل تصانیف موجود ہیں۔ یہاں ان کو درج کرنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ مختصراً اتنی بات کہے دیتا ہوں کہ جناب سرور کائنات ﷺ رحمت دوجہاں ہیں۔ ان کے ساتھ جس قدر تعلق ہوگا اسی قدر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہوگی۔

☆ حضرت ابو کاہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے مجھے فرمایا:

یا ابا کاهل من صلی علیٰ کل یوم ثلاث مرات و کل لیلة ثلاث مرات حبابی و شوقا الی کان حقا علی الله ان یغفر له ذنوبه تلك اللیلة و ذلك الیوم ۔

جو شخص بھی تین مرتبہ دن کو اور تین دفعہ رات کو مجھ پر شوق اور محبت کے ساتھ درود شریف بھیجتا ہو اللہ تعالیٰ اس بندے کے اس رات اور دن کے گناہوں کو بخشا اپنے اوپر واجب فرمالیتا ہے۔ (اخرجه الطبرانی فی المعجم الکبیر، ۳۶۲/۱۸، الرقم: ۹۲۸، والمنذری الترغیب والترهیب ۲۲۸/۲، الرقم: ۲۵۸، والهیثمی فی مجمع الزوائد ۲۱۸/۴، والعسقلانی فی الاصابه، ۳۴۰/۷، الرقم: ۱۰۴۴۱)

☆ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

من صلی علی حین یصبح عشر او حین یمسی عشرا ادرکته شفاعتی یوم القیامة ۔ (الترغیب والترهیب ۲۶۱/۱، الرقم: ۹۸۷) جو شخص صبح وشام مجھ پہ دس مرتبہ درود بھیجے گا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت نصیب ہو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گی۔

ذکر چھڑتا ہے جب شفاعت کا بات اتنی سمجھ میں آتی ہے
اپنی نسبت سے کوئی کچھ بھی نہیں ان کی نسبت ہی کام آتی ہے
ان کی رحمت کا سہارا پا کر اک نئی روح دوڑ جاتی ہے
جب سہارے فریب دیتے ہیں ان کی رحمت گلے لگاتی ہے

☆ حدیث شریف میں وارد ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے ہاں زیادہ مقرب تم میں سے وہ شخص ہے جو مجھ پر زیادہ درود پڑھے۔

بریقہ محمودیہ شرح طریقہ محمدیہ ص۴۶، ج۴ میں ہے:

النبی وسیلة الی اللہ تعالیٰ والصلوٰۃ افضل الوسائل الی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا وسیلہ تو جناب رسول اللہ ﷺ ہیں اور جناب رسول اللہ ﷺ تک پہنچنے کا بہترین وسیلہ درود شریف ہے۔

اور شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بعض عارفین سے نقل کیا ہے کہ درود شریف کے ذریعے بلا واسطہ شیخ و مرشد قرب الٰہی نصیب ہو جاتا ہے، کیونکہ درود شریف کے ذریعے سے ذاتِ نبوت سے براہِ راست تعلق پیدا ہو جاتا ہے بخلاف دوسرے اذکار کے کہ ان پر شیطان کی مداخلت سے بچنے کے لیے شیخ و مرشد سے تعلق ضروری ہے ورنہ اُن اذکار کی برکت سے محرومی ہوتی ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ قول جمیل میں فرماتے ہیں۔ مجھے میرے والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے روزانہ درود شریف پر مداومت کرنے کی وصیت فرمائی اور انہوں نے فرمایا کہ ہم نے جو کچھ بھی پایا وہ اسی درود شریف کی وجہ سے پایا۔ الفاظ یہ ہیں بهــــا وجدنا ما وجدنا (انتہی)

حدیث شریف میں وارد ہے کہ ایک صحابی حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حضور انور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں چاہتا ہوں سارا وقت جناب پر درود ہی پڑھتا رہوں۔ آپ نے فرمایا اگر تو نے یوں کرلیا تو تیری ساری پریشانیاں دُور ہو جائیں گی اور تیرے گناہ بھی معاف ہو جائیں گے۔

(نوٹ) درود شریف کے فوائد کا جامع بیان لوامع الانوار القدسیہ ص۲۸۶ میں اور ابن القیم کی جلاء الافہام اور علامہ سخاوی کی القول البدیع میں ملاحظہ فرمائیں۔ اکبر مرحوم نے اپنے کلام منظوم میں کیا خوب نقشہ کھینچا ہے۔

ہے یہ وہ نام خاک کو پاک کرے نکھار کر ہے یہ وہ نام خار کو پھول کرے سنوار کر
ہے یہ وہ نام ارض کو کر دے سما اُبھار کر اکبر اسی کا ورد تو شوق سے بے شمار کر

صلی علی محمد، صلی علی محمد

حالت ملک وقوم پر ہوں شب وروز بے قرار دین سے دل کو پھیر دے ایسے سبب ہیں بیشمار

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مرکز طبع کیا بنے جس سے ہو کم یہ انتشار — آئی صدا فلک سے یہ، پڑھ تُو اسی کو بار بار

صلی علی محمد، صلی علی محمد

آذان کے بعد دعا و درود

عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول: اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما يقول ثم صلوا على فانه من صلى على صلاة صلى الله عليه بها عشرا ثم سلوا الله لي الوسيلة فانها منزلة في الجنة لا تنبغي الا لعبد من عباد الله وارجو ان اكون انا هو فمن سأل لي الوسيلة حلت له الشفاعة .

''حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم موذن کو اذان دیتے ہوئے سنو تو اسی طرح کہو جس طرح وہ کہتا ہے پھر مجھ پر درود بھیجو پس جو بھی شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے وسیلہ طلب کرو بے شک وسیلہ جنت میں ایک منزل ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے صرف ایک کو ملے گی اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا۔ سو جس نے اس (مقام) وسیلہ کو میرے لیے طلب کیا اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔'' (اخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصلاة، باب استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه ثم يصلي على النبي صلى الله عليه وسلم ثم يسال الله له الوسيلة، ۱/۲۸۸، الرقم: ۳۸۴، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في فضل النبي صلى الله عليه وسلم، ۵/۶۱۶، الرقم: ۳۶۱۴، وابو داؤد في السنن، كتاب الصلاة، باب ما يقول اذا سمع المؤذن، ۱/۱۴۴، الرقم: ۵۲۳، والنسائي في السنن، كتاب الاذان، باب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم بعد الاذان، ۲/۲۵، الرقم: ۶۷۸)

☆ عن جابر رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: من قال حين ينادي المنادي: اللهم رب هذه الدعوة التامة والصلاة القائمة صل على محمد وارض عنه رضا لا تسخط بعده استجاب الله له دعوته .

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اذان سنتے وقت یہ کہا: (اللهم رب هذه الدعوة التامة والصلاة القائمة صل على محمد وارض عنه رضا لا تسخط بعده) (اے میرے اللہ! اے اس دعوتِ کامل اور نفع دینے والی نماز کے رب! تو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود بھیج اور ان سے اس طرح راضی ہو کہ اس کے بعد کبھی ناراض نہ ہو۔) تو اللہ تعالیٰ (اس کے بعد مانگی جانے والی) اس بندے کی دعا (ضرور) قبول فرما لیتا ہے۔'' (اخرجه احمد بن حنبل في المسند، ۳/۳۳۷، الرقم: ۱۴۶۵۹، والطبراني في المعجم الاوسط، ۱/۶۹، الرقم: ۱۹۴، وابن السني في عمل اليوم والليلة، ۱/۸۸، الرقم: ۹۶، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱/۱۱۶، الرقم: ۳۹۶، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱/۳۳۲، والصنعاني في سبل السلام، ۱/۱۳۱)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ عن ابی الدرداء رضی الله عنه یقول: کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا سمع النداء قال: اللهم رب هذه الدعوة التامة والصلاة القائمة صل علٰی محمد عبدك ورسولك واجعلنا فی شفاعته یوم القیامة ۔قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : من قال هذا عند النداء جعله الله فی شفاعتی یوم القیامة ۔

''حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب اذان کی آواز سنتے تو یہ فرماتے: (اللهم رب هذه الدعوة التامة والصلاة القائمة صل علٰی محمد عبدك ورسولك واجعلنا فی شفاعته یوم القیامة) (اے میرے اللہ! اے اس دعوت کامل اور قائم ہونے والی نماز کے رب! تو اپنے بندے اور رسول حضرت محمد (ﷺ) پر درود بھیج اور قیامت کے روز ہمیں ان کی شفاعت عطا فرما۔) حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے اذان سنتے وقت یہ کلمات کہے تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اسے میری شفاعت عطا فرمائے گا۔'' (اخرجه الطبرانی فی المعجم الاوسط، ۴/۷۹، الرقم: ۳۶۶۲، والمنذری فی الترغیب والترهیب، ۱/۱۱۶، الرقم: ۳۹۸، والهیثمی فی مجمع الزوائد، ۱/۳۳۳)

☆ عن انس بن مالك رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : اذا قال الرجل حین یؤذن المؤذن: اللهم رب هذه الدعوة التامة والصلاة القائمة اعط محمدًا سوله یوم القیامة نالته شفاعة محمد صلی الله علیه وسلم ۔

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب کسی شخص نے موذن کی اذان سن کر یہ کہا: (اللهم رب هذه الدعوة التامة والصلاة القائمة اعط محمدًا سوله یوم القیامة) (اے میرے اللہ! اے اس دعوت کامل اور قائم ہونے والی نماز کے رب! تو محمد مصطفیٰ ﷺ کو قیامت کے روز ان کا اجر عطا فرما)۔ تو (قیامت کے دن) وہ شخص حضور ﷺ کی شفاعت کا حقدار ٹھہرے گا۔'' (اخرجه الطبرانی فی الدعاء، ۱/۱۵۳، الرقم: ۴۳۱، وابن ابی شیبة فی المصنف، ۱/۲۰۶، الرقم: ۲۳۶۵، وایضا، ۶/۹۷، الرقم: ۲۹۷۷۱، والذهبی فی تذکرة الحفاظ، ۱/۳۶۹، الرقم: ۳۶۳، وایضا فی سیر اعلام النبلاء، ۱/۱۱۳)

پہلے سرکار پہ بھیجوں میں درود اور سلام

حضرت زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

صلوا علی واجتهدوا فی الدعا (المسند لاحمد بن حنبل ۱/۲۱۹، الجامع الصغیر للسیوطی ۲/۳۱۰)

مجھ پہ درود بھیجو اور دعا میں خوب کوشش کرو۔

☆ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا ارشاد ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔

الدعا محجوب عن الله تعالٰی حتی یصلی علٰی محمد واهل بیته

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دعا اللہ تعالیٰ سے حجاب میں رہتی ہے جب تک محمد ﷺ اور ان کے اہل بیت پہ درود نہ بھیجا جائے۔(الجامع الصغير للسيوطی ۱/۴۳، الكامل لابن عدی ۴/۱۰۸، كنز العمال للمتقی ۳۱۸۰، ۲/۷۲)

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت شاہ احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اے عزیز! دعا طائر (پرندہ) ہے اور درود شہپر طائر بے پر کیا اُڑ سکتا ہے(ذیل المدعا ص۱۶)

☆ عن ابی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : صلوا علی، فان صلاة علی زكاة لكم ، واسالوا الله لی الوسيلة قالوا: وما الوسيلة يا رسول الله، قال: اعلى درجة فی الجنة، ولا ينالها الا رجل واحد، وارجو ان اكون انا هو

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھ پر درود بھیجا کرو بے شک تمہارا مجھ پر درود بھیجنا تمہاری زکوٰۃ ہے اور اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ طلب کیا کرو تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ وسیلہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک وسیلہ جنت میں ایک اعلیٰ درجہ کا نام ہے اور اسے صرف ایک شخص ہی حاصل کر پائے گا اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ شخص میں ہی ہوں گا۔''

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اسے امام بزار نے روایت کیا ہے۔ اس کی سند میں داؤد بن علبہ نامی راوی ہے......اسے مام ابن نمیر نے ثقہ قرار دیا ہے۔(اخرجه ابن ابی شيبة فی المصنف، ۶/۳۲۵، الرقم ۳۱۷۸۴، وابو يعلی فی المسند ۱۱/۲۹۸ الرقم: ۲۹۸ لو ابن راهويه فی المسند ۱/۳۱۵، الرقم: ۲۹۷)

پہلے سرکار پہ بھیجوں میں درود اور سلام　　پھر میں توفیق ثناء ان سے ادب سے مانگوں
دل عشاق کی بن جائیں جو دھڑکن خالد　　ایسے الفاظ کی خیرات میں رب سے مانگوں

○

ہزاراں درود و ہزاراں سلام بروح محمد علیہ السلام

یا اللہ عزوجل! تو ہمارے سردار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر رحمت بھیج جن کو تو نے تمام مخلوق پر فضیلت اور بلند مقام عطا فرمایا دین اسلام کی طرف ہدایت دینے والا اور راہِ جنت کی طرف رہنمائی کرنے والا بنایا۔ یا اللہ عزوجل! یارب العلمین! ہماری طرف سے آپ ﷺ پر درودِ پاک بھیج جیسے تو نے ہمیں درود بھیجنے کا حکم دیا ہے۔

یا اللہ عزوجل! ہمیں شہنشاہِ مدینہ ﷺ کے گروہ میں اٹھا، آپ ﷺ کی اتباع میں کامیابی حاصل کرنے والوں میں رکھ ہمیں شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کا مطیع بنا، آپ ﷺ کی سنت پر چلا اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی اقتدا کرنے والا بنا۔

یا اللہ عزوجل! ہمیں حوضِ کوثر پر حاضر ہونا نصیب فرما، حضور ﷺ کا دیدار عطا فرما، ان کی شفاعت سے محروم نہ فرما اور اے جلال واکرام والے! ہمیں اپنی رحمت سے رحمت ورضوان والے گھر میں آپ ﷺ کا پڑوس عطا فرما۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جو آپ ﷺ پر ایک بار درود پاک پڑھتا ہے۔ اللہ عزوجل اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے' تو یہ نو (۹) گنا مزید رحمت نازل ہوگی' تو کیا کوئی نفع یا فائدہ اس سے بڑھ کر ہے؟

حضور ﷺ کا فرمان تقرب نشان ہے: ''جس نے مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھا۔ اللہ عزوجل اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے' اور جس نے دس بار درود پاک پڑھا۔ اللہ عزوجل اس پر سو رحمتیں بھیجتا ہے' اور جس نے سو بار درود پاک پڑھا۔ اللہ عزوجل اس پر ہزار رحمتیں نازل فرماتا ہے' اور جس نے ہزار بار درود پاک پڑھا میں اور وہ جنت کے دروازے پر ایک ساتھ ہوں گے''۔ (المعجم الاوسط' الحدیث ۷۲۳۵' ج ۵' ص ۲۵۲' مختصر۔ القول البدیع فی الصلوۃ علی الحبیب الشفیع للسخاوی' الباب الثانی فی ثواب الصلوۃ والسلام علی رسول اللہ' ص ۲۴۱)

اب کیا کوئی درود پاک پڑھنے والے خوش نصیب کے فضائل بیان کرسکتا ہے؟ جبکہ آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ: ''جس نے ہزار بار مجھ پر درود پاک پڑھا میں اور وہ جنت کے دروازے پر ایک ساتھ ہوں''۔

صَلُّوْا عَلَى الْهَادِيْ الْبَشِيْرِ مُحَمَّدٍ   تَحْظُوْا مِنَ الرَّحْمٰنِ بِالْغُفْرَانِ
فَاللّٰهُ قَدْ اَثْنٰى عَلَيْهِ مُصَرِّحًا   فِيْ مُحْكَمِ الْاٰيَاتِ وَالْقُرْاٰنِ

ترجمہ: (۱)......تم ہدایت اور خوشخبری دینے والے حضرت سیّدنا محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود پاک پڑھو رحمٰن عزوجل سے مغفرت کا حصہ پاؤ گے۔

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من صلى على صلوة واحدة صلى الله عليه عشر صلوات وحطت عنه عشر خطيئات ورفعت له عشر درجات ۔ (رواه نسائی واحمد وقال الحاكم هذا حديث صحيح الاسناد)

''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پہ دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، اس کے دس گنا معاف کیے جاتے ہیں اور دس درجے بلند کیے جاتے ہیں''

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اولى الناس بى يوم القيامة اكثر هم على صلاة ۔ (رواه الترمذی وقال ابوعيسى: هذا حديث حسن)

''قیامت کے روز لوگوں میں سے میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو (اس دنیا میں) ان سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجتا ہے۔''

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

ان لله ملائكة سياحين فى الارض يبلغونى من امتى السلام ۔ (رواه النسائى والدارمى وقال للحاكم: هذا حديث صحيح الاسناد)

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے زمین میں بعض گشت کرنے والے فرشتے جو مجھے میری اُمت کا سلام پہنچاتے ہیں۔''

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مامن احد یسلم علی الارد اللہ علی روحی حتی ارد علیہ السلام (رواہ ابوداؤد واحمد)

''امت میں سے کوئی شخص) ایسا نہیں جو مجھ پر سلام بھیجے مگر اللہ تعالیٰ نے مجھ پر میری روح واپس لوٹا دی۔ یہاں تک کہ میں ہر سلام کرنے والے کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔''

☆ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

حیثما کنتم فصلوا علی فان صلاتکم تبلغنی (رواہ الطبرانی باسناد حسن)

''تم جہاں کہیں بھی ہو مجھ پر درود بھیجا کرو بے شک تمہارا درود مجھ پر پہنچ جاتا ہے۔''

☆ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ ایک مرتبہ تشریف لائے آپ ﷺ کے چہرۂ اقدس پر خوشی ظاہر ہو رہی تھی آپ ﷺ نے فرمایا:

جاء نی جبرئیل علیہ السلام فقال: ان ربک یقول: اما یرضیک یا محمد ان لا یصلی علیک احد من امتک الا صلیت علیہ عشراً ولا یسلم علیک احد من امتک الا سلمت علیہ عشراً۔ (رواہ النسائی والدارمی)

''ابھی ابھی جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا: آپ کا رب فرماتا ہے اے محمد! کیا آپ اس بات پر راضی نہیں کہ آپ کی امت میں سے جو شخص ایک مرتبہ آپ پر درود بھیجے میں اس پر دس رحمتیں بھیجوں اور آپ کی امت میں سے کوئی آپ پر ایک مرتبہ سلام بھیجے تو میں اس پر دس مرتبہ سلام بھیجوں گا۔''

☆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ:

ان الدعا موقوف بین السماء والارض لا یصعد منہ شیء حتی تصلی علی نبیک (رواہ الترمذی)

''یقیناً دعا اس وقت تک زمین اور آسمان کے درمیان ٹھہری رہتی ہے اور اس میں سے کوئی بھی چیز اوپر نہیں جاتی جب تک تم اپنے نبی مکرم ﷺ پر درود نہ پڑھ لو۔''

بر آلِ محمد علیہ السلام

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

کل دعا محجوب حتی یصلی علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم وال محمد (رواہ الطبرانی باسناد جید وقال الھیثمی: رجالہ ثقات)

''ہر دعا اس وقت تک پردہ حجاب میں رہتی ہے جب تک حضور نبی اکرم ﷺ پر اور آپ ﷺ کے اہل بیت پر درود نہ بھیجا جائے۔''

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

من صلی علی النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم واحدۃ صلی اللہ علیہ وملائکتہ سبعین صلاۃ ۔

(رواہ احمد اسنادہ حسن)

"جو حضور نبی اکرم ﷺ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس پر ستر مرتبہ درود (بصورت رحمت) بھیجتے ہیں۔"

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

ما اجتمع قوم فی مجلس فتفرقوا من غیر ذکر اللہ والصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا کان علیهم حسرۃ یوم القیامۃ ۔ (رواہ ابن حبان واحمد)

"جو قوم کسی مجلس میں اکٹھی ہوئی اور پھر (اس مجلس میں) اللہ تعالیٰ کا ذکر اور حضور ﷺ پر درود پڑھے بغیر منتشر ہو گئی تو وہ مجلس ان کے لیے قیامت کے روز باعث حسرت بننے کے سوا اور کچھ نہیں ہو گی۔"

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حدیث پاک ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

ما قعد قوم مقعد الا یذکرون اللہ فیه ویصلون علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا کان علیهم حسرۃ یوم القیامۃ وان ادخلوا الجنۃ ۔ (رواہ ابن حبان واسنادہ صحیح)

"کوئی قوم کسی بیٹھنے کی جگہ (مجلس میں) بیٹھے اور اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے اور نہ حضور نبی ﷺ پر درود بھیجے تو وہ مجلس روز قیامت ان کے لیے حسرت کا باعث ہونے کے سوا کچھ نہیں ہو گی اگرچہ وہ جنت میں داخل ہو جائیں (یعنی انہیں ہمیشہ اس کا پچھتاوا رہے گا)۔"

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

من صلی علی واحدۃ صلی اللہ علیہ عشراً ومن صلی علی عشراً صلی اللہ علیہ مائۃ ومن صلی علی مائۃ کتب اللہ بین عینیه براءۃ من النفاق وبراءۃ من النار واسکنه اللہ یوم القیامۃ مع الشهداء (رواہ الطبرانی وقال الهیثمی رجاله ثقات)

"جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتوں کا نزول فرماتا ہے اور جو شخص مجھ پر دس مرتبہ درود پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو شخص مجھ پر سو مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے (ماتھے پر) دونوں آنکھوں کے درمیان منافقت اور آگ (دونوں) سے ہمیشہ کے لیے آزادی لکھ دیتا ہے اور روزِ قیامت اس کا قیام شہداء کے ساتھ ہو گا۔"

جو حاضری کی تمنا ہے تو درود پڑھو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

صلو علی فان الصلاۃ علی زکاۃ لکم (رواہ ابن ابی شیبه وابو یعلی باسنادہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

''مجھ پر درود پڑھا کرو بلاشبہ مجھ پر درود پڑھنا تمہارے لیے (روحانی وجسمانی) پاکیزگی کا باعث ہے۔''

☆ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

من صلی علی حین یصبح عشراً وحین یمسی عشراً ادرکته شفاعتی یوم القیامه (رواه الطبرانی باسناد جید کما قال الهیثمی)

''جو شخص صبح کے وقت اور شام کے وقت مجھ پر دس دفعہ درود بھیجے گا اسے قیامت کے روز میری شفاعت نصیب ہوگی۔''

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

اکثروا الصلوٰة علی فان صلوتکم علی مغفرة لذنوبکم واطلبوا الی الدرجة والوسیلة فان وسیلتی عند ربی شفاعة ۔ (مناوی، فیض القدیر، ۲:۸۸، ابن عساکر فی تاریخ مدینه دمشق)

''مجھ پہ زیادہ سے زیادہ درود بھیجا کرو بے شک تمہارا مجھ پہ درود بھیجنا تمہارے گناہوں کی مغفرت ہے اور میرے لیے وسیلہ بھی طلب کیا کرو (ات محمدن الوسیلة) بے شک اللہ تعالیٰ کے ہاں میرا وسیلہ (تمہارے حق میں) شفاعت ہے۔''

اللهم اجعل صلاتك ورحمتك وبركاتك على سيد المرسلين وامام الخير وقائد الخير ورسول الرحمة واللهم ابعثه مقاما محمودا يغبطه الاولون والاخرون (المسند الشاشی، ۲:۸۹، رقم: ۸۵۹۴)

(و فی روایة ، وامام المتقین وخاتم النبیین محمد عبدك ورسولك)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

''جس کو پسند ہو کہ اس کا نامۂ اعمال اجر وثواب کے پورے پیمانے سے ناپا جائے تو اسے چاہیے کہ ہم اہل بیت پہ یوں درود بھیجے۔''

اللهم صل علی محمدن النبی وازواجه العالمین امهات المومنین وذریته واهل بیته کما صلیت علی ال ابراهیم انك حمید مجید ۔ (ابو داؤد شریف ، ۱:۲۵۸، رقم: ۹۸۲)

☆ حضرت زید بن خارجہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ! ہم آپ پہ درود کیسے بھیجیں آپ نے فرمایا: مجھ پہ درود بھیجو اور خوب گڑگڑا کر دعا بھی کیا کرو اور یوں (درود بھیجو)۔

اللهم صل علی محمد وعلی ال محمد ۔ (سنن نسائی، ۳:۴۸، رقم: ۱۲۹۲)

☆ حضور ﷺ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو جمعہ کے روز ایک ہزار مرتبہ یہ درود شریف پڑھنے کی تاکید فرمائی۔

اللهم صل علی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ۔ (ابو نعیم، حلیة الاولیاء ۸:۲۳۷، سیوطی، الدر المنثور ۵:۲۱۲)

سکون قلب جو چاہتے ہو تو درود پڑھو

عن جابر بن عبد الله قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من مسلم یقف عشیة عرفة

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بـالـمـوقف فيستقبل القبلة بوجهه ثم يقول لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهـو عـلـى كـلـى شيئى قدير مائة مرة ثم يقرء قل هوالله احد مائة مرة ثم يقول: اللهم صل على مـحـمـد وآل محمد كما صليت على ابراهيم وآل ابراهيم انك حميد مجيد وعلينا معهم مائة مرة الا قـال الله تعالىٰ يا ملائكتي ما جزاء عبدى هذا سبحني وهللني وكبرني وعظمني وعرفني واثـنـى عـلـى وصـلـى على نبيى اشهدوا ملائكتي انى قد غفرت له وشفعته فى نفسه ولو سالنى عبدى هذا لشفعته فى اهل الموقف كلهم .

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو بھی مسلمان وقوف عرفہ کی رات قبلہ رُخ کھڑا ہو کر سو (۱۰۰) مرتبہ یوں کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے پھر سو (۱۰۰) مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھتا ہے پھر سو (۱۰۰) مرتبہ یوں کہتا ہے اے اللہ تو درود بھیج حضرت محمد ﷺ کی آل پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا اور بہت زیادہ بزرگی والا ہے اور ان کے ساتھ ہم پر بھی درود (رحمت) بھیج جب وہ اس طرح کہتا ہے تو (اللہ پوچھتا ہے) اے میرے فرشتو! میرے اس بندے کی جزاء کیا ہونی چاہیے؟ اس نے میری تسبیح و تہلیل اور تکبیر و تعظیم اور تعریف و ثناء بیان کی اور میرے نبی ﷺ پر درود بھیجا اے میرے فرشتو! گواہ رہو میں نے اس بندے کو بخش دیا ہے اور اس کی شفاعت اس کے حق میں قبول فرمالی ہے اور اگر میرا یہ بندہ مجھ سے تمام اہلِ عرفہ کی شفاعت کرتا تو میں قبول کر لیتا۔“ (بیہقی، شعب الایمان، ۳: ۴۶۳، رقم: ۴۰۷۴ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۱۳۳، رقم: ۱۸۰۴)

اللهم صل وسلم علىٰ سيدنا ومولٰينا محمد وعلىٰ اٰل سيدنا محمد بعدد من صلى عليه ○

اللهم صل وسلم علىٰ سيدنا ومولٰينا محمد وعلىٰ اٰل سيدنا محمد بعدد من لم يصل عليه ○

اللهم صل وسلم علىٰ سيدنا ومولٰينا محمد وعلىٰ اٰل سيدنا محمد بعدد انفاس الخلائق ○

اللهم صل وسلم علىٰ سيدنا ومولٰينا محمد وعلىٰ اٰل سيدنا محمد بعدد نجوم السموت ○

اللـهـم صل وسلم علىٰ سيدنا ومولٰينا محمد وعلىٰ اٰل سيدنا محمد بعدد كل شى ء فى الدنيا والآخرة، صـلـوات الله تـعـالـىٰ ومـلـئكته وانبيائه ورسله وجميع الخلائق على سيد المرسلين وامام المتقين وقائد الغر الـمـحـجـلـين وشـفـيـع الـمذنبين سيدنا ومولٰينا محمد وعلىٰ اٰله واصحابه وازواجه وذريته واهل بيته واهل طاعتك اجمعين من اهل السموت والارضين برحمتك يا ارحم الراحمين ويا اكرم الاكرمين وصلى الله على سيدنا محمد واله واصحابه اجمعين وسلم تسليما دآئما ابدًا كثيرا والحمد لله رب العلمين .

جہاد سے بڑھ کر فضیلت

☆ عـن ابـى بـكـر الـصـديق رضى الله عنه قال: الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم امحق

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

للخطايا من الماء للنار، والسلام على النبي صلى الله عليه وسلم افضل من عتق الرقاب، وحب رسول الله صلى الله عليه وسلم افضل من مهج الانفس اوقال: من ضرب السيف في سبيل الله عزوجل . (كنز العمال، ۲: ۳٦٧، رقم: ۳۹۸۲)

''حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا پانی کے آگ کو بجھانے سے بھی زیادہ گناہوں کو مٹانے والا ہے اور حضور ﷺ پر سلام بھیجنا یہ غلاموں کو آزاد کرنے سے بڑھ کر فضیلت والا کام ہے اور حضور ﷺ کی محبت یہ جانوں کی روحوں سے بڑھ کر فضیلت والی ہے یا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے بھی بڑھ کر فضیلت والی ہے۔''

☆ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے جنت البقیع کی طرف جا کر ایک طویل سجدہ فرمایا، جب میں نے اس بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبرائیل آئے تھے اور انہوں نے مجھے کہا: ان لا يصلي عليك احد الاويصلي عليه سبعون الف ملك

جو کوئی بھی آپ پہ درود بھیجے گا ستر ہزار فرشتے اس پر درود (بصورت دعا) بھیجتے ہیں (مصنف ابن ابی شیبہ ۲۰/ ۵۱۷، مسند ابی یعلی ۲/ ۱۵۸، رقم: ۸۴۷، شعب الایمان للبیہقی ۲: ۲۱۰، رقم: ۱۵۵۵)

''حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جو شخص حضور نبی اکرم ﷺ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس کے بدلہ میں اس پر ستر مرتبہ درود (بصورت دعاء) اور سلامتی بھیجتے ہیں۔ اب بندہ کو اختیار ہے چاہے تو وہ اس سے کم آپ ﷺ پر درود بھیجے یا اس سے زیادہ۔'' (مسند احمد، ۲/ ۱۷۲، الرقم: ٦٦٠٥)

جب بھی ہو وردِ زباں صل علیٰ تیرے ﷺ لیے — سب کہیں ''فرش سے تا عرش بنا تیرے لیے''
یہ گنہگار بھی ہے حاضرِ دربار، آقا ﷺ! — دل بھی تیرے لیے اور جانِ وفا تیرے لیے
جا کے یہ روضہ اقدس پہ فرشتو کہنا — کوئی لیتا ہے، تڑپنے کا مزا، تیرے لیے
شبِ معراج سرِ عرش بلایا تجھ کو — ہے سعادت کا یہ انعام عطا تیرے لیے
اُس تجلی نے سبھی راز کیے تجھ پر فاش — کچھ نہ باقی رہا پردوں میں چھپا تیرے لیے
خلق ایسا کہ ہوئے غیر ترے حلقہ بگوش — زیب دیتا ہے ''شہہ صدق وصفا'' تیرے لیے
رحم ایسا تھا کہ دشمن بھی لگے سینے سے — ہیں بنے لطف وکرم جُود وسخا تیرے لیے
تجھ پہ سب جن وملک، انس وبشر بھیجیں درود — خود ثنا خواں ہے دو عالم کا خدا تیرے لیے
اب یہی ایک تمنا دلِ بے تاب کی ہے — میرا جینا میرا مرنا ہو سدا تیرے لیے
تیری سنت کا ہو پرتو یہ مری طبع سلیم — دست بستہ میں رہوں صبح ومسا تیرے لیے

اللهم صل وسلم علىٰ سيدنا ومولٰنا محمد وعلىٰ آل سيدنا محمد بعدد رحمة الله ○

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللھم صل وسلم علٰی سیدنا ومولٰینا محمد وعلٰی اٰل سیدنا محمد بعدد فضل اللہ ○

اللھم صل وسلم علٰی سیدنا ومولٰینا محمد وعلٰی اٰل سیدنا محمد بعدد خلق اللہ ○

اللھم صل وسلم علٰی سیدنا ومولٰینا محمد وعلٰی اٰل سیدنا محمد بعدد علم اللہ ○

اللھم صل وسلم علٰی سیدنا ومولٰینا محمد وعلٰی اٰل سیدنا محمد بعدد قطرات الامطار ○

اللھم صل وسلم علٰی سیدنا ومولٰینا محمد وعلٰی اٰل سیدنا محمد بعدد اوراق الاشجار ○

اللھم صل وسلم علٰی سیدنا ومولٰینا محمد وعلٰی اٰل سیدنا محمد بعدد رمل القفار ○

اللھم صل وسلم علٰی سیدنا ومولٰینا محمد وعلٰی اٰل سیدنا محمد بعدد ما خلق فی البحار ○

بدبخت کون ہے؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے اس شخص کے خلاف ہلاکت کی دعا کی جس کے سامنے حضور ﷺ کا ذکر ہوا اور وہ آپ ﷺ پہ درود نہ بھیجے۔

ایک روایت میں ہے کہ جبرائیل نے دعا کی اور حضور ﷺ نے آمین کہا۔ (خلاصہ احادیث۔ ترمذی، ۵: ۵۵۰، رقم ۳۵۴۵، بابقول رسول اللہ رغم انف رجل۔ المستدرک للحاکم علی الصحیحین ۱، ۴۰۵۴۹، ۱۷۰، رقم ۲۵۶۷)

ایک روایت میں ایسے شخص کو بدبخت قرار دیا گیا (المعجم الاوسط للطبرانی ۴، ۱۶۲، رقم ۳۸۷۱)

ایک روایت میں ہے من الجفاء ان اذکر عند رجل فلا یصلی علی یہ بے وفائی ہے کہ کسی کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پہ درود نہ بھیجے۔ (مصنف عبد الرزاق ۲/۲۱۷، رقم ۳۱۲۱، فتح الباری للعسقلانی ۱۱، ۱۶۸)

ایک روایت میں ہے کہ ہر وہ مجلس جس میں لوگ جمع ہوں، نہ تو اس میں اس کا ذکر کریں اور نہ ہی مجھ پہ درود شریف پڑھیں اور مجلس برخاست ہو جائے قاموا عن انتن من جیفۃ ۔ وہ بدبودار و مردار چیز سے اُٹھے۔ اور قیامت کے دن یہ مجلس اہل مجلس کے لیے حسرت کا باعث ہوگی۔ (ترمذی ۵: ۴۲۱، رقم ۳۳۸۰، شعب الایمان للبیھقی ۲/۲۱۴، رقم: ۱۵)

اللھم صل وسلم علٰی سیدنا ومولٰینا محمد وعلٰی اٰل سیدنا محمد بعدد کلمات اللہ ○

اللھم صل وسلم علٰی سیدنا ومولٰینا محمد وعلٰی اٰل سیدنا محمد بعدد کرم اللہ ○

اللھم صل وسلم علٰی سیدنا ومولٰینا محمد وعلٰی اٰل سیدنا محمد بعدد حروف کلام اللہ ○

اللھم صل وسلم علٰی سیدنا ومولٰینا محمد وعلٰی اٰل سیدنا محمد بعدد الحبوب والثمار ○

اللھم صل وسلم علٰی سیدنا ومولٰینا محمد وعلٰی اٰل سیدنا محمد بعدد اللیل والنھار ○

اللھم صل وسلم علٰی سیدنا ومولٰینا محمد وعلٰی اٰل سیدنا محمد بعدد ما اظلم علیہ اللیل واشرق علیہ النھار ○

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

درود پڑھ کر دعا مانگو قبول ہوگی

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب تک حضور ﷺ پہ درود نہ پڑھا جائے دعا زمین و آسمان کے درمیان معلق رہتی ہے، اس دعا کا ایک لفظ بھی اوپر نہیں چڑھتا۔

(ترمذی ۲: ۳۵۶، رقم ۴۸۶، الترغیب والترھیب ۲، ۳۳۰ رقم ۲۵۹)

☆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضور ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتا، ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ساتھ ہوتے پس جب تشہد پہ بیٹھ کر اللہ کی حمد و ثناء کی اور پھر حضور ﷺ پہ درود بھیجا اور پھر اپنے لیے دعا کی تو حضور ﷺ نے فرمایا: **سل تعطه سل تعطه**۔ ہاں اب مانگ تجھے دیا جائے (ترمذی ۲، ۴۸۸، رقم ۵۹۳)

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

مجھے مسافر کے پیالے کی طرح نہ بناؤ کہ جب وہ اپنی منزل پر پہنچ جاتا ہے تو اپنی چیزوں کو اپنی سواری کے ساتھ لٹکا دیتا ہے اور پیالے میں پانی بھر لیتا ہے پھر اگر وضو کی حاجت ہو تو اس سے وضو کر لیتا ہے، پیاس لگے تو اس سے پانی پی لیتا ہے، ورنہ پانی کو بہا دیتا ہے **اجعلونی فی اول الدعاء ووسط الدعاء واخر الدعاء**۔ مجھے دعا کے شروع، درمیان اور آخر میں وسیلہ بناؤ (یعنی درود شریف کے جھرمٹ میں دعا کرو) (مسند الفردوس للدیلمی ۵، ۱۵۸، رقم ۷۴۵۱)

اس معنی کی بے شمار احادیث کتب احادیث میں موجود ہیں۔

قطب ربانی حضرت سیدی امام عبدالوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت الشیخ احمد الزواری علیہ الرحمۃ روزانہ چالیس مرتبہ درود شریف پڑھا کرتے تھے ایک دن فرمایا: ہم کثرت سے حضور ﷺ پر درود شریف پڑھتے ہیں یہاں تک کہ حالت بیداری میں آقا ﷺ ہمارے ساتھ تشریف فرما ہوتے ہیں اور ہم آپ کے ساتھ صحابہ کرام علیہ الرضوان کی مانند مجلس کرتے ہیں آپ کا مزار پرانوار مصر کے مشہور شہر دمنھور میں ہے (ابتداء تکمیل الحسنات تلخیص افضل الصلوات علی سید السادات صلی اللہ علیہ وسلم للنبھانی علیہ الرحمۃ)

صل علیٰ نبینا صل علیٰ محمد

بھیجا تجھے خدا نے حبیب — آپ ہوئے ہمارے نصیب
بے شک ہیں آپ ہمارے قریب — صل علیٰ محمد
لائے ہو تم کتاب مبین — غیب پر ہو نہ تم ضنین
عرش پہ تم ہوئے مکین — صل علیٰ محمد
جود و سخا تمہاری ہے عام — بڑھ کر ہوا سے ہے تمام
نہ اس میں کسی کو ہے کلام — صل علیٰ محمد
محبت تمہاری ہے ایمان — ایمان کی ہے بلکہ جان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نجات کا ہے یہ سامان	صل علیٰ محمد
رحمت کہا ہے حق نے تجھے	یہ اچھی خبر سنائی ہمیں
کہ تحفہ دیا ہے میں نے تمہیں	صل علیٰ محمد

الغرض ان کے ہر مُو پہ بیحد درود

''اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کا سراقدس برکت سی تخلیق فرمایا (اللھم صل علی راس محمد فی الرء وس)، آپ ﷺ کی انکھوں کو حیا سے (اللھم صل علی عین محمد فی العیون)، آپ ﷺ کے مبارک کانوں کو غیرت سے (اللھم صل علی اذن محمد فی الاذان)، آپ ﷺ کی زبانِ اقدس کو ذکر سے (اللھم صل علی لسان محمد فی الالسنۃ)، دونوں لب مبارک تسبیح سے (اللھم صل علی شفۃ محمد فی الشفاہ)، چہرۂ انور رضا سے (اللھم صل علی وجہ محمد فی الوجوہ)، سینہ اخلاص سے (اللھم صل علیٰ صدر محمد فی الصدور)، قلبِ اطہر رحمت سے (اللھم صل علی قلب محمد فی القلوب)، جگر مقدس شفقت سے، اللھم صل علیٰ کبد محمد فی الاکباد' کف دست کرم سے (اللھم صل علی کف محمد فی الاکف)، موئے مبارک سبزۂ جنت سے (اللھم صل علیٰ شعر محمد فی الشعور)، لعاب دہن شہد سے، (گوشت) لحم اقدس مشک سے (اللھم صل علیٰ لحم محمد فی اللحوم)، اُستخوان (جسم اقدس کا ڈھانچہ پاک) کافور سے (اللھم صل علیٰ عظم محمد فی العظام)، دندان مبارک برکت سے (اللھم صل علیٰ سن محمد فی الاسنان)، پائے اقدس رضا سے (اللھم صل علیٰ قدم محمد فی الاقدام)، باز وقوت سے (اللھم صل علیٰ ید محمد فی الایدی)، جب اللہ تعالیٰ نے ان اوصاف سے آپ ﷺ کی تکمیل فرمائی تو ارشاد فرمایا:

اے امتِ محمدیہ! میں تجھے اپنا حبیب (ﷺ) تحفۃً عطا فرماتا ہوں۔ ان کی قدر و منزلت کو پہچانو اور ان کی خوب تعظیم و تکریم کرتے رہو۔'' (نزہت المجالس ص ۲۶۲: امام عبدالرحمٰن صفوری شافعی)

رسول خدا ہیں قریب	دیکھے انہیں کوئی بانصیب
انکار ہے اس کا عجیب	صل علیٰ محمد
مانے نہ آپ کو جو نور	حق سے ہے وہی تو دور
دل میں ہے اس کے فتور	صل علیٰ محمد
دل کو مرے آقا حضور	کر دو کرم سے نور نور
وسواس کا شر جائے دور	صل علیٰ محمد
تھی برکت تمہارے نام کی	کہ آدم کی بخشش ہو گئی
ان کی خطا دھل گئی	صل علیٰ محمد
یہ سرور نبی کا ہے غلام	غلامی میں ان کی ہے تمام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ان پہ درود اور سلام صل علی محمد

(شیخ القرآن مفتی غلام سرور قادری علیہ الرحمۃ)

زاہد تیری نماز کو میرا اسلام ہے

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: وضو کے بغیر نماز نہیں، ذکر خدا کے بغیر وضو نہیں۔ ولاصلوٰة لمن لم یصل علی نبی اللہ فی صلاته ۔

اور اپنی نماز میں جو اپنے نبی ﷺ پہ درود نہیں بھیجتا اس کی نماز نہیں۔

(المستدرك للحاكم علی الصحیحین ۱، ۴۰۲: ۹۹۲، دارقطنی ۱۰: ۳۵۵)

☆ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

من صلی صلاۃ لم یصل فیها علی ولا علی اهل بیتی لم تقبل منه

جس نے نماز پڑھی اور مجھ پر اور میرے اہل بیت پہ درود نہ بھیجا تو اس کی نماز قبول ہی نہیں (دارقطنی ۱: ۳۵۵، رقم ۶)

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ ہی فرماتے ہیں جس نماز میں حضور ﷺ اور اہل بیت پہ درود نہ بھیجا جائے میں اس کو نماز کامل نہیں سمجھتا

(ایضاً، ۱: ۳۳۶، رقم ۸)

اللهم صل علیٰ محمد وعلیٰ اٰل محمد فی الاولین والاخرین وفی الملاء الاعلی الی یوم الدین ۔

اللهم صل علیٰ محمد وعلیٰ اٰل محمد وانزله المنزل المقرب منك یوم القیمة ۔

اللهم صل علیٰ روح محمد فی الارواح وعلیٰ جسده فی الاجساد وعلی قبره فی القبور ۔

اللهم صل علیٰ محمد عبدك ورسولك وصل علیٰ المومنین والمومنات والمسلین والمسلمات ۔

اللهم یا رب محمد وال محمد صل علیٰ محمد وال محمد واعط محمدا الدرجة والوسیلة فی الجنة اللهم رب محمد وال محمد اجز محمدا صلی اللہ علیه وسلم ما هو اهله ۔

جہاں سے بھی درود پڑھو پہنچتا ہے

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جو حضور ﷺ کی قبرانور کے قریب ایک بڑے سوراخ کی طرف آتا اور اس میں داخل ہو کر دعا مانگتا، آپ نے اس کو بلا کر فرمایا کیا میں تمہیں وہ حدیث نہ سُناؤں جو میں نے اپنے والد گرامی (امام حسین رضی اللہ عنہ) سے سُنی ہے اور انہوں نے اپنے باپ (سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ) سے اور انہوں نے حضور ﷺ سے سُن کر اس کو روایت کیا کہ آپ نے فرمایا:

لا تتخذوا قبری عید اولا بیوتکم قبورا وصلوا علی فان صلوتکم تبلغنی حیث ما کنتم ۔

میری قبر کو عید نہ بناؤ (کہ جس طرح عید سال میں دومرتبہ آتی ہے اس طرح تم بھی سال میں صرف دو ہی مرتبہ آؤ بلکہ ممکن ہو تو کثرت سے آؤ) اور نہ اپنے گھروں کو قبرستان بناؤ اور مجھ پہ درود بھیجو بے شک تمہارا درود مجھے پہنچ جاتا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے۔(مصنف ابن ابی شیبہ ۲، ۱۵۰، رقم: ۷۵۴۲)

صرف درود ہی نہیں بلکہ سلموا علی فان تسلیمکم یبلغنی اینما کنتم مجھ پہ سلام بھی بھیجا کرو تم جہاں بھی ہو گے تمہارا سلام مجھ تک پہنچ جاتا ہے۔(عن علی مرفوعا کشف الخفاء للعجلونی ، ۲، ۳۲ رقم ۱۶۰۲)

اللھم صل علیٰ محمد عبدك ونبیك النبی الامی ۔اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ اٰل محمد وعلی اھل بیته ۔

اللھم صل علیٰ محمد فی الاولین وصل علیٰ محمد فی الاخرین وصل علیٰ محمد فی النبیین وصل علیٰ محمد فی المرسلین وصل علیٰ محمد فی الملاء الا علی الی یوم الدین اللھم اجعل صلواتك ورحمتك وبركاتك علی سید المرسلین وامام المتقین وخاتم النبیین عبدك ورسولك امام الخیر وقائد الخیر ورسول الرحمة اللھم ابعثه المقام المحمود الذی یغبطه به الاولون والاخرون ۔

روزانہ سومرتبہ درود پڑھنے سے سوحاجات پوری ہوتی ہیں

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

”جو شخص جمعہ کے دن اور رات میں مجھ پہ سومرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی سوحاجات پوری کر دیتا ہے ستر آخرت کی اور تیس دنیا کی پھر ایک فرشتے کی ڈیوٹی لگا دیتا ہے جو اس درود کو میری قبر میں مجھے پیش کرتا ہے جس طرح تمہیں تحائف پیش کیے جاتے ہیں ان علمی بعد موتی کعلمی فی الحیاۃ ۔ میرا علم وفات کے بعد بھی ایسا ہی ہے جیسا کہ وفات سے پہلے تھا۔“(کنز العمال ۱۰ : ۵۰۷ رقم ۲۲۴۲)

ایک روایت میں ہے کہ فرشتہ درود بھیجنے والے کا نام ونسب اور قبیلہ بتاتا ہے تو میں یہ سب کچھ اپنے پاس سفید کاغذ پہ (لکھ کر) محفوظ کر لیتا ہوں(شعب الایمان للبیہقی ۳، ۱۱۱، رقم ۳۰۳۵)

☆ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

”جب تم اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت طلب کرو تو آغاز درود شریف سے کیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس سے بے نیاز ہے کہ اس سے دو حاجتوں کا سوال کیا جائے تو ان میں سے ایک کو تو پورا کر دے اور دوسری کو نہ کرے۔“(کشف الخفاء للعجلونی ۲ : ۳۹، رقم ۱۶۲۰)

یعنی درود تو یقیناً قبول ہی قبول ہے تو اس کے صدقے تمہاری حاجت بھی قبول ہو جائے گی۔

اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ اٰل محمد حتی لا یبقیٰ من الصلوۃ شیء وارحم محمدا واٰل محمد حتی لا یبقیٰ من الرحمة شیء وبارك علیٰ محمد وعلیٰ اٰل محمد حتی لا یبقیٰ من البركة شیء وسلم علیٰ محمد وعلیٰ اٰل محمد حتی لا یبقی من السلام شئی ۔

....

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

درود شریف پل صراط پہ نور ہوگا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

الصلوٰۃ علی نور علی الصراط ۔ ''مجھ پہ بھیجا ہوا درود پلصراط پہ نور بن جائے گا۔''
جو شخص مجھ پہ جمعہ کے دن اسّی مرتبہ درود شریف پڑھے گا اس کے اسّی سال کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

(مسند الفردوس للدیلمی ۲: ۴۰۸، رقم: ۳۸۱۴)

ایک روایت میں ہے کہ جو سو مرتبہ مجھ پہ درود پڑھے گا وہ قیامت کو اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرے پہ بہت زیادہ نور ہوگا اور اس نور کو دیکھ کر لوگ (حیرت سے) بول اُٹھیں گے کہ ای شیء کان یعمل ھذا ۔ یہ بندہ کیا کام کرتا ہوگا؟ (جس کی وجہ سے آج اس کو اس قدر نور حاصل ہوا)۔ (بیھقی فی شعب الایمان، ۳: ۱۱۲، ص ۳۰۳۶)

اسی لیے حکم ہوا زینو امجالسکم بالصلوات علی ۔ اپنی محفلوں کو درود شریف سے سجایا کرو یعنی درود پاک کی محافل کیا کرو (مسند الفردوس للدیلمی ۲/۲۹۱، ۳۳۳۰)

ایک روایت میں ہے جمعہ کے دن سو مرتبہ درود شریف پڑھنے والے کو قیامت کے دن جو نور ملے گا لو قسم ذلک النور بین الخلق لو سعھم۔ اگر وہ تمام مخلوق میں تقسیم کر دیا جائے تو ان کو کافی ہو جائے گا۔

(اخرجہ ابونعیم فی حلیۃ الاولیاء، ۸:۴۷ والھندی فی کنز العمال ۱:۵۰۷، ۲۲۴۰)

اللھم صل علی محمد وعلیٰ اٰل محمد صلوۃ تکون لک رضاء ولحقہ اداء واعطہ الوسیلہ وابعثہ المقام المحمود الذی وعدتہ واجزہ عنا ما ھو اھلہ واجزہ افضل ما جازیت نبیا عن امتہ وصل علیہ وعلیٰ جمیع اخوانہ من النبیین والصالحین یا ارحم الراحمین ۔

اللھم صل علی محمد وعلیٰ اٰلہ واصحابہ واولادہ وازواجہ وذریتہ واھل بیتہ واصھارہ وانصارہ واشیاعہ ومحبیہ وامتہ وعلینا معھم اجمعین یا ارحم الراحمین ۔

اللھم صل علی سیدنا محمد عبدک ونبیک ورسولک النبی الامی وعلیٰ اٰلہ وازواجہ وذریتہ وسلم عدد خلقک ورضا نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک ۔

مجھ پہ خوبصورت انداز سے درود بھیجو

حضرت مجاہد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

انکم تعرضون علی باسماء کم وسیمائکم فاحسنوا الصلوۃ علی

''تم اپنے ناموں اور علامتوں کے ساتھ میرے سامنے پیش کیے جاتے ہو لہٰذا مجھ پہ نہایت خوبصورت انداز سے درود بھیجا کرو۔'' (مصنف عبد الرزاق ۲/۲۱۴، رقم ۳۱۱۱)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے: اذا صليتم فاحسنوا الصلوة على نبيكم .
جب تم نماز پڑھ چکو (یا جب تم درود پڑھنا چاہو) تو اپنے نبی ﷺ پہ نہایت خوبصورت انداز سے درود بھیجا کرو۔
(ایضاً ۲/۲۱۴، نمبر ۳۱۱۲)

☆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:
اذا صليتم علي فاحسنوا الصلوٰة فانكم لا تدرون لعل ذلك يعرض علي .
جب تم مجھ پہ درود بھیجو تو نہایت خوبصورت انداز سے بھیجو کیونکہ ہوسکتا ہے اور تم نہیں جانتے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔(کنز العمال ۱: ۴۹۷، نمبر ۲۱۹۳)

اللهم صل علي سيدنا محمد حاء الرحمة ميما الملك ودال الدوام السيد الكامل الفاتح الخاتم عدد ما في علمك كائن او قد كان كلما ذكرك وذكره الذاكرون وكلما غفل عن ذكرك وذكره الغافلون صلوة دائمة بدوامك بقية ببقائك لا منتهى دون علمك انك علىٰ كل شيء قدير .

درود پڑھنے والے کی شفاعت کا وعدہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: جو میری قبر انور کے نزدیک آ کر مجھ پہ درود بھیجتا ہے میں خود سنتا ہوں اور جو دور رہ کر پڑھتا ہے تو وہ اس کام پہ ایک مقرر شدہ فرشتے کے ذریعے مجھے پہنچایا جاتا ہے اور درود پاک درود بھیجنے والے کے دنیا و آخرت کے معاملات کے لیے کفیل ہو جاتا ہے۔ وكنت له شهيدا وشفيعا اور میں (قیامت کے دن) اس کا گواہ ہوں گا اور اس کی شفاعت کروں گا۔(کنز العمال ۱، ۴۹۸، نمبر ۲۱۹۸)

اللهم صل علي سيدنا محمد ن الذى ملات قلبه من جلالك وعينه من جمالك فاصبح فرحا مسرورا مؤيدا منصورا وعلىٰ اٰله وصحبه وسلم تسليما والحمد لله علىٰ ذٰلك .

درود شریف کا بے انتہا ثواب

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: جو شخص فریضہ حج ادا کرتا ہے اور اس کے بعد کسی غزوہ میں شریک بھی ہوتا ہے تو اس کے غزوہ میں شریک ہونے کا ثواب چار سو حج کے برابر ہے اور یہ خوشخبری سن کر وہ لوگ پریشان ہو گئے جو جہاد کرنے پہ قدرت رکھتے تھے اور نہ ہی حج کرنے کی استطاعت پس اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی آپ ﷺ کی طرف ما صلی عليك احدا لا كتبت صلاتك باربعمائة غزاة كل غزاة بار بعمائة حجة .
جو شخص آپ پہ ایک مرتبہ درود بھیجے گا اس کا ثواب چار سو غزوات کے ثواب کے برابر لکھ دوں گا اور ہر غزوہ کا ثواب چار سو حج کے برابر ہوگا (القول البديع للسخاوى ۱۲۶)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللهم صل على محمد بعدد من صلى عليه وصل على محمد بعدد من لم يصل عليه وصل على محمد كما تحب ان يصلى عليه وصل على محمد كما تنبغى الصلوٰة عليه ۔ صلى الله على نبينا محمد كلما ذكره الذاكرون وغفل عن ذكره الغافلون ۔

درود شریف صدقہ ہے اس کے لیے جس کے پاس مال نہیں

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

''جس کے پاس صدقہ کرنے کے لیے مال نہیں وہ اپنی دعا میں یوں کہے: اللهم صل على محمد عبدك ورسولك وصل على المومنين والمومنت والمسلمين والمسلمات ۔ یہی اس کی طرف سے صدقہ ہو جائے گا۔''

(اخرجه الحاکم فی المستدرك علی الصحیحین ۴: ۱۴۴، نمبر ۷۱۷۵، هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه)

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

من سره ان يلقى الله وهو عنه راض فليكثر الصلوٰة علی ۔

جو شخص اللہ تعالیٰ سے حالت رضاء میں ملنا چاہے وہ میرے اوپر زیادہ سے زیادہ درود بھیجے۔

(میزانِ الاعتدال فی نقد الرجال للذهبی ۵/۲۳۵)

اللهم صل على محمد وعلى ال محمد ملء الدنياء ملء الأخرة وارحم محمدا وال محمد ملء الدنيا وملء الأخرة واجز محمدا وال محمد ملء الدنيا والاخرة وسلم على محمد وعلى ال محمد ملء الدنيا وملء الأخرة ۔

کتاب میں اسم محمد ﷺ کے ساتھ درود شریف لکھنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

من صلى على فى كتاب لم تزل الملائكة تستغفر له ما دام اسمى فى ذلك الكتاب ۔

جو شخص مجھ پر کسی کتاب میں (میرا نام لکھ کر) درود شریف بھیجتا (لکھتا) ہے تو فرشتے اس کے لیے اس وقت تک بخشش کی دعا کرتے رہتے ہیں جب تک کہ میرا نام اس کتاب میں موجود رہتا ہے۔ (المعجم الاوسط للطبرانی ۲: ۲۳۲، رقم: ۱۸۳۵، الترغیب والترهیب للمنذری ۱: ۶۲، رقم: ۱۵۷)

☆ ایک عالم (حمزہ بن محمد حافظ) اپنی تحریر میں صرف صلی اللہ علیہ لکھا کرتے تھے تو حضور ﷺ نے خواب میں انہیں فرمایا: اما تختم الصلوة على فى كتابك ۔ تو اپنی کتاب میں مجھ پر مکمل درود کیوں نہیں لکھتا۔

(سیر اعلام النبلاء للذهبی، ۱۶: ۱۸۰، تذکرة الحفاظ للقسیرانی ۳: ۹۳۴)

☆ حضرت محمد بن ابی سلیمان الوراق فرماتے ہیں کہ میرے والد کو صرف اس لیے بخش دیا گیا کہ وہ ہر حدیث میں نام مصطفیٰ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ﷺ کے ساتھ درود شریف لکھا کرتے تھے (الجامع لاخلاق الراوی واداب السامع ۱: ۲۷۲، رقم ۵۶۷)

اس عنوان کی بہت ساری احادیث کتب احادیث میں موجود ہیں ہم نے اختصار کے لیے انہیں نہیں لکھا۔

اللھم صل علی سیدنا محمد ن السابق للخلق نور ہ ورحمۃ للعلمین ظھورہ عدد من مضی من خلقک ومن بقی ومن سعد ومن شقی صلاۃ تستغرق العد وتحیط بالحد صلاۃ لا غایۃ لھا ولا منتھیٰ ولا انقضاء صلاۃ دائمۃ بدوامک وعلیٰ اٰلہ وصحبہ وسلم تسلیما مثل ذلک ۔

ایک وضاحت

اس باب میں جتنے درود شریف لکھے جا رہے ہیں ان میں سے ہر درود پاک کی الگ الگ فضیلت ہے اور یہ تمام درود بزرگانِ دین سے مروی ہیں اور ہر درود شریف کے تحت کوئی نہ کوئی واقعہ بھی ہے جو کہ امام نبہانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب تکمیل الحسنات تلخیص افضل الصلوات علی سید السادات میں دیکھا جا سکتا ہے میں نے صرف حصول برکت کے لیے یہ درود پاک لکھے ہیں اور اعراب بھی نہیں لگائے نیز ہر عنوان کے تحت جس قدر احادیث تھیں وہ بھی تمام نقل نہیں کیں تا کہ اختصار ہو سکے' کیونکہ یہ کتاب درود شریف کی نہیں ہے کہ تمام تفاصیل کا ذکر کیا جائے بلکہ درود پاک تو دعا کے آداب میں سے ایک ادب تھا جو کہ ذات مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ طبعی وفطری محبت کی وجہ سے طویل ہو گیا ورنہ ہمیں سُنی کون کہے گا اگر ہم مختلف حیلوں بہانوں سے آقا علیہ السلام کی عظمت کو بیان نہ کریں۔

شاہ بطحا کی مدح سرائی اصل سنت کے حصے میں آئی

ہر دن رات میں تین مرتبہ درود شریف پڑھنا

حضرت ابوکاہل رضی اللہ عنہ کو حضور ﷺ نے فرمایا:

اعلمن یا ابا کاھل انہ من صلی علی کل یوم ثلاث مرات وکل لیلۃ ثلث مرات حبالی وشوقا کان حقا علی ان یغفر لہ ذنوبہ تلک اللیلۃ وذلک الیوم ۔

اے ابوکاہل جان لے جو شخص تین مرتبہ ہر دن میں اور تین مرتبہ ہر رات میں محبت وشوق کے ساتھ میرے اوپر درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس دن رات کے اس بندے کے گناہوں کو بخشنا اپنے اوپر واجب کر لیتا ہے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی ۱۸: ۳۶۲ رقم ۹۲۸)

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

''کوئی دو آدمی ایسے نہیں کہ جو آپس میں محبت رکھتے ہوں ایک دوسرے کو ملیں، مصافحہ کریں پھر نبی ﷺ پہ درود بھیجیں تو جدا ہونے سے پہلے ان کے اگلے پچھلے گناہ معاف نہ ہوں'' (مسند ابویعلی ۵، ۳۳۴، رقم ۲۹۶۰)

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

جو شخص بھی مجھ پہ درود بھیجتا ہے ایک فرشتہ اس درود کو لیکر اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اس فرشتے کو فرماتا ہے کہ اس درود کو میرے بندے (حضور ﷺ) کی قبر انور میں لے جا تا کہ آپ ﷺ درود بھیجنے والے کے لیے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دعائے مغفرت کریں اور اس سے اس (درود بھیجنے والے) کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچے۔

(مسند الفردوس للدیلمی ۴، ۱۰ نمبر ۲۰۲۶)

☆ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

من صل علی یوم الجمعة مائتی صلاة غفر له ذنب مائتی مام

''جو جمعہ کے دن مجھ پہ دو سو مرتبہ درود بھیجے اس کے دو سال کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔''

(کنز العمال ۱، ۵۰۷ نمبر ۲۲۴۱)

هل جزاء الاحسان الا الاحسان

عن ابی طلحة رضی الله عنه قال دخلت علیٰ رسول الله صلی الله علیه وسلم واساریر وجهه تبرق فقلت یا رسول الله صلی الله علیه وسلم مارایتك اطیب نفسا ولا اظهر بشرا منك فی یومك هذا فقال ومالی لا تطیب نفسی ولا یظهر بشری وانما فارقنی جبریل الساعة فقال یا محمد من صلی علیك من امتك صلاة كتب الله له بها عشر حسنات ومحاعنه عشر سیئات ورفعه بها عشر درجات وقال له الملك مثل: ما قال لك ؟ قلت : یا جبریل ، وما ذاك الملك؟ قال: ان الله وكل بك ملكا من لدن خلقك الیٰ ان یبعثك لا یصلی علیك احد من امتك الاقال: وانت صلی الله علیك .

''حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور درآنحالیکہ آپ ﷺ کے چہرے کے خدوخال خوشی سے چمک رہے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے آپ ﷺ کو آج کے دن سے بڑھ کر کبھی اتنا زیادہ خوش نہیں پایا (اس کی کیا وجہ ہے؟) حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جرائیل ابھی میرے پاس سے روانہ ہوا ہے اور مجھے کہا اے محمد ﷺ آپ ﷺ کی امت میں سے جو بھی آپ ﷺ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور دس گنا معاف کر دیتا ہے اور دس درجات بلند کر دیتا ہے اور فرشتے اس کے لیے ایسا ہی کہتے ہیں جیسے وہ آپ ﷺ کے لیے کہتا ہے حضور نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: میں نے کہا: اے جرائیل اس فرشتے کا کیا معاملہ ہے؟ تو اس نے کہا بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی پیدائش سے لے کر آپ ﷺ کی بعثت تک ایک فرشتہ کو آپ ﷺ کے ساتھ مقرر کیا ہوا ہے، آپ ﷺ کی امت میں سے جو بھی آپ ﷺ پر درود بھیجتا ہے تو وہ کہتا ہے (اے حضور ﷺ پر درود بھیجنے والے) اللہ تجھ پر بھی درود (بصورت رحمت) بھیجے۔'' (طبرانی، المعجم الکبیر، ۵: ۱۰۰، رقم: ۴۷۲۰، ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۱۶۱، منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۳۲۵، رقم: ۲۵۹۷)

☆ عن انس بن مالك قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : اذا قال العبد اللهم صل علیٰ محمد خلق الله عز وجل من تلك الكلمة ملكاله جناحان جناح بالمشرق وجناح بالمغرب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ورجلاه فی نخوم الارضین ورأسه تحت العرش فیقول صل علی عبدی کما صلی علی نبیی فهو یصلی علیه الی یوم القیامة

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص اللھم صل علی محمد کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان کلمات سے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے جس کے دو پر ہیں ایک مشرق میں ایک مغرب میں اور اس کی دو ٹانگیں ساتوں زمینوں کی آخری حدود تک ہیں اور اس کا سر اللہ تعالیٰ کے عرش کے نیچے ہے پس اللہ تعالیٰ اس فرشتے کو فرماتا ہے قیامت تک اس شخص پہ اسی طرح درود بھیج جس طرح اس نے میرے نبی پہ درود بھیجا وہ فرشتہ اس بندے کے لیے قیامت تک درود بصورت دعا بھیجتا رہے گا۔ (دیلمی، مسند الفردوس، ۱:۲۸۶،۲۸۷، رقم:۱۱۲۴)

اللھم صل علی نور الانوار وسر الاسرار وتریاق الاغیار ومفتاح باب الیسار سیدنا محمدن المختار واله الاطهار واصحابه الاخیار عدد نعم الله وافضاله .

جو مجھ پہ درود پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا

حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

من ذکرت عنده فنسی الصلوة علی خطئ طریق الجنة یوم القیامة .

(مصنف ابن ابی شیبه، ۶:۳۲۶، رقم:۳۱۷۹۳)

جس شخص کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پہ درود پڑھنا بھول جائے تو وہ قیامت کے دن جنت کا راستہ بھول جائے گا۔ ایک روایت میں ہے ایسا شخص قیامت کے دن جنت کی بجائے دوزخ کی طرف چل پڑے گا۔

(مسند الفردوس للدیلمی، ۳:۶۳۴، نمبر ۵۹۸۵)

ایک روایت میں ہے فلا هو منی ولا انا منه۔ نہ میرا اس سے کوئی تعلق ہے نہ اس کا مجھ سے کوئی واسطہ (ایضاً:۵۹۸۶)

اللهم صل علی الذات المحمدیة اللطیفة الاحدیة شمس سماء الاسرار ومظهر الانوار ومرکز مدار الجلال وقطب فلك الجلال، اللهم بسرّه لدیك وبسیره الیك امن خوفی واقل عشرتی واذهب حزنی وحرصی وکن لی وخذنی الیك منی وارزقنی الفناء عنی ولا تجعلنی مفتونا بنفسی محجوبا بحسی واکشف لی عن کل سرّ مکتوم یا حی یا قیوم .

درود کی برکت سے اونٹنی بول پڑی

عن عبد الله بن عمر رضی الله عنهما قال : کنا جلوسا حول رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا دخل اعرابی جهوری بدوی یمانی علیٰ ناقة حمراء فاناخ بباب المسجد ثم قعد فلما قضی نحبه قالوا: یا رسول الله ان الناقة التی تحت الاعرابی سرقة قال: اثم بینة؟ قالوا نعم یا رسول الله قال یا علی خذ حق الله من الاعرابی ان قامت علیه البینة وان لم تقم فرده الی قال فاطرق

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الاعرابی ساعة فقال له النبی صلی الله علیه وسلم : قم یا اعرابی لا مر الله والا فادل بحجتک فقالت الناقة من خلف الباب: والذی بعثک بالکرامة یا رسول الله ان هذا ما سرقنی ولا ملکنی احد سواه فقال له النبی صلی الله علیه وسلم یا اعرابی بالذی انطقها بعذرک ماالذی قلت؟ قال: قلت: اللھم انک لست برب استحدثناک ولا معک اله اعانک علیٰ خلقنا ولا معک رب فنشک فی ربو بیتک انت ربنا کما نقول وفوق ما یقول القائلون اسالک ان تصلی علیٰ محمد وان تبرئینی ببراء تی فقال له النبی صلی الله علیه وسلم والذی بعثنی بالکرامة یا اعرابی لقد رایت الملائکة یتبدرون افواه الازقة یکتبون مقالتک فاکثر الصلاة علی ۔

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے اردگرد بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک بلند آواز والا یمنی دیہاتی بدو اپنی سرخ اونٹنی کے ساتھ ادھر آیا اس نے اپنی اونٹنی مسجد کے دروازے کے سامنے بٹھائی اور خود آ کر ہمارے ساتھ بیٹھ گیا پھر جب اس نے اپنا واویلا ختم کر لیا تو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ یہ اُونٹنی جو دیہاتی کے قبضہ میں ہے یہ چوری کی ہے حضور ﷺ نے فرمایا کیا اس پر کوئی دلیل ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: ہاں جی۔ یارسول اللہ ﷺ! تو آپ ﷺ نے حضرت علی ﷺ سے ارشاد فرمایا کہ اگر اس اعرابی پر چوری کی گواہی مل جاتی ہے تو اس سے اللہ کا حق لو (یعنی اس پر چوری کی حد جاری کرو) اور اگر چوری کی شہادت نہیں ملتی تو اس کو میری طرف لوٹا دو۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر اعرابی نے کچھ دیر کے لیے اپنا سر جھکایا پھر حضور ﷺ نے فرمایا اے اعرابی اللہ کے حکم کی پیروی کرنے کے لیے کھڑے ہو جاؤ وگرنہ میں تمہاری حجت سے دلیل پکڑوں گا پس اسی اثناء میں دروازے کے پیچھے سے اونٹنی بول پڑی اور کہنے لگی قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا نہ تو اس شخص نے مجھے چوری کیا ہے اور نہ ہی اس کے سوا میرا کوئی مالک ہے پس حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے اس اونٹنی کو تیرا عذر بیان کرنی کے لیے قوت گویائی بخشی اے اعرابی یہ بتا تو نے سر جھکا کر کیا کہا تھا۔ اعرابی نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں نے کہا اللہ تو ایسا خدا نہیں ہے جسے ہم نے پیدا کیا ہو اور نہ ہی تیرے ساتھ کوئی اور الٰہ اور رب ہے کہ ہم تیری ربوبیت میں شک کریں تو ہمارا رب ہے جیسا کہ ہم کہتے ہیں اور کہنے والوں کے کہنے سے بھی بہت بلند ہے پس اے میرے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو حضور ﷺ پر درود بھیج اور یہ کہ مجھے میرے الزام سے بری کر دے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس رب کی قسم جس نے مجھے عزت کے ساتھ مبعوث کیا اے اعرابی میں نے دیکھا کہ فرشتے تمہاری بات کو لکھنے میں جلدی کر رہے ہیں پس تو کثرت سے مجھ پر درود بھیجا کر۔"

(المستدرک للحاکم علی الصحیحین ۲: ۶۷۶ نمبر ۴۲۳۶)

اللھم صل وسلم وبارک علیٰ سیدنا محمد وادم ونوح وابراھیم وموسیٰ وعیسیٰ وما بینھم من النبیین والمرسلین صلوات الله وسلامه علیھم اجمعین ○

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللھم صل علی سیدنا محمد عدد ما فی علم اللہ صلوٰۃ دائمۃ بدوام ملک اللہ○

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا محمد ن الروف الرحیم ذی الخلق العظیم وعلی اٰلہ واصحابہ وازواجہ فی کل لحظۃ عدد کل حادث وقدیم○

درود پاک نے پل صراط سے بآسانی گزار دیا

عن عبد الرحمن بن سمرۃ قال : خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال: انی رأیت البارحۃ عجبا رأیت رجلا من امتی قد احتوشتہ ملائکۃ فجاء ہ وضوء ہ فاستنقذہ من ذلک ورایت رجلا من امتی قد احتوشتہ الشیاطین فجاء ہ ذکر اللہ فخلصہ منھم ورایت رجلا من امتی یلھث من العطش فجاء ہ صیام رمضان فسقاہ ورایت رجلا من امتی من بین یدیہ ظلمۃ ومن خلفہ ظلمۃ وعن یمینہ ظلمۃ وعن شمالہ ظلمۃ ومن فوقہ ظلمۃ ومن تحتہ ظلمۃ فجاء ہ حجہ وعمر تہ فاستخرجاہ من الظلمۃ ورأیت رجلا من امتی جاء ہ ملک الموت لیقبض روحہ فجاء تہ صلۃ الرحم فقالت ان ھذا کان واصلا لرحمہ فکلمھم وکلموہ وصار معھم ورایت رجلا من امتی یتقی وھج النار عن وجھہ فجاء تہ زبانیۃ العذاب فجاء ہ امرہ بالمعروف ونھیہ عن المنکر فاستنقذہ من ذلک ورایت رجلا من امتی ھو ی فی النار فجاء تہ دموعہ التی بکی من خشیۃ اللہ فاخرجتہ من النار ورایت رجلا من امتی قد ھوت صحیفتہ الی شمالہ فجاء ہ خوفہ من اللہ فاخذ صحیفتہ فی یمینہ ورایت رجلا من امتی قد خف میزانہ فجاء افراضہ فثقل میزانہ ورایت رجلا من امتی یرعد کما ترعد السعفۃ فجاء ہ حسن ظنہ باللہ فسکن رعدتہ ورایت رجلا من امتی یزحف علی الصراط مرۃ ویجثو مرۃ ویتعلق مرۃ فجاء تہ صلاتہ علی فاخذت بیدہ فاقامتہ علی الصراط حتی جاوز ورایت رجلا من امتی انتھی الی ابواب الجنۃ فغلقت الابواب دونہ فجاء تہ شھادۃ ان لا الہ الا اللہ فاخذت بیدہ فادخلتہ الجنۃ ۔

''حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک دن گھر سے باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ گذشتہ شب میں نے خواب میں عجیب چیز دیکھی میں کیا دیکھتا ہوں کہ فرشتوں نے میری امت کے ایک آدمی کو گھیرا ہوا ہے اس دوران اس شخص کا وضوء وہاں حاضر ہوتا ہے اور اس آدمی کو اس مشکل صورت حال سے نجات دلاتا ہے اور میں اپنی امت کا ایک آدمی دیکھتا ہوں کہ اس پر قبر کا عذاب مسلط کیا گیا ہے پس اس کی نماز آتی ہے اور اس کو اس عذاب سے نجات دلاتی ہے اور میں ایک آدمی دیکھتا ہوں کہ اس کو شیاطین نے گھیرا ہوا ہے پس اللہ کا ذکر (جو وہ کیا کرتا تھا) آتا ہے اور اس کو ان شیاطین سے نجات دلاتا ہے اور میں اپنی امت کا ایک آدمی دیکھتا ہوں کہ پیاس کے مارے اس کا برا حال ہے پس رمضان کے روزے آتے ہیں اور اس کو پانی پلاتے ہیں اور میں اپنی امت کا ایک آدمی دیکھتا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوں جس کے آگے پیچھے، دائیں بائیں، اوپر نیچے تاریکی ہی تاریکی ہے پس اس کا حج اور عمرہ آتے ہیں اور اس کو تاریکی سے نکالتے ہیں اور میں اپنی امت کا ایک آدمی دیکھتا ہوں کہ ملک الموت (موت کا فرشتہ) اس کی روح قبض کرنے کے لیے اس کے پاس کھڑا ہے اس کا صلہ رحم آتا ہے اور کہتا ہے یہ شخص صلہ رحمی کرنے والا تھا پس وہ ان سے کلام کرتا ہے اور وہ اس سے کلام کرتے ہیں اور وہ ان کے ساتھ ہو جاتا ہے اور میں اپنی امت کا ایک آدمی دیکھتا ہوں جو اپنے چہرے سے آگ کا شعلہ دور کر رہا ہے پس اس کا صدقہ آ جاتا ہے اور اس کے سر پر سایہ بن جاتا ہے اور اس کے چہرے کو آگ سے ڈھانپ لیتا ہے اور میں اپنی امت کا ایک آدمی دیکھتا ہوں اس کے پاس عذاب والے فرشتے آتے ہیں پس اس کے پاس اس کا امر بالمعروف ونہی عن المنکر آ جاتا ہے اور اس کو عذاب سے نجات دلاتا ہے اور میں نے اپنی امت کا ایک آدمی دیکھا کہ وہ آگ میں گرا ہوا ہے پس اس کے وہ آنسو آ جاتے ہیں جو اس نے اللہ کی خشیت میں بہائے اور اس کو آگ سے نکال دیتے ہیں اور میں نے اپنی امت کا ایک آدمی دیکھا اس کا نامۂ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں تھا پس اس کا اللہ سے خوف اس کے پاس آ جاتا ہے اور وہ اپنا نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں پکڑ لیتا ہے اور میں نے اپنی امت کا ایک آدمی دیکھا کہ اس کے نیک اعمال والا پلڑا ہلکا ہے پس اس کا قرض دینا اس کے پاس آ جاتا ہے تو اس کا پلڑا بھاری ہو جاتا ہے اور میں نے اپنی امت کا ایک آدمی دیکھا کہ وہ خوف کے مارے کانپ رہا ہوتا ہے جیسا کہ کھجور کی شاخ (ہوا سے ہلتی ہے) پس اس کا اللہ کے ساتھ حسن ظن آتا ہے تو اس کی کپکپاہٹ ختم ہو جاتی ہے اور میں نے اپنی امت کا ایک آدمی دیکھا جو کبھی تو پل صراط پر آگے بڑھتا ہے کبھی رک جاتا ہے اور کبھی لٹک جاتا ہے پس اس کا وہ درود جو مجھ پر بھیجتا ہے آتا ہے اور اس کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے اور اس کو پل صراط پر سیدھا کھڑا رکھتا ہے یہاں تک کہ وہ اس کو عبور کر لیتا ہے اور میں نے اپنے امت کا ایک آدمی دیکھا وہ جنت کے دروازے تک پہنچتا ہے پس جنت کے دروازے اس پر بند کر دیے جاتے ہیں اور وہ باہر کھڑا رہتا ہے پس اس کا کلمہ شہادت آتا ہے جو اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنت میں داخل کر دیتا ہے۔" (ہیثمی مجمع الزوائد، ۷:۱۷۹، ۱۸۰، ابن رجب حنبلی، التخویف من النار، ۱:۴۲، واسطی، تاریخ واسط، ۱:۱۶۹، ۱۷۰)

اللھم صل علی محمدن النبی الامی وعلی اٰلہ وصحبہ وسلم عدد ما علمت وزنۃ ما علمت وملء ما علمت

قلم سونے کے، دوات چاندی کی اور کاغذ نور کے

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے زمین پہ کچھ ایسے فرشتے ہیں جن کو نور سے پیدا کیا گیا اور وہ زمین پہ صرف جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن اترتے ہیں ان کے ہاتھوں میں سونے کے قلم، چاندی کی دواتیں اور نور کے اوراق ہوتے ہیں (لا یکتبون الا الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم) وہ صرف اور صرف حضور ﷺ پہ بھیجا جانے والا درود شریف لکھتے ہیں۔ (مسند الفردوس للدیلمی، ۱:۱۸۴، رقم: ۶۸۸)

☆ آپ ہی سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

من صلى على صلوة كتب الله له قيرا طا والقيرا ط مثل احد
جو مجھ پہ ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں ایک قیراط (اجروثواب کا) لکھ دیتا ہے اور ایک قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے۔ (مصنف عبدالرزاق، ۱:۵۱، رقم:۱۵۳)

اللهم انى اسئلك بك ان تصلى على سيدنا محمد وعلى سائر الانبياء والمرسلين وعلى الهم وصحبهم اجمعين وان تغفر لى ما مضى وتحفظنى فيما بقى ۔

☆ اللهم صل وسلم على محمد وعلىٰ اٰل محمد كما صليت على ابراهيم وعلىٰ اٰل ابراهيم وبارك على محمد وعلىٰ اٰل محمد كما باركت علىٰ ابراهيم وعلىٰ اٰل ابراهيم فى العالمين انك حميد مجيد عدد خلقك ورضا نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك كلما ذكرك الذاكرون وكلما غفل عن ذكره الغافلون ○

☆ اللهم صل افضل صلوٰة علىٰ افضل مخلوقاتك سيدنا محمد وعلىٰ آله وصحبه وسلم عدد معلوماتك ومداد كلماتك كلما ذكرك الذاكرون وكلما غفل عن ذكره الغافلون ○

☆ اللهم صل على سيدنا محمد عبدك ونبيك ورسولك النبى الامى وعلىٰ آله وصحبه وسلم عدد مافى السموت وما فى الارض وما بينهما واجر لطفك فى امورنا والمسلمين اجمعين يا رب العالمين ○

☆ اللهم صل على سيدنا محمد وعلىٰ آله وصحبه وسلم عدد ماكان وعدد مايكون وعدد ما هو كائن فى علم الله ○

درود وسلام کے (۱۰۱) ثمرات وبرکات

۱ – امتثال امر الله سبحانه وتعالى ۔

''درود وسلام پڑھنے سے اللہ تبارک وتعالیٰ کی فرمانبرداری اور اس کے حکم کی تعمیل ہوتی ہے؟'' صلوا عليه وسلموا تسليمًا ۔

۲ – موافقته سبحانه فى الصلاة عليه صلى الله عليه وسلم، وان اختلف الصلاتان فصلاتنا عليه دعا وسوال، وصلاة الله تعالىٰ عليه ثناء وتشريف ۔

''اس میں اللہ عزوجل کے ساتھ موافقت نصیب ہوتی ہے گو نوعیت میں ہمارا درود بھیجنا اور اللہ کا درود بھیجنا مختلف ہے کیونکہ ہمارا درود دعا اور سوال ہے اور اللہ تعالیٰ کا درود حضور ﷺ پر رحمت وثناء کی شکل میں عطاونوال ہے۔''

۳– موافقة ملائكة فيها ۔

''درود خوانی میں فرشتوں کے ساتھ بھی موافقت نصیب ہوتی ہے۔'' لقوله تبارك و تعالىٰ :

ان الله وملائكته يصلون على النبى يا يها الذين امنوا صلوا عليه وسلموا تسليما ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر خوب کثرت سے درود وسلام بھیجا کرو)

۴۔ حصول عشر صلوات من الله على المصلى عليه صلى الله عليه وسلم مرة .

''ایک دفعہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والے کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے دس رحمتیں نصیب ہوتی ہیں۔''

درود شریف پڑھنے سے بلندیٔ درجات نصیب ہوتی ہے

انه يرفع له عشر درجات . ''ایک دفعہ درود بھیجنے پر دس درجات بلند کیے جاتے ہیں۔''

عن انس بن مالك رضى الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى على صلاة واحدة صلى الله عليه عشر صلوات وحطت عنه عشر خطيئات ورفعت له عشر درجات .

(نسائى، السنن، ۳: ۵۰، كتاب السهو، باب الفضل فى الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم، رقم: ۱۲۹۷)

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود (رحمت) بھیجتا ہے اور اس کے دس گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں اور اس کے لیے دس درجات بلند کردیئے جاتے ہیں۔''

۶۔ انه يكتب له عشر حسنات . ''ایک بار درود شریف پڑھنے سے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔''

۷۔ انه يمحى عنه عشر سيئات . ''ایک دفعہ درود بھیجنے سے دس گناہوں (بدیوں) کو مٹا دیتا ہے۔''

عن عبد الرحمن بن عوف رضى الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى على صلاة من امتى كتب له عشر حسنات ومحى عنه عشر سيئات . (ابو یعلی، المسند، ۲: ۱۷۳، رقم: ۸۶۹)

''حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور دس گناہ مٹا دیے جاتے ہیں۔''

۸۔ انه يرجى اجابة دعائه اذا قدمها امامه، فهى تصاعد الدعا الى عندرب العالمين، وكان موقوفا بين السماء والارض قبلها .

''درود شریف دعا سے پہلے پڑھا جائے تو اس دعا کی قبولیت کی امید پیدا ہو جاتی ہے کیونکہ درود شریف دعا کو رب العالمین تک لے جاتا ہے اور درود سریف کے بغیر دعا زمین وآسمان کے درمیان ہی روک لی جاتی ہے۔''

عن امير المومنين على بن ابى طالب رضى الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من دعا الا وبينه وبين الله عزوجل حجاب حتى يصلى على النبى صلى الله عليه وسلم ، فاذا فعل ذلك انخرق ذلك الحجاب ودخل الدعاء، واذا لم يفعل ذلك رجع الدعاء .

(ديلمى، مسند الفردوس، ۴: ۴۷، رقم: ۶۱۴۸)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

’’امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کہ کوئی دعا ایسی نہیں جس کے اور اللہ کے درمیان حجاب نہ ہو یہاں تک کہ دعا کرنے والا حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجے اور جب وہ درود بھیجتا ہے تو یہ حجاب ہٹا دیا جاتا ہے اور دعا (حریم قدس میں) داخل ہو جاتی ہے اور اگر وہ حضور نبی اکرم ﷺ پر درود نہ بھیجے تو وہ دعا (باریاب ہوئے بغیر) واپس لوٹ آتی ہے۔‘‘

۹- انها سبب لشفاعته صلى الله عليه وسلم اذا قرنها بسؤال الوسيلة له او افردها

’’درود بھیجنا آپ ﷺ کی شفاعت پانے کا سبب بنتا ہے۔ خواہ درود کے ساتھ نبی ﷺ کے لیے سوال وسیلہ ہو یا نہ ہو۔‘‘

عن رويفع بن ثابت الانصاری رضی الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من صلى على محمد، وقال اللهم انزله المقعد المقرب عندك يوم القيامة، وجبت له شفاعتی

(مسند احمد، ۴، ۱۰۸)

’’حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص حضور رحمت عالم ﷺ پر درود بھیجتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ اے میرے اللہ حضور ﷺ کو قیامت کے روز اپنے نزدیک مقام قرب پر فائز فرما اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔‘‘

درود شریف پڑھنے سے گناہ معاف ہوتے ہیں

انها سبب لغفران الذنوب .

’’درود شریف بھیجنا گناہوں کی مغفرت کا باعث بنتا ہے۔‘‘

۱۱- انها سبب لكفاية الله العبد ما اهمه .

’’درود شریف بندہ کے رنج و غم میں اللہ تعالیٰ کے کفایت کرنے کا سبب بنتا ہے یعنی درود شریف اللہ تعالیٰ کے کفایت کرنے کے سبب بندے کے لیے دافع رنج و غم ہو جاتا ہے۔‘‘

عن ابی بن كعب رضی الله عنه قال : قلت لرسول الله صلى الله عليه وسلم "اجعل لك صلاتی كلها قال اذا تكفى همك ويغفر لك ذنبك ."

(ترمذی، الجامع الصحيح، ۴: ۶۳۶، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع ، باب نمبر ۲۳، رقم: ۲۴۵۷)

’’حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر ساری دعا آپ ﷺ پر درود بھیجنے کے لیے خاص کر دوں تو؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا پھر تو یہ درود تیرے تمام غموں کو کافی ہو جائے گا اور تیرے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔‘‘

۱۲- انها سبب لقرب العبد منه صلى الله عليه وسلم يوم القيامة .

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

''درود بھیجنا روزِ محشر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب تر ہونے کا سبب بنتا ہے۔''

عن ابی امامة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اكثروا على من الصلاة في كل يوم جمعة فان صلاة امتي تعرض علي في كل يوم جمعة فمن كان اكثرهم علي صلاة كان اقربهم مني منزلة. (بيهقي، السنن الكبرى، ۳: ۲۴۹، رقم: ۵۷۹۱)

''حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجنا اپنا معمول بنالو بے شک میری امت کا درود ہر جمعہ کے روز مجھ پر پیش کیا جاتا ہے اور میری امت میں سے جو مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجنے والا ہوگا وہ (قیامت کے روز) مقام ومنزلت کے اعتبار سے میرے سب سے زیادہ قریب ہوگا۔''

۱۳ - انها تقوم مقام الصدقة لذی العسرة.

''تنگ دست اور مفلس کے لیے درود بھیجنا صدقہ کے قائم مقام ہے۔''

عن ابی سعيد رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ايما رجل لم يكن عنده صدقة فليقل في دعائه: اللهم صل على محمد عبدك ورسولك وصل على المؤمنين والمؤمنات والمسلمين والمسلمات فانها له زكاة. هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه.

(المستدرك للحاكم على الصحيحين ۴: ۱۴۴، نمبر ۷۱۷۵)

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس صدقہ دینے کے لیے کچھ نہ ہو تو وہ اپنی دعا میں یوں کہے اے اللہ اپنے رسول اور بندے حضرت محمد ﷺ پر درود بھیج اور تمام مومن مردوں اور مومن عورتوں مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں پر رحمتیں نازل فرما یہی اس کا صدقہ ہو جائے گا اس حدیث کی اسناد صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کی تخریج نہیں کی۔''

۱۴ - انها سبب لقضاء الحوائج.

''درود شریف قضاء حاجات کا وسیلہ ہے۔''

عن انس بن مالك خادم النبي صلى الله عليه وسلم قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم ان اقربكم مني يوم القيامة في كل موطن اكثركم علي صلاة في الدنيا من صلى علي في يوم الجمعة وليلة الجمعة مائة مرة قضى الله له مائة حاجة سبعين من حوائج الآخرة وثلاثين من حوائج الدنيا (شعب الايمان للبيهقي ۳: ۱۱۱، نمبر ۳۰۳۵)

''حضرت انس رضی اللہ عنہ جو حضور نبی اکرم ﷺ کے خادم خاص تھے بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ قیامت کے روز تمام دنیا میں سے تم میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا جو دنیا میں تم میں سب سے زیادہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مجھ پر درود بھیجنے والا ہوگا پس جو شخص جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرماتا ہے ان میں سے ستر (۷۰) آخرت کی حاجتوں میں سے اور تیں (۳۰) دنیا کی حاجتوں میں سے ہیں۔"

فرشتوں کی دعائیں ملتی ہیں

انها سبب لصلاة الله على المصلي وصلاة ملائكة عليه .

"یہ (درود) درود خواں کے لیے اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فرشتوں کی دعائے رحمت کے حصول کا سبب بنتا ہے۔"

عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما يقول: من صلى على رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة صلى الله عليه وسلم وملائكته سبعين صلاة فليقل عبد من ذلك او ليكثر (مسند احمد ۲: ۱۷۲، نمبر ۶۶۰۵)

"حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو حضور نبی اکرم ﷺ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ اور اس کے فرشتے اس پر ستر مرتبہ درود وسلام بھیجتے ہیں پس اب بندہ کو اختیار ہے چاہے تو وہ اس سے کم یا زیادہ درود بھیجے۔"

۱۶۔ انها زكاة للمصلي وطهارة له .

"یہ (درود) درود پڑھنے والے کے لیے زکوٰۃ اور طہارت ہے۔"

عن ابي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوا علي، فان صلاة على زكاة لكم . (مصنف ابن ابی شیبہ ۶: ۳۲۵، نمبر ۳۱۷۸۴)

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھ پر درود بھیجو بے شک تمہارا مجھ پر درود بھیجنا یہ تمہاری پاکیزگی (کا سبب) ہے۔"

۱۷۔ انها سبب لتبشير العبد بالجنة قبل موته .

"بے شک درود بھیجنا موت سے پہلے بندہ کو جنت مل جانے کی خوشخبری کا سبب بنتا ہے۔"

عن انس رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : من صلى علي في يوم الف مرة لم يمت حتى يرى مقعده من الجنة . (الترغیب والترھیب ۲: ۳۲۸، نمبر ۲۵۷۹)

"حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کہ جو شخص مجھ پر ایک دن میں ہزار مرتبہ درود بھیجتا ہے اسے اس وقت تک موت نہیں آئے گی جب تک وہ جنت میں اپنا ٹھکانہ نہ دیکھ لے۔"

۱۸۔ انها سبب للنجاة من اهوال يوم القيامة .

"بے شک درود بھیجنا قیامت کی ہولناکیوں سے نجات کا سبب بنتا ہے۔"

عن انس بن مالك رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: يا ايها الناس ان انجاكم يوم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

القیامة من اھوالھا و مواطنھا اکثر کم علی صلاة فی دار الدنیا ۔

(مسند الفردوس ۵:۲۷۷، نمبر ۸۱۷۵)

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگو تم میں سے قیامت کی ہولناکیوں اور اس کے مختلف مراحل میں سب سے زیادہ نجات پانے والا وہ شخص ہوگا جو دنیا میں تم میں سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجنے والا ہوگا۔''

۱۹-انھا سبب لرد النبی صلی اللہ علیہ وسلم الصلاة والسلام علی المصلی والمسلم علیہ ۔

''رسول اللہ ﷺ خود درود و سلام بھیجنے والے کو اس کا جواب مرحمت فرماتے ہیں۔''

عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: مامن احد یسلم علی الا رد اللہ علی روحی حتی ارد علیہ السلام ۔ (ابو داؤد شریف ۲:۲۱۸، نمبر ۲۰۴۱)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تبارک تعالیٰ مجھے میری روح لوٹا دیتا ہے پھر میں اس سلام بھیجنے والے کو سلام کا جواب دیتا ہوں۔''

حافظہ مضبوط ہوتا ہے

انھا سبب لتذکر العبد مانسیہ ۔

''بے شک درود بھولی ہوئی شے یاد آجانے کا سبب بنتا ہے۔''

عن انس بن مالک: قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : اذا نسیتم شیئاً فصلوا علی تذکروہ ان شاء اللہ ۔ (جلاء الافھام لابن قیم نمبر ۲۲۳)

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تمہیں کوئی بات بھول جائے تو مجھ پر درود بھیجو ان شاء اللہ وہ (بھولی ہوئی چیز) تمہیں یاد آجائے گی۔''

۲۱-انھا سبب لطیب المجلس ، وان لا یعود حسرة علی اھلہ یوم القیامة ۔

''درود پاک کی برکت سے مجلس پاکیزہ ہو جاتی ہے اور قیامت کے دن وہ نشست اہل مجلس کے لیے حسرت کا باعث نہیں بنے گی۔''

عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : ما اجتمع قوم فی مجلس فتفرقوا من غیر ذکر اللہ والصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا کان علیھم حسرة یوم القیامة ۔ (الصحیح لابن حبان ۲:۳۵۱ نمبر ۵۹۰)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جب کچھ لوگ کسی مجلس میں جمع ہوتے ہیں پھر اس مجلس سے اللہ کا ذکر کیے بغیر اور حضور ﷺ پر درود بھیجے بغیر ایک دوسرے سے جدا ہو جاتے ہیں تو ان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی یہ مجلس قیامت کے روز ان کے لیے حسرت وملال کا باعث ہوگی۔"

۲۲-انها تنفى عن العبد اسم البخل اذا صلى عليه عند ذكره صلى الله عليه وسلم .

"درود شریف بھیجنے کی برکت سے بخیلی کی عادت بندہ سے جاتی رہتی ہے۔"

عن حسين بن على بن ابى طالب رضى الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم البخيل الذى من ذكرت عنده ، لم يصل على . (ترمذى، الجامع الصحيح، ۵: ۵۵۱، كتاب الدعوات، باب قول رسول الله صلى الله عليه وسلم "رغم انف رجل" رقم: ۳۵۴۶)

"حضرت حسین بن علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔"

۲۳-نجاته من الدعا عليه الانف اذاتر كها عند ذكره صلى الله عليه وسلم .

"درود پڑھنے سے رسول اللہ ﷺ کی بددعا (ناک خاک آلود ہو) سے بندہ محفوظ ہو جاتا ہے۔"

عن ابى هريرة رضى الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رغم انف رجل ذكرت عنده، فلم يصل على . (ترمذى شريف ۵: ۵۵۰ نمبر ۳۵۴۵)

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کہ اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔"

۲۴-انها ترمى صاحبها على طريق الجنة وتخطى بتاركها عن طريقها .

"درود شریف درود بھیجنے والے کو جنت کے راستے پر گامزن کر دیتا ہے اور جو درود کو ترک کرتا ہے وہ جنت کی راہ سے دور ہو جاتا ہے۔"

عن جعفر، عن ابيه رضى الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ذكرت عنده فنسى الصلاة على خطئ طريق الجنة يوم القيامة . (مصنف ابن ابى شيبه ۶: ۳۲۶، نمبر ۳۱۷۹۳)

"حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود بھیجنا بھول جائے تو قیامت کے روز وہ جنت کا راستہ بھول جائے گا۔"

بدبو کا خاتمہ ہوتا ہے

انها تنجى من نتن المجلس الذى يذكر فيه الله ورسوله ويحمد ويثنى عليه فيه ويصلى على رسوله صلى الله عليه وسلم .

"درود بھیجنا مجلس کی سڑاند سے نجات دیتا ہے کیونکہ اس مجلس میں ذکر الٰہی اور ذکر مصطفیٰ ﷺ کیا جاتا ہے، اور باری تعالیٰ کی حمد و ثناء اور محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود بھیجا جاتا ہے۔"

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : ما اجتمع قوم فی مجلس فتفرقوا من غير ذكر الله والصلاة على النبی صلی الله علیه وسلم الا كان علیهم حسرة يوم القيامة ." (صحيح ابن حبان ۲: ۳۵۱ نمبر ۵۹۰)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جب چند لوگ کسی مجلس میں جمع ہوتے ہیں پھر اس مجلس سے وہ اللہ کا ذکر کیے بغیر اور حضور ﷺ پر درود بھیجے بغیر ایک دوسرے سے جدا ہو جاتے ہیں تو ان کی یہ مجلس قیامت کے روز ان کے لیے باعثِ حسرت وملال ہوگی۔''

۲۶-انها سبب لتمام الامر الذی ابتدی بحمد الله والصلاة علی رسوله

''جو کام اللہ کی حمد وثناء اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود سے شروع ہو، درود اس کے مکمل ہونے کا سبب بن جاتا ہے۔''

عن ابی هريرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال: كل امر لم يبدأ فيه بحمد الله والصلاة علی فهو اقطع ابتر ممحوق من كل بركة . (الارشاد لابی یعلی ۱: ۴۴۹ نمبر ۱۱۹)

''ہر وہ نیک اور اہم کام جس کو نہ تو اللہ تعالیٰ کی حمد کے ساتھ اور نہ ہی حضور ﷺ پر درود بھیجنے کے ساتھ شروع کیا جائے تو وہ ہر طرح کی برکت سے خالی ہو جاتا ہے۔''

۲۷-انها سبب لو فور نور العبد علی الصراط . ''پل صراط پر بندہ کے لیے افراطِ نور کا سبب درود شریف بنے گا۔''

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : الصلاة علی نور علی الصراط ومن صلی علی يوم الجمعة ثمانين مرة غفرله ذنوب ثمانين عاماً . (مسند الفردوس للديلمی ۲: ۴۰۸ نمبر ۳۸۱۴)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھ پر بھیجا ہوا درود پل صراط پر نور بن جائے گا اور جو شخص مجھ پر جمعہ کے دن اسی (۸۰) مرتبہ درود بھیجتا ہے اس کے اسی (۸۰) سال کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

۲۸-انها سبب انه يخرج بها العبد عن الجفاء .

''بے شک حضور ﷺ پر درود بھیجنے ہی بندہ جفاء کی زد سے باہر نکل جاتا ہے۔''

عن محمد بن علی قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من الجفاء ان اذكر عند رجل فلا يصلی علی . (مصنف عبد الرزاق ۲: ۲۱۷ نمبر ۳۱۲۱)

''حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ جفا (بے وفائی) ہے کہ کسی کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔''

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۲۹-انها سبب لنيل رحمة الله له .

''بیشک درود اللہ تعالیٰ کی رحمت تک رسائی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔(کیونکہ صلوٰۃ بمعنی رحمت کے ہے اور صلوٰۃ قضائے رحمت اور موجبِ رحمت ہے)۔''

عن انس بن مالك ان النبى صلى الله عليه وسلم قال: من ذكرت عنده فليصل على ومن صلى على مرة واحدة صلى الله عليه عشرًا . (السنن الكبرى لنسائى ۶: ۲۱ نمبر ۹۸۸۹)

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کے پاس میرا ذکر ہو تو اسے چاہیے کہ وہ مجھ پر درود بھیجے اور جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔''

ذکر میرا مجھ سے بہتر ہے کہ اس محفل میں ہے

انها سبب يعرض اسم المصلى عليه صلى الله عليه وسلم وذكره عنده .

''درود پڑھنا اس امر کا سبب بنتا ہے کہ درود پڑھنے والے کے نام کا ذکر حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں کیا جائے۔''

عن عمار بن ياسر رضى الله عنه يقول: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : ان الله وكل بقبرى ملكا اعطاه اسماء الخلائق فلا يصلى على احد الى يوم القيامة، الا ابلغنى باسمه واسم ابيه هذا فلان قد صلى عليك . (مسند بزاز ۴: ۲۵۵، نمبر ۱۴۲۵)

''حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کہ بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے میری قبر پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہوا ہے جس کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمام مخلوقات (کی آوازوں کو سننے (اور سمجھنے) کی قوت واستعداد عطاء فرمائی ہے یا تمام مخلوق کے نام) پس قیامت کے دن تک جو بھی مجھ پر درود پڑھے گا وہ فرشتہ اس درود پڑھنے والے کا نام اور اس کے والد کا نام مجھے پہنچائے گا اور کہے گا یا رسول اللہ ﷺ فلاں بن فلاں نے آپ رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجا ہے۔''

۳۱-انها سبب لتثبت الاقدام على الصراط

''حضور نبی اکرم ﷺ پر درود وسلام پڑھنے والے کو پل صراط پر سے گزرتے وقت ثابت قدمی نصیب ہوگی۔''

عن عبد الرحمن بن عوف قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : رايت رجلاً من امتى يزحف على الصراط مرة ويجثو مرة ويتعلق مرة فجاء ته صلاته على فاخذت بيده فاقامته على الصراط حتى جاوز . (مجمع الزوائد للهيثمى ۷: ۱۸۰)

''حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنی امت کا ایک آدمی دیکھا جو کبھی تو پل صراط پر آگے بڑھتا ہے اور کبھی رک جاتا ہے اور کبھی لٹک جاتا ہے پس اس کا مجھ پر درود بھیجنا اس کے کام آتا ہے اور اس کی دستگیری کرتا ہے اور اس کو پل صراط پر سیدھا کھڑا کر لیتا ہے یہاں تک کہ وہ اس کو عبور کر لیتا ہے۔''

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۳۲-الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم زینة المجالس ۔

''حضور نبی اکرم ﷺ پر درود پڑھنا مجالس کی زینت کا سبب بنتا ہے۔''

عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : زینوا مجالسکم بالصلاة علی فان صلاتکم تعرض علی او تبلغنی ۔ (کشف الخفاء للعجلونی ۱ : ۵۳۶، نمبر ۱۴۴۳)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ (اے لوگو) مجھ پر درود بھیجنے کے ذریعے اپنی مجالس کو سجایا کرو بے شک تمہارا درود مجھے پیش کیا جاتا ہے یا مجھے پہنچ جاتا ہے۔''

۳۳-انها سبب براة المصلی من النفاق

''حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا درود بھیجنے والے کو نفاق سے پاک کر دیتا ہے۔''

۳۴-انها سبب براة المصلی من النار

''رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنا درود بھیجنے والے کو جہنم کی آگ سے بچالیتا ہے۔''

شہداء کی سنگت ملتی ہے

انها سبب لا سکان المصلی مع الشهداء یوم القیامة ۔

''حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا درود بھیجنے والے کو روز قیامت شہداء کے ساتھ ٹھہرانے کا سبب بنتا ہے۔''

عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی صلاة واحدة صلی اللہ علیہ عشر او من صلی علی عشرا صلی اللہ علیہ مائة ومن صلی علی مائة کتب اللہ بین عینیہ براءة من النفاق وبراءة من النار واسکنه اللہ یوم القیامة مع الشهداء ۔ (المعجم الاوسط للطبرانی ۷: ۱۸۸ نمبر ۷۲۳۵)

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود (بصورت رحمت) بھیجتا ہے اور جو مجھ پر دس مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ اس پر سو مرتبہ درود (بصورت دعاء) بھیجتا ہے اور جو مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی آنکھوں کے درمیان نفاق اور جہنم کی آگ سے براءت لکھ دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ قیامت کی روز اس کا ٹھکانہ شہداء کے ساتھ کرے گا۔''

۳۶-انها سبب لصلاة الملائکة علی المصلی ۔

''حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا درود بھیجنے والے پر فرشتوں کے درود بھیجنے کا سبب بنتا ہے۔''

عن ربیعة رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: ما من مسلم یصلی علی الا صلت علیہ الملائکة ما صلی علی فلیقل العبد من ذلک او لیکثر ۔ (ابن ماجه ۱: ۲۹۴، نمبر ۹۰۷)

''حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ جو بندہ بھی مجھ پر درود بھیجتا ہے تو فرشتے اس پر اسی طرح درود (بصورت دعاء) بھیجتے ہیں جس طرح اس نے مجھ پر درود بھیجا پس اب بندہ کا اختیار ہے کہ وہ مجھ پر اس سے کم درود بھیجے یا زیادہ۔''

۳۷-انها سبب لتسليم الله علىٰ من سلم عليه صلى الله عليه وسلم

''حضور نبی اکرم پر سلام بھیجنا سلام بھیجنے والے پر اللہ تعالیٰ کے سلام بھیجنے کا سبب بنتا ہے۔''

عن عبد الرحمن بن عوف ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: انى لقيت جبرائيل عليه السلام فبشرني وقال: ان ربك يقول: من صلى عليك صليت عليه، ومن سلم عليك سلمت عليه، فسجدت لله عزوجل شكرًا۔ (المستدرك للحاكم على الصحيحين ۱: ۷۳۵، نمبر ۲۰۱۹)

''حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک میں جبرائیل علیہ السلام سے ملا تو اس نے مجھے یہ خوشخبری دی کہ بے شک آپ کا رب فرماتا ہے کہ اے محمد ﷺ جو شخص آپ پر درود و سلام بھیجتا ہے میں بھی اس پر درود و سلام بھیجتا ہوں پس اس بات پر میں اللہ عزوجل کے حضور سجدہ شکر بجالایا۔''

۳۸-انها سبب انه يخرج بها العبد عن الشقاء

''حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے سے بندہ بدبختی سے نکل جاتا ہے۔''

عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من ادرك رمضان ولم يصمه شقي ومن ادرك والديه او احدهما فلم يبره فقد شقي ومن ذكرت عنده فلم يصل على فقد شقي۔ (المعجم الاوسط للطبرانى ۴: ۱۶۲، نمبر ۳۸۷۱)

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بدبخت ہے وہ شخص جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور اس کے روزے نہ رکھے اور بدبخت ہے وہ شخص جس نے اپنے والدین کو یا ان میں سے کسی ایک کو پایا اور ان کے ساتھ نیکی نہ کی اور بدبخت ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود نہ بھیجا۔''

۳۹-ان النبى صلى الله عليه وسلم يسمع صلاة المصلى

''حضور نبی اکرم ﷺ بذاتِ خود درود بھیجنے والے کا درود سنتے ہیں۔''

عن ابى هريرة رضي الله عنه قال: قال النبى صلى الله عليه وسلم من صلى على عند قبرى سمعته ومن صلى على نائيا ابلغته۔ (شعب الايمان للبيهقى ۲: ۲۱۸، نمبر ۱۵۸۳)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو میری قبر کے نزدیک مجھ پر درود پڑھتا ہے میں خود اس کو سنتا ہوں اور جو دور سے مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ (بھی) مجھے پہنچا دیا جاتا ہے۔''

آقا علیہ السلام خود درود سنتے ہیں

الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم تبليغه صلى الله عليه وسلم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

''حضور نبی اکرم ﷺ پر بھیجا ہوا درود از خود آپ ﷺ کو پہنچ جاتا ہے۔''

عن ابی ھریرۃ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجعلوا بیوتکم قبوراً ولا تجعلوا قبری عید او صلوا علی فان صلاتکم تبلغنی حیث کنتم۔

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ اور نہ ہی میری قبر کو عید (کہ جس طرح عید سال میں دو مرتبہ آتی ہے اس طرح تم سال میں صرف ایک یا دو دفعہ میری قبر کی زیارت کرو بلکہ میری قبر کی جہاں تک ممکن ہو کثرت سے زیارت کیا کرو) اور مجھ پر درود بھیجا کرو پس تم جہاں کہیں بھی ہوتے ہو تمہارا درود مجھے پہنچ جاتا ہے۔''

۴۱- السلام علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یبلغہ صلی اللہ علیہ وسلم

''حضور نبی اکرم ﷺ پر بھیجا ہوا سلام آپ ﷺ کو پہنچ جاتا ہے۔''

عن علی مرفوعاً قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلموا علی فان تسلیمکم یبلغنی اینما کنتم۔ (کشف الخفاء للعجلونی ۲: ۳۲ نمبر ۱۶۰۲)

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھ پر سلام بھیجا کرو بے شک تم جہاں کہیں بھی ہو تمہارا سلام مجھے پہنچ جاتا ہے۔''

۴۲- صلاۃ المصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم سبب لبشراہ صلی اللہ علیہ وسلم

''درود بھیجنے والے کا درود حضور نبی اکرم ﷺ کی خوشی کا باعث ہے۔''

عن ابی طلحۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاء ذات یوم والبشر یری فی وجھہ فقال: انہ جاء نی جبریل علیہ السلام فقال: اما یرضیک یا محمد ان لا یصلی علیک احد من امتک الا صلیت علیہ عشراً، ولا یسلم علیک احد من امتک الا سلمت علیہ عشرا؟

(سنن نسائی ۳: ۵۰، نمبر ۱۲۹۴)

''حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک دن تشریف لائے اور آپ ﷺ کے چہرہ انور پر خوشی کے آثار نمایاں تھے آپ ﷺ نے فرمایا میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا اے محمد ﷺ کیا آپ ﷺ اس بات پر خوش نہیں ہوں گے کہ آپ ﷺ کی امت میں سے کوئی بھی آپ ﷺ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے تو میں اس پر دس مرتبہ درود (بصورت دعاء) بھیجتا ہوں اور جو آپ ﷺ پر ایک مرتبہ سلام بھیجتا ہے تو میں اس پر دس مرتبہ سلام بھیجتا ہوں۔''

۴۳- ان اولی الناس بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم اکثرھم علیہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ۔

''روز قیامت حضور نبی اکرم ﷺ کے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو دنیا میں آپ ﷺ پر درود کی کثرت کرتا ہوگا۔''

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عن عبد الله بن مسعود: ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اولىٰ الناس بى يوم القيامة اكثرهم على الصلاة ۔ (ترمذی شریف ۲: ۳۵۴، نمبر ۴۸۴)

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ ہوگا جو (دنیا میں) مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجا کرتا تھا۔''

۴۴۔من صلّٰى على النبى صلى الله عليه وسلم فى كتاب لم تزل الملائكة تصلى عليه مادام اسمه فى ذلك الكتاب

''جو شخص کسی کتاب میں حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجتا ہے فرشتے اس وقت تک اس پر درود (بصورتِ دعاء) بھیجتے رہتے ہیں جب تک آپ ﷺ کا نام اس کتاب میں موجود رہتا ہے۔''

عن ابى هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى على فى كتاب لم تزل الملائكة تستغفر له مادام اسمى فى ذلك الكتاب ۔ (المعجم الاوسط للطبرانی ۲: ۲۳۲، نمبر ۱۸۳۵)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص مجھ پر کسی کتاب میں درود بھیجتا ہے تو فرشتے اس کے لیے اس وقت تک بخشش کی دعا کرتے رہتے ہیں جب تک میرا نام اس کتاب میں موجود رہتا ہے۔''

اسی سال کے گناہ معاف

من صلّٰى على النبى صلى الله عليه وسلم يوم الجمعة ثمانين مرة غفرت له خطيئة ثمانين سنة ۔

''جو شخص جمعہ کے دن حضور نبی اکرم ﷺ پر ۸۰ مرتبہ درود بھیجتا ہے اس کے ۸۰ سال کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔''

عن ابى هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الصلاة على نور على الصراط ومن صلى على يوم الجمعة ثمانين مرة غفرله ذنوب ثمانين عاما ۔

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھ پر درود بھیجنا پل صراط پر نور کا کام دے گا پس جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر اسی (۸۰) مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے اسی (۸۰) سال کے گناہ بخش دیتا ہے۔''

۴۶۔یصلى سبعون الف ملك علىٰ من صلى علَى النبى صلى الله عليه وسلم

''جو شخص حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجتا ہے ستر ہزار فرشتے اس پر درود (بصورتِ دعاء) بھیجتے ہیں۔''

عن عبد الرحمن بن عوف رضى الله عنه قال: خرجت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الى البقيع فسجد سجدة طويلة ، فسالته فقال: جاء نى جبريل عليه السلام، وقال : انه لا يصلى عليك احد الا ويصلى عليه سبعون الف ملك ۔ (مصنف ابن ابی شیبة ۲: ۵۱۷)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

''حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جنت البقیع کی طرف آیا آپ ﷺ نے وہاں ایک طویل سجدہ کیا پس میں نے آپ ﷺ سے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور فرمایا جو کوئی بھی آپ ﷺ پر درود بھیجتا ہے ستر ہزار فرشتے اس پر درود (بصورت دعاء) بھیجتے ہیں۔''

۴۷-الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم تستغفر لقائلها۔

''حضور نبی اکرم ﷺ پر بھیجا ہوا درود، درود خواں کے لیے مغفرت طلب کرتا ہے۔''

۴۸-الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم تقربها عین المصلی۔

''حضور نبی اکرم ﷺ پر بھیجے ہوئے درود سے درود خواں کی آنکھوں کو ٹھنڈک نصیب ہوتی ہے۔''

عن عائشة قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ما من عبد یصلی علی صلاة الا عرج بها ملك حتی یجیء وجه الرحمن عزوجل فیقول اللہ عزوجل اذهبوا بها الی قبر عبدی تستغفر لقائلها وتقربه عینه۔ (مسند الفردوس للدیلمی ۴:۱۰ نمبر ۲۰۲۶)

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص بھی مجھ پر درود بھیجتا ہے ایک فرشتہ اس درود کو لے کر اللہ عزوجل کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے پھر اللہ تبارک وتعالیٰ اس فرشتے کو فرماتا ہے کہ اس درود کو میرے بندے (حضور نبی اکرم ﷺ) کی قبر انور میں لے جاؤ تاکہ یہ درود بھیجنے والے کے لیے مغفرت طلب کرے اور اس سے اس کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچے۔''

غلاموں کو آزاد کرنے سے زیادہ افضل

الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم امحق للخطایا من الماء للنار

''حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا پانی کے آگ کو مٹانے سے بڑھ کر گناہوں کا مٹانے والا ہے۔''

۵۰-السلام علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم افضل من عتق الرقاب

''حضور نبی اکرم ﷺ پر سلام بھیجنا غلاموں کو آزاد کرنے سے زیادہ افضل ہے۔''

عن ابی بکر الصدیق قال: الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم امحق للخطایا من الماء للنار، والسلام علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم افضل من عتق الرقاب، وحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل من مهج الانفس اوقال: من ضرب السیف فی سبیل اللہ عزوجل۔

(کنز العمال ۲:۳۶۷ نمبر ۳۹۸۲)

''حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا پانی کے آگ کو بجھانے سے بھی زیادہ گناہوں کو مٹانے والا ہے اور حضور ﷺ پر سلام بھیجنا غلاموں کو آزاد کرنے سے بڑھ کر فضیلت والا کام ہے اور حضور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ﷺ کی محبت جانوں کی روحوں سے بڑھ کر فضیلت والی ہے یا فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے بھی بڑھ کر فضیلت والی ہے۔''

۵۱۔ انھا سبب لا ستیجاب الامان من سخط اللہ

''حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے محفوظ رہنے کا سبب بنتا ہے۔''

عن علی رضی اللہ عنہ انہ قال لو لا ان انس ذکر اللہ عزوجل ما تقربت الی اللہ عزوجل الا بالصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: قال جبریل: یا محمد! ان اللہ عزوجل یقول من صلی علیک عشر مرات استوجب الامان من سخطی۔ (القول البدیع للسخاوی: ۱۲۲)

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اگر میں اللہ عزوجل کا ذکر بھول جاتا تو میں اس کا قرب حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجے بغیر نہ پاسکتا، بے شک میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جبرائیل امین نے مجھے کہا اے محمد ﷺ جو شخص آپ ﷺ پر دس مرتبہ درود بھیجتا ہے وہ میری ناراضگی سے محفوظ رہتا ہے۔''

۵۲۔ مکثر الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یکون تحت ظل عرش اللہ یوم القیامۃ

''روز قیامت (دنیا میں) حضور نبی اکرم ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنے والا اللہ تعالیٰ کے عرش کے سائے تلے ہوگا۔''

عن علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: ثلاثۃ تحت ظل عرش اللہ یوم القیامۃ یوم لاظل الا ظلہ قیل من ھم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من فرج عن مکروب من امتی واحیا سنتی واکثر الصلاۃ علی۔ (ایضاً: ۱۲۳)

''حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت والے دن تین اشخاص اللہ تعالیٰ کے عرش کے سائے تلے ہوں گے کہ جس دن اللہ تعالیٰ کے عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ وہ (تین اشخاص) کون ہیں؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک وہ شخص جس نے میری امت کے کسی مصیبت زدہ سے مصیبت کو دور کیا دوسرا وہ جس نے میری سنت کو زندہ کیا اور تیسرا وہ جس نے کثرت سے مجھ پر درود بھیجا۔''

۵۳۔ احب الاعمال الی اللہ الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

''اللہ کے ہاں محبوب ترین عمل حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا ہے۔''

عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: قلت لجبریل ای الاعمال احب الی اللہ عزوجل قال الصلاۃ علیک یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم وحب علی بن ابی طالب۔ (ایضاً: ۱۲۹)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

''حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے جبرائیل سے پوچھا اللہ کے ہاں محبوب ترین عمل کون سے ہیں؟ تو جبرائیل نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ پر درود بھیجنا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت کرنا۔''

۵۴-انها سبب لنفی الفقر۔

''حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا فقر کو ختم کر دیتا ہے۔''

عن سمرة السوائی والد جابر رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم كثرة الذكر والصلاة علی تنفی الفقر۔ (ایضاً)

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے والد حضرت سمرہ سوائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کثرت ذکر اور مجھ پر درود بھیجنا فقر کو ختم کر دیتا ہے۔''

دل روشن و منور ہو جاتا ہے

ینضر الله قلب المصلی وینوره بالصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم۔

''اللہ تعالیٰ حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے والے کے دل کو درود کے وسیلہ سے تر و تازہ اور منور کر دیتا ہے۔''

عن خضر بن ابی العباس والیاس بسام قالا سمعنا رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: مامن مؤمن صلی علی محمد صلی الله علیه وسلم الا نضربه قلبه ونوره الله عزوجل۔ (ایضاً: ۱۳۲)

''حضرت خضر بن ابو عباس اور الیاس بن بسام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو مومن بھی حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو تر و تازہ اور منور کر دیتا ہے۔''

۵۶-من صلیٰ علی النبی صلی الله علیه وسلم فتح الله له سبعین بابا من الرحمة۔

''جو حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے رحمت کے ستر دروازے کھول دیتا ہے۔''

عن خصر بن انشا والیاس بن بسام قالا: سمعناه صلی الله علیه وسلم یقول علی المنبر: من قال صلی الله علیٰ محمد صلی الله علیه وسلم فقد فتح علیٰ نفسه سبعین بابا من الرحمة۔ (ایضاً: ۱۳۳)

''حضرت خضر بن انشا اور الیاس بن بسام رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نے حضور نبی اکرم ﷺ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص ''صلی اللہ علی محمد'' (اللہ تعالیٰ حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجے) کہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے اپنی رحمت کے ستر دروازے کھول دیتا ہے۔''

۵۷-الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم سبب لرویته فی المنام

''حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا آپ ﷺ کو خواب میں دیکھنے کا سبب ہے۔''

عن خضر بن انشار والیاس بن بسام یقولان: جاء رجل من الشام الیٰ النبی صلی الله علیه وسلم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فقال یا رسول اللہ : ان ابی شیخ کبیر وھو یحب ان یراك فقال ائتنی به فقال انه ضریر البصر فقال قل له لیقل فی سبع اسبوع یعنی فی سبع لیال صلی اللہ علیٰ محمد صلی اللہ علیه وسلم فانه یرانی فی المنام حتی یروی عنی الحدیث ففعل فراہ فی المنام ۔ (ایضاً)

''حضرت خضر بن انشا اور الیاس بن بسام رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ شام کا ایک آدمی حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ ﷺ بے شک میرا باپ بوڑھا ہے لیکن وہ آپ ﷺ کی زیارت کرنے کا مشتاق ہے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے فرمایا کہ اپنے باپ کو میرے پاس لے آؤ آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ نابینا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو کہو کہ وہ سات راتیں ''صلی اللہ علیٰ محمد'' (اللہ حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجے) پڑھ کر سوئے بے شک (اس عمل کے بعد) وہ مجھے خواب میں دیکھ لے گا اور مجھ سے حدیث روایت کرے گا آدمی نے ایسا ہی کیا تو اس کو خواب میں آپ ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔''

۵۸۔الصلاۃ علی النبی تقی المصلی من الغیبة ۔

''حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا درود بھیجنے والے کو غیبت سے بچاتا ہے۔''

عن خضر ابن انشا والیاس بن بسام یقولان: سمعنا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول، اذا جلستم مجلسا فقولوا بسم اللہ الرحمن الرحیم، وصلی اللہ علیٰ محمد یوکل اللہ بکم ملکا یمنعکم من الغیبة حتی لا تغتابوا ۔(ایضاً)

''حضرت خضر بن انشا اور الیاس بن بسام رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم کسی مجلس میں بیٹھو تو بسم اللہ الرحمن الرحیم اور صلی اللہ علیٰ محمد کہو تو اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ایک فرشتہ مقرر کر دے گا جو تمہیں غیبت کرنے سے باز رکھے گا۔''

۵۹۔الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیه وسلم طھارۃ قلوب المومنین من الصداء ۔

''حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا مومنین کے دلوں کو زنگ آلود ہونے سے بچاتا ہے۔''

عن محمد بن قاسم رفعه ، لکل شیء طھارۃ وغسل وطھارۃ قلوب المومنین من الصداء الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیه وسلم ۔(ایضاً: ۱۳۵)

''حضرت محمد بن قاسم رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ ہر چیز کے لیے طہارت اور غسل ہے اور حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا مومنین کے دلوں کو زنگ سے پاک کرتا ہے۔''

درود خواں لوگوں کا محبوب بن جاتا ہے

صلاۃ النبی صلی اللہ علیه وسلم سبب لحب الناس للمصلی ۔

''حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا درود بھیجنے والے کے لیے لوگوں کی محبت کا سبب بنتا ہے۔''

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عن خصر والياس قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : ما من مومن يقول صلى الله على محمد صلى الله عليه وسلم الا احبه الناس وان كانوا ابغضوه ۔ (ایضاً: ۱۳۳)

''حضرت خضر اور حضرت الیاس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی مومن ایسا نہیں کہ وہ صلی اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہے مگر یہ کہ لوگ اس سے سب سے زیادہ محبت کرنے لگیں گے اگر چہ اس سے پہلے وہ اس سے نفرت ہی کیوں نہ کرتے ہوں۔''

۶۱-الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم سبب لمصافحته المصلى يوم القيامة ۔

''حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ قیامت کے دن مصافحہ کرنے کا سبب ہے۔''

عن عبدالرحمن بن عيسىٰ قال قال النبى صلى الله عليه وسلم من صلى على فى يوم خمسين مرة صافحته يوم القيامة ۔ (ایضاً: ۱۳۶)

''حضرت عبدالرحمٰن بن عیسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو روزانہ مجھ پر پچاس (۵۰) مرتبہ درود بھیجتا ہے۔ قیامت کے روز میں اس سے مصافحہ کروں گا۔''

۶۲-الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم سبب لتقبيله فم المصلى ۔

''حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا آپ ﷺ کے درود بھیجنے والے کے منہ کو بوسہ سے نوازنے کا سبب بنتا ہے۔''

عن محمد بن سعيد بن مطرف الرجل الصالح قال كنت جعلت علىٰ نفسى كل ليلة عند النوم اذا اويت الىٰ مضجعى عدداً معلوماً اصليه على النبى ﷺ فاذا انا فى بعض الليالى قد اكملت العدد فاخذتنى عيناى وكنت ساكنا فى غرفة فاذا بالنبى ﷺ قد دخل على من باب الغرفة فاضاءت به نورًا ثم نهض نحوى وقال هات هذا الفم الذى يكثر الصلاة على اقبله ۔

(سعادة الدارين للنبهانى ۷۱)

''حضرت محمد بن سعید بن مطرف رضی اللہ عنہ جو کہ ایک نیک اور صالح انسان تھے فرماتے ہیں کہ ہر رات سونے سے پہلے میں نے حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کے لیے ایک خاص عدد مقرر کیا ہوا تھا۔ پھر ایک رات میں نے درود کا عدد مکمل کیا ہی تھا کہ مجھے نیند آ گئی درآنحالیکہ میں اپنے کمرے میں تھا میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ میرے کمرے کے دروازے سے اندر داخل ہو رہے ہیں پس آپ ﷺ کے جسم اطہر سے میرا کمرہ منور ہو گیا پھر حضور نبی اکرم ﷺ میری طرف بڑھے اور فرمایا اپنا منہ جو مجھ پر کثرت سے درود بھیجتا ہے آگے لاؤ تا کہ میں اس کو چوم سکوں۔''

۶۳-المجلس الذى يصلى فيه على النبى صلى الله عليه وسلم تتارج منه الرائحة الطيبة الى السماء ۔

''وہ مجلس جس میں حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجا جاتا ہے اس سے ایک بہترین خوشبو آسمان کی طرف بلند ہوتی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے۔"

عن بعض العارفين رضى الله عنه انه قال مامن مجلس يصلى فيه على محمد صلى الله عليه وسلم الا قامت منه رائحة طيبة حتى تبلغ عنان السماء فتقول الملائكة هذا مجلس صلى فيه على محمد صلى الله عليه وسلم . (ايضاً)

"کسی عارف سے روایت ہے کہ جس مجلس میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جاتا ہے اس سے ایک نہایت ہی پاکیزہ خوشبو پیدا ہوتی ہے جو آسمان کے کناروں تک پہنچ جاتی ہے (اس خوشبو کی وجہ سے) فرشتے کہتے ہیں یہ اس مجلس کی خوشبو ہے جس میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا گیا۔"

۶۴ - كثرة الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم يرضى الرحمن .

"حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجنا اللہ تعالیٰ کی رضا کا سبب بنتا ہے۔"

درود سے شیطان دفع دور

كثرة الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم يطرد الشيطان .

"حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجنا شیطان کو بھگاتا ہے۔"

۶۶ - كثرة الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم يجلب السرور .

"حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجنا خوشی لانے کا باعث بنتا ہے۔"

۶۷ - كثرة الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم يقوى القلب والبدن .

"حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجنا دل اور جسم کو مضبوط کرتا ہے۔"

۶۸ - كثرة الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم ينور القلب والوجه .

"حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجنا دل اور چہرے کو منور کرتا ہے۔"

۶۹ - كثرة الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم يجلب الرزق .

"حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجنا کثرتِ رزق کا باعث بنتا ہے۔"

خوفِ خدا اور عبادت میں لذت نصیب ہو

كثرة الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم يكسب المهابة والحلاوة .

"حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجنا اللہ تعالیٰ سے خوف اور عبادت میں حلاوت کا باعث بنتا ہے۔"

۷۱- كثرة الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم يورث محبة النبى التى هى روح الاسلام .

"حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجنے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نصیب ہوتی ہے جو کہ روحِ اسلام ہے۔"

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۷۲- كثرة الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم يورث المعرفة والانابة والقرب وحياة القلب وذكر النبى صلى الله عليه وسلم للعبد .

''حضور نبی اکرم ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنا آپ ﷺ کی معرفت، انابت، قربت زندہ دلی اور اس بندے کا حضور علیہ السلام کی زبان پہ ذکر کا باعث بنتا ہے۔''

۷۳- كثرة الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم قوت القلب وروحه .

''حضور نبی اکرم ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنا دل اور جان کی غذا اور اس کی روح ہے۔''

۷۴- كثرة الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم يحدث الانس .

''حضور نبی اکرم ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنا طبیعت میں انس و محبت کو پیدا کرتا ہے۔''

وحشت ختم ہو جاتی ہے

كثرة الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم يزيل الوحشة .

''حضور نبی اکرم ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنا طبیعت اور مزاج سے وحشت کو ختم کر دیتا ہے۔''

۷۶- كثرة الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم يوجب تنزل السكينة .

''حضور نبی اکرم ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنا دلوں میں نزول سکینہ کا باعث بنتا ہے۔''

۷۷- كثرة الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم غشيان الرحمة .

''حضور نبی اکرم ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنا رحمت کے سائبان کے چھا جانے کا باعث بنتا ہے۔''

۷۸- كثرة الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم حفوف الملائكة بالمصلى .

''حضور نبی اکرم ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنے سے فرشتے کا درود بھیجنے والے کو اپنے پروں کے ساتھ گھیر لیتے ہیں۔''

۷۹- كثرة الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم يشغل عن الكلام الضار .

''حضور نبی اکرم ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنا انسان کو نقصان دہ کلام سے بچاتا ہے۔''

درود خواں کی نیک بختی

كثرة الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم يسعد المصلى .

''حضور نبی اکرم ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنا درود بھیجنے والے کی ابدی خیر و سعادت کا باعث بنتا ہے۔''

۸۱- كثرة الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم يسعد بها جليس المصلى .

''حضور نبی اکرم ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنے کی وجہ سے درود بھیجنے والے کے ہم نشین اس کی مجلس سے خوش ہوتے ہیں۔''

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۸۲- الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایسر العبادات وافضلھا ۔

''حضور نبی اکرم ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنا آسان ترین اور افضل ترین عبادت ہے۔''

۸۳- الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم غراس الجنۃ ۔

''حضور نبی اکرم ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنا جنت کی شادابی عطا کرتا ہے۔''

۸۴- الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یؤمن العبد من نسیان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۔

''حضور نبی اکرم ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنے سے انسان حضور نبی اکرم ﷺ کو بھولنے سے محفوظ ہو جاتا ہے۔''

۸۵- الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعم الاوقات والاحوال ولیس شیئی من الطاعات مثلہ ۔

''حضور نبی اکرم ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنا ایسی عبادت ہے جو تمام اوقات اور احوال میں بلا شرط جائز ہے اس کے وقت کی کوئی پابندی نہیں یہ عبادت ہر وقت ادا ہے اس میں قضا نہیں جبکہ دوسری تمام عبادات ایسی نہیں۔''

۸۶- الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم نور للعبد فی دنیاہ وقبرہ ویوم حشرہ ۔

''حضور نبی اکرم ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنا بندے کے لیے دنیا، قبر اور یوم آخرت میں نور کا باعث بنتا ہے۔''

۸۷- الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم راس الولایۃ وطریقھا ۔

''حضور نبی اکرم ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنا ولایت کی طرف جانے والا راستہ ہے۔''

۸۸- الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یزیل خلۃ القلب ویفرق غمومہ وھمومہ ۔

''حضور نبی اکرم ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنا دل کی مفلسی اور اس کے غموں کو دور کرتا ہے۔''

۸۹- الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یزیل قسوۃ القلب ۔

''حضور نبی اکرم ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنا دل کی سختی کو دور کرتا ہے۔''

درود کی مجلس جنت کے باغات

مجلس الصلاۃ والسلام مجالس الملائکۃ وریاض الجنۃ ۔

''درود وسلام کی مجالس فرشتوں کی مجالس اور جنت کے باغات ہیں۔''

۹۱- کل صلوٰۃ شرعت لا قامۃ الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۔

''تمام نمازوں کو حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کے ساتھ شروع اور مشروط کر دیا گیا ہے۔''

۹۲- افضل کل اھل عمل اکثرھم فیہ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ ۔

''تمام صاحبانِ اعمالِ صالحہ سے افضل وہ شخص ہے جو کثرت سے حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجتا ہے۔''

۹۳- ادامۃ الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم تنوب مناب کثیر من الطاعات البدنیۃ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

والمالية ۔

''حضور نبی اکرم ﷺ پر ہمیشہ کثرت سے درود بھیجتے رہنا بہت ساری بدنی اور مالی طاعات کے قائم مقام ہے۔''

۹۴ – كثرة الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم يعين على طاعة الله ۔

''حضور نبی اکرم ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنا اللہ تعالیٰ کی اطاعت و بندگی میں معاون ثابت ہوتا ہے۔''

مشکل کا حل

كثرة الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم يسهل كل صعب ۔

''حضور نبی اکرم ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنا تمام امور میں حائل مشکلات کو رفع کر دیتا ہے۔''

۹۶ – كثرة الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم يسر الامور كلها ۔

''حضور نبی اکرم ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنا تمام امور کی انجام دہی کو آسان بنا دیتا ہے۔''

۹۷ – كثرة الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم يعطى المصلى رفعة لروحه ۔

''حضور نبی اکرم ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنے والے کی روح اعلیٰ مقامات پر فائز کی جاتی ہے۔''

۹۸ – المصلون على النبي صلى الله عليه وسلم اسبق العمال فى مضمار الاخرة ۔

''حضور نبی اکرم ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنے والے تمام اہل عمل سے آخرت میں سبقت لے جائیں گے۔''

۹۹ – الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم سد بين العبد وبين نار جهنم ۔

''حضور نبی اکرم ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنا بندے اور جہنم کی آگ کے درمیان ڈھال بن جائے گا۔''

زمیں کا اتنا ٹکڑا آسماں ہے

تتباهى كل بقاع الارض بمن يصلى على النبي صلى الله عليه وسلم ۔

''زمین کے ٹکڑے بھی جن پر کوئی شخص حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجتا ہے، اس شخص پر فخر کرتے ہیں۔''

۱۰۱ – كثرت الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم توصل المصلى الى حضرة النبي صلى الله عليه وسلم الروحية ۔

''کثرتِ درود و سلام حضور ﷺ کی کچہری کی حاضری نصیب کرتا ہے۔''

(البدر التمام فى الصلوٰة على صاحب الدنو والمقام)

☆ اللهم صل وسلم على روح سيدنا محمد فى الارواح وصل وسلم علىٰ جسده فى الاجساد وصل وسلم علىٰ قربه فى القبور وصل وسلم علىٰ اسمه فى الاسمآء○

☆ اللهم صل وسلم على سيدنا محمد صاحب العلامة والغمامة○

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ اللھم صل وسلم علی سیدنا محمد الذی ھو ابھی من الشمس والقمروصل وسلم علٰی سیدنا محمد عدد حسنات ابی بکر وعمر وصل وسلم علی سیدنا محمد عدد نبات الارض واوراق الشجر○

☆ اللھم صل وسلم علی سیدنا محمد عبدك الذی جمعت به شتات النفوس ونبیك الذی جلیت به ظلام القلوب وحبیبك الذی اخترته علٰی کل حبیب○

☆ اللھم صل وسلم علی سیدنا محمد الذی جآء بالحق المبین وارسلته رحمة للعلمین○

☆ اللھم صل وسلم علی سیدنا محمد النبی الملیح صاحب المقام الاعلٰی واللسان الفصیح○

☆ اللھم صل وسلم علی سیدنا محمد کما ینبغی لشرف نبوته ولعظیم قدره العظیم وصل وسلم علٰی سیدنا محمد حق قدره ومقداره العظیم وصل وسلم علٰی سیدنا محمد الرسول الکریم المطاع الامین○

☆ اللھم صل وسلم علی سیدنا محمد الحبیب وعلٰی ابیه ابراھیم الخلیل وعلٰی اخیه موسی الکلیم وعلٰی روح اللہ عیسیٰ الامین وعلٰی داؤد وسلیمان وزکریا ویحییٰ وعلی آلھم کلما ذکرك الذاکرون وغفل عن ذکرھم الغافلون○

☆ اللھم صل وسلم وبارك علی عین العنایة وزین القیامة وکنز الھدایة وطراز الحلة وو عروس المملکة ولسان الحجة وشفیع الامة وامام الحضرة ونبی الرحمة سیدنا محمد وعلی آدم ونوح وابراھیم الخلیل وعلٰی اخیه موسی الکلیم وعلٰی روح اللہ عیسیٰ الامین وعلٰی داؤد وسلیمان وزکریا ویحییٰ وعلی آلھم کلما ذکرك الذاکرون وغفل عن ذکرھم الغافلون○

شام کو صبح بناتا ہے اُجالا تیرا

اُم المومنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''میں وقتِ سحر کچھ سی رہی تھی کہ سوئی میرے ہاتھ سے گر گئی اور چراغ بجھ گیا۔ اتنے میں حضور نبی کریم، رؤف رحیم ﷺ تشریف لے آئے، آپ ﷺ کے چہرۂ اقدس کے نور سے سارا کمرہ جگمگا اٹھا اور سوئی مل گئی۔ (اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں):

سوزنِ گم شدہ ملتی ہے تبسم سے تیرے　　　شام کو صبح بناتا ہے اجالا تیرا

(حدائقِ بخشش)

میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ عزوجل ﷺ! آپ ﷺ کا چہرۂ انور کتنا روشن ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اے عائشہ رضی اللہ عنہا! ہلاکت ہے اس کے لیے جو بروزِ قیامت مجھے نہ دیکھے گا۔'' میں نے عرض کی: ''بروزِ قیامت آپ ﷺ کی زیارت سے کون محروم رہے گا؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بخیل۔'' میں نے پوچھا: ''یارسول اللہ ﷺ! بخیل کون ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''وہ ہے جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر درود پاک نہ بھیجے۔'' (دلائل النبوۃ للاسماعیل الاصبھانی، فصل، الحدیث ۱۱۷،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ص ۱۱۳) (السنن الکبریٰ للنسائی، کتب العمل الیوم واللیلۃ، باب من البخیل، الحدیث ۹۸۸۵، ج۶، ص ۲۰)

اللھم صل وسلم وبارک علٰی سیدنا محمدن النور الذاتی والسرالساری فی سائر الاسماء والصفات ○

مائی حوا رضی اللہ عنہا کا حق مہر

حضرت سیدنا وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''جب اللہ عزوجل نے حضرت سیدنا آدم صفی اللہ علٰی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا فرمایا اور ان میں روح پھونکی اور انہوں نے اپنی نگاہیں کھولیں تو جنت کے دروازے پر یہ لکھا ہوا دیکھا، ''لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔'' تو عرض کی: ''یا اللہ عزوجل! کیا تو نے کسی ایسی ہستی کو بھی پیدا فرمایا ہے جو تیرے نزدیک مجھ سے بھی زیادہ معزز ہے؟'' تو اللہ عزوجل کی جانب سے جواب ملا: ''ہاں! وہ تیری اولاد میں سے ایک نبی ہے۔'' پھر جب اللہ عزوجل نے حضرت سیدتنا اماں حوا رضی اللہ عنہا کو پیدا فرما کر حضرت سیدنا آدم علیہ السلام میں شہوت رکھی اور آپ علیہ السلام نے ان سے نکاح کی خواہش کی تو اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: ''اس کا حق مہر ادا کرو۔'' آپ علیہ السلام نے عرض کی: ''اس کا حق مہر کیا ہے؟'' اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: ''اس نام والے پر سو مرتبہ درود پاک بھیجو۔'' عرض کی: ''یا اللہ عزوجل! اگر میں ایسا کروں تو کیا تو میرا نکاح اس سے کر دے گا؟'' تو اللہ عزوجل نے فرمایا: ''ہاں۔'' چنانچہ، حضرت سیدنا آدم علیہ السلام نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سو مرتبہ درود پاک پڑھا اور یہ حضرت سیدتنا حوا رضی اللہ عنہا کا مہر تھا۔ پھر اللہ عزوجل نے آپ علیہ السلام کا نکاح حضرت سیدتنا حوا رضی اللہ عنہا سے کر دیا۔''

(نزھۃ المجالس، باب مناقب فاطمۃ الزھراء رضی اللہ عنھا، فصل فی تزویج حواء...... الخ، ج ۲، ص ۳۱۷، مفھوما)

اللھم صل وسلم وبارک علٰی سیدنا محمدن الفاتح لما اغلق والخاتم لما سبق والناصر الحق بالحق والھادی الی صراطک المستقیم صلی اللہ علیہ وعلٰی اٰلہ واصحابہ حق قدرہ ومقدارہ العظیم ○

اللھم صل وسلم وبارک علٰی سیدنا محمد وعلٰی اٰلہ عدد کمال اللہ وکما یلیق بکمالہ○

اللھم صل وسلم وبارک علٰی سیدنا محمدو علی الہ عدد انعام اللہ وافضالہ ○

اللھم صل وسلم وبارک علٰی سیدنا محمدن النبی الامی الحبیب العالی القدر الجاہ وعلٰی اٰلہ وصحبہ وسلم○

اللھم صل علٰی سیدنا محمدو علی الہ صلوٰۃ انت لھا اھل وھو لھا اھل ○

اللھم صل وسلم علٰی سیدنا محمد قد ضاقت حیلتی ادرکنی یا رسول اللہ○

چہرہ روشن ہو گیا

حضرت سیدنا سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''میں نے دورانِ طواف ایک شخص کو ہر قدم پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درودِ پاک پڑھتے ہوئے دیکھا تو اس سے پوچھا: ''اے بھائی! ''سبحان اللہ، لا الٰہ الا اللہ'' کے بجائے درودِ پاک کا ورد کئے جا رہے ہو، اس میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تمہارا کیا راز ہے؟'' تو وہ پوچھنے لگا: ''اللہ عزوجل آپ کو معاف فرمائے، آپ کون ہیں؟'' میں نے بتایا: ''میں سفیان ثوری ہوں۔'' تو اس نے کہا: ''اگر آپ اہلِ زمانہ میں اجنبی نہ ہوتے تو میں آپ کو اس کا راز نہ بتاتا، میں اپنے والدِ گرامی کے ساتھ حج بیت اللہ کے ارادے سے چل پڑا۔ اثنائے سفر میں والدِ محترم بیمار ہو گئے تو میں اپنے والدِ محترم کے علاج معالجے کے لیے رک گیا۔ علاج کے دوران ان کا انتقال ہو گیا۔ جبکہ میں ان کے سر کے قریب کھڑا تھا، ان کا چہرہ سیاہ ہو گیا۔ یہ دیکھ کر میں نے فوراً پڑھا: ''انا للہ وانا الیہ راجعون ○ (پ۲، البقرۃ: ۱۵۶) ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا۔'' پھر میں نے ان کے چہرے پر چادر ڈال دی۔ اچانک مجھ پر نیند کا غلبہ ہوا اور میں سو گیا، میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس سے زیادہ حسین و جمیل میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اس کا لباس انتہائی صاف و شفاف تھا اور اس سے ایسی خوشبو آ رہی تھی جو میں نے کبھی نہ سونگھی تھی۔ وہ قدم بقدم چلتے ہوئے میرے والدِ محترم کے قریب تشریف لائے اور ان کے چہرے سے چادر ہٹا کر اپنا مبارک ہاتھ چہرے پر پھیرنے لگے۔ والد صاحب کا چہرہ اچانک چمک اٹھا۔ پھر وہ پلٹنے لگے تو میں ان کے کپڑوں سے لپٹ گیا اور ان سے دریافت کیا: ''اللہ عزوجل آپ پر رحم فرمائے، آپ کون ہیں؟ جن کے سبب اللہ عزوجل نے میرے والدِ محترم پر اس ویرانے میں یہ احسان فرمایا ہے۔'' انہوں نے پوچھا: ''کیا تم مجھے نہیں پہچانتے؟ میں صاحبِ قرآن محمد بن عبداللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں، تیرے والدِ گرامی تو گناہگار تھے لیکن مجھ پر کثرت سے درود پاک بھیجتے تھے۔ جب یہ اس بیماری میں مبتلا ہوئے تو مجھ سے فریاد کی اور بے شک جو مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھتا ہے میں اس کی فریاد رسی کرتا ہوں۔'' پھر میں بیدار ہوا تو دیکھا کہ میرے والدِ گرامی کا چہرہ بالکل سفید ہو چکا تھا۔''

(تفسیر روح البیان، سورۃ الاحزاب، تحت الآیۃ ۵۶، ج۷، ص۲۲۵)

درود پڑھنے والے کے لیے دس عزتیں

ایک روایت میں ہے کہ ''حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ ربِ اکبر صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے والوں کے لیے دس عزتیں ہیں: ''(۱)......اللہ عزوجل کی رحمت (۲)...... نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت (۳)......معزز ملائکہ کی موافقت (۴)......منافقین و کفار کی مخالفت (۵)......خطاؤں اور گناہوں کی معافی (۶)......حاجات کی تکمیل (۷)......ظاہر و باطن کی روشنی (۸)......جہنم سے نجات (۹)......جنت میں داخلہ (۱۰)......رب عزوجل کے سلام کی بشارت۔''

منقول ہے، محدثینِ کرام رحمۃ اللہ علیہم قیامت کے دن اپنے قلم دان لیے حاضر ہوں گے، اللہ عزوجل حضرت سیدنا جبرائیل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمائے گا: ''اے جبرائیل! ان کی تمام حاجات پوری کر دو کیونکہ یہ دنیا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجتے تھے، اور انہیں ہاتھ سے پکڑ کر جنت میں داخل کر دو۔''

منقول ہے کہ ایک عورت اپنے بیٹے کو مرنے کے بعد قبر میں عذاب میں مبتلا دیکھ کر بہت غمگین ہوئی اور گریہ وزاری کرنے لگی۔ پھر اس عورت نے دوبارہ اپنے بیٹے کو رحمت و نور کی چھما چھم بارش میں دیکھ کر اس کے متعلق دریافت کیا؟ تو اس نے جواب دیا: ''ایک شخص اس قبرستان سے گزرا اس نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھ کر اس کا ثواب تمام مردوں کو پہنچایا تو اس کی برکت سے اللہ عزوجل نے مجھے بخش دیا۔''

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کا فرمان ہے: ''جس نے صبح وشام یہ درودِ پاک پڑھا: ''اللھم یا رب محمد وال محمد صل علٰی محمد وال محمد واجز محمدا صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم ما ھو اھلہ'' یعنی یا اللہ عزوجل! اے (حضرت) محمد ﷺ اور ان کی آل کے رب عزوجل! (حضرت) محمد ﷺ اور ان کی آل پر رحمت بھیج اور (حضرت) محمد ﷺ کو ان کے شایانِ شان جزائے خیر عطا فرما۔'' تو اس نے اعمال لکھنے والے فرشتوں کو ایک ہزار صبح تک (اس کا اجر لکھنے) پر لگا دیا۔ (نزھۃ المجالس، باب فضل الصلاۃ والتسلیم..... الخ، ج۲، ص ۲-۱۸۱، المعجم الکبیر، الحدیث ۱۱۵۰۹، ج ۱۱، ص ۱۶۵، باختصار) اور اس نے اپنے نبی کا حق ادا کیا، اللہ عزوجل اس کی اور اس کے والدین کی مغفرت فرمائے اور (حضرت) محمد ﷺ اور آلِ محمد ﷺ کے ساتھ اس کا حشر فرمائے۔'' (آمین)

اللھم صل صلاۃ کاملۃ وسلم سلاماتا ما علی سیدنا محمد تنحل بہ العقد وتنفرج بہ الکرب وتقضٰی بہ الحوائج وتنال بہ الرغائب وحسن الخواتم ویستسقی الغمام بوجھہ الکریم وعلٰی الہ وصحبہ فی کل لمحۃ ونفس بعدد کل معلوم لک ○

اللھم صل وسلم علٰی مولانا محمد وعلٰی الہ عدد الاعداد کلھا من حیث ابتہاء ھا فی علمک ومن حیث لا اعداد من حیث احاطتک بما تعلم لنفسک من غیر انتھاء انک علٰی کل شیء قدیر ○

الصلوٰۃ والسلام علیک یا اول خلق اللہ وعلٰی الک واصحابک یا اٰخر رسل اللہ

ایک بزرگ کا بیان ہے، ''میرا ایک گناہ گار پڑوسی تھا۔ اس کی وفات کے بعد میں نے اسے خواب میں جنت میں دیکھا تو پوچھا: ''تمہیں یہ مقام کیسے ملا؟'' اس نے بتایا: ''میں ایک اجتماعِ ذکر میں حاضر ہوا۔ ایک محدث صاحب کو رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان بیان کرتے سنا کہ ''جو شخص رسول اللہ ﷺ پر بلند آواز سے درودِ پاک بھیجے اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔'' یہ کہنے کے بعد ان محدث صاحب نے بآوازِ بلند درودِ پاک پڑھا پھر میں نے اور تمام اہلِ اجتماع نے درودِ پاک پڑھا اللہ عزوجل نے اسی دن ہمیں بخش دیا۔'' (فضائل درود سلام بحوالہ سعادۃ الدارین، ص ۱۵۸)

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ایک دن جبرائیلِ امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میرے پاس حاضر ہو کر عرض کی: ''اے محمد مصطفیٰ (ﷺ)! میں آپ ﷺ کے پاس ایسی خوشخبری لے کر حاضر ہوا ہوں جو آپ ﷺ سے پہلے کسی کے پاس لایا نہ بعد میں (لاؤں گا) اور وہ یہ کہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: ''(اے محبوب!) تیرا جو امتی تجھ پر تین مرتبہ درودِ پاک پڑھے گا اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور اگر بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اسے بخش دیا جائے گا۔'' یہ سن کر آپ ﷺ نے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں سجدۂ شکر ادا کیا۔'' (المستطرف فی کل فن مستظرف، باب ۸۴ فیما جاء فی فضل الصلاۃ..... الخ، ج ۲، ص ۵۰۵)

تکمیل الحسنات تلخیص افضل الصلوات علی سید السادات کے چند مختصر درود شریف اس باب کی زینت بنائے گئے ہیں کچھ جو رہ گئے ہیں وہ کتاب کے آخر میں انشاء اللہ لکھ دیے جائیں گے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری حیران ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے

....

تیری اس شان کے قربان یا غفار اے اللہ مجھے تو نے دیا عشق شہِ ابرار یا اللہ
تیرے فضل وکرم نے کی یہ میری عزت افزائی بنایا مجھ کو مداح شہِ ابرار یا اللہ
(ضیاء القادری)

صدقے اس انعام کے قربان اس اکرام کے

جو آپ ﷺ پر ایک بار درود پاک پڑھتا ہے اللہ عزوجل اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، تو یہ نو (۹) گنا مزید رحمت نازل ہوگی، تو کیا کوئی نفع یا فائدہ اس سے بڑھ کر ہے؟

حضور ﷺ کا فرمان ہے: ''جس نے مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھا اللہ عزوجل اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، اور جس نے دس بار درود پاک پڑھا اللہ عزوجل اس پر سو رحمتیں بھیجتا ہے، اور جس نے سو بار درود پاک پڑھا اللہ عزوجل اس پر ہزار رحمتیں نازل فرماتا ہے، اور جس نے ہزار بار درود پاک پڑھا میں اور وہ جنت کے دروازے پر ایک ساتھ ہوں گے۔'' (المعجم الاوسط، الحدیث ۷۲۳۵، ج۵، ص ۲۵۲، مختصر ۔ القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع للسخاوی، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، ص ۲۴۱)

اب کیا کوئی درود پاک پڑھنے والے خوش نصیب کے فضائل بیان کرسکتا ہے؟ جبکہ آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ ''جس نے ہزار بار مجھ پر درود پاک پڑھا میں اور وہ جنت کے دروازے پر ایک ساتھ ہوں گے۔''

صلوا علی الھادی البشیر محمد تحظوا من الرحمن بالغفران
فاللہ قد اثنی علیہ مصرحا فی محکم الآیات والقرآن

ترجمہ: (۱)......تم ہدایت اور خوشخبری دینے والے حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود پاک پڑھو رحمٰن عزوجل سے مغفرت کا حصہ پاؤ گے۔

(۲)......تحقیق اللہ عزوجل نے واضح نشانیوں اور قرآن پاک میں آپ ﷺ کی صراحتاً تعریف فرمائی۔

منقول ہے کہ جو شخص آپ ﷺ پر کھڑا ہو کر درود پاک پڑھے تو بیٹھنے سے پہلے اور اگر بیٹھ کر پڑھے تو کھڑے ہونے سے پہلے بخش دیا جاتا ہے اور جو نیند کی حالت میں آپ پر درود پاک پڑھے بیدار ہونے سے پہلے بخش دیا جاتا ہے اور یہ اس طرح ہے کہ بندہ جب تک اللہ عزوجل چاہے کفر کی حالت میں زندگی بسر کرتا رہتا ہے، اور جب اللہ عزوجل اس کے لیے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کا کلمہ شہادت الہام کر دیتا ہے اور کوئی مسلمان اس کے پاس جا کر اسے کلمہ شہادت کی تلقین کرتا ہے اور اس کے سامنے بار بار کلمہ پڑھتا ہے۔ پھر وہ (مسلمان) اس کو کہتا ہے: ''حضور نبی کریم رؤف رحیم ﷺ پر درود پاک پڑھ۔'' جب وہ ایسا کرتا ہے اور اپنے اسلام میں حسن پیدا کرتا ہے اور حضور ﷺ پر درود پاک پڑھتا ہے، تو اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پہلے بخش دیا جاتا ہے۔

صلوا علی خیر الانام محمد ان الصلوۃ علیہ نور یعقد
من کان صلی قاعدا یغفرلہ قبل القیام والمتاب یجدد
وکذاک ان صلی علیہ قائما یغفر لہ قبل القعود ویرشد

ترجمہ: (۱)......مخلوق میں سب سے بہتر حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود پاک پڑھو، بے شک ان پر درود پاک پڑھنا ایسا نور ہے جو ضامن ہے یعنی بخشش کی گارنٹی ہے۔

(۲)......جو بیٹھنے کی حالت میں درود پاک پڑھے اُسے کھڑا ہونے سے پہلے بخش دیا جاتا ہے اور توبہ کرنے والے کو گناہوں سے پاک کر دیا جاتا ہے۔

(۳)......اور ایسے ہی اگر کھڑے ہو کر درود پاک پڑھے تو بیٹھنے سے پہلے بخش دیا جاتا اور اس کی رہنمائی کی جاتی ہے۔

سیدنا ابوبکر صدیق کی والدہ ماجدہ کا واقعہ

حدیثِ پاک میں ہے کہ ''جو شخص حضور نبی پاک ﷺ پر نیند کی حالت میں درود پاک پڑھتا ہے اُسے بیدار ہونے سے پہلے بخش دیا جاتا ہے۔'' جیسا کہ امیر المومنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہوا (آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ حضرت سیدتنا سلمٰی ابھی مسلمان نہیں ہوئی تھیں) آپ رضی اللہ عنہ رات کے ابتدائی حصہ میں اپنی والدہ محترمہ کے ساتھ سرکارِ دوعالم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے کچھ گفتگو فرمائی، انہیں آپ ﷺ کی باتیں بہت بھلی لگیں، رات طویل ہوگئی اور آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ سو گئیں۔ جب انہوں نے لوٹنے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے استفسار فرمایا: ''تمہارا کیا حال ہے؟'' عرض کی: ''یارسول اللہ ﷺ! میں تو خیریت سے ہوں مگر یہ میری ماں ہے، اس کے بغیر میرا کوئی چارہ نہیں، اے تمام لوگوں کے سردار! آپ ﷺ ان کے لیے دعا فرمائیے کہ اللہ عزوجل ان کو اسلام کی توفیق عطا فرما دے۔'' پس آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو کشادہ کیا، ہونٹوں سے دھیمی دھیمی آواز نکالی، اور ان کے لیے دعا کی، تو وہاں موجود ایک صحابی رسول ﷺ کا کہنا ہے کہ ''اللہ عزوجل کی قسم! ہم نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ کو حالتِ نیند میں کلمہ شہادت پڑھتے سنا۔'' اور جب وہ بیدار ہوئیں تو بلند آواز سے پڑھا: ''اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ یعنی میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں اور (حضرت سیدنا) محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔'' حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ کو حدیث رسول ﷺ کی تصدیق میں بیداری سے پہلے ہی بخش دیا گیا۔

اس کی مثل کئی لوگوں کے بے شمار واقعات ہیں، جو پہلے مسلمان نہ تھے پھر انہوں نے خواب میں سرکار والا تبار ﷺ کا دیدار کیا، اور آپ ﷺ کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا، آپ ﷺ پر درود پڑھا پھر جب وہ بیدار ہوئے تو ان کی بخشش ہو چکی تھی:

ھنیئنا لعین قد رات نور احمد وفازت جھارا منہ بالحسن والرؤیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

و قد اسعد الرحمن عبدا دعا له فاضحیٰ سعیدا فی الممات وفی المحیا

و بدل دین الشرك بالنور والهدیٰ بلغ ما یھویٰ من الدین والدنیا

و فاز برؤیا المصطفیٰ سید الوریٰ نبی حباه الله بالرتبة العلیا

علیه صلاة الله ما طاف طائف بمکة بنیت الله قصدا اتی سعیا

صلاة شذاھا عطر الکون جھرة فمن قاسا بالمسك یوم افما استحیا

ترجمہ: (۱)......مبارک ہو اس آنکھ کو جس نے نورِ محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا جلوہ دیکھا اور خواب میں حضور پرنور ﷺ کے حُسنِ سرمدی کو بلاحجاب دیکھنے میں کامیاب ہوگئی۔

(۲)......رحمٰن عزوجل نے اس بندے کو نیک بخت کیا جس نے آپ ﷺ کے لیے دُعا کی (یعنی آپ ﷺ پر درود پاک پڑھا) تو وہ زندگی اور موت میں سعادت مند ہوگیا۔

(۳)......اور اس نے شرک والے دین کو نورِ ہدایت سے بدل لیا اور دین و دنیا کی بلندیوں کو پالیا۔

(۴)......اور وہ مخلوق کے سردار مصطفیٰ کریم ﷺ کے دیدار کی بدولت کامیاب ہوگیا، جو ایسے نبی علیہ السلام ہیں جنہیں اللہ عزوجل نے بغیر کسی بدلے کے بلند و بالا مرتبہ عطا فرمایا۔

(۵)......آپ ﷺ پر اللہ عزوجل کی رحمتیں نازل ہوتی رہیں جب تک مکہ مکرمہ زادھا اللہ شرفاو تکریما میں طواف کرنے والے بیت اللہ شریف کے طواف کا قصد کرتے رہیں۔

(۶)......درود پاک کی خوشبو واضح طور پر کائنات کا عطر ہے، تو جس نے کسی دن کستوری کے ساتھ اس کا موازنہ کیا تو کیا اس کو شرم نہ آئی۔

درود پاک پڑھنے والے پر انعام خداوندی

ایک بزرگ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''میرا ایک گناہ گار پڑوسی تھا، نشہ کی وجہ سے اسے صبح و شام کا علم نہ ہوتا، میں اُسے وعظ و نصیحت کرتا لیکن وہ قبول نہ کرتا، توبہ کی ترغیب دیتا مگر وہ توبہ نہ کرتا، اس کے انتقال کے بعد میں نے اس کو خواب میں بلند مقام پر فائز دیکھا، اس پر جنت کے اعزاز و اکرام کا لباس تھا۔ میں نے اس سے دریافت کیا: ''کس کام کے سبب تو نے یہ مقام و مرتبہ پایا؟'' تو اس نے جواب دیا: ''میں ایک دن محفلِ ذکر میں حاضر ہوا تو میں نے ایک محدث (حدیث بیان کرنے والے) کو کہتے ہوئے سنا کہ ''جس شخص نے حضور نبی کریم، رؤف رحیم ﷺ پر بلند آواز سے درود پاک پڑھا اس کے لیے جنت لازم ہوگئی۔'' پھر انہوں نے پیارے مصطفیٰ ﷺ پر بآواز بلند درودِ پاک پڑھا، میں نے بھی ان کے ساتھ بلند آواز سے درود پاک پڑھا اور دیگر لوگوں نے بھی اپنی آوازوں کو بلند کیا تو اسی دن ہم سب کو بخش دیا گیا۔ مغفرت کا میرا یہ حصہ اللہ عزوجل نے مجھے اس نعمت (یعنی درود پاک کے پڑھنے) کی برکت سے عطا کیا ہے۔''

یا فوز من صلی علیه فانه یحوی الامانی بالنعیم السرمدی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ان شئت بعد الضلالة تهتدی ۔ صلی علی الهادی النبی محمد

یا قومنا صلوا علیه لتظفروا ۔ بالبشر والعیش الهنی الارغد

و یخصکم رب الانام بفضله ۔ و الفوز بالجنات یوم المرعد

صلی علیه الله جل جلاله ۔ مالاح فی الافاق نجم الفرقد

ترجمہ: (۱)......کامیاب وہ ہے جس نے آپ ﷺ پر درود پاک پڑھا اس لیے کہ وہ ہمیشہ رہنے والی اور نعمت والی جگہ (یعنی جنت) میں خواہشات جمع کرتا ہے۔

(۲)......اگر تو گمراہی کے بعد ہدایت حاصل کرنا چاہے تو ہدایت دینے والے نبی حضرت سیدنا محمد ﷺ پر درود پاک پڑھ۔

(۳)......اے لوگو! درود پاک پڑھو تا کہ کشادہ روئی اور آرام دہ مبارک زندگی پا کر کامیابی حاصل کرلو۔

(۴)......اور تا کہ تمہیں رب الانام عزوجل بروز قیامت اپنے فضل اور جنت (کو حاصل کرنے) کی کامیابی کے ساتھ خاص کر دے۔

(۵)......آپ ﷺ پر اللہ عزوجل درود پاک بھیجے جب تک آسمان کے کناروں میں فرقد (یعنی قطبی) ستارہ چمکتا رہے۔

بیس مرتبہ درود پاک کی برکت

سرکارِ دوعالم ﷺ پر درود پاک پڑھنے کے فضائل میں بیان کیا گیا ہے کہ ''ایک عورت کا بیٹا تھا جو بہت گناہگار تھا۔ وہ اس کو نیکی کا حکم دیتی، بے حیائی اور برے کاموں سے منع کرتی (لیکن وہ باز نہ آتا) آخر کار تقدیر اس پر غالب آئی اور وہ گناہوں کی حالت میں مرگیا۔ اس کی ماں کو بہت صدمہ ہوا کہ اس کا بیٹا بغیر توبہ کیے مرگیا۔ اس نے تمنا کی کہ اسے خواب میں دیکھے۔ ایک دفعہ اس نے خواب میں اپنے بیٹے کو عذاب میں مبتلا دیکھا تو وہ مزید غمگین ہوگئی۔ جب کچھ مدت کے بعد اس نے دوبارہ اپنے بیٹے کو دیکھا تو اس کی حالت اچھی تھی اور وہ خوش وخرم تھا۔ اس نے اپنے بیٹے سے اس حالت کے متعلق پوچھا کہ ''اے میرے بیٹے! میں نے تجھے عذاب میں مبتلا دیکھا تھا، یہ مرتبہ ومقام کیسے ملا؟'' تو اس نے جواب دیا: ''اے میری ماں! ایک گنہگار شخص ہمارے قبرستان سے گزرا، اس نے قبروں کی طرف دیکھا اور دوبارہ زندہ اٹھائے جانے کے متعلق غور وفکر کیا۔ مُردوں سے نصیحت حاصل کی، اپنی لغزش پر رویا اور اپنی خطاؤں پر نادم ہو کر اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کی کہ اب وہ کبھی گناہوں کی طرف نہ پلٹے گا۔ تو اس کی توبہ سے آسمان کے فرشتے بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے: سُبحان اللہ عزوجل! اس شخص نے اپنے رب عزوجل کے ساتھ کیا ہی خوب صلح کی ہے۔ جب اس نے سچی توبہ کرلی تو اللہ عزوجل نے اس کی توبہ قبول فرمائی، پھر اس نے کچھ قرآن حکیم پڑھا اور حضور نبی کریم رؤف رحیم ﷺ پر بیس مرتبہ درود پاک پڑھا اور اس کا ثواب ہم سب قبرستان والوں کو پہنچایا۔ اس کا ثواب ہم پر تقسیم کیا گیا تو مجھے بھی اس سے بھلائی ملی جس کے سبب اللہ عزوجل نے مجھے بخش دیا اور مجھے وہ مقام عطا کیا گیا جو آپ ملاحظہ فرما رہی ہیں۔ اے امی جان! یاد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رکھیے! حضور نبی اکرم نورِ مجسم ﷺ پر درود پاک پڑھنا دلوں کا نور، گناہوں کا کفارہ اور مردوں کے لیے رحمت ہے۔"

حمد خدا و شانِ مصطفیٰ ﷺ

تاجدارِ رسالت ﷺ اس فضیلت کے مالک ہیں جو حد و شمار سے باہر، اور آپ ﷺ کی شان مخلوق کے درمیان ہمیشہ بلند ہوتی رہے گی۔ قریشی و ہاشمی نبی ﷺ نے مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر کی، پس جب آپ ﷺ ذات باری تعالیٰ کے قریب ہوئے تو دو ہاتھ جتنا فاصلہ بھی نہ تھا، پاک ہے وہ ذات جس نے آپ ﷺ کو عطا فرمایا جو کچھ بھی عطا فرمایا۔ آپ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے ایسی بے حد و بے شمار رحمتیں نازل ہوں جن رحمتوں کی تعریف کی انتہا نہیں۔ پاک ہے وہ ذات جس نے حضور سید المرسلین ﷺ کو تمام مخلوق پر شرف بخشا اور مومنین پر مہربان بنایا، آپ ﷺ کو فضلِ عظیم اور خلق کریم عطا فرمایا، آپ ﷺ کے ذریعے دلوں اور جسموں کو جہالت و گمراہی کے امراض سے شفا عطا فرمائی اور اللہ عزوجل نے آپ ﷺ کو مقصد تک پہنچایا اور آپ ﷺ کے ذریعے بندوں کو سیدھے راستے کی ہدایت دی اور آپ ﷺ کے متعلق ہمیں تعظیم کا حکم فرمایا اور آپ ﷺ ہی کے لیے تکریم اور تعظیم ہے۔ (الروض الفائق) آمدم برسر مطلب

کون سی دعا جلد قبول ہوتی ہے؟

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان مادعوة اسرع اجابة من دعوة غائب لغائب۔

بے شک سب دعاؤں میں بہت جلد مقبول ہونے والی دعا وہ ہے جو ایک غائب شخص دوسرے کے لیے کرے۔ (رواہ الترمذی۔ کتاب البر والصلۃ ۳۵۲/۴، الرقم ۱۹۸۰)

☆ حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام فرمایا کرتے تھے:

دعوة المرء المسلم لا خيه لظهر الغيب مستجابة عند راسه ملك موكل كلما دعا لا خيه بخير قال الملك الموكل به آمين ولك بمثل۔

مسلمان کی دعا اپنے بھائی کے لیے اس کی عدم موجودگی میں قبول ہوتی ہے، اس کے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے جب بھی بندہ اپنے بھائی کے لیے دعا کرتا ہے فرشتہ کہتا ہے "اے اللہ قبول فرما، اور تیرے (دعا مانگنے والے) کے لیے بھی اسی کی مثل ہو (یعنی جس نعمت کی دعا تو نے اپنے بھائی کے لیے کی ہے وہ نعمت اللہ تجھے بھی عطا فرمائے)۔

(اخرجہ مسلم فی الصحیح، کتاب الذکر والدعاء والتوبہ والاستغفار...... ۲۰۹۴/۴، الرقم ۲۷۳۳)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

ثلاث دعوات مستجابات دعوة المظلوم او دعوة المسافر ودعوة الوالد علی ولده

تین دعائیں (بہت جلد) قبول ہوتی ہیں (۱) مظلوم کی دعا، (۲) مسافر کی دعا، (۳) والد کی دعا اولاد کے خلاف۔

(اخرجہ الترمذی فی السنن کتاب الدعوات باب (۴۸) ۵۰۲/۵، الرقم ۱۵۳۶، ابوداؤد کتاب الوتر، ۸۹/۲، الرقم ۱۵۳۶)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیا حمد کر سکے گی میری زبان تیری — ساری نشانیاں اے بے نشان تیری
عقل وشعور تک کی ہوتی نہیں رسائی — کیا ذات پا سکیں گے وہم وگمان تیری
کون ومکاں کی ہر شے لبیک کہہ رہی ہے — ہر سمت گونجتی ہے پیہم اذان تیری
جو شے ہے صرف تیری اے خالقِ دو عالم — ہر ایک جسم تیرا ہر ایک جان تیری
ہے تیری کبریائی ثابت بہر قرینہ — باطن ہے شان تیری ظاہر ہے شان تیری
تیری ربوبیت کی آغوش ہے کشادہ — ہر امن کی امیں ہے بے شک امان تیری
خالدؔ کو بندگی کا اخلاص تو نے بخشا — چاہی ہے استعانت اے مستعان تیری

(خالد محمود خالدؔ)

پانچواں ادب

• دعا کا پانچواں ادب یہ ہے ویقدم حاجة الاخرة لتسارع النجاح ۔ اخروی حاجت کو دنیوی حاجت پہ مقدم کرے تاکہ جلد کامیابی سے بہرور ہو (عین العلم)

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ زین الحلم شرح عین العلم ص ۱۰۲، ج ۱ میں اس قول کے تحت لکھتے ہیں کہ مانگنے میں حاجتِ آخرت کو مقدم رکھے۔

لقوله علیه السلام اللهم لا تجعل الدنیا اکبر همنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار

''اے اللہ! دنیا کو ہمارا مقصدِ اعظم نہ بنا۔ اے ہمارے رب ہم کو دنیا میں بھی خیر وخوبی عطا فرما اور آخرت میں بھی خوبی وبھلائی عطا فرما اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ''

یعنی پہلے فی الدنیا حسنة مانگنا ہمارے موقف کے منافی نہیں، کیونکہ حسنہ دنیا سے مراد وہ نیکیاں اور خوبیاں ہیں جو آخرت میں کام آئیں۔ اب اس آیت کریمہ کے متعلق تفسیر ماجدی ص ۸۰ کے فوائد وحواشی ملاحظہ ہوں۔ مومنین کی دعائیں، تمنائیں، آرزوئیں، دنیا وآخرت دونوں کی فلاح وبہبود کی جامع ہوتی ہیں۔ حسنة وہ اطاعت ہے جو اللہ کے نزدیک پسندیدہ و بہتر ہے، اور اس کے اندر ہر قسم کی خیر وخوبی آگئی۔ دنیا میں حسنہ توفیق خیر ہوئی اور آخرت میں حسنہ ثمرہ خیر (بحوالہ قرطبی)

ایسی جامع وہمہ گیر دعا سے ادیان وملل کے صحیفے خالی ہیں۔ رسول مقبول ﷺ خود اس دعا کی کثرت رکھتے تھے۔

(بحوالہ بخاری ومسلم)

مال، اولاد، صحت، اطمینان وغیرہ جو چیزیں بھی تحصیلِ خیر میں معین ہوسکتی ہیں، خواہ وہ بظاہر دنیوی اور مادی ہوں۔ سب مومن کا مقصود ومطلوب بن سکتی ہیں۔ البتہ خود دنیا ہرگز کسی مومن کا مدعا اور مقصود نہیں بن سکتی ہے۔ آیت کی ترکیب خوب نظر میں رہے۔ الخ مراد محض یہ ہے کہ ہمیں تو اللہ کے دربار سے صرف بھلائی یا بہتری درکار ہے۔ دنیا میں ہو تو بھی اور آخرت میں ہو تو بھی۔ مزید

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تفسیر یہ کہ دنیا میں ہمیں اعمال خیر عنایت ہوں اور آخرت میں ثمراتِ خیر بعض نادان اور سطحی دماغ والے اہل قلم نے آیت سے عجیب وغریب نتیجہ نکالا ہے کہ آخرت کی طرح دنیا بھی مومن کا مقصود بن سکتی ہے' بلکہ قرآن مجید خود طلبِ دنیا کی ترغیب وتعلیم دیتا ہے۔ تعالی اللہ علوا کبیرا مغالطہ کی قلعی اوپر کھولی جاچکی ہے۔ مادہ پرست قوموں کی دنیا طلبی اور دنیا پسندی سے مرعوب ہوکر خود مسلمانوں کو طلب دنیا کی تعلیم دینا بلکہ اسے قرآنی تعلیم قرار دینا خدمت اسلام کی عجیب وغریب صورت ہے۔

رحمۃ القدوس شرح بخاری ص ۱۴۲، ج ۱ میں آنحضرت ﷺ کا ارشادِ گرامی منقول ہے۔

من بدأ بحظه من اخرته نال من اخرته ما اراده ولم يفته من دنياه ما قسم له

"جو شخص اپنی آخرت کے حصہ کو (دنیا پر) مقدم کرے گا وہ آخرت سے اپنی مراد پالے گا اور دنیا سے جتنا حصہ اس کے لیے مقدر ہو چکا ہے وہ بھی فوت نہ ہوگا۔"

آیات واحادیث اس مضمون میں بکثرت وارد ہیں۔ حاجات اُخرویہ میں رغبت کرنا حقیقی ایمان ہے۔

نہاں تھا تو، تو روشن تھا چراغ زندگی میرا ‌ ‌ ‌ مگر موج نفس پوشیدہ تھی تیرے نظارے میں
چند عنایات تیری ہوں تو گنی بھی جائیں ‌ ‌ ‌ فیض کا سیل بہاتے تجھے ہم نے دیکھا

چھٹا ادب

و يقدم ربنا خمسا فورد فيه فاستجاب لهم ربهم (آیۃ ۱۹۵، آل عمران بین العلم)

دعا سے پہلے لفظ ربنا کو پانچ بار کہے چنانچہ (قرآن مجید میں) وارد ہوا ہے پھر ان کے پروردگار نے اُن کی دُعا قبول فرمائی۔

یاد رہے: قرآن مجید میں جس قدر دعائیں وارد ہوئیں ہیں وہ اکثر وبیشتر رب وربنا کے الفاظ سے شروع ہوتی ہیں اور اس کا فلسفہ یہی معلوم ہوتا ہے کہ دعا مانگنے والا اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ عالیہ میں اس کی صفت ربوبیت کو قبولیت دعا کے لیے بطور وسیلہ کے پیش کرتا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کی صفت ربوبیت کا یہ عالم ہے کہ وجود بخشا۔ نیست سے ہست بنانا اور عدم سے وجود میں لانا پرورش کے تمام بیرونی وسائل اور اندرونی ذرائع جمع کرنا اور ہر ایک شے کو اس کی فطرت کے مطابق مواہب عطا کرنا، یہ اس کی شان ربوبیت کے ہی کرشمے ہیں۔

پانی میں تیرنے والے، ہوا میں اڑنے والے، زمین پر رینگنے والے، زندگانی کا سانس رکھنے والے خاکی، ناری، نوری، کروبی سب کے سب ہر آن ہر لحظہ اس کی ربوبیت سے مستفید ہو رہے ہیں۔ غرضیکہ ہر شخص اور ہر چیز اس کی پروردہ ہے اور وہ سب کا پروردگار ہے۔ فتبارك الله رب العلمين

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اربعین نوویہ کی شرح المبین المعین لفہم الاربعین ص ۸۶ پر فرماتے ہیں۔

و اخرج البزار مرفوعا اذا قال العبد يا رب اربعا قال الله لبيك يا عبدی سل تعطه ۔ ولذا غالب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ادعية القران مصدرة بذكر الرب فان نعت الربوبية ينسب حالة العبودية . وقد قال جعفر الصادق رحمة الله عليه من حزنه امر فقال خمس مرات ربنا نجاه الله مما يخاف واعطاه ما اراد . لا ن الله تعالىٰ حكىٰ عنهم في اخرال عمران انهم قالوه خمساً ثم قال فاستجاب لهم ربهم .

بزار رحمۃ اللہ علیہ نے آنحضرت ﷺ سے مرفوعاً روایت نقل کی ہے کہ بندہ جب چار دفعہ "یا رب" کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "لبیک" اے میرے بندے مانگ کیا مانگتا ہے کہ تجھے عطا کیا جائے اور اسی وجہ سے قرآن مجید کی اکثر دعائیں لفظ رب و ربنا سے شروع ہوتی ہیں، کیونکہ صفت ربوبیت کا ذکر کرنا بندہ کی شان عبودیت کے زیادہ مناسب ہے اور حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی پریشانی میں مبتلا ہو تو پانچ بار یا ربنا کہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس چیز سے جس کا وہ خوف رکھتا ہے امان بخش دیتا ہے اور جو چیز وہ چاہتا ہے اس کو عطا فرما دیتا ہے اللہ تعالیٰ نے سورۃ آل عمران کے آخر میں ان دانشمند حضرات کی دعوات کو نقل فرمایا ہے۔ جن میں انہوں نے پانچ بار ربنا کہا (ربنا ما خلقت هذا باطلا) تو اُن کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان کے پروردگار نے ان کی دعا کو قبول فرمایا۔

وڈیاں مہراں والیا سایاں رب غریب نواز
اپنے فضل کرم تھیں کھولیں رحمت دا دروازہ

رحمت دا دریا الٰہی ہر دم وگدا تیرا
جے ہک قطرہ بخشیں مینوں کم ہو جاوے میرا

وچہ خزانے تیرے یا رب ہرگز تھوڑ نہ کوئی
ہر محتاج نمانے کارن تیری رحمت ہوئی

جیکر ساڈے عیباں کارن تیرا فضل نہ ہوندا
دفتر کالے بدیاں والے کون اساڈے دھوندا

سارے پاسے چھان تیرے در آ ڈِگا منہ کالا
ایسی نعمت تیرے باجھوں کوئی نہیں دیون والا

بخش قصور میرے یا خالق صدقہ نام غفاروں
اوگن میرے تے گُن تیرے دونویں باجھ شماروں

جو کوئی سائل در تیرے تے آن سوال سنا وے
پوری کریں مراد اُسے دی جو منگے سو پاوے

تیرا اوہ دربار الٰہی پاک منزہ عالی
جس درباروں کوئی سوالی کدی نہ ولیا خالی

آواز کو زیادہ بلند اور بہت پست نہ کیا جائے

دعا کا ساتواں ادب یہ ہے کہ ویجتنب الجهر والمخافة (عین العلم)
(دعا میں) آواز کو زیادہ بلند کرنے سے اور زیادہ پست کرنے سے اجتناب کرے۔

دعا کرتے وقت ہیئت اور آواز ہر شے سے تذلل کا اظہار ہونا چاہیے۔ نہ اس قدر چیخ کر دعا کی جائے کہ گویا خدا بلند آواز ہی کو سنتا ہے اور نہ ہی یہ سمجھ کر کہ اللہ تعالیٰ تو دل کی باتوں کو جانتا ہے، منہ سے کہنے کی کیا ضرورت ہے بالکل خاموشی اختیار کر لی جائے، بلکہ بجائے اس افراط اور تفریط کے میانہ روی اختیار کی جائے۔ دعا میں جہر مفرط (زیادہ چلانا) خلاف ادب ہے اور بغیر الفاظ کے دعا کا اثر قلب پر پڑتا نہیں اور نہ اس میں گڑگڑاہٹ پیدا ہوتی ہے جو اُسے قبولیت کے مقام پر پہنچائے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مسلم شریف میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ولا تجهر بصلوتك ولا تخافت بها ۔ یہ آیت کریمہ دعا کے بارے میں نازل ہوئی ہے (قرطبی ص ۳۴۴، ج ۱۰)

اور مراقی الفلاح کے حاشیہ (ص ۱۷۳) میں علامہ طحطاوی فرماتے ہیں:

و من الادب ان يدعوا بخشوع وتذلل وحفض صوت ای بان يكون بين المخافة والجهر كما في الاذكار عن الاحياء ليكون اقرب الى الاجابة

اور دعا کے آداب سے یہ بھی ہے کہ دعا خشوع، عاجزی اور پست آواز کے ساتھ مانگی جائے یعنی جہر مفرط اور اخفاء کے درمیان ہو اور یہی انداز قبولیت کے زیادہ قریب ہے جیسا کہ اذکار نووی میں احیاء العلوم کے حوالے سے مذکور ہے

اور جہر مفرط کی ممنوعیت کے متعلق زین الحلم شرح عین العلم (ص ۱۰۲، ج ۱) میں ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ولا يبالغ في رفع صوته لما روى ابو موسىٰ الاشعرى قال قدمنا مع النبى (صلى الله عليه وسلم) فلما دنونا المدينة كبر وكبر الناس ورفعوا اصواتهم فقال يايها الناس ان الذين تدعون ليس باصم ولا غائب ان الذى تدعون بينكم وبين اعنا ق ركابكم .

اور بوقت دعا بلند آوازی میں مبالغہ نہ کرے، چنانچہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کے ساتھ جب ہم ایک سفر سے واپس آئے اور مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور لوگوں نے بھی بلند آواز سے تکبیر کہی تو آپ ﷺ نے فرمایا: لوگو! تم کسی بہرے اور غائب کو نہیں پکارتے ہو بلکہ وہ تو تمہارے عین درمیان میں موجود ہے۔

صحیح بخاری اور مسلم کی روایت میں اس حدیث کے الفاظ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے اس طرح ہیں

كنا مع النبى صلى الله عليه وسلم فى سفر فكنا اذا علونا كبرنا فقال النبى صلى الله عليه وسلم ايها الناس اربعوا على انفسكم فانكم لا تدعون اصم ولا غائبا ولكن تدعون سميعا بصيرا .

(الجامع الصحیح للبخاری باب الدعا اذا علا عقبہ ۲/۹۴۴ - الصحیح مسلم ۲/۳۴۶)

من بندۂ عاصیم رضائے تو کجا است تاریک دلم نور ضیائے تو کجا است
مارا تو بہشت گر بطاعت بدھی آں بیع بود لطف عنایت تو کجا است

دعا میں چیخنا چلانا مکروہ و بدعت ہے

علامہ ابو البرکات نسفی اپنی تفسیر (مدارک ص ۵۷ - ج ۲ - اور قرطبی ص ۲۲۶، ج ۷) میں اُدعوا ربكم تضرعا وخفية انه لا يحب المعتدين (سورۃ اعراف آیت ۵۰) کے تحت ابن جریج سے نقل فرماتے ہیں۔

الصياح فى الدعا مكروه وبدعة دعا میں چیخنا اور چلانا مکروہ اور بدعت ہے۔ (ھکذا فی روح المعانی ص ۱۳۹، ج ۸)

اور اسی مقام پر علامہ سید محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر روح المعانی ص ۱۳۹ - ۱۴۰ جزء ثامن میں رقمطراز ہیں:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

و تری کثیرًا من اھل زمانك یعتمدون الصراخ فی الدعا خصوصاً فی الجوامع حتی یعظم اللغط ویشتد وتستك المسامع وتستد ولا یدرون انھم جمعوا بین بدعتین رفع الصوت فی الدعاء وکون ذلك فی المسجد

تو اپنے زمانہ کے بہت سے لوگوں کو دیکھے گا جو دعا میں بہت اونچا چلانے پر اعتماد رکھتے ہیں، خصوصاً بڑی بڑی مسجدوں میں۔ یہاں تک کہ شور پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ نہیں جانتے کہ اس عمل میں انہوں نے دو بدعتیں جمع کر لی ہیں۔ ایک تو دُعا میں بلند کرنا آواز کا اور دوسری بلند آوازی مسجد میں۔

اور علامہ رشید رضا مصری اپنی تفسیر المنار ص ۴۵۸۔ ج ۸ میں لکھتے ہیں۔ جس طرح دعا آہستہ مانگی جا سکتی ہے اسی طرح مناسب حد تک آواز کے ساتھ بھی مانگنے کی اجازت ہے۔ تنہائی میں جہاں ریاء کا خطرہ نہ ہو اور دوسروں کو اس کی آواز سے اذیت پہنچنے کا احتمال نہ ہو تو مناسب حد تک بلند آواز کے ساتھ دعا مانگنا بہتر ہے کیونکہ اس طرح وسوسے سے دور رہیں گے اور بیدار رہنے میں بھی مدد ملے گی، مگر مجمع میں خاموشی سے دعا مانگنا ہی پسندیدہ ہے۔

اور یہی تحقیق علامہ سید محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر روح المعانی (ص ۱۴۰، ج ۸) میں نقل فرمائی ہے وہاں ملاحظہ کیجئے۔ اور امام ابوبکر جصاص رازی رحمۃ اللہ علیہ احکام القرآن (ص ۴۲، ج ۳) میں لکھتے ہیں:

و الدلیل علی ما روی فی تاویل قولہ تعالیٰ قد اجیبت دعوتکما قال کان موسی یدعوا وھارون یؤمن فسماھما اللہ داعیین

اور اس پر دلیل وہ ہے جو آیت قد اجیبت دعوتکما کی تاویل میں بیان کیا گیا ہے کہ حضرت ہارون علیہ السلام آمین کہتے تھے اور دونوں کو اللہ تعالیٰ نے دُعا مانگنے والا قرار دیا۔

اور آمین کہنے والا تب ہی آمین کہتا ہے جب کہ کلمات دعا کی وہ سنتا ہو۔ پس ثابت ہوا کہ مناسب حد تک بلند آواز کے ساتھ دعا کرنا جائز ہے۔

ثناء وحمد بے پایاں خدا را — کہ صنعش در وجود آورد مارا
الٰہا قادرا پروردگارا — کریما منعما آمرز گارا
خدا وندا تو ایمان وشہادت — عطا کر دی بہ فضل خویش مارا
ز احسان خدا وندی عجب نیست — اگر خط در کشی جرم وخطارا
بہ حق پارسایان کز در خویش — نیند ازی من نا پار سارا
خدایا! گر تو سعدی رابرانی — شفیع آرد روانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم را
محمد صلی اللہ علیہ وسلم سید سادات عالم — چراغ وچشم جملہ انبیاء را

(شیخ سعدی شیرازی)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آمین کے بارے میں اہم نکتہ

مجمع الزوائد ومنبع الفوائد للہیثمی (ص ۱۷۰-ج ۱۰) باب التامین علی الدعا کے تحت حدیث نقل فرماتے ہیں۔

عن ابی هبیرة عن حبیب بن مسلمة الفهری و کان مستجاباً انه امر علی جیش فد رب الدروب فلما لقی العدو قال للناس سمعت رسول الله (صلی الله علیه وسلم) یقول لا یجتمع ملاء فیدعوا بعضهم ویؤمن سائر هم الا اجابهم الله ثم انه حمد الله وا اثنیٰ علیه وقال اللهم احقن دماء نا واجعل اجورنا اجور الشهدآءِ فبیناهم علیٰ ذلک اذ نزل الهنباط امیر العدوفدخل علی خبیب سرادِقه ۔(رواہ الطبرانی وقال الهنباط بالرومیه صاحب الجیش ورجالہ رجال الصحیح غیر ابن لہیعہ وھو حسن الحدیث)

ابوہبیرۃ سے روایت ہے کہ حبیب بن مسلمہ فہری مستجاب الدعوات تھے۔ یہ ایک لشکر کے امیر ہوئے اور سرحدیں پار کر چکنے کے بعد جب دشمنوں سے ملے، تو لوگوں سے کہا: میں نے حضور ﷺ سے سُنا ہے' آپ فرماتے تھے کہ جب کوئی جماعت جمع ہوتی ہے اور ان کا بعض دُعاء کرے اور باقی لوگ آمین کہیں تو ضرور اللہ پاک اُن کی دعا قبول کرتا ہے اور اس کے بعد انہوں نے اللہ تعالیٰ کی تعریف اور ثناء کی اور کہا اے میرے اللہ! ہمارے خون کی حفاظت فرما ~~ہمارے~~ ہمارے اجور کو شہداء جیسا اجر کر دے۔ لوگ ابھی اسی حال میں تھے کہ اچانک دشمنوں کا امیر جس کو ہنباط کہتے ہیں آیا اور حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے خیمے میں داخل ہو گیا۔

اور تفسیر مراغی ص ۷۵- ج ۲ میں واذاسالك عبادی عنی فانی قریب (سورۃ بقر: ۱۸۶) تفسیری فوائد میں مسطور ہے۔

و یستفاد من هذا الأیة انه لا ینبغی رفع الصوت فی العبادات الا بالمقدار الذی حدده الشرع فی الصلوٰة الجهریة ۔ وهو ان یسمعه من بالقرب منه فمن تعمد المبالغة فی الصیاح حین الدعا کان مخالفا لا مرربه وامرنبیه ۔

اور اس آیت سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ عبادات میں آواز کا بلند کرنا اتنی مقدار میں ہونا چاہیے جس قدر جہری نماز میں شریعت نے حد بندی کی ہے اور وہ یہ ہے کہ اس کی آواز کو قریب والا آدمی سُن سکے۔ جو شخص دعا کے وقت چیخ و پکار میں مبالغہ کرے گا، تو وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے۔

(دعا کے اس ادب کی مزید وضاحت تیرھویں ادب میں آ رہی ہے)

سو بہ سو جابہ جا اک تیری ذات ہے
ہر طرف رونما اک تیری ذات ہے

معطی ہر عطا اک تیری ذات ہے
جس نے سب کچھ دیا اک تیری ذات ہے

کیوں کسی غیر سے عرض حاجت کروں
جبکہ حاجت روا اک تیری ذات ہے

کوئی تجھ سا نہیں تو کسی سا نہیں
ہر کسی سے جُدا اک تیری ذات ہے

کل صدا آسرا اک تیری ذات تھی
آج بھی آسرا اک تیری ذات ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دعا میں بتکلف قافیہ بندی نہ کی جائے

دعا کا آٹھواں ادب یہ ہے کہ ولا یتکلف بالسجع فورد ایا کم والسجع فی الدعا (عین العلم) تکلف کر کے قافیہ بندی سے پرہیز کیا جائے کیونکہ حدیث شریف میں اس سے منع فرمایا گیا ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ تصنع اور الفاظ کی زیبائش و آرائش سے توجہ الی اللہ میں فرق آ جاتا ہے، دعا میں انہماک باقی نہیں رہتا، معانی و مفہوم کی طرف دھیان میں خلل پیدا ہو جاتا ہے چنانچہ زین العلم شرح عین العلم ج ا ص ۱۰۴ میں ملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری لکھتے ہیں۔

ولا یتکلف بالسجع فی الدعا فان حال الداعی ان یکون حال متضرع والتکلف لا ینا سبہ

دعا میں قافیہ بندی کا تکلف نہ کرے اس لیے کہ دعا مانگنے والے کی حالت تضرع کرنے والے کی طرح ہو اور تکلف اس کے مناسب حال نہیں۔ بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

وانظر السجع من الدعا فا جتنبہ فانی عهدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحبہ لا یفعلون

دعا میں قافیہ بندی سے پرہیز کرو، کیونکہ آنحضرت ﷺ کا اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہ طرزِ عمل نہ تھا۔

حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ جو بہت مستجاب الدعوات تھے اور نہایت سادہ الفاظ میں دعا مانگا کرتے تھے اور لوگوں کے حسنِ اعتقاد کا یہ عالم تھا کہ ان کے ایک ایک لفظ پر ہر کونے اور ہر گوشے سے آمین کی صدائیں بلند ہوتی تھیں۔ ایک صاحب دل کا کیا ہی اچھا قول ہے: ادع بلسان الذلة والافتقار لا بلسان الفصاحة والا نطلاق ذلت اور افتقار کی زبان سے اللہ کو پکارو۔ فصاحت، بلاغت اور طلاقت لسانی سے کام نہ لو۔

تجھ سے درمانِ غم کا سوالی ہوں میں — میری غم آشنا اک تیری ذات ہے
مجھ کو تیرے سوا کچھ نہیں چاہیے — حاصلِ مدعا ایک تیری ذات ہے
ہر جہاں تیرا ہی پرتو حسن ہے — حسن کی انتہا اک تیری ذات ہے
ہر ثنا پھر تیری ہی ثنا کیوں نہ ہو — لائقِ ہر ثنا اک تیری ذات ہے
فہم سے ماورا کوئی شے بھی نہیں — فہم سے ماورا ایک تیری ذات ہے
اے خدا میری سب مشکلیں دور کر — میرے مشکل کشا ایک تیری ذات ہے

(پروفیسر منیر قصوری)

ذوق طبعی کا تقاضا

لیکن یہ بات یاد رہے کہ دعا کرتے وقت اگر ذوق طبعی سے زبان پر بلا تکلف کلمات دعائیہ موزونہ جاری ہو جائیں تو اس میں کوئی ہاک نہیں، چنانچہ سرور کائنات ﷺ کی بعض دعاؤں میں کلمات موزونہ منقول و ماثور ہیں، لیکن ان دعاؤں میں قافیہ بندی کا قصد نہیں کیا گیا، چنانچہ حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ زین العلم شرح عین العلم ص ۱۰۴، ج ا میں فرماتے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ثم المنع انما هو التكلف في السجع بخلاف ما اذا ورد على مقتضى الطبع ففي الادعية الماثورة على لسان صاحب الشرع جاءت كلمات متوازنة مؤتلفة الا انها غير متكلفة كقوله عليه السلام.

"اللهم ذا الحبل الشديد والامر الرشيد اسئلك الامن من يوم الوعيد. والجنة يوم الخلود. مع المقربين الشهود والركع السجود. والموفون بالعهود انك رحيم ودود وانت تفعل ما تريد." (رواہ الترمذی)

اے اللہ مضبوط رسی والے اور درست حکم والے پروردگار! وعید کے دن، امن کا طالب ہوں اور خلود کے دن جنت کا اور تیرے ان مقربین کی رفاقت سے بہرہ مند ہونا چاہتا ہوں جنھوں نے تیری گواہی دی۔ تیرے لیے رکوع وسجود کو شعار ٹھہرایا اور اپنے عہد کو پورا کیا۔ پروردگار! تو رحیم اور شفقت والا ہے اور تو جو چاہے کر سکتا ہے۔

وكقوله عليه السلام اللهم انى اعوذبك من علم لا ينفع وعمل لا يرفع وقلب لا يخشع ودعاء لا يسمع (رواہ احمد وابن حبان والحاکم)

اے اللہ میں تیرے ساتھ ایسے علم سے پناہ مانگتا ہوں جو نافع نہ ہو اور ایسے عمل سے تیری طرف جو اٹھایا نہ جائے اور ایسے دل سے جس میں خشوع نہ ہو اور اس دعا سے جو مقبول نہ ہو۔

وكقوله عليه السلام. اللهم استر عوراتنا وامن روعاتنا (رواہ احمد)

اے اللہ میرے عیوب کو ڈھانک دے اور میرے خوف کو امن میں تبدیل کر دے۔

خلاصہ یہ ہے کہ دعا میں قافیہ بندی آورد اور تکلف کے طور پر منع ہے اور بے تکلف اور آمد کے طور پر جائز ہے۔

دعا میں غنا سے پرہیز کیا جائے

دعا کا نواں ادب یہ ہے کہ ان لا يتكلف التغني بالا نغام. گانے کا طریقہ اختیار نہ کیا جائے (حصن حصین) چنانچہ امام قرطبی علیہ السلام اپنی تفسیر کے ص نمبر ۳۱۲ پہ لکھتے ہیں: و من شرط الدعاء ان يكون سليما من اللحن كما الشد بعضهم ينادى رب باللحن ليث كذالك اذا دعاه لا يجيب

دعا کی شرط یہ بھی ہے کہ گانے کے لب ولہجہ سے پاک ہو جیسا کہ کسی شاعر نے کہا کہ لیث لحن کے ساتھ اپنے رب کو پکارتا ہے۔ جب اس انداز سے اس کو پکارے گا تو اس کی دعا قبول نہ ہوگی۔

امام برکلی طریقہ محمدیہ ص ۲۲۵-ج ۲ میں فرماتے ہیں: و اقبح التغني ما كان في القران والذكر والدعآء.

اور بدترین نغمہ سرائی وہ ہے جو تلاوت قرآن مجید اور ذکر الٰہی اور دعا میں (بتکلف یا الفاظ کی تبدیلی کا باعث) ہو۔

دعا میں تو تضرع، زاری، انکساری، گریہ وزاری ہونی چاہیے اور موسیقی کے لب ولہجہ، طرز کو دعا سے کیا مناسبت؟ جو سراسر خشوع کے منافی ہے لہٰذا بارگاہِ الٰہی میں اپنی درخواست پیش کرنے والے کو اس شرط کا خاص اہتمام التزام کرنا چاہیے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

زمیں کے لوگ ہوں یا اہل عالم بالا
ہر اک زبان پہ ہے کہانی ربی الاعلیٰ
تیرے قلم کی گواہی مرقعِ عالم
فضائیں آئینہ ہیں، دل ہو دیکھنے والا
دیے حسین خد وخال تو نے مٹی کو
تیرے جمال کے سانچوں نے آدمی ڈھالا
تھمائی میر کو لیل ونہار کی ڈوری
صبا کو سونپ دی آرائشِ گل ولالہ
زمین تیرہ کے منہ سے لگا دیا تو نے
مہ ونجوم بھر آسمان کا پیالہ
پڑھے قصیدۂ وحدت ہجوم کون ومکاں
تو سب کا رب ہے کسی نے تجھے نہیں پالا
مجھے ہی تو نے دیا اختیار لغزش بھی
مجھی پہ اپنی خلافت کا بوجھ بھی ڈالا
اُتار کر مرے سینے میں آگہی کا چاند
بصیرتوں کا مرے گرد کھینچ دے ہالہ
ہر ایک سانس کو میری بنا چراغِ حرم
نہ ہو ذرا بھی مرا نامۂ عمل کالا

(مظفر وارثی)

دعا کا دسواں ادب

الدعا بلفظ اعجمی جهل معناه ۔ایسے عجمی الفاظ کے ساتھ دعا کرنا کہ جن کے معانی نہ جانتا ہو۔(مرقات شرح مشکوٰۃ) جہاں تک ممکن ہو دعا عربی زبان میں مانگی جائے، کیونکہ عربی زبان اشرف اللغات ہے اور عربی زبان کو دوسری زبانوں پر کئی وجوہ سے فضیلت اور برتری حاصل ہے، چنانچہ طریقہ محمدیہ ص ۹۲-ج ۱ میں فرماتے ہیں۔

ففي بستان العارفين اعلم ان العربية لها فضل علی سائر الالسنة ۔ اسی قول کے تحت بریقہ محمودیہ ص ۲۵۵-ج میں فرماتے ہیں:

عن ابن عباس رضی الله عنهما قال قال رسول الله (صلی الله علیه وسلم) احبو العرب لثلاث لانی عربی والقرآن عربی و کلام اهل الجنة عربی

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: عرب سے تین باتوں کی وجہ سے محبت رکھو اس لیے کہ میں عربی ہوں، قرآن عربی ہے اور اہلِ جنت کی گفتگو بھی عربی میں ہوگی۔ اس حدیث کو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔ اور اسی مقام پر بریقہ محمودیہ شرح طریقہ محمدیہ ص ۲۵۵ ج ۱ میں ہے:

و اما العربیة فلها مزیة علیٰ باقیها حتی یکره التکلم بغیرها لمن یحسنها

اور عربی زبان کو دوسری زبانوں پر خاص فضیلت حاصل ہے حتیٰ کہ جو شخص عربی زبان میں گفتگو کرنے کی مہارت رکھتا ہو اس کے لیے کسی دوسری زبان میں گفتگو کرنا مکروہ ہے۔

عربی زبان کی فضیلت

اور حدیقۃ الندیہ شرح طریقہ محمدیہ ص ۲۲۴، ج ۱ میں اسی مقام پر شیخ عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قال الحليمي لا ينبغي لا حد اطلاق لسانه بتفضيل العجم على العرب بعدما بعث الله تعالىٰ افضل رسله من العرب وانزل اخر كتبه بلسان العرب فصار فرضا على الناس ان يتعلموا لغة العرب ليعقلوا عن الله امره ونهيه ومن ابغض العرب اوفضل العجم عليهم فقد اذى بذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم لانه اسمعه في قومه خلاف الجميل ومن اذاه فقد اذى الله تعالىٰ ذكره المناوي في شرح جامع الصغير للسيوطي.

حلیمی فرماتے ہیں کہ عرب کے بالمقابل عجم کو فضیلت دینے کے متعلق کسی شخص کو زبان کھولنا مناسب نہیں۔ جب کہ اللہ تعالیٰ نے تمام پیغمبروں سے افضل پیغمبر کو عرب ہی سے مبعوث فرمایا اور اپنی آخری کتاب کو بھی عرب کی زبان میں نازل فرمایا۔ پس لوگوں پر لازم ہے کہ عربی زبان سیکھیں تا کہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات امر و نہی کو سمجھ سکیں اور جو شخص عرب سے بغض رکھے گا یا عجم کو عرب سے افضل سمجھے گا، تو آنحضرت ﷺ کی قوم کے حق میں اس قسم کے مبغوض خیالات رکھنے سے آنحضرت ﷺ کو ایذا پہنچائے گا اور جس (بدبخت) نے حضور ﷺ کو ایذا پہنچائی تو اس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی۔ اس کو جامع صغیر کی شرح میں علامہ عبدالرؤف مناوی مصری نے بیان کیا ہے۔

یہاں امام حلیمی علیہ الرحمۃ کے ارشاد سے عربی زبان کی فضیلت اور اس کی تعلیم و تعلم کی اہمیت بھی واضح ہوگئی، مگر ساتھ ساتھ عرب کی محبت کا بھی ذکر آ گیا ہے۔ اگرچہ ادب مذکور سے اس کی مناسبت نہیں، مگر محبت عرب کی اہمیت کے متعلق ایک حدیث ضمناً عرض کر دیتا ہوں تا کہ حضور ﷺ کی محبوب قوم کی شان نمایاں ہو جائے۔

عن سلمان رضی اللہ عنہ قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تبغضني فتفارق دينك قلت يا رسول الله كيف ابغضك وبك هدانا الله قال تبغض العرب فتبغضني (رواہ الترمذی)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا دیکھو مجھ سے بغض نہ رکھنا ورنہ دین سے بالکل جدا ہو جاؤ گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ بھلا آپ سے کیسے بغض رکھ سکتا ہوں۔ آپ ہی کے طفیل تو اللہ نے ہمیں ہدایت نصیب فرمائی۔ فرمایا عرب سے بغض رکھو گے تو مجھ سے بغض رکھنے لگو گے۔

علماء کرام اس حدیث کے حواشی میں فرماتے ہیں کہ اسلام میں محبت کا مرکز صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ رسول کی محبت خدا کی محبت کی وجہ سے ہے، عرب کی محبت اس لیے ہے کہ وہ خدا کے برگزیدہ رسول کی محبوب قوم ہے، باقی عرب کے کسی خاص شخص سے اس کی بداعمالی کی وجہ سے عداوت عرب کی عداوت نہیں کہلاتی۔ عرب آنحضرت کی قوم ہے اس لیے وہ ہمیشہ نظروں میں محبوب رہنی چاہیے۔ (ایضاً)

باقی رہا اصل مسئلہ کہ عجمی زبان میں ان کلمات کے ساتھ دعا کرنا منع ہے جن کے معنی نہ جانتا ہو، کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ دعا کفریہ الفاظ پر مشتمل ہو اور یہی حکم رقیہ، منتر، جنتر، افسون اور طلسم کا ہے۔

چنانچہ حدیقۃ الندیہ شرح طریقہ محمدیہ ص ۳۹۱ - ج ۲ میں شیخ عبدالغنی نابلسی فرماتے ہیں:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قال المازری جمیع الرقی جائزة اذا کانت بایات اللہ او بذکرہ وینھی عنہ اذا کانت باللغة العجمیة اوبمالا یدری معناہ لجواز ان یکون فیہ کفر ۔

مازری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آیات قرآنیہ اور اسماء الٰہیہ کے ساتھ جھاڑ پھونک جائز ہیں۔ البتہ اگر وہ منتر، افسوں عجمی زبان میں ہوں اور معنی سے بھی واقفیت نہ ہو تو یہ منہی عنہ ہے، کیونکہ ہوسکتا ہے کہ وہ کفریہ الفاظ پر مشتمل ہو۔

باقی عجمی شخص اگر اپنی زبان میں دعا کرے تو اس میں بھی کوئی مضائقہ نہیں اللہ تعالیٰ تو سب زبانوں کو جانتا ہے بلکہ اپنی زبان میں دعا کرنا بایں معنی موزوں و مناسب ہے کہ دعا کرنے والا جو کچھ کہنا چاہتا ہے وہ سوچ سمجھ کر حضورِ قلب کے ساتھ کہہ سکتا

اے خدا تجھ سے ہماری ہے دعا ۔۔۔ ہم کو کامل صاحب ایماں بنا
راہ حق پر استقامت کر نصیب ۔۔۔ تیری رحمت ہو سدا ہم سے قریب
دین کے احکام پر عامل رہیں ۔۔۔ اتباع سرورِ عالم کریں
نور قرآں ہو چراغ رہگزر ۔۔۔ زندگی کا اس طرح طے ہو سفر
دل میں یادِ مصطفیٰ زندہ رہے ۔۔۔ لب پہ ان کا نام پائندہ رہے
نیک بندوں کا تیرے نقش قدم ۔۔۔ ہو ہمارے چشم ودل میں محترم
تیری مرضی کے مطابق ہو عمل ۔۔۔ نفس ظالم کا نہ ہو اس میں دخل
زندگی پر چھائی ہے غم کی خزاں ۔۔۔ دے مسرت کی بہار جاوداں
جوش اسلامی کا ہو ایسا ظہور ۔۔۔ ٹوٹ جائے کفر وباطل کا غرور
بخش ہم کو نعمت دنیا ودیں ۔۔۔ اور عطا کر دولت علم ویقیں
جو فرائض ہیں بجا لاتے رہے ۔۔۔ اپنے اور غیروں کے کام آتے رہیں
یوں بنیں ماں باپ کے خدمت گزار ۔۔۔ اپنی دنیا اور عقبیٰ لیں سنوار
وہ کریں طرزِ عمل ہم اختیار ۔۔۔ دین و دنیا کا ملے عزو وقار
جو کریں ماں باپ کی خدمت حکیم ۔۔۔ ان سے خوش ہوتا ہے رحمٰن ورحیم

بہتر یہی ہے کہ ماثور دعاؤں پہ اکتفاء کیا جائے

دعا کا گیارھواں ادب یہ بیان کیا گیا ہے والاولیٰ ان یقتصر علی الماثور لئلایسئل ما لا صلاح فیہ (عین العلم) افضل یہی ہے کہ ادعیہ ماثورہ کو کافی سمجھا جائے تاکہ (بے توجہی میں کہیں) اس طرح کا سوال نہ کر بیٹھے جس میں اس کے لیے بھلائی نہ ہو۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ زین الحلم میں ص ۱۰۴-ج ۱ پر اس قول کی شرح فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ دعاء ماثورہ کے علاوہ اور کچھ نہ مانگے، ہوسکتا ہے کہ وہ مانگنے میں حد سے تجاوز کر جائے اور ایسا سوال کر بیٹھے جس میں اس کے لیے بہتری ومصلحت نہ ہو نیز ہر شخص

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اپنے طور پر دعا مانگنا بھی اچھی طرح نہیں جانتا۔

چنانچہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ علماء کی ضرورت جنت میں بھی ہوگی جب کہ اللہ تعالیٰ اہلِ جنت سے فرمائے گا: کچھ مانگو، تو ان کو معلوم نہ ہوگا کہ کس چیز کا سوال کریں، یہاں تک کہ علماء سے دریافت کر کے درخواست کریں گے۔ نیز آنحضرت ﷺ نے تعلیم اُمت کے لیے ہر مرغوب و پسندیدہ چیز کو بارگاہِ الٰہی سے طلب کیا ہے اور ہر خوفناک، خطرناک چیز سے پناہ مانگی ہے۔

معاف کر دے ہمارے قصور یا اللہ ہے تو ہی مالکِ یوم النشور یا اللہ
ہمارے اور ترے درمیان وسیلہ ہیں ترے حبیب ہمارے رسول یا اللہ
جھکے ہی رہتے ہوں ہر دم تیرے حضور میں ہم عبادتوں میں وہ دے دے سرور یا اللہ
وہ جن کے سر میں ہے سودا خدائی دعوے کا جھکا دے ان کے سر پُر غرور یا اللہ
گناہ گار سعیدی بڑا ہے پُر امید عطا ہو صدقۂ احمد ضرور یا اللہ

(محمد صلاح الدین سعیدی)

غیر ماثورہ دعا کرنا

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ لواقح الانوار ص ۷۹۲ طبع جدید میں فرماتے ہیں کہ ہمیں دعا غیر ماثورہ ہرگز نہ مانگنی چاہیے۔ مگر اس وقت جب کہ ہمیں دعا ماثورہ سے کچھ یاد نہ ہو اور یہ اس لیے کہ آنحضرت ﷺ کی دعا کے الفاظ و کلمات نہایت جامع و مانع، اکمل و اتم ہوتے ہیں۔ نیز دعا ماثورہ کے مانگنے سے بجائے ابتداع کے آنحضرت ﷺ کے اتباع کی سعادت بھی حاصل ہوتی تھی۔

نیز فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے شیخ و مرشد حضرت علی خواص رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جس شخص نے بارگاہِ الٰہی میں ماثورہ کلمات سے دعا مانگی تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو جلد قبول فرمالیتا ہے اور جس شخص نے من گھڑت اور مخترع (غیر ماثورہ) کلمات سے دعا مانگی تو اس کی دُعا قبول نہیں کی جاتی، مگر جب کہ وہ انتہائی بے قرار ہو۔ پس بندہ کو چاہیے کہ ماثورہ ادعیہ سے کسی قدر دعائیں یاد کر لے تاکہ مصائب و شدائد کے وقت اللہ تعالیٰ سے دعا مانگ سکے۔

نیز اسی کتاب کے ص ۵۹۱ پر فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے شیخ و مرشد حضرت علی خواص علیہ الرحمۃ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ماثور دعا کو قبول فرماتا ہے، اس لیے کہ ماثور دعا بھی از قسم وحی ہوتی ہے اور وحی اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت ہے۔ پس گویا صفت سے موصوف کو مخاطب کیا جاتا ہے، لیکن دُعاءِ غیر ماثور کے کلمات ان صفات سے خالی ہوتے ہیں۔

نیز اسی کتاب کے ایک دوسرے مقام پر فرماتے ہیں کہ ہر شخص کو چاہیے کہ ماثور کلمات سے ہی دعا مانگے، اسی لیے کہ کلامِ نبوت فصاحت اور بارگاہِ الٰہی کے آداب عظمت ملحوظ رکھنے میں بہت بلند ہوتا ہے اور جن جن کلمات سے آنحضرت ﷺ نے دعائیں مانگی ہیں وہ قبولیت کے زیادہ قریب ہیں۔

پس جس شخص کے دل میں آنحضرت ﷺ کی ذرہ بھی عظمت ہوگی وہ کبھی اس راستہ پر چلنے کی کوشش نہ کرے گا۔ جس میں آنحضرت کی اتباع نصیب نہ ہو۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بڑے افسوس کی بات ہے کہ اکثر لوگوں نے ان ادعیہ کو تو ترک کر رکھا ہے جو آنحضرت ﷺ سے ماثور ہیں اور احادیث میں مذکور ہیں اور اُن کی بجائے غیر معتبر اوراد و وظائف بڑی دلچسپی سے پڑھتے ہیں جن کے پڑھنے کے لیے بخورات اور خورد و نوش وغیرہ کی عجیب عجیب شرائط بیان کی گئی ہیں، حالانکہ کہاں ہم جیسے لوگ اور کہاں سرکارِ دو عالم ﷺ کی ذات گرامی۔

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور و متداول تفسیر ص ۲۲۶-ج ۷ میں فرماتے ہیں۔

و منها ان يدعوا بما ليس في الكتاب والسنة فيتخير الفاظا مقفاة و كلمات مسجعة قد وجدها في كراريس لا اصل لها ولا معول عليها فيجعلها شعاره ويترك ما دعا به رسوله عليه السلام

اور از قبیل اعتداء فی الدعا ایک یہ بھی ہے کہ کتاب و سنت کی ادعیہ کو چھوڑ کر ان مقفیٰ الفاظ اور مسجع کلمات کو دعا کے لیے اختیار کرے جو غیر مستند اور نا قابلِ اعتماد رسائل، مکاتیب سے اخذ کی گئی ہوں اور ان کو اپنا شعار بنا لے اور آنحضرت ﷺ کی ماثورہ ادعیہ کو ترک کر دے۔

جو سرِ بزم ہویدا بھی ہے مستور بھی ہے — جو ہے نزدیک رگِ جاں سے بھی اور دور بھی ہے
ذرّے ذرّے کو بہم جس کی تجلّی کا وصال — ہجر میں جس کے ہر اک ذرّہ مگر چُور بھی ہے
جس کی قدرت کے نشان انفس و آفاق تمام — جس کی رحمت کا مکاں سینہ مہجور بھی ہے
جس کی طلعت کے سبب بندہ نا چیز کا دل — نازشِ عرش بھی ہے رشکِ سرِ طور بھی ہے
اپنے محبوب کا طالب بھی ہے مطلوب جسے — وہ محبت بھی ہے امید بھی ہے نور بھی ہے
خلد میں وجہ قرار ایک اُسی کا جمال ہے — گرچہ دلجوئی کو واں حسنِ جواں حور بھی ہے
مالک الملک بھی ہے صاحب ملکوت بھی ہے — کبریا ہے، دلِ اسلم میں وہ مستور بھی ہے
حُسن کا اپنے جو آئینہ کیا اس نے ہمیں — غیر سے برتر و بیگانہ کیا اُس نے ہمیں

(اسلم وشیر)

خوب گڑگڑا کر دعا کی جائے

یہ دعا کا بارھواں ادب ہے عین العلم میں اس کے لیے یتضرع کا لفظ استعمال فرمایا گیا ہے جس کا مطلب ہے اللہ کے حضور رو رو کر، عاجزی و انکساری کے ساتھ اپنی درخواست پیش کی جائے کوئی حاجت مانگنا یا گناہوں کی معافی طلب کرنا تضرع اور عجز کہلاتا ہے۔

جس طرح گڑگڑا کر عاجزی اور فریاد کرنے والے کو دیکھ کر ہر انسان کا دل پسیج جاتا ہے اور اس کی حالت پر رحم آنے لگتا ہے۔ اسی طرح رب العزت اپنے بندے کو دیکھتا ہے کہ وہ اس کے حضور میں تضرع اور عجز کے ساتھ فریاد پیش کر رہا ہے تو ضرور اس کی فریاد رسی فرماتا ہے، چنانچہ قرآن مجید میں بندوں کو بارگاہِ الٰہی میں دعا مانگتے وقت ایسے عجز و انکساری کی ہدایت فرمائی ہے۔ و اذکر ربك في نفسك تضرعا (سورۃ اعراف)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پس دعا کرنے والے کو چاہیے کہ اپنے سوال کی اہمیت اور مسؤل عنہ (باری سبحانہ وتعالیٰ) کی عظمت کے لحاظ سے اپنی دعا میں سوز و گداز عجز و نیاز لجاجت و سماجت وانکسار وافتقار اور اپنی شکستگی و درماندگی، عاجزی، بے چارگی، بے بسی، بیکسی کا اظہار کرے۔

غرضیکہ دعاء میں غایت احتیاج اور نہایت افتقار کی حالت اختیار کرنی چاہیے شکل وصورت کا انداز بھی عاجزانہ ہو اور الفاظ، کلمات بھی افتقار کے مناسب ہوں، محض سوال اور دعا کے الفاظ پر ہی اکتفا نہ کی جائے' بلکہ دل بھی ساتھ ساتھ گریاں ہو اور زبان اس کی صحیح ترجمان ہو اور یہ دولت اہل اللہ کی صحبت ہی سے حاصل ہو سکتی ہے۔ وفی ذٰلك فليتنافس المتنافسون ۔

عارف باللہ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ مثنوی شریف میں فرماتے ہیں۔

ایکہ خواہی کز بلا جاں راخری — جان خود را در تضرع آوری
باتضرع باش تاشاداں شوی — گریہ کن تا بے دہاں خنداں شوی
اے خوشا چشمے کہ آں گریانِ اوست — وے ہمایوں دل کہ آں بریانِ اوست
آخر ہر گریۂ ماخندہ است — مرد آخر بیں مبارک بندہ است

اے اپنی جان کو مصیبت سے چھڑانے والے' اپنی جان کو عاجزی وآہ وزاری کی طرف لے آ۔ اللہ کی بارگاہ میں آہ وزاری کرتا کہ خوشی حاصل ہو' اس کی بارگاہ میں گڑگڑاتا کہ مسکرانا نصیب ہو' کتنی قسمت والی ہے وہ آنکھ کو جو اس کی وجہ سے روتی ہے اور کتنا خوش نصیب ہے وہ دل جو اس کے لیے تڑپتا ہے' ہمارا رونا بالآخر مسکرانا ہے' آخرت کی فکر کرنے والا ہی بابرکت انسان ہے۔

اور حدیث شریف میں ہے:

اذا احب الله عبدا ابتلاه ليسمع تضرعه (عن ابن مسعود و ہو حسن لغیرہ کذا فی العزیزی ص ۷۹، ج ۱)

اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو اس کو کسی بلاء میں مبتلا کر دیتا ہے تاکہ اس کی گریہ وزاری سنے۔

(آداب المصاب ص ۴۳)

من بندہ شرمسارم، تو رحم کن رحیما — در فسق بے شمارم، تو رحم کن رحیما
اندر سرائے فانی، کردم گناہ تو دانی — درماندہ را بخوانی، تو رحم کن رحیما
شرمندہ روئے زردم، جرم عظیم کردم — خود را بتو سپردم، تو رحم کن رحیما
غیبت دروغ گفتم، غافل بے بخفتم — توبہ بے شکستم، تو رحم کن رحیما
در وقت نزع جانم، گویا بکن زبانم — تاکلمۂ بخوانم، تو رحم کن رحیما
از تن رود چو جانم، بستہ شود زبانم — بے چارہ چوں بمانم، تو رحم کن رحیما
در گور چوں بمانم تنہا چوں بے کسانم — ہر دم ترا بخوانم، تو رحم کن رحیما
یا رب بحق مرداں، گورم فراخ گرداں — از فضل تاقیامم، تو رحم کن رحیما

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یا رب گناہ گارم، پر عیب و شر مسارم | جز تو کسے نہ دانم تو رحم کن رحیما
جنت بدہ مکانم با جملہ مؤمنانم | تا جاوداں بخوانم تو رحم کن رحیما
عمرم گزشت باطل، کردہ گناہ حاصل | بر این فقیر غافل، تو رحم کن رحیما
من سعدیؔ صفائم، بر دینِ مصطفائم | ہر دم ہمیں بخوانم، تو رحم کن رحیما

دعا آہستہ آواز میں مانگی جائے

عین العلم میں ہے ویخفی فور دادعوا ربکم تضرعا وخفیة ، ان لا یحب المعتدین ۔ آہستہ آواز سے دعا مانگے چنانچہ قرآن مجید میں ہے اپنے رب سے گڑگڑا کر بھی دعا کرو اور چپکے چپکے بھی بے شک اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں فرمایا اس (تیرھویں ادب) کی شرح کرتے ہوئے ملا علی قاری علیہ الرحمہ زین الحلم شرح عین العلم کے ص ۴۰۱ ج ۱ میں لکھتے ہیں:
یخفی الدعا عن غیرہ ۔ دوسرے شخص سے چھپا کر دعا مانگے۔

دعا میں جہاں تک ہو سکے اخفاء سے کام لیا جائے۔ یعنی چُپ چپاتے اور آہستگی سے اپنے رب کے حضور سرگوشی اور مناجات کی جائے۔ دعا کا اصل ادب یہی ہے اِلاّ یہ کہ کسی موقعہ پر خود شارع علیہ السلام ہی نے بلند آواز سے دُعاء کرنے کا حکم دیا ہو۔
علامہ زمخشری اپنی مشہور تفسیر کشاف ص ۱۱۰ ج ۲ پر لکھتے ہیں:

و عن الحسن رحمة الله علیه ان الله یعلم القلب التقی والدعا الخفی ان کان الرجل لقد جمع القران وما یشعر به جاره ۔ ان کان الرجل لقد فقه الفقه الکثیر ولا یشعر الناس به ۔ وان کان الرجل لیصلی الصلوٰة الطویلة وعند الزور وما یشعرون به ولقد ادرکنا اقواماً ما کان علی الارض من عمل یقدرون علی ان یعملوه فی السر فیکون علانیة ابدًا ۔ ولقد کان المسلمون یجتهدون فی الدعآء وما یسمع لهم صوت ان کان الا همسا بینهم وبین ربهم ۔ وذلك ان الله تعالیٰ یقول ادعوا ربکم تضرعا وخفیة، وقد اثنیٰ علی زکریا فقال اذنادیٰ ربه ندآء خفیا ۔ وبین دعوة السر ودعوة العلانیة سبعون ضعفاً ۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے' آپ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ پرہیزگار دل اور پوشیدہ دعا کو جانتا ہے۔ نیز آپ نے فرمایا پہلے زمانہ میں بعض لوگ پورے قرآن کے حافظ ہوتے تھے اور لوگوں کو اس بات کا پتہ نہ ہوتا تھا۔ بعض لوگ بڑے فقیہہ ہوتے تھے اور لوگوں کو اس کا علم بھی نہ ہوتا تھا اور بعض لوگ اپنے گھروں میں لمبی لمبی نمازیں پڑھتے تھے اور ان کے گھر کے رہنے والے مہمانوں کو اس کا شعور بھی نہ ہوتا تھا۔ لیکن اب ایسے لوگ ہیں کہ روئے زمین پر کوئی کام چھپا کر نہیں کر سکتے۔ حالانکہ پہلے مسلمان لوگ نہایت زاری سے دعا کرتے تھے مگر ان کی آواز سنائی نہ دیتی تھی' کیونکہ خدا تعالیٰ نے فرمادیا ہے ادعوا ربکم تضرعا و خفیة اور حضرت زکریا علیہ السلام کی پوشیدہ دعا کو اللہ تعالیٰ نے مقام مدح میں ذکر فرمایا اور فرمایا، اذ نادیٰ ربه نداءً خفیاً ۔ جب اس نے اپنے رب کو پوشیدہ طور پر چپ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چپاتے پکارا۔ نیز آپ نے فرمایا کہ پوشیدہ وعلانیہ دعا میں ستر گنا فرق ہے۔ (انتہی)

دردِ دل کی بھی کوئی دوا چاہیے — تیرے بیمار کو بس شفا چاہیے
رنج وغم سے بکھر نہ میں جاؤں کہیں — میں تیرا ہوں تو تیری رضا چاہیے

بہترین دعا اور بہترین رزق

اسی آیت کریمہ کے تحت احکام القرآن ص ۴۲ ج ۳ میں جصاص رازی رحمۃ اللہ علیہ حسن بصری کے مذکورہ آثار نقل فرمانے کے بعد رقمطراز ہیں۔

وروی سعد بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر الذکر الخفی وخیر الرزق ما یکفی۔ قال ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فی ھذہ الایۃ وما ذکرنا من الاثار علیٰ ان اخفاء الدعا افضل من اظہارہ لان الخفیۃ ھی السر ۔

حضرت سعد بن مالک سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا بہترین ذکر وہ ہے جو پوشیدہ ہو اور بہترین رزق وہ ہے جو کافی ہو جائے۔

ابوبکر جصاص رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس آیت اور ان احادیث سے جو ہم نے اوپر بیان کی ہیں یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اخفاءِ دُعا اظہار سے افضل ہے کیونکہ خفیہ بمعنی پوشیدہ ہے۔ (ہکذا فی القرطبی ص ۲۲۳، ج ۷)

نیز احکام القرآن ص ۵۵ ج ۳ میں پوشیدہ دعا کی وجہ فضیلت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

و انما اخفاء الدعا افضل لا نہ ابعد من الریاءِ واقرب من الاخلاص واجدر با لا ستجابۃ

دعا کا پوشیدہ مانگنا اس لیے افضل ہے کہ پوشیدہ دعا ریا سے زیادہ دُور، اور اخلاص سے زیادہ قریب اور قبولیت کے زیادہ لائق ہوتی ہے۔

اور علامہ ابن القیم جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے بدائع الفوائد میں اور التفسیر القیم ص ۲۴۵ میں پوشیدہ دعا کے بہت سے فوائد لکھے ہیں۔

ازاں جملہ یہ ہیں:

- آہستہ دعا عظمت ایمان کی نشانی ہے کیونکہ دعا کرنے والے کو یہ یقین ہوتا ہے کہ اللہ پاک دُعا خفی کو بھی سنتا ہے۔
- ادب وتعظیم کے لحاظ سے بھی یہی طریقہ موزوں ہے۔ دنیا میں بادشاہوں اور حاکموں کے درباروں میں گفتگو کرتے ہوئے ضرورت سے زیادہ آواز بلند کرنا گستاخی اور خلاف ادب قرار دیا جاتا ہے پھر وہ خدا جو ہلکی اور دھیمی آواز بھی سُن لیتا ہے۔ اس کے حضور میں تو سرّی دعا اور زیادہ مناسب ہے۔
- تضرع اور خشوع دونوں دعا کی جان ہیں اور یہ دونوں بہ نسبت اونچی آواز کے پست آواز سے زیادہ حاصل ہوتے ہیں اور کوئی بھی عاجز ومسکین، نیازمندانہ حالت میں اپنی آواز کو اونچا نہیں کرتا کیونکہ اونچی آواز میں طنطنہ ہے اور دعا میں طنطنہ نہیں بلکہ عجز ومسکنت کی ضرورت ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

- پوشیدہ دعا میں ریاکاری اور نمائش پسندی کی بجائے اخلاص کا پہلو زیادہ نمایاں ہوتا ہے۔
- پست آواز سے دلجمعی حاصل ہوتی ہے۔ بلند آواز سے یکسوئی اور جمعیت خاطر پراگندہ ہو جاتی ہے' جس قدر آواز پست ہوگی اتنا ہی خدا سے لگاؤ، اور تعلق میں اضافہ ہوگا۔
- پست آواز میں ایک لطیف نکتہ یہ بھی ہے کہ بندہ اپنے رب سے زیادہ قریب معلوم ہوتا ہے' گویا وہ اس طرح سرگوشی کر رہا ہے جس طرح ایک قریبی دوست سے کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت زکریا علیہ السلام کی پوشیدہ وسری دعا کی مدح فرمائی۔

یاد رہے: اس آیت کریمہ کے تحت جمل ص ۱۵۰ ج ۲ و خازن ص ۲۴۱ ج ۲ میں طاعات و عبادات میں اظہار و اخفاء کے افضل مواقع بیان کیے ہیں نیز اس سے متعلق حکیم ترمذی کا قولِ فیصل بھی نقل کیا ہے۔ مزید تفصیل مندرجہ بالا تفاسیر میں مذکور ہے۔

اے کردہ بہ عالم از تقاضائے عطا ۔۔۔ بابے ہنراں لطافت آموزیھا
از لرزہ دو لخت شدہمہ حرف دعا ۔۔۔ یا رب ہر مشکل را آساں فرما

(حافظ صوفی افضل فقیر)

پوری امید کے ساتھ دعا کی جائے

دعا کا چودھواں ادب یہ ہے کہ ویحقق الرجاء فوردا دعوا اللہ وانتم موقنون بالاجابۃ (عین العلم) قبولیت دعا کی امید قوی رکھے جیسا کہ حدیث شریف میں حکم دیا گیا تم پورے یقین کے ساتھ اللہ سے مانگو۔ دعا کی قبولیت میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسنِ ظن اور یقین کو بڑا دخل ہے' اس لیے دعا مانگتے وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کے کرم پر پورا بھروسہ ہونا چاہیے اور یقین رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو ضرور قبول فرمائے گا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے اس طرح دعا کرو کہ تمہارے دل میں اس کی قبولیت کا یقین ہو۔ یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ پر بے اعتمادی اس کی بارگاہِ کرم میں گستاخی ہے۔

کس سے مانگیں، کہاں جائیں، کس سے کہیں اور دنیا میں حاجت روا کون ہے
سب کا داتا تُو، سب کو دیتا ہے تُو، تیرے بندوں کا تیرے سوا کون ہے
کون مقبول ہے، کون مردود ہے، بے خبر! کیا خبر تجھ کو، کیا کون ہے
جب تُلیں گے عمل سب کے میزان پر، تب کُھلے گا کہ کھوٹا کھرا کون ہے
کون سُنتا ہے فریاد مظلوم کی، کس کے ہاتھوں میں کُنجی ہے مقسوم کی
رزق پر کس کے پلتے ہیں شاہ وگدا، مسند آرائے بزمِ عطا کون ہے
اولیا تیرے محتاج اے ربِ کُل! تیرے بندے ہیں سب انبیاء ورُسل
ان کی عزت کا باعث ہے نسبت تری، ان کی پہچان تیرے سوا کون ہے
میرا مالک مری سُن رہا ہے فُغاں، جانتا ہے وہ خاموشیوں کی زُباں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اب مری راہ میں کوئی حائل نہ ہو نامہ بر کیا بلا ہے، صبا کون ہے
ابتدا بھی وہی، انتہا بھی وہی، ناخدا بھی وہی ہے خدا بھی وہی
جو ہے سارے جہانوں میں جلوہ نُما، اُس احد کے سوا دوسرا کون ہے

(صاحبزادہ نصیر الدین نصیر)

دعا میں صداقت کیسے پیدا ہو؟

مرقات شرح مشکوٰۃ ص ۱۴۱ ج ۵ میں ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث وانتم موقنون بالاجابۃ کے تحت لکھتے ہیں:

و انتم معتقدون ان اللہ لا یخیبکم لسعۃ کرمہ وکمال قدرتہ واحاطۃ علمہ لتحقق صدق الرجاء وخلوص الدعاء' لان الداعی ما لم یکن رجاؤہ واثقا لم یکن دعاؤہ صادقًا ۔

دعاء کرتے وقت تمہارا یہ پختہ عقیدہ ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اپنے وسیع کرم اور کمال قدرت اور علم محیط کی بدولت تمہیں محروم نہ رکھے گا تاکہ (تمہارے اس پختہ عقیدہ کی وجہ سے) اُمید میں صِدق اور دعا میں اخلاص پیدا ہو جائے اور جب تک دعا کرنے والے کی امید قوی نہیں ہوتی، اس وقت تک دعا میں صداقت پیدا ہی نہیں ہو سکتی۔

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر ص ۳۱۲ ج ۲ میں فرماتے ہیں:

ینبغی للمؤمن ان یجتھد فی الدعآء ویکون علی رجآء من الاجابۃ ولا یقنط من رحمۃ اللہ لانہ یدعوا کریمًا ۔

مومن کو چاہیے کہ دعا میں خوب دل لگائے اور قبولیت دعا کی امید رکھے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نا امید نہ ہو، کیونکہ وہ کریم ذات سے مانگ رہا ہے۔ (اور گنہگار بندوں کو بھی مایوس نہیں ہونا چاہیے بلکہ انہیں بھی قبولیت دعا کی قوی امید رکھنی چاہیے کیونکہ خدا کی رحمت کا دامن اتنا وسیع ہے کہ اس کے سامنے انسان کے گناہ سب بالکل ہیچ ہیں۔)

قال سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ لا یمنعن احدًا من الدعآء ما یعلمہ من نفسہ فان اللہ قد اجاب دعاء شر الخلق ابلیس ۔ قال رب فانظرنی الی یوم یبعثون قال انک من المنظرین ۔

سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تمہیں اپنے نفس کی بداعمالی دُعا سے باز نہ رکھے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے تو مخلوق میں سب سے بدتر یعنی ابلیس ملعون کی بھی دعا قبول فرمائی جب کہ اس نے کہا کہ پروردگار! قیامت تک کے لیے مہلت چاہتا ہوں۔ تو اللہ نے کہا۔ جا تجھے مہلت دی گئی۔

وہ حقائق ہوں اشیاء کے یا خُشک وتَر، فہم وادراک کی زد میں ہیں سب، مگر
ماسوا ایک اُس ذات بے رنگ کے، فہم وادراک سے ماوریٰ کون ہے
انبیاء ، اولیاء، اہلِ بیت نبی، تابعین وصحابہ پہ جب آ بنی
گر کے سجدے میں سب نے یہی عرض کی، تُو نہیں ہے تو مشکل کُشا کون ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اہل فکر ونظر جانتے ہیں تجھے کچھ نہ ہونے پہ بھی مانتے ہیں تجھے
اے نصیرؔ! اس کو تُو فضل باری سمجھ، ورنہ تیری طرف دیکھتا کون ہے

جب تیرے گناہ بہت زیادہ ہو جائیں

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے شرح اربعین نو ویہ ص ۲۲۹ پر یہ اشعار عربیہ نقل فرمائے ہیں جو بار بار پڑھنے کے قابل ہیں۔

اذا كثرت منك الذنوب فداوها . برفع يد في الليل والليل مظلم' ولا تقنطن من رحمة الله انما .
قنوطك منها من خطاياك اعظم . فرحمته للمحسنين كرامة . ورحمة للمسرفين تكرم

جب تیرے گناہ بہت زیادہ ہوں تو اُن کا علاج یہ ہے کہ تو اندھیری رات کو دعا کے لیے ہاتھ اُٹھا اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہو ورنہ تیری یہ مایوسی تیرے گناہوں سے بدتر گناہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت نیکوکاروں کے لیے تو باعثِ عزت ہے، اور گناہگاروں کے لیے اس کی رحمت کرم نوازی ہے۔

اور امام ابن ابی الدنیا اپنے ایک رسالہ حافلہ (الفرج بعد الشدۃ) میں فرماتے ہیں۔

احسن الظن برب عودك حسنا بالا مس سوى اودك

اپنے مالک سے نیک گمان رکھو جس نے تمہیں انعامات کا عادی بنا رکھا ہے اور (گذشتہ) کل تک تمہاری کجی کو دُرست فرمایا ہے۔

ان ربا كان يكفيك الذى كان بالا مس سيكفيك غدك

جو مالک کل تک تیرے تمام مقاصد کی کفالت کرتا تھا وہ آئندہ بھی کرے گا۔

اور علامہ فشنی المجالس السدیہ شرح اربعین نو ویہ ص ۳۵ پر فرماتے ہیں:

سبحان من لا يخيب من قصده من قصد الله صادقا وجده

پاک ہے وہ ذات جس کا قصد کرنے والا نامراد نہیں ہوتا، اور طلب صادق رکھنے والا اللہ تعالیٰ کو پالیتا ہے۔

قد شمل الخلق فضل نعمته كل الى فضله يمد يده

اس کی نعمت کا کرم تمام مخلوق کو شامل ہے اور ہر ایک اس کے فضل کی طرف ہاتھ پھیلاتا ہے

وہ ارحم الراحمین ہے' اس کے دربار عالی سے نا اُمید ہونا مسلمان کی شان نہیں۔ جو کافروں کو نعمت سے محروم نہیں رکھتا تجھے کب محروم رکھے گا۔

اے کریمے کہ از خزانۂ غیب گبرو ترسا وظیفہ خود داری
دوستاں را کجا کنی محروم تو کہ با دشمنان نظر داری
باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
ایں درگہِ ما درگہِ نومیدی نیست صد بار گر توبہ شکستی باز آ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قال یحییٰ بن معاذ رحمة الله علیه یقول کیف ادعوك وانا عاص وکیف لا ادعوك وانت کریم ۔

(تعلیق الصبیح ص۴۴ ج۳)

حضرت یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ اے میرے پروردگار! میں گنہگار ہو کر کیسے تجھ سے دعا مانگوں، مگر جب تو بڑے کرم والا ہے تو کیسے دعا کو چھوڑ دوں۔

تصدق اپنے خدا کے جاؤں یہ پیار آتا ہے مجھ کو انشاء
اِدھر سے ایسے گناہ پیہم اُدھر سے یہ دمبدم عنایت

دعا کا پندرھواں ادب

و ان یسال بعزم ۔ دعا کو عزم و یقین کے ساتھ مانگے۔ (حصن حصین)

مطلب یہ کہ دعا پورے عزم بالجزم کے ساتھ مانگنی چاہیے اور دعا میں کوئی ایسا لفظ استعمال نہ ہو جس سے بندہ کی بے نیازی اور بے پرواہی کا پہلو نکلتا ہو۔ مثلاً کوئی یوں کہے کہ اے اللہ اگر تو چاہے تو ایسا کر دے۔ یہ درست نہیں ہے کیونکہ اس میں بھی بندہ کی بے نیازی اور استغناء جھلکتی ہے جو اسے کسی صورت بھی زیب نہیں دیتی۔

بخاری شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا دعا احدکم فلا یقل اللهم اغفرلی ان شئت ۔ارحمنی ان شئت ارزقنی ان شئت ولیعزم مسئلته انه یفعل ما یشآء ولا مکره له ۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب تم دعا مانگو تو یوں مت کہو کہ اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے، تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما دے۔ تو چاہے تو مجھے روزی دے دے بلکہ خوب اصرار کے ساتھ کسی شرط و تردد کے بغیر مانگا کرو' کیونکہ وہ خود مختار ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے اس پر کوئی زبردستی کرنے والا نہیں۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضور ﷺ نے فرمایا! اذا دعا احدکم فلیعزم المسالة ولا یقل اللهم ان شئت فاعطنی فان الله لا مستکره له ۔ جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو عزم بالجزم کے ساتھ کرے یوں نہ کہے کہ الٰہی تو چاہے تو میری حاجت کو پورا فرما دے کیونکہ اللہ پہ کوئی جبر کرنے والا نہیں ہے۔

ذکر خدا سے ہے سر شاری | دم دم کیف وسرور ہے طاری
حمد کے موتی میں نے ڈھونڈے | کی ہے قلم نے شنگرف کاری
واحد رحیم ہے قادر مطلق | ربّ کریم وہ خالق وباری
شاہ وگدا، درویش تونگر | سب پہ کرم کی بارش جاری
اک اک سانس ہے اس کی امانت | عالم خواب ہو یا بیداری
اس کی حفیظ ثنا میں لکھوں | کب ہے ہمت کب ہے یاری

(محمد حفیظ نقشبندی مجددی)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دعا یوں مت مانگو

مسلم شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذادعا احدكم فلا يقل اللهم اغفرلي ان شئت ولكن ليعزم وليعظم الرغبة فان الله لا يتعاظمه شي اعطاه

آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب تم دعا مانگو تو یوں مت کہو کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے بلکہ بلاشرط پورے جزم ویقین اور پوری رغبت کے ساتھ دعا مانگا کرو کیونکہ اللہ کو بڑی سے بڑی چیز دینی بھی کچھ مشکل نہیں ہوتی۔

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ لواقح الانوار القدسیہ میں ص ۲۸۱، ۲۸۲ پر فرماتے ہیں۔

ولكن يحتاج الداعي ان يكون متلبسا با داب الدعآء ويتحفظ جهده من ان يدعوا الله تعالىٰ في حصول الشيء الا بعد تفويض ذلك الامر اليه فربما سال العبد شيئاً فكان فيه هلالكه كما وقع لبلعام بن باعوراء وكما وقع لثعلبة حين قال يا رسول الله اسال الله ان يكثر ما لي فكان في ذلك هلاكه.

دعا کرنے والے کو سب سے پہلے اپنے آپ کو آداب دعا کے ساتھ آراستہ کرنا چاہیے بعدہ حسب المقدور اس بات کی کوشش کرے، کہ اللہ تعالیٰ سے جو کچھ مانگے پہلے اس کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کردے۔ بسا اوقات انسان ایک چیز کا اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہے اور اس میں اس کے لیے ہلاکت مضمر ہوتی ہے جیسی بلغم بن باعورا کے ساتھ واقعہ پیش آیا اور جس طرح ثعلبہ نے رسول کریم ﷺ سے کثرتِ مال کے لیے دعا کی درخواست کی تھی اور وہی کثرتِ مال اس کے لیے باعث تباہی ثابت ہوئی۔

ولو ان العبد قال اللهم اعطني كذا اوادفع عني كذا ان كان فيه صلاح لي لم يهلك لا نه تعالىٰ ان اعطاه ما سال كان خيراً وان منعه اياه كان خيرًا . وان دفع عنه ذلك البلاء كان خيرًا . وان لم يدفعه كان خيرًا .

اور اگر بندہ اپنی دعا میں یوں کہے اے اللہ مجھے یہ عنایت کر یا مجھ سے اس مصیبت کو دور کر دے اگر اس میں میری صلاح وفلاح ہے تو یہ شخص تباہی سے بچ جائے گا۔ اب اللہ تعالیٰ اس کو اس کی مطلوبہ چیز اسی صورت میں عنایت فرمائے گا جب کہ وہ اس کے حق میں سراسر بہتر ہوگی اور اگر مطلوبہ چیز نہ عنایت فرمائے گا تو اسی میں اس کی بہتری ہوگی۔
اسی طرح اگر مصیبت کے دور کرنے میں بہتری ہوگی تو دور فرمائے گا اور اگر ابتلاء میں بندہ کی بہتری ہوگی تو اس کو مبتلا ہی رکھے گا۔

اے رب دو جہاں تو مالک ہے کون ومکاں　　میں کروں حمد و ثنا کس طرح تیری بیاں
تو مختار مالک ہے میں ہوں ادنیٰ حقیر　　کس طرح پہنچوں تجھ تک تیری ہے اونچی شان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بخشے تو نے علم و ہنر کے خزانے اپنے نیک بندوں کو
عزت، دولت، شہرت دے مجھی نبی ﷺ کے صدقے میں
باب قبول کے کھول اب مریم کی دعاؤں کے لیے
غم میں بھی قانونِ فطرت سے میں کچھ بدظن نہیں

دے مجھ کو علم و ہنر کی دولت، بڑھا دے میری آن
کھول دے درِ رحمت کے بنا دے تو بگڑے کام
واسطہ رحمت عالم کا دیتی ہوں میں صبح وشام
یہ سمجھتا ہوں کہ میرا دوست ہے دشمن نہیں

(صاحبزادی مریم فیض)

یہ سمجھتا ہوں کہ میرا دوست ہے دشمن نہیں

و من كلام سيدى الشيخ ابى الحسن الشاذلى رضى الله عنه اذا خيرك الله تعالىٰ فى شيء فاياك ان تختار وفر من اختيارك الى اختياره فانك جاهل بالعواقب

حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی قدس سرّہٗ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ تجھے کسی چیز میں اختیار دے تو مختار ہونے سے بچو اور اپنے اختیار کو اللہ کی پسند میں فنا کردو' کیونکہ تم نتائج سے بے خبر ہو۔

و سمعت سيدى محمد بن عنان رحمة الله عليه يقول من اقبح الذنوب عند الله ان يسئال العبد ربه فى حصول شى من غير تفويض ثم اذا اعطاه له وحصل له منه ضجر وتعب سأل الله ان يحوله عنه ـ فان الحق تعالىٰ جوده فياض على عبده ـ وله اوقات لا يرد فيها سائلاً ولو كان كافرًا ـ والحق تعالىٰ ليس هو تحت امرنا ولا طاعتنا ـ حتى نقول له بكرة النهار مثلاً افعل لنا كذا ثم اخر النهار نندم ونقول له حول عنا ما اعطيته لنا بكرة النهار ـ

حضرت محمد بن عنان رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے قبیح گناہ یہ ہے کہ بندہ اپنے رب سے بغیر تفویض کے کسی چیز کا سوال کرے۔ پھر جب اس کی وہ آرزو پوری کردی جائے تو ضجر وملال کا اظہار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگنے لگ جائے کہ اب اس کو مجھ سے ہٹا دے۔ اللہ تعالیٰ جواد، فیاض تو ہے ہی اور اس کے ہاں ایسے اوقات مبارک بھی ہیں جن میں کافر تک کی بھی دعا رد نہیں فرماتا اور اللہ تعالیٰ ہمارے ماتحت اور تابع تو ہرگز نہیں ہے۔ (معاذ اللہ) ہم صبح کو تو یہ کہیں کہ ہمارا یہ کام کردے اور شام کو پشیمان ہو کر یوں کہیں کہ صبح کی مسؤلہ چیز کو ہم سے ہٹا دے۔

ما للعباد عليه حق واجب　　كلا و لا سعى لديه ضائع
ان عذبوا فبعدله او نعموا　　فبفضله وهو الكريم الواسع

اللہ تعالیٰ پر بندوں کا کوئی حق واجب نہیں اور نہ ہی اس کے ہاں کسی کی کوشش ضائع و بے سود جاتی ہے (ان الله لا يضيع اجر المحسنين) اگر لوگ عذاب میں ڈال دیے جائیں تو یہ اس کا عدل ہے یا اگر انعامات کے ساتھ نواز دیے جائیں تو یہ محض اس کا فضل ہے اور وہ کریم ہے وسیع خزانوں کا مالک ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خدایا بے پراں نوں پار لگا دے | مدینہ سب نوں سوہنے دا وکھا دے
شفاعت دی جیہڑا خیرات ونڈے | اسانوں اوہ سخی داتا وکھا دے
جینوں ویکھاں تے مڑ کے کجھ نہ ویکھاں | اوہ سوہنا گنبد خضریٰ وکھا دے
میں اوہدے قدماں دی خیرات منگاں | مدینے پاک دا منگتا وکھا دے
جھکے جس دے غلام اگے زمانہ | اوہ بیٹھا بوریے آقا وکھا دے
جدوں اکھ کھولاں تے ویکھا مدینہ | مرے مولیٰ سبب ایسا بنا دے
تیری امت پئی دھپاں چہ سڑری | مدینے دی ہوا ٹھنڈی چلا دے
ھنیرے دے اسیں مارے ہوئے آں | ہٹا زلفاں تے آکے دن چڑھا دے
اکھاں وچ اشک منہ تے ناں نبی دا | ظہوری نعت انج پڑھدا وکھا دے

(محمد علی ظہوری)

دعا کا سولہواں ادب

ویلح فورد ان اللہ یحب الملحین فی الدعا واقلہ التثلیث ۔ دعا میں الحاح کرے کیونکہ حدیث پاک میں ہے کہ اللہ تعالیٰ دعا میں الحاح کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے اور کم مرتبہ الحاح کا تین بار ہے۔ الحاح (اصرار) کی شرح کرتے ہوئے امام شعرانی مواقع الانوار ص ۴۹ یہ فرماتے ہیں۔

ولا یخفٰی ان الحق تعالٰی یحب من عبادہ الا لحاح فی الدعاء لانہ موذن بشدۃ الفاقۃ والحاجۃ ومن لم یلح فی الدعاء فکان لسان حالہ یقول انا غیر محتاج الٰی فضل اللہ تعالٰی

اور یہ بات پوشیدہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ دعا میں بندوں کے الحاح کو پسند فرماتا ہے' کیونکہ الحاح سے بندہ کی شدت احتیاج اور ضرورت کا اظہار ہوتا ہے اور جو شخص دعا میں الحاح نہیں کرتا وہ گویا زبان حال سی یہ کہتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل کا محتاج نہیں ہوں۔ اور کہا گیا ہے:

من کان اضعف ۔ کان الرب بہ الطف جو شخص جس قدر منکسر ہوگا۔ اسی قدر اللہ تعالیٰ کا لطف وکرم اس کے شامل حال ہوگا

زور رابگزار و زاری رابگیر | رحم سوئے زار آید اے فقیر

زین الحلم شرح عین العلم ص ۱۰۵ ج ۱ میں یلح کے تحت فرماتے ہیں: ای یکرر الدعاء کلمات دعائیہ کو بار بار دہرائے۔

اور تکرار سوال بھی طلب صادق کی دلیل ہے اور اللہ تعالیٰ کی یہ شانِ کریمی ہے کہ وہ بار بار کلمات دعا کے دہرانے سے خوش ہوتا ہے اور کلمات دعا کو کم از کم تین بار لوٹانا چاہیے' کیونکہ تکرار کا کم از کم مرتبہ تین بار ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہے:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ کان علیہ السلام اذا دعا دعا ثلاثا و اذا سأل سأل ثلاثا ۔(رواہ مسلم)

مسلم شریف میں مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ جب دعا فرماتے تھے تو تین بار دہراتے تھے۔

اور مراقی الفلاح کے حاشیہ طحطاوی ص ۱۷۳ میں ہے:

و ینبغی ان یلح مرۃ بعد مرۃ وقتاً بعد وقت وان یکررہ ثلاثا

اور دعا کرنے والے کے لیے مناسب یہی ہے کہ دعا میں بار بار الحاح کرے اور ہر وقت مانگے اور کلمات دعا کا تین بار تکرار کرے۔

غم میں بھی قانونِ فطرت سے میں کچھ بدظن نہیں　　　یہ سمجھتا ہوں کہ میرا دوست ہے دشمن نہیں

دعا میں جلد بازی سے پرہیز کرے

دعا کا سترھواں ادب یہ ہے کہ ولا یستعجل فوردیستجاب لا حدکم مالم یعجل (عین العلم) دعا کرنے میں جلد بازی کا مظاہرہ نہ کرے حدیث شریف میں ہے کہ تم میں سے ہر ایک کی دعا قبول کی جاتی ہے جب تک کہ جلدی نہ کرے۔

بعض اسباب کی وجہ سے دعاء کا اثر مرتب نہیں ہوتا۔ ان میں سے ایک بندہ کی عجلت بھی ہے۔ دعا مانگنے والے کو چاہئے کہ دعا کی قبولیت کے بارے میں جلد بازی اور عجلت سے کام نہ لے اور اگر قبولیت دعا میں کچھ دیر ہوتی دکھائی دے تو دل برداشتہ اور مایوس ہو کر دعا کو ترک نہ کر دے بلکہ پورے اعتماد اور یقین محکم کے ساتھ دعا کا سلسلہ جاری رکھے۔ دیکھئے کوئی درخت جلد پھل دینے لگتا ہے، اور کوئی دیر سے ثمر لاتا ہے، دعا مانگنے والے کو ضروری ہے کہ یاس اور نا اُمیدی کا اثر دل پر نہ ہونے دے۔

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں

سگان دنیا کے امیدواروں کو دیکھا جاتا ہے کہ تین تین برس اُمیدواری میں گزارتے ہیں۔ صبح و شام ان کے دروازے پر دوڑتے ہیں اور وہ ہیں کہ رخ نہیں ملاتے، بار نہیں دیتے، جھڑکتے، دل تنگ کرتے، ناک بھوں چڑھاتے ہیں۔ امیدواری میں لگایا تو بیگار ڈالی، یہ حضرت گرہ سے کھاتے، گھر سے منگاتے، بیکار بیگار کی بلا اٹھاتے ہیں، اور وہاں برسوں گزریں ہنوز روز اول ہے، مگر یہ نہ امید توڑیں، نہ پیچھا چھوڑیں۔

اور احکم الحاکمین، اکرم الاکرمین عز جلالہ کے دروازے پر اول تو آتا ہی کون ہے، اور آئے بھی تو اکتاتے گھبراتے، کل کا ہوتا آج ہو جائے، ایک ہفتہ کچھ پڑھتے گزرا اور شکایت ہونے لگی صاحب پڑھا تو تھا کچھ اثر نہ ہوا، یہ احمق اجابت کا دروازہ اپنے لیے خود بند کر لیتے ہیں، اور پھر بعض تو ایسے جامے سے باہر ہو جاتے ہیں کہ اعمال وادعیہ کے اثر سے بے اعتقاد، بلکہ اللہ عز وجل کے وعدہ وکرم سے بے اعتماد، والعیاذ باللہ الکریم الجواد، ایسوں سے کہا جائے، اے بے حیا! بے شرمو! ذرا اپنے گریبان میں منہ ڈالو، اگر کوئی تمہارا برابر والا دوست تم سے ہزار بار کچھ کام اپنے کہے اور تم اس کا ایک کام نہ کرو، تو اپنا کام اس سے کہتے ہوئے اول تو آپ لجاؤ گے کہ ہم نے تو اس کا کہنا کیا ہی نہیں، اب کس منہ سے اس سے کام کو کہیں لو رغرض دیوانی ہوتی ہے، کہہ بھی دیا اور اس نے نہ کیا اصلا محل شکایت نہ جانو گے کہ ہم نے کب کیا تھا جو وہ کرتا۔ اب جانچو۔ پھر تم مالک علی الاطلاق عز جلالہ کے کتنے احکام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بجالاتے ہو۔اس کے حکم بجانہ لانا اور اپنی درخواست کا خواہی نہ خواہی قبول چاہنا کیسی بے حیائی ہے۔

او احمق! پھر فرق دیکھ، اپنے سر سے پاؤں تک نظر غور کر ایک ایک روئیں میں ہر وقت ہر آن کتنی کتنی ہزار در ہزار صد ہزار بے شمار نعمتیں ہیں۔تو سوتا ہے اور اس کے معصوم بندے تیری حفاظت کو پہرہ دے رہے ہیں۔تو گناہ کر رہا ہے اور سر سے پاؤں تک صحت وعافیت، بلاؤں سے حفاظت، کھانا ہضم، فضلات کا دفع، خون کی روانی، اعضا میں طاقت، آنکھوں میں روشنی، بے حساب کرم، بے مانگے بے چاہے تجھ پر اتر رہے ہیں، پھر اگر تیری بعض خواہشیں عطا نہ ہوں تو تو کس منہ سے شکایت کرتا ہے۔تو کیا جانے کہ تیرے لیے بھلائی کا ہے میں ہے۔تو کیا جانے کہ کیسی سخت بلا آنیوالی تھی کہ اس دعا نے دفع کی۔تو کیا جانے کہ اس دعا کے عوض کیسا ثواب تیرے لیے ذخیرہ ہو رہا ہے۔اس کا وعدہ سچا ہے۔ہاں بے اعتقادی آئی تو یقین جان کہ مارا گیا، اور ابلیس لعین نے تجھے اپنا سا کر لیا والعیاذ باللہ سبحانہ وتعالیٰ۔

اے ذلیل خاک، اے آب ناپاک! اپنا منہ دیکھ اور اس عظیم شرف کو غور کر۔کہ اپنی بارگاہ میں حاضر ہونے، اپنا پاک متعالی نام لینے، اپنی طرف منہ کرنے اور اپنے پکارنے کی تجھے اجازت دیتے ہیں، لاکھوں مرادیں اس فضل عظیم پر نثار، او بے صبرے! ذرا بھیک مانگنا سیکھ، اس آستانہ رفیع کی خاک پر لوٹ جا اور لپٹارہ اور ٹکٹکی بندھی رکھ کہ اب دیتے ہیں، اب دیتے ہیں' بلکہ اسے پکارنے، اس سے مناجات کرنے کی لذت میں ایسا ڈوب جا کہ ارادہ ومراد کچھ یاد نہ رہے، یقین جان کہ اس دروازے سے محروم ہرگز نہ پھرے گا۔کہ من دق باب الکریم انفتح ☆ وباللہ التوفیق (ذیل المدعا ص۳۶)

ملا علی قاری فرماتے ہیں

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ مرقات شرح مشکوٰۃ ص۳۶ ج۵ میں فرماتے ہیں۔

ولا ینبغی ان یمل من الدعآء لا نہ عبادۃ وتاخیر الاجابۃ اما لانہ لم یات وقتہ لان لکل شی وقتاً مقدرًا فی الازل اولانہ لم یقدر فی الازل قبول دعآئہ فی الدنیا فیعطی فی الأخرۃ من الثواب عوضہ او یؤخر دعاؤہ لیلح ویبالغ فی الدعا فان اللہ یحب الملحین فی الدعاء......

اور دعا کرنے والے کے لیے یہ مناسب نہیں کہ دعا کرنے سے اکتا جائے اس لیے کہ دعا خود عبادت ہے۔باقی قبولیت دعا کی تاخیر کے کئی وجوہ ہیں۔یا تو اب تک اس کا وہ وقت نہیں آیا جو ازل میں مقرر کیا گیا تھا۔یا پھر ازل میں اس کی دعا کی قبولیت دنیا میں مقدر ہی نہیں تو پھر اس دعا کے عوض اس کو آخرت میں بدلہ دے دیا جائے یا قبولیت دعا میں تاخیر اس لیے ہوتی ہے تاکہ دعا کرنے والا دعا میں الحاح اور بار بار تکرار کرتا رہے اور اللہ تعالیٰ دعا میں الحاح کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔الی الاخرہ

زین الحلم ص۱۰۵ ج امیں ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اسی ادب کے ضمن میں لکھتے ہیں:

و اذا سال احدکم ربہ سالۃ فتعرف الاجابۃ فلیقل الحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات جب دعا قبول ہو جائے تو یہ کہے **الحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات ۔ ومن ابطاء عنہ من ذلک شیء فلیقل**

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الحمد لله علیٰ کلّ حال اور جب قبولیت میں دیر ہو تو کہے الحمد لله علیٰ کل حال یعنی اس طرح کا تقاضا نہ کرے کہ جس طرح کوئی حقدار اپنے حق کا مطالبہ کرتا ہے بلکہ اگر دعا قبول ہو جائے تو اسے محض اللہ تعالیٰ کا کرم سمجھے اور اگر قبول نہ ہو تو راضی برضا رہے اور اسے بھی کسی مصلحت پر مبنی سمجھ کر اللہ کی حمد و ثناء میں مصروف رہے۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے:

لا یزال یستجاب للعبد مالم یدع باثم وقطعیة رحم ما لم یستعجل قیل یا رسول الله ما الاستعجال قال یقول وقد دعوت قد دعوت فلم اریستجب لی فیستحر عند ذلك فیدع الدعاء

(کنز العمال للمتقی، ۳۲۲۰، ۳/۸۲)

بندہ اگر جلدی نہ کرے تو اس کی دعا اس وقت تک قبول کی جاتی ہے جب تک کہ کسی گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے بشرطیکہ جلد بازی سے کام نہ لے عرض کیا گیا حضور جلد بازی (الاستعجال) کیا ہے فرمایا: یوں کہے۔ میں نے دعا کی پھر دعا کی لیکن قبول نہ ہوئی پھر وہ گھبرا کر دعا کرنا ہی چھوڑ دے۔

☆ **عن ابی هریرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: یستجاب لاحدکم مالم یعجل، یقول: دعوت مالم یستجب لی.**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری دعا قبول ہوتی ہے جب تک جلدی نہ کرو کہ میں نے دعا کی اور قبول نہ ہوئی۔ (السنن لابن ماجہ ۲۸۲/۲ - المسند لاحمد بن حنبل ۳۹۶/۲ الجامع الصغیر للسیوطی ۵۹۰/۲ - فتح الباری للعسقلانی ۱۴۰/۱۱ ☆ الترغیب والترہیب للمنذری ۴۹۰/۲)

دعا کا اٹھارھواں ادب

یہ ہے کہ دعا سے پہلے کوئی نیک عمل کرے اور مصیبت کے وقت اپنی کی ہوئی نیکی کو یاد کرے۔ **وتقدیم عمل صالح وذکره عند الشدة** ۔ (حصن حصین) دعا سے پہلے وضو کر کے دو رکعت نماز نفل کا اہتمام کرے اور حمد و ثنا کے بعد اللہ کی بارگاہ میں اپنی حاجت پیش کرے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔

من کانت له حاجة الی الله تعالیٰ او الی احد من بنی ادم فلیتوضاء ولیحسن الوضوء ثم لیصل رکعتین ثم یثن علی الله تعالیٰ عزوجل ویصل علی النبی صلی الله علیه وسلم

جس کسی شخص کو اللہ تعالیٰ یا کسی انسان سے حاجت کا معاملہ درپیش ہو تو اسے چاہیے کہ پہلے وضوء کر کے دو رکعت نماز پڑھے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بجالائے اور سرور کائنات ﷺ پر درود بھیجے (اس کے بعد اپنی حاجت پیش کرے)

(ترمذی۔ مستدرک للحاکم)

صاحب طبقات الشافعیہ فرماتے ہیں:

وینبغی للداعی ان یبدأ بعمل صالح یتنور به قلبه لیعقبه الدعاء ولذلك کان الدعاء عقب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

المکتوبات اقرب الی الاجابات ومن افضل الاعمال الصلوۃ وقد جاء فی احادیث کثیرۃ۔ الامر بتقدیمھا علی الدعا عند الحاجات واقل الصلوٰۃ رکعتان فان حصل نور بھا واشرقت علائم القبول فالا ولی الدعاء عقبھا والا فلیصل المرء الی ان تلوح امارات القبول فیعرض اذذاك عن الصلوٰۃ ویفتح الدعاء فان اقرب الاجابۃ۔

دعا مانگنے کے لیے یہ مناسب ہے کہ دعا مانگنے سے پہلے کوئی نیک عمل کرے تاکہ اس نیک عمل کی بدولت اس کا قلب منور ہو جائے۔ اس کے بعد دعا کرے یہی وجہ ہے کہ فرض نمازوں کے بعد دعا قبولیت کے زیادہ قریب ہوتی ہے اور نماز تمام نیک اعمال میں افضل ہے اور بہت سی احادیث میں وارد ہوا ہے کہ ضرورت کے وقت دعا کرنے سے پہلے نماز پڑھی جائے اور نماز کم سے کم دو رکعت ہوتی ہے اگر دو رکعت پڑھنے کے بعد قلب میں نورانیت پیدا ہوا اور قبولیت کی علامات ظاہر ہونے لگیں۔ تب تو ان ہی دو رکعتوں کے بعد دعا کرے۔ ورنہ پھر نماز پڑھے، اور جب تک قبولیت کی علامات ظاہر نہ ہوں برابر نماز پڑھتا رہے، اور جب قبولیت کے آثار ظاہر ہو جائیں تو نماز کو ختم کر کے دعا مانگے تو یہ دعا قبولیت کے زیادہ قریب ہوگی۔

دیدارِ خداوندی کی طالب خاتون

حضرت سیدنا سعد بن عثمان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت سیدنا ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ اس چٹیل میدان سے گزر رہا تھا جہاں بنی اسرائیل ایک عرصے تک حیران و سرگرداں بھٹکتے پھرتے رہے۔ وہاں ہم نے کسی انسان کو آتے دیکھا۔ میں نے عرض کی: ''اے میرے استاذِ محترم! کوئی شخص آ رہا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''جاؤ! دیکھو! کون ہے، یہاں تو کوئی صدیق ہی آ سکتا ہے؟'' میں نے دیکھا تو وہ کوئی عورت تھی۔ آپ نے فرمایا: ''ربِّ کعبہ کی قسم! یہ تو کوئی صدیقہ ہے۔'' چنانچہ، آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کے پاس گئے، اور سلام پیش کیا تو کہنے لگی: ''مردوں کو کیا ہو گیا ہے کہ عورتوں کو مخاطب کرتے ہیں؟'' آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''میں آپ کا بھائی ذوالنون ہوں، تہمت والوں میں سے نہیں ہوں۔'' تو اس نے کہا: ''خوش آمدید! اللہ عزوجل آپ کو سلامت رکھے۔'' آپ رحمۃ اللہ علیہ نے استفسار فرمایا: ''آپ کو اس ویرانے میں آنے پر کس نے ابھارا؟'' اس نے جواب دیا: اللہ عزوجل کے اس فرمانِ عالیشان نے:

الم تکن ارض اللہ واسعۃ فتھا جروا فیھا ؕ (پ ۵، النساء: ۹۸)

''کیا اللہ کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کرتے۔''

پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''محبتِ الٰہی عزوجل کے بارے میں کچھ بیان کیجئے؟'' تو وہ کہنے لگی: ''سبحان اللہ عزوجل! آپ اس کو خوب جانتے ہیں، خود معرفت کی زبان میں کلام کرتے ہیں پھر بھی اس کے متعلق مجھ سے پوچھ رہے ہیں۔'' آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''سوال کرنے والا جواب کا حق دار ہے۔'' تو اس نے چند اشعار پڑھے، جن کا مفہوم یہ ہے:

''اے میرے مالک و مولیٰ عزوجل! میں تجھ سے شدید محبت کرتی ہوں کیونکہ تو ہی اس کا حق رکھتا ہے۔ محبت ایسا ذکر ہے جو تیرے علاوہ سب سے بے خبر کر دیتا ہے۔ تو ہی محبت کا اہل ہے لہٰذا میرے سامنے سے پردے اُٹھا دے۔ تاکہ میں تیرا دیدار کر سکوں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میرے نزدیک اِدھر اُدھر کی چیزوں کی کوئی تعریف نہیں بلکہ ہر چیز میں تیری ہی حمد و ثناء ہے۔''

پھر اس نے یہ اشعار پڑھے:

یا حبیب القلب مالی سواکا ۔۔۔ فارحم الیوم مذنبا قد اتاکا

یا رجائی وراحتی وسروری ۔۔۔ قد ابی القلب ان یحب سواکا

ترجمہ: اے دل کے دوست! تیرے سوا میرا کوئی نہیں، اپنی بارگاہ میں حاضر اس گنہگار پر رحم فرما، اے میری اُمید، میری راحت اور اے میرے سرور! دِل نے تیرے سوا کسی اور سے محبت کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

ایک صاحب حال کے چند اشعار ملاحظہ ہوں۔

لی ذنوب شغلتنی ۔۔۔ عن صیامی وصلاتی

ترکت جسمی علیلا ۔۔۔ مات من قبل وفاتی

لیتنی تبت لربی ۔۔۔ من جمیع السیئات

انا عبد یا الٰھی! ۔۔۔ ھائم فی الفلوات

بحت جھرًا بعیوبی ۔۔۔ وذنوبی قاتلاتی

قد توالت سیئاتی ۔۔۔ و تلاشت حسناتی

ترجمہ: (۱)......میرے گناہوں نے مجھے نماز روزے سے غافل کر دیا۔

(۲)......میں نے اپنے جسم کو اتنا علیل و کمزور کر دیا کہ وہ موت سے پہلے ہی مر چکا ہے۔

(۳)......کاش! میں اپنے رب عزوجل کی بارگاہ میں تمام گناہوں سے توبہ کر لیتا۔

(۴)......اے میرے معبود عزوجل! وسیع بیابان میں تیرا یہ بندہ حیرت زدہ ہے۔

(۵)......میرے عیوب سب پر ظاہر ہو گئے گناہوں نے میری کمر توڑ ڈالی۔

(۶)......میری برائیاں بہت زیادہ ہو چکیں اور نیکیاں برباد ہو چکی ہیں۔ (الروض الفائق)

مصیبت کے وقت اپنی کی ہوئی نیکی کا واسطہ دے کر دعا کرنا

مصیبت اور سختی کے وقت اپنی نیکی کا واسطہ دے کر دعا کرے جیسا کہ اصحاب غار نے کیا تھا۔

اصحاب غار کا مختصر سا قصہ یہ ہے کہ تین شخص ایک پہاڑ کی غار میں پناہ گزین ہوئے۔ ایک بڑا بھاری پتھر آ پڑا جس نے غار کا منہ بند کر دیا۔ تو وہ آپس میں کہنے لگے جس نے جو نیک عمل کیا ہو اس کو یاد کر کے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے شاید اللہ تعالیٰ اس مصیبت سے نجات عطا فرما دے۔ ایک شخص جو اپنے والدین کا نہایت مطیع و فرماں بردار تھا، اپنے والدین کی خدمت کا ذکر کر کے اس نے دعا کی جس سے کچھ پتھر سرک گیا۔ دوسرے نے اپنے زنا سے بچنے کا واقعہ یاد کر کے دعا کی۔ اس سے پتھر اور زیادہ ہٹ گیا۔ تیسرے نے جو مزدور کی مزدوری بڑھا کر دی تھی اس کا ذکر کر کے دعا کی، تو اس سے پتھر بالکل ہٹ گیا اور غار کا منہ کھل گیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

غرضیکہ اس وقت ان میں سے ہر ایک شخص نے اپنی عمر کے مقبول ترین عمل کا وسیلہ پیش کر کے حق تعالیٰ سے فریاد کی اور بتدریج غار کا منہ کھل گیا۔ (زین الحلم شرح عین العلم ص ۱۰۵ ج ۱)

دعا کے وقت اپنے سابقہ گناہوں کو یاد کرنے کے متعلق ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ زین الحلم ص ۱۰۵ امیں فرماتے ہیں۔

و الاولیٰ ان یذکر ھا ویتوب منھا ویستغفر عنھا لیکون ادعیٰ الی الاجابۃ ۔

اور بہتر بات یہ ہے کہ دعا کے وقت اپنے گناہوں کو یاد کرے اور اُن سے توبہ کر کے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے تاکہ اس کی دعا قبولیت کے زیادہ قریب ہو جائے۔

اور امام قرطبی اپنی تفسیر ص ۱۸۱ ج ۷ میں آیت کریمہ ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخسرین کے تحت رقمطراز ہیں کہ ان دونوں نے اپنی لغزش کا اقرار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی۔

اور تفسیر ماجدی میں ۳۲۷ میں اسی آیت کے حواشی وفوائد تفسیریہ میں ہے ابوالبشر وام البشر علیہما السلام کی اس مناجات میں ادب اور استغفار کی تعلیم سارے آدم زادوں کے لیے قیامت تک ہے۔ (انتہی) رب انی ظلمت نفسی ظلما کثیرًا اے پروردگار میں نے اپنی جان پر (تیری نافرمانی کرکے) بہت ہی ظلم کیا ہے۔

چار مقبول لڑکیوں کی دعا

حضرت سیدنا محمد بن مروان رحمۃ اللہ علیہ جو فقر و تقویٰ اور پرہیز گاری اختیار کرنے والوں میں سے تھے، فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں کعبہ مشرفہ زادھا اللہ تعالیٰ شرفا وتکریما میں رُکنِ یمانی کے قریب طواف میں مشغول تھا کہ اچانک چار لڑکیوں کو آتے دیکھا، ان پر مقبولیت کے آثار نمایاں تھے۔ ان میں سب سے بڑی نے غلافِ کعبہ سے لپٹ کر عاجزی وانکساری کا اظہار کرتے ہوئے بارگاہِ الٰہی عزوجل میں عرض کی:

الیک حجی لا للبیت والحجر ولا طواف بارکان ولا جدر

ترجمہ: میرا حج تو صرف تیرے لیے ہے، نہ بیت اللہ شریف کا، نہ حجر اسود کا، نہ ارکان کا طواف اور نہ ہی دیواروں کا۔

پھر اس نے اپنے سر کو بلند کر کے عرض کی: ''یا اللہ عزوجل! تیری محبت نے مجھے مضطرب کر دیا ہے اور میں عشق ومحبت میں گرفتار ہوگئی ہوں، اب میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں، یا اللہ عزوجل! اگر میری لغزشوں نے مجھے تیری بارگاہ سے لوٹا دیا تو مجھے میری محبت تیرے دروازے پر کھینچ لائے گی۔ اگر میرے گناہوں نے مجھے تیرے دروازے سے دور کر دیا تو تیرے عفو وکرم کی امید مجھے تیرے قریب کردے گی۔ اگر میری خطاؤں نے مجھے قید کرا دیا تو تیری طرف رجوع میں میرا اخلاص مجھے آزاد کرا دے گا۔ یا اللہ عزوجل! مجھے تیرا وصال کب حاصل ہوگا، تیری بارگاہِ جمال تک کب پہنچوں گی؟ اے وحشت زدوں کے دوست! اے محبین کے محبوب! اے خائفین کو پناہ دینے والے! اے گنہگاروں پر رحم کرنے والے اور اے تائبین کی توبہ قبول فرمانے والے! اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے! مجھ پر اپنی خاص رحمت کا نزول فرما اور میری مغفرت فرما۔'' پھر اس نے لمبا سانس لیا اور چند اشعار پڑھے جن میں سے دو یہ ہیں:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

استغفر الله مما كان من زللي ومن ذنوبي وتفريطي واصراري

يا رب هب لي ذنوبي يا كريم فقد امسكت حبل الرجاء يا خير غفار

ترجمہ: میں اپنے گناہوں، لغزشوں، خطاؤں اور گناہ پر اصرار سے مغفرت چاہتی ہوں، اے میرے رب عزوجل! اے کریم! میرے گناہوں کی مغفرت فرمادے، اے بخشنے والے مہربان! میں نے امید کی رسی کو مضبوطی سے تھام لیا ہے۔

پھر وہ غمگین و پریشان بیٹھ گئی اور دوسری مضطرب و بے قرار ہوکر گریہ وزاری کرتے ہوئے پکارنے لگی: ''اے تمام امیدوں کی انتہاء! اے نیکوں کو نیک اعمال پر ابھارنے والے! اے عارفین کے دلوں میں محبت کی قندیل روشن کرنے والے! اے وحشت زدوں کے انیس! اے دلوں کے طبیب! اے گناہوں کو بخشنے والے! میرا جسم تیری محبت سے پگھل رہا ہے، مجھے تیری بارگاہ میں پیش ہونے سے شرم آتی ہے، اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے! مجھ پر اپنی خاص رحمت کا نزول فرما اور مجھ سے درگزر فرما۔ پھر وہ اِدھر اُدھر گھومنے لگی اور یہ اشعار پڑھ رہی تھی:

اتيتك اشتكى سقمى ودائى وعندك يا منى قلبى دوائى

فلا احد سواك اليه اشكو فيرحم عبرتى ويرى بكائى

فيا مولى الورى جدلى بعفو ومن بنظرة فيها شفآئى

ترجمہ: میں تیری بارگاہ میں اپنی کمزوری و بیماری کی درخواست لے کر حاضر ہوئی ہوں، اے میرے دل کی آرزو! میرے مرض کی دوا تیرے پاس ہے۔ تیرے سوا کوئی نہیں جسے میں اپنی بیماری بتاسکوں اور وہ میری گریہ وزاری کو دیکھے اور میرے آنسوؤں پر رحم کرے۔ اے ساری مخلوق کے مالک و مولیٰ عزوجل! اپنی بخشش و کرم فرما کر مجھ پر احسان فرما، اور ایسی نظرِ رحمت فرمادے جس میں میری شفاء ہو۔

باقی دو کا حال

پھر وہ بیٹھ گئی اور تیسری کھڑی ہوئی، وہ بھی کافی دیر تک روتی رہی۔ پھر عرض کرنے لگی: ''یا اللہ عزوجل! میرے گناہوں نے مجھے تیرے دروازے سے دُھتکار دیا ہے اور ہمیشہ کی غفلت نے تیری بارگاہ سے دور کردیا ہے، میں تیرے دروازے پر ذلت و محتاجی کے ساتھ گناہوں اور خطاؤں کی معافی کی آس لگائے کھڑی ہوں، میں تیرے عذاب سے فرار ہوکر تیری پناہ میں آگئی ہوں، پھر اس نے بھی چند اشعار پڑھے، جو یہ ہیں:

ببابك ربى قد انخت ركائبى وما لى من ارجوه يا خير واهب

سواك فجد لى بالذى انت اهله لا عطنى من الافضال اسنى المواهب

اذا لم امت شوقا اليك وحسرة عليك فلا بلغت منك مآربى

ترجمہ: اے میرے مالک عزوجل! تیرے دروازے پر میں نے ڈیرہ لگا لیا ہے، اے بہتر عطا کرنے والے! تیرے علاوہ میرا کون ہے جس سے میں اُمید رکھوں، مجھ پر اپنی شان کے مطابق جود و کرم فرما اور مجھے اپنا بہترین فضل عطا فرما،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اگر میں تیرے شوقِ دیدار اور حسرتِ دیدار میں نہ مری تو اپنے مقصود کو نہ پہنچی۔

اس کے بعد وہ اپنی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑی بہاتے ہوئے بیٹھ گئی اور چوتھی لڑکی روتے ہوئے کھڑی ہوئی، وہ حسرت کے عالم میں اپنے گناہوں کی معافی طلب کر رہی تھی۔ چنانچہ اس نے عرض کی، ''یا الٰہی عزوجل! تو نے عبادت وریاضت کرنے والوں کو حکم دیا کہ وہ تیرے دروازے پر کھڑے ہوں اور مجھے معلوم نہیں کہ میں ان میں سے ہوں یا نہیں۔ یااللہ عزوجل! اگر معاف کرنا تیری صفت نہ ہوتی تو عبادت وکوشش کرنے والے جب گناہوں میں مبتلا ہوتے تو تیری بارگاہ میں نہ آتے۔ یااللہ عزوجل! اگر تو معاف نہ کرسکتا تو میں تجھ سے مغفرت کی امید نہ رکھتی۔ بے شک تیری ہی یہ شان ہے کہ تو مجھ پر اپنی وسیع رحمت کے ساتھ کرم فرما سکتا ہے۔ اے وہ ذات جس سے کوئی پوشیدہ سے پوشیدہ شے بھی مخفی نہیں! اے وہ ذات جس کی نعمتیں کبھی ختم نہیں ہوتیں! تو میرے گناہوں کی پردہ پوشی فرما، تو ہی میرا مطلوب ومقصود ہے۔'' پھر اس نے درج ذیل اشعار پڑھے۔

تعطفت بفضل منك يا مالك الورى   فانت ملاذى سيدى ومعينى

لئن ابعدتنى عن جنابك زلتى   فان رجائى فيك حسن يفينى

و ظنى جميل اننى منك ارتجى   عواطفك الحسنىٰ فخذ بيمينى

ترجمہ: اے مخلوق کے مالک عزوجل! اپنے فضل سے مجھ پر عنایت کی ہوا چلا دے۔ تو میری پناہ گاہ، میرا مالک اور میری مدد فرمانے والا ہے۔ اگر میری لغزشوں نے مجھے تیرے بارگاہ سے دور کر دیا ہے تو کوئی غم نہیں کیونکہ تیرے متعلق مجھے حسنِ ظن ہے، میرا حسنِ ظن یہ ہے کہ میں تجھ سے تیرے انعام واکرام کی اُمید رکھوں لہٰذا میری دستگیری فرما۔

حضرت سیدنا محمد بن مروان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے ان کی گفتگو اور دعا سن کر بہت سکون ملا اور ان کے نصیحت بھرے بیانات سے میری آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔ (الروض الفائق)

دعا میں بے بسی اور بے قراری کا اظہار کیا جائے

عین العلم میں ہے ويحقق الاضطرار فورد امن يجيب المضطر اذا دعاه ۔ دعا کے وقت بیکسی اور اضطراب کا اظہار کرے کیونکہ ارشادِ خداوندی ہے ''بھلا کون ہے جو بے قرار کی التجا کو قبول کرتا ہے جب وہ اس سے دعا کرے۔

مضطر کی دعا ہر حال میں اجابت سے نوازی جاتی ہے اور امام قرطبی اپنی مشہور تفسیر کے ص ۲۲۳ ج ۱۳ پر مضطر کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ قال ابن عباس هو ذو الضرورة المجهور ۔ انتہائی ضرورت مند شخص

قال السدى الذى لا حول ولا قوة له بے کس و بے بس

قال ذو النون هو الذى قطع العلائق عما دون الله

مضطر وہ ہے جو ماسوا اللہ کو بالکلیہ چھوڑ کر اپنے آپ کو صرف ایک ذات پاک کا محتاج سمجھے۔

وقال سهل بن عبد الله هو الذى اذا رفع يديه الى الله داعياً لم يكن له وسيلة من طاعة قدمها

مضطر وہ ہے جب وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو اس کے پاس بطور وسیلہ کے بارالٰہی میں پیش

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرنے کے لیے کوئی طاعت نہ ہو۔

اور تفسیر حسینی میں اس آیت کریمہ کے تحت لکھتے ہیں مضطروہ ہے جس کا خدا کے سوا کوئی حیلہ اور وسیلہ نہ ہو اور بعض نے کہا کہ مضطروہ ہے جس نے اپنی جان سے ہاتھ دھو لیے ہوں۔ مثلاً دریا میں ڈوبتا آدمی یا لق ودق جنگل میں گم کردہ راہ یا مایوس بیمار (ہکذا فی مدارک التنزیل ص ۲۱۸ ج ۳)

اور تفسیر قرطبی میں ہے:

و جاء رجل الیٰ مالك بن دينار فقال انا اسئلك بالله ان تدعو لی فانا مضطر قال اذا فاسئله فانه يجيب المضطر اذا دعاه

مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے آ کر درخواست کی کہ میں انتہائی بے قرار ہوں خدا کے لیے آپ میرے حق میں دعا فرمائیں۔ تو آپ نے فرمایا جب تو بے قرار ہے تو اپنے لیے خود ہی دعا کر' کیونکہ اللہ تعالیٰ بے قرار کی دعا قبول فرماتا ہے۔ (قرطبی)

قال الشاعر: و انی لا دعوالله والا مرضيق علی فما ينفك ان يتفرجا

اور میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتا ہوں جب کہ کام مشکل ہوتا ہے آخر کار وہ مشکل کام حل ہو کر رہتا ہے۔

و رب اخ سدت عليه وجوهه اصاب لها لما دعا الله مخرجا

بسا اوقات بھائیوں کے راستے مسدود ہو جاتے ہیں۔ جب وہ اللہ تعالیٰ کو پکارتے ہیں تو راہیں کھل جاتی ہیں۔

اور تفسیر روح البیان ص ۳۲۵ ج ۴ میں ہے کہ شیخ داؤد یمانی رحمۃ اللہ علیہ ایک بیمار کی عیادت کو تشریف لے گئے تو بیمار نے حصول شفاء کے لیے دعا کی درخواست کی۔ آپ نے فرمایا: تو خود اپنے لیے آپ دعا مانگ کیونکہ تو مضطر ہے اور مضطر کی دعا اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔

اللهم اصلح لی دينی الذی هو عصمة امری واصلح لی دنيای التی فيها معاشی واصلح لی اخرتی التی فيها معادی واجعل الحياة زيادة لی فی كل خير واجعل الموت راحة لی من كل شر ○ اللهم اجعل خير عمری آخره وخير عملی خواتمه وخير ايامی يوم القاك فيه ○ اللهم انی اسألك عيشة هنيّة وميتة سوية ومردًا غير مخز ولا فاضح ○ اللهم انی اسألك خير المسألة وخير الدعاء وخير النجاح وخير العلم وخير العمل وخير الثواب وخير الحياة وخير الممات وثبتنی وثقل موازينی وحقق ايمانی وارفع درجتی وتقبل صلاتی واغفر خطيئاتی واسألك العلا من الجنة ○ اللهم انی اسألك موجبات رحمتك وعزائم مغفرتك والسلامة من كل اثم والغنيمة من كل بر والفوز بالجنة والنجاة من النار ○ اللهم احسن عاقبتنا فی الامور كلها واجرنا من خزی الدنيا وعذاب الآخرة ○ اللهم اقسم لنا من خشيتك ما تحول به بيننا وبين معصيتك ومن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

طاعتك ما تبلغنا بها جنتك ومن اليقين ما تهون به علينا مصائب الدنيا و متعنا باسماعنا وابصارنا وقوتنا ما احييتنا واجعله الوارث منا واجعل ثارنا علی من ظلمنا وانصرنا علی من عادانا ولا تجعل مصيبتنا فی ديننا ولا تجعل الدنيا اكبر همنا ولا مبلغ علمنا ولا تسلط علينا من لا يرحمنا ○ اللهم لا تدع لنا ذنبا الا غفرته ولا هما الا فرجته ولا دينا الا قضيته ولا حاجة من حوائج الدنيا والآخرة الا قضيتها يا ارحم الراحمين ○ ربنا اٰتنا فی الدنيا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار . وصلی الله علی نبينا محمد وعلی اٰله واصحابه الاخيار وسلم تسليمًا كثيرًا

ایمان افروز حکایات

ستار بجانے والی کی توبہ:

حضرت سیدنا صالح مری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک لڑکی کو دیکھا جو ستار بجاتی تھی۔ ایک دن وہ کسی قاری قرآن کے پاس سے گزری جو اس آیتِ مبارکہ کی تلاوت کر رہا تھا:

و ان جهنم لمحيطة بالكفرين ○ (پ ۱۰، التوبۃ: ۴۹) اور بے شک جہنم گھیرے ہوئے ہے کافروں کو۔

آیت مبارکہ سنتے ہی اس نے ستار پھینک دیا، ایک زوردار چیخ ماری اور بے ہوش ہو کر زمین پر گر گئی۔ جب افاقہ ہوا تو اس نے ستار کو توڑ دیا اور عبادت و ریاضت میں مشغول ہو گئی، یہاں تک کہ عبادت کی وجہ سے معروف و مشہور ہو گئی۔ ایک دن میں اس کے پاس گیا، اور اسے کہا: ''اپنے نفس کے لیے نرمی اختیار کرو۔'' تو وہ رونے لگ گئی اور کہنے لگی: ''کاش! مجھے معلوم ہو جائے کہ جہنمی اپنی قبروں سے کیسے نکلیں گے؟ پل صراط کیسے عبور کریں گے؟ قیامت کی ہولناکیوں سے کیسے نجات پائیں گے؟ کھولتے ہوئے گرم پانی کو کیسے گھونٹ گھونٹ کر کے پییں گے؟ اور اللہ عزوجل کی ڈانٹ کو کیسے سن سکیں گے؟'' پھر وہ بے ہوش ہو کر گر پڑی۔ جب افاقہ ہوا تو التجا کرنے لگی: ''یا اللہ عزوجل! میں نے جوانی میں تیری نافرمانی کی اور اب کمزوری کی حالت میں تیری اطاعت کر رہی ہوں، کیا تو میری عبادت قبول فرما لے گا؟'' پھر اس نے ایک آہِ سرد دلِ پُر درد سے کھینچی اور کہا: ''آہ! کل قیامت کتنے ہی لوگوں کے عیب کھول دے گی۔'' پھر اس نے ایک چیخ ماری اور آہ و بکا کرنے لگی۔ مجلس کے سبھی لوگ اس کی شدّتِ گریہ وزاری سے بے ہوش ہو گئے۔

زیارتِ بیت اللہ شریف کا انوکھا شوق:

حضرت سیدنا ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اُمِ داب رحمۃ اللہ علیہا کا شمار بلند پایہ صالحات وعابدات میں ہوتا ہے۔ اُن کی عمر نوے (۹۰) برس ہو چکی تھی۔ ہر سال مدینہ منورہ زادھا اللہ تعالیٰ شرفاً وتعظیماً سے مکہ معظمہ زادھا اللہ تعالیٰ شرفا وتکریماً پیدل چل کر حج کرنے آتی تھیں۔ اُن کی بینائی چلی گئی۔ جب حج کا موسم آیا تو عورتیں ان کے پاس ان کی زیارت کے لیے حاضر ہوئیں، ان کو آپ کی بینائی چلے جانے کا بہت غم ہوا، آپ نے گریہ وزاری کرتے ہوئے اپنے سر کو آسمان کی طرف بلند کر کے بارگاہِ ربُّ العزّت میں یوں عرض کی: ''یا اللہ عزوجل! تیری عزت کی قسم! میری آنکھوں کا نور چلا گیا تو کیا ہوا؟ تیری بارگاہ میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حاضر کے شوق کے انوار تو ابھی باقی ہیں۔'' پھر احرام باندھ کر ''لبیک اللھم لبیک'' کہتے ہوئے اپنی رفقاء کے ساتھ چل پڑیں۔ آپ ان کے ساتھ چلتے ہوئے کبھی آگے بھی نکل جاتیں۔ حضرت سیدنا ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے اس کے حال پر بڑا تعجب ہوا تو ہاتفِ غیبی سے آواز آئی: ''اے ذوالنون! کیا تم اس بڑھیا پر تعجب کرتے ہو جسے اپنے مولیٰ عزوجل کے گھر کا شوق تھا پس اللہ عزوجل نے لطف و کرم فرماتے ہوئے اسے اپنے گھر کی طرف چلا دیا اور اس کو طاقت عطا فرمائی۔''

خوفِ خدا میں جان دے دی

منقول ہے کہ ایک عورت کعبۃ اللہ شریف زادھا اللہ تعالیٰ شرفا وتکریما کے پاس رہتی تھی، جس کا نام حکیمہ تھا۔ جب کعبہ مشرفہ زادھا اللہ تعالیٰ شرفا وتکریما کے دروازے کو کھلتا ہوا دیکھتی تو زوردار چیخ مار کر بے ہوش ہو جاتی۔ ایک دن اس کی عدم موجودگی میں دروازہ کھولا گیا۔ جب وہ آئی تو اس سے کہا گیا: ''اے حکیمہ! آج (تیری عدم موجودگی میں) بیت اللہ شریف کا دروزاہ کھولا گیا، اگر تو طواف کرنے والوں کو حالتِ احرام میں تلبیہ (لبیک اللھم لبیک) کہتے ہوئے دیکھ لیتی تو تیری آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتیں' کیونکہ ان میں سے ہر ایک کا دل شوق سے زخمی تھا اور وہ اپنے رب کی طرف سے رحمت و مغفرت کا انتظار کرتے ہوئے عاجزی و انکساری سے گریہ کناں تھے۔'' یہ سنتے ہی اس نے ایسی چیخ ماری جس سے دِل گھبرا جائیں، اور پھر کچھ دیر تڑپتی رہی یہاں تک کہ اس افسوس میں اس نے اپنی جان قربان کر دی کہ وہ اپنا مطلوب نہ پاسکی اور نیک بندوں کے گروہ میں کعبہ مشرفہ زادھا اللہ تعالیٰ شرفا وتکریما کی زیادت نہ کر سکی اور دُنیا میں کوئی چیز اس کے لیے اس نعمت کا عوض یا بدلہ نہ بنائی گئی لہٰذا اس نے اپنی جان قربان کر دی۔ (الروض الفائق)

اللہ عزوجل قرآنِ پاک میں مومن عورتوں کا ذکر یوں فرماتا ہے۔''و لو لا رجال مومنون ونساء مومنٰت (پ۲۶، الفتح:۲۵) اور اگر یہ نہ ہوتا کچھ مسلمان مرد اور کچھ مسلمان عورتیں۔'' اور مزید ارشاد فرمایا:

''ان المسلمین والمسلمٰت والمؤمنین والمؤمنٰت والقٰنتین والقٰنتٰت والصّٰدقین والصّٰدقٰت والصّٰبرین والصّٰبرٰت والخٰشعین والخٰشعٰت والمتصدقین والمتصدقٰت والصائمین والصّٰئمٰت والحٰفظین فروجھم والحٰفظٰت والذاکرین اللہ کثیرًا والذاکرٰت اعد اللہ لھم مغفرۃً واجرًا عظیمًاo''(پ۲۲، الاحزاب:۳۵)

ترجمہ: ''بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایمان والے اور ایمان والیاں اور فرمانبردار اور فرمانبرداریں اور سچے اور سچیاں اور صبر والے اور صبر والیاں اور عاجزی کرنے والے اور عاجزی کرنے والیاں اور خیرات کرنے والے اور خیرات کرنے والیاں اور روزے والے اور روزے والیاں اور اپنی پارسائی نگاہ رکھنے والے اور نگاہ رکھنے والیاں اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں ان سب کے لیے اللہ نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔''

''اے میرے مقصود! تو ہی میرے دل کی راحت اور تو ہی میرا محبوب ہے، اور تیری دِید کا شوق ہی میرا ساز و سامان ہے۔ اے میری زندگی اور محبت کے مالک! اگر تیری محبت نہ ہوتی تو میں ان وسیع شہروں میں نہ بھٹکتا۔ کتنی ہی مرتبہ تیرے احسانات مجھ پر ظاہر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوئے اور میں نے کتنی ہی نعمتیں تجھ سے حاصل کیں۔ پس اب تیری محبت ہی میری خواہش، میرا مقصود اور میرے جلتے ہوئے دل کی آنکھ کا نور ہے۔ میں جب تک زندہ رہوں، مجھے کوئی چین وسکون نہیں۔ رات کی تاریکی میں بھی میری اُمید صرف تُو ہی ہے۔ اے میرے دل کی اُمید! اب اگر تو مجھ سے راضی ہوگیا تو میں بھی خود کو سعادت مند سمجھوں گا۔"

دل مضطر تجھے ہوا کیا ہے؟

اور امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب الدر النظیم فی خواص القرآن العظیم ص ۲۷، ۳۷ مترجم میں آداب وشرائط دعا کے سلسلہ بیان میں مضطر کی قبولیت دعا کا ایک واقعہ لکھتے ہیں کہ حضرت امام زید بن عبدالواحد بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بصرہ میں ایک شخص خچر والا رہتا تھا اور لوگوں کو خچر کرایہ پر دیتا تھا۔ بڑا اعتبار اور امانت دار آدمی تھا جس کو تاجر لوگ اپنا مال واسباب دے کر دوسرے شہروں میں تاجروں کے پاس بھیج دیا کرتے تھے ایک دن وہ بصرہ سے کوفہ کو روانہ ہوا۔ راستہ میں ایک شخص کو ملا پوچھا کہاں کا ارادہ ہے۔ قلی نے کہا کوفہ جارہا ہوں کہنے لگا مجھے بھی جانا ہے میں پاؤں چل سکتا تو تیرے ساتھ ہی چلتا۔ کیا یہ ممکن ہے کہ ایک دینار کرایہ پر مجھے خچر پر سوار کرلے۔ قلی نے اسے منظور کرلیا اور وہ سوار ہوگیا۔ راستہ میں ایک دوراہہ ملا۔ سوار نے پوچھا کدھر کو چلنا چاہیے۔ قلی نے شارع کا راستہ بتایا۔ سوار نے کہا یہ دوسرا راستہ قریب کا ہے اور جانور کے لیے بھی سہولت کا ہے کہ سبزہ اس پر خوب ہے۔ قلی نے کہا میں نے یہ دیکھا نہیں۔ سوار نے کہا کہ میں نے بارہا اس راستہ کو دیکھا ہے۔ قلی نے کہا اچھی بات ہے۔ اسی راستہ کو چلے تھوڑی دُور گئے تو وہ راستہ ایک وحشت ناک جنگل پر ختم ہوگیا۔ یہاں بہت سے مُردے پڑے تھے وہ شخص سواری سے اُترا اور کمر سے خنجر نکال کر قلی کو قتل کرنے کا ارادہ کیا۔ قلی نے کہا کہ ایسا نہ کر۔ یہ خچر اور سامان سب کچھ لے لے۔ یہی تیرا مقصود ہے مجھے قتل نہ کر۔ اس نے نہ مانا اور قسم کھالی کہ پہلے تجھے ماروں گا، پھر یہ سب کچھ لوں گا۔ اس نے بہت عاجزی کی مگر اس ظالم نے ایک بھی نہ مانی۔ قلی نے کہا اچھا مجھے دو رکعت آخری نماز پڑھنے دے اس نے قبول کیا اور ہنس کر کہا جلدی سے پڑھ لے۔ ان مُردوں نے بھی یہی درخواست کی تھی مگر ان کی نماز ان کے کچھ کام نہ آئی۔ اس قلی نے نماز شروع کی۔ الحمد شریف پڑھ کر سورت بھی یاد نہ آئی ادھر وہ ظالم کھڑا تقاضا کر رہا تھا کہ نماز جلدی ختم کر۔ ادھر بے اختیار اس کی زبان پر یہ آیت جاری ہوئی: **امن یجیب المضطر اذا دعاہ** (الآیۃ) کون ہے جو مجبور کی دعا کو سنتا ہے جب وہ اس سے دعا کرے۔ یہ پڑھ رہا تھا اور رو رہا تھا کہ ایک سوار نمودار ہوا جس کے سر پر چمکتا ہوا خود (لوہے کی ٹوپی) تھا، اس نے نیزہ مار کر اس ظالم کو ہلاک کردیا، جس جگہ وہ ظالم مر کر گرا آگ کے شعلے اس جگہ سے اُٹھنے لگے یہ نمازی بے اختیار سجدہ میں گر گیا اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ نماز کے بعد اس سوار کی طرف دوڑا۔ اس سے پوچھا کہ خدا کے واسطے اتنا تو بتادو کہ تم کون ہو؟ کیسے آئے ہو۔ اس نے کہا میں **امن یجیب المضطر** کا غلام ہوں۔ اب تم مامون ہو جہاں چاہو چلے جاؤ۔ وہ یہ کہہ کر چلا گیا

(ہکذا فی تفسیر ابن کثیر ص ۳۷۱، ج ۳)

اللہ بخش دے گا خطائیں بھی بے شمار ‏ ‏ عصیاں کا پہلے کیجئے اقرار سامنے
رب کریم سے یہ دعا ہے حفیظ کی ‏ ‏ وقت نزع ہوں احمد مختار سامنے

(محمد حفیظ نقشبندی)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وجہ قبولیت دعائے مضطر

اور امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر ص ۲۲۳ ج ۱۳ (سورہ نمل) میں مضطر کی دعا کی قبولیت کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

ضمن اللہ تعالیٰ اجابة المضطر اذا دعاه واخبر بذلك عن نفسه والسبب في ذلك ان الضرورة اليه باللجاء ينشاء عن الاخلاص وقطع القلب عما سواه . وللاخلاص عنده سبحانه موقع وذمة وجد من مومن اوكافر طالع او فاجر فيجيب المضطر لموضع اضطراره واخلاصه .

''اللہ تبارک وتعالیٰ نے بے قرار کی دعا قبول فرمانے کی ذمہ داری قبول فرماتے ہوئے اپنی طرف سے اس کی اطلاع بھی (قرآن مجید) میں دے دی ہے اور اس کا سبب یہ ہے کہ وہ بے قرار نہایت ہی اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ہاں پناہ وسہارا حاصل کرنے کی درخواست کرتا ہے اور ماسوائے اللہ سے کٹ کر اس کی توجہات کا مرکز صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہوتی ہے اور اخلاص کی اللہ تعالیٰ کے ہاں قدر ومنزلت اور ذمہ داری ہے خواہ اخلاص کا مظاہرہ کرنے والا مومن ہو یا کافر۔ فرمانبردار ہو یا نافرمان۔ پس اللہ تعالیٰ بے قرار شخص کی دعا کو اس کی بیقراری اور اخلاص کی وجہ سے قبول فرماتا ہے۔''

اللهم انی اعوذ بك من الشك والشرك والشقاق والنفاق وسوء الاخلاق وسوء المنظر والمنقلب فی المال والاهل والولد اللهم انی اسئلك رضاك والجنة واعوذ بك من سخطك والنار اللهم انی اعوذ بك من فتنة القبر واعوذ بك من فتنة المحيا والممات

اللهم حبب الينا الايمان وزينه في قلوبنا وكره الينا الكفر والفسوق والعصيان واجعلنا من الراشدين اللهم قنی عذابك يوم تبعث عبادك اللهم ارزقنی الجنة بغير حساب

اللهم انی اسئلك موجبات رحمتك و عزائم مغفرتك والسلامة من كل اثم والغنيمة من كل بر والفوز بالجنة والنجاة من النار رب قنعنی بما رزقتنی وبارك لی فيما اعطيتنی واخلف علیٰ كل غائبة لی منك بخير .

اللهم اظلنی تحت ظل عرشك يوم لا ظل الا ظل عرشك ولا باقی الا وجهك واسقنی من حوض نبيك سيدنا محمد صلی الله عليه وسلم شربة هنيئة لا نظمأ بعدها ابدًا اللهم انی اسئلك من خير ما سئلك منه نبيك سيدنا محمد صلی الله عليه وسلم واعوذ بك من شر ما استعاذك منه نبيك سيدنا محمد صلی الله عليه وسلم اللهم انی اسئلك الجنة ونعيمها وما يقربنا اليها من قول او فعل او عمل واعوذ بك من النار وما يقربنی اليها من قول او فعل او عمل .

اللهم ان لك علی حقوقًا كثيرة فيما بينی وبينك وحقوقًا كثيرة فيما بينی وبين خلقك اللهم ما كان لك منها فاغفره لی وما كان لخلقك فتحمله عنی واغننی بحلالك عن حرامك وبطاعتك

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عن معصيتك وبفضلك عن من سواك يا واسع المغفرة اللهم ان بيتك عظيم ووجهك كريم وانت يا الله حليم كريم عظيم تحب العفو فاعف عني .

اللهم اني اسئلك ايمانًا كاملًا ويقينًا صادقًا ورزقًا واسعًا وقلبًا خاشعًا ولسانًا ذاكر ورزقًا حلالًا طيبًا وتوبةً نصوحًا وتوبة قبل الموت وراحةً عند الموت ومغفرةً ورحمةً بعد الموت والعفو عند الحساب والفوز بالجنة والنجاة من النار برحمتك يا عزيز يا غفار رب زدني علمًا والحقني بالصالحين .

اللهم يا رب البيت العتيق اعتق رقابنا ورقاب اٰبائنا وامهاتنا واخواننا واولادنا من النار يا ذاالجود والكرم والفضل والمن والعطاء والاحسان اللهم احسن عاقبتنا في الامور كلها و اجرنا من خزى الدنيا وعذاب الاخرة اللهم انى عبدك وابن عبدك واقف تحت بابك ملتزم باعتابك متذلل بين يديك ارجو رحمتك واخشٰى عذابك من النار يا قديم الاحسان اللهم انى اسئلك ان ترفع ذكرى و تضع وزرى وتصلح امرى وتطهر قلبى و تنور لى فى قبرى وتغفرلى ذنبى واسئلك الدرجات العلٰى من الجنة اٰمين .

الهي عبدك ببابك فقيرك ببابك سائلك ببابك مسكينك ببابك ذليلك ببابك ضعيفك ببابك ضيفك ببابك يا رب العالمين ارحمني يا مولائي يا مولائي انت الغفار وانا المسيء وهل يرحم المسيء الا الغفار مولائي مولائي انت المالك وانا المملوك وهل يرحم المملوك الا المالك ...... مولائي مولائي انت الرب وانا العبد وهل يرحم العبد الا الرب ...... مولائي مولائي انت الرازق وانا المرزوق وهل يرحم المرزوق الا الرازق ...... مولائي مولائي انت الكريم وانا اللئيم وهل يرحم اللئيم الا الكريم ...... مولائي مولائي انت العزيز وانا الذليل وهل يرحم الذليل الا العزيز ...... مولائي مولائي انت القوى وانا الضعيف وهل يرحم الضعيف الا القوى ...... مولائي مولائي انت الغفور وانا المذنب وهل يرحم المذنب الا الغفور ...... اللهم ان ترحمني فانت اهل وان تعذبني فانا اهل فارحمني يا اهل التقوٰى و يا اهل المغفرة و يا ارحم الراحمين و يا خير الغافرين اللهم انك قلت ادعوني استجب لكم وانك لا تخلف الميعاد اللهم صل وسلم علٰى عبدك ورسولك محمد واٰله واصحابه وازواجه وذرياته واهل بيته كما تحب وترضٰى عدد ما تحب وترضٰى .

اللهم انك تعلم سرى و علانيتى فاقبل معذرتى وتعلم حاجتى فاعطنى سؤلى وتعلم ما فى نفسى فاغفرلى ذنوبى اللهم انى اسئلك ايمانًا يباشر قلبى ويقينًا صادقًا حتى اعلم انه لا يصيبنى الا ما

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

كتبت لى ورضًا منك بما قسمت لى انت وليى فى الدنيا والاخرة توفنى مسلمًا والحقنى بالصلحين اللهم لا تدع لنا فى مقامنا هذا ذنبًا الا غفرته ولا همًا الا فرجته ولا حاجة الا قضيتها ويسرتها فيسر امورنا واشرح صدورنا ونور قلوبنا واختم بالصالحات اعمالنا اللهم توفنا مسلمين والحقنا بالصالحين غير خزايا ولا مفتونين اٰمين يا رب العالمين وصلى الله علٰى حبيبه سيّدنا محمد واٰله واصحابه اجمعين

فضائل توبہ

عن ابى الدرداء رضى الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل شىء يتكلم به ابن آدم فانه مكتوب عليه، فاذا خطا الخطئة ثم احب ان يتوب الى الله عزوجل فليات بقعة مرتفعة فليمدد يديه الى الله ثم يقول: اللهم انى اتوب اليك منها لا ارجع اليها ابدا، فانه يغفر له ما لم يرجع فى عمله ذلك۔ (المستدرك للحاكم ۴/۲۶۱، الجامع الصغير ۲/۲۹۴)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کا ہر بول اس پر لکھا جاتا ہے، تو جو گناہ کرے پھر اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرنا چاہے اسے چاہیے کہ بلند جگہ پر جائے اور اللہ تعالیٰ کی طرف ہاتھ پھیلائے اور کہے: الٰہی! میں اس گناہ سے تیری طرف رجوع لاتا ہوں اب کبھی ادھر عود نہ کرونگا۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے مغفرت فرما دیگا جب تک اس گناہ کو پھر نہ کرے۔

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

توبہ کے لیے بلندی پر جانے کی یہ ہی حکمت ہے کہ حتی الوسع موضع معصیت سے بعد اور دوری نیز محل طاعت و منزل رحمت یعنی آسمان کا قرب حاصل ہو۔ جب سیدنا حضرت موسیٰ علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ انتقال قریب آیا بن میں تشریف رکھتے تھے اور ارض مقدسہ پر جبارین کا قبضہ تھا، وہاں تشریف لے جانا میسر نہ ہوا دعا فرمائی: اس پاک زمین سے مجھے ایک سنگ پرتاب قریب کر دے۔

☆ عن عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: التائب من الذنب كمن لا ذنب له۔ (ابن ماجه ۲/۳۱۳)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے گناہ سے توبہ کرلی وہ ایسا ہے جیسے گناہ کیا ہی نہیں۔

☆ عن انس رضى الله عنه قال: قال النبى صلى الله عليه وسلم: خير الخطائين التوابون۔ (ايضاً، ۲/۳۲۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: خطا کار کی خیر اس میں ہے کہ توبہ کرے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ عن معاذ رضی اللہ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : من عیر اخاہ بذنب لم یمت حتی یعملہ ۔ (ترمذی، ۵۳)

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کسی مسلمان بھائی کو توبہ کے بعد اس گناہ کا طعنہ دے وہ نہ مریگا جب تک خود اس گناہ کو نہ کر لے۔

☆ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : ان العبد اذا اذنب ذنبا تکتب فی قلبہ نکتۃ سوداء فان تاب ونزع واستغفر صقل قلبہ، وان عاد زادت حتی تغلق قلبہ، فذالک "الران" الذی ذکر اللہ تعالیٰ فی القرآن ۔ (ابن ماجہ باب الذکر بالتوبہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بندہ گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر سیاہ دھبہ پیدا ہو جاتا ہے، پھر جب توبہ کرے، اس گناہ سے علیحدگی اختیار کرے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہے تو اس کا دل صیقل وصاف ہو جاتا ہے اس کے بعد پھر گناہ کر بیٹھا تو وہ دھبہ اور زیادہ ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ پورے دل کو گھیر لیتا ہے۔ یہی نقطہ ہے وہ جس کا ذکر قرآن کریم میں لفظ "ران" سے فرمایا۔

توبہ کیا ہے؟

عن امیر المومنین ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : ما اصر من استغفر ۔ (ابو داؤد، ۲۱۲/۱)

امیر المومنین سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے معافی مانگ لی اس نے گناہ پہ اصرار نہ کیا۔

☆ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الندم توبۃ ۔

(ابن ماجہ باب ذکر التوبہ ۳۲۳/۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ندامت توبہ ہے۔

☆ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : المستغفر من الذنب وھو مقیم علیہ کالمستھزی بربہ ۔ (الترغیب ۹۷/۴)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو گناہوں پر قائم رہ کر توبہ کرے وہ اپنے رب جل جلالہ سے معاذ اللہ تمسخر کرتا ہے

☆ عن ابی سعدی الخدری رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل المومن ومثل الایمان کمثل الفرس فی اخیتہ یحول ثم یرجع الی اخیتہ، وان المؤمن یسھو ثم یرجع، فاطعمو اطعامکم الاتقیاء واولو معروفکم المومنین ۔ (المسند احمد بن حنبل ۵۵/۳)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان اور ایمان کی کہاوت ایسی ہے جیسے چراگاہ میں گھوڑا اپنی رسی سے بندھا ہو کہ چاروں طرف چر کے پھر اپنی بندش کی طرف پلٹ آتا ہے۔ یونہی مسلمان سے بھول ہوتی ہے پھر ایمان کی طرف رجوع لاتا ہے، تو اپنا کھانا پرہیزگاروں کو کھلاؤ اور اپنا نیک سلوک سب مسلمانوں کو دو۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے ظاہر ہے کہ معالجہ گناہ میں نیکیوں کو کھانا کھلانا اور عام مسلمانوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا ہے۔ (راد القحط والوباء ص ۹)

قبولیت دعا میں اصل چیز توبہ کرنا ہے اور بندوں کے حقوق واپس کرنا ہے۔ (مبین العلم)

دعا سے پہلے اپنے گناہوں سے توبہ کرے اور مظالم و معاصی سے باز آئے اور دل کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی طرف پوری طرح متوجہ کرے۔ توبہ اسلامی امور میں تو بہت اہمیت رکھتی ہے اور ایمانی مقامات میں سے اس کا اوّل مقام ہے اور سالکین کی طریقت اسی سے ابتداء ہوتی ہے اور واصلین کے دروازے کی یہی چابی ہے۔

اگر آپ حقیقت توبہ۔ شرائط توبہ۔ مقام توبہ۔ لطائف و اسرار توبہ، علامات قبولیت توبہ ان طویل الذیل مباحث کا مفصل بیان پڑھنے کا شوق رکھتے ہوں، تو کتب تصوف کا مطلب فرمائیں۔ یہاں ہم اختصار کے ساتھ کچھ نہ کچھ لکھ دیتے ہیں۔

امام خطابی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: معنى التوبة عود العبد الى الطاعة بعد المعصية

توبہ کا معنی گناہ کے بعد بندہ کا نیکی طرف پلٹنا اور رجوع کرنا۔

اور علامہ راغب اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ مفردات القرآن میں لکھتے ہیں۔ گناہ کو باحسن وجوہ اور مناسب ترین طریقہ پر چھوڑ دینے کا نام توبہ ہے اور وہ معذرت کی مقبول ترین صورت ہے' کیونکہ معذرت کی تین صورتیں ہوسکتی ہیں۔

۱- گناہگار جھوٹ بول کر گناہ کا انکار کرے۔

۲- اپنے گناہ کی توجیہات بیان کرے جو عذر گناہ بدتر از گناہ کا مصداق ہوں۔

۳- صاف بیانی کے ساتھ اپنے گناہ کا اقرار کرے اور آئندہ کے لیے مکمل احتراز کا عہد کرے۔ یہی تیسری صورت توبہ کہلاتی ہے۔

جیسا گناہ ویسی توبہ

عن معاذ بن جبل رضى الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : اذا عملت سيئة فاحدث عندها توبة، توبة السر بالسر، وتوبة العلانية بالعلانية ۔ (کنز العمال ۴/۲۰۹، جامع صغیر ۱/۵۳)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی گناہ صادر ہو فوراً توبہ کر۔ پوشیدہ گناہ کی توبہ پوشیدہ اور علانیہ کی علی الاعلان۔

☆ عن انس رضى الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :اذا حدثت ذنبا فاحدث عندها توبة ، ان سرافسر، وان علانية فعلانية (کنز العمال ۴/۲۰۹)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تجھ سے نیا گناہ ہو تو فوراً نئی توبہ کر نہاں کی نہاں، عیاں کی عیاں۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

مسئلہ توبہ میں مجملاً تحقیق یہ ہے کہ وہ گناہ جو خلق پر بھی ظاہر ہو جس طرح خود اس کے لیے دو تعلق ہیں۔

ایک بندے اور خدا میں کہ، اللہ عزوجل کی نافرمانی کی، اس کا ثمرہ حق جل وعلا کی معاذ اللہ ناراضی، اس کے عذاب منقطع یا ابدی کا استحقاق۔

دوسرے بندے اور خلق میں، کہ مسلمانوں کے نزدیک وہ آثم وظالم یا گمراہ یا کافر بحسب حیثیت گناہ ٹھہرے اور اس کے لائق سلام وکلام وتعظیم واکرام واقتدائے نماز وغیرہا امور ومعاملات میں اس کے ساتھ انہیں برتاؤ کرنا ہو۔

یونہی اس سے توبہ کے لیے بھی دو رخ ہیں۔

ایک جانب خدا، اس کا رکن اعظم بصدق دل اس گناہ سے ندامت ہے۔ فی الحال اس کا ترک اور اس کے آثار کا مٹانا، اور آئندہ نہ کرنے کا صحیح عزم۔ یہ سب باتیں سچی پشیمانی کو لازم ہیں ولہذا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: الندم توبۃ۔ ندامت توبہ ہے۔ یعنی وہی سچی صادقہ ندامت کہ بقیہ ارکان توبہ کو خود مستلزم ہے اسی کا نام توبۃ السر ہے۔

دوسری جانب خلق، کہ جس طرح ان پر گناہ ظاہر ہوا اور ان کے قلوب میں اس کی طرف سے کشیدگی پیدا ہوئی اور معاملات میں اس کے ساتھ اس کے گناہ کے لائق انہیں احکام دیئے گئے اس کی طرح ان پر اسی توبہ ورجوع ظاہر ہو کہ ان کے دل اس سے صاف ہوں اور احکام حالت برات کی طرف مراجعت کریں، یہ توبہ علانیہ ہے۔

توبہ سرے تو کوئی گناہ خالی نہیں ہو سکتا اور گناہ علانیہ کے لیے شرع نے توبہ علانیہ کا حکم دیا ہے۔

اقول وباللہ التوفیق: اس حکم میں بکثرت حکمتیں ہیں۔

اوّل: اصلاح ذات بین کا حکم ہے، یعنی آپس میں صفائی اور صلح رکھو، یہ گناہ علانیہ میں توبہ علانیہ ہی پر موقوف، کہ جب مسلمان اس کے گناہ سے آگاہ ہوئے اگر توبہ سے واقف نہ ہوں تو ان کے قلوب اس سے ویسے ہی رہیں گے جیسے قبل توبہ تھے۔

دوم: جب وہ اسے برا سمجھے ہوئے ہیں تو اس کے ساتھ وہی معاملات بعد وتنفر رکھیں گے جو بدوں کے ساتھ درکار ہیں۔ علی الخصوص، بدمذہب لوگ، یہ بہت برکات سے محرومی کا باعث ہوگا۔

سوم: جب یہ واقع میں تائب ہولے اور حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ تواب مسلمانوں کے وہ معاملات نظر بواقع بیجا ہوں گے، اور انہیں اس بیجا پر خود یہ شخص حامل ہوا کہ اگر اپنی توبہ کا اعلان کر دیتا تو کیوں وہ معاملات رہتے، تو لازم ہوا کہ انہیں مطلع کر دے۔ جیسے کسی کے کپڑے میں نجاست ہو اور وہ مطلع نہیں تو جاننے والے پر اسے خبر دینی ضروری ہے۔

چہارم: ایسے گناہوں میں جو بدمذہبی بددینی ہیں، اگر یہ مرگیا اور مسلمانوں پر اس کی توبہ ظاہر نہیں، اور بدمذہب کی ندامت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس کے مرنے پر بھی جائز بلکہ کبھی شرعاً واجب ہے تو اہلسنّت اسے برا اور بددین اور گمراہ کہیں گے، اور ان کے سید و مولیٰ ﷺ نے انہیں زمین میں اللہ عزوجل کا گواہ بتایا ہے، آسمان میں اس کے گواہ ملائکہ ہیں اور زمین میں اہلسنت، تو انکی گواہی سے اس پر سخت ضرر کا خوف ہے، اور وہ خود اس میں تقصیروار ہے کہ اعلان توبہ سے ان کا دل صاف نہ کر دیا اور یہ نہ بھی ہو تو اتنا ضرور ہے کہ علماء صلحا اہل سنت اس کی تجہیز میں شرکت اور اس کے جنازہ پر نماز سے احتراز کریں گے، شفاعت اخیار سے محروم رہے گا، یہ شناعت کیا کم ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

پنجم: اصل یہ ہے کہ گناہ علانیہ دوہرا گناہ ہے کہ اعلان گناہ دوسرا گناہ، بلکہ اس گناہ سے بھی بدتر گناہ ہے۔ حدیث میں ہے۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: کل امتی معافی الا المجاھرین۔ (مسلم شریف ۲/ ۴۱۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری سب امت عافیت میں ہے سوا ان کے جو گناہ آشکارا کرتے ہیں۔

عن المغیرۃ بن شعبۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: لا یزال العذاب مکشوفا عن العباد لما استتروا بمعاصی اللہ فاذا اعلنوھا استوجبوا عذاب النار۔

(کنز العمال ۱۰۳۷۱)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندوں سے عذاب الٰہی دور رہے گا جب تک اللہ کی معصیت پوشیدہ کریں گے اور جب اعلانیہ گناہ کریں گے تو عذاب دوزخ خود اپنے اوپر واجب کریں گے۔ (فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۵۶)

اعلانیہ توبہ

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

اعلان گناہ پر باعث نفس کی جرات و جسارت اور سرکشی بے حیائی ہے، اور مرض کا علاج ضد سے ہوتا ہے، جب مسلمانوں کے مجمع میں اپنی بدی و شناعت پر اقرار لائے گا تو اس سے جو انکسار پیدا ہوگا اس سرکشی کی دوا ہوگا۔

فکر حاضر میں اس وقت اتنی حکمتیں خیال میں آئیں، اور شریعت مطہرہ کی حکمتوں کو کون حصر کر سکتا ہے؟ ان میں اکثر وجوہ یہ چاہتے ہیں کہ جن جن لوگوں کے سامنے گناہ کیا ہے ان سب کے مواجہ میں توبہ کرے۔ مگر یہ کثرت مجمع کی حالت میں مطلقاً اور بعض صور میں ویسے بھی حرج سے خالی نہیں، اور حرج مدفوع بالنص ہے۔ تاہم اس قدر ضرور چاہیے کہ مجمع توبہ مجمع گناہ کے مشابہ ہو۔ سب میں ادنیٰ درجہ کا اعلان اگرچہ دو کے سامنے بھی حاصل ہو سکتا ہے۔ مگر وہ مقاصد شرع یہاں بے مشاکلت و مشابہت حاصل نہ ہوں گے۔ ولہٰذا علامہ مناوی نے فیض القدیر میں اس حدیث (اعلانیہ توبہ کرنے والی) کی شرح میں لکھا:

احدث عندھا توبۃ تجانسھا مع رعایۃ المقابلۃ وتحقق المشاکلۃ مختصرا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سو کے سامنے گناہ کیا اور ایک گوشہ میں دو کے آگے اظہارِ توبہ کر دیا تو اس کا اشتہار مثل اشتہار گناہ نہ ہوا، اور وہ فوائد کہ مطلوب تھے پورے نہ ہوئے، بلکہ حقیقۃً وہ مرض کہ باعث اعلان گناہ تھا توبہ میں کمی اعلان پر بھی وہی باعث ہے کہ گناہ تو دل کھول کر مجمع کثیر میں کرلیا اور اپنی خطا پر اقرار کرتے عار آتی ہے۔

چپکے سے دو تین کے سامنے کہہ لیا وہ انکسار کہ مطلوب شرع تھا حاصل ہونا درکنار ہنوز خودداری واستنکاف باقی ہے اور جب واقع ایسا ہو تو حاشا توبہ سرکی بھی خیر نہیں کہ وہ ندامت صادقہ چاہتی ہے اور اس کا خلوص مانع استنکاف۔

پھر انصاف کیجئے! تو کسی شخص کا یہ کہنا کہ میں نے توبہ کرلی ہے اور اس مجمع میں توبہ نہ کرنا خود بھی اسی خودداری واستنکاف کی خبر دے رہا ہے۔ ورنہ کسی شخص کا توبہ کا قصہ پیش کرنا، گواہوں کے نام گنانا، ان سے تحقیقات پر موقوف رکھنا یہ جھگڑا آسان تھا یا مسلمانوں کے سامنے یہ دو حرف کہہ لینا کہ الٰہی میں نے اپنے ان ناپاک اقوال سے توبہ کی، پھر یہاں ایک نکتہ اور ہے۔

اس کے ساتھ بندوں کے لیے معاملے تین قسم ہیں۔

ایک یہ، کہ گناہ کی سزا اس کو دی جائے اس پر یہاں قدرت کہاں۔ یعنی قتل وتعزیز وغیرہ کی۔

دوسرے یہ کہ اس کے ارتباط واختلاط سے تحفظ وتحرز کیا جائے کہ بدمذہب کا ضرر سخت متعدی ہوتا ہے۔

تیسرے یہ کہ اس کی تعظیم وتکریم مثل قبول شہادت واقتدائے نماز وغیرہ سے احتراز کریں۔

فاسق وبدمذہب کے اظہار توبہ کرنے سے قسم اول تو فوراً موقوف ہو جاتی ہے **الا فی بعض صور مستثنیات مذکورہ فی الدر وغیرہ** مگر دو قسم باقی ہنوز باقی رہتی ہیں یہاں تک کہ اس کی صلاح حال ظاہر ہو اور مسلمانوں کو اس کے صدق توبہ پر اطمینان حاصل ہو۔ اس لیے کہ بہت عیار اپنے بچاؤ اور مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لیے زبانی توبہ کر لیتے ہیں اور قلب میں وہی فساد بھرا ہوتا ہے۔

توبہ کے بعد کا معاملہ

عراق میں ایک شخص صبیغ بن عسل تمیمی کے سر میں کچھ خیالات بدمذہبی گھومنے لگے۔ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے حضور عرضی حاضر کی گئی، طلبی کا حکم صادر فرمایا، وہ حاضر ہوا امیر المومنین نے کھجور کی شاخیں جمع کر رکھی تھیں۔ اس کو سامنے حاضر ہونے کا حکم دیا۔ فرمایا تو کون ہے؟ کہا: کہ میں عبداللہ صبیغ ہوں، فرمایا: اور میں عبداللہ عمر ہوں اور ان شاخوں سے مارنا شروع کیا کہ خون بہنے لگا۔ پھر قید خانے بھیج دیا، جب زخم اچھے ہوئے پھر بلایا اور ویسا ہی مارا پھیر قید کر دیا، سہ بار پھر ایسا ہی کیا یہاں تک کہ وہ بولا: امیر المومنین واللہ اب وہ ہوا میرے سر سے نکل گئی، امیر المومنین نے اسے حاکم یمن حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا اور حکم فرمایا: کہ کوئی مسلمان اس کے پاس نہ بیٹھے۔ وہ جدھر گزرتا اگر سو آدمی بیٹھے ہوتے سب متفرق ہو جاتے یہاں تک کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے عرضی بھیجی کہ یا امیر المومنین! اس کا حال صلاح پر ہے۔ اس وقت مسلمانوں کو ان کے پاس بیٹھنے کی اجازت فرمادی۔

پھر صحت توبہ اور اطمینان کتنی مدت میں حاصل ہوتا ہے صحیح یہ کہ اس کے لیے کوئی مدت معین نہیں کر سکتے، جب اس شخص کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حالت کے لحاظ سے اطمینان ہو جائے کہ اب اس کی اصلاح ہو گئی۔ اس وقت اس سے دو قسم اخیر کے معاملات برطرف ہوں گے۔ ظاہر ہے کہ یہ بات نظر بحالات مختلف ہو جاتی ہے۔ ایک سادہ دل وراست گو سے کوئی گناہ ہوا اس نے توبہ کی، اس کے صدق پر جلد اطمینان ہو جائے گا اور دروغ گو مکار کی توبہ پر اعتبار نہ کریں گے اگرچہ ہزار مجمع میں تائب ہو۔ (فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۹/۲۵۷)

اگر گناہ گار کو پتہ چل جائے کہ توبہ میں کتنی لذت ہے تو......

علامہ ابن القیم کتاب الروح ص ۲۷۳ میں بیان کرتے ہیں اگر گنہگار کو معلوم ہو جائے کہ توبہ میں لذت گناہوں کی لذت سے ہزاروں گنا زیادہ ہے تو گناہوں کی بہ نسبت توبہ کی طرف دوڑ کر جائے اس لذت کا بھید وہی جانتا ہے جسے بندے کی توبہ سے اللہ کی فرحت کا حال معلوم ہے کہ اس کی حد بندی ہی نہیں ہو سکتی۔ رحمت عالم ﷺ نے اس کی ایک مثال بیان فرمائی ہے اور اس میں انسان کی وہ مسرت ظاہر فرمائی ہے جس سے بڑھ کر دنیا میں اور کوئی مسرت نہیں۔ یعنی ایک شخص اپنے کھانے پینے کا سامان لاد کر سوار ہو کر چل پڑتا ہے۔ چلتے چلتے کہیں آرام کے لیے ٹھہر جاتا ہے اور سواری باندھ کر لیٹ جاتا ہے' اتفاق سے اس کی آنکھ لگ جاتی ہے پھر جو آنکھ کھلتی ہے تو سواری گم پاتا ہے۔ چٹیل میدان ہے اور تباہی، ہلاکت منہ پھاڑے ہوئے ہے۔ چاروں طرف اسے ڈھونڈتا ہے مگر وہ ملتی نہیں۔ نا اُمید ہو کر اسی مقام پر آ کر موت کی انتظار میں بیٹھ جاتا ہے آخر چاند طلوع ہوتا ہے اور دُور دُور تک اس کی روشنی پڑنے لگتی ہے۔ غور سے دیکھتا ہے تو چاندنی رات میں اسے اپنی سواری نظر آ جاتی ہے۔ جس کی نکیل ایک درخت سے اُلجھی ہوئی ہے۔ خوشی کے مارے پھولے نہیں سماتا اور خود فراموشی میں بے ساختہ اس کی زبان سے نکل جاتا ہے کہ اے اللہ "تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب ہوں" بیچارے کو خوشی کے مارے یہ خبر بھی نہیں رہتی کہ کیا کہہ رہا ہے فرمایا: اس سے بھی زیادہ اللہ کو اپنے بندے کی توبہ سے خوشی ہوتی ہے' لہٰذا یہ حقیقت میں ناقابل انکار ہے کہ انسان کو توبہ سے شدید قسم کی مسرت حاصل ہوتی ہے۔

حضرت قطب وقت عارف باللہ امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ لواقح الانوار القدسیہ ص ۱۱۱ میں فرماتے ہیں:

و من شروط اجابة الدعاء کون العبد لیس علیه ذنب فمن سال الله تعالیٰ وعلیه ذنب واحد لم یتب منه فهو الی الرد اقرب ۔

قبولیت دعا کی شرائط میں ایک شرط یہ بھی ہے کہ دعا کرنے والے پر گناہ کوئی نہ باقی ہو، اگر اس نے اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں دعا کی کہ اس کے ذمہ ایک گناہ باقی ہے جس سے وہ توبہ نہیں کر سکا تو ایسے شخص کی دعا رد ہونے کے زیادہ قریب ہے۔

اور آگے لکھتے ہیں کہ سیدی علی بحیری رحمۃ اللہ علیہ سے جب کوئی شخص دعا کی درخواست کرتا تھا تو آپ فرماتے تھے کہ سب کے سب (استغفر الله العظیم الذی لا اله الا هو الحی القیوم واتوب الیه من کل ذنب) پڑھو، اس کے بعد آپ دعا فرماتے تھے اور آپ نے فرمایا میرے عزیزو! بندہ کس طرح قبولیت دعا کا امیدوار ہو سکتا ہے۔ جب کہ اس نے اپنے گناہوں کی وجہ سے اللہ جل سبحانہ وتعالیٰ کو ناراض کر رکھا ہو اور بندہ جب گناہ سے توبہ کرتا ہے تو قبولیتِ دعا کی امید پیدا ہو جاتی ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

انسانی اعضاء کی طہارت کا انتظام

عن ابی هريرة رضـى الله عـنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : ''كل سلامی من الناس عـلیـه صـدقة ، كل يوم تطلع فيه الشمس ، تعدل بين اثنين صدقة وتعين الرجل في دابة فتحملة عـليـها اوتـرفـع له عليها متاعه صدقة، والكلمة الطيبة صدقة ، وبكل خطوة تمشيها الى الصلاة صدقة، وتميط الاذى عن الطريق صدقة''

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ہر روز طلوع سورج کے بعد انسان کے ہر جوڑ پر صدقہ واجب ہوتا ہے، دو آدمیوں کے درمیان انصاف کرنا بھی صدقہ ہے، کسی کو سواری پر سوار کرنے میں مدد دینا بھی صدقہ ہے، سواری پر کسی کا مال لادنا بھی صدقہ ہے، اچھی بات کہنا بھی صدقہ ہے، نماز کو جانے کے لیے ہر قدم صدقہ ہے اور راستہ سے ہر تکلیف دہ چیز کا ہٹانا بھی صدقہ ہے۔ (بخاری شریف، جلد ا، صفحہ ۱۱۴۸ کتاب الصلح رقم ۲۵۲۷۔ مسلم شریف جلد ۲، صفحہ ۹۳۵، کتاب الزکوٰۃ رقم ۲۲۳۱۔ مسند امام احمد بن حنبل رقم الحدیث ۸۱۲۸)

اس حدیث پاک میں حضور پرنور ﷺ نے ہماری رہنمائی اس طرف فرمائی کہ روزانہ ہر جوڑ کے شکریہ میں انسان کو صدقہ کرنا ضروری ہے اور ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ صدقہ کے لیے مال ہی کا ہونا ضروری نہیں بلکہ اگر کوئی جھگڑنے والے فریقین کے درمیان صلح کرے گا تو وہ بھی صدقہ ہے یعنی نیکی ہے اور اسی طرح کسی کو سواری پر سوار کرنے میں مدد دینا بھی صدقہ (نیکی) ہے اور اسی طرح اچھی بات کہنا بھی صدقہ ہے۔ نماز کے لیے جو قدم اٹھے وہ بھی صدقہ (نیکی) ہے اور اسی طرح اگر راستے میں کوئی چیز جو کہ ہر آنے جانے والے کے لیے نقصان دہ ہے اس کو راستے سے ہٹا دینا بھی صدقہ (نیکی) ہے۔ یہ حضور پرنور ﷺ کی امت کی خصوصیت ہے کہ مذکورہ چھوٹے چھوٹے اور تھوڑے تھوڑے اعمال کو بھی صدقہ و نیکی کہا گیا ہے۔ اللہ عزوجل تمام اہلِ ایمان ان اعمال صالحہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

تصویر کا دوسرا رُخ

حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کیمیائے سعادت ص ۱۱۷ پہ فرماتے ہیں کہ مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ بنی اسرائیل ایک بار قحط میں مبتلا ہوئے۔ بار بار دعائیں مانگی گئیں مگر قبول نہ ہوئیں۔ بنی اسرائیل کو حیرانی ہوئی اللہ تعالیٰ نے پیغمبر علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ اُن سے کہیے تم لوگ باہر نکل کر دُعا مانگ رہے ہو مگر تمہاری بدن پلید ہیں تمہارے پیٹ حرام غذا سے پُر ہیں اور تمہارے ہاتھ ناحق خون سے آلودہ ہیں۔ اس حالت میں نکلنے سے تم پر میرا غصہ زیادہ ہو گیا ہے۔ ہٹو مجھ سے دُور ہو جاؤ ظاہر ہے کہ جو مجرم بادشاہ کی نافرمانی پر کمربستہ ہو۔ جب تک وہ اپنا طرزِ عمل تبدیل نہ کرے۔ اسے عطیہ و اکرام کی امید لے کر بادشاہ کے دربار میں حاضر ہونے کا حق نہیں جو خیرہ چشم ایسا کرے گا بادشاہ کو اس کی جرأت و جسارت پر غصہ آئے گا اور وہ انعام و اکرام سے سرفراز ہونے کی بجائے عتاب و عقاب کا شکار ہو گا۔

اور حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ زین الحلم شرح عین العلم ص ۱۰۶ ج ا پر فرماتے ہیں:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وقال سفيان الثوری بلغنی ان بنی اسرائيل قحطوا سبع سنين حتیٰ اكلوا الميتة من المزابل واكلوا الاطفال وكانوا كذلك يخرجون الی الجبال يبكون ويتضرعون فاوحی الله عزوجل الیٰ انبيائهم لو مشيتم الی باقدامكم حتّٰی تخفی ركبكم وتبلغ ايديكم عنان السماء وتكل السنتكم عن الدعا فانی لا اجيب لكم داعياً ولا ارحم منكم باكيا حتیٰ ترد المظالم الیٰ اهلها ففعلوا فمطروا من يومهم ۔

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل سات سال قحط میں مبتلا رہے یہاں تک کہ گندگی کے ڈھیروں سے مردار اور اپنے بچّوں کو بھی کھانے لگے اور ہمیشہ پہاڑوں کی طرف عاجزی وزاری کے ساتھ دعا کرنے کے لیے نکل جاتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کے انبیاء علیہم السلام کی طرف وحی بھیجی کہ تم میری طرف اس قدر چلو کہ تمہارے گھٹنے گھس جائیں اور تمہارے ہاتھ آسمان کو پہنچ جائیں اور تمہاری زبانیں دعا کرتے کرتے گنگ ہو جائیں جب بھی میں تم میں سے کسی دُعاء مانگنے والے کی دُعاء قبول نہ کروں گا اور رونے والے پر رحم نہ کرونگا جب تک تم مظلوموں کو اُن کے حقوق واپس نہ کردو۔ چنانچہ آخرکار جس دن انہوں نے لوگوں کے حقوق واپس کیے اور خدا کے حکم پر عمل کیا تو اسی دن بارانِ رحمت سے نوازے گئے۔

دین تو سراپا خیر خواہی کا نام ہے

عن ابی رقية تميم بن اوس الداری رضی الله عنه ان النبی صلی الله عليه وسلم قال: ”الدين النصيحة“ قلنا لمن ؟ قال: لله ولكتابه ولرسوله ولائمة المسلمين وعامتهم ۔ (رواه مسلم)

ترجمہ: ”حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا: دین خیر خواہی کا نام ہے ہم عرض گزار ہوئے یارسول اللہ ﷺ کس کی خیر خواہی کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل کی، کتاب اللہ کی رسول اللہ کی، ائمہ مسلمین کی اور عام مسلمانوں کی۔“

اللہ تعالیٰ کی خیر خواہی کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی تمام صفات پر ایمان لانا اس کے تمام احکامات پر عمل کرنا اور درحقیقت یہ اپنے آپ سے خیر خواہی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی خیر خواہی سے مستغنی ہے اور کتاب اللہ سے خیر خواہی کا مطلب یہ ہے کہ اس پر ایمان لائے اس کی تعظیم کرے، اس کی تلاوت کرے، اس کی آیات میں تدبر کرے اور اس کے مقتضیٰ پر عمل کرے رسول اللہ ﷺ سے خیر خواہی کا مطلب ہے آپ کی نبوت پر ایمان لائے آپ کی دی ہوئی خبروں کی تصدیق اور آپ کے دیئے ہوئے احکام پر عمل کرے آپ کی تعظیم وتوقیر کرے آپ کے دوستوں سے محبت اور آپ کے دشمنوں سے عداوت رکھے، ائمہ مسلمین سے مراد اگر حکام ہیں تو اس کا مطلب ہے نیکی میں ان کی اطاعت کرے، ان کے خلاف بغاوت نہ کرے اور اگر مجتہدین یا اصحاب فتاویٰ علماء مراد ہیں تو مطلب یہ ہے کہ ان کی تقلید کرے اور ان کے فتوؤں پر عمل کرے اور عام مسلمانوں کی خیر خواہی یہ ہے کہ دنیا اور آخرت میں ان کی خیر کی طرف رہنمائی کرے، ان کی مصیبت اور تکلیف کو دور کرے۔ ان کے عیوب کی پردہ پوشی کرے، ان کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جان و مال اور عزت کی حفاظت کرے اور ان کو فائدہ پہنچائے۔

لوگوں کے مال جان کا تحفظ

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال "امرت ان اقاتل الناس حتیٰ یشھدوا ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدًا رسول اللہ ویقیموا الصلاۃ ویؤتوا الزکاۃ فاذا فعلوا ذلک عصموا منی دماء ھم واموالھم الا بحق الاسلام وحسابھم علی اللہ تعالیٰ۔ (رواہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ محبوب ربّ العزت ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اس وقت تک لوگوں سے جنگ کرنے کا حکم دیا گیا ہے جب تک کہ وہ اللہ عزوجل کی توحید اور محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت کی گواہی نہ دیں اور نماز اور زکوٰۃ کو ادا نہ کریں اس کے بعد میری طرف سے ان کی جانیں اور اموال محفوظ ہیں البتہ اسلامی احکام کی خلاف ورزی پر ان سے مواخذہ ہوگا اور ان کے باطن کا حال اللہ عزوجل کے سپرد ہے۔

اس حدیث مبارکہ میں اللہ عزوجل کے محبوب ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اس وقت تک لوگوں سے جنگ کرنے کا حکم دیا گیا کہ جب تک وہ اللہ عزوجل کی توحید اور حضور ﷺ کی رسالت کی گواہی نہ دیں اور نماز اور زکوٰۃ کو ادا نہ کریں اس کے بعد ان کی جانیں اور اموال محفوظ ہیں یہ الفاظ جو سرکار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمائے ہیں یہ اصل میں جامع وصیتیں ہیں جو کہ آپ نے اپنے اُمتیوں کو ارشاد فرمائیں اور اس کے علاوہ بھی بے شمار علم و حکمت کے پھول اس حدیث مبارکہ سے حاصل ہوئے۔ مثلاً

۱- جو شخص کلمہ پڑھ لے اس کی جان اور مال محفوظ ہیں۔

۲- حضور ﷺ کے اس فرمان کے وقت تک روزہ جہاد وغیرہ کے احکام نہ آئے تھے اسی لیے ان کا تذکرہ اس حدیث میں نہیں ہوا اگر کوئی نماز یا زکوٰۃ کا انکار کرے تو کافر ہے۔ اس کے خلاف کفار کا سا جہاد ہوگا تارکین نماز و زکوٰۃ کی گوشمالی کرنی ہوگی۔

۳- اگر اسلام لا کر قتل، زنا یا ڈکیتی وغیرہ کریں تو قتل کے مستحق ہوں گے کہ یہ اسلام کا حق ہے یہ قتل کفر نہ ہوگا۔

(مراۃ ۱۲، ص ۳۳)

حدیث شریف کے الفاظ حسابھم علی اللہ ''ان کا حساب اللہ عزوجل پر ہے'' اس کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے اگر کسی کا حق مار لیا اور اس کا پتہ چلا تو اس کا حساب اللہ عزوجل پر ہے۔ علاوہ ازیں معلوم ہوا کہ جس نے اسلام کو ظاہر کیا اور دل میں کفر رکھا تو اس کا اسلام قبول کیا جائے گا اور اس کا حساب اللہ عزوجل پر ہے۔ اکثر علماء کا یہی قول ہے اور حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا قول یہ ہے کہ زندیق کی توبہ قبول نہیں ہوتی اور صحیح یہی ہے کہ اس کی توبہ قبول ہوگی۔

حقوق و فرائض کے بارے میں ایک جامع تحریر

امام محمد برکلی علیہ الرحمۃ طریقہ محمدیہ میں فرماتے ہیں:

و اما کیفیۃ خروج التائب عن تبعات الذنوب والمظالم فقد بینا ھا فی جلاء القلوب

توبہ کرنے والے کے لیے گناہوں کے بوجھ و ضرر اور لوگوں کے حقوق سے فراغت حاصل کرنے کی کیفیت کو ہم نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جلاء القلوب میں مفصل بیان کیا ہے۔

چنانچہ اس کی شرح الوسیلہ الاحمدیہ والذریعہ السرمدیہ فی شرح الطریقۃ المحمدیہ میں شیخ رجب بن احمد رحمۃ اللہ علیہ ص ۱۴۴ ج ا جلاء القلوب کی عبارت نقل فرماتے ہیں:

قال المصنف فی جلاء القلوب ۔ اعلموا اخوانی ان الواجب علینا مع التوبة ان نحاسب انفسنا قبل ان نحاسب اذ لم نخلق عبثاً ولا سدًی ۔ قال اللہ تعالیٰ افحسبتم انما خلقنا کم عبثًا ۔ ایحسب الانسان ان یترک سدًی ویخرج من الحقوق والمظالم لیدخل تحت قوله علیه الصلوٰة والسلام التائب من الذنب کمن لا ذنب له ۔ والحقوق ثلاثة اقسام ۔ حق اللہ تعالیٰ ۔ وحق العباد ۔ وحق البهائم ۔ اما حق اللہ فقسمان فعل وترک فالفعل کالصلوٰة والزکوٰة والصوم والحج والفدیة والاضحیة والنذور والکفارات فیجب تدارکها وقضاء ما فات منها واسقاطها عنه ولو بالوصیة والفدیة ۔ واما طریق قضاء حقوق اللہ تعالیٰ فلننظر اولا فی الصلوٰة ۔ فان عرفنا عدد الفائتة فبها ۔ وان لم نعلم فلنقدرها قدرًا یعلم انها لیست اکثرمنه فلنقضه ویجب التعیین فی النیة ۔ والطریق الایسران نقول فی کل فائتة یوم ولیلة اوّل فجر علی او اوّل ظهر علی الیٰ اوّل وتر علی فیکون عدد رکعات فائتة علی مذهب ابی حنیفة رحمة اللہ علیه عشرین ۔ ثم ننظر الیٰ الزکوٰة وصدقة الفطر والنذر والضحایا ۔ فنقضی مافات منها بلاحیلة اذهی مکروهة علی القول الصحیح ولکن قضاء الاضحیة ان یقوم شاة وسطًا لکل سنة فیتصدق بها علی الفقراء ۔ ثم ننظر الی الصوم هل کان وجب علینا قضاوہ وحده اومع الکفارات فنفعله علیٰ مقتضی الشرع ۔ ثم ننظر الی الحج ولکن ینبغی فی الحج ان نوصی وان حججنا لا حتمال صدور کلمة الکفر تامل ۔

اور جلاء القلوب میں (امام برکلی طریقہ محمدیہ کے) مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے بھائیو تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ توبہ کے ساتھ ساتھ ہم پر یہ بھی واجب ہے کہ ہم قیامت کے حساب و کتاب سے پہلے پہلے اپنا خود محاسبہ کریں' کیونکہ ہم کو اللہ تعالیٰ نے بے فائدہ اور بے کار پیدا نہیں فرمایا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ تم نے یہ خیال کرلیا ہے کہ ہم نے تم کو بے فائدہ پیدا کیا ہے۔ کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ وہ بے کار و مہمل چھوڑ دیا جائے گا۔ اس لیے تمام حقوق و مظالم سے سبکدوش ہو کر سرکار دو عالم ﷺ کے اس فرمانِ مقدس ''گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے گویا کہ اس نے گناہ کیا ہی نہیں'' کا مصداق ہونا چاہیے۔

حقوق کی قسمیں

حقوق کی تین قسمیں ہیں۔ حقوق اللہ۔ حقوق العباد۔ حقوق البہائم (جانوروں کے حقوق)۔

حقوق اللہ: حقوق اللہ کی دو قسمیں ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک کا تعلق فعل یعنی (کرنے) سے ہے اور دوسری کا ترک فعل سے

عملی: جن حقوق اللہ کا تعلق فعل سے ہے مثلاً نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج، فدیہ، قربانی، نذر، کفارہ وغیرہ تو ان کی تدارک وتلافی کرنا اور فوت شدہ کی قضاء کرنا واجب ہے (یعنی نفسِ توبہ سے یہ فرائض، واجبات معاف نہیں ہوتے اور اگر بدقسمتی سے ان فرائض، واجبات کی قضاء نہ کرسکا ہو اور زندگی کے لمحات کچھ ہی باقی ہوں تو پھر ان فرائض، واجبات کے مواخذہ سے بچنے کے لیے فدیہ کی وصیت کرنا بھی واجب ہے۔

حقوق اللہ کی وضاحت

عن ابی ثعلبه الخشنی جرثوم بن ناشر رضی الله عنه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: "ان الله تعالیٰ فرض فرائض فلا تضیعوها، وحد حدودا فلا تعتدوها، وحرم اشیاء فلا تنتهکوها وسکت عن اشیاء رحمة لکم غیر نسیان فلا تبحثوا عنها"

(حدیث حسن رواہ الدارقطنی ج ۴ ص ۱۸۳ کتاب الرضاعۃ)

ترجمہ: ''حضرت جرثوم بن ناشر رضی اللہ عنہ سرکار مدینہ ﷺ کا یہ قول روایت کرتے ہیں کہ بے شک اللہ عزوجل نے (اپنے بندوں پر) کچھ فرائض مقرر کیے ہیں تم انہیں تلف نہ کرو اور اس کی بنائی ہوئی حدود کو نہ توڑو اور اللہ عزوجل نے بعض چیزوں کو حرام کیا ہے تم ان کو نہ توڑو اور اللہ عزوجل نے تمہارے ساتھ رحمت کا برتاؤ کرتے ہوئے بعض اشیاء کو بیان نہیں فرمایا حالانکہ وہ بھولا نہیں ہے۔ اسی وجہ سے ان کے متعلق بحث نہ کرو۔''

اس حدیث میں سرکار مدینہ ﷺ نے چار باتوں کا حکم دیا جو کے دین اسلام کی اہم ترین باتیں ہیں۔

(۱) اللہ عزوجل کے فرض کردہ احکام کی پابندی

(۲) اللہ عزوجل کی حرام کردہ اشیاء سے بچنا

(۳) اللہ عزوجل کی مقرر کردہ حدود کی پابندی

(۴) جن چیزوں کی حلت وحرمت کے بارے میں کچھ فرمایا گیا ان سے بچنا۔

۱- اللہ عزوجل کے فرض کردہ احکام کی پابندی یہ ہے کہ جو اس کے فرائض ہیں ان کو صحیح طریقے سے ادا کرو۔ اللہ عزوجل کے حقوق وفرائض میں سے چند درج ذیل ہیں۔ مثلاً روزہ، حج، زکوٰۃ، توحید، نماز وغیرہ وغیرہ۔

۲- اللہ عزوجل کی حرام کردہ اشیاء سے بچنا مثلاً شراب، جوا، سود، جھوٹ، ملاوٹ، وعدہ خلافی، بداخلاقی وغیرہ سے بچنا۔

۳- اللہ عزوجل کی حدود کی پابندی کرنا اور متشابہات سے بچنا۔

۴- اصل میں یہ چاروں باتوں کا مفہوم ایک ہی ہے لیکن یہاں پر یعنی اس حدیث میں مفصلاً اور اجمالاً بیان ہوئی ہیں۔

الغرض سب سے پہلے ہمیں نماز کے متعلق غور کرنا چاہیے کہ ہماری نمازیں کس قدر فوت ہوئی ہیں اگر صحیح تعداد معلوم ہو تو ان کی قضاء کرنی چاہیے' کیونکہ فوت شدہ نمازوں کی قضا فرض ہوتی ہے اور اگر صحیح اندازہ یا تعداد یاد نہ ہو تو پھر ایسا اندازہ لگا لینا چاہیے جس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے یہ یقین پیدا ہو جائے کہ میری فوت شدہ نمازیں اس مقدار سے زائد نہ ہوں گی۔ پس ہم ان کی قضا کریں اور نیت کرتے وقت ہر نماز کی تعیین بھی از بس ضروری ہے۔

قضا نماز پڑھنے کا آسان طریقہ

ایک ایک روز کی نماز کو بالترتیب یوں قضاء کریں۔ وہ پہلی نماز فجر کی ادا کرتا ہوں جس کا وقت میں نے پایا اور اس کو ادا نہیں کیا۔ اسی طرح وہ پہلی نماز ظہر، وہ پہلی نماز عصر۔ اسی طرح وہ پہلی نماز وتر، کیونکہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک پنجگانہ نمازوں کی رکعات کی تعداد بیس ہے۔ ان کے نزدیک نماز وتر کی قضاء بھی واجب ہے۔

پھر ہم زکوٰۃ، صدقۃ الفطر، نذر، قربانی وغیرہ مالی عبادات کے متعلق غور کریں، تو جس قدر ان عبادات مالیہ سے فوت ہوئی ہوں ان کی قضاء کریں (کیونکہ یہ عبادات بھی نفس توبہ سے معاف نہیں ہوتی ہیں) اور قول صحیح کے مطابق ان عبادات کو کسی حیلہ سے ساقط کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

اور قربانی کی قضاء کی صورت یہ ہے کہ ہر سال کی قربانی کے بالمقابل ایک اوسط درجے کی بکری کی قیمت فقراء پر صدقہ کر دینی چاہیے۔

پھر ہمیں روزہ کے متعلق غور کرنا چاہیے کہ کس قدر روزوں کی قضاء ہم پر فرض ہے اور اس باب میں بھی غور کریں کہ روزوں کی صرف قضاء ہی لازم ہے یا ساتھ ساتھ کفارہ بھی۔ پس اس موقعہ پر ہم کو شریعت کے مقتضاء پر عمل کرنا چاہیے۔ (یعنی اگر صرف قضاء لازم ہو تو قضاء کرنی چاہیے اور اگر ساتھ کفارہ بھی لازم تو وہ بھی ادا کرنا چاہیے)۔

پھر ہم کو حج کے متعلق بھی غور کرنا چاہیے اگر ہم نے حج فرض ادا کر لیا ہے تب بھی احتیاطاً حج بدل کی وصیت کر دینی چاہیے کیونکہ ممکن ہے کہ حج کے بعد ہماری زبان سے کوئی کلمہ کفر نکل گیا ہو (العیاذ باللہ) اور کلمہ کفر کے نکلنے سے پہلا حج باطل ہو جاتا ہے۔

احادیث مبارکہ

عن معاذ رضی اللہ عنہ قال کنت ردف النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی حمار یقال لہ عفیر، فقال: یا معاذ! ھل تدری حق اللہ علی عبادہ، وما حق العباد علی اللہ۔ قلت: اللہ ورسولہ اعلم، قال: فان حق اللہ علی العباد ان یعبدوہ، ولا یشرکوا بہ شیئا، وحق العباد علی اللہ ان لا یعذب من لا یشرک بہ شیئا۔ فقلت: یا رسول اللہ! افلا ابشر بہ الناس؟ قال: لا تبشرھم فیتکلوا

(متفق علیہ)

''حضرت معاذ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے پیچھے عفیر نامی دراز گوش پر سوار تھا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! کیا تمہیں معلوم ہے بندوں پر اللہ تعالیٰ کا کیا حق ہے، اور اللہ تعالیٰ پر بندوں کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بندوں پر اللہ تعالیٰ کا حق یہ ہے کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وہ صرف اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں، اور اللہ تعالیٰ پر بندوں کا حق یہ ہے کہ جو شخص شرک نہ کرے وہ اسے عذاب نہ دے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں یہ خوشخبری لوگوں تک نہ پہنچا دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ انہیں یہ خوشخبری نہ دو کہ پھر وہ اسی پر بھروسہ کر کے بیٹھ رہیں گے (اور عمل میں کوتاہی کریں گے)۔''

☆ عن انس بن مالك رضى الله عنه : ان النبى صلى الله عليه وسلم ومعاذ رديفه على الرحل، قال: يا معاذ ابن جبل! قال: لبيك يا رسول الله وسعديك! قال: يا معاذ ۔ قال: لبيك يا رسول الله وسعديك ، ثلاثا، قال: ما من احد يشهد ان لا اله الا الله وان محمدًا رسول الله صدقًا من قلبه الا حرمه الله على النار ۔ قال: يا رسول الله! افلا اخبر به الناس فيستبشروا؟ قال: اذا يتكلوا ۔ واخبربها معاذ عند موته تأثمًا ۔ (متفق عليه)

''حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک موقعہ پر جبکہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ کی سواری پر آپ ﷺ کے پیچھے سوار تھے، حضور نبی اکرم ﷺ نے (حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے) فرمایا: اے معاذ ابن جبل! حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: لبیک یا رسول اللہ وسعدیک! حضرت انس کہتے ہیں کہ تین مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت معاذ کو مخاطب کیا اور ہر مرتبہ حضرت معاذ نے یہی الفاظ دہرائے۔ تیسری مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی سچے دل سے اس بات کی شہادت دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ حرام کر دے گا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں اس بات سے لوگوں کو مطلع نہ کر دوں تاکہ وہ خوش ہو جائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! اگر تم ان کو یہ بات بتا دو گے تو وہ اسی پر بھروسہ کر کے بیٹھ رہیں گے، چنانچہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث اپنے انتقال کے وقت بیان کی تاکہ حدیث بیان نہ کرنے کی وجہ سے گنہگار نہ ہو جاؤں (لقوله تعالىٰ: ان الذين يكتمون ما انزلنا ......البقره)۔''

(اخرجہ البخاری فی الصحیح، کتاب: العلم، باب: من خص بالعلم قوما دون قوم، کراھیۃ ان لا یفھموا، ۱/۵۹، الرقم: ۱۲۸، ومسلم فی الصحیح، ہلیک وسعدیک، ۵/۲۳۱۲، الرقم: ۵۹۱۲، وفی کتاب: الرقاق، باب: من جاھد نفسہ فی طاعۃ اللہ، ۵/۲۳۸۴، الرقم: ۶۱۳۵، وفی کتاب: التوحید باب: ماجاء فی دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم امتہ الی توحید اللہ تبارک وتعالیٰ، ۶/۲۶۸۵، الرقم: ۲۹۳۸، ومسلم فی الصحیح، کتاب: الایمان، باب: الدلیل علی ان من مات علی التوحید دخل الجنۃ، ۱/۵۸، ۵۹، الرقم: ۳۰، والترمذی فی السنن، کتاب الایمان عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب: ماجاء فی افتراق ھذہ الامۃ، ۵/۲۶، الرقم: ۲۶۴۳، وقال ابو عیسی: ھذا حدیث حسن صحیح۔ وابن ماجۃ فی السنن، کتاب الزھد، باب: ما یرجی من رحمۃ اللہ یوم القیامۃ، ۲/۱۴۳۵، الرقم: ۴۲۹۶، والنسائی فی السنن الکبری، ۳/۴۴۳، الرقم: ۵۸۷۷)

جن حقوق کا تعلق ترکِ فعل سے ہے

و الترك كالزنا وشرب الخمر والكذب والغيبة والنميمة والغمز واللمز ونحوها فيجب منها

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

توبة صحيحة بان نندم عليها والعزم علىٰ ان لا نفعلها ابدًا خوفاً من الله تعالىٰ ۔ فاذا فرغنا من حقوق الله تعالىٰ فلننظر في حقوق العباد وهي نوعان ما لي مثل الغصب والسرقة واكل مال الغير بغيرا ذنه واتلافه كذالك اما باليد او بشهادة الزور او بالسعي الى الظالم او بغيرها ۔ فما علمنا منها مالكه فنستحله وان صدرت هذه الاشياء عنا في حال الصبا اذيلزم الصبي غرامة مالية ۔ وان مات المالك فنستحله من الورثة ان وجدت وان لم توجدا ولم يعلم المالك فنعطيه ان كان باقيا وقيمته ان هالكاً الى الفقراء بنيته ان يكون وديعة عند الله تعالىٰ يوصلها الىٰ صاحبها يوم القيمة ۔

وغير مالي وهو ايضاً نوعان ۔ بدني مثل الجرح والضرب والاستخدام بغير حق ۔ وقلبي مثل الشتم والاستهزاء ونحوهما ۔ وطريق الخلاص منهما ايضاًالا ستحلال ان امكن والافالتضرع الى الله تعالىٰ والدعاء والتصدق لمن له الحق فلعل الله تعالىٰ يرضيه يوم القيمة واما اذا كان الحق للبهائم بان نضربها بغير ذنب اونحملها فوق طاقتها او لم نتعهد علفها وماء ها فا لامر مشكل جدًا ۔ وان كان الحق لكافر لم نستحله في الدنيا فان خصومتهما يوم القيمة اشداذلا طريق لا رضائهما ولا لا عطاء ثواب المومن اياهما ولا لتحميل اثم الكفر على المومن فاياكم وحقهما ۔ فاذا فرغنا وتخلصنا من الحقين معاً فعند ذلك تتم توبتنا وانا بتنا ۔ فنشكر الله تعالىٰ على ا لتوفيق والاحسان (انتهى)

اور وہ حقوق اللہ جن کا تعلق ترکِ فعل سے ہے۔ مثلاً زنا۔ شراب نوشی۔ جھوٹ بولنا۔ غیبت کرنا۔ چغل خوری کرنا، طعنہ دینا اور لوگوں کے عیوب بیان کرنا۔ تجسس کرنا وغیرہ ایسے قبیح فعل میں جن کا ترک کرنا ضروری ہے تو اس قسم کے گناہوں سے صحیح طور پر توبہ کرنا بھی واجب ہے۔ یعنی ایک تو دل سے گناہوں پر ندامت ہو اور اس کے ساتھ اللہ سے ڈر کر آیندہ کے لیے گناہوں سے اجتناب کرنے کا پختہ عزم بھی ہو۔

حقوق العباد کا بیان

حقوق العباد کی دو قسمیں ہیں۔ ایک مالی اور دوسرے غیر مالی یعنی بدنی و قلبی

حقوق العباد مالی مثلاً کسی کا مال غصب کرنا۔ چوری کرنا۔ کسی کا مال تلف کرنا۔ یا کسی کا مال ناحق کھانا وغیرڈ لک یہ جرائم خواہ اپنے ہاتھ سے ہوں یا جھوٹی شہادت کی وجہ سے ہوں یا کسی ظالم کے توسط یا تسلط سے کیے ہوں تو ان کی معافی کی صورت یہی ہے کہ اصل حق دار شخص سے معاف کرایا جائے اور اگر حق دار فوت ہو چکا ہو تو اس کے ورثاء سے معاف کرالیا جائے اور اگر حق دار کا کوئی وارث موجود نہ ہو کہ اس سے معاف کرالیا جائے یا اصل حق دار شخص کی شناخت نہیں تو پھر ان دونوں صورتوں میں وہ مال یا اس کی قیمت اصل مالک کی طرف سے خدا تعالیٰ کے ہاں امانت رکھتے ہوئے فقراء پر صدقہ کر دینا چاہیے تا کہ اصل مالک قیامت کی صبح کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس مال کے صدقہ سے ماجور ہو جائے۔

اگر وہ حقوق غیر مالی یعنی بدنی ہوں مثلاً کسی کو مارنا پیٹنا۔ زخمی کرنا۔ ناحق خدمت لینا وغیرہ۔

یا وہ حقوق قلبی ہوں (یعنی ان سے قلب کو اذیت پہنچتی ہو) مثلاً کسی کو گالی وگلوچ دینا۔ یا کسی سے استہزاء کرنا وغیرہ تو ان حقوق بدنی وقلبی سے گلوخلاصی اور سبکدوشی کی صورت یہ ہے اگر ممکن ہو تو معاف کرانے میں دریغ نہ کرنا چاہیے اور اگر معاف کرانا ممکن نہ ہو تو پھر اللہ تعالیٰ کی جناب میں تضرع وزاری کرنی چاہیے اور ساتھ ساتھ صاحب حق کے لیے دعا وصدقہ بھی کرنا چاہیے تا کہ اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن معاف کرنے پر آمادہ فرمالے۔

حقوق کے بارے میں احادیث مبارکہ

عن ام المومنين عائشة الصديقة رضى الله عنها قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الدواوين ثلثة، فديوان لا يغفر الله منه شيئا وديوان لا يعبأ الله منه شيئا وديوان لا يترك الله منه شيئا ـ فاما الديوان الذى لا يغفر الله منه شيئا الا شراك بالله، واما الديوان الذى لا يعبأ الله منه شيئا ظلم العبد نفسه فيما بينه وبين ربه من صوم يوم تركه او صلوٰة تركها فان الله يغفر ذلك ان شاء وتجاوز، واما الديوان الذى لا يترك الله منه شيئا فمظالم العباد بينهم القصاص لا محالة ـ

''ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دفتر تین ہیں۔ ایک دفتر میں سے اللہ تعالیٰ کچھ معاف نہ فرمائے گا اور دوسرے کی اللہ تعالیٰ کو کچھ پرواہ نہیں اور تیسرے میں سے اللہ تعالیٰ کچھ نہ چھوڑے گا۔ وہ دفتر جس میں سے اللہ تعالیٰ کچھ معاف نہ فرمائے گا وہ دفتر کفر ہے اور جس کی اللہ تعالیٰ کو کچھ پرواہ نہیں وہ بندے کا اپنے رب کے معاملہ میں اپنی جان پر ظلم کرنا ہے کہ کسی دن کا روزہ چھوڑ دیا نماز چھوڑ دی۔ اللہ تعالیٰ چاہے گا تو معاف کر دیگا اور گزر فرمائے گا اور وہ دفتر جس میں سے اللہ تعالیٰ کچھ نہ چھوڑے گا وہ بندوں کے باہم ایک دوسرے پر ظلم ہیں۔ ان کا بدلہ ضرور ہونا ہے۔'' (المستدرك للحاكم، الاهوال، ۴/ ۵۷۵، المسند لاحمد بن حنبل، ۶/ ۲۴۰، الجامع الصغير للسيوطى، ۲/ ۲۶۱، اتحاف السادة للزبيدى، ۸/ ۵۲۹، كنز العمال، ۱۰۳۱۱، تاريخ اصفهان لابى نعيم، ۲/ ۲)

بندوں کے ساتھ حسن خلق سے پیش آنا

عن عائشة رضى الله عنها قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ان من اكمل المومنين ايمانا احسنهم خلقا والطفهم باهله ـ

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مومنوں میں سے کامل ترین مومن وہ ہے جو بہترین اخلاق کا مالک ہے اور اپنے اہل وعیال کے ساتھ انتہائی نرم ہے۔'' (اخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: الايمان عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب: ماجاء فى استكمال الايمان وزيادته ونقصانه، ۵/ ۹، الرقم: ۲۶۱۲)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ عن ابی هريره رضی الله عنه ، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : اكمل المومنين ايمانا احسنهم خلقا وخيار كم خيار كم لنسائهم .

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مومنوں میں سے کامل ترین ایمان اس کا ہے جو ان میں سے بہترین اخلاق کا مالک ہے اور تم میں سے بہترین اشخاص وہ ہیں جو اپنی بیویوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے والے ہیں۔'' (اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الرضاع عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ، باب: ماجاء فی حق المراة علی زوجها، ۴۶۶/۳، الرقم: ۱۱۶۲)

☆ عن جابر رضی الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ان من احبكم الى واقربكم منى مجلسا يوم القيامة احاسنكم اخلاقا .

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سب سے زیادہ پیارے اور قیامت کے دن میرے نزدیک ترین بیٹھنے والے وہ لوگ ہیں جو تم میں سے اخلاق میں اچھے ہیں۔'' (اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: البر والصلة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ، باب : ماجاء فی معالی الاخلاق، ۳۷۰/۴، الرقم: ۲۰۱۸)

☆ عن عائشة رضی الله عنها قالت: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: ان المؤمن ليدرك بحسن خلقه درجة الصائم القائم .

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: یقیناً مومن حسنِ اخلاق کے ذریعے دن کو روزہ رکھنے والے اور راتوں کو قیام کرنے والے کا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔'' (اخرجه ابوداؤد فی السنن، کتاب: الادب، باب : فی حسن الخلق، ۲۵۲/۴، الرقم: ۴۷۹۸، وابن حبان فی الصحیح، ۲۲۸/۲، الرقم: ۴۸۰، واحمد بن حنبل فی المسند، ۹۰/۶، الرقم: ۲۴۶۳۹)

☆ عن ابی الدرداء رضی الله عنه ، عن النبی صلى الله عليه وسلم قال: ما من شیء اثقل فی الميزان من حسن الخلق .

''حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حسنِ اخلاق سے بڑھ کر میزان میں بھاری چیز کوئی نہیں ہوگی۔'' (اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: البر والصلة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم باب: ما جاء فی حسن الخلق، ۳۶۲/۴، الرقم: ۲۰۰۲، وابو داؤد فی السنن، کتاب: الادب، باب: فی حسن الخلق، ۲۵۳/۴، الرقم: ۴۷۹۹)

☆ عن ابن مسعود رضی الله عنه : ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: حرم علی النار كل هين سهل قريب من الناس .

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک اس شخص پر آگ حرام کر دی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گئی جو نرم خو، خوش اخلاق اور (نیک مجالس میں) لوگوں کے قریب ہے۔''

(اخرجه احمد بن حنبل فی المسند، ۱/۴۱۵، الرقم: ۳۹۳۸، وابن حبان فی الصحیح، ۲/۲۱۵، الرقم: ۴۶۹، والطبرانی فی المعجم ۱۰/۲۳۱، الرقم: ۱۰۵۶۲)

مسکرانا بھی صدقہ ہے

عن ابی ذر رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: تبسمك فی وجه اخیك لك صدقة

''حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا اپنے مسلمان بھائی کے لیے مسکرانا بھی صدقہ ہے۔'' (اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: البر والصلة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم، باب: ماجاء فی صنائع المعروف، ۴/۳۳۹، الرقم: ۱۹۵۶، وابن حبان فی الصحیح، ۲/۲۲۱، الرقم: ۴۷۴، والطبرانی فی المعجم الاوسط، ۸/۱۸۳، الرقم: ۸۳۴۲)

☆ عن عائشه رضی الله عنها: قالت: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: ان الله یحب الرفق فی الامر کله.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ ہر ایک معاملہ میں نرمی برتنے کو پسند کرتا ہے۔'' (اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: الادب، باب: الرفق فی الامر کله، ۵/۲۲۴۲، الرقم: ۵۶۷۸، وفی کتاب: الاستئذان، باب: کیف الرد علی اهل الذمه بالسلام، ۵/۲۳۰۸، الرقم: ۵۹۰۱، وفی کتاب: الدعوات، باب: الدعاء علی المشرکین، ۵/۲۳۴۹، الرقم: ۶۰۳۲، ومسلم فی الصحیح، کتاب: السلام، باب: النهی عن ابتداء اهل الکتاب بالسلام وکیف یرد علیهم، ۴/۱۷۰۶، الرقم: ۲۱۶۵)

☆ عن عائشه رضی الله عنها: قالت: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: یا عائشة! ان الله رفیق یحب الرفق فی الامر کله. وفی روایة: ان الله رفیق ویحب الرفق ویعطی علی الرفق ما لا یعطی علی العنف.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یوں بھی مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! بیشک اللہ تعالیٰ نرمی سے سلوک کرنے والا ہے اور ہر ایک معاملہ میں نرمی کو پسند کرتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا: اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے اور نرمی کو پسند کرتا ہے اور نرمی پر اتنا عطا فرماتا ہے کہ اتنا سختی پر بھی عطا نہیں کرتا۔'' (اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: استتابة المرتدین والمعاندین وقتالهم، باب: اذا عرض الذمی وغیره بسب النبی صلی الله علیه وسلم ولم یصرح نحو قوله: السام علیکم، ۶/۲۵۳۹، الرقم: ۶۵۲۸، ومسلم فی الصحیح، کتاب: البر والصلة والآداب، باب: فضل الرفق، ۴/۲۰۰۳، الرقم: ۲۵۹۳)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ عن جرير رضى الله عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم قال: من يحرم الرفق يحرم الخير .

''حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو نرمی سے محروم ہوا وہ ہر خیر سے محروم ہو گیا۔''

(اخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: فضل الرفق، ۴/۲۰۰۳، الرقم: ۲۵۹۲، وابو داؤد فى السنن كتاب الآداب، باب: فى الرفق، ۴/۲۵۵، الرقم: ۴۸۰۹)

کسی مسلمان کی مشکل کشائی و حاجت روائی کرنا

عن ابن عمر رضى الله عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: المسلم اخو المسلم لا يظلمه ولا يسلمه من كان فى حاجة اخيه كان الله فى حاجته ومن فرج عن مسلم كربة فرج الله عنه بها كربة من كربات يوم القيامة ومن ستر مسلما ستره الله يوم القيامة .

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ وہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے جو شخص اپنے کسی (مسلمان) بھائی کی حاجت روائی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی فرماتا ہے اور جو شخص کسی مسلمان کی دنیوی مشکل حل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی مشکلات میں سے کوئی مشکل حل فرمائے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی ستر پوشی کرے گا۔'' (اخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: المظالم، باب: لا يظلم المسلم المسلم ولا يسلمه، ۲/۸۶۲، الرقم: ۲۳۱۰، ومسلم فى الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: تحريم الظلم، ۴/۱۹۹۶، الرقم: ۲۵۸۰، والترمذى فى السنن، كتاب: الحدود عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب: ماجاء فى الستر على المسلم، ۴/۳۴، الرقم: ۱۴۲۶)

☆ عن ابى هريرة رضى الله عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم قال: من نفس عن مومن كربة من كرب الدنيا نفس الله عنه كربة من كرب يوم القيامة ومن يسر على معسر يسر الله عليه فى الدنيا والآخرة ومن ستر مسلما ستره الله فى الدنيا والآخرة والله فى عون العبد ما كان العبد فى عون اخيه .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کی کوئی دنیوی تکلیف دور کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کے دن کی مشکلات میں سے کوئی مشکل حل کرے گا جو شخص دنیا میں کسی تنگ دست کے لیے آسانی پیدا کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کے لیے آسانی پیدا فرمائے گا اور جو شخص دنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے۔'' (اخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والاستغفار، باب: فضل الاجتماع على تلاوة القرآن، ۴/۲۰۷۴، الرقم: ۲۶۹۹)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ عن زيد بن ثابت رضي الله عنه : عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: لا يزال الله في حاجة العبد ما دام في حاجة اخيه ۔

''حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس وقت تک اپنے بندے کے کام میں (مدد کرتا) رہتا ہے جب تک بندہ اپنے (مسلمان) بھائی کے کام میں (مدد کرتا) رہتا ہے۔'' (اخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۵/۱۱۸، الرقم: ۴۸۰۱، ۴۸۰۲، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۳/۲۶۴، الرقم: ۳۹۷۴، وقال المنذري: رواته ثقات، والديلمي في الفردوس بمالور الخطاب، ۵/۹۱، الرقم ۷۵۶۰، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/۱۹۳)

☆ عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : ان لله خلقا خلقهم لحوائج الناس يفزع الناس اليهم في حوائجهم اولئك الآمنون من عذاب الله ۔

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ایک ایسی مخلوق ہے جنہیں اس نے لوگوں کی حاجت روائی کے لیے پیدا فرمایا ہے لوگ اپنی حاجات (کے سلسلے) میں دوڑے دوڑے ان کے پاس آتے ہیں یہ (وہ لوگ ہیں جو) اللہ کے عذاب سے محفوظ رہیں گے۔'' (اخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۲/۳۵۸، الرقم: ۱۳۳۳۴، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/۱۹۲، والقضاعي في مسند الشهاب، ۲/۱۱۷، الرقم: ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۳/۲۶۲، الرقم: ۳۹۶۶)

☆ عن ابن عمر وابي هريرة رضي الله عنهما قالا: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : من مشى في حاجة اخيه المسلم حتى يتمها له اظله الله عزوجل بخمسة آلاف وفي رواية: بخمسة وسبعين الف ملك يدعون ويصلون عليه ان كان صباحا حتى يمسي وان كان مساء حتى يصبح ولا يرفع قدما الا كتبت له بها حسنة ولا يضع قدما الا حط الله عنه بها خطيئة ۔

''حضرت عبد اللہ بن عمر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم دونوں روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے کام کے سلسلے میں چل پڑا حتی کہ اسے پورا کر دے اللہ عزوجل اس پر پانچ ہزار، اور ایک روایت میں ہے کہ پچھتر ہزار فرشتوں کا سایہ فرما دیتا ہے وہ اس کے لیے اگر دن ہو تو رات ہونے تک اور رات ہو تو دن ہونے تک دعائیں کرتے رہتے ہیں اور اس پر رحمت بھیجتے رہتے ہیں اور اس کے اٹھنے والے ہر قدم کے بدلے اس کے لیے نیکی لکھ دی جاتی ہے اور اس کے رکھنے والے ہر قدم کے بدلے اللہ تعالیٰ اس کا ایک گناہ مٹا دیتا ہے۔'' (اخرجه البيهقي في شعب الايمان، ۶/۱۱۹، الرقم: ۷۶۶۹، والطبراني في المعجم الاوسط، ۴/۳۴۷، الرقم: ۴۳۹۶، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۴/۱۶۵، الرقم: ۵۲۷۴، ۳/۲۶۳، الرقم: ۳۹۷۳ ورواه ابن حبان في كتاب الثواب، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲/۲۹۹)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

والدین کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنا

☆ عن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه قال: سالت رسول الله صلى الله عليه وسلم ای العمل احب الی الله؟ قال: الصلاة علی وقتها قال: ثم ای؟ قال: بر الوالدين قال: ثم ای؟ قال: الجهاد فی سبيل الله ۔

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل سب سے زیادہ پسند ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وقت پر نماز پڑھنا۔ میں نے عرض کیا: پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: والدین سے حسن سلوک کرنا۔ میں نے عرض کیا: پھر کون سا؟ فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔'' (اخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الادب، باب: البر والصلة، ۵/۲۲۲۷، الرقم: ۵۶۲۵، وفی كتاب: مواقيت الصلاة، باب: فضل الصلاة لوقتها، ۱/۱۹۷، الرقم: ۵۰۴، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الايمان، باب: بيان كون الايمان بالله تعالیٰ افضل الاعمال، ۱/۸۹، الرقم: ۸۵)

☆ عن ابی هريره رضی الله عنه قال: جاء رجل الی رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: يا رسول الله من احق الناس بحسن صحابتی؟ قال: امك قال: ثم من؟ قال ثم امك قال ثم من؟ قال ثم امك قال ثم من؟ قال ثم ابوك

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گذار ہوا: یا رسول اللہ ﷺ لوگوں میں میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ فرمایا: تیری والدہ، عرض کی پھر کون؟ فرمایا: تیری ماں، عرض کی پھر کون؟ فرمایا: تیری ماں، عرض کی پھر کون؟ فرمایا پھر تیرا باپ۔'' (اخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الادب، باب من احق الناس بحسن الصحبة، ۵/۲۲۲۷، الرقم: ۵۶۲۶، ومسلم فی الصحيح، كتاب: البر والصلة والآدب، باب بر الوالدين وانهما احق به، ۴/۱۹۷۴، الرقم: ۲۵۴۸، وابن ماجة فی السنن، كتاب: الادب، بر الوالدين، ۲/۱۲۰۷، الرقم: ۳۶۵۸)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا!

رغم انف ثم رغم انف ثم رغم انف ۔

اسکی ناک خاک آلود ہو، پھر اس کی ناک خاک آلود ہو، پھر اس کی ناک خاک آلودہ ہو

پوچھا گیا: یا رسول اللہ ﷺ کس کی؟ فرمایا!

من ادرك ابويه عند الكبر احدهما او كليها فلم يدخل الجنة ۔

جس نے اپنے والدین میں سے کسی ایک کو یا دونوں کو بڑھاپے کی حالت میں پایا پھر (ان کی خدمت کر کے) جنت میں داخل نہ ہوا۔ (مسلم شریف،۴/۱۹۷۸،۲۵۵۱)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی، میں آپ سے جہاد اور ہجرت کی بیعت کرنا چاہتا ہوں میں اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب چاہتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا!

فهل من والديك احد حتي ؟ کیا تیرے والدین میں سے کوئی زندہ ہے، عرض کی جی ہاں بلکہ دونوں زندہ ہیں۔ فرمایا! فتبتغي الاجر من الله ۔ تو اللہ سے اجر و ثواب چاہتا ہے؟ عرض کی جی ہاں۔ فرمایا! فارجع الي والديك فاحسن صحبتهما اپنے والدین کے پاس جا اور ان سے اچھا سلوک کر۔ (بخاری،۵/ ۲۲۲۷، ۵۶۲۷)

بخاری میں ہے کہ جہاد کی اجازت مانگنے والے کو حضور علیہ السلام نے فرمایا: احي والداك کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟ عرض کی جی ہاں، فرمایا: ففيهما فجاهد، تو انکی خدمت میں ہی جہاد کر۔ (ایضاً)

☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ما حق الوالدين علي ولدهما ۔ والدین کا اپنی اولاد پر کتنا حق ہے؟ فرمایا: هما جنتك ونارك ۔ وہ دونوں تیری جنت بھی ہیں اور دوزخ بھی یعنی چاہے انکی خدمت کر کے جنت کما لے اور چاہے انکی نافرمانی کر کے دوزخ کا مستحق بن جا

(ابن ماجہ،۲/ ۱۲۰۸، ۳۶۶۲، الترغیب والترہیب،۳/ ۲۱۶، ۳۷۴۹)

صلہ رحمی کا بیان

عن عائشة رضي الله عنها قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : الرحم معلقة بالعرش تقول: من وصلني وصله الله، ومن قطعني قطعه الله ۔

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: رحم عرش سے معلق (وابستہ) ہے اور یہ کہہ رہا ہے کہ جس نے مجھے جوڑا اللہ عزوجل اس کو جوڑے، اور جس نے مجھے کاٹا اللہ تعالیٰ اسے کاٹے۔'' (اخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: صلة الرحم وتحريم قطيعتها، ۴/ ۱۹۸۱، الرقم: ۲۵۵۵، وابن ابي شيبة في المصنف، ۵/ ۲۱۷، الرقم: ۲۵۳۸۸، وابو يعلي في المسند، ۷/ ۴۲۳، الرقم: ۴۴۴۶)

☆ عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: ان النبي صلى الله عليه وسلم قال: ابر البر ان يصل الرجل ود ابيه ۔ و في رواية: ان من ابر البر صلة الرجل اهل ودابيه بعد ان يولي ۔

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے والد کے دوستوں سے نیکی کرے۔'''' اور ایک روایت میں ہے کہ بڑی نیکی یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے باپ کے وفات پا جانے کے بعد اس کے دوستوں سے نیکی کرے۔'' (اخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: فضل صلة اصدقاء الاب والام ونحوهما، ۴/ ۱۹۷۹، الرقم: ۲۵۵۲، والطبراني في المعجم الاوسط، ۸/ ۷۲، الرقم: ۷۹۹۶، والبيهقي في السنن الكبرى، ۴/ ۱۸۰، الرقم: ۷۵۵۷)

☆ عن جاهمة رضي الله عنه قال: اتيت النبي صلى الله عليه وسلم استشيره في الجهاد فقال

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

النبی صلی اللہ علیہ وسلم : الک والدان؟ قلت: نعم قال: الزمهما فان الجنة تحت ارجلهما .

''حضرت جاہمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: میں جہاد کا مشورہ لینے کے لیے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے ماں باپ زندہ ہیں؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں (زندہ ہیں)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انہی کے ساتھ رہو کیونکہ جنت ان کے پاؤں تلے ہے۔'' (اخرجه النسائی فی السنن، کتاب: الجهاد، باب: الرخصة فی التخلف لمن له والدة، ۶/ ۱۱، الرقم: ۳۱۰۴، والطبرانی فی المعجم الکبیر، ۲/ ۲۸۹، الرقم: ۲۲۰۲، والمنذری فی الترغیب والترهیب، ۳/ ۲۱۶، الرقم: ۳۷۵۰، والهیثمی فی مجمع الزوائد، ۸/ ۱۳۸، وقال: ورجاله الثقات)

بڑوں اور چھوٹوں کے حقوق

☆ عن ام المومنین عائشة رضی اللہ عنها قالت: رایت احدًا کان اشبه سمتا ودلا وهدیا (وفی روایة:) حدیثا وکلاماً برسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من فاطمة رضی اللہ عنها، کانت اذا دخلت علیه قام الیها فاخذ بیدها فقبلها واجلسها فی مجلسه، وکان اذا دخل علیها قامت الیه فاخذت بیده فقبلته واجلسته فی مجلسها .

''اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے کہ میں نے چال ڈھال، شکل وشباہت اور بات چیت میں فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی کو حضور نبی اکرم ﷺ سے مشابہ نہیں دیکھا اور جب فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتیں تو آپ ﷺ ان کے لیے کھڑے ہو جاتے، ان کا ہاتھ پکڑ کر اسے بوسہ دیتے اور انہیں اپنی جگہ پر بٹھاتے اور جب حضور نبی اکرم ﷺ ان کے پاس تشریف لے جاتے تو وہ آپ کے لیے کھڑی ہو جاتیں، آپ ﷺ کے دستِ اقدس کو پکڑ کر بوسہ دیتیں اور اپنی جگہ بٹھاتیں۔''

(اخرجه ابوداؤد فی السنن، کتاب: الادب، باب: ماجاء فی القیام، ۴/ ۳۵۵، الرقم: ۵۲۱۷، والبخاری فی الادب المفرد، ۱/ ۳۳۷، الرقم: ۹۷۱، والنسائی فی السنن الکبری، ۵/ ۹۶، الرقم: ۸۳۶۹)

☆ عن الشعبی رضی اللہ عنه : ان النبی صلی اللہ علیه وسلم تلقی جعفر بن ابی طالب فالتزمه وقبل ما بین عینیه .

''حضرت شعبی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے ملے تو ان سے معانقہ فرمایا اور ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔'' (اخرجه ابوداؤد فی السنن، کتاب: الادب، باب: فی قبلة ما بین العینین ۴/ ۳۵۶، الرقم: ۵۲۲۰، وابن ابی شیبة، ۶/ ۵۴۱، الرقم: ۳۳۶۸۲، ۷/ ۳۵۱، الرقم: ۳۶۶۴۳، والمقری فی تقبیل الید، ۱/ ۸۱، الرقم: ۲۱)

☆ عن عبد الرحمن بن رزین، قال: مررنا بالربذة، فقیل لنا: هاهنا سلمة بن الاکوع . فاتیته

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فسلمنا عليه. فاخرج يديه، فقال: بايعت بهاتين نبي الله صلى الله عليه وسلم، فاخرج كفا له ضخمة كانها كف بعير، فقمنا اليها فقبلناها.

''حضرت عبدالرحمٰن بن رزین بیان کرتے ہیں کہ ایک بار ہم ربذہ گئے تو ہم کو بتایا گیا کہ یہاں حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ رہتے ہیں۔ ہم ان کے پاس گئے اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ کپڑوں سے باہر کئے اور فرمایا: میں نے ان ہاتھوں سے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی ہے۔ ان کا ہاتھ بڑا اور ضخیم تھا جیسے اونٹ کے ہاتھ ہوں، ہم لوگ ان کے احترام میں کھڑے ہو گئے اور ہم نے ان کے ہاتھوں کا بوسہ لیا۔'' (اخرجه البخاري في الادب المفرد، ۱/۳۳۸، الرقم: ۹۷۳)

☆ عن ابن جدعان: قال ثابت لانس رضي الله عنه: امسست النبي صلى الله عليه وسلم بيدك؟ قال: نعم، فقبلها.

''حضرت ابن جدعان سے روایت ہے کہ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ نے اپنے ہاتھوں سے رسول اللہ ﷺ کو مس کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، تو اس پر انہوں (حضرت ثابت) نے ان کے ہاتھوں کو چوم لیا۔'' (اخرجه البخاري في الادب المفرد، ۱/۳۳۸، الرقم: ۹۷۴، والمقرى في تقبيل اليد، ۱/۷۹، الرقم: ۱۹)

☆ عن صهيب رضي الله عنه مولى العباس قال: رايت عليا يقبل يد العباس ورجليه ويقول: يا عم ارض عني.

''حضرت صہیب رضی اللہ عنہ جو کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے غلام تھے، روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ہاتھ اور پاؤں چومتے دیکھا اور آپ ساتھ ساتھ کہتے جاتے تھے: اے چچا! مجھ سے راضی ہو جائیں۔'' (اخرجه البخاري في الادب المفرد، ۱/۳۳۹، الرقم: ۹۷۶، والذهبي في سير اعلام النبلاء، ۲/۹۴، والمزي في تهذيب الكمال، ۱۳/۲۴۰، الرقم: ۲۹۰۵، والمقرى في تقبيل اليد، ۱/۷۶، الرقم: ۱۵)

☆ عن اياس بن دغفل رضي الله عنه قال: رايت ابا نضرة قبل خد الحسن بن علي رضي الله عنهما

''حضرت ایاس بن دغفل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابونضرہ کو دیکھا کہ انہوں نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے رُخسارِ مبارک پر بوسہ دیا۔'' (اخرجه ابوداؤد في السنن، كتاب: الادب، باب: في قبلة الخد، ۴/۳۵۶، الرقم: ۵۲۲۱، والبيهقي في السنن الكبرى، ۷/۱۰۱، الرقم: ۱۳۳۶۱، وابن ابي شيبة في المصنف، ۵/۲۴۷، الرقم: ۲۵۷۳۳)

☆ عن عمر رضي الله عنه: انه كلما قدم الشام استقبله ابو عبيدة بن الجراح، فقبل يده.

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ جب بھی شام آتے تو حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ آپ کا استقبال کرتے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور آپ کی دست بوسی کرتے۔‘‘(الحدیث رقم ۳۱: اخرجه البیهقی فی شعب الایمان، ۶/۴۷۶، الرقم: ۸۹۶۵)

☆ عن ابی هریرة رضی الله عنه قال: قبل رسول الله صلی الله علیه وسلم الحسن بن علی رضی الله عنهما وعنده الاقرع بن حابس التمیمی جالسا، فقال الاقرع: ان لی عشرة من الولد ما قبلت منهم احدًا فنظر الیه رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: من لا یرحم لا یرحم۔

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو چوما تو اقرع بن حابس تمیمی بولے: میرے دس بیٹے ہیں میں نے تو کبھی ان میں سے کسی کو نہیں چوما۔ اس پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف دیکھ کر فرمایا: جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔‘‘(اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: الادب، باب: رحمة الولد وتقبیله ومعانقته، ۵/۲۲۳۵، الرقم: ۵۶۵۱)

☆ عن ابی هریرة رضی الله عنه: ان الاقرع بن حابس ابصر النبی صلی الله علیه وسلم وهو یقبل حسینا، فقال: ان لی عشرة من الولد ما فعلت هذا بواحد منهم، فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم: من لا یرحم لا یرحم۔

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا، تو عرض کیا: میرے دس بیٹے ہیں لیکن میں نے آج تک ان میں سے کسی کے ساتھ بھی ایسا نہیں کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔‘‘(اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: الادب باب: رحمة الولد وتقبیله ومعانقته، ۵/۲۲۳۵، الرقم: ۵۶۵۱، وابو داؤد فی السنن، کتاب: الادب، باب: فی قبلة الرجل ولده، ۴/۳۵۵، الرقم: ۵۲۱۸، وابن حبان فی الصحیح، ۲/۲۰۲، الرقم: ۴۵۷، واحمد بن حنبل فی المسند، ۲/۲۴۱، الرقم: ۷۲۸۷)

☆ عن ابی سعید الخدری رضی الله عنه قال: لما نزلت بنو قریظة علی حکم سعد، هو ابن معاذ، بعث رسول الله صلی الله علیه وسلم، وکان قریبا منه، فجاء علی حمار، فلما دنا قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: قوموا الی سید کم...... الحدیث۔

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے حکم پر بنو قریظہ (قلعہ سے) نیچے اتر آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلانے کے لیے ایک آدمی بھیجا اور وہ قریب ہی تھے۔ سو وہ گدھے پر سوار ہو کر آئے، نزدیک پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا: اپنے سردار کے لیے تعظیماً کھڑے ہو جاؤ۔‘‘(اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: الجهاد، باب: اذا نزل العدو علی حکم رجل، ۳/۱۱۰۷، الرقم: ۲۸۷۸، وفی کتاب: المغازی، باب: مرجع النبی صلی الله علیه وسلم من الاحزاب ومخرجه الی بنی قریظه ومحاصرته ایاهم، ۴/۱۵۱۱، الرقم: ۳۸۹۵، وفی کتاب: الاستئذان، باب: قول النبی صلی الله علیه وسلم: قوموا الی سیدکم، ۵/۲۳۱، الرقم: ۵۹۰۷،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ومسلم في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: جواز قتال من نقض العهد وجواز انزال اهل الحصن على حكم حاكم عدل اهل للحكم، ۱۳۸۸/۳، الرقم: ۱۷۶۸، وابو داؤد في السنن، كتاب: الادب، باب: ما جاء في القيام، ۳۵۵/۴، الرقم: ۵۲۱۵، والنسائي في السنن الكبرى، ۶۲/۵، الرقم: ۸۲۲۲)

خاندان اور اولاد کے حقوق

☆ عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ان من اكبر الكبائر ان يلعن الرجل والديه. قيل: يا رسول الله! وكيف يلعن الرجل والديه؟ قال: يسب الرجل ابا الرجل، فيسب اباه، ويسب امه فيسب امه.

''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کبیرہ گناہوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آدمی اپنے والدین پر لعنت کرے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! کوئی آدمی اپنے والدین پر کس طرح لعنت کرتا ہے؟ فرمایا: ایک آدمی دوسرے آدمی کے والد کو گالی دیتا ہے تو وہ (جواباً) اس کے والد کو گالی دیتا ہے اور جب کوئی کسی کی ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ (جواباً) اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔'' (اخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الادب، باب: لا يسب الرجل والديه، ۲۲۲۸/۵، الرقم: ۵۶۲۸، ومسلم في الصحيح، كتاب الايمان، باب: بيان الكبائر واكبرها، ۹۲/۱، الرقم: ۹۰، والترمذي في السنن، كتاب: البر والصلة، باب: في عقوق الوالدين، ۳۱۲/۴، الرقم: ۱۹۰۲، وقال ابو عيسى: هذا حديث حسن صحيح، واحمد بن حنبل في المسند، ۱۶۴/۲، الرقم: ۶۵۲۹، ۶۸۴۰، والبزار في المسند، ۴۳۵/۶، الرقم: ۲۴۸۳)

☆ عن سعد بن ابي وقاص رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال له: انك لن تنفق نفقة تبتغي بها وجه الله الا اجرت عليها، حتى ما تجعل في فم امراتك.

''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جو کچھ خرچ کرتے ہو کہ جس سے تمہارا مقصود رضائے الٰہی ہو تو تمہیں اس پر اجر دیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ تم اپنی بیوی کے منہ میں جو لقمہ ڈالتے ہو (اس پر بھی تمہیں اجر دیا جاتا ہے)۔'' (اخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الايمان، باب: ما جاء ان الاعمال بالنية والحسبة، ولكل امرئ مانوى، ۳۰/۱، الرقم: ۵۶، وفي كتاب: الجنائز، باب: رثاء النبي صلى الله عليه وسلم سعد بن خولة، ۴۳۵/۱، الرقم: ۱۲۳۳)

☆ عن بهز بن حكيم، عن ابيه عن جده، قال: قلت: يا رسول الله، عوراتنا ما نأتي منها وما نذر؟ قال: احفظ عورتك الا من زوجتك، او ما ملكت يمينك، فقال: الرجل يكون مع الرجل؟ قال: ان استطعت الا يراها احد فافعل، قلت: والرجل يكون خاليا، قال فالله احق ان يستحيا منه.

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

’’حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم اپنے ستر میں سے کیا چھپائیں اور کیا نہ چھپائیں؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنی بیوی اور لونڈی کے سوا سب سے اپنی شرمگاہ محفوظ رکھو، انہوں نے عرض کیا: اگر مرد، مرد کے ساتھ ہو تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر ممکن ہو کہ تو ستر چھپا سکے تو ایسا ہی کرو (نہ دکھاؤ)۔ میں نے عرض کیا: انسان تنہا بھی ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا حق سب سے زیادہ ہے کہ اس سے حیا کی جائے۔‘‘ (اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الآداب عن رسول الله صلی الله علیه وسلم باب: ما جاء فی حفظ العورة، ۵/۹۷، الرقم: ۲۷۶۹، وابو داؤد فی السنن، کتاب: الحمام، باب: ما جاء فی التعری، ۴/۴۰، الرقم: ۴۰۱۷، وابن ماجة فی السنن، کتاب: النکاح، باب: التستر عند الجماع، ۱/۶۱۸، الرقم: ۱۹۲۰، والنسائی فی السنن الکبری، ۵/۳۱۳، الرقم: ۸۹۷۲، واحمد بن حنبل فی المسند، ۵/۳، والبیهقی فی السنن الکبری، ۱/۱۹۹، الرقم: ۹۱۰)

☆ عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: مروا اولادکم بالصلاة وهم ابناء سبع سنین، واضربوهم علیها وهم ابناء عشر سنین، وفرقوا بینهم فی المضاجع.

’’حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تمہاری اولاد سات سال کی ہو جائے تو انہیں نماز کا حکم دو اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو انہیں اس (نماز نہ پڑھنے) پر مارو اور (اس عمر میں) انہیں الگ الگ سلایا کرو۔‘‘ (اخرجه ابوداؤد فی السنن، کتاب: الصلاة، باب: متی یومر الغلام بالصلاة، ۱/۱۳۳، الرقم: ۴۹۵، والحاکم فی المستدرك، ۱/۳۱۱، الرقم: ۷۰۸، والدارقطنی فی السنن، ۱/۲۳۰، الرقم ۳، ۲: واحمد بن حنبل فی المسند، ۲/۱۸۷، الرقم: ۶۷۵۶، والبیهقی فی السنن الکبری، ۲/۲۲۸، الرقم: ۳۰۵۰)

☆ عن معاویة بن حیدة رضی الله عنه قال: قلت: یا رسول الله! ما حق زوجة احدنا علیه؟ قال: ان تطعمها اذا طعمت، وتکسوها اذا اکتسیت او اکتسبت، ولا تضرب الوجه، ولا تقبح، ولا تهجر الا فی البیت.

’’حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم میں سے کسی پر اس کی بیوی کا حق کیا ہے؟ فرمایا: جب تم کھاؤ تو اسے بھی کھلاؤ، جب تم پہنو یا کماؤ تو اسے بھی پہناؤ، اس کے منہ پر نہ مارو، اُس سے برے لفظ نہ کہو اور اسے خود سے جدا نہ کرو مگر گھر میں ہی۔‘‘

(اخرجه ابوداؤد فی السنن، کتاب: النکاح، باب: فی حق المراة علی زوجها، ۲/۲۴۴، الرقم ۲۱۴۲)

☆ عن ابن عباس رضی الله عنهما، عن النبی صلی الله علیه وسلم، سوا بین اولادکم فی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

العطية، فلو كنت مفضلا احدًا لفضلت النساء .

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تحائف کی تقسیم میں اپنی اولاد میں برابری رکھو اور اگر میں کسی کو کسی پر فضیلت دیتا تو عورتوں کو (بیٹیوں کو بیٹوں پر) فضیلت دیتا۔'' (اخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الهبة وفضلها، باب: (۱۱)، الهبة للولد واذا اعطى بعض ولده شيئا لم يجز حتى يعدل بينهم ويعطى الآخرين مثله ولا يشهد عليه وقال النبي صلى الله عليه وسلم : اعدلوا بين اولادكم في العطية، ۹۱۳/۲)

☆ عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :ما من رجل تدرك له ابنتان فيحسن اليهما، ما صحبتاه او صحبهما، الا ......

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس کی دو بیٹیاں ہوں اور جب تک وہ اس کے پاس رہیں یا وہ ان کے ساتھ رہا (اس دوران) وہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرتا رہا تو وہ دونوں اسے جنت میں لے جائیں گی۔'' (اخرجه ابن ماجة، كتاب الادب، باب: بر الوالد والاحسان الى البنات، ۱۲۱۰/۲، الرقم: ۳۶۷۰، وابن حبان في الصحيح، ۲۰۷/۷، الرقم: ۲۹۴۵، والحاكم في المستدرك، ۱۹۶/۴، الرقم: ۷۳۵۱، واحمد بن حنبل في المسند، ۳۶۳/۱، الرقم: ۳۴۲۴، وابو يعلى في المسند، ۴۴۵/۴، الرقم: ۲۵۷۱، والطبراني في المعجم الكبير، ۳۳۷/۱۰، الرقم: ۱۰۸۳۶)

☆ عن ابي سعيد نِ الخدري رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : من عال ثلاث بنات فادبهن وزوجهن واحسن اليهن فله الجنة . وفي رواية قال: ثلاث اخوات او ثلاث بنات اوبنتان او اختان .

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے تین بیٹیوں کی پرورش کی، انہیں ادب سکھایا، ان کی شادی کی اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتا رہا تو اس کے لیے جنت ہے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تین بہنیں یا تین بیٹیاں، یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں۔'' (اخرجه ابو داود في السنن، كتاب: الادب، باب: في فضل من عال يتيما، ۳۳۸/۴، الرقم: ۵۱۴۷، واحمد بن حنبل في المسند، ۹۷/۳، الرقم: ۱۱۹۴۳، وابو يعلى في المسند، ۳۴۲/۴، الرقم: ۲۴۵۷، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۱۶/۱۱، الرقم: ۱۱۵۴۲، وابن ابي شيبة في المصنف، ۲۲۱/۵، الرقم: ۲۵۴۳۴، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۶۲/۸)

☆ عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما ، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: رضى الرب في رضى الوالد، وسخط الرب في سخط الوالد .

''حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: رب کی رضا والد کی رضا میں ہے اور رب کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔'' (اخرجه الترمذي في السنن، كتاب: البر والصلة، باب: ماجاء من الفضل في

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رضا الوالدین، ۳۱۰/۴، الرقم: ۱۸۹۹، والحاکم فی المستدرک، ۱۶۸/۴، الرقم: ۷۲۴۹)

☆ عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: انکم تدعون یوم القیامۃ باسمائکم واسماء آبائکم فاحسنوا اسماء کم۔

''حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم قیامت کے روز اپنے ناموں اور اپنے باپوں کے ناموں سے پکارے جاؤ گے، لہٰذا اپنے نام خوبصورت رکھا کرو۔'' (اخرجہ ابوداؤد فی السنن، کتاب: الادب، باب: فی تغییر الاسماء، ۲۸۷/۴، الرقم: ۴۹۴۸، والدارمی فی السنن، ۳۸۰/۲، الرقم: ۲۶۹۴، واحمد بن حنبل فی المسند، ۱۹۴/۵، الرقم: ۲۲۰۳۵)

☆ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا: ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یغیر الاسم القبیح۔

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ برا نام تبدیل فرما دیا کرتے تھے۔'' (اخرجہ الترمذی فی السنن، کتاب المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب: ما جاء فی تغییر الاسماء، ۱۳۵/۵، الرقم: ۲۸۳۹، وابن ابی شیبۃ فی المصنف، ۲۶۱/۵، الرقم: ۲۵۸۹۲، والسیوطی فی الجامع الصغیر، ۳۴۴/۱، الرقم: ۶۵۰، والمنذری فی الترغیب والترهیب، ۴۹/۳، الرقم: ۳۰۳۳)

جامع حقوق کا بیان

☆ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: من حمل علینا السلاح فلیس منا۔

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ہم پر (یعنی مسلمانوں پر) ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں۔'' (اخرجہ البخاری فی الصحیح، کتاب: الدیات، باب: قول اللہ تعالیٰ: ومن احیاھا، ۲۵۲۰/۶، الرقم: ۶۴۸۰، وفی کتاب: الفتن، باب: قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم: من حمل علینا السلاح فلیس منا، ۲۵۹۱/۶، الرقم: ۶۶۵۹، ومسلم فی الصحیح، کتاب: الایمان، باب: قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم: من حمل علینا السلاح فلیس منا، ۹۸/۱، الرقم: ۹۸)

☆ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: الا کلکم راع، وکلکم مسؤول عن رعیتہ، الامام راع، ومسؤول عن رعیتہ، والرجل راع فی اھلہ ومسؤول عن رعیتہ، والمراۃ راعیۃ فی بیت زوجھا ومسؤولۃ عن رعیتھا، والخادم راع فی مال سیدہ ومسؤول عن رعیتہ، قال وحسبت ان قد قال: والرجل راع فی مال ابیہ ومسؤول عن رعیتہ، وکلکم راع ومسؤول عن رعیتہ۔

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: سن لو! تم میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ حکمران نگران ہے اور اس سے اس کی رعایا کے متعلق پوچھا جائے گا۔ آدمی اپنے گھر بار کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعایا کے متعلق پوچھا جائے گا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے اور اس سے اس کی رعایا کے متعلق پوچھا جائے گا۔ نوکر اپنے مالک کے مال کا نگران ہے اس سے اس کی رعایا کے متعلق پوچھا جائے گا۔ (راوی کہتے ہیں میرے خیال میں یہ بھی فرمایا کہ) آدمی اپنے باپ کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعایا کے متعلق پوچھا جائے گا اور تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے متعلق پوچھا جائے گا۔'' (اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: الجمعة، باب: الجمعة فی القری والمدن، ۱/ ۳۰۴، الرقم: ۸۵۳، وفی کتاب: فی الاستقراض واداء الدیون والحجر والتفلیس، باب: العبد راع فی مال سیده ولا یعمل الا باذنه، ۲/ ۸۴۸، الرقم: ۲۲۷۸)

پڑوسی کے بارے میں

عن عائشة رضی الله عنها قالت: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: ما زال جبریل یوصینی بالجار حتی ظننت انه سیورثه .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت جبرئیل علیہ السلام ہمیشہ مجھے ہمسائے کے حقوق بارے میں تاکید کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے خیال آنے لگا کہ یہ اسے وارث بنا دیں گے۔''

(اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: الادب، باب: الوصاة بالجار، ۵/ ۲۲۳۹، الحدیث: ۵۶۶۸، ۵۶۶۹، ومسلم فی الصحیح، کتاب: البر والصلة والآداب، باب: الوصیة بالجار والاحسان الیه، ۴/ ۲۰۲۵، الرقم: ۲۶۲۴)

☆ عن عمرو بن شعیب رضی الله عنه، عن ابیه، عن جده قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: لیس منا من لم یرحم صغیرنا، ویعرف شرف کبیرنا

''حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ بواسطہ اپنے والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی قدر و منزلت نہ پہچانے۔''

(اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: البر والصلة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم، باب: ما جاء فی رحمة الصبیان، ۴/ ۳۲۲، الرقم: ۱۹۲۰، وابو داؤد فی السنن، کتاب: الادب، باب: فی الرحمة، ۴/ ۲۸۶، الرقم: ۴۹۴۳)

☆ عن ابی سعید الخدری رضی الله عنه، عن النبی صلی الله علیه وسلم قال: اذا رایتم الجنازة فقوموا، فمن تبعها فلا یقعد حتی توضع .

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ جو جنازہ کے ساتھ جائے تو اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک کہ جنازہ رکھ نہ دیا جائے۔'' (اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: الجنائز، باب: من تبع جنازة فلا یقعد حتی توضع عن مناکب الرجال فان قعد امر بالقیام، ۱/ ۴۴۱، الرقم:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۲۴۸، ومسلم في الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: القيام للجنازة، ۲/۶۶۰، الرقم: ۹۵۹)

☆ عن ابی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: رب اشعث مدفوع بالابواب، لو اقسم على الله لا بره.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کتنے ایسے لوگ ہوتے ہیں جو پراگندہ حال ہوتے ہیں جن کو دروازوں سے دھتکار دیا جاتا ہے (اللہ تعالیٰ کے ہاں کا یہ مقام ہوتا ہے) اگر وہ کسی معاملے میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھالیں تو وہ اسے ضرور پورا فرما دیتا ہے۔'' (اخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: البر والصلة والاداب، باب: فضل الضعفاء والخاملين، ۴/۲۰۲۴، الرقم: ۲۶۲۲، وفي كتاب: الجنة وصفة نعيمها واهلها، باب: النار يدخلها الجبارون والجنة يدخلها الضعفاء، ۴/۲۱۹۱، الرقم: ۲۸۵۴)

یتیم، مسکین اور بیوہ

عن سهل بن سعد رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: انا وكافل اليتيم في الجنة هكذا واشار بالسبابة والوسطى، وفرج بينهما شيئا.

''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے۔'' اور اپنی شہادت اور درمیان انگلی سے اشارہ کیا اور دونوں کے درمیان کچھ فاصلہ رکھا۔''

(اخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الطلاق، باب: اللعان، ۵/۲۰۳۲، الرقم: ۴۹۹۸، وفي كتاب: الادب، باب: فضل من يعول يتيما، ۵/۲۲۳۷، الرقم: ۵۶۵۹، ومسلم في الصحيح، كتاب: الزهد والرقائق، باب: الاحسان الى الارملة والمسكين واليتيم، ۴/۲۲۸۷، الرقم: ۲۹۸۳)

☆ عن ابی هريرة رضی الله عنه، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: الساعي على الارملة والمسكين كالمجاهد في سبيل الله واحسبه، قال: وكالقائم الذي لا يفتر، وكالصائم الذي لا يفطر.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیوہ عورت اور مسکین کے لیے کوشش کرنے والا خدا کے راستے میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے (راوی کہتے ہیں) میرا خیال ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ اس قیام کرنے والے کی طرح ہے جو تھکتا نہیں اور اس روزہ دار کی طرح ہے جو افطار نہیں کرتا۔'' (اخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: النفقات، باب: فضل النفقة على الاهل، ۵/۲۰۴۷، الرقم: ۵۰۳۸، وفي كتاب الادب، باب: الساعي على الارملة، ۵/۲۲۳۷، الرقم: ۵۶۶۰، ومسلم في الصحيح، كتاب: الزهد والرقائق، باب: الاحسان الى الارملة والمسكين واليتيم، ۴/۲۲۸۶، الرقم: ۲۹۸۲)

☆ عن انس رضی الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: من عال جاريتين حتى تبلغا،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جاء یوم القیامة انا وهو کهاتین وضم اصابعه .

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے دو بیٹیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ بالغ ہوگئیں وہ قیامت کے دن آئے گا تو وہ اور میں اس طرح ہوں گے اور اپنی انگلیوں کو ملا دیا۔'' (اخرجه مسلم فی الصحیح، کتاب: البر والصلة والآداب، باب: فضل الاحسان الی البنات، ۴/۲۰۲۷، الرقم: ۲۶۳۱، والبخاری فی الآدب المفرد، ۱/۳۰۸، الرقم: ۸۹۴، والترمذی فی السنن، کتاب: البر والصلة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم، باب: ماجاء فی النفقة علی البنات والاخوات، ۴/۳۱۹، الرقم: ۱۹۱۴)

☆ عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله عنهما ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: الدنیا متاع وخیر متاع الدنیا المراة الصالحة .

''حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دنیا ساز و سامان کی جگہ ہے اور اس دنیا کا بہترین سرمایہ نیک عورت ہے۔'' (اخرجه مسلم فی الصحیح، کتاب: الرضاع، باب: خیر متاع الدنیا المراة الصالحة، ۲/۱۰۹۰، الرقم: ۱۴۶۷، والنسائی فی السنن، کتاب: النکاح، باب: المراة الصالحة، ۶/۶۹، الرقم: ۳۲۳۲)

☆ عن ام سلمة رضی الله عنها قالت: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: ایما امراة ماتت، وزوجها عنها راض دخلت الجنة .

''حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو عورت اس حالت میں فوت ہوئی کہ اس کا خاوند اس سے راضی تھا، وہ جنت میں داخل ہوگئی۔'' (اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الرضاع عن رسول الله صلی الله علیه وسلم، باب: ما جاء فی حق الزوج علی المراة، ۳/۴۶۶، الرقم: ۱۱۶۱، وابن ماجة فی السنن، کتاب: النکاح، باب: حق الزوج علی المراة، ۱/۵۹۵، الرقم: ۱۸۵۴)

☆ عن ابی هریرة رضی الله عنه، قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: اکمل المومنین ایمانا احسنهم خلقا وخیارکم خیارکم لنسائهم .

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مومنین میں سے کامل مومن وہ ہے جو ان میں سے بہترین اخلاق کا مالک ہے اور تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنی بیوی کے لیے بہترین ہے۔'' (اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الرضاع عن رسول الله صلی الله علیه وسلم باب: ما جاء فی حق المراة علی زوجها، ۳/۴۶۶، الرقم: ۱۱۶۲، وابن حبان فی الصحیح، ۲/۲۲۷، الرقم: ۴۷۹، والحاکم فی المستدرک، ۱/۴۳، الرقم: ۲)

☆ عن عائشة رضی الله عنها انها قالت: امرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ننزل الناس منازلهم .

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمیں حضور نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا ہے کہ ہم لوگوں کو ان کے مراتب کے مطابق جگہ دیں۔'' (اخرجه مسلم فی الصحیح، المقدمه، ۱/۶، وابو یعلی فی المسند، ۸/۲۴۶، الرقم: ۴۸۲۶، والبیهقی فی شعب الایمان، ۷/۴۶۲، الرقم: ۱۰۹۹۹)

راستے کے حقوق

عن ابی سعید الخدری رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم قال: ایاکم والجلوس بالطرقات . فقالوا یا رسول الله، ما لنا من مجالسنا بد نتحدث فیها، فقال: اذابیتم الا المجلس، فاعطوا الطریق حقه . قالوا: وما حق الطریق یا رسول الله؟ قال: غض البصر، وکف الاذی، ورد السلام، والامر بالمعروف، والنهی عن المنکر .

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: راستوں پہ بیٹھنے سے بچو، عرض کیا! یا رسول اللہ ﷺ ہمارے لیے کوئی چارہ نہیں ہے ہم راستوں میں بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں فرمایا اگر اتنا ہی ضروری ہے تو پھر راستے کا حق ادا کرو، عرض کی یا رسول اللہ ﷺ راستے کا حق کیا ہے؟ فرمایا: نگاہیں جھکا کر رکھو، تکلیف دہ چیز کو (راستے سے) ہٹاؤ، سلام کا جواب دو، نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو۔ (اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: الاستئذان، باب: (۲)، ۵/۲۳۰۰، الرقم: ۵۸۷۵، وفی کتاب: المظالم، باب: افنیة الدور والجلوس فیها والجلوس علی الصعدات، ۲/۸۷۰، الرقم: ۲۳۳۳، ومسلم فی الصحیح، کتاب: اللباس والزینة، باب: النهی عن الجلوس فی الطرقات واعطاء الطریق حقه، ۴/۱۷۰۴، الرقم: ۲۱۲۱، وابو داؤد فی السنن، کتاب: الاداب، باب: فی الجلوس بالطرقات، ۴/۲۵۶، الرقم: ۴۸۱۵، واحمد بن حنبل فی المسند، ۳/۴۷، الرقم: ۱۱۴۵۴)

☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

مثل المومنین فی توادهم وتراحمهم وتعاطفهم مثل الجسد اذا اشتکی منه عضو تداعی له سائر الجسد بالسهر والحمی (متفق علیه وهذا لفظ مسلم)

اہل ایمان کی مثال ایک دوسرے پہ رحم کرنے، دوستی رکھنے اور شفقت کا مظاہرہ کرنے میں ایک جسم کی طرح ہے، چنانچہ جسم کے کسی بھی حصّہ کو تکلیف پہنچتی ہے تو سارا جسم بے خوابی اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے حضور علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سُنا: تم جانتے ہو مومن کون ہے؟

صحابہ کرام نے عرض کی اللہ ورسوله اعلم ۔ اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتا ہے۔

فرمایا: من امنه المومنون علی انفسهم واموالهم والمهاجر من هجر السوء فاجتنبه .

(و فی روایة علی دمائهم، ترمذی ۵/۱۷، ۲۶۲۷)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مومن وہ ہے جس سے اہلِ ایمان کے جان و مال محفوظ ہوں اور مہاجر وہ ہے جس نے بُرائی کو چھوڑ دیا اور اس سے پرہیز کرتا رہا۔ (مسند احمد ۲/۲۰۶، ۲۱۵، حدیث ۶۹۲۵ و ۷۰۱۷)

☆ ایک حدیث اس بارے میں بہت مشہور ہے: **المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده**

مسلمان وہ ہے کہ اس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ (بخاری شریف، عن عبداللہ بن عمرو، ۵/۲۳۷۹، ۶۱۱۹)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: **المومن مراة اخيه اذارا ى فيه عيبا اصلحه**

مومن اپنے بھائی کا آئینہ ہے جب وہ اس میں کوئی بُرائی دیکھتا ہے تو اس کی اصلاح کے لیے کمربستہ ہو جاتا ہے۔

(اخرجه البخاری فی الادب المفرد ، ۱/۹۳، حدیث ۲۳۸)

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

جس نے نماز قائم کی اور زکوٰۃ ادا کی اور بیت اللہ کا حج کیا اور مہمان کی مہمان نوازی کی وہ جنت میں داخل ہو گیا

(اخرجه الطبرانی فی المعجم الکبیر ۱۲/۱۳۶، ۱۲۶۹۲)

☆ ایک شخص نے سوال کیا ای **المسلمين خيرا** یا رسول اللہ کون سا مسلمان افضل ہے؟ فرمایا: جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہیں (بخاری، ۵/۲۳۷۹، حدیث ۶۱۱۹ عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما)

ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پہ حقوق

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ وہ اس سے خیانت کرتا ہے اور نہ اس سے جھوٹ بولتا ہے اور نہ اسے ذلیل کرتا ہے ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کی عزت، اس کا مال اور اس کا خون حرام ہے (دل کی طرف اشارہ کر کے فرمایا) تقویٰ یہاں ہے کسی مسلمان کے لیے اتنی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے کسی مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔

(ترمذی شریف ۴/۳۲۵ حدیث ۱۹۲۷)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اور ایک دوسرے کو دھوکہ نہ دو اور ایک دوسرے سے بُغض نہ رکھو اور ایک دوسرے سے منہ نہ موڑو، اور تم میں سے کوئی شخص دوسرے کے سودے پر اپنا سودا نہ کرے اے اللہ کے بندو! باہم بھائی بھائی ہو جاؤ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، وہ اس پر نہ تو ظلم کرتا ہے اور نہ اسے ذلیل کرتا ہے اور نہ اسے حقیر سمجھتا ہے تقویٰ اور پرہیزگاری یہاں ہے (اور آپ نے تین مرتبہ اپنے سینہ اقدس کی طرف اشارہ کیا) کسی مسلمان کے لیے اتنی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے کسی مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے، ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان کا خون اس کا مال اور اس کی عزت حرام ہے۔

(اخرجه مسلم فی الصحیح کتاب البر والصلة والآداب ۴/۱۹۸۶، الرقم: ۲۵۶۴)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ عن ابی هريرة رضی الله عنه، ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: حق المسلم علی المسلم خمس: رد السلام وعيادة المريض، واتباع الجنائز، واجابة الدعوة، وتشميت العاطس۔

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں: سلام کا جواب دینا بیمار کی عیادت کرنا، اس کے جنازہ کے ساتھ جانا، اس کی دعوت قبول کرنا اور چھینک کا جواب دینا۔''

(اخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: الامر باتباع الجنائز، ۱/۴۱۸، الرقم: ۱۱۸۳، ومسلم فی الصحيح، كتاب: السلام، باب: من حق المسلم للمسلم رد السلام، ۴/۱۷۰۴، الرقم: ۲۱۶۲)

☆ عن ابی هريرة رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: حق المسلم علی المسلم ست۔ قيل: ما هن؟ يا رسول الله! قال: اذا لقيته فسلم عليه، واذا دعاك فاجبه، واذا استنصحك فانصح له، واذا عطس فحمد الله فشمته، واذا مرض فعده، واذا مات فاتبعه۔

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں: عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! وہ کون سے حق ہیں؟ فرمایا: جب تو مسلمان کو ملے تو اسے سلام کر اور جب وہ تیری دعوت کرے تو قبول کر، اور جب وہ تجھ سے مشورے چاہے تو اچھا مشورہ دے، اور جب وہ چھینکے اور الحمد للہ کہے تو تو بھی جواب میں (یرحمك الله) کہہ اور جب بیمار ہو تو اس کی تیمارداری کر، اور جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازہ کے ساتھ شامل ہو۔''

(اخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: السلام، باب: من حق المسلم للمسلم رد السلام، ۴/۱۷۰۵، الرقم: ۲۱۶۲، وابن حبان فی الصحيح، ۱/۴۷۷، الرقم: ۲۴۲، والدارمی فی السنن، ۲/۳۵۷، الرقم: ۲۶۳۳)

☆ عن انس بن مالك رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: انصر اخاك ظالما او مظلوما۔ فقال رجل: يا رسول الله! انصره اذا كان مظلوما، ارايت ان كان ظالما كيف انصره؟ قال: تحجزه او تمنعه من الظلم، فان ذلك نصره۔

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر وہ مظلوم ہو تب میں اس کی مدد کروں لیکن مجھے یہ بتائیے کہ جب وہ ظالم ہو تو میں اس کی مدد کیسے کروں؟ فرمایا: اسے ظلم سے باز رکھو، یا فرمایا: اُسے ظلم سے روکو، کیونکہ یہ بھی اس کی مدد ہے۔''

(اخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الاكراه، باب: يمين الرجل لصاحبه، انه اخوه، اذا خاف عليه القتل او نحوه، ۶/۲۵۵۰، الرقم: ۶۵۵۲، وفی كتاب: المظالم، باب: اعن اخاك ظالما او مظلوما، ۲/۸۶۳، الرقم: ۲۳۱۱–

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۲۳۱۲، ومسلم في الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: نصر الاخ ظالما او مظلوما، ۱۹۹۸/۴، الرقم: ۲۵۸۴)

میں بیمار تھا تو نے عیادت کیوں نہ کی

عن ابي هريرة رضي الله عنه، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ان الله عزوجل يقول يوم القيامة: يا ابن آدم، مرضت فلم تعدني. قال: يا رب! كيف اعودك وانت رب العالمين؟ قال: اما علمت ان عبدي فلانا مرض فلم تعده. اما علمت انك لو عدته لو جدتني عنده؟ يا ابن آدم! استطعمتك فلم تطعمني. قال: يا رب! وكيف اطعمك وانت رب العالمين؟ قال: اما علمت انه استطعمك عبدي فلان فلم تطعمه؟ اما علمت انك لو اطعمته لو جدت ذلك عندي؟ يا ابن آدم! استسقيتك فلم تسقني. قال: يا رب! كيف اسقيك وانت رب العالمين؟ قال: استسقاك عبدي فلان فلم تسقه، اما انك لو سقيته وجدت ذلك عندي.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے ابن آدم! میں بیمار ہوا اور تو نے میری مزاج پرسی نہ کی۔ بندہ عرض کرے گا: اے پروردگار! میں تیری بیمار پرسی کیسے کرتا جبکہ تو خود تمام جہانوں کا پالنے والا ہے؟ ارشاد ہوگا: کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا اور تو نے اس کی مزاج پرسی نہیں کی۔ کیا تو نہیں جانتا کہ اگر تو اس کی بیمار پرسی کرتا تو مجھے اس کے پاس موجود پاتا؟ اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا طلب کیا اور تو نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ بندہ عرض کرے گا: اے پروردگار! میں تجھے کھانا کیسے کھلاتا جبکہ تو تمام جہانوں کا پالنہار ہے؟ ارشاد ہوگا: کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا اور تو نے اسے کھانا نہیں کھلایا؟ کیا تو نہیں جانتا کہ اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو اس کا ثواب میری بارگاہ سے پاتا؟ اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی مانگا اور تو نے مجھے پانی نہیں پلایا۔ بندہ عرض کرے گا: پروردگار! میں تجھے پانی کیسے پلاتا جبکہ تو رب العالمین ہے؟ ارشاد ہوگا: میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا اور تو نے اسے پانی نہیں پلایا۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ اگر تو اسے پانی پلاتا تو اس کا ثواب تجھے میرے ہاں سے ملتا؟“ (اخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: فضل عيادة المريض، ۱۹۹۰/۴، الرقم: ۲۵۶۹، والبخاري في الادب المفرد، ۱: ۱۸۲، الرقم: ۵۱۷، وابن حبان في الصحيح، ۵۰۳/۱، الرقم: ۲۶۹، ۹۴۴، ۷۳۶۶، والبيهقي في شعب الايمان، ۵۳۴/۶، الرقم: ۹۱۸۲، وابن راهوية في المسند، ۱۱۵/۱، الرقم: ۲۸، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۳۷/۲، الرقم: ۱۳۰۶)

☆ عن عبد الله رضي الله عنه، قال: قال رجل: يا رسول الله! متى اكون محسنا؟ قال: اذا قال جيرانك: انت محسن فانت محسن، واذا قالوا: انك مسيء فانت مسيء.

”حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا: یا رسول اللہ! میں محسن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(نیک) کب بنوں گا؟ فرمایا: جب تیرا پڑوسی تجھے کہے کہ تو نیک ہے تو تُو نیک ہے اور جب وہ تجھے بُرا کہے تو تُو بُرا ہے۔'' (اخرجه ابن ماجة فی السنن، کتاب: الزهد، باب: الثناء الحسن، ۲/۱۴۱۱، الرقم: ۴۲۲۲، ۴۲۲۳، وابن حبان فی الصحیح، ذکر العلامة التی یستبدل المرء بها علی احسانه، ۲/۲۸۴، الرقم: ۵۲۵، والحاکم فی المستدرک، ۱/۵۳۴، الرقم: ۱۳۹۹، البیهقی فی شعب الایمان، ۷/۸۵، الرقم: ۱۳۹۹، والحسینی فی البیان والتعریف، ۱/۴۸، الرقم: ۹۷، والمناوی فی فیض القدیر، ۱/۲۴۴)

حقوق العباد کے بارے میں فیصلہ کن حدیث

عن ابی هریرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال: من نفس عن مومن کربة من کرب الدنیا نفس الله عنه کربة من کرب یوم القیامة، ومن یسر علی معسر یسر الله علیه فی الدنیا والأخرة، ومن ستر مسلماً ستره الله فی الدنیا والاخرة، والله فی عون العبدما کان العبد فی عون اخیه ومن سلك طریقا یلتمس فیه علما سهل الله له به طریقا الیٰ الجنة ۔ وما اجتمع قوم فی بیت من ''بیوت الله یتلون کتاب الله ویتدا رسونه بینهم الا نزلت علیهم السکینة، وغشیتهم الرحمة، وحفتهم الملائکة، وذکر هم الله فیمن عنده، ومن بطابه عمله لم یسرع به نسبه ۔''

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی مسلمان سے دنیاوی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کر دی تو اللہ عزوجل قیامت کی تکلیفوں میں سے ایک تکلیف اس سے دور کر دے گا۔ جو کسی غریب کو آسانی دے گا تو اللہ عزوجل دنیا و آخرت میں اسے آسانی میسر کرے گا۔ جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی تو اللہ عزوجل دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ اللہ عزوجل اپنے بندے کی مدد کرنے میں رہتا ہے جب تک بندہ اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرنے میں رہے۔ پھر فرمایا کہ جو شخص علم دین حاصل کرنے کے لیے کسی راستہ میں چلا اللہ عزوجل جنت کی طرف لے جانے والے راستہ کا چلنا اس کے لیے آسان فرما دے گا اور جو لوگ اللہ عزوجل کے گھروں میں سے کسی گھر (یعنی مسجد) میں جمع ہو کر اللہ عزوجل کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے سے اس کا سبق لیتے ہیں تو (اللہ عزوجل کی طرف سے) ضرور ان پر سکون اور اطمینان کا نزول ہوتا ہے اور ان پر رحمت چھا جاتی ہے اور فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور اللہ عزوجل ان کا ذکر اپنے فرشتوں میں کرتا ہے (پھر فرمایا کہ) جس کا عمل بلند مرتبہ پر پہنچانے میں دیر لگا دے اس کا نسب اس کو بلند مرتبہ پر لے جانے میں جلدی نہیں کر سکتا۔

(مسلم شریف جلد ۲، صفحہ ۲۱ کتاب الذکر والدعا، رقم ۲۶۹۹)

اس حدیث مبارکہ میں حضور ﷺ نے اللہ عزوجل کی رحمت اور اس کے فضل کی عظمت کا بیان فرمایا اور انسان کے ساتھ ہمدردی کا بیان ہے مثلاً مسلمان سے تکلیف کو دور کرنا، غریب کو آسانی دینا، مسلمان کی پردہ پوشی کرنا، اللہ کے راستے میں نکلنا، دینی محافل میں حاضری، کہا جاسکتا ہے کہ یہ حدیث حقوق العباد کے بارے میں فیصلہ کن ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہزار روزہ ہزار اتقا نماز ہزار ہزار زہد وعبادت ہزار استغفار
ہزار طاعت شبہا ہزار بیداری قبول نیست اگر خاطرے بیا زاری

اللہ کو اپنی مخلوق کس قدر پیاری ہے

حدیث شریف میں ہے کہ فرائض کے بعد سب اعمال میں اللہ تعالیٰ کو زیادہ پیارا مسلمان کا دل خوش کرنا ہے۔
(المعجم الکبیر للطبرانی ج۱۱ حدیث ۱۱۷۹)

اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق کس قدر پیاری ہے اور مخلوق میں پھر مسلمان کا اللہ کے ہاں کیا مقام ہے۔ سبحان اللہ

ثنا گو پتا پتا ہے خدا یا دم بدم تیرا زمین و آسماں تیرے ہے موجود وعدم تیرا
جو دنیا میں تیرا کھا کر تیرے شکوے کریں یا رب تعجب ہے کہ ان پر بھی رہے لطف وکرم تیرا
(اعظم چشتی)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

من کان یومن باللہ والیوم الاخر فلا یؤذ جارہ ۔ ومن کان یومن باللہ والیوم الاخر فلیکرم ضیفہ ومن کان یومن باللہ والیوم الاخر فلیقل خیرا او لیصمت (متفق علیہ وھذا لفظ البخاری)

جو اللہ پر اور روز قیامت پہ ایمان رکھتا ہے وہ اپنے ہمسائے کو نہ ستائے۔ جو اللہ پر اور قیامت کے دن پہ ایمان رکھتا ہے وہ منہ سے اچھی بات نکالے یا خاموش رہے۔

☆ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

المؤمن للمومن کالبنیان یشد بعضہ بعضا وشبك بین اصابعہ (متفق علیہ)

ایک مومن دوسرے مومن کے لیے ایک مضبوط دیوار کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو مضبوط کرتا ہے (اس کی وضاحت کے لیے) حضور علیہ السلام نے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں ڈالیں۔

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

لا یومن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ ۔ (متفق علیہ وزاد مسلم اوقال لجارہ)

تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لیے بھی وہی کچھ پسند نہ کرے جو اپنے لیے کرتا ہے (مسلم شریف میں اتنا اضافہ ہے) یا اپنے پڑوسی کے لیے۔

☆ حضرت ابو شریح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی قسم اُٹھا کر تین مرتبہ ارشاد فرمایا: واللہ لا یومن اللہ کی قسم وہ ہرگز ایمان دار نہیں ہو سکتا، عرض کی گئی یا رسول اللہ! کون؟ فرمایا الذی لا یامن جارہ بوائقہ ۔ وہ جس کا پڑوسی اس کی ایذا رسانی سے محفوظ نہیں (بخاری شریف ۵/۲۲۴۰، ۵۶۷۰، مسلم شریف ۱/۶۸، ۴۶)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جانوروں کے حقوق

اگر ہم نے جانوروں کو ناحق پیٹا یا ناقابل برداشت بوجھ ان پر لادا ہو، یا اُن کے چارہ، پانی کا ہم نے انتظام نہ کیا ہو تو ان جانوروں کے حقوق کی معافی خاصی مشکل سی بات ہے۔

اگر کسی کافر کی حق تلفی کی گئی ہو (اور کافر بھی کالانعام بل ہواضل کا مصداق ہے) تو اس کی معافی کی واحد صورت یہ ہے کہ دنیا ہی میں اس سے معاف کرالیا جائے ورنہ قیامت کے دن تو کافر سخت خصیم (جھگڑالو) ثابت ہوگا اور اس کو راضی کرنے کی کوئی صورت ہی نہ ہوگی' کیونکہ نہ تو مومن کی حسنات اس کافر کے سپرد کی جاسکتی ہیں اور نہ ہی کافر کے گناہوں سے تخفیفِ عذاب کے لیے کچھ گناہ مومن کے سپرد کردیئے جائیں گے اور جانوروں کے حقوق کی بھی یہی حالت ہے۔ پس ان دونوں کے حقوق سے خاص طور پر بچنا چاہیے پس جب ہم ان سب حقوق سے فراغت حاصل کرلیں گے (ان کو ادا کردیں) تو پھر ہماری توبہ وانابت مکمل ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ کے اس احسان اور توفیق دینے پر ہمیں شکر کرنا چاہیے۔ ہمیں اس بارے میں ایک حدیث پاک ملاحظہ ہو۔

عن ابی یعلیٰ شداد بن اوس رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: ''ان اللہ کتب الاحسان علیٰ کل شیءٍ فاذا قتلتم فاحسنوا القتلۃ واذا ذبحتم فا حسنوا الذبحۃ ولیحداحد کم شفرتہ ولیرح ذبیحتہ۔

''حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل نے ہر چیز میں احسان کو لازم رکھا ہے لہٰذا جب تم قتل کرو۔ (بطورِ سزا) تو اچھے طریقے سے کرو اور جب تم میں سے کوئی ذبح کرنا چاہے تو چھری تیز کرلے اور ذبیحہ کو آرام دے۔''

(مسلم شریف، کتاب الذبائح رقم ۱۹۵۵ ابن ماجہ شریف، رقم ۳۱۷۰، مسند امام احمد بن حنبل رقم ۵۸۸۴)

حسن سلوک کے متعلق اس حدیث میں فرمایا گیا ہے اس لیے جس سے بھی ہمیں واسطہ پڑے وہ اگرچہ انسان ہو یا کوئی جانور اس سے حسن سلوک یعنی اچھے طریقے سے پیش آنا چاہیے اور جانور سے اچھا برتاؤ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ذبح کرنے میں فرمایا کہ اچھے طریقے سے ذبح کرے اور وہ اس طرح کی کھُنڈ چھری سے ذبح نہ کرے اور چھری کو ذبح کرنے سے پہلے تیز کرے نیز یہ بھی فرمایا کہ ذبیحہ کو آرام پہنچائے جس کی بہت سی شکلیں ہیں، مثلاً یہ کہ جانور ٹھنڈا ہونے سے پہلے اس کی کھال نہ کھینچے اور کوئی عضو نہ کاٹے، بھوکا پیاسا رکھ کر ذبح نہ کرے اسی طرح علماء نے لکھا ہے کہ ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح نہ کرے اور چھری کو اس کے سامنے تیز نہ کرے۔ غور کرو جب ہمارا دین جانور پہ زیادتی برداشت نہیں کرتا تو انسانوں پھر مسلمانوں پر ظلم کو کیسے برداشت کیا جاسکتا ہے۔ بندوں کو اس لیے رحم وکرم کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ ہمارا خالق مالک رحمٰن ورحیم جو ہوا۔

صدقہ اپنی رحیمی دا رحم فرما	کر کے عرض منظور انکار نہ کر
تینوں تیری ستاری دا واسطہ ای	عیباں میریاں نوں آشکار نہ کر
رکھ کے عدل میزان وچ عمل میرے	اوگن ہار تائیں شرمسار نہ کر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اپنیاں کیتیاں ہتھوں آں خوار آگے   حشر وچ مینوں ہور خوار نہ کر

(نصیر الدین نصیر)

دعا کا اکیسواں ادب

توجیہ الھمۃ الیہ تعالیٰ فالنافع ھو الحضور (عین) اپنے ارادے کو اللہ ہی کی طرف متوجہ کرنا یہی حضور قلب دعا میں نافع ہے۔ ارشاد ہوتا ہے واعلموا ان اللہ لا یستجیب دعاء من قلب غافل لاہ ۔ جان لو کہ اللہ تعالیٰ کسی غافل اور لا پرواہ دل والے کی دعا قبول نہیں فرماتا۔ (جامع ترمذی ابواب الدعوات ۲/۱۸۹، الصحیح لمسلم باب العزم فی الدعاء ۲/۳۴۲)

زین الحلم شرح عین العلم ص ۱۰۶ ج ۱ میں ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اس قول کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ماسوی اللہ سے اپنے خیال کو ہٹا کر صرف اللہ تعالیٰ ہی کی طرف اپنے خیالات کو دعا کے وقت متوجہ کرنا چاہیے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: فادعوا اللہ مخلصین لہ الدین

ای تخلیص قصد القلب الی جانب الرب وعدم الالتفات الیٰ ما سواہ فی المطلب ۔ وھو من ارکان الدعا ۔

پس دعا مانگنے والے کو چاہیے کہ اخلاص کے ساتھ دعا مانگے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ دُعا میں کسی کو شریک نہ کرے اخلاص جانِ دُعا ہے لہٰذا دعا ہر قسم کی آمیزش، ریاء و نمود سے پاک ہونی چاہیے۔

اور یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ثمراتِ دعا کا ظہور اخلاص ہی کی بدولت ہوگا ورنہ اس دعا کا نہ دنیا میں کوئی اثر اور نہ آخرت میں کوئی اجر ہوگا' اخلاص تو دنیاوی امور میں بھی کامیابی کی اصل بنیاد ہے۔ کوئی شخص نیکی کا کتنا ہی بڑا کام کیوں نہ کرے۔ لیکن اس کی نسبت یہ معلوم ہو جائے کہ اس کا مقصد اس کام سے کوئی ذاتی غرض یا محض دکھاوا اور نمائش تھا۔ تو اس کام کی قدر و قیمت فوراً نگاہوں سے گر جائے گی۔ اسی طور روحانی عالم میں بھی خدا کی نگاہ میں اس چیز کی کوئی قدر نہیں جس میں اخلاص نہ ہو۔

اکبر دعا کا ذوق ہو کیونکر نصیب دل

نیز یہ بات بھی معلوم ہونی چاہیے کہ اخلاص کی طرح دعا میں حضور قلب بھی ضروری ہے۔ تجربہ شاہد ہے کہ جو کام بے توجہی سے کیا جائے وہ پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچتا۔ یقیناً دعائیں وہی قبول ہوتی ہیں جو توجہ اور حضور قلب سے مانگی جائیں اور جو دعائیں عادت کے طور پر غیر شعوری حالت میں مانگی جائیں یعنی زبان تو ذاکر ہو مگر قلب غافل ہو۔

مقام غور ہے کہ جب درخواست دینے والا خود ہی بے توجہی سے کام لے تو حاکم کو کیا ضرورت ہے کہ وہ اس کی درخواست پر توجہ کرے:

اکبر دُعاء کا ذوق ہو کیونکر نصیب دل   اٹھے نہ دردِ دل بھی جو دستِ دعا کے ساتھ

چنانچہ عرفاء فرماتے ہیں لا صلوۃ الا بحضور القلب ۔ حضور قلب کے بغیر تو نماز بھی قبول نہیں پھر دعا جو کہ مخ العبادۃ ہے وہ کس طرح قبول ہو۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیسے ہور دے دل میں کیوں ویکھاں بخشن ہار جد تیرے سوا کوئی نہیں
تیرا فضل جے شامل حال ہووے کیسے ہور شیء دا مینوں چا کوئی نئیں
پلا اپنا کھلاراں کیوں کسے اگے تیرے باجھ جد صاحب عطا کوئی نئیں
جے تو بند کیتا بوہا فضل والا فیر تیرے نصیر لئی جا کوئی نئیں

تنگی وخوشحالی ہر حال میں دعا کا سلسلہ قائم رکھے

بائیسواں ادب دعا کا یہ ہے ویلازمه فی الرخاء لیندفع البلاء (عین العلم) نہ صرف تنگی میں بلکہ خوشحالی میں بھی دعا کا التزام کرے تاکہ ابتلاء کے وقت اس سے پریشانی دور ہو جائے (اور ناشکر گذار لوگوں میں اس کا شمار نہ ہو)۔

اس سلسلہ میں عقل مند آدمی وہ ہے جو فراخی ہو یا تنگدستی ہر حال میں اپنے رب تعالیٰ سے دعا اور طلب کا سلسلہ بدستور جاری رکھے، یہ تو انتہائی خود غرضی کی نشانی ہے کہ مصیبت اور پریشانی میں تو خدا تعالیٰ کو پکارے اور جب راحت و آرام اور خوشحالی ہو تو خدا کو بھول کر تفریحوں اور آسائشوں میں گم ہو جائے بلکہ حق تو یہ ہے کہ اپنی شرافت نفس کا ثبوت دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے احسانات کو قدر کی نگاہ سے دیکھے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق بدستور قائم رکھے۔

جیڑے فقر دے رنگ وچ گئے رنگے جھکدے سدا جگ دے پالن ہار اگے
اکو وار اوریار دا ناں لے کے دھرنا مار بیندے در یار اگے
ڈر دے ہر ویلے ابدی ذات کولوں متھار کھدے اوہدی سرکار اگے
عزت کردے فقیراں تے عاجزاں دی اُٹھدے کدی نہ کسے سردار اگے

مومن شکر گذار اور پختہ کار کی عادت

و من شیمة المؤمن الشاکر الحازم ان یریش للسهم قبل الرمی ویلتجئ الی اللہ تعالیٰ قبل مس الاضطرار بخلاف الکافر الغبی کما قال تعالیٰ واذا مس الانسان ضر دعا ربه منیباً الیه ثم اذا خوله نعمة منه نسی ما کان یدعوا الیه من قبل

"مومن شکر گذار، پختہ کار کی خصلت اور عادت یہ ہے کہ وہ تیراندازی کے موقعہ سے پہلے ہی اپنے تیر کو پَر لگا لیتا ہے اور نزول مصائب سے پیشتر ہی اللہ تعالیٰ کی طرف پناہ ڈھونڈ لیتا ہے۔ بخلاف کافر کند ذہن کے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے اور آدمی کو جب تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے پروردگار کو اسی کی طرف رجوع ہو کر پکارنے لگتا ہے پھر جب اللہ تعالیٰ اس کو اپنے پاس سے نعمت عطا فرما دیتا ہے۔ تو جس کے لیے پہلے سے خدا کو پکار رہا تھا اس کو بھول جاتا ہے"۔

اور زین الحلم شرح عین العلم ص ۱۰۷ ج ا میں بحوالہ ترمذی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

من سره ان یستجیب له عند الشدائد فلیکثر من الدعا عند الرخاء

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جس شخص کو یہ بات بھلی معلوم ہو کہ شدائد و مصائب میں اللہ تعالیٰ اس کی دعا و فریاد سنے تو اسے چاہیے کہ راحت و خوشحالی کے زمانہ میں بکثرت دعا کرتا رہے۔

☆ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اکثر الدعا بالعافیۃ۔ (الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۸۶)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: عافیت کی دعا اکثر مانگا کر۔

اس حدیث کے راوی حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ہیں اور تفسیر مراح لبید ص ۳۶۳ ج ا سورہ یونس کے تحت لکھتے ہیں:

فالوا جب علی العاقل ان یکون صابرًا عند نزول البلاء۔ شاکرًا عند الفوزِ بالنعماء وان یکون کثیرا الدعا والتضرع فی اوقات الراحۃ والرفاھیۃ حتیّٰ یکون مجاب الدعوۃ فی وقت المحنۃ

عقل مند پر یہ بات واجب ہے کہ نزولِ مصائب کے وقت صابر اور فراخی و خوشحالی کے وقت خدا تعالیٰ کا شکر گذار رہے اور خوشحالی میں تضرع کے ساتھ بکثرت دعا کرتا رہے تا کہ مصیبت کے وقت اس کی دعا مستجاب ہو۔ پس معلوم ہوا کہ خوشحالی کے زمانہ میں دعا کرنے کا ثمرہ یہ ملتا ہے، کہ نزول مصائب کے وقت اس کی دعا کی تاثیر میں اضافہ ہوتا ہے اور قبولیت سے نوازی جاتی ہے۔

☆ عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اغتنموا دعوۃ المؤمن المبتلی۔ (الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۷۸)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان مبتلاء کی دعا غنیمت جانو۔

حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ علیہا کے چار سوالات

منقول ہے کہ جب حضرت سیدتنا رابعہ بصریہ عدویہ رحمۃ اللہ علیہا کے شوہر کا انتقال ہو گیا تو حضرت سیدنا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے چند احباب کے ساتھ اُن کے پاس آنے کی اجازت چاہی تو انہوں نے اجازت دے دی اور ایک پردہ درمیان میں حائل کر کے اس کے پیچھے بیٹھ گئیں۔ حضرت سیدنا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے دوستوں نے استفسار کیا: ''آپ کے شوہر انتقال فرما چکے ہیں، لہٰذا اب آپ کو نکاح کر لینا چاہیے۔'' حضرت سیدتنا رابعہ عدویہ رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا: ''میں تمہاری رائے کا احترام کرتے ہوئے بڑی محبت و عزّت سے نکاح کر لوں گی، لیکن مجھے یہ بتائیے کہ آپ میں سب سے بڑا عالم کون ہے؟ تا کہ میں اس سے نکاح کروں۔'' وہ بولے: ''حضرت سیدنا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ۔'' پھر کہنے لگیں: ''اگر آپ میرے چار سوالات کے جوابات دے دیں تو میں آپ سے نکاح کر لوں گی۔'' حضرت سیدنا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: ''پوچھو، اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی تو جواب دوں گا۔'' چنانچہ انہوں نے درج ذیل سوالات کیے:

(۱)...... فقیہہ عالم کیا کہتا ہے کہ جب میں مرجاؤں گی تو کیا دُنیا سے مسلمان جاؤں گی یا کافرہ؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواباً فرمایا:

''یہ تو غیب ہے، جسے اللہ عزوجل کے سوا کوئی نہیں جانتا۔''

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۲)...... جب مجھے قبر میں رکھا جائے گا اور منکر نکیر سوالات کریں گے تو میں جوابات دے پاؤں گی یا نہیں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''یہ بھی غیب ہے۔''

(۳)...... جب لوگ قیامت میں اُٹھیں گے، اور اعمال نامے کھول کر بعضوں کے دائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے اور بعضوں کو بائیں ہاتھ میں، تو کیا میرا نامۂ اعمال مجھے سیدھے ہاتھ میں دیا جائے گا یا اُلٹے میں؟ تو حضرت سیدنا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے پھر یہی جواب دیا کہ ''یہ بھی غیب ہے۔''

(۴)...... جب تمام مخلوق میں سے ہر جنتی اور دوزخی گروہ کو پکارا جائے گا اور بلایا جائے گا تو میں کس گروہ میں سے ہوں گی؟ تو اس کے جواب میں بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہی فرمایا کہ ''یہ بھی غیب ہے، اور غیب کو اللہ عزوجل کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔''

اس کے بعد حضرت سیدتنا رابعہ عدویہ رحمۃ اللہ علیہا نے ارشاد فرمایا: ''جب معاملہ ایسا ہے (یعنی جب دنیا سے مسلمان رُخصت ہونے، نکیرین کے سوالات کے جوابات دینے، نامۂ اعمال کے دائیں ہاتھ میں ملنے اور جنتی گروہ میں شامل ہونے کا علم نہیں) تو میں اس کی وجہ سے سخت پریشان و مضطرب ہوں لہٰذا مجھے کیسے شوہر کی حاجت ہو سکتی ہے اور کیسے اس کے لیے فارغ وقت نکال سکتی ہوں۔'' (الروض الفائق)

خدا کی قسم ہے خدا جلوہ گر ہے اسی کی حقیقت میں جلوہ گری ہے
یہ شمس و قمر اور یہ برق و شرر میں اسی نور مطلق کی سب روشنی ہے

جامع العلوم والحکم ص ۹۳ میں ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

نحن ندعوا الالٰہ فی کل کرب   ثم ننساہ عند کشف الکروب
کیف نرجوا اجابۃ للدعاء   قد سددنا طریقہا بالذنوب

ہم ہر مصیبت کے وقت اللہ کو پکارتے ہیں اور جب مصیبتیں ٹل جاتی ہیں تو اس کو بھول جاتے ہیں۔
ہم قبولیت دعا کی کس طرح اُمید رکھ سکتے ہیں جبکہ گناہوں کی وجہ سے ہم نے اس کے تمام راستے بند کر رکھے ہیں۔

دیندار لوگوں سے دعا کروانے کا جذبہ دل میں ہونا چاہیے

تیسواں ادب یہ ہے کہ یرغب فی ذی فضیلۃ دینیۃ دینی فضیلت رکھنے والے (علماء و مشائخ) سے دعا کرانے میں رغبت رکھے۔

زین الحلم شرح عین العلم ص ۱۰۷ ج ۱ میں ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اس قول کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ دینی فضیلت رکھنے والے حضرات علماء کرام، مشائخ عظام اور خلیفہ انصاف پسند سے اپنے لیے دعا کرانے میں دلچسپی پیدا کی جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ تین آدمیوں کی دعا رد نہیں کی جاتی۔ امام عادل، روزہ دار جب افطار کرے اور مظلوم کی دُعاء

نیز بیہقی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تین آدمیوں کی دعا رد نہیں کی جاتی ہے۔ اللہ کو بہت زیادہ یاد کرنے والا۔ مظلوم اور خلیفہ وقت جو انصاف پسند ہو۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور عالم متدین اور شیخ طریقت سے دعا کی درخواست کرانے کی سند یہ ہے کہ امام الانبیاء افضل الرسل سید الخلق ﷺ جو 'بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر' کے منصب پر فائز ہیں' آپ ﷺ نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے اس وقت فرمایا، جبکہ وہ عمرہ کرنے کے لیے جا رہے تھے کہ مجھے بھی اپنی دعا میں شریک کرنا۔

وقد ثبت انه علیه السلام قال لعمر رضی الله عنه حین اعتمر شارکنی فی دعائك یا اخی (وفی روایة لا تنسانا یا اخی من دعائك السنن لابن ماجه باب: فضل الحاج ۲/۲۱۳، المسند لاحمد ۱/۲۹، السنن الکبری للبیهقی ۵/۲۵۱، کنز العمال ۵/۳۰۱، الاذکار النوویه ۱۹۷)

ترجمہ: تحقیق (حدیث میں) یہ بات ثابت ہے کہ حضور علیہ السلام سے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ادائیگی عمرہ کی اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے فرمایا اے میرے بھائی دعا میں ہمیں بھی شریک کر لینا۔

تیرے نزدیک مشکل کیا ہے مولیٰ میری کشتی جو ساحل سے لگا دے
کہاں جائے تیرا بیمار مشتاق اسے اپنے ہی ہاتھوں سے دوا دے

(سید غلام معین الدین، گولڑا شریف)

حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ سے دعا کروانے کی تلقین

روی مسلم من حدیث عمر رضی الله عنه انه قال لاویس القرنی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول یاتی علیکم اویس بن عامر مع امداد اهل الیمن من مراد لم من قرن کان فیه برص فبری منه الا موضع الدرهم له والدة فهو لها بر لو اقسم علی الله لا بره فلو استطعت ان یستغفر وك فا فعل فاستغفر لی فا ستغفر له (زین الحکم ص ۱۰۷، ج ۱)

مسلم شریف میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ تمہارے پاس اویس قرنی بن عامر امداد اہلِ یمن کے قبیلہ مراد اور پھر قرن سے آئے گا، اس کے بدن میں سفیدی (برص) تھی جو دور ہوگئی مگر بمقدار ایک درہم کے باقی ہے۔ وہ اپنی ماں کے حق میں حسنِ سلوک رکھنے والا ہے اگر وہ قسم کھائے اللہ پر تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم کو پورا کرے، اے عمر اگر تجھ سے ہو سکے تو اس سے دعا مغفرت کی درخواست کرنا۔ پس آپ میرے لیے دعا مغفرت کریں، چنانچہ حضرت اویس رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا کی۔

اور اس حدیث کے حواشی میں ہے۔

و فیه طلب الدعا من اهل الخیر و الصلاح وان کان الطالب افضل (لمعات و مرقات)

اور اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اچھے اور نیکو کار لوگوں سے دعاء خیر طلب کرنی چاہیے اگر چہ طالب دعا مرتبہ کے لحاظ سے افضل کیوں نہ ہو۔ ایک حدیث میں ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عن امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال : ذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم اویس القرنی فقال: فمن لقیہ منکم فلیستغفر لکم (الصحیح المسلم، باب: فضائل اویس القرنی ۳/۳۱۱)

امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ فرمایا تو ارشاد فرمایا: تم میں سے جو بھی ان سے ملاقات کرے وہ تم سب کے لیے دعائے مغفرت کرائے۔

اور مرقات شرح مشکوٰۃ ص ۱۰۵ ج ۵ میں ہے کہ حضرت رابعہ بصریہ کے پاس حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ وسفیان بن عینیہ رحمۃ اللہ علیہ حاضر ہو کر تواضع کے ساتھ دعا کی درخواست کیا کرتے تھے حالانکہ وہ دونوں حضرات خود بلند مقام پر فائز تھے اور حضرت رابعہ کو دینی مسائل بھی بتلاتے تھے جن سے وہ ناواقف ہوا کرتی تھیں۔

انما کانا یتواضعان لھا فی الحضور عند ھا وطلب الدعا منھا اقتداءً بہ علیہ السلام بل ربما کانا ینفعا نھا فیما تکون جاھلۃ فی امر دینھا

نیز مرقات ص ۱۹۵ ج ۵ پر فرماتے ہیں صلحاء ونیکوکار حضرات کو موجودگی میں دعا مانگنی مستحب ہے کیونکہ اہل اللہ کے صرف تذکرہ کرنے سے رحمت کا نزول ہوتا ہے چہ جائیکہ جب وہ حضرات بذات خود اس مجلس میں موجود ہوں۔ وفیہ استحباب الدعاء عند حضور الصالحین فان عند ذکرھم تنزل الرحمۃ فضلا عن وجود ھم وحضور ھم

سو افراد کا قاتل بخش دیا گیا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ حضور ﷺ سے بیان فرماتے ہیں

کان فی بنی اسرائیل رجل قتل تسعۃ وتسعین انسانا، ثم خرج یسأل فاتی راھبا فسألہ، فقال لہ: ھل من توبۃ؟ قال: لا ، فقتلہ فجعل یسأل فقال لہ رجل: ائت قریۃ کذا وکذا، فادرکہ الموت فناء بصدرہ نحوھا فاختصمت فیہ ملائکۃ الرحمۃ وملائکۃ العذاب ، فاوحی اللہ الی ھذہ ان تقربی واوحی اللہ الی ھذہ ان تباعدی وقال : قیسوا بینھما فوجد الی ھذا اقرب بشبر فغفرلہ ۔

"حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل سے ایک شخص تھا جس نے ننانوے قتل کیے تھے اور پھر مسئلہ پوچھنے نکلا تھا (کہ اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے یا نہیں)۔ وہ ایک راہب کے پاس آیا اور اس سے پوچھا: کیا (اس گناہ سے) توبہ کی کوئی صورت ممکن ہے؟ راہب نے جواب دیا: نہیں۔ اس نے اس راہب کو بھی قتل کر دیا۔ پھر اس نے ایک اور شخص سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ تم فلاں بستی (میں جہاں نیک لوگ رہتے ہیں) جاؤ (ان کے ساتھ مل کر توبہ کرو۔) وہ اس بستی کی طرف روانہ ہوا لیکن ابھی نصف راستے میں بھی نہیں پہنچا تھا کہ اس کی موت واقع ہو گئی۔ رحمت اور عذاب کے فرشتوں میں جھگڑا ہونے لگا کہ کون اس کی روح لے جائے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس بستی کو (جہاں وہ توبہ کرنے کے لیے جا رہا تھا) حکم دیا کہ اس کی نعش کے قریب ہو جائے اور دوسری بستی کو (جہاں سے نکلا تھا) حکم دیا کہ اس کی نعش سے دور ہو جائے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا: اب دونوں کا فاصلہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دیکھو (جس طرف کا فاصلہ کم ہو اسے اس بستی کے رہنے والوں کے حساب میں ڈال دو) اور جب فاصلہ ناپا گیا تو اس بستی کو (جہاں وہ توبہ کرنے جا رہا تھا) ایک بالشت نعش سے زیادہ قریب پایا اور اس کی مغفرت کردی گئی"

(بخاری شریف کتاب الانبیاء باب ام حسبت ان اصحاب الکھف والرقیم ۳/۱۲۸۰، الرقم ۳۲۸۳، مسلم شریف کتاب التوبہ باب قبول توبہ القاتل وان کثر قتلہ ۴/۲۱۱۹، الرقم ۲۷۶۶)

میرے مولیٰ میری بگڑی بنا دے — مجھے توحید کا ساغر پلا دے
خداوند میری یہ آرزو ہے — میری تربت مدینے میں بنا دے
میرے ساقی میں ہوں قربان تجھ پر — خیالات دوئی دل سے مٹا دے
نہیں اس کے سوا کوئی تمنا — نبی کے عشق میں مجھ کو مٹا دے

اگر کوئی سمجھے کہ میری توبہ قبول نہ ہوگی تو......

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ لواقح الانوار ص ۳۱۵ میں فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے شیخ علی خواص سے سُنا ہے آپ فرماتے تھے کہ اگر کسی شخص کو یہ بدگمان ہو کر اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو بداعمالیوں کی وجہ سے قبول نہ فرمائے گا تو اس کو چاہیے کہ کسی دوسرے شخص سے دعا کرنے کی درخواست کرے۔

قد سمعت عليا الخواص رحمة الله عليه اذا ظن احدكم ان الله لا يستجيب دعاؤه لكثرة عصيانه فليسئل غيره ان يدعوله .

اور مجمع الزوائد میں ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مستقل باب طلب الدعا من الصلحين کے تحت یہ حدیث نقل کی ہے:

عن بريدة رضى الله عنه قال بينهما النبى صلى الله عليه وسلم فى مسير له اذاتى على رجل يتقلب فى الرمضاء ظهرًا لبطن يقول يا نفس نوم بالليل وباطل بالنهار و ترجين الجنة فلما قضىٰ داب نفسه اقبل الينا فقال دونكم اخوكم قلنا ادع الله لنا يرحمك الله قال اللهم اجمع على الهدى امرهم قلنا زدنا قال اللهم اجعل الجنة مآبهم قلنا زدنا قال اللهم اجعل التقوىٰ زادهم (مجمع الزوالد ص ۱۸۵، ج ۱۰)

حضرت بریدۃ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ آنحضرت ﷺ اپنے کسی سفر پر تھے، آپ کا گذر ایک ایسے آدمی پر ہوا جو گرم ریت پر پیٹھ اور پیٹ کے بل لیٹ رہا تھا اور کہہ رہا تھا اے نفس! رات کو سونا اور دن کو خرافات میں مبتلا ہونا اور پھر بھی جنت کی توامید کرنا! جب وہ شخص اپنے کام سے فارغ ہوگیا ہماری طرف متوجہ ہوا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا، تم اپنے بھائی کو لو۔ ہم نے کہا اللہ سے ہمارے لیے دُعاء کر تجھ پر اللہ رحم کرے تو اس شخص نے کہا اللهم اجمع على الهدى امرهم ہم نے کہا اور زیادہ کر۔ اس نے کہا اللهم اجعل التقوىٰ زادهم ہم نے کہا اور زیادہ کر، تو حضور علیہ السلام نے فرمایا ان کے لیے اور زیادہ کرا ور آپ نے یہ بھی فرمایا اے میرے اللہ! اور اس کو توفیق دے تو اس شخص نے کہا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللھم اجعل الجنۃ مآ بھم

نکلتی ہے دل سے صدا اللہ اللہ — مزہ دے رہی ہے یہ کیا اللہ اللہ
حرم میں کلیسا میں مندر میں ہر سو — ہر اک چیز کہتی ہے یا اللہ اللہ
جھلک دے رہی ہے ہر ایک شی ء میں کیسی — تیری پیاری پیاری۔ ادا اللہ اللہ
خدا کی خدائی میں بے ڈر ہے کتنا — محمد کے در کا گدا اللہ اللہ
مزا زندگانی کا جب آئے مجھ کو — زبان پر ہو صبح و مسا اللہ اللہ
حقیقت میں دیکھو نہیں غیر کوئی — یہ کیا پھیر ہے آنکھ کا اللہ اللہ
مجھے یاد آتا ہے مشتاق ہر دم — دیارِ حبیب خدا اللہ اللہ

(سید غلام معین الدین۔ گولڑہ شریف)

مظلوم کی بددعا سے بچا جائے

یہ دعا کا چوبیسواں ادب ہے (ویتقی دعا المظلوم)

بخاری و مسلم کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو جب یمن کا گورنر بنا کر بھیجا تھا تو آپ نے ان کو جو ہدایات دی تھیں ان میں سب سے آخری نصیحت آپ نے یہ فرمائی کہ دیکھو مظلوم کی بددعا سے بچنا' کیونکہ مظلوم کی دُعاء اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں ہے وہ قبول ہو کر رہتی ہے۔

بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن — اجابت از درِ حق بہر استقبال مے آید

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ مرقات شرح مشکوٰۃ ص ۲۷ ج ۵ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں

اتق دعوۃ المظلوم ای لا تظلم احدًا بان تاخذ منه شیئاً ظلماً او تمنع احدًا حقه تعدیا ۔ او تتکلم فی عرضه افتراء ۔ حتیٰ لا یدعوا علیك فانه لیس بینها وبین اللہ حجاب ای اذا دعا علی ظالمه یقرب من الاجابة

مظلوم کی بددعا سے ڈر یعنی کسی کی چیز زبردستی لے کر، یا تعدی سے کسی کے حق کو روک کر' یا کسی پر بہتان لگا کر ظلم نہ کر، تاکہ تیرے خلاف بددعا نہ کر ڈالے' کیونکہ مظلوم کی دُعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں ہوتا یعنی مظلوم کی دعا ظالم کے خلاف قبول کی جاتی ہے۔

آتش سوزاں نہ کند با سپند — آنچہ کند دُودِ دِل درد مند

(سعدی رحمۃ اللہ علیہ)

دردمند دل کا دھواں وہ کچھ کرتا ہے جو جلانے والی آگ اسپند (کالا دانہ) کے ساتھ نہیں کر سکتی۔

لہٰذا اے مظلوم! مایوس نہ ہو اگر تیری سننے والا اور کوئی نہیں تو تیرا خالق و مالک تو ہے جو تیری سنتا بھی ہے اور قبول بھی کرتا ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس سے مانگ تو سہی۔

تو رب کا بندہ ہے پھر مانگ پھر مانگ — رب تیرا داتا ہے، پھر مانگ پھر مانگ
اس در سے مانگا ہے کل انبیاء نے — اصحاب واولادِ خیر الوریٰ نے
شاہ وگدا اور سب اولیاء نے — تو سوچتا کیا ہے، پھر مانگ پھر مانگ
محدود ہیں گرچہ تیرے وسائل — لا تقنطوا کا اگر ہے تو قائل
مایوس مت بیٹھ گھبرا نہ سائل — یہ در ہمارا ہے، پھر مانگ پھر مانگ
غیرت بڑی شے ہے اے عبد رسوا — در در پہ مت جا مرے در کا ہو جا
غیروں کے احسان کب تک گوارا — کیوں مجھ کو بھولا ہے، پھر مانگ پھر مانگ
ہر آن دیتی ہے رحمت صدائیں — میں تیرا مالک ہوں کر التجائیں
ہم نے تو کیں غیر پر بھی عطائیں — تو پھر بھی اپنا ہے، پھر مانگ پھر مانگ
ہیں سب کے سب جن وانسان بندے — وہ میزبان اس کے مہمان بندے
کچھ اپنی اوقات پہچان بندے — تو اس کا منگتا ہے، پھر مانگ پھر مانگ
ہے اس کی تخلیق ساری خدائی — زیبا اسی کو ہے حاجت روائی
شایاں اسی کے ہے مشکل کشائی — وہ سب کو دیتا ہے پھر مانگ پھر مانگ

(نصیر الدین نصیر، گولڑہ شریف)

مظلوم اگرچہ بدکار وکافر ہی کیوں نہ ہو

مسند احمد وطیالسی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ سے مروی ہے۔

دعوة المظلوم مستجابة وان كان كافرا ففجوره على نفسه

مظلوم کی دعا قبول ہوتی ہے اگرچہ وہ بدکار ہی کیوں نہ ہو اور اس کی بدکاری کا وبال اس کی ذات پر ہے۔

اور مسند احمد اور ابویعلیٰ، اور ضیاء میں حضرت انس رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ سے مروی ہے۔

اتقوا دعوة المظلوم وان كان كافرًا فانه ليس دونها حجاب

مظلوم کی بددعا سے بچو اگرچہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہو کیونکہ اس کے لیے کوئی روک نہیں ہے (زین الحلم ص ۱۰۸ ج ۱)

اور یہ دونوں حدیثیں فتح الباری وعمدۃ القاری میں بھی نقل کی گئی ہیں، اور مظلوم کی بددعا کی قبولیت کی وجہ بیان کرتے ہوئے ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ مرقات ص ۴۴ ج ۵ میں لکھتے ہیں:

و انما بولغ في حقها لا نه لما رهقته نار الظلم واحترقت احشاوه خرج منه الدعا بالتضرع والانكسار وحصل له حالة الاضطرار فيقبل دعاؤه كما قال الله تعالىٰ امن يجيب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

المضطر اذا دعاہ ویکشف السوء

اور مظلوم کی دعا کو اس لیے زیادہ قابل توجہ قرار دیا گیا ہے کہ جب ظلم کی آگ اس کے اندرونی اعضاء یعنی قلب وغیرہ کو جلاتی ہے تو نہایت عاجزی اور لجاجت کے ساتھ مظلوم کی زبان سے کلمات دعائیہ نکلتے ہیں اور اس پر اضطراری کیفیت طاری ہوتی ہے پاس اُس کی دعا کو اجابت سے نوازا جاتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بھلا کون ہے وہ جو بے قرار کی التجاء قبول کرتا ہے جب وہ اس سے دُعا کرتا ہے۔

امام قرطبی اپنی تفسیر سورۃ نمل ص ۲۲۴ ج ۱۳ میں بیان فرماتے ہیں کہ مظلوم کی دعا کی قبولیت میں اس کا فسق، کفر مانع نہیں ہوتا' کیونکہ یہ فسق وکفر مالک الملک کی مملکت علیہ پر اثر انداز نہیں ہوسکتا۔

ففجور الفاجر وکفرا لکافر لا یعود منه نقص ولاهن علیٰ مملکة سیده یمنعه ما قضیٰ من اجابته

دنیائے دوں کا کہاں تک یہ دھندا ــــ کب تک گلے میں یہ لالچ کا پھندا
بن جا بس اپنے ہی مالک کا بندہ ــــ وہ تیرا مولیٰ ہے، پھر مانگ پھر مانگ
جس نے کیا ساری دنیا کو پیدا ــــ ہے ذات جس کی دو عالم میں یکتا
باگریہ وآہ سجدے میں گر جا ــــ وہ سب کی سنتا ہے، پھر مانگ پھر مانگ
لا کہہ کے اب توڑ بت ماسوا کے ــــ ایمان بچا رمز الا کو پا کے
اب دیکھتا کیا ہے بندے خدا کے ــــ دینے پہ آیا ہے پھر مانگ پھر مانگ
دامن کو پھیلا کے بن التجائی ــــ کب تک یہ خاموشی یہ بے صدائی
کچھ تو نصیرؔ آج کر لب کشائی ــــ گم کھڑا کیا ہے، پھر مانگ پھر مانگ

(نصیر الدین نصیر)

مظلوم کی دعا کیوں جلد قبول ہوتی ہے؟

مظلوم کی دعا کی قبولیت کی تین صورتیں بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں یا تو اللہ تعالیٰ اس ظالم کو مظلوم کے آگے مقہور ومغلوب کر دے گا، یا اس ظالم سے ظلم کا پورا پورا بدلہ لیا جائے گا، یا اس ظالم پر کسی دوسرے جابر ظالم کو مسلط فرمادے گا جو اس کو ذلیل کرے گا جیسا کہ ارشاد ربانی ہے "اور اسی طرح ہم بعض ظالموں کو بعض کے ساتھ ملا دیں گے۔"

و فسر اجابة دعوة المظلوم بالنصرة علی ظالمه بما شاء من قهرله او اقتصاص منه او تسلیط ظالم اخر علیه یقهره کما قال عزوجل وکذلك نولی بعض الظالمین بعضاً (انعام آیت ۱۲۹)

اور کتاب الشہاب میں مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اتقوا دعوة المظلوم فانها تحمل علی الغمام ۔ فیقول الله تبارك وتعالیٰ وعزتی وجلالی لا نصرنك ولو بعد حین وهو صحیح ایضاً ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مظلوم کی بد دعا سے بچو اس لیے کہ وہ بادل پر اُٹھائی جاتی ہے اور جناب باری سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم میں تیری مدد ضرور کروں گا اگر چہ کچھ وقت کے بعد ہی کیوں نہ ہو اور یہ حدیث بھی صحیح ہے۔

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے خاص ملائکہ کو مظلوم کی دعا کے استقبال کے لیے بھیجتا جو اس دُعا کو بادل پر اٹھا کر آسمانوں پر پہنچاتے ہیں (اور آسمان دعا کا قبلہ ہے) تا کہ تمام فرشتے اس کو دیکھ کر بارگاہِ الٰہی میں مظلوم کی نُصرت اور قبولیت دعا کے لیے سفارش پیش کریں اور اس حدیث میں ظلم سے پورے طور پر بچنے کی تاکید پائی جاتی ہے' کیونکہ ظلم میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور نافرمانی اور اس کے حکم کی مخالفت پائی جاتی ہے۔ چنانچہ حدیث قدسی ہے:

یا عبادی انی حرمت الظلم علٰی نفسی و جعلته بینکم محرما فلا تظالموا (قرطبی ص ۲۲۴ ج ۱۳)

اے میرے بندو! میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کرلیا ہے اور ایک دوسرے پر ظلم کرنے کو تمہارے درمیان بھی حرام کر دیا ہے لہٰذا تم آپس میں ظلم نہ کرو۔

خدایا تہی دست دور ماندہ ام — دریں بے نوائی تُرا خواندہ ام
گنہ بیش از حدّ وعدّ کردہ ام — جرائیم مدہ بد چو بد کردہ ام
ہمہ عمر من فکر تن کردہ ام — نکرد است کس آنچہ من کردہ ام
زحسنِ عمل دور بس ماندہ ام — بقید ہو او ہوس ماندہ ام
زدل محو کردم مراعات تو — فراموش کردم عنایات تو

ظلم کے مفاسد

ظلم کا لفظ قرآن پاک میں کئی معنوں میں آیا ہے یہاں تک کہ کفر، شرک اور عصیان کے معنوں میں بھی بکثرت آیا ہے۔ مگر یہاں اس حدیث میں ظلم سے مراد وہ ظلم ہے جو بندے بندوں پر کرتے ہیں۔ چنانچہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ شرح اربعین نوویہ ص ۱۳۲ میں فرماتے ہیں:

و الشرك وان كان اعظم الظلم و كذا سائرا لمعاصی یسمی ظلماً الا ان المراد ههنا ظلم العباد بعضهم لبعض كما یدلّ علیه قوله فلا تظالموا ۔

و المعنی لا یظلم بعضكم بعضاً ۔ فان الظلم ظلمات یوم القیمة كما رواه الشیخان ۔ بخاری ومسلم کی روایت ہے کہ تم ایک دوسرے پر ظلم مت کرو' کیونکہ ظلم قیامت کے دن ظلمات بن جائے گا۔

وروی البخاری من كانت منه مظلمة لا خیه فلیستحلله منها فانه لیس ثم دینار ولادرهم من قبل ان یوخذ لاخیه حسناته فان لم یكن لا خیه حسنات اخذ من سیآت اخیه وطرحت علیه ثم اعلم ان من اعان ظالما ولو بالدعا بطول بقائه او مال الیه بالوقوف علیه والتردد الیه من غیر ضرورة ملجئة فهو من الظلمة قال تعالیٰ ولا تركنوا الی الذین ظلموا فتمسكم النار ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

''بخاری شریف کی روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے اپنے بھائی پر ظلم کیا ہو تو اس کو چاہیے کہ آج ہی اس سے پاک ہولے اس دن سے پہلے کہ اس کے پاس دینے کو نہ دینار ہوگا نہ درہم۔ ظلم کے بدلہ ظلم کے برابر مظلوم کو ظالم کی نیکیاں دلوائی جائیں گی اور اگر نیکیاں نہ ہوں گی تو مظلوم کی بدیاں ظالم پر لادی جائیں گی اور تجھے معلوم ہونا چاہیے کہ جس نے ظالم کی اعانت کی خواہ اس کی درازیٔ عمر کے لیے دعا کے طور پر ہو یا اس کی خبر گیری کا میلان ہو یا اس کے پاس بغیر ضرورت شدیدہ کے بار بار آمد و رفت کے طور پر ہو تو یہ اعانت کرنے والا شخص بھی ظالم شمار کیا جائے گا، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ''تم اُن لوگوں کی طرف ذرا بھی مائل نہ ہونا کہیں ایسا نہ ہو کہ تم کو دوزخ کی آگ چمٹ جائے۔''

پئے نفس امارہ فتنہ جو ۔۔۔ دویدم بسے در جہاں چار سو
کشیدم بسے ناز اہل جہاں ۔۔۔ کشو دم بسے در ستائش زباں
بہ پیش سلاطین گردن فراز ۔۔۔ نہا دم بخواری جبین نیاز
کہ شاہد کسے دستیاری دھد ۔۔۔ ردام بلا رستگاری دھد
ولے راندھر کس ز درگاہِ ناز ۔۔۔ کنوں آمدم، اے کمینہ نواز

تصریحاتِ علماءِ اعلام

و قد سئل ابن المبارك عن خياط يخيط للظلمة هل هو من اعوانهم فقال لا بل هو من الظلمة وانما هو من الاعوان من يبيع له الخيط والابرة

اور حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے اُس درزی کے متعلق دریافت کیا گیا جو ظالم لوگوں کے کپڑے سلائی کرتا ہو۔ کیا یہ بھی ظالم لوگوں کے مددگاروں میں سے شمار ہوگا؟ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ یہ تو خود ظالموں میں شمار ہوگا۔ ظالموں کے معاونین تو وہ لوگ ہیں جو ان کے ہاتھ سوئی دھاگہ فروخت کرتے ہیں۔

و قد سئل سفيان الثوری عن ظالم اشرف علی الهلاك في برية هل يسقى شربة من الماء . قال لا قيل له يموت قال دعه يموت .

اور حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا ہے کہ اگر کسی جنگل میں پیاس کی وجہ سے ظالم شخص قریب الموت ہو تو کیا اس کو پانی کا گھونٹ پلانا چاہیے تو آپ نے فرمایا ہرگز نہیں۔ اس سائل نے کہا تو پھر وہ مر جائے گا تو آپ نے فرمایا چھوڑ دو مرنے دو۔

و ذكر البيهقي عن مجاهد عن ابن عباس رضی الله عنهما قال اوحیٰ الله تعالیٰ الیٰ داؤد عليه السلام يا داؤد قل للظلمة لا تذكروني فان حقا علی ان من ذكرني اذكره و ان ذكری اياهم ان العنهم . (شرح اربعين لملا علی قاری ص ۱۳۲)

اور بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ ان ظالموں سے کہہ دو کہ مجھے یاد نہ کریں کیونکہ یہ بات میں نے خود اپنے ذمہ لازم کر رکھی ہے کہ جو کوئی مجھے یاد کرے گا تو میں اس کو یاد کروں گا اور میرا ان ظالموں کو یاد کرنا لعنت بھیجنے کی صورت میں ہوگا۔

حضرت امام شعرانی لواقح الانوار ص ۷۹۷ میں فرماتے ہیں:

ان لا نوذی احدًا من خلق اللہ بضرب او ھجراو کلام او نحوذلك الا بامر شرعی وقد عدوا الاضرار بالناس من الامور التی تقارب الکفر

ہم بدوں اجازت شرعی کے مخلوق میں سے کسی ایک کو بھی مار پیٹ اور فحش گوئی اور بدکلامی سے ایذا نہ پہنچائیں اور لوگوں کو ایذا دینا ان امور سے ہے جو کفر کے قریب کر دیتے ہے۔

کن کیف شئت فان اللہ ذوکرم | و ما علیك اذا ما اذنبت من باس

تو جیسا چاہے ہو جا، اللہ تعالیٰ بڑے کرم والا ہے | اور جب تو گناہ کرے تو تجھے کوئی باک نہیں

الا اثنتین فلا تقربھما ابدًا | الشرك باللہ والاضرار بالناس

مگر دو چیزوں کے قریب ہمیشہ کے لیے نہ جانا | ایک تو اللہ کے ساتھ شرک کرنے کے اور دوسرے لوگوں کی ضرر رسانی کے۔

کیونکہ بجز شرک کے تمام صغائر و کبائر کے معاف ہو جانے کی امید کی جاسکتی ہے اور شرک پر وعدہ معافی نہیں اور لوگوں کی ضرر رسانی اور حقوق تلفی بھی اللہ تعالیٰ معاف نہ فرمائے گا جب تک کہ صاحبِ حقوق بندے خود نہ معاف کریں۔

مباش درپے آزار خلق ہر چہ خواہی کن | کہ در شریعتِ ما غیر ازیں گناہے نیست

بہر حال شریعتِ اسلام میں ظلم حرام ہے ظالم اللہ تعالیٰ کے نزدیک نہایت مبغوض و مطرود اور مظلوم خدا کے ہاں مرحوم و مستغاث ہوتا ہے۔

خطا کار بودم بسے زشت کار | بلطف خود از من خطا در گذار

تو داری مرا رزق اندر جہاں | ز شکر تو عاجز زباں وبیاں

خدایا مکن بر گناہم نظر | تو الطاف واکرام خود رانگر

بدرگاہِ تو ایں فرد مایۂ | ندا رو بجز عجز سرمایۂ

ببیں سوئے ایں بے زبانئ من | ز شرمندگی خونفشانئ من

کہ لطف ترا از تو جوئندہ ام | مکن شرمسارم کہ شرمندہ ام

(کلام نصیر)

کفر کے ساتھ تو حکومت چل سکتی ہے مگر ظلم کے ساتھ نہیں

کہا گیا ہے: الملك لا یبقی مع الظلم ویبقی مع الکفر ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

"سلطنت کفر کے ساتھ تو باقی رہ سکتی ہے مگر ظلم کے ساتھ نہیں رہ سکتی۔"

ظالم ہاتھ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نہایت وضیع ہے اور مظلوم ہاتھ نہایت رفیع و وقیع ہے۔

چنانچہ علامہ ابن القیم اعلام الموقعین میں نقل کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی کا ہاتھ ظلماً کاٹ دے تو اس کی دیت پانچ صد دینار ہے اور اگر کوئی شخص دینار کی چوتھائی کے اندازہ کی قیمتی چیز چوری کرے گا تو اس چور کا ہاتھ قطع کرنے کا حکم ہے۔ آخر اس کا فلسفہ کیا ہے؟ اسی بات کو سوالاً جواباً عربی اشعار میں یوں بیان کیا گیا:

يد بخمس مئى من عسجد وديت　　ما بالها قطعت في ربع دينار

هناك مظلومة غالت بقيمتها وههنا ظلمت هانت على البارى

اس جگہ ہاتھ چونکہ مظلوم ہے اس لیے اس کی قیمت گراں ہے اور اس جگہ ہاتھ چونکہ ظالم ہے' اس لیے اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں بے وقعت ہے۔ اور شمس الدین کروی فرماتے ہیں:

فقيمة اليد نصف الالف من ذهب　　فان تعدت فلا تسوى بدينار

ہاتھ کی قیمت پانچ صد دینار ہے، پس جب یہ ظلم کرے گا تو ایک دینار کے برابر نہ رہے گا۔

اور علامہ فشنی شرح اربعین نوویہ ص ۱۰۶ پر فرماتے ہیں:

لا تظلمن اذا ما كنت مقتدرًا　　فالظلم ترجع عقباه الى الندم

قدرت حاصل ہونے کے باوجود تو کسی پر ظلم نہ کر　　ظلم کا انجام بجز ندامت کے کچھ نہیں۔

تنام عيناك والمظلوم منتبه　　يدعوا عليك وعين الله لم تنم

تیری آنکھیں تو سو جاتی ہیں اور تیرا مخالف بیدار ہے　　بد دعا کرنے والا تیرے خلاف اور اللہ تعالیٰ پر بھی نیند طاری نہیں ہوتی۔

الٰہی میں سفر میں تھی تو تو موجود تھا

امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ روض الریاحین میں ایک واقعہ لکھتے ہیں کہ ایک اسرائیلی عورت کا مکان شاہی محل کے قرب و جوار میں تھا۔ جس سے شاہی محل بدنما نظر آتا تھا۔ چنانچہ اس سے بار ہا بادشاہ نے خریدنا چاہا، مگر اس نے بیچنے سے انکار کر دیا۔ ایک بار وہ عورت سفر پر گئی تو بادشاہ نے اس کے مکان کو منہدم کر دینے کا حکم دیا' عورت جب سفر سے واپس آئی تو اس نے اپنا مکان منہدم پایا اور لوگوں سے دریافت کیا کہ میرا مکان کس نے گرایا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ بادشاہ کے حکم پر ایسا ہوا ہے، اس وقت اس عورت نے آسمان کی طرف نگاہ کی اور عرض کیا الٰہی میں سفر پر تھی تو تو حاضر تھا تو ہی مظلوموں کا مددگار اور ضعیفوں کا معاون ہے یہ کہہ کر بیٹھ گئی جب بادشاہ کی سواری نکلی۔ تو بادشاہ نے کہا کہ یہاں کیوں بیٹھی ہے کس کی انتظار ہے؟ کہنے لگی تیرے محل کے ویران ہونے کی انتظار ہے۔ اس پر اس کا مذاق اڑایا گیا لیکن جب رات ہوئی تو وہ محل بادشاہ اور اس کے متعلقین سمیت زمین میں دھنس گیا اور ایک دیوار پر یہ ابیات لکھے ہوئے پائے گئے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اتھزأ بالدعاء وتزدریہ
کیا دُعاء پر تو مذاق اُڑاتا ہے اور اس کو حقیر سمجھتا ہے

وما یدرك ما صنع الدعاء
کیا اُسے نہیں معلوم کہ دُعاء نے رات کو کیا کیا

سھام اللیل لا تخطی ولکن
رات کے تیر کبھی خطاء نہیں کرتے لیکن اس کے لیے

لھا امد وللامد القضاء
ایک مدت ہوتی ہے اور مدت کا اختتام بھی ہے

قد شاء الالہ بما تراہ
اللہ تعالیٰ نے وہی کیا جو تو نے دیکھا

فما للملك عند کم بقاء
پس یہ ملک تمہارے پاس رہ نہیں جائے گا۔

(نزہتہ البساتین ترجمہ روض الریاحین ص ۱۹۱ ج ۴)

کسی نے کیا خوب کہا ہے

ذھبت لذۃ الصبا فی المعاصی ۔۔۔ و بقی بعد ذلك اخذ النواصی
و مضی الحسن والجمال ومالی ۔۔۔ عمل ارتجیہ یوم الخلاص
غیر ظنی باللہ وھو جمیل ۔۔۔ فیہ اخلصت غایۃ الاخلاص

(۱)...... بچپن کی لذت گناہوں میں ختم ہوگئی اور اس کے بعد صرف افسوس سے پیشانی پکڑنا باقی رہ گیا ہے۔
(۲)......سب حسن و جمال چلا گیا اور میرے پاس کوئی ایسا عمل بھی نہیں جس کی وجہ سے بروزِ قیامت نجات کی امید کرسکوں۔
(۳)......البتہ! اللہ عزوجل سے حسنِ ظن کی دولت ہے اور اس میں میری نیت بالکل خالص ہے۔ (الروض الفائق)

حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ و دعا

منقول ہے، جب حضرت سیدنا آدم علیہ السلام نے ممنوعہ درخت سے کھایا اور آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ربّ عزوجل سے کیا ہوا وعدہ بھلا دیا گیا تو جنتی لباس علیحدہ ہوگیا۔ وہاں کی ہر چیز آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نامانوس ہوگئی۔ چنانچہ، آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام جلدی سے بھاگتے ہوئے جنتی درخت کے پتوں میں چھپ گئے۔ اللہ عزوجل نے پوچھا: ''اے آدم علیہ السلام! کیا تم مجھ سے بھاگتے ہو؟'' عرض کی: ''نہیں، اے میرے رب عزوجل! بلکہ مجھے تجھ سے حیاء آتی ہے۔'' تو اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: ''کیا میں نے تجھے اپنے دستِ قدرت سے پیدا نہیں کیا؟ کیا میں نے تیرے لیے ملائکہ کو سجدہ کرنے کا حکم نہ دیا؟ کیا میں نے تجھ میں اپنی طرف کی خاص روح نہ پھونکی؟ کیا میں نے تجھے اپنے قرب میں جگہ عطا نہ فرمائی؟ کیا میں نے تیرے لیے اپنی جنت مباح نہ کی؟ پس یہاں سے الگ جا کیونکہ لغزش والا یہاں نہیں رہتا۔'' اس پر حضرت سیدنا آدم علیہ السلام جس قدر اللہ عزوجل نے چاہا، روتے رہے۔ پھر عرض کی: ''اے میرے معبود! اگر تو مجھ پر رحم نہ کرے گا تو کون کرے گا؟'' تو اللہ عزوجل نے وحی فرمائی کہ یوں دعا کر: ''سبحنك اللھم وبحمدك لا الہ الا انت عملت سوء ا وظلمت نفسی فتب علی انك انت التواب الرحیم۔ اے اللہ عزوجل! تو ہر عیب سے پاک ہے اور تعریف کے لائق تیری ہی ذات ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، مجھ سے لغزش ہوئی اور میں نے اپنی جان پر زیادتی کی پس تو میری توبہ قبول فرما۔ بے شک تو بہت توبہ قبول فرمانے والا اور مہربان ہے۔''

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(مذکورہ کلمات کے متعلق) حضرت سیدنا مجاہد علیہ الرحمۃ اور مفسرین کے ایک گروہ کا قول ہے کہ "یہ وہ کلمات ہیں جو حضرت سیدنا آدم علیہ السلام نے اپنے رب عزوجل سے سیکھے تو اللہ عزوجل نے آپ علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی۔"

عش غریبا ولا تذل لخلق　　واطلب الرزق فی بلاد الحبیب

ثم سرفی البلاد شرقا وغربا　　وتوکل علی القریب المجیب

فعسی ان تنال ما ترتجیہ　　بید اللطف من مکان قریب

(۱)......دنیا میں اجنبی کی سی زندگی گزار، مخلوق کے سامنے کبھی نہ جھک اور اپنا رزق محبوب حقیقی عزوجل کی بارگاہ میں تلاش کر۔

(۲) پھر مشرق ومغرب کے ممالک میں سیر وسیاحت کر اور ہمیشہ شہ رگ سے زیادہ قریب اور دعا قبول کرنے والے پر ہی بھروسہ کر۔

(۳) قریب ہے کہ تو اپنے نزدیک سے ہی اللہ عزوجل کے دستِ فضل واحسان سے اس چیز کو پالے جس کی تجھے اُمید ہے۔ (الروض الفائق)

کسی کے خلاف دعا نہ کی جائے

یہ دعا کا پچیسواں ادب ہے کہ ولا یدعوا علی احد. کسی کے بارے میں بددعا نہ کرے (عین العلم) امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ لواقح الانوار ص ۲۹۷ پہ فرماتے ہیں۔

ان لا ندعوا علی انفسنا ولا علی ولدنا ولا علی خادمنا ولا علی مالنا . فان ذلک من سوء الخلق . وقد نهانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک وامرنا ان ننظر الی مجاری الاقدار الالهیة التی قدرت علی من دعونا علیہ . وقد فعل مادعونا من اجلہ مما لا یلائم طبائعنا . وکثیرًا ما یدعوا الانسان علی من یحبہ فیستجیب اللہ تعالیٰ فیہ فلا یهون علیہ ذلک . فیرید ان یرد ذلک عنہ فلا یجیبہ الحق تعالیٰ وسمعت سیدی علیا الخواص رحمۃ اللہ علیہ یقول اذا وجد احدکم فی نفسہ اقبالاً علی اللہ تعالیٰ ورجاء الاجابۃ فلیقل اللهم لا تستجب لی قط دعاءً علی احد من المسلمین . لا فی حق نفسی ولا غیری ولا فی حال غضب ولا فی حال رضا . فان اللہ یفعل لہ ذلک

ہمیں چاہیے کہ اپنے حق میں اور اپنی اولاد خادم مال وغیرہ کے بارے میں کسی قسم کا بددعائیہ کلمہ زبان سے نہ نکالیں کیونکہ یہ بھی ایک قسم کی اخلاقی کمزوری ہے اور آنحضرت ﷺ نے ہمیں اس سے منع فرمایا ہے بلکہ جس کے حق میں ہم بدُعا کرنا چاہتے ہیں اس کے متعلق نوشتہ تقدیر کے ردّعمل کا انتظار کرنا چاہیے اور کبھی بددعا کا نتیجہ ہماری مرضی کے خلاف بھی رونما ہو جاتا ہے بسا اوقات انسان اپنے خاص تعلق دار چہیتے بندہ کے حق میں بددعا کر دیتا ہے تو جب اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تعالیٰ بددعا کو قبول کر لیتا ہے تو بندہ پریشان ہو جاتا ہے۔ پھر بددعا ٹلنے کی خواہش کرتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ اس خواہش کو پورا نہیں کرتا، میں نے حضرت علی خواص رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جس وقت بندہ کا دھیان پور اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ اور دعا قبول ہونے کی قوی اُمید ہو۔ تو پھر اس وقت اللہ تعالیٰ سے یوں دعا مانگنی چاہیے کہ اے اللہ اگر میں غصہ کی حالت میں یا رضاء کی حالت میں کسی قسم کی بددعا اپنے متعلق یا کسی مسلمان بھائی کے متعلق کر دوں۔ تو آپ اسے ہر گز قبول نہ فرما' چنانچہ اللہ تعالیٰ پھر ایسا ہی کرتا ہے۔

اور مسلم ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن حبان نے مرفوعاً آنحضرت ﷺ سے روایت نقل کی ہے:

لا تدعوا علی انفسکم ۔ ولا تدعوا علیٰ اولادکم ولا تدعوا علی خدمکم ولا تدعوا علی اموالکم لاتوا فقوا ساعۃ یسئل فیھا عطاء فیستجیب لکم ۔

تم لوگ نہ تو اپنے حق میں اور نہ اپنی اولاد کے حق میں اور نہ اپنے خدمت گذاروں کے حق میں اور نہ اپنے مالوں کے حق میں بددعا کیا کرو۔ کیا معلوم کہ کہیں خدا کے دینے کی گھڑی سے وہ تمہاری بددعا کی گھڑی موافق بیٹھ جائے، اور قبول ہو جائے۔

گرفتم کہ من زشت کارم قدیم ۔۔۔ وے ناز دا رم کہ ہستی کریم
اگر پری از کار ہائے بدم ۔۔۔ بہ میل گنہ من مثال خودم
زابر عطاء، گرد ہی قطرہٗ ۔۔۔ زدو زرخ نباشد مرا خطرہٗ
اگر چہ گنہگار وبد کارہ ام ۔۔۔ وے لطف فرما کہ بے چارہ ام
ھمہ عمر کر دم تباہ وخراب ۔۔۔ ندارم بروز قیامت جواب
بہ حالِ بدم کن نگاہِ کرم ۔۔۔ کہ ہستی کریم وعمیم النعم
بہ بخشا بہ حال نصیر حزیں ۔۔۔ بجاہِ محمد رسولِ امیں

چند ضروری مسائل

کسی کی دنیوی پریشانی، فقر و فاقہ یا جسمانی بیماری یا مال و اولاد کے مصیبت زدہ ہونے کی وجہ سے تنگ دل ہو کر اپنے حق میں بھی بددعا کرنے یا موت کی تمنا کرنے کی شرعاً اجازت نہیں چنانچہ بریقہ محمودیہ ص ۲۸۸ ج ۳ میں آفات زبان کی نوع ۴۸ میں فرماتے ہیں:

دعاء الانسان علیٰ نفسہ بالشر لا جل ضرر دنیوی من الفقر والمرض والمصیبۃ فی المال والاولاد والنفس وتمنی الموت ۔

اور حدیقۃ الندیہ ص ۲۲۱ ج میں بحوالہ نووی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں (دونوں عبارات کا مفہوم تقریباً یہ ہے کہ) کسی بیماری یا تنگ دستی یا دشمن کی جانب سے ایذا پہنچنے پر یا اور کسی قسم کی دنیوی مصیبت سے گھبرا کر موت کی آرزو کرنا شرعاً مکروہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے۔

البتہ اگر کسی دینی فتنہ میں مبتلاء ہونے کا اندیشہ ہو تو اپنے دین وایمان کے تحفظ کے پیش نظر موت کی تمنا کرنے میں کوئی کراہت نہیں چنانچہ سلف میں سے ایک جماعت نے دینی فتنہ کی وجہ سے موت کی دعائیں مانگی تھیں لیکن افضل بات یہ ہے کہ سکوت اختیار کرے اور اگر دعا مانگنا ہی چاہے تو حسب ارشاد آنحضرت ﷺ یوں دعا مانگے۔

اللھم احینی ما کانت الحیاۃ خیرا لی ۔ وتوفنی اذا کانت الوفاۃ خیرًا لی ۔

اے اللہ مجھے زندگی دے جب تک کہ زندگی میرے لیے بہتر ہو اور مجھے موت دے جب کہ موت میرے لیے بہتر ہو۔

آنحضرت ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

☆ **ثلاث دعوات لا شک فی اجابتھن ۔ دعوۃ المظلوم ودعوۃ المسافر ودعوۃ الوالد علیٰ ولدہ**

تین دعائیں ایسی ہیں جن کی قبولیت میں کوئی شک نہیں۔ مظلوم کی دُعا۔ مسافر کی دُعا۔ والد کی بددُعاء (اولاد کے خلاف) (ترمذی شریف)

☆ **و عن انس رضی اللہ عنہ دعوتان لا حجاب لھما حتی تبلغ العرش الکریم دعوۃ الوالدین علی ولدھما ودعوۃ المظلوم علیٰ ظالمہ**

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عرش عظیم تک پہنچنے میں دو دعاؤں کے لیے کوئی مانع نہیں ہوتا، ماں باپ کی بددعا اولاد کے حق میں اور مظلوم کی بددعا ظالم کے حق میں (بریقہ محمودیہ ص ۲۶۷، ج ۳)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

انی سئالت اللہ ان لا یقبل دعا حبیب علی حبیبہ

میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ کسی پیارے کی پیارے پہ بددعا قبول نہ ہو۔ (المسند لاحمد بن حنبل ۲/۸۶)

شاہِ کونین ﷺ کی جس شے پہ نظر ہو جائے ۔۔۔ سنگریزہ بھی اگر ہو تو گہر ہو جائے
حق نے بخشا ہے تصرّف کا شرف آقا ﷺ کو ۔۔۔ وہ جو چاہیں تو شب تار سحر ہو جائے
ایک ہلکی سی توجہ ہو ادھر بھی آقا ﷺ! ۔۔۔ جو ہیں جویائے کرم، اُن پہ نظر ہو جائے
اس سے پہلے کہ مری عرض وہاں تک پہنچے ۔۔۔ میرے احوال کی آقا ﷺ کو خبر ہو جائے
یا نبی ﷺ! بختِ سیہ میرا فروزاں کر دے ۔۔۔ صورتِ زیر جو ہے مثلِ زبر ہو جائے
لوٹ کر آئے بفرمانِ نبی ﷺ سورج بھی ۔۔۔ اک اشارے سے ہی دو لخت قمر ہو جائے
زندگی شکر کے سجدوں میں گزر جائے معینؔ ۔۔۔ ایک مصرع بھی قبول اُن کو اگر ہو جائے

(پیر سید غلام معین الحق گیلانی)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کسی وقت بھی بددعا سے نقصان ہو سکتا ہے

آج کل والدین بسا اوقات غصہ اور رنج میں اولاد وغیرہ کو بددعا دیتے ہیں ان کو یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ جل شانہٗ کے عالی دربار میں بعض اوقات ایسے خاص قبولیت کے ہوتے ہیں کہ جو مانگو مل جاتا ہے یہ عاقبت نااندیش اول تو اولاد کو کوستے ہیں اور جب وہ مر جاتی ہے یا کسی مصیبت میں مبتلا ہو جاتی ہے اور تیر کمان سے نکل جاتا ہے جو واپس کرنے پر واپس نہیں ہو سکتا۔ تو پھر روتے پھرتے ہیں اور اس کا خیال بھی نہیں آتا کہ یہ مصیبت خود ہی اپنی بددعا سے مانگی ہے۔

ماں باپ کو جذبات کی رو میں بہہ کر اولاد کے حق میں بددعا نہ کرنی چاہیے اور اولاد کو بھی ماں باپ کے ادب و احترام اور ان کے حقوق کی پاسداری کا خیال رکھنا چاہیے تاکہ بددعائیہ فائرنگ کی نوبت ہی نہ آئے۔

باقی کسی مسلمان کے حق میں محض دنیوی حسد، عناد، بغض، عداوت، شیطانی تاثرات کی وجہ سے بددعا کرنا جب کہ اس کی طرف سے کسی قسم کی زیادتی بھی نہ ہو شرعاً حرام ہے اور بددعا کرنے والا گنہگار ہوگا۔ البتہ اگر وہ شخص ظالم ہو تو اُس کے حق میں بددعا اس کے ظلم کے انداز کے مطابق جائز ہے۔ مقدارِ ظلم سے بڑھ کر بددعا کرنے کی اجازت نہیں اور اس صورت میں بھی درگزر کرنا اور معاملہ اس ذات پاک کے سپرد کر دینا جو منتقم حقیقی ہے زیادہ بہتر اور افضل ہے۔ (چنانچہ حدیقۃ الندیہ کی مندرجہ ذیل عبارت کا یہی مفہوم ہے)

فان لم یکن ذلک المسلم ظالماً للداعی او لغیرہ فی حق من الحقوق الشرعیۃ فلا یجوز الدعا علیہ بشی یسوئہ اصلا ۔ لا نہ یکون حینئذ مجرد حسد وبغض وعداوۃ نفسانیۃ ووسواسات شیطانیۃ وذلک حرام یا ثم بہ فاعلہ وان کان ذلک المسلم ظالماً للداعی او غیرہ بمقتضٰی امر شرعی فیجوز الدعا علیہ بقدر ظلمہ ولا یجوز التعدی ای الزیادۃ فی الدعاء علی الظالم فوق مقدار ظلمہ والاولٰی ان لایدعو علیہ اصلاً ای لا مقدار ظلمہ ولا انقص من ذلک ولا ازید منہ ویتکل علی اللہ تعالیٰ فی ذلک ویفوض الامر الیہ سبحانہ ۔ فانہ یفعل ما یشاء ویحکم ما یرید ۔ (ص ۲۰۸ ج ۲)

ذات تیری ہے غنی، اقرار سے، انکار سے
تو ہے بے پروا میری تخلیق سے، اظہار سے

تیرے ہی پرتو سے روشن ہے یہ ساری کائنات
تو سراپا نور ہے، معمور ہے انوار سے

تو علیم وتو سمیع وتو بصیر وبے نظیر
جو ملا تجھ سے، جو پاؤنگا تیری سرکار سے

تیری بیرنگی میں ہیں سو رنگ کی نیرنگیاں
گرم بازاری ہے تیری گرمیٔ بازار سے

تیرے جلوے ہر گھڑی تازہ بتازہ نو بہ نو
آنکھ کو سیری نہیں ہوتی ترے دیدار سے

راز کو عرفان دے، پہچان دے ایمان دے
وہ نہایت مضطرب ہے حسرت دیدار سے

(شاہ محمد تقی نیازی راز)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ظالم سے بدلہ لینے کا ایک انداز

جامع الصغیر میں بحوالہ ترمذی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من دعی علی من ظلمه فقد انتصر ۔جس شخص نے ظالم کے حق میں بددعا کی تو اس نے اپنا بدلہ لے لیا۔

علامہ عبدالرؤف مناوی اس کی شرح میں فرماتے ہیں کہ ظالم کے حق میں بددعا کرنے سے ظالم کے گناہ میں تخفیف ہو جاتی ہے اور اس کے مطابق مظلوم کا ثواب بھی کم ہو جاتا ہے۔

وقیل ان بعض السلف ذکر عنده الحجاج بن یوسف والوقیعة فیه بالمذمة فقال ان الله تعالیٰ ینتقم للحجاج کما ینتقم منه (حدیقه الندیه ص ۲۰۸، ج ۲)

"بیان کیا گیا ہے کہ بعض سلف رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حجاج بن یوسف ثقفی کا تذکرہ ہوا اور لوگوں کی اس کے بارے میں عیب گوئی و مذمت کا بھی تذکرہ کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حجاج کا بدلہ بھی ایسا ہی لے گا، جیسا کہ اس سے لیا جائے گا"۔

☆ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ مرقات شرح مشکوٰۃ ص ۳۴ ج ۵ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان پہ فرماتے ہیں کہ اگر بتقاضائے بشریت کسی کے حق میں کچھ بددعائیہ کلمات زبان سے نکل ہی جائیں تو ان کی تلافی کے لیے اس کے حق میں دُعا خیر کرنا امر مسنون ہے۔**فالسنة لمن دعا علی احدان یدعو له جبرًا لفعله** ۔

☆ باقی کسی مسلمان کے سوء خاتمہ کی دعا مانگنا بعض علماء کے نزدیک تو مطلقاً کفر ہے اور بعض کے نزدیک اس وقت کفر ہوگا جب کہ وہ دعا کرنے والا کفر کو اچھا بھی سمجھے۔چنانچہ طریقہ محمدیہ ص ۱۷۵ ج ۲ پر فرماتے ہیں،

الدعاء علی مسلم خصوصاً بالموت علی الکفر فانه کفر عند بعض مطلقاً وعند اخرین ان کان لا ستحسان الکفر ۔(ھکذا فی روح المعانی ص ۱۴۰، ج ۷)

مسئلہ کی پوری تفصیل طریقہ محمدیہ کی شروح حدیقۃ الندیہ ص ۲۰۷، ۲۰۸، جلد ۲، بطریقۃ محمدیہ ص ۲۶۷، ۲۶۸ ج ۳، وسیلۃ الاحمدیہ ۲۶۷، ۲۶۸ ج ۲، اور مرقات شرح مشکوٰۃ ج ۵ ص ۳۵ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان میں ملاحظہ فرمائی جائے۔

کیا حمد کر سکے گی میری زبان تیری ساری نشانیاں ہیں اے بے نشان تیری
عقل و شعور تک کی ہوتی نہیں رسائی کیا ذات پا سکیں گے وہم و گمان تیری
کون و مکان کی ہر شے لبیک کہہ رہی ... ہر سمت گونجتی ہے پیہم اذان تیری
ہر شیء ہے صرف تیری اے خالق دو عالم ہر ایک جسم تیرا ہر ایک جان تیری

توسّل سے دعا کرنا

دعا کا چھبیسواں ادب یہ ہے کہ

وان یسئال الله تعالیٰ اسمائه الحسنیٰ وصفاته العلیٰ ویتوسل الی الله تعالیٰ بانبیاء ہ والصالحین

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

من عباده (حصن حصين)

چند احادیث ملاحظہ ہوں:

☆ عن انس رضی الله عنه : ان عمر بن الخطاب رضی الله عنه : كان اذا قحطوا استسقى بالعباس بن عبد المطلب . فقال: اللهم انا كنا نتوسل اليك بنبينا فتسقينا، وانا نتوسل اليك بعم نبينا فاسقنا، قال فيسقون .

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب قحط پڑ جاتا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بارش کی دعا حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے کرتے اور کہتے: اے اللہ! ہم تیری بارگاہ میں اپنی نبی مکرم ﷺ کا وسیلہ پکڑا کرتے تھے تو تو ہم پر بارش برسا دیتا تھا اور اب ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی کے چچا جان کو وسیلہ بناتے ہیں کہ ہم پر بارش برسا۔ فرمایا: تو ان پر بارش برسا دی جاتی۔'' (اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب : الاستسقاء، باب: سوال الناس الامام الاستسقاء اذا قحطوا، ۱/۳۴۲، الرقم: ۹۶۴، وفی کتاب: فضائل الصحابة، باب: ذكر العباس بن عبد المطلب رضی الله عنه، ۳/۱۳۶۰، الرقم: ۳۵۰۷) .

☆ عن عبد الله ابن دينار رضی الله عنه قال : سمعت ابن عمر يتمثل بشعر ابی طالب:

و ابيض يستسقى الغمام بوجهه ثمال اليتامى عصمة للارامل

و قال عمر بن حمزة: حدثنا سالم، عن ابيه: ربما ذكرت قول الشاعر، وانا انظر الى وجه النبی صلى الله عليه وسلم يستسقى، فما ينزل حتى يجيش كل ميزاب . و هو قول ابی طالب:

و ابيض يستسقى الغمام بوجهه ثمال اليتامى عصمة للارامل

''حضرت عبد اللہ بن دینار فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو جناب ابوطالب کا یہ شعر پڑھتے ہوئے سنا:

''وہ گورے (مکھڑے والے ﷺ) جن کے چہرے کے صدقے بارش مانگی جاتی ہے، یتیموں کے والی، بیواؤں کے سہارا ہیں۔''

حضرت عمر بن حمزہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سالم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ کبھی میں شاعر کی اس بات کو یاد کرتا اور کبھی حضور نبی اکرم ﷺ کے چہرہ اقدس کو تکتا کہ اس (رخ زیبا) کے ذریعے بارش مانگی جاتی تو آپ ﷺ (منبر سے) اترنے بھی نہ پاتے کہ سارے پرنالے بہنے لگتے۔

(اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب : الاستسقاء، باب: سوال الناس الامام الاستسقاء اذا قحطوا، ۱/۳۴۲، الرقم: ۹۶۳، وابن ماجة فی السنن، کتاب: اقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ماجاء فی الدعا فی الاستسقاء)

☆ عن ابن عمر رضی الله عنهما انه قال: استسقى عمر بن الخطاب رضی الله عنه عام الرمادة

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بالعباس بن عبد المطلب فقال: اللهم هذا عم نبيك العباس نتوجه اليك به فاسقنا فما برحوا حتى سقاهم الله قال: فخطب عمر الناس فقال: ايها الناس، ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يرى للعباس مايرى الولد لو الده يعظمه ويفخمه ويبر قسمه فاقتدوا ايها الناس، برسول الله في عمه العباس واتخذوه وسيلة الى الله عزوجل فيما نزل بكم

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عام الرمادہ (قحط و ہلاکت کے سال) میں حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو وسیلہ بنایا اور اللہ تعالیٰ سے بارش کی دعا مانگی پھر لوگوں کے سامنے خطبہ ارشاد فرمایا: اے لوگو! حضور نبی اکرم ﷺ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو ویسا ہی سمجھتے تھے جیسے بیٹا باپ کو سمجھتا ہے (یعنی حضور نبی اکرم ﷺ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو بمنزل والد سمجھتے تھے) آپ ﷺ ان کی تعظیم و توقیر کرتے اور ان کی قسموں کو پورا کرتے تھے۔ اے لوگو! تم بھی حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں حضور نبی اکرم ﷺ کی اقتداء کرو اور انہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وسیلہ بناؤ تاکہ وہ تم پر (بارش) برسائے۔''

(اخرجه الحاكم في المستدرك، ۳/۳۷۷، الرقم: ۵۴۳۸، وابن عبد البر في الاستيعاب، ۳/۹۸، والسيوطي في الجامع الصغير، ۱/۳۰۵، الرقم: ۵۵۹، والذهبي في سير اعلام النبلاء، ۲/۹۲)

☆ عن مصعب ابن سعد رضى الله عنه قال: راى سعد رضى الله عنه ان له فضلا على من دونه، فقال النبي صلى الله عليه وسلم هل تنصرون وترزقون الا بضعفائكم.

''حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے دل میں خیال آیا کہ انہیں ان لوگوں پر فضیلت ہے جو مالی لحاظ سے کمزور ہیں۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یاد رکھو تمہارے کمزور اور ضعیف لوگوں کے سبب ہی تمہیں نصرت عطا کی جاتی ہے اور رزق دیا جاتا ہے۔''

(اخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجهاد باب. من استعان بالضعفاء والصالحين في الحرب، ۳/۱۰۶۱، الرقم: ۲۷۳۹، والترمذي في السنن كتاب: الجهاد، باب: ما جاء في الاستفتاح بصعاليك المسلمين، ۴/۲۰۶، الرقم: ۱۷۰۲، وابو داؤد في السنن، كتاب: الجهاد، باب: في الانتصار برزل الخيل والضعفة، ۳/۳۲، الرقم: ۲۵۹۴، والنسائي في السنن، كتاب: الجهاد، باب: الاستنصار بالضعيف، ۶/۴۵، الرقم: ۳۱۷۹)

کس کس شیء کے وسیلہ سے دعا کی جائے؟

اللہ تعالیٰ سے اس کے ذاتی و صفاتی نام کے ساتھ سوال (دعاء) کرے اور اللہ کی بارگاہ میں انبیاء کرام علیہم السلام اور اس کے نیکوکار بندوں کے توسّل سے دعا مانگے۔ علامہ ابن عابدین شامی کے استاذ شیخ عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ علیہ حدیقۃ الندیہ ج ۲ ص ۸۱ پہ لکھتے ہیں۔

اعلم ان التوسل الى الله تعالىٰ بالنبي صلى الله عليه وسلم وبا صحابه والتابعين رضوان الله تعالىٰ عليهم اجمعين امر جائز مشروع . وهو نوع من الشفاعة وهي حق عند اهل السنة خلافاً للمعتزلة كما سبق تقريره

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تجھے معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ مجدہٗ کی بارگاہ عزت میں سرورِ کائنات ﷺ اور آپ کے اصحابِ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام کے ساتھ توسل کرنا امر جائز اور مشروع ہے، اور یہ توسل شفاعت کی ایک قسم ہے جو کہ اہلِ سنت کے نزدیک حق ہے بخلاف معتزلہ کے اور علامہ شامی ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ردالمحتار حاشیہ درمختار میں بحوالہ شرح نقایہ ملا علی قاری اور امام سبکی کے جائز اور مشروع لکھا ہے۔ (ردالمحتار)

لہٰذا دعاؤں میں انبیاء علیہم السلام و صلحاء و اولیاء و شہداء و صدیقین کا توسل ان کی حیات میں بھی اور بعد وفات بھی جائز ہے دعا مانگنے والا اس طرح کہے کہ یا اللہ میں تجھ سے فلاں بزرگ کے وسیلہ سے دعاء کی قبولیت اور حاجت برآری چاہتا ہوں ایسے ہی اور کلمات بھی کہے۔

دعا میں اللہ تعالیٰ کے ناموں سے توسّل کرنے کا مسئلہ باب اول میں گذر چکا، یہاں پہ توسّل بالنبی ﷺ کا مسئلہ اختصار سے بیان کر دیا جاتا ہے اور نبی بھی وہ کہ جو امام الانبیاء ہیں؛ جن کے اوصاف حمیدہ امام اہل سنت نے اس طرح بیان فرمائے ہیں۔

سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے — باغِ خلیل کا گلِ زیبا کہوں تجھے
حرماں نصیب ہوں تجھے امید گہ کہوں — جانِ مراد وکانِ تمنا کہوں تجھے
گلزارِ قدس کا گلِ رنگین ادا کہوں — درمانِ دردِ بلبل شیدا کہوں تجھے
صبح وطن پہ شامِ غریباں کو دوں شرف — بیکس نواز گیسوؤں والا کہوں تجھے
اللہ رے تیرے جسم منور کی تابشیں — اے جانِ جاں میں جانِ تجلّی کہوں تجھے
بے داغ لالہ یا قمرِ بے کلف کہوں — بے خار گلبنِ چمن آرا کہوں تجھے
مجرم ہوں اپنے عفو کا ساماں کروں شہا — یعنی شفیع روزِ جزا کا کہوں تجھے
اس مردہ کو مژدہ حیاتِ ابد کا دوں — تاب وتوانِ جانِ مسیحا کہوں تجھے
تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری — حیران ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے
کہہ لے گی سب کچھ اُن کے ثنا خواں کی خامشی — چپ ہو رہا ہے کہہ کے میں کیا کیا کہوں تجھے
لیکن رضاؔ نے ختم سخن اس پہ کر دیا — خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

اقرب الوسائل الی اللہ

آنحضرت ﷺ سید الخلق امام الانبیاء والمرسلین اشرف الوسائل واقرب الوسائل الی اللہ ہیں۔ پس آپ کے وسیلہ سے بارگاہ ایزدی میں دعا کرنا موجب قبولیت ہے۔ امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ لواقح الانوار القدسیہ ص ۲۸۱ میں فرماتے ہیں:

وقد سمعت سیدی علیا الخواص رحمہ اللہ تعالیٰ یقول اذا سالتم اللہ حاجۃ فاسالوہ بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم وقولوا اللھم انا نسئلک بحق محمد ان تفعل لنا کذا وکذا ۔ فان للہ ملکا یبلغ ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویقول لہ ۔ ان فلانا سال اللہ تعالیٰ بحقک فی حاجۃ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کذا وکذا فیسأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ربہ فی قضاء تلک الحاجۃ فیجاب ۔ لان دعاءہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرد ۔

میں نے اپنے شیخ ومرشد علی خواص رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم اللہ تعالیٰ سے کسی حاجت کے متعلق دعا مانگو، تو آنحضرت ﷺ کے وسیلہ سے مانگو۔ ایک فرشتہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوکر آپ کو اس کی اطلاع دیتا ہے کہ فلاں شخص نے آپ کے توسل سے فلاں حاجت کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی ہے پس آنحضرت ﷺ اس شخص کی دعا کی قبولیت کے لیے سفارش فرماتے ہیں۔ جو بارگاہ ایزدی میں منظور ہو جاتی ہے۔

جذب ایمان پیکر حُسن وفا بن جایئے　　تاج شاہی کے لیے دستِ گدا بن جایئے
بعد میں بن لیجئے گا آپ شیخِ محترم　　آیئے پہلے غلامِ مصطفیٰ بن جایئے

....

جہاں چاند خود جلوہ فرما ہو بخلّی، وہاں چاندنی کی ضرورت نہیں ہے
ہو جس کی نظر میں رُخ ماہِ طیبہ، اُسے روشنی کی ضرورت نہیں ہے
کہیں گردشِ وقت پھر چھیڑ کرنا، دیوانوں کے آگے نہ بنتا سنورنا
یہاں تذکرے حُسنِ محبوب کے ہیں، یہاں اب کسی کی ضرورت نہیں ہے

....

تھمتا نہیں دل جو ہاتھ دل پہ رکھ لوں　　ہاتھ آئے تو دل پہ کوئی پتھر رکھ لوں
اللہ رے ہرا ہرا وہ گنبد پیارا　　جی میں آتا ہے اُسے دل میں اُٹھا کر رکھ لوں

....

ہم تیرے اور تو ہمارا ہے مدینے والے　　دونوں عالم سے تُو پیارا ہے مدینے والے
عرش والے بھی تو محتاج ہیں واللہ تیرے　　انبیاء کا تُو سہارا ہے مدینے والے

....

الحمدللہ! ان سطور کی پروف ریڈنگ مدنی ٹائم کے مطابق دن کے تین بجے اور دن بھی پیر کا۔ پیر دے دن جہاناں دا پیر آگیا۔ مدینے شریف میں بلکہ مسجد نبوی شریف میں بلکہ گنبد خضریٰ شریف نگاہوں کے سامنے ہے۔ دوسری چھتریوں کے شروع میں بیٹھ کر ہو رہی ہے اور اس تمنا کے ساتھ ہو رہی ہے کہ۔ گنبد خضریٰ خدا تجھ کو سلامت رکھے　دیکھ لیتے ہیں تجھے پیاس بجھا لیتے ہیں۔ ثم الحمد للہ علی ذلک

ہمارے آقا علیہ السلام کا سکہ ہر دور میں چلتا ہے

اگر تیرے پیارے کا جلوہ نہ رہا پیش نظر　　سختیاں نزع کی کیونکر میں سہوں گا یا رب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نزع کے وقت مجھے جلوۂ محبوب دکھا   تیرا کیا جائے گا میں شاد مرونگا یا رب

تفسیر درمنثور للسیوطی وتفسیر عزیزی میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے بحوالہ حاکم، طبرانی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب آدم علیہ السلام سے خطا سرزد ہوئی تو انہوں نے یوں دعا کی: اے رب! اس حق کے طفیل جو محمد ﷺ کا تو نے رکھا ہے مجھے بخش دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ آدم! تم نے محمد ﷺ کو کیسے پہچانا۔ میں نے تو اُن کو اب تک پیدا بھی نہیں کیا، انہوں نے عرض کی، اے رب! جب تو نے مجھے اپنے دستِ قدرت سے بنایا اور اپنی جانب سے اس میں روح ڈالی تو میں نے جب سر اٹھایا، تو کیا دیکھتا ہوں کہ عرش کے پایوں پر یہ کلمہ لکھا ہوا تھا۔ لا الٰـه الا الله محـمـد رسول الله میں سمجھ گیا کہ جس نام کو تو نے اپنے اسم مبارک کے ساتھ جوڑ رکھا ہے یہ وہی ہوسکتا ہے جو تجھے اپنی مخلوق میں سب سے زیادہ پیارا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا، اے آدم تم نے درست کہا، بیشک وہ مجھ کو تمام مخلوق میں سب سے پیارے ہیں اور جب تم نے ان کے حق کے وسیلہ سے مجھ سے سوال کیا۔ تو جاؤ میں نے تم کو بخش دیا، اگر یہ محمد ﷺ نہ ہوتے تو میں تم کو بھی پیدا نہ کرتا (رواہ حاکم)

☆ امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر ص ۳۲۴ ج ا میں فرماتے ہیں: و قالت طائفة رای مکتوبا علی ساق العرش محمد رسول الله فتشفع بذلك .

مفسرین کی ایک جماعت نے یوں کہا کہ حضرت آدم علیہ السلام نے عرش کے پایہ پر محمد رسول اللہ لکھا ہوا دیکھا تو انہوں نے آنحضرت ﷺ کے توسل سے دعا مانگی۔

بغية الوعاة فی طبقات اللغويين والنحاة للسيوطی رحمة الله عليه ص ۸۲ میں ہے:

جرمی عظیم یا عفو واننی   بمحمد ارجوا لتسامح فیه

فبه توسل ادم من ذنبه   وقد اهتدیٰ من یقتدی بابیه

اے گناہوں کے معاف کرنے والے! میرا قصور تو بہت بڑا ہے لیکن میں حضرت سید دو عالم ﷺ کے توسل سے اس کی معافی وچشم پوشی کی اُمید رکھتا ہوں، آپ ہی کے ساتھ حضرت آدم نے اپنی لغزش کے سلسلہ میں وسیلہ پکڑا تھا اور وہی شخص ہدایت یافتہ ہوتا ہے جو اپنے باپ کی اقتداء کرے۔

وكـانـوا من قبل يستفتحون على الذين كفروا (بقرہ ع ۱۱) کے تحت علامہ سید محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر روح المعانی ص ۳۲۰ ج ا میں لکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی بعثت سے پہلے یہودی قریظہ و بنی نضیر اپنے مقابل فریق اوس و خزرج پر فتح طلب کرنے میں بتوسل آنحضرت ﷺ دعا کیا کرتے تھے اور یوں کہا کرتے تھے۔

اللهـم انـا نسـئلك بحق نبيك الذی وعدتنا ان تبعثه فی اخر الزمان ان تنصرنا اليوم على عدونا فينصرون (هكذا فی تفسير القرطبی ص ۲۷ ج ۲ وتفسير مدارك ص ۶۱ ج ۱)

اے اللہ ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں، اُس آخر الزمان نبی کے طفیل جس کی بعثت کا تو نے ہم سے وعدہ فرمایا ہے یہ کہ ہمارے دشمن پر آج ہمیں مدد عطا فرما پس وہ مدد دیئے جاتے تھے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مولانا بدر عالم صاحب میرٹھی ترجمان السنۃ ص ۳۷۷ ج ۱ میں لکھتے ہیں کہ حافظ سہیلی لکھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نبوت سے قبل بھی قریش میں مبارک سمجھے جاتے تھے' اسی لیے ایک مرتبہ قحط کے موقعہ پر حضرت عبدالمطلب نے قریش کے ساتھ جبل ابوقبیس پر چڑھ کر آنحضرت ﷺ کے وسیلہ سے دعا مانگی تھی اور وہ قبول ہوگئی تھی۔ جناب ابوطالب نے اسی قصہ کی طرف اپنے مشہور قصیدہ میں اشارہ کیا، جس کے کچھ اشعار صحیح بخاری میں بھی منقول ہیں۔ (ہکذا فی الطحاوی ص ۳۰۰)

کہتا ہوں میں نعت کہ ہوتی ہے مائل بہ کرم وہ ذات وفاؔ
ورنہ تو کہاں محبوبِ خدا اور کیا ہے میری اوقات وفاؔ
پھر شہرِ مدینہ جاؤں میں، گلیوں میں پھروں دن رات وفاؔ
ہر لحظہ ہو ذکرِ پاک اُن کا، ہر اک سے ہو اُن کی بات وفاؔ
جب گنبدِ خضریٰ آئے نظر، پُر نور ہوں قلب و دیدۂ ترؔ
جس سمت چلوں میں جاؤں جدھر، انوار کی ہو برسات وفاؔ
ہر سانس میں ہو خوشبو اُن کی، دھڑکن میں صدائے پائے نبیؔ
جو اُن کی گلی میں گزریں گے، وہ ہیں کتنے حسیں لمحات وفاؔ
جب عرض کروں روداد الم، دہراؤں میں اپنا قصۂ غمؔ
آنکھوں سے برستی ہو پیہم پھر اشکوں کی برسات وفاؔ

(کلام: محمد یونس سیٹھی وفاؔ)

آنکھیں روشن ہوگئیں

حضرت عثمان بن حنیف صحابی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک نابینا شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کیا کہ آپ اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے عافیت بخشے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر تو چاہے تو میں تیرے حق میں دعا کر دیتا ہوں اور اگر تُو چاہے تو صبر کر کیونکہ یہ صبر (رضا بقضا کا مقام) تیرے لیے بہتر ہے۔ اس نے عرض کیا کہ خدا سے دعا فرمائیے۔ آپ نے اس سے ارشاد فرمایا کہ اچھی طرح وضو کر کے یوں دُعا کرنا۔

اللھم انی اسئلك واتوجه الیك بنبیك محمد نبی الرحمة یا محمد انی توجهت بك الیٰ ربی فی حاجتی هذه لتقضی لی ۔ اللھم فشفعه فی

اے اللہ! تیری بارگاہ میں میں سوال کرتا ہوں اور تیرے نبی نبی الرحمۃ کا وسیلہ پیش کرتا ہوں، اے محمد ﷺ میں نے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں آپ کا وسیلہ پیش کیا ہے اپنی ضرورت میں تاکہ وہ پوری ہو۔ یا اللہ تو میرے حق میں حضور کی شفاعت قبول فرما۔

اس حدیث کو ترمذی ونسائی نے روایت کیا ہے ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے اور بیہقی نے تصحیح کی ہے اور وفا الوفا ص

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۴۲۰ ج ۲ میں بروایت بیہقی اتنا اور ہے کہ اس نابینا نے ایسا ہی کیا تو بینا ہو گیا۔

(مزید توثیق کے لیے دیگر کتب علماء اہل سنت کے علاوہ نشر الطیب ص ۲۴۸ و ترجمان السنہ ص ۳۷۷ ج ا بھی ملاحظہ فرمائی جاسکتی ہیں)۔

شرح مواہب میں ہے کہ ایک مرتبہ مدینہ طیبہ میں قحط پڑا تو لوگ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کے روضہ مبارک کی چھت اس قدر کھول دو کہ آسمان نظر آنے لگے گویا یہ بھی ایک طور پر توسّل تھا۔ لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ بارش ہوئی اور اتنے زور سے آئی کہ ہر جگہ سبزہ اُگ آیا اور جانوروں کے جسم چربی کی وجہ سے پھٹ گئے اور وہ سال ''عالم الفتق'' کے نام سے مشہور ہو گیا (ماخوذ از ترجمان ص ۳۳۷ ج ا و ایضاً ص ۳۴۹ ج ۴)

غیر نبی کے توسّل سے دعا کرنا

فضل کر یا رب محمد مصطفےٰ ﷺ کے واسطے
سید کونین شاہِ انبیاء کے واسطے

یا الٰہ العالمیں یہ عرض میری ہو قبول
خاتمہ بالخیر کرنا مُصطفےٰ ﷺ کے واسطے

دور کر رنج دلی، ہے سخت مجھ کو بے کلی
اُس شاہ صدیق اکبر با صفا کے واسطے

صبر کے ہاتھوں سے مجھ کو میوۂ مقصد کھلا!
اُس عمر فاروق عادل بے ریاء کے واسطے

دو جہاں میں حضرت عثمان کے رُو سے مجھے
مت خجل کیجیو صاحب حیاء کے واسطے

بارگاہِ عالی میں تیری، ہے میری یہ التجا
ہووے حل مشکل مری مشکل کشا کے واسطے

بُلبل باغ مدینہ قُرۃ العین رسول
یعنی بی بی فاطمہ خیر النساء کے واسطے

دے خوشی دل کو مرے سر سبز کر نخل مراد
اُس جگر خستہ حسن صاحب لواء کے واسطے

ہر طرف سے فوجِ غم نے آ کے گھیرا ہے مجھے
دے پناہ یا رب شہید کربلا کے واسطے

میں بہت حیران ہوں کر رحم کی مجھ پر نظر
باقر و جعفر علی موسیٰ رضا کے واسطے

موسیٰ کاظم تقی، حضرت نقی و عسکری
اور امام مہدی پیر ہُدیٰ کے واسطے

یا الٰہی سب اُٹھا لے درد غم اندوہ کے بوجھ
غوثِ اعظم پیر و مرشد رہنما کے واسطے

پیچھے باحوالہ روایات گزر چکیں جن میں یہ بھی روایت مختصراً بیان ہوئی کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ایک سال جسے ''عام الرماد'' کہتے ہیں سخت قحط پڑا۔ چوپائے اور انسان بھوک کی شدت سے مرنے لگے۔ لوگوں نے تنگ آ کر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے استسقاء کے لیے درخواست کی۔ تو آپ نے تمام اہلِ مدینہ کو شہر سے باہر نکلنے کی ہدایت کی، جس میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی تھے جب سارا شہر اکٹھا ہو گیا تو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو جو پیرانہ سالی کی وجہ سے بہت ضعیف ہو چکے تھے دونوں بازوؤں سے پکڑ کر کھڑا کیا اور نہایت عاجزی وزاری والحاح وابتہال سے دعا مانگنی شروع کی۔

اللھم انا نتقرب الیك بعم نبیك وبقیة اباۂ و کبر رجاله فانك تقول وقولك الحق واما الجدار فكان لغلٰمین یتیمین فی المدینة وكان تحته كنز لهما وكان ابوهما صالحاً فحفظتهما لصلاح

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ابیهما فاحفظ ۔اللهم نبیك فی عمه فقد دنونا به الیك مستشفعین و مستغفرین ۔
خدایا قبولیت دعا کے لیے آج ہم نے ایسے شخص کو وسیلہ بنایا ہے جو تیرے سچے نبی ﷺ کا چچا، ان کے آباء واجداد کی یادگار، ان کے کنبہ کے تمام مردوں میں بڑا ہے۔ تو نے فرمایا ہے اور تیرا فرمانا سچا ہی ہوتا ہے "اور وہ جو دیوار تھی سو وہ یتیم لڑکوں کی تھی جو شہر میں رہتے تھے اور اس کے نیچے ان کا خزانہ (مدفون تھا) اور ان کا باپ ایک نیک بخت آدمی تھا۔" تو نے ان دونوں لڑکوں (کے خزانے) کی حفاظت صرف اس وجہ سے کی ہے کہ ان کا باپ نیک تھا۔ تو اے خداوند عالم تو اپنے نبی کی لاج بھی ان کے چچا کے تقرب کی وجہ سے رکھ لے کیونکہ ہم آج ان کو لے کر تیرے دربار میں اپنے گناہوں سے تائب ہو کر اس غرض سے حاضر ہوئے کہ وہ ہماری شفاعت کریں۔
یہ عاجزانہ الفاظ باری تعالیٰ کی جناب میں عرض کرتے ہوئے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے تمام حاضرین سے خطاب فرمایا:
استغفروا ربکم انه کان غفارًا یرسل السماء علیکم مدرارًا ویمددکم باموال وبنین ویجعل لکم جنات ویجعل لکم انهارًا
اپنے پروردگار سے معافی مانگو کہ وہ بڑا معاف کرنے والا ہے وہ تم پر آسمان سے لگاتار مینہ برسائے گا اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد فرمائے گا اور تمہیں باغ عطا کرے گا اور ان میں تمہارے لیے نہریں بہا دے گا۔
یہ وہ وقت تھا کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی عمر بہت زیادہ ہو چکی تھی زیادہ ضعیف تھے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی اس دعا کے بعد حضرت عباس رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے۔
اللهم انت الراعی لا تهمل الضالة ولا تدع الکسیر بدار مضیعة ۔ فقد ضرع الصغیر ورق الکبیر وارتفعت الشکوی وانت تعلم السر واخفی ۔ اللهم فا غشهم بغیاثك فقد تقرب القوم لمکانی من نبیك علیه الصلوٰة والسلام
خدایا صرف تیری ذات ہی ان سب کی نگہبان ہے تو ہی گمشدہ کو راہ بتلاتا ہے خطرات کے مواقع میں تو ہی مجروحوں کو محفوظ رکھتا ہے۔ اب تو بچے بوڑھے سب آفت زدہ ہو گئے ہیں سب کی زبانوں پر آہ و بکا جاری ہے، اور مخفی سے مخفی حال سے صرف تو ہی واقف ہے خدایا تو ان کی فریاد رسی کر چونکہ میرا تیرے نبی ﷺ سے ایک رشتہ (جسمانی بھی) ہے۔ اس لیے لوگ مجھ کو وسیلہ بنا کر لائے ہیں۔
فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے الفاظ نے تو حاضرین کے دل پر جو اثر کیا وہ کیا لیکن حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ان عاجزانہ الفاظ نے سب کو رُلا دیا۔ چنانچہ بخاری شریف کے الفاظ فیسقوا یعنی اس توسل کی وجہ سے پھر خوب بارش ہوئی۔

رازقِ مُطلق ہے تُو رزاق تیری ذات ہے

رازقِ مُطلق ہے تو رزاق تیری ذات ہے	خالق برحق ہے تو خلاق تیری ذات ہے
اے خطا پوش دو عالم تو ہے رحمٰن ورحیم	ہم گنہگاروں کے حق میں تُو ہے غفار وکریم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تو عطا کرتا ہے دُنیا کے مریضوں کو شفا
تیری شان قہر کا ہے نام پیغام قضا
ہم نکمے، ہم برے، ہم بے سر وسامان ہیں
معصیت پیشہ سہی مولا۔ مگر انسان ہیں
سہو وعصیاں سے مرکب ذات ہے انسان کی
اس کی ہر مشکل الٰہی تو نے خود آسان کی
تُو گنہگاروں کی فرماتا ہے یا رب مغفرت
بخش دیتا ہے خطا کاروں کا جُرم معصیت
بخش دے میرے گناہوں کو مرے پروردگار
لاج رکھنا میری اے ستار کل روز شمار
اے خدائے دو جہاں صدقہ رسول پاک کا
واسطہ نام محمد ﷺ صاحب لولاک کا
حضرت صدیقِ اکبر کا تصدّق اے کریم
ملت برحق کی نصرت ہو براہ مستقیم
واسطہ فاروقِ اعظم کا مرے پروردگار
اُمت خیر الوریٰ کا رکھ زمانہ میں وقار
صدقہ یا رب عظمتِ عثمان ذوالنورین کا
ہر مسلماں کو عطا فرما شرف دارین کا
حضرت مشکل کشا مولیٰ علی کا واسطہ
فتح ونصرت کا دکھا مسلم کو یا رب راستہ
اہل بیت پاک وازواج نبی کا واسطہ
صنف نازک کو حقیقی شرم وغیرت کر عطا
واسطہ جملہ ائمہ اولیاء کا اے کریم
کر عطا فوجِ مجاہد کو سدا فتح عظیم
مصر وایران ومراکش میں خدائے ذوالجلال
دشمنان عزتِ اسلام کو کر پائمال
واسطہ غوثِ معظم خسرو بغداد کا
اے خدائے دو جہاں یہ وقت ہے امداد کا
ہیں مسلمانان عالم بے کس ومظلوم اب
زور وزر والے ہیں دشمن ہے تجھے معلوم سب
اُلفت اصحاب واہلِ بیت ہر مسلم کو دے
ہر مسلمان اولیاء کے عشق میں ڈوبا رہے
اپنی قدرت کا کرشمہ پھر ذرا دکھا بھی دے
مصطفیٰ کے آستانہ تک ہمیں پہنچا بھی دے

شاعر "آستانہ" دہلی

قال ابن الاثیر فی اسد الغابہ استسقی عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب بالعباس رضی اللہ عنہ عام الرمادۃ لما اشتد القحط فاغاث اللہ بہ واخصب الارض فقال عمر رضی اللہ عنہ ھذا واللہ الوسیلۃ الی اللہ وقال حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

سئل الامام وقد تتابع جدبنا فسقی الغمام بعزۃ العباس

امام کے دعا مانگنے پر بھی خشک سالی بڑھتی گئی۔ لیکن عباس رضی اللہ عنہ کے اقبال کے باعث ابر نے سیراب کر دیا۔

عم النبی وصنو والدہ الذی ورث النبی بذاک دون الناس

وہ آنحضرت ﷺ کے چچا اور آپ کے والد کے بھائی ہیں، انہوں نے تمام لوگوں کے مقابلہ میں رسول اللہ ﷺ کی وراثت پائی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

احیا الالہ بہ البلاد فاصبحت مخضرۃ الاجناب بعد الیأس

ان کے طفیل خدا نے ملک کو زندہ کر دیا اور نا امیدی کے بعد پھر تمام میدان سرسبز ہو گئے۔ (استیعاب)

علماء اسلام اس حدیث کے حواشی وفوائد میں لکھتے ہیں۔

و یستفاد من قصۃ العباس استحباب الا ستشفاع باھل الخیر والصلاح واھل بیت النبوۃ

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے اس قصے سے بزرگوں اور اہل بیت کی ذوات سے توسل کا استحباب مستفاد ہوتا ہے۔

(بحوالہ عمدۃ القاری ص ۴۳۷ ج ۳ و فتح الباری ص ۳۹۹ ج ۲)

اور حافظ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ کتب احبار سے روایت نقل کرتے ہیں کہ اپنے نبی کے اہل بیت کے وسیلہ سے بارش مانگنا بنی اسرائیل میں بھی رائج تھا۔ (عمدۃ القاری ص ۴۳۶ ج ۳)

اے خدا صدقہ کبریائی کا ۔۔۔ صدقہ اُس نور مصطفائی کا
کینہ دھو مومنوں کے سینے سے ۔۔۔ سینے ہو جائیں پاک کینے سے
سب کو اک راہ دکھا یا رب ۔۔۔ دور ہوں اختلاف بے جا سب
دین ہو دین احمدی کُل کا ۔۔۔ ہو طریقہ محمدی کُل کا
ہے خدا تو برا سمیع ومجیب ۔۔۔ بے مرادوں کو کر مراد نصیب
کُل مریضوں کو تندرستی دے ۔۔۔ ناتوانوں کے تن میں چُستی دے
بے وطن کو وطن میں پہنچا دے ۔۔۔ قید سے قیدیوں کو چھڑوا دے
کر غریبوں سے تنگدستی دور ۔۔۔ تنگ دستوں سے فاقہ مستی دور
رکھتے کثرت سے ہیں جو اہل وعیال ۔۔۔ کر عطا اُن کو حسب حاجت مال
جو ہیں مظلوم اُن کی سُن فریاد ۔۔۔ اور کر غم زدوں کے دل کو شاد
تیرے بندے ہیں سب یتیم واسیر ۔۔۔ تیرے محتاج کل غریب وامیر
لے خبر کون اب غریبوں کی ۔۔۔ مشکلیں کھول کم نصیبوں کی
نہ رہے کوئی خستہ وغمگین ۔۔۔ سب کی پوری مراد ہو آمین

شبہات کا ازالہ

اگر کسی کے دل میں یہ بات کھٹکتی ہو کہ اس موقعہ پر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے توسل کو چھوڑ کر دوسرا وسیلہ کیوں اختیار کیا۔

تو اس کے متعلق علامہ ابن حجر مکی اپنی کتاب جوہر منظم ص ۷۷ پر فرماتے ہیں۔

و کان حکمۃ توسلہ بہ دون النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقبرہ اظہار غایۃ التواضع لنفسہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

والرفعة لقرابة النبي وفي توسله به توسل بالنبي صلى الله عليه وسلم وزيادة

نبی علیہ السلام اور آپ کے روضہ اطہر کو چھوڑ کر حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے توسل کرنے میں یہ حکمت تھی کہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا بمقابلہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے اپنی تواضع اور قرابت نبوی کی رفعت کو ظاہر کرنا مقصود تھا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے توسل گویا سرکار دو عالم ﷺ سے توسل کرنے کا ایک طریقہ ہے۔

سوال نمبر۲: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو وسیلہ بنانا مشیر بایں معنیٰ ہے کہ فوت شدگان کا وسیلہ جائز نہیں۔ پھر جواز کی کیا دلیل ہے؟

جواب یہ ہے کہ مشیر ہونا دلالت کے لیے کافی نہیں۔ طبرانی نے کبیر اور اوسط میں عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ کا ایک شخص کو خلافت عثمانیہ میں ایک دُعا سکھلانا جس میں بمحمد نبی الرحمۃ آیا ہے، نقل کیا ہے کذا فی انجاح الحاجۃ یہ صریح ہے جواز میں

(امداد الفتاویٰ ص ۴۰۳ ج ۵)

کرم مجھ پہ ہو مالک کائنات
ہوں آسان سب امتحان حیات

بروزِ قیامت اے ربِّ جہاں
ترا فضل ہو مجھ پہ سایہ کُناں

تو ہی بے کسوں کا مدد گار ہے
تو ہی غم کے ماروں کا غم خوار ہے

ہے مخلوق ساجد تو مسجود ہے
ہے انسان عابد تو معبود ہے

جو ہے راہ سیدھی دکھادے مجھے
اور اس راہ پر پھر چلا دے مجھے

جو ہے تیرے اخلاص مندوں کی راہ
کہ جو ہے تیرے نیک بندوں کی راہ

دکھا دے اُنہی کی رہِ مستقیم
خدایا تو ہی ہے غفور و رحیم

ہو تابشؔ کو یوں شادکامی عطا
کہ ہو دولت نیک نامی عطا

ہو پھر حج کعبہ کی دولت نصیب
مدینہ میں حضرت کی رؤیت نصیب

الٰہی بحق شہ انبیاء
ہو مقبول تابشؔ کی یہ التجاء

مولانا محمد منشاء تابش قصوری

دعا کرنے والا حرام خوری سے بچے

دعا کا ستائیسواں ادب بیان ہو رہا ہے وان یکون مجتنبا لا کل الحرام (قرطبی ج ۲ ص ۳۱۱)

دعا کی قبولیت کے لیے کچھ شرائط ہیں جن کے فوت ہونے سے اکثر و بیشتر دعا رد کر دی جاتی ہے مجملہ ان شرائط کے ایک شرط یہ بھی ہے کہ دعا مانگنے والے کی خوراک، پوشاک سب مال حلال سے ہو۔ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ شرح اربعین نو دیہ ص ۸۶ پر فرماتے ہیں:

و قیل ان للدعاءِ جنا حین اکل الحلال وصدق المقال' یعنی دعا کے دو بازو ہیں ایک اکل حلال اور دوسرا صدق گفتار

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اگر ہزار ہا الحاح وابتہال، تضرع وزاری، عجز وانکساری سے دعا مانگی جائے مگر جب تک اس کے یہ دو بازو نہ ہوں گے۔اس میں طاقت پرواز پیدا نہ ہوگی یعنی وہ بارگاہِ ایزدی میں مستجاب نہ ہوگی۔

لیکن آج ہمارا معاشرہ بھی ہوئی وہوس کا شکار ہو کر دنیا پر اس قدر مفتون ہو چکا ہے کہ اس کے سامنے حلال وحرام کی تمیز ہی باقی نہیں رہی بس روپیہ ہو خواہ سینما کی آمدنی کا ہو یا شراب کی دکان سے حاصل ہو، رشوت اور سود سے کھینچا ہو یا سٹہ وقمار سے کمایا ہو۔ یعنی "پیسہ ہو چاہے کیسا ہو" دولت زیادہ سے زیادہ جمع کرنے کی غرض سے حلال وحرام میں کوئی تمیز نہیں کی جاتی اور اکتساب مال کے متعلق اللہ جل شانہٗ کے احکامات کو مدنظر نہیں رکھا جاتا، بلکہ کاروبار میں دھوکہ دہی کو ہنر مندی اور رشوت کو فضل ربّی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔فیا اسفی

علامہ فشنی شرح اربعین نوویہ ص ۳۵ میں اور امام یافعی درنظم میں لکھتے ہیں:

حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے کسی کام کو جاتے ہوئے ایک شخص کے پاس سے گذرے جو کہ نہایت عجز وانکساری سے دعا مانگ رہا تھا اور واپسی پر بھی اس کو اسی حالت میں دیکھا تو آپ نے بارگاہِ الٰہی میں اس کی دعا کی قبولیت کے لیے درخواست کی۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ اگر یہ شخص رو رو کر اپنی جان بھی تلف کر ڈالے اور دُعاء میں اپنے ہاتھوں کو اس قدر اونچا بھی کر ڈالے کہ آسمان تک پہنچ جائیں پھر بھی اس کی دعا قبول نہ کی جائے گی موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے پروردگار! یہ کیوں؟ تو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے فرمایا کہ اس کی خوراک بھی حرام اور پوشاک بھی حرام اور گھر کا اندوختہ بھی مال حرام تو پھر اس کی دعا کیسے قبول ہوسکتی ہے۔

اور تفسیر قرطبی سورۃ الفلق ص ۲۶۰ ج ۲۰ پر ایک حدیث اس طرح ہے:

روی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلاثۃ لا یستجاب لھم دعاؤھم اکل الحرام ومکثر الغیبۃ ومن کان فی قلبہ غل او حسد للمسلمین

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تین آدمیوں کی دُعاء مقبول نہیں ہوتی۔(۱) حرام خور کی (۲) کثرت سے غیبت کرنے والے کی (۳) مسلمانوں کے حق میں کینہ اور حسد رکھنے والے کی۔(انتہی)

علماء کرام بیان فرماتے ہیں: مؤرخین نے لکھا ہے کہ کوفہ میں مستجاب الدعوات لوگوں کی ایک جماعت تھی' جب ظالم حاکم ان پر مسلط ہوتا تو اس کے لیے بد دعا کرتے وہ ہلاک ہو جاتا حجاج بن یوسف ظالم کا جب وہاں تسلط ہوا تو اس نے ایک دعوت کی جس میں ان حضرات کو خاص طور پر شریک کیا اور جب کھانے سے فارغ ہو چکے تو اس نے کہا کہ میں ان لوگوں کی بد دُعاء سے محفوظ ہو گیا ہوں کیونکہ حرام روزی ان کے پیٹ میں داخل ہو گئی ہے۔

یا الٰہی! حشر میں خیر الوریٰ کا ساتھ ہو رحمتِ عالم جناب مصطفیٰ ﷺ کا ساتھ ہو
یا الٰہی! ہے یہی دن رات میری التجا روز محشر شافع روزِ جزا کا ساتھ ہو
یا الٰہی! جب سوا نیزے پہ "آئے" آفتاب اُس سزا وارِ خطاب والضحیٰ کا ساتھ ہو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یا الٰہی! حشر میں بیچے لواءِ حمد کے | سیّدِ سادات فخرِ انبیاء کا ساتھ ہو
یا الٰہی! پُل کے اُوپر بھی بہ ہنگام گذر | دستگیر دو جہاں اس پیشوا کا ساتھ ہو
یا الٰہی! جب عمل میزان میں تلنے لگیں | سیّدِ سادات فخرِ انبیاء کا ساتھ ہو
یا الٰہی! شغلِ نعت مصطفائی میں رہوں | جسم و جاں میں جب تلک میری وفا کا ساتھ ہو
بعد مرنے کے یہی کافی ہے یارب یہ دُعاء | دفترِ اشعار نعتِ مصطفےٰ ﷺ کا ساتھ ہو

حرام کمائی دل کو پتھر بنا دیتی ہے

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ شرح اربعین میں لکھتے ہیں کہ حرام کمائی دل کو پتھر بنا دیتی ہے اور باطن کو سیاہ اور باری تعالیٰ کی جناب سے بُعد اور دُوری پیدا کر دیتی ہے۔

اور رزق حلال کھانے سے باطن میں نور معرفت پیدا ہوتا ہے اور دل گداختہ ہوتا ہے اور اسی سے علم نافع اور عمل مقبول کی توفیق نصیب ہوتی ہے۔

اور یحییٰ بن معاذ الرازی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے خزانوں کی کُنجی دُعا ہے اس کنجی کے دندانے رزق حلال ہے۔

(مرقات ص ۲۵۸ ج ۵)

اقبال کہتے ہیں:

علم و حکمت زائد از نان حلال | عشق و رقت آید از نان حلال

اور اکل حلال سے دُعاء مستجاب ہوتی ہے۔ چنانچہ ترجمان القرآن حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ صحابی نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ آپ دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے مستجاب الدعوات بنا دے۔ حضور علیہ السلام نے جواب میں ارشاد فرمایا۔ کہ لقمہ حلال کا التزام کرو۔ خود بخود مستجاب الدعوات بن جاؤ گے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے ''جس آدمی کے شکم میں ایک نوالہ بھی حرام جائے اس کی دعا چالیس روز تک قبول نہیں ہوتی اور جو گوشت حرام مال سے بنا ہے آگ اس کی زیادہ حق دار ہے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے کسی نے دریافت کیا کہ دوسرے صحابہ کی نسبت آپ کی دعا (جلد) کیوں قبول ہو جاتی ہے تو آپ نے فرمایا: یہ اس لیے کہ میں منہ میں لقمہ ڈالنے سے پہلے یہ دیکھ لیتا ہوں کہ یہ لقمہ مجھے کہاں سے ملا ہے۔

(شرح اربعین ملا علی قاری ۸۶)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے غلام عبدالرحمٰن نامی بیان کرتے ہیں کہ میں اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ دونوں ایک رات نخلستان کو گئے ہمارے پاس نہ خورد و نوش کا سامان موجود تھا اور نہ ہی نخلستان کا مالک وہاں موجود تھا اور ہم بھوک سے بے تاب تھے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا اگر تو سچا مسلمان ہے تو ایک کھجور کو بھی نہ چکھنا۔ چنانچہ ہم سواری باندھ کر وہاں بھوکے پڑے رہے۔ جب صبح ہوئی نخلستان کا مالک آیا تو ہم نے اس سے قیمتاً کچھ کھجوریں خریدیں اور اپنی بے تابی کو دُور کیا۔ (دُرۃ النظم للیافعی رحمۃ اللہ علیہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل شہِ مشکل کشا کا ساتھ ہو

یا الٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
شادیٔ دیدار حُسنِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی گور تیرہ کی جب آئے سخت رات
اُن کے پیارے منہ کی صبح جانفزاء کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب پڑے محشر میں شورِ دار وگیر
امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
صاحب کوثر شہِ جود و عطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی سرد مہری پر ہو جب خورشید حشر
سیّدِ بے سایہ کے ظلِ لوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی گرمیٔ محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی نامۂ اعمال جب کھلنے لگیں
عیب پوشِ خلق ستارِ خطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب بہیں آنکھیں حسابِ جُرم سے
اُن تبسم ریز ہونٹوں کی دُعا کا ساتھ ہو

یا الٰہی رنگ لائیں جب مری بیباکیاں
اُن کی نیچی نیچی نظروں کی حیاء کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب چلوں تاریک راہِ پل صراط
آفتابِ ہاشمی نور الہدیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب سرِ شمشیر پر چلنا پڑے
ربِ سلم کہنے والے غمزدہ کا ساتھ ہو

یا الٰہی جو دُعائے نیک میں تجھ سے کروں
قدسیوں کے لب سے آمیں ربنا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب رضا خوابِ گراں سے سر اُٹھائے
دولت بیدار عشقِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے مستجاب الدعوات ہونے کا واقعہ

بخاری و مسلم میں روایت ہے حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کوفہ والوں نے ایک بار (اپنے عامل، گورنر) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ (آنحضرت ﷺ کے ماموں اور عشرہ مبشرہ میں سے تھے) کی شکایت کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو مدینہ بلالیا اور ان کی جگہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی وہاں کا عامل بنا کر بھیجا۔ ان مفسدہ پردازوں نے ان کی دربار خلافت میں یہ شکایت کی تھی یہ ٹھیک ٹھیک نماز نہیں پڑھاتے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شکایت کی تحقیقات فرمائی اور ان کو بلا کر پوچھا کہ لوگوں کا یہ خیال کہ آپ اچھی طرح نماز نہیں پڑھاتے۔ انہوں نے کہا خدا کی قسم میں اسی طرح نماز پڑھاتا ہوں جیسی حضور اقدس ﷺ کی نماز تھی اس کے خلاف سر مو بھی نہیں کرتا۔ عشاء کی نماز میں پہلی دو رکعتیں ذرا ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا ہوں اور بقیہ دو رکعتوں میں تخفیف کرتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابو اسحاق مجھے بھی آپ سے ایسی ہی توقع تھی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ ایک آدمی یا کئی آدمیوں کو کر دیا جو کہ کوفہ والوں سے خود تحقیق کریں۔ انہوں نے وہاں جا کر تحقیق کی اور ہر مسجد میں جا جا کر نمازیوں سے ان کے بارے میں سوالات کیے سب نے ان کی نیکی کی تعریف ہی کی۔ یہاں تک کہ وہ تحقیقاتی وفد محلہ بنی عبس میں پہنچا تو وہاں ایک شخص اسامہ بن قتادہ جس کی کنیت ابو سعدہ تھی۔ وہ بولا جب آپ نے پوچھا ہی ہے تو سنیے: حضرت سعد نہ تو کسی فوج کے ساتھ جاتے تھے اور نہ انصاف سے مال برابر تقسیم کرتے تھے اور مقدمات میں انصاف بھی نہیں کرتے تھے۔ یہ جھوٹے الزامات سُن کر حضرت سعد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رضی اللہ عنہ نے غصہ میں فرمایا اچھا تو میں بھی اب تین بد دعائیں کرتا ہوں۔ اے اللہ! اگر یہ تیرا بندہ جھوٹا ہے اور اس وقت میرے خلاف صرف دکھانے، سنانے، شہرت کے لیے اُٹھ کھڑا ہوا ہے تو، اس کی عمر دراز کر دے یعنی اس کی عمر بڑھا دے اسے فتنوں میں پھنسا دے

پھر اس کا یہ حال ہوا کہ وہ کہتا پھرتا تھا میں ایک بوڑھا آدمی ہوں مصیبت اور فتنوں میں پھنس گیا ہوں۔ مجھے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی بددُعا لگ گئی ہے۔ عبدالملک بن عمیر راوی حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ مدتوں بعد میں نے اسے دیکھا کہ اس کے دونوں ابرو آنکھوں پر آ پڑے۔ یہ تھے اور وہ راستہ چلتی لڑکیوں کے سامنے آتا، انہیں گھورتا، اور انہیں آنکھیں مارتا تھا۔

سوا تیرے یا رب میرا کون ہے ۔۔۔ گنہگار مجھ سا تیرا کون ہے
تو مالک ہے معبود کون و مکاں ۔۔۔ اطاعت میں تیری ہیں دونوں جہاں
سوا تیرے میں عرض کس سے کروں ۔۔۔ میں بندہ تیرا اک گنہگار ہوں
نہ در در پھرانا مجھے اے خدا ۔۔۔ بحق رسُول اور آلِ عبا
اگر عُمر بھر اُن کی لکھوں میں شاں ۔۔۔ قلم نے میرے پائی کب یہ زُباں
لقب جن کو بخشا ہے تو نے سدا ۔۔۔ شفیع الورٰی احمد مجتبےٰ
طفیل محمد (ﷺ) بہ روزِ جزا ۔۔۔ گنہ بخشیو میرے رَبُّ العُلاء
تو بندوں پہ کرتا ہے بخشش عام ۔۔۔ تیرا بخششوں کا ہے ہر وقت کام
مبادا جو ناراض ہو تو ذرا ۔۔۔ کہاں ہم گنہگاروں کا پھر پتا
جو بحرِ مصیبت میں ہیں غوطہ زن ۔۔۔ لگا دے کنارے میرے ذوالمنن
تیرے فضل کا ہوں میں اُمید وار ۔۔۔ میرا خیر سے کر تُو انجام کار
مجھے ہے بھروسہ تری ذات کا ۔۔۔ کوئی میرا حامی نہیں تجھ سوا
مرے واسطے کر تو وہ بہتری ۔۔۔ کہ جس میں ہو تیری رضا وخوشی

دعا کا ایک اہم ادب

دعا کا اٹھائیسواں ادب وہ ہے جس کو قرطبی ج ۲ ص ۳۱۱ پہ ان الفاظ میں بیان فرمایا گیا ہے۔

و من شرط الداعی ان یکون عالماً بان لا قادر علی حاجتہ الا اللہ ۔ وان الوسائط فی قبضتہ ومسخرة بتسخیرہ

اور دعا کرنے والے کے حق میں ایک شرط یہ ہے کہ وہ اس بات کا پختہ عقیدہ رکھتا ہو کہ اس کی مراد پوری کرنے پر بجز اللہ تعالیٰ کے اور کوئی قدرت نہیں رکھتا اور تمام وسائل واسباب اسی کے قبضہ قدرت میں ہیں اور اس کے حکم کے تابع ہیں۔

قلبِ انسان کا کمال یہ ہے کہ اس میں خالق کی معرفت اور توحید راسخ ہو اور یہ پختہ عقیدہ ہو کہ عرش سے لے کر فرش تک کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حکومت اور تدبیر اس واحد مالک کے قبضہ میں ہے ریگ کا ذرّہ، درخت کا پتہ، نوری، خاکی، حیوان بے جان سب پر اسی کا حکم جاری ہے اور ہر شے اس کے جلال کے سامنے سرفگندہ اور فرمانبردار ہے غرضیکہ اس ذات پاک کو ہر طرح کی قدرت ہے اور وہ بندے کے لیے اس کے پاس سب کچھ ہے اس کے خزائن معمور ہیں اور رحمت، جود، عطا، احسان انعام اس کی خاص صفات ہیں کوئی لے کر اتنا خوش نہیں ہوتا جتنا وہ دے کر خوش ہوتا ہے اور اس کے آستانہ عالیہ کے ماسوا اور کوئی در نہیں اور اس جیسا کوئی رحیم و کریم نہیں پھر ایسے داتا کو چھوڑ کر ہاتھ کسی اور کے آگے پھیلانا، اور ایسے توانا کو چھوڑ کر مدد کسی اور (طاغوت و شیاطین و معبودان باطلہ) سے مانگنا سفاہت نہیں تو اور کیا ہے؟

وہ خالقِ اسباب و مسببات ہے تمام اسباب و وسائل اسی کے قبضہ قدرت میں ہیں وہ اسباب کا پابند نہیں بلکہ اسباب اس کے تابع فرمان و محکوم ہیں۔

مگر انسان فطرۃً اتنا کمزور ہے کہ سوالِ ذلت اٹھائے بغیر اس کا پیٹ ہی نہیں بھرتا۔ وہ ایک محتاج مخلوق (دنیاداروں) کے سامنے ہاتھ پھیلائے بغیر باز نہیں آتا، اور ذرا سی مشکل میں جب کبھی مدد کی ضرورت محسوس کرتا ہے تو اس کی نظریں اسباب ہی کی طرف اٹھتی ہیں اور خالقِ اسباب کو بھول جاتا ہے۔

رضا جوئی تیری ہی منظور ہے ۔۔۔ تو معبود خالق و غیور ہے
نہ کر تو مجھے قرض دار اے خدا ۔۔۔ طفیل نبی آلِ خیر النساء
بھلا میں کہوں کس سے تیرے سوا ۔۔۔ تو مالک ہے میرا میں بندہ ترا
دمِ نزع تکلیف مجھ کو نہ ہو ۔۔۔ کروں ورد اُس دم ترے نام کو
لحد میں میرا جب ہو آخر گزر ۔۔۔ مددگار ہوں میرے خیر البشر
جب آئیں مرے پاس منکر نکیر ۔۔۔ ترا رحم ہووے مرا دستگیر
کہوں صاف اُس دم بہ فرطِ خوشی ۔۔۔ کہ ہوں بندۂ حق غلام نبی
گناہ میرے میزاں میں ہوں وزن جب ۔۔۔ کرم کرنا اُس وقت اے میرے رب
الٰہی! بحق جناب رسول ۔۔۔ مناجات یہ میری ہووے قبول

اک ذات ہے تیری لافانی دے اپنی محبت یا اللہ

حدیث شریف میں ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دن میں آنحضرت ﷺ کے پیچھے پیچھے جا رہا تھا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو یاد رکھا کرو۔ وہ تمہارا نگہبان رہے گا۔ اللہ تعالیٰ کو یاد رکھو تو اس کو اس طرح پاؤ گے جیسے وہ تمہارے سامنے موجود ہے جب مانگو تو خدا ہی سے مانگو اور جب مدد طلب کرو تو اسی سے طلب کرو۔ یاد رہے: اولیاء و انبیاء کی مدد در حقیقت خدا ہی کی مدد ہے۔

اور اس کا یقین رکھنا کہ اگر سارے لوگ مل کر بھی تم کو کچھ نفع پہنچانا چاہیں تو بس اتنا ہی پہنچا سکتے ہیں جتنا کہ وہ تمہاری تقدیر میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

پہلے سے لکھا جا چکا ہے اور اگر ساری مخلوق اس مقصد کے لیے جمع ہو جائے کہ تجھے کچھ ضرر (جانی، مالی) پہنچائے تو اس کے سوا تجھے کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتی جو اللہ نے تیرے لیے لکھ دیا۔ پھر فرمایا کہ تقدیر کا قلم سب کچھ لکھ لکھا کر کاغذ سے اُٹھا لیا گیا ہے اور تقدیر کے کاغذات کی سیاہی خشک ہو چکی ہے۔ (ترمذی احمد)

لازم ہے فنا جب ہر شے کو، پھر کس سے ہو ... یا اللہ — اک ذات ہے تیری لا فانی، دے اپنی محبت یا اللہ
قربان ہوں تجھ پر جان و دل با شوق و ارادت یا اللہ — توفیق سے تیری رہ جائے، ایمان سلامت یا اللہ
عصیاں پہ مجھے اپنے بے حد، ہوتی ہے ندامت یا اللہ — ہے شان مگر یہ بخشش کی، ہوتی ہے جو رحمت یا اللہ
ہے راہ جو سیدھی ایماں کی، تو اپنے کرم سے دکھلا دے — آسان ہو منزل عرفاں کی، کر ہم پہ عنایت یا اللہ
حائل ہیں جو پردے غفلت کے، اُٹھ جائیں دلوں سے لوگوں کے — روشن ہو تجلی سے تیری، ہر چشم بصیرت یا اللہ
تو چاہے اگر تو ہستی میں مجبور نہ ہوں مقہور نہ ہوں — پائیں نہ کسی سے عالم میں، ہم کوئی اذیت یا اللہ
ہے صدر حزیں کی دل سے دعاء، ارباب وفا کی آس بندھا — بھٹکے ہوئے جتنے رہرو ہیں، دے اُن کو ہدایت یا اللہ

(صدر الدین صدر)

اسباب ضروری سہی مگر موثر حقیقی ذاتِ باری ہے

یہ عالم اسباب ہے اور تمام کتب سماویہ سے بڑھ کر قرآن کریم نے اسباب کا اثبات کیا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی حکمتِ بالغہ سے نظام عالم میں سلسلہ اسباب کے ساتھ مسببات کو مربوط فرمایا ہوا ہے۔ اسباب میں تاثیر اور اشیاء میں طبعی خواص کا انکار کرنا آیات واحادیث کے ظاہری الفاظ کے قطعاً خلاف ہے۔ لیکن موثر حقیقی اللہ تعالیٰ کی پاک ذات ہے اور سبب کی اپنے مسبب میں تاثیر بھی اسی کی قدرت اور مشیت سے ہے اگر وہ چاہے تو سبب کی تاثیر باطل بھی کر سکتا ہے جیسا کہ اپنے خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں آتش نمرود کی تاثیر باطل فرمادی اور اگر چاہے تو اسباب کی تاثیر کے لیے مانع ہو جائے لہٰذا موثر حقیقی اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کو ہی سمجھتے ہوئے اسباب سے کام لینا عین مطلوب شریعت ہے۔

چنانچہ حدیقۃ الندیہ ص ۲۳۷ ج ۱ میں شیخ عبد الغنی نابلسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فانہ جرت عادتہ تعالیٰ علیٰ ربط المسببات بالاسباب ربطًا عادیا بحیث یصح تارۃ ویتخلف اخری من غیر لزوم عقلی ۔ فالتشبث بالاسباب علیٰ ھذا الا عتقاد لا ینا قض ھذا التوکل

(ھکذا فی الوسیلہ الاحمدیہ شرح الطریقۃ المحمدیۃ ص ۲۶۷ ج ۱)

اسباب عالم میں یہ سنت الٰہیہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسببات کو اسباب کے ساتھ مربوط فرما رکھا ہے اور اسباب و مسببات کے درمیان باہمی ربط عادی ہے۔ کبھی متحقق ہوتا ہے یعنی اسباب کی مزاولت سے حصول مقاصد ہو جاتا ہے اور کبھی مختلف اور اسباب و مسببات کے درمیان لزوم عقلی نہیں (کہ تخلف نہ ہو سکے) پس اس عقیدہ کے ساتھ (کہ موثر حقیقی اللہ تعالیٰ ہی ہے) اسباب کی مزاولت توکل کے منافی نہیں۔ اور علامہ محمد احمد العدوی اپنی کتاب دعوۃ الرسل الی اللہ ص ۱۶۵ پر رقمطراز ہیں۔

https://ataunnabi.blogspot.com/
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فمن يترك العمل بالاسباب فهو جاهل مغرور . لا متوكل منصور ولا ما جور فقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لمن سال ابترك ناقته سائبة ويتوكل على الله تعالىٰ (اعقلها وتوكل) (رواه الترمذی)

تارک اسباب جاہل فریب خوردہ ہے اور نہ ہی وہ نصرت یافتہ ہے اور نہ ہی وہ اجر یافتہ ہے۔ کسی شخص نے حضور علیہ السلام سے دریافت کیا کہ کیا میں اونٹنی کو کھلا چھوڑ کر توکل کروں یا باندھ کر توکل کروں تو آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ باندھ دو پھر اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرو۔

وقال تعالىٰ لرسوله بعد ان امره بمشاورة اصحبه فى غزوة احد (فاذا عزمت فتوكل على الله . ان الله يحب المتوكلين) وانما يكون العزم بعد الاخذ فى الاسباب

"اور جناب باری سبحانہ وتعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو غزوۂ احد کے بارے میں اپنے صحابہ کرام سے مشورہ کرنے کے بعد فرمایا جب آپ کسی بات کا عزم کرلیں تو اسے کرگزریئے اور اللہ پر بھروسہ کیجئے اللہ تعالیٰ بھروسہ کرنے والوں کو پسند کرتا ہے اور کسی کام کا عزم اسباب مہیا کرنے کے بعد ہی ہونا ہے"۔

کہوں کیا خدا سے میں کیا مانگتا ہوں ہوں رحمت کا طالب، دعا مانگتا ہوں
نہیں کچھ میں اس کے سوا مانگتا ہوں خدا سے دلائے خدا مانگتا ہوں
محمد (ﷺ) کے در پر قضا مانگتا ہوں
مجھے عشق اپنا عطا یا خدا کر مجھے مرحمت الفت مصطفٰے کر
عطا حب اصحاب خیر الوریٰ کر مجھے سرفروشی کا جذبہ عطا کر
ثباتِ شہ کربلا مانگتا ہوں
خیالِ غلامی دلوں سے مٹا دے مسلماں کو اسلاف کا ولولہ دے
ہر اک نوجواں کو مجاہد بنا دے مرے قلب میں زورِ شیر خدا دے
میں فاروق سا حوصلہ مانگتا ہوں

اسباب کو اختیار کرے اور نتائج خدا کے حوالے کرے

اسی کتاب کے ص ۱۳۹ پر علامہ موصوف فرماتے ہیں کہ انسان کو چاہیے کہ اسباب کو اختیار کرے اور نتائج کو خدا تعالیٰ کے سپرد کردے اور قرآن مجید کی متعدد آیات میں انسان کو اپنی عملی قوتیں کام میں لانے کا حکم دیا گیا ہے۔ مثلاً

فامشوا فی منا کبها وكلوا امن رزقه

تم اس کے اطراف وجوانب میں چلو پھرو اور خدا کی دی ہوئی روزی سے کھاؤ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یایھا الذین امنوا خذوا حذرکم

اے ایمان والو! اپنے بچاؤ کا سامان لے لو۔

و اعدوا لھم ما استطعتم

اور اے مسلمانوں تم سے جس قدر ہو سکے کافروں کے مقابلے کے لیے تیاری کرتے رہو۔

آدمی کا اسباب ترک کر کے ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ جانا توکل نہیں بلکہ تعطل کہلاتا ہے اور نظام عالم میں یہ سنت اللہ کی خلاف ورزی ہے اس کی مثال ایسی ہے کہ کوئی بھوکا سامنے رکھے ہوئے کھانے کو منہ میں نہ ڈالے اور یہ سوچے کہ یہ خود بخود حلق میں چلا جائے گا تو اس شخص کا یہ خیال حماقت اور سفاہت سے تعبیر کیا جائے گا بہر حال توکل عمل کے منافی نہیں ہے توکل کا تعلق قلب سے ہے اور عمل کا اعضاء و جوارح سے اور دونوں اپنی اپنی جگہ ضروری ہیں۔

ہو پھر کاش تنظیم قوم مسلماں بنے ہر رضا کار پھر مرد میداں
میں یا رب ہوں یوں ملت حق پہ قرباں کروں نذر دیں مال میں مثل عثمان
وہ دولت وہ دست سخا مانگتا ہوں

ہوں مشتاق شہر نبی یا خدا میں کبھی ہوں نہ طیبہ سے دم بھر جدا میں
مدینہ کا شیدا ہوں خیر الوریٰ میں مدینہ بلا لو کہ یا مصطفےٰ میں
مدینہ کی آب وہوا مانگتا ہوں

ہوں آزاد یا رب مصائب سے مسلم کہاں تک سہے جائیں جور ومظالم
جہاں سے مٹا جلد دور جرائم خدا ہے شب وروز غربت میں ہاشم
رہیں شاد مسلم دعا مانگتا ہوں

ہاشم بدایونی

ہوتا وہی ہے جو منظور خدا ہوتا ہے

المستطرف فی کل فن مستظرف ص ۶۳ ج ۲ میں ہے۔

علی المرء ان یسعی ویبذل جھدہ ویقضی الہ الخلق ما کان قاضیًا

آدمی کو لازم ہے کہ سعی کرے اور اپنی پوری طاقت کو صرف کرے اور ہوتا تو وہی ہے جو منظور خدا ہوتا ہے۔

تفسیر روح المعانی ص ۸۵ ج ۱۶ میں ہے۔

توکل علی الرحمن فی الامر کلہ ولا ترغبن فی العجز یوماً عن الطلب الم تران اللہ قال لمریم وھزی الیک الجذع یساقط الرطب فلو شاء ان تجنیہ من غیر ھزہ جنتہ ولکن کل شی لہ سبب

اپنے تمام امور میں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر اور کسی وقت بھی سعی کرنے میں اپنے عجز کا مظاہرہ نہ کر کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تعالیٰ نے بی بی مریم سے فرمایا کہ کھجور کے تنے کو پکڑ کر اپنی طرف ہلاؤ تم پر تازہ کھجوریں جھڑ پڑیں گی پس اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو اُن کو درخت ہلائے بغیر بھی پھل مل جاتا مگر ہر چیز کے لیے ایک سبب ہوتا ہے۔

یعنی نوشتہ تقدیر پر بھروسہ کر کے اسباب کو نظر انداز کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ چنانچہ رحمت القدوس ترجمہ بہجۃ النفوس شرح بخاری ص ۳۸۲ ج ۲ پہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنے باغ میں کام کر رہے تھے کہ ایک شخص نے کہا کہ آپ (لوگ) تو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ اللہ ہی رزق دیتا ہے اور وہی رزق کو بند کرتا ہے پھر آپ کی اس تدبیر اور محنت سے کیا فائدہ؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں بات تو وہی ہے جو لوگ کہتے ہیں یہ فرما کر پھر کام میں مشغول ہو گئے مطلب یہ تھا کہ ہماری تدبیر اور عمل کے بعد بھی وہی ملے گا جو مقدر میں ہے مگر جب تک تدبیر سے نفع کی امید ہو تدبیر کرنا چاہیے کیونکہ عادت اللہ کی یہی ہے کہ اسباب اور تدبیر کے پردہ میں تقدیر کو ظاہر کیا جاتا ہے۔

اور نوشتہ تقدیر کو آزمانے کے لیے مہالک کی طرف کودپڑنے کی بھی اجازت نہیں۔ رحمت القدوس ص ۳۸۲ ج ۲ میں ہے کہ ایک دفعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پہاڑ کی چوٹی پر کھڑے تھے کہ شیطان ملعون آپ کے سامنے آیا اور کہنے لگا اے عیسیٰ تمہارا قول یہ ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تقدیر میں لکھ دیا ہے وہی سامنے آتا ہے تقدیر کے خلاف کچھ نہیں ہو سکتا تو اپنے آپ کو اس پہاڑ کی چوٹی سے گرا دو جو مقدر میں ہوگا وہی سامنے آئے گا۔ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ آقا کو تو غلاموں کے امتحان کا حق ہے مگر غلام کو آقا کے امتحان کا حق نہیں۔

یارب یہ ہمیں دولتِ بیدار عطا کر
ہر دل کو غمِ احمدِ مختار عطا کر

جس سائے پہ جھکتی ہیں فرشتوں کی جبینیں
ہم کو بھی وہی سایۂ دیوار عطا کر

باغات ومحلات کے طالب تو ہزاروں
انسان کی عظمت کے طلبگار عطا کر

ہم حق کے پرستار ہیں دنیا کو خبر ہے
حکام ہمیں حق کے پرستار عطا کر

دولت کے پرستار ہیں خود پرور وخود بیں
اس بخل کو قربانی وایثار عطا کر

کانٹوں کو کہاں تک کوئی تلووں کا لہو دے
اس دشت کو شادابئ گلزار عطا کر

در پیش ہے ناموس محمد ﷺ کی حفاظت
مردانِ جنوں مند خرد کار عطا کر

شق جس سے ہو کوہسار کا سینہ وہ نظر دے
فولاد کٹے جس سے وہ تلوار عطا کر

مزدور کو محنت کے پسینے کا صلہ دے
دہقان کو پیراہن زرکار عطا کر

پسماندہ وپامال غریبوں کو سکوں بخش
یہ جھلسے ہوئے پھول ہیں مہکار عطا کر

کچھ اہلِ جنوں صاحب کردار ہیں درکار
کچھ اہل دول صاحب ایثار عطا کر

میں دوزخ وجنت کے لیے ننگ ہوں دانش
کس منہ سے کہوں دولت دیدار عطا کر

احسان دانش

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اسباب کی اقسام اور ان کے احکام

اس سلسلہ میں طریقہ محمدیہ کی عبارت اور اس کا خلاصہ پیش خدمت ہے۔

اعلم ان الاسباب المزيلة للضرر تنقسم الى مقطوع به كالماء المزيل لضرر العطش والخبز المزيل لضرر الجوع والى مظنون كالفصد والحجامة وشرب المسهل وسائر اسباب الطب اعنى معالجة البرودة بالحرارة والحرارة بالبرودة وهى اسباب الظاهرة فى الطب والى موهوم كالكى والرقية .اماالمقطوع فليس تركه من التوكل بل تركه حرام عند خوف الموت واما الموهوم فشرط التوكل تركه .

و اما الدرجة المتوسطة وهى المظنونة كالمداومة الاسباب الظاهرة عند الاطباء ففعله ليس مناقضا للتوكل بخلاف الموهوم وتركه ليس محذورًا بخلاف المقطوع به . بل قد يكون افضل من فعله فى بعض الاحوال وفى حق بعض الاشخاص فهو على درجه بين الدرجتين

(طریقہ محمدیہ ج۱)

خلاصہ کلام

میں یہ نہیں کہتا کہ دعا کچھ نہیں کرتی کہتا ہوں کہ بے حکم خدا کچھ نہیں کرتی

(اکبر الٰہ آبادی)

دنیوی اسباب کو جن کے ذریعے دنیا کا فائدہ حاصل ہوتا ہے اب وہ فائدہ یا تو حلال ہے یا حرام۔ اگر حرام ہے تو ان اسباب کا ترک کرنا ضروری ہے۔ اگر وہ فائدہ حلال ہے تو ان اسباب سے وہ فائدہ تین طریقوں پر حاصل ہو سکتا ہے یعنی اسباب کی تین قسمیں ہیں۔ قطعی۔ ظنی۔ وہمی۔

(۱) یعنی ان اسباب کے استعمال کرنے پر نتیجہ کا ترتب تجربۃً یقینی ہوتا ہے۔ جیسے کھانے کے بعد سیری اور پینے کے بعد رفع تشنگی وغیرہ تو ایسے تجربہ سے ثابت شدہ قطعی اسباب کو ترک کرنا جائز نہیں پس اگر کوئی شخص سامان خورد و نوش مہیا ہونے کے باوجود بھوک اور پیاس سے تڑپ کر جان دے دے تو وہ گنہگار ہوگا۔

(۲) یعنی وہ اسباب جن سے فائدہ کا حاصل ہونا ظنی ہوتا ہے عام طور پر وہ اسباب پر ہی مرتب ہوتا ہے۔ مگر بعض اوقات تخلف بھی ہو جاتا ہے جیسے امراض دمویہ میں قصد اور پچھنے لگوانا اور امراض بلغمیہ میں منضج و مسہل کا استعمال کرنا۔ غرضیکہ حار امراض میں بارد ادویہ اور بارد امراض میں حار ادویہ۔ یعنی ہر مرض کے مناسب ادویہ استعمال کرنا جو کتب طب میں مسطور ہیں یہ ازالہ مرض اور حصول شفاء کے لیے ظاہری اسباب ہیں جو اسباب ظنی کہلاتے ہیں علاج معالجہ سے اکثر و بیشتر حذاق اطباء کی تجویز سے شفاء حاصل ہو جاتی ہے اور کبھی مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی کا بھی مظاہرہ ہو جاتا ہے تو ان اسباب طبیہ کا حکم یہ ہے کہ ضعیف النفس اور کمزور اعتقاد والے کو ان اسباب کا چھوڑنا جائز نہیں۔ ہاں قوی النفس اور مضبوط اعتقاد والے کے لیے ان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اسباب کا چھوڑنا جائز بلکہ محمود ہے۔

(۳) یعنی وہ اسباب جن سے فائدہ کا حاصل ہونا امر موہوم سا ہوتا ہے۔ یعنی اکثر و بیشتر تو فائدہ مرتب نہیں ہوتا۔ مگر بعض اوقات وقوع بھی ہو جاتا ہے تو ان اسباب وہمیہ کا حکم یہ ہے کہ ان کا ترک کرنا ہر حال میں محمود و پسندیدہ و مستحسن ہے۔ پوری تفصیل کے لیے حدیقۃ الندیہ و بریقۃ محمودیہ ص ۲۶۷ تا ۲۷۴ ج ۱ ملاحظہ فرمائی جائیں۔

یا الٰہی! دو جہاں میں مصطفےٰ کا ساتھ ہو — دین و دنیا میں حبیب کبریا کا ساتھ ہو
ظاہر و باطن ہے جس کا نام نامی اے خدا — اوّلین و آخریں کے پیشوا کا ساتھ ہو
سب سے اوّل جن کے نُور پاک کو پیدا کیا — اُس مہ بُرجِ رسالت با صفا کا ساتھ ہو
بھول جائیں قبر کی وحشت کو جن کی دید سے — اُس رؤف و رحیم محبوب خدا کا ساتھ ہو
وقت نزع وقت مرگ و وقت وحشت قبر میں — حشر میں اُس شافع روز جزا کا ساتھ ہو
یا الٰہی! جب عمل تلنے لگیں میزان میں — شافع محشر شہ ہر دو سرا کا ساتھ ہو
رب سلّم کی ندا جب انبیاء سے ہو بلند — پیشوائے مرسلین و انبیاء کا ساتھ ہو
سارا عالم ظلمت و بدعت سے ہے تاریک و تنگ — نور سنت ساتھ ہو نور الہدیٰ کا ساتھ ہو
رہزنی پر آئے جب شیطان وقت جاں کنی — ہادیٔ برحق احمد مجتبےٰ کا ساتھ ہو
دیو کے بندوں کے شر سے اے خدا ہم کو بچا — نجدیوں کے شر سے آگاہ رہنما کا ساتھ ہو
قبر کی ظلمت سے جب دل تنگ ہو دیدار کا — شمع نور کبریا بدر الدجےٰ کا ساتھ ہو

(سید دیدار علی شاہ انور)

سب سے بڑا سبب خود دعا ہے

یہ درست ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے بلکہ عمل اور محنت کا حکم دیا ہے۔ اس جہاں میں اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے اسباب اور ذرائع مہیا کرنے کا حکم فرمایا مگر ساتھ ہی یہ بھی فرمایا ہے کہ اسباب میں تاثیر اور قوت پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اس لیے اسباب پر اتنا بھروسہ نہ کرو کہ خالق و مالک وجود کو بھول جاؤ بلکہ سب کو اختیار کرتے وقت بھی اعتماد اور بھروسہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر رکھو۔ قرآن مجید میں حضرت نوح علیہ السلام کا ذکر ہے۔ کہ ان کو اللہ تعالیٰ ہی نے اس خطرناک عالمگیر طوفان سے بچنے کے لیے کشتی بنانے کا حکم دیا۔ اس کا طریقہ بتایا لیکن ساتھ ہی یہ حکم بھی فرمایا کہ جب کشتی پر سوار ہوتا تمام سب کچھ پر رکھتے ہوئے یہ دعا مانگو: بسم اللہ مجریھا و مرسٰھا ان ربی لغفور رحیم (ھود ۴۱)

اللہ کے نام سے ہے اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا تحقیق میرا رب بخشنے والا مہربان ہے۔

اور اگر کسی وقت اسباب نہ بھی ہوں تب بھی خالق اسباب پر بھروسہ رکھو۔ قرآن مجید میں موجود ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مقابلہ اس وقت کی جابر قوم (فرعونیوں) سے تھا جو سلطنت مصر کے بادشاہ اور سارے دنیاوی اسباب سے بہرہ ور تھے مگر موسیٰ علیہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

السلام نے بنی اسرائیل کو یہ حکم دیا کہ تم اپنے مالک کے سامنے دستِ سوال پھیلاتے رہے ہو۔ یہی تمہارا سب سے بڑا ذریعہ اور سبب ہے۔ ارشاد قرآنی ہے۔

فقال موسی یقوم ان کنتم امنتم باللہ فعلیه توکلوا ان کنتم مسلمین (یونس آیت ۸۴)

اور موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اے میری قوم اگر تم اللہ پر یقین لائے ہو تو اسی پر بھروسہ رکھو اگر تم حکم بردار ہو۔

چنانچہ موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے اللہ تعالیٰ سے دعاء کرتے ہوئے یہ درخواست کی۔

ربنا لا تجعلنا فتنة للقوم الظلمین ونجنا برحمتك من القوم الکفرین ۔

اے رب نہ آزما ہم پر زور اس ظالم قوم کا اور چھڑا ہم کو اپنی رحمت سے اس منکر قوم سے

تاریخ گواہ ہے کہ اس بے سروسامان قوم کو فرعون پر فتح ہوئی اور فرعون غرقاب ہوا اس لیے فرمایا

الدعاء سلاح المومن دعا مومن کا سب سے بڑا ہتھیار ہے۔ (المستدرک للحاکم۔۱/۶۶۹)

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ امیر سبکتگین (محمود غزنوی کا باپ) نیشاپور میں مقیم تھا۔ ایک دن کسی عالم حدیث سے ایک حدیث سُنی جس کا ترجمہ یہ ہے:۔

"پیغمبر ﷺ نے فرمایا: خدا فرماتا ہے کہ دنیا سے دل نہ لگاؤ تجھے یہاں اس لیے نہیں لایا گیا اور بہشت سے لاپرواہی نہ کر کہ تجھے اس کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ رات کی نماز پابندی سے پڑھ مومنوں کی فتح اسی میں ہے اور مخلوق سے اُمید نہ رکھ کہ اُن کے ہاتھ میں کوئی چیز نہیں ہے۔ امیر سبکتگین نے یہ حدیث سُنی تو اس کو اپنے تمام کاموں کی بنیاد قرار دیا۔ چنانچہ وہ ہمیشہ فتح کی دُعا رات کو مانگتا اور اپنی فتوحات کو اسی کا نتیجہ خیال کرتا۔ اس نے اپنے بیٹے محمود کو بھی اس عالم کے پاس بھیجا کہ وہ محمود کو وہی حدیث سُنائیں۔ محمود نے حدیث سنی اور باپ کی طرح اس پر عمل شروع کر دیا۔ ایک رات کا ذکر ہے کہ محمود کا لشکر بلخ کے دروازے پر پڑا تھا اور صبح کو ترکستان کے حکمران سے مقابلہ تھا۔ محمود آدھی رات کو اٹھا اور غسل کے لیے گرم پانی منگوایا مگر نہ ملا۔ اس رات برفباری ہو رہی تھی۔ برفانی ہوا کے طوفان آ رہے تھے، اس کے باوجود اس نے ٹھنڈے پانی سے غسل کیا۔ مصلی بچھا کر عبادت کرنے لگا۔ مصاحبوں نے کہا بھی کہ صبح کو معرکہ درپیش ہے آج کی رات تو آپ کو آرام کرنا چاہیے۔ محمود نے کہا میرا کام آج ہی رات کا ہے۔ کل کا کام خدا کا ہے میرا نہیں چنانچہ صبح تک عبادت میں مصروف رہا۔ فجر ہوئی تو اٹھا نماز پڑھی اور آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی کہ الٰہی ہم دو فریقوں میں سے جو تیرے بندوں کے حق میں بہتر ثابت ہوا سے فتح عنایت کر۔ یہ دُعا مانگ کر گھوڑے پر سوار ہوا اور سیدھا لڑائی کے میدان میں آیا۔ اس روز اس کو جو فتح حاصل ہوئی وہ بہت حیرت انگیز تھی۔

(جوامع الحکایات ولوامع الروایات ماخوذ از سچی کہانیاں کے از مطبوعات ندوہ ص ۸۰،۷)

الٰہی تجھی سے دعا مانگتے ہیں

عن ابی العباس عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما قال: "کنت خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوما فقال: یا غلام انی اعلمك کلمات، احفظ اللہ یحفظك ، احفظ اللہ تجدہ تجاھك، اذا سالت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فاسال الله، واذا استعنت فاستعن بالله، واعلم ان الامة لو اجتمعت على ان ينفعوك بشيء لم ينفعوك الا بشيء قد كتبه الله لك وان اجتمعوا على ان يضروك بشيء لم يضروك الا بشيء قد كتبه الله عليك، رفعت الاقلام وجفت الصحف" رواه الترمذی وقال: حديث حسن صحيح

وفی رواية غير الترمذی:

احفظ الله تجده امامك، وتعرف الى الله فی الرخاء يعرفك فی الشدة واعلم ان ما اخطاك لم يكن ليصيبك، وما اصابك لم يكن ليخطئك، واعلم ان النصر مع الصبر، وان الفرج مع الكرب، وان مع العسر يسرًا .

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ ایک دن میں حضور ﷺ کے پیچھے سوار تھا۔ آپ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے لڑکے! میں تجھ کو کچھ باتیں (بطور نصیحت) بتارہا ہوں کہ تم اللہ عزوجل کے احکام کی حفاظت کرنا اللہ عزوجل تمہاری حفاظت فرمائے گا۔ تم اللہ عزوجل کی طرف توجہ رکھنا تم اللہ عزوجل کو اپنے سامنے پاؤ گے۔ تم نے جب بھی کچھ مانگنا ہوتو اللہ عزوجل سے مانگنا اور جب بھی تمہیں مدد درکار ہوتو اللہ عزوجل سے مانگنا۔ یہ بات ذہن نشین کرلو کہ ساری دنیا کے لوگ اگر تمہیں کسی چیز کا نفع پہنچانے کے لیے اکٹھے ہوجائیں تو وہ تمہیں اتنا ہی نفع پہنچا سکتے ہیں جو اللہ عزوجل نے تمہارے مقدر میں لکھا ہے اور اگر وہ تمہیں کسی چیز کا نقصان پہنچانے کے لیے اکٹھے ہوجائیں وہ تمہیں اتنا ہی نقصان پہنچا سکتے ہیں جو اللہ عزوجل نے تمہارے مقدر میں لکھا ہے، قلم اٹھالئے گئے اور صحیفے خشک ہو چکے ہیں۔ شافع محشر ﷺ نے اس حدیث میں بڑی جامع نصیحتوں سے ہمیں نوازا ہے جو کہ درج ذیل ہیں:

(۱) اللہ عزوجل کے حقوق کی پاسداری کرنا ہے۔ اس سے مراد اللہ عزوجل نے اپنے بندوں پر کچھ فرائض مقرر کیے ہیں۔ ان کے متعلق حضور ﷺ نے فرمایا کہ انہیں برباد نہ کرنا اور کچھ چیزوں کو حرام کیا ہے، ان کا ارتکاب نہ کرنا اور کچھ حد بندیاں ہیں۔ انہیں پھلانگ کر آگے نہ بڑھنا اور بعض چیزوں سے متعلق اس نے سکوت رکھا۔ تم ان کی چھان بین میں نہ پڑنا۔ بس اللہ عزوجل کے حقوق کو پورا کرنا ان میں توحید، حج، زکوٰۃ، نماز، روزہ وغیرہ وغیرہ بھی شامل ہیں۔

(۲) صرف اللہ عزوجل سے مانگنا۔ اس میں فرمایا کہ جب بھی تجھے کسی چیز کی حاجت ہوتو اللہ عزوجل سے مانگو جو سب کا پالنے والا۔

(۳) اللہ عزوجل کے سوا کسی کو کوئی نفع نہیں پہنچا سکتا اور اگر پہنچا سکتا ہے تو صرف اتنا کہ جتنا تیرے مقدر میں لکھا جاچکا ہے۔

(۴) ہر حال میں اللہ عزوجل سے ہی مانگا جائے اس کے سوا کسی سے نہ مانگا جائے۔

(۵) نفع ونقصان جو تیرے مقدر میں ہے۔ تجھے ضرور ملے گا۔

(۶) صبر کرو اللہ عزوجل تمہاری مدد کرے گا۔

(۷) ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔ اس مفہوم کی ایک اور حدیث ملاحظہ ہو۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عن ابی عمرو (وقیل ابی عمرة) سفیان بن عبد الله رضی الله عنه قال: قلت یا رسول الله صلی الله علیه وسلم قل لی فی الاسلام قولا لا اسالی عنه احدًا غیرك، قال: قل امنت بالله ثم استقم۔ رواہ مسلم۔

حضرت سفیان بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رحمت کونین ﷺ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا: اسلام کے متعلق مجھے کوئی ایسا ارشاد فرمایئے کہ پھر میں آپ کے بعد کسی اور سے سوال نہ کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہو میں اللہ عزوجل پر ایمان لایا اور پھر اسی پر مستقیم رہو۔

یہ ایک ایسی نصیحت ہے جو کہ تمام نصیحتوں کی جامع ہے وہ اس طرح کہ اللہ عزوجل پر ایمان لایا اور اس پر ثابت قدم رہا اور ایک حدیث میں ہے کہ ایمان کا مفہوم یہ ہے کہ توحید کی گواہی نماز کو ٹھیک طریقے سے پڑھنا، زکوٰۃ ادا کرنا اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا (مشکوٰۃ شریف) اور اسی پر ثابت قدمی کامیابی کی اصل ہے۔

صرف مباح امور کی دعا مانگی جائے

قرطبی ج ۲ ص ۳۱۱ پہ دعا کا یہ ادب اس طرح بیان فرمایا گیا ہے ومن شرط المدعو فیه ان یکون من الامور الجائزة الطلب والفعل شرعا اور یہ بھی ضروری ہے کہ جائز امور کی دعا مانگی جائے یعنی جو چیز عادتاً مانگی جاتی ہوں اور شرعاً مباح ہوں۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ مومن کی دعا اسی وقت قبول ہوتی ہے جب وہ نہ تو گناہ کی کوئی چیز طلب کرے اور نہ رشتہ توڑے یعنی قطع رحم کی دعا کرے اور نہ جلد بازی سے کام لے اور گناہ کی کوئی چیز مانگنے کا مطلب یہ ہے۔

مثل ان یقول اللهم قدرنی عنی قتل فلان وهو مسلم اواللهم ارزقنی الخمر۔ او اللهم اغفر لفلان وهو مات کافرا یقینا۔ او خلد فلانا المومن فی النار۔ (مرقات ص ۳۵، ج ۵)

مثلاً کوئی شخص یوں دعا مانگنے لگے۔ اے اللہ مجھے فلاں شخص کو جو مسلمان ہے قتل کرنے کی طاقت عطا فرما، یایوں کہے اے اللہ! مجھے شراب عطا کر، یایوں کہے اے اللہ! فلاں شخص کو بخش دے حالانکہ اس کی موت یقینی طور پر کفر پر واقع ہوئی ہے یایوں کہے اے اللہ فلاں مومن کو ہمیشہ عذاب جہنم میں مبتلا رکھ۔

اور اسی طرح محال عقلی، عادی، شرعی اور غیر ممکن الوقوع چیزوں کی دعا مانگنا اور پھر ان کی قبولیت کی امید رکھنا بھی انتہائی حماقت اور بے وقوفی کی بات ہے مثلاً کوئی عقل کا اندھا یہ دعا مانگے کہ اے اللہ تو مجھے دنیا ہی میں بحالت بیداری اپنا دیدار عطا فرما۔ یایوں کہے اے اللہ مجھے نبوت عطا فرما یایوں کہے اے اللہ مجھ پر آسمان سے مائدہ نازل فرما، یایوں کہے اے اللہ آسمان نیچے اور زمین اوپر کر دے یا بوڑھا جوان بننے کی دُعا کرے۔ (قرطبی ص ۲۲۶، ج ۷، طحاوی ص ۱۴۹ تا ۱۷۳)

اور روح المعانی میں ادعوا ربکم تضرعا وخفیة انه لا یحب المعتدین سورۂ اعراف آیت ۵۰ کے تحت علامہ آلوسی قدس سرہٗ رقمطراز ہیں:

هو طلب ما لا یلیق بالداعی کرتبة الانبیاء علیهم السلام والصعود الی السماء وان منه ما ذهب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جمع الیٰ انہ کفر کطلب دخول ابلیس وابی جھل واضرابھما الجنۃ ۔ وطلب نزول الوحی والتنبی ونحو ذلک من المستحیلات لما فیہ من طلب اکذاب اللہ نفسہ

(روح المعانی ص ۱۳۹، ۱۴۰ ج ۷)

اور دعا میں حد سے تجاوز کرنے میں یہ بھی داخل ہے کہ ایسی چیز کو طلب کرنا جو دعا کرنے والے کی شان کے لائق نہ ہو۔ مثلاً انبیاء علیہم السلام کے رتبہ کا سوال کرنا یا آسمان کی طرف چڑھنے کی دعا مانگنا اور اسی قبیل سے یہ بھی ہے کہ ان چیزوں کی دعا مانگنا جو علماء کی جماعت کے نزدیک سراسر کفر ہے مثلاً ابلیس اور ابو جہل اور ان جیسے کفار کے لیے جنت میں داخل ہونے کی دُعاء مانگنا اور اپنے نبی بننے اور نزول وحی کی دُعاء مانگنا جو محالات میں سے ہے یونکہ ان کی دُعاء مانگنا خود ذات باری کی تکذیب کو مستلزم ہے۔ قطع رحم کی دعا کا مطلب یہ ہے۔ کہ کوئی ناسپاس یوں دُعا کرنے لگے کہ اے اللہ! مجھ میں اور میرے والد میں جدائی و تفریق پیدا کر دے۔

(مرقات ص ۳۵ ج ۵)

حدیث شریف میں آتا ہے کہ رحم قیامت کے دن بارگاہِ رب العزت میں عرض کرے گا۔ اے اللہ جس نے دنیا میں مجھے ملایا تھا آج تو بھی اسے ملالے اور جس نے مجھے کاٹا آج تو بھی اسے جُدا کر دے (ظفر جلیل شرح حصن)

غالباً اسی بناء پر حضور ﷺ نے اس بارے میں رشتہ منقطع کے اثراتِ بد سے پناہ چاہی ہے دعا کے الفاظ یہ ہیں:

اللھم انی اسئلک غنی الاھل والموالی واعوذ بک ان یدعوا علی رحم قطعتھا

(حزب الاعظم ص ۹۹ منزل ششم)

اے اللہ میں تجھ سے اپنے گھر والوں اور اپنے غمخواروں کی مالداری مانگتا ہوں اور تیری پناہ لیتا ہوں رشتے کی بد دعا سے کس کو میں نے کاٹ دیا ہو۔ حدیث کے مفہوم کے مطابق مومن کی ایسی غیر ایمانی دُعاء مژدہ اجابت نہیں لا سکتی۔

یا الٰہی! یوم محشر مصطفےٰ کا ساتھ ہو ۔۔۔ شافع روز جزا صل علیٰ کا ساتھ ہو
یا الٰہی! جب کہ ہو درپیش راہ پل ہمیں ۔۔۔ عاجزوں کے دستگیر و پیشوا کا ساتھ ہو
یا الٰہی! ہم سبھوں کا خاتمہ بالخیر ہو ۔۔۔ جب چلیں دنیا سے محبوب خدا کا ساتھ ہو
یا الٰہی! جب ترازو میں تلے فردِ عمل ۔۔۔ اُس مدد گار دو عالم رہنما کا ساتھ ہو
یا الٰہی! مصطفےٰ کے ہیں جو یار وجانشین ۔۔۔ یعنی صدیق دو عالم پیشوا کا ساتھ ہو
یا الٰہی! عدل جن کا خلق میں مشہور ہے ۔۔۔ حضرت فاروق اعظم بے ریا کا ساتھ ہو
یا الٰہی! ہیں جو ذوالنورین دامادِ نبی ۔۔۔ یعنی عثمان غنی ذوالحیاء کا ساتھ ہو
یا الٰہی! حوضِ کوثر پر بوقت تشنگی! ۔۔۔ ساقی کوثر علی المرتضیٰ کا ساتھ ہو
یا الٰہی! کر عطا رتبہ شہادت کا ہمیں ۔۔۔ سیّد بے کس شہید کربلا کا ساتھ ہو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یا الٰہی! لے چلیں جب دفن کرنے قبر میں　　غوثِ پاک پیشوائے اولیاء کا ساتھ ہو
یا الٰہی! وقت مشکل حافظِ ناکام کو　　اپنے پیرو مرشدانِ رہنما کا ساتھ ہو
(قاضی خلیل الدین حسن حافظ پیلی بھیتی)

آدابِ دعا کے بارے میں احادیث

مزید چند آداب اختصار کے ساتھ احادیث کی صورت میں ملاحظہ ہوں۔

☆ حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

اذا دعا احدکم فلیؤمن علی دعاء نفسه

(کنز العمال للمتقی، ۳۲۴۹، ۲/ ۸۲، السنن الکبریٰ للبیهقی ۲/ ۳۵۳، فتح الباری للعسقلانی ۱۱/ ۱۴۱)

جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو اپنی دعا پہ آمین کہے۔

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

اکثروا الدعا بالعافیه۔

دعائے عافیت کی کثرت کیا کرو (کنز العمال للمتقی ۳۲۴۴، ۲/ ۸۰، اتحاف السادۃ للزبیدی ۹/ ۱۸۹)

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

اذا سئال احدکم فلیکثر الدعاء۔

جب تم میں سے کوئی دعا مانگے تو کثرت کرے (کیونکہ اپنے رب سے ہی مانگ رہا ہے)۔ (الجامع الصغیر للسیوطی ۱/ ۸۶)

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں کہ یہ حدیث سوال مسئول دونوں میں تکثیر کی طرف ارشاد فرماتی ہے، مسئول میں یہ کہ بہت کچھ مانگے، بڑی چیز مانگے کہ آخر رب قدیر سے سوال کرتا ہے اور سوال میں یوں کہ بار بار مانگے، بکثرت مانگے کہ آخر کریم سے مانگ رہا ہے وہ تکثیر سوال سے خوش ہوتا ہے بخلاف ابن آدم کے کہ بار بار مانگنے سے جھنجلاتا ہے۔ فللّٰہ الحمد وحدہ

☆ عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: لیکثر من الدعاء

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دعا کی کثرت رکھنا چاہیے۔ (الجامع للترمذی باب ماجاء ان دعوۃ المسلم مستجابۃ، ۲/ ۱۷۴)

☆ عن ام المومنین عائشه الصدیقه رضی الله عنها قالت: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: ان الله تعالیٰ یحب محلین فی الدعاء۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ بکثرت و بار بار دعا (اور دعا میں الحاح) کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ (الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۱۱۶)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وقت کی قدر کرو

کاش کہ فضولیات میں اپنا قیمتی وقت ضائع کرنے والے دعا کی اہمت کو سمجھنے کی کوشش کریں اور اپنے نبی علیہ السلام کے اس فرمان پہ غور کریں۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی شخص کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ جو بات کام کی نہ ہو اسے چھوڑ دے۔ (ابن ماجہ شریف جلد ۲ صفحہ ۴۸۲ کتاب الفتن رقم ۱۷۷۴)

اس حدیث میں حضور فخر بنی آدم ﷺ نے اپنے امتیوں کو ان کاموں اور باتوں سے بچنے کی تاکید فرمائی جن کا کوئی مقصود اور معنی نہ ہو اس لیے تو فرمایا:

(اے مومنو!) تم فحش یعنی گندی گفتگو سے بچو کہ اللہ عزوجل فحش اور تفحش کو پسند نہیں کرتا۔ (مستدرک حاکم) اس لیے ہمیں بے معنی باتوں سے بچنا چاہیے اور خاموش رہنا چاہیے کیوں کہ اس کی بڑی فضیلت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: جو خاموش رہا اس نے نجات پائی۔ (ترمذی شریف)

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لقد بارك اللہ لرجل فی جاجۃ اکثر الدعا فیھا اعطاھا او منعھا

بے شک اللہ تعالیٰ نے برکت دی بندے کی اس حاجت میں جس میں وہ بکثرت دعا کرے خواہ اس کی مانگی ہوئی چیز اسے ملے یا نہ ملے۔ (الصحیح المسلم باب حدیث جابر الطویل ۲/۴۱۶، مشکوۃ المصابیح للتمریزی ۲۲۲۹)

☆ حضرت ابونعامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو یہ دعا کرتے ہوئے سُنا: اللھم انی اسئلك القصرا لا بیض من یمین الجنۃ

اے اللہ میں تجھ سے جنت کی دائیں جانب سفید محل (وائٹ ہاؤس) مانگتا ہوں۔

یہ سُن کر حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یکون فی ھذہ الامۃ قوم یعتدون فی الدعاء والطھور۔

میں نے حضور ﷺ سے سُنا ہے کہ اس امت میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو دعا اور طہارت میں حد سے تجاوز کریں گے۔ (جامع الاحادیث ج ۴ ص ۲۸۵)

کھانا پینا، پہننا حرام، دعا کیسے قبول ہو؟

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ان اللہ تعالیٰ طیب لا یقبل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الا طيبا، وان الله امر المومنين بما امر به المرسلين فقال تعالى: يايها الرسل كلوا من الطيبات واعملوا صالحا وقال تعالى: يايها الذين آمنوا كلوا من طيبات ما رزقنا كم ثم ذكر الرجل يطيل السفر اشعث اغبر يمديديه الى السماء: يا رب، يا رب، ومطعمه حرام ومشربه حرام وملبسه حرام وغذى بالحرام، فانى يستجاب له؟ رواه مسلم

اس حدیث مبارکہ میں حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ پاک ہے، اور پاک کو پسند کرتا ہے معلوم ہوا کہ نجس، پلید اور خبیث کو پسند نہیں کرتا ہے اسی وجہ سے ہمیں ان اشیاء سے بچنا چاہیے لیکن آج کے دور میں بھی بعض لوگ اللہ اور اس کے پیارے محبوب ﷺ کی نافرمانی کرتے ہیں ممنوع اشیاء سے نہیں بچتے یہاں تک کہ کوے جیسی خبیث وفاسق چیز کو حلال کہتے ہیں۔ (تذکرۃ الرشید جلد ا صفحہ ۱۷۸) حالانکہ اس کی ممانعت حدیث سے ثابت ہے جیسا کہ حدیث مبارکہ ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ پانچ جانور فاسق (گندے خبیث) ہیں، سانپ اور عذاب ابقع (یعنی کوا) (مسلم شریف جلد ا صفحہ ۳۸۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ کوا (کون کھا سکتا ہے) کیونکہ یہ فاسق ہے خدا کی قسم یہ پاکیزہ چیزوں سے نہیں ہے۔ (ابن ماجہ شریف) صاحب ہدایہ نے لکھا کوا مردار کھاتا ہے اور مخلوط چیزیں بھی کھاتا ہے۔ (ہدایہ جلد ۴ صفحہ ۲۶۲)

اس لیے کوا حلال نہیں حرام ہے مگر پسند اپنی اپنی ہے اور ویسے بھی یہ مثال مشہور ہے کہ "جنس جنس کی طرف مائل ہوتی ہے۔" اصل میں بحث چل رہی تھی کہ اللہ عزوجل پاک ہے اور پاک کو پسند کرتا ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مال حرام سے صدقہ کرنا ناجائز ہے اور جس مال کی حرمت قطعی ہو جیسے سود یا مال غیر اس کے ساتھ صدقہ کرنا کفر ہے ہمارے فقہائے کرام رحمہم اللہ نے یہ لکھا ہے کہ اگر فقیر کو یہ معلوم ہو جائے کہ یہ مال حرام ہے اس کے باوجود فقیر اس مال کو لے کر دینے والے کے حق میں دعا کرے تو وہ بھی کافر ہو جائے گا۔ (فتاویٰ شامی) اسی طرح بینک سے سود لینا بھی ناجائز ہے اور اس سود کو فقراء پر خرچ کرنا بھی ناجائز ہے اور یہ بات بھی اس حدیث سے ثابت ہوئی کہ حرام مال کھانا دعا کے قبول نہ ہونے کا سبب بھی ہے۔ اللہ عزوجل ہمیں حرام سے بچنے اور حلال کی طرف رجوع کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ہمارے دین میں تو مشکوک چیزوں سے بھی بچنے کا حکم دیا گیا ہے چنانچہ حدیث ملاحظہ ہو۔

عن ابى محمدن الحسن بن على بن ابى طالب سبط رسول الله صلى الله عليه وسلم وريحانته رضى الله عنه قال: حفظت من رسول الله صلى الله عليه وسلم دع ما يريبك الى مالا يريبك (رواه الترمذى والنسائى وقال الترمذى: حديث حسن صحيح)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ نواسہ رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے اس بات کو یاد رکھا ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جو چیز تمہیں شک میں ڈالے اسے چھوڑ دے اور جس میں شک نہ ہو اسے سرانجام دے۔

آپ نے غور فرمایا کہ حضور ﷺ نے شک والی چیزوں سے منع فرمایا اور شک میں ڈالنے والی اشیاء میں وہ چیزیں ہیں کہ جن کو حلال وحرام کے درمیان شمار کیا جاتا ہے کیونکہ یہ وہ اشیاء ہیں کہ جن کے متعلق قرآن وحدیث سے صاف اور صریح الفاظ میں حکم نہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ملتا اور قیاس کے ذریعے سے اگر اس کا حکم دیکھیں تو قیاس اس کے جائز ہونے کا بھی فتویٰ دیتا ہے اور دوسرے رخ سے غور کریں تو ممانعت کا پہلو بھی نکلتا ہے اس کے کرنے میں لذت اور مزا ہو یا دنیاوی نفع ہو تو انسان اس کے کرنے کی طرف جھکتا ہے لیکن جب اپنے دل سے سوال کرتا ہے اور اس کو کرنا چاہتا ہے تو دل مطمئن نہیں ہوتا' لہٰذا ایسے حالات میں اس کام یا عمل کے کرنے سے بچ جانا چاہیے اللہ عزوجل مومن کے دل کو منور کر دیتا ہے اور اگر شک والے کام کو انسان کر لے تو گناہ میں پڑ جانے کا امکان بڑھ جاتا ہے۔

اس بحث کے آخر میں خلاصہ کے طور پہ دعا کے آداب لکھے جا رہے ہیں تا کہ جو اتنی زیادہ ورق گردانی نہیں کر سکتا وہ ایک صفحہ پہ اجمالی طور پر تمام آداب کا مطالعہ کرے۔ ہر ادب کے شروع میں ستار کا نشان ہے اور ادب بیان کر کے ساتھ ہی اس کا حوالہ بھی دے دیا گیا ہے ہو سکتا ہے جو آداب بیان ہوئے ہیں ان میں سے کوئی اس عنوان کے تحت درج نہ کیا جا سکا ہو یا کوئی ایسا ادب اس جگہ بیان ہو گیا ہو جو ماقبل میں نہ بیان ہو سکا ہو اس سے آدابِ دعا کی کثرت کا پتہ چلتا ہے۔

ترا نام نامی ہے حرزِ جاں تیری شان جل جلالہ
تو ہے بے نشان، تو ہے بانشان تیری شان جل جلالہ

تو علیم ہے، تو حکیم ہے، تو رؤف ہے، تو رحیم ہے
تو ہے خالق ہر ایک انس وجاں تیری شان جل جلالہ

ترے نور ہی کا ظہور ہے، جو قریب ہے یا وہ دور ہے
ترے نور ہی سے ہیں دو جہاں تری شان جل جلالہ

ہیں تجھی سے ارض وسماء ملک، ہے تیری زمیں، ہے ترا فلک
ہیں تجھی سے دونوں جہاں عیاں، تیری شان جل جلالہ

تو وہ بے نشان ہے کہ بانشان ہوئے تجھ سے جتنے تھے بے نشان
ہے تو ہی عیاں، ہے تو ہی نہاں، تیری شان جل جلالہ

تیرے بندے ہیں سبھی انبیاء، ترے بندے ہیں سبھی اولیاء
تو ہے سب کا حافظ ونگہبان، تری شان جل جلالہ

تو نے جس کو چاہا نبی کیا، کیا اُن میں آخر انبیاء
جنہیں بھیجا خاتم مرسلاں تیری شان جل جلالہ

پس مرگ یا کہ حیات میں، جو مدد کسی کی کوئی کرے
ہے سبھی سے جلوہ ترا عیاں، تیری شان جل جلالہ

ترا بندۂ دیدار علی جو ظلوم ہے، جو جہول ہے
ترے لطف کا ہے یہ "مدح" خواں تری شان جل جلالہ

(حضرت مولانا سید دیدار علی شاہ الوری رحمۃ اللہ علیہ بانی دار العلوم حزب الاحناف لاہور)

آدابِ دعا کا خلاصہ

(☆) دُعا باوضو کرنا (بخاری جلد ۲ص ۹۴۴)، (☆) اسم اعظم کے وسیلہ سے دُعاء کرنا (شرح السنۃ جلد ۳ص ۷۸، الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۴۸۵)، (☆) دُعاء سے پہلے ذکر الٰہی اور درود شریف پڑھنا (ابوداؤد جلد ۱ص ۲۱۵، نسائی جلد ۱ص ۱۸۹، جلاء الافہام ص ۶۹، شرح السنۃ جلد ۳ص ۲۷۹)، (☆) دُعاء سے پہلے اللھم یا اللھم ربنا کہنا (بخاری جلد ۲ص ۹۴۵، مسند احمد جلد ۳ص ۱۰۱)، (☆) دُعا سے پہلے ربنا کہنا (الترغیب والترہیب جلد ۲ص ۴۸۸، مجمع الزوائد جلد ۱۰ص ۱۵۹)، (☆) دُعاء میں تکلف کرنا منع ہے (ابن ماجہ ص ۲۸۳، ابوداؤد حدیث نمبر ۱۴۸۰)، (☆) رزق حلال کھانا (الترغیب والترہیب جلد ۲ص ۵۴۵، مسلم جلد ۱ص ۳۲۶)، (☆) روبقبلہ ہو کر دُعاء کرنا (بخاری جلد ۲ص ۹۳۹)، (☆) لوگوں کی طرف منہ کر کے دُعا کرنا (بخاری جلد ۲ص ۹۳۹، ابن ماجہ ص ۹۱)، (☆) یقینِ قبولیت اور حضورِ قلب سے دُعاء کرنا (الترغیب والترہیب جلد ۲ص ۴۹۲، مشکوٰۃ ص ۱۹۵)، (☆) دُعا کے وقت عزم بالجزم ہونا (بخاری جلد ۲ص ۹۳۸، مسلم جلد ۲ص ۳۹۲)، (☆) دُعا کرنے میں جلد بازی نہ کرنا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(بخاری جلد ۲ ص ۹۳۸، مسلم جلد ۲ ص ۳۵۲، ابوداؤد جلد ۱ ص ۲۱۲، ترمذی جلد ۲ ص ۱۷۶، ابن ماجہ ص ۲۸۲)، (☆) بزرگوں سے دُعاء سیکھنا (ترمذی حدیث نمبر ۳۴۹۴، ابوداؤد حدیث نمبر ۹۸۰، مسند احمد جلد ۱ ص ۳۴۲، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۸۴۰)، (☆) بزرگوں سے دُعاء کروانا (ترمذی حدیث نمبر ۳۸۲۹، مسلم جلد ۲ ص ۲۹۸، بخاری جلد ۱ ص ۲۶۶)، (☆) نیک لوگوں سے دُعا کروانا (مسلم جلد ۲ ص ۳۱۱)، (☆) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ سے دُعاء کروائی (مسلم جلد ۲ ص ۳۱۱، مستدرک حاکم جلد ۳ ص ۴۵۶)، (☆) دُعاء اپنی ذات سے شروع کرنا (ابن ماجہ ص ۲۸۲، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۷ ص ۳۳)، (☆) کبھی کبھی چھوٹوں سے اپنے لیے دُعا کروانا (ابوداؤد جلد ۱ ص ۲۱۷، ابن ماجہ ص ۲۱۳)، (☆) کسی کی عدم موجودگی میں اس کے لیے دُعاء کرنا (مسلم جلد ۲ ص ۳۵۲، ابن ماجہ ص ۲۱۳، ترمذی جلد ۲ ص ۱۹۵، ابوداؤد جلد ۲ ص ۱۹۵، مشکوٰۃ ص ۱۹۵)، (☆) ایسی دُعا کرنا جو اللہ (جل جلالہ) کے محبوب بندوں نے کی ہو (ترمذی حدیث نمبر ۳۵۰۵، مسندِ احمد جلد ۱ ص ۱۷۰)، (☆) اپنے، اپنی اولاد اور مال کے لیے بددعا نہ کرنا (مسلم جلد ۲ ص ۴۱۶، ابوداؤد حدیث نمبر ۱۵۳۲)، (☆) عذاب کے لیے دُعاء نہ کرنا (مسند احمد جلد ۳ ص ۱۰۷، مسلم جلد ۲ ص ۳۴۳)، (☆) دُعاء میں عافیت مانگنا (ترمذی حدیث نمبر ۳۵۴۸)، (☆) دوسروں کی عدم موجودگی میں نام لے کر دُعاء کرنا (بخاری جلد ۲ ص ۹۴۷)، (☆) خوش حالی میں دُعا کرنا (ترمذی جلد ۲ ص ۱۷۵)، (☆) جامع دُعاء کرنا (ابوداؤد جلد ۲ ص ۲۱۵)، (☆) قطع رحمی کی دعا نہ کرنا (ترمذی جلد ۲ ص ۱۷۵)، (☆) درمیانی آواز سے دُعاء کرنا (بخاری جلد ۲ ص ۹۳۶، مسلم جلد ۲ ص ۳۴۶، ابوداؤد جلد ۱ ص ۲۲۰)، (☆) دُعا میں گڑگڑانا (تضرع) (الاعراف: ۲۵)، (☆) تین بار دُعاء اور استغفار کرنا (ابوداؤد جلد ۱ ص ۲۲۰)، (☆) دُعاء میں مسجع قافیے سے پرہیز کرنا (بخاری جلد ۲ ص ۹۳۸، ترمذی جلد ۲ ص ۱۷۹، مسلم حدیث نمبر ۲۰۸۸)، (☆) جذبہ معافی اور درگزر رکھنا (النور: ۲۲)، (☆) امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا (آل عمران: ۱۱)، (☆) دُعاء میں ہاتھ اٹھانا (بخاری جلد ۲ ص ۹۳۸، ۹۴۶، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۹۷۶، مسلم جلد ۲ ص ۳۰۷، ابوداؤد جلد ۱ ص ۱۶، ابن ماجہ ص ۲۸۴)، (☆) ہاتھ کہاں تک اٹھائے جائیں (ابوداؤد جلد ۱ ص ۲۱۶)، (☆) دونوں ہاتھ کہاں تک اٹھائے جائیں (ابوداؤد جلد ۱ ص ۲۱۶)، (☆) دُعاء کرنے کے بعد چہرے پر ہاتھ پھیرنا (ترمذی جلد ۲ ص ۱۷۶، ابوداؤد جلد ۱ ص ۲۱۶، مسند احمد جلد ۴ ص ۲۲۱)، (☆) آمین کہنا (بخاری جلد ۲ ص ۹۴۷، مسند احمد جلد ۲ ص ۲۳۸)، (☆) مجلس سے اٹھتے ہوئے دوستوں کے لیے دُعا کرنا (مشکوٰۃ ص ۲۱۹، ترمذی حدیث نمبر ۳۵۰۲)، (☆) وصال شدہ کے لیے ہاتھ اٹھا کر دُعاء کرنا (آداب دعا ص ۱۰۱)، (☆) دُعاء کے وقت بے کسی و بے قراری کا اظہار کرے (النمل: ۴)۔

جن لوگوں کی دعائیں ضرور قبول ہوتی ہیں

(☆) روزہ دار کی افطاری کے وقت، (☆) عدل وانصاف کرنے والے امام وحاکم کی دعا، (☆) مظلوم کی دُعاء، (☆) والدین کی دُعاء، (☆) مسافر کی دُعاء، (☆) حاجی کی دُعاء، (☆) مجاہد کی دُعاء، (☆) بیمار کی دُعاء، (☆) دُعاء کے لیے اچھی جگہ اور مقام اولیاء کا ہونا (آل عمران: ۳۸)، (☆) دُعاء میں نیک اعمال کو وسیلہ بنانا (بخاری جلد ۲ صد ۸۸۳، جلد ۱ ص ۲۹۴، ۳۱۳، ۴۹۳، مسند احمد جلد ۲ ص ۱۱۶)، (☆) دُعاء میں نبی کریم ﷺ کا وسیلہ لینا (ابن ماجہ ص ۱۰۰، مسند احمد جلد ۴ ص ۱۳۸، "۴ سندیں") رسول اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت سے قبل آپ ﷺ کے مبارک وسیلہ سے دُعائیں ہوتی تھیں (دلائل النبوۃ جلد ۵ ص ۴۸۹-۱۱، البدایہ والنہایہ جلد ۱ ص ۸۱، جلد ۲ ص ۳۲۲)، (☆) نبی کریم ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے آپ ﷺ کے وسیلہ سے دُعاء (مواہب الرحمٰن جلد ۱ ص ۲۸۱) وکانوا من

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قبل یستفتحون علی الذین کفروا (البقرۃ:۸۹)(تفسیر النسفی جلد اص ۶۷ تفسیر البیضاوی جلد اص ۷۵، تفسیر ابو سعود جلد اص ۱۶۳، فتح القدیر جلد ا ص ۱۴۵)، (☆) رسول کریم ﷺ کے چہرہ انور کے وسیلہ سے دُعاء (بخاری جلد اص ۱۷۳، تیسیر الباری جلد ۲ ص ۸۴)، (☆) اولیاء اور صلحائے اُمت کے وسیلہ سے دُعاء کرنا (بخاری جلد اص ۱۳۷)، (☆) وسیلے سے دُعاء کرنے والے کے لیے ستر ہزار ملائکہ بخشش کی دُعاء کرتے ہیں (ابن ماجہ حدیث نمبر ۷۷۸، مسند احمد جلد ۳ ص ۲۱، الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۴۵۸)

جن خاص اوقات میں دعا قبول ہوتی ہے

دُعاء اگرچہ ہر وقت مانگنی چاہیے مگر ایسے اوقات میں خصوصیت کے ساتھ دعا مانگی جائے جن میں احادیث نبویہ کے مطابق اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نزول ہوتا ہے کیونکہ ان اوقات مبارکہ میں قبولیت دُعاء کا زیادہ امکان ہوتا ہے چنانچہ عین العلم میں ہے کہ آداب دعا سے ایک ادب یہ بھی ہے کہ اوقات مبارکہ کا خاص خیال رکھے۔ وحقه ان یترصد شرائف الاوقات

جن خاص اوقات میں دعا قبول ہوتی ہے

عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم : من تعار من اللیل فقال : لا الٰه الا اللہ وحدہ لا شریك له، له الملك وله الحمد وهو علیٰ کل شیء قدیر، وسبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰه الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ، ثم قال: اللهم اغفرلی، اوقال: ثم دعا استجیب له ،فان عزم توضاثم صلی قبلت صلوته . (بخاری، ۱/۱۵۵)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے شب بیدار رہ کر پڑھا، لا الٰه الا اللہ وحدہ لا شریك له، له الملك وله الحمد وهو علیٰ کل شیء قدیر، اورسبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰه الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولاقوۃ الا باللہ، اور پھر بطور دعا پڑھا،اللهم اغفرلی، یا فرمایا: پھر اس نے دعا کی تو اس کی دعا قبول ہے۔ پھر اس نے ارادہ نماز کیا اور وضو کر کے نماز پڑھی تو اس کی نماز قبول ہے۔

☆ عن ابی امامه الباهلی رضی اللہ عنه قالٓ: قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم : خمس لیال لا ترد فیهن الدعوۃ، اول لیلة من رجب، ولیلة النصف من شعبان، ولیلة الجمعة، ولیلة الفطر، ولیلة النحر . (الجامع الصغیر للسیوطی ۲/۲۴۱)

"حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچ راتیں ایسی ہیں جن میں دعا قبول ہوتی ہے۔ رجب کی پہلی رات، شب برات، جمعرات، شب عید الفطر یعنی چاند رات اور عید الاضحیٰ یعنی ذوالحجہ کی دسویں رات۔

☆ عن ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ عنه قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم :

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ثلاث ساعات للمرء المسلم ما دعا فيهن الا استجيب له مالم يسئل قطيعة رحم او مأثما، حين يوذن الموذن بالصلوة حتى يسكت، وحين يلتقى الصفان حتى يحكم الله تعالىٰ بينهما، وحين ينزل المطر حتى يسكن ۔ (كنز العمال ۳۳۳۵، ۳/۱۰۱)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے لیے تین اوقات ایسے ہیں کہ ان میں دعا قبول ہوتی ہے اگر کسی گناہ یا رشتہ کاٹنے کی دعا نہ کرے، اذان کے وقت، جہاد کے وقت، اور بارش ہوتے وقت۔

☆ عن سهل بن سعد الساعدى رضى الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : ثنتان لا تردان، الدعاء عند النداء، عند الباس حين يلحم بعضهم بعضا ۔

(السنن لابى داؤد باب الدعا عند اللقاء ۱/۳۴۴)

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو وقتوں میں دعا رد نہیں کی جاتی۔ اذان کے وقت اور جہاد کے وقت جب مجاہدین اسلام کفار اشرار سے بھڑے ہوئے ہوں۔

☆ عن عبد الله بن عمر رضى الله عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : اسرع الدعاء اجابة دعوة غائب لغائب ۔ (ابو داؤد، ۱/۲۱۵)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی مسلمان کسی مسلمان کی پیٹھ پیچھے دعا کرے تو جلد قبول ہوتی ہے۔

☆ عن ابى امامة الباهلى رضى الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : اذا نادى المنادى فتحت ابواب السماء واستجيب الدعاء ۔ (المستدرک للحاکم ۱/۷۳۱، الجامع الصغیر للسیوطی ۱/۵۹)

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اذان ہوتی ہے تو آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اس وقت دعا قبول ہوتی ہے۔

تصریحات علماء وعرفاء کرام

اور حضرت امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ لواقح الانوار القدسیہ ص ۲۸۱ پر فرماتے ہیں۔

ان نؤخر الدعاء بحوالجنا المهمة الى الاوقات التى اخبر الحق تعالىٰ ان لا يرد فيها الدعاءُ كحال السجود ۔ وبين الاذان والا قامة ۔ واقات التجلى الالهى فى الثلث الاخير من الليل لاستدعائه تعالىٰ منا الدعآء فيها ۔ وما طلب ذلك منا الا وقد ارادا جابتنا وقضاء حوائجنا فله الفضل وله الثناء الحسن الجميل ولكن يحتاج الداعى ان يكون متلبسا باداب الدعاء

ہمیں چاہیے کہ خاص اہم مقاصد کے لیے دُعاء کو ان مبارک اوقات تک موخر کر دیں۔ جن کے متعلق ہمیں اللہ تعالیٰ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے (بذریعہ اپنے نبی کے بتلا دیا کہ) ان میں دعا رد نہیں کی جاتی۔ مثلاً سجدہ کی حالت میں اور اذان و تکبیر کے درمیان اور رات کی پچھلی تہائی میں جب کہ تجلیات الٰہیہ کا نزول ہوتا ہے اور اس مبارک وقت (سحر) میں ہم سے خود اللہ تعالیٰ دعا کرنے کا (بذریعہ منادی) مطالبہ کرتا ہے اور یہ مطالبہ قبولیت دعا اور قضاء حاجات ہی کے لیے تو کیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ صاحبِ فضلِ عظیم اور مستحق ثناء جمیل ہے۔

لیکن ان اوقات میمونہ میں دعا کرنے والے کو چاہیے کہ آداب دُعاء کو ملحوظ رکھ کر دُعا مانگے۔

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ اسی کتاب کے دوسرے مقام ص ۶۵۲ پر فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کی عنایات خاصہ کا نزول عام طور پر رات کی پچھلی تہائی میں ہوتا ہے اور کبھی کبھی آدھی رات سے بھی شروع ہو جاتا ہے البتہ جمعہ کی مبارک رات اور لیلۃ القدر میں پوری رات شام سے لے کر صبح تک نزولِ رحمت ہوتا رہتا ہے۔ پس خیر و برکت کے طلب گار کو ان اوقاتِ مبارکہ میں اپنے رب سے غافل نہ رہنا چاہیے۔ اور صفحہ ۴۹ پر اذان و اقامت کے درمیان قبولیت دعا کے سلسلہ میں لکھتے ہیں۔

وذلك لان الحجب ترفع في ذلك الوقت بين الداعي وبين ربه .

اور یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کے اور بندے کے درمیان اس وقت پردے اُٹھا دیئے جاتے ہیں۔

زین الحکم شرح عین العلم ص ۹۹ ج ۱ میں ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

لما ورد فيه من فضيلة من يوم كيوم عرفة ويوم الجمعة وليلة كليلة الجمعة وليلة القدر .

ایک حمد کے بعد ان میں سے بعض کا تفصیلی ذکر کرنے سے پہلے اجمالاً ان اوقات و مقامات کی نشاندہی کی جا رہی ہے۔

تجھے ڈھونڈتا تھا میں چار سو تری شان جل جلالہ
تو ملا قریب رگ گلو تری شان جل جلالہ
تری یاد میں ہے کلی کلی، ہے چمن چمن میں ھو العلی
تُو بسا ہے پھول میں ہوبہو تری شان جل جلالہ
تری جستجو میں ہے فاختہ کہ کہاں تو جلوہ دکھائے گا
اسے ورد کوکو ہے کوبکو تری شان جل جلالہ
گرے قطرہ ابر سے خاک پر تو یہ بولا سبزہ اُٹھا کے سر
دیا غیب سے مجھے آب جو، تری شان جل جلالہ
ترا رنگ لعل و گہر میں ہے ترا نور شمس و قمر میں ہے
تری شان عم نوالہ، تری شان جل جلالہ
ترے حکم سے جو ہوا چلی تو چٹک کے بولی کلی کلی
ہے کریم تو، ہے رحیم تو، تری شان جل جلالہ
ترا ڈالی ڈالی میں وصف ہے تری پتے پتے میں حمد ہے
ترا غنچے غنچے میں رنگ و بو، تری شان جل جلالہ
ترا جلوہ دونوں جہاں میں ہے، ترا نور کون و مکاں میں ہے
یہاں تو ہی تو، وہاں تو ہی تو تری شان جل جلالہ
ہے دُعائے اکبر ناتواں نہ تھکے قلم نہ رُکے زباں
میں لکھوں پڑھوں یہی با وضو تری شان جل جلالہ

اکبر وارثی

اوقات و مقاماتِ قبولیتِ دعا

(☆) ہر رات میں ایک گھڑی میں قبولیت دُعاء (مسلم جلد ۱ ص ۲۵۸)، (☆) آدھی رات کے بعد کی دُعاء (مسلم جلد ۱ ص ۲۵۸،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بخاری جلد ۲ ص ۹۳۶، مسند احمد جلد ۲ ص ۴۳۳، مسلم جلد ۱ ص ۲۵۸)، (☆) مسجد کی طرف جاتے وقت کی جانے والی دُعاء قبول ہوتی ہے (مسند احمد جلد ۱ ص ۳۴۳)، (☆) اذان اور تکبیر کے درمیان کی جانے والی دُعاء رد نہیں ہوتی (مسند احمد جلد ۳ ص ۲۵۴-۱۵۵، مجمع الزوائد جلد ۱ ص ۳۳۴، ترمذی جلد ۱ ص ۵۱)، (☆) اذانِ حالتِ جنگ اور بارش کے وقت کی جانے والی دُعاء (ابوداؤد حدیث نمبر ۲۵۴۰)، (☆) صبح کی نماز کے بعد دُعاء (ابن ماجہ ص ۶۶ مسند احمد جلد ۲ ص ۲۹۴)، (☆) ظہر اور عصر کے درمیان دُعا قبول ہوتی ہے (تفسیر قرطبی جلد ۱ جز ۲ ص ۲۰۹)، (☆) سجدہ کی حالت میں قبولیت دُعاء (مسلم جلد ۱ ص ۱۹۱، ابوداؤد حدیث نمبر ۸۷۵)، (☆) سجدے میں دُعاء کرنے سے شیطان کو تکلیف (مسلم جلد ۱ ص ۶۱، ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۰۵۲، مسند احمد جلد ۱ ص ۲۲۰)، (☆) سجدہ میں دعا کا طریقہ (مشکوٰۃ ص ۸۴، صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر ۶۷۲)، (☆) نماز کے بعد دُعاء (بخاری جلد ۲ ص ۹۳۷، ابوداؤد جلد ۱ ص ۲۲۰)، (☆) ہر نماز کے بعد کی گئی دُعاء (مسند احمد جلد ۵ ص ۴۴، ۴۲، ۳۹، ۳۶)، (☆) نماز کا سلام پھیرنے کے بعد دُعاء (صحیح مسلم جلد ۱ ص ۲۱۸، ترمذی جلد ۱ ص ۶۶، ابن ماجہ ص ۶۷-۶۶)، (☆) کوئی ایک ساعتِ جمعۃ المبارک اور قبولیت دُعاء (مسلم جلد ۱ ص ۲۸۱، نسائی جلد ۱ ص ۲۰۶، ابن ماجہ ص ۸۰)، (☆) امام کے منبر پر بیٹھنے سے لے کر نماز پوری کرنے کی ساعت، مقبولیت دُعاء کی گھڑی (ترمذی حدیث نمبر ۳۳۳۹، مسلم جلد ۱ ص ۲۸، ابوداؤد حدیث نمبر ۱۰۴۹)، (☆) جمعۃ المبارک کی آخرت تین گھڑیاں، مقبولیت کی گھڑیاں (مسند احمد جلد ۲ ص ۳۱۱)، (☆) عصر اور مغرب کے درمیان دُعاء کی قبولیت کی گھڑی (ترمذی جلد ۱ ص ۱۱۱، نسائی جلد ۱ ص ۲۰۶)، (☆) اذانِ مغرب کے وقت دعا قبول ہوتی ہے (مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۲ ص ۳۷۲)، (☆) دو موقعوں پر یعنی اذان کے وقت اور جنگ کے لیے صفوں کی ترتیب کے وقت دُعاء بہت کم رد ہوتی ہے (مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۷ ص ۳۵)، (☆) حج و عمرہ کرنے والے کی دُعاء (ابن ماجہ ص ۲۱۳)، (☆) حاجی کی دُعاء گھر میں داخل ہونے سے پہلے (مسند احمد جلد ۲ ص ۲۹)، (☆) لیلۃ القدر، قبولیت دُعاء کا وقت (روح البیان جلد ۱۰ ص ۴۸۱، ابن کثیر جلد ۴ ص ۵۳۵-۵۳۴، مسند احمد جلد ۶ ص ۲۰۸، ۱۸۳، ۱۸۲، ۱۷۱)، (☆) بیماری کی دُعاء قبول ہوتی ہے (ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۴۴۱، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۸۸)، (☆) آنکھوں میں آنسو آنا قبولیت دُعاء کا لمحہ (تفسیر قرطبی جلد ۱ ص ۲۰۹)، (☆) مرغ کی اذان کے وقت خصوصی قبولیت (مسلم جلد ۲ ص ۳۵۱، ترمذی حدیث نمبر ۳۴۵۹)، (☆) متبرک مقامات پر قبولیت دُعاء کی مثلاً تمام مقدس مقامات، (☆) مطاف میں، (☆) ملتزم کے پاس، (☆) میزاب رحمت کے نیچے، (☆) بیت اللہ شریف کے اندر، (☆) چاہ زمزم کے پاس، (☆) صفا اور (☆) مروہ کی پہاڑیوں پر، (☆) مسعیٰ (صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنے کی جگہ میں)، (☆) مقام ابراہیم کے پیچھے، (☆) میدانِ عرفات میں اور (☆) منیٰ میں (حصن حصین ص ۶ عربی چھاپہ تاج کمپنی لاہور)، (☆) دربار رسالت مآب ﷺ میں:

حضرت امام جزری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، سب سے زیادہ دُعاء کی مقبولیت کا مقام رسول کریم ﷺ کا روضہ اقدس ہے، فرماتے ہیں:

و ان لم یجب الدعآء عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم ففی ای موضع یستجاب (حصن حصین ص ۶)

''اور اگر نبی کریم ﷺ کے روضہ مبارک کے پاس دعا قبول نہیں ہوگی تو پھر کس جگہ قبول ہوگی؟ رسول کریم ﷺ کا روضہ اقدس دُعاؤں کی قبولیت کا وہ مقام ہے جو مقاماتِ قبولیت دُعا میں سرفہرست ہے۔''

یوم عرفہ کی دعا

عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده رضی اللہ عنهم ان النبی صلی اللہ علیه وسلم قال: خیر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الدعا دعا یوم عرفة ۔ (الجامع للترمذی باب جامع الدعوات ۱۹۸/۲)

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے بطریق عن ابیہ عن جدہ روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہتر دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے۔

☆ عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله عنهما ما قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : خیر الدعاء دعاء یوم عرفة وخیر ماقلت انا والنبیون من قبلی لا اله الا الله وحده لا شریك له، له الملك وله الحمد، وهو علیٰ كل شیء قدیر ۔ (ایضاً)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہترین دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے اور بہترین وظیفہ وہ ہے جو میرا اور انبیائے سابقین کا رہا ہے یعنی لا اله لااله الله وحده لا شریك له، له الملك وله الحمد وهو علیٰ كل شیء قدیر۔

یہ بھی قبولیت دعا کے لیے نہایت مبارک اور مخصوص دن ہے اور ردالمختار جلد دوم میں علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ سارے سال میں افضل ترین دن یوم عرفہ ہے اور فتح الملہم ص ۳۹۶ ج ۲ میں ہے۔

و الا صح ان یوم عرفة افضل وجمع بانه افضل ایام السنة ویوم الجمعة افضل ایام السبوع

زین الحلم ص ۱۰۱ ج ا میں ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

فورد خیر الدعاء دعاء یوم عرفة رواه الترمذی عن عمرو بن شعیب رضی الله عنه عن ابیه عن جده

حدیث شریف میں وارد ہوا ہے کہ بہترین دعا عرفہ کے دن کی ہے۔ ترمذی و عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

یوم الجمعۃ کی دعا

عن ابی هریرة رضی الله عنه قال: ان رسول الله صلی الله علیه وسلم ذكر یوم الجمعة فقال: فیه ساعة لا یوافقها عبد مسلم وهو یصلی یسال الله شیئا الا اعطاه ایاه

(الصحیح المسلم، کتاب الجمعه، ۲۸۱/۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن ایک ایسی ساعت ہے کہ اس میں کوئی بھی مسلمان بندہ بحالت نماز دعا کرے تو اس کی مراد ضرور پوری ہوتی ہے۔

☆ عن ابی بردة بن ابی موسی الاشعری رضی الله عنه قال: قال لی عبدالله بن عمر رضی الله عنهما : اسمعت ایاك یحدث عن رسول الله فی شان ساعة الجمعة؟ قال: قلت: نعم سمعته یقول: سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: هی ما بین ان یجلس الامام الی ان تقضی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الصلوة ۔ (ایضاً)

حضرت ابو بردہ بن ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کہ آپ نے اپنے والد گرامی حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے حضور کی حدیث جمعہ کے دن کی اس خاص ساعت کے بارے میں سنی جس میں دعا قبول ہوتی ہے؟ میں نے عرض کیا: ہاں، میں نے اپنے والد کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ ساعت امام کے خطبہ کے لیے منبر پر بیٹھنے سے لیکر نماز ادا ہونے تک ہے۔

☆ عن انس بن مالك رضي الله عنه قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم التمسوا الساعة التي ترجي في يوم الجمعة بعد العصر الى غيبوبة الشمس ۔ (الجامع للترمذی، ابواب الجمعه، ۱/۶۵)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن جس ساعت میں قبولیت دعا کی غالب امید ہے اس کو تم عصر سے غروب آفتاب تک تلاش کرو۔

☆ عن عمرو بن عوف رضي الله عنه قال: قال النبي صلي الله عليه وسلم : ان في الجمعة ساعة لا يسال الله العبد فيها شيئا الا اتاه الله اياه، قالوا: يا رسول الله! اية ساعة هي، قال: حين تقام الصلوة الى انصراف عنها (ایضاً)

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک جمعہ کے دن ایک ایسی ساعت ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ سے اس ساعت میں جو مانگتا ہے پاتا ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کونسی ساعت ہے؟ فرمایا: جب نماز قائم ہو اس وقت سے فارغ ہونے تک۔

☆ عن ابي هريرة رضي الله عنه قال : خرجت الى الطور فلقيت كعب الاحبار فجلست ، فحدثني عن التورات وحدثته عن النبي صلى الله عليه وسلم فكان فيما حدثته ان قلت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : خير يوم طلعت عليه الشمس يوم الجمعة فيه خلق آدم، وفيه اهبط ، وفيه تيب عليه، وفيه مات، وفيه تقوم الساعة، وما من دابة الاو هي مصبحة يوم الجمعة من حين تصبح حتى تطلع الشمس شفقا من الساعة الا الجن والانس، وفيه ساعة لا يصاد فها عبد مسلم وهو يصلى فيسأل الله شيئا الا اعطاه اياه، قال كعب: ذلك في كل سنة، فقلت: بل في كل جمعة، فقرا كعب التوراة فقال: صدق رسول الله صلى الله عليه وسلم ۔

(المؤطا لمالك باب ماجاء في الساعة ۔ ۳۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں طور کی جانب سفر کر کے گیا تو وہاں حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی، میں ان کی مجلس میں بیٹھا تو انہوں نے تورات سے کچھ سنایا اور میں نے حضور نبی کریم ﷺ کی حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمام ایام میں بہتر و افضل یوم جمعہ ہے کہ اسی میں حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوئی، اسی دن زمین پر اتارے گئے، اسی دن ان کی توبہ قبول ہوئی اسی دن ان کا وصال ہوا، اسی دن قیامت قائم ہوگی زمین پر چلنے والا ہر جانور جمعہ کے دن صبح ہی سے قیامت آنے سے خوفزدہ رہتا ہے مگر جن وانس اور اسی دن میں ایک ایسی ساعت ہے کہ مسلمان بندہ بحالت نماز جب دعا کرتا ہے تو قبول ہوتی ہے۔ حضرت کعب نے فرمایا: یہ ہر سال میں فقط ایک دن ہے میں نے کہا: بلکہ ہر جمعہ میں ایک ساعت ہے۔ حضرت کعب نے جب دوبارہ تورات پڑھی تو بولے رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا۔

☆ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : فی الجمعہ ساعۃ لا یوافقھا عبد یستغفر اللہ الاغفر لہ ۔ (الجامع الصغیر للسیوطی ۲/۳۶۶)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جمعہ میں ایک ایسی ساعت ہے کہ اس میں کوئی بندہ استغفار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیتا ہے۔

امام اہلِ سنت کی تحقیق انیق

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بعض صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا اس بات پر اجماع ہے کہ قبولیت دعا کی ساعت روز جمعہ کی پچھلی ساعت ہے۔

ساعت جمعہ کے بارے میں اگرچہ اقوال علماء چالیس سے متجاوز ہوئے مگر قوی وراجح ومختار اکابر محققین وجماعت کثیرہ ائمہ دین دو قول ہیں۔

ایک وہ جس کی طرف حضرت والد ماجد قدس سرہٗ نے ارشاد فرمایا: یعنی ساعت اخیرہ روز جمعہ غروب آفتاب سے کچھ ہی پہلے ایک لطیف وقت۔ اشباہ میں فرمایا: ہمارا یہی مذہب ہے عامۂ مشائخ حنیفہ اسی طرف گئے۔

یونہی تاتارخانیہ میں اسے ہمارے مشائخ کرام کا مسلک ٹھہرایا اور یہی مذہب ہے عالم الکتابین سیدنا حضرت عبداللہ بن سلام، سیدنا حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہما کا اور اسی طرف رجوع فرمایا سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ایسا ہی منقول ہے حضرت بتول زہراء صلوات اللہ وسلامہ علی ابیہا وعلیہا سے اور یہی مذہب ہے امام شافعی، امام محمد رضی اللہ عنہ کا اور امام اسحاق بن راہو یہ وابن الزملکائی، اور ان کے تلمیذ علائی وغیرہم علماء کا۔ امام ابوعمرو بن عبدالبر نے فرمایا: اس باب میں اس سے ثابت تر کوئی قول نہیں۔ فاضل علی قاری نے کہا: یہ تمام اقوال سے زیادہ لائق اعتبار ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں: اکثر احادیث اسی پر ہیں ولہٰذا حضرت والد ماجد قدس سرہٗ نے اسی کو اختیار فرمایا۔

دوسرا قول جب امام منبر پر بیٹھے۔ اس وقت سے فرض جمعہ کے سلام تک ساعت موعودہ ہے۔ یہ حدیث مرفوع ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ میں منصوص ہوا۔ امام مسلم نے فرمایا: یہ سب اقوال سے اصح اور احسن ہے۔ اسی کو امام بیہقی وامام ابن العربی وامام قرطبی نے اختیار کیا۔ امام نووی نے فرمایا: یہی صحیح بلکہ صواب ہے اور اسی طرح روضہ ودرمختار میں اس کی تصحیح کی۔

دلائل طرفین فتح الباری وغیرہ میں مبسوط اور انصاف یہ ہے کہ دونوں جانب کافی قوتیں ہیں، طالب خیر کو چاہیے کہ دونوں وقت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دعا میں کوشش کرے۔ یہ طریقہ جمع کا امام احمد وغیرہ اکابر سے منقول اور بے شک اس میں امید اقوی واتم، اور مصادفت مطلوب کی توقع اعظم، واللہ سبحانہ وتعالیٰ۔

میں کہتا ہوں: اس دوسرے قول پر اس مابین میں دعا دل سے ہوگی یا زبان سے دعا کا موقع بعد التحیات و درود کے ملے گا۔ خواہ جلسہ بین السجدتین میں جبکہ امام بھی وہاں قدرے توقف کرے۔ فافہم (ذیل الدعاء ۴۷)

حاصل کلام یہ کہ جمعہ کی فضیلت میں بہت سی حدیثیں آئی ہیں جن میں سے چند یہ ہیں: اور علامہ ابن القیم جوزی نے زاد المعاد میں اس مبارک دن کی بتیس خصوصیات لکھی ہیں اور امام سیوطی نے رسالہ نور اللمعہ فی خصائص الجمعۃ میں جمعہ کی ایک سو ایک خصوصیات لکھی ہیں۔

شبِ جمعہ بھی نہایت مبارک اور مقبولیت دعا کے لیے مخصوص ہے، حدیث شریف میں وارد ہے:

لیلة الجمعة لیلة اغر ویوم الجمعة یوم ازهر جمعہ کی رات روشن رات ہے اور جمعہ کا دن چمکتا دن ہے۔ (بیہقی)

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی اشعۃ اللمعات ص ۵۷۷ ج ۱ میں فرماتے ہیں کہ اس رات کی خاص فضیلت یہ ہے کہ سید دو عالم ﷺ اپنی والدہ ماجدہ کے بطن مبارک میں اسی رات کو منتقل ہوئے تھے۔

یوم جمعہ کی طرح لیلۃ القدر بھی قبولیت دعا کی رات ہے: قرآن مجید اور حدیث شریف میں اس کی بڑی فضیلت آئی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ اگر مجھ کو شب قدر معلوم ہو جائے تو کونسی دعا مانگوں تو آپ نے فرمایا یہ دعا پڑھنا۔

اللهم انك عفو تحب العفو فاعف عنی

اے اللہ تو معاف کرنے والا ہے، تو معاف کرنے کو پسند کرتا ہے پس مجھ کو معاف کردے (احمد)

افطاری وسحری کی وقت دعا قبول ہوتی ہے

عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله عنهما قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: ان للصائم عند فطره لدعوة ماترد ۔ (السنن لابن ماجه باب فی الصائم لاترد دعوته، ۱/۱۲۶)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک روزہ دار کے لیے وقت افطار بالیقین ایک دعا ہے کہ رد نہ ہوگی۔

☆ عن عبد الله بن عمر رضی الله عنهما: قال رسول الله تعالیٰ علیه وسلم: لکل عبد صائم دعوة مستجابة عند افطاره اعطیها فی الدنیا، او ادخرت له فی الآخرة ۔

(کنز العمال للمتقی، ۲۳۶۱۳، ۸/۴۵۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر روزہ دار بندے کے لیے وقت افطار ایک دعا مقبول ہے خواہ دنیا میں دیدی جائے یا آخرت کے لیے ذخیرہ کردی جائے۔ وقت سحر کے بارے میں تحقیق یہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے کہ

وھو قبیل الصبح علٰی ما ذکرہ الجوھری والسدس الاخیر علی ما قالہ الزمخشری والثلث الاخیر علٰی ما یفھم من کلام الغزالی (زین الحلم ص ۹۹ ج ۱)

اور قبولیت دعا کے لیے وقت سحر بھی خاص وقت ہے اور وقت سحر جوہری کی تحقیق کے مطابق صبح سے کچھ پہلے وقت کو کہتے ہیں اور زمخشری کے نزدیک وہ رات کا آخری چھٹا حصّہ ہے اور کلام غزالی سے جو مفہوم ہو رہا ہے وہ رات کی آخری تہائی ہے۔

اور امام راغب اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں سحر نام ہے اس وقت کا جب رات کی تاریکی صبح کی روشنی سے مل رہی ہو۔ (مفردات)

یہ مبارک وقت دلجمعی اور روحانی قویٰ کی بیداری و بالیدگی اور اجابتِ دعا کا خاص وقت ہے۔

☆ بخاری و مسلم میں روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

ینزل اللہ کل لیلۃ الی سماء الدنیا حین یبقٰی ثلث الیل الاخیر فیقول من یدعو نی فاستجیب لہ من یسئا لنی فاعطیہ من یستغفر نی فاغفر لہ ۔

ہر رات آسمانِ دنیا پر اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق نزول اجلال فرماتا ہے اور رات کا پچھلا تہائی حصّہ باقی رہ جاتا ہے تو فرماتا ہے کون ہے جو مجھے پکارتا ہے کہ میں اس کی دُعاء قبول کروں۔ کون مجھ سے مانگتا ہے کہ میں عطا کروں کون مجھ سے مغفرت چاہتا ہے کہ میں اس کو معاف کردوں۔

(رواہ الترمذی ایضاً عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہا بتغیر یسر ابواب الدعوات ۲/۱۸۸)

☆ **و قیل ان یعقوب علیہ السلام انما قال لبنیہ سوف استغفر لکم ربی لیدعو فی وقت السحر۔ فقیل انہ قام فی وقت السحر یدعوا و لادہ یؤمنون خلفہ فاوحیٰ اللہ عزوجل الیہ انی قد غفرت لھم** (زین الحلم شرح عین العلم ص ۹۹ ج ۱)

حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے فرمایا تھا **سوف استغفر لکم ربی** (میں عنقریب تمہارے لیے اپنے پروردگار سے دعا مغفرت کروں گا) تاکہ آپ بوقتِ سحر ان کے لیے دعا کریں۔ چنانچہ آپ وقتِ سحر دعا کرنے کے لیے کھڑے ہوئے اور آپ کی اولاد اس پر آمین کہتی رہی۔ پس اللہ تعالیٰ نے حضرت یعقوب علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ میں نے ان کو بخش دیا اور معاف کردیا۔

قبولیت دعا کا افضل وارجیٰ وقت

وجوف اللیل ای وسطہ واثنائہ کلہ او نصفہ ۔ (زین الحلم ص ۹۹ ج ۱)

یعنی قبولیت دعا کے لیے ہر رات میں درمیانی حصّہ یا ابتدائی حصہ۔ پوری رات یا آدھی رات مخصوص اوقات ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ ای الدعا اسمع؟ کون سی دعا زیادہ مقبول ہے؟ فرمایا جوف اللیل و دبر الصلوات المکتوبہ۔ رات کے آخری حصہ میں اور فرض نمازوں کے بعد (الجامع للترمذی، ابواب الدعوات، ۲/۱۸۸، المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۱۱۲)

☆ عن عثمان بن العاص رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تفتح ابواب السماء نصف اللیل، فینادی منادٍ! ھل من داعٍ فیستجاب لہ؟ ھل من سائل فیعطی؟ ھل من مکروب فیفرج عنہ۔ فلا یبقی مسلم یدعوا اللہ بدعوۃ الا استجاب اللہ عزوجل لہ الازانیۃ تسعی بفرجھا او عشار۔ (کنزالعمال، ۳۳۵۷، ۲/۱۰۵)

حضرت عثمان بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدھی رات کو آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور منادی ندا کرتا ہے؟ کوئی دعا کرنے والا ہے کہ اس کی دعا قبول فرمائی جائے؟ ہے کوئی مانگنے والا کہ اسے عطا کیا جائے؟ ہے کوئی مصیبت زدہ کہ اس کی مشکل کشائی ہو؟ اس وقت جو مسلمان اللہ عزوجل سے کوئی دعا کرتا ہے مولیٰ سبحانہ وتعالیٰ قبول فرماتا ہے۔ مگر زانیہ کہ اپنی فرج کی کمائی کھاتی ہے، یا لوگوں سے بے جا محاصل (ٹیکس) لینے والا۔

☆ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جوف اللیل الآخر الدعا فیہ افضل وارجی۔ (ترمذی، ۲/۱۸۸)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نصف رات میں دعا افضل ہے اور قبولیت کی اس میں زیادہ امید ہے۔

☆ عن انس رضی اللہ عنہ قال: قال: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: مع کل ختمۃ دعوۃ مستجابۃ۔ (الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۰۰)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر ختم قرآن کے وقت دعا قبول ہوگی ہے۔

☆ عن العرباض بن الساریۃ رضی اللہ عنہ قال: قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ومن صلی صلوۃ فریضۃ فلہ دعوۃ مستجابۃ، ومن ختم القرآن فلہ دعوۃ مستجابۃ۔ (ایضاً، ۲/۵۳۳)

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے فرض نماز کے بعد دعا کی اس کی دعا مقبول ہے اور جس نے ختم قرآن کے بعد دعا کی اس کی دعا مقبول ہوتی ہے۔

☆ عن امیر المومنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال: من ادی فریضۃ فلہ عند اللہ دعوۃ مستجابۃ۔ (السنن لابن ماجہ، ۱/۱۲۶)

امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جس نے فرض نماز ادا کی تو اللہ تعالیٰ کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہاں اس کی دعا قبول ہے۔

مسلم شریف میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہر رات میں ایک ساعت ایسی ہوتی ہے اگر کوئی بندہ اس ساعت میں خدا سے کچھ دعا مانگتا ہے تو وہ دعا قبول کر لی جاتی ہے۔

و عند الزوال ای الاستواء فانه بمنزلة نصف اليل ولا نهما غالب وقت الغفله او بعد الزوال الاخير لما ورد فيه من فتح ابواب السمآء

اور زوال کے وقت کیونکہ یہ وقت بھی دن میں بمنزلہ آدھی رات کے ہے اور عموماً یہ وقت (زوال کا اور نصف شب کا) غفلت کے اوقات ہوتے ہیں یا زوال کے بعد کا وقت اور اس کے متعلق احادیث میں وارد ہے کہ اس وقت آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

تو ہی بے کسوں کا ہے آسرا — تیری شان جل جلالہ
تو ہی ہر بشر کا ہے مدعا — تیری شان جل جلالہ
ہے عیاں بھی تو ہے نہاں بھی تو — ہے یہاں بھی تو ہے وہاں بھی تو
کہ ہے تو ہی تو، "سب کچھ ترا" — تیری شان جل جلالہ
تو ہی رب ہے، تو ہی کریم ہے — تو قدیر ہے، تو رحیم ہے
تو ہی ہے خدا، تو ہی کبریا — تیری شان جل جلالہ
تیری حمد ہو سکے کیا بیاں — کہ ہے تو ہی خالق این و آں
تیرے ہاتھ میں ہے فنا و بقا — تیری شان جل جلالہ

اذان و اقامت کے درمیان دعا قبول ہوتی ہے

☆ **عن انس رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلی الله عليه وسلم : الدعاء بين الاذان والاقامة مستجابة فادعوا۔** (الجامع للترمذی ابواب الدعوات ۲ / ۱۹۹)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اذان و اقامت کے درمیان دعا قبول ہوتی ہے لہٰذا اس وقت دعا کرو۔

عین العلم میں قبولیت دعا کے اوقات میں یہ بھی ایک وقت بیان کیا گیا ہے **و بين الاذان و الاقامة** اذان اور اقامت کا درمیانی وقت بھی قبولیت دعا کے لیے خاص وقت ہے۔

حدیث شریف میں وارد ہے: **الدعآء بين الاذان و الاقامة لا يرد**

اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی ہے: **وزاد الترمذی قالوا فما نقول يا رسول الله قال سلو الله العافية فی الدنيا و الاخرة** (زین العلم شرح عین العلم ص ۱۰۰، ج ۱)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور ترمذی کی روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا کہ اس وقت ہمیں کیا دعا کرنی چاہیے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت کی بھلائی کا سوال کیا کرو۔

قبولیت دعا کا ایک اور وقت

و بین الظهر والعصر یوم الاربعاء (عین العلم)

اور بدھ کے روز بھی ظہر اور عصر کی درمیان قبولیت دعا کا مخصوص وقت ہے

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ زین الحلم ص ۱۰۰ ج ۱ پر فرماتے ہیں۔

لم اجده مجھے اس کا ثبوت نہیں مل سکا۔

لیکن امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ قبولیت دعا کے خاص اوقات، حالات ص ۱۶۵ کے سلسلہ میں بیان لکھتے ہیں:

و ما بین الظهر والعصر فی یوم الاربعاء

کہ اکثر و بیشتر جن اوقات میں دعا قبول ہوتی ہے اُن میں سے ایک وقت بدھ کے دن ظہر اور عصر کا درمیانی وقت بھی ہے۔

قال جابر بن عبد الله رضی الله عنهما دعا رسول الله صلی الله علیه وسلم فی مسجد الفتح ثلاثا یوم الاثنین ویوم الثلاثاء فاستجیب له یوم الاربعاء بین الصلوتین فعرفت السرور فی وجهه ۔ قال جابر رضی الله عنه ما نزل بی امر مهم غلیظ الا توخیت تلك الساعة فادعوا فیها فاعرف الاجابة ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مسجد فتح میں تین بار دعا کی پیر اور منگل کو پس بدھ کے روز ظہر اور عصر کے درمیان آپ کی دعا قبول ہوئی اور خوشی کے آثار آپ کے چہرۂ انور پر نظر آنے لگے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کبھی مجھ پر کوئی سخت سے سخت مصیبت نازل ہوتی ہے تو میں اس ساعت کا انتظار کرتا ہوں۔ پس جب اس ساعۃ میں دعا کرتا ہوں تو وہ مقبول ہو جاتی ہے۔

اور شیخ زادہ محشی بیضاوی نے بھی ص ۴۹۵ ج ۱ میں اس کو بیان کیا ہے۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ زین الحلم ص ۱۰۰ ج ۱ میں اضافہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

وکان حقه ان یذکر رمضان فی اوقات الاجابة فروی الطبرانی عن عبادة بن الصامت رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال یوما وحضر رمضان ۔ اتاکم رمضان شهر برکة یغشاکم الله فیه فینزل الرحمة ویحط الخطایا ویستجیب الدعا (الحدیث)

مصنف علام رحمۃ اللہ علیہ کو حق تھا کہ اوقات اجابتِ دعا میں ماہ رمضان کا بھی ذکر کرتے چنانچہ بزار اور طبرانی نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رمضان کے آمد کے موقع پر آپ نے ارشاد فرمایا کہ رمضان کا بابرکت ماہ آ چکا ہے اس میں اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے تمہاری طرف متوجہ ہوتا ہے اور اپنی خاص رحمتیں نازل فرماتا ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور خطاؤں کو معاف کرتا ہے اور دعائیں قبول کرتا ہے۔

آبِ شبنم سے ہر صبح کر کے وضو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو
پڑھتے ہیں گل چمن میں سبھی چار سُو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو
تجھ کو ڈھونڈا، کہیں بھی نہ آیا نظر، ٹھوکریں کھاتے برسوں پھرے دربدر
دل میں دیکھا تو پایا تجھے ہُو بہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو
حسنِ لیلیٰ کی ساری یہ چنگاریاں، قیس کے دل کی پر سوز بیتابیاں
کچھ نہ ہوتیں نہ ہوتا جو تُو رُو برُو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو
گلشنِ دہر میں جس قدر بھی ہیں گل، جن کی رنگینیوں کا جہاں میں ہے غل،
سب میں ہے اِک تری بھینی بھینی سی بُو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو

سید حبیب احمد

قبولیت دعا کے خاص مقامات

تمام مقامات متبرکہ میں مقبولیت دعا کی زیادہ امید ہے مگر مندرجہ ذیل مقاماتِ متبرکہ کو قبولیت دعا میں زیادہ اہمیت حاصل ہے۔

☆ عن عباس بن مرداس رضی اللہ عنه قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم دعا لا مته عشیة عرفة بالمغفرة فاجیب انی قد غفرت لهم ما خلاالظالم، فانی اخذ للمظلوم منه، قال: ای رب! ان شئت اعطیت المظلوم الجنة وغفرت للظالم، فلم یجب عشیة، فلما اصبح بالمزدلفة اعاد الدعا فاجیب الی ماسأل قال: فضحك رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم او قال تبسم، فقال ابوبکر الصدیق وعمر الفاروق رضی اللہ عنهما: بابی انت وامی، ان هذه لساعة ما کنت تضحك فیها، فما الذی اضحکك؟ اضحك اللہ سنك، قال: ان عدواللہ ابلیس لما علم ان اللہ تعالیٰ عزوجل قد استجاب دعائی وغفر لا متی اخذ التراب فجعل یحثوه علی راسه ویدعو بالویل والثبور فضحکنی مار ایت من جزعه۔ (السنن لابن ماجه، باب الدعاء بعرفة، ۲/۲۲۲)

حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عرفہ کی شام اپنی امت کے لیے دعائے مغفرت کی تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہوئی اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم نے ظالم کے علاوہ سب کی مغفرت فرمادی کہ ظالم سے مظلوم کا بدلہ ضرور لیا جائے گا۔ بارگاہ رب العزت میں عرض کیا: اے میرے رب! اگر تو چاہے تو مظلوم کو جنت عطا فرمائے اور ظالم کو بخش دے، لیکن شام تک یہ دعا قبول نہ ہوئی، جب مزدلفہ میں صبح ہوئی تو آپ نے پھر یہی دعا کی تو قبول ہوگئی، راوی کہتے ہیں: حضرت سید عالم ﷺ ہنسے یا تبسم فرمایا: سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہما نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بارگاہ رسالت میں عرض کیا: ہمارے ماں باپ حضور پر قربان، اس وقت تبسم فرمانے کی وجہ کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ حضور کو ہمیشہ شاداں وفرحاں رکھے۔ حضور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے دشمن ابلیس شیطان مردود کو جب یہ علم ہوا کہ میری دعا قبول ہوگئی ہے اور میری امت بخش دی گئی ہے تو اس نے خاک لیکر سر پر اڑانا شروع کی اور واویلا شروع کیا تو اس کی اس جزع فزع سے مجھے ہنسی آ گئی۔

پسندیدہ ترین دعاء

☆ عن ابی هریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ما من دعاء احب الی اللہ تعالیٰ من ان یقول العبد: اللھم اغفر لامۃ محمد رحمۃ عامۃ۔

(الجامع الصغیر للسیوطی: ۲/۴۹۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو کوئی دعا اس سے زیادہ محبوب نہیں کہ آدمی عرض کرے۔ الٰہی! امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر عام رحمت فرما۔

ماراچوں ظلومی جھولی خوانی ۔ خود برّو رحم وراحم ورحمانی
ماخود کردیم آنچہ اہلش بودیم تو نیز بکن ہر آنچہ اہل وآنی

قال الحسن البصری رحمۃ اللہ علیہ فی رسالۃ الیٰ اھل مکۃ ان الدعاء یستجاب ھناک فی خمسۃ عشر موضعًا۔ فی الطواف وعند الملتزم وتحت المیزاب وفی البیت وعند زمزم وعلی الصفاء والمروۃ وفی السعی وخلف المقام وفی العرفات وفی المزدلفۃ وفی منیٰ وعند الجمرٰت الثلاثۃ کذافی الحصن الحصین

(اور حصن حصین میں بیان کیا گیا ہے کہ) حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے اہل مکہ کو ایک خط لکھا کہ مکہ مکرمہ میں پندرہ مقامات ایسے ہیں جہاں دعا قبول ہوتی ہے۔ طواف میں، ملتزم کے پاس (بیت اللہ شریف کے دروازہ اور حجر اسود کے درمیان جو جگہ ہے اس کو مقام ملتزم کہتے ہیں۔) میزاب رحمت (یعنی بیت اللہ شریف کے پرنالہ کے نیچے جو حطیم کی جانب واقع ہے) بیت اللہ شریف کے اندر۔ چاہ زمزم کے پاس۔ صفا پر۔ مروہ پر۔ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے کے مقام پر۔ مقام ابراہیم کے پیچھے۔ عرفات میں۔ مزدلفہ میں۔ منی میں اور تینوں جمرات کے پاس (جمرات وہ تین پتھر ہیں جو منیٰ میں نصب کیے ہوئے ہیں اور حجاج کرام انکو کنکریاں مارتے ہیں)۔

جن خاص حالات میں دعا زیادہ قبول ہوتی ہے

جس طرح مخصوص اوقات قبولیت دعا میں اثر رکھتے ہیں اسی طرح انسان کے بعض حالات کو بھی حق تعالی نے مقبولیت دعا کے لیے مخصوص فرمایا ہے جن میں دعا رد نہیں کی جاتی ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ عن ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : اغتنموا الدعاء عند الرقة فانها رحمة ۔ (جامع الاحادیث ج ۴ ص ۳۰)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رقت قلب کے وقت دعا غنیمت جانو کہ وہ رحمت ہے۔

☆ عن امیر المومنین علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : اذا زالت الافیاء وراحت الا رواح فاطلبوا الی اللہ حوائجکم، فانها ساعة الاوابین وانه کان للاوابین غفورا ۔ (کنز العمال للمتقی، ۳۳۴۸، ۲/۱۰۳)

امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب سائے پلٹیں اور ہوائیں چلیں تو اپنی حاجت طلب کرو کہ وہ ساعت اوابین کی ہے اور اللہ تعالیٰ اوابین (رجوع لانیوالوں) کی مغفرت فرماتا ہے۔

☆ عن ابی هریرة رضی اللہ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : اذا سمعتم صیاح الدیکة فاسئلوا اللہ من فضله فانها رات ملکا، واذا سمعتم نهیق الحمار فتعوذ باللہ من الشیطان فانه رای شیطانا ۔ (الجامع للترمذی، ابواب الدعوات، ۲/۱۸۴)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ کا فضل مانگو کہ اس نے فرشتہ دیکھا، اور جب گدھے کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہو شیطان سے، کہ اس نے شیطان دیکھ کر آواز نکالی۔

خرد کو شکوہ بجا اپنی نا رسائی کا — کوئی کنارا ہے یا رب تری خدائی کا
پڑی ہوئی ہے ابھی تک مقام حیرت میں — قلق نظر کو بھی ہے اپنی نا رسائی کا
ہر ایک نے تجھے اپنی نظر سے پہچانا — جدا جدا ہے ہر انداز دلربائی کا
خیال ووہم وقیاس وگماں سے دور ہے تو — کسی کو دعویٰ نہیں تیری آشنائی کا
یہ شرق وغرب یہ کون ومکاں یہ ارض وسما — یہ اک حقیر کرشمہ ہے کبریائی کا
وہ بے حجاب نہیں ہے تو بے نشاں بھی نہیں — مجھے بنایا ہے آئینہ خود نمائی کا
تعینات کے پردے اٹھا کے دیکھ اعظم — بہت دراز ہے یہ سلسلہ خدائی کا

(اعظم چشتی)

شرح عین العلم ص ۱۰۰ ج ۱ میں فرماتے ہیں:

و ان یتوصد شرائف الاحوال کالغزو و نزول المطرواذا الفرآئض ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور یہ کہ جہاد فی سبیل اللہ، بارش کے برسنے اور فرائض کی ادائیگی جیسے عمدہ اور خاص حالات کا بھی خیال رکھے۔ (کیونکہ ان حالات میں اجابتِ دعا کے امکانات زیادہ قوی ہیں)

قال ابوهريرة رضى الله عنه ان ابواب السماء تفتح عند زحف الصفوف فى سبيل الله وعند نزول الغيث وعند اقامة الصلوٰة المكتوبة

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جہاد میں گھمسان کی لڑائی اور بارش برسنے اور اقامت فرض نماز کی تکبیر کے وقت آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

وروى ابوداؤد والحاكم عن سهل بن السعد الساعدى رضى الله عنه انه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثنتان لا تردان او قلما تردان الدعاء عند النداء وعند البأس حين يلتحم بعضهم بعضا وفى رواية عنه ايضاً مرفوعا قال وقت المطر او تحت المطر (زین الحلم ص۱۰۰ ج۱)

اور ابوداؤد اور حاکم نے حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ دو چیزیں بہت کم ردّ کی جاتی ہیں ایک دعا اذان کے وقت اور دوسری دعا جہاد کے وقت جبکہ گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہو اور اسی طرح حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے ایک مرفوع روایت میں یہ بھی مروی ہے کہ بارش کے وقت بھی دعا ردّ نہیں کی جاتی ہے۔

و روى الامام الشافعى فى الام مرسلا وقال قد حفظت عن غير واحد جرب الاجابة عنده (زين الحلم ص ١٠٠ ج ١)

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب الام میں مرسلاً روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ متعدد حضرات سے یہ بات مجھ تک پہنچی ہے کہ نزول بارش کے وقت قبولیت دعا مجرب ہے۔

اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو اللہ میرا ہے بس تو مولا میرا ہے بس تو
تیری حمد میں کرتا ہوں لائق حمد فقط ہے تو خالق تو رحمٰن تو مالک تو سبحان ہے تو
قریہ قریہ کو بہ کو مجھ کو تیری جستجو ڈھونڈوں نہ میں اور خدا میری نظروں میں ہے تو
یہ میرا ایمان ہے روزی دینے والا تو پھیلاؤں نہ ہاتھ کہیں جھولی میری بھر دے تو
ناؤ میری پار لگا میرا ناؤ کھویا تو چاہوں میں بس تیری رضا ہو کرم ہر دم قبلہ رُو
رحمت کے سب در کھلیں بخشے خطائیں میری تو چھوڑ کے جاؤں اور کہاں جائے پنہ ہے میری تو
نور سے ہو معمور یہ دل نور کا دے دے توڑا تو نور محمد نور ترا مجھ کو نظر آئے ہر سو
تیرا مظفر کہتا ہے
داتا میرا صرف ہے تو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ختم قرآن کے وقت دعا قبول ہوتی ہے

و ختم القرآن خصوصاً من القاری

قرآن مجید تلاوت کرنے والے کی خصوصاً ختم قرآن کے وقت بھی دُعاء قبول ہوتی ہے۔

طبرانی کبیر میں حضرت عرباض رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

من صلی صلوٰۃ فریضۃ فلہ دعوۃ مستجابۃ ومن ختم القران فلہ دعوۃ مستجابۃ

جو شخص فرض نماز پڑھے گا تو اس کی دعا بھی مقبول ہوتی ہے اور جو شخص قرآن مجید ختم کرے گا تو اس کی دعا بھی مستجاب ہوتی ہے۔

اور ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مصنف میں اور ابوبکر بن داؤد نے اپنی کتاب المصاحف میں بسندِ صحیح روایت کیا ہے کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ بھی اپنے اعزا و اقرباء و احباب کو ختم قرآن مجید کے وقت جمع کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ قبولیتِ دعا کا وقت ہے۔

(زین الحلم ص ۱۰۰ ج ۱)

مسجد کی حاضری کے وقت

و المشی الی المسجد

اور مسجد کی طرف چلتے ہوئے بھی اگر دعا کی جائے تو مقبول ہوتی ہے۔

اور سرکارِ دو عالم ﷺ کا بھی یہ معمول تھا کہ جب مسجد شریف کی طرف تشریف لے جاتے تو دعا پڑھا کرتے تھے۔ چنانچہ بخاری و مسلم میں حضرتِ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ جب مسجد شریف کی طرف تشریف لے جاتے تھے یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

اللھم اجعل فی قلبی نورًا وفی بصری نورًا وفی سمعی نورًا وعن یمینی نورًا وعن شمالی نورًا وخلفی نورًا (زین الحلم ص ۱۰۱ ج ۱)

اے اللہ میرے دل میں نور کر دے اور میری بینائی اور میری شنوائی میں نور کر دے اور میری دائیں جانب اور بائیں جانب نور کر دے اور میرے پیچھے نور کر دے۔

مرے مولیٰ یہ ہے میری طلب مجھ اپنے پانے کا راز دے
جو جیئے تو اپنے لئے جیے نہیں کام کی ہے یہ زندگی
تری کائنات میں اے خدا نہ رہوں کسی سے پرے پرے
میری نظم میں تیرا نظم ہو مری بزم میں میرا عزم ہو
یہ ترا مظفر خوش نصیب جو ہے محو مدحِ حبیب میں

مری جاں سراپا ہو وجد میں مجھے نور ایسا نواز دے
جو کسی کے کام نہ آ سکے نہیں ایسی عمر دراز دے
جو کسی کے غم میں شریک ہو میرے دل کو ایسا گداز دے
کہ بجاؤں تری ہی بانسری مجھے ایسا تو کوئی ساز دے
رہے دو جہاں میں وہ سُرخرو اسے ان عطاؤں پہ ناز دے

(حاجی مظفر الدین خواجہ مظفر سعیدی)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک اور روایت میں دعائیہ کلمات اس طرح وارد ہوئے ہیں:

اللهم انی اسئلك بحق السائلين عليك وبحق ممشای اليك فانی لم اخرج اشرًا ولا بطرًا ولا رياءً وانی خرجت ابتغاء مرضاتك واتقاء سخطك ان تدخلنی فی الجنة مع الابرار

(زين الحلم ص ١٠١ ج ١)

اے اللہ! میں مانگتا ہوں تجھ سے اس حق کے ذریعہ سے جو سائلوں کو تجھ پر حاصل ہے اور تیری جانب چلنے کے حق سے میں تکبر اور غرور اور ریاکاری کی غرض سے نہیں نکلا ہوں میں تو صرف تیری رضا جوئی اور تیری ناراضگی سے بچنے کے لیے نکلا ہوں تو مجھے نیکوکار لوگوں کے ساتھ جنت میں داخل فرما۔

صائم وساجد کی دعا

والصوم ای حالہ فورد الصائم لا ترد دعوته (زين الحلم ص ١٠١ ج ١)

بحالت روزہ بھی دعا مقبول ہوتی ہے چنانچہ ترمذی، ابن ماجہ میں حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ روزہ دار کی دعا رد نہیں کی جاتی ہے۔

والافطار ای وقته فوردان للصائم عند فطره لدعوة ماترد (زين الحلم)

افطار کے وقت بھی دعا مقبول ہوتی ہے چنانچہ ابن ماجہ اور حاکم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ افطار کے وقت روزہ دار کی دعا رد نہیں کی جاتی ہے۔

و السجدة ای حالت السجود فورد اقرب ما يكون العبد من ربه وهو ساجد فاكثروا من الدعا

(زين الحلم)

نیز سجدہ کی حالت میں بھی دعا قبول ہوتی ہے جیسا کہ مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ بندہ سجدہ کی حالت میں اپنے رب سے بہت ہی قریب ہو جاتا ہے تو ایسی حالت میں خوب دعا مانگا کرو۔

و فی الصحيح وغيره ايضاً من حديث ثوبان مرفوعًا ۔ عليك بكثرة السجود فانه لا تسجد لله سجدة الا رفعك الله تعالٰی بها درجة وحظ عنك بها خصيئة ولهذه الاخبار ونحوها ذهب غيروا حد الٰی ان السجود افضل اركان الصلوٰة

اور حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ کثرتِ سجود کا التزام کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے لیے ایک سجدہ کرنے پر ایک درجہ بلند ملتا ہے اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے اور ان احادیث کی روشنی میں اکثر علماء فرماتے ہیں کہ نماز کے تمام ارکان میں سجدہ افضل ہے (روح المعانی ص ١٨٨ ج ٣٠ سورۃ العلق)

علامہ اسمٰعیل حقی آفندی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر روح البیان ص ٤٣٦ سورۃ العلق میں سجدہ کے اقسام مفصل بیان فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ سجدہ کی ایک قسم سجدۂ مناجات بھی ہے۔ اور یہاں بھی سجدہ سے مراد یہ ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مریض ومسافر کی دُعا

و المرض فقد ورد اذا مرض العبد ثلاثة ایام خرج من ذخوبه کیوم ولدته اماه ۔ رواه الشیخ عن انس رضی الله عنه (زین العلم)

اور بیماری کی حالت میں بھی دعا قبول ہوتی ہے چنانچہ ابوالشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ بندہ جب تین دن بیمار ہوتا ہے تو وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہوتا ہے گویا ماں نے آج ہی اس کو جنم دیا ہے۔

و عن عمر رضی الله عنه مرفوعا اذا دخلت علی مریض فمره یدعولك فان دعاؤه کدعاءِ الملئکة (کذافی المشکوٰة)

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جب تو بیمار کے پاس جائے تو اس سے اپنے لیے دعا کی درخواست کر بیمار کی دعا ایسی ہے جیسے ملائکہ کی دعا۔

والرقة ای رقة القلب ودمعة العین بذکر الرب والتیقظ لجلاله تعالیٰ (زین الحلم)

اور اللہ تعالیٰ کی یاد اور اس کے جلال کے تصور سے دل کے گداختہ ہونے اور آنکھوں کے اشک بار ہونے کی حالت میں بھی دعا مقبول ہوتی ہے اور دل کی رقت اللہ تعالیٰ کی رحمت کے نزول کی علامت ہے۔

اور تفسیر قرطبی ص ۳۱۳ ج ۲ میں ہے۔

وروی شهر بن حوشب رضی الله عنه ان ام الدردآء رضی الله عنها قالت له یا شهر الا تجد القشعریرة؟ قلت نعم قالت فادع الله فان الدعا مستجاب عند ذلك

حضرت شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ امّ درداء رضی اللہ عنہا نے مجھ سے فرمایا کہ اے شہر! کیا تو کپکپی محسوس نہیں کرتا؟ میں نے کہاں ہاں، تو امّ درداء رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اس وقت دعا مانگ کیونکہ اس وقت کی دعا مستجاب ہوتی ہے۔

و الغربة فقد روی البزار عن ابی هریرة رضی الله عنه ثلاث حق علیٰ الله ان لا یرد لهم ۔ دعوة الصائم حتیٰ یفطر والمظلوم حتی ینتصر والمسافر حتی یرجع

اور بحالت سفر بھی دعا مقبول ہوتی ہے چنانچہ بزار نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تین شخصوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرلیا ہے کہ ان کی دعا ردّ نہ کرے۔ (۱) روزہ دار جب روزہ افطار کرے۔ (۲) مظلوم جب تک اس کی امداد نہ ہو۔ (۳) مسافر جب تک اپنے گھر واپس نہ آجائے۔

اس کی امداد نہ ہو۔ مسافر جب تک اپنے گھر واپس نہ آجائے۔

''انفرادی'' و ''اجتماعی'' دعا

و الکون فی الجماعة تبلغ مائة ذکر فی الحصن الحصین فی احوال الاجابة اجتماع المسلمین وقال رواه الجماعة عن اُمِّ عطیة الانصاریة ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور دعا کی قبولیت ایسے اجتماع میں بھی حاصل ہوتی ہے جس کی تعداد سو تک پہنچتی ہو۔ علامہ جزری نے حصن حصین میں جمعہ، عیدین، بیت اللہ، عرفات میں مسلمانوں کے دینی اجتماع کو بھی قبولیتِ دعا کے احوال میں ذکر کیا ہے۔

☆ عن ربيعة بن وقاص رضى الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ثلثة مواطن لا ترد فيها دعوة عبد، رجل يكون في برية حيث لا يراه احد الا الله فيقوم فيصلي، ورجل يكون معه فئة فيفر عنه اصحابه فيثبت، ورجل يقوم اخر الليل۔ (الجامع الصغير، ۲۱۲/۱)

حضرت ربیعہ بن وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین مواقع پر کسی بندے کی دعا ردّ نہیں ہوتی۔ ایک وہ شخص جو خشکی کے کسی ایسے مقام پر ہو جہاں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اسے نہ دیکھ رہا ہو وہاں کھڑے ہو کر نماز پڑھے۔ دوسرا وہ شخص جو اس کے ساتھ کوئی جماعت مصروف جہاد ہو لیکن سب اس کو چھوڑ کر چلے جائیں اور وہ ثابت قدم رہے، تیسرا وہ شخص کہ آدھی رات کے بعد عبادت میں مصروف ہو۔

مزارات پہ جا کر دعا کرنا

☆ عن مالك الدار رضى الله عنه قال: اصاب الناس قحط في زمن عمر بن الخطاب رضى الله عنه فجاء رجل "هو البلال بن الحارث المزني الصحابي" رضى الله عنه الى قبر النبي صلى الله عليه وسلم فقال: يا رسول الله! استسق الله لا متك فانهم قد هلكوا، فاتاه رسول الله صلى الله عليه وسلم في المنام فقال: ائت عمر فاقرأه السلام واخبر هم انهم ميسقون۔

(كنز العمال ۴۳۱/۸، مصنف ابن ابی شیبه، ۳۲/۱۲)

حضرت مالک دار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عہد معدلت عہد فاروقی میں ایک بار قحط پڑا، ایک صاحب یعنی حضرت بلال بن حارث مزنی صحابی رضی اللہ عنہ نے مزار اقدس حضور ملجائے بے کساں ﷺ پر حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! اپنی امت کے لیے اللہ تعالیٰ سے پانی مانگیے کہ وہ ہلاک ہوئے جاتے ہیں۔ رحمت عالم ﷺ ان صحابی کے خواب میں تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: عمر کے پاس جا کر اسے سلام پہنچا اور لوگوں کو خبر دے، اب پانی آیا چاہتا ہے۔

☆ عن مالك الدار رضى الله عنه قال: اصاب الناس قحط في زمن عمر رضى الله عنه، فجاء رجل الى قبر النبي صلى الله عليه وسلم فقال: يا رسول الله! استسق لا متك فانهم قد هلكوا، فاتى الرجل في المنام فقيل له: ائت عمر فاقرئه السلام، واخبره انكم مسقيون وقل له: عليك الكيس! عليك الكيس! فاتى عمر فاخبره فبكى عمر ثم قال: يا رب لا آلو الا ما عجزت عنه۔

''حضرت مالک دار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں لوگ قحط میں مبتلا ہو گئے پھر ایک صحابی حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر اطہر پر حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ (اللہ تعالیٰ سے) اپنی امت کے لیے سیرابی مانگیں کیونکہ وہ (قحط سے) ہلاک ہو رہی ہے پھر خواب میں حضور نبی اکرم ﷺ اس صحابی کے پاس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تشریف لائے اور فرمایا: عمر کے پاس جا کر اسے میرا اسلام کہو اور اسے بتاؤ کہ تم سیراب کئے جاؤ گے اور عمر سے (یہ بھی) کہہ دو (دین کے دشمن (سامراجی) تمہاری جان لینے کے درپے ہیں) عقلمندی اختیار کرو، عقلمندی اختیار کرو پھر وہ صحابی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہیں خبر دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور فرمایا: اے اللہ! میں کوتاہی نہیں کرتا مگر یہ کہ عاجز ہو جاؤں۔" (اخرجه ابن ابی شيبة فی المصنف، ۳۵۶/۶، الرقم: ۳۲۰۰۲، وابن تيمية: فی اقتضاء الصراط المستقيم، ۳۷۳/۱، والبيهقی فی دلائل النبوة، ۴۷/۷، وابن عبد البر فی الاستيعاب، ۱۱۴۹/۳، والسبكی فی شفاء السقام، ۱۳۰/۱، والهندی فی كنز العمال، ۴۳۱/۸، الرقم: ۲۳۵۳۵، وابن كثير فی البداية والنهاية، ۵/ ۱۶۷، وقال: اسناده صحيح، والعسقلانی فی الاصابة، ۴۸۴/۳ وقال: رواه ابن ابی شيبة باسناد صحيح)

گنبدِ خضریٰ خدا تجھ کو سلامت رکھے

عن ابی الجوزاء اوس بن عبد الله رضی الله عنه قال: قحط اهل المدينة قحطا شديدا فشكوا الی عائشة فقالت: انظروا قبر النبی صلی الله عليه وسلم فاجعلوا منه كوی الی السماء حتی لا يكون بينه وبين السماء سقف، قال ففعلوا فمطرنا مطرا حتی نبت العشب وسمنت الابل حتی تفتقت من الشحم فسمی عام الفتق.

"حضرت ابوجوزاء اوس بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مدینہ کے لوگ سخت قحط میں مبتلا ہو گئے تو انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے (اپنی ناگفتہ بہ حالت کی) شکایت کی۔ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ کی قبرِ انور (یعنی روضہ اقدس) کے پاس جاؤ اور اس سے ایک کھڑکی (سوراخ) آسمان کی طرف اس طرح کھولو کہ قبرِ انور اور آسمان کے درمیان کوئی پردہ حائل نہ رہے۔ راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے ایسا ہی کیا تو بہت زیادہ بارش ہوئی یہاں تک کہ خوب سبزہ اُگ آیا اور اونٹ اتنے موٹے ہو گئے کہ (محسوس ہوتا تھا) جیسے وہ چربی سے پھٹ پڑیں گے لہٰذا اس سال کا نام ہی "عام الفتق" (پیٹ) پھٹنے کا سال رکھ دیا گیا۔" (اخرجه الدارمی فی السنن، باب: (۱۵): ما اكرم الله تعالی نبيه صلی الله عليه وسلم بعد موته، ۵۶/۱، الرقم: ۹۲، والخطيب التبريزی فی مشكاة المصابيح، كتاب: احوال القيامة وبدء الخلق، باب: الكرامات، الفصل الثانی، ۴۰۰/۴، الرقم: ۵۹۵، وابن الجوزی فی الوفاء باحوال المصطفی صلی الله عليه وسلم ۸۰۱/۲، وتقی الدين السبكی فی شفاء السقام، ۱۲۸/۱، والقسطلانی فی المواهب اللدنية، ۲۷۶/۴، وفی شرح الزرقانی، ۱۵۰/۱۱)

اول حمد خدا کی ہو جو ہم پر انعام کرے
اپنے اور پرائے پر بے حد لطف و اکرام کرے
جو بھی کام ہمیں کرنا ہو لے کر رب کا نام کریں
پھر ہم عرش کے سائے پر جائیں اور آرام کریں
اس کے کرم سے لمحے طے صبح کریں ہم شام کریں
اللہ اللہ کر کے ہم اس کا ذکر ہی کام کریں

یاد رہے تفسیر بیضاوی کے حاشیہ شیخ زادہ ص ۴۹۵ ج ۱ میں اجابت دعا کے اوقات و حالات پوری تفصیل کے ساتھ درج

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں۔ چند اوقات و مقامات کی نشاندہی حصن حصین میں کی گئی ہے جو کہ ایک حمد کے بعد بیان ہوں گے۔ ان شاء اللہ

مولیٰ کی درگاہ میں ہم پیش سدا ہر نام کریں
ذکر خدا کی ارزانی ھو وہ ہزار عوام کریں
ہو نہیں سکتی پوری حمد خواہ شجر اقلام کریں
الا اللہ کی ضربوں سے نفس کو اپنے رام کریں
ڈالی ڈالی یاد خدا چمن میں مرغ بام کریں
کر کے ذکر اللہ ہو ذکر خیر کو عام کریں
تف اللہ سے دوری پر رام کریں ہاں رام کریں
صدق بناں ملتا نہیں رب گو ابلق ایام کریں
راضی خالق مالک ہو ہم ہر لمحے سدام کریں
لو اللہ سے خوب لگے قائم ایسا نظام کریں
حکم خدا پر چل کر ہم اپنا عمل خوش کام کریں

(میاں مظفر الدین مظفر)

حصن حصین کے حوالے سے

(☆) نماز کے لیے اذان ہونے کے وقت (یعنی اذان سننے، اذان کا جواب دینے اور اذان کی دُعاء پڑھنے کے بعد)۔ (ابو داؤد، مستدرک حاکم)، (☆) جو شخص کسی مصیبت یا سختی میں گرفتار ہو، وہ حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کے بعد دعا کرے، (☆) اللہ تبارک وتعالیٰ کی راہ میں صفیں باندھنے کی حالت میں دُعاء۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، ابن حبان)، (☆) آبِ زم زم پینے کی حالت میں (یعنی چاہ زم زم پر کھڑے ہو کر پانی پیئے اور دُعاء کرے)، (☆) مسلمان کے دینی اجتماعات میں اجتماعی یا انفرادی دُعاء، (☆) ذکر کی محفلوں میں (اللہ تبارک وتعالیٰ کے ذکر کا حلقہ ہو، خواہ قرآن مجید اور احادیث مبارکہ یا وعظ ونصیحت کا حلقہ ہو۔) (بخاری، مسلم، ترمذی)، (☆) میت کی آنکھیں بند کرتے وقت، (☆) بارش برسنے کے وقت (امام شافعی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب ''الام'' میں اس حدیث کو مرسلاً روایت کیا ہے اور فرمایا ہے میں نے بہت سے علماء حدیث سے بارش برسنے کے وقت دُعاء قبول ہونے کی حدیث شریف کو سنا ہے اور حفظ کیا) (ابن مردویہ)، (☆) کعبۃ اللہ کو دیکھنے کے وقت (پہلی مرتبہ یا جب بھی خانہ کعبہ پر نظر پڑے دُعاء کرنی چاہیے)۔ (ترمذی، المعجم الکبیر للطبرانی)، (☆) سورۃ الانعام میں ایک جگہ ایک ساتھ اللہ تبارک وتعالیٰ کا اسم مبارک دو مرتبہ آتا ہے۔ اس موقع پر دُعاء کرنا قبولیت کا ذریعہ ہے آیت یہ ہے: مثل ما اوتی رسل اللہ ط اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ (الانعام: ۱۲۴) امام ابن جزری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہم نے بہت سے علماء سے اس آیت میں اسم جلالت کے درمیان دُعاء کی قبولیت کا آزمودہ ہونا سنا ہے اور یاد کیا ہے اور حافظ حدیث عبد الرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے تو اپنی تفسیر میں شیخ عماد الدین رحمۃ اللہ علیہ سے اسی مقام پر دُعاء کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قبولیت کی تصریح نقل کی ہے۔ (ماخوذ از حصن حصین)

مستجاب الدعوات کون لوگ ہیں؟

عن ابی هريرة رضى الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ثلثلة لا ترد دعوتهم، الصائم حين افطر، والامام العادل، ودعوة المظلوم يرفعها الله دون الغمام وتفتح لها ابواب السماء ويقول بعزتي لا نصرك ولو بعد حين. (ترمذی، ۱۹۹/۲، ابن ماجه، ۱۲۶/۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں کی دعا رد نہیں کی جاتی، روزہ دار جب روزہ افطار کرے، منصف بادشاہ اور مظلوم کی دعا کو اللہ تعالیٰ بادلوں کے اوپر لے جاتا ہے اور اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت کی قسم، میں تیری ضرور مدد کرونگا۔ خواہ ایک زمانہ گذرنے کے بعد۔

☆ عن واثلة بن الا سقع رضى الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اربع دعوتهم مستجبة، الامام العادل، والرجل يدعو لا خيه بظهر الغيب، ودعوة المظلوم، ورجل يدعو لو الديه. (كنز العمال، ۹۷/۲)

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چار لوگوں کی دعا مقبول ہے، منصف بادشاہ، مومن کے لیے پیٹھ پیچھے دعائے خیر کرنے والا، مظلوم کی دعا اور آدمی کی دعا والدین کے لیے۔ (ایضا)

☆ عن عبد الله بن عباس رضى الله عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اربع دعوات لا يرد، دعوة الحاج حتى يرجع، ودعوة الغازى حتى يصدر، ودعوة المريض حتى يبرأ، ودعو ة الاخ لاخيه بظهر الغيب، اسرع هذه الدعوات اجابة دعوة الا خ لاخيه بظهر الغيب. (ایضاً)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چار لوگوں کی دعا قبول ہوتی ہے، حاجی کی دعا قبول ہے یہاں تک کہ واپس آئے، مجاہد کی دعا یہاں تک کہ فارغ ہو، مریض کی دعا یہاں تک کہ صحت مند ہو، اور کسی مسلمان کی اپنے بھائی کے لیے پیٹھ پیچھے دعا اور ان تمام دعاؤں میں جلدی مقبول ہونے والی یہی دعا ہے:

☆ عن ابى هريرة رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الحاج والعمار وفد الله، ان دعوه اجابهم، وان استغفروه غفرلهم. (ابن ماجه، ۲۱۳/۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حاجی اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے یہاں لوگوں کے نمائندے ہیں۔ اگر دعا کریں تو دعا قبول ہوتی ہے اور مغفرت چاہیں تو مغفرت کی جاتی ہے۔

☆ عن عبد الله بن عمر رضى الله عنهما قال: قال النبى صلى الله عليه وسلم: الغازى في

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سبیل اللہ، والحاج والمعتمر وفد اللہ دعاھم فاجابوہ سالوہ فاعطاھم ۔ (ایضاً)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنے والا اور حاجی وعمرہ والے اللہ تعالیٰ کے قاصد اور نمائندے ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں بلایا تو حاضر ہوئے۔ تو اب اس سے یہ دعا کریں تو قبول ہوگی۔

☆ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : اذا لقیت الحاج فسلم علیہ وصافحہ ومرہ ان یستغفر لک قبل ان یدخل بیتہ فانہ مغفور ۔

(المسند لابن حنبل، ۶۹/۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تو حاجی سے ملے اسے سلام کر اور مصافحہ کر اور درخواست کر کہ وہ تیرے لئے استغفار کرے قبل اس کے کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہو کیونکہ وہ مغفور ہے۔

☆ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : دعا المحسن الیہ للمحسن لا یرد ۔ (الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۵۶/۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: احسان مند کی دعا محسن کے حق میں مقبول ہے۔

☆ عن حبیب بن مسلمۃ فھری رضی اللہ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : لا یجتمع ملأ فیدعو بعضھم ویؤمن بعضھم الا اجابھم اللہ تعالیٰ ۔

(المستدرک للحاکم ، ۳۹۰/۳، المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۶/۴)

حضرت حبیب بن مسلمہ فہری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک جگہ جمع ہو کر لوگ دعا کریں کہ کوئی دعا کرے اور سب آمین کہیں تو سب کی دعا قبول ہوتی ہے۔

اسم اعظم جس کے ذریعے دعا قبول ہوتی ہے

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا کہ آپ نے فرمایا:

ھل ادلکم علی اسم اللہ الاعظم الذی اذا دعی بہ اجاب، واذا سئل بہ اعطی؟ الدعوۃ التی دعا بھا یونس علیہ الصلوۃ والسلام حیث ناداہ فی الظلمات الثلاث، لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین، فقال رجل : یا رسول اللہ! ھل کانت لیونس خاصۃ ام للمومنین عامۃ؟ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : الا تسمع قول اللہ عزوجل : ونجیناہ من الغم و کذلک ننجی المومنین ۔

کیا میں تمہیں وہ اسم اعظم نہ بتادوں جس کے ذریعہ دعائیں قبول ہوں، اور مرادیں پوری ہوں؟ وہ دعا جو حضرت یونس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے تین اندھیریوں میں کی، یعنی، لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین، ایک صاحب بولے: یارسول اللہ! کیا یہ حضرت یونس علیہ السلام کے لیے خاص تھی یا تمام مومنین کے لیے عام ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے اللہ عزوجل کا یہ فرمان نہ سنا؟ اور ہم نے یونس کو غم اور پریشانی سے نجات دی اور اسی طرح ہم مومنوں کو نجات عطا فرماتے ہیں۔ تو اس آیت سے تمام مومنین کے لیے بشارت ثابت ہوئی۔ (الجامع للترمذی باب ماجاء فی الدعوات ۲/ ۱۸۸، السنن لابن ماجہ باب اسم اللہ الاعظم ۲/ ۲۸۲، المسند لاحمد بن حنبل ۶/ ۲۶۱، المستدرک للحاکم ۱/ ۶۸۵)

☆ عن بریدۃ رضی اللہ عنہ قال: ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سمع رجلا یقول: اللھم! انی اسئلک فانک احد صمد، لم یلد ولم یولد، ولم یکن لہ کفوا احد، فقال: لقد سئال اللہ باسمہ الاعظم الاکبر الذی اذا دعی بہ اجاب، واذا سئل بہ اعطی .

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دعا کرتے سنا۔ اللھم انی اسئلک انک احد صمد، لم یلد ولم یولد . ولم یکن لہ کفوا احد . تو آپ نے فرمایا: اس شخص نے اللہ تعالیٰ کے اس اسم اعظم واکبر کے ساتھ دعا کی کہ جب بھی اس کے ساتھ دعا کرے قبول ہو اور جب مانگے عطا ہو۔

(الجامع للترمذی، باب ماجاء فی جامع الدعوات ۲/ ۱۸۵، باب الدعا ۱/ ۲۰۹، السنن لابن ماجہ، باب اسم اللہ الاعظم ۲/ ۲۸۲، المسند لاحمد بن حنبل، ۴/ ۳۳۸، المستدرک للحاکم ۱/ ۶۸۳)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ذیل المدعا کے ص ۶۱ پہ اس حدیث کے بارے میں امام ابوالحسن علی مقدسی، امام عبدالعظیم منذری اور امام ابن حجر عسقلانی وغیرہم علیہم الرحمۃ کے حوالے سے فرمایا کہ اس حدیث کی سند میں کوئی طعن نہیں اور اسم اعظم کے بارے میں یہ سب احادیث سے جید و صحیح تر ہے۔

☆ عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال: سمع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رجلا یقول: اللھم! انی اسئلک بان لک الحمد، لا الٰہ الا انت وحدک لا شریک لک، المنان بدیع السموات والارض ذو الجلال والاکرام، فقال: لقد سال اللہ باسمہ الاعظم الذی اذا سئل بہ اعطی، واذادعی بہ اجاب .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو اس طرح دعا کرتے سنا: اللھم! انی اسئلک بان لک الحمد، لا الٰہ الا انت وحدک لا شریک لک . المنان بدیع السموات والارض ذو الجلال والاکرام . تو ارشاد فرمایا: اس نے اس اسم اعظم کے ذریعہ سوال کیا ہے کہ جب اس کے ذریعہ سوال ہو تو مراد پوری ہوتی ہے اور جب دعا کی جائے تو قبول ہوتی ہے۔ (السنن لابی داؤد، باب الدعاء، ۱/ ۲۱۰، السنن لابن ماجہ، باب اسم اللہ الاعظم، ۲/ ۲۸۳، المسند لاحمد بن حنبل، ۵/ ۳۴۹، مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۰/ ۱۵۶، المستدرک للحاکم، ۱/ ۵۰۴، تاریخ بغداد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

للخطیب، ۴۴۳/۸، تاریخ جرجان للسھمی، ۱۴۵)

اللہ نبی سے ناطہ جوڑیں — ہم جنت میں قیام کریں
اللہ نبی پر ایماں ہو — ایمان پہ فرجام کریں
اللہ اور رسول کی باتیں — جنت کو دو گام کریں
شرک کا امکاں ہی نہ رہے — یوں توحید کو عام کریں
اللہ نبی سے کر کے عشق — اعلیٰ ہم انجام کریں
مانیں دیں کے شعائر کو — رب کے قبول احکام کریں
حکم الٰہی کی تکمیل — آقا اور غلام کریں
اعلائے حق کا اعلان — ہم چڑھ کر پہ بام کریں
اپنی جاں اور اپنا مال — سب اللہ کے نام کریں
اللہ خوش ہو جائے ہم سے — زرّیں ہم اقدام کریں

اسم اعظم انہی اسماء میں ہے

☆ عن ام المومنين عائشه الصديقة رضى الله عنها قالت: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: اللهم! انى اسئلك باسمك الطاهر الطيب المبارك الاحب اليك الذى اذا دعيت به اجبت، واذا سئلت به اعطيت، واذا استرحمت به رحمت، واذا استفرجت به فرجت، قالت: وقال: ذات يوم، يا عائشة! هل علمت ان الله قد دلنى على الاسم الذى اذا دعى به اجاب، قالت: فقلت: يا رسول الله! بابى انت وامى فعلمنيه، قال: انه لا ينبغى لك يا عائشة! قالت: فتنحيت وجلست ساعة، ثم قمت فقبلت راسه ثم قلت: يا رسول الله! علمنيه قال: انه لا ينبغى لك يا عائشة! ان اعلمك انه لا ينبغى لك ان تسالين به شيئا من الدنيا، قالت فتوضأت ثم صليت ركعتين ثم قلت: اللهم ! انى ادعوك الله، وادعوك الرحمن، وادعوك البر الرحيم وادعوك باسمائك الحسنى كلها ما علمت منها وما لم اعلم ان تغفرلى وترحمنى، قالت: فاستضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال : انه لفى الاسماء التى دعوت بها .

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے میں نے سنا: یعنی اس طرح دعا کی۔ اللهم انى اسئلك با سمك الطاهر الطيب المبارك الاحب الذى اذا دعيت به اجبت ، واذا سئلت به اعطيت، واذا استرحمت به رحمت ، واذا استفرجت به فرجت، ام المومنین فرماتی ہیں: حضور سید عالم ﷺ نے ایک دن ارشاد فرمایا: اے عائشہ! کیا تم جانتی ہو کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا وہ اسم اعظم سکھایا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے کہ جب اس کے ذریعہ سوال ودعا کی جائے تو قبول ہو۔ فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، مجھے وہ اسم سکھا دیں۔ فرمایا: اے عائشہ وہ تمہیں بتانے کا نہیں۔ فرماتی ہیں: یہ سن کر میں ایک دم علیحدہ ہوگئی اور کچھ دیر خاموش رہی، پھر میں کھڑی ہوئی اور میں نے حضور ﷺ کے سرِ مبارک کو بوسہ دیکر عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے سکھا دیجئے۔ فرمایا: وہ تمہیں بتانے کا نہیں۔ اگر میں تمہیں سکھا بھی دوں تو تم کو یہ جائز نہیں کہ تم اس کے ذریعہ محض دنیا کی چیز مانگو۔ فرماتی ہیں۔ پھر میں نے وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھی اور اس کے بعد یوں دعا کی۔ اللھم انی ادعوك الله وادعوك الرحمن، وادعوك البر الرحيم، وادعوك باسمائك الحسنى كلها ما علمت منها ومالم اعلم ان تغفرلي وترحمني .

ام المومنین فرماتی ہیں کہ میری دعا کو سن کر حضور مسکرائے اور فرمایا: وہ اسم اعظم انہیں اسماء میں ہے۔ (السنن لا بن ماجه، باب اسم الله الاعظم، ۲/۲۸۳، الجامع الصغير للسيوطي، ۱/۹۲)

☆ عن اسماء بنت يزيد رضي الله عنها قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اسم الله الاعظم في هاتين الآيتين والهكم اله واحد، لا اله الا هو الرحمن الرحيم . الم، الله لا اله الا هو الحي القيوم .

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے۔ والهكم اله واحد، لا اله الا هو الرحمن الرحيم اور الم الله لا اله هو الحي القيوم ۔(السنن لابي داؤد، باب الدعا ۱/۲۱۰ – الجامع للترمذی، باب ما جاء في جامع الدعوات، ۲/۱۸۶ – السنن لابن ماجه، باب اسم الله الاعظم، ۲/۲۸۲ – الجامع الصغير للسيوطي، ۱/۶۸ – الدرالمنثور للسيوطي، ۱/۶۱۳ – الترغيب والترهيب للمنذري، ۲/۴۸۶ – الا مالى للمنذری، ۱/۱۱۳)

تین اشخاص کی دعا قبول نہیں

عن ابى موسىٰ الاشعرى رضي الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : ثلثة يدعون الله فلا يستجاب لهم، رجل كانت تحته امراة سنية فلم يطلقها، ورجل كان له مال فلم يشهد عليه، ورجل اتى سفيها ماله، وقد قال الله عزوجل "و لا تؤتو السفهاء اموالكم ۔"

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین شخص اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں اور ان کی دعا قبول نہیں ہوتی ایک وہ جس کے نکاح میں کوئی بدخلق عورت ہو اور وہ اسے طلاق نہ دے۔ دوسرا وہ جس کا کسی پر مالی حق تھا اور اس کے گواہ نہ کرلے، تیسرا وہ جس نے سفیہ بے عقل کو مال سپرد کر دیا حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سفیہ کو اپنا مال نہ دو۔ (المستدرك للحاكم، ۲/۳۳۱ – الجامع الصغير للسيوطي، ۱/۲۱۶ – كنز العمال للمتقي، ۴۳۸۲۵، ۱۶/۳۵ – السنن الكبرى للبيهقي، ۱۰/۱۴۶)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت اس حدیث کے تحت ارشاد فرماتے ہیں:

اقول: وباللہ التوفیق: ظاہر اس سے مراد یہ ہے کہ اس خاص بارے میں ان کی دعا نہ سنی جائے گی نہ یہ کہ جو ایسا کرے مطلقا اس کی کوئی دعا کسی امر میں قبول نہ ہو اور ان امور میں عدم قبول کا سبب ظاہر کہ یہ کام خود اپنے ہاتھوں کئے ہیں۔

عورت کی نسبت صحیح حدیث سے ثابت کہ ٹیڑھی پسلی سے بنی ہے، اس کی کجی ہرگز نہ جائے گی، سیدھا کرنا چاہو تو ٹوٹ جائے گی اور اس کا ٹوٹنا یہ ہے کہ طلاق دے دی جائے۔ پس یا تو آدمی اس کی کجی پر صبر کرے یا طلاق دے دے کہ نہ طلاق دیتا ہے، اور نہ صبر کرتا ہے بلکہ بددعا دیتا ہے تو قابل قبول نہیں۔

یونہی جب گواہ نہ کئے خود اپنا مال مہلکہ میں ڈالا اور سفیہ کو دینا بربادی کے لیے پیش کرنا ہے۔ پھر دانستہ مواقع مضرت میں پڑ کر یہ خلاصی مانگنا حماقت ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ خویشتن کردہ راعلاجے نیست۔ فقیر کے خیال میں ظاہر امعنی حدیث یہ ہے واللہ تعالیٰ اعلم فقیر نے اس تحریر کے چند روز بعد الاشباہ والنظائر میں دیکھا، کہ فوائد شتی میں محیط کی کتاب الحجر سے یہ تین شخص نقل کئے کہ ان کی دعا قبول نہیں ہوتی۔

علامہ حموی نے غمز العیون والبصائر میں احکام القرآن امام ابوبکر جصاص سے نقل کیا: کہ ضحاک نے اپنے دین پر گواہ نہ کرنے والے کی نسبت کہا: **ان ذهب حقه لم يؤجر، وان دعا عليه لم يجب، لا نه ترك حق الله تعالىٰ وامره۔**

یعنی اگر اس کا حق مارا گیا تو کچھ اجر نہ پائے گا اور اگر مدیون پر بددعا کرے تو قبول نہ ہوگی کہ اس نے اللہ عزوجل کا حق چھوڑا اور اس کے امر کا خلاف کیا۔ یعنی قولہ تعالیٰ **واشهدوا اذا تبايعتم** اور خرید و فروخت پر گواہ بنالو۔ یہ تعلیم بحمدہ تعالیٰ اس معنی کی موید ہے جو فقیر نے سمجھے یعنی ان کی دعا قبول نہ ہونا خاص اسی بارے میں ہے۔

عصیاں سے کبھی ہم نے کنارا نہ کیا　　تو نے دل آزردہ ہمارا نہ کیا
ہم نے تو جہنم کی بہت تدبیر　　لیکن تیری رحمت نے گوارا نہ کیا

فضائل دعا احادیث کی روشنی میں

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے:

ان الله تعالىٰ يقول انا عند ظن عبدى بى وانا معه اذا دعانى

بیشک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوں جب وہ مجھ سے دعا کرے۔ (الصحیح لمسلم باب فضل الذکر والدعا ۲/۳۴۳، الجامع الصحیح للبخاری، باب ویحذرکم اللہ نفسہ۔ ۲/۱۱۰۱)

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں ''اللہ تعالیٰ کا علم وقدرت سے ساتھ ہونا تو ہرشی کے لیے ہے یہ خاص معیت کرم ورحمت ہے جو دعا کرنے والے کو ملتی ہے، اس سے زیادہ کیا دولت ونعمت ہوگی کہ بندہ اپنے مولیٰ کی معیت سے مشرف ہو۔ ہزار حاجت روائیاں اس پر نثار اور لاکھ مقصود ومراد اس کے تصدق'' (ذیل المدعا ص ۵)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لیس شیء اکرم علی اللہ من الدعا (الجامع للترمذی باب فی فضل الدعاء، ۱۷۳/۲)

اللہ کی نزدیک کوئی بھی چیز دعا سے زیادہ برگزیدہ نہیں ہے۔

☆ عن انس رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: لا تعجزوا فی الدعاء، فانہٗ لن یھلک معَ الدعاء احد۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دعا میں کسل و کمی نہ کرو کیوں کہ دعا کے ساتھ کوئی ہلاک نہ ہوگا۔ (المستدرک للحاکم ۴۹۴/۱)

☆ عن محمد بن مسلمۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ان لربکم فی ایام دھر کم نفحات فتعرضوالھا، لعل ان یصیبکم نفحۃ منھا فلا تشقون بعدھا ابدا۔

حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک تمہارے رب کے لیے تمہارے زمانے کے دنوں میں کچھ وقت عطا و بخشش و تجلی و کرم و جود کے ہیں تو انہیں پانے کی تدبیر کرو، شاید ان میں سے کوئی وقت تمہیں مل جائے تو پھر بھی بدبختی تمہارے پاس نہ آئے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی ۲۳۴/۱۹، کنز العمال ۲۱۳۲۴، ۷۶۹/۷)

جو اس کے فرمان سے نکل کر رہِ بغاوت پہ گامزن ہیں
وہ مثل گو سالہ پرستان ہلاک جادوئے سامری ہیں

رہِ خدا میں جو مٹ گئے وہ شہید ہیں ماورا فنا سے
حیات جاوید ہے انہی کی زندہ تا ابد وہی ہے

کتابِ آخر کلامِ ربی یعنی وہ نسخہ ہدایت
بیاں ہوئے اس میں جو فرامیں وہ سربہ سر حق وراستی ہیں

خاتم الانبیاء ہے حق نے اپنے محبوب کو بنایا
سوادِ اعظم کا ہے عقیدہ کہ آپ ہی آخری نبی ہیں

خدا کا فرماں کہ مقصدِ تخلیق ہے سر بہ سر عبادت
پیدا کیے جس کی خاطر اس نے ملائکہ جن و آدمی ہیں

ہے ننھے سے کیڑے سے ڈائینوسار تک کا وہ رازق
وہ سب کا پالنہار، روزی اس سے ہی پاتے سبھی ہیں

خدایا! ہم کو بچائے رکھنا غضب سے اپنے زراہِ احساں
شمار اپنا ہو ان میں نیرؔ جن پہ انعامِ ایزدی ہیں

دعا کیا ہے؟

عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنھما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: تدعون اللہ تعالیٰ فی لیلکم ونھارکم فان الدعاء سلاح المؤمن۔

(المستدرک للحاکم ۶۶۹/۱، الجامع الصغیر للسیوطی ۲۵۹/۲)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رات دن اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہو کیونکہ دعا مسلمان کا ہتھیار ہے۔

☆ عن امیر المومنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: الدعا سلاح المومن وعماد الدین ونور السموات والارض۔ (ایضاً)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دعا مسلمانوں کا ہتھیار ہے اور دین کا ستون اور زمین وآسمان کا نور ہے۔

☆ عن انس رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : الدعا مخ العبادة ۔

(الجامع للترمذی باب ماجاء فی فضل الدعاء ۱۷۳/۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دعا مغز عبادت ہے۔

☆ عن انس بن مالك رضي الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : ان الله تعالىٰ يقول: يا ابن آدم انك ما دعوتني ورجوتني غفرت لك على ما كان منك ولا ابالي ۔

(ایضاً ابواب الدعوات، ۱۹۳/۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اے ابن آدم! تو جب تک مجھ سے دعا کرنے والا اور میرا امید وار رہے گا میں تیرے گناہ کیسے ہی ہوں (اور کتنے ہی ہوں) معاف فرماتا رہوں گا اور مجھے کچھ پرواہ نہیں۔

☆ عن عبد الله بن عباس رضي الله عنهما قال : قال رسول الله صلىٰ الله عليه وسلم : عليكم عباد الله بالدعاء ۔ (ایضاً)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ کے بندو! تم پر دعا کرنا لازم ہے۔

☆ عن انس رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : اكثر من الدعاء فان الدعاء يرد القضاء المبرم ۔(المسند لاحمد بن حنبل ۲۷۷/۵، الجامع الصغیر للسیوطی، ۸۶/۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دعا کی کثرت کرو کہ دعا قضاء مبرم کو رد کرتی ہے۔

وہ خالق یکتا سب کا خدا ۔۔۔ وہ سب کا حقیقی ہے داتا
پاتے ہیں اسی سے رزق سبھی ۔۔۔ سبحان اللہ وبحمدہ
وہ رازق ومالک سب کا ہے ۔۔۔ جو کچھ بھی ہے اس کا "سب" ہے
ہے جان کی ڈوری اس سے بندھی ۔۔۔ سبحان اللہ وبحمدہ
سنتا ہے وہی ہر وقت دعاء ۔۔۔ ہے اُس پہ کھلا ہر حال میرا
نزدیک مری شاہ رگ سے بھی ۔۔۔ سبحان اللہ وبحمدہ
میری رگ رگ میں وہ جیسے لہو ۔۔۔ پُرباده "ہو" سے دل کا سبو
اک نشہ سا جاں پہ طاری ۔۔۔ سبحان اللہ وبحمدہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ظلمت میں نور سویرا وہ | کرتا ہی دور اندھیرا وہ
وہی دُور کرے مری بے بصری | سبحان اللہ وبحمدہ
نیرؔ کا اُسی سے ہے ناطہ | وہ بندۂ مسکیں ہے اُس کا
ہر آن ہے اس کی شان نئی | سبحان اللہ وبحمدہ

(ضیاءنیرؔ)

برکاتِ دعا

عن سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: لا یرد القضاء الا الدعاء ۔ (الجامع للترمذی باب ما جاء لا یرد القضاء الا الدعاء ۳۶/۲)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تقدیر کسی چیز سے نہیں ٹلتی مگر دعا سے یعنی قضاء معلق۔

☆ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ان الدعاء ینفع مما نزل ومما لم ینزل فعلیکم عباد اللہ بالدعاء ۔

(ترمذی، ابواب الدعوات، ۱۹۳/۲، کنزل العمال ۳۱۵۶، ۲۸/۲)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بلا اتر چکی اور جو ابھی نہ اتری دعا سب سے نفع دیتی ہے تو دعا اختیار کرو، اے خدا کے بندو!۔

☆ عن ام المومن عائشۃ الصدیقہ رضی اللہ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ان البلاء لینزل فیتلقاہ الدعاء، فیعتلجان الی یوم القیامۃ ۔

(المستدرك للحاکم، ۶۶۹/۱، الدر المنثور للسیوطی، ۱۹۵/۱)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک بلا اترتی ہے پھر دعا اس سے جا ملتی ہے تو دونوں کشتی لڑتی رہتی ہیں قیامت تک۔ یعنی دعا اس بلا کو اترنے نہیں دیتی۔

☆ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من فتحت لہ ابواب الدعا فتحت لہ ابواب الرحمۃ ۔ (ترمذی، ۱۹۳/۲)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کے لیے دعا کے دروازے کھلے اس کے لیے رحمت کے دروازے کھل گئے۔

☆ عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من استغفر للمومنین والمومنات کتب اللہ لہ لکل مؤمن ومؤمنۃ حسنۃ ۔

(التاریخ الکبیر للبخاری، ۲۱۹/۳، کنز العمال ۲۵۶۷، ۴۷۵/۱)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو سب مسلمانوں مردوں اور عورتوں کے لیے استغفار کرے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر مسلمان مرد و مسلمان عورت کے بدلے ایک نیکی لکھے گا۔

استغفار کی ضرورت وفضیلت

حضور ﷺ نے فرمایا: ہر شخص خطا کار ہے اور بہترین خطا کار وہ ہیں جو توبہ کرنے والے ہیں۔ (ترمذی ابن ماجہ دارمی)

☆ شیطان نے اللہ تعالیٰ سے کہا: قسم ہے تیری عزت وجلال کی میں ہمیشہ بنی آدم کو گمراہ کرتا رہوں گا' جب تک ان کی ارواح ان کے اندر رہیں گی' اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے بھی اپنی عزت وجلال کی قسم! میں انہیں بخشتا رہوں گا جب تک وہ مجھ سے بخشش مانگتے رہیں گے۔ (مسند احمد)

☆ جو شخص استغفار کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ پیدا فرمادے گا۔ (ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ)

☆ کتاب الزہد میں حضرت لقمان سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹے سے فرمایا: اپنی زبان کو اللھم اغفرلی کا عادی بنالے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی کچھ ایسی ساعتیں ہیں' جس میں وہ سائل کو محروم نہیں فرماتا۔ پس استغفار دن رات میں زیادہ سے زیادہ کرو۔

☆ حضور ﷺ مجلس میں تشریف فرما ہوتے' آپ کے صحابہ بھی حاضر ہوتے' بات چیت کا سلسلہ بھی جاری رہتا اور اس دوران آپ ﷺ ان کلمات سے استغفار کرتے رہتے۔ رب اغفرلی وتب علی انك انت التواب الرحيم (معارف الحدیث)

معاصی چھٹ گئے اور بڑھ گیا نیکی کا سرمایہ
مجھ عصیاں کار کے لب پر درودِ پاک جب آیا

خدا کی رحمتیں برکھا کی صورت ہو گئیں نازل
رُخ بندۂ عاصی پر بھی ایمان کا نکھار آیا

اُسی کے فضل سے بگڑے ہوئے سب کام بنتے ہیں
کرم اُس ذات باری کا گنہگاروں کے کام آیا

وہی داتا عطا کرتا ہے سب کو رزق بے پایاں
اُسی ذاتِ کریمی سے ہی پایا جس نے جو پایا

ترنم ریز اس کے ذکر میں مشغول ہیں سارے
سحر دم طائروں نے حمد کے نغمات کو گایا

خدا سے دوری و مجبوری ہے وجہ پریشانی
بہت اس دوری ومجبوری نے ہے دل کو تڑپایا

تڑپ کرتی ہے پیدا بندۂ مومن میں یاد اُس کی
اُسی کے ذکر نے ہی اُس کی جان ودل کو گرمایا

اسی اُمید پر نیّر کٹے جاتے ہیں روز وشب
قضا طیبہ میں آئے گر وہاں مجھ کو خدا لایا!

(ضیاء نیّر)

مستغفرین کی برکت سے مخلوق کو روزی ملتی ہے

☆ عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : من استغفر للمومنین والمومنات کل یوم سبعا عشرین مرۃ کان من الذین یستجاب لھم ویرزق بھم اھل الارض ۔ (الجامع الصغیر للسیوطی ۲/۵۱۳)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو ہر روز مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لیے ستائیس بار استغفار کرے وہ ان لوگوں میں ہوگا جن کی دعا قبول ہوتی ہے اور جن کی برکت سے خلق کو روزی ملتی ہے۔

☆ عن انس رضی اللہ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : من استغفر للمؤمنین والمؤمنات استغفر کل مولود من بنی آدم حتّٰی مات ۔ (جامع الاحادیث ج ۴ ص ۲۷۳)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو تمام مسلمان مرد اور عورتوں کے لیے استغفار کرے بنی آدم کے جتنے بچے پیدا ہوں سب اس کے لیے استغفار کریں یہاں تک کہ وفات پائے۔

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

فقیر نے اس بارے میں اس لیے بکثرت احادیث نقل کیں کہ مسلمانوں کو رغبت ہو، بعض طبائع دعا میں بخل کرتی ہیں اور نہیں جانتیں کہ یہ خود ان کا ہی نقصان ہے۔ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کی دعائے خیر میں ملائکہ آسمان مشغول ہیں۔ ویستغفرون لمن فی الارض (القرآن) اور ملائکہ اہل زمین کے لیے استغفار کرتے ہیں۔ (ذیل المدعا ۲۸)

☆ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : اذا دعا الغائب لغائب قال لہ الملک ولک مثل ذلک ۔ (الجامع الصغیر للسیوطی ۱/۴۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص کسی شخص کی عدم موجودگی میں اس کے لیے دعا کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے: اور تیرے لیے بھی اسی کے مثل بھلائی ہے۔

☆ عن ھلال بن یساف رضی اللہ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : اذا دعا لعبد بدعوۃ فلم یستجب لہ کتبت لہ حسنۃ ۔ (ایضاً)

حضرت ہلال بن یسارف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کسی بندہ کی دعا قبول نہ ہو تو اسے ثواب ضرور ملتا ہے۔

کسے حاصل ہوا ادراک خالق کی حقیقت کا
کرے آغاز حرفِ ''کُن'' سے جو ہر ایک خلقت کا

جبیں سجدہ جھکتی ہے بس اِک معبود کے آگے
وہی معبود جو حقدار ٹھہرا ہے عبادت کا

خدا اور پیغمبر ﷺ کی اطاعت ہم پر لازم ہے
یہی ہے حکم قرآں کا، یہی فرمان سنت کا

فلاحِ دنیا و عقبیٰ کا ضامن دینِ پیغمبر ﷺ
قیامِ امنِ عالم راستہ ہے دینِ فطرت کا

خدا کی ذات کا عرفاں اِسی زینے سی ملتا ہے
بلاشبہ یہ قرآن ہی ہے زینہ علم و حکمت کا

ہم اُس کے نام سے ہر کام کا آغاز کرتے ہیں
ہے جس کی باء بسم اللہ سے وارد خیر و برکت کا

ہے نیّر بے نشاں ہو کر بھی ہر جانب نشاں اُس کے
ہوا بے صورتی سے جلوہ پیدا اُس کی صورت کا

(ضیاء نیّر)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دعا قضائے معلق شبیہ بہ مبرم کو ٹال دیتی ہے

عن ثوبان رضی اللہ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : الدعاء یرد القضاء، وان البر یزید فی الرزق، وان العبد لیحرم الرزق بذنب یصیبہ ۔

(کنز العمال ۲/۶۲، ۳۱۱۸، الجامع الصغیر للسیوطی ۲/۲۵۹)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دعا قضا کو ٹال دیتی ہے، اور بیشک نیکی رزق کشادہ کرتی ہے، اور بندہ کسی گناہ کے سبب رزق سے محروم ہوتا ہے۔

☆ عن ابی موسی الاشعری رضی اللہ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : الدعا جند من اجناد اللہ تعالیٰ مجند یرد القضاء بعد ۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دعا اللہ تعالیٰ کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے کہ قضاء مبرم کو بھی ٹال دیتی ہے۔ (کنز العمال ۳۱۱۹، ۲/۶۳، تاریخ دمشق لابن عساکر ۶/۲۴۱)

اعلیٰ حضرت اور صدر شریعت علیہما الرحمۃ

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت اس مقام پہ لکھتے ہیں:

تحقیق اس مقام پر یہ ہے کہ قضائے معلق دو قسم ہے معلق محض جس کی تعلیق کا ذکر لوح محو و اثبات یا صحف ملائکہ میں بھی ہے، عام اولیاء جن کے علوم اس سے متجاوز نہیں ہوتے ۔ ایسی قضاء کے دفع پر دعا کی ہمت فرماتے ہیں کہ انہیں بوجہ ذکر تعلیق اس کا قابل دفع ہونا معلوم ہوتا ہے۔

دوسری معلق شبیہ بالمبرم کہ علم الٰہی میں تو معلوم ہے مگر لوح محو و اثبات و دفاتر ملائکہ میں اس کی تعلیق مذکور نہیں، وہ ان ملائکہ اور عام اولیاء کے علم میں مبرم ہوتی ہے۔ مگر خواص عباد اللہ جنہیں امتیاز خاص ہے بالہام ربانی بلکہ برویت مقام ارفع حضرت مخدع اس کی تعلیق باطنی پر مطلع ہوتے ہیں اور اس کے دفع میں دعا کا اذن پاتے ہیں اور یہ عام مومنین جنہیں الواح و صحائف پر اطلاع نہیں حسب عادت دعا کرتے ہیں اور وہ بوجہ اس تعلیق کے جو علم الٰہی میں تھی مندفع ہو جاتی ہے، یہ وہ قضائے مبرم ہے جو صلاح رد ہے اور اسی کی نسبت حضور غوثیت کا ارشاد امجد، وللہذا فرماتے ہیں: تمام اولیاء مقام قدر پر پہنچ کر رک جاتے ہیں سوا میرے کہ جب میں وہاں پہنچا تو میرے لیے اس میں ایک روزن کھولا گیا جس میں داخل ہو کر نزعت اقدار الحق بالحق للحق تقدیرات حق سے حق کے ساتھ حق کے لیے منازعت کی۔ مرد وہ ہے جو متارعت کرے نہ وہ کہ تسلیم۔ (ذیل المدعا ص۱۲۷)

یہاں تیسری قسم بھی ہے۔ جس کی صراحت صدر الشریعہ نے یوں فرمائی ہے۔

تیسری مبرم حقیقی کہ علم الٰہی میں کسی شیء میں معلق نہیں، اس کی تبدیلی ناممکن ہے، اکابر محبوبان خدا اگر اتفاقاً اس بارے میں کچھ عرض کرتے ہیں تو انہیں اس خیال سے واپس فرمادیا جاتا ہے۔ (بہار شریعت اول)

نظیر اس کی احکام ظاہر یہ شرعیہ ہیں۔ وہ بھی تین طرح آتے ہیں۔ ایک معلق ظاہر التعلیق کہ حکم کے ساتھ ہی بیان فرمادیا کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہمیشہ کو نہیں ایک مدت خاص کے لیے ہے۔

کقولہ تعالیٰ: حتی یتوفھن الموت اویجعل اللہ لھن سبیلا ۔

دوسرے وہ کہ علم الٰہی میں تو ان کے لیے ایک مدت ہے مگر بیان نہ فرمائی گئی، جب وہ مدت ختم کو ہوئی اور دوسرا حکم آتا ہے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ حکم اول بدل گیا حالانکہ ہرگز نہ بدلا۔ لا تبدیل لکلمات اللہ' بلکہ اس کی مدت یہیں تک تھی گو ہمیں خبر نہ تھی والہٰذا ہمارے علماء فرماتے ہیں: نسخ تبدیل حکم نہیں بلکہ بیان مدت کا نام ہے۔

تیسرے وہ کہ علم الٰہی میں ہمیشہ کے لیے ہیں۔ جیسے نماز کی فرضیت زنا کی حرمت، یہ اصلا اصلاح نسخ نہیں۔ وہ قضائیں بھی بصورت امر ہوتی ہیں۔ مثلاً فلاں وقت فلاں کی روح قبض کرو، فلاں روز فلاں کو یہ دو، یہ چھین لو، نہ بصیغہ خبر کہ خبر الٰہی میں تخلف محال بالذات ہے وتمت کلمة ربك صدقاو عدلا، لا مبدل لکلماتہ ، وھو السمیع العلیم ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(ذیل المدعا ص۱۲۹)

مشک ختن میں لعل و گہر میں تو ہی تو — کوہ و دمن میں بحر و بر میں تو ہی تو
گردش وقت کی ڈور ہے ترے ہاتھ میں — شام و سحر میں شمس و قمر میں تو ہی تو
تیرے ہی انوار سے روشن قلب و نظر — جلوہ فروزاں دیدۂ تر میں تو ہی تو
تیری سخاوت کے محتاج ہیں حرف و قلم — اہلِ ہنر کے طرزِ ہنر میں تو ہی تو
''کن فیکون'' ہے تیرے قبضہ قدرت میں — ہر ہونی انہونی خبر میں تو ہی تو
لالہ و گل میں تیرا ہی عکس حسن و جمال — گلشن گلشن برگ و ثمر میں تو ہی تو
تو نے ہی خورشید کو عزت و شہرت دی — اس کے اوجِ کمال ہنر میں تو ہی تو

(خورشید بیگ میلسوی)

دعا نہ کرنے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوجاتا ہے

عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم :من لم یسال اللہ یغضب علیہ ۔ (السنن لابن ماجہ باب فضل الدعا ۲/۲۸۰)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ سے دعا نہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر غضب فرمائے گا۔

عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم :ان اللہ تعالیٰ یقول: من لا یدعو نی اغضب علیہ ۔ (کنز العمال للمتقی ۳۱۲۷، ۲/۶۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان مقدس ہے: جو مجھ سے دعا نہ کرے گا میں اس پر غضب فرماؤں گا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یا رب ز کرم بہ بخش تقصیر مرا مقبول بکن نالہ شبگیر مرا
پیری و گناہ ماجرائت عجیب لطف تو کند چارۂ تدبیر مرا

مشہور محدث علامہ نووی، ابن جماعۃ، ابن عساکر اور سہیلی و دیگر جلیل القدر علماء اسلام نے فرمایا کہ مندرجہ ذیل سات اشعار کو اپنی دعا میں عاجزی اور محتاجی کے ساتھ پڑھا جائے تو اللہ تعالیٰ اپنا فضل و کرم فرماتا ہے یہ بات علماء کرام کی مصدقہ و مجربہ ہے۔

يَا مَنْ يَرٰى مَا فِي الضَّمِيرِ وَيَسْمَعُ اَنْتَ الْمُعِدُّ لِكُلِّ مَا يُتَوَقَّعُ
يَا مَنْ يُرَجّٰى لِلشَّدَائِدِ كُلِّهَا يَا مَنْ اِلَيْهِ الْمُشْتَكٰى وَالْمَفْزَعُ
يَا مَنْ خَزَائِنُ رِزْقِهٖ فِيْ قَوْلِ كُنْ اُمْنُنْ فَاِنَّ الْخَيْرَ عِنْدَكَ اَجْمَعُ
مَالِيْ سِوٰى فَقْرِيْ اِلَيْكَ وَسِيْلَةٌ فَبِالِاْفْتِقَارِ اِلَيْكَ فَقْرِيْ اَدْفَعُ
مَالِيْ سِوٰى قَرْعِيْ لِبَابِكَ حِيْلَةٌ فَلَئِنْ رُدِدْتُ فَاَيَّ بَابٍ اَقْرَعُ
وَمَنِ الَّذِيْ اَدْعُوْ وَاَهْتِفُ بِاِسْمِهٖ اِنْ كَانَ فَضْلُكَ عَنْ فَقِيْرِكَ يُمْنَعُ
حَاشَا لِجُوْدِكَ اَنْ تُقَنِّطَ عَاصِيًا اَلْفَضْلُ اَجْزَلُ وَالْمَوَاهِبُ اَوْسَعُ

(البدایہ والنہایہ ۳۱۸ ج ۱۲ و فیض القدیر شرح جامع الصغیر ص ۵۴۲ ج ۳)

شاہا ز کرم برمن درویش نگر برحال من خستہ و دل ریش نگر
ہر چند نیم لائق بخشائش تو برمن منگر بر کرم خویش نگر

حضور ﷺ کی دعا کی برکت

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اپنے بیٹے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو لے کر دربار رسالت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ میرا بیٹا ہے یہ آپ کا خادم ہے لہٰذا اس کے لیے دعا فرما دیں۔ یہ سن کر حضور ﷺ نے یہ دعا فرمائی:

اللهم اكثر ماله وولده وبارك له فيما اعطيته (ترمذی جلد دوم ص ۷۵۱، مشکوٰۃ شریف)

''یا اللہ جل جلالک اس کے مال میں برکت عطا کر، اس کی اولاد زیادہ کر اور جو تو نے اس کو عطا فرمایا ہے اس میں برکت دے۔''

کس چیز کی کمی ہے مولا تیری گلی میں دنیا تیری گلی میں عقبیٰ تیری گلی میں
سورج تجلیوں کا ہر دم چمک رہا ہے دیکھا نہیں کسی دن سایہ تیری گلی میں
دیوانہ کر دیا ہے دیوانہ ہو گیا ہوں دیکھا ہے میں نے ایسا جلوہ تیری گلی میں

ایک روایت میں یوں ہے یا اللہ جل جلالک اس کی عمر زیادہ کر اور اسے جنت میں میرا رفیق بنا تو یہ دعا ایسی مقبول ہوئی کہ سیدنا انس صحابی رضی اللہ عنہ کے باغ میں سال میں دو بار پھل لگتا اور اولاد میں ایسی برکت ہوئی کہ آپ کے ایک سو اٹھائیس بیٹے اور دو بیٹیاں پیدا ہوئیں اور پوتے اور پوتیاں تو بہت زیادہ تھے۔ آپ نے ننانوے سال عمر پائی۔ یہ سب برکتیں آمنہ کے لال پیکر حسن و جمال ﷺ کی دعا سے ہیں۔ (مرقات شرح مشکوٰۃ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دنیا کو راہبر نہ کوئی ان سا مل سکا
منزل سے با خبر کوئی ان سا نہ مل سکا
گو بے شمار آئے نگاہوں کے سامنے
زخموں کا چارہ گر کوئی ان سا نہ مل سکا
تصویر خلق، پیکر رحمت، مثال انس
کونین میں بشر کوئی ان سا نہ مل سکا
میں کیوں کسی بھی غیر کی الفت کا دم بھروں
مجھ کو تو عمر بھر کوئی ان سا نہ مل سکا
آنکھیں بھریں تلاش میں از شرق تا غرب
دنیا میں دیدہ ور کوئی ان سا نہ مل سکا
اہل جہاں نے لاکھ کیا ہر طرف تلاش
آفاق میں مگر کوئی ان سا نہ مل سکا
بزمیؔ! وہ ہر نظر میں ہیں وجہ صدِ افتخار
صاحب دل ونظر کوئی ان سا نہ مل سکا

(خالد بزمی)

صدقہ ان ہاتھوں کا پیارے ہم کو بھی درکار ہے

حضرت ابوقر صافہ صحابی رسول ﷺ سے روایت ہے کہتے ہیں میرے اسلام لانے کا سبب یہ ہوا کہ میں یتیم لڑکا تھا میں اپنی والدہ اور خالہ کی زیر کفالت تھا تاہم میرا زیادہ میلان خالہ کی طرف تھا میں اپنی چھوٹی بکریاں چرایا کرتا تھا۔ میری خالہ اکثر مجھے کہتی پیارے بیٹے! اس آدمی یعنی نبی کریم ﷺ کے قریب نہ بھٹکنا وہ تمہیں راہ سے ہٹا دے گا اور گمراہ بنا دے گا تو میں گھر سے نکلتا چراگاہ میں جاتا بکریاں وہیں چھوڑتا اور آقا دو عالم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو جاتا۔ آپ کے پاس بیٹھتا آپ کی باتیں سنتا رہتا اور رات کو کمزور اور خشک تھنوں والی بکریاں لے کر گھر واپس ہو جاتا۔ ایک دن میری خالہ نے مجھ سے اس بارے میں پوچھا تو میں نے کہا میں نہیں جانتا۔ پھر اگلے دن میں حضور ﷺ کے ہاں جا پہنچا۔ آپ کے معمولات پہلے ہی دن جیسے تھے البتہ آپ یہ فرما رہے تھے۔ اے لوگو! ہجرت کرو اور اسلام کو مضبوطی سے تھام لو کیونکہ جب تک جہاد ہوتا رہے گا ہجرت ختم نہیں ہوگی۔ پھر میں بکریاں لے کر گھر آ گیا اور تیسرے دن پھر آپ کے پاس جا بیٹھا وہاں بیٹھا رہا اور تب اٹھا جب اسلام لا چکا اور آپ کے دستِ مبارک پر بیعت کر چکا۔ پھر میں نے آپ سے اپنی خالہ کے معاملے اور بکریوں کے متعلق عرض کیا آپ نے مجھے فرمایا بکریاں میرے پاس لاؤ میں لے آیا آپ نے ان کی پشتوں اور تھنوں پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے برکت کی دعا فرمائی تو وہ چربی اور دودھ سے بھر گئے۔

جب میں اپنی خالہ کے پاس بکریاں لایا تو وہ کہنے لگیں میرے پیارے بیٹے بکریاں ایسے ہی چرایا کرو۔ میں نے کہا اے خالہ! میں نے آج بھی پہلے ہی کی طرح بکریاں چرائی ہیں مگر میں تمہیں اپنا قصہ بتلاتا ہوں پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہونے اور آپ کی سیرت وکلام کے متعلق آگاہ کر دیا تو میری والدہ اور خالہ کہنے لگیں ہمیں بھی آپ کے پاس لے چلو تو میں اپنی والدہ اور خالہ کو لے چلا۔ انھوں نے وہاں پہنچ کر اسلام قبول کیا اور نبی کریم ﷺ کی بیعت کی۔ (دلائل النبوۃ ۲۰۱)

مٹھے مٹھے سوہنے تیرے بول کملی والیا
کج لیندے عاصیاں دے پول کملی والیا
ٹھنڈیاں ہواواں نے مدینے وچوں چلیاں
زلفاں نوں دتا جدوں کھول کملی والیا
ترے ای سہارے مینوں جگ تے سنبھالیا
نہیں تے خورے جاناں سی میں ڈول کملی والیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تیریاں عطاواں دا تے میریاں خطاواں دا وجیا زمانے وچ ڈھول کملی والیا

میاں بیوی میں شدید محبت ہوگئی

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم نورِ مجسم محمد مصطفیٰ ﷺ مدینہ طیبہ کے بازار نبط میں سے گزرے، آپ کے ساتھ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ بھی تھے ایک عورت سامنے سے آ گئی اور عرض کرنے لگی، یارسول اللہ ﷺ میں اپنے گھر میں اپنے شوہر کے ساتھ ایک بیوی کی طرح رہتی ہوں اور میں ایک مسلمان عورت ہوں اور وہی کچھ چاہتی ہوں جو ایک مسلمان عورت چاہتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اسے میرے پاس بلاؤ تو وہ اسے لے آئی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ تیری بیوی کیا کہتی ہے؟ اس آدمی نے نبی پاک ﷺ سے عرض کی اس اللہ کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے ابھی تک اس عورت سے جماع کرنے کے سبب غسل کا پانی میرے سر سے سوکھا نہیں۔ نبی پاک ﷺ نے عورت سے فرمایا تم اس سے نفرت کرتی ہو؟ کہنے لگی ہاں اس رب کی قسم جس نے آپ کو نبوت سے سرفراز کیا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا تم دونوں اپنے آپ کو میرے قریب کرو تو انھوں نے اپنی پیشانیاں آپ کے (پیشانی) کے قریب کر دیں نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

اللھم الف بینھما وحبب احدھما الی الاخر

''اے اللہ! ان کے درمیان محبت پیدا فرما اور ان دونوں کو ایک دوسرے کا متوالہ کر دے۔''

پھر چند دن کے بعد نبی ﷺ کا ان پر گزر ہوا وہ مرد چمار تھا آپ نے دیکھا کہ اس کی عورت اپنی گردن پر چمڑہ اٹھائے شوہر کے پاس لا رہی تھی۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: اے عمر بن خطاب! کیا یہ وہی عورت نہیں جو چند روز قبل ہم سے یہ کچھ کہہ رہی تھی تو عورت کے کان میں آپ کی آواز مبارک پڑ گئی اس نے چمڑہ وہیں پھینکا اور دوڑ کر نبی پاک ﷺ کے قدم چوم لیے۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا تمہارا اور تمہارے شوہر کا کیا حال ہے؟ کہنے لگی اس رب کی قسم جس نے آپ کو عزت عطا فرمائی دنیا میں کوئی بھی مجھے اس سے زیادہ محبوب نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اشھدانی رسول اللہ۔ اے عمر! گواہ ہو جا کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ وانا اشھدانک رسول اللہ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں۔ (دلائل النبوۃ، ۴۰۸)

اس رہبر اعظم سے جو منقول نہ ہوگا وہ ضابطہ ہرگز کبھی معقول نہ ہوگا
وہ روس کا دستور ہو یا چین کا آئین اس پاک وطن میں کبھی مقبول نہ ہوگا
ملتا ہے مدینے سے جو پیغام محبت وہ اور کسی سمت سے موصول نہ ہوگا
اغیار کے حق میں بھی وہ الطاف و کرم ہیں ہرگز یہ کسی اور کا معمول نہ ہوگا
پیغمبر اسلام کی سیرت کے علاوہ جو کچھ ہو اسلام پہ محمول نہ ہوگا
جو ختم نبوت کے عقیدے کو نہ مانے اس شخص سے بڑھ کر کوئی مجہول نہ ہوگا
جس دل میں محمد کی محبت رہے بزمی! وہ حرص و ہوس میں کبھی مشغول نہ ہوگا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آسیب زدہ شفایاب ہوگیا

حضرت اُمِ جندب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں میں نے آقائے دوعالم فخر بنی آدم نورِ مجسم ﷺ کو دیکھا کہ آپ کے پیچھے بنو خشعم کی ایک عورت اپنا بچہ لیے چلی آ رہی ہے وہ کہنے لگی یارسول اللہ ﷺ یہ میرا بچہ ہے اور میرے اہل وعیال میں سے صرف یہی بچا ہے اسے آسیب ہے یہ کلام نہیں کرتا۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا میرے پاس کچھ پانی لاؤ، پانی لایا گیا، آپ نے اپنے ہاتھ مبارک دھوئے پھر پانی میں کلی فرمائی اور اسے وہ پانی دیتے ہوئے ارشاد فرمایا اسے یہ پلاؤ اور کچھ اس کے اوپر بہاؤ اور میں اللہ سے دعا کرتا ہوں۔ اُمِ جندب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، میں اس عورت کے پاس گئی اور میں نے کہا اس پانی میں سے کچھ مجھے بھی دے دو، وہ کہنے لگی یہ تو اس بیمار کے لیے ہے۔ کہتی ہیں پھر میں ایک سال بعد اس عورت سے ملی اور بچے کے متعلق پوچھا تو اس نے کہا اسے شفاء ہوگئی اور دوسرے لوگوں سے کہیں زیادہ دانا و عقل مند ہے۔ (دلائل النبوۃ ص ۴۱۱)

اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا — بڑھی شان سے جو دعائے محمد ﷺ
اجابت کا جوڑا انابت کا سہرا — دلہن بن کے نکلی دعائے محمد ﷺ

جلا ہوا ہاتھ درست ہوگیا

محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ اپنی والدہ اُمِ جمیل رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں تجھے (محمد بن حاطب کو) لے کر حبشہ سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہوئی۔ جب میں مدینہ طیبہ سے ایک یا دو رات کے فاصلہ پر تھی۔ میں نے ایک جگہ تمہارے لیے کھانا پکانا شروع کیا لکڑیاں ختم ہوگئیں۔ میں لکڑیاں چننے نکل گئی تم نے ابلتی ہوئی ہنڈیا اٹھالی جو تمہاری کلائی پر الٹ گئی اور ہاتھ جھلس گیا۔ میں تمہیں لے کر مدینہ طیبہ پہنچی۔ تمہیں نبی ﷺ کے سامنے پیش کیا اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ یہ محمد بن حاطب ہے یہ پہلا بچہ ہے جس کا نام آپ کے نام پر رکھا گیا ہے آپ نے تیرے سر پر دست شفقت پھیرا، برکت کے لیے دعا فرمائی اور تیرے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈالا۔ پھر آپ ﷺ تیرے ہاتھوں پر تھتکارنے لگے اور ساتھ یہ فرما رہے تھے۔

اذهب الباس رب الناس واشف انت الشافي لا شفآء الا شفاءك شفاءً لا يغادر سقماً

''اے لوگوں کے رب! اس کی تکلیف دُور کر دے اور اسے شفاء دے تو ہی شفاء دینے والا ہے تیری ہی طرف سے شفاء ہے، ایسی شفاء عطا کر کہ کوئی تکلیف باقی نہ رہے۔''

میری والدہ کہتی ہیں میں تجھے لے کر ابھی آپ کی مجلس سے اٹھی بھی نہ تھی کہ تیرے ہاتھ بالکل درست ہو چکے تھے۔

(دلائل النبوۃ ص ۴۱۳)

اگر دل میں محمد کی محبت کا جنون ہو گا — یہ وہ جذبہ ہے جو پھر کم نہیں ہو گا، فزوں ہو گا
ابوبکر و عمر، عثمان و حیدر جس کے شیدا ہیں — ذرا سوچو تو اس اخلاص میں کیسا فسوں ہو گا
جسے تم ڈھونڈتے ہو لندن و پیرس میں جا جا کر — فقط ارضِ مدینہ ہی میں حاصل وہ سکوں ہو گا
ہمارا پاسباں ختم نبوت کا عقیدہ ہے — یہی ہر دور ظلمت میں اجالے کا ستوں ہو گا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مسلماں کے لیے ختم نبوت جزو ایماں ہے
منافق ہی یہاں نیچے دروں، نیچے بروں ہو گا
وہ مرزا قادیانی ہو کہ اس کا کوئی ثانی ہو
محمد مصطفیٰ کا ہر عدو خوار و زبوں ہوں گا
یہ ہر باطل نبوت کے مقدر کا نوشتہ ہے
کہ ہر باطل نبوت کا پھریرا سرنگوں ہو گا
یہاں ختم نبوت کا علم لہرائے گا ہر سو
وہ منظر کتنا دل کش زیر چرغ نیلگوں ہو گا
کبھی تو روضہ اقدس کو ان آنکھوں سے دیکھوں گا
کبھی تو کامراں میرا یہ بخت واژگوں ہو گا
محمد مصطفیٰ کا ہر عدو مٹ جائے گا بزمی!
کوئی مانے نہ مانے میں یہ کہتا ہوں کہ یوں ہو گا

جن کے لب پر رہا امتی امتی

جن کے لب پر رہا امتی امتی
یاد ان کی نہ بھولو نیازی کبھی
وہ کہیں اُمتی تو بھی کہہ یا نبی
میں ہوں حاضر تیری چاکری کے لئے

جب غزوۂ احد میں آپ ﷺ کا دانت مبارک شہید ہوا جبرائیل علیہ السلام و میکائیل علیہ السلام نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! یہ دانت مبارک ہم کو عنایت کیجیے تا کہ اس کی برکت سے غضب الٰہی سے محفوظ رہیں۔ رحمت کائنات ﷺ نے فرمایا کہ یہ شکستہ دانت میری اُمت کے شکستہ دلوں کے لیے موجب بخشش ہے۔ روزِ محشر جب اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تیری امت نے میری نافرمانی کی ہے تب میں کہوں گا کہ یاالٰہی تیرے بندوں نے میرا دانت شہید کیا۔ میں نے انہیں معاف کیا اور تیری شانِ رحیمی و کریمی ہے تو بھی میرے امتیوں کے گناہ معاف کر دے تو خالقِ کائنات معاف کر دے گا۔ (البرہان ص ۶۲ انی خصائص حبیب الرحمٰن، قرطاس مقبول فی معجزات رسول ص ۳۳)

سلام اس پر کہ جس نے فضل کے موتی بکھیرے ہیں
سلام اس پر کہ جس نے خوں کے پیاسوں کو قبائیں دیں
سلام اس پر بُروں کو جس نے فرمایا یہ میرے ہیں
سلام اس پر کہ جس نے گالیاں سُن کر دعائیں دیں

ہمارے آقا و مولیٰ نبی اکرم ﷺ ساری ساری رات امت کی بخشش و آرام کی خاطر کھڑے رہتے، گریہ وزاری فرماتے یہاں تک کہ پائے مبارک متورم ہو جاتے (شمائل ترمذی)

حضرت عارف باللہ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک روز حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سرکار مدینہ ﷺ کی زیارت کے لیے مسجد میں حاضر ہوئے وہاں آپ کو نہ دیکھا، تو بے تاب ہو کر شوقِ دیدار میں باہر نکلے۔ دریافت کیا، کسی نے پہاڑ کی طرف اشارہ کر دیا فوراً پہاڑ کی طرف دوڑے وہاں جا کر ایک گلہ بان کو دیکھا تو اس سے پوچھا کہ تو نے میرے آقا دو عالم ﷺ کو دیکھا ہے۔ چرواہے نے جواباً عرض کیا کہ:

گفت چوپاں مر مرا معلوم نیست
من نمی دانم محمد نام کیست

میں نہیں جانتا محمد رسول اللہ ﷺ کس کا نام ہے تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کچھ پتہ بھی ہے یہاں کوئی شخص نورانی چہرے والے .... واللیل کی پیاری زلفوں والے .... والفجر کی پیاری پیشانی والی .... یٰسین کے پیارے دانتوں والے .... الم نشرح کے پیارے سینے والے .... وما ینطق عن الھوٰی کی پیاری زبان والے .... والعصر کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پیارے زمانہ والے..........لعمرك کی پیاری جان والے..........آمنہ کے لال کو..........عبداللہ کے دُرِیتیم کو ....اُمت کے غمخوار کو..........اُمت کی خاطر غاروں میں رونے والے کو تونہیں دیکھا، تو چرواہے نے جواب دیا۔

این قدر دانم کہ اندر تیرہ غار　　زاری نالد کسے لیل ونہار

اتنا تو میں جانتا ہوں کہ اس اندھیری غار میں کوئی شخص گریہ وزاری کر رہا ہے اس کے رونے میں اتنا درد اور سوز ہے۔

جانور از نالۂ او خستہ اند　　وزچرا کردن دہن ہابستہ اند

میرے جانور اس کے رونے سے متاثر ہورہے ہیں اور گھاس چرنا چھوڑے ہوئے نہایت خستگی کی حالت میں پڑے ہوئے ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ وہ پیارے اور دلکش الفاظ کون سے ہیں جو رونے میں معلوم ہوتے ہیں' وہ کہتا ہے

می کند باگریۂ ہر ساعتی　　نالۂ یا امتی ، یا امتی !

ہر گھڑی ہر وقت اس تاریک غار میں وہ اپنے رب کے کے سامنے رو رو کر اپنی امت کی بخشش کے لیے یا امتی یا امتی کہہ رہے ہیں۔

جس کو امت کا غم ہی ستاتا رہا　　اشک غاروں میں جا کر بہاتا رہا
جو مقدر ہمارے بناتا رہا　　اس کی ہر خو و خصلت پہ لاکھوں سلام

سبحان اللہ اس ظاہری حیات میں ہر وقت ہر مقام پر اپنے نام لیواؤں کی بخشش کو پیشِ نظر رکھا اور اپنے خالق و مالک ارحم الراحمین کی بارگاہ میں دعائیں کیں اور قیامت کے دن بھی تمام لوگ دیکھیں گے کہ ان پیارے پیارے لبوں کی جنبش ہی سب کی رہائی اور مصیبتوں سے نجات کا باعث بنے گی اور ہم گنہگاروں، سیہ کاروں کا حضور کی شفاعت سے ہی بیڑا پار ہوگا۔

اللھم ارزقنا شفاعت حبیبك صلی اللہ علیہ وسلم

محمد کا رتبہ جہانوں سے بالا　　کوئی اور ان سا نہ دیکھا نہ بھالا
انہوں نے کیا رسم الفت کو زندہ　　عداوت کو پیروں تلے روند ڈالا
ہوا کس کے باعث فلک نور افشاں　　زمیں کو اندھیروں سے کس نے نکالا
وہ کس نے مراتب کی تفریق اڑا دی　　برابر کیا ہر سفید اور کالا
وہ آئے تو تاریکیاں دور بھاگئیں　　وہ آئے تو ہر سمت چھایا اجالا
وہ اور ان کے اصحاب یوں ضوفشاں تھے　　کہ ہو جس طرح چاند کے گرد ہالا
کوئی خواہ کتنا انوکھا ہو بزمی　　وہ ماہِ عرب دو جہاں سے نرالا

اللہ! کیا جہنم اب بھی نہ سرد ہوگا

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب آقائے دو عالم شفیع امت ﷺ کو قبرِ انور میں رکھا گیا تو میں نے آخری دیدار کی غرض سے آپ ﷺ کے چہرۂ انور کی زیارت کی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اذا رأیت شفتیہ یتحرک فادنیت اذنی عندھا فسمعت وھو یقول اللھم اغفر لامتی فاخبر تھم بھذا فعجبوا بشفقتہ علٰی امتہ (حجۃ اللہ علی العالمین)

''جب میں نے دیکھا تو آپ کے لب مبارک حرکت کر رہے تھے میں نے اپنے کانوں کو نزدیک کر کے سنا تو آپ فرما رہے تھے۔ اے اللہ میری امت کو بخش دے۔ میں نے یہ بات سب حاضرین کو سنائی تو اس شفقت پر سب دنگ رہ گئے۔'' (مدارج النبوۃ)

بخشش اُمت کی خاطر لبہائے مبارکہ نے صرف یہاں ہی حرکت نہیں فرمائی بلکہ اس دنیا میں جلوہ گر ہوتے وقت بھی رب ھب لی امتی کہہ کر ہم گناہ گاروں، سیہ کاروں کو اطمینان و سکون بخشا اور جب تک ظاہری دنیا میں جلوہ گری فرمائی ہر آن و ہر لحظہ امت کا سکون و اطمینان مدنظر رہا۔

وہ شب بھر جاگنا اور رات بھر رونا محمد ﷺ کا تمہارے ہی لیے تھا اے گنہ گارو، سیہ کارو!

یہ سلسلہ تو نہ ختم ہونے والا ہے اختصار کے ساتھ یوں کہا جا سکتا ہے کہ ہمارے

حضور ﷺ دعا فرمائیں تو مُردہ زندہ ہو جائے۔

حضور ﷺ دعا فرمائیں تو بیمار شفا پا جائے۔

حضور ﷺ دعا فرمائیں تو چاند دو ٹکڑے ہو جائے۔

حضور ﷺ دعا فرمائیں تو ڈوبا ہوا سورج واپس نکل آئے۔

حضور ﷺ دعا فرمائیں تو پتھر بھی کلمہ پڑھنا شروع کر دیں۔

حضور ﷺ دعا فرمائیں تو پہاڑ چلنا شروع کر دے۔

حضور ﷺ دعا فرمائیں تو انگلیوں سے چشمے جاری ہو جائیں۔

حضور ﷺ دعا فرمائیں تو سرکش اونٹ فرمانبردار ہو جائے۔

حضور ﷺ دعا فرمائیں تو کنکریاں تسبیح پڑھنی شروع کر دیں۔

حضور ﷺ دعا فرمائیں تو کھانے میں برکت آ جائے۔

حضور ﷺ دعا فرمائیں تو اندھی آنکھوں کی بینائی واپس آ جائے۔

حضور ﷺ دعا فرمائیں تو کٹا ہوا بازو اسی وقت جڑ جائے۔

حضور ﷺ دعا فرمائیں تو سڑی کھجوریں ہری ہو جائیں۔

تیرے کرم کے احاطے میں دونوں عالم ہیں کوئی کہیں بھی ہو بے شک تیری نگاہ میں ہے
تیری پناہ کا جس بے نوا پہ سایہ ہے وہ دو جہاں میں سب سے بڑی پناہ میں ہے
(ماخوذ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مسنون دعائیں

عن امیر المؤمنین ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : من دعا بھذا الدعاء بعد کل صلوۃ اللھم فاطر السموات والارض عالم الغیب والشھادۃ الرحمن الرحیم انی اعھد الیک فی ھذہ الحیاۃ الدنیا بانک انت اللہ لا الہ الا انت وحدک لا شریک لک وان محمدا عبدک ورسولک فلا تکلنی الی نفسی فانک ان تکلنی الی نفسی تقربنی من السوء وتباعدنی فی الخیر، وانی لا اعلق الا برحمتک فاجعل رحمتک لی عھدا عندک تؤدیہ الی یوم القیامۃ انک لا تخلف المیعاد ۔ (الجامع للترمذی، ابواب الدعوات ۲/۱۸۷)

امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھی۔ اللھم فاطر السموات والارض عالم الغیب والشھادۃ الرحمن الرحیم انی اعھد الیک فی ھذہ الحیاۃ الدنیا بانک انت اللہ لا الہ الا انت وحدک لا شریک لک وان محمدا عبدک ورسولک فلا تکلنی الی نفسی فانک ان تکلنی الی نفسی تقربنی من السوء وتباعدنی فی الخیر، وانی لا اعلق الا برحمتک فاجعل رحمتک لی عھدا عندک تؤدیہ الی یوم القیامۃ انک لا تخلف المیعاد ۔ فرشتہ اس دعا کو لکھ کر مہر لگا کر قیامت کے لیے اٹھا رکھے، جب اللہ تعالیٰ اس بندے کو قبر سے اٹھائے، فرشتہ ساتھ لائے اور ندا کی جائے عہد والے کہاں ہیں۔ انہیں وہ عہد نامہ دیدیا جائے۔

☆ عن عبد اللہ بن یزید الخطمی الانصاری رضی اللہ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : اللھم ان ما رزقتنی مما احب فاجعلہ قوۃ لی فیما تحب، اللھم! وما زویت عنی مما احب فاجعلہ فراغالی فیما تحب ۔ (ایضاً)

حضرت عبداللہ بن یزید خطمی انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ اس طرح دعا کی۔ اللھم اما رزقتنی مما احب فاجعلہ قوۃ لی فیما تحب، اللھم! وما زویت عنی مما احب فاجعلہ فراغالی فیما تحب۔

☆ عن ام المومنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ عنہا قالت : کنت نائمۃ الی جنب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ففقدتہ من اللیل فلمستہ فوقع یدی قدمیہ وھو ساجد وھو یقول: اعوذ برضاک من سخطک وبمعافاتک من عقوبتک ، لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک ۔ (ایضاً)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پہلو میں سو رہی تھی، میری آنکھ کھلی تو میں نے حضور ﷺ کو نہ پایا لہذا میں نے ٹٹولنا شروع کیا تو میرے ہاتھ آپ کے مبارک قدموں پر پڑے جبکہ حضور ﷺ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سجدہ میں تھے اور یہ دعا پڑھ رہے تھے۔ اعوذ برضاك من سخطك وبمعافاتك من عقوبتك ، لا احصی ثناء علیك انت کما اثنیت علی نفسك۔

☆ عن امیر المومنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اللهم لك الحمد کالذی تقوی، وخیرا مما نقول ۔ (الجامع الصغیر ۹۴/۱)

امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس طرح دعا کی۔ اللهم لك الحمد کالذی تقوی، وخیرا مما نقول۔

وسیلے سے دعا کرنا

عن عثمان بن حنیف رضی اللہ عنه قال: ان رجلا اتی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فقال: ادع اللہ لی ان یعافینی فقال: ان شئت اخرت لك وهو خیر، وأن شئت دعوت، فقال: ادعه ، فامره ان یتوضأ فیحسن وضوءه ویصلی رکعتین ویدعو بهذا الدعاء، اللهم انی اسألك واتوجه الیك بمحمد نبی الرحمة یا رسول اللہ! انی قد توجهت بك الی ربی فی حاجتی هذه لتقضی اللهم فشفعه فی ۔

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نابینا حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر بولے: یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کر دیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس پریشانی سے نجات عطا فرمائے۔ فرمایا: اگر چاہو تو اس مصیبت کا اجر و ثواب آخرت کے لیے اٹھا رکھو اور اگر چاہو تو میں دعا کیے دیتا ہوں۔ بولے: حضور دعا فرمادیں۔ حضور ﷺ نے ان کو اچھی طرح وضو کرنے کا حکم دیا اور یہ کہ دو رکعت نماز ادا کریں اور یہ دعا پڑھیں: اللهم انی اسالك واتوجه الیك بمحمد نبی الرحمة یا رسول اللہ! انی قد توجهت بك الی ربی فی حاجتی هذه لتقضی اللهم فشفعه فی ۔

(اخرجه الترمذی فی السنن ، کتاب : الدعوات عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم باب: فی دعا الضعیف، ۵۶۹/۵، الرقم: ۳۵۷۸، والنسائی فی السنن الکبری، ۱۶۸/۶، الرقم: ۱۰۴۹۴، ۱۰۴۹۵، وابن ماجة فی السنن، کتاب: اقامة الصلاة والسنة فیها، باب: ماجاء فی صلاة الحاجة ، ۴۴۱/۱، الرقم: ۱۳۸۵، وابن خزیمة فی الصحیح، ۲۲۵/۲، الرقم: ۱۲۱۹، واحمد بن حنبل فی المسند، ۱۳۸/۴، الرقم: ۱۷۲۴۰ - ۱۷۲۴۲، والحاکم فی المستدرك، ۴۵۸/۱، ۷۰۰، ۷۰۷، الرقم: ۱۱۸۰، ۱۹۰۹، ۱۹۲۹، والطبرانی فی المعجم الصغیر، ۳۰۶/۱، الرقم: ۵۰۸، وفی المعجم الکبیر، ۳۰/۹، الرقم: ۸۳۱۱، والبخاری فی التاریخ الکبیر ، ۲۰۹/۶، الرقم: ۲۱۹۲)

☆ عن ابی الدرداء رضی اللہ عنه : قال سمعت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه سلم فیقول: ابغونی فی ضعفائکم، فانما ترزقون وتنصرون بضعفائکم ۔

''حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ فرماتے ہیں: مجھے اپنے کمزور لوگوں میں تلاش کرو تمہیں اپنے کمزور لوگوں کی وجہ سے رزق دیا جاتا ہے اور ان کی وجہ سے تمہاری مدد کی جاتی ہے۔'' (بخاری، ۱۰۶۱/۳، الرقم ۲۷۳۹)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ عن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: اذا انفلتت دابة احدکم بارض فلاة فلیناد یا عباد الله! احبسوا علی، یا عباد الله! احبسوا علی، فان لله فی الارض حاضرًا سیحبسه علیکم.

"حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کی سواری جنگل بیابان میں چھوٹ جائے تو اس (شخص) کو (یہ) پکارنا چاہیے: اے اللہ کے بندو! میری سواری پکڑا دو، اے اللہ کے بندو! میری سواری پکڑا دو کیوں کہ اللہ تعالیٰ کے بہت سے (ایسے) بندے اس زمین میں ہوتے ہیں، وہ تم کو (تمہاری سواری) پکڑا دیں گے۔" (اخرجه الطبرانی فی المعجم الکبیر، ۱۰/۲۱۷، الرقم: ۱۰۵۱۸، ۱۷/۱۱۷، الرقم: ۲۹۰، وابو یعلی فی المسند، ۹/۱۷۷، الرقم: ۵۲۶۹، والدیلمی فی الفردوس بماثور الخطاب، ۱/۳۳۰، الرقم: ۱۳۱۱، والهیثمی فی مجمع الزوائد، ۱۰/۱۳۲)

☆ عن عتبة بن غزوان عن نبی الله صلی الله علیه وسلم قال: اذا اضل احدکم شیا او اراد احدکم عونا وهو بارض لیس بها انیس فلیقل یا عباد الله اغیثونی یاعباد الله اغیثونی فان لله عبادًا لا نراهم وقد جرب ذلك.

"حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کی کوئی شے گم ہو جائے اور تم میں سے کوئی مدد چاہے اور وہ ایسی جگہ ہو کہ جہاں اس کا کوئی مددگار بھی نہ ہو تو اسے چاہیے کہ کہے: اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو، اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ کے ایسے بھی بندے ہیں جنہیں ہم دیکھ تو نہیں سکتے (لیکن وہ لوگوں کی مدد کرنے پر مامور ہیں) اور یہ آزمودہ بات ہے۔" (ایضاً)

☆ عن ام المومنین عائشه الصدیقه رضی الله عنهاقالت: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: اذا قال العبد: یا رب! یا رب! قال الله تبارك وتعالیٰ: لبیك، عبدی سل تعط. (کنز العمال ۳۱۳۲، ۲/۶۴)

ام المومنین حضرت عائشہ الصدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بندہ یا رب! یا رب! کہتا ہے تو اللہ عزوجل لبیک فرماتا ہے، اور فرماتا ہے: اے میرے بندے مانگ تجھے دیا جائے۔

☆ عن هشام بن ابی رقیة رضی الله عنها ان ابا الدرداء وعبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهم قال: ان اسم الله الاکبر رب، رب. (المستدرك للحاکم ۱/۶۸۴)

حضرت ہشام بن ابی رقیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابو درداء اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ اسم اعظم رب، رب ہے۔

دعائے حاجت

عن انس بن مالك رضی الله عنه قال: ان ام سلیم غدت علی النبی صلی الله علیه وسلم فقالت:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علمني كلمات اقولهن في صلوتي فقال: كبري الله عشرا، وسبحي الله عشرا، واحمديه عشرا، ثم سلي ما شئت يقول: نعم، نعم . (ترمذی، ماجاء فی صلوۃ التسبیح، ۶۳/۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا صبح کے وقت حاضر ہوئیں اور عرض کی حضور مجھے کچھ ایسے کلمات تعلیم فرمائیں کہ میں اپنی نماز میں کہا کروں۔ ارشاد فرمایا: دس بار اللہ اکبر دس بار سبحان اللہ، دس بار الحمد للہ کہہ لیا کرو، پھر جو چاہو مانگو اللہ تعالیٰ خیر فرمائے گا۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

''اس کا طریقہ یوں ہو کہ دو رکعت نفل باوضوئے تازہ وحضور قلب پڑھے، اور قعدے میں بعد درود شریف اللہ اکبر، سبحان اللہ، الحمد للہ، دس دس بار کہہ کر دعائے مقصود ایسے لفظوں سے کرے جو مخل نماز نہ ہوں۔ مثلاً ''اسئلك ان تقضي لي حاجتي كلها في الدنيا والآخرة ما كان منها لي خيرا ولك رضا يا ارحم الراحمين . آمين'' (ذیل المدعا ص ۱۷۴)

حاکم، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اس حدیث کو صحیح کہا، اور امام ترمذی نے حسن قرار دیا۔

☆ عن عبد الله بن اوفى رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : من كانت له الى الله حاجة او الى احد من بني آدمي فليتوضأ وليحسن الوضوء ثم يصل ركعتين، ثم ليثن على الله وليصل على النبي صلى الله عليه وسلم لا اله الا الله الحليم الكبير سبحان الله رب العرش العظيم، الحمد لله رب العالمين، اسئلك موجبات رحمتك وعزائم مغفرتك والغنيمة من كل بر والسلامة من كل اثم، لا تدع لي ذنبا الا غفرته ولا هما الافرجته، ولا حاجة هي لك رضا الا قضيتها يا ارحم الراحمين . (الجامع للترمذی باب ما جاء فی صلوۃ الحاجۃ، ۶۳/۱)

حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کو اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت ہو یا کسی انسان سے تو اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں پڑھے، پھر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرے اور حضور نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھے، پھر یہ دعا پڑھے۔ لا اله الا الله الحليم الكبير سبحان الله رب العرش العظيم، الحمد لله رب العالمين، اسئلك موجبات رحمتك وعزائم مغفرتك والغنيمة من كل بر والسلامة من كل اثم، لا تدع لي ذنبا الا غفرته ولا هما الافرجته، ولا حاجة هي لك رضا الا قضيتها يا ارحم الراحمين۔

☆ عن انس رضى الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: يا علي ! الا اعلمك دعا اذا اصابك غم او هم تدعو به ربك فيستجاب لك باذن الله ويفرج عنك . توضأ وصل ركعتين، واحمد الله، واثن عليه، وصل على نبيك، واستغفر لنفسك وللمؤمنين والمؤمنات، ثم قال: اللهم انت تحكم بين عبادك فيما كانوا فيه يختلفون لا اله الا الله العلي العظيم، لا اله الا الله الحكيم الكبير، سبحان الله رب السموت السبع ورب العرش العظيم، الحمد لله رب العالمين،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللھم! کاشف الغم، مفرج الھم مجیب دعوۃ المضطرین اذا دعوک، رحمن الدنیا والآخرۃ ورحیمھما، فارحمنی فی حاجتی ھذہ بقضائھا ونجاحھا رحمۃ تغنینی بھا عن رحمۃ من سواک۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم ﷺ نے حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ارشاد فرمایا: اے علی! کیا میں تمہیں وہ دعا نہ بتادوں کہ جب تمہیں کوئی غم یا پریشانی ہو تو اسے عمل میں لاؤ، باذن اللہ تمہاری دعا قبول ہو اور غم دور ہو۔ وضو کے بعد دو رکعت نماز پڑھو، اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور اپنے نبی علیہ السلام پر درود خوانی، اور اپنے اور سب مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کے لیے استغفار کرو۔ پھر کہو۔ اللھم! انت تحکم بین عبادک فیما کانوا فیہ یختلفون لا الٰہ الا اللہ العلی العظیم، لا الٰہ الا اللہ الحکیم الکبیر، سبحان اللہ رب السموت السبع ورب العرش العظیم، الحمد للہ رب العالمین، اللھم! کاشف الغم، مفرج الھم مجیب دعوۃ المضطرین اذا دعوک، رحمن الدنیا والآخرۃ ورحیمھما، فارحمنی فی حاجتی ھذہ بقضائھا ونجاحھا رحمۃ تغنینی بھا عن رحمۃ من سواک۔

☆ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اثنی عشرۃ رکعۃ تصلیھن من لیل اونھار، وتشھد بین کل رکعتین، فاذا تشھدت فی اخر صلوتک فاثن علی اللہ عزوجل، وصل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، واقرا وانت ساجد افاتحۃ الکتاب، سبع مرات، وآیۃ الکرسی سبع مرات، وقل: لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد، وھو علی کلی شیء قدیر عشر مرات ثم قل: اللھم! انی اسئلک بمعاقد الغرمن عرشک، ومنتھی الرحمۃ من کتابک، واسمک الاعظم وجدک الاعلی وکلماتک التامۃ، ثم سل حاجتک، ثم ارفع راسک، وسلم یمینا وشمالا، ولا تعلموھا السفھاء فانھم یدعون بھا فیستجابون۔ (ایضاً)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رات یا دن میں بارہ رکعتیں، اور دو رکعت پر التحیات پڑھ، پچھلی التحیات کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور حضور نبی کریم ﷺ پر درود بجالا، پھر سجدہ میں فاتحہ سات بار، آیۃ الکرسی سات بار، لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد، وھو علی کلی شیء قدیر، دس بار پڑھ، پھر کہہ "اللھم! انی اسئلک بمعاقد الغرمن عرشک، ومنتھی الرحمۃ من کتابک، واسمک الاعظم وجدک الاعلی وکلماتک التامۃ" پھر اپنی حاجت مانگ، پھر سر اٹھا کر دائیں بائیں سلام پھیر اور اسے بے وقوفوں کو نہ سکھانا کیونکہ وہ اس کے ذریعہ دعا کریں گے تو قبول ہوگی۔ (ذیل المدعا ص ۱۷۶)

یہ ہے وہ تیر جو سیدھا نشانے پر لگتا ہے

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت فرماتے ہیں:

احمد بن حرب وابراہیم بن علی، اور ابوزکریا وحاکم نے کہا: ہم نے اس کا تجربہ کیا تو حق پایا، فقیر کہتا ہے: غفر اللہ تعالیٰ لہ، فقیر نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بھی چند بار تجربہ کیا، تیر بے خطا پایا۔ یہاں تک کہ بعض اعزہ کے مرض کو امیداد شدید و اشتد امدید ہوا حتی کہ ایک روز بالکل نزع کے آثار طاری ہو گئے۔ سب اقارب رونے لگے۔ فقیر ان سب کو روتا چھوڑ کر دروازہ کریم پر حاضر ہوا، یہ نماز پڑھی اس کے بعد مریض کی طرف چلا اور وسوسہ تھا کہ شاید خبر نوع دگر سننے میں آئے، وہاں گیا تو بحمد اللہ تعالیٰ مریض کو بیٹھا باتیں کرتا پایا۔ مرض جاتا رہا اور چند روز میں قوت بھی آ گئی۔ وللہ الحمد۔

فائدہ: یہ حدیث ابن عساکر نے بہ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کی، مگر اتنا فرق ہے کہ اس میں اس نماز کا وقت بعد مغرب معین کیا، اور فاتحہ و آیۃ الکرسی و کلمہ مذکور پڑھنے کے لیے بارہویں رکعت کا پہلا سجدہ اور دعا "اللھم انی اسئلك" پڑھنے کو اس کا دوسرا سجدہ رکھا، نہ یہ کہ بعد "التحیات" کے سلام سے پہلے ایک سجدہ جداگانہ میں پڑھی جائیں۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

اقول: مگر ہمارے جمہور ائمہ لفظ اسئلك بمعاقد الغرمن عرشك، کو منع فرماتے ہیں۔ ہدایہ، وقایہ و تنویر الابصار و در مختار شرح جامع صغیر امام قاضی خان و تمرتاشی و محبوبی وغیرہا کتب فقیہ میں اس کی ممانعت مصرح،

علامہ ابن امیر الحج نے حلیہ میں تصریح فرمائی کہ، یوں کہنا مکروہ تحریمی قریب بحرام قطعی ہے اور یہ حدیث بشدت ضعیف ہے کہ اس باب میں ہرگز قابل استناد نہیں ہو سکتی۔ تو ان ترکیبوں سے یہ لفظ کم کر دینا ضروری ہے۔

ثم اقول: سجدے بلکہ قیام کے سوا نماز کے کسی فعل میں قرآن عظیم کی تلاوت حدیث و فقہ دونوں سے منع ہے یہاں تک کہ سہواً پڑھے تو سجدہ لازم، اور عمداً پڑھے تو اعادہ واجب تو ضرور ہے کہ فاتحہ، آیۃ الکرسی جو سجدے میں پڑھی جائیں گی ان سے ثنائے الٰہی کی نیت ہے، تو جتنی رکعات ایک نیت سے پڑھی جائیں ہر قعدہ میں التحیات کے بعد درود دعا سب کچھ ہو، اور ہر تیسری کے اغاز میں سبحانك اللھم و اعوذ بھی ہو۔

ثم اقول: ہمارے ائمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک ایک نیت میں دن کو چار رکعت سے زیادہ مکروہ ہے، اور رات کو آٹھ سے زائد، وظاہر اطلاق الكراهة كراهة التحريم، وقد نص في رد المحتار على انه لا يحل فعله، مگر دن کی کراہت متفق علیہ اور رات کی کراہت میں اختلاف ہے۔ امام شمس الائمہ سرخسی نے فرمایا: رات کو آٹھ سے زیادہ بھی مکروہ نہیں۔ فتاوی خلاصہ میں اسی کو صحیح کہا، وعامتهم على الكراهية وصححها في البدائع۔ تو یہ نماز اگر ہر شب میں ہو کہ ایک تحیح پر کراہت سے محفوظ رہے۔ (ذیل الدعا ص۱۷۹)

ادعیۂ ماثورہ

ادعیہ ماثورہ میں سے آخر میں چند ماثورہ دعائیں اعراب کے ساتھ مختلف کتب سے بغیر ترجمہ و تشریح کے لکھی جا رہی ہیں تاکہ یاد کرنے میں آسانی رہے۔

- اَللّٰھُمَّ اَعِنَّا عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ○
- اَللّٰھُمَّ اعْفُ عَنِّیْ فَاِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ وَاَنْتَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ○
- اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الصِّحَّةَ وَالْعِفَّةَ وَالْاَمَانَةَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضٰی بِالْقَدْرِ○

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

- رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاهْدِنِي السَّبِيلَ الْأَقْوَمَ
- اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْمُعَافَاةَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ○
- اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَ دُنْيَایَ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ ۔ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِيْ وَاٰمِنْ رَوْعَتِيْ اَللّٰهُمَّ احْفِظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَّمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ وَاَعُوْذُ بِعَظْمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ○
- اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ○
- اَللّٰهُمَّ يَا نُوْرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ يَا زَيْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ يَا جَبَّارَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ يَا عِمَادَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ يَا قَيَّامَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا صَرِيْخَ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ وَمُنْتَهَى الْعَائِذِيْنَ وَالْمُفَرِّجُ عَنِ الْمَكْرُوْبِيْنَ وَالْمُرَوِّحُ عَنِ الْمَغْمُوْمِيْنَ وَمُجِيْبُ دُعَآءِ الْمُضْطَرِّيْنَ وَيَا كَاشِفَ الْمَكْرُوْبِ يَا اِلٰهَ الْعٰلَمِيْنَ وَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ مَنْزُوْلٌ بِكَ كُلُّ حَاجَةٍ○
- اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ بِمَا سَاَلَكَ مُحَمَّدٌ عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَنَسْتَعِيْذُ بِمَا اسْتَعَاذَ عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ○
- يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ○
- اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّعَمَلًا مُتَقَبَّلًا○
- اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَیَّ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّيْ وَانْقِطَاعِ عُمْرِيْ○
- اَللّٰهُمَّ افْتَحْ مَسَامِعَ قَلْبِيْ لِذِكْرِكَ وَارْزُقْنِيْ طَاعَتَكَ وَطَاعَةَ رَسُوْلِكَ وَعَمَلًا بِكِتَابِكَ○
- اَللّٰهُمَّ الْطُفْ بِيْ فِيْ تَيْسِيْرِ كُلِّ عَسِيْرٍ فَاِنَّ تَيْسِيْرَ كُلِّ عَسِيْرٍ عَلَيْكَ يَسِيْرٌ وَّاَسْئَلُكَ الْيُسْرَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ○
- اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِيْ اَشْرَقَتْ لَهُ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اَنْ تَجْعَلَنِيْ فِيْ حِرْزِكَ وَحِفْظِكَ وَجِوَارِكَ وَتَحْتَ كَنَفِكَ○
- اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ، وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ○
- اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ مُّنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَاءِ وَالْاَدْوَاءِ○
- اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْفَوْزَ فِي الْقَضَاءِ وَنُزُلَ الشُّهَدَآءِ وَعَيْشَ السُّعَدَآءِ، وَالنَّصْرَ عَلَى الْاَعْدَآءِ○
- اَللّٰهُمَّ لَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَّلَا تَنْزِعْ مِنِّيْ صَالِحَ مَا اَعْطَيْتَنِيْ○
- اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ بِالْاِسْلَامِ قَائِمًا، وَاحْفَظْنِيْ بِالْاِسْلَامِ قَاعِدًا، وَاحْفَظْنِيْ بِالْاِسْلَامِ رَاقِدًا، وَلَا تُشْمِتْ بِيْ عَدُوًّا وَّلَا حَاسِدًا○
- اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ خَزَائِنُهٗ بِيَدِكَ ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ شَرٍّ خَزَائِنُهٗ بِيَدِكَ ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ، وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ، وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ ○

○ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ ، وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَالْقَسْوَةِ، وَالْغَفْلَةِ وَالذِّلَّةِ، اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْكُفْرِ، وَالْفُسُوْقِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَالسُّمْعَةِ وَالرِّيَاءِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الصَّمَمِ وَالْبَكَمِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَالْبَرَصِ وَسَيِّئِ الْاَسْقَامِ ○

○ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَئَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ بِهٖ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْعَمَلٍ ، وَاَسْئَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ قَضَيْتَهٗ لِيْ خَيْرًا ○

○ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعِفَافَ وَالْغِنٰى ○

○ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ الْاَشْيَاءِ اِلَيَّ، وَاجْعَلْ خَشْيَتَكَ اَخْوَفَ الْاَشْيَاءِ عِنْدِيْ ، وَاقْطَعْ عَنِّيْ حَاجَاتِ الدُّنْيَا بِالشَّوْقِ اِلٰى لِقَائِكَ، وَاِذَا اَقْرَرْتَ اَعْيُنَ اَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ دُنْيَاهُمْ فَاَقْرِرْ عَيْنِيْ مِنْ عِبَادَتِكَ ○

○ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ ○

○ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِيْ مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِيْ مِنَ الرِّيَاءِ وَلِسَانِيْ مِنَ الْكَذِبِ، وَعَيْنِيْ مِنَ الْخِيَانَةِ، فَاِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ○

○ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ التَّرَدِّيْ وَالْهَدْمِ وَالْغَرَقِ وَالْحَرَقِ، وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ يَتَخَبَّطَنِيَ الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ، وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَمُوْتَ فِيْ سَبِيْلِكَ مُدْبِرًا، وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَمُوْتَ لَدِيْغًا ○

○ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ○

○ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ ○

○ اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا دَيْنًا اِلَّا قَضَيْتَهٗ وَلَا حَاجَةً مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ○

○ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ كُلَّ مُهِمٍّ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ وَمِنْ اَيْنَ شِئْتَ حَسْبِيَ اللّٰهُ لِدِيْنِيْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لِدُنْيَايَ حَسْبِيَ اللّٰهُ لِمَا اَهَمَّنِيْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لِمَنْ بَغٰى عَلَيَّ حَسْبِيَ اللّٰهُ لِمَنْ حَسَدَنِيْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لِمَنْ كَادَنِيْ بِسُوْءٍ حَسْبِيَ اللّٰهُ عِنْدَ الْمِيْزَانِ حَسْبِيَ اللّٰهُ عِنْدَ الصِّرَاطِ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ○

○ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ قُدْرَتِكَ ، وَاقْضِ اَجَلِيْ فِيْ طَاعَتِكَ ، وَاخْتِمْ لِيْ بِخَيْرِ عَمَلِيْ، وَاجْعَلْ ثَوَابَهُ الْجَنَّةَ ○

(از ادعیہ ماثورہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یا رب منم دوست تہی چشم پُر آب — جاں دادہ و دل سوختہ و سینہ کباب
نامہ سیہ و عمر تبہ، کار خراب — از روئے کرم بفضلِ خویشم دریاب

ایک رقت انگیز دعاء

حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ غنیۃ الطالبین (ص۳۳۶ پ) ایک شخص کی پر اثر دعا کا تذکرہ فرماتے ہیں جو کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور مولیٰ کائنات علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے خود اپنے آنکھوں دیکھے واقعہ پر مشتمل ہے اور وہ بھی حرم کعبہ میں۔ سبحان اللہ چنانچہ حضرت امام عالی مقام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم طواف کعبہ میں مشغول تھے کہ اچانک ایک آواز سنائی دی' کوئی شخص مندرجہ ذیل اشعار بڑے درد کے ساتھ پڑھ رہا ہے۔

یا من یجیب دعا المضطر فی الظلم
اے وہ ذات جو تاریکیوں میں غمزدہ کی دعا قبول کرتا ہے

یا کاشف الکرب والبلوی مع السقم
اے وہ ذات جو بیماریوں کے ساتھ غم و بلا دور کرتا ہے

قد بات وفدك حول البيت والحرام
بے شک تیرے گروہ نے کعبہ اور حرم کے گرد رات گزاری

نحن ندعو وعين الله لم تنم
اور میں دعا کر رہا ہوں اور چشم الٰہی نہیں سوتی ہے

هب لي بجودك ما اخطات من جرم
اپنے فضل و کرم کے صدقہ میں میرے گناہوں کو بخش دے

یا من اشار الیه الخلق بالکرم
اے وہ جس کی بخشش کی طرف لوگ اشارہ کرتے ہیں

ان کان عفوك لم يسبق لمجرم
اگر تیری معافی گناہگاروں کی جانب سبقت نہ کرے۔

فمن یجود علی العاصین بالنعم
کون ہے جو گناہگاروں پر بخشش کرے گا

باپ کی ناراضگی میں رب کی ناراضگی

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے فرمایا: اے حسین! تم سن رہے ہو کہ وہ اپنے گناہوں پر کس طرح رو رہا ہے اور اپنے ربّ کو کس طرح پکار رہا ہے۔ تم اُدھر جاؤ شاید وہ تم کو مل جائے، اُسے بلا لاؤ۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اُس طرف گیا اور وہ مجھے مل گیا۔ میں نے اُسے دیکھا کہ وہ ایک خوبصورت چھریرے بدن کا آدمی ہے اُس کے کپڑے صاف تھے اور خوشبو آ رہی تھی، مگر اُس کا داہنا بازو شل تھا، میں نے کہا کہ امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تم کو بلا رہے ہیں۔ یہ سن کر وہ شخص اُٹھا اور مفلوج حصہ کو کھینچتا ہوا حضرت امیر المومنین کی خدمت میں پہنچا انہوں نے اُس کا حال دریافت کیا اور پوچھا تم کون ہو۔ اس نے کہا اے امیر المومنین، آپ اس کا حال کیا دریافت فرماتے ہیں جو عذاب میں گرفتار ہو اور اہل و عیال کے حقوق کی ادائیگی سے روک دیا گیا ہو (اپاہج ہو) آپ رضی اللہ عنہ نے اُس کا نام دریافت فرمایا: اُس نے اپنا نام ''منازل بن لاحق'' بتایا، حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہارا قصہ کیا ہے؟ اُس نے کہا میں لہو و لعب اور عیش و طرب کے معاملہ میں سارے عرب میں مشہور تھا، میدانوں میں گھوڑے دوڑانے کے سوا کچھ کام نہ تھا، غفلت نے مدہوش کر رکھا تھا کہ نہ میری توبہ کا اعتبار تھا اور نہ معافی مانگنے کا (توبہ کرتا اور توبہ توڑ دیتا جس فعل سے معافی مانگتا دوبارہ اسی کو کرتا) میری یہ حالت تھی کہ رجب اور شعبان کے مہینے میں بھی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گناہوں کے ارتکاب سے باز نہ آتا (برابر گناہ کیے جاتا) میرا مہربان اور شفیق باپ مجھے جہنم کے عذاب سے ڈراتا تھا اور گناہوں کے ہولناک انجام سے برابر متنبہ کرتا تھا، وہ کہتا کہ بیٹے! اللہ کی گرفت اور اس کی سزا بڑی سخت ہے، اس خدا کی نافرمانی کیوں کرتا ہے، جو آگ کے عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے، تیرے مظالم سے بہت سے ہاتھ فریادی ہیں، عزت والے فرشتے حرمت والا مہینہ (رجب) اور بہت سی راتیں تجھ سے نالاں ہیں، ان نصیحتوں کے جواب میں اس کو میں مارتا پیٹتا، آخر ایک دن اس نے (میرے مظالم سے) تنگ آ کر کہا کہ خدا کی قسم میں روزہ رکھوں گا اور کبھی نہیں کھولوں گا۔ برابر نماز پڑھوں گا (رات کو بھی نہیں سوؤں گا) چنانچہ ایک ہفتہ اپنی قسم کے بموجب انہوں نے کیا اور پھر اونٹنی پر سوار ہو کر مکہ معظمہ میں حج اکبر کے دن پہنچ گئے اور کہنے لگے میں اب حرم میں جا کر تیرے خلاف اللہ سے مدد مانگوں گا (تیرے لیے بددعا کروں گا) چنانچہ حرم میں پہنچ کر انہوں نے کعبہ کے پردے پکڑ کر اس طرح فریاد کی:

یا من الیہ یاتی الحجاج من بعد	یرجون لطف عزیز واحد صم
ھذا منازل لا یرتدعن عققی	فخذ بحقی یا رحمن من ولدی
و شل منہ بجود منك جانبہ	یا من تقدس لم یولد ولم یلد

ترجمہ: اے وہ کہ جس کی طرف دور دور سے حاجی آتے ہیں اور اس بے نیاز اور یکتا ذات کے لطف و کرم کی آس لگاتے ہیں۔ (اے اللہ!) میری فریاد سن! منازل (میرا بیٹا) میری نافرمانی سے باز نہیں آتا۔ اے رحمٰن! میرے بیٹے سے میرا حق لے لے، اے پاک ذات لم یلد ولم یولد: مجھ پر بخشش کر اور میری بددعا سے منازل کا ایک پہلو (بدن کا ایک رُخ) مفلوج کر دے۔ منازل نے کہا کہ اُس ذات کی قسم جس نے آسمان کو بلند کیا ہے اور پانی کو چشموں سے نکالا ہے کہ میرے والد ابھی یہیں تک کہنے پائے تھے کہ میرا دایاں حصہ (پہلو) مفلوج ہو گیا اور میں اُن تختوں کی طرح (بے حس و حرکت) ہو کر رہ گیا جو حرم کے کونوں میں پڑے رہتے ہیں۔ لوگ صبح و شام میرے پاس سے گزرتے تو کہتے یہ وہی ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اس کے باپ کی بددعا قبول فرمالی۔

باپ کی رضا میں رب کی رضا

یہ سن کر حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر تمہارے باپ نے کیا کیا۔ منازل نے کہا کہ امیر المومنین رضی اللہ عنہ میں اپنے باپ کو راضی کر لیا جب وہ مجھ سے راضی ہو گئے تو میں نے درخواست کی کہ جس جگہ کھڑے ہو کر آپ نے میرے لیے بددعا کی تھی اسی جگہ کھڑے ہو کر آپ میرے لیے دعا کیجیے۔ اُنہوں نے میری درخواست قبول کر لی۔ ہم روانہ ہو گئے اثنائے سفر ایک اونٹنی مل گئی۔ میں نے والد کو اس پر سوار کرا لیا اور ان کو لے چلا وادیٔ اراک میں جب ہم پہنچے تو درخت سے ایک پرندہ (پر پھڑ پھڑا کر اس طرح) اُڑا کہ اس کی آواز سے اونٹنی بدک گئی، میرے والد اونٹنی سے گر کر ہلاک ہو گئے۔

یہ تمام قصہ سن کر حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تجھے ایک دُعاء بتاتا ہوں جس کو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ ایسا کوئی غم زدہ نہیں جس نے ان الفاظ سے دعا کی اور اللہ نے اس کے غم دور نہ کر دیے ہوں اور نہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کوئی ایسا مضطرب ہے جس نے اللہ سے ان الفاظ میں دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے اس کے اضطراب کو ختم نہ فرما دیا ہو۔ منازل نے کہا بہت بہتر (میں ضرور یہ دعا پڑھوں گا)۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے منازل کو یہ دعا سکھا دی۔ منازل نے اللہ سے وہی دعا کی اور اس کو مرض سے نجات مل گئی۔ چنانچہ وہ ہمارے پاس صبح کو تندرست ہو کر آیا، میں نے اس سے پوچھا کہ منازل تو نے کیا عمل کیا منازل نے جواب دیا کہ جب تمام لوگ (رات کو) سو گئے تو میں نے وہی دعا تین مرتبہ پڑھی، غیب سے ندا آئی، تیرے لیے اللہ کافی ہے تو نے اسم اعظم کے ساتھ اللہ سے دعا کی۔ اللہ کو جب بھی اسم اعظم لے کر پکارا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ دعا قبول فرما لیتا ہے اور جو چیز اس سے طلب کی جاتی ہے وہ اس کو مل جاتی ہے۔ اس کے بعد میری آنکھ لگ گئی، میں خواب میں سرورِ کائنات ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا میں نے وہ دعا عرض کی۔ حضور ﷺ نے فرمایا میرے ابن عم علی رضی اللہ عنہ نے سچ کہا ہے، اسی دعا میں وہ اسم اعظم ہے کہ اگر اس کو لے کر اللہ سے دعا کی جائے تو وہ ضرور قبول ہوتی ہے۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی کچھ دیر بعد میں دوبارہ پھر سو گیا میں نے رسول اللہ ﷺ کی پھر زیارت کی۔ میں نے حضور ﷺ سے گزارش کی میں حضور والا سے اس دعا کے سننے کا مشتاق ہوں، حضور ﷺ نے فرمایا اس طرح پڑھو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ یَا عَالِمَ الْخَفِیَّةِ وَیَا مَنِ السَّمَاءُ بِقُدْرَتِهٖ مَبْنِیَّةٌ وَّیَامَنِ الْاَرْضُ بِعِزَّتِهٖ مَدْحِیَّةٌ وَّیَامَنِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِنُوْرِ جَلَالِهٖ مُشْرِقَةٌ مُضِیَّةٌ وَّیَا مُقْبِلًا عَلٰی كُلِّ نَفْسٍ مُّؤْمِنَةٍ ذَكِیَّةٍ وَّیَا مُسَكِّنَ رُعْبِ الْخَائِفِیْنَ وَیَا اَهْلَ التَّقِیَّةِ، یَا مَنْ حَوَائِجُ الْخَلْقِ عِنْدَهٗ مَقْضِیَّةٌ یَامَنْ نَجّٰی یُوْسُفَ مِنْ رِقِّ الْعُبُوْدِیَّةِ، یَا مَنْ لَیْسَ لَهٗ بَوَّابٌ یُّنَادٰی وَلَا صَاحِبٌ یُّغْشٰی، وَّلَا وَزِیْرٌ یُّعْطٰی وَلَا غَیْرُهٗ رَبٌّ یُّدْعٰی وَلَا یَزْدَادُ عَلٰی كَثْرَةِ الْحَوَائِجِ اِلَّا كَرَمًا وَّجُوْدًا وَّصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَعْطِنِیْ سُؤَالِیْ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

ترجمہ: اے پوشیدہ چیزوں کے جاننے والے! اے وہ ذات جس کی قدرت سے آسمان بنائے گئے اور اے وہ ذات جس کی قدرت سے زمین بچھائی گئی۔ اے وہ ذات جس کے نور جلال سے سورج اور چاند روشن اور پرنور ہیں۔ اے وہ ذات جس کی توجہ ہر پاک نفس کی طرف ہوتی ہے۔ اے وہ ذات جو ہراساں ترساں لوگوں کو خوف سے تسکین دینے والی ہے۔ اے وہ ذات جس کے یہاں مخلوق کی حاجتیں پوری ہوتی ہیں۔ اے وہ ذات جس نے نجات بخشی یوسف علیہ السلام کو غلامی کی ذلت سے، اے وہ ذات جس کا کوئی دربان نہیں کہ جس کو پکارا جائے اور نہ کوئی مصاحب ہے جس کے پاس حاضری دی جائے اور نہ کوئی وزیر ہے کہ جس کو نذر پیش کی جائے اور نہ اس کے علاوہ کوئی رب (پروردگار) ہے کہ اس سے دعا کی جائے۔ اے وہ کہ جس کا کرم اور جود حاجتوں کی کثرت کے باوجود بڑھتا ہی جاتا ہے (اے اللہ) میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اور آپ کی آل پر رحمت نازل فرما اور مجھے میری مراد عطا کر بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

منازل نے کہا! یہ خواب دیکھ کر میں بیدار ہو گیا، جب میری آنکھ کھلی تو بازو کی طرف دیکھا جو بالکل تندرست تھا۔ سچ فرمایا نبی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اکرم علیہ السلام نے سخط الرب فی سخط الوالد و رضی الرب فی رضی الوالد اور کما قال ۔رب کی ناراضگی باپ کی ناراضگی میں ہے اور رب کی رضا والدین کی رضا میں ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس دعا کو مضبوطی کے ساتھ حاصل کرلو، یہ عرش کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔حاصل کلام یہ کہ کسی ذی ہوش وخرد کے لیے زیبا نہیں کہ وہ گناہوں کو مظالم کو اور مظلوم کی بددعا کو حقیر سمجھے۔رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ ظلم قیامت کے دن تاریکیاں بن جائے گا۔

حضور ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ جب بندہ اپنے ہاتھ (سوال کے لیے) اللہ تعالیٰ کے آگے پھیلاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو خالی پھیرنے سے حیا فرماتا ہے۔اس لیے اس کو جلد یا بہ دیر دنیا ہی میں دے دیتا ہے یا آخرت میں قیامت کے دن کے لیے جمع کر دیتا ہے۔کسی نے خوب کہا:

السمع بالدعا فتزدریه تبین فیك ما صنع الدعاء

کیا تو دعا کو سن کر اسے حقیر سمجھتا ہے؟ دعا کی تاثیر تو تیرے اندر نمایاں اور ظاہر ہے۔

سهام الليل لا تخطى ولكن لها امد وللامد القضاء

رات کے تیر (آہ وزاری) خطا نہیں کرتے مگر ان کے لیے ایک وقت ہے اور وقت تو بہرحال گزر ہی جاتا ہے۔

یا ربّ دلم از بارگنہ محزون است ۔ جاں زار و دل افگار و جگر پُر خون است

ہر چند گناہِ من زحد بیرون است عفوت ز گناہِ من بسے افزون است

اللهم لك الحمد علی اتمام هذا الباب واجعله لی ذخرانا فعا وخير ابا قيا مادام اختلاف الليالی والايام اللهم احرسنی بعينك التی لا تنام وبر كنك الذی لا يرام وعافنی عن جميع الالام والاسقام واجعلنی ممن صلح قلبه وحسن حاله يا ذاالجلال والاكرام بحرمة سيد الانام صلوات الله تعالیٰ وسلامه عليه وعلی اله الكرام وصحبه العظام برحمتك يا ارحم الرحمين ويا اكرام الاكرمين امين بجاه النبی الكريم الامين۔ آمين يا رب العالمين

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
taunnabi.blogsp
hive.org/details/@zohaibh

https://ataunnabi.blogspot.com/

عظمتِ باری تعالیٰ کے حوالے سے عظیم علمی شاہکار

شانِ خدا جل جلالہ
بزبانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

تصنیف لطیف
الحافظ القاری مولانا غلام حسن قادری
مفتی دار العلوم حزب الاحناف، لاہور

ناشر
اکبر بک سیلرز لاہور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عظمت باری تعالیٰ
کے حوالے سے عظیم علمی شاہ کار

شانِ خدا جل جلالہ
بزبانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

جلد دوم

تصنیف لطیف
الحافظ القاری مولانا غلام حسن قادری
مفتی دار العلوم حزب الاحناف
شیخ الحدیث جامعہ رضویہ ماڈل ٹاؤن، لاہور

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور Ph: 37352022

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں)

الصلوٰة والسلام علیك یا سیدی یا رسول اللّٰہ

وعلٰی اٰلك واصحابك یا حبیب اللّٰہ

نام کتاب .... شانِ خدا (جل وعلا) بزبانِ مصطفٰی (ﷺ) جلد دوم

مؤلف .... الحافظ القاری مفتی غلام حسن قادری

مفتی دار العلوم حزب الاحناف' لاہور

پروف ریڈنگ .... پیر طریقت الحاج قاری محمد اصغر نورانی

صفحات 712

تعداد 1100

بفرمائش .... بنت لیاقت نور فاطمہ عطاری 'بنت حسن نثار فاطمہ

خصوصی دعا .... پیر سیّد انوار الحسن کاشف گیلانی (وڑچھ شریف' خوشاب)

کمپوزنگ .... عبدالسلام' قمر الزمان

اشاعت .... اکتوبر 2012ء

ناشر .... محمد اکبر قادری

قیمت .... 800 روپے (جلد دوم)

ناشر

اکبر بک سیلرز

زبیدہ سنٹر

اردو بازار لاہور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فہرست (جلد دوم)

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
باب نمبر۴	۱۵	ذکر کا معنی کیا ہے؟	۳۵
ذکرِ خدا (جل وعلا) **بزبانِ مصطفیٰ** (علیہ التحیۃ والثناء)		موسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ خداوندی میں عرض	۳۶
شبِ معراج مسجد اقصیٰ میں انبیاء کرام حمد الٰہی بجالاتے ہیں	۱۵	دس لاکھ نیکیاں، دس لاکھ گناہ معاف دس لاکھ درجے بلند	۳۷
کون آقا: شب اسریٰ کے دولہا پہ دائم درود	۱۶	کاغذ کا ایک پرزہ ننانوے رجسٹروں پہ بھاری ہو جائے گا	۳۸
نوشۂ بزم جنت پہ لاکھوں سلام	۱۸	فضائل ذکر الٰہی اور فرمانِ نبوی	۴۰
آمدم بر سر حمد باری تعالیٰ عزاسمہ	۱۹	میرے بندے نے سچ کہا	۴۲
حمد بے حد مر خدائے پاک را	۲۲	فرشتوں کو مجالس ذکر کی تلاش	۴۳
اصل تعریف اللہ ہی کی ہے	۲۳	یاد او سرمایۂ ایماں بود	۴۴
آیت کا نزول ہوا اور تین سو ساٹھ بت گر گئے	۲۴	حمد کرنے والے کو اللہ تعالیٰ خود جزا دے گا	۴۵
کلمہ توحید پر ایک حدیث بے مثل سند کے ساتھ	۲۵	شیطانی حملوں سے کیسے بچا جائے؟	۴۵
کہاں ہیں وہ لوگ جن کے پاس رب کا عہد ہے	۲۶	کلمہ طیبہ کی تصدیق کرنے کی فضیلت	۴۷
ایک نیکی کے بدلے ڈھیروں ثواب	۲۷	ذاکرین کے فضائل	۴۸
یہ الفاظ پڑھنے والوں پہ قبر و حشر میں وحشت نہ ہوگی	۲۸	دل کی صفائی ذکر اللہ سے	۴۹
لا الٰہ الا اللہ کی برکت	۲۹	ذاکر کو معیت باری تعالیٰ نصیب ہوتی ہے	۵۰
چابی کے دندانوں کا ہونا بھی ضروری ہے	۳۰	تحمید و تسبیح میزان کو بھر دیتے ہیں	۵۱
جب قیامت کے دن لا الٰہ الا اللہ آئے گا	۳۰	کم خرچ بالانشیں	۵۳
اگرچہ ابوذر کی ناک خاک آلود ہو	۳۱	بیٹھتے اُٹھتے ذکر خدا میں مشغول رہو	۵۵
قبر و حشر کی وحشت کا علاج	۳۲	گناہوں کا کفارہ اور نیکیوں پہ مہر	۵۶
دروازہ بند کر کے عطا کیا جانے والا وظیفہ	۳۲	کلام الامام امام الکلام	۵۷
ایک شبہ اور اس کا ازالہ	۳۳	تسبیح و تہلیل و تحمید و تکبیر	۵۹
قلب کی اقسام	۳۴	جو یہ کلمات کہے اسے آگ نہ جلائے گی	۶۰
قلب قاس	۳۴	مجالس ذکر کی فضیلت	۶۱
قلبِ ناس	۳۴	قوت وطاقت کا خزانہ	۶۲
قلب مشتاق	۳۴	مجلس ذکر پر اللہ تعالیٰ کا فرشتوں کے سامنے فخر و مباہات	۶۳
قلب وجدانی	۳۵	ذکر کرنیوالوں پر رحمت کے فرشتوں کا ہجوم	۶۴

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مضامین	صفحہ
یادا وکن یادا وکن یادا و	۶۵
کثرت سے ذکر کرنے والے	۶۷
ذکر سے محروم لوگ	۶۸
حق تعالیٰ کی منت پہ لاکھوں سلام	۶۹
غازی ومجاہد سے بھی افضل کون؟	۷۰
ذکر خدا کے فوائد کثیرہ	۷۳
ذکر الٰہی سے انابت حاصل ہوتی ہے	۷۴
ذکر کے کلمات خود ذاکر کا ذکر کرنے لگتے ہیں	۷۵
ذکر تمام بیہودگیوں سے بچا لیتا ہے	۷۶
ذکر خدا تمام عبادات سے افضل بھی ہے اور آسان بھی	۷۷
ذکر الٰہی سے ہمیشہ خدا یاد رہتا ہے	۷۸
بیدار مغز سویا ہوا ذاکر غافل تہجد گذار سے بہتر ہے	۸۰
ذکر الٰہی سے قلب میں حیات اور آخرت کی تمام منازل میں روشنی ملتی ہے	۸۱
نورِ خدا کی جلوہ گری	۸۲
ذکر خدا سے فاقہ قلبی کا انسداد ہوتا ہے	۸۲
ذکر الٰہی کی چار خوبیاں	۸۳
ذکر خدا سے دل بیدار رہتا ہے	۸۴
ذکر سے قرب و معیت خداوندی نصیب ہوتی ہے	۸۴
ایک ضروری وضاحت	۸۵
ذکر خدا صدقہ و جہاد سے بھی افضل ہے	۸۶
جو ذکر کو بھول گیا وہ خدا کے شکر کو بھول گیا	۸۷
ذاکر تمام متقیوں سے معزز ہے	۸۷
ذکر سے قساوتِ قلبی کا علاج	۸۷
ذکر الٰہی حُبِ الٰہی کی اصل ہے	۸۸
ذکر خدا اللہ کی رحمتوں اور فرشتوں کی دُعاؤں کا موجب ہے	۸۹
تمام احکام اقامت ذکر کے لئے مشروع ہوئے	۹۰
کثرت ذکر افضل الاعمال ہے	۹۲
ذکر الٰہی تمام نفلی عبادات کا کام بھی دیتا ہے	۹۳
ذکر خدا اطاعت الٰہی کا سب سے بڑا معاون ہے	۹۴

مضامین	صفحہ
ذکر سے تمام خطرے دور ہو جاتے ہیں	۹۴
ذکر کرنے والے مقابلہ جیت گئے	۹۵
اھتر وا کی لفظی تحقیق	۹۶
ذکر انسان اور دوزخ کے درمیان دیوار بن جائے گا	۹۷
ذاکر پر دشت وجبل کا فخر ومباہات	۹۷
ذکر الٰہی کی لذت تمام لذات سے بہتر ہے	۹۸
ذکر الٰہی کے شغل سے زبان فضول کلامی سے بند ہو جاتی ہے	۹۹
ذکر کے بے شمار فوائد پہ مشتمل حدیث	۱۰۰
ذاکر اللہ کی حفاظت میں ہے	۱۰۱
شیطان پہ قابو کیسے پایا جائے؟	۱۰۳
ہر چیز سے حفاظت کا ذکر	۱۰۴
ذکر الٰہی کی وجہ سے شیطان بے بس ہو جاتا ہے	۱۰۵
ان کلمات سے شیطان چیخ اُٹھا	۱۰۶
ذکر کی اقسام اور ان کے احکام	۱۰۷
خدا بندے سے خود پوچھے......	۱۰۸
ذکر الٰہی قیام عالم کا سبب ہے	۱۰۹
ذکر دعا سے بھی افضل ہے لہٰذا......	۱۱۰
حضور علیہ السلام اپنی دعا کا آغاز ذکر سے ہوتا	۱۱۱
ذکر قبولیت دُعا کا باعث ہے	۱۱۲
دیگر انبیاء کرام علیہ السلام کی دعائیں بھی حمد وثنا سے شروع ہوتی ہیں	۱۱۳
ذکر الٰہی دعا سے اور تلاوت قرآن ذکر سے افضل ہے	۱۱۴
حفظ مراتب کا خیال ضروری ہے	۱۱۵
تسبیح زیادہ مفید ہے یا استغفار؟	۱۱۵
جماع وقضائے حاجت کے وقت ذکر کرنا	۱۱۶
احادیث مبارکہ	۱۱۸
نماز کی انتظار میں بیٹھنے والے	۱۱۹
(مولانا حسن رضا خان بریلوی)	۱۲۰
اے فرشتو! دیکھو میرے بندوں کی طرف	۱۲۰
سونا چاندی صدقہ کرنے سے ذکرِ خدا افضل ہے	۱۲۱

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مضامین	صفحہ
اللہ تعالیٰ ذکر کرنے والوں کا جلیس ہوتا ہے	۱۲۲
ذکر کرنے والوں کی دعا کے ساتھ فرشتے آمین کہتے ہیں	۱۲۳
ان کے پاس بیٹھنے والا بھی بدنصیب نہیں ہوسکتا	۱۲۴
ذاکرین کو قیامت کے دن رحمٰن کی دائیں جانب جگہ ملے گی	۱۲۵
بروز قیامت ذاکرین کے چہرے پُرنور ہوں گے	۱۲۶
انبیاء جن پہ رشک کریں گے	۱۲۷
نہ انہیں خوف ہوگا نہ غم	۱۲۹
نور کے منبروں پہ جلوہ گری	۱۳۰
اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین بندے	۱۳۱
ذکر الٰہی علامت ایمان	۱۳۳
حضرت داؤد علیہ السلام کی اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی	۱۳۳
حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کی گفتگو	۱۳۵
اہل ذکر کے گھر جگمگا جاتے ہیں	۱۳۶
قابل فخر خطہ زمین	۱۳۸
اللہ کا سب سے بڑا احسان	۱۳۹
ذکر کرنے والے پر جنت واجب ہوجاتی ہے	۱۳۹
ذکر کرنے والا رب کے سایہ رحمت میں ہوگا	۱۴۰
اللہ کے ہاں محبوب ترین عمل	۱۴۱
فرائض کی حفاظت اور ذکر کی تلقین	۱۴۲
اپنے مال سے اپنے بھائی کی خیرخواہی کرنا	۱۴۳
افضل ایمان کس کا ہے؟	۱۴۳
ذکر دلوں کی شفاء ہے	۱۴۴
سو غلاموں کو آزاد کرنا بہت بڑا کام ہے لیکن......	۱۴۵
اے فرشتو! اس کو دوزخ سے نکال لو	۱۴۶
ذکر خدا، شیطان سے بچالیتا ہے	۱۴۷
شیطان کا رزق	۱۴۸
قبر میں نور کے جلوے	۱۴۹
ہمارے آقا علیہ السلام کی دعائیں، التجائیں، یادیں اور فریادیں	۱۴۹
وضاحت	۱۵۰
بنام شاہد نازک خیالاں	۱۵۰
خدا ہے کہ نہیں ہے؟	۱۵۲
پانی کی نعمت	۱۵۳
پانی کی اہمیت اور مصنوعی بارش	۱۵۴
روشنی کی نعمت	۱۵۵
ہوا کی نعمت	۱۵۵
تفسیری و سائنسی نکتہ توحید	۱۵۷
اسی آیت کی تفسیر میں ایک اور سائنسی نکتہ	۱۵۸
وجودِ باری تعالیٰ پر استدلات کا سلسلہ	۱۶۰
استدلالاتِ عقلیہ	۱۶۰
امام شافعی علیہ الرحمۃ کا عجیب استدلال	۱۶۱
پیداوار کا سلسلہ	۱۶۲
تخلیقِ انسانی اور اسرارِ پنہانی	۱۶۳
مقامِ غور ہے	۱۶۴
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا حیران کن استدلال	۱۶۶
شیر مادر سے استدلال	۱۶۶
جو غذا ہم کھاتے ہیں	۱۶۸
صحت و مرض، حیات و مرگ	۱۶۸
جو پانی ہم پیتے ہیں	۱۶۹
اللہ تعالیٰ نظر کیوں نہیں آتا	۱۷۱
امام جعفر صادق اور ایک دہریہ	۱۷۲
ایک عقلمند دیہاتی کا استدلال	۱۷۲
حضرت امام ابوحنیفہ کا ایک مناظرانہ استدلال	۱۷۳
ایک لطیفہ	۱۷۴
ایک حاضر جواب بڑھیا کا استدلال	۱۷۴
بے بسی اور بے چارگی کے عالم میں نجات کون دیتا ہے؟	۱۷۵
انسان کا وجود گواہی دے رہا ہے	۱۷۶
دو متضاد چیزیں	۱۷۷
کشتیوں اور جہازوں سے استدلال	۱۷۷
آسمانی بادلوں سے استدلال	۱۷۸

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مضامین	صفحہ
حاصل کلام اور خلاصہ بیان	۱۷۹
وجودِ باری تعالیٰ پہ دلائل کا تجزیہ	۱۸۰
ذاتِ مصطفیٰ دلیلِ وجودِ باری تعالیٰ	۱۸۱
سائنس نے انسان کو کہاں پہنچایا اور خدا نے اسے کیا سے کیا بنایا	۱۸۲
لفظ اللہ میں توحید کا جلوہ	۱۸۳
معمولی جانور اور چیونٹی سے ہاتھی تک کی مثال	۱۸۳
ذکرِ الٰہی پر ایک تقریر	۱۸۴
ذکر بالجہر کا جواز و استحباب	۱۸۵
ہر حال میں اللہ کا ذکر کرو	۱۸۶
ذکر سے روکنا	۱۸۸
ذکر بالجہر کی فضیلت	۱۸۹
ہر عضو کا جداگانہ ذکر	۱۸۹
ہر کوئی ہر حال میں ذکرِ الٰہی بجالاتا ہے	۱۹۰
تم جس حال میں اسے یاد کرو گے اللہ اسی کے مطابق تمہیں یاد کرے گا	۱۹۱
ذکر نہ کرنے کا نقصان	۱۹۱
جانور بھی ذکرِ الٰہی بجالاتے ہیں	۱۹۲
ایک حدیث سے چھ نکات	۱۹۳
ایک حدیث اور چار نکات	۱۹۴
دور و نزدیک سے حلقہائے ذکر میں آنا	۱۹۶
اہل ذکر پہ حضور علیہ السلام کی نوازشات	۱۹۶
حدیث سے ذکر بالجہر پہ خوبصورت استدلال	۱۹۷
ذکرِ الٰہی کرنے سے پہاڑ، آسمان اور زمین بھی خوش ہوتے ہیں	۱۹۸
ذکر بالجہر پہ مزید حوالہ جات	۱۹۹
عبارات فقہاء اور ذکر بالجہر	۲۰۰
صاحب فتاویٰ شامی کے استاد اور ذکر بالجہر	۲۰۰
فتاویٰ بزازیہ اور ذکر بالجہر	۲۰۱
مفسرینِ کرام اور ذکر بالجہر	۲۰۱
تفسیر صاوی کا حوالہ	۲۰۲
تفسیر روح المعانی کا حوالہ	۲۰۳
بزرگانِ دین اور ذکر بالجہر	۲۰۴
مخالفین اور ذکر بالجہر (بعد الصلوٰۃ)	۲۰۵
''حکیم الامت اور مجدد الملت'' کا فتویٰ	۲۰۶
گنگوہی صاحب کا فتویٰ	۲۰۸
مفتی محمد شفیع دیوبندی کا فتویٰ	۲۰۹
تبلیغی نصاب و صراطِ مستقیم	۲۱۰
علیٰ سبیل التنزل	۲۱۱
مانعین کے لیے وعید شدید	۲۱۲
ذکر بالجہر کے فوائد	۲۱۳
کلمہ طیبہ کے فضائل	۲۱۵
جس کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہوا	۲۱۶
چابی کے دندانے	۲۱۷
اعتراف حقیقت	۲۱۸
تصویر کا دوسرا رخ (ایک جائزہ)	۲۱۹
خدائی شان کے رنگ اور جلوے	۲۲۰
نمازوں کے بعد کے اذکار	۲۲۱
دعا و استغفار	۲۲۳
دعائے نور	۲۲۴
حضور علیہ السلام کی دعا سے میں نے نور دیکھ لیا	۲۲۴
دعا میں تین مرتبہ یارب کہا جائے	۲۲۵
اے فلاں فلاں کے معبود میری دعا قبول فرما	۲۲۷
ستر فرشتوں کا بندے کی دعا کے ساتھ آمین کہنا	۲۲۸
سارے انسانوں کے قلوب کا حال	۲۲۹
استقامت، ہدایت اور عزیمت کا سوال	۲۳۰
ابن خطاب کو صحیح بات کہنے کی توفیق ملی	۲۳۲
ہم بھی تقریباً اس طرح کی دعا کرتے ہیں	۲۳۳
مولائے کائنات فرماتے ہیں	۲۳۴
حضرت داؤد علیہ السلام کی ایک دعا	۲۳۴
ہلکی پھلکی نماز اور اس میں طویل دعا	۲۳۵

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مضامین	صفحہ
مغفرت، وسعت رزق اور علم نافع کی مقبول دعائیں	۲۳۷
تعلیم اُمت کے لئے دعائیں	۲۳۸
اے اللہ اپنی ملاقات کا دن بہترین کردے	۲۳۹
ہر نیکی کے اجر اور ہر گناہ سے سلامتی کا سوال	۲۴۰
جب نماز سے فارغ ہو جاؤ تو دعا کرو	۲۴۱
فرض نماز کے بعد اور دیگر اوقات میں کیے جانے والے اذکار	۲۴۲
مال خرچ کرنے سے بڑھ کر ثواب	۲۴۳
تسبیح فاطمہ r کا ذکر احادیث میں	۲۴۴
کون ہے جو دن میں پچیس سو گناہ کرتا ہے	۲۴۵
اے ام مالک یہ برکت ہے	۲۴۷
اپنی لخت جگر کو خدمت گذار دینے کی بجائے وظیفہ عطا فرما دیا	۲۴۸
باب مدینۃ العلم رضی اللہ عنہ	۲۴۹
دیگر اذکار و وظائف	۲۵۱
اللہ بہت بڑا ہے	۲۵۲
اے اللہ! غم و حزن دور کردے	۲۵۳
تمام رسولوں پہ سلامتی ہو علیہم الصلوٰۃ والسلام	۲۵۳
حضور علیہ السلام کی شفاعت اس کے لئے حلال ہوگئی	۲۵۵
ایک نہایت ہی اہم نکتہ	۲۵۶
اجر و ثواب کے طالب اور قرب کے متلاشی	۲۵۷
اللہ عزوجل اور موسیٰ علیہ السلام کا سوال و جواب	۲۵۸
ذکر کے بارے میں اہل ذکر کے اقوال	۲۵۹
مردہ دلوں کی زندگی	۲۶۹
اے بندے تو نے مجھ سے انصاف نہیں کیا	۲۶۱
زباں اور دل کا ذکر	۲۶۲
غفلت و معصیت کی بجلی ذاکر پر نہیں گرتی	۲۶۳
مجلس ذکر کی برکات	۲۶۵
باب نمبر ۵	۲۶۶
شانِ خدا (جل وعلا) باستغفار المصطفیٰ (علیہ التحیۃ والثناء)	
مجلس کے گناہوں کا کفارہ	۲۶۷
میں دن میں سو بار سے زیادہ توبہ استغفار کرتا ہوں	۲۶۸
پانچ چیزوں سے خدا کی پناہ	۲۶۹
دل پہ پردے سے کیا مراد ہے؟	۲۷۰
میرے آقا دو عالم کی خبر رکھتے ہیں	۲۷۰
اگر تم گناہ نہ کرو......	۲۷۳
برے کاموں اور بری خواہشوں سے اللہ کی پناہ	۲۷۴
بندے کی توبہ سے اللہ تعالیٰ کو کس قدر خوشی ہوتی ہے؟	۲۷۶
چاند کے شر کفر اور قرض سے اللہ کی پناہ	۲۷۶
اے اللہ میں گناہ کر بیٹھا ہوں مجھے معاف کردے	۲۷۷
اگر میں یہ وظیفہ نہ پڑھتا ہوتا تو یہودی مجھے گدھا بنا دیتے	۲۷۸
بھریا اس کا جانیے جس کا توڑ چڑھے	۲۷۹
ما ایم بہ گناہ تو دریائے رحمتی	۲۸۰
جب دلوں پہ سیاہی چھا جاتی ہے	۲۸۱
مجھے اپنی عزت و جلالت اور بلندیٔ درجات کی قسم	۲۸۲
علم نبوت کے بارے میں ایک منطقی نکتہ	۲۸۳
ہجرت، توبہ، رحمت	۲۸۵
گناہ گار بخشا گیا، نیکوکار پکڑا گیا	۲۸۷
کون ہے وہ جس کی لغزشیں نہ ہوں!	۲۸۷
جو مجھ سے ڈرے گا میں اسے بخش دوں گا	۲۸۸
میت کا قبر میں حال	۲۸۹
ایک دن میں سو بار توبہ	۲۹۰
خوف حق جن کے رگ و پے میں سما جاتا ہے	۲۹۱
اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق کتنی پیاری ہے	۲۹۲
اخلاص کا ایمان پہلے گناہ ختم کردیتا ہے	۲۹۳
برائی کے بعد نیکی کرنے کی مثال	۲۹۴
ہمارے آقا علیہ السلام کی آہ و بکا	۲۹۶
عرش پہ دھومیں مچیں وہ طیب و طاہر ملا	۲۹۷
یہ سب جنتی ہیں	۲۹۸
اللہ سبحانہ وتعالیٰ	۲۹۹
آثار المستغفرین بالاسحار در بارۂ استغفار	۲۹۹
داؤد علیہ السلام کی طرف وحی الٰہی	۳۰۱

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مضامین	صفحہ
وہ تھے کس منزل میں اور تو کون سی منزل میں ہے	۳۰۲
حضرت سیدنا معروف کرخی علیہ الرحمۃ؟	۳۰۳
ایک رقت انگیز دعا	۳۰۴
باب نمبر ۶	۳۰۶
عظمت کبریا (جل وعلا) **باوراد المصطفیٰ** (علیہ التحیۃ والثناء)	
عند الصبح والمساء	۳۰۶
جامع کلمات کی پناہ	۳۰۷
ہدایت، شکر، قلب سلیم اور ثابت قدمی کی دعا	۳۰۸
جو شخص دن کا آغاز نیکی سے کرتا ہے	۳۰۹
ہر خیر کا سوال اور ہر شر سے پناہ	۳۱۰
شہادت کی موت اور فرشتوں کا درود	۳۱۱
صحت ایمان اور اخلاق حسنہ کی دعا	۳۱۲۳۱۱
حدیث کی صحت پہ یقین کامل	۳۱۲
مجھے ایسی حدیث سنائیں جو آپ نے بلا واسطہ آقا علیہ السلام سے سنی ہو	۳۱۳
بوڑھوں اور کمزوروں کے لئے	۳۱۴
حضرت نوح علیہ السلام کی اپنے بیٹے کو وصیت	۳۱۶
تمام معاملات میں احسن انجام کی دعا	۳۱۶
یا اللہ! ہمیں ہدایت والے بنا دے	۳۱۸
ہم نے اور اللہ کے ملک نے صبح وشام کی	۳۱۹
اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں	۳۱۹
زندگی با اصول اچھی ہے	۳۲۰
اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں	۳۲۱
فطرت (اسلام) پہ موت نصیب ہو	۳۲۲
حضور علیہ السلام یہ کلمات سکھایا کرتے تھے	۳۲۳
صدیق اکبر رسول اعظم سے سوال کرتے ہیں	۳۲۴
پاکیزہ کلمات اس کی طرف چڑھتے ہیں	۳۲۵
یہ ہے وہ جو حضور ﷺ نے اپنے رب سے مانگا	۳۲۷
اگر دن رات کا کوئی وظیفہ چھوٹ جائے تو......	۳۲۸
شیطان سے حفاظت کے لئے	۳۲۹

مضامین	صفحہ
اے اللہ میرے اور میرے گناہوں کے درمیان دوری کر دے	۳۳۱
کون سی دعا افضل ہے؟	۳۳۲
لاتعداد گناہوں کی مغفرت	۳۳۳
آیت الکرسی کی برکت	۳۳۴
جس نے یہ پڑھا اس نے اللہ کا شکر ادا کر دیا	۳۳۵
اے اللہ! میرے علم میں اضافہ فرما	۳۳۶
اے اللہ! تیرے لئے ہی میں نے اپنا پہلو رکھا	۳۳۷
اللہ تعالیٰ کے مکمل واکمل کلمات طیبات	۳۳۷
جس اللہ نے مجھے بہت زیادہ دیا	۳۳۳۳۹
بے خوابی کا وظیفہ	۳۳۹
مصطفیٰ کا سلام آتا ہے۔ ﷺ	۳۴۰
میں چاہتا ہوں کہ سنت کی پیروی کروں	۳۴۱
سارے دن کی سلامتی کی دعا	۳۴۲
ستر ہزار فرشتے دعائے مغفرت کرتے ہیں	۳۴۳۴۳
شیطان اسے کبھی نقصان نہ پہنچا سکے گا	۳۴۴
یہ زمیں آسمان باقی ہے	۳۴۵
شدید غصے کے وقت کیا پڑھا جائے؟	۳۴۵
کھانے پینے کی دعائیں	۳۴۶
حمد اس کے لئے جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور مسلمان بنایا	۳۴۷
تیری تعریف ہے اس پر جو تو نے ہمیں عطا فرمایا	۳۴۸
تیری شان مولیٰ حمیدٌ اغنیا	۳۵۰
شیطانی وسوسوں کا علاج	۳۵۱
نماز کے شیطان سے نجات کا وظیفہ	۳۵۲
اللہ اکبر کبیرًا	۳۵۳
ہائے میرے دل کو کیا ہو گیا ہے	۳۵۴
سینے پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروڑوں درود	۳۵۵
علماء کا فرمان	۳۵۶
سفر اور اس سے متعلقہ دعائیں	۳۵۸
برے انجام سے اللہ کی پناہ	۳۵۹
ہر بلندی پہ اللہ کی بڑائی	۳۵۹

https://ataunnabi.blogspot.com/
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مضامین	صفحہ
جو تیرے نام کی تسبیح کیا کرتے ہیں	۳۶۱
اعمال وایمان پر مخلوق کو گواہ بنالینا چاہیے	۳۶۲
میں نے وہی کیا ہے جو حضور علیہ السلام کو کرتے دیکھا ہے	۳۶۴
کسی بستی میں داخل ہونے کی دعا	۳۶۶
ہر شر سے بچاؤ کے لئے	۳۶۷
اچھے برے خواب دیکھنے پر کیا پڑھا جائے	۳۶۸
اپنے پیارے سے خواب بیان کیا جائے	۳۶۹
برا خواب نقصان نہ پہنچائے	۳۶۹
خواب تین قسم کے ہیں	۳۷۰
رنج وغم اور مصائب وآلام میں کیا پڑھا جائے؟	۳۷۲
اپنے اوپر لازم کرلو	۳۷۳
حضرت یونس علیہ السلام کی دعا	۳۷۳
مصیبت کے وقت کی دعا	۳۷۴
مشکل حل ہوگی' شہادت کا درجہ نصیب ہوگا	۳۷۵
اے اللہ! قرآن کو میرے دل کی بہار اور سینے کا نور بنادے	۳۷۷
تیرا غم دور ہوگا اور گناہ معاف	۳۷۸
اللہ تعالیٰ تیرے دنیا وآخرت کے معاملات کے لئے کافی ہوگا	۳۸۰
درود شریف گناہوں کو اس سے زیادہ مٹاتا ہے جتنا پانی آگ کو بجھاتا ہے	۳۸۱
اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو	۳۸۲
فرشتوں کے وسیلہ سے دعا	۳۸۳
آزمائش سے بچنے کی دعا	۳۸۵
ادائیگی قرض کے لئے	۳۸۶
قحط سالی، تیز آندھی، آسمانی بجلی اور بارش برسنے کے وقت کے اذکار اور دعائیں	۳۸۶
اے اللہ تو غنی ہے اور ہم فقیر	۳۸۷
اے اللہ! اپنی رحمت کو پھیلا دے اور مردہ شہروں کو زندہ فرما	۳۸۹
خیر کا سوال اور شر سے پناہ	۳۹۰
یہ وعید شدید ہے	۳۹۲
تم نے ہمیں کیوں نہیں بتایا تاکہ ہم بھی یہ دعا پڑھتے	۳۹۳
گھر میں آتے جاتے وقت حضور علیہ السلام کون سے کلمات ادا فرماتے	۳۹۵
شیطان کا اس پہ بس نہیں چل سکتا	۳۹۶
بیت الخلاء میں آتے جاتے وقت کون سے کلمات پڑھے جائیں	۳۹۸
نیا لباس پہن کر اللہ کی شان بیان کرنا، بزبان مصطفیٰ ﷺ	۴۰۰
پہلے پچھلے گناہ معاف	۴۰۲
نیا چاند دیکھنے کی دعا	۴۰۴
تعریف اس خدا کی جو ایک مہینے کو لے گیا اور دوسرے کو لے آیا	۴۰۴
نئے مہینے کی خیر، فتح، نصرت ونور کا سوال	۴۰۵
امن، ایمان، سلامتی، اسلام اور رضائے رحمٰن کا سوال	۴۰۶
اے اللہ اس مہینے کو ہمارے لئے بابرکت بنادے	۴۰۸
اللہ تعالیٰ سے ہدایت، عافیت ورزق وغیرہ کا سوال	۴۰۸
کلام الٰہی سے شفا کا حصول	۴۰۹
مٹی اور لعاب سے شفا	۴۱۱
درد والی جگہ پہ ہاتھ رکھ کر دم کرنا	۴۱۲
بابرکت کلمات کے ساتھ اپنے آپ کو دم کرنا	۴۱۲
جبریل علیہ السلام کا حضور علیہ السلام کو دم کرنا	۴۱۳
حاسدوں کے حسد سے بچنے کا دم	۴۱۴
عرش عظیم کے رب سے شفا کا سوال کرنا	۴۱۵
شفایابی یقینی ہے	۴۱۶
التعویذات	۴۱۷
اس کو تعویذ دو	۴۱۷
ایک تعویذ مبارک جو حضور علیہ السلام کو پہنایا گیا	۴۱۸
آشوب چشم کا دم	۴۱۹
بچھو پر خدا کی لعنت ہو......	۴۲۰
دم کرنے پہ معاوضہ لینا	۴۲۱
اس میں کوئی حرج نہیں	۴۲۲
سانپ وغیرہ سے بچاؤ کا عمل	۴۲۴
حضور علیہ السلام کا حسنین کریمین کو دم فرمانا	۴۲۴

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مضامین	صفحہ
حضور علیہ السلام نے دم فرمایا تو مریض بالکل تندرست ہو گیا	۴۲۵
بیمار کی تیمارداری کے وقت شان خدا کے کلمات بزبانِ مصطفیٰ ﷺ	۴۲۷
یا اللہ اس کو عافیت و شفا عطا فرما	۴۲۸
بندشِ بول کا دم	۴۲۹
مر جائے تو شہید بچ جائے تو گناہ معاف	۴۳۰
میت کے لئے اور زیارت قبور کے وقت شان خدا بزبان مصطفیٰ کے کلمات	۴۳۲
نماز جنازہ کی دعا	۴۳۳
کاش یہ میت میں ہوتا!	۴۳۴
اسے اپنے مردوں پہ پڑھا کرو	۴۳۵
نماز جنازہ کی ایک اور دعا	۴۳۶
قبرستان جانے کی دعا	۴۳۷
جامع، ماثورہ دعاؤں اور اذکار میں شان خدا بزبان مصطفیٰ ﷺ	۴۳۸
نکاح کے وقت کیا پڑھا جائے	۴۳۹
حضرت داؤد علیہ السلام کی ایک دعا	۴۴۰
جب زباں اعتراف کرتی ہے	۴۴۱
اے اللہ مجھے اپنی محبت کا رزق عطا فرما	۴۴۲
دو نفع بخش کلمات	۴۴۳
میرے لئے ہر چیز روشن ہو گئی	۴۴۵
میں نے اس دعا کو کبھی نہیں چھوڑا	۴۴۶
ہر حال میں اللہ کا شکر ہے	۴۴۷
اے اللہ میرے باطن کو میرے ظاہر سے اچھا بنا دے	۴۴۸
اس نے یہ دعا مانگی تو اللہ نے اسے شفا دیدی	۴۴۸
اللہ کی پناہ اس علم سے جو نفع نہ دے	۴۴۹
اسے بخش دیا گیا	۴۵۰
جو مانگا وہ ضرور عطا ہو گا	۴۵۱
مکمل خیر کا سوال	۴۵۲
بازار کے خسارے سے کیسے بچا جائے؟	۴۵۳
ذکر، شکر اور حسن عبادت پہ استعانت کی دعا	۴۵۴
اس حدیث کو یاد کر لو	۴۵۴

مضامین	صفحہ
آگ سے نجات کا سوال	۴۵۵
اپنی دعا میں یوں کہا کرو......	۴۵۶
تمام موذی امراض سے خدا کی پناہ	۴۵۷
جس کے غم زیادہ ہو جائیں	۴۵۸
اے عبداللہ! مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا	۴۵۸
اچھی آزمائش کا سوال	۴۵۹
مجلس کا آخری کلام یہ ہونا چاہئے	۴۵۹
پاک ہے وہ ذات	۴۶۰
اے اللہ! ہماری دعا قبول فرما	۴۶۲
مختلف اوراد و وظائف مختلف کتب کے حوالوں سے	۴۶۴
عبادت کی برکات	۴۷۲
عظمت کبریا (جل وعلا) بفرمان مصطفیٰ علیہ التحیہ والثناء	۴۷۳
اسے بتا دو کہ اللہ بھی اس سے محبت فرماتا ہے	۴۷۵
ایمان کس کا مکمل ہے	۴۷۶
میری یاد سے ان کی یاد اور ان کی یاد سے میری یاد آجاتی ہے	۴۷۷
اس کو دیکھو: اللہ نے اس کا دل نور سے بھر دیا ہے	۴۷۸
خلیہ ہے کہ وہ ٹوٹے دلوں میں رہتے ہیں	۴۷۸
حب الٰہی کے بارے میں اہل محبت کی باتیں	۴۷۹
محبت الٰہی کا حصول دس چیزوں سے ممکن ہے	۴۸۰
اللہ کو دوست بنا لے اور لوگوں سے کنارہ کش ہو جا	۴۸۱
رائی برابر محبت الٰہی......	۴۸۲
جس نے اپنا قبلہ اپنے رب کو نہ بنایا	۴۸۴
اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے	۴۸۴
کیا تمہیں کچھ اور چاہئے؟	۴۸۶
جنت کا بازار	۴۸۷
اللہ کی محبت واجب ہو گئی	۴۸۸
جن پر انبیاء و شہداء رشک کریں گے	۴۹۰
اللہ تعالیٰ محب اور محبوب کو جمع کر دے گا	۴۹۱
اللہ کے لئے محبت کرنے والوں کے اقوال زریں	۴۹۲
عارف باللہ کو اللہ کے علاوہ کوئی چیز دکھائی ہی نہیں دیتی	۴۹۳

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مضامین	صفحہ
دنیاوآخرت کا شرف حاصل کرنے والے	۴۹۴
حمد ہے اس ذات کو......	۴۹۵
ایک رقت انگیز دعا	۴۹۶
ہائے افسوس ان پر	۴۹۷
جلوے شانِ الٰہی کے زبانِ مصطفوی سے	۴۹۸
رحم مادر میں انسانی تخلیق کے ارتقائی مراحل میں شانِ خداوندی	۵۰۰
تقدیر معلق ومبرم	۵۰۱
کہاں ہیں معرفت واحسان والے؟	۵۰۲
کہاں ہیں جبارین ومتکبرین؟	۵۰۳
تیرے یہاں کی نہیں، اہل ایمان سے پہلا کلام اور حسن ظن	۵۰۴
حسن ظن کے بارے میں احادیث	۵۰۵
حسن ظن کے بارے میں پاکانِ امت کی آراء	۵۰۶
جو یہ گمان کرے کہ اللہ اسے نہیں بخشے گا	۵۰۷
تکبر صرف خدا ہی کو زیبا ہے	۵۰۸
میرے افکار میں الفاظ میں اشعار میں تو	۵۱۰
فرشتوں پہ جلال باری تعالیٰ کا غلبہ	۵۱۱
ادھر دیدار رب ہوگا ادھر صورت محمد کی (ﷺ)	۵۱۱
حسنیٰ اور زیادہ کیا ہے؟	۵۱۳
اللہ کا سلام کیا ہوگا؟	۵۱۴
اللہ تعالیٰ ضحک فرماتا ہے	۵۱۵
اللہ تعالیٰ تین کاموں سے خوش ہوتا ہے	۵۱۵
اللہ تعالیٰ کی بندے کے ساتھ سرگوشی	۵۱۷
ذاتِ مصطفیٰ کے لئے خدا تعالیٰ کی جلوہ گری۔ بزبانِ مصطفیٰ ﷺ	۵۱۸
تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو ہر آواز کو سنتا ہے	۵۱۹
حضور علیہ السلام کے دل میں رب کی بات پہچانے کا جذبہ	۵۱۹
اللہ تعالیٰ کی پانچ شانیں	۵۲۰
ہر لحہ اللہ کی نرالی شان	۵۲۱
حضرت جابر کے باپ کے ساتھ رب کا معاملہ	۵۲۲
پھر اس کے اوپر بڑی برکت وشان والا اللہ ہے	۵۲۴
مخلصین پہ اللہ تعالیٰ کی عنایات۔ بزبانِ مصطفیٰ ﷺ	۵۲۴
جس کام سے اللہ کی رضامندی مقصود ہو	۵۲۶
حاضر ہیں تیرے دربار میں ہم	۵۲۷
مخلصین کے اقوال وآثار	۵۲۸
صادق کون ہے؟	۵۲۹
مخلَص اور مخلِص میں فرق	۵۳۱
متوکلین پہ خدا کی شان بندہ نوازی کا بیان، بزبانِ مصطفیٰ ﷺ	۵۳۳
ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں	۵۳۴
توکل کے ذریعے شرک کا خاتمہ	۵۳۶
قلم اٹھا دیئے گئے اور صحیفے خشک ہو گئے	۵۳۷
متوکلین کا اپنا بیان	۵۳۸
یہ زمانہ جنہیں نظروں سے گرا دیتا ہے	۵۳۹
توکل کے تین درجے	۵۴۰
توکل حضور علیہ السلام کا حال ہے	۵۴۲
سلام ہو تم پر اے گروہ اولیاء اللہ وفقراء الی اللہ تعالیٰ	۵۴۳
تم میں محمدی کون ہے؟	۵۴۵
حضرت بایزید سے باسٹھ (۶۲) سوالات	۵۴۵
۶۲ سوالات کے جوابات	۵۴۷
ایک تفسیری وضاحت	۵۴۸
دو تفسیری وضاحتیں	۵۴۹
شانِ نزول	۵۵۰
عصائے کلیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم	۵۵۰
قرآن پاک میں پانچ نمازوں کا ذکر	۵۵۲
جنت کی چابی	۵۵۲
حمد خدا جل وعلا بحوالہ وصال مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء	۵۵۳
تو جو چاہے تو ہوتی ہے پوری غرض ومراد	۵۵۴
مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ	۵۵۶
وحدانیت خدا بزبانِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء	۵۵۷
زاہدوں پہ انعامات الٰہیہ کا بیان: بزبانِ مصطفیٰ ﷺ	۵۵۹
خدا بھی محبت کرے گا اور خدائی بھی	۵۶۰
یہی چراغ جلیں گے تو روشنی ہوگی	۵۶۱

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مضامین	صفحہ
کس چیز کا حساب؟	۵۶۲
زہد فی الدنیا کے بارے میں زاہدوں کے بیانات	۵۶۴
صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا حال	۵۶۵
قریب ہے کہ چہرے کا گوشت گر جائے	۵۶۷
قرآن والوں کے لئے	۵۶۸
زُہد کا مدعی کون ہو سکتا ہے؟	۵۶۹
ولایت کی مہک کون پا سکتا ہے؟	۵۷۰
زاہد، دین دار اور قناعت کرنے والا	۵۷۱
ایک سخی کا حال	۵۷۲
اللہ کو ایک ماننے والے سب آخر کار جنت میں جائیں گے	۵۷۴
حقیقی بادشاہ و مولیٰ اللہ تعالیٰ ہی ہے	۵۷۶
حقیقی سید اللہ تعالیٰ ہی ہے	۵۷۷
احادیث مبارکہ بلفظ اللہ در شان باری تعالیٰ عزّ اسمہ	۵۷۸
حقیقی فیصلہ فرمانے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے	۵۷۹
احادیث قدسیہ عن تنزیہہ باری تعالیٰ عم نوالہ	۵۸۰
اللہ تعالیٰ حکیم و علیم بھی ہے اور مالک الملک بھی	۵۸۲
اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کو موحد پیدا فرمایا	۵۸۲
ایک علمی بحث	۵۸۴
اللہ تعالیٰ وسیلہ بننے سے پاک ہے	۵۸۸
اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی تحقیق	۵۸۹
اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول مشورہ سے بے نیاز ہیں	۵۹۰
دل کا حال خدا ہی جانتا ہے	۵۹۱
کھول بخشش کا باب یا تواب	۵۹۲
امام اہل سنت اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں	۵۹۳
مسلک محبت اہل سنت' اہل جنت	۵۹۴
غیر خدا کی عبادت حرام و کفر ہے	۵۹۴
تمہارا رب (پروردگار) بھی ایک تمہارا اب (باپ) بھی ایک	۵۹۶
ایک تجزیہ۔ کیا یہ شرک ہے؟	۵۹۷
اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ کی مشترک صفات	۵۹۸
حضرت قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں	۶۰۱

مضامین	صفحہ
تیرے شہر و کلام و بقا کی قسم	۶۰۱
اعضائے حبیب ﷺ کا قرآن میں تذکرہ	۶۰۲
ہست قرآن حالہائے مصطفیٰ ﷺ	۶۰۳
عمر مبارک کا تذکرہ	۶۰۴
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری	۶۰۵
قرآنِ پاک میں کمالاتِ مصطفیٰ ﷺ	۶۰۶
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے	۶۰۷
اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول زیادہ جانتا ہے	۶۰۹
تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری	۶۱۰
میں تو محمد ہوں: ﷺ	۶۱۱
محمد کا ثانی جہاں میں نہیں ہے	۶۱۳
محمد ہمارے بڑی شان والے	۶۱۴
الفضل ماشہدت بہ الاعداء	۶۱۴
عیسائیوں کو دعوتِ انصاف	۶۱۵
نبی کریم ﷺ غیر مسلم مفکرین کی نظر میں	۶۱۷
1-سب سے زیادہ کامیاب پیغمبر (ﷺ)	۶۱۷
2-شعاع نور' مظہر اتم' مینار ہدایت (ﷺ)	۶۱۷
3-پیکر شرافت (ﷺ)	۶۱۷
4-مصلح اعظم (ﷺ)	۶۱۸
5-دنیا کے بہترین استاد (ﷺ)	۶۱۸
6-قابل عزت ہستی	۶۱۸
7-سب سے سچی زندگی	۶۱۸
8-حضرت عیسیٰ سے افضل (ﷺ)	۶۱۸
9-معلم خلق خدا (ﷺ)	۶۱۸
عظیم الشان مصلح (ﷺ)	۶۱۹
11-اعلیٰ اخلاق کے پاکیزہ معلم (ﷺ)	۶۱۹
12-جلیل القدر پیشوا (ﷺ)	۶۱۹
13-عظیم الشان ملکی اور تمدنی نظام کے بانی (ﷺ)	۶۱۹
14-تاجدار شرف و فضیلت (ﷺ)	۶۱۹
15-انسانی معیار اخلاق کو بلند کرنے والے (ﷺ)	۶۲۰

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مضامین	صفحہ
16-موجودہ مصائب کے نجات دہندہ (ﷺ)	۶۲۰
17-خدا کے سچے نبی (ﷺ)	۶۲۰
18-پیکرِ استقلال (ﷺ)	۶۲۰
19-روشن چراغ اور صاحب خلق عظیم (ﷺ)	۶۲۰
20-معاشرتی اور بین الاقوامی انقلاب کے بانی (ﷺ)	۶۲۱
21-تعلیماتِ جمہوریت کا سرچشمہ (ﷺ)	۶۲۱
22-جلال اور بزرگی کے مستحکم ستون (ﷺ)	۶۲۱
23-رحمت عالم من الرحمٰن (ﷺ)	۶۲۱
24-ہادیانِ مذاہب کے سرتاج (ﷺ)	۶۲۱
25-بہترین اوصاف کے حامل (ﷺ)	۶۲۲
26-خاک عرب کے ذرہ ذرہ کو ڈائنامیٹ بنانے والے (ﷺ)	۶۲۲
27-محسنِ انسانیت (ﷺ)	۶۲۲
28-وحدت کی لڑی میں پرونے والے مہاپرش (ﷺ)	۶۲۲
29-پاکیزہ خاطر برہمچاری (ﷺ)	۶۲۲
30-رہبران بنی نوع انسان میں ممتاز (ﷺ)	۶۲۳
31-عظیم شخصیت اور مجسمۂ استقلال (ﷺ)	۶۲۳
32-یتیموں کے مربی (ﷺ)	۶۲۳
33-عورتوں کے محسن (ﷺ)	۶۲۳
34-خداداد عطیہ اور اس کا نور (ﷺ)	۶۲۳
35-خوش شکل فہیم اور غرباء پرور (ﷺ)	۶۲۴
36-داغ دھبوں سے پاک نورانی چہرہ والے (ﷺ)	۶۲۴
37-دنیائے ارضی کے لئے ابر رحمت والے (ﷺ)	۶۲۴
38-پیغمبر مساوات واخوت (ﷺ)	۶۲۵
39-روئے زمین کے عظیم انسان (ﷺ)	۶۲۵
40-بلند مرتبہ سیاسی مدبر (ﷺ)	۶۲۵
41-اعلیٰ صفات کے مالک (ﷺ)	۶۲۵
42-جمعیۃ الاقوام کے بانی (ﷺ)	۶۲۵
43-صادق عظیم (ﷺ)	۶۲۶
44-پاکیزہ فاتح (ﷺ)	۶۲۶
45-محبوب ترین شخصیت (ﷺ)	۶۲۶
46-بہت ہی بڑے کریکٹر کے مالک (ﷺ)	۶۲۶
47-شیریں گفتار محسن انسانیت (ﷺ)	۶۲۶
48-فخر عالم (ﷺ)	۶۲۶
49-پکے راست باز اور سچے ریفارمر (ﷺ)	۶۲۷
50-جانوروں کے لئے بھی باعث رحمت	۶۲۷
51-اولوالعزم، خلیق اور معاملہ فہم (ﷺ)	۶۲۷
52-مقدس ذات اور سچے رسول (ﷺ)	۶۲۷
53-پرنور وحدانیت کی بشارت (ﷺ)	۶۲۷
54-اوصاف حسنہ کے مجسم (ﷺ)	۶۲۷
55-گمراہوں کے بہترین ہادی (ﷺ)	۶۲۸
56-فصاحت وبلاغت میں یکتائے روزگار (ﷺ)	۶۲۸
57-سردار اعظم اور حیرت انگیز معلم (ﷺ)	۶۲۸
58-قوم، حکومت اور مذہب کے بانی (ﷺ)	۶۲۸
59-ایک عظیم شعلۂ نور (ﷺ)	۶۲۹
60-مشیت الٰہی کے مبلغ (ﷺ)	۶۲۹
61-پامال ذروں کو درخشاں ستارے بنانے والے	۶۲۹
62-سچے امین اور پاکباز (ﷺ)	۶۲۹
63-عالم انسانیت کے استاذ (ﷺ)	۶۲۹
64-مردہ عربوں کو اشرف ترین بنانے والے (ﷺ)	۶۲۹
65-بہترین سیاسی قانون دان (ﷺ)	۶۳۰
66-بہت بڑے حکیم وموحد (ﷺ)	۶۳۰
67-ضعیف ومحتاج کے لئے رحمت (ﷺ)	۶۳۰
68-صراطِ مستقیم پر ڈالنے والے (ﷺ)	۶۳۰
69-صائب الرائے اور بے مثال مفکر (ﷺ)	۶۳۰
70-عقل میں یگانۂ روزگار (ﷺ)	۶۳۰
71-نہایت خوش طینت اور فیاض (ﷺ)	۶۳۰
72-بہادر، غیور اور حق پرست (ﷺ)	۶۳۱
73-ایشیا کے لئے قابل فخر (ﷺ)	۶۳۱

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مضامین	صفحہ
74- تاریخ عالم کے انقلابی (ﷺ)	۶۳۱
75- قدر و منزلت کے لائق (ﷺ)	۶۳۱
76- عظیم مذہبی قائد اور غیور جرنل (ﷺ)	۶۳۱
77- عظیم ترین عاقل و عادل (ﷺ)	۶۳۱
78- بت شکن نبی (ﷺ)	۶۳۲
79- سب سے اکمل اور افضل (ﷺ)	۶۳۲
80- منتشر کو متحد کرنے والے (ﷺ)	۶۳۲
81- نور ہدایت (ﷺ)	۶۳۲
82- طبیب حاذق اور اعلیٰ مقنن (ﷺ)	۶۳۲
83- جلیل القدر اور عظیم الشان رسول (ﷺ)	۶۳۲
84- ذلت و ہلاکت کے گڑھے سے نکالنے والے (ﷺ)	۶۳۳
85- قبیلے اور وطنیت کے بت شکن (ﷺ)	۶۳۳
86- پوپ اور قیصر سے طاقت ور (ﷺ)	۶۳۳
87- انسانی ترقی کے رہنما (ﷺ)	۶۳۳
88- متحدہ اقوام کے سردار (ﷺ)	۶۳۳
89- مہا سندر من موہن (ﷺ)	۶۳۴
90- دنیا کے بہت بڑے محسن (ﷺ)	۶۳۴
91- امن عالم کے ستون (ﷺ)	۶۳۴
92- سچی زبان کی تاثیر والے (ﷺ)	۶۳۴
93- پیکر شرم و حیاء اور محمودہ محامد و محاسن (ﷺ)	۶۳۴
94- زندہ جاوید تعلیمات کے معلم (ﷺ)	۶۳۵
95- غیر فانی فلسفی	۶۳۵
ذکر اونچا ہے ترا بول ہے بالا تیرا	۶۳۵
تم پہ لاکھوں کروڑوں درود و سلام	۶۳۷
ایک ضروری وضاحت	۶۳۹
رموز حوالہ جات	۶۴۰
بے شک اللہ تعالیٰ "بزبان مصطفیٰ ﷺ"	۶۴۲
اللّٰھم (اے میرے اللہ) بزبان مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء	۶۴۶
یقین دانم دریں عالم کہ لا معبود الا ہو	۶۴۹
الحمد للہ اولہ والحمد للہ اخرہ	۶۷۰
لفظ اللہ کی تفسیر	۶۷۲
عقائد اہلسنت (توحید باری تعالیٰ)	۶۷۴
شرک اور اس کی حقیقت	۶۷۶
نبوت و ولایت	۶۷۷
حقیقت مصطفیٰ	۶۷۸
علم خالق و علم مخلوق	۶۷۹
ملک و اختیار	۶۷۹
عقیدہ حیات النبی ﷺ	۶۸۰
معذرت مصطفیٰ ﷺ	۶۸۱
ایمان بالغیب	۶۸۲
صحابہ کرام اہل بیت عظام	۶۸۲
ذات و صفات میں یکتا ذات	۶۸۴
الانواع فی علم التوحید	۶۸۵
نغمات توحید و رسالت	۶۹۲
اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو	۶۹۴
پیارا پیارا اسی کا ہے نام اَللّٰہُ	۶۹۵
اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو	۶۹۵
الا اللہ، الا اللہ	۶۹۸
لا الہ الا اللہ	۶۹۸
لا موجود الا اللہ	۶۹۹
امنا برسول اللہ	۷۰۲
امنا برسول اللہ	۷۰۳
کہو لا الہ الا اللہ	۷۰۴
اللہ اللہ ھو لا الہ الا ھو	۷۰۶
بارہ ربیع الاول آیا کیا کرم کریم	۷۰۷
ہر دم از ما صد درود و صد سلام	۷۰۷
دعائے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ	۷۰۹
فریاد ہے تجھ سے اے میرے پروردگار: اختتامی دعا	۷۱۰

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

باب نمبر ۴

ذکرِ خدا (جلا وعلا) بزبانِ مصطفیٰ (علیہ التحیہ والثناء)

ہے ذکر تیرا گلشن گلشن سبحان اللہ سبحان اللہ
مصروفِ ثنا ہیں سرو دمن سبحان اللہ سبحان اللہ

غنچوں کی چٹک شبنم کی ضیاء پھولوں کی مہک بلبل کی نوا
قائم ہے تجھی سے حسنِ چمن سبحان اللہ سبحان اللہ

کیا دیکھے کوئے وسعت تیری ہو کیسے بیان عظمت تیری
عاجز ہے نظر قاصر ہے دھن سبحان اللہ سبحان اللہ

مطلوب بھی تو مقصود بھی تو مسجود بھی تو معبود بھی تو
تو روح صبا تو جان چمن سبحان اللہ سبحان اللہ

ہر نقش تیری قدرت کا نشان ہر نقش کے لب پر تیرا بیاں
ہر بزم میں تو موضوع سخن سبحان اللہ سبحان اللہ

مٹی کو زبان دیکر اس کو اعجاز بیاں دینے والے
اعظم کو بھی دے توفیق سخن سبحان اللہ سبحان اللہ

شبِ معراج مسجد اقصیٰ میں انبیاء کرام حمد الٰہی بجالاتے ہیں

معراج کی رات مسجد اقصیٰ میں انبیاء کرام علیہم السلام نے تحدیث نعمت کے طور پر اپنے اپنے خطبوں میں جو اپنی شان کا اظہار فرمایا اور آخر میں نبی کریم ﷺ نے اپنے اوپر اپنے رب کی نوازشات کا ذکر کیا پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فیصلہ فرمایا: اے نبیو! امام الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب پر فضیلت لے گئے ہیں۔

السلام اے حسن کے ماہ تمام السلام اے سارے نبیوں کے امام

ہر نبی علیہ السلام نے اپنے خطبہ کا آغاز حمد خدا جل وعلا سے کیا! آپ بھی ان میں سے بعض نبیوں کی زبان سے نکلنے والا حمدیہ الفاظ سے اپنی آنکھوں کو نور اور دلوں کو سرور بخشیے۔ چنانچہ سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے ان الفاظ میں خطبہ ارشاد فرمایا:

الحمد للہ الذی خلقنی بیدہ واسجدلی ملائکتہ وجعل الانبیآء من ذریتی

''سب تعریف اللہ کے لئے جس نے مجھے اپنے یدِ قدرت سے پیدا کیا اور اپنے فرشتوں سے میرے لئے سجدہ کرایا اور نبیوں کو میری ذریّت سے بنایا۔''

☆ حضرت آدم علیہ السلام کے اس خطبے کے بعد پھر حضرت نوح علیہ السلام اٹھے اور فرمایا:

الحمد للہ الذی اجاب دعوتی فنجانی من الغرق بالسفینۃ وفضلنی بالنبوۃ ۔

''سب تعریف اس اللہ کے لئے جس نے میری دعا سنی اور کشتی کے ذریعہ مجھے غرق ہونے سے نجات دی اور مجھے نبوت سے سرفراز فرمایا۔''

☆ اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام اٹھے اور فرمایا:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الحمد لله الذی اتخذنی خلیلا و اعطانی ملکاً عظیما و اصطفانی برسالته وانقذنی من النار وجعلها علی بردًا وسلاماً ۔

''سب تعریف اس اللہ کے لئے جس نے مجھے اپنا خلیل بنایا اور مجھے ملک عظیم عطا فرمایا اور اپنی رسالت کے ساتھ مجھے چن لیا اور مجھے آگ سے بچایا اور اس آگ کو مجھ پر ٹھنڈا کر دیا۔''

☆ اب حضرت موسیٰ علیہ السلام اٹھے اور آپ نے فرمایا:

الحمد لله الذی کلمنی تکلیما و اصطفانی برسالته وانزل علی التورات ۔

''سب تعریف اس اللہ کے لئے جس نے مجھ سے کلام فرمایا اور اپنی رسالت کے ساتھ مجھے چن لیا اور مجھ پر تورات نازل فرمائی۔''

☆ اس کے بعد حضرت داؤد علیہ السلام اٹھے اور آپ نے فرمایا:

الحمد لله الذی انزل علی الزبور ولین لی الحدید ۔

''سب تعرف اس اللہ کے لئے جس نے مجھ پر زبور نازل فرمائی اور میرے لئے لوہے کو نرم کر دیا۔''

☆ حضرت سلیمان علیہ السلام اٹھے اور فرمایا:

الحمد لله الذی سخرلی الریاح والجن والانس وعلمنی منطق الطیر واعطانی ملکاً لا ینبغی لا حد من بعدی

''سب تعریف اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہوا، جنوں اور انسانوں کو میرے لئے مسخر کر دیا اور مجھے پرندوں کی بولیوں کا علم دے دیا اور ایک بے مثل ملک مجھے عطا فرمادیا۔''

☆ اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام اٹھے اور فرمایا:

الحمد لله الذی علمنی التوراة والانجیل وجعلنی ابریٔ الاکمه والابرص واحی الموتیٰ باذنه ۔

''سب تعریف اس اللہ کے لئے جس نے مجھے تورات وانجیل سکھائی اور مجھے مادرزاد اندھوں اور کوڑھیوں کو اچھا کر دینے والا اور مردوں کو اپنے اذن سے زندہ کر دینے والا بنایا۔''

☆ جب یہ سارے انبیاء کرام علیہم السلام اپنے اپنے خطبات ارشاد فرما چکے تو سب سے آخر ہمارے حضور امام الانبیاء و خاتم النبیین حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ اٹھے

کون آقا: شب اسریٰ کے دولہا پہ دائم درود

محمد سے صفت پوچھو خدا کی خدا سے پوچھیے شان محمد (ﷺ)

اللھم صل علی نور محمد فی الانوار وصل علی روح (روح مبارک پر) محمد فی الارواح وصل علی جسد (جسم اطہر پر) محمد فی الاجساد وصل علی راس (سر مبارک پر) محمد فی الرءوس وصل علیٰ وجه

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(چہرہ مبارک پر) محمد فی الوجوہ وصل علٰی جبین محمد الاجبن وصل علٰی جبھۃ (پیشانی مبارک پر) محمد فی الجباہ وصل علٰی عین (آنکھ مبارک پر) محمد فی العیون وصل علٰی حاجب (ابرو مبارک پر) محمد فی الحواجب وصل علٰی جفن (پلک مبارک پر) محمد فی الاجفان وصل علٰی انف (ناک مبارک پر) محمد فی الانوف وصل علٰی خد (رُخسار مبارک پر) محمد فی الخدود وصل علٰی صدغ (کنپٹی مبارک پر) محمد فی الاصداغ وصل علٰی اذن (کان مبارک پر) محمد فی الاذان وصل علٰی فم (منہ مبارک پر) محمد فی الافواہ وصل علٰی شفۃ (ہونٹ مبارک پر) محمد فی الشفاہ وصل علٰی سن (دانت مبارک پر) محمد فی الاسنان وصل علٰی لسان (زبان مبارک پر) محمد فی الالسنۃ وصل علٰی ذقن (تھوڑی مبارک پر) محمد فی الاذقان وصل علٰی عنق (گردن مبارک پر) محمد فی الاعناق وصل علی صدر (سینہ مبارک پر) محمد فی الصدور وصل علٰی قلب (دل مبارک پر) محمد فی القلوب وصل علٰی ید (ہاتھ مبارک پر) محمد فی الایدی وصل علٰی کف محمد فی الاکف وصل علٰی اصبع (اُنگلی مبارک پر) محمد فی الاصابع وصل علٰی زند (گٹ مبارک پر) محمد فی الازناد وصل علٰی ذراع (کہنی سے درمیانی اُنگلی تک کے حصے پر) محمد فی الاذرع وصل علی مرفق (کہنی مبارک پر) محمد فی المرافق وصل علٰی عضد (بازو مبارک پر) محمد فی الاعضاد وصل علٰی ابط (بغل مبارک پر) محمد فی الاباط وصل علٰی منکب (کندھے مبارک پر) محمد فی المناکب وصل علٰی کتف (شانہ مبارک پر) محمد فی الاکتاف وصل علی ترقوۃ (ہنسلی کی ہڈی مبارک پر) محمد فی التراقی وصل علی کبد (جگر مبارک پر) محمد فی الاکباد وصل علٰی ظھر (کمر مبارک پر) محمد فی الظھور وصل علٰی فخذ (ران مبارک پر) محمد فی الافخذ وصل علٰی رکبۃ (گھٹنے مبارک پر) محمد فی الرکب وصل علی ساق (پنڈلی مبارک پر) محمد فی السوق وصل علی کعب (ٹخنے مبارک پر) محمد فی الکعوب وصل علی عقب (ایڑی مبارک پر) محمد فی الاعقاب وصل علٰی قدم (قدم مبارک پر) محمد فی الاقدام وصل علٰی شعر (بال مبارک پر) محمد فی الشعور وصل علی لحم (گوشت مبارک پر) محمد فی اللحوم وصل علٰی عرق (پسینہ مبارک پر) محمد فی العروق وصل علٰی دم (خون مبارک پر) محمد فی الدماء وصل علی عظم (ہڈی مبارک پر) محمد فی العظام وصل علی جلد (کھال مبارک پر) محمد فی الجلود وصل علی لون (رنگ مبارک پر) محمد فی الالوان وصل علی قامۃ محمد فی القامات وبارك وسلم علیه وعلٰی اله واصحابه وازواجه (آپ کی بیویوں پر) وذریاته (اولاد پر) افضل صلاۃ واکمل برکۃ واز کی سلام بعدد کل معلوم لك وعلینا معھم کلما ذکرك وایاہ الذاکرون وغفل عن ذکرك وذکرہ الغافلون۔

اور ارشاد فرمایا:

کلکم اثنی علٰی ربه وانا اُثنی علٰی ربی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

''آپ سب تو اپنے رب کی حمد وثنا بیان کر چکے اب میں اپنے رب کی حمد وثنا بیان کرتا ہوں۔''

پھر آپ نے فرمایا:

الحمد لله الذی ارسلنی رحمة للعلمین و کافة للناس بشیرا ونذیرًا وانزل علی الفرقان فیه تبیان کل شیء وجعل امتی خیر امة اخرجت للناس . وجعل امتی امة وسطا وجعل امتی هم الاولون والاخرون وشرح لی صدری ووضع عنی وزری ورفع لی ذکری . وجعلنی فاتحا وخاتما وسمانی رؤفا رحیما .

''سب تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے سارے جہانوں کے لئے رحمت بنا کر تمام انسانوں کے لئے بشیر ونذیر بنا کر بھیجا اور جس نے مجھ پر قرآن مجید، فرقان حمید نازل فرمایا ایسا جس میں ہر چیز کا روشن بیان ہے اور جس نے میری امت کو بہترین امت اور امت وسطی بنایا اور جس نے میرے غلاموں کو (جنت میں داخل ہونے میں) اول اور (دنیا میں آنے میں) سب امتوں سے آخر بنایا اور جس نے میرے لئے میرے سینے کو کھول دیا اور مجھ سے میرا بار اٹھا لیا اور میرے لئے میرے ذکر کو بلند فرما دیا اور مجھے (سلسلہ انبیاء کا) فاتح اور خاتم بنا دیا اور میرا نام رؤف رحیم رکھا۔''

(مسند البزار ج ۱ ص ۱۴۱ رقم حدیث ۵۵، مجمع الزوائد ج ۱ ص ۶۹)

میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زبان نہیں — وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں

ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ کے یہ جامع کلمات سن کر ہر نبی علیہ السلام یہ پکار اٹھا ہوگا کہ

نہیں ہے جہاں میں مثالِ محمد (ﷺ)

نوشۂ بزمِ جنت پہ لاکھوں سلام

سلام اے تاجدار عرش مسند یا رسول اللہ — سلام اے سرور کل یا محمد یا رسول اللہ
سلام اے ظلِ ذات امجد یا رسول اللہ — سلام اے حامد ومحمود واحمد یا رسول اللہ
سلام اے صاحب خلق عظیم ورحمت عالم — سلام اے حامل اوصاف بیحد یا رسول اللہ
سلام اے رحمت للعلمین اے نور یزدانی — سلام اے راز دار ذات سرمد یا رسول اللہ
سلامی کے لئے امت در رحمت پہ حاضر ہے — کرم ہے آپ کا امت پہ بیحد یا رسول اللہ
سلام اپنے غلاموں کا سدا سرکار سنتے ہیں — بلا کر پیار سے نزدیک مرقد یا رسول اللہ
سلامی کو ہزاروں امتی روضہ پہ حاضر ہیں — زمیں بولی ہزاروں کا ہے مقصد یا رسول اللہ
سلام اپنے ضیائے مدح خواں کا پیار سے سنیے — حریم ناز سے ہو کر بر آمد یا رسول اللہ

(مولانا ضیاء القادری)

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ رسول اعظم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ماذا یقول المادحون وما عسی ان یجمع الکتاب من معنا کا
اللہ لو ان البحار مدا دھم و الشعب اقلام جعلن لم الکا
لم یقدر الثقلان یجمع نزرہ ابد وما استطاعم الہ ادراکا

(قصیدۂ نعمان بن ثابت ص ۲۵۔۲۶)

آپ ﷺ کے حسن و جمال کے بارے تعریف کرنے والے کیا کہہ سکتے ہیں کیونکہ یہ ممکن ہی نہیں کہ لکھنے والے (کاغذ کے) دفتروں میں آپ کی حقیقت لکھ سکیں۔

اللہ کی قسم! اگر تمام سمندر روشنی اور تمام درختوں کی قلمیں بن جائیں اور انہیں (آپ ﷺ کی تعریف) میں لگادیا جائے۔ پھر جن وانس تا قیامت بھی لکھتے رہیں تو آپ کے اوصاف کا قلیل حصہ میں نہ لکھ سکیں گے اور نہ ہی ان اوصاف کا ادراک کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔

لا یمکن الثناء کما کان حقہ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

آمدم برسر حمد باری تعالیٰ عزاسمہ

امام اہل سنت، مجدد دین وملت مولانا احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ کے والد ماجد رئیس المتکلمین والمتقلمین مولانا شاہ نقی علی خان علیہ الرحمۃ اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثناء میں اپنی قلم کو جنبش دیتے ہوئے رقمطراز ہیں:

حمد بے حد اس واجب الوجود وقادر مطلق کو شایاں ہے جس نے تمام ممکنات کو تشریف وجود سے مشرف فرمایا اور چھ دن میں ساتوں آسمان اور زمین کو بنایا عجائب حکمت وغرائب صنعت اُس کی ادراک عقول سے برتر اور احاطۂ وہم وخیال سے باہر۔

چناں آفریدی زمین و زماں ہماں گردشِ انجم و آسماں
کہ چندا نکہ اندیشہ گردو بلند سرِ خود برون نیاورد زیں کمند

ظاہر ترین موجودات محسوسات ہیں اور اظہر محسوسات جسم تمام متکلمین اور حکماء اُس کی ماہیت میں حیران ہیں اور قریب ترین مخلوقات آدمی سے ہستی اُس کی ہے اَنا کہتا ہے اور نہیں جانتا کہ حقیقت میری کیا ہے۔

تنت زندہ بجان و جہاں نہانی تو از جاں زندۂ و جاں راندانی

ہر مصنوع صنعتِ صانع باکمال پر بلسانِ حال شاہد ہے۔ اپنی پیدائش میں تامل کر کہ ایک قطرۂ ناچیز کو تخم تیری آفرینش کا کیا اور ایک مادہ سے پوست اور گوشت رگ اور استخواں ہاتھ پاؤں سر سینہ پیٹ پیٹھ آنکھ لب زبان ناک کان اس ہیئت وشکل سے بنائے کہ بہتر اُن سے ممکن نہیں۔ زمین دیکھ کس قدر فراخ ہے اگر تمام عمر چلے اُس کی سیر نہ کر سکے آسمان سے مینہ اُتارا اور اُس سے ہر قسم کے غلے اور طرح طرح کے میوے تیرے کھانے کے واسطے پیدا کئے اور انواع انواع پھول اور رنگ رنگ کے شگوفے نئی نئی صورت کے بنائے۔ دریا کو دیکھ تمام زمین کو محیط ہے اور جس قدر کہ دریا زمین سے لطیف وبہتر ہے اُسی قدر عجائب اُس کے عجائب زمین سے زیادہ تر ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

هر آنچه آ فریدا و باسباب نیست بدریا فتن عقل را تاب نیست
خرد دانش آموز تعلیم اوست دل از داغدارانِ تسلیم اوست
پُر از حکمت و حکم او شد جہاں بحکم آشکارا بحکمت نہاں

نظامی

سکونِ نقطۂ خاک اور حرکت واضطرابِ ہوا سرسری نہیں۔ نسیمِ سحر کس کی تلاش میں کوچہ بکوچہ دوراں ہے اور دریا کس کی طلب میں بے سروپا رواں ہے۔ درخت کس کے حکم سے جادۂ استقامت پر سیدھا کھڑا ہے کہ آرہ سر پر چلتا ہے مگر اپنی جگہ سے نہیں ٹلتا اور پہاڑ کس کے ہجر میں تنگ دل ہے کہ دیوانوں کے مانند دام ودَد سے مانوس ہے اور آدمیوں سے جدا ہے۔ نَے شب وروز کسے حکایت کرتی ہے اور کس کی جدائی سے شکایت۔ پھول نے کیا دیکھا کہ شگفتہ وخنداں ہے۔ بلبل نے کیا سُنا کہ رات دن نالاں ہے۔ آگ آتش کدہ میں اُس کی سوزِ محبت میں جلتی ہے اور پوجنے والوں کو خبر نہیں اور بُت بت خانے میں مدہوش ہیں مگر بُت پرست اُن کے حال سے واقف نہیں۔ آسمان زمین عرش وکرسی کے ملائکہ اعلیٰ علیین سے تحت الثریٰ تک اُس کی تسبیح اور تہلیل میں مشغول۔

ہمہ نقش ایں گنبد زر نگار گواہ اند بر صنع پروردگار
اگر گوہر آمد و گرچہ خسے ست بروں و درونش حکایت بسے ست
تو گر گفت ایشاں ندانی خموش کہ گفتند لیکن نداری تو گوش

ہر چیز میں بے شمار عجائب وغرائب ہیں۔ مگر عجیب تر یہ ہے کہ آدمی اچھی صورت کاغذ یا دیوار پر منقش دیکھ کر اُس کے نقاش پر ہزار آفریں اور تحسین کرتا ہے اور اپنی شکل وصورت کو نہیں دیکھتا کہ نقاشِ ازل نے ایک قطرۂ آب پر کیسے کیسے نقشِ بدیع کھینچے ہیں اور کس کس طرح کی قوتیں اُس کے ظاہر وباطن میں پیدا کی ہیں۔

چہ دولت کہ در بندکارِ تو نیست چہ مقصود کاں در کنارِ تو نیست (نظامی)

نسیم لطف اُس کی جس طرف گزرتی ہے ایک لحہ میں پُر عیب کو ہنرور اور ناقص کو کامل کرتی ہے۔ خاک بیچارہ کوہ ودشت میں آوارہ پھرتی ہے۔ ناگاہ خلافت زمین کی اُس کی عنایت ہوتی ہے۔ مقربین ملاءِ اعلیٰ تسبیح وتقدیس میں سات لاکھ برس سے مشغول ہیں بکمال حیرت عرض کرتے ہیں: نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ۔ الٰہی ہم مدت سے تیری عبادت کرتے ہیں یہ مایۂ فساد وخونریزی اس کام کی کب لیاقت رکھتی ہے؟ ارشاد ہوتا ہے: انی اعلم مالا تعلمون۔ یعنی تم اس کے فساد اور خونریزی پر نظر رکھتے ہو اور ہماری رحمت وعنایت کو نہیں دیکھتے۔ ہم اس سے ایک پاک مخلوق پیدا کریں گے اور اس کو تمام عالم سے برگزیدہ فرمائیں گے

ہست مارا بےزعالمِ پاک رازہائے نہفتہ دردلِ خاک

عمر فاروق رضی اللہ عنہ جس زمانہ میں بت پوجتے تھے اُس کے نزدیک امیر المؤمنین تھے اور فضیل بن عیاض جب راہ مارتے تھے اُس کے علم میں راہبر تھے۔ حبیب نجار ایک بت تراش تھے سعادت ازلی نے اُن کی دستگیری فرمائی۔ قوم اُن کو قتل کرتی تھی اور وہ کہتے تھے: یٰلیت قومی یعلمون بما غفرلی ربی وجعلنی من المکرمین۔ جادوگر فرعون کے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مقابلہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرنے آئے ایک جھلک نورِ توحید کی ان پر چمک گئی بے اختیار پکارنے لگے واللہ خیر و ابقٰی فرعون کہتا تھا تمہیں سولی دوں گا اور تمہارے ہاتھ پاؤں کانوں گا وہ کہتے تھے لا ضیر انا الٰی ربنا منقلبون۔ کچھ پرواہ نہیں ہم اپنے رب کے پاس جانے والے ہیں۔ یہ سولی نہیں وسیلۂ حصول مطلوب اور نردبان بام محبوب ہے۔ الغرض جس طرف دریائے رحمت اُس کا جوش مارتا ہے ہزاراں ہزار دفتر معصیت ایک قطرہ سے دھل جاتے ہیں یکا یک رسول قبول یہ مژدۂ جانفزا سنا جاتا ہے: الحبیب یقرئك السلام ویقول ان لی معك کلامًا اور برقِ غضب اس کی جس پر گرتی ہے ہزار برس کی اطاعت اور ریاضت کو ایک دم میں جلا کر خاک کرتی ہے۔ معلم ملکوت کو ایک آن میں شیطان اور ملعون کرتی ہے اور بلعم باعور کو ایک لحہ میں مردود و مقہور۔ اے عزیز جان ہزاروں طالبوں کی اُس کی غیوری سے برباد ہے اور لاکھوں دل سوختہ دریائے لاابالی میں غرق۔ عارف و عالم ندائے ان اللہ لغنی عن العالمین سے اپنے کام میں حیران اور پیغمبر و صدیق اس کی بے نیازی سے شب و روز خائف و ترساں کس کی مجال ہے کہ خلاف اس کے دم مارے اور اُس کے کام میں چون و چرا زبان پر لائے لا یسال عما یفعل اس کی شان ہے اور غناء حقیقی اُس کی ذات کو شایاں اگر ایک جہان کو آتش قہر سے جلا کر برباد کرے اصلا گرد ظلم کی اُس کے دامنِ عدل پر نہ بیٹھے اور جو سب گنہگاروں کو آب رحمت سے دھو کر پاک کر دے اور اُس کی جباری اور عظمت میں ہرگز نقصان نہ آئے۔ اے عزیز جبکہ صفات اُس کے احاطۂ وہم و خیال سے منزہ بلکہ ادراک عقول سے برتر ہیں تو معرفت اُس کی ذات کی کسے حاصل ہو سکے۔ مصرع۔ قیاس کن زگلستانِ من بہارِ مرا۔ ایک عالم اُس کی طلب میں سرگرداں ہے اور ایک جہان اُس کی تلاش میں سراسیمہ و حیران۔ کوئی مشرق و مغرب میں تگاپو کرتا ہے اور کوئی جنوب و شمال میں جستجو مگر دامنِ دولت اُس کا کسی کے ہاتھ نہیں آتا۔

؎ طالباں چوں حلقہ بردر ماندہ اند زانکہ نزدیکت کسے را راہ نیست

موسیٰ علیہ السلام نے جس وقت ارنی کہا حکم ہوا لن ترانی ۔ ایک تجلی اس کی چمکی اور جمال پروردگار دیکھا مگر پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ فلما تجلی ربه للجبل جعله دكا وخر موسٰی صعقًا۔ ہاں سیّد انس و جان محمد مصطفیٰ ﷺ کو یہ ظرف عالی عنایت ہوا کہ مکہ سے قاب قوسین تک سفر کیا اور جمال پروردگار دیکھا مگر کسی بات میں اصلا فرق نہ ہوا

؎ موسیٰ زہوش رفت بیک پرتو صفات تو عین ذات می نگری در تبسمی

اے عزیز! یہ مقام سیّد انام کے لئے مخصوص ہے جو بات وزیر اعظم کو حاصل ہوتی ہے ہر کسی کو نہیں ملتی اور جو اسرار محبوب پر ظاہر ہوتے ہیں اوروں پر نہیں کھلتے۔ وہ جناب عنقائے قاف قدس ہیں اور شہباز آشیان انس بلبل بوستان وما ینطق عن الھوی طوطی شکر خائے۔ سبحان الذی اسرٰی شاہین بلند پرواز انا سید ولد اٰدم عندلیب خوش آواز باغ وعلمك ما لم تكن تعلم ندیم خلوت کدۂ قاب قوسین او ادنٰی مقیم عشرت کدۂ ولقد راٰہ نزلة اخرٰی ۔ مہمان خوان یطعمنی ویسقین ۔ مرید صاحب اخلاص واعبد ربك حتٰی یاتیك الیقین ۔

چابک قدم بسیط افلاک ولا گہر محیط لولاک

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خاکی و براوجِ عرش منزل اُمی و کتاب خانہ در دل

(انوارِ جمال مصطفی ﷺ)

حمد بے حد مر خدائے پاک را

حمد بے حد مر خدائے پاک را آنکہ ایماں داد مشت خاک را
آنکہ در آدم دمید او روح را داد از طوفاں نجات او نوح را
آنکہ فرماں کرد قہرش بادرا تا سزائے کرد قوم عاد را
آنکہ لطف خویش را اظہار کرد با خلیلش نار را گلزار کرد
آں خدا وندے کہ ہنگام سحر کرد قوم لوط را زیر وزبر
سوئے او خصمے کہ تیر انداختہ پشّہ کارش کفایت ساختہ
آنکہ اعدا را بدریا درکشید ناقہ را از سنگ خار ابرکشید
چوں عنایت قادر قیوم کرد در کف داؤد آہن موم کرد
با سلیماں داد ملک وسروری شد مطیع خاتمش دیو وپری
از تن صابر بہ کرماں قوت داد ہم ز یونس لقمہ باحوت داد
آں یکے را ارہ برسرمیکشد دیگرے را تاج برسری نہد
اوست سلطاں ہر چہ خواہد آں کند عالمے را در دمے ویراں کند
ہست سلطانی مسلم مر اورا نیست کس را زہرہ چوں وچرا
آں یکے را گنج ونعمت مید ہد دیگرے را رنج وزحمت مید ہد
آں یکے را زر دو صد ہمیاں دہد دیگرے در حسرت ناں جاں دہد
آں یکے برتخت باصد عزو ناز دیگرے کردہ دہاں از فاقہ باز
آں یکے پوشیدہ سنجاب وسمور دیگرے خفتہ برہنہ در تنور
آں یکے بربستر کمخواب ونخ دیگرے برخاک خواری بستہ یخ
طرفۃ العینے جہاں برہم زند کس نمی آرد کہ آنجادم زند
آنکہ با مرغ ہوا ماہی دہد بندگاں را دولت وشاہی دہد
بے پدر فرزند پیدا او کند طفل را در مہد گویا اوکند
مردۂ صد سالہ را حی مے کند ایں بجز حق دیگرے کے می کند
صانعے کزطین سلاطین می کند نجم را رجم شیاطیں می کند

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

از زمین خشک رو یاند گیاہ آسمان را بے ستون دارد نگاہ
ہیچ کس در ملک او انباز نے قول اور لحن نے آواز نے

اصل تعریف اللہ ہی کی ہے

تمام تعریفیں اللہ عزوجل کے لئے جس کی حقیقت کو اس کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ وہ ہی گناہوں کو بخشتا ہے اور وہی ہی عیبوں کو چھپاتا ہے۔ وہ ہی دکھوں کو دور کرتا ہے اور وہی شکستہ دلوں کو جوڑتا ہے۔ وہ اپنی نظیر اور مشابہ سے بلند تر ہے۔ شکوک وشبہات سے پاک ہے۔ وہ اللہ عزوجل ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ "محمود" ہے کہ سختیوں اور تکالیف پر صرف اسی کی حمد کی جاتی ہے۔ وہ "مشکور" ہے کہ خوش حالی اور تنگ دستی ہر حال میں اس کا شکر ادا کیا جاتا ہے۔ وہ ہی حقیقی "کریم" ہے کہ حقیقی جود وکرم سے صرف وہی پہچانا جاتا ہے۔ وہ "رحیم" اور محبوب اعظم ہے کہ رکوع وسجود صرف اس کے لئے ہیں۔ وہ ہی "قدیم الذات" اور "بدیع الصفات" (یعنی بے مثل صفات والا) ہے کہ دُکھوں کو دُور کرنے کے لئے اسی کو پکارا جاتا ہے: "و ان یمسسك اللہ بضر فلا کاشف له الا ھو ﴾ (پ ۷، الانعام: ۱۷) اور اگر تجھے اللہ کوئی برائی پہنچائے تو اس کے سوا اس کو کوئی دور کرنے والا نہیں۔"

اے بندو! تمہارا ہر معاملہ اسی کی طرف لوٹتا ہے، تمہارا رزق اسی کے ذمہ ہے، وہ تمہیں کافی ہے اور وہی تمہارا پروردگار ہے: "ذلکم اللہ ربکم ج لا الٰه الا ھو ج (پ ۷، الانعام: ۱۰۲) یہ ہے اللہ تمہارا رب اور اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں۔"...... پتھریلی زمینوں کی چمک اللہ عزوجل کی عظمت کو بیان کررہی ہیں اور اس کی یکتائی پر نشانیاں قائم ہیں: "و الٰھکم الٰه واحد ج لا الٰه الا ھو (پ ۲، البقرہ: ۱۶۳) اور تمہارا معبود ایک معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔"...... سرکش اور گمراہ لوگ اللہ عزوجل کے وجود کا انکار کیونکر کرتے ہیں؟ حالانکہ وہ زندہ ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ عزوجل کی وحدانیت کو کیسے جھٹلایا جا سکتا ہے یا کیسے اس کی یکتائی کا انکار کیا جا سکتا؟ جبکہ وہ فرما رہا ہے: "شھد اللہ انه لا الٰه الا ھو (پ ۳، ال عمران: ۶) وہی ہے کہ تمہاری تصویر بناتا ہے ماؤں کے پیٹ میں جیسی چاہے اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں۔"...... وہی عیبوں کو چھپانے والا اور کمزوروں پر رحم فرمانے والا اور "وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمھا الا ھو ط (پ ۷، الانعام: ۵۹) اور اسی کے پاس ہیں کنجیاں غیب کی انہیں وہ جانتا ہے۔"
...... تو وہ کیوں اس کی بخشش نہ فرمائے جو اس کی بارگاہ میں رجوع لائے۔ اس لئے کہ اس کی یہ شان ہے: "غافر الذنب وقابل التوب شدید العقاب لا ذی الطول ط لا الٰه الا ھو ط (پ ۲۴، المؤمن: ۳) گناہ بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا سخت عذاب کرنے والا بڑے انعام والا اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔"...... تو اے اللہ عزوجل کو ایک ماننے والے! باری تعالیٰ کے ہر عیب سے پاک ہونے کی تلوار سے اُن لوگوں کی گردنیں اڑا دے جو اس کو مخلوق جیسا بتاتے ہیں اور خود کو ان باتوں سے بچا جو وہ بکتے ہیں اور "فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الٰه الا ھو ط (پ ۱۱، التوبۃ: ۱۲۹) پھر اگر وہ منہ پھیریں تو تم فرمادو کہ مجھے اللہ کافی ہے اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں۔"...... اللہ عزوجل کے اولیاء ہر وقت اس کی خفیہ تدبیر سے ڈرتے ہیں، وہ کسی وقت اس کی عبادت سے غافل ہوتے ہیں نہ اس کے ذکر میں سستی کرتے ہیں جبکہ کفار کو یہ دشوار ہے (جبھی تو ایمان نہیں لاتے): "فتعلی اللہ الملك

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الحق ج لا الٰہ الا ھو ج (پ۱۸، المؤمنون: ۱۱۶) تو بہت بلندی والا ہے اللہ سچا بادشاہ کوئی معبود نہیں سوا اس کے۔''...... تو اے بندے! تیرا دھوکے باز دشمن شیطان تجھے دھوکا نہ دے دے، اور تُو کسی کفر پر ڈٹ نہ جانا اور دنیا کی زیادہ طلبی میں پڑ کر فخر و تکبر میں مبتلا نہ ہو جانا اور: ''ولا تدع مع اللہ الٰھا اٰخر م لا الٰہ الا ھو قف (پ۲۰، القصص:۸۸) اور اللہ کے ساتھ دوسرے خدا کو نہ پوج اس کے سوا کوئی خدا نہیں۔'' یہ اللہ عزوجل کا فرمانِ عالیشان ہے:

آیت کا نزول ہوا اور تین سو ساٹھ بت گر گئے

ذرے ذرے سے نمودار ہے قدرت تیری | ماورئی اذہان سے یا رب وسعت تیری
آتا نہیں نظر مگر موجود ہر جگہ | چشم بینا کو ہے دید کی دعوت تیری
ظلمت شب پھاڑ کر پیدا کرے نوری سحر | ہے سحر میں دیدنی یا رب جلوت تیری
مومن ومنکر کی رازق ہے الٰہی تیری ذات | نسلِ آدم کے لئے بے حد عنایت تیری
خوب ہے ارشاد یہ لاتقنطوا ترا | کاش ساجد پہ بھی ہو روزِ حشر رحمت تیری
حق تیری ثناؤں کے بھلا کیسے ادا ہوں | بن مصطفیٰ ہے کون جو یارب کرے مدحت تیری

شھد اللہ انہ لا الٰہ الا ھو لا والملٰئکۃ واولوا العلم قائما م بالقسط ط لا الٰہ الا ھو العزیز الحکیم o

ان الدین عند اللہ الاسلام قف (پ۳، اٰل عمران:۱۸، ۱۹)

اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے اور عالموں نے انصاف سے قائم ہو کر اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں، عزت والا حکمت والا۔ بے شک اللہ کے یہاں اسلام ہی دین ہے۔

حضرت سیدنا سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ (360) بت تھے، جب مذکورہ آیت مبارکہ نازل ہوئی تو تمام بت سجدہ ریز ہو گئے۔'' (تفسیر القرطبی، سورۃ آل عمران، تحت الآیۃ ۱۸، ج۲، الجزء الرابع، ص ۳۴)

حضرت سیدنا ابن کیسان علیہ الرحمۃ سے منقول ہے: ''اللہ عزوجل نے اپنی عجیب تدبیر، پختہ صناعت اور محکم امور سے خود اپنے لئے اپنی مخلوق کے سامنے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔''

(تفسیر زاد المسیر لابن الجوزی، سورۃ آل عمران، تحت الآیۃ ۱۸، ج ۱، ص ۳۱۱)

حضرت سیدنا غالب قطان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ ''ایک دفعہ میں نے تجارت کی غرض سے کوفہ میں حضرت سیدنا اعمش علیہ رحمۃ اللہ کے قریب پڑاؤ ڈالا۔ ایک رات جب میں نے بصرہ جانے کا ارادہ کیا تو وہ رات کو تہجد کی نماز پڑھ رہے تھے جب اس آیتِ مبارکہ پر پہنچے: ''شھد اللہ انہ لا الٰہ الا ھو لا والملٰئکۃ واولوا العلم قائما م بالقسط ط لا الٰہ الا ھو العزیز الحکیم o ان الدین عند اللہ الاسلام قف '' تو کہنے لگے: ''میں بھی اس کی گواہی دیتا ہوں جس کی اللہ عزوجل نے گواہی دی، اور اس گواہی کو اللہ عزوجل کے سپرد کرتا ہوں، یہ اللہ عزوجل کے پاس میری امانت ہے۔ پھر انہوں نے اس آیتِ طیبہ کو کئی بار دہرایا۔ میں نے دل میں سوچا کہ ضرور اس کے متعلق انہوں نے کچھ سن رکھا ہے۔ چنانچہ، میں نے ان کے ساتھ مل کر نماز ادا کی اور رخصت ہوتے وقت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عرض کی: ''میں نے آپ کو یہ آیت مبارکہ بار بار پڑھتے سنا ہے، کیا آپ نے اس کے متعلق کوئی (فضیلت) سنی ہے؟'' تو انہوں نے فرمایا: ''اللہ عزوجل کی قسم! میں ایک سال تک نہیں بتاؤں گا۔''

چنانچہ، میں نے ان کے دروازے پر وہ دن لکھ دیا اور سال گزرنے کی انتظار کرنے لگا، سال گزرنے پر میں نے عرض کی: ''اے ابومحمد! سال گزر چکا ہے۔'' تو ارشاد فرمایا: ''مجھے حضرت سیدنا ابو وائل رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کر کے بتایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے دن اس آیتِ مبارکہ کو پڑھنے والا لایا جائے گا تو اللہ عزوجل فرمائے گا: ''میرے اس بندے کا میرے پاس عہد ہے اور میں سب سے زیادہ عہد کو پورا کرنے کا حق دار ہوں، (اے فرشتو!) میرے بندے کو جنت میں داخل کردو۔'' (المعجم الکبیر الحدیث ۱۰۴۵۳، ج ۱۰، ص ۱۹۹)

منقول ہے: ''جس نے سوتے وقت مذکورہ آیتِ مبارکہ پڑھی اللہ عزوجل اس سے ایک فرشتہ پیدا فرمائے گا جو تا قیامت اس (پڑھنے والے) کے لئے استغفار کرتا رہے گا۔'' (تفسیر القرطبی، سورۃ آل عمران، تحت الآیۃ ۱۸، ج ۲، الجزء الرابع، ص ۳۴)

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اللہ عزوجل کے اس فرمانِ عالیشان ''غافر الذنب وقابل التوب (پ ۲۴، المؤمن: ۳)'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ''اللہ عزوجل اس کے گناہ بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا ہے جو اس کی وحدانیت کی گواہی دے۔''

اور ''شدید العقاب (پ ۲۴، غافر: ۳)'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ''اس شخص کو سخت عذاب دینے والا ہے جو اس کی وحدانیت پر ایمان نہ لائے۔''

کلمہ توحید پر ایک حدیث بے مثل سند کے ساتھ

قال الامام علی رضا حدثنی ابی موسی الکاظم عن ابیه جعفر الصادق عن ابیه محمد الباقر عن ابیه زین العابدین عن ابیه الحسین عن ابیه علی بن ابی طالب رضی الله عنهم قال: حدثنی حبیبی وقرة عینی رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: حدثنی جبرئیل قال: سمعت رب العزة یقول: لا اله الا الله حصنی، فمن قال دخل حصنی، ومن دخل حصنی امن من عذابی .

''سیدنا امام علی رضا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ امام موسیٰ کاظم وہ امام جعفر صادق وہ امام محمد باقر وہ امام زین العابدین وہ امام حسین وہ (اپنے والد ماجد) علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میرے پیارے میری آنکھوں کی ٹھنڈک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے حدیث بیان فرمائی کہ ان سے جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی: کہ میں نے اللہ عزوجل کو فرماتے سنا، کہ لا الہ الا اللہ میرا قلعہ ہے' تو جس نے اسے کہا وہ میرے قلعہ میں داخل ہوا اور جو میرے قلعہ میں داخل ہوا میرے عذاب سے امان میں رہا۔'' (الصواعق المحرقه لا بن حجر المکی، حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۹۲۱/۳)

اس حدیث پاک کی سند کے بارے میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

امام ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے اس حدیث کی روایت وسند کا پس منظر اس طرح بیان فرمایا کہ جب امام علی رضی اللہ عنہ نیشاپور میں تشریف لائے چہرۂ مبارک کے سامنے ایک پردہ تھا، حافظان حدیث امام ابوزرعہ رازی۔ امام محمد بن اسلم طوسی اور ان کے ساتھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بیشمار طالبانِ علم حدیث حاضر خدمت انور ہوئے اور گڑگڑا کر عرض کی: کہ اپنا جمال مبارک ہمیں دکھایئے اور اپنے آبائے کرام سے ایک حدیث ہمارے سامنے بیان فرمایئے۔ امام نے سواری روکی اور غلاموں کو حکم فرمایا کہ پردہ ہٹا لیں۔ خلق کی آنکھیں جمال مبارک سے ٹھنڈی ہوئیں۔ دو گیسو شانے پر لٹک رہے تھے۔ پردہ ہٹتے ہی خلق کی یہ حالت ہوئی کہ کوئی چلاتا ہے۔ کوئی خاک پر لوٹتا ہے۔ کوئی روتا ہے۔ کوئی سواری مقدس کا سم چومتا ہے۔ اتنے میں علماء نے آواز دی خاموش۔ سب لوگ خاموش ہو رہے۔ لوگوں نے امام مذکور سے حضور ﷺ سے کوئی حدیث روایت کرنے کو عرض کی تو یہ حدیث بیان فرمائی۔ یہ حدیث بیان فرما کر حضور رواں ہوئے اور پردہ چھوڑ دیا گیا۔ دواتوں والے جو ارشاد مبارک لکھ رہے تھے شمار کیے گئے تو بیس ہزار سے زائد تھے۔ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: **لو قرات هذا الاسناد علی مجنون لبرا من جنته ۔**

یہ مبارک سند اگر مجنون پر پڑھو تو ضرور اسے جنون سے شفا ہو۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اصحاب کہف کے نام تحصیل نفع و دفع ضرر اور آگ بجھانے کے واسطے ہیں۔ ایک پارچہ میں لکھ کر بیچ آگ میں ڈال دیں اور بچہ روتا ہو تو لکھ کر گہوارے میں اس کے سر کے نیچے رکھ دیں اور کھیتی کی حفاظت کے لئے کاغذ پر لکھ کر بیچ کھیت میں ایک لکڑی گاڑ کر اس پر باندھیں اور رگیں تپکنے اور تجاری دردسر اور حصول تونگری و وجاہت اور سلاطین کے پاس جانے کے لئے داہنی ران پر باندھیں اور دشواریٔ ولادت کے لئے عورت کی بائیں ران پر نیز حفاظت مال اور دریا کی سواری اور قتل سے نجات کے لئے۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں فی الواقع جب اسمائے اصحاب کہف قدست اسرارہم میں وہ برکات ہیں حالانکہ وہ اولیائے عیسوبین میں سے ہیں، تو اولیائے محمدیین صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین کا کیا کہنا۔ ان کے اسمائے کرام کی برکت کیا شمار میں آسکے۔ اے شخص تو نہیں جانتا کہ نام کیا ہے۔ مسمی کے انحائے وجود سے ایک نحو ہے۔ امام فخر الدین رازی وغیرہ علماء نے فرمایا: کہ وجود شئی کی چار صورتیں ہیں۔ وجود اعیان میں۔ علم میں۔ تلفظ میں۔ کتابت میں، تو ان دو شق اخیر میں۔ وجود دائم ہی کو وجود مسمی قرار دیا ہے، بلکہ کتب عقائد میں لکھتے ہیں۔ **الاسم عین المسمی**۔ نام عین مسمی ہے۔ امام رازی نے فرمایا۔ **المشهور عن اصحابنا ان الاسم هو المسمی**۔ مقصود اتنا ہے کہ نام کا مسمی سے اختصاص کپڑوں کے اختصاص سے زائد ہے اور نام کی مسمی پر دلالت تراشہ ناخن کی دلالت سے افزوں ہے، تو خالی اسماء ہی ایک اعلیٰ ذریعہ تبرک و توسل ہوتے نہ کہ اسامی سلاسل علیہ کہ اسناد اتصال بمحبوب ذو الجلال و بحضرت عزت و جلال ہیں۔ جل جلالہ و ﷺ اور اللہ و محبوب و اولیاء کے سلسلہ کرام و کرامت میں انسلاک کی سند، تو شجرۂ طیبہ سے بڑھ کر اور کیا ذریعہ توسل چاہئے۔ (فتاویٰ رضویہ ۴/۱۴۷)

کہاں ہیں وہ لوگ جن کے پاس رب کا عہد ہے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: **لا یملکون الشفاعة الا من اتخذ عند الرحمن عهدا** (پ ۱۶، تحریم: ۸۷)

لوگ شفاعت کے مالک نہیں مگر وہی جنہوں نے رحمٰن کے پاس قرار رکھا ہے۔

مفسرِ قرآن، حضرت سیدنا ابو عبداللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی علیہ الرحمۃ، اس آیت کے تحت عہد کی تفسیر بیان کرتے ہوئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرماتے ہیں:

''حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ علیہم الرضوان سے فرمایا: ''کیا تم اس بات سے عاجز ہو کہ صبح وشام رب عزوجل کے پاس ایک عہد لو؟''عرض کی: ''وہ کس طرح؟''فرمایا: ''صبح وشام یہ کہو!

''اللھم فاطر السموت والارض عالم الغیب والشھادۃ انی اعھد الیک فی ھذہ الحیوۃ بانی اشھد ان لا الٰہ الا انت لا شریک لک وان محمدا عبدک ورسولک فلا تکلنی الی نفسی فانک ان تکلنی الیٰ نفسی تباعدنی من الخیر وتقربنی الی الشرو انی لا اثق الا برحمتک فاجعل لی عندک عھدا توفنیہ یوم القیامۃ انک لا تخلف المیعاد''

(اے اللہ عزوجل! اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے! اے پوشیدہ وظاہر کو جاننے والے! میں تیرے پاس اس زندگی میں ایک عہد رکھتا ہوں۔ وہ یہ کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں' تو اکیلا ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت (سیدنا) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تیرے بندے اور رسول ہیں۔ مجھے میرے نفس کے حوالے نہ کر، کیونکہ اگر تُو نے مجھے میرے نفس کے حوالے کر دیا تو وہ مجھے بھلائی سے دور اور برائی کے قریب کر دے گا۔ میں تیری رحمت کے علاوہ کسی چیز پر بھروسہ نہیں کرتا، میرے اس اقرار کو بطور عہد نامہ محفوظ فرما اور قیامت کے دن مجھے پورا بدلہ عطا فرما۔ بے شک تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔) جو یہ کہے گا اللہ تعالیٰ اس پر مہر لگا کر عرش کے نیچے رکھے گا اور جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک منادی ندا کرے گا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جن کا اللہ عزوجل کے پاس عہد ہے؟ وہ شخص کھڑا ہوگا اور اسے جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔''

(تفسیر قرطبی، سورۃ مریم، تحت الآیۃ:۸۷، ج۶، ص۶۳)

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''عہد یہ ہے کہ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں۔''

(المعجم الاوسط، الحدیث ۹۴۸۱، ج۶، ص ۴۸۱، راوی ابن عمر، الاسماء والصفات للبیھقی، باب ما جاء فی فضل الکلمۃ، الحدیث ۲۰۵، ج۱، ص۲۱۹)

فرمان باری تعالیٰ ہے: و الزمھم کلمۃ التقوی (پ۲۶، الفتح:۲۶) ترجمہ: اور پرہیزگاری کا کلمہ ان پر لازم فرمایا۔

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں: ''کلمۃ التقوی'' سے مراد لا الٰہ الا اللہ کہنا ہے۔''

(المستدرک، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ الفتح، باب کلمۃ التقوی، الخ الحدیث ۳۷۶۹، ج۳، ص ۲۶۱)

فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ''الیہ یصعد الکلم الطیب (پ۲۲، فاطر:۱۰) اسی کی طرف چڑھتا ہے پاکیزہ کلام۔'' ''الکلم الطیب'' سے مراد لا الٰہ الا اللہ کہنا ہے۔

ایک نیکی کے ملیں ڈھیروں ثواب

من جآء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا ج (پ۸، الانعام:۱۶۰) جو ایک نیکی لائے تو اس کے لئے اس جیسی دس ہیں۔

یہاں ''الحسنہ'' سے مراد لا الٰہ الا اللہ کہنا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صدر الافاضل، سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ تفسیر خزائن العرفان میں اس آیت مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں:

''یعنی ایک نیکی کرنے والے کو دس نیکیوں کی جزا اور یہ بھی حد و نہایت کے طریقہ پر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ جس کے لئے جتنا چاہے اس کی نیکیوں کو بڑھائے۔ ایک کے سات سو کرے یا بے حساب عطا فرمائے۔ اصل یہ ہے کہ نیکیوں کا ثواب محض فضل ہے۔ یہی مذہب ہے اہل سنت کا اور بدی کی اتنی ہی جزا، یہ عدل ہے۔''

بعض علماء کرام رحمھم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''کلمہ طیبہ ایک مضبوط زرہ اور محفوظ قلعہ ہے۔ جس نے کلمہ طیبہ پڑھا وہ ہر قسم کی برائی سے حفاظت میں ہو گیا۔ اس لئے کہ حضور نبی کریم ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے: لا الٰہ الا اللہ کے ذکر سے اپنے رب عزوجل کی عظمت و بزرگی بیان کرو کیونکہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: ''لا الٰــــہ الا اللہ میرا قلعہ ہے، تو جو میرے قلعے میں داخل ہوا وہ میرے عذاب سے محفوظ ہو گیا۔'' (احیاء علوم الدین، کتاب اسرار الصلاۃ، باب ثالث، بیان تفصیل ما...... الخ، ج ۱، ص ۲۳۷)

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''اگر گنہگاروں کو معلوم ہو جائے کہ لا الٰــــہ الا اللہ میں کیا اجر ہے تو اس کا ذکر کثرت سے کریں۔ دن رات میں چوبیس (۲۴) گھنٹے ہیں، اور لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے حروف بھی چوبیس ہیں، ہر حرف ایک گھنٹے کے گناہوں کا کفارہ ہے۔''

منقول ہے: ''جب بندہ دن یا رات کے کسی لمحے میں کلمہ طیبہ پڑھتا ہے تو اس کے نامۂ اعمال میں جو خطائیں اور گناہ ہوتے ہیں وہ مٹ جاتے ہیں اور ان کی جگہ نیکیاں لے لیتی ہیں۔''

(مسند ابی یعلی الموصلی، مسند انس بن مالک، الحدیث ۳۵۹۹، ج ۳، ص ۲۷۲)

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''سب سے افضل بات جو میں نے اور مجھ سے قبل انبیاء نے کہی وہ لا الٰــــہ الا اللہ کہنا ہے۔''

(الموطا للامام مالک، کتاب القرآن، باب ما جاء فی الدعاء، الحدیث ۵۰۹، ج ۱، ص ۲۰۳)

حضور ﷺ کا فرمانِ حقیقت نشان ہے: ''مجھے لوگوں سے جہاد کا حکم دیا گیا یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان لے آئیں۔'' (صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الامر بقتال الناس...... الخ، الحدیث ۲۱، ج ۲۸۴)

یہ الفاظ پڑھنے والوں پہ قبر و حشر میں وحشت نہ ہوگی

کہیں پنہاں کہیں عیاں تو ہے — کون جانے کہاں کہاں تو ہے
لاکھ پردوں میں بھی نمود تیری — یہ بھی ظاہر ہے بے نشان تو ہے
سو خطاؤں پہ بھی معافی ہے — کس قدر ہم پہ مہربان تو ہے
کیا ٹھکانہ ہے ''رحمتوں'' کا تیری — بحرِ عرفاں و بے کراں تو ہے
تو درخشاں ہے مہر و انجم میں — تابشِ روح و کہکشاں تو ہے
اک تیری ذات لائقِ سجدہ — ایک معبود دو جہاں تو ہے
حمد میں تیری کیا کہے نیر — لائق بزم دو جہاں تو ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، سرکارِ مدینہ ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے: "لا الہ الا اللہ" پڑھنے والوں پر نہ قبر میں کوئی وحشت ہوگی اور نہ قبروں سے زندہ اٹھنے میں اور نہ ہی قیامت میں۔ گویا میں انہیں دیکھ رہا ہوں، جب وہ اپنے سروں سے مٹی جھاڑتے ہوئے قبروں سے نکلیں گے اور لا الہ الا اللہ کہتے ہوئے جنت میں داخل ہو جائیں گے، پھر وہ کہیں گے: "الحمد للہ الذی اذھب عنا الحزن، انا ربنا لغفور شکور سب خوبیاں اللہ عزوجل کے لئے ہیں جس نے ہم سے غم کو دور فرمایا، بے شک ہمارا رب بخشنے والا، قبول کرنے والا ہے۔"

(تاریخ بغداد، الرقم ۵۳۸۰ عبد الرحمن بن واقد، ج ۱۰، ص ۲۶۴، احیاء علوم الدین، کتاب الاذکار والدعوات، باب اول، فضیلة التهلیل، ج ۱، ص ۳۹۴، المعجم الاوسط، الحدیث ۹۴۷۸، ج ۶، ص ۴۸۰)

حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی گئی: "کون سا عمل سب سے افضل ہے؟" ارشاد فرمایا: مرتے وقت تیری زبان اللہ عزوجل کے ذکر سے تر ہو۔" (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الرقائق، باب الاذکار، الحدیث ۸۱۵، ج ۲، ص ۹۳)

اللہ کے پیارے حبیب ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: "اللہ عزوجل اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے: "کلمہ طیبہ پڑھنے والوں کو میرے قریب کردو، بے شک میں ان سے محبت کرتا ہوں۔"

(فردوس الاخبار للدیلمی، باب الیاء، الحدیث ۸۱۱۵، ج ۲، ص ۴۶۰)

معزز قارئین: مؤمنین سچ کی مجلس میں عظیم قدرت والے بادشاہ کے حضور حاضر ہیں۔ اللہ عزوجل نے ان کی پیدائش سے پہلے ہی اپنی محبت اور اپنا فرمانبردار ہونا ان کے لئے مقدر فرما دیا تھا تو وہ وہبی (عطائی) ولایت سے اللہ عزوجل کے ولی بن گئے۔ یقیناً آیاتِ طیبات میں ان کی مدح فرمائی گئی ہے۔" چنانچہ، اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

یحبھم ویحبونه (پ ۶، المائدۃ: ۵۴) وہ اللہ کے پیارے اور اللہ ان کا پیارا۔

لا الہ الا اللہ کی برکت

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

الایمان بضع وسبعون شعبة فافضلها قول لا الہ الا اللہ وادنا ھا اماطة الا ذی عن الطریق والحیاء شعبة من الایمان

ایمان کی ستر سے کچھ زیادہ شاخیں ہیں جن میں سب سے افضل لا الہ الا اللہ کا اقرار ہے اور ان میں سب سے نچلا درجہ کسی تکلیف دہ چیز کا راستے سے دور کرنا ہے اور حیاء بھی ایمان کی ایک شاخ ہے (متفق علیہ وھذا لفظ مسلم۔

بخاری شریف، کتاب الایمان، باب امور الایمان ۱/۱۲، نمبر ۹)

یہ کلمہ نبی ہے ملاتا ہے وحدت کا جام پلاتا ہے
کیوں پڑھنے سے شرماتا ہے پڑھو لا الہ الا اللہ

حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: "تم اپنے مردوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو کہ یہ گناہوں کو مٹاتا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے۔'' (الموسوعة لامام ابن ابی الدنیا، کتاب المحتضرین، الحدیث ۲/ ۳، ج۵، ص ۳۰۳)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس کا آخری کلام لا الٰہ الا اللہ ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

(سنن ابو داؤد، کتاب الجنائز، باب فی التلقین، الحدیث ۳۱۱۶، ص ۱۴۵۸)

حضرت سیدنا صنابحی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''میں حضرت سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی حالتِ نزع میں ان کے پاس حاضر تھا۔ (ان کی حالت دیکھ کر) میں رونے لگا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: ''چپ ہو جایئے، آپ کیوں روتے ہیں؟ اللہ عزوجل کی قسم! اگر مجھ سے گواہی طلب کی گئی تو میں آپ کے حق میں گواہی دوں گا، اگر مجھ سے شفاعت کا کہا گیا تو میں آپ کی شفاعت کروں گا، اگر مجھ سے ہو سکا تو آپ کو ہر قسم کا نفع پہنچاؤں گا۔'' پھر ارشاد فرمایا: ''قسم بخدا عزوجل! میں نے حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی تمام احادیث، جن میں آپ کے لئے بھلائی تھی، آپ کو بیان کر دی ہیں مگر ایک حدیث بیان نہیں کی، وہ آج بیان کر دیتا ہوں اور اسے میں نے اپنے دل میں محفوظ رکھا ہے (پھر ارشاد فرمایا) میں نے تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: ''جو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اس کا رسول ہوں تو اللہ عزوجل اس پر دوزخ کی آگ حرام فرما دیتا ہے۔'' (المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث عبادۃ بن الصامت، الحدیث ۲۲۷۷۴، ج۸، ص ۴۰۲)

چابی کے دندانوں کا ہونا بھی ضروری ہے

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا! کیا یہ حق نہیں کہ لا الٰہ الا اللہ جنت کی چابی ہے؟ (پوچھنے والے کا مطلب یہ تھا کہ پھر باقی کسی چیز کی کیا ضرورت ہے: جیسے آج کل کے نام نہاد قلندر کہتے ہیں) فرمایا:

و لکن لیس مفتاح الاوله اسنان فان جئت بمفتاح له اسنان فتح لك والالم يفتح لك

(رواہ البخاری فی ترجمة الباب ۳/ ۱۰۹)

ہاں ہاں: لیکن وہ کون سی چابی ہے جس کے دندانے نہ ہوں، اگر تو دندانوں والی چابی لائے گا تو تیرے لئے (جنت کا دروازہ) کھلے گا ورنہ نہیں۔ تاڑنے والے بھی قیامت کی نظر رکھتے ہیں

جب قیامت کے دن لا الٰہ الا اللہ آئے گا

☆ عن اسامة بن زيد بن حارثة رضى الله عنهما قال: بعثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم الى الحرقة من جهينة، فصبحنا القوم، فهزمناهم، ولحقت انا ورجل من الانصار رجلا منهم، فلما غشيناه قال: لا اله الا الله . فكف عنه الانصارى، وطعنته برمحى حتى قتلته . قال: فلما قدمنا، بلغ ذلك النبى صلى الله عليه وسلم فقال لى: يا اسامة! اقتلته بعد ما قال لا اله الا الله؟ قال: قلت: يا رسول الله؟ انما كان متعوذا، قال: فقال: اقتلته بعد ما قال لا اله الا الله؟ قال: فما زال يكررها على حتى تمنيت انى لم اكن اسلمت قبل ذلك اليوم .

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

و فی روایة: فدعاه فسأله، فقال: لم قتلته؟ قال: یا رسول الله! اوجع فی المسلمین، وقتل فلانا وفلانا، وسمی له نفرا ـ وانی حملت علیه، فلما رای السیف، قال: لا اله الا الله ـ قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: اقتلته؟ قال: نعم: قال: فکیف تضنع بلا اله الا الله اذا جاء ت یوم القیامة؟ قال: یا رسول الله! استغفرلی ـ قال: وکیف تصنع بلا اله الا الله اذا جاء ت یوم القیامة؟ قال: فجعل لا یزیده علی ان یقول: کیف تصنع بلا اله الا الله اذا جاء ت یوم القیامة؟

''حضرت اُسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں جہاد کے لئے حرقہ کی طرف روانہ کیا جو قبیلہ جہینہ کی ایک شاخ ہے۔ ہم صبح وہاں پہنچ گئے اور انہیں شکست دے دی۔ میں نے اور ایک انصاری نے مل کر اس قبیلہ کے ایک شخص کو گھیر لیا، جب ہم اس پر غالب آگئے تو اس نے کہا: لا الٰہ الا اللہ۔ انصاری تو (اس کی زبان سے) کلمہ سن کر الگ ہوگیا لیکن میں نے نیزہ مار مار کر اسے ہلاک کر ڈالا۔ جب ہم واپس آئے تو حضور نبی اکرم ﷺ کو بھی اس واقعہ کی خبر ہو چکی تھی۔ حضور ﷺ نے مجھے فرمایا: اے اسامہ! تم نے اسے کلمہ پڑھنے کے بعد قتل کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس نے جان بچانے کے لئے کلمہ پڑھا تھا۔ پھر فرمایا: تم نے اسے کلمہ پڑھنے کے بعد قتل کیا؟ حضور ﷺ بار بار یہ کلمات دہرا رہے تھے اور میں افسوس کر رہا تھا کہ کاش آج سے پہلے اِسلام نہ لایا ہوتا۔''

''ایک اور روایت میں ہے: حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ کو بلا کر دریافت کیا کہ تم نے اسے کیوں قتل کیا؟ عرض کیا: یارسول اللہ! اس نے مسلمانوں کو تکلیف دی، چند صحابہ کرام کا نام لے کر بتایا کہ فلاں فلاں کو اس نے شہید کیا ہے۔ میں نے اس پر حملہ کیا جب اس نے تلوار دیکھی تو فوراً کہا: لا الٰہ الا اللہ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے اسے قتل کر دیا؟ عرض کی: جی حضور! فرمایا: جب روزِ قیامت لا الٰہ الا اللہ کا کلمہ آئے گا تو تم اس کا کیا جواب دو گے؟ عرض کیا: یارسول اللہ! میرے لئے استغفار کیجئے۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: جب روزِ قیامت لا الٰہ الا اللہ کا کلمہ آئے گا تو تم اس کا کیا جواب دو گے؟ حضور ﷺ بار بار یہی کلمات دہراتے رہے کہ جب قیامت کے دن لا الٰہ الا اللہ کا کلمہ آئے گا تو اس کا کیا جواب دو گے؟''

(اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: المغازی، باب: بعث النبی صلی الله علیه وسلم اسامة بن زید الی الحرقات من جهینة، ۴/۱۵۵۵، الرقم: ۴۰۲۱، وفی کتاب: الدیات، باب: قول الله تعالیٰ: ومن احیاها، (المائدة: ۳۲)، ۶/۲۵۱۹، الرقم: ۶۴۷۸، ومسلم فی الصحیح، کتاب: الایمان، باب: تحریم قتل الکافر بعد ان قال: لا اله الا الله، ۱/۹۷، الرقم: ۹۴-۹۷، وابن مندة فی الایمان، ۱/۲۰۸، ۲۱۰، الرقم: ۶۳-۶۵)

اگرچہ ابوذر کی ناک خاک آلود ہو

حضرت سیدنا ابوالاسود دؤلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ''میں حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ آرام فرما رہے تھے اور آپ ﷺ کے اوپر ایک سفید کپڑا تھا پھر دوسری بار حاضر ہوا تو بھی آپ ﷺ آرام فرما

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رہے تھے۔ تیسری بار حاضر ہوا تو آپ ﷺ بیدار تھے۔ میں بیٹھ گیا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو کوئی لا الٰـہ الا اللہ کہے، پھر اسی حالت پر مر جائے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' میں نے عرض کی: ''اگر چہ وہ زانی اور چور ہو'' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اگر چہ وہ زانی اور چور ہو۔'' میں نے پھر عرض کی: ''اگر چہ وہ زانی اور چور ہو۔'' ارشاد فرمایا: ''اگر چہ وہ زانی اور چور ہو۔'' چوتھی بار پوچھنے پر آپ ﷺ نے فرمایا: (اگر چہ) ''ابوذر کی ناک خاک آلود ہو۔'' (سرکار ﷺ نے یہ کلمہ از راہ محبت فرمایا)۔ حضرت سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ اس حال میں وہاں سے نکلے کہ آپ کہہ رہے تھے: (اگر چہ) ابوذر کی ناک آلود ہو''

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الدلیل علی من مات......الخ، الحدیث ۹۴، ص ۶۹۴)

قبر وحشر کی وحشت کا علاج

☆ عن ابن عمر رضی اللہ عنهما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم : لیس علی اهل لا الـه الا الله وحشة فی قبورهم ولا منشرهم وکانی انظر الی اهل لا اله الا الله وهم ینفضون التراب عن رؤوسهم ویقولون . (الحمد لله الذی اذهب عنا الحزن)

و فی روية: لیس علی اهل لا اله الا الله وحشة عن الموت ولا عند القبر .

''حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لا الـہ الا اللہ (کا ورد کرنے) والوں پر نہ قبر میں کوئی وحشت ہوگی اور نہ ہی محشر میں۔ گویا میں لا الـہ الا اللہ (کا ورد کرنے) والون کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ وہ (قبروں سے اٹھتے ہوئے) اپنے سروں سے مٹی جھاڑ رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے ہمارے غم کو ختم کر دیا۔''

ایک اور حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں: ''لا الہ الا اللہ (کا ورد کرنے) والوں پر نہ موت کے وقت کوئی وحشت ہوتی ہے اور نہ ہی قبر میں۔'' (اخرجه الطبرانی فی المعجم الاوسط، ۱۸۱/۹، ۱۷۱، الرقم: ۹۴۷۸، ۹۴۴۵، والبیهقی فی شعب الایمان، ۱۱۱/۱، الرقم: ۱۰۰، والمنذری فی الترغیب والترهیب، ۲۶۹/۲، الرقم: ۲۳۵۹)

دروازہ بند کر کے عطا کیا جانے والا وظیفہ

عن یعلی بن شداد قال: حدثنی ابی شداد بن اوس وعبادة بن الصامت حاضر یصدقه قال: کنا عند النبی صلی اللہ علیه وسلم فقال: هل فیکم غریب یعنی اهل الکتاب، قلنا: لا، یا رسول الله، فامر بغلق الباب وقال: ارفعوا ایدیکم وقولوا: لا اله الا الله . فرفعنا ایدینا ساعة ثم وضع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یده ثم قال (الحمد لله، اللهم بعثتنی بهذه الکلمة وامرتنی بها ووعدتنی علیها الجنة، وانك لا تخلف المیعاد) ثم قال: الا ابشروا فان اللہ عزوجل قد غفر لکم

''حضرت یعلی بن شداد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی موجودگی اور تصدیق کے ساتھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میرے والد حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث بیان کی: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں کوئی غیر مذہب آدمی ہے؟ آپ ﷺ کا مقصد یہ تھا کوئی اہلِ کتاب ہے؟ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے دروازہ بند کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: اپنے ہاتھ اُٹھاؤ اور کہو: ''لا الٰہ الا اللہ'' ہم نے پل بھر کے لئے ہاتھ اُٹھائے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ نیچے کر لئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا شکر ہے، اے اللہ! تو نے مجھے یہ کلمہ دے کر بھیجا اور اس کا مجھے حکم دیا اور تو نے اس کے عوض مجھ سے جنت کا وعدہ فرمایا۔ بے شک تو وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا پھر فرمایا: لوگو! تمہیں بشارت ہو اللہ نے تمہیں بخش دیا ہے۔''

(اخرجه احمد بن حنبل فی المسند، ۴/۱۲۴، الرقم: ۱۷۱۶۲، والبزار فی المسند، ۸/۴۰۸، الرقم: ۳۴۸۳، والطبرانی فی المعجم الکبیر، ۷/۲۸۹، الرقم: ۷۱۶۳)

درد تسکین میں نہیں ڈھلتا　　کوئی طوفان غم میں نہیں ٹلتا
آستان حضور سے ہٹ کر　　آرزو کا دیا نہیں جلتا

جن لوگوں کا اللہ تعالیٰ ہدایت دیتا ہے ان کے دل خدا کے ذکر سے مطمئن ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ وہ اللہ کا ذکر کرتے ہیں اس کی آیات میں غور و فکر کرتے ہیں تو انہیں اللہ کی قدرت کے کمال کی پہچان حاصل ہو جاتی ہے۔ دلوں کو راحت و فرحت نہ سیر گاہوں سے میسر ہوتی ہے نہ موسم کی تبدیلیوں سے، نہ قیمتی گاڑیوں سے نہ کوٹھیوں بنگلوں سے نہ کھیل کود سے نہ اپنی مرضی ومنشا کی زندگی گزارنے سے۔

اگر دلوں کا چین وقرار تلاش کرنا ہے تو پھر خدا کو شب و روز یاد کرو۔ آیئے قرآن حکیم میں اللہ کے اس ارشاد گرامی کو پڑھتے ہیں۔ فرمان باری تعالیٰ ہے۔ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب O ''سن لو اللہ کی یاد سے ہی (ایمان والوں کے) دل اطمینان وسکون پاتے ہیں۔'' (سورۃ الرعد آیت نمبر ۲۸)

ایک شبہ اور اس کا ازالہ

اگر یوں اعتراض کیا جائے کہ سورۃ انفال میں اللہ کا ارشاد ہے انما المؤمنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم (انفال: ۲) ''مومن ہی ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل خوف زدہ ہو جاتے ہیں'' اور سورۃ الرعد میں فرمانِ خداوندی ہے، الا بذکر اللہ تطمئن القلوب O ''سن لو اللہ کی یاد سے ہی (ایمان والوں کے) دل اطمینان وسکون پاتے ہیں۔'' تو تعارض واقع ہوا؟ اس تعارض واشکال کو ہم مختلف وجوہ سے زائل کرتے ہیں۔

(۱) ایمان والے جب قرآن مجید میں سزا و وعید کی آیات پڑھتے ہیں، تو ان کے دل خوف زدہ ہو جاتے ہیں اور جب اجر وثواب والی آیات پڑھتے ہیں تو دل مطمئن ہو جاتے ہیں۔

(۲) اہل ایمان جب ایمانی کیفیت کی تحری کرتے ہیں، تو دل مطمئن ہو جاتے ہیں اور جب اپنی عبادات کی کیفیات پر نظر کرتے ہیں تو ان کے دل خوف زدہ ہو جاتے ہیں، کیونکہ عبادات کامل تر نہیں ہوتیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۳) جس وقت ایمان والے اللہ تبارک وتعالیٰ کی صفات رحمت اور مغفرت میں غور وخوض کرتے ہیں تو دل اطمینان پاتے ہیں اور جب صفات قہر وغضب میں غور وفکر کرتے ہیں تو دل خوف زدہ ہو جاتے ہیں۔

(۴) جب ایمان والے اپنے گناہوں کی طرف دیکھتے ہیں تو دل میں خوف آ جاتا ہے اور جب اللہ کی مغفرت کی وسعت اور رحمت خداوندی پر نظر ڈالتے ہیں تو خوش ومطمئن ہوتے ہیں۔ (تبیان القرآن جلد ۶ ص ۹۵)

امام ابوالشیخ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جس وقت اس آیت کریمہ کا نزول ہوا تو رسول خدا ﷺ نے اپنے پیارے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے پوچھا کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ کون لوگ ہیں؟ (جن کے دل مطمئن ہیں) صحابہ کرام نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول زیادہ جاننے والے ہیں تو رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ سے اس کے رسول سے اور میرے صحابہ سے محبت رکھتے ہیں۔

امام ابن مردویہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی تو آقا کریم ﷺ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ سے، اس کے رسول سے میرے اہل بیت سے اور مسلمانوں سے سچی محبت رکھتے ہیں خواہ وہ حاضر ہوں یا غائب سنو اللہ کے ذکر کی وجہ سے وہ ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں۔ (الدر المنثور جلد ۴، ص ۲۴۶)

قلب کی اقسام:

قلب کی چار قسمیں ہیں:

(۱) قلب قاس (کھوٹا دل) (۳) قلب مشتاق

(۲) قلب ناس (بھولنے والا دل) (۴) قلب وجدانی

قلب قاس:

یعنی کھوٹا دل، یہ کافروں اور منافقوں کو ملا اور یہ لوگ صرف دنیا اور اس کی خواہشات سے خوش ہوتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا رضوا بالحیوٰۃ الدنیا واطمانوا بھا۔ یہ لوگ دنیا پر خوش اور اسی سے مطمئن ہیں۔

قلب ناس:

یعنی بھولنے والا دل۔ یہ دل مسلمان گنہگار کو نصیب ہوا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا فنسی ولم نجد له عزما وہ بھولا اور ہم نے اس کا عزم نہ پایا۔ اس کا اطمینان بصورت توبہ اور اللہ کی طرف رجوع سے ہوتا ہے اس لئے فرمایا فتاب وھدی پس اس کی توبہ قبول کر کے اس کو ہدایت دی۔

قلب مشتاق:

یہ دل مومن مطیع کو نصیب ہوا اور اس کو خدا کے ذکر کرنے سے سکون ملتا ہے۔ جیسا کہ اللہ نے فرمایا:

الذین امنوا وتطمئن قلوبھم بذکر اللہ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قلب وجدانی:

یہ قلب حضرات انبیائے کرام اور خواص اولیاء کو نصیب ہوتا ہے۔ان کا سکون وسرور، چین وقرار ذات الٰہی اور اس کی صفات لا متناہی سے ہے جس طرح حضرت خلیل علیہ السلام نے عرض کی کیف تحی الموتیٰ اللہ کریم تو مردے کس طرح زندہ فرماتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اولم تؤمن کیا تمہیں ایمان نہیں۔حضرت خلیل علیہ السلام نے عرض کی بلی ولکن یطمئن قلبی ایمان ہے لیکن تو جب خود مجھے احیاء الموتی (مردے کو زندہ کرنے) کی کیفیت دکھائے گا اور صفت محی (زندہ کرنے والا) کی تجلی میرے دل پر ڈالے گا تو میں مطمئن ہو کر تیری ذات کے واسطہ سے محی الموتی (مردوں کو زندہ کرنے والا) ہو جاؤں گا۔ (روح البیان ۱۳، ص ۶۴۵)

یہی وجہ ہے کہ جب کسی خاص بندے کے دل پر خداوند قدوس تجلی ڈالتا ہے تو اس سے اس کا دل مطمئن ہو جاتا ہے دل کے شیشے سے نور اطمینان اس کے نفس پر منعکس ہوتا ہے اور پھر اس کا نفس مطمئن ہو جاتا ہے اسی برکت سے جذبات عنایہ یعنی ارجعی الی ربک (اپنے رب کی طرف لوٹ کر آ) کے خطاب کا مستحق ہو جاتا ہے۔ (تفسیر روح البیان جلد ۱۳، ص ۶۴۶)

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک جوان جو قریب المرگ تھا، رسول خدا ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے اور اس سے پوچھا تجھے اپنے دل کی کیفیت کیا محسوس ہوتی ہے عرض کرنے لگا: یارسول اللہ ﷺ میں اللہ تعالیٰ سے اُمید رکھتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی خوف ہے اس وقت احمد مصطفےٰ سرور کائنات ﷺ نے فرمایا ایسے موقع پر جس بندے کے دل میں یہ دونوں باتیں جمع ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ ضرور اسے اس کی امید ومنشاء کے مطابق عطا فرماتا ہے اور جس سے وہ خوف کرتا ہے اس سے محفوظ رکھتا ہے۔ (ترمذی وابن ماجہ)

تیرے ہی لطف وکرم سے ہر طرف ہے بہار — خالق تو کائنات کا، رازق تو کردگار
تیرا علم ہے بیکراں ہر چیز پہ محیط — سینوں کے خاص راز بھی تجھ پہ ہیں آشکار
تیری عنایتوں سے زینت چمن کی ہے — تیری نگارشات سے ہمیں دعوتِ دیدار
فی احسن تقویم پہ پیدا کیا انسان — ساجد کے فہم سے وراء تیرے ہیں سارے کار

ذکر کا معنی کیا ہے؟

ذکر کا معنی ہے یاد تو جس چیز سے رب تعالیٰ کی یاد آجائے وہی ذکر اللہ ہے خیال رہے کہ سب سے پہلے ذکر اللہ، چہرہ مصطفیٰ ﷺ ہے پھر قرآن مجید پھر حدیث پاک پھر نماز پھر روزہ پھر ذکر واذکار تحمید وتسبیح پھر مراقبہ پھر مکاشفہ۔جس عبادت میں رب تعالیٰ یاد نہ آئے وہ عبادت بھی ذکر اللہ نہیں۔مجالس اولیاء وعلماء وصالحین، زاہدین، عاشقین بھی ذکر اللہ ہیں۔

یاد رہے! اطمینان کامل دل ودماغ کی آٹھ حالتوں کا نام ہے۔

(۱) اللہ پر مکمل بھروسہ — (۲) دنیا سے بے پرواہی
(۳) وسواس شیطانی سے نجات — (۴) عبادات میں لذت
(۵) اولیاء اللہ سے محبت — (۶) پریشانیوں، الجھنوں سے دوری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۷) دامنِ مصطفیٰ ﷺ کا قرب (۸) اطمینان رب کی طرف سے اور بے اطمینانی شیطان کی طرف سے سمجھے۔

اگلی آیت کریمہ میں اللہ تبارک تعالیٰ نے فرمایا:

الذین امنوا وعملو الصلحت طوبیٰ لھم وحسن ماٰب○

وہ لوگ جو سچے پکے مسلمان بن گئے اور اپنی ساری زندگی میں نیکیوں والے ہی عمل کیے ان کے لئے طوبیٰ ہے اور اچھا انجام ہے۔

طوبیٰ ایک درخت ہے جو آقا کریم ﷺ کے جنتی گھر میں اگا ہوا ہے اس کی شاخیں بقدرت الٰہیہ سے جنت کے ہر گھر میں پہنچی ہوئی ہیں۔ اگر کوئی تیز رفتار گھوڑا اس کے سایہ میں ایک طرف سے دوڑے تو سو (۱۰۰) سال تک بھی دوسرے کنارے نہ پہنچ سکے دنیا وآخرت کے تمام پھول، پھل تمام خوشبوئیں تمام رنگ اس میں موجود ہیں اس کی جڑ سے کافور اور سلسبیل اور تمام نہریں (دودھ، شہد کی) جاری ہیں اس کو رب تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے اُگایا اور اپنی روح پھونکی' اس میں جنتی کی ہر خواہش کی نعمت موجود ہوگی زیور کپڑے بھی اس کا پھل، انگور کا ایک دانہ مٹکے کے برابر ہے دنیا کا کوئی درخت اور جنت کا کوئی درخت اس کے مشابہ نہیں ہے۔

(تفسیر نعیمی پ ۱۳، سورۃ الرعد ۳۲۹)

نہیں ممکن بیاں لفظوں میں ہو تیری ثنا مولا ہے تو واحد احد یکتا دو عالم کا خدا مولا
تیری رحمت سے بہرہ ور ہوا ہر ایک دنیا میں تیرا جاری وساری ہے کرم صبح ومسامولا
تجھے ہم بھول بھی جائیں نہ تو بھولے مگر ہم کو کوئی ایسا نہیں جس پہ نہ ہو تیری عطا مولا
جہاں والوں کو جب سارے سہارے چھوڑ جاتے ہیں تو پھر اس وقت کام آئے تیرا اِک آسرا مولا
مجھے گرمئی محشر سے بچانا در گزر کرنا ہے ناصؔر کی تیرے دربار میں یہ التجا مولا

موسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ خداوندی میں عرض:

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی:

''یا رب ما الشکر الذی ینبغی لك اے اللہ کون سا شکر ہے جو تیری شان کے لائق ہے؟'' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ ''لا یزال لسانك رطبا من ذکر۔ یہ کہ تیری زبان ہمیشہ میرے ذکر سے تر رہنی چاہیے۔''

(اخرجه ابن ابی شیبة فی المصنف، ۷/۷۳، ۳۴۲۸۸، وابن المبارك فی کتاب الزھد، ۲۸۰، وابن ابی الدنیا فی الشکر ۱۸، الرقم: ۳۹ والبیھقی فی شعب الایمان، ۴/۱۰۳، الرقم: ۴۴۲۸)

☆ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

علیکم بذکر اللہ فانه شفاء وایاکم وذکر الناس فانه داء ۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر کو لازم پکڑلو کیونکہ یہ شفا ہے اور لوگوں کے ذکر سے بچو کیونکہ یہ بیماری ہے (اخرجه احمد بن حنبل فی الزھد: ۱۷۹)

☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ وافضل الدعاء الحمد للہ ۔ افضل ذکر لا الٰہ الا اللہ ہے اور بہترین دعا الحمد للہ ہے (ترمذی ۵/۴۶۲، ۳۳۸۳)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

جو شخص ایک دن میں سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ پڑھتا ہے حطت خطایاہ وان کانت مثل زبد البحر ۔ اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اگر چہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

(بخاری، ۵/۲۳۵، ۶۰۴۲، مسلم ۴/۲۰۷۱، رقم: ۲۶۹۱)

ہر وقت رہے دل میں رہے یاد الٰہی — یہ شہر ہمیشہ رہے آباد الٰہی
مغلوب نہ ہو جاؤں کہیں نفس کے ہاتھوں — ہر حال میں درکار ہے امداد الٰہی
دل میں ہے تیرے دین کی خدمت کی تمنا — مقصود نہیں مسند ارشاد الٰہی
بس لاج سرِ حشر گناہ گار کی رکھنا — ہو جائے نہ محنت کہیں برباد الٰہی
ہر شعر سے مطلوب فقط تیری رضا ہو — مٹ جائے دلوں سے ہوسِ داد الٰہی
آباء کو مرے بخش دے اے بخشنے والے — قائم رہے دیں پر مری اولاد الٰہی

دس لاکھ نیکیاں، دس لاکھ گناہ معاف دس لاکھ درجے بلند

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور ﷺ کا فرمان ہے: ''جو بازار میں داخل ہوا اور بلند آواز سے یہ کلمات کہے: ''لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو حی دائم لا یموت بیدہ الخیر والیہ المصیر وھو علی کل شیء قدیر تو اللہ عزوجل اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے، اس کے دس لاکھ گناہ مٹا دیتا ہے اور دس لاکھ درجات بلند فرما دیتا ہے۔''

(جامع الترمذی، کتاب الدعوات، باب ما یقول اذا دخل السوق، الحدیث ۳۴۲۸، ص ۲۰۰۵)

جب حضرت سیدنا قتیبہ بن مسلم رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث پاک سنی تو روزانہ اپنی سواری پر سوار ہو کر بازار جاتے اور یہ حدیث پاک بیان کر کے لوٹ آتے ،اس وقت آپ رضی اللہ عنہ وہاں کے امیر تھے۔

(الاحادیث المختارۃ، مسند عمر فاروق رضی اللہ عنہ، الحدیث ۱۸۷، ج ۱، ص ۲۹۷)

دیکھو! ان اہلِ توحید و رسالت کا کردار! شرم و حیا ان کو اللہ عزوجل کا ذکر پھیلانے سے نہ روکتی تھی اور یہ لوگ تمام مخلوق کے سامنے اللہ عزوجل کی پاکی بیان کرنے سے پیچھے نہیں ہٹتے تھے۔ اللہ عزوجل کا فرمانِ عالیشان ہے: ''فاذکرونی اذکرکم (پ ۲، البقرہ: ۱۵۲) تم میری یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا۔''

☆ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس نے روزانہ سو بار لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر کہا تو یہ اس کے لئے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہے،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور سو گناہ معاف ہوں گے، اس دن شام تک شیطان سے حفاظت ہوگی اور اس سے افضل کسی کا عمل نہ ہوگا مگر اسی شخص کا جو اس سے زیادہ عمل کرے۔"

(صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب فضل التھلیل، الحدیث ۶۴۰۳، ص ۵۳۸)

☆ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور ﷺ کا ارشاد ہے: "جس نے دس بار لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیءٍ قدیر کہا وہ ایسا ہے جیسے حضرت سیدنا اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد میں سے چار جانوں کو آزاد کیا۔ (صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب فضل التھلیل، الحدیث ۶۴۰۴، ۵۳۸)

☆ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اپنے مُردوں کو لا الٰہ الا اللہ کی تلقین کرو اور انہیں جنت کی بشارت دو کیونکہ دانا اور باخبر مرد و عورت اس کلمہ کو سن کر خوش ہوتے ہیں۔" (صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب تلقین الموت...... الخ، الحدیث ۹۱۶، ص ۸۲۱، موسوعۃ للامام ابن ابی الدنیا، کتاب ذکر الموت، باب خوف من اللہ، الحدیث ۱۶۹، ج۵، ص ۴۴۶)

اے مسلمان بھائیو! اللہ عزوجل تم پر رحم فرمائے۔ دیکھو تو سہی! کلمۂ اخلاص لا الٰہ الا اللہ کتنا عظیم الشان ہے اور اللہ عزوجل کے نزدیک اس کا مقام بلند ہے۔ اس کا ذکر کثرت سے کرو تا کہ اجرِ کثیر پاؤ، اس سے ثواب کامل اور اجر وافر ملتا ہے۔ مؤمن، کافر سے ممتاز ہو جاتا ہے اور جو بندہ مؤذن کی آواز کو سنے اور جس طرح مؤذن کہتا ہے اسی طرح کہے اور جب مؤذن کہے، لا الٰہ الا اللہ تو وہ بھی لا الٰہ الا اللہ کہے اور پھر تبرکاً اپنے چہرے اور داڑھی پر ہاتھ پھیر لے تو اللہ عزوجل اس کے ہر اس بال کے عوض جس کو اس کے ہاتھ نے چھوا ایک نیکی لکھتا ہے اور ایک گناہ مٹا دیتا ہے۔ (الروض)

ایک صحابی رسول ﷺ کا فرمان ہے: "جس نے لا الٰہ الا اللہ کی تعظیم کی خاطر اسے بلند آواز سے کہا اللہ عزوجل اس کے چار ہزار گناہ معاف فرما دے گا۔" اور یہ بھی منقول ہے: "اگر اس کے چار ہزار گناہ نہ ہوں تو اس کے گھر والوں اور پڑوسیوں کے گناہ معاف فرما دے گا۔" (فردوس الاخبار للدیلمی، باب المیم، الحدیث ۵۵۱۱، ج۲، ص ۲۳۳)

کاغذ کا ایک پرزہ ننانوے رجسٹروں پہ بھاری ہو جائے گا

"قیامت کے دن ایک شخص کو میزان پر لایا جائے گا اور اس کے نامۂ اعمال کے (۹۹) رجسٹر نکالے جائیں گے جن میں سے ہر رجسٹر پر اس کے گناہ درج ہوں گے اور وہ رجسٹر تا حد نگاہ وسیع ہوں گے، ان کو میزان میں رکھا جائے گا پھر انگلی کے پورے جتنا کاغذ کا ایک ٹکڑا نکالا جائے گا جس میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور حضرت محمد ﷺ کی رسالت کی گواہی لکھی ہوگی۔ جب اس ٹکڑے کو ترازو کے دوسرے پلڑے میں رکھا جائے گا تو وہ گناہوں پر غالب آ جائے گا اور اللہ عزوجل محض اس کلمہ لا الٰہ الا اللہ کی برکت سے اس کو معاف فرما کر جنت میں لے جانے کا حکم فرما دے گا۔" (تفسیر الطبری، سورۃ الاعراف، تحت الآیۃ ۸، الحدیث ۱۴۳۴۱، ج۵، ص ۴۳۴، فردوس الاخبار للدیلمی، باب الباء، الحدیث ۸۴۷۲، ج ۲، ص ۴۹۸)

تفصیلی واقعہ ترمذی، ابن ماجہ اور دیگر کتب کے حوالے سے ملاحظہ ہو۔

☆ عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ان الله سيخلص رجلا من امتي على رء وس الخلائق يوم القيامة فينشر عليه تسعة وتسعين سجلا كل سجل مثل مد البصر ثم يقول: اتنكر من هذا شيئا اظلمك كتبتي الحافظون؟ فيقول: لا،يا رب، فيقول: افلك عذر؟ فيقول: لا، يا رب، فيقول: بلى، ان لك عندنا حسنة فانه لا ظلم عليك اليوم فتخرج بطاقة فيها: اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله فيقول: احضر وزنك . فيقول: يا رب، ما هذه البطاقة مع هذه السجلات؟ فقال: انك لا تظلم . قال: فتوضع السجلات في كفة والبطاقة في كفة فطاشت السجلات وثقلت البطاقة، فلايثقل مع اسم الله شيء .

''حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ میری اُمت کے ایک شخص کو چن کر الگ کر دے گا پھر اُس کے سامنے گناہوں کے ننانوے دفتر کھولے جائیں گے ہر دفتر اتنا بڑا ہوگا جہاں تک انسان کی نگاہ پہنچتی ہے (وہی نظر آئے گا)، پھر فرمائے گا: کیا تجھے اس میں سے کسی کا انکار ہے؟ کیا میرے لکھنے والے محافظ فرشتوں نے تجھ پر ظلم کیا؟ وہ عرض کرے گا: نہیں، میرے رب! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تیرے پاس کوئی عذر ہے؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! نہیں، (کوئی عذر نہیں ہے۔) اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ہاں، ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے، آج تجھ پر کچھ ظلم نہ ہوگا۔ پھر کاغذ کا ایک ٹکڑا نکالا جائے گا جس پر کلمہ شہادت لکھا ہوگا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میزان کے پاس حاضر ہو جا۔ وہ عرض کرے گا: اے اللہ! ان دفتروں کے سامنے اس چھوٹے سے کاغذ کی کیا حیثیت ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: آج تجھ پر ظلم نہ ہوگا۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں: پھر ایک پلڑے میں ننانوے دفتر (گناہوں کے) رکھے جائیں گے اور ایک میں کاغذ کا وہ پرزہ رکھا جائے گا۔ دفتروں کا پلڑا ہلکا ہو جائے گا جبکہ کاغذ (کا پلڑا) بھاری ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے نام کے مقابلے میں کوئی چیز بھاری نہیں ہوتی۔''

(اخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الايمان، باب: ما جاء فيمن يموت وهو يشهدان لا اله الا الله، ۵/۲۴، الرقم: ۲۶۳۹، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: ما يرجى من رحمة الله يوم القيامة، ۲/۱۴۳۷، الرقم: ۴۳۰۰، واحمد بن حنبل في المسند، ۲/۲۱۳، الرقم: ۶۹۹۴، وابن حبان في الصحيح، ۱/۴۶۱، الرقم: ۲۲۵، والحاكم في المستدرك ۱/۴۶، الرقم: ۹)

ہے خوار و زبوں سرورِ کونین کی امت
فریاد ہے فریاد ہے فریاد الٰہی

تو ارض و سماوات کا خالق ہے خدایا
یہ دشت و جبل ہیں تیری ایجاد الٰہی

تخلیق تو تو نے ہی کیے ہیں یہ عناصر
انسان تو ہے مجموعہ اضداد الٰہی

کھاتے ہیں ترا رزق سبھی کافر و مسلم
تو مالکِ کل اجود اجواد الٰہی

حق تیری عبادت کا ادا ہو نہیں سکتا
جتنی بھی عبادت کرے شہزاد الٰہی

(محمد شہزاد احمد مجددی)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فضائل ذکر الٰہی اور فرمانِ نبوی

یا رب تیری وہ فیض رسا ہے درگاہ پھرتا نہیں محروم کوئی حاجت خواہ
غیروں سے کروں عرض تیرے ہوتے لاحول ولا قوۃ الا باللہ

عن ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: كان النبى صلى الله عليه وسلم يذكر الله على كل احيانه .

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جمیع اوقات میں ذکر الٰہی فرماتے تھے۔(الجامع اللترمذى، باب ما جاء ان دعوة المسلم، مستجابة، ۱۷۴/۲، الصحيح لمسلم، ۱۳۹۰، باب ذكر الله تعالىٰ فى حال الجنابة، ۱۶۲/۱، السنن لا بى داؤد، باب فى الرجل يذكر الله تعالىٰ على غير طهارة ۴/۱، السنن لابن ماجه، ۲۶/۱، المسند لا حمد بن حنبل، ۱۳۹/۳، السنن الكبرى للبيهقى، ۹۰/۱، الجامع الصغير للسيوطى، ۴۳۳/۲، اتحاف السادة للزبيدى، ۲۸۷/۲، كنز العمال للمتقى، ۱۷۹۸۰، ۶۵/۷ . شرح السنة للبغوى، ۴۴/۲، التفسير للقرطبى، ۳۱۰/۴، المسند لابى عوانة ۲۱۷/۱)

☆ عن ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ان لله ملائكة يطوفون فى الطرق يلتمسون اهل الذكر، فاذا وجدوا قوما يذكرون الله تنادوا، هلموا الى حاجتكم فيحفونهم باجنحتهم الى السماء الدنيا، قال: فيسئلهم ربهم، وهو اعلم منهم، ما يقول عبدى؟ قال: تقول: يسبحونك ويكبرونك ويحمدونك ويمجدونك، قال فيقول: هل راونى؟ قال: فيقولون: لا والله ! ماراوك، قال: فيقول: كيف لو راونى؟ قال: يقولون: لو راوك كانوا اشدلك عبادة واشدلك تمجيدا واكثرلك تسبيحا، قال: يقول: فما يسئلون؟ قالوا: يسئلونك الجنة، قال: يقول : وهل رأوها ؟ قال: يقولون: لا والله يا رب اما رأوها، قال: يقول: فكيف لو انهم رأوها؟ قال: يقولون : لو انهم رأوها، كانوا اشد عليها حرصا واشد له طلبا واعظم فيها رغبة، قال: فمما يتعوذون قال: يقولون: من النار، قال: يقول: وهل راوها؟ قال : يقولون: لا والله يا رب ! ما راوها، قال : يقول فكيف لو راوها؟ قال: فيقولون: لو راوها كانوا اشد منها فرارا واشد لها مخافة، قال: فيقول: فانى اشهد كم انى قد غفرت لهم، قال : يقول: ملك من الملائكة فيهم فلان ليس منهم انما جاء لحاجة، قال: هم الجلساء لا يشقى جليسهم .

(الجامع الصحيح للبخارى، باب فضل ذكر الله تعالىٰ، ۹۴۸/۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کی تلاش میں گشت کرتے ہیں، جب کسی جماعت کو ذکر خدا میں مشغول پاتے ہیں تو وہ فرشتے اپنے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ساتھیوں کو ندا کرتے ہیں کہ ادھر آ ؤ دیکھو یہ لوگ ذکر میں محو ہیں۔ارشاد فرمایا: پھر وہ سب مل کر آسمان دنیا تک ان سب کو اپنے پروں میں ڈھانپ لیتے ہیں۔ان کا رب ان سے پوچھتا ہے کہ میرے بندے کیا کہتے ہیں؟ حالانکہ وہ خوب جانتا ہے۔عرض کرتے ہیں: وہ تیری پاکی، بڑائی، خوبی اور بزرگی بیان کرتے ہیں۔ارشاد فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انہوں نے کیا مجھے دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں: خدا کی قسم انہوں نے تجھے نہیں دیکھا ہے۔حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو ان کا کیا حال ہوگا؟ عرض کرتے ہیں: اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو تیری بہت زیادہ عبادت کریں، بہت زیادہ بزرگی بیان کریں، اور بہت زیادہ پاکی بولیں۔پھر فرماتا ہے: وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ عرض کرتے ہیں وہ تجھ سے تیری جنت مانگتے ہیں۔فرماتا ہے: کیا انہوں نے جنت کا دیدار کیا ہے؟ عرض کرتے ہیں: اے رب خدا کی قسم! اس کو تو نہیں دیکھا! فرماتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیں تو کیا حال ہوگا؟ عرض کرتے ہیں: اگر وہ اسے دیکھ لیں تو اس کی نہایت حرص، بہت زیادہ طلب اور بہت کچھ رغبت کریں۔پھر فرماتا ہے: وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ عرض کرتے ہیں دوزخ سے، فرماتا ہے: کیا انہوں نے اس کو ملاحظہ کیا ہے؟ عرض کرتے ہیں: خدا کی قسم! اسے نہیں دیکھا۔فرماتا ہے: اگر اسے دیکھ لیں تو ان کی حالت کیا ہوگی؟ عرض کرتے ہیں: اگر اسے دیکھ لیں تو اس سے بھاگیں اور نہایت خوفزدہ ہوں۔فرماتا ہے گواہ رہنا میں نے انہیں بخش دیا۔یہ سن کر کچھ فرشتے عرض کرتے ہیں: ان میں فلاں شخص تو اپنی کسی ذاتی غرض کے تحت آیا تھا فرماتا ہے۔وہ ان ذاکرین وسامعین کا ہم نشین تھا اور ذاکرین کا ہم نشین بھی محروم نہیں رہتا۔

ہے رب کو بقا اور سب کو فنا
سبحان اللہ سبحان اللہ
کرتے ہیں دو عالم اس کی ثنا
سبحان اللہ سبحان اللہ
مالک ہے وہی خالق ہے وہی
رحمان وہی رازق ہے وہی
ہر ایک کا ہے وہ عقدہ کشا
سبحان اللہ سبحان اللہ
مقصودِ رسل مطلوبِ اُمم
مسجودِ عرب معبودِ عجم
روشن ہیں اُسی سے ہر دوسرا
سبحان اللہ سبحان اللہ
نبیوں کی ولا ولیوں کی صدا
حوروں کی ادا غلماں کی دُعا
از تحتِ ثریٰ تا عرشِ علیٰ
سبحان اللہ سبحان اللہ
وہ نورِ زمن وہ حسنِ چمن
ہر بزم کا وہ موضوعِ سخن
ہر رنگ میں ہے وہ جلوہ نما
سبحان اللہ سبحان اللہ
یہ شام وسحر وہ شمس و قمر
ہر سنگ و شجر ہر برگ و ثمر
ہر چیز ہے محوِ ذکرِ خدا
سبحان اللہ سبحان اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عظمت اس کی ہو کیسے بیاں عاجز ہے قلم، قاصر ہے زباں
نقوی ہے سراپا جرم و خطا
سبحان اللہ سبحان اللہ

میرے بندے نے سچ کہا

☆ عن ابی هريرة و ابی سعيد رضی الله عنهما انهما شهدا علی رسول الله صلی الله عليه وسلم قال اذا قال العبد لا اله الا الله و الله اكبر قال يقول الله عزوجل صدق عبدی لا اله الا انا و انا اكبر واذا قال العبد لا اله الا الله وحده قال صدق عبدی لا اله الا انا وحدی واذا قال لا اله الا الله لا شريك له قال صدق عبدی لا اله الا انا و لاشريك لی واذا قال لا اله الا الله له الملك وله الحمد قال صدق عبدی لا اله الا انا لی الملك ولی الحمد واذا قال لا اله الا الله ولا حول ولا قوة الا بالله قال صدق عبدی لا اله الا انا ولا حول ولا قوة الا بی ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ دونوں نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بندہ ''لا اله الا الله و الله اكبر '' کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے سچ کہا کہ میرے علاوہ عبادت کے لائق کوئی نہیں اور میں سب سے بڑا ہوں اور جب بندہ ''لا اله الا الله وحده '' کہتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا میں اکیلے کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور جب بندہ ''لا اله الا الله وحده لا شريك له '' کہتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے سچ کہا میرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور نہ میرا کوئی شریک ہے اور جب بندہ ''لا اله الا الله له الملك وله الحمد '' کہتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے نے سچ کہا میرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں میرے لئے بادشاہت ہے اور میرے لئے سب تعریفیں ہیں اور جب بندہ ''لا اله الا الله ولا حول ولا قوة الا بالله '' کہتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا میرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور گناہ سے پھرنے اور نیکی کرنے کی طاقت میری توفیق کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔

قال ابو اسحق ثم قال الاغر شيئا لم افهمه قال فقلت لابی جعفر ما قال فقال من رزقهن عند موته لم تمسه النار

ابو اسحاق راوی حدیث کہتے ہیں اس کے بعد اغر (ان کے استاد) نے کچھ کہا جو میں سمجھ نہ سکا تو میں نے ابو جعفر (ان کے ساتھی) سے پوچھا کہ استاد صاحب نے کیا کہا؟ کہا وہ بتا رہے تھے کہ جس آدمی کو موت کے وقت یہ تمام کلمے نصیب ہو جائیں اسے آگ نہیں چھو سکتی۔

(ابن ماجه، كتاب الادب: باب فضل لا اله الا الله (۳۷۹۴) شیخ ناصر الدین البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔ (صحيح ابن ماجة، ۳۰۶۱)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یاد رہے: موت کے وقت کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے یہ سکھایا ہے کہ فوت ہونے والے کو حاضرین مجلس کلمہ ''لا الہ الا اللہ'' کی تلقین کریں اور جس کا آخری کلام ''لا الٰہ الا اللہ'' ہو گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

ہے رب جہاں زیرِ فرمان تیرا — زمانہ ہے ممنونِ احسان تیرا
تو اب بھی ہے موجود جیسے تھا پہلے — کرم ہے عوالم پہ ہر آن تیرا
تو ہے وحدہ لاشریک دو عالم — ازل سے ابد تک ہے فیضان تیرا
تو ہر شے کا خالق تو ہر شے پہ قادر — ہے مضبوط ہر عہد و پیمان تیرا

فرشتوں کو مجالس ذکر کی تلاش

عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم: ان لله تبارك وتعالیٰ ملائكة سيارة فضلاً يبتغون مجالسَ الذكر، فاذا وجدوا مجلسا فيه ذكر قعدوا معهم وحف بعضهم بعضا باجنحتهم حتى ملؤ مابينهم وبين السماء الدنيا، فاذا تفرقوا عرجوا وصعدوا الى السماء قال: فسالهم الله عزوجل وهو اعلم بهم من اين جئتم، فيقولون جئنا من عبادك فی الارض يسبحونك ويكبرونك ويهللونك ويحمدونك ويسئلونك، قال: وما ذا يسئلونني؟ قالوا: يسئلونك جنتك، قال: وهل رأوا جنتي ؟ قالو؛ لا ای رب! قال: فكيف لو رأوا جنتی؟ قالوا: ويستجيرونك، قال: ومما يستجيرونی، قالوا: من نارك يا رب! قال: وهل رأوانارى؟ قالوا: لا، . قال: فكيف لو رأوانارى، قالوا: ويستغفرونك، قال: فيقول: قد غفرت لهم واعطيتهم ما سئالوا، واجرتهم مما استجاروا، قال: يقولون: رب! فيهم فلان عبد خطاء ؟ انما مر فجلس معهم، قال فيقول: وله غفرت، هم القوم لا يشقىٰ بهم جليسهم .

(صحيح مسلم باب فضل مجالس الذكر، ۳۴۴/۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ کے فرشتوں کی ایک جماعت ایسی ہے جو ذکر خدا کی مجالس کو ڈھونڈتے پھرتے ہیں، جب انکو کہیں ذکر کی مجلس مل جاتی ہے تو وہاں شریک ہو جاتے ہیں اور اپنے پروں سے بعض بعض کو ڈھانپ لیتے ہیں یہاں تک کہ زمین وآسمان کے درمیان کا خلا بھر جاتا ہے، جب وہاں سے فارغ ہوتے ہیں تو آسمان پر پہنچتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں: پھر اللہ تعالیٰ علیم وبصیر ہونے کے باوجود پوچھتا ہے تم کہاں سے آئے؟ کہتے ہیں: ہم تیرے ان بندوں کے پاس سے آئے جو تیری پاکی بیان کر رہے تھے، تیری بڑائی، توحید اور حمد وثنا میں رطب اللسان تھے اور تجھ سے دعا میں مشغول۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ مجھ سے کس چیز کی دعا کر رہے تھے؟ عرض کرتے ہیں: تجھ سے تیری جنت مانگ رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں: نہیں اے ہمارے رب! فرماتا ہے: تو میری جنت کو دیکھ لیں تو ان کی کیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حالت ہوگی؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اور وہ تیری پناہ تلاش کررہے تھے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کس چیز سے میری پناہ ڈھونڈ رہے تھے؟ کہتے ہیں: تیری دوزخ سے، فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری دوزخ کو دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں: نہیں۔ فرماتا ہے پھر کیا حال ہوان کا اگر وہ اس کو ایک نظر دیکھ لیں؟ عرض کرتے ہیں وہ تجھ سے مغفرت چاہ رہے تھے، فرماتا ہے: میں نے ان سب کی مغفرت کردی اور جو مانگا تھا وہ دیا اور جس چیز سے پناہ چاہ رہے تھے میں نے ان کو عطا کی' عرض کرتے ہیں: اے رب کریم! ان میں ایک شخص خطا کار بھی تھا جو اس مجلس کے پاس سے گزرتے ہوئے ان کے پاس بیٹھ گیا تھا۔ فرماتا ہے: میں نے اس بھی کو بخشا کہ وہ ایسی جماعت ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی بدبخت ومحروم نہیں رہتا۔

تو ہر نقص و ہر عیب سے ہے مبرا — مداوائے ہر غم ہے قرآن تیرا
تیری ذات ہے ماورا بیش و کم سے — نہ حدِ تعین نہ جثمان تیرا
ترے فرش والے تیرے عرش والے — ہیں کرتے سدا ذکر و اعلان تیرا
زمیں آسماں میں کہاں تیری منزل — دلِ مردِ مومن ہے ایوان تیرا
یہی آرزو ہے خدایا یہ نقوی — رہے مانتا دل سے فرمان تیرا

یادِ اُو سرمایۂ ایماں بود

عن امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ یقول: من شغلہ ذکری عن مسئلتی اعطیتہ افضل ما اعطی السائلین۔

(التاریخ الکبیر للبخاری، ۲/۱۱۵، اتحاف السادۃ للزبیدی، ۴/۳۷۵، فتح الباری للعسقلانی، ۱۱/۱۴۷، التمھید لا بن عبد البر، ۶/۴۶ جامع ترمذی)

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جسے میری یاد مجھ سے مانگنے سے باز رکھے میں اسے بہتر اس عطا کا بخشوں گا جو مانگنے والے کو دوں۔

تو خالق دونوں جہانوں کا ہے — محافظ تو ہفت آسمانوں کا ہے
تعین سے ہے ماورا تیری ذات — تو خالق مکانوں زمانوں کا ہے
عرب کی زباں میں نزول کتاب — یہ اعزاز ہم بے زبانوں کا ہے
ہمیں خیر امت بنایا گیا — یہ صدقہ نبی کے گھرانوں کا ہے
تو ہی جن وانسان کا معبود ہے — تو رازق بھی سارے جہانوں کا ہے
اماں میں ہیں تیری طیور وشجر — نہ غم ان کو اب آشیانوں کا ہے
گواہی تو سجدوں کی دیگی جبیں — اثر اب بھی اس پر نشانوں کا ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حمد کرنے والے کو اللہ تعالیٰ خود جزا دے گا

"عن عبد الله بن عمر بن الخطاب وهو غلام وعليه ثوبان معصفران قال فحدثنا عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم حدثهم ان عبدا من عباد الله قال يا رب لك الحمد كما ينبغي لجلال وجهك ولعظيم سلطانك فعضلت بالملكين فلم يدريا كيف يكتبانها فصعدا الى السماء وقالا يا ربنا ان عبدك قد قال مقالة لا ندرى كيف نكتبها قال الله عز وجل وهو اعلم بما قال عبده ماذا قال عبدى قالا يا رب انه قال يا رب لك الحمد كما ينبغي لجلال وجهك وعظيم سلطانك فقال الله عزوجل لهما اكتباها كما قال عبدى حتى يلقاني فاجزيه به ."

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے انہیں بیان کیا کہ اللہ کے بندوں میں سے ایک بندہ "یا رب لك الحمد كما ينبغي لجلال وجهك وعظيم سلطانك" کہتا ہے پس یہ کلمہ دو فرشتوں (کراماً کاتبین) پر مشکل گزرتا ہی وہ نہیں جان پاتے کہ اسے کیسے لکھیں؟ (یعنی اس کا کتنا ثواب لکھیں) وہ دونوں آسمان کی طرف چڑھتے ہیں اور کہتے ہیں:

اے ہمارے پروردگار بے شک تیرے بندے نے یہ کلمہ کہا ہے ہم نہیں جانتے کہ اسے کیسے لکھیں؟ اللہ عزوجل فرماتا ہے (حالانکہ وہ اپنے بندے کی بات کو زیادہ جانتا ہے) میرے بندے نے کیا کہا؟ فرشتے کہتے ہیں ہمارے پروردگار اس نے کہا ہے "یا رب لك الحمد كما ينبغي لجلال وجهك وعظيم سلطانك" اللہ تعالیٰ دونوں فرشتوں سے فرماتا ہے اس کو ویسے ہی لکھ دو جیسے میرے بندے نے کہا حتیٰ کہ جب وہ مجھ سے ملاقات کرے گا میں خود اس کی جزاء اسے دوں گا۔

(ابن ماجة، كتاب الادب: باب فضل الحامدين (۳۸۰۱) ابن ماجه (۸۲۹))

تری دسترس سے نہ باہر کوئی — تجھے علم سب لا مکانوں کا ہے
مجھے دین و دنیا کی دولت ملے — تو مختار کل سب خزانوں کا ہے
تو کشتی کو میری کنارے لگا — سہارا تو ہی بادبانوں کا ہے
ترے ابر رحمت کے سب منتظر — بھروسہ کے شامیانوں کا ہے
ہے محرم تو ہی اپنے رازوں کا بھی — تو آقا بھی سب راز دانوں کا ہے
تری حمد لکھنا تو اعزاز ہے — ضیا بھی تو شاعر ترانوں کا ہے

(ضیاء الحق قاسمی)

شیطانی حملوں سے کیسے بچا جائے؟

عن انس رضی الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ان الشيطان واضع

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خطمه علی قلب ابن آدم، فان ذکر الله خنس، وان نسی التقم قلبه، فذلك الوسواس الخناس .

(مجمع الزوائد للهیثمی، ۷/۱۴۹، جمع الجوامع للسیوطی، ۵۶۳۲، کنز العمال للمتقی، ۱۷۸۲، ۱/۲۱۸، المطالب العالیة لا بن حجر، ۳۳۸۴، الدر المنثور للسیوطی، ۶/۴۲۰، اتحاف السادة للزبیدی، ۷/۲۹۸، التفسیر لابن کثیر، ۸/۵۸۸، التفسیر للقرطبی، ۲۰/۲۶۲، البدایة والنهایة لا بن کثیر، ۱/۶۰، الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۴۰۰، المغنی للعراقی، ۳/۲۷)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک شیطان اپنی چونچ آدمی کے دل پر رکھے ہوئے ہے، جب آدمی اللہ تعالیٰ کی یاد کرتا ہے تو شیطان دبک جاتا ہے، اور جب ذکر سے غافل ہوتا ہے تو اسکا دل اپنے منہ میں لے لیتا ہے تو یہ ہے وسوسہ ڈالنے والا اور دبک جانے والا۔

☆ عن جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: افضل الذکر لا اله الا الله، وافضل الدعاء الحمد لله .

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لا الٰہ الا اللہ، اذکارِ الٰہی میں افضل ذکر ہے، اور الحمدللہ، بہتر دعا ہے۔ (الجامع للترمذی، باب ماجاء ان دعوة المسلم، مستجابه، ۲/۱۷۳، السنن لا بن ماجه، باب فضل الحامدین، ۲/۲۷۸، المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۱۲۸، المستدرك للحاکم، ۱/۴۹۸، الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۴۱۵، التفسیر للبغوی، ۴/۱۹۰، فتح الباری للعسقلانی، ۱۱/۲۰۷، اتحاف السادة للزبیدی، ۵/۲۵، الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۱، کنز العمال للمتقی، ۱۷۴۸، ۱/۲۱۴، التمهید لا بن عبد البر، ۶/۴۳، الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۷۹)

دوائے کرب و بلا ، لا الٰہ الا اللہ
نوائے لطف و عطا لا الٰہ الا اللہ
کنشت ہو کہ کلیسا یا دیر ہو کہ حرم
وہی ہے جلوہ نمالا الٰہ الا اللہ
وہی ہے سارے زمانے کا خالق و رازق
کریم سب سے بڑا لا الٰہ الا اللہ
رہے ہے اور رہے گی اسے حیات و بقا
فقط وہی ہے سدا لا الٰہ الا اللہ
ولائے اہل ولا ہے اُسی کی الفت سے
سخائے اہل سخا لا الٰہ الا اللہ
اسی کے حکم سے قائم ہے بزمِ حسنِ جہاں
وجود ارض و سما لا الٰہ الا اللہ
اسی کا رزق ہے تسکین روح کا باعث
چراغ ذہن رسا لا الٰہ الا اللہ
اسی کے اسمِ گرامی کا لوگو ورد کرو
رہو اُسی کے گدا لا الٰہ الا اللہ
وہی ہے منزل نقوی ، سکونِ قلب و نظر
مرادِ اہل دعا ، لا الٰہ الا اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کلمہ طیبہ کی تصدیق کرنے کی فضیلت

عن انس بن مالك رضي الله تعالىٰ عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم ومعاذ رديفه على الرحل قال: يا معاذ بن جبل! قال: لبيك يا رسول وسعديك! قال: يا معاذ! قال: لبيك يا رسول الله وسعديك! قال: يا معاذ! قال: لبيك يا رسول الله وسعديك ثلثا! قال: ما من احد يشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله صدق من قلبه الاحرمه الله على النار قال: يا رسول الله! افلا اخبر به الناس فيستبشرون؟ قال: اذا يتكلوا، واخبر بها معاذ عند موته تأثماً ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ اور آپ کے پیچھے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ایک ہی کجاوے پر سوار تھے، حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! حضرت معاذ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوں اور آپ کا فرمانبردار ہوں۔ حضور ﷺ نے پھر فرمایا: اے معاذ! حضرت معاذ نے پھر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوں اور فرمانبردار ہوں۔ حضور ﷺ نے پھر فرمایا: اے معاذ! حضرت معاذ نے پھر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں حاضر خدمت ہوں اور فرمانبرداری کے لئے تیار ہوں۔ تین مرتبہ حضور ﷺ نے اسی طرح فرما کر ارشاد فرمایا: جس شخص نے کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، کی صدق دل سے گواہی دی اللہ تعالیٰ نے اسے دوزخ پر حرام فرمادیا ہے۔ حضرت معاذ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں لوگوں کو یہ خوشخبری نہ سنادوں؟ فرمایا: تو عام طور پر لوگ اسی پر بھروسہ کرلینگے۔ پھر حضرت معاذ نے اپنے انتقال سے کچھ پہلے کتمانِ علم کے گناہ سے بچنے کے لئے یہ حدیث بیان فرمادی۔ (الجامع الصحیح للبخاری، کتاب العلم، ۱/۲۴، الصحیح لمسلم، کتاب الایمان، ۱/۴۶)

واسطہ تیرے کرم کا اے کریم — رحم کر بندوں پہ اپنے اے رحیم
مصطفیٰ محبوب مطلق کے لئے — یا خدا عصیاں ہمارے بخش دے
کر ہمیں صدیق کا صدقہ عطا — مرحمت فرما ہمیں صدق وصفا
اور عمر فاروق عادل کے لئے — عدل کی توفیق یا رب ہم کو دے
بہر عثمان صاحب حلم وحیا — یا الٰہی ہم کو دے شرم وحیا
از پئے حضرت علی المرتضیٰ — ہم پہ ہو فیضان باب علم کا
از پئے حسنین مردانِ رضا — کوئی غم ہم کو نہ ہو دارین کا
از طفیل فاطمہ خیر النساء — خیر کی توفیق ہم کو دے خدا
جملہ اصحاب پیمبر کے لئے — اتباع مصطفیٰ کا شوق دے
یا الٰہی بہر اولاد رسول — یہ دعا ہم عاصیوں کی کر قبول

(محمد یونس مالیگ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ذاکرین کے فضائل

عن ابی هريرة رضی الله تعالٰی عنه قال : قال رسول الله صلی الله عليه وسلم: ان الله عزوجل يقول : وان ذكرني في ملأ ذكرته في ملاخير منهم ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل کا فرمان ہے کہ اگر کوئی میرا ذکر کسی جماعت میں کرے گا تو میں اس کا ذکر اس سے بہتر جماعت ملائکہ میں کرونگا۔

(الجامع الصحيح للبخاری، باب قول الله يحذركم الله، ۲/۱۱۰۱، الصحيح لمسلم، باب الحث ذكر الله تعالٰی، ۲/۳۴۱، الجامع للترمذی، ابواب الدعوات، ۲/۲۰۰)

☆ عن معاذ بن انس رضی الله تعالٰی عنه قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم: ان الله عزوجل يقول: لا يذكرني في ملأ الاذكرته في الرفيق الاعلٰی ۔ (الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۳۹۴)

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل فرماتا ہے: مجھے کوئی کسی جماعت میں یادنہیں کرتا مگر یہ کہ اس کا ذکر میں رفیق اعلیٰ میں کرتا ہوں۔

☆ عن انس رضی الله تعالٰی عنه قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم: ما من قوم اجتمعوا يذكرون الله عزوجل لا يريدون بذلك الا وجهه الا ناداهم مناد من السماء ان قوموا مغفورا لكم قد بدلت سيئاتكم حسنات ۔

(المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۱۴۲، مجمع الزوائد للهيثمی، ۱۰/۷۶، اتحاف السادة للزبيدی، ۵/۸، الحاوی للفتاوی للسيوطی، ۲/۲۵، كنز العمال للمتقی، ۱۸۸۹، ۱/۴۳۸، الدر المنثور للسيوطی، ۱/۱۵۱، المغنی للعراقی، ۱/۲۹۷، حلية الاولياء لابی نعيم، ۳/۱۰۸)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو قوم بھی جمع ہوکر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے اور اسے اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ندا کرنے والا کہتا ہے: کھڑے ہو جاؤ تمہاری مغفرت ہوگئی۔ تمہارے گناہ نیکیوں سے بدل گئے۔

☆ عن معاذ بن جبل رضی الله تعالٰی عنه قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم: ما من شیء انجا من عذاب الله من ذكر الله، فاذا رايتم ذلك فافزعوا الی ذكر الله ۔ (الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل الذکر، ۲/۱۷۳، السنن لابن ماجه، باب فضل الذكر، ۲/۲۷۷، المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۳۹)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ذکر سے زیادہ کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نجات دینے والی نہیں، جب تم کوئی مصیبت آتی دیکھو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر گریہ وزاری سے کرو۔

☆ عن جابر بن عبد الله رضی الله تعالٰی عنهما قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم: ما

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عمل آدمي عملا انجاله من عذاب الله من ذكر الله، قيل: ولا الجهاد في سبيل الله، قال ولا الجهاد في سبيل الله، الا ان تضرب سيفه حتى ينقطع .

(المعجم الاوسط للطبراني ۲/۳، الجامع الصغير للسيوطي ۲/۴۸۵)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ذکر سے زیادہ آدمی کا کوئی عمل عذاب سے نجات دینے والا نہیں، عرض کیا گیا: جہاد بھی نہیں، فرمایا: جہاد بھی نہیں، ہاں جبکہ تم راہ خدا میں قتال کرتے رہو یہاں تک کہ جہاد ختم ہو جائے۔

دل عمل کی صدا ' لا الٰہ الا اللہ　　رُخ کرم کی ضیاء ' لا الٰہ الا اللہ
کریمِ عدم و وجود و علم غیب و شہود　　رحیم ارض و سما ' لا الٰہ الا اللہ
وہی ہے ظاہر و باطن، وہی ہے وارثِ کل　　جہاں کا عقدہ کشا ' لا الٰہ الا اللہ
وہی ہے سارے زمانے کا اوّل و آخر　　نصیرِ شاہ و گدا ' لا الٰہ الا اللہ

دل کی صفائی ذکر اللہ سے

عن عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم: ن لكل شيء صقالة، وان صقالة القلب ذكر الله، وما من شيء انجا من عذاب الله من ذكر الله تعالىٰ قال: ولا الجهاد في سبيل الله، قال: ولو ان يضرب بسيفه حتى ينقطع .

(كنز العمال للمتقي ۱۷۷۷، ۱/۴۱۸، الجامع الصغير للسيوطي ۱/۱۴۶)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کے لئے صفائی ہے اور دل کی صفائی اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ذریعہ ہوتی ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ کے ذکر کے مقابلہ میں کوئی چیز عذاب سے نجات دینے والی نہیں۔ عرض کیا: جہاد بھی نہیں، فرمایا: اگر اس وقت تک قتال کرتا رہے جب تک جہاد ختم ہو۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

ذكر الله الغداة والعشى اعظم من حطم السيوف في سبيل الله واعطاء المال سحا

(ابو نعيم حلية الاولياء وطبقات الاصفياء، ۱، ۲۳۵)

ایک صبح اور ایک شام ذکر خدا میں گذارنا اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے تلواروں کے توڑنے اور مال کے اللہ کی راہ میں بے دریغ خرچ کرنے سے بہت بہتر ہے۔

☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لو ان رجلين يحمل احدهما على الجياد في سبيل الله والاخر يذكر الله لكان افضل او اعظم اجرا (ابن ابي شيبة، المصنف ۶:۵۸، رقم: ۲۹۴۶۲، الدر المنثور للسيوطي، ۱:۱۵۰)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لو ان رجلا بات یحمل علی الجیاد فی سبیل اللہ وبات رجل یتلوا کتاب اللہ لکان ذاکر اللہ افضلھما (المصنف لابن ابی شیبۃ، ۶: ۱۳۴، رقم: ۳۰۰۸۹)

اگر دو میں سے ایک شخص اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے رات گھوڑے پر گذارے اور دوسرا اللہ کا ذکر و تلاوت کرتا ہے تو ان میں سے ذکر کرنے والا زیادہ افضل ہے۔

☆ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

لیذکرون اللہ قوما فی الدنیا علی الفرش الممھدۃ یدخلھم الدرجات العلی۔

دنیا میں کئی لوگ بچھے ہوئے پلنگوں پہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں گے اللہ تعالیٰ انہیں (جنت کے) بلند درجات میں داخل فرمائے گا (الصحیح لابن حبان، ۲: ۱۲۳، رقم: ۳۹۸)

☆ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ان الذین لا تزال السنتھم رطبۃ من ذکر اللہ یدخلون الجنۃ وھم یضحکون

جن لوگوں کی زبانیں ہمیشہ ذکر سے تر رہتی ہیں وہ جنت میں مسکراتے ہوئے داخل ہوں گے۔

(الترغیب والترھیب للمنذری، ۲: ۲۵۶ رقم: ۲۳۰۲)

وہی توردِ مقدس ہے سارے عالم کا — سکونِ اہلِ وفا ' لا الہ الا اللہ
اسی کا نور درخشاں ہے ذرّے ذرّے ہیں — اُسی کو سجدہ روا ' لا الہ الا اللہ
اسی کی بو سے مہکتا ہے زندگی کا چمن — صفائے راہِ صفا ' لا الہ الا اللہ
اُسی کے فضل سے ہم کو ہوئی میسر ہے — رہِ رضا و لقا ' لا الہ الا اللہ
درِ رسولِ خدا کا غلام ہے نقوی
فقیرِ آلِ عبا ' لا الہ الا اللہ

ذاکر کو معیت باری تعالیٰ نصیب ہوتی ہے

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ان اللہ تعالیٰ یقول: انا مع عبدی اذا ذکرنی وتحرکت بی شفتاہ۔

(السنن لابن ماجہ، باب فضل الذکر، ۲/۲۷۷، المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۵۴۰، المستدرک للحاکم، ۱/۴۹۶، تاریخ دمشق لابن عساکر، ۷/۱۳۸، الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۴۹، الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۱۹، التفسیر للقرطبی، ۲/۱۷۲، کنز العمال للمتقی، ۱۷۶۳، ۱/۴۱۵، جمع الجوامع للسیوطی، ۵۳۱۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: میں اپنے بندے کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرے اور میری یاد میں اس کے ہونٹ ہلیں۔

☆ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال النبی صلی اللہ علیه وسلم: کلمتان حبیبتان الی الرحمن، خفیفتان علی اللسان، ثقیلتان فی المیزان، سبحان اللہ وبحمدہ، سبحان اللہ العظیم ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو کلمے اللہ تعالیٰ کو نہایت پسند ہیں۔ زبان پر ہلکے لیکن میزانِ عمل پر بھاری ہوں گے۔ وہ دونوں کلمے یہ ہیں۔ سبحان اللہ وبحمدہ . سبحان اللہ العظیم (الجامع الصحیح للبخاری، باب قول اللہ ونضع الموازین القسط، ۱۱۲۹/۲، الصحیح لمسلم، ذکر، ۳۰، باب فضل التھلیل والتسبیح، ۳۴۴/۲، الجامع للترمذی، ابواب الدعوات، ۱۸۵/۲، السنن لا بن ماجه، باب فضل التسبیح، ۲۷۸/۲، المسند لاحمد بن حنبل، ۲۳۲/۲، شرح السنة للبغوی، ۴۲/۵، اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۵/۵، الترغیب والترھیب للمنذری، ۴۲۰/۲، المصنف لا بن ابی شیبة، ۲۸۹/۱۰، کنز العمال للمتقی، ۲۰۰۷، ۴۶۲/۱، الدر المنثور للسیوطی، ۷۱/۳، التفسیر للبغوی، ۲۰۵/۵، التفسیر للقرطبی، ۶۷/۱، التفسیر لا بن کثیر، ۲۹/۸)

یا حی یا قیوم — تو کشاف مکتوم
ہر چیز کا تو مسجود — یا اللہ ، یا معبود
لا ریب ہے تو رحمٰن — لا ریب ترا قرآن
تو لاحد لا محدود — یا اللہ ، یا معبود
تو شاہد ، تو مشہود — نہ والد ، نہ مولود
ہر اک پہ تیرا جود — یا اللہ ، یا معبود
تو منعم ، تو سلطان — تو محسن، تو حنان
ہر دور کا تو محمود — یا اللہ ، یا معبود
تو دافع ہر خناس — تو ماحی سب وسواس
ہے ذکر تیرا مسعود — یا اللہ ، یا معبود

تحمید و تسبیح میزان کو بھر دیتے ہیں

☆ عن ابی مالك الحارث بن عاصم الاشعری رضی اللہ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم: "الطھور شطر الایمان والحمد للہ تملأ المیزان وسبحان اللہ والحمد للہ تملان او تملأ ما بین السماء والارض، والصلوٰۃ نور والصدقة برھان والصبر ضیاء والقرآن حجة لك او علیك کل الناس یغدو فبائع نفسه فمعتقھا او موبقھا .

(رواہ مسلم، ج ۱ صفحه ۸۵۹، کتاب الطیبات رقم الحدیث ۴۴۲)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: پاکیزگی نصف ایمان ہے الحمد للہ میزان کو بھر دیتا ہے سبحان اللہ اور الحمد للہ زمین و آسمان یا ان کے درمیان کو بھر دیتے ہیں۔ نماز نور ہے صدقہ دلیل ہے اور صبر ضیاء (روشنی) ہے اور قرآن پاک تمہارے موافق دلیل ہوگا یا مخالف اور ہر شخص جب صبح کو اٹھتا ہے تو وہ اپنے آپ کو فروخت کر دیتا ہے پھر یا تو اس (اپنے جسم) کو جہنم سے آزاد کرا لیتا ہے یا اس کو عذاب میں ڈال کر ہلاک کر دیتا ہے۔

یہ حدیث حضور ﷺ کا ایک خطبہ ہے جس میں آپ ﷺ نے دین کے بہت سے حقائق کو بیان فرمایا ہے۔ اس کا پہلا جزو طہارت کے متعلق ہے اسی لئے اس حدیث کو محدثین نے کتاب الطہارت میں نقل کیا ہے۔ اسلام میں طہارت و پاکیزگی کی حیثیت صرف یہی نہیں ہے کہ وہ نماز، تلاوت قرآن اور طواف کعبہ جیسی عبادات کے لئے لازمی ہے بلکہ قرآن و سنت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بجائے خود بھی دین کا ایک اہم شعبہ اور بذات خود بھی مطلوب ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے: "ویحب المطھرین" اور (اللہ تعالیٰ) پاک وصاف رہنے والے اپنے بندوں کو محبوب رکھتا ہے (البقرہ)۔ اس سے معلوم ہوا کہ طہارت کا مقام کیا ہے؟ طہارت نصف ایمان ہے اس پر بحث کرتے ہوئے حضرت امام نووی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ اس حدیث (صفائی نصف ایمان ہے) کا ایک معنی یہ ہے کہ طہارت کا اجر بڑھ کر نصف ایمان تک پہنچ جاتا ہے، اس کا دوسرا معنی یہ ہے کہ ایمان لانے سے پہلے کے گناہ ایمان لانے سے مٹ جاتے ہیں۔ اسی طرح وضو سے پہلے کے گناہ وضو سے مٹ جاتے ہیں لیکن ایمان کے بغیر وضو نہیں ہوتا اس لئے فرمایا طہور نصف ایمان ہے۔ تیسرا معنی یہ ہے ایمان سے مراد نماز ہے جیسا کہ اللہ عزوجل قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ "وما کان اللہ لیضیع ایمانکم"

ترجمہ: اللہ عزوجل کی یہ شان نہیں ہے کہ وہ تمہاری نمازوں کو ضائع کردے۔ (سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۴۳)

اور چونکہ صحت نماز کے لئے طہارت شرط ہے اس لئے طہارت نماز کے لئے بمنزلہ جز ہے۔ اس لئے فرمایا طہور نصف ایمان ہے یعنی نماز کا جزء ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تصدیق بالقلب اور اطاعت ظاہرہ دونوں ایمان کا جزء ہوں اور طہارت نماز کو متضمن ہے جو اطاعت ظاہرہ ہے۔ اس اعتبار سے آپ ﷺ نے فرمایا کہ طہور نصف ایمان ہے۔

حدیث بالا میں مزید یہ فرمایا کہ الحمد للہ میزان کو بھر دیتا ہے اور سبحان اللہ اور الحمد اللہ آسمان اور زمین یا ان کے درمیان کو بھر دیتے۔ ان اذکار کی بڑی فضیلت ہے۔ جیسا کہ احادیث میں آتا ہے

حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید المرسلین ﷺ نے فرمایا: جس نے کہا "سبحان اللہ العظیم وبحمدہ" اس کے لئے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگا دیا گیا۔ (ترمذی شریف، کتاب الدعوات)

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایک دن میں سو دفعہ "سبحان اللہ وبحمدہ" پڑھتا ہے اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوں (مسلم شریف، کتاب الذکر والدعاء) ان مذکورہ احادیث سے بھی "سبحان اللہ" اور "الحمد للہ" کے فضائل و برکات معلوم ہوئے اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ یہ دونوں اذکار زمین و آسمان کو بھر دیتے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قرآن وسنت سے یہ ثابت ہے کہ اعمال کا وزن کیا جاتا ہے اور اعمال کم اور زیادہ ہوتے ہیں اور حدیث کا معنی یہ ہے کہ اگر سبحان اللہ اور الحمدللہ کے ثواب کو مجسم کیا جائے تو ان کی جسامت آسمان اور زمین کو بھر دے گی اور ان کے ثواب کے زیادہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ سبحان اللہ کا کلمہ اللہ عزوجل کے منزہ ہونے اور ہر نقص اور عیب سے بری ہونے کے معنی پر مشتمل ہے اور الحمدللہ کا کلمہ اللہ عزوجل کی طرف مفتقر ہونے، اس کی حمد وثناء اور اس کا شکر بجالانے پر مشتمل ہے۔

تو سامع کل دعوات — تو قاضی الحاجات
تو عالم کا مقصود — یا اللہ ، یا معبود
ہوں دریا کے قطرات — یا صحرا کے ذرّات
تو ہر جا ہے موجود — یا اللہ ، یا معبود
تو بخش دے وہ تدبیر — ہر قلب ہو پُر تنویر
ہر وحشت ہو مفقود — یا اللہ ، یا معبود
تو ناصر ، تو غفار — تو راحم ، تو ستار

ہو نقوی کی بہبود
یا اللہ ، یا معبود

کم خرچ بالانشیں

عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ دخل مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی امراۃ وبین یدیھا نوی او حصی تسبح بہ فقال: الا اخبرک بماھو ایسر علیک من ھذا او افضل، فقال: سبحان اللہ عدد ما خلق فی السماء وسبحان اللہ عدد ما خلق فی الارض وسبحان اللہ عدد بین ذلک، وسبحان اللہ عدد ما ھو خالق، واللہ اکبر، مثل ذلک، ولا الہ الا اللہ مثل ذلک، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ مثل ذلک ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ میں رسول اللہ کے ساتھ ایک صحابیہ کے پاس گیا دیکھا کہ ان کے پاس کھجور کی گٹھلیاں یا کنکریاں ہیں جن پر وہ تسبیح شمار کر رہی ہیں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تجھے اس سے آسان اور افضل وظیفہ نہ بتادوں، پھر فرمایا: یہ پڑھا کرو۔ سبحان اللہ عدد ما خلق فی السماء وسبحان اللہ عدد ما خلق فی الارض وسبحان اللہ عدد بین ذلک، وسبحان اللہ عدد ما ھو خالق، واللہ اکبر، مثل ذلک، ولا الہ الا اللہ مثل ذلک، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ مثل ذلک ۔ (الجامع للترمذی، ابواب الدعوات، ۱۹۴/۲، السنن لابن ماجہ باب فضل التسبیح، ۲۷۸/۲، المستدرک للحاکم، ۵۱۳/۱، شرح السنۃ للبغوی، ۶۲/۵، کنز العمال للمتقی، ۳۷۰۷، ۱۹۲/۳، الصحیح لابن حبان، ۲۳۳۰)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ ام المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ان کے پاس سے گذرے جبکہ وہ تمام فجر پڑھ کر اپنی مسجد (بیت) میں بیٹھی (ذکر واذکار میں) مصروف تھیں، دوپہر کے وقت حضور ﷺ پھر تشریف لاتے تو وہ اسی حال میں تھیں حضور علیہ السلام نے انہیں فرمایا میں نے تمہارے بعد چار کلمات تین دفعہ کہے ہیں اگر یہ کلمات تمہارے سارے دن کے وظائف کے ساتھ تو لے جائیں تو بھاری ہو جائیں (اور وہ یہ ہیں) **سبحان اللہ وبحمدہ عدد خلقه ورضا نفسه وزنة عرشه ومداد كلماته** (رواه مسلم، مشكوة)۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

جو شخص ایک دن میں سو مرتبہ یہ کلمات پڑھے "**لا الٰه الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير**"، تو اس کے لئے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہوگا، سو نیکیاں لکھی جائیں گی، سو گناہ معاف ہوں گے، دن بھر شیطان سے محفوظ رہے گا اور کوئی شخص اس سے بہتر عمل نہ لاسکے گا مگر وہ جس نے اس سے زائد پڑھا ہوگا (متفق علیہ، مشکوۃ)

☆ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور علیہ السلام کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ لوگ بلند آواز سے تکبیر کہنے لگے اس پہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

يا ايها الناس اربعوا انفسكم انكم لا تدعون اصم ولا غائبا انكم تدعون سميعا بصيرا وهو معكم والذى تدعون اقرب الى احدكم من عنق راحلته .

اے لوگو اپنی جانوں پہ نرمی کرو تم لوگ کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکار رہے تم تو سمیع و بصیر کو پکار رہے ہو جو تم میں ہر ایک کی سواری کی گردن سے بھی زیادہ قریب ہے۔

☆ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور علیہ السلام کے پیچھے تھا اور اپنے دل میں **لا حول ولا قوة الا بالله** پڑھ رہا تھا، حضور علیہ السلام نے فرمایا **الا ادلك على كنز من كنوز الجنة**، کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتاؤں میں عرض کی ضرور یا رسول اللہ ﷺ۔ فرمایا: (وہ خزانہ یہی ہے) **لا حول ولا قوة الا بالله** . (متفق علیہ، مشکوۃ) ایک روایت میں ہے **يقول الله تعالىٰ اسلم عبدى واستسلمَ** اللہ فرماتا ہے میرا بندہ فرمانبردار ہو گیا اور اس نے اپنے آپ کو میرے سپرد کر دیا (رواه البيهقى فى دعوات الكبير، مشكوة)

☆ **عن ابى سعيد الخدرى رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ان الله عزوجل قال لموسى عليه الصلوة والسلام: يا موسى! لو ان السموات السبع وعامر هن غيرى والارضين السبع فى كفة ولا اله الا الله فى كفة مالت بهم لا اله الا الله .**

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا: اے موسیٰ! اگر ساتوں آسمان اور ان میں رہنے والے فرشتے اور ساتوں زمینیں ایک پلے میں ہوں اور کلمہ طیبہ دوسرے پلے میں تو کلمہ طیبہ والا پلہ ہی وزنی ہوگی۔ (رواه فى شرح السنة، مشكوة باب ثواب التسبيح

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

والتحميد والتهليل والتكبير، المستدرك للحاكم، ١/١١٣، اتحاف السادة للزبيدى، ٥/١١، المغنى للعراقى ١/٢٩٨، كشف الخفا للعجلونى، ٢/٢٤٥)

خدایا یہ عالم ہے مہمان تیرا
ہے موجود ہر اک جگہ خوان تیرا
زمین و زماں میں مکین و مکاں میں
ہے جاری ہمیشہ سے فیضان تیرا
عبادت کے لائق ہے اک ذات تیری
ہے ہر کام بے مثل و ذیشان تیرا
نہ ہو گا نہ ہے کوئی تیرا مقابل
اکیلا ہے تو حق ہے قرآن تیرا
تو خالق تو رازق تو مالک تو صادق
کیا ذرّے ذرّے نے اعلان تیرا

بیٹھتے اُٹھتے ذکرِ خدا میں مشغول رہو

عن ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اذا جلس احدكم فى مجلس فلا يبرحن منه حتى يقول ثلاث مرات: سبحانك اللهم ربنا وبحمدك لا اله الا انت، اغفرلى وتب على، فان كان اتى خيرا كان كالطابع عليه، وان كان مجلس لغو كان كفارة لما كان فى ذلك المجلس . (الترغيب والترهيب، ٢/٤١١)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی کسی جلسہ میں بیٹھے تو ہرگز وہاں سے نہ ہٹے جب تک تین بار یہ دعا نہ کرے، سبحانك اللهم ربنا وبحمدك لا اله الا انت، اغفرلى وتب على، پاکی ہے تجھے اے رب ہمارے! اور تیری تعریف بجالاتا ہوں، تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ میرے گناہ بخش اور میری توبہ قبول فرما' پھر اگر اس جلسہ میں اس نے کوئی نیک بات کہی ہے تو یہ دعا اس پر مہر ہو جائے گی اور اگر وہ جلسہ لغو بیکار تھا تو جو کچھ اس میں گزرا یہ دعا اس کا کفارہ ہو جائے گی۔

☆ عن ابى برزة رضى الله تعالىٰ عنه قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جلس مجلسا يقول فى آخره اذا اراد ان يقوم من المجلس، سبحانك اللهم وبحمدك اشهد ان لا اله الا انت، استغفرك واتوب اليك .

حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کوئی جلسہ فرماتے تو اس کے ختم میں اٹھتے وقت یہ دعا کرتے۔ سبحانك اللهم وبحمدك، اشهدان لا اله الا انت استغفرك واتوب اليك، الٰہی تیری پاکی بولتا اور تیری حمد میں مشغول ہوتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں۔ میں تیری مغفرت مانگتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔ (السنن لابى داؤد، باب فى كفارة المجلس، ٢/٦٦٧، الترغيب والترهيب للمنذرى، ٢/٤١١، كنز العمال للمتقى، ١٨٤٧٧، ٧/١٥٢)

☆ عن رافع بن خديج رضى الله تعالىٰ عنه قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جلس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مجلسا يقول فى آخره اذا اراد ان ينهض من المجلس، سبحانك اللهم وبحمدك، اشهد ان لا اله الا انت، استغفرك واتوب اليك، عملت سوء وظلمت نفسى فاغفرلى، انه لا يغفر الذنوب الا انت ۔ (الترغيب والترهيب، ۲/۴۱۲)

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کوئی جلسہ فرماتے تو اس کے آخر میں اٹھتے وقت یہ دعا پڑھتے ۔سبحانك اللهم وبحمدك، اشهد ان لا اله الا انت، استغفرك واتوب اليك، عملت سوء وظلمت نفسى فاغفرلى، انه لا يغفر الذنوب الا انت ۔

☆ عن ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من جلس مجلسا كثر فيه لغطة فقال قبل ان يقوم من مجلسه ذلك، سبحانك اللهم وبحمدك، اشهد ان لا اله الا انت، استغفرك واتوب اليك، الا غفرله ما كان فى مجلسه ذلك ۔

(الجامع للترمذى ابواب الدعوات، السنن لابى داؤد، باب فى كفارة المجلس ۲/۱۸۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کسی ایسی مجلس میں بیٹھا جس میں غلط سلط باتیں ہوتی رہیں تو مجلس ختم ہونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیا کرے۔سبحانك اللهم وبحمدك، اشهد ان لا اله الا انت، استغفرك واتوب اليك، تو اس مجلس کے سارے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

☆ عن جبير بن مطعم رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من قال: سبحان الله وبحمده، سبحانك اللهم وبحمدك، اشهد ان لا اله الا انت، استغفرك واتوب اليك فقالها فى مجلس ذكر كان كالطابع يطبع عليه، ومن قالها فى مجلس لغو كان كفارة له ۔

(الترغيب والترهيب للمنذرى ۲/۴۱۱)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے ذکر خدا کی مجلس میں "سبحان الله وبحمده، سبحانك اللهم وبحمدك، اشهد ان لا اله الا انت، استغفرك واتوب اليك" . پڑھا تو یہ کلمات اس ذکر کے لئے مہر ہو گئے اور اگر مجلس لغو بیہودہ تھی تو یہ اس کے لئے کفارہ ہو جائیں گے۔

تو مشکل کشا ہے تو حاجت روا ہے | جہاں پر ہے اکرام و احسان تیرا
تیری نعمتیں سب ہیں اعلیٰ سے اعلیٰ | مگر سب سے اعلیٰ ہے عرفان تیرا
زمانے کی ہر ایک شیء میں ہے دیکھا | نگاہ بصیرت نے عنوان تیرا
تو ممدوح عالم ہے میرے خدایا | نہیں صرف مجھ کو ہی ارمان تیرا

گناہوں کا کفارہ اور نیکیوں پہ مہر

☆ عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضى الله تعالىٰ عنهما انه قال: كلمات لا يتكلم بهن احد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فی مجلس حق او مجلس باطل عند قیامہ ثلاث مرات الا کفر بھن عنہ، ولا یقولھن فی مجلس خیر ومجلس ذکر الا ختم اللہ لہ بھن کما یختم بالخاتم علی الصحیفۃ، سبحانک اللھم وبحمدک لا الا انت، استغفرک واتوب الیک ۔ (السنن لابی داؤد باب فی کفارۃ المجلس ۲/۶۶۷)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: مجلس حق یا مجلس باطل سے اٹھتے وقت جو شخص بھی ان کلمات کو تین مرتبہ پڑھے تو اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا اور ذکر خیر کی مجلس میں پڑھے تو یہ کلمات اس کے ذکر پر مہر ہو جائیں گے جیسے کسی مکتوب پر مہر لگادی جاتی ہے۔ وہ کلمات یہ ہیں۔ سبحانک اللھم وبحمدک لا الہ الا انت، استغفرک واتوب الیک ۔

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ ایک خشک پتوں والے درخت کے پاس سے گزرے تو اس پر اپنی لاٹھی مبارک ماری، درخت کے پتے جھڑ گئے پھر فرمایا جو شخص یہ (مندرجہ ذیل) کلمات پڑھے اس کے گناہ بھی اس طرح جھڑ جائیں گے جس طرح اس درخت کے پتے جھڑ گئے ہیں۔ کلمات یہ ہیں۔

الحمد للہ وسبحان اللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر (ترمذی، مشکوۃ)

☆ حضرت مکحول جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا مجھے حضور علیہ السلام نے فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ کثرت کے ساتھ پڑھا کرو کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ہے، حضرت مکحول کہتے ہیں جو ساتھ یہ الفاظ بھی ملا لے گا ولا منجأ من اللہ الا الیہ' تو اللہ تعالیٰ اس سے ستر مصیبتوں کے دروازے بند کر دے گا جن میں سے ادنیٰ مصیبت غریبی ہے۔ (ترمذی، مشکوۃ) حضرت میاں محمد بخش علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

روگاں وچوں روگ اولڑا جس دا نام غریبی   کنڈ ولا کے لنگ جاندے نیں رشتے دار قریبی

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ ۔ ننانوے بیماریوں کا علاج ہے جن میں کم درجے کی بیماری غم ہے۔ (بیہقی، مشکوۃ)

☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ "سبحان اللہ" کا کلمہ ساری مخلوق کی عبادت ہے، الحمد للہ کلمہ شکر ہے لا الہ الا اللہ ۔ کلمۂ اخلاص ہے، اللہ اکبر آسمان وزمین کے درمیان کی فضا کو بھر دیتا ہے اور جب بندہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اسلم واستسلم ۔ میرا بندہ میرا مطیع ہو گیا اور اس نے اپنے آپ کو میرے سپرد کر دیا

(رواہ رزین، مشکوۃ)

محبوب کا صدقہ ہمیں انمول دیا ہے   دروازۂ فردوس بریں کھول دیا ہے
خالق نے گناہ گاروں سیہ کاروں کے بدلے   رحمت کا خزینہ ہی سبھی تول دیا ہے

کلام الامام امام الکلام

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ ان احادیث کے تحت یوں رقمطراز ہیں:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

غرض کہ ان احادیث صحیحہ مشہورہ علی اصول المحدثین جن میں بعض کو امام ترمذی نے حسن صحیح، اور حاکم نے بر شرط مسلم صحیح، اور منذری نے جید الاسناد کہا، حضور پرنور سید عالم ﷺ عام ارشاد و ہدایت قولی وفعلی فرماتے ہیں کہ آدمی کوئی جلسہ کرے تو اسے اٹھتے وقت یہ دعا ضرور کرنی چاہیے کہ اگر جلسہ خیر کا تھا تو وہ نیکی قیامت تک سر بمہر محفوظ رہے گی، اور لغو کا تھا تو وہ لغو باذن اللہ محو ہو جائے گا' تو لفظ و معنی دونوں کی رو سے ثابت ہوا کہ ہر مسلمان کو ہر نماز کے بعد بھی اس دعا کی طرف ارشاد فرمایا گیا ہے۔

جہت لفظ سے تو یوں کہ ''مجلس'' سیاق شرط میں واقع ہے تو عام ہوا۔ تلخیص الجامع الکبیر میں ہے۔

النكرة في الشرط تعم، وفي الجزاء تخص كهي في النفي والاثبات .

شرح جامع صغیر میں ہے۔

انه نكرة في موضع الشرط، وموضع الشرط نفي والنكرة في النفي تعم

معہذا اسمائے شروط خود سب صورتوں کو عام ہوتے ہیں۔

امام محقق علی الاطلاق فتح میں فرماتے ہیں۔

اذاعام في الصور على ما هو حال اسماء الشروط .

تو قطعاً تمام صلوات فریضہ، واجبہ اور نافلہ کے جلسے اس حکم میں داخل، اور ادعائے تخصیص بے مخصص محض مردود و باطل۔

اور جہت معنی سے یوں، کہ جلسہ خیر سے اٹھتے وقت یہ دعا کرنا اس خیر کے حفظ و نگاہ داشت کے لئے ہے، تو جو خیر جس قدر اکبر واعظم اسی قدر اس کا حفظ ضروری واہم اور بلاشبہ خیر نماز سب چیزوں سے افضل واعلیٰ تو ہر نماز کے بعد اس دعا کا مانگنا مؤکد تر ہوا، یا رب! مگر نماز عیدین نماز نہیں، یا اس کے حفظ کی جانب نیاز نہیں، یا حضور اقدس ﷺ نے فرمادیا ہے کہ ہمارا یہ ارشاد ماورائے عیدین یا ماسوائے نماز میں ہے، یا اس کے بعد یہ دعا نہ کرنا۔

سبحان اللہ، میں جلسہ صلوات کا اس حکم میں دخول عموم لفظ و شہادت معنی سے ثابت کرتا ہوں، خود حدیث ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ عنہا کیوں نہ ذکر کروں جس میں صاف صریح کہ حضور پرنور سید المرسلین ﷺ نے بنفس نفیس جلسہ نماز کو اس حکم میں داخل فرمایا: تخریج حدیث تو اوپر سن چکے کہ نسائی وابن ابی الدنیا و حاکم و بیہقی نے روایت کی، اب لفظ سنیے، سنن نسائی کی نوع من الذکر بعد التسلیم، میں ہے۔

خدایا یہ کیا کم ہے احسان تیرا
تو رحمٰن میرا میں انسان تیرا
تو اوّل تو آخر تو ظاہر تو باطن
مہکتا ہے مہکے گا بستان تیرا
ازل سے ابد تک ہے تیری حکومت
ہے آدم بھی تیرا تو شیطان تیرا
کتابیں صحیفے تیرے بے بہا ہیں
مگر سب سے بڑھ کر ہے قرآن تیرا
زمانے میں ہے کون سی چیز ایسی
نہیں ہے جسے شوق و ارمان تیرا

☆ عن ام المؤمنين عائشة الصديقة رضي الله تعالىٰ عنها قالت ان رسول الله صلى الله عليه

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وسلم کان اذا جلس مجلسا او صلیٰ تکلم بکلمات فسألته عائشة عن الکلمات فقال: ان تکلم بخیر کان طابعا علیھن الی یوم القیامة، وان تکلم بشر کان کفارة له ۔ سبحانك اللھم وبحمدك، استغفرك واتوب الیك ۔ (الترغیب والترھیب للمنذری، ۲/۴۱۱)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور پرنور سید عالم ﷺ جب کسی مجلس میں بیٹھتے یا نماز پڑھتے تو کچھ کلمات فرماتے، ام المؤمنین نے وہ کلمات پوچھے؟ فرمایا: وہ ایسے ہیں کہ اگر اس جلسہ میں کوئی نیک بات کہی ہے تو یہ قیامت تک اس پر مہر ہو جائیں گے اور بری کہی ہے تو کفارہ۔ وہ کلمات یہ ہیں۔ سبحانك اللھم وبحمدك، استغفرك واتوب الیك۔ الٰہی! میں تیری تسبیح وحمد بجالاتا ہوں اور تجھ سے استغفار و توبہ کرتا ہوں۔

تسبیح و تہلیل و تحمید و تکبیر

☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

سبحان اللہ آدھی میزان ہے الحمد للہ اسے بھر دے گی، لا الہ الا اللہ کے لئے رب سے کوئی آڑ نہیں یہاں تک کہ سیدھا اس تک پہنچتا ہے (ترمذی، مشکوٰۃ)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا بندہ جب بھی خلوص دل سے لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے تو یہ کلمہ عرش تک پہنچ جاتا ہے جب تک کہ بندہ کبیرہ گناہوں سے بچا رہے (ایضا)

☆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: معراج کی رات میری ملاقات ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی تو انہوں نے فرمایا:

یا محمد اقرء امتك منی السلام واخبرھم ان الجنة طیبة التربة عذبة الماء وانھا قیعان وان غراسھا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ۔ (ترمذی ۔ مشکوٰۃ)

اے پیارے محمد ﷺ اپنی امت کو میرا سلام دینا اور انہیں کہنا کہ جنت کی زمین بہت زرخیز ہے، وہاں کا پانی بہت میٹھا ہے جنت میں سفید (خالی) زمین بہت ہے وہاں کے درخت یہ کلمات ہیں۔ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ۔ یعنی ان الفاظ کا وظیفہ کر کے جنت میں اپنے لئے درخت لگاتے رہو۔

☆ حضرت میسیرہ رضی اللہ عنہا جو کہ مہاجر عورتوں میں سے ہیں فرماتی ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

علیکن بالتسبیح والتھلیل والتقدیس واعقدن بالانامل فانھن مسؤلات مستنطقات ولا تغفلن فتنسین الرحمة (ترمذی، ابوداؤد)۔

اے عورتو! اپنے اوپر لازم کر لو تسبیح و تہلیل اور رب کی پاکی بولنے کو اور انگلیوں پہ گنا کرو (پڑھائی کو) کیونکہ انگلیوں سے سوال کیا جائے گا، انہیں بولنے کی طاقت دی جائے گی، کبھی غفلت نہ کرنا ورنہ رحمت سے دور کر دی جاؤ گی۔

☆ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص (بدوی، اعرابی) حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر بولا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علمنی کلاما اقوله ۔ حضور! مجھے کوئی وظیفہ بتائیں جو میں پڑھا کروں۔ فرمایا یہ پڑھا کر لا اله الا الله وحده لا شریك له الله اکبر کبیرا والحمد لله کثیرا وسبحان الله رب العالمین لا حول ولا قوة الا بالله العزیز الحکیم اس نے عرض کی یہ تو میرے رب (کی تعریف) کے لئے ہیں، میرے لئے کیا ہے فرمایا تیرے لئے یہ کلمات ہیں اللھم اغفرلی وارحمنی واھدنی وارزقنی وعافنی (شك الراوی فی عافنی (مسلم)

☆ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

افضل کلمات چار ہیں۔ (۱) سبحان الله، (۲) الحمد لله، (۳) لا اله الا الله، (۴) الله اکبر، ایک روایت میں احب الکلام الی الله فرمایا گیا مزید فرمایا لا یضرك بایتهن بدأت ۔ جس سے چاہے شروع کرلے مضر نہیں

(رواہ مسلم، مشکوۃ باب التسبیح والتحمید......)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہی کلمات کے بارے میں روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا یہ کلمات کہنا مجھے ان سب چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پہ سورج طلوع ہوتا ہے (ایضا)

☆ انہی کلمات کے بارے فرمایا جو صبح وشام پڑھے تو قیامت کے دن کوئی شخص بھی اس سے بہتر عمل نہ لا سکے گا مگر وہ جس نے یہی پڑھا ہوگا یا اس سے زائد...... (ایضاً)

دو عالم کی ہر چیز فانی ہے لیکن ہے باقی فقط نام و فرمان تیرا
جہاں کے قیاس وگماں سے ہے باہر تری ذات کی حمد ' عرفان تیرا
نہ دنیا نہ عقبٰی کی ہے کچھ ضرورت عطا ہو مجھے صرف رضوان تیرا
ہے تحریر میری میں تنویر تیری یہ دیوانِ نقویؔ ہے فیضان تیرا

جو یہ کلمات کہے اسے آگ نہ جلائے گی

حضرت ابوسعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا، جو یہ کہتا ہے لا اله الا الله والله اکبر' تو اللہ تعالیٰ اس کی تصدیق میں فرماتا ہے لا اله الا انا وانا اکبر اور جب کوئی یہ کہتا ہے لا اله الا الله وحده لا شریك له تو اللہ تعالیٰ (اس کی تصدیق میں) فرماتا ہے لا اله الا انا وحدی لا شریك لی اور جب کوئی یہ کہتا ہے لا اله الا الله له الملك وله الحمد تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے لا اله الا انا لی الملك ولی الحمد اور جب بندہ یہ کہتا ہے لا اله الا الله لا حول ولا قوة الا بالله ۔ اللہ فرماتا ہے لا اله الا انا لا حول ولا قوة الا بی اور جو یہ کلمات مرض الموت میں کہے گا وہ دوزخ میں نہیں جائے گا (ترمذی، ابن ماجہ، مشکوۃ)

☆ حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا جو شخص صبح وشام سو مرتبہ سبحان الله، سو مرتبہ الحمد لله، سو مرتبہ لا اله الا الله، سو مرتبہ الله اکبر، پڑھے تو اس کو سو حج، سو گھوڑے فی سبیل اللہ خیرات کرنے، سو غلام اولاد اسماعیل میں سے آزاد کرنے کا ثواب ہوگا اور یہ کہ اس دن اس سے زیادہ نیکیاں کرنے والا کوئی نہ ہوگا مگر وہ جو یہی عمل اس قدر یا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس سے زائد کرے۔ مفہوم حدیث (ترمذی مشکوٰۃ)

خدایا ہے محفوظ قرآن تیرا
محمد ہے بے مثل انسان تیرا

تری ذاتِ اقدس تھی اک کنز مخفی
کیا ہے محمد نے اعلان تیرا

نہیں ہے جو مشتاقِ حسنِ محمد
نہیں ہے وہ میرا ہے فرمان تیرا

زمانہ تیری حمد کرتا ہے لیکن
محمد ہے محمود و تبیان تیرا

محمد ہے ختم نبوت کا حامل
نہیں ان سا کوئی بھی جانان تیرا

وسیلہ ہے آدم کا حضرت محمد
ہوا لامکاں میں جو مہمان تیرا

ہے آدم کا طالب ہی طالب خدا کا
نہ رکھتا تھا شیطان عرفان تیرا

دعا ہے خدایا کہ جاری ہو جلدی
زمانے میں قانونِ قرآن تیرا

تو کر متحد امتِ مسلمہ کو!
خزاں سے رہے دور بستان تیرا

کرم کر الٰہی، کرم کر، کرم کر!
یہ بندہ بہت ہے پریشان تیرا

یہی التجا ہے خدایا یہ نقوی
رہے دو جہاں میں مسلمان تیرا

مجالس ذکر کی فضیلت

عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اذا مررتم بریاض الجنۃ فارتعوا، قالوا: یا رسول اللہ! وما ریاض الجنۃ؟ قال: حلق الذکر۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم جنت کی کیاریوں کے پاس سے گزرو تو کچھ چر لیا کرو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: جنت کی کیاریاں کیا ہیں؟ فرمایا: حلقہ ذکر۔

(الجامع للترمذی، دعوات، ٨٢، ابواب الدعوات، ١٨٩/٢، المسند لا حمد بن حنبل، ١٥٠/٣، حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ٢٦٨/٦، المعجم الکبیر للطبرانی، ٩٥/١١، السنن الکبریٰ للبیہقی، ٣٢٢/١، اتحاف السادۃ للزبیدی، ٢٤٠/١، تاریخ دمشق لابن عساکر، ٢٩٠/٣، الدر المنثور للسیوطی، ١٥٢/١، الترغیب والترھیب للمنذری، ١١٢/١، مجمع الزوائد للھیثمی، ١٢٦/١، لسان المیزان لابن حجر، ٢٣٩/٥)

ابن ابی دنیا وغیرہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے جن کا ترجمہ یہ ہے: پھر فرمایا صبح و شام اگلے پچھلے پہر ذکر کیا کرو کیونکہ جو جاننا چاہتا ہو کہ خدا کے ہاں ذاکر کی کیا منزلت ہے وہ خود ذاکر بن کر معلوم کر سکتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ عمل کی بہت قدر فرماتا ہے۔

☆ عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: غنیمۃ مجالس اھل الذکر الجنۃ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اہلِ ذکر کی مجلسوں کا حاصل جنت ہے۔(المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۱۷۷، مجمع الزوائد للهيثمى، ۷۸/۱۰، الدر المنثور للسيوطى، ۱/۱۵۲، الترغيب والترهيب للمنذرى، ۲/۴۰۵، كنز العمال للمتقى، ۱۷۹۳، ۱/۴۲۰)

☆ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: یقول الرب عزوجل یوم القیامۃ: سیعلم اھل الجمع من اھل الکرم، فقیل: ومن اھل الکرم؟ یا رسول اللہ! قال: اھل مجالس الذکر فی المساجد

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل روز قیامت ارشاد فرمائیگا: عنقریب قیامت میں جمع ہونے والے جان لینگے کہ اہلِ ذکر کون ہیں، عرض کیا گیا: اہلِ ذکر کون ہیں؟ یا رسول اللہ! فرمایا: مسجدوں میں ذکر خدا کرنے والے۔(المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۶۸، الکامل لابن عدی، کنز العمال للمتقی ۱۹۳۱، ۱/۴۴۷)

قوت وطاقت کا خزانہ

حافظ ابن قیم الجوزی نے اپنے استاذ وشیخ ابن تیمیہ کو ایک اثر ذکر کرتے سُنا تھا کہ فرشتوں کو جب عرش الٰہی اٹھانے کا حکم ملا تو کہنے لگے خدایا ہم تیرا عرش کیسے اٹھا سکتے ہیں؟ جبکہ اس پر تیری عظمت وجلال کا بھاری بھرکم بوجھ موجود ہے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا پڑھو لا حول ولا قوۃ الا باللہ تو انہوں نے پڑھتے ہی عرش الٰہی اٹھالیا" بعدازاں بعینہ یہ اثر مجھے مل گیا کہ ابن ابی الدنیا نے یہی اثر لیث بن سعد از معاویہ بن صالح سے ذکر فرمایا: مجھے معاویہ بن صالح نے کہا ہمارے اساتذہ نے بیان فرمایا کہ روایت پہنچی ہے کہ عرش الٰہی جب پانی پر تھا تو اللہ عزوجل نے سب سے پہلے حاملین عرش کو پیدا کیا انہوں نے دریافت کیا پروردگار! تو نے ہمیں کس لئے پیدا کیا؟ ارشاد ہوا اپنی تخت برداری کے لئے' کہنے لگے خدایا تیرا عرش اُٹھانے کی کس کو طاقت؟ حالانکہ اس پر تیری عظمت وجلال اور تیرا رعب ووقار موجود ہے اللہ عزوجل نے فرمایا پڑھو لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھتے ہی انہوں نے فوراً عرش الٰہی کو اُٹھالیا،

اور بڑے بڑے مشکل معاملات کو طے کرنے تکلیفیں سہ جانے، شاہی درباروں تک رسائی اور بڑے بڑے بادشاہوں سے نہ جھجکنے میں بلکہ ہولناک اور خطرناک سے خطرناک حالتوں سے صحیح سالم نکل جانے میں اس کلمہ بابرکت کی عجیب وغریب تاثیر دیکھی ہے، بلکہ اس میں فقر وفاقہ اور افلاس دور کرنے کی قوت وتاثیر بھی موجود ہے۔

چنانچہ ابن ابی الدنیا بواسطہ لیث بن سعد عن معاویہ بن صالح عن اسعد بن روادہ روایت کرتے ہیں کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا جو روزانہ سو مرتبہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھے وہ کبھی مفلس نہیں ہوگا۔

حبیب بن سلمہ کی جب دشمن سے مڈبھیڑ ہوتی یا کوئی قلعہ فتح کرنا ہوتا تو لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھنے کو بہت پسند فرماتے تھے ایک دفعہ آپ کوئی رومی قلعہ فتح کرنے گئے ہی تھے کہ دشمن کو شکست فاش ہوئی دیگر مسلمانوں نے بھی زور سے لا حول ولا قوۃ الا باللہ اور نعرۂ تکبیر کہا تو فوراً قلعہ بھی زمین پر دھڑام سے آگرا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ابن ابی الدنیا اپنی کتاب میں حکیم بن محمد اخنسی سے ذکر کرتے ہیں کہ مجھے حدیث ملی ہے کہ جنتی قصور ومحلات کی تعمیر ذکر سے ہوتی ہے جب ذکر کرنا بند کردیں تو تعمیر بھی بند ہوجاتی ہے پوچھا جائے تو فرشتے کہتے ہیں رسدو سامان لائیے۔

ابن ابی الدنیا نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً ذکر فرمایا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو سات دفعہ پڑھے سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم اس کے لئے جنت میں ایک برج تیار کیا جاتا ہے اور جس طرح جنت کے محلات ذکر سے تیار ہوتے ہیں اسی طرح جنت کے باغ اور پودے بھی ذکر سے بنتے ہیں۔

ابن ابی الدنیا نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث روایت فرمائی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا بہشت میں بہت بہت درخت لگاؤ۔ صحابہ نے عرض کی: یارسول اللہ! بہشت کے درخت کیا ہیں فرمایا ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ ۔

(الوابل الصیب من الکلم الطیب)

رہے وردِ زباں ، اللہ ہی اللہ
پڑھے قلبِ تپاں ، اللہ ہی اللہ

مٹے نفسِ زبوں کی ہر سیاہی
کہے روحِ رواں ، اللہ ہی اللہ

رہے پیشِ نظر جلوہ اسی کا
مرا مقصودِ جاں اللہ ہی اللہ

ہے فانی سب جہاں لیکن ہے باقی
یہاں بھی اور وہاں اللہ ہی اللہ

مجلس ذکر پر اللہ تعالیٰ کا فرشتوں کے سامنے فخر ومباہات

عن معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالٰی عنہما قال: ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج علی حلقۃ من اصحابہ فقال: ما اجلسکم ھھنا، قالوا: جلسنا نذکر اللہ، قال: اتانی جبرئیل فاخبرنی: ان اللہ عزوجل یباھی بکم الملائکۃ ۔

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن صحابہ کرام کے حلقہ ذکر کے پاس سے گزرے، فرمایا: کس لئے تم لوگ یہاں جمع ہوئے ہو؟ بولے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لئے، فرمایا: میرے پاس حضرت جبرئیل آئے اور کہا بیشک اللہ تعالیٰ ملائکہ کے سامنے تم پر فخر فرماتا ہے۔

(الصحیح لمسلم، باب فضل الاجتماع علی الذکر، ۳۴۶/۲، الجامع للترمذی، باب ما جاء فی القوم یجلسون یذکرون، ۱۷۴/۲، المسند لاحمد بن حنبل، ۹۲/۴)

☆ عن انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان عبد اللہ ابن رواحۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذا لقی الرجل من اصحابہ یقول: تعال! نؤمن بربنا ساعۃ، فقال: ذات یوم لرجل: فغضب الرجل فجاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال: یا رسول اللہ! الا تری، الی ابن رواحۃ، یرغب عن ایمانك الی الایمان ساعۃ، فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: یرحم اللہ ابن رواحۃ انہ یحب المجالس التی تباھی بھا الملائکۃ علیھم السلام ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی جب بھی کسی صحابی سے ملاقات ہوتی تو فرماتے: آؤ ہم تھوڑی دیر اپنے رب پر ایمان لے آئیں۔ ایک دن انہوں نے ایک صاحب سے یہ ہی جملہ کہا تو وہ غضبناک ہو گئے۔ حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ابن رواحہ کو تو دیکھئے کہ آپ کے عطا کردہ ایمان سے ہٹ کر اس ایمان کی طرف مائل ہوتے ہیں جو تھوڑی دیر کا ہو۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابن رواحہ پر رحم فرمائے۔ وہ ایسی مجالس سے محبت کرتے ہیں جن کے ذریعہ ملائکہ پر فخر کیا جائے۔

(المسند لا حمد بن حنبل، ۲۶۵/۳، الدر المنثور للسیوطی، ۱۵۱/۱، الترغیب والترهیب للمنذری، ۴۰۳/۲)

☆ عن عمرو بن عسبة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: عن یمین الرحمن و کلتا یدیه یمین رجال لیسوا بانبیاء ولا شهداء یغشی بیاض وجوههم نظر الناظرین یغبطهم النبیون والشهداء بمقعدهم وقر بهم من الله وعزوجل قیل: یا رسول الله! من هم؟ قال: هم جماع من نوازع القبائل یجتمعون علی ذکر الله تعالیٰ فینتقون اطائب الکلام کما ینتقی اکل التمرا طائبه .

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے داہنے دست قدرت کی طرف کچھ لوگ ہیں اور اللہ تعالیٰ کے دونوں دست قدرت کو داہنے ہی سے تعبیر کیا جاتا ہے' جو نبی و شہید تو نہیں لیکن ان کے چہروں کی چمک دیکھنے والوں کو ڈھانپ لے گی۔ انبیاء و شہداء اللہ تعالیٰ کے حضور ان کے مقام و قرب پر رشک کرینگے۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! وہ لوگ کون ہیں؟ فرمایا: وہ ذاکرین کی جماعت ہوگی جو آپس میں متعارف تھے لیکن ذکر کی مجلس میں جمع ہو کر چن چن کر اچھا کلام پیش کرتے تھے جیسے کھجور کھانے والا اچھی کھجوریں چن چن کر جمع کرتا ہے۔ (الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۴۷/۲)

حمد ہر حامد برائے کبریا ۔۔۔ حاکم و معبود ہرارض و سما
جامع اوصاف در صورت جمیل ۔۔۔ لا شریک ولا عدیل ولا مثیل
سجدہ گاہ انبیاء و مرسلیں ۔۔۔ جلوہ گاہِ کائنات عالمیں
در صفات خویش کنزِ ہر کمال ۔۔۔ دررہِ اسماء حسنیٰ بے مثال

ذکر کرنیوالوں پر رحمت کے فرشتوں کا ہجوم

عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: کل مجلس یذکر اسم الله تعالیٰ فیه تحف الملائکة حتی ان الملائکة یقولون: زید وازادکم الله والذکر یصعد بینهم وهم ناشروا اجنحتهم (الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۴۷/۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ مجلس جس میں اللہ تعالیٰ کے نام کا ذکر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہو اس کو فرشتے گھیر لیتے ہیں یہاں تک کہ ملائکہ کہتے ہیں: اور زیادہ ذکر کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں زیادہ ثواب دیگا۔ ذکر فرشتوں کے درمیان بلند ہوتا ہے اور وہ اپنے پر پھیلائے ہوتے ہیں۔

☆ عنْ ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: ما بین قوم یذکرون الله الا حفت بهم الملائکة وغشیتهم الرحمة ونزلت علیهم السکینة وذکرهم الله فیمن عنده ۔ (الجامع للترمذی باب ماجاء فی القوم یجلسون، ۲/۱۷۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں انہیں ملائکہ گھیر لیتے ہیں اور رحمت الٰہی ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینہ اور چین اترتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرشتوں کی مجلس میں ان کا ذکر فرماتا ہے۔

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت اس حدیث کے ضمن میں فتاویٰ رضویہ شریف (۲/۱۷۵) میں فرماتے ہیں۔

ہر محبوب خدا کا ذکر محل نزول رحمت ہے۔ امام سفیان بن عیینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

عند ذکر الصالحین تنزل الرحمة ۔ نیکوں کے ذکر کے وقت رحمت الٰہی اترتی ہے۔

ابو جعفر حمدان نے ابو عمرو بن نجید سے اسے بیان کر کے فرمایا: فرسول الله صلی الله علیه وسلم رأس الصالحین ۔

تو رسول اللہ ﷺ تو سب صالحین کے سردار ہیں۔

لہٰذا ذکر رسول اللہ بلاشبہ باعث نزول رحمت الٰہی ہے۔

ذاتِ پاکش درد و عالم بے نظیر — مالکِ ہر دور و رحمٰن و خبیر
ماہتاب و آفتابِ آسماں — از جمالش نور دارند بے گماں
ہست او موجود در جملہ جہاں — ہادی و مطلوب و مقصودِ زماں
ہیچ کس را نیست راہِ دم زدن — در حضورِ کبریائے ذوالمنن
خالقِ کل رازق کل رب کل — رہنمائے رہنمایانِ سبل
کل شیء هالك فرمانِ حق — از کتابش یاد دارم ایں سبق
نقویٔ مسکین چہ میگوید ثنا — ذاتِ پاکش از خیالا تم ورا

یاد او کن یاد او کن یاد او

☆ عن ابی الحوزاء اوس بن عبد الله بن الربعی رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: اکثروا ذکر الله حتی یقول المنافقون: انکم مراؤن ۔

(کنز العمال ۱۷۵۴، ۱/۴۱۴، الجامع الصغیر ۱/۸۶)

حضرت ابو الحوزاء اوس بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر اتنی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کثرت سے کرو کہ منافق لوگ کہنے لگیں کہ یہ ریا کار ہیں۔

☆ عن عبد الله بن عباس رضی الله تعالٰی عنهما قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: اذکروا الله ذکرا یقول المنافقون: انکم تراؤن ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرو یہاں تک کہ منافق کہنے لگیں یہ لوگ ریا کار ہیں۔(المعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/۱۶۹، الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۶۱)

☆ عن عبد الله بن بشیر رضی الله تعالٰی عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: لا یزال لسانك رطبا من ذکر الله ۔ (الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل الذکر، ۲/۱۷۳، المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۱۸۸، السنن الکبری للبیهقی، ۳/۳۷۱، المستدرك للحاکم، ۱/۴۹۵، الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۳۹۴، حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۹/۵۱، التاریخ الکبیر للبخاری، ۱/۲۱۶، اتحاف السادة للزبیدی، ۵/۶، کنز العمال، للمتقی، ۱۸۴۱، ۱/۴۲۷، الامالی للشجری، ۱/۲۵۵، الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۴۹)

حضرت عبداللہ بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمیشہ ذکر الٰہی میں زبان تر رہے۔

☆ عن ام انس رضی الله تعالٰی عنهما قالت: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: اکثری من ذکر الله، فانك لا تاتین بشیء احب الیه من کثرة ذکره ۔ (الدر المنثور للسیوطی ۵/۲۰۵، الجامع الکبیر ۲/۷۵۷)

حضرت ام انس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اللہ کا ذکر بکثرت کرو کیونکہ تو کوئی چیز ایسی نہ لائے گی جو خدا کو اپنی کثرت ذکر سے زیادہ پیاری ہو۔

☆ عن ابی هریرة رضی الله تعالٰی عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: من لم یکثر ذکر الله فقد بریٔ من الایمان ۔ (الدر المنثور ۵، ۲۰۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو ذکر الٰہی کی کثرت نہ کرے وہ ایمان سے بیزار ہو گیا۔

☆ عن معاذ بن جبل رضی الله تعالٰی عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: اذکروا الله عند کل شجر وحجر ۔ (السنن الکبری للبیهقی ۱/۳۲۸)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر سنگ و شجر کے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت فتاویٰ رضویہ شریف میں لکھتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کوئی فرض مقرر نہ فرمایا، مگر یہ کہ اس کے لئے ایک حد معین کر دی، پھر عذر کی حالت میں لوگوں کو اس سے معذور رکھا سواذکر کے،، کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے کوئی حد نہ رکھی جس پر انتہا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہو اور نہ کسی کو اس کے ترک میں معذور رکھا مگر جس کی عقل سلامت نہ رہے اور بندوں کو تمام احوال میں ذکر کا حکم دیا ان کے شاگرد امام مجاہد فرماتے ہیں: تو ذکر الٰہی ہمیشہ ہر جگہ محبوب و مرغوب و مطلوب مندوب ہے۔

جس سے ہر گز ممانعت نہیں ہو سکتی جب تک کسی خصوصیت خاصہ میں کوئی نہی شرعی نہ آئی ہو۔ (فتاوی رضویہ ۲/ ٦٧٧)

اے خالق ارض وسما ارحم لنا ارحم لنا — اے مالک ہر دوسرا ارحم لنا ارحم لنا

ہے اول وآخر تو ہی اور باطن وظاہر تو ہی — اے عقل انساں سے ورا ارحم لنا ارحم لنا

تو کل بھی تھا، ہے آج بھی، تو ہے رہے گا تا ابد — قائم قدیم و دائماً ارحم لنا ارحم لنا

شمس وقمر شجر وحجر جن وبشر شام وسحر — سجدے میں کرتے ہیں دعا ارحم لنا ارحم لنا

ہو گل کی بو، کوئل کی کو یا نغمگی آبجو — ہر شے میں ہے جلوہ ترا ارحم لنا ارحم لنا

اے حامی بے چارگاں اے چارہ ساز بیکساں — اے غمزدوں کے آسرا ارحم لنا ارحم لنا

عابد کے حال زار پر یا رب نگاہ لطف کر — باچشم نم ہے التجا ارحم لنا ارحم لنا

کثرت سے ذکر کرنے والے

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اکثروا ذکر اللہ حتی یقولوا مجنون۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر اس درجہ بکثرت کرو کہ لوگ مجنوں بتائیں۔ (المسند لا بن حنبل، ۳/ ٦٨، المستدرك للحاكم ۱/ ۴۹۹، كنز العمال، ۱/ ۴۱۴)

گر تو خواہی زیستن با آبرو — ذکر او کن ذکر او کن ذکر او

ہر گدا را ذکر او سلطاں کند — ذکر او بس زیور ایماں بود

ہر کہ دیوانہ بود درذکر حق — زیر پائش عرش وکرسی نہ طبق

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ مکہ کے ایک راستے پہ تشریف لے جا رہے تھے جب جمدان (پہاڑ جو کہ مدینہ شریف کے قریب پڑتا ہے یہاں سے پیدل مدینے پاک ایک رات کی مسافت ہے) کے پاس سے گذرے تو فرمایا:

سبق المفردون ۔ الگ رہنے والے سبقت لے گئے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی **وما المفردون یا رسول اللہ** ۔ حضور! الگ رہنے والے کون لوگ ہیں؟ **قال الذاکرون اللہ کثیرا والذاکرات** ۔ فرمایا: کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں۔ (رواہ مسلم، مشكوة، باب ذكر الله عزوجل والتقرب اليه)

☆ طبرانی نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ پہاڑ روزانہ ایک دوسرے سے نام بنام پوچھتے ہیں کہ کیا تجھ پہ کوئی اللہ تعالیٰ کا ذاکر گذرا، اگر کوئی پہاڑ کہتا ہے ہاں گذرا ہے تو سب اس کو مبارک دیتے ہیں، عوارف المعارف میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے زمین کے حصوں کے بارے میں بھی ایسا ہی مروی ہے کہ روزانہ صبح وشام زمین کے بعض حصے بعض دوسروں سے یہی سوال کرتے ہیں کہ کیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تجھ پہ کوئی اللہ کا ذکر گذر رہا بیٹھا ہے اگر کوئی حصہ ہاں میں جواب دے تو دوسرے حصے کہتے ہیں تو ہم سے افضل ہے۔

(مراۃ بحوالہ مرقات)

☆ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے مثل الذی یذکر ربہ والذی لا یذکر مثل الحی والمیت ۔ جو اللہ کا ذکر کرے وہ زندہ کی طرح ہے اور جو نہ کرے وہ مردہ کی طرح ہے۔ (مشکوۃ عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ)

پوشیدہ ہے ہر شیء میں مگر جلوہ گزیں ہے　ظاہر ہے کسی نے بھی مگر دیکھا نہیں ہے
میں ڈھونڈتا پھرتا ہوں تجھے دشت وجبل میں　تو جبکہ رگ جاں سے بھی کچھ اور قریں ہے
انجم وقمر نغمہ وگل میں نہ ہو کیوں حسن　خود خالق کونین جمیل اور حسیں ہے
کوہ طور کے جلوے ہوں کہ انوار حرا ہوں　ہر سمت ہو یدا ترا ہی عکس مبیں ہے
گو تحت ثریٰ سے بھی کوئی اس کو پکارے　فریاد وہی سنتا ہے جو عرش نشیں ہے
پلتے ہیں ترے در پہ سبھی کافر ومشرک　یا رب ترے الطاف کی تو حد ہی نہیں ہے
ہے دونوں جہاں میں تو ہی عابد کا سہارا　خم تیری ہی چوکھٹ پہ سدا اس کی جبیں ہے

ذکر سے محروم لوگ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

من قعد مقعدا لم یذکر اللہ فیہ کانت علیہ من اللہ ترۃ ومن اضطجع مضطجعا لم یذکر اللہ فیہ کانت علیہ من اللہ ترۃ ۔ (رواہ ابو داؤد، مشکوۃ باب ذکر اللہ عزوجل......)

جو کسی مجلس میں بیٹھے یا کسی خوابگاہ میں لیٹے اور وہاں اللہ کا ذکر نہ کرے تو اس پر اللہ کی طرف سے حسرت وندامت ہوگی۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

ما من قوم یقومون من مجلس لا یذکرون اللہ فیہ الا قاموا عن مثل جیفۃ حمار وکان علیہم حسرۃ ۔ (رواہ احمد وابو داؤد، مشکوۃ باب ذکر اللہ عزوجل)

جو قوم کسی جگہ بیٹھے اور اللہ کا ذکر کیے بغیر اُٹھ جائے تو وہ مجلس ان کے لئے مردار گدھے کی طرح ہے اور ان پہ حسرت وندامت ہوگی۔

☆ انہی سے ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

ما جلس قوم مجلسا لم یذکر اللہ فیہ ولم یصلوا علی نبیہم الا کان علیہم ترۃ فان شاء عذبہم وان شاء غفر لہم (رواہ الترمذی، مشکوۃ باب ذکر اللہ عزوجل)

نہ بیٹھی کوئی قوم کسی مجلس میں کہ نہ تو اللہ کا ذکر کرے اور نہ اپنے نبی علیہ السلام پہ درود بھیجے مگر یہ مجلس ان کے لئے حسرت وندامت ہوگی اگر اللہ چاہے تو انہیں عذاب دے چاہے تو بخش دے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تیرے غم میں جو نہ گذرے بیکار زندگی ہے — تجھے یاد کرتے رہنا یہی شان بندگی ہے
اے مرے کریم مجھ پر بھی کرم نوازیاں ہوں — کہ ترے کرم کا چرچا گھر گھر، گلی گلی ہے
عرب وعجم کے والی میں نہ جاؤں در سے خالی — ترے در پہ جو بھی آیا اسے ہر خوشی ملی ہے
تیرے رخ پہ کیا سجے ہیں یہ تجلیوں کے سہرے — جو ہے رونق دو عالم ترا حسن سرمدی ہے
شب غم کے گیسوؤں نے مجھ پر کیا تھا سایہ — تیرا نام لب پہ آیا تو میری شام غم ٹلی ہے
دامن سجا کے جائیں اشکوں کے موتیوں سے — دربار مصطفیٰ میں جس جس کی حاضری ہے
ہیں یہ نام مصطفیٰ کی سبھی عزتیں نیازی — ورنہ تیرے جہاں میں اچھوں کی کیا کمی ہے

(عبدالستار نیازی)

حق تعالیٰ کی منت پہ لاکھوں سلام

حضرت اُمِّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

کل کلام ابن ادم علیه لا له الا امر بمعروف او نهی عن منکر او ذکر الله ۔

(رواه الترمذی، وابن ماجه، مشکوٰة)

انسان کا ہر کلام اس پہ وبال ہے، مفید نہیں سوائے اس کے کہ اچھی بات کا حکم دے یا برائی سے روکے یا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے۔

☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

لا تكثروا الكلام بغير ذكر الله فان كثرة الكلام بغير ذكر الله قسوة للقلب وان ابعد الناس من الله القلب القاسی (رواه الترمذی، مشکوٰة)

اللہ کے ذکر کے علاوہ زیادہ باتیں نہ کرو کیونکہ بغیر ذکر خدا کے زیادہ باتیں دل کی سختی ہیں اور لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ دور سخت دل والا ہے۔

☆ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم سفر میں تھے کہ یہ آیت اتری **والذین یکنزون الذهب......** (التوبہ) جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے ہیں...... بعض صحابہ کرام نے عرض کی کاش ہمیں پتہ چل جاتا کہ کون سا مال سب سے اچھا ہے پھر ہم وہی جمع کرتے (یہ سن کر) حضور علیہ السلام نے فرمایا: **افضله لسان ذاكر وقلب شاكر وزوجة مؤمنة تعينه على ايمانه ۔**

بہترین مال ذاکر زبان، شاکر دل اور مومنہ بیوی ہے جو ایمان پر اس کی مدد کرے۔ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ، مشکوٰۃ)

☆ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مسجد میں ایک حلقے پہ گذرے تو ان لوگوں سے پوچھا کہ تم کس لئے یہاں بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا اللہ کے ذکر کے لئے بیٹھے ہیں، فرمایا: اللہ کی قسم اُٹھا کر کہتے ہو کہ صرف اسی مقصد کے لئے بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا! اللہ کی قسم ہمیں کسی اور چیز نے نہیں بٹھایا، فرمایا میں نے تم پہ کسی تہمت کی بنا پہ قسم نہیں لی، (تم جانتے ہو) میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضور علیہ السلام کے بہت قریب تھا، پھر آپ ﷺ سے احادیث بھی کم روایات کیں' ایک مرتبہ حضور علیہ السلام (اسی طرح کے) ایک حلقے پر گذرے تو انہیں فرمایا ما اجلسکم ھھنا، تمہیں یہاں کس چیز نے بٹھایا ہے؟ انہوں نے عرض کی جلسنا نذکر اللہ ونحمدہ علی ما ھدانا الاسلام ومن بہ علینا ۔ ہم اللہ کا ذکر کرنے اور اس بات پہ اس کا شکر کر رہے ہیں کہ اس نے ہمیں اسلام کی ہدایت دی اور (اپنے نبی علیہ السلام کو بھیج کر) ہم پہ احسان کیا فرمایا: قسم سے کہتے ہو کہ تمہیں اسی چیز نے بٹھایا ہے عرض کی قسم سے کہتے ہیں فرمایا تم پہ تہمت کی بنا پر قسم نہیں لے رہا بلکہ میرے پاس جبریئل علیہ السلام آئے ہیں اور انہوں نے بتایا ان اللہ عزوجل یباھی بکم الملائکۃ ۔ اللہ تعالیٰ تمہاری وجہ سے فرشتوں پہ فخر ومباہات فرما رہا ہے (رواہ مسلم، مشکوٰۃ)

☆ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی: حضور احکامِ شریعت بہت ہو گئے ہیں، مجھے تو کوئی ایسی بات بتا دیں جسے میں مضبوطی سے تھام لوں، فرمایا: لا یزال لسانک رطبا من ذکر اللہ ۔ ہمیشہ تیری زبان اللہ کے ذکر سے تر رہے۔ (ترمذی ابن ماجہ، مشکوٰۃ)

الٰہی الٰہی الٰہی اِلٰہ میں ہوں اپنے اعمال بد سے تباہ
الٰہی میں عاجز ہوں بندہ ترا گناہوں سے ہے حال بد تر مرا
الٰہی سراپا ہوا میں گناہ ہوئی مجھ سے گم آہ نیکی کی راہ
الٰہی مجھے ہے یہ شرمندگی کہ بن آئی مجھ سے نہ کچھ بندگی
میں شرمندہ ہوں اپنی اس عقل سے کہ غافل رہا جو رہِ وصل سے
خرد وہ کہ جوئندۂ یار ہو بجز یار آنکھوں میں سب خار ہو
خرد وہ کہ خوش تجھ کو رکھے مدام رہے حکم میں تیرے وہ صبح وشام
کیا عمر بھر میں ترے بر خلاف بھلا اس سے زیادہ ہو کیا ظلم صاف
رہا میں سدا بحرِ غفلت میں غرق نہ سمجھا کبھی نیک اور بد میں فرق
الٰہی مری عمر دشمن نے لی رہی شہوت اور حرص باقی وہی
ہوئی حرص زیادہ ہوا میں تمام نہ افسوس کوئی کیا نیک کام
الٰہی میں نے کی گرچہ کوشش بڑی ولے ساری تدبیر اُلٹی پڑی
الٰہی میں بھٹکا بہت در بدر ترے در پہ آخر پڑا آن کر
کہاں جاؤں تیرے سوا کون ہے کروں جس سے جا التجا کون ہے

(حاجی امداد اللہ مہاجر مکی)

غازی ومجاہد سے بھی افضل کون؟

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام سے سوال کیا گیا ای العباد افضل وارفع درجۃ عند اللہ یوم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

القیامة بندوں میں سے کون ہے جو اللہ کے نزدیک افضل اور قیامت کے دن بلند درجے والا ہے؟ فرمایا کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والا مرد اور عورت۔ عرض کیا گیا حضور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا (کہاں گیا) فرمایا لو ضرب بسیفه فی الکفار والمشرکین حتی ینکسر ویختضب دما فان الذاکر افضل منه درجه اگر غازی کفار و مشرکین پہ اتنی تلوار چلائے کہ اس کی تلوار ٹوٹ جائے اور خود خون میں رنگ جائے تب بھی اللہ کا ذکر کرنے والا اس سے ایک درجہ افضل ہے یا درجہ میں افضل ہے۔ (احمد ترمذی، مشکوٰۃ)

☆ حضرت امام مالک علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ مجھے حضور علیہ السلام کا یہ فرمان پہنچا

ذاکر اللہ فی الغافلین کا لمقاتل خلف الفارین و ذاکر اللہ فی الغافلین کغصن اخضر فی شجر یابس۔

غافلوں میں ذاکر ایسے ہے جیسے جہاد سے بھاگنے والوں میں مجاہد اور غافلوں میں ذاکر ایسے ہے جیسے خشک درخت میں ہری شاخ ایک روایت میں ہے مثل الشجرۃ الخضراء فی وسط الشجر ۔ جیسے (خشک) درختوں میں سرسبز درخت۔

و ذاکر اللہ فی الغافلین مثل مصباح فی بیت مظلم

اور غافلوں میں ذاکر ایسے ہے جیسے اندھیرے گھر میں روشن چراغ۔

و ذاکر اللہ فی الغافلین یریه اللہ مقعدہ من الجنة وھو حی

غافلوں میں ذکر کرنے والے کو اس کی زندگی میں ہی اسکا جنت والا گھر اللہ تعالیٰ دکھادے گا

و ذاکر اللہ فی الغافلین یغفر بعدد کل فصیح واعجم والفصیح بنوا دم والاعجم البھائم ۔

(رواہ رزین، مشکوۃ)

اور غافلوں میں ذاکر کی تمام فصحاء اور اعاجم کے برابر بخشش ہو جاتی ہے یعنی انسانوں اور جانوروں کے برابر۔

یہی حدیث بعض کتب میں مندرجہ ذیل الفاظ کے اضافے سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی گئی ہے اس میں اضافی الفاظ یہ ہیں

و ذاکر اللہ فی الغافلین ینظر اللہ الیه نظرۃ لا یعذبه بعدھا ابدا ۔ وذاکر اللہ فی السوق له بکل شعرۃ نور یوم القیامة ۔

غافلوں میں رہ کر ذکر خدا کرنے والے پر اللہ تعالیٰ ایسی نظر فرماتا ہے کہ اس کے بعد اسے کبھی عذاب نہ دے گا اور بازار میں ذکر الٰہی کرنے والے کے ہر بال کے بدلے قیامت کے دن نور رہے گا۔

(بیھقی، شعب الایمان، ۱:۲:۱۲، رقم ۵۶۷، ابن المبارک، الزھد ۱:۱۲۲، رقم ۳۵۷)

☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ما عمل العبد عملا انجی له من عذاب الله من ذکر الله ۔ (رواہ مالک ۔مشکوۃ)

بندے نے ذکرِ الٰہی سے بڑا کوئی ایسا عمل نہیں کیا جو اس کو اللہ کے عذاب سے زیادہ بچانے والا ہو۔

☆ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوعثمان نہدی نے کہا: مجھے معلوم ہے کہ جس وقت میرا رب میرا ذکر کرتا ہے، لوگوں نے پوچھا وہ کیسے؟ فرمایا: **ان الله یقول فاذکرونی اذکر کم** ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا۔ **فاذا ذکرت ذکرنی** ۔ پس جب میں اس کا ذکر کرتا ہوں تو میرا رب اس وقت میرا ذکر فرما رہا ہوتا ہے۔

(بیہقی، شعب الایمان، ۱:۴۰۶، رقم: ۵۵۱، الترغیب والترھیب، ۲:۲۵۲، رقم ۲۲۸۸)

☆ **عن انس رضی الله تعالیٰ عنه، قال: سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول: علامة حب الله حب ذکر الله، وعلامة بغض الله بغض ذکر الله ۔**

"حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اللہ سے محبت کی علامت اس کے ذکر سے محبت کرنا ہے اور اللہ سے بغض کی علامت اس کے ذکر سے بغض رکھنا ہے۔"

(بیہقی، شعب الایمان، ۱:۳۶۷، رقم: ۴۰۹، ۴۱۰، دیلمی، الفردوس بما ثور الخطاب، ۳:۵۴، رقم: ۴۱۴۱، ہندی، کنز العمال، ۱:۴۱۷، ۴۱۸، رقم: ۱۷۷۶)

نہ مڑ مڑ جگ تے آنا ایں   کجھ کھونا ایں کجھ پانا ایں
اٹھ جاگ سفر نوں جانا ایں

نت سوں سوں رات گزاریں توں   اس غفلت مار مکانا ایں
اٹھ جاگ سفر نوں جانا ایں

بن یاد خدا وند باری دا   کیہہ تیرا کھانا دانہ ایں
اٹھ جاگ سفر نوں جانا ایں

چھڈ جھگڑا دنیا فانی دا   کیہ اینویں مغز کھپانا ایں
اٹھ جاگ سفر نوں جانا ایں

چھڈ چغلی جھوٹ تے چوری نوں   جے اپنا آپ چھڑانا ایں
اٹھ جاگ سفر نوں جانا ایں

جا پہنچے وقت مسیتی توں   ایہہ دھروں حکم ربانا ایں
اٹھ جاگ سفر نوں جانا ایں

کر پوجا رب دی ہر ویلے   جے اپنا لیکھ جگانا ایں
اٹھ جاگ سفر نوں جانا ایں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رکھ تقویٰ حق تعالیٰ دا جس رحمت نال بچانا ایں
اٹھ جاگ سفر نوں جانا ایں

ذکرِ خدا کے فوائد کثیرہ

ذکر الٰہی کے علماء نے سو سے زیادہ فوائد بیان کیے ہیں، ان میں سے کچھ کا ذکر کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ وہ فوائد جو مختصر الفاظ میں بیان کیے جاسکتے ہیں ان میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں یادرہے! ان تمام فوائد میں سے ایک ایک فائدہ یا تو قرآن پاک کی کسی آیت سے حاصل ہے یا کسی نہ کسی حدیث سے مستناد ہے ان آیات واحادیث کو بیان کرنے سے چونکہ سلسلہ بہت طویل ہوجائے گا لہٰذا صرف فائدہ کا ذکر کرنے پہ اکتفا کیا جائے گا۔ مگر چند مقامات پہ ماخذ کا ذکر بھی ہوگا۔ ان شاء اللہ

☆ ذکر الٰہی شیطان کو ذلیل ورسوا کردیتا ہے۔

☆ ذکر الٰہی خدا تعالیٰ کی رضا وخوشنودی کا باعث ہوتا ہے۔

☆ دل کے تمام غم وفکر وقلبی پریشانیوں کو دفع کرتا ہے۔

☆ دل میں فرح وسرور انبساط اور عیش وخوشی پیدا کرتا ہے۔

☆ دل اور بدن کو طاقت بخشتا ہے۔

☆ دل کو روشن اور چہرے کو نورانی کرتا ہے۔

☆ کشائش رزق کا موجب ہے۔

☆ ذاکر کو رعب وہیبت، لذت وحلاوت اور غور وتدبر کا لباس پہناتا ہے۔

☆ اس سے محبت الٰہی پیدا ہوتی ہے جو اسلام کی روح۔ آسیائے ملت کا قطب اور سعادت ونجات کا مدار ہے اور اللہ عزوجل نے ہر چیز کا کوئی نہ کوئی سبب بنا دیا ہے اور محبت کا سبب ووسیلہ ذکر الٰہی کی مداومت ہے۔ جوں جوں ذکر میں اضافہ ہوگا۔ توں توں محبت الٰہی بڑھتی جائے گی۔ لہٰذا محبت الٰہی کے طالب وخواہشمند کو تمام علائق توڑ کر ذکر الٰہی پر ٹوٹ پڑنا چاہیے اور حد سے زیادہ شوق ورغبت اور توجہ وانہماک سے ادا کرنا چاہیئے کیونکہ جس طرح علم درس ومذاکرہ اور تکرار سے بڑھتا ہے اسی طرح کثرت ذکر سے محبت الٰہی بڑھتی ہے جس طرح درس وتکرار کا علم دروازہ ہے اسی طرح ذکر الٰہی محبت کا دروازہ محبت کا شارع اعظم اور صراط اقوم (سیدھا راستہ) ہے۔

☆ ذکر الٰہی سے محاسبہ نفس کا مادہ پیدا ہوتا ہے حتیٰ کہ ذکر ذاکر کو "باب الاحسان" یعنی دروازہ احسان کے اندر داخل کر کے دم لیتا ہے۔ جہاں پہنچ کر وہ خدا کی اس طرح عبادت کرتا ہے گویا خدا تعالیٰ کو بچشم خود دیکھ رہا ہے۔ مگر یادرکھئے! جس طرح کوئی شخص دھرنا مار کر بیٹھ رہنے سے گھر تک نہیں پہنچ سکتا۔ بعینہ اس طرح کوئی شخص ذکر الٰہی سے غافل بیٹھ کر مقام احسان تک نہیں پہنچ سکتا۔

بسم اللہ پڑھ کے چل قلمیں لکھ کلمے پاک دی گل قلمیں
دس عظمت عشق حقیقی دی ہُن ہو کے سر دے بل قلمیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کُل عالم دا رب اللہ اے — حق اوّل آخر کلا اے
اے نقوی ظاہر باطن وچہ — ہر پاسے اللہ اے
رب باقی تے لاثانی اے — ایہہ ساری دنیا فانی اے
اے نقوی حق تعالیٰ دی — کُل عالم تے سلطانی اے
اک خالق رازق مولیٰ اے — ایہہ ساری دنیا رولا اے
کر ذکر خدا دا اے نقوی — جو سب توں اعلیٰ اولیٰ اے

ذکر الٰہی سے انابت حاصل ہوتی ہے

☆ ذکر الٰہی سے انابت حاصل ہوتی ہے، انابت کہتے ہیں رجوع الی اللہ کو تو انسان جب ذکر الٰہی کی وجہ سے خدا کی طرف زیادہ رجوع کرے گا' اسی قدر اس کا دل تمام حالات، تمام معاملات اور تمام کاروبار میں خدا تعالیٰ کی جانب پھریگا۔ خدا کی طرف متوجہ ہوگا اور محض خدا تعالیٰ کو ہی اپنا مربی تصور کرے گا حتیٰ کہ صرف ایک خدا ہی اس کا ملجاو ماویٰ اور خدا ہی اس کی جائے پناہ ہوگا۔ خدا ہی ہر مصیبت و پریشانی میں اس کا دستگیر ہوگا اور خدا ہی اس کا مرجع و معاد اور قبلہ و کعبہ دل ہوگا اور نزول مصائب و بلیات کے وقت صرف ایک خدا ہی کو پکارنے کا عادی، بلکہ ماہر و پختہ کار ہو جائے گا۔

☆ ذکر الٰہی، تقرب الٰہی کا موجب ہوتا ہے۔ جس قدر ذکر الٰہی میں کوشش ہوگی اسی تناسب سے قرب زیادہ ہوگا اور جس قدر غفلت زیادہ ہوگی اسی قدر بعد ہوگا۔

☆ ذکر الٰہی سے انسان پر معرفت کے بڑے بڑے دروازے کھل جاتے ہیں، اور جس قدر زیادہ کرتا ہے اسی قدر معرفت میں بڑھتا جاتا ہے حتیٰ کہ معرفت الٰہی کا سب سے بڑا عارف اعظم بن جاتا ہے۔

☆ ذکر الٰہی دل میں خدا تعالیٰ کی ہیبت وعظمت اور عزت وجلال کا سکہ بٹھاتا ہے کیونکہ ذاکر کے دل پر خدا تعالیٰ کا انتہائی غلبہ واستیلا چھا چکا ہوتا ہے اور وہ پوری طرح حضور قلب سے خدا کی طرف راجع ہوتا ہے۔ مگر ایک غافل الذکر انسان کی یہ حالت بالکل نہیں ہوتی' کیونکہ اس کے دل پر ہیبت الٰہی کا محض معمولی اور باریک سا پردہ ہوتا ہے۔

☆ خدا تعالیٰ کا ذکر کرنے سے اللہ عزوجل آسمانوں میں اس کا تذکرہ کرتا ہے' چنانچہ ارشاد الٰہی ہے:

فاذکرونی اذکرکم — تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔

اور ذکر میں اگر یہی ایک وصف (تذکرۂ الٰہی) موجود ہو تو اس کے لئے یہی شرف وفضیلت کافی ہے۔ چہ جائیکہ دیگر اوصاف حسنہ اس میں مرکوز ہوں چنانچہ حضور ﷺ سے حدیث قدسی میں آتا ہے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

من ذکرنی فی نفسی ذکرتہ فی نفسی ومن ذکرنی فی ملاءٍ ذکرتہ فی ملاءٍ خیر منھم
جو مجھے تنہائی میں یاد کرے میں اسے تنہائی میں یاد کرتا ہوں اور جو کسی مجلس میں میرا ذکر کرے تو میں اس مجلس میں اس کا تذکرہ کرتا ہوں جو اس مجلس سے بھی بہتر ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ ذکرالٰہی حیات قلبی کا موجب ہے، جوں جوں انسان ذکرالٰہی کرتا ہے اس کے دل میں نئی زندگی پیدا ہو جاتی ہے۔ میں (ابن قیم) نے ابن تیمیہ سے سُنا ہے کہ دل کے لئے ذکر ایسا ہے جیسے مچھلی کے لئے پانی تو بتلایئے پانی سے جُدا ہونے پر مچھلی پر کیا گذرتی ہے؟

☆ ذکر دل اور روح دونوں کی غذا ہے' انسان کو جب ذکرالٰہی کی خوراک نہ ملے تو وہ اس جسم کی طرح بیکار و ناکارہ ہو جاتا ہے جس کی خوراک بند کر لی جائے تو وہ کسی کام کا نہیں رہ جاتا۔

☆ ذکر دل کا زنگ اتار دیتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں بیان ہو چکا ہے کہ ہر چیز کو زنگ لگ جاتا ہے اور دل کا زنگ غفلت و ہوا اور خواہش نفسانی ہے اور اس کی جلا، ذکرالٰہی اور توبہ واستغفار ہے۔

☆ ذکرالٰہی تمام گناہوں اور بدیوں کو محو کر دیتا ہے' کیونکہ ذکر تمام نیکیوں سے اعلیٰ ترین نیکی ہے اور نیکیاں بدیوں کو مٹا دیتی ہیں۔

☆ ذکر انسان و خدا تعالیٰ کی باہمی بیگانگی و بے ربطی کو زائل کرتا ہے کیونکہ غافل انسان اور خدا تعالیٰ کے درمیان کسی قسم کا رابطہ نہیں ہوتا۔ لہٰذا ذکر ہی ایک ایسی چیز ہے جو باہمی رابطہ و تعلقات کو استوار رکھ سکتی ہے۔

خداوندا تو می دانی مفم در بحرِ عصیانم — پریشانم پشیمانم ' پشیمانم ' پریشانم
منم زندہ نہ مَن مردہ نہ من در وصل و ہجرانم — نہ بیدارم نہ خوابیدہ نہ من در نفع و نقصانم
کدامے مذہبے دارم کدامے مشربے دارم — کدامے منصبے دارم لبسے بے ساز و سامانم

ذکر کے کلمات خود ذاکر کا ذکر کرنے لگتے ہیں

☆ ذاکر خدا تعالیٰ کا جن کلمات جلالت اور تسبیحات وتحمیدات سے ذکر کرتا ہے وہی اذکار مصائب وتکلیف کے وقت اس کا ذکر کرنے لگتے ہیں، کیونکہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے مسند احمد میں محبوبِ خدا ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

ان مـاتـذ كرون من جلال الله عزوجل من التهليل والتكبير والتحميد يتعاطفن حول العرش لهن دوى كـدوى الـنـحـل يـذكـر بـصاحبهن افلا يحب احدكم ان يكون له ما يذكر به هذا الخ او بمعناه

ہیبت وجلال خداوندی سے جو تم اس کی تہلیل وتکبیر اور تحمید کرتے ہو۔ وہ (کلمات) جا کر عرش الٰہی کے گرد گھومنے لگ جاتے ہیں اور شہد کی مکھیوں کی طرح آواز نکالتے ہیں اور اپنے فاعل کو یاد کرتے ہیں۔ کیا تمہیں پسند نہیں کہ تمہیں بھی کوئی چیز عرش الٰہی کے پاس یاد کرے اور تمہارے تذکرے کرے؟

☆ جب انسان عیش وکشادگی میں ذکرالٰہی کرتے کرتے خدا تعالیٰ سے تعارف اور راہ ورسم پیدا کر لیتا ہے اور خدا تعالیٰ کا واقف کار بن جاتا ہے تو اللہ عزوجل تنگی وشدت میں اس کا واقف ومددگار رہتا ہے اور اسے جان پہچان رکھتا ہے اور ہر وقت اس کی دستگیری فرماتا ہے۔ چنانچہ اسی مفہوم کی ایک حدیث بھی آئی ہے کہ:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

''خدا تعالیٰ کا مطیع و ذکر گذار بندہ جب اللہ عزوجل کو سختی و مصیبت کے وقت پکارتا ہے یا اپنی کسی حاجت کے لئے دست سوال دراز کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں خدایا کسی واقف و معروف شخص کی معروف سی آواز سنائی دیتی ہے، لیکن اللہ عزوجل سے اعراض کنندہ غافل شخص جب خدا تعالیٰ کو پکارتا اور اس کے سامنے دست سوال دراز کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں مولا! کسی منکر و ناواقف شخص کی غیر معروف آواز ہے۔''

☆ ذکر خدا عذاب الٰہی سے نجات کا ذریعہ ہے جیسا کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ، کا قول ہے اور مرفوعاً حضور ﷺ سے بھی مروی ہے حدیث گذر چکی ہے کہ

ما عمل ادمی انجی له من عذاب الله من ذکر الله تعالیٰ (رواہ الطبرانی فی الاوسط)

آدمی کوئی ایسا عمل نہیں کرتا جو اس کے لئے ذکر الٰہی سے بڑھ کر عذاب الٰہی سے نجات دہندہ ہو۔

☆ ذکر الٰہی کے باعث ذاکر پر اللہ عزوجل کی جانب سے آرام و سکینت نازل ہوتی ہے۔ اسے رحمت الٰہی ڈھانپ لیتی ہے اور اس کے گرد رحمت الٰہی کے فرشتے پرے کے پرے باندھ کر گھیرا ڈال لیتے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے۔

منم ملا نہ من قاضی منم صوفی نہ من غازی
منم شاعر نہ من حاجی منم ایئم نہ من آنم
منم ادنیٰ گدائے تو ہمی خواہم لقائے تو
نمی دانم سوائے تو توئی مقصود ایمانم
گنہ گارم خطا کارم منم ناچار و بیمارم
کرم کن بر دلِ زارم ترا جویم ترا خوانم

ذکر تمام بیہودگیوں سے بچالیتا ہے

ذکر الٰہی زبان کو چغلی و غیبت جھوٹ و بکواس اور گالی گلوچ سے محفوظ رکھنے کا بہترین ذریعہ ہے' کیونکہ آخر کلام تو کرنا ہی ہوتا ہے۔ اگر زبان سے ذکر الٰہی اور تبلیغ احکام نہ کرے تو کبھی جائز بات کہے گا اور کبھی ناجائز بلکہ بسا اوقات حرام، فسق و فجور اور بیہودہ بکواسات کہے گا جس سے زبان کو محفوظ رکھنا از بس ضروری ہے اور وہ محض خدا کا ذکر اذکار کرنے سے ہی محفوظ رہ سکتی ہے اور تجربہ و مشاہدہ دونوں اس پر شاہد ہیں لہٰذا جس نے زبان کو ذکر الٰہی کا عادی بنا دیا، اس نے اپنی زبان کو ہر قسم کے باطل و بیہودہ لغویات اور بکواسات سے محفوظ کر لیا مگر جس کی زبان ذکر الٰہی سے خشک ہو جائے تو ہر لغو و باطل و فحش میں تر رہے گی۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

☆ ذکر الٰہی کی مجالس فرشتوں کی مجلسیں ہوتی ہیں اور لغو و باطل اور خالی از ذکر کی مجلسیں شیطانی مجلسیں ہوتی ہیں۔ اب انسان کے سامنے دونوں مجلسیں ہیں جسے بہتر تصور کرتا ہے اسے خود انتخاب کرے' کیونکہ دنیا و آخرت دونوں جہانوں میں جس کے ساتھ شامل ہوگا، اسی کے ساتھ ہوگا۔

☆ ذکر سے ذاکر خود بھی سعید و نیک بخت ہو جاتا ہے اور اس کا ہمنشین اور ہم مجلس بھی نیک بخت و نیک اقبال ہو جاتا ہے۔ غرضیکہ ذکر الٰہی جہاں اور جس وقت بھی ہو با برکت و قابل عزت چیز ہے۔ لیکن غافل و بیہودہ کو اپنی لغویات اور ذکر الٰہی سے غفلت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے باعث خود بھی بد بخت اور اپنے ہم مجلس کو بھی بد بخت بنا کر رہتا ہے۔

☆ ذکر کی وجہ سے انسان قیامت کے دن حسرت وافسوس سے مامون ومصؤن رہے گا کیونکہ جو مجلس ذکر الٰہی سے خالی ہو وہ مجلس اہل مجلس پر قیامت کے دن حسرت وہلاکت اور بربادی کا موجب ہوگی۔

☆ خلوت میں خدا کی یاد کر کے رونے سے اس دن عرش الٰہی کا سایہ نصیب ہوگا جس دن سخت گرمی اور عدکی دھوپ ہوگی تمام لوگ سورج کی گرمی ودھوپ میں تڑپ رہے ہوں گے اور ذاکر عرش الٰہی کی ٹھنڈی چھاؤں کے نیچے نہایت عیش وآرام کے ساتھ بیٹھے ہوں گے۔

☆ ذاکر کو ذکر الٰہی میں منہمک رہنے کی وجہ سے بارگاہ الٰہی سے وہ وہ انعامات حاصل ہوتے ہیں جو مانگ کر لینے والوں کو بھی حاصل نہیں ہوتے' کیونکہ خلیفہ ثانی حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے حدیث قدسی میں مروی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا:۔

قال سبحانہ تعالیٰ من شغلہ ذکری عن مسئلتی اعطیتہ افضل ما اعطی السائلین ○

جس شخص کو میری یاد سوال ودرخواست کرنے سے روکے رکھے، میں اسے مانگ کر لینے والوں سے زیادہ عنایت کرتا ہوں۔

خرد گم کردم و ہوشم نماند و جانِ من کشتہ — لبم تشنہ سرم تفتہ دلم خستہ و حیرانم
بیا در خانۂ قلبم منم از تو ترا طلبم — رہِ شرقم رہے غربم منم ہرگز نمی دانم
حسابِ روزِ محشر را مرا نقویٰ چہ غم باشد — منم از فضل و احسانش مسلمانم مسلمانم

ذکر خدا تمام عبادات سے افضل بھی ہے اور آسان بھی

ذکر جملہ عبادات سے اعلیٰ وافضل ہونے کے باوجود سب سے سہل وآسان ترین عبادت ہے' کیونکہ زبان کی حرکت جملہ اعضاء وجوارح کی حرکات کی نسبت نہایت خفیف وآسان ترین ہوتی ہے۔ شب وروز جس قدر زبان حرکت کرتی ہے اتنا دیگر اعضاء وجوارح کو حرکت کرنی پڑے تو انہیں انتہائی مشقت ہو اور وہ تھک کر چور ہو جائیں بلکہ اس قدر حرکات تو انسانی طاقت سے باہر ہے۔ یہ زبان ہی کا کام ہے کہ شب وروز اس قدر حرکت کرنے اور ہلنے جلنے سے تھکنے میں نہیں آتی۔

☆ ذکر الٰہی کرنے سے جنت میں پودے اور درخت لگتے ہیں جیسا کہ حدیث گذر چکی کہ معراج کی رات ابراہیم علیہ السلام نے حضور علیہ السلام سے کہا:

اے پیارے محمد! میری طرف سے اپنی امت کو سلام دینا اور کہنا جنت کی زمین بھی نہایت بہترین واعلیٰ ہے اور پانی بھی میٹھا ہے اور بے نمکین ہے۔ مگر ہے وہ صاف اور چٹیل میدان اور اس کے پودے یہ ہیں سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الٰہ الا اللہ، اللہ اکبر (ترمذی)

ترمذی شریف ہی کی ایک اور حدیث ہے جس میں حضور علیہ السلام نے فرمایا:

من قال سبحان اللہ وبحمدہ غرست لہ نخلۃ فی الجنۃ ۔ (حسن صحیح بواسطہ ابی زبیر عن جابر)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جو شخص ایک دفعہ سبحان اللہ کہے۔ اس کے لئے بہشت میں ایک کھجور لگائی جاتی ہے۔

☆ ذکر الٰہی پر وہ وہ انعامات مرتب ہوتے ہیں جو دیگر عبادات پر مرتب نہیں ہوتے جیسا کہ کئی احادیث میں گذر چکا اور چند مندرجہ ذیل ہیں۔

ترمذی میں انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

من قال حين يصبح او يمسى (اللهم انى اصبحت اشهدك واشهد حملة عرشك وملائكتك وجميع خلقك انك انت الله لا اله الا انت وان محمدًا عبدك ورسولك اعتق الله ربعه من النار) ومن قالها مرتين اعتق الله نصفه من النار ومن قالها ثلثاً اعتق الله ثلاثة ارباعه من النار ومن قالها اربعاً اعتقه الله من النار ۔

جو شخص صبح یا شام یہ دعا مانگے، کہ خدایا میں تجھ کو تیرے عرش کے اٹھانے والوں کو تیرے فرشتوں اور تیری تمام مخلوقات کو اس اقرار پر گواہ بناتا ہوں کہ تو خدا ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ تیرے بندے اور رسول ہیں تو اللہ عزوجل اس کو ایک چوتھائی ۱/۴ جہنم سے آزاد کر دیتا ہے، دو دفعہ کہے تو نصف آزاد تین مرتبہ کہے تو تین چوتھائی ۳/۴ اور جو چار مرتبہ کہے اسے سو فیصد ہی آزاد کر دیتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ پر یہ حق ہو جاتا ہے کہ اسے راضی کر کے چھوڑے۔

ذکر الٰہی سے ہمیشہ خدا یاد رہتا ہے

حد جلوہ نمائی کی نہ تھی اور نہ ہے — حد تیری خدائی کی نہ تھی اور نہ ہے
گھیرا ہوا ہر شے کو ہے وسعت نے تیری — حد تیری بڑائی کی نہ تھی اور نہ ہے

ذکر الٰہی دیا وخدا پر مداومت سے انسان خدا کو کبھی نہیں بھولتا اور خدا تعالیٰ کو بھول جانا ہی انسان کے لئے اس کی دنیا و آخرت معاش و معاد میں انتہائی شقاوت و بدبختی کا سبب ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو بھلا دینا خود انسان کے نفس و مصالح بھلا دینے کا موجب ہوتا ہے۔ ارشاد الٰہی ہے۔

ولا تكونوا كالذين نسوا الله فانسهم انفسهم اولئك هم الفسقون (حشر ۵۹ ۔ ع ۳)

ان لوگوں کی طرح مت ہو جاؤ جنہوں نے خدا کو بھلا دیا تو خدا نے خود ان سے ان کے نفس بھلوا دیئے یہی لوگ فاسق وبدکار ہیں۔

اب دیکھئے! جب انسان خود اپنے نفس کو بھول جائے تو اس کے تمام مصالح و فوائد سے بے رغبت ہو جائے گا اور اسے بھول کر غیروں کی طرف متوجہ ہو جائے گا۔ لہٰذا اس کا خراب و برباد ہونا لابدی امر ہے اس کی مثال بعینہ باغ و زراعت اور مال مویشی وغیرہ کی سی ہے جن کی اصلاح و درستی مالک کی حفاظت و نگرانی پر موقوف ہے اگر ان کی اصلاح و درستی کو خیر باد کہہ کر کنارہ کشی کی جائے انہیں بھول کر دوسری چیز میں مشغول ہو جائے اور ان کے فوائد و مصالح کو ضائع و برباد کر دے تو ان کا خراب و برباد ہونا یقینی ولابدی امر ہے۔ ان تمام کا انتظام اس کے قائم مقام ہو کر کوئی دیگر شخص بھی سرانجام دے سکتا ہے، تو کیا اگر اپنے نفس کا خیال ترک کر دے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اسے بھول کر دوسری چیز میں مشغول ہو جائے' اس کی حفاظت و نگرانی ترک کر دے اور اس کی اصلاح سے منہ موڑے تو وہ خراب و برباد اور بد بخت نہیں ہوگا؟ پھر خود ہی بتلایئے کیا آپ اسے خراب و برباد کر کے محروم و نامراد ہونا چاہتے ہیں؟ یہی ایسا شخص ہے جس کے جملہ کاروبار حد سے متجاوز ہونے کی وجہ سے مقام افراط تک پہنچ گئے۔ تمام مصالح ضائع ہوئی اور ہلاکت و بربادی' ناکامی و نامرادی اور خسران کے اسباب و علائق نے پوری طرح اسے چاروں طرف سے گھیر لیا اور ان تمام نقصانات سے بچنے کا واحد ذریعہ ہے خدا تعالیٰ کی دوامی یادِ ذکر الٰہی سے والہانہ شیفتگی و وابستگی اور ہر وقت یاد خدا میں رطب اللسان رہنا۔ انسان کو چاہیے کہ یاد اللہ کو اپنی زندگی و حیات کا لازمی جز نہیں بلکہ خود اسی کو حیات و زندگی تصور کرے جس کے سوا انسان کو کچھ چارہ نہیں اور اسے غذا کے قائم مقام سمجھے جس کے فقدان سے جسم کی تباہی و بربادی یقینی ہوتی ہے۔ ہاں شدت پیاس و تلخی کے وقت اسے آب خنک سردیوں اور گرمیوں کا لباس، انتہائی جاڑے اور لوؤں سے بچنے کی جھونپڑی سمجھے۔

بندۂ خدا کے لئے ضروری ہے کہ ذکر الٰہی کو ان تمام چیزوں کے قائم مقام بلکہ ان سے اعظم و اعلیٰ خیال کرے' کیونکہ کہاں روح و قلب کی خرابی و ہلاکت؟ اور کجا بدن کی خرابی و بربادی؟ بدن کی خرابی و ہلاکت یقینی و لابدی سہی مگر بعد از خرابی بسیار پھر بھی قابل اصلاح ہے لیکن روح و قلب کی موت کے بعد تو اس کی اصلاح و فلاح کی امید بھی مفقود اور ناممکن ہے **لا حول و لا قوة الا بالله العلی العظیم**۔

اور ذکر و دوام ذکر میں محض یہی ایک فائدہ جملہ فوائد سے کافی ہے کیونکہ جو خدا تعالیٰ کو بھلا دے' خدا تعالیٰ دنیا میں اس سے اس کا اپنا نفس بھلا دیگا، اور قیامت کو عذاب جہنم میں ڈال کر فراموش کر دیگا۔ ارشاد باری ہے۔

و من اعرض عن ذكری فان له معيشة ضنكاو نحشره يوم القيمة اعمىٰ قال رب لم حشر تنی اعمىٰ وقد كنت بصيرًا قال كذالك اتتك ایاتنا فنسيتها و كذلك اليوم تنسىٰ (طه - ۱۲۴)

جو میرے ذکر سے اعراض کرے اس کے لئے معیشت تنگ ہے اور قیامت کو اسے ہم اندھا کر کے اٹھائیں گے۔ وہ کہے گا: خدایا! مجھے تو نے نابینا کر کے اٹھایا حالانکہ میں (دنیا میں) آنکھوں والا ہوتا تھا۔ اللہ عزوجل فرمائے گا۔ تیرے پاس ہماری آیات آئی تھیں تو تو نے انہیں بھلا دیا۔ اسی طرح آج تجھے بھی فراموش کر دیا جائے گا۔

خدا وند بحال من کرم کن — دِلم را جانبِ شاہِ حرم کن
توئی خلاق و رزّاقِ عوالم — مراد ر دین و دنیا محترم کن
توئی مشکل کشائے ہر دو عالم — مرا محفوظ آثام و ندم کن
نمی دارم سوائے تو خدائے — بجانم فضل و احساں دم بدم کن
ترا خوانم ' ترا بینم بہ ہر سو — مداوائے دلِ درد و الم کن
گنہ گارم ز سرتاپا خطایم — مرا موصوف اخلاق و شیم کن
مرا در دین و دنیا یا الٰہی — بہ عشقِ عالم لوح و قلم کن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مرا در مرگ و در روز قیامت
بہ دینِ سیّد عرب و عجم کن
بفیضانِ شہِ ختمِ نبوت
بلیاتِ رہِ نقویؔ عدم کن

بیدار مغز سویا ہوا ذاکر غافل تہجد گذار سے بہتر ہے

وحدت جو عطا کن میں نہاں ہوتی ہے
سو رنگ میں وہ جلوہ فشاں ہوتی ہے
ہر آن نئی شان میں ہو کر تحلیل
انوار کی صورت میں عیاں ہوتی ہے

ذاکر انسان کو ہر وقت (روحانی) سیر کراتا ہے۔ حالانکہ کبھی وہ بستر خواب پر لیٹا ہوتا ہے کبھی کوچہ و بازار میں پھر رہا ہوتا ہے کبھی تندرست کبھی بیمار کبھی نعمتوں میں اور کبھی لذتوں میں ہر حالت میں اسے روحانی سیر کراتا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ کوئی وقت اور کوئی حالت (روحانی) سیر سے خالی نہیں گذرتی حتیٰ کہ بستر پر سوئے ہوئے غافل تہجد گذار سے کہیں آگے نکل جاتا ہے صبح دیکھو، تو ذاکر بستر خواب پر لیٹے لیٹے منزل طے کر چکا اور قافلہ سے آگے نکل گیا ہوتا ہے۔ لیکن غفلت سے تہجد گذارنے والا شخص بیچارہ جہاں سے چلا تھا وہیں کھڑا نظر آتا ہے، اور یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہے عنایت فرما دیتا ہے۔

ایک عابد کے متعلق حکایت ہے کہ وہ اپنے دوست کے ہاں جا کر مہمان ٹھہرے، اور تہجد پڑھتے پڑھتے تمام رات گذاری مگر میزبان بستر پر لیٹے لیٹے صبح اُٹھا۔ عابد صاحب فرمانے لگے، میاں! تیرے سوتے سوتے قافلہ تو دور نکل گیا، میزبان نے کہا اس کی بہادری کیا جو قافلہ کے ساتھ سفر میں ہی رات گذارے اور صبح اٹھ کر قافلہ کے ساتھ ہی چل کھڑا ہو، جوانمرد تو وہ ہے جو رات بستر پر گذارے اور لیٹے لیٹے صبح کو قافلے سے بھی آگے نکل جائے۔

اس حکایت کے دونوں محمل ہو سکتے ہیں، محمل صحیح بھی اور محمل فاسد بھی۔ اگر یہ محمل قرار دیا جائے کہ انسان بستر پر لیٹے لیٹے سو کر پھڑاکے بھی مارتا ہے اور قانت قائم اللیل و تہجد گذار سے بھی ثواب میں بڑھ جائے تو یہ قطعاً غلط اور باطل ہے۔ اس کا محمل تو یہ ہے کہ بستر پر لیٹنے والے کے دل کا کنکشن خدا سے جڑ چکا ہو اور اس کا دل اپنے پروردگار کے ساتھ معلق ہو اور محبت الٰہی کے ولولہ و جوش نے اس کے دل کو فرش سے اٹھا کر عرش پر پہنچا دیا ہو اور اس کی یہ حالت ہو چکی ہو کہ وہ قدوسیوں کے مقدس جمگھٹوں میں عرش الٰہی کا طواف کرتے کرتے اس طرح رات بسر کر دیا کرتا ہو گویا وہ دنیا و مافیہا سے بالکل بیخبر ہے۔ لیکن سردی یا درد یا تکلیف کے عارضہ سے کسی رات وہ قیام اللیل نہ کر سکے، یا دشمن کے تعاقب میں تہجد نہ پڑھ سکے یا خود اس کے پیچھے پیچھے دشمن آ رہا ہو اور وہ جان کے خطرہ سے بیچارہ چھپتے چھپتے تہجد ادا کر سکے یا دیگر کسی عذر کی بنا پر اس سے قیام اللیل رہ گیا ہو مگر بستر پر لیٹ کر بھی وہ اپنے اندر خدا تعالیٰ کی محبت اور جوش و خروش کا اس قدر جذبہ رکھتا ہو جس کا علم خدا تعالیٰ کو ہے' تو وہ اس شخص سے ہزار درجہ بہتر ہے، جو رات کو تہجد گذارتے تو صبح کر دے مگر اس کے دل کا ایک ایک گوشہ ریا، غرور، تکبر، طلب جاہ اور عزت طلبی کی غلاظت و گندگی سے لبریز ہو چکا ہو یا خود کہیں اور اس کا دل کہیں ہو، تو ایسا شخص یقیناً بستر پر لیٹے لیٹے بھی اس تہجد گذار سے بے شمار مراحل آگے نکل جاتا ہے' کیونکہ عمل کا تعلق بدن سے نہیں دل سے ہوتا ہے تمام تر دارومدار نیت پر ہے کہ اصل چیز جڑ ہے پتے نہیں' کیونکہ ذکر ہی ایک ایسی چیز ہے جو خوابیدہ عزائم کے لئے ہیجان خیز ہے۔ خاموش و مخفی خواہشات کو بھڑکا دیتی ہے اور مردہ جذبات طلب میں نئی روح پھونک دینے والی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چیز ہے۔

ذکرِ الٰہی سے قلب میں حیات اور آخرت کی تمام منازل میں روشنی ملتی ہے

ہر شے میں عیاں کر کے اپنی محبت دکھلائی بہر طرز نزاکت اپنی
ہر رنگ میں دیدارِ محمد کے لئے "ڈالی" ہے خالق نے لذت اپنی

ذکر ہی ایسی چیز ہے جو ذاکر کے لئے دنیا میں بھی نور، قبر میں بھی نور اور آخرت میں بھی نور کا موجب ہوگا اور پلصراط پر اس کے آگے آگے چلتا جائے گا۔ اصل یہ ہے کہ دلوں میں نور اور قبروں میں روشنی پیدا کرنے کے لئے ذکرِ الٰہی سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: او من کان میتا فا حیینه وجعلنا له نور ایمشی به فی الناس کمن مثله فی الظلمات لیس بخارج منها (انعام) بتلایئے! جو شخص جہالت کی موت مر چکا تھا ہم نے اسے علم کی روح عطا کر کے زندہ کر دیا اور اسے نورِ شریعت عطا کیا جس کے ذریعے وہ لوگوں میں چلتا پھرتا ہے، کیا وہ اس شخص کی مانند ہے جو ایسے اندھیروں میں گھر چکا ہے جہاں سے کبھی نہ نکل سکے گا۔

یہاں نور والے سے وہ مومن مراد ہے جو ایمان باللہ، محبت و معرفتِ خدا اور ذکرِ الٰہی سے منور ہو چکا ہے اور صاحبِ ظلمات سے وہ شخص مراد ہے جو خدا سے غافل ہو چکا ہے۔ حضور ﷺ کی دعائے نور اس تصور کو سمجھنے کے لئے کافی و وافی ہے، مزید روشنی کے لئے مندرجہ ذیل دعا پہ غور کریں۔

اعوذ بنور وجهك الذی اشرقت له الظلمات وصلح علیه امر الدنیا والاخرة ان یحل علی غضبك او ینزل بی سخطك لك العقبیٰ حتی ترضی ولا حول ولا قوة الا بك ۔

(اے اللہ) میں تیرے غضب سے تیرے چہرۂ انور کے نور کی پناہ لیتا ہوں جس کے سامنے تمام تاریکیاں روشنی میں بدل جاتی ہیں اور جس کے باعث دنیا و آخرت کے تمام معاملات درست ہو جاتے ہیں، گناہ سے باز رہنے کی اور نیکی کرنے کی توفیق تیری ہے مدد پہ موقوف ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ تمہارے رب کے ہاں نہ رات ہے نہ دن بلکہ سب آسمان اللہ کے چہرے کے نور سے روشن ہیں، بعض روایات میں اس اثر کے الفاظ اس طرح ہیں آسمانوں اور زمینوں کی روشنی (رونق) اللہ تعالیٰ کے چہرۂ انور کے نور کے باعث ہی ہے، اسے عثمان دارمی نے ذکر کیا ہے قرآن میں ہے: واشرقت الارض بنور ربها ۔ (الزمر: ۶۹) زمین اپنے رب کے نور سے جگمگا اُٹھے گی' تو ثابت ہوا کہ بروزِ قیامت ہر طرف خدا ہی کے نور کی جلوہ گری ہوگی نہ کہ شمس و قمر کے نور کی۔

ہے اس کی محفل اس کا ساقی و مینا و جام اس کا — چمن اس کا' بہار اس کی' بہاروں کا نظام اس کا
عناصر کے رگ و پے میں' ہر اک شے اور لاشے میں — مکاں سے لامکاں تک ذرّے ذرّے میں مقام اس کا
نہاں خانوں میں دل کے اور عالم کی زبانوں پر — جہاں دیکھو' جدھر دیکھو وہیں موجود نام اس کا
نگاہ فلسفہ گم ہے خود کی کو بینی میں — وگرنہ کس سے پنہاں ہے حدوث اپنا دوام اس کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نورِ خدا کی جلوہ گری

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ہمیں خطبہ میں پانچ چیزیں ارشاد فرمائیں، فرمایا:

ان اللہ لا ینام ولا ینبغی لہ ان ینام یخفض القسط ویرفعہ یرفع الیہ عمل اللیل قبل النہار وعمل النہار قبل اللیل حجابہ النور لو کشفہ لا حرقت سبحات وجہہ ما انتہی الیہ بصرہ من خلقہ ثم قرأ ان بورک من فی النار ومن حولہا (نمل ۲۷ ۔ ع ۱)

اللہ عزوجل سوتا نہیں اور نہ اسے سونا لائق ہے رزق وغیرہ کے ترازو کو وہی اونچا نیچا کرتا ہے اور اسی کی طرف رات کے عمل دن سے پہلے اور دن کے عمل رات سے پہلے چڑھتے رہتے ہیں، اور وہ نور کا حجاب کئے ہوئے ہے اگر اسے اٹھا دے تو اس کے چہرۂ اقدس کے جلال وعظمت کا نور نظر پہنچنے تک تمام چیزوں کو خاکستر کر کے رکھ دے پھر استشہاد کے لئے آیت تلاوت فرمائی ان بورک الخ یعنی وہ بابرکت ذات ہے جو آگ میں ہے اور جو اس کے اردگرد ہیں۔

معلوم ہوا کہ یہ حجاب بھی خدائے قدوس کے چہرۂ اقدس کے نور سے مستنیر ہوگا اور اگر وہ حجاب نہ ہو تو چہرۂ خداوندی کے انوار تمام دنیا کو جلا کر راکھ کر ڈالیں اور انوارِ الٰہیہ گز دو گز دور نہیں بلکہ وہاں تک پہنچتے ہیں جہاں تک باری تعالیٰ وتقدس کی نظر پہنچتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ عزوجل تبارک وتعالیٰ نے جب (عرشِ معلیٰ سے) کوہ طور پر تجلی فرمائی اور تھوڑا سا حجاب اٹھایا تو پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر زمین میں دھنس گیا اور ایک سیکنڈ کے لئے بھی خدائے ذوالجلال وجبروت کے سامنے نہ ٹھہر سکا۔

چمن کے چہچہے ہوں یا سکوت کوہ و صحرا ہو — مسلسل ذکر جاری ہے فضا میں صبح و شام اس کا
یہ عرش و فرش یہ رنگینیاں پہنائے عالم اس کی — یہ مہر و مہ یہ بحر و بر، یہ خشک و تر تمام اس کا
ہوا میں ابر و باراں میں، زمیں میں آسمانوں میں — مہک اس کی، چمک اس کی، سکوں اس کا خرام اس کا

ذکرِ خدا سے فاقہ قلبی کا انسداد ہوتا ہے

دل میں ہر وقت ایک حاجت اور ایک فاقہ موجود ہوتا ہے جس کا انسداد ذکرِ الٰہی کے سوا کوئی چیز نہیں کر سکتی۔ جب ذکر اس کا اس طرح شعار بن جائے کہ اصالۃً وہی ذاکر ہو اور زبان محض اس کی تابع ہو تو یہی وہ ذکر ہے جو تکمیل حاجات اور فاقہ کو مٹانے کا موجب ہو سکتا ہے اور جس کے ہوتے ہوئے انسان مال کے بغیر بھی غنی، قبیلہ وکنبہ نہ ہونے کے باوجود معزز اور حکومت کے بغیر بھی بارعب اور مہیب ہوتا ہے، مگر جب ذکرِ الٰہی سے غفلت کرے تو معاملہ اس کے بالکل برعکس ہو جاتا ہے اور کثرت امور وحادثات کے باوجود فقیر، حکومت کے باوجود ذلیل اور بے شمار رشتہ داروں اور کنبہ وقبیلوں کے باوجود تمام لوگوں کی نظروں میں حقیر وذلیل اور خسیس ہوتا ہے۔

الٰہی حمد سے عاجز ہے یہ سارا جہاں تیرا — جہاں والوں سے کیونکر ہو سکے ذکر و بیاں تیرا
زمین و آسماں کے ذرے ذرے میں ترے جلوے — نگاہوں نے جدھر دیکھا نظر آیا نشاں تیرا
ٹھکانہ ہر جگہ تیرا سمجھتے ہیں جہاں والے — سمجھ میں آ نہیں سکتا ٹھکانہ ہے کہاں تیرا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تیرا محبوب پیغمبر تیری عظمت سے واقف ہے کہ سب نبیوں میں تنہا ہے وہی اک راز داں تیرا
جہانِ رنگ و بو کی وسعتوں کا راز داں تو ہے نہ کوئی ہمسفر تیرا، نہ کوئی کارواں تیرا
تری ذاتِ مُعلیٰ آخری تعریف کے لائق چمن کا پتہ پتہ روز و شب ہے نغمہ خواں تیرا

ذکرِ الٰہی کی چار خوبیاں

ذکر میں چار خوبیاں ہیں، متفرق کو جمع کرنا، اور مجتمع کو متفرق، قریب کو بعید اور بعید کو قریب کرنا۔ جمع کی صورت یہ ہے کہ انسان کے پراگندہ دل، پراگندہ ارادہ، پراگندہ محبت، پراگندہ خشوع وتذلل اور پراگندہ متفرق عزائم کو جمع کرنا اور تمام پراگندگیاں رفع کر کے جملہ چیزوں کو درست کر دیتا ہے اور بنظر غور دیکھا جائے تو ان تمام چیزوں کی پراگندگی تشتت وافتراق ہی انسان کے لئے سراسر عذاب و وبال جان ہیاور دل وفکر وارادہ کی جمیعت میں ہی زندگی وحیات اور جملہ نعمت وانعامات مرکوز ہیں۔

تفرق کی صورت یہ ہے کہ انسان پر غم وتفکرات، ہم واندوہ، کسی کام اور مطلوبہ خواہشات میں ناکامی ونامرادی پر حسرت وافسوس اور جملہ مصائب جس قدر بھی انسان پر جمع ہو جاتے ہیں سب کو متفرق ومنتشر کر دیتا ہے، علیٰ ہذا القیاس جس قدر گناہ وخطا کاریاں، بدکاریاں وبدنامیاں اس پر گھیرا ڈال لیں، سب کو یکدم رفو چکر کر دیتا ہے اور سب ایک ایک کر کے اس سے جھڑ کر مضمحل ومفقود اور لاشے ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اس کی جماعت پر جتنے بھی شیطانی لشکر چڑھ کر جمع ہو آتے ہیں مار مار کر ایک منٹ میں انہیں بھگا دیتا ہے اور یاد رکھئے! ایسے شخص پر شیطانی لشکروں کا حملہ وہجوم لابدی ہے کیونکہ ابلیس ہر وقت اور ہر ساعت فوج درفوج اور لشکر پر لشکر روانہ کرتا رہتا ہے اور ذاکر جتنا خدا تعالیٰ کا زیادہ طالب ہوگا اور عشق الٰہی میں جتنا زیادہ پختہ کار ہوگا، خدائی تعلقات واردات میں جس قدر اس کا گہرا تعلق ہوگا۔ اسی تناسب سے اسے گمراہ کرنے کے لئے زیادہ صاحب شان وشوکت وصاحب قوت وسطوت اور بے شمار وبھاری بھرکم لشکروں کی ضرورت ہوگی اور وہ اس میں کوتاہی نہیں کرے گا۔ جن کا مقابلہ کرنا جسے ہزیمت دینا اور جسے متفرق ومنتشر کرنا از حد لازم ہے اور یہ کام صرف دوام ذکر سے نکل سکے گا اور اس کا علاج صرف یہی ہو سکتا ہے کہ ہمیشہ ذکر الٰہی میں انسان رطب اللسان رہے۔

بعید کو قریب کرنا یہ ہے کہ خدا کی یاد میں شیطان اور انسان کی اپنی خواہشات اور طویل امیدیں جس سے آخرت کو دور اور انسان کی نظر سے اوجھل کر دیتی ہے وہی آخرت خدا تعالیٰ کی یاد میں منہمک ہونے سے بالکل قریب آنکھوں کے سامنے آجاتی ہے۔ اس لئے وہ ذکر میں اس قدر سرپٹ مشغول ہو جاتا ہے، گویا قیامت بپا ہوگئی اور وہ عین میدان قیامت میں خدا تعالیٰ کے سامنے پیش ہونے کو بالکل تیار کھڑا ہے۔ یہ حالت طاری ہوتے ہی دنیا خود بخود اس کی نظر میں ذلیل وحقیر دکھائی دینے لگتی ہے اور دل میں آخرت کی عظمت وشان وشوکت کا سکہ بیٹھ جاتا ہے وہی دنیا جو کل تک قریب نظر آتی تھی نظروں سے اوجھل ہو جاتی ہے اور وہی آخرت جو آج تک دور معلوم ہوتی تھی آنکھوں کے سامنے نقشہ بن کر نمودار ہو جاتی ہے کیونکہ دل میں آخرت قریب ہوگی تو دنیا دور ہوتی جائے گی حتیٰ کہ آخرت ایک مرحلہ قریب ہوگی تو دنیا ایک مرحلہ دور ہوگی اور آخرت کو دل میں قریب تر کرنا از بس ضروری ولابدی ہے جو صرف اسی صورت قریب ہو سکتی ہے کہ انسان ہر وقت ہر آن ذکر میں رطب اللسان رہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترا پرچم لہراندا میں تکیا اے ہر پاسے | تو تشبیہاں تو ایں اُچا سوہنا پاک منزہ
شانِ عظیم اے تیری مولیٰ بخشیا پاک حبیب | تیری حمد چتارے دل ایہہ آکھے پاک درود

ذکر خدا سے دل بیدار رہتا ہے

ذکر خدا دل کو نیند سے ہوشیار اور خواب غفلت سے بیدار کر دیتا ہے اور ہر شخص یہ جانتا ہے کہ دل غفلت کی نیند سو چکا ہو تو اس کی سینکڑوں تجارتیں خراب اور ہزاروں منافع برباد اور سراسر خسارہ ہی خسارہ ہوتا ہے مگر جب نیند سے بیدار اور خواب غفلت سے ہشیار ہو کر اسے پتہ چلتا ہے کہ سونے سے میری فلاں تجارتیں خراب ہوئیں اتنے منافع برباد ہو گئے اور الٹا اتنے خسارے لازم آئے تو پہلے سے بھی زیادہ چالاک اور چاق و چوبند ہو کر تلافی مافات کے لئے کمربستہ ہو جاتا ہے بقیہ عمر بھر کے لئے ہشیار و بیدار ہو کر زندگی بسر کرتا ہے اور غفلت و سستی اور نیند کو قریب تک نہیں آنے دیتا اور یہ بیداری و ہوشیاری صرف ذکر الٰہی سے ہی حاصل ہو سکتی ہے کیونکہ ذکر الٰہی سے غافل رہنا ہی گہری نیند اور خواب غفلت کا موجب ہوتی ہے۔

☆ ذکر وہ درخت ہے جس پر احوال و معرفت الٰہی کے وہ پھل لگتے ہیں جس پر سالک و عارف لوگ جان دیتے ہیں اور یہ پھل صرف ذکر الٰہی کے شجر سے ہی حاصل ہو سکتے ہیں پھر جس قدر اس درخت کا پیڑ زیادہ ہو گا جڑیں راسخ و مضبوط ہوں گی اسی قدر زیادہ پھلدار ہو گا اور ذکر ہی ایک ایسی چیز ہے جس سے ہر اس مقام کا نتیجہ و ثمرہ حاصل ہوتا ہے' جو توحید خداوندی کے لئے بیداری و ہشیاری کا موجب ہوتا ہے۔

اور ذکر ہی وہ بنیاد ہے جس پر جملہ مقامات کی عمارت اسی طرح کھڑی کی جا سکتی ہے جس طرح کسی بنیاد پر دیوار یا دیوار پر چھت کھڑی کی جا سکتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان خواب غفلت سے بیدار نہ ہو تو اپنی منزل طے نہیں کر سکتا اور بیدار کرنے والی چیز صرف ذکر الٰہی ایک ایسی چیز ہے جو خواب غفلت سے ہوشیار و بیدار کرتی ہے۔ چنانچہ پہلے بھی بیان ہو چکا ہے اور غفلت ہی دل کی نیند بلکہ اس کے لئے موت کا حکم رکھتی ہے جس کی وجہ سے دل روحانی طور پر بالکل مردہ ہو جاتا ہے۔

مالک تے رحمٰن توں مولیٰ | خالق تے سبحان توں مولیٰ
عزت ذلت دیون والا | رحمت شفقت ونڈن والا
سبھ دیاں راساں موڑن والا | ٹٹے دل نوں جوڑن والا

ذکر سے قرب و معیت خداوندی نصیب ہوتی ہے

ذکر اپنے مذکور (خدا تعالیٰ) کے قریب اور مذکور (خدا تعالیٰ) اس کے ساتھ اور اس کی معیت میں ہو جاتا ہے اور یہ معیت معیت علمی و احاطہ عامہ نہیں بلکہ معیت خاصہ ہے۔ یعنی قرب و ولایت نصرت و محبت اور توفیق و اعانت کے لحاظ سے عزوجل انسان سے دور نہیں بلکہ ساتھ ساتھ ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ میں ہے۔

ان اللہ مع الذین اتقوا (نحل ۱۶۔ ع ۱۶) | خدا تعالیٰ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔
واللہ مع الصبرین (بقرہ ۳۔ ع ۳۳) | اللہ عزوجل صبر گذاروں کے ساتھ ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ان اللہ مع المؤمنین (انفال ۸۔ع۲) اللہ تعالیٰ ایمانداروں کے ساتھ ہے۔

لا تحزن ان اللہ معنا (توبہ ۹۔ع۶) غم نہ کر بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے

اور ذکر گذار کو اس معیت کا اکثر و وافر حصہ نصیب ہوتا ہے، جیسا کہ حدیث قدسی میں ہے۔

انا مع عبدی ما ذکرنی وتحرکت بی شفتاہ (بخاری شریف عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

جن تک انسان میرے ذکر میں رطب اللسان رہے اور اس کے ہونٹ ہلتے رہیں، میں اس کے پاس ہوتا ہوں۔

جبکہ دوسری حدیث قدسی میں ہے

اھل ذکری اھل مجالستی واھل شکری اھل زیارتی واھل طاعتی اھل کرامتی واھل معصیتی لا اقنطھم من رحمتی ان تابوا فانا حبیبھم فانی احب التوابین واحب المتطھرین فان لم یطبوا فانا طبیبھم ابتلیھم بالمصائب لا طھر ھم من المعائب ۔ (الوابل الصیب من الکلم الطیب)

اہل ذکر میرے ہم مجلس اہل شکر میرے زائرین اہل طاعت میرے اصحاب کرامت ہیں اہل معصیت میرے رحمت پر وردہ ہیں جن کو میں اپنی رحمت سے ناامید نہیں کرتا چاہتا اگر توبہ کریں تو میں ان کا دوست ہوں کیونکہ توبہ کرنے والوں کو میں محبوب سمجھتا ہوں اور پاکیزہ رہنے والوں کو پسند فرماتا ہوں اور اگر علاج ہی نہ کرائیں تو میں خود ان کا طبیب ہوتا ہوں اور مصائب کے آپریشن سے ان کو عیوب سے پاک صاف کر دیتا ہوں۔

اول وی توں آخر وی توں، توں ایں باطن ظاہر
سبھ تیری امداد دے طالب، توں ایں سبھ دا ناصر

وچ تصرف تیرے سبھ کجھ جو چاہیں اوہ ہووے
تیری یاد اجالے وڈے جلویاں دا توں مظہر

توں اچا توں سبھ توں اچا توں سبھناں توں عالی
باقی سبھ مخلوق اے تیری توں سبھناں دا والی

توں جبار مشیت تیری جو چاہویں اوہ کردا
توں دنیا دا خالق مالک توں دنیا دا والی

تیریاں ای تعریفاں کردیاں مولا سبھ زباناں
تیری حمد دے نغمے گائے تیرے تسبیح خواناں

شمس قمر تے تارے سارے تیرے حکم تے چلدے
تیرا ای ناں لے کے سائیاں سارے کرن اڑاناں

ایک ضروری وضاحت

جو معیت ذاکر کو نصیب ہوتی ہے اس سے کوئی معیت ہمسری و مشابہت نہیں کر سکتی اور یہ اس معیت سے اخص ہوتی ہے جو ایک محسن و متقی کو عنایت ہوتی ہے بلکہ یہ ایسی معیت ہے جو نہ عبادت سے حاصل ہوتی ہے نہ وصف سے بلکہ ذوق و وجدان سے معلوم ہوتی ہے اور یہی مقام لغزش ہے جہاں انسان کفر کے قریب تر پہنچ جاتا ہے اور جب تک اس معیت کے ساتھ ساتھ بندہ قدیم وحادث، خالق ومخلوق، اور عابد ومعبود میں فرق نہ کرے تو اسلام سے خارج اور حلولیہ بن کر یا عیسائیوں سے جا ملتا ہے یا وجودیہ ہو کر قائلین وحدت وجود میں داخل ہوتا ہے جو وجود باری تعالیٰ کو عین موجودات کا وجود سمجھتے ہیں بلکہ ان کے خیال میں نہ کوئی رب ہے نہ بندہ نہ مخلوقات ہے، نہ خدائے برحق بلکہ وہ تو رب کو بندہ اور بندہ کو رب اور مخلوقات کو حق تعالیٰ تصور کرتے ہیں، حالانکہ اللہ عزوجل تو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ان کے بکواسات سے بالکل پاک اور منزہ ہے۔

الغرض مقصود یہ ہے کہ انسان صحیح عقیدہ پر رہے تو فبہا، ورنہ جب ذکر و اذکار کا غلبہ و تسلط پوری طرح اس پر مستولی ہو جائے کہ خدا کی یاد بلکہ خود اس کا نفس اس کے دل سے غائب و مخفی ہو جائے اور ہر چیز اس کو خدا نظر آئے تو یقیناً حلول و اتحاد جیسے عقائد فاسد میں مبتلا ہو کر وہ شریعت اسلام سے ہاتھ دھو بیٹھے گا اور مرتد و ملعون ہو کر مرے گا۔

اے خدا ستار تیری ذات ہے　　میں ہوں عاصی میری کیا اوقات ہے
سر ندامت سے نہیں اُٹھتا مرا　　شرم بد اعمال پر دن رات ہے

ذکر خدا صدقہ و جہاد سے بھی افضل ہے

ذکر الٰہی، غلام آزاد کرنے، خدا کی راہ میں مال لٹانے، جہاد فی سبیل اللہ کے لئے سواری پیش کرنے اور تلوار لے کر میدان جہاد میں خود اپنے نفس کو پیش کرنے کے برابر و مساوی ہے چنانچہ پہلے بھی گذر چکا ہے کہ۔

''جو شخص روزانہ سو مرتبہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمدو ھو علی کل شیء قدیر پڑھے اس کے لئے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھا جاتا ہے سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں' سو برائیاں محو کی جاتی ہیں اور صبح سے شام تک اس دن شیطان سے مصؤن و محفوظ رہتا ہے'' (الحدیث)

ابن ابی الدنیا بواسطہ اعمش از سالم بن ابی الجعد ذکر فرماتے ہیں کہ کسی نے ابو درداء رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ فلاں شخص نے سو غلام آزاد کیا ہے تو فرمایا کہ سو غلام تو بہت کافی اور افضل ترین صدقہ ہے لیکن اس سے بھی زیادہ افضل ترین ایمان ہے جو انسان کے روز و شب لازم و ملزوم رہے اور انسان ہر وقت ذکر الٰہی میں طب اللسان رہے۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ ''سونے کے دینار سخاوت کرنے کی بجائے سبحان اللہ پڑھ لینا مجھے زیادہ پسند ہے''۔ ایک دفعہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ ''دینار سخاوت کرنے کی بجائے اتنی دفعہ اللہ اکبر کہہ لینا مجھے تو زیادہ پسند لگتا ہے'' تو عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا ''راہ چلتے چلتے چند مرتبہ اللہ اکبر کہہ لینا مجھے جہاد میں گھوڑا پیش کرنے سے زیادہ پسند ہے۔''

ابو درداء رضی اللہ عنہ کی صحیح الاسناد حدیث پہلے بھی گذر چکی ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں وہ عمل نہ بتلاؤں جو تمہارے لئے تمام اعمال سے بہتر خدا کے ہاں از حد نفیس و پاکیزہ بلندی درجات کا اعلیٰ ذریعہ، راہ خدا میں سونا چاندی لٹانے سے بھی بہتر، بلکہ اس سے بھی بہتر ہے کہ دشمنان خدا سے لڑتے انہیں مارتے خود بھی جام شہادت نوش کر جاؤ صحابہ کرام نے کہا، یا رسول اللہ! فرمایئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ خدا تعالیٰ کا ذکر ہے۔ (ابن ماجہ، ترمذی، حاکم سند صحیح)

میں گناہوں سے جھکا جاتا ہوں یوں　　بوجھ مجھ پر میری اپنی ذات ہے
شکر ہو یا رب تیرا کیسے ادا　　نعمتوں کی مجھ پہ جو برسات ہے
کر عطا انوار اپنی ذات کے　　قبر کی کالی خدا یا رات ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جو ذکر کو بھول گیا وہ خدا کے شکر کو بھول گیا

ذکر ایسا شکر ہے جس نے ذکر بھلا دیا اس نے گویا خدا تعالیٰ کا شکر ترک کر دیا۔ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ حضرت زید بن اسلم سے ذکر فرماتے ہیں کہ

''موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا، خدایا! تیرے انعامات تو بے شمار ہیں، اب مجھے زیادہ شکر بجالانے کا طریقہ بھی سکھلا دے۔ اللہ عزوجل نے جواب دیا مجھے کثرت سے یاد کیجئے کیونکہ آپ کثرت سے میرا ذکر کریں گے تو گویا آپ میرا کثرت سے شکر بجالائے اور مجھے بھلا دیا تو گویا آپ نے میری ناشکری کی''۔

شعب الایمان میں بیہقی رحمۃ اللہ علیہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا قول ذکر فرماتے ہیں کہ

موسیٰ علیہ السلام نے کہا! مولا! کون سا شکر تیرے مناسب ہے؟ اللہ عزوجل نے وحی نازل فرمائی کہ میرے ذکر سے آپ کی زبان ہر وقت تر رہنی چاہیے موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے۔ بعض دفعہ جنبی ہوتا ہوں پاخانہ پیشاب سے استنجا نہیں کیا ہوتا؟ اللہ عزوجل نے فرمایا کوئی حرج نہیں پھر عرض کی: مولا! کیا پڑھا کروں؟ فرمایا یہ پڑھا کیجئے۔ سبحانك وبحمدك وجنبني الاذیٰ وسبحانك فقني الاذیٰ۔

خدایا میں تیری حمد و ثنا اور تسبیح کہتا ہوں مجھے گندگی سے دور رکھ۔ خدایا تو پاک ہے مجھے بھی گندگی سے نجات دے۔

کر طلب اللہ کی الفت رات دن اس کی چاہت عزت جذبات ہے
رکھ یقیں تجھ کو خدا دے گا سمیر تیرے لب پر جو نبی کی نعت ہے

ذاکر تمام متقیوں سے معزز ہے

متقی و پرہیزگاروں میں سب سے زیادہ خدا تعالیٰ کے نزدیک اکرم الخلق اور معزز وہ شخص ہے جس کی زبان ذکر الٰہی میں ہر وقت تر رہے کیونکہ خدا تعالیٰ کے اوامر و نواہی کا اسے از حد پاس ہوتا ہے ہر وقت اسے ان کا لحاظ رکھنا ہوتا ہے اور ذکر اس کی گھٹی و شعار بن چکا ہوتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ تقویٰ اس کے لئے دخول جنت اور دوزخ سے نجات کا موجب ہو جاتا ہے اور دخول جنت و نجات دوزخ معمولی چیز نہیں بلکہ بہترین ثواب و اعلیٰ قسم کا اجر ہے اور ذکر ہی ایک ایسی چیز ہے جو انسان کو اٹھا کر خدا تعالیٰ کے قریب و حضور اور بارگاہ الٰہی میں پہنچا دیتی ہے اور خدا تعالیٰ کا قرب ہی سب سے بہترین و اعلیٰ منزلت و مقام ہے۔

خدائے لم یزل ہے وہ خدائے ذوالجلال ہے وہ با کمال ہے بڑا اسی سے ہر کمال ہے
وہ رفعتوں کا ہے امیں ہر ایک دل میں ہے مکیں وہ لاشریک وحدہٗ نہ اس کی مثل ہے کہیں
عروج ہے فقط اسے اسی کو ہر کمال ہے خدائے لم یزل ہے وہ لا یزال ہے

ذکر سے قساوت قلبی کا علاج

دل میں قساوت و سختی ہوتی ہے جسے ذکر الٰہی ہی پگھلا کر تحلیل کر سکتا ہے اس لئے انسان کو ذکر الٰہی کی ساتھ اپنی قساوت قلبی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وسخت دلی کا علاج کرنا چاہیے۔

حماد بن زید معلی بن زیاد سے ذکر کرتے ہیں کہ کسی نے امام حسن کو کہا: اے ابا سعید مجھے قساوت قلبی کی شکایت ہے، فرمایا ذکر الٰہی کی (انگیٹھی میں رکھ کر) اسے پگھلایئے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دل جتنا زیادہ غافل ہوگا اتنا ہی زیادہ سخت اور قاسی ہوتا چلا جائے گا لیکن جب خدا تعالیٰ کی یاد کریگا، تو یہ قساوت وسختی اس طرح پگھلتی جائے گی جس طرح آگ میں شیشہ وتانبا پگھل جاتا ہے۔
غرضیکہ ذکر الٰہی ہی ایک ایسی چیز ہے جو قساوت قلبی وسنگ دلی کو پگھلا کر رکھ دیتی ہے۔

وہ کیڑے پالتا ہے پتھروں میں اس کی شان ہے ۔۔۔ اور اس کی قدرتوں کو دیکھ کر بشر حیران ہے
سمجھ نہ جس کی آسکے وہ ایسا اک سوال ہے ۔۔۔ خدائے لم یزل ہے وہ لا یزال ہے

☆ ذکر دل کی دوا اور قلب کی شفا ہے اور غفلت سراسر مرض وبیماری ہے، یاد رکھئے ہر دل بیمار ہے اور سب کی دوا وشفا ذکر الٰہی میں موجود ومرکوز ہے۔ امام مکحول رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

خدا تعالیٰ کا ذکر سراسر شفا ہے مگر کسی انسان کا نام جپنا اور ذکر کرنا سراسر مرض وبیماری ہی بیماری ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے مرفوعا مرسلا ذکر فرماتے ہیں کہ جب دل ذکر الٰہی میں مشغول ہو جاتا ہے تو شفایاب اور تندرست ہو جاتا ہے لیکن ذکر سے جب غافل ہو جاتا ہے تو دوبارہ بیمار اور مریض ہو جاتا ہے جیسا کہ کسی شاعر کا قول ہے۔

اذا مرضنا تداوینا بذکرکم ۔۔۔ فنترك الذکر احیانا فننتکس

جب ہم بیمار ہو جاتے ہیں تو تیرا ذکر کر کے علاج کر لیا کرتے ہیں۔ لیکن جب کبھی ذکر ترک کر دیتے ہیں تو دوبارہ بیمار ہو جاتے ہیں۔

یہ پانیوں پہ کشتیوں کا تیرنا اسی سے ہے ۔۔۔ یہ تیرا میرا چلنا پھرنا بولنا اسی سے ہے
جہاں بھی دیکھ لو اسی کی ذات کا جمال ہے ۔۔۔ خدائے لم یزل ہے وہ لا یزال ہے

ذکر الٰہی حُبِ الٰہی کی اصل ہے

ذکر محبت الٰہی کا اصل اور راس الموالات ہے اور غفلت اللہ تعالیٰ کی دشمنی کی اصل اور راس العداوت ہے تو انسان ہمیشہ خدا تعالیٰ کا ذکر کرتے اس مقام ومنزلت تک پہنچ جاتا ہے کہ خود اللہ عزوجل بھی اس سے دوستی وموالات اور محبت کرنے لگ جاتا ہے اور ذکر الٰہی سے غفلت وسستی کرتے کرتے اس حد تک جا پہنچتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا دشمن ومغضوب اور درگاہ الٰہی سے بالکل راندہ جاتا ہے۔ امام اوزاعی حسان بن عطیہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ

اللہ عزوجل سے انسان کی ہر دشمنی ہیچ ہوتی ہے مگر ذکر الٰہی سے کراہت کرنے یا خدا تعالیٰ کا ذکر کرنے والے ذاکر کو بُرا سمجھنے سے کوئی دشمنی بڑھ کر نہیں، دیکھئے! اس دشمنی وعداوت کا اصل سبب ذکر الٰہی سے غفلت کرنا ہے اور انسان خدا کی یاد سے غافل رہ کر نہ خود پسند کرتا ہے کہ ذکر الٰہی بجالائے اور نہ ہی اور کوئی شخص خدا تعالیٰ کا ذکر کرنا اچھا لگتا ہے، تو اس وقت اللہ عزوجل کا پکا دشمن بن جاتا ہے جیسا کہ ذاکر ذکر کرتے خدا تعالیٰ کا محبوب ہو جاتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کوئی پہر کی چاہ میں جہاں سے گزر گیا کسی کا گوہرِ مراد سے پیالہ بھر گیا
کہیں خوشی کی بارشیں کہیں فقط ملال ہے خدائے لم یزل ہے وہ لا یزال ہے

☆ کوئی چیز ایسی نہیں جو ذکرِ الٰہی کے برابر انعاماتِ خداوندی کے حصول یا عذاب وغضبِ الٰہی کے دفاع کا موجب ہو سکے کیونکہ ذکرِ خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو چاروں طرف سے کھینچ کر جمع کر دینے کا باعث اور غضبِ خداوندی کو دفع کرنے کا موجب ہے۔
ارشادِ باری ہے: ان اللہ یدافع عن الذین امنوا (حج ۲۲۔ع ۵) خدا تعالیٰ ایمانداروں سے اپنا غصہ وغضب دفع کرتا ہے۔
غرضیکہ ایمانداروں میں ذکرِ الٰہی کے باعث جس قدر قوتِ ایمانی ہوگی جتنا ایمان کامل ہوگا، جس قدر مادہ ایمانی قوی ومضبوط ہوگا اتنا ہی خدا تعالیٰ اس سے غضبِ الٰہی کو دور سے دور رکھے گا چونکہ اصول ہے کہ کوئی جیسا کرے گا ویسا بھرے گا اسی اصول کی بنا پر جو خدا تعالیٰ کو یاد رکھے گا خدا اس کو یاد رکھے گا اور جو خدا کو بھلائے گا خدا اس کو بھلا دے گا یعنی چھوڑ دے گا' ارشادِ الٰہی ہے:
لئن شکرتم لا زیدنکم (ابراہیم ۱۴۔ع ۲) شکر کرو گے تو میں اور زیادہ دوں گا۔
اور ذکر ہر قسم کے شکر سے اعلیٰ ترین شکر ہے اور شکر ازدیادِ نعمت کا موجب اور مزید نعمت کا باعث ہے۔
سلف صالحین میں سے ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ اس ذات کی یاد سے غفلت کرنا کتنی بدترین قباحت ہے جو نیکی واحسان میں تجھ سے کبھی غافل نہیں رہتا۔

شجر میں وہ حجر میں وہ شمس اور قمر میں وہ ساعتوں میں ہے وہی مرے دل ونظر میں وہ
میں زاہد اس سے پھر سکوں میری کہاں مجال ہے خدائے لم یزل ہے وہ لا یزال ہے

ذکرِ خدا اللہ کی رحمتوں اور فرشتوں کی دعاؤں کا موجب ہے

ذکر کی وجہ سے ذاکر پر خدا تعالیٰ اور تمام فرشتوں کی صلوات اور رحمتیں نازل ہوتی ہیں اور غور کیجئے کہ جس کے لئے خدا تعالیٰ کے فرشتے دعا کریں اور خود خدا تعالیٰ رحمت نازل فرمائے تو یقیناً وہ فلاح یاب اور کامیاب وفائز المرام ہوگا۔ ارشادِ باری ہے۔
یا ایھا الذین امنوا اذکروا اللہ ذکرًا کثیرًا وسبحوہ بکرۃ واصیلاً ○ ھو الذی یصلی علیکم وملئکتہ لیخرجکم من الظلمات الی النور وکان بالمؤمنین رحیما○
ایماندارو! کثرت سے خدا کا ذکر کیا کرو اور صبح وشام اس کی پاکی بیان کرو وہی تم پر رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس کے فرشتے تاکہ تمہیں ظلمات سے نکال کر روشنی میں پہنچائے اور وہ مومنوں پر نہایت ہی مہربان ہے۔
تو یہ خدا تعالیٰ اور ملائکہ کی رحمت وصلوات ہے جس کا اتنا اثر ہے کہ انسان کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں پہنچانے کا باعث ہے اور جب خود خدا تعالیٰ اور تمام فرشتوں کی رحمت وصلوات انسان پر نازل ہوں اور اندھیروں سے نکال کر نور اور روشنی میں پہنچا دیں' تو پھر خود ہی بتلایئے کہ وہ کون سی خیر وبرکت ہے جو انسان کو حاصل نہیں ہوئی؟ اور کون سی برائی وشرارت ہے جو انسان سے دور نہیں ہوئی؟ افسوس صد افسوس ان لوگوں پر جو خدا تعالیٰ سے غافل رہ کر اس کے کروڑہا انعامات واحسانات سے محروم وبدنصیب رہ گئے وباللہ التوفیق

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ ذکرالٰہی پر مداومت کرنے والا شخص خوشی کے مارے خنداں اور ہنستے ہنسے جنت میں داخل ہوگا۔ جیسا کہ ابن ابی الدنیا نے ابی درداء رضی اللہ عنہ کا قول نقل فرمایا ہے کہ آپ نے فرمایا۔

''جن کی زبان ذکرالٰہی میں ہر وقت تر رہتی ہے وہ ہنستے ہنستے اور خنداں خنداں جنت میں داخل ہوں گے''۔

جو نقش الیکے نیں توں سبھے سوہنے
سبحان تری شان لئی آکھاں ' لکھاں
ہر چیز ای مولا دی عطا اے نجی
اوہ جہات جے پاوے تے میں سوچاں' لکھاں

بھاندا اے جو تینوں کریں ویہا مینوں
دل داغ محبت تھیں سجا دے مولا
بخشش دا طلبگار آں تیتھوں سائیاں
پا فضل دا مینہ حرف وفا دے مولا
دل پاک محبت دی ردا دے طالب
ایہناں نوں توں عشقے دی نوا دے مولا

توں سبھناں دا رب ایں سچا' تیریاں سبھ انواراں
تیرے بن معبود نہ کوئی ' تیری حمد چتاراں
توں رحمٰن سداون والا ' توں اللہ توں کلا
تیری ذات اے اُچی' سچی رکھے وچ حصاراں

تمام احکام اقامت ذکر کے لئے مشروع ہوئے

تمام اعمال اقامۃ لذکراللہ یعنی ذکرالٰہی کو قائم ودائم اور ہمیشہ کے لئے باقی رکھنے کی غرض سے مشروع کئے گئے ہیں تو گویا جملہ اعمال کے اجراء ومشروعیت کا اصل مقصد ذکرالٰہی کا حاصل کرنا ہے۔ ارشاد باری ہے۔

اقم الصلوٰۃ لدلوک الشمس (بنی اسرائیل ا۔ ع ۹) سورج ڈھلتے نماز پڑھئے۔

و نضع الموازین القسط الیوم القیمۃ (انبیاء ۲۱۔ ع ۴) قیامت کے روز ہم انصاف کا ترازو (میدان میں) لگائیں گے۔

مذکورہ بالا آیت سے ظرفیت کا معنی بھی مراد لیا جاسکتا ہے۔ مگر اس تفسیر پر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ لازم ظرفیہ کے بعد اسم ظرف واسمائے زمان آنا چاہئیں اور ذکر ظرف نہیں بلکہ مصدر ہے اس کا یہ جواب دیا جائے کہ یہاں ظرف زماں محذوف سمجھا جائے یعنی عندوقت ذکری (مجھے یاد کرتے وقت) اور یہ احتمالی معنی ہے لیکن مناسب یہ ہے کہ لام تعلیلیہ بنایا جائے یعنی اقم الصلوٰۃ لاجل ذکری (مجھے یاد کرنے کی وجہ سے نماز قائم کیجئے) اور اس سے یہ لازم آتا ہے کہ اقامت نماز اس وقت ہو جب خدا انسان کو یاد کرے' تو معلوم ہوا کہ انسان کے ذکر کرنے سے پہلے خداوند تعالیٰ انسان کو یاد کرتا ہے جب ہی تو ذکرالٰہی کا القاء والہام ہوتا ہے۔ لہٰذا تینوں معنی درست ہیں۔

اتل ما اوحی الیک من الکتاب و اقم الصلوٰۃ ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشآء والمنکرو لذکر اللہ اکبر (عنکبوت ۲۹۔ ع ۵)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس کتاب کی تلاوت کیجئے جو آپ کی طرف وحی کی گئی ہے اور نماز قائم کیجئے کیونکہ نماز فحش و بد کاموں سے روک دیتی ہے اور خدا تعالیٰ کا ذکر یقیناً ہر چیز سے بہت بڑا ہے۔

بعض اس کا معنی یہ کرتے ہیں کہ تم نماز میں خدا تعالیٰ کا ذکر کرتے ہو اور جو اسے یاد کرے خدا اس کو یاد کرتا ہے۔ تمہارے اللہ کرنے کی نسبت خود اللہ عزوجل کا تمہیں یاد کرنا کہیں بڑھ چڑھ کر ہے، اور یہ تفسیر عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، سلمان رضی اللہ عنہ، ابی درداء رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

ابن ابی الدنیا عطیہ سے بواسطہ فضیل بن مرزوق ذکر کرتے ہیں کہ ولذکر اللہ اکبر ۔ فاذکرونی اذکرکم کی تفسیر ہے تو معلوم ہوا کہ ہمارے ذکر الٰہی بجالانے کی نسبت خدا تعالیٰ کا ہمیں یاد کرنا ہر ذکر سے اعلیٰ و افضل ہے۔

ابن زید اور قتادہ اس کا ترجمہ کرتے ہیں خدا کا ذکر کرنا تمام چیزوں کے ذکر کرنے سے بہتر ہے۔

سلمان رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کون سا عمل جملہ اعمال سے افضل ہے فرمایا آپ نے قرآن نہیں پڑھا؟ اللہ عزوجل فرماتا ہے: ولذکر اللہ اکبر ابی درداء رضی اللہ عنہ کی گذشتہ حدیث بھی اس کی شہادت میں پیش کی جاسکتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں تمام اعمال سے بہتر و پاکیزہ اور سونا چاندی خیرات کرنے سے بھی بہترین عمل نہ بتلاؤں؟ الخ

ابو العباس (امام ابن تیمیہ) کہا کرتے تھے،

آیت کا صحیح مطلب یہ ہے کہ نماز کے دو بڑے مقصد ہیں جو دونوں ایک دوسرے سے بڑھ کر ہیں اول یہ کہ نماز فحش اور بے حیائی اور بُرے کاموں سے روکنے کا موجب ہے اور وہ ذکر الٰہی پر مشتمل ہے دوم یہ کہ اس کے اندر ذکر جیسی اعلیٰ چیز موجود ہے جو نہی عن الفحشاء والمنکر سے بھی اعلیٰ ہے۔

اور ابن ابی الدنیا نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل فرمایا ہے کہ آپ سے دریافت فرمایا گیا کون سا عمل تمام اعمال سے افضل ہے؟ فرمایا خدا تعالیٰ کا ذکر سب سے بڑا ہے۔

سنن میں بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

طواف بیت اللہ سعی بین الصفا والمروہ منی کے جمرات کو کنکر مارنا سب ذکر الٰہی کے قائم و دائم رکھنے کی غرض سے کیے جاتے ہیں۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ حسن صحیح)

میریاں حرف ثناواں نوں اوہ موتیاں دیوچ ڈھالے
میریاں پاک خیالاں نوں اوہ ہر دم پیا اُجالے
اوہدی یاد ای چین دلاں لئی ہر اک رُتے دیندی
اوہدے ناں نیں سوہنے سارے اوہدے پاک حوالے

اوہدی رحمت دی سبھ تے چھاں اے
اوہ ای سبھناں نوں زندگی دیوے
جہنوں چاہوے گدا بنا دیوے
جہنوں چاہوے اوہ قیصری دیوے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

توں رحمٰن رحیم ایں مولا تیرا نام ودود
حمد ثناواں تیرے لئی سبھ توں ساڈا محمود
توں قیوم توں حامد' واحد توں والی توں رب
جو تیرا انکاری مولا ! ہوندا اوہ مردود

ہر شے تیری حمد چتارے' ہر تھاں تیرا جلوہ
توں ظاہر ایں ہر پاسے ای' ہر تھاں تیرا ڈیرا
حسن ترے نے ڈھکیا ہویا سارا چار چفیرا
اکھ جو منظر تکدی ڈٹھی اوہ اے تیرا پردہ
ساز ازل تے ناں تیرا اے' تارنفس وچ توں ایں
تیریاں گلاں ہر پاسے نیں' ہر اک لب تے نغمہ

کثرت ذکر افضل الاعمال ہے

دنیا میں طرح طرح کے عمل اور قسم قسم کے عامل ہیں (کوئی روزہ دار ہے تو کوئی حاجی، کوئی صدقہ دیتا ہے تو کوئی دیگر عمل کرتا ہے لیکن) سب سے اعلیٰ و افضل عمل اس شخص کا عمل ہے جس میں ذکر الٰہی کا اکثر و بیشتر حصہ موجود ہو لہٰذا سب سے اعلیٰ روزہ دار وہ ہے جو روزہ میں خدا تعالیٰ کا ذکر کثرت سے بجالائے سب سے بڑا سخی و متصدق وہ ہے جو کثرت سے خدا کا ذکر کرے سب سے بڑا حاجی وہ ہے جو (اپنے حج میں) اللہ عزوجل کا ذکر بڑھ چڑھ کر ادا کرے علیٰ ہذا القیاس دیگر اعمال کو سمجھ لیجئے۔ اس کے متعلق ابن ابی الدنیا نے ایک مرسل حدیث بیان فرمائی ہے کہ

آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا گیا، اہل مسجد میں سے کون شخص زیادہ بہتر ہے؟ فرمایا جو کثرت سے خدا تعالیٰ کا ذکر کرے۔ پھر سوال کیا گیا کون سا جنازہ بہتر ہے؟ فرمایا جس میں خدا تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کیا جائے پھر پوچھا گیا مجاہدین میں سے کون سا مجاہد بہتر ہے؟ فرمایا جو خدا تعالیٰ کا ذکر کثرت سے بجالائے پھر دریافت کیا گیا حاجیوں میں سے کون سا حاجی (عبادت گذار) بہتر ہے؟ فرمایا جو کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے پھر دریافت کیا گیا کہ تمام انسانوں یا عابدوں میں سے کون سا آدمی بہتر ہے فرمایا جو کثرت سے خدا تعالیٰ کا ذکر کرے۔

ابو بکر کا قول ہے ذکر گذار لوگ تمام خیر و برکت لوٹ لے گئے۔ عبید بن عمیر فرماتے ہیں رات کی مشقت سے اگر تنگ آ گئے ہو مال خرچ کرنے سے بخیل و شوم بن گئے ہو اور دشمن کے ساتھ جنگ کرنے سے بزدل ہو گئے ہو تو کثرت سے اللہ عزوجل کا ذکر کرو، اور خدا تعالیٰ کی یاد کرو۔

لا شریک لاریب ہے خدا ہی کی ذات
''لاشریک'' میں آئے نظر مجھے اچھی ہی بات
پڑھ کر اسے اک گیان حاصل ہوتا ہے
عرفان ملتا ہے اور ملتی ہے نجات
درس محبت الٰہی باہم اس میں تو
چھڑا دے اُلفت منات اور لات
نکتہ اک بتاتی ہے یہ بھی سب کو
خدا کے بعد ہے بس محمد ﷺ کی ذات
اسے پڑھنے سننے والوں کی اے یوسف
دور ہوں آفات روشن رہے ہر رات

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ذکر الٰہی تمام نفلی عبادات کا کام بھی دیتا ہے

ذکر الٰہی پر دوام و مداومت تمام تطوعات و نفلی عبادت کی نائب اور ان کی نیابت کا کام دے جاتی ہے خواہ وہ تطوعات بدنی ہوں یا مالی یا بدنی بھی ہوں اور مالی بھی، جیسے نفلی حج اور اس کا ثبوت حدیث ابی ہریرہ میں بالصراحت موجود ہے کہ ''فقراء مہاجرین آنحضرت ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ مالدار تو بڑے بڑے عالی درجات اور ابدی نعمتیں حاصل کر گئے ہماری طرح وہ نمازیں بھی پڑھ لیتے ہیں روزے رکھ لیتے ہیں لیکن چونکہ ان کے پاس زائد مال بھی موجود ہوتا ہے اس لئے وہ حج بھی کرتے ہیں اور عمرہ بھی کر لیا کرتے ہیں اور ہم ویسے کے ویسے اُن کے پیچھے رہ جاتے ہیں اور مقابلہ نہیں کر سکتے، حضور ﷺ نے فرمایا میں تمہیں ایسی صورت نہ بتلاؤں؟ کہ جو تم سے فوقیت لے گئے ہیں ان کے مساوی اور دوسروں پر فائق ہو جاؤ اور تم سے وہی شخص فائق و افضل ہو سکے جو تمہاری طرح اس عمل کو کرنے لگ جائے فقراء نے کہا ہاں: یا رسول اللہ! ضرور بتلایئے، حضور ﷺ نے فرمایا ہر نماز کے بعد سبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر پڑھا کرو۔ (متفق علیہ)

دیکھئے! آنحضرت ﷺ نے اس فوت شدہ حج و عمرہ اور جہاد کے عوض انہیں ذکر کی تلقین فرمائی اور بتلایا کہ ذکر کرنے سے وہ ان سے فائق ہو جائیں گے، لیکن جب مالداروں کو پتہ چلا تو وہ بھی ذکر کرنے لگ گئے اور صدقات و عبادات کے ساتھ ساتھ پھر مالی لحاظ سے فائق رہے اور خیرات مال کے ساتھ ذکر کر کے دونوں فضیلتیں حاصل کر گئے لہٰذا دوبارہ فقراء کو مطالبہ کرنا پڑا اور آنحضرت ﷺ کے ہاں شکایت لے کر پہنچے کہ وہ بھی ذکر کرنے لگ گئے اور مالی لحاظ سے بھی ہم پر فائق رہے جو کہ ہمارے اختیار سے باہر ہے اب کیا کریں؟ حضور ﷺ نے فرمایا! ''پھر یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہے عنایت کر دیتا ہے۔''

عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ ایک دیہاتی آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ! اسلام کے اکثر عادات و سنن اور احکام و شرائع کا پتہ چل گیا ہے۔ اب کوئی ایسی جامع چیز ارشاد فرمایئے جو میرے لئے کافی و وافی ہو حضور ﷺ نے فرمایا: ذکر الٰہی کو اپنے پر لازم کر لو کہنے لگا: یا رسول اللہ! یہ مجھے کافی ہے؟ فرمایا کافی بلکہ زائد ہے۔

دیکھئے ناصح اعظم ﷺ نے اسے ایسا ذریعہ بتلایا جو شرائع اسلام پر ہر وقت اسے برانگیختہ و شائق رکھے ہر دم اسے ان کی حرص و طمع دامنگیر رہے۔ بلکہ زیادہ سے زیادہ انہیں جمع کرنے کی سعی و کوشش میں منہمک رہے کیونکہ جب ذکر الٰہی کو وہ اپنا شعار بنا لے گا تو اسے ذکر سے بھی محبت ہو گی اور ذکر محبوب رکھنے والے مسبب الاسباب سے بھی کیونکہ اللہ عزوجل کو تقرب الٰہی کے بعد شرائع اسلام سے زیادہ کوئی چیز محبوب تر نہیں تو آنحضرت ﷺ نے اسے ایسی چیز بتلا دی جس سے وہ شرائع اسلام کو بخوبی ادا کر سکے اور اس پر تمام سنن و احکام و شرائع کا ادا کرنا بالکل سہل و آسان ہو جائے اور اس کا نام ہے ''ذکر الٰہی''

پالتا ہے بیج کو مٹی کی تاریکی میں کون؟
کون دریاؤں کی موجوں سے اُٹھاتا ہے سحاب؟
کون لایا کھینچ کر پچھم سے باد ساز گار؟
خاک یہ کس کی ہے کس کا ہے یہ نور آفتاب؟
کس نے بھر دی موتیوں سے خوشۂ گندم کی جیب؟
موسموں کو کس نے سکھلائی ہے خوئے انقلاب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ذکر خدا اطاعت الٰہی کا سب سے بڑا معاون ہے

ذکر عبادات پر سب سے بڑا معاون ہے کیونکہ ذکر کی تاثیر سے انسان کو اطاعات خداوندی سے انس و محبت ہو جاتی ہے اور بالکل سہل و آسان معلوم ہوتی ہیں طبیعت میں کچھ کوفت نہیں ہوتی بلکہ انہیں ادا کرنے میں اسے اس قدر حظ و سرور اور لذت حاصل ہوتی ہے' اس قدر خوشی و مسرت ہوتی ہے اور اس قدر آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں کہ نہ اتنی اسے مشقت معلوم ہوتی ہے نہ طبیعت میں گرانی محسوس ہوتی ہے جتنی کہ غافل انسان کو غافل رہ کر تکلیف و مشقت اور گرانی محسوس ہوتی ہے اور تجربہ و مشاہدہ اس کا شاہد و مؤید ہے جس سے خود بخود حقیقت حال منکشف ہو سکتی ہے۔

☆ ذکر الٰہی ہر مشکل کو آسان صعب کو سہل، عسیر کو یسیر اور ثقیل کو خفیف کر دیتا ہے کیونکہ کوئی ایسی مشکل نہیں جو ذکر کی برکت سے آسان نہ ہو، کوئی عسیر نہیں جو یسیر نہ ہو، کوئی مشقت نہیں جو خفیف نہ ہو، کوئی شدت و سختی نہیں جو زائل نہ ہو کوئی مصیبت نہیں جو اس کی برکت سے دور نہ ہو سکے معلوم ہوا کہ ذکر الٰہی ہی ایک ایسی چیز ہے جو شدت و سختی کے بعد کشادگی، تنگی کے بعد آسانی عسر کے بعد یسر اور رنج و غم کے بعد مسرت و فرحت کا موجب ہوتا ہے۔

ہر اوکڑ چوں کڈھ کے اوہو پارلے جاندا مینوں
نھیریاں اندر میرے لئی اُس روشن دیوے بالے

نام اوہدا دوا اے دُکھاں دی
گیت دیوے تے نغمگی دیوے

رحمت والیاں نظراں پا کے کرنا ایں امداد
توں نافع توں ساڈا ہادی مالک ہست و بود

تیرا پیار سہارا بھالاں توں شفیق رؤف ایں
اوہ نہیں ڈگدا کسے دے کولوں جس دی توں لج پالی

ہووے دل چوں دور ہنیرا
روشن کر دے چار چفیرا

سفنے سچ بناندا اوہو بجھے دیپ جگاندا
سبحان اللہ جو وی آکھے' ہاسے جھولی پاوے

ذکر سے تمام خطرے دور ہو جاتے ہیں

ذکر تمام خوف و خطرات اور ہولناکیوں کو دفع کرتا اور تحصیل امن میں عجیب و غریب تاثیر رکھتا ہے کیونکہ سخت سے سخت خوف و خطرات اور ہولناک مصیبتوں میں گھرے ہوئے انسان کے لئے بھی کوئی چیز ذکر سے زیادہ نافع اور فائدہ مند نہیں، ذاکر خدا تعالیٰ جتنا ذکر کرتا ہے اتنا ہی اسے امن حاصل ہوتا ہے اور خطرات زائل ہوتے جاتے ہیں حتیٰ کہ وہی خطرات جو اس کے لئے خوف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

موجب ہوتے ہیں امن سے بدل جاتے ہیں مگر اس کے برعکس غافل انسان امن کے باوجود خوفزدہ رہتا ہے حتیٰ کہ وہی امن اس کے لئے خطرات بن جاتے ہیں اور جس میں ادنیٰ سا بھی احساس ہو وہ دونوں کا تجربہ و مشاہدہ کرسکتا ہے۔ واللہ المستعان۔

ذکر خدا سے جسمانی قوت میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے اس کی دلیل کے طور پہ یہ واقعہ کافی ہے کہ جب حضور ﷺ کی لختِ جگر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے چکی کی مشقت اور دیگر کاروبار کی زیادتی و تکلیف کی شکایت کرتے ہوئے آپ ﷺ سے خادم و نوکر طلب کیا تو آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اور آپ کے ساتھ ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ (نوکر کے عوض) رات کو سوتے وقت تینتیس تینتیس بار سبحان اللہ، الحمد للہ اور چونتیس دفعہ اللہ اکبر پڑھ لیا کریں اور فرمایا نوکر کی بجائے یہ کلمے تمہارے لئے بہتر ہیں۔ (بخاری) بعض نے کہا جو خدا تعالیٰ کے ذکر پر مداومت کرے اسے رات کو سوتے ہوئے اتنی قوت حاصل ہو جاتی ہے جو نوکر سے مستغنی کر دیتی ہے۔

ذکر خدا دا شاناں والا ہر دم کر دے رہیے
ذکر خدا دا شاناں والا دل وچہ ٹھنڈاں پاوے

ذکر خدا دا پاک نبی توں ودھ کے کس نے کرنا
ذکر خدا دا پاک نبی دی شان نوں نت ودھاوے

نام اللہ دا قطرے تائیں سُچا لعل بناندا
نام اللہ دا جہڑا سبھ تھیں رحمتاں پیا ورتاوے

ذکر کرنے والے مقابلہ جیت گئے

میدان مقابلہ میں جملہ اعمال آخرت کا مقابلہ ہو رہا ہے جس میں ذکر گذار اور ذاکر لوگ ہی جیت رہے ہیں لیکن فی الحال دنیا کی گرد و غبار آلود زندگی اُن کے غلبہ و جیت کی رویت سے مانع ہے اس دنیوی زندگی کی گرد و غبار ہٹتے ہی روز روشن کی طرح سب کچھ عیاں ہو جائے گا اور تمام لوگ خود اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرلیں گے کہ کون شخص تمام اعمال میں سب سے بڑھ کر جملہ اعمال میں جیت گیا ہے۔

ولید بن مسلم فرماتے ہیں کہ محمد بن عجلان نے عمر نامی غفرہ کے غلام سے سنا کہ قیامت کے روز جب عملوں کے ثواب سے پردہ منکشف ہوگا تو ذکر سے زیادہ کوئی عمل لوگوں کو افضل نہیں دکھائی دیگا' تو اس وقت تمام لوگ افسوس کرنے لگ جائیں گے اور کہیں گے کہ افسوس! ذکر سے زیادہ تو کوئی چیز آسان نہیں تھی اور ہم محروم ہی رہ گئے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

سیروا سبق المفردون قالوا وما المفردون؟ قال: الذین اھتروا فی ذکر اللہ تعالیٰ یضع الذکر عنھم اوزارھم۔

چلے چلو! مفردون سبقت لے گئے صحابہ نے دریافت کیا مفردون کون ہیں؟ آنحضرت نے فرمایا! جو ذکر الٰہی میں ہردم خوش رہتے ہیں اور ذکر ان کی تمام تکلیفیں اور مصیبتیں رفع کر دیتا ہے۔

و فی روایۃ فیاتون یوم القیامۃ خفا فا (ترمذی، ۵:۵۷۷، رقم ۳۵۹۶)

پس وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں (گناہ کے بوجھ سے) ہلکے پھلکے ہو کر آئیں گے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سوہنا رب ای ہر ہر شیء چوں اپنا عکس وکھاوے
سوہنا رب ای ہر پاسے وسے ظاہری نظر نہ آوے
لکھ واری شکر گزاراں اوہدی قدرت دا میں
میری سوچ تے فکر وی اوہدی عظمت دے گن گاوے
ذات اوہدی سبحان تے سوہنی پاک شریکے توں اے
جے اوہ چاوے تے اوہ ساڈے پک ارادے ڈھاوے

اهتروا کی لفظی تحقیق

اهتروا بالشي ولیه: کسی چیز پر مست و دیوانہ ہو گئے اس سے چمٹ گئے اور اسے اپنا شعار بنا لیا۔
حدیث کے بعض الفاظ میں المستھترون بذکر اللہ اور مستھترون کا معنی ہی شیفتگان ذکر۔عربی میں کہا جاتا ہے استھتر فلان بکذا یعنی اس پر شیفتہ ہو گیا۔اس کی ایک دیگر تفسیر یہ ہے کہ اھتروا فی ذکر اللہ۔یعنی خدا تعالیٰ کا ذکر کرتے کرتے بوڑھے ہو گئے۔حتیٰ کہ ان کے ہم عمر بھی فوت ہو گئے مگر وہ اب تک ذکر الٰہی میں مشغول ہیں۔عربی میں کہا جاتا ہے اھتر الرجل فھو مھتر جبکہ انتہائی بڑھاپے کی وجہ سے مخبوط الحواس ہو کر بہکی بہکی باتیں کرنے لگ جائے بہکی بہکی باتوں کو ھتر کہتے ہیں گویا اس نے ذکر الٰہی میں اتنی عمر گذار دی کہ اس کے ہوش و حواس تک قائم نہ رہے نیز باطل کو بھی ھتر کہتے ہیں رجل مستھتر یعنی کثیر الاباطیل زیادہ دروغ گو۔
اسی طرح ابن عمر کی حدیث میں ہے اعوذ باللہ ان اکون من المستھترین خدا کی پناہ مانگتا ہوں کہ مستھتر (دروغ گو) بنوں۔
غرضیکہ اس کی حقیقت لفظی یہ ہے کہ استھتار کسی چیز سے محبت کی وجہ سے اسے زیادہ سے زیادہ تعداد میں جمع کر لینا خواہ حق ہو یا باطل۔لیکن اس کا اکثر استعمال باطل میں ہی ہوتا ہے حتیٰ کہ جب کہا جائے فلان مستھتر تو اس سے صرف باطل کا معنی ہی سمجھا جاتا ہے البتہ جب کسی شے سے مقید کر دیا جائے تو اس وقت تقییدی معنی مراد ہوگا جیسے ھو مستھتر وقد استھتر فی ذکر اللہ یعنی ذکر الٰہی پر شیفتہ ہو کر مجنونانہ وار پلٹ پڑا اس معنی کی تائید ایک دوسری حدیث سے بھی ہوتی ہے جس کے الفاظ ہیں۔

اکثر واذکر اللہ حتے یقال مجنون
خدا کا اتنا زیادہ ذکر کرو کہ لوگ پاگل کہنے لگ جائیں۔

المصباح المنیر میں ہے استھتر یعنی خواہشات کی پیروی کرتے ہوئے کچھ پرواہ نہیں کرتا کہ کیا کچھ کر رہا ہے۔فائق میں زمخشری فرماتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اعوذ باللہ ان اکون من المستھترین میں مستھتر بننے سے پناہ مانگتا ہوں مستھترین کمینہ و فضول لوگوں کو کہتے ہیں جنہیں کچھ پرواہ نہیں ہوتی کہ کسی نے انہیں کیا کہا یا وہ لوگوں سے کیا بکواس بکتے ہیں اور اس حدیث کو ترمذی و حاکم نے بہ لفظ ذیل روایت کیا ہے کہ سبق المفردون المستھترون فی ذکر اللہ یطیع الذکر عنھم اثقالھم فیاتون یوم القیمة خفافا ذکر الٰہی کے شیفتہ مفردون سبقت لے گئے جن کے تمام بوجھ کو ذکر الٰہی دور کر دے گا تو قیامت کے دن وہ ہلکے پھلکے حاضر ہوں گے اس کی سند صحیح ہے۔

تو باقی ایں رہنا، ایتھے ہو رتے ہر شیء فانی
تو یکتا ایں ذات اچ اپنی کوئی نیں تیرا ثانی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نور تیرے تے ڈھکیا ہویا سارا چار چفیرا ذات تیری ای کر دی پئی اے سبھناں دی نگرانی

ذکر انسان اور دوزخ کے درمیان دیوار بن جائے گا

ذکر انسان اور جہنم کے درمیان دیوار بن جاتا ہے جب وہ کسی دوزخی راستے پر چلنا چاہتا ہے تو ذکر الٰہی رستے میں دیوار بن کر حائل ہو جاتا ہے۔ ذکر دائمی اور کامل ہوگا تو وہ دیوار بھی محکم و مضبوط اور پختہ ہوگی۔ جس میں سے گذرنے کا کوئی راستہ نہ ہوگا' ورنہ وہ گناہ میں مبتلا ہو کر رہے گا۔

عبدالعزیز بن ابی داؤد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ایک شخص جنگل میں رہتا تھا اس نے ایک مسجد بنائی اور اس کے محراب میں سات پتھر لگائے۔ جب نماز پڑھنے لگتا تو پتھروں سے مخاطب ہو کر کہتا میں تمہیں اپنے عقیدہ پر گواہ بناتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اتفاقاً وہ بیمار ہو گیا اور خواب میں دیکھا کہ اسے دوزخ میں چلے جانے کا حکم ملا وہ کہتا ہے کہ میں نے پتھروں میں سے ایک پتھر کو جسے خوب جانتا ہوں دیکھا کہ دوزخ کے منہ پر پھیل کر آ گیا اور دوزخ کا ایک دروازہ بند کر دیا حتیٰ کہ اسی طرح تمام پتھروں نے دوزخ کے ساتوں دروازے بند کر دیئے۔

☆ فرشتے ذاکر کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں جیسا کہ تائب کے لئے دعاء مغفرت فرماتے ہیں چنانچہ حسین معلم بواسطہ عبداللہ بن بریدہ از عامر شعبی عبداللہ بن عمرو بن وقاص کا قول روایت کرتے ہیں کہ مجھے اللہ عزوجل کی نازل کردہ کتاب (قرآن حکیم) میں غور و استنباط سے معلوم ہوا کہ انسان جب الحمد للہ کہتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں رب العلمین جب پورا الحمد للہ رب العلمین کہتا ہے تو ملائکہ کہتے ہیں اللھم اغفر لعبدك (خدایا اپنے بندے کے گناہ معاف کر دے) جب کہتا ہے سبحان اللہ فرشتے کہتے ہیں وبحمدہ اور جب پورا سبحان اللہ وبحمدہ کہتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں اللھم اغفر لعبدك جب وہ کہتا ہے لا الہ الا اللہ فرشتے کہتے ہیں واللہ اکبر اور جب پورا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں اللھم اغفر لعبدك خدایا اپنے بندے کو بخش دے۔

عرضہ کردم دو جہاں بر دل کار فتادہ بجز از عشق تو باقی ہمہ فانی دانست
شود مست وحدت زجام الست ہرکو چو حافظ می صاف خورد

ذاکر پر دشت و جبل کا فخر و مباہات

دشت و جبل پہاڑ اور وادیاں ذاکر کی وجہ سے فخر و مباہات کرتی ہیں اور خوش ہوتی ہیں کہ فلاں ذاکر نے ہم پر ذکر الٰہی کیا ہے۔

''ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ کو نام لے کر دریافت کرتا ہے کہ آج تجھ پر کوئی ذاکر نہیں گذرا؟ اگر وہ جواب دے کہ ہاں گذرا ہے تو اسے بیحد خوشی ہوتی ہے۔''

حضرت عون عبداللہ فرماتے ہیں، بعض میدان دوسرے میدانوں کو آواز دے کر پوچھتے ہیں کہ میرے پڑوسی آج تم میں سے کسی پر کوئی ذاکر تو نہیں گذرا؟ تو جواب میں کئی ہاں کہتے ہیں اور بعض نفی میں جواب دیتے ہیں۔ علیٰ ہذا القیاس اعمش مجاہد سے نقل کرتے ہیں کہ بعض پہاڑ بھی دوسرے کو نام لے کر بلاتے ہیں کہ او فلاں آج تجھ پر کوئی ذاکر نہیں گذرا؟ بعض اثبات میں جواب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دیتے ہیں اور بعض نفی میں۔

☆ کثرت ذکر نفاق سے نجات کا موجب ہوتا ہے کیونکہ منافق اللہ عزوجل کو بہت کم یاد کیا کرتے ہیں۔ ارشاد باری ہے:

ولا یذکرون اللہ الا قلیلًا (نساء ۴، ع ۲۱) وہ (منافق) اللہ عزوجل کا بہت کم ذکر کرتے ہیں

حضرت کعب فرماتے ہیں جو کثرت سے خدا تعالیٰ کا ذکر کرے وہ نفاق سے بری ہو جاتا ہیاور واللہ اعلم شانہ اللہ عزوجل نے اسی لئے سورۂ منافقون کو اپنے قول:

یاایھا الذین امنوا لا تلھکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر اللہ ومن یفعل ذلک فاولئک ھم الخاسرون۔

ایماندارو تمہیں تمہارے مال واولاد ذکر الٰہی سے غافل نہ کردیں، جو ایسا کرے گا تو یقیناً وہی لوگ خسارہ میں رہیں گے۔ (سورہ منافقون ۶۳، ع ۲) سے ختم فرمایا ہے کیونکہ اس میں منافقین کے فتنہ سے ڈرایا گیا ہے کہ وہ ذکر الٰہی سے غفلت کی وجہ سے گندگی نفاق میں پھنس گئیاور بعض صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے خارجیوں کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا وہ منافق ہیں جو خدا تعالیٰ کو کم یاد کرتے ہیں۔

معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ کا ذکر کم کرنا نفاق کی علامت ہےاور کثرت سے ذکر کرنا نفاق سے امن کا موجب ہوتا ہےاور خدا اللہ عزوجل اس سے کہیں منزہ و برتر ہے کہ ایک ذکر گذار کو نفاق میں مبتلا کردے۔ بلکہ یہ تو ذکر الٰہی سے دل کی غفلت کا خمیازہ ہے جو اسے بھگتنا پڑتا ہے۔

تیری ذات کمالاں والی تیری وڈی قدرت
سبھے پاک زوالاں توں ایں تیری اُچی طاقت
سبھناں دا مقصود اے مولا! تیرا پاک سہارا
سبھناں دا معبود وی توں ایں ایہو اے تیری عظمت
سبھ نوں شاناں بخشن والی شان اے اعلیٰ تیری
تیرے لئی سبھ حمد ثناواں تیرے لئی ہر مدحت
وچ دلاں ایہ نور دے دیوے خوب جگاویں ربا
دتے سانوں سوہنے سوہنے لفظ جہڑے قرآنی

ذکر الٰہی کی لذّت تمام لذّات سے بہتر ہے

صرف ذکر میں ایک ایسی لذت وچاشنی ہوتی ہے جس کی نظیر مشکل ہے، انسان کو سارے ثواب کی بجائے محض وہی لذت وسرور حاصل ہوجائے جو ایک ذکر گذار کو حاصل ہوتا ہے وہ تمام نعمتیں مل جائیں جو اس کے دل کو حاصل ہوتی ہیں تو اتنا ہی کافی ووافی ہے اسی لئے مجالس ذکر کو ریاض الجنۃ جنت کے باغ کہا گیا ہے۔

مالک بن دینار علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ کوئی لذت ذکر کی ہمسری نہیں کرسکتی کیونکہ کوئی عمل ایسا نہیں جو ذکر سے زیادہ خفیف وآسان ذکر سے زیادہ لذت دار ذکر سے زیادہ خوش کن اور ذکر کے برابر سرور قلب کا باعث ہو۔

ذکر دنیا میں بھی چہرے کی رونق تروتازگی اور بشاشت اور آخرت میں بھی نور وضیا کا موجب ہوتا ہے لہٰذا خدا تعالیٰ کے ذکر گذار بندے دنیا میں بھی تمام لوگوں سے زیادہ تروتازہ اور بارونق چہرہ ہوتے ہیں اور آخرت میں بھی سب سے زیادہ ان کو نور ملے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گا۔

ایک مرسل حدیث ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا جو روزانہ سو مرتبہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحی ویمیت بیدہ الخیر وھو علی کل شیء قدیر ۔ کہے وہ خدا تعالیٰ کے روبرو پیش ہوگا تو اس کا چہرہ چودھویں کے چاند سے بھی زیادہ چمکتا ہوا ہوگا۔

☆ ہر مقام و ہر جگہ سفر میں، حضر میں، اندر باہر، گھر میں، جنگل میں ہمیشہ خدا تعالیٰ کا ذکر کرنا انسان کے خود اپنے لئے قیامت کے دن زیادہ سے زیادہ گواہان و شاہد بنانے کا باعث ہے کیونکہ زمین کا ہر قطعہ ہر ٹکڑا گھر یا ہر، جنگل، پہاڑ ذاکر کے لئے قیامت کو گواہی دے گا ارشاد باری ہے۔

اذا زلزلت الارض زلزالھا واخرجت الارض اثقالھا وقال الانسان ما لھا یومئذ تحدث اخبارھا بان ربك اوحیٰ لھا (زلزال)

جب زمین سخت ہلائی جائے گی اور وہ اپنے اندر کی تمام چیزیں نکال باہر کرے گی اور انسان کہے گا کہ اس کو کیا ہو گیا؟ تو اس دن وہ اپنی سب باتیں بتا دے گی کیونکہ اللہ عزوجل اسے سب کچھ بتا دینے کا حکم صادر فرمائے گا۔

ترمذی نے اپنی جامع میں بواسطہ سعید مقبری ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت فرمایا ہے کہ رسول خدا ﷺ نے یہ آیت یومئذ تحدث اخبارھا تلاوت فرما کر صحابہ سے فرمایا کہ جانتے ہو اخبارھا زمین کا خبریں بتلانا کیا مطلب ہے؟ صحابہ نے عرض کی خدا تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو زیادہ پتہ ہوگا۔ حضور ﷺ نے فرمایا اس کا خبریں بتلانا یہ ہے کسی انسان خواہ غلام ہو یا آزاد جس نے بھی اس پر کوئی عمل نیک و بد کیا ہوگا وہ اس پر گواہی دے گی کہے گی فلاں نے فلاں روز مجھ پر یہ کیا وہ کیا ایسا کیا ویسا کیا یہ روایت حسن صحیح ہے۔

اور زمین کے ہر قطعہ میں کثرت سے اللہ عزوجل کا ذکر کرنے والوں کے بے شمار گواہ ہوں گے جنہیں دیکھ دیکھ کر لوگ رشک کریں گے کہ کاش ہمارے بھی اتنے گواہ ہوتے۔

ہر دم تیرا ذکر الاواں تیرا شکر گزاراں
چارے پاسے کھلری ویکھاں تیرے نور دی چادر

نور حیرت در شب اندیشۂ اوصاف تو
بس ہمایوں مرغ عقل از آشیاں انداختہ

من کہ باشم عقل کل راک ناوک انداز ادب
مرغ اوصاف تو از اوج بیاں انداختہ

مست ذوق عرفیم کز نغمۂ توحید تو
لذت آوارہ ذر کام جہاں انداختہ

ذکر الٰہی کے شغل سے زبان فضول کلامی سے بند ہو جاتی ہے

ذکر الٰہی کا شغل اسے تمام فضول و باطل اشغال مثلاً چغلی وغیبت لوگوں کی مدح و مذمت وغیرہ سب اشغال سے پھیر دیتا ہے کیونکہ عموماً زبان خاموش تو رہتی نہیں ذکر الٰہی کرتی ہے یا بسا اوقات لغویات اور فضول بکواسات بکتی رہتی ہے ان دونوں میں سے ایک نہ ایک بات تو ضرور ہوتی ہے ذکر نہ کرے گی تو فضول واہیات بک دے گی کیونکہ اسے حق میں مشغول نہ کرے گا تو باطل میں لگا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دے گا اسی طرح دل اپنے خالق سے لو نہیں لگائے گا تو کسی مخلوق کے دام محبت میں گرفتار ہو جائے گا۔ ایک نہ ایک امر یقینی ہے۔ لہٰذا دونوں میں سے خود ہی سمجھ کر ایک خصلت اختیار کر لینی چاہیے اور ہر مقامات میں سے ایک مقام کو قبول کر لینا چاہیے۔

ذکر سے شیطانوں میں گھرے ہوئے شخص کو نجات ملتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ شیاطین اِکے دُکے انسان کو شکاریوں کی طرح چاروں طرف سے گھیر لیتے اس کے گرد جمع ہو جاتے ہیں اور اسے جانی دشمنوں کی طرح نظریں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے گھورتے ڈراتے دھمکاتے ہیں اور اس کے قدیمی وازلی دیرینہ اور جانی دشمن چلے آتے ہیں تو آپ خود ہی خیال کر لیجئے کہ جو کوئی تن تنہا خشم آلود اور کمین گاہوں میں چھپے ہوئے پرانے دشمنوں کے نرغہ میں پھنس جائے وہ چاروں طرف سے اس کے گرد جمع ہو کر محاصرہ کر لیں اور جتنی شرارت و تکلیف اور ڈھول دھپا کسی سے بن آئے وہ خوب اس کی تواضع کریں کوئی تھپڑ لگائے تو کوئی مکہ رسید کرے کوئی ڈنڈے سے خبر لے تو اس بیچارے پر کیا گذرے گی؟ لہٰذا ان شیطانوں کا بندوبست کرنا اور انہیں منتشر کرنا از حد ضروری ہے جس کا علاج صرف ذکر الٰہی ہے اور کوئی نہیں۔

سبھناں دیاں سُنناں ایں توں جھڑے کرن دعاواں   اوہناں تائیں کدے نہ موڑیں جھڑے ہون سوالی

تیرا ذکر الاپے اتھے پتا پتا ڈالی

توں سبھناں دا رب ایں سچا تیریاں سبھ انواراں   تیرے بن معبود نہ کوئی تیرا ذکر چتاراں

ذکر کے بے شمار فوائد پہ مشتمل حدیث

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے بواسطہ سعید بن میسب مروی ہے کہ

مدینہ منورہ میں ہم صفہ میں قیام فرما تھے، ایک روز رسول خدا ﷺ ہمارے ہاں تشریف فرما ہوئے اور وہیں کھڑے ہو کر فرمانے لگے آج میں نے عجیب وغریب خواب دیکھا ہے میرے ایک امتی کے ہاں جان لینے کے لئے ملک الموت آیا تو اس کی بر الوالدین یعنی والدین کے ساتھ سلوک واحسان اور نیکی سامنے آ گئی اور فرشتے کو اس سے پیچھے ہٹا دیا پھر میں نے اپنا ایک اور امتی دیکھا جو عذاب قبر میں مبتلا ہو چکا تھا تو وضو آیا اور اسے عذاب سے بچا لیا پھر میں نے اپنا ایک امتی دیکھا جسے بہت سے شیاطین نے تکہ بوٹی کرنے کے لئے گھیر رکھا تھا تو ذکر الٰہی آیا اور تمام شیطانوں کو بھگا دیا پھر مجھے اپنا ایک امتی نظر آیا جسے ملائکۃ العذاب نے گھیر رکھا تھا تو اس کی نماز آئی اور ان کے ہاتھوں سے چھین لیا۔ پھر ایک امتی دکھائی دیا جو آگ کے شعلوں میں جل رہا تھا اور بروایت دیگر پیاس سے ہانپ رہا تھا جب بھی حوض کے قریب جاتا پیچھے دھکیل دیا جاتا تو ماہ رمضان کے روزے آئے اور پلا کر اسے سیر کر دیا پھر ایک امتی نظر آیا اور کچھ لڑکوں کی ٹولیاں بیٹھی دکھائی دیں جن کے پاس بھی وہ جاتا ہے اسے بیٹھنے نہ دیتے اور دور چھوڑ آتے تو اس کا غسل جنابت آیا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر میرے (حضور ﷺ کے) پاس بٹھا دیا۔ پھر ایک امتی کو دیکھا جس کے آگے بھی اندھیرا پیچھے بھی اندھیرا دائیں بھی اندھیرا بائیں بھی اوپر بھی اندھیرا نیچے بھی اور وہ حیران کہ کدھر جائے؟ اور کہاں جائے؟ تو اس کے حج و عمرہ آئے اور اندھیرے سے نکال کر روشنی میں پہنچا دیا پھر ایک امتی نظر آیا جو ہاتھ کے ساتھ آگ کے شعلوں اور چنگاریوں سے بچا کرتا ہے تو اس کا صدقہ وخیرات آئے اور آگ کے سامنے پردہ بن کر حائل ہو گئے پھر ایک امتی کو دیکھا جو مومنوں سے بات چیت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرتا ہے مگر وہ اس سے نہ بولتے ہیں نہ کلام کرتے ہیں تو صلہ رحمی آئی اور کہنے لگی معشر المؤمنین۔ مومنوں کی جماعت یہ تو بڑا اصلہ رحمی کرنے والا آدمی تھا تم اس سے کیوں نہیں بولتے تو اسی وقت تمام مومن اس سے کلام کرنے لگے اور وہ بھی ان سے باتیں کرنے لگا انہوں نے مصافحے کیے اور اس نے بھی۔ پھر ایک امتی نظر آیا جو دوزخ کے فرشتوں اور داروغہ کے اڈے چڑھ گیا اور انہوں نے اسے گھیر لیا تو اس کی امر بالمعروف ونہی عن المنکر آئی اور ان کے ہاتھوں سے چھین کر ملائکہ رحمت یعنی رحمت کے فرشتوں میں جا چھوڑا پھر ایک امتی کو دیکھا گھٹنوں کے بل گرا پڑا تھا اور اس کے اور خدا تعالیٰ کے درمیان حجاب اور پردہ تھا تو اس کا حسن خلق آیا اور اس کا ہاتھ پکڑ خدا تعالیٰ کے پاس پہنچا دیا پھر ایک امتی نظر آیا جسے اعمالنامہ بائیں ہاتھ میں ملا تھا تو اسکا خوف خدا آیا اور اعمالنامہ پکڑ کر دائیں ہاتھ میں دیدیا پھر ایک امتی کو دیکھا جس کے اعمال کا تول کم ہو گیا تو فوت شدہ بچے آئے اور اس کے تول کو بھاری کر دیا پھر ایک امتی نظر آیا جو جہنم کے گڑھے کے کنارے پر کھڑا تھا اس کی رجاء من اللہ یعنی خدا تعالیٰ سے وابستہ امیدیں آئیں اور اس سے بچا کر چل دیں پھر ایک امتی پر نظر پڑی جو جہنم میں گر رہا تھا یا گر گیا تھا کہ اس کے خوف خدا سے نکلے ہوئے آنسو آئے اور اسے بچا لیا پھر ایک امتی کو دیکھا جو پل صراط پر کھڑا اس طرح کانپ رہا تھا جیسے تیز و تند ہوا ئیں کھجور کی ٹہنی کو حرکت دیتی ہیں تو اس کا حسن الظن باللہ یعنی خدا سے اس کا نیک ظن آیا اور اس کی کپکپی دور کر کے چلا گیا۔ پھر ایک اُمتی نظر آیا جو پل صراط پر بیچارہ کبھی سرینوں پر گھسٹتا ہے کبھی گھٹنوں اور پیٹ کے بل لڑھکتا ہے اور کبھی اٹک جاتا ہے تو اس کی نماز آئی اور اُٹھا کر پاؤں کے بل کھڑا کر دیا اور اس طرح بچا لیا پھر ایک اُمتی جنت کے دروازے پر پہنچا نظر آیا اور جنت کے دروازے بند تو لا الٰہ الا اللہ کی شہادت وگواہی آئی اور اس نے دروازے کھول کر اسے جنت کے اندر داخل کر دیا۔

یہ حدیث حافظ ابوموسیٰ مدینی نے منجیات ومہلکات کے متعلق اپنی تصنیف کردہ کتاب الترغیب فی الخصال المنجیہ والترھیب من خلال المردیہ میں جس کی آپ نے شرح بھی لکھی ہے، روایت فرمائی ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث از حد حسن صحیح ہے جسے عمرو بن از دعلی بن زید بن جدعان اور ابوجبلہ بلال نے سعید بن مسیب سے روایت فرمایا ہے۔

حافظ ابن قیم الجوزی اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں کہ (میرے شیخ واستانہ) ابن تیمیہ اس حدیث کی بڑی عظمت وشان بیان کرتے ہیں اور اسے بڑی اہمیت دیا کرتے تھے اور مجھے یہ بھی پتہ چلا ہے کہ وہ کہا کرتے اس کی صحت پہ شواہد موجود ہیں (الوابل الصیب من الکلم الطیب)

اک صورت بے صورت وانگوں رہندی سامنے میرے
تیرا کھوج کیہ لانا فکراں، توں فکراں توں اُچا
سارے منظر سارے مظہر مولا تیری شان

اک نغمہ میں لیکاں ڈھاواں جیہڑے نقش خیالی
اکھ دے سانویں اکھ دے اوہلے ہر اک تیرا لشکر
لکھ کروڑاں اکھاں ویکھن ایہ گنتی محدود

ذاکر اللہ کی حفاظت میں ہے

آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد مبارک ہے کہ اللہ عزوجل نے تمہیں اپنا ذکر بجالانے کا حکم دیا۔ ذاکر کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی آگے آگے بھاگا جا رہا ہو اور دشمن بھی اس کے پیچھے پیچھے تعاقب میں سرپٹ دوڑا آ رہا ہو اور دوڑے دوڑے وہ ایک مضبوط وپختہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قلعہ میں داخل ہو کر خود کو محفوظ کر لے بعینہٖ اسی طرح انسان شیطان سے محفوظ نہیں رہ سکتا جب تک وہ اپنے کو ذکر الٰہی کے پختہ و مضبوط قلعے میں محفوظ نہ کر لے۔

ترمذی میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا جو شخص گھر سے نکلتے وقت یہ دُعا پڑھے: بسم اللہ توکلت علی اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ ۔

اللہ کا نام لے کر نکلتا ہوں اور اس پر توکل کرتا ہوں نیکی کرنے اور گناہ سے بچنے کی طاقت توفیق الٰہی پر موقوف ہے

تو اسے کہا جاتا ہے تو نے راہِ راست پا لیا۔ اپنے کو مامون و مصؤن کر لیا اور تمام تکالیف و مصائب سے خود کو محفوظ کر لیا اور اس سے شیطان دور کھڑا ہو کر دوسرے شیطان کو طعن دیتا ہے کہ واہ تجھ سے ایک آدمی بھی نہ ورغلایا گیا اور تجھ سے بچ گیا اور اس نے خود کو محفوظ کر لیا'' یہ حدیث ابو داؤد، نسائی اور ترمذی نے روایت کی اور حسن کہا۔

اس سے قبل آنحضرت ﷺ کا ارشاد گرامی ذکر ہو چکا ہے کہ جو روزانہ دن میں سو ۱۰۰ مرتبہ لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر ۔ پڑھے تو یہ کلمات شام تک اسے شیطانی شرارت سے محفوظ رکھتے ہیں۔

سفیان بواسطہ ابی الزبیر عن عبداللہ بن ضمرہ کعب سے ذکر کرتے ہیں کہ جو شخص گھر سے نکلتے ہوئے پڑھے بسم اللہ فرشتہ جواب دیتا ہے ھدیت تجھے صحیح راستہ مل گیا، جب کہتا ہے توکلت علی اللہ فرشتہ کہتا ہے کفیت تو کفایت کیا گیا جب کہتا ہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ فرشتہ جواب دیتا ہے حفظت تو نے اپنے کو محفوظ کر لیا تو شیطان دوسرے شیطانوں سے کہتا ہے چلو میاں! یہاں تمہاری دال نہیں گلتی تم اسے کیسے گمراہ کر سکتے ہو جو ہر چیز سے کفایت کر لیا گیا' رہنمائی کر دیا گیا اور محفوظ ہو گیا۔''

ابو خلاد مصری فرماتے ہیں جو اسلام میں داخل ہوا وہ قلعہ میں داخل ہو گیا اور جو مسجد میں داخل ہوا وہ اندرونی قلعہ میں داخل ہوا اور جو مسجد کے اندر ذکر الٰہی کے حلقہ میں داخل ہو گیا وہ اندرونی قلعہ کی اندرونی کوٹھری میں داخل ہو کر محفوظ تر ہو گیا۔

حافظ ابو موسیٰ نے اپنی کتاب بواسطہ ابی عمران جونی از انس رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ سے روایت فرمائی کہ حضور ﷺ نے فرمایا: جو شخص بستر پر لیٹتے وقت بسم اللہ سمیت پوری فاتحہ پڑھے وہ جن وانس بلکہ ہر شے کی شرارت سے مامون و مصؤن ہو جاتا ہے۔

نور ترے دا ہر تھاں گھیرا | تیرے ول اے سبھ دا پھیرا
بن تیرے موجود اے کہڑا | مالک تے معبود اے کہڑا
ذات تری اے فہم توں بالا | سوچاں سمجھاں توں اے اعلیٰ
توں ای جانن ہر تھاں گھلدا | توں جانو ایں ہر اک گل دا
پھلاں تائیں خشبو دیندا | اکھیاں تائیں اتھرو دیندا
بدلاں نوں توں پیا اُڈاندا | جتھے چاہیں مینہ ورساندا
رب توں سبھ دا والی مولیٰ | تیری ہستی عالی مولیٰ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شیطان پہ قابو کیسے پایا جائے؟

صحیح بخاری میں بواسطہ ابن سیرین ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے زکوٰۃ رمضان (صدقہ فطر) کے مال کا مجھے محافظ بنایا کہ اس کی نگرانی وحفاظت رکھوں تو کوئی آیا اور جھولی بھرنے لگا میں نے اسے پکڑ لیا تو کہنے لگا اس دفعہ جانے دیجئے پھر نہیں آؤں گا، آخر اسی طرح دوبارہ آیا اور منت سماجت کر کے چھوٹ گیا، تیسری دفعہ پھر پکڑا گیا تو کہنے لگا کہ میں تمہیں ایسے کلمات سکھاتا ہوں جو تیرے لئے نہایت مفید ونافع ہوں گے جب آپ بستر پر تشریف لے جائیں تو شروع سے آخر تک پوری آیت الکرسی تلاوت فرمایئے، اللہ عزوجل کی طرف سے ایک محافظ تمام رات آپ کی حفاظت کرے گا اور صبح تک کوئی شیطان آپ کے قریب تک نہیں بھٹک سکے گا،'' تو میں نے اسے چھوڑ دیا اور صبح کو آنحضرت ﷺ سے ماجرا بیان کیا اور اس کے بیان کردہ آیت الکرسی اور اس کے اثر کو بھی پیش کیا تو حضور ﷺ نے فرمایا، تھا تو وہ جھوٹا مگر یہ بات سچ کہی''۔ (مختصراً)

حافظ ابو موسیٰ بواسطہ ابی الزبیر جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا جب انسان بستر پر جاتا ہے تو جلدی سے اس کے پاس ایک فرشتہ اور شیطان پہنچ جاتا ہے فرشتہ کہتا ہے (اس دن کی بیداری کو) خیر ونیکی کے ساتھ ختم کر اور شیطان کہتا ہے شرارت وبرائی سے ختم کر، اگر وہ ذکر الٰہی کرتے سو جائے تو فرشتہ شیطان کو بھگا کر ساری رات اس کی حفاظت کرتا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس جب نیند سے بیدار ہوتا ہے تو جلدی سے فرشتہ وشیطان اس کے پاس آتے ہیں۔ فرشتہ کہتا ہے۔ خیر ونیکی کے ساتھ کھو لئے (یعنی دعا ونیکی کہتے اٹھئے) اور شیطان کہتا ہے شرارت وبرائی سے، تو اگر وہ یہ پڑھے

الحمد لله الذی احیا نفسی بعد موتها ولم یمتها فی منامها الحمد لله الذی یمسك التی قضیٰ علیها الموت ویرسل الاخری الیٰ اجل مسمی ۔ الحمد لله الذی یمسك السموت والارض ان تزولا ولئن زالتا ان امسکهما من احد من بعده ۔ الحمد لله الذی یمسك السمآء ان تقع علی الارض الا باذنه

تمام تعریفات خدا کو سزاوار ہیں جس نے مجھے مار کر زندہ کر دیا اور سوتے میں بالکل ہی نہیں کر دیا سب تعریفوں کے لائق وہی خدا ہے جو ان جانوں کو تو روک لیتا ہے جن پر موت کا حکم صادر کر چکا ہے اور باقی جانوں کو ایک میعاد معین تک رہا کر دیتا ہے۔ تمام تعریفات کا سزاوار خدا تعالیٰ ہی ہے جو آسمانوں اور زمین کو تھامے ہوئے ہے کہ موجودہ حالت کو نہ چھوڑیں اگر (بالفرض) موجودہ حالت کو چھوڑ دیں تو پھر خدا کے سوا اور کوئی ان کو تھام بھی نہیں سکتا تمام حمد وثنا خدا کے لئے ہے جو آسمانوں کو زمین پر گرانے سے تھامے ہوئے ہے مگر یہ کہ اسی کا حکم ہو جائے۔ تو فرشتہ شیطان کو بھگا کر اس کی حفاظت کرتا ہے۔

صحیحین میں بواسطہ سالم بن ابی الجعد از کریب ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا جو اپنے بیوی سے جماع کے وقت یہ پڑھے: اللهم جنبنا الشطین وجنب الشیطن ما رزقنا

خدایا ہمیں اور ہماری اولاد کو شرِ شیطانی سے محفوظ رکھ اور بچہ پیدا ہو تو اسے شیطان کبھی تکلیف نہیں دے سکے گا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

توں سپیاں دے مونہہ نوں مولا! موتیاں دے نال بھردا | توں ای جھولی سکھنی رکھیں توں ای بخشیں کا ناں
اوہدی رات وچ ٹرپے تے بس اوہدی راہ وچ چلیے | اوہدیاں حمداں جیسے ہر دم لکھیے اسیں مقالے

ہر چیز سے حفاظت کا ذکر

حافظ ابوموسیٰ امام حسن بن حضرت علی رضی اللہ عنہما سے ذکر کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو شخص مندرجہ ذیل آیات تلاوت کرے میں اس کو ضمانت دیتا ہوں کہ اللہ عزوجل اسے ہر شیطان سرکش، ہر کاٹ کھانیوالے درندے اور ہر چور ڈاکو سے محفوظ رکھے گا۔ آیات یہ ہیں، آیۃ الکرسی سورۂ اعراف کی ان ربکم اللہ الذی خلق السموت والارض سے لے کر تین آیتیں' صافات کی دس آیات سورہ رحمٰن کی یمعشر الجن والانس سے لے کر تین آیات اور سورۂ حشر کی لو انزلنا ھذا سے آخر سورت تک تین آیات۔

راوی کہتے ہیں' ایک دفعہ کوئی شخص نماز پڑھ رہا تھا کہ اسے اپنے پہلو میں کوئی چیز محسوس ہوئی اس کی طرف متوجہ ہوا تو اس نے کہا، گھبرایئے نہیں میں تو محض لوجہ اللہ آپ کے ہاں آیا ہوں کہ آپ عروہ کے پاس جا کر ان سے کہیں کہ مجھے وہ تعوذ سکھا دیجئے جس سے ابلیس الا بالیس اور شیطانوں کا شیطان بھاگ جائے۔ فرمایا پڑھیے۔

امنت باللہ العلی العظیم وحدہ وکفرت بالجبت والطاغوت واعتصمت بالعروہ الوثقی لا انفصام لھا واللہ سمیع علیم حسبی وکفی سمع اللہ لمن دعا لیس وراء اللہ المنتھیٰ

میں خدائے واحد بلند و برتر پر ایمان لایا اور بتوں اور شیطانوں کے حکم سے انکار کیا اور عروۃ الوثقی یعنی مضبوط شریعت کو پنجہ مارلیا جو ٹوٹنے کی نہیں اور اللہ عزوجل سمیع و علیم وہی مجھے کافی ہے اور جو اسے بلائے اس کی دعا قبول کرتا ہے اور خدا کے در سے کچھ منتہی نہیں۔

بشر بن منصور علیہ الرحمۃ روایت کرتے ہیں کہ کچھ رات گذرے ایک شخص چٹیل میدان کی طرف نکلا اور کہتا ہے کہ میں نے ایک دھما کہ سنا کہ ایک تخت لا کر رکھ دیا گیا کوئی آیا اور اس پر بیٹھ گیا اور جلدی سے اس کے پاس اس کے تمام لشکر و فوج درفوج جمع ہو گئے۔ پھر وہ چلانے لگا کہ کوئی ہے؟ جو عروہ بن زبیر کو میرے قابو میں لادے اور گرفتار کرلائے' تو کسی نے جواب نہ دیا حتیٰ کہ وہ دیر تک چیختا چلاتا رہا، تو ایک نے کہا اس کام کو میں پورا کرتا ہوں۔ وہ آدمی کہتا ہے کہ میرے دیکھتے دیکھتے اس نے مدینہ منورہ کا رُخ کیا اور جلدی واپس چلا آیا کہنے لگا عروہ پر کسی کا داؤ نہیں چل سکتا تو صاحب تخت نے کہا اُف ہے تم پر پھر اس نے کہا وہ تو صبح و شام چند کلمات پڑھا کرتا ہے اس لئے ہماری مجال نہیں کہ اس پر قابو پاسکیں وہ آدمی کہتا ہے کہ صبح ہوتے ہی میں نے بیوی سے زادِ راہ لیکر مدینہ شریف کا رُخ کیا اور عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا پتہ پوچھا کسی نے مجھے بتایا تو میں پہنچتے ہی کیا دیکھتا ہوں کہ عروہ رضی اللہ عنہ بہت بوڑھے ہو چکے ہیں۔ میں نے پوچھا آپ صبح و شام کچھ کلمے پڑھا کرتے ہیں، تو آپ نے کچھ نہ بتایا پھر میں نے وہ گذشتہ واقعہ بھی سنایا اور جو کلمات میں نے سنے تھے وہ واقعہ بھی بتلایا تو آپ نے فرمایا کہ اور تو مجھے کچھ پتہ نہیں ہاں یہ کلمات صبح و شام تین تین مرتبہ پڑھا کرتا ہوں امنت باللہ العلی العظیم وحدہ

ابوموسیٰ مسلم بطین سے ذکر کرتے ہیں کہ جبرئیل علیہ السلام نے آنحضرت ﷺ سے کہا: ایک شیطان خبیث آپ سے مکرو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فریب کرتا اور ایذا دینا چاہتا ہے۔ اس لئے جب بستر پر تشریف لے جائیں تو یہ کلمات پڑھ لیا کریں۔

اعوذ بکلمات الله التامات التی لا یجاوزهن بر ولا فاجر من شر ما ینزل من السمآء وما یعرج فیها ومن شر ما ذرء من الارض وما یخرج منها ومن شر فتن اللیل والنهار ومن شر طوارق اللیل والنهار ولا طارق یطرق بخیر یا رحمن

میں خداتعالیٰ کے کلمات تامہ کی جن سے نیک و بد کو گذرنے کی مجال نہیں' ان چیزوں کے شر سے پناہ لیتا ہوں جو آسمان سے نازل ہوتی ہیں یا آسمان کی طرف چڑھتی ہیں یا جو زمین سے پیدا ہوتی ہیں یا اس سے نکلتی ہیں نیز لیل و نہار کے فتنوں اور رات کو نازل ہونے والے مصائب کے شر سے پناہ مانگتا ہوں خدایا مجھے ان سے محفوظ رکھ۔

اور صحیح حدیث میں ثابت ہے کہ شیطان اذان سے بھاگ جاتا ہے (بخاری، مسلم، ابو داؤد، عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ)

حضرت سہل بن ابی صالح فرماتے ہیں کہ والد صاحب نے مجھے قبیلہ بنی حارثہ کی طرف بھیجا میرے ساتھ ایک غلام یا دیگر کوئی دوست تھا' کسی نے دیوار کے پار اس کو آواز دی اُس نے آگے بڑھ کر دیکھا تو کچھ نہ پایا میں نے اپنے باپ کو یہ واقعہ سنایا تو انہوں نے فرمایا: مجھے معلوم ہوتا تو میں تمہیں جانے ہی نہ دیتا جب ایسی کوئی آواز سنو تو اذان دیا کرو کیونکہ میں نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا حدیث بیان فرمایا کرتے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اذان دی جائے تو شیطان گوز مارتے ہوئے اتنا دور بھاگ جاتا ہے کہ اذان کی آواز نہ سنائی دے، الخ

مالک تے رحمٰن توں مولا خالق تے سبحان توں مولا
تیرا لطف عوامی ڈٹھا تیرا جام دوامی ڈٹھا
بن تیرے موجود اے کیہڑا مالک تے معبود اے کیہڑا

ذکر الٰہی کی وجہ سے شیطان بے بس ہو جاتا ہے

حافظ ابو موسیٰ بواسطہ ابی رجاء حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کثرت سے لا الہ الا اللہ اور استغفار پڑھا کرو کیونکہ شیطان کہتا ہے میں نے گناہ کروا کر ہلاک کیا اور انہوں نے مجھے لا الـه الا الله اور استغفار پڑھ کر ہلاک و برباد کر دیا یہ صورت دیکھ کر میں نے خواہشات کی رغبت دلا کر اس چال سے انہیں ہلاک کیا۔ لہٰذا خواہشات میں پھنسے پھنسے وہ خود کو ہدایت یافتہ خیال کرتے ہوئے تو بہ و استغفار بھی بھول جاتے ہیں۔

نیز ابراہیم بن حکم، حکم کے واسطہ عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ کوئی مسافر ایک سوئے ہوئے شخص کے پاس سے گذرا اور اس کے پاس شیاطین کو کھڑے دیکھ کر ٹھہر گیا تو ایک شیطان نے دوسرے شیطان سے کہا کہ سوتے سوتے ہی جا کر اس کا دل بگاڑ دیجئے، جب وہ گیا تو قریب جا کر واپس چلا آیا اور کہنے لگا کہ یہ آیت پڑھ کر سویا ہے اس لئے ہم اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے تو اس کی تحقیق کرنے دوسرا گیا اور واپس آ کر کہا کہ تو نے ٹھیک کہا پھر وہ چلے گئے اور مسافر نے اسے بیدار کر کے ماجرا سنایا اور آیت دریافت کی تو اس نے یہ آیت بتائی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ان ربکم اللہ الذی خلق السموت والارض فی ستہ ایام ثم استوی علی العرش یغشی اللیل النہار یطلبہ حثیثا والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامرہ الا لہ الخلق والامر تبارک اللہ رب العلمین ۔ (اعراف ۷ ۔ ع ۷)

تمہارا پروردگار وہ خدائے قدوس ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر مستوی ہو گیا (اپنی شان کے لائق) وہ رات کی تاریکی کو دن کی روشنی میں بدل دیتا ہے اور دن اس کے پیچھے تیزی سے چلا آتا ہے اور چاند سورج اور ستاروں کو اپنے حکم سے مسخر کر دیا۔ خبردار! خلق وامر یعنی پیدا کرنا وحکم کرنا صرف خدا تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں ہے اور خدا رب العالمین بابرکت ہے۔

ابونصر ہاشم بن قاسم فرماتے ہیں کہ میں اپنے گھر میں کچھ اچنبھا سا واقعہ دیکھا کرتا ایک دن میرے کان میں آواز آئی کہ یہاں ہمارے پڑوس سے دور چلے جائیں! تو مجھے بڑی کوفت ہوئی کہ کہاں جائیں آخر میں نے کوفہ میں ابن ادریس اور محاربی اور ابی اسامہ کی طرف یہ ماجرہ لکھ بھیجا، محاربی نے میری طرف لکھا کہ مدینہ شریف میں ایک کنواں خشک ہو جایا کرتا تھا۔ اتفاقاً وہاں ایک قافلہ آنکلا تو وہاں کے باشندوں نے اسکا شکوہ کیا تو انہوں نے پانی کا ایک ڈول منگوا کر یہ کلام پڑھ کر دم کیا اور کنوئیں میں ڈال دیا تو کنوئیں سے آگ نکلی اور کنارہ کے قریب نکل کر بجھ گئی ابونصر فرماتے ہیں کہ پھر میں نے پانی کا چھوٹا برتن منگوا کر اس میں وہی کلمات پڑھ کر دم کیا اور مکان کے تمام گوشوں میں چھڑکا تو وہ چیخ اُٹھے کہا: ابونصر! تو نے تو ہمیں جلا دیا' اب ہم جاتے ہیں اور ابھی نکلتے ہیں کلمات یہ ہیں:

ان کلمات سے شیطان چیخ اُٹھا

بسم اللہ امسینا باللہ الذی لیس منہ شیء ممتنع وبعزۃ اللہ التی لا ترام ولا تضام بسلطان اللہ المنیع تحجب وباسمآئہ الحسنیٰ کلھا عائذ من الا بالسۃ ومن شر شیاطین الانس والجن ومن شر کل معلن ومسرمن شرما یخرج باللیل ویکمن بالنہار ویکمن باللیل ویخرج بالنہار ومن شرما خلق وذرأ وبرأ ومن شر ابلیس وجنودہ ومن شر کل دابۃ انت اخذبنا صیتھا ان ربی علی صراط مستقیم اعوذ باللہ بما استعاذ بہ موسیٰ وعیسی وابراھیم الذی وفی من شرما خلق وذر وبرأ ومن شر ابلیس وجنودہ ومن شرما یبقیٰ اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ والصافات صفًا ○ فالزاجرات زجرًا ○ فالتالیات ذکرا ○ ان الھکم لواحد ○ رب السموت والارض وما بینھما ورب المشارق ○ انا زینا السمآء الدنیا بزینۃ ن الکواکب ○ وحفظا من کل شیطان ما رد ○ لا یسمعون الی الملاء الا علی ویقذفون من کل جانب ○ دحورا ولھم عذاب واصب ○ الا من خطف الخطفۃ فاتبعہ شھاب ثاقب ○ (صافات: ع ۱)

اس خدا کا نام لے کر ہم نے شام کی جس کے قبضۂ قدرت سے کوئی چیز نہیں نکل سکتی' اللہ عزوجل کے اس غلبہ وعزت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے ساتھ شام کی جس کا لشکروں سے مقابلہ نہیں کیا جا سکتا اور خدا تعالیٰ کے سخت وشدید تسلط وغلبہ میں ہم اپنے آپ کو ڈھانپتے ہیں اور اللہ عزوجل کے جملہ اسماءِ حسنیٰ کی اعانت وامداد سے ہم تمام ابلیسوں اور شیطان انسانوں اور جنوں کی شرارت اور ہر ظاہر ومخفی چیزوں کے شر اور ان چیزوں کے شر سے جو رات کو نکل آتی ہیں اور دن کو چھپ جاتی ہیں اور خدا کی اس مخلوق کے شر سے جو روئے زمین پر پھیل گئی ہیں اور ابلیس اور اس کے لشکروں کی شرارت اور ہر چلنے والی چیز جس کو تو نے پیشانی کے بالوں سے پکڑ رکھا ہے تمام چیزوں کے شر سے پناہ مانگتے ہیں یقیناً میرا رب صحیح راستے پر ہے میں نے ان کلمات کے ساتھ جن کے ساتھ موسیٰ وعیسیٰ اور اس ابراہیم علیہم السلام نے جس نے خدا کے جملہ کلمات کو پورا کو دکھایا پناہ طلب کی اور خدا سے ان چیزوں کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں جو اس نے پیدا کر کے روئے زمین میں پھیلا دیں اور ابلیس اور اس کے لشکروں اور باقی ماندہ تمام چیزوں کے شر سے پناہ مانگتا ہوں خدائے سمیع وعلیم کے ساتھ شیطان مردود کے شر سے پناہ مانگتا ہے خدائے رحمٰن ورحیم کے نام سے شروع کرتا ہوں ان جماعتوں کی قسم جو (عبادت خدا میں) صفیں باندھے رہتی ہیں پھر ان جماعتوں کی قسم جو (اللہ کے حکم سے خوب) ڈانٹتی ہیں پھر ان جماعتوں کی قسم جو قرآن کی تلاوت کرتی ہیں بیشک تمہارا معبود ایک ہے وہ آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی چیزوں اور مشرقوں کا رب ہے ہم نے آسمان دنیا کو ستاروں سے مزین کیا اور ہر سرکش شیطان سے حفاظت کے لئے بنایا وہ عالم بالا کی طرف کان بھی نہیں لگا سکتے اور ہر طرف سے دھتکار دیئے جاتے ہیں اور ان کے لئے دائمی عذاب ہے، ہاں جو شیطان اچک کر سن بھاگے تو اس کے پیچھے دہکتا ہوا انگارا لگ جاتا ہے۔

اس کا بھی حضور ﷺ کے اس ارشاد سے تعلق ہے جو آنحضرت ﷺ نے آدمی کو بتلایا تھا کہ ذکر الٰہی سے انسان اپنے کو شیطان سے محفوظ کر لیتا ہے۔(الوابل الصیب من الکلم الطیب لا بن قیم الجوزی)

توں باقی ایں ربا ایتھے ہور تے ہر شے فانی ۔۔۔ توں یکتا ایں ذات اچ اپنی کوئی نہیں تیرا ثانی
تیرے جلوے ہر تھاں ڈِٹھے تیری رحمت وانگوں ۔۔۔ دھرتی اُتے انبراں اُتے تیری ای تابانی
توں دائرہ گرداب وی توں ایں توں دریا توں ساحل ۔۔۔ توں مانجھی ایں توں ایں کشتی توں ایں بحر روانی

ذکر کی اقسام اور ان کے احکام

ذکر کی دو قسمیں ہیں: (۱) اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کا ذکر کرنا، (۲) اللہ تعالیٰ کے اوامر ونواہی کو یاد رکھنا۔ ذکر کی قسم اوّل یعنی اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کا ذکر اور ان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنا اور اللہ کی شان کے نامناسب الفاظ سے اس کی پاکی بیان کرنا یہ بھی دو قسم پر ہے۔ اوّل یہ کہ ذاکر کا خود انکے ذریعے اللہ کی حمد وثنا کا آغاز کرنا اور یہ قسم احادیث میں مذکور ہے جیسے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر اور سبحان اللہ وبحمدہ اور لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر وغیرہ

تو ذکر کی سب سے اعلیٰ وافضل وہ قسم ہے جو تمام ثنا وتعریفات خداوندی کی جامع اور اعم ہو، مثلاً سبحان اللہ عدد خلقہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صرف سبحان اللہ سے افضل ہے، ایسے ہی حمدِ الٰہی الحمد للہ عدد ما خلق فی السمآء وعدد ما خلق فی الارض وما خلق بینھما وعدد ما ھو خلق صرف الحمد للہ کہنے سے کئی درجہ افضل ہیاور دوسری یہ کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کے احکام بیان کرنا۔

مثلاً آپ یہ تبلیغ کریں کہ اللہ عزوجل اپنے بندوں کی تمام حرکات وسکنات اور دُعا و پکار سنتا ہے اس پر کوئی ایسا وقت بھی مخفی نہیں جس میں وہ کچھ نہ کرتا ہو اور لوگوں پر ان کے ماں باپ سے بھی زیادہ رحیم وشفیق ومہربان ہے وہ ہر شے پر قادر ہے اور وہ اپنے بندے کی توبہ سے اس قدر خوش ہوتا ہے جیسے کوئی شخص جنگل میں دانہ پانی لدے اونٹ گم ہونے کے بعد مل جانے پر خوش ہوتا ہے وغیر ذلک۔

اسی مفہوم کی حدیث بخاری ومسلم میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے الفاظ یہ ہیں اللہ افرح بتوبۃ عبدہ من احدکم سقط علیٰ بغیرہٖ وقد اضلہ بارض فلاۃ بیابان جنگل میں اونٹ گم ہونے کے بعد مل جانے سے جس قدر آدمی خوش ہوتا ہے اللہ عزوجل اپنے بندے کی توبہ پر اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے۔

اور اس کی سب سے اعلیٰ وافضل قسم یہ ہے کہ انسان اپنی وضع کردہ حمد وثنا نہیں بلکہ بلا تحریف وتعطیل اور تمثیل وتشبیہ اللہ عزوجل کی وہی ماثورہ ثنا وتعریف بیان کرے جو اس نے خود اپنے لئے تجویز فرمائیں ہیں یا اللہ کے پیغمبر ﷺ نے بیان فرمائی ہیں اور خود ان الفاظ سے حمد وثنا کی ہے۔

پھر یہ قسم بھی آگے تین اقسام میں منقسم ہے، حمد، ثنا اور مجد وبزرگی اللہ عزوجل کی حمد یہ ہے کہ خدائے سبحانہ وتعالیٰ کی خاص طور پر محض صفات کمالیہ ہی نہ بیان کرے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ اس کی محبت ورضا کو بھی شامل رکھے کیونکہ نہ محب ساکت حامد ہوتا ہے اور نہ بے محبت ثنا کرنے والا شخص حامد ہو سکتا ہے جب تک کہ ثنا وتعریف کے ساتھ خدا تعالیٰ کے عشق ومحبت کا عنصر نہ ملایا جائے، پھر یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ ثنا کنندہ شخص کسی ایک کو لگا تار ذکر کرتا چلا جائے تو یہ ثناء ہوگی اگر صفات جلال وعظمت وکبریائی اور صفات ملک وحکومت کے ساتھ اللہ عزوجل کی مدح سرائی کرے تو یہ مجد ہوگی۔

اور یہ تینوں اقسام اللہ عزوجل نے سورہ فاتحہ کے آغاز میں جمع فرمادی ہیں کہ جب بندہ کہتا ہے الحمد للہ رب العلمین تو اللہ عزوجل فرماتا ہے: حمدنی عبدی یعنی میرے بندے نے میری حمد کہی، جب کہتا ہے الرحمن الرحیم تو اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ اثنیٰ علی عبدی میرے بندے نے میری ثنا کہی جب کہتا ہے مالک یوم الدین اللہ عزوجل فرماتا ہے میرے بندے نے میری مجد وبزرگی بیان کی۔

میریاں حرف ثناواں نوں اوہ موتیاں دے وچ ڈھالے
مینوں دوے سلیقے اوہ پیا منگن دے ہر ویلے
ہر اوکڑ چوں کڈھ کے اوہو پار لے جاندا مینوں
میریاں پاک خیالاں نوں اوہ ہر دم پیا اُجالے
کراں دعاواں جیہڑیاں وی میں اوہ اوہناں نوں پالے
نھیریاں اندر میرے لئی اوس روشن دیوے بالے

خدا بندے سے خود پوچھے……

بخاری ومسلم میں بروایت ابی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس حدیث کے ابتدائی الفاظ یوں ہیں قسمت الصلوٰۃ بینی وبین عبدی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ولعبدی ما سال فاذا الخ میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان تقسیم کر دیا ہے اور میرا بندہ جو سوال کرے، اسے ملے گا۔

اللہ عزوجل کے اوامر ونواہی کی یاد رکھنا بھی ذکر ہے اور یہ بھی دو قسم پر ہے۔

اوّل:۔ یہ کہ لوگوں کو وعظ ونصیحت کرنا کہ اللہ عزوجل نے فلاں کام کا حکم دیا اور فلاں سے منع فرمایا ہے۔ فلاں کو پسند فرمایا ہے، فلاں سے غصہ اور فلاں کام سے راضی ہوتا ہے۔

دوم:۔ دوسروں کو وعظ کے ساتھ ساتھ خود بھی عمل کرنا اس کے اوامر کو بجالانے اس کے نواہی سے دور بھاگنا' تو اوامر ونواہی کا صرف وعظ کر دینا اور چیز ہے اور اس پر عامل ہونا چیزے دیگر۔ جب ذاکر میں یہ دونوں اوصاف جمع ہو جائیں تو اس کا مرتبہ ومقام ذکرو اذکار سے اعلیٰ وافضل اور بلند تر ہوگا۔ تو معلوم ہوا کہ اس قسم کا ذکر فقہ اکبر اور دوسرے اذکار افضل الذکر ہیں بشرطیکہ نیت صحیحہ سے کیے جائیں۔

اللہ عزوجل کی آیات انعام واحسانات اور بندوں پر اس کے نازل شدہ فضل واکرام کا تذکرہ کرنا بھی ذکر الٰہی کی قسم ہے اور یہ بھی ذکر کے جملہ اقسام میں بزرگ ترین ذکر ہے۔

بہرصورت ذکر کی یہ پانچ قسمیں ہوئیں۔ کبھی دل اور زبان دونوں سے ہوتا ہے یہ افضل الذکر ہے۔ کبھی صرف دل سے ہوتا ہے یہ دوسرا درجہ ہے۔ کبھی صرف زبان سے ہوتا ہے، یہ تیسرے نمبر پر ہے' تو معلوم ہوا کہ افضل ذکر وہ ہے جس پر دل اور زبان دونوں متفق ہیں۔

رہا صرف دل یا صرف زبان کا ذکر تو اول الذکر ثانی سے افضل واعلیٰ ہے کیونکہ قلبی ذکر سے معرفت حاصل ہوتی ہے، جذبات عشق ومحبت بھڑک اٹھتے ہیں، شرم وحیا اور خوف الٰہی کا تسلط وغلبہ چھا جاتا ہے۔ خشیت الٰہی ومراقبہ کی تڑپ پیدا ہوتی ہے طاعات وعبادات میں خدا کی فرمانبرداری سے تقصیر وچشم پوشی کرنے سے رک جاتا ہے اور گناہوں بدکاریوں اور نافرمانیوں سے رکنے کا باعث ہوتا ہے لیکن قلبی تعلق کے بغیر صرف زبان سے ذکر کرنے میں مذکورہ بالا چیزوں سے کوئی بھی حاصل نہیں ہوتی۔ بفرض محال کچھ نتیجہ برآمد ہو تو معمولی وکم زور اور ناپائیدار ہوگا۔

تیری ذات کمالاں والی تیری وڈی قدرت	سبھے پاک رولاں توں ایں تیری اچی قدرت
توں باقی ایں ربا ایتھے ہورتے ہر شیء فانی	توں یکتا ایں ذات اچ اپنی کوئی نئیں تیرا ثانی
توں ایں پاک شریکے توں تیری ذات قہار	اپنے خوف تے ڈر وچ رکھیں مینوں توں ستار

ذکر الٰہی قیام عالم کا سبب ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: لا تقوم الساعة على احديقول الله .

(وفي رواية) لا تقوم الساعة حتى لا يقال في الارض الله الله .

اللہ اللہ کہنے والے کسی شخص پہ قیامت نہ آئے گی (یعنی جب قیامت آئے گی تو دنیا میں اللہ اللہ کہنے والا کوئی نہ ہوگا یا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یوں کہہ لو کہ قیامت اس وقت آئے گی جب دنیا میں اللہ اللہ کہنے والا کوئی نہ ہوگا)۔ (مسلم شریف، ۱/۱۳۱، ۱۴۸)

☆ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

الا انبئکم بخیرا اعمالکم واز کاھا عند ملیککم وارفعھا فی درجاتکم وخیر لکم من ان تلقوا عدو کم فتضربوا اعناقھم ویضربوا اعناقکم'۔

کیا میں تمہیں تمہارے اعمال میں سے سب سے اچھا عمل نہ بتاؤں جو تمہارے مالک کے ہاں بہترین اور پاکیزہ تر ہے، تمہارے درجات میں سب سے بلند تر ہے، تمہارے سونے اور چاندی کی خیرات سے افضل واعلیٰ ہے اور تمہارے دشمن کا سامنا کرنے یعنی جہاد سے بھی بہتر ہے اس حال میں کہ تم انہیں قتل کرو اور وہ تمہیں۔ صحابہ کرام نے عرض کی کیوں نہیں یارسول اللہ ضرور بتائیں۔ فرمایا ذکر اللہ تعالیٰ ۔ وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے (ترمذی، ۶، ۵/۴۵۹، ۳۳۷۷)

☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

ان اخر کلام فارقت علیه رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ان قلت ای الاعمال احب الی اللہ قال ان تموت ولسانك رطب من ذکر اللہ ۔

میں نے حضور علیہ السلام سے جدا ہوتے ہوتے جو آخری بات سنی وہ یہ تھی کہ میں نے عرض کی حضور: اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ کون سا عمل پسند ہے؟ فرمایا یہ کہ جب تو فوت ہو تو تیری زبان ذکر سے تر ہو۔

(ابن حبان، ۳/۹۹، ۸۱۸، معجم کبیر للطبرانی، ۲۰/۱۰۶، ۲۰۸)

تُوں اُچا توں سبھ توں اُچا توں سبھناں توں عالی
باقی سبھ مخلوق اے تیری' توں سبھناں دا والی

اوہدی رحمت دی سبھ تے چھایا اے
اوہ ای سبھناں نوں زندگی دیوے

تو رحمان رحیم ایں مولا ! تیرا نام ودود
حمد ثناواں تیرے لئی سبھ' توں ساڈا معبود

تیرے ناں دی تسبی پڑھدے' بھردے پیار اڈاری
جگنو تے پروانے اُڈدے' دیکھاں ایدھر اودھر

ذکر دعا سے بھی افضل ہے لہٰذا............

ذکر دعا سے افضل ہے' کیونکہ اللہ عزوجل کی اس کے اوصاف جمیلہ اس کے انعامات واسماء مبارکہ کے ساتھ ثناو تعریف کرنا ذکر کہلاتا ہے اور اللہ عزوجل کی بارگاہ میں انسان کا اپنی حاجات پیش کرنا دعا کہلاتا ہے تو کہاں ذکر؟ اور کہاں دعا؟ کوسوں کا فرق ہے اسی لئے حدیث شریف میں آیا ہے، جو میرا ذکر کرتے کرتے اپنی کوئی حاجت ودرخواست پیش نہ کر سکے اور میرا ذکر اسے اپنی ضروریات پیش کرنے سے مشغول کردے میں اسے مانگ کر لینے والوں سے بھی زیادہ عنایت کرتا ہوں۔

اسی لئے دعا میں یہی طریقہ مستحب اور پسندیدہ ہے کہ جب دعا کرنا ہو تو انسان دعا سے پہلے خدا تعالیٰ کی حمد وثنا سے آغاز کرے بعد ازاں اپنی حاجت وضروریات کی درخواست پیش کرے چنانچہ حضرت فضالہ بن عبید کی حدیث میں ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ایک شخص کو نماز میں دعا کرتے سنا جو نہ تو دعا سے پہلے حمد وثنا کرتا ہے اور نہ ہی درود شریف پڑھتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صحابہ کرام سے فرمایا کہ اس نے دعا میں جلدی کی، پھر اُسے بلایا اور کہا جب نماز پڑھو تو پہلے اللہ عزوجل کی حمد وثنا سے آغاز کرو پھر (آخر میں) آنحضرت ﷺ پر درود شریف پڑھو بعد ازاں جو دعا کرنا ہو اور کچھ مانگنا ہو اس کی دُعا و درخواست کرو۔ صحیح حاکم، احمد، ترمذی، ترمذی نے حسن صحیح کہا ہے۔

ساڈے اتے کرم کمایا سانوں عزت بخشی
سوہنا پاک نبی ﷺ توں گھلیا' بخشی سوہنی نعت
حمد ثنا تے نعت نبی ﷺ دی' دولت جھولی پائی
سانوں توں قرآن سکھا کے کیتا روشن رستہ
حرف تسکین دل زخم جاں کی دوا حمد رب علیٰ نعت خیر الوریٰ
رحمتوں کی جلو میں ارم کی ہوا حمد رب علیٰ نعت خیر الوریٰ
رحمد اس کی جو جہاں کا ہے پروردگار بھی
نعت اس کی جو حاصل لیل و نہار بھی
جس کا نہیں شریک وہ رب غفور ہے
جس کی نہیں مثال وہ ذات حضور ہے

حضور علیہ السلام اپنی دعا کا آغاز ذکر سے ہوتا

دیکھئے! آنحضرت ﷺ نے دعائے کرب ومصیبت کو حمد وثنا کے ان الفاظ سے آغاز فرمایا ہے،

لا الٰہ الا اللہ العظیم الحلیم لا الٰہ الا اللہ رب العرش العظیم لا الٰہ الا اللہ رب السموت ورب الارض ورب العرش الکریم

خدا کے سوا کوئی معبود نہیں جو عظیم و حلیم ہے اللہ عزوجل کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں جو عرش عظیم کا رب ہے خدا کے سوا کوئی معبود نہیں وہ آسمانوں اور زمین اور عرش کریم کا رب ہے۔

علیٰ ہذا القیاس حضرت بریدہ اسلمی کی وہ حدیث جو اصحاب سنن اور ابن ماجہ نے اپنی صحیح میں روایت فرمائی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ایک شخص کو یہ دعا کرتے سُنا

اللھم انی اسئلک بانی اشھد انک انت اللہ لا الٰہ الا انت الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یو لد ولم یکن لہ کفوا احد۔

خدایا میں تجھ سے اس بات کو وسیلہ بنا کر سوال کرتا ہوں کہ میں تیرے خدا ہونے کی شہادت دیتا ہوں تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو واحد و بے نیاز ذات ہے جس کا نہ فرزند ہے نہ والد اور نہ ہی کوئی اس کے برابر کا ہے۔

تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا خدا کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس نے اللہ عزوجل کے ایسے اسم اعظم کے ساتھ درخواست کی ہے جس کے ذریعہ دُعا کی جائے تو قبول ہوتی ہے سوال کیا جائے تو پورا کیا جاتا ہے۔

حافظ منذری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ہمارے شیخ ابوالحسن مقدسی نے فرمایا کہ اس کی اسناد میں کوئی طعن نہیں اور اس مسئلہ میں اس سے بہتر کوئی حدیث نہیں۔

ابوداؤد و نسائی میں انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ رسول خدا ﷺ کے ہاں بیٹھے تھے کہ ایک شخص نے نماز پڑھی اور دعا کی۔

اللھم انی اسئلک بان لک الحمد لا الٰہ الا انت المنان بدیع السموت والارض یا ذاالجلال

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

والاکرام یا حی یا قیوم

خدایا میں تجھ سے ان کلمات کے طفیل سوال کرتا ہوں کہ تمام حمد وثنا تیرے لئے ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو منان یعنی احسان کنندہ اور آسمانوں اور زمین کو از سرنو پیدا کنندہ ہے۔ اے بزرگی وجلال کے مالک اے زندہ وقائم رہنے والے خدا۔

(یہ ابو عیاش زرقی زید بن صامت میں جیسا کہ اسے حافظ امام احمد نے روایت کیا ہے اسی طرح اسے ابن ماجہ وابن حبان نے روایت کیا ہے)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے اللہ عزوجل کو اس کے ایسے اسم اعظم سے پکارا ہے جس سے دُعا کی جائے تو وہ قبول فرماتا ہے اور سوال کیا جائے تو پورا کرتا ہے۔

دیکھئے! آنحضرت نے دو چیزیں بیان فرمائیں ایک یہ کہ دعا سے پہلے حمد وثنا اور ذکر کیا جائے تو دُعا قبول ہوتی ہے دوم یہ کہ اسم اعظم ہے۔

معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ کا ذکر انسان کے جملہ مطالبات کی کامیابی کا سب سے بہترین اور اعلیٰ ذریعہ ہے۔

واجب الاحترام ہے اللہ	ایک ہی لا کلام ہے اللہ
روح ہوئی ہے مطمئن جس سے	اہل ایماں وہ نام ہے اللہ

ذکر قبولیت دُعا کا باعث ہے

پھر فوائد ذکر وثناء میں سے یہ علیحدہ فائدہ ہے کہ ذکر دُعا کو مقبول ومستجاب کر دیتا ہے تو جس دُعا سے پہلے ذکر الٰہی وثناء خداوند موجود ہو وہ اس دُعا سے پہلے قبول ہوتی ہے جو حمد وثنا سے خالی ہو پھر اس کے ساتھ انسان اپنی غربت ومسکینی فقر واحتیاج اور اظہار واعتراف حقیقت کو بھی شامل کر لے تو بالاہتمام قبول ہوتی ہے کیونکہ اس نے اپنے مدعو مسؤل یعنی خدا تعالیٰ کے ہاں اس کی صفات کمالیہ اور اس کے فضل واحسان کو وسیلہ بنا کر پیش کرتے ہوئے درخواست کی ہے بلکہ اپنی شدت احتیاج وضرورت اور فقر ومسکینی صراحۃً واضح کر دیا ہے تو یہ سائل کے سوال کا مقتضا تھا اور وہ اجابت مسؤل کا جب دعا میں سائل ومسؤل ہر دو کے مقتضیات صراحۃً پیش کر دئے گئے تو اثر وقبولیت کے لحاظ سے زیادہ موثر اور معرفت وعبودیت کے لحاظ سے بیحد اکمل وکامل تر ہوں گے۔

آپ اس مثال میں مشاہدہ کرتے ہیں کہ کوئی شخص کسی سے انعام واکرام وغیرہ کا طالب ہو تو اس کے جود وکرم اور نیکی وبھلائی کا توسل کرتے ہوئے ساتھ ہی اپنی حاجت وضرورت اور فقر ومسکینی کو بھی (پورے خشوع وتضرع کے ساتھ) بیان کرے تو مسؤل کے دل کو بیحد نرم کرنے کا موجب ہوگی اور حاجت روائی کا اقرب ترین ذریعہ ہوگی جب اس کی ثنا وتعریف کرتے ہوئے کہے گا کہ آپ کے جود وسخا کی دنیا میں دھوم مچی ہوئی ہے اور آپ کا فضل واحسان کا شمس فی النہار ہو چکا ہے اور بندہ اس قدر عاجز ومحتاج ہو گیا ہے کہ پیمانہ صبر لبریز ہو چکا ہے وغیرہ تو اس شخص کی نسبت اس کی دُعا بالاہتمام مقبول ومستجاب ہوگی جو سامنے ہوتے ہی کہہ دے کہ مجھے فلاں چیز دیدے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مالک ہے وہی جہانِ کاخ و کو کا | محتاج ہے دل بھی عرش کی خوشبو کا
سامان نجات کر رہا ہوں ساگر | ہر روز اب تو ورد ھے اللہ ہو کا

دیگر انبیاء کرام علیہ السلام کی دعائیں بھی حمد و ثنا سے شروع ہوتی ہیں

جب آپ کو یہ بخوبی معلوم ہوگیا تو اب مذکورہ ذیل تینوں پیغمبروں کی دُعاؤں میں غور کیجئے' ہر ایک نے حمد و ثنا کے ساتھ اللہ عزوجل کے جود و سخا و مہربانی اور اپنے فقر و احتیاج اور مسکینی کے اظہار کے ساتھ دُعا فرمائی ہے چنانچہ موسیٰ علیہ السلام کی دُعا کو ملاحظہ فرماتے ہیں۔رب انی لما انزلت الی من خیر فقیرO (قصص ۲۸۔ع ۳)

خدایا! میں تیری نازل کردہ خیر و بھلائی کا فقیر و محتاج ہوں۔

علیٰ ہذا القیاس دعا ذی النون یونس علیہ السلام کے متعلق حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو بھی میرے بھائی یونس علیہ السلام کی دُعا پڑھے اس کی تمام مصیبتیں رفع ہو جائیں گی۔

ترمذی میں ہے جو مسلمان کسی کام کے لئے بھی یونس علیہ السلام کی وہ دُعا مانگے جو آپ نے شکم ماہی میں تلاوت فرمائی تھی تو اللہ عزوجل اس کی درخواست و دعا قبول فرماتا ہے وہ یہ ہے لا الہ الا انت سبحانك انی کنت من الظالمین (اسے ترمذی، امام احمد، حاکم اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے اور کہا کہ صحیح الاسناد ہے از سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) اور یہی حال آنحضرت ﷺ کی فرمودہ عام دعاؤں کا ہے۔ جن میں دُعا کو حمد و ثنا سے شروع کیا گیا ہے علی قائلھا افضل الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت آدم علیہ السلام کی دعا ہے:

ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفرلنا وترحمنا لنکونن من الخاسرینO (اعراف ۷۔ع ۲)

پروردگار! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کرلیا ہے' اگر تو مغفرت نہ فرمائے اور رحمت نہ کرے تو ہم خسارہ والوں سے ہو جائیں گے۔

☆ صحیحین میں ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا رسول اللہ! مجھے کوئی دُعا سکھلایئے جو نماز میں پڑھا کروں۔ فرمایا پڑھے:۔

اللھم انی ظلمت نفسی ظلماً کثیرًا وانہ لا یغفر الذنوب الا انت فاغفرلی مغفرۃ من عندك وارحمنی انك انت الغفور الرحیم

خدایا! میں نے اپنے نفس پر بہت مظالم ڈھائے اور تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں لہٰذا مجھ پر اپنی خاص مغفرت و رحمت فرما تو ہی غفور و رحیم ہے۔

دیکھیے! حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے اس عظیم الشان و بزرگ تر دعا میں کتنی چیزوں کو جمع فرما دیا ہے اس میں اپنی حالت کا اعتراف بھی موجود ہے خدا کے فضل و احسان اور جود و سخا کا وسیلہ بھی بارگاہ الٰہی میں پیش کیا گیا ہے اور مغفرت ذنوب کے لئے صرف اللہ عزوجل کی ذات بابرکات کو ہی مخصوص و منفرد فرمایا ہے۔ پھر ہر دو امور سے توسل کرنے کے بعد اپنی حاجت کی درخواست فرمائی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے۔

لطف رب غفور حاصل کر — قلب میں اس کا نور حاصل کر
کر طلب اس کی رحمتیں اس سے — اور کیف و سرور حاصل کر
تو اگر چاہے امن سے رہنا — التفات حضور حاصل کر

ذکر الٰہی دعا سے اور تلاوت قرآن ذکر سے افضل ہے

یہ اس صورت میں ہے کہ ہر دو کو علیحدہ علیحدہ بنظر مجرد دیکھا جائے لیکن بعض دفعہ کسی عارضہ سے مفضول فاضل سے اولیٰ واعلیٰ بلکہ بعینہٖ فاضل ہو جاتا ہے۔ لہٰذا مفضول کو ادنیٰ تصور کرتے ہوئے فاضل کو اختیار کرنے کے لئے مفضول کو ترک نہیں کرنا چاہئے۔ مثلاً رکوع و سجود میں تلاوت قرآن کی نسبت تسبیح کہنا افضل ہے بلکہ اس وقت تلاوت قرآن حرام یا مکروہ ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے (مرض وفات) میں پردہ اٹھا کر دیکھا تو لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز کے لئے صفیں باندھے کھڑے تھے آنحضرت ﷺ نے فرمایا لوگو! مبشرات نبوت میں سے اب صرف رؤیائے صالحہ ہی باقی رہ گئے ہیں جنہیں کوئی مسلمان دیکھتا ہے یا اسے دکھائے جاتے ہیں الا وانی نهیت ان اقرء القران راكعا اوساجدًا خبردار رکوع اور سجود میں قرآن پڑھنا منع ہے رکوع میں اللہ عزوجل کی عظمت وکبریائی بیان کرو اور سجدہ میں دُعا کی کوشش کیا کرو کیونکہ ایسی صورت قبولیت کی زیادہ سزاوار ہے (احمد، مسلم، نسائی، ابوداؤد)

علیٰ ہذا القیاس تسبیح وتحمید اپنے اپنے موقع ومحل میں تلاوت قرآن سے افضل ہے۔ اسی طرح تشہد اور ہر دو سجدوں کے درمیان رب اغفرلی وارحمنی واهدنی وعافنی وارزقنی پڑھنا قرآت قرآن سے افضل ہے علیٰ ہذا القیاس سلام پھیرنے کے بعد معاً تسبیح وتہلیل اور تحمید وتکبیر کہنا تلاوت قرآن سے افضل ہے اسی طرح اذان کا جواب دینا اور موذن کی طرح وہی کلمات کہنا قرآن پڑھنے سے افضل ہے۔ اگرچہ قرآن حکیم کو دیگر تمام کلاموں پر اسی طرح فضیلت وفوقیت ہے جیسے خالق برتر کو مخلوقات پر مگر ہر مقام اور موقع ومحل کے لئے خاص کلمات مخصوص اور خاص خاص اذکار مناسب ومختص ہیں جنکو چھوڑ کر کسی دیگر کو ان کی جگہ پڑھنے سے وہ راز وحکمت خلل پذیر ہو جاتی ہے جس کے لئے اللہ عزوجل نے ان خاص کلمات کو مخصوص جگہ کے لئے معین فرمایا ہے اور وہ مطلوبہ مقصد فوت ہو جاتا ہے جس کے لئے علیم وحکیم نے انہیں اس مقام کے لئے مقرر فرمایا ہے۔ اسی طرح اذکار مقیدہ وموقتہ اور قرآت مطلقہ سے اور قرآت مطلقہ اذکار مطلقہ سے افضل ہیں۔ الا یہ کہ دیگر کوئی عارضہ پیش آجائے کہ قرات قرآن کی بجائے ذکر ودعا ہی اس مقام ومحل کے لئے مناسب تر ہو۔

مثلاً ایک گنہگار آدمی اپنے گناہوں کو دیکھتا ہے تو کانپ اٹھتا ہے۔ اس لئے اسے توبہ واستغفار کی ضرورت ہوتی ہے یا کسی شیطان وشریر آدمیوں اور جنات کی شرارت وتکلیف کے خطرہ وخوف سے دُعا اور ذکر واذکار کی ضرورت محسوس کرتا ہے جس کے ذریعہ وہ بچاؤ کی تدبیر کرتے ہوئے خود کو محفوظ کر سکے۔

علیٰ ہذا القیاس بعض دفعہ ایسی ضرورت پڑتی ہے کہ اس کو نظر انداز کر کے قرات قرآن میں مشغول ہونے سے دل پوری طرح

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حاضر نہیں ہوتا۔ بلکہ بسا اوقات اکتا جاتا ہے مگر سوال و درخواست اور دُعا و اذکار کا ادنیٰ سا خیال بھی اس وقت حضورِ دل اور جمع قلبی کا موجب ہوتا ہے۔ متفکر و پریشان حال اور تکلیفوں کا مارا ہوا غمزدہ انسان انتہائی عاجزی و تضرع کے ساتھ دعا کرتا ہے پورے خشوع و خضوع کے ساتھ بارگاہ ارحم الراحمین میں بار بار گڑگڑاتا ہے اور دل کاٹ کاٹ کر کلیجہ نکال کر باہر رکھ دیتا ہے اور اس پر ایک عجیب ہی کیفیت سی طاری ہوئی ہوتی ہے اور یہی حالت اس کے لئے اس وقت مفید و نافع تر ہوتی ہے۔ اگرچہ اجر و ثواب کے لحاظ سے قرات قرآن اور ذکر و اذکار دونوں فی نفسہ افضل و اعلیٰ ہیں۔

ذکر اللہ کا جو گھر میں ہے روشنی دیر سے نظر میں ہے
پار تو ہی اسے لگائے گا جو سفینہ مرا بھنور میں ہے

حفظ مراتب کا خیال ضروری ہے

اور یہ باب از حد فائدہ مند ہے مگر اس میں دو چیزوں کی بیحد ضرورت ہے۔ اول فقہ نفس (یعنی اپنی طبیعت و مذاق سے پوری واقفیت) دوم کسی چیز کی ذاتی اور عارضی فضیلت کہ کون سی چیز بذاتہ افضل ہے اور کون سی کسی عارضہ کی وجہ سے تاکہ وہ حق بحقدار رسید کے اصول پر عملدرآمد کر سکے اور ہر چیز کو اس کے مناسب موقع و محل میں رکھ سکے' کیونکہ جو کام آنکھ دے سکتی ہے وہ ٹانگ نہیں دے سکتی۔ جہاں پانی کام دیتا ہے وہاں گوشت اور شوربہ کام نہیں آسکتا۔ بہر صورت حفظ مراتب میں کامل حکمت و دانشمندی کی ضرورت ہے جس پر اوامر و نواہی کا نظام چل رہا ہے۔

اسی طرح بعض اوقات کپڑوں کے لئے سجی و صابون فائدہ مند ہوتے ہیں اور کبھی تجمیر و عرق گلاب اور خوشبو لگانا۔

تسبیح زیادہ مفید ہے یا استغفار؟

کسی عالم دین سے دریافت کیا گیا کہ انسان کے لئے تسبیح زیادہ فائدہ مند ہے یا استغفار زیادہ مفید ہے؟ اس نے جواب دیا کپڑا صاف ستھرا ہو تو عرق گلاب اور بخورات مفید تر ہیں لیکن اگر میلا کچیلا ہو تو گرم پانی اور صابون بہتر ہوتا ہے علماء فرماتے ہیں بخورات و عرق گلاب اور خوشبویات کیا؟ جب کہ کپڑے ہر وقت میل کچیل سے غلیظ اور گندے ہی رہتے ہوں، تو پھر؟

اسی طرح سورۂ اخلاص کو لے لیجئے وہ تہائی قرآن کے برابر ہے اس کے باوجود آیات میراث خلع و طلاق و عدت کے قائم مقام نہیں ہو سکتی، بلکہ یہی آیات اپنے مناسب موقع و محل اور ضرورت و احتیاج کے لحاظ سے سورۂ اخلاص کی تلاوت سے کہیں زیادہ فائدہ مند ہیں۔

پھر چونکہ نماز قرات قرآن اور ذکر اور دعا تینوں چیزوں پر مشتمل اور اجزاء عبودیت کی بامکمل وجوہ جامع ہے اور ان تمام قرات و اذکار اور اجزاء عبودیت کے ساتھ ساتھ مزید براں تمام اعضاء و ارکان کی عبودیت و عبادت کی بھی جامع ہونے کی بنا پر انفراداً انفراداً قراءت قرآن اور ذکر و دُعا ہر ایک سے افضل و اعلیٰ ہے۔ اس لئے یہ از حد نافع و فائدہ مند اصل ہے جو انسان پر مراتب اعمال کی معرفت کے دروازے کھول دیتا ہے، اور خوبی یہ ہے کہ یہ اصل انسان پر روزِ روشن کی طرح واضح کر دیتا ہے کہ فلاں عمل کا موقع و محل فلاں ہے اور فلاں عمل فلاں وقت میں موزوں ہے تاکہ انسان فاضل کو چھوڑ کر مفضول میں لگ کر شیطان کو نہ خوش کرتا پھرے۔ یا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فاضل میں اتنا منہمک ہو جائے کہ مفضول کو بالکل ہی نظر انداز کرے حالانکہ اس کے لئے وہی وقت موزوں تر ہو اور وہ اسی وہم وگمان میں مفضول کو چھوڑ کر فاضل کے پیچھے پڑ جائے کہ اس میں اجر وثواب زیادہ ہے اور اس میں کم اور اس کا خیال تک ترک کر دے۔ بہر صورت یہ چیز مراتب اعمال و مقاصد اعمال کی واقفیت ہر عمل وفعل کو اپنے اپنے مناسب موقع ومحل میں بجالانے کی دانش وفقاہت یا اہم واولیٰ اور افضل چیز کی تقویت کی واقفیت از حد محتاج ہے تا کہ انسان فوت شدہ کی تلافی کرے اور دوبارہ نقصان نہ کر بیٹھے کیونکہ اگر مفضول کو چھوڑ دے گا تو اس کا تدارک نہیں ہو سکے گا۔ لہٰذا مفضول کو بجالانا بھی از حد ضروری ہے اس کی مثال یہ ہے کہ انسان قرآن کریم کی تلاوت کر رہا ہو اور کوئی شخص آ کر سلام کہے یا چھینک مارے تو قراءت کو ترک کر کے سلام اور چھینک کا جواب دے لے۔ اگر چہ یہ مفضول ہے اور قراءت قرآن فاضل' کیونکہ اس میں اسے کوئی دقت نہیں کہ مفضول کو بھی ادا کر لے اور دوبارہ فاضل کو بھی پہلے کی طرح لگا تار کرتا چلا جائے بخلاف اس کے کہ وہ قرأت کرتا رہے اور سلام وچھینک کا جواب دینے کی مصلحت فوت کر بیٹھے اسی طرح باقی اعمال کا حال ہے۔

ذکر پروردگارم لازم ہے — بخدا بار بار لازم ہے
ہم ہیں بندے خدا ہے ایک اپنا — حمد اس کی ہے کار نیک اپنا

جماع وقضائے حاجت کے وقت ذکر کرنا

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول خدا ﷺ ہر وقت خدا تعالیٰ کا ذکر فرمایا کرتے تھے اور کسی حالت کو مستثنیٰ نہیں فرمایا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ جنابت وطہارت ہر حالت میں خدا تعالیٰ کا ذکر فرمایا کرتے تھے۔ رہی پیشاب پاخانے کی حالت تو اس وقت آنحضرت کو کوئی دیکھتا ہی نہیں ہوتا تھا کہ واقعہ بتا سکے۔ (یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس وقت دل میں ذکر خدا کی جلوہ گری مراد ہو) البتہ آنجناب نے اپنی امت کو پاخانہ پیشاب سے قبل وبعد کی دعائیں سکھائیں ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ذکر از حد اہم چیز ہے اور قضاء حاجت سے قبل وبعد بھی انسان کو ذکر سے خالی نہیں ہونا چاہئے۔ علیٰ ہذا القیاس جماع کے وقت بھی ذکر مشروع فرمایا کہ یوں کہنا چاہئے۔ بسم اللّٰہ اللّٰھم جنبنا الشیطن وجنب الشیطان ما رزقنا بسم اللہ، خدایا! ہمیں اور ہماری اولاد کو شیطان سے علیحدہ ومحفوظ رکھنا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اپنی بیوی سے ارادۂ صحبت کے وقت جو شخص مذکورہ دُعا پڑھے تو اس سے جو اولاد ملے گی اسے شیطان تکلیف نہیں دیگا۔ اسے بخاری ومسلم، احمد اور اصحاب سنن اربعہ نے روایت کیا ہے۔

رہی عین قضاء حاجت وجماع کی حالت تو بلاشبہ اس وقت بھی دل میں ذکر الٰہی مکروہ نہیں' کیونکہ دل کو ذکر الٰہی کے سوا تو کوئی چارۂ کار ہی نہیں اور تمام دنیا سے محبوب ترین خدا کی یاد سے دل پھیر لینا اس کے لئے ناممکن ہے اور وہ اگر دل کو خدا فراموشی کی تکلیف دے تو یہ تکلیف بالمحال ہے جیسا کہ شاعر کہتا ہے۔ شعر

یراد من القلب نسیانکم لنا — وتابی الطباع علی الناقل
دل سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ ہم تمہیں بھول جائیں گے — مگر طبیعت نقل کرنے والے پر انکار کرتی ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

البتہ اس خاص حالت میں زبان سے کچھ کہنا نہ آنحضرت ﷺ نے جائز فرمایا ہے، اور نہ ہی صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے کسی سے منقول ہے اور عبداللہ بن ابی الہذیل فرماتے ہیں۔ کہ پاخانہ پیشاب کے سوا ہر حالت بلکہ کوچہ و بازار میں بھی خدا کا ذکر کرنا خدا تعالیٰ کو محبوب تر ہے۔ رہی قضاء حاجت و جماع کی حالت تو ایسی حالت میں اسے اتنا کافی ہے کہ حیا و مراقبہ اور خوف خدا کو اپنا شعار بنائے اور انعامات و احسانات الٰہی کو دلنشین رکھے یہی طریقہ اس وقت کا سب سے اعلیٰ ذکر ہے' کیونکہ ہر حالت کے لئے اس کا ذکر اس کے مناسب حال ہوتا ہے اور اس مخصوص حالت کے لائق و مناسب یہی طریقہ ہے کہ انسان خدا کی ہیبت و جلال اور شان و شوکت کا خوف اور اللہ عزوجل سے شرم و حیا کی چادر اوڑھ لے اور اس دشمن جان و موذی چیز (پاخانہ پیشاب) کے اخراج پر جو اندر ہی رُک کر قولنج بن جائے تو ہلاکت نفس و وبال جان بن جائے۔ خدا تعالیٰ کے انعام و احسانات کو مت بُھولے کیونکہ جس طرح غذا کھانا نعمت ہے اسی طرح اس مادہ فاسد کا خروج و دفعیہ بھی یقیناً خدا کا انعام ہے،

حضرت علی رضی اللہ عنہ قضاء حاجت سے نکلتے وقت شکم پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے یہ بھی خدا تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے۔ کاش لوگوں کو اس کی قدر ہو سلف صالحین میں سے ایک بزرگ یہ کہا کرتے تھے۔

الحمد لله الذی اذاقنی لذته وابقی فی منفعته واذهب عنی مضرته ۔

اللہ عزوجل کا شکر جس نے طعام کھلا کر ذائقہ ولذت سے حظ اندوز فرمایا' اس کے منافع کو بدن میں رکھا اور نقصانات کو رفع کر دیا۔

علیٰ ہذا القیاس حالت جماع میں یہی ذکر کافی ہے کہ خدا تعالیٰ کی یہ نعمت کبھی نہ بھولے کیونکہ دنیوی نعمتوں میں سے یہ نعمت سب سے اعلیٰ ہے' تو جب اپنے نفس پر خدا تعالیٰ کے یہ انعامات و احسانات یاد کرے گا فوراً اس کے دل سے شکر الٰہی کے جذبات بھڑک اٹھیں گے اور آنحضرت ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو فرمایا، معاذ! خدا کی قسم مجھے آپ بہت پیارے لگتے ہیں، چند کلمے سکھاتا ہوں، ہر نماز کے بعد ضرور پڑھنا اور خبردار! ناغہ مت کرنا، اور بھول نہ جانا، فرمایا پڑھا کرو،

اللهم اعنی علی ذکرك وشكرك وحسن عبادتك (ابو داؤد، نسائی)

خدایا اپنے ذکر و شکر اور اچھی طرح عبادت کرنے پر میری اعانت و دستگیری فرما۔

اس دعا میں آنحضرت ﷺ نے ذکر و شکر دونوں کو جمع فرمایا جیسا کہ اللہ عزوجل نے آیت: **فاذکرونی اذکرکم واشکروالی ولا تکفرون** (بقرہ ۲۔ ع ۱۸)

تم مجھے یاد رکھو میں تمہیں یاد رکھوں گا' میرا شکر بجا لاؤ اور ناشکری مت کرو۔

میں جمع کر دیا ہے' تو معلوم ہوا کہ ذکر اور شکر سعادت اور نیک بختی اور فلاح و نجات کے جامع اور سرچشمہ ہیں۔

جس دور پہ نازاں تھی دنیا اب ہم وہ زمانہ بھول گئے
اوروں کو جگانا یاد رہا خود ہوش میں آنا بھول گئے

منہ دیکھ لیا آئینے میں پر داغ نہ دیکھے سینے میں
دل ایسا لگایا جینے میں مرنے کو مسلماں بھول گئے

اذان تو اب بھی ہوتی ہے مسجد کی فضا میں اے انور
جس ضرب سے دل ہل جاتے تھے وہ ضرب لگانا بھول گئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

احادیث مبارکہ

☆ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا

لیذکرن اللہ قوم فی الدنیا علی الفرش الممهدة یدخلهم الدرجات العلیٰ ۔

کچھ لوگ دنیا میں بچھے ہوئے پلنگوں پہ اللہ کا ذکر کریں گے اور وہ (اللہ تعالیٰ) انہیں (جنت کے) بلند درجات میں داخل فرمائے گا (الصحیح لابن حبان ۱۲۴/۲، ۳۹۸، مسند ابویعلی، ۳۵۹/۲، ۱۱۱۰)

☆ حضرت ام انس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ مجھے کوئی نصیحت فرمائیں، تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اهجری المعاصی فانها افضل الهجره وحافظی علی الفرائض فانها افضل الجهاد واکثری ذکر اللہ فانك لا تاتین اللہ بشئی احب الیه من کثرة ذکره ۔

(اخرجه الطبرانی فی المعجم الاوسط والمعجم الکبیر)

گناہوں کو چھوڑ دے یہ سب سے افضل ہجرت ہے، فرائض پر کار بند ہو جا یہ افضل جہاد ہے، اللہ کا ذکر زیادہ کر کیونکہ تو اللہ کی بارگاہ میں کثرت ذکر سے زیادہ پسندیدہ کوئی عمل نہیں لا سکتی۔

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

من عجز منکم عن اللیل ان یکابده وبخل بالمال ان ینفقه وجبن عن العدو ان یجاهده فلیکثر ذکر اللہ ۔ (اخرجه الطبرانی فی المعجم الکبیر)

تم میں سے جو کوئی پوری رات (عبادت کی) مشقت سے عاجز رہے دولت خرچ کرنے میں بخیل ہے، دشمن کے خلاف جہاد میں بزدل ہے تو اسے زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا چاہیے۔

☆ حضرت ابو المخارق رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: معراج کی رات میں ایک بندے کے پاس سے گذرا جو عرش کے نور میں ڈوبا ہوا تھا، میں نے پوچھا یہ کون ہے کیا یہ کوئی فرشتہ یا نبی ہے؟ جواب ملا نہیں۔ میں نے کہا پھر یہ کون ہے؟ جواب ملا

هذا رجل کان فی الدنیا لسانه رطبا من ذکر اللہ وقلبه معلقا بالمساجد ولم یستسب لوالدیه قط ۔

یہ وہ بندہ ہے جس کی زبان دنیا میں اللہ کے ذکر سے تر رہتی تھی اور اس کا دل مساجد میں معلق رہتا تھا اور اس نے کبھی اپنے والدین کو گالی نہیں دی (الترغیب والترہیب، ۲۵۳/۲، ۲۲۹۲)

☆ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

مثل الذی یذکر ربه والذی لا یذکر ربه مثل الحی والمیت

اپنے رب کا ذکر کرنے والے اور نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے (بخاری ۵: ۲۳۵۳، رقم ۶۰۴۴)

☆ مسلم شریف کی روایت میں ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مثل البیت الذی یذکر اللہ فیہ والبیت الذی لا یذکر فیہ مثل الحی والمیت

اس گھر کی مثال جس میں ذکرِ خدا کیا جاتا ہے اور جس میں نہیں کیا جاتا' زندہ اور مردہ کی سی ہے (۱:۵۳۹۱، رقم ۷۷۹)

دردِ دل مجھ کو عطا کر یا رب — دے مرے درد کی دوا یا رب
لاج رکھ لے گناہوں کی — نام رحمٰن ہے ترا یا رب
تو نے میرے ذلیل ہاتھوں میں — دامنِ مصطفیٰ دیا یا رب
دے کے لیتے نہیں کریم کبھی — جو دیا جس کو دے دیا یا رب
مجھے ایسے عمل کی دے توفیق — کہ ہو راضی تیری رضا یا رب

نماز کی انتظار میں بیٹھنے والے

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔

صلینا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ فرجع من رجع وعقب من عقب فجاء رسول اللہ قبل ان یثوب العشاء فقال ابشروا ابشروا ھذا ربکم تبارک وتعالیٰ قد فتح بابا من ابواب السماء یباھی بکم الملائکۃ یقول انظروا الی عبادی قضوا فریضۃ وھم ینتظرون اخری ۔

(المسند بزار حدیث نمبر ۳۳۶۵)

کہ ایک رات ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، جسے جانا تھا وہ چلا گیا اور جس نے بیٹھنا تھا وہ بیٹھ گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ وقتِ عشاء سے پہلے تشریف لائے اور فرمایا: خوش ہو جاؤ! خوش ہو جاؤ! یہ تمہارا رب ہے جس نے آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھول دیا ہے اور فرشتوں کے سامنے تم پر فخر فرما رہا ہے اور ارشاد فرما رہا ہے کہ دیکھو! یہ میرے بندے ہیں جنہوں نے ایک فریضہ مکمل کر لیا ہے اور دوسرے کے انتظار میں بیٹھے ہیں۔

☆ عن ابی ایوب: ان نوفا وعبد اللہ بن عمرو یعنی ابن العاص اجتمعا فقال نوف: لو ان السماوات والارض وما فیھا وضع فی کفۃ المیزان ووضعت لا الٰہ الا اللہ فی الکفۃ الاخری لرجحت بھن ولو ان السماوات والارض وما فیھن کن طبقا من حدید فقال رجل لا الٰہ الا اللہ لخرقتھن حتی تنتھی الی اللہ عزوجل فقال عبد اللہ بن عمرو صلینا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المغرب فعقب من عقب ورجع من رجع فجاء صلی اللہ علیہ وسلم وقد کاد یحسر ثیابہ عن رکبتیہ فقال ابشروا معشر المسلمین ھذا ربکم قد فتح بابا من ابواب السماء یباھی بکم الملائکۃ یقول ھولاء عبادی قضوا فریضۃ وھم ینتظرون اخری ۔

(مسند احمد بن حنبل ۲:۱۸۶، حدیث ۶۷۵۰)

''حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نوف اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص اکٹھے ہوئے، حضرت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نوف نے کہا: اگر آسمان وزمین اور جو کچھ ان میں ہے وہ میزان کے ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور دوسرے پلڑے میں لا الـٰه الا الله رکھ دیا جائے تو دوسرا پلڑا ان سب سے بھاری ہو جائے گا اور اگر آسمان وزمین اور جو کچھ ان میں ہے یہ سب لوہے کے طبق ہوتے اور بندہ لا الـٰه الا الله کہتا تو یہ ان سب کو پھاڑ کر اللہ تک پہنچ جاتا اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ہم نے حضور ﷺ کے ساتھ نماز مغرب ادا کی پس جس نے بیٹھنا تھا وہ بیٹھ گیا اور جسے جانا تھا وہ چلا گیا۔ پھر حضور ﷺ تشریف لائے اس حال میں کہ آپ ﷺ کے دونوں گھٹنوں کا کپڑا ذرا اونچا تھا۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا اب مسلمانوں کی جماعت خوش ہو جائے، یہ تمہارا رب ہے جس نے آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھول دیا ہے اور فرشتوں کے سامنے تم پر فخر کر رہا ہے اور فرما رہا ہے یہ میرے بندے ہیں جنہوں نے ایک فریضہ مکمل کر لیا ہے اور دوسرے کی انتظار میں ہیں۔''

ہر بھلے کی بھلائی کا صدقہ — اِس بُرے کو بھی کر بھلا یا رب
میں نے بنتی ہوئی بگاڑی بات — بات بگڑی ہوئی بنا یا رب
مجھے دونوں جہاں کے غم سے بچا — شاد رکھ شاد دائما یا رب
اِس نکمے سے کام لے ایسے — یہ نکما ہو کام کا یا رب
کر دے فضل ونعم سے مالا مال — ہو مع الخیر خاتمہ یا رب

(مولانا حسن رضا خان بریلوی)

اے فرشتو! دیکھو میرے بندوں کی طرف

☆ عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله يباهي باهل عرفات اهل السماء فيقول لهم انظروا الى عبادى جاء ونى شعثا غبرا ۔ (صحيح ابن خزيمه، ۴:۲۶۳ رقم، ۲۸۳۹)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ آسمان والوں کے سامنے عرفات میں جمع ہونے والوں پر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے: میرے بندوں کی طرف دیکھو کہ وہ میرے پاس پراگندہ اور غبار آلود بالوں کے ساتھ (یعنی عاشقانہ اور مجنونانہ روپ میں) آئے ہیں۔''

☆ عن جابر رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : اذا كان يوم عرفة ان الله ينزل الى السماء فيباهي بهم الملائكة فيقول انظروا الى عبادى اتونى شعثا غبرا ضاحين من كل فج عميق اشهد كم انى قد غفرت لهم فتقول له الملائكة اى رب فيهم فلان يزهو وفلان وفلان قال يقول الله قد غفرت لهم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: فما من يوم اكثر عتيقا من النار من يوم عرفة ۔ (ايضاً...... رقم ۲۸۴۰)

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عرفہ والے دن اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول فرماتا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے اور فرشتوں کے سامنے اپنے بندوں پر فخر کرتے ہوئے فرماتا ہے: میرے ان بندوں کو ذرا دیکھو کہ میری طرف پراگندہ حال اور غبار آلود بال لئے ہوئے صبح کے وقت مختلف گہری گھاٹیوں سے آئی ہیں۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا ہے۔ فرشتے اللہ تعالیٰ سے عرض کرتے ہیں: باری تعالیٰ! ان میں تو فلاں فلاں متکبر شخص بھی تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اسے بھی (ان عاشقوں کے صدقے میں) بخش دیا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: یوم عرفہ سے بڑھ کر کوئی دن ایسا نہیں جس دن اتنے زیادہ لوگ آگ سے آزاد کئے جاتے ہوں۔''

ترا نور ہی جلوہ گر کُو بہ کُو ہے — ہر اک شے سے ظاہر تو ہی ہُو بہُو ہے
گل و یاسمن میں سمن نسترن میں — گلِ خشک و تر میں تری ہی تو بُو ہے
ہے نکہت سے تیری معطر دو عالم — مہک تیری پھیلی ہوئی سُو بسُو ہے
بہت کچھ ترانے سُنے ہر طرح کے — جو دیکھا تو تیری ہی جستجو ہے
حجاب تمنا اُٹھا جب کہ دل سے — جدھر ہم نے دیکھا اُدھر تُو ہی تُو ہے
نہ اِک محوِ دیدار دیدار ہی ہے — ہر اِک جا میں مولیٰ تری گفتگو ہے

سید دیدار علی شاہ

سونا چاندی صدقہ کرنے سے ذکرِ خدا افضل ہے

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے ہم سے پوچھا

الا انبئکم بخیر اعمالکم وازکاھا عند ملیککم وارفعھا فی درجاتکم وخیر لکم من انفاق الذھب والورق وخیر لکم من ان تلقوا عدوکم فتضربوا اعناقھم ویضربوا اعناقکم

کیا میں تمہیں تمہارے اعمال میں سب سے اچھا عمل نہ بتاؤں جو تمہارے مالک کے ہاں بہتر اور پاکیزہ، تمہارے درجات میں سب سے بلند ہے تمہارے سونے اور چاندی کی خیرات سے بھی افضل ہے اور تمہارے دشمن کے مقابلہ میں جہاد کرنے سے بھی افضل ہے اس حال میں کہ تم دشمن کو قتل کردو یا وہ تمہیں۔

قالوا بلیٰ قال ذکر اللہ ۔ عرض کی حضور ہمیں ضرور بتائیں۔ فرمایا وہ عمل ذکر خدا ہے (مسند احمد بن حنبل، ۵:۱۹۵، رقم: ۲۱۷۵)

☆ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا

ان الذکر فی سبیل اللہ یضعف فوق النفقۃ بسبع مائۃ ضعف (مسند احمد بن حنبل، ۳: ۴۳۸)

بے شک ذکر الٰہی انفاق فی سبیل اللہ پہ سات سو گنا فضیلت رکھتا ہے

انہی سے ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا

ان الصلوۃ والصیام والذکر یضاعف علی النفقۃ فی سبیل اللہ بسبع مائۃ ضعف

(المستدرک للحاکم، ۲:۸۸ رقم ۲۴۱۵)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بے شک نماز اور روزے اور اللہ کے ذکر کا اجر انفاق فی سبیل اللہ پہ سات سو گنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

☆ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا

لو ان رجلا فی حجره دراهم یقسمها واخر یذکر الله کان الذاکر لله افضل

(المعجم الاوسط للطبرانی ۶:۱۱۶، ۵۹۶۹)

ایک آدمی دامن بھر کر دراہم تقسیم کر رہا ہو اور دوسرا ذکر خدا میں مصروف ہو تو ذکر کرنے والا افضل ہے۔

کیونکہ الذکر خیر من الصدقه ۔ عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم (المسند الفردوس للدیلمی، ۳:۲۱۴، ۴۶۱۶) ذکر صدقہ کرنے سے افضل ہے۔

ہر طرح کی تجھے ثنا یا رب! حمد بے حد و بے ریا یا رب!
سب جہانوں کا پالنے والا کون ہے کون تجھ سوا یا رب!
تُو ہی رحمان ہے رحیم ہے تُو کوئی ثانی نہیں تیرا یا رب!
تُو ہی مالک جزا کے دِن کا ہے ہے ترے ہاتھ فیصلہ یا رب!
ہم کو توفیق دے عبادت کی پُوجیں ہم تجھ کو ہی سدا یا رب!
مانگیں ہم تجھ سے ہی مدد ہر دم اور چاہیں تری رضا یا رب!

اللہ تعالیٰ ذکر کرنے والوں کا جلیس ہوتا ہے

حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی ای رب اقریب انت فانا جیك ام بعید فانا دیك، اے اللہ! تو قریب ہے تاکہ میں تجھ سے سرگوشی کروں یا دور ہے کہ تجھے پکاروں، اللہ تعالیٰ نے جواب دیا۔ یا موسیٰ انا جلیس من ذکرنی ۔ اے موسیٰ! میں اپنا ذکر کرنے والوں کے ساتھ ہی ہوتا ہوں (المصنف لابن ابی شیبة، ۱:۱۰۸، ۱۲۲۴، الجامع الصغیر للسیوطی ۱:۳۰۴، مسند احمد، الزهد، ۱:۵۷، ۱۱۱، بیهقی فی شعب الایمان ۶۸۰)

ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو جواب میں فرمایا میں تیرے پیچھے ہوں، آگے ہوں دائیں ہوں بائیں ہوں اے موسیٰ میں اپنے بندے کا ہم نشین ہوں جب وہ مجھے یاد کرے وانا معه اذا دعانی اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ (الفردوس بماثور الخطاب للدیلمی، ۳:۱۹۲، ۴۵۳۳)

سیدھے رستے پہ تو چلا ہم کو دل پہ قبضہ ہو بس ترا یا رب!
اُن کے رستے پہ جو ہیں خاص ترے جن پہ انعام ہے ترا یا رب!
یعنی کل انبیاء وصدیقین اور شہیدوں کا راستہ یا رب!
اور تیرے جو نیک بندے ہیں اُن کے رستے پہ تُو چلا یا رب!
غیر اُن کے جو ہیں غضب میں ترے راہ سے اُن کی لے بچا یا رب!

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور جتنے ہیں راہ سے بھٹکے ہوئے ہم کو اُن سب سے رکھ جُدا یا رب!
ایسا ہی کر الٰہی! ایسا ہی کر لے مقبول التجا یا رب!

ذکر کرنے والوں کی دعا کے ساتھ فرشتے آمین کہتے ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ گھومنے والے فرشتے ہیں جو ذکر کے حلقوں کی تلاش میں رہتے ہیں۔ جب وہ ذکر کے حلقوں کے پاس سے گذرتے ہیں تو ایک دوسرے کو کہتے ہیں بیٹھ جاؤ فاذا دعا القوم امنوا علی دعائهم ۔ جب وہ دعا کرتے ہیں تو فرشتے ان کی دعا پہ آمین کہتے ہیں۔ فاذا صلوا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلوا معهم ۔ جب وہ حضور علیہ السلام پہ درود بھیجتے ہیں تو فرشتے بھی ان کے ساتھ درود پڑھتے ہیں یہاں تک کہ وہ ذکر سے فارغ ہو جاتے ہیں پھر بعض فرشتے بعض کو کہتے ہیں طوبیٰ لهم لا یرجعون الا مغفور الهم ۔ انہیں مبارک ہو یہ تو سارے ہی بخشے گئے۔ (کنز العمال، ۱: ۴۳۴، رقم ۱۸۷۶)

ایک روایت میں ہے کہ فرشتے اس قدر جمع ہو جاتے ہیں حتی یبلغوا العرش ۔ تہہ در تہہ عرش تک پہنچ جاتے ہیں۔

(مسند احمد، ۲: ۳۵۸، ۳۵۹)

جس حدیث میں مجالس ذکر کو ریاض الجنة یعنی جنت کی کھیتیاں قرار دیا گیا اس میں یہ الفاظ بھی ایک روایت کے اندر ملتے ہیں کہ فرشتے ان مجلسوں میں شامل ہوتے ہیں لہٰذا تم دن رات اللہ کا ذکر کرو، جو شخص اللہ کے ہاں اپنا مرتبہ دیکھنا چاہتا ہے تو وہ دیکھ لے اس کا کس قدر مرتبہ ہے فان اللہ ینزل العبد منه حیث انزله من نفسه بے شک اللہ تعالیٰ بندے کو اپنے ہاں اس مقام پہ رکھتا ہے جہاں بندہ اسے اپنے ہاں رکھتا ہے۔ (المستدرك للحاكم، ۱: ۶۷۱، ۶۷۲، رقم ۱۸۲۰) یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

جن احادیث میں جمعہ کے دن فرشتوں کی آمد کا تذکرہ ہے ان میں بھی یہ الفاظ ہیں کہ جب امام (خطبہ و نماز کے لئے) نکلتا ہے تو فرشتے ذکر سنتے ہیں۔ فاذا خرج الامام حضرت الملائكة یستمعون الذكر (بخاری، ۱: ۳۰۱، ۸۴۱)

☆ جن کا دیکھنا ذکر الٰہی کا باعث ہو جائے انہیں بہترین لوگ قرار دیا خیارکم الذین اذا رأوا ذكر الله

(ابن ماجه ۲، ۱۳۷۹، رقم ۴۱۰۹ ۔ مسند احمد، ۶: ۴۵۹ رقم ۲۷۶۴۰)

ایک روایت میں ہے ان من الناس مفاتیح لذکر اللہ اذا رؤوا ذکر اللہ ۔ بعض لوگ ذکر خدا کی چابیاں ہیں کہ جنہیں محض دیکھنا ہی ذکر الٰہی کا باعث ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰: ۲۰۵ رقم ۱۰۴۷۶) انہی لوگوں کو حضور علیہ السلام نے اپنی امت کے اولیاء اللہ قرار دیا (مجمع الزوائد، ۱۰: ۷۸) سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اولیاء اللہ فقال الذین اذا رأوا ذکر اللہ ۔ عن سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ ۔

اولیاء اللہ کے بارے میں حضور علیہ السلام سے پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جن کو دیکھ کر خدا یاد آ جائے۔

المدد اے خدا، سب کے حاجت روا، آج ایمان کی جان خطرے میں ہے
رہزن دین بننے لگے رہنما، حق پرستوں کا ایمان خطرے میں ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آہ کشمیر، قبرص، فلسطین میں، یا ارتی ٹیریا، روس اور چین میں
حق کی خاطر مسلمان کھولیں زباں، جسم خطرے میں ہے جان خطرے میں ہے
عہد انگریز کی سب سے لعنت بڑی، تھا جو وکٹوریہ نے بنایا نبی
اُس کے اب پیروکار اِس قدر ہو گئے، جس سے نظمِ گلستان خطرے میں ہے
ناچ گانے غضب آج محبوب ہیں، آہ اُم الخبائث کے مشروب ہیں
ہو رہی ہیں امیروں میں خرمستیاں، دورِ حاضر کا انسان خطرے میں ہے
رہزنوں کا ہوا گرم بازار ہے، رہنماؤں سے اب قوم بیزار ہے
غیرت دین وایمان کا بیوپار ہے، آج سچا مسلمان خطرے میں ہے

ان کے پاس بیٹھنے والا بھی بدنصیب نہیں ہوسکتا

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: مرالنبی صلی اللہ علیہ وسلم بعبد اللہ بن رواحۃ الانصاری، وھو یذکر اصحابہ، فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اما انکم الملا الذین امرنی اللہ ان اصبر نفسی معکم ثم تلا ھذہ الآیۃ: (واصبر نفسک مع الذین یدعون ربھم بالغداۃ والعشی) الی قولہ: (وکان امرہ فرطا) اما انہ ما جلس عدتکم الا جلس معھم عدتھم من الملائکۃ، ان سبحوا اللہ سبحوہ، وان حمدوا اللہ حمدوہ، وان کبروا اللہ کبروہ، ثم یصعدون الی الرب، وھو اعلم منھم، فیقولون: یا ربنا عبادک سبحوک فسبحنا، وکبروک فکبرنا، وحمدوک فحمدنا، فیقول ربنا: یا ملائکتی! اشھدکم انی قد غفرت لھم۔ فیقولون: فیھم فلان وفلان الخطاء، فیقول: ھم القوم لا یشقی علی جلیسھم۔

''حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو دیکھا کہ وہ اپنے ساتھیوں کو نصیحت کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آگاہ رہو کہ تم وہ جماعت ہو جس کے ساتھ مجھے ٹھہرے رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے آیت مبارکہ ''اور آپ اپنے آپ کو ان لوگوں کی سنگت میں جمائے رکھا کریں جو صبح وشام اپنے رب کا ذکر کرتے ہیں'' سے لے کر ''اور اُس کا حال حد سے گزر گیا ہے۔'' تک تلاوت فرمائی۔ (پھر فرمایا:) تم میں سے جتنی تعداد میں لوگ (اجتماعی ذکر کے لئے) بیٹھتے ہیں اتنی ہی تعداد میں فرشتے بھی ان کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کریں تو یہ بھی ان ہی کی طرح تسبیح کرتے ہیں، اگر وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کریں تو یہ بھی اس کی حمد بیان کرتے ہیں، اگر وہ اللہ تعالیٰ کی کبریائی بیان کریں تو یہ بھی اس کی کبریائی بیان کرتے ہیں، پھر وہ اللہ رب العزت کی طرف اوپر چلے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی نسبت اپنے بندوں کے احوال کو زیادہ جانتا ہے پھر بھی وہ کہتے ہیں: اے ہمارے رب! تیرے بندوں نے تیری تسبیح بیان کی تو ہم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے بھی تیری تسبیح بیان کی، انہوں نے تیری کبریائی بیان کی تو ہم نے بھی تیری کبریائی بیان کی، انہوں نے تیری حمد بیان کی تو ہم نے بھی تیری حمد بیان کی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا ہے۔ فرشتے عرض کرتے ہیں: ان میں فلاں فلاں خطا کار بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کا ہم مجلس بد بخت نہیں رہ سکتا (اس لئے تم گواہ رہو کہ میں نے ان گنہگاروں کو بھی بخش دیا ہے)۔''

(طبرانی، المعجم الصغیر، ۲: ۲۲۷، ۲۲۸، رقم: ۱۰۷۴۔ ضبی، کتاب الدعا: ۲۸۳، رقم: ۱۰۴۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء ۵: ۱۱۸۔ ابونعیم نے حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء (۵: ۱۱۷، ۱۱۸) میں انہی الفاظ کے ساتھ عمر بن ذر سے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ منذری نے ''الترغیب والترہیب (۲: ۲۶۰، ۲۶۱، رقم: ۲۳۲۳)'' میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے ''المعجم الصغیر'' میں بیان کیا ہے۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۷۶۔ سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور ۵: ۳۸۱، ۳۸۲۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر ۲۸: ۸۸)

کیسے تفسیر و تفہیم کے نام سے، کیسے فکر و تدبر نما دام سے
یوں مطالب بتاتے ہیں آیات کے، جن سے مفہوم قرآن خطرے میں ہے
مصطفیٰ کے فرامین وردِ زباں، مصطفیٰ کی اُنہیں سے کریں کسرِ شاں
کس غضب کی ہیں یہ شوخیاں الاماں، تیرے پیارے کا فرمان خطرے میں ہے
اہل اسلام کو منتشر کر دیا، اب تو ہر فرد ہے ایک فرقہ جُدا
دشمنانِ نبی بن گئے اولیاء، آج سچوں کی پہچان خطرے میں ہے
ہم نے مانا کہ بے شک خطا کار ہیں، مالکِ دو جہاں! ہم گنہگار ہیں
اُمتی ہیں مگر تیرے محبوب کے، اُمت شاہِ ذیشان خطرے میں ہے
بہرِ شاہِ اُمم ہو نگاہِ کرم، پھر ترقی کرے قوم یہ دم بدم
شان و شوکت سے اختر بھی چمکے ترا، ذوالمنن! وہ پریشان خطرے میں ہے

ذاکرین کو قیامت کے دن رحمٰن کی دائیں جانب جگہ ملے گی

عن عمرو بن عبسة قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: عن يمين الرحمن و كلتا يديه يمين رجال ليسوا بانبياء ولا شهداء، يغشى بياض وجوههم نظر الناظرين، يغبطهم النبيون والشهداء بمقعدهم وقربهم من الله عزوجل، قيل: يا رسول الله صلى الله عليك و آلك وسلم! من هم؟ قال: هم جماع من نوازع القبائل، يجتمعون على ذكر الله، فينتقون اطايب الكلام كما ينتقى آكل التمر الطايبه۔

''حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: رحمٰن کی دائیں طرف حالانکہ اس کے دونوں اطراف ہاتھ دائیں ہیں، کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو نبی ہوں گے نہ شہید۔ ان کے چہروں کا نور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سب لوگوں کی آنکھوں کو چندھیا رہا ہوگا، ان کی مسندوں اور اللہ عزوجل سے ان کے قرب کی وجہ سے انبیاء اور شہداء بھی ان پر رشک کریں گے۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیک وآلک وسلم! یہ کون لوگ ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ مختلف قبیلوں سے آ کر اکٹھے ہونے والے وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے مجالس میں جمع ہوا کرتے تھے اور اللہ کے ذکر کے لئے خوبصورت الفاظ کا اِس طرح انتخاب کرتے تھے جیسے کھجوریں کھانے والا اچھی اچھی کھجوروں کا انتخاب کرتا ہے۔'' (ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۰: ۷۷) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔ منذری نے ''الترغیب والترہیب (۲: ۲۶۱، رقم: ۲۳۲۶)'' میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔ ہندی نے ''کنز العمال (۱۰: ۲۲۸، رقم ۲۹۳۲۶)'' میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے عمرو بن عبسہ سے روایت کیا ہے۔ سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ۱: ۳۶۸)

☆ عن ابن سابط، قال : انبئت ان عن یمین الرحمن، وکلتا یدیہ یمین، قوم علی منابر من نور، وجوھھم نور، علیھم ثیاب خضر تغشی ابصار الناظرین، لیسوا بانبیاء ولا شھداء، قوم تحابوا فی جلال اللہ حین عصی اللہ فی الارض۔

''ابن سابط روایت کرتے ہیں کہ مجھے خبر دی گئی کہ (خدائے) رحمٰن کے دائیں ہاتھ حالانکہ اللہ کے دونوں ہاتھ ہی دائیں ہیں، کچھ لوگ نور کے منبروں پر جلوہ افروز ہوں گے، اُن کے چہرے نورانی ہوں گے، وہ سبز لباس زیبِ تن کئے ہوئے ہوں گے، وہ دیکھنے والوں کی آنکھوں کو چندھیا دیں گے، وہ انبیاء ہوں گے نہ شہداء بلکہ وہ ایسے لوگ ہوں گے جنہوں نے اُس وقت اللہ تعالیٰ کی عظمت وجلالت کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کی جب زمین پر اس کی نافرمانی ہو رہی تھی۔'' (ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۴۵، رقم: ۳۴۰۹۵۔ ابن مبارک، الزہد، ۱: ۵۲۲، رقم: ۱۴۸۳۔ ہناد، الزہد، ۱: ۲۷۲، رقم: ۴۷۴)

دُعاؤں میں اثر دے یا الٰہی — مرادیں پوری کر دے یا الٰہی
دلوں کو سیر کر دے یا الٰہی — محبت اپنی بھر دے یا الٰہی
گرفتارِ مصیبت ہیں مسلمان — اُنہیں آزاد کر دے یا الٰہی
تصدق میں محمد مصطفےٰ کے — عنایت ہم پہ کر دے یا الٰہی
پئے صدیقِ اکبر رحم فرما — دلوں میں نور بھر دے یا الٰہی
مٹا دے رنج وغم صدقہ عمر کا — منور قلب کر دے یا الٰہی
پئے عثمان، بھرن رحمت کی برسا — جہاں سر سبز کر دے یا الٰہی
بڑھا دے قوتیں حیدر کا صدقہ — وہ دل دے وہ جگر دے یا الٰہی
طفیلِ غوثِ اعظم، قطبِ عالم — نگاہِ مہر کر دے یا الٰہی
معین الدین اجمیری کا صدقہ — مصیبت دور کر دے یا الٰہی
نظام الدین والملت کا صدقہ — اُنہیں کا مست کر دے یا الٰہی (منور بدایونی)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بروزِ قیامت ذاکرین کے چہرے پُرنور ہوں گے

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کچھ ایسے لوگوں کو اُٹھائے گا جن کے چہرے پُرنور ہوں گے اور وہ موتیوں کے منبروں پہ جلوہ گر ہوں گے لوگ انہیں دیکھ کر رشک کریں گے۔ نہ وہ انبیاء ہوں گے نہ ہی شہداء، حضرت ابودرداء کہتے ہیں (یہ بات سُن کر) ایک اعرابی اپنے گھٹنے کے بل کھڑا ہو کر عرض گذار ہوا یا رسول اللہ! ان لوگوں کا حلیہ ہمارے سامنے بیان فرمائیے۔ تاکہ ہم انہیں معلوم کرلیں، آپ نے فرمایا ھم المتحابون فی اللہ من قبائل شیء وبلا دشتی یجتمعون علی ذکر اللہ یذکرونہ ۔ یہ وہ ہیں جو مختلف قبیلوں اور مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے کے باوجود اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، اکٹھے ہو کر اللہ ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔ (مجمع الزوائد ۱۰:۷۷)، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث اِس طرح ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو انبیاء نہیں لیکن انبیاء اور شہداء ان پر رشک کریں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: وہ کون ہیں؟ تاکہ ہم ان سے محبت کریں۔ فرمایا: وہ ایسے بندے ہیں جو آپس میں بغیر کسی قرابت داری اور رشتہ کے محض اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرتے ہیں، ان کے چہرے پُرنور ہوں گے اور وہ نور کے منبروں پر جلوہ افروز ہوں گے۔ انہیں اس وقت کوئی خوف نہ ہوگا جب لوگ خوف زدہ ہوں گے، انہیں کوئی غم نہ ہوگا جب لوگ غمزدہ ہوں گے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''خبردار! بے شک اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ رنجیدہ وغمگین ہوں گے۔'' (ابن حبان ۲: ۳۳۲، ۳۳۳، ۵۷۳)

پھنسی ہے بحرِ غم میں اپنی کشتی — یہ بیڑا پار کر دے یا الٰہی
مسلماں جو ابھی تک سو رہے ہیں — اُنہیں بیدار کر دے یا الٰہی
غریبوں کو عطا کر مال و دولت — غنی منگتا کو کر دے یا الٰہی
جو در در مارے مارے پھر رہے ہیں — اُنہیں رہنے کو گھر دے یا الٰہی
درِ دولت پہ کچھ بھوکے پڑے ہیں — اب اُن کے پیٹ بھر دے یا الٰہی
جو کوسوں دور اپنوں سے پڑے ہیں — تو واپس اُن کو کر دے یا الٰہی
فرائض سے جو غافل ہیں مسلماں — نمازی اُن کو کر دے یا الٰہی
اُڑا لے جائیں جو طیبہ میں یا رب — مجھے وہ بال و پر دے یا الٰہی
کریما! سُن مناجات منور — اِسے مقبول کر دے یا الٰہی

انبیاء جن پہ رشک کریں گے

سب خوبیاں اللہ عزوجل کے لئے ہیں جس نے دلوں کو پاک اور منور کیا ستاروں کو روشنی دی، ہواؤں کو مسخر کیا، بادلوں کو پھیلایا، پھر ان کو برسا دیا، باغات میں بارش بھیج کر درختوں کو زندگی بخشی، پھلوں کو پیدا کیا۔ اس نے عبادات کے دنوں کو دیگر تمام اوقات پر فضیلت دی، خیرات و برکات کے حصول کو آسان فرما دیا اور ماہِ رمضان کے تمام مہینوں پر شرف بخشا اور اس کی راتوں کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فضیلت عطا فرمائی اور اس مہینے کو شبِ قدر کے ذریعے ممتاز فرما دیا جو ہزار مہینوں (یعنی تراسی سال اور چار ماہ) سے بہتر ہے۔

☆ عن عمر الخطاب رضی اللہ عنہ قال : قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ان من عباد اللہ لا ناسا ما ھم بانبیاء ولا شھداء یغبطھم الانبیاء والشھداء یوم القیامۃ بمکانھم من اللہ، قالوا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیك وآلك وسلم! تخبرنا من ھم ؟ قال: ھم قوم تحابوا بروح اللہ علی غیر ارحام بینھم، ولا اموال یتعاطونھا، فو اللہ ان وجوھھم لنور وانھم لعلی نور، لا یخافون اذا خاف الناس، ولا یحزنون اذا حزن الناس ۔ وقرا ھذہ الآیۃ: (الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون) (سنن ابی داؤد، ۳:۲۸۸، ۳۵۲۷)

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے برگزیدہ بندے ہیں جو انبیاء ہیں نہ شہداء۔ قیامت کے دن انبیاء اور شہداء ان کے اللہ کی طرف سے ملنے والے مقام پر رشک کریں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہمیں ان کے بارے میں بتائیں کہ وہ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ایسے لوگ ہیں جو اللہ کی خاطر باہم محبت کرتے ہیں نہ کہ رشتہ داری اور مالی لین دین کی وجہ سے۔ اللہ کی قسم! ان کی چہرے پُر نور ہوں گے اور وہ نور پر ہوں گے، انہیں کوئی خوف نہیں ہوگا جب لوگ خوفزدہ ہوں گے۔ انہیں کوئی غم نہیں ہوگا جب لوگ غم زدہ ہوں گے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''خبردار! بیشک اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ رنجیدہ و غمگین ہوں گے۔''

اس بے کس و بے حس کو اعجاز مسیحا دے　　عقبیٰ کی مسرت دے نہ دولت دنیا دے
یا رب دل مسلم کو وہ زندہ تمنا دے　　شورش کے زمانے میں اک جوش سراپا دے
جو قلب کو گرما دے جو روح کو تڑپا دے

تنویر کے جویا کو پھر نور کی دنیا دے　　ظلمت کے مکینوں کو فانوس تجلا دے
محروم تماشا کو تو دیدۂ بینا دے　　پھر کور بصیرت کو تُو شوق تماشا دے
دیکھا ہے جو کچھ میں نے اوروں کو بھی دکھلا دے

ہر بیکس و غمگیں کو ہر دیدۂ گریاں کو　　ہر عشق کے روگی کو ہر طالب درماں کو
اس دور کی ظلمت میں ہر قلب پریشان کو　　ہر سوختہ قسمت کو ہر بے سرو ساماں کو
وہ داغ محبت دے جو چاند کو شرما دے

پستی میں پڑے ہیں ہم اب ہمیں اونچا کر　　ذلت سے چھڑا ہم کو عزت کو دوبالا کر
رفعت میں مقاصد کو ہمدوش ثریا کر　　اس دور مصائب میں اب ہم کو نہ رسوا کر
خود داریٔ ساحل دے آزادیٔ دریا دے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہر ایک سے آپس میں اندازِ اخوت ہو نفرت نہ کبھی آئے پیدا نہ عداوت ہو
پھر دل کی لطافت میں پیدا نہ کدورت ہو بے لوث محبت دے بیباک صداقت دے
سینوں میں اُجالا کر دل صورت مینا دے

خالی ہے محبت سے سینہ گلِ خنداں کا یہ درد مرا یارب محتاج ہے درماں کا
کوئی بھی نہیں پُرساں اب حالِ پریشاں کا میں بلبلِ نالاں ہوں اس اُجڑے گلستاں کا
تاثیر کا سائل ہوں محتاج کو داتا دے

(تضمین بر مناجات اقبال از مولانا شفیق القادری)

نہ انہیں خوف ہوگا نہ غم

عن ابی مالک الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، قال: کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم، فنزلت هذه الآیة: (لا تسالوا عن اشیاء ان تبدلکم تسؤکم) قال: فنحن نساله اذ قال: ان لله عبادا لیسوا بانبیاء ولاشهداء یغبطهم النبیون والشهداء بقربهم ومقعدهم من الله عزوجل یوم القیامة ۔ قال: وفی ناحیة القوم اعرابی، فقام فجثا علی رکبتبه ورمی بیدیه، ثم قال: حدثنا یا رسول الله عنهم من هم؟ قال: فرایت وجه النبی صلی الله علیه وسلم ینتشر، فقال النبی صلی الله علیه وسلم: عباد من عباد الله من بلدان شتی وقبائل من شعوب ارحام القبائل لم یکن بینهم ارحام یتواصلون بها لله لا دنیا، یتباذلون بها یتاحابون بروح الله عزوجل، یجعل الله وجو ههم نورا، یجعل لهم منابر من لؤلؤ قدام الرحمن تعالیٰ، یفزع الناس ولا یفزعون ویخاف الناس ولا یخافون ۔

(طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۲۹۰، رقم: ۳۴۳۳۔ احمد بن حنبل نے ''المسند (۵: ۳۴۳)'' میں طویل حدیث روایت کی ہے۔ احمد بن حنبل نے ''المسند (۵: ۳۴۱)'' میں یہ حدیث مختصراً بیان کی ہے۔ احمد بن حنبل کی بیان کردہ طویل روایت ہیثمی نے ''مجمع الزوائد (۱۰: ۲۷۶)'' میں نقل کرتے ہوئے کہا ہے کہ طبرانی نے بھی اس جیسی حدیث روایت کی ہے۔ ہیثمی نے اس حدیث کے رجال کو ثقہ قرار دیا ہے۔ ہیثمی نے ذرا مختلف الفاظ کے ساتھ ایک اور روایت ''مجمع الزوائد (۱۰: ۲۷۷)'' میں نقل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اسے ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے۔ ابن مبارک، الزہد: ۲۴۸۔ معمر بن راشد، الجامع، ۱۱: ۲۰۱، ۲۰۲۔ حارث، المسند، ۲: ۹۹۳، رقم: ۱۱۰۹۔ حکیم ترمذی، نوادر الاصول فی احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم، ۴: ۸۲۔ بیہقی، شعب الایمان، ۶: ۴۸۷، ۴۸۸، رقم: ۹۰۰۱۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۴: ۱۳، رقم: ۴۵۸۵)

''حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو انبیاء ہیں نہ شہداء لیکن انبیاء اور شہداء روزِ قیامت ان کے اللہ تعالیٰ سے قرب اور ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ مقام پر رشک کریں گے۔ لوگوں کے ایک طرف ایک دیہاتی بیٹھا تھا، وہ کھڑا ہوا اور گھٹنوں کے بل جھک کر اپنے دونوں ہاتھ مارے اور کہا: یارسول اللہ! ہمیں ان کے بارے میں بتایئے کہ وہ کون لوگ ہیں۔ میں نے دیکھا کہ حضور ﷺ کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے وہ بندے ہیں جو مختلف علاقوں، مختلف قبائل اور مختلف خاندانوں سے ہیں جن کے درمیان کوئی خونی رشتہ داریاں بھی نہیں مگر وہ ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر ملتے ہیں، صرف اللہ کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لئے دنیا کے لئے نہیں۔ وہ ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر خرچ کرتے ہیں۔ وہ صرف اللہ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ اللہ ان کے چہروں کو منور کر دے گا، ان کے لئے خدائے رحمان کے سامنے موتیوں کے منبر بچھائے جائیں گے۔ اس دن لوگ خوفزدہ ہوں گے لیکن انہیں کوئی خوف نہ ہوگا، اور لوگ غمگین ہوں گے مگر انہیں کوئی غم نہ ہوگا۔"

وہ اُمت جس کو خود خیر الامم تُو نے بنایا ہے
وہ اُمت جس کا رتبہ تُو نے دنیا سے بڑھایا ہے

یقیناً ہے ترے خیر البشر محبوب کی اُمت
اسے خود انتم الاعلون کہہ کر تُو نے دی عزت

یہ اُمت آہ یہ اُمت جہاں بھر میں پریشاں ہے
جفائے دشمنانِ حق سے وقفِ یاس وحرماں ہے

تری شان کریمی سے کنارہ کر لیا جب سے
مسلمانوں کی نظریں پھر گئیں کچھ دین ومذہب سے

ترے محبوب کی اُمت زمانہ بھر میں رُسوا ہے
ہے غافل دینِ حق سے مغربی فیشن پہ شیدا ہے

مسلماں دور بابِ مصطفےٰ سے ہوتے جاتے ہیں
زخود محروم تیری ہر عطا سے ہوتے جاتے ہیں

قلوب اہل ایماں پھیر دے تقلیدِ مغرب سے
الٰہی کر عطا مسلم کو رغبت اپنے مذہب سے

ہدایت نیک دے اللہ ان ایماں فروشوں کو
بنا سچا مسلمان خود نما گیسو بدوشوں کو

الٰہی! غیرتِ اسلام کو مسلم میں قائم رکھ
جہاں میں شوکت وشان مسلمانی کو دائم رکھ

نور کے منبروں پہ جلوہ گری

عن ابی مسلم الخولانی، قال: قلت لمعاذ بن جبل: واللہ! انی لا حبك لغير دنيا ارجو ان اصيبها منك، ولا قرابة بيني وبينك، قال: فلای شئی؟ قلت: اللہ ۔ قال: فجذب حبوتي، ثم قال: ابشر ان كنت صادقا، فاني سمعت رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم يقول: المتحابون في اللہ في ظل العرش يوم لا ظل الا ظله، يغبطهم بمكانهم النبيون والشهداء ۔ ثم قال: فخرجت فاتيت عبادة بن الصامت، فحدثته بحديث معاذ، فقال عبادة بن الصامت، سمعت رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم، يقول عن ربه تبارك وتعالىٰ: حقت محبتي على المتحابين في، وحقت محبتي على المتناصحين في، وحقت محبتي على المتزاورين في، وحقت محبتي على المتباذلين في، وهم على منابر من نور، يغبطهم النبيون والصّديقون بمكانهم ۔

(ابن حبان، الصحیح، ۲: ۳۳۸، رقم: ۵۷۷۔ احمد بن حنبل، المسند، ۵: ۲۳۹۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۳۵، رقم: ۳۴۱۰۰۔ قرشی، الاخوان: ۵۱، رقم: ۹۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۵: ۱۲۲۔ مقدسی نے "الاحادیث المختارہ (۸: ۳۱۲، رقم: ۳۷۵)" میں اس حدیث کی اسناد کو صحیح قرار دیا ہے۔ ابن عبدالبر، التمہید، ۲۱: ۱۳۱۔ منذری نے "الترغیب والترہیب (۴: ۱۱، رقم: ۴۵۷۵)" میں کہا ہے کہ اسے ابن حبان نے الصحیح" میں روایت کیا ہے۔ ہیثمی، موارد الظمآن: ۶۲۲، رقم: ۲۵۱۰۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۲۷۸، ۲۷۹۔ مناوی، فیض القدیر، ۴: ۴۹۳۔ ثعالبی، جواہر الحسان فی تفسیر القرآن، ۴: ۱۳۳)

"ابو مسلم خولانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہا: خدا کی قسم! میں بغیر کسی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دنیاوی مقصد کے آپ سے محبت کرتا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ آپ بھی مجھ سے محبت رکھیں، میرے اور آپ کے درمیان کوئی قرابت داری نہیں ہے۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر کیوں؟ میں نے جواب دیا اللہ کے لئے، پس انہوں نے میرا کپڑا کھینچا: پھر کہا: میں خوشخبری سناتا ہوں کہ اگر تم سچے ہو تو بے شک میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ فرماتے ہیں۔ اللہ کے لئے آپس میں محبت کرنے والے اس دن یعنی روزِ قیامت عرش کے سائے میں ہوں گے۔ جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا ان کے اس مرتبہ پر انبیاء و شہداء رشک کریں گے۔ پھر کہا میں وہاں سے نکلا اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے ہاں آیا اور ان سے معاذ والی گفتگو بیان کی۔ پس عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو سنا ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے رب تبارک وتعالیٰ سے روایت کیا: میری خاطر آپس میں محبت کرنے والوں پر میری محبت واجب ہوگئی اور میرے لئے آپس میں ایک دوسرے سے نصیحت پکڑنے والوں پر میری محبت لازم ہوگئی اور میرے لئے آپس میں ایک دوسرے کی زیارت کرنے والوں پر میری محبت لازم ہوگئی اور میرے لئے آپس میں ایک دوسرے پر خرچ کرنے والوں پر میری محبت لازم ہوگئی اور وہ (جن کے لئے اللہ کی محبت لازم ہوگئی) نور کے منبروں پر ہوں گے انبیاء و صدیقین ان کے درجات پر رشک کریں گے۔" (ابن حبان، الصحیح، ۱۴: ۱۰۱، رقم: ۶۲۱۷۔ ہیثمی، موارد الظمآن: ۵۰، رقم: ۸۶)

دردِ دل کر مجھے عطا یا رب	دے مرے درد کی دوا یا رب
لاج رکھ لے گناہگاروں کی	نام رحمٰن ہے ترا یا رب
عیب میرے نہ کھول محشر میں	نام ستار ہے ترا یا رب
بے سبب بخش دے نہ پوچھ عمل	نام غفار ہے ترا یا رب
زخم گہرا سا تیغ الفت کا	میرے دل کو بھی کر عطا یا رب
یوں گموں میں کہ تجھ سے مل جاؤں	یوں گما اس طرح ملا یا رب
بھول کر بھی نہ آئے یاد اپنی	میرے دل سے مجھے بھلا یا رب
خاک کر اپنے آستانے کی	یوں ہمیں خاک میں ملا یا رب
میری آنکھیں میرے لئے ترسیں	مجھ سے ایسا مجھے چھپا یا رب
دشمنوں کے لئے ہدایت کی	تجھ سے کرتا ہوں التجا یا رب
تو حسنؔ کو اٹھا حسن کر کے	ہو مع الخیر خاتمہ یا رب

(ذوقِ نعت: مولانا حسن رضا خان)

اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین بندے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام طور سینا پہ تشریف لے گئے تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض گذار ہوئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یـا رب ای عبـادك احب اليك ؟ اے اللہ تجھے اپنے بندوں میں سے سب سے زیادہ محبت کس سے ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: الذی يذكرنی ولا ينسانی ۔ وہ جو ہر وقت میرا ذکر کرتا رہتا ہے اور مجھے بھولتا نہیں۔ (بیہقی، شعب الایمان، ۱:۴۵۱، رقم ۶۸۱)

ایک روایت میں ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے یہ بھی سوال کیا ای عبادك اغنی؟ اے اللہ تیرا کون سا بندہ سب سے زیادہ غنی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا الـراضـی بما اعطيته۔ وہ جو میری عطا پہ راضی ہو گیا۔ عرض کی ای عبادك احكم ؟ تیرا کون سا بندہ بہتر فیصلہ کرنیوالا ہے؟ فرمایا الـذی يـحكم علی نفسه بما يحكم علی الناس ۔ وہ جو اپنے لئے وہی فیصلہ کرتا ہے جو دوسرے لوگوں کے لئے کرتا ہے۔ (ایضاً، ۷:۲۹۱، رقم ۱۰۳۴۸، مصنف ابن ابی شیبہ، ۷:۷۲، رقم ۳۴۲۸۶)

عرض کی: فای عبادك اعدل؟ تیرے بندوں میں سے سب سے زیادہ عدل کرنے والا کون ہے؟

فرمایا: من ادان نفسه من نفسه جو خود اپنے خلاف بھی فیصلہ کرے۔ (ہناد، الزھد، ۱:۲۷۷، رقم ۴۸۹)

عرض کی: ای عبادك اعلم؟ تیرے بندوں میں سب سے زیادہ عالم کون ہے؟

فرمایا: عالم لا يشبع من العلم ۔ جو علم سے کبھی سیر نہ ہو۔ پھر فرمایا: الذی يجمع علم الناس الی علمه ۔ جو اپنے علم میں لوگوں کا علم جمع کرے۔

عرض کیا: فای عبادك اعز؟ تیرے بندوں میں سب سے زیادہ عزت والا کون ہے؟

فرمایا: الذی اذا قدر غفر ۔ جو غالب آ کر معاف کر دے (الفردوس بماثور الخطاب للدیلمی، ۲:۳۱۴، رقم ۳۴۱۹)

عرض کی: فای خلقك اعظم ذنبا؟ تیری مخلوق میں سب سے بڑا گناہ گار کون ہے؟

فرمایا الذی يتهمنی ۔ جو مجھ پر تہمت لگاتا ہے۔

عرض کی: وهل يتهمك احد؟ بھلا کوئی تجھ پہ بھی تہمت لگا سکتا ہے،

فرمایا الذی يستخيرنی ثم لا يرضی بقضائی ۔ وہ جو مجھ سے خیر کا طالب ہو کر میرے فیصلے پہ راضی نہ ہو۔

(بیہقی، شعب الایمان، ۱:۴۵۱، رقم ۶۸۲)

جہانوں کا مالک ہے تو یا الٰہی ہے ارض وسما میں تیر بادشاہی
جدھر دیکھتا ہوں تو ہی تو ہے ہر اک شے سے ملتی ہے تیری گواہی
تری حمد کرتے ہیں دنیا میں سارے ملک جن وانس اور سب مرغ وماہی
تو خالق تو مالک تو رازق ہے سب کا تو ستار وغفار ہے یا الٰہی
تیری قدرتوں کے انوکھے نشان ہیں یہ دن کی تجلی یہ شب کی سیاہی
تری جستجو میں رواں ہیں دواں ہیں یہ دن کے مسافر یہ راتوں کے راہی
اے مولا تیرے نور رحمت کے آگے ہے کافور چشتی کی سب رو سیاہی

(حکیم سلطان احمد فاروقی چشتی)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ذکرِ الٰہی علامتِ ایمان

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے اصحاب میں سے بعض کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا

تعالوا نؤمن ساعة تعالوا فلنذكر الله ونزدد ايمانا تعالوا نذكره بطاعته لعله يذكرنا بمغفرته .

آؤ ہم ایک گھڑی مومن بن جائیں یعنی مل کر ذکرِ خدا کریں اور اپنے ایمان (کی کیفیت) میں اضافہ کرلیں، آؤ ہم اس کا ذکر اس کی اطاعت کے ساتھ کریں ہوسکتا ہے وہ ہمارا ذکر اپنی مغفرت کے ساتھ فرمائے۔

(المصنف لابن ابی شیبہ، ۶: ۱۷۰ رقم ۳۰۴۲۶)

☆ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

سيعلم اهل الجمع اليوم من اهل الكرم فقيل من اهل الكرم يا رسول الله . قال اهل مجالس الذكر في المساجد .

قیامت کے دن اکٹھا ہونے والوں کو معلوم ہوگا بزرگی یا سخاوت والے کون ہیں؟ عرض کیا: حضور وہ کون ہیں؟ فرمایا: مساجد میں محافلِ ذکر کا اہتمام کرنے والے (الصحیح لابن حبان، ۳: ۹۸ رقم ۸۱۶)

☆ حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں

طلبت العبادة فی كل شیء فما وجدت شيئا اشفى لصدری ولا افضل من مجالس الذكر فكانوا يحضرون عندها فيذكرون فنذكر معهم .

میں نے ہر چیز میں عبادت تلاش کی لیکن مجالسِ ذکر سے زیادہ میرے سینے کو شفا دینے والی اور افضل چیز نہ ملی، لوگ ان (ام درداء) کی خدمت میں حاضر ہوتے اور ذکرِ خدا کرتے اور آپ بھی لوگوں کے ساتھ ذکر کرتیں۔ (الطبقات الکبریٰ للشعرانی ۲۹)

☆ ایک شخص نے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کی۔ **اشكو اليك قساوة قلبي .** میں آپ سے اپنے دل کی سختی کی شکایت کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: **ادن من مجالس الذكر .** مجالسِ ذکر کے قریب ہوجا۔ (ایضاً: ۴۶)

تجھے ڈھونڈتا تھا میں چار سو تری شان جل جلالہ
تو ملا قریب رگِ گلو تری شان جل جلالہ

گرے قطرے ابر سے خاک پر تو یہ بولا سبزہ اٹھا کے سر
دیا غیب سے مجھے آب جو تری شان جل جلالہ

تری آب لعل و گہر میں ہے ترا نور شمس و قمر میں ہے
تری شان عم نوالہ تری شان جل جلالہ

ترے حکم سے جو ہوا چلی تو چٹک کے بولی کلی کلی
ہے کریم تو ہے رحیم تو تری شان جلا جلالہ

ترا جلوہ دونوں جہاں میں ہے ترا نور کون و مکاں میں ہے
یہاں تو ہی تو وہاں تو ہی تو تری شان جلا جلالہ

(اکبر وارثی)

حضرت داؤد علیہ السلام کی اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی

عن عبد الله بن الحرث، قال: اوحى الله الى داؤد ان احببنى واحب احبائى وحببنى الى عبادى،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قال: یا رب! احبك واحب احبائك، فكيف احببك الی عبادك، قال: اذكرونی لهم فانهم لن یذكر منی الا خیرا ۔ (مصنف لابن ابی شیبه، ۷:۶۸، ۳۴۲۵۴)

''حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ مجھ سے اور مجھ سے محبت کرنے والوں سے محبت کر اور میرے بندوں میں مجھے محبوب بنا۔ داؤد علیہ السلام نے عرض کیا: اے رب! میں تجھ سے اور تجھ سے محبت کرنے والوں سے محبت کروں گا لیکن تجھے تیرے بندوں میں کیسے محبوب بناؤں؟ فرمایا: ان کے سامنے میرا ذکر (کثرت سے) کیا کیوں کہ بیشک میرا ذکر ہی ان کے لئے خیر کا باعث ہوگا۔''

☆ عن ابن عباس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: ان داؤد علیه السلام قال فیه یخاطب ربه عزوجل: یا رب! ای عبادك احب الیك احبه بحبك ؟ قال: یا داؤد! احب عبادی الی نقی القلب نقی الكفین، لا یاتی الی احد سوء ا ولا یمشی بالنمیمة تزول الجبال ولا یزول، واحبنی واحب من یحبنی وحببنی الی عبادی ۔ قال: یا رب! انك لتعلم انی احبك واحب من یحبك وفكیف احببك الی عبادك؟ قال: ذكرهم بآیاتی وبلائی ونعمائی یا داؤد! انه لیس من عبد یعین مظلوما او یمشی معه فی مظلمته الا اثبت قدمیه یوم تزل الاقدام ۔

''حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: داؤد علیہ السلام نے اپنے رب سے مخاطب ہو کر عرض کیا: اے پروردگار! تجھے اپنے بندوں میں سب سے زیادہ محبت کس سے ہے تاکہ میں تجھ سے محبت کی وجہ سے ان سے محبت کروں؟ (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: اے داؤد! مجھے اپنے بندوں میں سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جس کا دل اور دونوں ہتھیلیاں پاک وصاف ہوں، کسی سے برائی کرے نہ کسی کی چغلی کھائے اور اس پر ثابت قدم رہے۔ مجھ سے اور مجھ سے محبت کرنے والوں سے محبت کرے، اور میرے بندوں کو میری محبت سکھائے۔ داؤد علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! تو جانتا ہے کہ میں تجھ سے اور تجھ سے محبت کرنے والوں سے محبت کرتا ہوں لیکن تیرے بندوں کو تیری محبت کیسے سکھاؤں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: انہیں میری نشانیاں، میری آفات اور میری نعمتیں (کثرتِ ذکر سے) یاد دلاؤ۔ اے داؤد! میرا جو بندہ بھی مظلوم کی مدد کرے گا یا اس کی دادرسی کے لئے اس کے ساتھ چلے گا میں اُسے اُس دن ضرور ثابت قدم رکھوں گا جس دن قدم پھسل جائیں گے۔'' (بیہقی، شعب الایمان، ۶:۱۱۹، رقم: ۷۶۶۸۔ دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۳:۱۹۵، رقم: ۴۵۴۳۔ مناوی، الاتحافات السنیہ بالاحادیث القدسیہ: ۱۱۲، ۱۱۳، رقم: ۲۵۸۔ سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ۳:۱۲)

ہے ذکر ترا گلشن گلشن سبحان اللہ سبحان اللہ
مصروفِ ثنا ہیں سرو سمن سبحان اللہ سبحان اللہ

غنچوں کی چٹک شبنم کی صبا، پھولوں کی مہک بلبل کی نوا
قائم ہے تجھی سے حسن چمن سبحان اللہ سبحان اللہ

کیا لکھے کوئی وسعت تری، ہو کیسے بیان عظمت تری
عاجز ہے نظر قاصر ہے دہن سبحان اللہ سبحان اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مطلوب بھی تو مقصود بھی تو، مسجود بھی تو معبود بھی تو
تو روحِ صبا تو جانِ چمن سبحان اللہ سبحان اللہ!
ہر نقش تری قدرت کا نشاں، ہر نقش کے لب پر تیرا بیاں
ہر بزم میں تو موضوعِ سخن سبحان اللہ سبحان اللہ
مٹی کو زبان دیکر اس کو اعجازِ بیاں دینے والے!
اعظم کو بھی دے توفیقِ سخن سبحان اللہ سبحان اللہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کی گفتگو

عن ابی هريرة رضی الله تعالٰی عنه، عن رسول الله صلی الله عليه وسلم، قال : سأل موسی ربه عن ست خصال كان يظن انها له خالصة، والسابعة لم يكن موسی يحبها ۔ قال: يا رب! ای عبادك اتقی؟ قال: الذی يذكر ولا ينسی، قال: فای عبادك اهدی؟ قال: الذی يتبع الهدی، قال: فای عبادك احكم؟ قال: الذی يحكم للناس كما يحكم لنفسه؟ قال: فای عبادك اعلم؟ قال: عالم لا يشبع من العلم، يجمع علم الناس الی علمه، قال: فای عبادك اعز ؟ قال: الذی اذا قدر غفر ۔ قال: فای عبادك اغنی؟ قال: الذی يرضی بما يؤتی ۔ فای عبادك افقر؟ قال: صاحب منقوص ۔ قال رسول الله صلی الله عليه وسلم: ليس الغنی عن ظهر، انما الغنی غنی النفس، واذا اراد الله بعبد خيرا، جعل غناه فی نفسه، وتقاه فی قلبه، واذا اراد الله بعبد شرا، جعل فقره بين عينيه ۔

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے چھ خصائل کے بارے میں سوال کیا: جن کے بارے میں ان کا گمان تھا کہ وہ ان میں بتام وکمال پائے جاتے ہیں اور ساتویں خصلت موسیٰ علیہ السلام کو پسند نہ تھی۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے رب! تیرے بندوں میں سب سے زیادہ متقی کون ہے؟ فرمایا: وہ جو ہر وقت میرا ذکر کرے اور مجھے بھولے نہیں۔ عرض کیا: تیرے بندوں میں سے سب سے زیادہ ہدایت یافتہ کون ہے؟ فرمایا: وہ جو ہدایت کی پیروی کرے۔ عرض کیا: تیرے بندوں میں سب سے بڑا حاکم کون ہے؟ فرمایا: وہ جو لوگوں کے لئے وہی فیصلہ کرے جو وہ اپنے لئے کرتا ہے۔ عرض کیا: تیرے بندوں میں سب سے بڑا عالم کون ہے؟ فرمایا: وہ جو علم سے سیر نہ ہو اور لوگوں کا علم بھی اپنے علم میں جمع کرے عرض کیا: تیرے بندوں میں سب سے زیادہ معزز کون ہے؟ فرمایا: وہ جو غالب آئے تو معاف کر دے۔ عرض کیا: تیرے بندوں میں سب سے زیادہ غنی کون ہے؟ فرمایا: جو جتنا ملے اس پر راضی ہو جائے۔ عرض کیا: تیرے بندوں میں سب سے بڑا فقیر کون ہے؟ فرمایا: وہ جس کا غنا کم ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غنا (سے مراد) مال کا غنا نہیں بلکہ دل کا غنی ہونا مراد ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے دل میں غنا پیدا فرما دیتا ہے اور اس کے دل میں تقویٰ ڈال دیتا ہے، اور جب کسی بندے کو اس کے شر کی سزا دینا چاہتا ہے تو اس کا فقر اس کے سامنے کر دیتا ہے (یعنی اس کی آنکھوں میں فقر ہوتا ہے حقیقتاً وہ فقیر نہیں ہوتا)۔ (الصحیح لابن حبان، ۱۴: ۱۰۱، ۶۲۱۷، موارد الظمآن للهيثمی: ۵۰ رقم ۸۶

☆ حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ سے میں نے سنا آپ فرماتے ہیں کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

من اوی الی فراشه طاهرا یذکر الله حتی یدرکه النعاس لم یتقلب ساعة من اللیل سأل الله من خیر الدنیا والآخرة الا اعطاه ایاه۔

جو پاکیزگی کی حالت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے بستر پہ جائے تو رات کی کوئی گھڑی ایسی نہیں گزرتی یہاں تک کہ اسے اونگھ آ گئی کہ اس نے اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی بھلائی طلب کی ہو اور اللہ نے اسے عطا نہ کی ہو۔

(ترمذی شریف، ۵:۵۴۰، رقم ۳۵۲۶)

☆ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

من شغله ذکری عن مسئلتی اعطیته افضل ما اعطی السائلین (التاریخ الکبیر للبخاری، ۲:۱۱۵ رقم ۱۸۷۹ ۔ بیهقی، شعب الایمان، ۳، ۴۶۷ رقم: ۴۰۸)

ایک روایت میں ہے اعطیته فوق ما اعطی للسائلین ۔میں اس کو مانگنے والوں سے بڑھ کر دیتا ہوں۔

(المصنف لابن ابی شیبہ ۶:۳۴، رقم ۲۹۱۷۱)

تجھ سے جو ہر گھڑی ڈرے مولا   کام کیسے برے کرے مولا
تیری رحمت کی بارشیں پل میں   خشک پتے کریں ہرے مولا
تو کہ شہ رگ سے بھی قریب مگر   دور سے بھی کہیں پرے مولا
پا گئے اصل میں سراغ حیات   جو تیری رہ میں کٹ مرے مولا
جو ترے نام پہ کریں ۔ خالی   ان کے دامن رہیں بھرے مولا
جو بھی مجذوب ذاتِ باری ہوا   بات کب غیر کی کرے مولا
مل گئی رمز لا الہ جسے   بھاگ اس کے ہوئے ہرے مولا
جس نے حاجت روا تجھے مانا   دم وہ غیروں کا کیوں بھرے مولا
کچھ بھی تو صابری نہیں ممکن   وہی ممکن ہے جو کرے مولا

(محمد علی صابری)

اہلِ ذکر کے گھر جگمگا جاتے ہیں

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

ان اهل السماء لیرون بیوت اهل الذکر تضیئی لهم کما تضیئی الکواکب لا هل الارض ۔

آسمان والے اللہ کا ذکر کرنے والوں کے گھروں کو ایسے روشن دیکھتے ہیں جیسے زمین والے ستاروں کو روشن دیکھتے ہیں

(الدر المنثور فی التفسیر الماثور للسیوطی، ۱:۳۶۷)

☆ عن اسماء بنت یزید رضی الله عنها، قالت: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: یبعث الله

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عزوجل یوم القیامة منادیا ینادی: سیعلم اهل الجمع الیوم من اولی بالکرم، این الذین (لا تلهیهم تجارة ولا بیع عن ذکر الله) فیقومون فیدخلون الجنة، ثم یرجع المنادی، فیقول: سیعلم اهل الجمع من اولی بالکرم این الذی (تتجافی جنوبهم عن المضاجع) فیدخلون الجنة، ثم یرجع المنادی، فیقول: سیعلم اهل الجمع من اولی بالکرم، فیقول: این الحمادون الله علی کل شئی، وهم اکثر من الصنفین الاولین فیدخلون الجنة .

''حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایک منادی کو کھڑا کرے گا جو ندا دے گا: اہل محشر عنقریب جان لیں گے کہ صاحبانِ سخاوکرم کون ہیں؟ کہاں ہیں وہ ''جنہیں کاروبار اور خرید وفروخت اللہ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی تھی؟'' پس وہ کھڑے ہوں گے اور جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ منادی لوٹ آئے گا اور کہے گا اہل محشر عنقریب جان جائیں گے کہ آج صاحبانِ سخاوکرم کون ہیں؟ کہاں ہیں وہ ''جن کے پہلو (اللہ کے ذکر کے باعث) ان کے بستر سے جدا رہتے تھے؟'' وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ منادی واپس آ کر پھر ندا دے گا اہل محشر عنقریب جان لیں گے کہ صاحبان سخاوکرم کون ہیں؟ پھر وہ کہے گا: کہاں ہیں ہر حال میں اللہ کا زیادہ سے زیادہ حمد کے ساتھ ذکر کرنے والے اور وہ پہلی دونوں قسموں سے زیادہ ہوں گے اور وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔''

(المسند عبد بن حمید، ۱: ۴۵۷)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا

ما من قوم اجتمعوا یذکرون الله لا یریدون بذلك الا وجهه الاناداهم مناد من السماء ان قوموا مغفورالکم قد بدلت سیاتکم حسنات .

جب کچھ لوگ محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اجتماعی طور پر اس کا ذکر کرتے ہیں تو آسمان سے ایک منادی آواز دیتا ہے کھڑے ہو جاؤ تمہیں بخش دیا گیا ہے تمہارے گناہ نیکیوں میں بدل گئے ہیں۔ (مسند احمد بن حنبل، ۳: ۱۴۲، رقم ۱۲۴۷۶)

شبِ غم میں برہنہ سر ہوں دستارِ گر دینا — اجالا ہر طرف کروں وہ خورشید ہنر دینا
بہاروں میں نمو کی سبز کرنیں بانٹنے والے — مرے دامن کو بھی مہکی ہوئی کلیوں سے بھر دینا
بھروسے پر ترے کشتی سمندر میں اتاری ہے — تو ہر موج بلا کو ساحلِ امید کر دینا
مرے بچوں کی آنکھوں میں دھنک کی رم جھم کر — تو ان کے جاگتے خوابوں کی تعبیر سحر دینا
ترے محبوب کی مدحت سرائی میرا نصیب ہو — غریب شہید دل ہوں الفتِ خیر البشر دینا
بہل جاؤں میں اک قطرے سے ناممکن مرے مولا — مجھے ان کی محبت کے ہزاروں بحر و بر دینا
ریاضؔ بے نوا کی ہر خطا سے درگزر کر کے — تو اس کی آخرِ شب کی دعاؤں میں اثر دینا

ایک روایت ہے کہ ایک اعرابی نے سوال کیا لوگوں میں افضل کون ہے سرکار نے فرمایا مبارک ہے وہ جس نے نیک اعمال

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے ساتھ لمبی عمر پائی، ایک اور اعرابی نے کہا کون سا عمل افضل ہے، فرمایا: تیرا دنیا کی محبت سے الگ ہونا اور تیری زبان کا اللہ کے ذکر سے تر رہنا، اس نے کہا! کیا یہ میرے لئے کافی ہے؟ فرمایا نعم ویفضل عنک ۔ ہاں بلکہ زیادہ بھی ہو سکتا ہے۔

(الاحاد و المثانی للشیبانی ۳: ۵۱)

مرے بندگی یہی ہے، میری زندگی یہی ہے
جو اٹھاؤں سر تو کیسے بھلا تیرے آستاں سے
تیری نعمتوں کے صدقے، تری برکتوں کے قرباں
تیری رحمتوں کی بارش ہوئی خوب آسماں سے
مری آبرو یہی ہے، مری آرزو یہی ہے
بھرے میرا ساغر دل، مئے نور بیکراں سے
ہو مجھے بھی کاش حاصل کبھی سیر کوئے بطحا
یہی التجا سدا ہے مری رب دو جہاں سے
یہی سنگ در تو کاوش مرا حاصل جبیں ہے
جو میں اٹھ کے جاؤں بھی تو کہاں جاؤں آستاں سے

(پروفیسر فیاض احمد کاوش)

قابل فخر خطہ زمین

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

ما من بقعة يذكر الله الا استبشرت بذلك الى منتها ها من سبع ارضين وفخرت ما حولها من البقاع وما من عبد يقوم بغلاة من الارض يريد الصلوٰة الا تز خرفت له الارض

زمین کا ہر خطہ جس پر اللہ کا ذکر کیا جائے وہ اس ذکر کی وجہ سے ساتوں زمینوں کی انتہا تک خوشی مناتا ہے اور اپنے ارد گرد کے خطوں پہ فخر کرتا ہے اور جب بھی بندہ بنجر زمین پہ کھڑے ہو کر نماز کا ارادہ کرتا ہے تو زمین فخر کرتی ہے

(المسند ابویعلیٰ، ۷: ۱۴۳، رقم ۴۱۱۰)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

ان الجبل ينادى الجبل باسمه اى فلان هل مربك احد ذاكر الله فاذا قال نعم استبشر ۔

ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ کا نام لیکر پکارتا ہے کیا تیرے پاس سے کوئی اللہ کا ذاکر گزرا ہے، جب وہ ہاں میں جواب دیتا ہے تو وہ خوشی مناتا ہے،

☆ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

اذكروا الله كل حجيرة وشجيرة لعلها تأتي يوم القيامة تشهدلكم ۔

ہر حجر و شجر کے پاس ذکر خدا کیا کرو تا کہ قیامت کے دن وہ تمہاری حق میں گواہی دے۔

(مسند الشامين للطبرانی، ۱: ۳۸۸ رقم ۶۷۱ ابن حبان، العظمة، ۵: ۱۷۱۳)

یا الٰہی تیری حمد پاک سے آغاز ہے
ہر گھڑی لحہ بہ لحہ سب کا تو دمساز ہے
تو اگر اپنے کرم سے پلک بھر کر دے جدا
جسم کے ڈھانچے میں پھر یہ سانس نہ آواز ہے
ایک ہی صف میں برابر بارگاہ تیری میں ہیں
دنیا میں شاہ وگدا محمود خواہ ایاز ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سوچ کی معراج اور میرے تخیل کا عروج — سب کرم تیرا ہے بندہ کی کیا پرواز ہے
تیرے ذکر پاک سے خالی ہے جو قلب حزین — مردہ دل ہے اس میں پھر سوز ہے نہ ساز ہے
موت کو بھی فخر ایسی موت پر ہے یوسفی — فی سبیل اللہ جو مقتول ہے جانباز ہے

(صاحبزادہ محمد اللہ دتہ یوسفی)

اللہ کا سب سے بڑا احسان

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے

مـا مـن يـوم وليله ولا ساعة الا ولله فيها صدقة يمن بها على من يشاء من عباده وما من على عبد بمثل ان يلهمه ذكره

ہر دن رات میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس پہ چاہتا ہے احسان فرماتا ہے اور کسی بندے کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ذکر کی توفیق سے بڑھ کر کسی احسان سے نہیں نوازا۔ (المسند للبزار، ۹:۳۳۶، رقم ۳۸۹۰)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

يا ابن ادم انك اذا ذكرتني شكرتني واذا نسيتني كفرتني ۔

اے آدم کی اولاد جب تو نے میرا ذکر کیا تو میرا شکر کیا اور جب تو میرے ذکر سے غافل ہوا تو میری ناشکری کی۔

(المعجم الاوسط للطبرانی، ۷:۲۰۰ رقم ۷۲۶۵)

☆ حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے فرمایا یا بنی ان مثل اهل الذكر و الغفلة كمثل النور و الظلمة ۔ اے بیٹے اہل ذکر اور اہل غفلت کی مثال روشنی اور تاریکی کی سی ہے (حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ابونعیم ۴:۳۸، عن وہب بن منبہ)

حمد ساری جس کو لائق تیری ہی ہستی ہے وہ — رب ہے جو سارے جہاں کا تیری ہی ہستی ہے وہ
دنیا میں رحمٰں ہے تو تیری ہی ہیں سب عطا — اُخریٰ میں جو رحم والا تیری ہی ہستی ہے وہ
ذرے سے شمس وقمر تک ملک میں ہیں سب تری — روز محشر کا جو مالک تیری ہی ہستی ہے وہ
ہم ہیں عابد صرف یا رب تیری ذات پاک کے — جس سے ہم مانگیں مدد تیری ہی ہستی ہے وہ
ان کی راہ راست پہ قائم تو رکھ ہم کو سدا — ان کو نعمت جس نے بخشی تیری ہی ہستی ہے وہ
دور رکھ ان کے اثر سے جن پہ ہے تیرا غضب — بھٹکوں سے جو دے پناہ تیری ہی ہستی ہے وہ
ہے نوائے قلب یا رب بخش دے تو سارے خطا — اِستَعِن کہتے ہیں جس کو تیری ہی ہستی ہے وہ۔

(مولانا سید محمد علی قادری نورانی)

ذکر کرنے والے پر جنت واجب ہو جاتی ہے

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

من صلی صلوٰۃ الصبح ثم قعد یذکر اللہ حتی تطلع الشمس وجبت له الجنة

(مسند ابویعلی، ۳:۶۲ رقم ۱۴۹۵، ۱۴۸۷)

جس نے صبح کی نماز ادا کی اور پھر ذکر الٰہی میں بیٹھ گیا یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا تو اس پر جنت واجب ہو گئی۔

ایک روایت میں جماعت کے ساتھ صبح کی نماز پڑھنے کا ذکر پھر سورج طلوع ہونے تک ذکر کرتا رہے پھر دو نفل ادا کرے تو انقلب با جر حجة وعمرة ۔ اس کو حج و عمرہ کا ثواب ملے گا۔

(بیهقی شعب الایمان: ۱:۷۰، المعجم الکبیر للطبرانی، ۸:۱۷۸، رقم ۷۷۴۱)

☆ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا کوئی دعا یا گھڑی کسی دوسری دعا یا گھڑی سے بڑھ کر قرب الٰہی کا باعث ہے؟ فرمایا: نعم ان اقرب ما یکون الرب من العبد جوف اللیل الاخر فان استطعت ان تکون ممن یذکر اللہ فی تلك الساعة فکن ۔ ہاں بے شک اللہ تعالیٰ رات کے آخری حصے میں بندے کے بہت قریب ہوتا ہے اگر تم سے ہو سکے تو اس وقت ذکر خدا میں مصروف ہو جا۔

☆ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے نجد کی طرف لشکر بھیجا، جس نے بہت زیادہ مال غنیمت حاصل کیا اور بہت جلد واپس آ گیا، جو لوگ اس لشکر میں نہیں گئے تھے ان میں سے کسی نے کہا ما رأینا بعثا اسرع رجعة ولا افضل غنیمة من هذا البعث ہم نے کسی لشکر کو اتنا جلد واپس لوٹتے اور اتنا زیادہ مال غنیمت لاتے نہیں دیکھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی قوم نہ بتاؤں جو مال غنیمت حاصل کرنے میں اس لشکر سے بہتر اور واپسی کے لحاظ سے اس سے تیز تر ہے (ہاں یا رسول اللہ ضرور بتائیے)،

قوم شهدوا صلوٰة الصبح ثم جلسوا یذکرون اللہ حتی طلعت علیهم الشمس فاولئك اسرع رجعة وافضل غنیمة

یہ وہ لوگ ہیں جو صبح کی نماز ادا کر کے طلوع آفتاب تک ذکر خدا میں مشغول رہتے ہیں۔ (ترمذی، ۵:۵۵۹، رقم ۳۵۶۱)

تیری حمد میں کیا کروں اے خدا — میرا علم کیا ہے میری فکر کیا
مکاں ہے تیرا لا مکاں ہے تیرا — زمین ہے تیری آسماں ہے تیرا
تجھی سے صبا ہے تجھی سے سموم — زمین پر ہیں گل آسماں پر نجوم
ضیاء رخ زندگی تجھ سے ہے — جہاں بھی ہے درخشندگی تجھ سے ہے
تجھی سے ہے سنسار میں رنگ و روپ — تجھی سے ہے سایہ تجھی سے ہے دھوپ
محیط دو عالم ہے قدرت تیری — ہے کثرت کے پردے میں وحدت تیری
تیرے زمزمے آبشاروں میں ہیں — تیری عظمتیں کوہساروں میں ہیں

ذکر کرنے والا رب کے سایہ رحمت میں ہوگا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ان اللہ یقول یوم القیامة این المتحابون بجلالی الیوم اظلھم فی ظلی یوم لا ظل الا ظلی ۔

بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا میری عظمت کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ آج میں انہیں اپنے سایہ رحمت میں جگہ دوں گا جس دن میری رحمت کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔ (مسلم شریف، ۲: ۱۹۸۸، رقم ۲۵۶۶)

☆ حضور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: سات لوگ ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اس دن اپنا سایہ عطا فرمائے گا جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔

(۱) عادل حکمران، (۲) ایسا نوجوان جو اپنے رب کی عبادت میں پروان چڑھا ہو، (۳) وہ شخص جس کا دل مسجد میں معلق رہتا ہو، (۴) ایسے دو شخص جو اللہ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہوں، اللہ ہی کے لئے اکٹھے ہوں اور اسی کے لئے جدا ہوں (۵) وہ شخص جس کو صاحب منصب و جمال عورت برائی کی دعوت دے تو وہ کہے میں اللہ سے ڈرتا ہوں (۶) وہ شخص جو ایسے چھپا کر صدقہ کرے کہ بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ کے خرچ کرنے کا علم نہ ہو (۷) رجل ذکر اللہ خالیا ففاضت عیناہ ۔ جس نے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا اور اس کی آنکھیں آنسوؤں سے تر ہو گئیں (بخاری شریف ۱: ۲۳۴، رقم ۶۲۹)

جدھر دیکھتا ہوں جہاں دیکھتا ہوں — تیرا جلوہ یا رب عیاں دیکھتا ہوں
نظر میں خبر میں دعا میں اثر میں — ہر اک شے میں تجھ کو عیاں دیکھتا ہوں
تو کوہ ودمن میں تو سر و سمن میں — تو ہی جلوہ گر ہے جہاں دیکھتا ہوں
مَلک جن وانساں سبھی تیرے ذاکر — تیری یاد میں ہر زبان دیکھتا ہوں
تجلی تری ماہ وانجم سے ظاہر! — تجھے کہکشاں کہکشاں دیکھتا ہوں
جدھر رنگ وبُو ہے اُدھر تو ہی تو ہے — تجھے گلستاں گلستاں دیکھتا ہوں
وہ شہ رگ سے نزدیک تر ہے اے عابد — دل اپنا میں اس کا مکاں دیکھتا ہوں

اللہ کے ہاں محبوب ترین عمل

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور علیہ السلام سے سوال کیا، ای الجھاد اعظم اجرا؟ کون سا جہاد اجر وثواب میں سب سے زیادہ فضیلت والا ہے؟ قال اکثرھم اللہ تبارک وتعالیٰ ذکرا ۔ فرمایا جس میں ذکر الٰہی زیادہ کیا جائے۔ قال فای الصائمین اعظم اجرا ۔ عرض کی روزہ داروں میں کس کا اجر سب سے زیادہ ہے؟ قال اکثرھم اللہ تبارک وتعالیٰ ذکرا ۔ فرمایا جس روزہ دار نے ذکر خدا سب سے زیادہ کیا۔ پھر اس نے ہمارے سامنے نماز، زکوٰۃ، حج اور صدقہ کا ذکر کیا (کہ کس کی نماز، زکوٰۃ، حج اور صدقہ کا ثواب زیادہ ہے) تو حضور علیہ السلام نے فرمایا: اکثرھم اللہ تبارک وتعالیٰ ذکرا ۔ جو (نمازی، حاجی وغیرہ) زیادہ ذکر خدا کرے۔ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا ذھب الذاکرون بکل خیر ۔ ذکر کرنے والے تو ہر میدان میں نمبر لے گئے۔ حضور علیہ السلام نے سُن کر فرمایا: اجل ۔ ہاں کیوں نہیں۔

(مسند احمد، ۳: ۴۳۸، المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۰: ۱۸۶، رقم ۴۰۷)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا اللہ کا ذکر ہر حال میں جاری رکھو فلیس عمل احب الی اللہ ولا انجی لعبدہ من ذکرہ اللہ فی الدنیا والاخرہ' کیونکہ اللہ تعالیٰ کو اس عمل سے بڑھ کر کوئی عمل پسند نہیں اور دنیا و آخرت میں اللہ کے ذکر سے بڑھ کر کوئی عمل نجات دینے والا نہیں ۔(بیھقی، شعب الایمان، ۱:۳۹۵، رقم ۵۲۰)

نام ہے تیرا سب سے بڑا — میں بندہ تیرا تو میرا خدا
تو ہے یہاں تو ہے وہاں — تو ہر جگہ ہے سب کچھ تیرا
قدرت کا ہے اپنا نظام — جس سے چلے ہے سلسلہ
خالق بھی تو مالک بھی تو — رازق بھی تو میں تجھ پہ فدا
ہر شے تیری محتاج ہے — سارا جہاں ہے منگتا تیرا
شمس وقمر بادل ہوا — زمیں آسماں سب تیری عطا
چرند پرند رات اور دن — ہر دم کریں سب تیری ثناء
رب غفور تو ہے رحیم — رحمٰن بھی نام ہے تیرا
بیمار پہ بے روز گار پہ — الٰہی تو کر اب نظر عطا
روز حشر جن وبشر — حاضر ہوں گے دربار خدا
روحی بہت گنہگار ہے — بخشش کی ہے کرتا دعا

فرائض کی حفاظت اور ذکر کی تلقین

حضرت ام انس رضی اللہ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ مجھے نصیحت فرمایئے ۔ فرمایا: گناہوں کو چھوڑ دے یہ افضل ہجرت ہے، فرائض کی حفاظت کر یہ بہترین جہاد ہے، اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرو فانك لا تاتی اللہ بشئی احب الیه من کثرة ذکره، کیونکہ تو کوئی عمل ذکر سے زیادہ محبوب اللہ کی بارگاہ میں پیش نہیں کر سکتی ۔(المعجم الکبیر والاوسط للطبرانی، ۲۵، ۱۲۹، رقم ۳۱۳، ۷، ۲۱، رقم ۶۷۳۵) ایک روایت میں اس جواب سے پہلے حضرت ام انس رضی اللہ عنہا کی حضور علیہ السلام کے لئے دعا کا بھی بہت پیارے الفاظ میں ذکر ہے فرماتی ہیں میں نے عرض کی جعلك اللہ فی الرفیق الاعلیٰ من الجنة وانا معك حضور! اللہ تعالیٰ آپ کو جنت میں رفیق اعلیٰ کے مقام پر فائز فرمائے اور میں آپ کے ساتھ ہوں...... یا رسول اللہ علمنی عملا صالحا اعمله . حضور! مجھے کوئی ایسا عمل جو میں کروں (تاکہ جنت میں آپ کے ہمراہ رہوں) تب حضور علیہ السلام نے مندرجہ بالا جواب عطا فرمایا ۔(المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۵، ۱۵۰، رقم ۳۵۹)

☆ حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا اشد الاعمال ثلاثة . سب سے زیادہ طاقتور عمل تین ہیں ۔(۱) ذکر اللہ علی کل حال ہر حال میں ذکر خدا کرتے رہنا (۲) الانصاف من نفسك . اپنی طرف سے انصاف کرنا (۳) المواساة فی المال . مال میں لوگوں کو شریک کرنا ۔(مصنف ابن ابی شیبہ، ۸۰۱۷، رقم ۳۴۳۴۰)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ایک روایت میں ایک اعطاء الحق من نفسك یعنی دوسروں کا حق از خود ادا کرنا (انصاف من نفسك کی جگہ) بتایا گیا ہے (مفہوم تقریباً ایک ہی ہے)۔

(ابو نعیم، حلیة الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۱: ۸۵)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایک روایت ہے مواساة الاخ من مالك کے الفاظ ہیں (التدوین فی اخبار قزوین، ۴: ۷۰)

اپنے مال سے اپنے بھائی کی خیر خواہی کرنا

حضرت مقاتل اللہ تعالیٰ کے اس فرمان (اذکروا اللہ ذکرا کثیرا) کے بارے میں فرماتے ہیں بالسان بالتسبیح والتکبیر والتھلیل والتحمید واذکروہ علی کل حال ۔ فرمان الٰہی اللہ کا ذکر کثرت کے ساتھ کرو۔ سے مراد یہ ہے کہ ہر حال میں سبحان اللہ ۔ اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ اور الحمد للہ پڑھتے رہو۔

(تفسیر القرآن العظیم لابن ابی حاتم، ۹: رقم ۱۷۷۰۲)

اللہ تعالیٰ کے اسی فرمان کے بارے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے عبادات میں سے جو چیز بھی فرض کی اس کی حد متعین کردی پھر معزوروں کے عذر کے مطابق انہیں رعایت عطا فرمائی سوائے ذکر کے، نہ اس کے لئے کوئی حد متعین کی ہے اور نہ ہی اس کے چھوڑنے میں کسی کا عذر قبول کیا ہے الا یہ کہ کوئی اپنی عقل ہی کھو بیٹھے لہٰذا اذکروا اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبکم باللیل والنھار فی البر والبحر فی السفر والحضر، فی الغناء والفقر والصحة والسقم والسر والعلانیة وعلی کل حال ۔ کھڑے، بیٹھے، لیٹے، رات دن میں، خشکی وتری میں سفر وحضر میں، خوشحالی وفقیری میں، صحت وبیماری میں آہستہ اور بلند آواز سے یعنی ہر حال میں ذکر خدا کرتے رہو۔ (تفسیر القرآن العظیم لابن کثیر، ۳: ۴۹۶)

کچھ نہ تھا جب تھا تو ہی موجود جب کچھ نہ ہو گا ہو گا تیرا وجود
مالک الملک لا شریک ہے تو تو ہی خالق ہے اور تو ہی معبود
تو ہی ہر شیٔ سے ہو گیا ظاہر خود ہی شاہد اور خود ہی مشہود
شکر تیرا خدائے عزوجل عابد ہے تیرے در پہ سر بسجود

افضل ایمان کس کا ہے؟

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے خود حضور علیہ السلام سے افضل ایمان کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: ان تحب للہ وتبغض للہ وتعمل لسانك فی ذکر اللہ ۔

یہ کہ تو اللہ کے لئے محبت کرے اور اسی کے لئے ہی دشمنی رکھے اور تیری زبان اللہ کے ذکر میں لگی رہے، میں نے عرض کی: حضور اس کے علاوہ؟ فرمایا وان تحب للناس ما تحب لنفسك وتکرہ لھم ما تکرہ لنفسك جو کچھ اپنے لئے پسند کرے لوگوں کے لئے بھی وہی پسند کرے اور جو چیز تجھے ناپسند ہو اس کو دوسروں کے لئے بھی ناپسند کر۔ (مسند احمد، ۵: ۲۴۷، رقم ۲۲۱۸۳)

☆ حضرت جلاس بن عمرو سنان بیان کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ان لكل ساع غاية وغاية ابن ادم الموت فعليكم بذكر الله فانه يسهلكم ويرغبكم في الاخرة ۔

پس ذکر الٰہی کرتے رہو کیونکہ وہ تمہارے انجام (موت) کی سختی میں آسانی پیدا کرے گا اور آخرت میں تمہارا مونس وغمخوار ہوگا (البيان والتعريف، حسيني، ۱: ۲۴۵، رقم ۶۴۵)

☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

ان لكل شيء صقالة وان صقالة القلوب ذكر الله ......

ہر شی ء کو چمکانے والی کوئی چیز ہوتی ہے اور دلوں کو چمکانے والا اللہ کا ذکر ہے۔ (بيهقي، شعب الايمان، ۱: ۳۹۶، رقم ۵۲۲)

☆ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ اور حضرت عون بن عبد سے بھی یہی مروی ہے۔

(بيهقي، شعب الايمان . ابونعيم، حلية الاولياء وطبقات الاصفياء)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: من اكثر ذكر الله فقد برئ من النفاق ۔

جس نے زیادہ سے زیادہ اللہ کا ذکر کیا وہ نفاق سے پاک ہوگیا۔ (المعجم الاوسط للطبراني، ۷: ۸۶، رقم ۶۹۳۱)

تجھے ڈھونڈتا تھا میں چار سو تیری شان جلا جلالہ — تو ملا قریب رگ گلو تیری شان جلا جلالہ
گرے قطرے ابر سے خاک پر تو یہ بولا سبزہ اٹھا کے سر — دیا غیب سے مجھے آب جو تیری شان جلا جلالہ
تری آب لعل وگہر میں ہے ترا نور شمس وقمر میں ہے — تیری شان عم نوالہ تیری شان جلا جلالہ
ترے حکم سے جو ہوا چلی تو چٹک کے بولی کلی کلی — ہے کریم تو ہے رحیم تو تیری شان جلا جلالہ
ترا جلوہ دونوں جہاں میں ہے ترا نور کون ومکاں میں ہے — یہاں تو ہی تو وہاں تو ہی تو تیری شان جلا جلالہ
ہے دعائے اکبر ناتواں نہ تھکے قلم نہ رکے زبان — میں لکھوں پڑھوں یہی باوضو تری شان جلا جلالہ

(حضرت اکبر وارثی رحمۃ اللہ علیہ)

ذکر دلوں کی شفاء ہے

حضرت مکحول رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

ان ذكر الله شفاء وان ذكرا لناس داء ۔

بے شک اللہ کا ذکر شفاء ہے اور لوگوں کا ذکر بری بیماری (بيهقي، شعب الايمان ۱: ۷۱۷)

☆ حضرت حفصہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کو حضور علیہ السلام نے فرمایا:

يا حفصة اياك وكثرة الكلام فان كثرة الكلام بعد ذكر الله تميت القلب وعليك بكثرة ذكر الله فانه يحي القلب ۔

اے حفصہ! زیادہ باتیں کرنے سے بچو کیونکہ اللہ کے ذکر کے سوا کثرت کلام دل کی موت ہے اور ذکر خدا زیادہ کرو کیونکہ یہ دل کو زندگی بخشتا ہے۔ (الفردوس بما ثور الخطاب للديلمي ۵، ۴۳۲)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک روایت میں کثرت کلام کو جو ذکر اللہ سے خالی ہو دل کی سختی فرمایا گیا اور مزید فرمایا

وان ابعد الناس من الله القلب القاسی ۔

لوگوں میں اللہ سے سب سے زیادہ دور سخت دل والا ہے۔ (ترمذی: ۴/۶۰۷، رقم ۲۴۱۱)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ذکر الله شفاء القلوب ۔

اللہ کا ذکر دلوں کے لئے شفاء ہے (کشف الخفاء للعجلونی، ۱: ۵۰۵)

اور حضرت عون بن عبداللہ نے فرمایا: مجالس الذکر شفاء القلوب

ذکر کی مجلسیں دلوں کے لئے شفاء ہیں۔ (ابو نعیم، حلیہ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۴: ۲۴۱)

اے خالق جہاں ہے سارا جہان تیرا — ساری زمیں تیری! آسمان تیرا
سب نعمتیں جہاں کی تو نے ہمیں عطا کیں — کیا شکر کر سکیں ہم اے مہربان تیرا
تو صانع جہاں ہے قدرت تیری عیاں ہے — ہر صنعت اک نشاں ہے او بے نشان تیرا
ہر وقت ذکر تیرا یا رب! کریں نہ کیوں ہم — دل مطمئن ہو جس سے وہ ہے نشان تیرا
پہچانتے ہیں تجھ کو ہم علم کی بدولت — اس سے ہے قرب حاصل اے مہربان تیرا
فرشِ زمیں ہے یا رب! راحت کا فرش ہم کو — رحمت کا سائباں ہے یہ آسمان تیرا
توفیق دے الٰہی! ہم سے ہو تیری طاعت — یہ سر رہے ہمارا اور آستان تیرا

سو غلاموں کو آزاد کرنا بہت بڑا کام ہے لیکن......

حضرت سالم فرماتے ہیں کہ حضور ابو درداء رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا کہ ابو سعد بن منبہ نے اپنے مال میں سے سو غلاموں کو آزاد کیا ہے آپ نے فرمایا:

ان مائة محررة فی مال رجل کثیر الا اخبر کم بافضل من ذلك ایمان ملزوم باللیل والنهار ولا یزال لسانك رطبا من ذکر الله ۔

بے شک آدمی کا اپنے مال سے سو غلام آزاد کرنا بہت بڑا کام ہے لیکن کیا میں تمہیں اس سے بھی زیادہ فضیلت والا کام نہ بتاؤں؟ وہ ہے دن رات ایمان پر قائم رہنا اور تیری زبان کا اللہ کے ذکر سے تر رہنا۔

(مصنف ابن ابی شیبه، ۶: ۵۹ رقم ۲۹۴۶۴، ۷: ۱۷۰ رقم ۳۵۰۵۷)

☆ حضور علیہ السلام نے فرمایا: نماز فجر سے طلوع آفتاب تک اللہ کا ذکر کرنے والوں کے ساتھ بیٹھنا مجھے اولاد اسماعیل میں سے چار غلاموں کو آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے اسی طرح نماز عصر سے غروب آفتاب تک ذکر کرنے والوں کے ساتھ بیٹھنا مجھے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے (ابو داؤد شریف، ۳۲۴۳، رقم ۳۶۶۷، عن انس بن مالك رضی الله عنه)

ایک روایت میں ہے (ذکر اللہ) مجھے دنیا کی ہر چیز سے اور اولاد اسماعیل میں سے آٹھ غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دیة کل رجل منهم اثنا عشرة الفاً ۔ جس میں سے ہر غلام کی دیت بارہ ہزار ہو۔

(السنن الکبریٰ للبیھقی، ۸:۳۸، ۷۹، شعب الایمان ۱:۴۰۹، ۴۱۰ رقم ۵۶۰، ۵۶۲)

خالق ورنگ وبو کا ہے نور وضیاء کا ہے ۔۔۔ مالک ہر ایک شاہ وگدا بے نوا کا ہے
پروردگار بس وہی ہر دو سرا کا ہے ۔۔۔ ہر اک زباں پہ ذکر اسی کی عطا کا ہے
چرچہ خدائی بھر میں خدا ہی خدا کا ہے

تھا کنز مخفی چاہا کہ پہچانا جاؤں میں ۔۔۔ حُسن اپنا دیکھنے کو اِک آئینہ لاؤں میں
اپنی تجلیات کا عکس اس میں پاؤں میں ۔۔۔ تخلیق کائنات کا نقشہ بناؤں میں
آغاز خلق نور حبیب خدا کا ہے

آدم کے سر پہ تاج خلافت سجا دیا ۔۔۔ اشیا کا علم آپ ہی اس کو سکھا دیا
مسجود قدسیوں کا پھر اس کو بنا دیا ۔۔۔ یوں نوریوں پہ خاکی کا رتبہ بڑھا دیا
یا رب کوئی ٹھکانہ بھی تیری عطا کا ہے

لوح وقلم بنائے گئے عرش وکرسی بھی ۔۔۔ افلاک اور زمین بھی خاکی بھی نوری بھی
تھے پیکر اخلاق بھی سفاک وشقی بھی ۔۔۔ ابلیس بھی تخلیق کیا سارے نبی بھی
اضداد کی یکجائی کرشمہ خدا کا ہے

یا رب تو عطا کر ہمیں اسلاف کی ہمت ۔۔۔ اک بار ملے پھر ہمیں ماضی کی سی عظمت
بخشی تھی جو یارب مرے اجداد کو سطوت ۔۔۔ دنیا کو دکھا دے وہی اسلام کی شوکت
عابدؔ خلاصہ بس یہ میری التجا کا ہے

(پروفیسر سید عابد میر قادری سلطانی برہانپوری)

اے فرشتو! اس کو دوزخ سے نکال لو

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) فرمائے گا۔

اخرجوا من النار من ذکرنی یوما اوخافنی فی مقام

جس نے مجھے ایک دن بھی یاد کیا یا کسی ایک جگہ بھی مجھ سے ڈرا (اے فرشتو)! اس کو دوزخ سے نکال لو۔

(ترمذی، ۶:۲:۱۷، رقم ۲۵۹۴)

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا

من ذکر اللہ ففاضت عیناہ من خشیة اللہ حتی یصیب الارض من دموعه لم یعذبه اللہ تعالیٰ یوم القیامة ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جس نے اللہ تعالیٰ کو یاد کیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ کر زمین پہ گر پڑے اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن عذاب نہیں دے گا۔(المستدرك للحاكم، ۲۸۹:۴ رقم ۷۶۶۸)

☆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رات کا تیسرا حصہ گذر جاتا تو حضور علیہ السلام فرماتے:

یا ایها الناس اذکروا الله اذکروا الله جاء ت الراجفة تتبعها الرادفة جاء الموت بما فیه جاء الموت بما فیه

اے لوگو! اللہ کا ذکر کرو، خدا کو یاد کرو۔ ہلا دینے والی (قیامت) آگئی، اس کے پیچھے آنے والی (آگئی) موت اپنی سختی کے ساتھ آگئی موت اپنی سختی کے ساتھ آگئی۔(ترمذی، ۶۳۶:۴، رقم ۲۴۵۷)

اے مرے مطلوب دل مطلوب جاں — اپنے ملنے کا بتا کوئی نشاں
اے مرے محبوب اے میرے حبیب — ہوں غم دوری سے مرنے کے قریب
ہجر سے زیادہ مصیبت کچھ نہیں — اس سے بہتر ہے کہ مر جاؤں کہیں
جو نہ دے تو جان کو راہ وصال — جان لے تجھ بن ہے جان مجھ پر وبال
کیونکہ جو جاں واصل جاناں نہیں — جان ہے جان ایک جاں میں جاں نہیں

ذکر خدا، شیطان سے بچالیتا ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

ان الشیطان واضع خطمه علی قلب ابن ادم فان ذکر الله خنس وان نسی التقم قلبه ۔

شیطان نے اپنا منہ ابن آدم کے دل پہ رکھا ہوا ہے اگر بندہ اللہ کا ذکر کرلے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے اور اگر بھول جائے تو شیطان دل کو لقمہ بنالیتا ہے (دل پہ شیطان کا قبضہ ہو جاتا ہے)

جیسا کہ قرآن پاک میں ہے **ومن یعش عن ذکر الرحمن نقیض له شیطانا فهو له قرین** جو ہمارے ذکر کے بغیر زندگی گذارتا ہے ہم اس پہ شیطان کو مسلط کر دیتے ہیں جو اس کا ساتھی بن جاتا ہے۔ الزخرف، ۳۶ (مسند ابو یعلیٰ، ۲۷۸:۷، رقم:۴۳۰۱)

☆ دوسرا مطلب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا:

الشیطان جاثم علی قلب ابن ادم فاذا سها غفل وسوس واذا ذکر الله خنس ۔

شیطان ہر وقت بندے کے دل پہ سوار رہتا ہے اگر بندہ (ذکر الٰہی سے) غافل ہو جائے یا بھول جائے تو شیطان وسوسہ ڈال دیتا ہے ورنہ پیچھے ہٹ جاتا ہے (مصنف ابن ابی شیبه، ۱۳۵:۷، رقم ۳۴۷۷۴)

☆ حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہر آدمی کے دل میں دو گھر ہیں ایک میں فرشتہ رہتا ہے اور دوسرے میں شیطان جب بندہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے ورنہ اپنا منہ اس کے دل پہ رکھ کر وسوسے ڈالنے شروع کر دیتا ہے۔ (حصن حصین: ۲۹:۷، المستدرک للحاکم ۲: ۵۹۰ رقم ۳۹۹۱ بیہقی شعب الایمان ۱: ۴۵۹، ۶۸۶)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سوتا رہتا ہے تو شیطان اس کی گدی پہ تین گرہیں لگا دیتا ہے اور ہر گرہ دیتے وقت تھپکی لگاتا ہے کہ ابھی رات بہت باقی ہے سو یا رہ، اب اگر بندہ اُٹھ کر ذکر کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے پھر اگر وضو بھی کر لے تو دوسری گرہ بھی کھل جاتی ہے اور اگر نماز بھی پڑھ لے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے فاصبح نشیطا طیب النفس و الا اصبح خبیث النفس کسلان ۔ بندہ ہشاش بشاش، خوش و خرم صبح کرتا ہے ورنہ خبیث النفس سست رہتا ہے۔(بخاری، ۱: ۳۸۳، رقم ۱۰۹۱، ۳۰۹۶، مسلم، ۱: ۵۳۸، رقم ۷۷۶، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ)

کب تلک یا رب رہوں تجھ سے جُدا
جلوہ گر ہو مجھ کو کر مجھ سے جُدا

یا الٰہی مجھ کو مجھ سے دور کر
تا کہ دیکھوں تجھ سے تجھ کو اِک نظر

دو جہاں سے کچھ نہیں مجھ کو طلب
تجھ سے کرتا ہوں دلے تجھ کو طلب

(حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمۃ)

شیطان کا رزق

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: ابلیس نے اللہ کی بارگاہ میں عرض کی: یارب، تو نے جو مخلوق بھی پیدا کی ساتھ اس کا رزق بھی پیدا کیا، میرا رزق بھی معین فرما دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

کل مالم یذکر اسمی علیہ ۔

ہر وہ چیز تیرا رزق ہے جس پر میرے نام کا ذکر نہ کیا گیا ہو۔(ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ۸: ۱۲۹)

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا برتنوں کو ڈھانپ دیا کرو، مشکیزوں کا منہ بند کر دیا کرو، چراغ بجھا دیا کرو، دروازے بند کر لیا کرو' کیونکہ شیطان نہ بند مشک کا منہ کھولتا ہے نہ بند دروازہ اور نہ ہی برتن اور اگر برتن ڈھانپنے کے لئے کوئی چیز نہ ملے تو برتن کے عرض پہ لکڑی رکھ کر اللہ کے نام کا ذکر کرو (بسم اللہ شریف پڑھ لو) فان الفویسقۃ تضرم علی اھل البیت بیتھم' کیونکہ چوہا لوگوں کے گھر جلا دیتا ہے یعنی ہوتا شیطان ہے مگر چوہے کے روپ میں آ کر نقصان کر جاتا ہے۔(مسلم شریف، ۳: ۱۵۹۴، رقم، ۲۰۱۲، ابن ماجہ، ۲: ۱۱۲۹، رقم ۳۴۱۰)

روا ہے سجدہ اس ذات کن فکاں کے لئے
کہ جس کی ذات ہے روزی رساں جہاں کے لئے

زمیں پہ اس نے کھلائے ہیں لالہ و نسریں
مہ و نجوم بنائے ہیں آسماں کے لئے

ہر اک ذرّے میں جلوہ فشاں ہے نور اسکا
ہر اک نشان ہے اسی ذات بے نشاں کے لئے

اُسی کے نام سے ہوتی ہیں مشکلیں آساں
اُسی کا ذکر تسکیں نواز جاں کے لئے

اُسی کی ذات کو زیبا ہے افتخار و غرور
ہے کبریائی اسی رب لا مکاں کے لئے

تلی ہوئی ہے تباہی پہ گردش دوراں
الٰہی! ہم پہ کرم فخر مرسلاں کے لئے

(ڈاکٹر محمد عابد نظامی)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قبر میں نور کے جلوے

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بندہ جو بلند آواز سے ذکر خدا کیا کرتا تھا، ایک شخص نے اس کے بارے میں کہالو ان ھذا خفض من صوتہ ۔ کیا ہی اچھا ہوتا اگر یہ آہستہ آواز سے ذکر کرتا' نبی اکرم علیہ السلام نے فرمایا فانہ اواہ۔ یہ (اپنے رب کی بارگاہ میں) آہ وزاری کرنے والا (مست) ہے، راوی کہتے ہیں جب اس شخص کا وصال ہوافرای رجل نارا فی قبرہ ۔ ایک شخص نے اس کی قبر میں روشنی دیکھی اور قریب آیا تو دیکھا کہ حضور علیہ السلام وہاں تشریف فرما تھے، آپ (ﷺ) نے فرمایا

هلموا الى صاحبكم فاذا هو الرجل الذى كان يرفع صوته بالذكر

اپنے ساتھی کی طرف آؤ جو اونچی آواز سے ذکر کیا کرتا تھا۔

(المستدرك للحاكم، ۱:۵۲۲، رقم، ۱۳۶۱، بيهقى، شعب الايمان، ۱:۴۱۸، ۵۸۵)

ایک روایت میں ہے: **راى ناس نارا فى المقبرة .**

بہت سارے لوگوں نے پورے قبرستان میں روشنی دیکھی۔ (ابو داؤد شریف، ۳:۲۰۱، ۳۱۶۴)

☆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک حضور علیہ السلام نے ایک شخص کے بارے میں فرمایا جس کو "ذوالبجادین" کہا جاتا تھا، انہ اوّاہ۔ بے شک یہ (ریا کار نہیں ہے بلکہ) آہ وزاری کرنے والا (خدا کی یاد میں مست رہنے والا ہے)

و ذلك انه كان رجلا كثير الذكر الله فى القرآن ويرفع صوته فى الدعاء .

کیونکہ وہ شخص تلاوت قرآن کی صورت میں کثرت سے ذکر خدا کرنے والا اور دعا میں آواز کو بلند کرتا تھا

(مسند احمد بن حنبل ۹:۱۵۹)

آ گئے نار جہنم کو بجھانے والے آ گئے خلد بریں تجھ کو بسانے والے
بس زمانے کی یہی بات پسند ہے مجھ کو "تیرا" کہتے گدا مجھ کو زمانے والے

ہمارے آقا علیہ السلام کی دعائیں، التجائیں، یادیں اور فریادیں

ان میں سے ہر موضوع پہ آنے والی احادیث مبارکہ سے اللہ تعالیٰ کی عظمت وشان کا اظہار ہورہا ہے لہٰذا کتاب کے موضوع کے مطابق ہی یہ تمام سلسلہ ہے۔ اگرچہ بعض ان میں سے الفاظ کے تفاوت سے پہلے بھی لکھی جا چکیں لیکن وہ کسی اور انداز سے لکھی گئی ہیں اور یہ کسی دوسرے عنوان سے۔ لیکن سب میں شان خدا جل وعلا بزبان مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کا جلوہ نمایاں ہے۔ اگرچہ قرآن مجید کی کئی آیات بھی ان موضوعات پہ لکھی جا سکتی ہیں لیکن صرف احادیث کا انتخاب اس لئے کیا گیا ہے تاکہ کوئی یہ نہ کہے کہ موضوع سے انحراف ہوگیا ہے حالانکہ قرآن پاک بھی تو ہمیں زبان رسالت مآب ﷺ سے ملا ہے۔ پھر دعاؤں، التجاؤں، یادوں اور فریادوں سے بھی صرف انہی روایات کو لیا ہے جن میں کسی نہ کسی طرح خدا تعالیٰ کی عظمت وشان کا اظہار ہورہا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کتاب کا حجم بڑھانا مقصود ہوتا تو ہر حدیث کے شروع میں تمہیدی کلمات لکھے جاسکتے تھے۔ پھر حدیث کے بعد اس کی تشریح ہو سکتی تھی پھر تخریج میں بیسوں کتابوں کے حوالے دیے جاسکتے تھے ہم نے یہ سب کچھ ترک کر دیا ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ موضوع کے ساتھ موزون مواد کو جمع کیا جاسکے۔

وضاحت

میں نے اپنی کتاب تقریری نکاب میں توحید باری تعالیٰ کے سلسلہ میں کات توحید اور ذکر الٰہی کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے میں چاہتا ہوں کہ وہ اس کتاب میں شامل کر دیا جائے تاکہ موضوع کو بیان کرنے میں کوئی تشنگی نہ رہے۔ چنانچہ ملاحظہ فرمائیں تاہم کوشش ہوگی کہ تکرار نہ ہو۔

حُسن کی شان میں تجھے دیکھا عشق کی آن میں تجھے دیکھا
اپنی پہچان میں تجھے دیکھا عین عرفان میں تجھے دیکھا
لعل و مرجان میں تجھے دیکھا خونِ دل کا بہا کے آنکھوں سے
باغ و بستان میں تجھے دیکھا نارِ نمرود میں کھلے کیا گُل
ہم نے طوفان میں تجھے دیکھا حضرتِ نوح کی نگاہوں سے
مخفی ہر شان میں تجھے دیکھا کل شی قدیر ہے تو ہے!
دھان میں پان میں تجھے دیکھا سبز گنبد کی سب بہاریں ہیں
نورِ ایمان میں تجھے دیکھا کہاں محمود کی نظر پہنچی
(سید محمود)

بنام شاہد نازک خیالاں

عبادت کے لائق صرف اللہ تعالیٰ کی ہی ذاتِ پاک ہے۔ جس کا کوئی شریک نہیں اور جس نے امرِ کُن سے کئی ہزار عالم کی تخلیق فرمائی۔ اُسی کی ذات و صفات ہر عیب اور نقص سے پاک اور ہر آفت سے منزہ ہے۔ نہ اس کی اولاد ہے اور نہ ہی وہ کسی کی اولاد ہے۔ وہ اپنی ذات وصفات میں بے نظیر ہے اور سب صفاتِ کمالیہ سے متصف ہے۔ اللہ تعالیٰ غیر محدود اور لامکان ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی مقام پر یا کسی جگہ میں نہیں پھر بھی ہر مقام اور ہر جگہ موجود ہے۔ اللہ ہمیشہ اپنی صفات کے ساتھ قدیم ہے۔ تمام معلومات اس کے علم سے باہر نہیں۔ وہ قادر مطلق ہے اور اس کا ہر حکم حق ہے۔ جو حتمی اور قطعی ہے۔ وہ ہر خیر و شر کا مالک ہے۔ اس کا ہر حکم حکمت پر مبنی ہے۔ جس کا پورا ہونا ضروری ہے۔ وہ خالقِ کائنات ہے اور بے نیاز ہے۔ جسم اور جسمانیت سے پاک ہے۔ کوئی عقل اللہ کی کیفیت سے باخبر نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالیٰ ابتداء اور انتہا سے بے نیاز ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ وہ ظاہر بھی ہے اور باطن بھی۔ اُس کے قول اور فعل پر اعتراض نہیں ہو سکتا۔ جلال و کبریائی اور عظمت و برتری اُس کے وصف خاص ہیں۔ اس کی معرفت سے آگاہی میں اقرار عجز ہی نیازمندی ہے۔ دُوری۔ نزدیکی۔ تاریکی اور روشنی سب اس کے نزدیک برابر ہیں۔ حاضر و ناظر ہونا بھی اس کی ذاتی صفات میں سے ہے۔ وہ سمیع علیم اور بصیر ہے دلوں میں جو اچھے یا بُرے خیالات آئیں انہیں بخوبی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جانتا ہے۔ کائنات کی ہر غیر ذی روح چیز بھی اُس کی تسبیح کرتی رہتی ہے۔ جن۔ فرشتے اور انسان کو اُس نے اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ لیکن انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ لہٰذا انسان پر اس کا عظیم احسان ہے۔ اللہ تعالیٰ کو انسان سے مشفق ماں سے بھی زیادہ محبت ہے۔ اس وجہ سے بھی اللہ تعالیٰ انسان کا محسنِ عظیم ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ انسان اُس کی فرمانبرداری اور شکر گذاری سے اپنا فرض ادا کرتا رہے۔

کیونکہ کوئی انسان بھی اللہ تعالیٰ کی کیفیت کو سمجھ نہیں سکتا۔ لہٰذا حکم ہے کہ بندہ اُس کی ذاتِ پاک کے متعلق نہ سوچے بلکہ اس کی کائنات اور تخیلات کے متعلق ضرور سوچے۔ جو کہ اعلیٰ درجہ کی عبادت متصور ہوتی ہے۔ یہ اس لئے ہے کہ اس کو کائنات کے متعلق غور کرنے سے اللہ تعالیٰ کی حکمت کے علم کے کمال اور قوتِ فاعلیہ کا پتہ چلتا ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ رحمٰن اور رحیم ہے لہٰذا ظلم خود اُس کی ذات سے ممکن ہی نہیں۔

صدیوں فلاسفہ کی چناں اور چنیں رہی۔ لیکن خدا کی بات جہاں تھی وہیں رہی۔ اللہ تعالیٰ ذات وصفات میں ممکنات سے ممتاز ہے۔ کائنات کا سلسلہ چلانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو اپنے اپنے کاروبار کا الہام عطا کیا ہے۔ ایسا الہام چرند، پرند، حیوانات وحشرات الارض کو بھی دیا گیا ہے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے قوتِ ملکیہ عطا کی ہے۔ جس سے وہ نیک یا بد کی تمیز کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انسان جیسے اعضاء سے پاک ہے بلکہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات وصفات میں جمیع کائنات سے الگ اور ممتاز ہے۔ اس کی قدرتِ کاملہ کی کوئی انتہا نہیں۔ وہ معدوم سے موجود اور موجود سے معدوم کر سکتا ہے۔ باوجود قادرِ مطلق ہونے کے اپنی نافرمانی پر فوراً عذاب نازل نہیں کرتا بلکہ کافی ڈھیل دیتا ہے۔

اے خدا قربانِ احسانت شوم ایں چہ احسان است قربانت شوم

اللہ تعالیٰ کا علم اتنا وسیع اور غیر محدود ہے کہ اس کی حکمت کا کوئی بھی احاطہ نہیں کر سکتا۔ جو علم انبیاء علیہ السلام کو ملا تھا وہ سب عطائی تھا۔ اللہ تعالیٰ بے پرواہ ہے۔ وہ کسی کا محتاج نہیں اور تمام جہاں اس کا محتاج ہے۔ کائنات کی سب چیزیں حادث ہیں۔ یعنی پہلے نہ تھیں پھر موجود ہوئیں۔ وہ خود زندہ ہے اور سب کی زندگی اس کے ہاتھ میں ہے۔ جسے چاہے زندہ کرے اور جسے چاہے موت دے۔ وہ ہر موجود کو سُنتا اور دیکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کلام آواز سے پاک ہے۔ وہ غیب یا شہادت سب کو جانتا ہے۔ جو کچھ انسان دنیا میں کرنے والا تھا۔ ویسا ہی خدا نے اپنے علم ازلی کی وجہ سے لکھ لیا ہے۔ یہ بطور حکم کے نہیں کہ جیسا اُس نے لکھ دیا ویسا ہی ہم کو کرنا پڑتا ہے بلکہ جو نیکی کرنے والا تھا۔ اس کے لئے نیکی لکھی گئی اور جو برائی کرنے والا تھا اس کے لئے برائی لکھی گئی۔ لہٰذا اللہ کے علم یا اُس کے لکھ دینے نے کسی کو عمل میں مجبور نہیں کر دیا۔ اللہ چاہے تو چھوٹی چیز کو وسیع کر دے اور وسیع کو سمیٹ دے۔ ذلیل کو عزت دے دے اور عزت والی کو ذلیل کر دے۔ جس کو چاہے راہ راست پر چلائے اور جس کو چاہے سیدھی راہ سے الگ کر دے جس کو چاہے دے اور جس سے چاہے چھین لے۔ اس کی مشیت اور ارادہ کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔ اس کے فعل کے لئے غرض نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے لئے جو کچھ کرتا ہے وہ ہر حالت میں ہماری بہتری کے لئے ہوتا ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ ہم ہمیشہ راضی برضا رہیں۔ معدوم کو موجود کرنے میں اللہ تعالیٰ کو کسی سبب کی ضرورت نہیں۔ بغیر سبب کے سب کچھ کر سکتا ہے۔ وہ قادر مطلق ہے۔ اُس کی رحمت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قواعد کی پابند نہیں۔ وہ چاہے تو سخت گنہگار کو بھی بخش سکتا ہے۔ چونکہ قوتِ ملکیہ سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں نیک و بد کی تمیز عطا کر رکھی ہے اور اپنے احکام سے بھی ہمیں آگاہ کر دیا ہے۔ لہٰذا ہماری بہتری اسی میں ہے کہ ہم دینوی زندگی احکامِ شریعت کے مطابق گزاریں اور ہمیشہ اُس سے مغفرت کی دعائیں مانگتے رہیں اور خاتمہ بالخیر کی بھی دعا ہمیشہ کرتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے جو معاملہ فرمائے عین عدل ہے یا فضل۔ ہم گنہگاروں کو اللہ تعالیٰ کے فضل کی بہت ضرورت ہے کیونکہ اگر وہ ہم پر فضل نہ کرے تو ہماری ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔ تمام اشیاء ومخلوق کی ہستی اللہ تعالیٰ کی ہستی سے ہی قائم ہے۔ ہر ذی روح وغیر ذی روح کا پروردگار وہی ہے حق تعالیٰ کے علم کی کوئی حد نہیں یعنی لامتناہی اور غیر محدود ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قیاس مخلوق پر نہیں کیا جا سکتا۔ وہ اپنی پیدا کردہ مخلوق کی مشابہت سے پاک ہے سورۂ فاتحہ جسے اُمّ الکتاب کا نام دیا گیا ہے اور صفاتِ کمالیہ سے متصف ہے یہ مبارک سورت اللہ تعالیٰ نے آدھی اپنی ذاتِ پاک کے لئے اور آدھی انسان کے لئے نازل فرمائی جو اس چیز کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر نہایت ہی مہربان ہے اور اپنی نوازشات سے مستفید ہونے کے لئے انسان کو صراط مستقیم کے لئے دعا کا حکم دیا ہے۔

خداوندِ عالم ہے سب سے بڑا ہے زیبا اُسے کبریائی سدا

سورۂ فاتحہ میں لفظ "مالك يوم الدين" سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنی شانِ کریمی کی دو مبارک صفات یعنی الرحمن الرحیم بیان فرمائی ہیں لہٰذا مومنوں کو پُر اُمید رہنا چاہیے کہ غفار الذنوب روزِ قیامت اُن پر اپنی رحمت کا استعمال کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت غیر محدود اور لامتناہی ہے اور قواعد کی پابند نہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کو اپنی گرفت پر روزِ ازل سے ہی غالب کر رکھا ہے۔

خدا ہے کہ نہیں ہے؟

یہ آگ یہ پانی یہ ہوا ہے کہ نہیں ہے یہ برق یہ باراں یہ گھٹا ہے کہ نہیں ہے
یہ پھول یہ کلیاں یہ صبا ہے کہ نہیں ہے ہر رنگ میں وہ جلوہ نما ہے کہ نہیں ہے
اب سوچ مرے دوست خدا ہے کہ نہیں ہے

یہ چاند یہ سورج یہ ستارے ہیں سفر میں یہ بحر یہ امواج یہ دھارے ہیں سفر میں
فِطرت کے دلآویز نظارے ہیں سفر میں اِن کا بھی کوئی راہنما ہے کہ نہیں
اب سوچ مرے دوست خدا ہے کہ نہیں ہے

یہ دانے کے سینے پہ شجر رکھ دیا کس نے یہ سنگ کے پہلو میں شرر رکھ دیا کس نے
یہ قطرۂ نیساں میں گہر رکھ دیا کس نے یہ معجزۂ ربّ علی ہے کہ نہیں ہے
اب سوچ مرے دوست خدا ہے کہ نہیں ہے

پھیلے ہوئے ہر سمت کمالات ہیں کس کے یہ لوح وقلم ارض وسموات ہیں کس کے
تا حدِ نظر ثبت نشانات ہیں کس کے احساس تجھے اس کا ذرا ہے کہ نہیں ہے
اب سوچ مرے دوست خدا ہے کہ نہیں ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کس ذات کا قبضہ ہے زمیں اور زماں پر — قدرت ہے کسے موت کے اسرارِ نہاں پر
ہے کس کی نظر زیست کے دریائے رواں پر — اس ڈور کا بھی کوئی سرا ہے کہ نہیں ہے
اب سوچ مرے دوست خدا ہے کہ نہیں ہے
کس ذات کا لہروں کی زباں پر ہے وظیفہ — کس ذات کی ہیبت کا سمندر ہے صحیفہ
کس ذات نے انساں کو بنایا ہے خلیفہ — اے کور نظر دیدۂ وا ہے کہ نہیں ہے
اب سوچ مرے دوست خدا ہے کہ نہیں ہے
یہ وادیاں یہ کوہ و بیابان ہیں کس کے — کس کے ہیں یہ گلزار یہ میدان ہیں کس کے
یہ بحر، یہ بر، تابعِ فرمان ہیں کس کے — نظروں میں تری ارض و سما ہے کہ نہیں ہے
اب سوچ مرے دوست خدا ہے کہ نہیں ہے

یاد رہے اللہ تبارک وتعالیٰ کی کروڑ ہا حسی نعمتوں میں سے تین نعمتیں ایسی قیمتی ہیں کہ جن کے بغیر کسی ذی روح کا گذارا نہیں اور اتنی عام ہیں کہ ہر ذی روح (خواہ وہ کافر ہو یا مسلمان، جانور ہو یا کوئی بھی مخلوق، ہر ایک) کو بغیر کسی محنت ومشقت کے حاصل ہیں لیکن ہم ان نعمتوں کی قدر نہیں کرتے کیونکہ مفت میں مل رہی ہیں اور اتنی عام ہیں کہ ہر کسی کو مل رہی ہیں۔ اس بارے میں مندرجہ ذیل نکات پر غور کر کے اندازہ لگاؤ کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر کس قدر مہربان ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس بات کا بھی جائزہ لیا جائے کہ اللہ نے اپنی مخلوق کی حفاظت کے لئے کیسے کیسے اہتمام فرمائے اور انسانوں نے اللہ کی مخلوق کو برباد کرنے کے لئے کیا کیا انتظام کئے۔

پانی کی نعمت:

پانی ہر انسان کی بنیادی ضرورت ہے اسی سے ہر شئے (جاندار) کو بنایا گیا۔(و جعلنا من الماء کل شیءٍ حی ۔ القرآن) اسی پانی پر ہی نہ صرف انسان کی زندگی بلکہ بے جان زمین کی زندگی کا دارومدار بھی ہے۔(من نزل من السماء ماء فاحیاء به الارض بعد موتها ۔ القرآن)۔

دیکھو فصل زمین سے اُگتی ہے مگر اس کے اگنے کا سبب (پانی) چونکہ آسمان سے اترتا ہے لہٰذا ہمارے رزق کی نسبت آسمان کی طرف کی گئی۔(و فی السماء رزقکم ۔ القرآن)

پانی چاہے ہم کنویں سے نکالیں، نلکے، دریا یا نہر سے بہر حال اترتا آسمان سے ہی ہے۔(هو الذی انزل من السماء ماء طهورا ۔ القرآن) جس کو زمین اور پہاڑوں نے انسانی ضرورتوں کے لئے اللہ کے حکم سے ذخیرہ کرلیا ورنہ اگر ہمیں ایک ہی بار ساری زندگی کے لئے پانی دے دیا جاتا تو ہم کہاں سنبھالتے پھرتے اور چونکہ رب کہتے ہی اسے ہیں جو بتدریج اپنی مخلوق کی تربیت فرماتا ہے اس لئے اللہ نے ہمیں ہر شیء ہماری ضرورت کے مطابق مہیا کی ہے اسی طرح اگر ہمیں ساری زندگی کی خوراک ایک ہی بار اکٹھی دے دی جاتی تو ہم اس کو کہاں رکھتے؟ اللہ تعالیٰ نے ہماری ضرورتوں کے مطابق ہمیں ہر چیز عطا فرمائی اور ہمیں ہر شئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

زمین سے نکالنے کا سلیقہ سکھا دیا مثلاً پانی کو میں نے امانت کے طور پر تمہارے لئے زمین کے سپرد کر دیا ہے۔ کنویں، نلکے اور ٹیوب ویل کے ذریعے حسبِ ضرورت نکالتے رہنا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قل ارء یتم ان اصبح ماء کم غور ا فمن یاتیکم بماء معین ۔ (الملک)

''آپ فرما دیجئے! بھلا دیکھو تو اگر اللہ تعالیٰ تمہارے پانی کو (بجائے زمین سے اوپر نکالنے کے زمین کے نیچے) دھنسا دیتا تو کون ہے (اللہ کے سوا) جو تمہیں بہتا پانی عطا کرتا؟''

کاش ذہن و ضمیر پر میرے — ہر بھلائی کا بھید ہو یا رب
کاش مجھ کور بخت کا چہرہ — حشر کے دن سفید ہو یا رب

(مظفر وارثی)

یاد رکھو! اگر اس پانی کو ہم خود مٹکوں، تالابوں میں ذخیرہ کرتے تو یہ بدبودار ہو جاتا اور استعمال کے قابل نہ رہتا۔ اس پانی کی کیا اہمیت ہے؟ اس بارے میں کسی مسلمان مفکر کا نہیں بلکہ ایک عیسائی مفکر کا تجزیہ ملاحظہ کیجئے۔

پانی کی اہمیت اور مصنوعی بارش:

آج کل خدائی بارش کے مقابلے میں مصنوعی بارش بھی شروع ہو گئی ہے کہ سمندر کو کوئلے کے ذریعے بھاپ بنا کر پھر اسی بھاپ کو بارش بنا کر برسایا جاتا ہے، اگرچہ اسرائیل نے یہ تجربہ کیا مگر ناکام رہا' کیونکہ یہ مصنوعی بارش سینکڑوں بیماریوں کا باعث بنی جبکہ خدائی بارش تو ہزاروں بیماریوں سے شفا کا مژدہ جانفزاء لے کر اترتی ہے۔ (وانزلنا من السماء ماء مبارکا ۔ القرآن)

لیکن یہ مصنوعی بارش باوجودیکہ بیماریوں کا باعث تھی مگر کتنی مہنگی پڑی؟ (انگریز لکھتا ہے کہ) ایک ملک پر صرف دس منٹ کی بارش برسانی ہو (جس سے زمین پوری طرح تر بھی نہیں ہو گی) تو صرف کوئلے کا خرچہ (بغیر نقل وحمل اور مزدوری کے اخراجات کے) نوے کھرب ٹن کوئلہ چاہیے جسکی متوسط قیمت (آج سے کئی سال پہلے) چھ سو تیس کھرب ڈالر ہے (جس کا اندازہ اس طرح لگایا جا سکتا ہے کہ) پاک و ہند میں جتنا تیس ہزار سال میں کمایا جاتا ہے اس سے بھی زیادہ خرچہ ہو گا یعنی تیس ہزار سال بھوکے مرو، نہ کھاؤ نہ پیو، نہ پہنو، نہ پڑھو پڑھاؤ۔ صرف کماتے ہی رہو اور دس منٹ کی سینکڑوں بیماریوں والی بارش کروالو۔

سبحان اللہ! یہ اللہ ہی ہے جو پورا پورا مہینہ مفت میں بارش برساتا رہتا ہے اور کبھی کسی نیک بندے کے ہاتھ اُٹھ جاتے ہیں تو ہفتہ ہفتہ بارش ہوتی رہتی ہے۔ جس سے خدا کے مقبول بندے کی قدر و قیمت کا اندازہ بھی آسانی کے ساتھ لگایا جا سکتا ہے۔

یہ اندازہ بھی ایک انسانی ذہن کا ہے اصل حقیقت پھر بھی خدا ہی جانتا ہے۔ (قتل الانسان ما اکفرہ)

لطیفہ: کہتے ہیں ایک مرتبہ فرعون کو لوگوں نے کہا: تو کہتا ہے انا ربکم الاعلیٰ۔ میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں، بارش نہیں ہو رہی ذرا مہربانی کر۔ اس نے شیطان کو عرض کیا کہ اگر بارش نہ ہوئی تو میری خدائی تو خطرے میں پڑ جائے گی۔ بڑے شیطان نے کہا: تو فکر نہ کر۔ میں نے اگر تجھے اس دعوے پر تیار کیا ہے تو تیرا یہ مطالبہ بھی پورا کر دوں گا۔ چنانچہ شیطان نے تمام ''شطونگڑوں'' کو اکٹھا کیا اور اوپر جا کر سب نے پیشاب کرنا شروع کر دیا اور اس طرح ''بارش'' تو ہو گئی لیکن ہر طرف بدبو ہی بدبو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پھیل گئی۔ لوگ پھر فرعون کے پاس آئے اور کہا: یہ کیا مصیبت ہے؟ اس طرح کی بارش پہلے تو کبھی نہیں دیکھی۔ فرعون نے اپنے آقا (شیطان) کی خدمت میں عرض کیا تو شیطان نے جواب دیا: "جیسا تو خدا ہے ویسی میں نے بارش کروا دی"۔

اِلٰهِیْ لَا یَطِیْبُ اللَّیْلُ اِلَّا بِمُنَاجَاتِكَ وَلَا یَطِیْبُ النَّهَارُ اِلَّا بِطَاعَتِكَ
وَلَا تَطِیْبُ الدُّنْیَا اِلَّا بِذِكْرِكَ وَلَا تَطِیْبُ الْاٰخِرَةُ اِلَّا بِعَفْوِكَ
وَلَا تَطِیْبُ الْجَنَّةُ اِلَّا بِرُؤْیَتِكَ

(یحییٰ بن معاذ رازی)

روشنی کی نعمت:

دوسری بڑی قیمتی اور بڑی عام نعمت جس کی ہم قدر نہیں کرتے روشنی ہے اگر یہ نہ ہو تو نہ کوئی کام ہو سکے (لکھائی پڑھائی، غذا خوراک، چلنا پھرنا الغرض ہر کام دیکھ کر ہی کیا جاتا ہے اور دیکھنا روشنی پر موقوف ہے اندھیرے میں کوئی کیا کام کرے گا بمطابق "انّاں مارے انّھی نوں کسن لگے تھمی نوں" (اندھا اندھی کو مارے گا تو مُکا ستون کو ہی لگے گا) بہر حال امریکہ کا ایک دن کا بجلی کا خرچہ (آج سے پچیس سال پہلے) چونتیس کروڑ ڈالر تھا، پوری دنیا میں بجلی کا خرچہ کیا ہوگا اس کا اندازہ لگا لو ایک انگریز نے لکھا ہے پوری دنیا میں جو بجلی صرف ہوتی ہے اگر کسی آلے سے اس کو تولا جائے تو کل وزن ۴/۱ چھٹانک بنتا ہے (سوا تولہ) اور سورج کی صرف وہ روشنی جو زمین پہ آتی ہے وہ اس کی کل روشنی کا ۲/۱ سو کروڑواں حصہ ہے (یعنی سورج کی روشنی کے دو سو کروڑ حصے کرو تو صرف ایک حصہ زمین کی طرف آتا ہے) جس کا وزن چار سواسی (۴۸۰) مَن ہے۔ جو اللہ نے ہمیں مُفت عطا فرما رکھی ہے اور اس کی قیمت کے بارے میں انگریز نے لکھا "موجودہ ساری دنیا اگر دس کروڑ گنا ہو جائے تو پھر بھی اس کی قیمت کے برابر نہیں ہو سکتی۔ دنیا کی ساری بجلی سوا تولہ جس سے لوڈ شیڈنگ نکالو تو باقی ایک تولہ رہ جائے اور اگر مہینے بعد بل ادا نہ کرو تو میٹر کٹ جائے اور اگر ادا کرو تو غریب بندے کے بچے بھوکے مر جائیں۔ لیکن سبحان اللہ! اللہ نے ہم سے بل کیا مانگا ہے؟ لئن شکرتم لا زیدنکم ۔ تم میری نعمتوں کا شکر ادا کرتے رہو اور میں تمہیں اور زیادہ نعمتیں دیتا رہوں گا بس یہی اس کا بل ہے یاد رہے کہ سورج زمین سے نو کروڑ تیس لاکھ میل دور ہے۔

جانور پیدا کیے تیری وفا کے واسطے کھیتیاں سر سبز کیں تیری غذا کے واسطے
چاند سورج اور ستارے ہیں ضیاء کے واسطے یہ سب کچھ ہے تیرے لئے اور تو خدا کے واسطے
دی زباں حق نے ثنائے مصطفیٰ کے واسطے دل دیا حُبِّ حبیب کبریا کے واسطے

اگر اللہ تعالیٰ بغیر شکر کے ہمیں اتنا کچھ عطا فرما رہا ہے تو شکر ادا کرنے پر ہمیں کیا کیا عطا فرمائے گا' کیونکہ لا زیدنکم ۔ میں تین تاکیدیں بھی ہیں شروع میں لام تاکید کا اور نون مشدد (ثقیلہ) میں دو تاکیدیں ہیں۔ ان اللہ لا یخلف المیعاد

ہے سوچنے کی بات اسے بار بار سوچ

ہوا کی نعمت:

ہوا کی کتنی اہمیت ہے اس کا اندازہ اس طرح لگا لو کہ اگر چند لمحے ہوا میسّر نہ ہو تو ہر ذی روح کی موت واقع ہو جائے کیونکہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سانس لینا ہی ہوا پر موقوف ہے، ہوا اندر نہ جائے پھر بھی موت، باہر نہ آئے تو پھر بھی موت' تو ہر سانس پر دو نعمتیں ایسی مل رہی ہیں کہ جن پر ہماری زندگی کا دارومدار ہے۔ اسی لئے فرمایا: وان تعدوا نعمة الله لا تحصوها ۔ جب تم میری نعمتوں کو گن نہیں سکتے تو شکر کیا ادا کرو گے؟ سائنسدانوں کے مطابق ہر انسان کو زندہ رہنے کے لئے چودہ ہزار گیلن ہوا درکار ہے۔ یہی پٹرول والی گیلن اور ہوا پٹرول سے زیادہ مہنگی ہونی چاہیے کیونکہ پٹرول سے صرف چند افراد کی گاڑی چلتی ہے اور ہوا سے ہر جاندار کی زندگی کی گاڑی چلتی ہے زندگی ہوگی تو وہ گاڑی چلے گی۔ شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے مقدمہ گلستان میں کیا خوب فرمایا ہے:

منت مر خدائے را عزوجل کہ طاعتش موجب قربت است وبشکر اندرش مزید نعمت۔ ہر نفسے کہ فرومیرود ممد حیات است وچوں برمے آید مفرّح ذات پس در ہر نفسے دو نعمت موجود است اور ہر نعمتے شکرے واجب۔

از دست وزباں کہ بر آید کز عہدۂ شکرش بدر آید

اعملوا ال داؤد شکرا وقلیل من عبادی الشکور ۔

بندہ ہماں بہ کہ ز تقصیر خویش عذر بدرگاہ خدا آورد
ورنہ سزاوار خداوندیش کس نتواند کہ بجا آورد

بارانِ رحمت بے حسابش ہمہ جارسیدہ وخوانِ نعمت بے دریغش ہمہ جا کشیدہ۔ پردۂ ناموسِ بندگاں بگناہِ فاحش ندرد و وظیفہ روزی بخطائے منکر نبرد۔

اے کریمے کہ از خزانہ غیب گبرو ترسا وظیفہ خور داری
دوستاں را کجا کنی محروم تو کہ با دشمناں نظر داری

فراش بادِ صبا را گفتہ تا فرش زمردیں بگستراند و دایہ ابر بہاری را فرمودہ تا بناتِ نبات را در مہد زمین بہ پروراند و درختاں را بخلعت نوروزی قبائے سبز ورق در برگرفتہ واطفال شاخ را بقدوم موسم ربیع کلاہِ شگوفہ برسر نہادہ عصارۂ نحلے بقدرتِ اوشہد فائق شدہ وتخم خرمائے بتربیت اونخل باسق گشتہ۔

ابر وباد وماہ وخورشید وفلک درکار اند تاتو نانے بکف آری وبغفلت نہ خوری
ہمہ از بہر تو سرگشتہ وفرماں بردار شرط انصاف نباشد کہ تو فرماں نبری

ترجمہ: اس خدائے بزرگ و برتر کا احسان ہے (وہی احسان کے لائق ہے) کہ جس کی بندگی نزدیکی کو واجب کرنے والی ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی بندگی اس کی نزدیکی کا سبب ہے اور اس کا شکر ادا کرنے میں نعمت کی زیادتی ہے جو سانس کہ اندر جاتا ہے زندگی کو بڑھانے والا ہے یعنی مددگار ہے اور جب وہ باہر آتا ہے ذات کو یعنی روح کو فرحت بخشنے والا ہے۔ پس ہر سانس میں دو نعمتیں موجود ہیں اور اس کی ہر نعمت پر ایک شکر واجب ہے۔

ترجمہ شعر: کس کے ہاتھ اور زبان سے یہ کام پورا ہو کہ اُس کے شکر کی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہو سکے یعنی یہ بات ناممکن ہے کہ بندہ پر اللہ تعالیٰ کے احسانوں کا جتنا شکر واجب ہے وہ ادا کر سکے۔ اس لئے کہ حق تعالیٰ قرآن مجید میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرماتا ہے: اے آلِ داؤد! تم شکر کیا کرو کیونکہ میرے بندوں میں شکر ادا کرنے والے کم ہیں۔

ترجمہ قطعہ ۱: وہی بندہ بہتر ہے جو کہ اپنی کوتاہی کا عذر خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں لائے ورنہ اس کی خداوندی کے لائق کوئی شخص بھی شکر نہیں بجالا سکتا۔

اس کی رحمت کی بارش بے حساب سب کو پہنچتی اور اس کی نعمت کا دستر خوان بے دریغ (بے محروم کیے) سب جگہ بچھا ہوا ہے، بندوں کی عزت کا پردہ بڑے سے بڑے گناہ پر چاک نہیں کرتا، اور مقررہ روزی کسی بڑی سے بڑی خطا پر بھی بند نہیں کرتا۔

ترجمہ قطعہ ۲: اے وہ کریم کہ تو اپنے غیب کے خزانہ سے آگ کی پوجا کرنے والوں اور عیسائیوں (تین خدا ماننے والوں) کو وظیفہ خوار (روزی کھانے والا) رکھتا ہے یعنی برابر مقررہ روزی دیتا رہتا ہے اپنے دوستوں کو کب محروم کرے گا جبکہ تو دشمنوں پر بھی نظرِ کرم رکھتا ہے۔

بادِ صبا کے فرّاش (فرش بچھانے والے) کو حکم ہوا تو اس نے سبز رنگ کی گھاس کا فرش بچھا دیا، ابر بہار کی دایہ یعنی بہار کے بادل کو حکم ہوا تو اس نے گھاس کی بیٹیوں یعنی گھاس کو زمین کے گھوارے میں پالا، درختوں کو موسم بہار آتے ہی نوروز کے قیمتی جوڑے سے خلعت پہنائی اور موسم بہار کی آمد کی خوشی میں شاخوں کے سروں پر غنچوں کی ٹوپیاں رکھیں، مکھیوں کے منہ کا نچوڑا ہوا اس کی قدرت سے اعلیٰ درجہ کا شہد بن گیا اور چھوارے کی گٹھلی اس کی تربیت سے تناور درخت ہوگئی۔

ترجمہ قطعہ ۳: ہوا، بادل، چاند، سورج اور آسمان سب تیرے کام میں لگے ہوئے ہیں تاکہ تو روٹی ہاتھ میں لائے اور اس کو غفلت کے ساتھ نہ کھائے (سب تیرے لئے حیران وسرگردان و پریشان ہیں اور تیری اطاعت کر رہے ہیں) تو پھر یہ انصاف کی بات نہ ہوگی کہ تو اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری نہ کرے۔

معزز حضرات! یہ تو صرف تین نعمتوں کے بارے میں تفصیل تھی اگر اسی طرح ہر نعمت کے متعلق لکھا جائے تو پوری کتاب مرتب ہو جائے، زندگیاں ختم ہو جائیں، قلم لکھ لکھ کر ٹوٹ جائیں اور کہنا پڑے کہ تیرے اوصاف کا اک باب بھی پورا نہ ہوا

جن کو ملتی ہیں تجھ سے بڑی نعمت وصول کرتے ہیں
کس قدر عقل مند ہیں وہ لوگ جو نصیحت قبول کرتے ہیں

تفسیری وسائنسی نکتہ توحید:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: و جعل خللها انهرا و جعل لها رواسی و جعل بین البحرین حاجزا ۔ (النمل:۶۰)

''بھلا زمین کو کس نے بنایا ہے ٹھہرنے کی جگہ اور جاری کر دیں اس کے درمیان نہریں اور بنا دیے زمین کے لئے (پہاڑوں کے) لنگر اور بنا دیے دو سمندروں کے درمیان پردے''۔

مندرجہ بالا آیات کریمہ میں قرار بمعنی مستقر ہے یعنی ٹھہرنے کی جگہ جہاں مخلوق آباد ہے اور اپنی زندگی چین و آرام اور خوشی و مسرت سے گزار رہی ہے قرار کے ایک لفظ میں آپ جتنا غور کریں گے اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کی شانِ ربوبیت کے ان گنت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرشمے آپ کو یہاں سمٹے ہوئے نظر آئیں گے۔ انسانی زندگی کی بقا اور نشوونما کے لئے زمین میں کن خصوصیات کا پایا جانا ضروری ہے، کون کون سی ایسی چیزیں ہیں جو اگر موجود نہ ہوں تو انسانی زندگی ان رعنائیوں اور مسرتوں سے یکسر خالی ہو جس سے اب اس کا دامن معمور ہے، کون کون سی ایسی چیزیں ہیں کہ اگر ان کا سُراغ نہ لگایا جا سکے تو ایجاد و اختراع کی بے پناہ قوتیں جو اس کی فطرت میں مضمر ہیں وہ ہمیشہ کے لئے بے کار پڑی رہیں۔ ان تمام وسائل اور اسباب کی بہم رسانی کے بعد ہی انسانی زندگی کو بقا اور نشوونما نصیب ہو سکتی ہے۔ غرضیکہ قرار کے لفظ میں آپ جتنا غور کرتے چلے جائیں گے معارف و معانی کا ایک لامتناہی سلسلہ آپ کے سامنے بے نقاب ہوتا چلا جائے گا۔ یہاں میں نیویارک سائنس اکیڈمی پریذیڈنٹ اے۔ سی موریسن کے مضمون کا ایک مختصر اقتباس پیش کرتا ہوں جس سے آپ پر امن جعل الارض قرارا کا مفہوم مزید واضح ہو جائے گا۔

''زمین اپنے محور پر ایک میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چکر کاٹ رہی ہے۔ اگر اس کی رفتار ایک ہزار میل کی بجائے ایک سو میل ہوتی تو دن اتنے لمبے ہوتے کہ سورج کی تپش تمام کھیتوں کو بھون کر رکھ دیتی اور راتیں اتنی لمبی اور سرد ہوتیں کہ زندگی کی اگر کچھ رمق سُورج کی تپش سے بچ جاتی تو رات کی سردی اسے منجمد کر کے رکھ دیتی۔ سُورج کا درجہ حرارت بارہ ہزار ڈگری فارن ہیٹ ہے لیکن زمین کو اس سے اتنی مناسب دوری پر رکھ دیا گیا ہے کہ وہاں سُورج کی حرارت اتنی ہی پہنچتی ہے جو حیات بخش ہے اور اگر سورج کا درجۂ حرارت بارہ ہزار ڈگری کی بجائے چھ ہزار ڈگری ہوتا تو کُرۂ زمین برف کے نیچے دب جاتا اور اگر اٹھارہ ہزار ڈگری ہوتا تو ساری زمین اس کی تمازت سے جل کر راکھ ہو جاتی۔ زمین کا جُھکاؤ تیئیس درجے کا زاویہ بناتا ہے۔ اسی جُھکاؤ سے ہمارے موجودہ موسم مناسب وقفوں کے بعد باری باری آتے ہیں۔ اگر اس میں یہ جھکاؤ نہ ہوتا تو سمندر سے اُٹھنے والے بخارات جنوب اور شمال میں حرکت کرتے اور اتنی زور سے برف باری ہوتی کہ ساری زمین ڈھک جاتی۔ اگر چاند کی دُوری زمین سے اتنی نہ ہوتی جتنی اب ہے بلکہ صرف پچاس میل ہوتی تو سمندروں میں مدوجزر اس شدت سے آتا کہ پہاڑوں تک کو بھی بہا کر لے جاتا اگر زمین کی سطح موجود سطح سے صرف دس فٹ زیادہ موٹی ہوتی تو یہاں آکسیجن ہی نہ ہوتی اور کوئی جانور زندہ نہ رہتا اور اگر سمندر چند فٹ اور گہرے ہوتے تو ساری کاربن ڈائی آکسائیڈ اور آکسیجن صرف ہو جاتی اور رُوئے زمین پر کوئی سبز پتہ نظر نہ آتا۔ اس حکیمانہ نظام پر غور کرنے سے ہم اِس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ کارخانۂ ہستی اتفاقاً معرض وجود میں نہیں آ گیا بلکہ ایک حکیم و دانا خالق نے اس کی تخلیق فرمائی ورنہ زندگی کا کوئی امکان نہ تھا۔'' (ضیاء القرآن جلد اول، الانعام: ۷۳ کا حاشیہ و زیر آیت مندرجہ بالا)

ہیچ ہو میرے سامنے دنیا — اس قدر مجھ کو وسعتیں دے دے
میرا دامن بھی ہو زمیں جتنا — اور زمیں بھر کے رحمتیں دے دے

اسی آیت کی تفسیر میں ایک اور سائنسی نکتہ

مذکورہ آیت کی تفسیر میں ایک دوسرے مفسّر نے جو کچھ لکھا وہ بھی ملاحظہ فرمائیں:

''زمین کا اپنی بے حد و حساب مختلف النوع آبادی کے لئے جائے قرار ہونا بھی کوئی سادہ سی بات نہیں۔ اس کرۂ خاکی کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جن حکیمانہ مناسبتوں کے ساتھ قائم کیا گیا ہے، ان کی تفصیلات پر آدمی غور کرے تو اس کی عقل دنگ رہ جاتی ہے اور اسے محسوس ہوتا ہے کہ یہ مناسبتیں ایک حکیم ودانا قادرِ مطلق کی تدبیر کے بغیر قائم نہ ہوسکتی تھیں۔ یہ کرہ فضائے بسیط میں معلق ہے، کسی چیز پر ٹکا ہوا نہیں ہے۔ مگر اس کے باوجود اس میں کوئی اضطراب اور اہتزاز نہیں ہے۔ اگر اس میں ذرا سا بھی اہتزاز ہوتا، جس کے خطرناک نتائج کا ہم کبھی زلزلہ آجانے سے بآسانی اندازہ لگا سکتے ہیں، تو یہاں کوئی آبادی ممکن نہ تھی۔ یہ کرہ باقاعدگی کے ساتھ سورج کے سامنے آتا اور چھپتا ہے جس سے رات اور دن کا اختلاف رونما ہوتا ہے۔ اگر اس کا ایک ہی رُخ ہر وقت سورج کے سامنے رہتا اور دوسرا رُخ ہر وقت چھپا رہتا تو یہاں کوئی آبادی ممکن نہ ہوتی کیونکہ ایک رُخ کو سردی اور بے نوری نباتات اور حیوانات کی پیدائش کے قابل نہ رکھتی اور دوسرے رُخ کو گرمی کی شدّت بے آب وگیاہ اور غیر آباد بنادیتی۔ اس کرہ پر پانچ سو میل کی بلندی تک ہوا کا ایک کثیف رداچڑھا دیا گیا ہے جو شہابوں کی خوفناک بمباری سے اسے بچائے ہوئے ہے۔ ورنہ روزانہ دو کروڑ شہاب، جو ۳۰ میل فی سیکنڈ کی رفتار سے زمین کی طرف گرتے ہیں، یہاں وہ تباہی مچاتے کہ کوئی انسان، حیوان یا درخت جیتا نہ رہ سکتا تھا۔ یہی ہوا درجہ حرارت کو قابو میں رکھتی ہے، یہی سمندروں سے بادل اٹھاتی اور زمین کے مختلف حصوں تک آب رسانی کی خدمت انجام دیتی ہے اور یہی انسان اور حیوان اور نباتات کی زندگی کو مطلوبہ گیسیں فراہم کرتی ہے۔ یہ نہ ہوتی تب بھی زمین کسی آبادی کے لئے جائے قرار نہ بن سکتی۔ اس کرے کی سطح سے بالکل متصل وہ معدنیات اور مختلف قسم کے کیمیاوی اجزاء بڑے پیمانے پر فراہم کردیئے گئے ہیں جو نباتی، حیوانی اور انسانی زندگی کے لئے مطلوب ہیں۔ جس جگہ بھی یہ سروسامان مفقود ہوتا ہے وہاں کی زمین کسی زندگی کو سہارنے کے لائق نہیں ہوتی۔ اس کُرے پر سمندروں، دریاؤں، جھیلوں، چشموں اور زیرِ زمین سوتوں کی شکل میں پانی کا بڑا عظیم الشان ذخیرہ فراہم کردیا گیا ہے اور پہاڑوں پر بھی اس کے بڑے بڑے ذخائر کو منجمد کرنے اور پھر پگھلا کر بہانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ اس تدبیر کے بغیر یہاں کسی زندگی کا امکان نہ تھا۔ پھر اس پانی، ہوا اور تمام اُن اشیاء کو جو زمین پر پائی جاتی ہیں، سمیٹے رکھنے کے لئے اس کُرے میں نہایت ہی مناسب کشش رکھ دی گئی ہے۔ یہ کشش اگر کم ہوتی تو ہوا اور پانی، دونوں کو نہ روک سکتی اور درجہ حرارت اتنا زیادہ ہوتا کہ زندگی یہاں دشوار ہوجاتی۔ یہ کشش اگر زیادہ ہوتی تو ہوا بہت کثیف ہوجاتی، اس کا دباؤ بہت بڑھ جاتا، بخاراتِ آبی کا اُٹھنا مشکل ہوتا اور بارشیں نہ ہوسکتیں، سردی زیادہ ہوتی، زمین کے بہت کم رقبے آبادی کے قابل ہوتے، بلکہ کششِ ثقل بہت زیادہ ہونے کی صورت میں انسان اور حیوانات کی جسامت بہت کم ہوتی اور ان کا وزن اتنا زیادہ ہوتا کہ نقل وحرکت بھی ان کے لئے مشکل ہوتی۔ علاوہ بریں، اس کُرے کو سورج سے ایک خاص فاصلے پر رکھا گیا ہے جو آبادی کے لئے مناسب ترین ہے۔ اگر اس کا فاصلہ زیادہ ہوتا تو سورج سے اس کو حرارت کم ملتی، سردی بہت زیادہ ہوتی، موسم بہت لمبے ہوتے، اور مشکل ہی سے یہ کرہ آبادی کے قابل ہوتا اور اگر فاصلہ کم ہوتا تو اس کے برعکس گرمی کی زیادتی اور دوسری بہت سی چیزیں مل جل کر اسے انسان جیسی مخلوق کی سکونت کے قابل نہ رہنے دیتیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہ صرف چند وہ مناسبتیں ہیں جن کی بدولت زمین اپنی موجودہ آبادی کے لئے جائے قرار بنی ہے۔ کوئی شخص عقل رکھتا ہو اور ان امور کو نگاہ میں رکھ کر سوچے تو وہ ایک لمحہ کے لئے بھی نہ یہ تصور کر سکتا ہے کہ کسی خالق حکیم کی منصوبہ سازی کے بغیر یہ مناسبتیں محض ایک حادثہ کے نتیجے میں خود بخود قائم ہو گئی ہیں، اور نہ یہ گمان کر سکتا ہے کہ اس عظیم الشان تخلیقی منصوبے کو بنانے اور رُوبعمل لانے میں کسی بھی مخلوق کا عمل دخل ہو سکتا ہے۔ (ابوالاعلیٰ مودودی: تفہیم القرآن)

تو کشتی امید ڈبونے نہیں دیتا ۔۔۔ مایوس کسی حال میں ہونے نہیں دیتا
سائے میں ترے رحم کے ہے مجھ سا گناہ گار ۔۔۔ اے مالک و مختار دانا و خبردار

وجودِ باری تعالیٰ پر استدلات کا سلسلہ

اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کو پیدا فرمایا اور اس کے ذرہ ذرہ میں اپنی ذات اور صفات پر علامات اور نشانیاں رکھیں، پھر انسان کی عقل میں ایسا نور پیدا کیا، جس کی وجہ سے وہ ان نشانیوں میں سے صاحب نشان تک پہنچ سکے۔ معرفت عقل کے علاوہ انبیاء علیہم السلام کو مبعوث فرمایا جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کی طرف عقلِ انسانی کی رہنمائی کی وجود باری پر ٹھوس شواہد اور ثبوت مہیا کیے۔ آسان، سادہ اور فطری دلیلوں سے انسانی ذہن کو مسخر کیا اور اعجاز آفرین بیان سے انسان کے دل و دماغ کو اس درجہ متاثر کیا کہ وہ بارگاہِ الوہیت کے سامنے تصدیق و تسلیم کے سامنے بے اختیار جھک گیا۔

نبوت اور رسالت کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی ہدایت کے لئے کتب اور صحائف بھی نازل کیے جن میں اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات وصفات کی معرفت کے علاوہ انسان کی اُخروی سعادت اور اس کی دنیاوی زندگی کے لئے ایک جامع اور مربوط نظام کے اُصول اور قواعد بیان فرمائے۔

اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے وہ نہیں چاہتا کہ انسان گمراہی کی وادیوں میں بھٹکتا پھرے اور قدرت کی دی ہوئی صلاحیتوں کو شیطان کی زہر آفرینیوں سے ضائع کر دے۔ وہ ہر زاویے اور ہر رُخ سے انسان کو اپنی طرف بلاتا ہے۔ سُورج کی طلوع وغروب، گردش لیل ونہار، موت وحیات کے حدوث اور تکلیف وراحت کے توارد میں اس نے انسانی ذہن کی سوچ کے دھاروں کا رُخ اپنی ذات کی طرف موڑنے کے لئے ہدایت کا سامان کر رکھا ہے وہ آسمان وزمین کے حقائق و آثار اور بدلتے ہوئے حالات میں غور وفکر کی قوت دیتا ہے تا کہ کسی طور سے انسان کجروی سے باز آئے، اپنے خالق کو پہچانے، اس کی نعمتوں کا اعتراف کرے اور اس کے بے اندازہ لطف وکرم کے احسان سے ممنون ہو کر سجدۂ سپاس بجالائے۔ ہم آپ کے سامنے اللہ تعالیٰ کی ذات، اس کی وحدانیت اور اس کی قدرت وحکمت پر چند شواہد پیش کرتے ہیں۔

اپنے در کا مجھے گدا رکھنا ۔۔۔ مجھ پہ باب کرم کھلے رکھنا
اے خدا مجھ میں اور شیطاں میں ۔۔۔ فاصلہ شرق و غرب کا رکھنا

استدلالاتِ عقلیہ:

ہمارے مشاہدات اور تجربات سے یہ امر یقینی اور قطعی طور پر ثابت ہے کہ ہر چیز اپنے وجود میں کسی علت اور سبب کی محتاج ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور اس عالم آب وگل میں کوئی شے بغیر سبب کے ظہور پذیر نہیں ہوتی اور جب ہر ممکن کا ایک سبب ہوتا ہے اور اس سبب کا پھر کوئی سبب ہوتا ہے۔ علیٰ هذا القیاس ۔ اگر یہ سلسلہ یونہی چلتا رہے تو اسباب اور مسببات کا ایک غیر متناہی سلسلہ لازم آئے گا، اور امور غیر متناہی کا سلسلہ عقلاً محال ہے۔ اس لئے لازماً ماننا پڑے گا کہ اسباب کا سلسلہ اخیر میں جا کر کسی ایسے سبب پر ختم ہو جاتا ہے جو اپنے وجود میں کسی اور سبب سے مستغنی ہے اور جب یہ وجود علت اور سبب سے مستغنی ہے تو ضروری ہوا کہ یہ وجود امکان اور احتیاج کے نقص سے پاک ہو کیونکہ ہر ممکن کسی سبب اور علّت کا محتاج ہوتا ہے لہٰذا یہ وجود واجب قرار پایا جو بذاتہ موجود ہے اور تمام موجودات عالم کا موجد ہے۔

بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ اشیاء میں خواص ہوتے ہیں اور بغیر کسی سبب اور علّت کے ان اشیاء سے وہ طبعی خواص اور آثار صادر ہوتے ہیں۔ مثلاً پتھر کو اچھالیے تو وہ بغیر کسی سبب اور علّت کے اوپر سے نیچے کی طرف چلا آئے گا۔ اس لیے ہوسکتا ہے کہ یہ ساری کائنات اسی طرح بغیر کسی سبب کے اپنے طبعی تقاضوں سے وجود میں آئی ہو۔ امام رازی فرماتے ہیں کہ آپ ایک درخت کی طرف دیکھیں اس کا تنا بھی لکڑی کا ہے اور جڑیں بھی لکڑی کی ہیں اور تنا اوپر کی طرف جاتا ہے اور جڑیں نیچے کی طرف جاتی ہیں۔ اب اگر لکڑی کی طبیعت کا تقاضا اوپر جانا ہے تو جڑیں نیچے کیوں جاتی ہیں اور اگر اس کا تقاضا نیچے جانا ہے تو تنا اوپر کیوں جاتا ہے؟ معلوم ہوا کہ لکڑی کی اپنی طبیعت کا تقاضا کچھ نہیں ہے بلکہ درخت کی لکڑی پر کسی اور ذات کا تصرف ہے اور اس قادر قیوم نے درخت کی ایک لکڑی کے جس حصہ کو چاہا اوپر اٹھا دیا اور جس حصہ کو چاہا نیچے جھکا دیا۔

مجھے ہی تو نے دیا اختیار لغزش بھی مجھی پہ اپنی خلافت کا بوجھ بھی ڈالا
اتار کر میرے سینے میں آگہی کے چاند بصیرتوں کا میرے گرد کھینچ دے ہالا

امام شافعی علیہ الرحمۃ کا عجیب استدلال:

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ایک شہتوت کے درخت کی سامنے کھڑے تھے۔ کسی نے ان سے وجودِ باری تعالیٰ کے بارے میں سوال کیا کہ آپ کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے وجود پر کیا دلیل ہے امام شافعی نے فرمایا: اس شہتوت کے درخت کو دیکھو اس کے پتوں کو اگر بکریاں چریں تو دودھ حاصل ہوتا ہے اور شہد کی مکھی ان پتوں کو چاٹ لے تو شہد بنتا ہے۔ ریشم کا کیڑا ان پتوں کو کھالے تو اس سے ریشم حاصل ہوتا ہے اور اگر ہرن ان کو کھالے تو اُس سے مُشک حاصل ہوتا ہے اور ان چاروں چیزوں کے حقائق اور آثار مختلف ہیں اور شہتوت کے پتوں کا تقاضا ایک ہی ہوسکتا ہے' کیونکہ طبیعت واحدہ کا تقاضا بھی واحد ہوتا ہے پس اگر ان پتوں کی طبیعت کا تقاضا دودھ ہے تو اس سے ریشم، شہد اور مشک کیسے حاصل ہوا اور اگر ان کی طبیعت کا تقاضا ریشم ہے تو ان سے مشک، شہد اور دودھ کس طرح حاصل ہوا؟ معلوم ہوا کہ یہ پتے اپنی ذات میں کسی چیز کا تقاضا نہیں رکھتے۔ اصل میں ان تمام اشیاء کا خالق اور موجد اللہ تعالیٰ کی ذاتِ مقدسہ ہے وہ چاہے تو اس پتہ کو بکریوں کے منہ میں ڈال کر ان سے دودھ نکال دے اور چاہے تو شہد کی مکھیوں سے ان پتوں کو چُسوا کر ان کو شہد بنا دے اور چاہے تو ہرن کو یہ پتے کھلا کر اس کو مہکتی ہوئی مشک میں تبدیل کر دے اور اگر چاہے تو ان پتوں کو ریشم کے کیڑوں کی خوراک بنا کر اس سے ریشم بنا دے۔ اس کائنات کی حقیقتوں میں سے آپ جس حقیقت پر بھی غور کریں گے یہی منکشف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوگا کہ ہر حقیقت کے پیچھے اسی مؤثرِ حقیقی کا دستِ غیب کارفرما ہے اور بظاہر نظر آنے والے سارے اسباب ایک حجاب سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتے۔

☆ لیموں کو دیکھئے اس کا چھلکا گرم خشک ہوتا ہے اور اس کا گودا گرم تر ہوتا ہے اور اس کا عرق سرد خشک ہوتا ہے اور لیموں کے یہ تمام مختلف آثار اس کے واحد بیج میں ہوتے ہیں اور اس بیج کی طبیعت کا تقاضا بھی ایک ہونا چاہیے۔ لیکن اس بیج سے جب لیموں کا پھل پک کر سامنے آیا تو اس میں گرم خشک، گرم تر، اور سرد خشک سب قسم کے آثار موجود تھے اس سے معلوم ہوا کہ یہ سلسلہ موجودات طبعی آثار کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ ایک زبردست حکیم مطلق اور قادر قیوم کی قدرت اور حکمت کا نتیجہ ہے کہ وہ چاہے تو گرم خشک بیج سے سرد تر پھل پیدا کردے اور چاہے تو سرد تر بیج سے گرم خشک پھل کو وجود میں لے آئے۔

کس کی تعمیر و ترقی میں تیرا ہاتھ نہیں ۔۔۔ لغزشِ پا کا تقاضا تو کوئی بات نہیں
روک لے گرتی فصیلوں کو سنبھالا تیرا
جو بہر حال نہ شاکر ہوں وہ کب ہیں تیرے ۔۔۔ آزمائش کے طریقے بھی عجب ہیں تیرے
اور اندازِ کرم بھی ہے نرالا تیرا

پیداوار کا سلسلہ:

سلسلہ پیداوار کو دیکھئے ہم ایک دانہ گندم کو زمین میں دبا کر چلے آتے ہیں پھر وہ کون سی طاقت ہے جو اس دانہ گندم کو پھاڑ کر اس سے باریک کونپل نکالتی ہے اور وہ اس قدر باریک اور نازک ہوتی ہے کہ اگر ہم اس کو ہاتھ میں لے کر مسل ڈالیں تو ختم ہو جائے۔ پھر اس کونپل کو اس قدر سختی اور قوت کون دیتا ہے کہ وہ سخت سے سخت زمین کا سینہ چیر کر زمین کے اندر جا کر اپنی مستحکم جڑیں بنالیتی ہے۔ پھر شبنم کے قطرے اور نسیم سحر کے نرم و نازک جھونکے اس میں بالیدگی پیدا کرتے ہیں۔ سورج کی کرنیں اس میں پختگی لاتی ہیں اور وقت مقررہ پر ہونے والی بارشیں اس میں ہریالی پیدا کرتی ہیں۔ چاند کی کرنیں اس میں ذائقہ لاتی ہیں اور سورج کی تیز دھوپ اس فصل کا قوام تیار کر کے اسے مکمل کرتی ہے اور فصل کٹ جانے کے بعد تند و تیز آندھیاں دانہ کو بھوسہ سے الگ کرنے کے لئے اہم رول ادا کرتی ہیں۔

سوچئے زمین و آسمان کی یہ تمام قوتیں اگر ہماری فصلوں میں اپنا اپنا رول ادا نہ کرتیں تو کیا ہم زمین سے ایک دانہ گندم بھی حاصل کر سکتے تھے۔ پھر بیج بونے سے لے کر فصل کی کٹائی تک اس مربوط نظام کو کون چلا رہا ہے۔ کیا کسی بے جان بُت نے یہ نظام وضع کیا ہے یا نظام شمسی کے پابند سیارے یہ نظام چلا رہے ہیں اور جب ہم سمجھتے ہیں کہ عناصر کائنات میں سے کوئی چیز اس نظام کی واضع اور اس پیداوار کی خالق نہیں ہے اور نہ ہی یہ عقل باور کر سکتی ہے کہ کسی ناظم کے بغیر کوئی نظام عمل میں آجائے یا کسی مقنن کے بغیر کوئی قانون تشکیل پا جائے یا کسی خالق کے بغیر کوئی مخلوق وجود میں آجائے تو پھر کیوں نہیں مان لیتے کہ اس کائنات کے ماوراء ایک زبردست حکیم اور قادر و قیوم کی ذات فرمانروا ہے جس کی عجیب و غریب حکمت اور زبردست طاقت سے زرعی پیداوار کا یہ سارا سلسلہ رواں دواں ہے۔ اسی لئے وہ فرماتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

افرایتم ما تحرثون ء انتم تزرعونه ام نحن الزارعون لو نشاء لجعلنه حطاما فظلتم تفکھون انا لمغرمون بل نحن محرومون ○ (واقعہ:۵۶)

''بھلا بتاؤ تو سہی تم جو کچھ زمین میں بو کر آتے ہو اس کو تم اُگاتے ہو یا ہم اُگاتے ہیں۔ اگر ہم چاہیں تو اس فصل کو بالکل ملیامیٹ کر دیں اور تم کف افسوس مل کر یہ کہتے رہ جاؤ کہ ہم پر اچانک آفت آپڑی یا ہم بالکل محروم ہو گئے۔''

ایک اور زاویہ سے دیکھئے کہ غلّہ کی مختلف اجناس کا ہر سال ایک معین موسم میں پیدا ہونا اور پھلدار درختوں کی مختلف اقسام کا ہر سال اپنے اپنے موسم میں پھل لانا اور پھولوں سے لدے ہوئے پودوں اور درختوں میں ہمیشہ اپنے مقررہ ایام میں کلیوں کا کھلنا اور پھولوں کا مہکنا اور ہر نوع کے بیج سے اسی نوع کے پھل، پھول اور غلّہ کا پیدا ہونا کیا ان تمام مقررہ اور منضبط امور سے یہ ثابت نہیں ہوا کہ زرعی پیداوار کا یہ عظیم سلسلہ کوئی امر اتفاقی نہیں ہے اور نہ از خود بغیر کسی صانع کے یہ نظام خود بخود چل رہا ہے اور نہ ہی یہ نظام متعدّد شرکاء کی تخلیق کا مرہونِ منت ہے۔ بلکہ اس وسیع زرعی نظام کے پیچھے خلاقِ واحد کا دست قدرت کارفرما ہے جو فیاض اور جواد بھی ہے اور حکیم و قدیر بھی۔

اگر کوئی شخص اس کے وجود یا اس کی وحدانیت کا انکار کرتا ہے تو ہم پوچھتے ہیں کہ پھول ہمیشہ ایک موسم میں کیوں کھلتے ہیں۔ غلہ اور پھلوں کی پیداوار میں ہمیشہ ایک مخصوص موسم اور ماحول کا اعتبار کیوں ہوتا ہے اور گندم کے بیج سے چاول اخروٹ کے بیج سے اناس کیوں پیدا نہیں ہو جاتا۔ الحاد، شرک اور دہریت کی بنیاد پر کوئی شخص ان سوالوں کا معقول جواب نہیں دے سکتا اور جو شخص اپنی ذہنی توانائیوں کو ضائع نہیں کر چکا اس کو لامحالہ یہ کہنا پڑے گا کہ زرعی پیداوار کے اس مربوط نظام میں تسلسل، انضباط اور باقاعدگی یونہی کوئی امر اتفاقی نہیں ہے۔ نہ متعدد شرکاء کی کوشش کا ثمرہ ہے۔ بلکہ زرعی پیداوار کا یہ وسیع اور پُر حکمت سلسلہ اس خلاقِ واحد کی قدرت، حکمت اور فیاضی کا منہ بولتا شاہکار ہے۔

اے خدائے دو جہاں' اے مالکِ ہر ہست و بود
اے علیم العالمیں ' اے قادرِ غیب و شہود
از مکاں تا لا مکاں ' ہر سو تیرا عکس شہود
عالم کثرت ہے تیرے حُسن یکتا کی نمود

تخلیقِ انسانی اور اسرارِ پنہانی:

جب یہ ظاہر ہو چکا کہ انسان کو عدم سے وجود میں لانے والا خود وہ انسان نہیں ہے۔ نہ اس کے ماں باپ اس کے موجد ہیں' کیونکہ دنیا میں ایسی بے شمار مثالیں ہیں کہ مرد و زن کے اختلاط کے باوجود اولاد پیدا نہیں ہوتی اور نہ دنیا کے دوسرے انسان اس کے موجد ہیں' کیونکہ مشاہدہ شاہد ہے کہ آج تک کوئی انسان اپنے جیسا دوسرا انسان نہیں بنا سکا اور انسانی مراتب سے نیچے جو حیوانات اور اشجار اور دیگر اجسام کا عالم ہے وہ بھی اس کا موجد نہیں ہو سکتا' کیونکہ یہ عالم تو انسان سے ارذل اور اس کی اغراض کے تابع ہے، اور اسفل، اعلیٰ کا موجد کسی حال میں نہیں ہو سکتا اور انسان کے اوپر چاند سورج اور دیگر سیارگان کا جو عالم ہے وہ بھی اس کا موجد نہیں ہو سکتا' کیونکہ یہ تمام سیارے ایک مقررہ نظام کے تحت گردش کر رہے ہیں اور ان کی گردش کی یہ یکسانیت بتلاتی ہے کہ یہ کسی کے بنائے ہوئے نظامِ عمل کے تابع ہیں۔ اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ اس عالمِ امکان میں کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو انسان کے موجد ہونے کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صالح اور دعویدار ہوتو ضروری ہوا کہ انسان کا موجد جسم اور جسمانیت سے خارج اور امکان اور حدوث کے عیب سے پاک ہو۔

عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ اس عالمِ اسباب میں انسان کی پیدائش مرد وزن کے اختلاط سے وجود میں آتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے اور حضرت حوا علیہا السلام کو بغیر عورت کے اور حضرت آدم علیہ السلام کو مرد اور عورت دونوں کے بغیر پیدا کر کے یہ ثابت کر دیا کہ اس نے انسان کی تخلیق کے لئے مرد اور عورت کے اختلاط کو ایک عام سبب ضرور بنایا ہے لیکن اس کی عظیم قدرت ان تمام اسباب سے بالاتر ہے وہ چاہے تو مٹی کے ایک ڈھیر سے حضرت آدم جیسے عظیم الشان نبی کی تخلیق کر دے اور وہ چاہے تو نطفہ کی ایک حقیر بوند سے انسانوں کی پیدائش کا ایک لامتناہی (یعنی لا تقف عند حد۔ جو دراصل متناہی بالفعل ہے) سلسلہ شروع کر دے۔

اب سوچئے کہ نطفہ کی ایک بے جان بوند سے یہ جیتا جاگتا انسان کس طرح وجود میں آ گیا۔ عملی تحقیقات اور سائنس کے روز افزوں تجربات کے باوجود سائنس دان آج تک کسی بے جان مادے سے کسی جاندار شئے کو وجود میں نہیں لا سکے۔ اب تک جو ثابت ہو چکا ہے وہ یہ ہے کہ نطفہ جوہر حیات تو ہے لیکن خود زندگی سے خالی ہے۔ پھر جو چیز خود حیات سے عاری ہو وہ ایک صاحب حیات کی موجد کیسے ہو سکتی ہے؟ اگر یہ کہا جائے کہ بے جان نطفہ کی یہ بوند اپنے اندر علم وادراک اور قوت وتوانائی کا وہ جوہر رکھتی ہے جس سے وہ ایک مکمل انسان کی صورت گری پر قادر ہے تو ہم پوچھتے ہیں کہ کیا انسان مکمل ہو جانے کے بعد اتنی طاقت رکھتا ہے کہ اپنے جسم کے بالوں میں سے کسی ایک بال کو ایک سے دوسری جگہ منتقل کر سکے تو جب یہ انسان مکمل اور طاقت ور ہونے کے باوجود اپنے اندر تغیر وتبدل کی قدرت نہیں رکھتا تو جس وقت یہ ایک حقیر نطفہ کی بوند کی شکل میں تھا اس وقت یہ اپنے اندر تغیر اور نشو ونما کی شکستی کیسے رکھ سکتا تھا؟ اس لئے ماننا پڑے گا کہ انسان کی تخلیق اور تصویر وتشکیل میں اسی خلاق واحد کا دستِ قدرت کارفرما ہے۔

عشق کا مقصود و مقصد' حسن کا حاصل ہے تو — دل کی دھڑکن کی طرح' احساس میں شامل ہے تو
تو کتاب جاں کا عنواں' تو قلم کی آبرو — سوچ کی پہنائیوں میں جلوہ فرما تو ہی تو

مقام غور ہے

انسان کی تخلیق اس کے نطفہ میں موجود ایک انتہائی باریک جرثومہ سے ہوتی ہے اور جب مرد کا نطفہ عورت کے رحم تک پہنچتا ہے تو یہ جرثومہ عورت کے رحم میں کسی وقت اس نسوانی انڈے سے جا ملتا ہے جو اس جرثومہ کی طرح انتہائی باریک ہوتا ہے پھر ان دونوں کے امتزاج سے ایک باریک خلیہ بن جاتا ہے اور یہی خلیہ حیاتِ انسانی کا نقطۂ آغاز ہے اور اس خلیہ کا وجود میں آ جانا ہی استقرار حمل کی علامت ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس خلیے کو علقہ یعنی جمے ہوئے خون کی شکل میں لاتا ہے پھر اس علقہ کو تدریجاً مضغہ یعنی گوشت کی ایک بوٹی میں تبدیل کرتا ہے پھر اس گوشت کے ٹکڑے کی صورت گری کی جاتی ہے اور گوشت کے اس لوتھڑے کو انسانی اعضاء کے قالب میں ڈھال دیا جاتا ہے اور اس کو مرد یا عورت کی ساخت عطا کی جاتی ہے۔ استقرار حمل کے چار ماہ بعد اس میں روح ڈال دی جاتی ہے پھر عورت کے پیٹ میں اس کو غذا پہنچا کر اس کی جسامت بڑھائی جاتی ہے اور اس کے دماغ میں وہ تمام صلاحیتیں رکھی جاتی ہیں۔ جن کے سبب سے وہ آگے چل کر اپنی زندگی میں تعلیم وتربیت اور ماحول کے زیر اثر کسی ڈاکٹر، انجینئر،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سیاست دان، عالم دین، ولی کامل، تاجر یا ایک جاہل مزدور اور بدمعاش غنڈے کی شخصیت میں معاشرے کے اندر ابھرتا ہے۔
انسانی تخلیق کے ان تمام مراحل میں انسان کا صرف اتنا کام ہے کہ وہ اپنے نطفہ کو عورت کے رحم تک پہنچاتا ہے۔ اس کے بعد اس کے نطفہ سے ایک خاص جرثومہ کو نسوانی بیضہ سے کون ملاتا ہے پھر اس امتزاج کے نتیجہ کو پہلے علقہ پھر مضغہ کی شکل میں کون لاتا ہے۔ پھر اس مضغہ کو الگ الگ انسانی صورتوں کا لباس پہنا کر چار ماہ بعد اس میں روح کون پھونکتا ہے اور یہ فیصلہ کرنا کس کا کام ہے کہ اس شخص کو سلیم الاعضاء بنانا ہے یا محتاج اور اپاہج پھر اس کے ذہن اور دماغ میں مختلف شعبوں کی الگ الگ صلاحیتوں کو کون رکھتا ہے اور نو ماہ تک ماں کے پیٹ میں اس کو مسلسل غذا اور نشو ونما کا مادہ کون فراہم کرتا ہے کیا یہ تمام کام خود وہ عورت کرتی ہے یا کوئی ڈاکٹر اور حکیم اپنی ادویات سے اس عمل کو جاری رکھتا ہے یا پھر یہ کسی سائنسدان کا شاہکار ہے یا بے جان بت جو خود سے ہل بھی نہیں سکتے وہ نطفہ کی ایک بوند کو جیتا جاگتا انسان بنا دیتے ہیں پھر آخر یہ کس کا کارنامہ ہے کیا اب بھی عقل یہ فیصلہ نہیں کرتی کہ خدائے واحد کے سوا ان افعال کا اور کوئی خالق نہیں ہے۔
اور اگر اب بھی کوئی شخص ڈھٹائی سے کہہ دے کہ خود بخود محض اتفاق سے یہ عمل ہو رہا ہے تو ہم یہ پوچھنے میں حق بجانب ہیں کہ اگر تخلیقِ انسانی محض ایک اتفاقی حادثہ ہے تو اس میں ابتداءً مرد اور عورت کے اختلاط کی قید کیوں ہے۔ محض ایک مرد یا صرف ایک عورت سے بچہ کیوں نہیں پیدا ہو جاتا اور تمام دنیا میں انسان کی پیدائش کے لئے ایک ہی ضابطہ کیوں مقرر ہے۔ ہمیشہ ایک مکمل بچہ پیدا ہونے کے لئے ایک مخصوص عرصہ کیوں درکار ہوتا ہے۔ لادینی اور دہریت کی بنیاد پر ان سوالوں کا کوئی تسلی بخش جواب نہیں دیا جا سکتا اس لئے اگر کوئی شخص عقل سے بالکل اندھا اور ہوش وحواس سے قطعاً عاری نہیں ہو چکا تو اسے لازماً کہنا پڑے گا کہ اس عالم کے ماوراء ایک قادر و قاہر ہستی ہے جو خلاق اور جواد ہے۔ جس نے نسلِ انسانی کے ارتقاء کے لئے ایک سبب بنایا اور اس سبب میں اس قدر کشش رکھ دی کہ مرد اپنے شہوانی جذبات سے مغلوب ہو کر اپنا نطفہ عورت کے رحم تک پہنچا دے اور بس!
غور کیجئے جو بچہ پیٹ سے باہر آ کر ہوا کے ایک جھونکے اور دودھ کی چند چسکیوں کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا وہ مسلسل نو ماہ تک ماں کے پیٹ میں ہوا، پانی اور خارجی غذا کے بغیر کیسے زندہ اور جیتا جاگتا رہا۔ ہم پوچھتے ہیں کہ انسان کی زندگی اور اس کی نشو ونما کے لئے ہوا، پانی اور خارجی غذا مؤثر ہیں یا نہیں اگر ان چیزوں کا اس کی زندگی میں کوئی دخل نہیں تو دنیا میں انسان ان چیزوں کے بغیر کیوں زندہ نہیں رہ سکتا؟ اور اگر یہ چیزیں اس کی حیات اور بقاء میں مؤثر ہیں تو ان کے بغیر وہ ماں کے پیٹ میں کس طرح زندہ رہ سکا؟ معلوم ہوا کہ انسان کی تخلیق نہ کوئی اتفاقی حادثہ ہے نہ طبیعت اور فطرت کا تقاضا ہے بلکہ وہ خالصۃً اللہ عزوجل کا ساختہ پرداختہ ہے۔ ظاہری اسباب محض حجاب ہیں اور مؤثر حقیقی وہی خالقِ لم یزل ہے وہ چاہے تو ماں کے پیٹ میں خارجی ہوا اور غذا کے بغیر حیات اور روئیدگی دے دے اور چاہے تو پیٹ کے باہر خارجی ہوا اور غذا سے اس کو نشو ونما عطا کر دے۔ وہ چاہے تو نطفہ کی ایک بوند سے جیتا جاگتا انسان کھڑا کر دے اور چاہے تو محض مٹی اور گارے سے ایک عظیم الشان انسان پیدا کر دے۔
کیا اس عالم رنگ وبُو اور وسیع کائنات میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی ایسی ہستی ہے جو اپنی قدرت اور حکمت کے ایسے عجیب وغریب مظاہر دکھا سکے اور کیا اس صناعِ فطرت کے ان عظیم کرشموں کو دیکھنے کے بعد بھی کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ یہ سب کچھ یونہی اتفاق

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہو رہا ہے اور توالد و تناسل کے اس باقاعدہ، متواتر اور مربوط نظام کے پیچھے کسی قادر و قیوم اور خلاق حقیقی کا ہاتھ کارفرما نہیں ہے۔

ضو فشاں تو دل بہ دل ۔۔۔ موسم بہ موسم کو بہ کو
وجہ تسکین دلِ انساں ۔۔۔ ہے تیری آرزو
نور نادیدہ ترا ۔۔۔ پھر بھی نظر آتا ہے تو
لاکھ منکر ہو کوئی ۔۔۔ روحوں میں در آتا ہے تو

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا حیران کن استدلال:

ایک مرتبہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہنے لگا کہ میں شطرنج کے کھیل سے بڑا متعجب ہوتا ہوں کہ یہ کھیل ایک مربع فٹ تختہ کے ۶۴ خانوں میں کھیلا جاتا ہے اور اگر ان خانوں میں لاکھ مرتبہ بھی شطرنج کھیلی جائے تو ہر بار بازی مختلف ہوتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے میں اس سے کہیں زیادہ بڑے امر پر تعجب کرتا ہوں کہ انسان کا چہرہ صرف بالشت بھر کا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ارب ہا ارب بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ چہرے پیدا کیے لیکن کوئی چہرہ دوسرے چہرے سے نہیں ملتا۔ کسی کی آنکھ دوسرے کی آنکھ سے، ناک ناک سے، ہونٹ ہونٹ سے اور کان کان سے نہیں ملتے۔

اور میں کہتا ہوں کہ چہرہ تو بہت بڑا ہے انسان کے ہاتھ میں دو ڈھائی انچ کا انگوٹھا ہوتا ہے اور کسی ایک انگوٹھے کی لکیریں دوسرے سے نہیں ملتیں بلکہ ایک ہی انسان کے دائیں انگوٹھے کی لکیریں بائیں انگوٹھے سے نہیں ملتیں۔ فتبارك الله احسن الخالقين۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے سبحان ہے وہ ذات جس نے چربی کی ایک بوٹی سے دکھایا، نرم ہڈی سے سنوایا اور گوشت کے ایک ٹکڑے کو گویا کر دیا۔ جو لوگ انسان کو محض ایک اتفاقی حادثہ سمجھتے ہیں وہ اس بات کی کیا توجیہہ کریں گے کہ انسان کے جسم میں ہر جگہ گوشت ہے۔ پھر بولنے کا خاصہ صرف زبان میں کیوں ہے اور کیوں ضروری ہے کہ دیکھنے کے لئے صرف آنکھیں مخصوص ہیں۔ جسم کے کسی اور حصہ کی چربی بینائی کا آلہ کیوں نہیں بن جاتی۔ اس لئے اگر کوئی شخص محض ہٹ دھرمی پر نہیں اُتر آیا تو اس کو اقرار کرنا پڑے گا کہ انسان کی تخلیق نہ کوئی اتفاقی حادثہ ہے۔ نہ کسی فطری ارتقائی عمل کا نتیجہ ہے بلکہ وہ مکمل طور پر اس خلاق واحد کی قدرت اور حکمت کا حسین شاہکار ہے۔

تو ہی مسجود خلائق ۔۔۔ تو ہی معبودِ حیات
تیرے پرتو سے فروزاں ۔۔۔ ہے جمالِ کائنات
تیرے جلوے کے سوا ۔۔۔ کس کو میسر ہے ثبات
حرف کے پیکر میں ۔۔۔ ڈھل سکتے نہیں ترے صفات

شیر مادر سے استدلال:

جب ایک عورت ماں بن جاتی ہے اور اس کی گود میں بچہ کھیلنے لگتا ہے تو اس کے سینے سے دودھ اُتر آتا ہے جو غذا وہ پہلے کھاتی تھی اب بھی وہی غذا کھاتی ہے نہ غذا میں کوئی تبدیلی ہوئی ہے نہ کھانے والی میں کوئی تبدیلی ہوئی۔ پھر یہ دودھ کہاں سے آ گیا۔ اگر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہ غذا کا اثر تھا تو کسی اور شخص کے کھانے سے اس کے سینے میں دودھ کیوں نہیں اُترتا اور اگر اس عورت کی خاصیت ہے تو بچہ کی پیدائش سے پہلے اس کے سینے سے دودھ کیوں نہیں نکلا۔ معلوم ہوا کہ یہ اثر نہ غذا کا ہے نہ غذا کھانے والی کا یہ صرف اس قادرِ مطلق کی کارفرمائی ہے جو رنگ برنگ ترکاریوں کو خون کی رنگت دیتا ہے اور جب چاہتا ہے اس خون کو دودھ کی سفید دھاروں میں تبدیل کر دیتا ہے۔ پھر ہمارے پاس کوئی ایسا خارجی عمل نہیں جس کے ذریعہ ہم ماں کے سینے سے جاری ہونے والے دودھ کو روک سکیں۔ مبدا فیاض کے نزدیک جب تک بچے کو دودھ کی ضرورت ہوتی ہے وہ ماں کے سینہ میں دودھ اتارتا رہتا ہے اور جب ضرورت ختم ہو جاتی ہے تو دودھ کے جاری ہونے کا یہ سلسلہ اپنے آپ ختم ہو جاتا ہے کیا انسان کے جسمانی نظام میں اللہ کی ذات اور اس کی حکمت اور قدرت کی یہ بہترین نشانیاں نہیں ہیں۔

جانوروں سے جو ہم دودھ حاصل کرتے ہیں یہ اس چارے سے حاصل ہوتا ہے جسے جانور کھاتے ہیں)۔ پھر جب جانوروں کی اوجھڑی میں یہ چارہ پہنچتا ہے تو اوجھڑی میں ہضم اول کا مرتبہ شروع ہوتا ہے۔ اوجھڑی کے اوپر کے حصہ میں خون اور نچلے حصہ میں گوبر اور درمیانی حصہ میں دودھ کا قوام تیار ہوتا ہے اور اس کے قوام کو اللہ تعالیٰ ہضم کے مختلف مراحل سے گزارتا ہوا جانوروں کے تھنوں تک پہنچا دیتا ہے۔ دودھ کے نیچے گندگی اور غلاظت ہے اور اس کے اوپر سرخ رنگ کا سیال خون دوڑ رہا ہے آخر وہ کون سی حقیقت ہی جو جانوروں کے پیٹ میں تصرف کر کے سرخ رنگ کے سیال خون اور بدبودار گوبر کے درمیان سے صاف سفید شیریں اور خوشبودار دودھ کو اس طرح باہر نکال لیتی ہے کہ نہ گوبر کا کوئی ذرہ اس میں داخل ہوتا ہے اور نہ خون کا کوئی قطرہ اس میں شامل ہوتا ہے۔ کیا یہ صاف اور پاکیزہ دودھ اس خالقِ کائنات کی طرف اشارہ نہیں کرتا جو فرماتا ہے۔

ان لکم فی الانعام لعبرۃ نسقیکم مما فی بطونہ من' بین فرث ودم لبنا خالصا سآئغاً للشاربین○

''ان جانوروں میں تمہارے لئے غور و فکر کا موقع ہے ہم تمہیں گوبر اور خوں کے درمیان سے خالص دودھ پلاتے ہیں جو پینے والوں کے لئے خوشگوار ہے۔''

دودھ کا یہ حصول چارہ کا طبعی خاصہ نہیں ہے ورنہ نر جانور بھی یہی چارہ کھاتے ہیں اور ان سے دودھ کا کوئی قطرہ حاصل نہیں ہوتا اور نہ یہ مادہ جانور ہی کی طبعی خصوصیت ہے ورنہ ایامِ حمل میں یا اس سے پہلے بھی وہ دودھ دیتی رہے نہ بچہ کی خصوصیت ہے کیونکہ بچہ کے مر جانے کے بعد بھی وہ ایک مدت معینہ تک دودھ دیتی رہتی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جانوروں سے دودھ کے حصول کے نظام میں چارہ، جانور اور بچہ کوئی چیز مرکزی کردار ادا نہیں کرتی اس تمام مربوط نظام میں جو دودھ کے حصول کا سبب ہے وہ ایک ذات کارفرما ہے جو عالم کے ذرہ ذرہ میں اپنا تصرف فرما رہی ہے۔

عقل تیرے رازِ یکتائی کو پا سکتی نہیں
تیری عظمت لفظ و معنیٰ میں سما سکتی نہیں

اے محبت کی تجلی اے محمد کے خدا
اے کہ تیرے نور کا آئینہ ذاتِ مصطفیٰ

تو سوا ہے ماسوا ہے تو وراء سے ماوراء
تو اگر چاہے تو ڈھل جائے اثر میں ہر دعا

ہو نہ جن کا کوئی ان کا مونس و ہمدم ہے تو
کارساز کارفرما ہر زخم کا مرہم ہے تو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جو غذا ہم کھاتے ہیں:

انسان جو غذا کھاتا ہے وہ اس کے معدہ میں چلی جاتی ہے اور وہاں اس کا ہضم اول شروع ہوتا ہے اس غذا کا جو صاف جوہر ہے وہ جگر کی طرف چلا جاتا ہے اور جو کثیف مادہ ہے وہ انتڑیوں کی طرف چلا جاتا ہے۔ پھر جگر میں ہضم ثانی ہوتا ہے اور صاف جوہر جگر میں جا کر سوداء صفراء پانی اور خون بن جاتا ہے۔ پھر وہاں ان کی تقسیم شروع ہوتی ہے۔ صفراء پتہ کی طرف چلا جاتا ہے اور سوداء تلی کی طرف چلا جاتا ہے اور پانی گردہ کی طرف اور خون رگوں کی طرف چلا جاتا ہے اور وہاں ہضم ثالث کا عمل شروع ہوتا ہے اور حرارت غریزی سے اعضاء بدن کی جو صورت تحلیل ہوتی رہتی ہے۔ خون ان اعضاء میں پہنچ کر اس کے عوض اس عضو کی نئی صورت مہیا کرتا ہے۔ سوچئے کیا یہ سب یونہی ہو رہا ہے۔ کھانے کے چند نوالوں سے جو خون گوشت اور ہڈیوں کی صورت نشوونما پا رہی ہے کیا یہ کسی عظیم حکمت اور زبردست قدرت کے زیرِ انتظام نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے جس طرح انسان کے جسم کی ساخت بنائی ہے اس میں متعدد کار آمد اعضاء رکھے ہیں پھر جو غذا ہم پانی اور کھانے کی شکل میں حاصل کرتے ہیں اس کا ایک ایک ذرہ وہ ان تمام اعضاء کو ان کی مخصوص جگہوں پر پہنچاتا ہے اور جس عضو کو جتنی توانائی کی ضرورت ہوتی ہے وہ اس کو اتنی توانائی فراہم کرتا ہے اور اس طرح تدریجاً انسان کو اس کے طبعی ارتقاء تک پہنچاتا ہے آپ سوچئے کہ انسان کے جسم میں اس سارے نظام کو کون چلا رہا ہے کیا یہ نظام خود بخود چل رہا ہے یہ تو ہو نہیں سکتا، یا کوئی مافوق الفطرت ہستی اس نظام کو چلا رہی ہے پھر وہ ہستی کیا سورج ہے، چاند ہے، پانی ہے، آگ ہے، پتھر ہے، جانور ہے انسان ہے کیا ہے؟ یہ تمام چیزیں جن کا ہم نے ذکر کیا ہے خود کسی کے بنائے ہوئے نظام کے تحت سرگرم عمل ہیں اور اس نظام کی پابند ہیں اور اس کے احکام کی اطاعت پر مجبور ہیں۔ عناصر ہوں یا کواکب زمین کی پہنائیاں ہوں یا افلاک کی بلندیاں یہ سب ایک نپے تلے مقدر اور منضبط نظام کے تحت اپنے اپنے حصہ کا کام انجام دے رہے ہیں تو معلوم ہوا کہ جس ذات نے ان تمام موجودات کو ایک نظام میں مربوط کیا ہوا ہے وہی ذات انسانی جسم کی ساخت اور اس کی نشوونما کی خالق اور مربی ہے۔ سورج اور چاند اسی کے حکم سے طلوع ہوتے ہیں۔ دن اور رات کا سلسلہ اسی کے ارادے سے وجود میں آتا ہے۔ سمندروں میں طوفان اسی کے حکم سے اٹھتے ہیں اسی کے حکم سے بارشیں نازل ہوتی ہیں۔ اسی کے اذن سے کھیتیاں ہری بھری ہوتی ہیں وہ نہ چاہے تو بادلوں سے پانی کا ایک قطرہ بھی نہ اترے اور کھیتیاں ویران ہو جائیں اور زمین غلہ کا ایک دانہ بھی نہ اگا سکے اور انسانوں اور حیوانوں کو کھانے پینے کے لئے کوئی چیز نہ مل سکے اور یہ سب بھوک پیاس سے تڑپ تڑپ کر مر جائیں۔

تو ہی تنویر ازل ہے تو ہی تقدیر ابد — شان تیری سب سے اعلیٰ شان اللہ الصمد

لمحے لمحے کا وظیفہ قل ھو اللہ احد — المدد اے چارہ ساز غمگساراں المدد

اے خدائے جزو و کل نصرت کا پھر پیغام دے — اس وطن اس قوم اس ملت کا استحکام دے

صحت و مرض، حیات و مرگ:

صحت اور بیماری زندگی اور موت سب اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہے اگر وہ کسی شخص کو بیمار کرنا چاہے تو ہم ہزار جتن کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

باوجود اس کی صحت واپس نہیں لاسکتے۔ جب کہ اس جیسی بیماری کے ہزاروں مریض معمولی علاج سے شفایاب ہو جاتے ہیں اور اس بیمار کے لئے بڑے سے بڑے ڈاکٹر اپنی تمام صلاحیتوں کو صرف کرنے کے باوجود اس کی صحت کو واپس نہیں لاسکتے اور بالآخر وہ شخص بیماری کے ایام گزارتا ہوا اس عالم سے رخصت ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ہر شخص کی زندگی کی ایک میعاد مقرر کی ہے اور جب کوئی انسان اپنی زندگی کے سانس پورے کر لیتا ہے تو خواہ وہ بادشاہ ہو یا فقیر، بڑے سے بڑا ڈاکٹر ہو یا ماہر طبیب، سائنسدان ہو یا فلفی اسے بہرحال اس وقت مرنا ہی پڑتا ہے۔ بڑی سے بڑی کوشش اور اہم سے اہم سائنسی عمل ہزار جتن کے باوجود مدت حیات پوری ہونی کے بعد اسے موت کے چنگل سے نہیں بچا سکتا۔ اگر اس عالمِ اسباب سے کوئی ماوراء ہستی نہیں ہے تو پھر وہ کون سی طاقت ہے جو کسی بیمار کو تندرستی سے اور مرنے والے کو زندگی سے ہم کنار ہونے نہیں دیتی اس نظام کائنات میں تو ہر چیز خود ایک نظام کی پابند ہے وہ کیسے کسی کو صحت اور زندگی سے روک سکتی ہے۔

اس نظامِ کائنات پر غور کیجئے سورج ہر روز ایک مقررہ جہت سے طلوع ہوتا ہے اور ایک مقررہ جہت میں جا کر غروب ہو جاتا ہے۔ دن کے بعد رات اور رات کے بعد دن، ہر سال اپنے اپنے موسموں میں کھیتیوں کا پروان چڑھان، پھولوں کا اپنے وقت میں کھلنا، تمام روئے زمین میں ایک خاص طریقہ سے انسانوں کا پیدا ہونا اور اس کے بعد ایک وقتِ مقررہ پر انسان کا مرجانا کیا یہ تمام سلسلہ کائنات ایک مقررہ اور مربوط نظام کے تحت جاری نہیں ہے۔ پھر کیا کوئی ہوشمند انسان یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ تمام منضبط اور مربوط نظام بغیر کسی خالق اور ناظم کے خود بخود اپنے آپ عدم سے وجود میں آ گیا ہے۔ (دیکھو کیسی عجیب بات ہے کہ بے جان انڈے سے چوزہ پیدا ہوتا ہے اور پھر تمام عقلاء کا اس پر اتفاق ہے کہ ہوا کے بغیر زندگی ممکن نہیں۔ لیکن انڈے میں سوئی کے ناکے کے برابر سوراخ کردو تو چوزہ نہیں بن سکے گا۔ پھر اس انڈے کو آپ توڑیں تو چوزہ نہیں نکلتا خدا توڑے گا تو چوزہ برآمد ہوگا۔ اس کی روح کس راستے سے گئی ہے۔ معلوم ہوا امر ربی ہے اور اتنا لطیف ہے کہ راستوں کا محتاج نہیں چونکہ روزمرّہ ہوتا ہے اس لئے عادت بن گئی ہے اور عجیب نہیں لگتا۔ ورنہ یہی چوزہ اگر انڈے کی بجائے دیوار سے نکل آئے تو دھوم مچ جائے اخباریں اور ضمیمے چھپ جائیں اور معجزہ قرار دینے لگیں، کیا انڈے سے چوزہ نکلنا دیوار سے نکلنے سے کم حیران کن ہے پھر اسی مرغی کے نیچے بطخ کے انڈے بھی رکھ دو تو ان انڈوں سے بطخ کا بچہ پیدا ہوتے ہی پانی میں چھلانگ لگا دے گا جبکہ چوزے ایسے نہیں کریں گے یہ شعور چند لمحوں کے چوزوں کو کس نے دیا کہ ہم پانی میں ڈوب جائیں گے اور بطخ کے بچے کو کس نے بتایا کہ تجھے پانی نقصان نہیں پہنچائے گا۔ وہی خدا ہے، وہی خدا ہے)

یا خدا تجھ کو رسولِ ہاشمی کا واسطہ — جذبۂ صدیق و فاروق و غنی کا واسطہ
حیدر و زہراء ' وسبطین نبی کا واسطہ — خواجۂ اجمیرؒ داتاؒ سے ولی کا واسطہ
امت اسلامیہ کو یک دل و یک جان کر — ہر مسلماں کے عمل کو تابع قرآن کر

(امید فاضلی)

جو پانی ہم پیتے ہیں:

پانی انسان کی بنیادی ضرورت ہے پانی کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا۔ سمندر کا پانی اس قدر کڑوا ہوتا ہے کہ اس کے چند

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گھونٹ بھی حلق سے نیچے نہیں اتارے جاسکتے۔ پھر یہی پانی جب بخارات کی شکل میں طبقہ زمہریر یہ تک پہنچتا ہے اور موسلا دھار بادلوں سے ٹھنڈا میٹھا اور شفاف پانی بن کر برستا ہے' تو وہ کون ہے جو اس کڑوے پانی میں شکر گھول دیتا ہے۔ دریاؤں سے جو اکثر و بیشتر پانی حاصل ہوتا ہے وہ بھی بادل اور بارش کا فیضان ہوتا ہے اور پہاڑوں کی بلند بانگ چوٹیوں پر جو برف جمی ہوتی ہے وہاں اس برف کو ان چوٹیوں پر کون جماتا ہے کیا پہاڑوں کی چوٹیوں سے برفانی گھاٹیوں تک برف گرنے کا انتظام اور بادلوں کے ذریعہ پانی کی بہم رسانی کا نظام یونہی خود بخود وجود میں آ گیا ہے۔ جب کارپوریشن کا ایک نل بھی ایک مستری اور چند مزدوروں کے بغیر نہیں لگ سکتا تو پانی کی اس قدر عظیم الشان ترسیل کا انتظام کسی ایڈمنسٹریٹر کے بغیر کیسے ممکن ہے؟ پھر یہ کیسی مضحکہ خیز بات ہوگی کہ کارپوریشن جو ایک محلّہ کو ٹیکس لے کر پانی فراہم کرے۔ اس کی نظامت کو تو ہم تسلیم کرلیں اور جو ساری دنیا کو بغیر کسی ٹیکس کے پانی مہیا کررہا ہے اس کے نظام اور اس کی قدرت کا ہم انکار کردیں جبھی تو وہ فرماتا ہے:

افرائیتم الماۤء الذی تشربون ا انتم انزلتموہ من المزن ام نحن المنزلون لو نشاء جعلناہ اجاجا فلولا تشکرون ۔

''پانی تم نے اتارا ہے یا ہم اتارنے والے ہیں؟ اگر ہم چاہیں تو اس پانی کو اس قدر کڑوا کردیں کہ تم پی بھی نہ سکو پھر تم کیوں اس کا شکر ادا نہیں کرتے۔''

پانی کے حصول کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ زمین کے نیچے گہرائی میں پانی رکھا گیا ہے۔ جس کو ہم ہینڈ پمپ اور ٹیوب ویل سے نکال کر اپنے کام میں لاتے ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ اس پانی کو زمین کی تہہ میں کس نے رکھا ہے اور اتنے ہزاروں فٹ کی گہرائی میں جا کر رکھ بھی کون سکتا ہے؟ یہ بات تو وہی شخص کہہ سکے گا جو عقل و فہم سے بالکل عاری ہو کہ وہ پانی خود بخود وہاں موجود تھا۔ اس دنیا کے ہزاروں تجربات اور مشاہدات ہمیں بتاتے ہیں کہ یہاں خود بخود کچھ نہیں ہوتا۔ ایک کنستر میں بھی پانی خود بخود جمع نہیں ہوتا۔ زمین کی اتھاہ گہرائی میں ہزاروں مکعب فٹ پانی کس طرح جمع ہوسکتا ہے جن علاقوں میں دریاؤں اور نہروں کا پانی بھی نہیں پہنچ سکتا وہاں اللہ تعالیٰ جل شانہ نے زمین کے اس پانی کو دریائی پانی کا بدل بنادیا ہے اور خود فرماتا ہے:

افرایتم ان اصبح ماؤکم غورًا فمن یاتیکم بماۤء معین○

''اگر اللہ تعالیٰ زمین کے پانی کو نیچے گہرائی میں دھنسا دے تو بتلاؤ! پھر تمہارے لئے کون پانی لے کر آئے گا۔''

جس جگہ زمین کی گہرائیوں سے پانی نکالنے کی ضرورت تھی وہاں اسے زمین کے اندر گہرائیوں میں رکھا جہاں سخت پہاڑی اور پتھریلی زمینیں ہیں اور زمین کو کھودنا مشکل ہے اس نے وہاں پانی کے چشمے جاری کردیے۔ کہیں برفانی چوٹیوں اور بادلوں کو لگاتار برسات سے دریاؤں کو رواں دواں کردیا کہیں کنوؤں اور ندیوں کا انتظام کردیا غرض جس جگہ پانی کی بہم رسانی کی ضرورت جس طرح پوری ہوسکتی تھی اس طریقہ سے وہاں پانی کو پہنچایا کیا پانی کی یہ حکیمانہ ترسیل کسی جلیل القدر حکیم اور زبردست قادر اور عظیم خالق کے وجود کا تقاضا نہیں کرتی کیا اب بھی کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ خلق خدا کی ضرورت اور مصلحت کے مطابق ہر جگہ ان کے مقام کے مناسب یہ پانی خود بخود بغیر کسی پہنچانے والے کے پہنچ رہا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یا الٰہی بندۂ زار توام
از عمل ہائے بدم شرمندہ ام

بدترین بندگانم اے خدا
کمترین امتانِ مصطفیٰ

از طفیلِ مصطفیٰ و مجتبیٰ
دردِ عالم حاجتِ ما کن روا

بہرِ آلِ پاک و اصحاب رسول
عذرِ تقصیراتِ ما را کن قبول

اے خدا ! ایں بندۂ بے چارہ را
سوئے مکہ ہم مدینہ رہ نما

آں چہ خوش وقت وچہ ساعاتِ عجیب
در نظر آید دیارِ آں حبیب

آں مدینہ مسکنِ خیر الوریٰ
مدفنِ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ

آں چہ خوش وقتی کہ از بہرِ سلام
آئیم بر روضۂ خیر الانام

بادلِ بریان و چشمِ اشکبار
می کنم عرضِ سلامش بار بار

السلام اے خواجہ صدیق رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ
خفتہ اندر روضۂ خیر البشر

گر قبول افتد ز صدہا یک سلام
می شوم اندر دو عالم بامرام

موت خواہم در مدینہ اے خدا
حشر و نشرم با محمد مصطفیٰ

یا الٰہی کن دعائے ایں غلام
مستجاب از برکتِ خیر الانام

رب هب لي من لدنك رحمة
رب زدني من لدنك حكمة

اللہ تعالیٰ نظر کیوں نہیں آتا:

اللہ تعالیٰ کی شان ظاہر بھی ہے باطن بھی صفات کے لحاظ سے ظاہر ہے ذات کے لحاظ سے باطن ہے یا پھر شدت ظہور وعیاں کی وجہ سے ہم سے چھپا ہوا ہے کہ ہماری آنکھیں اس کو دیکھنے کی صلاحیت نہیں رکھتیں، جس طرح گرمیوں میں شدت تمازت اور کمالِ ظہور کی وجہ سے ہم سورج کو نہیں دیکھ سکتے۔ حالانکہ یہ اس کی ادنیٰ مخلوق ہے لہٰذا اس وجہ سے اس کی ذات کا انکار کرنا حماقت ہے، جس طرح چمگاڈر دن کے وقت سورج کا انکار کرے تو کیا کہا جا سکتا ہے۔ یا پھر انتہائی قرب کے وجہ سے ہم اللہ کو دیکھ نہیں سکتے کیونکہ دیکھنے کے لئے فاصلے کا ہونا ضروری ہے، آنکھ کی پتلی نظر کیوں نہیں آتی ؟ انتہائی قرب کی وجہ سے اور جو اقرب من حبل الورید ہے وہ ذات کس طرح دکھائی دے، انتہائی قریب شئے جس طرح پتلی ؟ نظر تو آ سکتی ہے لیکن آئینے کے واسطے سے اور خدا کے جلوؤں کو دیکھنے کے لئے مصطفیٰ علیہ السلام آئینہ ہیں۔ من رانی فقد رای الحق۔

یاد رکھو! ہم اپنی بدعملیوں کی وجہ سے رب سے دور ہو گئے ہیں ورنہ وہ تو فرماتا ہے ''انی قریب'' اور یہ قرب صفاتی ہے اور نظر اس لئے بھی نہیں آتا کہ

ہے شدتِ ''ظہور'' سے آنکھوں سے رخصتی
بے پردگی حجاب ہے اس بے حجاب کی

یعنی غایت قرب کی وجہ سے وہ ذات ہمیں نظر نہیں آتی۔ حضرت سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یار من نزدیک تر از من بمن　　　　این عجب تر کہ من ازوے دورم

(حضرت مفتی اعظم پاکستان سیدی ابوالبرکات کا بیان فرمایا ہوا نکتہ جو کیسٹ سے لکھا گیا ہے)

امام جعفر صادق اور ایک دہریہ:

امام جعفر صادق علیہ الرحمۃ کی ایک بار ایک دہریہ سے ملاقات ہوئی جو وجودِ باری تعالیٰ کا انکار کرتا تھا آپ نے اس سے پوچھا کیا کبھی تم سمندر میں کشتی میں سوار ہوئے ہو؟ اس نے کہا: ہاں۔ آپ نے پوچھا: کبھی طوفان کا سامنا بھی کیا؟ اس نے کہا: ہاں کشتی ٹوٹ پھوٹ گئی، ملاح ڈوب گیا اور لہروں کے تھپیڑے مجھے ساحل تک لے آئے۔ آپ نے فرمایا: پہلے جب تُو کشتی پر بیٹھا تھا تو تیرا اعتماد ملاح پر تھا اور جب کشتی ٹوٹ گئی اور تو ایک تختے کے سہارے بہنے لگا تو تیرا بھروسہ اس تختہ پر تھا اور جب تختہ بھی تیرے ہاتھ سے نکل گیا اور تو محض لہروں کے رحم و کرم پر بہہ رہا تھا اور طوفانی لہریں تجھے غرقاب کر رہی تھیں اس وقت تیرا کیا خیال تھا کہ یہ لہریں تجھے غرق کر دیں گی یا اس وقت بھی تیرے دل میں اُمید کی کوئی ''کرن'' باقی تھی' وہ کہنے لگا میں اس وقت بھی پُر امید تھا کہ شاید سلامتی سے نکل آؤں۔ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اب جبکہ سارے مادی اور ظاہری سہارے ایک ایک کر کے چھوٹ چکے تھے اس وقت تو نے کس ذات کے ساتھ امید قائم کی ہوئی تھی کہ وہ تجھ کو بچالے۔ دہریہ خاموش رہا آپ نے فرمایا جس وقت کوئی مادی اور ظاہری سہارا نہ رہے اور سلامتی کے اسباب ایک ایک کر کے سارے ختم ہو جائیں اس وقت جس ذات سے امید قائم ہوتی ہے اور بیچارگی کے لامتناہی اندھیروں میں جس ذات سے مدد کی روشنی ملتی ہے وہی تیرا اور سارے جہان کا پروردگار ہے۔ اسی نے تجھ کو غرق ہونے سے بچالیا اسی کی یہ شان ہے کہ انسان جب چاروں طرف سے مایوسیوں میں گھر جاتا ہے اور اسے امید کی کوئی کرن نظر نہیں آتی اور وہ سمجھتا ہے کہ وہ عنقریب مصیبتوں اور تکلیفوں میں گھر کر ختم ہو جائے گا تو اچانک وہ غیب سے اس کی سلامتی کے اسباب پیدا کر دیتا ہے اسی لئے اس نے فرمایا ہے:

هو الذی ینزل الغیث من بعد ما قنطوا وینشر رحمته وهو الولی الحمید .

''وہ ذات جو لوگوں کے مایوس ہونے کے بعد اچانک موسلا دھار بارش نازل فرما دیتی ہے اور اپنی رحمت کو عام کر دیتی ہے وہی لوگوں کے کام بنانے والی اور قابلِ ستائش ہے۔''

الٰہی تو ہے خالق دوسرا　　　　تری ذات ہے لائق ہر ثنا

زمین و زماں تیرے محتاج ہیں　　　　مکین و مکاں تیرے محتاج ہیں

ایک عقلمند دیہاتی کا استدلال:

عرب کے ایک دانشمند اعرابی کا ایک مشہور واقعہ ہے کہ وہ ایک مرتبہ اپنے اونٹ پر سوار ہو کر صحرائے عرب میں سینکڑوں میل دور چلا گیا۔ ایک جگہ اونٹ سے اُتر کر وہ اپنے دل ہی دل میں فخر کرنے لگا کہ میں صحرائے عرب میں ایک ایسے مقام پر پہنچ گیا ہوں کہ آج تک دنیا کا کوئی انسان اس لق و دق سنسان بیابان میں نہیں پہنچا ہوگا۔ وہ دل ہی دل میں اپنے اس کارنامے کو سوچ سوچ کر خوش ہو رہا تھا کہ اچانک اس کی نگاہ اٹھی تو کیا دیکھتا ہے کہ ریت پر اونٹ کی چند مینگنیاں ہیں اور کسی انسان کے قدموں کے نشان لگے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوئے ہیں وہ فوراً چونکا اور بول اٹھا کہ افسوس میرا خیال غلط تھا۔ اس مقام پر تو مجھ سے پہلے بھی کوئی شتر سوار آ چکا ہے۔ پھر اس اعرابی کے قلب میں اچانک خدا کی معرفت کا نور چمک اٹھا اور وہ چلا چلا کر زور زور سے یہ اعلان کرنے لگا کہ

البعرۃ تدل علی البعیر ○ واثر القدم علی المسیر ○ فالسمآء ذات ابراج ○ والارض ذات فجاج ○ والبحار ذات امواج ○ کیف لا تدل علی العلیم الخبیر ○

''یعنی جب اونٹ کی مینگنیاں اس بات کا پتا دیتی ہیں کہ اس راستے سے اونٹ گیا ہے اور قدم کا نشان دیکھ کر یہ یقین ہو جاتا ہے کہ کوئی انسان یہاں سے گزرا ہے تو پھر یہ برجوں والا آسمان اور یہ راستوں والی زمین اور یہ موجیں مارنے والے سمندر کیونکر ایک علیم وخبیر ذات کے موجود ہونے پر دلالت نہ کریں گے۔''

جب ہم نے مینگنی کو دیکھ کر اونٹ کو جان لیا۔ نشانِ قدم دیکھ کر انسان کو جان لیا تو ہم آسمانوں اور زمینوں اور سمندروں کو دیکھ کر یقیناً پہچان سکتے ہیں کہ ضرور ان مخلوقات کا کوئی خالق ہے اور یقیناً ان مصنوعات کا کوئی صانع ہے۔ جو طاقت وقدرت والا، علم وحکمت والا، سبوح وقدوس اور حی وقیوم ہے اور اسی کا نام اللہ ہے۔

سماء وارض وشم الجبال   کذلک البحار لہٗ شاھد
وفی کل شیء لہٗ اٰیۃ   تدل علی انہ واحد

یعنی یہ آسمان، یہ زمین، یہ اونچے اونچے پہاڑ، یہ سمندر، غرض تمام چیزیں خدا کے وجود اور اس کی وحدانیت پر گواہ ہیں اور کائناتِ عالم کی ہر ہر چیز میں خدا کے وجود وہستی کی بڑی بڑی نشانیاں ہیں اور اہل زبان وبے زبان سب ایک زبان ہو کر اعلان کر رہے ہیں کہ خلاقِ عالم، صانع خلائق، جو واحد حقیقی ومعبود حقیقی ہے۔ یقیناً موجود ہے اور اسی کا نام اللہ ہے۔

یہ ہفت آسماں تو نے پیدا کیے   زمین و زماں تو نے پیدا کیے
ہیں قدرت کے مظہر یہ شجر و حجر   یہ ارض و سما اور شمس و قمر

حضرت امام ابوحنیفہ کا ایک مناظرانہ استدلال:

منقول ہے کہ ایک مرتبہ خدا کے منکروں نے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو گھیر لیا اور مطالبہ کیا کہ آپ کسی عقلی دلیل سے خدا کے وجود کو ثابت کیجئے ورنہ ہم آپ کو قتل کر دیں گے۔ امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ اچھا! پہلے تم لوگ میری ایک بات سنو! پھر جو تمہارا جی چاہے کر سکتے ہو۔ آپ نے فرمایا: میں نے آج دریا میں ایک ایسی کشتی دیکھی ہے جو مال وسامان سے لدی ہوئی تھی اور طوفان کی موجوں میں سلامتی کے ساتھ چلی جا رہی تھی، اس پر کوئی ملاح نہیں تھا وہ کشتی خود بخود ہر گھاٹ پر ٹھہرتی تھی اور مالکوں کا سامان اُتار دیتی تھی اور پھر طوفان کی موجوں سے بچتی ہوئی آگے چلی جاتی تھی۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اتنا ہی کہنے پائے تھے کہ منکرینِ خدا کی جماعت شور مچانے لگی غلط، غلط، بالکل غلط! یہ سراسر جھوٹ ہے اور یہ بالکل عقل کے خلاف ہے۔ امام نے فرمایا: کیوں، کیوں؟ کیا غلط بات ہے؟ میری بات کیوں عقل کے خلاف ہے؟ منکرین کہنے لگے: اے امام! ہماری عقل کبھی اس کو تسلیم نہیں کر سکتی کہ کوئی کشتی بغیر ملاح کے اس طرح طوفان کی موجوں میں سلامتی کے ساتھ چلی جائے۔ امام نے مسکرا کر فرمایا کہ سبحان اللہ! جب ایک

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کشتی عقل کے نزدیک بغیر ملاح کے نہیں چل سکتی، تو یہ زمین و آسمان کا سارا نظام بغیر کسی چلانے والے کے کس طرح چل سکتا ہے؟ کیا یہ بات تمہاری عقل میں آ سکتی ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ حضرت امام کی اس نورانی تقریر سے منکرین کے دلوں میں معرفتِ الٰہی کا آفتاب و ماہتاب طلوع ہو گیا۔ سب کے سب رو پڑے اور بولے کہ اے امام! افسوس ہم آج تک غافل و جاہل رہے۔ آپ کی ملاقات ہمارے لئے خضر راہ بن گئی اور آپ کے یہ چند کلمات طیبات ہمارے لئے معرفت الٰہی کا دفتر بن گئے۔ سب کے سب بے اختیار پکار اٹھے کہ اللہ خالق کل شیء وھو الواحد القھار O لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ کلمہ حق سے فضائے آسمانی گونجنے لگی اور تمام منکرین مشرف بہ اسلام ہو کر نعمت کونین سے سرفراز اور دولتِ دارین سے مالا مال ہو گئے۔

ہیں جلوے ترے ہر جگہ ہو بہو ترا ذکر ہے ہر جگہ کُو بہ کُو
گلستاں کے مرغانِ رنگیں بیاں سبھی ہیں تیرے ذکر میں تر زباں

ایک لطیفہ:

مجھے اس وقت ایک لطیفہ یاد آ گیا ایک خدا کے منکر مغرور و متکبر نے کسی اللہ والے فقیر سے کہا کہ اگر خدا موجود ہے تو وہ ہم کو نظر کیوں نہیں آتا؟ ہم تو اس وقت تک خدا کو موجود نہیں مانیں گے جب تک ہم خدا کو آنکھ سے نہ دیکھ لیں۔ مستِ مولیٰ فقیر نے ایک پتھر اٹھا کر اس مغرور کے سر پر دے مارا خدا کا منکر پتھر کھا کر درد سے چیخ پڑا اور فقیر کو گھسیٹ کر قاضی کی کچہری میں لے گیا۔ قاضی نے پوچھا: کیوں میاں صاحب! تم نے اس کو پتھر کیوں مارا؟ فقیر بولا: حضور! میرے پتھر مارنے سے انہیں کیا ہو گیا۔ منکر خدا چلا کر بولا: میں درد سے بے چین ہو گیا اور کیا ہوا۔ فقیر نے جواب دیا: میں کبھی تسلیم نہیں کر سکتا کہ تمہارے سر میں درد ہے۔ اگر واقعی درد موجود ہے تو مجھے دکھا دو! میں جب تک آنکھ سے درد کو نہ دیکھ لوں گا ہرگز ہرگز تسلیم نہیں کروں گا کہ درد موجود ہے۔ پھر فقیر قاضی کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ عزت مآب واقعہ یہ ہے کہ اس مغرور نے مجھ سے کہا کہ اگر خدا موجود ہے تو نظر کیوں نہیں آتا؟ میں تو جب تک آنکھ سے نہ دیکھ لوں کبھی نہیں مان سکتا کہ خدا موجود ہے۔ اسی مسئلے کو سمجھانے کے لئے میں نے اس کے سر پر پتھر مارا اگر اس کی سر میں درد موجود ہے تو نظر کیوں نہیں آتا۔ میں تو جب تک درد کو آنکھ سے نہ دیکھ لوں ہرگز تسلیم نہیں کر سکتا کہ اس کے سر میں درد ہے۔ یہ مجھے اپنا درد دکھا دے تو میں بھی اس کو اپنے خدا کا دیدار کرا دوں گا۔ فقیر کا جواب سن کر منکر خدا حیران رہ گیا۔ قاضی صاحب بھی ہنس کر کہنے لگے کہ واقعی ایسے سر پھروں کا علاج پتھر ہی ہے۔

اے رب العلیٰ خالق بحر و بر بھروسہ مجھے ہے تیری ذات پر
نگاہیں ہیں لا تقنطوا پر مری خطا کار پر ہو عنایت تیری

ایک حاضر جواب بڑھیا کا استدلال:

مجھے ایک بڑھیا کی کہانی یاد آ گئی یہ غریب بڑھیا چرخہ کات رہی تھی کہ ایک فلسفی آن پہنچا اور پوچھا کہ اے بڑھیا! تو یہ بتا کیا خدا موجود ہے بڑھیا نے جواب دیا کہ ہاں، ہاں! بے شک خدا موجود ہے۔ فلسفی نے کہا: کوئی دلیل بھی ہے؟ بڑھیا کہنے لگی ہاں، ہاں: یہی میرا چرخہ دلیل ہے کہ خدا موجود ہے کیوں کہ میرا یہ چرخہ جب تک میں اس کو چلاتی رہتی ہوں یہ چلتا رہتا ہے اور جب چھوڑ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دیتی ہوں تو یہ رک جاتا ہے تو جب میرا یہ ننھا سا چرخہ بغیر چلانے والے کے نہیں چل سکتا تو بھلا زمین و آسمان کا اتنا بڑا نظامِ عالم بغیر کسی چلانے والے کے کس طرح چل سکتا ہے؟ پھر فلسفی نے سوال کیا کہ اچھا: اے بڑھیا! یہ تو بتا کہ خدا ایک ہے یا دو؟ بڑھیا جذبۂ ایمانی سے تڑپ کر بولی کہ خدا صرف ایک ہے اور اس کی دلیل بھی میرا یہی چرخہ ہے کیونکہ اگر میرے اس چرخہ کو دو عورتیں مل کر چلائیں تو دو حال سے خالی نہیں اگر میں اور وہ دونوں ایک ہی طرف چرخے کو گھمائیں تو چرخے کی رفتار تیز ہو کر میرے دھاگے کو توڑ ڈالے گی اور اگر میں ایک جانب چرخے کو گھماؤں اور وہ دوسری جانب چرخے کو چلائے تو ظاہر ہے کہ چرخہ چلنے کے بجائے ٹوٹ پھوٹ کر لکڑیوں کا ڈھیر بن جائے گا تو اسی طرح اگر اس نظام عالم میں دو خداؤں کا عمل دخل ہوتا تو ہرگز یہ نظام عالم اس خوبی و سلامتی کے ساتھ نہیں چل سکتا تھا بلکہ سارا نظامِ عالم تہ و بالا ہو کر تمام کائنات برباد ہو جاتی۔

سبحان اللہ مسلمانو! یہ وہ ایمانی عقل ہے جس پر فلاسفروں اور سائنسدانوں کی عقلیں قربان ہیں ایک بے علم چرخہ کاتنے والی بڑھیا نے وجود باری اور توحید الٰہی کے مسائل کو اس طرح حل کر دیا کہ اس طرز استدلال پر ہزاروں اہلِ علم سر دھنتے رہ جائیں۔ یہی وہ مضمون و حکیمانی طرز استدلال ہے جس کو قرآن مجید نے اپنے داعیانہ انداز میں پیش فرمایا: لو کان فیھما الھۃ الا اللہ لفسدتا۔ یعنی ''اگر زمین و آسمان میں چند خدا ہوتے تو زمین و آسمان دونوں برباد ہو جاتے۔'' (علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی مجددی۔ ایمانی تقریریں)

الٰہی میں لاچار و نادار ہوں گناہ گار ہوں اور خطا کار ہوں
کرم کر اے ربّ رحیم و کریم بحق محمد رؤف و رحیم

بے بسی اور بے چارگی کے عالم میں نجات کون دیتا ہے؟

جب انسان مصیبتوں کے جنجال میں پھنس جاتا ہے اور اسے نجات کا کوئی راستہ نہیں ملتا اس وقت کٹر سے کٹر کافر بھی اللہ کی طرف رجوع کر لیتا ہے۔ جب خشکی اور تری کے سفروں میں لوگ مبتلائے آفات ہو کر پریشان ہو جاتے ہیں اور ایسی شدید صعوبتیں اور ہولناک طوفان پیش آتے ہیں جن سے ذہن پریشان، دل مضطرب اور بدن کا رُواں رُواں خوف سے کانپنے لگتا ہے۔ ایسے ہولناک سفر میں بُت پرست اور ضدی سے ضدی مشرک بھی اپنے بتوں کو بھول جاتا ہے اور بڑے سے بڑا دہریہ بھی اپنے الحاد سے توبہ کر لیتا ہے اور ان تمام لوگوں کو اس وقت اپنے عقیدہ سے تراشتے ہوئے سارے باطل خدا ٹوٹتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اس وقت انہیں خدائے واحد کے سوا کسی کے دامن میں پناہ نظر نہیں آتی اور چاروناچار سب کے سب اسی اللہ کے حضور گڑگڑاتے ہیں اور ہر شخص اس کی رحمت کے سامنے دامن پھیلا دیتا ہے اور رو رو کر کہتا ہے: ''اے احکم الحاکمین! اور اے سارے جہان کے رب اگر تو نے اس بار ہمیں اس مصیبت سے نجات دے دی تو پھر ہم الحاد اور شرک کو چھوڑ کر صرف تیری بندگی بجالائیں گے اور جب اللہ تعالیٰ ان کو مصیبت کے اس بھنور سے سلامتی کے ساتھ نکال لاتا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کے احسان کو یکسر فراموش کر کے پھر الحاد اور شرک کے گڑھوں میں جا گرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس حالت کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرماتا ہے:

قل من ینجیکم من ظلمات البر والبحر تدعونہ تضرعاً وخفیۃ لئن انجانا من ھذہ لنکونن من الشاکرین ○ قل اللہ ینجیکم منھا ومن کل کرب ثم انتم تشرکون ○ (الانعام)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

''اے رسول آپ فرمائیے وہ کون ہے جو تمہیں جنگلات اور سمندروں کی مصیبتوں سے نجات دیتا ہے جس کو تم آہستہ آہستہ اور گڑگڑا کر پکارتے ہو کہ اگر وہ اس مرتبہ ہمیں مصیبت کے اس گرداب سے نکال دے تو ہم ضرور اس کا احسان مانیں گے آپ کہیے کہ اللہ تعالیٰ تم کو صرف اس مصیبت سے ہی نہیں ہر تکلیف سے نجات دیتا ہے لیکن مصائب سے چھٹکارا پانے کے بعد پھر تم اس کا احسان فراموش کر کے شرک کی پستیوں میں جا گرتے ہیں۔''

کرم مجھ پہ ہو، مالک کائنات — ہوں آسان سب امتحانِ حیات
بروزِ قیامت اے ربِّ جہاں — ترا فضل ہو مجھ پہ سایہ کناں

انسان کا وجود گواہی دے رہا ہے:

مصائب اور پریشانیوں میں گھر جانے کے بعد ہر انسان فطری طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے اور اس سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تصدیق ہوتی ہے۔و فی الارض آیات للموقنین وفی انفسکم افلا تبصرون ۔

''یقین کرنیوالوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی ذات پر زمین میں بھی نشانیاں ہیں اور ان کے اپنے نفسوں میں بھی کیا تم غور نہیں کرتے۔''

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر انسان کے نفس میں اللہ تعالیٰ کی ذات پر شہادات اور دلیلیں موجود ہیں جن پر اس نے کفر الحاد اور شرک کے پردے ڈالے ہوئے ہیں۔ لیکن اس کی زندگی میں کبھی نہ کبھی کوئی ایسا موقع ضرور آتا ہے۔جب کسی اچانک حادثہ سے شرک اور الحاد کے یہ سارے حجاب اچانک اٹھ جاتے ہیں اور توحید کی شہادت بے نقاب ہو کر آنکھوں کے سامنے آجاتی ہے اور وہ بے ساختہ اللہ تعالیٰ جل مجدہٗ الکریم کے حضور جھک جاتا ہے۔ابوجہل کے بیٹے عکرمہ کی زندگی میں اسی شہادت سے انقلاب آیا جب حضور علیہ السلام نے مکہ معظمہ کو فتح کرلیا تو عکرمہ نے جدہ کا رخ کیا اور ایک کشتی میں سوار ہو کر حبشہ جانے کا قصد کیا۔راستہ میں سخت طوفان آیا اور کشتی طوفانی لہروں میں گھر گئی پہلے پہل تو تمام بُت پرست اپنے اپنے بتوں اور دیوتاؤں کو پکارتے رہے مگر جب طوفان کی ہولناکیاں بڑھنے لگیں اور مسافروں کو یقین ہو گیا کہ اب کشتی ڈوب جائے گی۔ جب دیوتاؤں کی فریادرسی کا مان جاتا رہا تو سب بے اختیار پکار اٹھے کہ اب سوائے اللہ کے اور کوئی بچانے والا نہیں ہے اور اب وقت آگیا ہے کہ اس خدائے واحد کے دروازہ رحمت پر دستک دی جائے پھر سب نے مل کر یک آواز اس کی رحمت کو پکارا اور گڑگڑا کر دعائیں مانگنی شروع کر دیں، عکرمہ کی زندگی میں یہ ایک انقلاب آفریں لمحہ تھا انہوں نے سوچا کہ ان کے تصور کے تراشے ہوئے سارے بُت بے حقیقت ہیں ان کی بصیرت جاگی اور انہوں نے سوچا جو خدا یہاں ان کی کشتی کو طوفان کے گرداب سے نکال سکتا ہے وہ درحقیقت خشک وتر ہر جگہ اپنے بندوں کی فریاد سنتا ہے اور ان کی مدد کرتا ہے اس وقت ان کی آنکھوں کے سامنے سے غفلت اور جہالت کے سارے پردے اٹھ گئے اور دل پر کفر و الحاد کے جس قدر حجاب پڑے ہوئے تھے یکلخت دُور ہو گئے اور ان کے نفس میں جو توحید کی شہادت مستور تھی وہ پوری قوت اور توانائی کے ساتھ اُبھری اور انہوں نے اپنے دل میں عہد کیا کہ اگر یہ کشتی اس طوفان سے نکل گئی تو میں سیدھا محمد ﷺ کے قدموں میں حاضر ہوں گا اور ان کے ہاتھ پر بیعت کرلوں گا اور اس خدائے واحد پر ایمان لاؤں گا جس کی بحر و بر پر حکومت ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

طوفانوں کے رُخ پھیر سکتا ہے ہر قسم کی مصیبت کو ٹال سکتا ہے اور جس کو اس عظیم کائنات کی لامحدود وسعتیں کہیں بھی کسی بے بس اور لاچار کی فریاد سننے سے روک نہیں سکتیں۔ چنانچہ سلامتی سے ساحل پر آنے کے بعد انہوں نے اپنا عہد پورا کیا اور صدق دل سے مسلمان ہوئے اور بقیہ تمام عمر خدمتِ اسلام میں گزار دی۔

تو ہی بے کسوں کا مددگار ہے　　تو ہی غم کے ماروں کا غمخوار ہے
ہے مخلوق ساجد تو مسجود ہے　　ہے انسان عابد تو معبود ہے

دو متضاد چیزیں:

رات اور دن میں مکمل تضاد ہے اور دو متضاد چیزیں ہمیشہ فساد کا موجب ہوتی ہیں لیکن قدرت نے رات اور دن کے خوبصورت اور حسین تضاد میں مصالح اور منافع کی تحصیل کے لئے مکمل معاونت رکھی ہے دن بنایا تاکہ اس میں انسان ہو یا حیوان وہ اپنی معیشت کا سامان حاصل کر سکے اور رات پیدا کی تاکہ دن بھر کا تھکا ماندہ انسان ہو یا حیوان وہ رات کی آغوش میں اپنے تھکے ہوئے اعصاب کو آرام پہنچا سکے اور رات میں اس کو ایسی میٹھی اور گہری نیند عطا کی جس کے سبب اس کا تھکا ہوا ذہن سکون حاصل کر سکے۔ فرض کیجئے یہ زمین گول نہ ہوتی اور اس پر ہمیشہ دن کا وجود مسلط رہتا تو کیا انسان کے اعصاب جواب نہ دے جاتے۔ کیا انسان کو آرام اور سکون کا کوئی لمحہ میسر ہوتا اور اگر زمین خواہ گول ہی ہوتی لیکن سورج نہ ہوتا تو اس کائنات پر ہمیشہ شب تاریک چھائی رہتی پھر کوئی ذی روح کس طرح اپنے لئے سامان معیشت حاصل کرتا۔ کھیتیاں کیسے پروان چڑھتیں اور کوئی جاندار کس طرح زندہ رہتا معلوم ہوا کہ دن کے بعد رات اور رات کے بعد دن اور پھر ان میں کمی اور زیادتی کا تناسب اور تدریجاً اختلاف کسی ازلی اور ابدی قادر اور حکیم کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

قل ارئیتم ان جعل اللہ علیکم النھار سرمداً الیٰ یوم القیامۃ من الہ غیر اللہ یاتیکم بلیل تسکنون فیہ افلا تبصرون ومن رحمتہ جعل لکم الیل والنھار لتسکنوا فیہ ولتبتغوا من فضلہ ولعلکم تشکرون ۔ (۲۸/۷۳)

”آپ فرمایئے! یہ بتلاؤ کہ اگر اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیشہ قیامت تک دن قائم رکھتا تو اللہ تعالیٰ کے سوا کون رات قائم کر سکتا تھا جس میں تم آرام پاتے۔ کیا تم غور نہیں کرتے کہ یہ محض اس کی رحمت ہے جس نے رات اور دن دونوں قائم کئے تاکہ رات میں تم آرام کرو اور دن میں معاش تلاش کرو۔“

جو ہے راہ سیدھی دکھا دے مجھے　　اسی راہ پر پھر چلا دے مجھے
کہ جو ہے تیرے نیک بندوں کی راہ　　جو ہے تیرے اخلاص مندوں کی راہ

کشتیوں اور جہازوں سے استدلال:

چھوٹی چھوٹی کشتیوں سے لے کر دیوپیکر جہازوں تک جو دریاؤں اور سمندروں کا سینہ چیرتے ہوئے اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہوتے ہیں یہ سب انسانی عقل اور اس کے ہاتھوں کی تراش خراش کا نتیجہ ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ ان کی تیاری کے لئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لکڑی، لوہا اور دوسرے میٹریل کو کس نے پیدا کیا۔ بادبانی کشتیوں کو متحرک رکھنے کے لئے ہوائیں کس نے چلائیں اور خلائی جہازوں کی حرکت کے لئے ایندھن کس نے پیدا کیا۔ لکڑی کی طبیعت میں یہ خاصہ کس نے رکھا کہ وہ ہزاروں ٹن بوجھ اٹھانے کے باوجود بھی سطح سمندر پر تیرتی رہتی ہے۔ لوہا اور لکڑی دونوں جسمیت میں متماثل ہیں پھر ان میں یہ فرق کس نے رکھا ہے کہ لوہا ایک تولہ بھی ہو تو پانی میں ڈوب جاتا ہے اور لکڑی ہزاروں ٹن کی بھی ہو تو سطح آب پر تیرتی رہتی ہے۔ پھر انسانوں کے دلوں میں یہ سکون اور طمانیت کس نے رکھی ہے کہ وہ بحری سفر کے لئے بے خوف وخطر تیار ہو جاتے ہیں پھر ہر علاقہ کو کسی خاص جنس کے ساتھ کس نے خاص کیا جس کی وجہ سے بحری سفر کی ضرورتیں پیش آتی ہیں اور جب غیظ وغضب سے بھرپور طوفانی لہریں اٹھتی ہیں تو ان طوفانوں سے جہازوں کو سلامتی کے ساتھ کون پار لے جاتا ہے اور جب جہاز خطرات سے گھر جاتا ہے تو مسافروں کی نگائیں کس کی طرف اٹھتی ہیں۔ دعاؤں کے لئے ہاتھ کس کی بارگاہ میں اٹھتے ہیں۔ ہم دن رات ایسے واقعات دیکھتے ہیں لیکن ان واقعات وحوادثات کے پیچھے اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرت کا جو ہاتھ کارفرما ہے، اس کی طرف ہمارا ذہن منتقل نہیں ہوتا۔ نقوش اور فطرت کے عجیب وغریب کرشمے شب وروز ہمارے سامنے آتے ہیں۔ لیکن فاطر اور نقاش کی طرف ہماری نظریں نہیں اُٹھتیں۔ صنعت وخلقت کے بہترین نمونے ہر وقت ہمارے پیش نظر رہتے ہیں لیکن صانع اور خالق کی طرف ہم ملتفت نہیں ہوتے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں متوجہ کرتے ہوئے فرماتا ہے: اللہ الذی سخر لکم البحر لتجری الفلک فیہ بامرہ ولتبتغوا من فضلہ ولعلکم تشکرون ۔ (۱۲/۴۵)

''اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے سمندر کو تمہارے بس میں کر دیا ہے تاکہ اس کی قدرت سے اس میں کشتیاں چلیں اور تم اس ذریعہ سے ایک دوسرے سے ربط قائم رکھ سکو اور سامانِ معیشت کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کر سکو اور اللہ کے اس فضل اور انعام کو دیکھ کر تمہارا دل ودماغ اس کی طرف متوجہ ہو اور تم اس کا شکر ادا کر سکو۔''

کہ جن پہ تیرے خاص انعام ہیں ۔ ترے جن پہ الطاف و اکرام ہیں
تری بارگاہ اے سمیع الدعا ۔ ہے تابش قصوری کی یہ التجا
دکھا دے انہی کی رہِ مستقیم ۔ خدایا توئی ہے غفور و رحیم
ہو تابش کو یوں شاد کامی عطا ۔ کہ ہو دولتِ نیک نامی عطا

آسمانی بادلوں سے استدلال:

بادل بخارات کا ایک مجموعہ ہیں جو مختلف مقدار حجم میں فضاء کے اندر تیرتے پھرتے ہیں۔ یہ بخارات عموماً اپنے اندر پانی کو بسا اوقات برف اور اولوں کو اپنے اندر لئے پھرتے ہیں۔ اب غور کیجئے کہ پانی ہو یا برف اور اولے ان کا طبعی تقاضا اوپر سے نیچے گرنا ہے یا یوں کہے لیجئے کہ کشش ثقل انہیں نیچے لانا چاہتی ہے پھر وہ کون سی طاقت ہے جو بادلوں کے اندر پانی کو جب تک چاہے روکے رکھتی ہے اور جب چاہے چھوڑ دیتی ہے۔ معلوم ہوا کہ بارش کے ہونے یا نہ ہونے میں پانی کے طبعی تقاضا کا دخل ہے نہ کشش زمین کا بلکہ ان تمام امور پر کوئی غالب وقاہر ہستی ہے جو جب چاہے بادلوں سے پانی برسا دے اور جب چاہے ان سے پانی روک لے۔ پھر اس کی قدرت کے ساتھ حکمت پر غور کیجئے کہ اگر وہ چاہتا تو تمام فضا پر بادلوں کو مسلط کر دیتا اور ہم سورج کی روشنی کو ترس جاتے اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لگاتار بارش سے فصلیں برباد ہو جاتیں۔ مکانات منہدم ہو جاتے اور انسان کا روئے زمین پر زندہ رہنا دشوار ہو جاتا اور اگر وہ چاہتا تو سرے سے بادلوں کا وجود نہ ہوتا لوگ تپتی ہوئی دھوپ میں سائے کو ترس جاتے کھیتیاں پروان نہ چڑھتیں اور بعض علاقوں میں پینے تک کے لئے پانی میسر نہ ہوتا پھر وہ بادلوں کو کسی ایک جگہ معلق نہیں رکھتا بلکہ ہواؤں کے ساتھ ان کو رواں دواں رکھتا ہے اور جس وقت اور جس علاقہ میں بارش کی ضرورت ہوتی ہے وہاں پانی برسا دیتا ہے۔

اب سوچئے انسانوں اور زمینوں کی ضرورت کے مطابق بادلوں کا وجود اور علاقائی ضروریات کے مطابق بادلوں کی آمد و رفت کیا یہ سب خود بخود ہے یا کوئی اتفاقی حادثہ ہے۔ بعض زمینوں میں ''پٹ سن'' پان، چاول اور چائے کی کاشت ہوتی ہے جنہیں لگاتار بارشوں کی ضرورت ہوتی ہے اور بعض زمینوں میں غلّہ کی دوسری اجناس کی کاشت ہوتی ہے جنہیں ایک خاص موسم میں بارش کی ضرورت ہوتی ہے زمینوں کی ان مختلف صلاحیتوں اور مختلف جغرافیائی ضرورتوں کی مناسبت سے کہیں لگاتار اور کہیں ایک خاص وقت میں بارشیں برسانے والا کون ہے ان تمام امور پر غور کیجئے اور پھر سوچئے کہ بارش کا یہ نظام کیا خود بخود چل رہا ہے یا کوئی ''اتفاقی'' حادثہ ہے یا کسی انسان، موہوم دیوتا اور خود تراشیدہ بُت کی کوشش ہے یا اس قادر و قیوم، علام الغیوب اور قدیر و حکیم کی قدرت اور حکمت کا ثمرہ ہے جو دنیا کے تمام انسانوں کی ضروریات کا متکفل ہے جو ہر علاقہ کی ضروریات کو جانتا ہے اور ہر زمین کی کیفیت، استعداد اور صلاحیت کا علم رکھتا ہے پھر ان تمام انسانوں، علاقوں اور زمینوں کی ضرورت اور صلاحیت کے مطابق بادلوں کے ذریعہ بارش نازل کرنے کا نظام قائم فرماتا ہے۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ھو الذی ارسل الریاح بشراً بین یدی رحمتہٖ وانزلنا من السمآء مآءً طھوراً لنحیی بہٖ بلدۃً میتاً ونسقیہٗ مما انعاماً وانا سی کثیراً ۔ (۲۵/۴۸ تا ۳۵/۴۹)

''اور اللہ تعالیٰ ہی ایسی ہواؤں کو بھیجتا ہے جو بارانِ رحمت کی نوید دیتی ہیں اور ہم ہی نے آسمان سے بارش نازل کی تاکہ اس بارش سے ہم خشک اور ویران کھیتوں کو سرسبز اور شاداب کر دیں اور اسی بارش سے اپنی مخلوق میں سے بہت سے جانوروں اور انسانوں کو پانی پلائیں۔''

نیز فرمایا گیا ہے:

و ارسلنا الریح لواقح فانزلنا من السمآء مآءً فاسقینٰکموہ وما انتم لہٗ بخازنین ۔ (۲۲/۱۵)

''اور ہم نے بادلوں سے بارش برسانے والی ہوائیں بھیجیں پھر ہم نے بادلوں سے پانی اتارا پھر وہ پانی (نہروں اور دریاؤں کی صورت میں جمع کر کے) تم کو پلایا حالانکہ اس پانی کے نازل کرنے اور جمع کرنے میں تمہارا کوئی دخل نہ تھا۔''

آنکھ نے دیکھا ہے جلوہ اس میں گویائی نہیں — اور زباں گویا ہے لیکن اس میں بینائی نہیں
ایسی حالت میں بھلا ہو کس طرح تیری ثناء — اس میں گویائی نہیں اور اس میں بینائی نہیں

حاصل کلام اور خلاصۂ بیان:

پھولوں کے چھوٹے پودے سے لے کر چنار کے درخت تک نباتات کی بے شمار اقسام ہیں ان میں سبزیاں، پھل اور پھول

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سب ہی کچھ ہیں۔ ان کی روئیدگی زمین، پانی، ہوا، آفتاب کی شعاعوں اور چاند کی کرنوں سے ہوتی ہے لیکن کیا یہ حیرت انگیز بات نہیں ہے کہ ان سب کی روئیدگی کے اسباب ایک قسم کے ہونے کے باوجود ان اسباب کے آثار ایک دوسرے سے بالکل نہیں ملتے جو پانی پھولوں کو ملتا ہے وہی سبزیوں کو جو ہوا پھلوں کو تازگی دیتی ہے وہی فصلوں کو اس کے باوجود کوئی پھول دوسرے پھول سے کوئی پھل دوسرے پھل سے کوئی فصل دوسری فصل سے نہیں ملتی۔ آخر ان میں فرق پیدا کرنیوالا کون ہے اور مانا کہ نباتات کی روئیدگی ان اسباب سے ہے لیکن ان اسباب کا خالق کون ہے؟

افلاک کی ان بلندیوں پر جہاں انسان کے وہم کی بھی رسائی نہیں ہے وہاں کروڑوں ستارے کس نے روشن کیے ہیں۔ اگر ایک چراغ سے تیل ختم ہو جائے تو وہ بجھ جاتا ہے۔ شہر کا بجلی گھر فیل ہو جائے تو پورا شہر تاریکی میں ڈوب جاتا ہے تو ان آسمانی روشنیوں کا انتظام کس نے کیا ہوا ہے۔ جن کی روشنی میں آج تک کمی نہیں ہوئی۔

کیکر کے درخت پہ کبھی سیب کیوں نہیں لگتا۔ کبوتر کے انڈے سے کبھی کوا کیوں نہیں نکلتا۔ انسان ۔ سے انسان ہی کیوں پیدا ہوتا ہے۔ ذرہ سے لے کر آفتاب تک یہ تمام کائنات نظامِ واحد میں مربوط ہے۔ اس ربط اور نظم وضبط کا خالق کون ہے؟

یہ دن اور رات کا تسلسل، یہ سورج کا طلوع اور غروب، یہ نباتات میں روئیدگی اور جانوروں اور انسانوں کی نسل میں باقاعدگی کا مربوط نظام، یہ نیلگوں فضائیں، یہ تاروں بھری روشن راتیں، یہ گھٹائیں یہ بلند کہسار اور سرسبز وادیاں، یہ ابلتے ہوئے چشمے اور بہتے ہوئے دریا، یہ لہلہاتے ہوئے کھیت اور مہکتے ہوئے باغات کیا یہ سب کے سب خدائے واحد کے موجود ہونے کی شہادت نہیں دیتے کیا اس کائنات کے نظام کی یکسانیت اور وحدت میں اس عظیم خالق کی وحدت نظر نہیں آتی اور ہمیں کہنے دیں کہ جس شخص کو اس حسین کائنات میں خدا کے حسن کا جلوہ نظر نہیں آتا اسے وہ جنت میں بھی نظر نہیں آئے گا۔

(علامہ غلام رسول سعیدی کے توحید باری تعالیٰ پہ بیان کیے ہوئے نکات)

یہی عرض تابش قصوری کی ہے
تمنا فقط قلب نوری کی ہے

الٰہی بحق محمد رسول
گزارش گناہ گار کی ہو قبول

دمِ واپسیں نام تیرا رہے
مری زندگی کا سویرا رہے

میرے لب پہ نغمہٗ توحید ہو
تو پھر موت میری بڑی عید ہو

الٰہی بحق شہِ انبیاء
ہو مقبول تابش کی یہ التجا

وجودِ باری تعالیٰ پہ دلائل کا تجزیہ:

بنیادی تصورات یا اصول خواہ ان کا تعلق لغت وزبان سے ہو یا کسی اور شعبہ سے وہاں دلائل کی طرف توجہ ہی نہیں کی جاتی مثلاً کوئی لفظ الف کو الف نہ مانے یا اس کے الف ہونے کی دلیل مانگے تو ایسے شخص کو پاگل سمجھ کر معذور مانا جائے گا۔ کوئی پانی کو چائے اور میز کو کرسی کہہ دے تو آپ کسی عقلی دلیل سے اس کو منوائیں گے؟ سوائے اس کے کہ آپ کہیں، انسان جو لفظ جس چیز کے لئے وضع کرتا ہے بغیر دلیل ہی اس کو مانا جائے گا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

توجب معمولی اشیاء کے لئے دلیل کی ضرورت نہیں تو خالقِ کائنات جیسی ہستی کو ماننے کے لئے اگرچہ لاکھوں دلائل موجود ہیں لیکن بے دلیل بھی اس ذات کو مانا جائے تو کیا حرج ہے کیونکہ عقل مخلوق کو تو سمجھ سکتی ہے خالق کو کیا سمجھے، جو نہ حواس ظاہری میں آسکتا ہے اور نہ باطنی میں سما سکتا ہے۔

پانچ سکولوں میں اگر پانچ قسم کی مختلف وردیاں (یونیوفارمز) ہوں تو آپ پرنسپل صاحبان سے کیا پوچھ سکتے ہیں کہ یہ کس قانون کے تحت ہوا اور اس سکول میں وہ وردی اور اس سکول میں یہ وردی کیوں ناجائز ہے؟ اگر پوچھیں گے تو جواب یہی آئے گا کہ اپنا ڈسپلن اور تشخص قائم رکھنے کے لئے۔ مذہب وانبیاء کرام کی ضرورت بھی اسی لئے ہے کہ دنیا کا نظام، ہمارا ایمان اور خدا کا کلام سلامت رہے۔

بد مذہب، بے دین، منکرِ خدا دہریے سے بھی پوچھو کہ ماں، بیٹی اور بہن بھی تو عورت ہے پھر اس سے نکاح کرنے میں کیا رکاوٹ ہے تو وہ کہے گا طبیعت نہیں مانتی، اس سے پوچھو کہ تیری طبیعت میں یہ چیز کس نے ڈالی؟ بس وہی تو اللہ ہے۔

ہر جگہ پہ اتفاق کا ہونا ضروری نہیں کیونکہ انسان کی طبیعت اگر اس چیز کو نہیں مانتی اور جانور ایسا کر گزرتا ہے تو یہ تمیز پیدا کرنیوالی ذات بھی تو اللہ تعالیٰ ہی کی ہے۔ اللہ کی ذات وہ؟ ذات ہے جو ذہن میں آتی نہیں، فکر میں سماتی نہیں الفاظ اس کا احاطہ کر نہیں سکتے، طائرِ تخیل وہاں تک پہنچ نہیں سکتا، نہ زمانی ہے نہ مکانی، نہ قابلِ تحلیل ہے نہ لائقِ اشارہ ہے نہ قابلِ تجزیہ، نہ اس کا حلول ممکن، نہ جہت میں گھرا ہوا نہ مکان میں سمایا ہوا۔ (نسیم عباس رضوی کا بیان کیا ہوا نکتہ)

جب تو نے فضائے عالم میں توحید کا پرچم لہرایا
تثلیث کا پردہ چاک ہوا اصنام سے کعبہ پاک ہوا

ذاتِ مصطفیٰ دلیلِ وجودِ باری تعالیٰ:

حضور علیہ السلام نے کفارِ مکہ کے سامنے وجودِ باری پہ اپنی ذات کو پیش فرمایا:

فقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ افلا تعقلون ۔ (یونس)

مطلب یہ تھا کہ جب میں ایسا ہوں کہ تم دشمن ہو کر بھی مجھے صادق وامین کہتے ہو تو میرا بنانے والا کیسا ہوگا؟ وجودِ باری کو نہ مان کر اگر کوئی کسی کو گولی مار کر جان سے مار دے تو اتفاق ہی سمجھنا چاہیے پھر سزا کیسی؟ اس طرح حق اور باطل کا تصور ہی ختم ہو جائے گا اور زندگی بے مقصد ہو جائے گی۔ حالانکہ باتفاق عقلاء زندگی بے مقصد نہیں ہے' تو جب کسی ایک کی اسی نوے سال کی زندگی بے مقصد نہیں تو اربوں کھربوں زندگیاں کیونکر بے مقصد سمجھی جائیں اور اگر کوئی اپنی زندگی کو بے مقصد مانے پھر کوئی اس کو فضول قسم کی بے مقصد گالی دے تو ناراض نہیں ہونا چاہیے بلکہ بے مقصد سمجھ کر چھوڑ دینا چاہیے۔

بارش ہوتی ہے، بیج بویا جاتا ہے کسان ہل چلاتا ہے، فصل اگتی ہے۔ لنخرج بہ حبا ونباتا ۔ یہ کتنا مضبوط اور مسلسل سلسلہ ہے کیا یہ سارا بے مقصد ہے۔ افحسبتم انما خلقنکم عبثا وانکم الینا لا ترجعون۔ توجب انسان کو اتنا شعور ہے کہ وہ کسی مقصد کے لئے ہے تو کیا یہ شعور عطا کرنے والی ذات پر یہی دلیل کافی نہیں؟

اگر قاتل کو سزا نہ ملے۔ نیکی کرنے والے کو جزا نہ ملے' تو نیکی کرنے والے کو مشقت برداشت کرنے کا فائدہ؟ کیا یہ عدل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وانصاف ہوگا؟ کوئی کسی مذہب سے تعلق رکھتا ہو وہ جھوٹ، ظلم، وعدہ خلافی سے بچنا انسانیت کی خوبی وکمال سمجھتا ہے آخر یہ احساس پیدا کرنیوالی بھی تو کوئی ذات ہے۔ مکافاتِ عمل کو ماننا اور سزا و جزا دینے والی ذات کا انکار کرنا کہاں کا انصاف ہے۔

ام حسب الذین اجترحوا السیات ان نجعلھم کالذین امنوا وعملوا الصلحت سواء محیاھم ومماتھم ساء ما یحکمون ۔ (الجاثیہ)

ام نجعل الذین امنوا وعملوا الصلحت کالمفسدین فی الارض ام نجعل المتقین کالفجار ۔

(سورۂ ص:۲۸)

افمن کان مؤمنا کمن کان فاسقالا یستون ۔ (السجدہ:۱۸) آیاتِ قرآنی اس تصور کو اجاگر کرنے کے لئے کافی ہیں۔

اے خدا وندِ عالم مالک کون و مکاں
اے رحم والے کرم والے شفیق دو جہاں

ہے ثناء خواں ذرہ ذرہ از زمین تا آسماں
حمد تیری کر سکے کیا خاک کی چٹکی بیاں

میرے مالک میرے خالق اے میرے پروردگار
جز تیرے کس کو دکھاؤں اپنا قلب داغدار

در پہ تیرے ہاتھ پھیلائے ہوئے آیا ہوں میں
چند آنسو چند آہیں نذر کو لایا ہوں میں

تو بڑا ستار ہے غفار ہے رحمٰن ہے
دہر کا ہر ذرہ تیرے تابع فرمان ہے

سائنس نے انسان کو کہاں پہنچایا اور خدا نے اسے کیا سے کیا بنایا:

سائنس نے انسان کو سوشل اینمل (سماجی حیوان) کہا۔ خدا نے اس کو انی جاعل فی الارض خلیفہ فرمایا۔ فرق صاف ظاہر ہے۔ اب انسان کو شترِ بے مہار بن کر سب کچھ کر گذرنے کی بجائے وہی کچھ کرنا چاہیے جو وہ اس کو حکم دے جس کا یہ خلیفہ ہے ہم خدا کے دین کو پرانا کہہ کر اگر ٹھکرا دیں گے تو یہ زمین جس پر ہم رہ رہے ہیں اس کو بھی ہمیں خیر باد کہہ دینا چاہیے، اس شمس وقمر سے بھی استفادہ ترک کر دینا چاہیے۔ (بلکہ اپنا کوئی دادا بھی پندرہ سال کا تلاش کرنا چاہیے)

محبت کو سمجھنا ہے تو ناصر! خود محبت کر
کنارے سے کبھی اندازۂ طوفاں نہیں ہوتا

۱۸۷۲ء کے بنائے ہوئے ہمارے انگریزی قانون میں سینکڑوں تبدیلیاں ہو چکی ہیں جس میں یہ بھی تھا کہ بادشاہ عدالت میں نہیں جا سکتا کیونکہ وہ بادشاہ ہے لہٰذا اس کی غلطی غلطی نہیں ہے اور دینِ اسلام وہ ہے کہ جس میں اللہ کا محبوب اپنا سینہ کھول کر میدانِ جنگ میں اپنے آپ کو چھڑی مارنے کے بدلے میں پیش کر رہا ہے، ثابت ہوا کہ قانون پہ عمل کتابوں سے نہیں آتا ورنہ واشنگٹن کی لائبریری میں اسی لاکھ کتاب آج بھی موجود ہے، قانون پہ عمل کا جذبہ خوفِ خدا سے پیدا ہوتا ہے۔

شیطان رشدی کو بھی یہ بات تسلیم کرنا پڑی اور اس نے اپنی بدنام زمانہ کتاب میں کسی غیر مسلم کا قول درج کیا:

الخالدون مائۃ اعظمھم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

''سو شخصیات ہمیشہ زندہ رہیں گی اور ان میں سب سے برتر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ذات ہے۔''

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نیز یہ بھی لکھا کہ دنیا محمد (ﷺ) کی طرح کے کسی ایسے انسان کی محتاج ہے جو ساری دنیا کے مسائل قہوہ کی پیالی پینے کی دیر میں حل کر سکے۔

تجھ پہ روشن ہے خدا وندا پریشانی میری
بے سہارا ہوں، وفورِ غم سے گھبراتا ہوں میں
دستگیری چاہتا ہوں بے کسوں کے دستگیر
میں تیرا ناچیز بندہ ہوں، بہت مجبور ہوں
وسوسے دنیا کے ہر لمحہ ستاتے ہیں مجھے

تجھ سے پوشیدہ نہیں ہے خستہ سامانی میری
در پہ تیرے آ کے دامن اپنا پھیلاتا ہوں میں
خوفِ عصیاں سے پریشاں ہے میرا قلب وضمیر
زندگی کے راستے میں دردِ دل سے چور ہوں
سیم و زر کے خواب دیوانہ بناتے ہیں مجھے

لفظ اللہ میں توحید کا جلوہ:

دنیا میں اب تک کروڑوں مشرک ہوئے ایک ایک کے بیس بیس معبودانِ باطلہ ہوئے لیکن آج تک کسی کا نام ''اللہ'' نہ ہوا۔ اس سے ثابت ہوا کہ جو اللہ اپنے نام میں شرکت برداشت نہیں کرتا وہ اپنے کام میں بھلا کب شرکت گوارہ کرے گا' لہٰذا کفار کا یہ قول باطل ٹھہرا کہ ما یقربونا الی اللہ زلفی۔ کہ یہ بت ہمیں اللہ کے قریب کرتے ہیں اور اہل اسلام کا اللہ کے اذن سے شفاعت کا عقیدہ حق ٹھہرا۔(الا باذنہ)

اسی طرح اللہ کا نام اپنے مادے کے اعتبار سے کافروں کی زبان پہ بھی جاری رہا کبھی الوہ کی شکل میں کبھی الٰہ اور کبھی الٰہیہ کے روپ میں تو جس کا نام نہیں بھلایا جا سکتا اس کی ذات کیسے بھلائی جا سکتی ہے؟ اور لفظ الٰہ پر جب الف لام لگا تو اللہ ہوا اور لفظ اللہ میں ہر باطل کی نفی موجود ہے کیونکہ معرف باللام ہونے کی وجہ سے خاص الٰہ مراد ہے جو اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

لفظ توحید باب تفعیل سے مصدر ہے یہ لفظ نہ خود اور نہ اس کا کوئی مشتق قرآن میں ہے اور غالباً پورے ذخیرۂ حدیث میں بھی یہ لفظ نہیں ہے لیکن اس کو ماننے والے شرق سے غرب تک اور شمال سے جنوب تک پھیلے ہوئے ہیں۔ گویا توحید کی نعمت عطیہ خدا ہے مگر بوسیلہ مصطفیٰ ہے۔(ﷺ)

پڑ گیا حُسن محمد کا کچھ ایسا پرتو
قبر میں جا کے بھی اس دل کی صفائی نہ گئی
سب کو ہم بھول گئے جوشِ جنوں میں لیکن
اک تیری یاد تھی جو دل سے بھلائی نہ گئی

علامہ اقبال سے ایک فلاسفر نے سوال کیا کہ آپ اپنے والدین کے عقیدے کی پیروی میں خدا کو ایک مانتے ہیں یا معاشرے اور ماحول سے متاثر ہو کر؟ فرمایا: ان میں سے کوئی وجہ نہیں بلکہ اس وجہ سے خدا کو وحدہ لاشریک مانتا ہوں کہ ایسی ہستی نے یہ عقیدہ دیا ہے جس کے دشمن بھی اسے صادق وامین کہتے تھے اور جو اتنا سچا ہو اس کی بات مان لینا ہی انسانیت ہے۔

معمولی جانور اور چیونٹی سے ہاتھی تک کی مثال:

جانور گھاس بنولہ وغیرہ کھاتے ہیں تو ایک نالی میں خون بنتا ہے دوسری میں گوبر تیسری میں پیشاب پھر گوبر و پیشاب مکس ہوتے ہیں تو دودھ بنتا ہے۔ نسقیکم مما فی بطونھا من بین فرث ودم لبنا خالصا سائغا للشربین ۔ (النحل) حالانکہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خون کا رنگ اور ہے گوبر کا اور مگر دودھ سفید۔ کیا سائنس نے آج تک کوئی ایسی مشین تیار کی ہے کہ جس میں ایک طرف خون، گوبر ڈالا جائے تو دوسری طرف سے سفید دودھ برآمد ہو جائے؟ لیکن یہ مشین اللہ نے ہر دودھ دینے والے جانور کے اندر فٹ کر دی ہے۔

☆ اللہ نے ایک چیونٹی کو وہ سب کچھ دیا ہے جو ایک ہاتھی کو دیا ہے اس کے ہاتھ پاؤں انتڑیاں معدہ سب کچھ ہے وہ زبان بھی رکھتی ہے بولتی بھی ہے۔ (قالت نملة يا ايها النحل ادخلوا مسكنكم لا يحطمنكم سليمٰن وجنوده وهم لا يشعرون ۔ فتبسم ضاحكا من قولها ۔ النحل) پھر اس چیونٹی کو اللہ نے شعور بھی بخشا کہ چلتی چیونٹی کے سامنے کوئی رکاوٹ کھڑی کر دو تو اس کے ساتھ ٹکرانے سے پہلے ہی راستہ بدل لیتی ہے اور اس کا شعور اتنا تیز ہے کہ کوئی میٹھی چیز کتنی ہی دور رکھ دی جائے خواہ وہ ایک ذرّہ ہی ہو تو دیکھ لینا ایک لمحے میں سینکڑوں چیونٹیاں وہاں پہنچ جائیں گی۔ ان حقائق پہ غور کرنے سے ایمان میں پختگی پیدا ہوتی ہے اس لئے کہتے ہیں ایک لمحہ کائنات میں غور وفکر کرنا کئی سالوں کی عبادت سے بہتر ہے کیونکہ خالی عبادت والا تو گمراہ ہوسکتا ہے لیکن فکر والا یقین کے اس درجے پہ فائز ہوتا ہے کہ گمراہی سے بچا رہتا ہے کیونکہ اللہ کی جو قدرتیں اس نے ملاحظہ کر لی ہیں اب ان سے بڑھ کر کوئی صاحب قدرت ہو تو اس کے ایمان میں کمزوری واقع ہو اور کائنات میں ایسی قدرت والی تو ایک ہی ذات ہے۔ فتبارك الله احسن الخالقين ۔ جب کوئی خدا کا منکر اپنے والدین کو مانتا ہے تو اس کو کس نے بتایا کہ یہ تیرے والدین ہیں۔ ثابت ہوا کہ خدا کے منکر کو ہر چیز کا منکر ہونا پڑے گا' کیونکہ خدا کی گواہی دینے والے خدا کے نبی ہیں اور باقی ہر شئے کی گواہی جس درجہ کی بھی ہوگی نبی کی گواہی کے برابر نہیں تو جو نبی کی گواہی نہیں مانتا وہ کسی دوسرے انسان کی گواہی پر کیوں کر اعتبار کر لیتا ہے۔

ذکرِ الٰہی پر ایک تقریر

گر تو خواہی درد وعالم آبرو — یادِ اُو کن یادِ اُو کن یادِ اُو
مومنا! ذکرِ خدا بسیار گو — تا بیابی درد وعالم آبرو
یاد اُو گر مونسِ جانت بود — ہر دو عالم زیرِ فرمانت بود
یاد اُو سرمایہ ایمان بود — ہر گدا از یاد او سلطان بود
کار ساز ما بفکر کار ما — فکرِ ما در کارِ ما آزار ما

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: فاذكروني اذكركم ۔ ''تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔''
تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا۔ اے اللہ ہم تیرا کس طرح ذکر کریں؟ فرمایا:
واذكر اسم ربك وتبتل اليه تبتيلا ۔
''اپنے رب کے نام کا ذکر کرو اور سب سے ٹوٹ کر اسی کا ہو جا۔''
اللہ کے ذاتی نام کا ذکر کرنے سے تمام صفاتی نام کی برکات بھی نصیب ہو جاتی ہیں جب کہ جس صفتی نام کا ذکر کیا جائے گا اس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے معنی کے مطابق فائدہ حاصل ہوگا۔ مثلاً "یا کریم" کا ذکر کرو تو اللہ تعالیٰ کے کرم کے حقدار ہو جاؤ گے یا غفور کا ذکر کرنے سے اس کی بخشش کے مستحق قرار پاؤ گے۔ جب کسی کو سخی کہا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ تو اپنی سخاوت کا مظاہرہ کر۔

اے اللہ! ہم تیرا کتنا ذکر کریں؟ فرمایا:

یاایھا الذین امنوا اذکروا اللہ ذکرا کثیرا وسجوہ بکرۃ واصیلا ۔ (الاحزاب)

"اے ایمان والو! کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح کرو۔"

آنکھوں میں خواب تیرے ہونٹوں پہ نام تیرا
مولا تیرا کرم ہے میں ہوں غلام تیرا
گن تیرے گا رہے ہیں طائر سروں میں اپنی
بادِ صبا کے جھونکے لائیں پیام تیرا
اک تیری ذات باقی سارا جہاں فانی
رکھتا ہے سر بسجدہ سب کو دوام تیرا
آلامِ زندگی سے دے دے مجھے رہائی
شب کو سحر بنانا ' بے شک ہے کام تیرا
رکھیو سدا بسلامت' ایمان و جان میرے
میں اُس کا اُمتی ہوں جس پر سلام تیرا
زندہ ہیں نام اُن کے تیری ثنا کے صدقے
ہونٹوں پہ ذکر جن کے تھا صبح و شام تیرا
ازہر کی ہے تمنا لوح و قلم کے مالک
ازبر ہو اُس کو سارا سچا کلام تیرا

ذکر بالجہر کا جواز و استحباب:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: فاذا قضیتم الصلوٰۃ فاذکروا اللہ قیاما وقعودا وعلیٰ جنوبکم ۔

"(نماز حالانکہ خود ذکر ہے لیکن فرمایا) نماز سے فارغ ہونے کے ساتھ ہی میرے ذکر میں مشغول ہو جاؤ چاہے تم کھڑے ہو، بیٹھے ہو یا لیٹے ہو۔"

(الفاء للتعقیب ۔ یعنی سلام پھیرو تو فوراً ذکر میں مشغول ہو جاؤ اور چونکہ نماز افضل عبادت ہے تو اس کے بعد افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ کا ورد کرنے میں کیا حرج ہے؟)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "بدانکہ جہر بذکر مطلقا بعد از نماز مشروع است وارد شدہ است در وے احادیث۔" (اشعۃ اللمعات ۱/۴۱۸) نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنے کی کئی احادیث ہیں۔

فتاویٰ خیریہ میں ہے: والذکر فی الملاء لا یکون الا جھرا ۔ (۱۸۱/۲)

"مجلس میں ذکر تو بالجہر ہی ہوگا۔" (الحاوی للفتاوی للسیوطی ۱/۵۸۹)

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب کسی مجلس میں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو بعض فرشتے دوسرے فرشتوں کو بلا کر اس مجلس میں لے جاتے ہیں ذکر بھی سنتے ہیں اور ذکر میں آنے والوں کی زیارت بھی کرتے ہیں۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس ذکر کو فرشتے سنتے ہیں (ذکر بالجہر) وہ اس ذکر سے ستر گنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے کہ جس کو وہ نہیں سنتے اور فرماتے ہیں ذکر بالجہر سلسلہ چشتیہ قادریہ اویسیہ کا طریقہ ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وهمه پیران ما اند ۔ ''اور یہ تمام ہمارے بزرگ ہیں۔''

اگر کوئی سوال کرے کہ ذکر بالجہر میں ریا کاری ہو سکتی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ ریا کاری کا تعلق تو نیت کے ساتھ ہے جو اللہ اور بندے کا معاملہ ہے اور حدیث شریف میں ہے کہ ایک شخص ذکر بالجہر کر رہا تھا' کسی نے کہا یہ ریا کار ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا، نہیں انـــه اواه ۔ یہ تو آہ و زاری کرنے والا ہے۔ (بیہقی) ورنہ ریا کاری تو ذکر خفی میں بھی ہو سکتی ہے کہ بندہ اس نیت سے تسبیح پھرتا رہے کہ لوگ کہیں بڑا ذاکر ہے۔

صحیح بخاری میں ہے: ان رفع الصوت بالذکر حین ینصرف الناس من المکتوبة کان علی عهد النبی صلی الله علیـــه وسلم ۔ فرضی اور باجماعت نماز کے بعد با آواز بلند ذکر کرنا حضور ﷺ کے دور اقدس میں بھی تھا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں چونکہ چھوٹا تھا لہٰذا گھر میں ہوتا تو ذکر بالجہر کی آواز سن کر معلوم کر لیتا کہ نماز ہو چکی ہے۔ (باب الذکر بعد الصلوٰۃ بخاری شریف صفحہ ۱۱۶)

بعض لوگوں نے یہاں پر یہ کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما چھوٹے تھے لہٰذا ان کی بات کا اعتبار نہیں۔ حالانکہ انہوں نے یہ نہ سمجھا کہ حدیث بیان کرتے وقت تو چھوٹے نہ تھے، ورنہ پھر ان کی تمام مرویات کا انکار کر دو۔

الٰہی میں ہوں بس خطا وار تیرا
مجھے بخش ! ہے نام غفار تیرا

مرض لادوا کی دوا کس سے چاہوں
تو شافی ہے میرا میں بیمار تیرا

کہاں جائے' جب کہ نہ ہو کوئی تجھ بن
کسے ڈھونڈے جو ہو طلب گار تیرا

خبر لیجیو ! میری اس دم الٰہی !
کھلے جب کہ بخشش کا بازار تیرا

نہ ڈر دشمنوں سے رہا مجھ کو جب سے
کہا تو نے میں ہوں مدد گار تیرا

الٰہی ! رہے وقت مرنے کے جاری
بہ تصدیق دل لب پہ اقرار تیرا

نہیں دونوں عالم سے کچھ مجھ کو مطلب
تو مطلوب میں ہوں طلب گار تیرا

نہ ڈر فوج عصیاں سے گرچہ بہت ہے
کہ ہے رحم حق کا مدد گار تیرا

ہر حال میں اللہ کا ذکر کرو:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فاذا قضیتم الصلوٰة فاذکروا الله کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

فـی السـفـر والـحـضـر ۔ فی البر والبحر واللیل والنهار والغنی والفقر والسقم والصحة والسرو العلانیة وعلی کل حال ۔ (تفسیرات احمدیہ صفحہ ۲۰۷، احیاء العلوم صفحہ ۳۰۱)

''سفر و حضر میں، خشکی و تری میں، فقیری و مالداری میں، بیماری و تندرستی میں، آہستہ و اونچی آواز میں، ہر حال میں اللہ کا ذکر کرو۔''

قرآن مجید میں ہے کہ کفار و مشرکین حج کے موقع پر (ممبروں پر بیٹھ کر، محفلیں سجا کر با آواز بلند) اپنے بڑوں کا ذکر کرتے تو اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے فرمایا: فاذکروا اللہ کذکرکم اباءکم او اشد ذکرا۔
''اللہ کا ذکر اپنے بڑوں کے ذکر کرنے کی طرح بلکہ اس سے بھی بڑھ کر کیا کرو۔'' (ظاہر ہے وہ آہستہ یا دل میں تو ان کا ذکر نہیں کیا کرتے تھے)

حضور علیہ السلام نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو جو آہستہ آواز میں ذکر کر رہے تھے (جب انہوں نے عرض کیا کہ میں علیم بذات الصدور کو سنا رہا ہوں) ذرا اونچی آواز سے ذکر کرنے کا حکم دیا اور حضرت عمر جو بہت اونچی ذکر کر رہے تھے (تاکہ غافل جاگے اور شیطان بھاگے) ذرا آہستہ ذکر کرنے کا حکم دیا۔ (کما فی الحدیث)

اس سے ثابت ہوا کہ اگر ممانعت ہے تو جہر مفرط (حد سے زیادہ اونچی آواز میں ذکر کرنے) کی نہ کہ سرّی و متوسط کی۔ اسی لئے دونوں (سری و جہری) کی اجازت دیتے ہوئے ادعوا ربکم تضرعا و خفیة فرمایا اور مفرط سے انه لا یحب المعتدین فرما کر منع کر دیا۔

مولوی اشرف علی تھانوی بیان القرآن ۱/۳۶۴ پہ لکھتے ہیں کہ اگر کسی کو (جہر مفرط سے بھی) تکلیف نہ ہوتی ہو یا بطور علاج جنگل میں جا کر کرلے تو جائز ہے۔ معلوم ہوا کہ متوسط میں اگر تکلیف ہوتی بھی ہو تو کرتا رہے۔

باقی رہی نماز میں خلل کی بات تو وہ کیسی نماز ہے جس میں ذکرِ الٰہی سے خلل آتا ہے، ذکرِ الٰہی تو سولی پہ لٹکے ہوئے کو بھی سکون عطا کر دیتا ہے، اپنی نمازوں میں خشوع پیدا کرو پھر ذکر سے خلل نہیں آئے گا بلکہ مزید ذوق پیدا ہوگا اور پھر ایام تشریق میں بھی تو یہی نماز ہوتی ہے یہی ذکر ہوتا ہے اس وقت خلل کا فتویٰ کیوں یاد نہیں رہتا۔ (پتہ چلا تم نماز نہیں پڑھتے ہوا یکسیڈنٹ کرتے ہو ورنہ) مومن کا کام ذکر سے روکنا تو نہیں بلکہ انما المؤمنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم۔ اہلِ ایمان تو اللہ کا ذکر سُن کر کانپ جاتے ہیں اگرچہ نماز تنھی عن الفحشاء والمنکر ہے لیکن ولذکر اللہ اکبر ہے۔

ایک صاحب کہہ رہے تھے کہ اللہ کوئی بہرہ ہے۔ (معاذ اللہ) جو اونچی آواز سے ذکر کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا کیا امین بالجہر کے وقت اور حج کے موقع پہ جب بآوازِ بلند لبیک اللھم لبیک کہتے ہو تب اللہ بہرہ ہو جاتا ہے (نعوذ باللہ) اور کیا جب اونچی آواز میں رو رو کر اجتماعات میں دعائیں مانگتے ہو تو یہی کہتے ہو ناکہ بھائیو! جب تک بچہ روتا نہیں ماں بھی دودھ نہیں پلاتی لہٰذا جو روئے گا اسی کا نام ہوئے گا۔

کوک فریدا کوک توں راکھا جویں جوار جد تک ٹانڈا نہ پکے تو کردا رہ پکار

اور حضرت سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا:

کوک دلا متاں رب سُن لئی درد منداں دیاں آہیں ہو

دنیاداروں کا ذکر کرنے سے امیری ملتی ہے خدا کا ذکر کرنے سے فقیری ملتی ہے اور کامیابی کا دارومدار امیری پر نہیں فقیری پر ہے، نہ امیر کامیاب نہ وزیر کامیاب، نہ سفیر کامیاب، نہ مشیر کامیاب، کامیاب ہے تو اللہ کی بارگاہ کا فقیر کامیاب ہے۔ (یا ایھا الناس انتم الفقراء الی اللہ) (مولانا اورنگزیب آف راولپنڈی کا بیان کیا ہوا نکتہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بادشاہاں دے ناں امیراں دے دیوے بلدے سدا فقیراں دے

یقین نہ آئے تو دیکھو راوی کے اُس پار شاہدرہ میں دنیا کے بادشاہ کا مزار ہے جہاں چڑیا بھی نہیں پر مارتی اگر جاتی ہے تو بیٹھ کرنے کے لئے۔

بر مزار ما غریبے نے چراغ و نے گلے نے پر پروانہ سوزد نے صدائے بلبلے

اور راوی کے اِس پار بھاٹی گیٹ کے باہر فقیر مگر دین کے بادشاہ کا دربار ہے جہاں دنیا کے بادشاہ آ کر سلامی دے رہے ہیں اور آدھی رات کو جاؤ تو بھی یوں لگتا ہے جیسے سارا لاہور داتا دربار میں آیا ہوا ہے۔

؎ اے آبروئے ملّت بیضا کے پاسبان لاہور تیرے دم سے عروس البلاد ہے

؎ داتا تیرا دربار ہے رحمت کا خزانہ قدموں کو تیرے چومنے آتا ہے زمانہ

الغرض! لوہے کو نرم کرنا ہو تو ہتھوڑے کی ضرب لگائی جاتی ہے اور دل کی سختی دور کرنی ہو تو اللہ کے نام کی ضرب لگانا ضروری ہے۔

ہور دوا نہ دل دی کاری کلمہ دل دی کاری ہو ایہے اوتھے دوئیں جہانیں کلمے میل اتاری ہو

ذکر سے روکنا:

مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں: قرآن پاک میں مساجد کے اندر ذکر الٰہی سے روکنے والے کو جو سب سے بڑا ظالم کہا گیا ہے اور اس کو مساجد کی بربادی کی کوشش قرار دیا گیا ہے۔ **ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ ان یذکر فیھا اسمہ وسعی فی خرابھا۔** (البقرہ) منع بدوں اطلاع ممکن نہیں اور اطلاع بدوں جہر متصور نہیں۔ (فتاوی امدادیہ ۴/۴۳ مطبع مجتبائی)

یعنی روکے گا تبھی جب اس کو معلوم ہوگا کہ فلاں ذکر کر رہا ہے اور معلوم تبھی ہوگا جب آواز سے ذکر کیا جائے گا' ذکر سے روکنے والے مندرجہ ذیل آیات قرآنی پر غور فرمائیں۔

۱۔ **و من اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا و نحشرہ یوم القیمۃ اعمٰی...... و کذلک الیوم تنسٰی۔** (طٰہٰ: ۱۲۴-۱۲۶)

۲۔ **و من یعرض عن ذکر ربہ یسلکہ عذابا صعدا۔** (الجن: ۱۷)

۳۔ **و من یعش عن ذکر الرحمٰن نقیض لہ شیطانا فھو لہ قرین۔** (الزخرف: ۳۶)

۴۔ **استحوذ علیھم الشیطٰن فانسھم ذکر اللہ اولئک حزب الشیطٰن الا ان حزب الشیطٰن ھم الخٰسرون۔** (المجادلہ: ۱۹)

۵۔ **فویل للقاسیۃ قلوبھم من ذکر اللہ اولئک فی ضلٰل مبین۔** (الزمر: ۲۲)

مساجد صرف نماز کے لئے نہیں اللہ کے ذکر کے لئے بھی بنائی گئی ہیں اور ایسی ہی مسجد کی فضیلت میں فرمایا کہ ایسی مسجد بنانے والا جس میں اللہ کا ذکر ہو (نہ کہ ذکر سے روکا جائے) اللہ تعالیٰ نے اس کا جنت میں محل بنایا ہے۔ **من بنی مسجدا یذکر فیہ**

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اسم اللہ بنی اللہ لہ بیتا فی الجنہ ۔ (ابن ماجہ صفحہ ۵۴)

کفار مکہ جب قرآن کی آواز سنتے من انزل (اللہ) اور ما جاءبہ (حضرت جبریل) کو گالیاں دیتے۔ وقال الذین کفروا لا تسمعوا لھذا لقران والغوفیہ۔ شور مچاتے تب اللہ نے فرمایا: لا تجھر بالقول ولا تخافت بھا وابتغ بین ذلک سبیلا۔ عجیب بات ہے وہاں (مکہ میں) وہ قرآن سُن کر شور مچاتے تھے اور یہاں (پاکستان میں) کلمہ کا ذکر سُن کر یہ پیخ پا ہو جاتے ہیں آخر تمہارا آپس میں رشتہ کیا ہے؟ لہٰذا اے ذکر کے متوالے سنیو! کافروں کے شر سے صحابہ کو بچانے کے لئے اللہ نے وابتغ بین ذلک سبیلا کا حکم دیا ہے تا کہ ان کا شور شرابا بند ہو، تم بھی ذکر پر شور کرنے والوں کے سامنے یہی راہ اپناؤ تا کہ ان کا بھی خون خرابہ بند ہو۔

قرآن پاک میں منافقین کی یہ صفت بیان فرمائی گئی ہے۔ ولا یذکرون اللہ الا قلیلا ۔ کہ وہ اللہ کا ذکر بہت کم کرتے ہیں پس نماز پڑھی، جوتا اُٹھایا (اپنا نہیں تو کسی کا) اور بھاگ گئے۔ (ذکر کرنے والوں کو بدعتی کہتے ہوئے)۔

ذکر رو کے فضل کا ٹے نقص کا جویاں رہے پھر کہے مردک کہ ہوں امت رسول اللہ

ذکر بالجہر کی فضیلت:

ذکر خفی کی فضیلت صرف ایک وجہ سے ہے کہ اس میں ریاکاری نہیں ہے جبکہ ذکر بالجہر کی فضیلت تقریباً چھتر وجوہات کی بنا پر ہے (جن میں سے بعض کا بیان عنقریب آتا ہے) ایک حدیث شریف میں ہے کہ ایک شخص کا انتقال ہوا جو بلند آواز سے قرات کیا کرتا تھا کسی نے اس کو ریاکار کہا تو حضور علیہ السلام نے اس کی وفات پر بڑے غم کا اظہار فرماتے ہوئے فرمایا۔ (یہ ریاکار نہ تھا بلکہ انہ کان یحب اللہ ورسولہ ۔ "یہ اللہ، رسول سے محبت کرنے والا تھا" (ابن ماجہ صفحہ ۱۱۳)

عجیب حالت ہے کہ حکمرانوں کی آمد پہ کئی کئی گھنٹے سکول کے بچے سخت گرمی میں بھوکے پیاسے کھڑے رہتے ہیں، ان کی پڑھائی کا نقصان کرنیوالے اور آگے پیچھے کئی کئی گاڑیاں فضول چلانے والے حکمرانوں کو ریاکار نہیں کہا جاتا لیکن مساجد میں حلقے بنا کر بلند آواز سے ذکر کرنے والوں کو ریاکار گردانا جاتا ہے۔ ساء ما یحکمون ۔

ہر عضو کا جداگانہ ذکر:

آنکھ کا ذکر خوفِ خدا سے رونا اور آیاتِ قرآنی کی زیارت کرنا ہے۔

ذکر چشم از خوف حق بگریستن باز در آیات او نگریستن

ہاتھ پاؤں کا ذکر مجبور کی مدد کرنا اور نیکوں کی زیارت کے لئے چل کر جانا ہے۔

یاری ہر عاجز آمد ذکرِ دست ذکر پا خویشاں زیارت کردن است

کان کا ذکر اللہ تعالیٰ کے احکامات پہ کان دھرنا ہے۔

استماع قول رحماں ذکر گوش ناتوانی روز وشب در ذکر کوش

دل کا ذکر اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شوق پیدا کرنا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اشتیاق حق بود ذکر دلت کوش . تا ایں ذکر گردد حاصلت

اور زبان کا ذکر یادِ خدا اور تلاوتِ قرآن سے اس کو حرکت دینا ہے۔

خواندن قرآن بود ذکر لساں ہر کرا ایں نیست ہست از مفلساں

(پندنامہ: شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ)

نہ دولت سے نہ دنیا سے نہ گھر آباد کرنے سے تسلی دل کو ہوتی ہے خدا کو یاد کرنے سے

ہر کوئی ہر حال میں ذکرِ الٰہی بجالاتا ہے:

تاجر تجارت بھی کرے اور اللہ کا ذکر بھی جاری رکھے، دست بکار دل بیار۔ ہتھ کار وتے دل یار وتے۔ ارشادِ ربانی ہے۔ رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ۔ اللہ کے بندے ایسے بھی ہیں کہ تجارت ان کو اللہ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی۔ فاذا قضیت الصلوٰۃ فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ واذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون۔ نماز جمعہ سے فارغ ہو کر زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل (رزقِ حلال) تلاش کرو لیکن کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر بھی کرتے رہو تا کہ فلاح پا جاؤ کیونکہ ذکر سے خالی تجارت وہ ہے کہ فرمایا: یوم لا بیع فیہ ولا خلۃ اور ذکر والی تجارت وہ ہے کہ ھل ادلکم علٰی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم۔ (الصف) ''جو تمہیں عذاب الیم سے بچالے گی۔''

مجاہد کے لئے حکم ہے کہ یا ایھا الذین امنوا اذا لقیتم فئۃ فاثبتوا واذکروا اللہ کثیرًا لعلکم تفلحون۔ (الانفال) دشمن کے سامنے ڈٹ جاؤ اور کامیابی کے لئے کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر جاری رکھو۔

علماء ومبلغین کو فرمایا وعظ ونصیحت بھی کرو لیکن اللہ کا ذکر نہ چھوڑو چنانچہ حضرت موسیٰ وہارون علیہما السلام کو حکم ہوا اذھب الٰی فرعون انہ طغٰی۔ اذھب انت واخوک بایتی ولا تنیا فی ذکری۔ فرعون کے پاس جاؤ کیونکہ وہ نافرمان ہو چکا ہے مگر میرے ذکر میں سستی نہ کرنا کیونکہ میرے ذکر کی برکت سے بڑے سے بڑے فرعون کا مقابلہ کرنا آسان ہو جائے گا۔ جب کہ میرا ذکر نہ کرنے والا معمولی باتوں سے ڈرتا رہتا ہے۔

اور دیگر اہل ایمان کو فرمایا: لا تلھکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر اللہ۔ تمہیں تمہارے مال اور اولاد اللہ کے ذکر سے غافل نہ کردیں۔

نفس کے بے رحم پنجگل سے چھڑا لے مجھے اے خدا تو زمانے کی برائی سے بچا لے اے خدا مجھے
اے خدا مجھ کو تیری نظر عنایت چاہیے ساری دنیا کے عوض تیری مسرت چاہیے
اے خدا تیری محبت حاصل کونین ہو مضطرب دل کو تیری حمد و ثناء سے چین ہو
اے خدا تیری رضا ہو مجھ کو ہر شے سے عزیز میرے دل کو اب نہ بھائے تجھ سے زیادہ کوئی چیز
اپنی رحمت سے عطا کر زندگی ایمان کی میں غلامی چاہتا ہوں سرورِ ذیشان کی
تیرا عاصی تیرے ذکر و فکر سے دل شاد ہو دل میں اس کے تیری الفت کا جہاں آباد ہو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تم جس حال میں اسے یاد کرو گے اللہ اسی کے مطابق تمہیں یاد کرے گا:

فاذکرونی علی ظهر الارض اذکرکم اذ کنتم فی بطن الارض ۔

فاذکرونی فی الدنیا اذکرکم فی الاخرة ۔

فاذکرونی بالسؤال اذکرکم بالنوال ۔

فاذکرونی بالمعذرة اذکرکم بالمغفرة ۔

تم زمین کے اوپر مجھے یاد کرو میں تمہیں اس وقت یاد کروں گا جب تم زمین کے اندر (قبروں) میں ہو گے۔

تم مجھے دنیا میں یاد کرو، میں تمہیں آخرت میں یاد کروں گا۔

تم مجھے سوال کر کے یاد کرو، میں تمہیں اپنے کرم سے عطا کر کے یاد کروں گا۔

تم مجھے جوانی میں یاد کرو میں تمہیں اس وقت یاد رکھوں گا جب تم بڑھاپے کی وجہ سے لاچار ہو جاؤ گے۔

تم گناہ کر کے مجھے یاد کرتے ہو تو میں عطا کر کے تمہیں یاد کرتا ہوں۔

جو کچھ ٹی وی اسٹیشن پہ ہوتا ہے وہی ہر ٹی وی کی سکرین پر آتا ہے۔ دل اسٹیشن کی طرح ہے اور اعضا ٹی وی کی سکرین کی مانند ہیں۔ فرمایا: وذروا ظاهرا لا ثم وباطنه ۔ (اندر کا ٹی وی اسٹیشن ٹھیک کرو اور) باطنی گناہوں کو چھوڑ دو اور (اعضاء کی سکرین صاف کر کے) ظاہری گناہوں کو بھی چھوڑ دو۔ پھر دیکھو یار کی تصویر دل کی سکرین پہ کیسے آتی ہے۔

دل کے آئینے میں ہے تصویرِ یار　　جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

(ابوالنور سلطان الواعظین مولانا محمد بشیر صاحب آف کوٹلی لوہاراں)

لکل شیء صقالة وصقالة القلب ذکر الله ۔ ہر شیء کو روشن اور مجلّٰی کرنے والی قلعی ہوتی ہے اور دل ذکرِ الٰہی سے روشن ہوتا ہے۔ پھر اللہ اپنے محبوب کو حکم دیتا ہے: واصبر نفسك مع الذین یدعون ربهم...... ولا تعد عینك عنهم ۔ محبوب میری رضا کی خاطر صبح و شام ذکر کرنے والوں کے ساتھ رہ اور ان سے اپنی نگاہِ عنایت کو نہ ہٹانا۔ معلوم ہوا کہ ذکر کرنے والوں کو ہر وقت حضور کی روحانی صحبت حاصل ہوتی ہے اور حضور ﷺ ان کے پاس حاضر و ناظر رہتے ہیں۔

پروردگارِ عالم تیرا ہی ہے سہارا　　تیرے سوا جہاں میں کوئی نہیں ہمارا
نوح کا سفینہ تو نے طوفان سے بچایا　　دنیا میں تو ہمیشہ بندوں کے کام آیا
بہتی ہوئی ندی میں موسیٰ کی راہ بنائی　　یعقوب کو دوبارہ شکلِ پسر دکھائی
تو نے ہی مشکلوں میں ایوب کو سنبھالا　　یعقوب کو کرب میں تو نے دیا سنبھالا

ذکر نہ کرنے کا نقصان:

فاعرض عمن تولیٰ عن ذکرنا ۔ (النجم) اے حبیب جو ہمارے ذکر سے منہ پھیرتا ہے آپ اس سے اپنا رخِ انور پھیر لیجئے۔ ذکر نہ کرنے والا حضور کی نظرِ کرم سے محروم ہو جاتا ہے۔ اس کا سکون لٹ جاتا ہے، دنیا و آخرت میں رزق کی تنگی ہو جاتی ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

من اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا۔ قیامت کے دن اندھا کر کے اُٹھایا جائے گا۔ ونحشرہ یوم القیمۃ اعمیٰ۔

☆ کسی بزرگ سے پوچھا گیا کیا وجہ ہے کہ ذکر واذکار کی مجلس میں نیند آجاتی ہے جبکہ سینما میں کئی گھنٹے بھی بیٹھے رہیں تو نیند نہیں آتی۔ فرمایا: فلم ڈرامہ کانٹوں کا بستر ہے اور کانٹوں پر کس کو نیند آتی ہے؟ جبکہ محفل ذکر پھولوں کی سیج ہے اس پر نیند کیوں نہ آئے۔ باقی رہی یہ بات کہ گناہ میں وقتی لذت کیوں ہوتی ہے؟ تو اس لئے کہ دوزخ کو مرغوبات نے اور جنت کو مکروہات نے گھیر رکھا ہے۔ (حفت النار بالشھوات وحفت الجنۃ بالمکارہ) آج کی لذت چھوڑ دینے والا آخرت میں ہمیشہ کی لذت میں ہوگا اور دنیا کی لذتوں کو آخرت پہ ترجیح دینے والا آخرت کی لذت نہ چکھ سکے گا۔

☆ بوعلی سینا حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں حاضر تھا جبکہ آپ اسم اللہ کے فضائل بیان فرما رہے تھے۔ بوعلی سینا کے دل میں خیال آیا کہ جب تک پانی پیا نہ جائے خالی پانی پانی کہنے سے پیاس تو نہ بجھے گی اور پیٹ میں درد ہو تو دوائی کھانے سے ہی درد ٹھیک ہوگا نہ کہ دوائی دوائی کہنے سے۔ حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے بذریعہ کشف قلوب اس کے خیال کو جان لیا اور فرمایا: ''اے خر! تو چہ دانی کہ در اسم ذات چہ برکات اند'' یعنی اے گدھے! تو کیا جانے کہ اللہ کے نام میں کیا برکات ہیں۔ بوعلی سینا یہ سنتے ہی لال پیلا ہوگیا اور غصے سے پسینے میں نہا گیا کہ آپ نے مجھے گدھا کہہ دیا ہے؟ فرمایا: میں نے تو صرف ایک لفظ ہی بولا ہے تو تیری یہ حالت ہوگئی جب ایک جانور (گدھے) کے دو حرفی نام میں اتنا اثر ہے تو نام خدا میں کیوں نہ اثر ہوگا؟

اللہ اللہ کا مزہ مرشد کے میخانے میں ہے — دونوں عالم کی حقیقت ایک پیمانے میں ہے

(پیر محمد عبداللہ جان، مرشد آباد پشاور)

☆ ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ ایک لمحہ بھی ذکر الٰہی سے غافل نہ رہتے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ آپ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہتے۔ بلکہ آپ کے سونے کا طریقہ یہ تھا کہ آپ دائیں کروٹ لیٹتے کیونکہ دل بائیں سمت ہوتا ہے تاکہ دائیں کروٹ لیٹنے سے دل لٹکا رہے، غفلت قریب نہ آئے اور ذکرِ الٰہی جاری رہے۔ (عطاء اللہ شاہ بخاری)

یونس کو تو نے مچھلی کے پیٹ سے نکالا — الیاس پر کرم کا تو نے کیا اُجالا
ہر التجا نے تیری رحمت کو ہے ابھارا — داتا تیرے کرم کا کوئی نہیں کنارا
پروردگار، عالم تیرا ہی ہے سہارا — تیرے سوا جہاں میں کوئی نہیں ہمارا

جانور بھی ذکر الٰہی بجالاتے ہیں

مرغ صبح اُٹھ کر ''ککڑوں کوں'' نہیں کہتا بلکہ اللہ کے ذکر سے غافل ہو کر سونے والی مخلوق کو شرم دلاتا ہے کہ میں ایک معمولی مخلوق ہو کر اللہ کا ذکر کر رہا ہوں اور تم اشرف المخلوقات ہو کر غفلت میں سو رہے ہو۔ اذکرو اللہ ایھا الغافلون۔

''اے غافلو! اُٹھ کر اپنے رب کو یاد کرو۔''

کسی کی بے وقوفی ظاہر کرنی ہو تو اس کو بیل کہا جاتا ہے لیکن کیا تجھے معلوم ہے کہ بیل ان الفاظ سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سبحان اللہ وبحمدہ۔

گھوڑے کی تسبیح یہ ہے: سبحان حافظی (پاک ہے وہ ذات جو میری حفاظت فرمانے والی ہے) اذا التقت الابطال۔ جب (لشکروں کے) بہادر آپس میں ٹکراتے ہیں۔ واشتغلت الرجال بالرحال اور جب لوگ کجاووں میں مصروف ہوتے ہیں۔ اونٹ کی تسبیح یہ ہے: حسبی اللہ وکفی باللہ وکیلا۔

مور کی تسبیح: الرحمٰن علی العرش استویٰ۔

مینڈک کی تسبیح: سبحان المعبود فی البراریٰ والقفاری سبحان الملک الجبار۔

بلبل کی تسبیح یہ ہے: سبحان اللہ حین تمسون وحین تصبحون۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے دعا کے قبول ہونے کی اتنی خوشی نہیں ہوتی جتنی کہ اس بات کی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دعا مانگنے کی توفیق بخشی ہے۔

یا رب مجھے دنیا میں ہر کام پہ چمکا دے
ہر منزل مقصد پر آسانی سے پہنچا دے
وہ دولت ایمان دے باطل کو جو شرما دے
وہ نور عطا کر دے عالم کو جو چمکا دے
نالوں میں اثر وہ دے جو عرش کو لرزا دے
وہ سوزِ محبت دے جو قلب کو گرما دے
وہ عشق کی دولت دے جو روح کو تڑپا دے
وہ جذبہ صادق دے منزل پہ جو پہنچا دے

ایک حدیث سے چھ نکات:

صحیح مسلم کی ایک حدیث جو پہلے بیان ہو چکی کہ فرشتے ذکر الٰہی کی مجالس کو تلاش کر کے ڈھانپ لیتے ہیں...... گناہ گار بھی اس مجلس میں آئے تو بخشا جائے کہ لا یشقی جلیسھم ان کے ساتھ بیٹھنے والا بد بخت نہیں ہو سکتا۔...... (۳۴۴/۲) سے مندرجہ ذیل چھ امور ثابت ہوتے ہیں:

۱۔ فرشتے جماعت ذاکرین کو تلاش کرتے ہیں ان فرشتوں کا سوائے اس کام کے اور کوئی کام نہیں ہوتا، معلوم ہوا جمع ہو کر ذکر کرنے کو فضیلت حاصل ہے بنسبت اکیلے ذکر کرنے کے۔ چنانچہ امام نووی اور ملا علی قاری اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

لا وظیفة لھم الا حلق الذکر وفیه دلالة علیٰ ان لله اجتماعاً علی الذکر مزیة ومرتبة۔ (مرقاۃ ۵۶/۵)

ان فرشتوں کا سوائے حلقہ ذکر تلاش کے اور کوئی کام نہیں ہوتا اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ذکر کرنے کے لئے جمع ہونے کو شرف وفضیلت حاصل ہے۔

۲۔ جو ذکر جماعت کے ساتھ ہو وہ جہر بھی ہوتا ہے چنانچہ علامہ خیر الدین رملی وجلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہما لکھتے ہیں۔

والذکر فی الملاء لا یکون الا جھرا۔ (الحاوی للفتاویٰ ۵۸۹/۱)

"جماعت میں جو ذکر ہو وہ جہراً ہوتا ہے۔"

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۳۔ اسی حدیث میں ہے:

یسبحونك ویکبرونك ویهللونك ویحمدونك ۔یعنی جماعت کے ساتھ سبحان اللہ، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ اور الحمد للہ کہتے تھے یہ فرشتوں کو خبر ہے جوانہوں نے سنا اور یہ سننا جہر پر دلیل ہے کہ آہستہ میں تو کسی دوسرے کو پتہ نہیں، کیا پڑھا ہے کب اور کہاں سے شروع کیا ہے، کب اور کہاں ختم کیا ہے نیز ان کلمات میں جمع والا معنیٰ تب پیدا ہوگا جب اکٹھے ذکر کریں گے۔

۴۔ امام نووی اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے ۔وخف بعضهم بعضا کے تحت لکھتے ہیں: ای حث علی الحضور والاستماع ۔(۳۴۴/۲)

یعنی بعض فرشتے بعض کو مجلس میں حاضر ہونے اور ذکر سننے پر برانگیختہ کرتے ہیں۔

۵۔ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فیهم فلان عبد خطاء کے تحت لکھتے ہیں:

ای ما ذکر اللہ قصداً او اخلاصاً والاستماع الذکر ذکر ۔(مرقاۃ: ۵/۵۹)

یعنی اس شخص نے اللہ کا ذکر قصداً یا اخلاصاً نہیں کیا ورنہ ذکر کو سننا بھی ذکر ہوتا ہے یہ عبارت فرشتوں کے قول پر پیدا ہونے والے ایک سوال کا جواب ہے فرشتوں نے کہا کہ ذاکرین میں ایک ایسا شخص ہے جو صرف ان کے پاس سے گزرا اور بیٹھ گیا یعنی اس نے ذکر نہیں کیا تو اس عبارت پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس نے ذاکرین کا ذکر سنا اور ذکر سننا بھی ذکر ہوتا ہے تو فرشتوں نے یہ کیسے کہا کہ اس نے ذکر نہیں کیا تو اس سوال کا جواب ملا علی قاری دیتے ہیں کہ اس کا ذکر سننا اخلاصاً اور قصداً نہیں تھا یونہی اتفاقی طور پر بیٹھ گیا۔

ملا علی قاری کے اس کلام سے خوب واضح ہوا کہ حدیث میں جن ذاکرین کا ذکر ہے ان کے ذکر کو فرشتے اور انسان سنتے ہیں اور سننا تب ہی ہوگا جبکہ آواز کے ساتھ ہو۔

۶۔ اس حدیث مبارکہ میں جماعت کے ساتھ ذکر بالجہر کی تلقین اور ترغیب ہے۔

ہر دم اللہ اللہ کر — نور سے سینہ روشن کر
ہر دم اللہ اللہ کر — ہر دم اللہ اللہ کر
جیئے تو اس کا ہو کر جی — مرے تو اس کا ہو کر مر
تیری زباں پر ہو اس کا نام — تیرا دل ہو اُس کا گھر
ہر دم اللہ اللہ کر — ہر دم اللہ اللہ کر
تیرے قدم ہوں اس کی راہ — تیرا سر ہو اُس کا در
ڈر کر بھاگیں سب شیطاں — صرف تو اک اللہ سے ڈر
ہر دم اللہ اللہ کر — ہر دم اللہ اللہ کر

ایک حدیث اور چار نکات:

ترمذی شریف میں ہے:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

"حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: جب تم جنت کے باغوں کے پاس سے گزرو تو خوب چرو (یعنی ذکر کرو) صحابہ کرام نے عرض کیا: جنت کے باغ کیا (کہاں) ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ذکر الٰہی کے حلقے۔"

خدا کا ذکر ہے طاقت ہماری — مصلّٰی ہے ہمارا تختِ شاہی
ہماری فوج ہے اخلاقِ حسنہ — ہمارا حصن ہے ترکِ مناہی

معلوم ہوا:

۱۔ ذکرِ الٰہی کیلئے حلقے باندھنا مشروع ہے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں: ودریں حدیث دلیل است برآنکہ تحلیق برائے ذکر مشروع است۔ (اشعۃ اللمعات ۲/۱۸۷)

۲۔ ذکر کے حلقوں میں بیٹھنا مستحب ہے۔ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ہے:

قال النووی واعلم انه لما یستحب الذکر یستحب الجلوس فی حلق اهله ۔ (مرقاۃ ۵/۶۴)

"امام نووی فرماتے ہیں جس طرح ذکر مستحب ہے اسی طرح ذکر والوں کے حلقوں میں بیٹھنا بھی مستحب ہے۔"

۳۔ ذکر بالجہر افضل ہے یہی نووی فرماتے ہیں:

و قد یکون باللسان وقد یکون بالقلب وافضل منهما ما کان بالقلب واللسان ۔ (ایضاً)

"اور یہ ذکر کبھی دل کے ساتھ ہوتا ہے اور کبھی زبان کے ساتھ۔ افضل یہ ہے کہ زبان اور دل دونوں کے ساتھ ہو۔"

۴۔ جماعت والوں کی موافقت کرنی چاہیے۔ ملا علی قاری لکھتے ہیں:

وحاصل المعنیٰ اذا مررتم بجماعة یذکرون اللہ تعالیٰ فاذکروہ موافقة لهم فانهم فی ریاض الجنة ۔ (ایضاً)

"حدیث کا حاصل معنی یہ ہے جب تم ایسی جماعت کے پاس سے گزرو جو اللہ کا ذکر کر رہی ہو تو تم بھی ان کی موافقت میں اللہ کا ذکر کرو کیونکہ وہ جنت کے باغ میں ہے۔"

سب دُکھیا اس کو محبوب — اس کو پیارے دیدۂ تر
اس کو سوالی سے ہے پیار — مانگ دعائیں شام و سحر
ہر دم اللہ اللہ کر — ہر دم اللہ اللہ کر
اس کے اذن بغیر شفیع — نہ کوئی پیر نہ کوئی پیغمبر
مالک یوم الدین ہے وہ — اس کے ہاتھ میں زیر و زبر
اس عاصی گیلانی کو — آس ہے اس کی رحمت پر
ہر دم اللہ اللہ کر — ہر دم اللہ اللہ کر
ہر دم اللہ اللہ کر — نور سے سینہ روشن کر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دور و نزدیک سے حلقہائے ذکر میں آنا:

مختلف مقامات سے ذکرِ الٰہی کے لئے جمع ہونے کی فضیلت طبرانی شریف میں ہے:

عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیبعثن اللہ اقواماً یوم القیمۃ فی وجوھھم النور علیٰ منابر اللؤلؤ ویغبطھم الناس لیسوا بانبیاء ولا شھداءٍ فقال اعرابی صفھم لنا نعرفھم قال ھم المتحابون فی اللہ من قبائل شتی یستجتمعون علیٰ ذکر اللہ یذکرونہ ۔ (طبرانی بحوالہ کنز العمال ۱/۴۳۸)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن بعض قوموں کا حشر اس طرح اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ان کے چہروں میں نور چمکتا ہوگا وہ موتیوں کے منبروں پر ہوں گے لوگ ان پر رشک کرتے ہوں گے حالانکہ وہ انبیاء اور شہداء نہیں ہوں گے ایک اعرابی نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ ان کا حال بیان فرمایئے تاکہ انہیں پہچان لیں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے جو اللہ کی محبت میں مختلف قبائل سے اور مختلف جگہوں سے آکر ایک جگہ جمع ہوکر اللہ کا ذکر کرتے ہوں۔

اس حدیث مبارکہ کی مزید وضاحت مصنف تبلیغی نصاب کے کلام سے ہوتی ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

آج خانقاہوں میں بیٹھنے والوں پر ہر طرح الزام ہے کل جب آنکھ کھلے گی اس وقت حقیقت معلوم ہوگی کہ بوریوں بیٹھنے والے کیا کچھ کما کرلے گئے جب وہ ان منبروں اور بالاخانوں پر ہوں گے اور یہ ہنسنے والے گالیاں دینے والے کیا کما کرلے گئے ان خانقاہوں کی اللہ کے ہاں کیا قدر ہے جن پر آج چاروں طرف سے گالیاں پڑتی ہیں۔ یہ ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے جن میں ان کی فضیلت ہے۔ (تبلیغی نصاب فضائل ذکر)

قرب کے زینے چڑھتا جا راہِ وفا میں بڑھتا جا
شوق سے ہر دم پڑھتا جا لا الٰہ الا اللہ
تیری نفی تیرا اثبات شیطاں کے منہ پر ہے لات
شیطاں کی ہے یہی سزا لا الٰہ الا اللہ
جھوٹی دنیا سے منہ موڑ رب سے اپنا رشتہ جوڑ
کوئی نہیں ہے اس کے سوا لا الٰہ الا اللہ

اہلِ ذکر پہ حضور علیہ السلام کی نوازشات:

امام طبرانی اور ابن جریر طبری حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

قال نزلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو فی بعض بیوتہ واصبر نفسک مع الذین یدعون ربھم بالغداۃ والعشی فخرج یلتمسھم فوجد قوما یذکرون اللہ فیھم ثائر الراس وجاف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الجلد وذو الثوب الواحد فلما راهم جلس معهم وقال الحمد لله الذی جعل فی امتی من امرنی ان اصبر نفسی معهم ۔ (الحاوی للفتاویٰ للسیوطی ۱/۳۹۲)

''حضور ﷺ اپنے دولت کدہ میں تشریف فرما تھے جب یہ آیتِ کریمہ (جس کا ترجمہ یہ ہے اپنے آپ کو ان کے ساتھ روکے جو صبح وشام اللہ کا ذکر کرتے ہیں) نازل ہوئی اس آیت کے نازل ہونے پر ان لوگوں کی تلاش میں نکلے۔ ایک جماعت کو دیکھا کہ اللہ کے ذکر میں مشغول ہے۔ بعض لوگ ان میں بکھرے ہوئے بالوں والے اور خشک کھالوں والے ہیں اور بعض ایک کپڑے والے۔ جب حضور نبی کریم ﷺ نے ان کو دیکھا تو ان کے پاس بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا کہ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے میری امت میں ایسے لوگ پیدا کئے ہیں کہ خود مجھے ان کے پاس بیٹھنے کا حکم دیا جا رہا ہے۔''

ایک وہی ہے ربّ کی ذات جس کے ہاتھ ہے موت و حیات
کل کا مالک وہ تنہا لا الہ الا اللہ
غیروں سے تو مانگ نہ بھیک اس کا نہیں ہے کوئی شریک
سب منگتے ہیں اِک داتا لا الہ الا اللہ
جو وہ چاہے سو ہی ہو دکھ میں اُسی کے آگے رو
منت کر دامن پھیلا لا الہ الا اللہ

حدیث سے ذکر بالجہر پہ خوبصورت استدلال:

امام حاکم اور بیہقی ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

اکثر واذکر اللہ حتّٰی یقولوا مجنون ۔ (ایضاً)

''اللہ کا ذکر اتنا زیادہ کرو کہ لوگ تمہیں مجنون کہنے لگیں۔''

ابن شاہین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور امام بیہقی حضرت ابو جوزا رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

اکثر واذکر اللہ حتی یقول المنافقون انکم مراؤن ۔ (ایضاً ۱/۳۹۰)

''اللہ کا ذکر اس قدر کثرت کے ساتھ کرو کہ منافق لوگ تمہیں ریاکار کہیں۔''

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ان دونوں حدیثوں کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

ووجہ الدلالۃ من ھذا والذی قبلہ ان ذالک انما یقال عند الجھر دون الاسرار ۔ (ایضاً)

اس حدیث سے اور پہلی حدیث سے بھی ذکر بالجہر پر استدلال کیا جا سکتا ہے کہ مجنون اور ریاکار تب ہی کہا جائے گا جب ذکر بالجہر ہو نہ کہ خفی ہو۔ تبلیغ نصاب میں ان دونوں حدیثوں کو نقل کرنے کے بعد لکھا ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ منافقوں یا بیوقوفوں کے ریاکار کہنے سے ایسی بڑی دولت نہ چھوڑنی چاہیے بلکہ اس کثرت سے اور اہتمام سے ذکر کرنا چاہیے کہ لوگ تمہیں پاگل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سمجھ کر تمہارا پیچھا چھوڑ دیں اور مجنوں تب ہی کہا جائے گا جب نہایت ہی زور سے ذکر کیا جائے۔ آہستہ میں یہ بات نہیں ہو سکتی۔

(بحوالہ کنز العمال ۱/۴۳۷)

قارئینِ کرام! اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ذکر بالجہر کرنے پر ریا کار کہنے والا منافق ہے۔ یاد رکھئے کسی کے ریا کار کہنے سے ذکر بالجہر کا چھوڑنا بھی ریا (دکھاوا) ہے۔

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ہے:

و ینبغی لا یترك الذکر باللسان مع القلب بالا خلاص خوفا من ان یظن به الریاء وقد نقل عن الفضیل ترك العمل لا جل الناس

''ذکر بالجہر جو خلوص سے ہو اس خوف سے کہ ذکر بالجہر پر ریا کا گمان کیا جائے گا (ترک نہ کیا جائے کیونکہ) کسی عمل کو لوگوں کی وجہ سے چھوڑنا بھی ریا ہے۔''

غور سے سُن تو میرے بھائی — شرک ہے دوزخ کی کھائی
دروازہ ہے جنت کا لا الٰہ الا اللہ
گیلانی کیا ڈرنا ہے — آخر اِک دن مرنا ہے
کھل کر یہ پیغام سنا لا الٰہ الا اللہ — لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ذکرِ الٰہی کرنے سے پہاڑ، آسمان اور زمین بھی خوش ہوتے ہیں:

امام بیہقی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

ان الجبل ینادی الجبل باسمه یا فلان هل مربك الیوم لله ذاکر فان قال نعم استبشر ۔

(الحاوی للفتاوی ۱/۳۹۱)

''ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ کا نام لے کر پکارتا ہے، اے فلاں کیا آج تم پر کوئی اللہ کا ذکر کرنیوالا گذرا ہے اگر وہ پہاڑ ہاں میں جواب دے تو یہ دوسرا پہاڑ خوش ہو جاتا ہے۔''

☆ ابن ابی الدنیا حضرت ابو عبید سے روایت کرتے ہیں:

ان المؤمن اذا مات نادت بقاع الارض عبد الله المؤمن مات فتبکی علیه الارض والسماء فیقول الرحمن ما یبکیکما علیٰ عبدی فیقولون ربنا لم یمش فی ناحیة منافط الاو هو یذکرك ۔

(ایضاً)

''جب کوئی بندۂ مومن مرجاتا ہے زمین پکارتی ہے کہ اللہ کا بندہ وفات پا گیا تو زمین اور آسمان دونوں رو پڑتے ہیں تو اللہ تعالیٰ زمین اور آسمان سے رونے کی وجہ پوچھتا ہے تو زمین و آسمان جواب دیتے ہیں۔ اے اللہ! جب بھی یہ بندہ کسی کونے پر گزرتا تو تیرا ذکر کرتا۔''

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ان احادیث پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ووجه الدلالة من ذالك ان سماع الجبال والارض للذكر لا يكون الا عن الجهربه ۔ (ایضاً)

ان احادیث سے ذکر بالجہر پر یوں استدلال کیا جاتا ہے کہ زمین وآسمان تب ہی ذکر سنیں گے جب ذکر جہراً ہوگا۔

خدا ہم تیرے در پہ آئے ہوئے — زمانے کے ہم ہیں ستائے ہوئے

تجھی سے ہیں بس لو لگائے ہوئے — کرم ہم پہ کر دے تو رب کریم

کَرِیْمْ کَرِیْمْ کَرِیْمْ کَرِیْمْ

ذکر بالجہر پہ مزید حوالہ جات:

تفسیر روح المعانی میں ہے:

والذى عليه نص الامام النووى فى فتاواه ان الجهر حيث لا محذور شرعا مشروع مندوب اليه بل هو افضل من الاخفاء من مذهب الامام الشافعي وهو ظاهر مذهب الامام احمد واحدى الروايتين عن مالك بنقل الحافظ ابن حجر فى فتح البارى وهو قول قاضى خان فى فتاواه فى ترجمة مسائل كيفية القراة وقوله فى غسل الميت ويكره رفع الصوت بالذكر فالظاهر انه لمن يمشى مع الجنازة كما هو مذهب الشافعية لا مطلقا كما تفهمه عبارة البحر الرائق وغيره وهو قول الاما مين فى تكبير عيد الفطر كا لا ضحى ورواية عن الامام ابى حنيفة نفسه رضى الله عنه بل فى مسنده رضى الله عنه ما ظاهر استحباب الجهر بالذكر مطلقا ۔ (۱۴۸/۱۶)

''امام نووی نے اپنے فتاویٰ میں جس بات پر تصریح کی ہے وہ یہ ہے کہ جب کوئی مانع شرعی نہ ہو تو جہر بالذکر نہ صرف مندوب بلکہ اخفاء سے افضل ہے جس طرح امام شافعی کا مذہب ہے اور یہی امام احمد کا مذہب ہے اور حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں امام مالک کا یہی قول نقل کیا ہے اور قاضی خان نے بھی اپنے فتاویٰ میں یہی قول کیا ہے البتہ باب غسل المیت میں کہا ہے کہ ذکر بالجہر مکروہ ہے امام قاضی خان کا قول صرف جنازہ کے ساتھ خاص ہے۔ جیسے امام شافعی کا مذہب ہے اور انہوں نے مطلقاً ذکر بالجہر سے منع نہیں کیا جیسے صاحب بحر الرائق نے سمجھا ہے اور عید الفطر کی تکبیرات بھی عید الاضحیٰ کی طرح ہیں یہی امام یوسف اور محمد کا مذہب ہے اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا بھی۔ ایک روایت میں یہی مذہب ہے بلکہ مسند امام اعظم سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ذکر بالجہر کو مطلقاً مستحب قرار دیتے ہیں۔'' معلوم ہوا کہ:

۱۔ چاروں آئمہ ذکر بالجہر کے قائل ہیں۔

۲۔ امام اعظم مطلقاً ذکر بالجہر کو مستحب قرار دیتے ہیں۔

۳۔ قاضی خان مطلقاً ذکر بالجہر کو مکروہ نہیں کہتے۔

۴۔ امام یوسف اور محمد رحمۃ اللہ علیہما عیدین میں جہر بالتکبیر کے قائل ہیں اور امام اعظم کا بھی ایک قول یہی ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پڑھیں علم دیں ہم بڑے شوق سے
کریں محنتیں ہم بڑے ذوق سے
رہیں بچتے ہم جہل کے طوق سے
ہمیں دولت علم دے اے علیم

عَلِیْمٌ عَلِیْمٌ عَلِیْمٌ عَلِیْمٌ

عبارات فقہاء اور ذکر بالجہر:

قاضی خان فقہاء احناف میں بلند مقام رکھتے ہیں۔ طبقہ ثالثہ سے یعنی مجتہد فی المسائل تھے وہ فرماتے ہیں:

ولا بأس بالتسبيح والتهليل وان رفع صوته بذالك . (فتاویٰ قاضی خان)

کلمہ اور تسبیح کو بلند آواز کے ساتھ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

☆ فتاویٰ عالمگیری فقہ حنفی کی وہ مستند کتاب ہے جس کو ہندوستان کے تین یا پانچ سو جید علماء کرام نے ملا نظام الدین کی قیادت میں مرتب کیا۔ ان تمام احناف علماء کا متفقہ فیصلہ یہ ہے کہ ان لا يرفع فيه الصوت من غير ذكر الله (عالمگیری ۵/۳۲۱) مساجد میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کے سوا اور کوئی آواز بلند نہ کی جائے۔

کریں عمر بھر ہم اطاعت تیری
رہے دل میں قائم جلالت تیری
ہمہ وقت ہو بس عنایت تیری
حفاظت میں رکھ اپنے ہم کو حفیظ

حَفِيْظٌ حَفِيْظٌ حَفِيْظٌ حَفِيْظٌ

صاحب فتاویٰ شامی کے استاد اور ذکر بالجہر:

فاما حلق الذكر والجهر به وانشاد القصائد فقد جاء في الحديث ما اقتضى طلب الجهر نحو وان ذكرني في ملاء ذكرته في ملاء خير منه رواه البخاري ومسلم والترمذي والنسائي وابن ماجه رواه احمد بنحوه باسناد صحيح وزاد في اخره قال قتادة واليه اسرع والذكر في ملاء لا يكون الا عن جهر وكذا حلق الذكر وطواف الملائكة بها وما ورد فيها من الاحاديث فان ذالك انما يكون في الجهر بالذكر وهناك احاديث اقتضت طالب الاسرار والجمع بينهما بان ذالك يختلف باختلاف الاشخاص والاحوال كما جمع بين الاحاديث الطالبة للجهر بالقرائة والطالبة للاسرار بها ولا يعارض ذالك خير الذكر الخفي لا نه حيث خيف الرياء او تأذى المسلمين او النيام ذكر بعض اهل العلم انه افضل حيث خلا مما ذكر لا نه اكثر عملا ولتعدى فائدته الى السامعين ويوقظ قلب الذاكر فيجمع همه الى الفكر ويصرف سمعه اليه ويطرد النوم ويزيد النشاط . (الحاوی للفتاویٰ: ۱/۳۸۹)

''ذکر کے لئے حلقہ باندھنا اور ذکر بالجہر کرنا اور انشاد قصائد پڑھنا بہر حال جائز ہے کیونکہ اس میں وہ احادیث وارد ہیں جو جہر کا اقتضاء کرتی ہیں۔ جیسے بخاری و مسلم، ترمذی و نسائی و ابن ماجہ اور احمد نے اسناد صحیح سے روایت کیا کہ اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو مجھے جماعت میں یاد کرتا ہے میں اسے اس سے بہتر جماعت میں یاد کرتا ہوں اور جماعت کے ساتھ ذکر بغیر جہر کے متصور نہیں اسی طرح ذکر کے لئے حلقہ بنانا اور ملائکہ کا اس کے گرد طواف کرنا سوا جہر کے متصور وممکن نہیں، اور سرّ کے بارے میں بھی حدیثیں وارد ہیں اور ان احادیث میں تطبیق اسی طرح ہے کہ سر اور جہر اشخاص اور اوقات کے اختلاف سے مختلف ہوتا ہے جس طرح سر اور جہر کی قراۃ کی حدیثوں میں تطبیق دی گئی ہے اور اس کے معارض وہ حدیث نہیں ہے جس میں ہے کہ بہترین ذکر بالسر ہوتا ہے۔

کیونکہ اس کا محمل یہ ہے کہ جب ریاء کا خوف ہو یا مسلمانوں کو ایذا ہو یا نیند میں خلل ہو اور بعض اہلِ علم نے فرمایا کہ جب ان امور سے خالی ہو تو ذکر بالجہر افضل ہے کیونکہ اس میں عمل زیادہ ہے اور اس کا فائدہ سامعین تک پہنچتا ہے اور ذاکر کے دل کو بیدار کرتا ہے اور اس کے ذہن کو فکر کی طرف راجع کرتا ہے اور سرور کو زیادہ کرتا ہے۔''

خطا کار ہیں اور گناہگار بھی ۔۔۔ سیاہ کار ہیں اور بدکار بھی
معافی کے ہیں ہم طلب گار بھی ۔۔۔ تو کر رحم ہم پر کہ تو ہے رحیم

رَحِیْمٌ رَحِیْمٌ رَحِیْمٌ رَحِیْمٌ

فتاویٰ بزازیہ اور ذکر بالجہر:

قال فی الفتاویٰ لا یمنع من الجھر بالذکر فی المساجد احترازاً عن دخول تحت قولہ تعالیٰ ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ ان یذکر فیھا اسمہ کذا فی البزازیۃ ونص الشعرانی فی ذکر الذاکر المذکور والشاکر للمشکور واجمع العلماء سلفا وخلفاً علیٰ استحباب ذکر اللہ جماعۃ فی المساجد وغیرھا من غیر نکیر الا ان یشوش جھرھم بالذکر علیٰ نائم او مصل او قاریٔ للقرآن کما فی کتب الفقہ ۔ (الشیخ احمد طوطاوی، طحطاوی شرح مراقی الفلاح صفحہ ۱۷۴)

''فتاویٰ بزازیہ میں ہے کہ مساجد میں ذکر سے نہ روکا جائے تاکہ قرآن مجید کی آیت کریمہ (ترجمہ) اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ تعالیٰ کی مسجدوں میں اللہ کے ذکر سے روکے' کے تحت داخل ہونا لازم نہ آئے امام شعرانی نے ذکر الذاکر میں تصریح فرمائی ہے کہ تمام اگلے اور پچھلے علماء کا اس پر اجماع ہے کہ مساجد میں جماعت کے ساتھ ذکر بالجہر بغیر کسی انکار کے مستحب ہے سوائے اس کے کہ جہر سے کسی کی نیند' نماز اور قرات میں خلل پڑے۔ اسی طرح کتب فقہ میں ہے۔''

مفسرینِ کرام اور ذکر بالجہر:

تفسیر روح البیان میں ہے:

الذکر برفع الصوت جائز بل مستحب اذلم یکن عن ریاء لیغتنم الناس باظھار الدین ووصول برکۃ الذکر الی السامعین فی الدور والبیوت والحوانیت ویوافق الذاکر من سمع صوتہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وشهده يوم القيمة كل رطب ويابس سمع صوته (الى) وان كان من العوام فالجهر في حقه اولى واذا كانو مجمعين على الذكر فالاولى فى حقهم رفع الصوت بالذكر فلكل واحد ثواب ذكر نفسه وسماع ذكر رفقائه ۔ (۱۴۷/۲)

''لہذا آواز سے ذکر کرنا جائز بلکہ مستحب ہے جبکہ ریا سے نہ ہوتا کہ دین کوظاہر کرنے والے لوگ زیادہ ہوں اور ذکر کی برکت سامعین تک گھروں اور دکانوں میں پہنچ جائے اور جو بھی ذکر کو سنے وہ ذکر کرنے والوں کی موافقت بھی کرتا ہے اور قیامت کے دن ہر تر اور خشک چیز ذاکر کی آواز سننے پر گواہی دے گی۔ اگر ذاکر عوام الناس میں سے ہوتو ذکر بالجہر اس کے حق میں اولیٰ ہے اور اگر لوگ جمع ہوں تو ان کے حق میں بلند آواز سے اور پوری قوت سے ذکر اولیٰ ہے کیونکہ ذکر بالجہر کو پردہ ہٹانے میں زیادہ تاثیر ہے اور ثواب کے لحاظ سے ہر ایک ذکر کرنیوالے کے لئے دو ثواب ہیں۔ ایک ذکر کرنے کا اور دوسرا سننے کا۔''

خطاؤں گناہوں سے کر در گزر — معاصی سے ہم کو بچا عمر بھر
بھٹکتے رہیں اب نہ ہم در بدر — تجھے یہ سب حاصل ہے قدرت قدیر
قَدِيْرٌ قَدِيْرٌ قَدِيْرٌ قَدِيْرٌ

رہیں ہم عمل پیرا قرآن پر — مریں آپ کے حکم و فرمان پر
تو کر سب کا خاتمہ ایمان پر — معاصی ہیں وارث کے بے حد غفور
غَفُوْرٌ غَفُوْرٌ غَفُوْرٌ غَفُوْرٌ

تفسیر صاوی کا حوالہ

و هل الافضل الذكر مع الناس او الذكر في خلوة والحق التفصيل وهو ان كان الانسان ينشط وحده ولم يكن مدعوا من الله لهداية الناس فالخلوة في حقه افضل والافذكره مع الناس افضل اما ينشطه او لتقتدى الناس نسأل الله ان يجعلنا من اهل ذكره ۔ (صاوی)

''کیا لوگوں کے ساتھ ذکر کرنا افضل ہے یا خلوت میں ذکر کرنا افضل ہے حق یہ ہے کہ اس میں تفصیل ہے اگر اسے خلوت میں سرور آتا ہے اور لوگوں کی ہدایت پر مامور نہ ہوتو خلوت میں ذکر کرنا افضل ہے ورنہ لوگوں کے ساتھ ذکر کرنا افضل ہے تاکہ سرور حاصل ہو اور لوگ اقتداء کریں ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ ہمیں اپنے ذاکرین میں سے بنا لے۔''

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے ''نتیجة الفكر فى الذكر'' کے نام سے ذکر بالجہر کے جواز واستحباب پر تقریباً آج سے پانچ سو سال پہلے ایک رسالہ تصنیف فرمایا۔ اس رسالہ میں علامہ سیوطی نے ۲۵ احادیث سے ذکر بالجہر کے جواز واستحباب پر استدلال کیا ہے اور ساتھ ساتھ منکرین کو جن آیات سے شبہ ہوتا ہے اس کا جواب بھی دیا ہے میں صرف علامہ سیوطی کے رسالہ سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ذکر بالجہر کے سوال و جواب کو قارئین کی خدمت میں فائدہ کے لئے لکھ دیتا ہوں۔

سوال: الحمد لله و كفىٰ وسلام علىٰ عباده الذين اصطفىٰ سالت اكرمك الله عما اعتاده السادة الصوفية من عقد حلق الذكر والجهر به فى المساجد ورفع الصوت بالتهليل وهل ذالك مكروه ام لا۔

الجواب: انه لا كراهة فى شىءٍ من ذالك يختلف با ختلاف الاحوال والاشخاص كما جمع النووى بمثل ذالك بين الاحاديث الواردة باستحباب الجهر بقراة القرآن والاحاديث الواردة با ستحباب الاسرار بهما۔ (جلال الدين سيوطى الحاوى للفتاوى ۱/۳۸۹)

''سوال: حمد وصلوٰۃ کے بعد واضح ہو کہ آپ سے یہ سوال ہے کہ صوفیاء کرام کا معمول یہ ہے کہ وہ مساجد میں حلقہ بنا کر بلند آواز سے کلمہ وغیرہ کا ذکر کرتے ہیں کیا یہ مکروہ ہے یا نہیں؟

جواب: ذکر بالجہر میں کسی قسم کی کراہت نہیں ہے کیونکہ بعض احادیث ذکر بالجہر کا تقاضا کرتی ہیں اور بعض ذکر بالسر کا۔ ان میں تطبیق اس طرح ہے کہ مختلف احوال اور اشخاص کے لحاظ سے حکم ہوتا ہے جس طرح امام نووی نے قرآن کریم کے سراور جہر پڑھنے کے احکام میں تطبیق فرمائی ہے۔''

جس راہ پہ چلنے سے حاصل ہو ظفر مندی ۔۔۔ وہ راہ صداقت کا یارب مجھے دکھلا دے

تفسیر روح المعانی کا حوالہ:

و اختار بعض المحققين ان المراد دون الجهر البالغ او اللزائد علىٰ قدر الحاجة فيكون الجهر المعتدل والجهر علىٰ قدر الحاجة فيكون الجهر المعتدل والجهر بقدر الحاجة داخلا فى المامور به فقد صح ما يزيد علىٰ عشرين حديثا فى انه صلى الله عليه وسلم كثيرا ما كان يجهر بالذكر۔ (۱۶/۱۴۸)

''اور بعض محققین کا مسلک ہے کہ قرآن کریم میں جہر مفرط یا ضرورت سے زائد جہر سے منع کیا گیا ہے پس جہر متوسط اور بقدرِ ضرورت جہر شرعاً مامور بہ ہوگا' کیونکہ بیس سے زائد احادیث سے ثابت ہے کہ حضور ﷺ ذکر بالجہر کثرت سے کرتے۔''

قال بعض اهل العلم ان الجهر افضل لانه اكثر عملا لتعدى فائدته الى السامعين۔ ويوقظ قلب الذاكر فيجمع همه الى الفكر ويصرف سمعه اليه ويطرد النوم ويزيد النشاط۔

''بعض اہل علم نے کہا ہے ذکر بالجہر افضل ہے اور اس کا فائدہ سامعین تک پہنچتا ہے اور ذاکر کے قلب کو بیدار کرتا ہے اور اس کی ہمت فکر کی طرف راجع کرتا ہے اور اس کی سماعت کو ذکر کی طرف پھیرتا ہے اور نیند کو دور کرتا ہے سرور کو زیادہ کرتا ہے۔'' (فتاویٰ شامی: ابن عابدین شامی ۱/۶۱۸)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تو وہ مالک ہے جو چاہے سو کرے
جس کو چاہے دے جسے چاہے نہ دے

تو وہ داتا ہے کہ دینے کے لیے
در تیری رحمت کے ہر دم ہیں کھلے

اے ہمارے پالنے والے خدا
خوبیِ دارین کر ہم کو عطا

ہے ہماری بندگی تیرے لیے
اور قربانی میری تیرے لیے

میں تیرا عاجز ہوں بندہ تو میرا غمخوار ہے
تو ہی مالک تو ہی رازق تو ہی پالنہار ہے

بزرگانِ دین اور ذکر بالجہر:

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اشعۃ اللمعات ۲/۸۷ پر لکھتے ہیں:

دیگر بدانکہ جہر مذکور مشروع است بے شبہ چنانچہ در حدیث آمدہ است کہ من ذکرنی فی ملاء مقابل من ذکرنی فی نفسہ۔ از ادلہ آن است قول حق سبحانہ وتعالیٰ کذکرکم اباء کم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما میگوید کہ شناختم من برگشتم مردم را از نماز در عہد رسول اللہ ﷺ مگر بذکر۔

ذکر بالجہر بے شک مشروع ہے جس طرح حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو مجھے جماعت میں یاد کرے (حدیث کا یہ ٹکڑا) مقابل ہے (حدیث شریف کے ان الفاظ کا) جو مجھے نفس (دل) میں یاد کرے۔ ذکر بالجہر کے دلائل میں سے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے (اللہ کو یاد کرو) جس طرح تم اپنے آباؤ اجداد کا تذکرہ کرتے ہو اور ذکر بالجہر کے دلائل میں سے یہ حدیث شریف بھی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں زمانہ نبوی میں لوگوں کی نماز سے فراغت کو بلند آواز کے ساتھ ذکر کرنے سے پہچانتا تھا۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی مزید فرماتے ہیں:

بہ تحقیق جہر کردہ است آنحضرت باذکار وادعیہ در مواطن کثیرہ چنانچہ در حفر خندق وحمل سنگ وخشت برائے مسجد وجز آن ہمچنیں آنچہ آمدہ است از سلف صحابہ ومن بعدہم وہمہ اینہا دلالت دارد بر جواز جہر واجتماع برائے ذکر۔

"حضور ﷺ نے کثیر مقامات پر ذکر بالجہر کیا ہے جس طرح خندق کھودنے پر مسجد کے لئے پتھر اور اینٹ اٹھانے کے موقع پر اور اس کے علاوہ بھی، اسی طرح صحابہ اور تابعین سے بھی جہر منقول ہے اور یہ تمام دلائل ذکر بالجہر کے جواز اور ذکر کے لئے اجتماع کے جواز پہ دلالت کرتے ہیں۔"

☆ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی فرماتے ہیں: حقیقت ذکر جہر وحق آں است کہ انکار آں سفاہت واضح است:

و کنا نعرف انقضاء صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالذکر ۔ (فتاویٰ عزیزیہ صفحہ ۱۷۰)

"اور حق یہ ہے کہ ذکر بالجہر سے انکار جہالت ہے (کیونکہ حدیث میں ہے) ہم رسول اللہ ﷺ کی نماز کے اختتام کو ذکر سے پہچانتے تھے۔"

شاہ عبدالعزیز مزید لکھتے ہیں:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

و دیگر حقیقت ذکر جہر و حق آں است کہ انکار آں سفاہت واضح است در قرآن ذکر صریح است ما اذن اللہ لشیء ما اذن یعنی تغنی بالقرآن بجہریت و در تلبیہ حج آمدہ الحج العج والشج ای رفع الصوت بالتلبیہ و اراقۃ الدم و قرآن و افضیلت معروف است و کنا نعرف استقضاء صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالذکر و فضل الذکر الذی یسمعہ الحفظۃ بسبعین ضعفاً۔ و بنا طریقہ چشتیہ اویسیہ و قادریہ کہ ہمہ پیرانِ ما اند بر ذکر جہر است۔

(حضرت شاہ عبدالعزیز فتاویٰ عزیزیہ صفحہ ۱۷۰)

''حق یہ ہے کہ ذکر بالجہر سے انکار جہالت ہے کیونکہ تلاوتِ قرآن میں صریح ذکر بالجہر ہے اور اس باب میں اللہ تعالیٰ نے جو اجازت دی ہے وہ کسی باب میں نہیں دی یعنی اس میں تغنی بھی جائز ہے اور تلبیہ اور حج کے بارے میں حدیث وارد الحج والعج والشج کے ساتھ آواز بلند کرنا۔ نیز حدیث میں ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی نماز کے اختتام کو ذکر بالجہر سے پہچانتے تھے اور جس ذکر کو فرشتے سنیں اس کی فضیلت اس ذکر پر ستر درجہ ہے جس کو وہ نہ سنیں اور طریقہ چشتیہ، اویسیہ اور قادریہ کی بناء ذکر بالجہر پر ہے۔ یہ سب ہمارے پیر ہیں۔''

بے کسوں اور بے بسوں کو ہے تیرا ہی آسرا
پار کر بیڑا ہمارا دو جہاں میں اے الٰہ

ہم تیرے در کے گدا ہیں تو ہمارا بادشاہ
دولتِ دنیا ہو نہ ہو کر دین کی دولت عطا

ہم گناہ گاروں کا پردہ حشر میں رہ جائے کاش
ہم غلام اُن کے ہیں جن کی ذات پردہ پوش ہے

صدقہ تیری عزت و اجلال کا
صدقہ پیغمبر اور ان کی آل کا

بخش دے خطائیں ہماری اور اپنا رحم کر
زندہ رکھ اسلام پر ہو خاتمہ ایمان پر

تیرے عاصی کی ہے ہر دم تجھ سے یہ التجا
معاف کر اس کے گناہ اور نارِ دوزخ سے بچا

مخالفین اور ذکر بالجہر (بعد الصلوٰۃ)

تیسیر الباری شرح بخاری میں علامہ وحید الزمان (غیر مقلد) لکھتے ہیں:

نماز کے بعد جہر کے ساتھ ذکرِ الٰہی بدعت نہیں کیونکہ عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے خبر دی ہے کہ فرض نماز کے بعد آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ذکر جہر کے ساتھ کرنا جاری تھا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مجھ کو تو لوگوں کا نماز سے فارغ ہونا اسی ذکر کی آواز سے معلوم ہوتا۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ پکار کر یعنی جہر کے ساتھ ذکر الٰہی کرنا بدعت نہیں ہے جیسے بعض لوگوں نے سمجھا ہے۔

(تیسیر الباری ش...)

فتاویٰ دیوبند اور علماء دیوبند کے چند فتاویٰ ذکر بالجہر کے متعلق ملاحظہ ہوں۔ فتاویٰ دار العلوم دیوبند ۲/ ۱۶۹ پر مفتی عزیز الرحمٰن سے سوال کیا گیا:

سوال: بعد جماعت فرضوں کے سلام پھیرتے ہی لا الٰہ الا اللہ با آواز بلند کہنا کیسا ہے؟

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جواب: یہ بھی جائز ہے لیکن خفیہ پڑھنا افضل ہے۔

اسی فتاویٰ کے محشی جواز پر مندرجہ ذیل حدیث سے استدلال کرتے ہیں:

وعن المغيرة بن شعبة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول في دبر كل صلاة مكتوبة لا اله الا الله وحده لا شريك له ۔ (الحديث)

''مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ ہر فرض نماز کے بعد لا الہ الا اللہ (تا آخر) کا ذکر کرتے تھے۔''

☆ مفتی کفایت اللہ دیوبندی (صدر جمعیت علماء ہند) سے سوال کیا گیا۔

سوال: جماعت کے ختم ہوتے ہی کلمہ طیبہ کا ذکر بالجہر کیا کرتے ہیں تین مرتبہ اس طرح لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یہ جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اس طرح نماز کے بعد کلمہ طیبہ کو بلند آواز سے پڑھنے کی رسم درست نہیں مگر اتنی آواز سے کہ کسی کی نماز میں خلل نہ آئے۔ (کفایت المفتی ۲/ ۴۸) ایک اور جگہ یہی مفتی صاحب ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں:

سوال: زید کہتا ہے ذکر جلی حرام ہے اور عمر کہتا ہے ذکر جلی جائز ہے۔

جواب: ذکر جلی (بالجہر) جائز ہے اور مشائخ صوفیہ کا معمول و متوارث ہے احادیث کثیرہ سے اس کا ثبوت ہوتا ہے جس موقع میں کہ شریعت نے خود ذکر جلی مقرر فرمایا ہے اس کے اندر تو کلام ہی نہیں کر سکتا۔ جیسے اذان، تکبیر، تلبیہ، حج، تکبیر تشریق وغیرہ کہ سب اذکار ہیں اور جہر سے ہی ثابت ہیں ہاں جن مواقع میں کہ شریعت سے ثبوت نہیں وہاں اگر کوئی وجہ عارضی مانع نہ ہو تو نفس حکم یہ ہے کہ جائز ہے اگر کوئی عارضی مانع موجود ہو تو ناجائز ہو جائے گا۔ موانع عارضیہ کی مثال یہ ہے کہ ذاکر کے جہر سے کسی سونے والوں کو تکلیف ہو یا کسی نماز پڑھنے والے کی نماز میں خلل پڑتا ہو یہ ذکر کرنے والا جہر کو ضروری یا لازم سمجھے وغیرہ۔ (کفایت المفتی ۲/ ۴۸)

میں نور کے تڑکے میں جس وقت اُٹھا سو کر
اللہ کی رحمت کے دروازے کھلے پائے
آئی تھی صدا پیہم جو مانگنے والا ہو
ہاتھ اپنی عقیدت کے آگے میرے پھیلائے
جو رزق کا طالب ہو میں رزق اُسے دوں گا
جو طالب جنت ہو وہ جنت کی طلب لائے
جس جس کو گناہوں سے بخشش کی تمنا ہو
وہ اپنے گناہوں کی کثرت سے نہ گھبرائے
وہ مائل توبہ ہو میں مائل بخشش ہوں
میں رحم سے بخشوں گا وہ شرم سے پچھتائے
یہ سن کے ہوئے جاری آنکھوں سے میری آنسو
قسمت ہے محبت میں رونا جسے آ جائے
آقائے گدا پرور سائل ہوں تیرے در پر
میں اور تو کیا مانگوں تو ہی مجھے مل جائے

''حکیم الامت اور مجدد الملت'' کا فتویٰ

مولوی اشرف علی تھانوی صاحب کا علماء و عوام دیوبند میں جو مرتبہ و مقام ہے وہ ساری دنیا جانتی ہے کہ وہ ان کے نزدیک حکیم الامت اور مجدد الملت مانے جاتے ہیں ذکر بالجہر کے بارے میں ان کی تصریحات ملاحظہ فرمائیں:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

"ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث (ان رفع الصوت بالذکر ... بخاری) سے مشروعیت جہر واضح ولائح ہے۔" (امداد الفتاویٰ ۴/۲۷۱)

ان سے سوال کیا گیا:

سوال: طریقہ شاذلیہ میں ذکر جلی بافراط لوگوں کو لے کر کھڑے ہو کر کرتے ہیں، جائز ہے یا نہیں:

جواب: ذکر دو قسم پر ہے ماثور و غیر ماثور: ماثور وہ ہے جس کو شارع علیہ السلام نے بالجہر یا بالاخفاء معین کر دیا ہے۔ مثل اذان و اقامت و تکبیرات و قرآۃ فی الصلوٰۃ و تشہد و تسبیحات وغیرھا اس کا حکم تو اتفاقاً یہ ہے کہ جس طور پر معین کر دیا اسی طرح چاہیے غیر ماثور دو نوع ہے۔ جہر و خفی۔ خفی بالاتفاق جائز ہے جہر میں دو قول ہے بعض کے نزدیک مشروع بعض کے نزدیک غیر مشروع۔ غیر مشروع کہنے والوں کے دو قول ہیں بعض کے نزدیک حرام اور بعض کے نزدیک مکروہ۔ مشروع کہنے والوں کے تین قول ہیں۔ بعض کے نزدیک جہر افضل ہے بعض کے نزدیک خفی رخصت اور بعض کے نزدیک خفی عزیمت اور افضل، جہر رخصت۔ بعض کے نزدیک دونوں فی نفسہ مساوی لیکن بعض وجوہ سے بعض موقع پر جہر افضل ہے اور بعض مواقع پر اخفاء اولیٰ ہے۔ دلائل قائلین خیرت و کراہت کے یہ ہیں۔

قال اللہ ادعوا ربکم تضرعاً و خفیۃً ۔ (الآیۃ)

و عن ابی موسیٰ اشعری قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فجعل الناس یجھرون بالتکبیر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یایھا الناس اربعوا علیٰ انفسکم انکم لا تدعون اصم وغائباً ۔

آیت اور حدیث میں صیغہ امر ہے اور مطلق امر وجوب کیلئے ہے اور ضد واجب حرام یا مکروہ ہوتی ہے علیٰ اختلاف اہل الاصول فی الدر المختار فی بحث الجھر بالتکبیر وعدمہ یوم الفطر ھکذا: وجہ الاوّل ان رفع الصوت بالذکر بدعۃ فیقصر علی مورد الشرع ۔

دلائل مجوزین کے یہ ہیں:

قال اللہ تعالیٰ ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ ان یذکر فیھا اسمہ وسعیٰ فی خرابھا ۔ (الآیۃ)

اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو مساجد میں اللہ کے ذکر سے روکے اور ان کو ویران کرنے میں کوشش کرے ظاہر ہے کہ منع ذکر بدون اطلاع ذکر ممکن نہیں اور اطلاع بدون جہر غیر متصور ہے۔

و عن عبد اللہ بن الزبیر کان رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا سلم من الصلوٰۃ یقول بصوتہ الا علیٰ لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علیٰ کل شیءٍ قدیر الیٰ آخر الحدیث ۔ (رواہ مسلم)

حضرت عبد اللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ سلام پھیرنے کے بعد بلند آواز سے لا الٰہ الا اللہ آخر تک۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پڑھتے۔

و فی روایة للنسائی عن عبد الرحمن ابن ابزی عن ابیه قال کان یقول اذا سلم سبحان الملك القدوس ثلثاً ویرفع صوته بالثالثة ۔ (مشکوٰة)

حضرت عبدالرحمٰن ابن ابزی رضی اللہ عنہما اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ وتر سے سلام پھیرنے کے بعد سبحان الملک القدوس پڑھتے اور تیسری مرتبہ آواز بلند فرماتے۔

و عن ابن عباس ان رفع الصوت بالذکر حین ینصرف الناس من المکتوبة کان علیٰ عهد النبی صلی الله علیه وسلم ۔ (رواه البخاری)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عہدِ رسالت میں فرض نمازوں کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنے کا معمول تھا۔

ان احادیث سے مشروعیت جہر واضح ولائح ہے پھر علماء اصول کے اختلاف کی وجہ سے کہ حضور ﷺ کے فعل کا ادنیٰ درجہ اباحت یا استحباب اس میں مختلف ہوئے۔ بعض نے ثبوت عن الشارع کو دلیلِ اباحت ٹھہرایا اور بوجہ حدیث خیر الذکر خفی خفی کو افضل کہا بعض نے نفس ثبوت عن الشارع کو دلیل استحباب افضلیت ٹھہرایا۔ (امدادالفتاویٰ صفحہ ۱۵۵)

یا رب تو دو جہاں کا پروردگار ہے
تیرے کرم سے گلشنِ کن پر نکھار ہے
رعنائی چمن یہ بہاروں کا بانک پن
تیرے جمال و حُسن کا آئینہ دار ہے
ہر ذرّہ تیری قدرتِ کامل کا شاہکار
قائم تجھی سے گردشِ لیل و نہار ہے
شہ کو گدا کرے تو گدا گر کو بادشاہ
تو بزمِ کائنات میں ذی اختیار ہے
روشن ہیں تیرے نور سے قلب ونظر میرے
اور تیرا ذکر وجہِ سکون و قرار ہے
عاصی ہے پُر خطا ہے گناہ گار ہے قمر
بخشش کا تجھ سے حشر میں امیدوار ہے

گنگوہی صاحب کا فتویٰ

مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب سے پوچھا گیا:

سوال: ذکر بالجہر مذہب حنفیہ میں جائز ہے یا نہیں مدلل ارقام فرمائیں۔

جواب: ذکر جہر میں حنفیہ کی کتب میں روایات مختلفہ ہیں کسی سے کراہت ثابت ہے غیر محل ثبوت میں اور بعض سے جواز ثابت ہوتا ہے اور یہی راجح ہے اور اس کی دلیل طلب کرنا بے سود ہے کیونکہ مجتہدین کے خلاف ہے سو اب کون فیصلہ کرسکتا ہے۔ مگر جواز کی دلیل یہ ہے:

قال الله تعالیٰ اذکر ربك تضرعاً وخیفة ودون الجهر من القول ۔ دون الجهر بھی جہر ہے کہ ادنیٰ درجہ ہے۔

قال علیه السلام اربعوا علیٰ انفسکم الحدیث اور یہ ذکر بھی جہر ہے رفق کو فرمایا گلہ پھاڑنے سے منع کیا ہے مطلق

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آیات اور حدیث بہت جواز پر دال ہیں۔ دوسری جگہ ہے:

سوال: ذکر جہر افضل ہے یا خفی بادلائل ارقام فرمائیں؟

جواب: دونوں میں فضیلت ہے کسی وجہ سے جہر افضل ہی اور بعض وجہ سے خفی افضل ہے اور دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مطلق ذکر فرمایا ہے۔ اذکر واللہ ذکرًا کثیرًا مطلق کی زد میں جو ہو مامور ہے۔ (فتاوٰی رشیدیہ صفحہ ۲۵۲)

یہ طاقت بجلیوں کو آشیاں کا پاسباں کر دے
وہ قدرت ہے خزاں کو تو بہارِ جاوداں کر دے
نہیں تیرے سوا کوئی جو بدلے نظمِ عالم کو
تو چاہے تو ابھی پل میں زمین کو آسماں کر دے
تری جنت کا کیا کہنا وہاں تسنیم و کوثر ہیں
تو چاہے تو یہاں بھی دودھ کی نہریں رواں کر دے
تو چاہے تو گرا دے پل میں عالی شانِ ہستی کو
جسے چاہے تو جب چاہے امیرِ کارواں کر دے

مفتی محمد شفیع دیوبندی کا فتویٰ

مفتی محمد شفیع دیوبندی اپنے فتاویٰ امداد المفتین ۲/ ۲۵۰ پہ

(وہ عبارات لکھنے کے بعد جن کو مولوی اشرف علی تھانوی صاحب بھی نقل کر چکے ہیں ہم نے طوالت کے خوف سے یہاں ترک کر دی ہیں) لکھتے ہیں: عبارات مرقوم سے معلوم ہوا کہ روایات حدیث ذکر جہر کے متعلق بظاہر متعارض ہیں اور یہی سب علماء اور مشائخ کے اختلاف کا ہوا ہے اور اہل تحقیق نے روایات مختلفہ کی تطبیق اس طرح فرمائی ہے کہ اگر ریاء کا اندیشہ ہو یا سونے والوں کے آرام میں خلل یا نمازیوں کی تشویش کا سبب ہو تو ذکر جہر ممنوع ہے اور روایات منع ایسے ہی مواقع پر محمول ہیں اور جس کسی نے ذکر جہر کو بدعت کہا ہے وہ بھی مطلق نہیں بلکہ خاص قسم کے التزامات کے ساتھ ہو تو وہ بدعت ہے۔ مطلق جہر بالذکر کو بدعت کہنے کے کوئی معنی نہیں۔ جب روایات صحیح میں اس کا جواز اور استحسان ثابت ہے جیسے حدیث: ان ذکرنی فی ملاءٍ ذکرتہ فی ملاءٍ خیر منھم ۔ ''جب بندہ مجھے جماعت کے ساتھ یاد کرتا ہے تو میں اسے اس سے اچھی جماعت میں یاد کروں گا۔''

اور جب ذکر جہر ان عوامل ریاء و تشویش مصلّیں و نائمین وغیرہ سے خالی ہو تو وہ جائز ہے اور نصوص جواز اسی صورت پر محمول ہیں رہا افضل وغیر افضل کا سوال سو وہ احوال واشخاص کے اعتبار سے مختلف ہے کسی کے لئے جہر افضل ہے کسی کے لئے سرّ افضل ہے اور کسی وقت جہر افضل ہے اور کسی وقت سرّ افضل، تعین اس کا عوام کو خود نہیں کرنا چاہیے کسی شیخ کامل سے کرانا چاہیے۔ تقریباً یہی مضمون اس مسئلہ کے متعلق حضرت مرزا مظہر جان جاناں نے بھی اپنے ایک مکتوب میں تحریر فرمایا ہے اور حد جہر مفرط اور متوسط کی عرفی امر ہے اس کا کوئی پیمانہ مقرر نہیں کیا جا سکتا۔ عرفاً جس کو جہر مفرط سمجھا جائے وہ مفرط ہے جسے متوسط سمجھا جائے وہ متوسط ہے اور مختار ہمارے مشائخ کا یہ ہے کہ جس کے لئے اس کا شیخ جہر کو تجویز کرے اس کو اتنا جہر کرنا چاہیے جس سے قلب پر اثر پہنچ سکے اور دماغ پریشان نہ ہو اس سے زیادہ جہر فضول ہے البتہ کسی وقت غیر اختیاری طور پر جہر میں شدت پیدا ہو جائے تو اس میں بھی مضائقہ نہیں اور یہ امر ہر حالت میں قابلِ نظر ہے کہ اس کے جہر سے دوسروں کی نماز، تسبیح یا نیند میں خلل بغیر ان کی اجازت کے نہ آئے۔

چٹانیں آب بن جائیں یہ صحرا پھول برسائیں
مشیت تیری گر چاہے تو پیدا یہ سماں کر دے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرشمہ تیری قدرت کا الٰہی یوں بھی دیکھا ہے
زباں کو گنگ کردے بے زباں کو بازباں کردے
وہ کانٹوں میں وہ پھولوں میں نظر آتا ہے ہر شے میں
جو دیکھا ہے تیری نظروں نے حقی وہ بیاں کردے

تبلیغی نصاب وصراطِ مستقیم

تبلیغی نصاب صفحہ ۳۹ فضائل ذکر میں مولوی زکریا صاحب لکھتے ہیں:

بعض لوگ پکار کر ذکر کرنے کو بدعت اور ناجائز بتاتے ہیں یہ خیال حدیث پر نظر کی کمی کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ مولانا عبدالحی صاحب نے ایک رسالہ سباحۃ الفکر اسی مسئلہ (یعنی ذکر بالجہر) میں تصنیف فرمایا ہے جس میں تقریباً پچاس حدیثیں ایسی ذکر فرمائی ہیں۔ جن سے جہراً (پکار کر ذکر کرنا) ثابت ہوتا ہے۔

☆ مولوی اسماعیل دہلوی (غیر مقلدین اور مقلدین (دیوبند) کے یکساں امام وپیشوا، ممدوح ومقتداء) صراطِ مستقیم صفحہ ۱۱۱ پر لکھتے ہیں:

اولاً ذکر کرنیوالے کو چاہیے کہ باوضو دوزانو بیٹھے اور اکابرین سلسلہ چشتیہ خواجہ غریب نواز اور حضرت خواجہ بختیار کاکی رحمہما اللہ کے ارواح مقدسہ کو ایصالِ ثواب کے لئے فاتحہ پڑھے پھر ان کے وسیلہ سے دعا مانگے۔ اس کے بعد دوضربی ذکر شروع کرے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ اسم جلالت یعنی لفظ (اللہ) کو دس مرتبہ ملا کر پڑھے اور ملانے کے لئے اول اسم جلالت کے آخر پر پیش پڑھے یعنی اللہُ اللہ اور سینہ کی پوری قوت کے ساتھ پکار لو شدّ ومد سے لفظ اللہ کا ذکر کرے اور پھر اسی طرح پکار کر شدّ ومد سے الا اللہ کا ذکر کرے۔ پھر اسی طرح نفی واثبات یعنی لا الٰہ الا اللہ کا ذکر کرے۔ (ملخصاً)

اشرف علی تھانوی صاحب ایک جگہ ذکر بالجہر کی فضیلت میں لکھتے ہیں:

اپنی نماز میں نہ زیادہ جہر کیجئے اور نہ ہی زیادہ پست آواز رکھیں۔ بلکہ درمیانی آواز رکھیں۔ تفسیر مدارک میں یہاں صلوٰۃ بمعنے دعا ہے ترمذی شریف میں ہے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن پاک بلند آواز سے پڑھنے والا علی الاعلان صدقہ کرنیوالے کی طرح ہے اور آہستہ پڑھنے والا چھپا کر صدقہ کرنیوالے کی طرح ہے علامہ شامی فرماتے ہیں کہ ذکر بالجہر کے بارے صاحب بزازیہ کا کلام مضطرب ہے ایک جگہ حرام لکھتے ہیں اور دوسری جگہ جائز اور حاشیہ حموی میں امام شعرانی سے منقول ہے:

کہ تمام اگلے پچھلے علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ مساجد میں جماعت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر سننا مستحب ہے الا یہ کہ جہر سے کسی کی نماز، نیند یا قرات میں خلل واقع ہو اور دلائل مانعین کے جواب یہ ہیں آیت: (ادعوا ربکم تضرعا وخفیة) کا جواب اول یہ ہے کہ خفیہ مشترک ہے درمیان اعلان واسرار کے چنانچہ منتہی الادب میں ہے۔ خفاہ خفیا پنہاں کردو آشکارا کرد۔ چھپانا اور ظاہر کرنا پس آیت محتمل ہوئی: و اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال ۔ ''جب احتمال پیدا ہو جائے استدلال کرنا باطل ہو جاتا ہے۔''

یا الٰہی تو سب کا داتا ہے
رزق تجھ سے جہان پاتا ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

زندہ کرتا ہے مارتا ہے تو
قسمتوں کو سنوارتا ہے تو
چاند سورج بنائے ہیں تو نے
ہر طرف گل کھلائے ہیں تو نے
تیرے دریا ہیں تیری نہریں ہیں
تیری موجیں ہیں تیری لہریں ہیں
تیری رحمت کا فیض جاری ہے
تیرے غصے کا خوف طاری ہے
روز تو انقلاب لاتا ہے
شان اپنی نئی دکھاتا ہے
یاد تیری دلوں کو گرمائے
کیوں نہ حاصل سرور ہو جائے

علی سبیل التنزل

اگر ہم مان بھی لیں کہ خفیہ بمعنی اسرار ہے لیکن بوجہ تعارض ادلہ امر کو اباحت یا استحباب پر حمل کرنا ضروری ہے اور حدیث کا جواب لمعات میں دیا گیا کہ نرمی کے لئے جہر سے منع فرمایا نہ اس وجہ سے کہ جہر نا مشروع ہے اور اقوال بعض فقہاء کے بعض پر حجت نہیں ہوتے۔ یہ خلاصہ ہے اختلاف اقوال کا۔ (اور آخر میں یوں فیصلہ کرتے ہیں)

راقم کی رائے ناقص میں قول مجوزین صحیح ہے اور ان میں مفصلین کا قول راجح معلوم ہوتا ہے کہ سب آیات و احادیث و اقوال علماء کے جمع ہوتے ہیں۔ پس بعد ثبوت مشروعیت جہر کسی طور و ہیئت کے ساتھ مقید نہیں بلکہ بوجہ اطلاق ادلہ مطلق ہے خواہ منفرد ہو یا مجتمع حلقہ باندھ کر یا صف یا کسی اور صورت میں کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر ہر طور سے جائز ہے۔

مسلم شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرورِ کائنات ﷺ نے فرمایا: کوئی قوم اللہ کا ذکر نہیں کرتی مگر فرشتے اس کو گھیر لیتے ہیں۔ بخاری اور مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوں اور اس کے ساتھ ہوں جب وہ میرا ذکر تنہا کرتا ہے تو اس کا ذکر تنہا کرتا ہوں اور جب وہ جماعت کے ساتھ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس سے بہتر جماعت میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔

ابوداؤد شریف میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا! میں کسی جماعت کے ساتھ عصر سے غروب آفتاب تک ذکر کروں تو یہ مجھے چار غلاموں کے آزاد کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے وہ لوگ جو اللہ کا ذکر کرتے ہیں کھڑے بیٹھے اور کروٹوں کے بل تفسیرات احمدیہ میں ہے ہمارے زمانہ میں جہر اور اخفاء کے بارے میں کافی اختلاف ہے اور اس بحث میں پڑنے سے کوئی فائدہ نہیں کیونکہ ہر فریق اللہ کو پہنچتا ہے خواہ کسی طریقہ سے ہو۔ پس ثابت ہوا کہ ذکر جہر ہر طور سے جائز ہے کسی کو کسی طور سے منع نہ کریں۔ یہی ارجح و اصح بلکہ اگر عدم مشروعیت کو بھی ترجیح دی جائے تب بھی عوام کو منع نہ کریں چنانچہ مانعین نے خود اس امر کی تصریح کر دی ہے۔ جس طرح درمختار میں منع کرنے کے بعد فرمایا لیکن عوام کو بالکل منع نہ کیا جائے کیونکہ عوام کی نیکی کرنے میں رغبت کم ہوتی ہے۔

سوال: السلام علیکم ورحمة الله اگرچہ ہم ذکر برابر کیے جا رہے ہیں لیکن یہ معلوم نہیں کہ حضور سرورِ کائنات ﷺ نے ذکر جہر ارشاد فرمایا ہے یا کیا اور ہم ابھی تک برابر ذکر کیے جا رہے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جواب: ذکر دونوں طرح مفید ہے لیکن جہر اچھا معلوم ہوتا ہے آپ بھی جہر کریں۔ (امداد الفتاویٰ صفحہ ۱۵۵)

سوال: ذکر جلی (جہر) کی حد کیا ہے؟

جواب: ادنیٰ کی حد تو معلوم ہے اصطلاح اوّل پر تحریک لسان اور اصطلاح ثانی پر اسماع نفس خود لیکن اکثر کی کوئی حد نہیں اپنی نشاط پر موقوف ہے۔ (ایضاً ۵/۱۶۰) اس فیصلے سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہوئے۔

۱۔ ذکر بالجہر بوجہ ادلہ مطلق علی الاطلاق مشروع ہے اور کسی قید کے ساتھ مقید نہیں حلقہ باندھ کر صف باندھ کر کھڑے ہو کر سب حالتوں میں جائز ہے۔

۲۔ ارجح اور اصح یہی ہے کہ ذکر بالجہر ہر طرح جائز ہے کسی کو اس سے منع نہیں کرنا چاہیے۔

۳۔ جن فقہاء نے منع کیا ان کا منع کرنا خواص کے لئے ہے عوام کو منع نہیں کرنا چاہیے اور نہ ہی فقہاء نے عوام کے حق میں مکروہ کا قول کیا۔

۴۔ ذکر دونوں طرح مفید ہے لیکن جہر اچھا معلوم ہوتا ہے۔

۵۔ جن مخصوص مواقع پر شارع علیہ السلام سے ذکر ثابت ہے اس کے علاوہ ذکر بالجہر میں علماء حنفیہ کا اختلاف ہی لیکن صحیح قول انہیں لوگوں کا ہے جو علی العموم ذکر بالجہر کو جائز کہتے ہیں۔

۶۔ جن فقہاء نے جہر سے منع کیا ہے ان کا منع چیخ و پکار پر محمول ہے۔

۷۔ جب ذکر بالجہر سے کسی کی عبادت یا نیند میں خلل واقع نہ ہو تو جہر مفرط بھی جائز ہے۔

۸۔ جن فقہاء نے جہر سے منع کیا ہے ان کے اقوال حجت نہیں ہو سکتے' کیونکہ دوسرے فقہاء اسے جائز کہتے ہیں اور بعض کے اقوال بعض پر حجت نہیں۔

یا رب ! دلِ مستجاب دے دے — اس ذرّے کو آفتاب دے دے
ہر سنگ کو سمجھوں حسرتِ دل — بے تابیوں کو وہ تاب دے دے
کیا ظرف سے کام تجھ کو مولا ! — دے دے مجھے بے حساب دے دے
دل خوف زدہ ہے جاگنے سے — آنکھوں کو حسین خواب دے دے
کیا چاہتا ہوں تو جانتا ہے — پھر اذن مجھے شتاب دے دے

مانعین کے لیے وعید شدید

تفسیر روح البیان ۲/۳۷۴ پر علامہ اسمٰعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

و من اظلم ممن منع مساجد اللہ ان یذکر فیھا اسمہ .

''اس سے بڑھ کر ظالم کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی مسجدوں میں اللہ کے نام سے روکے۔''

یہ آیت کریمہ مساجد میں ذکر بالجہر سے منع کرنیوالوں کے حق میں واضح وعید ہے تفسیر روح البیان میں ہے:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لمخالفة النصوص القرآنية قال الله تعالیٰ ومن اظلم ممن منع مساجد الله ان یذکر فیها اسمه ۔

کیونکہ ذکر بالجہر سے روکنا قرآن پاک کی نصوص کی مخالفت ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

''اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ کی مسجدوں میں اللہ کے نام سے روکے۔''

فتاویٰ بزازیہ فتاویٰ خیریہ اور طحطاوی شرح مراقی الفلاح میں ہے۔

ان الذکر بالجھر ولو فی المسجد لا یمنع احترازًا عن الدخول تحت قوله تعالیٰ ومن اظلم ممن منع مساجد الله ان یذکر فیها اسمه ۔

(فتاویٰ خیریہ ۲/۱۸۱، بزازیہ علی ہامش عالمگیری ۶/۳۷۸، طحاوی شرح مراقی الفلاح صفحہ ۱۷۴)

''مسجد میں ذکر بالجہر سے منع نہیں کرنا چاہیے تا کہ اللہ تعالیٰ کی وعید (اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ کے گھروں میں اللہ کے نام سے روکے) کے تحت داخل نہ ہو جائے۔'' شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی فرماتے ہیں:

''ایک دفعہ ایک فقیہ عالم بادشاہ روم کی طرف سے امیر حج مقرر ہوئے اور مدینہ منورہ میں شیخ ابراہیم کردی سے ملاقات ہوئی اس عالم نے کہا میں نے اس سفر میں ایک عظیم بدعت لوگوں سے دور کردی۔ انہوں نے فرمایا: کون سی بدعت؟ کہا: ذکر بالجہر جس کو میں نے شہر بیت المقدس سے موقوف کردیا۔ آپ نے یہ آیتِ کریمہ تلاوت کی۔ اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ کی مسجدوں میں اللہ کے نام سے روکے۔ شاہ عبدالعزیز لکھتے ہیں: لہٰذا ذکر بالجہر سے انکار جہالت ہے۔'' (فتاویٰ عزیزی صفحہ ۱۷۰)

یا رب تو سب کا والی ہے — یا رب تیری شان نرالی ہے
ہر بندہ محتاج ہے تیرا — ہر بستی پر راج ہے تیرا
کشتی پار لگاتا ہے تو — بگڑے کام بناتا ہے تو
مشکل تو آسان کرتا ہے — دامن خوشیوں سے بھرتا ہے
حکمت ہے ہر کام میں تیرے — برکت ہے ہر نام میں تیرے
تیری عبادت کرنے والے — غیر سے کب ہیں ڈرنے والے
جس نے بھی لو تجھ سے لگائی — اس نے سرور کی دولت پائی

ذکر بالجہر کے فوائد:

۱۔ ذکر بالجہر حضور ﷺ کو پسند تھا جس طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو فرمایا: ''ارفع من صوتك شيأً''۔

۲۔ ذکر بالجہر صحابہ کرام کا معمول ہے۔

۳۔ ذکر بالجہر کرنیوالوں کو فرشتے تلاش کرتے ہیں۔

۴۔ ذکر بالجہر کرنیوالوں کی مغفرت کی اللہ تعالیٰ نے بشارت دی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۵۔ ذکر بالجہر کرنیوالوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بدکاروں کو بخش دیتا ہے۔

۶۔ ذکر بالجہر کو لے جانے پر فرشتے مامور ہیں۔

۷۔ ذکر بالجہر سے اللہ تعالیٰ فرشتوں پر فخر کرتا ہے۔

۸۔ ذکر بالجہر کی برکتیں ان تمام جگہوں پر پہنچ جاتی ہیں جہاں تک ذکر کرنیوالے کی آواز جاتی ہے۔

۹۔ ذکر بالجہر کا نفع متعدی ہے کیونکہ سننے والوں کو بھی ثواب ملتا ہے۔

۱۰۔ ذکر بالجہر سے عام لوگوں کو ذکر کی تعلیم ہوتی ہے۔

۱۱۔ ذکر نہ کرنیوالوں کو ذکر کا شوق اور اس کی طرف رغبت پیدا ہوتی ہے۔

۱۲۔ ذکر بالجہر سے ذاکر اونگھ اور نیند اور سستی سے بیدار ہوتا ہے۔

۱۳۔ بدعتی کو بھگانے کے لئے ذکر بالجہر کا وظیفہ بڑا مجرب ہے۔

۱۴۔ ذکر بالجہر سے غلط وسواس اور کیفیاتِ نفسانیہ دفع ہو جاتی ہیں۔

۱۵۔ ذکر بالجہر ذکرِ خفی پہ ستر درجہ فضیلت رکھتا ہے۔ (ذکر بالجہر، علامہ غلام رسول سعیدی)

بولی الا اللہ دی بول — بولی الا اللہ دی بول
اوس ویلے توں کی کریں گا — جدوں کجھ نہ ہویا کول

بولی الا اللہ دی بول

دنیا جان مسافر خانہ — جھوٹے جگ دا جھوٹا باناں
اوڑک پنچھی نے اُڈ جانا — پنجرہ خالی رہ جائے گا
جھوٹا جگ جھوٹے دھندے — جھوٹی دولت جھوٹے بندے
گورکھ دھندے گندے بندے — تکڑی ہتھ گھٹ عملاں والی
نیکی دا دھن تول — بولی الا اللہ دی بول
عمر دی بازی بیتی جاوے — گذریا ویلا ہتھ نہ آوے
غافل بندیا فانی جگ وچ — نیکی دی راہ ٹول

بولی الا اللہ دی بول

نہ جگ تیرا نہ جگ میرا — چار دہاڑے رہن بسیرا
نیکی والے سچے موتی — نہ وچ خاک دے رول

بولی الا اللہ دی بول

سارے دُکھڑے مک جاون گے — غم جندڑی دے ٹٹ جاون گے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گل وچ پاکے پیار دی مالا جا دیس ماہی دے کول
بولی الا اللہ دی بول
کالی کملی والا ماہی سب نبیاں توں اعلیٰ ماہی
اُس ماہی دے در تے چل کے دل دے دُکھڑے پھول
بولی الا اللہ دی بول
لا الٰہ دی بین وجا کے الا اللہ دی الفی پاکے
رسولاں والی جوت جگا کے گیت سُنا انمول
بولی الا اللہ دی بول
جس دن وقت اخیر آئے گا پنجرہ خالی رہ جائے گا
ناداں بندیا مورکھ بندیا جاگ تے اکھیاں کھول
بولی الا اللہ دی بول
ویکھے نہ رب ظاہر صورت او تاں ویکھے دل دی نیت
حشر دہاڑے کھل جانا ایں ہر بندے دا پول
بولی الا اللہ دی بول

کلمہ طیبہ کے فضائل:

عن ابی سعیدن الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال موسیٰ علیہ السلام یا رب علمنی شیئا اذکرک بہ فقال یا موسیٰ قل لا الٰہ الا اللہ فقال یا رب کل عبادك یقول ھذا انما ارید شیئاً تخصنی بہ قال یا موسیٰ لو ان السمٰوات السبع وعامر ھن غیری والا رضین السبع وضعن فی کفۃ ولا الٰہ الا اللہ فی کفۃ لمالت بھن لا الٰہ الا اللہ ۔

(مشکوۃ صفحہ ۲۰۱)

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا: اے اللہ! مجھے کوئی ایسا وظیفہ بتا جس کے ساتھ میں تجھے یاد کیا کروں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ (علیہ السلام) لا الٰــــہ الا اللہ پڑھا کر۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: یا اللہ! یہ تو ساری دنیا ہی پڑھتی ہے میرا مطلب تو یہ تھا کہ کوئی خصوصی وظیفہ مجھے بتایا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ: (یہ چند الفاظ اتنی فضیلت والے ہیں کہ) اگر ساتوں آسمان اور جو کچھ ان میں مخلوق بستی ہے اور ساتوں زمینیں اور جتنی مخلوق ان میں رہتی ہے ترازو کی ایک پلڑے میں رکھ دیے جائیں اور لا الٰــہ الا اللہ کے الفاظ دوسرے پلڑے میں رکھ دیے جائیں تو لا الٰــہ الا اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

والا پلڑا جھک جائے گا۔''

اس کلمے دے راز نیارے نیں — اس ڈبدے بیڑے تارے نیں
سانوں دسیا نبی پیارے نیں — پڑھو لا الٰہ الا اللہ
ایہہ کلمہ عرشوں آیا اے — جبریل امین لیایا اے
نبی پاک نے خود فرمایا اے — کہو لا الٰہ الا اللہ

قولوا لا الہ الا اللہ تفلحوا : (بخاری شریف) ''لا الٰہ الا اللہ پڑھو کامیاب ہو جاؤ گے''۔

☆ الایمان بضع وسبعون شعبة فافضلها قول لا الہ الا اللہ ۔ (متفق علیہ: مشکوۃ صفحہ ۱۲)

''(حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:) ایمان کے ستر سے زیادہ شعبے (درجے) ہیں اور سب سے افضل و اعلیٰ درجہ لا الہ الا اللہ کہنا ہے۔''

☆ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

سمعت رب العالمین یقول لا الہ الا اللہ حصنی امن من عذابی (من قال لا الہ الا اللہ) لقنوا موتاکم لا الہ الا اللہ ۔ (متفق علیہ۔ مشکوۃ صفحہ ۱۲)

میں نے اللہ رب العالمین جل شانہٗ سے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: لا الہ الا اللہ میرا مضبوط قلعہ ہے جو کوئی (لا الہ الا اللہ پڑھ کر) میرے قلعے میں داخل ہو گیا وہ میرے عذاب سے امن پا گیا۔ اپنے مردوں کو (بوقتِ وفات مجازاً، بعد الوفات حقیقتاً) لا الہ الا اللہ کی تلقین کیا کرو۔

یہ کلمہ نبی سے ملاتا ہے — وحدت کا جام پلاتا ہے
تو کیوں پڑھنے سے شرماتا ہے — حق لا الٰہ الا اللہ

جس کا آخری کلام لا الٰہ الا اللہ ہوا

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: من کان اخر کلامه لا الہ الا اللہ دخل الجنة ۔ (ابوداؤد۔ مشکوۃ صفحہ ۱۴۰)

جس کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہوا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔ ایک روایت میں ہے: من قال لا الہ الا اللہ فدخل الجنة ۔ (او کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

☆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ما من عبد قال لا الہ الا اللہ ثم مات علیٰ ذلك الا دخل الجنة ۔ جو شخص لا الہ الا اللہ پڑھ لے گا وہ (بالآخر) جنت میں داخل ہو جائے گا۔ قلت وان زنی وان سرق ۔ میں نے عرض کیا: حضور! اگر چہ بدکاری اور چوری کرتا پھرے۔ قال وان زنی وان سرق ۔ ہاں اگر چہ بدکاری اور چوری کرتا رہے۔ حضرت ابوذر کہتے ہیں: میں نے تین بار یہی سوال دہرایا اور آپ (ﷺ) نے تینوں بار یہی جواب ارشاد فرمایا اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تیسری بار فرمایا: وان زنی وان سرق علی رغم ابی ذر۔ اگرچہ ابوذر کی ناک خاک آلود ہو۔ (یستعمل مجازا بمعنی کرہ اوذل) وکان ابوذر اذا حدث بھذا قال وان رغم انف ابی ذر ۔ حضرت ابوذر جب بھی یہ حدیث بیان فرماتے یہ لفظ ضرور کہتے اگرچہ ابوذر کی ناک خاک آلود ہو جائے۔ (متفق علیہ۔ مشکوٰۃ کتاب الایمان فصل اول صفحہ ۱۴)

☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: مفاتیح الجنۃ شھادۃ ان لا الہ الا اللہ ۔ جنت کی چابیاں لا الہ الا اللہ کی گواہی دینا ہے۔ (رواہ احمد۔ مشکوٰۃ صفحہ ۱۵)

ہمارے بعض بے عمل اور عبادت چور مسلمان اس طرح کی احادیث پڑھ کر یا سن کر کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ اتنا مہربان ہے تو کیا ضرورت ہے نماز روزے کی، یہ مولوی تو لوگوں کو خواہ مخواہ ڈراتے ہی رہتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ ان عقل کے اندھوں کو سمجھ لینا چاہیے کہ اللہ کے مہربان ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ ہم اس کے نافرمان ہو جائیں؟ جب وہ اتنا مہربان ہے تو ہمیں بھی کچھ نہ کچھ تو حیا کرنی چاہیے اور اس کے کرم سے ناجائز فائدہ نہیں اٹھانا چاہیے جو اتنا مہربان ہو وفا کا تقاضا تو یہ ہے کہ اس کی بارگاہ میں ہمیشہ ہمارا سر جھکا رہے۔ اگر صرف اتنا ہی کافی ہوتا کہ زندگی میں ایک بار لا الٰـــہ الا اللہ پڑھ لیا جائے تو قرآن نازل کرنے کی اور دیگر احکامات کی کیا ضرورت تھی؟

زباں سے کہہ بھی دیا لا الٰہ تو کیا حاصل　　دل ونگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

جیسے بسم اللہ یا الحمد للہ پڑھنے کو کہا جائے تو پوری بسم اللہ شریف اور پوری سورۃ فاتحہ پڑھنا مراد ہوتا ہے اسی طرح لا الٰہ الا اللہ کہنے سے پورا کلمہ اور کلمے کے تمام تقاضے پورے کرنا مراد ہے۔

چابی کے دندانے

چنانچہ اس ذہن کے ایک شخص نے حضرت ذہب بن منبہ سے کہا: الیس لا الـہ الا اللہ مفتاح الجنۃ ۔ کیا لا الٰہ الا اللہ جنت کے دروازے کی چابی نہیں ہے؟ قال بلی ولکن لیس مفتاح الا ولہ اسنان ۔ فرمایا: ہاں! مگر کیا کوئی ایسی چابی ہوتی ہے جس کے دندانے نہ ہوں۔ فان جئت بمفتاح لہ اسنان فتح لک والا لم تفتح لک ۔ اگر دندانوں والی چابی لائے گا تو تیرے لیے دروازہ کھل جائے گا ورنہ نہیں۔ (رواہ البخاری فی ترجمۃ الباب ۱/۱۶۵، مشکوٰۃ باب اول فصل سوم)

گویا نماز روزہ بڑے دندانے ہیں اور باقی نیکیاں چھوٹے دندانے ہیں اور چابی کے لئے چھوٹا دندانہ بھی ضروری ہے اور بڑا بھی۔ جب تم اپنی چھوٹی سی دوکان کو اتنا بڑا بلکہ کئی تالے لگاتے ہو تو اللہ کی جنت جس کی گھاس کا ایک تنکا ساری دنیا سے زیادہ قیمتی ہے اس کو کتنا بڑا تالا ہوگا۔ اس لیے مغرور نہ ہو جائے اور عمل کر کے لا الٰہ الا اللہ کی چابی پہ دندانے بنا لے۔

عاقبت کو بھول بیٹھا فکر دنیا کے عوض　　موت کا حملہ اچانک بے خبر کیسا لگا
یوں تو تو دنیا میں کرتا ہی رہا لمبے سفر　　گھر سے چل کر گور تک چھوٹا سفر کیسا لگا
ہنستے ہنستے تو نے دنیا میں گزاری زندگی　　اب نیا زیر زمین یہ تنگ گھر کیسا لگا
طاقت ودولت کے بل بوتے پہ تو مغرور تھا　　چھن گیا تجھ سے یہ تیرا مال وزر کیسا لگا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دیکھتا تھا تو جھروکوں سے مناظر دل نشیں　　قبر کا تاریک گھر بے بام و در کیسا لگا
آگے پیچھے گھوما کرتے تھے تیرے حلقہ بگوش　　آخرت کا یہ سفر بے ہمسفر کیسا لگا
دفن کر کے قبر میں سب بے تعلق چل دیئے　　جس سے تو مانوس تھا اب وہ بشر کیسا لگا
تو ہنسا کرتا تھا اوروں کو پریشاں دیکھ کر　　چل دیا اپنوں کو روتا چھوڑ کر کیسا لگا
اب نہ وہ تکیہ ملائم اور نہ بستر مخملی　　جسم پر دو گز کفن مٹی پہ سر کیسا لگا

ہاں یہ بات ہے کہ عبادات کلمہ کی محتاج ہیں کہ کلمہ ہوگا تو عبادات مقبول ورنہ مردود۔

ذرا کلمہ کی شان تو دیکھو کہ چودہ سو سال کے بعد پاکستان کا وجود بھی اگر معرضِ وجود میں آتا ہے تو اس کلمہ والے نعرے کی برکت سے۔ پاکستان کا مطلب کیا: لا الٰہ الا اللہ

اگر نعرہ نہ ہوتا تو ہزار تحریکیں اور ہزار قائداعظم بھی پاکستان نہ بنا سکتے۔ پاکستان بنا بھی کلمہ کی برکت سے ہے اور بچا بھی کلمہ کی برکت سے ہوا ہے، قوم مسلم کو اسی کلمہ پر اکٹھا کیا جاسکتا ہے اور اسی کلمہ کے زور سے پوری دنیا پہ اسلام کا جھنڈا لہرایا جاسکتا ہے۔

یہ آب و ہوا' ارض و سما کچھ بھی نہیں ہے　　اس قادرِ مطلق کے سوا کچھ بھی نہیں ہے
کچھ پاس مسیحا کے اگر ہو تو بتاؤ　　بخشے نہ شفا وہ تو دوا کچھ بھی نہیں ہے
شامل نہ ہو نور اس کا' تو بے معنی و بے نام　　یہ چاند یہ سورج یہ دیا کچھ بھی نہیں ہے
جب سوچ اسے شعلہ ہوئی فکر کی پرواز　　یہ فہم یہ ادراک ہے کیا؟ کچھ بھی نہیں ہے

اعترافِ حقیقت:

۱۴ اگست ۱۹۸۶ء بروز پیر روزنامہ جنگ لاہور میں ایک خبر چھپی کہ واشنگٹن سے آمدہ اطلاع کے مطابق ایک امریکی سائنسدان نے تحقیق کے ذریعے بتایا ہے کہ مراقبے میں یکسوئی کے ساتھ کلمہ طیبہ کا ورد کرنے سے پٹھوں کا کھچاؤ اور ہائی بلڈ پریشر میں کمی واقع ہوتی ہے، سانس اور دل کی دھڑکن مناسب مقدار پہ آجاتی ہے، شوگر اور دمے کے مریضوں کو فائدہ پہنچتا ہے اور جسم کا مدافعتی نظام طاقتور ہوتا ہے۔

شاید یہی وجہ ہے کہ مالدار اور فاسق وفاجر لوگ جو ذکر واذکار کے قریب نہیں آتے وہ زیادہ تر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں بہ نسبت ان کے جو ذکر واذکار میں مشغول رہتے ہیں اور یہ فوائد تو ایک انگریز کی نظر میں ہیں آیئے ذرا اس ذاکر سے بھی کلمہ کے فضائل وفوائد پوچھیں جو ساری عمر ہو ہو کرتے رہے اور آج دنیا انہیں سلطان باہو کے نام سے جانتی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

کلمے لکھ کروڑاں تارے، ولی کیتے سے راہیں ہُو　　کلمے نال بجھائے دوزخ جتھ اگ بلے از گاہیں ہُو
کلمے نال بہشتیں جانا جتھ نعمت سُجھ صباحیں ہُو　　کلمے جیہی نہ نعمت کوئی اندر دوئیں سرائیں ہُو

کلمے نال میں نھاتی دھوتی، کلمے نال ویاہی ہُو　　کلمہ میرا پڑھے جنازہ، کلمے گور سہائی ہُو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کلمے نال بہشتیں جانا، کلمہ کرے صفائی ہُو مڑن محال تنہاں نوں جنہاں صاحب آپ پلائی ہُو

کلمہ طیبہ کی دو ترتیبیں ہیں ایک عروجی ہے یعنی اوپر سے نیچے اس میں خدا کا نام پہلے اور محبوب خدا کا بعد میں اور دوسری ترتیب نزولی ہے یعنی نیچے سے اوپر کو لکھو تو حضور ﷺ کا نام پہلے اور خدا کا بعد میں۔ ہم چونکہ نیچے ہیں اس لیے ہمیں اوپر جانے کے لئے کسی سیڑھی کے وسیلے کی ضرورت ہے اور خدا تک پہنچنے کے لئے مصطفیٰ کے وسیلے کی ضرورت ہے۔

چھت پہ چڑھ سکتا نہیں کوئی بھی زینہ چھوڑ کر رب کو پا سکتا نہیں کوئی مدینہ چھوڑ کر

ویکھو کیڈا کرم کما چھڈیا بے رنگیاں نوں رنگ چڑھا چھڈیا

ساڈا اِکّو اجمیر دا پیر ویکھو نوے لکھ نوں کلمہ پڑھا چھڈیا

تصویر کا دوسرا رخ (ایک جائزہ):

نکات توحید میں پہلے نکتے کے اندر اشارہ کیا گیا تھا کہ اللہ نے کائنات کی آبادی کے لئے کس قدر اہتمام فرمایا اور اس نکتے کا دوسرا رخ یہ ہے کہ اس بات کا جائزہ بھی لینا ضروری ہے کہ انسان نے اللہ کی مخلوق کی بربادی کے لئے کیسے کیسے انتظام کیے۔ بالخصوص وہ لوگ جن کو بزعم خویش اس دور کے اندر اپنا پیشوا سمجھ رکھا ہے یعنی مغربی دنیا نے۔

۱۹۳۹ء تا ۱۹۴۴ء تک لڑی جانے والی جنگ عظیم میں ہونیوالے نقصانات کا اندازہ ایک جرمن ڈاکٹر (جو نقصان کا اندازہ لگانے والی کمیٹی کا سربراہ تھا) نے رپورٹ لکھی "صرف مقتولین اور بیکار مجروحین (بدتر از مقتولین) کی تعداد چھ کروڑ تھی (جبکہ اس وقت دنیا کی کل آبادی دو سو پچاس کروڑ یعنی اڑھائی ارب تھی) اڑھائی کروڑ انسانوں کو جلاوطن ہونا پڑا، پندرہ کروڑ مکان جل کر راکھ ہو گئے اور مالی نقصان اتنا ہوا کہ اگر کل اولاد آدم کے ہر فرد بالغ و نابالغ کو اڑھائی سو روپے (۴۴ء میں) وظیفہ دیا جاتا تو سو سال تک ان کا گذران ہو جاتا۔

کیا یہ ہمارے خیر خواہ ہو سکتے ہیں؟ ایٹم بم ہو یا میزائیل یہ خطرناک ہتھیار جانوروں کو مارنے کے لئے نہیں بلکہ جانوروں کے تحفظ کے لئے تو باقاعدہ محکمے بنے ہوئے ہیں کہ ان کا شکار بھی منع ہے یہ ساری کوششیں انسانیت کی تباہی کے لئے ہیں۔

پھر خود انہوں نے ہی لکھا کہ امریکہ و روس کی متوقع جنگ پہ (آج سے پچیس سال پہلے تک) جو خرچ ہو چکا وہ ایک پدم چونسٹھ کھرب ہے (اور یہ پچیس سال بھی ملا کر اندازہ خود کر لو) اور ایسے ایسے بم تیار ہو چکے ہیں کہ اگر ایک بم پھینک دیا جائے تو کرۂ ارض کی مخلوق خاک کا ڈھیر ہو جائے۔

امریکہ میں سائنسدانوں کی عالمی کانفرنس میں ایک سائنسدان نے ایک ایسا بم پیش کیا کہ جس کا وزن صرف اڑھائی تولہ (آٹھ اونس) تھا لیکن اس کا نقصان وہ ہے جو اوپر مذکور ہوا، جس کو اس نے دلائل سے ثابت کیا اور منوایا اور یہ خبر اخبارات میں چھپی تو پورے یورپ کی عوام سڑکوں پہ نکل آئی، انہوں نے سائنس کی کتابوں کو جلا کر احتجاج کیا، سب احتجاج کرتے ہوئے کالجوں سے جنگلوں کی طرف بھاگ پڑے۔

ایک ماہر سائنس دان کی رائے کے مطابق اب اگر روس اور امریکہ کی جنگ ہوئی تو مذکورہ جنگ عظیم میں پانچ سال کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اندر جتنا نقصان ہوا اب صرف ایک گھنٹے میں اس سے کہیں زیادہ نقصان ہوگا۔ کیا یہ انسانیت کے سچے خیر خواہ ہوسکتے ہیں کہ جن کی اپنی (اقوام متحدہ کی) رپورٹ کے مطابق پوری دنیا کی نصف آبادی علاج معالجہ اور بنیادی سہولتوں سے محروم ہے اور یہ دنیا کو تباہ کرنے کے لئے صرف اسلحہ پہ اس قدر رقم خرچ کر رہے ہیں۔ (مولوی شمس الحق افغانی سابق وزیر بلوچستان کی ایک تقریر سے اقتباس)

وہ راہ سے بھٹکا نہ کبھی، جس نے یہ جانا — سب اس پہ عیاں اس سے چھپا کچھ بھی نہیں ہے
وہ راہ سے بھٹکا نہ کبھی جس نے یہ جانا — سب اس پہ عیاں اس سے چھپا کچھ بھی نہیں ہے
مجھ کو درِ سرکار پہ پہنچا دیا اس نے — کس نے کہا سجدوں کا صلہ کچھ بھی نہیں ہے
حمد اس کی ثنا اس کی بیاں کیجئے اختر — ہستی کا وجود اس کے سوا کچھ بھی نہیں ہے

(اختر لکھنوی)

خدائی شان کے رنگ اور جلوے:

۱۹۸۰ء ۲۰ مارچ کے نوائے وقت میں یہ خبر شائع ہوئی کہ فلبرٹ بنز امریکی قاتل کو سات مرتبہ کمرے میں بند کر کے گیس کے ذریعے مارنے کی کوشش کی گئی مگر وہ ہر بار سانس بند کر کے زندہ بچ نکلتا آخر کار مجبور ہو کر اس کو معاف کر دیا گیا اور رہائی کے چھ ماہ بعد سزا سنانے والے گورنر نے اس کو اپنی بیٹی کا رشتہ دے دیا۔ اس کے بعد اس نے سینٹ کا الیکشن لڑا جس میں وہ جیت گیا اور ٹھیک دس سال بعد امریکہ کا صدر بن گیا۔ (و تعز من تشآء)

☆ ۳ مئی ۱۹۸۵ء کے جنگ میگزین میں ایک شخص کے بارے میں لکھا ہوا تھا کہ وہ دو مرتبہ بغداد کا حکمران بنا آخر اس کی بھتیجے نے اس پر فتح پائی اور اس کو جیل بھیج دیا چند سالوں بعد رہا ہوا تو بغداد کی گلیوں میں بھیک مانگ رہا تھا۔ (و تذل من تشآء)

☆ ایک مرتبہ لوگوں نے محمود غزنوی کے محبوب غلام کو دیکھا کہ ہاتھی پر سوار ہے گلے میں پھولوں کے ہار اور بڑی شان وشوکت سے بہت بڑے جلوس میں آ رہا ہے چند ہی دنوں بعد وہی ایاز ہے گلے میں جوتوں کے ہار تھے اور لوگ تالیاں بجا رہے تھے کسی نے یہ دونوں مناظر دیکھ کر پوچھا وہ کیا تھا اور یہ کیا ہے؟ فرمایا ہونا کیا ہے وہ وتعز من تشآء کا اظہار تھا اور یہ وتذل من تشآء کا جلوہ ہے۔ اس دن کوئی اچھی بات منہ سے نکل گئی تھی آج کوئی غلطی ہوگئی ہے۔ (تفسیر نعیمی پارہ نمبر ۳ صفحہ ۵۷)

حق علی اللہ تعالیٰ لا یرتفع شیء من الدنیا الا وضعہ۔ اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ جو اپنے آپ کو اونچا جانے اس کو نیچا کر کے چھوڑے اور من تواضع للہ فقد رفعہ اللہ۔ جو اپنے آپ کو نیچا سمجھے گا اللہ اس کو اونچا کر کے چھوڑے گا۔

☆ تفاسیر میں ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے عرض کیا یا اللہ بڑی عجیب بات ہے کہ تیری شان ہے۔ لا تاخذہ سنۃ ولا نوم۔ نہ تو سوتا ہے نہ تجھے اونگھ آتی ہے۔ میں اس کا نظارہ کرنا چاہتا ہوں اور علم الیقین سے عین الیقین اور پھر حق الیقین چاہتا ہوں۔ فرمایا: دو شیشیاں ہاتھوں میں پکڑ لو۔ آپ نے پکڑ لیں، اونگھ آئی تو دونوں گر کر ٹوٹ گئیں۔ فرمایا: تجھے اونگھ آئی تو تو دو شیشیاں نہ سنبھال سکا میں سو جاؤں تو اتنی بڑی کائنات کون سنبھالے۔ کائنات کا نظام جو چل رہا ہے یہ بذات خود خدا کے ہونے کی خاموش مگر واضح دلیل ہے۔ (تفسیر نعیمی)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یا رب تیری رحمت سے گلہ کچھ بھی نہیں ہے
کیا میرے غمِ دل کی دوا کچھ بھی نہیں ہے

جب تک نہ فروزاں ہو تری یاد کی مشعل
ظلمت میں ستاروں کی ضیا کچھ بھی نہیں ہے

رسوا سرِ بازار ہیں ہم تیرے فدائی
اب اپنی زمانے میں ہوا کچھ بھی نہیں ہے

اللہ کی مرضی پہ اثر کچھ نہیں ہوتا
یہ نالۂ شب، آہ رساں کچھ بھی نہیں ہے

اے بخشنے والے تیری بخشش کے مقابل
ہم بندوں کی تقصیر و خطا کچھ بھی نہیں ہے

یہ طرفہ تماشا ہے تری بزمِ جہاں میں
اب خلق، کرم، مہر وفا کچھ بھی نہیں ہے

جزا اس کے جو اللہ نے تحریر کرایا
افسرؔ ترے خامے نے لکھا کچھ بھی نہیں ہے

(افسر ماہ پوری)

روس نے کہا: ہم نے سیارہ چھوڑا ہے جس نے ہمیں فضاؤں سے بھی آگے جا کر بتایا کہ خدا نہیں ہے۔ یہی حال امریکہ کا ہے۔ ہم نے کہا: ہمارا نبی خود دیکھ کر آیا ہے کہ خدا ہے اور ایسا کہ رایت ربی فی احسن صورۃ۔ دنیا کے کئی ممالک ہم نے نہیں دیکھے۔ مگر مانتے جاتے ہیں کہ جغرافیہ بتاتا ہے وہ ہیں تو پھر تو جغرافیہ کے بتانے پہ سب کچھ مان رہا ہے اور ہم قرآن و صاحب قرآن کے بتانے پہ خدا کو مان رہے ہیں۔ اپنے آپ کو بحرِ توحید میں فنا کر لو اگر بقا چاہتے ہو، جب تک انسان پانی میں زندہ رہے ڈوبتا اور غوطے کھاتا رہتا ہے اور جب پانی میں فنا ہو جائے تو پانی اس کو ڈبوتا نہیں ترا دیتا ہے بحرِ توحید میں غرق ہونے والا ہمیشہ کے لئے تر جاتا ہے۔ جسے مرنا نہیں آتا اسے جینا نہیں آتا۔ (صاحبزادہ فیض الحسن رحمۃ اللہ علیہ آلومہار شریف)

نمازوں کے بعد کے اذکار

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ (نماز کا) سلام پھرنے کے بعد اللھم انت السلام ومنك السلام تبارك يا ذاالجلال والاكرام۔ پڑھنے کی مقدار کے برابر تشریف فرما رہتے تھے۔

(مسلم شریف، ۱/۲۱۴، رقم: ۵۹۲، ترمذی، ۲/۹۵، ۹۶، رقم: ۲۹۸، ۲۹۹)

حضور علیہ السلام سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ سلام پھیرنے کے بعد یہ دعا پڑھتے

لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد يحى ويميت وهو على كل شى قدير اللهم لا مانع لما اعطيت ولا معطى لما منعت ولا ينفع ذا الجد منك الجد .

(اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اس کے لئے بادشاہی ہے اور اس کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر شیء پہ قدرت لکھتا ہے، اے اللہ جسے تو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے تو روکے اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی دولت مند کو تیرے مقابلے میں دولت نفع نہ دے گی)

بعض روایات میں "قدیر" کے بعد یہ الفاظ ہیں

لا حول ولا قوة الا بالله، لا اله الا الله ولا نعبد الا اياه له النعمة وله الفضل وله الثناء الحسن لا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الـه الا الله مـخـلـصيـن له الدين ولو كره الكافرون "وقال" كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يهلل بهن دبر كل صلوٰة ۔ (اخرجه مسلم فى الصحيح كتاب المساجد، ۱/۴۱۵، الرقم ۵۹۴)

حضرت ابوزبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ہر نماز کا سلام پھیرنے کے بعد یہ کلمات کہتے۔ ''نیکی کرنے کی توفیق اور برائی سے بچنے کی طاقت اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ہم اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے، اس کے لئے تمام نعمتیں ہیں اور اس کے لئے فضل اور تمام اعلیٰ تعریفیں ہیں، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا دین خالص ہے اگرچہ کافروں کو ناگوار گذرے (امام شافعی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ان کلمات کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد بلند آواز سے ادا فرماتے تھے)۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان فرماتے ہیں

''جس شخص نے ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان الله تینتیس مرتبہ الحمد لله چونتیس مرتبہ الله اكبر پڑھا ہو اور سو کا عدد پورا کرنے کے لئے لا الـه الا الله وحـده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كـل شيء قدير ۔ پڑھا اس کے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں (غفرت خطاياه وان كانت مثل زبد البحر)'' (مسلم شریف، ۱/۴۱۸، ۵۹۷)

☆ ایک روایت میں جو حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا:

''جب تم فرض نماز ادا کرلو تو کیا تم نہیں چاہتے کہ ہر نماز کے بعد ایک غلام آزاد کرو؟ عرض کی یا رسول! ہم میں اس کی طاقت نہیں فرمایا ہر نماز کے بعد یہ کلمات (مذکورہ) دس مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ يـكـتـب لـه مـن الاجـر كا نما اعتق رقبة۔ ایک غلام آزاد کرنے کا اجر اس کے لئے لکھ دیا جائے گا۔ (اخرجہ القزوینی فی التدوین فی اخبار القزوین ۲/۱۱۸)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سلام پھیرنے کے بعد یہ پڑھا کرتے سبـحـان ربك رب العزة عما يـصفون وسلام على المرسلين والحمد لله رب العالمين ۔ (ايضاً، ابن ماجه فى السنن كتاب اقامة الصلوٰة والسنة فيها باب ما يقال بعد التسليم، ۱/۲۹۸، رقم ۹۲۴)

یہ فصلِ گل بھی تری گلستان بھی تیرا ہے
خزاں بھی تیری ہے دشتِ تپاں بھی تیرا ہے

یہ مہر و ماہ درخشاں یہ انجم و پرویں
یہ کہکشاں بھی ترا آسماں بھی تیرا ہے

محیط عرش سے تا فرش ہیں ترے جلوے
وہ لامکاں بھی ترا یہ مکاں بھی تیرا ہے

یہ گردِ راہ کے ذرّے یہ پُرفشاں لمحے
زمیں تیری ہے یا رب زماں بھی تیرا ہے

یہ تپتی راہ گزر یہ شجر شجر سایہ
یہ دھوپ بھی ہے تری سائباں بھی تیرا ہے

ہزار نغموں سے بہتر تلاوتِ قرآں
یہ حسنِ صوت یہ سحر بیاں بھی تیرا ہے

کہاں نہیں تیری آیت ہے بزمِ گیتی میں
یہ آنکھ بھی ہے تری یہ سماں بھی تیرا ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہ بے کنار سمندر یہ کشتی ہستی — یہ ناخدا ترا بادباں بھی تیرا ہے
ترے حضور بجز اس کے کیا کہے افسر — یہ حمد بھی ہے تری حمد خواں بھی تیرا

(افسر ماہ پوری)

دعا و استغفار

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضور علیہ السلام نماز سے فارغ ہو کر تین مرتبہ استغفار کرتے اور یہ الفاظ ادا فرماتے اللھم انت السلام ومنک السلام تبارک ذاالجلال والاکرام۔ راوی حضرت ولید کہتے ہیں کہ میں نے امام اوزاعی سے پوچھا کیف الاستغفار۔ استغفار کیسے کیا کرتے؟ انہوں نے فرمایا: یوں استغفر اللہ استغفر اللہ۔ (مسلم شریف، ۱/۴۱۴، الرقم: ۵۹۱)

☆ حضرت عون بن عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پہلو میں نماز ادا کی تو اس نے آپ کو سلام پھیرنے کے بعد یہ کلمات پڑھتے ہوئے سُنا انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذالجلال والاکرام۔ پھر اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں نماز پڑھی اور انہیں بھی اس طرح کی دعا مانگتے ہوئے سُنا تو وہ شخص ہنس پڑا حضرت ابن عمر نے اس سے ہنسنے کا سبب پوچھا تو اس نے کہا میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کے پہلو میں نماز پڑھی تو انہوں نے بھی وہی کلمات کہے جو آپ نے کہے ہیں فرمایا کان رسول اللہ یقول ذلک۔ حضور علیہ السلام بھی یہ کلمات پڑھتے تھے۔ (اخرجہ النسائی فی السنن الکبری کتاب عمل الیوم واللیلۃ، ۶/۹۸، ۱۰۱۹۷)

حضرت عبداللہ بن ابی الہذیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کانوا یحبون وفی روایۃ کانوا یستحبون اذا قضی الرجل الصلوٰۃ ان یقول اللھم انت السلام ...... الخ۔ صحابہ کرام پسند کرتے یا مستحب جانتے تھے کہ نماز کے بعد ان کلمات کو ادا کیا جائے (اخرجہ ابویعلی فی المسند، ۸/۱۶۷، الرقم ۴۷۲۰)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یعجبہ ان یدعو ثلاثا ویستغفر ثلاثا۔ حضور علیہ السلام (نماز کے بعد) تین مرتبہ دعا کرنا اور تین مرتبہ استغفار کرنا پسند فرماتے تھے۔

(اخرجہ ابوداؤد فی السنن، کتاب الصلوٰۃ، باب فی الاستغفار، ۲/۸۶، ۱۵۲۴)

☆ حضرت کعب بن عجزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: معقبات لا یخیب قائلھن او فاعلھن دبر کل صلوٰۃ مکتوبۃ...... فرض نمازوں کے بعد کیے جانے والے کچھ اذکار ہیں جس کا پڑھنے یا کرنیوالا کبھی ناکام نہیں ہوتا۔ ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر (مسلم شریف، ۱/۴۱۸، ۵۹۶)

یا رب ترے حبیب کے در کا فقیر — محتاج کر کسی کا نہ، اس کے سوا مجھے
منہ رکھ کے جالیوں پر حرم کی میں سو گیا — جنت کی، ان جھروکوں سے آئی ہوا مجھے
ستار تیری ذات ہے، صدقہ حبیب کا — رسوا نہ کر ذلیل نہ کر اے خدا مجھے
اعضاء نے بھی جواب دیا، اے میرے کریم — اس وقت ہے کرم کا ترے، آسرا مجھے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آ پہنچی ہے قریب سواری حضور کی　　تھوڑی سی فرصت اور بھی دے اے قضا مجھے

(امیر مینائی)

دعائے نور

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نماز یا سجدوں میں یہ دعا کرتے۔

اللھم اجعل فی قلبی نورًا وفی سمعی نورًا وفی بصری نورًا وعن یمینی نورًا وعن شمالی نورًا واما می نورًا وخلفی نورًا وفوقی نورًا وتحتی نورًا واجعل لی نورًا او قال واجعلنی نورًا ۔ (متفق علیہ واللفظ لمسلم)

''اے اللہ! میرے دل میں نور بھر دے، میرے کانوں میں نور بھر دے' میری آنکھوں میں نور بھر دے، میرے دائیں نور کر دے، میرے بائیں نور کر دے، میرے آگے نور کر دے، میرے پیچھے نور کر دے، میرے اوپر نور کر دے، میرے نیچے نور کر دے، میرے لئے نور کر دے یا یوں کہا مجھے (سر تا پا) نور بنا دے۔

ایک روایت میں ہے وفی لسانی نورا اور میری زبان میں نور کر دے، اور امامی کی جگہ ومن بین یدی نورًا۔ واجعل فی نفسی نورًا واعظم لی نورًا اور میرے سامنے نور کر دے اور میری جان میں نور کر دے اور میرے لئے نور کو عظیم کر دے

(مسلم، ترمذی، نسائی)

ایک روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے ونورًا فی قبری ۔ ونورًا فی شعری ونورًا فی بشری ونورًا فی لحمی ونورًا فی دمی ونورًا فی عظامی واعطنی نورًا اور میری قبر میں نور بھر دے اور میرے بالوں میں نور بھر دے اور میرے چہرے یا کھال میں نور بھر دے اور میرے گوشت میں نور بھر دے اور میرے خون میں نور بھر دے اور میری ہڈیوں میں نور بھر دے اور مجھے نور عطا کر دے۔ (بخاری، مسلم، ترمذی)

وفی روایۃ عن کریب ولحمی نورًا۔ حضرت کریب فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اولاد میں سے ایک شخص سے ملا تو انہوں نے دیگر اعضاء کے ساتھ عصبی یعنی پٹھوں کا ذکر بھی فرمایا (بخاری، ۵/ ۲۳۲۷، ۵۹۵۷)

حق نے اپنے نور سے محبوب کو پیدا کیا　　اور اس شاہ کار کو پھر مدتوں دیکھا گیا
ہے تیرا اُجالا شام و سحر اے نور مجسم سیّدنا　　صدیوں کی چھٹی ہے تیرہ شبی سرکار دو عالم سیّدنا

حضور علیہ السلام کی دعا سے میں نے نور دیکھ لیا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور علیہ السلام کے ساتھ گھر سے مسجد کی طرف نکلا (دیکھا تو) مسجد میں کچھ لوگ اپنے ہاتھوں کو اُٹھائے اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہے ہیں حضور علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: ھل تری ما اری بایدی القوم؟ کیا تم وہ چیز دیکھ رہے ہو جو ان کے ہاتھوں میں میں دیکھ رہا ہوں؟ میں نے عرض کی! حضور آپ ان کے ہاتھوں میں کیا دیکھ رہے ہیں: فرمایا: نور۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ۔ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مجھے بھی وہ نور دکھا دے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں کہ آپ (ﷺ) نے دعا فرمائی تو میں نے بھی وہ نور دیکھا پھر آپ نے فرمایا: یا انس استعجل بنا حتی نشرك القوم۔ اے انس! جلدی کرو تا کہ ہم بھی ان لوگوں کے ساتھ دعا میں شریک ہو جائیں۔ لہٰذا میں آپ (ﷺ) کے ساتھ ان لوگوں کی طرف گیا پھر ہم نے بھی (ان لوگوں کے ساتھ شامل ہو کر) دعا کے لئے ہاتھ اُٹھا لیے۔ (اخرجه البخاری فی التاریخ الکبیر، ۲۰۲/۳، الرقم: ۶۹۲، والطبرنی فی کتاب الدعاء، ۸۵/۱، الرقم ۲۰۶)

یا رب دل مسلم کو وہ زندہ تمنا دے
جو قلب کو گرما دے جو روح کو تڑپا دے

پھر وادیٔ فاراں کے ہر ذرے کو چمکا دے
پھر شوق تماشا دے پھر ذوق تماشا دے

محروم تماشا کو پھر دیدۂ بینا دے
دیکھا ہے جو کچھ میں نے اوروں کو بھی دکھلا دے

بھٹکے ہوئے آہو کو پھر سوئے حرم لے چل
اس شہر کے خُوگر کو پھر وسعتِ صحرا دے

پیدا دل ویراں میں پھر شورشِ محشر کر
اس محملِ خاکی کو پھر شاہد لیلیٰ دے

اس دور کی ظلمت میں ہر قلبِ پریشاں کو
وہ داغِ محبت دے جو چاند کو شرما دے

رفعت میں مقاصد کو ہمدوشِ ثریا کر
خود وادیٔ ساحل دے آزادیٔ دریا دے

بے لوث محبت ہو بے باک صداقت ہو
سینوں میں اُجالا کر دل صورت مینا دے

میں بلبلِ نالاں ہوں اک اُجڑے گلستان کا
تاثیر کا سائل ہوں محتاج کو داتا دے

دعا میں تین مرتبہ یارب کہا جائے

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا، نماز (نفلی) دو دو رکعتیں ہیں، ہر دو رکعت کے بعد تشہد پڑھ، خشوع وخضوع اور سکون کے ساتھ نماز ادا کر پھر اپنے رب کی طرف ہاتھوں کو (دعا میں) اس طرح بلند کر کہ ان کا اندرونی حصہ منہ کی طرف رہے اور پھر یوں کہہ۔

اے رب، اے رب، اے رب ومن لم یفعل ذلك فهو كذا و كذا اور جس نے (دعا میں) ایسا نہ کیا وہ ایسا ہے وہ ایسا ہے (رواه الترمذی والنسائی واحمد والطبرانی) ایک روایت میں تین مرتبہ یارب کی بجائے دو مرتبہ اللهم کے الفاظ ہیں اور آخر میں فرمایا فمن لم یفعل ذلك فهی خداج۔ جو ایسا نہ کرے اس کی نماز نامکمل ہے۔

امام ابن خزیمہ "الصحیح" میں اس حدیث کی تخریج کے بعد فرماتے ہیں "اس حدیث میں دعا کے اندر ہاتھ اُٹھانے کی مزید شرح ہے اور یہ کہ دعا مانگنے والے کو کہنا چاہیے اے اللہ اے اللہ، اور لیث کی روایت میں ہے کہ دعا مانگنے والا اپنے دونوں ہاتھ اللہ تعالیٰ کی طرف اُٹھائے اور انہیں اپنے چہرے کے سامنے رکھے اور یہ کہے اے پروردگار، اے میرے رب اور رفع یدین اور سلام سے پہلے تشہد سنت نماز میں سے نہیں ہے اور یہ اس بات پہ دلالت ہے کہ رفع یدین، دعا اور سوال کرنا سلام کے بعد ہے یعنی دونوں طرف سلام پھرنے کے (اور نماز مکمل کرنے کے) بعد دونوں ہاتھ اُٹھا کر دعا کرنی چاہیے۔

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اذا فرغ احدکم من التشهد الاخر فلیتعوذ باللہ من اربع من عذاب جہنم ومن عذاب القبر ومن فتنۃ المحیات والممات ومن شر المسیح الدجال

جب تم میں سے کوئی آخری تشہد سے فارغ ہو جائے تو چار چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے (۱) دوزخ کے عذاب سے (۲) قبر کے عذاب سے (۳) زندگی اور موت کی آزمائش سے (۴) مسیح دجال کے فتنے سے (اخرجہ البخاری فی الصحیح کتاب الجنائز، ۱/۴۶۳، ۱۳۱۱)

اور امام عسقلانی نے فتح الباری میں فرمایا: اس بارے میں مختلف روایات ہیں کہ کیا آپ ﷺ ایسا سلام سے پہلے فرماتے یا سلام پھیرنے کے بعد۔ پس امام مسلم کی روایت میں ہے کہ پھر آخری چیز جو آپ ﷺ تشہد اور سلام کے درمیان فرماتے وہ یہ ہے:
اللھم اغفرلی ما قدمت وما اخرت واما اسررت واما اسرفت وما اعلنت وما انت اعلم بہ منی انت المقدم وانت المؤخر لا الہ الا انت (اے میرے اللہ وہ گناہ جو میں نے آگے بھیج دیئے اور جو گناہ میں نے پیچھے چھوڑے اور جو گناہ میں نے چھپ کر کیئے اور جن میں حد سے بڑھ گیا اور جو گناہ میں نے اعلانیہ کیے اور وہ گناہ جو مجھ سے زیادہ تو جانتا ہے (سب) بخش دے۔ بے شک تو ہی آگے لانے والا ہے اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے اور (تیرے سواء کوئی معبود نہیں) اور امام مسلم ہی کی ایک روایت ہے جب آپ ﷺ سلام پھیر لیتے تو یوں دعا فرماتے اللھم اغفرلی ماقدمت ...... الخ ان دونوں روایتوں کے درمیان تطبیق دوسری روایت کے ارادۂ سلام پر محمول کر کے کی جائے گی کیونکہ دونوں طرق کا مخرج (رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس) ایک ہی ہے اور اسی حدیث کو امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں ان الفاظ کے ساتھ وارد کیا ہے کہ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہو جاتے اور سلام پھیر لیتے (تو یہ دُعا کرتے) اور یہ اس چیز میں ظاہر ہے کہ یہ سلام کے بعد ہے اور یہاں اس چیز کا بھی احتمال ہے کہ آپ ﷺ ایسا سلام پھیرنے سے پہلے بھی اور بعد میں بھی کرتے۔"

(فتح الباری، ۱۱/۱۹۸، وقال نحوہ الصنعانی فی سبل السلام، ۴/۳۲۳)

یا الٰہی قادر و قیوم تیری ذات ہے	حاجتیں بر لامری تو قاضی الحاجات ہے
مشکلوں کا حل مجھے دشوار ہے	تو کرم کر دے تو بیڑا پار ہے
مال و زر درکار ہیں یارب نہ حشمت چاہیئے	جو محمد کو عطا کی تھی وہ دولت چاہیئے
صبر و استغنا کی دولت دے مجھے	مصطفیٰ والی قناعت دے مجھے
زندگی کا مرے دم اللہ نیک انجام ہو	لب پہ تیرا ذکر ہو تیرے نبی کا نام ہو
خاتمہ ہو دین پر ایمان پر	جان دوں اسلام پر قرآن پر
داغِ عصیاں کی ندامت کھائے جاتی ہے مجھے	دیکھ کر اعمال اپنے شرم آتی ہے مجھے
سامنے تیرے میں آؤں کس طرح	روسیاہ ہوں منہ دکھاؤں کس طرح
شرم سے گردن جھکی ہے اس لیے سرکار میں	ہاتھ خالی لے کے آیا ہوں ترے دربار میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

زُہد رکھتا ہوں نہ تقویٰ پاس ہے ہے تو اک تیرے کرم کی آس ہے

اے فلاں فلاں کے معبود میری دعا قبول فرما

حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ (ﷺ) نے فرمایا: جب کوئی بندہ (مومن) ہر نماز کے بعد اپنی ہتھیلیاں (دعا کے لئے) پھیلا کر یہ کہتا ہے۔

اللهم الهي واله ابراهيم واسحاق ويعقوب واله جبريل وميكائيل واسرافيل اسئالك ان تستجيب دعوتي فاني مضطر وتعصمني في ديني فاني مبتلي وتنا لني برحمتك فاني مذنب وتنفي عني الفقر فاني متمسكن .

''اے میرے اللہ، میرے معبود اور ابراہیم، اسحاق، یعقوب علیہم السلام کے معبود میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میری دعا قبول فرما' کیونکہ میں مجبور ہوں اور تو مجھے میرے دین میں محفوظ رکھ کیونکہ میں آزمائش میں ہوں اور تو مجھے اپنی رحمت سے وافر حصہ عطا فرما کیونکہ میں گناہ گار ہوں اور مجھ سے فقر کو دور فرما کیونکہ میں مسکین ہوں''

الا كان حقا على الله ان لا يرد يديه خائبتين

(حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو بندہ ان الفاظ سے دعا کرتا ہے) اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ کرم پہ لازم کر لیتا ہے کہ اس بندے کے ہاتھوں کو خالی واپس نہ لوٹائے۔ (اخرجه ابن السني في عمل اليوم والليلة /۵۲ الرقم، ۱۳۹، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۳۸۳/۱۶، والديلمي في مسند الفردوس، ۴۸۱/۱، الرقم ۱۹۷۰، والهندي في كنزا لعمال، ۱۳۴/۲، الرقم، ۳۴۷۵)

☆ حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام جب نماز سے فارغ ہو کر سلام پھیر لیتے تو تین مرتبہ یہ کلمات کہتے اور تیسری مرتبہ آواز کو بلند فرماتے۔

سبحان الملك القدوس . (اخرجه النسائي في السنن الكبرى باب ما يقول اذا فرغ من وتره، ۱۸۴/۶، الرقم ۱۰۵۷۳، واحمد بن حنبل في المسند، ۴۰۶/۳، الرقم ۱۵۳۹۵، والحاكم في المستدرك، ۴۰۶/۱، الرقم ۱۰۰۹)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

اتاني الليلة ربي تبارك وتعالىٰ في احسن صورة . وقال يا محمد اذا صليت فقل اللهم اني اسئلك فعل الخيرات وترك المنكرات وحب المساكين واذا اردت بعبادك فتنة فا قبضني اليك غير مفتون .

''آج رات میرا رب میرے پاس (اپنی شان کے مطابق) نہایت احسن صورت میں آیا اور اس نے مجھے فرمایا اے پیارے محمد! جب نماز ادا کرلو تو یوں دعا مانگا کرو''

اے اللہ! میں تجھ سے اچھے اعمال اپنانے، بُرے اعمال کو چھوڑنے، مساکین کے ساتھ محبت کرنے کا سوال کرتا ہوں اور یہ کہ جب تو اپنے بندوں کو آزمانے کا ارادہ فرمائے تو مجھے آزمائے بغیر ہی اپنے پاس بلا لے (اخرجه الترمذي في

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

السنن کتاب تفسیر القرآن باب ومن سورة ص ۳۶۶/۵، ۳۶۸، الرقم ۳۲۳۴، ۳۲۳۵)

یقیں در یقیں یہ نشانِ جبیں ہے
یقیں جس کا جتنا وہ اُتنا حسیں ہے
مناظر تو ہر آنکھ دیکھے ہے لیکن
نگاہِ عقیدت بڑی دور بیں ہے
زماں و مکاں کا تعین کریں کیا
وہ محدود کب ہے کہاں وہ مکیں ہے
سنا تو یقیں کر لیا پھر جو دیکھا
وہ علم الیقیں تھا یہ عین الیقیں ہے
قدم رکھ دیا ہے جہاں پر نبی نے
زمیں کا وہ ٹکڑا تو خلدِ بریں ہے
کریمی بجز آپ کے میرے آقا
کسی کا نہیں ہے کسی کا نہیں ہے

(آفتاب کریمی)

ستّر فرشتوں کا بندے کی دعا کے ساتھ آمین کہنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: اس (رکن یمانی) کے ساتھ ستر فرشتے متعین ہیں جو شخص (اس کے پاس) یہ دعا کرے

اللھم انی اسئلك العفو والعافیة فی الدنیا والاخرة ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار .

''اے اللہ! میں تجھ سے دنیا وآخرت میں امن وسلامتی اور بخشش کا سوال کرتا ہوں اے ہمارے پالنے والے ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں عذاب جہنم سے بچا'' **قالوا امین** ۔ فرشتے (اس کی اس دعا پہ) امین کہتے ہیں کہ یا اللہ اس کی دعا کو قبول فرما۔(ابن ماجہ، ۹۸۵/۲، ۲۹۵۷، المعجم الاوسط للطبرانی، ۲۰۱/۸، ۸۴۰۰)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام اکثر یہی دعا فرمایا کرتے **ربنا اتنا فی الدنیا ...... وقنا عذاب النار** (بخاری ۲۳۴۷/۵، ۶۰۲۶، مسلم، ۲۰۷/۴، ۲۶۹۰)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام یہ دعا کیا کرتے تھے

اللھم اصلح لی دینی الذی ھو عصمة امری واصلح لی دنیای التی فیھا معاشی واصلح لی اخرتی التی فیھا معادی واجعل الحیاة زیادة لی فی کل خیر واجعل الموت راحة لی من کل شر . (مسلم شریف ، ۲۰۸۷/۴، ۲۷۲۰، مجمع الزوائد، ۱۸۱/۱۰)

اے اللہ میرے دین کو درست فرمادے جو میرے معاملہ کا محافظ ہے اور میری دنیا کو درست کردے جس میں میری روزی ہے اور میری آخرت کو درست کردے جس میں میرا تیری طرف لوٹنا ہے اور میری زندگی کو ہر خیر میں میری زیادتی کا سبب بنادے اور میری وفات کو ہر شر سے میرے لئے راحت بنادے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ حضرت عمرو بن میمون اودی بیان فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے بیٹوں کو مندرجہ ذیل کلمات کی یوں تعلیم دیتے تھے جیسے استاد اپنے شاگردوں کو لکھنا سکھاتا ہے اور فرمایا کرتے تھے کہ بے شک حضور علیہ السلام ہر نماز کے بعد ان کلمات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے تھے

اللھم انی اعوذبك من الجبن واعوذبك ان اردالیٰ ارذل العمر واعوذبك من فتنة الدنیا واعوذبك من عذاب القبر

اے اللہ میں بزدلی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور میں ذلت کی زندگی کی طرف لوٹائے جانے یعنی بڑھاپے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور دنیا کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور عذاب قبر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ (اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب الجهاد والسیر باب ما یتعوذ من الجبن، ۱۰۳۸/۳، الرقم۲۶۶۷، والترمذی فی السنن کتاب الدعوات، ۵۶۲/۵، الرقم ۳۵۶۷، والنسائی فی السنن کتاب الاستعاذہ، ۲۶۷/۸، ۵۴۴۷)

یہ مہر و ماہ ترے، آسماں بھی تیرا ہے
یہ فصلِ گل بھی تری، گلستاں بھی تیرا ہے
کہاں ہے میرے ٹھکانے پہ اختیار مرے
یہ گلستاں بھی ترا، آشیاں بھی تیرا ہے
دھنک کے رنگ سبھی بزمِ کائنات میں ہیں
خدایا تیری زمین آسماں بھی تیرا ہے
یہ بحر و بر یہ جبل اور یہ مسجد و منبر
ترا ہی ذکر بھی ہر سو، نشاں بھی تیرا ہے
جبیں کے ساتھ جھکاتے ہیں دل بھی اہلِ نظر
سجود بھی ہیں تیرے آستاں بھی تیرا ہے
نماز کیوں نہ پڑھیں ذوق و شوق سے ہم سب
کہ پانچ وقت میں حکمِ اذاں بھی تیرا ہے
رضی کو ناز رہے کیوں نہ تیری بخشش پر
کرم بھی تیرا، شفیعِ زماں بھی تیرا ہے

(رضی عظیم آبادی)

سارے انسانوں کے قلوب کا حال

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا سارے انسانوں کے دل (اللہ تعالیٰ) رحمٰن کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ایک دل کی طرح ہیں، وہ جس طرح چاہتا ہے دلوں کو پھیر دیتا ہے پھر حضور علیہ السلام نے یہ دعا فرمائی

اللھم مصرف القلوب صرف قلوبنا علی طاعتك ۔ اے اللہ! اے دلوں کو پھیرنے والے ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت کی طرف پھیر دے۔ (مسلم شریف، ۲۰۴۵/۴، رقم ۲۶۵۴، مسند احمد، ۱۶۸/۲، رقم ۶۵۶۹)

ایک روایت میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ہے کہ حضور علیہ السلام جب بھی آسمان کی طرف سرِ انور اُٹھاتے تو عرض کرتے۔

یا مصرف القلوب ثبت قلبی علیٰ طاعتك ۔ اے دلوں کے پھیرنے والے ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت کی طرف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پھیر دے (ایضاً)

ایک روایت میں حضرت ابو ہلال رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ جب اپنی گفتگو سے فارغ ہوتے اور (مجلس سے) اُٹھنے کا ارادہ کرتے تو یوں دعا کرتے۔

اللهم ترى قلوبنا من الشرك والكبر والنفاق والرياء والسمعة والريبة والشك في دينك يا مقلب القلوب ثبت قلوبنا على دينك واجعل ديننا الاسلام القيم ۔ (ایضاً)

اے اللہ تو ہمارے دلوں کو شرک، تکبر، نفاق، ریاء، شہرت، شک وشبہ میں (مبتلا) دیکھتا ہے۔ (ہمیں ان سے بچا) اے دلوں کے پھیرنے والے ہمارے دلوں کو اپنے دین پہ ثابت قدم رکھ، ہمارا دین (ہمیشہ) دین قیم اسلام کو ہی بنا۔

ایک روایت جو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے اس میں ہے کہ حضور علیہ السلام اکثر یہ دعا کرتے **یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک** ۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ۔ ہم آپ پر اور آپ کے لائے ہوئے دین پر ایمان لائے کیا آپ کو اب بھی خطرہ ہم پر ہے (کہ ہم دین سے پھر جائیں گے) فرمایا: ہاں، بے شک انسانوں کے دل اللہ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان (اس کے قبضہ قدرت میں) ہیں وہ جس طرف چاہے انہیں پھیر دے۔

ہے عجب ان کی شانِ یکتائی — خود وہ جلوہ ہے خود تماشائی
لب پہ وہ نام جب بھی آیا ہے — خود مہکنے لگی ہے گویائی
انجمن، انجمن چراغ ہے وہ — گل بہ گل اس کی جلوہ آرائی
اس کی اک جنبش نگاہ کے ساتھ — ہر تجلی وجود میں آئی
موج ہستی میں اس سے ٹھہراؤ — انقلاب اس کی اک انگڑائی
اس کے ادنیٰ سے اک اشارے پر — ڈھونڈتی رہ گئی ہے بینائی
حکم سجدے کا اور آدم کو — یہ محمد کی تھی پذیرائی
جب تک اس کا کرم نہ ہو اُمید — خود سے ہوتی نہیں شناسائی

(امید فاضلی)

استقامت، ہدایت اور عزیمت کا سوال

عن شداد بن اوس رضی الله تعالٰی عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یقول فی صلاته: اللهم انی اسألك الثبات فی الامر، والعزیمة علی الرشد، واسألك شکر نعمتك وحسن عبادتك، واسألك قلبا سلیما، ولسانا صادقا واسألك من خیر ما تعلم، واعوذبك من شر ما تعلم واستغفرك لما تعلم ۔

''حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز میں (یہ) دعا فرماتے: (**اللهم انی اسألك**

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الثبات فی الامر، والعزيمة علی الرشد، واسألك شكر نعمتك وحسن عبادتك، واسألك قلبا سليما، ولسانا صادقا واسألك من خير ما تعلم، واعوذبك من شرما تعلم واستغفرك لما تعلم)

اے میرے پروردگار! میں ہر کام میں تجھ سے استقامت اور ہدایت پر عزیمت کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے تیری نعمت پر شکرادا کرنے اور تیری احسن طریقے سے تیری عبادت کی توفیق کا سوال کرتا ہوں، اور میں تجھ سے قلبِ سلیم اور سچ بولنے والی زبان کا سوال کرتا ہوں اور ہر اس خیر کا سوال کرتا ہوں جو تیرے علم میں ہے اور ہر اس برائی سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں جو تیرے علم میں ہے اور میں تجھ سے ہی مغفرت اور بخشش مانگتا ہوں جسے تو جانتا ہے۔'' (اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الدعوات، باب (۲۳) منه، ۴۷۶/۵، الرقم : ۳۴۰۷، والنسائی فی السنن، کتاب السهو، باب نوع آخر من الدعاء، ۵۴/۳، الرقم: ۱۳۰۴، واحمد بن حنبل فی المسند، ۱۲۵/۴، الرقم: ۱۷۱۷۳، وابن ابی شيبة فی المصنف، ۴۶/۶، الرقم: ۲۹۳۵۸)

☆ عن معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه ان رسول الله صلی الله عليه وسلم اخذ بيده يوما ثم قال: يا معاذ، انی لا حبك . فقال له معاذ: بابی انت وامی يا رسول الله، وانا، والله، احبك . قال: اوصيك يا معاذ، لا تدعن فی دبر كل صلاة ان تقول: اللهم، اعنی علی ذكرك وشكرك وحسن عبادتك .

''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک دن ان کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اے معاذ! میں تم سے محبت کرتا ہوں، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، بخدا! میں بھی آپ سے (اپنی جان سے بڑھ کر) محبت کرتا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد یہ دعا مانگنا ہرگز نہ چھوڑنا: (اللهم اعنی علی ذكرك وشكرك وحسن عبادتك) (اے اللہ! اپنا شکر اور احسن طریقے سے اپنی عبادت کی ادائیگی میں میری مدد فرما)۔'' (اخرجه ابوداؤد فی السنن، کتاب الصلاة، باب فی الاستغفار، ۸۶/۲، الرقم: ۱۵۲۲، والنسائی فی السنن الكبری، ۳۲/۲، الرقم: ۹۹۳۷، وايضاً فی عمل اليوم والليلة، ۱۸۷/۱، الرقم: ۱۰۹، واحمد بن حنبل فی المسند، ۲۴۴/۵، الرقم ۲۲۱۷۲، والبزار فی المسند، ۱۰۴/۷، الرقم: ۲۶۶۱، وابن حبان فی الصحيح، ۳۶۵/۵، الرقم: ۲۰۲۱، والطبرانی فی المعجم الكبير، ۶۰/۲۰، الرقم: ۱۱۰ والحاكم فی المستدرك، ۴۰۷/۱، الرقم: ۱۰۱۰)

تعریف اس خدا کی جس نے جہاں بنایا ۔۔۔ کیسی زمین بنائی کیا آسماں بنایا
پیروں تلے بچھایا کیا خوب فرش خاکی ۔۔۔ اور سر پہ لاجوردی اک سائباں بنایا
مٹی سے بیل بوٹے کیا خوشنما اگائے ۔۔۔ پہنا کے سبز خلعت ان کو جواں بنایا
خوش رنگ اور خوشبو گل پھول ہیں کھلائے ۔۔۔ اس خاک کے کھنڈر کو کیا گلستاں بنایا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میوے لگائے کیا کیا خوش ذائقہ رسیلے
چکھنے سے جن کے مجھ کو شیریں دہاں بنایا

سورج سے ہم نے پائی گرمی بھی روشنی بھی
کیا خوب چشمہ تو نے اے مہرباں بنایا

سورج بنا کے تو نے رونق جہاں کو بخشی
رہنے کو یہ ہمارے اچھا مکاں بنایا

ابن خطاب کو صحیح بات کہنے کی توفیق ملی

عن الازرق بن قيس رضي الله تعالىٰ عنه قال: صلى بنا امام لنا يكنى ابا رمثة فقال: صليت هذه الصلاة او مثل هذه الصلاة مع النبي صلى الله عليه وسلم قال: وكان ابوبكر وعمر رضي الله عنهما يقومان في الصف المقدم عن يمينه وكان رجل قدشهد التكبيرة الاولى من الصلاة فصلى نبي الله صلى الله عليه وسلم ثم سلم عن يمينه وعن يساره حتى راينا بياض خديه، ثم انفتل كانفتال ابي رمثة يعني نفسه فقال الرجل الذي ادرك معه التكبيرة الاولى من الصلاة يشفع، فوثب اليه عمر فاخذ بمنكبه فهزه ثم قال: اجلس فانه لم يهلك اهل الكتاب الا انه لم يكن بين صلواتهم فصل فرفع النبي صلى الله عليه وسلم بصره فقال: اصاب الله بك يا ابن الخطاب .

''حضرت ازرق بن قیس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک (صحابی) امام نے ہمیں نماز پڑھائی جن کی کنیت حضرت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ تھی، انہوں نے فرمایا: میں نے یہ نماز یا اس جیسی نماز حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ پڑھی ہے۔ (پھر انہوں نے اس نماز کی کیفیت بیان کرتے ہوئے) فرمایا: حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما پہلی صف میں دائیں جانب کھڑے تھے اور ایک آدمی نماز کی تکبیر اولیٰ میں آ شامل ہوا۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے نماز پڑھا لی دائیں جانب سلام پھیرا، یہاں تک کہ آپ ﷺ کے رخساروں کی سفیدی ہم نے دیکھی۔ پھر ایسے ہی مڑے جیسے ابو رمثہ مڑے ہیں یعنی وہ خود۔ پس جو شخص تکبیر اولیٰ میں آ کر شامل ہوا تھا کھڑا ہو کر دوگانہ پڑھنے لگا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کی طرف بڑھے اور اسے کندھوں سے پکڑ کر ہلایا پھر فرمایا: بیٹھ جاؤ کیونکہ اہلِ کتاب صرف اس وجہ سے ہلاک ہوئے کہ ان کی نمازوں کے درمیان وقفہ نہیں ہوتا تھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے نگاہ مبارک اٹھا کر انہیں دیکھا اور فرمایا: اے ابن خطاب! اللہ تعالیٰ نے تمہیں صحیح بات کہنے کی توفیق مرحمت فرمائی ہے۔'' (اخرجه ابو داؤد في السنن، كتاب الصلاة، باب في الرجل يتطوع في مكانه الذي صلى فيه المكتوبة، ۱/۲۶۴، الرقم: ۱۰۰۷، والحاكم في المستدرك، ۱/۴۰۳، الرقم: ۹۹۶، والطبراني في المعجم الاوسط، ۲/۳۱۶، الرقم: ۲۰۸۸، والبيهقي في السنن الصغرى، ۱/۳۹۵، الرقم: ۶۷۵، وايضاً في السنن الكبرى، ۲/۱۹۰، الرقم: ۲۸۶۷)

ہم کو یا رب ترا سہارا ہے
تو ہی سچا خدا ہمارا ہے

ساتھ دیتا ہے تو مصیبت میں
تو مددگار ہے حقیقت میں

رزق پہنچا رہا ہے تو سب کو
شان دکھلا رہا ہے تو سب کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہر کوئی تیرے گیت گاتا ہے — تو ہی سارے جہاں کا داتا ہے
کام ہیں تیرے حکمتوں والے — نام ہیں تیرے برکتوں والے
تیرے بس میں ہے کائنات تمام — رات دن سے عیاں ہے تیرا نظام
جو تیری یاد کو بساتا ہے — وہ ہمیشہ سرور پاتا ہے

(سرور بجنوری)

ہم بھی تقریباً اس طرح کی دعا کرتے ہیں

عن ابی صالح عن بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال : قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لرجل: کیف تقول فی الصلاۃ؟ قال: اتشھد واقول: اللھم انی اسألک الجنۃ واعوذ بک من النار اما انی لا احسن دندنتک ولا دندنۃ قال ابن خزیمۃ: (قال ابوبکر : الدندنۃ: الکلام الذی لا یفھم معاذ) فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم : حولھا ندندن ۔

’’حضرت ابوصالح نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے ایک آدمی سے فرمایا: تم نماز میں کیا کہتے ہو؟ اس نے عرض کیا: میں تشہد پڑھتا ہوں اور یہ کہتا ہوں: (اللھم انی اسألک الجنۃ واعوذ بک من النار) (اے اللہ! میں تجھ سے جنت مانگتا ہوں اور جہنم سے تیری پناہ چاہتا ہوں)۔ لیکن مجھے آپ کی اور حضرت معاذ کی دعا کا پتہ نہیں لگتا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہم بھی اسی کے اردگرد دعا مانگتے ہیں۔‘‘

(اخرجہ ابوداؤد فی السنن، کتاب الصلاۃ، باب فی تخفیف الصلاۃ، ۱/ ۲۱۰، الرقم: ۷۹۲، وابن ماجہ فی السنن، کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیھا، باب ما یقال بعد التشھد والصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ۱/ ۲۹۵، الرقم: ۹۱۰، وایضاً فی کتاب الدعاء، باب الجوامع من الدعاء، ۲/ ۱۲۶۴، الرقم: ۳۸۴۷، واحمد بن حنبل فی المسند، ۳/ ۴۷۴، الرقم: ۱۵۹۳۹، وابن خزیمۃ فی الصحیح، ۱/ ۳۵۸، الرقم: ۷۲۵، وابن حبان فی الصحیح، ۳/ ۱۴۹، الرقم: ۸۶۸، والبیھقی فی السنن الصغری، ۱/ ۲۸۲، الرقم: ۴۶۷، والکنانی فی مصباح الزجاجۃ، ۱/ ۱۱۲، الرقم: ۳۳۵)

گونجتے ہیں تیرے نام سے کاخ وکو — آسمان وزمین بحر وبر چار سو
شہر ہوں یا کہ بن ہر جگہ تو ہی تو — اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو
دیتے تیرا پتہ دشت وکہسار ہیں — خشک وتر سب ہی تیرے آئینہ دار ہیں
بخشتا ہے تو ہی ہر نفس کو نمو — اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو
ہر شجر کو دیا نو بہ نو پیرہن — مشکبو کر دیئے سب گل ویاسمین
چاک دامن کے تو نے کیے سب رفو — اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو
طائرانِ چمن ہیں تیرے نغمہ خواں — ہیں تیرے ذکر سے ہی وہ رطب اللساں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مست رکھتی ہے سب کو تیری جستجو　اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو
مہر ومہ سے جہاں کو درخشاں کیا　قمقموں سے فلک پہ چراغاں کیا
روشنی روشنی ہو گئی سو بہ سو　اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو

(ضیائیؔ)

ـــ کائنات فرماتے ہیں

ـ۔ عن علي بن ابي طالب رضي الله تعالىٰ عنه قال: كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا سلم من صلاة قال: اللهم اغفرلي ما قدمت وما اخرت، وما اسررت وما اعلنت وما اسرفت وما انت اعلم به مني انت المقدم المؤخر لا اله الا انت.

''حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ جب نماز سے سلام پھیرتے تو (یہ) دعا کرتے: (اللهم اغفرلي ما قدمت وما اخرت، وما اسررت وما اعلنت وما اسرفت وما انت اعلم به مني انت المقدم المؤخر لا اله الا انت) (اے اللہ! بخش دے جو میں نے پہلے کیا اور جو بعد میں کروں گا اور جو میں نے چھپا کر کیا اور جو اعلانیہ کیا اور جو میں نے اسراف کیا جسے تو میری نسبت زیادہ جانتا ہے تو آگے بڑھانے والا اور پیچھے ہٹانے والا ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے)۔''

(اخرجه ابو داؤد في السنن، كتاب الصلاة، باب ما يقول الرجل اذا اسلم، ۲/۸۳، الرقم: ۱۵۰۹، واحمد بن حنبل في المسند، ۱/۹۴، ۱۰۲، الرقم: ۷۲۹، ۸۰۳، وابن خزيمة في الصحيح، ۱/۳۵۸، ۳۶۶، الرقم: ۷۲۳-۷۴۳، وابن حبان في الصحيح، ۵/۲۹۷، الرقم: ۱۹۶۶، ۲۰۲۵، والطيالسي في المسند، ۱/۲۲، الرقم: ۱۵۲، والبزار في المسند، ۲/۱۶۸، الرقم: ۵۳۶، والدارقطني في السنن، ۱/۲۹۶، الرقم: ۱، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲/۳۲، ۱۸۵، الرقم: ۲۱۷۲، ۲۸۴۲)

وہ جس کے حکم سے بہتی ہے چاندی آبشاروں میں　وہی جلوہ فگن ہے رات دن اور چاند تاروں میں
اسی کے حکم سے کانٹے گلوں کے ساتھ بڑھتے ہیں　شجر کی گود میں خاموش، سب پروان چڑھتے ہیں
اسی کے حکم کی تعمیل صبح وشام کرتے ہیں　زمین وآسماں شام وسحر، دم اس کا بھرتے ہیں
وہی سرسبز کر دیتا ہے بے جاں کوہساروں کو　عطا کرتا ہے وہ رنگینیاں دلکش بہاروں کو
وہی خالق ہے صبح وشام کی رنگیں نظاروں کا　محافظ ہے شب تاریک میں روشن ستاروں کا
جب اس کے رحم کر کرنیں دلوں کو جگمگاتی ہیں　مسرّت سے غریبوں کی نگاہیں مسکراتی ہیں
یہ فوقانی، دعائیں اس سے عرض حال کرتی ہیں　گناہوں کا زبانِ اشک سے اقبال کرتی ہیں

حضرت داؤد علیہ السلام کی ایک دعا

عن ابي مروان ان كعب (الاحبار) رضي الله تعالىٰ عنه حلف له بالله الذي فلق البحر لموسى

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علیہ السلام انا لنجد فی التوراۃ ان داؤد نبی اللہ علیہ السلام کان اذا انصرف من صلاتہ قال: اللھم، اصلح لی دینی الذی جعلتہ لی عصمۃ واصلح لی دنیای التی جعلت فیھا معاشی ، اللھم انی اعوذ برضاک من سخطک، واعوذ بعفوک من نقمتک واعوذ بک منک لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد ۔ وحدثنی کعب ان صھیبا رضی اللہ عنہ حدثہ ان محمدًا صلی اللہ علیہ وسلم کان یقولھن عند انصر افہ من صلاتہ ۔

''ابی مروان سے روایت ہے کہ ان کی موجودگی میں حضرت کعب (احبار رضی اللہ عنہ) نے حلف اٹھایا کہ اس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے دریا کو چیر دیا! ہم نے تورات میں (یہ لکھا) پایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی حضرت داؤد علیہ السلام جب نماز سے فارغ ہوتے تو یوں دعا فرماتے: (اللھم، اصلح لی دینی الذی جعلتہ لی عصمۃ واصلح لی دنیای التی جعلت فیھا معاشی ، اللھم انی اعوذ برضاک من سخطک، واعوذ بعفوک من نقمتک واعوذ بک منک لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد) (اے اللہ! وہ دین جس سے میرا بچاؤ ہے اسے درست فرما دے اور میری دنیا، جس میں میرا رزق ہے اس کی اصلاح فرما۔ اے اللہ! میں تیرے غضب سے تیری رضا مندی کی پناہ طلب کرتا ہوں اور تیرے عذاب سے تیری بخشش کی پناہ مانگتا ہوں، تو جو کچھ عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں ہے اور مال دار کا مال تیرے نزدیک کسی کام نہ آئے گا۔ مروان نے کہا کہ مجھ سے حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہیں حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب نماز ادا فرما لیتے تو آپ ﷺ بھی یہ کلمات ارشاد فرمایا کرتے تھے۔'' (اخرجہ النسائی فی السنن، کتاب السھو، باب نوع آخر من الدعاء وعن الانصراف من الصلاۃ، ۳/۷۳، الرقم: ۱۳۴۶، وایضاً فی السنن الکبری، ۱/۴۰۰، الرقم: ۱۲۶۹، وابن خزیمۃ فی الصحیح، ۱/۳۶۶، الرقم: ۷۴۵، والطبرانی فی المعجم الکبیر، ۸/۳۳، الرقم: ۷۲۹۸، والمقدسی فی الاحادیث المختارۃ، ۸/۶۵، الرقم: ۵۹)

میرے غم والم کی بھلا کیا بساط ہے	اس کو تو سوچنا سراپا نشاط ہے
منہ اس سے موڑنا ہے پکڑنا زوال کا	در اس کا چھوڑنا سبب انحطاط ہے
سرزد نہ ہو بے ادبی اس کی شان میں	پیشِ نظر ہر آن رہ احتیاط ہے
ذات وصفاتِ حق کی دلاتا ہے خوب یاد	روح اور تن کے بیچ میں جو ارتباط ہے
فیضانِ فکرِ حمد ہے اس درجہ کیف زا	ہر موئے تن خوشی سے رگِ انبساط ہے

(پروفیسر فیض رسول فیضان)

ہلکی پھلکی نماز اور اس میں طویل دعا

عن عطاء بن السائب عن ابیہ قال: صلی بنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنھما صلاۃ فاوجز فیھا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فقال له بعض القوم: لقد خففت او اوجزت (الا یجاز: التخفیف) الصلاة فقال: اما علی ذلک فقد دعوت فیها بدعوات سمعتهن من رسول الله صلی الله علیه وسلم فلما قام تبعه رجل من القوم هو ابی غیر انه کنی عن نفسه فسأله عن الدعاء ثم جاء فاخبر به القوم: اللهم بعلمک الغیب وقدرتک علی الخلق احینی ما علمت الحیاة خیرًا لی وتوفنی اذا علمت الوفاة خیرًا لی؛ اللهم واسألک خشیتک فی الغیب والشهادة، واسألک کلمة الحق فی الرضا والغضب، واسألک القصد التوسط فی الامور بلا افراط اوتفریط فی الفقر والغنی، واسألک نعیما لا ینفد (ینتهی) واسألک قرة عین لا ینقطع، واسألک الرضاء بعد القضاء، واسألک برد العیش بعد الموت، واسألک لذة النظر الی وجهک الشوق الی لقائک فی غیر ضراء مضرة ولا فتنة مضلة، اللهم زینا بزینة الایمان واجعلنا هداة مهتدین۔

''حضرت عطا بن سائب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما نے ہمیں نماز پڑھائی تو انہوں نے مختصر نماز پڑھائی بعض لوگوں نے عرض کیا: آپ نے ہلکی یا مختصر نماز ادا کی ہے۔ انہوں نے فرمایا: اس کے باوجود کہ میں نے اپنی نماز میں بعض دعائیں پڑھیں جنہیں میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے۔ جب وہ کھڑے ہوئے تو ایک شخص ان کے پیچھے گیا عطا نے کہا وہ میرے والد تھے لیکن انہوں نے اپنا نام پوشیدہ رکھا اور ان سے وہ دعا دریافت کی پھر واپس آئے اور لوگوں کو بتایا کہ وہ دعا یہ تھی: (اللهم بعلمک الغیب وقدرتک علی الخلق احینی ما علمت الحیاة خیرًا لی وتوفنی اذا علمت الوفاة خیرًا لی، اللهم واسألک خشیتک فی الغیب والشهادة، واسألک کلمة الحق فی الرضا والغضب، واسألک القصد التوسط فی الامور بلا افراط اوتفریط فی الفقر والغنی، واسألک نعیما لا ینفد واسألک قرة عین لا ینقطع، واسألک الرضاء بعد القضاء، واسألک برد العیش بعد الموت، واسألک لذة النظر الی وجهک الشوق الی لقائک فی غیر ضراء مضرة ولا فتنة مضلة، اللهم زینا بزینة الایمان واجعلنا هداة مهتدین) (اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علمِ غیب اور تیری قدرت کے وسیلے سے دعا کرتا ہوں جو تجھے مخلوقات پر ہے، تو جب تک میرے لئے زندگی کو اچھا اور بہتر سمجھے مجھے زندہ رکھ اور جب تو میرے لئے موت کو بہتر سمجھے تو مجھے موت عطا کر دے۔ یا اللہ! میں تجھ سے ظاہر اور باطن میں تیری خشیت کا طلب گار ہوں اور تجھ سے خوشی اور غمی ہر دو حالتوں میں حکمت سے لبریز سچ بولنے کی توفیق طلب کرتا ہوں اور میں تجھ سے فقر اور غنا ہر دو حالتوں میں میانہ روی کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے ایسی نعمت کا سوال کرتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہو اور ایسی آنکھوں کی ٹھنڈک کا سوال کرتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہو اور میں تجھ سے تیرے فیصلوں پر تیری رضامندی کا طالب ہوں اور تجھ سے موت کے بعد راحت اور آسائش کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے بغیر نقصان اور گمراہ کن فتنہ کے تیرے دیدار کی لذت اور شوقِ ملاقات و حاضری کا طلب گار ہوں اور اے اللہ! میں اس مصیبت سے پناہ مانگتا ہوں جس پر صبر نہ ہو سکے اور اس فساد سے جو انسان کو گمراہ کر دے۔ اے اللہ! ہمیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایمان کی زیبائش سے آراستہ فرما اور ہمیں ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے)۔''

(اخرجه النسائي في السنن، كتاب السهو، باب (٦٢) نوع آخر، ٣/٥٤، الرقم: ١٣٠٥، ١٣٠٦، وايضاً في السنن الكبرى، ١/٣٨٨، الرقم: ١٢٢٩، واحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٦٤، الرقم: ١٨٣٥١، وابن ابي شيبة في المصنف، ٦/٤٥، الرقم: ٢٩٣٤٨، وابن حبان في الصحيح، ٥/٣٠٤، الرقم: ١٩٧١، والبزار في المسند، ٤/٢٢٨–٢٣٠، الرقم: ١٣٩٢–١٣٩٣، والحاكم في المستدرك، ١/٧٠٥، الرقم: ١٩٢٣، والطبراني في الدعاء، ١/١٩٩، الرقم: ٦٢٤، والشوكاني في نيل الاوطار، ٢/٣٣٣)

تیری مدحت اور میں معذور سر تاپا قصور
میں کہاں سے لاؤں اتنا حوصلہ اتنا شعور

صرف تیرے آسرے پر لب کُشا ہوتا ہوں میں
اِس سعادت کی مجھے توفیق دے ربِّ غفور

غنچہ وگل آئینہ تیرے جمالِ قدس کا
ماہ وانجم سے عیاں تیری تجلّی تیرا نور

ہے رواں تیرے اشارے پر نظامِ کائنات
گردشِ افلاک بھی سجدہ کناں تیرے حضور

ذرہ ذرہ خاکداں کا تیری عظمت کا نقیب
بوٹا بوٹا گلستاں کا تیری قدرت کا ظہور

سرخُرو ہیں تیری رحمت سے ترے سجدہ گزار
سرنگوں ہے تیرے آگے کفر وباطل کا غرور

مل چکا اقبالؔ کو سب کچھ تیری سرکار سے
بخش دے اِس کی خطائیں بھی میرے ربِّ غفور

(اقبالؔ عظیم)

مغفرت، وسعت رزق اور علم نافع کی مقبول دعائیں

عن زاذان قال: حدثني رجل من الانصار قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في دبر الصلاة: اللهم اغفرلي، وتب علي، انك انت التواب الرحيم. حتى بلغ مائة مرة.

''حضرت زاذان بیان کرتے ہیں کہ مجھے ایک انصاری شخص نے کہا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرض نماز کے بعد یہ دعا کرتے ہوئے سنا: (اللهم اغفرلي، وتب علي، انك انت التواب الرحيم) (اے اللہ مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما، بے شک تو بہت توبہ قبول فرمانے والا اور رحم فرمانے والا ہے) یہاں تک کہ آپ ﷺ نے سو مرتبہ یہ کلمات ادا فرمائے۔'' (اخرجه النسائي في السنن، كتاب عمل اليوم والليلة، باب ثواب من قرا آية الكرسي دبر كل صلاة، ٦/٣١، الرقم: ٩٩٣١)

☆ عن ام سلمة رضي الله عنها ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول: اذا صلى الصبح حين يسلم: اللهم، اني اسألك علما نافعا ورزقاً طيبا وعملاً متقبلاً.

''حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز کے بعد یہ دعا فرماتے: (اللهم، اني اسألك علما نافعا ورزقاً طيبا وعملاً متقبلاً) (اے اللہ! میں تجھ سے علمِ نافع، رزقِ حلال اور عملِ مقبول کا سوال کرتا ہوں)۔'' (اخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما يقال بعد التسليم، ١/٢٩٨،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الرقم: ۹۲۵، والنسائی فی السنن الکبری، ۶/ ۳۱، الرقم: ۹۹۳۰، واحمد بن حنبل فی المسند، ۶/ ۲۹۴، الرقم: ۲۶۵۶۴، وابن ابی شیبۃ فی المصنف، ۶/ ۳۳، الرقم: ۲۹۲۶۵)

اے خدا اے مقتدر اے ذوالجلال — تو بے شک ہے لم یزل لایزال
تیری ہر قدرت ابد آثار ہے — نور تیرا مطلع انوار ہے
تو جو خود تخلیق پر مائل ہوا — اشرف المخلوق انساں کو کیا
کہہ کہ ''کُن'' کون ومکان پیدا کیے — یہ زمین وآسماں پیدا کیے
حضرت آدم کو بخشی زندگی — تیرے جلووں کی ہوئی تابندگی
خود بنا ڈالی ہے اک ایجاد کی — نسل انساں سے زمیں آباد کی
آدمیوں کی ہدایت کے لئے — انبیاء ومرسلین پیدا کیے
سب سے آخری سرورِ دیں مصطفیٰ — بزم ہستی میں ہوئے جلوہ نما
اے خدا تیری رضا کا واسطہ — تیرے پیارے مصطفیٰ کا واسطہ
اے خدا بہر حسن بہر حسین — بحر عرفاں امام المشرقین
رب الرحماں! سُن ہماری التجا — اِک حقیقت ہے مناجات ضیاء

(حضرت مولانا ضیاء رحمۃ اللہ علیہ)

تعلیم اُمت کے لئے دعائیں

عن ابی ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ما صلیت خلف نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم الا سمعتہ حین ینصرف یقول: اللھم، اغفر لی خطایای وذنوبی کلھا، اللھم وانعشنی واجبرنی واھدنی لصالح الاعمال والاخلاق، انہ لا یھدی لصالحھا، ولا یصرف سیئھا الا انت۔

''حضرت ابوایوب (انصاری) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جب بھی حضور نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھی (تو دیکھا کہ) آپ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو میں آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنتا: (اللھم، اغفر لی خطایای وذنوبی کلھا، اللھم وانعشنی واجبرنی واھدنی لصالح الاعمال والاخلاق، انہ لا یھدی لصالحھا، ولا یصرف سیئھا الا انت) اے میرے اللہ! میری تمام خطائیں اور گناہ بخش دے، اے میرے اللہ! مجھے (اپنی عبادت واطاعت کے لئے) ہشاش بشاش رکھ اور مجھے اپنی آزمائش سے محفوظ رکھ اور مجھے نیک اعمال واخلاق کی طرف رہنمائی عطا فرما، بیشک نیک اعمال واخلاق کی طرف ہدایت تیرے سوا کوئی نہیں دیتا اور بُرے اعمال واخلاق سے تیرے سوا کوئی نہیں بچاتا۔'' (اخرجہ الطبرانی فی المعجم الصغیر، ۱/ ۳۶۵، الرقم: ۶۱۰، وایضاً فی المعجم الاوسط، ۴/ ۳۶۲، الرقم: ۴۴۴۲، وایضاً فی المعجم الکبیر، ۴/ ۱۲۵، الرقم: ۳۸۷۵، ۸/ ۲۲۷، الرقم:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۷۸۹۳، والحاکم فی المستدرک، ۳/۵۲۲، الرقم: ۵۹۴۲، وابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ، ۱/۴۵، الرقم: ۱۱۷، والدیلمی فی مسند الفردوس، ۱/۴۷۵، الرقم: ۱۹۳۵)

☆ عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ما دنوت من نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم فی صلاۃ مکتوبۃ او تطوع الا سمعتہ یدعو بھؤلاءِ الکلمات الدعوات لا یزید فیھن ولا ینقص منھن: اللھم اغفرلی ذنوبی وخطایای، اللھم انعشنی واجبرنی واھدنی لصالح الاعمال والاخلاق فانہ لا یھدی لصالحھا ولا یصرف سیئھا الا انت۔

''حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں جب بھی فرض نماز یا نفل نماز میں حضور نبی اکرم ﷺ کے پیچھے کھڑا ہوا تو میں نے آپ ﷺ کو ان کلمات سے دعا کرتے ہوئے سنا جن میں آپ ﷺ کوئی کمی بیشی نہیں فرماتے تھے (وہ کلمات یہ ہیں:) (اللھم اغفرلی ذنوبی وخطایای، اللھم انعشنی واجبرنی واھدنی لصالح الاعمال والاخلاق فانہ لا یھدی لصالحھا ولا یصرف سیئھا الا انت) اے میرے اللہ! میری خطائیں اور گناہ بخش دے، اے میرے اللہ! مجھے (اپنی عبادت و راطاعت کے لئے) ہشاش بشاش کر دے اور مجھے اپنی آزمائش سے محفوظ رکھ اور مجھے نیک اعمال و اخلاق کی رہنمائی عطا فرما۔ پس بیشک تیرے سوا ان نیک اعمال کی رہنمائی کوئی نہیں کرتا اور نہ ہی تیرے سوا برے اعمال و اخلاق سے کوئی بچاتا ہے۔''(اخرجہ الطبرانی فی المعجم الکبیر، ۸/۲۰۰، ۲۵۱، الرقم: ۷۸۱۱، ۷۹۸۲، والدیلمی فی مسند الفردوس، ۱/۴۷۵، الرقم: ۱۹۳۵، والھیثمی فی مجمع الزوائد، ۱۰/۱۱۲، وقال: رواہ الطبرانی ورجالہ رجال الزبیر بن خریق وھو ثقۃ، والقزوینی فی التدوین، ۳/۲۵۲، والمبارکفوری فی تحفۃ الاحوذی، ۲/۱۷۰)

اول حمد ثناء الٰہی جو مالک ہر ہر دا
اس دا نام چتارن والا ہر میدان نہ ہردا
کام تمام میسر ہوندے نام اوہدا چت دھریاں
رحموں سکے ساوے کردا قہروں ساڑے ہریاں
حکم اوہدے بن ککھ نہ ہلدا واہ قدرت دا والی
جیا جون نگاہ اوہدی وچہ ہر پتہ ہر ڈالی
جو جو رزق کسے دا کیتوس لکھیا کدی نہ ٹالے
لکھ کروڑ تکے بریایاں پھر بھی اونویں پالے
واہ واہ صاحب بخش ہارا تک تک ایڈ گناہاں
عزت رزق نہ کھسے ساڈا دیندا پھیر پناہاں
جے اوہ قہر کماون لگدا کون کوئی جو چھٹدا
رحمت اس دی جگ وساوے ہر ایک نعمت لٹدا
عیب میرے پر پلا دیندا ہنر کریندا ظاہر
جدوں کرم دا واڑا کردا کوئی نہ رہندا باہر

اے اللہ اپنی ملاقات کا دن بہترین کر دے

☆ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان مقامی بین کتفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان اذا سلم قال: اللھم اجعل خیر عمری آخرہ، اللھم اجعل خواتیم عملی رضوانک۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللهم اجعل خير ايامي يوم القاك .

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں (نماز میں) حضور نبی اکرم ﷺ کے عین پیچھے کھڑا ہوا کرتا تھا۔ پس جب آپ ﷺ سلام پھیرتے تو یوں دعا کرتے: (اللهم اجعل خير عمري آخره، اللهم اجعل خواتيم عملي رضوانك . اللهم اجعل خير ايامي يوم القاك) اے میرے اللہ! میری عمر کا آخری حصہ بہترین بنا دے، اے میرے اللہ! میرے اعمال کا خاتمہ اپنی رضا پر کر، اے میرے اللہ! میرے دنوں میں سے بہترین دن اسے بنا جس دن میں تیرے ساتھ ملاقات کروں۔'' (اخرجه الطبراني في المعجم الاوسط، ۹/۱۵۷، الرقم: ۹۴۱۱، وابن السني في عمل اليوم والليلة، ۱/۴۶، الرقم: ۱۲۲، والديلمي في مسند الفردوس، ۱/۴۸۰، الرقم: ۱۹۶۲، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۱۱۰)

اے مستعانِ خلق ہمارا کوئی نہیں ۔۔۔ وردِ زباں ہمارا ہے ایاک نستعین
میں بندگی میں تیرا وفا دار گو نہیں ۔۔۔ تیری عنایتوں کا سزا وار گو نہیں
تیرے کرم پہ حق میرا زنہار گو نہیں ۔۔۔ کہتا یہی ہوں لائق گفتار گو نہیں
اے مستعانِ خلق ہمارا کوئی نہیں ۔۔۔ وردِ زبان ہمارا ہے ایاک نستعین
عاصی ہوں میں تو مغفرتِ عام تیرا کام ۔۔۔ بیمار ہوں تو شافع امراض تیرا نام
بے چین ہوں تو کہتی ہے خلقت تجھے سلام ۔۔۔ جپتا ہوں تیرا نام یہ رٹتا ہوں صبح شام
اے مستعانِ خلق ہمارا کوئی نہیں ۔۔۔ وردِ زبان ہمارا ہے ایاک نستعین
صدقہ تیرے رسول علیہ السلام کا ۔۔۔ دیتا ہوں غوث وخواجہ واشرف کا واسطہ
چھوٹا تو ہوں مگر وسیلہ میرا بڑا ۔۔۔ سید کے حال زار پہ اب رحم ہو ذرا!

(محدث اعظم ہند کچھوچھوی)

ہر نیکی کے اجر اور ہر گناہ سے سلامتی کا سوال

عن عبد الله بن مسعود رضي الله تعالىٰ عنه انه كان يقول اذا فرغ من الصلاة: اللهم اني اسالك من موجبات رحمتك وعزائم مغفرتك واسالك الغنيمة من كل برو السلامة من كل اثم، اللهم اني اسالك الفوز بالجنة والجواز من النار، اللهم لا تدع لنا ذنبا الا غفرته ولا هما الا فرجته ولا حاجة الا قضيتها .

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ پڑھا کرتے تھے: (اللهم اني اسالك من موجبات رحمتك وعزائم مغفرتك واسالك الغنيمة من كل برو السلامة من كل اثم، اللهم اني اسالك الفوز بالجنة والجواز من النار، اللهم لا تدع لنا ذنبا الا غفرته ولا هما الا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرجته ولا حاجة الا قضيتها) اے اللہ! میں تجھ سے تیری رحمت کو واجب کرنے والی اور تیری مغفرت کو ثابت کرنے والی چیزوں کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے ہر نیکی کے اجر اور ہر گناہ سے سلامتی کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے جنت میں کامیابی اور (دوزخ کی) آگ سے درگزر کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میرا کوئی گناہ نہ چھوڑ مگر یہ کہ تو نے اسے بخش دیا ہو اور نہ ہی کوئی غم چھوڑ مگر یہ کہ تو نے اس سے نجات دلا دی ہو اور کوئی ایسی حاجت نہ چھوڑ جسے تو نے پورا نہ کر دیا ہو۔" (اخرجه ابن ابی شیبة فی المصنف، کتاب الصلوات، باب ماذا یقول الرجل اذا انصرف، ۲۶۹/۱، ۲۷۰، الرقم: ۳۰۹۸۔ ۳۰۹۹، ۳۱۰۱)

و فی روایة: عن علی رضی الله عنه انه قال حین سلم: لا اله الا الله ولا نعبد الا ایاه .

"حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ سلام پھیرنے کے بعد یہ پڑھا کرتے تھے: (لا اله الا الله ولا نعبد الا ایاه) اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں۔" (رواہ ابن ابی شیبہ)

☆ وفی روایة: عن مغیرة قال: کان ابراهیم رضی الله عنه اذا سلم اقبل علینا بوجهه وهو یقول: لا اله الا الله وحده لا شریك له .

"حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ جب سلام پھیرتے تو اپنا رخ ہماری طرف موڑ کر فرماتے: (لا اله الا الله وحده لا شریك له) اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔" (ایضاً)

ہیں فیضِ رساں دن تو ملے رات اجالے ۔۔۔ اے خالقِ کل! ہیں تری سوغات اجالے
میں لاکھ سیاہ کار سہی اے مرے معبود ۔۔۔ تو چاہے تو پل میں مرے جذبات اجالے
ظلمت کدۂ دیر پہ احسان ہے تیرا ۔۔۔ کرتے ہیں جو آنکھوں کی مدارات اجالے
خورشید درخشاں ہو کہ ہو ماہِ منور ۔۔۔ ہر ایک کو دیتی ہے تیری ذات اجالے
دل کو بڑا ارمان ہے کعبے کے سفر کا ۔۔۔ کب دیکھیے بخشش مرے حالات اجالے
جب میں نے تری ذات کو موضوع بنایا ۔۔۔ کرتے رہے الفاظ کی برسات اجالے
مولا مری تقدیر کر اس در کی گدائی ۔۔۔ رہتے ہیں کھڑے باندھے جہاں ہاتھ اجالے
ہے تیرا ثنا خواں سخن تیرہ مقدر ۔۔۔ کر بندہ ناچیز کو خیرات اجالے

(سجاد سخن)

جب نماز سے فارغ ہو جاؤ تو دعا کرو

وقد اخرج عبد بن حمید، وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم وابن مردویه من طرق عن ابن عباس رضی الله عنهما فی قوله تعالیٰ: (فاذا فرغت فانصب) (الم نشرح، ۹۴: ۸) قال: اذا فرغت من الصلاة فانصب فی الدعاء واسأل الله وا رغب الیه .

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

''امام عبد بن حمید، امام ابن جریر، امام ابن منذر، امام ابن ابی حاتم اور امام ابن مردویہ نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: (فاذا فرغت فانصب) کی تفسیر میں متعدد طرق سے یہ روایت کی ہے کہ اس سے مراد یہ ہے: اے محبوب! جب آپ نماز سے فارغ ہو جائیں تو دعا میں مشغول ہو جایا کریں اور اللہ تعالیٰ سے مانگا کریں اور اسی کی طرف (کامل یکسوئی سے) راغب ہوا کریں۔'' (اخرجه ابن جرير الطبرى فى جامع البيان، ۲۳۶/۳، والسيوطى فى الدر المنثور، ۵۵۱/۸، والبيضاوى فى انوار التنزيل، ۵۰۶/۵، والشوكانى فى فتح القدير، ۴۶۳/۵، وابن الجوزى فى زاد المسير، ۱۶۶/۹، والآلوسى فى روح المعانى، ۱۷۲/۳)

☆ عن عبد الله بن مسعود رضى الله عنه: (فاذا فرغت) من الصلاة (فانصب) الى الدعاء (و الى ربك فارغب) (الم نشرح، ۹۴: ۷-۸) فى المسالة . ذكره السيوطى وقال: اخرجه ابن ابى الدنيا فى الذكر .

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (فاذا فرغت) یعنی جب آپ نماز سے فارغ ہو جائیں (فانصب) تو دعا میں مشغول ہو جائیں (والى ربك فارغب) اور سوال کرنے میں اپنے رب کی طرف ہی راغب ہوا کریں۔'' (اخرجه السيوطى فى الدر المنثور، ۵۵۱/۸، والشوكانى فى فتح القدير ۴۶۳/۵)

☆ و اخرجه عبد الرزاق وعبد بن حميد وابن جرير وابن المنذر عن قتادة: (فاذا فرغت فانصب) (الم نشرح، ۹۴: ۷-۸) قال: اذا فرغت من صلاتك فانصب فى الدعاء . ذكره السيوطى والجصاص .

''امام عبد الرزاق اور امام عبد بن حمید، امام ابن جریر اور امام ابن منذر نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے: (فاذا فرغت فانصب) سے مراد یہ ہے کہ جب اپنی نماز سے فارغ ہو جائیں تو خود کو دعا میں مشغول کر لیں۔'' (اخرجه السيوطى فى الدر المنثور، ۵۵۲/۸، والنحاس فى الناسخ والمنسوخ)

یا رب غفور تو رحیم ہے تو کریم ہے ۔۔۔ رزق حلال دینے والا تو ہی تو ہے
تو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا ۔۔۔ تو ہی تو ہے جس نے گلشن بنائے مہکے مہکے
زمین و آسماں سب بنائے تو نے ۔۔۔ تو نے ہی جگ کو روشن کیا ہے
ہر ایک تیرے نغمے پڑھتا پڑھاتا ہے ۔۔۔ ہر اک تیرے نام پہ جھوم جاتا ہے
نہیں کوئی ایسی شخصیت جو تجھ سے بڑی ہو ۔۔۔ نہیں کوئی چیز جو تجھ سے چھپی ہو

فرض نماز کے بعد اور دیگر اوقات میں کیے جانے والے اذکار

عن عبد الله بن عمرو رضى الله عنهما، عن النبى صلى الله عليه وسلم قال: خصلتان او خلتان لا يحافظ عليهما عبد مسلم الا دخل الجنة هما يسير ومن يعمل بهما قليل: يسبح فى دبر كل صلاة عشرًا ويحمد عشرًا ويكبر عشرًا، فذالك خمسون ومائة باللسان والف وخمس مائة فى

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

المیزان، ویکبر اربعا وثلاثین اذا اخذ مضجعه، ویحمد ثلاثا وثلاثین، ویسبح ثلاثا وثلاثین فذالک مائة باللسان والف فی المیزان، فلقد رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم یعقدها بیده قالوا: یا رسول الله، کیف هما یسیر ومن یعمل بهما قلیل؟ قال: یأتی احدکم یعنی الشیطان فی منامه فینومه قبل ان یقوله ویاتیه فی صلاته فیذکره حاجة قبل ان یقولها .

''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دو وظیفے ایسے ہیں کہ جو بندۂ مسلمان ان کی حفاظت کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ وہ پڑھنے میں نہایت آسان ہیں لیکن انہیں پڑھنے والے تھوڑے ہیں یعنی ہر فرض نماز کے بعد دس دفعہ سبحان اللہ دس دفعہ، الحمد للہ اور دس دفعہ اللہ اکبر پڑھے۔ یہ زبان پر تو ڈیڑھ سو اور میزان میں ڈیڑھ ہزار ہیں۔ دوسرا وظیفہ یہ ہے کہ ۳۴ دفعہ اللہ اکبر پڑھے جبکہ سونے لگے اور ۳۳ دفعہ الحمد للہ اور ۳۳ دفعہ سبحان اللہ پڑھے۔ یہ زبان پر تو سو اور میزان میں ایک ہزار ہیں۔ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ انہیں انگلیوں پر شمار فرمایا کرتے تھے۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان کا پڑھنا تو اتنا آسان ہے پھر ان پر عمل کرنے والے تھوڑے کیوں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سونے لگتا ہے تو ان کلمات کے کہنے سے پہلے شیطان اسے سلا دیتا ہے اور اس کی نماز کے اندر آتا ہے اور انہیں پڑھنے سے پہلے (اسے یہ اذکار بھلا کر) کوئی دوسرا کام یاد کروا دیتا ہے۔''

(اخرجه ابونعیم فی مسند ابی حنیفة، ۱/۱۴۳، والترمذی فی السنن، کتاب الدعوات، باب(۲۵) منه، ۵/۴۷۸، الرقم: ۳۴۱۰، وابو داؤد فی السنن، کتاب الادب، باب فی التسبیح عند النوم، ۴/۳۱۶، الرقم: ۵۰۶۵، وابن ماجه فی السنن، کتاب اقامة الصلاة والسنة فیها، باب ما یقال بعد التسلیم، ۱/۲۹۹، الرقم: ۹۲۶، والنسائی فی السنن الکبری، ۶/۲۰۳، الرقم: ۱۰۶۴۹، واحمد بن حنبل فی المسند، ۲/۲۰۴، الرقم: ۶۹۱۰، وعبد الرزاق فی المصنف، ۲/۲۳۳، الرقم: ۳۱۸۹، وابن حبان فی الصحیح، ۵/۳۵۴، الرقم: ۲۰۱۲)

ہر سمت نظر آتے ہیں بس تیرے نظارے
گلشن میں اگر گل ہیں تو گردوں پہ ستارے
قربان میں جاؤں تیری قدرت کے خدایا
تو پل میں لگا دیتا ہے کشتی کو کنارے
امداد کو تو اس کی پہنچ جاتا ہے فوراً
جو شخص مصیبت میں ترا نام پکارے
کہنے کو تو دنیا میں بہت دوست ہیں لیکن
کام آتے نہیں وقت پہ یہ جھوٹے سہارے
بندہ وہی تعریف کے لائق ہے جہاں میں
جو تیری عبادت میں شب و روز گزارے
قرآن کی تعلیم کا ہر گھر میں ہے چرچا
پوشیدہ کسی سے نہیں اب تیرے اشارے

مال خرچ کرنے سے بڑھ کر ثواب

عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه قالوا: یا رسول الله، ذهب اهل الدثور بالدرجات والنعیم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

المقيم قال: كيف ذاك ؟ قالوا: صلوا كما صلينا، وجاهدوا كما جاهدنا، وانفقوا من فضول اموالهم، وليست لنا اموال قال: افلا اخبركم بامر تدركون من كان قبلكم، وتسبقون من جاء بعدكم، ولا ياتي احد بمثل ما جئتم به الا من جاء بمثله؟ تسبحون في دبر كل صلاة عشرًا، وتحمدون عشرا، وتكبرون عشرًا .

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مالدار لوگ تو درجات اور ہمیشہ کی نعمتوں میں بازی لے گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ کیسے؟ اُنہوں نے عرض کیا: جس طرح انہوں نے نماز پڑھی تو اسی طرح ہم نے بھی پڑھی، جس طرح انہوں نے جہاد کیا ویسے ہی ہم نے بھی جہاد کیا لیکن اُنہوں نے اپنا وافر مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا جبکہ ہمارے پاس مال نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس کے باعث تم ان لوگوں کے برابر ہو جاؤ جو تم سے پہلے ہو گذرے اور ان لوگوں سے بڑھ جاؤ جو تمہارے بعد آئیں گے اور تمہارے برابر کوئی نہ ہو سکے مگر وہی جو تمہاری طرح کا عمل کرے (وہ عمل یہ ہے کہ) تم اپنی ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ، دس مرتبہ الحمد للہ اور دس مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرو۔'' (اخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الدعوات، باب فضل التسبيح، ۵/۲۳۵۲، الرقم: ۶۰۴۳، وايضاً في كتاب الايمان والنذور، باب اذا قال: والله لا اتكلم اليوم،فصلى اوقرأ، او سبح او كبر، او حمد، او هلل، فهو على نيته، ۶/۲۴۵۹، الرقم: ۶۳۰۴، وايضاً في كتاب التوحيد، باب قول الله تعالى: ونضع الموازين القسط، (الانبياء، ۲۱: ۴۷)، ۶/۲۷۴۹، الرقم: ۷۱۲۴، ومسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء، ۴/۲۰۷۲، الرقم: ۲۶۹۴، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب: (۶۰)، ۵/۵۱۲، الرقم: ۳۴۶۷)

تو آپ خالق آپ ہی چاہے خطا معاف — آخر بشر بشر ہی تو ہے کیوں نہ آئے دل
جو چاہتا ہو یہ کہ خدا سے لگائے دل — وہ پیشِ حبیبِ خدا سے لگائے دل

تسبیحِ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ذکر احادیث میں

☆ عن زيد بن ثابت رضي الله تعالى عنه قال: امرنا ان نسبح دبر كل صلاة ثلاثا وثلاثين ونحمده ثلاثا وثلاثين ونكبره اربعا وثلاثين قال: فراى رجل من الانصار في المنام فقال: امركم رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تسبحوا في دبر كل صلاة ثلاثا وثلاثين وتحمدوا الله ثلاثا وثلاثين وتكبروا اربعا وثلاثين قال: نعم، قال: فاجعلوا خمسا وعشرين واجعلوا التهليل معهن فغدا على النبي صلى الله عليه وسلم فحدثه فقال: افعلوا .

''حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ہمیں (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو) ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ تسبیح (یعنی سبحان اللہ)، تینتیس مرتبہ تحمید (یعنی الحمد للہ) اور چونتیس مرتبہ تکبیر (یعنی اللہ اکبر) پڑھنے کا حکم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صادر فرمایا گیا۔ پھر ایک انصاری صحابی نے خواب میں دیکھا کہ کسی نے کہا: حضور نبی اکرم ﷺ نے تمہیں ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ، تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر پڑھنے کا حکم فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں، اس نے کہا: تم ہر ایک کلمہ کو پچیس پچیس بار پڑھو اور ان کے ساتھ پچیس بار تہلیل (یعنی لا الــٰه الا الله) کو شامل کو لو (یہ ملا کر کل تعداد سو ہو جائے گی)۔ صبح کے وقت انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں سارا ماجرا عرض کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اسی طرح کرو۔"

(اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الدعوات، باب منه (۲۵)، ۵/۴۷۹، الرقم: ۳۴۱۳، والنسائی فی السنن، کتاب السهو، باب نوع آخر من عدد التسبیح، ۳/۷۶، الرقم: ۱۳۵۰، وایضاً فی السنن الکبری، ۱/۴۰۱، الرقم: ۱۲۷۳، وایضاً، ۶/۴۷، الرقم: ۹۹۸۵، واحمد بن حنبل فی المسند، ۵/۱۸۴، ۱۹۰، الرقم: ۲۱۶۴۰، ۲۱۷۰۲، والدارمی فی السنن، ۱/۳۶۰، الرقم: ۱۳۵۴، وابن خزیمة فی الصحیح، ۱/۳۷۰، الرقم: ۷۵۲، وابن حبان فی الصحیح، ۵/۳۶۰، الرقم: ۲۰۱۷، وابن المبارک فی الزهد، ۱/۴۰۷، الرقم: ۱۱۶۰، والحاکم فی المستدرک، ۱/۳۸۳، الرقم: ۹۲۸، والطبرانی فی المعجم الکبیر، ۵/۱۴۵، الرقم: ۴۸۹۸، وایضا فی الدعاء، ۱/۲۳۲، الرقم: ۷۳۱، والمقدسی فی فضائل الاعمال، ۱/۲۴، الرقم: ۸۴)

ہر حال میں رہا ہے ترا اے خدا خیال — اک آن بھی نہ محو ہوا ہے ترا خیال
ہر معصیت سے مجھ کو بچایا ہے روز و شب — تیرا کرم ہی بن کے رہا ہے صدا خیال
یا رب ترے کرم کی کوئی انتہا نہیں — ہم عاصیوں پہ لطف کا ہر دم رکھا خیال
قدرت کے تیری لاکھوں نمونے ہیں چار سو — تخلیق ہو گئی وہ شے جسکا کیا خیال
دشوار موڑ بھی رہ ہستی میں آئے ہیں — رہبر بنا رہا ترے الطاف کا خیال
ماں باپ بھی نہ رکھ سکیں اتنی توجہات — خالق کو اپنے بندوں کا جتنا رہا خیال
عابد کا سر جھکے ترے در پہ ہی اے خدا — تیرے سوا نہ آئے کسی غیر کا خیال

(پروفیسر عابد سلطانی برہانپوری)

کون ہے جو دن میں پچیس سو گناہ کرتا ہے

عن ابی هریرة رضی الله تعالٰی عنه قال: من قال فی دبر کل صلاة: عشر تسبیحات وعشر تکبیرات وعشر تحمیدات فی خمس صلوات فتلک خمسون ومائة باللسان والف فی المیزان واذا اخذ مضجعه مائة باللسان والف فی المیزان فایکم یصیب فی یوم الفین وخمسمائة سیئة۔

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس نے پانچ نمازوں میں ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ اور دس مرتبہ اللہ اکبر اور دس مرتبہ الحمد للہ پڑھا تو یہ زبان پر ۱۵۰ اور میزان میں ۱۵۰۰ ہیں، اور جب سونے کے لئے اپنے بستر پر جا کر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہ کلمات سو مرتبہ زبان سے پڑھے تو یہ میزان میں ہزار ہیں۔ پس تم میں سے کون ہے جو دن میں ۲۵۰۰ گناہ کرتا ہے۔"

(اخرجه النسائی فی السنن الکبری، کتاب عمل الیوم واللیلة، باب التسبیح والتکبیر والتهلیل والتحمید دبر الصلوات، ۶/۴۶، الرقم: ۹۹۸۲، والطبرانی فی المعجم الاوسط، ۷/۲۷۵، الرقم: ۷۴۸۵، وابن حبان فی طبقات المحدثین باصبهان، ۴/۴۳)

☆ عن سعید رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: ما یمنع احدکم ان یسبح دبر کل صلاة عشرًا ویکبر عشرًا ویحمد عشرًا فذالك فی خمس صلوات خمسون ومائة باللسان والف وخمسمائة فی المیزان واذا اوی الی فراشه سبح ثلاثا وثلاثین وحمد ثلاثا وثلاثین وکبر اربعا وثلاثین فذالك مائة باللسان والف بالمیزان، فایکم یعمل فی یوم ولیلة الفین وخمسمائة سیئة۔

"حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک کو ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ، دس مرتبہ اللہ اکبر اور دس مرتبہ الحمد للہ پڑھنے سے کیا چیز مانع ہے؟ اور یہ پانچ نمازوں میں ۱۵۰ مرتبہ زبان پر اور میزان پر ایک ہزار کے برابر ہے اور جب کوئی آدمی اپنے بستر میں جا کر ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر کہتا ہے تو یہ زبان پر ۱۰۰ مرتبہ اور میزان میں ۱۰۰۰ نیکیوں کے برابر ہے۔ پس تم میں سے کون ہے جو دن رات میں ۲۵۰۰ گناہ کرتا ہے۔"

(اخرجه النسائی فی السنن الکبری، کتاب عمل الیوم واللیلة، باب التسبیح والتکبیر والتهلیل والتحمید دبر الصلوات، ۶/۴۶، الرقم: ۹۹۸۱، والخطیب البغدادی فی تاریخ بغداد، ۱۳/۲۱۶، الرقم: ۷۱۸۴، والذهبی فی سیر اعلام النبلاء، ۱۱/۵۵۱، والشوکانی فی نیل الاوطار، ۲/۳۴۸، والعینی فی عمدة القاری، ۶/۱۳۱)

اے ربِ ارتقائے شب وروز وماہ وسال
محرومیوں کے عہدِ پریشاں کو دے زوال
کیونکر کوئی ورق پہ سجائے دھنک کے رنگ
زخموں سے چور چور ہے رعنائی خیال
فریاد سُن! کہ پنجۂ آفات میں ہوں میں
شہ رگ سے بھی قریب ہے تو ربِ ذوالجلال
بنجر زمین جسم کی مانگے گھٹا کا لمس
شاداب ساعتوں سے بھرے آرزو کا تھال
آسودگی اُگا مری آنکھوں میں بھی کبھی
آلام ورنج ودرد کے طوفاں سے نکال
خیمہ تنا ہوا ہے ہواؤں کا شہر میں
کیسے کوئی چراغ جلائے شبِ وصال
روئیدگی کا حدِ نظر تک نہیں نشان
اُترے مری زمیں پہ بھی شبنمی سی شال
اے لا شریک وقادر ورحمان وبے نیاز
کیوں تیری ذات ہی سے نہ کرتا رہوں سوال

(ریاض حسین چوہدری)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اے ام مالک یہ برکت ہے

عن ام مالك الانصارية جاء ت ام مالك رضی الله عنها بعكة سمن الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم بلالا فعصر ها ثم رفعها اليها فرجعت فاذا هي مملوءة فأتت النبي صلى الله عليه وسلم فقالت: نزل في شيء يا رسول الله، قال: وما ذاك يا ام مالك، قالت: رددت على هديتي قال: فدعا بلالا فسأله عن ذلك فقال: والذي بعثك بالحق، لقد عصرتها حتى استحييت فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: هنيئالك يا ام مالك هذه بركة عجل الله ثوابها ثم علمها ان في دبر كل صلاة: سبحان الله عشرًا، والحمد لله عشرًا، والله اكبر عشرًا.

''حضرت ام مالک انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ (بطور ہدیہ) گھی کا مشکیزہ لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، تو آپ ﷺ نے حضرت بلال کو حکم فرمایا (کہ وہ اس میں سے گھی نکال لیں)۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اس مشکیزے کو نچوڑ کر وہ مشکیزہ حضرت ام مالک کو واپس لوٹا دیا۔ وہ گھر لوٹ آئیں اچانک دیکھا تو مشکیزہ (پہلے کی طرح گھی سے) بھرا ہوا تھا، وہ پھر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میرے بارے میں کوئی حکم نازل ہوا ہے؟ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: اے ام مالک! کیا ہوا؟ انہوں نے عرض کیا: آپ نے میرا ہدیہ واپس لوٹا دیا ہے۔ آپ ﷺ نے حضرت بلال کو بلایا اور اس بارے میں پوچھا' تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے تو اس مشکیزے کو اتنا نچوڑا تھا کہ مجھے شرم آنے لگی تھی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ام مالک! تمہیں مبارک ہو یہ برکت ہے جس کا ثواب اللہ تعالیٰ نے تمہیں جلدی عطا کر دیا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں سکھایا کہ ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ، دس مرتبہ الحمد للہ، اور دس مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کریں۔''(اخرجه ابن ابی شيبة في المصنف، كتاب الفضائل، باب ما اعطى الله تعالىٰ محمدا صلى الله عليه وسلم، ۶/۳۲۲، الرقم: ۳۱۷۶۰، وابن ابی عاصم في الاحاد والمثاني، ۶/۱۷۷، الرقم: ۳۴۰۵، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۵/۱۴۵، الرقم: ۳۵۱، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/۳۰۹، وايضاً، ۱۰/۱۰۲، وابن عبد البر في الاستيعاب، ۴/۱۹۵۶، الرقم: ۴۲۰۶، والعسقلاني في الاصابة، ۸/۲۹۸، والعيني في عمدة القاری، ۶/۱۳۱)

(امام ہیثمی نے فرمایا ہے اس حدیث کی سند میں عطاء بن سائب ہیں جو آخری عمر میں اختلاط کا شکار ہو گئے تھے اور باقی تمام رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں)

ہے ممکن کن سے پیدا پھر کوئی تازہ جہاں کر دے
تری قدرت تو جب چاہے زمیں کو آسماں کر دے

ہو مسجود ملائک پھر کوئی انگارۂ خاکی
تجھے زیبا ہے پھر تازہ حدیثِ قدسیاں کر دے

بنی نوع انساں میں ہوں بوبکر و علی پیدا
تو رشکِ قدسیاں وصفِ ضمیر کن فکاں کر دے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خدایا شانِ خلاقی سے تیری یہ بھی ممکن ہے
فنا کے دشت سے پھر زندگی کو نغمہ خواں کر دے
نہ ہوگی خلق میں چوں اور چراں کی کوئی گنجائش
تری قدرت سرابوں سے اگر دریا رواں کر دے
اشارہ ہو اگر سمومِ گرد کا جھونکا
فضائے دشتِ وصحرا کو بہارِ بے خزاں کر دے
کمی کس چیز کی یارب ہے تیرے کارخانے میں
بس اب اعجاز احمد کو بھی تو معجز بیاں کر دے

(پروفیسر اعجاز احمد خاں اعجاز)

اپنی لختِ جگر کو خدمت گذار دینے کی بجائے وظیفہ عطا فرما دیا

عن عطاء بن السائب عن ابیه قال: اتی علی بن ابی طالب رضی الله عنه عند فاطمة رضی الله عنها فقال: انی اشتکی صدری مما اجد بالقرب قالت: وانا والله انی اشتکی یدی مما اطحن الرحا فقال لها: ائتی النبی صلی الله علیه وسلم فقد اتاه سبی ائتیه لعله یخدمك خادما فانطلقت الی النبی صلی الله علیه وسلم فاتاهما فقال: انکما جئتمانی لا خدمکما خادما وانی ساخبر کما بما هو خیر لکما من الخادم فان شئتما اخبرتکما بما هو خیر لکما من الخادم: تسبحانه دبر کل صلاة ثلاثا وثلاثین وتحمدانه ثلاثا وثلاثین وتکبرانه اربعا وثلاثین واذا اخذتما مضاجعکما من اللیل فتلك مائة قال علی رضی الله عنه: فما اعلمنی ترکتها بعد قال له ابن الکواء: ولا لیلة صفین؟ فقال له علی رضی الله عنه: قاتلکم الله یا اهل العراق ولا لیلة الصفین.

''حضرت عطا بن سائب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور کہا کہ مشکیزے اٹھانے کی وجہ سے میرے سینے میں درد کی شکایت ہے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: چکی پیس پیس کر میرے ہاتھوں کا بھی برا حال ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: آپ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس جائیں کیونکہ آپ ﷺ کے پاس قیدی آئے ہیں تو شاید آپ کو بھی خدمت کے لئے کوئی قیدی دے دیں۔ سیدہ فرماتی ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں چلی گئی، پھر وہ دونوں (حضرت علی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما) آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک تم دونوں میرے پاس اس لئے آئے ہو کہ میں تمہیں کوئی خدمتگار دے دوں اور یقیناً میں تمہیں وہ چیز بتاتا ہوں جو تم دونوں کے لئے خدمتگار سے بھی بہتر ہے۔ (یا فرمایا:) اور اگر تم چاہو تو میں تمہیں ایسی چیز بتاتا ہوں جو تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے۔ آپ دونوں ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، تینتیس مرتبہ الحمد للہ، اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرو اور جب رات تم دونوں سونے لگو تو اس وقت بھی یہ اذکار پڑھو جن کی تعداد سو بن جاتی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد جہاں تک میں جانتا ہوں میں نے یہ اذکار کبھی نہیں چھوڑے، ابن الکواء نے دریافت کیا کہ جنگ صفین کی رات بھی نہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اہل عراق! اللہ تعالیٰ تم سے جنگ کرے، جنگ صفین کی رات بھی نہیں۔'' (اخرجه ابن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ابی شیبة فی المصنف، کتاب الدعاء، باب ما یقال فی دبر الصلوات، ۲/۳۳، الرقم: ۲۹۲۶۳، والنسائی فی السنن الکبریٰ، ۲/۲۰۳، الرقم: ۱۰۶۵۰، والبزار فی المسند، ۳/۱۰)

ہم قالوا بلیٰ دہرانے لگے
حنان بھی ہے منان بھی ہے
ہر روز نرالی شانِ بھی ہے
فرمانِ خدا منقول ہوا
میں ذکر میں جب مشغول ہوا
ہر سمت ہیں جلوے تیرے عیاں
اذکار ترے اے ربِ جہاں
ہے میری دعا یہ مولا سے
یا گرد و نواح طیبہ سے
ہم کرتے رہے ہر روز خطا
ہم قالوا بلیٰ دہرانے لگے

توحید کے نغمے گانے لگے
اللہ مرا رحمٰن بھی ہے
پھر کیسے کوئی جھٹلانے لگے
اُس دن سے مرا معمول ہوا
وہ ذکر مرا فرمانے لگا
کچھ سامنے ظاہر کچھ ہیں نہاں
خلوت کو مری مہکانے لگے
مکہ سے ملے یا اقصیٰ سے
پتھر جو مرے سرہانے لگے
وہ کرتا رہا ہر آن عطا
توحید کے نغمے گانے لگے

بابِ مدینۃ العلم رضی اللہ عنہ:

یہ روایت قدرے تفصیل کے ساتھ خود حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے بھی مروی ہے جو اس طرح ہے:

☆ عن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، انه قال: قدم علی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بسبی فقال علی لفاطمة: ائتی اباك فسلیه خادما تقی به العمل، فاتت اباها حین امست، فقال لها: مالك یا بنیة؟ قالت: لا شیء جئت لا سلم علیك وا ستحیت ان تسأل شیئا، فلما رجعت قال لها علی: ما فعلت؟ قالت: لم اسأله شیئا واستحییت منه حتی اذا کانت اللیلة القابلة، قال لها:: ائتی اباك فسلیه خادما تتقین به العمل، فأتت اباها فاستحیت ان تسأله شیئا حتی اذا کانت اللیلة الثالثة مساء خرجنا جمیعنا حتی اتینا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم، فقال: ما اتی بکما، فقال علی: یا رسول اللہ، شق علینا العمل فاردنا ان تعطینا خادما نتقی به العمل، فقال لهما رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم: هل ادلکما علی خیر لکما من حمر النعم؟ قال علی: یا رسول اللہ، نعم! قال: تکبیرات وتسبیحات وتحمیدات مائة حین تریدان ان تنا ما فتبیتا علی الفی حسنة ومثلها حین تصبحان فتقومان علی الف حسنة فقال علی: فما فاتتنی منذ سمعتها من رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم الا لیلة صفین، فانی نسیتها حتی ذکرتها من آخر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللیل فقلتھا .

''حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کچھ قیدی حضور ﷺ کی خدمت میں لائے گئے تو میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تم آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ ﷺ سے ایک قیدی مانگ لاؤ۔ چنانچہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا شام کے وقت آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے میری بیٹی! کیا بات ہے؟ آپ نے عرض کیا: کوئی بات نہیں، میں صرف آپ کو سلام کرنے کے لئے حاضر ہوئی تھی۔ لہٰذا حیاء کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہا نے کوئی سوال نہ کیا، پھر جب آپ واپس گئیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں کہا: کیا بنا؟ آپ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے آپ ﷺ سے کوئی چیز نہیں مانگی، کیونکہ مجھے آپ سے مانگتے ہوئے شرم آ رہی تھی۔ یہاں تک کہ اگلی رات پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ سے کہا کہ اپنے بابا کے پاس جاؤ اور ان سے ایک خادم مانگ لو تاکہ خود کام کاج سے بچ سکو۔ آپ رضی اللہ عنہا پھر حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آئیں، لیکن مارے حیاء کے کچھ نہ مانگا، یہاں تک کہ جب تیسری رات ہوئی شام کے وقت ہم دونوں حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس گئے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم دونوں کو کیا چیز لائی ہے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم پر (گھر کا) کام کاج گراں ہو گیا ہے، ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہمیں ایک خادم عنایت فرما دیں جس کی وجہ سے ہم کام کی مشقت سے بچ سکیں' تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں تمہارے لئے ایسی بہترین چیز نہ بتاؤں جو سرخ قیمتی اونٹوں سے بھی بہتر ہو؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ہاں، یا رسول اللہ! بتایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم سونے کا ارادہ کرو تو سو مرتبہ تکبیرات، تسبیحات اور تحمیدات (یعنی بترتیب ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھیں۔ اس طرح کل عدد ۱۰۰ بنتے ہیں) پڑھ کر سونا تو تم دو ہزار نیکیوں پر رات بسر کرو گے، اور اسی طرح جب تم صبح کرو، تو دو ہزار نیکیوں پر تم بیدار ہوں گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب سے میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے یہ سنا مجھ سے یہ عمل نہیں چھوٹا سوائے صفین والی رات، پس میں اسے بھول گیا تھا یہاں تک کہ رات کے آخری پہر مجھے یاد آیا تو میں نے یہ عمل کیا۔''

(اخرجه البزار في المسند، ۳/۱۰۷، الرقم: ۸۹۲، والنسائي في السنن الكبرى، ۶/۲۰۴، الرقم: ۱۰۶۵۲، وابو نعيم في حلية الاولياء، ۱/۶۹، والطبراني في الدعاء، ۱/۹۱، الرقم: ۲۲۳)

وہی ہوتا ہے جو فرمان خدا دیتا ہے
جو بھی ملتا ہے ہمیں ربِّ علیٰ دیتا ہے

کوئی ذی روح بھی رہتا نہیں بھوکا ہرگز
رزق پتھر میں بھی کیڑے کو خدا دیتا ہے

شب نصیبوں کو سحر کا وہ اُجالا بخشے
اور گمراہ کو وہ راہ دِکھا دیتا ہے

وہی دیتا ہے دُعاؤں کو اجابت کا شرف
وہی ہر شخص کو توفیق دعا دیتا ہے

زندگی سے جسے آراستہ کرتا ہے اُسے
موت کی نیند بھی جب چاہے سلا دیتا ہے

(جسٹس محمد الیاس)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دیگر اذکار و وظائف

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

امرني رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اقرء بالمعوذتين في دبر كل صلوة .

حضور ﷺ نے مجھے ہر نماز کے بعد معوذتین "قرآن پاک کی آخری دو سورتیں پڑھنے کا حکم دیا"۔

(ترمذی، ۵/۱۷۱، ۲۰۳، ابوداؤد، ۲/۸۶، ۱۵۲۳)

☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا

من قرء اية الكرسي في دبر كل صلوٰة مكتوبه لم يمنعه من دخول الجنة الا الموت .

(نسائی، ۶/۳۰، ۹۹۲۸)

☆ حضرت امام حسن بن علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا

من قرء آية الكرسي في دبر الصلوٰة المكتوبة كان في ذمة الله الى الصلوٰة الاخرىٰ .

جس شخص نے ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی تو وہ دوسری نماز کا وقت آنے تک اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا

(المعجم الكبير للطبراني، ۳/۸۳، ۲۷۳۳، وايضاً، ۱/۲۱۴، ۱۶۴)

وفي روية اخرج ابن النجار في تاريخ بغداد عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : من قرا آية الكرسي في دبر كل صلاة مكتوبة اعطاه الله قلوب الشاكرين واعمال الصديقين وثواب النبيين وبسط عليه يمينه بالرحمة ولم يمنعه من دخول الجنة الا ان يموت فيدخلها .

"امام ابن نجار نے تاریخ بغداد میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی تو اللہ تعالیٰ اسے شکر گزاروں کے دل، صدیقین کے اعمال اور انبیاء کا ثواب عطا فرمائے گا، اور اس پر اپنا دستِ رحمت دراز فرمائے گا اور اس شخص کو سوائے موت کے جنت میں داخل ہونے سے کوئی چیز نہیں روک سکتی۔" (اخرجه السيوطي في الدر المنثور، ۲/۶، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۶۱/۱۰۶)

وہ بڑا مہربان خالق ہے — وہ بڑا مہربان رازق ہے
جسم میں جان ڈالتا ہے وہ — ساری دُنیا کو پالتا ہے وہ
آدمی جب اُسے بلاتا ہے — وہ مددگار بن کے آتا ہے
اس کی رحمت کمال کرتی ہے — سب کے دل کو نہال کرتی ہے
جو خدا سے سرور ڈرتا ہے — شاد رہتا ہے عیش کرتا ہے

(سرور بجنوری)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ بہت بڑا ہے

☆ عن زيد بن ارقم رضي الله تعالىٰ عنه قال: سمعت نبي الله صلى الله عليه وسلم يقول وقال سليمان: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في دبر صلاته (اللهم، ربنا ورب كل شيءٍ انا شهيد انك انت الرب وحدك لا شريك لك، اللهم ربنا ورب كل شيءٍ انا شهيد ان محمدًا عبدك ورسولك، اللهم ربنا ورب كل شيءٍ انا شهيد ان العباد كلهم اخوة، اللهم ربنا ورب كل شيءٍ اجعلني مخلصالك واهلي في كل ساعة في الدنيا والآخرة يا ذا الجلال والاكرام اسمع واستجب الله اكبر الاكبر اللهم نور السموات والارض (قال سليمان بن داوٗد) رب السموات والارض الله اكبر الاكبر حسبي الله ونعم الوكيل، الله اكبر الاكبر)

''حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: (اور سلمان کی روایت میں ہے کہ) حضور نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے بعد یوں دعا کرتے: اے اللہ! ہمارے اور ہر ایک شے کے رب! میں گواہ کہ رب صرف تو ہے، تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔ اے اللہ! ہمارے اور ہر ایک شے کے رب! میں گواہ ہوں کہ محمد (ﷺ) تیرے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ! ہمارے اور ہر ایک شے کے رب! میں گواہ ہوں کہ تمام بندے بھائی بھائی ہیں۔ اے اللہ! ہمارے اور ہر ایک شے کے رب! مجھے اور میرے اہل خانہ کو دنیا و آخرت میں ہر وقت اپنے لئے خاص کر لے۔ اے بزرگی اور کرم والے! میری دعا سن اور قبول فرما۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ بہت بڑا ہے۔ اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے نور (سلیمان بن داؤد کی روایت میں ہے:) آسمانوں اور زمین کے رب! اللہ بہت بڑا ہے، بہت بڑا ہے۔ میرے لئے اللہ کافی ہے اور اچھا کام بنانے والا اللہ بہت بڑا ہے، بہت بڑا ہے۔'' (اخرجه ابو داؤد في السنن، كتاب الصلاة، باب ما يقول الرجل اذا اسلم، ۲/۸۳، الرقم: ۱۵۰۸، والنسائي في السنن الكبرى، باب من قرا آية الكرسي دبر كل صلاة، ۶/۳۰، الرقم: ۹۹۲۹، واحمد بن حنبل في المسند، ۴/۳۶۹، الرقم: ۱۹۳۱۲، وابو يعلى في المسند، ۱۳/۱۷۸، الرقم: ۷۲۱۶، والبيهقي في شعب الايمان، ۱/۴۳۳، الرقم: ۶۲۲، والديلمي في مسند الفردوس، ۱/۴۵۰، الرقم: ۱۸۳۰، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ۱/۳۴۱، الرقم: ۶۳۳، والسيوطي في الدر المنثور، ۲/۱۹۶، والصنعاني في سبل السلام، ۱/۱۹۹، والشوكاني في نيل الاوطار، ۲/۳۵۱)

آتا ہے ہر زباں پہ تیرا نام بار بار ۔۔۔ یا رب سنوارتا ہے تو ہر کام بار بار
خالق بھی تو ہے مالک و مولا بھی تو ہے ۔۔۔ کرتا ہے اپنے بندوں پہ انعام بار بار
ہر دورِ ابتلا میں ہدایت کے واسطے ۔۔۔ نبیوں پہ تیرے آتے تھے پیغام بار بار
یارب تیرے کرم کی حدیں ہیں نہ کچھ شمار ۔۔۔ دیتا ہے مخلصین کو اکرام بار بار
وہ سر بلند ہے جو تیرے در پہ جھک گیا ۔۔۔ ملتا رہا ہے تیرا یہ پیغام بار بار

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نمرود ہے کہاں کہاں فرعون اور یزید دکھلایا تو نے باغی کا انجام بار بار
عابد کی آرزو کی تکمیل اے خدا جی چاہتا ہے باندھوں میں احرام بار بار

(پروفیسر صوفی عابد سلطانی برہانپوری)

اے اللہ! غم و حزن دور کر دے

عن انس بن مالك رضي الله تعالىٰ عنه قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قضى صلاته مسح جبهته بيده اليمنى، ثم يقول: بسم الله الذي لا اله الا هو الرحمن الرحيم، اللهم اذهب عني الهم والحزن .

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب اپنی نماز سے فارغ ہوتے تو اپنے دائیں ہاتھ سے اپنی پیشانی مبارک کو چھوتے اور یوں کہتے: (بسم الله الذي لا اله الا هو الرحمن الرحيم، اللهم اذهب عني الهم والحزن) (اس اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، جو نہایت مہربان، رحم فرمانے والا ہے، اے اللہ! میرے غم و حزن کو دور فرما دے)۔“ (اخرجه الطبراني في المعجم الاوسط، ۲۶/۳، ۲۸۹، الرقم: ۲۴۹۹، ۳۱۷۸، وايضا في الدعاء، ۲۰۹/۱، الرقم: ۶۵۸، وابو نعيم في حلية الاولياء، ۳۰۱/۲، وايضا في تاريخ اصبهان، ۶۲/۲، الرقم: ۱۱۰۵، وابن السني في عمل اليوم والليلة، ۱۰۱/۱، الرقم: ۱۱۲، والواسطي في تاريخ واسط، ۱۳۰/۱، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۱۰/۱۰)

وہم و خیال و فکر سے بالا ترا وجود تو شوکت یقین ہے تو حاصل سجود
تیری صفات لکھ سکے کیسے مرا قلم تیرے ہی لفظ کن سے ہے تشکیل ہست و بود
اپنوں پہ ہی تو ہوتا نہیں ہے ترا کرم اغیار پر بھی دیکھا ہے تیرا ہی لطف وجود
غفار ہے کریم ہے خلاق این و آں قادر بھی ہے علیم بھی اور راحم و ودود
تیرا مقام پایا ہے اس سے بھی ماوراء ہوتی ہیں ختم جس جگہ افکار کی حدود
تیرا کرم کہ تو نے ہمیں مصطفیٰ دیئے ان پر اور ان کی آل پر ہر آن ہو درود
امت ترے حبیب کی غفلت میں کھو گئی اپنے کرم سے توڑ دے طاری ہے جو جمود
گرچہ رضا کی آنکھ سے پنہاں ہے تیری ذات پائی ہے اپنے قلب میں اس نے تری نمود

(پروفیسر محمد اکرم رضا)

تمام رسولوں پہ سلامتی ہو علیہم الصلوٰۃ والسلام

عن زيد بن ارقم رضي الله تعالىٰ عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: من قال في دبر كل صلاة: سبحان ربك رب العزة عما يصفون ○ وسلام على المرسلين ○ والحمد لله رب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

العالمین ○ (الصافات، ۳۷: ۱۸۱) ثلاث مرات فقد اکتال بالجریب الاوفی من الاجر .

''حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ہر فرض نماز کے بعد (سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون ○ وسلام علی المرسلین ○ والحمد للہ رب العالمین ○) (آپ کا رب، جو عزت کا مالک ہے اُن (باتوں) سے پاک ہے جو وہ بیان کرتے ہیں ○ اور (تمام) رسولوں پر سلام ہو ○ اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ○) تین مرتبہ پڑھے تو اسے پورے بارہ صاع کے برابر ثواب حاصل ہوتا ہے۔''

(اخرجہ الطبرانی فی المعجم الکبیر، ۵/ ۲۱۱، الرقم: ۵۱۲۴، والمنذری فی الترغیب والترہیب، ۲/ ۳۳۰، الرقم: ۲۴۷۱، والہیثمی فی مجمع الزوائد، ۱۰/ ۱۰۲، والہندی فی کنز العمال، ۲/ ۱۳۵، الرقم: ۳۴۸۲، وابن کثیر فی تفسیر القرآن العظیم، ۴/ ۲۶، والسیوطی فی الدر المنثور، ۷/ ۱۴۱)

و فی روایۃ: عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: کنا نعرف انقضاء صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقولہ: سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون ○ و سلام علی المرسلین ○ و الحمد للہ رب العالمین ○

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کے ختم ہو جانے کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس دعا: (سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون ○ وسلام علی المرسلین ○ والحمد للہ رب العالمین ○) (آپ کا رب، جو عزت کا مالک ہے اُن (باتوں) سے پاک ہے جو وہ بیان کرتے ہیں ○ اور (تمام) رسولوں پر سلام ہو ○ اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ○) کے پڑھنے سے جانتے تھے۔

(ترمذی، ۲/ ۹۶، ۲۹۹)

☆ وفی روایۃ: عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم غیر مرۃ یقول فی آخر صلاتہ عند انصرافہ: سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون ○ وسلام علی المرسلین ○ والحمد للہ رب العالمین ○ (الصافات، ۳۷، ۱۸۱)

''ایک روایت میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو متعدد بار اپنی نماز کے آخر میں سلام پھیرتے وقت یہ دعا پڑھتے سنا: (سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون ○ وسلام علی المرسلین ○ والحمد للہ رب العالمین ○) (آپ کا رب، جو عزت کا مالک ہے اُن (باتوں) سے پاک ہے جو وہ بیان کرتے ہیں ○ اور (تمام) رسولوں پر سلام ہو ○ اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ○)

(اخرجہ ابن ابی شیبۃ فی المصنف، کتاب الصلوات، باب ماذا یقول الرجل اذا انصرف، ۱/ ۲۶۹، الرقم: ۳۰۹۷، والعسقلانی فی المطالب العالیۃ، ۴/ ۲۲۷، الرقم: (۵۳۴) ۲)

☆ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من قال دبر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الصلاة: سبحان اللہ العظیم وبحمدہ لا حول ولا قوة الا باللہ، قام مغفورا لہ ۔

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے نماز کے بعد یہ پڑھا: (سبحان اللہ العظیم وبحمدہ لا حول ولا قوة الا باللہ) (اللہ تعالیٰ جو کہ عظمت والا ہے اس کی ذات (ہر عیب ونقص سے) پاک ہے، اور اسی کی حمد کے ساتھ (ہر چیز کا وجود ہے) اور نیکی کرنے کی طاقت اور توفیق نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے) تو وہ بخشا ہوا (اپنی مجلس سے) کھڑا ہوگا۔'' (الترغیب والترہیب، ۳۰۰/۲، ۲۴۷۲، کنز العمال، ۱۳۵/۲، ۳۴۸۳) (اس حدیث کو ابن سنی نے روایت کیا ہے اور ''تین مرتبہ'' کے لفظ کا اضافہ کیا ہے)

صرف خالق کی رضا کی جستجو کرتے رہو ۔۔۔ یعنی ہر لمحہ خدا کی گفتگو کرتے رہو
ہوگیا راضی اگر رب پھر تو راضی سب کے سب ۔۔۔ تم تو بس حق کی رضا کی آرزو کرتے رہو
دونوں عالم میں فلاح درکار ہے گر آپ کو ۔۔۔ مرضیٔ رب پر عمل بس ہو بہو کرتے رہو
دامن اُمید چاک ہونے نہ پائے دوستو! ۔۔۔ اور اگر ہو جائے تو اس کو رفو کرتے رہو
کاسۂ دل میں مئے عشقِ الٰہی چاہیے ۔۔۔ اس لئے متروک ہر جام وسبو کرتے رہو
یادِ حق سرمایہ ایمان ہے ایقان ہے ۔۔۔ رات دن اللہ ہُو اللہ ہو کرتے رہو
عابد اس کی شان ہر شے سے عیاں ہے چار سُو ۔۔۔ اپنے احساس آشنائے رنگ وبُو کرتے رہو

(صوفی سید عابد میر قادری سلطانی)

حضور علیہ السلام کی شفاعت اس کے لئے حلال ہوگئی

عن ابی امامة رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: من دعا بھولاء الدعوات فی دبر کل صلاة مکتوبة حلت لہ الشفاعة منی یوم القیامة: اللھم اعط محمدا ن الوسیلة واجعلہ فی المصطفین محبتہ وفی العالمین درجتہ وفی المقربین ذکر دراہ ۔

''حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ہر فرض نماز کے بعد یہ دعائیں مانگیں، روز قیامت اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوجائے گی: (اللھم اعط محمدا ن الوسیلة واجعلہ فی المصطفین محبتہ وفی العالمین درجتہ وفی المقربین ذکر دراہ) (اے اللہ! محمد مصطفیٰ ﷺ کو مقام وسیلہ عطا فرما، اور اپنے برگزیدہ بندوں میں ان کی محبت رکھ دے اور تمام جہانوں میں ان کا درجہ قائم فرما اور مقربین میں ان کے گھر کا ذکر جاری فرمادے (آمین)۔''

(اخرجہ الطبرانی فی المعجم الکبیر، ۲۳۷/۸، الرقم: ۷۹۲۶، والمنذری فی الترغیب والترہیب، ۳۰۰/۲، الرقم: ۲۴۷۳، والھیثمی فی مجمع الزوائد، ۱۱۲/۱۰، والھندی فی کنز العمال، ۱۳۴/۲، الرقم: ۳۴۷۹، ۳۴۸)

☆ وقال ابن کثیر: وقال: (وسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل الغروب○ ومن الیل فسبحہ وادبار السجود○) (ق، ۵۰: ۳۹-۴۰) ولھذا جاء ت السنة باستحباب التسبیح

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

والتحميد والتكبير بعد الصلوات المكتوبات وقال ابن عباس: ما كنا نعرف انقضاء صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم الا بالتكبير ۔

''ابن کثیر بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے (اس آیت مبارکہ میں) فرمایا: (و سبح بحمد ربك قبل طلوع الشمس وقبل الغروب ○ و من اليل فسبحه و ادبار السجود ○) (سو آپ اُن باتوں پر جو وہ کہتے ہیں صبر کیجئے اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیجئے طلوع آفتاب سے پہلے اور غروبِ آفتاب سے پہلے ○ اور رات کے بعض اوقات میں بھی اس کی تسبیح کیجئے اور نمازوں کے بعد بھی ○) اسی لئے سنت میں فرض نمازوں کے بعد تسبیح، تحمید اور تکبیر کے مستحب ہونے کا بیان ہے اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تکبیر کی (بلند) آوازوں سے ہمیں معلوم ہو جاتا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز ختم فرما چکے ہیں۔'' (ذكره ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۲۱۸/۱)

دنیا ساری تیری ہے مولا، ساری دنیا تیری ہے
ہوتا ہے دن رات تماشا، ساری لیلا تیری ہے
سورج تیرا، چاند بھی تیرا، تیرے سارے تارے ہیں
بجلی چمکے، بادل گرجے، سب تیرے ہی اشارے ہیں
سورج نکلا، دن کہلایا، سورج ڈوبا، رات ہوئی
جاڑا آیا، گرمی آئی، گرمی سے برسات ہوئی
مسجد تیری، گرجا تیرا، مندرا ورشوا لے بھی
تو مالک، ہم سب ہیں بندے، گورے بھی اور کالے بھی
تو نے ہمیں انساں بنایا، اُنس ہمارا کام ہوا
اس دنیا کی نگری میں، ہر سمت ہمارا نام ہوا
مِل جُل کر رہنے کی ہم سب انسانوں کو عادت دی
دنیا کے صدمے بھی مل کر سہہ لینے کی طاقت دی
عقل ہمیں کچھ ایسی بخشی، جس سے ہم اپنے کام بنائیں
ہاتھ اور پاؤں دیئے کچھ ایسے جن سے کام کریں سکھ پائیں
تجھ سے دعا ہے، دل میں ہمارے بیر نہ رہنے پائے ذرا
بُغض وحسد کی آگ نہ یا رب، سینوں کو گرمائے ذرا
نیّر کو توفیق عطا کر وہ بھی کچھ خدمت کر جائے
وہ بھی فرض اپنا پہچانے پورا اُس کو کر کے دکھائے

ایک نہایت ہی اہم نکتہ

حافظ ابن القیم الجوزی نے ذکر کے موضوع پہ اپنی کتاب الوابل الصیب من الکلم الطیب میں لکھا ہے ''آخرت کے لئے عمل کرنے والے لوگ دو قسم کے ہیں بعض تو اجر و ثواب کی غرض سے عمل کرتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو محض خدا تعالیٰ کے ہاں درجہ و منزلت اور قرب حاصل کرنے کی بنا پر عمل و تعمیل بجالاتے ہیں اس لئے ایسے لوگ خدا تعالیٰ کے ہاں قرب و منزلت اور وسیلہ کی طلب میں دوسرے فریق سے بڑھ چڑھ کر کوشش کرتے ہیں اور اللہ عزوجل کے قرب و جوار کے حصول کی خاطر جان و دھڑ کی بازی لگا دیتے ہیں۔ اللہ عزوجل نے سورۂ حدید میں دونوں قسم کے لوگوں کا تذکرہ فرمایا:

ان المصدقين والمصدقات واقرضوا الله قرضا حسنا يضاعف لهم ولهم اجر كريم (حدید ۵۷۔ ع ۲)

صدقہ کرنیوالے مردوں اور عورتوں اور خدا قرض حسنہ دینے والوں کے صدقہ و قرض کو دو چند کر دیا جائے گا اور ان کے لئے بہترین اجر ہے۔

یہ پہلا فریق ہے جو اجر و ثواب کی غرض سے عمل کرتا ہے۔ پھر فرمایا:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

والذین امنوا باللہ ورسلہ اولئک ھم الصدیقون (حدیث ۵۷۔ ع ۲)

جو خدا تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے وہی لوگ صدیق ہیں۔

یہ اصحاب قرب و منزلت ہیں۔ پھر فرمایا:

والشھدآء عند ربھم لھم اجرھم ونورھم (حدیث ۵۷۔ ع ۲)

اور شہداء اللہ تعالیٰ کے پاس ہوں گے انہیں اجر بھی ملے گا اور نور بھی عنایت ہوگا۔

اس جملہ میں اختلاف ہے، بعض نے الذین امنوا باللہ ورسلہ پر اس کا عطف ڈال کر یہ مطلب لیا ہے کہ اللہ عزوجل مومنین کے متعلق یہ خبر دینا چاہتا ہے کہ یہی صدیق ہیں اور یہی شاہد۔ جو قیامت کو تمام امتوں پر شاہد ہوں گے اور شہادت دیں گے۔ ان کے متعلق یہ خبر دی کہ ان کو اجر و ثواب ملے گا۔ لھم اجرھم ونورھم تو (گویا) اللہ عزوجل نے ان کے متعلق چار چیزوں کی خبر دی ہے جن میں ایک یہ ہے کہ وہ صدیقین و شہداء ہیں اور یہی قرب مرتبت و قرب منزلت ہے۔

دوسرا فریق کہتا ہے کہ عطف نہیں بلکہ الصدیقون کے بعد از سرنو ابتداءً شہداء کی حالت بیان فرمائی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے قرب و حضور میں ہوں گے اور انہیں ان کا اجر و ثواب اور نور عنایت ہوگا، تو پہلے نیکو کار و اہل احسان متصدقین کا تذکرہ فرمایا، پھر مومنین کا ذکر فرمایا جن کے دلوں میں ایمان راسخ ہو کر جڑیں مار چکا ہے اور شربت ایمان سے لبالب بھر چکے ہیں لہٰذا یہ لوگ صدیق اور اہل علم و عمل ٹھہرے اور پہلا فریق اہل البر والاحسان یعنی نیکو کار محسنین ہوا لیکن پھر بھی صدیق لوگ محسنین و نیکو کاروں سے صدیقیت میں کامل بلکہ اکمل ہیں ان کے بعد پھر شہداء امت اور ان پر نازل کردہ انعامات کا ذکر فرمایا کہ انہیں رزق ملے گا اور نور حاصل ہوگا کیونکہ جب انہوں نے اپنی جان تک خدا کے راہ میں قربان کر دی تو اللہ عزوجل نے اس کے عوض ان پر یہ انعام فرمایا کہ انہیں زندہ فرما کر رزق عنایت کیا انہیں رزق بھی ملتا ہے اور نور بھی ملے گا۔ یہ تھا سعید و نیک بخت لوگوں کا تذکرہ۔

اس کے بعد شقی و بد بخت لوگوں کا ذکر کیا، فرمایا: والذین کفروا وکذبوا بایاتنا اولئک اصحب الجحیم (حدیث ۵۷۔ ع ۲) اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیات کو جھٹلا دیا وہ دوزخی ہیں۔

اے خدائے لم یزل اے خالقِ ارض و سما — ذات ہے تیری احد ثانی نہیں کوئی تیرا
نور سے تیرے منور ہیں زمین و آسماں — تیری قدرت کی نہیں پائی کسی نے انتہا
تو ہے معبودِ حقیقی ہم سبھوں کا بالیقین — کوئی بھی لائق عبادت کے نہیں تیرے سوا
ذکر کرتے ہیں تیرا جن و بشر شام و سحر — نعمتیں دارین کی کرتا ہے تو سب کو عطا
اے خدا پھر فکرِ محشر کیوں ہو انور کو بھلا — گر کرے تیری عبادت روز و شب صبح و مسا

(حافظ نور محمد انور)

اجر و ثواب کے طالب اور قرب کے متلاشی

غرضیکہ یہاں یہ بیان کرنا مقصود ہے کہ اللہ عزوجل نے دو قسم کے لوگوں کا تذکرہ فرمایا ہے اول اصحاب اجور دوم اصحاب منزلت و مراتب اور انہیں چیزوں (اجر و منزلت) کا فرعون نے جادوگروں سے وعدہ کیا تھا کہ موسیٰ علیہ السلام پر غلبہ کی صورت میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

انہیں انعام ملے گا، چنانچہ قرآن حکیم میں ہے کہ جادوگروں نے کہا۔

ان لنا لاجرا ان کنا نحن الغالبین قال نعم وانکم لمن المقربین ۔ (اعراف ۷۔ ع ۱۴)

اگر ہم غالب آ جائیں تو کیا کچھ اجر بھی ملے گا تو فرعون نے جواب دیا کیوں نہیں یقیناً مزید براں تمہیں اپنا مقرب بنا لوں گا۔

یعنی تمہیں دونوں چیزیں انعام کروں گا' اجر بھی دوں گا اور اپنی بارگاہ میں قرب منزلت بھی بخشوں گا۔

بہر صورت اعمال کی غرض یہ ہوتی ہے کہ ہمیں اجر ملے گا مگر عارف لوگ اس لئے عمل کرتے ہیں کہ ہمیں خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہو اور اللہ عزوجل کے ہاں مرتبہ و منزلت بڑھے اور قلبیہ (اہل دل عارفین) کے اعمال بدنیہ (اہل ظاہر) کے اعمال سے کئی گنا زیادہ ہوتے ہیں اگرچہ بدنیہ (اہل ظاہر) کے اعمال بھی بعض دفعہ اہل دل اور عارف لوگوں کے اعمال سے زیادہ ہو جایا کرتے ہیں۔

وہ نیتوں میں چھپے خیر و شر کو تولتا ہے
قریب رہتا ہے سازِ نفس میں بولتا ہے
جہاں ہم کو دکھاتا ہے اجلی صبحوں کا
وہی جو آنکھ کٹوری میں نیند گھولتا ہے
یہی جو شام کی دہلیز پر سویرے تک
چراغِ ماہ جلاتا ہے نجوم رولتا ہے
صبیح ہم کو تجسس کی روشنی دے کر
وہ ہم پہ اپنی خدائی کے بھید کھولتا ہے

(صبیح رحمانی)

اللہ عزوجل اور موسیٰ علیہ السلام کا سوال و جواب

بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے محمد بن کعب قرظی رحمۃ اللہ علیہ سے ذکر کیا کہ محمد علیہ الرحمۃ نے کہا موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: میرے پروردگار! کون آدمی تیرے نزدیک سب سے زیادہ مکرم و معزز اور برگزیدہ ہے؟ اللہ عزوجل نے جواب دیا جو ہر وقت میرے ذکر میں رطب اللسان رہے، پھر کہا: زیادہ عالم کون ہے؟ جواب ملا جو اپنے علم کے ساتھ ساتھ دوسروں کا علم بھی اپنے اندر رکھتا ہو۔ پھر عرض کی: زیادہ عادل کون ہے؟ جواب آیا جو شخص خود اپنی ذات پر وہی فیصلہ صادر کرے جو غیروں پر صادر کرتا ہے فیصلہ کرتے ہوئے اپنی یا غیر کسی کی رعایت نہ کرے پھر دریافت کیا زیادہ گنہگار کون ہے؟ فرمایا جو مجھے تہمت لگائے موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: مولا! تجھے بھی کوئی متہم کر سکتا ہے؟ فرمایا جو مجھ سے خیر و برکت طلب کرے مگر میری تقدیر سے منہ چڑھائے۔

☆ نیز بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی بیان فرمایا کہ جب موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر تشریف لئے گئے تو دریافت کیا کہ مولا! تجھے کون زیادہ محبوب ہے؟ فرمایا جو مجھے ہر وقت یاد رکھے، اور کسی وقت نہ بھولے۔

☆ کعب فرماتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا میرے مالک تو قریب ہے؟ کہ تجھے آہستہ بلاؤں اور مناجات کروں یا بعید کہ تجھے زور سے بلاؤں؟ اللہ عزوجل نے فرمایا موسیٰ جو میرا ذکر کرے میں اس کا ہم جلیس و ہم مجلس ہوں۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: مولا! میں تو بعض دفعہ ایسی حالت میں ہوتا ہوں کہ اس وقت تیرا ذکر کرنا بالکل نامناسب ہے اللہ عزوجل نے فرمایا: وہ کون سی حالت؟ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: قضاء حاجت یا جنابت کی حالت فرمایا کوئی حرج نہیں ہر حالت میں یاد رکھئے اور خدا کا ذکر بجا لایئے۔

عبید بن عمیر نے فرمایا: مومن کے نامۂ اعمال میں صرف سبحان اللہ وبحمدہ کا موجود ہونا روئے زمین کے پہاڑوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

برابر سونا خیرات کرنے سے بہتر ہے۔

☆ حسن فرماتے ہیں قیامت کے دن منادی آواز دیگا۔ (لوگ کہتے ہیں فلاں اہل کرم اور برگزیدہ لوگ ہیں)، آج دنیا کو پتہ چل جائے گا کہ کون لوگ اہل کرم و برگزیدہ ہیں؟ پھر آواز دے گا کہاں ہیں وہ لوگ، جو نرم و گرم بستروں کو چھوڑ کر خدا تعالیٰ کو خوف و رجا کے ساتھ پکارتے اور دعائیں مانگا کرتے اور خدا کے عطا کردہ مال سے خیرات کیا کرتے تھے جلدی چلے آئیں تو وہ اٹھیں گے اور تمام لوگوں کو پھاندتے کودتے اعلانچی کے ہاں پہنچ جائینگے پھر دوبارہ آواز دیگا! دنیا دیکھ لے گی کہ کرم و بزرگی کے قابل کون ہے؟ پھر کہے گا کہاں ہیں وہ لوگ جنہیں خدا تعالیٰ کے ذکر سے نہ تجارت غافل کرسکتی ہے نہ خرید و فروخت روک سکتی تھی تو وہ سب لوگوں کو پھاندتے منادی کے پاس جا پہنچیں گے اسی طرح ہر ساعت و ہر حالت ہر پہلو و ہر کروٹ پر خدا تعالیٰ کی تعریف و حمد کرنے والوں کو آواز پڑے گی تو وہ پرے کے پرے باندھ کر دوڑے دوڑے منادی کے پاس چلے آئیں گے اور بے شمار تعداد میں آموجود ہوں گے بعد ازاں باقی بچے کھچے لوگوں کو منادی ہوگی اور حساب شروع ہوگا۔

(اس حدیث کے پہلے قطعہ کو جو قیام اللیل میں ہے بیہقی نے حضرت اسما بنت یزید سے مرفوعاً ذکر کیا ہے اور حافظ ابن کثیر نے سورہ سجدہ کی ایک آیت میں اسے ابن ابی حاتم سے ذکر کرتے ہوئے اپنی سند سے اسماء تک پہنچایا ہے۔)

☆ حضرت ابو مسلم خولانی کے ہاں ایک شخص آیا کہنے لگا کوئی وصیت فرمائیے فرمایا ہر جنگل ہر شہر، ہر بستی میں بلکہ ہر شجر و حجر کے پاس بھی خدا تعالیٰ کا ذکر کیجئے، پھر کہا کچھ اور فرمائیے ابو مسلم نے فرمایا خدا کا اس قدر ذکر کیجئے کہ لوگ پاگل کہنے لگ جائیں وہ شخص کہتا ہے۔ ابو مسلم بے حد ذکر کیا کرتے تھے کسی آدمی نے آپ کو ذکر کرتے دیکھا اور لوگوں سے کہنے لگا یہ تمہارا آدمی پاگل و بیوقوف تو نہیں؟ ابو مسلم نے بھی سن لیا اور جواب دیا کہ یہ فعل تو جنون نہیں البتہ یہ ذاکر (ابو مسلم) ضرور مجنون ہی ہے۔

(اخرجه البيهقي في شعب الايمان، ۱/۴۵۵، الرقم: ۶۹۶)

ذکر کے بارے میں اہل ذکر کے اقوال:

☆ حضرت کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

انیروا بیوتکم بذکر الله کما تنیرون قلوبکم به .

اپنے گھروں کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے روشن کرو جس طرح کہ اس کے ساتھ اپنے دلوں کو روشن کرتے ہو۔

(اخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ۷۰)

☆ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

الغفلة عن الله تعالیٰ اشد من دخول النار

اللہ تعالیٰ (کے ذکر) سے غفلت دوزخ میں داخل ہونے سے بدتر ہے۔ (اخرجہ السلمی فی الطبقات الصوفیۃ: ۱۵۹)

☆ سئال سفیان الثوری ذالنون المصری رحمهما الله عن الذکر . فقال الذکر هو غیبة الذاکر عن الذکر

حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمۃ نے حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ سے ذکر کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے کہا: ذکر یہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے کہ ذاکر (معرفت الٰہی میں) اس قدر محو ہو جائے کہ اسے ذکر کی خبر نہ ہو۔ (اخرجه القشيري في الرسالة: ۲۲۴)

☆ حضرت ذوالنون المصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

من علامة سخط الله تعالیٰ علی العبد خوفه من الفقر و كان يقول لكل شیء علامة وعلامة طرد العارف عن حضرة الله تعالیٰ انقطاعه عن ذكر الله عزوجل .

بندے پر خدا تعالیٰ کے ناراض ہونے کی علامت یہ ہے کہ وہ فقر سے ڈرے آپ فرماتے تھے۔ ہر چیز کی ایک علامت ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے دربار سے کسی عارف کے مسترد ہونے کی علامت اس کا ذکر الٰہی سے تعلق توڑ لینا ہے۔

(اخرجه الشعرانی فی الطبقات الكبری ۱۰۷)

دل لہو ہو کے جب تک نہ آنسو بنے — نعت ہوتی نہیں حمد بنتی نہیں
آنکھ رو رو کے جبتک نہ سجدہ کرے — نعت ہوتی نہیں حمد بنتی نہیں
جب تلک آپ کی ہو نہ چشم کرم — اور توفیق ایزد نہ ہو ہر قدم
بند رہتے ہیں سب سلسلے جذب کے — نعت ہوتی نہیں حمد بنتی نہیں
کام آتا نہیں کوئی علم وعمل — بے ثمر یوں ہی رہتی ہے شاخ امل
ہاتھ آتے نہیں عشق بن یہ صلے — نعت ہوتی نہیں حمد بنتی نہیں
خالق دو جہاں رب کون ومکان — اے حبیب خدا سید انس وجاں
شوق گفتار کو اب تو رخصت ملے — نعت ہوتی نہیں حمد بنتی نہیں.

(منیر الحق کعبی)

مردہ دلوں کی زندگی:

حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

حياة القلوب التی تموت بذكر الحی الذی لايموت

مردہ دلوں کی حیات اسی ہستی کے ذکر سے ہے جو ہمیشہ سے زندہ ہے اور اسے کبھی موت نہیں آئے گی۔

(اخرجه الشعرانی فی الطبقات الكبری: ۱۱۹)

☆ شیخ ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

اذا ترك العارف الذكر علی وجه الغفلة نفساً او نفسين قيض الله تعالیٰ له شيطاناً فهو له قرين .

عارف جب غفلت کی وجہ سے ایک یا دو سانسوں کے لئے ذکر چھوڑ دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر ایک شیطان مسلط فرما دیتا ہے جو کہ اس کا ساتھی ہوتا ہے۔ (اخرجه الشعرانی فی الطبقات الكبری ۳۰۶)

☆ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

لايكون الرجل من الذاكرين الله كثيرا حتی يذكر الله قائما وقاعدا ومضطجعا .

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

انسان کا شمار اس وقت تک کثرت سے اللہ کو یاد کرنے والوں میں نہیں ہوتا جب وہ کھڑے، بیٹھے لیٹے ہوئے ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرے۔(اخرجه ابن المبارك فى كتاب الزهد: ٢٨٠ وابو نعيم فى حلية الاولياء، ٢٨٣/٣)

☆ حضرت ابوعباس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

المؤمن يقوى بذكر الله والمنافق يقوى بالاكل

مومن اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ قوی ہوتا ہے اور منافق کھانے کے ساتھ قوی ہوتا ہے۔

(اخرجه السلمى فى طبقات الصوفية: ٢٤٠)

☆ محمد بن فضل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

ذكر اللسان كفارات ودرجات وذكر القلب زلف وقربات

زبان سے ذکر کرنا گناہوں کا کفارہ ہے اور بلندی درجات ہے اور دل کا ذکر قرب الٰہی کا سبب ہے۔

(اخرجه السلمى فى طبقات الصوفية: ٢١٦)

ہر ایک امکاں کا عنوان ہیں ترے رنگ اور تیری خوشبو
بڑے تخلیق ساماں ہیں تیرے رنگ اور تیری خوشبو
ہر اک صورت سے ظاہر ہو رہی ہیں صورتیں کیا کیا
عجب صورت پریشاں ہیں تیرے رنگ اور تیری خوشبو
کہاں ہے راز، ہر اک آنکھ روشن کیسے ہوتی ہے
بہر سو نور افشاں ہیں تیرے رنگ اور تیری خوشبو
مسلسل پھوٹتی رہتی ہیں شاخیں زندگانی کی
فروغ باغ امکان ہیں تیرے رنگ اور تیری خوشبو
وگرنہ کچھ ثبوت اپنے بھی ہونے کا نہیں ملتا
جواز اصل ایماں ہیں تیرے رنگ اور تیری خوشبو
زمیں وآسماں میں ہے بپا اک جشن موسیقی
ازل سے زمزمہ خواں ہیں تیرے رنگ اور تیری خوشبو

(روحی کنجاہی)

اے بندے تو نے مجھ سے انصاف نہیں کیا

حضرت سہل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

مامن يوم الاو الجليل سبحانه ينادى يا عبدى ما انصفتنى اذكرك وتنسانى، وادعوك الى وتذهب الى غيرى، واذهب عنك البلايا وانت معتكف على الخطايا، يا ابن آدم ما ذا تقول غدا اذا جئتنى؟

جو دن گزرتا ہی حق تعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے بندے! تو نے مجھ سے انصاف نہیں کیا۔ میں تمہیں یاد کرتا ہوں لیکن تو مجھے بھول جاتا ہے۔ میں تمہیں اپنی طرف بلاتا ہوں لیکن تو دوسروں کی طرف جاتا ہے۔ میں تیرے مصائب دور کرتا ہوں مگر تو خطا کاری پر ڈٹا رہتا ہے۔ اے ابن آدم! کل قیامت کو جب تو میرے پاس آئے گا تو اپنی اس غفلت اور کوتاہی پر کیا عذر پیش کرے گا؟(اخرجه القشيرى فى الرسالة: ٢٢٤)

☆ حضرت محاسبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

علامة المحبين كثرة الذكر للمحبوب على طريق الدوام، لا ينقطعون ولا يملون ولا يفترون،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وقد اجمع الحكماء على ان من احب شيا اكثر من ذكره، فذكر المحبوب هو الغالب على قلوب المحبين لا يريدون به بدلاً ولا يبغون عنه حولاً ولو قطعوا عن ذكر محبوبهم لفسد عيشهم وما تلذذ المتلذذون بشئى الذ من ذكر المحبوب .

محبت کرنے والوں کی علامت محبوب کا ہمیشہ اور کثرت سے ذکر کرنا ہے۔ کہ نہ وہ اسے منقطع کریں نہ تھکاوٹ محسوس کریں اور نہ اُکتائیں۔ دانا لوگ اس امر پر متفق ہیں کہ جو شخص جس سے محبت کرے اس کا ذکر زیادہ کرتا ہے۔ محبت کرنے والوں کے دلوں پر محبوب کا ذکر ہی غالب ہوتا ہے۔ وہ اس کے بدل یا اس سے پھر جانے کا ارادہ نہیں کرتے۔ اگر وہ محبوب کے ذکر کو چھوڑ دیں تو ان کی زندگی پریشانی کا شکار ہو جائے اور لذت حاصل کرنے والے محبوب کے ذکر سے زیادہ کسی چیز سے لذت حاصل نہیں کرتے۔

(اخرجه الامام القسطلانی فی المواهب اللدنية بالمنح المحمدية ۴۹۵/۲)

کہیں پنہاں کہیں عیاں ہے تو — کون جانے کہاں کہاں ہے تو
گم ازل سے تری تلاش میں ہوں — مجھ کو آواز دے کہاں ہے تو
لاکھ پردوں میں بھی نمود تیری — یہ بھی ظاہر ہے بے نشاں ہے تو
تو درخشاں مہ ونجوم میں ہے — تابش روئے کہکشاں ہے تو
سو خطاؤں پہ بھی معافی ہے — کس قدر ہم پہ مہرباں ہے تو
کیا ٹھکانہ ہے وسعتوں کا تری — بحر ذخار وبیکراں ہے تو
اک تری ذات لائق سجدہ — ایک معبود دو جہاں ہے تو
ماہ ہو مہر ہو کہ انجم ہو — ذرے ذرے میں ضوفشاں ہے تو
خود ہی جادہ نشانِ منزل خود — اور خود میر کارواں ہے تو
حمد میں تیری کیا کہے نیّرؔ — رونقِ بزمِ دو جہاں ہے تو

(سید شریف الدین نیّر)

زباں اور دل کا ذکر

☆ امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

الذكر على النوعين ذكر اللسان وذكر القلب فذكر اللسان يصل به العبد الى استدامة ذكر القلب والتاثير لذكر القلب فاذا كان العبد ذاكرًا بلسانه وقلبه، فهو الكامل فی وصفه فی حال سلوكه .

ذکر کی دو قسمیں ہیں: زبان کا ذکر اور دل کا ذکر۔ زبان کے ذکر کے ذریعے ہی انسان دل کے ذکر کو دائم رکھ سکتا ہے۔ مگر (شخصیت پر) تاثیر دل کے ذکر کی ہوتی ہے۔ لہٰذا جو بندہ زبان اور دل دونوں سے ذکر کرتا ہو تو اس کی حالت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سلوک اوصاف کاملہ کی حامل ہے۔(اخرجه القشيري في الرسالة: ۲۲۱)

☆ حضرت ابو عمران رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

ان رجلا اعتق مائة رقبة في ماله، فذكر ذلك بعض جلساء ابن مسعود له، فدعاله بخير، وقال: الا اخبركم، بافضل من ذلك ايمان ملزوم بالليل والنهار، وان لا يزال لسان احدكم رطبامن ذكر الله.

ایک آدمی نے اپنے مال میں سے سوغلام آزاد کیے، اس کے ہم نشینوں میں کسی نے یہ بات حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو بتائی، تو انہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بھی بڑی بات نہ بتاؤں دن رات ایمان کو لازم پکڑنا اور یہ کہ تم میں سے ہرایک کی زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر رہے۔(اخرجه ابن المبارك في كتاب الزهد: ۲۸۷)

☆ سئل ابويزيد البسطامي رحمه الله: ما علامة العارف؟ فقال الا يفترمن ذكره، ولا يمل من حقه، ولا يستانس بغيره.

حضرت ابویزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ عارف کی علامت کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غفلت نہ کرے اور اس کے حق سے اُچاٹ نہ ہو اور اس کے علاوہ کسی سے اُنس حاصل نہ کرے۔

(اخرجه السلمي في طبقات الصوفية: ۴۲)

ذات ہے اس کی عظیم اور نام رحمٰن ورحیم
اس نے لفظ کن سے پیدا کی یہ ساری کائنات
اس کے فیضان کرم سے ہے منور آفتاب
وہ چمک دیتا ہے ہر شب انجم ومہتاب کو
وسعت کون ومکاں بھی تنگ ہے جس کے لئے
ایک ہی وہ ذات ہے بس جس کو ہے سجدہ روا
ہم کو اپنے لطف سے محروم وہ رکھے گا کیوں
بھیجی اک امی پر اس نے آخری اپنی کتاب
آخری پیغامبر کو یہ شرف اس نے دیا
مانگتے ہیں سب اسی سے اس کے سب محتاج ہیں

لطف ہے اس کا فراواں فضل ہے اس کا عمیم
کیا زمین کیا آسمان کیا بحر کیا عرش عظیم
لطف سے پائی ہے اس کے غنچہ وگل نے شمیم
وہ چلاتا ہے چمن میں صبحدم باد نسیم
وہ الٰہ العالمین ہے دل میں بندوں کے مقیم
جان سکتی ہے مگر اس بات کو عقل سلیم
جب کہ اس کی ذات ہے منان ووہاب وکریم
ہو گیا سلطان عرش وفرش کا در یتیم
حکم سے جس کے ہوا ماہ درخشاں بھی دو نیم
جھکتے ہیں سب اس کے آگے جاہ وحشمت کے زعیم

(خواجہ عابد نظامی)

غفلت ومعصیت کی بجلی ذاکر پر نہیں گرتی

☆ امام ابو جعفر محمد الباقر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ان الصواعق تصيب المؤمن وغير المؤمن ولا تصيب الذاكر الله عزوجل.

(غفلت اور معصیت کی) بجلیاں مومن اور غیر مومن دونوں پر گرتی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے پر نہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گرتیں۔(اخرجه الشعرانی فی طبقات الکبری: ۵۰)

☆ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

ان الرحمة تنزل عند ذکر الصالحین ۔

نیکوکاروں کے ذکر کے وقت رحمت کا نزول ہوتا ہے۔(اخرجه الشعرانی فی الطبقات الکبری: ۹۱)

☆ حضرت احمد نوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

لکل شیء عقوبة، وعقوبة العارف انقطاعه عن ذکر ۔

ہر چیز کے لئے سزا ہے اور عارف کی سزا یہ ہے کہ وہ ذکر (الٰہی) سے منقطع ہوجائے۔(اخرجه القشیری فی الرسالة: ۳۲۵)

☆ حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

صحبة الاشرار تورث سوء الظن بالاخیار وصحبة الاخیار تورث حسن الظن بالاشرار ۔

بروں کی صحبت نیکوں کے ساتھ بدگمانی کا سبب بنتی ہے۔جبکہ نیکوں کی صحبت بروں کے متعلق اچھا گمان دیتی ہے۔

(اخرجه الشعرانی فی الطبقات الکبری: ۱۱۱)

☆ حضرت بشر بن الحارث رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

بحسبك ان قوما موتی، تحیا القلوب بذکرهم، وان قوما احیاء تقسو القلوب برؤیتهم ۔

تیرے لئے یہی (نصیحت) کافی ہے کہ بعض مردہ لوگوں کے ذکر سے دل زندہ ہوتے ہیں اور بعض زندہ (لیکن بے عمل) لوگوں کی رؤیت سے دل سخت ہوتے ہیں۔(اخرجه السلمی فی طبقات الصوفیة ۴۶)

☆ حضرت ابوزکریا رازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

جالسوا الذاکرین فانهم ملازمون باب الملك ۔

ذکر کرنے والوں کے پاس بیٹھو کیونکہ انہوں نے بادشاہ کا دروازہ تھام رکھا ہے۔(اخرجه الشعرانی فی الطبقات الکبری: ۱۲۳)

☆ امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

جاء فی الانجیل: اذکرنی حین تغضب اذکرك حین اغضب وارض بنصرتی لك، فان نصرتی لك خیرلك من نصرتك لنفسك ۔

انجیل میں مذکور ہے کہ تو مجھے اس وقت یاد رکھ جب تو غصہ میں ہو، میں بھی تجھے اس وقت یاد رکھوں گا جب میں غصہ میں ہوں گا اور میں جو تمہاری مدد کروں اس پر راضی رہ کیونکہ میری مدد کرنا اس سے بہتر ہے کہ تو اپنی مدد آپ کرے۔

(اخرجه القشیری فی الرسالة: ۲۲۵)

کہاں طاقت زباں میں جو کرے حمد وثناء تیری
کہ خالق دو عالم ذات ہے رب العلی تیری
چمن کے غنچہ وگل، سبز وثمر تیرے
چمن تیرا چمن کی پر فضا تیری صبا تیری
تیری رحمت بچا لے گی گنہگاران امت کو
دوزخ سے واپس لائے گی شان عطا تیری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہ میرے بدنصیبی ہے کہ تجھ کو بھول بیٹھا ہوں
ثناء کرتے ہیں جب سب انبیاء و اولیاء تیری
یہ تیرے پیغمبر کا مدعا کہ تو پوجا گیا ورنہ
پرستش کون کرتا جہاں میں اے خدا تیری
بروز حشر یہ راز مجھ پر منکشف ہو گا
زیادہ ہیں گناہ میرے کہ رحمت ہے سوا تیری
فضاء دہر میں ہر آن رہتی تیرگی غالب
چمکتا شمس کس صورت نہ ملتی جو ضیاء تیری

مجلس ذکر کی برکات

☆ حضرت ابوعلی روذباری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

من علامة مقت الله للعبد ان يتقلق من مجلس الذكر اذا طال لا نه لو احبه لكان الالف سنة فی حضرته كلمح البصر .

بندے پہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی یہ ہے کہ مجلس ذکر اگر طویل ہو جائے تو وہ اکتا جائے کیونکہ اگر اللہ اس بندے سے محبت فرماتا ہوتا تو اس کی بارگاہ میں ہزار برس ایک پلک جھپکنے کی طرح ہوتا۔ (الطبقات الکبریٰ للشعرانی: ۱۵۹)

☆ حضرت معاویہ بن قرہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:

يا بنی اذا كنت فی قوم يذكرون الله فبدت لك حاجة فسلم عليهم حين تقوم فانك لا تزال لهم شريكا ما داموا جلوسا ۔ (کتاب الزھد لاحمد بن حنبل: ۲۲۲)

اے میرے بیٹے جب تو ایسے لوگوں میں ہو جو اللہ کا ذکر کر رہے ہوں تو پھر تمہیں کوئی کام یاد آ جائے تو جاتے وقت انہیں سلام کہا کر بے شک تو اس وقت تک ان کے ساتھ شریک رہے گا جب تک وہ بیٹھے ذکر کرتے رہیں گے۔

☆ حضرت عطاء بن ابی رباح علیہ الرحمہ نے فرمایا:

من جلس مجلس ذكر كفر الله تعالىٰ عنه بذلك المجلس عشر مجالس من مجالس الباطل (الطبقات الکبریٰ للشعرانی: ۲۱)

جو شخص ذکر کی مجلس میں بیٹھے اس مجلس کی برکت سے دس باطل مجلسوں میں بیٹھنے کا کفارہ ہو جائے گا۔

برکتیں توحید کی جب جزو ایماں ہو گئیں
مشکلات زندگی سب مجھ پہ آساں ہو گئیں
جب سیاہ غم بڑھی مجھ کو مٹانے کے لئے
ہر قدم پر رحمتیں حق کی نمایاں ہو گئیں
خار زار زندگی میں جب ہوا چلنا محال
رحمتیں میرے خدا کی مجھ پہ ارزاں ہو گئیں
یا الہ العالمین! امداد کا ہنگام ہے
سازشیں اغیار کی آفت مسلماں ہو گئیں
رحمت حق کی مجھے حاصل ہے ہر لحہ پناہ
آفتیں جتنی بھی آئیں سب گریزاں ہو گئیں
صحن گلشن میں تھی کانٹوں کی زبان پر تیری حمد
پتیاں غنچوں سے پھوٹیں اور ثنا خواں ہو گئیں
آئی تھیں مجھ پر بھی بخت نارسا کی وحشتیں
تیری رحمت سے مگر یکسر گلستان ہو گئیں
اپنے عابد پر بھی اے معبود کل لطف و کرم
تلخیاں اب زندگی کی حشر ساماں ہو گئیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

باب نمبر ۵

شانِ خدا (جل وعلا) با ستغفار المصطفیٰ (علیہ التحیۃ والثناء)

عن عائشه رضی الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكثر من قول سبحان الله وبحمده استغفر الله واتوب اليه قالت فقلت يا رسول الله اراك تكثر من قول سبحان الله وبحمده استغفر الله واتوب اليه فقال اخبرنى ربى انى سارى علامة فى امتى فاذا رايتها اكثرت من قول سبحان الله وبحمده استغفر الله واتوب اليه فقد رايتها (اذا جاء نصر الله والفتح (فتح مكة) ورايت الناس يدخلون فى دين الله افواجا فسبح بحمد ربك واستغفره انه كان توابا) ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ "سبحان الله وبحمده استغفر الله واتوب اليه" کثرت سے پڑھا کرتے تھے۔ میں نے پوچھا اے اللہ کے رسول! میں آپ کو "سبحان الله وبحمده استغفر الله واتوب اليه" کثرت سے پڑھتے ہوئے دیکھتی ہوں (یعنی کیا وجہ ہے)؟ آپ ﷺ نے جواب دیا کہ میرے رب عزوجل نے مجھے خبر دی ہے کہ میں اپنی امت میں ایک علامت اور نشانی دیکھوں گا پس جب میں وہ علامت دیکھوں تو "سبحان الله وبحمده استغفر الله واتوب اليه" بکثرت پڑھوں چونکہ میں نے وہ علامت دیکھ لی ہے (اس لئے یہ پڑھتا ہوں)۔ (وہ نشانی یہ ہے) جب اللہ تعالیٰ کی مدد آجائے اور فتح نصیب ہو اور تم (اے نبی ﷺ) لوگوں کو دیکھ لو کہ وہ فوج در فوج اللہ تعالیٰ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح بیان کرو اور اس سے مغفرت کی دعا مانگو بے شک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔ (صحیح مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ایک اور روایت میں یہ لفظ زیادہ ہیں "اللهم اغفر لى" (اے اللہ! مجھے بخش دے) آپ ﷺ قرآن پر عمل کرتے ہوئے یہ ذکر کرتے تھے)۔ (مسلم، كتاب الصلاة: باب ما يقال فى الركوع والسجود (۴۸۴) ابوداؤد (۸۷۷) نسائى فى السنن الكبرى (۱/۷۰۹) ابن ماجة (۸۸۹) ابن حبان (۱۹۲۹) بيهقى (۸۶/۲) طبرانى اوسط (۳۹۴) شرح السنة)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

جو شخص کسی (بری) مجلس میں بیٹھا اور اس میں اس نے بہت سی لغو و بیہودہ باتیں کیں تو اٹھنے سے پہلے یہ (مندرجہ ذیل) کلمات پڑھ لینے سے ان لغو باتوں کی مغفرت ہو جائے گی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سبحانك اللهم وبحمدك اشهد ان لا اله الا الله انت استغفرك واتوب اليك ۔

یااللہ میں تعریف کے ساتھ تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں۔ (ترمذی،۵/۴۹۴،۳۴۳۳،مسند احمد بن حنبل،۲/۴۹۴، ۱۰۴۲۰)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے بھی ''اشھد'' کے لفظ کے علاوہ یہی الفاظ تین بار پڑھنا اسی مقصد کے لئے مروی ہیں اور یہ کہ اگر کوئی یہ الفاظ کسی مجلس خیر یا مجلس ذکر میں پڑھے تو اس کے لئے تصدیق کی مہر ہو جاتی ہے جیسے کسی تحریر پہ مہر۔ (ابو داؤد شریف، ۴/۲۶۴، ۴۸۵۷)

لازم ہے فنا جب ہر شئے کو کس سے ہو رغبت یااللہ ‎ ‎ اک ذات ہے تیری لافانی دے اپنی محبت یااللہ
قربان ہوں تجھ پر جان ودل باشوق وارادت یااللہ ‎ ‎ توفیق سے تیری رہ جائے ایمان سلامت یااللہ
عصیاں پہ مجھے اپنے بیحد ہوتی ہے ندامت یااللہ ‎ ‎ ہے شان مگر یہ بخشش کی ہوتی ہے جو رحمت یااللہ
رفتار زماں ہے بے ڈھنگی، ہے خوف کا اک عالم طاری ‎ ‎ ہو کس پہ بھروسہ ایسے میں لیں کس کی حمایت یااللہ
ہے راہ جو سیدھی ایماں کی تو اپنے کرم سے دکھلا دے ‎ ‎ آسان ہو منزل عرفاں کی، کر ہم پہ عنایت یااللہ
حائل ہیں جو پردے غفلت کے اٹھ جائیں دلوں سے لوگوں کے ‎ ‎ روشن ہو تجلی سے تیری ہر چشم بصیرت یااللہ
تو چاہے اگر تو ہستی میں مجبور نہ ہوں مقہور نہ ہوں ‎ ‎ پائیں نہ کسی سے عالم میں ہم کوئی اذیت یااللہ
ہے صدر حزیں کی دل سے دعا ارباب وفا کی آس بندھا ‎ ‎ بھٹکے ہوئے جتنے رہرو ہیں، دے ان کو ہدایت یااللہ

(صدرالدین صدر)

مجلس کے گناہوں کا کفارہ

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے (انہی الفاظ کے بارے میں فرمایا) مجلس ذکر پہ مہر تصدیق کا کام دیتے ہیں اور بُری مجلس کے بیہودہ کلمات کا کفارہ ہو جاتے ہیں (اخرجه النسائی فی السنن الکبری، ۶/۱۱۲، الرقم: ۱۰۲۵۷، والطبرانی فی المعجم الکبیر، ۲/۱۳۸، الرقم: ۱۵۸۶، والحاکم فی المستدرک، ۱/۷۲۰، الرقم: ۱۹۷۰)

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں صحابہ کرام کے ساتھ ایک مجلس میں یہ (مندرجہ بالا الفاظ اس اضافے کے ساتھ) پڑھے:

عملت سوءً وظلمت نفسی فاغفرلی انه لا یغفر الذنوب الا انت ۔

(یعنی تعلیم امت کے لئے ان الفاظ کا اضافہ کیا کہ میرا امتی رب کی بارگاہ میں یوں عرض کیا کرے) میں نے غلطی کی ہے اور میں نے اپنے آپ پہ ظلم کیا ہے پس مجھے معاف فرما دے کیونکہ تیرے سوا کوئی بھی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا۔

صحابہ کرام کہتے ہیں ہم نے حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں عرض کی یارسول اللہ! ان هذه الکلمات احدثتهن ۔ ان کلمات کے ساتھ آپ نے پہلی بار دعا کی ہے: فرمایا: اجل جاء نی جبریل فقال یا محمد هن کفارات المجلس ۔ ہاں، میرے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پاس جبریل علیہ السلام آئے تھے اور انہوں نے کہا تھا کہ یہ دعا مجلس (کے گناہوں) کا کفارہ ہیں۔ (اخرجہ النسائی فی السنن الکبریٰ ۱۱۳/۶، الرقم: ۱۰۲۶۰، والحاکم فی المستدرک، ۷۲۱/۱، الرقم: ۱۹۷۲)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کی دعاؤں میں سے یہ دعا بھی تھی

اللھم انی اعوذبك من زوال نعمتك وتحول عافیتك وفجاءة نقمتك وجمیع سخطك

یا اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں تیری نعمت کے زائل ہو جانے سے اور تیری عافیت کے بدل جانے سے اور تیری اچانک ناراضگی سے اور تیرے غیظ وغضب سے۔ (اخرجہ مسلم فی صحیحہ ۲۰۹۷/۴ حدیث رقم: ۹۶ ۔ ۲۷۳۹، وابو داؤد فی السنن، ۹۱/۲ حدیث رقم: ۱۵۴۵، مشکوٰۃ)

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور علیہ السلام یوں کہا کرتے تھے:

اللھم انی اعوذبك من شرما عملت ومن شرما لم اعمل

یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں کیے کی برائی سے اور نہ کیے کی برائی سے (اخرجہ مسلم فی صحیحہ ۲۰۸۵/۴ حدیث رقم ۹۵-۲۷۱۶، وابو داؤد فی السنن ۹۴/۲ حدیث رقم: ۱۵۵۰، واحمد فی المسند، ۱۳۹/۶، مشکوٰۃ)

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام یوں کہا کرتے:

اللھم لك اسلمت وبك امنت وعلیك توکلت والیك انبت وبك خاصمت اللھم انی اعوذ بعزتك لا الہ الا انت ان تضلنی انت الحی الذی لا یموت والجن والانس یموتون

یا اللہ! میں تیرا مطیع ہوں تجھ پر ایمان لایا اور تجھی پر بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف رجوع کیا اور تیرے ہی بھروسے پر کفار سے جھگڑا کیا یا اللہ! میں تیری عزت کی پناہ چاہتا ہوں تیری سوا کوئی معبود نہیں اس سے (پناہ) کہ تو مجھے گمراہ کرے تو وہ زندہ ہے جسے موت نہیں اور تمام جن اور انسان مر جائیں گے (اخرجہ البخاری فی صحیحہ، ۱۱۶/۱۱، حدیث رقم: ۶۳۱۷، ومسلم ۲۰۸۶/۴ حدیث رقم: ۶۷-۲۷۱۷، مشکوٰۃ)

ہر شے میں وہی جلوہ نما کیسا لگا ہے — جلووں کی یہ کثرت ہے کہ آئینہ لگا ہے
اللہ کے اسماء کے علاوہ مجھے لوگو! — اک نام محمد کا ہے جو اچھا لگا ہے
جو لفظ بھی فرما دیا سرکار نے میرے — قرآن کے لفظوں کی طرح سچا لگا ہے
ہے دین کی بنیاد یہی کلمۂ طیب — دیتا ہوں گواہی کہ یہی سچا لگا ہے
ایمان و یقیں جس میں نظر آئے کریمی — ہر شخص کے سینے میں وہ آئینہ لگا ہے

میں دن میں سو بار سے زیادہ توبہ استغفار کرتا ہوں

☆ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

و اللہ انی لا ستغفر اللہ واتوب الیہ فی الیوم اکثر من سبعین مرۃ ۔ (رواہ البخاری، مشکوٰۃ باب الاستغفار)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ کی قسم! میں ایک دن میں ستر سے زیادہ مرتبہ اپنے رب سے معافی مانگتا ہوں اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔

توبہ استغفار بھی چونکہ نماز روزے کی طرح عبادت ہے اس لئے حضور علیہ السلام اس پر عامل تھے یا یہ عمل ہم گناہ گاروں کی تعلیم کے لئے ہے ورنہ تو حضور علیہ السلام معصوم ہیں، گناہ آپ کے قریب بھی نہیں آ سکتا صوفیاء فرماتے ہیں ''ہم لوگ تو گناہ کر کے توبہ کرتے ہیں اور عرفاء عبادت کر کے توبہ کرتے ہیں''۔

زاھداں از گناہ توبہ کنند عارفاں از عبادت استغفار

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگوں کے لئے دنیا میں دو امن ہیں ایک نے پردہ فرما لیا اور دوسری قیامت تک ہمارے پاس ہے یعنی نبی پاک ﷺ اور استغفار۔ (مراۃ شرح مشکوۃ)

ذکر ان کا حیات ہے میری اس میں مضمر نجات ہے میری
رفعت ذکر مصطفیٰ کی قسم یہی کل کائنات ہے میری

پانچ چیزوں سے خدا کی پناہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام پانچ چیزوں سے اللہ کی پناہ طلب کیا کرتے تھے:

(۱) بزدلی، (۲) بخل، (۳) بُری عمر، ارذل العمر (بڑھاپے کی وہ حالت جب اعضاء جواب دے دیں اور انسان اپنی ذمہ داریاں بھی نہ نبھا سکے بلکہ اُلٹا گھر والوں پہ بوجھ بن جائے، (۴) سینوں کے فتنوں (برے عقیدہ اور برے اخلاق حسد، بغض، کینہ وغیرہ یہ تمام اس میں شامل ہیں) (۵) قبر کے عذاب سے (اخرجہ ابو داؤد ۲/ ۹۲ حدیث ۱۵۴۰، ابن ماجہ ۲/ ۱۲۶۳، حدیث رقم ۳۸۴۴، مشکوۃ)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کہا کرتے تھے:

اللھم انی اعوذبک من الفقر والقلة والذلة واعوذبک من ان اظلم او اظلم۔

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں تنگدستی، کمی (ہر نعمت کی) اور ذلت سے اور اس سے کہ میں ظلم کروں یا مجھ پہ ظلم کیا جائے۔ (اخرجہ ابوداؤد فی السنن ۲/ ۹۱ حدیث رقم: ۱۵۴۷، وابن ماجہ ۲/ ۱۲۶۳ حدیث رقم: ۳۸۴۲۔ مشکوۃ)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام یوں کہا کرتے:

اللھم انی اعوذبک من الشقاق والنفاق وسوء الاخلاق

اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں عداوت، منافقت اور بد خلقی سے (اخرجہ ابوداؤد فی السنن ۲/ ۹۱ حدیث رقم: ۱۵۴۶۔ مشکوۃ)

☆ انہی سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا کرتے تھے:

اللھم انی اعوذبک من الجوع فانه بئس الضجیع واعوذ بک من الخیانه فانها بئست البطانة

اے اللہ! میں بھوک سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ یہ بری بستر کی ساتھی ہے (عبادت سے روک دیتی ہے) اور خیانت سے تیری پناہ میں آتا ہوں کیونکہ یہ بدترین مشیر کار ہے۔ (ابو داؤد، ۲/ ۹۱، حدیث رقم: ۱۵۴۷، ابن ماجہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۱۱۳/۲، حدیث رقم: ۲۳۵۴، مشکوٰۃ)

وحدت کا رسالت کا اقرار شریعت ہے
پابندِ شریعت کی تقدیر میں جنت ہے

محرابِ محبت میں اِک شمعِ عقیدت ہے
مجھ کو جو مدینے کی گلیوں سے محبت ہے

اُترا ہے نبی پر جو واللہ کلام اللہ
پڑھنا بھی عبادت ہے سننا بھی عبادت ہے

کچھ ہار درودوں کے کچھ ہار سلاموں کے
لے جائیں مدینے ہم ہر سال یہ حسرت ہے

دیتے ہیں گواہی بھی ہم دل کی صداقت ہے
یہ کلمۂ شہادت کا بخشش کی ضمانت ہے

(آفتاب کرتی)

دل پہ پردے سے کیا مراد ہے؟

حضرت اغرالمزنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

انه لیغان علی قلبی وانی لاستغفر اللہ فی الیوم مائة مرة (رواہ مسلم، مشکوۃ باب الاستغفار) میرے دل پہ پردہ آ جاتا ہے اور میں ایک دن میں سومرتبہ استغفار کرتا ہوں۔ انہی سے ہے کہ آپ (ﷺ) نے فرمایا **یا ایھا الناس توبوا الی اللہ فانی اتوب الیه فی الیوم مائة مرة** (ایضاً)

اے لوگوں اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو بے شک میں دن میں سومرتبہ توبہ کرتا ہوں۔ حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ مرآۃ شرح مشکوٰۃ میں اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں۔

یغان غین سے ہے بمعنیٰ پردہ، اسی لئے سفید بادل کو غین کہتے ہیں اس پردے کے متعلق شارحین نے بہت خامہ فرسائی کی ہے، بعض کے نزدیک اس سے مراد حضور علیہ السلام کی دنیا میں مشغولیت ہے بعض نے فرمایا کہ اس سے سونا (نیند) مراد ہے، بعض کے خیال میں اس سے مراد اجتہادی خطائیں ہیں مگر حق یہ ہے کہ یہاں غین سے مراد اپنی امت کے گناہوں کو دیکھ کر غم فرمانا ہے اور استغفار سے مراد ان گناہ گاروں کے لئے استغفار کرنا ہے۔ حضور علیہ السلام تا قیامت اپنی امت کے سارے حالات پہ مطلع ہیں، ان گناہوں کو دیکھتے ہیں تو دل کو صدمہ ہوتا ہے، اس صدمہ کے جوش میں انہیں دعائیں دیتے ہیں (لمعات، مرقات، اشعہ وغیرہ) اس کی تائید قرآن پاک کی اس آیت سے ہوتی ہے **عزیز علیه ما عنتم** (التوبہ) اے مسلمانو! تمہاری تکلیفیں ان پہ گراں ہیں۔

آنچہ تو کردی کسے با خود نہ کرد
روح پاک مصطفیٰ آمد بدرد

اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت علیہ الرحمۃ نے اس موقع کے لئے کہا ہے۔

بد ھنسیں تم ان کی خاطر
رات بھر رو رو کر اٹھو

بد کریں ہر دم برائی
تم کہو ان کا بھلا ہو

میرے آقا دو عالم کی خبر رکھتے ہیں

قیام ہند کے دوران ایک دفعہ فقیہ العصر علامہ یار محمد بندیالوی صاحب علیہ الرحمۃ کی مولوی اشرف علی تھانوی سے ملاقات ہو گئی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تو اثنائے گفتگو آپ نے مولوی اشرف علی تھانوی کو مخاطب ہو کر فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے وعلم آدم الاسماء کلھا یعنی اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو تمام اسماء سکھائے تو اس آیۃ کریمہ میں الاسماء جمع معرف باللام مفید استغراق ہے اور اس کی تاکید ہے اور اس کا عموم قطعی ہے اور اس کی تخصیص ناممکن ہے اور یہی علم کلی ہے پھر عام انبیاء علیہم السلام خصوصاً امام الانبیاء ﷺ کے لئے علم کلی ماننے کو شرک و کفر کیوں قرار دیا جا رہا ہے۔

مولوی اشرف علی نے اس کا جواب یہ دیا کہ حضرت آدم علیہ السلام کو صرف اسماء سکھائے گئے تھے اور مسمیات اور ذاتیں نہیں سکھائی گئی تھیں لہٰذا علم مسمیات ثابت نہ ہوا جس سے علم کلی کی نفی ہوگئی۔

حضرت قبلہ فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مولوی صاحب آپ کی یہ تفسیر تو خود قرآن مجید کے خلاف ہے کیونکہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ثم عرضھم علی الملائکۃ فقال انبؤنی باسماء ھو لاء۔ یعنی پھر اللہ تعالیٰ نے مسمیات کو فرشتوں پر پیش کر کے فرمایا کہ ان کے نام بتاؤ۔ اس سے تو یہی پتہ چلتا ہے کہ آدم علیہ السلام مسمیات کو پہچانتے تھے تب ہی تو ان کے ناموں کے متعلق پوچھا جا رہا ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ صرف اسماء پیش کیے گئے تھے اور پوچھا گیا کہ ان کے نام بتاؤ تو یہ بالکل اسی طرح ہوگا کہ کوئی پوچھے بتاؤ زید کا نام کیا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ ایک لغو اور بے معنی بات ہے اور قرآن مجید اس کا متحمل کسی صورت میں بھی نہیں ہو سکتا۔ آپ کا یہ کہنا تھا کہ مولوی صاحب لگے دائیں بائیں دیکھنے اور بغلیں جھانکنے لگے اور ایسے مبہوت ہو گئے کہ شاید ہی زندگی میں انہوں نے اس طرح ندامت محسوس کی ہو۔ ناظرین انصاف فرمائیں کہ ان کے حکیم الامت کا یہ علمی کارنامہ ہے کہ قرآن پاک کے مفاہیم کو سمجھ نہ سکا اور توہمات اہلیہ میں مبتلا ہو کر حواس کھو بیٹھا۔

☆ اللہ قدوس نے نبی مختار ﷺ کے صدقہ حضرت فقیہ العصر استاذ العلماء کو وہ جلالت علم اور وجاہت فضل عطا کی تھی کہ مخالف میدان میں آتے ہی جھجک محسوس کرتا تھا۔ موضع ملتان ضلع کیمل پور کے مولوی محمد سعید صاحب جو کہ حضرت قبلہ فقیہ العصر کے شاگرد رشید ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ مولوی حسین علی واں بھچروی ہمارے گاؤں میں تقریر کرنے کے لئے آیا تقریر کے دوران اپنی چھڑی حاضرین جلسہ کو دکھا کر کہنے لگا کہ یہ تو کسی کو نفع یا نقصان دے سکتی ہے لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام وصال کے بعد کوئی نفع یا نقصان نہیں دے سکتے۔ (معاذ اللہ) مولانا محمد سعید فرماتے ہیں کہ میں نے مجلس میں کھڑے ہو کر کہا کہ مولوی صاحب: میں استاذ العلماء فقیہ العصر کو لینے جا رہا ہوں اگر تم میں کچھ حقانیت اور جرات ایمانی ہے تو کل تک ہماری انتظار کرنا میں یہ کہہ کر بندیال آیا اور قبلہ حضرت فقیہ العصر استاذ العلماء رحمۃ اللہ علیہ کو ساتھ لے کر اپنے آبائی گاؤں ملتان پہنچا جب مولوی حسین علی کو قبلہ استاذ العلماء کی آمد کا علم ہوا تو وہ اپنا بستر بوریا سمیٹ کر فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ حضرت قبلہ نے ببانگ دہل اعلان فرمایا کہ میں تین دن تک یہیں ہوں مولوی حسین علی اور اس کے معتقدین کو لائیں مگر کون ہے جو آپ کی علمی وجاہت کے سامنے دم مارے۔ ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء آپ کے علم کا لوہا اغیار بھی تسلیم کرتے ہیں۔

☆ مولانا محمد سعید فرماتے ہیں کہ میں ان دنوں حضرت قبلہ فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پڑھ رہا تھا کہ واں بھچراں کے ملک احمد یار صاحب کے والد صاحب کا انتقال ہو گیا۔ فاتحہ خوانی کے لئے حضرت قبلہ فقیہ العصر بھی تشریف لے گئے میں بھی آپ کے ساتھ تھا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بدقسمتی سے اس علاقہ کا ایک مشہور و معروف دیوبندی مولوی بھی اس فاتحہ خوانی میں آ گیا اور آتے ہی اس نے مسئلہ علم غیب پر بحث شروع کر دی۔ کہنے لگا کہ علم غیب خاصہ خدا ہے جو شخص انبیاء کرام و اولیاء عظام کے لئے علم غیب کا قائل ہے وہ مشرک ہے۔ اس نے ان کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ صفت علم میں شریک ٹھہرایا۔ حضرت قبلہ فقیہ العصر نے فرمایا کہ مولوی صاحب آپ فرما رہے ہیں کہ جو شخص انبیاء کرام اور اولیاء عظام کے لئے علم غیب کا قائل ہے اس نے ان کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ علم میں شریک ٹھہرایا۔ تم اللہ تعالیٰ کا علم متعین کرو کہ اللہ تعالیٰ کا علم کیسا ہے لہٰذا اگر یہی علم دوسرے کے لئے تسلیم کیا تو شرک لازم آئے گا۔ اللہ تعالیٰ کو مخلوقات کا قبل از وقت ایجاد علم تھا۔ آپ بیان فرمائیں کہ علم باری تعالیٰ کی کیا کیفیت تھی اور اس میں ۳۶۰ مذہب ہیں ان میں سے کون سے مذہب حق ہیں اور کون سے باطل ہیں؟ جب تم نے اللہ تعالیٰ کا علم متعین کر لیا تو پھر کہا جا سکتا ہے کہ یہ علم اگر غیر اللہ کے لئے مانا گیا تو شرک لازم آئے گا اس فاتحہ خوانی میں ہزاروں معززین علاقہ شامل تھے۔ ملک امیر خان صاحب جو کہ مجلس فاتحہ خوانی میں موجود تھے اٹھے اور مولوی صاحب سے کہنے لگے کہ مولوی صاحب تم پر قسم ہو گی اگر تم نے جواب نہ دیا لیکن مولوی صاحب کی بلا جانے کہ اللہ تعالیٰ کو قبل از ایجاد مخلوقات کا علم کس طرح ہے اور اس میں کتنے مذہب ہیں۔ فالحمد علیٰ ذلک حمدًا کثیرًا۔

☆ آپ علیہ الرحمۃ میاں اکبر علی صاحب مرحوم کی وصیت کے مطابق ان کا جنازہ پڑھانے کے لئے تشریف لے گئے آپ نے وہاں اپنے مخصوص انداز میں تقریر فرمائی تو مولوی غلام یٰسین صاحب جو کہ قبلہ فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ اور حکیم مولانا برکات احمد صاحب ٹونکوی رحمۃ اللہ علیہ کا شاگرد تھا لیکن اس وقت دیوبندیت کی طرف قدرے مائل تھا وہ بھی وہیں تقریر میں موجود تھا۔ دوران تقریر مسئلہ مغیبات خمسہ پر آپ نے کثیر براہین کافیہ اور دلائل شافیہ بیان فرمائے کہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے مقبولان رب قدوس ان مغیبات کو جانتے ہیں۔ جب آپ عصر کی نماز کے بعد سیر کے لئے باہر شریف لے گئے تو مولوی غلام یٰسین اور دیگر احباب آپ کے ساتھ تھے دوران سیر مولوی صاحب نے مغیبات خمسہ کے متعلق چند شبہات پیش کئے حضرت قبلہ فقیہ العصر کا تبحر علمی یہ تھا کہ آپ نے وہیں ایک جگہ پر بیٹھ کر دلائل بیان کرنا شروع کر دیئے اور حوالہ کے لئے کتابوں کے نام لئے جاتے۔ مولوی غلام یٰسین صاحب نے چند اعتراض کئے مگر آپ نے جوابات مسکتہ دے کر خاموش ہونے پر مجبور کر دیا۔ پھر آپ سے مخاطب ہو کر عرض کرنے لگا کہ جناب میں نے یہ کتابیں نہیں دیکھی تھیں المختصر حضرت قبلہ فقیہ العصر نے دلائل دے کر مسئلہ کو ثابت کر دیا اور مولوی غلام یٰسین کو آپ کی علمی وجاہت کا اعتراف کرنا پڑا۔

☆ حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب مدظلہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ فرقہ باطلہ دیوبندیہ کا خود ساختہ شیخ القرآن مولوی غلام خان خطیب راولپنڈی طالب علم کے بھیس میں حضرت فقیہ العصر استاذ العلماء کی خدمت میں حاضر ہوا اور مسائل پوچھنے کی اجازت چاہی۔ آپ نے بخوشی اجازت مرحمت فرمائی۔ مولوی غلام خان کہنے لگا کہ آج کل اکثر لوگوں کے اعتقاد مشرکین مکہ کی طرح ہو گئے ہیں حضرت قبلہ فقیہ العصر نے پوچھا وہ کیسے؟ تو کہنے لگا کہ مشرکین مکہ بھی بتوں کو سفارشی سمجھ کر غائبانہ طور پر پکارتے تھے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے "ما نعبدهم الا ليقربونا الى الله زلفى" اور آج کل کے بھی عام لوگ انبیاء اور اولیاء کو سفارشی سمجھ کر پکارتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہاں پر تو نعبدھم ہے یعنی ہم ان کی عبادت کرتے ہیں پکارنے کی یہاں کون سی بات ہے وہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اپنے بتوں کو معبود سمجھتے تھے آج کون انبیاء اور اولیاء کو معبود سمجھتا ہے۔ جواب میں کہنے لگا کہ مشرکین بتوں کو الٰہ کہتے تھے اور اللہ تعالیٰ کو اللہ کہتے تھے۔ حضرت قبلہ فقیہ العصر استاذ العلماء نے اس سے پوچھا کہ الٰہ اور اللہ میں کیا فرق ہے؟ تو کہنے لگا ہاں بہت بڑا فرق ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ تجھے تو صرف بہائی بھی نہیں آتی۔ اللہ کی اصل الٰہ ہی تو ہے پھر آپ نے فرمایا: الٰہ کون سا صیغہ ہے؟ کبھی مبالغہ کا بتاتا اور کبھی کہتا کہ صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ بہت داؤ پیچ کھائے کہ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا مل جائے مگر کوئی صورت نکل نہ سکی اور ان کا خود ساختہ شیخ القرآن خرافات ابلیسہ اور توہمات شیطانیہ کے تاریک راہوں میں بھٹکتا رہا آخر کار راہِ فرار اختیار کیا۔ المختصر بعد میں معلوم ہوا کہ طالب علم کے بہروپ میں آنے والا امت نجدیہ وہابیہ کا خود ساختہ شیخ القرآن ہے۔

(قرۃ عیون الاقبال فی تذکرۃ فضلاء البندیال)

مرے حضور سا دونوں جہاں میں کوئی نہیں
زمیں پہ کوئی نہیں آسماں میں کوئی نہیں

وہ دستِ قدرتِ مولا کا شاہکارِ حسین
کہ جس کا ثانی مکاں لامکاں میں کوئی نہیں

وہ ایک اسمِ محمد انیسِ جاں ٹھہرا
اس ایک اسم سا نطق و بیاں میں کوئی نہیں

بجز درود و صلوٰۃ و سلام ہر لحظہ
وظیفہ ایسا مرے قلب و جاں میں کوئی نہیں

وہی تو حرفِ یقیں ہیں گماں کی دنیا میں
کہ نقش دوسرا اُن سا گماں میں کوئی نہیں

حلاوت آشنا کرتا ہے جو دل و جاں کو
وہ ذکر اور کسی داستاں میں کوئی نہیں

ہے کون ہمسر سرکارِ دو جہاں نیّر
نہیں ہے بالیقین اس خاکداں میں کوئی نہیں

(ضیا نیر)

اگر تم گناہ نہ کرو......

☆ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

و الذی نفسی بیدہ لو لم تذنبوا لذھب اللہ بکم ولجاء بقوم یذنبون فیستغفرون فیغفرلھم ۔ (رواہ مسلم)

اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ تمہیں لے جائے اور ایسی قوم لائے جو گناہ کریں پھر معافی مانگیں تو اللہ انہیں بخشے۔

اس حدیث کا مقصد لوگوں کو گناہ پر دلیر کرنا نہیں بلکہ توبہ کی طرف مائل کرنا ہے۔ یعنی اے انسانو اگر تم بھی فرشتوں کی طرح سارے معصوم ہوتے تو کوئی قوم ایسی پیدا کی جاتی جو غلطی اور خطاء سے گناہ کر لیا کرتی۔ پھر توبہ کرتی۔ اسے رب تعالیٰ معاف کرتا کیونکہ خلقت رب تعالیٰ کی صفات کا مظہر ہے اور جیسے رب کی صفت رازق ہے ایسے ہی اس کی صفت غفار بھی ہے۔ رازقیت کا ظہور رزق اور مرزق سے ہوتا ہے۔ غفاریت کی جلوہ گری گناہ اور گناہ گار سے ہوتی ہے۔ جو یہ حدیث دیکھ کر گناہ پر دلیر ہو اور پھر گناہ کرے تو کافر ہوا اور یہاں ذکر گناہ کا ہے نہ کہ کفر کا۔ خلاصہ یہ ہے اے گناہ گار! رب کی رحمت سے مایوس نہ ہو بلکہ توبہ کر لے وہ غفور ورحیم تجھ سے گناہ کا صدور تقاضائے حکمتِ الٰہی ہے۔ تم سے کوئی گناہ نہ ہو یہ ناممکن ہے۔ یہاں لے جانے سے مراد ہلاک کرنا نہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے۔ بلکہ انہیں آسمانوں تک پہنچا دینا، فرشتوں کے ساتھ رکھنا اور زمین پر دوسری قوم قابل گناہ کو بسانا مُراد ہے۔ (مراۃ)

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

ان العبد اذا اعترف ثم تاب تاب اللہ علیہ

بندہ جب اقرار گناہ کر لیتا ہے پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول فرما لیتا ہے (متفق علیہ۔ مشکوۃ باب الاستغفار)

☆ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

ان اللہ یبسط یدہ باللیل لیتوب میسئی النھار ویبسط یدہ بالنھار لیتوب مسیئی اللیل حتی یطلع الشمس من مغربھا ۔ (رواہ مسلم ۔ مشکوۃ)

اللہ تعالیٰ اپنا دست کرم (اپنی شان کے مطابق) رات کو پھیلاتا ہے تاکہ دن کا گناہ گار توبہ کر لے اور دن کو پھیلاتا ہے کہ رات کا گناہ گار توبہ کر لے اور یہ کرم نوازی قائم رہے گی یہاں تک کہ سورج مغرب سے نکل آئے۔

ایک روایت میں ہے:

من تاب قبل ان تطلع الشمس من مغربھا تاب اللہ علیہ ۔ (رواہ مسلم، مشکوۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ)

جو سورج کے مغرب کی طرف سے نکلنے سے پہلے پہلے توبہ کرے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔

گرچہ غرقِ بحرِ عصیا نیم ما — آیت لا تقنطوا خوانیم ما
کن بشایانِ درت ما را قبول — حضرت را گر نشایانیم ما
بر زمینِ عجز بہرِ وصلت — عمر ہاشد جبہہ سایانیم ما
گر نہ باشد لام لطفت دستگیر — در خجالت تا ابد مانیم ما
عقل کل عاجز بماندہ در صفات — کنہ ذاتت را کجا دانیم ما
مور لنگیم .وضعیف ومضطرب — چوں نظر افتد سلیمانیم ما
خواجۂ ما رحم برجمع ضعیف — بر درت اللہ گویانیم ما
گر نباشی رہنما در وصلِ خویش — ہمچناں اُمّیٰ وکورانیم ما
مے کنم در یوزۂ وصل ترا — شیئاً للہ از گدا یا نیم ما
مے کند مہر علی از سوز دل — نالہ ہا کہ وصل جویانیم ما

(حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی)

برے کاموں اور بری خواہشوں سے اللہ کی پناہ

☆ حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ یوں کہا کرتے:

اللھم انی اعوذبک من منکرات الاخلاق والاعمال والاھواء

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اے اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں بُری عادتوں سے، بڑے کاموں سے اور بُری خواہشوں سے۔

(اخرجه الترمذی فی السنن ۵/۵۷۵، الحدیث رقم ۳۵۹۱)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ یوں کہا کرتے:

اللهم انی اعوذبك من البرص والجذام والجنون ومن سيئى لاسقام ۔

اے اللہ میں برص سے، کوڑھ سے، دیوانگی اور بُری بیماریوں سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔(ابو داؤد، ۲/۹۱۱،

حدیث رقم ۱۵۴۷، مشکوۃ)

☆ حضرت شتیر بن شکل بن حمید اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ مجھے کوئی تعویذ سکھایئے جس سے میں تعویذ کروں (اللہ کی پناہ لوں) فرمایا کہو۔

اللهم انی اعوذبك من شر سمعی وشر بصری وشر لسانی وشر قلبی وشر منيی ۔

اے اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں اپنے کان، آنکھ، زبان، دل اور منی کے شر سے (بعض نے کہا منی منیۃ کی جمع بمعنی موت یا امنیۃ کی جمع ہے جس کا معنی تمنا و آرزو ہے۔ یعنی بری موت یا دنیوی آرزوؤں سے)۔

(ابو داؤد ۲/۹۲ حدیث رقم ۱۵۵۱، مشکوۃ)

☆ حضرت ابوالیسر فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام یہ دعا کیا کرتے:

اللهم انی اعوذبك من الهدم واعوذبك من الرّدی ومن الغرق والحرق والهرم واعوذبك من ان يتخبطنی الشيطن عند الموت واعوذبك من ان اموت فی سبيلك مدبرًا واعوذبك من ان اموت لديغاً ۔

اے اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں عمارت کے نیچے دب کر مرنے، ڈوب جانے، بڑھاپے، شیطانی وسوسے موت کے وقت، تیری راہ میں پیٹھ پھیر کر مرنے اور سانپ کے ڈسنے سے مرنے سے۔ (مفہوم)

(ابوداؤد ۲/۹۲، حدیث رقم: ۱۵۵۲، مشکوۃ)

وہ قادر ہے تمام آلام کو آرامِ جاں کر دے
نظر پھیرے تو محروم سکونِ آشیاں کر دے
زمانہ اس کی قدرت کی کرشمہ سازیاں دیکھے
نوازش ہو تو سنگ رہ کو میسر کارواں کر دے
قلم ہے ہاتھ میں بس جستجو حرفِ ثناء کی ہے
مرے معبود دریائے تخیل کو رواں کر دے
نظر آتا نہیں تیری لغت میں حرفِ ناممکن
تو چاہے تو غبارِ دشت کو سیلِ رواں کر دے
اسی کو زیب دیتا ہے وہی مختار و مالک ہے
وہ چاہے تو بس اک پل میں زمیں کو آسماں کر دے
رسولِ پاک کی امت بہت پستی میں ہے یارب
یہ تیرے نام لیوا ہیں انہیں تو شادماں کر دے
رضی کے پاس ان محدود لفظوں کے سوا کیا ہے
انہیں الفاظِ بے مایہ کو یارب کہکشاں کر دے

(رضی عظیم آبادی)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بندے کی توبہ سے اللہ تعالیٰ کو کس قدر خوشی ہوتی ہے؟

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

کیف تقولون بفرح رجل انفلتت منه راحلته تجر زمامها بارض قفر ليس بها طعام ولا شراب وعليها له طعام وشراب فطلبها حتى شق عليه ثم مرت بجذع شجرة فتعلق زمامها فوجدها متعلقة به .

تم اس شخص کی خوشی کے بارے میں کیا کہتے ہو جسکی اونٹنی کسی سنسان جنگل میں اپنی نکیل کی رسی کھینچتی ہوئی نکل گئی ایسی سرزمین پہ جہاں نہ کچھ کھانے کو ہو اور نہ ہی پینے کو اور اس اونٹنی پر ہی اس کا کھانے پینے کا سامان ہو وہ شخص اس اونٹنی کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر تھک جائے پھر وہ اونٹنی ایک درخت کے تنے کے پاس سے گذرے اور اس کی نکیل اس درخت کے تنے کے ساتھ اٹک جائے اور وہ شخص اس کو پالے۔ (تو اس شخص کی خوشی و مسرت کا عالم کیا ہوگا)۔

ہم نے عرض کی یا رسول اللہ۔ وہ شخص تو بہت خوش ہوگا' تو حضور علیہ السلام نے فرمایا:

اما والله لله اشد فرحا بتوبة عبده من الرجل براحلته .

اللہ کی قسم! غور سے سُن لو، اللہ تعالیٰ کو بندے کی توبہ پر اس سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے (جتنی اس شخص کو ان حالات میں سواری ملنے پہ خوشی ہوگی) (متفق عليه وهذا لفظ مسلم . ۲۰۶۷/۴، ۲۷۰۳)

ایک روایت میں ہے کہ خوشی کی شدت کی وجہ سے وہ بندہ اپنے منہ سے یہ الفاظ نکال دیتا ہے اللهم انت عبدی وانا ربك ۔ حالانکہ کہنا چاہتا تھا اللهم انت ربي وانا عبدك۔ (مسلم، مشكوة باب الاستغفار)

یہ کلام انتہائی خوشی بیان فرمانے کے لئے ہے نہ کہ تشبیہ کے لئے کیونکہ اللہ تعالیٰ خطا سے پاک ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ خطاءً منہ سے کلمۂ کفریہ نکل جائے پر بندہ کافر نہیں ہوتا نہ اس سے اس کی بیوی نکاح سے نکلتی ہے کیونکہ حضور علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں نہ فرمایا کہ وہ کافر ہو گیا، لیکن یہ اس وقت ہے کہ اس خطا پہ اطلاع نہ ہو اور اطلاع ہونے پہ فوراً توبہ کر لے، طلاق کا یہ حکم نہیں۔ (مراۃ)

چاند کے شر کفر اور قرض سے اللہ کی پناہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے چاند کو دیکھا اور مجھے فرمایا: اے عائشہ اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگو یہ وہی ہے غائب ہو جانے والا گرہن لگے وقت (الغاسق اذا وقب)

(اخرجه الترمذی فی السنن ۴۲۱/۵، حدیث رقم ۳۳۶۶، مشکوٰۃ)

☆ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: اللہ کی پناہ مانگو اس طمع سے جو مہر لگ جانے تک پہنچا دے (کہ انسان کو اچھائی اور برائی کی تمیز ہی نہ رہے) (اخرجه احمد فی المسند ۲۳۲/۵، مشکوٰۃ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ جنت مانگے تو جنت خود کہتی ہے **اللھم ادخله الجنة**۔ اے اللہ اس کو جنت میں داخل فرمادے اور جو بندہ تین مرتبہ دوزخ سے پناہ مانگے تو دوزخ عرض کرتی ہے **اللھم اجره من النار**۔ اے اللہ اس کو آگ سے پناہ عطا فرما۔

☆ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور علیہ السلام کو ان الفاظ سے استغفار کرتے سُنا

اعوذ باللہ من الکفر والدین

اے اللہ! میں تجھ سے کفر اور قرض سے پناہ مانگتا ہوں۔

میں نے عرض کی حضور! آپ کفر کو قرض کے برابر سمجھتے ہیں: فرمایا: ہاں اسی روایت میں ہے:

اللھم انی اعوذبك من الکفر والفقر۔

اے اللہ میں کفر اور تنگدستی سے تیری پناہ مانگتا ہوں ایک بندے نے کہا حضور کیا یہ (کفر وفقر) برابر ہیں؟ فرمایا: ہاں۔

(اخرجه النسائی فی السنن ۸/۲۶۷، حدیث رقم: ۵۴۸۵، مشکوٰۃ)

تھا قابل امداد مرا حال پریشاں　　کر ہی نہ سکا کوئی بھی مشکل مری آساں
کام آئے مصیبت میں مرے "ھادیٔ دوراں"　　سرکار کی امداد مجھے یاد رہے گی
دیوانے کی دنیا ہے یہ آباد رہے گی

اے اللہ میں گناہ کر بیٹھا ہوں مجھے معاف کردے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ بندہ جب کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے تو اللہ کی بارگاہ میں عرض کرتا ہے

رب اذنبت فاغفره۔ اے اللہ! مجھ سے گناہ ہوگیا ہے اس کو معاف کردے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **اعلم عبدی ان له ربا یغفر الذنب ویاخذه غفرت لعبدی**۔ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ معاف بھی کرتا ہے اور اس گناہ کی وجہ سے پکڑ بھی لیتا ہے چنانچہ اللہ فرماتا ہے "میں نے اپنے بندے کو معاف کردیا" پھر جتنا اللہ چاہے وہ بندہ گناہ سے بچا رہتا ہے **ثم اذنب ذنبا**۔ پھر گناہ کر لیتا ہے اور وہی عرض کرتا ہے جو گذر چکا اللہ تعالیٰ بھی وہی مندرجہ بالا جواب دیتا ہے پھر اسی طرح تیسری مرتبہ بھی ہوتا ہے اور آخر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **غفرت لعبدی فلیفعل ماشاء**۔ میں نے اپنے بندے کو بخش دیا ہے اب جو چاہے کرتا پھرے۔ (متفق علیه . مشکوٰۃ . باب الاستغفار)

یعنی یہ گناہ کرنے کا عادی ہے تو میں بخشنے کا عادی ہوں، جب یہ برائی کرنے سے باز نہیں آتا تو میں اچھائی کرنے سے باز کیوں آؤں، یہ گناہ کرتا رہے گا تو میں بخشتا رہوں گا، یہ فرمان گناہوں کی اجازت دینے کے لئے نہیں بلکہ وسعت مغفرت کے اظہار کے لئے ہے یعنی اس طرح بندہ اگر لاکھوں بار گناہ کر کے توبہ کرے گا تو میں لاکھوں بار بخشوں گا۔ یاد رہے: توبہ کے ارادے سے گناہ کرنا کفر ہے کہ چلو گناہ میں حرج ہی کیا ہے کل توبہ کرلیں گے یہ توبہ نہیں بلکہ شریعت کا مذاق اڑانا ہے۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ وہ بندہ ہر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بار آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کرتا ہے پھر نفس کی شرارت سے گناہ کر بیٹھتا ہے یا مطلب یہ ہے کہ اس شخص کو جو گناہ کر کے سچی توبہ کر لیتا ہے اللہ تعالیٰ اپنی امان میں لے لیتا ہے کہ پھر اس سے گناہ ہوتے ہی نہیں پھر فرمایا جاتا ہے کہ جو چاہے کر جس طرح پرندے کے پر کاٹ کر کہا جائے "جا اڑتا پھر"۔

نور اپنا مرے پیکر میں سجایا تو نے
مجھ کو مسجودِ ملائک بھی بنایا تو نے
مجھ کو ادراک کی نعمت بھی عطا کی لیکن
مری سوچوں کو نیا رنگ دکھایا تو نے
اپنے محبوب کی رحمت کے وسیلہ کے طفیل
میرے افکار کی کرنوں کو جلایا تو نے
دشت و گلزار کو پھولوں سے مزین کر کے
عرش و کرسی کو ستاروں سے سجایا تو نے
اور جو تخلیق کے اظہار کا لمحہ آیا
پردۂ راز ' بصد ناز اٹھایا تو نے
ظلمتِ دہر میں کی نور کی مشعل روشن
رازِ ہستی کا بھی مفہوم بتایا تو نے

(ندیم نیازی)

اگر میں یہ وظیفہ نہ پڑھتا ہوتا تو یہودی مجھے گدھا بنا دیتے

حضرت قعقاع سے روایت ہے کہ حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں یہ کلمات نہ کہتا ہوتا تو یہودی مجھے (جادو کے زور سے) گدھا بنا دیتے، کہا گیا وہ کلمات کون سے ہیں: فرمایا:

اعوذ بوجه الله العظيم الذى ليس شيء اعظم منه وبكلمات الله التامات التى لا يجاوز هن برو لا فاجر وباسماء الله الحسنىٰ ما عملت منها وما لم اعلم من شرما خلق وذرأ وبرأ .

پناہ لیتا ہوں میں اللہ کی عظمت والی ذات کی جس سے بڑی کوئی ذات نہیں اور اللہ کے پورے کلموں کی جن سے کوئی نیک کار و بدکار آگے نہیں بڑھ سکتا اور اللہ کے اچھے ناموں کی جو مجھے معلوم ہیں اور اور جو معلوم نہیں ان تمام کے شر سے جنہیں رب نے پیدا کیا، پھیلایا اور ٹھیک کیا۔

(اخرجه مالك فى الموطا ۲/ ۹۵۱، حديث رقم: ۱۲، من كتاب السفر . مشكوٰة)

حسبی ربی جل اللہ ما فی قلبی غیر اللہ
نور محمد صلی اللہ لا الٰہ الا اللہ
اوّل و آخر ہے اللہ ظاہر و باطن ہے اللہ
حافظ و ناصر ہے اللہ لا الٰہ الا اللہ
دیکھتے کیا ہو اہل صفا آپہنچے محبوبِ خدا
یعنی ہو چکے جلوہ نما لا الٰہ الا اللہ
کون و مکاں میں ہے اللہ دونوں جہاں میں ہے اللہ
جسم میں جاں میں ہے اللہ لا الٰہ الا اللہ
اعلیٰ جس کی ذات وہی اعلیٰ جس کی صفات وہی
رکھ لی جس نے بات وہی لا الٰہ الا اللہ
حسبی ربی جس نے کہا فیض کے دریا کو پایا
گوہر مقصد ہاتھ آیا لا الٰہ الا اللہ
کھل جائیں در جنت کے دوزخ کی سب آگ بجھے
دل سے کوئی اک بار کہے لا الٰہ الا اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عرض غلام فقیر ہے اب داخل رحمت ہوں ہم سب ذکر قبول ہو یہ یا رب لا الٰہ الا اللہ

بھریا اس کا جانیے جس کا توڑ چڑھے

حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: ایک شخص نے کہا و اللہ لا یغفر اللہ لفلان ۔ اللہ کی قسم! اللہ فلاں کو نہیں بخشے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: من ذاالذی یتالّٰی علی انی لا اغفر لفلان یہ کون ہوتا ہے جو قسم اُٹھا کر کہہ رہا ہے کہ میں فلاں کو نہیں بخشوں گا فانی قد عفرت لفلان واحبطت عملك او کما قال ۔ میں نے فلاں کو تو بخش دیا اور تیرے عمل ضبط کر لیے یا جیسے حضور علیہ السلام نے فرمایا (یہ شک راوی کی طرف سے ہے یعنی حضور علیہ السلام نے الفاظ یہی کہے یا ان کے ساتھ ملتے جلتے کوئی اور تھے مگر مفہوم یہی تھا یہ روایت بالمعنیٰ ہے جو کہ جائز ہے) (رواہ مسلم، مشکوۃ باب الاستغفار)

غور کرو کہ ایک شخص کی شیخی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی غیرت کا دریا جوش میں آ گیا اور اللہ نے فاسق کو نیک بننے کی توفیق دے کر بخش دیا اور متکبر زاہد سے نیکی کی توفیق سلب کر لی اور وہ کافر ہو کر مرا، لہٰذا کوئی شخص کسی کے انجام کے متعلق اپنی رائے سے فیصلہ نہ کرے کہ فلاں دوزخی ہے۔

او گنہاریاں عجز کماون قرب حضوری پاون عملاں والیاں ناز وکھاون دور نکالیاں جاون

☆ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیّد الانبیاء ﷺ نے ان (مندرجہ ذیل) الفاظ کو سیّد الاستغفار قرار دیا۔

اللھم انت ربی لا الٰہ الا انت خلقتنی وانا عبدك وانا علیٰ عھدك ووعدك ما استطعت اعوذ بك من شرما صنعت ابوء لك بنعمتك علی وابوء بذنبی فاغفرلی فانه لا یغفر الذنوب الا انت

"اے اللہ! تو ہی میرا پالنے والا ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے ہی مجھے پیدا فرمایا، میں تیرا ہی بندہ ہوں اور بقدر طاقت تیرے عہد و پیماں پہ قائم ہوں، میں اپنے کیے کے شر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں، تیری نعمت کا جو مجھ پر ہے اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی۔ مجھے بخش دے تیرے سوا کوئی بھی گناہ نہیں بخش سکتا"

حضور علیہ السلام نے فرمایا جو یقین قلبی کے ساتھ دن میں یہ کہہ لے پھر اگر اسی دن شام سے پہلے مر جائے گا تو وہ جنتی ہوگا اور جو یقین کے ساتھ رات کو پڑھ لے پھر صبح ہونے سے پہلے مر جائے تو وہ جنتی ہے (رواہ البخاری، مشکوۃ باب الاستغفار)

کس سے مانگیں، کہاں جائیں، کس سے کہیں اور دنیا میں حاجت روا کون ہے
سب کا داتا ہے تو سب کو دیتا ہے تو، تیرے بندے کا تیرے سوا کون ہے
کون مقبول ہے، کون مردود ہے، بے خبر! کیا خبر تجھ کو کیا کون ہے
جب تلیں گے عمل سب کے میزان پر، تب کھلے گا کہ کھوٹا کھرا کون ہے
کون سنتا ہے فریاد مظلوم کی، کس کے ہاتھوں میں کنجی ہے مقسوم کی
رزق پر کس کے پلتے ہیں شاہ وگدا، مسند آرائے بزم عطا کون ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اولیاء تیرے محتاج اے رب کل' تیرے بندے ہیں سب انبیاء ورسل
ان کی عزت کا باعث ہے نسبت تری' ان کی پہچان تیرے سوا کون ہے
میرا مالک مری سن رہا ہے فغاں' جانتا ہے وہ خاموشیوں کی زباں
اب مری رہ میں کوئی حائل نہ ہو' نامہ بر کیا بلا ہے' صبا کون ہے
ہے خبر بھی وہی مبتدا بھی وہی' نا خدا بھی وہی ہے' خدا بھی وہی
جو ہے سارے جہانوں میں جلوہ نما' اس احد کے سوا دوسرا کون ہے
وہ حقائق ہوں اشیا کے یا خشک وتر' فہم وادراک کی زد میں ہیں سب مگر
ما سوا ایک اس ذات بے رنگ کے' فہم وادراک سے ماوریٰ کون ہے
انبیاء' اولیاء' اہل بیت نبی ﷺ ' تابعین وصحابہ پہ جب آبنی
گر کے سجدے میں سب نے یہی عرض کی' تو نہیں ہے تو مشکل کشا کون ہے
اہل فکر ونظر جانتے ہیں تجھے' کچھ نہ ہونے پہ بھی مانتے ہیں تجھے
اے نصیر اس کو تو فضل باری سمجھ' ورنہ تیری طرف دیکھتا کون ہے

(نصیر الدین نصیر از گولڑہ شریف)

ما ایم پُر گناہ تو دریائے رحمتی

سبحان اللہ! کیسی پیاری عرض ومعروض ہے یعنی اے اللہ میں اقراری ہوں کہ کانٹے میرے پاس ہیں اور پھول تیرے پاس خطائیں میری طرف سے ہیں اور عطائیں تیری طرف سے بحکم قرآن ظلوم وجہول میں ہوں اور غفور ورحیم تو ہے۔
جس لائق میں تھا وہ میں نے کرلیا اور جو تیری شان کے لائق ہے وہ تو کر بدکاری میں نے کرلی ستاری تو کر، گناہ کاری میں نے کی ہے تو غفاری تو کردے۔

؎ تیرے اکیلے کے ایک ہی چھینٹے سے ہمارا سب کا بیڑا پار ہو جائے گا
؎ ما ایم پُر گناہ تو دریائے رحمتی آنجا کہ فضل تست چہ باشد گناہِ ما

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

قال اللہ تعالیٰ من علم انی ذو قدرۃ علی مغفرۃ الذنوب غفرت لہ ولا ابالی مالم یشرک بی شیئا ۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص جان لے کہ میں گناہ بخش دینے پہ قادر ہوں تو میں اسے بخش دوں گا اور مجھے کوئی پرواہ نہیں جب تک کہ وہ کسی کو میرا شریک نہ ٹھہرائے۔ (رواہ فی شرح السنۃ ۔ مشکوۃ)

گنہ رضا کا حساب کیا وہ اگرچہ لاکھوں سے ہیں سوا مگر اے کریم تیرے عفو کا نہ حساب ہے نہ شمار ہے

☆ انہی سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

من لزم الاستغفار جعل اللہ لہ من کل ضیق مخرجا ومن کل ھم فرجا ورزقہ من حیث لا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یحتسب

جو استغفار کو اپنے اوپر لازم کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر تنگی سے چھٹکارا، ہر غم سے نجات کا راستہ بنادے گا اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے اس کا گمان بھی نہ ہو (رواہ احمد وابوداؤد وابن ماجہ، مشکوٰۃ باب الاستغفار)

نور افشاں ہے میرا دیدۂ تر تو دیکھو ظلمتوں میں بھی نمایاں ہے سحر تو دیکھو
ان کی الفت ہے تو سب کچھ ہے میرے دامن میں کتنا پیارا ہے میرا زادِ سفر تو دیکھو

☆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا

ما اصر من استغفر وان عاد فی الیوم سبعین مرة

توبہ واستغفار کرلینے والا گناہ پہ اڑیل نہیں اگرچہ دن میں ستر بار گناہ کرے۔(رواہ الترمذی وابو داؤد، مشکوٰۃ)

یعنی قرآن پاک میں جو آتا ہے **ولم یصروا علی ما فعلوا** وہ اپنے گناہوں پہ اصرار نہیں کرتے۔ اصرار سے مراد یہ ہے کہ بار بار گناہ تو کرے مگر توبہ نہ کرے۔

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

کل بنی ادم خطاء وخیر الخطائین التوابون ۔

ہر انسان خطا کار ہے اور بہترین خطا کار توبہ کرنے والے ہیں۔(ترمذی باب (۴۹) ۴، ۶۵۹، ۲۴۹۹)

جب گروں میں تو کوئی مجھ کو اٹھا دیتا ہے یہ تصور تری ہستی کا پتا دیتا ہے
جان ودل، ہوش وخرد تیری عطائیں مولیٰ سب جہانوں کو ترا حسن جلا دیتا ہے
تیری قدرت کے ہیں ہر سمت سہانے منظر اپنی عظمت پہ گواہی تو بجا دیتا ہے
جب بھی گستاخ کوئی آئے مقابل تیرے نام اس کا تو زمانے سے مٹا دیتا ہے
تو جو چاہے کسی مجبور پہ احساں کرنا فاصلے عمر کے لمحوں پہ اٹھا دیتا ہے
تیرے ہی در کے بھکاری ہیں سبھی شاہ وگدا تیرا ہی عشق ہمیں جوش نیا دیتا ہے
میرے مولیٰ ترے ہر حکم کو ٹالا میں نے پھر بھی تو مجھ کو مری حد سے سوا دیتا ہے
تجھ کو چاہا تو کسی اور کو چاہا نہ گیا تیرا ایقان عجب صبر ورضا دیتا ہے
کیا ہی اعزاز ہے کیا میرا نصیبا یارب اپنا محبوب مجھے راہ نما دیتا ہے
تیری تمجید مرے لب پہ ہو ہر دم جاری دل مہجور ترے در پہ صدا دیتا ہے

(عارف مہجور)

جب دلوں پہ سیاہی چھا جاتی ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ان المؤمن اذا اذنب كانت نكتة سوداء في قلبه فان تاب ونزع واستغفر صقل قلبه وان زاد زادت حتى تغلف قلبه فذلك الران الذي ذكره الله في كتابه كلا بل ران على قلوبهم ما كانوا يكسبون ۔ (المطففین:۱۴)

بندۂ مومن جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نشان بن جاتا ہے پھر اگر وہ توبہ کر لے اور (گناہ سے) ہٹ جائے اور استغفار کرے تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے اور اگر وہ گناہوں میں بڑھتا چلا جائے تو یہ نشان بڑھتا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کے (پورے) دل کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے اور یہی وہ "ران" (زنگ) ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب (قرآن مجید) میں فرمایا ہے "ہرگز نہیں بلکہ ان کے دلوں پہ ان کے عمال کی وجہ سے سیاہی چھا گئی ہے۔

(ترمذی، ۵/۴۳۴، ۳۳۳۴)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

ان الله يقبل توبة العبد ما لم يغرغر ۔ جب تک بندے کی روح حلق میں پہنچ کر غرغرہ نہیں کرتی اس وقت تک اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ قبول کرتا رہتا ہے (حالت نزع کو غرغرہ کہا گیا ہے اور غرغرے سے پہلے پہلے کی گئی توبہ قبول ہے، یاد رہے کہ اس حالت میں کفر سے توبہ قبول نہیں کیونکہ ایمان کے لئے ضروری ہے یومنون بالغیب اور اب مشاہدہ آ گیا ہے یہی وجہ ہے کہ غرق ہوتے ہوئے فرعون کی توبہ قبول نہ ہوئی لیکن گناہوں سے توبہ اس وقت بھی قبول ہے، اگر توبہ کا خیال آ جائے اور الفاظ توبہ بن پڑیں۔ اسی لئے مرقات میں ہے کہ یہاں عبد سے مراد کافر ہے قرآن پاک میں ہے:

وليست التوبة للذين يعملون السيات حتى اذا حضر احدهم الموت ...... النساء)

(ترمذی، ۵/۵۴۷، ۳۵۳۷)

ہم جہاں بھی آئیں جائیں رب ہمارے ساتھ ہے
خوف کیوں دل میں بٹھائیں رب ہمارے ساتھ ہے

مومنوں مژدہ ملا ہے انتم الاعلون کا
دل کو نہ غمگیں بنائیں رب ہمارے ساتھ ہے

یہ نبی فرما رہے ہیں غار میں صدیق سے
غم کو نہ دل میں بسائیں رب ہمارے ساتھ ہے

جو نبی کا ہو گیا' اللہ اس کا ہو گیا
بخش دیں ساری خطائیں رب ہمارے ساتھ ہے

جن کو آقا مل گئے اللہ ان کو مل گیا
پھر نہ وہ کیوں گنگنائیں رب ہمارے ساتھ ہے

ہو رخ زیبا نظر میں اور زباں پر یا رسول
نزع میں ہم مسکرائیں رب ہمارے ساتھ ہے

جان دیں گے عشق احمد میں جو حافظ دیکھنا
مر کے بھی دیں گے صدائیں رب ہمارے ساتھ ہے

(مفتی احمد میاں حافظ البرکاتی)

مجھے اپنی عزت وجلالت اور بلندیٔ درجات کی قسم

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ان الشیطان قال وعزتك یا رب لا ابرح اغوی عبادك ما دامت ارواحهم فی اجسادهم ۔
بے شک شیطان نے عرض کی یا رب تیری عزت کی قسم ہے میں تیرے بندوں کو اس وقت تک بہکاتا رہوں گا جب تک ان کی جانیں ان کے جسموں میں رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وعزتی وجلالی وارتفاع مکانی لا ازل اغفرلهم ما استغفرونی ۔
مجھے اپنی عزت وجلالت اور بلند درجات کی قسم ہے میں انہیں اس وقت تک بخشتا رہوں گا جب تک کہ وہ مجھ سے بخشش مانگتے رہیں گے (رواہ احمد ۔ مشکوۃ باب الاستغفار)

☆ حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:
اللہ تعالیٰ نے توبہ کے لئے مغرب میں ایک دروازہ بنایا ہے جس کی چوڑائی ستر سال کی راہ ہے وہ دروازہ اس وقت تک بند نہ ہوگا جب تک کہ سورج مغرب سے طلوع نہ ہوگا، اللہ تعالیٰ کا فرمان عالیشان اسی طرف اشارہ فرما رہا ہے۔

یوم یاتی بعض آیات ربك لا ینفع نفسا ایمانها لم تکن امنت من قبل
جس دن تمہارے رب کی بعض نشانیاں آئیں گی تو کسی ایسے نفس کو ایمان مفید نہ ہوگا جو پہلے سے ایمان نہ لایا ہوگا۔
(ترمذی، ابن ماجہ، مشکوۃ)

یہ دروازہ مدینہ منورہ سے جانب مغرب آسمان پہ ہے جب اس کی چوڑائی اتنی ہے تو اونچائی لمبائی کتنی ہوگی خدا ہی جانتا ہے اس نے اپنے بندوں کی بخشش کے کیسے کیسے انتظام فرما رکھے ہیں۔ یہ حدیث بالکل اپنے ظاہری معنیٰ پہ ہے، کسی تاویل یا توجیہ کی ضرورت نہیں ہے، آسمان کے دروازے قرآن وحدیث سے ثابت ہیں وفتحت السماء فکانت ابوابا (القرآن)
اذا دخل رمضان فتحت ابواب السماء (بخاری شریف) اس سے علم نبوت کی وسعتوں کا بھی پتہ چلتا ہے۔

مسجودِ گماں تو ہے، معبودِ یقیں تو ہے
اے مظہرِ یکتائی، دنیا ہو کہ دیں تو ہے

کثرت کے مظاہر بھی وحدت میں تری گم ہیں
جلوؤں کا جو محور ہے وہ حسن وحسین تو ہے

سجدوں کی بصیرت سے ادراک ہے رخشندہ
اے جلوۂ نادیدہ اعزازِ جبیں تو ہے

تیری ہی تجلی سے آئینے دمکتے ہیں
جو چھپ کے ہویدا ہے وہ پردہ نشیں تو ہے

ادراک یہ کہتا ہے، ملنا ترا ناممکن
احساس یہ کہتا ہے مجھ میں کہیں تو ہے

مایوسی ظلمت میں تو اس کا سورج ہے
اُمید کی بینائی اے عرش نشیں تو ہے

(اُمید فاضلی)

علم نبوت کے بارے میں ایک منطقی نکتہ

استاذ العرب والعجم الاستاذ المطلق عین المحققین رئیس المدققین حضرت قبلہ علامہ عطا محمد چشتی گولڑوی بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں کہ ایک دفعہ حضرت قبلہ فقیہ العصر استاذ العلماء حضرت مولانا یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ ملتان تشریف لے جارہے تھے میں بھی ہمراہ تھا۔ دوران سفر گاڑی میں ہی بحث شروع ہوگئی کہ اگر حضور سید عالم کو کائنات کا علم دائمی ہو تو پھر اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک لازم آئے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا علم بھی دائمی ہے۔ آپ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ شرک لازم نہیں آتا کیونکہ ایک ضرورت ہے اور ایک دوام ہے۔ ان دونوں میں فرق ہے ضرورت کا معنی یہ ہے کہ انفکاک محال اور ناممکن ہو اور دوام کا یہ معنی ہے کہ انفکاک تو نہیں ہوتا عام ازیں انفکاک ممکن ہو یا ناممکن ہو تو اللہ تعالیٰ کا علم ضروری ہے یعنی اللہ تعالیٰ سے علم کا انفکاک ناممکن اور محال ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم اگرچہ دائمی ہے لیکن انفکاک ممکن ہے تو اب اللہ تعالیٰ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم میں ممکن اور ناممکن نقیضوں جیسا فرق ہے تو مساوات کیسے لازم آئے گا یہ تحقیق سن کر حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔

چونکہ معقولات اور منقولات میں تلازم ہے یعنی معقولات کے بغیر منقولات کا سمجھنا امر دشوار ہے۔ معقولات منقولات کے لئے بحثیت موقوف علیہ کے ہیں جو شخص معقولات کے قواعد وضوابط سے ناآشنا ہے وہ اپنے انظار وافکار کو خطاء فی الفکر سے محفوظ نہیں رکھ سکتا۔

ضرورۃ اور دوام کی مزید توضیح کے لئے ہم قارئین کی خدمت میں ضروریہ مطلقہ اور دائمہ مطلقہ کی تعریف نقل کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

الضرورية المطلقة بانها التى تحكم فيها بضرورة ثبوت المحمول للموضوع او سلبه عنه ما دام ذات الموضوع موجودة (ضياء النجوم شرح سلم العلوم ص ۱۴۸، مطبوعة شركت عليه)

ضروریہ مطلقہ ایسے قضیہ سے موسوم کیا جاتا ہے کہ اس میں حکم کیا جاتا ہے محمول کا ثبوت موضوع کے لئے یا سلب موضوع سے ضروری ہے جب تک ذات موضوع موجود ہے۔

الدائمه المطلقه ما حكم فيها بدوام النسبة ما دام ذات الموضوع موجودة (ایضاً ص ۱۵۲)

دائمہ مطلقہ ایسے قضیہ کا نام ہے کہ جس میں محمول کا ثبوت موضوع کے لئے یا محمول کی نفی موضوع سے ہمیشہ ہو جب تک موضوع کی ذات موجود ہے۔

اللہ تعالیٰ کے علم میں ضرورت مطلقہ ہوا کرتی ہے جیسا کہ ذیل کی عبارت سے تصریح ہو رہی ہے۔

فلان الشيخ قال فى الاشارات الضرورة قدتكون على الاطلاق كقولنا الله تعالىٰ حى۔

شیخ اشارات میں کہتے ہیں کہ ضرورت کبھی مطلقہ ہوتی ہے جیسے اللہ تعالیٰ حی ہے۔

خلاصہ بحث یہ ہوا کہ دوام اور ضرورۃ میں نسبت عموم وخصوص مطلق کی ہے اس نسبت میں مزید وضاحت اس طرح ہے کہ جہاں ضرورت کا تحقق ہوگا وہاں دوام کا بھی ہوگا اور یہ ضروری نہیں ہے کہ جہاں دوام کا ہو تو وہاں ضرورت کا بھی ہو الغرض! دوام عام ہے اور ضرورت خاص ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علم پر قضیہ ضروریہ سچا آتا ہے اور حضور سید عالم ﷺ کے علم پر قضیہ دائمہ سچا آتا ہے۔

(تذکرہ فضلاء بندیال)

یاد رکھو! علم وہی ہے جس سے اللہ اور اس کے رسول کی معرفت حاصل ہو جو علم ان کی جناب کا گستاخ بنا دے وہ علم نہیں بلکہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جہل مرکب ہے کیا ابوجہل کو ابوالحکم نہیں کہا جاتا تھا مگر اس کی حکمت و دانائی کس کام آئی؟ آج لوگ اس کے اصل نام وکنیت سے بھی واقف نہیں

علم سے ہے قلب روشن اے عزیز ۔۔۔ علم سے ہے حق و باطل کی تمیز
علم سے راضی خدا و مصطفیٰ ۔۔۔ علم ہے لا ریب گنج بے بہا
علم ہے واللہ فضل ذوالجلال ۔۔۔ علم ہے بے شک متاع لازوال
علم سے تاریک شب پر نور ہے ۔۔۔ علم سے ہر ذرہ شمع طور ہے
علم سے قائم ہے عالم کا نظام ۔۔۔ علم سے بالا ہے انساں کا مقام
علم ہے آرام جاں نور نظر ۔۔۔ علم سے بڑھتی ہے پرواز بشر
علم ہے سر چشمۂ رشد وہدیٰ ۔۔۔ علم معراج کمال ارتقاء
علم دکھلاتا ہے راہِ مستقیم ۔۔۔ علم ہے سر چشمۂ عقل سلیم
علم سے بڑھتا ہے انسان کا وقار ۔۔۔ علم سے حاصل جہاں پر اختیار
علم سے حاصل ہے قرب کبریا ۔۔۔ علم ہے بے شک وراثت انبیاء
علم رکھتا ہے گناہوں سے جدا ۔۔۔ علم سے بنتے ہیں نیک اور پارسا
علم سے ملتا ہے منزل کا نشاں ۔۔۔ علم ہے اسرارِ حق کا راز داں
علم سے خلقِ خدا محکوم ہے ۔۔۔ علم کی کون ومکاں میں دھوم ہے
علم سے بڑھتا ہے ذوقِ بندگی ۔۔۔ علم سے ہے شمس روشن زندگی

(حاجی شمس الحق)

ہجرت، توبہ، رحمت

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

لا تنقطع الهجره حتى تنقطع التوبة ولا تنقطع التوبه حتى تطلع الشمس من مغربها . (رواه احمد وابو داؤد والدارمی . مشكوة)

ہجرت بند نہ ہوگی حتی کہ توبہ ختم ہو اور توبہ کا سلسلہ ختم نہ ہوگا جب تک کہ سورج مغرب کی طرف سے نہ نکلے۔

ہجرت کا معنی چھوڑنا اور منتقل ہونا ہے یہاں اس سے مراد ہے کفر سے اسلام کی طرف، دارِ شرک سے دار السلام کی طرف، گناہوں سے توبہ کی طرف، غفلت سے بیداری کی طرف اور کفران سے غفران کی طرف آنا یہ ہجرتیں قیامت تک ہوتی رہیں گی۔

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور علیہ السلام سے میں نے سُنا کہ آپ نے قرآن پاک کی یہ آیت پڑھی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یعبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا ولا یبالی۔

اے میرے بندوں جنہوں نے اپنی جانوں پہ ظلم کرلیا، اللہ کی رحمت سے نا امید نہ ہو جاؤ اللہ تعالیٰ سارے گناہ بخش دے گا اور اس کو کوئی پرواہ نہیں (یعنی اس کے لئے کوئی مشکل نہیں ہے کہ تمام لوگوں کے تمام گناہوں کو آن واحد میں بخش دے)۔(رواہ احمد والترمذی، مشکوۃ)

بندۂ خود خواند احمد در رشاد جملہ عالم را بخواں قل یعباد

☆ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سُنا ما احب ان لی الدنیا بھذہ الایۃ یعبادی الذین اسرفوا...... مجھے یہ پسند نہیں کہ مجھے اس آیت کے بدلے ساری دنیا مل جائے۔ یعنی ساری دنیا سے بڑھ کر مجھے یہ آیت پسند ہے جس میں فرمایا گیا لا تقنطوا من رحمۃ اللہ۔ ایک شخص نے عرض کی حضور جو شرک کر بیٹھے؟ حضور علیہ السلام یہ سُن کر خاموش رہے پھر تین مرتبہ فرمایا الا ومن اشرک۔ خبردار یقیناً جو شرک کرے۔ یعنی اس کی توبہ بھی قبول ہے۔(رواہ احمد والبیھقی الاخیر فی کتاب البعث والنشور۔مشکوۃ)

☆ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

ان العبد المؤمن المفتن التواب۔

اللہ تعالیٰ اس مومن کو پسند فرماتا ہے جو فتنوں میں گھر کر توبہ کرے(ایضاً)

☆ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم علیہ السلام نے فرمایا: ان اللہ تعالیٰ لیغفر لعبدہ مالم یقع الحجاب۔ بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو (اس وقت تک) بخشتا ہے کہ حجاب واقع نہ ہو عرض کی گئی یا رسول اللہ حجاب کیا ہے؟ فرمایا: ان تموت النفس وھی مشرکۃ۔ یہ کہ کوئی شخص شرک کرتے ہوئے مرجائے(ایضاً)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ۔

گناہ سے (سچی) توبہ کرنے والا ایسے شخص کی طرح ہے جس نے گناہ کیا ہی نہیں(ابن ماجہ، ۲/۱۴۱۹، ۴۲۵۰، وقال الھیثمی رجالہ رجال الصحیح)

سب کا اللہ سب کا آقا تو ہی مالک تو ہی مولیٰ
سب کا حامی سب کا داتا تو ہی مالک تو ہی مولیٰ

تیری شان الحمد سے آگے سارے عالم کا تو رب ہے
تو ہی رحمان سب کا شاہا تو ہی مالک تو ہی مولیٰ

تیری رحمت سے مایوسی مومن کو کب جائز ہے؟
تو ہی رحیم دار اُخریٰ تو ہی مالک تو ہی مولیٰ

تیری عطا میں مضمر ہے بدلہ ذرے ذرے کا
یوم الدین کا کون ہے داتا تو ہی مالک تو ہی مولیٰ

(مفتی احمد میاں حافظ البرکاتی)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گناہ گار بخشا گیا' نیکو کار پکڑا گیا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا بنی اسرائیل میں دو آپس میں محبت کرنے والے دوست تھے جن میں سے ایک تو بہت عبادت گذار تھا اور دوسرے کے بارے میں ہے کہ وہ گناہ گار تھا، عبادت گذار جو تھا وہ گناہ گار کو کہتا تھا کہ جن گناہوں میں تو پھنسا ہوا ہے ان کو چھوڑ دے۔ ایک دن عابد نے اس کو بہت بڑے گناہ پہ پایا اور بولا۔ اقصر۔ باز آ جا اس نے جواب میں کہا۔ خلني و ربي ابعثت علي رقيبا' تو مجھے میرے رب کے حوالے کر دے کیا تو مجھ پہ داروغہ مقرر کیا گیا ہے؟ عابد نے کہا: واللہ لا یغفرا اللہ لك ابدا و لا يدخلك الجنة۔ اللہ کی قسم! اللہ نہ تو تجھے بخشے گا اور نہ ہی جنت میں داخل کرے گا اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے پاس فرشتہ بھیجا جس نے ان دونوں کی روحیں قبض کر لیں۔ جب یہ دونوں رب کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو اللہ نے گناہ گار سے فرمایا ادخل الجنة برحمتي' تو میری رحمت سے جنت میں داخل ہو جا اور عابد صاحب سے فرمایا استطيع ان تخطر علي عبدي رحمتي۔ کیا تو میرے بندے پہ میری رحمت کو روک سکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں اے اللہ! اللہ تعالیٰ فرشتوں کو فرمائے گا اذھبوا به الي النار۔ اس کو دوزخ میں پھینک دو۔ (رواہ احمد، مشکوۃ باب الاستغفار)

پیاسی زمیں کے منہ میں مینہ کا چوایا پانی
اور بادلوں کو تو نے مینہ کا نشاں بنایا

یہ پیاری پیاری چڑیاں پھرتی ہیں جو چہکتی
قدرت نے تیری ان کو تسبیح خواں بنایا

تنکے اُٹھا اُٹھا کے لائیں کہاں کہاں سے
کس خوبصورتی سے پھر آشیاں بنایا

اونچی اڑیں ہوا میں بچوں کو پَر نہ بُھولیں
ان بے پروں کا اُن کو روزی رساں بنایا

کیا دودھ دینے والی گائیں بنائیں تُو نے
چڑھنے کو میرے گھوڑا کیا خوش عناں بنایا

رحمت سے تیری کیا کیا ہیں نعمتیں میسر
ان نعمتوں کا مجھ کو ہے قدر داں بنایا

آبِ رواں کے اندر مچھلی بنائی تُو نے
مچھلی کے تیرنے کو آبِ رواں بنایا

ہر چیز سے ہے تیری کاری گری ٹپکتی
یہ کارخانہ تو نے کب رائیگاں بنایا

کون ہے وہ جس کی لغزشیں نہ ہوں!

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان (الا اللمم) کے بارے میں حضور علیہ السلام کا ارشاد نقل کرتے ہیں۔ ان تغفر اللھم تغفر جما و ای عبدلك لا الما۔

الٰہی تو اگر بخشنے پہ آئے تو بڑے بڑے گناہ بخش دے۔ بھلا گناہ صغیرہ (اللمم) کس بندے نے نہ کئے ہوں گے

(ترمذی، مشکوۃ)

یہ لفظ سورۃ النجم کی اس آیت میں ہے والذین یجتنبون کبائرا لاثم والفواحش الا اللمم۔ یعنی جو لوگ گناہ کبیرہ اور بے حیائیوں سے بچے رہتے ہیں سوائے چھوٹے گناہوں کے۔ علماء فرماتے ہیں جن گناہوں پہ حد شرعی مقرر ہے وہ کبیرہ ہیں اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جن پہ کوئی وعید نازل ہوئی وہ فاحشہ ہیں اور جن پہ ان دونوں میں سے کچھ وارد نہ ہوا صرف ممانعت ہے وہ لمم یعنی گناہ صغیرہ ہیں۔

(مراۃ)

وہ خدا پاک ہے عالم کو بنانے والا — یہ نبی پاک ہے عالم کو بسانے والا
وہ خدا جس نے نبی پاک کو دولت بخشی — یہ نبی اس کو جہاں بھر میں لٹانے والا
وہ خدا مالکِ محشر ہے جو چاہے بخشے — یہ نبی حشر میں گرتوں کو اٹھانے والا
وہ خدا قادرِ مطلق ہے جو چاہے کر دے — یہ نبی جلوۂ قدرت ہے دکھانے والا
وہ خدا جس نے ہدایت کا بنایا ساحل — یہ نبی ڈوبتے انساں کو بچانے والا
بالیقین روزِ قیامت میں وہ ماموں ہوگا — اس کی دامن کے تلے خود کو چھپانے والا
اے غلام شہ ذیشاں ہو مبارک تجھ کو — تیرا آقا ہے لگی دل کی بجھانے والا

(غلام مصطفیٰ مجددی، شکر گڑھ)

جو مجھ سے ڈرے گا میں اسے بخش دوں گا

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے (سورۃ المدثر) آیت **هو اهل التقوى واهل المغفرة** پڑھی اور فرمایا:

قال ربكم انا اهل ان اتقى فمن اتقانى فانا اهل ان اغفر له

تمہارا رب فرماتا ہے کہ "میں اس لائق ہوں کہ مجھ سے ڈرا جائے پھر جو مجھ سے ڈرے گا تو میں اس لائق ہوں کہ اسے بخش دوں۔" (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی، مشکوۃ)

☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم حضور علیہ السلام کے اس فرمان کو ایک ایک مجلس میں سو سو مرتبہ شمار کرتے: رب اغفر وتب علی انک انت التواب الغفور۔

یارب مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما یقیناً تو توبہ قبول فرمانے والا بخشنے والا ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، مشکوۃ)

☆ روایت ہے حضرت بلال بن یسار بن زید سے جو کہ حضور علیہ السلام کے غلام ہیں فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے میرے دادا سے روایت کی کہ انہوں نے حضور علیہ السلام سے سُنا، جو شخص یہ (مندرجہ ذیل) کلمات پڑھ لے تو اس کی بخشش کر دی جائے گی اگرچہ وہ جہاد سے ہی بھاگا ہوا ہو۔

استغفر الله الذى لا اله الا هو الحى القيوم واتوب اليه

میں اس سے معافی مانگتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ زندہ ہے قائم رکھنے والا ہے اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔ (ترمذی، ابوداؤد، مشکوۃ)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: **ان الله عزوجل ليرفع الدرجة للعبد**

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الصالح فی الجنة ۔ اللہ تعالیٰ نیک بندے کا درجہ جنت میں (اچانک) بلند فرمادیتا ہے، بندہ سوال کرتا ہے یا رب انی لی ھذہ ۔ یہ درجہ میرے لئے کہاں سے آ گیا، (کوئی عمل تو کیا نہیں میں تو سورہا تھا یا اچانک درجہ کیسے بلند ہوگیا) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے باستغفار ولدك لك ۔ تیرے بیٹے نے تیرے لئے استغفار کی ہے اس وجہ سے تیرا درجہ بلند ہو گیا ہے (رواہ احمد ۔ مشکوۃ)

میرا خدا کریمؐ مرے مصطفیٰ کریم ۔۔۔ بالذات وہ کریم ہے یہ بالعطا کریم
کس قدر پیارے نام ہیں رب کریم کے ۔۔۔ وہابؐ نورؐ رب الوریٰؐ ذوالعطاؐ کریم
میرے حبیب پاک ہیں سب سے بڑا کرم ۔۔۔ میرا خدائے پاک ہے سب سے بڑا کریم
سرکار پہ خدا کا ہے بے انتہا کرم ۔۔۔ بے انتہا کرم سے یہ بے انتہا کریم
وابستہ ہے ظہور کرم ان کی ذات سے ۔۔۔ مقصود کن فکاں ہیں مرے مصطفیٰ کریم
جان کرم جہان کرامت حضور ہیں ۔۔۔ ہر ہر سخن ستودہ ہےؐ ہر ہر ادا کریم
عالم تمام دولت سرائے حبیب ہے ۔۔۔ اللہ کے کرم سے ہے ہر جا مرا کریم
ہر لحہ یا خدا کہوؐ ہر لحظہ یا رسول ۔۔۔ وہ بھی سدا کریم ہےؐ یہ بھی سدا کریم
جوش عطا پہ آ گیا اللہ کا کرم ۔۔۔ میں نے نبی سے عرض کیا جب بھی یا کریم
جو دور ہے حضور سے خالق سے دور ہے ۔۔۔ ان کا گدا جو ہو گیاؐ وہ ہو گیا کریم
آسی ہوئی وسیلہ شیخ کریم سے ۔۔۔ میری دعا کریمؐ مری التجا کریم

(پروفیسر محمد حسین آسی)

میت کا قبر میں حال

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: ما المیت فی القبر الا کالغریق المتغوث ینتظر دعوة تلحقه من اب او ام او اخ او صدیق ۔

میت قبر میں ڈوبتے ہوئے فریادی کی طرح ہوتی ہے کہ ماں، باپ بھائی یا دوست کی دعائے خیر کے پہنچنے کی منتظر رہتی ہے۔ پھر جب اسے دعا پہنچ جاتی ہے تو اسے یہ دعا دنیا اور اس کی ساری نعمتوں سے زیادہ پیاری ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ زمین والوں کی دعا سے قبر والوں کو ثواب کے پہاڑ دیتا ہے وان ھدیة الاحیاء الی الاموات الاستغفار لھم ۔ یقیناً زندوں کا تحفہ مردوں کے لیے استغفار ہے (رواہ البیھقی فی شعب الایمان ۔ مشکوۃ)

☆ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

طوبیٰ لمن وجد فی صحیفته استغفار اکثیرا ۔ (رواہ ابن ماجہ ۔ مشکوۃ)

خوش نصیب ہے وہ شخص جو اپنے نامۂ اعمال میں زیادہ استغفار پائے۔

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور علیہ السلام اللہ کی بارگاہ میں یوں عرض کرتے:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللھم اجعلنی من الذین اذا احسنوا استبشروا واذا ساء وا استغفروا .

اے اللہ مجھے ان لوگوں میں سے بنا جو نیکیاں کریں تو خوش ہوں اور گناہ کریں تو معافی مانگیں۔(رواہ ابن ماجہ . والبیھقی فی الدعوات الکبیر . مشکوۃ)

☆ حضرت حارث بن سوید سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہمیں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے دو حدیثیں سنائیں۔ایک تو رسول ﷺ کی طرف سے اور دوسری اپنی طرف سے فرمایا: مؤمن اپنے گناہوں کو یوں سمجھتا ہے، گویا کہ وہ پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہے۔ ڈر رہا ہے کہ اس پر گر جائے اور بدکار اپنے گناہوں کو اس مکھی کی طرح سمجھتا ہے۔ جو اس کی ناک پر گزرے تو یوں کردے یعنی اپنے ہاتھ سے اسے اڑادے۔ پھر فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سُنا کہ اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے کی توبہ سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جو کسی جانوروں والی ہلاکت کی زمین میں اُترے اس کے ساتھ سواری ہے۔ جس پر اس کا کھانا پانی ہے۔ اس نے سر رکھا کچھ سو گیا۔ جاگا تو اس کی سواری جا چکی تھی اُسے بہت ڈھونڈ رہا تھا حتیٰ کہ جب اس پر دھوپ یا پیاس یا جو اللہ نے چاہا غالب آ گئی تو بولا کہ میں اپنی اس ہی جگہ لوٹ جاؤں جہاں تھا۔ وہاں سو جاؤں حتیٰ کہ مر جاؤں اپنے بازوؤں پر مرنے کے لئے سر رکھ دیا۔ پھر جاگا تو اس کی سواری اس کے پاس تھی جس پر اس کا توشہ پانی تھا۔ اللہ تعالیٰ مومن بندے کی توبہ سے اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے جو یہ سوار سواری ملنے پر خوش ہوا مسلم نے صرف وہ ہی روایت نقل کی جو رسول اللہ ﷺ تک ابن مسعود سے مرفوع ہے اور بخاری نے ابن مسعود پر موقوف حدیث بھی روایت کی۔(مشکوۃ باب الاستغفار)

اللہ نے بنایا فلک بھی زمین بھی | صدقہ حضور کا ہے مکاں بھی مکین بھی
جھکتی ہے جو خلوص سے اللہ کے حضور | رشکِ جبیں ماہ ہے ایسی جبین بھی
بن کے وہ آئے دہر میں برہانِ کبریا | صادق بھی جن کو کہتے تھے اعدا امین بھی
توحید کبریا پہ ہے پکا یقیں جسے | سمجھے نبی کی دین ہے ایسا یقین بھی
روح القدس بلند ہیں ہر اعتبار سے | خادم حضور کے بھی ہیں سدرہ نشین بھی
ان سے نہیں ہے پیار تو مردود ہر عمل | توحید بھی، جہاد بھی، ایمان بھی، دین بھی
حیرت ہے اس کو شرک سمجھتے ہیں کم نظر | پیارا ہے کیوں خدا کا مجھے نازنین بھی
اللہ نے جس کو کیا مسجود قدسیاں | اس کے حضور جھک گئے روح الامین بھی
اللہ نے جنہیں کیا مختار دو جہاں | کیونکر نہ ان سے مانگئے دنیا بھی دین بھی
زینت ہے آلِ پاک کی واللہ میرا شیخ | اور آلِ پاک آسی ہے حبل المتین بھی

(پروفیسر محمد حسین آسی)

ایک دن میں سو بار توبہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الندم توبۃ (رواہ ابوحنیفۃ)

بے شک حضور علیہ السلام نے فرمایا: (گناہ پہ) نادم ہونا ہی توبہ ہے (اخرجہ احمد بن حنبل فی المسند، ۱/۳۷۶، وابن حبان فی الصحیح، ۲/۳۷۷، الرقم: ۶۱۲)

☆ حضرت سعید بن ابی بردہ اپنی سند کے ساتھ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ہمارے ہاں حضور علیہ السلام تشریف لائے اس حال میں کہ ہم بھی بیٹھے ہوئے تھے، آپ (ﷺ) نے فرمایا:

ما اصبحت غداۃ قط الا استغفرت اللہ فیھا مائۃ مرۃ

کوئی صبح طلوع نہیں ہوتی مگر میں اس میں سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، ۷/۱۷۲، ۳۵۰۷۵، النسائی، سنن کبری، ۶/۱۱۵، ۱۰۲۷۵)

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

ان للقلوب صدا کصدء الحدید وجلاء ھا الاستغفار۔

لوہے کی طرح دلوں کو بھی زنگ لگ جاتا ہے اور اس کی پالش استغفار ہے۔

(اخرجہ الطبرانی فی المعجم الصغیر، ۱/۳۰۷، الرقم: ۵۰۹، وفی المعجم الاوسط، ۷/۷۴، الرقم: ۶۸۹۴، والمنذری فی الترغیب والترہیب، ۲/۳۱۰ الرقم: ۲۵۰۷)

سر وحدت را نداند بہ کسے — اگرچہ بینی در جہاں عاقل بسے
دانہ او را آں کہ قلبش پاک گشت — وز محبت سینہ اش صد چاک گشت
محرم ایں راز بس آنکہ شوی — چوں خیال غیر از دل برکنی
در تقید ما وتو گفتن رواست — لیک در اطلاق ایں گفتن خطاست
منطقی وفلسفی در حیرت اند — آنچہ گوید عقل بروے کاربند
بشنواز من اے برادر یک خبر — باش مشتاقش کہ یابی زود تر

(حضرت سیدنا معین الدین شاہ)

خوفِ حق جن کے رگ و پے میں سما جاتا ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

للجنۃ ثمانیۃ ابواب سبعۃ مغلقۃ رباب مفتوح للتوبۃ حتی تطلع الشمس من نحوہ۔

جنت کے آٹھ دروازے ہیں اور ایک دروازہ توبہ کے لئے اس وقت تک کھلا رہے گا جب تک سورج اس طرف سے (مغرب کی طرف سے) طلوع نہیں ہوتا۔ (اخرجہ ابویعلی فی المسند، ۸/۴۲۹، الرقم: ۵۰۱۲)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الجنة اقرب الی احدکم من شراك نعله والنار مثل ذلك ۔ (رواہ البخاری، مشکوۃ)

جنت تم سے تمہارے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے اور اسی طرح آگ بھی۔

یعنی جس طرح کبھی منہ سے نکلی ہوئی بات بندے کو جنت کا حقدار بنا دیتی ہے اس طرح کبھی منہ سے ایسا جملہ نکل جاتا ہے جس سے ایمان ضائع ہو جاتا ہے اور بندہ دوزخ کا ایندھن بن جاتا ہے۔

ہے میسر اسی انسان کو انساں ہونا ۔۔۔ جس کو آتا ہے در یار پہ قرباں ہونا
زندگی کیا ہے؟ نثارِ رہِ جاناں ہونا ۔۔۔ خواجگی اصل میں ہے بندۂ رحماں ہونا
مٹ جا، مٹ جا رہ توحید میں اے بندۂ عشق ۔۔۔ یونہی ممکن ہے ترے درد کا درماں ہونا
بندہ بن یعنی تو رہ اس کی رضا پر راضی ۔۔۔ ہے یہ ہر عقد دشوار کا آساں ہونا
خوف حق جن کے رگ و پے میں سما جاتا ہے ۔۔۔ ان کو آتا نہیں غیروں سے ہراساں ہونا
اے خدا تیرا کرم ہے یہ دعا بھی میری ۔۔۔ تیری رحمت ہے ترا تابع فرماں ہونا
حمد باری کا چمکتا ہوا عنواں ٹھہرا ۔۔۔ ہمہ تن محو ثنائے شہ ذیشاں ہونا

اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق کتنی پیاری ہے

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کی بارگاہ میں کچھ قیدی آئے تو قیدیوں میں ایک عورت تھی جس کی چھاتی دودھ سے چھلک رہی تھی اور وہ ادھر اُدھر بھاگ رہی تھی، جب قیدیوں میں کوئی بچہ پاتی تو اسے پکڑ کر اپنے پیٹ (چھاتی) سے چمٹا لیتی اور دودھ پلانا شروع کر دیتی، تب ہم سے حضور علیہ السلام نے فرمایا:

اترون هذه طارحة ولدها فی النار ۔ تمہارا کیا خیال ہے یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں پھینک سکتی ہے، ہم نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ اگر یہ پھینکنے پہ قادر ہو تب بھی نہ پھینکے گی۔ فرمایا: اللہ ارحم بعبادہ من هذه بولدها ۔ جتنی یہ عورت اپنے بچے پہ مہربان ہے اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ اپنی مخلوق پہ مہربان ہے،

میرا اللہ بھی کریم اس کے محمد بھی کریم ۔۔۔ دو کریموں میں گناہ گار کی بن آئی ہے
(جل جلالہ - صلی اللہ علیہ والہ وسلم)

صحابہ کرام کا یہ سوال کہ ولا انت یا رسول اللہ۔ یہ ثابت کرتا ہے کہ صحابہ کرام عمومی احکام میں حضور علیہ السلام کو داخل نہ مانتے تھے

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: کسی کو اس کا عمل نجات نہیں دے سکے گا، عرض کیا: آپ کو بھی نہیں یا رسول اللہ فرمایا نہ مجھے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے مہربانی سے اپنی رحمت میں چھپا لے۔ فسددوا وقاربوا واغدوا وروحوا وشیء من الدلجة والقصد القصد تبلغوا ۔ لہٰذا ٹھیک ٹھیک رہو میانہ رو ہو جاؤ، صبح و شام اور کچھ رات کے اندھیرے میں نیکیاں کر لیا کرو، میانہ رو ہو، پہنچ جاؤ۔ (متفق علیہ، مشکوۃ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آؤ کہ فرض عقیدت ادا کریں اللہ کے حبیب سے اک التجا کریں
گذری ہے ساری عمر ہماری گناہ میں مجرم ہیں اور کھڑے ہیں تیری بارگاہ میں

☆ صحیح مسلم کی حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے آپ (ﷺ) نے فرمایا:

لا یدخل احدامنکم عمله الجنة ولا یجیره من النار ولا انا الابرحمة من الله ۔

تم میں سے کسی کا عمل نہ اس کو جنت میں پہنچا سکتا ہے اور نہ ہی آگ سے بچا سکے گا اور نہ ہی میرا مگر اللہ کی رحمت سے۔

علماء فرماتے ہیں کہ دخول جنت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہے اور وہاں کے درجات کا حصول اعمال کے وسیلہ سے خواہ خود اپنے عمل ہوں یا اپنے ماں باپ اور اولاد کے، جب حضور علیہ السلام کے اعمال اللہ کے فضل سے جنت میں جانے کا باعث بنے تو ماوشما کس شمار میں ہیں (مراۃ)

اللہ کے سوا بھلا کون آفریں ہے کون محبوب کبریا سا جہاں میں حسیں ہے کون
اللہ کے وجود پہ سب سے بڑی دلیل الصادق اور کون ہے اور الامیں ہے کون
اللہ نے بنایا انہیں جان کائنات کون و مکاں میں ان کے سوا ہر کہیں ہے کون
کافی ہے اے کلیم تمہیں ان کو دیکھ لو سرکار دیکھ آئے ہیں پردہ نشیں ہے کون
ان کے حضور بیٹھے ہیں سب' فرق ہی نہیں صحرا نشیں ہے کون تو سدرہ نشیں ہے کون
ایمان دل میں اور ہیں ایمان میں حضور پردہ بہ پردہ ان کے سوا دلنشین ہے کون
محشر پہ بھی ہے شافع محشر پہ بھی یقیں پھر پوچھتے ہو لائق خلد بریں ہے کون
اپنا بغیر رحمت عالم نہیں کوئی اپنا بفضل رحمت عالم نہیں ہے کون
ان سے نہیں ہے پیار تو ایمان بھی نہیں اصل یقیں وحاصل شرع متیں ہے کون
جو بہترین شیخ کا ہے کم ترین غلام آسی ترے سوا وہ یہاں کمتریں ہے کون

(پروفیسر محمد حسین آسی)

اخلاص کا ایمان پہلے گناہ ختم کر دیتا ہے

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

اذا اسلم العبد فحسن اسلامه یکفر الله عنه کل سیئة کان زلفها وکان بعد القصاص الحسنة بعشرا مثالها الی سبع مائة ضعف الی اضعاف کثیره والسیئة بمثلها الا ان یتجاوز الله عنها ۔

(رواه البخاری ۔ مشکوة)

جب بندہ مسلمان ہو اور اس کا اسلام اچھا ہو (اخلاص کے ساتھ دل سے مسلمان ہو، منافقت سے کلمہ نہ پڑھے) تو اللہ تعالیٰ اس کے پہلے سارے گناہ مٹا دیتا ہے، اس کے بعد قصاص ہوتا رہتا ہے کہ نیکی تو دس گناہ سے سات سو گناہ تک بلکہ بہت زیادہ گنا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تک (مثل الذین ینفقون اموالهم فی سبیل اللّٰه کمثل حبة انبتت سبع سنابل فی کل سنبلة مائة حبة۔ سات سو گنا تک) اور گناہ اتنا ہی جتنا کیا ہے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ معافی دے دے (اور اس ایک گناہ کو بھی معاف کر دے)۔

خدا وحدہٗ لاشریک لہٗ — حبیب خدا اس کا ظل ہو بہو
وہ ہے قادر مطلق ولا یزال — یہ ہے مظہر قدرت بے مثال
عدم کو وہ بخشے لباس وجود — یہ ہے حاصل کائنات شہود
یقیناً وہ ہے خالق دو سرا — تو یہ ہے وجہ تخلیق شاہ ہدیٰ
نبی جلوہ ربّ کون ومکاں — اسی سے منور ہوئے دو جہاں
نبی نائب قادر کن فکاں — جبھی تو ہے کونین کا حکمراں
اسے ساری مخلوق کی ہے خبر — تو اس کی بھی ہے شش جہت پہ نظر
خدا ارحم الراحمین بالیقین — نبی رحمت ارحم الراحمین
خدا ہے رؤف ورحیم وولی — رؤف و رحیم وولی ہے نبی
خدا ہے حکیم وعلیم وخبیر — نبی ہے شہید وسمیع وبصیر
خدا کو پکارا تو مانگا کرم — کرم اس کا ہے تاجدار حرم
خدا کے نبی کو پکارے کوئی — تو مطلوب ہے رحمت اللہ کی
غرض "یا خدا" یا کہو "یا نبی" — تو مقصود ہے دونوں سے ایک ہی
یہ نکتہ ہے برکات توحید سے — مگر شرک سمجھا ہے ناداں اسے
جو ناداں کہے ہے فقط "یا خدا" — وہ ہے مدعی صرف توحید کا
کہا "یا خدا" جس نے اور "یا نبی" — تو ایماں ہے اس کا رسالت پہ بھی
جو ناداں ہے اس کی نہ پروا کرو — مسلمانو! ایماں پہ قائم رہو
کہو صدق سے "یا خدا" "یا نبی" — کہ ظلمت مٹے شرک اور کفر کی
یہ ہے شیخ کی نظر رحمت اثر — کہ آسی ہے ایمان سے بہرہ ور

(پروفیسر محمد حسین آسی)

برائی کے بعد نیکی کرنے کی مثال

☆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان مثل الذی یعمل السیات ثم یعمل الحسنات کمثل رجل علیه درع ضیقة قد خنقته ثم عمل حسنة فانفکت حلقه ثم عمل اخری فانفکت اخری حتی تخرج الی الارض

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس شخص کی مثال جو پہلے گناہ کرتا ہے پھر نیکی کرنے لگا، اس کی سی ہے جس پر تنگ ذرہ تھی جو اس کا گلا گھونٹ رہی تھی پھر اس نے ایک نیکی کی تو ایک چھلا کھل گیا پھر دوسری کی تو دوسرا چھلا کھل گیا حتیٰ کہ وہ ذرہ زمین پہ گر گئی۔ (ان الحسنات یذھبن السیات ۔ القرآن) (رواہ فی شرح السنہ ۔ مشکوۃ باب الاستغفار)

☆ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور علیہ السلام کو منبر پہ تشریف فرما ہو کر اس آیت کی تلاوت کرتے ہوئے سُنا ولمن خاف مقام ربہ جنتن ۔ جو اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔ میں نے عرض کی حضور! وان زنی وان سرق ۔ اگر چہ وہ زنا کرے، اگر چہ چوری کرے، حضور ﷺ نے دوبارہ یہی فرمایا ولمن خاف مقام ربہ جنتن میں نے پھر یہی عرض کی وان زنی وان سرق یا رسول اللہ ۔ آپ نے تیسری مرتبہ پھر یہی آیت پڑھی اور میں نے تیسری بار یہی عرض کیا وان زنی وان سرق ۔ تب آپ نے فرمایا وان رغم انف ابی الدرداء ۔ اگر چہ ابو درداء کی ناک رگڑ جائے ۔ (رواہ احمد)

حضرت عامر الرام سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ اچانک ایک شخص آیا، جس پہ کمبل تھا۔ اس کے ہاتھ میں کوئی چیز تھی جس پہ کمبل لپٹا تھا۔ عرض گذار ہوا، یا رسول اللہ! میں ایک درخت کی جھاڑی پر گذرا تو میں نے اس جھاڑی میں چڑیا کے بچوں کی آواز سنی میں نے انہیں پکڑ لیا اور اپنے کمبل میں چھپا لیا۔ اتنے میں ان کی ماں آ گئی اور میرے سر پہ چکر لگانے لگی، میں نے اس کے سامنے اس کے بچے کھول دیئے، وہ ان پر گر پڑی میں نے اس کو بھی (بچوں کے ساتھ) کمبل میں لپیٹ لیا وہ سب یہ میرے پاس ہیں حضور علیہ السلام نے فرمایا: ان سب کو رکھ دو، میں نے رکھ دیا تو ان کی ماں ان کو چمٹی رہی تب حضور علیہ السلام نے فرمایا:

اتعجبون من ام الافراخ فرا خھا والذی بعثنی بالحق اللہ ارحم بعبادہ من ام الافراخ بفراخھا ۔

تم ان چوزوں کی ماں کی اپنے بچوں کے ساتھ اتنی مامتا پر تعجب کرتے ہو، اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے زیادہ مہربان ہے جتنی بچوں کی ماں اپنے چوزوں پر۔ پھر اس شخص کو فرمایا: انہیں واپس لے جا حتیٰ کہ انہیں وہیں پہ رکھ کر آ جہاں سے پکڑا تھا اور ان کی ماں ان کے ساتھ ہی رہی، وہ انہیں واپس لے گیا۔ (ابوداؤد۔ مشکوۃ)

موج وکف کو بحر سے دوری ہے کب — اصل کو سایہ سے مجبوری ہے کب
یعنی موج اور بحر سایا دراصل — ایک ہیں رکھتے نہیں آپس میں فصل
حمد خلقت کی ہے خالق کی ثنا — کیونکہ ہے مخلوق کی اس سے نباء
حمد کیا اس کی کرے کوئی بشر — عقل اور ادراک کے جلتے ہیں پر
حمد اس کی کیا کسی کی تاب ہے — مادح و ممدوح وہ خود آپ ہے
ہے حقیقت میں یہی بس حمد یار — یاد تو اس کی کرے لیل ونہار

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے یہی توحید وتحمید وثنا اپنی ہستی کو کرے اس میں فنا
ہے یہی تعظیم وحمد کرد گار رو برو اس کے ہو تو بس خوار وزار
ہے یہی تنزیہ و توصیف غفور وصف اوصاف خود کر اپنی دُور
ہے یہی تشریف وتکریم خدا حکم پر اس کے کرے جاں کو فدا
ہے یہی تسبیح وتحلیل تمام محو کر تو دوسرے کا دل سے نام
قول پیغمبر ہے لا احصی ثنا کر سکے پھر اور کون اس کی ثناء
جتنی موجودات ومخلوقات ہے سب اسی کی حمد میں دن رات ہے
دیکھتا ہے جس کو تو بے گوش ولب ظاہر وباطن کرے ہیں حمد ربّ

ہمارے آقا علیہ السلام کی آہ وبکا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم لوگ ایک جہاد میں حضور علیہ السلام کے ساتھ تھے تو حضور علیہ السلام کا گذر ایک قوم پر ہوا تو آپ (ﷺ) نے ان سے پوچھا! تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے عرض کی ہم مسلمان ہیں۔ان کی ایک عورت ہانڈی کے نیچے آگ جلا رہی تھی جس کے ساتھ اس کا بچہ بھی تھا، جب آگ بھڑک کر اونچی ہوتی تو عورت بچے کو دور ہٹا دیتی، وہ عورت حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور عرض کیا۔ انت رسول اللہ کیا آپ اللہ کے رسول ہیں فرمایا: ہاں، اس نے عرض کی بابی انت وامی الیس اللہ ارحم الراحمین۔ میرے ماں باپ آپ پہ قربان کیا اللہ تعالیٰ تمام رحم کرنیوالوں سے زیادہ رحم کرنیوالا نہیں ہے؟ فرمایا: کیوں نہیں، عرض کی۔ الیس اللہ ارحم بعبادہ من الام بولدھا کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پہ اس سے زیادہ مہربان نہیں جتنی مہربان ماں اپنے بچے پر ہے؟ فرمایا: کیوں نہیں۔ عرض گذار ہوئی ان الام لا تلقی ولدھا فی النار ۔ پھر ماں تو اپنے بچے کو آگ میں نہیں ڈالتی، (اللہ تعالیٰ جو ارحم الراحمین ہے وہ اپنی مخلوق کو کیسے آگ میں ڈالے گا)

فاکب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبکی ثم رفع راسہ الیھا فقال ان اللہ لا یعذب من عبادہ الا المارد المتمرد الذی یتمرد علی اللہ وابی ان یقول لا الہ الا اللہ ۔

حضور علیہ السلام نے اپنا سرانور جھکالیا، بہت روئے پھر سر مبارک اس کی طرف اُٹھا کر فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں صرف سرکش ومتکبر کو ہی عذاب دے گا جو اللہ پہ سرکشی کرے اور لا الہ الا اللہ کہنے سے انکار کرے (ابن ماجہ، مشکوۃ)

وہ دل کہ جس میں جلوہ نما ذوالجلال ہے اُس کی کوئی مثال نہیں، بے مثال ہے
دل میں اگر کسی کے خدا کا خیال ہے تابندہ اس کا چہرہ ماضی و حال ہے
پلکوں میں رکھ کے اشکِ ندامت خدا سے مانگ پورا جو ہو نہ پائے وہ کیسا سوال ہے
نورِ خدا کا عکس، حبیب خدا میں ہے حجت کی بات ہے، نہ کوئی قیل وقال ہے
رکھو سفر میں دین کے دنیا بھی ساتھ ساتھ ہر کام میں پسند اسے اعتدال ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیڑے کو رزق سنگ میں اس نے عطا کیا
یہ ربّ کائنات کا ادنیٰ کمال ہے
ظاہر یہ راز مجھ پہ ازل سے ہے منکشف
باہر نکلنا ذات سے اس کی محال ہے
(طاہر سلطانی)

عرش پہ دھومیں مچیں وہ طیب وطاہر ملا

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

ان العبد يلتمس مرضاة الله فلا يزال بذلك فيقول الله عز وجل لجبرئيل ان فلانا عبدى يلتمس ان يرضينى الاوان رحمتى عليه فيقول جبرئيل رحمة الله على فلان ويقولها حملة العرش ويقولها من حولهم حتى يقولها اهل السموات السبع ثم تهبط له الى الارض ۔ (رواه احمد ۔ مشكوة)

بندہ اللہ تعالیٰ کی رضا تلاش کرتا رہتا ہے، اسی جستجو میں رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ حضرت جبریل امین علیہ السلام سے فرماتا ہے، میرا فلاں بندہ مجھے راضی کرنا چاہتا ہے، آگاہ ہو جا کہ اس پر میری رحمت ہے، پھر حضرت جبریل علیہ السلام کہتے ہیں فلاں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے یہی بات حاملین عرش فرشتے کہتے ہیں، یہی بات ان کے اردگرد کے فرشتے کہتے ہیں حتیٰ کہ ساتوں آسمانوں کے فرشتے یہی کہنے لگتے ہیں پھر یہ رحمت اس کے لئے زمین پہ اتار دی جاتی ہے۔

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور ﷺ اپنے وصال مبارک سے پہلے بکثرت یہ کلمات پڑھتے تھے

سبحانك اللهم ربنا وبحمدك استغفرك واتوب اليك

میں نے پوچھا، یارسول اللہ یہ نئے کلمات پڑھنے کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت کی ایک علامت مقرر کر رکھی ہے جب میں امت میں اس علامت کو دیکھتا ہوں تو سورۃ اذا جاء نصر الله والفتح پڑھتا ہوں (کیونکہ اس سورت میں اسی بات کا حکم دیا گیا ہے فسبح بحمدك واستغفره) (اخرجه مسلم فى الصحيح ۱/۳۵۱، الرقم: ۴۸۴)

☆ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام (مجلس ختم ہونے کے بعد) اُٹھنے لگتے تو یہ کلمات ادا فرمائے۔

سبحانك اللهم وبحمدك اشهد ان لا اله الا انت استغفرك واتوب اليك عملت سوء وظلمت نفسى فاغفرلى فانه لا يغفر الذنوب الا انت

ہم نے عرض کی یارسول اللہ! آپ نے یہ نئے کلمات ادا فرمائے ہیں فرمایا ہاں ابھی میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے تھے اور مجھ سے کہا تھا یہ الفاظ مجالس کا کفارہ ہیں۔ (اخرجه النسائى فى السنن الكبرى، ۶/۱۱۳، الرقم: ۱۰۲)

یوں تو کرتے ہیں فرشتے بھی تیری عبادت
آئی انسان کے حصے میں نیابت تیری
تیرا آغاز بھی اب تک نہ کوئی جان سکا
کون جانے کہ کہاں تک ہے نہایت تیری
انبیاء ہی نے کرایا ہے تعارف تیرا
انبیاء ہی نے بیاں کی ہے روایت تیری
ہو سکا ارض وسما سے نہ تحمل جسکا
آخر انساں نے سنبھالی ہے امانت تیری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مست رکھتا ہے سمندر کو تصور تیرا	کون کو وجد میں لاتی ہے حکایت تیری
چاند تارے ہیں تیرے حسن کا مظہر مولا	لالہ وگل سے نمایاں ہے نفاست تیری
تیری تسبیح کے خوگر ہیں پرندے سارے	پتے پتے سے عیاں ہوتی ہے عظمت تیری
قلب کی آنکھ کھلی ہو تو پتا چلتا ہے	تیرا عرفان ہے کیا کیا ہے حقیقت تیری
اپنی تسخیر کی کوشش میں لگا ہے کب سے	چاہتا ہے ترا شہزاد حمایت تیری

(شہزاد مجددی)

یہ سب جنتی ہیں

حضرت امامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے فرمان فمنهم ظالم لنفسه ومنهم مقتصد ومنهم سابق بالخيرات کے بارے میں فرمایا کلهم في الجنة۔ یہ سب جنتی ہیں۔

(رواه البيهقي في كتاب البعث والنشور۔ مشكوة)

یاد رہے: اس آیت کریمہ میں مسلمانوں کی تین جماعتوں کا ذکر ہے، ظالمین، میانہ رو اور سابقین۔ ظالم وہ ہیں جن کے گناہ نیکیوں پہ غالب ہیں میانہ رو وہ ہیں جن کی نیکیاں اور گناہ برابر ہیں اور سابقین جن کی نیکیاں گناہوں پہ غالب ہوں یا نیکیوں نے گناہ مٹا دیے ہوں۔ سابقین تو بے حساب جنتی ہیں، میانہ رو (مقتصدین) حساب کے بعد جنتی اور ظالمین یا تو صرف سخت حساب کے بعد جنتی یا کچھ سزا پا کر۔

☆ بیہقی اور ابن مردویہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ سابق تو سابق ہیں ہی، مقتصد ناجی ہیں اور ظالم مغفور۔

☆ حضرت امام جعفر صادق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان تینوں گروہوں کو "عبادنا" فرمایا ہے، اپنے فضل وکرم سے اللہ تعالیٰ اپنے سابقین بندوں کے طفیل ہم ظالمین پر رحم فرمائے اور ہمارے گناہ معاف کرے آمین یا رب العالمین۔ (مراة)

میری حیات اگرچہ ہے جرم وقصور کی	رحمت مگر نظر میں ہے رب غفور کی
میں نے ہجوم غم میں اسے جب بھی دی صدا	امداد مالک دو جہاں نے ضرور کی
محشر کے دن نصیب ہو دیدار کبریا	خواہش نہیں کوئی مجھے حور وقصور کی
اللہ کے مقام کو سمجھے گا کیا کوئی	ممکن نہیں رسائی وہاں تک شعور کی
دیکھے بھی اس سے آگے تو دیکھے کہاں نگاہ	چلمن پڑی ہے تجھ پہ ترے رنگ ونور کی
یا رب تو اس مقام سے بھی ہے ورا جہاں	پرواز ختم ہوتی ہے میرے شعور کی
مجھ پر ہے اس کی ذات کا کتنا بڑا کرم	بخشی ہے اس نے مجھ کو محبت حضور کی
اس دن بھی مجھ پہ ہو گی تری بارشِ کرم	کیوں فکر ہو کوئی مجھے یوم نشور کی
یہ لطف مجھ پہ خاص ہے رب کریم کا	مجھ کو عطا ہوئی ہے محبت حضور کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس کے سوا نہیں ہے کوئی کائنات میں　　عابدؔ نظر میں جس کی ہو حالت صدور کی

(ڈاکٹر خواجہ عابد نظامی)

اللہ سبحانہ وتعالیٰ

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے جس کو اس کے محبوب علیہ السلام نے نقل فرمایا ہے:

یا ابن ادم قم الی امش الیک وامش الی اھر ول الیک (بخاری کتاب التوحید ۱۱۰۱/۲)

اے ابن آدم! تو میری طرف آنے کے لئے کھڑا ہو میں تیری طرف آؤں گا، تو میری طرف آنے کے لئے چل میری رحمت تجھے تیزی سے اپنی آغوش میں لے لے گی۔

☆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ حضور علیہ السلام کی ایک دعا نقل فرماتے ہیں:

اللھم انی اسئلک من خیر خزآئنہ بیدیک واعوذبک من کل شر خزائنہ بیدیک (المستدرک للحاکم کتاب الدعاء ۷۰۶/۱)

یا اللہ میں تجھ سے ہر وہ بھلائی مانگتا ہوں جو تیرے خزانوں میں ہے اور ہر اس برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو تیرے ہاتھ میں ہے۔

وردِ زباں جو اسم رسول وخدا ہوا　　کثرت سے اعتماد سے صبح ومسا ہوا
سنیے جہانِ حمد میں پھر غلغلہ ہوا　　مصروف حمد ہاشمی سا بے نوا ہوا
صدقے میں آں حضور کے کار ہنر ملا　　مضمون تازہ حمد کا ہر دم عطا ہوا
یا رب تیری رضا وعنایت کہوں گا میں　　ملتا ہے حمد میں جو ہنر بولتا ہوا
دھوئے گئے ہیں عمر گذشتہ کے سب گناہ　　اس کے کرم سے ہاشمی بھی پارسا ہوا

(انور جاوید ہاشمی)

آثار المستغفرین بالاسحار دربارۂ استغفار

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے:

جالسوا التوابین فانھم ارق شیء افئدۃ

کثرت سے توبہ واستغفار کرنے والوں کے پاس بیٹھا کرو کیونکہ ان کے دل نہایت ہی نرم ہوتے ہیں۔

(اخرجہ الامام احمد بن حنبل فی الزھد، ۱۷۷)

☆ آپ ہی کا فرمان ہے جالسوا انفسکم قبل ان تحاسبو او زنوا انفسکم قبل ان توزنوا۔ اپنے نفوس کا محاسبہ کرو قبل اس کے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے اور اپنے نفوس کو تولو (ترکیہ کرو) قبل اس کے کہ تمہیں تولا جائے (یعنی جواب دہی کے لئے طلب کیا جائے)۔ (ایضاً)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ما جلست الی احد اکثر استغفارا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔
میں حضور نبی اکرم ﷺ سے بڑھ کر استغفار کرنے والے کسی شخص کے پاس نہیں بیٹھا۔

(اخرجہ الامام احمد بن حنبل فی الزھد:۱۷۷)

☆ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

هل تری الناس ما اکثر هم ما فیهم خیر الا تقی او تائب
گناہوں سے توبہ کرنے والا اور متقی انسان لوگوں میں سے بہترین افراد ہیں۔ (اخرجہ ابونعیم فی حلیۃ الاولیاء، ۱/۱۶۴)

☆ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

من استبطأ رزقه فلیکثر من الاستغفار
جس کا رزق تنگ ہو اسے کثرت سے استغفار کرنا چاہیے (اخرجہ الشعرانی فی الطبقات الکبری: ۵۱)

☆ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

حقیقة التوبة ان تضیق علیك الارض بما رحبت حتی لا یکون لك قرار ثم تضیق علیك نفسك
توبہ کی حقیقت یہ ہے کہ زمین باوجود اپنی فراخی کے تمہارے لئے اس قدر تنگ معلوم ہو کہ تمہیں قرار حاصل نہ ہو بلکہ تمہارا نفس بھی تمہارے لئے تنگ ہو جائے۔ (اخرجہ القشیری فی الرسالۃ: ۹۶)

☆ آپ ہی کا فرمان ہے:

الاستغفار من غیر اقلاع هو توبة الکاذبین
گناہ سے باز آئے بغیر توبہ کرنا کذاب لوگوں کی توبہ ہے۔ (اخرجہ القشیری فی الرسالۃ: ۹۵)

☆ سئل ذوالنون المصری عن التوبة فقال توبة العوام من الذنوب وتوبة الخواص من الغفلة
حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ سے توبہ کی نسبت پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا عوام کی توبہ گناہوں سے ہوتی ہے اور خواص کی غفلت سے۔ (اخرجہ القشیری فی الرسالۃ: ۹۵)

نام یا رب ترا نرالا ہے ۔۔۔ مرتبہ تیرا سب سے بالا ہے
تو نے پیدا کیے ہیں دونوں جہاں ۔۔۔ کیا کرے کوئی تیری حمد بیاں
کھانے پینے کو تو ہی دیتا ہے ۔۔۔ کھیتیاں سب کی تو ہی کھیتا ہے
جاؤں قربان تیری قدرت کے ۔۔۔ تیری شفقت کے تیری رحمت کے
ذات ہے ذات تیری اے مولا ۔۔۔ کوئی ہرگز نہیں شریک ترا
ترے ہر کام میں بھلائی ہے ۔۔۔ تیری محتاج سب خدائی ہے
یاد تیری سرور لاتی ہے ۔۔۔ دل سے ہر ایک غم مٹاتی ہے

(سرور بجنوری)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

داؤد علیہ السلام کی طرف وحی الٰہی

اوحی اللہ الی داؤد علیہ السلام: لو یعلم المدبرون عنی کیف انتظاری لھم ورفقی بھم وشوقی الیٰ ترک معاصیھم لماتوا شوقاً الی، وانقطعت اوصالھم من محبتی، یا داؤد، ھٰذہ ارادتی فی المدبرین عنی، فکیف ارادتی فی مقبلین الی؟

اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ اگر لوگ مجھ سے منہ موڑ لینے والے یہ جان لیں کہ میں ان کی کیسے انتظار کر رہا ہوں اور اُن پر کیسے مہربانی کرنے والا ہوں اور ان کے معصیت کو ترک کرنے کو کتنا پسند کرتا ہوں تو وہ میرے شوق میں مرجائیں اور ان کے جوڑ میری محبت کی وجہ سے منقطع ہو جائیں۔ اے داؤد! یہ میرا ارادہ ان لوگوں کے متعلق ہے جو مجھ سے منہ موڑتے ہیں پس جو لوگ میری طرف آتے ہیں ان کے ساتھ میرا ارادہ کیا ہوگا؟

(اخرجہ القشیری فی الرسالۃ: ۳۳۲)

☆ حضرت یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

زلۃ واحد بعد التوبۃ اقبح من سبعین قبلھا

توبہ کے بعد کی لغزش توبہ سے پہلے کی ستر لغزشوں سے بدتر ہے۔(اخرجہ القشیری فی الرسالۃ: ۹۶)

☆ محمد زقاق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

سالت ابا علی الروذباری عن التوبۃ، فقال: الاعتراف، والندم والا قلاع۔

میں نے ابوعلی روذباری رحمۃ اللہ علیہ سے توبہ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: (گناہوں کا) اعتراف، ندامت اور (گناہوں کا) ترک کرنا (توبہ ہے)(اخرجہ السلمی فی الطبقات الصوفیۃ:۳۵۷)

☆ حضرت مطرف بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

اللھم ارض عنا، فان لم ترض فاعف فان المولی قدیعفو عن عبدہ، وھو غیر راض عنہ۔

اے اللہ! ہم سے راضی ہو جا اگر تو راضی نہ ہو تو معاف فرما کیونکہ کبھی مالک راضی نہ ہونے کے باوجود اپنے غلام کو معاف کر دیتا ہے۔(اخرجہ الشعرانی فی الطبقات الکبریٰ:۵۳)

الٰہی دے ہمیں توفیق ہم انسان بنیں — کچھ ہم میں عالم دین بنیں کچھ حافظ قرآن بنیں
دکھائیں راستہ نیکی کا خود عمل بھی کریں — رسول پاک کے منبر کا اک نشان بنیں
کریں طواف حرم کا چلیں مدینے کو — ادا ہوں جس سے نمازیں وہی اذان بنیں
عطا ہو حیدری قوت کہ باطل مٹ جائے — جہاد ان سے کریں جو کوئی شیطان بنیں
میسر دین کی خدمت کا ایسا جذبہ کر — کہ وقت نزع ہم صاحب ایمان بنیں
ازل کی فکر نہ کی ہائے کیا کیا میں نے — خطائیں کرتے رہے کس قدر نادان بنیں
گناہ گار خطا وار بد نصیب رئیس — ہے منتظر کہ میری مشکلیں آساں بنیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وہ تھے کس منزل میں اور تو کون سی منزل میں ہے

شیخ ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

عليك بالا ستغفار وان لم يكن هناك ذنب، واعتبر با ستغفار النبى صلى الله عليه وسلم بعد البشارة واليقين بمغفرة ما تقدم من دنبه وما تأخر هذا فى معصوم لم يقترف ذنبًا قط وتقدس عن ذالك فما ظنك لمن لا يخلو عن العيب والذنب فى وقت من الاوقات

اپنے اوپر استغفار لازم کرو اگرچہ کوئی گناہ نہ ہو اور حضور نبی اکرم ﷺ کے استغفار سے عبرت حاصل کرو۔ جبکہ آپ کو آپ کے اگلوں پچھلوں کے گناہوں کی بخشش کی بشارت اور یقین حاصل تھا اور یہ اس عظیم معصوم کا معاملہ ہے جس میں کسی گناہ کا کبھی تصور تک نہیں اور اس سے ہمیشہ پاک ہیں' تو اس کے متعلق تیرا کیا گمان ہے جو کسی وقت بھی عیب اور گناہ سے خالی نہیں (اخرجه الشعرانى فى الطبقات الكبرى ۳۰۱)

☆ سئل البوشنجى رحمة الله عن التوبة، فقال: اذا ذكرت الذنب ثم لم تجد حلاوته عند ذكره فهو التوبة .

شیخ بوشنجی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے توبہ کی نسبت سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: جب تو گناہ کا ذکر کرے اور تجھے اس کے ذکر سے اس کی مٹھاس محسوس نہ ہو تو یہی توبہ ہے۔ (اخرجه القشيرى فى الرسالة: ۹۶)

☆ حضرت ابراہیم الاطروش رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

كنا قعودا ببغداد مع معروف الكرخى رحمه الله على نهر الدجلة اذا مربنا قوم احداث فى زورق، يضربون بالدف ويشربون ويلعبون، فقلنا لمعروف: الاتراهم كيف يعصون الله تعالىٰ مهاجرين؟ ادع الله عليهم فرفع يده وقال: الهى كما فرحتهم فى الدنيا ففرحهم فى الآخرة . فقلنا: انما سالناك ان تدعو عليهم، فقال: اذافرحهم فى الآخرة تاب عليهم .

ہم بغداد میں حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ دریائے دجلہ پر بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک کشتی میں نوعمروں کی ایک ٹولی دف بجاتے شراب پیتے اور کھیلتے ہوئے گزری۔ ہم نے حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ آپ انہیں دیکھ رہے ہیں۔ یہ لوگ علی الاعلان خدا کی نافرمانی کر رہے ہیں۔ ان کے لئے بددُعا کیجئے۔ یہ سُن کر حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ نے ہاتھ اُٹھا کر کہا خدایا جس طرح تو نے دنیا میں انہیں خوش رکھا ہوا ہے، آخرت میں بھی ان کو خوشیاں عطا فرما، لوگوں نے عرض کی، ہم نے آپ کو بددُعا کرنے کو کہا تھا (اور آپ نے ان کے حق میں دُعا فرما دی)؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جب اللہ ان کو آخرت میں خوش رکھے گا تو (دنیا میں) ان کی توبہ بھی قبول فرمائے گا۔

(اخرجه القشيرى فى الرسالة: ۱۳۷)

میں تیری حمد لکھتا ہوں' عطا حسن بیاں کر دے
زمینِ شعر کو مدحت کا یا رب آسماں کر دے
وہ اک سجدہ عطا اے خالقِ کون و مکاں کر دے
جو میری بندگی کو بے نیازِ آستاں کر دے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اگر الفت مری سچ ہے تو دے اجرِ وفا مجھ کو
اگر یہ جھوٹ ہے یا رب تو مجھ کو بے نشاں کر دے

کوئی پوچھے ابوذر سے تری بندہ نوازی کو
کرم ہو جائے تو رہزن کو میسر کارواں کر دے

وہی پہلی سی توفیق عمل دے اپنی بندوں کو
الٰہی پھر اذانوں کو مجاہد کی اذاں کر دے

وہی افسانۂ غم مجھ سے جو دنیا نہیں سنتی
جو تو چاہے تو دنیا کہتے کہتے داستاں کر دے

دلوں کو موڑ دینا صرف اس کا کام ہے فرحت
وہ جب چاہے زمانے بھر کو تجھ پر مہرباں کر دے

(فرحت لکھنوی)

حضرت سیّدنا معروف کرخی علیہ الرحمۃ؟

حضرت سیدنا ابوبکر بن ابی طالب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیدنا معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد میں داخل ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ گھر میں تشریف فرما تھے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ ہمارے پاس تشریف لائے۔ ہم قافلے کی صورت میں تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیں سلام کیا ہم نے بھی جواباً سلام پیش کیا۔ پھر ہمیں دعا دیتے ہوئے فرمایا: ''اللہ عزوجل آپ سب کو اسلامی مملکت میں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھے اور دنیا میں ہم سب کو احسان کی نعمت سے نوازے اور آخرت میں ہماری مغفرت فرمائے۔'' پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اذان دینی شروع کی۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ ''اشھدان لا الٰہ الا اللہ'' پر پہنچے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ پر شدتِ اضطراب سے لرزہ طاری ہو گیا اور ابرو اور داڑھی کے بال کھڑے ہو گئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ اس قدر بے چین ہوئے کہ مجھے خوف ہوا کہ اذان مکمل نہ کر سکیں گے پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ اس قدر جھک گئے کہ قریب تھا کہ گر جاتے۔ (حلیۃ الاولیاء، معروف الکرخی، الحدیث ۱۲۶۸۵، ج ۸، ص ۴۰۴)

حضرت سیدنا قاسم بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''میں حضرت سیدنا معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کا پڑوسی تھا، ایک رات میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو گریہ وزاری کرتے اور درج ذیل اشعار پڑھتے سنا:

ای شیء ترید منی الذنوب   شغفت بی فلیس عنی تغیب
ما یضر الذنوب لو اعتقتنی   رحمۃ لی فقد علانی المشیب

ترجمہ: (۱)......کون سی چیز مجھ سے گناہ کرانا چاہتی ہے، مجھے گناہوں میں مشغول رکھتی ہے اور مجھ سے دور نہیں ہوتی۔
(۲)......اگر تو مجھے رحم فرماتے ہوئے بخش دے تو گناہ مجھے کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے، اب تو مجھ پر بڑھاپا آ چکا ہے۔

(صفۃ الصفوۃ، ذکر المصطفین من اھل بغداد، الرقم: ۲۶۰ معروف بن الفیرزان الکرخی، ج ۲، ص ۲۱۲)

مصیبت سے یا رب بچانا مجھے
مسرت کا رستہ دکھانا مجھے

میں ناچیز بندہ خطا کار ہوں
تری رحمتوں کا طلب گار ہوں

اگر مجھ پہ ہو جائے رحمت تری
نکل جائے طوفاں سے کشتی مری

نہ حرف آئے عزت پہ میری کبھی
مجھے یوں عزیز اپنا جانیں سبھی

مجھے آسرا تیرا درکار ہے
تو حاجت روا ہے مدد گار ہے

مرے دل کو پیغامِ راحت ملے
ترقی کی مجھ کو بشارت ملے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پریشاں نظر آ رہا ہے سرورؔ — پریشانیاں کر دے سب اس کی دور

(سرور بجنوری)

☆ شیخ نوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

التوبة ان تتوب من كل شيء سوى الله عزوجل .

توبہ یہ ہے کہ تو اللہ کے سوا ہر چیز سے توبہ کرے (یعنی رجوع کرے)۔(اخرجه القشيري في الرسالة: ۹۵)

☆ شیخ عبداللہ بن علی تمیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

شتان ما بين تائب يتوب من الزلات وتائب يتوب من الغفلات، وتائب يتوب من رؤية الحسنات .

ان تین شخصوں کی توبہ میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔ ایک وہ جو اپنی لغزشوں سے توبہ کرتا ہے اور دوسرا وہ جو اپنی غفلتوں سے توبہ کرتا ہے اور تیسرا وہ جو اپنی نیکیوں کو دیکھنے سے توبہ کرتا ہے۔(اخرجه القشيري في الرسالة: ۹۵)

☆ امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ کسی صوفی کا قول ہے۔

توبة الكذابين على اطراف السنتهم، يعني انهم يقتصرون على قولهم، استغفر الله .

کذابین کی توبہ ان کی زبان کی نوک پر ہوتی ہے۔ ان کی مُراد استغفر اللہ کہنے سے ہے۔ (یعنی وہ زبان سے توبہ یا استغفار کہتے رہتے ہیں مگر دل پر کچھ اثر نہیں ہوتا)۔(اخرجه القشيري في الرسالة: ۹۶)

☆ امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

قال رجل لرابعة العدوية: اني قد اكثرت من الذنوب والمعاصي، فلوتبت هل يتوب الله علي؟

فقالت: لا بل لو تاب عليك لتبت .

ایک شخص نے حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ علیہا سے کہا: میں نے بہت سے گناہ اور معاصی کئے ہیں۔ اب اگر میں توبہ کروں تو کیا اللہ تعالیٰ مجھے معاف کر دے گا؟ انہوں نے فرمایا: اصل معاملہ یوں نہیں اصل بات یہ ہے کہ (پہلے) خدا تجھے معاف کر دے گا تو تب ہی تو توبہ کرے گا۔(اخرجه القشيري في الرسالة: ۹۶)

کرم کر دے کرم کر دے مرے مولا کرم کر دے — مری جھولی بھی اپنی رحمتوں سے اے خدا بھر دے
سیہ کاروں گنہ گاروں پہ ہو جائے کرم یا رب — ہم عاجز ہیں ترے بندے محبت کی نظر کر دے
ثنا خوانی کروں تیری رہوں جب تک سلامت میں — تو اپنے ذکر سے مولا مجھے فرصت نہ دم بھر دے
تڑپتا ہی نہ رہ جاؤں جدائی میں خداوندا! — مجھے بھی رحمۃ للعالمین کے پاس اک گھر دے
تلطف ہو کرم ہو مہربانی اور شفقت ہو — بلا کر مجھ کو روضے پہ اُٹھا دیجے سبھی پردے

(سجاد مرزا)

ایک رقت انگیز دعا

یا اللہ العلمین عزوجل! سوالی تیرے دروازے پر کھڑے ہیں، گنہگار تیری بارگاہ میں پناہ لئے ہوئے ہیں، حاجت مند اپنی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حاجات پیش کر رہے ہیں، عصیاں شعاروں نے تیرے سامنے عاجزی وانکساری سے اپنے سر جھکا لئے ہیں، کوتاہی کرنے والوں کے پاس عذر پیش کرنے کے لئے دلائل ختم ہو گئے ہیں، سائلین کی کشتی تیرے بحرِ کرم کے ساحل پر کھڑی ہے، سب اس اجازت نامے کی اُمید کیے ہوئے ہیں جو تیری رحمت کے کنارے تک پہنچا دے، انہوں نے اپنے ہاتھ تیرے جود وکرم کی موسلا دھار بارش کی طرف بڑھا دیئے ہیں، خائفین کے دل تیری وعیدوں کے خوف سے بے چین ہیں کہ وہ کیسے جواب دیں گے جبکہ تیرا عفو وکرم تمام بندوں کو شامل ہے، یاالٰہی عزوجل! اگر سائلین کو تیری بارگاہ سے ہی مردود کر دیا گیا تو وہ کس کے پاس جائیں گے؟ اگر گنہگاروں کو تیرے ہی دروازے سے دھتکار دیا گیا تو ان کا والی کون ہوگا؟ اگر تیری بارگاہ سے دور رہنے والوں کو مایوس کر دیا گیا تو ان کا سہارا کون ہوگا؟ یاالٰہی عزوجل! جب تائبین تیری بارگاہ میں رجوع کرتے ہیں تو تُو ہی ان کی توبہ قبول فرماتا ہے۔

یااللہ عزوجل! عارفین معرفت کے ذریعے تجھ تک پہنچ گئے اور عبادت کی کثرت کرنے والوں کی تیری بارگاہ میں حاضری ہو گئی۔ یااللہ عزوجل! متکبرین تیرے جلال کی ہیبت سے لرزتے ہیں، ظالم وجابر تیرے کمالِ اقتدار سے کانپتے ہیں اور تیرے دیدار کی تڑپ رکھنے والے تیرے جمال کا مشاہدہ کر کے راحت پاتے ہیں۔ یااللہ عزوجل! محبین کے جگر تیری طلب میں پاش پاش ہوئے جاتے ہیں، قیام کرنے والے تیری مناجات کی لذت سے کامیابی کا ہار پہنتے ہیں، باعمل لوگ تیرے ثواب سے نفع مند ہوتے ہیں اور ہر لحہ تجھے پیشِ نظر رکھنے والے تیرے قرب میں حاضر ہوتے ہیں۔

یااللہ عزوجل! تیری بارگاہ میں گنہگار اپنے گناہوں پر نادِم، نافرمان شرمندہ ہیں، تیری کڑی نگرانی سے حیاء کے مارے سر جھکائے کھڑے ہیں، خطاکار تیری ہیبت سے خاموش ہیں، خائفین تیری عظیم طاقت سے پارہ پارہ ہو رہے ہیں، یااللہ عزوجل! اگر تو صرف عبادت گزاروں پر رحم فرمائے گا تو خوابِ غفلت میں سونے والوں پر رحم کون کرے گا؟ یااللہ عزوجل! اگر تو صرف باعمل بندوں پر ہی نظرِ رحمت فرمائے گا تو کوتاہوں کا کیا بنے گا؟ یااللہ عزوجل! اپنی بارگاہ سے بھٹکے ہوؤں کو اپنی معرفت کے دروازوں کی طرف لوٹا دے اور بھٹکے ہوؤں کے دلوں کو اپنی مہربانی اور لطف وکرم کے انوار سے ہدایت عطا فرما اور اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے! ان سب کو اپنے سایۂ عفو وکرم میں داخل فرما کر ان کو اپنی مغفرت سے نواز دے۔ (آمین یا رب العالمین)

جسے چاہے ہوش میں لائے تو جسے چاہے مست پھرائے تو ۔۔۔ تو ہی ہوش دے تو ہی بے خودی تیری شان جل جلالہ
نہیں راز میرا چھپا ہوا تیری چشم بندہ نواز سے ۔۔۔ جو تیری خوشی وہ میری خوشی تیری شان جل جلالہ
تو ہی موت دے تو ہی زندگی تیری شان جل جلالہ ۔۔۔ ہے تیرا ہی ذکر گلی گلی تیری شان جل جلالہ

○

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

باب نمبر ۶

عظمت کبریا (جل وعلا) باورادا لمصطفیٰ (علیہ التحیۃ والثناء)

عندا لصبح والمساء

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: جب انسان بستر پہ سونے کے لئے جاتا ہے تو شیطان اور فرشتہ جلدی سے اس کی طرف لپکتے ہیں فرشتہ کہتا ہے تو خیر کے ساتھ سو جا، اور شیطان کہتا ہے تو برائی کے ساتھ سو فان ذکر اللہ ثم نام بات الملك يكلوه۔ اگر بندہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کر کے سویا تو رات بھر فرشتہ اس کی حفاظت کرتا رہتا ہے (اخرجه الحاكم في المستدرك، ۱/۷۳۳، الرقم: ۲۱۱، وابو يعلى في المسند، ۳/۳۶۲، الرقم: ۱۷۹۱)

☆ عن ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: كان النبى صلى الله عليه وسلم يدعو : رب اعنى ولا تعن على ، وانصرني ولا تنصر على ، وامكرلي ولا تمكر على ، واهدني ويسر الهدى لى . وانصرني على من بغى على ، رب اجعلني لك شكارا، لك ذكارا، لك رهابا، لك مطو اعا، لك مخبتا، اليك اواها منيبا رب تقبل توبتى ، واغسل حوبتي . واجب دعوتي ، وثبت حجتي وسدد لساني ، واهد قلبي ، واسلل سخيمة صدرى .

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے: (رب اعنى ولا تعن على ، وانصرني ولا تنصر على ، وامكرلي ولا تمكر على ، واهدني ويسر الهدى لى . وانصرني على من بغى على ، رب اجعلني لك شكارا، لك ذكارا، لك رهابا، لك مطواعا، لك مخبتا، اليك اواها منيبا رب، تقبل توبتى ، واغسل حوبتي . واجب دعوتي ، وثبت حجتي وسدد لساني ، واهد قلبي ، واسلل سخيمة صدرى) (اے میرے پروردگار! میری مدد فرما میرے خلاف کسی کی مدد نہ کر، مجھے کامیاب فرما اور میرے خلاف کسی کو کامیابی نہ دے، میرے حق میں تدبیر فرما اور میرے خلاف کسی کی تدبیر کارگر نہ ہو۔ مجھے ہدایت دے اور اسے میرے لئے آسان فرما۔ مجھ پر زیادتی کرنے والے کے خلاف میری مدد فرما۔ اے میرے پروردگار! تو مجھے اپنا کثرت سے ذکر کرنے والا، شکر گزار، بہت ڈرنے والا نہایت فرمانبردار، خوب اطاعت کرنے والا، بہت عاجزی کرنے والا، بہت گریہ وزاری کرنے والا اور تیری ہی جانب رجوع کرنے والا بنا دے۔ میری توبہ قبول فرما اور میرے گناہوں کو دھو ڈال۔ میری دعا قبول فرما، میری دلیل کو قائم رکھ،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میری زبان کو درست رکھ، میرے دل کو ہدایت پر قائم رکھ اور میرے سینے کی کھوٹ نکال دے)۔'' (اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الدعوات، باب فی دعاء النبی صلی اللہ علیه وسلم، ۵/۵۵۴، الرقم: ۳۵۵۱، وابو داؤد فی السنن، کتاب الصلاۃ، باب ما یقول الرجل اذا سلم، ۲/۸۳، الرقم: ۱۵۱۰، وابن ماجه فی السنن، کتاب الدعاء، باب دعاء رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم، ۲/۱۲۵۹ بالرقم: ۳۸۳۰، والنسائی فی السنن الکبری، ۶/۱۵۵، الرقم: ۱۰۴۴۳، واحمد بن حنبل فی المسند، ۱/۲۲۷، الرقم: ۱۹۹۷، والبخاری فی الادب المفرد/ ۲۳۱، ۲۳۲، الرقم: ۶۶۴، ۶۶۵، وابن حبان فی الصحیح، ۳/۲۲۷، الرقم: ۹۴۷، والحاکم فی المستدرک ۱/۷۰۱، الرقم: ۱۹۱۰)

میرے ہر کام میں تو کفیل نام تیرا ہے رب جلیل
مانتا ہوں تجھے بے دلیل حسبی اللہ نعم الوکیل
حسبی اللہ نعم الوکیل

جامع کلمات کی پناہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ! مجھے بچھو نے کاٹ لیا ہے۔ فرمایا اگر تم شام کے وقت یہ کلمات کہہ لیتے تو تمہیں بچھو نہ کاٹتا۔

اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق

''میں ہر مخلوق کے شر سے اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ (مکمل و جامع کلمات) کی پناہ میں آتا ہوں۔'' (اخرجه مسلم فی الصحیح، کتاب الذکر والدعاء، باب فی التعوذ من سوء القضاء ودرک الشقاء وغیره، ۴/۲۰۸۱، الرقم: ۲۷۰۹)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ اپنے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو صبح و شام ان کلمات کے پڑھنے کی تعلیم دیتے تھے۔

اللھم بک اصبحنا وبک امسینا وبک نحیا وبک نموت والیک المصیر ۔ (یہ کلمات صبح کے وقت پڑھنے ہیں جن کا ترجمہ یہ ہے)

اے اللہ! تیرے فضل و کرم سے ہم نے صبح کی اور تیرے ہی فضل و کرم سے شام کی، تیری ہی عنایت و مہربانی سے زندہ ہیں اور تجھی پر اعتماد کرتے ہوئے دنیا سے آخرت کی طرف رخت سفر باندھیں گے اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔

اور جب شام ہو تو یہ کلمات پڑھے جائیں۔

اللھم بک امسینا وبک اصبحنا وبک نحیا وبک نموت والیک النشور ۔

اے اللہ! تیرے فضل و کرم سے ہی ہم نے شام کی اور تیرے ہی فضل و کرم سے صبح کی ہے اور تیری ہی عنایت و مہربانی سے زندہ ہیں اور تیری ہی طرف رخت سفر باندھیں گے اور تیری ہی طرف جمع کئے جائیں گے۔

(ترمذی، ۴/۳۱۷، ۵۰۶۸)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ جب سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنا دایاں ہاتھ رخسار مبارک کے نیچے رکھتے اور تین مرتبہ یہ الفاظ پڑھتے۔

اللهم قني عذابك يوم تبعث عبادك .

اے اللہ! مجھے اس دن عذاب سے بچانا جس دن تو اپنے بندوں کو اُٹھائے۔(ابو داؤد، ۴/۳۱۰، ۵۰۴۵)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

من قعد مقعد الم يذكر الله فيه كانت عليه من الله ترة ومن اضطجع مضجعا لا يذكر الله فيه كانت عليه من الله ترة .

جو شخص اپنے بیٹھنے کی جگہ سے اُٹھ گیا اور مجلس میں اللہ کا ذکر نہ کیا تو اللہ کی طرف سے اس پہ ندامت وارد ہوگی اور جو بستر پہ لیٹا مگر ذکر خدا نہ کیا تو اللہ کی طرف سے اسے بھی ندامت ہوگی۔(ابو داؤد، ۴/۲۶۴ رقم: ۴۸۵۶)

مالکِ ارض و سما فرمانِ راحت بھیج دے
آسمانوں سے زمیں پر اپنی برکت بھیج دے

کثرتِ غم میں ذرا سا سکھ ادھوری سی خوشی
آدمی دوزخ میں ہے، تھوڑی سی جنت بھیج دے

اے خدا! بادل ترے قاصد، ہوا تیری سفیر
تو کسی اچھے سے موسم کی بشارت بھیج دے

اپنی صبحوں کو صباحت بخشنے والے کریم!
ہم پہ بھی اپنے اجالوں کی سفارت بھیج دے!

اب نہیں ہو گا، رسولانِ محبت کا ظہور
کبریا اپنے رسولوں کی محبت بھیج دے

زخمِ دل پر ہاتھ رکھ کر زندگی جب مسکرائے
اپنے سارے رنگ، اپنی سب لطافت بھیج دے

(عاصی کرنالی)

ہدایت، شکر، قلب سلیم اور ثابت قدمی کی دعا

عن شداد بن اوس رضی الله تعالیٰ عنه قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلمنا ان نقول: اللهم، انى اسألك الثبات فى الامر، واسألك عزيمة الرشد، واسألك شكر نعمتك، وحسن عبادتك، واسألك لسانا صادقا، وقلبا سليما، واعوذبك من شرما تعلم، واسألك من خير ما تعلم، واستغفرك مما تعلم انك انت علام الغيوب .

''حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ ہمیں یہ کلمات سکھایا کرتے تھے کہ ہم یوں کہا کریں: (اللهم، انى اسألك الثبات فى الامر، واسألك عزيمة الرشد، واسألك شكر نعمتك، وحسن عبادتك، واسألك لسانا صادقا، وقلبا سليما، واعوذبك من شرما تعلم، واسألك من خير ما تعلم، واستغفرك مما تعلم انك انت علام الغيوب) (اے اللہ! میں تجھ سے ہر کام میں ثابت قدمی، ہدایت میں پختگی، نعمت پر شکر ادا کرنے کی توفیق، حسنِ عبادت، سچی زبان اور قلب سلیم کا سوال کرتا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوں اور ہر اس شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں جسے تو جانتا ہے اور ہر اس خیر کا طالب ہوں جو تیرے علم میں ہے اور ہر اس گناہ سے تیری بخشش چاہتا ہوں جسے تو جانتا ہے۔ بے شک تو ہر چھپی بات کا خوب جاننے والا ہے)۔'' (اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الدعوات، باب: (۲۳)، ۵/۴۷۶، الرقم: ۳۴۰۷، والنسائی فی السنن، کتاب السهو، باب نوع آخر من الدعاء، ۳/۵۴، الرقم: ۱۳۰۴، واحمد بن حنبل فی المسند، ۴/۱۲۵، الرقم: ۱۷۱۴۳، وابن ابی شیبة فی المصنف، ۶/۴۶، الرقم: ۲۹۳۵۸، وابن حبان فی الصحیح، ۳/۲۱۵، الرقم: ۹۳۵)

کہیں غم کے کہیں راحت کے جلوے
ہر سو ہیں تیری قدرت کے جلوے

جدھر اُٹھتی ہیں آنکھیں دیکھتا ہوں
مرے مولا تری رحمت کے جلوے

کہیں کثرت سے وحدت ہے نمایاں
کہیں وحدت میں ہیں کثرت کے جلوے

یہ کوہ و دشت یہ صحرا یہ گلشن
ہیں ان سب میں تری عظمت کے جلوے

یہ گرم و سرد و خشک و تر خدایا
ہیں سب موسم تری حکمت کے جلوے

دھنک کے رنگ یا حسنِ شفق ہو
ہیں مولا سب تری صنعت کے جلوے

سخن کیا سارا عالم دیکھتا ہے
تیری شوکت تری حشمت کے جلوے

(سجاد سخن)

جو شخص دن کا آغاز نیکی سے کرتا ہے

☆ حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

من استفتح اول نهاره بخير وختمه بخير قال الله تعالىٰ لملائكته لا تكتبوا عليه ما بين ذلك من الذنوب .

جب کوئی شخص اپنے دن کا آغاز نیکی سے کرتا ہے اور اس کا اختتام بھی نیکی کے ساتھ کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے اس کے (صبح وشام کے) درمیان والے گناہ نہ لکھو۔ (اخرجه البیهقی فی شعب الایمان ۵/۳۹۱، الرقم: ۷۰۵۲، والمقدسی فی الاحادیث المختارة، ۹/۸۲، الرقم: ۶۵)

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص صبح وشام کے وقت تین مرتبہ یہ کلمات کہے۔

اللهم انی اصبحت منك فی نعمة وعافية وسترفا تمم نعمتك علی وعافيتك وسترك فی الدنيا والاخرة .

اے اللہ میں نے تیری طرف سے نعمت عافیت اور پردہ پوشی میں صبح کی، پس تو مجھ پر دنیا وآخرت میں اپنی نعمت عافیت اور پردہ پوشی پوری فرما۔ کان حقا علی اللہ تعالیٰ ان یتم علیه اللہ تعالیٰ اس پر (یہ نعمتیں) ضرور پوری فرماتا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے۔(اخرجہ النسائی فی عمل الیلۃ والیوم، ۱/۵۲، الرقم ۵۵، والنووی فی الاذکار من کلام سید الابرار، ۷۹)

قدرت نے کیا رنگ جمائے
گلشن گلشن پھول کھلائے
تاروں کی محفل بھی سجائی
اس میں کی خود جلوہ نمائی
سورج چاند کی عظمت دیکھو
ان میں خدا کی حکمت دیکھو
ہم مخلوق ہیں وہ ہے خالق
جو سب دُنیا کا ہے رازق
وہ ہے پالن ہار ہمارا
ہم پر لازم شکر ہے اُس کا
دین کی دولت اُس نے دی ہے
خاص عنایت ہم پہ کی ہے
اس نے ہم کو نور دیا ہے
نور کے ساتھ سُرور دیا ہے

(سرور بجنوری)

ہر خیر کا سوال اور ہر شر سے پناہ

عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یدعو: اللھم احفظنی بالاسلام قائما، واحفظنی بالاسلام قاعدا، واحفظنی بالاسلام راقدا، ولا تشمت بی عدوا حاسدًا، واللھم، انی اسألک من کل خیر خزائنہ بیدک، واعوذبک من کل شر خزائنہ بیدک۔

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے: (اللھم احفظنی بالاسلام قائما، واحفظنی بالاسلام قاعدا، واحفظنی بالاسلام راقدا، ولا تشمت بی عدوا حاسدًا، واللھم، انی اسألک من کل خیر خزائنہ بیدک، واعوذبک من کل شر خزائنہ بیدک) (اے اللہ! کھڑے، بیٹھے اور لیٹے (ہر حال میں) مجھے اسلام پر قائم رکھ، اور میری مصیبت پر میری حاسد دشمن کو خوش نہ کر اور اے اللہ! میں تجھ سے تمام خوبیاں اور بھلائیاں مانگتا ہوں جن کے خزانے تیرے ہاتھ میں ہیں اور میں تمام برائیوں سے تیری پناہ لیتا ہوں جن کے خزانے تیرے ہاتھ میں ہیں)۔'' (اخرجہ الحاکم فی المستدرک، کتاب الدعاء، والتکبیر والتھلیل والتسبیح والذکر، ۱/۷۰۶، الرقم: ۱۹۲۴، وابن حبان عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فی الصحیح، ۳/۲۱۴، الرقم: ۹۳۴، وابن ابی عاصم فی السنۃ، ۱/۱۶۶، الرقم: ۳۷۷، وابن فضیل فی الدعاء، ۱/۲۴۶، الرقم: ۷۵، والطبرانی فی الدعاء، ۱/۴۲۶، الرقم: ۱۴۴۵)

☆ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اللھم، انفعنی بما علمتنی وعلمنی ما ینفعنی وزدنی علما الحمد للہ علی کل حال واعوذ باللہ من حال اھل النار

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے یہ دعا فرمائی: (اللھم، انفعني بما علمتني وعلمني ما ينفعني وزدني علما الحمد لله على كل حال واعوذ بالله من حال اهل النار) (یا اللہ! مجھے جو علم تو نے عطا فرمایا ہے اسے میرے لئے نفع بخش بنا دے اور مجھے (مزید) نفع بخش علم عطا فرما اور میرے علم میں اضافہ فرما۔ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اور میں اہلِ دوزخ کے حال سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں)۔‘‘ (اخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب في العفو والعافية، ۵/۵۷۸، الرقم: ۳۵۹۹، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب الانتفاع بالعلم والعمل به، ۱/۹۲، الرقم: ۲۵۱، وايضاً في كتاب الدعاء، باب دعاء رسول الله صلى الله عليه وسلم، ۲/۱۲۶۰، الرقم: ۳۸۳۳)

ذات والا تیری بے نیاز — جس کو چاہے کرے سرفراز
تجھ کو کہتے ہیں بندہ نواز — ملک تیری کثیر و قلیل

حسبي الله ونعم الوكيل

شہادت کی موت اور فرشتوں کا درود

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص اعوذ بالله السميع العليم من الشيطن الرجيم۔ تین مرتبہ اور سورۃ حشر (پارہ نمبر ۲۸) کی آخری آیات طیبات تین مرتبہ پڑھ لیتا ہے۔

و كل الله به سبعين الف ملك يصلون عليه حتى يمسى وان مات في ذلك اليوم مات شهيدا۔

اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتوں کی ڈیوٹی لگا دیتا ہے جو شام تک اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور اگر وہ شخص اس دن مر جائے تو شہید ہوگا۔ ومن قالها حين يمسى كان بتلك المنزلة اور جو شخص شام کے وقت پڑھے اس کا بھی یہی مرتبہ ہے۔ (ترمذی، ۲۲، ۵/۱۵۷، ۲۹۲۲)

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: جب دو محافظ (فرشتے) اللہ تعالیٰ کی طرف رات یا دن کے عمل پہنچاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ شروع و آخر میں نیکی لکھی ہوئی ہے تو وہ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے: اشهدكم اني قد غفرت لعبد ما بين طرفي الصحيفة

گواہ ہو جاؤ میں نے اپنے بندے کے وہ تمام گناہ معاف کر دیے ہیں جو اس صحیفہ کے دونوں کناروں کے درمیان ہیں۔ (ترمذی، ۹، ۳/۳۱۰، ۹۸۱)

صحت ایمان اور اخلاق حسنہ کی دعا

عن ابي هريرة رضى الله تعالىٰ عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اوصى سلمان الخير قال: ان نبي الله عليه السلام يريد ان يمنحك كلمات تسالهن الرحمٰن ترغب اليه فيهن وتدعو بهن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بالليل والنهار قال: اللهم انی اسألك صحة ايمان وايمانا فی خلق حسن ونجاحا يتبعه فلاح، يعنی ورحمة منك وعافيه ومغفرة منك ورضوانا۔

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ کو بھلائی کی وصیت کی اور فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کا نبی چاہتا ہے کہ تجھے ایسے کلمات عطا فرمائے جن کا تو رحمان سے سوال کرے گا، اور ان کے بارے میں تو اللہ تعالیٰ کی رغبت اختیار کرے گا اور ان کے ذریعے تو دن رات دعا مانگے گا۔ پھر آپ ﷺ نے دعا (ان الفاظ میں) بیان فرمائی: (اللهم انی اسألك صحة ايمان وايمانا فی خلق حسن ونجاحا يتبعه فلاح، يعنی ورحمة منك وعافيه ومغفرة منك ورضوانا) (اے اللہ! میں تجھ سے ایمان کی صحت، اچھے اخلاق میں ایمان اور ایسی کامیابی کا سوال کرتا ہوں جس کے بعد فلاح عافیت اور تیری مغفرت اور خوشنودی ہے)۔‘‘ (اخرجه احمد بن حنبل فی المسند، ۲/۳۲۱، الرقم: ۸۲۵۵، والنسائی فی السنن الکبری، ۶/۹، ۱۴۶، الرقم: ۹۸۴۹، ۱۰۴۰۴، وابن راهويه فی المسند، ۱/۳۳۶، الرقم: ۳۲۷، والطبرانی فی المعجم الاوسط، ۹/۱۳۲، الرقم: ۹۳۳۳، والحاکم فی المستدرک، ۱/۷۰۴، الرقم: ۱۹۱۹)

☆ عن علی رضی الله تعالیٰ عنه قال: علمنی رسول الله صلی الله عليه وسلم قل: اللهم افتح مسامع قلبی لذکرك، وارزقنی طاعتك، وطاعة رسولك، وعملا بکتابك۔

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے (یہ) دعا سکھائی۔ (اللهم، افتح مسامع قلبی لذکرك، وارزقنی طاعتك، وطاعة رسولك، وعملا بکتابك) (اے اللہ! اپنے ذکر کے لئے میرے دل کے کان کھول دے اور مجھے اپنی اور اپنے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اور اپنی کتاب پر عمل کی توفیق عطا فرما)۔‘‘ (اخرجه الطبرانی فی المعجم الاوسط، ۲/۷۲، الرقم: ۱۲۸۶، وايضاً، ۵/۲۸۹، الرقم: ۵۴۰۱، وايضاً فی الدعاء، ۱/۴۲۸، الرقم: ۱۴۵۱، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ۱۰/۱۸۲)

تیرے قبضے میں ہے کائنات تیری تابع حیات وممات
مجھ کو رہتی ہے فکر نجات کوئی بن جائے ایسی سبیل

حسبی الله ونعم الوکيل

حدیث کی صحت پہ یقین کامل

حضرت ابان بن عثمان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: جو روزانہ صبح وشام یہ (مندرجہ ذیل) کلمات تین مرتبہ کہے اسے کوئی چیز ضرر نہیں دے گی۔

بسم الله الذی لا يضر مع اسمه شیء فی الارض ولا فی السمآء وهو السميع العليم۔

(اس اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ جس کے نام کی برکت سے زمین وآسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی اور وہ خوب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سننے والا اور اچھی طرح جاننے والا ہے۔)

اس حدیث میں ہے کہ خود حضرت ابان پہ فالج کا حملہ ہو گیا تو ایک شخص ان کی طرف (حیرت سے) دیکھنے لگا (مطلب اس کے دیکھنے کا یہ تھا کہ آپ ہی نے تو یہ دعا روایت کی ہے کہ جس میں ہے یہ دعا پڑھنے والا ہر قسم کے ضرر سے محفوظ رہتا ہے پھر آپ کو یہ فالج کا اٹیک کیسے ہو گیا۔ آپ نے مومنانہ فراست سے اس کا خیال بھانپ لیا اور فرمایا:

ما تنظر ان الحديث كما حدثتك ولكني لم اقله يومئذ ليمضي الله علي قدره .

کیا دیکھتا ہے؟ حدیث اسی طرح ہے جس طرح میں نے بیان کی ہے لیکن اس (فالج کے حملے کے) دن (میں نے یہ دعا) نہیں پڑھی تھی تا کہ اللہ تعالیٰ مجھ پہ اپنی تقدیر پوری فرمالے۔ (ترمذی ۵/۴۶۵، ۳۳۸۸، ابوداؤد، ۴/۳۲۳، ۵۰۸۰، ابن ماجہ، ۲/۱۲۷۳، ۳۸۶۹)

نظر کے پردے میں سوزِ نہاں بھی تیرا ہے
مکاں اک اور درونِ مکاں بھی تیرا ہے
یہ بوئے گل بھی تری گلستاں بھی تیرا ہے
جہاں بھی تیرا ہے کارِ جہاں بھی تیرا ہے
میں کیوں نہ چاہوں غم دو جہاں کا تجھ سے علاج
دیا ہوا یہ غم دو جہاں بھی تیرا ہے
میں ناز کیا کروں اپنے تجودِ پیہم پر
مجھے نصیب مگر آستاں بھی تیرا ہے
یہ دیکھنا ہے کہ اُن میں سے کیا عطا ہو مجھے
دیارِ حزن بھی دارالاماں بھی تیرا ہے
پناہ بھی میری بخشش بھی منحصر تجھ پر
یہاں بھی تیرا سہارا وہاں بھی تیرا ہے
وقار اثاثۂ لفظ و بیاں پہ کرتا ہے ناز
مگر اثاثۂ لفظ و بیاں بھی تیرا ہے

(وقار مانوی)

مجھے ایسی حدیث سنائیں جو آپ نے بلا واسطہ آقا علیہ السلام سے سنی ہو

حضرت ابو سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حمص کی مسجد میں تھے کہ ایک شخص ان کے پاس سے گذرا (جس کے بارے میں لوگوں نے کہا۔ **هذا خدم النبي صلى الله عليه وسلم** ۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم ہیں وہ ان کی طرف (ذوق وشوق سے) کھڑے ہوئے اور عرض کی: **حدثني بحديث سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يتداوله بينك وبينه الرجال** ۔ مجھے ایسے حدیث سنائیے جو آپ نے حضور ﷺ سے براہِ رست، بلا واسطہ خود (بہ نفسِ نفیس) سنی ہو کہ حضور علیہ السلام اور آپ کے درمیان لوگوں کا واسطہ نہ ہو، انہوں نے فرمایا:

سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول . من قال اذا اصبح و اذا امسى رضينا بالله ربا وبالاسلام دينا وبمحمد رسولا كان حق على الله ان يرضيه .

میں نے خود بہ نفسِ نفیس نبی اکرم ﷺ سے بغیر کسی واسطے کے سنا، آپ نے ارشاد فرمایا: جس نے صبح وشام یہ (مندرجہ بالا) کلمات پڑھ لئے تو اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ کرم پہ لازم کر لیتا ہے کہ اس کو راضی کرے۔ (کلمات کا ترجمہ یہ ہے) میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر، اور محمد مصطفیٰ ﷺ کے رسول ہونے پہ راضی ہوں

(ترمذی، ۴۶۵/۵، ۳۳۸۹)

☆ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص صبح وشام سات مرتبہ یہ (مندرجہ ذیل) کلمات پڑھتا ہے تو (اللہ تعالیٰ) اس کے لئے کافی ہو جاتا ہے (کلمات یہ ہیں)

حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم

مجھے اللہ ہی کافی ہے، اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔

(ابو داؤد، ۳۲۱/۴، ۵۰۸۱)

☆ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا استکثروا من الباقیات الصالحات۔ باقی رہنے والی نیکیاں زیادہ سے زیادہ جمع کرو۔ عرض کیا گیا حضور اس سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ، سبحان اللہ، الحمد للہ اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہنا۔ (صحیح ابن حبان، ۱۲۱/۳، رقم ۸۴۰، مسند احمد، ۷۵/۳، رقم ۱۱۷۳۱)

میرا اللہ خدائے برتر ہے
کوئی ثانی نہ اُس کا ہمسر ہے
اُس نے پیدا کیا ہر اک شے کو
ماہ و خورشید بحر یا بر ہے
ہر کسی کو ہے رزق پہنچاتا
چاہے بہتر ہے یا وہ کمتر ہے
انبیاء بھیج کر یہ دی ہے تمیز
کس کو کہتے ہیں خیر کیا شر ہے
اس کے پیشِ نگاہ ہے ہر پل
ہے عیاں کوئی شے کہ مضمر ہے
اب سے انصاف ہر کوئی پائے
ہے وہ مفلس کہ صاحبِ زر ہے
ہے رحیم و کریم وہ ایسا
جس کی رحمت کا ہاتھ سب پر ہے
دو جہاں اُس کے تابعِ فرماں
احکم الحاکمین ہے وہ داور ہے
بخش دے وہ خطا چھپائے عیب
اس کی بخشش بیاں سے باہر ہے
اس کا وہ ہے نہ جس کا ہو کوئی
وہ تو ہر بے نوا کا یاور ہے
اس نے مجھ پر کرم کی بارش کی
آنکھ جب بھی مری ہوئی تر ہے
تیرا ناصر خدا ہے جب الیاسؔ
تجھ کو اعدا کا کس لئے ڈر ہے

(محمد الیاس)

بوڑھوں اور کمزوروں کے لئے

عن ام ھانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنھا قالت: مر بی ذات یوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت: یا رسول اللہ، انی قد کبرت وضعفت او کما قالت۔ فمرنی بعمل اعملہ وانا جالسۃ۔ قال:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سبحي الله مائة تسبيحة فانها تعدل لك مائة رقبة تعتقينها من ولد اسماعيل واحمدي الله مائة تحميدة تعدل لك مائة فرس مسرجة ملجمة تحملين عليها في سبيل الله وكبّري الله مائة تكبيرة فانها تعدل لك مائة بدنة مقلدة متقبلة وهللي الله مائة تهليلة، قال ابن خلف: احسبه قال: تملأ ما بين السماء والارض، ولا يرفع يومئذ لا حد عمل الا ان ياتي بمثل ما اتيت به

''حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ میرے پاس سے گزرے تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں بوڑھی اور کمزور ہوگئی ہوں یا اسی طرح کا کوئی لفظ کہا۔ آپ ﷺ مجھے ایسا عمل بتائیں جسے میں بیٹھ کر کرتی رہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو ایک سو دفعہ سبحان اللہ کہہ، یہ تیرے لئے اولادِ اسماعیل میں سے ایک سو غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا۔ ایک سو دفعہ الحمد للہ کہہ، یہ تیرے لئے ایک سو کاٹھی اور لگام والے گھوڑوں کے برابر ہوگا جنہیں تو اللہ کی راہ میں سواری کے لئے دے گی اور ایک سو دفعہ اللہ اکبر کہہ یہ تیرے لئے ایک سو قربانی کے اونٹ دینے کے برابر ہوگا جو پٹے والے اور اللہ کے ہاں مقبول بھی ہوں اور ایک سو دفعہ لا الٰہ الا اللہ کہہ۔ ابن خلف کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ آسمان وزمین کے خلاء کو بھر دے گا اور تجھ سے بڑھ کر کسی شخص کے عمل آسمان کی طرف نہیں اٹھیں گے، سوائے اُس کے جو تجھ جیسا عمل کرے۔'' (اخرجه النسائي في السنن الكبرى، ٢١١/٦، الرقم: ١٠٦٨٠، وفي عمل اليوم والليلة، ٣٨٦/١، الرقم: ٨٤٣، واحمد بن حنبل في المسند، ٣٤٤/٦، الرقم: ٢٦٩٥٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٤١٤/٢٤، الرقم: ١٠٠٨)

☆ عن النعمان بن بشير قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ان مما تذكرون من جلال الله التسبيح والتهليل والتحميد ينعطفن حول العرش لهن دوي كدوي النحل تذكرُ بصاحبها اما يحب احدكم ان يكون له او لا يزال له من يذكر به .

''حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خدائے ذوالجلال کا تسبیح، تہلیل اور تحمید کی صورت میں تم جو ذکر کرتے ہو وہ عرش کے پاس گھومتا رہتا ہے۔ ان میں سے ہر ایک سے شہد کی مکھیوں کی طرح آواز نکلتی ہے، وہ اللہ کی بارگاہ میں اپنے ذاکر کا ذکر کرتا رہتا ہے، کیا تم میں سے ہر کوئی یہ پسند نہیں کرتا کہ کوئی اسے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتا رہے۔'' (اخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الادب، باب: فضل التسبيح، ١٢٥٢/٢، الرقم: ٣٨٠٩، وابن ابي شيبة في المصنف، ٥٤/٦، الرقم: ٢٩٤١٥، والبزار في المسند، ١٩٩/٨، الرقم: ٣٢٣٦، والحاكم في المستدرك، ٦٧٨/١، الرقم: ١٨٤١، وابو نعيم في حلية الاولياء، ٢٦٩/٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢٨١/٢، الرقم: ٢٣٠٦)

مرا خدا رحیم ہے کریم ہے قدیر ہے
اسی کے جود و فضل کی ہر ایک میں لکیر ہے
اگر ہو قسمت رسا اگر ہو بارشِ کرم
غریب اک رئیس ہے فقیر اک امیر ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مرے خدا کی ذات پہ یقیں وہی نہ لا سکا
جو ملحدانہ سوچ کا منافقت اسیر ہے
نجات کی سبیل ہے اسی کی مدحت و ثنا
حفیظ ہے وکیل ہے غفور ہے بشیر ہے
تری خبر ملی ہمیں ادھر لب رسول سے
ادھر ترے وجود پر گواہ خود ضمیر ہے
امیر اور غریب کا ترے سوا کوئی نہیں
سوال عاجزی فقط عنایتِ کثیر ہے
(انور ظہوری)

حضرت نوح علیہ السلام کی اپنے بیٹے کو وصیت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

الا اخبر کم بو صیة نوح ابنه، کیا میں تمہیں حضرت نوح علیہ السلام کی اپنے بیٹے کو وصیت نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام نے عرض کی ضرور بتائیں یارسول اللہ! فرمایا: فقال لا بنه یا بنی انی اوصیك باثنین وانهاك عن اثنین اے میرے پیارے بیٹے میں تمہیں دو کاموں کا حکم دیتا ہوں۔

(۱) او صیك بقول لا اله الا الله فانها لو وضعت فی کفة ووضعت السماوات والارض فی کفة لرجحت بهن ۔ میں تمہیں لا الہ الا اللہ کے ذکر کی وصیت کرتا ہوں، کیونکہ یہ کلمہ اگر ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور آسمان وزمین دوسرے پلڑے میں رکھ دیے جائیں، تو ان الفاظ والا پلڑا بھاری ہو جائے گا۔

(۲) ولو کانت حلقة لقصمتهن حتی تخلص الی الله اور اگر زمین وآسمان دائرے کی طرح بھی ہوں تو یہ کلمہ انہیں چیرتا ہوا سیدھا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچ جائے۔ اس کے بعد پوری حدیث ذکر کی۔ (مسند احمد ۲/۱۶۹، ۶۵۸۳)

دونوں جہاں کا مالک کل بے مثال ہے
اس کا شریک ہو کوئی کس کی مجال ہے
آئینہ گر کی یہ بھی تو حد کمال ہے
رقصاں ہر آئینے میں اُسی کا جمال ہے
جلوہ وہ طور پر ہو یا عرشِ علیٰ پہ ہو
اس کا جلال ہے کہیں اس کا جمال ہے
تخلیقِ آدمی کی ہے شہکار کبریا
ہر ذرّہ حیات عدیم المثال ہے
فانی ہر ایک سے ہے جہانِ حیات کی
اک نام ذوالجلال ہے جو لازوال ہے
لکھی ہے جب سے حمد خدائے کریم کی
رحمت سے اُس کی یہ دل مضطر نہال ہے
احساسِ معصیت سے پشیماں ہوں میں جمیل
ماتھے پہ میرے جو عرقِ انفعال ہے
(جمیل عظیم)

تمام معاملات میں احسن انجام کی دعا

عن بسر بن ارطاة القرشی رضی الله تعالیٰ عنه یقول: سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یدعو: اللهم، احسن عاقبتنا فی الامور کلها واجرنا من خزی الدنیا وعذاب الآخرة۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

’’حضرت بسر بن ارطاۃ القرشی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو (یہ) دعا فرماتے سُنا:
(اللھم، احسن عاقبتنا فی الامور کلھا واجرنا من خزی الدنیا وعذاب الآخرۃ) (اے اللہ! ہمارے تمام معاملات کا انجام احسن طریقے سے فرما، اور ہمیں دنیا کی ندامت اور آخرت کے عذاب سے بچا)۔‘‘ (اخرجہ احمد بن حنبل فی المسند، ۴/۱۸۱، الرقم: ۱۷۶۶۵، وابن حبان فی الصحیح، ۳/۲۲۹، الرقم: ۹۴۹، وابن ابی عاصم فی الآحاد والمثانی، ۲/۱۳۹، الرقم: ۸۵۹، والحاکم فی المستدرک ۳/۶۸۳، الرقم: ۶۵۰۸، والطبرانی فی المعجم الکبیر، ۲/۳۳، الرقم: ۱۱۹۸، وایضاً فی الدعاء، ۱/۴۲۴، الرقم: ۱۴۳۶)

☆ عن النواس بن سمعان الکلابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: ما من قلب الابین اصبعین من اصابع الرحمٰن ان شاء اقامہ وان شاء ازاغہ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: یا مثبت القلوب، ثبت قلوبنا علی دینک قال: والمیزان بیدا لرحمان یرفع اقواماً ویخفض آخرین الی یوم القیامۃ۔

’’حضرت نواس بن سمعان الکلابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: ہر (شخص کا) دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے بیچ میں ہے، خواہ وہ اسے سیدھا رکھے خواہ وہ اسے ٹیڑھا کردے اور حضور نبی اکرم ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے: (یا مثبت القلوب، ثبت قلوبنا علی دینک) (اے دلوں کے قائم رکھنے والے! ہمارے دلوں کو بھی اپنے دین پر قائم رکھ۔) اور فرمایا: میزان اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، وہ کچھ قوموں کو (ان کے اچھے اعمال کے باعث) عروج عطا فرماتا ہے اور کچھ اقوام کو (ان کے ناپسندیدہ اعمال کے باعث) قیامت تک پست فرماتا رہے گا۔‘‘ (اخرجہ ابن ماجہ فی السنن، المقدمۃ، باب فیما انکرت الجھمیۃ، ۱/۷۲، الرقم: ۱۹۹، والنسائی فی السنن الکبری، ۴/۴۱۴، الرقم: ۷۷۳۸، واحمد بن حنبل فی المسند، ۴/۱۸۲، الرقم: ۱۷۶۶۷، وابن حبان فی الصحیح، ۳/۲۲۲، الرقم: ۹۴۳، وعبد الرزاق فی المصنف، ۱۰/۴۲، الرقم: ۱۹۶۴۶، والحاکم فی المستدرک، ۴/۳۵۷، الرقم: ۷۹۰۷، والکنانی فی مصباح الزجاجۃ، ۱/۲۷، الرقم: ۶۹)

☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ایک شخص کو یہ الفاظ پڑھتے ہوئے سُنا: یا ذاالجلال والاکرام' تو فرمایا استجیب لک فسل۔ تیری دعا قبول ہوگی اب مانگ لے (جو بھی مانگ سکتا ہے)۔

(ترمذی، ۵/۵۴۱، ۳۵۲۷)

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور ﷺ مریض کے لئے فرمایا کرتے تھے:

بسم اللہ تربۃ ارضنا وریقۃ بعضنا یشفٰی سقیمنا باذن ربنا۔

اللہ کے نام سے شفا طلب کر رہا ہوں، ہماری زمین کی مٹی اور ہم میں سے بعض کا لعاب اللہ کے حکم سے ہمارے مریض کو شفا دیتا ہے۔ (بخاری ۵/۲۱۶۸، ۵۴۱۴، مسلم، ۴/۱۷۲۴، ۲۱۹۴)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کر عطا مجھ کو قلب سلیم — بخش زاد رہ مستقیم
سرد ہو جائے نار جحیم — بہر نام حبیب وخلیل

حسبی اللہ ونعم الوکیل

یا اللہ! ہمیں ہدایت والے بنادے

عن عمار بن ياسر رضي الله تعالىٰ عنهما قال: كان النبي صلى الله عليه وسلم يدعو: اللهم، بعلمك الغيب، وقدرتك على الخلق، احيني ما علمت الحياة خيرا لى، وتوفني اذا علمت الوفاة خيرالى، واسألك خشيتك في الغيب والشهادة وكلمة الاخلاص في الرضا والغيب، واسألك نعيما لا ينفد، وقرة عين لا تنقطع، واسألك الرضاء بالقضاء، وبرد العيش بعد الموت، ولذة النظر الى وجهك، والشوق الى لقائك، واعوذبك من ضراء مضرة وفتنة مضلة، اللهم، زينا بزينة الايمان واجعلنا هداة مهتدين.

''حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے: (اللهم، بعلمك الغيب، وقدرتك على الخلق، احيني ما علمت الحياة خيرا لى، وتوفني اذا علمت الوفاة خيرالى، واسألك خشيتك في الغيب والشهادة وكلمة الاخلاص في الرضا والغيب، واسألك نعيما لا ينفد، وقرة عين لا تنقطع، واسألك الرضاء بالقضاء، وبرد العيش بعد الموت، ولذة النظر الى وجهك، والشوق الى لقائك، واعوذبك من ضراء مضرة وفتنة مضلة، اللهم، زينا بزينة الايمان واجعلنا هداة مهتدين) (اے اللہ! اپنے علم غیب، اور مخلوق پر اپنی قدرت کے واسطے، مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک تو جانتا ہے کہ زندگی میرے لئے بہتر ہے، اور مجھے موت عطا کر جب تو جانے کہ موت میرے حق میں بہتر ہے۔ میں حاضر وغیب میں تجھ سے تیری خشیت، رضا وغضب میں کلمۂ اخلاص کا سوال کرتا ہوں۔ میں تجھ سے ایسی نعمت کا سوال کرتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہو، اور آنکھ کی ٹھنڈک کا سوال کرتا ہوں جو کبھی بھی منقطع نہ ہو اور تیرے فیصلے پر رضا کا سوال کرتا ہوں اور موت کے بعد پرسکون زندگی کا، اور تیرے دیدار کی لذت کا اور تیری ملاقات کے اشتیاق کا سوال کرتا ہوں، اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں، ہر نقصان دہ مصیبت اور ہر گمراہ کن فتنہ سے، اے اللہ ہمیں ایمان کی زینت سے مزین کر اور ہمیں ہدایت دینے والے اور ہدایت یافتہ بنا۔ (اخرجه النسائي في السنن، كتاب السهو، باب نوع آخر، ۵۵/۳، الرقم: ۱۳۰۶، وايضاً في السنن الكبرى، ۳۸۸/۱، الرقم: ۱۲۲۹، وابن حبان في الصحيح، ۳۰۴/۵، الرقم: ۱۹۷۱، وعبد الرزاق في المصنف، ۴۴۲/۱۰، الرقم: ۱۹۶۴۷، وابن ابي شيبة في المصنف، ۴۴/۶، الرقم: ۲۹۳۴۶، وابن ابي عاصم في الآحاد والمثاني، ۲۱۰/۱، الرقم: ۲۷۶، والحاكم في المستدرك، ۷۰۵/۱، الرقم: ۱۹۲۳).

خلق فانی ہے تو لازوال — بے بدل شان جاہ وجلال

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چھین لے خواہ اولاد ومال ہے کسے جرات قال وقیل

حسبی اللہ ونعم الوکیل

ہم نے اور اللہ کے ملک نے صبح وشام کی

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ شام کے وقت یہ کلمات پڑھا کرتے:

امسينا وامسى الملك لله والحمد لله ولا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير اللهم انى اسئلك من خير هذه الليلة وخير ما فيها واعوذبك من شرها وشرما فيها اللهم انى اعوذبك من الكسل والهرم وسوء الكبر وفتنة الدنيا وعذاب القبر ۔

''ہم نے شام پائی اور اللہ کے ملک نے شام پائی سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں، اس اکیلے کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، ملک بھی اسی کا ہے حمد بھی اسی کے لئے ہے اور وہی ہر چیز پہ قادر ہے، یا اللہ! میں تجھ سے اس رات کی اور جو اس رات میں ہے اس کی بھلائی مانگتا ہوں اور اس رات کی اور جو اس میں شر ہے اس سے تیری پناہ میں آتا ہوں، الٰہی! میں سستی، بڑھاپے، زیادتی عمر، دنیا کے فتنوں اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ لیتا ہوں۔''

☆ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

جب حضور ﷺ صبح کرتے امسينا وامسى کی جگہ یہ الفاظ پڑھتے اصبحنا واصبح الملك لله ۔ہم نے اور اللہ کے ملک نے صبح کی...... اور ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں رب انى اعوذبك من عذاب فى النار وعذاب فى القبر ۔یا اللہ! آگ میں عذاب اور قبر میں عذاب سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ باقی تمام الفاظ وہی ہیں جو شام کی دعا میں گذرے۔ (رواہ مسلم، مشکوۃ باب ما يقول عند الصباح والمساء والمنام)

ایک اور روایت میں سوء الكبر کے بعد والکفر اور تیسری روایت میں والكبر یعنی تکبر سے پناہ مانگتا ہوں کے الفاظ ہیں

(رواہ ابوداؤد والترمذی ولم یذکر من سوء الکفر)

دن کو منور شب کو فروزاں تو نہ کرے تو کون کرے
ہستی کو امکاں در امکاں تو نہ کرے تو کون کرے
مجبوروں پر لطفِ فروزاں تو نہ کرے تو کون کرے
بست کشادِ گردش دوراں تو نہ کرے تو کون کرے
تزئین وتہذیب گلستاں تو نہ کرے تو کون کرے
تکرار انعام بہاراں تو نہ کرے تو کون کرے
تظمِ سحاب و باد و باراں تو نہ کرے تو کون کرے
بے جانوں میں پھر پیدا جاں تو نہ کرے تو کون کرے
جعفر کی بخشش کا ساماں تو نہ کرے تو کون کرے
تو منان ہے اس پر احساں تو نہ کرے تو کون کرے

(جعفر بلوچ)

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں

عن زيد بن ارقم رضى الله تعالىٰ عنه قال: لا اقول لكم الا كما كان رسول الله صلى الله عليه

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وسلم يقول، كان يقول: اللهم، انى اعوذبك من العجز والكسل، والجبن والبخل، والهرم وعذاب القبر . اللهم، آت نفسي تقواها، وزكها انت خير من زكاها، انت وليها ومولاها . اللهم، انى اعوذبك من علم لا ينفع، ومن قلب لا يخشع، ومن نفس لا تشبع، ومن دعوة لا يستجاب لها .

''حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں تم سے صرف وہی کچھ بیان کرتا ہوں جو حضور نبی اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ ان الفاظ میں دعا کرتے تھے: (اللهم، انى اعوذبك من العجز والكسل، والجبن والبخل، والهرم وعذاب القبر . اللهم، آت نفسي تقواها، وزكها انت خير من زكاها، انت وليها ومولاها . اللهم، انى اعوذبك من علم لا ينفع، ومن قلب لا يخشع، ومن نفس لا تشبع، ومن دعوة لا يستجاب لها) (اے اللہ! میں عجز، سستی، بزدلی، بخل، بڑھاپے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میرے نفس کو تقوی عطا فرما، اسے پاک فرما دے، تو سب سے بہتر پاک فرمانے والا ہے اور تو ہی اس کا ولی اور مولیٰ ہے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس علم سے جو نفع نہ دے، اس دل سے جس میں (تیری) خشیت نہ ہو، اس نفس سے جو سیر نہ ہو اور اس دعا سے جو شرفِ قبولیت سے محروم ہو)۔'' (اخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب الذكر والدعاء، والتوبة والاستغفار، باب التعوذ من شر ما عمل ومن شر ما لم يعمل، ۲۰۸۸/۴، الرقم: ۲۷۲۲، والنسائی فی السنن، كتاب الاستعاذه، باب الاستعاذة من العجز، ۲۶۰/۸، الرقم: ۵۴۵۸، وايضاً فی السنن الكبرى، ۴۵۰/۴، الرقم: ۷۸۹۵، واحمد بن حنبل فی المسند، ۳۷۱/۴، الرقم: ۱۹۳۲۷، وايضاً فی الزهد/۲۸۷، وعبد بن حميد فی المسند، ۱۱۴/۱، الرقم: ۲۶۷، والطبرانی فی المعجم الكبير، ۲۰۱/۵، الرقم: ۵۰۸۵، والبيهقی فی المدخل الى السنن الكبرى، ۳۱۳/۱، الرقم: ۴۸۳)

☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام رات کو جب اپنے بستر پہ تشریف لاتے تو اپنا ہاتھ اپنے رخسا[ر] کے نیچے رکھتے پھر کہتے اللهم باسمك اموت واحى۔ الٰہی! میں تیرے نام کے ساتھ مروں اور جیوں اور جب بیدار ہوتے [تو] عرض کرتے۔ الحمد لله الذى احيا نا بعد ما اماتنا واليه النشور۔ اس اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں مرجانے کے بعد زند[ہ] فرمایا اور اس کی طرف اُٹھنا ہے۔ (رواه البخاری ومسلم . مشكوة)

تیری رحمت نے دی جب پناہ ہاتھ آئی حقیقت کی راہ
ہو گئی جب کرم کی نگاہ بن گئے بے خرد بھی عقیل

حسبی الله و نعم الوكيل

زندگی با اصول اچھی ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پہ جائے تو اپنے تہبند

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

داخل پلو سے بستر جھاڑے، اسے کیا معلوم کہ بستر پہ کیا چیز پڑی ہے پھر یوں کہے۔

باسمك ربي وضعت جنبي وبك ارفعه ان امسكت نفسي فارحمها وان ارسلتها فاحفظها بما تحفظ به عبادك الصالحين .

''اے اللہ! میں تیرے ہی نام پہ اپنا پہلو رکھ رہا ہوں اور تیرے ہی نام پہ اُٹھاؤں گا، اگر آج میری جان تو قبض کرے تو اس پر رحم فرمانا اور اگر واپس بھیجے تو اس کی حفاظت فرمانا اس چیز سے کہ جس سے اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔''

ایک روایت میں ہے''پھر اپنی داہنی کروٹ پہ لیٹ جاتے اور (مندرجہ بالا دعا) پڑھتے۔''اور ایک روایت میں یوں ہے کہ ''پھر اپنے کپڑے کے پلو سے تین بار بستر کو جھاڑے اور (مندرجہ بالا دعا میں فارحمها کی جگہ)فاغفرلها (پس اے اللہ اسے بخش دے) پڑھے۔'' (مشکوۃ)

نبی اکرم ﷺ اپنی امت پہ کس قدر مہربان ہیں کہ عموماً جو باتیں والدین بھی اپنی اولاد کو کم ہی بتاتے ہیں حضور علیہ السلام نے وہ بھی بتا دیں کہ بستر جھاڑ کر سویا کرو، جوتا ایسے پہنو، ایسے اتارو وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب امت کے ساتھ رحمت وشفقت کے نظارے ہیں یقیناً کوئی بندہ ان عادی کاموں کو بھی حضور علیہ السلام کا حکم سمجھ کر کرے گا تو ثواب کا حقدار ہو جائے گا۔

خدا سے جو بھی مانگو تم بنام مصطفیٰ مانگو ‍ ‍ ارے او مانگنے والو مدینے کی دعا مانگو
خدائی کے خزانے خود نبی تقسیم کرتے ہیں ‍ ‍ چلو تم بھی نیازی ان سے رحمت کی عطا مانگو

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں

عن عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنهما ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یکثر ان یدعو: اللهم، انی اسألك الصحة، والعفة، والامانة، وحسن الخلق، والرضا بالقدر .

''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ اکثر یہ دعا فرمایا کرتے تھے: (اللهم، انی اسألك الصحة، والعفة، والامانة، وحسن الخلق، والرضا بالقدر) (اے اللہ! میں تجھ سے صحت، عفت، امانت، حسن خلق اور راضی بہ تقدیر رہنے کا سوال کرتا ہوں)۔''

اس حدیث کو امام بخاری نے ''الادب المفرد'' میں، طبرانی اور بیہقی سے روایت کیا ہے اور امام ہیثمی نے فرمایا: اس کی سند میں عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم راوی ہے اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے اور دو سندوں میں سے ایک کے بقیہ رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

(اخرجه البخاری فی الادب المفرد، باب من دعا الله ان یحسن خلقه، ۱/۱۱۵، الرقم: ۳۰۷، والطبرانی فی الدعاء، ۱/۴۱۵، الرقم: ۱۴۰۶، والبیهقی فی شعب الایمان، ۶/۳۶۴، الرقم: ۸۵۴۰، واللالکائی فی اعتقاد اهل السنة، ۴/۶۵۲، الرقم: ۱۱۸۵، وابن السری فی الزهد، ۱/۲۵۶، الرقم: ۴۴۵، والدیلمی فی مسند الفردوس، ۱/۴۵۶،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الرقم: ۱۸۵۲، والخطيب البغدادی فی تاريخ بغداد، ۱۲/۱۲۱، الرقم: ۶۵۷۱، وابن عساکر فی تاريخ مدينة دمشق، ۶۵/۵۴، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ۱۰/۱۷۳)

اک تیرے امر کی ذوالفقار صورت خنجر آب دار
چھپ کے ہر سمت کرتی ہے وار سب زمانہ شہید وقتیل

حسبی اللہ ونعم الوکیل

فطرت (اسلام) پہ موت نصیب ہو

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو اپنی داہنی کروٹ پہ لیٹتے اور یہ کلمات پڑھتے:

اللهم اسلمت نفسی اليك ووجهت وجهی اليك وفوضت امری اليك والجات ظهری اليك رغبة ورهبة اليك لا ملجاء لا منجأ الا اليك امنت بكتابك الذی انزلت ونبيك الذی ارسالت ۔

''الٰہی! میں نے اپنی جان تیرے سپرد کی اور اپنا چہرہ تیری طرف متوجہ کیا اور اپنا کام تیرے سپرد کیا، تیرے کرم پر ٹیک لگائی تیری طرف رغبت کرتے ہوئے اور تجھی سے ڈرتے ہوئے۔ نہ کہیں پناہ ہے نہ رہائی سوائے تیری طرف کے۔ میں تیری اتاری ہوئی کتاب اور تیرے بھیجے ہوئے رسول پہ ایمان لایا۔''

حضور علیہ السلام نے فرمایا: من قالهن ثم مات تحت ليلته مات على الفطرة ۔ جو یہ کلمات کہہ لے پھر اسی رات مر جائے تو فطرت یعنی ایمان پر مرے گا۔ ایک روایت میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے ایک شخص کو فرمایا اے فلاں! جب تو اپنے بستر پہ جائے تو نماز کا سا وضو کرے پھر اپنی داہنی کروٹ پر لیٹے پھر اللهم اسلمت نفسی اليك سے لیکر ارسلت تک پڑھے، اگر اسی رات مر گیا تو فطرت (اسلام) پہ مرے گا اور اگر صبح پائے گا تو بھلائی حاصل کرے گا۔ (متفق عليه، مشكوة)

ایک روایت میں ہے کہ اس کلام کو اپنا آخری کلام بناؤ۔

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام جب اپنے بستر پہ تشریف لاتے تو اللہ کی بارگاہ میں یوں عرض کرتے

الحمد لله الذی اطعمنا وسقانا وكفانا واوانا فكم ممن لا كافی له ولا موی ۔

اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں کھلایا پلایا، بچایا اور ہمیں پناہ دی کیونکہ بہت وہ ہیں جنہیں نہ کوئی بچانے والا ہے اور نہ کوئی پناہ دینے والا (رواہ مسلم۔ مشکوٰۃ)

دے رہا ہے جو بے دعا مانگے مانگنے والا اس سے کیا مانگے
تخت مانگے نہ بوریا مانگے بندہ اللہ کی رضا مانگے
جو گنہ گار ہو وہ کیا مانگے رحمت و فضلِ کبریا مانگے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دردِ دل میں ہو عاجزی لب پر
جب بھی انساں کوئی دعا مانگے

نہ بڑھاؤ کدورتیں اتنی
شیشۂ دل جو پھر جلا مانگے

یہ خطا کار و بندۂ عاصی
تیری رحمت کا آسرا مانگے

کہہ دو شوقی! وہ دل میں رہتا ہے
اس کے ملنے کا جو پتہ مانگے

(وجاہت شوقی)

حضور علیہ السلام یہ کلمات سکھایا کرتے تھے

عن عبد الله رضی الله تعالىٰ عنه قال: وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلمنا كلمات ولم يكن يعلمناهن كما يعلمنا التشهد: اللهم الف بين قلوبنا، واصلح ذات بيننا، واهدنا سبل السلام، ونجنا من الظلمات الى النور، وجنبنا الفواحش ما ظهر منها، وما بطن، وبارك لنا فى اسماعنا، وابصارنا، وقلوبنا، وازواجنا، وذرياتنا، وتب علينا انك انت التواب الرحيم واجعلنا شاكرين لنعمتك مثنين بها قابليها واتمها علينا .

''حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے' انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اور کلمات بھی سکھائے تھے لیکن وہ اس طرح نہیں سکھائے تھے جیسے تشہد سکھایا (اور وہ کلمات یوں ہیں): (اللهم الف بين قلوبنا، واصلح ذات بيننا، واهدنا سبل السلام، ونجنا من الظلمات الى النور، وجنبنا الفواحش ما ظهر منها، وما بطن، وبارك لنا فى اسماعنا، وابصارنا، وقلوبنا، وازواجنا، وذرياتنا، وتب علينا انك انت التواب الرحيم واجعلنا شاكرين لنعمتك مثنين بها قابليها واتمها علينا) (اے اللہ! ہمارے دلوں میں محبت ڈال اور ہمارے درمیان صلح وصفائی رکھ اور ہمیں سلامتی کے راستے دکھا اور ہمیں اجالے سے اندھیرے کی طرف جانے سے بچا اور ہمیں ظاہری وباطنی بے حیائیوں سے دور رکھ اور ہمارے لئے ہمارے کانوں، ہماری آنکھوں، ہمارے دلوں، ہماری بیویوں اور ہماری اولا دمیں برکت عطا فرما اور ہماری توبہ قبول فرما بے شک تو توبہ قبول کرنے والا، بہت رحم فرمانے والا ہے اور ہمیں اپنی نعمت کا شکرادا کرنے والا اس کی ثناء بیان کرنے والا، اس کا اہل بنا اور اسے ہم پر مکمل فرما)۔'' (اخرجه ابوداؤد فى السنن، كتاب الصلاة، باب التشهد، ۱/ ۲۵۴، الرقم: ۹۶۹، وابن ابى شيبة فى المصنف، ۲/ ۶۷، الرقم: ۲۹۵۲۴، وابن حبان فى الصحيح، ۳/ ۲۷۷، الرقم: ۹۹۶، والطبرانى فى المعجم الكبير، ۱۰/ ۱۹۱، الرقم: ۱۰۴۲۶، وايضاً فى الدعاء، ۱/ ۴۲۲، الرقم ۱۴۲۹)

التجا ہے یہ پروردگار
موت کرتی رہے انتظار

دیکھوں سرکار کو بار بار
رو برو ہو وہ شکل جمیل

حسبی الله ونعم الوكيل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صدیق اکبر رسول اعظم سے سوال کرتے ہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں عرض کی یا رسول اللہ مرنی بشئی اقوله اذا اصبحت وامسیت ۔ مجھے کوئی ایسے کلمات ارشاد فرمادیں جو میں صبح وشام پڑھ لیا کروں، فرمایا! یہ پڑھا کرو

اللهم عالم الغیب والشهادة فاطر السموات والارض رب کل شیء وملیکه اشهد ان لا اله الا انت اعوذ بك من شر نفسی ومن شر الشیطان وشره ۔

''اے اللہ! اے کلی چھپی چیزوں کے جاننے والے۔ اے آسمان وزمین کے پیدا کرنے والے اور اے ہر چیز کے رب، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں اپنے نفس اور شیطان کی شرارت وشر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

حضور علیہ السلام نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

قله اذا اصبحت واذا امسیت واذا اخذت مضجعك

یہ کلمات صبح وشام اور سوتے وقت پڑھ لیا کرو (ترمذی، ابوداؤد، دارمی، مشکوۃ)

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور علیہ السلام رات کو جب اپنے بستر پہ آرام فرمانے کے لئے تشریف لاتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اکٹھا کر کے ان پہ سورۃ اخلاص، الفلق، الناس پڑھ کر دم کرتے پھر اپنے ہاتھوں کو اپنے جسد اقدس پر جہاں تک ممکن ہوتا پھیر لیتے اور ہاتھ پھیرنے کا آغاز اپنے سرانور، چہرۂ اقدس اور سامنے سے کرتے تھے یہ عمل آپ ﷺ تین مرتبہ دہراتے۔ (بخاری شریف، ۴/۱۹۱۶، ۴۷۲۹)

☆ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

''جس نے سورۃ بقرہ کی آخری دو آیات رات کے وقت پڑھیں تو وہ اسے (صبح تک ہر پریشانی سے) کفایت کریں گی۔

☆ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں

ما کنت اری ان احدا یعقل ینام حتی یقرء هؤلاء الایات من اخر سورة البقره ۔

میں کسی کو اس وقت تک عقل مند ہی نہیں سمجھتا جب تک کہ وہ رات کو سونے سے پہلے سورۂ بقرہ کی ان آخری دو آیات کی تلاوت نہ کرے۔ (بخاری، ۴/۱۹۱۴، ۴۷۲۲)

☆ **عن عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال: من تعار (استیقظ من نومه) من اللیل فقال: لا اله الا الله، وحده لا شریك له، له الملك، وله الحمد، وهو علی کل شیء قدیر، الحمد لله، وسبحان الله، ولا اله الا الله، والله اکبر، ولا حول ولا قوة الا بالله، ثم قال: اللهم، اغفر لی او دعا استجیب له فان توضا وصلی قبلت صلاته ۔**

''حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص رات کو (ڈر کر) اُٹھے تو یوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہے:(لا الٰہ الا اللہ، وحدہ لا شریک لہ، لہ الملک، ولہ الحمد، وھو علی کل شیءٍ قدیر، الحمد للہ، وسبحان اللہ، ولا الٰہ الا اللہ، واللہ اکبر، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ) (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے سب تعریفیں ہیں، وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے، سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور اللہ پاک ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور اللہ بہت بڑا ہے اور (نیکی کرنے کی) طاقت اور (گناہ سے بچنے کی) قوت اللہ ہی کی توفیق سے ہے۔) پھر کہے: (اے اللہ! مجھے بخش دے)۔ یا کوئی دعا کرے تو اس کی دعا قبول ہوگی اگر وضو کر کے نماز پڑھے تو قبول ہوگی۔ (اخرجہ البخاری فی الصحیح، ابواب التہجد، باب من تعار من اللیل فصلی، ۱/۳۸۷، الرقم: ۱۱۰۳، والترمذی فی السنن، کتاب الدعوات، باب ما جاء فی الدعاء اذا انتبہ من اللیل، ۵/۴۸۰، الرقم: ۳۴۱۴)

تیری ثنا کہ خداوند لایزال ہے تو ... یہی مثال ہے تیری کہ بے مثال ہے تو
تیرا کمال ہی دنیا کے ہر کمال میں ہے ... یہ شان تیری کہ ہر شان میں کمال ہے تو

پاکیزہ کلمات اس کی طرف چڑھتے ہیں

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''جب میں تمہارے سامنے کوئی حدیث پیش کرتا ہوں تو اس کی تصدیق کتاب اللہ سے لاتا ہوں، کوئی بندہ جب کہتا ہے۔ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر وتبارک اللہ ۔ (پاک ہے اللہ تعالیٰ کی ذات اور اللہ ہی کے لئے تعریف ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اور اللہ برکت والا ہے) ایک فرشتہ ان الفاظ کو پکڑ لیتا ہے۔ انہیں اپنے پر کے نیچے دبالیتا ہے اور انہیں لیکر آسمان کی طرف پرواز جاتا ہے۔ اس فرشتے کا فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے گذر ہوتا ہے وہ فرشتے الفاظ بولنے والے کے لئے استغفار کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ الفاظ فرشتہ رحمٰن کے سامنے پیش کر دیتا ہے۔ پھر حضرت عبداللہ نے قرآن پاک کی یہ آیت تلاوت فرمائی

الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ (فاطر، ۳۵:۱۰)

پاکیزہ کلمات اس کی طرف چڑھتے ہیں اور وہی نیک عمل کو بلند فرماتا ہے۔ (المستدرک للحاکم، ۲/۴۶۱، ۳۵۸۹، والمعجم الکبیر الطبرانی، ۹/۲۳۳، ۹۱۴۴)

☆ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: جددوا ایمانکم ۔ قیل: یا رسول اللہ، وکیف نجدد ایماننا؟ قال: اکثروا من قول لا الٰہ الا اللہ ۔

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے ایمان کی تجدید کرو۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! ہم اپنے ایمان کی کیسے تجدید کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لا الٰہ الا اللہ'' زیادہ سے زیادہ کہو۔'' اسے امام احمد بن حنبل نے سند حسن کے ساتھ ذکر کیا ہے۔'' (اخرجہ احمد بن حنبل فی المسند، ۲/۳۵۹،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الرقم: ۸۲۹۵، والحاکم فی المستدرک، ۴/۲۸۵، الرقم: ۷۶۵۷، وذکرہ المنذری فی الترغیب والترھیب، ۲/۲۶۸، الرقم: ۲۳۵۲)

☆ عن ام معبد رضی اللہ تعالیٰ عنھاقالت: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: اللھم، طھر قلبی من النفاق، وعملی من الریاء، ولسانی من الکذب، وعینی من الخیانة، فانک تعلم خائنة الاعین وما تخفی الصدور ۔

''حضرت اُم معبد رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ دعا کرتے سنا: (اللھم، طھر قلبی من النفاق، وعملی من الریاء، ولسانی من الکذب، وعینی من الخیانة، فانک تعلم خائنة الاعین وما تخفی الصدور) (اے اللہ! میرا دل منافقت سے، میرا عمل ریا کاری سے، میری زبان جھوٹ سے اور میری آنکھیں خیانت سے پاک فرمادے، بیشک تو آنکھوں کی خیانت اور جو کچھ دلوں میں چھپا ہے وہ سب جانتا ہے)۔''

(اخرجہ الحکیم الترمذی فی نوادر الاصول، ۲/۲۲۷، والدیلمی فی مسند الفردوس، ۱/۴۷۸، الرقم: ۱۹۵۳، والخطیب البغدادی فی تاریخ بغداد، ۵/۲۶۷، الرقم: ۲۷۵۹، والقزوینی فی التدوین فی اخبار قزوین، ۲/۳۰۱، والمزی فی تھذیب الکمال، ۳۵/۳۸۶، الرقم: ۸۰۱۲، والعسقلانی فی الاصابة، ۸/۳۰۹، الرقم: ۱۲۲۶۳، وایضاً فی تھذیب التھذیب، ۱۲/۵۰۶، الرقم: ۲۹۸۹، والسیوطی فی الدر المنثور، ۷/۲۸۳)

☆ حضور علیہ السلام کی ایک صاحبزادی (چونکہ تمام صاحبزادیاں متفقہ طیبہ طاہرہ ہیں لہٰذا نام نہ لینا صحت حدیث کے لئے مضر نہیں) روایت فرماتی ہیں کہ حضور علیہ السلام انہیں یہ کلمات سکھائے کہ صبح کے وقت یوں کہا کرو۔

سبحان اللہ وبحمدہ ولا قوة الا باللہ ماشاء اللہ کان وما لم یشالم یکن اعلم ان اللہ علی کل شیء قدیر وان اللہ قد احاط بکل شی علماً

''اللہ تعالیٰ کے لئے پاکیزگی ہے اور اس کی حمد کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی قوت نہیں۔ جو اللہ نے چاہا وہ ہوگیا اور جو نہ چاہا وہ نہ ہوسکا، میں جانتا (جانتی ہو) کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پہ قادر ہے اور اللہ تعالیٰ کا علم ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔''

جو صبح کے وقت یہ کہہ لے گا شام تک اس کی حفاظت کی جائے گی اور جو شام کے وقت پڑھے گا صبح تک اس کی حفاظت ہوگی۔

(رواہ ابوداؤد، مشکوۃ)

دل میں دیکھا ہے، قریب رگِ جاں دیکھا ہے
اپنی جانب، تجھے ہر دم نگراں دیکھا ہے
جب بھی آتی ہے مؤذن کی صدا کانوں میں
میں نے ہر لفظ رگ و پے میں رواں دیکھا ہے
ماورائے عدم و بست، ہے ہستی تیری
بے نشانی میں بھی، تیرا ہی نشاں دیکھا ہے
جو ترے واسطے، دشوار سفر پہ نکلا
اس نے ہر موڑ پہ، اک دارالاماں دیکھا ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیا بساطِ نگہ شوق، مظفر ہے تری
آنکھ والوں نے اسے، خود پہ عیاں دیکھا ہے
(مظفر وارثی)

یہ ہے وہ جو حضور ﷺ نے اپنے رب سے مانگا

عن ام سلمة رضى الله عنها عن النبى صلى الله عليه وسلم هذا ما سال محمد صلى الله عليه وسلم ربه عزوجل: (اللهم، انى اسألك خير المسالة، وخير الدعاء، وخير النجاح، وخير العمل، وخير الثواب، وخير الحياة، وخير الممات، وثبتنى وثقل موازنى، وحقق ايمانى، وارفع درجاتى، وتقبل صلاتى، واغفر خطيئتى، واسألك الدرجات العلى من الجنة.

اللهم، انى اسألك فواتح الخير، وخواتمه وجوامعه، واوله وآخرة، وظاهره وباطنه والدرجات العلى من الجنة. آمين

اللهم، انى اسألك خير ما آتى، وخير ما افعل، وخير ما اعمل، وخير ما بطن، وخير ما ظهر، والدرجات العلى من الجنة. آمين

اللهم، انى اسألك ان ترفع ذكرى، وتضع وزرى، وتصلح امرى، وتطهر قلبى، وتحصن فرجى وتنور لى قلبى، وتغفر لى ذنبى. واسألك الدرجات العلى من الجنة. آمين.

اللهم، انى اسألك ان تبارك لى فى نفسى، وفى سمعى، وفى بصرى، وفى روحى، وفى خلقى، وفى خلقى، وفى اهلى، وفى محياى، وفى مماتى وفى عملى، فتقبل حسناتى، واسألك الدرجات العلى من الجنة. آمين)

"حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت بیان کرتی ہیں کہ آپ ﷺ اپنے پروردگار سے یہ دعا کرتے: (اے اللہ! میں تجھ سے بہترین سوال، بہترین دعا، بہترین کامرانی، بہترین عمل، بہترین ثواب، بہترین زندگی اور بہترین موت کی دعا مانگتا ہوں، تو مجھے (حق پر) ثابت قدم رکھ، میری (نیکیوں کے) ترازو (کا پلہ) بھاری فرما، میرے ایمان کو محکم (و مضبوط) فرما، میرے درجات بلند فرما، میری نماز قبول فرما، میری خطائیں معاف فرما اور میں تجھ سے جنت میں بلند درجات کا سوال کرتا ہوں۔

اے اللہ! میں تجھ سے (تمام) خیر و خوبی کی ابتداؤں کا، خیر و خوبی کی انتہاؤں کا، جامع خیر و خوبی کا، اوّل و آخر خیر کا اور ظاہر و باطن کی خیر کا سوال کرتا ہوں۔

اے اللہ! میں ہر اس چیز کی خیر کا سوال کرتا ہوں جو میں اختیار کروں اور اپنے ہر فعل و عمل کا اور جو ظاہر ہے اس کی خیر کا بھی اور جو پوشیدہ ہے اس کی خیر کا بھی، اور میں تجھ سے جنت میں بلند درجات کا سوال کرتا ہوں۔ آمین۔

"اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میرا ذکر بلند فرما، میرا بوجھ ہلکا فرما، میرا (ہر) کام درست فرما، میرا دل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پاک فرما، میری شرمگاہ کی حفاظت فرما، میرے لئے میرے دل کو منور فرما دے، اور میرے لئے میرے گناہ بخش دے اور میں تجھ سے جنت میں بلند درجات کا سوال کرتا ہوں۔ آمین۔

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میرے کانوں، میری آنکھوں، میری روح، میرے جسم، میرے اخلاق، میرے گھربار، میری (پوری) زندگی میں، میری موت میں اور میرے ہر عمل میں میرے لئے برکتیں عطا فرما دے اور تو میری نیکیوں کو قبول فرما لے، اور میں تجھ سے جنت میں بلند درجات کا سوال کرتا ہوں۔ آمین)۔" (اخرجه الحاکم فی المستدرك، کتاب الدعاء والتکبیر والتهلیل والتسبیح والذکر، ۱/۷۰۱، الرقم: ۱۹۱۱، والطبرانی فی المعجم الکبیر، ۲۳/۳۱۶، الرقم: ۷۱۷، وایضاً فی المعجم الاوسط، ۶/۲۱۳-۲۱۴، الرقم: ۶۲۱۸، وایضاً فی الدعاء، ۱/۴۲۱، الرقم: ۱۴۲۲، والدیلمی فی مسند الفردوس، ۱/۴۵۴، الرقم: ۱۸۴۳)

لب پہ جاری ہو تیرا کلام رنگ لائیں سجود وقیام
ہاتھ آئے انوکھا مقام میں اڑوں صورت جبریل

حسبی اللہ نعم الوکیل

اگر دن رات کا کوئی وظیفہ چھوٹ جائے تو......

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: جو صبح وشام یہ (مندرجہ ذیل) کلمات (آیات) پڑھ لے تو جو وظائف دن رات کے وہ نہیں پڑھ سکا انہیں پالے گا یعنی ثواب سے محروم نہ رہے گا گویا کہ اس نے وہ وظائف پڑھ لئے ہیں (مفہوم حدیث 'آیات یہ ہیں)۔

فسبحن الله حين تمسون وحين تصبحون ۔ وله الحمد في السموات والارض وعشيا وحين تظهرون ۔ يخرج الحي من الميت ويخرج الميت من الحي ويحي الارض بعد موتها وكذلك تخرجون

اللہ کی پاکی ہے صبح وشام اور اسی کی تعریف ہے آسمانوں اور زمین میں اور کچھ دن رہے اور جب تمہیں دوپہر ہو وہ زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے اور زمین کو زندہ کرتا ہے اس کے مردہ ہو جانے کے بعد اور یوں ہی تم بھی نکالے جاؤ گے۔

(الروم: ۱۷ تا ۱۹، رواہ ابوداؤد، مشکوۃ)

☆ عن ابن عباس رضی الله تعالٰی عنهما قال: کان النبی صلی الله علیه وسلم یدعو من اللیل: اللهم لك الحمد، انت رب السماوات والارض، لك الحمد، انت قیم السماوات والارض ومن فیهن، لك الحمد، انت نور السماوات والارض، قولك الحق، ووعدك الحق، ولقاؤك حق، والجنة حق، والنار حق، والساعة حق، اللهم لك اسلمت، وبك آمنت، وعلیك توکلت، والیك انبت، وبك خاصمت، والیك حاکمت، فاغفرلی ما قدمت وما اخرت، واسررت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

واعلنت، انت الهي لا اله لي غيرك .

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ رات کے وقت یوں دعا کرتے: (اللهم لك الحمد، انت رب السماوات والارض، لك الحمد، انت قيم السماوات والارض ومن فيهن، لك الحمد، انت نور السماوات والارض، قولك الحق، ووعدك الحق، ولقاؤك حق، والجنة حق، والنار حق، والساعة حق، اللهم لك اسلمت، وبك آمنت، وعليك توكلت، واليك انبت، وبك خاصمت، واليك حاكمت، فاغفرلي ما قدمت وما اخرت، واسررت واعلنت، انت الهي لا اله لي غيرك) (اے اللہ! سب تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں، تو ہی آسمانوں اور زمینوں کا رب ہے، سب تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں، تو ہی آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے بیچ میں ہے سب کا قائم رکھنے والا ہے، سب تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں، تو ہی آسمانوں اور زمین کا نور ہے، تیری بات سچی اور تیرا وعدہ سچا ہے اور تیرا دیدار حق ہے؛ (تیری) جنت حق ہے، اور (تیری) دوزخ بھی حق ہے اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں تیرا ہی فرمانبردار ہوا اور تجھی پر ایمان لایا اور تجھی پر بھروسہ کیا، اور تیری ہی طرف رجوع کرنے والا ہوا، اور تجھی سے میں نے انصاف چاہا اور تجھی کو حاکم مانا، تو مجھے بخش دے وہ لغزشیں جو مجھ سے پہلے ہوئیں یا جو بعد میں ہوں گی اور جو (گناہ) میں نے چھپ کر کئے اور جو میں نے اعلانیہ کئے' تو میرا معبود ہے، میرے لئے تیرے سوا کوئی معبود نہیں)۔'' (اخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالى: وهو الذي خلق السماوات والارض بالحق، ۶/۲۶۹۰، الرقم: ۶۹۵۰، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه، ۱/۵۳۲، الرقم: (۱۹۹) ۷۶۹، الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما يقول اذا قام من الليل الى الصلاة، ۵/۴۸۱، الرقم: ۳۴۱۸، وقال: هذا حديث حسن صحيح)

میرے اعمال ہیں سب خراب   کھول دے اپنی رحمت کے باب
سر سے ٹل جائے اب تو عذاب   گرد رہتا ہے شیطان رذیل

حسبی الله نعم الوكيل

شیطان سے حفاظت کے لئے

حضرت ابوعیاش (زید بن صامت انصاری) سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو صبح و شام یہ کلمات کہہ لے تو شیطان سے محفوظ رہتا ہے اور مزید یہ کہ اولادِ اسماعیل میں سے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب پاتا ہے، اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، دس گناہ معاف اور دس درجے بلند کر دیے جاتے ہیں۔ ایک بندے کو خواب میں حضور علیہ السلام کی زیارت ہوئی تو اس نے سوال کیا یا رسول اللہ! ان ابا عياش يحدث عنك بكذا وكذا۔ ابوعیاش آپ کی طرف سے اس طرح کی روایت کرتے ہیں۔ قال صدق ابو عياش۔ فرمایا: ابوعیاش نے سچ کہا ہے۔ کلمات یہ ہیں:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير .

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، نہ کوئی اس کا شریک ہے، اسی کا ملک ہے اور اسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔(رواہ ابوداؤد، ابن ماجہ، مشکوۃ)

☆ حضرت حارث بن مسلم تیمی روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد ماجد نے انہیں بتایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں خفیہ خبر دی کہ جب تم مغرب کی نماز سے فارغ ہو جاؤ تو کسی سے کلام کئے بغیر سات مرتبہ یہ الفاظ پڑھ لیا کرو۔ اللھم اجرنی من النار ۔ اے اللہ مجھے آگ سے بچالے۔ پھر اگر اسی رات مر جاؤ گے تو آگ سے سلامتی کے ساتھ گذرنا تمہاری لئے لکھ دیا جائے گا اور اگر صبح کی نماز کے بعد بھی پڑھ لو گے اور پھر اس دن فوت ہو جاؤ گے تو تمہارے لئے آگ سے نجات لکھ دی جائے گی۔

(مفہوم حدیث، رواہ ابوداؤد، مشکوۃ)

☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ صبح و شام یہ (مندرجہ ذیل) کلمات ضرور پڑھا کرتے تھے اور کبھی نہ چھوڑتے تھے۔

اللهم انى اسئلك العافية فى الدنيا والاخرة اللهم انى اسئلك العفو والعافية فى دينى ودنياى واهلى ومالى اللهم استر عوراتى وامن روعاتى اللهم احفظنى من بين يدى ومن خلفى وعن يمينى وعن شمالى ومن فوقى واعوذ بعظمتك ان اغتال من تحتى

''الٰہی میں تجھ سے اپنے دین و دنیا اور گھربار اور مال میں معافی اور عافیت مانگتا ہوں۔ الٰہی! میرے عیبوں کو چھپالے اور مجھے خوفوں سے امن دے۔ الٰہی! مجھے آگے پیچھے اور دائیں بائیں اور اوپر سے محفوظ رکھ میں تیری عظمت کی پناہ مانگتا ہوں اور اس سے کہ نیچے سے ہلاک کیا جاؤں۔'' یعنی زمین میں دھنسا کر۔(رواہ ابوداؤد، مشکوۃ)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ان (مندرجہ ذیل) کلمات طیبات کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ جو دن کو پڑھے گا تو شام تک کے گناہ اللہ تعالیٰ معاف کر دے گا اور اگر شام کو پڑھے گا تو صبح تک کے گناہ اللہ تعالیٰ معاف کر دے گا (کلمات یہ ہیں)

اللهم اصبحنا نشهدك ونشهد حملة عرشك وملا ئكتك وجميع خلقك انك انت الله لا اله الا انت وحدك لا شريك لك وان محمدًا عبدك ورسولك .

یا اللہ ہم نے سویرا پالیا ہم تجھے اور تیرا عرش اُٹھانے والوں اور دیگر تمام فرشتوں اور تیری ساری مخلوق کو گواہ بناتے ہیں کہ تو ہی اللہ ہے تجھ اکیلے کے سوا کوئی معبود نہیں، تیرا کوئی ساجھی نہیں اور یہ کہ حضرت محمد ﷺ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔(ترمذی، ابوداؤد)

خدا وند تو اپنے ذکر کو وردِ زباں کر دے
پھر اس کے بعد عشقِ مصطفیٰ ﷺ کا ترجماں کر دے
ہمیں بھی اُن میں شامل کر جنہیں تو نے نوازا ہے
ہمارے دل کو بھی بیگانۂ سود و زیاں کر دے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سکونِ قلب کی دولت سے مالا مال کر مجھ کو
مری ہستی کو اپنی چاہتوں سے ضو فشاں کر دے
مجھے توفیق دے خیر العمل کی ہر نفس یا رب
مرے اعمال نامے کی سیاہی رائیگاں کر دے
تو رب العالمیں ہے اور تری قدرت میں سب کچھ ہے
مدینے کے کسی گوشے میں مجھ کو بے نشاں کر دے

(اختر لکھنوی)

اے اللہ میرے اور میرے گناہوں کے درمیان دوری کر دے

عن عائشه رضی الله عنها ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یقول: اللهم انی اعوذبك من الكسل والهرم، والمأثم والمغرم، ومن فتنة القبر، وعذاب القبر، ومن فتنة النار وعذاب النار، ومن شر فتنة الغنى، واعوذبك من فتنة الفقر، واعوذبك من فتنة المسيح الدجال . اللهم اغسل عنی خطایای بماء الثلج والبرد، ونق قلبي من الخطايا كما نقيت الثوب الابيض من الدنس، وباعدبيني وبين خطاياي كما باعدت بين المشرق والمغرب .

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ یوں دعا کیا کرتے تھے: (اللهم انی اعوذبك من الكسل والهرم، والمأثم والمغرم، ومن فتنة القبر، وعذاب القبر، ومن فتنة النار وعذاب النار، ومن شر فتنة الغنى، واعوذبك من فتنة الفقر، واعوذبك من فتنة المسيح الدجال . اللهم اغسل عنی خطایای بماء الثلج والبرد، ونق قلبي من الخطايا كما نقيت الثوب الابيض من الدنس، وباعدبيني وبين خطاياي كما باعدت بين المشرق والمغرب) (اے اللہ! میں سستی، کمزوری، گناہ، قرض، قبر کی آزمائش، عذابِ قبر، دوزخ کی آزمائش، عذابِ دوزخ اور امیری کی آزمائش اور اس کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میں غربت کی آزمائش اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میری خطاؤں کو پانی، برف اور اولوں سے دھو دے اور میرے دل کو گناہوں سے یوں صاف کر دے جیسے تو نے سفید کپڑے کو گندگی سے پاک کیا، اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنی دوری پیدا فرما دے جتنی دوری تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان رکھی ہے)۔''

(اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب الدعوات، باب التعوذ من المأثم والمغرم، ۵/ ۲۳۴۱، الرقم: ۶۰۰۷، ومسلم فی الصحیح، کتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب ما یستعاذ منه فی الصلاة، ۴/ ۲۰۷۸، الرقم: ۵۸۹، والترمذی فی السنن، کتاب الدعوات، باب ما جاء فی عقد التسبیح بالید، ۵/ ۵۲۵، الرقم: ۳۴۹۵، وقال: هذا حدیث حسن صحیح، وابن ماجه فی السنن، کتاب الدعاء، باب ما تعوذ منه رسول الله صلی الله علیه وسلم، ۲/ ۱۲۶۲، الرقم: ۳۸۳۸)

سر جھکانا ہے تیرے حضور
مغفرت کی طلب ہے ضرور
بخش دے ہر خطا ہر قصور
حشر میں ہو نہ انور ذلیل

حسبی الله ونعم الوکیل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ لیٹتے وقت یہ کلمات پڑھا کرتے تھے۔

اللهم انی اعوذ بوجهك الكريم و كلماتك التامات من شرما انت اخذ بنا صيته اللهم انت تكشف المغرم والمأثم اللهم لا يهزم جندك ولا يخلف وعدك ولا ينفع ذالجدمنك الجد سبحانك وبحمدك .

یا اللہ! میں تیری کریم ذات کی اور تیرے کامل کلمات کی پناہ لیتا ہوں اس کی شرارت سے کہ جس کی پیشانی تو پکڑے ہوئے ہے یا اللہ! تو ہی قرض اور گناہ کو دور کرتا ہے، الٰہی تیرا لشکر کبھی شکست نہیں پاتا اور تیرا وعدہ کبھی خلاف نہیں ہوتا اور تیرے مقابل بختاور کو بخت نفع نہیں دیتا تو پاک ہے اور تیرے لئے ہی حمد ہے (ابو داؤد، مشکوۃ)

☆ عن عائشة رضى الله عنها قالت: قلت: يا رسول الله، ارايت ان علمت اى ليلة ليلة القدر ما اقول فيها؟ قال: قولى : اللهم انك عفو كريم تحب العفو فاعف عنى .

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بتایئے اگر مجھے شب قدر معلوم ہو جائے تو میں اس میں کیا دعا مانگوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم یہ کہو: (اللهم انك عفو كريم تحب العفو فاعف عنى) (اے اللہ! تو بہت معاف کرنے والا ہے، عفو و درگزر کو پسند فرماتا ہے تو مجھے بھی معاف فرما دے)۔'' (اخرجه الترمذى فى السنن، كتاب الدعوات، باب: (۸۵)، ۵/۵۳۴، الرقم: ۳۵۱۳، وابن ماجه فى السنن، كتاب الدعاء، باب الدعاء بالعفو والعافية، ۲/۱۲۶۵، الرقم: ۳۸۵۰، والنسائى فى السنن الكبرى، ۴/۴۰۷، الرقم: ۷۷۱۲، وايضاً، ۶/۲۱۸-۲۱۹)

کون سی دعا افضل ہے؟

عن انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه ان رجلا جاء الى النبى صلى الله عليه وسلم فقال: يا رسول الله، اى الدعاء افضل؟ قال: سل ربك العافية والمعافاة فى الدنيا والآخرة، ثم اتاه فى اليوم الثانى فقال: يا رسول الله، اى الدعاء افضل ؟ فقال له مثل ذالك، ثم اتاه فى اليوم الثالث فقال له مثل ذالك قال: فاذا اعطيت العافية فى الدنيا واعطيتها فى الآخرة فقد افلحت .

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ نبوی ﷺ میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! کون سی دعا افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی خیر و عافیت اور بخشش طلب کیا کرو۔ اس شخص نے دوسرے دن پھر حاضر ہو کر (وہی سوال) پوچھا: یا رسول اللہ! کون سی دعا افضل ہے؟ آپ ﷺ نے پھر بھی وہی جواب عطا فرمایا۔ پھر تیسرے دن بھی وہ شخص حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے پھر وہی جواب دیا اور فرمایا: جب تمہیں دنیا و آخرت میں عافیت دے دی گئی تو تم فلاح پا گئے۔''

☆ وفى رواية: عن العباس بن عبد المطلب رضى الله تعالىٰ عنه قال: قلت: يا رسول الله،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علمني شيئا اسأله الله عزوجل قال: سل الله العافية فمكثت اياما ثم جئت، فقلت: يا رسول الله، علمني شيئا اسأله الله، فقال لي: يا عباس، يا عم رسول الله، سلوا الله العافية في الدنيا والآخرة .

''اور ایک روایت میں حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے کچھ ایسی چیز سکھائیں جس کے ذریعے میں اللہ تعالیٰ سے سوال کروں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرو۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ چند دن ٹھہر کر میں دوبارہ خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور وہی سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عباس! اے رسول اللہ کے چچا! اللہ تعالیٰ سے دنیا وآخرت میں عافیت مانگا کرو۔'' (اخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب: (۸۵)، ۵/۵۳۴، ۵۳۳، الرقم: ۳۵۱۴، ۳۵۱۲، وابن ماجه في السنن، كتاب الدعاء، باب الدعاء، بالعفو والعافية، ۲/۱۲۶۵، الرقم: ۳۸۴۸)

پیار کرتا ہے خود خدا ان سے ۔۔۔ جو محمد سے پیار کرتے ہیں

نام لیتے ہیں جو محمد کا ۔۔۔ ذکر پروردگار کرتے ہیں

جل جلالہٗ ۔۔۔ صلی اللہ علیہ وسلم

لاتعداد گناہوں کی مغفرت

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بستر پہ جاتے وقت یہ (مندرجہ ذیل) کلمات تین مرتبہ پڑھ لے تو اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ، درختوں کے پتوں یا دنیا کے دنوں کے برابر ہوں۔

استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ اور قائم رکھنے والا ہے اور میں اس کی طرف توبہ کرتا ہوں۔ (ترمذی۔مشکوۃ)

☆ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: ایسا کوئی شخص نہیں جو بستر پر لیٹے اور قرآن پاک کی کوئی سورت پڑھ لے مگر اللہ تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ مقرر کردیتا ہے: فلا يقربه شيء يوذيه حتى يهب متى هب . یہاں تک کہ وہ بیدار ہوجائے جب بھی ہو۔ (ترمذی۔مشکوۃ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: دو خصلتیں ایسی ہیں کہ کوئی مسلمان انہیں اختیار نہیں کرتا مگر جنت میں ضرور جائے گا۔ وہ ہیں تو آسان مگران پر تھوڑے ہی عمل کرنیوالے ہیں۔

(۱) ہرنماز کے بعد دس بار اللہ کی تسبیح (سبحان الله) پڑھے، دس بار حمد (الحمد لله) اور دس بار تکبیر (الله اکبر) راوی فرماتے ہیں کہ میں نے حضور علیہ السلام کو دیکھا آپ نے اپنی مبارک انگلیوں سے سمجھایا کہ یہ زبان سے تو ڈیڑھ سو (ہرنماز کے بعد تیس ہوئے اور پانچ نمازوں میں ڈیڑھ سو) ہوئے مگر میزان (ترازو) میں؟ ڈیڑھ ہزار (من جاء بالحسنة فله عشر امثالها) ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۲) جب بستر پہ جائے تو سو مرتبہ تسبیح وتحمید وتکبیر پڑھ یہ زبان پہ تو ایک سو ہیں مگر میزان میں ایک ہزار بتاؤ تم میں سے کون ہے جو دن رات میں اڑھائی ہزار گناہ کرتا ہو (اور ہر کلمہ ایک گناہ مٹائے) لوگوں نے عرض کی، ہم ان کلمات کی کیوں پابندی نہ کریں گے، فرمایا: جب کوئی نماز میں ہوتا ہے تو شیطان اس کے پاس پہنچ کر کہتا ہے فلاں فلاں بات یاد کر حتیٰ کہ نمازی کو باز رکھ دیتا ہے تو شاید وہ یہ عمل نہ کر سکے (یعنی جب وہ فرض کام سے روکنے کی کوشش کرتا ہے تو نفلی سے کیوں نہ روکتا ہوگا) اور شیطان اس کی خوابگاہ میں پہنچ کر اسے سلانا شروع کر دیتا ہے حتیٰ ینام۔ یہاں تک کہ بندہ (وظیفہ پڑھے بغیر) سو جاتا ہے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی) ابوداؤد کی روایت میں یہ بھی ہے کہ دو خصلتیں یا عادتیں ایسی ہیں جن کی کوئی مسلمان حفاظت نہیں کرتا اس طرح ابوداؤد کی روایت میں اس کلام کے بعد کہ ''میزان میں ڈیڑھ ہزار ہیں'' یہ ہے کہ چونتیس مرتبہ تکبیر کہے، جب اپنا بستر لے اور تینتیس مرتبہ الحمدللہ اور تینتیس مرتبہ سبحان اللہ کہے۔ مشکوۃ کے اکثر نسخوں میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کی بجائے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔

خدائے کن فکاں میرا خدا ہے
مکان و لا مکاں سے ماورا ہے
شریک اس کا نہیں کوئی کہیں بھی
وہی تو خالق ارض و سما ہے
اُسی کے حکم کے پابند سارے
وہی ہوتا ہے جو وہ چاہتا ہے
بھری دنیا کی ہے جو چیز فانی
فقط اُس ذات کو حاصل بقا ہے
مری کشتی کو ساحل سے لگا دے
خدا وندا! تو میرا ناخدا ہے

(جسٹس محمد الیاس)

آیت الکرسی کی برکت

عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : وكلني رسول الله صلى الله عليه وسلم بحفظ زكاة رمضان، فاتاني آت فجعل يحثو من الطعام، فاخذته فقلت: لا رفعنك الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر الحديث فقال: اذا اويت الى فراشك فاقرء آية الكرسي، لن يزال عليك من الله حافظ، ولا يقربك شيطان حتى تصبح . فقال النبي صلى الله عليه وسلم: صدقك وهو كذوب، ذاك شيطان .

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے صدقہ فطر کی حفاظت پر متعین فرمایا۔ پس (ایک رات) کوئی (چور) آیا اور کھانے کی چیزوں میں سے لپ بھر کر لے جانے لگا' تو میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کروں گا۔ پھر (طویل) حدیث بیان کی آخر کار چور نے کہا کہ جب تم بستر پر جانے لگو تو آیت الکرسی پڑھ لیا کرو تو اللہ تعالیٰ ہر وقت تمہاری حفاظت فرماتا رہے گا اور صبح تک شیطان تمہارے نزدیک نہیں آئے گا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا: اس نے بات سچی کی حالانکہ وہ خود جھوٹا ہے، وہ (چور) شیطان تھا۔''

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب بدء الخلق، باب صفة ابلیس وجنوده، ۱۱۹۴/۳، الرقم: ۳۱۰۱، وایضا فی کتاب فضائل القرآن، باب فضل سورة البقرة، ۱۹۱۴/۴، الرقم: ۴۷۲۳، والترمذی فی السنن، کتاب فضائل القرآن، باب: (۳)، ۱۵۸/۵، الرقم: ۲۸۸۰، والنسائی فی السنن الکبری، ۲۳۸/۶، الرقم: ۱۰۷۹۵، والبیهقی فی شعب الایمان، ۴۵۷/۲، الرقم: ۲۳۸۸)

☆ عن ابی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: من اوی الی فراشه طاهرا یذکر الله حتی یدرکه النعاس لم ینقلب ساعة من اللیل یسأل الله شیئا من خیر الدنیا والآخرة الا اعطاه ایاه

''حضرت ابو اُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص باوضو ہو کر اپنے بستر پر لیٹے اور نیند آنے تک ذکرِ الٰہی میں مشغول رہے وہ رات کی جس گھڑی میں اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی بھلائی مانگے اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا۔'' (اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الدعوات، باب: (۹۳) منه، ۵۴۰/۵، الرقم: ۳۵۲۶، والنسائی فی السنن الکبری، ۲۰۱/۶، الرقم: ۱۰۶۴۱، وابن ابی شیبة فی المصنف، ۱۱۱/۱، الرقم: ۱۲۶۵، والطبرانی فی المعجم الکبیر، ۱۲۴/۸-۱۲۵، الرقم: ۷۵۶۴، ۷۵۶۸، وابن السنی فی عمل الیوم واللیلة، ۶۵۸/۱، الرقم: ۷۱۹، والمنذری فی الترغیب والترهیب، ۲۳۱/۱، الرقم: ۸۸۰)

کونین کا مسجود ہے معبود ہے تو ہر شی تیری شاہد ہے کہ مشہود ہے تو
ہر ایک کے لب پر ہے تیری حمد وثنا ہر سوز میں ہر ساز میں موجود ہے تو

جس نے یہ پڑھا اس نے اللہ کا شکر ادا کر دیا

حضرت عبداللہ بن غنام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا جس نے یہ کلمات صبح وشام پڑھے اس نے اس دن اور رات (میں خدا کی نعمتوں) کا شکر ادا کر دیا۔

اللهم ما اصبح بی من نعمة او با حد من خلقك فمنك وحدك لا شریك لك فلك الحمد ولك الشکر ۔ (ابو داؤد ۔ مشکوۃ)

یا اللہ! تیری جو نعمت مجھے یا تیری مخلوق کو ملی وہ صرف تجھ اکیلے کی طرف سے ہے، تیرا کوئی شریک نہیں تیری ہی حمد اور تیرا ہی شکر ہے۔

سونے والے اللہ اللہ کر کے سو کیا خبر اب جاگنا ہو یا نہ ہو

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام جب اپنے بستر پہ تشریف لے جاتے تو یہ کلمات ادا فرماتے۔

اللهم رب السموات ورب الارض ورب کل شیء فالق الحب والنوی منزل التوراة والانجیل والقران واعوذبك من شر کل ذی شر انت اخذ بنا صیته انت الاول فلیس قبلك شیء وانت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الاخـر فليس بعدك شيء وانت الظاهر فليس فوقك شيء وانت الباطن فليس دونك شيء اقض عني الدين واغنني من الفقر (رواه ابو داؤد والترمذی ، وابن ماجه ورواه مسلم مع اختلاف يسر)

''اے اللہ! اے آسمانوں کے رب اے زمین کے رب، اے ہر چیز کے رب اے دانے اور گٹھلی کو پھاڑ کر نکالنے والے، اے تورات وانجیل اور قرآن کو اتارنے والے میں ہر اس شریر کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں جسکی پیشانی تیری گرفت میں ہے تو ہی اول ہے کہ تجھ سے پہلے کچھ نہیں اور تو ہی آخر ہے کہ تیرے بعد کچھ نہیں، تو ہی ظاہر ہے کہ تیرے اوپر کوئی چیز نہیں اور تو ہی باطن ہے کہ تیرے پیچھے کچھ نہیں، میرا قرض ادا کر دے اور مجھے تنگدستی سے غنا عطا فرما۔

بے حجابی یہ کہ ہر ذرہ میں جلوہ آشکار　　اس پہ یہ پردہ کہ صورت آج تک نادیدہ ہے
اے کہ تیرے حسن کو تشبیہ دوں کس چیز سے　　ایک تو ہی دیدہ ہے تیرے سوا نادیدہ ہے

اے اللہ! میرے علم میں اضافہ فرما

☆ عن عائشة رضي الله عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا استيقظ من الليل قال: لا اله الا انت سبحانك، اللهم استغفرك لذنبي واسألك رحمتك، اللهم زدني علما ولا تزغ قلبي بعد اذا هديتني وهب لي من لدنك رحمة انك انت الوهاب .

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب رات کو بیدار ہوتے تو یوں کہتے: (لا اله الا انت سبحانك، اللهم استغفرك لذنبي واسألك رحمتك، اللهم زدني علما ولا تزغ قلبي بعد اذا هـديتـنـي وهب لي من لدنك رحمة انك انت الوهاب) (اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو پاک ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے اپنے لغزشوں کی معافی چاہتا ہوں اور تجھ سے تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میرے علم میں اضافہ فرما اور ہدایت دینے کے بعد میرے دل کو ٹیڑھا نہ فرما اور مجھے اپنے پاس سے رحمت عطا فرما تو بہت ہی عطا فرمانے والا ہے)۔'' (اخرجه ابو داؤد في السنن، كتاب الادب، باب ما يقول الرجل اذا تعار من الليل، ۳۱۴/۴، الرقم: ۵۰۶۱، والنسائي في السنن الكبرى، ۲۱۶/۶، الرقم: ۱۰۷۰۱، وابن السني في عمل اليوم والليلة، ۶۸۲/۱، الرقم: ۷۵۶، وابن ابي الدنيا في التهجد وقيام الليل، ۳۷۶/۱، الرقم: ۳۲۷، والحاكم في المستدرك، ۷۲۴/۱، الرقم: ۱۹۸۱، والطبراني في الدعاء، ۲۴۴/۱، الرقم: ۷۶۲، والبيهقي في شعب الايمان، ۴۷۵/۱، الرقم: ۷۵۹، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ۲۹۹/۱، الرقم: ۵۴۵، والديلمي في مسند الفردوس، ۴۵۹/۱، الرقم: ۱۸۶۳)

بے حد ہیں مگر قائل حد بندی ہیں　　اللہ کی تکمیل ہنر مندی ہیں
جس ''سمت'' سے سرکار کو دیکھیں انور　　آئینہ توحید خداوندی ہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اے اللہ! تیرے لئے ہی میں نے اپنا پہلو رکھا

حضرت ابو ازھر انماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ جب رات کو اپنی خوابگاہ پہ جلوہ گر ہوتے تو اپنے رب کی بارگاہ میں یوں عرض گذار ہوتے۔

بسم اللہ وضعت جنبی للہ اللھم اغفرلی ذنبی واخسئا شیطٰنی وفك رھانی واجعلنی فی الندی الاعلی ۔

اللہ کے نام کے ساتھ، اللہ ہی کے لئے میں نے اپنی کروٹ رکھ دی یا اللہ میری گناہ بخش دے اور میرے شیطان کو دور (ذلیل) کر دے اور میرا رہن (ذات مراد ہے کیونکہ ذات ہی اپنے اعمال میں گروی ہے۔ کل امری بما کسب رھین (القرآن) یعنی مجھے نیک اعمال کی توفیق دے کہ میرے نفس کو گروی ہونے سے چھوڑ دے) اور مجھے اعلیٰ مجلس میں داخل فرما۔

(ابوداؤد، مشکوۃ)

اس دعا اور اس طرح کی دیگر دعاؤں میں ذنب سے مراد یا تو امت کے گناہ ہیں یا یہ لفظ ہماری تعلیم کے لئے ہے ورنہ حضور علیہ السلام تو سید المعصومین ہیں اس طرح شیطان سے انسانی شیطان یا قرین مراد ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا کو قبول فرمایا اور وہ مسلمان ہو گیا حضور علیہ السلام کی صحبت و دعا کی برکت ہے۔

وہ دیکھنے والوں کو جُدا دیکھ رہا ہے ۔ خالق تو محمد کی ادا دیکھ رہا ہے
محبوب کی نظریں ہیں گناہ گار پہ ناصر ۔ محبوب کے چہرے کو خدا دیکھ رہا ہے

اللہ تعالیٰ کے مکمل و اکمل کلمات طیبات

عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال اذا فزع احدکم فی النوم فلیقل اعوذ بکلمات اللہ التامات من غضبه وعقابه وشر عباده ومن همزات الشیاطین وان یحضرون ۔ فانها لن تضره وکان عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنهما یلقنها من بلغ من ولده ومن لم یبلغ منهم کتبها فی صك ثم علقها فی عنقه ۔

"حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نیند کی حالت میں (خواب یا کسی اور وجہ سے) ڈر جائے تو یہ کلمات پڑھے: (اعوذ بکلمات اللہ التامات من غضبه وعقابه وشر عباده ومن همزات الشیاطین وان یحضرون) (میں اللہ تعالیٰ کے مکمل وتمام کلمات کے ذریعہ اس کے غضب و عذاب، بندوں کے شر، شیطانی وسوسوں اور ان کے آموجود ہونے سے پناہ چاہتا ہوں۔) تو وہ خواب (یا کوئی اور شے) اس شخص کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی بالغ اولاد کو یہ کلمات سکھاتے اور نابالغ بچوں کے لئے کاغذ پر لکھ کر ان کے گلے میں ڈال دیتے تھے۔"

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ وفي رواية: عن ابي امامة رضي الله تعالىٰ عنه قال: حدثني خالد بن الوليد رضي الله تعالىٰ عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اهاويل يراها بالليل حالت بينهٗ وبين صلاة الليل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم : يا خالد بن الوليد، لا علمك كلمات تقولهن لا تقولهن ثلاث مرات حتى يذهب الله ذالك عنك قال: بلى، يا رسول الله بابي انت وامي ، فانما شكوت ذاك اليك رجاء هذا منك قال: قل : اعوذ بكلمات الله التامة من غضبه وعقابه وشر عباده ومن همزات الشياطين وان يحضرون ۔قالت عائشة رضي الله عنها: فلم البث الا ليالي يسيرة حتى جاء خالد بن الوليد فقال: يا رسول الله، بابي انت وامي ، والذى بعثك بالحق ما اتممت الكلمات التي علمتني ثلاث مرات حتى اذهب الله عني ما كنت اجدما ابالي لو دخلت على اسد في حبسته بليل .

''حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت بیان کرتے ہوئے ان خوفناک چیزوں کے بارے میں بتایا جنہیں وہ رات کے وقت دیکھتے (اور ڈر جاتے) اور جوان کی تہجد کی نماز کے درمیان میں حائل ہو جاتیں' تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے خالد بن ولید! میں تجھے ایسے کلمات سکھاتا ہوں جنہیں تم رات کو تین مرتبہ پڑھا کرو یہاں تک کہ تمہاری وہ کیفیت زائل ہو جائے۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیوں نہیں، میرے والدین آپ پر قربان ہوں اور میں نے بھی تو آپ سے علاج کی امید کرتے ہوئے اس چیز کی شکایت کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ پڑھا کرو: (اعوذ بكلمات الله التامة من غضبه وعقابه وشر عباده ومن همزات الشياطين وان يحضرون) (میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی اس کے غضب، اس کی سزا اور اس کے بندوں کے شر سے، اور شیاطین کے وسوسوں سے اور یہ کہ وہ میرے پاس آئیں۔) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ چند ہی دن گزرے ہوں گے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے والدین آپ پر قربان ہوں، اور اس ذات کی قسم جس نے حق کے ساتھ آپ کو مبعوث فرمایا! آپ کے تعلیم کردہ وہ کلمات میں نے تین مرتبہ بھی پورے نہیں کئے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وہ کیفیت دور کر دی جس سے میں دوچار تھا۔ اب مجھے کوئی ڈر نہیں یہاں تک کہ رات کے وقت شیر کی پناہ گاہ میں داخل ہو جاؤں۔''

(اخرجه الترمذى فى السنن، كتاب الدعوات باب (۹۴)، ۵، ۵۴۱، الرقم: ۳۵۲۸، وابو داؤد فى السنن، كتاب الطب باب كيف الرقى، ۴/۱۲، الرقم: ۳۸۹۲)

نشاں اسی کے ہیں سب اور بے نشاں وہ ہے ۔۔۔ چراغ اور اندھیرے کے درمیاں وہ ہے
نمودِ لالہ و گل میں وہی ہے چہرہ نما ۔۔۔ شجر شجر پہ لکھا حرفِ داستاں وہ ہے
جبینِ شمس و قمر اس کے نور سے تاباں ۔۔۔ سنہری دھوپ ہے وہ حسنِ کہکشاں وہ ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اسی کی ذات کے ممنوں خدوخالِ حیات
ہر اک افق پہ اُسی کا دوام روشن ہے
اسی کی یاد لہو سے کلام کرتی ہے
سکوتِ نیم شبی میں پکارتا ہوں اُسے
زبانِ اشک سے مانگو دعائیں بخشش کی
اُسی کی مدح میں لوح دے رہے ہیں لفظ صبیح

کہ اور کون ہے صورت گر جہاں وہ ہے
جو شے ہے فانی ہے بس ایک جاوداں وہ ہے
ہے جس کے ذکر سے آبادِ شہر جاں وہ ہے
کہ میں ہوں درد کی دستک درِ اماں وہ ہے
بڑا رحیم نہایت ہی مہرباں وہ ہے
سخن کا نور وہ لذّتِ بیاں وہ ہے

(صبیح رحمانی)

جس اللہ نے مجھے بہت زیادہ دیا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور ﷺ رات کو جب اپنے نورانی بستر پہ آرام فرما ہوتے تو یہ کلمات پڑھتے۔

الحمد لله الذی کفانی واوالی واطعمنی وسقانی والذی من علی فافضل والذی اعطانی فاجزل الحمد لله علی کل حال اللهم رب کل شیء وملیکه واله کل شیء اعوذبك من النار ۔

شکر ہے اس اللہ کا جو میرے لئے کافی ہے اور جس نے مجھے کھلایا اور پلایا اور جس نے مجھے ٹھکانہ عطا فرمایا اور جس نے مجھ پر احسان پھر فضل کیا اور جس نے مجھے دیا تو بہت زیادہ دیا (و الذی اعطانی فاجزل) ہر حال میں اللہ کا شکر ہے۔اے اللہ! اے ہر چیز کے رب اور مالک۔اے ہر چیز کے معبود میں آگ سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔(ابو داؤد . مشکوۃ)

اس دعا میں اللہ تعالیٰ کی چھ نعمتوں کا ذکر ہے جو حضور علیہ السلام کو ساری مخلوق سے وافر و کثیر عطا فرمائی گئیں۔اس کے لئے ہماری کتاب ''شان مصطفیٰ بزبان مصطفیٰ بلفظ انا'' کا مطالعہ فرمائیں۔وکان فضل الله علیك عظیما . انا اعطیناك الکوثر .

اتنے اوصاف ہیں محمد کے کر نہ پائیں اگر شمار کریں
ان کی توصیف غیر ممکن ہے بس یہی کہہ کے اختصار کریں

بے خوابی کا وظیفہ

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی یا رسول اللہ! ما انام اللیل من الارق۔ بے خوابی کی وجہ سے رات کو آرام نہیں کر پایا۔ فرمایا: جب تو بستر پہ آئے تو یوں پڑھا کر

اللهم رب السموات السبع وما اظلت ورب الارضین وما اقلت ورب الشیاطین وما اضلت کن لی جارًا من شر خلقك کلهم جمیعاً ان یفرط علی احد منهم او ان یبغیٰ عز جارك وجل ثناء ك ولا الله غیرك لا اله الا انت .

اے اللہ! اے سات آسمانوں کے اور جن پہ یہ سایہ فگن ہیں ان کے رب اور اے زمینوں کے اور جنہیں زمینیں اُٹھائے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوئے ہیں ان کے رب اور اے شیطانوں کے اور جنہیں انہوں نے گمراہ کیا ان کے رب تو اپنی ساری مخلوق کے شر سے میرا سہارا (پناہ) بن جاتا کہ ان میں سے کوئی مجھ پہ ظلم وزیادتی نہ کر سکے۔ تیری پناہ غالب ہے، تیری تعریف عمدہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں صرف تو ہی عبادت کے لائق ہے۔ (ترمذی ۔ مشکوۃ)

☆ حضرت ابو مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی صبح کرے تو یوں کہہ لیا کرے۔

اصبحنا واصبح الملك لله رب العلمين اللهم انى اسئلك خيرهذا اليوم فتحه ونصره ونوره وبركته وهداه واعوذبك من شر ما بعده (ابو داؤد ۔ مشکوۃ)

ہم نے صبح کی اور اللہ رب العالمین کے ملک نے صبح کی اے اللہ میں تجھ سے اس دن کی بھلائی، کشادگی، نور، برکت اور ہدایت مانگتا ہوں اور جو اس دن میں ہے اس کے اور اس کے بعد کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا شام کو بھی یہی پڑھے (اصبحنا و اصبح کی جگہ امسینا و امسی پڑھے)

نہ وہ فکر ونظر تک ہے نہ وہ وہم وگماں تک ہے
خدا ہی جانتا ہے در حقیقت وہ کہاں تک ہے

اسی کی جلوہ فرمائی زمیں سے آسماں تک ہے
یہاں تک ہے وہاں تک ہے عیاں تک ہے نہاں تک ہے

اگر چشمِ بصیرت ہو تو دیکھے تیری گیرائی
ازل سے تو ابد تک ہے مکاں سے لا مکاں تک ہے

خدا کی ذات کو محدود کرنا نہیں ممکن
یہاں سے وہ وہاں تک ہے وہاں سے وہ وہاں تک ہے

وہی موجِ صبا سے بخشتا ہے خاک کو رفعت
رواں افلاک کو جانب غبارِ کارواں تک ہے

خدایا یہ مرا ایمانِ محکم ہے بہر صورت
خطا میری وہاں تک ہے عطا تیری جہاں تک ہے

کبھی افسر بچشم نم خدا سے مغفرت مانگو
سنا ہے وہ فقط خالقِ نہیں آرامِ جاں تک ہے

(افسر ماہ پوری)

مصطفیٰ کا سلام آتا ہے۔ ﷺ

عن ابى قرصافة رضى الله تعالىٰ عنه قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم من آوى الى فراشه، ثم قرا سورة تبارك ثم قال: اللهم، رب الحل والحرام، ورب البلد الحرام، ورب الركن والمقام، ورب المشعر الحرام، وبحق كل آية انزلتها فى شهر رمضان، بلغ روح محمد صلى الله عليه وسلم منى تحية وسلاما اربع مرات وكل الله به الملكين، حتى ياتيا محمدًا صلى الله عليه وسلم، فيقولا له ذالك فيقول صلى الله عليه وسلم: وعلى فلان بن فلان منى السلام ورحمة وبركاته .

"حضرت ابوقرصافہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرمایا: جو شخص اپنے بستر پہ جانے کے بعد سورہ تبارک (الملک) پڑھتا ہے اور پھر یوں کہتا ہے: (اللھم، رب الحل والحرام، ورب البلد الحرام، ورب الرکن والمقام، ورب المشعر الحرام، وبحق کل آیة انزلتھا فی شھر رمضان، بلغ روح محمد صلی اللہ علیہ وسلم منی تحیة وسلاما) (اے حلال وحرام کے ربّ! اے حرمت والے شہر کے ربّ! اے رکن اور مقام کے ربّ! اور مشعر الحرام کے ربّ! تو ہر اس آیت کے واسطہ سے جسے تو نے شہرِ رمضان میں نازل فرمایا، حضرت محمد ﷺ کی روحِ مقدسہ کو میری طرف سے سلام بھیج۔) اور وہ اس طرح چار مرتبہ کہے تو اللہ تعالیٰ دو فرشتوں کو مقرر فرما دیتا ہے کہ وہ آپ ﷺ کی بارگاہ میں جا کر اسی طرح عرض کریں تو آپ ﷺ بھی (اس کا جواب عنایت) فرماتے ہیں کہ فلاں بن فلاں کو میری طرف سے بھی سلام ہو اور (اسے) اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکت عطا ہو۔'' (اخرجہ ابن حبان فی طبقات المحدثین باصبهان، ۳/۴۴۴، الرقم: ۴۴۱)

سرور کائنات کے صدقے ۔۔۔ پیکر باحیات کے صدقے
وجہ کون و مکاں ہے ذات ان کی ۔۔۔ ذاتِ والا صفات کے صدقے

میں چاہتا ہوں کہ سنت کی پیروی کروں

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد سے عرض کی: ابا جان! میں سنتا ہوں کہ آپ ہر صبح و شام تین تین مرتبہ یہ پڑھتے ہیں۔

اللھم عافنی فی بدنی اللھم عافنی فی سمعی اللھم عافنی فی بصری لا الٰہ الا انت ۔

''یا اللہ مجھے میرے بدن میں عافیت عطا فرما، الٰہی مجھے میرے کانوں میں عافیت بخش، یا مولا! مجھے میری آنکھوں میں عافیت دے تیری سوا کوئی معبود نہیں۔''

انہوں نے فرمایا! اے بیٹے میں نے حضور علیہ السلام کو ان الفاظ سے دعا کرتے ہوئے سُنا فانا احب ان استن سنتہ ۔ پس میں بھی یہ چاہتا ہوں کہ سنت کی پیروی کروں۔ (ابو داؤد ۔ مشکوۃ)

ان عاشقوں کا میں ہوں ادنیٰ نیاز مند ۔۔۔ جن کو میرے حضور کی ہے ہر ادا پسند

اس روایت کو ایک اور طرح سے بھی بیان کیا گیا ہے۔

☆ عن عبد الرحمن بن ابی بکرة انه قال: لا بیه یا ابت، انی اسمعك تدعو كل غداة: اللهم عافنی فی بدنی، اللهم عافنی فی سمعی، اللهم عافنی فی بصری، لا اله الا انت تعیدها ثلاثا حین تصبح وثلاثا حین تمسی فقال: انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یدعو بهن فانا احب ان استن بسنته قال عباس فیه: وتقول: اللهم انی اعوذ بك من الكفر والفقر، اللهم انی اعوذبك من عذاب القبر لا اله الا انت تعیدها ثلاثا حین تصبح وثلاثا حین تمسی فتدعو بهن فاحب ان استن بسنته قال: وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم: دعوات المكروب: اللهم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رحمتك ارجو فلا تكلني الى نفسي طرفة عين واصلح لي شاني كله لا اله الا انت۔

''حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے والد ماجد کی خدمت میں عرض کیا: ابا جان! میں روزانہ سنتا ہوں کہ آپ صبح کے وقت یوں دعا مانگتے ہیں: (اللهم عافني في بدني ، اللهم عافني في سمعي ، اللهم عافني في بصري ، لا اله الا انت) (اے اللہ! میرے جسم کو سلامت رکھ، اے اللہ! میرے کانوں کو سلامت رکھ، اے اللہ! میری آنکھوں کو سلامت رکھ، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔) صبح کے وقت اسے تین دفعہ کہتے ہیں اور شام کے وقت بھی تین دفعہ۔ انہوں نے فرمایا: (بیٹا!) میں نے ان الفاظ کے ساتھ حضور نبی اکرم ﷺ کو دعا فرماتے ہوئے سنا ہے، لہٰذا میں آپ ﷺ کی سنت کی پیروی کو بہت پسند کرتا ہوں اور امام عباس بن عبدالعظیم نے یہ الفاظ بیان کئے: (اللهم انی اعوذ بك من الكفر والفقر، اللهم انی اعوذ بك من عذاب القبر لا اله الا انت) (اے اللہ! میں کفر اور فاقے سے تیری پناہ لیتا ہوں۔ اے اللہ! میں عذاب قبر سے تیری پناہ لیتا ہوں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔) آپ ﷺ صبح کے وقت تین دفعہ اور شام کے وقت تین دفعہ ان الفاظ کے ساتھ دعا فرماتے، لہٰذا میں اتباع سنت کو بہت پسند کرتا ہوں۔ ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مصیبت زدہ یوں دعا کرے: (اللهم رحمتك ارجو فلا تكلني الى نفسي طرفة عين واصلح لي شاني كله لا اله الا انت) (اے اللہ! میں تیری رحمت کی اُمید رکھتا ہوں۔ مجھے ایک پل کے لئے بھی میرے نفس کے سپرد نہ کرنا اور میرے تمام حالات کو درست کر دے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں)۔'' (اخرجه ابو داؤد في السنن، كتاب الادب، باب ما يقول اذا اصبح، ۴/۳۲۴، الرقم: ۵۰۹۰، والنسائي في السنن الكبرى، ۶/۱۴۷، الرقم: ۱۰۴۰۷، وايضاً في عمل اليوم والليلة، ۱/۱۴۶، الرقم: ۲۲، وابن السني في عمل اليوم والليلة، ۱/۶۵، الرقم: ۶۹، واحمد بن حنبل في المسند، ۵/۴۲، الرقم: ۲۰۴۴۶، والبخاري في الادب المفرد (۷۰۱، الرقم: ۲۴۴)، وابن ابي شيبة في المصنف، ۶/۲۴، الرقم: ۲۹۱۸۴، والطيالسي في المسند، ۱/۱۱۷، الرقم: ۸۶۸، والطبراني في الدعاء، ۱/۱۲۹، الرقم: ۳۴۵)

نوائے صبح گاہی، موجۂ صوتِ اذاں تو ہے
سکوتِ زندگانی میں رحیل کارواں تو ہے

تو بے شک لم یزل ہے خالق کون و مکاں تو ہے
زمان بے زماں تو ہے نشان بے نشاں تو ہے

کوئی سرگوشیاں کرتا ہے مولا میرے کانوں میں
فقیروں کی صدا تو ہے، غریبوں کی فغاں تو ہے

ازل سے تا ابد رحمت ہے تیری سارے عالم پر
انیس مدبراں تو ہے، رفیق بے کساں تو ہے

رگِ جاں سے بھی تو نزدیک تر ہے اے خدا لیکن
نہ جانے کیوں ورائے سرحدِ فہم و گماں تو ہے

کبھی محسوس ہوتا ہے ہمیں آشوب ہستی میں
کہ جیسے آدمی کے واسطے جائے اماں تو ہے

ترے دربار میں مولا کہے تو کیا کہے افسر
سبھی سے آشنا تو ہے، سبھی کا راز داں تو ہے

(افسر ماہ پوری)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سارے دن کی سلامتی کی دعا

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ جب صبح کرتے تو یہ کلمات ادا فرماتے:

اصبحنا واصبح الملك لله والحمد لله والكبرياء والعظمة لله والخلق والامر والليل والنهار وما سكن فيهما لله اللهم اجعل اول هذا النهار صلاحاً واوسطه نجاحاً واخره فلاحا يا ارحم الراحمين ۔ (ذكره النووى فى كتاب الاذكار برواية السنى ۔ مشكوة)

ہم نے اور اللہ کے ملک نے سویرا پایا اللہ ہی کے لئے حمد اور بڑائی وعظمت ہے اور خلق، حکم اور رات دن اور جو ان میں ہیں سب اللہ کے لئے ہے، یا اللہ! اس دن کا اول حصہ درستی بنا اور درمیان والا حصہ کامیابی بنا اور آخری حصہ چھٹکارا بنا اے تمام رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم فرمانے والے۔

☆ حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ صبح کرتے تو یہ کلمات ادا فرماتے:

اصبحنا علىٰ فطرة الاسلام وكلمة الاخلاص وعلى دين نبينا محمد صلى الله عليه وسلم ملة ابينا ابراهيم حنيفاً وما كان من المشركين ۔

ہم نے صبح کی فطرت اسلام کلمۂ اخلاص، اپنے نبی ﷺ کے دین اور اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی ملت پہ جو ہر برائی سے دور تھے اور مشرکین میں سے نہ تھے۔ (دارمی ۔ مشکوۃ)

مرا مولا کریم کتنا ہے	کیا بتاؤں عظیم کتنا ہے
اس کے ایک ایک کام میں حکمت	کون جانے حکیم کتنا ہے
وہ گداؤں کو بادشاہ کرے	مہربان و کریم کتنا ہے
بے سہاروں کو گرنے والوں کو	تھام لے وہ حلیم کتنا ہے
بخشے الیاس کو عجب تو نہیں	وہ غفور الرحیم کتنا ہے

(جسٹس محمد الیاس)

ستر ہزار فرشتے دعائے مغفرت کرتے ہیں

عن ابى سعيد نِ الخدرى رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من خرج من بيته الى الصلاة، فقال: اللهم، انى اسالك بحق السائلين عليك، واسالك بحق ممشاى هذا، فانى لم اخرج اشرًا ولا بطرا ولا رياء ولا سمعة، وخرجت اتقاء سخطك، وابتغاء مرضاتك، فاسألك ان تعيدنى من النار، وان تغفر لى ذنوبى انه لا يغفر الذنوب الا انت، اقبل الله عليه بوجهه، واستغفر له سبعون الف ملك ۔

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص نماز کے ارادے سے اپنے گھر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے نکلے اور یہ دعا مانگے: (اللھم، انی اسألك بحق السائلین علیك، واسألك بحق ممشای ھذا، فانی لم اخرج اشرًا ولا بطرا ولا ریاء ولا سمعة، وخرجت اتقاء سخطك، وابتغاء مرضاتك، فاسألك ان تعیذنی من النار، وان تغفر لی ذنوبی انه لا یغفر الذنوب الا انت) (اے اللہ! میں تجھ سے تیری سائلین کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے (نماز کی طرف اٹھنے والے) اپنے قدموں کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں۔ بے شک میں نہ کسی برائی کی طرف چلا ہوں نہ تکبر اور غرور سے، نہ دکھاوے اور نہ کسی دنیاوی شہرت کی خاطر نکلا ہوں۔ میں تو صرف تیری ناراضگی سے بچنے کے لئے اور تیری رضا کے حصول کے لئے نکلا ہوں۔ سو میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے دوزخ کی آگ سے نجات دے، میرے گناہوں کو بخش دے۔ بے شک تو ہی گناہوں کو بخشنے والا ہے۔) تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور ستر ہزار فرشتے اس کی مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔"

(اخرجه ابن ماجه فی السنن، کتاب المساجد والجماعات، باب المشی الی الصلاة، ۱/۲۵۶، الرقم: ۷۷۸، احمد بن حنبل فی المسند، ۳/۲۱، الرقم: ۱۱۱۷۲، وابن ابی شیبة فی المصنف، ۶/۲۵، رقم: ۲۹۲۰۲، وابن الجعد فی المسند، ۱/۲۹۹، الرقم: ۲۰۳۱)

ہر شیء پہ قادر ذات تیری سبحان اللہ سبحان اللہ
تخلیق ہے کائنات تری سبحان اللہ سبحان اللہ
کیا حور وملائک جن وبشر کیا ارض وسما کیا نخل وحجر
کرتے ہیں ثنا دن رات تری سبحان اللہ سبحان اللہ
تو رب احد، اللہ صمد یہ ہے شان کی حد کہ تو ہے بے حد
بے مثل صفات وذات تری سبحان اللہ سبحان اللہ

شیطان اسے کبھی نقصان نہ پہنچا سکے گا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے تو (ستر کھولنے سے پہلے) یہ کلمات پڑھ لیا کرے اگر اس صحبت کے نتیجہ میں اولاد ہوگی تو شیطان ہرگز اسے نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ (کلمات یہ ہے)

بسم اللہ اللھم جنبنا الشیطن وجنب الشیطن ما رزقتنا

اے اللہ ہمیں شیطان سے دور رکھ اور شیطان کو اس سے دور رکھ جو تو ہمیں (اولاد کا) رزق عطا فرمائے۔ (متفق علیہ۔ مشکوۃ)

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام سخت تکلیف میں یہ کلمات پڑھتے تھے

لا الٰہ الا اللہ العظیم الحکیم لا الٰہ الا اللہ رب العرش العظیم لا الٰہ الا اللہ رب السموات ورب الارض ورب العرش الکریم

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ عظمت والا حلم والا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بڑے عرش کا رب ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمانوں کا رب ہے اور زمین کا رب ہے اور عرش کریم کا رب ہے۔ (ایضا)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہ آرزو ہے میری کہ جب تک یہ جاں رہے
حمد خدائے پاک ہی وردِ زباں رہے!
جائے گا تو جہاں بھی اُسی کی ہے سلطنت
مخلوق کا حصار سوا آسماں رہے
فرعون دیکھ مر گیا، نمرود مٹ گیا
جھوٹے خدا تھے جتنے یہاں بے نشاں رہے
حافظ ہے تو حفیظ ہے تو کار ساز ہے
تیری عنایتوں سے ہی امن واماں رہے
فرعون کے محل میں کی موسیٰ کی پرورش
گر حکم ہو ترا تو عدو پاسباں رہے
باغِ جہاں میں پھولؔ یہ کرتا ہے التجا
قسمت میں اس کی خلد کا ہی گلستاں رہے

یہ زمیں آسمان باقی ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

ید اللہ ملای لا یغیظها نفقه سخاء اللیل والنهار افرایتم ما انفق منذ خلق السماء والارض فانه لم یغض ما فی یده وکان عرشه علی الماء وبیده المیزان یخفض ویرفع (بخاری شریف ۔ ۲/۶۷۷)

اللہ تعالیٰ کا ہاتھ غنی ہے، اس کے دن رات خرچ کرنے سے بھی خالی نہیں ہوتا جب سے زمین وآسمان کی پیدائش ہوئی اس وقت سے کتنا ہی اس نے لوگوں کو دیا لیکن اس کے خزانوں میں کوئی کمی نہ آئی اور اس وقت اس کا عرش پانی پہ تھا اور میزان یعنی قدرت اسی کو حاصل ہے جس کو چاہے گرائے اور جس کو چاہے اُٹھائے۔

☆ ایک روایت جو کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے ہے اس میں یوں ہے یدا اللہ یبسطان ۔ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کشادہ ہیں (مسلم شریف ۔ ۲/۳۴۶)

تیری جانب جو دھیان باقی ہے
اس لئے تو جہاں باقی ہے
تیری یادوں کے فیض سے مولا
قلب پہ اطمنان باقی ہے
اور ہر چیز کے لئے ہے فنا
ایک تیری ہی شان باقی ہے
جو تیرے رنگ سے ہوئے رنگیں
ان کا نام ونشان باقی ہے
دم بھروں میں تیری اطاعت کا
جب تلک تن میں جان باقی ہے
بخش دے گا گناہ گار کو تو
یہ یقیں یہ گمان باقی ہے
مٹ گئے نام بادشاہوں کے
ذکر تیرا ہر آن باقی ہے
جانے شہزادؔ کس ادا کے طفیل
یہ زمیں آسمان باقی ہے

شدید غصے کے وقت کیا پڑھا جائے؟

حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو شخصوں نے حضور علیہ السلام کے سامنے ایک دوسرے کو بُرا بھلا کہا جبکہ ہم حضور علیہ السلام کے پاس ہی بیٹھے تھے، ایک شخص دوسرے کو گالم گلوچ کر رہا تھا اور (شدید غصے) کی وجہ سے اس کا چہرہ سُرخ ہو گیا تھا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضور علیہ السلام نے (ہم سے) فرمایا: انی لا علم کلمة لو قالها لذهب عنه ما یجد بے شک میں ایک ایسی دعا جانتا ہوں کہ اگر یہ پڑھ لے تو اس کی یہ (غصہ والی) حالت جاتی رہے (اور وہ دعا یہ ہے)

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ط میں مردود شیطان سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

لوگوں نے اس شخص کو جا کر کہا: تو سنتا نہیں کہ حضور علیہ السلام کیا فرما رہے ہیں قال انی لست بمجنون۔ اس نے کہا میں کوئی دیوانہ نہیں ہوں۔ (ایضا) ہوسکتا ہے یہ شخص کوئی بدوی نومسلم ہو جو اسلامی تہذیب وتمدن سے ناآشنا ہو کیونکہ صحابہ کرام تو حضور علیہ السلام کے حکم پہ مر مٹنے پر تیار ہو جاتے تھے۔ ابوداؤد کی روایت میں ہے یہ معاذ تھے، اگر معاذ بن جبل ہوں تو یہ واقعہ یا ان کے اسلام میں آنے سے پہلے کا ہے یا پھر نومسلم ہونے کی حالت کا مطلب یہ تھا کہ اعوذ باللہ تو دیوانے پہ پڑھی جاتی ہے میں کوئی دیوانہ تو نہیں۔

☆ پیچھے حدیث گذر چکی ہے کہ حضور علیہ السلام نے مرغ کی آواز سن کر اللہ تعالیٰ کا فضل مانگنے کا حکم دیا اور وجہ یہ بیان فرمائی کہ وہ فرشتے کو دیکھ کر بولتا ہے اور گدھے کی آواز سن کر تعوذ پڑھنے کا حکم دیا کیونکہ وہ شیطان کو دیکھ کر بولتا ہے۔ (متفق علیہ مشکوٰۃ)

مانگ جو کچھ مانگنا ہے خالقِ غفار سے ۔۔۔ تیری حاجت روا ہو گی اسی دربار سے
اس کے در کو چھوڑ کر جاتا ہے کیوں غیروں کے پاس ۔۔۔ فضل کی امید رکھ تو اپنے پالنہار سے
تیرے ظاہر اور باطن سب سے واقف ہے خدا ۔۔۔ ہے عبث کچھ بھی چھپانا واقف الاسرار سے
ہو عمل پیرا سدا انور خدا کے حکم پر ۔۔۔ عاقبت میں تا نہ ہو محروم تو دیدار سے

(نور محمد حافظ)

کھانے پینے کی دعائیں۔

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں لڑکپن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زیر کفالت تھا (کھانا کھانے کے دوران) میرا ہاتھ پیالے میں گھومتا رہتا تھا۔ حضور علیہ السلام نے مجھے فرمایا:

یا غلام سم اللہ وکل بیمینک وکل مما یلیک ۔

اے بچے! بسم اللہ شریف پڑھ دائیں ہاتھ سے کھا اور اپنے سامنے سے کھا۔ (حضرت عمر بن ابی سلمہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور علیہ السلام کی نصیحت پہ ایسا عمل کیا کہ) فما زالت تلك طعمتی بعد ۔ وہ دن گیا اور یہ آیا میں ہمیشہ اسی (حضور علیہ السلام کے بتائے ہوئے) طریقہ پہ کھانا کھاتا ہوں۔ (بخاری، ۲۰۵۶/۵ رقم: ۵۰۶۱، ۵۰۶۳، مسلم، ۱۵۹۹/۳، ۲۰۲۲، ابن ماجہ ۱۰۸۷/۲ رقم: ۳۲۶۷)

☆ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم: من اکل طعاما فقال: الحمد للہ الذی اطعمنی هذا ورزقنیه من غیر حول منی ولا قوة، غفر له ما تقدم من ذنبه ۔

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کھانا کھانے کے بعد یہ دعا پڑھی:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(الحمد لله الذی اطعمنی هذا ورزقنیه من غیر حول منی ولا قوة) تمام تعریفات اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے مجھے یہ (کھانا) کھلایا اور بغیر ہمت اور قوت کے مجھے یہ عطا کیا۔) تو اس کے اگلے (اور پچھلے) تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔" (اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الدعوات، باب ما یقول اذا فرغ من الطعام، ۵۰۸/۵، الرقم: ۳۴۵۸، وابو داؤد فی السنن، کتاب اللباس، باب: (۱)، ۴۲/۴، الرقم: ۴۰۲۳، وابن ماجه فی السنن، کتاب الاطعمة، باب ما یقال اذا فرغ من الطعام، ۱۰۹۳/۲، الرقم: ۳۲۸۵)

☆ عن عائشة رضی الله عنها قالت: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: اذا اکل احدکم طعاما فلیقل: بسم الله فان نسی فی اوله فلیقل: بسم الله فی اوله وآخره ۔ وبهذا الاسناد عن عائشة رضی الله عنها قالت: کان النبی صلی الله علیه وسلم یا کل طعاما فی ستة من اصحابه، فجاء اعرابی فاکله بلقمتین، فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم: اما انه لو سمع لکفاکم ۔

"حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اسے چاہیے کہ بسم اللہ پڑھے اور اگر شروع میں بھول جائے تو اسے چاہیے کہ وہ یوں کہے: (بسم الله فی اوله وآخره) (اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اس کے اول میں بھی اور اس کے آخر میں بھی) اور اسی سند کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ چھ صحابہ کرام کے ہمراہ کھانا تناول فرما رہے تھے کہ اتنے میں ایک اعرابی آیا اس نے دو لقموں میں وہ سارا کھانا کھالیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر وہ بسم اللہ پڑھتا تو (یہ کھانا) تم سب کو کافی ہوتا۔" (اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الاطعمة، باب ما جاء فی التسمیة علی الطعام، ۲۸۸/۴، الرقم: ۱۸۵۸، وابو داؤد فی السنن، کتاب الاطعمة، باب التسمیة علی الطعام، ۳۴۷/۳، الرقم: ۳۷۶۸، وابن ماجه فی السنن، کتاب الاطعمة، باب التسمیة عند الطعام، ۱۰۸۶/۲، الرقم: ۳۲۶۴)

جہڑا اللہ کردا اے اوہ کدے نہ بازی ہردا اے
ہر ویلے دعاواں سن دا اے جہڑا خالق مالک ہردا اے
جہڑا ڈر دا اے اس مولا توں کسے کولوں مول نہ ڈردا اے
اوہدے ناں وچ ایسی مستی اے جد بو لئے سینہ ٹھردا اے
گھر بار اوہ سب نوں دیندا اے جہڑا خود محتاج نہ گھر دا اے
جد ناصر رب نوں یاد کراں میرا ہر اک "کارن" سردا اے

حمد اس کے لئے جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور مسلمان بنایا

عن ابی سعید رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا اکل او شرب قال: الحمد لله الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا مسلمین ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب بھی کوئی چیز تناول فرماتے یا نوش فرماتے تو (اُس کے بعد) یہ کلمات ادا فرماتے: (الحمد لله الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا مسلمين) (تمام حمد وستائش اس اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور مسلمان بنایا)۔''

(اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الدعوات، باب ما يقول اذا فرغ من الطعام، ۵/۵۰۸، الرقم: ۳۴۵۷، وابو داؤد فی السنن، کتاب الاطعمة، باب ما يقول الرجل اذا طعم، ۳/۳۶۶، الرقم: ۳۸۵۰، وابن ماجه فی السنن، کتاب الاطعمة، باب ما يقال اذا فرغ من الطعام، ۲/۱۰۹۲، الرقم: ۳۲۸۳، والنسائی فی السنن الکبری، ۶/۷۹، الرقم: ۱۰۱۲۰)

☆ عن امية بن مخشی رضی الله تعالىٰ عنه وكان من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم جالسا ورجل ياكل فلم يسم حتى لم يبق من طعامه الا لقمة، فلما رفعها الى فيه قال: بسم الله اوله وآخره، فضحك النبی صلى الله عليه وسلم قال: ما زال الشيطان ياكل معه، فلما ذكر اسم الله عزوجل استقاء ما فی بطنه.

''صحابی رسول ﷺ حضرت اُمیہ بن مخشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک دفعہ) حضور نبی اکرم ﷺ تشریف فرما تھے۔ ایک آدمی کھانا کھا رہا تھا جس نے بسم اللہ نہیں پڑھی تھی۔ وہ کھاتا رہا یہاں تک کہ صرف ایک لقمہ باقی رہ گیا۔ جب اُسے اٹھا کر منہ میں ڈالنے لگا تو (اسے بسم اللہ پڑھنا یاد آ گیا) اس نے کہا: (بسم الله اوله وآخره) (میں کھانے کا آغاز و اختتام اللہ تعالیٰ کے نام سے کرتا ہوں) تو حضور نبی اکرم ﷺ ہنس پڑے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: شیطان اس کے ساتھ مسلسل کھا رہا تھا لیکن (یاد آ جانے پر) جب اس نے اللہ تعالیٰ کا نام لیا تو جو کچھ اس (شیطان) کے پیٹ میں گیا تھا اس نے قے کر دی۔''

(اخرجه ابو داؤد فی السنن، کتاب الاطعمة، باب التسمية على الطعام، ۳/۳۴۷، الرقم: ۳۷۶۸، والنسائی فی السنن الکبری، ۴/۱۷۴، الرقم: ۶۷۵۸، وايضاً، ۶/۷۸، الرقم: ۱۰۱۱۳، واحمد بن حنبل فی المسند، ۴/۳۳۶، الرقم: ۱۸۹۸۳، والحاکم فی المستدرک، ۴/۱۲۱، الرقم: ۷۰۸۹، والبخاری فی التاريخ الكبير، ۲/۶، الرقم: ۱۵۱۴)

بشر سے ہو بیان کیسے کہ کیا معلوم ہوتا ہے
منور جس سے عالم ہے خدا معلوم ہوتا ہے
وہی ہے قادر مطلق مگر نظروں سے پوشیدہ
وہ سب کے دل میں ہے سب سے جدا معلوم ہوتا ہے
وہی ہے رحمت ''ہر دو جہاں'' سب کے لئے یکساں
وہ ہر مشکل کے وقت مشکل کشا معلوم ہوتا ہے
بشر کیا چیز ہے جن وملائک سب کا خالق ہے
اسی کی حمد ہے جو مرحبا معلوم ہوتا ہے
صفات اس کی بیاں کیسے ہو کس سے ہو یہ ناممکن
جو ہے مختار کل بے حد بھلا معلوم ہوتا ہے
میسر ہو رئیس اس کی جبیں سائی ہمیں ہر دم
جو سب کا بادشاہ، حاجت روا معلوم ہوتا ہے

تیری تعریف ہے اس پر جو تو نے ہمیں عطا فرمایا

عن عبد الرحمٰن بن جبير انه حدثه رجل خدم رسول الله صلى الله عليه وسلم ثمان سنين انه

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سمع النبی صلی الله علیه وسلم اذا قرب الیه طعامه یقول: بسم الله، واذا فرغ من طعامه قال: اللهم، اطعمت واسقیت واغنیت واقنیت وهدیت واحییت فلك الحمد علی ما اعطیت .

''حضرت عبدالرحمٰن بن جبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہیں ایک صحابی جنہوں نے آٹھ سال حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت کی بتایا کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا: جب بھی آپ ﷺ کی خدمت میں کھانا پیش کیا جاتا تو آپ ﷺ بسم اللہ پڑھتے اور جب کھانے سے فارغ ہوتے تو یوں کہتے: (اللهم، اطعمت واسقیت واغنیت واقنیت وهدیت واحییت فلك الحمد علی ما اعطیت) (اے اللہ! تو نے کھلایا، تو نے پلایا، تو نے بے نیاز کیا اور تو نے مالا مال کیا، تو نے ہدایت دی، اور تو نے زندہ کیا، سو جو کچھ تو نے عطا کیا اس پر تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں)۔'' (اخرجه احمد بن حنبل فی المسند، ۶۲/۴، الرقم: ۱۶۶۴۲، وایضاً، ۳۷۵/۵، الرقم: ۲۳۲۳۳، والنسائی فی السنن الکبری، کتاب الدعاء بعد الاکل، باب: (۵) نوع آخر، ۲۰۲/۴، الرقم: ۶۸۹۸، وابن السنن فی عمل الیوم واللیلة، ۴۱۶/۱، الرقم: ۴۶۵)

☆ عن ابی امامة رضی الله تعالٰی عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا رفع مائدته قال: (الحمد لله کثیرا طیبا مبارکا فیه، غیر مکفی ولا مودع ولا مستغنی عنه، ربنا)

''حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب اپنا دسترخوان اُٹھاتے (یعنی جب کھانے سے فارغ ہوجاتے) تو زبان حق ترجمان پر یہ الفاظ جاری ہوجاتے: (الحمد لله کثیرا طیبا مبارکا فیه، غیر مکفی ولا مودع ولا مستغنی عنه، ربنا) (اللہ تعالیٰ کے لئے تمام تعریفیں ہیں کثرت سے پاکیزہ، وہ بابرکت (ذات) ہے۔ اے ہمارے رب! ایسی تعریف نہیں جو کفایت نہ کرے اور نہ ایسی جس کے کرنے کی ہمیں حاجت نہ ہو)۔''

☆ وفی روایة عنه: قال: الحمد لله الذی کفانا وارونا، غیر مفکی ولا مکفور وقال مرة: الحمد لله ربنا، غیر مکفی ولا مودع ولا مستغنی ربنا .

''اور بخاری کی ایک روایت میں حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے یہ الفاظ بھی مروی ہیں: (الحمد لله الذی کفانا وارونا، غیر مفکی ولا مکفور) (اس اللہ کے لئے سب تعریفیں ہیں جس نے کھلا پلا کر ہمیں سیراب کیا۔ ایسی تعریفیں نہیں جو ایک بار کرنے کے بعد ختم ہوجائیں یا جس کے بعد ناشکری کی جائے۔) ایک مرتبہ آپ ﷺ نے یہ دعا بھی فرمائی: (الحمد لله ربنا، غیر مکفی ولا مودع ولا مستغنی ربنا) (اس اللہ کے لئے سب تعریفیں ہیں جو ہمارا رب ہے۔ اے ہمارے رب! ایسی تعریفیں جو کبھی ختم نہ ہوں، ایک بار ہو کر کبھی نہ رکنے والی تعریفیں اور نہ ایسی تعریفیں جن کی حاجت نہ رہے)۔'' (اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب الاطعمة، باب ما یقول اذا فرغ من طعامه، ۲۰۷۸/۵، الرقم: ۵۱۴۲-۵۱۴۳، والترمذی فی السنن، کتاب الدعوات، باب ما یقول اذا فرغ من الطعام،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۵/۵۰۷، الرقم: ۳۴۵۶، وابو داؤد فی السنن، کتاب الاطعمة، باب ما یقول الرجل اذا طعم، ۳/۳۶۶، الرقم: ۳۸۴۹)

یا رب میری زندگی کو شعور ایسا عطا ہو | سر تیری ''اطاعت'' کے سبب میرا جھکا ہو
حق بات کے کہنے میں یہ تاثیر دے مولا | نکلے جو زباں سے تو اثر دل پہ کیا ہو
یہ دل کی تمنا ہے حرم پاک کے اندر | ان ساری نمازوں کی قضا جا کے ادا ہو
لگ جائے میرے جسم میں گھن عشق نبی کا | وہ درد اُٹھے دل میں کہ جسکی نہ دوا ہو
دیدار محمد کے میسّر جو شرف ہو | یہ جان وجگر سب انہیں قدموں پہ فدا ہو
انساں سے عظمت کا بیاں کیسے ہو اس کی | جو نبیوں کا سردار اور محبوب خدا ہو
طٰہٰ کہیں یٰسین کی سورہ میں نمایاں | القاب جسے خالق اکبر نے دیا ہو
کیا اس کو جلائے کی رئیس نار جہنم | احکام خداوندی میں جو مر کے مٹا ہو

تیری شان مولیٰ حمیدًا غنیًا

عن عبد الله بن بسر رضی الله تعالیٰ عنه قال: نزل رسول الله صلی الله علیه وسلم علی ابی قال: فقربنا الیه طعاما ورطبة فاکل منها...... ثم اتی بشراب فشربه ثم ناوله الذی عن یمینه قال: فقال ابی، واخذ بلجام دابته: ادع الله لنا فقال: اللهم بارك لهم فی ما رزقتهم واغفر لهم وارحمهم.

''حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ میرے والد کے پاس (مہمان بن کر) تشریف لائے، ہم نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کھانا، پنیر اور برنی کھجور کا حلوہ پیش کیا، آپ ﷺ نے اس میں سے کچھ تناول فرمایا...... پھر آپ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں ایک مشروب لایا گیا، آپ ﷺ نے اسے پی کر دائیں جانب والے کو دے دیا، پھر (آپ ﷺ کی روانگی کے وقت) میرے والد نے آپ ﷺ کی سواری کی لگام پکڑ کر عرض کی (یارسول اللہ) اللہ تعالیٰ سے ہمارے لئے دعا کیجئے، آپ ﷺ نے (اس طرح) دعا فرمائی (اللهم بارك لهم فی ما رزقتهم واغفر لهم وارحمهم) (اے اللہ تو نے انہیں جو رزق عطا فرمایا ہے اس میں برکت عطا فرما، ان کی بخشش فرما اور ان پر رحم فرما)۔''

(اخرجه مسلم فی الصحیح، کتاب الاشربة، باب استحباب وضع النوی خارج التمر، واستحباب دعاء الضیف لا هل الطعام، وطلب الدعاء من الضیف الصالح واجابته لذالك، ۳/۱۶۱۵، الرقم: ۲۰۴۲، والترمذی فی السنن، کتاب الدعوات، باب فی دعاء الضیف، ۵/۵۶۸، الرقم: ۳۵۷۶، وابو داؤد فی السنن، کتاب الاشربة، باب فی النفخ فی الشراب والتنفس فیه، ۳/۳۳۸، الرقم: ۳۷۲۹، واحمد بن حنبل فی المسند، ۴/۱۸۸، الرقم: ۱۷۷۱۱)

تیری ذات مولا حمیدا غنیا سمیعا بصیرا نصیرا ولیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

تیتھوں جو کوئی منگے توں کریں عنایت ۔۔۔ نہ پرتے دُعا تک رب شقیا
تو پت دتا زکریا نوں بڈھے وارے ۔۔۔ کہ اذنا ڈی تینوں ندآء خفیا
آپے نام سوہنا توں یحیٰی ٹکایا ۔۔۔ نہیں ساری دنیا چہ قبل سمیا
ایسا پیارا بچہ جنے کیہڑی مائی ۔۔۔ نبیاً صبیاً وکان تقیا
توں مریم صدیقہ کنواری نوں مولا ۔۔۔ دتا نال قدرت غلاماً زکیا
جنن ویلے مریم سی بھکھی تہائی ۔۔۔ ھٰ فضلوں رطباً جنیا سریا
بچہ گودی چک آئی مریم جاں گھر نوں ۔۔۔ پوری قوم پا بیٹھی سگواں قضیا
"تو ہرگز نہ گھبرا" موٰی دیئے بھینے ۔۔۔ نی بی بی لقد جئت شیأ فریا
توں مریم نوں کیہانہ بولیں کسے سنگ ۔۔۔ بلاواں گے فی المھد عیسیٰ صبیا
اشارہ کیتا ماں نے تے بولے عیسیٰ ۔۔۔ میں بندہ خدا دا تے کنت نبیا
میں صاحب کتاب آں مبارک آں ہر تھاں ۔۔۔ نمازی سخی تالے ما دمت حیا
ہے ماں پاک میری میں نیکی کراں گا ۔۔۔ نہیں ہاں ہر گز جبارًا شقیا
سلامت ہاں جمن دے دن موت دے بھی ۔۔۔ سلامت بھی ہاں یوم البعث حیا
توں صمصام کر سجدے نت اُس خدا نوں ۔۔۔ جیہدی شان بعالی عظیما علیا

(باباصمصام)

شیطانی وسوسوں کا علاج

عن ابی هريره رضی الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ياتى الشيطان احدكم فيقول من خلق كذا من خلق كذا، حتى يقول من خلق ربك فاذا بلغه فليستعذ بالله ولينته وفى رواية لمسلم واحمد وابى يعلى: فليقل: آمنت بالله ورسله .
وفى رواية لابى داؤد والنسائى : فقولوا: الله احد، الله الصمد، لم يلد، ولم يولد، ولم يكن له كفوا احد، ثم ليتفل عن يساره ثلاثا وليستعذ من الشيطان .

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے تو اس کے دل میں یہ خیال پیدا کرتا ہے کہ فلاں چیز کو کس نے پیدا کیا اور فلاں شے کو کس نے پیدا کیا؟ (اور جب یہ وسوسے گہرے ہو جاتے ہیں تو) بالآخر دل میں یہ بات ڈالتا ہے کہ تمہارے رب کو کس نے پیدا کیا ہے؟ جب بات یہاں تک پہنچے تو (شیطان سے پناہ مانگتے ہوئے) اللہ تعالیٰ کے جوارِ رحمت میں پناہ لینی چاہیے اور ایسے خیالات کو ترک کر دینا چاہیے۔"

https://ataunnabi.blogspot.com/

''کہے: (آمنت باللہ و رسلہ) (میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا)۔''

''امام ابوداؤد اور نسائی کی ایک روایت میں ہے: ''تو اس وقت تم یوں کہو: (اللہ احد، اللہ الصمد، لم یلد، ولم یولد، ولم یکن لہ کفوا احد) (اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اس نے کسی کو جنا ہے اور نہ اسے کسی نے جنا ہے اور کوئی ایک بھی اس کی برابری کرنے والا نہیں ہے۔) پھر اپنے بائیں جانب تین دفعہ تھوک دے اور شیطان سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہیے (یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے)۔'' (بخاری، ۱۱۹۴/۳، ۳۱۰۲، مسلم، ۱۱۹/۱-۱۲۰ رقم ۱۳۴، ابوداؤد، ۲۳۱/۴ رقم ۴۷۲۱، ۴۷۲۲، ۴۷۲۳، نسائی، السنن الکبری، ۱۶۹/۶، ۱۷۰، رقم: ۱۰۴۹۷، ۱۰۴۹۹)

مری دعا کو تو کر مستجاب میرے خدا
میں نامراد نہ رہوں گا' یہ آسرا ہے مجھے
کسی کے آگے میں کیا اپنے ہاتھ پھیلاؤں
تجھی سے مانگ رہا ہوں جو مانگنا ہے مجھے
رہے یہ دل مرا معمور نورِ ایماں سے
عزیز جان سے زیادہ یہی دعا ہے مجھے
یہ آرزو ہے ترے حکم پر کہوں لبیک
ہر ایک شے پہ مقدم تری رضا ہے مجھے
کشادہ کتنا کروں دامنِ طلب اپنا
مری طلب سے زیادہ تری عطا ہے مجھے

(لیف قریشی)

نماز کے شیطان سے نجات کا وظیفہ

عن عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال: یا رسول اللہ، ان الشیطان قد حال بینی وبین صلاتی وقراء تی یلبسها علی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ذاك شیطان یقال لہ: خنزب فاذا احسسته فتعوذ باللہ منه، واتفل علی یسارك ثلاثا قال: ففعلت ذالك فاذهبه اللہ عنی .

''حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! شیطان میرے اور میری نماز کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور مجھ پر قرات مشتبہ کر دیتا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: اس شیطان کو خنزب کہا جاتا ہے، جب تم اسے محسوس کرو تو اُس (شیطان) سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو، اور بائیں جانب تین بار تھوک دو۔ حضرت عثمان کہتے ہیں کہ میں نے اس طرح کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس شیطان کو مجھ سے دور کر دیا۔'' (اخرجه مسلم فی الصحیح، کتاب السلام، باب التعوذ من الشیطان الوسوسة فی الصلاة، ۱۷۲۸/۴، الرقم: ۲۲۰۳، واحمد بن حنبل فی المسند، ۲۱۶/۴، الرقم: ۱۷۹۲۸، وعبد الرزاق فی المصنف، ۸۵/۲، الرقم: ۲۵۸۴، وعبد بن حمید فی المسند، ۱۴۸/۱، الرقم: ۳۸۰، وابن ابی شیبة فی المصنف، ۵۱/۵، الرقم: ۲۳۶۰۰)

یا خدا تیری رحمت کی کچھ حد نہیں تیری رحمت سے ذرہ بھی تارا ہوا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس کے قدموں پہ شاہوں کے سر جھک گئے
جس کی جانب تیرا ایک اشارہ ہوا

تیرے سائے میں اس کو اماں مل گئی
آ گیا جو مصیبت کا مارا ہوا

پتھروں کا جگر بھی تیرے حسن سے
ٹکڑے ٹکڑے ہوا پارا پارا ہوا

کاش مل جائے مجھ کو کفن کے لئے
کوئی کعبے کا پردہ اتارا ہوا

خواہ وہ فلسفی ہوں کہ ہوں منطقی
چاہے داناں ہوں اور چاہے ناداں ہو

جن لے سر میں سمایا نہ سودا تیرا
ان کو دونوں جہاں میں خسارا ہوا

میں تو انور بہت ہی گناہگار ہوں
پھر بھی اللہ نے لاج رکھی میری

مجھ پہ دنیا میں انگلی اٹھائے کوئی
یہ نہ اس کے کرم کو گوارا ہوا

(انور فرخ آبادی)

اللہ اکبر کبیرًا

عن جبير بن مطعم رضى الله تعالىٰ عنه انه راى رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلى صلاة (قال عـمـرو: لا ادرى اى صلاة هـى) فـقـال: الله اكبـر كثيـرًا، والحمد لله كثيرًا، وسبحان الله بكرة واصيـلا ثـلاثا اعوذ بالله من الشيطان من نفخه ونفثه وهمزه . قال: نفثه: الشعر، ونفخه: الكبر، وهمزه: الموتة .

''حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک نماز پڑھتے ہوئے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا (راوی حضرت عمرو نے کہا کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ وہ کون سی نماز تھی) تو آپ ﷺ نے (نماز کے بعد) یہ کہا: (الله اكبـر كبيـرا، الله اكبر كبيرا، الله اكبر اكبيرا، والحمد لله كثيرا، والحمد لله كثيرا، وسبحـان الله بكرة واصيلا، اعوذ بالله من الشيطان من نفخه ونفثه وهمزه) (اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں، تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور صبح و شام اللہ کے لئے ہی پاکی ہے۔ میں شیطان کی لغویات، اس کے تکبر اور اس کے وسوسوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں)۔'' فرمایا: نفثہ اُس (شیطان) کی لغویات، نفخہ اس کا تکبر اور ھمزہ سے مراد اس کے وسوسے ہیں۔'' (اخرجه ابوداؤد فى السنن، كتاب الصلاة، باب ما يستفتح به الصلاة من الدعاء، ۱/۲۰۳، الرقم: ۷۶۴، وابن مـاجه فى السنن، كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها، باب الاستعاذة فى الصلاة، ۱/۲۶۵، الرقم: ۸۰۷، واحمد بن حنبل فـى الـمسند، ۴/۸۰، الرقم: ۱۶۷۸۶، وابن ابى شيبة فى المصنف، ۱/۲۰۹، الرقم: ۲۳۹۶، وايضاً، ۶/۱۹، الرقم: ۲۹۱۴۲، وابن الجارود فى المنتقى، ۱/۵۵، الرقم: ۱۸۰)

اللہ کیا بیاں ہوں ہم سے صفات تیری
ادنیٰ زباں ہماری اعلیٰ ہے ذات تیری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

معبود بھی ہے تو ہی مسجود بھی ہے تو ہی
اک لطفِ بیکراں ہے اللہ ذات تیری

نورِ سحر میں تو ہے ذہنِ بشر میں تو ہے
ہے شام تیری زینت رونق ہے رات تیری

کیا راز کوئی پائے تیری حقیقتوں کا
مخفی نہیں کسی سے ہر چند ذات تیری

تیری ضیاء کا پر تو ہے حُسن ماہ واختر
کیوں نہ ہو اس کرم پر ممنون رات تیری

سائل ہیں تیرے در کے مفلس ہوں یا تونگر
محتاج ہے الٰہی کل کائنات تیری

کیا شکر ہم سے ہو گا تیری عنائتوں کا
جو مہربان ہے سب پر ہے صرف ذات تیری

کتنی بلند وبالا کتنی عظیم واعلیٰ
حدِ خرد سے باہر یا رب ہے ذات تیری

تیرے حضور سب کی پیشانیاں جھکی ہیں
اے خالقِ یگانہ ہے پاک ذات تیری

ہر چیز عارضی ہے اور بے ثبات دُنیا
دائم رہے گی لیکن اللہ ذات تیری

الطاف بھی ہے تیرا مدح سرا الٰہی
چشم کرم ہو اُس پر والا صفات تیری

(الطاف احسانی)

ہائے میرے دل کو کیا ہو گیا ہے

عن ابی زمیل قال: سألت ابن عباس رضی اللہ عنهما فقلت: ما شیء اجده فی صدری؟ قال: ما هو؟ قلت: والله ما اتكلم به قال: فقال لی: اشیء من شك؟ قال: وضحك، قال: ما نجا من ذالك احد قال: حتی انزل الله عزوجل: (فان كنت فی شك مما انزلنا الیك فاسأل الذین یقرء ون الكتاب من قبلك) الآیة (یونس، ۱۰: ۹۴)، قال: فقال لی: اذا وجدت فی نفسك شیئا فقل: (هو الاول والأخر والظاهر والباطن ج وهو بكل شیء علیم○) (الحدید، ۵۷: ۳)

''حضرت ابوزمیل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے (اپنی بے چین قلبی کیفیت کے بارے میں) پوچھتے ہوئے عرض کیا: میرے دل کو کیا ہو گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا: (ایسی عجیب کیفیت ہے جو کہ) خدا کی قسم! زبان پر نہیں لا سکتا چنانچہ آپ نے مجھ سے فرمایا: کیا کوئی شک واقع ہو گیا ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ پھر وہ ہنسے اور فرمایا: اس سے تو کوئی نہیں بچا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی: ''(اے سننے والے!) اگر تو اس (کتاب) کے بارے میں ذرا بھی شک میں مبتلا ہے جو ہم نے (اپنے رسول ﷺ کی وساطت سے) تیری طرف اتاری ہے تو (اس کی حقانیت کی نسبت) ان لوگوں سے دریافت کر لے جو تجھ سے پہلے (اللہ کی کتاب) پڑھ رہے ہیں۔'' پھر انہوں نے مجھ سے فرمایا: جب تم اپنے دل میں کوئی وسوسہ محسوس کرو تو (یہ آیت) پڑھو: (هو الاول والأخر والظاهر والباطن ج وهو بكل شیء علیم○) (وہی (سب سے) اوّل اور (سب سے) آخر ہے اور (اپنی قدرت کے اعتبار سے) ظاہر اور (اپنی ذات کے اعتبار سے) پوشیدہ ہے، اور وہ ہر چیز کو خوب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جاننے والا ہے)۔'' (اخرجه ابوداؤد فی السنن، کتاب الادب، باب فی رد الوسوسة، ۴/۳۲۹، الرقم: ۵۱۱۰، والمقدسی فی الاحادیث المختارة، ۱۰/۴۱۹، الرقم: ۴۴۲، والنووی فی الاذکار /۱۱۸، الرقم: ۳۳۷، وابن سرایا فی سلاح المؤمن فی الدعاء، ۱/۴۸۸، الرقم: ۹۳۱، وابن کثیر فی تفسیر القرآن العظیم، ۴/۳۰۳، وابن القیم فی الوابلالصیب /۳۰۴)

☆ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه عن النبی صلی اللہ علیه وسلم: اللهم، انی اعوذبك من الشیطان الرجیم، وهمزه ونفخه ونفثه ۔ قال: همزه الموته ونفثه الشعر ونفخه الکبر

''حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت بیان کی کہ آپ ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے: (اللهم، انی اعوذبك من الشیطان الرجیم، وهمزه ونفخه ونفثه) (اے اللہ! میں شیطان مردود سے، اس کے وسوسوں سے، اس کی لغویات اور اس کے تکبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں)۔'' فرمایا: همزه اس کے وسوسے، نفثه اس کی لغویات اور نفخه سے مراد اس کا تکبر ہے۔ (اخرجه ابن ماجه فی السنن، کتاب اقامة الصلاة والسنة فیها، باب الاستعاذة فی الصلاة، ۱/۲۶۶، الرقم: ۸۰۸، والطیالسی فی المسند، ۱/۴۹، الرقم: ۳۷۱، وابو یعلی فی المسند، ۸/۴۱۱، الرقم: ۴۹۹۴، والحاکم فی المستدرک، ۱/۳۲۵، الرقم: ۷۴۹)

مشتِ گل ہوں وہ خرامِ ناز دیتا ہے مجھے
عرش تک گنجائش پرواز دیتا ہے مجھے

آپ ہی رکھتا ہے میرے سامنے سربستہ راز
آپ ہی توفیقِ کشفِ راز دیتا ہے مجھے

شب کے پردے میں مجھے کرتا ہے انجام آشنا
دن کی صورت اک نیا آغاز دیتا ہے مجھے

جب میں لوٹ آتا ہوں دشتِ چارسو کو چھان کر
دل میں چھپ جاتا ہے اور آواز دیتا ہے مجھے

دور رکھتا ہے وہ عاصی مجھ سے ساری ذلتیں
وہ کریم اعزاز پر اعزاز دیتا ہے مجھے

(عاصی کرنالی)

سینے پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروڑوں درود

☆ عن عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنه قال لما استعملنی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم علی الطائف، جعل یعرض لی شیء فی صلاتی، ختی ما ادری ما اصلی فلما رأیت ذالك، رحلت الی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فقال ابن ابی العاص؟ قلت: نعم یا رسول اللہ. قال: ما جاء بك؟ قلت: یا رسول اللہ، عرض لی شیء فی صلواتی، حتی ما ادری ما اصلی قال: ذاك الشیطان ادنه فدنوت منه فجلست علی صدور قدمی قال: فضرب صدری بیده، وتفل فی فمی وقال: اخرج عدو اللہ ففعل ذالك ثلاث مرات ثم قال: الحق بعملك قال: فقال عثمان: فلعمری ما احسبه خالطنی بعد .

''حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے جب مجھے طائف کا گورنر بنایا تو میرے دل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں اس قسم کے خیالات (اور وسوسے) آنے لگے کہ مجھے یہ بھی یاد نہ رہتا کہ کتنی رکعات نماز پڑھی ہے۔ جب میں نے اپنی یہ حالت دیکھی تو سفر کر کے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے مجھے دیکھ کر (تعجباً) فرمایا: ابن ابی العاص ہے! میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں آئے ہو؟ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) کوئی شے میری نماز میں آتی ہے اور مجھے یہ بھی بھول جاتا ہے کہ میں نے کیا پڑھا ہے؟ یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شیطان ہے میرے قریب آؤ، میں آپ ﷺ کے قریب ادب سے دو زانو بیٹھ گیا۔ کہتے ہیں: پھر آپ ﷺ نے میرے سینہ پر اپنا دستِ مبارک رکھا اور اپنا لعاب مبارک میرے منہ میں ڈالا اور تین بار فرمایا: اے اللہ کے دشمن! نکل جا، اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: اے عثمان! اب جاؤ اپنا کام کرو۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ رب العزت کی قسم! اُس دن کے بعد پھر کبھی شیطان نے اس قسم کے وسوسے میرے دل میں پیدا نہیں کیے۔" (ابن ماجه، ۲/۱۱۷۴، ۳۵۴۸، کتاب الطب باب الفزع والارق وما یتعوذ منه)

حمد کیا ہو تیری بیان اللہ — تو ہے یکتا نہیں کوئی تجھ سا
ابتدا تو ہے انتہا تو ہے — ساری دنیا کا آسرا تو ہے
کوئی تیرے سوا نہیں معبود — ذات ہے تیری ہر جگہ موجود
تو سمیعٌ علیم ہے یا رب — تو غفور و رحیم ہے یا رب!
بے وسیلوں کا تو وسیلہ ہے — بے سہاروں کا تو سہارا ہے
تجھ سے قائم نظامِ ہستی ہے — ذکر تیرا ہی بستی بستی ہے
یہ فلک یہ ملک یہ اِنس وجاں — تیری تخلیق ہیں زمین وزماں
رہنما اپنا سب سے یکتا ہے — خاتم الانبیاء کو بھیجا ہے
اپنے بندوں کے واسطے قرآں — تو نے نازل کیا ترے قرباں
نعمتوں کا تری شمار ہو کیا — تو نے سب کچھ عطا کیا مولا
اپنے بندوں پہ رحم کرتا ہے — دامنِ آرزو کو بھرتا ہے
از طفیل محمد عربی — دور تو نے ہر ایک مشکل کی
لب پہ جب تیرا نام آتا ہے — دلِ مضطر قرار پاتا ہے
تیری رحمت کا بول بالا ہے — قلبِ الطاف میں اُجالا ہے

(الطاف احسانی)

علماء کا فرمان:

وقال النووی فی "الاذکار": وقال بعض العلماء: یستحب قول: "لا الٰه الا الله" لمن ابتلی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بالوسوسة في الوضوء او في الصلاة او شبههما، فان الشيطان اذا سمع الذكر خنس: اى تاخر وبعد، و"لا اله الا الله" راس الذكر، ولذالك اختار السادة الاجلة من صفوة هذه الامة اهل تربية السالكين، وتاديب المريدين، قول: "لا اله الا الله" لا هل الخلوة، وامروهم بالمداومة عليها، وقالوا: انفع علاج في دفع الوسوسة الاقبال على ذكر الله تعالىٰ والاكثار منه.

وقال السيد الجليل احمد بن ابى الحوارى بفتح الراء وكسرها . شكوت الى ابى سليمان الداراني الوسواس، فقال: اذا اردت ان ينقطع عنك، فاى وقت احسست به فافرح، فانك اذا فرحت به انقطع عنك، لانه ليس شيء ابغض الى الشيطان من سرور المؤمن، وان اغتممت به زادك . قلت: وهذا مما يؤيد ما قاله بعض الائمة: ان الوساوس انما يبتلى به من كمل ايمانه، فان اللص لا يقصد بيتا خربا .

"بعض علماء نے فرمایا: جوشخص وضو میں یا نماز میں یا ان جیسی کسی اور عبادت میں وسوسہ میں مبتلا ہوتو اس کے لئے "لا الہ الا اللہ" پڑھنا مستحب ہے، کیونکہ شیطان جب ذکر الٰہی سنتا ہے تو اس سے دور بھاگتا ہے اور "لا الہ الا اللہ" تمام اذکار کا سردار (یعنی ذکر کا سب سے بلند اور اعلیٰ درجہ) ہے۔ اسی لئے اس امت کے برگزیدہ بزرگوں، اور سالکین کی تربیت کرنے والوں، اور مریدوں کو ادب سکھانے والے (صوفیاء) نے اس ذکر "لا الہ الا اللہ" کو اہل خلوت کے لئے لازم کیا، اور انہیں اس پر مداومت اختیار کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: وسوسوں کو دور کرنے کا سب سے نفع بخش علاج کثرت سے ذکر الٰہی کرنا ہے اور سید احمد بن ابی حواری بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوسلیمان دارانی کو وسوسہ کی شکایت کی تو انہوں نے فرمایا: جب تم خود کو وسوسوں سے آزاد کرنا چاہو تو اسے (یعنی وسوسہ کو) محسوس کرتے ہی خوشی وفرحت کا اظہار کرنا شروع کر دو، جوں ہی تم فرحت وسرور کا اظہار کرو گے وہ تم سے دور ہو جائے گا کیونکہ شیطان کو مومن کے فرحت وسرور سے بڑھ کر کوئی چیز ناپسندیدہ نہیں ہے، اور اگر تم اس وسوسہ پر غمزدہ ہو کر بیٹھ گئے تو یہ بڑھ جائے گا۔ (امام نووی فرماتے ہیں:) میں کہتا ہوں: یہ چیز اس بات کی تائید کرتی ہے جو بعض ائمہ کرام نے کہی ہے کہ وسوسہ میں بس وہی شخص مبتلا ہوتا ہے جس کا ایمان کامل ہو، کیونکہ کوئی بھی چور ویران گھر میں چوری کا ارادہ نہیں کرتا۔" (اخرجه النووی فی الاذکار، ۱۱۸، الرقم: ۳۳۷)

وراءِ ہر جہاں سے تیری شان ہے اللہ اللہ — بس یہی اپنا تو ایمان ہے اللہ اللہ
تو ہی ہے مالکِ کل ساری خدائی تیری — تیری قدرت کی یہ پہچان ہے اللہ اللہ
ہو نہیں سکتا یہاں تیرا مقام توصیف — تو رحیم بھی تو ہی رحمان ہے اللہ اللہ
تو بھی یکتا تیرا محبوب بھی لاثانی ہے — جس پہ نازل ہوا قرآن ہے اللہ اللہ
تیرے بندے ممنوں کرم ہیں از حد — کل جہاں کا تو نگہبان ہے اللہ اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نعمتیں اعلیٰ عطا کی ہیں بنا کر انسان یہ تیرا بندوں پہ احسان ہے اللہ اللہ
تیرا عاصی یہ گناہ گار شرمسار رئیس تجھ پہ سو جان سے قربان ہے اللہ اللہ

سفراوراس سے متعلقہ دُعائیں

عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا استوی علی بعیرہ خارجا الی سفر کبر ثلاثا ثم قال: سبحان الذی سخر لنا ھذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون (الزخرف، ۴۳:۱۳-۱۴) اللھم، انا نسالك فی سفرنا ھذا البر والتقوی ومن العمل ما ترضی، اللھم، ھون علینا سفر نا ھذا واطوعنا بعدہ، اللھم، انت الصاحب فی السفر والخلیفة فی الاھل، اللھم، انی اعوذ بك من وعثاء السفر وکابة المنظر وسوء المنقلب فی المال والاھل واذا رجع قالھن وزاد فیھن: آئبون تائبون عابدون لربنا حامدون۔

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب کہیں سفر پر تشریف لے جانے کے لئے اونٹ پرسوار ہوتے تو آپ ﷺ تین بار'اللہ اکبر' کہتے اور پھر یہ دعا پڑھتے: (سبحان الذی سخر لنا ھذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون (الزخرف،۴۳:۱۳-۱۴) اللھم، انا نسالك فی سفرنا ھذا البر والتقوی ومن العمل ما ترضی، اللھم، ھون علینا سفر نا ھذا واطوعنا بعدہ، اللھم، انت الصاحب فی السفر والخلیفة فی الاھل، اللھم، انی اعوذ بك من وعثاء السفر وکابة المنظر وسوء المنقلب فی المال والاھل)(پاک ہے وہ ذات جس نے اِس (جانور) کو ہمارے تابع کر دیا حالاں کہ ہم اِسے قابو میں نہیں لا سکتے تھے اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف ضرور لوٹ کر جانے والے ہیں۔اے اللہ! ہم تجھ سے اپنے اس سفر میں نیکی اور پرہیز گاری کا سوال کرتے ہیں اور ایسے عمل کا سوال کرتے ہیں جس سے تو راضی ہو۔اے اللہ! ہمارے لئے اس سفر کو آسان کر دے اور اس کی مسافت سمیٹ دے، اے اللہ! اس سفر میں تو ہی ہمارا رفیق ہے اور ہمارے بعد ہمارے گھر میں نگہبان ہے۔اے اللہ! میں سفر کی تکلیفوں سے، رنج وغم سے اور اپنے اہل اور مال کے برے انجام سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔) اور جب آپ ﷺ سفر سے واپس تشریف لاتے تب بھی یہ دعا پڑھتے اور ان میں ان کلمات کا اضافہ کرتے: (آئبون تائبون عابدون لربنا حامدون)(ہم واپس آنے والے ہیں، اللہ سے توبہ کرنے والے ہیں، اس کی عبادت کرنے والے ہیں اور اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں)۔'' (مسلم شریف، ۲/۹۷۸، ۱۳۴۲، ترمذی شریف، ۵/۵۰۱، ۳۴۴۷)

جو حکم دیا وہ ٹل نہ سکا جو فرمایا وہ ہو کے رہا دیکھی ہے اٹل ہر بات تری سبحان اللہ سبحان اللہ
ہر عیب سے مطلق پاک ہے تو اور خالق ہفت اخلاق ہے تو ہے یوں بھی مقدس ذات تری سبحان اللہ سبحان اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

برے انجام سے اللہ کی پناہ

☆ عن عبد الله بن سر جس رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا سافر یتعوذ من وعثاء السفر وکآبة المنقلب والحور بعد الکور ودعوة المظلوم وسوء المنظر فی الاهل والمال.

''حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب سفر پر تشریف لے جاتے تو سفر کی تکلیفوں، بری چیزوں کے دیکھنے، برے انجام، راحت کے بعد تکلیف، مظلوم کی بددعا سے، اور اہل عیال اور مال میں برے انجام سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرتے تھے۔'' (اخرجه مسلم فی الصحیح، کتاب الحج، باب ما یقول اذا رکب الی سفر الحج وغیره، ۲/۹۷۹، الرقم: ۱۳۴۳، والترمذی فی السنن، کتاب الدعوات، باب ما یقول اذا خرج مسافرا، ۵/۴۹۷، الرقم: ۳۴۳۹)

قادر و مقتدر ایں قدیر ایں توں — جووی چاہو ناں ایں کبریا کرنا ایں
پتا ہلدا نہیں تیرے حکم باجھوں — جیسی چاہناں ایں پیدا فضا کرناں ایں
تیرے فیض دا کوئی نئیں حد بنہ — کرم اسا اتے بے بہا کرنا ایں
بدّل پلک وچہ چاہڑ کے مینہہ پاویں — مڑ کے پل وچہ مطلع صاف کرنا ایں
جنہوں چاہویں تو عزتاں بخش دیویں — جنہوں چاہویں ذلیل رسوا کرنا ایں
پارساواں نوں چاہویں تے پکڑ لینا ایں — گنہگاراں نوں چاہویں تے رہا کرناں ایں
کدھرے بردیاں نوں بخشیں تاج شاہی — شہنشایاں نوں کتے گدا کرناں ایں
کتے کم نہ دین اکسیر نسخے — چٹکی خاک تھیں کتے شفا کرناں ایں
راہگزاراں نوں کردا ایں بحر کدھرے — کدھرے پلک وچ خشک دریا کرناں ایں
کریں خزاں دے وچوں بہار پیدا — تے بہار وچہ خزاں بپا کرناں ایں
کوئی اک نوں تر سدا اک وی نہیں — کتے دو دو پیا عطا کرناں ایں
تیرے کماں وچ حافظ نوں دخل کی اے — بہتر کرناں جو میرے خدا کرناں ایں

(حافظ محمد حسین)

ہر بلندی پہ اللہ کی بڑائی

عن عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان اذا قفل من غزو او حج او عمرة یکبر علی کل شرف من الارض ثلاث تکبیرات ثم یقول: لا اله الا الله وحده لا شریك له، له الملك، وله الحمد، وهو علی کل شیء قدیر آئبون تائبون عابدون

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ساجدون لربنا حامدون صدق الله وعده ونصر عبده وهزم الا حزاب وحده ۔

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب جہاد یا حج یا عمرہ سے واپس لوٹتے تو ہر اُونچی جگہ پر تین دفعہ تکبیر (اللہ اکبر) کہتے۔ پھر یوں کہا کرتے: (لا الٰه الا الله وحده لا شريك له، له الملك، وله الحمد، وهو على كل شيءٍ قدير آيبون تائبون عابدون ساجدون لربنا حامدون صدق الله وعده ونصر عبده وهزم الا حزاب وحده) (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کی بادشاہی ہے اور اُسی کے لئے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ ہم (عاجزی سے تیری بارگاہ میں) آنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، سجدہ کرنے والے اور اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔ اللہ نے اپنا وعدہ سچا کیا، اپنے بندے کی مدد کی اور اکیلے نے لشکروں کو شکست دی)۔'' (اخرجه البخاري في الصحيح، ابواب العمرة، باب ما يقول اذا رجع من الحج او العمرة او الغزو، ۶۳۷/۲، الرقم: ۱۷۰۳، وايضاً في كتاب الجهاد والسير، باب التكبير اذا علا شرفا، ۱۰۹۱/۳، الرقم: ۲۸۳۳، ومسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب ما يقول اذا قفل من سفر الحج وغيره، ۹۸۰/۲، الرقم: ۱۳۴۴، والترمذي في السنن، كتاب الحج، باب ما جاء ما يقول عند القفول من الحج والعمرة، ۲۸۵/۳، الرقم: ۹۵۰)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام جب جہاد کے لئے تشریف لے جاتے تو (بارگاہ خداوندی میں) یوں عرض کرتے:

اللهم انت عضدى ونصيرى بك احول وبك اصول وبك اقاتل

اے اللہ! تو ہی میری قوت بازو اور میرا مددگار ہے تیرے ہی بھروسے میں (دشمن کو) دفع کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے میں حملہ کرتا ہوں اور تیری (رحمت کی) امید پہ میں جہاد کرتا ہوں (اخرجه ابو داؤد في السنن، ۴۲/۳، رقم ۲۶۰۳، واحمد في المسند، ۱۳۲/۲، مشكوة)

☆ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام جب کسی (دشمن) قوم سے خطرہ محسوس کرتے تو (یہ کلمات) کہتے

اللهم انا نجعلك في نحورهم ونعوذبك من شرورهم

اے اللہ ہم ان کے مقابل تجھے کرتے ہیں اور ان کے شر سے تیری پناہ لیتے ہیں (ابو داؤد، ۴۲/۳، رقم: ۲۶۲۲، مسند احمد، ۱۸۴/۳، مشكوة)

جب خیال حضور آتا ہے دیدہ و دل میں نور آتا ہے
لے کے دیکھو نیازی نام نبی اک نرالا سرور آتا ہے

☆ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے خندق کے دن حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں عرض کی، یا رسول

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ کیا کوئی وظیفہ ایسا ہے جو ہم پڑھیں (کیونکہ) دل حلقوم تک پہنچ گئے ہیں: فرمایا! ہاں (یہ پڑھو)

اللهم استر عوراتنا وآمن روعاتنا

اے اللہ! ہمارے عیب ڈھک لے اور ہمارے خوف امن میں تبدیل فرمادے۔ فرماتے ہیں اللہ نے ہوا کے ذریعے اپنے دشمنوں کے منہ پھیر دیئے یعنی اللہ نے ہوا کے ذریعے انہیں بھگا دیا۔ (اخرجہ احمد فی المسند ۳/۳، مشکوۃ)

جو تیرے نام کی تسبیح کیا کرتے ہیں ہاں وہی لوگ ہیں جو مر کے جیا کرتے ہیں
کوئی تجھ پر نہیں راضی نیازی نہ سہی کرنے والے تو خدا کا بھی گلہ کرتے ہیں

جو تیرے نام کی تسبیح کیا کرتے ہیں

عن ابی هريرة رضي الله تعالىٰ عنه قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سافر فركب راحلته قال: باصبعه ومد شعبة باصبعه قال: اللهم، انت الصاحب في السفر والخليفة في الاهل، اللهم، اصحبنا بنصحك، واقلبنا بذمة، اللهم، ازولنا الارض، وهون علينا السفر، اللهم، اني اعوذبك من وعثاء السفر وكآبة المنقلب .

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب سفر پر تشریف لے جاتے تو اونٹنی پر سوار ہوتے اور انگلی سے اشارہ فرماتے (شعبہ نے بھی اشارے سے بتایا) اور یہ کلمات کہتے: (اللهم، انت الصاحب في السفر والخليفة في الاهل، اللهم، اصحبنا بنصحك، واقلبنا بذمة، اللهم، ازولنا الارض، وهون علينا السفر، اللهم، اني اعوذبك من وعثاء السفر وكآبة المنقلب) (اے اللہ! تو ہی سفر کا ساتھی اور گھر کا نگہبان ہے۔ ہم نے تیرے حکم کے ساتھ صبح کی اور تیرے ذمہ کو قبول کیا۔ اے اللہ! ہمارے لئے زمین کو لپیٹ دے اور ہمارا سفر آسان فرمادے۔ اے اللہ! میں سفر کی مشقت اور پریشان لوٹنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں)۔" اخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما يقول اذا خرج مسافرا، ۵/۴۹۷، الرقم: ۳۴۳۸، وابو داؤد في السنن، كتاب الجهاد، باب ما يقول الرجل اذا سافر، ۳/۳۳، الرقم: ۲۵۹۸)

☆ عن ابن عمر رضي الله تعالىٰ عنهما قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ودع رجلا اخذ بيده فلا يدعها حتى يكون الرجل هو يدع يد النبي صلى الله عليه وسلم ويقول: استودع الله دينك وامانتك وآخر عملك .

وفي رواية: عن سالم ان ابن عمر رضي الله عنهما كان يقول للرجل اذا اراد سفرًا: ادن مني اودعك كما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يودعنا فيقول: استودع الله دينك وامانتك وخواتيم عملك .

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب کسی شخص کو رخصت کرتے تو اُس کا ہاتھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پکڑتے اور جب تک وہ نہ چھوڑتا آپ ﷺ اُس کا ہاتھ نہ چھوڑتے اور فرماتے (استودع اللہ دینک وامانتک وآخر عملک) (میں تیرے دین، امانت اور آخری عمل کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں)۔"

"اور ایک روایت میں حضرت سالم سے روایت ہے کہ جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کسی آدمی کو رخصت کرتے تو فرماتے: میرے قریب آؤ میں تمہیں اسی طرح رخصت کروں جس طرح حضور نبی اکرم ﷺ ہمیں رخصت کیا کرتے تھے۔ پھر آپ وہی کلمات ادا فرماتے: (استودع اللہ دینک وامانتک وخواتیم عملک) (میں تیرے دین، امانت اور آخری عمل کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں)۔" (اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الدعوات، باب ما یقول اذا ودع انسانا، ۵/۴۹۹، الرقم: ۳۴۴۲-۳۴۴۳، وابو داؤد فی السنن، کتاب الجهاد، باب فی الدعاء عند الوداع، ۳/۳۴، الرقم: ۲۶۰۰، ۲۶۰۱)

مسجد بنایئے اسے کعبہ بنایئے
دل کا حسین آئینہ اتنا سجایئے
خلوتِ والہانہ تو محفل میں شوق سے
ذکر رسول کیجئے انوار پایئے
کرتے رہیں تلاوتِ قرآن پاک بھی
قائم نماز کیجئے مسجد میں جایئے
نورانی رہگزر ہے یہ جنت کے واسطے
عشق رسولِ پاک سے یہ راہ پایئے
اُن پر درود بھیجئے نعتیں سنایئے
مومن ہیں تو حضور پہ قربان جایئے
آدابِ ذکرِ مصطفیٰ پیشِ نظر رہیں
اُن پر درود بھیجئے خوشبو بسایئے
توبہ کا بھی مقام ہے منزل کی راہ میں
آنکھوں سے روئیے کبھی دل کو رُلایئے

(آفتاب کریمی)

اعمال وایمان پر مخلوق کو گواہ بنالینا چاہیے

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ جب سفر میں ہوتے اور سویرا پاتے تو یوں ارشاد فرماتے

سمع سامع بحمد اللہ وحسن بلائہ علینا ربنا صاحبنا وافضل علینا عائذًا باللہ من النار

سُن لے سننے والا، ہم اللہ کی حمد بجالاتے ہیں اور اس کی ہم پر اچھی نعمت ہے اے ہمارے رب تو ہمارے ساتھ ہو جا اور ہم پر فضل کر، آگ سے اللہ کی پناہ لیتا ہوں۔ (اخرجه مسلم فی صحیحه، ۴/۲۰۸۶، حدیث رقم ۶۸-۲۷۱۸، مشکوۃ)

حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

اس دعا کے پہلے جملے سمع سامع کی قرأت وترجمہ میں شارحین نے بہت موشگافیاں کی ہیں فقیر صرف ایک مطلب عرض کرتا ہے سمع یا تو تفعیل کا ماضی ہے یا باب علم کا اور بہر حال ماضی بمعنی خبر ہے یعنی ہر سُننے والا ہماری حمد سُن لے یا ہر سُننے والا ہماری حمد دوسروں کو سُنا دے تاکہ کل قیامت میں گواہی دے، بلاء سے مراد وہ نعمتیں ہیں جو بغرض امتحان ہم کو دی گئیں، اور حسن کا عطف حمد پر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے اور یہاں اقرار پوشیدہ ہے یعنی ہر سُننے والا ہماری حمد بھی سُن لے اور رب تعالیٰ اچھی آزمائش یعنی اس کی نعمتوں کا اقرار بھی سُن لے کہ ہم نعمتوں کے اقراری ہیں اُن پر شاکر ہیں رب تعالیٰ فرماتا ہے: ونبلوكم بالشر والخير فتنة ۔

یہ معنی آسان بھی ہے اور بہتر بھی باقی اپنے حبیب کی مراد کو رب جانے اور اس سے معلوم ہوا کہ اپنے ایمان و اعمال پر لوگوں بلکہ پانی وذرّوں کو گواہ بنالینا بہتر ہے کہ کل قیامت میں ان کی گواہی کام دے گی۔ یہ مطلب بھی ہوسکتا ہے کہ سمع خبر ہی ہو اور معنی یہ ہوں کہ ہماری حمد ڈھکی چھپی نہیں بلکہ سننے والوں نے سُنی ہے وہ خوب جانتے ہیں۔ (مراۃ شرح مشکوۃ، ج ۴، ص ۳۵، ص ۳۶)

☆ عن موسى بن وردان يقول: اتيت ابا هريرة رضى الله تعالىٰ عنه اودعه فقال: الا اعلمك يا ابن اخى شيئا علمنيه رسول الله صلى الله عليه وسلم اقوله عند الوداع؟ قلت: بلى، قال: قل: استودعك الله الذى لا تضيع ودائعه ۔

''حضرت موسیٰ بن وردان بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس انہیں الوداع کرنے کے لئے آیا تو انہوں نے فرمایا: اے میرے چچازاد! کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ سکھاؤں جو مجھے حضور نبی اکرم ﷺ نے سکھائی تھی جو میں الوداع کے موقع پر کہا کروں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں۔ انہوں نے فرمایا: یوں کہوں: (استودعك الله الذى لا تضيع ودائعه) (میں تجھے اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں، جس کے سپرد کی ہوئی چیزیں ضائع نہیں ہوتیں)۔'' (اخرجه النسائى فى السنن الكبرى، كتاب عمل اليوم والليلة، باب ما يقول عند الوداع، ۲/۱۳۰، الرقم: ۱۰۳۴۲، وابن ماجه فى السنن، كتاب الجهاد، باب تشييع الغزاة ووداعهم، ۲/۹۴۳، الرقم: ۲۸۲۵)

☆ عن ابن عباس رضى الله عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اردفه على دابته فلما استوى عليها، كبر رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثا، وحمد الله ثلاثا، وسبح الله ثلاثا، وهلل الله واحدة، ثم استلقى عليه فضحك، ثم اقبل، فقال: ما من امرىءٍ يركب دابته فصنع كما صنعت الا اقبل الله تبارك وتعالىٰ فضحك اليه كما ضحكت اليك ۔

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں اپنی سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا اور وہ سیدھے ہوکر بیٹھ گئے تو آپ ﷺ نے تین دفعہ الله اکبر، تین دفعہ الحمد لله، تین دفعہ سبحان الله اور ایک دفعہ لا اله الا الله پڑھا۔ پھر تھوڑے سے جھکے اور مسکرائے۔ پھر میری طرف متوجہ ہوکر فرمانے لگے: جو شخص اپنی سواری پر سوار ہوتے ہوئے اس طرح کرتا ہے جیسے میں نے کیا ہے تو اللہ عزوجل اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اسی طرح مسکراتا ہے جیسے میں مسکرایا ہوں۔'' (اخرجه احمد بن حنبل فى المسند، ۱/۳۳۰، الرقم: ۳۰۵۹، والطبرانى فى مسند الشاميين، ۲/۳۵۶، الرقم: ۱۴۸۹، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ۱۰/۱۳۱)

کیف آور ہو ذکر پاک ترا لطف کی مجھ پہ انتہا کردے
میرا مقصود آستاں ہو ترا ماسوا سے مجھے رہا کردے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وجہ تسکین ہو دل کی بے تابی — درد کی لذتیں عطا کر دے
خامشی میں ہو لطفِ گویائی — میرے ہر اشک کو صدا کر دے
مغفرت کی نوید دے مجھ کو — پر اثر میری التجا کر دے
میرے فکر و خیال کو یا رب! — وقفِ توصیفِ مصطفیٰ کر دے
لب پہ ہو وقتِ نزع نام ترا — خاتمہ اس طرح مرا کر دے

(حافظ لدھیانوی)

میں نے وہی کیا ہے جو حضور علیہ السلام کو کرتے دیکھا ہے

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں سواری کے لئے ایک گھوڑا لایا گیا آپ نے جب رکاب میں پاؤں مبارک رکھا تو بسم اللہ پڑھی اور جب پیٹھ پر بیٹھ گئے تو تحمید و تسبیح کے بعد یوں دعا کی۔ سبحان الذی سخر لنا هذا وما كنا له مقرنين وانا الى ربنا لمنقلبون۔ پاک ہے وہ ذات جس نے اس (سواری) کو ہمارے تابع کر دیا اور ہم اس کو مطیع نہ کر سکتے تھے اور ہم اپنے رب کی طرف ہی لوٹنے والے ہیں پھر تین بار الحمد للہ اور تین بار اللہ اکبر کہا (اور یہ دعا کی)۔

سبحانك انى ظلمت نفسى فاغفرلى فانه لا يغفر الذنوب الا انت

پاک ہے تو میں نے یقیناً اپنی جان پہ ظلم کیا تو مجھے بخش دے تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخش سکتا۔

پھر آپ (کرم اللہ وجہہ) ہنسے، عرض کی گئی اے امیر المؤمنین آپ کس وجہ سے ہنس رہے ہیں؟ فرمایا! میں نے حضور علیہ السلام کو بھی ایسا کرتے ہوئے دیکھا تھا اور پوچھا تھا یا رسول اللہ آپ کیوں ہنس رہے ہیں: تو حضور علیہ السلام نے فرمایا تھا

ان ربك ليعجب من عبده اذا قال رب اغفر ذنوبى .

بے شک تمہارا رب اپنے بندے سے خوش ہوتا ہے جب وہ (بندہ) کہتا ہے خدایا میرے گناہ بخش دے۔

اللہ فرماتا ہے: **يعلم انه لا يغفر الذنوب غيرى .**

(میرا بندہ اتنا تو) جانتا ہے کہ میرے سوا کوئی بھی (اس کے) گناہ بخشنے والا نہیں ہے (اخرجه ابوداؤد فى السنن، ۳۴/۳، حديث رقم: ۲۶۰۲، والترمذى ۱۶۴/۵، حديث رقم: ۳۴۴۶، واحمد فى المسند، ۹۷/۱، مشكوة)

حضرت مفتی احمد یار خان علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں "یہی حال بارگاہ مصطفیٰ کا ہے کہ وہاں بھی بے کسی پر بہت رحم ہوتا ہے۔

دیکھی جو بے کسی تو انہیں رحم آ گیا — گھبرا کے ہو گئے وہ گناہ گار کی طرف

(مراۃ، ج ۴، ص ۴۲)

☆ عن انس رضى الله تعالىٰ عنه قال: جاء رجل الى النبى صلى الله عليه وسلم فقال: يا رسول الله، انى اريد سفرًا فزودنى قال: زودك الله التقوى قال: زدنى قال: وغفر ذنبك قال: زدنى بابى انت وامى، قال: ويسر لك الخير حيثما كنت .

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے بارگاہ نبوی ﷺ میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں سفر کرنا چاہتا ہوں مجھے زادِ راہ عنایت فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (زودك الله التقوی) (اللہ تعالیٰ تجھے تقویٰ کا زادِ راہ عطا فرمائے۔) اس نے عرض کیا: حضور! زیادہ کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (و غفر ذنبك) (اور اللہ تعالیٰ تیرے گناہ معاف فرمائے۔) اس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! اور زیادہ کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (و يسر لك الخير حيثما كنت) (اور تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے بھلائی کو آسان کردے)۔'' (اخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب: (۴۵)، ۵/۵۰۰، الرقم: ۳۴۴۴، وابن خزيمة في الصحيح، ۱۳۸/۴، الرقم: ۲۵۳۲، والدارمي في السنن، ۳۷۲/۲، الرقم: ۲۶۷۱، والحاكم في المستدرك، ۱۰۷/۲، الرقم: ۲۴۷۷، وابن السني في عمل اليوم والليلة / ۴۵۱، الرقم: ۵۰۲، والطبراني في المعجم الاوسط، ۳۰۵/۱، الرقم: ۱۰۲۷، وايضاً في الدعاء، ۲۵۹/۱، الرقم: ۸۱۷)

☆ عن ابي هريرة رضي الله تعالىٰ عنه ان رجلا قال: يا رسول الله، اني اريد ان اسافر فوصني قال: عليك بتقوى الله، والتكبير على كل شرف، فلما ان ولى الرجل قال: اللهم اطو له الارض وهون عليه السفر.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں عرض کیا: یا رسول اللہ! میں سفر پر جانے کا ارادہ رکھتا ہوں مجھے کچھ نصیحت فرمایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تقویٰ اختیار کرو، اور ہر بلندی پر چڑھتے وقت تکبیر کہو، جب وہ شخص واپس جانے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا: (اللهم اطو له الارض وهون عليه السفر) (اے اللہ! اس کے لئے زمین کو لپیٹ دے اور اس کے لئے سفر کو آسان فرما دے)۔'' (اخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب: (۴۶)، ۵/۵۰۰، الرقم ۳۴۴۵، وابن ماجه في السنن، كتاب الجهاد، باب فضل الحرس والتكبير في سبيل الله، ۹۲۶/۲، الرقم: ۲۷۷۱، واحمد بن حنبل في المسند، ۳۲۵/۲، ۳۳۱، الرقم: ۸۲۹۳، ۸۳۶۷)

تیری ہی ذات اے خدا اصل وجود دو سرا — تیرے ہی نور کی جھلک غازۂ روئے ما سوا
تیرے ہی نور سے ملی فکر ونظر کو روشنی — تیرے ہی نور کی تو ہے شمس وقمر میں بھی ضیاء
خالق دو جہاں بھی تو رازقِ دو جہاں بھی تو — تیرے کرم سے مستفیض میر وفقیر وانبیاء
دونوں جہاں کی نعمتیں ہیں تیرے ہاتھ میں سبھی — تیرے ہی در سے جو ملا جتنا ملا جس کو ملا!
ارض وسما بحر وبر سب میں ہے تو ہی جلوہ گر — تیرا ہی ذکر کو بہ کو خانہ بہ خانہ جا بہ جا
حمد تیری کرے بیان اعظم بے نوا تو کیا — جب کہ تو بے مثال ہے اور کیف وکم سے ہے ورا

(اعظم چشتی)

☆ عن خولة بنت حكيم السلمية رضي الله عنها تقول: سمعت رسول الله صلى الله عليه

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وسلم یقول: من نزل منزلا ثم قال: اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق لم یضرہ شیء حتی یرتحل من منزلہ ذالک۔

''حضرت خولہ بنت حکیم السلمیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی جگہ پڑاؤ کرے (ٹھہرے) اور یہ دعا کرے: (اعوذ بالکلمات اللہ التامات من شر ما خلق) (میں ہر مخلوق کے شر سے اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کی پناہ میں آتا ہوں۔) تو جب تک وہ شخص اس جگہ سے روانہ نہیں ہوگا اسے کوئی چیز ضرر نہیں دے گی۔'' (اخرجہ مسلم فی الصحیح، کتاب الذکر والدعاء، والتوبۃ والاستغفار، باب التعوذ من سوء القضاء ودرک الشقاء وغیرہ، ۴/۲۰۸۰، الرقم: ۲۷۰۸، والترمذی فی السنن، کتاب الدعوات، باب ما جاء ما یقول اذا نزل منزلا، ۵/۴۹۶، الرقم: ۳۴۳۷)

مئے توحید از خم خانۂ غیب بمستانِ الست انعام کردند
چو غلطیدم زمستیء بہر سو حریفاں مستی از من وام کردند
ہوید اشد در امکاں صورت حق بہ آں صورت جہاں را رام کردند
بمہر آں کہ غیرش نیست موجود بخود آغاز وہم انجام کردند

(پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ)

کسی بستی میں داخل ہونے کی دعا

عن ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ کان یسمع قراءۃ عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وھو یؤم الناس فی مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دار ابی جھم وقال کعب الاحبار: والذی فلق البحر لموسی علیہ السلام لان صھیبا حدثنی ان محمدًا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یر قریۃ یرید دخولھا الا قال حین یراھا: اللھم رب السماوات السبع وما اظللن ورب الارضین السبع وما اقللن ورب الشیاطین وما اضللن ورب الریاح وما ذرین فانا نسألک خیر ھذہ القریۃ وخیر اھلھا ونعوذبک من شرھا وشر اھلھا وشر ما فیھا۔ وحلف کعب بالذی فلق البحر لموسی علیہ السلام لانھا کانت دعوات داؤد علیہ السلام حین یری العدو۔

''حضرت ابن مالک رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ وہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی قراءت کو، جب وہ مسجد نبوی میں امامت کروا رہے ہوتے تھے، ابوجہم کے گھر سے سنا کرتے تھے۔ حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں: اس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے سمندر کو چیرا! بیشک حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے مجھے بتلایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب بھی کوئی ایسی بستی دیکھتے جس میں داخل ہونا چاہتے ہوں تو اسے دیکھتے وقت یہ دعا پڑھتے: (اللھم رب السماوات السبع وما اظللن ورب الارضین السبع وما اقللن ورب الشیاطین وما اضللن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ورب الریاح وما ذرین فانا نسالك خير هذه القرية وخير اهلها ونعوذبك من شرها وشر اهلها وشرما فيها) (اے ساتوں آسمانوں اور جس پر وہ سایہ فگن ہیں کے رب! اور اے ساتوں زمینوں اور جو کچھ وہ اٹھائی ہوئی ہیں کے رب! اور اے شیاطین اور جو کچھ انہوں نے گمراہی کی کے رب! اور اے ہواؤں اور جو وہ غبار اڑاتی ہیں کے رب! بے شک ہم تجھ سے اس گاؤں اور اس کے اندر رہنے والوں کی خیر کا سوال کرتے ہیں اور تجھ سے اس گاؤں اور اُس کے اہلیان کے شر سے پناہ مانگتے ہیں۔) اور حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے "الذی فلق البحر لموسی" کی قسم کھائی کیونکہ یہ داؤد علیہ السلام کی دعائیں تھیں جب وہ دشمن کو دیکھتے (تو یہ دعا پڑھتے)۔" (اخرجه النسائی فی السنن الكبرى، كتاب عمل اليوم والليلة، باب ما يقول اذا رای قرية يريد دخولها، ۱۳۹/۶، الرقم: ۱۰۳۷۷، وابن خزيمة في الصحيح، ۱۵۰/۴، الرقم: ۲۵۶۵، وابن حبان في الصحيح، ۴۲۵/۶، الرقم: ۲۷۰۹، والبزار في المسند، ۲۳/۶، الرقم: ۲۰۹۳، والشاشي في المسند، ۳۹۵/۲، الرقم: ۹۹۷)

سائل تیرے در کے شاہ و گدا محتاج تیرے ادنیٰ اعلیٰ　　معطی و غنی ہے ذات تری سبحان اللہ سبحان اللہ
ہر عالم کا معبود ہے تو ساجد ہیں سب مسجود ہے تو　　مقصود دو عالم ذات تری سبحان اللہ سبحان اللہ

ہر شر سے بچاؤ کے لئے

عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سافر فاقبل الليل قال: يا ارض ربي وربك الله اعوذ بالله من شرك وشر ما فيك وشر ما خلق فيك ومن شر ما يدب عليك واعوذ بالله من اسد واسود ومن الحية والعقرب من ساكن البلد ومن والد وما ولد.

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ جب سفر کرتے اور رات آ پڑتی تو آپ ﷺ فرماتے: (يا ارض ربي وربك الله اعوذ بالله من شرك وشر ما فيك وشر ما خلق فيك ومن شر ما يدب عليك واعوذ بالله من اسد واسود ومن الحية والعقرب من ساكن البلد ومن والد وما ولد) (اے زمین! میرا اور تیرا رب اللہ ہے، میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں تیری برائی سے اور اُن چیزوں کی برائی سے جو تیرے اندر ہیں اور جو (چیزیں) تیرے اندر پیدا کی گئی ہیں اُن کی برائی سے، اور جو مخلوق تیرے اندر چلتی ہے اُن (سب) کے شر سے میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں، اور شیر، سانپ، بچھو وغیرہ کالی چیزوں سے اور شہر کے رہنے والوں، جننے والوں اور جن کو جنا گیا اُن (سب) کی برائی سے) اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔" (اخرجه ابو داؤد في السنن، كتاب الجهاد، باب ما يقول الرجل اذا نزل منزلا، ۳۴/۳، الرقم: ۲۶۰۳، والنسائي في السنن الكبرى، ۴۴۳/۴، الرقم: ۷۸۶۲، وايضاً، ۱۴۴/۶، الرقم: ۱۰۳۹۸، واحمد بن حنبل في المسند، ۱۳۲/۲، الرقم: ۶۱۶۱، وايضاً، ۱۲۴/۳، الرقم: ۱۲۲۷)

چمک تیری عیاں بجلی میں آتش میں شرارے میں　　جھلک تیری ہویدا چاند میں سورج میں تارے میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بلندی آسمانوں میں زمینوں میں تیری ہستی
روانی بحر میں اُفتادگی تیری کنارے میں

جو نکلا نامہ بن کر غنچۂ منقارِ بلبل سے
وہی نکہت چمن سے اڑ کے جا چمکی ستارے میں

مرے پہلو میں دل ہے یا کوئی آئینہ جادو کا
تری قدرت نظر آئی مجھے اپنے نظارے میں

اُتارا میں نے زنجیر رُسُوم اہل ظاہر کو
ملا وہ لطف آزادی مجھے تیرے سہارے میں

شریعت کیوں گریباں گیر ہو ذوقِ تکلّم میں
چھپا جاتا ہوں اپنے دل کا مطلب استعارے میں

مجھے پھونکا ہے سوزِ قطرۂ اشک محبت نے
غضب کی آگ تھی پانی کے چھوٹے سے شرارے میں

جو ہے بیدار انساں میں وہ گہری نیند سوتا ہے
شجر میں پھول میں حیواں میں پتھر میں شرارے میں

اچھے بُرے خواب دیکھنے پر کیا پڑھا جائے

عن ابی قتادة رضی الله تعالٰی عنه قال: قال النبی صلی الله علیه وسلم: الرؤیا الصالحة من الله، والحلم من الشیطان، فاذا حلم احدکم حلما یخافه فلیبصق عن یساره، ولیتعوذ بالله من شرها، فانها لا تضره .

''حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے اور بُرا خواب شیطان کی طرف سے ہے۔ سو جب تم میں سے کوئی بُرا خواب دیکھے اور ڈر جائے تو اسے چاہیے کہ اپنی بائیں جانب تھوک دے اور کہے: (اعوذ بالله من شرها) پھر وہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔'' (اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب بدء الخلق، باب صفة ابلیس وجنوده، ۳/۱۱۹۸، الرقم: ۳۱۱۸، ومسلم فی الصحیح، کتاب الرؤیا، ۴/۱۷۷۱، الرقم: (۱) ۲۲۶۱، والترمذی فی السنن، کتاب الرؤیا، باب اذا رای فی المنام ما یکره ما یصنع، ۴/۵۳۵، الرقم: ۲۲۷۷، وقال: هذا حدیث حسن صحیح)

تو چاہے جسے عزت بخشے تو چاہے جسے ذلت بخشے ہے قادر مطلق ذاتی تری سبحان اللہ سبحان اللہ

☆ **عن ابی قتادة رضی الله تعالٰی عنه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال: الرؤیا الصالحة من الله والرؤیا السوء من الشیطان فمن رأی رؤیا فکره منها شیئا فلینفث عن یساره ولیتعوذ بالله من الشیطان لا تضره ولا یخبر بها احدًا فان رای رؤیا حسنة فلیبشر ولا یخبر الا من یحب .**

''حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور بُرا خواب شیطان کی جانب سے ہے۔ سو جس شخص نے کوئی خواب دیکھا اور اس میں سے کوئی چیز اسے بری لگے تو اسے چاہیے کہ تین بار اپنی بائیں جانب تھوک دے اور شیطان کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے، تو پھر وہ خواب اسے کوئی ضرر نہیں دے گا، اور وہ خواب کسی سے بیان بھی نہ کرے اور اگر اچھا خواب دیکھے تو اسے بیان کرے اور صرف اس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے بیان کرے جو اس سے محبت کرتا ہو۔" (اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب التعبیر، باب الرؤیا الصالحة جزء من ستة واربعین جزء ا من النبوة، ۲۵۶۳/۶، الرقم: ۶۵۸۵، ومسلم فی الصحیح، کتاب الرؤیا، ۱۷۷۲/۴، الرقم: (۳) ۲۲۶۱)

رابطہ اس کو ہے سب کی جان سے — با نوا ہر اک ہے اس کے خوان سے
ایک ہے اک گھونٹ سے گم کردہ ہوش — کر گیا ہے دو سرا دریا کو نوش
ایک جرعہ سے ہوا بے ہوش ایک — کر گیا دریائے وحدت نوش ایک
الغرض ہر اک بانداز خمار — بے خود وسرمست ہے جو یائے یار
غرق ہیں دریا میں سب جو یائے یار — مست ہیں مستی میں اور مانگیں شراب
غرق ہیں پانی میں اور پیاسے ہیں آہ — بے خود وسرمست ہیں اور بادہ خواہ

(حاجی امداد اللہ مہاجر مکی)

اپنے پیارے سے خواب بیان کیا جائے

عن ابی سلمة رضی الله تعالیٰ عنه يقول: لقد كنت اری الرؤيا فتمرضني، حتى سمعت ابا قتادة رضی الله تعالیٰ عنه يقول: وانا كنت لاری الرؤيا تمرضني، حتى سمعت النبی صلی الله عليه وسلم يقول: الرؤيا الحسنة من الله، فاذا رای احدكم ما يحب فلا يحدث به الا من يحب واذا رای ما يكره فليتعوذ بالله من شرها، ومن شر الشيطان، وليتفل ثلاثا، ولا يحدث بها احدًا فانها لن تضره.

"حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں جب خواب دیکھتا ہوں تو بیمار پڑ جاتا ہوں، یہاں تک کہ میں نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں بھی جب خواب دیکھتا ہوں تو بیمار پڑ جاتا ہوں، یہاں تک کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ جب تم میں سے کوئی پسندیدہ خواب دیکھے تو کسی سے اس کا ذکر نہ کرے مگر جس سے وہ محبت رکھتا ہو (تو اس سے بیان کرے) اور جب ایسی چیز دیکھے جو اسے ناپسند ہو تو اس کے شر سے اور شیطان کے شر سے پناہ مانگنی چاہیے اور تین مرتبہ اپنی (بائیں جانب) تھتکار دے اور اسے کسی سے بیان نہ کرے تو وہ (خواب) کوئی نقصان نہیں دے گا۔" (اخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب التعبیر، باب اذا رای ما يكره فلا يخبر بها ولا يذكرها، ۲۵۸۲/۶، الرقم: ۶۶۳۷، ومسلم فی الصحيح، کتاب الرؤيا، ۱۷۷۲/۴، الرقم: (۴) ۲۲۶۱)

ہر شئی ہیں مظہر نور ترا ہر رنگ میں رُخ مستور ترا — ہر سمت تجلیات تری سبحان اللہ سبحان اللہ
ہر لحن میں ہر آواز میں تو ہر سوز میں تو ہر ساز میں تو — ہر لب پہ تسبیحات تری سبحان اللہ سبحان اللہ

بُرا خواب نقصان نہ پہنچائے

عن ابی سعيد بن الخدری رضی الله تعالیٰ عنه انه سمع رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول: اذا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رای احدکم الرؤیا یحبها، فانها من الله، فلیحمد الله علیها ولیحدث بها واذا رای غیر ذالک مما یکره، فانما هی من الشیطان، فلیستعذ من شرها، ولایذکرها لا حد، فانها لن تضره .

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی خواب دیکھے جسے وہ پسند کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے، لہٰذا اسے چاہیے کہ اس پر خدا کا شکر ادا کرے اور اسے بیان کر دے اور جب اس کے برعکس دیکھے جسے وہ ناپسند کرے تو وہ خواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے، لہٰذا اسے چاہیے کہ اس کے شر سے پناہ مانگے اور کسی سے اس خواب کا ذکر نہ کرے تو وہ خواب اسے کوئی نقصان نہ دے گا۔''

(اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب التعبیر، باب اذا رای ما یکره فلا یخبر بها ولا یذکرها، ۲۵۸۲/۶، الرقم: ۶۶۳۸، والترمذی فی السنن، کتاب الدعوات، باب ما یقول اذا رای رؤیا یکرهها، ۵۰۵/۵، الرقم: ۳۴۵۳، والنسائی فی السنن الکبری، ۳۹۰/۴، الرقم: ۷۶۵۲، وایضا، ۲۲۳/۶، الرقم: ۱۰۷۲۹)

گو نامہ سیاہ کر دم از بسکہ گنہ گارم — امّا نظرے بستہ بر رحمتِ غفارم
احباب بہ تکفیرم گر قلم وزباں راندند — حاشا کہ بحق شاں جز عفو روا دارم
در گوئے خدا بیناں زاں روز کہ شد گذرم — از مذہب خود بینی بیزارم و بیزارم
رم کردہ زغیر اُو دارم دلکے شیدا — بے ہوشم و باہوشم، بے کارم و باکارم
تا ساقیٔ مستانم مے ریختہ در کامم — عریان و خراباتم، رقصانم و شرمسارم
الملک لمن غلب نامیت زمین باقی — از قربِ مع اللّٰہی بر تر شُدہ زاں کارم
از سلسلۂ فقرم اے دوست چہ مے پُرسی — دلدادہ بمہرِ آں شہ حیدرِ رضی اللہ عنہ کرّارم

(حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی)

خواب تین قسم کے ہیں

عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال: اذا اقترب الزمان لم تکد رؤیا المسلم تکذب واصدقکم رؤیا اصدقکم حدیثا ورؤیا المسلم جزء من خمس واربعین جزءا من النبوة والرؤیا ثلاثة: فرؤیا الصالحة بشری من الله، ورؤیا تحزین من الشیطان، ورؤیا مما یحدث المرء نفسه فان رای احدکم ما یکره فلیقم فلیصل ولا یحدث بها الناس . قال: واحب القید واکره الغل والقید ثبات فی الدین .

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب قیامت کا زمانہ قریب ہوگا تو قریب ہے کہ مسلمان کے خواب جھوٹے ہوں اور تم میں سے سچے خواب والا تم میں سب سے زیادہ سچ بولنے والا ہے، اور مسلمان کا خواب نبوت کے پینتالیس اجزاء میں سے ایک جزء ہے اور خواب تین قسم کے ہوتے ہیں: ایک صالح خواب ہوتا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت ہوتا ہے، اور غمگین و پریشان کر دینے والا خواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اور ایک خواب انسان کے اپنے خیالات ہوتے ہیں (جو وہ دن بھر سوچتا رہتا ہے۔) لہٰذا جب تم میں سے کوئی نا پسندیدہ بات دیکھے تو اسے چاہیے کہ اٹھ کھڑا ہو اور نماز پڑھے اور وہ خواب کسی سے بیان نہ کرے اور آپ ﷺ یہ بھی فرماتے تھے کہ مجھے (خواب میں) قید پسند ہے طوق کو میں پسند نہیں کرتا (کیونکہ) قید دین پر ثابت قدمی (کی علامت) ہے۔''

وزاد الترمذی : وکان یقول من رآنی فانی انا ھو فانه لیس للشیطان ان تمثل بی وکان یقول: لا تقص الرؤیا الا علی عالم او ناصح ۔ وقال الترمذی : ھذا حدیث حسن صحیح ۔

''امام ترمذی نے ان الفاظ کا اضافہ بیان کیا: ''اور آپ ﷺ یہ بھی فرماتے تھے: جس نے (خواب میں) مجھے دیکھا اس نے حقیقتاً مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میرا ہم شکل نہیں بن سکتا اور آپ ﷺ یہ بھی فرماتے: اپنا خواب کسی عالم یا اپنے کسی خیر خواہ کے سوا کسی اور کے سامنے بیان نہ کیا کرو۔'' امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (اخرجه مسلم فی الصحیح، کتاب الرؤیا، ۴/۱۷۷۳، الرقم: ۲۲۶۳، والترمذی فی السنن، کتاب الرؤیا، باب فی تاویل الرؤیا ما یستحب منھا وما یکرہ، ۴/۵۳۷، ۵۴۱، الرقم: ۲۲۸۰، ۲۲۹۱، وابو داؤد فی السنن، کتاب الادب، باب ما جاء فی الرؤیا، ۴/۳۰۴، الرقم: ۵۰۱۹)

☆ عن جابر رضی الله تعالیٰ عنه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال: اذا رای احدکم الرؤیا یکرھھا فلیبصق عن یسارہ ثلاثا ولیستعذ بالله من الشیطان ثلاثا ولیتحول عن جنبه الذی کان علیه ۔

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص ناپسندیدہ خواب دیکھے تو تین بار اپنی بائیں جانب تھوک دے اور تین بار شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے اور کروٹ بدل لے۔'' (اخرجه مسلم فی الصحیح، کتاب الرؤیا، ۴/۱۷۷۲، الرقم: ۲۲۶۲، وابن ماجه فی السنن، کتاب تعبیر الرؤیا، باب من رای رؤیا یکرھھا، ۲/۱۲۸۶، الرقم: ۳۹۰۸-۳۹۱۰، واحمد بن حنبل فی المسند، ۳/۳۵۰، الرقم: ۱۴۸۲۲)

نشاں ترا کہیں اے بے نشان نہیں ملتا ۔۔۔ مکاں تو ملتے ہیں پر لا مکاں نہیں ملتا
نہ ہو جو چشم بصیرت تو کیا نظر آئے ۔۔۔ کہیں بھی خالق کون ومکاں نہیں ملتا
کمال یہ ہے دل عاشقاں میں رہتا ہے ۔۔۔ یہ لطف ہے سر محفل عیاں نہیں ملتا
ہر ایک ذرہ میں جلوہ نمائی ہے اس کی ۔۔۔ یہ کیا کہا کہ وہ جان جہاں نہیں ملتا
تلاش اپنی ہے در پردہ جستجو اس کی ۔۔۔ خود آپ ہی مجھے اپنا نشاں نہیں ملتا
مجھے خبر نہیں ہرگز کہ گم ہوا ہے کہاں ۔۔۔ بہت دنوں سے دل ناتواں نہیں ملتا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قسم خدا کی خدا اس کو مل نہیں سکتا | جسے وہ سرور کون ومکاں نہیں ملتا
بغیر عشق محمد عبادت اے زاہد | خیال خام ہے قصر جناں نہیں ملتا
مجھے یہ غم ہے کہ طیبہ چھٹے نہ اے زاہد | تجھے یہ فکر کہ باغ جناں نہیں ملتا
تجھے خبر نہیں کس جاہ ہوا ہوں خاک نشیں | میرا دماغ ہی اے آسماں نہیں ملتا

رنج وغم اور مصائب وآلام میں کیا پڑھا جائے؟

عن ام سلمة رضی الله عنها زوج النبی صلی الله علیه وسلم تقول: سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: ما من عبد تصیبه مصیبة فیقول: انا لله وانا الیه راجعون، اللهم، اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منها، الا اجره الله فی مصیبته واخلف له خیرا منها قالت: فلما توفی ابوسلمة قلت: کما امرنی رسول الله صلی الله علیه وسلم فا خلف الله لی خیرا منه رسول الله صلی الله علیه وسلم.

''اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو بھی کوئی مصیبت پہنچے اور وہ یہ کہے: (انا لله وانا الیه راجعون، اللهم، اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منها) (بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اور بے شک ہم نے لوٹ کر اسی کی طرف جانا ہے، اے اللہ! میری مصیبت میں مجھے اجر عطا فرما اور اس کا نعم البدل مجھے عطا فرما۔) تو اللہ تعالیٰ اسے اس مصیبت میں اجر عطا کرتا ہے اور اس کے بعد (اس کے لئے) بہتر آنے والے کو مقرر کر دیتا ہے۔ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب (ان کے شوہر) حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے امر کے مطابق یہ دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے بعد ان سے بہتر یعنی خود حضور نبی اکرم ﷺ کو میرے لئے مقرر فرما دیا (یعنی زوجیتِ رسول ﷺ میں آنے کا شرف حاصل ہوا)۔''

(اخرجه مسلم فی الصحیح، کتاب الجنائز، باب ما یقال عند المصیبة، ۲/۶۳۲، الرقم: (۴) ۹۱۸، وابو داؤد فی السنن، کتاب الجنائز باب فی الاسترجاع، ۳/۱۹۱، الرقم: ۳۱۱۹، ومالك فی المؤطا، کتاب الجنائز، باب جامع الحسبة فی المصیبة، ۱/۲۳۶، الرقم: ۵۲۰، واحمد بن حنبل فی المسند، ۶/۳۰۹، الرقم: ۲۶۶۷۷، والطبرانی فی المعجم الکبیر، ۲۳/۳۰۶، الرقم: ۶۹۲)

یہ مانا میں نے کہ ناقوس بھی جرس بھی ہے | دل حزیں کا کوئی ترجماں نہیں ملتا
جہاں کو چھان لیا خوب دیکھ بھال لیا | کوئی رفیق دم امتحاں نہیں ملتا
ہر ایک باغ میں پھرتا ہوں مثل بلبل کے | وہ شاخ گل مجھے وہ آشیاں نہیں ملتا
جہاں پہ حضرت جبریل آتے جاتے تھے | الٰہی کیوں مجھے وہ آستاں نہیں ملتا
کوئی حسیں نہیں جچتا میری نگاہوں میں | وہ دلربا مجھے وہ دلستاں نہیں ملتا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فسانۂ شبِ غم کون سننے والا ہے — کسے سناؤں کوئی قدر داں نہیں ملتا
جنید وشبلی وعطار جس سے مست ہوئے — وہ جام کیوں مجھے پیر مغاں نہیں ملتا
بہت تلاش کیا ہم نے دونوں عالم میں — بجز حضور کوئی مہرباں نہیں ملتا
شکور تیری ہر اک بات میں ہے لطف عجیب — کسی سے بھی ترا طرزِ بیاں نہیں ملتا

(خواجہ عبدالشکور صادق شاہ نظامی کمبل پوش)

اپنے اوپر لازم کرلو

عن انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: كان النبى صلى الله عليه وسلم اذا كربه امر قال: يا حى يا قيوم برحمتك استغيث. وبا سناده قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الظوا بيا ذاالجلال والاكرام.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب کسی معاملہ سے پریشان ہوتے تو یہ دعا فرماتے: (يا حى يا قيوم برحمتك استغيث) (اے زندہ اور قائم رکھنے والے (رب)! میں تیری رحمت کے ساتھ (تیری) مدد کا طلب گار ہوں۔) اور اسی سند سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم (يا ذا الجلال والاكرام) کا (وردِ خود پر) لازم کرلو۔'' (اخرجه الترمذى فى السنن، کتاب الدعوات، باب: (۹۲)، ۵/۵۳۹، الرقم: ۳۵۲۴، والحاکم فی المستدرک، ۱/۶۸۹، الرقم: ۱۸۷۵، وابن السنی فی عمل الیوم واللیلة، ۱/۲۹۹، الرقم: ۳۳۷)

و فى رواية: عن ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه ان النبى صلى الله عليه وسلم كان اذا اهمه الامر رفع راسه الى السماء فقال: سبحان الله العظيم. واذا اجتهد فى الدعاء قال: يا حى، يا قيوم.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب کسی معاملہ میں مغموم ہوتے تو سرِ انور آسمان کی طرف اٹھاتے اور یہ کلمات کہتے: (سبحان الله العظيم) اور جب گڑگڑا کر دعا فرماتے تو کہتے: (يا حى، يا قيوم)۔'' (اخرجه الترمذى فى السنن، کتاب الدعوات، باب ما جاء ما يقول عند الكرب، ۵/۴۹۵، الرقم: ۳۴۳۶)

اے خدا تو رب موجودات ہے — حمد لکھوں میری کیا اوقات ہے
رات دن ہے مجھ کو تیری ہی تلاش — منزلِ مقصود تیری ذات ہے
دو جہاں محتاج تیرے لطف کے — تیری رحمت دافعِ آفات ہے
تیرے انعامات بے حد وحساب — قابلِ تحمید تیری ذات ہے
تو ہے جب دل سے کنیز سیدہ — اے نظافت پھر تیری کیا بات ہے

حضرت یونس علیہ السلام کی دعا

عن سعد رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: دعوة ذى النون اذ دعا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وهو في بطن الحوت: لا اله الا انت سبحانك اني كنت من الظالمين. فانه لم يدع بها رجل مسلم في شيءٍ قط الا استجاب الله له.

''حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت یونس علیہ السلام نے جب مچھلی کے پیٹ میں دعا کی تو ان کے کلمات یہ تھے: (لا اله الا انت سبحانك اني كنت من الظالمين) (تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات پاک ہے، بے شک میں ہی (اپنی جان پر) زیادتی کرنے والوں میں سے تھا۔) جو مسلمان ان کلمات کے ساتھ کسی مقصد کے لئے دعا مانگے تو اللہ تعالیٰ ضرور قبول فرماتا ہے۔''

(اخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب: (۸۲)، ۵/۵۲۹، الرقم: ۳۵۰۵، والنسائي في السنن الكبرى، ۶/۱۶۸، الرقم: ۱۰۴۹۲، واحمد بن حنبل في المسند، ۱/۱۷۰، الرقم: ۱۴۶۲)

☆ عن ابي بكرة رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: دعوات المكروب: اللهم، رحمتك ارجو فلا تكلني الى نفسي طرفة عين واصلح لي شاني كله لا اله الا انت.

''حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مصیبت زدہ یوں دعا کرے: (اللهم، رحمتك ارجو فلا تكلني الى نفسي طرفة عين واصلح لي شاني كله لا اله الا انت) (اے اللہ! میں تیری رحمت کی امید رکھتا ہوں۔ مجھے ایک پل کے لئے بھی میرے نفس کے سپرد نہ کرنا اور میرے تمام حالات کو درست فرما دے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے)۔'' (اخرجه ابو داود في السنن، كتاب الادب، باب ما يقول اذا اصبح، ۴/۳۲۴، الرقم: ۵۰۹۰، والنسائي في السنن الكبرى، ۶/۱۶۷، الرقم: ۱۰۴۸۷، واحمد بن حنبل في المسند، ۵/۴۲، الرقم: ۲۰۴۴۷، وابن ابي شيبة في المصنف، ۶/۲۰، الرقم: ۲۹۱۵۴)

خستہ جاں بیمار کو دے دی شفا اچھا کیا
تو نے پھر آسان اُس پر زیست کا رستہ کیا
ٹال دی تو نے الٰہی ابتلا کی ساعتیں
تو نے ہی ہر عقدۂ مشکل کو مولا وا کیا
زیر دستوں کو جہاں میں سر فرازی کی عطا
زادگانِ خاک کا سر تو نے ہی اونچا کیا
تیری قدرت کی کرشمہ سازیاں کیا ہوں بیاں
ایک قطرے کو اٹھا کر غیرت دریا کیا
گونجتی اب بھی وہاں ہے ''لن ترانی'' کی صدا
گو زمانے بیتے تو نے طور پر جلوہ کیا
کھل گئے اسرار تیرے جس پہ مولا دیر میں
وہ صدا بحرِ تحیر میں ترے ڈوبا کیا
یہ کسی حسن عمل کا یا دُعا کا تھا ثمر
بند تھا جو غار اُس میں تو نے اَے دَر سا دیا
وجہ تخلیقِ جہاں یعنی وہ تیرا شاہکار!
شانِ محبوبی کا جس کی سو بہ سو چرچا کیا

مصیبت کے وقت کی دعا

عن اسماء بنت عميس رضي الله عنها قالت: قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم: الا اعلمك

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کلمات تقولینهن عند الکرب او فی الکرب: الله الله ربی لا اشرك به شیئاً ۔

''حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے اُنہوں نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں کہ تم انہیں مصیبت کے وقت یا مصیبت میں کہا کرو: (الله الله ربی لا اشرك به شیئاً) (اے اللہ! اے اللہ! اے میرے رب! میں اس (پروردگار) کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا)۔''

وفی روایة: عن عائشة رضی الله عنها ان النبی صلی الله علیه وسلم جمع اهل بیته فقال: اذا اصاب احدکم غم او کرب فلیقل: الله الله ربی لا اشرك به شیئاً ۔

''اور ایک روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے گھر والوں کو جمع کیا اور فرمایا: جب تم میں سے کسی کو غم و تکلیف پہنچے تو اسے چاہیے کہ (یوں) کہے: (الله الله ربی لا اشرك به شیئاً) (اے اللہ! اے اللہ! اے میرے ربّ! میں اس (پروردگار) کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا)۔'' (اخرجه ابو داؤد فی السنن کتاب الوتر، باب فی الاستغفار، ۲/۸۷، الرقم: ۱۵۲۵، وابن ماجه فی السنن، کتاب الدعاء، باب الدعاء عند الکرب، ۲/۱۲۷۷، الرقم: ۳۸۸۲، والنسائی فی السنن الکبری، ۶/۱۶۶-۱۶۷، الرقم: ۱۰۴۸۳، ۱۰۴۸۶)

کب گناہوں سے کنارا میں کروں گا یا رب — نیک کب اے میرے اللہ بنوں گا یا رب
کب گناہوں کے مرض سے میں شفا پاؤں گا — کب میں بیمار مدینے کا بنوں گا یا رب
گر تیرے پیار کا جلوہ نہ رہا پیشِ نظر — سختیاں نزع کی کیونکر میں سہوں گا یا رب
نزع کے وقت مجھے جلوۂ محبوب دکھا — تیرا کیا جائے گا میں شاد مروں گا یا رب
قبر میں گر نہ محمد کے نظارے ہوں گے — حشر تک کیسے میں پھر تنہا رہوں گا یا رب
گھپ اندھیرا ہی کیا وحشت کا بسیرا ہو گا — قبر میں کیسے اکیلا میں رہوں گا یا رب
قبر محبوب کے جلوؤں سے بسا دے مالک — یہ کرم کر دے تو میں شاد رہوں گا یا رب
اذن سے تیرے سرِ حشر کہیں کاش! حضور — ساتھ عطار کو جنت میں رکھوں گا یا رب

(محمد الیاس عطار قادری)

مشکل حل ہوگی، شہادت کا درجہ نصیب ہوگا

عن سعد رضی الله تعالٰی عنه قال: کنا جلوسا عند رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: الا اخبرکم او احدثکم بشیء اذا نزل برجل منکم کرب او بلاء من الدنیا دعا به فرج عنه فقیل له: بلی ۔ قال: دعاء ذی النون: لا اله الا انت سبحانك انی کنت من الظالمین ۔

''حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں خبر نہ دوں یا فرمایا: تمہیں ایسی چیز کے بارے میں نہ بتلاؤں کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی مصیبت اور کسی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دنیاوی آزمائش میں مبتلا ہو تو اس کے توسّل سے مانگنے پر اس کی وہ تکلیف دور ہو جائے۔ آپ ﷺ سے عرض کیا گیا: کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حضرت ذوالنون علیہ السلام کی دعا: (لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین) (تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات پاک ہے، بے شک میں ہی (اپنی جان پر) زیادتی کرنے والوں میں سے تھا)۔"

عن سعد بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: هل ادلکم علی اسم الله الاعظم الذی اذی دعی به اجاب و اذا سئل به اعطی الدعوة التی دعابها یونس حیث نا داه فی الظلمات الثلاث: لا اله الا انت سبحانك انی کنت من الظالمین . (الانبیاء، ۲۱:۸۷) فقال رجل : یا رسول الله، هل کانت لیونس خاصه ام للمومنین عامة؟ فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم : الا تسمع قول الله عزوجل: ونجینه من الغم ط وکذلك ننجی المؤمنین ـ (الانبیاء، ۲۱:۸۸) وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ایما مسلم دعابهافی مرضه اربعین مرة فمات فی مرضه ذالك اعطی اجر شهید وان برأ برأ وقد غفر له جمیع ذنوبه .

(امام حاکم کی ایک روایت میں) حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے اس اسمِ اعظم کے بارے میں نہ بتلاؤں کہ جب اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کو پکارا جاتا ہے تو وہ اس دعا کو قبول کرتا ہے اور جب اس کے ذریعے سے اس سے سوال کیا جاتا ہے تو عطا کرتا ہے اور یہ وہی دعا ہے جس کے ذریعے حضرت یونس علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کو پکارا تھا، اس طرح کہ جب انہوں نے تین تاریکیوں (یعنی مچھلی کے پیٹ کی تاریکی، رات کی تاریکی اور سمندر کی تہہ) میں اللہ تعالیٰ کو پکارا: (لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین) تو ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا یہ دعا حضرت یونس علیہ السلام کے ساتھ خاص تھی یا عام مومنین کے لئے بھی ہے۔ آپ ﷺ فرمایا: کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا: (و نجینہ من الغم و کذلک ننجی المؤمنین) (اور ہم نے انہیں غم سے نجات بخشی، اور اسی طرح ہم مومنوں کو نجات دیا کرتے ہیں۔) اور حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس مسلمان نے بھی چالیس دفعہ اپنی بیماری میں یہ دعا مانگی پھر اگر وہ اسی مرض میں فوت ہو گیا تو اسے شہید کا ثواب ملے گا، اور اگر وہ ٹھیک ہو گیا تو ٹھیک ہو گیا، اور اس کے تمام گناہ بھی معاف کر دیئے جائیں گے۔" (اخرجه النسائی فی السنن الکبری، کتاب عمل الیوم واللیلة، باب ذکر دعوة ذی النون، ۱۶۸/۶، الرقم: ۱۰۴۹۱، والحاکم فی المستدرك، ۶۸۵/۱، الرقم: ۱۸۶۴-۱۸۶۵، والدیلمی فی مسند الفردوس، ۲۱۳/۲، الرقم: ۳۰۴۲)

اے خالق وجود وعدم ' صورت وخیال اے مالک فنا وبقا ' رب ذوالجلال
تو اصل ہر کمال ہے، تو شان ہر جمال دنیا تمام ہے ترا آئینۂ خیال

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سب سلسلے ہیں تجھ سے غیاب وشہود کے
پابند امر تیرے شب وروز وماہ وسال
ہر صبح تازہ تر ترے انوار کی نمو
ہر شام تر تری قدرت کے خط وخال
حادث ہر اک چیز ہے لیکن ترا وجود
ناقص ہر ایک وصف ہے لیکن ترا کمال
پیش از ازل یہی تری شان جمال تھی
بعد از ابد رہے گی یہی سطوت وجلال
تیرا کوئی شریک، نہ ساتھی، نہ جوڑ کا
تیرا کوئی مثیل، نہ تیری کوئی مثال
پیرایۂ نشاط ہے جاں کو تری لگن
سرمایۂ حیات ہے دل کو ترا خیال
جس دل میں تیری شمع محبت ہو ضوفگن
اُس دل میں روشنی کے خزینے ہیں لا زوال
ادراک کیا کریں گے ترا عامیوں کے ذہن
جب بندگانِ خاص کو اِس کی نہیں مجال
تجھ سا کوئی سمیع، نہ تجھ سا کوئی بصیر
تیرے سوا کھلے تو کھلے کس پہ دل کا حال
اک ذرّہ بے حقیقت وناچیز میں بھی ہوں
پھیلا رہا ہوں در پہ تیرے دامنِ سوال
تُو نے ہی دی ہے دل کو مرے روشنی کی دُھن
تو ہی عطا کر اپنا اِسے پرتوِ جمال
لغزش ہوئی ہے پائے کرم کو بھی بارہا
لیکن ترے کرم نے لیا ہے اسے سنبھال

اے اللہ! قرآن کو میرے دل کی بہار اور سینے کا نور بنادے

عن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنه (ای ابن مسعود) قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: ما قال عبد قط اذا اصابه هم وحزن: اللهم، انی عبدك وابن عبدك وابن امتك، ناصیتی بیدك، ماض فی حكمك، عدل فی قضاؤك، اسألك بكل اسم هو لك سمیت به نفسك او انزلته فی كتابك او علمته احدًا من خلقك او استأثرت به فی علم الغیب عندك ان تجعل القرآن ربیع قلبی ونور صدری وجلاء حزنی وذهاب همی ۔ الا اذهب الله عزوجل همه وابدله مكان حزنه فرجا ۔ قالوا: یا رسول الله، ینبغی لنا ان نتعلم هو لاءِ الكلمات؟ قال: اجل ینبغی لمن سمعهن ان یتعلمهن ۔

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کوئی بھی شخص جب وہ غم وحزن میں مبتلا ہو تو یہ دعا مانگے: (اللهم، انی عبدك وابن عبدك وابن امتك، ناصیتی بیدك، ماض فی حكمك، عدل فی قضاوك، اسألك بكل اسم هو لك سمیت به نفسك او انزلته فی كتابك او علمته احدًا من خلقك او استاثرت به فی علم الغیب عندك ان تجعل القرآن ربیع قلبی ونور صدری وجلاء حزنی وذهاب همی) (اے اللہ! میں تیرا بندا اور تیرے غلام اور تیری باندی کا بیٹا ہوں، میری پیشانی (یعنی تقدیر) تیرے ہاتھ میں ہے، تیرا حکم مجھ پر نافذ ہے، تیرا فیصلہ میرے حق میں مبنی بر عدل ہے۔ میں تجھ سے تیرے ہر اس اسم کے ذریعے سوال کرتا ہوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جو تو نے اپنے لئے منتخب کیا ہے یا جو تو نے اپنی کتاب میں اُتارا ہے یا جو تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا ہے یا جسے تو نے اپنے پاس علم غیب میں محفوظ رکھا ہے، یہ کہ تو قرآن کو میرے دل کی بہار اور میرے سینے کا نور بنادے، اور میرے غم وحزن کے خاتمے کا ذریعہ بنادے۔) تو اللہ تعالیٰ اس کے غم کو دور فرماتا ہے اور اسے خوشی سے بدل دیتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہمارے لئے مناسب ہے کہ ہم یہ کلمات سیکھ لیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں جو شخص اِن کلمات کو سنے اُسے چاہیے کہ وہ انہیں سیکھ لے۔'' (اخرجه احمد بن حنبل في المسند، ۱/۴۵۲، الرقم: ۴۳۱۸، وابن ابي شيبة في المصنف، كتاب الدعاء، باب ما قالوا في الرجل اذا اصابه هم او حزن، ۶/۴۰، الرقم: ۲۹۳۱۸، وابن حبان في الصحيح، ۳/۲۵۳، الرقم: ۹۷۲، وابو يعلى في المسند، ۹/۱۹۸، الرقم: ۵۲۹۷، والحاكم في المستدرك، ۱/۶۹۰، الرقم: ۱۸۷۷۔)

(یہ حدیث الفاظ کے قلیل تفاوت کے ساتھ آگے بھی آرہی ہے)

مشت گل کو آدم زندہ بنا دیتا ہے کون؟
دل میں احساسات کی شمعیں جلا دیتا ہے کون؟
کون میرے ذہن میں کرتا ہے مضمونوں کی کاشت؟
میرے آگے شعر کے خرمن لگا دیتا ہے کون؟
ہاتھ کس کا شب کی زلفوں میں پروتا ہے نجوم؟
صبح کے رُخسار پر سورج سجا دیتا ہے کون؟
ننھی ننھی بوندیوں میں کون بھر دیتا ہے راگ؟
پارہ پارہ ابر کے آنچل اُڑا دیتا ہے کون؟
آتی ہے دشت وچمن سے سانس لینے کی صدا
دفعتاً خوابیدہ مٹی کو جگا دیتا ہے کون؟
آدمی تو دانہ بوتا ہے بطون کشت میں
لیکن اُس کو خوشۂ زریں بنا دیتا ہے کون؟
کس کا دستِ نقش گر کرتا ہے مٹی پر عمل؟
فرش پر خوش رنگ تصویریں بچھا دیتا ہے کون؟
کون رکھ دیتا ہے شب کو نطق بلبل میں غزل؟
صبح دم کلیوں میں چھپ کر مُسکرا دیتا ہے کون؟
جب مسافر کے قدم رُک جائیں ہمت ٹوٹ جائے
منزل اُمید پر آکر صدا دیتا ہے کون؟
کس کا پا کر حکم پھر جاتے ہیں طوفانوں کے رُخ؟
ڈوبتی کشتی کو ساحل پر لگا دیتا ہے کون؟
جب حجاب رو برو چھونے کی ہوتی ہے نظر
دیدۂ تحقیق پر پردے گرا دیتا ہے کون؟
کس کے دریا میں سفینوں کی طرح بہتے ہیں ہم
ہاں اُسی نادیدہ قوت کو خدا کہتے ہیں ہم

(عاصی کرنالی)

تیرا غم دور ہوگا اور گناہ معاف

عن ابي بن كعب رضي الله تعالىٰ عنه قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ذهب ثلثا الليل، قام فقال: يا ايها الناس، اذكروا الله، اذكروا الله، جاءت الراجفة تتبعها الرادفة، جاء الموت بما فيه جاء الموت بما فيه، قال ابي: قلت: يا رسول الله، اني اكثر الصلاة عليك، فكم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اجعل لك من صلاتي؟ فقال: ما شئت، قال: قلت: الربع؟ قال: ما شئت، فان زدت فهو خير لك. قلت: النصف؟ قال: ما شئت، فان زدت فهو خير لك. قال: قلت: فالثلثين؟ قال: ما شئت، فان زدت فهو خير لك. قلت: اجعل لك صلاتي كلها، قال: اذا تكفى همك ويغفر لك ذنبك.

”حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب رات کا دو تہائی حصہ گزر جاتا تو گھر سے باہر تشریف لے آتے اور فرماتے: لوگو! اللہ کا ذکر کرو، اللہ کا ذکر کرو، ہلا دینے والی (قیامت) آ گئی، پیچھے آنے والا ایک اور زلزلہ اس کے پیچھے آئے گا، موت اپنی سختی کے ساتھ آ گئی، موت اپنی سختی کے ساتھ آ گئی۔ حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں کثرت سے آپ پر درود بھیجتا ہوں۔ لہٰذا (مجھے بتائیں کہ) میں آپ پر کتنا درود بھیجا کروں؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس قدر تم بھیجنا چاہو؟ انہوں نے عرض کیا: کیا میں اپنی دعا کا چوتھائی حصہ آپ پر درود بھیجنے کے لئے خاص کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس قدر تم چاہو لیکن اگر تم اس میں اضافہ کر لو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آدھا حصہ خاص کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس قدر تم چاہو لیکن اگر تم اس میں اضافہ کر لو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) دو تہائی کافی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس قدر تم چاہو لیکن اگر تم اس میں اضافہ کر لو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) تب میں ساری دعا آپ پر درود بھیجنے کے لئے خاص کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تو یہ درود تمہارے تمام غموں کے (مداوا) کے لئے کافی ہو جائے گا اور (اس کی بدولت) تمہارے گناہ بھی معاف کر دیئے جائیں گے۔“ (اخرجه الترمذي في السنن، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع، باب: (منه)، ۶۳۶/۴، الرقم: ۲۴۵۷، واحمد بن حنبل في المسند، ۱۳۶/۵، الرقم: ۲۱۲۸۰، والحاكم في المستدرك، ۴۵۷/۲، ۴۵۸، الرقم: ۳۵۷۸، ۳۸۹۴، وعبد بن حميد في المسند، ۸۹/۱، الرقم: ۱۷۰، والبيهقي في شعب الايمان، ۱۸۷/۲، الرقم: ۱۴۹۹)

نقش ترا فزوں فزوں نام ترا رواں رواں　　مدح تیری سخن سخن وصف تیرا بیاں بیاں
جلوہ ترا نظر نظر یاد تری نفس نفس　　بات تری دہن دہن ذکر ترا زباں زباں
ابر ترے فلک فلک پھول ترے زمیں زمیں　　چاند ترے فضا فضا نور ترا زماں زماں
روپ ترا اُفق اُفق رنگ ترا شفق شفق　　آب تری گہر گہر موج تری کراں کراں
تیری مہک کرن کرن تیری صباء چمن چمن　　تیری مہک سمن سمن تیرا کرم جہاں جہاں
تیری صدائیں ساز ساز تیری نوائیں راگ راگ　　تیری طلب دُعا دُعا تیری پُکار اذاں اذاں
میں نے تو رات رات بھر ذکر کیا اشک اشک　　میں نے تجھے سحر سحر یاد کیا فغاں فغاں
کام مرا خطا خطا شاں تری عطا عطا　　میرے خدا کرم کرم میرے کریم اماں اماں

(عاصی کرنالی)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ تعالیٰ تیرے دنیا و آخرت کے معاملات کے لئے کافی ہوگا

عن حبان بن منقذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رجلا قال: یارسول اللہ، اجعل ثلث صلاتی علیک؟ قال: نعم، ان شئت قال: الثلثین؟ قال: نعم، قال: فصلاتی کلھا؟ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اذن یکفیک اللہ ما اھمک من امر الدنیا و آخرتک.

''حضرت حبان بن منقذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا: یارسول اللہ! کیا میں اپنی دعا کا تیسرا حصہ آپ پر درود بھیجنے کے لئے خاص کردوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اگر تو چاہے (تو ایسا کرسکتا ہے۔) پھر اس نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) کیا دعا کا دو تہائی حصہ (آپ پر درود بھیجنے کے لئے خاص کر دوں)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں پھر اس نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) کیا ساری کی ساری دعا (آپ پر درود بھیجنے کے لئے خاص کردوں)؟ یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تو اللہ تعالیٰ تیرے دنیا اور آخرت کے معاملات کے لئے کافی ہو جائے گا۔'' (اخرجه الطبرانی فی المعجم الکبیر، ۴/۳۵، الرقم: ۳۵۷۴، وابن ابی عاصم فی الآحاد والمثانی، ۴/۱۴۲، الرقم: ۲۱۲۲، والبیھقی فی شعب الایمان، ۲/۲۱۷، الرقم: ۱۵۸۰)

☆ عن الطفیل بن ابی عن ابیه قال: قال رجل للنبی صلی اللہ علیه وسلم: ارایت ان جعلت صلاتی کلھا صلاۃ علیک قال: اذا یکفیک اللہ ما اھمک من امر دنیاک و آخرتک.

''حضرت طفیل بن ابی رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک صحابی نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا: (یارسول اللہ!) آپ کی کیا رائے ہے اگر میں اپنی ساری دعا آپ پر درود بھیجنے کے لئے خاص کردوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تو اللہ تعالیٰ تمہارے دنیا و آخرت سے متعلق تمام اُمور کے لئے کافی ہو جائے گا۔'' (اخرجه ابن ابی شیبة فی المصنف، باب فی ثواب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیه وسلم، ۲/۲۵۳، الرقم: ۸۷۰۶، وایضاً، ۶/۳۲۵، الرقم: ۳۱۷۸۳)

☆ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم: من صلی علی عند قبری و کل بھا ملک یبلغنی و کفی بھا امر دنیاہ و آخرته و کنت له شھیدًا او شفیعا.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو میری قبر کے نزدیک مجھ پر درود بھیجتا ہے میں خود اسے سنتا ہوں اور جو دور سے مجھ پر درود بھیجتا ہے تو اس کے لئے ایک فرشتہ مقرر ہے جو مجھے وہ درود پہنچاتا ہے اور یہ درود اُس درود بھیجنے والے کی دنیا و آخرت کے معاملات کے لئے کافی ہو جاتا ہے اور (قیامت کے روز) میں اس کا گواہ اور شفاعت کرنے والا ہوگا۔'' (اخرجه البیھقی فی شعب الایمان، الخامس عشر من شعب الایمان، ۲/۲۱۸، الرقم: ۱۵۸۳، والخطیب البغدادی فی تاریخ بغداد، ۳/۲۹۲، وابن عساکر فی تاریخ مدینة دمشق، ۵۶/۳۰۲، والسیوطی فی الدر المنثور، ۶/۶۵۴)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جہاں کا خالق و مالک عظیم ربّ درود
ہے جس کے ہاتھ میں یہ نظامِ ہست و بود
چلا رہا ہے جو یہ کارخانۂ عالم
وہی قادر وقیوم ہر جگہ موجود
ہر ایک شے کا ظہور اس کے امر ''کن'' سے ہوا
یہ رنگ وبو کا جہاں ہو کہ آسمانِ کبود
ازل کے ساز پہ جو اس نے چھیڑ رکھا ہے
رہے گا تا بہ ابد جاری وہ اُلوہی سرور
یہ کائنات اُسی کے ہے حکم کی پابند
اُسی کے اذن سے قائم ہے خاکداں کا وجود
عطا تھا کرنا فضیلت کا تاج آدم کو
ملائکہ کا کیا ربّ نے یوں اسے مسجود
کرم کی بھیک کا خالق سے میں سوالی ہوں
وہی کرے گا عطا مجھ کو گوہرِ مقصود
نہیں ہے اس سے کہیں مخفی کوئی ذرّہ بھی
عیاں ہیں اس پہ برابر تمام غیب وشہود
قبولیت کے وہی کھولتا ہے درِ نیّر
کہ ٹھہرا عقدہ کشا سر بہ سر سلام ودرود

(ضیاء نیّر)

درود شریف گناہوں کو اس سے زیادہ مٹاتا ہے جتنا پانی آگ کو بجھاتا ہے

عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم امحق للخطایا من الماء للنار، والسلام علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم افضل من عتق الرقاب، وحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل من مھج الانفس اوقال: ضرب السّیف فی سبیل اللہ عزوجل۔

''حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا پانی کے آگ کو بجھانے سے بھی زیادہ گناہوں کو مٹانے والا ہے اور حضور ﷺ پر سلام بھیجنا یہ غلاموں کو آزاد کرنے سے بڑھ کر فضیلت والا کام ہے اور حضور ﷺ کی محبت یہ جانوں کے لئے روحوں سے بڑھ کر فضیلت والی ہے یا فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے سے بھی بڑھ کر فضیلت والی ہے۔'' (اخرجہ الھندی فی کنز العمال، ۲/۳۶۷، الرقم: ۳۹۸۲، والخطیب البغدادی فی تاریخ بغداد، ۷/۱۶۱، والسیوطی فی الدر المنثور، ۲/۶۵۴)

☆ عن عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من کانت لہ الی اللہ حاجۃ او الی احد من بنی آدم فلیتوضأ فلیحسن الوضوء ثم لیصل رکعتین، ثم لیثن علی اللہ، ولیصل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ثم لیقل: لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم، سبحان اللہ رب العرش العظیم، الحمد للہ رب العالمین، اسألک موجبات رحمتک، وعزائم مغفرتک، والغنیمۃ من کل بر، والسلامۃ من کل اثم، لا تدع لی ذنبا الا غفرتہ، ولا ھما الا فرجتہ، ولا حاجۃ ھی لک رضا الا قضیتھا، یا ارحم الراحمین۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

''حضرت عبد اللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس آدمی کو اللہ تعالیٰ سے یا کسی انسان سے کوئی حاجت ہو تو اُسے چاہیے کہ اچھی طرح وضو کر کے دو نفل پڑھے اور پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور بارگاہِ رسالت میں تحفہ درود پیش کر کے یہ دعا مانگے: (لا الٰہ الا اللہ الحلیم الکریم، سبحان اللہ رب العرش العظیم، الحمد للہ رب العالمین، اسالک موجبات رحمتک، وعزائم مغفرتک، والغنیمة من کل بر، والسلامة من کل اثم، لا تدع لی ذنبا الا غفرته، ولا هما الا فرجته، ولا حاجة هی لک رضا الا قضیتها، یا ارحم الراحمین) (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بردبار بزرگ ہے، (اے اللہ!) عرش عظیم کے مالک! میں تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں، تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے (اے اللہ!) میں تجھ سے تیری رحمت کے ذرائع، بخشش کے اسباب نیکی کی توفیق اور ہر گناہ سے سلامتی چاہتا ہوں، میرے تمام گناہ بخش دے، میرے جملہ غم دور فرما دے اور میری ہر وہ حاجت جو تیری رضامندی کے مطابق ہو پوری فرما۔ اے سب مہربانوں سے بڑھ کر رحمت والے! (میری حاجت پوری فرما دے۔ آمین)۔''

اِس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ، بزار اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کے راوی فاید بن عبد الرحمٰن، ابو الورقاء کوفی کا شمار تابعین میں ہوتا ہے اور وہ مستقیم الحدیث ہیں۔ امام منذری نے بھی فرمایا: اسے امام حاکم نے مختصراً روایت کر کے فرمایا: میں نے اس کے شواہد میں دیگر احادیث کی تخریج بھی کی ہے اور اس حدیث کا راوی فاید مستقیم الحدیث ہے۔

(اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الصلاة، باب ما جاء فی صلاة الحاجة، ۲/۳۴۴، الرقم: ۴۷۹، وابن ماجه فی السنن، کتاب اقامة الصلاة والسنة فیها، باب ما جاء فی صلاة الحاجة، ۱/۴۴۱، الرقم: ۱۳۸۴، والبزار فی المسند، ۸/۳۰۰، الرقم: ۳۳۷۴)

کامل ہے جو ازل وہ ہے کمال تیرا — باقی ہے جو ابد تک وہ ہے جمال تیرا
ان کی نظر میں شوکت جچتی نہیں کسی کی — آنکھوں میں بس گیا ہے جسکے جمال تیرا
دل ہو کہ جان تجھ سے کیونکر عزیز رکھیئے — دل سے سو چیز تیری جاں سے سو مال تیرا
گو حکم تیرے لاکھوں یہاں ٹالتے رہے ہیں — لیکن ٹلا نہ ہرگز دل سے خیال تیرا
گلشن کے رنگ و بو تیرا پتا بتاتا — غنچے کی مسکراہٹ لائی پیام تیرا

اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو

عن ابن عباس رضی اللہ عنهما قال: ان للہ عزوجل ملائکة فی الارض سوی الحفظة یکتبون ما یسقط من ورق الشجر، فاذا اصاب احدکم عرجة فی الارض، لا یقدر فیها علی الاعوان فلیصح فلیقل: عباد اللہ، اغیثونا او اعینونا رحمکم اللہ فانه سیعان وفی روایة روح: ان للہ ملائکة فی الارض یسمون الحفظة یکتبون ما یقع فی الارض من ورق الشجر، فما اصاب احدًا منکم عرجة او احتاج الی عون بفلاة من الارض فلیقل: اعینونا، عباد اللہ، رحمکم اللہ فانه یعان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ان شاء اللہ ۔

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بعض فرشتے، انسان کے اعمال لکھنے والے فرشتوں کے علاوہ ایسے بھی ہیں جو درختوں کے پتوں کے گرنے تک کو لکھتے ہیں۔ پس تم میں سے جب کوئی کسی جگہ (کسی بھی مشکل میں گھر) جائے، جہاں بظاہر اس کا کوئی مددگار نہ ہو، تو اسے چاہیے کہ وہ پکار کر کہے: (عباد اللّٰه، اغیثونا او اعینونا رحمکم اللّٰه) (اے اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے، ہماری مدد کرو۔) تو اُس کی مدد کی جائے گی اور حضرت روح کی روایت میں ہے کہ زمین پر اللہ تعالیٰ کے بعض فرشتے ایسے ہیں جنہیں ’’حفظہ‘‘ (یعنی حفاظت کرنے والے) کا نام دیا جاتا ہے، اور جو زمین پر گرنے والے درختوں کے پتے تک لکھتے ہیں، پس جب تم میں سے کوئی کسی جگہ محبوس ہو جائے یا کسی ویران جگہ پر اسے کسی مدد کی ضرورت ہو، تو اسے چاہیے کہ وہ یوں کہے: (اعینونا، عباد اللّٰه، رحمکم اللّٰه) (اے اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے، ہماری مدد کرو۔) تو ان شاء اللہ اُس شخص کی (ضرور) مدد کی جائے گی۔‘‘ (اخرجه ابن ابی شیبة فی المصنف، ۶/۹۱، الرقم: ۲۹۷۲۱، والبیهقی فی شعب الایمان، ۶/۱۲۸، الرقم: ۷۲۹۷، وایضاً، ۱/۱۸۳، الرقم: ۱۶۷، والمناوی فی فیض القدیر، ۱/۳۰۷، والهیثمی فی مجمع الزوائد، ۱۰/۱۳۲)

منبع ہے تو ہی جود و کرم، لطف و عطا کا — خالق ہے تو اے مالکِ کل ارض وسما کا
تار رگِ جاں اور یہ سر رشتۂ انفاس — ہے ہاتھ میں تیرے ہی فنا اور بقا کا
دکھلاتا ہے منزل کا نشاں بھٹکے ہوؤں کو — گمراہوں کو دیتا ہے پتا راہِ ہُدیٰ کا
ہیں مست تیرے ذکر سے مرغانِ سحر خیز — ہے زمزمہ خواں تیرا ہی ہر جھونکا ہوا کا
مانا تیری رحمت کی نہیں کوئی نہایت — ظالم پہ مگر قہر بھی ہے تیرا بلا کا
آہِ دلِ مظلوم ہلا دیتا ہے پل میں — پایہ سرِ افلاک تیرے عرشِ علیٰ کا
وہ تیرے ہی بندے ہیں سرِ مسند ارشاد — منصب ہے عطا جن کو ہوا راہ نما کا
دیتے ہیں تجھے واسطہ ہم بارِ الٰہا — سرکار دو عالم کا شہ ہر دو سرا کا!
ہر نقش کفِ پا تیرے محبوب کا یا رب — ہے قبلہ مقصودِ نظر اہل وفا کا
مقبول دعا ہو زرہ لطف خدایا! — صدقہ شہ سادات امام الشہدا رضی اللہ عنہ کا
نے قوت اظہار ہے نے طاقتِ گفتار — حق کیسے ہو ضیاؔ سے ادا تیری ثنا کا

(ضیاء نیر)

فرشتوں کے وسیلہ سے دعا

عن اسامة بن عمیر رضی اللّٰه تعالیٰ عنه انه صلی مع النبی صلی اللّٰه علیه وسلم رکعتی الفجر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فصلى قريبا منه، فصلى النبي صلى الله عليه وسلم ركعتين خفيفتين، فسمعه يقول: اللهم، رب جبريل وميكائيل واسرافيل ومحمد (صلى الله عليه وسلم)، اعوذبك من النار ثلاث مرات .

''حضرت اسامہ بن عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ فجر کی دو رکعت نماز ادا کی اور وہ آپ ﷺ کے قریب ہی کھڑے تھے۔ آپ ﷺ نے دو رکعتوں میں آہستہ آواز میں قراءت فرمائی، حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ (نماز سے فارغ ہوکر) یہ دعا فرما رہے ہیں: (اللهم، رب جبريل وميكائيل واسرافيل ومحمد (صلى الله عليه وسلم)، اعوذبك من النار) (اے حضرت جبرائیل، میکائیل، اسرافیل اور محمد مصطفیٰ ﷺ کے ربّ! میں دوزخ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔) آپ ﷺ نے یہ تین کلمات تین مرتبہ ادا فرمائے۔'' (اخرجه الحاكم في المستدرك، باب ذكر اسامة بن عمير الهذلي والد ابي المليح رضي الله عنهما، ۳/۷۲۱، الرقم: ۶۶۱۰، وابو يعلي في المسند، ۸/۲۱۳، الرقم: ۴۷۷۹، والطبراني في المعجم الكبير، ۱/۱۹۵، الرقم: ۵۲۰، والمقدسي في الاحاديث المختارة، ۴/۲۰۵-۲۰۶، الرقم: ۱۴۲۲-۱۴۲۳)

☆ عن عتبة بن غزوان رضي الله تعالىٰ عنه عن نبي الله صلى الله عليه وسلم قال: اذا اضل احدكم شيئا او اراد احدكم عونا، وهو بارض ليس بها انيس فليقل: يا عباد الله، اغيثوني، ياعباد الله، اغيثوني، فان لله عبادًا لا نراهم . وقد جرب ذالك .

''حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کی کوئی شے گم ہو جائے، یا تم میں سے کوئی مدد چاہے اور وہ ایسی جگہ ہو کہ جہاں اس کا کوئی مددگار بھی نہ ہو، تو اسے چاہیے کہ یوں پکارے: (یا عباد اللہ، اغیثونی، یا عباد اللہ، اغیثونی) (اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو، اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو) یقیناً اللہ تعالیٰ کے ایسے بھی بندے ہیں جنہیں ہم دیکھ نہیں سکتے (لیکن وہ لوگوں کی مدد کرنے پر مامور ہیں) اور (راوی بیان کرتے ہیں کہ) یہ تجربہ شدہ بات ہے۔'' (اخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱۷/۱۱۷، الرقم: ۲۹۰، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۱۳۲، والمناوي في فيض القدير، ۱/۳۰۷)

☆ عن علي رضي الله تعالىٰ عنه يقول: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: يا علي، الا اعلمك كلمات اذا وقعت في ورطة قلتها؟ قلت: بلى، جعلني الله فداك، كم من خير قد علمتنيه قال: اذا وقعت في ورطة فقل: بسم الله الرحمٰن الرحيم، ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم، فان الله يصرف بها ما يشاء من انواع البلاء .

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: اے علی! کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں کہ جب تم کسی مشکل میں پھنس جاؤ، تو وہ کہو؟ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) کیوں نہیں، اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے، آپ نے کتنی ہی اچھی چیزیں مجھے سکھائی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم کسی مصیبت میں پھنس جاؤ، تو یوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہو: (بسم الله الرحمٰن الرحيم، ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم) (اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، بڑا رحم فرمانے والا ہے، اور اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر جو کہ نہایت بلند رتبہ اور عظمت والا ہے نیک کام کرنے کی طاقت اور قوت (کسی میں) نہیں۔) تو اللہ تعالیٰ ان کلمات کے ذریعے سے انواع واقسام کی آزمائشوں میں سے جو چاہتا ہے ٹال دیتا ہے۔'' (اخرجه ابن السني في عمل اليوم والليلة، ۲۹۸/۱، الرقم: ۳۳۶، والطبراني في الدعاء، ۵۴۶/۱، الرقم: ۱۹۲۱، والديلمي في مسند الفردوس، ۳۲۴/۵، الرقم: ۸۳۲۳، والقزويني في التدوين في اخبار قزوين، ۲۳۷/۱، والسيوطي في الدر المنثور، ۲۶/۱)

زباں دے سنگ ریزوں کو گلی کو گلستاں کر دے
تری قدرت جسے چاہے زمیں سے آسماں کر دے
تری مرضی کی سب یہ صورتیں ہیں اے مرے مولا
جسے چاہے نہاں کر دے جسے چاہے عیاں کر دے
تکبر تو مرے مالک تجھے ہی زیب دیتا ہے
مجھے بس عاجزی کے امتحاں میں کامراں کر دے
کرم کی بات ہے تیرے کہ تیرا اک اشارہ ہی
بیک لحہ غریبِ شہر کو شاہِ جہاں کر دے
ترا مندوب بھی ہے منتظر تیری توجہ کا
مرے مولا تو اس کی بے زبانی کو زباں کر دے

(مندوب)

آزمائش سے بچنے کی دعا

عن عمر رضي الله تعالىٰ عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: من راى صاحب بلاء فقال: الحمد لله الذي عافاني مما ابتلاك به وفضلني على كثير ممن خلق تفضيلا الا عوفي من ذالك البلاء كائنا ما كان ما عاش . وفي رواية: لم يصبه ذالك البلاء .

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو کسی مصیبت میں مبتلا شخص کو دیکھ کر یہ کلمات کہے: (الحمد لله الذي عافاني مما ابتلاك به وفضلني على كثير ممن خلق تفضيلا) (تمام تعریفیں اس اللہ کی ذات کے لئے ہیں جس نے مجھے اس بیماری سے بچایا جس میں تجھے مبتلا کیا اور اپنی مخلوق میں سے بہت سے لوگوں پر مجھے فضیلت دی۔) تو وہ شخص جب تک زندہ رہے گا اس مصیبت سے عافیت میں رہے گا اور ایک روایت کے مطابق اس پر وہ مصیبت وآزمائش کبھی نہیں آئے گی۔'' (اخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما يقول اذا راى مبتلى، ۴۹۳/۵، الرقم: ۳۴۳۱-۳۴۳۲)

زمین لب کشائی کو فرازِ آسماں کر دے
الٰہی لائق حرف سا میری زبان کر دے
تو چاہے تو سمو دے دریا کو قطرے میں
جو تو چاہے تو اک قطرے کو بحرِ بے کراں کر دے
کرشمہ ہے یہ تیرے قبضۂ قدرت کا ادنیٰ سا
صدی کو پل نہیں کو ہاں خموشی کو اذاں کر دے
عجب ہے ذکرِ خالق بھی اگر ٹھہرے کرم فرما
نفس کی آمد وشد میں اُجالوں کو رواں کر دے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علم ٹھہرے جہاں میں دو جہاں کی سرفرازی کا
وہ سر جس پر تو اپنی رحمتوں کو سائباں کر دے
سوا ہے پھر تمنائے طوافِ خانۂ کعبہ
قمر پر پھر کرم اے خالقِ کون و مکاں کر دے

(قمر وارثی)

ادائیگی قرض کے لئے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ! مجھے غم اور قرض چمٹ گئے ہیں۔ فرمایا: کیا میں تجھے وہ دعا نہ سکھا دوں کہ جب تو اسے پڑھ لے گا تو اللہ تعالیٰ تیرے غم مٹا دے گا اور تیرا قرض اتار دے گا۔ فرماتے ہیں میں نے عرض کی جی ہاں ضرور، فرمایا روزانہ صبح و شام یہ (کلمات) پڑھ لیا کر۔

اللھم انی اعوذبك من الھم والحزن واعوذبك من العجز والکسل واعوذبك من البخل والجبن واعوذبك من غلبة الدین وقھر الدجال ۔

''اے اللہ! میں رنج و غم سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور بے بسی و سستی سے تیری پناہ لیتا ہوں اور کنجوسی و بزدلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور قرض کے چھا جانے اور لوگوں کے غالب آ جانے سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔''

فرماتے ہیں میں نے یہ عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے میرا غم مٹا دیا اور میرا قرض اتار دیا۔ (اخرجه ابو داؤد فی السنن، ۲/۹۳، حدیث رقم: ۱۵۵۵، مشکوۃ)

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مکاتب (غلام) آیا اور اس نے عرض کی میں ادائے کتابت سے عاجز آ گیا ہوں، میری مدد فرمائیں فرمایا: کیا میں تجھے وہ کلمات نہ سکھاؤں جو مجھے حضور علیہ السلام نے (اس مقصد کے لئے) سکھائے، اگر تیرے اوپر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہو تو اللہ تعالیٰ تجھ سے ادا کر دے گا، یہ پڑھ کر۔

اللھم اکفنی بحلالك عن حرامك واغننی بفضلك عمن سواك ۔

''اے اللہ! مجھے اپنے حلال کے ذریعے اپنے حرام سے کافی ہو جا اور مجھے اپنی مہربانی سے اپنے ماسوا سے بے پروا کر دے۔'' (اخرجه الترمذی فی السنن ۵/۲۲۰، حدیث رقم: ۳۶۳۴، مشکوۃ)

بندگی کا سرور ملتا ہے
دیدۂ دل کو نور ملتا ہے
ذکر سرکار سے خدا کی قسم
زندگی کا شعور ملتا ہے
دل کو کیف و سرور ملتا ہے
قرب رب غفور ملتا ہے
تجربہ ہے نبی کی چوکھٹ سے
جو بھی مانگو ضرور ملتا ہے

قحط سالی، تیز آندھی، آسمانی بجلی اور بارش برسنے کے وقت کے اذکار اور دعائیں

عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنھما قال: اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بواکی فقال: اللھم اسقنا غیثا مغیثا مریئا مریعا نافعا غیر ضار عاجلا غیر آجل قال: فاطبقت علیھم السماء ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ لوگ روتے ہوئے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے (اور قحط سالی سے نجات کے لئے دعا کی درخواست کی) تو آپ ﷺ نے دعا فرمائی: (اللھم اسقنا غیثا مغیثا مرینا مریعا نافعا غیر ضار عاجلا غیر آجل) (اے اللہ! ہم پر (ایسی) بارش برسا جو ضرورت کو پوری کرے، اچھے انجام والی، سبزہ اگانے والی، نقصان سے مبرا اور نفع مند ہو، جو جلد برسنے والی، دیر نہ کرنے والی ہو۔) راوی کا بیان ہے کہ اسی وقت انہیں بادلوں نے گھیر لیا (اور خوب بارش ہوئی)۔'' (اخرجه ابوداؤد فی السنن، کتاب صلاة الاستسقاء، باب رفع الیدین فی الدعاء، ۱/۳۰۳، الرقم: ۱۱۶۹، وابن خزیمة فی الصحیح، ۲/۳۳۵، الرقم: ۱۴۱۶)

دیدار ہجر میں شمعیں جلا رہا ہے وہی
مجھے وصال کا مژدہ سنا رہا ہے وہی
وہ بے نشاں ہے مگر پھر بھی اپنی قدرت کے
نشاں ہزارہا ہر سُو دکھا رہا ہے وہی
اُسی کی ذات مری دستگیر ہے ہمہ حال
ہر ابتلا میں مرا آسرا رہا ہے وہی
ہزار ماؤں کی ممتا سے بھی وہ بڑھ کر ہے
کہ دے کے تھپکیاں ہر شب سُلا رہا ہے وہی
نویدِ وصل وہی دیتا ہے فراق کے بعد
بچھڑنے والوں کو پھر سے ملا رہا ہے وہی
سمایا ہے میری رگ رگ میں وہ لہو کی طرح
مری تمنا مرا مدعا رہا ہے وہی
قریب تر ہے رگِ جاں سے ذاتِ پاک اُس کی
حریم ذات سے مجھے مجھ کو بلا رہا ہے وہی
وہ اپنے ذکر سے مہکائے جان ودل میرے
مرا خرابہ گلستان بنا رہا ہے وہی
پکارتا ہے مجھے دھیان کے دریچوں سے
مرے شعور کو نیّر جگا رہا ہے وہی

(ضیاء نیّر)

اے اللہ تو غنی ہے اور ہم فقیر

عن عائشة رضی الله عنها قالت: شكا الناس الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قحوط المطر فامر بمنبر فوضع له فى المصلى، ووعد الناس يوما يخرجون فيه قالت عائشة: فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم حين بدأ حاجب الشمس فقعد على المنبر فكبر وحمد الله عزوجل ثم قال: انكم شكوتم جدب دياركم واستئخار المطر عن ابان زمانه عنكم وقد امركم الله عزوجل ان تدعوه ووعدكم ان يستجيب لكم ثم قال: (الحمد لله رب العالمين الرحمٰن الرحيم مالك يوم الدين، لا اله الا الله يفعل ما يريد، اللهم، انت الله لا اله الا انت الغنى ونحن الفقراء انزل علينا الغيث واجعل ما انزلت لنا قوة وبلاغا الى حين)

ثم رفع يديه، فلم يزل فى الرفع حتى بدأ بياض ابطيه، ثم حول الى الناس ظهره، وقلب او حول

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رادءه وهو رافع يديه، ثم اقبل على الناس ونزل فصلى ركعتين، فانشا الله سحابة فرعدت وبرقت ثم امطرت باذن الله، فلم يات مسجده حتى سألت السيول، فلما راى سرعتهم الى الكن ضحك النبي صلى الله عليه وسلم حتى بدت نواجذه فقال: اشهد ان الله على كل شيء قدير واني عبد الله ورسوله.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ لوگوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بارش نہ ہونے کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم پر عیدگاہ میں منبر رکھ دیا گیا اور ایک مقررہ دن میں لوگ باہر نکل آئے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: سورج نظر آتے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لے آئے اور منبر پر جلوہ افروز ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تکبیر کہی اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی پھر فرمایا: تم نے اپنے علاقوں کی خشک سالی اور مدت سے بارش نہ ہونے کی شکایت کی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم فرمایا ہے کہ اُس کی بارگاہ میں دعا کرو اور اس نے تم سے وعدہ فرمایا ہے کہ تمہاری دعا کو شرفِ قبولیت بخشے گا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا فرمائی: (الحمد لله رب العالمين الرحمٰن الرحيم مالك يوم الدين، لا اله الا الله يفعل ما يريد، اللهم، انت الله لا اله الا انت الغني ونحن الفقراء انزل علينا الغيث واجعل ما انزلت لنا قوة وبلاغا الى حين) (سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کی پرورش فرمانے والا، نہایت مہربان بہت رحم فرمانے والا، اور روزِ جزا کا مالک ہے، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے، اے اللہ! تو ہی اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، (اے اللہ!) تو ہی غنی ہے اور ہم (تیری بارگاہ میں) تہی دست (آئے) ہیں۔ ہم پر بارش نازل فرما اور ایسی بارش برسا جو ایک مدت تک ہمیں قوت اور فائدہ دے۔) پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ مبارک بلند فرمائے اور برابر بلند کرتے رہے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کی جانب پیٹھ کر کے اپنی چادر الٹ لی اور ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے پھر لوگوں کی جانب متوجہ ہوئے نیچے اترے اور دو رکعتیں پڑھائیں تو اللہ تعالیٰ نے بادل ظاہر فرما دیئے جن میں گرج اور چمک ہوئی پھر وہ بادل اللہ تعالیٰ کے حکم سے برسنے لگے ابھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد نبوی تک نہیں پہنچے تھے کہ نالیاں چلنے لگیں۔ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کی (بارش سے بچنے کے لئے) تیزی دیکھی تو ہنس پڑے یہاں تک کہ دندان مبارک نظر آنے لگے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے اور بے شک میں اس کا بندہ اور رسول ہوں۔'' (اخرجه ابو داؤد في السنن، كتاب صلاة الاستسقاء، باب رفع اليدين في الاستسقاء، ۱/ ۳۰۴، الرقم: ۱۱۷۳، وابن حبان في الصحيح، ۳/ ۲۷۱، الرقم: ۹۹۱، وايضاً، ۷/ ۱۰۹، الرقم: ۲۸۶، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ۱/ ۳۲۵، والحاكم في المستدرك، ۱/ ۴۷۶، الرقم: ۱۲۲۵، والطبراني في الدعاء، ۱/ ۵۹۵، الرقم: ۲۱۷۳)

رب اکبر وہ ہر کسی کا ہے سو بسو تذکرہ اسی کا ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ظلمتِ بحر و بر میں نام اس کا
آئینہ دار روشنی کا ہے
نطق میں بھی کھلے ہیں رنگ اس کے
وہ جو گنجینہ نامشی کا ہے
ہے علیم و خبیر ذات اس کی
اک خزینہ وہ آگہی کا ہے
رزق پتھر میں دے جو کیڑے کو
وہی رازق ہر آدمی کا ہے
ابتلاء، رنج و غم میں ہر لحہ
دھیان اسی کی طرف سبھی کا ہے
حق وہی ہے جو اس نے فرمایا
راستہ اسکا راستی کا ہے
لے کے آدم سے ذات احمد تک
ایک ہی دین ہر نبی کا ہے
اسوۂ سیّد البشر نیّر
رہنما صلح و آشتی کا ہے

(ضیاء نیّر)

اے اللہ! اپنی رحمت کو پھیلا دے اور مردہ شہروں کو زندہ فرما

عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا استسقی قال: اللهم، اسق عبادك وبهائمك وانشر رحمتك واحی بلدك المیت .

"حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ بارش کی دعا اِن الفاظ میں فرماتے: (اللهم، اسق عبادك وبهائمك وانشر رحمتك واحی بلدك المیت) (اے اللہ! اپنے بندوں اور اپنے چوپایوں کو سیراب فرما اور اپنی رحمت پھیلا دے اور اپنے مردہ شہروں کو حیاتِ نو بخش دے)۔" (اخرجه ابوداؤد فی السنن، کتاب صلاة الاستسقاء، باب رفع الیدین فی الاستسقاء، ۱/۳۰۵، الرقم: ۱۱۷۶، وایضاً فی المراسیل، ۱/۱۰۹، الرقم: ۶۹)

☆ عن ابن عباس رضی الله عنهما قال: جاء اعرابی الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال: یا رسول الله، لقد جئتك من عند قوم ما یتزود لهم راع، ولا یخطر لهم فحل فصعد المنبر، فحمد الله، ثم قال: اللهم اسقنا غیثا مغیثا مریئا طبقا مریعا غدقا عاجلاً غیر رائث ثم نزل فما یاتیه احد من وجه من الوجوه الا قالو: قد احیینا .

"حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی صحابی، حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں ایسی قوم کی جانب سے حاضر ہوا ہوں جن کے چرواہوں کے پاس کوئی توشہ نہیں اور ان کا کوئی نر جانور (کمزوری کی وجہ سے) حرم نہیں اچھالتا (یعنی اس شخص نے قحط سالی کی شکایت کی) تو آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر یہ دعا فرمائی: (اللهم اسقنا غیثا مغیثا مریئا طبقا مریعا غدقا عاجلاً غیر رائث) (اے اللہ! ہمیں پانی پلا، زمین کو بھرنے والا (جس سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تالاب وندیاں بھر جائیں) خوب برسنے والا، جلد برسنے والا نہ کہ تاخیر سے برسنے والا، جو نفع مند ہو، نقصان دہ نہ ہو۔) پھر آپ ﷺ منبر سے نیچے تشریف لے آئے اس کے بعد جس جانب سے بھی کوئی آتا یہی کہتا کہ ہمارے ہاں بارش ہوئی ہے۔'' (اخرجه ابن ماجه فی السنن، کتاب اقامة الصلاة والسنة فیها، باب ما جاء فی الدعاء فی الاستسقاء، ۴۰۴/۱، الرقم: ۱۲۷۰، وابن ابی شیبة فی المصنف، ۳۲۴/۲، الرقم: ۳۱۷۷، واحمد بن حنبل فی المسند، ۲۳۵/۴، الرقم: ۱۸۰۹۰، والطیالسی فی المسند، ۱۶۶/۱، الرقم: ۱۲۰۰، والطبرانی فی المعجم الکبیر، ۱۳۰/۱۲، الرقم: ۱۲۶۷۷)

جو نورِ خالق ارض وسما شام وسحر چمکا
تو پھر اس نور ہی سے قریہ قریہ ہر نگر چمکا

اسی کی جلوہ افشانی مکان ولامکاں میں ہے
ضیا پاشی سے اس کی ہی یہ ارض مستقر چمکا

رضائے مولا مل جائے جسے وہ بخت آور ہے
نصیب اس بندۂ خاکی کا روئے خاک پر چمکا

زمینوں آسمانوں میں وہی ہے جلوہ گر ہر سو
اسی نورِ ازل سے ہی جہانِ بحر وبر چمکا

نجوم وماہ کی شمعیں ہیں اس کے نور سے روشن
دلِ ہر بندۂ مومن بھی اس سے سر بہ سر چمکا

وہی کرتا سرِ شب ہے فلک پر قمقمے روشن
اور اس کے اذن سے ہی سو بسو نورِ قمر چمکا

اسی کا نور ہی ہے جلوہ گستر سارے عالم میں
تجلی سے اسی کی نجم تقدیرِ بشر چمکا

یہ کس نور مبیں کی آمد آمد ہے سر بطحا
کہ ہر ذرّہ زمیں کا مثل خورشیدِ سحر چمکا

ہوائے رحمتِ باری چلی نیّر جو گلشن میں
تو اس خاکسترِ جاں میں محبت کا شرر چمکا

(خورشید بیگ میلوی)

خیر کا سوال اور شر سے پناہ

عن عائشة رضی الله عنها زوج النبی صلی الله علیه وسلم انها قالت: کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا عصفت الریح قال: اللهم، انی اسألك خیرها، وخیر ما فیها، وخیر ما ارسلت به، واعوذبك من شرها، وشر ما فیها، وشر ما ارسلت به۔

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب زور کی آندھی آتی تو حضور نبی اکرم ﷺ (یہ دعا) فرماتے: (اللهم، انی اسألك خیرها، وخیر ما فیها، وخیر ما ارسلت به، واعوذبك من شرها، وشر ما فیها، وشر ما ارسلت به) (اے اللہ! میں تجھ سے اس (بارش) کی خیر کا، جو اس میں ہے اس کی خیر کا اور جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے اس کی خیر کا سوال کرتا ہوں، اور میں اس کے شر سے، جو اس میں ہے اُس کے شر سے اور جس شر کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے اُس سے تیری پناہ چاہتا ہوں)۔'' (اخرجه مسلم فی الصحیح، کتاب صلاة الاستسقاء، باب التعوذ عند رؤیة الریح والغیم والفرح بالمطر، ۶۱۶/۲، الرقم: (۱۵) ۸۹۹، والترمذی فی السنن، کتاب الدعوات، باب ما یقول

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اذا هاجت الريح، ۵/۵۰۲، الرقم: ۳۴۴۹، وقال: هذا حديث حسن، وابن ماجه في السنن، كتاب الدعاء، باب ما يدعو به الرجل اذا راى السحاب والمطر، ۲/۱۲۸۰، الرقم: ۳۸۸۹)

☆ عن ابي هريرة رضي الله تعالىٰ عنه قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: الريح من روح الله، فروح الله تاتي بالرحمة وتاتي بالعذاب، فاذا رايتموها فلا تسبوها وسلوا الله خيرها واستعيذوا بالله من شرها.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: آندھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے آتی ہے جو کبھی رحمت لے کر آتی ہے اور کبھی عذاب، سو جب تم اسے دیکھو تو برا نہ کہو بلکہ اللہ تعالیٰ سے اس کی بھلائی مانگو اور اُس کی برائی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔'' (اخرجه ابو داؤد في السنن، كتاب الادب، باب ما يقول اذا هاجت الريح، ۴/۳۲۶، الرقم: ۵۰۹۷، وابن ماجه في السنن، كتاب الادب، بالنهي عن سب الريح، ۲/۱۲۲۸، الرقم: ۳۷۲۷، والنسائي في السنن الكبرى، ۶/۲۳۰-۲۳۱، الرقم: ۱۰۷۶۵-۱۰۷۶۸)

☆ عن عائشة رضي الله عنها ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا راى ناشئا في افق السماء ترك العمل وان كان في صلاة، ثم يقول: اللهم، اني اعوذبك من شرها، فان مطر قال: اللهم، صيبا هنيئا.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب آسمان کے کنارے سے اَبر اُٹھتا ہوا دیکھتے تو کام کاج چھوڑ دیتے خواہ نماز میں ہی کیوں نہ ہوتے اور فرماتے: (اللهم، اني اعوذبك من شرها) (اے اللہ! میں اس کے شر سے تیری پناہ لیتا ہوں۔) اگر بارش ہونے لگتی تو فرماتے: (اللهم، صيبا هنيئا) (اے اللہ! خوشگوار اور (نفع مند) بارش عطا فرما)۔'' (اخرجه ابو داؤد في السنن، كتاب الادب، باب ما يقول اذا هاجت الريح، ۴/۳۲۶، الرقم: ۵۰۹۹، وابن ماجه في السنن، كتاب الدعاء، باب مايدعو به الرجل اذا راى السحاب والمطر، ۲/۱۲۸۰)

جتنی محنت میں نے کی اتنا صلہ تو نے دیا — معنیِ تقدیر کا یہ فلسفہ تو نے دیا
تیرے جلوے دیکھنے کو دل رُبا یہ کائنات — ہاتھ میں میرے بنا کر یہ آئینہ تو نے دیا
ابتلا کی آزمائش میں رجوع تجھ سے کیا — ہر مصیبت کی گھڑی میں آسرا تو نے دیا
تیری رحمت بیکراں دامن ہے میرا کتنا تنگ — میں نے جو مانگا مجھے اس سے سوا تو نے دیا
دم بہ خود تیری عدالت میں کھڑا ہوں اے خدا — ہے سرِ تسلیم خم جو فیصلہ تو نے دیا
وقت کے سفاک طوفانوں سے گھبرائے ہوئے — ناتواں دل کو ہمیشہ حوصلہ تو نے دیا
جو ملے آزار سب اپنے کیے کی تھی سزا — اور جو سکھ چین کا لمحہ ملا تو نے دیا

(غلام حسن حسنی)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہ وعید شدید ہے

عن عامر بن عبد الله بن الزبير رضى الله تعالىٰ عنه انه كان (عبد الله بن الزبير رضى الله عنهما) اذا سمع الرعد ترك الحديث وقال: (و يسبح الرعد بحمده والملئكة من خيفة) (الرعد۱۳:۱۳) ثم يقول: ان هذا لوعيد لا هل الارض شديد .

''حضرت عامر بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما جب بھی آسمانی کڑک کی آواز سنتے تو اپنی بات منقطع کر دیتے اور فرماتے: (و يسبح الرعد بحمده والملئكة من خيفة) ''(بجلیوں اور بادلوں کی) گرج (یا اس پر متعین فرشتہ) اور تمام فرشتے اس کے خوف سے اس کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں پھر فرماتے ہیں یہ اہل زمین کے لئے سخت وعید ہے۔''

و فى رواية: عن ابن عباس رضى الله عنهما قال: من سمع صوت الرعد فقال: سبحان الذى يسبح الرعد بحمده والملائكة من خيفته وهو على كل شىءٍ قدير فان اصابته صاعقة فعلى ديته .

ایک روایت میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ جس نے آسمانی کڑک کی آواز سنی اور یہ کہا: (سبحان الذى يسبح الرعد بحمده والملائكة من خيفته وهو على كل شىءٍ قدير) ''پاک ہے وہ ذات! (بجلیوں اور بادلوں کی) گرج (یا اس پر متعین فرشتہ) اور تمام فرشتے اس کے خوف سے اس کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔'' (ان کلمات کو کہنے کے بعد) پھر اگر اس شخص کو آسمانی بجلی نے نقصان پہنچایا تو اس کی دیت میرے ذمہ ہے۔''

جو اسم ذات ہویدا ہوا سر قرطاس
ہوا خیال منور مہک گیا احساس
اُسی کے فکر میں مصروف بربطِ ہستی
اُسی کے ذکر میں مشغول نغمۂ انفاس
اُسی کے اذن سے ہے کاروانِ زیست رواں
اُسی کے حکم پہ غیب وشہود کی ہے اساس
اگر ہیں نعمتیں اس کی شمار سے باہر
تو حکمتیں بھی ہیں اُسی کی ورائے عقل وقیاس
ہے ارتباطِ عناصر اُسی کی قدرت سے
اُسی کے لطف سے قائم ہے اعتدالِ حواس
کیے خلا میں معلق ثوابت وسیّار
بغیرِ چوب کیا خیمۂ فلک کو راس
بسا ہوا وہ رگ وپے میں کائنات کے ہے
کچھ اسطرح سے گلوں میں نہاں ہو جیسے باس
ہر ایک مومن ومنکر کا ہے وہ رزق رساں
ہر ایک بیکس ودرماندہ کا ہے قدر شناس
بڑھائی اس نے زن وآدمی کی یوں توقیر
انہیں بنایا گیا ایک دوسرے کا لباس
مجھے شریک کرے کاش ایسے بندوں میں
جنہیں نہ خوف نہ خطر ہے کوئی نہ رنج وہراس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اُٹھا کے ہاتھ اُسی کو پکارتا ہوں میں
مقام جس کا ہے میری رگِ حیات کے پاس

تم نے ہمیں کیوں نہیں بتایا تا کہ ہم بھی یہ دعا پڑھتے

عن عبد الله بن عباس رضی الله عنهما قال: كنا مع عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه فی سفر فاصابنا رعد وبرق وبرد فقال لنا كعب رضی الله تعالیٰ عنه: من قال حين يسمع الرعد: (ويسبح الرعد بحمده والملئكة من خيفته) (الرعد، ۱۳:۱۳) ثلاثا عوفی مما يكون فی ذالك الرعد: قال ابن عباس رضی الله عنهما: فقلنا فعوفينا ثم لقيت عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه فی بعض الطريق فاذا بردة قد اصابت انفه فاثرت بی فقلت: ان كعبا حين سمع الرعدقال لنا: من قال حين يسمع الرعد: (و يسبح الرعد بحمده والملئكة من خيفته) (الرعد، ۱۳:۱۳) عوفی مما يكون فی ذالك الرعد فقلنا فعوفينا فقال عمر رضی الله تعالیٰ عنه: فهلا اعلمتمونا حتی نقوله .

(ایک روایت میں) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک سفر میں تھے تو ہمیں سخت کڑک، بجلی اور اولوں نے آ لیا، تو حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے ہمیں کہا کہ جس شخص نے آسمانی بجلی کی کڑک کی آواز سن کر یہ آیت تین دفعہ پڑھی: (و يسبح الرعد بحمده والملئكة من خيفته) ''(بجلیوں اور بادلوں کی) گرج (یا اس پر متعین فرشتہ) اور تمام فرشتے اس کے خوف سے اس کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں۔'' تو وہ اس آسمانی بجلی کی کڑک میں جو کچھ ہے اس سے عافیت میں رہے گا۔ پھر میں (ایک دن) حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے راستے میں کسی جگہ ملا تو کیا دیکھا کہ ایک اولا ان کی ناک کو لگا اور وہاں نشان ڈال دیا۔ میں نے کہا: اے امیر المومنین! یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اولہ جو میرے ناک پر لگا ہے اس نے وہاں نشان ڈال دیا ہے تو میں نے عرض کیا: حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے جب آسمانی کڑک کی آواز سنی تو ہمیں کہا کہ جو شخص آسمانی بجلی کی کڑک سن کر یہ آیت پڑھے: (و يسبح الرعد بحمده والملئكة من خيفته) ''(بجلیوں اور بادلوں کی) گرج (یا اس پر متعین فرشتہ) اور تمام فرشتے اس کے خوف سے اس کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں۔'' تو وہ اس (نقصان دہ) چیز سے عافیت میں رہے گا جو اس آسمانی بجلی کی کڑک میں ہے۔ ہم نے یہ پڑھا تھا تو ہم عافیت میں رہے۔ تب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا تا کہ ہم بھی یہ دعا پڑھتے (اور اُولے سے محفوظ رہتے)؟ (اخرجه مالك فی الموطا، كتاب الكلام، باب القول اذا سمعت الرعد، ۹۹۲/۲، الرقم: ۱۸۰۱، والبخاری فی الادب المفرد/ ۲۵۲، الرقم: ۷۲۳، وابن ابی شيبة فی المصنف، ۲۷/۶، الرقم: ۲۹۲۱۴، واحمد بن حنبل فی الزهد، ۲۰۱/۱)

کیا یہ خاص کرم اُسنے نوعِ انساں پر
بنا دیا جو حبیب اپنا غمگسار اناس
حبیب وہ جو بنا کائنات کا نوشاہ
رسول وہ جو ہوا اس کی شان کا عکاس
حبیب وہ جو محمد بھی ہے تو احمد بھی
سکھا گیا جو خدائی کو حمد وشکر وسپاس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نبی وہ جس کے لئے محملِ زمانہ رُکا
نبی وہ جس نے کیا لامکاں میں اجلاس
کتاب اُس پر اُتاری تو وہ کتاب مبیں
جو نورِ رُشد وہدایت ہے قاطعِ وسواس
اُسی نے مدحِ رسالتمآب کی خاطر
دیا گداز لب ولہجہ کو زباں کو مٹھاس
کرم ہو شاملِ حال اسکا تو ہے اک نعمت
وگرنہ کربِ مسلسل طبیعتِ حساس
پکارتا ہے کوئی میں نہیں ہوں تجھ سے دور
ہجومِ غم میں کسی وقت بھی جو دل ہوا اُداس
تسلیاں مجھے ہر آن کوئی دیتا ہے
نہ کرسکیں گے ہراساں مجھے کبھی غم ویاس
عجیب ذکرِ الٰہی میں ہے اثر تائب
مٹائے زیست کی تلخی بجھائے روح کی پیاس

(حفیظ تائب)

☆ عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا سمع صوت الرعد والصواعق قال: اللهم، لا تقتلنا بغضبك، ولا تهلكنا بعذابك، وعافنا قبل ذالك.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب گرج اور کڑک کی آواز سنتے تو یہ دعا فرماتے: (اللهم، لا تقتلنا بغضبك، ولا تهلكنا بعذابك، وعافنا قبل ذالك) (یا اللہ! ہمیں اپنی ناراضگی سے ہلاک نہ کرنا اور نہ ہی اپنے عذاب سے ہلاک کرنا، اور ہمیں اس سے قبل ہی معاف فرما دینا)۔'' (اخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما يقول اذا سمع الرعد، ۵/۵۰۳، الرقم: ۳۴۵۰، والنسائي في السنن الكبرى، ۶/۲۳۰، الرقم: ۱۰۷۶۳-۱۰۷۶۴، واحمد بن حنبل في المسند، ۲/۱۰۰، الرقم: ۵۷۶۳)

☆ عن عائشة رضي الله عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا رأى المطر قال: اللهم، صيبا نافعاً.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب بارش دیکھتے تو یہ دعا فرماتے: (اللهم، صيبا نافعاً) (اے اللہ! ہمیں نفع مند بارش عطا فرما)۔''

(اخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاستسقاء، باب ما يقال اذا امطرت، ۱/۳۴۹، الرقم: ۹۸۵، والنسائي في السنن، كتاب الاستسقاء باب القول عند المطر، ۳/۱۶۴، الرقم: ۱۵۲۳)

خالق تے مولا والی تے وارث جہان دا
بندیاں دے دل دے ساریاں بھیتاں نوں جاندا
ہر چیز کائنات دی اوہدا ظہور اے
ہر روشنی چہ اُوس دے جلوے دا نور اے
گلشن دے بوٹے بوٹے دے پتے تے ڈالیاں
پھل کلیاں وِس دے اوہدیاں شاناں نرالیاں
سب لوڑ دے نیں اوہنوں کسے دی وی لوڑ نئیں
اوہدے خزانیاں چہ کسے شے دی تھوڑ نئیں
چاہوے تے بادشاہواں نوں دے خاک وچہ رلا
مرضی ہو وے فقیر نوں دے تخت تے بٹھا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اوہنوں سمجھ نہ سکدا کے دا شعور اے اس ذات کبریا نوں ای بج دا غرور اے
جائز نیں اوہنوں جو وی کرے بے نیازیاں لج پالیاں سخاوتاں بندہ نوازیاں
سوچاں وی ہار گئیاں اوہدا سوچ کے خیال ایتھے ظہوری کون کسے دی اے کیہ مجال

گھر میں آتے جاتے وقت حضور علیہ السلام کون سے کلمات ادا فرماتے

عن جابر بن عبد الله رضی الله عنهما انه سمع النبی صلی الله علیه وسلم یقول: اذا دخل الرجل بیته فذکر الله عند دخوله وعند طعامه قال الشیطان: لا مبیت لکم ولا عشاء واذا دخل فلم یذکر الله عند دخوله قال الشیطان: ادرکتم المبیت واذا لم یذکر الله عند طعامه قال: ادرکتم المبیت والعشاء .

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص اپنے گھر میں جائے اور گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھانا شروع کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لے، تو شیطان (خود سے) کہتا ہے کہ یہاں نہ تمہارے ٹھہرنے کی کوئی جگہ ہے نہ ہی کھانے کی، اور جب کوئی شخص گھر جائے اور داخل ہوتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام نہ لے تو شیطان (خود سے) کہتا ہے کہ تم نے اپنا ٹھکانا پالیا، اور جب وہ کھانے کے وقت اللہ تعالیٰ کا نام نہ لے تو شیطان کہتا ہے تم نے ٹھکانا اور کھانا دونوں پالئے ہیں۔'' (اخرجه مسلم فی الصحیح، کتاب الاشربة، باب آداب الطعام والشرب واحکامها، ۱۵۹۸/۳، الرقم: (۱۰۳) ۲۰۱۸، وابو داؤد فی السنن، کتاب الاطعمة، باب التسمیة علی الطعام، ۳۴۶/۳، الرقم: ۳۷۶۵)

☆ عن ابی مالك الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: اذا ولج الرجل بیته فلیقل: اللهم، انی اسألك خیر المولج وخیر المخرج بسم الله ولجنا وبسم الله خرجنا وعلی الله ربنا توکلنا، ثم لیسلم علی اهله .

''حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی آدمی اپنے گھر میں داخل ہونے لگے تو یوں کہے: (اللهم، انی اسألك خیر المولج وخیر المخرج بسم الله ولجنا وبسم الله خرجنا وعلی الله ربنا توکلنا) (اے اللہ! میں تجھ سے (گھر میں) بھلائی کے ساتھ داخل ہونے اور بھلائی کے ساتھ باہر نکلنے کا سوال کرتا ہوں۔ اللہ کے نام کے ساتھ ہم داخل ہوئے اور اللہ کے نام کے ساتھ ہم نکلے اور اپنے رب اللہ پر ہم نے بھروسہ کیا۔) پھر اپنے گھر والوں کو سلام کرے۔'' (اخرجه ابو داؤد فی السنن، کتاب الادب، باب ما جاء فیمن دخل بیته ما یقول، ۳۲۵/۴، الرقم: ۵۰۹۶، والطبرانی فی المعجم الکبیر، ۲۹۶/۳، الرقم: ۳۴۵۲)

☆ عن ام سلمة رضی الله عنها قالت: ما خرج النبی صلی الله علیه وسلم من بیتی قط الا رفع طرفه الی السماء فقال: اللهم، اعوذبك ان اضل او اضل او ازل او ازل او اظلم او اظلم او

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اجهل او يجهل علي .

''حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ جب بھی میرے گھر سے نکلتے تو آسمان کی طرف دیکھ کر یہ دعا پڑھتے: (اللهم، اعوذبك ان اضل او اضل او ازل او ازل او اظلم او اظلم او اجهل او يجهل علي) (اے اللہ! میں گمراہ ہونے یا گمراہ کیے جانے، بھٹکنے یا بہکائے جانے، ظلم کرنے یا ظلم کیے جانے اور جاہل بننے یا جاہل بنائے جانے سے تیری پناہ مانگتا ہوں)۔'' (اخرجه ابو داؤد في السنن، كتاب الادب، باب ما جاء فيمن دخل بيته ما يقول، ۴/۳۲۵، الرقم: ۵۰۹۴، والنسائي في السنن، كتاب الاستعاذة، باب الاستعاذة من الضلال، ۸/۲۶۸،۲۸۵، الرقم ۵۴۸۶،۵۵۳۹)

☆ عن انس بن مالك رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم: يا بني، اذا دخلت على اهلك فسلم يكن بركة عليك وعلى اهل بيتك .

''حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: اے میرے بیٹے! جب اپنے گھر میں داخل ہو تو (اہلِ خانہ کو) سلام کیا کرو۔ تمہارے اور تمہارے اہل خانہ کے لئے باعث برکت ہوگا۔'' (اخرجه الترمذي في السنن، كتاب الاستئذان، باب ما جاء في التسليم اذا دخل بيته، ۵/۵۹، الرقم: ۲۶۹۸، والطبراني في المعجم الاوسط، ۶/۱۲۴–۱۲۵، الرقم: ۵۹۹۱، وايضاً في المعجم الصغير، ۲/۱۰۰–۱۰۲، الرقم: ۸۵۶)

شان یا رب تری نرالی ہے
مرتبہ تیرا سب سے عالی ہے
داغ بیل اس کی تو نے ڈالی ہے
تو ہی باغِ جہاں کا مالی ہے
ترے اوصاف کا ٹھکانا کیا
تو جمالی ہے تو جلالی ہے
اور کوئی تیرا شریک نہیں
تو ہی دونوں جہاں کا والی ہے
جس نے دل سے تری عبادت کی
اس نے اپنی مراد پا لی ہے
تیرا جلوہ کہاں نہیں موجود
کون سی چیز اس سے خالی ہے
غم نہیں ہے سرور کو کوئی
اس نے اب تجھ سے لو لگا لی ہے

(سرورؔ بجنوری)

شیطان کا اس پہ بس نہیں چل سکتا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضور ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص اپنے گھر سے نکلے تو یہ کلمات ادا کرے: بسم الله توكلت على الله لا حول ولا قوة الا بالله

اللہ ہی کے نام سے، میں نے اللہ پہ بھروسہ کیا، اللہ کے بغیر نہ طاقت ہے نہ قوت تب اس (شخص) کو کہا جاتا ہے تجھے ہدایت وکفایت دی گئی اور تو محفوظ کر دیا گیا، پھر شیطان اس سے دور بھاگ جاتا ہے تو دوسرا شیطان پہلے کو کہتا ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیف لك برجل قد هدی و کفی ووقی ۔ اس شخص سے تیرا کیا تعلق جو ہدایت دیا گیا اور کفایت کیا گیا اور (تیرے شر سے) بچالیا گیا (اخرجه ابوداؤد فی السنن ۳۲۵/۴ حدیث رقم: ۵۰۹۵، والترمذی، ۱۵۴/۵، حدیث رقم: ۳۴۲۶، وابن ماجه، ۱۲۷۸/۲، حدیث رقم: ۳۸۸۶، مشکوة)

مطلب حدیث کا یہ ہے کہ یہ دعا پڑھنے پر غیبی فرشتہ اس سے خطاب کر کے کہتا ہے کہ تو نے بسم اللہ کی برکت سے ہدایت پائی اور توکل علی اللہ کے وسیلہ سے کفایت اور لا حول کے واسطہ سے حفاظت تین چیزوں پر تین نعمتیں ملیں۔ خیال رہے کہ اگرچہ ہم فرشتے کا یہ کلام سنتے نہیں مگر جب حضور انور ﷺ کی معرفت ہم تک یہ کلام پہنچ گیا تو اسی کا کہنا عبث نہ ہوا لہٰذا حدیث پر یہ اعتراض نہیں کہ جب ہم اس فرشتہ کا یہ کلام سنتے نہیں تو اس کا کہنا بیکار ہے نیز فرشتہ کے اس کلام کا عملی طور پر ظہور بھی ہو جاتا ہے کہ اس بندہ کو یہ تینوں نعمتیں مل جاتی ہیں۔

فرشتے کے اس کہہ دینے پر (کہ تجھے ہدایت وکفایت دی گئی اور تو محفوظ کر دیا گیا) اس کا قرین شیطان جو ہر وقت اس کے ساتھ رہتا ہے اس سے بھاگ جاتا ہے پھر جب شام کو شیاطین کا سردار ابلیس اس سے دن بھر کی کارکردگی کا امتحان لیتا ہے تو یہ قرین لس بندے کی دعا کا ذکر کر کے افسوس کرتا ہے کہ میں آج اسے بہکا نہ سکا۔ تب ابلیس اس کی تسلی کے لئے کہتا ہے کہ تجھ پر کوئی عتاب نہیں تو معذور تھا وہ بندہ فرشتہ کی امن میں آچکا تھا اس کی اور شرحیں بھی ہو سکتی ہیں۔ مگر یہ شرح قوی ہے اس حدیث سے چند مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ فرشتہ کی امان میں آجانا امن وامان کا ذریعہ ہے۔ پھر حضور انور ﷺ کی امان میں آجانا اس کا کیا کہنا' دوسرے یہ کہ ابلیس فرشتوں اوران کی امان وحفاظت کو دیکھتا ہے بدر میں ابلیس نے امدادی فرشتوں کو دیکھا تھا اور کہا تھا انی اری مالا ترون تیسرے یہ کہ حضور سے کوئی ناری اور نوری مخلوق چھپی ہوئی نہیں حضور فرشتوں شیاطین کو ملاحظہ بھی فرماتے ہیں اوران کے کلام بھی سنتے ہیں۔ پھر ہم خاکی مخلوق حضور علیہ السلام سے کیسے چھپ سکتے ہیں۔ (مراۃ)

☆ عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: من قال یعنی اذا خرج من بیته: بسم الله توکلت علی الله، لا حول ولا قوة الا بالله، یقال له: کفیت ووقیت، وتنحی عنه الشیطان ۔

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے گھر سے باہر جاتے وقت یہ کلمات کہے: (بسم الله توکلت علی الله، لا حول ولا قوة الا بالله) (اللہ تعالیٰ کے نام سے (باہر نکلتا ہوں)، میں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا، نیکی کرنے اور برائی سے باز رہنے کی طاقت اسی (کی توفیق) سے ہے۔) تو ایسے آدمی کو کہا جاتا ہے کہ تیری کفایت کردی گئی، اور تو (شر سے) بچالیا گیا اور شیطان اس سے دور رہتا ہے۔'' (اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الدعوات، باب ما یقول اذا خرج من بیته، ۴۹۰/۵، الرقم: ۳۴۲۶، وابو داؤد فی السنن، کتاب الادب، باب ما جاء فیمن دخل بیته ما یقول، ۳۲۵/۴، الرقم: ۵۰۹۵)

☆ عن اُمّ سلمة رضی الله عنها ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا خرج من بیته قال: بسم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الله تـو كـلـت على الله اللهم، انا نعوذ بلك من ان نزل او نضل او نظلم او نظلم او نجهل او يجهل علينا ۔

''حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ گھر سے باہر تشریف لے جاتے وقت یہ کلمات کہتے:
(بسم الله تـو كـلـت على الله اللهم، انا نعوذ بلك من ان نزل او نضل او نظلم او نظلم او نجهل او يـجـهـل علينا) (اللہ تعالیٰ کے نام سے (نکلتا ہوں) اللہ تعالیٰ پر میں نے بھروسہ کیا۔ اے اللہ! ہم لغزش کرنے، گمراہ ہونے، ظلم کرنے یا کیے جانے، جاہل ہونے یا جاہل بنائے جانے سے تیری پناہ چاہتے ہیں)۔'' (اخرجه الترمذی فی السـنـن، كتـاب الـدعوات، باب: (۳۵) منه، ۵/ ۴۹۰، الرقم: ۳۴۲۷، والنسائی فی السنن الكبرى، ۲۶/۲، والرقم: ۹۹۱۵، واحمد بن حنبل فی المسند، ۳۰۶/۲، الرقم: ۲۶۶۵۸)

ظاہر ہر ایک ذرّہ سے تیری ہی شان ہے
تابع تری خدائی کا کون و مکان ہے

تیرا مقام ارفع و اعلیٰ نشان ہے
اور ذات تری برتر از وہم و گمان ہے

ہے کس کو حوصلہ کہ تیری حمد کر سکے
تیری ثنا کے پھولوں سے دامن کو بھر سکے

ہر چیز کی جہاں میں تجھ سے نمود ہے
تو خالق جہات تو رب ودود ہے

ابرِ کرم گہے ' گہے دریائے جود ہے
تیرے کرم سے سلسلۂ ہست و بود ہے

پنہاں ہر اک نظر سے ہے تو اور عیاں بھی ہے
ہاں ہاں ہمیں بتا کوئی تیرا نشاں بھی ہے

ہے جستجو میں تیری پریشان ہر کوئی
گرداں تیری تلاش میں دنیا کے فلسفی

لیکن کسے نصیب ہوئی تیری آگہی
ہرگز کسی پہ تیری حقیقت نہ کھل سکی

(عبدالرحمٰن قاضی)

بیت الخلاء میں آتے جاتے وقت کون سے کلمات پڑھے جائیں۔

نبی اکرم ﷺ نہ صرف مسجد اور گھر میں آنے جانے کے وقت اللہ تعالیٰ کی عظمت وشان کے کلمات اپنی پاک زبان سے ادا فرماتے بلکہ بیت الخلاء میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت بھی ایسے کلمات ادا فرماتے کہ جن سے شانِ خداوندی کا ظہور ہوتا۔

☆ عـن انـس رضـی الله تعالیٰ عنه يقول: كان النبی صلى الله عليه وسلم اذا دخل (و فی رواية: اذا اراد ان يدخل) الخلاء قال: اللهم، انی اعوذبك من الخبث والخبائث ۔

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے (اور ایک روایت کے مطابق: جب داخل ہونے کا ارادہ فرماتے) تو کہتے: (اللهم، انی اعوذبك من الخبث والخبائث) (اے اللہ! میں ناپاکوں اور ناپاکیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔'' (اخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب الوضوء، باب ما يقول عند الخلاء، ۶۶/۱، الرقم: ۱۴۲، وايضاً فی كتاب الدعوات، باب الدعاء عند الخلاء، ۲۳۳۰/۵، الرقم: ۵۹۶۳،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ومسلم في الصحيح، كتاب الحيض، باب ما يقول اذا اراد دخول الخلاء، ۱/ ۲۸۳ - ۲۸۴، الرقم: ۳۷۵)

☆ عن علي بن ابي طالب رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ستر ما بين اعين الجن وعورات بني آدم اذا دخل احدهم الخلاء ان يقول: بسم الله.

''حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بنی آدم میں سے کسی کا بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت (بسم اللہ) پڑھنا ان کا شرمگاہوں اور جنات کی نگاہوں کے درمیان پردہ بن جاتا ہے۔''

(اخرجه الترمذي في السنن، كتاب الطهارة، باب ما ذكر من التسمية عند دخول الخلاء، ۲/ ۵۰۳، الرقم: ۶۰۶، وابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب ما يقول الرجل اذا دخل الخلاء، ۱/ ۱۰۹، الرقم: ۲۹۷، والبزار في المسند، ۲/ ۱۲۷، الرقم: ۴۸۴)

☆ عن زيد بن ارقم رضي الله تعالىٰ عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ان هذه الحشوش محتضرة فاذا اتى احدكم الخلاء فليقل: اعوذ بالله من الخبث والخبائث.

''حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ شیاطین (ناپاک جگہوں پر) حاضر ہوتے رہتے ہیں لہٰذا جب تم میں سے کوئی بیت الخلاء میں جائے تو کہے: (اعوذ بالله من الخبث والخبائث) (میں اللہ تعالیٰ کی پناہ لیتا ہوں ناپاکی اور ناپاک (شیطانوں) سے)۔'' (اخرجه ابو داود في السنن، كتاب الطهارة، باب ما يقول الرجل اذا دخل الخلاء، ۱/ ۲، الرقم: ۶، وابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب ما يقول الرجل اذا دخل الخلاء، ۱/ ۱۰۸، الرقم: ۲۹۶، والنسائي في السنن الكبرى، ۶/ ۲۳، الرقم: ۹۹۰۳ - ۹۹۰۴، واحمد بن حنبل في المسند، ۴/ ۳۶۹، ۳۷۳، الرقم: ۱۹۳۰۵، ۱۹۳۵۰)

☆ عن ابي امامة رضي الله تعالىٰ عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: لا يعجز احدكم اذا دخل مرفقه ان يقول: اللهم، انی اعوذبك من الرجس النجس الخبيث المخبث الشيطان الرجيم.

''حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی بیت الخلاء میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے بغیر نہ رہے: (اللهم، اني اعوذبك من الرجس النجس الخبيث المخبث الشيطان الرجيم) (اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سراپا گندگی، خبیث اور خباست پھیلانے والے شیطان مردود سے)۔'' (اخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب ما يقول الرجل اذا دخل الخلاء، ۱/ ۱۰۹، الرقم: ۲۹۹، وابن ابي شيبة في المصنف، ۱/ ۱۱، الرقم: ۳-۴، وايضاً، ۶/ ۱۱۴، الرقم: ۲۹۹۰۰ - ۲۹۹۰۳)

☆ عن عائشة رضي الله عنها قالت: كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا خرج من الخلاء قال: غفرانك.

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو یہ دعا کرتے: (غفرانك) (اے اللہ! میں تیری بخشش چاہتا ہوں)۔'' (اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الطهارة، باب ما يقول اذا خرج من الخلاء، ۱۲/۱، الرقم: ۷، وابو داؤد فی السنن، کتاب الطهارة، باب ما يقول الرجل اذا خرج من الخلاء، ۸/۱، الرقم: ۳۰)

☆ عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: كان النبی صلی الله عليه وسلم اذا خرج من الخلاء قال: الحمد لله الذی اذهب عنی الاذی وعافانی.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو یوں دعا کرتے: (الحمد لله الذی اذهب عنی الاذی وعافانی) (اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جس نے مجھ سے تکلیف دور کر دی اور مجھے عافیت بخشی)۔'' (ابن ماجه، ۱۱۰/۱، ۳۰۱، ابن ابی شيبه، ۱۲/۱، رقم ۸-۱۳)

صرف اک رب ہے رب کے سوا کون ہے — دوستو! اور مشکل کشا کون ہے
ذرّے ذرّے میں جلوہ نما کون ہے — آئینہ گر ہے کون آئینہ نما کون ہے
آگ پانی ہوا کس کی تخلیق ہیں — ہے جو خلاق ارض و سما کون ہے
کس کے در کے ہیں محتاج شاہ و گدا — دونوں عالم کا فرمانروا کون ہے
بخش دیں جس نے انساں کو عظمتیں — دونوں عالم میں اس سے بڑا کون ہے
تذکرہ کس کا ہے راحتِ قلب و جاں — ماورائے خرد کون تھا کون ہے
چاہتا ہے زیادہ جو ماں باپ سے — مہرباں ایسا رب کے سوا کون ہے
بے طلب بھر رہا ہے جو دستِ طلب — کر رہا جو سب کچھ عطا کون ہے
وہ کسی اور سے مانگتے ہی نہیں — جانتے ہیں جو حاجت روا کون ہے
میں کسی در پہ کیوں جا کے سجدہ کروں — ہے خبر مجھ کو میرا خدا کون ہے
کس سے اعجاز سب مانگتے ہیں دُعا — وہ جو سنتا ہے سب کی صدا کون ہے

(اعجاز رحمانی)

نیا لباس پہن کر اللہ کی شان بیان کرنا، بزبان مصطفیٰ ﷺ

عن عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال: سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول: من لبس ثوبا جديدا فقال: الحمد لله الذی كسانی ما اواری به عورتی، واتجمل به فی حياتی، ثم عمد الی الثوب الذی اخلق فتصدق به، كان فی كنف الله وفی حفظ الله وفی ستر الله حيا وميتا.

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

’’حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص نیا لباس پہن کر یہ دعا پڑھے: (الحمد لله الذی کسانی ما اواری به عورتی واتجمل به فی حیاتی) (اللہ تعالیٰ کی ذات لائقِ ستائش ہے جس نے مجھے لباس پہنایا کہ میں اس سے اپنا ستر ڈھانپتا ہوں اور زندگی میں اس سے زینت حاصل کرتا ہوں۔) پھر (اگر طاقت رکھے تو) پرانے کپڑے صدقہ کر دے تو وہ زندگی بھر اور مرنے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کی حمایت، حفاظت اور پردے میں رہے گا۔‘‘

(اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الدعوات، باب: (۱۰۸)، ۵/۵۵۸، الرقم: ۳۵۶۰، وابن ماجه فی السنن، کتاب اللباس، باب مایقول الرجل اذا لبس ثوباً جدیدًا، ۲/۱۱۷۸، الرقم: ۳۵۵۷)

☆ عن ابی سعید رضی الله تعالٰی عنه قال: کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا استجد ثوبا سماه باسمه عمامة او قمیصا او رداء، ثم یقول: اللهم، لك الحمد انت کسوتنیه، اسألك خیره وخیر ما صنع له، واعوذ بك من شره وشرما صنع له.

’’حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب نیا کپڑا پہنتے تو اس کا خاص نام لیتے مثلاً عمامہ، کرتہ یا چادر، پھر دعا فرماتے: (اللهم، لك الحمد انت کسوتنیه، اسألك خیره وخیر ما صنع له، واعوذ بك من شره وشرما صنع له) (یا اللہ! تمام حمد و ثناء تیرے لئے ہی ہے، تو نے مجھے یہ کپڑا پہنایا، میں تجھ سے اس کی بھلائی اور جس مقصد کے لئے یہ بنایا گیا اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں۔ نیز اس کے شر اور جس کے لئے یہ بنایا گیا اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں)۔‘‘ (اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب اللباس، باب ما یقول اذا لبس ثوبا جدیدًا، ۴/۲۳۹، الرقم: ۱۷۶۷، وایضاً فی الشمائل المحمدیة، ۱/۷۰، الرقم: ۶۱، وابو داؤد فی السنن، کتاب اللباس، باب: (۱)، ۴/۴۱، الرقم: ۴۰۲۰، والنسائی فی السنن الکبری، ۶/۸۵، الرقم: ۱۰۱۴۱، واحمد بن حنبل فی المسند، ۳/۳۰، الرقم: ۱۱۲۶۶)

عادل ہے مستجیب ہے بے حد حلیم ہے — بندے پہ اپنے سب سے زیادہ رحیم ہے
ہر شے آشنا ہے خبیر و علیم ہے — خالق ہے کائنات کا رب کریم ہے
اے رب ذوالجلال ! تو سب سے عظیم ہے

واحد ہے تو کہ تیرا کوئی مشترک نہیں — تو پاک ولازوال ہے کچھ اس میں شک نہیں
واقف تیرے رموز سے جبریل تک نہیں — تیرا کلام پاک ، کلامِ کریم ہے
اے رب ذوالجلال ! تو سب سے عظیم ہے

جلوہ ہر اک شے میں ترا آشکار ہے — رازق ہے تو ہر ایک کا پروردگار ہے
محتاج تیرے سب ہیں تو بااختیار ہے — حاجت روا ہے تو ہی غفور و رحیم ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اے ربِ ذوالجلال ! تو سب سے عظیم ہے

مولا ہے دو جہاں کا بندہ نواز ہے ہر شے تیری رہین ہے تو بے نیاز ہے
مالک ہے ہست و بود کا، تو کار ساز ہے واحد ہمارے بخت کا تو ہی قسیم ہے

اے ربِ ذوالجلال ! تو سب سے عظیم ہے

ہم ذکر تیرے نام کا صبح و مسا کریں جی چاہتا ہے سجدے پہ سجدہ کیا کریں
کس طرح شکر ہم مولا ادا کریں قلبِ جمیلؔ میں تو ہمیشہ مقیم ہے

اے ربِ ذوالجلال ! تو سب سے عظیم ہے

(جمیل عظیم)

پہلے پچھلے گناہ معاف

☆ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنه ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال: من لبس ثوبا فقال: الحمد للہ الذی کسانی هذا الثوب ورزقنیه من غیر حول منی ولا قوة، غفر له ما تقدم من ذنبه وما تاخر .

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے لباس پہننے کے بعد یہ دعا پڑھی: (الحمد للہ الذی کسانی هذا الثوب ورزقنیه من غیر حول منی ولا قوة) (تمام تعریفات اُس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے یہ (لباس) پہنایا اور بغیر ہمت اور قوت کے مجھے یہ عطا کیا۔) تو اس کے اگلے، پچھلے سب گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔'' (اخرجه ابو داؤد فی السنن، کتاب اللباس، باب: (۱)، ۴/۴۲، الرقم: ۴۰۲۳، وابن ماجه فی السنن، کتاب الاطعمة، باب ما یقال اذا فرغ من الطعام، ۲/۱۰۹۳، الرقم: ۳۲۸۵، والدارمی فی السنن، ۲/۳۷۸، الرقم: ۲۶۹۰، وابو یعلی فی المسند، ۳/۶۲، الرقم: ۱۴۸۸)

☆ عن ابن عمر رضی اللہ عنهما ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم رای علی عمر قمیصا ابیض فقال: ثوبك هذا غسیل ام جدید؟ قال: لا بل غسیل . قال: البس جدیدًا، وعش حمیدًا، ومت شهیدًا . وزاد احمد وعبد الرزاق: اظنه قال: ویرزقك اللہ قرة عین فی الدنیا والآخرة .

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک سفید (اُجلی) قمیص میں دیکھا تو فرمایا: تمہارا یہ کپڑا دھلا ہوا ہے یا نیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ! نیا) نہیں ہے بلکہ دھلا ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (البس جدیدًا، وعش حمیدًا، ومت شهیدًا) (نیا کپڑا پہنو، اچھی زندگی گزارو، اور شہادت کی موت عطا ہو)۔''

اور امام احمد اور عبد الرزاق نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: ''(راوی بیان کرتے ہیں:) میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے) یہ بھی فرمایا: (و یرزقك الله قرة عین فی الدنیا و الآخرة) (اور اللہ تعالیٰ آپ کو دنیا وآخرت میں آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرمائے)۔"

(اخرجه ابن ماجه فی السنن، کتاب اللباس، باب ما یقول الرجل اذا لبس ثوبا جدیدا، ۲/۱۱۷۸، الرقم: ۳۵۵۸، والنسائی فی السنن الکبری، ۶/۸۵، الرقم: ۱۰۱۴۳، واحمد بن حنبل فی المسند، ۲/۸۸، الرقم: ۵۶۲۰، وعبد الرزاق فی المصنف، ۱۱/۲۲۳، الرقم: ۲۰۳۸۲، وابن حبان فی الصحیح، ۱۵/۳۲۰، الرقم: ۶۸۹۷)

کیسے کیسے انعامات ہیں جو معمولی معمولی کاموں پہ زبان مصطفوی سے ہمیں عطا ہوئے اس پر ہم اپنے آقا علیہ السلام کی تعریف کر کے آپ کا شکریہ ادا نہ کریں تو کیا کریں جبکہ عام بندے کے بارے میں ہے من لم یشکر الناس لم یشکر الله حضور تو پھر محبوب خدا ہیں۔

خدا کی غایت اُولیٰ محمد — بنائے دو جہاں حقا محمد
محمد خاص مسجودِ ملائک — محمد قبلہ وکعبہ محمد
محمد انتہائے ہر بلندی — ازل سے ارفع واعلیٰ محمد
یہی مطلوب کل مقصودِ کل ہے — خدائے ہر دو عالم یا محمد
کنارہ ہی نہیں ملتا ہے جس کا — وہی قلزم وہی دریا محمد
محمد رونق باغ رسالت — گل زیبا گل رعنا محمد
مثال خود خواب نہ دارند — کہ اندر دو جہاں یکتا محمد
جہاں کے شاہ سب ان کے گدا ہیں — شہ خوباں سہ بطحا محمد
محمد وحدت وکثرت کی تفسیر — کہیں بندہ کہیں مولا محمد
محمد روح کل جانِ مدینہ — مکیں گنبد خضرا محمد
محمد احمد محمود وحامد — مکمل شرح کل اسما محمد
غلام اُن کا ہوں میں ان کا گدا ہوں — مرے آقا مرے مولا محمد
انہی پہ ناز مجھ کو دو جہاں میں — میرے ملجا مرے ماوا محمد
نظر آیا نہ انور کوئی ان سا — مجسم نور بے سایہ محمد

(صلی اللہ علیہ وسلم)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نیا چاند دیکھنے کی دعا

عن طلحة بن عبيد الله رضى الله عنه ان النبى صلى الله عليه وسلم كان اذا راى الهلال قال: اللّٰهم، اهله علينا باليمن والايمان والسلامة والاسلام ربى وربك الله .

و فى رواية : عن ابن عمر رضى الله عنهما قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا راى الهلال قال: الله اكبر، اللّٰهم، اهله علينا بالامن والايمان والسلامة والاسلام والتوفيق لما يحب ربنا ويرضى، ربنا وربك الله .

''حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے: ''اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّىْ وَرَبُّكَ اللهُ'' (اے میرے اللہ! اس چاند کا طلوع ہونا ہمارے لئے امن وامان، سلامتی اور اسلام کا ذریعہ بنا۔ (اے چاند) میرا اور تیرا رب اللہ ہی ہے)۔''

اور ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو فرماتے: ''اَللهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ، اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِيْقِ لِمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى، رَبُّنَا وَرَبُّكَ اللهُ'' (اللہ اکبر، اے اللہ! اس چاند کا طلوع ہونا ہمارے لئے امن، ایمان، سلامتی، اسلام اور اس چیز کی توفیق کا ذریعہ بنا جس پر ہمارا رب راضی ہوتا ہے اور اسے پسند فرماتا ہے۔ (اے چاند!) ہمارا اور تیرا رب اللہ ہی ہے)۔''

أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الدعوات، باب ما یقول عند رؤیۃ الہلال، ۵/۵۰۴، الرقم: ۳۴۵۱، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۱/۱۶۲، الرقم: ۱۳۹۷، والدارمی فی السنن، ۲/۷، الرقم: ۱۶۸۷، وأبو یعلی فی المسند، ۲/۲۵-۲۶، الرقم: ۶۶۱-۶۶۲۔

انبیاء نے بھی دیا درس آپ کی تقلید کا — سنگ ریزوں نے بھرا دم آپ کی تائید کا
آپ ہی کو حق نے بخشا ہے شرف تجدید کا — حل نہ کوئی کر سکا یوں فلسفہ توحید کا
گرچہ دنیا میں ہزاروں نکتہ ور پیدا ہوئے

تعریف اس خدا کی جو ایک مہینے کو لے گیا اور دوسرے کو لے آیا

عن قتادة رضى الله عنه انه بلغه ان النبى صلى الله عليه وسلم كان اذا راى الهلال قال: هلال خير ورشد، هلال خير ورشد، هلال خير ورشد، آمنت بالذى خلقك ثلاث مرات، ثم يقول: الحمد لله الذى ذهب بشهر كذا وجاء بشهر كذا .

''حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہیں یہ خبر پہنچی کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو فرماتے: ''هِلَالُ خَيْرٍ وَّرُشْدٍ، هِلَالُ خَيْرٍ وَّرُشْدٍ، هِلَالُ خَيْرٍ وَّرُشْدٍ، آمَنْتُ بِالَّذِىْ خَلَقَكَ'' (بھلائی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور ہدایت کا چاند، بھلائی اور ہدایت کا چاند، بھلائی اور ہدایت کا چاند، میں اس ذات پر ایمان رکھتا ہوں (اے چاند!) جس نے تجھے پیدا کیا) پھر فرماتے: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا وَجَاءَ بِشَهْرِ كَذَا'' (سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو پچھلے مہینے کو لے گیا اور اس (نئے) مہینے کو لے آیا)۔''

اس حدیث کو امام ابوداود، عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

أخرجه أبوداود في السنن، كتاب الأدب، باب ما يقول الرجل اذا رأى الهلال، ۴/۳۲۴، الرقم: ۵۰۹۲، وأيضاً في المراسيل، ۱/۳۵۵، الرقم: ۵۲۷، وعبد الرزاق في المصنف، ۳/۱۶۹، الرقم: ۷۳۵۳، وابن أبي شيبة في المصنف، ۲/۳۴۳، الرقم: ۹۷۳۷۔

☆ عن عبادة بن الصامت رضي الله عنه قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رأى الهلال قال: الله اكبر، الحمد لله، لا حول ولا قوة الا بالله، اللّٰهم انى اسألك خير هذا الشهر، واعوذبك من شر القدر، ومن سوء الحشر.

''حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو فرماتے: ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الشَّهْرِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ الْقَدْرِ، وَمِنْ سُوْءِ الْحَشْرِ'' (اے اللہ! میں تجھ سے اس مہینے کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور تقدیر کے شر اور حشر کے برے انجام سے تیری پناہ مانگتا ہوں)۔''

أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۵/۳۲۹، الرقم: ۲۲۸۴۳، وابن أبي شيبة في المصنف، ۲/۳۴۲، الرقم: ۹۷۲۷، وأيضاً، ۶/۹۴، الرقم: ۲۹۷۴۴، والربيع في المسند، ۱/۱۹۹، الرقم: ۴۹۲۔

عرش کرسی آسماں شمس و قمر پیدا ہوئے   حور و غلمان و ملک، جن و بشر پیدا ہوئے
روز و شب پیدا ہوئے شام و سحر پیدا ہوئے   جنت و کوثر بنے نخل و حجر پیدا ہوئے
آپ کے صدقے میں جملہ بحر و بر پیدا ہوئے

نئے مہینے کی خیر و فتح، نصرت و نور کا سوال

عن علي رضي الله عنه قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رأى الهلال قال: اللّٰهم انى اسألك خير هذا الشهر، فتحه ونصره ونوره ونعوذ بك من شر ما بعده.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو فرماتے: ''اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الشَّهْرِ، فَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ وَ نُوْرَهٗ وَ نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا بَعْدَهٗ'' (اے اللہ! میں تجھ سے اس مہینے کی خیر، فتح، نصرت اور نور کا سوال کرتا ہوں اور ہم اس کے بعد (آنے) والے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں)۔''

و في رواية: عن علي رضي الله عنه انه كان يقول اذا رأى الهلال: اللّٰهم، انى اسألك خير هذا الشهر، فتحه ونصره وبركته وطهوره ورزقه ونوره.

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

''اور ایک روایت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نیا چاند دیکھ کر یہ دعا فرماتے: ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ خَیْرَ ھٰذَا الشَّھْرِ، فَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ وَبَرَکَتَهٗ وَ طَھُوْرَهٗ وَرِزْقَهٗ وَنُوْرَهٗ'' (اے اللہ! میں تجھ سے اس ماہ کی خیر، فتح، نصرت، برکت، طہارت، رزق اور نور کا سوال کرتا ہوں)۔''

أخرجه الطبراني في الدعاء، ۱/۲۸۳، ۲۸۴، الرقم: ۹۰۹، ۹۱۰

☆ عن انس رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا نظر الی الهلال قال: اللّٰهم اجعله هلال یمن ورشد. وامنت بالله الذی خلقك فعدلك فتبارك الله احسن الخالقین.

(وقال الهیثمی: وفیه احمد بن عیسی اللخمی ولم اعرفه وبقیة رجاله ثقات)

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب (نیا) چاند دیکھتے تو فرماتے: ''اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ هِلَالَ یُمْنٍ وَ رُشْدٍ. وَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَكَ فَعَدَلَكَ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ'' (اے اللہ! اس چاند کو برکت والا اور رشد و ہدایت والا بنا اور میں ایمان لایا اللہ تعالیٰ پر جس نے (اے چاند!) تجھے بھی پیدا کیا اور متناسب بنایا، پھر (اس) اللہ نے بڑھا (کر محکم وجود بنا) دیا جو سب سے بہتر پیدا فرمانے والا ہے)۔''

اس حدیث کو امام ابن السنی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کی سند میں احمد بن عیسیٰ لخمی راوی کو میں نہیں جانتا جبکہ اس کے بقیہ تمام رجال ثقہ ہیں۔

أخرجه ابن السني في عمل اليوم والليلة/ ۵۹۷، الرقم: ۶۴۳، والطبراني في المعجم الأوسط، ۱/ ۱۰۱، الرقم: ۳۱۱، وابن عدي في الكامل، ۳/ ۲۲۲، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/ ۱۳۹، والمناوي في فيض القدير، ۵/ ۱۶۵۔

جب کیا دعویٰ نبوت کا شہ ابرار نے
حجت اعجاز نبی پیش کی کفار نے
نور ایماں ان کو بخشا احمد مختار نے
کر دیئے سوکھے شجر پل میں ہرے سرکار نے
شاخیں پھوٹیں اور شاخوں میں ثمر پیدا ہوئے

امن، ایمان، سلامتی، اسلام اور رضائے رحمٰن کا سوال

عن عبد الله بن هشام رضی الله عنهما قال: کان اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم یتعلمون هذا الدعاء اذا دخلت السنة او الشهر: اللّٰهم ادخله علینا بالامن والایمان والسلامة والاسلام ورضوان من الرحمان وجواز من الشیطان.

و قال العسقلانی: وهذا موقوف علی شرط الصحیح، وقال الهیثمی: واسناده حسن.

''حضرت عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام سال یا مہینے کے شروع ہونے کے لئے یہ دعا سیکھتے: ''اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْهُ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَرِضْوَانٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ وَ جَوَازٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ'' (اے اللہ اس مہینے کو ہمارے لئے امن، ایمان، سلامتی، اسلام،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رحمٰن کی رضا اور شیطان سے چھٹکارے کے ساتھ شروع فرما)۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور امام عسقلانی نے فرمایا: یہ حدیث صحیح حدیث کی شرط پر موقوف ہے اور امام ہیثمی نے فرمایا: اس کی سند حسن ہے۔

أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۶/۲۲۱، الرقم: ۶۲۴۱، والعسقلاني في الإصابة، ۴/۲۵۵، الرقم: ۵۰۱۰، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۱۳۹

وفي رواية: عن عثمان بن ابي العاتكة عن شيخ من اشيخهم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رأى الهلال قال: اللّٰهم، ادخله علينا بالامن والايمان والسلامة والاسلام والسكينة والعافية والرزق الحسن.

''اور ایک روایت میں حضرت عثمان بن ابی عاتکہ اپنے بزرگوں میں سے ایک بزرگ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نئے چاند کو دیکھتے تو فرماتے: ''اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالسَّكِيْنَةِ وَالْعَافِيَةِ وَالرِّزْقِ الْحَسَنِ' (اے اللہ! اس ماہ کو ہمارے لئے امن، ایمان، سلامتی، اسلام، سکون، عافیت اور رزقِ حسن کے ساتھ شروع فرما)۔'' حوالہ اگلی روایت کے بعد آئے گا۔

بتاؤ مہر منور میں نور کس کا ہے ۔۔۔ میانِ انجم تاباں ظہور کس کا ہے
یہ تجھ میں اے دلِ شاعر سرور کس کا ہے ۔۔۔ دماغِ فلسفی تجھ میں شعور کس کا ہے
یہ سارے جلوے ہیں کس کے؟ خدا کے جلوے ہیں

وہی ہے رعد میں بجلی میں اور بادل میں ۔۔۔ اسی کے دم سے ہے منگل ہر ایک جنگل میں
اسی کی بو ہے گلوں میں اسی کا رس پھل میں ۔۔۔ اسی کی نکہت تر ہے صبا کے آنچل میں
یہ سارے جلوے ہیں کس کے؟ خدا کے جلوے ہیں

ہر ایک برگِ چمن اس کا ہے پتہ دیتا ۔۔۔ جو گل سے پوچھو تو وہ بھی مسکرا دیتا
ہر ایک سرو جو انگلی ہے یوں اٹھا دیتا ۔۔۔ نشان اس کا ہمیں ہے یہ برملا دیتا
یہ سارے جلوہ ہیں کس کے؟ خدا کے جلوے ہیں

چمن میں دشت میں وادی میں کوہ وصحرا میں ۔۔۔ کہر میں اولے میں شبنم میں ابر و دریا میں
شرر میں شعلے میں آتش میں برق سینا میں ۔۔۔ شمیم گل میں نسیم مسرت افزا میں
یہ سارے جلوے ہیں کس کے؟ خدا کے جلوے ہیں

اسی کے جلوے ہیں سارے جو چشم بینا ہو ۔۔۔ تمام ذرّے ہیں تاباں جو چشم بینا ہو
وہ روبرو ہے ہمارے جو چشم بینا ہو ۔۔۔ بشر زباں سے پکارے جو چشم بینا ہو
یہ سارے جلوے ہیں کس کے؟ خدا کے جلوے ہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اے اللہ اس مہینے کو ہمارے لئے بابرکت بنادے

و فی روایة: عن حسین بن علی رضی الله عنه قال: سألت هشام بن حسان ای شیء کان الحسن یقول اذا رأی الهلال؟ قال: کان یقول: اللّٰهم، اجعله شهر برکة ونور وأجر ومعافاة، اللّٰهم انك قاسم بین عبادك فیه خیرا فاقسم لنا فیه من خیر کما قسمت فیه بین عبادك الصالحین.

''اور ایک روایت میں حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ہشام بن حسان سے پوچھا کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ جب چاند کو دیکھتے تھے تو کیا کہا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ وہ یوں کہا کرتے تھے: ''اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ شَهْرَ بَرَكَةٍ وَّنُوْرٍ وَّاَجْرٍ وَّمُعَافَاةٍ، اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قَاسِمٌ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْهِ خَيْرًا فَاقْسِمْ لَنَا فِيْهِ مِنْ خَيْرٍ كَمَا قَسَمْتَ فِيْهِ بَيْنَ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ۔'' (اے اللہ! اس ماہ کو (ہمارے لئے) برکت، نور، اجر اور بخشش کا ماہ بنا، اے اللہ! تو اس ماہ میں اپنے بندوں کے لئے خیر تقسیم فرمانے والا ہے، تو اس میں ہمارے لئے بھی خیر کی خیرات رکھ دے جیسا کہ تو نے اپنے نیکوکار بندوں کے لئے رکھی)۔''

أخرجه ابن أبی شیبة فی المصنف، باب ما قالوا فی الهلال یری ما یقال، ۲/۳۴۲، الرقم: ۹۷۳۳، وأیضا، ۶/۹۵، الرقم: ۲۹۷۵۰، وابن سرایا فی سلاح المؤمن فی الدعاء، ۱/۴۶۶، الرقم: ۸۷۷۔

پشت ابراہیم میں تھا نور ختم المرسلیں　　بن گئی گلزار جنت وہ فضائے آتشیں
امتی ان کا کوئی دوزخ میں جا سکتا نہیں　　وہ شفیع المذنبیں وہ رحمۃ للعالمیں
سرد کرنے کے لئے نار سقر پیدا ہوئے

اللہ تعالیٰ سے ہدایت، عافیت ورزق وغیرہ کا سوال

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام یوں کہا کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی (اخرجہ مسلم فی صحیحہ ۴/ ۲۰۸۷، مشکوۃ)

اے اللہ میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاکدامی اور تونگری کا سوال کرتا ہوں۔

نبی اکرم نور مجسم شفیع معظم، تاجدار عرب و عجم احمد مصطفیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماری کی حالت میں جن اذکار سے شفا طلب کی اور لوگوں کو اس کی تلقین کی ان کا ذکر کیا جا رہا ہے کیونکہ اس بحث کا عنوان بھی شان خدا بزبانِ مصطفیٰ ہی ہے۔

اللہ کی ہر چیز ہے دلدار کی خاطر　　ہر چیز کو تخلیق کیا یار کی خاطر
ہر بات سے تنقید کا پہلو نہ نکالو　　محبوب تو ہوتے ہیں فقط پیار کی خاطر

صلی الله علی النبی الامی واله وسلم

صلوة وسلاما علیك یا رسول الله

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حضور علیہ السلام نے ان الفاظ کے ساتھ دعا کرنے کا حکم دیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ ۔اے اللہ مجھے ہدایت دے اور مجھے ٹھیک رکھ۔

اور فرمایا! ہدایت سے راستہ کی ہدایت کا خیال کرنا اور درستی سے تیر جیسی درستی مراد لینا۔

(مسلم شریف ۴/۲۰۹۰ نمبر ۷۸۔۲۷۲۵۔مشکوٰۃ)

حضرت ابو مالک اشجعی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص اسلام لاتا تو حضور علیہ السلام اس کو نماز سکھاتے اور پھر فرماتے ان الفاظ سے دعا مانگا کر: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَ عَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ

اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے ہدایت دے اور مجھے عافیت عطا فرما اور مجھے روزی عطا کر۔

(مسلم شریف ۴/۲۰۷۳ حدیث رقم: ۳۵، ۲۶۹۷۔مشکوٰۃ شریف)

تیرا ذکر ہی تو نماز ہے تیری شان ہی تو نیاز ہے
بڑی سہل ہے تیری بندگی تیری شان جل جلالہ
کبھی مست دیکھ کے پھول کو کبھی تیرے حسن قبول کو
یہی کہہ رہی ہے کلی کلی تیری شان جل جلالہ
تو ہی خود نشاں تو ہی بے نشاں تو ہی خود عیاں تو ہی خود نہاں
تو ہی رب بھی راہبر وراہنما تیری شان جل جلالہ
نہیں راز میرا چھپا ہوا تیری چشم بندہ نواز سے
جو تیری خوشی وہ میری خوشی تیری شان جل جلالہ

کلامِ الٰہی سے شفا کا حصول

عن عائشة رضی الله عنها ان النبی صلی الله علیه وسلم کان ینفث علی نفسه فی المرض الذی مات فیه بالمعوذات فلما ثقل کنت انفث علیه بهن، وامسح بید نفسه لبرکتها ۔ فسالت الزهری: کیف ینفث؟ قال: کان ینفث علی یدیه، ثم یمسح بهما وجهه ۔

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض وصال میں معوذات (یعنی سورۂ فلق اور سورۂ والناس) پڑھ کر اپنے اوپر دم فرمایا کرتے تھے، اور جب تکلیف زیادہ ہوگئی تو میں یہی سورتیں پڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر دم کیا کرتی تھی اور بابرکت ہونے کے باعث آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا (اپنا) دست اقدس آپ صلی اللہ علیہ وسلم (کے جسم اقدس) پر پھیرا کرتی۔ میں (امام معمر) نے (امام ابن شہاب) الزہری سے پوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دم کس طرح کیا کرتے تھے؟ فرمایا: سورتیں پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر پھونک مار کر انہیں اپنے چہرے پر پھیر لیا کرتے۔" (بخاری شریف، ۵/۲۱۶۵ نمبر ۵۴۰۳، مسلم شریف، ۴/۱۷۲۳ نمبر ۲۱۹۲)

☆ عن عائشة رضی الله عنها قالت: کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا مرض احد من

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اهله، نفث عليه بالمعو ذات فلما مرض مرضه الذى مات فيه . جعلت انفث عليه وامسحه بيد نفسه . لانها كانت اعظم بركة من يدى (متفق عليه واللفظ لمسلم)

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ میں سے کوئی بیمار ہو جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر معوذات (یعنی سورۂ فلق اور سورۂ والناس) پڑھ کر دم فرماتے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مرض وصال میں مبتلا تھے تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر (معوذات سے) دم کرتی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک پر پھیرتی، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں میرے ہاتھوں سے زیادہ برکت تھی۔''

اخرجہ البخاری فی الصحیح، کتاب فضائل القرآن، باب فضل المعوذات، ۴/۱۹۱۶، الرقم: ۴۷۲۸، ومسلم فی الصحیح، کتاب السلام، باب رقیۃ المریض بالمعوذات والنفث، ۴/۱۷۲۳، الرقم: ۲۱۹۲)

الٰہ العالمیں مجھ غم زدہ کی التجا سن لے
خداوندا مرے ٹوٹے ہوئے دل کی صدا سن لے

بہت دن سے مرے چاروں طرف غم کا اندھیرا ہے
میری ٹوٹی ہوئی کشتی کو طوفانوں نے گھیرا ہے

بہت مجبور ہوں بیکس ہوں دنیا کا ستایا ہوں
نبی کے واسطے سے آج یہ فریاد لایا ہوں

الٰہی تو نے ڈالی ہیں جو ذمہ داریاں مجھ پر
اٹھانے کی بھی طاقت دے کرم کر مہرباں مجھ پر

پکارا ہے تجھے میں نے مدد اے میرے مولا کر
طلب کرتا ہوں تیرا فضل دونوں ہاتھ پھیلا کر

یہ تنگی دور کر یا رب فراوانی عطا کر دے
جو میری مشکلیں ہیں ان کو آسانی عطا کر دے

ترا فرمان ہے ایسا نہ ہو مایوس رحمت سے
مری بگڑی ہوئی قسمت بنا دے اپنی قدرت سے

شہنشاہِ دو عالم سید ابرار کا صدقہ
ابوبکر وعمر عثماں علی ان چار کا صدقہ

الٰہی خاندانِ سرورِ لولاک کا صدقہ
تصدق پنجتن کا اہل بیت پاک کا صدقہ

مرے اللہ اصحاب رسول اللہ کا صدقہ
الٰہ العالمیں مردانِ حق آگاہ کا صدقہ

علی کا، فاطمہ کا، ان کے نورِ عین کا صدقہ
شہیدانِ عظیم الشان کا حسنین کا صدقہ

جو تیرے اولیائے پاک ہیں ان کے وسیلے سے
الٰہی کھول دے میرے لئے رحمت کے دروازے

الٰہی میرے دامن کو تو اپنے فضل سے بھر دے
ترا محتاج ہوں تو اپنی قدرت سے غنی کر دے

الٰہی پھول میرے باغ کے محرومِ خوشبو ہیں
بنیں موتی خوشی کے جو مری آنکھوں میں آنسو ہیں

مری عسرت کو عشرت میں بدل دے مہربانی سے
بجھا دے پیاس میری یا خدا رحمت کے پانی سے

الٰہ العالمیں تو سن رہا ہے التجا میری
قبول اپنی کریمی کے عوض کر لے دعا میری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مٹی اور لعاب سے شفا

عن عائشة رضي الله عنها قالت: كان النبي صلى الله عليه وسلم يقول في الرقية: تربة ارضنا، وريقة بعضنا، يشفي سقيمنا، باذن ربنا

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دم کرتے وقت (یہ الفاظ) فرمایا کرتے تھے: ''تُرْبَةُ اَرْضِنَا، وَرِيْقَةُ بَعْضِنَا، يُشْفٰى سَقِيْمُنَا، بِاِذْنِ رَبِّنَا'' (ہماری زمین کی مٹی اور ہم میں سے بعض کے (بابرکت) لعاب دہن سے، ہمارے پروردگار کے حکم سے، ہمارے مریض کو شفا ملتی ہے)۔''

(أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الطب، باب رقية النبي صلى الله عليه وسلم، ۵/ ۲۱۶۸، الرقم: ۵۴۱۴، ومسلم في الصحيح، كتاب السلام، باب استحباب الرقية من العين والنملة والحمة والنظرة، ۴/ ۱۷۲۴، الرقم: ۲۱۹۴)

☆ عن عائشة رضي الله عنها قالت: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اشتكى منا انسان مسحه بيمينه ثم قال: اذهب الباس، رب الناس، واشف انت الشافي لا شفاء الا شفاؤك شفاء لا يغادر سقما. متفق عليه واللفظ لمسلم.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب ہم میں سے کوئی شخص بیمار ہوتا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرتے پھر (یہ کلمات ادا) فرماتے: (اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا) (اے انسانوں کے پروردگار! تکلیفوں کو دور کر دے، شفا عطا فرما دے، بے شک تو ہی شفا عطا فرمانے والا ہے، تیری شفاء کے سوا اور کوئی شفا نہیں ہے، ایسی شفا عطا فرما جو بیماری کو بالکل ختم کر دے)'' یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الطب، باب رقية النبي صلى الله عليه وسلم، ۵/ ۲۱۶۸، الرقم: ۵۴۱۱، ومسلم في الصحيح، كتاب السلام، باب استحباب رقية المريض، ۴/ ۱۷۲۱، الرقم: ۲۱۹۱

خالقِ روزگار بھی تو ہے — سب کا پروردگار بھی تو ہے
تو ہی کرتا ہے لطف کی بارش — رحمتِ بے شمار بھی تو ہے
تو ہی ہے باعثِ سکونِ نظر — جان و دِل کا قرار بھی تو ہے
تو ہی شام وسحر کی رعنائی — زینتِ لالہ زار بھی تو ہے
کیوں مجھے مشکلات کا غم ہو — جب مرا غم گسار بھی تو ہے
کس کو معلوم ہے مرے دل کا — راز تو' راز دار بھی تو ہے
بالیقیں تو ہی ابتدا ٹھہرا — بے گمان تو ہی انتہا ٹھہرا

مقبول شارب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

درد والی جگہ پہ ہاتھ رکھ کر دم کرنا

عن عثمان بن ابی العاص الثقفی رضی اللہ عنہ، انہ شکا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجعا یجدہ فی جسدہ منذ اسلم، فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ضع یدك علی الذی تألم من جسدك وقل: باسم اللہ ثلاثا وقل سبع مرات: اعوذ باللہ وقدرتہ من شرما اجد واحاذر

''حضرت عثمان بن ابی العاص الثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں اپنی تکلیف بیان کی کہ جب سے وہ اسلام لائے ہیں ان کے جسم میں درد رہتا ہے، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے جسم میں جہاں درد ہے اس جگہ ہاتھ رکھو اور تین بار بسم اللہ اور سات بار (یہ کلمات) کہو: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ (میں اللہ تعالیٰ کی ذات اور قدرت کی اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جسے میں (ڈرانے والا) پاتا ہوں اور جس سے میں ڈرتا ہوں)۔''

ہر وقت ہو اللہ ہو ہر آن ہو اللہ ہو — یوں ذکر کرو اپنی پہچان ہو اللہ ہو
آقا کے رہا لب پر یہ ذکر پیارا ہے — یا حی یا قیوم یا حی یا قیوم
ہر غم کی دوا یہ ہے ہر دکھ کی شفا یہ ہے — رحمت کی گھٹا یہ ہے نبیوں نے کہا یہ ہے
سب درد کے ماروں کا یہ ذکر سہارا ہے — یا حی یا قیوم یا حی یا قیوم
صحراؤں میں اللہ ہو گلشن میں ہے اللہ ہو — مومن کے لبوں پر بھی اور من میں ہے اللہ ہو
ترا ذکر رہے جاری یہی ذکر کنارا ہے — یا حی یا قیوم یا حی یا قیوم
اشجار کا ذکر یہی ابحار کا ذکر یہی — پھولوں کا ہے ذکر یہی مہکار کا ذکر یہی
یہ ذکر عطا کرتا انوار کا دھارا ہے — یا حی یا قیوم یا حی یا قیوم
مطلوب ہو ذکر یہی محبوب ہو ذکر یہی — مرغوب ہو ذکر یہی مقصود ہو ذکر یہی
اس ذکر نے ذاکر کا ہر کام سنوارا ہے
یا حی یا قیوم یا حی یا قیوم

بابرکت کلمات کے ساتھ اپنے آپ کو دم کرنا

ولفظ الترمذی وابو داود: قال: اتانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبی وجع قد کان یھلکنی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: امسح بیمینك سبع مرات وقل: اعوذ بعزۃ اللہ وقدرتہ وسلطانہ من شر ما اجد ۔ قال: ففعلت فاذھب اللہ ما کان بی فلم ازل امر بہ اھلی وغیرھم ۔

امام ترمذی اور ابو داؤد نے یہ الفاظ بیان فرمائے: ''حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں ایسے شدید درد میں مبتلا تھا جو مجھے ہلاک کئے جا رہا تھا۔ حضور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (درد کی جگہ) سات مرتبہ دایاں ہاتھ پھیرو اور یوں کہو: "اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَ قُدْرَتِه وَ سُلْطَانِه مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ" (میں اللہ تعالیٰ کی عزت، قدرت اور غلبہ کے ساتھ اس درد کے شر سے پناہ چاہتا ہوں۔) آپ فرماتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا تو درد فوراً رفع ہو گیا اور اب میں ہمیشہ اپنے گھر والوں اور دوسرے لوگوں کو بھی اسی بات کا حکم دیتا ہوں۔"

أخرجہ مسلم فی الصحیح، کتاب السلام، باب استحباب وضع یدہ علی موضع الألم مع الدعاء، ۴/ ۱۷۲۸، الرقم: ۲۲۰۲، والترمذی فی السنن، کتاب الطب باب ۴/ ۲۹، ۴۰۸، الرقم: ۲۰۸

ہر دل میں اس کی آرزو سبحانہ سبحانہ
ہر لب پہ اس کی ہے گفتگو سبحانہ سبحانہ
سارا نظام جسم وجاں ہے حکم سے اس کے رواں
بھرتا ہے رگ رگ میں لہو سبحانہ سبحانہ
ہر رنگ ہر آہنگ میں تارے میں پھول میں سنگ میں
جلوہ اسی کا ہے ہو بہو سبحانہ سبحانہ
ہر بہتری دیتا ہے وہ غم میں خوشی دیتا ہے وہ
سب چاک کرتا ہے رفو سبحانہ سبحانہ
جائے اماں ہے اس کا گھر عاصی کی ڈھارس اس کا در
فرمان ولا تقنطوا سبحانہ سبحانہ
دیکھ اس کی قدرت کے نشاں ہر شی سے ہوتے ہیں عیاں
نازش یہی رکھ ورد تو سبحانہ سبحانہ

(محمد حنیف نازش قادری)

جبرئیل علیہ السلام کا حضور علیہ السلام کو دم کرنا

عن ابی سعید رضی الله عنه ان جبریل اتی النبی صلی الله علیه وسلم فقال: یا محمد، اشتکیت؟ فقال: نعم، قال: باسم الله ارقیك من كل شیء یوذیك من شر كل نفس او عین حاسد . الله یشفیك باسم الله ارقیك .

(رواه مسلم والترمذی وابن ماجه والنسائی واحمد . وقال الحاكم: هذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین)

"حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: یا محمد! کیا آپ بیمار ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! حضرت جبرائیل نے یہ کلمات کہے: "بِاسْمِ اللهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُّؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ اَللهُ يَشْفِيْكَ بِاسْمِ اللهِ اَرْقِيْكَ" (اللہ کے نام کے ساتھ میں آپ کو دم کرتا ہوں، ہر ایذاء اور تکلیف دینے والی چیز کے شر سے اور ہر نفس اور ہر حسد والی آنکھ کے ضرر سے، اللہ تعالیٰ آپ کو شفا عطا فرمائے گا، میں اللہ کے نام کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دم کرتا ہوں)۔"

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابن ماجہ، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔)

و فی روایۃ: عن عائشۃ رضی اللہ عنہا زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت: کان اذا اشتکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رقاہ جبریل قال: باسم اللہ یبریک ومن کل داء یشفیک ومن شر حاسد اذا حسد وشر کل ذی عین.

''اور ایک روایت میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو جبرئیل علیہ السلام آ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دم کرتے اور یہ کلمات کہتے: ''بِاسْمِ اللّٰهِ يُبْرِيْكَ وَمِنْ كُلِّ دَاءٍ يَشْفِيْكَ وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَ شَرِّ كُلِّ ذِيْ عَيْنٍ'' (اللہ کے نام سے، وہ آپ کو تندرست کرے گا، اور ہر بیماری سے شفاء عطا کرے گا اور حسد کرنے والے حاسد کے ہر شر سے اور نظر لگانے والی آنکھ کے ہر شر سے آپ کو اپنی پناہ میں رکھے گا)۔''

تیری ذات عقل سے ماورا تری شان جل جلالہ
تیرے نام پر دو جہاں فدا تری شان جل جلالہ

ترا نور شمس و قمر میں ہے تو سدا دلوں کے نگر میں ہے
ہے ہر ایک شخص ترا گدا تری شان جل جلالہ

تو ورائے عقل و شعور بھی تو ہے پاس بھی تو ہے دور بھی
تو ہی ابتدا تو ہی انتہا تری شان جل جلالہ

ترا ذکر دل کا قرار ہے تری یاد روح بہار ہے
تو ہی بزم دہر کا مدعا تری شان جل جلالہ

تری رحمتیں تری بخششیں دو جہاں یہ تیری عنایتیں
ہیں یہی ہر ایک کا آسرا تری شان جل جلالہ

وہ جو غمزدوں کو پناہ دے جو مصیبتوں میں امان دے
وہ کرم ترا وہ تری عطا تری شان جل جلالہ

مجھے گردشوں نے جو آلیا، میں بس ایک پل میں ہوا رہا
جو زباں نے کہہ دیا یا خدا تری شان جل جلالہ

تو علیم ہے تو خبیر ہے تو قدیر ہے تو بصیر ہے
تو رضا کی فکر سے آشنا تری شان جل جلالہ

(پروفیسر محمد اکرم رضا)

حاسدوں کے حسد سے بچنے کا دم

و فی روایۃ: عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال: جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعودنی فقال لی: الا ارقیک برقیۃ جاءنی بہا جبرائیل قلت: بابی وامی بلی یا رسول اللہ، قال: بسم اللہ ارقیک واللہ یشفیک من کل داء فیک، ومن شر النفاثات فی العقد ومن شر حاسد اذا حسد. ثلاث مرات.

''اور ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ دعا پڑھ کر دم نہ کروں جو حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے پاس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لائے ہیں! میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیوں نہیں، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار یہ دم فرمایا: "بِسْمِ اللهِ اَرْقِيْكَ وَاللهُ يَشْفِيْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ فِيْكَ، وَ مِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ" (اللہ تعالیٰ کے نام سے میں تجھے دم کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ تجھے ہر اس بیماری سے نجات دلائے جو تجھ میں ہے اور تجھے شفاء دے گانٹھوں میں پھونکیں مارنے والیوں کے شر سے اور ہر حاسد کے حسد سے جب وہ حسد کرے)۔"

أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب السلام، باب الطب والمرض والرقى، ۴/ ۱۷۱۸، الرقم: ۲۱۸۶۔ ۲۱۸۵، والترمذي في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء في التعوذ للمريض، ۳/ ۳۰۳، الرقم: ۹۷۲، وابن ماجه في السنن، كتاب الطب، باب ما عوذ به النبي صلى الله عليه وسلم وما عوذ به، ۲/ ۱۱۶۴، الرقم: ۳۵۲۳۔ ۳۵۲۴۔

سارے جہاں کے مالک سارے جہاں کے والی   تیری ہی ذات افضل تیری ہے شان عالی
تو نے لگائے سارے پھل پھول اور پودے   دنیا کے باغ کا ہے تو ابتداء سے والی
تو دو جہاں کا آقا تو دو جہاں کا مولیٰ   کوئی بھی تیرے در سے آتا نہیں ہے خالی
تو نے بنایا عالم تو نے بسایا عالم   کرتی ہے ذکر تیرا گلشن کی ڈالی ڈالی
یا رب ہماری تجھ سے اتنی ہی آرزو ہے
جائیں نہ تیرے در سے خالی تیرے سوالی

عرشِ عظیم کے رب سے شفا کا سوال کرنا

عن ابن عباس رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال: ما من عبد مسلم يعود مريضا لم يحضر اجله فيقول سبع مرات: اسال الله العظيم رب العرش العظيم ان يشفيك الا عوفي.

"حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان بندہ کسی ایسے بیمار کی عیادت کرے جس کی موت کا وقت قریب نہ ہو اور سات باریوں کہے: "اَسْأَلُ اللهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ اِلَّا عُوْفِيَ" (میں اللہ بزرگ و برتر اور عرشِ عظیم کے رب سے سوال کرتا ہوں کہ وہ تجھے شفاء عطا فرمائے۔) تو مریض تندرست ہو جاتا ہے۔"

رواه الترمذي وابو داود والنسائي والبخاري في الادب. وقال الترمذي: هذا حديث حسن، وقال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط البخاري.

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود، نسائی اور بخاری نے الادب المفرد، میں روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے اور امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث امام بخاری کی شرائط پر صحیح ہے۔

أخرجه الترمذي في الصحيح، كتاب الطب، باب: (۳۲)، ۴/ ۴۱۰، الرقم: ۲۰۸۳، وأبو داود في السنن، كتاب الجنائز، باب الدعاء للمريض عند العيادة،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۳/۱۸۷، الرقم: ۳۱۰۶

ذرّوں کو مہ و مہر بنایا تو نے
صحرا کو بہشتوں سے سجایا تو نے

معراج میں اور جلوہ نما جسم کے ساتھ
محبوب کو تا عرش بلایا تو نے

بے مانگے مجھے نورِ مجسم بخشا
اور نور کا خود رکھ لیا سایہ تو نے

رحمت کا بھرم اس سے زیادہ کیا ہو
مجھ سے مری لغزش کو چھپایا تو نے

کچھ مہرِ منور ہی کی تخصیص نہیں
مٹی کا مقدر بھی جگایا تو نے

شاہ انصار الٰہ آبادی

شفایابی یقینی ہے

عن ابی الدرداء رضی الله عنه قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: من اشتكى منكم شيئا او اشتكاه اخ له فليقل: ربنا الله الذى فى السماء تقدس اسمك امرك فى السماء والارض كما رحمتك فى السماء فاجعل رحمتك فى الارض اغفرلنا حوبنا وخطايانا انت رب الطيبين انزل رحمة من رحمتك وشفاء من شفائك على هذا الوجع . فيبرأ

و قال الحاكم: هذا حديث صحيح الاسناد .

''حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے سنا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جس کو کوئی تکلیف ہو یا اس کا کوئی مسلمان بھائی اس سے اپنی بیماری کی شکایت کرے تو (وہ یوں) کہے: ''رَبُّنَا اللهُ الَّذِیْ فِی السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ اَمْرُكَ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِی السَّمَآءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِی الْاَرْضِ اغْفِرْلَنَا حُوْبَنَا وَخَطَايَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ اَنْزِلْ رَحْمَةً مِّنْ رَّحْمَتِكَ وَ شِفَاءً مِّنْ شِفَآئِكَ عَلٰى هٰذَا الْوَجَعِ'' (ہمارا رب اللہ ہے جس کی حکومت آسمانوں میں بھی ہے۔ (اے اللہ!) تیرا نام پاک ہے۔ تیرا حکم آسمانوں اور زمین میں ہے۔ تیری رحمت جیسی آسمانوں میں ہے ویسی ہی زمین میں بھی عطا فرما، ہماری غلطیوں اور خطاؤں کو معاف فرما تو پاک لوگوں کا رب ہے۔ اپنی رحمت میں سے رحمت اور اپنی شفاء میں سے شفا اس تکلیف پر نازل فرما (تاکہ یہ تندرست ہو جائے۔) تو وہ شخص شفایاب ہو جائے گا۔''

(أخرجه ابو داود فی السنن، کتاب الطب، باب کیف الرقی، ۴/۱۲، الرقم: ۳۸۹۲، والنسائی فی السنن الکبری، ۶/۲۵۶-۲۵۷، الرقم: ۱۰۸۷۴-۱۰۸۷۶، واحمد بن حنبل فی المسند، ۶/۲۰، الرقم: ۲۴۰۰۳، والحاکم فی المستدرک، ۲/۲۴۳، الرقم: ۷۵۱۲۔)

تو ہی معبود برحق ہے تیری ساری خدائی ہے
ہمیشہ سے ہمیشہ تک تیری فرمانروائی ہے

حقیقت میں حقیقی ہے تو ہی خالق تو ہی رزاق
فقط ارشاد ''کن'' سے تو نے یہ ساری دنیا بنائی ہے

زمانوں سے مکانوں سے منزہ ذات ہے لیکن
ہر اک ذرّے میں تیرے نور کی جلوہ نمائی ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

زمین کو تو نے زینت دی گلوں سے لالہ زاروں سے
ردائے آسماں سورج سے تاروں سے سجائی ہے

جلالی وجمالی سب مظاہر تجھ سے قائم ہیں
ترے اوصاف کی ہر نقش دل میں دلربائی ہے

جسے چاہے تو عزت دے جسے چاہے تو ذلت دے
ترے در پہ دو عالم نے سدا گردن جھکائی ہے

ہے اعلیٰ سے تو ہی اعلیٰ اور اونچوں سے تو ہی اونچا
بڑوں سے بھی بڑا تو ہے تری سب پر بڑائی ہے

خبیر وعالم وشاہد مکان ولامکاں میں تو
تیری ہی ذات اقدس سے جہاں کی خوشنمائی ہے

مناجات ودعا میں ذکر وفکر وحمد سے یا رب
تیرے در تک تیری توفیق سے ملتی رسائی ہے

طفیل مصطفیٰ بخشش ملے اس یوسفی کو بھی
دہائی ہے ترے اسم گرامی کی دہائی ہے

(صاحبزادہ محمد اللہ دتہ یوسفی)

التعویذات

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعلمھم من الحمی ومن الاوجاع کلھا ان یقول: بسم اللہ الکبیر اعوذ باللہ العظیم من شر کل عرق نعار ومن شر حر النار.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بخار اور ہر قسم کے درد میں ان الفاظ کے ساتھ دعا مانگنے کی تعلیم فرماتے: ”بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَ مِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ“ (اللہ تعالیٰ بڑائی والے کے نام سے، ہر پھڑکنے والی رگ اور دوزخ کی گرمی کے شر سے عظمت والے ربّ کی پناہ چاہتا ہوں)“ رواہ الترمذی وابن ماجہ وعبد الرزاق وابن ابی شیبۃ۔ وقال الحاکم: ہذا حدیث صحیح الاسناد

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ، عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

أخرجہ الترمذی فی السنن، کتاب الطب، باب: (۲۶)، ۴/۴۰۵، الرقم: ۲۰۷۵، وابن ماجہ فی السنن، کتاب الطب، باب ما یعوذ بہ من الحمی، ۲/۱۱۶۵، الرقم: ۳۵۲۶، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۱/۳۰۰، الرقم: ۲۷۲۹.

اس کو تعویذ دو

عن سھل بن حنیف رضی اللہ عنہ یقول: مررنا بسیل فد خلت فاغتسلت فیہ فخرجت محموما فنمی ذالک الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال: مروا ابا ثابت یتعوذ قالت (أی الرباب جدۃ عثمان بن حکیم): فقلت: یا سیدی والرقی صالحۃ فقال: لا رقیۃ الا فی نفس او حمۃ او لدغۃ. قال ابو داؤد: الحمۃ من الحیات وما یلسع.

و قال الحاکم: ھذا حدیث صحیح الاسناد.

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

''حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ فرماتے ہیں کہ میں ایک ندی کے پاس سے گزرا تو میں نے اس میں اتر کر نہا لیا۔ جب میں باہر نکلا تو مجھے بخار ہو گیا۔ اس بات کی خبر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابو ثابت کو تعویذ لینے کا حکم دو۔ (صحابی حضرت سہل بن حنیف سے روایت کرنے والی تابعیہ حضرت رباب بیان کرتی ہیں کہ) میں نے (حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے) عرض کیا: میرے آقا! کیا دم سے بھی فائدہ ہو جاتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: دم صرف نظر بد، سانپ کے ڈسے اور بچھو کے کاٹے کا ہوتا ہے۔'' (امام ابو داؤد نے فرمایا: الحمۃ سانپ وغیرہ زہریلے جانور کا کاٹنا)۔''

(أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الطب، باب ما جاء في الرقى، ۴/ ۱۱، الرقم: ۳۸۸۸، والنسائي في السنن الكبرى، ۶/ ۷۲، ۲۵۶، الرقم: ۱۰۰۸۶، ۱۰۸۷۳، والحاكم في المستدرك، ۴/ ۴۵۸، الرقم: ۸۲۷۰)

ذکر اللہ کا جو گھر میں ہے
روشنی دیر سے نظر میں ہے

پار تو ہی اسے لگائے گا
جو سفینہ مرا بھنور میں ہے

تیرے ہی نام کا ہے یہ موتی
جو بھی آنسو کہ چشم تر میں ہے

اے خدا منزلوں پہ پہنچانا
کارواں دل کا رہگزر میں ہے

عمر کٹ جائے تری اطاعت میں
یہی سودا ہمارے سر میں ہے

کوئی دیکھے تو چشم ساگر سے
اک تعلق جو بحر و بر میں ہے

ندیم ساگر

ایک تعویذ مبارک جو حضور علیہ السلام کو پہنایا گیا

اس تعویذ مبارک کو مختلف ائمہ ومحدثین نے اپنی اپنی کتب میں معمولی لفظی فرق کے ساتھ نقل کیا ہے اور ساتھ ایک روایت بیان کی ہے کہ سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ تعویذ مبارک بہ طور آقا و مولا سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزے کے نقل کیا ہے۔ سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''جب سیدۃ النساء آمنہ سلام اللہ علیہا کے بطن مبارک میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم منتقل ہوئے تو سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا کو خواب میں کچھ فرشتے نظر آئے۔ انہوں نے سیدہ طاہرہ آمنہ علیہا السلام سے عرض کیا:

آپ کو ساری کائنات میں سے افضل ترین ہستی کا حمل ہے جب آپ ان کو جنیں تو ان کا نام (سیدنا) محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھنا اور سونے کے طباق میں ایک تعویذ رکھا ہوا پیش کیا کہ یہ ان کو ولادت کے بعد پہنا دیں۔ (تعویذ یہ ہے)

اعیذہ بالواحد من شر کل حاسد، و کل خلق رائد من قائم وقاعد، عن السبیل عائد علی الفساد جاھد، من نافث او عاقد و کل خلق مارد، یاخذ بالمراصد فی طرق الموارد، انھا ھم عنہ باللہ الاعلی واحوطہ منھم بالید العلیا والکف الذی لا یری، ید اللہ فوق ایدیھم وحجاب اللہ دون

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عـادیهـم لا یطرده ولا یضروه فی مقعد ولا منام ولا مسیر ولا مقام اول اللیالی واخر الایام ۔اس تعویذ کو جن ائمہ ومحدثین نے اپنی کتب میں نقل کیا ہے ان کے نام درج ذیل ہیں:

1- کتاب العظمت (ترجمہ: اسرارِ کائنات) امام ابن حبان، صفحہ ۲۴۱

2- دلائل النبوۃ: امام ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی صفحہ ۱۳۹

3- الخصائص الکبریٰ، امام جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر سیوطی جلد اول صفحہ ۱۰۴

4- مواہب لدنیہ: امام احمد بن محمد بن ابی بکر الخطیب قسطلانی شافعی جلد اول صفحہ ۸۰

ہے ذکر تیرا گلشن گلشن — سبحان اللہ سبحان اللہ
مصروف ثنا ہے سرو سمن — سبحان اللہ سبحان اللہ
مطلوب بھی تو مقصود بھی تو — مسجود بھی تو معبود بھی تو
تو روح صبا توں جان چمن — سبحان اللہ سبحان اللہ
ہر نقش تیری قدرت کا نشاں — ہر نفس کے لب پہ تیرا بیاں
ہر بزم میں تو موضوع سخن — سبحان اللہ سبحان اللہ
غنچوں کی چٹک شبنم کی ضیاء — پھولوں کی مہک بلبل کی نوا
قائم ہے تجھی سے حسن چمک — سبحان اللہ سبحان اللہ

آشوبِ چشم کا دم

عـن انـس بن مالك رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان اذا اصابه رمد او احدا مـن اهـلـه واصـحابه دعا بهولاء الکلمات: اللّٰهم متعنی ببصری واجعله الوارث منی وارنی فی العدو ثاری وانصرنی علی من ظلمنی ۔

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ میں سے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کسی کو اگر آشوبِ چشم ہو جاتا تو وہ ان کلمات سے دعا کرتے: ”اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِی بِبَصَرِیْ وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّیْ وَاَرِنِیْ فِی الْعَدُوِّ ثَارِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ ظَلَمَنِیْ“ (اے اللہ! مجھے میری نگاہ سے لطف اندوز کر اور اس کو میرا وارث بنا، اور مجھے اپنے دشمن کا انتقام دکھا اور جس نے مجھ پر ظلم کیا اس پر میری مدد فرما)۔“

(أخرجه الحاکم فی المستدرک، کتاب الرقی والتمائم، ۴/۴۵۹، الرقم: ۸۲۷۲، وابن السنی فی عمل الیوم واللیلة/۵۱۴، الرقم: ۵۶۵، والحکیم الترمذی فی نوادر الأصول، ۱/۳)

☆ عـن عـلـی رضـی الله عنه قال: من قال عند عطسة سمعها: الحمد لله رب العالمین علی کل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حال ما كان لم يجد وجع الضرس ولا الأذن ابدا .

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جس نے چھینک سن کر یہ کہا، ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَالٍ'' (ہر حال میں جو بھی ہو تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں) تو وہ داڑھ اور کان کا درد کبھی نہیں پائے گا۔''

أخرجہ البخاری فی الأدب المفرد، باب: من سمع العطسة/ ۳۱۹، الرقم: ۹۲۶، والحاکم فی المستدرک، ۴/ ۴۵۹، الرقم: ۸۲۷۳، والعسقلانی فی فتح الباری، ۱۰/ ۶۰۰، والسیوطی فی الدر المنثور، ۱/ ۳۲، والمناوی فی فیض القدیر، ۱/ ۴۰۴۔

خالق نظم دو جہاں تو ہے — گو عیاں ہے مگر نہاں تو ہے
ذرّے ذرّے میں تیری جلوہ گری — پھر بھی دِکھتا نہیں، کہاں تو ہے
ذرّے ذرّے میں عکس ہے تیرا — رونقِ دشت وگلستاں تو ہے
قطرے قطرے میں حسن ہے تیرا — حُسن کا بحرِ بے کراں تو ہے
خالقِ انبیاءِ نوعِ بشر — کارواں میرِ کارواں تو ہے
نگہہ خلق سے نہاں ہو کر — ہر تجلی میں ضو فشاں تو ہے
سب پہ یکساں ہے تیرا لطف وکرم — سب ہی بندوں پہ مہرباں تو ہے
ہے شریف حزیں ترا بندہ — اور خدا وندِ دو جہاں تو ہے

شریف امروہوی

بچھو پر خدا کی لعنت ہو......

عن علي رضي الله عنه قال: بينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات ليلة يصلي فوضع يده على الارض فلدغته عقرب فتناولها رسول الله صلى الله عليه وسلم بنعله فقتلها فلما انصرف قال: لعن الله العقرب لا تدع مصليا ولا غيره او نبيا ولا غيره الا لدغتهم ثم دعا بملح وماء فجعله في اناء ثم جعل يصبه على اصبعه حيث لدغته ويمسحها ويعوذها بالمعوذتين .

رواه ابن ماجه مختصرا وابن ابي شيبة واللفظ له والبيهقي والطبراني . وقال الهيثمي: واسناده حسن .

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرما رہے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست اقدس زمین پر رکھا تو اس پر ایک بچھو نے ڈس لیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے نعلین مبارک سے مار ڈالا، پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: بچھو پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو کہ وہ نمازی، غیر نمازی اور نبی اور غیر نبی کسی کو بھی بلا امتیاز ڈسنے سے باز نہیں آتا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی اور نمک منگوا کر انہیں ایک برتن میں حل فرمایا اور پھر اسے اپنی اس انگلی پر ڈالنا شروع کر دیا جہاں پر بچھو نے ڈسا تھا اور اس پر اپنا دست اقدس پھیرنے لگے اور اس انگلی پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم معوذتین پڑھ کر دم فرمانے لگے۔''

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

و فی روایة للطبرانی و البیهقی: رواه ابن فضیل عن مطرف: لم یذکر تناولها بالفعل قال: ثم دعا بماء وملح وجعل یمسح علیها ویقرا: "قل هو الله احد" و "قل اعوذ برب الفلق" و "قل اعوذ برب الناس"

امام طبرانی اور بیہقی کی روایت میں ہے کہ امام ابن فضیل نے حضرت مطرف سے روایت کی، انہوں نے یہ ذکر نہیں کیا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچھو کو مار دیا۔ (صرف اتنا بیان کیا کہ) حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی اور نمک منگوایا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس انگشت مبارکہ پر اپنا دست اقدس پھیرنا شروع کیا اور ساتھ یہ (سورتیں): "قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ" اور "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ" اور "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ" پڑھ کر دم فرمایا۔"

أخرجه ابن ماجه عن عائشة رضی اللہ عنہا فی السنن، کتاب اقامة الصلاة والسنة فیها، باب ما جاء فی قتل الحیة والعقرب فی الصلاة، ۱/ ۳۹۵، الرقم: ۱۲۴۶، وابن أبی شیبة فی المصنف، ۵/ ۴۴، الرقم: ۲۳۵۵۳، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۶/ ۹۱، الرقم: ۵۸۹۰۔

مشتِ گل ہوں، وہ خرام ناز دیتا ہے مجھے
عرش تک گنجائش پرواز دیتا ہے مجھے
کہنہ ہونے ہی نہیں دیتا وہ میری داستاں
جب بھی لکھتا ہے، نیا انداز دیتا ہے مجھے
آپ ہی رکھتا ہے میرے سامنے سر بستہ راز
آپ کی توفیق کشفِ راز دیتا ہے مجھے
زندہ رکھتا ہے مجھے رنج وخوشی کے درمیاں
ساز دیتا ہے، شکستِ ساز دیتا ہے مجھے
شب کے پردے میں مجھے کرتا ہے انجام آشنا
دن کی صورت اک نیا آغاز دیتا ہے مجھے
جب میں لوٹ آتا ہوں دشت چار سو کو چھان کر
دل میں چھپ جاتا ہے اور آواز دیتا ہے مجھے
دور رکھتا ہے وہ عاصی! مجھ سے ساری ذلتیں
وہ کریم اعزاز پر اعزاز دیتا ہے مجھے
(محترم پروفیسر عاصی کرنالی)

دم کرنے پہ معاوضہ لینا

عن ابی سعید الخدری رضی الله عنه ان ناسا من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم اتوا علی حی من احیاء العرب فلم یقروهم فبینما هم کذالك اذ لدغ سید اولئك فقالوا: هل معكم من دواء او راق فقالوا: انكم لم تقرونا ولا نفعل حتی تجعلوا لنا جعلا فجعلوا لهم قطیعا من الشاء فجعل یقرأ بام القرآن ویجمع بزاقه ویتفل فبرأ فاتوا بالشاء فقالوا: لا ناخذه حتی نسأل النبی صلی الله علیه وسلم فسالوه فضحك وقال: وما ادراك انها رقیة خذوها واضربوا لی بسهم ۔

"حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کچھ حضرات قبائل عرب میں سے ایک قبیلے میں گئے تو ان قبیلے والوں نے ان کی کوئی مہمان نوازی نہ کی۔ اسی دوران ان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے سردار کو بچھو نے کاٹ لیا تو وہ (ان صحابہ کرام کے پاس آ کر) کہنے لگے: کیا آپ کے پاس کوئی دوا یا دم کرنے والا ہے؟ انہوں نے کہا: چونکہ تم نے ہماری مہمان نوازی نہیں کی لہٰذا ہم اس وقت تک کچھ نہیں کریں گے جب تک تم ہمارے ساتھ کچھ (معاوضہ) مقرر نہ کرلو۔ تو انہوں نے کچھ بکریاں دینا منظور کیا چنانچہ (ان میں سے ایک نے) سورۂ فاتحہ پڑھی اور تھوک منہ میں جمع کر کے بچھو کے کاٹے کی جگہ پر تھوک دیا تو اس کی تکلیف (اسی وقت) دور ہوگئی۔ وہ لوگ (طے شدہ معاملہ کے مطابق) بکریاں لے کر آئے تو ان (صحابہ کرام میں سے بعض) نے کہا کہ (یہ بکریاں) ہم اس وقت تک نہیں لیں گے جب تک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے متعلق پوچھ نہ لیں۔ سو جب انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں (حاضر ہوکر) دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم (سارا ماجرا سن کر) ہنس پڑے اور فرمایا: تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ (سورہ فاتحہ) دم کرنے کی چیز ہے؟ خیر تم وہ بکریاں لے لو اور ان میں میرا حصہ بھی نکالنا۔''

أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الطب، باب الرقى بفاتحة الكتاب، ۵/۲۱۶۶، الرقم: ۵۴۰۴، ومسلم في الصحيح، كتاب السلام، باب جواز أخذ الأجرة على الرقية بالقرآن والأذكار، ۴/۱۷۲۷، الرقم: ۲۲۰۱، والترمذي في السنن، كتاب الطب، باب ما جاء في أخذ الأجر على التعويذ، ۴/۳۹۸، الرقم: ۲۰۶۳، وأبو داود في السنن، كتاب الطب، باب كيف الرقى، ۴/۱۴، الرقم: ۳۹۰۰، وابن ماجه في السنن، كتاب التجارات، باب أجر الراقي، ۲/۷۲۹، الرقم: ۲۱۵۶، والنسائي في السنن الكبرى، ۴/۳۶۷، الرقم: ۷۵۴۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۴۴، الرقم: ۱۱۴۱۷۔

کچھ حد سے سوا اور نہ کم مانگ رہے ہیں — اللہ سے ہم اس کا کرم مانگ رہے ہیں
خطرے میں ہے اب عزت و ناموس مسلماں — ہم دہر میں بس اپنا بھرم مانگ رہے ہیں
یا رب ہمیں گمراہی و ذلت سے بچا لے — ہر لحہ دعا تجھ سے یہ ہم مانگ رہے ہیں
یا رب ہمیں دے اپنی ہی چوکھٹ کی گدائی — وہ اور ہیں جو شوکت جم مانگ رہے ہیں
محراب نبی میں ملے سجدوں کی سعادت — ہم زیر جبیں نقش قدم مانگ رہے ہیں
اب سامنے عصیاں کی کڑی دھوپ کھڑی ہے — ہم سایۂ دیوارِ حرم مانگ رہے ہیں
پھر باردگر حاضری بیت حرم ہو — عابد دعا دن رات یہ ہم مانگ رہے ہیں

(پروفیسر سید عابد میر قادری سلطانی)

اس میں کوئی حرج نہیں

عن جابر رضي الله عنه قال: كان اهل بيت من الانصار يقال لهم آل عمرو بن حزم يرقون من الحمة وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد نهى عن الرقى فاتوه فقالوا: يا رسول الله، انك قد نهيت عن الرقى وانا نرقي من الحمة فقال لهم: اعرضوا علي فعرضوها عليه فقال: لا باس هذه هذه مواثيق.

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

"حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار میں ایک خاندان تھا جنہیں آل عمرو بن حزم کہا جاتا تھا۔ یہ (بچھو، سانپ وغیرہ زہریلے جانوروں کے) ڈنگ کا دم کرتے تھے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دم سے منع فرمایا تو یہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے دم کرنے سے منع فرما دیا جبکہ ہم ڈنگ کا دم کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم مجھے دم (کے کلمات) سناؤ انہوں نے وہ کلمات سنائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان میں کوئی حرج کی بات نہیں۔ یہ تو وعدے ہیں۔"

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، عبد الرزاق اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث مختصراً صحاح میں بھی موجود ہے اور اس کے رجال بھی صحیح حدیث کے رجال ہیں سوائے قیس بن ربیع کے، اور انہیں بھی امام شعبہ اور ثوری نے ثقہ قرار دیا ہے۔

وفي رواية ايضاً: عن جابر رضي الله عنه قال: كان رجل يرقي من العقرب فنهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الرقى فقال: يا رسول الله، انك نهيت عن الرقى واني كنت ارقي من العقرب. قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من استطاع منكم ان ينفع اخاه فليفعل.

رواه ابو يعلى والطحاوي وابن حبان والحاكم. وقال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط مسلم.

ایک اور روایت میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے بیان فرمایا: ایک آدمی بچھو کے ڈنگ کا دم کرتا تھا، پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دم کرنے سے منع فرما دیا تو اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے دم سے منع فرما دیا ہے جبکہ میں بچھو کے ڈسے کا دم کیا کرتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں جو اپنے بھائی کو نفع دینے کی استطاعت رکھتا ہے، وہ دم کر لیا کرے۔"

أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الطب، باب مارخص فيه من الرقى، ۲/۱۱۶۱، الرقم: ۳۵۱۵، وعبد الرزاق في المصنف، ۱۱/۱۶، الرقم: ۱۹۷۶۷، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۷/۳۷، الرقم: ۷۴، وأبو يعلى في المسند، ۴/...۹، الرقم: ۲۰۰۶، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ۴/۳۲۸، وابن حبان في الصحيح، ۱۳/۴۶۳، الرقم: ۶۰۹۷، والحاكم في المستدرك، ۴/۴۶۰، الرقم: ۸۲۷۷، والعسقلاني في الإصابة، ۴/۶۲۶، الرقم: ۵۸۲۴، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۵/۱۱۱۔

تو ہی میرا عقیدہ اور مرا ایمان یا اللہ
تیرے ہی نام خالق مالک اور رحمان اے اللہ

تیری ہی بندگی ہے زندگی اہل محبت کی
چراغ ہستی ہے ترا قرآن یا اللہ

مہ ومہر ونجوم کہکشاں تیرے ہی جلوے ہیں
بہر گلشن نمایاں ہے تیری ہی شان یا اللہ

جمادات ونباتات وفلک جن وبشر سارے
تری خلاقیت کے ہیں یہ کچھ عنوان یا اللہ

ترا انعام ہے لاکھوں شہیدوں کی امانت ہے
قیامت تک رہے قائم پاکستان یا اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تجھے ڈھونڈوں تجھے دیکھوں ترے قربان ہو جاؤں ازل سے ہے یہی دل میں میرے ارمان یا اللہ
دم آخر کب عابد پہ جاری ہو یہی کلمہ کرم ہو جائے یا سبحان یا سلطان یا اللہ

(پروفیسر عابد سلطانی برہانپوری)

سانپ وغیرہ سے بچاؤ کا عمل

عن ابی هريرة رضی الله عنه عن النبی صلى الله عليه وسلم قال: من قال حين يمسى: اعوذ بكلمات الله التامات من شر ما خلق ثلاث مرات لم تضره حية تلك الليلة قال: وكان اذا لدغ من اهله انسان قال: ما قال الكلمات .و قال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط مسلم .

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے شام کے وقت تین دفعہ یہ دعا پڑھی: ''اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ'' (میں مخلوق کے شر سے اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کی پناہ مانگتا ہوں) تو اس رات سانپ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل میں سے اگر کسی انسان کو سانپ وغیرہ ڈس لیتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ اس نے وہ کلمات نہیں پڑھے۔''

(أخرجه الحاكم فی المستدرک، کتاب الرقی والتمائم، ۴/ ۴۶۱، الرقم: ۸۲۸۰، والقزوینی فی التدوین فی أخبار قزوین، ۲/ ۲۴۴، والخطیب البغدادی فی تاریخ بغداد، ۴/ ۹۴، الرقم: ۱۷۴۱)

ہر لقب بے نظیر بخشا ہے مرتبہ بھی کبیر بخشا ہے
اک متاعِ قلیل سے دنیا حق نے ان کو کثیر بخشا ہے
(انا اعطيناك الكوثر)

حضور علیہ السلام کا حسنین کریمین کو دم فرمانا

عن ابن عباس رضی الله عنهما قال: كان النبی صلى الله عليه وسلم يعوذ الحسن والحسين (رضی الله عنهما) ويقول ان اباكما كان يعوذ بها اسماعيل واسحاق: اعوذ بكلمات الله التامة من كل شيطان وهامة ومن كل عين لامة .و قال الترمذی: هذا حديث حسن صحيح

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما پر یہ کلمات پڑھ کر پھونکا کرتے اور ان سے فرماتے کہ ان کے جد امجد (حضرت ابراہیم علیہ السلام) بھی حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت اسحاق علیہ السلام پر یہ پڑھ کر دم فرمایا کرتے تھے: ''اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ'' (میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں ہر شیطان (کے شر) سے اور موذی جانوروں اور حشرات سے اور ہر نظر بد سے۔)''

(أخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب الانبیاء، باب (یزفون) النسلان فی المشی، ۳/ ۱۲۳۳، الرقم: ۳۱۹۱، والترمذی فی السنن، کتاب الطب، باب ما جاء فی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الرقیۃ من العین، ۴/۳۹۶، الرقم: ۲۰۶۰۔)

☆ عن ابی سعید رضی الله عنه قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتعوذ من الجان وعين الانسان حتى نزلت المعوذتان فلما نزلتا أخذبهما وترك ماسواهما ۔وقال الترمذی: وهذا حديث حسن ۔

''حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، جنات اور انسانوں کی نظر بد سے پناہ مانگا کرتے تھے، یہاں تک کہ معوذتین (سورۂ فلق اور سورۃ الناس) نازل ہوئیں۔ ان کے نزول پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو اختیار فرمایا اور ان کے سوا باقی چیزوں کو چھوڑ دیا۔''

(أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب الطب، باب ما جاء فی الرقیۃ بالمعوذتین، ۴/۳۹۵، الرقم: ۲۰۵۸، والنسائی فی السنن، کتاب الاستعاذۃ، باب الاستعاذۃ من عین الجان، ۸/۲۷۱، الرقم: ۵۴۹۴)

ہم سب غمزدوں کے غم کا مداوا تمہی تو ہو فرقت نصیب دل کا سہارا تمہی تو ہو
نقش و نگار عالم بالا تمہی تو ہو تزئین بزم عرش معلی تمہی تو ہو
کیا کیا لقب حضور کے حق نے عطا کئے یٰسین تمہیں مزمل وطٰہٰ تمہی تو ہو
جن و بشر ملائک و غلماں تو اک طرف پتھر بھی جن کا پڑھتے ہیں کلمہ تمہی تو ہو
محشر میں انبیاء کو ہی ہے جس کی جستجو اے صاحب شفاعت کبریٰ تمہی تو ہو
دامن تمہارا چھوڑ کے جائے تو کس طرف تائب کا اور کون ہے آقا تمہی تو ہو

(حفیظ تائب)

حضور علیہ السلام نے دم فرمایا تو مریض بالکل تندرست ہو گیا

عن ابی ليلى رضی الله عنه قال: كنت جالسا عند النبی صلى الله عليه وسلم اذ جاءه اعرابی فقال: ان لی اخا وجعا قال: ما وجع اخيك؟ قال: به لمم قال اذهب فاتنی به قال: فذهب فجاء به، فاجلسه بين يديه فسمعته عوذه بفاتحة الكتاب، واربع ايات من اول البقرة، وآيتين من وسطها (والهكم اله واحد) واية الكرسی وثلاث آيات من خاتمتها، وآية من آل عمران احسبه قال: (شهد الله انه لا اله الا هو) وآية من الاعراف: (ان ربكم الله الذی خلق) الآية وآية من المومنين: (ومن يدع مع الله الها آخر لا برهان له به) وآية من الجن: (وانه تعالى جد ربنا ما اتخذ صاحبة ولا ولدا) وعشر ايات من اول الصافات وثلاث ايات من آخر الحشر و(قل هو الله احد) والمعوذتين فقام الاعرابی قد برأ ليس به باس ۔

''حضرت ابو لیلیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک اعرابی نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا بھائی بیمار ہو گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: اسے کیا مرض ہے؟ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اسے آسیب ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جاؤ اسے (یہاں) لے آؤ وہ اعرابی اسے لے آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے سامنے بٹھا کر سورۃ فاتحہ پڑھی۔ پھر سورۃ بقرہ کی شروع کی چار آیات اور پھر درمیان کی دو آیات: (وَاِلٰـهُـكُمْ اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ) پڑھیں۔ پھر آیت الکرسی اور سورۃ بقرہ کی آخری تین آیات پڑھیں اور ایک آیت سورۃ آل عمران کی غالباً (شَهِـدَ اللّٰهُ اَنَّـهٗ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ) پڑھی۔ پھر سورہ اعراف کی ایک آیت: (اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ) پڑھی اور ایک آیت سورہ مومنون کی (وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهـاً آخَـرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ) پڑھی اور ایک آیت سورۃ جن کی (وَاَنَّـهٗ تَـعَالٰی جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا) پڑھی اور سورہ الصافات کی شروع کی دس آیات پڑھیں اور آخری تین آیات سورہ حشر کی پڑھیں، اور (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) اور معوذتین (سورہ فلق اور سورہ والناس) پڑھیں تو وہ اعرابی (اسی وقت) اچھا ہو کر کھڑا ہو گیا جیسے اسے کبھی کوئی بیماری ہی نہ تھی۔''

(رواه ابن ماجه واحمد والطبراني وابو نعيم ۔ وقال الحاكم: قد احتج الشيخان رضي الله عنهما برواة هذا الحديث كلهم عن آخرهم غير ابي جناب الكلبي وا لحديث محفوظ صحيح)

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، احمد، طبرانی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: امام بخاری و مسلم نے اس حدیث کے شروع سے آخر تک راویوں کو قابل حجت و دلیل مانا ہے سوائے ابو جناب کلبی کے اور یہ حدیث محفوظ اور صحیح ہے۔

(أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الطب، باب الفزع والأرق وما يتعوذ منه، ۲/۱۱۷۵، الرقم: ۳۵۴۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵/۱۲۸، الرقم: ۲۱۲۱۲، والحاكم في المستدرك، كتاب الرقى والتمائم، ۴/۴۵۸، الرقم: ۸۲۶۹، والطبراني في الدعاء، ۱/۳۳۰، الرقم: ۱۰۸۰، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ۱/۱۱۷، الرقم: ۱۲۲۔)

اے خدا! تو نے اپنے بندوں کو — زندگی کی ہر ایک نعمت دی
تو نے ہم کو بشر کیا پیدا — دو جہاں میں بشر کو عظمت دی
خاتم الانبیاء کی امت میں — کر کے شامل بڑی سعادت دی
اچھی صورت سے سرفراز کیا — ساتھ کے ساتھ نیک سیرت دی
رنج سے فکر سے کیا آزاد — سکھ دیا راحت و مسرت دی
علم کا شوق بھر دیا دل میں — نیکیاں سیکھنے کی عادت دی
بخشی پاکیزگی خیالوں کی — اور کردار کی شرافت دی
نام جس کا ہے ارضِ پاکستان — ایسی اک بے مثال جنت دی

(پروفیسر عاصی کرنالی)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بیمار کی تیمارداری کے وقت شانِ خدا کے کلمات بزبانِ مصطفیٰ ﷺ

عن انس رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم عاد رجلا من المسلمین قد خفت فصار مثل الفرخ فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم: هل کنت تدعو بشیء او تساله ایاه؟ قال: نعم، کنت أقول: اللّٰهم ما کنت معاقبی به فی الاخرة، فعجله لی فی الدنیا، فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم سبحان الله لا تطیقه او لا تستطیعه افلا قلت: اللّٰهم اتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار؟ قال: فدعا الله له، فشفاه۔

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے شخص کی عیادت کی جو (بیماری سے) چوزے کی طرح لاغر ہو گیا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: کیا تم اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کی دعا مانگتے تھے یا اس سے کسی چیز کا سوال کیا کرتے تھے؟ تو اس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) جی ہاں! میں یہ سوال کرتا تھا: اے اللہ! تو مجھے آخرت میں جو سزا دینے والا ہے سو اس کے بدلہ میں مجھے دنیا میں ہی سزا دے دے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سبحان اللہ! (حالانکہ) تم اس (کے معمولی سے عذاب کو بھی برداشت کرنے) کی طاقت نہیں رکھتے یا فرمایا: تم اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔ تم نے یہ دعا کیوں نہ کی: (اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ) (اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں (بھی) بھلائی عطا فرما اور آخرت میں (بھی) بھلائی (سے نواز) اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔) راوی نے بیان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اللہ نے اسے شفا عطا فرما دی۔‘‘

(أخرجه مسلم فی الصحیح، کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب کراهة الدعاء بتعجیل العقوبة فی الدنیا، ۴/۲۰۶۸، الرقم: ۲۶۸۸، والترمذی فی السنن، کتاب الدعوات، باب ما جاء فی عقد التسبیح بالید، ۵/۵۲۱، الرقم: ۳۴۸۷، والنسائی فی السنن الکبری، ۶/۲۶۰، الرقم: ۱۰۸۹۲، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۳/۱۰۷، الرقم: ۱۲۰۶۸)

اک اشارہ ترا عالم کن فکاں　　اک کرشمہ ترا یہ زمیں آسماں
کوئی مانے نہ مانے تجھے ہے مگر　　نام تیرا ہی ہر لب پہ رطب اللساں
تری عظمت کے آگے ہے خم ہر جبیں　　کبریائی ہے زیبا تجھے بے گماں
تو ہے مستور و محجوب پھر بھی نظر　　ڈھونڈتی ہے بہر سمت تیرا نشاں
غنچے غنچے کے لب پر ترا تذکرہ　　ذکر تیرا ہی ہے گلستاں گلستاں
ہر فسانہ ہے بے رنگ تیرے بغیر　　بن ترے نامکمل ہے ہر داستاں
تجھ سے ہے مشکبو میرا ہر ہر نفس　　ہے ثنا خواں ترا میرا رواں رواں
ہے بصیرت میں جلوہ نمائی تری　　ہے بصارت کے پردے سے تو گو نہاں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کون ہے جو حقیقت تری پا سکے ترے اوصاف ہیں ماورائے بیاں
چاند تاروں سے تو نے چراغاں کیا تو نے پھولوں سے مہکائی ہیں وادیاں
تو ہی نور السموت والارض ہے تیری ہی روشنی ہے کراں تا کراں
تو نے ازراہِ احساں عطا کر دیا ہم خطا کاروں کو شافع انس وجاں
گنج مخفی تری ذات ہی تھی مگر عکس محبوب میں تو ہوا ہے عیاں
تیری توحید برحق مگر بالیقیں تیرا مظہر ہوئے رحمت دو جہاں
لب کشا تیرا نیر ہوا ہے مگر
مدح کو تیری لائے کہاں سے زباں

(ضیاء نیّر)

یا اللہ اس کو عافیت وشفا عطا فرما

عن علي رضي الله عنه قال: كنت شاكيا فمر بي رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا اقول: اللّٰهم ان كان اجلي قد حضر فارحني، وان كان متأخرا فارفغني، وان كان بلاء فصبرني فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: كيف قلت؟ قال: فاعاد عليه ما قال قال: فضربه برجله فقال: اللّٰهم، عافه او اشفه، شعبة الشاك، فما اشتكيت وجعي بعد.

(قال الترمذي: وهذا حديث حسن صحيح، وقال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين)

''حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں بیمار تھا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے تو میں کہہ رہا تھا: یا اللہ! اگر میری موت (قریب) آچکی ہے تو مجھے راحت بخش، اگر کچھ تاخیر ہے تو مجھے اٹھا لے، اگر آزمائش ہے تو مجھے صبر عطا فرما۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے کیا کہا؟ بیان کیا کہ میں نے وہی کلمات دہرائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنا پاؤں مبارک مار کر فرمایا: (اَللّٰھُمَّ عَافِهِ اَوِ اشْفِهِ) (یا اللہ! اسے عافیت دے۔ یا فرمایا: شفا عطا فرما!) راوی شعبہ کو شک ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ اس کے بعد مجھے کبھی درد کی شکایت نہیں ہوئی۔''

(أخرجہ الترمذی فی السنن، کتاب الدعوات، باب فی دعاء المریض، ۵/۵۶۰، الرقم: ۳۵۶۴، والنسائی فی السنن الکبری، ۶/۲۶۱، الرقم: ۱۰۸۹۷، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۱/۸۳، ۱۰۷، ۱۲۸)

☆ عن انس رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول: اللّٰهم انی اعوذبك من البرص والجنون والجذام ومن سيئ الاسقام. قال المقدسي: اسناده صحيح.

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا فرمایا کرتے: (اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَمِنْ سَيِّءِ الْاَسْقَامِ) (اے اللہ! میں برص، دیوانہ پن، کوڑھ اور جملہ موذی بیماریوں سے تیری پناہ لیتا ہوں)۔“

(أخرجه أبو داود في السنن، کتاب الصلاة، باب في الاستعاذة، ۲/۹۳، الرقم: ۱۵۵۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۱۹۲، الرقم: ۱۳۰۲۷، وابن حبان في الصحيح، ۳/۲۹۵، الرقم: ۱۰۱۷)

تیرے لئے مخصوص ہیں یا رب انواع تعریف
ہر نوع تعریف ہے، تیری ذات کا وصف شریف
تو ہے پالنہار جہاں کا، سب کا ہے رازق
نہ کوئی تیرا ساجھی ہے اور نہ کوئی تیرا حریف
تیری قدرت سے پکتے ہیں، پھل، میوے، فصلیں
تیری حکمت کی مظہر ہیں فصل، ربیع وخریف
تیری مرضی سے اک ذرہ کوہ گراں پر بھاری
تیرے حکم سے ہاتھی پر ہے غالب مور نحیف
غم کے بھاری پتھر، جس کو ریزہ ریزہ کر دیں
تیرا دست کرم کرتا ہے، اس دل کی تالیف
سورج، چاند، ستارے، سب پر، حکم ہے تیرا جاری
کر نہیں سکتے سارے مل کر، ذرہ بھر تحریف
قادر ہے، اور قادر مطلق، مالک لوح وقلم کا
کیا جانیں، کتنی دنیائیں، ہیں تیری تصنیف
دل کی گہرائی سے واجد، کر اللہ کی حمد
ہیچ ہیں اس وادی میں سارے قافیے اور ردیف

(ولی محمد واجد)

بندشِ بول کا دم

عن أبي الدرداء رضي الله عنه انه اتاه رجل فذكر ان اباه احتبس بوله فاصابته حصاة البول فعلمه رقية سمعها من رسول الله صلى الله عليه وسلم ۔ ربنا الذى فى السماء تقدس اسمك امرك فى السماء والارض كما رحمتك فى السماء فاجعل رحمتك فى الارض واغفرلنا حوبنا وخطايانا انت رب الطيبين فانزل شفاء من شفائك ورحمة من رحمتك على هذا الوجع ۔ فيبرأ وامره ان يرقيه بها فرقاه بها فبرأ ۔

”حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور بتلایا کہ اس کے والد کا پیشاب بند ہو گیا ہے، اور اسے پیشاب میں پتھری کی شکایت ہے تو انہوں نے اسے وہ دم سکھایا جو انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سن رکھا تھا۔ (اور وہ یہ ہے:) (رَبُّنَا الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ اَمْرُكَ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِی السَّمَآءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِی الْاَرْضِ وَاغْفِرْلَنَا حُوْبَنَا وَخَطَايَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ فَاَنْزِلْ شِفَاءً مِّنْ شِفَآئِكَ وَرَحْمَةً مِّنْ رَّحْمَتِكَ عَلٰی هٰذَا الْوَجَعِ) (ہمارا رب وہ ہے، جس کی بادشاہت آسمانوں میں بھی ہے۔ (اے میرے رب!) تیرا نام پاک ہے، اور تیری بادشاہت آسمان اور زمین میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے جیسا کہ تیری رحمت آسمان میں ہے ایسی ہی رحمت زمین پر بھی نازل فرما اور ہمارے گناہ اور لغزشیں معاف فرما۔ تو طیب لوگوں کا ربّ ہے، سو تو اپنی شفاء اور رحمت اس درد میں مبتلا شخص پر نازل فرما۔) تو وہ شخص صحت یاب ہو جاتا ہے۔ پھر آپ نے اسے حکم دیا کہ وہ بھی اپنے والد کو اسی دعا کے ساتھ دم کرے، اس نے ایسا ہی کیا تو اس کے والد صحت یاب ہو گئے۔''

اس حدیث کو امام ابو داود، نسائی، احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے، مذکورہ الفاظ نسائی کے ہیں اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

(أخرجه ابو داود في السنن، كتاب الطب، باب كيف الرقى، ۴/۱۲، الرقم: ۳۸۹۲، والنسائي في السنن الكبرى، كتاب عمل اليوم والليلة، باب ما يقول من كان به أسر، ۶/۲۵۶-۲۵۸، الرقم: ۱۰۸۷۴-۱۰۸۷۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۶/۲۰، الرقم: ۲۴۰۰۳، والحاكم في المستدرك، ۱/۴۹۴، الرقم: ۱۲۷۲)

تو خدائے انس وجاں ہے خالقِ تقدیر ہے
تو اگر ہو لطف فرما، خاک بھی اکسیر ہے

خاک کے ذرّوں کو دیتا ہے پہاڑوں کا جلال
تیری رحمت ہو اگر تو کون پھر دلگیر ہے

تیرے ارشادات ہیں قرآن میں بکھرے ہوئے
تیرا ہر اک حکم، صبحِ نور کی تنویر ہے

سن کے ارشادات تیرے سنگدل بھی موم ہوں
تیرا ہی ارشاد، برحق اور پرتاثیر ہے

اے خدائے پاک میری بھی دعا مقبول ہو
تیری رحمت کی سوالی میری ہر تدبیر ہے

جو بھی تیرے جادۂ حق پر چلے، ہے معتبر
نام لیوا ہو تیرا جو صاحبِ توقیر ہے

واسطہ تجھ کو خدایا اس شہِ کونین کا
جس کا کردارِ حسیں قرآن کی تفسیر ہے

ہو رضا کی التجا مقبول ربِ دوسرا
نام لیوا ہے تیرا چاہے یہ پُرتقصیر ہے

(پروفیسر محمد اکرم رضا)

مر جائے تو شہید بچ جائے تو گناہ معاف

عن سعد بن مالك رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في قوله تعالى: (لا اله الا انت سبحنك اني كنت من الظلمين) (الانبياء: ۲۱:۸۷) ايما مسلم دعا بها في مرضه اربعين مرة فمات في مرضه ذالك اعطى اجر شهيد وان برا برا وقد غفرله جميع ذنوبه.

''حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے فرمان (لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ) (تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات پاک ہے، بیشک میں ہی (اپنی جان پر) زیادتی کرنے والوں میں سے تھا) کے متعلق فرمایا: جو مسلمان اپنی بیماری کے دوران اس کے توسل سے چالیس دفعہ دعا کرے، پھر وہ اس بیماری میں فوت ہو جائے تو اسے شہید کا ثواب ملتا ہے اور اگر وہ شفا یاب ہو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جائے تو اس کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔''

(أخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب الدعاء والتكبير والتهليل والتسبيح والذكر، ۱/ ۵۰۶، الرقم: ۱۸۶۵، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۴/ ۱۶۷، الرقم: ۵۲۸۴)

☆ عن واثلة بن الاسقع رضي الله عنه ان رجلا شكى الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وجع حلقه قال: عليك بقراءة القرآن.

''حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اپنے گلے میں شدید تکلیف کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے اوپر قرآن مجید کی تلاوت کو لازم کرلو (گلے کی تکلیف جاتی رہے گی)۔'' أخرجه البيهقي في شعب الايمان، ۲/ ۵۱۹، الرقم: ۲۵۸۰

☆ عن طلحة بن مصرف رضي الله عنه قال: كان يقال: ان المريض اذا قرئ عنده القرآن وجد له خفة، فدخلت على خيثمة وهو مريض فقلت: انى اراك اليوم صالحا قال: انه قرىء عندى القرآن:

''حضرت طلحہ بن مصرف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ بیشک مریض کے قریب جب قرآن مجید پڑھا جاتا ہے تو وہ اپنی تکلیف میں افاقہ محسوس کرتا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت خیثمہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے گیا تو میں نے ان سے کہا کہ میں آج آپ کو بہتر حالت میں دیکھ رہا ہوں تو انہوں نے فرمایا: (آج) میرے پاس قرآن مجید پڑھا گیا ہے (یہ اسی کی برکت سے ہوا ہے)۔'' (أخرجه البيهقي في شعب الايمان: ۲/ ۵۱۸، الرقم: ۲۵۷۹)

☆ عن علي رضي الله عنه قال: خمس يذهبن بالنسيان ويزدن في الحفظ ويذهبن البلغم: السواك والصيام وقراءة القرآن والعسل واللبان

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: پانچ چیزیں نسیان (یعنی بھولنے کی بیماری) دور کرتی ہیں، حافظہ میں اضافہ کرتی ہیں اور بلغم کو ختم کرتی ہیں (وہ چیزیں یہ ہیں:) مسواک، روزہ، قرآن مجید کی تلاوت، شہد اور دودھ۔'' (أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ۲/ ۱۹۷، الرقم: ۲۹۸۰)

اللہ کھل رہی ہے زباں کس حساب میں
حمد خدا میں، نعت رسالت مآب میں

اللہ! ان کا حسن تکلم تو دیکھنا
جھڑتے ہیں جیسے پھول بہار شباب میں

اللہ! ان کا صحن چمن میں خرام ناز
مہتاب چل رہا ہے شب ماہتاب میں

اللہ! ان کی چشم خدا مست کا خمار
مینا میں وہ اثر ہے نہ جام شراب میں

اللہ! ان کے سامنے کس کی مثال دوں
نور ازل چھپا ہے بشر کے حجاب میں

اللہ! ان کی راہ میں جاں سے مجھے گزار
یہ شرط اولیں ہے وفا کے نصاب میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لکھ دے غلام زار کی قسمت کے باب میں
اللہ! ان کے نام پر ہر شے فدا کروں

(غلام مصطفیٰ مجددی)

میت کے لئے اور زیارت قبور کے وقت شانِ خدا بزبانِ مصطفیٰ کے کلمات

عن ام سلمة رضي الله عنها قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : اذا حضرتم المريض، او الميت، فقولوا خيرا ۔ فان الملائكة يؤمنون على ما تقولون قالت: فلما مات ابو سلمة رضي الله عنه اتيت النبي صلى الله عليه وسلم فقلت: يا رسول الله، ان ابا سلمة قد مات قال: قولي: اللّٰهم، اغفرلي وله، واعقبني منه عقبى حسنة قالت: فقلت، فاعقبني الله من هو خيرلي منه، محمدا صلى الله عليه وسلم

''حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کسی مریض یا میت کے پاس جاؤ تو (اس کے بارے میں) کلمہ خیر (یعنی اچھی بات) کہو کیونکہ فرشتے تمہاری دعا پر آمین کہتے ہیں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب (ان کے شوہر) حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! (میرے شوہر) ابو سلمہ فوت ہو گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دعا پڑھو: (اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَلَهٗ وَاَعْقِبْنِيْ مِنْهُ عُقْبٰى حَسَنَةً) (اے اللہ! میری اور میرے شوہر کی مغفرت فرما اور ان کے بعد میرے لئے ان سے اچھا شخص مقرر کر دے۔) پھر اللہ تعالیٰ نے میرے لئے ان کے بعد ان سے بہتر یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مقرر فرما دیا (یعنی زوجیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں آنے کا شرف حاصل ہوا)۔''

اخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجنائز، باب مايقال عند المريض والميت، ۲/۶۳۳، الرقم: ۹۱۹، والترمذي في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء في تلقين المريض عند الموت والدعاء له عنده، ۳/۳۰۷، الرقم: ۹۷۷، والنسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب كثرة ذكر الموت، ۴/۴، الرقم: ۱۸۲۵۔

یا الٰہی تو مکین لا مکاں — ہیں تری ہی ملک یہ سارے جہاں
یا علیم یا لطیف یا قدیر — سب جہانوں میں نہیں تیرا شریک
تیری قدرت پہ ہوئیں حیراں عقول — ہے نہیں صنعت میں تیری کچھ فضول
تو ہی خالق تو ہی ہے پروردگار — بیکسوں کی تو ہی سنتا ہے پکار
یا الٰہی کبریائی تیری شان — ناتوانوں کے لئے جائے امان
رحمت رحمٰن بے حد و بے حساب — تائبوں کے واسطے تو التواب
بخش دے گا وہ اسے جو دم بھرے گا پیار کا — پیار میں جو چوم لے گا نام اس کے یار کا
شک نہیں کہ ہے نبی کونین اس کے واسطے — وہ کہ جس نے ہیں دکھائے رب کے سیدھے راستے
واسطہ دیتا ہے ساجد تجھ کو تیرے یار کا — بخش دینا یا الٰہی سوال ہے گنہگار کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نماز جنازہ کی دعا

عن ابی ابراهيم الاشهلی عن ابيه رضی الله عنه قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى على الجنازة قال: اللّٰهم، اغفرلحينا وميتنا، وشاهدنا وغائبنا، وصغيرنا وكبيرنا، وذكرنا وانثانا . وعن ابی هريرة عن النبی صلى الله عليه وسلم مثل ذلك وزاد فيه: اللّٰهم، من احييته منا فاحيه على الاسلام ومن توفيته منا فتوفه على الايمان .

''حضرت ابوابراہیم اشہلی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھتے تھے: (اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَ مَيِّتِنَا، وَ شَاهِدِنَا وَ غَائِبِنَا، وَ صَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا، وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا) (اے اللہ! ہمارے زندوں، مردوں، حاضر، غائب، چھوٹوں، بڑوں، مردوں اور عورتوں سب کو بخش دے۔) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ اضافہ ہے: (اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَاَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيْمَانِ) (اے اللہ! ہم میں سے جسے زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے موت دے اسے ایمان پر موت دے)۔''

(رواه الترمذی وابوداود والنسائی وابن ماجه۔ وقال الترمذی: حديث والد ابی ابراهيم حديث حسن صحيح۔ وقال الحاكم: هذا حديث صحيح علی شرط الشيخين وله شاهد صحيح علی شرط مسلم)

اس حدیث کو امام ترمذی، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: ابوابراہیم کے والد کی روایت حسن صحیح ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے اور اس کے دیگر شواہد بھی صحیح مسلم کی شرائط پر موجود ہیں۔

(أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب الجنائز، باب مايقول فی الصلاة علی الميت، ۳/ ۳۴۳، الرقم: ۱۰۲۴، وأبوداود فی السنن، كتاب الجنائز، باب الدعاء للميت، ۳/ ۲۱۱، الرقم: ۳۲۰۱، والنسائی فی السنن، كتاب الجنائز، باب الدعاء، ۴/ ۷۴، الرقم: ۱۹۸۶)

یا رب تیری عطا سے جئے جا رہا ہوں میں
تیرے کرم کے جام پئے جا رہا ہوں میں

ہے تیرا ذکر باعث تسکین قلب وجاں
لے لے کے تیرا نام لئے جا رہا ہوں میں

اٹھوں جب اس جہاں سے تو ایماں کے ساتھ ہو
دن رات یہ دعائیں کئے جا رہا ہوں میں

تاریکی لحد میں اُجالوں کے واسطے
مژگاں پہ کچھ چراغ لئے جا رہا ہوں میں

چاہت میں تیری سر کو کٹانا ہی ہے حیات
رازِ بقا جہاں کو دیئے جا رہا ہوں میں

یا رب تو ہی کریم ہے غفار بھی ہے تو
اس آس پہ گناہ کئے جا رہا ہوں میں

تیرے کرم سے بنتی ہے عابد کی بگڑی بات
ہر آن تجھ کو یاد کئے جا رہا ہوں میں

(پروفیسر سید عابد میر قادری سلطانی)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کاش یہ میت میں ہوتا!

عن عوف بن مالك الاشجعي رضي الله عنه قال: سمعت النبي صلى الله عليه وسلم وصلى على جنازة يقول: اللّٰهم، اغفرله وارحمه واعف عنه وعافه واكرم نزله ووسع مدخله واغسله بماء وثلج وبرد ونقه من الخطايا كما ينقى الثوب الابيض من الدنس وابدله دارا خيرا من داره واهلا خيرا من اهله وزوجا خيرا من زوجه وقه فتنة القبر وعذاب النار قال عوف: فتمنيت ان لو كنت انا الميت لدعاء رسول الله صلى الله عليه وسلم على ذالك الميت۔

''حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازے کی نماز پڑھی اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا: ''اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَاعْفُ عَنْهُ وَعَافِهٖ وَ اَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِمَاءٍ وَّثَلْجٍ وَ بَرْدٍ وَّنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَابْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَقِهٖ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ'' (اے اللہ! اسے بخش دے، اس پر رحم فرما، اسے معاف فرما، اسے عافیت میں رکھ، اس کی اچھی مہمان نوازی فرما، اس کے مدخل کو وسیع کر، اسے پانی، برف اور اولوں سے دھو دے، اسے گناہوں سے اس طرح صاف کر دے جیسے سفید کپڑے کو میل سے صاف کر دیا جاتا ہے، اسے (دنیاوی) گھر کے بدلہ میں اچھا گھر عطا فرما اور (دنیاوی) گھر والوں کے بدلہ میں اچھے گھر والے عطا فرما اور (دنیا کی) بیوی کے بدلے میں اچھی بیوی عطا فرما۔ اسے عذاب قبر اور عذاب دوزخ سے محفوظ رکھ۔) حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس میت کے لئے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا سن کر (اس وقت) میں نے یہ تمنا کی کہ کاش یہ میری میت ہوتی۔''

أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجنائز، باب الدعاء للميت في الصلاة، ۲/ ۶۶۳، الرقم: (۸۶) ۹۶۳، والترمذي في السنن، كتاب الجنائز، باب ما يقول في الصلاة على الميت، ۳/ ۳۴۵، الرقم: ۱۰۲۵

اے خدائے زمیں اے خدائے زماں — حمد میں خلق تیری ہے رطب اللساں
تیری قدرت کے مداح کون ومکاں — تیری رحمت کا ممنون ہے ہر جہاں
راز تیرا بھلا کیسے سمجھے بشر — جبکہ عقل وگماں سے ہو بالاتر
پاک وپاکیزہ ہے تو ہر ایک عیب سے — رزق دیتا ہے سب کو تو ہی غیب سے
تو ہے ربّ علا تو ہے رب جلیل — ساری مخلوق کا ہے تو تنہا کفیل
عاصیوں کے لئے تو ہی غفار ہے — بے کسوں کے لئے تو ہی غمخوار ہے
بھیک پاتے ہیں تجھ سے امیر وگدا — تیرے ٹکڑوں پہ شاہوں کا ہے آسرا
گرچہ بندے تیرے ہیں سیہ کار ہم — پر ترے رحم کے ہیں طلب گار ہم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہم گناہ گار ہیں اور تو غفار ہے ہم خطا کار ہیں اور تو ستار ہے

جو ہیں مجبور وناچار غربت زدہ حاجتیں پوری کر ان کی تو اے خدا

واسطہ اے خدا تجھ کو محبوب کا

یونس غمزدہ کی تو سن لے دعا

(صوفی محمد یونس اشرفی سمنانی)

اسے اپنے مردوں پہ پڑھا کرو

عن معقل بن يسار رضى الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ويس قلب القرآن لا يقرؤها رجل يريد الله والدار الاخرة الا غفر له اقرؤها على موتاكم (رواه ابو داؤد والنسائي واللفظ له وابن ماجه واحمد ۔ وقال الهيثمي: رواه احمد وفيه راولم يسم وبقية رجاله رجال الصحيح)

”حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورہ یٰسین قرآن کا دل ہے اسے جو شخص بھی خالصۃً اللہ تعالیٰ اور دارِ آخرت کے لئے پڑھتا ہے تو اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں، اسے اپنے مردوں پر پڑھا کرو۔“

اس حدیث کو امام ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ نسائی کے ہیں۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا، اور اس میں انہوں نے ایک راوی کا نام بیان نہیں کیا۔ علاوہ ازیں بقیہ رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

أخرجه أبو داود في السنن، کتاب الجنائز، باب القراءة عند الميت، ۳/۱۹۱، الرقم: ۳۱۲۱، والنسائي في السنن الکبری، کتاب عمل اليوم والليلة، باب ما يقرأ علی الميت، ۶/۲۶۵، الرقم: ۱۰۹۱۳-۱۰۹۱۴، وابن ماجه في السنن، کتاب ما جاء في الجنائز، باب ما جاء في الأوقات التي لا يصلی فيها علی الميت ولا يدفن، ۱/۴۸۷، الرقم: ۱۵۲۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵/۲۶، الرقم: ۲۰۳۱۵، ۲۰۳۱۶۔

☆ عن ابى هريرة رضى الله عنه قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: اذا صليتم على الميت فاخلصوا له الدعاء

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے سنا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میت پر نماز جنازہ پڑھو تو خلوص دل سے اس کے لئے دعا کیا کرو۔“

أخرجه أبو داود في السنن، کتاب الجنائز، باب الدعاء للميت، ۳/۲۱۰، الرقم: ۳۱۹۹، وابن ماجه في السنن، کتاب ما جاء في الجنائز، باب ما جاء في الدعاء في الصلاة علی الجنازة، ۱/۴۸۰، الرقم: ۱۴۹۷۔

☆ عن ابن عمر رضى الله عنهما ان النبى صلى الله عليه وسلم قال: اذا وضعتم موتاكم فى القبر فقولوا: بسم الله وعلى سنة (وفى رواية: وعلى ملة) رسول الله صلى الله عليه وسلم ۔ رواه النسائى

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

واحمد وابن ابی شیبة وابن حبان .و قال الحاکم: هذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین .

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم اپنے مردوں کو قبر میں رکھو تو (یوں) کہو: ''بِسْمِ اللهِ وَ عَلٰی سُنَّةِ (وَفِیْ رِوَایَةٍ: وَعَلٰی مِلَّةِ) رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ'' (اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملت پر (اسے تیرے سپرد کرتے ہیں)۔''

اس حدیث کو امام نسائی، احمد، ابن ابی شیبہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

(أخرجه النسائی فی السنن الکبری، کتاب عمل الیوم واللیلة، باب مایقول اذا وضع المیت فی اللحد، ۶/ ۲۶۸، الرقم: ۱۰۹۲۷، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۲/ ۲۷، ۴۰، ۵۹، ۹۶/ ۱۲۷، الرقم: ۴۸۱۲، ۴۹۹۰، ۵۲۳۳، ۵۳۷۰، ۶۱۱۱)

یا الٰہی تو ہے رحمان ورحیم   صاحب جودو کرم فضیل عمیم
یا الٰہی تو ہے خلاق جہاں   مالک دارین شاہ انس وجاں
تو ہے سلطان دو عالم سب فقیر   تو ہے زور آور قوی اور سب حقیر
گرچہ دو عالم سے ہے تو بے نیاز   لیک بے چاروں کا تو ہے چارہ ساز
دستگیر بیکساں ہے تیری ذات   مستغیث عاجزاں ہے تیری ذات
مونس غمخوار گاں ہے تیری ذات   چارۂ بے چارگاں ہے تیری ذات
ہے پناہ بے پناہاں تیری ذات   ہے عفو پر گناہاں تیری ذات
ہے مریض لادوا کی تو دوا   ہے ہر اک حاجت کا تو حاجت روا
آسرا بے آسروں کا ہے تو ہی   بے سہاروں کا سہارا ہے تو ہی
ہے مرے ہر درد کی تو ہی دوا   ہے تو ہی مرہم مرے ہر زخم کا
ہے انیس وحشت فرقت تو ہی   ہے رفیق شدت غربت تو ہی
مرا مونس بیکسی میں ہے تو ہی   میرا حامی بے بسی میں ہے تو ہی
رنج وغم میں ہے مرا غمخوار تو
تنگی وسختی میں حامی کار تو

(حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمہ)

نماز جنازہ کی ایک اور دعا

عن واثلة بن الاسقع رضی الله عنه قال: صلی بنا رسول الله صلی الله علیه وسلم علی رجل من

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

المسلمین فسمعته یقول: اللّٰهم، ان فلان بن فلان فی ذمتك فقه فتنة القبر ۔ قال عبدالرحمان: من ذمتك وحبل جوارك فقه من فتنة القبر وعذاب النار وانت اهل الوفاء والحمد، اللّٰهم فاغفر له وارحمه انك انت الغفور الرحیم ۔

''حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک مسلمان شخص کی نماز جنازہ پڑھائی تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا فرماتے ہوئے سنا: ''اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِيْ ذِمَّتِكَ فَقِهٖ فِتْنَةَ الْقَبْرِ'' (اے اللہ! فلاں بن فلاں تیرے سپرد ہے۔ پس تو اسے قبر کی آزمائش سے بچا۔) راوی عبدالرحمٰن نے یہ الفاظ بیان کئے: ''مِنْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهٖ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَ عَذَابَ النَّارِ وَاَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَمْدِ، اَللّٰهُمَّ فَاغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ'' (اے اللہ! (یہ تیرا غلام) تیرے ہی سپرد ہے اور تیری رحمت کا سہارا لیتا ہے لہٰذا اسے قبر کی آزمائش اور دوزخ کے عذاب سے بچا اور تو پورا اجر دینے والا اور مستحق تعریف ہے۔ اے اللہ اسے بخش دے اور اس پر رحم فرما۔ بے شک تو بخشنے والا مہربان ہے۔

أخرجه أبوداود فی السنن، کتاب الجنائز، باب الدعاء للمیت، ۳/ ۲۱۱، الرقم: ۳۲۰۲، وابن ماجه فی السنن، کتاب ماجاء فی الجنائز، باب ماجاء فی الدعاء فی الصلاة علی الجنازة، ۱/ ۴۸۰، الرقم: ۱۴۹۹، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۳/ ۴۹۱، الرقم: ۱۶۰۶۱

تو میرے خانۂ دل میں مکیں ہے گھر کی طرح — تو میرے دیدۂ بینا میں ہے نظر کی طرح
ترے وجود کا منکر بھی تیرا قائل ہے — تو اس کے دل میں بھی بیٹھا ہوا ہے ڈر کی طرح
تو میرے تن میں ہے آرامِ جاں کی صورت — تو میرے سر میں ہے آسودگی سر کی طرح
اک آرزو کی طرح تو رہے میرے دل میں — مرے دماغ میں ٹھہرے تو اک اللہ کی طرح
مرے خیال سے گزرے تو مثلِ موجِ صبا — مرا خیال کہ ہے تیری رہگزر کی طرح
جو دن کو شمس کی صورت ہے روشنی تیری — تو رات کو ہے تیری چاندنی قمر کی طرح
بوقت شام شفق کی طرح تری سرخی — سحر کے ساتھ سپیدی تری سحر کی طرح
ہے تو کہ عطا ہے تری بغیر حساب — بشر کہوں میں کہ خطاکار ہوں بشر کی طرح
میں زندگی کی کڑی دھوپ میں ہوں گرم سفر — کہ میرے سر پہ تری چھاؤں ہے شجر کی طرح

(صوفی فقیر محمد)

قبرستان جانے کی دعا

عن عائشة رضی الله عنها قالت: فقدته تعنی النبی صلی الله علیه وسلم فاذا هو بالبقیع فقال: السلام علیکم دار قوم مومنین انتم لنا فرط وانا بکم لا حقون ۔ اللّٰهم لا تحرمنا اجرهم ولا تفتنا بعدهم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے ایک رات حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو (اپنی جگہ پر موجود) نہ پایا (تلاش کرنے پر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بقیع کے قبرستان میں موجود پایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اہل قبرستان سے) فرمایا: ''اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَاِنَّا بِكُمْ لَاحِقُوْنَ اَللّٰهُمَّ لَا تُحْرِمْنَا اَجْرَهُمْ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُمْ'' (اے مومن قوم کی ملت سے تعلق رکھنے والو! تم پر سلامتی ہو، تم ہمارے پیش رو ہو اور ہم (بھی عنقریب) تم سے آ ملنے والے ہیں۔ اے اللہ! تو ہمیں ان کے اجر سے محروم نہ رکھ اور ان کے بعد ہمیں فتنہ میں بھی مبتلا نہ کرنا)۔''

(أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب ماجاء في الجنائز، باب ما جاء فيما يقال اذا دخل المقابر، ۱/۴۹۳، الرقم: ۱۵۴۶، والنسائي في السنن الكبرى، ۵/۲۸۸۔۲۸۹، الرقم: ۸۹۱۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۶/۷۱، ۷۶، ۱۱۱، الرقم: ۲۴۴۶۹، ۲۴۵۱۹، ۲۴۸۴۵)

☆ عن بريدة رضي الله عنه قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلمهم اذا خرجوا الى المقابر فكان قائلهم يقول: السلام عليكم اهل الديار من المومنين والمسلمين وانا، ان شاء الله، للاحقون ـ اسال الله لنا ولكم العافية

''حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں تعلیم دیتے تھے کہ جب وہ قبرستان جائیں تو یوں کہیں: ''اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَلَاحِقُوْنَ اَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ'' (اے مسلمانوں اور مومنوں کی ملت سے تعلق رکھنے والو! تم پر سلامتی ہو، ان شاء اللہ ہم بھی تمہارے ساتھ آملیں گے، میں اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمہارے لئے عافیت کا سوال کرتا ہوں)۔'' (أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجنائز، باب مايقال عند دخول القبور والدعاء لأهلها، ۲/۶۷۱، الرقم: ۹۷۵)

بنا کر چاند سورج اور ستارے
دکھائے اپنی قدرت کے نظارے
کھلائے پھول ہر گلشن میں اس نے
خوشی آباد کی ہر مَن میں اس نے
اسی نے کھانے پینے کو دیا ہے
اسی نے رزق کا ذمہ لیا ہے
چلاتا ہے نظامِ دو جہاں وہ
دکھاتا ہے خدائی کے نشاں وہ
مسلمانوں کا ہے ایمان اس پر
ہماری جان ہے قربان اس پر
سُرور اس کو نہ کیوں حاصل ہو عظمت
بسائی جس نے دل میں اس کی الفت

سرور بجنوری

جامع' ماثورہ دعاؤں اور اذکار میں شانِ خدا بزبانِ مصطفیٰ ﷺ

عن ابي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: تعوذوا بالله من جهد البلاء، ودرك الشقاء، وسوء القضاء، وشماتة الاعداء ـ

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آزمائش کی سختی سے، بدبختی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے آنے سے، بری تقدیر سے اور دشمنوں کے تمسخر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرو۔"

(أخرجہ البخاری فی الصحیح، کتاب القدر، باب من تعوذ باللہ من درک الشقاء وسوء القضاء، ۶/۲۴۴۰، الرقم: ۶۲۴۲، وأیضاً فی کتاب الدعوات، باب التعوذ من جهد البلاء، ۵/۲۳۳۶، الرقم: ۵۹۸۷، ومسلم فی الصحیح کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار، باب فی التعوذ من سوء القضاء ودرک الشقاء وغیرہ، ۴/۲۰۸۰، الرقم: ۲۷۰۷)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے احزاب (خندق) کے دن مشرکین پر (ان الفاظ سے) دعا کی: اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اَللّٰهُمَّ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ

اے اللہ! اے کتاب اتارنے والے، جلد حساب لینے والے اے اللہ گروہوں کو بھگا دے، اے اللہ! انہیں شکست سے دوچار فرما اور انہیں ہلا دے۔ (اخرجہ البخاری فی صحیحہ، ۶/۱۰۶ حدیث رقم ۲۹۳۳، ومسلم فی صحیحہ، ۳/۶۳ ۱۳، احدیث رقم (۲۱_۲۲_۱۷۴۲ مشکوۃ)

نکاح کے وقت کیا پڑھا جائے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام جب کسی کے نکاح پہ دعا کرتے تو یوں فرماتے۔

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكُمَا وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ

اللہ تعالیٰ تجھے برکت دے اور تم دونوں پر برکت کرے اور تم دونوں کو بھلائی میں جمع رکھے۔

(ابوداؤد ۲/۲۴۱ نمبر ۲۱۳۰، ترمذی ۲/۲۷۶ نمبر ۹۷، دارمی ۲/۱۸۰ نمبر ۲۱۷۳، ابن ماجہ ۱/۶۱۴ نمبر ۱۹۰۵)

☆ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے "جب تم میں سے کوئی کسی عورت سے نکاح کرے یا غلام خریدے تو یوں کہہ لیا کرے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَمَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّمَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ

اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی اور جس پر تو نے اسے پیدا کیا اس کی بھلائی مانگتا ہوں اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے اور اس کے شر سے جس پر تو نے اسے پیدا کیا۔

اور (فرمایا) جب کوئی اونٹ خریدے تو اس کی کوہان پکڑ کر یہی الفاظ کہہ لے اور ایک روایت میں ہے عورت اور خادم کا بھی ذکر ہے پھر اس کی پیشانی پکڑ کر برکت کی دعا کرے۔

(اخرجہ ابوداؤد فی السنن مشکوۃ ۲/۲۴۸، حدیث رقم: ۲۱۶۰، وابن ماجہ ۱/۶۱۷ حدیث رقم: ۱۹۱۸)

جو فلسفیوں سے کھل نہ سکا اور نکتہ وروں سے حل نہ ہوا
وہ راز اک کملی والے نے بتلا دیا چند اشاروں میں

☆ عن ابی مالك عن ابيه رضی الله عنه انه سمع النبی صلی الله عليه وسلم واتاه رجل فقال: يا رسول الله، كيف اقول حين اسأل ربی؟ قال: قل: اللّٰهم اغفرلی، وارحمنی، وعافنی، وارزقنی، ويجمع اصابعه الا الابهام فان هولاء تجمع لك دنياك وآخرتك.

"حضرت ابو مالک (الاشجعی) اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خدمت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! جب میں اپنے ربّ سے دعا کروں تو کیا کہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کہو: ''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی، وَارْحَمْنِی، وَعَافِنِی، وَارْزُقْنِی'' (اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے عافیت دے اور مجھے رزق (حلال) عطا فرما۔) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے انگوٹھے کے سوا تمام انگلیاں جمع فرمائیں اور فرمایا: یہ کلمات تمہاری دنیا اور آخرت کے لئے جامع ہیں۔''

أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء، ۴/ ۲۰۷۳، الرقم (۳۶) ۲۶۹۷

☆ عن عبدالله بن يزيد الخطمي الانصاري رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه كان يقول في دعائه: اللّٰهم ارزقني حبك وحب من ينفعني حبه عندك، اللّٰهم مارزقتني مما احب فاجعله قوة لي فيما تحب، اللّٰهم وما زويت عني مما احب فاجعله فراغا لي فيما تحب.

''حضرت عبداللہ بن یزید خطمی الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا میں یہ کلمات کہا کرتے تھے: ''اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِی حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یَّنْفَعُنِی حُبُّهٗ عِنْدَکَ، اَللّٰھُمَّ مَارَزَقْتَنِی مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّی فِیْمَا تُحِبُّ، اَللّٰھُمَّ وَمَا زَوَیْتَ عَنِّی مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِّی فِیْمَا تُحِبُّ'' (یا اللہ! مجھے اپنی محبت عطا فرما اور ہر اس ذات کی محبت عطا فرما، جس کی محبت مجھے تیری بارگاہ میں نفع دے۔ یا اللہ! جو تو نے مجھے میری پسند میں سے رزق عطا فرمایا اسے اپنی محبت میں میری قوت و طاقت بنا اور میری پسند میں سے جو تو نے مجھ سے روک رکھے تو مجھے اپنی محبوب چیزوں میں مصروف رکھ کر ان سے فارغ البال بنا دے)۔''

جلوۂ کعبہ سے دل مدہوش ہے
کس غضب کا آج کیف وجوش ہے
دیکھ کر انوار بیت اللہ کے
دل ہے سکتے میں زباں خاموش ہے
سایۂ میزابِ رحمت میں ہوں میں
وا حطیمِ پاک کی آغوش ہے
چاہِ زمزم پر کھڑے ہیں تشنہ لب
ہر طرف گلبانگ نوشا نوش ہے

حمید صدیقی لکھنوی

حضرت داؤد علیہ السلام کی ایک دعا

عن ابي الدرداء رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: كان من دعاء داؤد يقول: اللّٰهم اني اسألك حبك، وحب من يحبك، والعمل الذي يبلغني حبك، اللّٰهم اجعل حبك احب الي من نفسي، واهلي، ومن الماء البارد، قال: وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ذكر داؤد عليه السلام يحدث عنه قال: كان اعبد البشر.

''حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت داؤد علیہ السلام کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ ہے: ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ نَّفْسِيْ وَاَهْلِيْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ" (یااللہ! میں تجھ سے تیری محبت، تجھ سے محبت کرنے والوں کی محبت، اور تیری محبت پیدا کرنے والے عمل کا سوال کرتا ہوں۔ یا اللہ! اپنی محبت میرے لئے میرے نفس، میری اولاد اور (شدید گرمی میں) ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب بنا دے۔) راوی بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت داؤد علیہ السلام کا جب بھی ذکر فرماتے اور آپ سے کوئی بات نقل کرتے وقت فرماتے وہ (اپنے دور کے) انسانوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار انسان تھے۔"

اس حدیث کو امام ترمذی، ابونعیم اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے اور امام حاکم نے بھی فرمایا: اس کی سند صحیح ہے۔

(أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الدعوات، باب: (۷۳)، ۵/۵۲۲، الرقم: ۳۴۹۰، وابونعیم فی حلیة الأولیاء، ۱/۲۲۷، والحاکم فی المستدرک، ۲/۴۷۰، الرقم: ۳۶۲۱)

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جگہ تشریف فرما ہوتے یا نماز ادا فرماتے تو کچھ کلمات کہتے۔ میں نے حضور علیہ السلام سے ان کلمات کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا:

اگر اچھی بات کی جائے تو ان پر روز قیامت مہر ہو جائے گی اور اگر بری بات کی گئی تو اس کا کفارہ ہو جائیں۔ (کلمات یہ ہیں:) سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ۔

(اخرجہ النسائی فی السنن حدیث رقم ... مشکوٰۃ)

الٰہی تو پاک ہے، تیری حمد ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ سے معافی مانگتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔

ذات جب مہربانی ہوتی ہے — یہ بھی اللہ کی شان ہوتی ہے
ہے جو مقبول بارگاہ حضور — آنسوؤں کی زبان ہوتی ہے

جب زباں اعتراف کرتی ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: كُنَّا اِذَا صَعِدْنَا وَاِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا، ہم جب بھی (بلندی پر) چڑھتے تو تکبیر کہتے اور جب اترتے تو تسبیح کہتے۔

(اخرجہ البخاری فی صحیحہ ۶/۱۳۵ حدیث رقم: ۲۹۹۳، والدارمی فی السنن ۲/۳۷۴ حدیث رقم: ۲۶۷۴، واحمد فی المسند ۳/۳۳۳ مشکوٰۃ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی چیز غمگین کرتی تو آپ یہ کلمات ادا فرماتے

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ

اے دائمی زندہ، اے قائم رکھنے والے میں تیری رحمت سے مدد مانگتا ہوں۔

(اخرجہ الترمذی فی السنن ۵/۲۰۱، حدیث رقم ۳۵۹۳ مشکوٰۃ)

جب زبان اعتراف کرتی ہے — رحمت حق معاف کرتی ہے
جن کے دل میں ہو یادِ صل علیٰ — ان کا رحمت "طواف" کرتی ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ عن معاذ بن جبل رضي الله عنه قال: سمع النبي صلى الله عليه وسلم رجلا يدعو يقول: اللّٰهم، اني اسألك تمام النعمة، فقال: اي شيء تمام النعمة؟ قال: دعوة دعوت بها ارجوبها الخير قال: فان من تمام النعمة دخول الجنة والفوز من النار.

قال الترمذي: هذا حديث حسن، وقال الزيلعي: حديث حسن.

''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ دعا کرتے سنا: ''اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ'' (یا اللہ! میں تجھ سے پوری پوری نعمت کا سوال کرتا ہوں۔) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (دریافت) فرمایا: پوری پوری نعمت کیا ہے؟ اس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) یہ دعا مانگنے سے میرا مقصد بہتری کا ارادہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پوری نعمت تو جنت میں داخل ہونا اور جہنم سے نجات ہے۔''

(أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب: (۹۴)۔ ۵/۵۴۱، الرقم: ۳۵۲۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵/۲۳۱، الرقم: ۲۲۰۷۰، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/ ۴۶، الرقم: ۲۹۳۵۶، والبخاري في الأدب المفرد/ ۲۵۳، الرقم: ۷۲۵)

جس دل میں خدا کی یاد رہے آباد رہے وہ شاد رہے
نزدیک نہ آنے دے غم کو مسرور کرے ہر دم ہم کو
دنیا میں ہمارا نام رہے آساں ہمارا کام رہے
پیغام سنائے عظمت کا چمکائے ستارا قسمت کا
امید ہمیشہ بر لائے ساحل پہ سفینہ لے جائے
محفوظ مصیبت سے رکھے بندوں کو راحت سے رکھے
عادی جو سُرور اُس کا ہو گا ہر کام ضرور اُس کا ہو گا

(سرور بجنوری)

اے اللہ مجھے اپنی محبت کا رزق عطا فرما

حضرت عبد اللہ بن یزید خطمی سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام اپنی دعا میں یہ الفاظ ادا فرماتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ یَّنْفَعُنِیْ حُبُّهٗ عِنْدَكَ اَللّٰهُمَّ مَا رَزَقْتَنِیْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّیْ فِیْمَا تُحِبُّ اَللّٰهُمَّ مَا زَوَیْتَ عَنِّیْ مِمَّا اُحِبُّ فَرَاغًا لِّیْ فِیْمَا تُحِبُّ.

اے اللہ! مجھے اپنی محبت عطا فرما اور اس کی محبت بھی جس کی محبت تیرے ہاں نفع دے۔ اے اللہ! مجھے جو بھی تو میری پسندیدہ چیز عطا کرے تو اس میں مجھے اس کی قوت بخش جسے تو پسند فرماتا ہے، الٰہی جو میری محبوب چیز تو مجھ سے دور رکھے تو اسے میرے لئے اپنی محبوب چیز میں فراغت بنادے۔ (اخرجہ الترمذی فی السنن ۵/ ۴۸۸، حدیث رقم: ۳۴۹۱۔ مشکوۃ)

☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں بہت کم ایسا ہوا ہے کہ حضور علیہ السلام کسی مجلس سے اٹھتے ہوں اور اپنے صحابہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرام علیہم الرضوان کے لئے یہ دعا نہ کی ہو۔

اَللّٰھُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهٖ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ مَعَاصِيْكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا مُصِيْبَاتِ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَ قُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا ۔ (ترمذی ۵/۴۹۳ نمبر ۳۵۰۲، مشکوٰۃ)

الٰہی! ہمیں اپنے خوف سے وہ حصہ عطا فرما جس سے تو ہمارے اور اپنی نافرمانیوں کے درمیان آڑ ہو جائے اور اپنی اطاعت سے وہ حصہ دے جس سے تو ہمیں اپنی جنت میں پہنچا دے اور یقین کا وہ حصہ دے جس سے تو ہم پر دنیاوی مصیبتیں آسان کر دے اور ہمیں ہمارے کانوں اور آنکھوں اور قوت سے نفع دے جب تک تو ہمیں زندہ رکھے اور اسے ہمارا وارث بنا اور ہمارا غضب اس پر ڈال جو ہم پر ظلم کرے اور ہم کو ان پر فتح دے جو ہم سے دشمنی کریں اور ہمارے دین میں ہم پر مصیبت نہ دے اور دنیا کو ہمارا نہ بڑا مقصود بنا اور نہ ہمارے علم کا منتہا بنا ہم پر اسے مسلط نہ فرما جو ہم پر رحم نہ کرے۔

جس کے قبضے میں ہماری جان ہے — وہ بڑا قادر بڑا رحمان ہے
پھر کسی شے کو بھی کچھ خطرہ نہیں — کفر سے محفوظ اگر ایمان ہے
رکھ خدا پر آسرا اور دیکھ تو — فتحِ دنیا کس قدر آسان ہے
حق کی خاطر کھیلتی ہیں جان پر — زندہ قوموں کی یہی پہچان ہے
پیروی ہم کیوں کریں اغیار کی — جب ہمارا راہبر قرآن ہے
غم کے ماروں کو میسر ہو سرور — میرے دل میں بس یہی ارمان ہے

سرور بجنوری

دو نفع بخش کلمات

عن عمران بن حصین رضی اللہ عنه قال: قال النبی صلی اللہ علیه وسلم لابی: یا حصین کم تعبد الیوم الھا؟ قال ابی: سبعة ستة فی الارض وواحدا فی السماء قال: فایھم تعد لرغبتك ورھبتك؟ قال: الذی فی السماء قال: یا حصین، اما انك لو اسلمت علمتك کلمتین تنفعانك قال: فلما اسلم حصین قال: یا رسول اللہ، علمنی الکلمتین اللتین وعدتنی، فقال: قل: اللّٰھم، الھمنی رشدی، واعذنی من شر نفسی ۔

”حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد سے (جبکہ انہوں نے ابھی قبولِ اسلام نہیں کیا تھا) فرمایا: اے حصین! آج کل تم کتنے معبودوں کو پوجتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چھ زمین میں اور ایک آسمان میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا، تمہاری امید وخوف ان میں سے کس کے ساتھ وابستہ ہے؟ انہوں عرض کیا: آسمان والے رب کے ساتھ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حصین! اگر تم اسلام لاتے تو میں تمہیں دو نفع بخش کلمات سکھاتا۔ حضرت عمران فرماتے ہیں جب حضرت حصین رضی اللہ عنہ ایمان لے آئے تو عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے وہ دو کلمات سکھائیے جن کا آپ نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پڑھو: ''اَللّٰهُمَّ، اَلْهِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ'' (یا اللہ! مجھے میری ہدایت (کی راہ) دکھا اور مجھے میرے نفس کے شر سے محفوظ رکھ)۔''

وقال الترمذی: هذا حديث حسن، وقال العسقلانی: وسنده صحيح ـ وزاد الحاكم: اللّٰهم، قني شر نفسي، واعزم لي على ارشد أمري، اللّٰهم، اغفرلي ما اسررت وما اعلنت، وما اخطات وما عمدت، وما علمت وما جهلت ـ وقال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ـ

امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام عسقلانی نے فرمایا: اس کی سند صحیح ہے۔

اور امام حاکم نے یہ اضافہ فرمایا: ''اَللّٰهُمَّ قِنِیْ شَرَّ نَفْسِیْ، وَاعْزِمْ لِیْ عَلٰی اَرْشَدِ اَمْرِیْ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ، وَمَا اَخْطَاْتُ وَمَا عَمَدْتُّ، وَمَا عَلِمْتُ وَمَا جَهِلْتُ'' (اے اللہ! مجھے میرے نفس کے شر سے محفوظ فرما، اور مجھے میرے صحیح کام کی ہمت عطا فرما۔ اے اللہ! میں نے جو گناہ چھپ کر کیے یا اعلانیہ کیے، جو خطأ کیے یا عمداً کیے، جنہیں میں جانتا ہوں اور جنہیں میں نہیں جانتا سب معاف فرما۔

(أخرجہ الترمذی فی السنن، کتاب الدعوات، باب ما جاء فی جامع الدعوت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ۵/۵۱۹، الرقم: ۳۴۸۳، والنسائی وفی السنن الکبری، ۶/۲۴۶، ۲۴۷، الرقم: ۱۰۸۳۰-۱۰۸۳۲- وأحمد بن حنبل فی المسند، ۴/۴۴۴، الرقم: ۲۰۰۰۶)

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام پر جب وحی نازل ہوتی تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے چہرۂ انور کے پاس شہد کی مکھیوں کی طرح بھنبھناہٹ سنی جاتی تھی۔ ایک دن آپ پر وحی اتری تو ہم کچھ ٹھہرے پھر وہ حالت جاتی رہی۔ حضور علیہ السلام نے قبلہ کی طرف منہ کیا، دونوں ہاتھ اٹھائے اور عرض کیا۔

اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَاَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا .

یا اللہ ہمیں بڑھا دے اور ہمیں نہ گھٹا اور ہمیں عزت دے اور ہمیں ذلیل نہ فرما۔ ہمیں عطا کر اور ہمیں محروم نہ کر اور ہمیں ترجیح دے اور ہم پر (کسی کو) ترجیح نہ دے اور ہمیں راضی کر اور ہم سے راضی ہو جا۔

پھر فرمایا! میرے اوپر دس آیات نازل ہوئی ہیں جو انہیں قائم کرے (ان پہ عمل کرے) وہ جنتی ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ المومنون کی ابتدائی دس آیات کی تلاوت فرمائی۔ (اخرجہ الترمذی فی السنن ۵/۵۴۰، حدیث رقم: ۳۵۹۹ مشکوٰۃ)

ہاتھ اٹھا کر ایک ٹکڑا اے کریم ہیں سخی کے مال میں حقدار ہم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میرے لئے ہر چیز روشن ہوگئی

- عن معاذ بن جبل رضی الله عنه فی روایة طویلة قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : انی قمت من اللیل فتوضأت وصلیت ما قدرلی فنعست فی صلاتی فاستشقلت، فاذا انا بربی تبارک وتعالی فی احسن صورة، فقال: یا محمد، قلت: لبیک رب، قال: فیم یختصم الملأ الاعلی؟ قلت: لا ادری، رب قالها ثلاثا قال: فرأیته وضع کفه بین کتفی حتی وجدت برد انا مله بین ثدیی، فتجلی لی کل شیء وعرفت ...... قال: سل قل: اللّٰهم، انی اسألک فعل الخیرات، وترک المنکرات، وحب المساکین، وان تغفرلی وترحمنی، واذا اردت فتنة قوم فتوفنی غیر مفتون، اسألک حبک وحب من یحبک، وحب عمل یقرب الی حبک، قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ، انها حق فادرسوها ثم تعلموها .

''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں رات کو نیند سے بیدار ہوا، وضو کیا اور جتنی اللہ نے طاقت دی نماز (تہجد) ادا کی، پھر نماز ہی میں مجھے اونگھ آ گئی اور میرا جسم (نیند کی وجہ سے) بوجھل ہوگیا، اچانک میں نے خود کو اپنے رب تعالیٰ کے پاس پایا جو کہ نہایت ہی حسین صورت میں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد! میں نے عرض کیا: اے میرے رب! حاضر ہوں۔ رب تعالیٰ نے فرمایا: ملاءِ اعلیٰ کے فرشتے کس چیز پر جھگڑا کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا: اے میرے رب! میں نہیں جانتا۔ ایسا آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں: پھر میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا دستِ قدرت میرے کندھوں کے درمیان رکھ دیا، یہاں تک کہ میں نے اس کے پوروں کی ٹھنڈک اپنی چھاتیوں کے درمیان محسوس کی، پھر میرے لئے ہر چیز روشن و نمایاں ہوگئی، اور میں نے ہر چیز جان لی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مانگیں، کہیں: ''اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ، وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنَ، وَاَنْ تَغْفِرَلِيْ وَتَرْحَمَنِيْ، وَاِذَا اَرَدْتَّ فِتْنَةَ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِيْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ، اَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُّقَرِّبُ اِلٰى حُبِّكَ'' (اے اللہ! میں تجھ سے نیک کاموں کے کرنے، برے کاموں کو ترک کرنے اور مساکین کی محبت کا سوال کرتا ہوں اور یہ کہ تو مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور اگر تو کسی قوم کو آزمائش میں ڈالنے کا ارادہ فرمائے تو مجھے بغیر آزمائش میں ڈالے موت دے دینا۔ میں تجھ سے تیری محبت اور اس شخص کی محبت جو تجھ سے محبت کرتا ہے اور اس عمل کی محبت جو مجھے تیری محبت کے قریب کر دے کا سوال کرتا ہوں۔) حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کلماتِ حق ہیں انہیں پڑھو اور سیکھو۔''

قال الترمذی: سالت محمد بن اسماعیل (ای البخاری) عن هذا الحدیث فقال: هذا حدیث حسن صحیح، وقال الحاکم: هذا حدیث صحیح علی شرط البخاری ۔ وقال الهیثمی: ورجاله ثقات ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

امام ترمذی نے فرمایا: میں نے امام محمد بن اسماعیل (یعنی امام بخاری) سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث امام بخاری کی شرائط پر صحیح ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال ثقہ ہیں۔ (باختلاف الفاظ یہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے آگے بھی آرہی ہے)

(أخرجه الترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة ص، ۵/ ۳۶۸۔۳۶۹، الرقم: ۳۲۳۵، ومالك في الموطا، كتاب القرآن، باب العمل في الدعاء، ۱/ ۲۱۸، الرقم: ۵۰۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵/ ۲۴۳، الرقم: ۲۲۱۲، وأيضا، ۱/ ۳۶۸، الرقم: ۳۴۸۴، وابن حميد في المسند، ۱/ ۲۲۸، الرقم: ۶۸۲)

جس کی اللہ کی رحمت پہ نظر ہوتی ہے
زندگی اُس کی اُمنگوں میں بسر ہوتی ہے

نام اللہ کا لے، غم سے نہ گھبرا اے دل!
ان دُھندلکوں سے نمودار سحر ہوتی ہے

پہلے کرتی ہے یہ اقرار ھو اللہ احد
پھر نسیمِ سحری گرم سفر ہوتی ہے

وہ دعا، ہاں وہ دعا، جس میں یقیں شامل ہو
کون کہتا ہے کہ محرومِ اثر ہوتی ہے

ہر طرف اُس کے ہی جلووں کی ہے رونق ماہرؔ
دل کی دھڑکن سے بھی تائیدِ نظر ہوتی ہے

ماہر القادری

میں نے اس دعا کو کبھی نہیں چھوڑا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک دعا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد کی ہے جسے میں کبھی نہیں چھوڑتا۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ اُعْظِمُ شُكْرَكَ وَ اُكْثِرُ ذِكْرَكَ وَ اَتَّبِعُ نُصْحَكَ وَاَحْفَظُ وَصِيَّتَكَ ۔

الٰہی مجھے تو ایسا کر دے کہ تیرا بہت شکر کروں اور تیرا بہت ذکر کروں اور تیری نصیحت کی پیروی کروں اور تیری وصیت کی حفاظت کروں۔ (اخرجہ احمد فی المسند ۲/۳۱۱ مشکوٰۃ)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمایا کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ الصِّحَّةَ وَالْعِفَّةَ وَالْاَمَانَةَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضٰى بِالْقَدْرِ

اے اللہ میں تجھ سے تندرستی پاک دامنی امانت داری اور اچھے اخلاق اور تقدیر پر رضا مانگتا ہوں۔

(اخرجہ البزار ذکرہ فی کنز العمال ۲/۱۸۳ الحدیث رقم: ۳۶۵۰ مشکوٰ

حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔

اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِيْ مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِيْ مِنَ الرِّيَاءِ وَلِسَانِيْ مِنَ الْكِذْبِ وَ عَيْنِيْ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ

الٰہی میرے دل کو نفاق سے اور میرے عمل کو دکھلاوے سے اور میری زبان کو جھوٹ سے اور میری آنکھ کو بددیانتی سے پاک رکھ کیونکہ تو جانتا ہے کہ خیانت والی آنکھ کو اور اس کو جسے سینے چھپاتے ہیں۔

(اخرجہ الخطیب ذکرہ فی کنز العمال ۲/۱۸۴ الحدیث رقم: ۳۶۶۰ مشکو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جس چیز کی طلب تھی، سدا مانگتے رہے
ہم تیری بارگہ میں دُعا مانگتے رہے
معلوم کچھ نہیں تھا، کہ ''اچھا ہے یا بُرا''
جو بھی ہمارے دل نے کہا، مانگتے رہے
ہو جائے ہم پہ تیرا کرم اے خدائے پاک
ہو جائے ہم پہ تیری عطا مانگتے رہے
وہ، جس کو تو نے رحمۃ للعالمیں کہا
اس ذات کے طفیل شفا مانگتے رہے
مقبولؔ کی جبیں ترے آگے ہے سجدہ ریز
تجھ سے سارے شاہ گدا مانگتے رہے

مقبول احمد قادری

ہر حال میں اللہ کا شکر ہے

عن ابی هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اللّهم، انفعني بما علمتني وعلمني ما ينفعني وزدني علما الحمد لله على كل حال واعوذ بالله من حال اهل النار . رواه الترمذي وابن ماجه والنسائي والحاكم وزاد: وارزقني علما تنفعني به . وقال الترمذي: هذا حديث حسن، وقال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط مسلم .

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی: ''اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَزِدْنِي عِلْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَّاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ'' (یااللہ! تو نے جو علم عطا فرمایا اس سے مجھے نفع دے اور (مزید) نفع بخش علم عطا فرما اور میرے علم میں اضافہ فرما اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اور میں اہل جہنم کے حال سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں۔)''

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ، نسائی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے یہ اضافہ فرمایا: ''وَارْزُقْنِي عِلْمًا تَنْفَعُنِي بِهٖ'' اور مجھے ایسا علم عطا فرما جس کے ذریعے تو مجھے (دنیا و آخرت میں) نفع عطا فرمائے۔'' امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

(أخرجه الترمذي في السنن، کتاب الدعوات، باب في العفو والعافية، ۵/۵۷۸، الرقم: ۳۵۹۹، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب الانتفاع بالعلم والعمل به، ۱/۹۲، الرقم: ۲۵۱، وأيضاً في کتاب الدعاء، باب دعاء رسول الله صلی الله عليه وسلم، ۲/۱۲۶۰، الرقم: ۳۸۳۳)

تو ہے خلوت میں، تو ہے جلوت میں
کہیں پنہاں، کہیں عیاں تو ہے
نہیں تیرے سوا یہاں کوئی
میزباں تو ہے، مہماں تو ہے
نہ مکاں میں، نہ لا مکاں میں کچھ
جلوہ فرما یہاں وہاں تو ہے
رنگ تیرا چمن میں، بو تیری
خوب دیکھا، تو باغباں تو ہے
محرمِ راز تو بہت ہیں امیر
جس کو کہتے ہیں راز داں، تو ہے

امیر مینائی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اے اللہ میرے باطن کو میرے ظاہر سے اچھا بنا دے

عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال: علمني رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: قل: اللّٰهم، اجعل سريرتي خيرا من علانيتي واجعل علانيتي صالحة، اللّٰهم، اني اسألك من صالح ماتؤتي الناس من المال والاهل والولد غير الضال ولا المضل.

''حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ دعا سکھائی: ''اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَرِيْرَتِيْ خَيْرًا مِّنْ عَلَانِيَتِيْ وَاجْعَلْ عَلَانِيَتِيْ صَالِحَةً، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِي النَّاسَ مِنَ الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ غَيْرَ الضَّالِّ وَلَا الْمُضِلِّ'' (یا اللہ! میرے باطن کو میرے ظاہر سے بہتر بنا اور میرے ظاہر کو بھی اچھا فرما دے۔ یا اللہ! میں تجھ سے اس نیک کمائی، صالح اہل خانہ اور صالح اولاد کا سوال کرتا ہوں۔ جو تو لوگوں کو عطا فرماتا ہے جو نہ تو گمراہ ہوں اور نہ ہی گمراہ کرنے والے)۔''

أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب (۱۲۰)، ۵/۵۷۳، الرقم: ۳۵۸۶، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۱۰۴، الرقم: ۲۹۸۲۴، والطبراني في الدعاء، ۱/۴۲۳، الرقم: ۱۴۳۱۔

ہے مجھے شاہی گدائی میں تری ہے نوا سب بینوائی میں تری
خواری ورسوائی وذلت مری تیرے کوچہ کی ہے بس عزت مری
عزت وذلت تماشی شکر وصحو ہے رضا ونارضا میں تیری محو
تو ہے گر راضی تو ہے عزت مری تیری ناراضی ہے بس ذلت مری
الغرض پھر پھر کے آخر دربدر اب تو آ رکھا ہے تیرے در پہ سر
سو بھو سر کو مرے اے سرفراز گر کیا سجدے سے اپنے سرفراز
یونہی آنکھوں کو بھی مری سربسر جلوۂ دیدار سے روشن تو کر
کر مرے کانوں کو اسراروں کا گھر
سر بسر میں ہوائے شوق ہر

(مو[illegible] اللہ مہاجر مکی)

اس نے یہ دعا مانگی تو اللہ نے اسے شفا دیدی

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کی بیمار پرسی فرمائی جو بہت کمزور ہوگیا تھا کہ چوزہ کی طرح ہوگیا تھا اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تو اللہ سے کوئی خاص دعا کرتا تھا یا کوئی دعا مانگتا تھا وہ بولا ہاں میں یہ کہتا تھا۔

اَللّٰهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبِيْ بِهٖ فِي الْاٰخِرَةِ فَعَجِّلْهُ لِيْ فِي الدُّنْيَا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الٰہی! تو مجھے جو سزا آخرت میں دینے والا ہو وہ مجھے دنیا میں ہی دیدے۔
پس اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ تو اس کی طاقت اور قدرت نہیں رکھتا تو نے یہ کیوں نہ کہا۔
اَللّٰھُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ
خدایا ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور ہم کو آگ کے عذاب سے بچا۔
فرماتے ہیں اس نے اللہ سے یہی دعا مانگی اور اللہ نے اسے شفا بخشی۔
(اخرجہ المسلم فی صحیحہ ۴/۲۰۶۸ حدیث رقم (۲۳۔۲۶۸۸) والترمذی فی السنن ۵/۴۸۷ حدیث رقم: ۳۴۸۷، واحمد فی المسند ۳/۱۰۷، مشکوٰۃ)

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
لَا یَنْبَغِی لِلْمُؤْمِنِ اَنْ یُّذِلَّ نَفْسَہٗ قَالُوْا وَکَیْفَ یُذِلُّ نَفْسَہٗ؟ قَالَ یَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ لِمَا لَا یُطِیْقُ ۔
مسلمان کو یہ لائق نہیں کہ اپنے آپ کو ذلیل کرے لوگوں نے پوچھا حضور کیسے ذلیل کرے؟ فرمایا: اپنے کو ان آفتوں پر پیش کرے جن کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ (اخرجہ الترمذی فی السنن ۴/۴۵۳ حدیث رقم: ۲۲۵۴، واحمد فی المسند ۵/۴۰۵۔ مشکوٰۃ)

چیز جو تیرے پاس نہیں ہے — اس عاجزی کی تصویر بنا دے
نامۂ عمل احسن تو نہیں مگر — حسن عمل کو تحریر بقا دے
تقسیم کروں میں ہاتھوں سے اپنے — اپنی محبت کی جاگیر ذرا دے
آتا نہیں مجھے زندگی کا سلیقہ — خواب میں ہی تعمیر بتا دے
اپنے گناہوں پر نادم ہوں شرمسار — سرگوشی دل کی ضمیر سُنا دے
بندہ تیرا ہے سب یہی پکاریں — طالب نہیں ہوں تشہیر سوا دے
ہوتی رہے آمد لفظوں کے سہارے — فرزند کی یا رب توقیر بڑھا دے

سید فرزند علی زیدی

اللہ کی پناہ اس علم سے جو نفع نہ دے

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ یقول: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: اللّٰھم انی اعوذ بک من الاربع من علم لا ینفع، ومن قلب لا یخشع، ومن نفس لا تشبع، ومن دعاء لا یسمع ۔
''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا فرماتے تھے:''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْاَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ، وَمِنْ دُعَآءٍ لَّا یُسْمَعُ'' (اے اللہ! میں چار چیزوں سے تیری پناہ لیتا ہوں، اس علم سے جو نفع نہ دے اور اس دل سے جس میں (تیری) خشیت نہ ہو، اور اس نفس سے جو سیر نہ ہو اور اس دعا سے جو قبول نہ ہو)۔''
امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی اس کی تائید

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں اور شواہد بھی ہیں۔

أخرجہ ابو داؤد فی السنن، کتاب الصلاۃ، باب فی الاستعاذۃ، ۲/۹۲، الرقم: ۱۵۴۸، والنسائی فی السنن، کتاب الاستعاذۃ، باب الاستعاذۃ من نفس لا تشبع، ۸/۲۶۳، الرقم: ۵۴۶۷، وأیضاً فی باب الاستعاذۃ من دعاء لا یسمع، ۸/۲۸۴، الرقم: ۵۵۳۶۔ ۵۵۳۷۔ وأیضاً فی السنن الکبری، ۴/۴۴۵، الرقم: ۷۸۶۹۔ ۷۸۷۰۔

ہے رب کو بقا اور سب کو فنا — سبحان اللہ، سبحان اللہ
کرتے ہیں دو عالم اس کی ثنا — سبحان اللہ، سبحان اللہ
مالک ہے وہی خالق ہے وہی — رحمٰن وہی رزاق ہے وہی
ہر ایک کا ہے وہ عقدہ کشا — سبحان اللہ، سبحان اللہ
مقصودِ رسل مطلوب امم — مسجود عرب، معبود عجم
روشن ہیں اسی سے ہر دوسرا — سبحان اللہ، سبحان اللہ
نبیوں کی ولا، ولیوں کی صدا — حوروں کی ادا غلماں کی دعا
از تحت ثریٰ تا عرش علیٰ — سبحان اللہ سبحان اللہ
وہ نور زمن وہ حسن چمن — ہر بزم کا وہ موضوع سخن
ہر رنگ میں ہے وہ جلوہ نما — سبحان اللہ سبحان اللہ
یہ شام وسحر وہ شمس وقمر — ہر سنگ وشجر ہر برگ وثمر
ہر چیز ہے محو ذکر خدا — سبحان اللہ سبحان اللہ
عظمت اس کی ہو کیسے بیاں — عاجز ہے قلم قاصر ہے زباں
نقویؔ ہے سراپا جرم وخطا — سبحان اللہ سبحان اللہ

(سید محمد امین علی نقوی)

اسے بخش دیا گیا

عن حنظلة بن علي ان محجن بن الادرع رضي الله عنه حدثه قال: دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم المسجد فاذا هو برجل قد قضى صلاته وهو يتشهد وهو يقول: اللّٰهم، انى اسألك يا الله الاحد الصمد الذى لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد ان تغفرلى ذنوبى انك انت الغفور الرحيم قال: فقال: قد غفرله قدغفرله ثلاثا .

وقال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين، وقال المزى: رواه ابو داؤد عن ابى معمرفو القناه فيه بعلو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

''حضرت حنظلہ بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت محجن بن الادرع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) مسجد میں داخل ہوئے تو ایک آدمی اپنی نماز پوری کر کے تشہد پڑھتے ہوئے کہہ رہا تھا: ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ یَا اَللّٰہُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ اَنْ تَغْفِرَلِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ'' (اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اے اللہ! تو اکیلا ہے، بے نیاز ہے، نہ (تو نے) کسی کو پیدا کیا اور نہ (تو) کسی سے پیدا ہوا ہے اور تیری برابری کرنے والا کوئی ایک بھی نہیں (تجھ سے التجاء ہے) کہ تو میرے گناہوں کو بخش دے، بے شک تو بخش دینے والا مہربان ہے۔) راوی کا بیان ہے کہ (اس شخص کی یہ دعا سن کر) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا: اسے بخش دیا گیا، اسے بخش دیا گیا، اسے بخش دیا گیا۔''

امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔ امام مزی نے فرمایا: اسے امام ابوداود نے امام ابو معمر سے روایت کیا ہے جن کے علوم رتبت پر ہمیں ان سے موافقت ہے۔

(أخرجه أبوداود في السنن، کتاب الصلاة، باب مایقول بعد التشهد، ۱/۲۵۹، الرقم: ۹۸۵، والنسائي في السنن، کتاب السهو، باب الدعاء بعد الذکر، ۳/۵۲، الرقم: ۱۳۰۱، وأيضاً في السنن الکبری، ۱/۳۸۶، الرقم: ۱۲۲۴)

زمیں بھی تیری ہے اور آسماں بھی تیرا ہے
یہ فصلِ گل بھی تری، گلستاں بھی تیرا ہے
عدم وجود یقیں اور گمان بھی تیرا ہے
فضائے ارض وسما، لامکاں بھی تیرا ہے
یہ چاندنی کی فضائیں یہ جگنوؤں کی چمک
اندھیری رات میں روشن سماں بھی تیرا ہے
مفر کہیں بھی نہیں ہے وجود سے تیرے
تیرا وجود یہاں بھی وہاں بھی تیرا ہے
کہیں یقین کی صورت کہیں گماں کی طرح
امید وبیم کا سارا جہاں بھی تیرا ہے
کہیں شمیم کے جھونکے کہیں پہ صرصر ہے
بھری بہار بھی دورِ خزاں بھی تیرا ہے
زبان سے ہوتا ہے صدیق کی ادا، لیکن
خیال تیرا ہے حرفِ بیاں بھی تیرا ہے

صدیق فتح پوری

جو مانگا وہ ضرور عطا ہوگا

عن انس رضی اللہ عنہ انه کان مع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم جالسا ورجل یصلی ثم دعا: اللّٰھم، انی اسالك بان لك الحمد لا اله الا انت المنان بدیع السماوات والارض یا ذا الجلال والاکرام یا حی یا قیوم. فقال النبی صلی اللہ علیه وسلم: لقد دعا اللہ باسمه العظیم الذی اذا دعی به اجاب واذا سئل به اعطی. و قال الحاکم: هذا حدیث صحیح علی شرط مسلم.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور ایک آدمی نماز پڑھ رہا تھا، پھر اس آدمی نے دعا کی: ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ'' (اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کیونکہ تمام تعریف تیرے لئے ہی ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو ہی بہت زیادہ احسان فرمانے والا ہے۔ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے۔ اے بزرگی اور بخشش والے! اے ہمیشہ زندہ! اے ہمیشہ قائم رہنے والے! (میری دعا قبول فرما)۔'' تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کی دعا سن کر) فرمایا: اس شخص نے اللہ تعالیٰ کے (اس) اسم اعظم کے واسطہ سے دعا کی ہے جس کے ساتھ دعا کی جائے تو (لازمی) قبول ہو اور جس کے واسطہ سے مانگا جائے تو وہ ضرور عطا فرماتا ہے۔'' امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

(أخرجه أبو داود في السنن، کتاب الصلاة، باب الدعاء، ۲/۷۹، الرقم: ۱۴۹۵، والترمذي في السنن، کتاب الدعوات، باب خلق الله مائة رحمة، ۵/۵۵۰، الرقم: ۳۵۴۴، والنسائي في السنن، کتاب السهو، باب الدعاء بعد الذکر، ۳/۵۲، الرقم: ۱۳۰۰-۱۳۰۱، وأيضا في النعوت وفي الأسماء والصفات، ۱/۲۸۸، الرقم: ۱۴۳)

یہاں بھی تو وہاں بھی تو زمیں تیری فلک تیرا
کہیں ہم نے پتا پایا نہ ہرگز آج تک تیرا
صفات و ذات میں یکتا ہے تو اے قادرِ مطلق
نہ کوئی تیرا ثانی ہے نہ کوئی مشترک تیرا
کسی کو کیا خبر کیوں خیر و شر پیدا کیا تو نے
کہ جو کچھ ہے خدائی میں وہ ہے لاریب وشک تیرا
تیرے فیضِ کرم سے نار و نور آپس میں یک دل ہیں
ثنا گر یک زباں ہر ایک ہے جن وملک تیرا
زبانِ خلق پہ ہر دم جو نام ہے تیرا
مقام ہو سے بھی آگے مقام ہے تیرا
تو ہی ہے واقف رازِ جلی ورازِ خفی
کلامِ حق ہی کا مطلب کلام ہے تیرا

مکمل خیر کا سوال

عن عائشة رضي الله عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم علمها هذا الدعاء: اللّٰهم انى اسالك من الخير كله عاجله واجله ما علمت منه وما لم اعلم واعوذبك من الشر كله عاجله واجله ما علمت منه وما لم اعلم. اللّٰهم انى اسالك من خير ما سالك عبدك ونبيك واعوذ بك من شر ما عاذبه عبدك ونبيك. اللّٰهم انى اسالك الجنة وما قرب اليها من قول اوعمل واعوذ بك من النار وما قرب اليها من قول اوعمل واسالك ان تجعل كل قضاء قضيته لي خيرا. وقال الحاكم: هذا حديث صحيح الاسناد.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ دعا تعلیم فرمائی تھی: ''اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ مِنَ الْخَیْرِ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا سَاَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِیُّكَ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّمَا عَاذَ بِهٖ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ . اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْعَمَلٍ وَّاَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْعَمَلٍ وَّاَسْأَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ قَضَيْتَهٗ لِيْ خَيْرًا" (اے اللہ! میں تجھ سے تمام خیر مانگتی ہوں۔ دنیا کی بھی اور آخرت کی بھی جو مجھے معلوم ہے اور جس کا مجھے علم نہیں۔ میں دنیا اور آخرت کے ہر شر سے تیری پناہ مانگتی ہوں جس کا مجھے علم ہے اور جس کا مجھے علم نہیں اس سے بھی۔ اے اللہ! میں تجھ سے وہ بھلائی مانگتی ہوں جو تجھ سے تیرے بندے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگی اور میں تیری پناہ مانگتی ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے جنت مانگتی ہوں اور اس کے قریب کرنے والے اعمال واقوال بھی اور میں تیری پناہ مانگتی ہوں دوزخ سے اور ہر اس قول وعمل سے جو دوزخ کے قریب کرے اور میں تجھ سے یہ سوال کرتی ہوں کہ تو نے میری بابت جو فیصلہ فرمایا ہے اسے خیر بنادے)۔"

(أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الدعاء، باب الجوامع من الدعاء، ۲/۱۲۶۴، الرقم: ۳۸۴۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۶/۱۳۳، ۱۴۶، الرقم: ۲۵۰۶۳، ۲۵۱۸۰، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۴۱، الرقم: ۲۹۳۴۵، وابن حبان في الصحيح، ۳/۱۵۰، الرقم: ۸۶۹، وأبو يعلى في المسند، ۷/۴۴۶، الرقم: ۴۴۷۳، والطيالسي في المسند، ۱/۲۱۹، الرقم: ۱۵۶۹، والبخاري في الأدب المفرد/۲۲۲، الرقم: ۶۳۹، والحاكم في المستدرك، ۱/۷۰۲، الرقم: ۱۹۱۴)

رسولِ پاک کا جب لب پہ نام ہوتا ہے
نفس نفس بخدا اِک پیام ہوتا ہے

وہ سب کا ذوقِ حضوری وہ شوق کا عالم
عجیب منظرِ باب السلام ہوتا ہے

ہر اک زباں پہ بس لا الٰہ الا اللہ
حضور سرورِ عالم کا نام ہوتا ہے

زہے سُرور خوشا لذتِ رکوع وسجود
جب اپنے سامنے بیت الحرام ہوتا ہے

وہ اس کی قرأتِ دلکش میں کیفِ وجدانی
جو وقتِ صبح حرم میں امام ہوتا ہے

ہجومِ عام رہے کیوں نہ چاہِ زم زم پر
یہیں پہ سیرِ اک تشنہ کام ہوتا ہے

حضور روشوق کی منزل عجیب منزل ہے
ہر اہلِ دل کا الگ اِک مقام ہوتا ہے

حمید صدیقی لکھنوی

بازار کے خسارے سے کیسے بچا جائے؟

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بازار میں داخل ہوتے تو یوں کہتے: بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ وَ خَيْرَ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّمَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُصِيْبَ فِيْهَا صَفْقَةً خَاسِرَةً

اللہ کے نام سے، یا اللہ میں تجھ سے اس بازار کی خیر اور جو اس میں ہے اس کی بھلائی مانگتا ہوں اور اس بازار کے شر اور جو اس میں ہے اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ اس سے کہ گھاٹے کا سودا کروں (رواہ البیہقی فی الدعوات الکبیر۔ مشکوٰۃ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام منبر پہ قیام فرما ہو کر روئے پھر فرمایا اللہ تعالیٰ سے معافی اور امن مانگو کیونکہ کسی کو ایمان کے بعد امن سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ملی۔

(اخرجہ الترمذی فی السنن ۵/۵۲۱، حدیث رقم: ۳۵۵۸، ابن ماجہ ۲/۱۲۶۵، حدیث رقم: ۳۸۴۹، مسند احمد ۱/۳۔ مشکوٰۃ)

☆ عن عائشة رضی الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يستحب الجوامع من الدعاء ويدع ما سوى ذالك .

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دعا میں جامع کلمات کو پسند فرماتے اور جو ایسے نہ ہوتے انہیں چھوڑ دیتے۔''

(أخرجہ أبو داود فی السنن، کتاب الصلاۃ، باب الدعاء، ۲/۷۷۔ الرقم: ۱۴۸۲، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۶/۱۸۹، الرقم: ۲۵۵۹۶، وابن أبی شیبۃ فی المصنف، ۶/۲۱، الرقم: ۲۹۱۶۵)

محمد مصطفیٰ کے در کا تو گدا بن جا
ملیں گے دو جہاں تجھ کو طلب کی انتہا بن جا
کرم پہ پھر کرم ہو گا عطاؤں پہ عطا ہو گی
درِ محبوب پہ جا کر تو صرف التجا بن جا

ذکر و شکر اور حسنِ عبادت پہ استعانت کی دعا

عن أبی هريرة رضی الله عنه عن النبی صلى الله عليه وسلم قال: اتحبون ان تجتهدوا فی الدعاء؟ قولوا: اللّٰهم ، اعنا على شكرك وذكرك وحسن عبادتك .

(وقال الحاكم: هذا حديث صحيح الاسناد، وقال الهيثمی: ورجاله رجال الصحيح غير موسى بن طارق وهو ثقة)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم پسند کرتے ہو کہ تم دعا میں خوب کوشش کرو؟ تو یوں کہو: ''اَللّٰهُمَّ اَعِنَّا عَلٰى شُكْرِكَ وَذِكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ'' (اے اللہ! تیرا شکر ادا کرنے، تیرا ذکر کرنے اور احسن طریقے سے تیری عبادت کرنے کی ہمیں مدد و توفیق عطا فرما)۔''

امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور امام ہیثمی نے فرمایا: اور اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں سوائے موسیٰ بن طارق کے اور وہ ثقہ ہیں۔

(أخرجہ أحمد بن حنبل فی المسند، ۲/۲۹۹، الرقم: ۷۹۶۹، والحاکم فی المستدرک، ۱/۶۷۷، الرقم: ۱۸۳۸، وأبو نعیم فی حلیۃ الأولیاء، ۹/۲۲۳، وابن سرایانی سلاح المؤمن فی الدعاء، ۱/۵۰۷، الرقم: ۹۶۹، والہیثمی فی مجمع الزوائد، ۱۰/۱۷۲، والسیوطی فی الدر المنثور، ۱/۳۶۸، وابن القیم فی الوابل الصیب/۲۳۲)

اس حدیث کو یاد کر لو

عن سعيد بن جبير قال: كان ابن عباس رضی الله عنهما يقول: احفظوا هذا الحديث وكان يرفعه الى النبی صلى الله عليه وسلم وكان يدعو به بين الركنين: رب، قنعنی بما رزقتنی وبارك

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لی فیه واخلف علی کل غائبة لی بخیر ۔ (وقال الحاکم هذا حدیث صحیح الاسناد)

''حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: اس حدیث کو یاد کرلو، اور وہ اسے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوعاً روایت کرتے تھے، اور وہ ان الفاظ کے ذریعے دو رکنوں کے درمیان دعا مانگا کرتے تھے: ''رَبِّ، قَنِّعْنِی بِمَا رَزَقْتَنِی وَبَارِكْ لِی فِیهِ وَاخْلُفْ عَلٰی كُلِّ غَائِبَةٍ لِی بِخَیْرٍ'' (اے میرے رب! تو نے جو رزق مجھے عطا کیا ہے اس پر مجھے قانع رکھ اور اس میں برکت عطا فرما اور ہر جگہ میری غیر موجودگی میں تو میرا محافظ بن جا)۔''

(أخرجه ابن خزیمة فی الصحیح، باب الدعاء بین الرکنین أن یرزق اللہ الداعی القناعة بما رزق و یبارک له فیه، ۴/ ۲۱۷، الرقم: ۲۷۲۸، وابن أبی شیبة فی المصنف، ۳/ ۴۴۶، الرقم: ۱۵۸۱۵، وأیضاً، ۶/ ۸۲، الرقم: ۲۹۶۳۳، والبخاری فی الأدب المفرد/ ۲۳۷، الرقم: ۶۸۱، والحاکم فی المستدرک، ۱/ ۶۲۶، ۶۹۰، الرقم: ۱۶۷۴، ۱۸۷۸)

اے خدا شان تیری عالی ہے
دونوں عالم کا تو ہی والی ہے
یہ کرشمہ ہے تیری قدرت کا
مہکی مہکی جو ڈالی ڈالی ہے
دونوں عالم کا تو ہی ہے داتا
تیرے در کا ہر اک سوالی ہے
ہر زبان پر ہے تذکرہ تیرا
تو ہی آقا ہے تو ہی والی ہے
تیرا جلوہ ہے ذرے ذرے پر
ذات تیری ہی بے مثالی ہے
کیا سے کیا ہوگیا وہ دنیا میں
تو نے جس پر نگاہ ڈالی ہے
کوئی تجھ سا نہیں دو عالم میں
شان تیری بڑی نرالی ہے

آگ سے نجات کا سوال

عن ابن مسعود رضی اللہ عنه قال: کان من دعاء رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم: اللّٰهم، انا نسالك موجبات رحمتك وعزائم مغفرتك والسلامة من کل اثم والغنیمة من کل بر والفوز بالجنة والنجاة بعونك من النار ۔(رواه الحاکم وابن سرایا ۔ وقالا: هذا حدیث صحیح علی شرط مسلم)

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں میں سے یہ دعا بھی تھی: ''اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَّالْغَنِیْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ بِعَوْنِكَ مِنَ النَّارِ'' (اے اللہ! ہم تجھ سے تیری رحمت کے ذرائع اور تیری بخشش اور ہر گناہ سے سلامتی کا سوال کرتے ہیں اور ہر نیکی کی غنیمت اور جنت میں کامیابی اور تیری مدد و نصرت سے آگ سے نجات کا سوال کرتے ہیں۔)''

اس حدیث کو امام حاکم اور ابن سرایا نے روایت کیا اور دونوں نے فرمایا: یہ حدیث مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(أخرجه الحاکم فی المستدرک، کتاب الدعاء والتکبیر والتهلیل والتسبیح والذکر، ۱/۷۰۶، الرقم: ۱۹۲۵، وابن سرایا فی سلاح المؤمن فی الدعاء، ۱/۵۰۶، الرقم: ۹۶۸، والنووی فی ریاض الصالحین/۳۴۴، الرقم: ۳۴۴)

حمد وثنائے کبریا میری زبان سے
اُس کو پسند ہے دُعا میری زبان سے
اُس کو پکارتا رہوں ہر لمحہ ہر گھڑی
جاری رہے یہ سلسلہ اپنی زبان سے
محسوس وہ ہوا مجھے اپنے قریب تر
نکلا ہے جب بھی یا خدا میری زبان سے
تشریف لائیں جب مرے سرکار قبر میں
یا رب درود ہو ادا میری زبان سے
اظہارِ عجز کی مجھے توفیق دی گئی
نکلا جبھی تو شکریہ میری زبان سے
قرآن میں دعائیں جو تعلیم کی گئیں
بس وہ دعائیں ہوں ادا میری زبان سے

اپنی دعامیں یوں کہا کرو......

عن بريدة الاسلمي رضي الله عنه قال: قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم قل: اللّٰهم انى ضعيف فقوفي رضاك ضعفي وخذلي الخير بنا صيتي واجعل الاسلام منتهى رضائي، اللّٰهم انى ضعيف، فقوني واني ذليل فاعزني واني فقير فارزقني . وقال الحاكم: هذا حديث صحيح الاسناد .

''حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: (اپنی دعامیں یوں کہو:''اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ضَعِیْفٌ فَقَوِّ فِیْ رِضَاكَ ضَعْفِیْ وَخُذْلِیَ الْخَیْرَ بِنَا صِیَتِیْ وَاجْعَلِ الْاِسْلَامَ مُنْتَهٰی رِضَآئِیْ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ضَعِیْفٌ فَقَوِّنِیْ وَاِنِّیْ ذَلِیْلٌ فَاَعِزَّنِیْ وَاِنِّیْ فَقِیْرٌ فَارْزُقْنِیْ'' (اے اللہ! میں کمزور ہوں تو میری کمزوری کو اپنی رضا میں طاقتور کر دے، اور مجھے پیشانی سے پکڑ کر خیر تک پہنچا (یعنی میرے مقدر میں ہی خیر لکھ دے) اور اسلام کو میری رضا کی انتہا بنا دے۔ اے اللہ! بے شک میں کمزور ہوں تو مجھے طاقتور بنا دے اور میں ذلیل ورسوا ہوں تو مجھے عزت دار بنا دے اور میں فقیر ہوں مجھے رزق عطا فرما دے)۔''

(أخرجه الحاکم فی المستدرک، کتاب الدعاء، والتکبیر والتهلیل والتسبیح والذکر، ۱/۷۰۸، الرقم: ۱۹۳۱، وابن أبی شیبة فی المصنف، ۶/۴۵، الرقم: ۲۹۳۵۳، وعبدالرزاق فی المصنف، ۱۰/۴۴۴، الرقم: ۱۹۶۵۱، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۶/۳۴۶، الرقم: ۶۵۸۵)

اللہ تجھ کو واسطہ ذات وصفات کا
صدقہ رسول تاجور کائنات کا
رکھ یا حمید مائلِ حمد وثناء ہمیں
کر ذوقِ نعت رحمتِ عالم عطا ہمیں
یـــا مــحـــصـــی حصارِ حریفاں شکست کر
ہم کو اُبھار حوصلے اعداء کے پست کر
یا مبدئ قلوب میں پیدا وہ جوش کر
بندے ترے مٹا سکیں دنیا سے شور وشر
کر پھر سے عیش وامن کی تخلیق یا معید
ہر رات شب برأت ہو ہر دن ہو روز عید

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دے یا محی روحِ مسلماں میں تازگی   آجائے جس سے دین میں ایمان میں تازگی
یا حی نیم جاں ہیں مسلماں حیات دے   جو رو جفائے اہل جفا سے نجات دے
قیوم تیری ذات ہے اے خالق انام
قائم نبی کا دین رہے تاحد قیام

(مولانا ضیاء دہلوی)

تمام موذی امراض سے خدا کی پناہ

عن انس بن مالك رضى الله عنه قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول فى دعائه: اللّٰهم انى اعوذ بك من العجز والكسل والجبن والبخل والهرم والقسوه والغفلة والعيلة والذلة والمسكنة واعوذ بك من الفقر والكفر والفسوق والشقاق والنفاق والسمعة والرياء واعوذ بك من الصمم والبكم والجنون والجذام والبرص وسيىء الاسقام.

(رواه الحاكم والطبرانى، وقال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين، وقال الهيثمى: رجاله رجال الصحيح، وقال المقدسى: اسناده صحيح)

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا میں فرمایا کرتے تھے: ''اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَالْقَسْوَةِ وَالْغَفْلَةِ وَالْعَيْلَةِ وَالذِّلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْكُفْرِ وَالْفُسُوْقِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَالسُّمْعَةِ وَالرِّيَآءِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الصَّمَمِ وَالْبَكَمِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَالْبَرَصِ وَسَيِّءِ الْاَسْقَامِ'' (اے اللہ! میں عاجزی، سستی، بزدلی، کنجوسی، بڑھاپے، سخت دلی، غفلت، محتاجی، ذلت اور رسوائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں، (یا اللہ!) میں فقر، کفر، فسق، بدبختی، نفاق، شہرت اور ریاکاری سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور بہرے پن، گونگے پن، جنون، کوڑھی، برص (اور جملہ) موذی بیماریوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔)''

اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں اور امام مقدسی نے فرمایا: اس کی سند صحیح ہے۔

(أخرجه الحاكم فى المستدرك، كتاب الدعاء والتكبير والتهليل والتسبيح والذكر، ۱/ ۷۱۲، الرقم: ۱۹۴۴، والطبرانى فى المعجم الصغير، ۱/ ۱۹۸، الرقم: ۳۱۶، وأيضا فى الدعاء، ۱/ ۴۰۰، الرقم: ۱۳۴۳)

تو نے سارا جہاں سجایا ہے   جو بھی مانگا ہے تجھ سے پایا ہے
رنگ جتنے بھی یہ دھنک میں ہیں   ان میں تیرا ہی رنگ آیا ہے
مہر و ماہ و نجوم روشن ہیں   نور تجھ سے ہی سب نے پایا ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

غنچہ و گل پہ یہ ہوا محسوس
جیسے خود تو ہی مسکرایا ہے

سارے موسم تجھی سے ہیں منسوب
دھوپ تیری ہے، تیرا سایہ ہے

نام تیرا لکھا جو کاغذ پر
کیف کیا کیا قلم نے پایا ہے

حمد لکھ کر تیری تبسم نے
کیا چراغِ یقیں جلایا ہے

ریحانہ تبسم فاضلی

جس کے غم زیادہ ہو جائیں

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے رنج و غم زیادہ ہو جائیں وہ یہ پڑھے۔

اللّٰھم انی عبدك و ابن عبدك و ابن امتك و فی قبضك ناصیتی بیدك ماض فی حکمك عدل فی قضائك اسئلك بكل اسم هو لك سمیت به نفسك او انزلته فی كتابك او علمته احدا من خلقك او الهمت عبادك استاثرت به فی مكنون الغیب عندك ان تجعل القرآن ربیع قلبی و جلاء همی وغمی ۔

اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندے کا اور تیری بندی کا بچہ ہوں اور میری پیشانی تیرے قبضے میں ہے مجھ میں تیرا حکم جاری ہے۔ میرے بارے میں تیرا فیصلہ عین انصاف ہے۔ میں تجھ سے تیرے ہر اس نام کی برکت سے جو تو نے اپنا نام رکھا یا جو نام اپنی کتاب میں اتارا یا جو نام اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا یا اپنے بندوں کو الہام فرمایا یا اپنے پاس پردۂ غیب میں پوشیدہ رکھا یہ مانگتا ہوں کہ تو قرآن کو میرے دل کی بہار بنادے اور میرے رنج و غم کو دور کرنے والا بنادے۔

(فرمایا) یہ کلمات کوئی بندہ نہیں کہتا مگر اللہ تعالیٰ اس کا غم دور کر دیتا ہے اور اس کے عوض کشادگی عطا فرما دیتا ہے۔

(رواہ رزین مشکوٰۃ)

یعنی رنج و غم کا مارا ہوا یہ دعا پڑھے اور رنج و غم سے مراد دنیاوی رنج و غم ہیں جن کے دور کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ آخرت کا غم تو نعمت خداوندی ہے اس کو دور کرنے کی کوشش نہ کی جائے بلکہ اس کے بقا کی دعا مانگے، عشق خدا و رسول کا رنج و غم تو مقصد حیات ہے۔

تیرا غم رہے سلامت میرے دل کو کیا کمی ہے
یہی میری بندگی ہے یہی میری زندگی ہے

تیرا درد میرا درماں تیرا غم میری خوشی ہے
مجھے درد دینے والے تیری بندہ پروری ہے

اے عبداللہ! مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا

عن علی رضی اللہ عنه قال: كنت مع النبی صلی اللہ علیه وسلم ومعه ابوبكر رضی اللہ عنه ومن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

شاء الله من اصحابه فمررنا بعبد الله بن مسعود وهو يصلي فقال النبي صلى الله عليه وسلم : من هذا؟ فقيل: عبد الله بن مسعود فقال: ان عبدالله يقرأ القرآن غضا كما انزل فاثني عبد الله على ربه وحمده فاحسن في حمده على ربه ثم سأله فاجمل المسألة وساله كاحسن مسألة سألها عبد ربه ثم قال: اللّٰهم، اني اسألك ايمانا لا يرتد ونعيما لا ينفد ومرافقة محمد صلى الله عليه وسلم في اعلى عليين في جنانك جنان الخلد . قال: وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: سل تعط سل تعط مرتين فانطلقت لا بشره فوجدت ابا بكر قد سبقني وكان سباقا بالخير .(رواه ابو يوسف والحاکم واللفظ له . وقال الحاکم: هذا حديث صحيح الاسناد)

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں، حضرت ابوبکر صدیق اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، جنہیں اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ آپ کے ساتھ ہوں۔ ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے اور وہ نماز ادا کر رہے تھے، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک عبداللہ بڑی ملائمت کے ساتھ قرآن کی تلاوت کرتا ہے جیسے کہ وہ نازل ہوا ہے۔ پس حضرت عبداللہ نے اپنے رب کی ثنا بیان کی اور اس کی حمد بیان کی اور نہایت بہترین طریقے سے حمد بیان کی۔ پھر اپنے رب سے سوال کیا اور نہایت اختصار سے سوال کیا اور رب تعالیٰ سے اتنے خوبصورت انداز سے سوال کیا جتنے خوبصورت انداز میں کوئی بندہ سوال کر سکتا ہے پھر کہا: ''اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ اِيْمَانًا لَّا يَرْتَدُّ وَ نَعِيْمًا لَّا يَنْفَدُ وَمُرَافَقَةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اَعْلٰی عِلِّيِّيْنَ فِیْ جِنَانِكَ جِنَانِ الْخُلْدِ'' (اے اللہ! میں تجھ سے ایسا ایمان جو کبھی تبدیل نہ ہو، ایسی نعمت جو کبھی ختم نہ ہو اور اعلیٰ علیین میں، جو کہ ہمیشہ قائم رہنے والی تیری جنت ہے، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت کا سوال کرتا ہوں۔) حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (ان کی دعا سن کر) فرماتے جا رہے تھے: (اے عبداللہ!) مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا۔ (اور) مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا۔ یہ دو مرتبہ فرمایا اور بیان کیا کہ میں انہیں یہ خوشخبری سنانے کے لئے نکلا تو میں نے دیکھا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مجھ پر سبقت لے جا چکے تھے (یعنی انہیں پہلے ہی یہ خبر سنا چکے تھے) اور وہ نیکی میں بہت زیادہ سبقت لے جانے والے تھے۔''

(أخرجه أبو يوسف في كتاب الآثار، باب السهو، ۱/۴۳، الرقم: ۲۱۹، والحاكم في المستدرك، كتاب ذكر مناقب عبد الله بن مسعود رضي الله عنه، ۳/۳۵۸، الرقم: ۵۳۸۶، وابن عبد البر في الاستيعاب، ۳/۹۹۰، ومحب الدين الطبري في الرياض النضرة، ۱/۳۵۵، الرقم: ۸۳)

پیٹ غریبوں کے خالی ہیں ہم دونوں ہاتھوں سے — اپنی تجوریاں بھر رہے ہیں اللہ دیکھ رہا ہے
کس کے خون کی چادر اوڑھی کس کی کھال اتاری — ظالم یا چارہ گر رہے ہیں اللہ دیکھ رہا ہے
زخموں سے ہم کو ہے کتنی والہانہ دلچسپی — لگا رہے ہیں کہ بھر رہے ہیں اللہ دیکھ رہا ہے
محمد مصطفیٰ کے نقشِ قدم پہ چلنے والے — کن رستوں سے گزر رہے ہیں اللہ دیکھ رہا ہے

https://ataunnabi.blogspot.com/
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ کا ہے خوف مظفر کتنا ہم بندوں کو بندوں سے کتنا ڈر رہے ہیں اللہ دیکھ رہا ہے

مظفر وارثی

اچھی آزمائش کا سوال

عن ابی عبیدة قال: کان عبدالله رضی الله عنه اذا اجتهد فی الدعاء قال: اللّٰهم انی اسألك من فضلك الذی افضلت علی وبلائك الحسن الذی ابتلیتنی ونعمائك التی انعمت علی ان تدخلنی الجنة، اللّٰهم ادخلنی الجنة برحمتك ومغفرتك وفضلك. رواه ابن ابی شیبة والطبرانی والدیلمی، وقال الهیثمی: ورجاله رجال الصحیح.

''حضرت ابوعبیدہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جب خوب گڑگڑا کر دعا کرتے تو فرماتے: ''اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الَّذِیْ اَفْضَلْتَ عَلَیَّ وَ بَلَائِكَ الْحَسَنَ الَّذِیْ ابْتَلَیْتَنِیْ وَنَعْمَائِكَ الَّتِیْ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ اَنْ تُدْخِلَنِیَ الْجَنَّةَ، اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْنِیَ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ وَمَغْفِرَتِكَ وَفَضْلِكَ'' (اے اللہ! میں تجھ سے تیرے اس فضل کا سوال کرتا ہوں جو تو نے مجھ پر کیا اور تیری اس اچھی آزمائش کا جس میں تو نے مجھے مبتلا کیا، اور تیری اس نعمت کا جو تو نے مجھ پر کی کہ تو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ اے اللہ! مجھے اپنی رحمت، مغفرت اور فضل کے واسطے جنت میں داخل فرما)۔''

أخرجه ابن أبی شیبة فی المصنف، کتاب ما جاء عن عبدالله بن مسعود رضی الله عنه، ۶/۶۸، الرقم: ۲۹۵۲۹، والطبرانی فی المعجم الکبیر، ۹/۱۸۶، الرقم: ۸۹۱۷، والدیلمی فی مسند الفردوس، ۱/۴۵۵، الرقم: ۱۸۴۹، والهیثمی فی مجمع الزوائد، ۱۰/۱۸۴-۱۸۵۔

کیوں ڈھونڈتے پھرتے ہو عالم میں کیوں اسکی تلاش میں ہوتے ہو گم | وھو معکم وھو معکم وھو معکم وھو معکم
کوئی ہم سے جو اس کا پتہ پوچھے بتلائیں گے ہم یہ پردہ سے | فی انفسکم فی انفسکم فی انفسکم فی انفسکم
وہ تو پاس تھے پر دیکھا ہی نہیں لو چپکے سے ہم کو سنا بھی چلے | انا اقربکم انا اقربکم انا اقربکم انا اقربکم
جب من کان اللہ ہوئے پھر کان اللہ لہ ٹھہرے | لا ریب لکم لاریب لکم لاریب لکم لاریب لکم
یہی کہتا ہے اشرفی مسکیں نہیں خالی ہے اس سے کوئی کہیں | احد منکم احد منکم احد منکم احد منکم

(اعلیٰ حضرت شاہ علی حسین اشرفی میاں)

مجلس کا آخری کلام یہ ہونا چاہئے

عن علی رضی الله عنه قال: من احب ان یکتال بالمکیال الاوفی من الاجر یوم القیامة فلیکن آخر کلامه فی مجلسه: سبحان ربك رب العزة عما یصفون ○ وسلام علی المرسلین ○ والحمد لله رب العالمین ○ (الصافات، ۳۷: ۱۸۱)

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ اس کا نامۂ اعمال روزِ قیامت اجر کے پورے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پورے پیمانے سے ماپا جائے تو اس کا اپنی مجلس میں آخری کلام یہ ہونا چاہیے: ''سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ٥ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ٥ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ٥ '' (آپ کا رب، جو عزت کا مالک ہے ان (باتوں) سے پاک ہے جو وہ بیان کرتے ہیں ٥ اور (تمام) رسولوں پر سلام ہو ٥ اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے ٥)۔''

(ذکرہ ابن کثیر فی تفسیر القرآن العظیم، ۴/۲۶، والزیلعی فی تخریج الأحادیث والآثار، ۳/۱۸۲، الرقم: ۱۰۹۵، والسناوی فی الفتح السماوی، ۳/۹۵۷، الرقم: ۸۴۵)

پروردگار تو ہے، تو مہرباں خدا ہے
دل میں تری محبت، لب پر تری ثنا ہے
کلیوں میں تیری رنگت، پھولوں میں تیری خوشبو
کرنوں میں نور تیرا، تاروں میں تو بسا ہے
رحمٰن تو ہے یا رب! تو ہے رحیم یا رب!
تیرا کرم ہے ہم پر، ہم پر تیری عطا ہے
تو بے نظیر بھی ہے، تو دستگیر بھی ہے
ہر دل کا ہے سہارا، ہر دل کا آسرا ہے
تیرے حضور جھک کر، ہم تجھ سے مانگتے ہیں
ہم کو دکھا خدایا، سیدھا جو راستہ ہے

خلیق قریشی

پاک ہے وہ ذات

پاک ہے وہ اللہ تعالیٰ جس نے ہمیں اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زبان سے یہ مبارک دعائیں اور پاکیزہ اذکار عطا فرمائے جن کو پڑھ کر ہم اللہ کی بنائی ہوئی جنت کے حقدار ہو سکتے ہیں اور اس کی بھڑکائی ہوئی دوزخ سے چھٹکارا پا سکتے ہیں۔

تمام خوبیاں اللہ عزوجل اللہ عزوجل کے لئے ہیں جس نے اطاعت گزار بندوں سے جنت کی نعمتوں کا وعدہ فرمایا اور منکرین کو عذابِ جہنم کی وعید سنائی اور جس نے اس کی مضبوط بادشاہت کا انکار کیا اس پر اپنا غضب فرمایا، نافرمانوں کی پردہ پوشی فرمائی، اپنے گناہوں کا عذر پیش کرنے والوں کا عذر قبول فرمایا، جس نے اس کی بارگاہ میں آنسو بہائے اس کی مغفرت فرما دی، جو اس کی رضا کے لئے شکستہ دل ہوا رب عزوجل نے اسے درست کر دیا، جو کامیاب ہوا اسی کی مدد سے ہوا، جس نے اس کے عظیم احسانات کو یاد رکھا اس کو اچھا بدلہ عطا فرمایا۔ تمام نوری مخلوق، دائرے میں گھومتا آسمان، بجلی اپنی چمک دمک کے ساتھ، چلتے ہوئے بادل اور ہوا، بہتی نہریں، درختوں کی ٹہنیاں، رنگ برنگی کلیاں، پرندے اپنی غمزدہ آواز میں، باغات اپنے سبزے کے ساتھ، خشک میدان اپنے ٹیلوں کے ساتھ اور سمندر اپنی مچھلیوں کے ساتھ اس کی پاکی بیان کرتے ہیں، ہر ایک اپنی انوکھی زبان میں اس کی پاکی بیان کرتا ہے۔

پاک ہے وہ ذات جو معبودِ عظیم، زندہ اور قائم رکھنے والا ہے، جس نے رزق کی تقسیم، طے شدہ موت اور ہر چیز کے لئے مقررہ وقت کا اندازہ لگایا، جس کی معرفت پانے میں عقل و سمجھ حیران و ششدر ہے، جس نے اپنے نورِ رحمت سے اپنے خاص بندوں کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لئے جنت بنائی جنہیں وہ مہر لگی ہوئی صاف وشفاف پاکیزہ شراب سے سیراب کرے گا اور جہنم کو اپنے شدید غضب سے ان نافرمان بندوں کے لئے پیدا کیا جن کے لئے شقاوت لکھ دی گئی تھی، اس میں انہیں ہلاکت و بربادی، الناک عذاب اور سخت ڈانٹ ڈپٹ ہوگی۔ اس کے سات دروازے ہیں ہر دروازے کے لئے جہنم کا ایک حصہ تقسیم کیا ہوا ہے۔ پاک ہے وہ ذات جو سب کا خدا ہے، ہمیشہ سے عظیم، قوت والا، شان وشوکت اور حسن وجمال والا ہے، اپنی بادشاہی میں یکتا ہے، اور وہ ہمیشہ رہے گا۔ اپنے اطاعت گزار کے لئے جنت بنائی اگرچہ وہ حبشی غلام ہی ہو، اور نافرمان کے لئے جہنم بنائی اگرچہ وہ قریش کا آزاد شخص ہی کیوں نہ ہو اور اس کو مشرکین وکفار کا ٹھکانہ، بدبختوں اور فاسقوں کے رہنے کی جگہ بنا دیا۔

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۔ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۔

لیکن چونکہ اہل ایمان عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے حمد خدا کے ساتھ ساتھ ذکر مصطفیٰ بھی ضروری ہے اس شرط کے ساتھ کہ

پہلے حمد سے زبان پاک کرلو　　تو پھر نام لینا حبیب خدا کا

صلی اللہ علی النبی الامی والہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ وسلام علیك یا رسول اللہ ۔

تو میرے راستے میں پھول اور کلیاں کھلاتا ہے　　تو سبزے کی حسیں چادر مری خاطر بچھاتا ہے
تو صحرا میں مری خاطر اٹھا کر ابر لاتا ہے　　تو میری کشتِ ویراں کو خزاں میں لہلہاتا ہے
تو سورج، چاند، تارے میری خاطر لے کر آتا ہے　　تو میرے واسطے رنگوں بھرے منظر سجاتا ہے
مرے مالک! مجھے تو شعر کی صورت دکھاتا ہے　　سخن کے باب میں مضمون نئے مجھ کو سجھاتا ہے
کسی صورت میں، تیری بات کو جھٹلا نہیں سکتا　　ترے احسان ہیں اتنے کہ میں گنوا نہیں سکتا

جاوید اقبال ستی

اے اللہ! ہماری دعا قبول فرما

☆ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا بِحَقِّ رِزْقِ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

''اے اللہ! ہمیں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے رزق مبارک کے صدقے رزق عطا فرما!''

☆ اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ قُلُوْبَنَا بِحَقِّ قَلْبِ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

''اے اللہ! ہمارے دلوں کو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب اطہر کے صدقے منور فرما!''

☆ اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْ رَحْمَةً فِيْ بُيُوْتِنَا بِحَقِّ بَيْتِ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

''اے ہمارے اللہ تعالیٰ! ہمارے گھروں میں رحمتوں کا نزول فرما حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس گھر کے صدقے!''

☆ ''اَللّٰهُمَّ سَهِّلْ اُمُوْرَنَا بِحَقِّ بَرَكَاتِ اِسْمِ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ''

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

"اے ہمارے اللہ تعالیٰ! ہمارے کاموں میں آسانیاں پیدا فرما حضور پرنور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک کے صدقے!"

☆ اَللّٰھُمَّ نَوِّرْ اَجْسَادَنَا بِحَقِّ جَسَدِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

"اے اللہ! ہمارے جسموں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کے صدقے نوری کر دے!"

☆ اَللّٰھُمَّ نَوِّرْ حَیَاتَنَا بِحَقِّ حَیَاۃِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

"اے اللہ! ہماری زندگیوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مقدسہ کے صدقے منور فرما!"

☆ اَللّٰھُمَّ اَخْرِجِ الشَّیْطٰنَ الْمَرْدُوْدَ مِنْ حَیَاتِنَا بِحَقِّ تِلَاوَۃِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

"اے اللہ تعالیٰ! حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوتِ مبارک کے صدقے ہماری زندگیوں سے شیطان مردود کو نکال دے!"

☆ اَللّٰھُمَّ اسْتَجِبْ لَنَا بِحَقِّ دُعَآءِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

"اے اللہ تعالیٰ! حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے صدقے ہماری دعائیں قبول فرما!"

☆ اَللّٰھُمَّ اَعْطِنَا حُبَّ النَّبِیِّ الْمُصْطَفٰی بِحَقِّ حُبِّ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ .

"اے اللہ تعالیٰ! حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے صدقے ہمیں مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت عطا فرما!"

☆ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا زِیَارَۃَ النَّبِیِّ الْمُصْطَفٰی بِحَقِّ مِعْرَاجِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

"اے اللہ تعالیٰ! ہمیں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج کے صدقے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف فرما!"

☆ اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْنَا بِحَقِّ طَعَامِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

"اے اللہ تعالیٰ! ہمیں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے کے صدقے کھلا!"

☆ اَللّٰھُمَّ طَھِّرْنَا بِحَقِّ طَھَارَۃِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

"اے اللہ تعالیٰ! ہمیں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزگی کے صدقے (گناہوں سے) پاک کر دے۔

☆ اَللّٰھُمَّ ادْفَعْ عَنَّا الشِّقَآءِ بِحَقِّ بَرَکَاتِ مَسْکَنِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

"اے اللہ! حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی رہائش (مدینہ منورہ) کی برکات کے صدقے ہم سے بدبختی دور فرما!"

☆ اَللّٰھُمَّ عَلِّمْنَا بِحَقِّ عِلْمِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

"اے اللہ تعالیٰ! حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے صدقے ہمیں علم عطا فرما!"

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا تِلَاوَۃِ الْقُرْآنِ بِحَقِّ تِلَاوَۃِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

''اے اللہ تعالیٰ! حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت مبارک کے صدقے ہمیں قرآن کی تلاوت کرنے کی توفیق عطا فرما!''

☆ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ الذَّاکِرِیْنَ بِحَقِّ ذِکْرِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

''اے اللہ تعالیٰ! حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کے صدقے ہمیں ذکر کرنے والوں میں شامل فرما۔''

تری ذاتِ مظہر عدل کل، ترا وصف عین کمال ہے　　تری حمد کیسے بیاں کروں، مری زندگی کا سوال ہے
کسی خضرِ راہ سے پوچھئے، کسی اہلِ عشق سے جانئے　　وہ کہاں نہیں، وہ کہیں نہیں، یہ یقین ہے، یہ خیال ہے
نظر اپنی جس کی طرف اٹھی، کسی جلوہ زار میں کھو گئی　　تری شمعِ حسن کی ہر کرن، رُخِ مصطفیٰ کا مال ہے
جو کسی کا کوئی نہ ہو سکا، تو ترے کرم نے کرم کیا　　مری معصیت کا طلسم بھی، تری رحمتوں کا کمال ہے
تری مدحِ پاک ہو کیا ادا، تو خیال ووہم سے ماوریٰ　　تری ابتداء ہے، نہ انتہا، ترا ایک ماضی وحال ہے

شاہ انصار الٰہ آبادی

مختلف اوراد ووظائف مختلف کتب کے حوالوں سے

اس عنوان پہ پہلے چند ضروری مسائل ذہن نشین کرلیں جو اگرچہ بے ربط ہیں لیکن بہت ہی مفید ہیں۔

گر تو خواہی زیستن با آبرو　　یاد او کن یاد او کن یادِ او
ہر گدا را ذکرِ اُو سلطان کند　　ذکرِ اُو بس زیورِ ایمان بود

☆ دن میں سو مرتبہ تیسرا کلمہ سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ۔ ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ۔ ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۳ بار اللہ اکبر کے بعد چوتھا کلمہ پڑھنے سے تمام صغیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو مسلمان ایک بار میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہے ہم دس بار اس مومن پر رحمت بھیجتے ہیں۔

☆ **لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم** عرش اللہ کے خزانوں کا قیمتی جوہر ہے، اس میں ۹۹ بیماریوں کی شفاء ہے۔

یاد رہے: جو مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے خدا اس پر دس دفعہ رحمت بھیجتا ہے۔ شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ ملائکہ اس کے لئے دعا کرتے ہیں۔ گناہ معاف ہوتے ہیں۔ درجات بلند ہوتے ہیں۔ پہاڑ کے مطابق ثواب ملتا ہے اور مرنے سے پہلے جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں تنگی معیشت دور ہوتی ہے۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں تقرب نصیب ہوتا ہے۔ دشمنوں پر مدد ملتی ہے اور قلب کے نفاق اور زنگ سے صفائی ہو جاتی ہے۔ لوگوں کو اس شخص سے محبت ہو جاتی ہے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک آئے تو ہر مرتبہ درود پڑھنا مستحب ہے اور ایک بار واجب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے۔

☆ اللہ کا ذکر دل کی بیماریوں کی شفا ہے اور اس سے دلوں کو اطمینان ہو جاتا ہے اور دعا قبول ہوتی ہے۔

☆ عبادتِ نفلیہ کی کوتاہی کثرتِ ذکر سے زائل ہوتی ہے۔

☆ غافلین میں ذاکر شخص ایسا ہے جیسا کہ جہاد سے بھاگنے والوں میں سے ایک شخص جم کر کفار کا مقابلہ کر رہا ہو۔ یہ بھی جہاد ہی ہے۔

☆ علم ہی اللہ کے ذکر کے قریب لے جاتا ہے۔ چنانچہ کہا گیا ہے کہ اگر عالم اللہ کے دوست نہیں تو کوئی بھی اللہ کا دوست نہیں۔

☆ جو شخص چاہے کہ اس کی اللہ تک رسائی ہو جائے تو ضروری ہے کہ اللہ کی محبت حاصل کرنے کے لئے ذکر کثرت سے کرے۔ جتنا ذکر میں اضافہ ہوگا اتنا ہی اللہ کے قرب میں اضافہ ہوگا۔ برعکس اس کے جتنی ذکر میں غفلت ہوگی اتنی ہی اللہ سے دوری ہوگی۔ اللہ کا ذکر دل کے لئے ایسا ہے جیسا کہ مچھلی کے لئے پانی۔ ذکر کی مجلسیں ملائکہ کی مجلسیں ہیں اور لغویات کی مجلسیں شیاطین کی مجلسیں ہیں۔ ذکر سہل ترین عبادت ہے لیکن بڑی فضیلت کا حامل ہے جس شخص کے لئے ذکر کا دروازہ کھل گیا۔ وہ اللہ تک پہنچ گیا۔ جتنا زیادہ ذکر کیا جائے گا اتنا ہی زیادہ شکر ادا ہوگا۔

☆ کلمہ طیبہ کو کلمہ توحید بھی کہا جاتا ہے۔ سب نیکیوں سے افضل ہے۔ سچی اور پکی بات سے مراد کلمہ طیبہ ہی ہے۔ قرآن اور توحید کا مفہوم کلمہ طیبہ ہے۔ تمام اذکار سے افضل ہے۔ کلمہ طیبہ کے بعد درود شریف اور الحمد للہ کہنا چاہئے تا کہ ایسی نعمت کی عطا پر اللہ کا شکر ادا ہو سکے۔

☆ استغفار اور الحمد للہ بھی افضل دعاؤں میں سے ہیں۔

☆ اسم اعظم اللہ ہے۔ بعض کے نزدیک یا حی یا قیوم ہے۔ اسم اعظم اللہ **لا الٰہ الا ھو الحی القیوم** ہے۔ اسم اعظم سے دعا قبول ہوتی ہے۔

☆ آگ لگ جائے تو اللہ اکبر کثرت سے پڑھنا چاہئے۔

☆ جو شخص رات کو جاگ کر عبادت نہ کر سکے بخل کی وجہ سے خیرات نہ کر سکے اور بزدلی کی وجہ سے جہاد نہ کر سکے تو اس کو چاہئے کہ کثرت سے سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم پڑھا کرے۔

☆ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ کے فرشتے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ اس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مقامِ محمود یعنی مقامِ شفاعت تک پہنچانا مقصود ہے اور زیادتی مراتب کے لئے بھی۔ اللہ کے درود سے مطلب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کرنا ہے۔ اہل سنت ہونے کی علامت یہ ہے کہ حضور پر کثرت سے درود بھیجا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ احسان کا بدلہ احسان سے اتارو اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی محسن نہیں۔ لہٰذا درود کے ذریعہ سے ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا احسان اتارا جا سکتا ہے۔

☆ نیکی کا ثواب جمعہ کے روز ستر گنا ملتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر زیادہ درود بھیجے گا اور وہ عرش اللہ کے سایہ میں ہوگا۔

☆ سلام پڑھنا درود پڑھنے سے زیادہ بہتر ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صبح وشام دس دفعہ مجھ پر درود بھیجے گا۔ قیامت کے دن اس کو میری شفاعت پہنچ کر رہے گی۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی دعا ایسی نہیں جس کے اور اللہ کے درمیان حجاب نہ ہو۔دعا سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے سے وہ حجاب ہٹ جاتا ہے۔

☆ بزرگانِ دین نے فرمایا کہ کثرتِ درود سے نزع بھی آسان ہو جاتی ہے۔

☆ بعد نماز صبح اور عصر تین دفعہ استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ پڑھنے سے تمام صغیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

☆ کلمہ طیبہ بار بار پڑھنے سے ایمان کی تجدید ہوتی ہے۔

☆ کھیتی بھی تسبیح کرتی ہے اور کھیتی والے کو اس کا ثواب ملتا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے ہر فرض کی حد مقرر کی ہے۔سوائے ذکر کے۔لہٰذا ذکر جاری وساری رہنا چاہئے۔

☆ خدا کی محبت بندے کے لئے اور بندے کی خدا کے لئے ضروری ہے۔اللہ محبت سے بندے کو نعمتیں عطا فرمائے اور بندہ اللہ کے ذکر میں مشغول رہے۔

☆ جب کوئی اللہ کا ذکر بہت کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے دوستوں میں سے ہو جاتا ہے۔

☆ ذکر خفی ذکر جلی سے ستر درجہ افضل ہے۔

☆ سات بار سورہ فاتحہ پڑھنے سے اللہ تعالیٰ پورے قرآن شریف پڑھنے کا ثواب عطا فرماتا ہے اور جملہ مومنین اور جملہ مومنات پر صدقہ کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔

☆ ہر چیز کے لئے کوئی صیقل ہے۔دلوں کا صیقل اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔

☆ اگر سورہ اخلاص گیارہ دفعہ پڑھ کر مردوں کو ثواب بخشا جائے تو موافق شمار مردوں کے پڑھنے والے کو ثواب ملتا ہے۔

☆ جس نے اللہ کہہ کر پکارا گویا اس نے اللہ کے سارے صفاتی ناموں سے پکارا۔

☆ جس نے سورۂ فاتحہ پڑھ لی گویا اس نے ساری آسمانی کتابیں پڑھ لیں۔

☆ مسجدوں میں جماعتوں کا بلند آواز سے ذکر کرنا مستحسن ہے۔بشرطیکہ کسی سونے والے نمازی یا قاری کو پریشانی نہ ہو اور یہ کہ اس میں ریا نہ ہو۔ذکر خفی میں ریا نہیں ہو سکتی لہٰذا ذکر خفی کے متعلق حکم ہے کہ اپنے رب کو اپنے دل میں یاد کرو۔زاری سے اور ڈر سے اور بغیر آواز نکالے صبح اور شام خفیہ دعا اعلانیہ دعا سے ستر حصہ زیادہ بہتر ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے ذکر میں یہ خاصیت ہے کہ اس سے لوگوں کو اطمینان ہو جاتا ہے۔دنیاوی بادشاہت بھی ایسا اطمینان نہیں دے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سکتی۔ یکدم باخدا بودن بہ از تخت سلیمانی۔

☆ اللہ کا ذکر دلوں کی صفائی کرتا ہے اور عذاب سے بچاتا ہے۔

☆ ذکر قلبی یہ ہے کہ دل ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ساتھ وابستہ رہے۔

اللہ تعالیٰ کا ذکر خیرات سے سات لاکھ گناہ افضل ہے۔ یہ غربا کے لئے خوشنودی کا باعث ہے۔

☆ جو لوگ محض اللہ کے ذکر کے لئے جمع ہوتے ہیں ان کے متعلق آسمان سے ایک فرشتہ ندا کرتا ہے کہ تم بخش دیئے گئے ہو اور تمہارے گناہ نیکیوں میں بدل گئے ہیں۔ (سبحان اللہ)

☆ اللہ کا ذکر اس کی محبت کا دروازہ ہے۔

☆ خواہشات اور غفلت دل کا زنگ ہیں۔ جن کا علاج صرف اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔

☆ کلمہ لا الٰہ الا اللہ ۹۹ قسم کی بلائیں دور کرتا ہے۔

☆ سو مرتبہ سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم پڑھنے پر چوبیس ہزار نیکیاں مل سکتی ہیں۔

☆ صبح کی نماز کے وقت دس دفعہ تعوذ پڑھنے سے اللہ تعالیٰ شیطان کو ایک فرشتہ کے ذریعے سے دور رکھتا ہے۔

☆ جس کو دعا مانگنے کی توفیق مل گئی اس کے لئے رحمت کے دروازے کھل گئے۔

☆ نازل ہونے والی آفت سے پہلے اگر دعا مانگ لی جائے تو آفت اور دعا کا رستے میں ہی میل ہو جاتا ہے اور قیامت تک کشمکش میں دعا آفت کو آگے آنے سے روکتی ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے ہاں دعا سے زیادہ کسی چیز کی وقعت نہیں۔ دعا آسمان اور زمین کا نور ہے۔

☆ سختی اور مصیبت کے وقت اپنے نیک اعمال کا واسطہ دے کر دعا مانگنی چاہئے اور بوقت دعا منہ قبلہ کی طرف کرنا چاہئے۔ دوزانو ہو کر بیٹھنا چاہئے۔ دعا سے پہلے اور بعد خدا کی حمد و ثنا کرو۔ اوّل اور آخر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو۔ دعا ہاتھ پھیلا کر مانگو۔ سائل کی طرح ہاتھ اوپر اٹھاؤ اور ہاتھ مونڈھوں تک لے جاؤ۔ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دعا مانگو۔ دعا بے دلی سے نہ مانگی جائے۔ ایک ہی مقصد کے لئے بار بار دعا مانگو۔ یعنی کم سے کم تین دفعہ۔ دعا صرف کارِ خیر کے لئے مانگو نہ کہ ناجائز بات کے لئے چھوٹی بڑی حاجات یعنی تمام جائز حاجات کے لئے دعا خدا سے مانگو۔ ان ربی سمیع الدعا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے وقت رُخ قبلہ کی طرف ہونا چاہئے۔

☆ لا الٰہ الا انت سبحانك انی کنت من الظالمین پڑھ کر دعا مانگو۔ انشاء اللہ تعالیٰ قبول کرے گا۔

☆ تین بار یا ارحم الراحمین کہہ کر دعا مانگو۔ انشاء اللہ قبول ہوگی۔ دعا قبول ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو۔

☆ جب دعا میں پانچ بار ربنا کہہ کر دعا مانگی جائے تو دعا کی قبولیت کی قوی امید ہو جاتی ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہر حالت میں کرتے رہنا چاہئے۔ اس کے لئے وضو کی قید نہیں لگائی گئی۔

☆ مصیبت کو رفع کرنے کے لئے اللہ کا ذکر اکسیر ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ درود شریف شفاء ہے۔

☆ صبح اور شام اللہ کے ذکر کے لئے اچھے وقت ہیں۔ یہ زندگی کی دکان کھلنے اور بند ہونے کے اوقات ہیں۔

☆ سبحان کی تسبیح کا ورد کرنے والے کے عیوب انشاء اللہ فنا ہو جائیں گے اور نیک اخلاق نصیب ہوں گے کیونکہ رب کے نام کا اثر ورد کرنے والے پر ہوتا ہے۔ جیسے شافی کے ورد سے شفا اور غفور کے ورد سے مغفرت نصیب ہوتی ہے۔

☆ جو کوئی یا قہار ایک ہزار بار پڑھ لے گا۔ اس کے دل سے خلقت کا خوف دور ہو جائے گا۔

☆ دعاؤں اور وظیفوں کے اثر کے لئے کسی صاحب اثر کی اجازت چاہیئے۔

☆ سورہ فاتحہ سوائے موت کے ہر بیماری کے لئے شفا ہے۔ اس کے ساتھ تعوذ بھی مفید ہے۔

☆ فجر کی سنتوں کے بعد ستر بار استغفار اوّل آخر تین بار درود شریف ہر مصیبت کا دفعیہ ہے اور رزق کی برکت کا ذریعہ بھی۔

☆ سبحان اللہ وبحمدہ استغفر اللہ واتوب الیہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم عمر کے آخری حصہ میں کثرت سے پڑھا کرتے تھے۔

☆ برے خیال کو وسوسہ اور اچھے خیال کو الہام کہتے ہیں۔ وسوسہ شیطان کی طرف سے ہے اور الہام فرشتوں کی طرف سے۔ وسوسہ پر لاحول پڑھو اور الہام پر الحمد للہ۔ نفس امارہ کے غلبہ کے وقت وسوسے زیادہ ہوتے ہیں اور نفس مطمنہ کے غلبہ کے وقت الہام زیادہ۔

☆ شیطان دشمن ہے مگر دوست بن کر گمراہ کرتا ہے۔ بری چیز کو اچھی کر دکھاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ صراط مستقیم پر چلنے کی اور شیطان سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

☆ اللہ کی یاد گناہوں کے لئے ایسی ہے۔ جیسے پلیدی کے لئے دریا کا پانی۔

☆ جب میت کو قبر میں اتارو تو کہو بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ۔

☆ درود پڑھنا دراصل رب سے مانگنے کی ایک ترکیب ہے۔

☆ ہر دعا کے اوّل و آخر درود شریف پڑھنا ضروری ہے۔ صرف درود شریف ہی پڑھنے سے انشاء اللہ اللہ تعالیٰ سب حاجات پوری کر دے گا۔

☆ طلوع فجر سے لے کر نمازِ فجر تک اگر سو بار سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم استغفر اللہ پڑھ لیا جائے تو دنیا ذلیل ہو کر تمہارے پاس آئے گی۔

☆ گلاب کا سرخ پھول سونگھنے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا چاہیئے۔

☆ جو شخص سبحان اللہ وبحمدہ پڑھتا ہے اس کے لئے ایک فرشتہ قیامت تک مغفرت کی دعا کرتا رہتا ہے۔ (سبحان اللہ)

☆ حنان وہ ہے جو اپنے سے اعراض کرنے والے پر متوجہ ہو اور منان وہ ہے جو سوال سے پہلے ابتداً بخشش کرے۔ (سبحان اللہ)

☆ سورہ فاتحہ پڑھنے والے پر دوزخ کے ساتوں دروازے بند ہو جاتے ہیں۔

☆ حضرت خضر اور حضرت الیاس سے مروی ہے کہ بندہ اگر جمعہ کے روز نماز عصر پڑھ کر قبلہ کی طرف منہ کر کے یا اللہ، یا رحمٰن،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

غروب آفتاب تک پڑھتا رہے تو جو کچھ خدا سے مانگے مل جاتا ہے۔

☆ جو شخص بوقت صبح دس بار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھے گا گناہوں سے پاک ہو جائے گا۔

☆ جس شخص کا کوئی کامل مرشد نہ ہو تو اس کو چاہئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کو لازم کرے پہلے سورۂ اخلاص پڑھے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے۔ انشاء اللہ واصل بحق ہو جائے گا۔

☆ جو شخص بسم اللہ پڑھے گا اس کو ہر حرف کے بدلے چار ہزار نیکیاں ملیں گی۔ چار ہزار گناہ معاف ہوں گے اور چار ہزار درجے بلند ہوں گے۔

☆ جو شخص تین بار سورۂ اخلاص پڑھے گا تو اس کے لئے اس کے گھر والوں کے لئے اور اس کے پڑوسیوں کے لئے برکت ہوگی' اور سارے قرآن شریف کا ثواب ملے گا۔

☆ گنہگار زیادہ استغفار پڑھے اور دوسرا زیادہ لا الٰہ الا اللہ پڑھے۔

☆ جو شخص بعد نماز بھی سبحان ربی الاعلی اور سبحان ربی العظیم پڑھے گا اس کے اعمال عرش، کرسی اور دنیا کے سب پہاڑوں سے زیادہ وزنی ہوں گے۔

☆ گھبراہٹ کے وقت تیسرا کلمہ صحیح ہتھیار کا کام دیتا ہے۔ لہٰذا اس کلمہ کے پڑھنے سے آدمی محفوظ ہو جاتا ہے۔

☆ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سنے اور درود نہ بھیجے وہ بخیل ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم مجھے اطاعت احکام کے ساتھ یاد کرو۔ میں تمہیں ثواب اور مغفرت کے ساتھ یاد کروں گا۔

☆ ثواب ملنے کی شرط ایمان اور اخلاص ہے اور ثواب کی مقدار اخلاص کی مقدار پر منحصر ہے۔

☆ ہجوم افکار و مصائب کے وقت حسبنا اللہ ونعم الوکیل کا ورد مشکلات کا حل ہے۔ ہزار بار پڑھنے سے دعا قبول ہوتی ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے ذکر کی توفیق بذاتِ خود ایک نعمت ہے۔ آخرت کی جزا اس کے علاوہ ہے۔

☆ جب آدمی کی دعا کا نتیجہ اس کے لئے نقصان دہ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا رخ اس طرف پھیر دیتا ہے جو اس کے لئے مفید ہو۔ (الحمد للہ)

☆ ذکر خفی یہ ہے کہ زبان نہ ہلائی جائے اور دل میں اللہ کا ذکر کیا جائے۔ ذکر جہر میں زبان اور دل دونوں ذکر اللہ میں مشغول ہوں۔ ذکر جہر بھی بہت بلند آواز سے نہیں بلکہ متوسط آواز سے کرنا چاہئے اور ذکر کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا خوف دل پر طاری رہنا چاہئے۔

☆ جو لوگ عبادت اور یادِ خدا میں لگے رہتے ہیں وہ گویا مقبولِ درگاہ ہیں۔

☆ ذکر اللہ کی فضیلت جہاد سے بھی زیادہ ہے لیکن اگر جہاد کی اشد ضرورت ہو تو جہاد سب عبادات سے افضل ہے۔ سورۂ اخلاص اور درود شریف کا ورد بندے کو خدا اور رسولِ خدا کے قریب کرتا ہے۔

☆ اگر مجلس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر بار بار آئے تو صرف ایک بار درود پڑھنے سے واجب کی ادائیگی ہو جاتی ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ سلطان الاذکار ذکر نفی واثبات ہے۔ (یعنی لا الٰہ الا اللہ) اس نعمت سے دل روشن کرو۔

☆ جو شخص ذکر حق سے غافل ہو جاتا ہے اس کا دل مردہ اور پتھر جیسا ہو جاتا ہے۔

☆ جس نے جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سو مرتبہ درود پڑھا اس کی ستر حاجتیں آخرت کی اور تیس دنیا کی اللہ تعالیٰ پوری کرے گا۔ یعنی کل سو حاجتیں پوری ہوں گی۔

☆ اللہ تعالیٰ کی یاد سے شکر ادا ہوتا ہے اور اللہ کی یاد نہ کرنا کفرانِ نعمت ہے۔

☆ غصہ کی حالت میں اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم پڑھنا چاہیے۔ اگر آدمی کھڑا ہو تو بیٹھ جائے۔ بیٹھا ہو تو لیٹ جائے، ٹھنڈے پانی سے ہاتھ منہ دھوئے اور سجدہ میں گر جائے ناک میں پانی ڈالنے سے بھی غصہ دور ہو جاتا ہے۔

☆ خدا کے ذکر سے دلوں کو اطمینان ہوتا ہے۔ یہ کام دنیا کی دولت یا دوسری دنیاوی نعمتیں نہیں کر سکتیں۔

☆ قرآن شریف کے ہر حرف کے عوض دس نیکیاں ہیں۔ حرف سے مراد حرف ہے نہ کہ لفظ۔

☆ جب بلندی پر چڑھو تو کہو اللہ اکبر اور جب نشیب میں اترو تو کہو سبحان اللہ۔

☆ سورۂ یٰسین پڑھنے سے موت کی سختی کم ہوتی ہے۔

☆ مردے کے پاس غسل سے پہلے قرآن پڑھنا مناسب نہیں۔ اگر پڑھو تو پہلے میت کو ڈھانک لو۔

☆ اللہ کا ذکر کثرت سے اور اخلاص سے کرنے والے موت کے بعد بھی زندوں کے حکم میں ہیں۔

☆ لا الٰہ الا اللہ کہنے سے مطلب یہ ہے کہ برے کاموں سے بندہ رُک جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ میرا قلعہ ہے جو اس میں آئے گا محفوظ رہے گا۔

☆ جس نے عاشورہ کی شب کو عبادت کی تو اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا اسے زندہ رکھے گا۔

☆ ذکر خفی بندے اور خدا کے درمیان مخفی رہتا ہے۔ فرشتوں کو اس کا علم نہیں ہوتا۔

☆ دعا کے وقت جب بیمار خدا کو پکارے تو کہے یا شافی الامراض محتاج کہے یا قاضی الحاجات۔ گنہگار کہے یا غفار لذنوب۔

☆ انسان اپنے نیک اعمال کے وسیلہ سے بھی دعا مانگ سکتا ہے یعنی کہے اے میرے مالک اگر میرا فلاں کام قبول ہے تو میری یہ دعا قبول فرما۔

☆ حبیب خدا ﷺ سے محبت اور عقیدت کا اظہار حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے سے ہوتا ہے۔

☆ ایمان والوں کو کلمہ طیبہ اپنی برکت سے دنیا اور آخرت میں محفوظ رکھتا ہے۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمل وہی افضل ہے جس میں ہمیشگی ہو خواہ تھوڑا ہو۔

☆ اعوذ آبِ رحمت کا دریا ہے جو اس میں غوطہ لگائے گا پاک ہو جائے گا۔ انبیاء کرام نے ہر مصیبت کے وقت اعوذ پڑھی۔ اس کے پڑھنے سے بندے اور شیطان کے درمیان تین سو پردے حائل ہو جاتے ہیں۔

☆ رات کا آخری حصہ ذاکروں کے لئے نزول رحمت کا وقت ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ دعا آہستہ اور خفیہ کرنی چاہیے۔ جب کسی دوسرے کے لئے دعا کرو تو اپنے لئے بھی کرو تاکہ یہ محسوس ہو کہ تم بھی دعا کے محتاج ہو۔
☆ دلائل الخیرات کے خطبہ میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم محبت والوں کے درود تو خود سنتے اور غیر محبین کا درود ہم پر پیش کر دیا جاتا ہے۔
☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت بڑھانے کے لئے زیادتی درود شریف اور آپ کے اقوالِ زندگی کا مطالعہ ضروری ہے۔
☆ شیخ محی الدین بن عربی سے یہ حدیث مروی ہے کہ ستر ہزار بار کلمہ طیبہ پڑھنے سے بخشش ہو جاتی ہے۔
☆ عبادت میں مشقت اٹھانا سنت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے۔
☆ حضرت معروف کرخی فرماتے ہیں کہ جو شخص روزانہ تین بار یہ دعا پڑھے گا کہ اے پروردگار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کو نیک بنا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر رحم کر اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کو خوشحال کر۔ اس کا نام ابدیوں میں لکھا جائے گا۔ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہنا چاہیے)
☆ اگر دل مسلسل ذکر اور گوشہ نشینی سے اکتا جائے تو لوگوں سے انس ومحبت رکھ کر دل کو اندھا ہونے سے بچا لینا چاہیے۔ البتہ غافلوں کی صحبت سے بچنا چاہیے اور نیک اور باشعور اشخاص سے مجالست رکھنی چاہیے۔
☆ عبادت اتنی ہونی چاہیے کہ تمام لغزشوں کا کفارہ ہو جائے۔
☆ میزانِ عدل میں پورا کلمہ طیبہ سب وزنوں سے بھاری ہوگا۔
☆ قیامت میں ہمارا وسیلہ کلمہ طیبہ ہے۔
☆ اعمال کا مدار خاتمہ پر ہے۔ ہمیشہ خاتمہ بالخیر کی دعا مانگتے رہنا چاہیے۔ حصولِ علم نافع اور صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق بھی خدا سے ہی مانگتے رہنا چاہیے۔
☆ کوئی ایسی دعا رد نہیں ہوتی جس سے پہلے بسم اللہ پڑھی جائے۔
☆ قیامت کے روز سورۂ بقرہ اور آل عمران بادل کی صورت میں اپنے قاری کے حق میں شفاعت کریں گی۔
☆ حدیث میں ہے کہ اخیر شب میں بندہ اللہ کے ہاں بہت مقرب ہوتا ہے۔ یہ ذکر کا بہت اچھا وقت ہوتا ہے۔
☆ حدیث میں ہے کہ جب کوئی بندہ لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے تو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا۔ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔
☆ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ جب میرا ذکر کیا جائے تو میرے ساتھ تمہارا بھی ذکر کیا جائے۔
☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص باغاتِ بہشت کی ہوا کا متمنی ہو اسے چاہیے کہ ذکر حق کثرت سے کیا کرے۔
☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خاص دعاؤں میں سے ایک دعا یہ بھی ہے کہ یا الٰہی مجھے اپنی محبت عطا فرما اور ان لوگوں کی محبت عطا فرما جنہیں تجھ سے محبت ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ دل کی تکلیف کے مریض کو چاہئے کہ بار بار یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پڑھے۔ انشاء اللہ آرام ہوگا۔

☆ درود شریف میں نماز سے بھی زیادہ فضیلت ہے اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں جس سے اللہ کی رحمت مراد ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذاتِ بابرکات بھی شامل ہے۔

☆ سانپ کے کاٹنے کی جگہ پر پانی میں نمک گھول کر زخم پر ملتے جاؤ اور سورۂ اخلاص پڑھتے جاؤ۔

☆ اگر مرشد کامل نہ مل سکے تو سورۂ اخلاص اور درود شریف کا ورد کرنا چاہئے۔

☆ سورۂ فاتحہ ایک سانس سے گیارہ دفعہ پڑھ کر دم کرنا دردِ گردہ کے لئے سریع الاثر ہے۔

☆ تمام اذکار سے افضل لا الٰہ الا اللہ اور تمام دعاؤں سے افضل الحمد للہ ہے۔

☆ بزرگوں نے کہا ہے کہ جو آدمی نمازِ تہجد نہیں پڑھ سکتا تو کم از کم صبح اٹھ کر کلمہ شہادت ہی پڑھ لیا کرے۔

عبادت کی برکات

روزی کا بڑھنا، زندگی کا پر لطف ہونا۔ ہر قسم کی بلا کا ٹلنا، سچی عزت و آبرو کا مل جانا۔ دن بدن نعمت میں ترقی ہونا، دل اور راحت میں ترقی ہونا، زندگی میں غیبی بشارتیں ہونا، عمر کا بڑھنا اور اللہ تعالیٰ کا غصہ جاتا رہنا وغیرہ وغیرہ عبادت کی برکات سے ہیں۔

☆ حمد و ثنا کرنا مومن کی بہار ہے۔

☆ جسے غم و افکار گھیر لیں اسے چاہئے کہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ بکثرت پڑھے۔ اس کے ساتھ ہر بار ایک فرشتہ صحت مندی لاتا ہے۔ نیز یہ وہ دعا ہے جس سے ستر بلاؤں سے عافیت ملتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس دعا کو دس بار پڑھنے سے بندہ گناہوں سے بالکل پاک ہو جاتا ہے۔

☆ اذان کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو کہ حق تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مقامِ محمود عطا فرمائے اور جنت میں آپ کو فضیلت، بلند درجات اور مقام وسیلہ عطا فرمائے اور یہ بھی دعا مانگو کہ تمہارے لئے اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو روزِ قیامت شفاعت کی اجازت عطا فرمائے' وسیلہ جنت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سکونت ہوگی۔ یہ مقامِ عرش اللہ کے بہت قریب ہے اور خدا تک رسائی کا واحد ذریعہ ہے۔

☆ جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات کو درود شریف بکثرت پڑھنا چاہئے۔ کثرتِ درود سے باطن میں ایک نور پیدا ہو جاتا ہے جس سے منازلِ سلوک طے ہو جاتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے فیضان، اعانت اور امداد حاصل ہو جاتی ہے۔ بعد ادائے فرض حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنا سفر حج میں بہترین عبادت ہے۔ درود شریف سے فرائض کی کوتاہیوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ (الحمد للہ)

☆ کثرت سے ذکر کرنے والے کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ فجر کا وقت اجابت دعا کا وقت ہے۔ اللہ تعالیٰ خوب فریاد سننے والا ہے۔ بندہ اگر خدا کی طرف چل کر آئے تو اللہ اس کی طرف دوڑ کر چلتا ہے۔

☆ اللہ سے محبت کی علامت اس کے ذکر سے محبت ہے اور اللہ سے بغض کی علامت اس کے ذکر سے بغض ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ سوتے وقت ۳۳ بار سبحان اللہ، ۳۳ بار الحمدللہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر پڑھنے سے تھکان کا ازالہ اور قوت کی زیادتی ہوتی ہے۔

☆ جو شخص سو دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس کو نفاق اور جہنم سے بری کر دے گا۔ درود اور سلام کو جمع کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ جیسے الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

☆ درود پڑھنے والے کو خود اس کے بیٹے اور پوتے تک کو فائدہ پہنچتا ہے۔

☆ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ اے سننے والے اس کی پیروی نہ کرنا جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کر دیا ہے۔

☆ جن کو دنیا سے لگاؤ ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی مناجات میں لذت نہیں پاتے۔

☆ دعا مانگو کہ اے اللہ ہم کو اپنی اور اپنے رسول کی محبت عطا فرما۔

☆ خوفِ الٰہی میں آنسو اور زیادہ ذکر اللہ دل کو نرم کرنے والی چیزیں ہیں۔

☆ پہلے اپنے لئے پھر اپنی اولاد کے لئے پھر سب مسلمانوں کے لئے دعا کرنی چاہئے۔ رب کو بار بار پکارنا چاہئے۔

☆ امام بخاری کا قول ہے کہ ہر ختم قرآن کے وقت ایک دعا قبول ہوتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھ پر ایک بار درود بھیجا اور وہ قبول ہو گیا تو اس کے اسی سال کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

☆ قرآن شریف کی ایک آیت کا حفظ کرنا فرض عین اور دوسری کا واجب عین ہے۔ سارے قرآن کا حفظ کرنا فرض کفایہ ہے۔

☆ قرآن شریف دیکھ کر پڑھنا زبانی پڑھنے سے افضل ہے کیونکہ قرآن شریف کا پڑھنا بھی، دیکھنا بھی اور چھونا بھی یہ تینوں عبادت ہیں۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے بازار میں چوتھا کلمہ پڑھا اس کے دس لاکھ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اس کو دس لاکھ نیکیاں مل جاتی ہیں اور اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیا جاتا ہے۔

☆ جو کوئی فجر اور مغرب کے بعد اوّل، آخر درود شریف اور درمیان میں ۴۱ بار یا حی یا قیوم پڑھ لیا کرے تو انشاء اللہ خاتمہ بالخیر ہو گا۔

☆ سفر میں اگر کوئی یا حی و یا قیوم برحمتک استغیث پڑھتا رہے گا تو سفر اس پر انشاء اللہ آسان ہو گا۔

☆ تکبیر کے الفاظ یہ ہیں۔ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر وللہ الحمد۔ دعاؤں اور وظیفوں کے الفاظ بدلنے سے ان کی تاثیر جاتی رہتی ہے۔ صرف ثواب باقی رہ جاتا ہے۔

چونکہ ہر بھلائی کا مرکز اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے لہٰذا انسان کا عابد ہونا ضروری ہے۔ (باقیات صالحات)

عظمت کبریا (جل وعلا) بفرمان مصطفیٰ علیہ التحیہ والثناء

لائق حمد تری ذات کہ محمود ہے تو
لائق سجدہ تری ذات کہ مسجود ہے تو

انکساری مرا مقسوم کہ بندہ ہوں میں
خود نمائی ترا دستور کہ معبود ہے تو

بعد اتنا کہ کبھی آنکھ نے دیکھا نہ تجھے
قرب اتنا کہ مری جان میں موجود ہے تو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے وراءِ حد تعین سے تری ذاتِ قدیم — کون کہتا ہے کسی سمت میں محدود ہے تو
حسن پردے میں بھی بے پردہ نظر آتا ہے — اتنا چھپنے پہ بھی منظور ہے مشہود ہے تو
میری کیا بود کہ معدوم تھا معدوم ہوں میں — تیری کیا شان کہ موجود تھا موجود ہے تو
اک اعظمؔ ہی نہیں عاشق ناچیز ترا — سب کا مطلوب ہے محبوب ہے مقصود ہے تو

سب تعریفیں اللہ عزوجل کے لئے ہیں جس نے ساری کائنات کو پیدا فرمایا اور مختلف چیزوں کو مختلف صورتیں عطا فرمائیں۔ انسان کو پانی سے بنایا اور اسے قوتِ سماعت و بصارت عطا کی اور اپنی قدرت سے تقدیر کو مقرر فرمایا اور اپنی حکمت سے اپنی نشانیوں سے عبرتیں ظاہر فرمائیں اور نیک عمل کرنے والوں کو اعمال کا قابل فخر لباس پہنایا جو اس کی بارگاہ میں خشوع و خضوع اور شکستہ دلی کے ساتھ کھڑا ہوا اللہ عزوجل نے اس کے دل کو جوڑ دیا، جس نے اس کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھا اور محتاجی میں اس کی طرف رجوع کیا اس نے اسے اپنے فضل سے مالا مال کر دیا۔

پاک ہے وہ ذات جس کی قدرت سے نہ کوئی آگے بڑھ سکتا ہے، نہ ہی اس کی وحدانیت کے قریب پہنچ سکتا ہے، وہ سمیع و بصیر ہے جو سنتا اور دیکھتا ہے، اس نے پانی کی طرف نظر فرمائی تو وہ اس کی ہیبت و جلال سے پتھر بن گیا، پتھروں کی طرف نظر فرمائی تو وہ اس کی رحمت سے سیلاب کی طرح بہنے لگے۔ اس نے نیلگوں آسمان کو بغیر ستونوں کے بلند کیا اور اس میں سورج، چاند کو بنایا اور اسے چمکتے ہوئے ستاروں سے سجایا اور وہ چمک دار ستارے موتیوں کے مشابہ ہیں اور اپنی رحمت سے ہوائیں بھیجیں، اور ستارے کو رات کے وقت چلنے کا حکم دیا تو وہ چلنے لگا، اور بادل کو بارش برسانے کا حکم دیا، اور آسمانی قلعہ کی حفاظت پر شہاب ثاقب کو مامور فرمایا لہٰذا اب چوری چھپے سننے والے شیاطین کچھ نہیں سن سکتے۔ انسانی فکر اس ذات کو نہ سمجھ سکی اور ناکام ہو کر واپس لوٹ آئی اور چٹیل میدان میں حیران و پریشان بھٹکنے لگی جس نے اس کا انکار کیا اور سرکشی کی اسے اس نے عذاب میں مبتلا فرما دیا، اور جس نے اس کی طرف رجوع کیا، اس کی وحدانیت کا اعتراف کیا، عاجزی کی اور تکبر نہ کیا تو اس نے اسے اپنا قرب عطا فرما دیا۔ نافرمانوں کو سزا دینے سے پہلے عبرت کے لئے کڑک بھیجی اور بارش کی خوشخبری دیتے ہوئے بجلی چمکائی اور اپنی قدرت کی تیز ہواؤں سے بادل کو گرج عطا فرمائی، اپنے کرم کے خزانوں سے اپنی نعمت کی ٹھنڈی ہوائیں چلائیں تو اہل معرفت نے اس سے مشک و عنبر کو سونگھ لیا اور انہیں نیکی اور برائی کا خفیہ راز معلوم ہو گیا۔

اللہ جل جلالہ، اللہ جل جلالہ، تیری شان عم نوالہ، اللہ جل جلالہ

تیرے نام پہ اے مرے خدا، میرا دل فدا میری جاں فدا — میری زندگی تیری جستجو اللہ جل جلالہ
میری روح کی ہے یہی غذا ترا نام لب پہ رہے سدا — اسے جپتا جاؤں میں کوبکو اللہ جل جلالہ
ہے دعا کہ آخری سانس تک تری بندگی کا رہے نشہ — ہے تری رضا مری آبرو اللہ جل جلالہ
کبھی شان لطف و عطا میں تو کبھی ٹوٹے دل کی صدا میں تو — ہے یہاں بھی تو ہے وہاں بھی تو اللہ جل جلالہ
میں گناہ گار ہوں اے خدا کوئی کام نیک نہ کر سکا — میں رہوں حضور کے روبرو اللہ جل جلالہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نہیں ہو سکا ترا حق ادا ترا رحم و فضل ہے بے بہا سر حشر رہ جائے آبرو اللہ جل جلالہ
جو بہ روز حشر حساب ہو میرے دائیں ہاتھ کتاب ہو نہ سوال ہو نہ جواب ہو اللہ جل جلالہ اللہ جل جلالہ
تری شان عم نوالہ

اسے بتادو کہ اللہ بھی اس سے محبت فرماتا ہے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو فوجی دستے کا امیر بنا کر بھیجا۔ جب وہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتا تو اسے سورۂ اخلاص پہ ختم کرتا، جب دستہ واپس لوٹا تو لوگوں نے حضور علیہ السلام کے سامنے اس کا ذکر کیا۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: سلوہ لای شیء یصنع ذلك، اس سے پوچھو وہ کس وجہ سے ایسا کرتا ہے؟ جب لوگوں نے پوچھا تو اس نے کہا: لانھا صفة الرحمٰن وانا احب ان اقرء بھا ۔ اس (سورہ) میں اللہ تعالیٰ کی صفت (وحدانیت وصمدیت) ہے اس لئے میں اس کو پڑھنا پسند کرتا ہوں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

اخبروہ ان اللہ یحبہ ۔ اس کو بتادو (کہ جو اللہ تعالیٰ کی صفت سے محبت کرتا ہے) اللہ بھی اس سے محبت کرتا ہے۔

(اخرجہ البخاری فی الصحیح، کتاب التوحید باب ماجاء فی دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم امتہ الی توحید اللہ تبارک وتعالی، ۶/۲۶۸۶، الرقم: ۶۹۴۰، ومسلم، ۱/۵۵۷، الرقم: ۸۱۳)

تو ہی مالک بحر و بر ہے یا اللہ یا اللہ تو ہی خالق جن و بشر ہے یا اللہ یا اللہ
تو ابدی ہے تو ازلی ہے تیرا نام علیم و علی ہے ذات تیری سب سے برتر یا اللہ یا اللہ
وصف بیاں کرتے ہیں سارے سنگ وشجر اور چاند ستارے تسبیح ہر خشک وتر ہے یا اللہ یا اللہ
تیرا چرچا گلی گلی ہے ڈالی ڈالی کلی کلی ہے واصف ہر اک گل وثمر ہے یا اللہ یا اللہ
دنیا جب پانی کو ترسے رم جھم رم جھم برکھا برسے ہر اک پر رحمت کی نظر ہے یا اللہ یا اللہ
رات نے جب سر اپنا چھپایا چڑیوں نے یہ ذکر سنایا نغمہ بار نسیم سحر ہے یا اللہ یا اللہ
بخش دے تو عطار کو مولا واسطہ تجھ کو اس آقا کا جو کہ نبیوں کا سرور ہے یا اللہ یا اللہ

سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ جب اپنی ایک صفت کے ساتھ محبت کرنے والے پر اس قدر مہربان ہو جاتا ہے کہ اس کو اپنا محبوب بنالیتا ہے تو اپنی ذات سے محبت کرنے والوں کو کن کن انعامات سے نوازتا ہوگا۔

ایک حدیث میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہے کہ ایک دیہاتی حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی، قیامت کب آئے گی؟ آپ نے فرمایا: تو نے قیامت کی کیا تیاری کر رکھی ہے؟ اس نے عرض کی (میں تو بس) اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: انت مع من احببت تو اس کے ساتھ ہوگا جس سے تجھے محبت ہے۔ (بخاری شریف ۳/۱۳۴۹ حدیث نمبر ۳۴۸۵، مسلم شریف ۴/۲۰۳۲ حدیث نمبر ۲۶۳۹)

مست جام عشق سے ہیں عاشقاں فانی وباقی ہیں اس سے عارفاں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اہل باطن جام وحدت سے ہیں مست   اہل ظاہر دوغ کثرت سے ہیں مست
مومناں مخمور از جامِ طہور   کافراں ہیں مست پیکر آب سور
زاہد اس کے جام سے گم کردہ ہوش   رندا ور اوباش اس کے درد نوش
صومع ومسجد کنشت ودہر میں   شہر جنگل جائے شر وخیر میں
مومن وترسا ورند خمر خوار   عاشق اس کے ہیں نہاں وآشکار

(حاجی امداداللہ مہاجر مکی)

ایمان کس کا مکمل ہے

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا

من احب للہ وابغض للہ واعطی للہ ومنع للہ فقد استکمل الایمان ۔

جس نے اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کی، اور اللہ تعالیٰ کے لئے (کسی سے) عداوت رکھی اور اللہ تعالیٰ کے لئے (اس کے دیئے ہوئے رزق میں سے کسی کو) دیا اور اللہ ہی کی رضا کی خاطر (ناپسندیدہ امور میں خرچ کرنے سے ہاتھ) روک لیا اس نے اپنا ایمان مکمل کرلیا۔ (ابوداؤد، کتاب السنۃ ۴/۲۲۰، حدیث نمبر ۲۶۸۱)

☆ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

افضل الاعمال الحب فی اللہ والبغض فی اللہ ۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک، سب سے افضل عمل اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنا اور اللہ ہی کے لئے دشمنی رکھنا ہے۔

(ابوداؤد شریف، ۴/۱۹۸ حدیث نمبر ۴۵۹۹)

☆ انہی سے ہے کہ انہوں نے عرض کی یارسول اللہ ایک بندہ کسی قوم سے محبت تو کرتا ہے لیکن ان جیسے عمل نہیں کرسکتا، فرمایا: اے ابو ذر تو انہی کے ساتھ ہوگا جن سے تجھے محبت ہے۔ عرض کی، میں تو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں۔ فرمایا: **فانك مع من احببت** تو یقیناً انہی کے ساتھ ہوگا جن سے تجھے محبت ہے۔ (ابوداؤد، ۴/۳۳۳، حدیث نمبر ۵۱۲۶)

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا

من اثر محبة اللہ علی محبة نفسه کفاہ اللہ مؤنة الناس

جس نے اللہ کی محبت کو اپنی ذات کی محبت پر ترجیح دی اللہ تعالیٰ اس کو لوگوں کی اذیت سے محفوظ فرمائے گا۔

(کنز العمال، ۱۵/۷۹۰، نمبر ۴۳۱۲۷)

فروغ دیدہ تر مانگتا ہوں   خداوند ترا در مانگتا ہوں
مرے دل میں تیرا ارماں سمائے   صدف خالی ہے گوہر مانگتا ہوں
اے قطرے کو سمندر مانگنے والے۔   میں قطرہ ہوں سمندر مانگتا ہوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مجھے عشق نبی میں رنگ مولا جمال شاہ کوثر مانگتا ہوں
میں دیکھوں سبز گنبد کا نظارہ مدینہ پاک میں گھر مانگتا ہوں
مجھے مل جائے نعلین شہ دیں یہ تاج سر، سراسر مانگتا ہوں
مجھے امید سے بھی ماسوا دے تیری چوکھٹ پہ گر کر مانگتا ہوں
گلستاں میں خزاں کا دور چھایا تمنا کے گل تر مانگتا ہوں
غلام زار کو سدرہ نشیں کر
تری توحید کے پر مانگتا ہوں

(غلام مصطفیٰ مجددی)

میری یاد سے ان کی یاد اور ان کی یاد سے میری یاد آ جاتی ہے

حضرت عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

''بندہ اس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پا سکتا جب تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہی (کسی سے) ناراض اور اللہ ہی کے لئے کسی سے راضی نہ ہو (یعنی اس کی رضا کا مرکز و محور فقط ذات الٰہی ہو جائے) اور جب اس نے یہ کام کر لیا تو اس نے ایمان کی حقیقت کو پا لیا۔ (انہی خوش نصیبوں کے لئے فرمان ہے) وان احبائی و اولیاء ی الذین یذکرون بذکری واذکر بذکرھم اور بیشک میرے پیارے اور اولیاء وہ لوگ ہیں کہ میری یاد سے ان کی یاد وابستہ ہے اور ان کی یاد سے میں یاد آ جاتا ہوں۔ (مسند احمد بن حنبل ۳/۴۳۰،ح:۱۵۶)

☆ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے (حدیث قدسی میں) ''میری محبت ان لوگوں کے لئے برحق ہے جو میری خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ میری محبت ان لوگوں کے لئے برحق ہے جو میرے لئے ایک دوسرے کے خیر خواہ ہیں، میری محبت ان لوگوں کے لئے برحق ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔ میری محبت ان لوگوں کے لئے برحق ہے جو میری رضا کے لئے ایک دوسرے کے لئے خرچ کرتے ہیں اور میری محبت ان لوگوں کے لئے برحق ہے جو میری خاطر ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔

(مسند احمد ۴/۳۸۶، حدیث نمبر ۱۹۴۵۷)

اللہ کے لئے محبت اور اللہ کے لئے دشمنی کو ایمان کی سب سے افضل ترین کڑی قرار دیا گیا۔ ان اوسط عری الایمان ان تحب فی اللہ وتبغض فی اللہ (مسند احمد ۴/۲۸۶، حدیث نمبر ۱۸۵۴۷ عن البراء بن عازب)

☆ حضرت سالم جو کہ حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے غلام تھے ان کے بارے میں فرمایا ان سالما شدید الحب للہ تعالیٰ، بے شک سالم اللہ تعالیٰ سے ٹوٹ کر محبت کرنے والا ہے۔ (اخرجہ الدیلمی فی مسند الفردوس ۱/۲۳۴ نمبر ۸۹۶)

اصل ہے سودائے عشق ہے اس کی تمام سب درختانِ جہاں رقصاں مدام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کوہ دشت و بحر و بربا لاو پست — سب شراب شوق سے اس کے ہیں مست
کیا ملک کیا انس و جن کیا وحش وطیر — عشق نیکی ہے ہر ایک کی جس میں سیر
جملہ عالم کیا عقیل وکیا وحوش — ہیں شراب عشق سے سب درد نوش
مست انساں ہے شراب خاص سے — عشق میں دیتا ہے جاں اخلاص سے
انبیاء مسرور جامِ وصل سے — اولیاء محمود بادہ اصل سے

(حاجی امداد اللہ مہاجر مکی)

اس کو دیکھو: اللہ نے اس کا دل نور سے بھر دیا ہے

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو آتے ہوئے دیکھا جو ایک مینڈھے کی کھال کے گرد لپیٹے چلے آرہے تھے تو (صحابہ کرام کو) فرمایا:

انظروا الی هذا الرجل الذی نور الله قلبه لقد ایته بین ابوین یغدوانه با طیب الطعام و الشراب ولقد رایته علیه حله شراها او شریت بمائتی درهم فدعاه حب الله وحب رسوله الی ماترون .

اس شخص کو دیکھو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا دل نور سے بھر دیا ہے۔ میں نے اسے اس کے ماں باپ کے ساتھ دیکھا تھا کہ اسے عمدہ کھانا پینا دیا کرتے تھے اور میں نے اس پر ایک ایسی پوشاک دیکھی جسے دو سو درہم میں اس نے خود خریدا یا وہ اس کے لئے خریدی گئی تھی اور اب اللہ اور اس کے رسول کی محبت نے اس کا یہ حال کر دیا ہے جو تم دیکھ رہے ہو۔

(اخرجه البیهقی فی شعب الایمان و المنذری فی الترغیب و الترهیب و الغزالی فی احیاء العلام وابو نعیم فی حلیة الاولیاء)

کسی طرح کبھی غمگین وہ نہیں ہوتے — سرور کیف کے پیہم وہ جام پیتے ہیں
تمہاری یاد نے بخشی ہے روشنی جن کو — وہ خوش نصیب تو بس ظلمتوں میں جیتے ہیں
نبی کے نام پہ سو جاں سے جو قربان ہوتے ہیں — خدا شاہد وہی تو صاحب ایمان ہوتے ہیں
جو ان کی یاد کی محفل سجاتے ہیں محبت سے — رسول اللہ ان کے گھر میں خود مہمان ہوتے ہیں

سنا یہ ہے کہ وہ ٹوٹے دلوں میں رہتے ہیں

حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی: **ای رب این ابغیك ؟** یارب! تجھے کہاں تلاش کروں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا **ابغنی عند المنکسرة قلوبهم** ۔ مجھے ٹوٹے ہوئے دل والوں کے پاس تلاش کر۔ **انی ادنو منهم کل یوم باعا ولولا ذلك لا نهدموا** ۔ کیونکہ میں ہر روز ایک ہاتھ ان کے قریب ہوتا ہوں۔ (اپنی شان کے مطابق) اور اگر ایسا نہ ہوتو وہ (ہجر و فراق کی وجہ سے) منہدم ہو جاتے۔ (اخرجہ احمد بن حنبل فی الزہد: ۱۲۰)

غم فراق میں جو اشک بہتے رہتے ہیں — ان آنسوؤں کو متاع حیات کہتے ہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نہ پوچھ ٹوٹے ہوئے دل کی آبرو کیا ہے ۔۔۔ سنا یہ ہے کہ وہ ٹوٹے دلوں میں رہتے ہیں

حبِ الٰہی کے بارے میں اہل محبت کی باتیں

قال سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ : اعلم الناس باللہ اشدھم حبا، وتعظیما لاھل لا الہ الا اللہ ۔

''حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگوں میں سب سے زیادہ علم رکھنے والا وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے اور لا الہ الا اللہ کہنے والوں (اہل توحید) کی تعظیم کرتا ہے۔'' (اخرجہ الشعرانی فی الطبقات الکبریٰ: ۳۳)

☆ قال ابو یزید البسطامی رحمہ اللہ: ان للہ عبادا لو حجبھم فی الجنۃ عن رؤیتہ لاستغاثوا من الجنۃ کما یستغیث اھل النار من النار ۔

''حضرت ابو یزید بسطامی رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں کہ اگر جنت میں اللہ تعالیٰ انہیں اپنے دیدار سے محجوب رکھے تو وہ جنت سے بچنے کی اسی طرح فریاد کریں گے جس طرح دوزخی دوزخ سے بچنے کی کریں گے۔'' (اخرجہ القشیری فی الرسالۃ: ۳۲۱)

☆ قال الشبلی رحمہ اللہ: سمیت المحبۃ محبۃ، لانھا تمحو من القلب ما سوی المحبوب ۔ (ایضا ص ۳۲۱)

''حضرت شبلی رحمہ اللہ نے فرمایا: محبت کو محبت اس لئے کہا گیا کہ یہ دل سے محبوب کے سوا تمام چیزوں کو محو کر دیتی ہے۔''

☆ قال السری السقطی رحمہ اللہ: اللّٰھم ما عذبتنی بشیء ، فلا تعذبنی بذل الحجاب ۔ (اخرجہ السلمی فی الطبقات الصوفیۃ: ۵۱)

''حضرت سری سقطی رحمہ اللہ نے فرمایا: اے اللہ! تو نے مجھے کسی چیز کا عذاب نہیں دیا پس مجھے حجاب (دوری) کا ذلت آمیز عذاب نہ دینا۔''

لالہ وگل سے عیاں تھا مجھے معلوم نہ تھا ۔۔۔ تو مری روح تھا جاں تھا مجھے معلوم نہ تھا
میں نے کعبہ میں کبھی دیر میں تجھ کو ڈھونڈا ۔۔۔ ٹوٹے دل میں تو یہاں تھا مجھے معلوم نہ تھا
صورتِ امر تھا موجود میری سانسوں میں ۔۔۔ تو قریب رگِ جاں تھا مجھے معلوم نہ تھا
تو ہے صانع تری ہر چیز ہے خود اپنی مثال ۔۔۔ ہر نہاں مجھ پہ عیاں تھا مجھے معلوم نہ تھا
خواہشیں، آرزوئیں، جاہ وحشم کی حسرت ۔۔۔ میں بھی کیا محو بتاں تھا مجھے معلوم نہ تھا
دیکھ کر جلوۂ زیبا نہ رہا ہوش مجھے ۔۔۔ دل کہاں دھیاں کہاں تھا مجھے معلوم نہ تھا
نعت اور حمد کی نعمت مرے سینے میں اویس ۔۔۔ چشمۂ نور رواں تھا مجھے معلوم نہ تھا

(میاں اویس احمد مظہر)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

محبت الٰہی کا حصول دس چیزوں سے ممکن ہے

قال السری السقطی رحمه الله: للمريد عشر مقامات، التحبب الى الله بالنافلة، والتزين عنده بنصيحة الأمة، والأنس بكلام الله، والصبر على أحكامه، والأثرة لأمره، والحياء من نظره، وبذل المجهود في محبوبه، والرضاء بالقلة، والقناعة بالخمول.

''حضرت سری سقطی رحمہ اللہ نے فرمایا: دس چیزوں پر عمل کے ذریعے محبت الٰہی کا حصول ممکن ہے۔ (۱) نوافل پڑھنا (۲) خیر خواہی (۳) قرآن سے محبت کرنا (۴) احکام الٰہی پر صبر کرنا (۵) امر الٰہی کو ترجیح دینا (۶) حیاء پیدا کرنا (۷) محبت الٰہی میں مشقت برداشت کرنا (۸) قلیل پر راضی ہونا (۱۰) قناعت سے کام لینا۔''

(اخرجہ ابو نعیم فی حلیۃ الاولیاء، ۱۰/۱۱۷)

☆ قال الجنيد رحمه الله: المسير من الدنيا الى الآخرة سهل هين على المؤمن. وهجران الخلق في جنب الله شديد. والمسير من النفس الى الله صعب شديد. والصبر مع الله أشد.

''حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ نے فرمایا: مومن کے لئے دنیا سے آخرت تک کا سفر آسان اور ہلکا ہے اور اللہ تعالیٰ کے قرب کی خاطر مخلوق سے کنارہ کش ہونا تکلیف دہ ہے اور نفس سے اللہ تعالیٰ کی طرف سفر اذیت ناک ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ صبر سب سے زیادہ تکلیف دہ ہے۔'' (اخرجہ ابن قیم الجوزیۃ فی مدارج السالکین: ۲/۱۱۷)

☆ قال محمد بن عليان رحمه الله: من سكن الى الله تعالىٰ، اهمله تعالى وتركه، ومن سكن الى الله تعالى، قطع عليه طريق السكون الى شيء سواه.

''محمد بن علیان رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ (کسی) اور ذات میں سکون و راحت محسوس کی۔ اللہ تعالیٰ اس سے اپنا تعلق توڑ دیتا ہے اور جس کو اللہ تعالیٰ سے راحت و سکون ملتا ہے تو اللہ تعالیٰ (اس کے لئے) اپنی ذات کے علاوہ سکون کے اور راستوں کو منقطع کر دیتا ہے۔'' (اخرجہ السلمی فی طبقات الصوفیۃ: ۳۱۹)

☆ قال أبو عبدالله القرشي رحمه الله: حقيقة المحبة أن تهب كلك لمن احببت، فلا يبقى لك منك شيء. (اخرجہ القشیری فی الرسالۃ: ۳۲۱)

''حضرت ابو عبد اللہ قرشی رحمہ اللہ نے فرمایا: حقیقی محبت یہ ہے کہ تو اپنے آپ کو کلیتاً محبوب کے حوالے کر دے یہاں تک کہ تیرے پاس اپنی ذات میں سے کچھ بھی نہ رہے۔''

☆ قال يوسف بن علي رحمه الله: لا يكون العارف عارفا حقا حتى لو أعطى مثل ملك سليمان عليه السلام لم يشغله عن الله طرفة عين. (ایضاً ص ۳۱۵)

''یوسف بن علی رحمہ اللہ نے فرمایا: کوئی شخص اس وقت تک صحیح معنوں میں عارف نہیں کہلا سکتا جب تک کہ اس کی یہ کیفیت نہ ہو جائے کہ اگر اسے سلیمان علیہ السلام جتنی حکومت عطا کر دی جائے تب بھی یہ سلطنت اسے ایک لمحہ کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لئے بھی اللہ سے غافل نہ کر سکے۔''

☆ قال أبو سليمان الداراني رحمه الله: ان الله تعالى يفتح للعارف وهو على فراشه ما لا يفتح لغيره وهو قائم يصلي . (ايضاً)

''حضرت ابو سلیمان دارانی رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ عارف کے لئے اس کے بستر پر وہ باتیں کھول دیتا ہے جو اوروں کے لئے کھڑے نماز پڑھتے بھی نہیں کھولتا۔''

تحمید کی کشتی ہے رواں موج بیاں میں — خوشبو ہے دہن میں مرے، تاثیر زباں میں
موجود نشاں رب کا ہے ہر ایک نشاں میں — پر ڈھونڈنے پر پایا عیاں میں نہ نہاں میں
جو کافر و منکر ہے جہنم میں جلے گا — پائے گا موحد ہی جگہ باغ جناں میں
جب دل سے پکارا ہے مصیبت میں خدا کو — تاثیر نظر آئے نہ کیوں آہ وفغاں میں
پانی ہے جو نازل کیا خلاق جہاں نے — ہر جھیل میں، ہر ابر میں، ہر آب رواں میں
اللہ پہ ایقان سے سب کام بنے ہیں — جو بات یقین میں ہے کہاں وہم وگماں میں
رب چاہتا ہے، اس کے نہ بندے کبھی جھگڑیں — رکھی ہے سکینت تو فقط امن واماں میں
محمود جو اک رب و نبی کی تھی ملن رات — وہ رات تھی ایسی کہ زماں میں نہ مکاں میں

(راجا رشید محمود)

اللہ کو دوست بنالے اور لوگوں سے کنارہ کش ہو جا

قال محمد بن اسحاق رحمه الله: أخبرني أبي، قال: قلت لا براهيم بن ادهم رحمه الله: اوصي، فقال: اتخذ الله صاحبا، وذر الناس جانبا .

''محمد بن اسحاق رحمہ اللہ نے فرمایا کہ مجھے میرے والد محترم نے بتایا کہ میں نے حضرت ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ سے عرض کیا کہ مجھے کوئی وصیت کریں، تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو اپنا دوست بنالے اور لوگوں سے کنارہ کش ہو جا۔'' (اخرجہ السلمی فی طبقات الصوفیہ: ۲۷)

☆ قال ابو حفص رحمه الله: من تجرع كاس الشوق يهيم هياما، لا يفيق الا عند المشاهدة واللقاء .(ايضاً: ۱۱۹)

''حضرت ابو حفص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی جام شوق نوش کر لیتا ہے پھر وہ اسی مستی و عشق ومحبت میں مارا مارا پھرتا رہتا ہے اس کو مشاہدہ اور ملاقات سے ہی افاقہ ہو گا۔''

☆ قال ابو حفص رحمه الله: اذا رأيت المحب ساكنا هادئا، فاعلم انه وردت عليه غفلة، فان الحب لا يترك صاحبه يهدأ بل يزعجه في الدنو والبعد، واللقاء والحجاب .(ايضاً)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

''حضرت ابوحفص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تو کسی عاشق کو حالت سکون واطمینان میں دیکھے تو جان لے کہ اس وقت اس پر حالت غفلت وارد ہو چکی ہے کیونکہ عشق عاشق کو آرام نہیں کرنے دیتا بلکہ وہ اس کو کبھی پاس بلا کر، کبھی دور کر کے، کبھی ملاقات دے کر اور کبھی حجابات اوڑھ کر تنگ کرتا ہے۔''

☆ قال محمد بن الفضل رحمه الله: المعرفة حياة القلب مع الله تعالى.

(اخرجہ القشیری فی الرسالۃ: ۳۱۷)

''محمد بن الفضل رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ دل کے زندہ رہنے کا نام معرفت ہے۔''

☆ قال ابو حفص رحمه الله: ما ظهرت حالة عالية، الا من ملازمة اصل صحيح.

''حضرت ابوحفص رحمہ اللہ نے فرمایا: اس وقت تک صحیح اور بلند مرتبہ حاصل نہیں ہوتا جب تک کہ صحیح اور اصل تعلق پیدا نہ ہو جائے۔'' (اخرجہ السلمی فی طبقات الصوفیۃ: ۱۲۱)

☆ قال أحمد بن عاصم الانطاكي رحمه الله: من كان بالله اعرف كان له اخوف.

(اخرجہ القشیری فی الرسالۃ: ۳۱۳)

''احمد بن عاصم الانطاکی رحمہ اللہ نے فرمایا: جس قدر کسی کو عرفان باللہ حاصل ہوگا اسے اسی قدر زیادہ اللہ تعالیٰ سے خوف نصیب ہوگا۔''

☆ قال يحيى بن معاذ رحمه الله: حقيقة المحبة ما لا ينقص بالجفاء. (ايضاً: ۳۲۲)

''حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ نے فرمایا: حقیقی محبت وہ ہے جو جفا پر بھی کم نہ ہو۔''

☆ نظر يحيى بن معاذ يوما الى انسان وهو يقبل ولدا له صغيرا فقال: اتحبه؟ قال: نعم. قال: هذا حبك له اذ ولدته فكيف بحب الله له اذ خلقه؟! (اخرجه ابو نعيم في حلية الاولياء ۱۰/۵۲)

''یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ نے ایک روز ایک شخص کو اپنے چھوٹے بچے سے پیار کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: کیا تو اس سے محبت کرتا ہے؟ اس نے جواب دیا، ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ اولاد ہونے کے ناطے تجھے اس سے اتنا پیار ہے، اندازہ کرو اللہ کو اس سے کتنا پیار ہوگا جس نے اسے پیدا کیا ہے۔''

حمداں اوہدیاں سارے کردے پھل بوٹے چن تارے کردے
حمداں کردا ذرہ ذرّہ ملک فلک نے سارے کر دے
دشت وجبل نے حمداں کردے نہراں دریا دھارے کر دے
حمداں کرن فرشتے حوراں نبی اللہ دے پیارے کر دے

رائی برابر محبت الٰہی......

قال يحيى بن معاذ رحمه الله: مثقال خردلة من الحب احب الى من عبادة سبعين سنة

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بلا حب ۔(اخرجه القشيري في الرسالة: ۳۲۶)

''حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ نے فرمایا: محبت اگر رائی کے دانے جتنی بھی ہو تو مجھے وہ ایسی ستر سالہ عبادت سے زیادہ محبوب ہے جو بغیر محبت کے کی جائے۔''

☆ قال يحيى بن معاذ رحمه الله: من نشر المحبة عند غير أهلها فهو في دعواه دعي ۔(ایضاً: ۳۲۷)

''حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ نے فرمایا: جو شخص نااہل لوگوں میں محبت کا ذکر کرے، وہ اپنے دعویٰ محبت میں جھوٹا ہے۔''

☆ عن الامام القشيري رحمه الله قال: قيل: المحبة نار في القلب تحرق ما سوى مراد المحبوب ۔(ایضاً: ۳۲۴)

''امام قشیری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مروی ہے کہ محبت دل میں ایک آگ ہوتی ہے جو محبوب کی مراد کے سوا سب کچھ جلا دیتی ہے۔''

☆ عن الامام القشيري قال: قيل: ان عتبة الغلام بات ليلة يقول الى الصباح: ان تعذبني فانا لك محب، وان ترحمني فانا لك محب ۔(ایضاً: ۱۹۶)

''امام قشیری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: مروی ہے کہ عتبۃ الغلام ساری رات صبح تک یہ الفاظ کہتے رہے کہ اگر تو مجھے سزا دے تو تب بھی میں تجھ سے محبت رکھتا ہوں اور اگر تو مجھ پر رحم فرمائے تو تب بھی میں تجھ سے ہی محبت رکھتا ہوں۔''

☆ قال أبو يعقوب السوسي رحمه الله: لا تصح المحبة الا بالخروج عن رؤية المحبة الى رؤية المحبوب بفناء علم المحبة ۔(ایضاً: ۳۲۴)

''حضرت ابو یعقوب السوسی رحمہ اللہ نے فرمایا: محبت صرف اسی وقت درست ہو سکتی ہے جب محب اپنی محبت کی طرف نہ دیکھے بلکہ اپنی محبت کا علم مٹا کر اپنے محبوب کے دیدار کی طرف لگا رہے۔''

بیاں ہو حمد تیری کس طرح ہم ناتوانوں سے — کہ تو برتر ہے وہموں سے خیالوں سے گمانوں سے
گلستانِ جہاں میں سب تری تسبیح کرتے ہیں — لسانِ حال سے دل سے جوارح سے زبانوں سے
بلا شک تو ہے سب عیبوں سے پاک اور متصف ہے تو — تمام اوصاف سے اور خوبیوں کی ساری شانوں سے
ازل سے حمد ہوتی ہے ابد تک ہوتی جائے گی — کہاں حق حمد کا ہو گا ادا ان مدح خوانوں سے
تری وہ حمد ہے جو تو نے اپنی آپ فرمائی — کہ بالاتر ہے وہ محدود لفظوں اور بیانوں سے
جہاں سارا طلب کرتا ہے تجھ سے اپنی ہر حاجت — ہر اک کی جھولیاں بھرتا ہے تو اپنے خزانوں سے
مٹاتا ہے کوئی درہم کوئی زر نام پر تیرے — گزر جاتے ہیں اس کوچہ میں کتنے اپنی جانوں سے
عزیزوں کو کٹانا گھر لٹانا جان دے دینا — تیرے عشاق گھبراتے ہیں کب ان امتحانوں سے
کرے اجمل ثنا کیونکر کہ ناواقف ہے منزل سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وہی چلتا ہے اس راہ میں جو واقف ہے نشانوں سے

(مولانا محمد اجمل شاہ)

جس نے اپنا قبلہ اپنے رب کو نہ بنایا

قال بندار رحمه الله: من لم يجعل قبلته ـ على الحقيقية ـ ربه، فسدت عنيه صلاته ـ

(اخرجہ السلمی فی طبقات الصوفیۃ: ۳۶۸)

''حضرت بندار بن حسین رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے اپنا قبلہ اپنے رب کو نہ بنایا اس کی نماز (اور دیگر عبادات) بے کار ہو جاتی ہیں۔''

☆ قال أبو الحسين رحمه الله: مخافة خوف القطيعة اذبلت نفوس المحبين ـ وأحرقت أكباد العارفين، وأسهرت ليل العابدين، وأظمأت نهار الزاهدين، وأكثرت بكاء التائبين، ونغصت حياة الخائفين ـ(ايضاً: ۳۰۰)

''حضرت ابوالحسین وراق رحمہ اللہ نے فرمایا: محبوبِ حقیقی سے تعلق ٹوٹ جانے کے خوف نے محبین کے نفوس کو پگھلا کر رکھ دیا، عارفین کے جگروں کو جلا کر رکھ دیا، عابدین کی راتوں کی نیندیں اڑا دیں، زاہدین کی نہروں کو پیاسا کر دیا توبہ کرنے والوں کی آہ و بکا کو اور زیادہ بڑھا دیا اور ڈرنے والے کی زندگی کو بے کیف کر دیا۔''

☆ قال رويم رحمه الله: الرضا: أن لو جعل الله جهنم على يمينه ما سأل ان يحولها الى يساره ـ(اخرجه القشيري في الرسالة: ۱۹۵)

''حضرت رویم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: رضا یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ جہنم کو کسی شخص کے دائیں ہاتھ پر رکھ دے تو وہ یہ دعا نہ کرے کہ اے اللہ! اسے بائیں ہاتھ پر رکھ دے۔''

خدایا ہمیں فتح و نصرت عطا کر ہمیں دو جہاں کی حکومت عطا کر
صداقت کا پرچم سدا جگمگائے چٹانوں کو توڑیں وہ فطرت عطا کر
خلاؤں سے ٹکرائیں تیرے فدائی سمندر سے کھیلیں وہ جرأت عطا کر
ہمکتے رہیں سرفرازی کے جھولے ہمیں جانثاری کی عادت عطا کر
میری عرض سن کملی والے کا صدقہ
تجھے سبز گنبد کے ہالے کا صدقہ

(ساغر صدیقی)

اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ان الله تعالى يقول يوم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

القيامة: اين المتحابون بجلالي؟ اليوم اظلهم في ظلي . يوم لا ظل الا ظلي .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: میری عظمت کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے آج کہاں ہیں؟ میں انہیں اپنے سائے میں جگہ دوں، کیونکہ آج میرے سائے کے علاوہ کوئی اور سایہ نہیں ہے۔''

(أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: في فضل الحب في الله، ۴/ ۱۹۸۸، الرقم: ۲۵۶۶، وابن حبان في الصحيح، ۲/ ۳۳۴، الرقم: ۵۷۴، والدارمي في السنن، ۲/ ۴۰۳، الرقم: ۲۷۵۷، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱۰/ ۲۳۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/ ۲۳۷، الرقم: ۷۲۳۰)

عن ابي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم: ان رجلا زار اخاله في قرية أخرى . فارصد الله له، على مدرجته ملكا . فلمّا اتى عليه قال: اين تريد؟ قال: اريد أخا لي في هذه القرية . قال: هل لك عليه من نعمة تربها؟ قال: لا . غير اني احببته في الله عزوجل قال: فاني رسول الله اليك، بان الله قد احبك كما احببته فيه .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص اپنے بھائی سے ملنے کے لئے ایک دوسری بستی میں گیا، اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے میں ایک فرشتہ کو بھیج دیا، جب اس شخص کا اس کے پاس سے گزر ہوا تو فرشتے نے پوچھا: کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ اس شخص نے کہا: اس بستی میں میرا ایک بھائی ہے اس سے ملنے کا ارادہ ہے۔ فرشتے نے پوچھا: کیا تمہارا اس پر کوئی احسان ہے جس کی تکمیل مقصود ہے؟ اس نے کہا: اس کے سوا اور کوئی بات نہیں کہ مجھے اس سے صرف اللہ تعالیٰ کے لئے محبت ہے۔ تب اس فرشتہ نے کہا کہ میں تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام لایا ہوں کہ جس طرح تم اس شخص سے محض اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرتے ہو اللہ تعالیٰ بھی تم سے محبت کرتا ہے۔''

(أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: فضل الحب في الله، ۴/ ۱۹۸۸، الرقم: ۲۵۶۷، وابن حبان في الصحيح، ۲/ ۲۳۱، ۳۳۷، الرقم: ۵۷۲، ۵۷۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/ ۴۰۸، الرقم: ۹۲۸۰، وأبو يعلى في المعجم، ۱/ ۲۱۱، الرقم: ۲۵۴، والبيهقي في شعب الايمان، ۶/ ۴۸۸، وابن المبارك في الزهد، ۱/ ۲۴۷، الرقم: ۷۱۰)

☆ عن ابي هريرة رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ان الله عزوجل قال: اذا تلقاني عبدي بشبر، تلقيته بذراع . واذا تلقاني بذراع، تلقيته بباع، واذا تلقاني بباع . جئته اتيته باسرع .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب میرا بندہ ایک بالشت میری طرف بڑھتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کی طرف بڑھتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ میری طرف بڑھتا ہے تو میں دو ہاتھ اس کی طرف بڑھتا ہوں اور جب وہ میری طرف دو ہاتھ بڑھتا ہے تو میں تیزی سے اس کی طرف بڑھتا ہوں (یعنی بکثرت اس پر اپنی رحمت اور مدد و نصرت فرماتا ہوں)۔''

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(أخرجه مسلم في الصحيح، کتاب: الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: الحث علی ذکر الله تعالی، ۴/۲۰۶۱، الرقم: ۲۶۷۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۳۱۶، الرقم: ۸۱۷۸، وأيضًا، ۳/۲۸۳، الرقم: ۱۴۰۴۵)

تری شان سب سے عظیم ہے — تری ذات سب سے قدیم ہے
ترے نام دل کا سرور ہیں — ترے نام آنکھوں کا نور ہیں
تجھے اپنے ناموں کا واسطہ — ترا فضل ہم پہ رہے سدا
کوئی ماہ ہو، کوئی سال ہو — ترا لطف شاملِ حال ہو
کوئی مرحلہ ہو حیات کا — رہے آسرا تری ذات کا
ملیں دو جہانوں کی دولتیں — ترے سب خزانوں کی دولتیں
کبھی لب پہ تیری ثنا رہے — کبھی ذکر صلِ علیٰ رہے
اے ملیک و مالک و کبریا — نہیں اور کوئی ترے سوا

عابد نظامی

کیا تمہیں کچھ اور چاہئے؟

عن صهيب رضی الله عنه عن النبي صلی الله عليه وسلم قال: اذا دخل اهل الجنة الجنة، قال: يقول الله عزوجل: تريدون شيئا ازيدكم؟ فيقولون: الم تبيض وجوهنا؟ الم تدخلنا الجنة وتنجنا من النار؟ قال: فيكشف الحجاب فما اعطوا شيئا احب اليهم من النظر الی ربهم عزوجل ثم تلاهذه الآية: (للذين احسنوا الحسنی وزيادة) (یونس، ۱۰-۲۶)

''حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے، اللہ عزوجل فرمائے گا: تم کچھ اور چاہتے ہو تو میں تمہیں دوں؟ وہ عرض کریں گے: (اے ہمارے رب!) کیا تو نے ہمارے چہرے منور نہیں کر دیئے کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کر دیا اور ہمیں دوزخ سے نجات نہیں دی۔ فرمایا: اس کے بعد اللہ تعالیٰ پردہ اٹھا دے گا، انہیں اپنے پروردگار کے دیدار سے بہتر کوئی چیز نہیں ملی ہوگی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: (ایسے لوگوں کے لئے جو نیک کام کرتے ہیں نیک جزا ہے (بلکہ) اس پر اضافہ بھی ہے)۔''

(أخرجه مسلم في الصحيح، کتاب: الإيمان، باب: اثبات رؤية المؤمنين الآخرة ربهم، ۱/۱۶۳، الرقم: ۱۸۱، والترمذي في السنن، کتاب: تفسير القرآن، باب: ومن سورة يونس، ۵/۲۸۶، الرقم: ۳۱۰۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴/۳۳۲، وعبد الله بن أحمد في السنة، ۱/۲۴۵، الرقم: ۴۴۹، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۴/۳۰۹، الرقم: ۵۷۴۴)

خدایا خدائی تو لاریب ہست — زمین آسماں قدرتت سیب ہست

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تو آن سیب کر دی زکر مان پُر — یکے کرم کوروکے مثل دُر
یکے کرم را اژدہا گشت جان — یکے کرم چوں مورشد ناتواں
چوادر اک راسوئے توراہ نیست — کجا جائے آنجا تو ہمراہ نیست
فلک یا ملک یا خلقہا زمیں — تو آفریدی ای بیمثل نازنیں
تو کر دی وحوش وطیور وپری — بیک جائی خشکی بیک جا تری
تو رزّاق ہر جاندارے توئی — گناہ میکنم بردبارے توئی
بہ بینی گناہم بہ پوشی عجب — عجب مہربانی بہ مایان رب
توئی واحداً لا شریکی خدا — بہر جامو جودی ایں عالم ردا
زمین آسمان خلق چو نپوست است — بہر جا ببینی ہمہ دوست است
نہ جنبد کسے تانہ جنباند آن — ہمہ خلق راچوں شمع دان داں
بہر جا کہ بینی ظہور آن بداں — تو ہر کوہ را کوہ طوراں بداں
ہمہ نیستند وہمہ نیستند — اگر ایستند وباوا یستند

خموشی بکن ای نوآز غریب
تو خود گل گلی وتو خود عندلیب

(سلطان محمد نواز علیہ الرحمۃ)

جنت کا بازار

عن سعید بن المسیب انه لقی ابا هریرة رضی الله عنه فقال ابو هریرة رضی الله عنه: اسال الله ان یجمع بینی وبینك فی سوق الجنة، فقال سعید: او فیها سوق؟ قال: نعم اخبرنی رسول الله صلی الله علیه وسلم: ان اهل الجنة اذا دخلوها نزلوا فیها بفضل اعمالهم، فیوذن لهم فی مقدار یوم الجمعة من ایام الدنیا فیزورون ربهم، ویبرزلهم عرشه.

قال ابو هریرة رضی الله عنه: قلت: یا رسول الله، وهل نری ربنا؟ قال: نعم، هل تتمارون فی رؤیة الشمس والقمر لیلة البدر؟ قلنا: لا، قال: کذلك لا تتمارون فی رؤیة ربکم عزوجل ولا یبقی فی ذلك المجلس رجل الا حاضره الله محاضرة......

ثم ننصرف الی منازلنا، فیتلقانا ازواجنا فیقلن: مرحبا واهلا لقد جئت وان بك من الجمال والطیب افضل مما فارقتنا علیه، فیقول: انا جالسنا الیوم ربنا الجبار (عزوجل)، ویحق لنا ان ننقلب بمثل ما انقلبنا.

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

''حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی ملاقات حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو انہوں نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو جنت کے بازار میں اکٹھا کر دے۔ سعید کہنے لگے: کیا جنت میں کوئی بازار بھی ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے کہ جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو وہ اپنے عملوں کی برتری کے لحاظ سے مراتب حاصل کریں گے۔ دنیا کے جمعہ کے روز کے برابر انہیں اجازت دی جائے گی کہ وہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے اور وہ ان کے لئے اپنا عرش ظاہر کرے گا۔

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں، کیا تم سورج اور چودھویں کے چاند کو دیکھنے میں کوئی شک کرتے ہو؟ ہم نے عرض کیا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسی طرح تم اپنے پروردگار کے دیدار میں کوئی شک نہیں کرو گے۔ اس محفل میں کوئی ایسا شخص نہیں ہو گا جس سے اللہ تعالیٰ براہِ راست گفتگو نہ فرمائے۔ .....

''انہوں نے کہا کہ پھر ہم واپس اپنے گھروں میں آ جائیں گے۔ ہماری بیویاں ہمارا استقبال کریں گی اور کہیں گی خوش آمدید، خوش آمدید، تم واپس آئے ہو، تو تمہارا حسن و جمال ہم سے جدا ہوتے وقت سے بڑھ گیا ہے۔ وہ کہے گا: آج ہماری مجلس ہمارے رب جبار سے ہوئی ہے۔ ہم اسی (خوبصورت) شکل و صورت میں تبدیل ہونے کے حق دار تھے۔''

(أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: صفة الجنة، باب: ما جاء في سوق الجنة، ۴/ ۶۸۵، الرقم: ۲۵۴۹، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: صفة الجنة، ۲/ ۱۴۵۰، الرقم: ۴۳۳۶، وابن حبان في الصحيح، ۱۶/ ۴۶۴۔۴۶۷، الرقم: ۷۴۳۸، وابن أبي عاصم في السنة، ۱/ ۲۵۸، الرقم: ۵۸۵۔۵۸۶، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۴/ ۳۰۱، الرقم: ۵۷۲۸)

لائق حمد بھی، ثناء بھی تو ۔۔۔ میرا معبود بھی خدا بھی تو
تیرے اسرار کون جان سکے ۔۔۔ سب میں موجود اور جدا بھی تو
بے نواؤں کی آخری اُمید ۔۔۔ بے سہاروں کا آسرا بھی تو
التجا سب ترے حضور کریں ۔۔۔ سب کی سنتا رہے دعا بھی تو
تو ہی سب سے بڑا مسیحا ہے ۔۔۔ سب مریضوں کو دے شفا بھی تو
باعث ابتدا ہے ذات تری ۔۔۔ واقف راز انتہا بھی تو
جو نہ کوئی بھی جانے تو جانے ۔۔۔ آرزو تو ہے اور رضا بھی تو
تیرے در کے سبھی سوالی ہیں ۔۔۔ قلب کا عرض مدعا بھی تو
تجھ سے ظاہر ظہور ہے سب کا ۔۔۔ اور ظہوریؔ کی ہے صدا بھی تو

اللہ کی محبت واجب ہو گئی

عن معاذ بن جبل رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: قال الله

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تعالیٰ: وجبت محبتي للمتحابين في، والمتجالسين في، والمتزاورين في، والمتباذلين في.

رواه مالك باسناده الصحيح وابن حبان. (وقال الحاكم: هذا حديث صحيح)

''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میری خاطر محبت کرنے والوں، میری خاطر مجلسیں قائم کرنے والوں، میری خاطر ایک دوسرے سے ملنے والوں اور میری خاطر خرچ کرنے والوں کے لئے میری محبت واجب ہوگئی۔''

(أخرجه مالک فی الموطا، ۲/ ۹۵۳، الرقم: ۱۷۱۱، واسناده صحیح، وصححه ابن حبان فی الصحیح، ۲/ ۳۳۵، الرقم: ۵۷۵، والحاکم فی المستدرک، ۴/ ۱۸۶، الرقم ۷۳۱۴، والبیهقی فی السنن الکبری، ۱۰/ ۲۳۳، وصححه، ووافقه الذهبی، وقال ابن عبدالبر: اسناده صحیح)

☆ عن معاذ رضي الله عنه انه سال النبي صلى الله عليه وسلم، عن افضل الايمان؟ قال: ان تحب لله، وتبغض لله، وتعمل لسانك في ذكر الله، قال: وما ذا يا رسول الله؟ قال: وان تحب للناس ما تحب لنفسك، وتكره لهم ما تكره لنفسك.

''حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون سا ایمان افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اللہ کے لئے محبت کرے اور اللہ کے لئے ہی نفرت کرے اور اپنی زبان کو اللہ کے ذکر میں مشغول رکھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کے علاوہ اور کوئی چیز؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو لوگوں کے لئے وہ چیز پسند کر جو اپنے لئے پسند کرتا ہے اور ان کے لئے وہ چیز ناپسند کر جو اپنے لئے ناپسند کرتا ہے۔'' اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

(أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ۵/ ۲۴۷، الرقم: ۲۲۱۸۳، والطبرانی فی المعجم الکبیر، ۲۰/ ۱۹۱، الرقم: ۴۲۵)

☆ عن عبادة بن الصامت رضي الله عنه قال: سمعت عن لسان رسول الله صلى الله عليه وسلم: حقت محبتي للمتحابين في، وحقت محبتي للمتباذلين في، وحقت محبتي للمتصادقين في، والمتواصلين (رواه احمد باسناد صحيح)

''حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (اللہ رب العزت کے حوالے سے) بیان فرماتے ہوئے سنا: میری خاطر محبت کرنے والوں کے لئے میری محبت برحق ہے، میری خاطر صلہ رحمی کرنے والوں کے لئے بھی میری محبت برحق ہے، میری خاطر ایک دوسرے پر خرچ کرنے والوں کے لئے بھی میری محبت برحق ہے اور میری خاطر ایک دوسرے کو ملنے والوں کے لئے بھی میری محبت برحق ہے۔''

(أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ۵/ ۲۲۹، الرقم: ۲۲۰۵۵، وابن حبان فی الصحیح، ۲/ ۳۳۸، الرقم: ۵۷۷، والحاکم فی المستدرک، ۴/ ۱۸۷، الرقم: ۷۳۱۵)

مجھے حمد وثناء سے آشنا کر میری روح کو فنا سے پھر بقا کر

الٰہی مجھ کو رومی کا قلم دے مجھے جامی کا ذوق نعت عطا کر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مؤذن عشق احمد کا بنوں میں مجھے روح بلالی بھی عطا کر
زباں میری مؤثر ہو اثر میں ثناء خوانوں کا مجھ کو ہم نوا کر
بوصیری کا ہے خادم ہاشمی بھی بفیض برداء ابیض شفا کر

جن پر انبیاء وشہداء رشک کریں گے

عن أبی مالك الاشعری رضی الله عنه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال: یا ایها الناس، اسمعوا واعقلوا واعلموا ان لله عزوجل عبادا لیسوا بانبیاء ولا شهداء ـ یغبطهم الانبیاء والشهداء علی مجالسهم وقربهم من الله: فجاء رجل من الاعراب من قاصیة الناس والوی بیده الی نبی الله صلی الله علیه وسلم فقال: نبی الله، ناس من الناس، لیسوا بانبیاء ولا شهداء یغبطهم الانبیاء والشهداء علی مجالسهم وقربهم من الله انعتهم لنا یعنی صفهم لنا، شکلهم لنا، فسروجه رسول الله صلی الله علیه وسلم لسؤال الاعرابی ـ فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم: هم ناس من افناء الناس، ونوازع القبائل، لم تصل بینهم ارحام متقاربة، تحابوا فی الله وتصافوا ـ یضع الله لهم یوم القیامة منابر من نور، فیجلسهم علیها، فیجعل وجوهم نورا، وثیابهم نورا، یفزع الناس یوم القیامة ولا یفزعون، وهم اولیاء الله الذین لا خوف علیهم ولا هم یحزنون ـ

''حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! سنو، سمجھو اور معلوم کرلو کہ اللہ عزوجل کے کچھ بندے ایسے ہیں جو نہ نبی ہیں اور نہ شہداء لیکن نبی اور شہید ان کے مراتب اور اللہ کے ہاں تقرب کو دیکھ کر رشک کریں گے۔ دور سے آنے والے ایک بدوی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گھٹنے ٹیکے اور اپنے ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا: یا رسول اللہ! جو لوگ نہ نبی ہوں اور نہ شہید لیکن انبیاء اور شہداء ان کی مسند اور اللہ کے تقرب کو دیکھ کر رشک کریں گے، ان کی خوبی اور ان کا حلیہ ہمارے سامنے بیان فرمادیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدوی کے اس سوال سے خوش ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ لوگ وہ ہیں جو مختلف قبیلوں سے تعلق رکھتے ہیں، ان کی آپس میں کوئی رشتہ داری نہیں ہے، لیکن وہ اللہ کے لئے ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں اور ایک دوسرے کے خیر خواہ ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے لئے قیامت کے دن نور کے منبر لگائے گا، وہ ان پر بیٹھیں گے اور ان کے چہرے اور کپڑے پرنور بنادے گا (باقی) لوگ گھبرائیں گے (لیکن) یہ نہیں گھبرائیں گے۔ یہی اولیاء اللہ ہیں جنہیں نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غم زدہ ہوں گے۔'' اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

(أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ۵/۳۴۳، الرقم: ۲۲۹۵۷، وابن المبارک فی الزهد، ۱/۲۴۸، الرقم: ۷۱۴)

الٰہی دل میں مضمر ہے یہ کیسی آرزو تیری لئے پھرتی ہے مجھ کو قریہ قریہ جستجو تیری
جھلکتے ہیں تیری قدرت کے جلوے ذرّے ذرّے میں نظر آتی ہے اہلِ دل کو صورت سُو بسو تیری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اُفق سے تا اُفق یا رب ترا ہی بول بالا ہے
نمازیں جا بجا تیری، اذانیں کو بہ کو تیری

نبوت سے من وتو میں یہ حسن ارتباط آیا
وہی ہے آبرو میری، وہی ہے آبرو تیری

تلاوت ہی سے ملتی ہے زباں الفاظِ قرآں کو
نرالی خامشی تیری، انوکھی گفتگو تیری

ہماری بندگی کا الغرض یہ بھی تقاضا ہے
کہ ہم سے ہو نہیں سکتی عبادت بے وضو تیری

ہجومِ غم سے اب تک قلب افسرؔ بند ہو جاتا
مگر دیتی ہے تسکین آیۂ لا تقنطوا تیری

افسر ماہ پوری

اللہ تعالیٰ محبّ اور محبوب کو جمع کر دے گا

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم : لو ان عبدين تحابا فی الله عزوجل، واحد فی المشرق وآخر فی المغرب، لجمع الله بينهما يوم القيامة، يقول: هذا الذی كنت تحبه فی (رواہ البیہقی فی شعب الایمان،۴۹۲/۶، الرقم:۹۰۲۲)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر دو بندے اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کریں۔ (ان میں سے) ایک مشرق میں اور دوسرا مغرب میں (بھی) ہو تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز انہیں ضرور ملا دے گا اور فرمائے گا: یہ ہے وہ (شخص) جس سے تو میری خاطر محبت کیا کرتا تھا۔“

عن ابی الدرداء رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم : ليبعثن الله اقواما يوم القيامة فی وجوههم النور علی منابر اللؤلؤ يغبطهم الناس ليسوا بانبياء ولا شهداء قال: فجثا اعرابی علی ركبتيه فقال: يا رسول الله، حلهم لنا نعرفهم ۔ قال: هم المتحابون فی الله من قبائل شتی وبلاد شتی يجتمعون علی ذكر الله يذكرونه ۔

”حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کچھ ایسے (قبروں) سے اٹھائے گا جن کے چہرے پرنور ہوگا۔ وہ موتیوں کے منبروں پر ہوں گے۔ لوگ ان پہ رشک کریں گے، نہ ہی وہ انبیاء ہوں گے اور نہ شہداء۔ ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک بدوی گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا اور عرض کرنے لگا: یارسول اللہ! ان کے متعلق ہمیں بتائیں تا کہ ہمیں بھی ان کا علم ہو جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے ہیں، مختلف قبیلوں سے تعلق رکھتے ہیں اور مختلف علاقوں میں رہتے ہیں لیکن اللہ کی یاد کے لئے جمع ہوتے ہیں اور اسے یاد کرتے ہیں۔“

(أخرجه الطبرانی فی المعجم الکبیر،۲۹۱/۳، الرقم:۳۴۳۵، وذکرہ المنذری فی الترغیب والترهیب،۲۶۲/۲، رقم:۲۳۲۷، والهیثمی فی مجمع الزوائد،۷۷/۱۰)

جو اول ہے وہی آخر جو باطن ہے وہی ظاہر
خدائے لم یزل ہے قدیم وقائم وقادر

سمک سے تا فلک ہر شے پہ ہے نافذ حکم اس کا
وہ ہر شے میں نہاں ہے، ہے وہی ہر چیز سے ظاہر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اسی کے نام میں ستار وغفار وغنی مالک
وہی ہے قابض وباسط وہی قاہر وہی جابر
کروڑوں سال سے جو تھا مگر اک کنز مخفی تھا
وہ خود منظور تھا اور آپ ہی خود اپنا تھا ناظر
ازل سے تا ابد قیوم وقائم نام ہے جس کا
وہی ہے حی وقیوم اور وہی ہے اول وآخر
زمین وآسمان، لوح وقلم جن وبشر سب کچھ
بنائے صرف کن کہہ کر وہ کیا خلاق ہے ماہر
ثنا گو اپنا عابد کو کیا اس کی عنایت ہے
وگرنہ مجھ سے بہتر لاکھوں ہی ہوں گے یہاں شاعر

(پروفیسر سید عابد میر قادری سلطانی)

اللہ کے لئے محبت کرنے والوں کے اقوال زریں

قال عمر رضي الله عنه: والله، لقد لان قلبي في الله حتى لهو ألين من الزبد، ولقد اشتد قلبي في الله حتى لهو أشد من الحجر. (اخرجہ ابونعیم فی حلیۃ الاولیاء ۱/۵۱)

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میرا دل خدا کے لئے اس قدر نرم ہوگیا کہ مکھن بھی اتنا نرم نہیں ہوگا اور خدا ہی (کی محبت میں اس کے دشمنوں) کے لئے میرا دل اس قدر سخت ہوگیا کہ پتھر بھی اس کے مقابلے میں سخت نہ ہوگا۔''

☆ قال معروف الكرخي رحمه الله: للفتيان علامات ثلاث: وفاء بلا خلاف، ومدح بلا جود، وعطاء بلا سوال. (أخرجہ السلمی فی طبقات الصوفیۃ: ۸۹)

''حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی محبت والفت میں پروان چڑھے نوجوانوں کی تین نشانیاں ہیں بغیر کسی خوف وڈر کے وفا کرتے ہیں، بغیر مبالغے کے تعریف کرتے ہیں اور بغیر سوال کئے عطا کرتے ہیں۔''

☆ سئل معروف عن المحبة، فقال: المحبة ليست من تعليم الخلق، انما هي من مواهب الحق وفضله. (ایضاً)

''حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ سے محبت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: یہ کوئی مخلوق کی تعلیم کا نام نہیں ہے بلکہ یہ تو حق تعالیٰ کے تحفوں میں سے ایک تحفہ اور اس کا فضل ہے۔''

☆ قال يحي بن معاذ الرازي رحمه الله: على قدر حبك الله تعالى يحبك الخلق، وبقدر خوفك من الله تعالى يهابك الخلق، وعلى قدر شغلك بالله يشتغل في امرك الخلق. (ایضاً: ۱۱۱)

''حضرت یحییٰ بن معاذ رازی رحمہ اللہ نے فرمایا: جس قدر تم اللہ سے محبت کرو گے اسی قدر مخلوق خدا تم سے محبت کرے گی اور جس قدر تم اللہ سے خوف کھاؤ گے اسی طرح مخلوق خدا تم سے خوف کھائے گی اور جس قدر اللہ کے احکام کی پابندی کرو گے اسی قدر مخلوق خدا تمہارے حکم کی تعمیل کرے گی۔''

خدا نے ہم کو انعامات بخشے
مسرت کے حسین لمحات بخشے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہمیں ایمان کی دولت عطا کی
رسول پاک کی الفت عطا کی
زمیں پر خوبصورت پھول اُگائے
فلک پر خوشنما تارے سجائے
جدا ہر چیز کا نقشہ بنایا
نظارہ اپنی قدرت کا دکھایا
رسیلے پھل درختوں پر لگائے
نرالے پھول پودوں پر سجائے
ہزاروں نعمتیں کھانے کو بخشیں
ہمارا خون گرمانے کو بخشیں
سرور اس کی عنایت پر ہے نازاں
کہ جس کے لطف سے ہے جسم میں جاں

سرور بجنوری

عارف باللہ کو اللہ کے علاوہ کوئی چیز دکھائی ہی نہیں دیتی

قال أبو يعقوب النهر جوری رحمه الله: قلت لأبي يعقوب السوسي: هل يتأسف العارف على شيء غير الله عزوجل؟ فقال: وهل يرى غيره فيتأسف عليه؟ قلت: فبأي عين ينظر الى الأشياء؟ فقال: بعين الفناء والزوال. (اخرجه القشیری فی الرسالۃ: ۳۱۵)

”شیخ ابو یعقوب نہر جوری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو یعقوب سوسی رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا عارف اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور چیز (کے نہ ملنے) پر بھی افسوس کرتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: کیا اسے اللہ کے سوا کوئی اور چیز دکھائی دیتی ہے کہ وہ اس پر افسوس کرے؟ میں نے عرض کیا: پھر اسے دنیا کی اشیاء کو کس نگاہ سے دیکھنا چاہئے؟ فرمایا: زوال اور فنا کی نگاہ سے۔“

☆ عن الامام القشيری رحمه الله قال: قيل: أوحى الله عزوجل الى داؤد عليه السلام: لو يعلم المدبرون عني كيف انتظاری لهم ورفقي بهم وشوقي الى ترك معاصيهم لماتوا شوقا الي، وانقطعت أوصالهم من محبتي، يا داؤد، هذه ارادتي في المدبرين عني، فكيف ارادتي في مقبلين الي؟ (ایضا: ۳۳۲)

”امام قشیری رحمہ اللہ روایت بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ اگر وہ لوگ جو مجھ سے منہ موڑ لیتے ہیں، یہ جان لیں کہ میں ان کی کیسے انتظار کر رہا ہوں اور ان پر کیسے مہربانی کرنے والا ہوں اور ان کے معصیت کاریوں کو ترک کرنے کو کتنا پسند کرتا ہوں تو وہ میرے شوق میں مر جائیں اور ان کے جوڑ میری محبت کی وجہ سے منقطع ہو جائیں۔ اے داؤد! یہ میرا ارادہ ان لوگوں کے متعلق ہے جو مجھ سے منہ موڑتے ہیں پس جو لوگ میری طرف آتے ہیں ان کے ساتھ میرا ارادہ کیا ہوگا؟“

☆ عن الامام القشيری، قال: قيل: العارف قد أنس بذكر الله فاوحشه من خلقه، وافتقر الى الله فأغناه عن خلقه، وذل له تعالى فأعزه في خلقه. (ایضا: ۳۱۵)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

''امام قشیری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مروی ہے کہ عارف چونکہ ذکر اللہ کے ساتھ اُنس حاصل کر چکا ہوتا ہے اس لئے اللہ (یا اللہ کا اُنس) اس کو مخلوق سے مستغنی کر دیتا ہے اور وہ اللہ کے سامنے ذلیل رہتا ہے اس لئے اللہ اسے مخلوق میں معزز بنا دیتا ہے۔''

☆ عن الامام القشيري رحمه الله قال: قال بعضهم: من عرف الله تعالى تبرم بالبقاء، وضاقت عليه الدنيا بسعتها ۔(ایضاً:۳۱۳)

''امام قشیری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ کسی صوفی سے مروی ہے کہ جس نے اللہ کو پہچان لیا وہ دنیا میں زندہ رہنے سے تنگ آ جاتا ہے اور دنیا اس قدر وسعت کے باوجود اس کے لئے تنگ معلوم ہوتی ہے۔''

خوار ہیں بدکار ہیں ڈوبے ہوئے ذلت میں ہیں — کچھ بھی ہیں لیکن ترے محبوب کی امت میں ہیں
رحم کر اپنے نہ آئین کرم کو بھول جا — ہم تجھے بھولے ہیں لیکن تو نہ ہم کو بھول جا
خلق کے راندے ہوئے دنیا کے ٹھکرائے ہوئے — آئے ہیں اب تیرے دَر پہ ہاتھ پھیلائے ہوئے

تڑپنے پھڑکنے کی توفیق دے — دل مرتضیٰ سوز صدیق دے
الٰہی غیب سے سامان کر دے — مدینے کا ہمیں مہمان کر دے
وہ دن خدا کرے کہ مدینے کو جائیں ہم — خاک درِ رسول کا سرمہ بنائیں ہم

دل درد سے بسمل کی طرح لوٹ رہا ہو — سینے پہ تسلی کو تیرا ہاتھ دھرا ہو
گر وقت اجل سر تیری چوکھٹ پہ پڑا ہو — جتنی ہو قضا ایک ہی سجدے میں ادا ہو

ہزاراں درود ہزاراں سلام — بروحِ محمد علیہ السلام
ہر دم از ما صد درود وصد سلام — بر رسول وآل واصحابش تمام
الٰہی بحق محمد رسول — دعا ہم گنہ گاروں کی کر قبول
الٰہی بحق نبی فاطمہ — کہ بر قول ایماں کنم خاتمہ
اگر دعوتم رد کنی ور قبول — من ودست وذامانِ آلِ رسول

دنیا و آخرت کا شرف حاصل کرنے والے

قال جعفر رحمه الله: سمعت سمنون رحمه الله يقول: ذهب المحبون لله تعالى بشرف الدنيا والآخرة، لأن النبي صلى الله عليه وسلم قال: المرء مع من أحب (متفق عليه)، فهم مع الله تعالى ۔(ایضاً: ۳۲۲)

''حضرت جعفر رحمہ اللہ نے سمنون رحمہ اللہ سے روایت کی کہ محبت کرنے والے دنیا اور آخرت کا شرف حاصل کریں گے کیونکہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (متفق علیہ حدیث میں) فرمایا: المرء مع من احب ''انسان اسی کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ساتھ ہوتا ہے جس سے اسے محبت ہو۔ لہٰذا وہ اللہ کے ساتھ ہوئے۔"

☆ قال عبد الله الأنصاري رحمه الله: سمعت الحسين الأنصاري رحمه الله يقول: رأيت في النوم كان القيامة قد قامت وشخص قائم تحت العرش فيقول الحق، سبحانه: يا ملائكتي، من هذا؟ فقالوا: الله أعلم، فقال: هذا معروف الكرخي سكر من حبي فلا يفيق الابلقائي.

(ایضاً:۳۳۱)

"حضرت عبداللہ الانصاری نے الحسین الانصاری رحمہ اللہ سے روایت کی کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا قیامت برپا ہے اور ایک شخص عرش کے نیچے کھڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے پوچھتا ہے: یہ کون ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: اللہ کو بہتر معلوم ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ معروف کرخی ہے، یہ میری محبت میں مدہوش ہے، اب وہ میری ملاقات کے بغیر ہوش میں نہیں آسکتا۔"

مقدر ہوا ہے وہ گھر اللہ اللہ — کریں جس کے دیوار و در اللہ اللہ
اگر نفس کا تزکیہ چاہتے ہو — کیے جاؤ شام و سحر اللہ اللہ
گدائے در خالق مصطفیٰ ہوں — نہیں سائلِ در بدر اللہ اللہ
ثنائے خدا میں کٹے زندگانی — زباں پر ہو وقت سفر اللہ اللہ
دعا سچے دل سے کبھی کی جو ازہر — تو دیکھا ہے اس کا اثر اللہ اللہ

از ازہر درانی

حمد ہے اس ذات کو......

تمام خوبیاں اللہ عزوجل کے لئے ہیں جس نے اپنی مخلوق میں سے اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کو پسند فرمایا اور ان کو بلند مقام و مرتبہ عطا فرمایا جنہوں نے اس سے کیے ہوئے عہد کو پورا کیا تو اس نے ان کا تذکرہ پوری کائنات میں پھیلا دیا، زمانے کو ان کی برکت سے زینت عطا فرمائی، ان کے عرفان کی مہک سے تمام عالم کو معطر فرما دیا، انہیں اپنا قرب عطا فرما کر ان کا مطالبہ پورا کر دیا۔ ان کی محبت کو ان کے ٹوٹے ہوئے دلوں کو جوڑنے والا بنا دیا، انہوں نے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اپنے سر جھکا دیئے اور اپنی خواہشات کی قربانی دے دی تو اس نے بھی انہیں اجر و ثواب کے خزانے عطا فرما دیئے، انہوں نے اپنے محبوب حقیقی عزوجل کی رضا کے لئے بخوشی تکالیف برداشت کیں اور کڑوی چیز کو میٹھا سمجھا، رب عزوجل کی تلاش میں دیوانوں کی طرح گھومتے رہے اور اس کو پانے میں اپنی جان تک قربان کر دی اور محبت کی بیڑیوں میں اسیر ہو گئے، ان کو خزانے پیش کیے گئے مگر انہوں نے ٹھکرا دیئے، دنیا ان پر فدا ہونے کی کوشش کرتی رہی لیکن انہوں نے اس سے کنارہ کشی اختیار کر لی، انہوں نے فقر و فاقہ اختیار کیا۔ اللہ عزوجل نے انہیں آزمائش میں مبتلا فرمایا تو انہوں نے ان احسانات پر شکر ادا کیا اور صبر کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھا۔ شیطان نے ان پر اپنے مکر و فریب کا جال ڈالنے کی کوشش کی لیکن اس کا ان پر کوئی بس نہ چل سکا اور وہ انہیں دھوکا دینے کی طاقت نہیں رکھتا۔ یہ صرف اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عزوجل کے محتاج ہیں اور اس کی عطا سے غنی ہو گئے جنہیں غیر خدا سے مستغنی کر دیا گیا اور سحری کے وقت ان کے لئے پردے اٹھا دیئے گئے۔

حاضر ہیں تیرے دربار میں ہم — اللہ کرم اللہ کرم
دیتی ہے صدا یہ چشم نم — اللہ کرم اللہ کرم
ہیبت سے ہر اک گردن خم ہے — ہر آنکھ ندامت سے نم ہے
ہر چہرے پہ ہے اشکوں سے رقم — اللہ کرم اللہ کرم
جن لوگوں پہ ہے انعام ترا — ان لوگوں میں لکھ دے نام میرا
محشر میں میرا رہ جائے بھرم — اللہ کرم اللہ کرم
ہر سال طلب فرما مجھ کو — ہر سال یہ شہر دکھا مجھ کو
ہر سال کروں میں طوفِ حرم — اللہ کرم اللہ کرم
میری آنے والی سب نسلیں — تیرے در آئیں تیرا در دیکھیں
اسباب ہوں ان کو ایسے بہم — اللہ کرم اللہ کرم

ایک رقت انگیز دعا

اے میرے مالک و مولیٰ عزوجل! اگر ہم گناہوں کی وجہ سے تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں تو حسن ظن نے ہمیں تیرے ثواب کی بھی طمع دے رکھی ہے۔ اگر تو معاف فرما دے تو تجھ سے زیادہ کون اس کا حق رکھتا ہے؟ اور اگر تو عذاب دے تو تجھ سے زیادہ عدل کرنے والا کون ہے؟ اے میرے پروردگار عزوجل! اگر تو عبادت و ریاضت کرنے والوں پر رحم فرمائے گا تو خطا کاروں پر کرم کون کرے گا؟ اگر تو صرف مخلصین کے اعمال قبول فرمائے گا تو ہم جیسے ریا کاروں کا کیا بنے گا؟ اگر تو صرف محسنین کو عزت سے نوازے گا تو ہم جیسے بدکار کہاں جائیں گے؟ یاالٰہی عزوجل! میری حسرت کتنی زیادہ ہے کہ میں نے دوسروں کو تو نصیحت کی لیکن خود غافل رہا۔ اے میرے مولیٰ عزوجل! کتنی سخت مصیبت ہے مجھ پر کہ دوسرے بیدار ہیں اور میں سویا ہوا ہوں۔ اے میرے مالک عزوجل! میرا معاملہ کتنا شدید ہے کہ دوسروں کی رہنمائی کر رہا ہوں اور خود حیران و پریشان ہوں۔ اے میرے رب قدیر عزوجل! عفو و درگزر کے ساتھ پرخطر اور تکلیف دہ راستے میں میری مدد فرما۔ یاالٰہی عزوجل! جب تو نے اپنی راہ پر چلنے والوں کی رہنمائی فرمائی تو وہ تجھ تک پہنچ گئے۔ اے میرے خالق حقیقی عزوجل! اگر میرا کلام خالص تیری رضا کے لئے نہیں تو اس بھری محفل میں کوئی ایسا شخص تو ہوگا جو خالص تیری رضا کے لئے حاضر ہوا ہوگا اپنے نور کے واسطے مجھ خطا کار کے حق میں اس کی شفاعت قبول فرما اور یا ارحم الراحمین! ہم سب کو اپنی رحمت میں ڈھانپ لے۔

انت وفقت من الیك انابا — انت اصلحت من اصاب الصوابا
انت حببت ماتحب الیھم — ثم اعطیتھم علیه ثوابا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

انت عرفتهم كنوز المعالي فغدوا يبحثو عنها طلابا

ترجمہ: (۱)......اے اللہ عزوجل! تو نے اپنی طرف رجوع کرنے والے کو توبہ کی توفیق عطا فرمائی، تو نے ہی حق تک پہنچنے والے کو ہدایت عطا فرمائی۔

(۲)......جو چیز (یعنی توبہ) تجھے پسند ہے اس کی محبت تو نے بندوں کے دلوں میں ڈال دی پھر اس پر انہیں اجر وثواب بھی عطا فرمادیا۔

(۳)......تو نے ان کو عزت ومرتبہ کے خزانوں کی پہچان کرائی پس وہ ان خزانوں کی بہت زیادہ جستجو کرنے لگے۔

گناہوں نے میری کمر توڑ ڈالی میرا حشر میں ہوگا کیا یا الٰہی
تو اپنی ولایت کی خیرات دے دے مرے غوث کا واسطہ یا الٰہی

ہائے افسوس ان پر

آه على المذنبين اواه آه على من جفاه مولاه
آه على من عصا بغفلته جهرا وما تاب من خطاياه
آه على المذنب الحزين اذا لم يخف الله ثم يخشاه
آه على من يفوته اسفا في مثل هذا الشهر عفو مولاه
آه من يبيع مغتبنا بدار دنياه دار آخراه
سبحان من تصدق عليكموا بصيامكم و خصكم بالعطايا يا امة المختار
تأتون يوم القيامة وصومكم من فوقكم حيث اتجهتم توجه وحيث سرتم سار
محمول فوق الغنائم علي يد الملئكة شعاعه يتلألأ من كثرة الانوار
و تقدمون الموقف تحلوا على كل الامم مثل الشموس وفيكم من يشبه الاقمار
وقد صفا الوقت لما نادا كمو مولاكم قوموا تعالوا تملوا بالوصل يازوار
هذا جمالي تبدى والحب عنكم رفعت و نورنا قد تجلى وزالت الاكدار

ترجمہ: (۱)......افسوس نافرمانوں پر کہ (نافرمانی کے باوجود) رب کی پناہ طلب کرتے ہیں، افسوس اس پر جس کا رب اس سے ناراض ہو۔

(۲)......افسوس اس پر جس نے اپنی غفلت کے سبب کھلے عام نافرمانی کی اور اپنی خطاؤں سے توبہ نہ کی۔

(۳)......افسوس اس غمزدہ گنہگار پر جو (گناہ کرتے وقت) تو اللہ عزوجل سے نہیں ڈرتا پھر خوفزدہ ہوتا ہے۔

(۴)......افسوس اس پر جو ایسے بابرکت مہینے میں بھی اللہ عزوجل کی بارگاہ سے معافی نہ پا سکا۔

(۵)......افسوس اس پر جس نے دھوکے میں دارِ آخرت کو دنیا کے گھر کے بدلے بیچ دیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۶)......اے امت محمدیہ! پاک ہے وہ ذات جس نے تم پر روزوں کے سبب احسان فرمایا اور تمہیں اپنی خاص عنایات سے نوازا۔

(۷)......قیامت کے دن تم آؤ گے اور تمہارا روزہ تمہارے اوپر اس طرح ہوگا کہ تم جدھر متوجہ ہوگے وہ بھی ہوگا اور تم جدھر چلو گے وہ بھی چلے گا۔

(۸)......فرشتے اپنے ہاتھوں میں انعامات اٹھائے ہوں گے اور ان کی کرنیں کثرتِ انوار سے جگمگا رہی ہوں گی۔

(۹)......تم سب سے پہلے میدانِ محشر میں پہنچو گے اور تمام امتوں کے سامنے سورج کی طرح چمک رہے ہوگے اور تم میں سے بعض کے چہرے چاند کی طرح روشن ہوں گے۔

(۱۰)......جب تمہارا رب عزوجل تمہیں فرمائے گا: اے میرا دیدار کرنے والو! کھڑے ہو جاؤ اور آ کر میرے دیدار سے لطف اندوز ہو جاؤ۔

(۱۱)......میں نے اپنا جمال تم پر ظاہر کر دیا ہے اور تمہارے سامنے سے تمام پردے اٹھا دیئے۔ پس اس وقت ہمارا نور چمک اٹھے گا اور تمام کثافتیں ختم ہو جائیں گی۔

رونے والی آنکھیں مانگو رونا سب کا کام نہیں
ذکر محبت عام ہے لیکن سوز محبت عام نہیں

جلوے شانِ الٰہی کے زبانِ مصطفوی سے

تمام خوبیاں اللہ عزوجل کے لئے ہیں جس نے اپنے اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کو صفت جمال کی معرفت عطا فرمائی تو انہوں نے عرفانِ خداوندی کی لازوال دولت حاصل کر لی۔ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے ان کی رہنمائی فرمائی اور انہیں انسیت عطا فرمائی تو وہ اس سے مانوس ہو گئے، ان کے دلوں میں اپنے راز ڈالے تو اس کی توفیق سے وہ اس کا ذکر کرنے لگے۔ اللہ عزوجل ان کے احوال بیان کر کے ملائکہ کے سامنے فخر فرماتا ہے اور ایسا کیوں نہ ہو جبکہ اللہ عزوجل ان سے محبت کرتا ہے اور وہ اللہ عزوجل سے محبت کرتے ہیں۔ اس نے ان کے دلوں کی سلطنت غفلت سے محفوظ فرمائی تو انہوں نے اس کی بارگاہ کو لازم پکڑ لیا اور اپنی ساری زندگی اخلاص کو اپنایا اور اسی پر دنیا سے رخصت ہوئے۔ انہوں نے اپنے نامۂ اعمال کو نافرمانیوں سے خالی رکھا اور اسے صحیح رکھنے کی پوری کوشش کی۔ وہ روزِ جزاء کی رسوائی سے خوفزدہ ہوئے تو انہوں نے اس امانت کی حفاظت کی جو ان کے سپرد کی گئی تھی۔ انہوں نے اپنے محبوب حقیقی عزوجل سے اپنا مقصود بھی پایا اور طلب سے بھی سوا پایا۔ مگر محروم کو بدنصیبی کے میدان میں چھوڑ دیا جائے گا، اس پر رحم نہ کیا جائے گا۔ اسے میدانِ محشر میں شرمساری ہوگی اور اسے اس دن ذلت کا لباس پہنایا جائے گا جس دن کچھ منہ روشن اور کچھ سیاہ ہوں گے۔

تمام خوبیاں اللہ عزوجل کے لئے ہیں جس نے کائنات کو بغیر کسی شریک و مددگار کے پیدا کیا، وہ اپنی بلند شان میں اس سے پاک ہے کہ اسے طاقت وقدرت اور وجود دیا جائے۔ اس نے اپنی شان کے مطابق عرش پر استوا فرمایا۔ وہ استغفار کرنے والوں کے لئے (اپنی شان کے مطابق) اوّل آسمان پر نزول فرماتا ہے۔ وہ بروزِ قیامت سب زمینوں کو سمیٹ دے گا اور اس کے حکم سے سب آسمان لپیٹ دیئے جائیں گے، وہ فرماتا ہے: ''احسن کل شیء خلقه وبدا خلق الانسان من طين ○'' (پ۲۱ السجدہ: ۷) جس نے جو چیز بنائی خوب بنائی اور پیدائش انسان کی ابتداء مٹی سے فرمائی۔ اس نے انسان کو ایک حقیر نطفے سے پیدا کیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور اسے پوری دنیا میں پھیلا دیا۔ اللہ تعالیٰ انسان کے متعلق فرماتا ہے: ''فاذا ھو خصیم مبین ۝ (پ۲۳، یٰسین: ۷۷) جبھی وہ صریح جھگڑالو ہے۔''

اللہ عزوجل نے اس پر شہوت مسلط کی تا کہ اسے اپنا انتہائی ذلیل ہونا معلوم ہو جائے۔ نافرمانوں کی آنکھوں سے عبرت کے آنسو خشک ہو گئے پھر بھی ان کا کوئی مددگار نہیں لیکن اس کے دروازے پر پہنچنے والے محبوب بندوں کو ان کا محبوبِ حقیقی یہ ندا دیتا ہے:

''وسارعوا الی مغفرہ من ربکم وجنۃ عرضھا السموت والارض اعدت للمتقین ۝ (پ۴، آل عمران ۱۳۳) اور دوڑو اپنے رب کی بخشش اور ایسی جنت کی طرف جس کی چوڑان میں سب آسمان وزمین آجائیں، پرہیزگاروں کے لئے تیار رکھی ہے۔''

سب خوبیاں اللہ عزوجل کے لئے ہیں جس کو حوادثاتِ زمانہ نہیں بدل سکتے، اور نہ ہی زمانوں کی تبدیلی اس کو پرانا کرسکتی ہے، وہی اول وآخر اور ظاہر وباطن ہے: ''یعلم خائنۃ الاعین وما تخفی الصدور ۝ (پ۲۴، المومن: ۱۹) اللہ جانتا ہے چوری چھپے کی نگاہ اور جو کچھ سینوں میں چھپا ہے۔''

وہ نہ جسم ہے، نہ جوہر، نہ عرض، نہ عنصر۔ وہ نورانی پردے سے پاک ہے۔ اسے فارغ سمجھنے والا اندھا ہے، اس کا انکار کرنے والا بے بصیرت ہے، اس کے لئے جسم ثابت کرنے والا کمزور نظر والا ہے اور کسی کو اس کے مشابہ قرار دینے والا جہالت کی جیل میں قید ہے۔ اس نے بادلوں سے زور کا پانی برسایا اور اس کے ذریعے بہت سی اکٹھی اور بکھری ہوئی نباتات کو پیدا فرمایا اور ان کی غذائیں بنائیں اور حیوانات سے مذکر ومؤنث پیدا کرنے کے لئے پانی سے مادۂ منویہ بنایا تا کہ اس میں اس کا فضل اور عدل ظاہر ہو اور پیدا ہونے والی مخلوق تو عاجز ومجبور ہے۔ اس نے ابتدائے آفرینش سے لوحِ محفوظ میں انسان کی نجات وہلاکت کے کلمات لکھ دیئے۔ پس سب کے ساتھ وہ معاملہ ہوگا جو وہ اپنے اندازے سے نہیں جان سکتے اور امور کا انجام ان سے مخفی کر دیا گیا۔ پھر موت کا تیر ان کی طرف پھینکا تو اس نے انہیں ہلاک کر دیا پھر اپنے اس فرمان سے اسے نصیحت کی تا کہ وہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فیصلے میں عدل کرنے والا ہے اور وہ ظلم نہیں کرتا: ''کل نفس ذائقۃ الموت ط وانما توفون اجورکم یوم القیمۃ ط فمن زحزح عن النار وادخل الجنۃ فقد فاز ط وما الحیوۃ الدنیا الامتاع الغرور ۝ (پ:۴، آل عمران: ۱۸۵) ہر جان کو موت چکھنی ہے اور تمہارے بدلے تو قیامت ہی کو پورے ملیں گے جو آگ سے بچا کر جنت میں داخل کیا گیا وہ مراد کو پہنچا اور دنیا کی زندگی تو یہی دھوکے کا مال ہے۔''

پاک ہے وہ رب عزوجل جو فیصلہ کرتا ہے لیکن اس پر فیصلہ نہیں کیا جاتا، جو صحیح کو توڑتا اور ٹوٹے ہوئے کو جوڑتا ہے، میں اس کی رحمت کی امید رکھنے والے جیسی حمد کرتا ہوں کیونکہ وہ اسے غفور ورحیم جانتا ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، میں نے یہ گواہی روزِ محشر کے لئے تیار کر رکھی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے خاص بندے اور رسول ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن تمام امتوں کی شفاعت فرمائیں گے۔ کر کے توبہ پھر گناہ کرتا ہے جو میں وہی بدکار ہوں کر دے کرم

(الروض الفائق فی المواعظ والرقائق للشیخ شعیب حریفیش)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میری نگاہ سے مرے وہم وگماں سے دور
میری خرد سے دور مری این وآں سے دور

راحت سے پاک رنج سے پاک ابتلا سے پاک
ہر بیش وکم سے ہر غم سود وزیاں سے دور

حسرت سے پاک سوز سے پاک آرزو سے پاک
حاجت سے پاک عجز سے پاک امتحاں سے دور

کون ومکاں میں صرف وہی ایک ذات ہے
جو ہے ہر اک بشر کی چنین وچناں سے دور

اعظم وہ ایک ایسی حقیقت ہے بے نشاں
ظاہر ہے ہر نشاں سے مگر ہر نشاں سے دور

(اعظم چشتی)

رحم مادر میں انسانی تخلیق کے ارتقائی مراحل میں شانِ خداوندی

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں صادق ومصدوق نبی ورسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (غائبانہ حقیقت) کو بیان فرمایا۔

ان احدکم یجمع خلقه فی بطن امه اربعین یوما نطفة، ثم یکون علقة مثل ذلك، ثم یکون مضغة مثل ذلك ثم یرسل الیه الملك فینفخ فیه الروح ویؤمر باربع کلمات: بکتب رزقه واجله وعمله وشقی اوسعید، فو الله الذی لا اله غیره ان احدکم لیعمل بعمل اهل الجنة حتی ما یکون بینه وبینها الاذراع، فیسبق علیه الکتاب فیعمل بعمل اهل النار فیدخلها، وان احدکم لیعمل بعمل اهل النار حتی ما یکون بینه وبینها الا ذراع، فیسبق علیه الکتاب فیعمل بعمل اهل الجنة فیدخلها .

(بخاری شریف جلد 2، صفحہ 241، کتاب الخلق رقم 3036، مسلم شریف جلد 7 صفحہ 260، کتاب القدر رقم 6599، ترمذی شریف جلد 2 صفحہ 20، مسند حمید رقم الحدیث: 126)

بے شک تم میں سے ہر ایک کی پیدائش اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک نطفے کی شکل میں رکھنا ہے پھر چالیس دن بعد گاڑھا خون بن جاتا ہے اور پھر چالیس دن میں خون کا لوتھڑا بنتا ہے پھر اللہ عزوجل اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اس میں روح پھونکتا ہے اس فرشتے کو چار باتیں لکھنے کا حکم دیا جاتا ہے یعنی اس (بچے) کے رزق، عمر، عمل اور سعادت وشقاوت کے لکھنے کا حکم ہوتا ہے بس اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے جس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں تم میں کوئی اہل جنت کے سے عمل کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے۔ پھر تقدیر الٰہی اس کی طرف سبقت کرتی ہے تو اس کا خاتمہ اہل جہنم کے اعمال پر ہوتا ہے اور وہ جہنم میں داخل ہو جاتا ہے اور ایک آدمی جہنمیوں کے سے اعمال کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے پھر تقدیر الٰہی اس کی طرف سبقت کرتی ہے اور اس کا خاتمہ جنتیوں کے اعمال پر ہوتا ہے پس وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہر اک شے دا والی توں ایں سب دنیا دیا سائیاں
ہر کوئی عاجز تیرے اگے تنیوں سب وڈیائیاں

عرشی فرشی جن ملائک سورج چن ستارے
توں سبھناں دا خالق مولا تیرے کل پیارے

جوں جوں سوچ وچارن سوچاں گم ہو جاون عقلاں
اک پتے دیاں کئی کروڑاں ون سونیاں شکلاں

تیرا شروع اخیر نہ کوئی کدھرے پتہ نہ ملدا
باجھوں امر ترے دے سائیاں پتہ مول نہ ہل دا

کہہ منگاں کس چیز نے منگاں کیہ میرے وچ میرا
بن منگیاں جے توں دے دیویں کیہہ جاندا اے تیرا

دیوں کارن داتا ہوندا منگن لئی سوالی
منگ ظہوری اہدے در توں کوئی نہ جاوے خالی

تقدیر معلق ومبرم

اس حدیث میں سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انسان کی تخلیق کے ابتدائی مراحل کو اجمالاً بیان فرمایا ہے جو کہ اللہ عزوجل کے کلام جو سورہ ''مومنون'' میں موجود ہے اس کی تفسیر ہے اس کے بعد تقدیر کے متعلق بیان کیا ہے اس کی دو اقسام ہیں۔

(۱) تقدیر مبرم، (۲) تقدیر معلق اور ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

معلق بدلتی رہتی ہے اور تقدیر مبرم اٹل اور محکم ہے اس میں تبدیلی محال ہے کیونکہ تقدیر مبرم اللہ تعالیٰ کے علم ازلی سے عبارت ہے اور اللہ تعالیٰ کے علم میں تبدیلی جہل کو مستلزم ہے نہ اس کا علم بدل سکتا ہے نہ تقدیر مبرم بدل سکتی ہے۔ تقدیر معلق یہ ہے کہ مثلاً لوحِ محفوظ میں لکھا ہوا ہے کہ فلاں شخص شقی ہے یا سعید ہے، یا فلاں کی عمر اتنی ہے پھر اگر وہ کوئی نیک کام کرے یا کوئی نیک شخص اس کے حق میں دعا کرے تو اس کی شقاوت، سعادت سے بدل جاتی ہے یا اس کی عمر بڑھ جاتی ہے اور اگر وہ نیک کام نہ کرے یا کوئی نیک شخص اس کے حق میں دعا نہ کرے تو وہ بدستور شقی رہتا ہے اور اس کی عمر اتنی ہی رہتی ہے اور اس کو محو اور اثبات سے تعبیر کرتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے علم ازلی میں یہ مقرر ہوتا ہے کہ وہ بالآخر شقی ہوگا یا نہیں ہوگا اور اس کی عمر بڑھے گی یا نہیں اور یہی تقدیر مبرم ہے اس کو اُم الکتاب سے بھی تعبیر کرتے ہیں۔ مفسرین نے اس آیت سے تقدیر معلق اور تقدیر مبرم کا استنباط کیا ہے۔

یمحو اللہ ما یشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب (رعد:39)

اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے اور اسی کے پاس اصل کتاب ہے۔

اس آیت میں محو اور اثبات سے مراد قضاء معلق ہے اور اُم الکتاب سے مراد قضاء مبرم ہے۔

قضاء معلق کا ذکر ان احادیث میں ہے۔ امام ترمذی روایت کرتے ہیں:

''حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تقدیر کو صرف دعا ٹال سکتی ہے اور عمر نیکی سے زیادہ ہوتی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔'' (ترمذی)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمر صرف نیکی سے زیادہ ہوتی ہے اور تقدیر صرف دعا سے ٹلتی ہے اور انسان اپنے گناہ کی وجہ سے رزق سے محروم ہو جاتا ہے۔ (ابن ماجہ)

یارب دو جہاں یا رب دو جہاں
ہر سمت تیرے جلوے ہر چیز تیری پہچاں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پتھر میں کیڑوں کو رزق کھلائے تو — دل میں آس اُمید کے دیپ جلائے تو
بچھڑے ہوؤں کو اک مرکز پہ لائے تو — اپنے کرم کے کیا کیا رنگ دکھائے تو

میں بندہ تیرا مولا تیرے نام پہ میں قرباں

بلبل طوطی پروانے کی یہی صدا اے خدا — مشکل میں کام آیا مولا نام تیرا
ذرّہ ذرّہ کرتا ہے تیری حمد وثناء — تیرے دم سے شام وسحر اے مالک انس وجاں
گلشن خوشبو نور اجالے تیرے ہیں — چاند کے گرد یہ نور کے ہالے تیرے ہیں
عزت ودولت رزق نوالے تیرے ہیں — سب سے مولا کام نرالے تیرے ہیں

میرے واسطے ہے ایماں اللہ تیرا قرآں

تیرے کرم کی مولا بات نرالی ہے — تیرا ذکر یہ غنچہ ہر ڈالی ہے
کوئی نہیں جس کا تو اس کا والی ہے — شیرازی تیرا ادنیٰ ایک سوالی ہے

پیدا کردے مولا میری بخشش کا ساماں

یا رب دو جہاں یا رب دو جہاں — ہر سمت تیرے جلوے ہر چیز تیری پہچاں

کہاں ہیں معرفت واحسان والے؟

بکھرے بال، آزردہ صورت ہوتے ہیں کچھ اہل معرفت — بدر مگر یہ شان ہے ان کی بات نہ ٹالے رب العزت

☆ عن انس بن مالك رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : اذا جمع الله الاولين والاخرين ينادى مناد في صعيد واحد من بطنان العرش . اين اهل المعرفة بالله؟ اين المحسنون؟ قال: فيقوم عنق من الناس حتى يقفوا بين يدى الله، فيقول . وهو اعلم بذلك: ما انتم؟ فيقولون: نحن اهل المعرفة الذين عرفتنا اياك وجعلتنا اهلا لذلك . فيقول: صدقتم . ثم يقول للآخرين: ما انتم؟ قالوا: نحن المحسنون . قال: صدقتم، قلت لنبي: (ما على المحسنين من سبيل) (التوبة: ۹۱) ما عليكم من سبيل، ادخلوا الجنة برحمتي . ثم تبسم رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: لقد نجاهم الله من اهوال بوائق القيامة .

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جب اولین وآخرین کے لوگوں کو جمع فرمائے گا تو ایک پکارنے والا عرش کے پایوں تلے ایک میدان سے صدا دے گا: کہاں ہیں اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھنے والے؟ کہاں ہیں صاحبانِ احسان؟ فرمایا: لوگوں میں سے ایک گروہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہوگا۔ پس وہ کہے گا، حالانکہ وہ (اللہ تعالیٰ) بہتر جاننے والا ہے: تم کون ہو؟ پس وہ کہیں گے: ہم اہل معرفت ہیں جنہیں تو نے اپنی معرفت عطا کی اور ہمیں اس معرفت کا اہل بنایا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم نے سچ کہا: پھر دوسرے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گروہ سے پوچھے گا: تم کون ہو؟ وہ عرض کریں گے: ہم صاحبانِ احسان ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم نے سچ کہا، میں نے اپنے نبی سے فرمایا تھا: ''صاحبانِ احسان پر الزام کی کوئی راہ نہیں۔'' لہٰذا تم پر بھی (طعنہ زنی کی) کوئی راہ نہیں۔ میری رحمت کے ساتھ سیدھے جنت میں داخل ہو جاؤ۔ پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اور ارشاد فرمایا:
یقیناً اللہ تعالیٰ انہیں قیامت کے احوال اور سختیوں سے نجات دے دے گا۔''

(أخرجہ أبو نعیم فی کتاب الأربعین، ۱/۱۰۰، الرقم: ۵۱، والمناوی فی فیض القدیر، ۱/۴۲۰، الرقم: ۴)

میرا دل غرق محبت پاکاں ہے — مجھ پہ یہ کتنی عنایت یزداں ہے
کہتا ہوں میں مدح کرم صحابۂ کرام — انور یہ دلیل پختگی ایماں ہے

کہاں ہیں جبارین ومتکبرین؟

حدثنا هشام بن عمار ومحمد بن الصباح قالا حدثنا عبدالعزيز بن ابی حازم حدثنی ابی عن عبيد الله بن مقسم عن عبدالله بن عمر انه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو على المنبر يقول ياخذ الجبار سماواته وارضيه بيده وقبض بيده فجعل يقبضها ويبسطها ثم يقول انا الجبار اين الجبارون اين المتكبرون قال ويتميل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن يمينه وعن يساره حتى نظرت الى المنبر يتحرك من اسفل شیء منه حتى انی اقول اساقط هو برسول الله صلى الله عليه وسلم ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پہ تشریف فرما ہو کر ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ زمینوں اور آسمانوں کو قیامت کے دن اپنے دست اقدس میں لے کر (اپنی شان کے مطابق) ہاتھ کو بلند کرے گا، پھیلائے گا اور فرمائے گا: انا الجبار اين الجبارون اين المتكبرون
میں ہوں جبار، کہاں ہیں (دنیا کے) جبار ومتکبر۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دائیں بائیں ملاحظہ فرماتے جاتے جبکہ منبر مبارک ہل رہا تھا اور مجھے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ کہیں منبر حضور علیہ السلام سمیت الٹ نہ جائے۔ (ابن ماجہ شریف باب فیما انکرت الجہمیہ، حدیث نمبر ۱۹۹)

آپ نے بے بدل نظر پائی — خلق میں اور حق نگر پائی
دوجہاں کے علوم کلی سے — آپ کی ذات بہرہ ور پائی

☆ حدثنا حرملة بن يحيى ويونس بن عبد الاعلى قالا حدثنا عبدالله بن وهب اخبرنی يونس عن ابن شهاب حدثنی سعيد بن المسيب انا ابا هريرة كان يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقبض الله الارض يوم القيامة ويطوى السماء بيمنه ثم يقول انا الملك اين ملوك الارض ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ قیامت کے دن زمین کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پکڑے گا اور آسمان کو اپنے داہنے ہاتھ میں لپیٹ لے گا۔ پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں، زمین کے بادشاہ کہاں ہیں۔ (ابن ماجہ باب فیما انکرت الجھمیۃ حدیث نمبر 192)

اے خدا عزوعلیٰ کیا پاک ہے تو شان میں
لا شریک وحدہٗ بے مثل ہے تو شان میں
تیری طاقت ہے بڑی اور تیری قدرت ہے بڑی
ہر وصف میں تو ہے بڑا بے مثل اپنی شان میں
تو رحیم بھی تو کریم بھی ہے تو عدیم المثال بھی
ہیں منہدم سب طاقتیں تیری طاقت لازوال میں
قدرتوں کی حد نہیں طاقت کی تیری حد نہیں
شاہ وگدا اک جا کھڑے تیری قدرت بے نیاز میں
تو خالق مخلوق ہے تو لائق سجود ہے
مدح خواں جن وبشر تیری ذاتِ عالی صفات میں
اک گدا سے شاہ کر کے حکمراں کرنا اسے
کن سے فیکون کرنا قدرتِ لازوال میں
وصف عالی ہے تیرا اے مالک کون ومکاں
طاقتیں سب ہیچ ہیں تیری طاقت بے مثال میں
فضل ورحمت کے بھروسے پر ہے یہ عاجز کھڑا
منظور ہو تو کرم ہے نکتہ نوازی شان میں

تیرے یہاں کمی نہیں، اہل ایمان سے پہلا کلام اور حسن ظن

حدثنا ابوبكر بن ابی شيبة حدثنا يزيد بن هارون وانبانا محمد بن اسحق عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم يمين الله ملأى لا يغيضها شیء سحاء الليل والنهار وبيده الاخرى الميزان يرفع القسط ويخفض قال ارايت ما انفق منذ خلق الله السموات والارض لم ينقص مما فی يديه شيئا .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کا دایاں ہاتھ رزق سے بھرا ہوا ہے اور دن رات خرچ کرنے سے اس میں کمی نہیں ہوتی اور اس کے بائیں ہاتھ میں ترازو ہے جسے اونچا کرتا ہے اور نیچے کرتا ہے (یعنی جس کو چاہتا ہے کم دیتا ہے جسے چاہتا ہے زیادہ دیتا ہے) پھر آپ نے فرمایا اس نے جب سے زمین اور آسمان بنائے ہیں، مسلسل خرچ کر رہا ہے لیکن اس کے ہاتھوں میں کچھ کمی نہیں ہوئی۔ (ابن ماجہ شریف)

☆ **عن معاذ بن جبل رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم : ان شئتم انبأتكم ما اول ما يقول الله عزوجل للمومنين، وما اول ما يقولون له يوم القيامة . قلنا: نعم يا رسول الله، قال: ان الله عزوجل يقول للمومنين: هل احببتم لقائی ؟ فيقولون: نعم ، يا ربنا، فيقول: لم؟ فيقولون: رجونا عفوك ومغفرتك . فيقول: قد وجبت لكم مغفرتی .**

''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتاؤں کہ اللہ عزوجل مومنوں سے پہلی بات کیا کرے گا اور وہ مومن اسے پہلی بات کیا کہیں گے؟ ہم نے عرض کیا: ہاں یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل مومنوں سے فرمائے گا کہ کیا تم میری ملاقات کرنا چاہتے تھے؟ وہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عرض کریں گے: اے رب! ہاں۔ تو وہ فرمائے گا: کیوں؟ وہ عرض گزار ہوں گے: (اس لئے کہ) ہم تیری معافی اور بخشش کی امید رکھتے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا، میں نے تمہیں اپنی بخشش دے دی۔''

(أخرجہ أحمد بن حنبل فی المسند، ۵/ ۲۳۸، الرقم: ۲۲۱۲۵، والطبرانی فی المعجم الکبیر، ۲۰/ ۱۲۵، الرقم: ۲۵۱)

☆ حسن ظن کے بارے میں فرمایا گیا حسن الظن من حسن العبادۃ اچھا گمان رکھنا (اللہ اور اس کی مخلوق کے بارے میں) حسن عبادت میں سے ہے۔ (اخرجہ ابو داؤد فی السنن کتاب الادب باب فی حسن الظن ۴/ ۲۹۸، الرقم: ۴۹۹۳، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

پھر قرآن مجید میں مخلوق کے بارے میں بدگمانی کو گناہ قرار دیا گیا ہے۔ ان بعض الظن اثم ۔الحجرات۔ تو خالق کائنات کے بارے بدگمانی کس قدر گناہ اور بدبختی ہوگی۔ اس بارے میں چند احادیث اس حمد کے بعد ملاحظہ ہوں۔

صفتاں تیریاں کراں بیاں کیویں خالق مالک کریم ودود توں ایں
جس دے اگے کائنات پئی جھک دی اے میرے مالکا اوہ مسجود توں ایں
تیری قدرت دے تھاں تھاں ہین جلوے جگہ جگہ دے اتے موجود توں ایں
حکم دیتا ایں آپ شہابؔ تائیں خود وی سوہنے تے گھلدا درود توں ایں
کیوں کراں میں تیری تعریف ربا ناقص عقل تے ناقص زبان رکھنا
نہ ای پڑھیاں نحو گریمراں میں نہ ای سینے وچ علم دی کان رکھنا
نہ میں قاضی عیاض دا ہم پایہ نہ میں وانگ صحابہ دے شان رکھنا
راضی ہون شہابؔ حضور میرے ایہو دل دے وچ ارمان رکھنا

حسن ظن کے بارے میں احادیث

عن واثلۃ بن الاسقع رضی اللہ عنہ قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: قال اللہ تبارك وتعالیٰ: انا عند ظن عبدی بی، فلیظن بی ماشاء ۔

''حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں جو وہ میرے بارے میں رکھتا ہے لہٰذا وہ جو چاہے میرے بارے میں گمان رکھ لے۔''

اس حدیث کو ابن حبان، دارمی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

(أخرجہ ابن حبان فی الصحیح، ۲/ ۴۰۱، الرقم: ۶۳۳، والحاکم فی المستدرک، ۴/ ۲۶۸، الرقم: ۷۶۰۳، والدارمی فی السنن، ۲/ ۳۹۵، الرقم: ۲۷۳۱، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۳/ ۴۹۱، والطبرانی فی مسند الشامیین، ۲/ ۳۸۴، الرقم: ۱۵۴۶، والہیثمی فی موارد الظمآن، ۱/ ۱۸۴، الرقم: ۷۱۷)

☆ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: قال اللہ تعالیٰ: عبدی عند ظنہ بی وانا معہ اذا دعانی ان ذکرنی فی نفسہ ذکرتہ فی نفسی وان ذکرنی فی ملاء ذکرتہ فی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ملا خیر منه و اطیب.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرا بندہ اپنے گمان کے مطابق میرے ساتھ ہوتا ہے اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرے تو میں بھی اسے خفیہ طور پر یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے جماعت میں یاد کرے تو میں اسے اس کی جماعت سے بہتر اور زیادہ پاکیزہ جماعت میں یاد کرتا ہوں۔'' (أخرجه ابن حبان فی الصحیح، ۳/۹۵، الرقم: ۸۱۲)

☆ عن عبدالرحمن بن سمرة، في رواية طويلة قال: خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: انى رأيت البارحة عجبا رأيت رجلا من امتي قائما على الصراط يرعد كما ترعد السعفة فجاءه حسن ظنه بالله فسكن رعدته ومضى.

''حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن گھر سے باہر تشریف لائے اور فرمایا: گزشتہ شب میں نے خواب میں عجیب چیز دیکھی، میں نے اپنی امت کا ایک آدمی دیکھا کہ وہ پل صراط پر خوف کے مارے کانپ رہا ہے جیسا کہ کھجور کی شاخ (ہوا سے لرزتی ہے)۔ پس اس کا اللہ کے ساتھ حسن ظن آتا ہے تو اس کی کپکپاہٹ ختم ہو جاتی ہے اور وہ اس سے گزر جاتا ہے۔''

(أخرجه الحکیم الترمذی فی نوادر الأصول، ۳/۲۴۳، والہیثمی فی مجمع الزوائد، ۷/۱۷۹، ۱۸۰، وابن رجب الحنبلی فی التخویف من النار، ۱/۴۲، والواسطی فی تاریخ واسط، ۱/۱۶۹، ۱۷۰)

يَا حَبِيْبَ الْقَلْبِ مَالِيْ سِوَاكَا ۔ فَارْحَمِ الْيَوْمَ مُذْنِبًا قَدْ اَتَاكَا
يَا رَجَائِيْ وَرَاحَتِيْ وَ سُرُوْرِيْ ۔ قَدْ اَبَى الْقَلْبُ اَنْ يُّحِبَّ سِوَاكَا

ترجمہ: اے دل کے دوست! تیرے سوا میرا کوئی نہیں، اپنی بارگاہ میں حاضر اس گنہگار پر رحم فرما، اے میری امید، میری راحت اور اے میرے سرور! دل نے تیرے سوا کسی اور سے محبت کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

حمد کرتا ہوں با وضو تیری ۔ روز پڑھتا ہوں گفتگو تیری
اے جمال جہان کے خالق ۔ ہے نگاہوں کو جستجو تیری
ما سوا تیرے کوئی ہے قیوم ۔ ہے سوا سب سے آبرو تیری
رنگ پھیلے ہیں باغ میں تیرے ۔ خار زاروں میں بھی ہے بو تیری
ذکر ہوتا ہے جا بجا تیرا ۔ یاد ہوتی ہے کو بکو تیری
لب پہ جاری ہے تیرا نام سدا ۔ دل میں ازہر کے آرزو تیری

از ہر درانی

حسن ظن کے بارے میں پاکانِ امت کی آراء

عن عبدالله بن مسعود رضي الله عنه قال: والذي لا اله غيره لا يحسن عبدالله الظن الا اعطاه ظنه

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وذلك بان الخير في يده .(رواه ابن ابی شيبة، والطبرانی، وهذا لفظه)

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس ذات کی قسم ہے جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، جو آدمی اللہ تعالیٰ کے متعلق حسن ظن رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے حسن ظن ہی (کے مطابق) اسے عطا کر دیتا ہے کیونکہ ہر قسم کی بھلائی اس کے اختیار میں ہے۔''

(أخرجہ ابن أبي شیبۃ في المصنف، ۷/ ۱۰۸، الرقم: ۳۴۵۶۴، والطبراني في المعجم الکبیر، ۹/ ۱۵۴، الرقم: ۸۷۷۲، والبیہقي في شعب الایمان، ۲/ ۸، الرقم: ۱۰۱۴)

☆ عن ثابت قال: قال ابو عثمان النهدی انی لاعلم حين يذكرنی ربی . قالوا: وكيف ذاك؟ قال: ان الله يقول: (فاذكرونی اذكركم) (البقرة: ۲: ۱۵۲) فاذا ذكرت ذكرنی .

''حضرت ثابت سے روایت ہے کہ ابو عثمان نہدی نے کہا: مجھے معلوم ہے جس وقت میرا رب مجھے یاد کرتا ہے۔ لوگوں نے کہا وہ کیسے؟ انہوں نے کہا: بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا) پس جب میں (اسے) یاد کرتا ہوں (تو) وہ مجھے یاد کرتا ہے۔''

(أخرجہ ابن أبي شیبۃ في المصنف، ۷/ ۲۰۶، الرقم: ۳۵۳۶۷، والبیہقي في شعب الایمان، ۲/ ۵۱، الرقم: ۱۱۳۸، وأبو نعیم في حلیۃ الاولیاء، ۲/ ۳۲۴، والمزي في تہذیب الکمال، ۱۷: ۴۲۸)

رہتی ہے حمد پیہم وردِ زبان تیری — کرتا ہوں میں عبادت اے مہربان تیری
جھوٹے خدا تھے جتنے مسمار ہو گئے سب — گونجی ہے دو جہاں میں جس دم اذان تیری
یہ آگ خاک پانی تو نے ہی تو بنائے — تو خالقِ جہاں ہے اعلیٰ ہے شان تیری
یہ فرش وعرش وکرسی اقصیٰ وطور وکعبہ — ہر سُو نشانیاں ہیں اے بے نشان تیری
نزدیک رہ کے پھر بھی آیا نہیں نظر تو — کرتے رہے تجسس وہم وگمان تیری
اے کرد گارِ عالم ! اے کار سازِ رہبر — قائم سدا رہے گی یہ آن بان تیری

صوفی رہبر چشتی

جو یہ گمان کرے کہ اللہ اسے نہیں بخشے گا

قال عبدالله بن المبارك: جئت الى سفيان عشية عرفة وهو جاث على ركبتيه وعيناه تهملان، فبكيت ، فالتفت الى فقال: ما شانك؟ فقلت: من اسوأ هذا الجمع حالا؟ قال: الذی يظن ان الله عزوجل لا يغفرلهم .(اخرجه ابن ابی الدنيا فی حسن الظن بالله، ۱/ ۹۲ الرقم: ۷۸)

''حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں عرفہ کی رات حضرت سفیان کے پاس آیا، جبکہ وہ اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھے ہوئے تھے، اوران کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے، پس میں بھی رو پڑا، تو وہ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا بات ہے؟ میں نے کہا: لوگوں کے اس مجمع میں سب سے بدحال شخص کون سا ہے؟ آپ نے کہا: جو یہ گمان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے بخشے گا نہیں۔"

☆ رؤی مالك بن دينار في المنام، فقيل له: ما فعل الله بك . قال: قدمت على ربى عزوجل، بذنوب كثيرة محاها عنى عن حسن ظنى به تعالى .(اخرجه القشيري في الرسالة: ١٣٤)

"حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ کوخواب میں دیکھا گیا اور پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں اپنے رب کے پاس زیادہ گناہ لے کر پہنچا جن کو اللہ تعالیٰ کے متعلق میرے حسن ظن نے بالکل مٹادیا۔"

☆ سئل الحارث عن الرجاء، فقال: الطمع في فضل الله تعالى ورحمته، وصدق حسن الظن عند نزول الموت .(اخرجه السلمى فى طبقات الصوفية: ٥٩)

"حضرت حارث رحمہ اللہ سے رجا کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت میں طمع کرنا اور موت کے وقت (اللہ کے بارے میں) حسن ظن کا پختہ ہونا۔"

☆ قال أبو حفص رحمه الله: من رأى فضل الله عليه، في كل حال، ارجو الا يهلك .(ايضاً: ١٢١)

"حضرت ابوحفص رحمہ اللہ نے فرمایا: جو کوئی یہ گمان کرے کہ اس پر ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا فضل ہی ہے، میں امید کرتا ہوں کہ وہ ہلاک نہیں ہوگا۔"

☆ سئل ابو عمرو رحمه الله عن التوكل: فقال: ادناه حسن الظن بالله عزوجل .(ايضاً: ٤٥٤)

"حضرت ابوعمرو رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ توکل کیا ہے؟ انہوں نے کہا: توکل کا ادنیٰ درجہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں حسن ظن رکھنا ہے۔"

☆ كان مطرف بن عبدالله رحمه الله يقول: اللهم ارض عنا، فان لم ترض فاعف فان المولى قديعفو عن عبده، وهو غير راض عنه .

"حضرت مطرف بن عبداللہ رحمہ اللہ دعا کیا کرتے کہ اے اللہ! ہم سے راضی ہو جا اگر تو راضی نہ ہو تو معاف فرما کیونکہ کبھی مالک راضی نہ ہونے کے باوجود اپنے غلام کو معاف کر دیتا ہے۔" (اخرجہ الشعرانی فی الطبقات الکبریٰ: ۵۳)

زمیں سے آسماں تک ہے ترے جلووں کی تابانی ۔۔۔ تری ہستی ہے پھر بھی ماورائے فکر انسانی
بغیر اذن اک پتہ بھی جنبش کر نہیں سکتا ۔۔۔ جہان بحر و بر پر ہے مسلّم تیری سلطانی
تو اپنی ذات میں واحد تو اپنی ذات میں یکتا ۔۔۔ نہیں تیرا کوئی ہمسر نہیں تیرا کوئی ثانی
ترے ہی قبضۂ قدرت میں موجوداتِ عالم ہیں ۔۔۔ تجھے ہی زیب دیتی ہے دو عالم کی جہاں بانی

طفیل ہوشیارپوری

تکبر صرف خدا ہی کو زیبا ہے

عن ابى سعيد الخدرى وابى هريرة قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم العز ازاره والكبرياء

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رداؤه فمن ينازعني عذبته .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: عزت میرا ازار ہے اور تکبر میری چادر ہے۔ پس جو (مجھ سے مقابلہ اور جھگڑا کرتا ہے) مجھ سے کھینچتا ہے میں اسے عذاب دیتا ہوں۔

(مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب: باب تحریم الکبر (۲۶۲۰) الأدب المفرد للبخاری (۵۵۲) تحفۃ الأشراف (۳۹۶۷)

☆ عن ابی هريرة قال هناد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الله عزوجل الكبرياء ردائي والعظمة ازاري فمن نازعني واحدا منهما قذفته في النار .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل نے فرمایا: تکبر میری چادر (اوپر اوڑھنے کی) ہے اور عظمت میرا ازار (تہمند اور نیچے باندھنے کی چادر) ہے۔ پس جو مجھ سے ان میں سے ایک بھی کھینچتا اور چھینتا ہے میں اسے آگ میں ڈال دیتا ہوں۔ (ابوداؤد، کتاب اللباس: باب ماجاء فی الکبر: ۳۵۶۷)

☆ عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الله سبحانه الكبرياء ردائي والعظمة ازاري من نازعيني واحدا منهما القيته في جهنم .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے: تکبر میری چادر ہے اور عظمت میرا ازار ہے، جو مجھ سے ان میں سے ایک بھی کھینچتا اور چھینتا ہے میں اسے جہنم میں پھینک دیتا ہوں۔

(ابن ماجہ، کتاب الزہد: باب البرائۃ من الکبر والتواضع (۴۱۷۴) ابوداؤد، کتاب اللباس: باب ماجاء فی الکبیر (۴۰۹۰)

☆ عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الله سبحانه الكبرياء ردائي والعظمة ازاري فمن نازعني واحدا منهما القيته في النار .

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے: تکبر میری چادر ہے اور عظمت میرا ازار ہے، ''پس جو مجھ سے ان میں سے ایک بھی کھینچتا ہے میں اسے آگ میں پھینک دیتا ہوں۔''

(ابن ماجہ، کتاب الزہد: باب البراءۃ من الکبر والتواضع (۴۱۷۵) صحیح ابن ماجہ (۳۳۶۵)، (۳۳۶۶) سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ (۵۴۱)

یاد رہے! انسانوں میں تکبر اللہ تعالیٰ کو بہت ناپسند ہے۔ یہی وہ گناہ ہے جو اس دنیا میں سب سے پہلے ہوا تھا اور جس کی وجہ سے ابلیس لعین ومردود ٹھہرا تھا جیسا کہ قرآن میں ہے کہ ''اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا آدم کے لئے سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا (الا ابليس ابى واستكبرو كان من الكافرين) (البقرۃ: ۳۴) ''مگر ابلیس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور کافروں میں سے ہو گیا۔'' تکبر سے اللہ تعالیٰ نے اس انداز سے بھی منع فرمایا ہے کہ (ولا تمش فى الارض مرحا ......) (بنی اسرائیل: ۳۷) ''اور زمین میں اکڑ کر نہ چل، کیوں کہ نہ تو زمین کو پھاڑ سکتا ہے اور نہ لمبائی میں پہاڑوں کو پہنچ سکتا ہے۔''

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تکبر کی وجہ سے ہی اللہ تعالیٰ نے قارون کو اس کے تمام خزانوں سمیت زمین میں دھنسا دیا تھا۔ (القصص:۸۱)

ایک حدیث میں ہے کہ (لا یدخل الجنة من کان فی قلبه مثقال ذرة من کبر) ''وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوا۔'' (مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر و بیانہ) ایک اور حدیث میں ہے کہ ایک شخص دو چادریں لٹکائے تکبر کے ساتھ چل رہا تھا کہ اس کو زمین میں دھنسا دیا گیا اور وہ قیامت تک دھنستا چلا جائے گا۔ (مسلم، کتاب اللباس، باب تحریم، التبختر فی المشی) لہٰذا تکبر سے بچنا چاہئے اور تواضع اختیار کرنی چاہئے۔

نورِ خدا کو عام کریں ہم نہ کبھی اظلام کریں
ہم ہر راہ ہدایت کو سب بر طشت ازبام کریں
مرضی خالق پانے کو خدمت خلق کو عام کریں
یادِ خدا و یادِ نبی ہم لزام دوام کریں
الحمد کہیں ہر نعمت پر شکر ترانے عام کریں
اللہ راضی کرنے کو راتوں میں بھی قیام کریں

میرے افکار میں الفاظ میں اشعار میں تو

سب خوبیاں اللہ عزوجل کے لئے ہیں جس نے اہل محبت (یعنی اپنے اولیاء کرام رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہم) کے لئے عبادت کا دروازہ خاص کر دیا جس سے وہ پہچانے جاتے ہیں۔ جب مخلوق سو جاتی ہے تو وہ ان کو اپنے دروازے کی طرف لے آتا ہے اور وہ اس کی بارگاہ میں قیام و سجود میں رات بسر کرتے ہیں۔ وہ رات کے ابتدائی حصے میں کتنے اچھے انداز میں عبادت کرتے ہیں اور آخری حصے میں کتنے پیارے انداز میں نادم ہوتے ہیں۔ اگر تو ان کو دیکھے گا تو اس حال میں پائے گا کہ ان کے لئے دروازے کھول دیئے گئے اور پردے ہٹا دیئے گئے اور انہیں ذاتِ الٰہی کے مشاہدے کا انعام عطا کیا گیا۔

رہوں مست و بے خود میں تیری ولا میں
پلا جام ایسا پلا یا الٰہی

(جل جلالك وعم نوالك وعز اسمك واعظم شانك واتم برهانك وجل ذكرك ولا اله غيرك)

چاند تاروں میں تو پھول میں تو خار میں تو تو پس ظلمت شب صبح کے انوار میں تو
از سمک تا بہ فلک تیرے ہی جلوے ہر سو ریگ صحرا میں بھی تو شمس طرحدار میں تو
تو خداوند ہے خالق ہے ہر اک شے کا تو ہی جلوہ گر آپ ہے خود اپنے ہی شاہکار میں تو
تو دعاؤں میں فغاں میں تو مناجات میں تو گریہ شب میں ہے آہ دل بیمار میں تو
تو نے مسجود ملائک کیا انسان کو مگر آج گمنام ہے خود کوچہ و بازار میں تو
تو ہے پردے میں تو اصنام خدا بن بیٹھے اور محصور ہوا سبحہ و زنار میں تو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اپنا عابد کیا مجھ پہ یہ کرم ہے تیرا میری افکار میں الفاظ میں اشعار میں تو

(پروفیسر سید عابد میر قادری سلطانی برہانپوری)

بشکریہ ماہنامہ آستانہ کراچی ج 19۔ شمارہ ۶، ماہ جون ۲۰۱۰ء

فرشتوں پہ جلال باری تعالیٰ کا غلبہ

حدثنا يعقوب بن حميد بن كاسب حدثنا سفيان بن عيينه عن عمرو بن دينار عن عكرمة عن ابی هريرة ان النبی صلی الله عليه وسلم قال اذا قضی الله امرا فی السماء ضربت الملئكة اجنحتها خضعانا لقوله كانه سلسلة علی صفوان فاذا فزع عن قلوبهم قالوا ماذا قال ربكم قالوا الحق وهو العلی الكبير فيسمعها مسترقو السمع بعضهم فوق بعض فيسمع الكلمة فيلقيها الی من تحته فربما ادركه الشهاب قبل ان يلقيها الی الذی تحته فيلقيها علی لسان الكاهن والساحر فربما لم يدرك حتی يلقيها فكذب معها مائة كذبة فتصدق تلك الكلمة التی سمعت من السماء۔ (ابن ماجہ شریف)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ آسمان میں کوئی حکم فرماتا ہے تو فرشتے عاجزی کے ساتھ اپنے پر بچھا دیتے ہیں۔ جس سے ایک آواز پیدا ہوتی ہے۔ یہ آواز اس طرح کی ہوتی ہے گویا ایک زنجیر ہے جسے کوئی پتھر پر چلا رہا ہے۔ جب یہ گھبراہٹ ان کے دلوں سے دور ہو جاتی ہے تو آپس میں سوال پوچھتے ہیں کہ تمہارے پروردگار نے کیا حکم فرمایا؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ اس نے سچ فرمایا جو اونچی ذات والا اور بڑائی والا ہے۔ اللہ اور فرشتوں کی آپس میں ہونے والی گفتگو کو کچھ شیاطین چوری کر لیتے ہیں اور نیچے والوں کی طرف اسے پہنچاتے ہیں۔ کبھی تو نیچے پہنچنے سے قبل ہی انہیں شعلہ جلا دیتا ہے کبھی شعلہ نہیں لگتا تو وہ جادو کرنے والے شخص کو بتا دیتے ہیں کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہ سن نہیں پاتے بلکہ اپنی طرف سے جھوٹ ملا کر جادوگر کو بتاتے ہیں۔ پس ایک وہی بات سچی ہوتی ہے جو انہوں نے آسمان سے سنی تھی۔

خدا کی شان ہے سب سے نرالی وہی ہے سب سے بالا سب سے عالی
اسی نے، چاند اور سورج بنائے اسی نے چرخ پر تارے سجائے
وہی ہے جلوہ گر دونوں جہاں میں زمین و آسماں کون و مکاں میں
کرم کرتا ہے وہ دن رات ہم پر بہت ہیں اس کے احسانات ہم پر
سرور اتنا کہا تم مان جاؤ ہمیشہ اس کے آگے سر جھکاؤ

سرور بجنوری

ادھر دیدار رب ہوگا ادھر صورت محمد کی (صلی اللہ علیہ وسلم)

حدثنا محمد بن عبدالله بن نمير حدثنا ابی و وكيع ح وحدثنا علی بن محمد حدثنا خالی يعلی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ووکیع وابو معاویة قالوا حدثنا اسمعیل بن ابی خالد عن قیس بن ابی حازم عن جریر بن عبداللہ قال کنا جلوسا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنظر الی القمر لیلة البدر قال انکم سترون ربکم کما ترون ھذا القمر لا تضامون فی رؤیته فان استطعتم ان لا تغلبوا علی صلوة قبل طلوع الشمس وقبل غروبھا فافعلوا ثم قرأ وسبح بحمد ربك قبل طلوع الشمس وقبل الغروب ۔

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا تم اپنے رب کو ایسے ہی دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھ رہے ہو۔ تمہیں اسے دیکھنے میں کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ تم پر صبح کی نماز یا مغرب کی نماز ادا کرنے میں شیطان غالب نہ آئے (یعنی اسے قضا نہ کرو) پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ وسبح بحمد ربك قبل طلوع الشمس وقبل الغروب (اپنے رب کی طلوعِ آفتاب سے پہلے اور غروب ہونے سے پہلے پاکی بیان کر۔) (ق:۳۹)

☆ حدثنا محمد بن عبداللہ بن نمیر حدثنا یحیی بن عیسی الرملی عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تضامون فی رؤیة القمر لیلة البدر قالوا لا قال فکذالك لا تضامون فی رؤیة ربکم یوم القیامة ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم چودھویں رات میں چاند کو دیکھنے میں کوئی رکاوٹ محسوس کرتے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے فرمایا اسی طرح قیامت کے دن تم اللہ کو دیکھنے میں کوئی تکلیف محسوس نہ کرو گے۔

☆ حدثنا محمد بن العلاء الھمدانی حدثنا عبد اللہ بن ادریس عن الاعمش عن ابی صالح السمان عن ابی سعید قال قلنا یا رسول اللہ انری ربنا قال تضامون فی رؤیة الشمس فی الظھیرة فی غیر سحاب قلنا لا قال فتضارون فی رؤیة القمر لیلة البدر فی غیر سحاب قالوا لا قال انکم لا تضارون فی رؤیته الا کما تضارون فی رؤیتھما ۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم اللہ کو دیکھ سکیں گے۔ آپ نے فرمایا کیا تم ٹھیک دوپہر کے وقت بغیر بادل کے سورج کو دیکھنے میں کوئی رکاوٹ محسوس کرتے ہو؟ ہم نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تم چودھویں رات میں بغیر بادل کے چاند کو دیکھنے میں کوئی آڑ محسوس کرتے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نہیں، آپ نے فرمایا تم جیسے انہیں دیکھنے میں کوئی رکاوٹ محسوس نہیں کرتے ایسے ہی اللہ کے دیدار میں تمہیں کوئی رکاوٹ محسوس نہ ہوگی۔

☆ حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة حدثنا یزید بن ھارون انبانا حماد بن سلمة عن یعلی بن عطاء عن وکیع بن حدس عن عمه ابی رزین قال قلت یا رسول اللہ انری اللہ یوم القیامة وما اية ذلك فی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خلقه قال یا ابا رزین الیس کلکم یری القمر مخلیا به قال قلت بلی قال فالله اعظم و ذلک ایة فی خلقه

حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم قیامت کے دن اللہ کا دیدار کرسکیں گے اور اس کی کیا نشانی ہوگی؟ آپ نے فرمایا کیا تم چاند کو صاف طرح سے نہیں دیکھتے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! آپ نے فرمایا اللہ تو بہت بلند ہے اور یہ چانداس کی مخلوق میں اس کے دیدار کی نشانی ہے۔

ہم نے کیا کیا عزت پائی — اپنا خدا ہے اپنی خدائی
اشرف انسانوں کو بنایا — تابع حیوانوں کو بنایا
پھولوں میں رس خوشوں میں دانے — سب کچھ بخشا ہم کو خدا نے
دریا، جنگل یا پھلواری — دنیا کی ہر چیز ہماری
خالق، رازق ہے وہ ہمارا — لازم شکر ہے سرور اس کا

سرور بجنوری

حسنیٰ اور زیادہ کیا ہے؟

حدثنا عبدالقدوس بن محمد حدثنا حجاج حدثنا حماد عن ثابت البنانی عن عبدالرحمن بن ابی لیلی عن صهیب قال تلا رسول الله صلی الله علیه وسلم هذه الآیة للذین احسنوا الحسنی وزیادة وقال اذا دخل اهل الجنة الجنة واهل النار النار نادی منادیا هل الجنة ان لکم عند الله موعدا یرید ان ینجز کموه فیقولون وما هو الم یثقل الله موازیننا ویبیض وجوهنا ویدخلنا الجنة وینجنا من النار قال فیکشف الحجاب فینظرون الیه فوالله ما اعطاهم الله شیئا احب الیهم من النظر یعنی الیه ولا اقر لا عنهم

صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: للذین احسنوا الحسنی وزیارة (یونس:۲۶) ''اور نیکیاں کرنے والوں کے لئے اور بھی زیادہ نیکیاں ہیں۔'' اور اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا جب جنت والے جنت میں اور جہنم والے جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو ایک پکارنے والا پکارے گا اے جنت والو! اللہ کے پاس تمہارا ایک وعدہ ہے جسے اب وہ پورا کرنا چاہتا ہے اہل جنت کہیں گے وہ کیا ہے؟ کیا اللہ نے ہمارے نیک اعمال کو بھاری نہیں فرمایا، کیا ہمارے چہرے روشن نہیں فرمائے، کیا ہمیں جنت میں داخل نہیں فرمایا اور جہنم سے رہائی نہیں عطا فرمائی۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان کی نگاہوں سے پردہ اٹھا دے گا۔ جنت والے اسے دیکھیں گے۔ اللہ کی قسم! اللہ نے نہ تو اس سے زیادہ پیاری چیز ان کو عطا کی ہوگی اور نہ اس سے زیادہ کسی چیز سے آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدثنا محمد بن بشار حدثنا ابو عبدالصمد عبدالصمد عبدالعزیز بن عبدالصمد حدثنا ابو عمران الجونی عن ابی بکر بن عبداللہ بن قیس الاشعری عن ابیه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم جنتان من فضة انیتهما وما فیهما وجنتان من ذهب انیتهما وما فیهما وما بین القوم وبین ان ینظروا الی ربهم تبارك وتعالى الا رداء الکبریا علی وجهه فی جنة عدن ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو جنتیں ہیں جن کے برتن اور جو کچھ ان میں ہے چاندی کا ہے اور دو جنتیں ہیں جن کے برتن اور جو کچھ اس میں ہے سونے کا ہے اور اللہ کے دیدار میں لوگوں کے لئے کوئی رکاوٹ نہ بنے گی۔ سوائے اس کے کہ اللہ کے چہرۂ اقدس پر کبریائی کی چادر پڑی ہوگی اور یہ دیدار جنت عدن میں ہوگا۔

تیرے کرم کی الٰہی کچھ انتہا ہی نہیں
اب اپنا تیرے سوا کوئی آسرا ہی نہیں
نہ ہو جو جذب کی تاثیر تو ثنا ہی نہیں
دعا جو دل سے نہ نکلے تو پھر دعا ہی نہیں
جھکا جو در پہ تیرے پا گیا سکون حیا
ہٹا جو در سے سکوں پھر اسے ملا ہی نہیں
کروں میں جرأت شکوہ مجال کیا میری
تیرے کرم سے تو محروم میں رہا ہی نہیں

اللہ کا سلام کیا ہوگا؟

حدثنا محمد بن عبدالملك بن ابی الشوارب حدثنا ابو عاصم العبادانی حدثنا الفضل الرقاشی عن محمد بن المنکدر عن جابر بن عبداللہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بینا اهل الجنة فی نعیمهم اذ سطع لهم نور فرفعوا رء وسهم فاذا الرب قد اشرف علیهم من فوقهم فقال السلام علیکم یا اهل الجنة قال وذلك قول الله سلام قولا من رب رحیم قال فینظر الیهم وینظرون الیه فلا یلتفتون الی شیء من النعیم ما داموا ینظرون الیه حتی یحتجب عنهم ویبقی نوره وبرکته علیهم فی دیارهم

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنتی لوگ اپنی نعمتوں سے لذت حاصل کرنے میں مصروف ہوں گے کہ اچانک ایک نور چمکے گا وہ اپنے سر اٹھا کر دیکھیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے اوپر سے جلوہ افروز ہوگا اور فرمائے گا اے جنت والو! تم پر سلامتی ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سلام قولا من رب رحیم (یٰسین:۵۸) اہل جنت اس کی طرف دیکھیں گے اور وہ ان کی طرف دیکھے گا۔ اس دیدار کے وقت اہل جنت کی کسی دوسری چیز کی طرف توجہ نہ ہوگی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ پردہ میں ہو جائے گا اس کا نور اور برکت باقی رہ جائے گی۔

☆ حدثنا علی بن محمد حدثنا وکیع عن الاعمش عن خیشمة عن عدی ابن حاتم قال قال

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رسول الله صلى الله عليه وسلم ما منكم من احد الا سيكلمه ربه ليس بينه وبينه ترجمان فينظر عمن ايمن منه فلا يرى الا شيئا قدمه ثم ينظر من ايسر منه فلا يرى الا شيئا قدمه ثم ينظر امامه فتستقبله النار فمن استطاع منكم ان يتقى النار ولو بشق تمرة فليفعل

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی آدمی ایسا نہیں جس سے اللہ تعالیٰ کلام نہ کرے گا اور تمہارے اور اس کے درمیان کوئی ترجمہ کرنے والا نہ ہوگا۔ آدمی اپنی داہنی طرف دیکھے گا تو اسے اپنے اعمال کے علاوہ کچھ نظر نہ آئے گا پھر بائیں طرف دیکھے گا تو بھی یہی کچھ پائے گا جو اس نے آگے بھیجا۔ پھر اپنے آگے دیکھے گا تو آگ یعنی دوزخ پائے گا تو جو شخص تم میں سے آگ سے بچ سکتا ہو اسے آگ سے بچنا چاہیے چاہے کھجور کا ایک ٹکڑا اللہ کے راستے میں دے کر ہی سہی۔ (ابن ماجہ شریف)

مالک الملک لا شریک لہ — وحدہ لا الٰہ الا ھو
صوفیا گر بہشت می طلبند — ذکر شان لا الٰہ الا ھو
شمس تبریز گر خدا طلبی — خوش بخوان لا الٰہ الا ھو

اللہ تعالیٰ ضحک فرماتا ہے

حدثنا ابوبكر بن ابى شيبة حدثنا يزيد بن هارون انبانا حماد بن سلمة عن يعلى بن عطاء عن وكيع بن حدس عن عمه ابى رزين قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ضحك ربنا من قنوط عباده وقرب غيره قال قلت يا رسول الله او يضحك الرب قال نعم قلت لن نعدم من رب يضحك خيرا

حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اللہ ان بندوں پر ہنستا ہے جو اس سے ناامید اور غیر اللہ کے قرب کے خواہش مند ہیں۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا اللہ بھی ہنستا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں میں نے کہا ہم نیکی کو کبھی نہ چھوڑیں گے تاکہ وہ نیکی پر (اپنی شان کے مطابق) ہنسی کرتا رہے۔

دیدار خدا ملا خدائی پائی — جو بات کسی نے بھی نہ پائی ہم نے پائی
پہنچے ہوئے پہنچے نہ جہاں تک مولیٰ — حقا کہ وہاں "ہم" نے رسائی پائی
(خلیل الدین حسن حافظ پیلی بھیتی)

اللہ تعالیٰ تین کاموں سے خوش ہوتا ہے

حدثنا ابو كريب محمد بن العلاء حدثنا عبد الله بن اسمعيل عن مجالد عن ابى الوداك عن ابى سعيد ن الخدرى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله ليضحك الى ثلثة للصف فى

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الصلوة وللرجل يصلى فى جوف الليل وللرجل يقاتل اراه قال خلف الكتيبة (ابن ماجه)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تین چیزوں سے خوش ہوتا ہے۔(۱) نماز کی صف سے (۲) اس شخص سے جو آدھی رات کو نماز پڑھ رہا ہو، (۳) اس شخص سے جو لشکر کے بھاگ جانے کے باوجود لڑتا ہو۔

☆ حدثنا ابوبكر بن ابى شيبة حدثنا وكيع عن سفيان عن ابى الزناد عن الاعرج عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله يضحك الى رجلين يقتل احدهما الاخر كلاهما دخل الجنة يقاتل هذا فى سبيل الله فيستشهد ثم يتوب الله على قاتله فيسلم فيقاتل فى سبيل الله فيستشهد .(ابن ماجه)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان دو آدمیوں کی طرف دیکھ کر ہنستا ہے۔ جن میں سے ایک نے دوسرے کو قتل کیا اور دونوں جنت میں داخل ہوئے۔ ایک اللہ کے راستے میں لڑتا ہوا شہید ہو جاتا ہے۔ پھر اللہ اس کے قتل کرنے والے کو توبہ کی توفیق دیتا ہے اور وہ اسلام قبول کرتا ہے اور اللہ کے راستے میں شہید ہو جاتا ہے۔

☆ حدثنا ابوبكر بن ابى شيبة ومحمد بن الصباح قالا حدثنا يزيد بن هارون انبانا حماد بن سلمة عن يعلى بن عطاء ع ن وكيع بن حدس عن عمه ابى رزين قال قلت يا رسول الله اين كان ربنا قبل ان يخلق خلقه قال كان فى عماء ما تحته هواء وما فوقه هواء ثم خلق عرشه على الماء (ابن ماجه)

حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارا رب مخلوق پیدا کرنے سے پہلے کہاں تھا؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ (اپنی شان کے مطابق) ایک بادل میں تھا جس کے نیچے بھی ہوا تھی اور اس کے اوپر بھی، پھر اللہ تعالیٰ نے پانی پر اپنا عرش پیدا فرمایا۔

تو ہی بے کسوں کا ہے آسرا — تیری شان جل جلالہ
تو ہی ہر بشر کا ہے مدعا — تیری شان جل جلالہ
ہے عیاں بھی تو ہے نہاں بھی تو — ہے یہاں بھی تو ہے وہاں بھی تو
کہ تو ہی تو اپنا ہے خود پتا — تیری شان جل جلالہ
تو ہی رب ہے تو ہی کریم ہے — تو قدیر ہے تو رحیم ہے
تو ہی ہے خدا تو ہی کبریا — تیری شان جل جلالہ
تیری حمد ہو سکے کیا بیاں — کہ تو ہی ہے خالق این وآں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تیرے ہاتھ میں ہے فنا بقا تیری شان جل جلالہ
تیری کنہ کوئی نہ پا سکا ہوا پست عقل کا حوصلہ
کہ ہے عقل کی تو بساط کیا تیری شان جل جلالہ

اللہ تعالیٰ کی بندے کے ساتھ سرگوشی

حدثنا حميد بن مسعدة حدثنا خالد بن الحارث حدثنا سعيد عن قتادة عن صفوان بن محرز المازني قال بينما نحن مع عبدالله بن عمروهو يطوف بالبيت اذ عرض له رجل فقال يا ابن عمر كيف سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يذكر في النجوى قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يدنى المؤمن من ربه يوم القيامة حتى يضع عليه كنفه ثم يقرره بذنوبه فيقول هل تعرف فيقول يا رب اعرف حتى اذا بلغ منه ماشاء الله ان يبلغ قال انى سترتها عليك في الدنيا وانا اغفرها لك اليوم قال ثم يعطى صحيفة حسناته او كتابه بيمينه قال واما الكافر والمنافق فينادى على رء وس الاشهاد قال خالد في الاشهاد شيء من انقطاع هولاء الذين كذبوا على ربهم الا لعنة الله على الظالمين .

حضرت صفوان بن محرز سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھے اور وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے۔ ان کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا: اے عمر کے بیٹے! آپ نے وہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیسے سنی ہے جو آپ نے سرگوشی کے بارے میں بیان فرمایا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بولے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ قیامت کے دن مومن اپنے اللہ کے قریب ہوگا۔ یہاں تک اللہ اس سے اپنے حجاب دور فرمادے گا اور وہ پوچھے گا کیا تو فلاں گناہ کو جانتا ہے؟ وہ عرض کرے گا ہاں یہاں تک کہ جو اللہ کو منظور ہوگا وہ اقرار لیتا رہے گا۔ پھر فرمائے گا میں نے دنیا میں تیری ان تمام باتوں کو چھپایا اس لئے میں آج بھی تجھے بخش دیتا ہوں، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ پھر اللہ تعالیٰ اسے اپنے داہنے ہاتھ سے اس کی نیکیوں کا صحیفہ دے گا۔ کافروں اور منافقوں کا تمام لوگوں کے سامنے اعلان کیا جائے گا کہ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کو جھٹلایا اور اللہ کی لعنت ہو، ظالموں پر۔

نہیں خلق ہی میں یہ غلغلہ تیری شان جل جلالہ
سر عرش بھی ہے لکھا ہوا تیری شان جل جلالہ
تیری ذات مالک کن فکاں تیری ذات خالق انس وجاں
تیرے در پہ شاہ بھی ہے گدا تیری شان جل جلالہ
میرے دل کو صبر وقرار دے میرے بگڑے کام سنوار دے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مجھے ہے تیرا ہی اِک آسرا تیری شان جل جلالہ
ہے امیر اس میں بھی اک مزہ کہ شہود وغائب ہیں ایک جاں
ہے عجیب جملہ ردیف کا تیری شان جل جلالہ ۔

ذاتِ مصطفیٰ کے لئے خداتعالیٰ کی جلوہ گری ۔ بزبانِ مصطفیٰ ﷺ

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتاني الليلة ربي تبارك وتعالى في احسن صورة قال احسبه قال في المنام فقال يا محمد هل تدرى فيم يختصم الملأ الاعلى قال قلت لا قال فوضع يده بين كتفي حتى وجدت بردها بين ثديي اوقال في نحري فعلمت ما في السماوات وما في الارض قال يا محمد هل تدرى فيم يختصم الملأ الاعلى قلت نعم قال في الكفارات والكفارات المكث في المساجد بعد الصلوات والمشي على الاقدام الى الجماعات واسباغ الوضوء في المكاره ومن فعل ذلك عاش بخير ومات بخير وكان من خطيئته كيوم ولدته امه وقال يا محمد اذا صليت فقل اللهم اني اسألك فعل الخيرات وترك المنكرات وحب المساكين واذا اردت بعبادك فتنة فاقبضني اليك غير مفتون قال والدرجات افشاء السلام واطعام الطعام والصلة بالليل والناس نيام ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا رب حسین ترین صورت میں میرے پاس تشریف لایا ۔ (اپنی شان کے مطابق) فرمایا: میرا خیال ہے کہا نیند میں، حدیث میں اسی طرح ہے۔ فرمایا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ جانتے ہیں ملاء اعلیٰ (بلند مقرب فرشتوں کی جماعت) کس بارے میں جھگڑ رہے ہیں؟ فرمایا: میں نے کہا نہیں ۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ میرے کندھوں کے درمیان رکھا حتیٰ کہ میں نے اس کی ٹھنڈک سینے پر محسوس کی ۔ پس میں نے آسمانوں اور زمین میں موجود ہر چیز معلوم کر لی ۔ پوچھا، اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ جانتے ہیں کہ ملاء اعلیٰ کس بارے میں جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے کہا، ہاں ۔ فرمایا، گناہوں کا کفارہ بننے والے عملوں میں اور کفارات یہ ہیں نمازوں کے بعد مسجدوں کی طرف چلنا اور نماز کی جماعتوں کی طرف پیدل چل کر جانا اور ناپسندیدگی کے باوجود وضو مکمل کرنا اور جس نے ایسا کیا خیر کی زندگی گزارتا ہے اور خیر پر مرے گا اور غلطیوں سے ایسے پاک ہو جائے گا جیسے اس دن تھا جب اس کی ماں نے اسے جنا تھا اور کہا، اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! جب آپ نماز پڑھ لیں تو یوں کہا کریں اے اللہ! میں تجھ سے نیکیوں کے کرنے اور برائیوں سے بچنے اور مسکینوں سے محبت کرنے کا سوال کرتا ہوں اور اے اللہ! جب تو اپنے بندوں کو فتنے میں ڈالنے کا ارادہ کرے تو مجھے فتنے میں ڈالے بغیر فوت کر دینا اور درجات اور بلندیوں کا سبب بننے والے کاموں کے متعلق فرمایا کہ یہ ہیں: سلام کو عام کرنا، کھانا کھلانا اور جب لوگ سوئے ہوئے ہوں تو راتوں کو نماز پڑھنا ۔ (ترمذی، کتاب تفسیر القرآن: باب ومن سورۃ ص (۳۲۳۳)

لفظوں میں کیا بیاں ہو وصف وکمال تیرا ہر شیء سے ہے نمایاں حسن وجمال تیرا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حکمت کے موتیوں سے بھرپور بات تیری　　جو ذات سب سے اعلیٰ وایک ذات تیری
راتوں میں رنگ تیرا دن میں بھی تیرے جلوے　　شام وسحر بھی دیکھے ان میں بھی تیرے جلوے
حدیناں سے باہر دنیا کو نعمتیں دیں
جو دے سکے نہ کوئی ہم کو وہ راحتیں دیں

(مسرور کیفی)

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو ہر آواز کو سنتا ہے

حدثنا علی بن محمد حدثنا ابو معاویة حدثنا الاعمش عن تمیم بن سلمة عن عروة بن الزبیر عن عائشة قالت الحمد لله الذی وسع سمعه الاصوات لقد جاء ت المجادلة الی النبی صلی الله علیه وسلم وانا فی ناحیة البیت تشکو زوجها وما اسمع ما تقول فانزل الله قد سمع الله قول التی تجادلك فی زوجها .(ابن ماجه)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو ہر آواز کو سنتا ہے۔ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنا مقدمہ لے کر آئی اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا گھر کے کونے میں بیٹھی تھیں۔اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے شوہر کی شکایت کی جسے میں سن نہ سکی کہ وہ کیا کہہ رہی ہے۔تو اللہ نے یہ آیت نازل کی ''بے شک اللہ نے اس عورت کی بات سن لی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے شوہر کے بارے میں تکرار کر رہی تھی۔''(المجادلہ:۱)

دوسرا کون ہے جہاں تو ہے　　کون جانے تجھے کہاں تو ہے
لاکھ پردوں میں تو ہے بے پردہ　　سو نشانوں میں بے نشاں تو ہے
تو ہی خلوت میں تو ہی جلوت میں　　کہیں نہاں کہیں عیاں تو ہے
نہیں تیرے سوا یہاں کوئی　　''تو ہی مالک ہے مہرباں تو ہے''
رنگ تیرا چمن میں بو تیری　　خوب دیکھا تو ''باغباں'' تو ہے
نہ مکاں میں نہ لا مکاں میں کچھ　　جلوہ فرما یہاں وہاں تو ہے
محرم راز تو بہت ہیں امیر　　جس کو کہتے ہیں رازداں تو ہے

حضور علیہ السلام کے دل میں رب کی بات پہنچانے کا جذبہ

حدثنا محمد بن یحیی حدثنا عبدالله بن رجاء حدثنا اسرائیل عن عثمان یعنی المغیره الثقفی عن سالم بن ابی الجعد عن جابر بن عبدالله قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یعرض نفسه علی الناس فی الموسم فیقول الا رجل یحملنی الی قومه فان قریشا قد منعونی ان ابلغ کلام ربی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے موسم میں اپنے آپ کو لوگوں کے سامنے پیش کرتے اور فرماتے کوئی ایسا مرد نہیں جو مجھے اپنی قوم میں لے جائے تا کہ میں اپنے رب کی بات کو پہنچاؤں بے شک قریش مجھے اپنے رب کی بات پہنچانے سے روکتے ہیں۔ (ابن ماجہ شریف)

دین کے واسطے ٹھکرا دیئے زر کے ٹکڑے　　اور کر ڈالے اشارے سے قمر کے ٹکڑے
کیا کہوں آپ کی اعجاز نمائی کا اثر　　مشت بوجہل میں بو اٹھے حجر کے ٹکڑے

اللہ تعالیٰ کی پانچ شانیں

حدثنا علی بن محمد حدثنا ابو معاویة عن الاعمش عن عمرو بن مرة عن ابی عبیدة عن ابی موسی قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخمس کلمات فقال ان اللہ لا ینام ولا ینبغی له ان ینام یخفض القسط ویرفعه یرفع الیه عمل اللیل قبل عمل النهار وعمل النهار قبل عمل اللیل حجابه النور لو کشفه لاحرقت سبحات وجهه ما انتهی الیه بصره من خلقه ۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اللہ تعالیٰ کی شان میں) پانچ باتیں ارشاد فرمائیں۔

(۱) ان اللہ لا ینام ولا ینبغی له ان ینام

بے شک اللہ تعالیٰ نہ سوتا ہے اور نہ ہی سونا اس کی شان کے لائق ہے۔

(۲) یخفض القسط ویرفعه ۔ میزان کو پست و بلند فرماتا ہے۔

(۳) یرفع الیه عمل النهار قبل عمل اللیل وعمل اللیل قبل عمل النهار

دن میں ہونے والے اعمال رات سے پہلے اور رات میں ہونے والے اعمال دن سے پہلے اس کی طرف اٹھائے جاتے ہیں۔

(۴) حجابه النور ۔ اس کا پردہ نور ہے۔

(۵) لو کشفه لا حرقت سبحات وجهه ما انتهی الیه بصره من خلقه ۔

اگر وہ اس پردے کو اٹھا دے تو اپنے سامنے کی تمام اشیاء کو جلا دے جہاں تک بھی مخلوق پر اس کی نگاہ پہنچے۔

(ابن ماجہ شریف حدیث نمبر ۱۹۵)

اِلٰهِیْ کَیْفَ اَدْعُوْكَ وَاَنَا عَاصٍ　　وَکَیْفَ لَا اَدْعُوْكَ وَاَنْتَ کَرِیْمٌ

اے اللہ میں تجھ سے کیسے مانگوں کیونکہ میں خطاوار ہوں
اور تجھ سے کیسے نہ مانگوں جب کہ تو کریم ہے

حَبِیْبٌ لَیْسَ یَعْدِلُهٗ حَبِیْبٌ　　وَمَا لِسِوَاهُ فِیْ قَلْبِیْ نَصِیْبٌ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حَبِيْبٌ غَائِبٌ عَنْ بَصَرِىْ وَ شَخْصِىْ وَلٰكِنْ عَنْ فُؤَادِىْ لَا يَغِيْبُ

میرا محبوب وہ ہے کہ اس کے سوا کوئی دوسرا محبوب نہیں
میرے دل میں کسی دوسرے کے لئے کوئی جگہ نہیں
اگرچہ میرا محبوب میری ظاہر نگاہوں سے غائب ہے
لیکن میرے دل کی آنکھوں سے تو غائب نہیں

مشائخ فرماتے ہیں من غمص عینه عن الله تعالی طرفة عین لم یصل الی مقصوده جس نے ایک لحہ کے لئے بھی اللہ تعالیٰ سے نگاہ ہٹالی وہ اپنے مقصود کو نہیں پہنچ سکتا۔

یک چشم زدن غافل از آں شاہ نہ باشی
شاید کہ نگاہے کند آگاہ نہ باشی

ابن ماجہ کی اگلی روایت میں ہے کہ پھر حضرت ابوعبیدہ (اس حدیث کے ایک راوی) نے یہ آیت تلاوت کی: ان بورك من فی النار ومن حولها وسبحن الله رب العالمین ۔ برکت دیا گیا وہ جو اس آگ کی جلوہ گاہ میں ہے اور جو اس کے ارد گرد ہیں پاکی ہے اس کو جو رب ہے سارے جہانوں کا۔ (القرآن: ۲۷۔۸، حدیث نمبر ۱۹۶)

تو ہی رحمٰن ہے رحیم ہے تو میرے مولیٰ بڑا کریم ہے تو
انجمن انجمن تیرے جلوے بوئے گل ہے کہیں شمیم ہے تو
ہر کوئی سرنگوں ہے تیرے حضور ہر شہنشاہ سے عظیم ہے تو
دور ہے آنکھ کی رسائی سے اور دلوں میں سدا مقیم ہے تو
ہے ترے پاس سب حساب عمل کاتب ومحرم ونیم ہے تو
تری رحمت کا کوئی حد نہ شمار اور کرم گستر و حلیم ہے تو
تجھ سے پوشیدہ کب عمل ہے کوئی سب تجھے علم ہے علیم ہے تو
صابری، پرخطا ترا بندہ طالب فضل ہے، رحیم ہے تو

(محمد علی صابری)

ہر لحہ اللہ کی نرالی شان

حدثنا هشام بن عمار حدثنا الوزير بن صبيح حدثنا يونس بن حلبس عن ام الدرداء عن ابى الدرداء عن النبى صلى الله عليه وسلم فى قوله تعالى كل يوم هو فى شان قال من شانه ان يغفر ذنبا ويفرج كربا ويرفع قوما ويخفض اخرين ۔ (ابن ماجه)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں فرمایا:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کل یوم ھو فی شان (الرحمٰن:۲۹) ''ہر لحہ اس کی شان نرالی ہے۔'' آپ نے فرمایا کہ اللہ کی ایک شان یہ بھی ہے کہ کسی کے گناہ بخشتا ہے اور سختی کو دور کر دیتا ہے، کسی قوم کو اونچا اور دوسری کو نیچا کرتا ہے۔

☆ حدثنا ھشام بن عمار حدثنا صدقة بن خالد حدثنا ابن جابر قال سمعت بسر بن عبيد الله يقول سمعت ابا ادريس الخولاني يقول حدثني النواس بن سمعان الكلابي قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من قلب الا بين اصبعين من اصابع الرحمن ان شاء اقامه وان شاء ازاغه وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يا مثبت القلوب ثبت قلوبنا على دينك قال والميزان بيد الرحمن يرفع اقواما ويخفض اخرين الى يوم القيامة . (ابن ماجہ)

حضرت نواس بن سمعان حلابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کوئی دل ایسا نہیں جو اللہ کی دو انگلیوں کے درمیان میں نہ ہو چاہے تو اسے سیدھا رکھے چاہے تو اسے ٹیڑھا کر دے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے۔ یا مثبت القلوب ثبت قلوبنا علی دینک ''اے دلوں کے ثابت رکھنے والے، ہمارے دلوں کو اپنے دین پر ثابت رکھ۔'' اور فرمایا ترازو اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ کئی قوموں کو اونچا کرتا ہے اور کئی قوموں کو قیامت تک نیچا کرتا رہے گا۔

اَنْتَ اُنْسِیْ وَھِمَّتِیْ وَ سُرُوْرِیْ — قَدْ اَبَی الْقَلْبُ اَنْ یُّحِبَّ سِوَاکَ
یَا عَزِیْزِیْ وَ ھِمَّتِیْ وَ مُرَادِیْ — طَالَ شَوْقِیْ مَتٰی یَکُوْنُ لِقَاکَ
لَیْسَ سُوَالِیْ مِنَ الْجِنَانِ نَعِیْمٌ — غَیْرَ اَنِّیْ اُرِیْدُ لِقَاکَ

تو ہی میرا پیارا، میرا محبوب اور میری خوشی ہے۔ اے پیارے میرے مقصود و مراد میرا شوق لمبا ہو گیا، میری ملاقات تجھ سے کب ہوگی، میرا سوال تجھ سے جنت کی نعمتوں کا نہیں ہے بلکہ میں تو تیری ملاقات چاہتا ہوں۔

اے در دل من اصل تمنا ہمہ توئی — اے درسر من مایہ سودا ہمہ توئی
ہر چند بہ روز گار دری نگرم — امروز ہمہ توئی کہ فردا ہمہ توئی

حضرت جابر کے باپ کے ساتھ رب کا معاملہ

حدثنا ابراهيم بن المنذر الحزامي ويحيى بن حبيب بن عربي قالا حدثنا موسى بن ابرهيم بن كثير الانصاري الحزامي قال سمعت طلحة بن خراش قال سمعت جابر بن عبدالله يقول لما قتل عبدالله بن عمرو بن حرام يوم احد لقني رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا جابر لا اخبرك ما قال الله لا بيك وقال يحيى فى حديثه فقال يا جابر ما لى اراك منكسرا قلت يا رسول الله استشهد ابى وترك عيالا ودينا قال افلا ابشرك بما لقى الله به اباك قال بلى يا رسول الله قال ما كلم الله احدا قط الا من وراء حجاب وكلم اباك كفاحا فقال يا عبدى تمن على اعطك قال يا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رب تحييني فاقتل فيك ثانية فقال الرب سبحانه انه سبق مني انهم اليها لا يرجعون قال يا رب فابلغ من ورائي قال فانزل الله تعالى ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله امواتا بل احياء عند ربهم يرزقون ۔ (ابن ماجه)

حضرت جابر عبداللہ بن رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب عبداللہ بن عمرو بن حرام احد کے دن شہید ہوئے تو میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی دن تشریف فرما ہوئے اور فرمایا اے جابر رضی اللہ عنہ کیا میں تمہیں اس بات کے بارے میں نہ بتاؤں جو اللہ نے تیرے باپ سے کہی۔ یحییٰ نے اپنی روایت میں کہا کہ اے جابر رضی اللہ عنہ میں تجھے غم زدہ حالت میں دیکھتا ہوں اس کی کیا وجہ ہے؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے باپ شہید ہو گئے اور انہوں نے بہت بچے اور قرض چھوڑا۔ آپ نے فرمایا: میں تمہیں اس بات کے بارے میں نہ بتاؤں جو اللہ نے تمہارے باپ سے ملاقات کے وقت کہی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیوں نہیں، آپ نے فرمایا اللہ نے پردے کے بغیر کسی سے کلام نہیں کیا، لیکن تمہارے والد سے بغیر پردے کے گفتگو کی اور فرمایا: اے میرے بندے تجھے کسی چیز کی خواہش ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ مجھے پھر زندہ کر دے اور میں دوبارہ تیرے راستے میں شہید ہو جاؤں تو اللہ نے فرمایا یہ بات پہلے ہماری طرف سے لکھی جا چکی ہے کہ لوگوں کو دنیا کی طرف دوبارہ واپس نہ بھیجا جائے گا۔ انہوں نے عرض کیا اے اللہ! تو پھر جو میرے بعد میں آئیں گے انہیں میری طرف سے یہ پیغام پہنچا دے۔ پھر اللہ نے یہ آیت نازل کی "اور اللہ کے راستے میں شہید ہونے والوں کو ہرگز مردہ خیال نہ کرو بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کے ہاں سے رزق دیئے جاتے ہیں۔" (آل عمران:۱۶۹)

قریب رہتے ہیں میرے لیکن حسن رخ پر نقاب لے کر
وہ لاکھ پردوں میں بھی ہیں ظاہر حجاب بھی بے حساب لے کر

کبھی فی انفسکم ہیں کہتے ہیں جان سے بھی قریب رہتے
کلیم ایمن سے لوٹ آئے ہیں لن ترانی جواب لے کر

کہا جو میں نے دکھاؤ صورت تو بولے لیس کمثلہ پڑھ
مگر دکھائیں گے تم کو جلوہ بہشت میں پر حساب لے کر

جہاں ہوں میں اور تو کی باتیں جنوں ہے ان کو وہاں جو ڈھونڈیں
تم آؤ اپنی خودی مٹا کر اور اپنی حالت خراب لے کر

خود اپنی ہستی کو جو مٹائے مٹا کر ہستی اسی کو پائے
بقا کا شربت اسے ملے جو فنا کی آئے شراب لے کر

کہا جو میں نے کہ پیش ہوں تو بولے رہنے کے ہے وہ قابل؟
جلاؤ تم آگ الاھو کی اور آؤ دل کے کباب لے کر

جو پوچھا تیرا نظارا کب ہو کہا کہ تم باکمال جب ہو
تم آؤ قلب صفا کا تحفہ یقیں کی راہ صواب لے کر

کہا جو میں نے کہ جان دوں گا وہ بولے ہے جان مال کس کا؟
میں بحر وحدت میں آ گیا ہوں یہ جان مثل حباب لے کر

یہ نار ہجراں بجھے گی کیسے کہا کہ بس تیرے آنسوؤں سے
عطا ہو پھر چشم تر بھی مجھ کو بجھاؤں اشکوں کا آب لے کر

یہ نیر آخر ہے تیرا بندہ ہے تو ہی ملجاؤ وماوئے اس کا
وہ سن کے لاتقنطوا کا مژدہ تو آیا بار عذاب لے کر

(مولانا اللہ بخش نیر)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پھر اس کے اوپر بڑی برکت و شان والا اللہ ہے

حدثنا محمد بن یحیی حدثنا محمد بن الصباح حدثنا الولید بن ابی ثور الهمدانی عن سماك عن عبدالله بن عمیرة عن الاحنف بن قیس عن العباس بن عبدالمطلب قال کنت بالبطحاء فی عصابة وفیهم رسول الله صلی الله علیه وسلم فمرت به سحابة فنظر الیها فقال ما تسمون هذه قالوا السحاب قال والمزن قالوا والمزن قال والعنان قال ابوبکر قالوا والعنان قال کم ترون بینکم وبین السماء قالوا لاندری قال فان بینکم وبینها اما واحدا او اثنین او ثلثا وسبعین سنة والسماء فوقها کذلك حتی عد سبع سماوات ثم فوق السماء السابعة بحرا بین اعلاه واسفله کما بین سماء الی سماء ثم فوق ذلك ثمانیة اوعال بین اظلافهن ورکبهن کما بین سماء الی سماء ثم علی ظهورهن العرش بین اعلاه واسفله کما بین سماء الی سماء ثم الله فوق ذلك تبارك وتعالی . (ابن ماجه)

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایک گروہ کے ساتھ بطحاء (مکہ مکرمہ) میں تھا اور اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف رکھتے تھے کہ ایک بادل گزرا آپ نے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ تم اسے کس نام سے پکارتے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا ''سحاب'' یعنی بادل، آپ نے فرمایا: اسے ''مزن'' بھی کہتے ہو۔ صحابہ نے عرض کیا جی ہاں! مزن بھی کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ''عنان'' بھی کہتے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا عنان بھی کہتے ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا تمہارے اور آسمان کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ صحابہ نے عرض کیا ہمیں معلوم نہیں۔ آپ نے فرمایا تمہارے اور اس کے درمیان اکہتر یا بہتر یا تہتر سال کا فاصلہ ہے۔ یہاں تک کہ آپ نے سات آسمان گنے اور فرمایا کہ ساتویں آسمان کے اوپر ایک دریا ہے اس کا اوپر والا کنارہ نیچے سے اتنا ہی دور ہے جتنا ایک آسمان دوسرے آسمان سے دور ہے۔ پھر اس کے اوپر آٹھ فرشتے ہیں جن کے پاؤں اور گھٹنوں کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے۔ جتنا دو آسمانوں کے درمیان پھر ان کی پیٹھوں پر عرش ہے جس کے اوپر والے کنارے کا نیچے والے کنارے سے اتنا ہی فاصلہ ہے جیسے ایک آسمان سے دوسرے کا فاصلہ ہے۔ پھر اس کے اوپر بڑی برکت والا اور اونچی شان والا ہے۔

(ابن ماجہ شریف کی یہ تمام احادیث باب فیما انکرت الجھمیة سے لی گئی ہیں)

تو دل میں تو آتا ہے سمجھ میں نہیں آتا
بس جان گیا میں تیری پہچان یہی ہے

مخلصین پہ اللہ تعالیٰ کی عنایات۔ بزبانِ مصطفیٰ ﷺ

عن سهل بن حنیف رضی الله عنه: ان النبی صلی الله علیه وسلم قال: من سال الله الشهادة بصدق، بلغه الله منازل الشهداء، وان مات علی فراشه .

''حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صدقِ دل کے ساتھ شہادت (کی موت) طلب کی تو اللہ تعالیٰ اسے شہداء کا مقام عطا فرمائے گا خواہ اسے بستر پر ہی موت (کیوں نہ) آئی ہو۔''

(أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الامارة، باب: استحباب طلب الشهادة في سبيل الله تعالى، ۳/۱۵۱۷، الرقم: ۱۹۰۸-۱۹۰۹، وأبو داود في السنن، كتاب: الوتر، باب: في الاستغفار، ۲/۸۵، الرقم: ۲، والنسائي في السنن، كتاب: الجهاد، باب: مسألة الشهادة، ۶/۳۶، الرقم: ۳۱۶۲، وابن ماجه في السنن، كتاب: الجهاد، باب: القتال في سبيل الله، ۲/۹۳۵، الرقم: ۲۷۹۷)

☆ عن أبي محمد الحسن بن علي بن ابي طالب رضي الله عنه قال: حفظت من رسول الله صلى الله عليه وسلم: دع ما يريبك، الى ما لا يريبك، فان الصدق طمانينة، وان الكذب ريبة.

(رواه الترمذي والنسائي، وقال ابو عيسى: هذا حديث حسن صحيح، وقال الحاكم: هذا حديث صحيح الاسناد)

''حضرت ابو محمد حسن بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد (آج بھی) یاد ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شک وشبہ والی چیز چھوڑ کر شک سے پاک چیز کو اختیار کر، بیشک سچ سکون اور جھوٹ شک وشبہ ہے۔''

(أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق والورع، باب: ۶۰، ۴/۶۶۸، الرقم: ۲۵۱۸، والنسائي في السنن، كتاب: الأشربة، باب: الحث على ترك الشبهات، ۸/۳۲۷، الرقم: ۵۷۱۱، والدارمي في السنن، ۲/۳۱۹، الرقم: ۲۵۳۲، وابن حبان في الصحيح، ۲/۴۹۸، الرقم: ۷۲۲، والحاكم في المستدرك، ۲/۱۵، الرقم: ۲۱۶۹)

☆ عن انس بن مالك رضي الله عنه، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من فارق الدنيا على الاخلاص لله وحده، وعبادته لا شريك له، واقام الصلاة، وايتاء الزكاة، مات والله عنه راض.

(رواه ابن ماجه والحاكم، وقال الحاكم: هذا حديث صحيح الاسناد)

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ وحدہ لا شریک کے لئے کامل اخلاص پر اور بلا شرک اس کی عبادت پر، نماز قائم کرنے پر اور زکوٰۃ دینے پر ہمیشہ عمل پیرا رہتے ہوئے دنیا سے رخصت ہوگا اس کی موت اس حال میں ہوگی کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو۔''

(أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: في الايمان، ۱/۲۷، الرقم: ۷۰، والحاكم في المستدرك، ۲/۳۶۲، الرقم: ۳۲۷۷، والبيهقي في شعب الايمان، ۵/۳۴۱، الرقم: ۶۸۵۶، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۶/۱۲۶، الرقم: ۲۱۲۲، وهبة الله اللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ۴/۸۳، الرقم: ۱۵۴۹)

مجھ کو نہ اپنا ہوش نہ دنیا کا ہوش ہے بیٹھا ہوں ہو کے مست تمہارے جمال میں
تاروں سے پوچھ لو میری روداد زندگی راتوں کو جاگتا ہوں تمہارے خیال میں
خدارا سوئے مشتاقاں نگاہے بیاپئے گر نہ باشد گاہے گاہے
نگاہے کن کہ امید از کہ دارم کہ دارم از تو امید نگاہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جس کام سے اللہ کی رضا مندی مقصود ہو

☆ عن أبي امامة الباهلي رضي الله عنه قال: جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال: ارايت رجلا غزا يلتمس الاجر والذكر ما له؟ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا شيء له فاعادها ثلاث مرات يقول له رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا شيء له ثم قال: ان الله لا يقبل من العمل الا ما كان له خالصا وابتغي به وجهه.

''حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ اگر کوئی شخص لالچ اور طمع کی خاطر یا نام آوری کے لئے جہاد کرے تو اسے کیا ملے گا؟ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے کوئی ثواب نہیں ملے گا بعد ازاں اس شخص نے یہی سوال تین دفعہ کیا اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی جواب عنایت فرمایا! اسے کچھ ثواب نہیں ملے گا، بعد ازاں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ صرف وہی عمل قبول فرماتا ہے جو خالص اس کے لئے ہو اور اسے کرنے سے محض اللہ تعالیٰ کی رضا مندی مقصود ہو۔''

(أخرجه النسائي في السنن، كتاب: الجهاد، باب: من غزا يلتمس الأجر والذكر، ۶/۲۵، الرقم: ۳۱۴۰، وفي السنن الكبرى، ۳/۱۸، الرقم: ۴۳۴۸، والطبراني في المعجم الكبير، ۸/۱۴۰، الرقم: ۷۶۲۸، وابن رجب الحنبلي في المسند، ۱/۱۶)

☆ عن معاذ بن جبل رضي الله عنه انه قال لرسول الله صلى الله عليه وسلم: حين بعثه الى اليمن: يا رسول الله، اوصني، قال: اخلص دينك، يكفك العمل القليل. (رواه الحاكم واللفظ له والبيهقي، وقال الحاكم: صحيح الاسناد)

''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو جب یمن کی طرف بھیجا گیا تو انہوں نے بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے نصیحت فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دین میں اخلاص پیدا کر، تجھے تھوڑا عمل بھی کافی ہوگا۔''

(أخرجه الحاكم في المستدرك، ۴/۳۴۱، الرقم: ۷۸۴۴، والبيهقي في شعب الايمان، ۵/۳۴۲، الرقم: ۶۸۵۹، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱/۲۲، والديلمي في مسند الفردوس، ۱/۴۳۵، الرقم: ۱۷۷۲)

☆ عن ثوبان رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: طوبى للمخلصين اولئك مصابيح الهدى تتجلى عنهم كل فتنة ظلماء. رواه ابن ابي شيبة والبيهقي واللفظ له.

''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اخلاص سے کام کرنے والوں کے لئے خوش خبری ہے۔ یہ لوگ چراغ ہدایت ہیں، ان کے ذریعے ہر سیاہ فتنہ چھٹ جاتا ہے۔'' اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے مذکورہ الفاظ بیہقی کے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۷/۱۰۰، الرقم: ۳۴۴۹۷، والبيهقي في شعب الايمان، ۵/۳۴۳، الرقم: ۶۸۶۱، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۱/۱۶، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱/۲۳)

☆ عن منصور بن المعتمر رضى الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: تحروا الصدق وان رايتم فيه الهلكة فان فيه النجاة.

''حضرت منصور بن معتمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سچ بولو اگرچہ اس میں تمہیں ہلاکت نظر آئے (کیونکہ) نجات اسی میں ہے۔''

(أخرجه ابن أبي الدنيا في الصمت، ۱/۲۲۷، الرقم: ۴۴۶، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۳/۳۶۵، الرقم: ۴۴۴۲، وأبو بكر القرشي في مكارم الأخلاق، ۱/۵۱، الرقم: ۱۲۷، والمناوي في فيض القدير، ۳/۲۳۲)

بجز از وصل ہر چیزے فضول است ۔۔۔ زصد دنیا مرا وصلے قبول است
زمن پرسی دخول جنتے چیست ۔۔۔ وصال دوست درجنت دخول است
خود تو پردے میں ہیں اور ذوق نظر دیتے ہیں ۔۔۔ اور بھی تیز میرے شوق کو کر دیتے ہیں
پہلے خود آگ لگا جاتے ہیں آ کر دل میں ۔۔۔ پھر بجھانے کے لئے دیدۂ تر دیتے ہیں
لطف تجن دم بدم قہر تجن واہ واہ ۔۔۔ ایں بھی تجن واہ واہ اوں بھی تجن واہ واہ

حاضر ہیں تیرے دربار میں ہم

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

''اوصاني خليلي صلى الله عليه وسلم ان اخشى الله كاني اراه فان لم اكن اراه فانه يراني۔''

مجھے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں خوف الٰہی میں ایسا ہو جاؤں کہ گویا میں اس کو دیکھ رہا ہوں پس اگر میں اسے نہیں دیکھ سکتا تو وہ تو یقیناً مجھے دیکھ ہی رہا ہے۔

(اخرجه ابو نعيم في كتاب الاربعين: ۳۹، الرقم: ۱۲، وابن رجب في جامع العلوم والحكم، ۱/۱۲۶)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔

الاحسان ان تعمل لله كانك تراه فان لم تكن تراه فانه يراك۔

احسان یہ ہے کہ تو اللہ کے لئے اس طرح عمل کر گویا کہ تو اسے دیکھ رہا ہے پھر اگر تو اسے نہیں دیکھ سکتا تو یقیناً وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔ (أخرجه ابن الربيع في المسند، ۱/۳۲، الرقم: ۵۶، ابن رجب في جامع العلوم والاحكام)

☆ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔

- كن كانك ترى الله فان لم تكن تراه فانه يراك۔

اس طرح ہو جا کہ گویا تو اللہ کو دیکھ رہا ہے۔ اگر تو اسے نہیں دیکھ رہا تو وہ یقیناً تجھے دیکھ رہا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(أخرجہ ابو نعیم فی کتاب الاربعین، ۴۰، الرقم: ۱۳- وفی حلیۃ الاولیاء، ۲۰۲/۸، والدیلمی فی الفردوس بما ثور الخطاب، ۲۷۴/۳، الرقم: ۴۸۴۳، وابن رجب فی جامع العلوم والحکم، ۳۶/۱)

حسینے کرد سوئے من نگاہے ۔۔۔ نمی دارم دگر کارے جز آ ہے
گناہم چیست قلب من لحم است ۔۔۔ نگاہِ او کند درسنگ را ہے
دل ما دبرا دیوانہ تست ۔۔۔ بیابے فکر خانہ خانہ تست
تواز شہد وشکر مار الذیذی ۔۔۔ دل اندر ہجر دانہ دانہ تست

یہ خزاں کی فصل کیا ہے فقط ان کی چشم پوشی
وہ اگر نگاہ کر دیں تو ابھی بہار آئے

بہ شوق ماہ رویاں دل کبابم ۔۔۔ رود عمرے دریں کار شو ابم
بہ خواب اندر نجاست جاہ ومال است ۔۔۔ نہ عاشق بر نجاست چوں ذبابم
مرا طعنہ دہد واعظ بعشقت ۔۔۔ تو یک بارے بسوئے او نظر کن
ورا مانند ما دیوانہ گرداں ۔۔۔ تکبر از دماغ او بدر کن
میں اسے سمجھوں ہوں دشمن ۔۔۔ جو مجھے سمجھائے ہے

مخلصین کے اقوال وآثار

قال الفضيل بن عياض رحمه الله: ترك العمل لأجل الناس رياء، والعمل لأجل الناس شرك، والاخلاص أن يعافيك الله منهما. (الاذکار من کلام سید الابرار ۱۳)

''حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگوں کی خاطر عمل ترک کر دینا ریا ہے، اور لوگوں کی خاطر عمل کرنا شرک ہے اور اخلاص یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے ان دونوں باتوں سے محفوظ رکھے۔''

☆ قال ذوالنون المصری رحمه الله: ثلاث من علامات الاخلاص: استواء المدح والذم من العامة، ونسيان رؤية الأعمال في الأعمال، واقتضاء ثواب العمل في الآخرة. (ایضاً)

''حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: تین چیزیں اخلاص کی علامات میں سے ہیں: مدح وذم (تعریف ومذمت) کا برابر ہو جانا (یعنی بندہ تعریف سے نہ پھولے اور نہ مذمت سے پریشان ہو) اور اپنے اعمال میں (کثرت) اعمال کی طرف دھیان نہ کرے (ورنہ نفس میں رعونت کا خطرہ ہے) اور اپنے اعمال کے اجر وثواب کو (دنیا کی بجائے) آخرت میں چاہے۔''

☆ قال ذوالنون المصری: الاخلاص: ما حفظ من العدو أن يفسده. (اخرجہ القشیری فی الرسالۃ: ۲۰۹)

''حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اخلاص وہ عمل ہے جو انسان کو دشمن (یعنی نفس یا شیطان) سے بچائے، کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وہ اسے خراب نہ کر دے۔''

☆ قال الجنيد البغدادى رحمه الله: الصادق يتقلب فى اليوم أربعين مرة، والمرائى يثبت على حالة واحدة أربعين سنة ۔ (ايضاً: ۲۱۱)

''حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ نے فرمایا: صادق ایک دن میں لا تعداد حالتیں بدلتا ہے۔ (اور افضل سے افضل تر حالت کو جاتا ہے) اور ریاکار ایک ہی حالت پر چالیس سال تک قائم رہتا ہے۔''

☆ قال السرى السقطى رحمه الله: من تزين للناس بما ليس فيه سقط من عين الله تعالى ۔ (ايضاً: ۲۰۹)

''حضرت سری سقطی رحمہ اللہ نے فرمایا: جو شخص لوگوں کے سامنے اپنے آپ کو ایسی چیزوں سے آراستہ کر کے دکھائے جو درحقیقت اس میں نہیں پائی جاتی ہیں، وہ شخص اللہ کی نگاہ سے گر جاتا ہے۔''

☆ قال سفيان بن عيينة رحمه الله: خصلتان يعسر علاجهما ترك الطمع فيما بأيدى الناس، واخلاص العمل لله ۔ (اخرجه الشعرانى فى الطبقات الكبرى: ۸۶)

''حضرت سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نے فرمایا: دو خصلتوں کا علاج مشکل ہے: لوگوں کے پاس دولت کی طمع ترک کرنا، اللہ تعالیٰ کے لئے عمل میں اخلاص پیدا کرنا۔''

☆ قال الحارث المحاسبى رحمه الله: من صحح باطنه بالمراقبة والاخلاص زين الله تعالى ظاهره بالمجاهدة واتباع السنة ۔ (ايضاً: ۱۱۳)

''حضرت حارث محاسبی رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے اپنے باطن کو خوفِ خدا اور اخلاص کے ساتھ درست کیا اللہ تعالیٰ اس کے ظاہر کو مجاہدہ اور سنت کی پیروی کے ساتھ زینت بخشتا ہے۔''

کیسے الفاظ کے سانچے میں ڈھلے گا یہ جمال — سوچتا ہوں کہ تیرے حسن کی توہین نہ ہو
ہر کہ عاشق شد جمال ذات را — اوست سید جملہ موجودات را
میں بھی اس پر مرمٹا ناصح تو کیا بے جا کیا — اک مجھے سودا تھا دنیا بھر تو سودائی نہ تھی
پتھر سے ہو خدا سے ہو یا پھر کسی سے ہو — آتا نہیں ہے چین محبت کئے بغیر
دل بحر محبت ہے محبت ہی کرے گا — لاکھ اس کو بچا تو یہ کسی پر تو مرے گا
جو مضطرب ہے اس کو ادھر التفات ہے — آخر خدا کے نام میں کوئی تو بات ہے

صادق کون ہے؟

قال الحارث المحاسبى رحمه الله: الصادق هو الذى لا يبالى لو خرج كل قدرله فى قلوب الخلق من أجل صلاح قلبه، ولا يحب اطلاع الناس على مثاقيل الذر من حسن عمله، ولايكره

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ان يطلع الناس على السيء من عمله .(اخرجه النووی فی الاذکار من کلام سید الابرار: ۱۳)

''حضرت حارث محاسبی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ صادق وہ ہے جو اپنے دل کی صلاح کے لئے اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ مخلوق کے دلوں سے اس کی تمام قدر نکل جائے، اور نہ ہی یہ پسند کرتا ہے کہ لوگ اس کے ذرا برابر اچھے عمل پر مطلع ہوں، اور نہ ہی یہ مکروہ جانتا ہے کہ لوگ اس کے برے عمل پر مطلع ہوں۔''

☆ قال سهل التستری: لا يشم رائحة الصدق عبد داهن نفسه أو غيره . (ایضاً)

''حضرت سہل تستری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ وہ شخص کبھی بھی صدق کی خوشبو نہیں سونگھے گا جس نے اپنی یا دوسروں کی خوشامد کی۔''

☆ قيل لسهل التستری رحمه الله: أی شیء أشد على النفس؟ فقال: الاخلاص . لأنه ليس لها فيه نصيب .(مدارج السالکین لابن قیم الجوزیہ، ۲/۶۹)

''حضرت سہل تستری رحمہ اللہ سے کہا گیا کہ کون سی چیز نفس پر گراں ہے؟ تو آپ نے فرمایا: اخلاص، کیونکہ نفس کا اس میں کوئی حصہ نہیں ہے۔''

☆ قال الأستاذ ابو القاسم القشيری رحمه الله: أقل الصدق استواء السر والعلانية .

(الاذکار من کلام سید الابرار للنووی: ۱۳)

''امام قشیری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ صدق کا ادنیٰ ترین درجہ یہ ہے کہ انسان کا ظاہر اور باطن یکساں ہو جائے۔''

لاگ گر دل کو نہیں لطف نہیں جینے کا الجھے سلجھے اسی کا کل کے گرفتار رہو
گو میں رہا رہینِ ستم ہائے روزگار لیکن ترے خیال سے غافل نہیں رہا
نہ غرض کسی سے نہ واسطہ مجھے کام اپنے ہی کام سے ترے ذکر سے ترے شکر سے تری یاد سے ترے نام سے
کتنی تسکین ہے وابستہ تیرے نام کے ساتھ نیند کانٹوں پہ بھی آ جاتی ہے آرام کے ساتھ

☆ قال الامام القشيری رحمه الله: يصح أن يقال: الاخلاص: تصفية الفعل عن ملاحظة المخلوقين . (اخرجه القشیری فی الرسالة، ۲۰۷)

''امام قشیری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ یوں کہنا بھی درست ہے کہ مخلوق کی نگاہوں سے اپنے فعل کو پاک رکھنے کا نام اخلاص ہے۔''

☆ قال الأستاذ أبو على الدقاق رحمه الله: الاخلاص: التوقی عن ملاحظة الخلق، والصدق: التنقی عن مطاوعة النفس، فالمخلص لا رياء له، والصادق لا اعجاب له .

(الاذکار من کلام سید الابرار للنووی: ۱۳)

''استاد ابو علی الدقاق رحمہ اللہ نے فرمایا: اخلاص سے مراد مخلوق کے دکھاوے سے بچنا اور صدق سے مراد نفس کی پیروی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے پاک ہونا ہے، پس مخلص وہ شخص ہے جس کے ہاں ریا کاری نہ ہو اور صادق وہ شخص ہے جس کے ہاں خود پسندی نہ ہو۔"

☆ قال سهل بن عبدالله: أول خيانة الصديقين حديثهم مع أنفسهم. (أخرجه القشيري في الرسالة: ۲۱۳)

"حضرت سہل بن عبداللہ رحمہ اللہ نے فرمایا: صدیقوں کی خیانت کی ابتداء اس وقت ہوتی ہے جب وہ اپنے نفس سے باتیں کرنے لگتے ہیں (اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ معاملہ میں کوتاہی کرنے لگتے ہیں)۔"

☆ قال يوسف بن أسباط رحمه الله: لأن ابيت ليلة اعامل الله تعالى بالصدق احب الى من أن أضرب بسيفي في سبيل الله تعالى. (ايضاً)

"حضرت یوسف بن اسباط رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر میں ایک رات بھی صدق کے ساتھ اللہ سے معاملہ کر لوں تو یہ مجھے اللہ کی راہ میں جنگ کرنے سے بھی زیادہ محبوب ہے۔"

أَمُوْتُ إِذَا ذَكَرْتُكَ ثُمَّ أَحْيىٰ   وَلَوْلَا مَاءَ وَصْلِكَ مَا حَيِيْتُ
فَأَحْيىٰ بَاطِنِيْ وَأَمُوْتُ شَوْقًا   فَكَمْ أَحْيَا عَلَيْكَ وَكَمْ أَمُوْتُ
شَرِبْتُ الْحُبَّ كَأْسًا بَعْدَ كَأْسٍ   فَمَا نَفِدَ الشَّرَابُ وَلَا رَوِيْتُ

جب میں تجھے یاد کرتا ہوں مرجاتا ہوں پھر زندہ ہوتا ہوں۔ اگر تیرے وصل کا آبِ حیات نہ ہوتا تو میں زندہ نہ ہوتا، میں روحانی طور پر زندہ ہوتا ہوں اور شوق میں مرجاتا ہوں۔ کتنی ہی مرتبہ زندہ ہوتا ہوں اور کتنی بار مرتا ہوں۔ میں نے شرابِ محبت کا پیالہ پے در پے پیا ہے مگر نہ شراب سے افاقہ ہوا نہ دید سے۔

بزم انجم میں قبا خاک کی پہنی ہم نے   بس مری ساری فضیلت اسی پوشاک میں ہے
خواب میں بھی تجھے بھولوں تو روا رکھ مجھ سے   وہ رویہ جو ہوا کا خس وخاشاک سے ہے
ساری چمک دمک تو انہی موتیوں سے ہے   آنسو نہ ہوں تو عشق میں کچھ آبرو نہیں

مخلَص اور مخلِص میں فرق

قال أبوبكر الدقاق رحمه الله: نقصان كل مخلص في اخلاصه رؤية اخلاصه، فاذا اراد الله تعالى ان يخلص اخلاصه اسقط عن اخلاصه رؤية لاخلاصه، فيكون مخلصا لا مخلصا. (ايضا: ۲۰۸)

"حضرت ابوبکر دقاق رحمہ اللہ نے فرمایا: اپنے اخلاص پر نظر رکھنا مخلص کے لئے نقصان دہ ہے لہٰذا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے اخلاص کو خالص بنانا چاہتا ہے تو اس کے اخلاص سے اپنے اخلاص کے دیکھنے کو نکال دیتا ہے۔ لہٰذا وہ مخلَص (بفتح اللام) ہوتا ہے، نہ کہ مخلِص (بکسر اللام)۔"

☆ قال أبو عثمان رحمه الله: نسيان رؤية الخلق بدوام النظر الى الخالق. (ايضاً: ۲۰۹)

"حضرت ابو عثمان رحمہ اللہ نے فرمایا: خالق کی طرف ہمیشہ نگاہ رکھنے کی وجہ سے مخلوق کی رؤیت کو بھلانے کا نام اخلاص

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے۔‘‘

☆ قال حذيفة المرعشي رحمه الله: الاخلاص ان تستوى افعال العبد في الظاهر والباطن (ایضاً)

’’حضرت حذیفہ المرعشی رحمہ اللہ نے فرمایا: اخلاص یہ ہے کہ بندے کے ظاہری و باطنی اعمال میں یکسانیت ہو جائے۔‘‘

☆ قال الجنيد البغدادي رحمه الله: الاخلاص سر بين الله تعالى والعبد، لا يعلمه ملك فيكتبه، ولا شيطان فيفسده، ولا هوى فيميله. (ايضاً)

’’حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ نے فرمایا: اخلاص بندے اور رب کے درمیان ایک راز ہے، جسے نہ تو فرشتہ جان سکتا ہے کہ لکھ لے اور نہ شیطان کہ اسے خراب کر سکے اور نہ خواہش نفس کہ اسے اپنی طرف مائل کر سکے۔‘‘

☆ قال رويم رحمه الله: الاخلاص من العمل: هو الذي لا يريد صاحبه عليه عوضا من الدارين، ولا حظا من الملكين. (ايضاً)

’’حضرت رویم رحمہ اللہ نے فرمایا: اعمال میں اخلاص یہ ہے کہ عمل کرنے والا اپنے عمل کے عوض دنیا اور آخرت میں کوئی چیز نہ چاہے اور نہ ہی دونوں فرشتوں (دائیں اور بائیں والے فرشتے) سے کوئی حصہ مانگے۔‘‘

☆ قال مكحول رحمه الله: ما أخلص عبد قط أربعين يوما الا ظهرت ينابيع الحكمة من قلبه على لسانه. (اخرجہ ابن قیم الجوزیۃ فی مدارج السالکین، ۲/۶۹)

’’حضرت مکحول رحمہ اللہ نے فرمایا: جب کوئی شخص چالیس دن اخلاص کے ساتھ گزارتا ہے تو اس کے دل سے اس کی زبان پر حکمت کے چشمے پھوٹ پڑتے ہیں۔‘‘

☆ قال محمد بن علي الترمذي رحمه الله: ليس الفوز هناك بكثرة الاعمال، انما الفوز هناك باخلاص الأعمال وتحسينها. (اخرجہ السلمی فی طبقات الصوفیۃ: ۲۱۸)

’’محمد بن علی ترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا: آخرت میں کامیابی کثرتِ اعمال سے نہیں ہوگی بلکہ اعمال کے اخلاص اور ان کے حسن کی وجہ سے ہوگی۔‘‘

☆ قال محمد بن علي الكتاني رحمه الله اذا ساله بعض المريدين، فقال له: اوصني، فقال: كن كما ترى الناس، والافار الناس ما تكون. (ایضاً: ۳۷۴)

’’محمد بن علی کتانی رحمہ اللہ سے جب کسی مرید نے عرض کیا کہ: مجھے نصیحت فرمائیں تو آپ نے فرمایا: تو اس طرح ہو جا جس طرح لوگوں کو دکھاتا ہے یا پھر لوگوں کو وہ دکھا جو کچھ تو ہے۔‘‘

لائق حمد تیری ذات کہ محمود ہے تو — لائق سجدہ تیری ذات کہ مسجود ہے تو
انکساری مرا مقسوم کہ بندہ ہوں میں — خودنمائی ترا دستور کہ موجود ہے تو
میری کیا بود کہ معدوم تھا معدوم ہوں میں — تیری کیا شان کہ موجود تھا موجود ہے تو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بعد اتنا کہ کبھی آنکھ نے دیکھا نہ تجھے قرب اتنا کہ میری ذات میں موجود ہے تو

ایک اعظم ہی نہیں "طالب" نا چیز تیرا
سب کا مطلوب ہے محبوب ہے مقصود ہے تو

متوکلین پہ خدا کی شان بندہ نوازی کا بیان، بزبانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

تمام تعریفیں اس اللہ عزوجل کے لئے جس نے اپنے بندوں میں سے ان کو چنا جو عبادت کے قابل تھے اور ان کو خدمت گار بنایا، ان کے کئی گروہ بنائے، انہیں اپنی خاص نظر عنایت سے نوازا، ان سے پختہ عہد لیا، ان کو صاف کیا اور انہیں چن لیا، ان کو بلا کر قریب کیا اور ان کو وصل اور لقاء کے ساتھ زندگی بخشی، ان کو نفس کی پستی سے بارگاہ انسیت میں بلند کیا، تسبیح وتقدیس کے جام میں شراب طہور (یعنی پاکیزہ شراب) سے انہیں سیراب کیا تو ان میں سے ہر ایک اس شراب کے سرور میں خوش اور اس کا خطاب سننے میں مدہوش ہے اور ان میں سے ہر ایک اپنے حلقہ احباب میں بلند رتبہ ہوا اور اس نے اپنے پیاروں کے لئے سحری کے وقت تجلی فرمائی پس محب نے زندگی کا مزا اٹھایا اور دیدار کرنے میں کامیاب ہو گیا جبکہ ان میں سے وجد کا زخمی کیا ہوا کانپ کر زمین پر تشریف لے آیا، اللہ عزوجل نے ان کے ظاہری وجود کو فنا کیا اور ہمیشہ کی بقا سے نوازا اور انہوں نے آخری سانس بھی اس کے نام پر قربان کر دیا۔ اللہ عزوجل نے ان کو اپنی محبت کے راز عطا کئے تو انہوں نے اس کی غیرت سے خوف کھاتے ہوئے اپنے اوپر غیر کے دروازے بند کر دیئے۔ پس اس کی مشک دلوں کے مشام کی طرف سے مہکی تو دلوں نے اپنے محبوب کی طرف سے اس مشک کو سونگھ لیا، اور ایک خفی راز اور اس کی پاکیزہ مہک حضرت سیدنا سری سقطی علیہ الرحمۃ کے راز کی طرف سے گزر گئی تو وہ اس کے آثار پر سیدھے چلتے گئے اور حضرت سیدنا شبلی علیہ الرحمۃ کی طرف سے گزری تو وہ محبت کی دلہنوں کی طرح آراستہ ہو کر رات گزارنے لگے۔ حضرت سیدنا ابو یزید علیہ علیہ الرحمۃ کی طرف سے گزری تو انہوں نے مزید کی صدا لگائی اور ان کی حرارت بڑھ گئی اور حضرت سیدنا جنید بغدادی علیہ الرحمۃ کی طرف سے گزری تو وہ محبت الٰہی کی قید میں مزید پختہ ہو گئے اور حضرت سیدنا فضیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف سے گزری تو پوری رات ڈاکہ زنی کے بعد توفیق کے گھوڑوں پر سوار ہو گئے اور انہوں نے اپنی تمام تر کوشش عبادتِ الٰہی میں لگا دی اور حضرت سیدنا خواص علیہ علیہ الرحمۃ کی طرف سے گزری تو وہ اخلاص کے سمندروں میں غوطہ زن ہو کر خالص جواہر چننے لگے۔ حضرت سیدنا سمنون علیہ الرحمۃ کی طرف سے گزری تو ان پر محبت اور وجد کے طریقے ظاہر ہو گئے اور وہ پہاڑ میں دیوانوں کی طرح پھرنے لگے اور محبت الٰہی عزوجل میں آوازیں لگانے اور سسکیاں لے کر مسلسل آنسو بہانے لگے۔ (شاعر اللہ عزوجل کے سچے محبین کو مخاطب کر کے کہتا ہے۔)

اَطْعَمْتُمُوْنِیْ فِی الْوِصَالِ وَفِی اللِّقَا وَهَجَرْتُمُوْنِیْ فَالْتَهَبْتُ تَحَرُّقًا

یَا مَالِکِیْ رِقِّیْ وَغَایَةَ مَطْلَبِیْ رِفْقًا فَقَدْ ذَابَ الْفُؤَادُ تَشَوُّقًا

حَاشَا کُمُوْ اَنْ تَطْرُدُوْنِیْ سَادَتِیْ وَبِحُبِّکُمْ قَلْبِیْ غَدَا مُتَعَلِّقًا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یَا سَادَتِیْ لَمْ یَهْنَ لِیْ مِنْ بَعْدِکُمْ عَیْشٌ وَّلَا عَایَنْتُ شَیْئًا مُوْنِقًا
اِنْ مِتُّ مِنْ وَّجْدِیْ وَ فَرْطِ صَبَابَتِیْ شَوْقًا اِلٰی رُؤْیَاکُمْ لَکُمُ الْبَقَا
یَا نَفْسُ قَدْ زَالَ الْعَنَا فَتَمَتَّعِیْ بِوِصَالِ مَنْ تَهْوِیْ فَقَدْ زَالَ الشِّقَا
وَجَلَا الْحَبِیْبُ جَمَالَهٗ فَلِاَجْلِ ذَا اَصْبَحْتُ مِنْ وَّجْدِیْ بِهٖ مُتَمَزِّقًا
هَاکُمْ فُؤَادِیْ فَتِّشُوْهُ فَاِنْ تَرَوْا فِیْهِ لِغَیْرِکُمُوْ هَوِیْ وَ تَشَوُّقًا
فَتَحَکَّمُوْا فِیْهِ بِمَا یَرْضِیْکُمُوْا یَا مُنْیَتِیْ اِنْ خَانَ یَوْمًا مُوْثِقًا
وَاِذَا فَنِیْتُ بِحُبِّکُمْ فَیَحِقُّ لِیْ اِنَّ الْفَنَاءَ بِحُبِّکُمْ عَیْنَ الْبَقَا

ترجمہ: (۱)......تم نے مجھے وصال اور ملاقات کا شرف بخشا پھر مجھے چھوڑ دیا تو میں محبت کی آگ میں جلنے لگا۔

(۲)......اے میرے مالکو اور میرے مقصد کی انتہا! مہربانی فرماؤ کیونکہ میرا دل شوقِ دیدار سے پگھل رہا ہے۔

(۳)......اے میرے سردارو! میں اللہ تعالیٰ سے پناہ طلب کرتا ہوں کہ تم مجھے دھتکار دو کیونکہ میرے دل کو تم سے محبت ہو چکی ہے۔

(۴)......اے میرے سردارو! تمہارے بعد میرے لئے کوئی مزا نہیں اور نہ ہی مجھے کوئی چیز دلکش لگی۔

(۵)......اگر میں تیرے دیدار کی شدید محبت اور اپنے وجد سے مر جاؤں تو یہ تیرے لئے بقا ہے۔

(۶)......اے نفس! اب مشقت اور شقاوت زائل ہو چکی ہے اس لئے تو اپنے محبوب کے وصال سے لطف اٹھا لے۔

(۷)......حبیب نے اپنا جمال ظاہر کیا تو اس جمال کو دیکھ کر میں اس کی محبت کی وجہ سے تار تار ہو گیا۔

(۸)......(اے محبوب!) یہ میرا دل حاضر ہے، اگر اس میں اپنے غیر کی محبت پاؤ تو جلا ڈالو۔

(۹)......اور اگر اس میں کسی اور کی محبت پاؤ تو اپنی مرضی کے مطابق جو چاہو سزا دو۔ ہائے کاش! میں مر جاؤں اگر میرا دل کسی دن (محبت کے) پختہ وعدے میں خیانت کرے۔

(۱۰)......اگر میں تمہاری محبت میں فنا ہو جاؤں تو میں اس کا سزاوار ہوں کیونکہ تمہاری محبت میں فنا ہونا حقیقت میں بقا ہے۔

(الروض الفائق فی المواعظ والرقائق للشیخ شعیب حریفیش المتوفی ۸۱۰ھ)

ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں

عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: یدخل الجنة من امتی سبعون الفا بغیر حساب، هم الذین لا یسترقون، ولا یتطیرون، وعلی ربهم یتوکلون.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے ستر ہزار افراد بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو نہ غیر شرعی جھاڑ پھونک کرتے ہیں، نہ بدشگونی لیتے ہیں اور اپنے رب پر ہی بھروسہ کرتے ہیں۔''

(أخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: الرقاق، باب: ومن یتوکل علی اللہ فهو حسبه، ۵/۲۳۷۵، الرقم: ۶۱۰۷، ومسلم فی الصحیح، کتاب الایمان، ۱/۱۹۸، الرقم:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۲۱۸، وابن حبان فی الصحیح، ۱۳/ ۴۴۷، الرقم: ۶۰۸۴، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۱/ ۲۹۳، الرقم: ۹۶۷، وفی المعجم الکبیر، ۱۸/ ۱۸۳، الرقم: ۴۲۷، والحاکم فی المستدرک، ۴/ ۶۲۱، الرقم: ۸۷۲۱)

☆ عن جابر بن عبدالله رضی الله عنه قال: غزونا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم غزوة نجد، فلما ادرکته القائلة، وهو في واد کثیر العضاه، فنزل تحت شجرة واستظل بها وعلق سیفه، فتفرق الناس في المشجر یستظلون وبینا نحن کذلك اذ دعانا رسول الله صلی الله علیه وسلم فجئنا، فاذا اعرابي قاعد بین یدیه فقال: ان هذا اتاني وانا نائم، فاخترط سیفي، فاستیقظت وهو قائم علی راسي، مخترط صلتا، قال: من یمنعك مني؟ قلت: الله، فشامه ثم قعد، فهو هذا، قال: ولم یعاقبه رسول الله صلی الله علیه وسلم .

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ نجد میں شریک ہوئے۔ جب قیلولہ کا وقت ہو گیا تو اس وادی میں کانٹے دار درخت بہت تھے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے سائے میں قیام پذیر ہو گئے اور اپنی تلوار اس کے ساتھ لٹکا دی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ بھی سائے کی تلاش میں ادھر ادھر منتشر ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بلایا تو ہم حاضر خدمت ہو گئے۔ دیکھا تو ایک اعرابی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب میں سویا ہوا تھا تو یہ میرے نزدیک آیا۔ اس نے میری تلوار اتار لی۔ جب میں بیدار ہوا تو یہ میرے سر کے پاس کھڑا تھا۔ اس نے تلوار سونت کر کہا: بتاؤ اب مجھ سے تمہیں کون بچائے گا؟ میں نے کہا: اللہ۔ پھر تلوار کو نیام میں کر کے بیٹھ گیا، جو یہ سامنے موجود ہے۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوئی سزا نہیں دی۔''

(أخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: المغازی، باب: غزوات ذات الرقاع، ۴/ ۱۵۱۶، الرقم: ۳۹۰۸، ومسلم فی الصحیح، کتاب: الفضائل، باب: توکله علی الله وعصمة الله له من الناس، ۴/ ۱۷۸۶، الرقم: ۸۴۳، وأبو یعلی فی المسند، ۳/ ۳۱۳، الرقم: ۱۷۷۸، وابن حبان فی الصحیح، ۷/ ۱۳۸، الرقم: ۲۸۸۳، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۹/ ۵۳، الرقم: ۹۱۱۲، والحاکم فی المستدرک، ۳/ ۳۱، الرقم: ۴۳۲۲)

یا الٰہی خواجۂ بطحا کے در کی خیر ہو ہم فقیروں بے کسوں کے چارہ گر کی خیر ہو
پوچھتا جن کو نہیں اپنا، پرایا کوئی بھی پوچھنے والے مرے اس تاجور کی خیر ہو
آپ کے ٹکڑوں پہ ہے اپنا گزارہ رات دن دینے والے قاسم قدرت کے گھر کی خیر ہو
جس کا سینہ الفت احمد سے روشن زیر خاک گوشہ رضوان ہو یا رب اس قبر کی خیر ہو
ہو گئے سیراب سب ، ساقی جہاں محبوب رب صاحب عالم تیرے دست نظر کی خیر ہو
امت سرکار کی خاطر کھڑے روح الامین پر بچھائے راستے پر رہگزر کی خیر ہو
حشر میں شاہِ اُمم نے فکر امت کے سبب رکھ دیا جو خاک پر اس پاک سر کی خیر ہو
بے حجاب ان کی نظر میں ہے مکان ولامکاں اے میرے داور، تیرے علم وہنر کی خیر ہو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بے زور و بے گھر نہیں کوئی تیرے ہوتے ہوئے
حضرت سلماں، بلال و بو ذر کی خیر ہو
دیکھتی ہے میم کے پردہ میں جو حسن قدیم
اس نگاہِ مست کی اس چشم تر کی خیر ہو
بہر صدیق و علی ، فاروق و عثمان و علی
میرے مولا سنیوں کے ہر بشر کی خیر ہو
کل سلاسل اولیاء کے جس قدر مشہور ہیں
متصل ہر ایک راہی ، راہ بر کی خیر ہو
عالم اسلام کی اور ارضِ پاکستان کی
رقص کر طاہر تیرے روزِ حشر کی خیر ہو

(ابوالحسن محمد طاہر حسین قادری)

توکل کے ذریعے شرک کا خاتمہ

عن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : الطیرة من الشرك وما منا، ولكن الله یذهبه بالتوكل .(رواه الترمذی، واحمد، وقال ابو عیسی: هذا حدیث حسن صحیح)

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بدفالی شرک ہے اور ہمارے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں لیکن اللہ تعالیٰ اسے توکل کے ذریعے دور کر دیتا ہے۔''

(أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: السیر، باب: ماجاء فی الطیرة، ۴/ ۱۶۰، الرقم: ۱۶۱۴، واحمد بن حنبل فی المسند، ۱/ ۴۳۸، الرقم: ۴۱۷۱، والبزار فی المسند، ۵/ ۲۳۰، الرقم: ۱۸۴۰، والحاکم فی المستدرک، ۱/ ۶۵، الرقم: ۴۴، والشاشی فی المسند، ۲/ ۱۳۰، الرقم: ۶۵۱، وابن جعد فی المسند، ۱/ ۸۶، الرقم: ۴۸۸)

☆ عن ابی سعید قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : کیف انعم وصاحب القرن قد التقم القرن واستمع الاذن متی یؤمر بالنفخ فینفخ، فکان ذلك ثقل علی اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم ، فقال لهم: قولوا: حسبنا الله ونعم الوکیل، علی الله توکلنا .

''حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے کیسے خوشی ہو حالانکہ صور والے فرشتے نے صور لیا اور وہ کان لگائے اس انتظار میں ہے کہ کب اسے پھونکنے کا حکم ہوتا ہے۔ تاکہ وہ پھونکے۔ یہ بات صحابہ کرام رضی اللہ عنہ پر گراں گزری تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کہو اللہ تعالیٰ ہمیں کافی ہے اور بہتر کارساز ہے اور ہم نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا۔''

(أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: صفة القیامة والرقائق والورع، باب: ماجاء فی شان الصور، ۴/ ۶۲۰، الرقم: ۲۴۳۱، واحمد بن حنبل فی المسند، ۱/ ۳۲۶، الرقم: ۳۰۱۰، وابن حبان فی الصحیح، ۳/ ۱۰۵، الرقم: ۸۲۳، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۲/ ۲۸۶، الرقم: ۲۰۰۰، وفی المعجم الکبیر، ۱۲/ ۱۲۸، الرقم: ۱۲۶۷۱، والحاکم فی المستدرک، ۴/ ۶۰۳، الرقم: ۸۶۷۸)

☆ عن انس بن مالك رضی الله عنه یقول: قال رجل: یا رسول الله ، اعقلها واتوکل، او اطلقها واتوکل؟ قال: اعقلها وتوکل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں اونٹ باندھوں اور توکل کروں یا کھول کر توکل کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: باندھ کر توکل کرو۔''

(أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب صفة القیامة، باب: ۶۰، ۴/ ۶۶۸، الرقم: ۲۵۱۷، وابن حبان فی الصحیح ۲/ ۵۱۰، الرقم: ۷۳۱، والھیثمی فی موارد الظمآن، ۱/ ۶۳۳، الرقم: ۲۵۴۹، والشیبانی فی الآحاد والمثانی ۲/ ۲۱۵، الرقم: ۹۷۰)

یہ زمیں یہ فلک ان کے آگے تلک جتنی دنیائیں ہیں سب میں تیری جھلک
سب سے لیکن جدا اے خدا اے خدا

ہر سحر پھوٹتی ہے نئے رنگ سے سبزہ وگل کھلیں سینۂ سنگ سے
گونجتا ہے جہاں تیرے آہنگ سے جس نے کی جستجو مل گیا اس کو
سب کا تو رہنما اے خدا اے خدا

ہر ستارے میں آباد ہے اک جہاں چاند سورج تری روشنی کے نشاں
پتھروں کو بھی تو نے عطا کی زباں جانور آدمی کر رہے ہیں سبھی
تیری حمد وثناء اے خدا اے خدا

نور ہی نور بکھرا ہے کالک نہیں دوسرا کوئی حد گماں تک نہیں
تیری وحدانیت میں کوئی شک نہیں لاکھ ہوں صورتیں ایک ہی رنگ میں
تو ہے جلوہ نما اے خدا اے خدا

سونپ کر منصب آدمیت مجھے تو نے بخشی ہے اپنی خلافت مجھے
شوق سجدہ بھی کر اب عنایت مجھے خم رہے میرا سر تیری دہلیز پر
ہے یہی التجا اے خدا اے خدا

قلم اٹھا دیئے گئے اور صحیفے خشک ہو گئے

عن ابن عباس رضی الله عنهما قال: كنت خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما، فقال: يا غلام، انى اعلمك كلمات: احفظ الله يحفظك، احفظ الله تجده تجاهك، اذا سالت فاسال الله. واذا استعنت فاستعن بالله. واعلم ان الامة لو اجتمعت على ان ينفعوك بشيء لم ينفعوك الا بشيء قد كتبه الله لك، ولو اجتمعوا على ان يضروك بشيء لم يضروك الا بشيء قد كتبه الله عليك، رفعت الاقلام وجفت الصحف. (رواه الترمذى وقال ابو عيسى: هذا حديث حسن صحيح)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دن میں (سواری پر) حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بیٹھا ہوا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لڑکے! میں تجھے چند باتیں بتاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کو یاد رکھ وہ تجھے محفوظ رکھے گا، اللہ تعالیٰ کو یاد رکھ اسے اپنے سامنے پائے گا جب مانگے تو اللہ تعالیٰ سے مانگ، مدد چاہے تو اسی سے طلب کر اور جان لے کہ اگر تمام امت تجھے کچھ نفع دینے کے لئے جمع ہو جائے تو وہ تجھے صرف اتنا ہی نفع پہنچا سکتی ہے جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے لکھ دیا اور اگر سب لوگ تجھے نقصان پہنچانے پر اتفاق کر لیں تو ہرگز نقصان نہیں دے سکتے مگر وہ جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے لکھ دیا۔ قلم اٹھا دیئے گئے اور صحیفے خشک ہو چکے۔"

(أخرجه الترمذی فی السنن کتاب: صفة القیامة، باب: ۵۹، ۴/ ۶۶۷، الرقم: ۲۵۱۶، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۱/ ۲۹۳، الرقم: ۲۶۶۹، وأبو یعلی فی المسند، ۴/ ۴۳۰، الرقم: ۲۵۵۶، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۵/ ۳۱۶، الرقم: ۵۴۱۷، والمقدسی فی الأحادیث المختارة، ۱۰/ ۲۳، الرقم: ۱۳)

عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم: لو انکم کنتم توکلون علی اللہ حق توکله، لرزقتم کما ترزق الطیر، تغدو خماصا، وتروح بطانا. (رواه الترمذی، وقال: هذا حدیث حسن صحیح، وقال الحاکم: هذا حدیث صحیح الاسناد)

"حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اللہ تعالیٰ پر اس طرح بھروسہ کرتے جیسا بھروسہ کرنے کا حق ہے، تو تمہیں اس طرح رزق دیا جاتا جس طرح پرندوں کو رزق دیا جاتا ہے۔ وہ صبح کو بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر واپس آتے ہیں۔"

(أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الزهد، باب: فی التوکل علی اللہ، ۴/ ۵۷۳، الرقم: ۲۳۴۴، وابن ماجه فی السنن، کتاب: الزهد، باب: التوکل والیقین، ۲/ ۱۳۹۴، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۱/ ۳۰، الرقم: ۲۰۵، والبزار فی المسند، ۱/ ۴۷۶، الرقم: ۳۴۰، وأبو یعلی فی المسند، ۱/ ۲۱۲، الرقم: ۲۴۷، والحاکم فی المستدرک، ۴/ ۳۵۴، الرقم: ۷۸۹۴)

تو عطا کرے جسے بے طلب — وہ کسے خیال میں لائے گا
تیری جس سے دید شنید ہو — وہ کسے خیال میں لائے گا
تیری ذات عین یقین ہے — یہ یقین حبل متین ہے
تیری راہ سے جو بھٹک گیا — وہ ہزار ٹھوکریں کھائے گا
جسے تو نے بخش دی سروری — اسے زیب دیتی ہے برتری
جو تیری نگاہ سے گر گیا — وہ نظر میں کس کی سمائے گا

متوکلین کا اپنا بیان

قال ابن عباس رضی اللہ عنهما: من سره أن یکون أقوی الناس فلیتوکل علی اللہ عزوجل، ومن سره أن یکون أکرم الناس فلیتق اللہ ومن سره ان یکون اغنی الناس فلیکتف برزق اللہ.

"حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جو یہ پسند کرتا ہو کہ وہ تمام لوگوں سے زیادہ طاقتور ہو تو اسے چاہیے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے، اور جو یہ پسند کرتا ہو کہ وہ تمام لوگوں سے زیادہ معزز ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے، اور جو یہ پسند کرتا ہو کہ وہ تمام لوگوں سے زیادہ بے نیاز ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ رزق پر کفایت کرے۔"

(أخرجه الامام أحمد بن حنبل فی الزہد: ۴۱۵)

☆ قال عبدالله بن المبارك: من أخذ فلسا من حرام فليس بمتوكل.

"حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: جس شخص نے ایک پیسہ حرام کا لے لیا، وہ متوکل نہیں ہے۔"

(أخرجه القشيری فی الرسالة: ۱۷۱)

☆ قال بشر الحافي رحمه الله: يقول أحدهم: توكلت على الله: يكذب على الله، لو توكل على الله، رضي بما يفعل الله.

"حضرت بشر حافی رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا: لوگوں میں سے کوئی (اگر رسمی طور پر یہ) کہتا ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ پر توکل کیا، وہ اللہ تعالیٰ پر افتراء باندھتا ہے، اگر وہ اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے والا ہوتا تو وہ اللہ تعالیٰ کے ہر فعل پر راضی ہوتا۔" (أخرجه ابن القيم الجوزية فی مدارج السالكين، ۲/ ۸۶)

لِيْ حَبِيْبٌ خَيَالُهُ نَصْبُ عَيْنِيْ ۔۔۔ وَاسْمُهُ فِيْ ضَمَآئِرِيْ مَكْنُوْنٌ
اِنْ تَذَكَّرْتُهُ فَكُلِّيْ قُلُوْبٌ ۔۔۔ وَاِنْ تَأَمَّلْتُهُ فَكُلِّيْ عُيُوْنٌ

میرا ایک محبوب ہے جس کا خیال ہر وقت میری آنکھوں کے سامنے رہتا ہے۔ اگر میں اسے یاد کرتا ہوں تو میرا سارا جسم دل بن جاتا ہے اور اگر میں اسے دیکھوں تو سارا جسم آنکھ بن جاتا ہے۔

؎ لوں لوں دے وچ لکھ لکھ چشماں اک کھولاں اک کجاں ہو

؎ خيالك في عيني وذكرك في فمي ۔۔۔ ومثواك في قلبي فاين انت

؎ تیرا تصور میری آنکھوں میں اور تیرا ذکر میرے لبوں پر ۔۔۔ اور تیرا ٹھکانہ میرے دل میں ہے پر تو کہاں ہے؟

؎ بندگی سے ہمیں تو مطلب ہے ۔۔۔ ہم ثواب وعذاب کیا جانیں
کس میں کتنا ثواب ملتا ہے ۔۔۔ عشق والے حساب کیا جانیں

یہ زمانہ جنہیں نظروں سے گرا دیتا ہے

قال سعيد بن المسيب: أن سلمان وعبدالله بن سلام التقيا، فقال أحدهما لصاحبه: ان لقيت ربك قبل فالقني وأعلمني ما لقيت، وان لقيته قبلك لقيتك فأخبرتك، فتوفي أحدهما، ولقي صاحبه في المنام، فقال له: توكل وأبشر، فاني لم أرمثل التوكل، قال ذلك ثلاث مرار.

(رواه ابن أبي شيبة وابن المبارك واللفظ له)

"حضرت سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ حضرت سلیمان اور عبداللہ بن سلام آپس میں ملے، تو ان میں سے ایک

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے دوسرے کو کہا کہ اگر تو مجھ سے پہلے اللہ تعالیٰ سے ملا تو مجھ سے ملنا اور جو کچھ تو اللہ تعالیٰ سے انعام واکرام پائے اس کے بارے میں مجھے بھی بتانا، اور اگر میں تم سے پہلے اللہ تعالیٰ سے ملا تو میں تم سے مل کر تمہیں بتاؤں گا، پس ان میں سے ایک فوت ہو گیا، اور اپنے دوست سے خواب میں ملا اور اسے کہا کہ توکل اختیار کرو اور خوش خبری ہو تمہیں، پس میں نے توکل جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی، ایسا تین مرتبہ کہا۔''

(أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۷/۱۲۰، الرقم: ۳۴۶۵۷، وابن المبارک في کتاب الزهد: ۱۵۱، والبيهقي في شعب الايمان، ۲/۱۲۱، الرقم: ۱۳۵۵، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۱/۵۵۶)

جب بھی لوں نام تیرا کیف نیا دیتا ہے ۔۔۔ قریۂ روح کو گلزار بنا دیتا ہے
تو ہی حالات کے جلتے ہوئے انگاروں میں ۔۔۔ بادلوں کو مرے آنگن کا پتا دیتا ہے
تیری دہلیز سے مایوس نہ لوٹا کوئی ۔۔۔ بے طلب دیتا ہے اور سوا دیتا ہے
ہر طرف پھیلے ہوئے رات کے سناٹے میں ۔۔۔ سونے والے کو کرم تیرا صدا دیتا ہے
میکدے ان کی نگاہوں سے جنم لیتے ہیں ۔۔۔ تو محبت کا جنہیں جام پلا دیتا ہے
ان کو سینے سے لگاتی ہے تیری رحمت ۔۔۔ یہ زمانہ جنہیں نظروں سے گرا دیتا ہے

وہ تو انوار عنایت کے بہانے ڈھونڈے
جو تڑپ دے کے تڑپنے کا صلہ دیتا ہے

(انوار المصطفیٰ ہمدمی)

توکل کے تین درجے

قال ابراهيم بن أحمد الخواص رحمه الله: التوکل علی ثلاث درجات: علی الصبر والرضی والمحبة، لأنه اذا توکل وجب عليه أن يصبر علی توکله بتوکله لمن توکل عليه، واذا صبر وجب عليه أن يرضی بجميع ما حکم عليه، واذا رضی وجب عليه أن يکون محبا لکل ما فعل به موافقة له.

''حضرت ابراہیم خواص رحمہ اللہ کا قول ہے: توکل کے تین درجے ہیں (۱) صبر (۲) رضا (۳) محبت۔ کیونکہ توکل کے بعد لازم ہے کہ بندہ اپنے توکل کے ذریعے جس پر توکل کیا ہے صبر کرے اور صبر کے بعد اللہ تعالیٰ کے ہر فیصلہ پر رضا لازمی ہے اور رضا کے بعد موافقت الٰہی میں اس کے ہر فعل سے محبت لازمی ہے۔''

(اخرجہ ابونعیم فی حلیۃ الاولیاء، ۱۰/۳۲۹)

☆ جاء رجل الی الشبلي يشکو اليه کثرة العيال، فقال: ارجع الی بيتک، فمن ليس رزقه علی الله تعالی، فاطرده عنک.

''ایک شخص ابوبکر شبلی رحمہ اللہ۔ کے پاس آیا اور کثیر العیال ہونے کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا: گھر جا کر ان تمام لوگوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کو گھر سے نکال دو، جن کا رزق اللہ تعالیٰ کے ذمے نہیں۔'' (اخرجہ القشیری فی الرسالۃ: ۱۶۶)

☆ قال أبو تراب رحمه الله: التوكل، طمانينة القلب الى الله عزوجل.

''حضرت ابوتراب فرماتے ہیں: دل کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ مطمئن ہو جانا توکل کہلاتا ہے۔''

(اخرجہ السلمی فی طبقات الصوفیہ: ۱۴۹)

☆ قال رجل لابی تراب: الك حاجة؟ فقال له: يوم يكون لی اليك والی امثالك حاجة لا يكون لی الی الله حاجة.

''ایک آدمی نے حضرت ابوتراب سے کہا کہ تجھے کوئی (مجھ سے) حاجت ہے؟ تو آپ کہنے لگے کہ جس دن مجھے تم سے اور تمہارے جیسے دوسروں لوگوں سے حاجت ہوگی اس دن مجھے اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت نہیں ہوگی۔ (مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا مجھے کسی سے کوئی حاجت نہیں ہے)۔'' (ایضاً: ۱۵۰)

☆ قال أبو تراب رحمه الله: سبب الوصول الى الله، سبع عشرة درجة، أدناها الاجابة، وأعلاها التوكل على الله بحقيقته

''حضرت ابوتراب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تک پہنچانے والے سترہ درجات ہیں ان میں سے سب سے چھوٹا درجہ اجابت (مان لینے کا) ہے اور سب سے اعلیٰ درجہ حقیقتاً اللہ تعالیٰ پر توکل اختیار کرنا ہے۔'' (ایضاً: ص: ۱۴۹)

☆ سئل يحيى بن معاذ رحمه الله: متى يكون الرجل متوكلا؟ فقال: اذا رضی بالله تعالى وكيلا.

''حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ آدمی متوکل کب ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: (انسان اس وقت متوکل ہوتا ہے) جب وہ اللہ کو اپنا وکیل بنانے پر راضی ہو جاتا ہے۔'' (اخرجہ القشیری فی الرسالۃ: ۱۶۴)

☆ قال يحيى بن معاذ رحمه الله: طلبوا الزهد فی بطن الكتب وانما هو فی بطن التوكل، لو كانوا يعلمون.

''یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ کا قول ہے: لوگوں نے زہد کو کتابوں میں تلاش کیا حالانکہ زہد کی حقیقت تو توکل میں پوشیدہ ہے، کاش انہیں اس بات کا علم ہوتا۔'' (اخرجہ أبو نعیم فی حلیۃ الأولیاء، ۱۰/۵۲، وابن جوزی فی صفۃ الصفوۃ ۴/۹۳)

☆ قال أبو علی الدقاق رحمه الله: التوكل صفة المومنين، والتسليم: صفة الاولياء، والتفويض: صفة الموحدين، فالتوكل: صفة العوام، والتسليم: صفة الخواص، والتفويض: صفة خواص الخواص.

''ابوعلی دقاق رحمہ اللہ نے فرمایا: توکل مومنین کا خاصہ ہے اور تسلیم اولیاء کا، تفویض، موحدین کا، لہٰذا توکل عوام کی صفت ٹھہری، تسلیم خواص کی اور تفویض خواص الخواص کی۔'' (اخرجہ القشیری فی الرسالۃ: ۱۶۷)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَاللّٰهِ مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ وَّلَا غَرَبَتْ — اِلَّا وَاَنْتَ فِيْ قَلْبِيْ وَوَسْوَاسِيْ
وَلَا ذَكَرْتُكَ مَحْزُوْنًا وَّلَا طَرِبًا — اِلَّا وَحُبُّكَ مَقْرُوْنٌ بِاَنْفَاسِيْ
وَلَا هَمَمْتُ بِشُرْبِ الْمَاءِ مِنْ عَطَشٍ — اِلَّا رَاَيْتُ خِيَالًا مِّنْكَ فِي الْكَأْسِ
فَلَوْ قَدَرْتُ عَلَى الْاِتْيَانِ زُرْتُكَ — سَحْبًا عَلَى الْوَجْهِ اَوْمَشْيًا عَلَى الرَّأْسِ

قسم ہے خدا کی سورج نکلا نہ غروب ہوا مگر تو میرے دل اور میرے خیالوں میں تھا۔ میں کسی قوم میں گفتگو کے لئے نہ بیٹھا مگر میری مجلس والوں میں تو ہی میری گفتگو میں تھا۔ میں نے تجھے خوشی یا غمی میں یاد نہ کیا مگر تیری محبت میری سانسوں میں ملی ہوئی تھی۔ میں نے پیاس کی وجہ سے پانی نہ پیا مگر تیرا خیال پیالے میں دیکھا۔ اگر میں آنے کی طاقت رکھتا تو چہرے یا سر کے بل گھسٹ کر آتا اور تیرے ساتھ ملاقات کرتا۔

نشود نصیب دشمن کہ شود ہلاک تیغت — سرِ دوستاں سلامت کہ تو خنجر آزمائی
تیرا غم بھی مجھ کو عزیز ہے — کہ وہ تیری ہی دی ہوئی چیز ہے

توکل حضور علیہ السلام کا حال ہے

قال سهل بن عبدالله رحمه الله: التوكل حال النبي صلى الله عليه وسلم، والكسب سنته، فمن بقي على حاله، فلايتر كن سنته .

''حضرت سہل بن عبداللہ رحمہ اللہ نے فرمایا: توکل حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حال ہے اور کسب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے، جو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حال پر رہے، اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو ترک نہیں کرنا چاہئے۔'' (ایضاً:۱۶۶)

☆ **قال أبو السفر رحمه الله: مرض أبوبكر رحمه الله فعادوه فقالوا: الا ندعو لك الطبيب؟ فقال: قد رأني الطبيب، قالوا: فأي شيء قال لك؟ قال: قال: اني فعال لما أريد .**

''حضرت ابوسفر بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیمار پڑ گئے تو لوگوں نے آپ کی عیادت کی اور کہا کہ ہم آپ کے لئے حکیم کو نہ بلائیں؟ آپ نے فرمایا: مجھے حکیم نے دیکھا ہے۔ لوگوں نے کہا: حکیم نے آپ کو کیا کہا؟ آپ نے فرمایا: وہ کہتا ہے کہ میں وہ کرتا ہوں جو میں چاہتا ہوں۔'' (اخرجہ الامام احمد بن حنبل فی کتاب الزہد:۱۶۸)

☆ **قال سهل بن عبدالله رحمه الله: اول مقام في التوكل: أن يكون العبد بين يدي الله عزوجل كالميت بين يدي الغاسل، يقلبه كيف شاء، لا يكون له حركة ولا تدبير .**

''حضرت سہل بن عبداللہ رحمہ اللہ نے فرمایا: توکل کا پہلا مرتبہ یہ ہے کہ بندہ اللہ کے سامنے ایسے ہو، جس طرح غسل دینے والے کے سامنے مردہ ہوتا ہے کہ جس طرح چاہتا ہے اسے پلٹتا ہے، نہ وہ حرکت کر سکتا ہے نہ کوئی تدبیر۔''

(اخرجہ القشیری فی الرسالۃ:۱۶۳)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ قال سهل بن عبدالله رحمه الله: علامة المتوكل ثلاث: لا يسأل، ولا يرد، ولا يحبس.

''سہل بن عبداللہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ متوکل کی تین علامتیں ہیں: وہ نہ تو کسی سے مانگتا ہے، نہ کسی چیز کو رد کرتا ہے اور نہ اپنے پاس کچھ روکے رکھتا ہے۔'' (ایضاً)

☆ عن الامام القشيری رحمه الله قال: قيل: التوكل، الثقة بما في يد الله تعالى، واليأس عما في ايدی الناس.

''امام قشیری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: مروی ہے کہ توکل یہ ہے کہ جو کچھ اللہ کے دست قدرت میں ہے، تو اس پر بھروسہ کرے اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے تو اس سے ناامید ہو جائے۔'' (ایضاً:۱۶۹)

☆ قال يحيى بن معاذ رحمه الله: ثلاث خصال من صفة الاولياء: الثقة بالله في كل شيء، والغنى به عن كل شيء، والرجوع اليه في كل شيء.

''حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ نے فرمایا: تین خوبیاں اولیاء کی صفات میں شامل ہیں: ہر کام میں اللہ کی ذات پر یقین رکھنا، اس کے لئے باقی ہر چیز سے بے نیازی اور ہر کام کرنے سے پہلے اس کی طرف رجوع کرنا۔''

(اخرجہ السلمی فی طبقات الصوفیہ:۱۱۰)

تو جلال بھی تو جمال بھی — تو ہی حال بھی تو ہی قال بھی
تری شان کی کروں بات کیا — تو ہی خود ہے اپنا کمال بھی
جسے جستجو بھی نہ پا سکے — کوئی ہاتھ بھی نہ لگا سکے
تو وجود بغیرِ وجود ہے — تجھے کیسے کوئی دیکھا سکے
تیری ابتداء ہے نہ انتہا — ترے جلوے دہر میں جا بجا
تری ذات ربّ قدیر ہے — تو ہی عرش وفرش کا ہے خدا
تو شعورِ فکر ونظر میں ہے — نہ شجر میں ہے نہ حجر میں ہے
تری ذات کیا ہے کیا ہے تو — یہ سوال قلبِ بشر میں ہے
ترے رمز جن پہ بھی وا ہوئے — وہ جہاں کے راہنما ہوئے
تری چاہ جن کو بھی لگ گئی — وہ حدیثِ درسِ وفا ہوئے

بدر فاروقی

سلام ہو تم پر اے گروہ اولیاء اللہ وفقراء الی اللہ تعالیٰ

پاک ہے وہ ذات جس نے تمہیں خوشی ومسرت اور کمال عطا فرمایا! تم سے محبت کی اور تمہیں فقر اختیار کرنے کی ترغیب دی اور نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطان بحر وبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمانِ عالی شان کے ساتھ تمہیں اس کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مانگنے کا حکم فرمایا کہ "میری امت کے فقراء، امیروں سے نصف دن پہلے جنت میں داخل ہو جائیں گے اور وہ (نصف دن) پانچ سو سال کا ہوگا، وہ کھائیں گے، پئیں گے، نعمتیں لوٹیں گے اور لوگ حساب کے غم میں ہوں گے۔"

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند ابی ہریرۃ، الحدیث ۱۰۷۳۵، ج ۳، ص ۶۰۵)

(جامع الترمذی، ابواب الزہد، باب ماجاء ان فقراء ...... الخ، الحدیث: ۲۳۵۴، ص ۱۸۸۸)

پاک ہے وہ ذات جس نے فقراء کے مقام کو بلند کیا! ان کے ذکر کو عام کیا، صبر عطا کیا، ان کے لئے اجر و ثواب دگنا کر دیا اور کیا ہی اچھا کلام ہے جو ان کے غلام حریفیش (رحمہ اللہ تعالیٰ) نے ان کی شان میں کہا ہے:

هُمُ الْفُقَرَآءُ اَهْلُ اللهِ حَقًّا ۔۔۔ وَقَدْ حَازُوْا بِضِيْقِ الْفَقْرِ فَخْرًا
هُمُ الْفُقَرَآءُ قَدْ صَبَرُوْا وَاُوْذُوْا ۔۔۔ فَعَوَّضَهُمْ بِذَاكَ الصَّبْرِ اَجْرًا
هُمُ الْفُقَرَآءُ وَالسَّادَاتِ حَقًّا ۔۔۔ وَمِنْهُمْ تَكْتَسِى الْاَكْوَانُ عِطْرًا
هُمُ الْفُقَرَآءُ عَنْهُمْ فَارِوِ ذِكْرًا ۔۔۔ وَحَدِّثْ عَنْهُمُوْا سِرًّا وَّجَهْرًا
فَكَمْ صَبَرُوْا عَلٰى ضَيْمِ اللَّيَالِىْ ۔۔۔ فَعَوَّضَهُمْ بِذَاكَ الْكَسْرِ جَبْرًا
وَقَدْ زَارُوْا الْحَبِيْبَ وَشَاهَدُوْهُ ۔۔۔ وَقَدْ سَجَدُوْا لَهٗ حَمْدًا وَّ شُكْرًا

ترجمہ: (۱)...... یقیناً فقراء ہی اللہ والے ہیں، تحقیق فقر کی تنگی کے بدلے انہوں نے فخر (یعنی بلند مقام) کو پالیا۔

(۲)...... انہوں نے صبر کیا اور اذیتیں جھیلیں تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اس صبر پر اجر عطا فرمایا۔

(۳)...... یہی لوگ حقیقی فقراء اور سردار ہیں اور انہی کی بدولت کائنات خوشبو میں لپٹی ہوئی ہے۔

(۴)...... یہی فقراء ہیں کہ جن سے خوشبو پھیلی اور یہ لوگ سراً و جہراً (یعنی آہستہ اور بلند آواز سے) ذکر الٰہی عزوجل میں مشغول رہتے ہیں۔

(۵)...... کتنی ہی بار انہوں نے زمانے کی سختیوں پر صبر کیا لہٰذا اللہ عزوجل نے اس صبر کے عوض ان کو درستی عطا فرما دی۔

(۶)...... انہوں نے اللہ تعالیٰ کا مشاہدہ اور دیدار کیا اور اس کی حمد اور شکر بجالاتے ہوئے اس کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوگئے۔

جو ازل سے ہے ابد تک، وہی ذات ہے اُسی کی ۔۔۔ جو ہے دو جہاں کا مالک، یہاں بات ہے اُسی کی
ہوئیں جس کی کن سے پیدا، یہ زمیں فلک فضائیں ۔۔۔ یہاں دن بھی ہے اسی کا، یہاں رات ہے اسی کی
وہی رازقِ حقیقی ہے دلوں کی دھڑکنوں میں ۔۔۔ کہ ہر ایک شے کے لب پر، مناجات ہے اسی کی
نہ جنا کسی کو اس نے، نہ جنا گیا کسی سے ۔۔۔ جو ہے لاشریک و یکتا، وہی ذات ہے اُسی کی
وہ محیط ہر دو عالم، وہ دلوں کے راز جانے ۔۔۔ کہیں ذکر ہے اسی کا، مدارات ہے اسی کی
وہ ہر ایک شے پہ قادر وہی سب کا رب ہے طاہر ۔۔۔ سدا ہے جو رہنے والی، بڑی ذات ہے اُسی کی

طاہر سلطانی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تم میں محمدی کون ہے؟

حضرت سیدنا بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں کسی سفر میں اپنی خلوت وراحت سے لطف اٹھا رہا تھا۔ غوروفکر اور یادِ الٰہی میں مصروف تھا کہ میرے دل میں ندا دی گئی اے بایزید! سمعان کے گرجا گھر میں جاؤ اور راہبوں کے ساتھ ان کی عید اور قربانی میں شرکت کرلو۔ اس میں ہمارے لئے ایک خبر اور اہم معاملہ ہے۔ فرماتے ہیں: میں نے اس خیال سے اللہ عزوجل کی پناہ طلب کی اور کہا، "میں اس کی پرواہ نہیں کروں گا۔" جب رات ہوئی تو خواب میں ہاتف غیبی کی آواز آئی۔ اس نے وہی بات دہرائی۔ میں ہانپتے کانپتے بیدار ہو کر اٹھ بیٹھا اور ابھی اسی سوچ میں گم تھا کہ دل میں پھر ندا آئی "تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں، تم ہمارے ولی ونیک بندے ہو، تمہارا نام فرمانبرداروں کے رجسٹر میں درج ہے لیکن ہماری خاطر راہبوں کا سا لباس اور زنار پہن لو، تم پر کوئی گناہ نہیں۔" آپ فرماتے ہیں: "میں صبح سویرے اٹھا اور حکم کی بجا آوری میں جلدی کی۔ راہبوں کا سا لباس پہنا اور سمعان کے گرجا گھر پہنچ گیا۔ جب ان کا بڑا پادری آیا تو تمام راہب اکٹھے ہو گئے اور اس کو سننے کے لئے سب نے کان لگا دیئے لیکن اس کے پاؤں لڑکھڑا گئے اور وہ کوئی بات نہ کرسکا گویا اس کے منہ میں لگام دے دی گئی ہو۔ یہ کیفیت دیکھ کر پادریوں اور راہبوں نے اس سے پوچھا: "اے سردار! کون سی چیز آپ کو گفتگو سے مانع ہے؟ ہم تو آپ کی باتوں سے ہدایت پاتے اور آپ کے علم کی پیروی کرتے ہیں۔" اس نے جواب دیا: "مجھے یہ چیز گفتگو سے مانع ہے کہ آج تمہارے درمیان کوئی محمدی بیٹھا ہے اور وہ تمہارے دین کا امتحان لینے اور تم پر حملہ کرنے آیا ہے۔" انہوں نے کہا: "ہمیں دکھا دیں ہم اسے ابھی قتل کر دیتے ہیں۔" اس نے کہا: "اسے دلیل وبرہان کے ساتھ قتل کرو، میں اس سے امتحان لینا چاہتا ہوں، اس سے علم الادیان (یعنی دینوں کے علم) کے متعلق سوالات کروں گا، اگر اس نے صاف صاف جوابات دے دیئے تو ہم اسے کچھ نہ کہیں گے اور اگر وضاحت نہ کرسکا تو اسے قتل کر دیں گے۔ امتحان کے وقت ہی آدمی عزت پاتا ہے یا ذلیل ہوتا ہے۔"

سب راہب بولے: "آپ جو چاہتے ہیں کریں، ہم یہاں مفید باتیں سیکھنے کے لئے ہی حاضر ہوئے ہیں۔" اب ان کا بڑا سردار اپنے قدموں پر کھڑا ہوا اور زور سے آواز دی: "اے محمدی! تجھے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا واسطہ! جہاں بھی ہے کھڑا ہو جا تاکہ سب تجھے دیکھ لیں۔" حضرت سیدنا ابو یزید علیہ الرحمہ اس طرح کھڑے ہوئے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زبان پر حمد وثناء اور ذکر الٰہی عزوجل جاری تھا۔ "پادریوں کے سردار نے کہا: "اے محمدی! میں تجھ سے کچھ سوالات کروں گا اور سن! اگر تو نے ان کے جوابات وضاحت کے ساتھ دے دیئے تو ہم تیری پیروی کریں گے ورنہ تجھے قتل کر دیں گے۔"

حضرت بایزید سے باسٹھ (۶۲) سوالات

حضرت سیدنا ابو یزید علیہ الرحمۃ نے ارشاد فرمایا: "نقلی وعقلی علوم میں سے جو چاہو پوچھو، اللہ عزوجل ہماری گفتگو کو ملاحظہ فرما رہا ہے۔" بڑے پادری نے پوچھا: (1)...... مجھے اس کے متعلق بتاؤ جس کا دوسرا نہیں (2)...... ان دو کے متعلق بتاؤ جن کا تیسرا نہیں (3)...... ان تین کے متعلق بتاؤ جن کا چوتھا نہیں (4)...... ان چار کے متعلق بتاؤ جن کا پانچواں نہیں (5)...... ان پانچ کے متعلق بتاؤ جن کا چھٹا نہیں (6)...... ان چھ کے متعلق بتاؤ جن کا ساتواں نہیں (7)...... ان سات کے متعلق بتاؤ جن کا آٹھواں نہیں (8)...... ان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آٹھ کے متعلق بتاؤ جن کا نواں نہیں (9)...... ان نو کے متعلق بتاؤ جن کا دسواں نہیں (10)...... عشرۃ کاملۃ (یعنی مکمل دس دن) سے مراد کون سے دن ہیں؟ (11)...... ان گیارہ کے متعلق بتاؤ جن کا بارہواں نہیں (12)...... ان بارہ کے متعلق بتاؤ جن کا تیرہواں نہیں (13)...... ان تیرہ کے متعلق بتاؤ جن کا چودھواں نہیں (14)...... ایسی قوم کے متعلق بتاؤ جنہوں نے جھوٹ بولا پھر بھی جنت میں داخل کردیئے گئے (15)...... اس قوم کے متعلق جنہوں نے سچ بولا مگر آگ میں داخل کردیئے گئے (16)...... تمہارے جسم میں تمہارے نام کا ٹھکانہ کہاں ہے؟ (17)...... الذریت ذروا (18)...... الحملت وقرا (19)...... الجریت یسرا اور (20)...... فالمقسمت امرا سے کیا مراد ہے؟ (پ۲۶، الذاریات: ۱ تا ۴) (21)...... کون سی شئے بغیر روح کے سانس لیتی ہے؟ (22)...... ان چودہ کے متعلق بتاؤ جنہوں نے رب العلمین جل جلالہ سے کلام کیا؟ (23)...... کون سی قبر صاحبِ قبر کو لے کر چلی؟ (24)...... وہ کون سا پانی ہے جو آسمان سے اترا نہ زمین سے نکلا؟ (25)...... ان چار کے نام بتاؤ جو باپ کی پشت سے پیدا ہوئے، نہ ماں کے بطن سے؟ (26)...... زمین پر سب سے پہلا خون کس کا بہایا گیا؟ (27)...... اس شئے کے متعلق بتاؤ جسے اللہ عزوجل نے پیدا کیا اور پھر خود ہی خرید لیا؟ (28)...... ایسی شئے کے متعلق بتاؤ جس کو اللہ عزوجل نے پیدا کیا اور خود ہی ناپسند فرمایا؟ (29)...... اس چیز کے متعلق بتاؤ جس کو اللہ عزوجل نے پیدا کیا اور عظمت بھی بخشی؟ (30)...... اس چیز کے متعلق بتاؤ جس کو اللہ عزوجل نے پیدا کیا اور پھر خود ہی اس کے متعلق سوال کیا؟ (31)...... سب سے افضل عورتیں کون ہیں؟ (32)...... سب سے افضل دریا کون سے ہیں؟ (33)...... افضل ترین پہاڑ کون سا ہے؟ (34)...... سب سے افضل چوپایہ کون سا ہے؟ (35)...... افضل ترین مہینہ کون سا ہے؟ (36)...... سب سے افضل رات کون سی ہے؟ (37)...... ''الطامۃ'' سے کیا مراد ہے؟ (38)...... وہ کون سا درخت ہے جس کی بارہ شاخیں ہیں، ہر شاخ پر تیس (30) پتے ہیں اور ہر پتے میں پانچ رنگ ہیں، دو سورج کی روشنی میں اور تین سائے میں؟ (39)...... وہ کون سی چیز ہے جس نے بیت الحرام کا حج کیا اور طواف کیا حالانکہ اس میں روح نہیں اور نہ ہی اس پر حج فرض تھا؟ (40)...... اللہ عزوجل نے کتنے نبی پیدا فرمائے؟ (41)...... ان میں سے کتنے مرسل اور کتنے غیر مرسل ہیں؟ (42)...... وہ کون سی چار چیزیں ہیں جن کا رنگ اور ذائقہ مختلف ہے مگر اصل ایک ہے؟ (43)...... نقیر کیا ہے؟ (44)...... قطمیر کیا ہے؟ (45)...... فتیل کیا ہے؟ (46)...... اَلسَّبَدْ کیا ہے؟ (47)...... اَللَّبَدْ کیا ہے؟ (48)...... اَلطِّمْ کیا ہے؟ (49)...... اَلرَّمْ کیا ہے؟ (50)...... کتا بھونکنے میں کیا کہتا ہے؟ (51)...... گدھا رینگنے میں کیا کہتا ہے؟ (52)...... بیل ڈکرانے میں کیا کہتا ہے؟ (53)...... گھوڑا ہنہنانے میں کیا کہتا ہے؟ (54)...... اونٹ بلبلانے میں کیا کہتا ہے؟ (55)...... مور اپنی چیخ وپکار میں کیا کہتا ہے؟ (56)...... تیتر اپنی سیٹی میں کیا کہتا ہے؟ (57)...... بلبل اپنے نغموں میں کیا کہتا ہے؟ (58)...... مینڈک اپنی تسبیح میں کیا کہتا ہے؟ (59)...... ناقوس (نصاریٰ کا گھنٹہ جسے وہ اپنی عبادت کے وقت بجاتے ہیں) اپنی آواز میں کیا کہتا ہے؟ (60)...... ایسی قوم کے متعلق بتاؤ جن کو اللہ عزوجل نے وحی فرمائی وہ جنوں میں سے ہے نہ انسانوں میں سے اور نہ ہی فرشتوں میں سے؟ (61)...... جب دن نکلتا ہے تو رات کہاں چلی جاتی ہے اور (62)...... جب رات چھا جاتی ہے تو دن کہاں چلا جاتا ہے؟''

ہر شے پر قادر ذات تری سبحان اللہ سبحان اللہ
تخلیق ہے کائنات تری سبحان اللہ سبحان اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جو حکم دیا، وہ ٹل نہ سکا، جو فرمایا، وہ ہو کے رہا
دیکھی ہے اٹل ہر بات تری، سبحان اللہ سبحان اللہ

ہر عالم کا معبود ہے تو، ساجد ہیں سب، مسجود ہے تو
مقصودِ دو عالم ذات تری، سبحان اللہ سبحان اللہ

تو چاہے، جسے عزت بخشے، تو چاہے جسے ذلت بخشے
ہے قادر مطلق ذات تری، سبحان اللہ سبحان اللہ

ہر عیب سے مطلق پاک ہے تو اور خالقِ ہفت افلاک ہے تو
ہے یوں بھی مقدس ذات تیری، سبحان اللہ سبحان اللہ

انور فیروزپوری

۶۲ سوالات کے جوابات

حضرت سیدنا ابو یزید بسطامی قدس سرہ النورانی نے پوچھا: ''کیا ان کے علاوہ بھی کوئی سوال ہے؟'' تو سب پادریوں نے کہا: ''نہیں۔'' تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا: ''اگر میں نے ان کے جوابات صحیح طور پر دے دیئے تو کیا تم اللہ عزوجل اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آؤ گے؟'' سب نے کہا: ''جی ہاں۔'' تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بارگاہِ الٰہی عزوجل میں عرض کی: ''یا اللہ عزوجل! تو ان کی باتوں پر گواہ ہے۔'' پھر فرمایا: ''اب اپنے سوالات کے جوابات سنتے جاؤ: (1)......وہ ایک جس کا دوسرا نہیں تو وہ اللہ واحد قہار ہے (2)......وہ دو جن کا تیسرا نہیں تو وہ دن اور رات ہیں۔ جیسا کہ اللہ عزوجل کا فرمان عالی شان ہے: ''وجعلنا اللیل والنھار ایتین (پ۱۵، بنی اسرائیل: ۱۲) اور ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنایا۔'' (3)......وہ تین جن کا چوتھا نہیں تو وہ عرش، کرسی اور قلم ہیں (4)......وہ چار جن کا پانچواں نہیں تو وہ آسمانی کتابیں ''تورات، انجیل، زبور اور قرآن پاک'' ہیں (5)......وہ پانچ جن کا چھٹا نہیں تو وہ پانچ نمازیں ہیں جو ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہیں (6)......وہ چھ جن کا ساتواں نہیں تو وہ چھ دن ہیں۔ اللہ عزوجل ان کا ذکر قرآن پاک میں فرماتا ہے: ''ولقد خلقنا السموت والارض وما بینھما فی ستۃ ایام (پ۲۶، ق: ۳۸) بے شک ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دن میں بنایا۔'' (7)......وہ سات جن کا آٹھواں نہیں تو وہ سات آسمان ہیں۔ چنانچہ اللہ عزوجل کا فرمان عالی شان ہے: ''سبع سموت طباقا (پ۲۹، الملک: ۳) سات آسمان ایک کے اوپر دوسرا۔'' (8)......وہ آٹھ جن کا نواں نہیں تو وہ عرش اٹھانے والے آٹھ فرشتے ہیں۔ جیسا کہ قرآن پاک میں ہے: ''ویحمل عرش ربك فوقھم یومئذ ثمنیۃ ○ (پ۲۹، الحاقۃ: ۱۷) اور اس دن تمہارے رب کا عرش اپنے اوپر آٹھ فرشتے اٹھائیں گے۔'' (صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ تفسیر خزائن العرفان میں اس آیۂ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: ''حدیث شریف میں ہے کہ حاملین عرش آج کل چار ہیں، روزِ قیامت ان کی تائید کے لئے چار کا اور اضافہ کیا جائے گا آٹھ ہو جائیں گے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اس سے ملائکہ کی آٹھ صفیں مراد ہیں، جن کی تعداد اللہ تعالیٰ ہی جانے۔) (9)......وہ نو جن کا دسواں نہیں تو وہ نو افراد کی جماعت تھی جو فساد برپا کرنے والے تھے۔ چنانچہ، فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ''وکان فی المدینۃ تسعۃ رھط یفسدون فی الارض ولا یصلحون ○ (پ۱۹، النمل: ۴۸) اور شہر میں نو شخص تھے کہ زمین میں فساد کرتے اور سنوار نہ چاہتے۔'' (10)......عشرۃ کاملۃ (یعنی مکمل دس دن) سے مراد وہ دس دن ہیں جن میں حج تمتع کرنے والا ہدی کا جانور نہ پانے کی صورت میں روزے رکھتا ہے۔ چنانچہ رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: فصیام ثلثۃ ایام فی الحج وسبعۃ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اذا رجعتم ط تلك عشرة كاملة ط (پ۲، البقرۃ:۱۹۶) تو تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات جب اپنے گھر پلٹ کر جاؤ یہ پورے دس ہوئے۔ (11)......وہ گیارہ جن کا بارھواں نہیں تو وہ حضرت سیدنا یوسف علٰی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے بھائی ہیں۔ چنانچہ، اللہ تعالیٰ حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کا قول حکایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے: ''انی رأیت احد عشر کوکبًا (پ۱۲، یوسف:۴) میں نے گیارہ تارے دیکھے۔''

ایک تفسیری وضاحت

صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ تفسیر خزائن العرفان میں اس آیہ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: ''حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خواب دیکھا کہ آسمان سے گیارہ ستارے اترے اور ان کے ساتھ سورج اور چاند بھی ہیں، ان سب نے آپ کو سجدہ کیا۔ یہ خواب شب جمعہ کو دیکھا، یہ رات شب قدر تھی۔ ستاروں کی تعبیر آپ کے گیارہ بھائی ہیں اور سورج آپ کے والد اور چاند آپ کی والدہ یا خالہ۔ آپ کی والدۂ ماجدہ کا نام راحیل ہے۔ سدی کا قول ہے کہ چونکہ راحیل کا انتقال ہو چکا تھا۔ اس لئے قمر سے آپ کی خالہ مراد ہیں اور سجدہ کرنے سے تواضع کرنا اور مطیع ہونا مراد ہے اور ایک قول یہ ہے کہ حقیقتاً سجدہ مراد ہے کیونکہ اس زمانہ میں سلام کی طرح سجدہ تحیت تھا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی عمر شریف اس وقت بارہ سال کی تھی اور سات اور سترہ کے قول بھی آئے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کو حضرت یوسف علیہ السلام سے بہت زیادہ محبت تھی۔ اس لئے ان کے ساتھ ان کے بھائی حسد کرتے تھے اور حضرت یعقوب علیہ السلام اس پر مطلع تھے۔ اس لئے جب حضرت یوسف علیہ السلام نے یہ خواب دیکھا تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا: اے میرے بچے! اپنا خواب اپنے بھائیوں سے نہ کہنا۔''

(12)......وہ بارہ جن کا تیرھواں نہیں تو وہ مہینوں کی تعداد ہے۔ چنانچہ رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ''ان عدة الشهور عند الله اثنا عشر شهرا في كتب الله (پ۱۰، التوبۃ:۳۶) بے شک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہے اللہ کی کتاب میں۔''

(13)......وہ تیرہ جن کا چودھواں نہیں تو وہ حضرت سیدنا یوسف علٰی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا خواب ہے۔ جیسا کہ رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ''انی رایت احد عشر کوکبا والشمس والقمر رایتهم لی سجدین O (پ۱۲، یوسف:۴) میں نے گیارہ تارے اور سورج اور چاند دیکھے انہیں اپنے لئے سجدہ کرتے دیکھا۔ (14)......وہ قوم جنہوں نے جھوٹ بولا پھر بھی جنت میں داخل کر دیئے گئے تو وہ حضرت سیدنا یوسف علیہ الصلو ۃ والسلام کے بھائی ہیں۔ جیسا کہ رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ''قالوا یا بانا انا ذهبنا نستبق وترکنا یوسف عند متاعنا فاکله الذئب (پ۱۲، یوسف:۱۷) بولے اے ہمارے باپ! ہم دوڑ کرتے نکل گئے اور یوسف کو اپنے اسباب کے پاس چھوڑا تو اسے بھیڑیا کھا گیا۔'' انہوں نے جھوٹ بولا پھر بھی جنت میں داخل کر دیئے گئے۔

(15)......وہ قوم جنہوں نے سچ بولا لیکن جہنم میں داخل کر دیئے گئے تو وہ یہود و نصاریٰ ہیں اور وہ ان کا یہ قول ہے: ''وقالت الیهود لیست النصری علی شیء وقالت النصری لیست الیهود علی شیء (پ۱، البقرۃ:۱۱۳) اور یہودی بولے نصرانی کچھ نہیں اور نصرانی بولے یہودی کچھ نہیں۔'' (۱) انہوں نے سچ کہا لیکن جہنم میں داخل کر دیئے گئے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دو تفسیری وضاحتیں

حضرت، صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ تفسیر خزائن العرفان میں اس آیۂ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں:
''نجران کے نصاریٰ کا وفد سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا تو علمائے یہود آئے اور دونوں میں مناظرہ شروع ہو گیا۔ آوازیں بلند ہوئیں، شور مچا۔ یہود نے کہا کہ نصاریٰ کا دین کچھ نہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل شریف کا انکار کیا۔ اسی طرح نصاریٰ نے یہود سے کہا کہ تمہارا دین کچھ نہیں اور توریت شریف و حضرت موسیٰ علیہ السلام کا انکار کیا۔ اس باب میں یہ آیت نازل ہوئی۔''

(16)......تمہارے جسم میں تمہارے نام کا ٹھکانہ کان ہیں۔ (یعنی جب کوئی نام بولا جاتا ہے تو کان ہی سنتے ہیں)

(17)......الذریت ذروا (یعنی بکھیر کر اڑانے والیاں) سے مراد چار ہوائیں ہیں۔
ان چار ہواؤں کے نام یہ ہیں: (1)...... پروا یعنی مشرق سے مغرب کی طرف چلنے والی ہوا (2)...... پچھوا یعنی مغرب سے مشرق کی طرف چلنے والی ہوا (3)...... جنوبی یعنی جنوب سے شمال کی طرف چلنے والی ہوا اور (4)...... شمالی یعنی شمال سے جنوب کی طرف چلنے والی ہوا۔ نیز حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ''ہوائیں آٹھ قسم کی ہیں۔ ان میں چار باعث رحمت ہیں: (1)...... الناشرات: بادلوں کو اٹھانے اور اڑانے والی ہوائیں (2)...... المبشرات: بارش کی خبر دینے والی ہوائیں (3)...... الذریات: خاک وغیرہ اڑانے والی ہوائیں اور (4)...... المرسلات: مسلسل چلنے والی ہوائیں اور چار باعث رحمت ہیں: (1)...... العاصفات: تیز ہوائیں آندھیاں (2)...... القاصب: زوردار گرج والی ہوائیں، یہ دونوں تری میں چلتی ہیں (3)...... الصرصر: انتہائی سرد برفیلی ہوائیں یا شدید آواز والی ہوائیں اور (4)...... العقیم: بے بارش ہوا۔ آخری دونوں ہوائیں خشکی میں چلتی ہیں۔'' (الموسوعۃ لابن ابی الدنیا، کتاب المطر والرعد والبرق والریح، باب فی الریح، الحدیث: ۱۷۴، ج۸، ص: ۴۵۱)

(18)......''الحملت وقرا'' سے مراد بادل ہیں۔ جیسا کہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: ''والسحاب المسخر بین السماء والارض (پ۲، البقرۃ: ۱۶۴) اور وہ بادل کہ آسمان وزمین کے بیچ میں حکم کا باندھا ہے۔'' (19)......الجریت یسرا (یعنی نرم چلنے والیاں) سے مراد دریا میں چلنے والی کشتیاں ہیں (20)...... ''فالمقسمت امرا'' سے مراد ملائکہ ہیں جو لوگوں کا رزق پندرہ شعبان سے دوسرے سال پندرہ شعبان تک تقسیم کرتے ہیں (21)......جن چودہ نے رب العلمین عزوجل سے کلام کیا تو وہ سات آسمان اور سات زمینیں ہیں۔ چنانچہ، رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ''فقال لها وللارض ائتیا طوعا او کرها' قالتا اتینا طائعین o (پ۲۴، حم السجدۃ: ۱۱)'' تو اس (آسمان) سے اور زمین سے فرمایا دونوں حاضر ہوں خوشی سے چاہے ناخوشی سے، دونوں نے عرض کی کہ ہم رغبت کے ساتھ حاضر ہوئے۔'' (22)......وہ قبر جو صاحب قبر کو ساتھ لے کر چلی تو وہ حضرت سیدنا یونس علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی مچھلی ہے (23)...... جو چیز بلا روح ہے مگر سانس لیتی ہے تو وہ صبح ہے۔ جیسا کہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: ''والصبح اذا تنفس o (پ۳۰، التکویر: ۱۸) اور صبح کی (قسم) جب دم لے۔'' (24)...... وہ پانی جو آسمان سے اترا، نہ زمین سے نکلا تو وہ گھوڑوں کا پسینہ ہے جس کو شیشے کی بوتل میں بھر کر ملکہ بلقیس نے حضرت سیدنا سلیمان بن داؤد علیہما الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا تھا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(25)......وہ چار نفوس جو باپ کی پشت سے پیدا ہوئے، نہ ماں کے بطن سے تو وہ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام، حضرت سیدتنا حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام کا مینڈھا اور حضرت سیدنا صالح علیہ السلام کی اونٹنی ہیں (26)......زمین پر سب سے پہلا خون ہابیل کا بہایا گیا جب قابیل نے اسے قتل کیا (27)......ایسی چیز جس کو اللہ عزوجل نے پیدا کیا پھر خرید لیا تو وہ مومن کی جان ہے۔ جیسا کہ وہ خود ارشاد فرماتا ہے: ''ان اللہ اشتری من المومنین انفسھم و اموالھم بان لھم الجنۃ (پ ۱۱، التوبہ: ۱۱۱) بے شک اللہ نے مسلمانوں سے ان کے مال اور جان خرید لئے ہیں۔ اس بدلے پر کہ ان کے لئے جنت ہے۔''

شانِ نزول

حضرت، صدرالافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ تفسیر خزائن العرفان میں اس آیہ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں:

''راہِ خدا میں جان و مال خرچ کر کے جنت پانے والے ایمان داروں کی ایک تمثیل ہے جس سے کمال لطف و کرم کا اظہار ہوتا ہے کہ پروردگارِ عالم نے انہیں جنت عطا فرمانا ان کے جان و مال کا عوض قرار دیا اور اپنے آپ کو خریدار فرمایا۔ یہ کمال عزت افزائی ہے کہ وہ ہمارا خریدار بنے اور ہم سے خریدے کس چیز کو جو نہ ہماری بنائی ہوئی نہ ہماری پیدا کی ہوئی۔ جان ہے تو اس کی پیدا کی ہوئی، مال ہے تو اس کا عطا فرمایا ہوا۔ شانِ نزول: جب انصار نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شب عقبہ بیعت کی تو عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یارسول اللہ! اپنے رب کے لئے اور اپنے لئے کچھ شرط فرما لیجئے جو آپ چاہیں۔ فرمایا: میں اپنے رب کے لئے تو یہ شرط کرتا ہوں کہ تم اس کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور اپنے لئے یہ کہ جن چیزوں سے تم اپنے جان و مال کو بچاتے اور محفوظ رکھتے ہو اس کو میرے لئے بھی گوارا نہ کرو۔'' انہوں نے عرض کیا کہ ''ہم ایسا کریں تو ہمیں کیا ملے گا؟'' فرمایا: ''جنت''

(28)......ایسی شئے جسے اللہ عزوجل نے پیدا کیا اور ناپسند کیا تو وہ گدھے کی آواز ہے۔ جیسا کہ وہ خود ارشاد فرماتا ہے: ''ان انکر الاصوات لصوت الحمیر ○ (پ ۲۱، لقمان: ۱۹) بے شک سب آوازوں میں بری آواز، آواز گدھے کی۔''

تفسیر خزائن العرفان میں اس آیہ مبارکہ کے تحت ہے: ''مدعا یہ ہے کہ شور مچانا اور آواز بلند کرنا مکروہ و ناپسندیدہ ہے اور اس میں کچھ فضیلت نہیں ہے گدھے کی آواز باوجود بلند ہونے کے مکروہ اور وحشت انگیز ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نرم آواز سے کلام کرنا پسند تھا اور سخت آواز سے بولنے کو ناپسند رکھتے تھے۔''

(29)......ایسی چیز جسے اللہ عزوجل نے پیدا کیا اور اسے بڑا کہا تو وہ عورتوں کا مکر ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا: ''ان کیدکن عظیم ○ (پ ۱۲، یوسف: ۲۸) بے شک تمہارا چرتر (فریب) بڑا ہے۔'' (30)......وہ چیز جسے اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا پھر اس کے متعلق سوال کیا تو وہ حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عصا ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک فرماتا ہے: ''وما تلک بیمینک یموسی ○ قال ھی عصای اتوکؤا علیھا و اھش بھا علی غنمی (پ ۱۶، طٰہٰ: ۱۷-۱۸) اور یہ تیرے داہنے ہاتھ میں کیا ہے اے موسیٰ! عرض کی یہ میرا عصا ہے، اس پر تکیہ لگاتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں پر پتے جھاڑتا ہوں۔''

عصائے کلیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

''اس سوال کی حکمت یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے عصا کو دیکھ لیں اور یہ بات قلب میں خوب راسخ ہو جائے کہ یہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عصا ہے تا کہ جس وقت وہ سانپ کی شکل میں ہو تو آپ کے خاطر مبارک پر کوئی پریشانی نہ ہو یا یہ حکمت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانوس کیا جائے تا کہ ہیبت مکالمت کا اثر کم ہو۔'' (مدارک وغیرہ) اس عصا میں اوپر کی جانب دو شاخیں تھیں اور اس کا نام ''نبعہ'' تھا۔'' (تفسیر خزائن العرفان)

(31)......سب سے افضل عورتیں ام البشر حضرت سیدتنا حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت سیدتنا آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت سیدتنا مریم بنت عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں (32)......سب سے افضل دریا سیحون جیحون، دجلہ، فرات اور مصر کا دریائے نیل ہیں (33)......سب سے افضل پہاڑ طور ہے (34)......سب سے افضل چوپایہ گھوڑا ہے (35)......سب سے افضل مہینہ ماہِ رمضان المبارک ہے۔ جیسا کہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: ''شھر رمضان الذی انزل فیه القرآن (پ۲، البقرۃ: ۱۸۵) رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اترا۔'' (36)......سب سے افضل رات شب قدر ہے۔ چنانچہ، اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: ''لیلة القدر خیر من الف شھر ہ (پ۳۰، القدر: ۳) شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر۔'' (37)......''الطامة'' سے مراد قیامت ہے (38)......وہ درخت جس کی بارہ (12) شاخیں ہیں، ہر شاخ میں تیس (30) پتے، ہر پتے میں پانچ رنگ دو سورج کی روشنی میں اور تین سائے میں تو وہ درخت سال ہے، بارہ مہینے اس کی بارہ شاخیں ہیں، تیس پتے تیس دن ہیں اور پانچ رنگ پانچ نمازیں ہیں، تین سائے میں یعنی مغرب، عشاء اور فجر، دو روشنی میں یعنی ظہر اور عصر (39)......وہ ایسی چیز جس میں روح نہیں اور نہ ہی اس پر حج واجب تھا پھر بھی اس نے کعبہ مبارکہ کا طواف کیا تو وہ حضرت سیدنا نوح نجی اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کشتی ہے (40)......اللہ تعالیٰ نے کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء پیدا فرمائے۔ (41)......ان میں سے تین سو تیرہ رسول ہیں (42)......چار اشیاء جن کا ذائقہ اور رنگ مختلف ہے مگر اصل ایک ہے تو وہ آنکھ، ناک، منہ اور کان ہیں۔ آنکھ کا پانی نمکین، منہ کا پانی میٹھا، ناک کا پانی ترش اور کان کا پانی کڑوا ہوتا ہے۔ (43)......نقیر ایک جھلی ہے جو گٹھلی کے اوپر ہوتی ہے (44)......قطمیر انڈے کے چھلکے کو کہتے ہیں (45)......فتیل سے مراد گٹھلی کے اندر کا گودا ہے (46)......السبد اور (47)......اللبد بھیڑ اور بکری کے بالوں کو کہتے ہیں۔ (48)......الطم اور (49)......الرم ہمارے باپ حضرت سیدنا آدم صفی اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلے کی جنات قومیں ہیں (50)......گدھا جب شیطان کو دیکھتا ہے تو کہتا ہے: ''اللہ عزوجل (ناجائز) ٹیکس لینے والے پر لعنت فرمائے۔'' (51)......کتا اپنے بھونکنے میں کہتا ہے، ''ویل لاھل النار من غضب الجبار یعنی دوزخیوں کے لئے ہلاکت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے غضب میں ہیں۔'' (52)......بیل اپنے ڈکرانے میں کہتا ہے، ''سبحن اللہ وبحمدہ'' (53)......گھوڑا اپنے ہنہنانے میں کہتا ہے: ''پاک ہے میری حفاظت فرمانے والا جب جنگجو لڑتے ہیں اور مردانِ کار لڑائی میں مصروف ہوتے ہیں۔'' (54)......اونٹ اپنے بلبلانے میں کہتا ہے: ''حسبی اللہ وکفی به وکیلا یعنی میرے لئے اللہ عزوجل ہی کافی اور وہی میرا کارساز ہے۔'' (55)......مور اپنی چیخ وپکار میں کہتا ہے: ''الرحمن علی العرش استوی ہ (پ۱۶، طٰہٰ: ۵) وہ بڑی مہر والا اس نے عرش پر استواء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے۔'' (56)......تیتر اپنی سیٹی میں کہتا ہے، ''بالشکر تدوم النعم یعنی اللہ عزوجل کا شکر ادا کرنے سے نعمتیں ہمیشہ رہتی ہیں۔'' (57)......بلبل اپنے نغموں میں یوں گویا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوتا ہے: ''سبحن اللہ حین تمسون حین تصبحون ٥ (پ۲۱، الروم: ۱۷) تو اللہ کی پاکی بولو جب شام کرو اور جب صبح ہو۔''

قرآن پاک میں پانچ نمازوں کا ذکر

تفسیر خزائن العرفان میں اس آیۂ مبارکہ کے تحت لکھتے ہیں: ''پاکی بولنے سے یا تو اللہ تعالیٰ کی تسبیح وثنا مراد ہے اور اس کی احادیث میں بہت فضیلتیں وارد ہیں یا اس سے نماز مراد ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ کیا پنجگانہ نمازوں کا بیان قرآن پاک میں ہے؟'' فرمایا: ''ہاں۔'' اور یہ آیتیں تلاوت فرمائیں اور فرمایا کہ ان میں پانچوں نمازیں اور ان کے اوقات مذکور ہیں۔''

(58)......مینڈک اپنی تسبیح میں کہتا ہے: ''سبحان المعبود فی البراری و القفار سبحان الملك الجبار یعنی پاک ہے جنگلوں اور چٹیل میدانوں میں عظیم معبود، پاک ہے خدائے جبار۔'' (59)......ناقوس اپنی آواز میں کہتا ہے، ''اللہ عزوجل پاک ہے، وہ حق ہے، اے ابن آدم! اس دنیا کے مشرق ومغرب میں دیکھ! کسی کو ہمیشہ باقی رہنے والا نہ پائے گا۔'' (6)......ایسی قوم جس کو اللہ عزوجل نے وحی فرمائی، وہ جنوں میں سے ہے نہ انسانوں میں سے اور نہ ہی ملائکہ میں سے تو وہ شہد کی مکھی ہے۔ چنانچہ، اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: ''و اوحی ربك الی النحل ان اتخذی من الجبال بیوتا ومن الشجر ومما یعرشون ٥ (پ۱۴، النحل: ۶۸) اور تمہارے رب نے شہد کی مکھی کو الہام کیا کہ پہاڑوں میں گھر بنا اور درختوں اور چھتوں میں۔'' (61)......جب دن آتا ہے تو رات کہاں جاتی ہے؟ اور (62)...... جب رات چھا جاتی ہے تو دن کہاں چلا جاتا ہے؟ یہ تو اللہ عزوجل کے پوشیدہ علم میں ہے، کسی نبی یا مقرب فرشتے پر بھی ظاہر نہیں۔

جنت کی چابی

مذکورہ تمام جوابات دینے کے بعد حضرت سیدنا ابو یزید بسطامی قدس سرہ النورانی نے پوچھا: ''کیا تمہارا کوئی سوال باقی ہے۔'' انہوں نے کہا: ''نہیں۔'' تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بڑے پادری سے فرمایا: ''بتاؤ آسمانوں اور جنت کی چابی کیا ہے؟'' بڑا پادری خاموش رہا تو سب نے اسے کہا: ''آپ نے اتنے سوال پوچھے اور انہوں نے سب کے جواب دیئے، اب انہوں نے ایک ہی سوال کیا اور آپ جواب دینے سے عاجز آ گئے۔'' پادری نے کہا: ''میں عاجز نہیں آیا لیکن مجھے ڈر ہے کہ میں جواب دوں تو تم تسلیم نہیں کرو گے۔'' انہوں نے کہا: ''کیوں نہیں، ہم مانیں گے کیونکہ آپ ہمارے بزرگ ہیں، آپ جو بھی فرمائیں ہم سر تسلیم خم کریں گے۔'' تو بڑے پادری نے کہا: ''آسمانوں اور جنت کی چابی کلمہ طیبہ ''لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' ہے۔ جب دیگر پادریوں اور راہبوں نے سنا تو وہ سب کے سب مسلمان ہو گئے۔ انہوں نے گرجا گھر توڑ کر اسے مسجد میں تبدیل کر دیا اور اپنے اپنے زنار بھی توڑ دیئے۔ حضرت سیدنا ابو یزید بسطامی قدس سرہ النورانی کو غیب سے آواز آئی: ''اے ابو یزید! تو نے ہمارے لئے ایک زنار باندھا تو ہم نے تیری خاطر پانچ سو زنار توڑ دیئے۔'' (الروض الفائق)

اور کیا مانگے بشر تجھ سے بھلا آسودگی — تو نے بخشا ہے سکوں کی ہے عطا آسودگی
اللہ اللہ میرے اللہ تیرا اندازِ کرم — کیف دیتی ہے فضا دل کی ہوا آسودگی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تو تو بن مانگے ہی دیتا ہے خداوندِ کریم
مجھ کو دیتا ہے مرا حرفِ دعا آسودگی
دھیان تیرا تازگی دیتا ہے قلب وروح کو
جس طرح دیتی ہے پھولوں کو صبا آسودگی
نام لیں کوئی بھی لیکن مانگتے تجھ سے ہی ہیں
ہے زمانے میں سبھی کا مدعا آسودگی
چاٹ جاتی فکر کی دیمک بشر کے جسم کو
اس مرض کی تو نے ٹھہرائی دوا آسودگی

سجاد سخن

حمد خدا جل وعلا بحوالہ وصال مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء

تمام تعریفیں اللہ عزوجل کے لیے ہیں جس نے حقیقی عقلمندوں کو چن لیا کہ قربت سے غفلت کو چھوڑ کر اس کی معرفت کے چھپے ہوئے مطالب کو تلاش کریں اور اس نے پختہ سمجھ کی کشتیوں کو، اپنی ہمیشہ رہنے والی صفت کے متعلق سوال کے دریاؤں کی تیز لہروں میں غرق کر دیا اور غور وفکر کے پرندوں کے پروں کو کنوئیں سے آزاد کر کے اپنی شانِ بے نیازی کے میدانوں میں پہنچا دیا اور حواس وشعور کے پیانوں کی بنیاد ناامیدی کے کدال سے گرا دی، لہٰذا اس کی صفات وقدرت کا اندازہ لگانے کا کوئی پیانہ نہیں اور عقل ودانش کے پرندوں کو اپنی ذات کی معرفت کے جال میں داخل کیا تو افلاک واملاک بھی اس کی شانِ احدیت کے ادراک سے عاجز آ گئے اور عقلیں اس کے رازِ یکتائی کے حصول کے قریب پہنچنے سے عاجز آ گئیں۔ پس وہ اوّل ہے جس کی اوّلیت پر سبقت لے جانے والا کوئی نہیں۔ وہ آخر ہے جس کے آخری ہونے پر کوئی آخر نہیں۔ وہ ظاہر ہے کہ اپنے اہل محبت پر دلیل کے ساتھ عیاں ہے۔ وہ باطن ہے کہ غور وفکر کے باوجود دل اس کا تصور نہیں کر سکتا۔ وہ ایسا سمیع (یعنی سننے والا) ہے کہ رحم مادر کے پردوں کی تاریکی میں بچہ کے سانس کی آواز بھی سن لیتا ہے۔ وہ ایسا بصیر (یعنی دیکھنے والا) ہے کہ رات کے اندھیرے میں چھپی ہوئی سیاہ چٹان پر چیونٹی کے رینگنے کا نشان بھی دیکھ لیتا ہے۔ وہ علیم ہے کہ ہر وہ بات جانتا ہے جسے بندہ اپنے دل میں چھپاتا ہے۔ وہ جبار ہے کہ ہر جابر اس کی بلند ہیبت کے سامنے جھکا ہوا ہے۔ وہ قہار ہے کہ ہر متکبر پر اپنی شانِ اقتدار سے غالب ہے۔ ساری کائنات اس کی تسبیح بیان کر رہی ہے اور تمام مخلوق اس کی بزرگی کی معترف ہے اور گرج اسے سراہتی ہوئی اس کی پاکی بولتی ہے اور فرشتے اس کے ڈر سے (یعنی اس کی ہیبت وجلال سے اس کی تسبیح کرتے ہیں)۔

اے اعلیٰ مقصد کے طلب گار! راستے میں بہت زیادہ ہلاکتیں اور دشوار گزار گھاٹیاں ہیں۔ اگر تم نے یہاں توفیق الٰہی عزوجل کو پالیا تو اپنی ملاقات میں کامیاب ہو جائے گا، اپنی اُمید کی انتہاء کو پالے گا پھر تو ایسے جمال کو دیکھے گا جو کبھی تیرے خیال میں نہ آیا تھا اور ایسے جواب سنے گا جو کبھی تیرے دل میں نہ کھٹکے ہوں گے، اور تو ایسا جام پئے گا جو تجھے سیراب کر دے گا اور اہل ومال سے بے پرواہ کر دے گا۔ اگر تو اپنی عقل ورائے اور مثال سے اس کی بارگاہ میں رسائی چاہے گا تو ملاقات تو کجا اپنی دیگر نعمتوں سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے گا اور خسارہ وعذاب مول لے گا۔ اپنے تجسس اور سوال میں کمی کر اور چھان بین اور جھگڑے سے رک جا اور جان لے کہ (جس طرح تو مقصود چاہتا ہے) اللہ عزوجل کی مشیت اس کے برعکس ہے۔

ذاتِ الٰہی عزوجل کی معرفت کے میدانوں کی طرف کتنے ہی عقلوں کے قافلے چلے اور بھٹکتے رہے، لیکن منزل پر نہ پہنچ سکے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بہت سی عقلوں نے اس دروازے میں داخل ہونا چاہا مگر وہ ہمیشہ بند رہا۔ عقل نے کتنے ہی پیغام بھیجے مگر وہ حیرانی کے عالم میں واپس لوٹ آئے۔ عقل بغیر بدلے اس در پر کھڑی ہے، فکر اس بارگاہ میں ہمیشہ سے حاضر ہے، پختہ سمجھ اس کی شانِ بے نیازی کے ادراک میں حیران وششدر ہے کہ حواس باختہ ہو چکی ہے۔ عقلیں دنگ ہیں کہ معقول کے ذریعے اس کی پہچان نہیں ہوتی اور اذہان ہکا بکا ہیں کہ منقول کے ذریعے اس کا ادراک نہیں ہوتا۔

پاک ہے جو معبود ہے، کیسا؟ کیسے ہو کہ وہ کیفیت سے پاک ہے۔ کہاں؟ کہاں ہو کہ وہ کسی جگہ میں ہونے سے پاک ہے۔ وہ ہر شئے سے اوّل ہے اور اس کے لئے ابتداء نہیں، وہ ہر شئے کا آخر ہے اور اس کے لئے انتہاء نہیں۔ اس کو کسی مثل پر قیاس کیا جا سکتا ہے نہ کسی مادی شئے کے ساتھ اسے متصف کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی کسی جسم کے ساتھ اس کی پہچان ہو سکتی ہے۔ اس نے شر کو پیدا کیا اور اسے لکھ دیا، اس نے خیر کو پیدا کیا اور اسے پسند فرمایا جس نے اس کی اطاعت کی اس پر رحم فرماتا ہے اور جس نے نافرمانی کی اسے عذاب دیتا ہے، کسی فیصلے کے بارے میں پوچھنے کا محتاج نہیں۔ اپنے اولیاء سے چھپتا نہیں اور نہ ہی انہیں حجاب میں رکھتا ہے۔ اس کا یہ ازلی وعدہ ہے کہ "یا یتھا النفس المطمئنۃ ٥ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ ٥ (پ۳۰، الفجر: ۲۷۔۲۸) اے اطمینان والی جان! اپنے رب کی طرف واپس ہو یوں کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی۔"

پاک ہے ملک وملکوت والا، عزت وعظمت والا وہ زندہ ہے جسے موت نہیں۔ وہ پوشیدہ رازوں، دلوں کی دھڑکنوں اور چھپے ہوئے خیالوں کی آہٹوں کو بھی جانتا ہے۔ اس نے عقلوں کو اپنی معرفت کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے اس سمندر میں غرق کر دیا جس کی کوئی ابتداء ہے نہ انتہا۔ وہ سوچوں کو پیغام دینے والا ہے، اس کی معرفت کی راہ میں سوچ رک گئی اور حیران ہے مگر وہ ہمیشہ سے باقی ہے۔ احساس کا جاسوس آیا تا کہ اس کی بعض صفات کو جان لے تو تقدیر نے اسے آواز دی کہ اے حیرت زدہ! تو کہاں چل دیا، دروازے اور راستہ تو بند ہیں۔ اس کے ادراک کی طرف کوئی راہ نہیں۔ نہ ہی اس کی کوئی شبیہ ومثل ہے۔ ایسا سمندر ہے کہ وہاں سے "جوہر" نکالنا کسی "غوطہ خور" کے لئے ممکن نہیں۔ ایسی رات ہے کہ بہت چمکنے والا ستارہ بھی اس میں آنکھ کے لئے روشنی نہیں کر سکتا۔

کر رہے ہیں تری ثناء خوانی ۔۔۔ سوچتی دھرتی بولتا پانی
تو ہے آئینۂ ازل یا رب ۔۔۔ اور میں ہوں ابد کی حیرانی
تیرے جلووں کے دم سے لیل ونہار ۔۔۔ تیرے سورج کی سب درخشانی
گونجتا ہے ثناء کے نغموں سے ۔۔۔ گنبدِ جاں ہے میرا نورانی
پار ہوتی نہیں مرے مولا ۔۔۔ درد کی سرحدیں ہیں طولانی
تجھ سے بخشش کا ہے تمنائی ۔۔۔ تیرا بندہ صبیحؔ رحمانی

صبیح رحمانی

تو جو چاہے تو ہوتی ہے پوری غرض ومراد

پاک ہے وہ ذات جس نے تمام موجودات کو بنایا، زمانے کی تدبیر فرمائی، انسان کو پیدا کیا اور پھر اسے بولنا سکھایا، قرآن کریم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اتارا، ایمان وکفراور اطاعت ونا فرمانی کو مقدر کیا، وہ بھول سے پاک ہے، اسے ایک کام دوسرے سے غافل نہیں کرتا، زمانے اسے نہیں بدل سکتے، امور کا بدلنا اس پر مختلف نہیں ہوتا۔ اختیار کو مقرر فرمانے والا ہے اور قیامت کے دن کا مالک ہے۔ اس کی شان سب سے بلند ہے، اور اسی کے لئے ہیں سب اچھے نام اور بلند صفات اور وہ فرماتا ہے: ''خلق السموت والارض ومابينهما (پ۱۹، الفرقان: ۵۹) آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے بنائے۔'' اور ''الرحمن علی العرش استوی ٥ (پ۱۶، طٰہٰ: ۵) وہ بڑی مہر والا اس نے عرش پر استواء فرمایا جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے۔'' زمانے اسے پرانا نہیں کر سکتے، مقدار اسے روک نہیں سکتی، اطراف عالم اسے گھیر نہیں سکتے اور نگاہیں اس کا احاطہ نہیں کر سکتیں اور اس کا فرمان ذیشان ہے: ''یکور الیل علی النھار (پ ۲۳، الزمر: ۵) رات کو دن پر لپیٹتا ہے۔'' اور ''وکل شیء عندہ بمقدار ٥ (پ۱۳، الرعد: ۸) ترجمہ: اور ہر چیز اس کے پاس ایک اندازے سے ہے۔'' اس کی ذات دیگر ذوات کی طرح نہیں اور اس کی صفات دیگر صفات کی مثل نہیں۔ وہ درجات بلند کرنے والا، زندوں کو مارنے والا اور مردوں کو زندہ کرنے والا ہے۔ بولیاں اس پر مشتبہ نہیں ہوتیں اور نہ ہی آوازیں اس پر مختلف ہوتی ہیں۔ حواس کے ترازو سے اس کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ اسے نیند آئے نہ اونگھ۔ اولیاء اس کی خفیہ تدبیر سے ڈرتے ہیں۔ ملائکہ اس کے خوف سے اس کے ذکر سے غافل نہیں ہوتے۔ جن وانس اس کے قبضہ واقتدار میں ہیں۔ جنت وجہنم اس کے ''امر ونہی'' کے تحت ہیں۔ بیان کرنے والے (جیسا اس کا حق ہے) اس کی تعریف وتوصیف نہیں کر سکتے۔ گمان اسے قید نہیں کر سکتے۔ اس پر کسی کا احسان نہیں۔ آنکھیں اسے کھلم کھلا نہیں دیکھ سکتیں۔ وہ جب کسی شئے کو چاہے تو اس سے فرمائے: ''ہو جا۔'' تو وہ فوراً ہو جاتی ہے۔ مخلوق اس کے غالب ارادہ میں مقید ہے۔ اسی نے مخلوق اور ان کے اعمال کو پیدا فرمایا اور وہ جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں اور وہ ارشاد فرماتا ہے: ''لا یسئل عما یفعل وھم یسئلون ٥ (پ۱۷، الانبیاء: ۲۳) اس سے نہیں پوچھا جاتا جو وہ کرے اور ان سب سے سوال ہوگا۔''

پاک ہے وہ ذات جس نے اپنی معرفت تک جانے والی حقائق کی راہوں کو کٹھن ودشوار بنا دیا پس اس پر چلنے والے چٹیل میدان میں آگئے۔ اس نے مخلوق کے ادراک کو حیران کر دیا تو اب وہ حیرت زدہ ہیں۔ انہوں نے عقلوں کے تیل سے معرفت کے چراغ جلائے اور ایمان کی بجلی کے نور سے رہنمائی حاصل کی۔ فرمان باری تعالیٰ ہے: ''کلما اضاء لھم مشوا فیہ (پ۱، البقرۃ: ۲۰) جب کچھ چمک ہوئی اس میں چلنے لگے۔''

پھر انہوں نے اپنے دلوں کی طرف رجوع کیا تو دل کہنے لگے: ''ہم پاکیزگی کے گھر ہیں اور گھر والا بہتر جانتا ہے کہ گھر میں کیا ہے۔'' پھر انہوں نے صفات کا دامن تھاما تو وہ بولیں: ''ہمیں اس کے اظہار کی طاقت نہیں۔'' اس کے بعد انہوں نے عقل کی طرف اشارہ کیا تو عقل نے مدہوشی وحیرت کے عالم میں ان سے کہا: ''میں بھی اس معاملہ میں تمہاری طرح حیران ہوں، میں اس کا احاطہ نہیں کر سکتی کہ اسے بیان کروں۔ میں اس کی صفات بیان نہیں کر سکتی کہ اس کی تعریف وتوصیف کروں اور میں نہیں جانتی کہ کس طرف سے اس تک رسائی حاصل کروں تم نے اس امر کے متعلق پوچھا ہے جسے میں نہیں جانتی اور تم اس راز کا اظہار چاہتے ہو جسے حاصل کرنے میں میں خود ہمیشہ عاجز رہی۔ مجھے تو یہاں سے صرف حیرت وتعجب ہی حاصل ہوا ہے۔ لیکن اے معرفت الٰہی عزوجل کے بارے میں حیرت زدہ! اے اس کے معانی کے حسن میں عقل کو لٹا دینے والے! اگر تو اس کی معرفت چاہتا ہے تو توفیق الٰہی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عزوجل کی راہ پر چل کیونکہ وہ ایسا قریب ہے کہ تو جب چاہے اس کی بارگاہ میں حاضر ہو جائے اور وہ بعید ہے مگر فاصلے کے ساتھ نہیں کہ تو اسے طے کرلے۔ اگر تو اس سے خالص دوستی اور تعلق رکھے گا تو وہ تجھے پاکیزگی و پسندیدگی کے جام سے سیراب فرمائے گا اور اگر تو نے اس کی محبت کا جام پی لیا تو یہی جام تجھے سیراب کردے گا اور اگر تو اس کے ذکر اور حمد وثنا کے نغمے سننا چاہتا ہے تو اسے کسی بھی چیز سے تشبیہ دینے سے بچتے ہوئے توحید و پاکی بیان کرنے والی زبان سے کہہ:

تَبَارَكَ اللهُ فِيْ عُلْيَاءِ عِزَّتِهٖ ۔۔۔ وَجَلَّ مَعْنًى فَلَيْسَ الْوَهْمُ يَحْوِيْهٖ
وُجُوْدُهٗ سَابِقٌ لَّاشَيْءٌ يُشْبِهُهٗ ۔۔۔ وَلَاشَرِيْكَ لَهٗ لَاشَكَّ لِيْ فِيْهٖ
لَاكَوْنٌ يَحْصُرُهٗ لَاعَوْنٌ يَنْصُرُهٗ ۔۔۔ لَا كَشْفٌ يُظْهِرُهٗ لَا جَهْرٌ يُبْدِيْهٖ
لَادَهْرٌ يَخْلُقُهٗ لَا نَقْصٌ يُلْحِقُهٗ ۔۔۔ لَا نَقْلٌ يَسْبِقُهٗ لَاعَقْلٌ يَدْرِيْهٖ
حَارَتْ جَمِيْعُ الْوَرٰى فِيْ كُنْهِ قُدْرَتِهٖ ۔۔۔ وَلَيْسَ تُدْرِكُ مَعْنًى مِنْ مَّعَانِيْهٖ
سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى فِيْ جَلَالَتِهٖ ۔۔۔ وَجَلَّ لُطْفًا وَّعَزَّ فِيْ تَعَالِيْهٖ

ترجمہ: (۱)......اللہ عزوجل اپنی علو عزت کے اعتبار سے بلند و برتر ہے اور وہ بڑا ہے کہ وہم اس کا احاطہ نہیں کرسکتا۔ (۲)......اس کا وجود ہمیشہ سے ہے، کوئی شئے اس کے مشابہ نہیں اور اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اس میں کوئی شک نہیں۔ (۳)......کوئی جگہ نہیں جو اسے گھیر لے، کوئی مددگار نہیں جو اس کی مدد کرے، کوئی کشف نہیں جو اسے ظاہر کرے اور کوئی اعلان نہیں جو اسے بیان کرے۔ (۴)......کوئی زمانہ نہیں جس نے اسے پیدا کیا، کوئی عیب نہیں جو اس سے مل جائے، کوئی ایسی ذات نہیں جو اس سے بڑھ جائے اور کوئی عقل نہیں جو اس کا ادراک کرے۔ (۵)......ساری مخلوق اس کی قدرت کی حقیقت میں حیران و سرگرداں ہے مگر اس کے معانی میں سے ایک معنی کا بھی ادراک نہیں کرسکی۔ (۶)......وہ پاک ہے اور اس کی شانیں بلند و بالا ہیں اور وہ بڑا ہی مہربان اور طاقتور و برتر ہے۔

کرتا ہے اہلِ درد کی دلبستگی وہی ۔۔۔ دیتا ہے ظلمتوں میں ہمیں روشنی وہی
اک صادق و امیں نے ہمیں جس کی دی خبر ۔۔۔ ہاں ہاں وہی خدائے احد ہے وہی وہی
وہ بے نیاز یاد کسی کو ہو یا نہ ہو ۔۔۔ اس بے نیاز کی ہے جہان پروری
وہ راہِ مستقیم دکھاتا ہے خود ہمیں ۔۔۔ کرتا ہے دور دیدہ و دل کی کجی وہی

جعفر بلوچ

مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ

پاک ہے وہ جو معبود ہے، اس نے حضرت سیدنا آدم علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے دستِ قدرت سے بنایا، تمام فرشتوں سے انہیں سجدہ کروایا، ان کو اپنی وسیع جنت میں ٹھہرایا۔ پھر حضرت سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی تمام اولاد کے بارے میں موت کا فیصلہ فرمایا۔ اس نے اپنے پیارے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن العیوب صلی اللہ علیہ وسلم کو اس فیصلہ کی خبر دیتے ہوئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ارشاد فرمایا: کل نفس ذائقة الموت ط (پ۱۷، الانبیاء:۳۵) ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔"

اس نے حضرت سیدنا نوح علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو طوفان سے نجات عطا فرمائی اور اہل ایمان کو بچا کر مخالفین کو غرق کر دیا اور حضرت سیدنا نوح علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے بھی اس موت کا فیصلہ فرمایا جو جن وانس کے لئے لکھ دی گئی ہے۔ چنانچہ، اس نے اپنے حبیب، حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا: "کل من علیھا فان ٥ (پ۲۷، الرحمٰن:۲۶) زمین پر جتنے ہیں سب کو فنا ہے۔"

اس نے حضرت سیدنا ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنا خلیل بنایا، انہیں مراد تک پہنچایا، صراطِ مستقیم پر ثابت قدم رکھا، ان کو آسمانوں اور زمین کی ساری بادشاہی دکھائی اور مشاہدہ کروایا اور پھر آپ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھی موت کا وعدہ پورا فرمایا اور حضور نبی پاک، صاحب لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ علیہ وسلم سے موت کا حال اور اس کی طاقت کو یوں بیان فرمایا: "اینما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدة (پ۵، النساء:۷۸) تم جہاں کہیں ہو موت تمہیں آ لے گی اگرچہ مضبوط قلعوں میں ہو۔"

اس نے حضرت سیدنا موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہم کلامی کے لئے منتخب فرمایا، ان کو اپنا کلام سنایا اور اپنے لذت والے خطاب سے انہیں ان کے مقصود ومطلوب تک پہنچا دیا اور پھر ان کی طرف بھی موت کو بھیج دیا اور حضور نبی مکرم نورِ مجسم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا: "کل نفس ذائقة الموت وانما توفون اجورکم یوم القیمة (پ۴، آل عمران:۱۸۵) ہر جان کو موت چکھنی ہے اور تمہارے بدلے تو قیامت ہی کو پورے ملیں گے۔"

اسی نے حضرت سیدنا عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو بغیر باپ کے پیدا فرمایا اور اس میں کوئی شک وشبہ نہیں اور یہ اس کے اختیار میں ہے اور حضرت سیدنا عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ عزوجل کے حکم سے مادرزاد اندھوں اور سفید داغ (یعنی برص) والوں کو شفا دی اور مردوں کو زندہ کیا۔ اللہ عزوجل اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے متعلق خبر دیتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے: "انی متوفیك ورافعك الی (پ۳، آل عمران:۵۵) میں تجھے پوری عمر تک پہنچاؤں گا اور تجھے اپنی طرف اٹھا لوں گا۔"

اور وہی ذات ہے جس نے حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی عربی، امین و مامون، صاحب عزت ومرتبہ اور محافظ عزت ہونے کی حیثیت سے منتخب فرمایا اور چن لیا۔ باوجودیکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا قرب ومرتبہ عطا فرمایا جس تک کوئی بھی نہیں پہنچ سکتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفس کریمہ کو بھی وصال ظاہری کی خبر دی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حوادث زمانہ سے آگاہ فرمایا اور ماقبل وصال فرمانے والے حضرات انبیاء ومرسلین علیہم السلام کی ظاہری وفات سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی واطمینان بخشا۔ انك میت وانھم میتون (الزمر:۳۰)

تو جو چاہے تو ہوتی ہے پوری غرض، مراد ورنہ سب بے سود وسیلے، حیلے نامنظور

وحدانیت خدا بزبانِ مصطفٰی علیہ التحیۃ والثناء

حدیث شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: انا عصمة الله — انا حجة الله (مسند الفردوس للدیلمی)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں اللہ کی پناہ اور دلیل ہوں۔ (کنوز الحقائق ص ۲۲۹، امام عبدالرؤف مناوی)

قل۔ کہہ دو! محبوب! یعنی دعویٰ کرو! اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد

''اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ وہ کسی کا باپ ہے نہ اس کا کوئی بیٹا اور اس کا کوئی ہم سر نہیں۔''

اللہ ایک ہے۔ یہ دعویٰ ہے، دلیل محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ہر دعویٰ کی دلیل ہوتی ہے اور جتنا بڑا دعویٰ ہو اتنی بڑی دلیل ہوتی ہے۔ اب اللہ پوری کائنات کا رب ہے تو دلیل بھی پوری کائنات کی رحمت ہونی چاہئے۔ اگر دلیل کم زور ہو تو دعویٰ ناقص ہوتا ہے، اگر دلیل نہ ہو تو دعویٰ بھی ختم۔

اب اللہ ایک ہے۔ یہ دعویٰ ہے دلیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم، باقی انبیاء کیوں نہیں! آدم علیہ السلام، نوح علیہ السلام، ابراہیم علیہ السلام، سلیمان علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام، عیسیٰ علیہ السلام بھی تھے۔ انہیں دلیل نہیں بنایا کیوں کہ ان تمام نے اللہ کو دیکھا نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات اللہ کی ذات بھی دیکھی اور ساتھ یہ بھی دیکھا کہ عیسائی اللہ کے بیٹے اور بیوی ہونے کا (معاذ اللہ) دعویٰ کرتے ہیں، کیا واقعی ہیں۔ نیچے آ کر اللہ کے بارے میں بتایا نہ کوئی اس کا بیٹا ہے نہ وہ کسی کا باپ، وہ تو واحد ہے۔

اب یہ دعویٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کر دیا، دلیل بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم۔ کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود دیکھ کر آئے ہیں اس لئے بتا رہے ہیں۔ یہ تو مکہ کے کافر بھی تسلیم کرتے تھے۔ کہ حضور جھوٹ نہیں بولتے اور امانت میں خیانت نہیں کرتے، اسی لئے صادق اور امین کے القاب سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارتے تھے۔ اب جو امانت اور صداقت لائے کہ اللہ ایک ہے اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم خیانت کر کے جھوٹ نہیں بول سکتے کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صادق اور امین ہیں۔ اب دلیل کی مضبوطی کا بھی پتہ چلا کہ دلیل کتنی مضبوط ہے کہ غیر بھی اس کی صداقت اور امانت کا اقرار کرتا ہے کیوں کہ دعویٰ بہت مضبوط تھا تو دلیل بھی اتنی ہی مضبوط ہونی چاہیے تھی۔

اب دیکھتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی وحدانیت کی دلیل بن سکتے ہیں؟ اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو لے لیں! یہ اسم مبارک چار حروف کا مجموعہ ہے یعنی م، ح، م، د۔ ان چار حروف کو ملائیں تو اسم مبارک ''محمد'' بنتا ہے۔ اب میم پر غور کریں تو اس سے مراد ماضی (گزرا ہوا زمانہ) بنتا ہے۔ ح پر غور کریں تو حال (موجودہ زمانہ) بنتا ہے۔ میم پر غور کریں تو مستقبل (آنے والا زمانہ) بنتا ہے۔ دال سے مراد دلیل بنتی ہے۔

ایک پر لطف بات یہ ہے کہ زمانہ کی ترتیب بھی یہی بنتی ہے کہ پہلے ماضی ہے، پھر حال، پھر مستقبل۔ ترتیب کے لحاظ سے بھی اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم صادق آتا ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی وحدانیت کی دلیل ماضی میں بھی تھے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی وحدانیت کی دلیل حال میں بھی ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی وحدانیت کی دلیل مستقبل میں بھی رہیں گے۔

تو ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی اللہ کی وحدانیت کی اصل دلیل ہیں۔ م سے مراد ماضی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ماضی میں اسم اوّل کے ساتھ اللہ کی وحدانیت کی دلیل تھا۔ ح سے مراد حال اور م سے مراد مستقبل۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسم باطن اور ظاہر کے ساتھ آج بھی اللہ کی وحدانیت کی دلیل ہیں اور اسم آخر کے ساتھ قیامت تک رہیں گے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہ تو تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ کی وحدانیت کی سب سے بڑی دلیل ثابت کرنا۔ اب اصل موضوع کی طرف آتا ہوں کہ دعویٰ کو ثابت کرنے کے لئے دلیل کا ہونا ضروری ہے۔ اللہ کل بھی ایک تھا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کی دلیل تھے۔ اللہ آج بھی ایک ہے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کی دلیل ہیں۔ اللہ کل بھی ایک رہے گا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کی دلیل ہوں گے۔ اب سن! اے مردہ دل انسان! میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو مردہ کہنے والے! دعویٰ کے ساتھ دلیل کا ہونا ضروری ہے۔ اگر آج بھی اللہ ایک ہے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو زندہ ماننا پڑے گا کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی دلیل ہیں اگر دلیل ختم تو دعویٰ بھی ختم۔ اب تیری مرضی ہے دلیل کو مردہ مان کر اللہ کی وحدانیت کو ختم کر کے ہندوؤں کی طرح ۳۵ کروڑ خداؤں کو پوج یا دلیل کو زندہ مان کر ایک ہی رب مان! (ماخوذ از کتاب ہمارے تو محمد ہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم)

قرار آتا خدا کی یاد سے ہے بے قراروں کو
سکون دیتا ہے ذکر خدا دلفگاروں کو
اگر مرضی خدا کی ہو تو شاہ کر دے فقیروں کو
اگر چاہے گدا کر دے جہاں کے تاجداروں کو
بنایا ہے اسی نے آسمان وچاند سورج کو
اسی نے نور بخشا ہے درخشندہ ستاروں کو
اسی کے قبضۂ قدرت میں ہے کونین کی ہر شے
وہی ہے بھیجتا بعداز خزاں رنگیں بہاروں کو
اسی کی حمد میں ہر چیز ہے مصروف عالم کی
گلوں سے بخش دی زینت ہے اس نے لالہ زاروں کو
اسی کے در کے ہیں محتاج سارے انبیاء مرسل
ملے انوار اس کے نور سے سب نور پاروں کو
اگرچہ ہے خدا سب صورتوں سے پاک اے یوسف
مگر اس سے سمجھتا ہوں محمد کے نظاروں کو

زاہدوں پہ انعاماتِ الٰہیہ کا بیان: بزبانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کس درجہ فیض یاب خدا کی جناب ہے
جس شئی کو دیکھ لیجئے وہی فیض یاب ہے
اس کے کرم سے نکھرا ہوا ہے رُخِ فلک
اس کی عطا سے روئے زمین پر شباب ہے
کھلتی ہے اس کے ذکر سے انفاس کی کلی
شاداب اس کے شکر سے دل کا گلاب ہے
گردش میں جام چشم میں اس کے جمال سے
مینائے جاں میں اس کی ولا کی شراب ہے
تحسین اور دادِ میرا مسئلہ نہیں
مجھ کو تو فکر حمد بھی کار ثواب ہے
ہر آن اس کی یاد میں سیر بہشت ہے
ہر سانس اس کو بھول کے یکسر عذاب ہے
فیضان جو بھی اس کی عبادت میں ہے مگن
اس عالم زیاں میں وہی کامیاب ہے

حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ اپنے والد ماجد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

من ترك اللباس تواضعا لله وهو يقدر عليه دعاه الله يوم القيامة على رؤس الخلائق حتى يخيره من اى حلل الايمان شاء يلبسها

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جس نے اللہ کی خاطر تواضع کے پیش نظر (عمدہ اور زرق برق) لباس ترک کیا حالانکہ وہ اس (لباس کے پہننے) پر قدرت رکھتا تھا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو ساری مخلوق کے سامنے بلا کر اسے اختیار دے گا کہ ایمان (والوں) کا جو جوڑا چاہے پہن لے۔ (ترمذی: باب: ۳۹، ۴/۶۵، الرقم: ۲۴۸۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

کم من اشعث اغبر ذی طمرین لا یؤبہ لہ لو اقسم علی اللہ لابرہ

کتنے ہی بکھرے بالوں والے، غبار آلودہ، پھٹے پرانے کپڑوں والے جن کو لوگ بنظر حقارت دیکھتے ہیں (لیکن اللہ کے ہاں ان کا یہ مقام ہوتا ہے کہ) اگر اللہ کے نام پہ (کسی کام کے ہونے یا نہ ہونے کی) قسم اٹھالیں تو اللہ (ان کی قسم کو پورا فرما کر) انہیں سچا ثابت کر دیتا ہے۔ (ایضاً ۵/۶۹۲، الرقم: ۳۸۵۴، ابن ماجہ ۲/۱۳۷۸، الرقم: ۴۱۱۵)

☆ ایک حدیث پاک جو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس کا آخری حصہ یہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

ومن کانت الاخرۃ جمع اللہ لہ امرہ وجعل غناہ فی قلبہ واتت الدنیا وھی راغمۃ ۔

(ابن ماجہ: ۲/۱۳۷۵، الرقم: ۴۱۰۵)

جس شخص کی نیت آخرت کی جانب ہو اللہ تعالیٰ اس کی دل جمعی کے لئے اس کے تمام کام درست فرما دیتا ہے اور اس کے دل میں دنیا کی بے پرواہی ڈال دیتا ہے اور دنیا اس کے پاس خود بخود آتی ہے۔ (اس حدیث کے پہلے حصے کا ترجمہ یہ ہے کہ جو شخص ہمیشہ دنیا کی فکر میں مبتلا رہے گا اور دین کی پرواہ نہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے تمام کام پریشان کر دے گا اور اس کی مفلسی ہمیشہ اس کے سامنے رہے گی اور دنیا بھی اتنی ہی ملے گی جتنی کہ اس کی تقدیر میں لکھی گئی ہے۔

حمد تری لکھوں بھی کیا یا رب — میں تو بندہ ہوں تو خدا یا رب
کیسے سورج کے سامنے چمکے — ایک ذرہ حقیر سا یا رب
سب مظاہر ہیں تیری قدرت کے — آگ پانی زمیں ہوا یا رب
تو کہ صورت گر ازل ٹھہرا — کیا ہے تجھ سے چھپا ہوا یا رب
لذت درد کیف مھجوری — تو نے کیا کچھ عطا کیا یا رب
اپنا محبوب دے کے دنیا کو — تو نے طرفہ کرم کیا یا رب
تیرا انعام ہم پہ لا محدود — تیرا اکرام بے بہا یا رب
ٹوٹ سکتا نہیں زمانوں سے — تیری رحمت کا سلسلہ یا رب

خدا بھی محبت کرے گا اور خدائی بھی

حضرت سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا یا رسول اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں کہ اللہ تعالیٰ بھی مجھ سے محبت کرے اور لوگ بھی فرمایا۔

ازهد فی الدنیا یحبك الله وازهد فیما فی ایدی الناس یحبوك

دنیا میں رغبت نہ رکھ اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت فرمائے گا اور جو لوگوں کے ہاتھوں میں ہے اس سے بھی بے رغبت ہو جا پھر لوگ بھی تجھ سے محبت کرنے لگیں گے۔ (ابن ماجہ: ۲/۱۳۷۳، الرقم: ۴۱۰۲)

☆ حضرت ابوخلاد رضی اللہ عنہ جو صحابہ کرام میں سے ہیں فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔

اذا رایتم الرجل قد اعطی زهدا فی الدنیا وقلة منطق فاقتربوا منه فانه یلقی الحکمة

(ایضاً: ۲/۱۳۷۳، الرقم: ۴۱۰۱)

جب تم ایسے شخص کو دیکھو کہ اس کو دنیا میں زہد اور کم گوئی عطا کی گئی ہے تو اس کا قرب حاصل کرو کیونکہ اسے حکمت عطا فرمائی گئی ہے۔

☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''معمولی دکھاوا بھی شرک ہے، جس نے اولیاء اللہ سے دشمنی کی اس نے اللہ سے اعلان جنگ کیا، بے شک اللہ تعالیٰ ان متقی لوگوں سے محبت فرماتا ہے جو چھپے رہتے ہیں، اگر وہ غائب ہو جائیں تو انہیں تلاش نہیں کیا جاتا اور اگر وہ موجود ہوں تو انہیں (کسی بھی مجلس یا کام کے لئے) بلایا نہیں جاتا اور نہ ہی انہیں پہچانا جاتا ہے۔ **قلوبهم مصابیح الهدی یخرجون من کل غبراء مظلمة**

ان کے دل ہدایت کے چراغ ہیں ایسے لوگ ہر طرح کی آزمائش اور تاریک فتنے سے (بخیر و عافیت) نکل جاتے ہیں۔

(ایضاً: ۲/۱۳۲۰، الرقم: ۳۹۸۹)

یا خدا عشق محمد کی فراوانی دے　　کر عطا ذوق عمل جذبۂ ایمانی دے
صدق دے صدقۂ بوبکر صدیق　　بادۂ حب نبی ساغر عرفانی دے
عدل فاروق معظم کا وسیلہ یا رب　　عدل وانصاف کی دولت کی نگہبانی دے
خوئے بد حرص وہوس بخل سے دے ہم کو پناہ　　صفت بذل وسخا سیرت عثمانی دے
مشکلیں حل ہوں علی شیر خدا کا صدقہ　　یا الٰہی ہمیں ہر کام میں آسانی دے
تیرے احکام کی تعمیل کے دل خوگر ہوں　　یا الٰہی ہمیں اطوار مسلمانی دے
رہے ہر کام میں ملحوظ ہمیں امر ونہی　　زندگی گامزن جادۂ قرآنی دے

(مولانا یونس مالیگ)

یہی چراغ جلیں گے تو روشنی ہوگی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

یدخل فقراء المومنین الجنة قبل الاغنیاء بنصف یوم وهو خمس مائة عام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

غریب مسلمان دولت مندوں سے (اللہ کے فضل کے ساتھ) آدھا دن پہلے جنت میں جائیں گے اور یہ (آدھا دن دنیا کے اعتبار سے) پانچ سو سال کا ہوگا۔ (ترمذی: ۴/ ۵۷۸، الرقم: ۲۳۵۴، ابن ماجہ ۲/ ۱۳۸۰، الرقم: ۴۱۲۲)

☆ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام صحابہ کرام علیہم الرضوان کی امامت کرواتے تو (دیکھتے کہ) کچھ صحابہ بھوک کی وجہ سے نماز میں گر پڑتے اور وہ اصحاب صفہ تھے یہاں تک کہ بدو لوگ کہتے یہ دیوانے ہیں پھر جب حضور علیہ السلام ان کی طرف متوجہ ہوتے تو فرماتے۔

لو تعلمون مالکم عند اللہ لا حببتم لو انکم تزدادون حاجۃ وفاقۃ

اگر تم جانتے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں تمہارا کیا مقام ومرتبہ ہے تو یقیناً تم پسند کرتے کہ تمہاری حاجت اور فاقہ مزید بڑھ جائے۔ (ترمذی: ۴/ ۵۸۳، الرقم: ۲۳۶۸، مسند احمد بن حنبل: ۶۳)

☆ حضرت عمران بن حسین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جو شخص (دنیا سے) کٹ کر اللہ کی طرف ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی ہر ضرورت کو پورا فرمائے گا اور اس کو وہاں سے رزق دے گا جہاں سے اسے گمان بھی نہ ہوگا اور جو شخص (اللہ سے) کٹ کر دنیا کی طرف ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اسی (دنیا) کے سپرد کر دیتا ہے۔
(اخرجہ الطبرانی فی المعجم الاوسط، ۳/ ۳۴۶، الرقم: ۳۳۵۹)

☆ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا۔

ما تزین الابرار بمثل الزھد فی الدنیا

نیک لوگ دنیا سے بے رغبتی کے علاوہ کسی اور چیز کے ساتھ خوبصورت نہیں لگتے۔ (اخرجہ ابو یعلی فی المسند، ۳/ ۱۹۱، الرقم: ۱۶۱۷)

اے خدائے دوجہاں اے قادرِ مطلق قدیر — بے گماں ہے تو جہاں میں ہم سبھوں کا دستگیر
ہو نہیں سکتا جہاں میں تیرا کوئی بھی شریک — ذات ہے بے مثل تیری بے مثال و بے نظیر
ہم ترے بندے ہیں عاجز اور تو معبود ہے — سر جھکاتے ہیں ترے در پر سبھی میر وفقیر
ہو نہیں سکتا کوئی تیرے سوا حاجت روا — یا سمیع یا بصیر یا علیم یا خبیر
جب کہوں گا ان سے میں میرا خدا ہے لاشریک — قبر میں مجھ کو ستائیں گے نہ پھر منکر نکیر
وقت مشکل کون ہے تجھ بن جو ہو مشکل کشا — المدد اے کبریا انور کا تو ہے دستگیر

(حافظ نور محمد انور)

کس چیز کا حساب؟

حضرت سعید بن عائذ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضور علیہ السلام سے سنا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرمارہے تھے غریب مسلمان تیزی سے جنت کی طرف جارہے ہوں گے۔ کبوتروں کی طرح، انہیں کہا جائے گا حساب کے لئے رکو تو وہ کہیں گے:

واللہ ما ترکنا شیئا نحاسب بہ فیقول اللہ عزوجل صدق عبادی فیدخلون الجنۃ قبل الناس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بسبعین عاما (اخرجه الطبرانی فی المعجم الکبیر، ۵۸/۲، الرقم: ۵۵۰۸)

ہم نے تو کوئی ایسی چیز چھوڑی ہی نہ تھی جس کا ہمیں حساب دینا ہو۔ تب اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ میرے بندوں نے سچ کہا۔ وہ باقی لوگوں سے ستر سال پہلے جنت میں جائیں گے۔

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا، کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یا دنیا مری علی اولیاء ی ولا تحلولی فیفتبیهم ۔

اے دنیا! میرے اولیاء کے لئے کڑوی ہو جا اور ان کے لئے میٹھی نہ بن کہ تو انہیں آزمائش میں ڈال دے۔

(رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس ۵، ۲۳۹، الرقم: ۸۰۶۵)

☆ حضرت عطا بن ابی رباح سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ فرمارہے تھے۔ اے لوگو! تمہیں (معیشت کی) تنگی ناجائز طریقے سے رزق حاصل کرنے پہ نہ اکسائے کیونکہ میں نے حضور علیہ السلام کو (یہ دعا کرتے ہوئے) سنا۔

☆ **اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنِيْ فَقِيْرًا وَّلَا تَوَفَّنِيْ غَنِيًّا وَّاحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ**

اے اللہ مجھے غریبی کی حالت میں موت دے اور مجھے (قیامت کے دن) غریبوں کے حلقے میں اٹھانا۔ دولت مندی کی حالت میں موت نہ دینا اور مجھے (پھر فرمایا)

فان اشقی الاشقیاء من اجتمع علیه فقر الدنیا وعذاب الاخرة

بد بخت ترین ہے وہ شخص جس کے لئے دنیا کی غریبی اور آخرت کا عذاب دونوں جمع ہو گئے۔

(اخرجہ البیہقی فی شعب الایمان ۴/۳۸۹، الرقم: ۵۴۹۹)

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے جنازہ پہ تشریف لائے ان کے چہرے سے کپڑا ہٹایا، ان کی پیشانی کو بوسہ دیا اور کافی دیر تک روتے رہے پھر ان کو چارپائی پہ رکھ کر اٹھایا گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **طوباك یا عثمان لم تلبسك الدنیا ولم تلبسها** ۔

اے عثمان! تجھے مبارک ہو نہ دنیا تمہیں استعمال کر سکی اور نہ تو نے (دنیا میں رہ کر) دنیا کو استعمال کیا۔

(الوفا باحوال المصطفیٰ لابن الجوزی ۵۵۱)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ ارشادات عالیہ صحابہ کرام، تابعین عظام اور اہل اللہ کے سامنے تھے۔ اس لئے انہوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان تعلیمات کو کس طرح اپنایا اس کی چند جھلکیاں بھی پیش کر دینا ضروری سمجھتا ہوں تا کہ ہمارے دلوں سے بھی دنیا و مال کی رغبت نکلے اور دین و آخرت کی رغبت پیدا ہو۔

تاہم اس سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے چند اشعار پڑھ لیں کیونکہ **للہ الامر من قبل ومن بعد ۔ الحمد للہ قبل کل شیء والحمد للہ بعد کل شیء** ۔(الحمد للہ رب العالمین)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اے ہمارے پالنے والے خدا تو ہے رحمٰن ورحیم وکبریا
مالک روزِ قیامت ہے تو ہی اور سزاوار عبادت ہے تو ہی
پوجتے ہیں ہم تجھی کو اے خدا ہے تو ہی معبود برحق خلق کا۔
اور تجھی سے استعانت مستقل چاہتے ہیں الٰہی ہم بہ دل
دے ہدایت ہم کو سیدھی راہ کی انبیاء اور اولیاء اللہ کی
راہ ان لوگوں کی جن پر ہے ترا فضل واحساں اور انعام وعطا
راہ سے ان کی بچانا ہم کو رب جن پہ ہوتا ہے ترا قہر وغضب
ہیں جو گمراہ وضلالت آشنا ان کے رستے سے بچانا ربنا
ہو دعا مقبول رب العالمین کہتے ہیں آمین ہم سب حاضرین

زہد فی الدنیا کے بارے میں زاہدوں کے بیانات

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا

''میں نے اس حقیقت کو دیکھ لیا اور جانچ لیا کہ جب بھی دنیا کا ارادہ کرتا ہوں تو آخرت کا نقصان ہو جاتا ہے اور جب آخرت کا ارادہ کرتا ہوں تو دنیا ہاتھ سے جاتی ہے۔ فاذا کان الامر ھکذا فاضر وا بالفانیة تو جب معاملہ یوں الجھ جائے تو فانی (دنیا) کا نقصان برداشت کرلو۔ (اخرجہ ابونعیم فی حلیۃ الاولیاء:۱/۵۰)

☆ عن الحسن رحمه الله قال: خطب الناس عمر بن الخطاب رضی الله عنه وهو خليفة وعليه ازار فيه ثنتا عشرة رقعة

''حضرت حسن رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ لوگوں سے مخاطب ہوئے جبکہ آپ خلیفہ تھے اور آپ نے ایسا تہبند زیب تن کیا ہوا تھا جس میں بارہ پیوند لگے ہوئے تھے۔''

(أخرجہ أحمد بن حنبل فی کتاب الزہد:۱۸۲، وأبونعیم فی حلیۃ الاولیاء،۱/۵۳، وابن عساکر فی تاریخ مدینہ دمشق،۴۴/۳۰۴، وابن الجوزی فی صفۃ الصفوۃ،۱/۲۸۴)

☆ قال عمر بن الخطاب رضی الله عنه: وددت أن اخرج من الدنيا، كما دخلت لا أجرلي، ولا وزر علی۔

''حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ دنیا سے ایسے چلا جاؤں جیسے آیا تھا مجھے کوئی اجر ملے نہ مجھ پر کوئی بوجھ ہو۔'' (اخرجہ الشعرانی فی الطبقات الکبریٰ:۳۱)

☆ قال عمر رضی الله عنه: لا ينخل لی دقيق رآيت رسول الله صلی الله عليه وسلم ياكل غير منخول

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے لئے آٹا نہ چھانا جائے کیونکہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بغیر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چھانے ہوئے آٹے کی روٹی کھاتے ہوئے دیکھا۔'' (اخرجہ الامام احمد بن حنبل فی الزہد:۱۸۱)

☆ قال الحسن رحمه الله: مر عمر رضی الله عنه على مزبلة فاحتبس عندها فكأنه شق على أصحابه وتأذوا بها فقال لهم: هذه دنيا كم التي تحرصون عليها .

''حضرت حسن رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک کوڑے کرکٹ کے ڈھیر کے پاس سے گزرے تو تھوڑی دیر کے لئے وہاں رک گئے گویا یہ چیز آپ کے اصحاب پر بڑی گراں گزری تو آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں فرمایا: یہ تمہاری دنیا ہے جس کے لئے تم حریص ہوتے ہو۔'' (ایضاً:۱۷۴)

☆ قال علی بن أبی طالب رضی الله عنه: الدنيا جيفة فمن أراد منها شيئا فليصبر على مخالطة الكلاب .

''حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دنیا مردار ہے (جس پر فقط کتے جھپٹتے ہیں للہٰذا) جو اس میں سے کچھ چاہے اسے کتوں میں مل جانا برداشت کرنا چاہیے۔'' (اخرجہ الشعرانی فی الطبقات الکبریٰ:۳۲)

☆ كان علی بن أبی طالب رضی الله عنه يخاطب الدنيا ويقول: يا دنيا، غرى غيرى وقد طلقتك ثلاثا، عمرك قصير، ومجلسك حقير، وخطرك كبير آه آه من قلة الزاد، وبعد السفر ووحشة الطريق .

''حضرت علی رضی اللہ عنہ دنیا کو مخاطب کر کے فرماتے: اے دنیا! میرے علاوہ کسی اور کو دھوکا دے۔ میں نے تجھے تین طلاقیں دے رکھی ہیں۔ تیری عمر تھوڑی، تیری ہم نشینی حقیر اور تیرا خطرہ بہت بڑا ہے۔ افسوس زادِ راہ قلیل اور سفر زیادہ اور راستہ پر خطر ہے۔'' (ایضاً:۳۴)

یا رب تری شان نرالی — سارے سلطاں تیرے سوالی
تیرے جلوے گلشن گلشن — تیری خوشبو ڈالی ڈالی
حکمت سے ہر چیز بنائی — تو نے اے دنیا کے والی
ادنیٰ ہو یا کوئی اعلیٰ — تیرے کرم سے کب ہے خالی
سب کو روزی پہنچاتا ہے — سب کی کرتا ہے رکھوالی
ترے حکموں پہ چلنے سے — حاصل ہوتی ہے خوشحالی
تو نے سرور کو خوب نوازا — اس نے بھی ہر نعمت پا لی

سرور بجنوری

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا حال

عن عائشة قالت: مات أبوبكر فما ترك دينارا ولا درهما وكان قد اخذ قبل ذلك ماله فالقاه في

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بيت المال .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وفات پائی تو کوئی درہم اور دینار وراثت میں نہ چھوڑا، آپ نے اپنی وفات سے قبل اپنا مال لیا اور اسے بیت المال میں جمع کرادیا۔''

(اخرجہ احمد بن حنبل فی الزہد:۱۶۶)

☆ قال أبو هريرة رضى الله عنه: جلساء الله غدا اهل الورع والزهد

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کل قیامت کے روز اہل ورع وزہد اللہ تعالیٰ کے ہم نشیں ہوں گے۔''

(اخرجہ ابن قیم الجوزیہ فی مدارج السالکین،۲/۱۷)

☆ عن أنس رضى الله عنه قال: تقرقر بطن عمر قال: وكان يأكل الزيت عام الرمادة وكان قد حرم عليه السمن قال: فنقر بطنه با صبعه وقال: تقرقر أنه ليس لك عندنا غيره حتى يحى الناس .

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بھوک کی وجہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا پیٹ گڑگڑانے لگا۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس کی وجہ یہ تھی کہ قحط والے سال آپ تیل کھاتے تھے اور اپنے اوپر گھی حرام کر رکھا تھا، آپ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی انگشت سے اپنے پیٹ کو بجایا اور فرمایا: گڑگڑا، بے شک تمہارے لئے ہمارے پاس اس کے علاوہ کوئی چیز نہیں یہاں تک لوگ پھر سے جی اٹھیں۔ (یعنی قحط دور ہو جائے)۔''

(اخرجہ احمد بن حنبل فی الزہد:۱۷۳)

☆ قال عبدالله بن عمر رضى الله عنهما: يا ابن آدم، صاحب الدنيا ببدنك وفارقها بقلبك وهمتك

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اے ابن آدم! اپنے جسم کے ساتھ دنیا میں رہ اور اسے اپنے دل اور فکر سے جدا کر دے۔'' (اخرجہ الشعرانی فی الطبقات الکبریٰ:۳۹)

☆ قال عبدالله ابن مسعود رضى الله عنه: والله الذى لا اله غيره، مايضر عبدا يصبح على الاسلام، ويمسى عليه، ما أصابه من الدنيا .

''حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس ذات الٰہی کی قسم کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ شخص جو اپنی صبح وشام اسلام پر کرتا ہے اسے یہ چیز نقصان نہیں دیتی کہ اسے دنیا سے کیا ملا؟''

(اخرجہ احمد بن حنبل فی الزہد:۱۵۹، وابن المبارک فی کتاب الزہد:۱۸۹، وابونعیم فی حلیۃ الاولیاء،۱/۱۳۲، والبیہقی فی شعب الایمان،۲/۹۴، الرقم:۱۲۵۷)

ہونا تھا جو بھی جس طرح لکھا وہی وہی — روشن کتاب میں ہے جو ہو گا وہی وہی
تقدیر کے نصیب میں اذن قدیر ہے — کوشش کرو دعا کرو دے گا وہی وہی
صدق وصفا کا پیکر خاکی تھے انبیاء — پیغامِ کبریا جو تھا پہنچا وہی وہی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیا خوب ہیں صحابہ سرکارِ دو جہاں
تاریخ کا بھی درس کریمی یہی تو ہے

سمجھایا جو رسول نے سمجھا وہی وہی
جس جس نے جو بھی بویا تھا کاٹا وہی وہی

آفتاب کریمی

قریب ہے کہ چہرے کا گوشت گر جائے

قال سفيان بن سعيد الثورى رحمه الله: لو أن عبدا عبد الله تعالى بجميع المامورات الا انه يحب الدنيا الا نودى عليه يوم القيامة على رؤوس أهل الجمع ألا ان هذا فلان بن فلان قد أحب ما أبغض الله تعالى، فيكاد لحم وجهه يسقط من الخجل.

''حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر کوئی شخص تمام احکام کی تعمیل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے مگر دنیا سے محبت کرے تو قیامت کے دن عرصہ محشر میں موجود تمام کائنات کے سامنے اعلان کیا جائے گا کہ فلاں بن فلاں نے اس چیز سے محبت کی جو اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔ تو قریب ہو گا کہ ندامت کی وجہ سے اس کے چہرے کا گوشت گر پڑے۔'' (اخرجہ الشعرانی فی الطبقات الکبریٰ: ۷۴)

☆ قال سفيان الثورى رحمه الله: الزهد فى الدنيا هو قصر الأمل ليس بأكل الخشن ولا بلبس الغليظ والعباء.

''حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ نے فرمایا: زہد (دنیا میں بے رغبتی سے مراد) آرزوؤں کو کم کرنا ہے نہ کہ سادہ غذا کھانا اور موٹا لباس پہننا۔'' (ایضاً: ۷۵)

☆ قال السرى رحمه الله: ان الله تعالى سلب الدنيا عن أوليائه وحماها عن أصفيائه، وأخرجها من قلوب وداده، لأنه لم يرضها لهم.

''حضرت سری سقطی رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے ولیوں سے دنیا کو سلب کر رکھا ہے اور اصفیاء سے اسے محفوظ کر رکھا ہے اور اپنے دوستوں کے دلوں سے دنیا کو نکال دیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کو دنیا دینے میں راضی نہیں۔'' (اخرجہ القشیری فی الرسالۃ: ۱۱۵)

☆ قال السرى السقطى رحمه الله: لا تركن الى الدنيا فينقطع من الله حبلك، ولا تمش فى الارض مرحا فانها عن قليل قبرك.

''حضرت سری سقطی رحمہ اللہ نے فرمایا: اے انسان دنیا کی طرف توجہ سے تیرا اللہ سے رابطہ منقطع ہو جائے گا اور زمین پر اکڑ کر مت چل کیونکہ آخر یہی تیری کل آرام گاہ بننے والی ہے۔'' (اخرجہ ابونعیم فی حلیۃ الاولیاء، ۱۰/۱۲۱)

☆ سئل الشبلى عن الزهد، فقال: أن تزهد فيما سوى الله تعالى.

''حضرت شبلی رحمہ اللہ سے زہد کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ کے سوا ہر چیز سے اعراض کرنے کا نام زہد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے۔'' (اخرجہ القشیری فی الرسالۃ: ۱۱۷)

☆ قال الجنید رحمہ اللہ: الزھد خلو القلب عما خلت منہ الید ۔

''حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ نے فرمایا: جن چیزوں سے تمہارا ہاتھ خالی ہے ان سے دل کے خالی ہونے کا نام زہد ہے۔'' (ایضاً: ۱۱۶)

☆ قال ابراھیم بن أدھم رحمہ اللہ: ان الحر الکریم یخرج من الدنیا قبل أن یخرج منھا ۔

''حضرت ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ نے فرمایا: آزاد شریف انسان، دنیا سے نکلنے سے پہلے دنیا سے نکل چکا ہوتا ہے۔'' (ایضاً: ۳۲۰)

☆ قال الامام الشافعي رحمہ اللہ: الاکثار فی الدنیا اعسار والاعسار فیھا ایسار ۔

''امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: دنیا کی کثرت حاصل کرنا تنگی میں پڑنا ہے اور اس میں تنگ رہنا آسانی حاصل کرنا ہے۔'' (اخرجہ الشعرانی فی الطبقات الکبری: ۷۹)

☆ قال سفیان بن عیینۃ رحمہ اللہ: الزھد فی الدنیا ھو الصبر وارتقاب الموت ۔

''حضرت سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نے فرمایا: دنیا میں زہد صبر کرنا اور موت کا انتظار کرنا ہے۔'' (ایضاً: ۸۶)

میری ساری خواہشیں اس کی — بادل اُس کا بارش اُس کی
سبزہ شبنم اُس کی نزہت — لالہ و سنبل، نازش اُس کی
مٹی اس کی سونا اُس کا — شاخ، ثمر، افزائش اُس کی
اس سے تپش اندوز دو عالم — آہن اُس کا آتش اُس کی
میرے ہونٹ وظیفہ اُس کا — میری روح ستائش اُس کی
آنسو میرے دامن اُس کا — لغزش میری بخشش اُس کی
اُس کے آگے سب بے قیمت — کس سے پوچھوں ارزش اس کی

قضا ابن فیضی

قرآن والوں کے لئے

قال الفضیل بن عیاض رحمہ اللہ: لا ینبغی لحامل القرآن أن یکون لہ حاجۃ عند أحد من الأمراء الأغنیاء، انما ینبغی أن یکون حوائج الخلق الیہ ھو ۔

''حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا: حاملِ قرآن کو نہیں چاہئے کہ حاکموں اور امیروں میں سے کسی کے پاس اس کی حاجت ہو بلکہ یہ چاہئے کہ مخلوق کی حاجتیں اس کے پاس ہوں۔'' (ایضاً: ۱۰۴)

عیاں اللہ ہی اللہ ہے، نہاں اللہ ہی اللہ ہے — یہاں اللہ ہی اللہ ہے وہاں اللہ ہی اللہ ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وہ شیریں نام ہے اللہ کا جب اس کو لیتے ہیں
چپک جاتی ہے تالو سے زباں اللہ ہی اللہ ہے
گزرتی ہے شہادت پنجگانہ اس کی مسجد سے
نہ آئے گر یقیں سن لو اذاں اللہ ہی اللہ ہے
ہیں آٹھ، اللہ دست و پائے انگشت میانہ سے
دوطرفہ پڑھ کے دیکھو انگلیاں، اللہ ہی اللہ ہے
الف جڑ، لام شاخیں، ہ ثمر، تشدید گل مدسر
یہ سارا گلستاں کا گلستاں اللہ ہی اللہ ہے
جو گوش ہوش ہوں اکبر چمن میں سرو پر سن لو
کہ کہتی ہیں سحر کو قمریاں اللہ ہی اللہ ہے

(اکبر وارثی)

ہاتھ کو جب غور سے دیکھو گے تو لفظ اللہ نظر آئے گا۔ اسی طرح جب ہاتھ کو الٹا کر و تب بھی، اسی طرح پیروں کو نیچے اوپر سے پڑھ کر دیکھو۔ کسی درخت کے تنے کو دیکھو الف اور اس سے اوپر کو نکلی ہوئی شاخوں کو لام پھل کو ہ کی طرح اسی طرح پھول تشدید کی طرح پائیں گے۔ اسی طرح انگوٹھے سے بیچ کی انگلی تک اور چھنگلیا سے بیچ کی انگلی تک۔

زُہد کا مدعی کون ہوسکتا ہے؟

قال شقيق البلخي رحمه الله: الزاهد هو الذى يقيم زهده بفعله، والمتزهد هو الذى يقيم زهده بلسانه .

''حضرت شقیق بلخی رحمہ اللہ نے فرمایا: زاہد وہ ہے جو کہ اپنے فعل سے اپنا زہد قائم رکھتا ہے جبکہ متزہد (یعنی زہد کا مدعی) وہ ہے جو اپنی زبان سے زہد قائم رکھتا ہے۔'' (ایضا:۱۱۵)

☆ سئل شقيق البلخي رحمه الله ما علامة صدق الزاهد؟ فقال: أن يصير يفرح بكل شيء فاته من الدنيا، ويغتم لكل شيء حصل له منها .

''حضرت شقیق بلخی رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ زاہد کے سچے ہونے کی علامت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: دنیا کی ہر اس چیز سے خوش ہونے لگے جو اسے نہیں ملی اور ہر اس چیز سے غمگین ہو جو اسے میسر آئی۔'' (ایضا)

☆ قال محمد بن عليان النسوي رحمه الله: الزهد في الدنيا مفتاح الرغبة في الآخرة .

''حضرت محمد بن علیان نسوی رحمہ اللہ نے فرمایا: دنیا سے بے رغبتی آخرت کی طرف رغبت کی کنجی ہے۔'' (ایضا:۱۲۴)

قال الشيخ أحمد الرفاعي رحمه الله: اذا صلح القلب صار مهبط الوحي والاسرار، والانوار، والملائكة، واذا فسد صار مهبط الظلم، والشياطين، واذا صلح القلب أخبرك بما وراءك وأمامك، ونبهك على أمور لم تكن تعلمها بشيء دونه، واذا فسد حدثك بباطلات يغيب معها الرشد، وينتفي معها السعد .

''شیخ احمد الرفاعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب دل صحیح ہو جائے تو وحی، اسرار، انوار اور ملائکہ کے نزول کا مقام بن جاتا ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور جب خراب ہو جائے ظلم اور شیاطین کی آماجگاہ ہوتا ہے اور جب دل اصلاح پائے تو تجھے تیرے پچھلے اور اگلے امور کی خبر دیتا ہے اور تجھے ایسے امور پر متنبہ کرتا ہے جنہیں تو اس کے علاوہ کسی شے سے معلوم نہیں کر سکتا اور جب فساد میں گرفتار ہو تو تجھے ایسی باطل چیزوں میں ڈالتا ہے جس کے ہوتے ہوئے ہدایت غائب ہو جاتی ہے اور سعادت ختم ہو جاتی ہے۔'' (ایضاً:۲۰۸)

نہیں خواہش ہمیں یا رب تو ہم کو دولت وزر دے
مگر کچھ آرزوئیں ہیں انہیں تکمیل تو کر دے
عطا کر مجھ کو وہ دل جس میں تیری محبت ہو!
جو جھک جائے تیری مرضی کے آگے مجھ کو وہ سر دے
صداقت جب بھی آئے سامنے سر میرا جھک جائے
خدایا مجھ کو ذوقِ حضرت صدیق اکبر دے!!!
مسلمانوں میں پیدا پھر کوئی شیر خدا کر دے
میرے معبود پھر ہم میں کوئی خولہ سی دختر دے
بہت باطل نے یا رب اس جہاں میں سر اٹھایا ہے
اسے ایک مرتبہ پھر حق کے آگے سرنگوں کر دے!
سکونِ قلب کی دولت ملے ہر اِک مسلماں کو!
رہے انسانیت کا پاس بھی ہر اک انسان کو
کوئی فاروق پیدا کر، کوئی عثمان پیدا کر!
الٰہی پھر صلاح الدین سا انسان پیدا کر!
ضرورت پھر ہمیں خالد وسلمان کی یا رب!
عطا کر ہم کو الفت سنت وقرآن کی یا رب!
فقط اب ربّ کعبہ تیری رحمت کا سہارا ہے
ہے مجھ کو ناز تیرا گھر ابھی قبلہ ہمارا ہے
تیرے مجبور بندے آج تیرے در پہ آئے ہیں!
کرم فرما میرے مولیٰ! تو ان کی جھولیاں بھر دے

(آفتاب ظفر)

ولایت کی مہک کون پا سکتا ہے؟

قال الشیخ أبو الحسن الشاذلی رحمہ اللہ: لا تشم رائحة الولایة، وأنت غیر زاھد فی الدنیا واھلھا .

''شیخ ابوالحسن شاذلی رحمہ اللہ نے فرمایا: تو ولایت کی مہک نہیں پائے گا جبکہ تو دنیا اور اہل دنیا سے بے رغبت نہیں ہو جاتا۔'' (ایضاً:۳۰۲)

☆ قال یحیی بن معاذ الرازی رحمہ اللہ: اھل المعرفة وحش اللہ فی الارض، لا یانسون الی احد، والزاھدون غرباء فی الدنیا، والعارفون غرباء فی الآخرة .

''حضرت یحیٰی بن معاذ رحمہ اللہ نے فرمایا: اہل معرفت دنیا میں اللہ کا خوف ہوتے ہیں وہ کسی کے ساتھ مانوس نہیں ہوتے اور زاہد دنیا میں پردیسی ہوتے ہیں اور عارف آخرت میں پردیسی ہوتے ہیں۔'' (اخرجہ السلمی فی طبقات الصوفیہ:۱۱۴)

☆ قال محمد بن عمر الوراق رحمہ اللہ: طوبی للفقیر فی الدنیا والآخرة . فسالوہ عنہ، فقال: لا یطلب السلطان منہ فی الدنیا الخراج، ولا الجبار فی الآخرة الحساب .

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

''حضرت محمد بن عمر وراق رحمہ اللہ نے فرمایا: دنیا اور آخرت دونوں جہانوں میں فقیر کے لئے خوشخبری ہے۔ لوگوں نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے فرمایا: اس لئے کہ دنیا میں بادشاہ اس سے خراج نہیں لیتا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ اس سے حساب نہیں مانگے گا۔'' (اخرجہ القشیری فی الرسالۃ: ۲۷۹)

☆ قال أبو عمر بن نجيد رحمه الله: من قدر على اسقاط جاهه عند الخلق سهل عليه الاعراض عن الدنيا و أهليها

''حضرت ابو عمرو بن نجید رحمہ اللہ نے فرمایا: جو شخص مخلوق کے ہاں اپنے جاہ و منصب کو ختم کرنے پر قادر ہوتا ہے اس پر دنیا اور دنیا والوں سے دور رہنا آسان ہو جاتا ہے۔'' (اخرجہ السلمی فی الطبقات الصوفیۃ: ۴۵۶)

☆ قال ابن الجلاء رحمه الله: الزهد هو النظر الى الدنيا بعين الزوال لتصغر في عينك، فيسهل عليك الاعراض عنها .

''حضرت ابن جلاء رحمہ اللہ نے فرمایا: زہد یہ ہے کہ تو دنیا کی طرف دیکھے تو اس طرح دیکھے کہ یہ ایک زوال پذیر چیز ہے تا کہ دنیا تمہاری نگاہ میں حقیر معلوم ہو اور تمہارے لئے اس سے اعراض کرنا آسان ہو جائے۔''

(اخرجہ القشیری فی الرسالۃ: ۱۱۶)

ہر ایک شے کے مالک ہر ایک شے کے والی
پایہ ہے تیرا اونچا رتبہ ہے تیرا عالی
دونوں جہاں میں کوئی تجھ سا ہوا نہ ہو گا
تیرا شریک کوئی پیدا ہوا نہ ہوگا
شمس و قمر ستارے دریا پہاڑ سارے
دکھلا رہے ہیں ہم کو تیرے عجب نظارے
کل کائنات تیری تعریف کر رہی ہے
ساری خدائی ہر دم دم تیرا بھر رہی ہے
بے آسروں کا جگ میں، بس تو ہی آسرا ہے
حالات کو دلوں کے تو خوب جانتا ہے
بخشا ہے زندگی کو تو نے سرور یا رب!
رحمت کا یونہی برسے، ہر سمت نور یا رب!

سرور بجنوری

زاہد، دین دار اور قناعت کرنے والا

قال ابو عثمان رحمه الله: ان الله تعالى يعطى الزاهد فوق ما يريد، ويعطى الراغب دون ما يريد، ويعطى المستقيم موافقة ما يريد .

''حضرت ابو عثمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ زاہد کو اس کی خواہش سے زیادہ عطا کرتا ہے اور دنیا میں رغبت رکھنے والے کو اس کی خواہش سے کم دیتا ہے اور قانع شخص کو اسی قدر عطا کرتا ہے جتنا وہ چاہتا ہے۔'' (ایضاً: ۱۱۷)

☆ عن الامام القشيرى رحمه الله قال: قيل: ان رجلا اتى ابراهيم بن ادهم بعشرة الاف درهم فابى أن يقبلها وقال له: تريد أن تمحو اسمي من ديوان الفقراء بعشرة الاف درهم، لا افعل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

''امام قشیری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مروی ہے کہ ایک شخص ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ کے پاس دس ہزار درہم لایا مگر آپ نے قبول کرنے سے انکار کیا اور فرمایا: تو دس ہزار درہم دے کر میرا نام فقراء کی فہرست سے مٹانا چاہتا ہے، میں ایسا نہیں کروں گا۔'' (ایضاً:۲۷۲)

☆ قال الامام القشیری رحمه الله: الزاهد لا یفرح بموجود فی الدنیا، ولا یتاسف علی مفقود منها .

''امام قشیری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ زاہد شخص دنیا کی کسی چیز کے پانے پر خوش نہیں ہوتا ہے اور نہ ہی اس کے کھو جانے پر افسوس کرتا ہے۔'' (ایضاً:۱۱۶)

☆ عن الامام القشیری رحمه الله قال: قیل: اذا زهد العبد فی الدنیا وکل الله تعالی به ملکا یغرس الحکمة فی قلبه .

''امام قشیری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کسی کا قول ہے کہ جب کوئی بندہ دنیا سے اعراض کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے جو اس کے دل میں حکمت کا پودا لگاتا ہے۔'' (ایضاً:۱۱۸)

عن الامام القشیری رحمه الله قال: قیل: من اراد الفقر لشرفه مات فقیرا، ومن أراد الفقر لئلا یشتغل عن الله تعالی مات غنیا .

''امام قشیری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: مروی ہے کہ جس نے فقر کا ارادہ فقر کے شرف کی وجہ سے کیا وہ فقیر مرا (اور اسے کچھ حاصل نہ ہوا، کیونکہ وہ لوگوں میں فقیر مشہور ہونا چاہتا تھا) اور جس نے فقر کو اس لئے اختیار کیا کہ وہ اللہ کے سوا کسی اور چیز کے ساتھ مشغول نہ ہو تو وہ حالت غنا میں فوت ہوا۔'' (ایضاً:۲۷۶)

چھوڑ سایہ خور کی جانب ہو رواں — تا کہ ہو سرِّ یقیں تجھ پر عیاں
کر نظر دریا میں موجوں کو گزار — تا کہ ہو معلوم تجھ کو سر یار
جب تلک رکھے نہ دریا میں قدم — مار اس مسئلہ میں ہرگز نہ دم
یعنی مت بے حال اس میں قال کر — حال ہو کر تو کشادہ بال کر
رکھ تو فرق مراتب پر نظر — تا کہ ہو ایمان میں تیرے نظر
بس نہ کر امداد تو زیادہ کلام
تا خرابی میں نہ پڑ جا فہم عام

(حاجی امداد اللہ مہاجر مکی)

ایک سخی کا حال

قال أبو عبدالله بن خفیف رحمه الله: ما وجبت علی زکاة الفطر أربعین سنة ولی قبول عظیم بین الخاص والعام .

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

''حضرت ابو عبداللہ بن خفیف رحمہ اللہ نے فرمایا: چالیس سال تک مجھ پر صدقہ فطر واجب نہیں ہوا حالانکہ خاص و عام میں میری (جود و سخا کی) بہت مقبولیت ہے۔'' (ایضا: ۲۷۹)

☆ قال أبو عثمان رحمه الله: أخبرني من رأى عمر رضي الله عنه يرمي الجمرة وعليه ازار مرقوع برقعة من أديم .

''حضرت ابو عثمان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے خبر دی جس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو رمی جمرات (شیطان کو کنکریاں مارنے) کے وقت دیکھا کہ آپ نے ایک ایسا تہبند زیب تن کیا ہوا تھا جس پر چمڑے کے پیوند تھے۔'' (اخرجہ احمد بن حنبل فی الزہد: ۱۷۸)

☆ قال أبو واقد الليثي رحمه الله تابعنا الأعمال فلم نجد شيئا أبلغ في طلب الآخرة من زهادة في الدنيا .

''ابو واقد لیثی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم نے مسلسل اعمال کی بجا آوری کی لیکن ہم نے طلب آخرت میں دنیا میں بے رغبتی سے بڑھ کر کسی چیز کو نہ پایا۔'' (ایضا: ۲۹۴)

☆ قال محمد بن كعب القرظي رحمه الله: اذا اراد الله بعبده خيرا جعل فيه ثلاث خصال، فقها في الدين وزهادة في الدنيا وتبصرة بعيوبه .

''حضرت محمد بن کعب قرظی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمائے تو اسے تین خصلتوں کے ساتھ نوازتا ہے: (۱) دین کی سمجھ (۲) دنیا میں بے رغبتی اور (۳) اپنے عیبوں کی پہچان۔''
(اخرجہ الشعرانی فی الطبقات الکبری: ۵۹)

☆ قال حمدون القصار: التواضع أن لاترى لأحدالى نفسك حاجة، لا في الدين ولا في الدنيا .

''حضرت حمدون قصار رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا: تواضع یہ ہے کہ تو کسی کے لئے اپنے ہاں دین و دنیا میں سے کسی ایک کی بھی حاجت نہ پائے۔'' (اخرجہ ابن قیم الجوزیہ فی مدارج السالکین ۲/۲۴۴)

دل تو چاہ رہا ہے کہ اسی ترتیب کے ساتھ مختلف صفات رکھنے والے لوگوں مثلاً نمازیوں' روزے داروں' حاجیوں' سخیوں' علماء' فقہاء' اولیاء وغیرہ پر انعامات الٰہیہ کا ذکر زبان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے نکلنے والے الفاظ سے کیا جائے یہ میری اس کتاب کے موضوع کے عین مطابق بھی ہے لیکن طوالت کے اندیشے سے بہت کچھ چھوڑ دیا ہے اور میدان کو دوسروں کے لئے کئی جہتوں سے خالی رکھا گیا ہے۔

اب جس کے دل میں آئے وہی پائے روشنی
ہم نے تو دل جلا کے سر بام رکھ دیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ کو ایک ماننے والے سب آخرکار جنت میں جائیں گے

عن انس بن مالك رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: اذا كان يوم القيامة ماج الناس بعضهم الى بعضهم فياتون آدم عليه السلام فيقولون: اشفع لذريتك فيقول: لست لها ولكن عليكم بابراهيم فانه خليل الله تعالى فياتون ابراهيم عليه السلام فيقول: لست لها ولكن عليكم بموسى فانه كليم الله تعالى ، فيوتى موسى عليه السلام فيقول: لست لها ولكن عليكم بعيسى فانه روح الله وكلمته، فيوتى عيسى عليه السلام فيقول: لست لها لكن عليكم بمحمد صلى الله تعالى عليه وسلم، فاوتى فاقول: انا لها، انطلق فاستاذن على ربى فيوذن لى، فاقوم بين يديه فاحمده بمحامد لا اقدر عليه الان يلهمنيه الله تعالى، ثم اخرله ساجدا، فيقال لى: يا محمد! ارفع راسك، وقل يسمع لك، وسل تعطه واشفع تشفع فاقول: يا رب امتى امتى فيقال: انطلق فمن كان فى قلبه مثقال حبة من برة او شعيرة من ايمان فاخرجه منها، فانطلق فافعل ثم ارجع الى ربى تعالى فاحمده بتلك المحامد، ثم خرله ساجدا فيقال لى: يا محمد! ارفع راسك، وقل يسمع لك، وسل تعطه، واشفع تشفع، فاقول: يا رب امتى امتى، فيقال لى: انطلق فمن كان فى قلبه مثقال حبة من خردل من ايمان فاخرجه منها، فانطلق فافعل، ثم اعود الى ربى فاحمده بتلك المحامد، ثم اخرله ساجدا فيقال لى: يا محمد! ارفع راسك، وقل يسمع لك، وسل تعطه واشفع تشفع، فاقول: يا رب! امتى امتى، فيقال لى: انطلق فمن كان فى قلبه ادنى ادنى ادنى من مثقال حبة من خردل من ايمان فاخرجه من النار فانطلق فافعل، ثم ارجع الى ربى فى الرابعة فاحمده بتلك المحامد، ثم اخرله ساجدا فيقال لى: يا محمدا ارفع راسك وقل يسمع لك، وسل تعطه، واشفع تشفع، فاقول: يا رب! ائذن لى فيمن قال: لا اله الا الله، قال: ليس ذاك لك او قال: ليس ذاك اليك، ولكن وعزتى وكبريائى وعظمتى وجبريائى! لاخرجن من قال: لا اله الا الله ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو لوگ گھبرا کر ایک دوسرے کے پاس جائیں گے۔ سب سے پہلے حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی بارگاہ میں حاضری دیں گے۔ عرض کریں گے: آپ اپنی اولاد کی بارگاہ خداوند قدوس میں شفاعت کیجئے۔ آپ جواب میں ارشاد فرمائیں گے: میں اس کام کے لئے متعین نہیں۔ تم سب حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں حاضری دو۔ وہ اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں۔ سب مل کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گے لیکن یہاں سے بھی یہی جواب ملے گا کہ میں اس کے لئے نہیں، تم حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس جاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے کلام فرمایا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ میں سب کی حاضری ہوگی۔ وہ بھی فرمائیں گے میں اس کام کے لئے نہیں۔ تم سب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس جا کر دیکھو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے روح اور اس کا کلمہ ہیں۔ تمام لوگ ان کی خدمت میں حاضری دیں گے لیکن یہاں سے بھی وہی جواب ملے گا کہ میں اس کام کے لئے نہیں۔ ہاں تم سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی بارگاہ اقدس میں حاضری دو۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: کہ پھر وہ سب میرے پاس آئیں گے تو میں ان کو خوشخبری سناؤں گا کہ ہاں میں اس کام کے لئے چنا گیا ہوں۔ میں اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری دوں گا اور خداوند قدوس سے اجازت چاہوں گا تو مجھے اللہ کے حضور کھڑے ہونے کی اجازت ملے گی۔ میں اس وقت اللہ تعالیٰ کی اس طرح حمد وثنا بیان کروں گا کہ جس پر میں اس وقت قادر نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس وقت خصوصی الہام ہوگا جو میں بیان کروں گا، پھر میں خداوند قدوس کے حضور سجدہ کروں گا۔ پھر مجھے حکم ہوگا۔ اے محمد! سر اٹھاؤ اور کہو سنا جائے گا، مانگو دیا جائے گا، شفاعت کرو ہم قبول کریں گے۔ میں عرض کروں گا: اے میرے رب! میری امت بخش دے، بخش دے، رب عزوجل کی طرف سے حکم ہوگا۔ جاؤ جس کے دل میں دانہ گندم یا جو کے مانند ایمان ہو اس کو دوزخ سے نکال لو۔ چنانچہ اس طرح کے تمام لوگوں کو میں نکال لوں گا۔ اس کے بعد پھر میں اپنے رب کے حضور حاضری دوں گا اور اسی طرح خداوند قدوس کی حمد وثناء بیان کروں گا اور سجدہ میں گر جاؤں گا، حکم ہوگا۔ اے محمد! سر اٹھاؤ، اور جو چاہو کہو، تمہاری بات سنی جائے گی، اور مانگو جو مانگو گے دیا جائے گا اور شفاعت کرو قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: اے میرے رب! میری امت کو بخش دے، میری امت کو بخش دے، حکم ہوگا۔ جاؤ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو اس کو جہنم سے نکال لو۔ میں ایسا ہی کروں گا اور پھر اپنے رب کے حضور حاضر ہوں گا۔ پھر اسی طرح اللہ رب العزت کی حمد وثنا بیان کروں گا۔ پھر سجدہ میں گر جاؤں گا، مجھ سے کہا جائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائے گی، مانگو دیا جائے گا اور شفاعت کرو قبول کی جائے گی۔ میں پھر عرض کروں گا! اے میرے رب! میری امت کو بخش دے، میری امت کو بخش دے، مجھے حکم ہوگا۔ جاؤ جس کے دل میں رائی کے دانے سے بھی کم بہت کم نہایت کم ایمان ہو اس کو بھی دوزخ سے نکال لو۔ میں دوزخ سے اس طرح کے لوگوں کو نکال کر چوتھی مرتبہ اپنے رب کے حضور حاضری دوں گا اور حسب سابق اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کروں گا پھر سجدہ میں گر جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائے گی۔ مانگو دیا جائے گا، شفاعت کرو قبول کی جائے گی۔ اس وقت میں عرض کروں گا: اے پروردگار! مجھے اس بات کی اجازت عطا فرما کہ ہر اس شخص کو جہنم سے نکال لوں جس نے کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ پڑھا ہو۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اس کام کے لئے آپ متعین نہیں یا آپ کے سپرد نہیں۔ بلکہ مجھے اپنی عزت وجلال اور عظمت وبڑائی کی قسم! کہ میں لا الٰہ الا اللہ پڑھنے والے ہر شخص کو دوزخ سے نکال لوں گا۔

(الصحیح لمسلم، کتاب الایمان، ۱/ ۱۱۰، المسند لابی عوانۃ، ۱/ ۱۸۴، الجامع الصحیح للبخاری، صفۃ الجنۃ ۲/ ۹۷۱، التفسیر للبغوی ۴/ ۱۷۷)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اپنے محبوب کے رتبے کو بڑھایا تو نے
تاج لولاک لما سر پہ سجایا تو نے

میرے اللہ تری شان کرم کے صدقے
فخر کونین محمد ﷺ کو بنایا تو نے

تری صناعی وقدرت کی درخشاں ہے دلیل
جسم محبوب کو بے سایہ بنایا تو نے

بھیج کر اپنا نبی اور اپنا کلام برحق
راستہ رشد وہدایت کا دکھایا تو نے

اپنے دیدار کے پیاسوں کو اسی دنیا میں
اپنا جلوہ رُخِ احمد میں دکھایا تو نے

خود ہی بے مثل ہے بے مثل ہے محبوب تیرا
ان کی امت کو بھی بے مثل بنایا تو نے

نارِ نمرود کو گلزار بنانے والے
جنت ارض مدینے کو بنایا تو نے

کہہ کے لا تقنطوا قرآن مبارک میں کریم
حوصلہ عاصی وخاطی کا بڑھایا تو نے

ہم کو اچھے برے کاموں کی بتا کر تفریق
راستہ جنت ودوزخ کا دکھایا تو نے

کس طرح ہو ترا شکر سکندر سے ادا
اپنے محبوب کا دربار دکھایا تو نے

حقیقی بادشاہ ومولیٰ اللہ تعالیٰ ہی ہے

یہ ایک طویل موضوع ہے کہ اشتراک لفظی کے طور پر وہی الفاظ جو اللہ تعالیٰ کے لئے بولے جاتے ہیں وہ بندوں پہ بولے جا سکتے ہیں یا نہیں۔ مثلاً سمیع، بصیر، حی، قیوم وغیرہ اس پہ مکمل بحث ہماری کتاب مسئلہ توحید وشرک ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ مختصر یہ کہ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات ذاتی، مستقل، قدیم وغیرہ حادث ہیں اور مخلوق کی تمام صفات عطائی غیر مستقل، حادث وفانی ہیں۔ اسی طرح حقیقی بادشاہ اللہ تعالیٰ ہے اور مجازی طور پر اگر مخلوق کے لئے یہ لفظ بولا جائے تو حرج نہیں۔ یہی حال باقی تمام صفات کا ہے مثلاً فیصلہ فرمانے والا، ملک الملوک، شہنشاہ وغیرہ لہٰذا یہ شرک نہیں ہے کیونکہ اللہ ہی نے اپنی مخلوق کو یہ رتبے عطا فرمائے ہیں تو جب دنیا داروں پر یہ الفاظ مجازاً بولے جا سکتے ہیں تو اللہ کے پیاروں پہ کیوں نہیں بولے جا سکتے حالانکہ ہر مسلمان اس عقیدے کا حامل ہے کہ اپنے پیاروں کو جو کچھ عطا فرماتا ہے اللہ ہی عطا کرتا ہے۔

چنانچہ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لا ملک الا اللہ، حقیقی بادشاہ اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ (الصحیح المسلم، کتاب الادب، ۲/ ۲۰۸، الادب المفرد للبخاری، ۲۱۱)

☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لا یقول العبد لسیدہ مولائی فان مولا کم اللہ (مسلم شریف باب الالفاظ ۲/ ۲۴۸)

غلام اپنے آقا کو میرا مولیٰ نہ کہے کیونکہ تمہارا مولا تو اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

قرآن مجید میں ہے۔ انت مولانا ۔اے اللہ تو ہی ہمارا مولا ہے۔

حالانکہ قرآن ہی میں فرمایا گیا **فان اللہ ھو مولاہ وجبریل وصالح المومنین** ۔ بے شک اللہ تعالیٰ اپنے نبی کا مولا ہے اور جبریل علیہ السلام اور ایمان دار جو نیک ہیں (التحریم) حدیث شریف میں ہے **من کنت مولاہ فھذا علی مولاہ** ۔ ہر مسلک

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

والا اپنے مسلک کے عالم کو نہ صرف مولا بلکہ مولانا کہتا ہے تو مطلب یہی ہوا کہ حقیقی مولا تو اللہ ہی ہے اور مجازاً یہ لفظ مخلوق پر بھی بولا جاتا ہے تو پھر غوث اعظم، غریب نواز، گنج بخش مشکل کشا، حاجت روا وغیرہ کے الفاظ مخلوق پہ بولنا کس طرح شرک ہو گیا جبکہ یہ الفاظ تو حدیث میں ہیں ہی نہیں۔ قرآن میں جو اللہ کے اسماء ہیں رؤف، رحیم، سمیع، بصیر وغیرہ جب یہ اللہ نے خود مخلوق پہ بولے ہیں: وبالمومنين رؤف رحيم فجعلنه سميعًا بصيرًا ۔ تو جو اللہ نے اپنے لئے بولے ہی نہیں وہ مخلوق پہ بولے جائیں اور وہ بھی مجازاً تو یہ شرک کہاں سے ہو گیا۔

راحت افزا عجب ہے ذکر تیرا — مغفرت کا سبب ہے ذکر تیرا
زینت نطق تیرا اسم عظیم — وجہ تحریک لب ہے ذکر تیرا
وقت کے ہاتھ میں تری تسبیح — گردش روز و شب ہے ذکر تیرا
بے بسی کی سیاہ راتوں میں — روشنی کا سبب ہے ذکر تیرا
جس کا احصاء کرے زبان بشر — اتنا محدود کب ہے ذکر تیرا
تیرے ارشاد سے ہوا معلوم — ذکر شاہِ عرب ہے ذکر تیرا
جس کو نسبت ہے تیرے پیاروں سے — اس زمیں کا ادب ہے ذکر تیرا
فکر شہزاد کے لئے لا ریب
باعث تاب و تب ہے ذکر تیرا

حقیقی سید اللہ تعالیٰ ہی ہے

حضرت عبداللہ بن شخیر العامری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وفد بنی عامر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور انہوں نے عرض کی: انت سیدنا آپ ہمارے سردار ہیں۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا: السید اللہ سید تو خدا تعالیٰ ہی ہے۔ (السنن لابی داود باب فی کراھیۃ التمادح، ۲/۶۶۲ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۲۴، ۲۵، دلائل النبوۃ للبیہقی، ۵/۳۱۸)

مطلب یہ کہ حقیقی سید اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور اللہ کی عطا سے حضور علیہ السلام سید ولد آدم ہیں اور آپ کے نواسے سیدا شباب اھل الجنۃ ہیں۔ حضرت صدیق اکبر سید کہول اہل الجنہ ہیں۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حضرت عمر سیدنا بلال کہا کرتے دیکھو: الحمد للہ کا معنی یہ ہے کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں لیکن ہزاروں چیزوں کی تعریف ہم کرتے ہیں تو جس طرح یہاں بالواسطہ اور بلاواسطہ کی تقسیم ضروری ہے۔ اسی طرح ان احادیث میں بھی ذاتی عطائی اور حقیقی مجازی کی تقسیم بھی ضروری ہے ورنہ بڑی مشکل پڑ جائے گی۔

معین بے کساں تو ہے خداوند جہاں تو ہے — ہے پنہاں لاکھوں پردوں میں مگر پھر بھی عیاں تو ہے
میرے الفاظ نے تاثیر تیرے ذکر سے پائی — مرے افکار میں ہے تو مرا حسن بیاں تو ہے
تو ہی ستار ہے غفار ہے خلاق عالم تو — ہر اک مجبور کی ڈھارس خدایا بے گماں تو ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تسلی دل کو ملتی ہے ترا ہی نام لینے سے ... وقار زندگی تو ہے قرار جسم وجاں تو ہے
ترے ہی نور سے معمور ہے معمورۂ عالم ... عطا وجود کا مواج بحر بے کراں تو ہے
مجھے اوروں سے کیا لینا مرا اوروں پر کیا تکیہ ... مرا حامی مرا ناصر ہے تو ہے رازداں تو ہے
رضا جیسے خطا کاروں کو دامن میں اماں دے کر ... بتا دیتا ہے بزم دہر کو کہ مہرباں تو ہے

(محمد اکرم رضا)

احادیث مبارکہ بلفظ اللہ درشان باری تعالیٰ عزّ اسمہ

(۱) الله يحب الاخرة ويبغض الدنيا (الديلمی ۱،۱۸۳– طبرانی)

اللہ تعالیٰ آخرت کو پسند اور دنیا کو ناپسند کرتا ہے۔

(۲) الله يعطي بالحسنة الف الفي حسنة ۔(مسند الفردوس للديلمی ۱ :۱۸۳)

اللہ تعالیٰ ایک نیکی کے عوض بیس لاکھ نیکیوں کا ثواب عطا فرماتا ہے۔

(۳) الله مع الدائن حتي يقضي دينه ۔(ترمذی شريف، الديلمی ۱ :۱۸۳)

اللہ تعالیٰ کی امداد مقروض کے ساتھ ہے یہاں تک کہ قرض کی ادائیگی ہو جائے۔

(۴) الله ارحم بعباده من هذا العصفور بفرخه ۔(سنن نسائی ۔الاتحاف ۱۰/۵۷۱ وبنحوه الطبرانی فی الصغير /۹۸)

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے جتنی کہ یہ چڑیا اپنے بچے پر۔

(۵) الله ورسوله وجبريل عنك راضوان يعني عليا ۔(طبرانی، ۱ :۲۹۸، جمع الجوامع ۹۶۶۸، کنز ۳۳۰۱۹)

اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اور جبریل امین اے علی تجھ پہ راضی ہیں۔

الله المزوج، وجبريل الشاهد، يعني: لزينب ۔ (طبرانی)

(حضرت زینب کا میرے ساتھ) اللہ تعالیٰ نے نکاح کیا ہے اور جبریل گواہ بنے ہیں۔

الله الله في اخوانكم من أهل القبور ۔ (مستدرک للحاکم)

اللہ سے ڈرو اپنے اہل قبور بھائیوں کو برا کہنے میں۔

الله الله في النساء، فانهن عوان عندكم ۔(سنن نسائی)

اللہ سے ڈرو عورتوں کے حق میں کیونکہ وہ تمہاری معاون ہیں۔

الله أعلم بما كنتم عاملين، اذا خلقكم ۔ (مسند احمد)

جو تم کرنے والے تھے اللہ خوب جانتا تھا جب تمہیں پیدا کیا تھا۔

الله اعلم أن قلبي يحبكن، قاله لجواري الأنصار ۔ (ابن ماجہ)

اللہ جانتا ہے کہ میرا دل تم سے (اے بنات الانصار) محبت کرتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ مع القاضی ما لم یحدث ۔ (مسند الفردوس)

اللہ تعالیٰ قاضی کے ساتھ ہے جب تک وہ اپنی خواہش پر فیصلہ نہ کرے۔

اللہ فی عون العبد ما دام العبد فی عون أخیه المسلم ۔ (صحاح)

اللہ اپنے بندے کی امداد میں رہتا ہے جب تک کہ بندہ اپنے مسلمان بھائی کی امداد میں رہے۔

دل تیرہ کو چمکاؤں مجھے توفیق دے مولا ۔ تجھے میں یاد کر پاؤں مجھے توفیق دے مولا
مری سانسیں ترے اسمِ گرامی سے معطر ہوں ۔ مشامِ جاں کو مہکاؤں مجھے توفیق دے مولا
فساد و شر سے میں فرشِ زمیں کو صاف کر ڈالوں ۔ ہمیشہ امن پھیلاؤں مجھے توفیق دے مولا
مرے قول و عمل سے کوئی دل زخمی نہ ہو یا رب ۔ سراپا خیر بن جاؤں مجھے توفیق دے مولا
سلیقہ دے مرے مالک مجھے حسن تکلم کا ۔ زباں سے پھول برساؤں مجھے توفیق دے مولا
کہوں حق بات میں دربار میں سلطان جابر کے ۔ میں ہر باطل سے ٹکراؤں مجھے توفیق دے مولا
مرا دشمن بھی میری راہ میں کانٹے بچھائے تو ۔ میں اس پر پھول برساؤں مجھے توفیق دے مولا
تعلق مستقل ہو جائے یوں ارضِ مدینہ سے ۔ ترے گھر بار بار آؤں مجھے توفیق دے مولا
تری تائید کا ہر وقت ہو سر پر مرے سایہ ۔ میں مشکل میں نہ گھبراؤں مجھے توفیق دے مولا
یہاں بھی لوگ پہچانیں مجھے تیرے حوالے سے ۔ وہاں بھی تیرا کہلاؤں مجھے توفیق دے مولا
تری حمد و ثناء شہزاد کے قلب و زباں پر ہو ۔ میں تیرے گیت بس گاؤں مجھے توفیق دے مولا

حقیقی فیصلہ فرمانے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے

حضرت ابوشریح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان اللہ هو الحکم فلم تکنی بابی الحکم

بے شک اللہ تعالیٰ ہی حکم ہے (اور حکم کا اسی کو اختیار ہے) تو پھر تیری کنیت ابوالحکم کیوں ہے۔

(السنن لابی داؤد، ۲/ ۶۷۷، السنن للنسائی، المستدرک للحاکم، کنز العمال للمتقی)

قرآن مجید میں فرمایا گیا: **ان الحکم الا للہ** ۔ حکم صرف اللہ کا ہے۔

اس آیت کو نہ سمجھ سکنے کی وجہ سے فتنہ خوارج وجود میں آیا کہ جب حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہما نے حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کو مصالحت کے لئے حکم مقرر کیا تو کچھ لوگوں (خوارج) نے حضرت علی المرتضیٰ اور جناب امیر معاویہ رضی اللہ عنہما پر فتویٰ کفر لگا دیا کہ قرآن تو یہ کہتا ہے: **ان الحکم الا للہ** اور تم نے بندوں کو حکم بنالیا ہے۔ یہ دس ہزار افراد تھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کو سمجھانے کی کوشش کی کہ یہ بھی تو قرآن ہے: **فابعثوا حکمًا من اهله وحکمًا من اهلها** (النساء) میاں بیوی میں نا چاقی ہو جائے تو ایک حکم میاں کی طرف سے اور ایک بیوی کی طرف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے مقرر کرلو اگر تمہارا ارادہ ہوا تو اللہ تعالیٰ صلح کی گنجائش پیدا فرما دے گا۔ یہ بھی تو قرآن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کے بارے میں فرمایا: فلا وربك لا يؤمنون حتّٰى يحكموك ......(النساء) اے پیارے، تیرے رب کی قسم ہے کوئی ایمان دار ہو ہی نہیں سکتا جب تک تجھے حاکم تسلیم نہ کرے۔ وغیرہ وغیرہ۔ چنانچہ دس ہزار میں سے پانچ ہزار کو مسئلہ سمجھ آ گیا اور انہوں نے توبہ کرلی۔ باقی پانچ ہزار آج کل کے نام نہاد علمبرداران توحید کی طرح ڈٹے رہے جن کا فیصلہ مولیٰ کائنات کی تلوار نے کیا۔ آپ نے فرمایا: کلمة الحق اريد بها الباطل بات تو ٹھیک (قرآن کی) ہے مگر ارادہ ان کا اس سے باطل کا ہے۔ لہٰذا حقیقی فیصلہ کرنے والا تو اللہ تعالیٰ ہی ہے مگر اللہ تعالیٰ نے یہ شان اپنے بندوں کو بھی مجازی اور عطائی طور پر دے رکھی ہے۔

صد شکر کہ یوں وردِ زباں حمدِ خدا ہے — وہ سب سے بڑا سب سے بڑا سب سے بڑا ہے
کافر ہو کہ مسلم، کوئی مشرک ہو کہ مومن — وہ سب کا خدا سب کا خدا سب کا خدا ہے
وہ خالقِ کونین وہ رزّاقِ جہاں بھی — وہ ربِّ علیٰ ربِّ علیٰ ربِّ علیٰ ہے
یہ رنگ یہ خوشبو یہ بہاریں یہ فضائیں — سب اس کی عطا اس کی عطا اس کی عطا ہے
معراجِ عبادت بھی، معراجِ سخن بھی — صرف اس کی ثنا اس کی ثنا اس کی ثنا ہے
اقبال لیے جاؤ، سدا نامِ خدا ہے — جو دل کی جلا، دکھ کی دوا، روح کی شفا ہے

(پروفیسر اقبال عظیم سید)

احادیث قدسیہ عن تنزیہہ باری تعالیٰ عم نوالہ

عن انس بن مالك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قال الله عزوجل ان امتك لا يزالون يقولون ما كذا ما كذا حتى يقولوا هذا الله خلق الخلق فمن خلق الله .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل نے فرمایا: بے شک آپ کی امت کہتی رہے گی یہ کیا ہے؟ یہ کیا ہے؟ حتیٰ کہ کہیں گے یہ اللہ ہے جس نے پوری مخلوق پیدا کی پس اللہ کو کس نے پیدا کیا؟

(مسلم، کتاب الایمان: باب بیان الوسوسۃ فی الایمان (۱۳۶) ابوعوانہ (۸۲/۱) تحفۃ الاشراف (۱۵۸۰))

☆ عن انس عن النبى صلى الله عليه وسلم بهذا الحديث غير ان اسحق لم يذكر قال قال الله ان امتك

صحیح مسلم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی معنیٰ میں ایک اور روایت بھی مروی ہے لیکن اس میں یہ لفظ نہیں ہیں ”بے شک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت۔“ (مسلم، کتاب الایمان: باب بیان الوسوسۃ فی الایمان (۱۳۶)

☆ عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال الناس يتساء لون حتى يقال هذا خلق الله الخلق فمن خلق الله فمن وجد من ذلك شيئا فليقل امنت بالله .

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ ہمیشہ تسلسل سے سوال کرتے رہتے ہیں حتیٰ کہ سوال کیا جاتا ہے کہ یہ اللہ جس نے مخلوق پیدا کی پس اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا؟ پس جو شخص ایسا خیال اور وسوسہ پائے تو اسے ''امنت باللّٰہ'' (میں اللہ پر ایمان لایا) کہنا چاہیے۔

(مسلم، کتاب الایمان: باب بیان الوسوسۃ فی الایمان (۱۳۴) بخاری (۳۲۷۶) ابو داؤد (۴۷۲۱) أبو عوانۃ (۱/۸۱) حمیدی (۱۱۵۳) تحفۃ الاشراف (۱۴۱۶۰) أحمد (۸۳۸۴))

☆ عن أبی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی الشیطان احدکم فیقول من خلق کذا وکذا حتی یقول لہ من خلق ربک فاذا بلغ ذلک فلیستعذ باللّٰہ ولینتہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شیطان تم میں سے کسی ایک کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے اسے کس نے پیدا کیا؟ اس چیز کو کس نے پیدا کیا؟ حتیٰ کہ یہ سوال کرتا ہے تیرے رب کو کس نے پیدا کیا؟ پس جب یہ وسوسہ اور شیطانی خیال یہاں تک پہنچے تو اس آدمی کو تعوذ پڑھنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگے اور اس خیالِ باطل سے باز آجائے۔

(مسلم، کتاب الایمان: باب بیان الوسوسۃ فی الایمان (۱۳۴) أبو عوانۃ (۱/۸۱) بزار (۵۰) ابن حبان (۱۵۰))

☆ وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ عزوجل: لایزال عبدی یسال عنی؟ ھذا اللہ خلقنی فمن خلق اللہ؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرا بندہ میرے متعلق ہمیشہ سوال کرتا رہے گا (حتیٰ کہ) کہے گا یہ اللہ ہے اس نے مجھے پیدا کیا پس اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا۔

(ابن أبی عاصم فی السنۃ (۱/۶۴۶) کما أخرجہ البخاری فی کتاب الاعتصام باب ۳۔ ومسلم فی کتاب الایمان حدیث ۲۱۶، کلاھما بمعناہ من غیر الحدیث القدسی)

یہ سوال واعتراض شیطانی وساوس میں سے ہے کہ اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا اسی لئے یہ طریقہ سکھایا گیا ہے کہ جب کسی کو یہ خیال آئے تو وہ فوراً کہے ''میں اللہ پر ایمان لایا۔'' اور ایک روایت میں ہے کہ ''وہ شیطان سے پناہ مانگے۔''

ہیں عجب بے خود تماشا ہے عجیب — دربدر پھرتے ہیں اور گھر میں حبیب
ہر کوئی ہر اسم سے ہے فیض یاب — کوئی آسودہ ہے اور کوئی خراب
مظہر ھادی حق آگاہ ہے — مظہر اسم مضل گمراہ ہے
گرچاک دریا کی ہیں گو موجیں ضرور — ایک رنگا رنگ ہے ان کا ظہور
ہیں اسی خورشید کے سائے تمام — بر حجر بر شجر بحر وبر در ودیوار وبام
عارضی ہیں چند مدت کو یہاں — ہوں گے آخر اصل میں اپنا نہاں

(حاجی امداد اللہ مہاجر)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ تعالیٰ حکیم و علیم بھی ہے اور مالک الملک بھی

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

لاتسموا ابناء کم حکیم ولا ابا الحکم فان اللہ هو الحکیم العلیم

اپنے بیٹوں کا نام حکیم یا ابوالحکم نہ رکھو کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی حکیم و علیم ہے۔ (مجمع الزوائد للہیثمی ۱۰۵/۸، عمدۃ القاری للعینی)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا کہ ایک شخص دوسرے کو کہہ رہا ہے شاہانِ شاہ، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اللہ ملک الملوک۔ شاہان شاہ (شہنشاہ) تو اللہ ہی ہے۔ (کنز العمال لعلی المتقی ۵۹۶/۱۶)

ذات تری ہے برتر وبالا ہر طرح تو ہے ارفع و اعلیٰ
رزق دیتا ہے کل جہانوں کو کون ہے ایسا پالنے والا
سبھی محتاج ہیں تیرے در کے ان میں ادنیٰ ہو یا کوئی اعلیٰ
سارے عالم پہ یوں محیط ہے تو چاند کے گرد جس طرح ہالا
بڑی قدرت کے شاہکار ہیں خار و خس ہوں کہ ہو گل و لالہ
کس کے دل میں نہیں تیری چاہت کون تیرا نہیں ہے متوالا
رنگ بخشا چمن چمن تو نے چاند تاروں میں نور بھر ڈالا
لفظ کن کہہ کر اس نے اے نیرؔ کار خانہ عجب بنا ڈالا

(سید شریف الدین نیر)

اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کو موحد پیدا فرمایا

عن عیاض بن حمار المجاشعی رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: ذات یوم فی خطبته الا ان ربی امرنی ان اعلمکم ما جهلتم مما علمنی یومی هذا کل مال نحلته عبدا حلال وانی خلقت عبادی حنفاء کلهم وانهم اتتهم الشیاطین فاجتالتهم عن دینهم وحرمت علیهم ما احللت لهم وامرتهم ان یشرکوا بی ما لم انزل به سلطانا وان اللہ نظر الی اهل الارض فمقتهم عربهم وعجمهم الا بقایا من اهل الکتاب وقال انما بعثتک لابتلیک وابتلی بک وانزلت علیک کتابا لا یغسله الماء تقروه نائما ویقظان وان اللہ امرنی ان احرق قریشا فقلت رب اذا یثلغوا راسی فیدعوه خبزة قال استخرجهم کما استخرجوک واغزهم تغزک وانفق فسننفق علیک وابعث جیشا نبعث خمسة مثله وقاتل بمن اطاعک من عصاک قال واهل الجنة ثلاثة ذو سلطان مقسط متصدق موفق ورجل رحیم رقیق القلب لکل ذی قربی ومسلم وعفیف متعفف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ذو عيال قال واهل النار خمسة الضعيف الذى لا زبر له الذين هم فيكم تبعا لا يبتغون اهلا ولا مالا والخائن الذى لا يخفى له طمع وان دق الا خانه ورجل لا يصبح ولا يمسى الا وهو يخادعك عن اهلك ومالك وذكر البخل او الكذب والشنظير الفاحش .ولم يذكر ابو غسان فى حديثه: وانفق فسننفق عليك

حضرت عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خبردار بے شک میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں وہ سکھاؤں جس سے تم ناواقف ہو جو مجھے اللہ نے آج تعلیم دی ہے: تمام مال جو میں نے بندے کو عطا کیا ہے حلال ہے اور بے شک میں نے اپنے تمام بندوں کو یکسو (دین ابراہیمی پر موحد) پیدا کیا ہے اور بے شک ان کے پاس شیطان آئے اور انہیں ان کے دین سے کلی طور پر دور کر دیا اور جو ان کے لئے حلال تھا وہ ان پر حرام کر دیا اور انہیں حکم کیا کہ میرے ساتھ شریک ٹھہرائیں جس کی میں نے کوئی دلیل نہیں اتاری اور بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین والوں کی طرف دیکھا اور ان پر غضب ناک ہوا عرب و عجم سب پر ماسوائے اہل کتاب کے بقیۃ السلف لوگوں کے اور فرمایا: یقیناً میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا ہے تا کہ تیرا امتحان لوں اور تیرے ذریعے آزمائش کروں اور تیرے اوپر ایسی کتاب نازل کی جس کو پانی دھو نہیں سکے گا۔ آپ اسے سوتے اور جاگتے پڑھیں گے اور بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ میں قریش کو غضب ناک کر دوں اور انہیں جلا دوں۔ میں نے کہا میرے رب تب وہ میرا سر کوٹ دیں گے اور چھوڑ دیں گے اور اسے روٹی کی طرح بنا کر چھوڑیں گے۔ فرمایا: انہیں نکال دو جیسے انہوں نے آپ کو نکال دیا اور ان سے جنگ کرو ہم آپ کو غزوے کا سامان مہیا کریں گے (مدد کریں گے) اور آپ خرچ کریں ہم آپ پر خرچ کریں گے اور آپ لشکر بھیجیں ہم اس کے پانچ گنا زائد لشکر بھیجیں گے اپنے اطاعت گزاروں کے ساتھ اپنے نافرمانوں سے لڑائی کریں۔ فرمایا: جنت والے تین قسم کے لوگ ہیں:

(۱) حکمران عدل وانصاف کرنے والا، خرچ کرنے والا توفیق دیا گیا (یعنی جس کو اللہ کی مدد حاصل ہو)۔

(۲) مہربان اور شفیق ہر رشتہ دار اور مسلمان کے لئے نرم دل انسان۔

(۳) پاک دامن دست سوال نہ پھیلانے والا، اہل وعیال والا۔

اور فرمایا۔ آگ والے پانچ قسم کے لوگ ہیں:

(۱) کمزور اور ضعیف جس کے پاس عقل نہیں (جو اسے برائی سے روکے) جو تمہارے اندر دوسروں کی پیروی کرتے اور ان کے دست نگر رہتے ہیں اور اہل و مال کے متلاشی نہیں۔

(۲) خیانت کرنے والا ایسا کہ جب کوئی بھی اس کے لئے طمع اور لالچ ظاہر ہوتی ہے خواہ کتنی ہی دقیق ہو اس میں خیانت کرتا ہے۔

(۳) وہ آدمی جو صبح وشام تیرے اہل اور مال کے متعلق تجھ سے دھوکا کرتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۵،۴) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بخل یا جھوٹ اور برے اخلاق والے کا ذکر کیا۔

اور حضرت ابو غسان رضی اللہ عنہ نے اپنی روایت میں یہ لفظ ذکر نہیں کئے (اور تو خرچ کر پس تجھ پر خرچ کیا جائے گا)۔

(مسلم، کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمہا واہلہا: باب الصفات التی یعرف بہا فی الدنیا أہل الجنۃ وأہل النار (۲۸۶۵) احمد (۱۷۴۹۱) ابن حبان (۶۵۳) عبدالرزاق (۲۰۰۸۸) طبرانی کبیر (۹۸۷) حاکم (۴/۵۰۰۵))

معلوم ہوا کہ ہر انسان دین فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ پھر شیطان اسے گمراہ کرتا ہے، اسے خواہشات دلاتا ہے اور اسے راہ راست سے ہٹا کر جہنم کے راستے پر چلا دیتا ہے۔ یہ بھی پتہ چلا کہ ہر قسم کا گناہ شیطان کی وجہ سے ہی ہوتا ہے اور اگر انسان شیطان سے بچ جائے تو ہر قسم کے گناہ سے محفوظ ہو جائے گا۔ شیطان سے بچاؤ کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف کام سکھائے ہیں مثلاً اذان، صبح وشام کے اذکار، بیت الخلاء میں داخلے کے وقت دعا، قرآن کی آخری دو سورتیں، آیۃ الکرسی، باجماعت نماز کی ادائیگی، صفوں کی درستگی، گھر سے نکلتے وقت دعا، گھر میں داخلے کے وقت اور کھانے سے پہلے دعا، سوتے وقت وضو کرنا، گھر میں سورۂ بقرہ کی کثرت کے ساتھ تلاوت کرنا، سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتوں کی تلاوت گھر کو گھنٹی وغیرہ سے پاک رکھنا اور کثرت سے ذکر الٰہی کرنا وغیرہ۔

یا رب تو نے جان عطا کی
خلقت کو اک شان عطا کی
تو نے ہم کو عزت بخشی
تو نے ہم کو عظمت بخشی
تو نے ہم کو صحت دی ہے
چین دیا راحت دی ہے
تو ہی کھانے کو دیتا ہے
تو ہی خیر خبر لیتا ہے
تیرے احسانات بہت ہیں
تیرے انعامات بہت ہیں
دور مصیبت کرتا ہے تو
دل خوشیوں سے بھرتا ہے تو
جب بھی ذکر ترا ہوتا ہے
دل کو سُرور عطا ہوتا ہے

سرور بجنوری

ایک علمی بحث

آمدم برسر مطلب: اس حدیث (اللہ ملك الملوك) کے تحت امام اہل سنت نے بڑی علمی بحث فرمائی ہے میں پورے دعوے سے کہتا ہوں کہ آج مسئلہ توحید وشرک کی نزاکتوں کو نہ سمجھنے کی وجہ سے بات بات پر سادہ لوح مسلمانوں پر بات بات پہ شرک شرک کے فتوے لگانے والے۔

اگر صرف اس ایک بحث کو سمجھ کر پڑھ لیں تو انہیں اپنی اصلاح کا موقع مل سکتا ہے اور آخرت کی ہلاکتوں سے بچ سکتے ہیں اور نتیجتاً اہل سنت کے ساری زندگی ممنون احسان اور شکر گزار رہیں گے کیونکہ یہ ماننے پر مجبور ہو جائیں گے۔

دودھ کا دودھ پانی کا پانی کیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کس نے تیرے سوا شاہ احمد رضا

اگر کلام الامام کو سمجھ کر پڑھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں تو ضرور پڑھیں اور کروڑوں مسلمانوں کو کافر و مشرک بنانے کی روش سے باز آئیں چنانچہ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت لکھتے ہیں۔

''ظاہر ہے کہ اصل منشا منع اس لفظ (شاہان شاہ، ملک الملوک) کا استغراق حقیقی پر حمل ہے یعنی موصوف کا استثناء تو عقلی ہے کہ خود اپنے نفس پہ بادشاہ ہونا معقول نہیں۔ اس کے سوا جمیع ملوک پر سلطنت اور ہر معنیٰ قطعاً مختص بحضرت عزت جل جلالہٗ ہیں، اور اس معنی کے ارادے سے اگر غیر پر اطلاق ہو تو صراحۃً کفر ہے کہ استغراق حقیقی میں رب عزوجل بھی داخل ہو گا یعنی معاذ اللہ موصوف کو اس پر بھی سلطنت ہے۔ یہ ہر کفر سے بدتر کفر ہے۔ مگر حاشانہ ہرگز کوئی مسلمان اس کا ارادہ کرسکتا ہے نہ زنہار کلام مسلم میں یہ لفظ سن کر کسی کا اس طرف ذہن جاسکتا ہے۔ بلکہ قطعاً قطعاً عہد یا استغراق عرفی ہی مراد اور وہی مفہوم و مستفاد ہوتا ہے کہ قائل کا اسلام ہی اس ارادہ پر قرینہ قاطعہ ہے۔ جیسا کہ علماء نے موحد کے۔ أنبت الربیع البقل۔ موسم ربیع نے سبزہ اگایا۔ کہنے میں تصریح فرمائی۔

اب رہا یہ کہ استغراق حقیقی اگرچہ نہ مراد نہ مفہوم۔ مگر مجرد احتمال ہی موجب منع ہے۔ یہ قطعاً باطل ہے۔ یوں تو ہزاروں الفاظ کہ تمام عالم میں دائر و سائر ہیں منع ہو جائیں گے۔ پہلے خود اسی لفظ شہنشاہ کی وضع و ترکیب لیجئے۔ مثلاً قاضی القضاۃ، امام الائمہ، شیخ الشیوخ، عالم العلماء، صدر الصدور، امیر الامراء خان خاناں، بگاز بگ وغیرہا کہ علماء و مشائخ و عامہ سب میں رائج ہیں۔ آخری تین لفظ عربی فارسی ترکی تین مختلف زبانوں کے لفظ ہیں اور معنی ایک یعنی سرور سروراں، سردار سرداراں، سید الاسیاد اور اگر امیر امراء بمعنی حکم سے لیجئے تو امیر الامراء بمعنی حاکم الحاکمین، شک نہیں کہ ان الفاظ کو عموم و استغراق حقیقی پر رکھیں تو قاضی القضاۃ، حاکم الحاکمین، عالم العلماء اور سید الاسیاد قطعاً حضرت رب العزت عزوجل ہی کے لئے خاص ہیں اور دوسرے پر ان کا اطلاق صریح کفر بلکہ بنظر حقیقت اصلیہ صرف قاضی و حاکم و سید و عالم بھی اسی کے ساتھ خاص۔

اسی طرح امام الائمہ، شیخ الشیوخ اور شیخ المشائخ اپنے استغراق حقیقی پر یقیناً حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص، اور دوسرے پر اطلاق یقیناً کفر، کہ اس کے عموم میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بھی داخل ہوں گے اور معنی یہ ٹھہریں گے کہ فلاں شخص معاذ اللہ حضور سید عالم امام العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی شیخ و امام ہے اور یہ صراحتاً کفر ہے۔ مگر حاشا ان تمام الفاظ میں ہرگز یہ معنی قائلین کی مراد، نہ ان کے اطلاق سے مفہوم و مفاد اور اس پر دلیل ظاہر و باہر یہ ہے کہ متکبر مغرور جبار سلاطین کہ اپنے آپ کو مابدولت و اقبال اور اپنے بڑے بڑے عہدہ داروں و امراء وزراء کو بندۂ حضور و فدوی خاص لکھتے ہیں جن کے تکبر کی یہ حالت کہ اللہ و رسول کی توہین پر شاید چشم پوشی بھی کر جائیں۔ مگر ہرگز اپنی ادنیٰ سی توہین پر درگزر نہ کریں۔ یہ ہی جبار انہیں امراء کو قاضی القضاۃ امیر الامراء خان خاناں اور بگاز بگ خطاب دیتے ہیں اور خود لکھتے اور اوروں سے لکھواتے، اور لوگوں کو کہتے لکھتے دیکھتے سنتے اور پسند و مقرر رکھتے ہیں، بلکہ جو ان کے اس خطاب پر اعتراض کرے عتاب پائے۔ اگر ان میں استغراق حقیقی کا ادنیٰ ابہام بھی ہوتا جس سے متوہم ہوتا کہ یہ امراء خود سلاطین پر بھی حاکم و افسر بالا و برتر اور سردار و افسر ہیں تو کیا امکان تھا اسے ایک آن کے لئے بھی روا رکھتے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تو ثابت ہوا کہ عرف عام میں امثال الفاظ میں استغراق حقیقی ارادۃً وافادۃً ہر طرح قطعاً یقیناً متروک ومہجور ہے جس کی طرف اصلاً خیال بھی نہیں جاتا۔ بعینہٖ بداہتہً یہی حال شہنشاہ کا ہے۔ کیا پکے مجنون کے سوا کوئی گمان کرسکتا ہے کہ امام اجل ابوالعلاء علاء الدین ناصحی، امام اجل ابوبکر رکن الدین کرمانی، علامہ اجل خیرالملت والدین رملی، عارف باللہ شیخ مصلح الدین، عارف باللہ حضرت امیر، عارف باللہ حضرت حافظ، عارف باللہ حضرت مولوی معنوی، عارف باللہ حضرت مولانا نظامی، عارف باللہ حضرت مولانا جامی، فاضل جلیل مخدوم شہاب الدین وغیرہم قدست اسرارہم کے کلام میں یہ ناپاک معنی مراد ہونا درکنار اسے سن کر کسی مسلمان کا وہم بھی اس طرف جاسکتا ہے؟ تو بے ارادہ وبے افادہ اگر مجرد احتمال منع کے لئے کافی ہوتا وہ الفاظ بھی حرام ہوتے، حالانکہ خواص وعوام سب میں شائع وذائع ہیں خصوصاً قاضی القضاۃ، کہ فقہائے کرام کا لفظ اور قدیماً حدیثاً ان کے عامۂ کتب میں موجود ہے۔ اس میں اور شہنشاہ میں کیا فرق ہے۔

امام اجل علامہ بدرالملت والدین محمود عینی حنفی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری شریف میں فرماتے ہیں۔

سب سے پہلے جس کا لقب قاضی القضاۃ ہوا، امام اعظم کے شاگرد امام ابویوسف ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ اس جناب نے یہ لقب قبول فرمایا اور ان کے زمانہ میں فقہاء وعلماء ومحدثین کے اکابر وعمائد تھے ان میں کسی سے بھی اس کا انکار منقول نہ ہوا۔

اب ثابت ہوا کہ وہ (حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو شہنشاہ کہنے پر) طعن نہ فقط انہیں ائمہ وفقہاء واولیاء پر ہوگا جن سے لفظ شہنشاہ کی سندیں بے شمار کتب میں مذکور، بلکہ ائمہ تبع تابعین اور ان کے اتباع اور امام مذہب حنفی ابویوسف اور اس وقت سے آج تک کے تمام علمائے حنفیہ اور بکثرت علمائے بقیہ مذاہب سب پر طعن لازم آئے گا اور اس پر جرأت ظلم شدید اور جہل مدید ہوگی۔

لاجرم بات وہی ہے کہ لفظ جب ارادۃً وافادۃً ہر طرح شناعت سے پاک ہے تو صرف احتمال باطل اسے ممنوع نہ کردے گا ورنہ سب سے بڑھ کر نماز میں ''تعالیٰ جدک'' حرام ہو کہ دوسرے معنی کس قدر شنیع وفظیع رکھتا ہے۔

ہاں صدر اسلام میں کہ شرک کی گھٹائیں عالمگیر چھائی ہوئی تھیں، تقیر وتطہیر کے ساتھ نہایت تدقیق فرمائی جاتی کہ توحید بروجہ اتم اذہان میں متمکن ہو ولہٰذا نہ فقط شہنشاہ بلکہ انت سیدنا کے جواب میں ارشاد فرمایا: السید اللہ، سید اللہ ہی ہے۔ ابوالحکم کنیت رکھنے کو منع فرمایا۔ حالانکہ یہ الفاظ واوصاف غیر خدا کے لئے خود قرآن عظیم واحادیث واقوال علماء میں بکثرت وارد۔ وہابیہ وخوارج اسی نکتہ جلیلہ سے غافل ہو کر شرک شرک وکفر میں پڑے۔ اللہ تعالیٰ تو ''ان الحکم الا للہ'' حکم اللہ ہی کا ہے۔ فرماتا ہے۔ مولیٰ علی نے کیسے ابوموسیٰ کو حکم فرمایا۔ (یہ مقولہ خوارج ہے)

اللہ تعالیٰ تو ''ایاك نستعین'' فرماتا ہے۔ مسلمانوں نے انبیاء اولیاء سے کیسے استعانت کی۔ اللہ تعالیٰ تو ''قل لا یعلم الایۃ'' فرماتا ہے اہل سنت نے کیسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اطلاع غیوب مان لی۔ (یہ وہابیہ کے اقوال ہیں)

ان اندھوں نے نہ جانا کہ وہی خدائے تعالیٰ ''فابعثوا حکما'' ایک پنچ بھیجو، فرماتا ہے اور ''تعاونو علی البر والتقوی'' اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور ''استعینوا بالصبر والصلوۃ'' اور صبر اور نماز سے مدد چاہو اور ''الامن ارتضی من رسول'' سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے اور ''یجتبی من رسله من یشاء'' چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جسے چاہے اور" تلك من انباء الغيب نوحيها اليك " یہ غیب کی خبریں ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں اور" یومنون بالغیب " بے دیکھے ایمان لائے۔ وغیرہا فرما رہا ہے۔" افتومنون ببعض الكتب وتكفرون ببعض " تو کیا خدا کے کچھ حکموں پر ایمان لاتے ہو اور کچھ سے انکار کرتے ہو۔

خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا۔ اس مقصد کی شرح میں نظیر واقعہ تحریم خمر ہے کہ ابتداء میں نقیر، مزفت، جرہ اور حنتم یعنی مضبوط برتنوں میں نبیذ ڈالنے سے منع فرمایا کہ تساہل واقع نہ ہو۔ جب اس کی حرمت اور اس سے نفرت مسلمانوں کے دلوں میں جم گئی اور اس سے کامل تحفظ واحتیاط نے قلوب میں جگہ پائی تو فرمایا: ان ظرفا لا يحل شيئا ولا يحرمه . برتن کسی چیز کو حلال وحرام نہیں کرتا۔ (فقہ شہنشاہ ص ۱۱ تا ۲۴ ملخصاً)

اس تحقیق کو پڑھ کر اب آپ خود ہی یہ بتائیں اور اپنے دل سے فتویٰ طلب فرمائیں کہ اس میں کیا مضائقہ ہے اگر اعلیٰ حضرت نے یہ کہا ہے

انا اعطینك الكوثر ساری کثرت پاتے یہ ہیں
قصرِ دنیٰ تک کس کی رسائی جاتے یہ ہیں آتے یہ ہیں
فیض جلیل خلیل سے پوچھو آگ میں باغ کھلاتے یہ ہیں
نافع شافع رافع دافع کیا کیا رحمت لاتے یہ ہیں
شافع امت نافع خلقت رافع رتبے بڑھاتے یہ ہیں
لاکھوں بلائیں کروڑوں دشمن کون بچائے بچاتے یہ ہیں
دافع یعنی حافظ وحامی دفع بلا فرماتے یہ ہیں
اپنی بنی ہم آپ بگاڑیں کون بنائے بناتے یہ ہیں
ربّ ہے معطی یہ ہیں قاسم رزق اس کا کھلاتے یہ ہیں
اس کی بخشش ان کا صدقہ دیتا وہ ہے دلاتے یہ ہیں
ان کا حکم جہاں میں نافذ قبضہ کل پہ رکھاتے یہ ہیں
ان کے ہاتھ میں ہر کنجی ہے مالک کل کہلاتے یہ ہیں
سچی بات سکھاتے یہ ہیں سیدھی راہ چلاتے یہ ہیں
قادرِ کل کے نائب اکبر کن کا رنگ دکھاتے یہ ہیں

یہ تو بات تھی دنیا کی اب اعلیٰ حضرت ہی کی زبان سے آخرت کی بات بھی سن لیں۔

نزع روح میں آسانی دیں کلمہ یاد دلاتے یہ ہیں
ماں جب اکلوتے کو چھوڑے آ آ کہہ کے بلاتے یہ ہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

باپ جہاں بیٹے سے بھاگے ... لطف وہاں فرماتے یہ ہیں
خود سجدے میں گر کر اپنی ... گرتی اُمت اٹھاتے یہ ہیں
ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا ... پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں
سلّم سلّم کی ڈھارس سے ... پل پر ہم کو چلاتے یہ ہیں
جن کے چھپر تک نہیں ان کے ... موتی محل سجواتے یہ ہیں
ٹوپی جن کے نہ جوتی ان کو ... تاج وبراق دلاتے یہ ہیں
کہہ دو رضا سے خوش ہو خوش رہ ... مژدہ رضا کا سناتے یہ ہیں

اللہ تعالیٰ وسیلہ بننے سے پاک ہے

عن جبير بن مطعم رضي الله تعالىٰ عنه قال: أتى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم أعرابي فقال: يا رسول الله! جهدت الأنفس وضاعت العيال ونهت الاموال وهلكت الانعام، فاستسق الله لنا، فانا نستشفع بك على الله ونستشفع بالله عليك، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم، ويحك، اتدري ما تقول: وسبح رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وما زال يسبح حتى عرف ذلك في وجوه أصحابه ثم قال: ويحك انه لا يستشفع بالله على أحد من خلقه شان الله اعظم منه

(السنن لابی داؤد، کنز العمال للمتقی، ۳۲۱۱۳، ۱/۲۲۴، ودلائل النبوۃ للبیہقی، ۶/۱۴۳، التمہید لابن عبد البر، ۷/۱۴۱)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر ایک اعرابی نے عرض کیا: یارسول اللہ! لوگ پریشانی میں مبتلا ہیں، اہل وعیال ضائع ہو گئے، اموال میں کمی آ گئی اور جانور ہلاک ہو گئے، ہم حضور کو اللہ کی طرف شفیع بناتے ہیں، اور اللہ عزوجل کو حضور کے سامنے شفیع لاتے ہیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم دیر تک سبحان اللہ، سبحان اللہ فرماتے رہے یہاں تک کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مقدس چہروں سے بھی اس اعرابی کے قول کی ناپسندیدگی کا اظہار ہونے لگا۔ پھر فرمایا: ارے ناداں! اللہ تعالیٰ کو کسی کے پاس سفارشی نہیں لاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی شان اس سے بہت بڑی ہے۔

ہر طرف پھیلی ہے آفاق میں رحمت اس کی ... ذرّے ذرّے میں نظر آتی ہے قدرت اس کی
ہر بڑائی ہے اسی ذات احد کو زیبا ... عزت اس کی ہے، شکوہ اس کا ہے، عظمت اس کی
اس کے ہی نور سے روشن ہیں یہ ماہ وانجم ... لالہ وگل میں ہے نکہت ورنگت اس کی
اس کی قدرت پہ ہے انگشت بدنداں دنیا ... دوڑتی ہے رگ گل میں بھی حرارت اس کی
ایک انسان کو کیا فخر دو عالم اس نے ... نسل آدم پہ ہے کس درجہ عنایت اس کی
رفعت عرش پہ اڑتا ہے پھریرا اس کا ... وسعت ارض پہ قائم ہے حکومت اس کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس کی رحمت سے عطا ہو مجھے ایسی توفیق دلکش انداز میں لکھتا رہوں مدحت اس کی
اس کے محبوب مکرم کا ہے صدقہ عابدؔ ہم کو حاصل ہے بلاؤں میں حفاظت اس کی

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی تحقیق

مندرجہ بالا حدیث کے تحت امام اہل سنت فتاوی رضویہ شریف میں لکھتے ہیں۔
استعانت وفریادرسی کی حقیقت خاص بخدا اور وسیلہ وتوسل وتوسط غیر کے لئے ثابت اور قطعاً روا بلکہ یہ معنی تو غیر خدا کے لئے ہی خاص ہیں۔ اللہ عزوجل وسیلہ وتوسط بننے سے پاک ہے۔ اس سے اوپر کون ہے کہ یہ اس کی طرف وسیلہ ہوگا اور اس کے سوا حقیقی حاجت روا کون ہے کہ یہ بیچ میں واسطہ ہوگا۔ اہل اسلام انبیاء واولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے یہ ہی استعانت کرتے ہیں جو اللہ عزوجل سے کیجئے تو اللہ اور اس کا رسول غضب فرمائیں اور اسے اللہ جل وعلا کی شان میں بے ادبی ٹھہرائیں اور حق تو یہ ہے کہ اس معنی کا اعتقاد کر کے جناب الٰہی جل وعلا سے کرے تو کافر ہو جائے۔ مگر وہابیہ کی بدعقلی کو کیا کہیے نہ اللہ کا ادب، نہ رسول سے خوف، نہ ایمان کا پاس۔ خواہی نخواہی اس استعانت کو "ایاک نستعین" میں داخل کر کے جو اللہ عزوجل کے حق میں محال قطعی ہے اسے اللہ تعالیٰ سے خاص کئے دیتے ہیں۔ ایک بے وقوف وہابی نے کہا تھا:

وہ کیا ہے جو نہیں ملتا خدا سے
جسے تم مانگتے ہو اولیاء سے

فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے کہا:

توسل کر نہیں سکتے خدا سے
اسے ہم مانگتے ہیں اولیاء سے

یعنی یہ نہیں ہوسکتا کہ خدا سے توسل کر کے اسے کسی کے یہاں وسیلہ بنایئے اسی وسیلہ بننے کو ہم اولیاء کرام سے مانگتے ہیں کہ وہ بارگاہِ الٰہی میں ہمارا وسیلہ وذریعہ وواسطہ قضائے حاجات ہو جائیں۔ اس بے وقوفی کا جواب اللہ عزوجل نے اس آیت کریمہ میں دیا۔

ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاؤك فاستغفروا الله واستغفرلهم الرسول لو جدوا الله توابا رحيما
اور جب وہ اپنی جانوں پر ظلم یعنی گناہ کر کے تیرے پاس حاضر ہوں اور اللہ سے معافی چاہیں اور معافی مانگے ان کے لئے رسول تو بے شک اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔

کیا اللہ اپنے آپ نہیں بخش سکتا تھا؟ پھر کیوں فرمایا کہ اے نبی! تیرے پاس حاضر ہوں، اور تو اللہ سے ان کی بخشش چاہے تو یہ دولت ونعمت پائیں گے۔ یہ ہی ہمارا مطلب ہے جو قرآن کی آیت صاف فرما رہی ہے مگر وہابیہ تو عقل نہیں رکھتے۔
خدارا انصاف! اگر آیت کریمہ "ایاك نستعين" میں مطلق استعانت کا ذات الٰہی جل وعلا میں حصر مقصود ہو تو کیا صرف انبیاء واولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہی سے استعانت شرک ہوگی۔ کیا یہ ہی غیر خدا ہیں اور سب اشخاص واشیاء وہابیہ کے نزدیک خدا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں، یا آیت میں خاص انہیں کا نام لے دیا گیا ہے کہ ان سے شرک، اوروں سے روا ہے۔ نہیں نہیں۔ جب مطلقاً ذات احدیت سے تخصیص اور غیر سے شرک ماننے کی ٹھہری تو کیسی ہی استعانت کسی غیر خدا سے کی جائے ہمیشہ ہر طرح شرک ہی ہوگی کہ انسان ہوں یا جمادات، احیاء ہوں یا اموات، ذوات ہوں یا صفات، افعال ہوں یا حالات، غیر خدا ہونے میں سب داخل ہیں۔

(برکات الامداد ص ۵۴۲)

کیا شکر ہو ادا تیری رحمت کا اے خدا — نغمہ سرا ہوں میں تیری مدحت کا اے خدا
تو کارساز خلق ہے تو بے نیاز ہے — ہے معترف جہاں تری قدرت کا اے خدا
مبعوث انبیاء ورسل دہر میں کیے — رستہ دکھایا رشد وہدایت کا اے خدا
رکھ محو ہم کو اپنی محبت میں اے رحیم — دے عشق تاجدار رسالت کا اے خدا
سرشار رکھ مجھے مئے حب رسول سے — دے جام مجھ کو بادۂ وحدت کا اے خدا
پہنچا دے تا بہ روضۂ سلطان کائنات — سائل ہوں آستانہ حضرت کا اے خدا

مستحسن وضیاء کی مناجات سن کریم
صدقہ تیرے حبیب کا ہر بات سن کریم

(ضیاء القادری)

اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول مشورہ سے بے نیاز ہیں

عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: لما نزلت ہذہ الآیۃ وشاورہم فی الامر الآیۃ۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اما ان اللہ ورسولہ غنیان عنہما ولکن جعلہا اللہ رحمۃ لامتی، فمن شاور منہم لم یعدم رشدا، ومن ترک المشورۃ منہم لم یعدم عناء۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب آیت کریمہ ''شاورہم فی الامر'' نازل ہوئی تو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار! بے شک اللہ ورسول (جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم) مشورہ سے بے نیاز ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے میری امت پر غایت مہربانی فرماتے ہوئے حکم فرمایا: تو جس نے مشورہ کیا ہدایت پر رہا اور جس نے مشورہ نہیں کیا دشواری میں مبتلا ہوا۔

(شعب الایمان للبیہقی، ۶/۷۶۔ الدر المنثور للسیوطی، ۲/۹۰)

تو ہی بس خدا ہے ہمارا الٰہی — ہمیں ہے ترا ہی سہارا الٰہی
نمایاں ہر اک ذرے میں ذات تیری — تیرا ہر طرف ہے نظارا الٰہی
مدد کے لئے تیری مخلوق کل نے — تجھے مشکلوں میں پکارا الٰہی
تیری شانِ قدرت کا ہر ذرہ مظہر — زمیں آسماں ہر ستارا الٰہی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ابھی تک ترے بحر لطف وکرم کا کسی نے نہ پایا کنارا الٰہی
پہنچ جاؤں طیبہ کی گلیوں میں میں بھی مرے واسطے ہو اشارہ الٰہی
جو دولت سخن کی ملی یوسفی کو یہ فضل وکرم ہے تمہارا الٰہی

(پیر محمد اللہ دتہ یوسفی زم زم)

دل کا حال خدا ہی جانتا ہے

عن اسامة بن زيد رضي الله تعالى عنهما قال: بعثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم في سرية فصبحنا الحرقات من جهينة فادركت رجلا فقال لا اله الا الله فطعنته فوقع في نفسي من ذلك فذكرته للنبي صلى الله تعالى عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: اقال لا اله الا الله وقتلته قال: قلت يا رسول الله! انما قالها خوفا من السلاح قال: افلا شققت عن قلبه حتى تعلم اقالها ام لا، فمازال يكررها علي حتى تمنيت أني أسلمت يومئذ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک سریہ میں روانہ فرمایا۔ ہمارا قبیلہ جہینہ کی ایک شاخ حرقات سے مقابلہ ہوا، میں نے ایک شخص پر حملہ کیا اس نے بیساختہ کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ پڑھا لیکن میں نے اسے نیزہ مار کر ہلاک کر دیا پھر میرے دل میں یہ بات کھٹکی تو میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا اس نے لا الٰہ الا اللہ پڑھا تھا اور تم نے اس کو قتل کر دیا؟ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! اس نے ہتھیار کے خوف سے پڑھا۔ حضور نے فرمایا تو تم نے اس کا دل چیر کر کیوں نہیں دیکھ لیا؟ کہ تم جان لیتے کہ صدق دل سے پڑھا یا یونہی محض خوف سے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ ہی جملہ بار بار فرماتے رہے یہاں تک کہ اس تشدیدی حکم سے متاثر ہو کر میں تمنا کرنے لگا کہ کاش میں آج ہی مسلمان ہوا ہوتا۔

(الصحیح لمسلم، کتاب الایمان ۶۷ باب تحریم قتل الکافر بعد قولہ لا الٰہ الا اللہ، السنن لابی داؤد، کتاب الجہاد، ۱/۳۵۵، السنن لابن ماجہ، کتاب الفتن، ۲/۲۹۰، المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۴۳۹، ۵/۲۰۷)

صبر، انکسار، شکر، صداقت، کرم، سخا کرتی ہیں یہ صفات ہی بندے کو حق نما
کرتا ہے رزق مسلم ومنکر کو وہ عطا کس درجہ ساری خلق پہ ہے مہربان خدا
رہتے ہیں ذالجلال کے جلوؤں میں گم سدا آئینہ صفات الٰہی ہیں اولیاء
سیراب ہیں لطائف خمسہ کی کھیتیاں ہے نور بار عالم لاہوت کی گھٹا
دربارِ ذالجلال میں ہوتی ہے باریاب مظلوم کے لبوں سے نکلتی ہے جو دعا
کرتا ہے وہ قدیر ہی ذرّے کو آفتاب صرصر کو لحہ بھر میں بناتا ہے جو صبا
مداح اس کے سرو وسمن شاخ وبرگ وبار تسبیح گو ہیں اس کے سبھی ارض تا سما

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مولا کی بارگاہ سے ہوتی نہیں ہے ردّ — بندہ کرے حضوریٔ دل سے جو التجا
شہزادؔ اس کی حمد کا یارا بھلا کسے — ''لا احصی'' جس کی حمد میں کہتے ہیں مصطفیٰ

(محمد شہزاد احمد مجددی)

کھول بخشش کا باب یا توّاب

عن أبي ذر الغفاري رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم، ما من عبد قال: لا الٰه الا الله، ثم مات على ذلك الا دخل الجنة، قلت: وان زنى وان سرق، قال: وان زنى وان سرق، قلت: وان زنى وسرق، قال وان زنى وان سرق، قلت: وان زنى وان سرق، قال: وان زنى وان سرق، ثم قال في الرابعة على رغم أنف أبي ذر

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بندہ ''لا الٰہ الا اللہ'' صدق دل سے کہے پھر اسی پر اس کا انتقال ہو تو وہ جنت میں جائے گا۔ حضرت ابوذر فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: خواہ وہ زنا کرے خواہ وہ چوری کرے، فرمایا: اگر چہ وہ زنا کرے اگر چہ وہ چوری کرے۔ میں نے کہا: خواہ وہ چوری کرے خواہ وہ زنا کرے، فرمایا: اگر چہ وہ چوری کرے اگر چہ وہ زنا کرے۔ تین مرتبہ یہ ہی فرما کر ارشاد فرمایا: اے ابوذر! اگر چہ تمہیں ناپسند ہو لیکن حکم یہ ہی ہے۔

(المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۱۶۶، المسند لابی عوانہ، ۱/۱۹، التفسیر للبغوی، ۱/۵۴۴۔ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۲۸۳، السنۃ لابی عاصم، ۲/۴۶۴، الدر المنثور للسیوطی، ۲/۱۷۰، تلخیص الحبیر لابن حجر، ۲/۱۰۳، التمہید لابن عبدالبر، ۹/۲۴۱، التفسیر لابن کثیر، ۲/۲۸۷)

جرم ہیں بے حساب یا توّاب — کھول بخشش کا باب یا توّاب
پیاس بجھ جائے کشت باطن کی — بھیج ایسا سحاب یا توّاب
بخش تسکین قلب کو میرے — دور ہو اضطراب یا توّاب
سن صدا ربنا ظلمنا کی — بخش بے احتساب یا توّاب
آنکھ نم ہے جبیں عرق آلود — قلب ہے آب آب یا توّاب
تیرے لطف وکرم کے دریا سے — میں رہوں فیض یاب یا توّاب
میرے عیبوں پہ ڈال دے پردہ — ٹال سارے عذاب یا توّاب
تیری رحمت بنا بھی دیتی ہے — معصیت کو صواب یا توّاب
جس کو تو خود سنوارنا چاہے — وہ ہو کیسے خراب یا توّاب
مجھ کو خوگر بنا اطاعت کا — بخش علم الکتاب یا توّاب
قرب شہزادؔ کو نواز اپنا — اب اٹھا دے حجاب یا توّاب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں

اس (مندرجہ بالا) حدیث کے تحت امام اہل سنت لکھتے ہیں:

حضرت ابوین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا انتقال عہد اسلام سے پہلے تھا تو اس وقت وہ صرف اہل توحید و اہل لا الہ الا اللہ تھے۔تو نہی از قبیل، لیس لک، ہے۔ بعدہ رب العزۃ عز جلالہ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں ان پر اتمام نعمت کے لئے اصحاب کہف رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی طرح انہیں زندہ کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا کر شرف صحابیت پا کر آرام فرمایا۔

والہذا حکمت الٰہیہ کہ یہ زندہ کرنا حجتہ الوداع میں واقع ہوا جبکہ قرآن عظیم پورا اتر لیا اور "الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی" نے نزول فرما کر دین الٰہی کو تام و کامل کر دیا تا کہ ان کا ایمان پورے دین کامل شرائع پر واقع ہو۔ حدیث احیاء کی غایت ضعیف ہے۔کماحققہ خاتم الحفاظ الجلال السیوطی ولا عطر بعد عروس اور حدیث ضعیف در بارۂ فضائل مقبول۔کما حققناہ بمالا مزید علیہ فی رسالتنا "الہاد الکاف فی حکم الضعاف" بلکہ امام ابن حجر مکی نے فرمایا۔متعدد حفاظ نے اس کی تصحیح کی۔افضل القریٰ لقراء ام القریٰ میں فرماتے ہیں۔

ان آباء النبی صلی اللہ علیہ وسلم غیر الأنبیاء وأمهاته الی آدم وحواء لیس فیهم کافر ۔ لأن الکافر لا یقال فی حقه أنه مختار ولا کریم ولا طاهر بل نجس ۔ وقد صرحت الأحادیث بأنهم مختارون وأن الأباء کرام والأمهات طاهرات وأیضا قال تعالیٰ وتقلبك فی الساجدین ۔ علی أحد التفاسیر فیه أن المراد تنقل نوره من ساجد الی ساجد وحینئذ فهذا صریح فی أن أبوی النبی صلی الله علیه وسلم أهل الجنة وهذا هو الحق بل فی حدیث صححه غیر واحد من الحفاظ ولم یلتفتوا لمن طعن فیه أن الله تعالیٰ أحیاهما فامنا به ألخ ۔ مختصرا وفیه طول ۔

یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ نسب کریم میں جتنے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں وہ تو انبیاء ہی ہیں۔ان کے سوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جس قدر آباء کرام وامہات طاہرات آدم وحوا علیہما الصلوۃ والسلام تک بھی ان میں کوئی کافر نہ تھا کہ کافر کو پسندیدہ یا کریم یا پاک نہیں کہا جاتا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے آباء وامہات کی نسبت حدیثوں میں تصریح فرمائی کہ وہ سب پسندیدۂ الٰہی ہیں۔آباء سب کرام ہیں، مائیں سب پاکیزہ ہیں اور آیت کریمہ "وتقلبك فی الساجدین" کی بھی ایک تفسیر یہ ہی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ایک ساجد سے دوسرے ساجد کی طرف منتقل ہوتا آیا۔تو اب اس سے صاف ثابت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین حضرت آمنہ وحضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اہل جنت ہیں کہ وہ تو ان بندوں میں جنہیں اللہ عزوجل نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے چنا تھا سب سے قریب تر ہیں۔یہ ہی قول حق ہے بلکہ ایک حدیث میں جسے متعدد حافظان حدیث نے صحیح کہا ہے اور اس میں طعن کرنے والے کی بات کو قابل التفات نہ جانا تصریح ہے کہ اللہ عزوجل نے والدین کریمین رضی اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تعالیٰ عنہما کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے زندہ فرمایا یہاں تک وہ ایمان لائے۔

مسلک محبت اہل سنت' اہل جنت

مزید فرمایا: اپنا مسلک اس باب میں یہ ہے

ومن مذهبی حب الدیار لأهلها   وللناس فیما یعشقون مذاهب

جسے یہ پسند ہو "فبہا ونعمت" ورنہ آخراس سے تو کم نہ ہو کہ زبان روکے دل صاف رکھے۔ ان ذلكم كان يؤذى النبى صلى الله عليه وسلم سے ڈرے۔ امام ابن حجر مکی شرح میں فرماتے ہیں:

ما أحسن قول المتوقفين فى هذه المسئلة الحذر الحذر من ذكرهما بنقص فان ذلك قد يؤذيه صلى الله عليه وسلم لخبر الطبرانى لا تؤذوا الأحياء بسبب الأموات .

یعنی کیا خوب فرمایا ان بعض علما نے جنہیں اس مسئلہ میں توقف تھا کہ دیکھ بچ! والدین کریمین کو کسی نقص کے ساتھ ذکر کرنے سے کہ اس سے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا ہونے کا اندیشہ ہے کہ طبرانی کی حدیث میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مردوں کو برا کہہ کر زندوں کو ایذا نہ دو۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو زندۂ ابدی ہیں۔ ہمارے تمام افعال واقوال پر مطلع اور اللہ عزوجل فرماتا ہے: والذين يؤذون رسول الله لهم عذاب اليم ۔ جولوگ رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ عاقل کو چاہئے ایسی جگہ سخت احتیاط سے کام لے۔ (رسالہ شمول الاسلام مشمولہ فتاوی رضویہ ۱۱/۱۲۳)

اے خدا ذات کا اپنی مجھے عرفاں ہو جائے   میری ہر سانس ترے تابع فرماں ہو جائے
چند شمعیں تو فروزاں ہیں مرے سینے میں   روشنی دے مجھے اتنی کہ چراغاں ہو جائے
صرف دو زاویوں سے خود کو ہمیشہ دیکھوں   زندگی آئینۂ سنت وقرآن ہو جائے
اتنی توفیق عطا کر تجھے راضی کر لوں   روح میری بھی ترے قرب کے شایاں ہو جائے
خرچ ہوں تیری اطاعت میں شب وروز مرے   ہر گھڑی ذکر ترا وردِ دل وجاں ہو جائے
میرے آغاز سے تا حشر کے ہر لمحے پر   سایۂ رحمتِ سلطانِ رسولاں ہو جائے
مرے ماں باپ کی قبریں رہیں روشن روشن   فضل تیرا مرے بچوں پہ بھی ارزاں ہو جائے
تو نے ہر راہ مظفر پہ کشادہ رکھی   آخری راہ بھی' اس کے لئے آساں ہو جائے

مظفر وا

غیر خدا کی عبادت حرام وکفر ہے

عن عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: اجتمعت نصارى نجران وأحبار يهود عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فتنازعوا عنده فقالت الأحبار: ما كان ابراهيم الا يهوديا، وقالت النصارى ما كان ابراهيم الا نصرانيا فأنزل الله فيهم "يا اهل الكتاب لم تحاجون فى ابراهيم وما

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

انزلت التورة والانجيل الامن بعده الى قوله: والله ولى المومنين فقال أبو رافع القرظى حين اجتمع عنده النصارى والاحبار فدعاهم رسول الله صلى الله عليه وسلم الى الاسلام...... اتريد منا يا محمدا ان نعبدك كما تعبد النصارى عيسى بن مريم فقال رجل من أهل نجران نصرانى، يقال له الرئيس وذلك تريد واليه تدعو، او كما قال، فقال رسول الله: معاذ الله ان أعبد غير الله أو امر بعباده غير ما بذلك بعثى ولا أمرنى . فانزل الله عزوجل فى ذلك من قولهما . ما كان لبشران يوتيه الله الكتاب والحكم والنبوة ثم يقول للناس كونوا عبادا لى من دون الله لكن كونوا ربانيين بما كنتم تعلمون الكتاب وبما كنتم تدرسون ولا يامركم أن تتخذوا الملائكة والنبيين أربابا أيامركم بالكفر بعد اذ انتم مسلمون .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نجران کے نصاریٰ اور یہودی عالم حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہی آپس میں جھگڑنے لگے۔ یہودی عالم بولے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام یہودی ہی تھے۔ نصاریٰ نے کہا: حضرت ابراہیم علیہ السلام نصرانی ہی تھے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے اختلاف کو دفع کرنے کے لئے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔

اے کتاب والو! ابراہیم (علیہ السلام) کے باب میں کیوں جھگڑتے ہو؟ توراۃ وانجیل تو نہ اتری مگر ان کے بعد۔ تو کیا تمہیں عقل نہیں۔ سنتے ہو یہ جو تم ہو اس میں جھگڑے جس کا تمہیں علم تھا تو اس میں کیوں جھگڑتے ہو جس کا تمہیں علم ہی نہیں اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ ابراہیم نہ یہودی تھے اور نہ نصرانی بلکہ ہر باطل سے جدا مسلمان تھے اور مشرکوں سے نہ تھے۔ بیشک سب لوگوں سے ابراہیم کے زیادہ حقدار وہ تھے جو ان کے پیرو ہوئے اور یہ نبی اور ایمان والے اور ایمان والوں کا والی اللہ ہے۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی ۵/۳۸۴، الدر المنثور للسیوطی ۲/۴۰، التفسیر لابن کثیر ۲/۵۴، التفسیر الطبرانی ۲/۳۰۵)

جب یہودی اور نصرانی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جمع ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اسلام کی دعوت دی تو ابورافع قرظی نے کہا: کیا آپ چاہتے ہیں کہ ہم آپ کی اس طرح عبادت کریں جس طرح نصاریٰ عیسیٰ ابن مریم کی عبادت کرتے ہیں؟ اور ایک نجرانی عیسائی نے جس کا نام رئیس مشہور تھا اس نے کہا۔ کیا آپ یہ ہی چاہتے ہیں اور اسی کی دعوت دے رہے ہیں؟ اس پر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معاذ اللہ کہ میں غیر اللہ کی عبادت کروں یا اس کے غیر کی عبادت کا حکم دوں۔ نہ مجھے اس لئے مبعوث کیا گیا ہے اور نہ مجھے اس کا حکم ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں دونوں کے قول کی تردید اس طرح نازل فرمائی۔

کسی آدمی کا یہ حق نہیں کہ اللہ اسے کتاب اور حکم وپیغمبری دے پھر وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے ہو جاؤ۔ ہاں یہ کہے گا کہ اللہ والے ہو جاؤ۔ اس سبب سے کہ تم کتاب سکھاتے ہو اور اس سے کہ تم درس کرتے ہو اور نہ تمہیں یہ حکم دے گا کہ فرشتوں اور پیغمبروں کو خدا ٹھہرالو۔ کیا تمہیں کفر کا حکم دے گا بعد اس کے کہ تم مسلمان ہوئے۔ (فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۹/۱۸۳)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں اپنے دل میں تیرے ذکر کی محفل سجاتا ہوں
مرے مالک میں تیری یاد میں تسکین پاتا ہوں
مراقب ہو کے تیرے قرب کی لذت اٹھاتا ہوں
میں رنگ ونور کے چشموں میں اس صورت نہاتا ہوں
کبھی میں انفس وآفاق میں چکر لگاتا ہوں
کبھی عرش معلّٰی سے بھی آگے گھوم آتا ہوں
حواسِ خمسۂ باطن میں تیرا شوق بڑھتا ہے
تری تسبیح کے نغمات جب میں گنگناتا ہوں
تخیل رابطہ کرتا ہے جب اصلِ لطائف سے
بڑی مشکل سے اپنے آپ میں اس دم سماتا ہوں
ترے فیضان سے ہیں قلب روح وسر، خفی روشن
ترے لطف وکرم کی روشنی سے جگمگاتا ہوں
بہ فیض اسم احمد کوئی دم ایسا بھی ہوتا ہے
میں اپنی روح کو سرکار کے روضے پہ پاتا ہوں
درود پاک جب پڑھتا ہوں میں کامل حضوری سے
کبھی بطحا میں ہوتا ہوں کبھی طیبہ کو جاتا ہوں
خیال آتا ہے اے شہزاد جب اعمال نامے کا
ندامت سے خدا کے سامنے سر کو جھکاتا ہوں

تمہارا رب (پروردگار) بھی ایک تمہارا اب (باپ) بھی ایک

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (حجۃ الوداع کے موقع پر) ارشاد فرمایا

یا ایھا الناس ان ربکم واحد وان اباکم واحد

اے لوگو! تمہارا رب بھی ایک ہے اور تمہارا ربّ (باپ) بھی ایک ہے۔

(الترغیب والترھیب للمنذری، ۳/۶۱۳، مجمع الزوائد للہیثمی، ۳/۲۶۶، کنز العمال للمتقی، ۳،۵۶۵۲/۹۳)

☆ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا

ان اللہ وتر یحب الوتر (المستدرک للحاکم، العلم، ۱/۴۹۴) بے شک اللہ طاق ہے اور طاق کو دوست رکھتا ہے۔

☆ **عن امیر المومنین علی کرم اللہ تعالٰی وجھہ الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: لا طاعۃ لاحد فی معصیۃ اللہ تعالٰی، انما الطاعۃ فی المعروف۔**

امیر المومنین مولی المسلمین حضرت علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالٰی کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت جائز نہیں۔ اطاعت تو اچھے کاموں ہی میں ہوتی ہے۔

(الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الاحکام، ۲/۱۰۵۸، ایضا کتاب اخبار الاحاد، ۲/۱۰۷۸، ایضا، کتاب المغازی، ۲/۶۲۲، السنن للنسائی، کتاب البیعۃ، ۲/۱۶۶، الصحیح لمسلم، کتاب الامارۃ، ۲/۱۲۵، السنن لابی داؤد، کتاب الجہاد، ۱/۳۸۳، المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۸۰۲،۹۴،۱۲۴،۱۲۹،۱۳۱،۴، ایضا، ۴/۴۲۶، ۴۲۷، ۴۳۶، الجامع الصغیر، ۲/۵۸۵، صحیح، المستدرک للحاکم، ۳/۱۲۳، المعجم الکبیر للطبرانی، ۳/۱۸،۲۳۳/۱۸۵، مجمع الزوائد للہیثمی، ۵/۲۲۶، الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۱۸،۲/۱۷۷، المصنف لعبد الرزاق، ۱۱/۳۳۵، کنز العمال لعلی المتقی، ۶،۱۴۸۷۴/۶۷، ایضا، ۶،۱۴۹۱۱/۷۷، علل الحدیث لابن ابی حاتم الرازی، ۱۲۹۲، ۱۳۰۰، کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۵۱۰، السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی، ۱۷۹)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے یہ روایت اس طرح ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق، خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۱۲۹، ۱۳۱، ۴۲۶، ۴۲۷، ۵/۶۶، ۷۰، الجامع الصغیر للسیوطی صحیح، ۲/۵۸۵، الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۷۷، ۳۴۷۰۶، المصنف لابن ابی شیبۃ، ۶/۵۴۹، تاریخ بغداد للخطیب البغدادی، ۳/۱۴۵، تاریخ اصفہان لابی نعیم، ۱/۱۳۳)

ہونٹوں پہ مرے صبح ومسا حمد ہے تیری
ہر درد کی بے مثل دوا حمد ہے تیری
کیا لفظ الحمد لک الحمد الٰہی!
ہر نعمت عظمیٰ کی جزا حمد ہے تیری
تکبیر ہو تہلیل ہو تسبیح کہ تحمید
لاریب یہ سب ذکر وثناء حمد ہے تیری
تو سرورِ کونین کا خالق ہے خدایا
ہر نعت نبی صل علی حمد ہے تیری
کرتی ہیں ترا ذکر سمندر کی یہ لہریں
گلشن میں عنادل کی صدا حمد ہے تیری
مظہر ہیں ترے حسن کا بہتے ہوئے چشمے
وادی کی سکوں بخش قضاء حمد ہے تیری
والفجر ہو والشمس ہو والنجم کہ اخلاص
قرآن بھی اے ذات وراء حمد ہے تیری
سینے میں دھڑکتا ہوا دل تیرا ثناء گو
بندے کی بصد عجز دعا حمد ہے تیری
باقی بھی تری ذات ہے قیوم بھی تو ہے
خوش بخت ہے جس لب پہ صدا حمد ہے تیری
ہر شعر تری حمد کا انعام ہے تیرا
اک حمد کی جاں بخش جزاء حمد ہے تیری
شہزاد ترے نام کا ذاکر ہے ازل سے
آئینۂ الطاف وعطا حمد ہے تیری

ایک تجزیہ۔کیا یہ شرک ہے؟

اس بحث کے آخر میں ایک تجزیہ پیش کیا جارہا ہے جس سے بآسانی یہ مشکل جو بعض لوگوں کو اشتراک لفظی کی وجہ سے پیش آئی اس کا ازالہ ہوسکے گا۔ہدایت اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔واللہ لا یھدی القوم الظالمین۔

قرآن مجید میں کئی مرتبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ساتھ حضور علیہ السلام کا نام لیا ہے۔صرف بائیس مرتبہ تو اطاعت کے حوالے سے ہے یعنی اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول تیس مرتبہ ایمان کے حوالے سے یعنی امنوا باللہ ورسولہ۔ پانچ مرتبہ کفر کے حوالے سے یعنی کفروا باللہ ورسولہ۔ چھ مرتبہ مخالفت کے حوالے سے یحادون اللہ ورسولہ دو مرتبہ ایذا رسانی کے حوالے سے یوذون اللہ ورسولہ، تین مرتبہ نافرمانی کے حوالے سے یعص اللہ ورسولہ تین جگہ جنگ کے حوالے سے حارب اللہ ورسولہ۔مزید غوروفکر کریں تو ایک پورا گلشن آباد آپ کو نظر آئے گا' چند مقامات ملاحظہ ہوں۔

دغا کرنا: لا تخونوا اللہ ورسولہ

جھوٹ بولنا: کذبوا اللہ ورسولہ

حرام کرنا: حرم اللہ ورسولہ

استہزا کرنا: اباللہ وایاتہ ورسولہ کنتم تستھزون

استغفار: فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہجرت: مهاجرا الی الله ورسوله

عطا: ما اتاهم الله ورسوله

فضل: سیؤتینا الله من فضله ورسوله

رضا: والله ورسوله احق ان یرضوه

غنا: اغناهم الله ورسوله من فضله

دیکھنا: سیری الله عملکم ورسوله

عزت: ولله العزة ولرسوله

دوستی: انما ولیکم الله ورسوله

وعدہ: وعدنا الله ورسوله

سچ: صدق الله ورسوله

فرماں برداری: استجیبوا لله وللرسول

حکم: قضی الله ورسوله

تقدیم: لا تقدموا بین یدی الله ورسوله

مدد: ینصرون الله ورسوله

بلایا جانا: الذین استجابوا لله والرسول

براءت (بیزاری): براءة من الله ورسوله

عہد: عهد عند الله وعند رسوله

خیرخواہی: نصحوا لله ورسوله

ڈرنا: ان یحیف الله علیهم ورسوله

رجوع: فردوه الی الله والرسول

نزول: انزل الله والی الرسول

بعثت: بعث الله رسولا

تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے

اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ کی مشترک صفات

اللہ تعالیٰ معلم ہے: الرحمٰن علم القرآن ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی معلم ہیں: یعلمهم الکتاب والحکمة

اللہ بھی تزکیہ کرتا ہے: ولکن اللہ یزکی من یشاء ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی مزکی ہیں: ویزکیهم

اللہ تعالیٰ نور ہے: اللہ نور السماوات والارض

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی نور ہیں: قد جاء کم من اللہ نور

رسول اللہ کی رضا ہی اللہ کی رضا: واللہ ورسوله احق ان یرضوه

اللہ بھی کریم: ما غرك بربك الكريم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی کریم: انه لقول رسول کریم

اللہ بھی رؤف: ان اللہ بالناس لرؤف رحیم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی رؤف: بالمومنین رؤف رحیم

اللہ بھی رحیم: ان اللہ بالناس لرؤف رحیم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی رحیم: بالمومنین رؤف رحیم

اللہ بھی ہادی: یهدی من یشاء الی صراط مستقیم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہادی: انك لتهدی الی صراط مستقیم

اللہ بھی ولی: اللہ ولی الذین امنوا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی ولی: انما ولیکم اللہ ورسوله

عزت اللہ کے لئے: ان العزة للہ جمیعا

عزت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی: وللہ العزة ولرسوله ۔

اللہ بھی اندھیروں سے نکالتا ہے: لیخرجهم من الظلمات الی النور

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی اندھیروں سے نکالتے یں: لتخرج الناس من الظلمات الی النور ۔

اللہ بھی انعام کرتا ہے: انعم اللہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی انعام فرماتے ہیں: انعمت علیه

اللہ رسول دونوں کی اطاعت فرض: اطیعوا اللہ والرسول

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہی اللہ کی اطاعت: من یطع الرسول فقد اطاع اللہ

اللہ حلال ٹھہراتا ہے: لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی حلال فرماتے ہیں: یحل لهم الطیبات ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ حرام کرتا ہے: ما حرم اللہ ورسولہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی محرّم: ویحرم علیهم الخبائث

اللہ بھی اچھائی کا حکم دیتا ہے: ان اللہ یامر بالعدل

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی: یامرهم بالمعروف

اللہ بھی برائی سے منع کرتا ہے: وینهی عن الفحشاء والمنکر

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی: وینهاهم عن المنکر

اللہ بھی واعظ: یعظکم لعلکم تذکرن

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی: قل انما اعظکم بواحدۃ۔

اللہ غنی کرتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی: وما نقموا الا ان اغناهم اللہ ورسولہ من فضلہ۔

اللہ رسول کا فضل: ولو انهم رضوا ما اتاهم اللہ ورسولہ وقالوا حسبنا اللہ سیوتینا اللہ من فضلہ ورسولہ۔

اللہ بھی حکیم: ان اللہ عزیز حکیم۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی: یعلمهم الکتاب والحکمۃ

اللہ بھی الحق المبین (النور:۲۵)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی الحق المبین (النمل:۷۹)

اللہ تعالیٰ بھی شہید (البقرۃ:۱۴۳)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی شہید (النساء:۷۹)

اللہ تعالیٰ بھی شکور (التغابن:۱۷)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی شکور (بنی اسرائیل:۳)

اللہ تعالیٰ بھی عظیم (البقرۃ:۲۵۵)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق بھی عظیم (القلم:۴)

اللہ تعالیٰ بھی خبیر (الانعام:۱۸)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی خبیر (الفرقان:۵۹)

اللہ تعالیٰ بھی علیم (الانفال:۷۵)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی علیم (یوسف:۷۶)

ان میں اکثر نام اسماء الحسنیٰ سے ہیں جو اللہ کریم نے اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائے۔ اس بحث کے لئے (کہ اللہ تعالیٰ نے کون کون سے نام اپنے محبوبِ پاک کو عطا فرمائے ہیں) دیکھئے ہماری کتاب ''نام محمد کے میں قرباں''

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے وہی روح تمنا اور جان آرزو
فرش سے تا عرش ہے سب کو انہی کی جستجو

ہے فروغ اسم احمد سے بہر سو روشنی
ضوفشاں اس سے ہوئے دونوں جہاں کے کاخ وکو

آپ کی نسبت سے ہی قائم ہے ہستی کا بھرم
ذکر محبوب خدا سے ہے ہماری آبرو

رچ گئی ہے دل میں میرے الفت خیر البشر
ہر رگ و پے میں سرایت کر گئی وہ مو بمو

آپ کے فیضاں سے حاصل آدمیت کو شرف
محترم کعبے سے ٹھہرا ہے مسلماں کا لہو

حضرت قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں

قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تقریباً اپنے تیس ناموں سے مخصوص فرمایا ہے۔ وہ اسما حسب ذیل ہیں:

الاکرام، الامین، الآخر، البشیر، الجبار، الحق، الخبیر، ذوالقوۃ، الرءوف، الرحیم، الشھید، الشکور، الصادق، العظیم، العفو، العالم، العزیز، الفاتح، الکریم، المبین، المھیمن، المقدس، المولیٰ، الولی، النور، الھادی، طٰہٰ اور یٰسین۔"

جبکہ علامہ سیوطی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

"ہمیں ان تیس ناموں کے سوا اور بھی کثیر اسما قرآن پاک میں ملتے ہیں جو یہ ہیں:

الاحد، الاصدق، الاحسن، الاجود، الاعلی، الآمر، الناھی، الباطن، البر، البرھان، الحاشر، الحافظ، الحفیظ، الحسیب، الحکیم، الحلیم، الحی، الخلیفہ، الداعی، الرفیع، الواضع، رفیع الدرجات، السلام، السید، الشاکر، الصابر، الصاحب، الطیب الطاھر، العدل، العلی، الغالب، الغفور، الغنی، القائم، القریب، الماجد، المعطی، الناسخ، الناشر، الوفی، حم اور نون صلی اللہ علیہ وسلم۔" (الخصائص الکبریٰ جلد ۱ص:۱۶۰، امام جلال الدین سیوطی)

الفت خیر الوریٰ سے آبیاری کے بغیر
نخل ایماں پا نہیں سکتا کسی صورت نمو

ہے چھلک اٹھا حجازی مے سے پیمانہ میرا
ہو گیا اس سے لبالب میرے اس دل کا سبو

تیرے شہر و کلام و بقا کی قسم

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کے حوالے سے مختلف قسمیں یاد فرمائی ہیں۔ مثلاً

اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک کی قسم یاد فرماتا ہے: لعمرک انھم لفی سکرتھم یعمھون

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

ما خلق اللہ نفسا ھی اکرم علیہ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم وما اقسم بحیوۃ احد خیرہ۔

"اللہ تعالیٰ نے ایسا کوئی شخص پیدا نہیں فرمایا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عزیز تر ہو۔ اللہ تعالیٰ نے کسی شخص کی قسم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نہیں یاد فرمائی سوائے اپنے حبیب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جان کی قسم یاد فرمائی۔ (لعمرك)۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی قسم یاد فرمائی۔ یٰس والقران الحکیم انك لمن المرسلین۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخ والضحیٰ اور زلف دوتا کی قسم یاد فرمائی۔ والضحیٰ واللیل اذا سجیٰ سے وما قلیٰ تک۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکارم اخلاق کی قسم یاد فرمائی۔ ن والقلم اور انك لعلیٰ خلق عظیم۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کی قسم یاد فرمائی۔ فلا اقسم بما تبصرون۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کی قسم یاد فرمائی۔ قلیلا ما تذکرون۔ پھر طٰہٰ کہہ کر قسم یاد فرمائی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جبرئیل علیہ السلام کو اُفق مبین پر دیکھنے کی قسم یاد فرمائی۔ فلا اقسم بالخنس۔ ولقد راہ بالافق المبین۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خفا کرنے والوں کے خلاف قسم یاد فرمائی۔ کلا لئن لم ینته لنسفعا بالناصیة۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر کی قسم یاد فرمائی۔ لااقسم بھذا البلد

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کی قسم یاد فرمائی۔ والعصر ان الانسان لفی خسر۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کی قسم وقیله

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب کی قسم یٰس والقران الحکیم

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کی قسم والنجم، فلا وربك لایؤمنون، فوربك لنحشرنھم والشیاطین فوربك لنسئلنھم اجمعین۔

داور محشر سے میری التجا ہے روز حشر — رکھے پیش شافع محشر وہ میری آبرو
ہیں شرط لولاک نیر باعث تخلیق کل — اور صدقہ آپ ہی کا ہے جہان رنگ وبو
چاک دامانی کا میری چارہ کچھ فرمایئے — سوزن رحمت سے اس کو آپ کر دیجئے رفو
روز محشر گونجے گی جب نفسی نفسی کی پکار — آئیں گے بہر شفاعت سب انہی کے روبرو

اعضائے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن میں تذکرہ:

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے پیش نظر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضائے بدن کا تذکرہ فرمایا ہے:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا ذکر فرمایا۔ لقد جاء کم رسول من انفسکم۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا ذکر فرمایا۔ قد نری تقلب وجھك فی السماء۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کا تذکرہ فرمایا۔ ما زاغ البصر وما طغیٰ۔

پھر آنکھوں کا ذکر فرمایا۔ لا تمدن عینیك

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کانوں کا ذکر فرمایا۔ یقولون ھو اذن۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کا ذکر فرمایا۔ ما کذب الفؤاد

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک کا ذکر فرمایا۔ فلا یکن فی صدرک حرج اور الم نشرح لک صدرک۔

مزید فرمایا: لقد نعلم انک یضیق صدرک۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک کا ذکر فرمایا۔ نزل به الروح الامین علی قلبک۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کا ذکر فرمایا۔ وما ینطق عن الھوی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک کا ذکر فرمایا۔ انقض ظھرک۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل وصورت کا ذکر فرمایا۔ لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں کا ذکر فرمایا۔ ولا تجعل یدک۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق کا ذکر فرمایا۔ وانک لعلی خلق عظیم۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کا تذکرہ فرمایا۔ لعمرک۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک کا ذکر فرمایا۔ لا تحرک به لسانک۔

(شرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم ص ۱۱۸: امام ابو سعید عبد الملک بن عثمان نیشاپوری، الخصائص الکبریٰ، جلد ۲، ص ۳۱۴، امام جلال الدین سیوطی)

ہست قرآں حالہائے مصطفیٰ ﷺ

حضور علیہ السلام کے سفر و حضر، چہرہ و زلف، لباس و طعام، حسن و جمال وغیرہ کا ذکر بھی بعض لوگوں کو پسند نہیں ہے اور وہ کہتے ہیں اصل تو اطاعت ہے آپ نے دیکھا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضاء مقدسہ کا ذکر فرمایا اب ایک اور جہت سے دیکھئے: اللہ تعالیٰ نے آپ کے سفر معراج کا ذکر فرمایا:

سبحان الذی اسریٰ بعبده لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی۔

آپ کی نمازِ تہجد کا ذکر فرمایا۔ ومن اللیل فتهجد به نافلة لک۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک کا ذکر فرمایا۔ محمد رسول اللہ۔

آپ کی ازواجِ مطہرات کا ذکر فرمایا۔ وازواجه امهاتهم۔

آپ کے اسوۂ حسنہ کا ذکر فرمایا۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوة حسنة۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ورسالت کا ذکر فرمایا۔ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا ذکر فرمایا۔ رضی اللہ عنهم ورضوا عنه۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز مبارک کا ذکر فرمایا۔ یا ایها الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کا ذکر فرمایا۔ الرحمن علم القرآن۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام مبارک کا ذکر فرمایا۔ یا ایھا المزمل۔ قم الیل الا قلیلا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لباس مبارک کا ذکر فرمایا۔ وثیابك فطھر۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر مبارک کا ذکر فرمایا۔ لا اقسم بھذا البلد۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مبارک کا ذکر فرمایا۔ وللآخرۃ خیر لك من الاولی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام مبارک کی بلندی کا ذکر فرمایا۔ ورفعنالك ذکرك۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک کا ذکر فرمایا۔ والعصر۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خیر کثیر کا ذکر، انا اعطیناك الکوثر۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت مبارک کا ذکر فرمایا۔ یتلوا علیھم ایاتك۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تدریس کا ذکر فرمایا۔ ویعلمھم الکتاب والحکمۃ ویزکیھم۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا ذکر فرمایا۔ لقد من اللہ علی المومنین اذبعث فیھم رسولا من انفسھم۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا ذکر فرمایا۔ من یطع الرسول فقد اطاع اللہ۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین مبارک کا ذکر فرمایا۔ الیوم اکملت لکم دینکم۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بلانے کا ذکر فرمایا: یا ایھا الذین امنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجودِ اطہر کی برکت کا ذکر فرمایا۔ وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا ذکر فرمایا۔ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کا ذکر فرمایا۔ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر مبارک کا ذکر: یا ایھا المزمل۔

کوئی سہارا اپنا بجز مصطفیٰ نہیں — غیر از حضور اور کوئی آسرا نہیں
بعد از خدا عظیم تر مخلوق میں وہی — معلوم ان کے مرتبے کی انتہا نہیں
نسبت نہیں ہے جس کو در آنحضور سے — زنہار اس سے اپنا کوئی واسطہ نہیں
حق دار ہیں ثناء کے خدا اور مصطفیٰ — شایاں کسی بھی اور کو حرف ثناء نہیں

عمر مبارک کا تذکرہ

امام زرکشی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

”قرآن سے ہر چیز کی دلیل حاصل کرنا ممکن ہے حتیٰ کہ بعض علمائے کرام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تریسٹھ سال عمر کا استنباط بھی قرآن سے کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قرآن کریم میں ہے: ولن یؤخر اللہ نفسا اذا جاء اجلھا۔ (المنافقون:۱۱)

اور اللہ تعالیٰ مہلت نہیں دیتا کسی شخص کو جب اس کی موت کا وقت آجائے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہ قرآن کی تریسٹھویں سورہ کی اختتامی آیت ہے اور اس کے فوراً بعد سورۂ تغابن کا معنی ہے چھپنا یا چھپانا جو اس طرف اشارہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری نظروں سے اوجھل ہو جائیں گے اور ہم انہیں چھپا دیں گے۔ ۶۳ ویں سورۃ کے اختتام پر اجل کے ذکر کے بعد تغابن کے ذکر میں اس طرف اشارہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک تریسٹھ سال ہو گی۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما ایک روایت میں بیان کرتے ہیں کہ

”حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو خلقت آدم کے ساتھ سیدنا شیث علیہ السلام کی معرفت، سیدنا نوح علیہ السلام کی شجاعت، سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی سخاوت، سیدنا اسحاق علیہ السلام کی رضا، سیدنا یعقوب علیہ السلام کی قوت، سیدنا یوسف علیہ السلام کا حسن، سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی شدت، سیدنا ایوب علیہ السلام کا صبر، سیدنا یونس علیہ السلام کی اطاعت، سیدنا داؤد علیہ السلام کی آواز، سیدنا صالح علیہ السلام کی فصاحت، سیدنا یحییٰ علیہ السلام کا زہد، سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی عصمت، سیدنا الیاس علیہ السلام کا وقار، سیدنا دانیال علیہ السلام کی محبت، سیدنا یوشع علیہ السلام کا جہاد عطا فرمایا۔“ (شرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم ص ۱۲۹، امام ابوسعید عبدالملک بن عثمان نیشاپوری)

جب تک نہ پڑھ لیں ذات پیمبر پہ ہم درود — مقبول کوئی بھی تو ہماری دعا نہیں
محبوب ذات حق کے سوا کائنات میں — کوئی ہمارا مرکز مہر ووفا نہیں
جو ہے گداز اسوۂ خیر الانام سے — کہتا ہے کون قلب وہ درد آشنا نہیں
دیدہ نگار جاں کے سوا اس جہان میں — بیمار عشق کے لئے کوئی دعا نہیں
نیر چلو حضور کے در پر پڑے رہیں — جس در سے خالی لوٹا کوئی گدا نہیں
اس کے لئے ہیں ہر جگہ تیرہ نصیبیاں — جس دل میں نور حب رسول خدا نہیں

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک صاحب لولاک کو ان تمام صفات عالیہ سے نوازا جو انبیائے کرام میں پائی جاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے سیدنا آدم اور سیدنا نوح علیہ السلام کو منتخب فرمایا۔ ان اللّٰہ اصطفی ادم ونوحا.

سیدنا ادریس علیہ السلام کو رفعت شان دی۔ ورفعناہ مکانا علیا.

سیدنا نوح علیہ السلام کو اجابت دی۔ ولقد نادانا نوح فلنعم المجیبون.

سیدنا اسماعیل علیہ السلام کو فدائیت دی۔ وفدیناہ بذبح عظیم.

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو خلت دی۔ واتخذ اللّٰہ ابراھیم خلیلا.

سیدنا اسحاق علیہ السلام کو حلم دیا۔ بشرناہ بغلام حلیم.

سیدنا لوط علیہ السلام کو حکمت دی۔ ولوطا اتیناہ حکما وعلما.

سیدنا یوسف علیہ السلام کو تعبیر الرؤیا دیا۔ وعلمتنی من تاویل الاحادیث.

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو قربت دی۔ قربناہ نجیا۔

سیدنا داؤد علیہ السلام کو خلافت دی۔ انا جعلناك خليفة۔

سیدنا سلیمان علیہ السلام کو عطا دی۔ هذا عطاؤنا۔

سیدنا یحییٰ علیہ السلام کو حکمت دی۔ اتیناه الحکم صبیا۔

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو رفعت دی۔ ورافعك الی۔

مگر ان حضرات انبیاء کے یہ سارے کمالات وفضائل عطا فرما کر ہمارے آقا علیہ السلام کو ایسی بے شمار خصوصیات سے نوازا جو کسی اور نبی علیہ السلام کے حصے میں نہ آئیں۔ مثلاً:

۱- اعلیٰ اخلاق: وانك لعلى خلق عظيم۔

۲۔ عصمت: والله يعصمك من الناس۔

۳۔ نصرت ایزدی: وينصرك الله نصرا عزيزا۔

۴۔ فضل وعلم: وكان فضل الله عليك عظيما۔

۵۔ محبت الٰہی: قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني۔

۶۔ قربت ووصلت: ثم دنا فتدلى۔

نیز صحیح بخاری میں ساری زمین کا مسجد وطہور بنایا جانا۔ رعب سے مدد' تمام انسانوں کی طرف بعثت' مال غنیمت حلال ہونا' تیم وغیرہ۔ الغرض! کوئی ایسا شرف اور رتبہ نہیں جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی نبی کو دیا ہو تو اس سے اپنے محبوب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو موصوف نہ فرمایا ہو۔ البتہ ہزاروں مختصات ایسے ہیں جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دوسرے انبیاء سے ممتاز فرمایا۔" (شرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم ص ۱۳۰ تا ۱۳۱: امام ابوسعید عبدالملک بن عثمان نیشاپوری)

رحمتوں والا نبی جب اس جہاں میں آ گیا
اک مجسم نور گویا خاکداں میں آ گیا

ہر ورق قرطاس پر بھی اسم احمد کی مہک
رنگ مدحت کا عجب نطق وبیاں میں آ گیا

غمکدے پر ایک موج شادمانی چھا گئی
گویا احساس مسرت قلب وجاں میں چھا گیا

شافع محشر شفاعت کا وسیلہ بن گئے
عرصۂ محشر کے جب میں امتحاں میں آ گیا

قرآنِ پاک میں کمالاتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ نے سیدنا آدم علیہ السلام کے واقعہ میں فرمایا:

وعصى ادم ربه فغوى ۔

قرآن پاک نے سیدنا آدم علیہ السلام کی لغزش کا تذکرہ فرمایا۔

سیدنا نوح علیہ السلام کے واقعہ میں فرمایا:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فلا تسئلن ما لیس لك به علم ۔

سیدنا یونس علیہ السلام کے متعلق فرمایا:

وذا النون اذ ذهب مغاضبا فظن ان لن نقدر علیه ۔

سیدنا داؤد علیہ السلام کو یاد کرتے ہوئے فرمایا:

لقد ظلمك بسؤال نعجتك

سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا ذکر فرمایا تو کہا:

فوکزه موسیٰ فقضیٰ علیه ۔

یہ تمام آیات ان جلیل القدر پیغمبروں کی لغزشوں کا ذکر کرتی ہیں، مگر ہمارے آقا و مولا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر فرمایا تو کہا: لیغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وماتاخر ۔

''ہم نے آپ کے طفیل سابقہ اور آئندہ امتیوں کے گناہ معاف کر دیئے۔''

مفسرین نے یہاں وضاحت فرمائی کہ ''ماتقدم'' سے مراد سیدنا آدم علیہ السلام سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیاء کی لغزشیں ہیں اور ''وما تاخر'' سے مراد اپنی امت کے گناہ ہیں۔

محمد نے انساں کا چہرہ نکھارا محمد نے دونوں جہاں کو سنوارا
محمد کا دربار سب سے نرالا دوعالم کو جیتا جو اس در پہ ہارا
وہ دریائے رحمت کہ ہے بیکرانہ وہ بحر سخاوت کہ ہے بے کنارا
اسی نور سے ہیں مہ ومہر روشن جو ان کی جبیں سے ہوا آشکارا

حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے

الذین یتبعون الرسول النبی الامی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے لاریب کلام پاک میں اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اُمی کے لقب سے پکارا۔

پھر مزمل کہا: یا ایها المزمل:

پھر مدثر کہا: یا ایها المدثر

عبد کہا: الیس الله بکاف عبده۔ تبارك الذی نزل الفرقان علی عبده۔ سبحان الذی اسری بعبده۔

نذیر و مبین کہا: قل انی انا النذیر المبین۔

احمد کہا: من بعدی اسمه احمد

محمد کہا: محمد رسول الله

رحمت کہا: وما ارسلناك الا رحمة للعالمین۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مصطفیٰ کہا: اللہ یصطفی من الملائکۃ رسلا ومن الناس۔

رؤف کہا، رحیم کہا: بالمومنین رؤف رحیم۔

صدق کہا: والذی جاء بالصدق۔ وکذب بالصدق اذ جاءہ۔

نبی کہا: یا ایھا النبی۔

رسول کہا: یا ایھا الرسول۔

کریم کہا: انہ لقول رسول کریم

نور کہا: قد جاء کم من اللہ نور وکتاب مبین۔

نعمت کہا: یعرفون نعمۃ اللہ ثم ینکرونھا۔

عبداللہ کہا: وانہ لما قام عبداللہ۔

شاہد، مبشر اور نذیر کہا۔ داعی، سراجِ منیر کہا۔ طٰہٰ اور یٰسین کہا۔ مذکر کہا۔ فذکر انما انت مذکر ۔

علامہ ابن تیمیہ نے آیت "لاتجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا" (رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسا تم ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔ النور:۶۳) کے تحت لکھا ہے:

''اس طرح اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو یا محمد، یا احمد، یا ابا القاسم پکارنے سے منع فرمایا اور خطاب میں یارسول اللہ، یا نبی اللہ کہنے کی تلقین کی اور ایسا کیوں نہ ہو جب کہ خود اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے القابات سے یاد فرمایا جن سے کسی اور پیغمبر کو خطاب نہیں کیا۔ قرآن حکیم میں کہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نام لے کر نہیں پکارا بلکہ یاایھا النبی، یاایھا الرسول یاایھا المدثر، یاایھا المزمل کہہ کر خطاب کیا۔''

(الصارم المسلول علیٰ شاتم الرسول ص ۳۸۸، علامہ ابن تیمیہ)

حالانکہ اسی قرآن میں اللہ تعالیٰ نے ہر ایک پیغمبر کو اس کے ذاتی نام سے یاد کیا۔ فرمایا:

یا ادم، یا نوح، یا ابراھیم، یا لوط، یا شعیب، یا ھود، یا صالح، یا داؤد، یا موسیٰ، یا عیسیٰ، یا یحییٰ .

غرضیکہ ہر نبی کا نام لیا مگر جب اپنے حبیب مکرم کو خطاب فرمایا تو صفاتی ناموں سے یاد فرمایا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پہ ایمان لانے اور آپ کی مدد کرنے کا عالم ارواح میں انبیاء کرام سے پختہ عہد لیا۔

واذاخذ اللہ میثاق النبیین ...... الخ

''اور یاد کرو جب اللہ نے نبیوں سے عہد لیا تھا کہ جو کچھ میں کتاب اور حکمت سے دوں......(ال عمران)

لحہ لحہ گونج اٹھی اس سے فضائے چار سو　　اسم احمد مجتبیٰ جب ہر اذاں میں آ گیا
وہ رسول آخر واعظم ہے نبیوں کا امام　　چھوڑ کر جو لامکاں اس خاکداں میں آ گیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس پہ ہوگا رحمت عالم کا بھی لطف وکرم جو خدائے پاک کے حفظ وداماں میں آ گیا

اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول زیادہ جانتا ہے

اللہ کے ذکر کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرنا صحابہ رضی اللہ عنہم کا پسندیدہ عمل تھا۔ وہ جب بھی بولتے تو واللہ اعلم ورسولہ (یعنی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں) کہتے لیکن حضور علیہ السلام نے کبھی منع نہ فرمایا کہ جو لفظ اللہ کے لئے بولتے ہو وہ میرے لئے نہ بولا کرو جب یہ کہہ دیا کہ اللہ زیادہ جانتا ہے تو یہ کہنے کی کیا ضرورت کہ اس کا رسول بھی زیادہ جانتا ہے؟ جس طرح آج کل کہا جاتا ہے جب اللہ مدد کرتا ہے تو رسول سے مدد مانگنے کی کیا ضرورت ہے؟ بہرحال یہودیوں کو اللہ کے ذکر کے ساتھ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرنا پسند نہیں آیا اور جنہوں نے سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کو اللہ کے ذکر کے ساتھ شرک تصور کیا وہ بدبخت یہودی ہی تھے۔ ان یہودیوں کے اعتراض کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عاجزی کا اظہار فرماتے ہوئے تھوڑی سی الفاظ میں تبدیلی فرمائی حالاں کہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی صحابہ رضی اللہ عنہم پر کوئی اعتراض نہ تھا لیکن بدبخت یہودیوں کو شرک محسوس ہوتا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیوں کہ پوری کائنات کے لئے رحمت ہیں اس لئے ان بدبختوں کے اعتراض کو مان لیا۔ چنانچہ امام ابن سعد نے حضرت قتیلہ بنت صیفی سے نقل کیا ہے کہ

"ایک یہودی عالم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی: اے محمد! تم بہت اچھی قوم ہوتے اگر تم شرک نہ کرتے۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ہم کیسے شرک کرتے ہیں؟"

اس یہودی نے کہا:

"تم میں سے کوئی کہتا ہے:

لا والکعبۃ (یعنی کعبہ کی قسم!)"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو قسم اٹھائے تو رب الکعبہ کی قسم اٹھائے۔"

پھر یہودی نے کہا:

"اے محمد! تم بہت اچھی قوم ہوتے اگر تم اللہ کے شریک نہ بناتے۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"وہ کیسے؟"

اس یہودی نے کہا:

"تم میں سے کوئی کہتا ہے:

ماشاء اللہ وشئت۔ (یعنی جو اللہ چاہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم چاہیں)"

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جوتم میں سے ایسا کہے تو یوں کہے:

ماشاء اللہ ثم شئت۔(یعنی جو اللہ چاہے پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم چاہیں)''

جو کہ صدیوں سے خزاں کی یورشوں کا تھا شکار — بن کے وہ جان بہاراں گلستاں میں آ گیا

آپ آئے تو گئی ویرانوں کی قسمت سنور — ایک ریلدی بہاروں کا خزاں میں آ گیا

تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری

قرآنی سورتوں کے ناموں حوالے سے عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ملاحظہ فرمائیں۔

''وجود کی ''فاتحہ'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ اور ذریعہ سے ہوئی۔ ''آل عمران'' کی ''بقرہ'' نے آپ کے گھاٹ سے پانی پیا اور ان کی عورتوں ''النساء'' نے اپنے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے شہود کا ''مائدہ'' (دسترخوان) بچھایا اور ''انفال'' والوں نے ''اعراف'' کے ''انعام'' لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طواف کیا اور ''توبہ'' سے ''یونس''، ''ہود'' اور ''یوسف'' نے اپنے اوپر پڑھنے والے بوجھل شدائد کے ''رعد'' سے نجات پائی اور ''ابراہیم'' نے ''حجر'' کی تعمیر میں آپ سے سعادت پائی۔ ''نحل'' کو آپ کے وسیلہ سے وحی حاصل ہوئی اور آپ کی عزت کے ''کہف'' میں رات کے وقت کمال نے ''حجر'' کے بغیر ''اسرا'' کیا۔ ''مریم'' کے حمل کی مشقتوں سے آسانی کے لئے آپ ہی جلوہ فرماتے اس لئے کہ ''انبیاء'' کا ''طٰہٰ'' اور ''مومنین'' کا ''حج'' آپ ہی ہیں۔ ''شعرا'' کالمین کا ''نور'' اور ''عنکبوت'' نے آپ ہی کی غار پر جالا تنا اور ''روم'' نے آپ کے بارے میں یقین کر لیا کہ آپ ہی حکمت کے ''لقمان'' اور ''احزاب'' کا ''سجدہ'' ہیں۔ دلوں نے آپ کی محبت کا ''سبا'' پیا۔ پس آپ دلوں کے ''فاطر'' ہو گئے۔ ملائکہ کی ''صافات'' کے آپ ''یٰسین'' ہیں اور مبارک گروہ کی جماعت کے ''صاد'' ہیں۔ اللہ تعالیٰ غفور کی صفت ''غافر'' الذنب کے راز ہیں۔ جس سے امور کی ''تفصیل'' (فضیلت) ہوئی۔ اشراف کے درمیان ''شوریٰ'' وہ نفس جو آپ سے ''غاشیہ'' ہے اس کے ''دخان'' کے ''زخرف'' میں ''احقاف'' ہیں۔ آپ ''محمد'' ہیں تجلیات عرفانیہ کے صاحب ''فتح'' اور ''حجرات'' ہیں۔ نفوس انسانیہ کے ''طور'' سے ''ذاریات'' کا ''قاف'' ہیں۔ افلاک کے ''نجم'' املاک کے ''قمر'' ہیں۔ اس ''رحمٰن'' کے نور سے مستمد ہیں جن کے واسطہ سے ''مجادلہ'' میں ''حدید'' کا ''واقعہ'' ہے۔ ''جمعہ'' میں ''منافقین'' کے ساتھ ''صف'' میں ''ممتحنہ'' کا ''حشر'' اور مقاتلہ کے ''تغابن'' میں ہیں اور آپ سے ہی ''ملک'' میں ''تحریم'' کی ''طلاق'' اور احسان کے ''الحاقہ'' کا ''نون'' بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں، ''نوح'' اور سالکین ''جن'' کے مقامات ایمانیہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ''معارج'' ہیں۔ ''مزمل'' ہیں۔ ''مدثر'' ہیں اور ''قیامہ'' کی زینت اور فخر ''انسان'' ہیں۔ اہل ''نبا'' اور عرفان کے اخلاق ''مرسلات'' کے مالک ہیں۔ بڑے بڑے اوصاف کے اس لئے ''نازعات'' ہیں جس نے ''تکویر'' اور ''انفطار'' سے ''عبس'' کیا۔ ''بروج'' کے ''انشقاق'' سے ''مطففین'' کے قاطع ہیں۔ داخل شدہ شہر میں ''فجر'' کے ''غاشیہ'' سے حضرت ''اعلیٰ'' کے ''طارق'' ہیں۔ ''شمس'' کی ضیا ''لیل وضحیٰ'' کا نور ہیں۔ ''الم نشرح'' ان پر نازل کی گئی جب کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ مبارک رسالت کے لئے خوب کھول دیا۔ ''الین وعلق'' بلکہ ہر مخلوق

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے لئے اپنی "قدر" سے افتخار ہیں۔ سرکش نفس کے "ہمزہ" کے "عصر" میں "تکاثر" کے "قارعہ" سے "عادیات" نے "زلزلہ" کیا۔ عام "الفیل" آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔ "کوثر" وسلسبیل کے "ماعون" سے "قریش" خوش ہوئے۔ "ابولہب" کے خلاف "نصر" کے ساتھ "کافرین" پر غالب آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے "اخلاص" کامل ہوا اور "فلق" واضح ہوا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے "الناس" کو ہدایت دی حتیٰ کہ ہر شخص اپنے رب کے قریب ہوگیا۔"

(جواہر البحار فی فضائل النبی المختار جلد سوم ص ۵۶۶، علامہ محمد یوسف بن اسماعیل نبہانی)

وہ خیر البشر جس نے لاکھوں سروں سے ہزاروں خداؤں کا جادو اتارا
درِ مصطفیٰ پہ ہو جس کی رسائی کہیں اور وہ کیوں پھرے مارا مارا
وہ "مولائے کل جس کو اپنا بنا لیں نہ کیونکر درخشاں ہو اس کا ستارا
جسے الفت مصطفیٰ ہو میسر اسے جورِ اغیار بھی ہے گوارا
ادھر جان ودل اس شرف پہ تصدق ادھر ایک چشم کرم کا اشارا

میں تو محمد ہوں: صلی اللہ علیہ وسلم

جب کافروں نے حضور علیہ السلام کو محمد کی بجائے مذمم کہہ کر توہین کرنے کی کوشش کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا "کیا تمہیں اس بات پر تعجب نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قریش کی بدزبانی اور لعن طعن کو مجھ سے کیسے پھیرا ہے وہ مذمم کو برا کہتے ہیں اور مذمم پہ لعن طعن کرتے ہیں جبکہ میں تو محمد ہوں۔ صلی اللہ علیہ وسلم

(اللمع فی اسباب الحدیث ص ۲۲۱، امام جلال الدین سیوطی، کنز العمال ص ۲۲۲، ج ۱۱، علامہ علاؤ الدین علی متقی صحیح بخاری کتاب المناقب ص ۳۸۲ امام محمد بن اسماعیل بخاری، مشکوٰۃ کتاب الفتن ص ۱۲۹ ج ۱۳ امام ولی الدین محمد بن عبداللہ خطیب)

☆ حضرت حسان نے کیا خوب فرمایا:

واحسن منك لم ترقط عيني واجمل منك لم تلد النساء
خلقت مبرأ من كل عيب كانك قد خلقت كما تشاء

☆ مولائے کائنات علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں۔

لم ارقبله ولا بعده مثل .

(مسند زید ص ۴۳۹ حدیث ۸۲۵، امام زید بن علی بن حسین بن علی رضی اللہ عنہم اجمعین (الانوار فی شمائل النبی المختار ص ۱۳۶، امام حسین بن مسعود (بغوی)

☆ حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے بیٹھ کر نماز پڑھنے کا کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے آدھا بیان کیا تو اس کے بعد میں نے حضور علیہ السلام کو بیٹھ کر نماز پڑھتے دیکھا تو میں نے (تعجب سے) اپنا ہاتھ سر پر رکھ لیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبداللہ تجھے کیا ہوگیا ہے؟ میں نے عرض کی حضور! آپ نے اس طرح بیان کیا تھا۔ فرمایا: مسئلہ یہی ہے لیکن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں تمہاری طرح کا نہیں ہوں۔ (ابوداؤد شریف، امام سلیمان بن اشعث بجستانی ص ۳۶۸ ج ۱)

☆ یہی ارشاد صوم وصال کے موقع پہ تھا۔ (ایضاً ص ۲۳۰ ج ۲)

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی ''آپ کے نور سے سارا جہاں روشن ہو گیا''۔ (البدایہ والنہایہ ص ۵۶ ج ۵، ابن کثیر)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''میں نے حضور علیہ السلام سے بڑھ کر کسی خوبصورت کو نہیں دیکھا یوں تھا جیسے سورج چہرۂ انور میں پھرتا ہو۔ (مشکوٰۃ کتاب الفتن)

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضور علیہ السلام کے حسن کے جلوؤں کو دیکھ کر ابوکثیر الہذی کا یہ شعر پڑھنے لگیں۔

فاذا نظرت الی اسرۃ وجھہ برقت کبرق العارض المتھلل

جب میں نے اس رُخ تاباں پہ نگاہ ڈالی تو یوں لگا کہ بادل کے ٹکڑے میں بجلی چمک رہی ہے۔

(حلیہ محمد عربی ص ۱۰۶، خطیب عمر حیات)

☆ حضرت مالک بن عوف رضی اللہ عنہ نے حضور کی بارگاہ میں یوں عرض کی۔

ما ان رایت ولا سمعت بما اری فی الناس کلھم بمثل محمد

اوفی واعطی بحزیل اذا اجتدی ومتی تشاء یخبرك عما فی غد

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل انسانوں میں نہ میں نے دیکھا اور نہ میں نے آج تک سنا۔ آپ بڑے باوفا ہیں بخشش پہ آئیں تو بہت کریم اگر تو چاہے تو آنے والے حالات کی تجھے خبر دیں۔

(اسد الغابہ ص ۱۰۰ ج ۳ حصہ ۸، عز الدین بن الاثیر ابی الحسن علی بن محمد الجزری)

محمد کا ثانی جہاں میں نہیں زمیں میں نہیں آسماں میں نہیں

جہاں والوں کے بھی گماں میں نہیں محمد کا ثانی جہاں میں نہیں

عباراتنا شتی وحسنك واحد وکل الی ذلك الجمال یشیر

ہماری عبارتیں مختلف ہیں اور تیرا حسن ایک ہے۔ سب کا اشارہ اس جمال کی طرف ہے۔

حضرت کعب بن مالک نے عرض کی۔

وردناہ بنور اللہ یجلو دجی الظلماء عنا والغطاء

ہم اپنے ساتھ اللہ کا نور لے کر اس مقام پہ پہنچ گئے جو اندھیری رات کی تاریکی اور پردے کو ہم سے دور کرتا ہے۔

(سیرت النبی لابن ہشام ج ۱ ص ۹۱۰)

ہمارے آقا علیہ السلام کا دل ساری کائنات سے افضل (منہج سلف الصالحین ص ۵۳) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ سب زمانوں سے افضل آپ ﷺ کی زندگی سب سے اعلیٰ، آپ ﷺ کی امت، ازواج، صحابہ، آل کی جب مثال نہیں تو کوئی آپ کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مثال کہاں سے لائے۔

لو لم یکن فیہ ایات مبینۃ کانت بدیھتہ عن الخبر

اگر آپ کی صداقت پہ نشانیاں نہ بھی ہوتیں تو آپ کی شخصیت آپ کی صداقت کے لئے کافی تھی۔

(عہد نبوی میں نعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ص ۱۱)

ذات احمد ہے وہ بحر بے کراں جس کا ایک قطرہ ہے یہ کون ومکاں

(کلیاتِ امدادیہ، رسالہ غذائے روح ص ۱۵۷، حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمۃ)

محمد کا ثانی جہاں میں نہیں ہے

من نور رب العرش کون نورہ والناس فی خلق التراب سواء

"رب عرش کے نور سے بلاواسطہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پیدا کیا گیا اور تمام لوگ مٹی کی پیدائش میں برابر ہیں۔"

خرت لہ شرفات کسری ھیبۃ و لیوم مولدہ اضمحل بناء

"شاہِ ایران کے محل کے کنگرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیبت سے گر گئے اور آپ کی ولادت باسعادت کے دن عمارت کمزور ہوگئی۔"

و بہ توسل ادم فی ذنبہ وتشفعت بمقامہ حواء

"آدم علیہ السلام نے اپنی لغزش کے سلسلے میں آپ ﷺ کا وسیلہ پیش کیا اور حضرت حوا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو سفارشی بنایا۔"

و بہ توسل نوح فی طوفانہ فاجیب حین طغی علیہ الماء

"سیدنا نوح علیہ السلام نے اپنے دور کے طوفان میں آپ کا وسیلہ پکڑا اور جب پانی نے سرکشی دکھائی تو توسل قبول کیا گیا۔"

و بہ دعا ادریس فارتفعت لہ عند الاجابۃ رتبۃ علیاء

"اور سیدنا ادریس علیہ السلام نے آپ کے وسیلہ سے دعا مانگی، وہ مقبول ہوئی تو آپ کا بلند مرتبہ مزید بلند ہوگیا۔"

وبہ استجیب دعاء ایوب وقد اودی بہ عند المصاب بلاء

"اور آپ ہی کے وسیلے سے سیدنا ایوب علیہ السلام کی دعا قبول ہوئی جب کہ آزمائش نے مصیبت کے وقت انہیں موت کے کنارے پہنچا دیا تھا۔"

و بہ نجا من بطن حوت یونس لما دعا وتجلت الظلماء

"اور آپ ہی کے وسیلے سے سیدنا یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ سے نجات پائی جب انہوں نے دعا کی اور اندھیرا چھٹ گیا۔"

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وارتد یعقوب بصیرا اذدعا بالمصطفی فعلیه عاد ضیاء

جب حضور علیہ السلام کے وسیلے سے حضرت یعقوب علیہ السلام نے دعا مانگی تو آنکھیں روشن ہوگئیں۔

(مصباح الظلام فی المستغیثین بخیر الانام ص ۶۳ تا ۶۵، امام محمد بن موسیٰ مراکشی۔ قصیدہ ابو الحسن علی بن ہارون بن علی)

محمد ہمارے بڑی شان والے

علامہ کمال الدین دمیری شافعی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں۔

لم یخلق الرحمن مثل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ابدا وعلمی انہ لا یخلق

''نہیں پیدا کیا اللہ نے مثل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کبھی اور مجھے یقین ہے کہ وہ نہ پیدا کرے گا۔''

محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسے سخی کہ کبھی لفظ نہ نہیں کہا۔ (مشکوٰۃ ص ۱۳۶ جلد ۳ کتاب الفتن: امام ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جو اتنا عطا فرماتے ہیں کہ اپنا خیال نہیں کرتے۔

(مشکوٰۃ ص ۱۳۷ جلد ۳ کتاب الفتن: امام ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی بارگاہ میں ہر خاص و عام کی سنی جاتی ہے۔

(مشکوٰۃ ص ۱۳۷ جلد ۳ کتاب الفتن: امام ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب)

ارے! محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو اللہ کا تحفہ اور رحمت ہیں۔ (مشکوٰۃ ص ۱۳۵ جلد ۳ کتاب الفتن: امام ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب)

سرخرو ہو گا سر میدان وہ دنیا میں جو بارگاہِ سرور کون ومکاں میں آ گیا
ہے وہی حلقہ بگوشِ مصطفیٰ صل علی چھوڑ کر سب کو جوان کے آستاں میں آ گیا
اذن طیبہ میں سکونت کا جسے نیر ملا یہ سمجھ لیجئے کہ وہ دارالاماں میں آ گیا

الفضل ماشہدت بہ الاعداء

خوبی وہ ہوتی ہے جس کو دشمن بھی تسلیم کرے دوسرے لفظوں میں یوں کہہ سکتے ہیں'' جادو وہ جو سر چڑھ کے بولے؟'' سکھوں کے پیشوا بابا گرونانک نے کئی مقامات پر حضور علیہ السلام کی تعریف کی ہے ان میں سے ایک مقام یہ ہے۔

میم محمد من توں من کتاباں چار
من خدائے رسول نوں سچا ای دربار

''میم محمد اور چاروں کتابوں کو حق مان! مان اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ سچے ہیں۔''

(مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ ص ۲۲۰، پروفیسر چودھری غلام رسول چیمہ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے متعلق لکھتے ہیں:

عملاں والے تت دن ہو سن بے پروا
سٹی چھٹے نانکا حضرت جناں پنا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یعنی قیامت کے دن وہ لوگ جن کے اعمال اچھے اور نیک ہوں گے بے فکر ہوں گے۔ نانک کہتا ہے: وہی لوگ نجات پائیں گے جن کی پشت پناہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہوں گے۔"

(مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ ص ۲۲۱، پروفیسر چودھری غلام رسول چیمہ)

اسی طرح ہندو کتب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف القاب مذکور ہیں جن میں سے چند ذیل میں بیان کئے گئے ہیں:

۱۔ سروا: جس کی کثرت سے تعریف وثناء کی جائے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۲۔ اگنے ویشوانر: اس کا مطلب ہے اہل دنیا کے لئے رحمت یعنی رحمۃ للعالمین

۳۔ انتم اوتار: "انتم" کے معنی آخری اور اوتار کے معنی نبی ورسول کے ہیں یعنی آخری نبی ورسول خاتم النبیین۔

۴۔ جگت پتی: جگت کے معنی دنیا اور پتی مطلب سردار اور سربراہ یعنی سید عالم اور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم۔

۵۔ ورت دھاری: ورت کا معنی ہے دنیا اور دھاری کا مطلب رکھوالا یعنی دنیا کا رکھوالا سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم۔

(محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہندو کتابوں میں ص ۱۳۲ تا ۱۳۴: ابن اکبر الاعظمی)

ممکن نہیں کہ اس پہ گمان زندگی کا ہو وہ دل کہ جس میں حب حبیب خدا نہیں
نیر دوام زندگی ہے قریب آنحضور جو آپ کا ہے اس کا مقدر فنا نہیں

عیسائیوں کو دعوتِ انصاف

آج عیسائی بڑھ چڑھ کر ہمارے آقا علیہ السلام کی شان میں گستاخیاں کر رہے ہیں، ذرا انجیل پر نظر کریں تو انہیں معلوم ہو کہ ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے (ﷺ) عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ

"اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو تو میرے حکموں پر عمل کرو گے اور میں باپ (یعنی خدا) سے درخواست کروں گا تو وہ تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے۔ یعنی روحِ حق جسے دنیا حاصل نہیں کر سکتی کیوں کہ نہ اسے دیکھتی اور نہ جانتی ہے۔" (یوحنا کی انجیل: باب ۱۴، آیت ۱۵ تا ۱۷)

"میں نے یہ باتیں تمہارے ساتھ رہ کر تم سے کہیں۔ لیکن مددگار یعنی روح القدس جسے باپ (یعنی خدا) میرے نام سے بھیجے گا وہی تمہیں سب باتیں سکھائے گا اور جو کچھ میں نے تم سے کہا ہے وہ سب تمہیں یاد دلائے گا۔"

(یوحنا کی انجیل باب ۱۴، آیت ۲۵ تا ۲۶)

عیسائی کہتے ہیں کہ مذکورہ بالا آیات میں روح القدس اور مددگار سے مراد عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ اگر روح القدس سے مراد عیسیٰ علیہ السلام ہوتے تو میں کی ضمیر استعمال فرماتے اس کی بجائے "وہ" فرمایا اپنے معانی کے اعتبار سے کمالات نبوت پر دلیل ہے اور مدلول ہے۔" (رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم جلد سوم ص: ۱۴ تا ۱۵، قاضی سلیمان منصور پوری)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو محمد اس لئے کہتے ہیں کیوں کہ ان کی تعریف ممکن نہیں کیوں کہ اسم محمد حمد سے بنا اور حمد کہتے ہیں: اللہ کی تعریف کو۔ اللہ کی تعریف بیان نہیں ہو سکتی اور حمد سے ہی اسم مبارک محمد صلی اللہ علیہ وسلم بنا ہے تو جب حمد بیان نہیں ہو سکتی تو محمد صلی اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علیہ وسلم کیسے بیان ہوں۔ نہیں سمجھ آئی! ارے اللہ بتانا چاہ رہا ہے کہ پہلے حمد کا سمندر تو پار کر پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پانا یعنی ناممکن ہے کیوں کہ یہ ساری کائنات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سمندر کا ایک قطرہ ہے۔

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ رب العالمین کا ذکر کائنات کے احاطہ سے باہر ہے، پوری کائنات بھی مل کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور رب العالمین کے ذکر کا حق ادا نہیں کرسکتی کیوں کہ یہ محمد ہیں وہ اللہ۔ ذات محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ کی ذات بیان والفاظ سے بالاتر ذات ہے۔ اسی لئے اللہ نے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کرنا سکھادی اور محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی۔ اللہ نے فرمایا: اگر تم میرے لاثانی شہکار بے مثل ومثال محبوب کی تعریف کرنا چاہتے ہو تو بس صلوا علیہ وسلموا تسلیما پر عمل کرو اور محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اللہ کی تعریف بتادی کہ ہر لمحہ الحمد للہ رب العالمین کہو!

بن ذات مصطفیٰ ہمیں ملتا نہیں خدا — بے واسطہ قبول ہماری دعا نہیں
گورغریباں کی طرح ویران ہے وہ دل — جس میں فروزاں حب نبی کا دیا نہیں
مل جائے کاش ذرۂ عشق نبی مجھے — اس کے سوا تو اور کوئی مدعا نہیں
پڑھنا جناب مصطفیٰ پر روز وشب درود — کوئی وظیفہ دوسرا اس سے بڑا نہیں

○

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غیر مسلم مفکرین کی نظر میں

الفضل ما شهدت به الاعداء (بے شک بزرگی اور فضیلت وہی ہے جس پر دشمن بھی گواہی دیں)

مشرق و مغرب کے بڑے بڑے محقق' اصحاب فراست ولیاقت نے اس بات کو تسلیم کر لیا ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ اور مرتبہ دنیا کے بڑے بڑے لوگوں میں سب سے اونچا اور بلند ہے' اور غیر مسلم محققین نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تہذیب' دیانت' امانت داری' غریبوں پر رحم و کرم' مساوات بین الاقوام اور انسانی صفات کا مکمل نمونہ آپ کو مان لیا ہے۔ لہٰذا مفکرین نے اپنی تحریروں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جو اعتراف حقیقت کیا ہے انہی کے الفاظ میں پیش خدمت ہے' البتہ عطر بیز الفاظ سے جو خوشبو پیدا ہوتی ہے ان کے مطابق عنوانات قائم کیے ہیں۔

1- سب سے زیادہ کامیاب پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم):

تمام پیغمبروں اور مذہبی شخصیتوں میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ کامیاب ہیں۔ (مقالہ نگار انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا)

2- شعاع نور' مظہر اتم' مینار ہدایت (صلی اللہ علیہ وسلم):

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جمال کبریائی کی وہ شعاع رنگ و نور ہیں جو ایک پیکر انسانی میں جلوہ گر ہو کر ظلمت کدۂ جہاں کو رشکِ صد جہاں بنانے آئی تھی......اور بنا گئی۔

انسانیت کا وہ مظہر اتم جس کی انسانیت کے سامنے فرشتوں کی گردنیں جھک گئیں وہ نادر روزگار ہستی جس کے مافوق الفطرت کمالات کو سمجھنے سے عقلِ انسانی باوجود اپنی بلند پروازیوں کے یکسر قاصر رہے گی۔

وہ جلیل القدر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جس کا اسوۂ حسنہ کائنات کے لئے ہر شعبہ عمل میں تقلید کا ایک بہترین اور افضل ترین نمونہ بن گیا۔ وہ مینار رشد و ہدایت' وہ سراج صداقت و حقانیت جس کی ضیا باریاں ہر زمانہ میں گم گشتگانِ بادیۂ ضلالت کے لئے صراطِ مستقیم کا پیام ثابت ہوئیں......اور ہوتی رہیں گی'' (حکیم پنڈت کرشن کنورت شرما)

3- پیکر شرافت (صلی اللہ علیہ وسلم):

محضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق وہی تھا جو ایک شریف عرب کا ہو سکتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم امیر و غریب کی یکساں عزت کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم گردو پیش لوگوں کی خدمت کا بہت خیال رکھتے تھے''۔ (مغربی فاضل مارکس ڈاڈز)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

4- مصلحِ اعظم (ﷺ):

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر شخص سے ہر وقت ملنے کے لئے تیار رہتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فیاضی و سیر چشمی غیر محدود تھی' اصلاح قوم کی فکر میں ہمہ وقت مصروف ومنہمک رہتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قوم کے لئے بہترین مثال پیش کی' مزاج میں تمکنت ونخوت نام کو بھی نہ تھی۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تعظیم وتکریم کے رسمی آداب سے بھی منع فرمادیتے تھے''۔ (ڈاکٹر گلیوڈیا)

5- دنیا کے بہترین استاد (ﷺ):

''پیشوائے دین اسلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی دنیا کو بے شمار قیمتی سبق پڑھاتی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر حیثیت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ہر پہلو دنیا کے لئے ایک بہترین سبق ہے بشرطیکہ کوئی دیکھنے والی آنکھ' سوچنے والا دماغ اور محسوس کرنے والا دل رکھتا ہو''۔ (از بحر نبوت: مصنفہ مہاتما ستیہ وہاری)

6- قابلِ عزت ہستی:

''محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح نگاروں کا ایک ایسا طویل سلسلہ ہے جس کا ختم ہونا ناممکن ہے۔ لیکن اس میں جگہ پانا قابلِ عزت ہے''۔ (از محمد صلی اللہ علیہ وسلم ص 1 مصنفہ پروفیسر مارگولیس)

7- سب سے سچی زندگی:

اس میں کچھ شبہ نہیں کہ تمام مصنفوں اور فاتحوں میں ایک بھی ایسا نہیں جس کی سوانح حیات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح حیات سے زیادہ مفصل اور سچی ہو۔ (از اپالوجی فار محمد صلی اللہ علیہ وسلم اینڈ دی قرآن مصنفہ جان ڈیون پورٹ)

8- حضرت عیسیٰ سے افضل (ﷺ):

''باوجودیکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور عیسیٰ علیہ السلام کی ابتدائی زندگی میں کچھ مشابہت پائی جاتی ہے لیکن بہت سے امور بالکل مختلف ہے' عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے والے بارہ حواری ناخواندہ' بے سمجھ اور کم حیثیت لوگ تھے۔ برعکس اس کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والے سوائے غلام زید رضی اللہ عنہ اور حبشی بلال رضی اللہ عنہ کے سب کے سب معزز طبقہ کے لوگ تھے اور بعض ان کے خاندان کے بزرگ بھی تھے جنہوں نے بحیثیت خلیفہ اور سپہ سالار اسلام کی وسیع سلطنت کا نظم ونسق بہترین طریقہ سے انجام دیا''۔ (مسٹر گاڈفری ہیگنس)

9- معلمِ خلقِ خدا (ﷺ):

میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تعلیم کو بغور پڑھا ہے جو انہوں نے خلق خدا کی خدمت اور اصلاح کے لئے دی۔ میری رائے ہے کہ اگر کوئی غیر مسلم بھی اسلام کی ہدایتوں پر عمل کرے تو وہ بہت کچھ ترقی کرسکتا ہے۔ میرے خیال میں موجودہ زمانہ میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سوسائٹی کی اصلاح کا سب سے بہتر طریقہ یہی ہے کہ اسلام کی تعلیم کو رائج کیا جائے۔ (جرمنی کا مشہور پروفیسر ہوگ)

عظیم الشان مصلح (ﷺ):

''محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان عظیم الشان مصلحین میں سے ہیں جنہوں نے اتحادِ امم کی بہت بڑی خدمت کی ہے۔ان کے فخر کے لئے یہ بالکل کافی ہے کہ انہوں نے وحشی انسانوں کو نورِ حق کی جانب ہدایت کی اور ان کو ایک اتحادی و صلح پسندی اور پرہیزگاری کی زندگی بسر کرنے والا بنا دیا۔اور ان کے لئے ترقی و تہذیب کے راستے کھول دیئے اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ اتنا بڑا کام صرف ایک فردِ واحد کی ذات سے ظہور پذیر ہوا''۔ (روسی فلاسفر کاؤنٹ ٹالسٹائی)

11-اعلیٰ اخلاق کے پاکیزہ معلم (ﷺ):

میں دنیا کے مذاہب کا مطالعہ کرنے کا عادی ہوں میں نے اسلام کا بھی مطالعہ کیا ہے۔بانی اسلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلیٰ اخلاق کی پاکیزہ تعلیم دی ہے۔جس نے انسان کو سچائی کا راستہ دکھایا اور برابری کی تعلیم دی ہے میں نے قرآن مجید کا ترجمہ بھی پڑھا ہے اور اس میں مسلمانوں کے لئے ہی نہیں بلکہ سب کے لئے مفید باتیں اور ہدایتیں ہیں۔ (مہاتما گاندھی)

12-جلیل القدر پیشوا (ﷺ):

اسلام دیگر مذاہب میں اس لئے ممتاز ہے کہ اسلام کے برگزیدہ اور جلیل القدر پیشوا کے حالات زندگی میں ابہام یا اسرار کا کوئی ایسا عنصر ملا ہوا نہیں پایا جاتا جو دوسرے کے بڑے بڑے ہادیان مذہب کے گرد حلقہ زن نظر آتا ہے۔حضور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی سادگی' شجاعت اور طاقت کی تصویر تھی۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کارنامے ان بڑے انسانوں کی زندگیوں کی یاد دلاتے ہیں جو اپنے نام تاریخ کے اوراق چھوڑ گئے ہیں۔ (ہوم رول لیگ کی بانی مسز اینی بیسنٹ)

13-عظیم الشان ملکی اور تمدنی نظام کے بانی (ﷺ):

جب ہم اس زمانہ پر غور کرتے ہیں جس میں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نبوت اور رسالت کا علم بلند کیا اور جس میں ایک ایسا کامل مجموعہ قوانین تیار کیا گیا ہے جو دنیا کی ملکی' مذہبی اور تمدنی ہدایتوں کے لئے کافی ہے تو وہ نہایت حیران ہوتے ہیں کہ ایک ایسا عظیم الشان ملکی اور تمدنی نظام جس کی بنیاد کامل اور سچی آزادی پر ہے کس طرح قائم کیا گیا ہے؟ پس ہم دل سے اقرار کرتے ہیں کہ اسلام ایک ایسا مجموعہ قوانین ہے جو ہر لحاظ سے بہترین ہے۔ (موسیو اوجیل کلوفل)

14-تاجدارِ شرف و فضیلت (ﷺ):

اصول شرع اسلام سے ہر ایک اصل کو دیکھئے تو فی نفسہ ایسی عمدہ اور موثر ہے کہ شارع اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے شرف و فضیلت کے لئے قیامت تک کافی ہے۔اسلام نے اصول کے مجموعہ سے ایک ایسا نظام سیاست قائم کر دیا ہے جس کی قوت اور متانت کے سامنے تمام سیاسی نظام ہیچ ہیں۔ (مشہور مؤرخ ارکھاٹ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

15- انسانی معیارِ اخلاق کو بلند کرنے والے (ﷺ):

ایک معمولی عقل و سمجھ کا مسلمان بھی جہاں جاتا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اس کے ساتھ ہوتی ہے جو دوسروں پر ضرور اثر کرتی ہے۔ صبح، دوپہر اور شام کو اسلام کے حکم کا نعرہ (اذان) بلند ہوتا ہے اور سر جو پہلے پتھروں اور حیوانوں کے آگے جھکا کرتے تھے اب خدائے واحد کے آگے جھکتے ہیں، وہ ہونٹ جو پہلے خوشی کے ساتھ اپنے ہم جنس بھائی کے گوشت پر ہلتے تھے اب اس قادر مطلق کی عبادت پر ہلتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ اسلام نے بنی نوع انسان کے معیار اخلاق کو بے حد بلند کر دیا ہے۔

(از دین اسلام مصنفہ جوزف طامسن)

16- موجودہ مصائب کے نجات دہندہ (ﷺ):

موجودہ انسانی مصائب سے نجات ملنے کی واحد صورت یہی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا کے ڈکٹیٹر (رہنما) بنیں۔

(جارج برنارڈ شا)

17- خدا کے سچے نبی (ﷺ):

اگر سچے رسول میں ان علامتوں کا پایا جانا ضروری ہے کہ وہ ایثار نفس اور اخلاص نیت کی جیتی جاگتی تصویر ہو اور اپنے نصب العین میں یہاں تک محو ہو کر طرح طرح کی سختیاں جھیلے، انواع و اقسام کی صعوبتیں برداشت کرے۔ لیکن اپنے مقصد کی تکمیل سے باز نہ آئے۔ ابنائے جنس کی غلطیوں کو فوراً معلوم کر لے اور ان کی اصلاح کے لئے اعلیٰ درجہ کی دانشمند تدابیر سوچے اور ان تدابیر کو قوت سے فعل میں لائے تو میں نہایت عاجزی سے اس بات کا اقرار کرنے پر مجبور ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے سچے نبی تھے اور ان پر وحی نازل ہوئی تھی۔ (ڈاکٹر جے ڈبلیو لیٹر)

18- پیکرِ استقلال (ﷺ):

حقیقی اور سچے ارادوں کے بغیر یقیناً کوئی اور چیز محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا لگاتار استقلال کے ساتھ جس کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہور ہوا آگے نہیں بڑھا سکتی، ایسا استقلال جس میں پہلی وحی کے نزول کے وقت سے لے کر آخر تک نہ کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم متذبذب ہوئے اور نہ کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم سچائی کے اظہار سے ڈگمگائے۔ (پروفیسر فری مین)

19- روشن چراغ اور صاحب خلق عظیم (ﷺ):

ہم تسلیم کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک روشن چراغ تھے۔ رحمۃ للعالمین اور صاحب خلق عظیم تھے کہ ان کے اوصاف بے آخران کی کوشش بار آور اور سعی مشکور ہوئی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات حمیدہ و فضائل حسنہ، خلق عظیم، شرافت و نجابت بلکہ منصب رسالت کا انکار بھی محال ہے۔ ہمارا یقین ہے کہ وہ ایک عظیم الشان، ذی قدر اور بلند مرتبہ انسان تھے، مرسل تھے، مامور من اللہ تھے، اور ان میں وہ الٰہی روشنی اور حقیقی نور پر تو فگن تھا جو دنیا میں آ کر ہر شخص کو منور کرتا ہے اور کچھ ہمیں پر موقوف نہیں بلکہ بیشتر غیر مسلم مصنفین باوجود مخالفت و دشمنی کے آپ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صلی اللہ علیہ وسلم کی خوبیوں کا اقرار کرنے پر مجبور ہو گئے۔ یہاں تک کہ بعضوں نے صاف الفاظ میں ان کا مامور من اللہ اور رسول اللہ ہونا تسلیم کیا۔ (از قرآن السعیدین ص 58 و ص 84 مصنفہ مسیحی عالم بحوالہ حقانیت اسلام

20-معاشرتی اور بین الاقوامی انقلاب کے بانی (صلی اللہ علیہ وسلم):

نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم اس معاشرتی اور بین الاقوامی انقلاب کے بانی ہیں۔ جس کا سراغ اس سے قبل تاریخ میں نہیں ملتا۔ انہوں نے ایک ایسی حکومت کی بنیاد رکھی جسے تمام کرۂ ارض پر پھیلنا تھا اور جس میں سوائے عدل اور احسان کے اور کسی قانون کو رائج نہیں ہونا تھا۔ ان کی تعلیم تمام انسانوں کی مساوات' باہمی تعاون اور عالمگیر اخوت تھی۔ (ریمنڈ لیروگ)

21-تعلیماتِ جمہوریت کا سرچشمہ (صلی اللہ علیہ وسلم):

عرب۔ جہاں ایک خدا نے اونٹ والے صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام بھیجا جس نے وہ تعلیمات دیں' جو جمہوریت کا سرچشمہ کہی جا سکتی ہیں ان صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ صحیح طور پر کہا جا سکتا ہے کہ انہوں نے لوگوں کو صحیح مساوات اور اخوت کے ایک رشتہ میں جکڑ دیا اور وہ واقعی طور پر بہترین تعلیمات تھی۔ (بلبل ہند سروجنی نائیڈو سابق صدر کانگریس)

22-جلال اور بزرگی کے مستحکم ستون (صلی اللہ علیہ وسلم):

جس طرح دنیا میں اور بزرگ اپنے جلال اور بزرگی کا ایک مستحکم ستون قائم کر گئے ہیں اس طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی فضیلت کا ایسا جھنڈا کھڑا کر گئے ہیں کہ جو ہمیشہ کے لئے ان کی یادگار رہے گا۔ یعنی یہی اسلام کا جھنڈا جس کے نیچے اس وقت پچاس کروڑ کے قریب دنیا کے آدھی پناہ گزیں ہیں اور ان کے نام پر جان دینے کے لئے مستعد کھڑے ہیں۔ یہ ان کی فضیلت کا بڑا عالی شان نشان ہے۔ (برہمو سماج کے لیڈر شرح شردھے پرکاش دیوجی)

23-رحمت عالم من الرحمٰن (صلی اللہ علیہ وسلم):

اے پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم' اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اے عرب دیش کے برگزیدہ یوگی صلی اللہ علیہ وسلم (عابد) قربان جاؤں میں تیرے قدموں پر' اگر نہ ہوتا تیرا وجود تو کس طرح سے رحمت کا نزول ہوتا قبائل عرب پر' حقیقت میں تو تھا ایک رحمۃ من الرحمٰن سارے جہاں کے واسطے' اے امی نادار وامین شاندار صلی اللہ علیہ وسلم میں تیرے صدقے ہو جاؤں تیرے میٹھے اور پیارے نام پر' آتا ہے جب تیرا نام میری زبان پر تو شہد کی مٹھاس سے بڑھ کر حلاوت پیدا ہوتی ہے میرے انگ انگ پر۔

دے درشن تو کم از کم ایک دفعہ اس ہند کے دیش میں تاکہ مٹ جاویں غلطیاں ساری کہ جن پر پڑی ہے امت تیری۔

(پروفیسر چیتن دت۔ بی۔اے)

24-ہادیانِ مذاہب کے سرتاج (صلی اللہ علیہ وسلم):

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں میرے جیسے ناچیز اور ہیچمدان کا گزارش کرنا یا عرض کرنا سراسر گستاخی' بے ادبی' چھوٹا منہ اور بڑی بات ہے۔ کیونکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ولیوں کے ولی' پیروں کے پیر' آسمان نبوت کے سورج' ہادیانِ مذاہب کے سرتاج اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رہنمایانِ دین کے رہبر تھے۔ جس طرح آفتاب عالم تاب کو کسی چراغ یا لیمپ کی ضرورت نہیں۔ اسی طرح کسی خاکی انسان کی مدح سرائی ان کی عظمت کو بڑھا نہیں سکتی۔ دینی بزرگی اور دنیاوی عظمت ان کے حضور میں ہاتھ باندھے کھڑی ہیں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم غیر معمولی طاقت والے غیر معمولی انسان تھے اور نوع انسان کی اصلاح کے لئے خدا کے فرستادہ تھے۔ (لالہ بشن داس)

25- بہترین اوصاف کے حامل (ﷺ):

رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح عمری بہترین اوصاف اور خوبیوں کا مجموعہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دل عجز و انکسار نرمی اور رحم دلی، محبت والفت سے لبریز تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میری شان انسان کی شان سے زیادہ نہیں مجھے اللہ کا نوکر کہہ کر پکارو۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مرید آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے استفسار کرتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں پر لعنت کیوں نہیں بھیجتے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لاتے۔ تو جواب میں فرماتے ہیں مجھے لعنت بھیجنے کے لئے نہیں بھیجا گیا بلکہ مجھے انسانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔ (شکتی آشرم راجپور سندھ کے پروفیسر ایل وسوانی)

26- خاک عرب کے ذرہ ذرہ کو ڈائنامیٹ بنانے والے (ﷺ):

کارلائل نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاکِ عرب کے ذرّے ذرّے کو ڈائنامیٹ بنا دیا" بلاشبہ اس سے دنیا بھر کی سلطنتوں، بادشاہتوں اور حکومتوں کی بنیادیں ہل گئیں اور تمدن وتہذیب اور اخلاق کا ایک نیا دور شروع ہوا۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام دنیا سے پس افتادہ عربوں میں کیا روح پھونکی جس سے وہ اس قدر طاقتور بن گئے۔ یہ روح "واہگرو اکال پرکھ سب شکتی مان" کی ہستی توحید میں ایمان اعتقاد تھا"۔ (سردار امر سنگھ مالک اخبار شمشیر)

27- محسنِ انسانیت (ﷺ):

اسلام کے داعی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تاریخ کے صفحات پر نہایت صاف روشنی میں کھڑے ہیں حالانکہ ان کے مقابلہ میں مسیح علیہ السلام کی تاریخ دھندلی ہے اور بدھ کی ان سے زیادہ دھندلی ہے۔ انہوں نے بت پرستی اور دوسرے مکروہ مروجات کو باطل قرار دے کر خالص سامی وجدان کے ساتھ وحدانیت کا اعلان کیا۔ وہ اللہ کے سچے بندے اور اس کے فرمانبردار پیغام رساں تھے۔ محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے ساتھ اتنا احسان کیا ہے کہ کسی دوسرے انسان نے نہیں کیا"۔ (مدراس کے ہندو فاضل مسٹر ونکٹارتنام)

28- وحدت کی لڑی میں پرونے والے مہاپرش (ﷺ):

"وحشی جنگجو عربوں کو وحدت کی لڑی میں پرونے اور ایک زبردست قوم کی صورت میں کھڑا کر دینے کے لئے ایک مہاپرش (عظیم انسان) کا ظہور ہوا۔ اندھی تقلید کے کالے پردے پھاڑ کر اس نے تمام قوموں کے دلوں پر واحد خدا کی حکومت قائم کی۔ وہ انسانی لعل کون تھا؟ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ (پنڈت شیو نرائن)

29- پاکیزہ خاطر برہمچاری (ﷺ):

"محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا نکاح پچیس سال کی عمر میں ہوا۔ یہاں تو آریہ سماجیوں کو ماننا ہوگا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے شاست

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے مطابق زندگی کا پہلا حصہ مجرد رہ کر گزارا۔ وہ برہمچاری تھے اور ان کا حق تھا کہ شادی کریں۔ معیارِ خانہ داری کے پچیس برس وہ ایک ہی بیوی (حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا) پر قانع رہے اور وہ بھی دو خاوندوں کی بیوہ' جو نکاح کے وقت چالیس برس کی اور انتقال کے وقت پنسیٹھ برس کی تھی۔ اس بڑھیا سے اس جوان کی نبھ گئی۔ یہ بات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ خاطری پر دلالت کرتی ہے''۔

(رسوائے عالم راجپال)

30- رہبرانِ بنی نوع انسان میں ممتاز (ﷺ):

مجھے یہ کہنے میں ذرا تامل نہیں کہ میرے دل میں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نہایت عزت ہے میری رائے میں ھادیانِ دین ورہبرانِ بنی نوع انسان میں ان کا درجہ بہت بلند ہے۔ (مشہور مؤرخ لالہ لاجپت رائے)

31- عظیم شخصیت اور مجسمۂ استقلال (ﷺ):

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کی وہ بڑی شخصیت ہیں کہ جس پر دنیا کی طاقت' رعب اور ہمت جس قدر فخر کرے تھوڑا ہے۔ وہ ایسے انسان تھے جن کو استقلال کا پتلا کہا جائے تو مناسب ہوگا' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح دعویٰ نبوت تو کئی آدمیوں نے کیا مگر اس میں کامیابی صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم و حاصل ہوئی۔ آج ان کے ہم عصر دعویدارانِ رسالت کا کوئی نام لیوا بھی نہیں مگر ان کے نام پر کٹ مرنے والے لوگوں کی تعداد کروڑہا اور جب تک دنیا قائم ہے ان کا نام بھی قائم رہے گا۔

(متعصب اخبار گروگھنٹال کے ایڈیٹر لالہ شام لال کپور)

32- یتیموں کے مربی (ﷺ):

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یتامیٰ کی بدحالت کو درست کرنے کی طرف جو توجہ کی اور ان کی بہتری کا جو فکر رکھا وہ قابل تعریف ہے۔ یتیموں کو ستانے والوں کی نسبت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سخت ملامت سے کام لینا ظاہر کرتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس برائی کی اصلاح کی سخت تڑپ رکھتے تھے۔ (مشہور مسیحی فاضل ڈیری)

33- عورتوں کے محسن (ﷺ):

محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے حقوق کی ایسی حفاظت کی کہ اس سے پہلے کسی نے نہ کی تھی اس کی قانونی ہستی قائم ہوئی جس کی بدولت وہ مال و وراثت میں حصہ کی حقدار ہوئی۔ وہ خود اقرار نامے کرنے کے قابل ہے اور برقعہ پوش مسلمان خاتون کو ہر ایک شعبہ زندگی میں وہ حقوق حاصل ہوئے جو آج بیسویں صدی میں اعلیٰ تعلیم آزاد عیسائی عورت کو حاصل نہیں ہیں۔ (مسٹر پیٹر کریٹس)

34- خداداد عطیہ اور اس کا نور (ﷺ):

کیا کبھی آپ نے اس بات کا خیال کیا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دل کیسا تھا؟ ہم اندھے ہیں اور ہمارا یہ تصور سراسر غلط ہے کہ وہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسے انسان تھے جو صرف جہاد کا فر' انتقام اور موت کے موضوع پر تقریریں فرمایا کرتے تھے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دل ایک بچے کی طرح نازک اور کھلنڈرا اور ایک ماں کی طرح خطا معاف کر دینے والا تھا۔ فی الحقیقت یہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک خداداد عطیہ تھے۔

ذرا خیال کیجئے کہ قرآن شریف کی 114 سورتوں میں سے 113 بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ساتھ شروع ہوتی ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ان حیثیتوں سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے نور تھے' اللہ کے رسول تھے' اور خدا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بت شکنی کا پیغام دیکر بھیجا تھا۔ ایک لمحہ کے لئے قطع نظر کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت پر غور کیجئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم انسان تھے۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پرائیویٹ زندگی پر نظر ڈالئے' حضور صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کے ساتھ کھیلتے۔ احباب کے ساتھ گفتگو کرتے یا کسی خطار کار یا شکستہ دل کو تسلی دیتے ہوئے دکھائی ہیں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ ایک اہل دل لوگوں کے دلوں کا مالک ہے''۔ (مسٹر جے۔ کے کور)

35۔ خوش شکل' فہیم اور غرباء پرور (ﷺ):

''میں نیک اور فاضل' سپین ہمیس'' کی جرأت کی تحسین کے لئے بغیر نہیں رہ سکتا جس نے تسلیم کیا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کامل طور پر فطری قابلیتوں سے آراستہ تھے۔ شکل میں نہایت خوب صورت' فہیم اور دوررس عقل والے' پسندیدہ خوش اطوار' غرباء پرور' ہر ایک سے متواضع' دشمنوں کے مقابلہ میں صاحب استقلال وشجاعت' سب سے بڑھ کر یہ کہ خدائے تعالیٰ کے نام کا نہایت ادب واحترام کرنے والے تھے' جھوٹی قسم کھانے والوں' زانیوں' سفاکوں (خونیوں) جھوٹی تہمت لگانے والوں فضول خرچی کرنے والوں' لالچیوں اور جھوٹی گواہی دینے والوں کے خلاف نہایت سخت تھے۔

بردباری' صدقہ وخیرات' رحم وکرم' شکر گزاری' والدین اور بزرگوں کی تعظیم کی نہایت تاکید کرنے والے اور خدا کی حمد وتعریف میں نہایت کثرت سے مشغول رہنے والے تھے۔ (انگریزی ترجمہ قرآن بعنوان ٹودی ریڈرس 7 مصنفہ جارج سیل)

36۔ داغ دھبوں سے پاک نورانی چہرہ والے (ﷺ):

حقیقت بہر حال ہے اگر بغض دعناء کی پٹی آنکھوں پر سے اتار دی جائے تو پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا نورانی چہرہ تمام داغ دھبوں سے پاک وصاف نظر آئے گا جو بتلائے جاتے ہیں۔

سب سے پہلی چیز یہ ہے کہ خدا نے پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام کائنات کے لئے سراپا رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ اور اس کائنات میں عالم انسان' عالم حیوان' عالم نباتات اور عالم جمادات سب شامل ہیں۔ (سوامی برج نارائن جی سنیاسی بی۔اے)

37۔ دنیائے ارضی کے لئے ابر رحمت والے (ﷺ):

محمد صلی اللہ علیہ وسلم صرف اپنی قوم اور ذات کے لئے ہی نہیں بلکہ دنیائے ارضی کے لئے ابر رحمت تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدتوں مساعدت کا سلسلہ جاری رکھا اور سر توڑ کوششیں کیں کہ ذات پات کا تفرقہ مٹ جائے اور یہی سبب ہے کہ آج اسلام کے اندر ذات' نسل اور قوم کے امتیاز کا کوئی نام ونشان نہیں ہے' دشمنان احمد صلی اللہ علیہ وسلم باوجود تعصب میں اندھے ہونے کے اس کے اقرار پر پابہ زنجیر ہیں کہ انہوں نے اپنے مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تاریخ میں کسی ایسے شخص کی مثال موجود نہیں ہے کہ جس نے احکام خداوندی کو اس مستحسن طریقہ سے انجام دیا ہو جبکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فرائض کو بوجہ احسن پایہ تکمیل تک پہنچایا ہے۔ (انگلستان کا مشہور نامہ نگار جس نے دلی سے لے کر غرناطہ تک کے آسمانوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا کہتا ہے)۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہوں اور یقین رکھتا ہوں کہ ان کی طبیعت میں نام و نمود اور ریا کا شائبہ تک نہ تھا۔ ہم ان سب صفات کے بدلے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ اخلاص پیش کرتے ہیں۔ (از ہیرہیرو اینڈ ہیروز شب ایز اے پرافٹ' مصنفہ طامس کارلائل)

38- پیغمبر مساوات واخوت (ﷺ):

دنیا میں پیغمبر مساوات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ تم پوچھتے ہو کیا ان کا مذہب اچھا ہے؟ اگر ان کا مذہب اچھا نہ ہوتا تو وہ پھر زندہ کیسے رہتا؟ صرف اچھے اور نیک انسان ہی کو حیات دوام ملتی ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مساوات اور انسانی اخوت کے علمبردار تھے۔ (دی گریٹ ٹیچرز آف دی ورلڈ' مصنفہ سوامی دی ویکانند)

39- روئے زمین کے عظیم انسان (ﷺ):

میں نے اپنی زندگی کا زیادہ تر حصہ مشاہیر کے سوانح حیات کے پڑھنے میں صرف کیا ہے میں پورے یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسے عظیم انسان ہیں کہ ان کے مقابلہ کا انسان روئے زمین کی تاریخ پر نظر نہیں آتا۔

مجھے اس بات کا اظہار کرتے ہوئے دکھ محسوس ہوتا ہے کہ جب اور جہاں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم صاحب کے احسانات اور اخلاق عظیمہ کا ذکر ہوتا ہے اور جب ہم دنیا کے ایک عظیم الشان رہبر کے حالات سنتے ہیں تو بعض ہندو بھائی کسی قدر تعصب کا اظہار کرتے ہیں۔ (از محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جیون چرتر' مصنفہ مسٹر شانتارام ایم اے پروفیسر اندرا کالج بمبئی)

40- بلند مرتبہ سیاسی مدبر (ﷺ):

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک صحیح دماغ رکھنے والے انسان اور بلند مرتبہ سیاسی مدبر تھے' انہوں نے جو سیاسی نظام قائم کیا وہ نہایت شاندار تھا۔ (از میثاق ملی' مصنفہ روسو بانی انقلاب فرانس)

41- اعلیٰ صفات کے مالک (ﷺ):

ہم نہیں جانتے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی میں کبھی کسی رذیل حرکت کے مرتکب ہوئے ہوں' البتہ نہایت اعلیٰ صفات کے مالک تھے۔ (مسٹر جان آرکس)

42- جمیعۃ الاقوام کے بانی (ﷺ):

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے جس جمیعۃ الاقوام کی بنیاد ڈالی' اس نے قوموں کے اتحاد اور انسانوں کی اخوت کو ایسی وسیع بنیادوں پر قائم کر دیا جس سے دوسری اقوام کو شرمندہ ہونا چاہیے۔ حقیقت یہ ہے کہ جمیعۃ الاقوام کے تخیل کی طرف جس طریق سے مسلمان اقوام نے پیش قدمی کی ہے اس سے بہتر مثال دوسری اقوام پیش نہیں کر سکتیں۔ (از دی مسلم ورلڈ آف ٹوڈے' مصنفہ پروفیسر ہرگو نجے)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

43-صادق عظیم (ﷺ):

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا یہی بڑا ثبوت ہے کہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ جانتے تھے وہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلے ایمان لائے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہرگز جھوٹے مدعی نہ تھے۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ اسلام میں بڑی خوبیاں اور باعظمت صفات موجود ہیں۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسی سوسائٹی کی بنیاد رکھی جس میں ظلم اور سفاکی کا خاتمہ کیا گیا۔ (از آؤٹ لائن آف ہسٹری' مصنفہ پروفیسر ایچ جی ویلز)

44-پاکیزہ فاتح (ﷺ):

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آبائی شہر مکہ میں جب فاتحانہ داخل ہوئے اور اہل مکہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانی دشمن اور خون کے پیاسے تھے ان سب کو معاف کر دیا۔ یہ ایسی فتح تھی اور پاکیزہ فاتحانہ داخلہ تھا جس کی مثال ساری تاریخ انسانی میں نہیں ملتی۔ (از مقدمہ پیغمبر اسلام پر تقریریں' مصنفہ سٹینلے لین پول)

45-محبوب ترین شخصیت (ﷺ):

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم بڑی ہی دلاویز شخصیت کے مالک تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تبسم میں ایک ایسی حلاوت اور ایسی لطافت تھی جو دل کو موہ لیتی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام عربوں سے زیادہ خوش شکل اور خوبصورت تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم معاملات میں ہمیشہ سچے اور انصاف پسند تھے''۔ (از محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے جانشین' مصنفہ واشنگٹن ارونگ)

46-بہت ہی بڑے کریکٹر کے مالک (ﷺ):

آپ صلی اللہ علیہ وسلم فطرۃً اُمی اور سچے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے علاوہ کچھ پسند نہ تھا' وہ نہ تو حریص تھے نہ منکر' نہ متعصب اور نہ ہوائے نفس کے پیرو' بلکہ نہایت بردبار' نرم دل اور بہت بڑے کریکٹر کے مالک تھے۔ عرب جو بدنظمی اور پراگندگی کے عادی تھے ان سب کو ایک دائرہ میں لاکر ایک سلسلہ میں منضبط کر دیا' یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی معجزہ تھا''۔

(از لائف آف محمد صلی اللہ علیہ وسلم' مصنفہ مشہور فاضل مسٹر اہیڈ ورنگھم)

47-شیریں گفتار' محسن انسانیت (ﷺ):

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق بہت ہی کریمانہ اور شریفانہ تھے' معاشرت بہت ہی اچھی تھی' گفتگو شیریں اور انتہائی نرم تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحیح الرائے اور بہت ہی سچے تھے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دینی فطرت و جبلت ہر محقق اور پاکیزہ مقاصد والے کے لئے جاذب توجہ ہے اس لئے کہ اس کے اندر خلوص و سچائی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انسانیت کے محسنین میں شمار کیا جائے۔ (ماہر السنہ شرقیہ' پروفیسر ماؤنٹ)

48-فخر عالم (ﷺ):

اے شہر مکہ کے رہنے والے اور بزرگوں کی نسل سے (پیدا ہونے والے) اے آباؤ اجداد کے مجد و شرف کو زندہ کرنے والے!

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اے سارے جہاں کوغلامی کی ذلت سے نجات دلانے والے! دنیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر فخر کر رہی ہے۔ اور خدا کی اس نعمت پر شکر کر رہی ہے۔ اے ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی نسل سے اے وہ کہ جس نے عالم کے لئے اسلام کی نعمت بخشی! تمام لوگوں کے قلوب کو متحد کر دیا اور خلوص کو اپنا شعار بنایا۔ اے وہ کہ جس نے اپنے دین میں (انما الاعمال بالنیات) اعمال کا انحصار نیتوں پر ہے'' کی تعلیم دی' ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت ہی شکریہ ادا کرتے ہیں اور بہت ہی مرہون منت ہیں۔''

(از لائف آف دی ہولی پرافٹ' مصنفہ ڈاکٹر ایسٹن مسٹر ڈی رائیٹ)

49- پکے راست باز اور سچے ریفارمر (ﷺ):

اس میں شک نہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بڑے پکے راست باز اور سچے ریفارمر تھے' اگر وہ ایسے نہ ہوتے تو ہرگز اپنے مشن میں آخر تک مستقل اور ثابت قدم نہ رہ سکتے تھے۔ وہ ڈگمگا جاتے اور ان کو لغزش ہو جاتی۔ (مسٹر اے' فری مین)

50- جانوروں کے لئے بھی باعث رحمت:

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دردمندی کا دائرہ انسان ہی تک محدود نہ تھا بلکہ جانوروں پر بھی ظلم و ستم توڑنے کو سخت برا کہا ہے۔ (مشہور انگریز مصنف ڈی ایس ارگولیوتھ)

51- اولوالعزم' خلیق اور معاملہ فہم (ﷺ):

''حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی پر نظر ڈالنے کے بعد کوئی انصاف پسند شخص ان کی اولوالعزمی' اخلاقی جرأت' نہایت خلوص' نیت' سادگی اور رحم و کرم کا اقرار کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ پھر انہی صفات کے ساتھ استقلال عزم اور حق پسندی و معاملہ فہمی کی قابلیت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ یہ یقینی بات ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سادگی' لطف و کرم اور اخلاق کو بلا خیال مرتبہ قائم رکھا۔ اس کے علاوہ شروع سے آخر تک وہ اپنے آپ کو ایک معمولی پیغمبر بتلاتے رہے حالانکہ وہ اس سے زیادہ کا دعویٰ کر کے اس میں بھی کامیاب ہو سکتے تھے۔ (لیفٹیننٹ کرنل سائیکس)

52- مقدس ذات اور سچے رسول (ﷺ):

میں نے اپنے تحقیقات میں کوئی ثبوت ایسا نہیں پایا جس سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ رسالت میں شبہ ہو سکے یا ان کی مقدس ذات پر مکروہ فریب کا الزام لگایا جا سکے۔ (مسٹر سیل)

53- پرنور وحدانیت کی بشارت (ﷺ):

محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک نبی تھے جو دنیائے جہاں کو دعوت حق دینے کے لئے مبعوث ہوئے اور نبی بھی ایسے کہ ہستی باری تعالیٰ کی پرنور وحدانیت کی ایک بشارت تھے۔ (اتھارٹی ان ریلیجز ص 17 مصنفہ جے ایچ لیکی)

54- اوصاف حسنہ کے مجسم (ﷺ):

پیغمبر اسلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام اوصاف حسنہ کے مجسم تھے' مسلمان فطرتاً روحانیت پسند واقع ہوئے ہیں انہیں تہذیب و

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اخلاق سے خاص لگاؤ ہے۔ بخلاف ازیں ہندو مادی ترقی کو اپنا نصب العین سمجھتے تھے۔ ان کی تمام خصلتیں نمائش ہیں اور میری یہ پیشن گوئی ہے کہ اگر ہندو سوسائٹی کا یہی طرز عمل رہا تو ہندو قوم دو صدیوں کے اندر صفحۂ ہستی سے محو ہو جائے گی اور بنی نوع انسان کا بیشتر حصہ دین فطرت اسلام کا پیرو ہو جائے گا۔ میری دلی خواہش ہے کہ خداوند کریم میری پیش گوئی کو پورا کرے اور دنیا کو اسلام کے جھنڈے تلے لا کر بنی نوع انسان کی تمام تکالیف دور کرے۔ (شری راج وید پنڈت گرادھر شرما رئیس اعظم الٰہ آباد)

55- گمراہوں کے بہترین ہادی (ﷺ):

بیشک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے گمراہوں کے لئے ایک بہترین راہ ہدایت قائم کی اور یقیناً آپ کی زندگی نہایت پاک صاف تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا لباس اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی غذا نہایت سادہ تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاج میں بالکل تمکنت نہ تھی۔ یہاں کہ وہ اپنے متبعین کو تعظیم و تکریم کے رسمی آداب سے منع فرماتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے غلام سے کبھی وہ خدمت نہ لی جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود کر سکتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بازار جا کر خود ضرورت کی چیزیں خریدتے' اپنے کپڑوں میں پیوند لگاتے' خود بکریوں کا دودھ دوہتے اور ہر وقت ہر شخص سے ملنے کو تیار رہتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیماروں کی عیادت کرتے تھے اور ہر شخص سے مہربانی کا برتاؤ فرماتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوش اخلاقی' فیاضی اور رحم دلی محدود نہ تھی۔ غرض آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قومی اصلاح کی فکر میں ہر وقت مشغول رہتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بے شمار تحائف آتے تھے لیکن بوقت وفات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف چند معمولی چیزیں چھوڑیں اور ان کو بھی مسلمانوں کا حق سمجھتے تھے۔ (ڈاکٹر جی ویل)

56- فصاحت و بلاغت میں یکتائے روزگار (ﷺ):

عالم الٰہیات' فصاحت و بلاغت میں یکتائے روزگار' بانی مذاہب' آئین ساز سپہ سالار فاتح اصول عبادت الٰہی میں لاثانی دینی حکومت کے بانی۔ یہ ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن کے سامنے پوری انسانیت ہیچ ہے۔

(از ہسٹری لاٹرکی' مصنفہ الفریڈ ڈی الرٹائن فرانسیسی ادیب

57- سردار اعظم اور حیرت انگیز معلم (ﷺ):

محمد صلی اللہ علیہ وسلم دراصل سرور اعظم تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل عرب کو درس اتحاد دیا' ان کے آپس کے تنازعات و مناقشات ختم کئے۔ تھوڑی ہی مدت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت نے نصف دنیا کو فتح کر لیا۔ 15 سال کے قلیل عرصہ میں لوگوں کی کثیر تعداد نے جھوٹے دیوتاؤں کی پرستش سے توبہ کر لی۔ مٹی کی بنی ہوئی دیویاں مٹی میں ملا دی گئیں۔ یہ حیرت انگیز کارنامہ تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا۔ (فرانس کا عظیم ترین جرنیل۔ نپولین بونا پارٹ)

58- قوم' حکومت اور مذہب کے بانی (ﷺ):

دنیا کی بڑی خوش نصیبی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیک وقت ایک قوم' ایک حکومت اور ایک مذہب کے بانی ہوئے۔

(از محمد اینڈ محمدن ازم۔ معنفہ باسورتھ سمتھ' مشہور عیسائی راہب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

59-ایک عظیم شعلۂ نور (ﷺ):

بس ایک شعلہ گرا' محض ایک شعلۂ نور' اور وہ بھی ایک ایسی سرزمین پر جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس پر انسانی آزادی پنپ نہیں سکتی لیکن اس زمین کی ریت بارود ثابت ہوئی۔ (نامعلوم)

60-مشیت الٰہی کے مبلغ (ﷺ):

محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دین اسلام کی بنیاد عبادت اور تہذیب نفس پر رکھی کل تعلیمات کا قدر مشترک یہی ہے کہ نفس کو مغلوب اور مہذب بنایا جائے۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اس بات کی دعوت دی کہ وہ اپنے کل ارادوں کو خدائے قدوس کی مشیت پر چھوڑ دیں۔ (فرانس کا مشہور فلسفی فالیسٹر)

61-پامال ذروں کو درخشاں ستارے بنانے والے:

محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے توحید و جہاد کی صدا بلند کی۔ عرب کے پامال ذروں کو ایک قلیل عرصہ میں درخشاں ستارے بنا کر تمدن و تہذیب اور سیاست کے فلک پر چمکا دیا۔ اس حیرت انگیز انقلاب و ترقی کی شان' کسی لیڈر' مصلح یا نبی کی زندگی میں تلاش کرنا بیکار اور بے سود ہے''۔ (عبدالمسیح)

62-سچے' امین اور پاکباز (ﷺ):

محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچے اور امین تھے' پاکباز اور غمگسار تھے۔ نہایت متقی اور پرہیزگار تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم واقعی نبی ہیں اور دشمنوں کے ہر اتہام سے بری اور کوسوں دور ہیں۔ رعونت اور تکبر کا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں نام تک نہ تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم باوجود برگزیدہ نبی ہونے کے ہر وقت مغفرت کی دعا مانگتے اور اللہ سے ڈرتے اور ڈراتے رہتے''۔ (کاؤنٹ ہنری)

63-عالم انسانیت کے استاذ (ﷺ):

عرب بت پرست تھے' محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو خدا پرست بنا دیا۔ وہ لڑتے اور جھگڑتے اور جنگ و جدال کیا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک اعلیٰ سیاسی نظام کے ماتحت متفق کر دیا۔ وحشت و بربریت کا یہ عالم تھا کہ انسانیت شرماتی تھی۔ مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اخلاق حسنہ اور بہترین تہذیب و تمدن کے وہ درس دیئے جس سے نہ صرف ان کو بلکہ تمام عالم کو انسان بنا دیا۔ (مسٹر گارس)

64-مردہ عربوں کو اشرف ترین بنانے والے (ﷺ):

عرب جو بالکل مردہ ہو چکے تھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں نئے سرے سے تازہ روح پھونک کر ان کو اشرف ترین قوم بنا دیا جس کے ذریعے وہ بلند سے بلند مراتب پر جاگزیں ہو گئے۔ ایسے بلند کارنامے ان کے ہاتھوں ظاہر ہوئے جن کا دنیا کو اعتراف کرنا پڑا۔ ان تمام ترقیوں اور کامیابیوں کا سہرا تمام تر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ذات گرامی کے سر ہے۔ (فرنسیسکو ریز ولنڈ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

65--بہترین سیاسی قانون دان (ﷺ):

محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسا بہترین اور سیاسی قانون دنیا کے سامنے پیش کیا جو صدیوں سے مختلف قوموں اور اقطاع عالم کے بسنے والوں کے قلوب پر حکومت کرتا چلا آ رہا ہے حقیقت تو یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزانہ کرشمہ ہے کہ جس نے بڑے بڑے فاتحین اور معزز مذہبی پیشواؤں کو نیچا کر دکھایا۔ (از لائف آف ہولی محمد صلی اللہ علیہ وسلم' مصنف انگریز مورخ فیتل)

66-بہت بڑے حکیم وموحد (ﷺ):

محمد صلی اللہ علیہ وسلم بہت بڑے حکیم تھے' انہوں نے وحدانیت پر زور دیتے ہوئے انسانوں کو بت پرستی اور انسان پرستی سے اس علمی وعقلی قاعدہ کے ذریعہ سے نجات دلائی کہ دنیا اور دنیا کا ذرہ ذرہ ہلاک ہونے سے محفوظ ہو گیا۔ (مسٹر صیہان)

67-ضعیف ومحتاج کے لئے رحمت (ﷺ):

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخی زندگی کی تعریف ان معجزانہ الفاظ سے بہتر ہو سکتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ضعیف اور ہر محتاج کے لئے سب سے بڑی رحمت تھے۔ یتیموں' مسافروں' ضعیفوں' فقیروں' بے کسوں اور مجبوروں کے لئے واقعی اور حقیقی رحمت اور نعمت تھے' عورت جو تمام عالم کے نزدیک ذلیل تھی وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی رہین منت ہے''۔ (پروفیسر لیک)

68-صراطِ مستقیم پر ڈالنے والے (ﷺ):

محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر وہم کو زائل اور تمام اصنام کی عبادتوں کو باطل کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت سچے اور بے مثال امین تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام لوگوں کو گمراہیوں سے نکال کر صراط مستقیم پر لا کر ڈال دیا۔ (مسٹر ہربرٹ وائل)

69-صائب الرائے اور بے مثال مفکر (ﷺ):

نبی آخر الزماں محمد صلی اللہ علیہ وسلم بلند ترین اخلاق کے حامل' فکر بے مثال اور بہت ہی صائب الرائے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو معجزانہ ہوا کرتی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت بڑے بزرگ اور مقدس ترین نبی تھے''۔

(از لائف آف محمد صلی اللہ علیہ وسلم' مصنفہ مورخ آرونگ)

70-عقل میں یگانہ روزگار (ﷺ):

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں تو محض امی تھے مگر عقل ورائے میں یگانہ روزگار تھے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے۔ لغویات کبھی زبان سے نہ نکالتے' مساکین کو دوست رکھتے' کبھی فقیر کو فقر کے سبب سے حقیر نہ جانتے۔ نہ کسی بادشاہ سے اس کی بادشاہی کے سبب سے خوف کرتے تھے۔ (مشہور فرانسیسی مورخ' موسیو سیدیو)

71-نہایت خوش طینت اور فیاض (ﷺ):

ہم جانتے ہیں کہ اوہام باطلہ کی دنیا میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کی وحدانیت پھیلائی۔ تعدد ازواج اور طلاق کو محدود

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کر دیا۔ غلاموں کے آزاد کئے جانے پر زور دیا اور خود اس کی مثال قائم کی اور مسلمانوں کی مساوات کو اصول اولین قرار دیا۔ وہ صلی اللہ علیہ وسلم نہایت خوش طینت' عادل فیاض اور بردبار تھے"۔ (مسٹر گورہم)

72- بہادر' غیور اور حق پرست (ﷺ):

تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جتنی بھی جنگیں لڑنا پڑیں' وہ سب دفاعی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تین چیزیں تھیں۔ دین سے دست برداری' موت اور حق پرستی (نامعلوم)۔

73- ایشیا کے لئے قابل فخر (ﷺ):

محمد صلی اللہ علیہ وسلم انسانیت کے سب سے بڑے خیر خواہ محسن تھے۔ ایشیا جبکہ اولاد پر فخر کرتا ہے تو اس وحید الدہر وا کبر الرجال شخص صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات پر فخر کرنا واجب اور ضروری ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت میں شک کرنا گویا اس قدرت الٰہی میں شک کرنا ہے جو کہ تمام کائنات عالم پر مشتمل ہے۔ (از پرافٹ نمبر' مضمون نگار مسٹر جان)

74- تاریخ عالم کے انقلابی (ﷺ):

کولمبس نے جب نئی زمین دریافت کی اس سے ایک ہزار سال قبل مکہ میں ایک بچہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا جس کو اللہ تعالیٰ نے تاریخ عالم میں انقلاب برپا کرنے کے لئے چن لیا تھا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوّل شخص ہیں جنہوں نے جزیرۂ عرب کے تمام قبائل کو ایک کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے مناسب وقت میں تشریف لائے جب کہ عرب کو اجنبیوں کے ہاتھوں سے خلاصی کی سخت ضرورت تھی۔ آپ اپنی محنتوں و کوششوں میں بشارتوں و خوشخبریوں کی وجہ سے کامیاب ہوئے۔ (مسٹر رائل ٹامس امریکی)

75- قدر و منزلت کے لائق (ﷺ):

انسان جس قدر زیادہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک سے مطلع ہوگا۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گزشتہ اور موجودہ انسانوں کی عقیدت مندی کے اسباب کو بھی پورے طور پر محسوس کرے گا۔ لوگوں کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وجہ الفت ومحبت جان جائے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور قدر و منزلت سے بھی واقف ہو جائے گا۔ (مینو جان)

76- عظیم مذہبی قائد اور غیور جنرل (ﷺ):

اس میں کوئی شک نہیں کہ مسلمانوں کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مذہبی لوگوں کے سب سے بڑے قائد تھے اور یہ بھی سچ ہے کہ وہ مصلح تھے۔ فصیح اور بلیغ تھے اور بہت ہی غیور جنرل تھے۔ (ڈاکٹر سوئمل روئمر)

77- عظیم ترین عاقل و عادل (ﷺ):

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عقل ان عظیم ترین عقلوں سے تھی جن کا وجود دنیا میں عنقا کا حکم رکھتا ہے وہ معاملہ کی تہہ تک پہلی ہی نظر پہنچ جایا کرتے تھے۔ اپنے خاص معاملات میں نہایت ہی ایثار اور انصاف سے کام لیتے۔ دوست و دشمن' امیر و غریب' ضعیف ہر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک کے ساتھ عدل و مساوات کا سلوک کرتے"۔ (سر فلیکڈ)

78-بت شکن نبی (ﷺ):

محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی تھے۔ بت پرستی کو بالکل غلط اور لغو جانتے تھے۔ انہوں نے اپنی قوم کو وحشیانہ مذہب اور پست اخلاق سے نجات دلائی۔ ممکن نہیں کہ ہم ان کے قلبی اخلاص اور دینی حمیت کا انکار کریں۔ (پرنسل ایڈورڈ ساؤتھ)

79-سب سے اکمل اور افضل (ﷺ):

محمد صلی اللہ علیہ وسلم گزشتہ اور موجودہ لوگوں میں سب سے اکمل اور افضل تھے۔ اور آئندہ ان کا مثال پیدا ہونا محال اور قطعاً غیر ممکن ہے۔ (ڈاکٹر شبلے)

80-منتشر کو متحد کرنے والے (ﷺ):

محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام منتشر و پراگندہ قبائل کو اتحاد و اتفاق کے رشتہ میں منسلک کر دیا ان کا اصول دین او مقصد ایک تھا۔ انہوں نے اپنی حکومت اور سلطنت کے بازو تمام اقطار عالم میں پھیلا دیئے اور اپنی تہذیب و تمدن کے جھنڈے کو اس وقت بلند کیا جبکہ یورپ جہالت کے عمیق غاروں میں غلطاں و پیچاں تھا۔ (مسٹر لیڈ پول)

81-نور ہدایت (ﷺ):

جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت و سچائی کا انکار کیا۔ حقیقتاً وہ جاہل اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرمی اور سیرت پاک سے نا آشنا ہے جبکہ لوگ ضلالت کی تنگ و تاریک گھاٹیوں سے گزر رہے تھے۔ خالق و مخلوق کے تعلقات کو بالکل بھلا بیٹھے تھے۔ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ہدایت کے نور سے منور فرمایا۔ فطری و طبعی اصول و قوانین بنائے اور بجائے تثلیث کے لغو عقیدہ کے وحدانیت کے پاک عقیدہ کا اعلان فرمایا۔ یہی چیز اسلام کی اصل اصول ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامیابی کی کنجی"۔ (مسٹر تسمیر فرانسیسی)

82-طبیب حاذق اور اعلیٰ مقنن (ﷺ):

محمد صلی اللہ علیہ وسلم طبیب حاذق اعلیٰ مقنن اور عظیم جنرل تھے اور ان دعوؤں کی تصدیق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و احادیث کی چھان بین کرنے والے پر مخفی نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ربع صدی سے بھی قلیل عرصہ میں دنیا کی تاریخ کو الٹ دیا۔ وحشی اور بالکل غیر مہذب قوم کو تہذیب و تمدن کے اوج فلک پر آفتاب بنا کر چمکا دیا۔ کیا اب بھی کوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کا انکار کر سکتا ہے کہ وہ خداوند کریم کے عطا کردہ نہیں تھے"۔ (مشہور مغربی مورخ مسٹر ڈیلز)

83-جلیل القدر اور عظیم الشان رسول (ﷺ):

بلا کسی شک و شبہ کے کہا جا سکتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی اور اللہ قادر مطلق کے رسول تھے اور نہ صرف رسول بلکہ جلیل القدر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور عظیم الشان رسول تھے جنہوں نے ملت اسلامیہ کی بنیاد رکھی۔ (مسٹر کسلوزان)

84-ذلت وہلاکت کے گڑھے سے نکالنے والے (ﷺ):

بعض لوگ عربیت کی ناواقفیت اور جہالت کی بناء پر قرآن کو پڑھ کر ہنستے ہیں۔ اگر وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس فصیح و بلیغ اور دل ہلا دینے والی زبان و عبارت سے لوگوں کو تبلیغ وہدایت کے درس دیتے ہوئے سنتے تو ان کی طرح یہ بھی سربسجود ہو کر بے اختیار چیخ اٹھتے کہ اے اسلام کے سچے نبی ہم کو ذلت وہلاکت کے گڑھے سے نکال کر عزت ونجات کی بلندیوں پر پہنچا دے۔ (جان۔ جیک روبو)

85-قبیلے اور وطنیت کے بت شکن (ﷺ):

اسلام اور بانئ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت جو میرے خیالات ہیں ان خیالات کا حامل اگر مسلمان کہلا سکتا ہے تو میں بلاشبہ مسلمان ہوں اور مجھ کو اس پر فخر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بت شکنی پر زور دیا وہ بہت ضروری تھا کیونکہ بت پرستی ترقی کی راہ میں ایک سخت رکاوٹ تھی۔ لیکن ان کا مقصد پتھر اور لکڑی کے بتوں کو توڑنے سے زیادہ معنوی بت پرستی کا خاتمہ کرنا تھا جو انسان کو معطل بنا دیتی ہے۔ بت پرستی کی بہت سی قسمیں ہیں مثلاً قبیلہ کا بت' لیڈری کا بت' وطنیت کا بت وغیرہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب بتوں کو توڑ دیا۔ (بی۔ این کالج پٹنہ میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تقریر: از پروفیسر گیان چند)

86-پوپ اور قیصر سے طاقت ور (ﷺ):

مذہب اور حکومت کے رہنما اور گورنر کی حیثیت سے پوپ اور قیصر کی دو شخصیتیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک وجود میں جمع تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پوپ تھے۔ مگر پوپ کی ظاہر داریوں سے پاک آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیصر تھے مگر قیصر کے جاہ وحشم سے بے نیاز۔ اگر دنیا میں کسی شخص کو یہ کہنے کا حق حاصل ہے کہ اس نے باقاعدہ فوج کے بغیر' محل شاہی کے بغیر اور لگان کی وصولی کے بغیر' صرف خدا کے نام پر دنیا میں امن وانتظام قائم رکھا تو وہ صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ کو اس ساز وسامان کے بغیر ہی سب کی سب طاقتیں حاصل تھیں۔ (مشہور عیسائی مورخ ریورنڈ باسورتھ سمتھ)

87-انسانی ترقی کے رہنما (ﷺ):

میں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت واحترام میں نہایت ہی مسرت سے اپنے مسلمان احباب کے ساتھ شریک ہوتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانی ترقی کے لئے جس قدر کوششیں فرمائیں وہ بالکل غیر فانی ہیں۔ ان کوششوں کے باعث دنیا ہمیشہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی احسان مند رہے گی۔ (پروفیسر روچی رام ممبر پنجاب کونسل)

88-متحدہ اقوام کے سردار (ﷺ):

پیغمبر اسلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے مشن کے رائج کرنے میں جو کامیابی ہوئی وہ سچ مچ حیرت انگیز ہے۔ ناشائستہ' خونخوار' کینہ ور' جنگجو عربوں کے قبیلوں کو جو بت پرستی اور توہم پرستی میں غرقاب تھے۔ آپس کے جھگڑوں اور جوابازی میں محو تھے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے پاک اثر نے انہیں آناً فاناً خدا پرست بنا دیا۔ تمام قبیلے ایک سردار کے جھنڈے کے نیچے آ گئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور ایک متحدہ قوم بن گئے۔ (لالہ رام چند ایڈووکیٹ لاہور)

89-مہا سندر من موہن (ﷺ):

اے عرب کے مہا پرش (عظیم انسان) آپ مہا سندر من موہن (بے انتہا خوبصورت میرے دل کے محبوب) ہیں جن کی سکشا (ہدایت) سے مورتی پوجا (بت پرستی) مٹ گئی۔ اور ایشور بھگتی (خدا پرستی) کا دھیان پیدا ہوا' یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی کرپا (مہربانی) تھی کہ عرب دیش کے ظالم اور ڈاکو اعلیٰ درجہ کے مہنت اور سادھو (عابد و زاہد) بن گئے۔ اے مہا سندر شی بہت ہی خوبصورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم) میں اس لئے آپ کے نام کی مالا جپتی ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کی مٹی ہوئی عزت کو بچالیا اور اس کے حقوق تسلیم کئے۔ بولو شری محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جے۔ (شریمتی کملا دیوی بمبئی)

90-دنیا کے بہت بڑے محسن (ﷺ):

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح حیات سب کے لئے نمونہ ہے اور ان کی تعلیمات سے ہر دھرم اور قوم کے لوگ خاطر خواہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم صاحب نے اخوت اور مساوات کی بے بہا تعلیم دے کر دنیا پر ایک بہت زبردست احسان کیا ہے۔ انہوں نے دوسرے دھرم کے لوگوں کے ساتھ رواداری برتنے کی تعلیم بھی دی ہے اور اسلام کی اشاعت کا اصلی سبب اس کی یہی پر اوصاف تعلیم اور اس کے بانی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک صاف اور قابل تقلید زندگی ہے''۔ (سوامی بھوانی دیال سنیاسی)

91-امن عالم کے ستون (ﷺ):

ہم کو موجودہ زمانہ میں چند ایسے خطرات نظر آتے ہیں جن کو اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے مٹانا چاہیں تو فوراً نیست و نابود ہو سکتے ہیں۔ دنیا کو اس وقت امن و امان کی جس قدر ضرورت ہے گزشتہ زمانہ میں نہ تھی۔ اگر کسی مذہب نے امن و امان کو اپنا فرض قرار دیا ہے اور اس کے قیام میں اپنی پوری قوت صرف کی ہے تو وہ مذہب صرف اسلام ہے۔ (مسٹر بلدیو سہائے۔ بی اے)

92-سچی زبان کی تاثیر والے (ﷺ):

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان میں اثر تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صرف ایک زبانی حکم سے عرب میں شراب خوری تو کیا اور کتنے ہی افعال بد ایک قلیل مدت میں بالکل ہی نیست و نابود ہو گئے۔ مجھے یہ کہنے میں کچھ باک نہیں کہ بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک سچے پیغمبر تھے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اس سے پہلے میرے دل میں جس قدر بدگمانیاں تھیں میں روح محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی معافی چاہتا ہوں اور بلا مبالغہ اور علی الاعلان کہتا ہوں کہ آج دنیا میں ایک شخص کی بھی یہ طاقت نہیں ہے کہ وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کریکٹر پر ایک سیاہ دھبہ بھی لگا سکے''۔ (ڈپٹی انسپکٹر مدارس ضلع گورک' مسٹر بی ایس کشاپہ' بی اے ڈی۔ ای لندن)

93-پیکر شرم و حیاء اور مجموعہ محامد و محاسن (ﷺ):

ہادی عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر قول و فعل استقامت اور راستی کے سانچے میں ڈھلا ہوا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی قدم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بھی اخلاقِ حسنہ کے جادۂ مستقیم سے منحرف نہیں تھا۔ ہادیٔ برحق اور پیکرِ شرم وحیاء کے جس واقعہ اور جس بات پر بھی نظر ڈالیے وہ حکمتوں کا مجموعہ نظر آتی ہے۔ ابتدائے آفرینش سے آج تک کسی نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح اخلاق ومروت' تہذیب وشائستگی' متانت وسنجیدگی' شرم وحیاء' تحمل وبرداشت' صبر وشکیب' ایفائے وعدہ' پابندیٔ عہد' ہمدردی وموانست کا امتیاز بردست اور موثر ثبوت بہم نہیں پہنچایا۔ مذہبی تاثرات سے قطع نظر جب ہم غور کرتے ہیں تو وہ ہستی محامد ومحاسن کا مجموعہ نظر آتی ہے۔

(راجا رادھا پرشاد بی اے' ایل ایل بی آف تیلو تھوسٹیٹ)

94-زندہ جاوید تعلیمات کے معلم (ﷺ):

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کی طرح ان کے اخلاق بھی بہت بلند پایہ تھے۔ یہ کہا جاتا ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا۔ آپ کو سن کر تعجب ہوگا کہ میرا بھی یہی خیال تھا۔ لیکن یہ کون سی تلوار تھی؟ کیا وہ آہنی تلوار تھی؟ نہیں وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے انہی گراں بہا اخلاق وعفو کی تلوار تھی اور ان کی بے بہا اوصاف اور ان کی قیامت تک نہ مٹنے والی اور سبق آموز تعلیمات کی چمکتی دمکتی تلوار تھی۔ جس نے گردنیں کاٹنے کی جگہ دلوں کو ایک رشتہ میں جوڑ دیا۔ (بابو کٹ وہاری پرشاد بی-اے' ایل ایل بی)

95-غیر فانی فلسفی:

محمد صلی اللہ علیہ وسلم بلاشبہ خدا کے ہاں سے غیر معمولی دل ودماغ لے کر آئے تھے۔ انہوں نے رزم تجارت' صنعت معاشرت' تمدن غرضیکہ بنی نوع انسان کو جن چیزوں کی ضرورت تھی سب ہی کچھ سکھا دیا ہے۔ انہوں نے جو غیر فانی فلسفہ دنیا کے سامنے پیش کیا ہے اس سے اس وقت ساری دنیا فائدہ حاصل کر رہی ہے۔ یورپ میں ان کا فلسفہ مسلمان فاتحین کے ساتھ آیا اور اس فلسفہ نے اس یورپ کی کایا پلٹ دی جو بے شرمی' بے حیائی اور گناہ کی زندگی گزار رہا تھا۔

(انگلستان کا مشہور مصنف رابرٹ سائمور' بشکریہ نقوش رسول صلی اللہ علیہ وسلم نمبر' ظفر نظامی)

ایک بیدم ہی نہیں تیار مرنے کے لیے — جو تیرے کوچے میں ہے وہی کفن بدوش ہے

اب سمجھ آئی کہ آج کا مغرب کیوں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی پہ کمربستہ ہے؟

ہے سوچنے کی بات اسے بار بار سوچ

ذکر اونچا ہے ترا بول ہے بالا تیرا

اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کو وہ رفعت عطا فرمائی ہے کہ پوری دنیا پہ کسی نہ کسی جگہ ضرور ذکر مصطفیٰ ہو رہا ہوتا ہے اس بارے میں ایک حیرت انگیز تحقیق ملاحظہ ہو۔

اگر آپ دنیا کے نقشے پر اک نگاہ ڈالیں تو آپ دیکھیں گے کہ انڈونیشیا زمین کے مشرق کی سمت میں واقع ہے۔ انڈونیشیا کے بڑے شہر جاوا، سماٹرا، بورنیو سائبیل ہیں۔ جوں ہی سائبیل کی مشرقی سمت سورج طلوع ہوتا ہے تو نماز فجر کا وقت بہ مطابق مقامی وقت تقریباً ۵:۳۰ شروع ہوتا ہے۔ انڈونیشیا کے ہزاروں مؤذن اذان دینے لگتے ہیں اور یہ سلسلہ مغربی انڈونیشیا کی طرف بہ تدریج

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بڑھتا جاتا ہے۔تقریباً ڈیڑھ گھنٹے تک یہ سلسلہ سائبیل میں تکمیل پاتا ہے۔پھر اذان جکارتہ میں گونجنے لگتی ہے اور پھر اس کے بعد سماٹرا میں اذان شروع ہو جاتی ہے اور پیش تر اس کے کہ اذان کی گونج انڈونیشیا میں اختتام پذیر ہو ملائیشیا میں اذان شروع ہو جاتی ہے۔ اس پٹی میں اس کے بعد برما آتا ہے اور جکارتہ میں اذان شروع ہونے کے ایک گھنٹہ کے اندر اندر یہ ڈھاکہ میں سنائی دینے لگتی ہے اور بنگلہ دیش میں ابھی اس کی آواز جو کہ بنگلہ دیش کا صدر مقام ہے گونج نہیں پڑتی کہ مغربی ہندوستان کلکتہ سے سری نگر تک اذان فضا میں رس گھولنے لگتی ہے۔پھر اذان کے دل نشین الفاظ ممبئی کا رُخ کرتے ہیں اور اس طرح پورا ہندوستان اذانوں سے گونجنے لگتا ہے۔سری نگر اور سیال کوٹ کا شمالی علاقہ جو پاکستان میں ہے اذان بہ یک وقت شروع ہوتی ہے۔سیال، کوٹ، کوئٹہ اور کراچی میں وقت کا فرق ۴۰ منٹ کا ہے اور اس اثنا میں اذانِ فجر کے سحر آگیں الفاظ پاکستان میں بسنے والے لوگوں کے کانوں میں امرت گھولتے ہیں اور پیش تر اِس کے کہ پاکستان میں اس کی سحر کاری اختتام کو پہنچے، افغانستان اور مسقط میں اذانیں سنائی دینے لگتی ہیں۔ مسقط اور بغداد میں وقت کا فرق ایک گھنٹہ ہے۔اس کے ایک گھنٹے بعد حجاز مقدس، یمن، متحدہ عرب امارات، کویت اور عراق کی فضاؤں میں اذان کا سفر جاری رہتا ہے۔بغداد اور مصر کے شہر اسکندریہ میں پھر وقت کا فرق ایک گھنٹہ ہے۔اس کے ایک گھنٹہ میں اذانِ فجر شام، مصر، صومالیہ اور سوڈان کی طرف سفر جاری رکھتی ہے۔مشرقی اور مغربی ترکی میں وقت کا فرق ڈیڑھ گھنٹہ ہے، اذان کی گونج مسلسل اس فضا میں محوِ سفر رہتی ہے۔اسکندریہ اور ٹریپولی جو لیبیا کا دارالحکومت ہے، میں وقت کا فرق ایک گھنٹہ ہے۔اس طرح مسلسل ایک گھنٹے تک تمام افریقہ میں اذان کے الفاظ فضاؤں میں اپنی مہک بکھیرتے رہتے ہیں۔اس طرح توحید و رسالت کی گواہی کا سفر انڈونیشیا سے شروع ہوا تھا اب (بحرالکاہل) کے مشرقی ساحل تک ساڑھے نو گھنٹے بعد آن پہنچا۔پیش تر اس کے کہ اذان کی گونج (اٹلانٹک) کے ساحل پر سنائی دے مشرقی انڈونیشیا میں اذانِ ظہر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور پیش تر اس کے کہ یہ ڈھاکہ میں پہنچے اذانِ عصر کا وقت ہو جاتا ہے اور ابھی یہ اذان بہ مشکل جکارتہ تک سفر کر پاتی ہے کہ ڈیڑھ گھنٹے بعد اذانِ مغرب کا وقت ہو جاتا ہے اور ابھی اذانِ مغرب کا سفر سماٹرا تک ہی پہنچ پاتا ہے کہ سائبیل میں اذانِ عشا کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور جب انڈونیشیا کے موذن اذانِ فجر دے رہے ہوتے ہیں تو افریقی موذن عشا کی اذان دے رہے ہوتے ہیں۔اگر ہم ذرا اس بات پر غور کریں تو حیرت انگیز انکشاف ہمارے سامنے آئے گا کہ کوئی لمحہ ایسا نہیں کہ روئے زمین پہ ہزاروں موذن اذان میں اشہدان لاالٰہ الا اللہ کے بعد اشہدان محمدا رسول اللہ نہ کہہ رہے ہوں اور یہ سن کر عاشقانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آقا علیہ السلام کی بارگاہ میں درود و سلام کا نذرانہ محبت ہ پیش کر رہے ہوں اور یہ تو صرف زمین کی بات ہے اگر خدا نے تیرے دل کے کان بند نہیں کئے تو ان کا رُخ آسمانوں کی طرف کر اور امام احمد رضا کی زبان میں کہہ

عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ فرش پہ طرفہ دھوم دھام
کان جدھر لگایئے تیری ہی داستان ہے

جہاں میں کوئی اور ان سا نہیں ہے وہ دنیا میں ہیں بے کس کا سہارا
وہ دنیا جو قعرِ مذلت میں گم تھی اسے آکے پستی سے کس نے ابھارا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جوراحت مدینے میں حاصل ہے دل کو ہیں محروم اس سے بلخ اور بخارا
گدائے درِ پاک کی ہے وہ عظمت جسے پا سکا ہے سکندر نہ دارا
اگر ہم محمد کے ہو جائیں بزمی عرب بھی ہمارا عجم بھی ہمارا

(خالد بزمی)

تم پہ لاکھوں کروڑوں درودوسلام

اس موضوع کو عاشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم علامہ قاضی یوسف اسماعیل نبہانی علیہ الرحمتہ کی مقبول دربار رسالت مآب علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کتاب افضل الصلوات علی سید السادات کے آخری حصہ سے چند درود پاک پہ مکمل کررہا ہوں جس کا اس سے قبل تحریری وعدہ بھی کر چکا ہوں یعنی آداب دعا میں سے درود پاک کی بحث کے آخر میں

اللّٰهم صل وسلم على محمد النبي الامي وعلى اله وصحبه وسلم تسليما وصلى الله على محمد وعلى آل محمد صلوة هو اهلها○

اَللّٰهم يا رب محمد وآل محمد صل على محمد وعلى آل محمد واجز محمدا ما هو اهله○

اللّٰهم رب السموات السبع ورب العرش العظيم ربنا ورب كل شيء ومنزل التوارة والانجيل والزبور والفرقان العظيم○

اللّٰهم انت الاول فليس قبلك شيء وانت الاخر فليس بعدك شيء وانت الظاهر فليس فوقك شيء وانت الباطن فليس دونك شيء فلك الحمد لا اله الا انت سبحانك انى كنت من الظالمين ماشاء الله كان وما لم يشالم يكن لاقوة الا بالله○

اللّٰهم صل على محمد عبدك ونبيك ورسولك صلوة مباركة طيبة كما امرت ان نصلى عليه وسلم تسليما○

اللّٰهم صل على محمد حتى لا يبقى من صلاتك شيء وارحم محمدا حتى لا يبقى من رحمتك شيء وبارك على محمد حتى لا يبقى من بركاتك شيء○

اللّٰهم صل وسلم وافلح وانجح واتم واصلح وزك واربح واوف وارجح افضل الصلوة واجزل المعن والتحيات على عبدك ونبيك ورسولك سيدنا ومولانا محمد صلى الله عليه وسلم الذى هو فلق صبح انوار الوحدانية وطلعة شمس الاسرار الربانية وبهجة قمر الحقائق الصمدانية وحضرة عرش الحضرات الرحمانية نور كل رسول وسناه يس والقرآن الحكيم انك لمن المرسلين على صراط مستقيم سر كل نبى وهداه ذلك تقدير العزيز العليم وجوهر كل ولى وضياه سلام قولا من رب رحيم○

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللّٰهم صل وسلم على محمد النبى الامى العربى القرشى الهاشمى الابطحى التهامى المكى صاحب التاج والكرامة صاحب الخير والمير صاحب السرايا والعطاياو الغزووالجهاد والمغنم والمقسم صاحب الآيات والمعجزات والعلامات الباهرات صاحب الحج والحلق والتلبية صاحب الصفا والمروة والمشعر الحرام والمقام والقبلة والمحراب والمنبر صاحب المقام بصيرته وجوامع اسرار سريرته ورحيم رحماته ونعيم نعمائه٥

اللّٰهم صل وسلم على جامع الاكمل والقطب الربانى الافضل طراز حلة الايمان ومعدن الجود والاحسان صاحب الهمم السماوية والعلوم اللدنية٥

اللّٰهم صل وسلم على من خلقت الوجود لاجله ورخصت الاشياء بسببه محمد المحمود صاحب المكارم والجود وعلى اله واصحابه الاقطاب السابقين الى جناب ذلك الجناب٥

اللّٰهم صل وسلم على سيدنا محمد النور البهى والبيان الجلى وللسان العربى والدين الحنيفى رحمة للعالمين المويد بالروح الامين وبالكتاب المبين وخاتم النبيين ورحمة الله للعالمين والخلائق اجمعين٥

اللّٰهم صل وسلم على من خلقته من نورك وجعلت كلامه من كلامك وفضلته على انبيائك واوليائك وجعلت السعاية منك اليه ومنه اليهم كمال كل ولى لك وهادى كل مضل عنك هادى الخلق الى الحق تارك الاشياء لاجلك ومعدن الخيرات بفضلك وخاطبته على بساط قربك وكان فضل الله عليك عظيما القائم لك فى ليلك والصائم لك فى نهارك والهائم بك فى جلالك٥

اللّٰهم صل وسلم على نبيك الخليفة فى خلقك المشتغل بذكرك المتفكر فى خلقك والامين لسرك والبرهان لرسلك الحاضر فى سرائر قدسك والمشاهد لجمال جلالك سيدنا ومولانا محمد المفسر لاياتك والظاهر فى ملكك والغائب فى ملكوتك والمتخلق بصفاتك والداعى الى جبروتك الحضرة الرحمانية والبردة الجلالية والسرائيل الجمالية العرش السقى والحبيب النبوى والنور البهى والدر النقى والمصباح القوى٥

اللّٰهم صل وسلم عليه وعلى اله كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد٥

اللّٰهم صل وسلم على سيدنا محمد ونبينا محمد بحر انوارك ومعدن اسرارك وروح ارواح عبادك الدرة الفاخرة والعبقة النافحة بوء بوء الموجودات وحاء الرحمات وجيم الدرجات وسين السعادات ونون العنايات وكمال الكليات ومنشا الازليات وختم الابديات المشغول

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بك عن الاشياء الدنيويات الطاعم من ثمرات المشاهدات المسقى من اسرار القدسيات العالم بالماضى والمستقبلات سيدنا ومولانا محمد وعلى اله الاخيار واصحابه الابرار ٥

اللّٰهم صل وسلم على روح سيدنا محمد فى الارواح وعلى جسده فى الاجساد وعلى قبره فى القبور وعلى اسمه فى الاسماء وعلى منظره فى المناظر وعلى سمعه فى المسامع وعلى حركته فى الحركات وعلى سكونه فى السكنات وعلى قعوده فى القعودات وعلى قيامه فى القيامات وعلى لسانه البشاش الازلى والحتم الابدى صل اللّٰهم وسلم عليه وعلى آله واصحابه عدد ما علمت وملٔ ماعلمت ٥

اللّٰهم صل وسلم على سيدنا محمد الذى اعطيته وكرمته وفضلته ونصرته واعنته وقربته وادنيته وسقيته ومكنته وملاته بعلمك الانفس وبسطته بحبك الاطوس وزينته بقولك الاقبس فخر الافلاك وعذب الاخلاق ونورك المبين وعبدك القديم وحبلك المتين وحصنك الحصين وجلالك الحكيم وجمالك الكريم سيدنا ومولانا محمد وعلى آله واصحابه مصابيح الهدى وقناديل الوجود وكمال السعود المطهرين من العيوب ٥

اللّٰهم صل وسلم عليه صلوة تحل بها العقد وريحا تفكّ بها الكرب وترحما تزيل به العطب وتكريما تقضى به الارب يا رب يا الله يا حى يا قيوم يا ذالجلال والاكرام نسالك ذلك من فضائل لطفك وغرائب فضلك يا كريم يا رحيم ٥

اللّٰهم صل وسلم على عبدك ونبيك ورسولك سيدنا ونبينا محمد النبى الامى والرسول العربى وعلى اله واصحابه وازواجه وذريته واهل بيته صلوة تكون لك ذخائر سرائر فلا تعلم نفس ما اخفى لهم من قرة اعين جزاء بما كانوا يعملون فى منصة محاسن خواتم دعواهم فيها سبحانك اللّٰهم وتحيتهم فيها سلام وآخر دعواهم ان الحمد لله رب العالمين ٥

ایک ضروری وضاحت

اس کتاب میں موضوع کے اعتبار سے چونکہ صرف احادیث کو ہی بیان کیا جانا چاہیے تھا کیونکہ کتاب کا نام ''شانِ خدا بزبان مصطفیٰ'' ہے لیکن جیسا کہ ہر پڑھا لکھا شخص جانتا ہے کہ جب تک کسی بات کا مالہ وماعلیہ یا اس کے لوازمات ومناسبات کا ذکر نہ کیا جائے ایک طرح کی تشنگی موجود رہتی ہے اس لئے ہر مسئلہ کو پوری وضاحت کے ساتھ بیان کر دیا گیا ہے جس کی وجہ سے کئی ضمنی موضوعات بھی زیر بحث آ گئے اب آخر میں موضوع کے عین مطابق بڑے اختصار کے ساتھ صرف لفظ ان اللہ یا اللّٰھم والی احادیث کو بیان کیا جا رہا ہے چونکہ اللہ اور اللّٰھم ایک ہی مفہوم میں استعمال ہوئے ہیں فرق صرف اتنا ہے کہ اللّٰھم کا استعمال دعا کے لئے ہوتا ہے اور ان اللہ کے استعمال میں دعا کا معنی نہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی ایک شان بہرحال اس میں پائی جاتی ہے اور وہ بھی بزبان مصطفیٰ صلی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ علیہ وسلم لہٰذا اس موضوع کو پڑھنے کے لئے بھی تیاری فرمالیں لیکن اس سے پہلے ایک بہت ضروری گزارش یہ ہے کہ آنے والی تمام احادیث مبارکہ امام عبدالرؤف بن علی بن زین العابدین المناوی الحدادی الشافعی المتوفی ۱۰۳۱ھ کی مشہور کتاب کنوز الحقائق من حدیث خیر الخلائق سے لی گئی ہیں اور امام نے حدیث کے حوالے کے طور پر کتاب کا پورا نام لکھنے کی بجائے رموز کے الفاظ لکھے ہیں۔ اس لئے پہلے ان رموز کا ذکر کرتے ہیں پھر احادیث کو بیان کیا جائے گا۔

ان شاء اللہ وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب ۔

اس سے پہلے جو کچھ عظمت مصطفیٰ کے حوالے سے بیان ہوا وہ اس لیے تھا کہ جب ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے خالق و مالک کی ایسی تعریف فرمائی ہے تو ہمارا بھی فرض بنتا ہے کہ ہم اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کچھ نہ کچھ نذرانہ محبت پیش کریں، کیونکہ

سخا معجزہ ہے عطا معجزہ ہے — محمد کی ہر اک ادا معجزہ ہے
سبھی انبیاء معجزے لے کے آئے — مگر مصطفیٰ سرتاپا معجزہ ہے
نبی معجزہ ہے یہ مت بحث چھیڑو — نبی کا تو ہر ایک گدا معجزہ ہے
سویرا جہاں میں ہے پھیلایا جس نے — رُخ والضحیٰ کی ضیاء معجزہ ہے
وہ جس میں چھپایا تھا آلِ نبی کو — میرے آقا کی وہ ردا معجزہ ہے
تکلم تو حاکم ہے پھر بھی تکلم — ان کا تو بس دیکھنا معجزہ ہے

احمد علی حاکم

رموز حوالہ جات

رمز	نام کتاب	مصنف
(۱) ''خ''	صحیح البخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری
(۲) ''م''	صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج القشیری نیشاپوری
(۳) ''لہما''	بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں	
(۴) ''د''	سنن ابی داؤد	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث السجستانی
(۵) ''ت''	جامع الترمذی	امام ترمذی علیہ الرحمہ
(۶) ''ن''	سنن الصغریٰ/سنن نسائی	امام نسائی علیہ الرحمہ
(۷) ''ہ''	سنن ابن ماجہ	امام عبداللہ بن ماجہ القزوینی علیہ الرحمہ
(۸) ''۴''	اس عدد سے مراد یہ اخیر کی چاروں سنن اربعہ ہیں	
(۹) ''۳''	سنن ابن ماجہ کے علاوہ باقی تینوں سنن۔	

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۱۰) ''حم''	مسند احمد	امام احمد بن حنبل الشیبانی رحمۃ اللہ علیہ
(۱۱) ''ما''	مؤطا امام مالک	امام مالک بن انس امام دار الہجرۃ
(۱۲) ''عم''	زوائد مسند احمد	امام عبد اللہ بن امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ
(۱۳) ''ک''	مستدرک حاکم	امام ابو عبد اللہ الحاکم رحمۃ اللہ علیہ
(۱۴) ''خد''	الادب المفرد	امام محمد بن اسماعیل البخاری علیہ الرحمہ
(۱۵) ''تخ''	التاریخ الکبیر	امام محمد بن اسماعیل البخاری علیہ الرحمہ
(۱۶) ''حب''	صحیح ابن حبان	امام ابن حبان علیہ الرحمہ
(۱۷) ''ضا''	المختارہ	امام ضیاء الدین المقدسی علیہ الرحمہ
(۱۸) ''ط''	طبرانی کبیر، صغیر، اوسط	امام طبرانی علیہ الرحمہ
(۱۹) ''بز''	مسند البزار	امام بزار علیہ الرحمہ
(۲۰) ''عب''	مصنف عبد الرزاق	امام عبد الرزاق بن ہمام صنعانی علیہ الرحمہ
(۲۱) ''ش''	مصنف ابن ابی شیبہ	امام ابو بکر بن ابی شیبہ علیہ الرحمہ
(۲۲) ''ع''	مسند ابو یعلی	امام ابو یعلی الموصلی علیہ الرحمہ
(۲۳) ''قط''	سنن دار قطنی	امام دار قطنی علیہ الرحمہ
(۲۴) ''فر''	مسند الفردوس	امام دیلمی علیہ الرحمہ
(۲۵) ''حل''	حلیۃ الاولیاء	امام ابو نعیم اصبہانی علیہ الرحمہ
(۲۶) ''ھق''	سنن الکبریٰ، صغریٰ شعب الایمان وغیرہ	امام بیہقی علیہ الرحمہ
(۲۷) ''عد''	الکامل	امام ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ
(۲۸) ''عق''	الکامل فی الضعفاء	امام عقیلی رحمۃ اللہ علیہ
(۲۹) ''خط''	تاریخ بغداد	علامہ خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ
(۳۰) ''کر''	تاریخ ابن عساکر	امام ابو القاسم ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ
(۳۱) ''قا''	تاریخ ابن قانع	امام ابن قانع رحمۃ اللہ علیہ
(۳۲) ''ابو''	العظمۃ۔ الثواب۔ الاذان وغیرہ	امام ابو الشیخ الاصبہانی رحمۃ اللہ علیہ
(۳۳) ''ض''	مسند الشہاب	امام شہاب الدین القضاعی رحمۃ اللہ علیہ
(۳۴) ''سعد''	الطبقات الکبریٰ	امام ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ
(۳۵) ''خر''	مکارم الاخلاق وغیرہ	للامام الخرائطی رحمۃ اللہ علیہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۳۶) ''طیا''	مسند ابوداؤد	امام ابوداؤد طیالسی رحمۃ اللہ علیہ
(۳۷) ''حک''	نوادر الاصول	حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ
(۳۸) ''نجا''	تاریخ ابن نجار	محدث ابن النجار رحمۃ اللہ علیہ
(۳۹) ''صا''	مسند الحارث	امام حارث رحمۃ اللہ علیہ
(۴۰) ''عبد''	مسند عبد بن حمید	امام عبد بن حمید رحمۃ اللہ علیہ
(۴۱) ''یا''	کتب ابن ابی الدنیا	امام ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ
(۴۲) ''سن''	عمل الیوم واللیلہ	امام ابن السنی رحمۃ اللہ علیہ
(۴۳) ''شیر''	الالقاب	امام شیرازی رحمۃ اللہ علیہ
(۴۴) ''منیع''	مسند ابن منیع	امام احمد بن منیع رحمۃ اللہ علیہ
(۴۵) ''غز''	احیاء العلوم	امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ
(۴۶) ''ضر''	فضائل القرآن وغیرہ	امام ابن ضریس رحمۃ اللہ علیہ

بے شک اللہ تعالیٰ ''بزبان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم''

(۱) ان اللہ ابی لی ان اتزوج او ازوج الامن اھل الجنۃ (کر)

اللہ تعالیٰ نے میرے لئے اہل جنت خواتین کے علاوہ نکاح کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۲) ان اللہ اخرجنی من نکاح، ولم یخرجنی من سفاح۔ (ھق)

اللہ نے مجھے نکاح کرنے والوں سے پیدا کیا ہے زنا کرنے والوں سے نہیں۔

(۳) ان اللہ اذا احب عبداً ابتلاہ لیسمع صوتہ (ھق)

اللہ جب کسی سے پیار کرتا ہے تو اس کو مبتلا کرتا ہے تاکہ اس کی (مناجات اور فریاد کی) آواز سنے۔

(۴) ان اللہ اذا احب عبداً جعل رزقہ کفافا (ابو)

اللہ جب کسی کو پیار کرتا ہے تو اس کا رزق بقدر ضرورت کر دیتا ہے۔

(۵) ان اللہ اذا اراد بقوم خیرا ابتلاھم (ض)

اللہ جب کسی قوم کی بھلائی چاہتا ہے تو اس کو آزمائش میں ڈال دیتا ہے۔

(۶) ان اللہ اعطانی صلاۃ صفوف، والتحیۃ، والتامین۔ (ابن خزیمۃ)

اللہ نے مجھ کو صف، سلام اور آمین والی نماز عطا فرمائی ہے۔

(۷) ان اللہ اکرم امتی بالولایۃ (فر)

اللہ نے میری امت کو ولایت کے ساتھ سرفراز فرمایا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۸) ان الله أمرني أن أزوج فاطمة من علي . (ط)

اللہ نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ فاطمہ کا نکاح علی سے کروں۔

(۹) ان الله أنزل بركات ثلاثا: الشاة، والنخلة، والنار (ط)

اللہ نے تین برکتیں نازل کی ہیں بکری، کھجور، آگ۔

(۱۰) ان الله بعثني رحمة مهداة، بعثت برفع قوم، وخفض آخرين (كر)

اللہ نے مجھے رحمت بنا کر بھیجا ہے ایک قوم کو بلند کرنے اور دوسری کو نیچے کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔

(۱۱) ان الله تجاوز لأمتي عن النسيان، وما أكرهوا عليه (ط)

اللہ نے میری امت سے بھول اور جبر کو درگزر کیا ہے۔

(۱۲) ان الله جعل الحق في قلب عمرو علي لسانه . (ك)

خدا نے عمر کے دل اور زبان پر حق جاری کیا ہوا ہے۔

(۱۳) ان الله جعل لي الأرض مسجدا وطهورا (ط)

خدا نے زمین میرے لئے مسجد اور پاک کرنے والی بنائی ہے۔

(۱۴) ان الله جعلني عبدا كريما، ولم يجعلني جبارا عنيدا (د)

خدا نے مجھے عبد کریم بنایا ہے ظالم بندہ نہیں بنایا۔

(۱۵) ان الله جعل عذاب هذه الأمة في الدنيا القتل . (حل)

خدا نے اس امت کا عذاب دنیا میں قتل بنایا ہے۔

(۱۶) ان الله جميل يحب الجمال . (ك)

خدا خوب صورت ہے اور خوبی کو پسند کرتا ہے۔

(۱۷) ان الله حرم الجنة علي جسد غذى بحرام . (عبد)

خدا نے اس جسم پر جنت حرام کی ہے جو حرام غذا سے پلا ہو۔

(۱۸) أمنع الصفوف من الشيطان الصف الأول . (أبو)

(نماز کی صفوں میں سے) شیطان سے زیادہ بچی ہوئی صف اول ہے۔

(۱۹) أمسك عليك بعض مالك . فهو خير لك . (خ)

کچھ مال اپنے لئے روک لے یہ تیرے لئے بہتر ہے۔

(۲۰) ان الله احتجز لتوبة عن كل صاحب بدعة . (ط)

اللہ نے ہر بدعتی کی توبہ قبول کرنے سے انکار فرمایا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۲۱) ان اللہ اذا استودع شیئا حفظہ ۔ (حب)

اللہ جب کسی چیز کو امانت رکھتا ہے تو اس کی حفاظت کرتا ہے۔

(۲۲) ان اللہ اذا ذکر شیئا تعاظم ذکرہ ۔ (ق)

اللہ جب کسی چیز کا ذکر کرتا ہے اس کا ذکر بڑا ہو جاتا ہے۔

(۲۳) ان اللہ أعتقہ حین ملکہ، یعنی أخاہ (قط)

جب کوئی اپنے غلام بھائی کا مالک ہوا تو اللہ نے اس کو آزاد کر دیا۔

(۲۴) ان اللہ امرنی ان اسمی المدینۃ طیبۃ ۔ (ط)

اللہ نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ میں مدینہ کا نام طیبہ رکھوں۔

(۲۵) ان اللہ أمرنی أن أمحق المزامیر ۔ (حم)

اللہ نے مجھ کو حکم دیا کہ میں باجوں (مزامیر) کو مٹادوں۔

(۲۶) ان اللہ أوحی الی ان تواضعوا، حتی لا یبغی بعضکم علی بغض (خ)

اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ باہمی تواضع کیا کرو ظلم نہ کیا کرو۔

(۲۷) ان اللہ بنی جنات عدن بیدہ ۔ (حل)

اللہ نے جنات عدن کو اپنے ہاتھ سے بنایا۔

(۲۸) ان اللہ تصدق بفطر رمضان علی مریض أمتی ومسافرھا ۔ (سع)

اللہ نے میری امت کے مریض اور مسافر کے روزہ چھوڑ دینے کی اجازت دی ہے (بعد میں رکھ سکتا ہے)

(۲۹) ان اللہ جعل الحق علی لسان عمر وقلبہ ۔ (حم)

اللہ نے عمر کی زبان اور دل پر حق رکھا ہوا ہے۔

(۳۰) ان اللہ حرم من الرضاع ما حرم من النسب ۔ (ن)

اللہ نے وہی رشتے رضاعت سے حرام کیے ہیں جو نسب سے حرام کیے ہیں۔

(۳۱) ان اللہ حرم الخمر والمیسر والکوبۃ والغبیراء (حم)

اللہ نے شراب، جوا، شطرنج اور غبیرا حرام کی ہے۔ (غبیرا شراب کی ایک قسم ہے)

(۳۲) ان اللہ حرم علی الصدقۃ، وعلی أھل بیتی ۔ (سع)

اللہ نے مجھ پر اور میرے اہل بیت پر زکوٰۃ صدقات کو حرام کیا ہے۔

(۳۳) ان اللہ خلق الجنۃ بیضاء (حم)

اللہ نے جنت کو سفید پیدا کیا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۳۴) ان اللہ خلق الشعير من الحنطة ۔ (فر)

اللہ نے جو گندم سے پیدا کئے ہیں۔

(۳۵) ان اللہ رفيق يحب الرفق ۔ (حم)

اللہ نرمی پسند کرتا ہے اور نرمی کرنے کو پسند کرتا ہے۔

(۳۶) ان اللہ رضی لهذه الأمة باليسر، وكره لها العسر ۔ (حا)

اللہ نے اس امت کے لئے آسانی پسند فرمائی اور تنگی کو ناپسند کیا ہے۔

(۳۷) ان اللہ زادكم صلاة، فحافظوا عليها، وهي الوتر ۔ (حم)

اللہ نے تمہارے لئے ایک نماز زیادہ کی ہے اس کی حفاظت کرو اور وہ وتر کی نماز ہے۔

(۳۸) ان اللہ سمى المدينة طابة ۔ (حم)

اللہ نے مدینہ کا نام طیبہ رکھا ہے۔

(۳۹) ان اللہ صانع كل صانع وصنعته (خ)

اللہ ہر ایک کاریگر اور اس کی کاریگری کا خالق ہے۔

(۴۰) ان اللہ غافر الالمن أبى ۔ (فر)

اللہ سب کو بخشنے والا ہے مگر بخشش کے منکر کو نہیں۔

(۴۱) ان اللہ فضل المرسلين على المقربين ۔ (فر)

اللہ نے رسولوں کو مقرب فرشتوں پر فضیلت دی ہے۔

(۴۲) ان اللہ قبض أرواحكم حين شاء، وردها حين شاء ۔ (حم)

اللہ جب چاہے تمہاری روحوں کو قبض کرتا ہے اور جب چاہتا ہے انہیں لوٹا دیتا ہے۔

(۴۳) ان اللہ لما ذرالجهنم، كان ولدالزنا مما ذرالها ۔ (م)

اللہ نے جب دوزخ کے لئے مخلوق پیدا کی تو ولدالزنا ان میں سے ہے جو جہنم کے لئے پیدا کئے۔ (جبکہ وہ حرامیوں والے کام بھی کرے)

(۴۴) ان اللہ لم يجعل شفاء كم فيما حرم عليكم ۔ (ق)

اللہ نے تمہاری شفا حرام چیز میں نہیں رکھی۔

(۴۵) ان اللہ لم يجعلني لحانا ۔ (فر)

اللہ نے مجھ کو گانے والا نہیں بنایا۔

(۴۶) ان اللہ ليبغض الجعظرى الجواظ ۔ (ك)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ بدخو سخت دل کو برا جانتا ہے۔

(۴۷) ان الله ليدرأ بالصدقة سبعين ميتة من السوء . (أبو)

اللہ صدقہ کی وجہ سے ستر برائیوں کی مرداری دفع کرتا ہے۔

(۴۸) ان الله ليعذب الميت بنياح أهله عليه (ط)

اللہ تعالیٰ مردے کو میت کے گھر والوں کے نوحہ و ماتم کرنے سے میت کو عذاب دیتا ہے۔(اگر وہ میت اس پر راضی تھی یا نوحہ کرنے کی وصیت کی تھی)

(۴۹) ان الله ليعجب من الصلاة في الجمع . (حم)

اللہ جماعت کی نماز سے تعجب کرتا ہے(مراد کمال پسندیدگی ہے)

(۵۰) ان الله حيث خلق الداء خلق الدواء، فتداووا . (حم)

اللہ نے جہاں بیماری پیدا کی وہاں اس کی دوا بھی پیدا کی ہے لہٰذا علاج کرو۔

(۵۱) ان الله خلق الورد من بهائه . (فر)

اللہ نے گلاب کو اپنی حسن تخلیق سے پیدا کیا ہے۔

(۵۲) ان الله زكى لكم الصيد . (هق)

اللہ نے تمہارے لئے شکار حلال کیا ہے۔

(۵۳) ان الله رحيم يحب الرحيم، يضع رحمته على كل رحيم . (طبرى)

اللہ رحیم ہے رحیم کو پسند کرتا ہے اپنی رحمت ہر رحیم پر رکھتا ہے۔

(۵۴) ان الله زوجني في الجنة مريم . (ط)

اللہ نے جنت میں حضرت مریم سے میرا نکاح کیا ہے۔

(۵۵) ان الله فرض عليكم الجمعة في يومي هذا . (ه)

اللہ نے تم پر اس روز سے جمعہ کو فرض کر دیا ہے۔

(۵۶) ان الله كنس عرصة الفردوس بيده . (فر)

اللہ نے جنت فردوس کو اپنے دست قدرت سے صاف کیا ہے۔

(۵۷) ان الله قد اجار امتي أن تجتمع على ضلالة . (ض)

اللہ نے میری امت کو گمراہی پر جمع ہونے سے محفوظ کیا ہے۔

(۵۸) ان الله كتب عليكم السعي، فاسعوا (ط)

اللہ نے تم پر (صفا اور مروہ کے درمیان) سعی کرنا لازم کیا ہے پس (عمرہ اور حج میں) سعی کیا کرو۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۵۹) ان الله لغنی عن تعذیب هذا نفسه (حم)

اللہ اس کے اپنے نفس کو اذیت دینے سے مستغنی ہے۔

(۶۰) ان الله لم یجعل شفاء کم فی حرام . (ع)

اللہ نے تمہاری شفا حرام میں نہیں رکھی (اس لئے حرام چیزیں بطور دوا کے بھی استعمال نہ کرو)

(۶۱) ان الله لو شاء أن لا یعصی ما خلق ابلیس . (ط)

اگر اللہ چاہتا کہ اس کی نافرمانی نہ کی جائے تو ابلیس کو نہ پیدا کرتا۔

(۶۲) ان الله لیحیی قلب المؤمن بالدعاء . (فر)

اللہ مومن کے دل کو دعا سے زندہ کرتا ہے۔

(۶۳) ان الله لیرحم عبده المؤمن برحمته العصفور . (حا)

اللہ نے اپنے مومن بندے پر اس کے چڑیا پر رحم کرنے کے سبب بھی رحم کرتا ہے۔

(۶۴) ان الله لیعجب من الشاب لیست له صبوة (حم)

اللہ تعالیٰ اس جوان کو پسند کرتا ہے جو عشق بازی نہ کرے۔

(۶۵) ان الله لیزید الکافر عذابا ببکاء أهله علیه . (خ)

اللہ کافر پر عذاب اس کے اہل خانہ کے اس پر رونے سے اور زیادہ کرتا ہے۔

(۶۷) ان الله لیضاعف الحسنة الی ألف حسنة . (طبری)

اللہ نیکی کو ہزار گنا بڑھا دیتا ہے۔

(۶۸) ان الله لیغار للمسلم فلیغر (ط)

اللہ مسلمان کے لئے غیرت کرتا ہے اس کو بھی چاہئے کہ غیرت مند بنے۔

(۶۹) ان الله لیغضب اذا مدح الفاسق . (ع)

جب فاسق کی مدح کی جاتی ہے اللہ ناراض ہوتا ہے۔

(۷۰) ان الله لیقبل توبة العبد ما لم یغرغر . (ه)

اللہ اپنے بندے کی توبہ غرغرہ (موت کے وقت) سے پہلے تک قبول کر لیتا ہے۔

(۷۱) ان الله لینفع العبد بالذنب یذنبه (حل)

اللہ تعالیٰ کبھی بندے کو اس کے گناہ کے سبب بھی نفع پہنچاتا ہے۔

(۷۲) ان الله هو المسعر القابض الباسط . (حم)

اللہ نرخ کرنے والا فراخ کرنے والا اور تنگی کرنے والا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۷۳) ان الله لينصت للقرآن، ويسمعه من أهله . (فر)

اللہ اہل قرآن سے قرآن سننے کے لئے چپ ہو جاتا ہے۔

(۷۴) ان الله وتر يحب الوتر . (ق)

اللہ طاق ہے طاق کو پسند کرتا ہے۔

(۷۵) ان الله وضع عن المسافر الصوم وشطر الصلاة (ط)

اللہ نے مسافر کا روزہ رکھنا اور آدھی نماز معاف کی ہے۔

(۷۶) ان الله وضع عن أمتي الخطاء والنسيان (ش)

اللہ نے میری امت کی خطا اور بھول معاف کی ہے۔

(۷۷) ان الله وعدني بأن يدخل من أمتي ثلاث مائة ألف الجنة (ط)

اللہ نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ میری امت کے تین لاکھ (بلاحساب) جنت میں داخل کرے گا۔

(۷۸) ان الله وملائكته يصلون على المتسحرين . (حب)

اللہ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔

(۷۹) ان الله لا يحب العقوق . (حم)

اللہ نافرمانی کو پسند نہیں کرتا۔

(۸۰) ان الله لا يحب الذواقين ولا الذواقات . (ط)

اللہ زیادہ نکاح کر کے مزہ اٹھانے والے مردوں اور عورتوں کو پسند نہیں کرتا۔

(۸۱) ان الله لا يرحم من عباده الا الرحماء . (ض)

اللہ اپنے بندوں میں سے صرف مہربانوں پر رحم کرتا ہے۔

(۸۲) ان الله لا يعذب من خلقه الا المارد المتمرد . (ه)

اللہ اپنی مخلوق سے کسی کو سوائے سرکش کے عذاب نہیں دیتا۔

(۸۳) ان الله لا يعذب بقطع الرزق . (فر)

اللہ رزق کا سلسلہ قطع کر کے کسی کو عذاب نہیں دیتا۔

(۸۴) ان الله لا يقبل صلاة رجل مسبل ازاره . (ق)

اللہ تہبند لٹکا کر نماز پڑھنے والے کی نماز کو قبول نہیں کرتا۔

(۸۵) ان الله لا يقبل لصاحب بدعة عملا حتى يدع بدعته . (فر)

اللہ بدعتی کا عمل قبول نہیں کرتا جب تک بدعت نہ چھوڑے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۸۶) ان الله لا يقبل صلاة من لا يصيب أنفه الأرض (ط)

اللہ (کامل طور پر) اس کی نماز قبول نہیں کرتا جو ناک (سجدہ میں) زمین تک نہ پہنچائے۔

(۸۷) ان الله لا يقبل صلاة مسبل ازاره (د)

اللہ تہبند (ٹخنوں سے نیچے) لٹکانے والے کی نماز قبول نہیں کرتا۔

(۸۸) ان الله لا ينظر الى من يجر ازاره بطرا ۔ (م)

اللہ تکبر سے تہبند لٹکانے والے کو دیکھنا پسند نہیں کرتا۔

(۸۹) ان الله لا ينظر الى المسبل يوم القيامة ۔ (حم)

اللہ ازار لٹکانے والے کو قیامت کے دن نہیں دیکھے گا۔

(۹۰) ان الله لا يهتك ستر عبد فيه ذرة من خير (فر)

اللہ اس شخص کا پردہ چاک نہیں کرتا جس میں ایک ذرہ بھی خیر کا ہو۔

(۹۱) ان الله ليعز الدين بالرجل الفاجر (ط)

اللہ دین کو فاجر شخص کی بدولت بھی عزت دیتا ہے۔

(۹۲) ان الله ليستحيي أن يعذب الشيخ الكبير ۔ (شیرازی)

اللہ کو حیا آتی ہے کہ بہت بوڑھے آدمی کو عذاب دے۔

(۹۳) ان الله ليغفر لعبده ما لم يقع الحجاب ۔ (حم)

اللہ اپنے بندے کو تب تک بخشتا ہے جب تک حجاب موت واقع نہ ہو۔

(۹۴) ان الله ليملي للظالم حتى اذا أخذه لم يفلته (م)

اللہ ظالم کو مہلت دیتا ہے یہاں تک کہ جب اس کو پکڑتا ہے چھوڑتا نہیں۔

(۹۵) ان الله مع القاضي ما لم يحف عمدا (ط)

اللہ قاضی کے ساتھ ہے جب تک وہ عمداً ظلم نہ کرے۔

(۹۶) ان الله لينزل لأهل الجنة يوم الجمعة في رمال من كافور (فر)

اللہ اہل جنت کو جمعہ کے روز کافور کے ٹیلوں پر زیارت کرائے گا۔

(۹۷) ان الله هو الحكم، واليه الحكم ۔ (د)

اللہ فیصلہ کرنے والا ہے اور اسی کی طرف فیصلہ کا انجام ہے۔

(۹۸) ان الله وضع عن المسافر شطر الصلاة ۔ (حم)

اللہ نے مسافر سے آدھی نماز معاف کی ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۹۹) ان الله وعدني باسلام ابي الدرداء . (د)

اللہ نے مجھ سے ابی الدرداء کے اسلام کا وعدہ کیا ہے۔

(۱۰۰) ان الله وملائكته يصلون على الصفوف المقدمة . (ن)

اللہ اور اس کے فرشتے اگلی صفوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔

(۱۰۱) ان الله وهب لأمتي ليلة القدر . (فر)

اللہ نے میری اُمت کو لیلۃ القدر کا تحفہ دیا ہے۔

(۱۰۲) ان الله لا يحب الفاحش المتفحش، ولا الصياح في الأسواق . (خ)

اللہ فحش گو آدمی سے پیار نہیں کرتا اور نہ بازاروں میں چیخنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

(۱۰۳) ان الله لا يحب كل فاحش متفحش (حم)

اللہ ہر فحش گو اور فحش گوئی کے عادی کو پسند نہیں کرتا۔

(۱۰۴) ان الله لا يستحيي من الحق، لا تأتوا النساء في أدبارهن . (دارمي)

اللہ حق بیان کرنے سے نہیں رکتا، عورتوں سے دبر میں جماع مت کرو۔

(۱۰۵) ان الله لا يعذب العامة بعمل الخاصة . (حم)

اللہ عام لوگوں کو خاص لوگوں کے عمل کی وجہ سے عذاب نہیں دیتا۔

(۱۰۶) ان الله لا يقبل عمل عبد، حتى يرضى قوله . (ض)

اللہ کسی کا عمل قبول نہیں کرتا جب تک اس کا قول قبول نہ کرے۔

(۱۰۷) ان الله لا يقبل من العمل الا ما خلص له . (ط)

اللہ کوئی عمل قبول نہیں کرتا مگر جو خالص اسی کے لئے کیا جائے۔

(۱۰۸) ان الله لا يمل حتى تملوا . (بز)

اللہ دیتے دیتے نہیں تھکتا تم خود لیتے لیتے تھک جاتے ہو۔

(۱۰۹) ان الله لا ينظر الى من يخضب بالسواد يوم القيامة . (سع)

اللہ قیامت کے دن سیاہ رنگ سے رنگنے والے کو نظرِ رحمت سے نہ دیکھے گا۔

(۱۱۰) ان الله لا يؤاخذ المزاح الصادق في مزاحه . (فر)

اللہ درست مزاح کرنے والے کو اس کے مزاح کی وجہ سے نہیں پکڑتا۔

(۱۱۱) ان الله يؤيد هذا الدين بالرجل الفاجر (خ)

اللہ اس دین کو فاجر شخص سے (بھی) مدد دیتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۱۱۲) ان الله يباهي بالشاب العابد الملائكة ۔ (فر)

اللہ فرشتوں پر بسبب جوان عابد کے فخر کرتا ہے۔

(۱۱۳) ان الله يبتلى عبده بالسقم، حتى يكفر عنه كل ذنب ۔ (ط)

اللہ اپنے بندے کو بیماری کے ساتھ آزماتا ہے تاکہ اس کے گناہ دور کرے۔

(۱۱۴) ان الله يبغض الطلاق، ويحب العتاق ۔ (فر)

اللہ طلاق کو برا جانتا ہے اور عتاق (غلام آزاد کرنے) کو پسند کرتا ہے۔

(۱۱۵) ان الله يبغض الوسخ والشعث (فر)

اللہ میل اور بکھرے ہوئے بالوں کو برا جانتا ہے۔

(۱۱۶) ان الله يبغض الشاب الفارغ ۔ (نع)

اللہ جوان فارغ (بیکار) کو برا جانتا ہے۔

(۱۱۷) ان الله يبغض الاكل فوق شعبه ۔ (فر)

اللہ بھوک سے زیادہ کھانے والے کو برا جانتا ہے۔

(۱۱۸) ان الله يبغض الشيخ الغربيب ۔ (فر)

اللہ بوڑھے سیاہ (خضاب کرنے والے) کو برا جانتا ہے۔

(۱۱۹) ان الله يبغض الرجل يدخل عليه الرجل فى بيته فلا يقاتله ۔ (فر)

اللہ اس آدمی کو برا جانتا ہے جس کے گھر میں کوئی نامحرم جائے اور وہ اس سے نہ لڑے۔

(۱۲۰) ان الله يبغض كل عفريت نفريت ۔ (فر)

اللہ ہر ایک سرکش خبیث کو برا جانتا ہے۔

(۱۲۱) ان الله يحب كل طيب الريح، جيد الثياب ۔ (فر)

اللہ ہر خوشبودار عمدہ لباس والے کو پسند کرتا ہے۔

(۱۲۲) ان الله يحب أبناء الثمانين ۔ (كر)

اللہ اسی (۸۰) سال کی عمر والوں کو پسند کرتا ہے۔

(۱۲۳) ان الله يحب أن يحمد ۔ (ط)

اللہ پسند کرتا ہے کہ اس کی حمد کی جائے۔

(۱۲۴) ان الله يحب معالي الأخلاق، ويكره سفسافها ۔ (حب)

اللہ اعلیٰ اخلاق کو پسند کرتا ہے اور رذیل اخلاق کو مکروہ جانتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(١٢٥) ان الله يحب الملحين في الدعاء ۔ (عد)

اللہ ان کو پسند کرتا ہے جو دعا میں عاجزی کرتے ہیں۔

(١٢٦) ان الله يحب أن تعدلوا بين أولادكم ۔ (ط)

اللہ یہ پسند کرتا ہے کہ تم اپنی اولاد میں مساوات برتو۔

(١٢٧) ان الله يحب العبد المؤمن المحترف (عد)

اللہ کمانے والے (صاحب حرفت) بندے کو پسند کرتا ہے۔

(١٢٨) ان الله يحب الرقيق الصوت ۔ (فر)

اللہ نرم آواز والے کو پسند کرتا ہے۔

(١٢٩) ان الله يحب العطاس، ويكره التثاؤب ۔ (ق)

اللہ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو مکروہ جانتا ہے۔

(١٣٠) ان الله يحب المتخللين والمتخللات ۔ (فر)

اللہ خلال کرنے والے مردوں اور عورتوں کو پسند کرتا ہے۔

(١٣١) ان الله يحب كل قلب حزين ۔ (ط)

اللہ ہر غمگین دل کو پسند کرتا ہے۔

(١٣٢) ان الله يباهي بالطائفين ۔ (نع)

اللہ طواف کرنے والوں پر فخر کرتا ہے۔

(١٣٣) ان الله يبعث الركن الأسود، وله عينان ۔ (حم)

اللہ حجر اسود کو روز قیامت لائے گا اس کی دو آنکھیں بھی ہوں گی۔

(١٣٤) ان الله يبغض الفاحش البذى ۔ (فر)

اللہ فحش گالیاں بکنے والے کو برا جانتا ہے۔

(١٣٥) ان الله يبغض القارئ السمين ۔ (أبو الليث)

اللہ اس قاری کو ناپسند کرتا ہے جو موٹا ہو (حلال وحرام میں تمیز نہ کرنے والا ہو)

(١٣٦) ان الله يبغض السائل الملحف ۔ (فر)

اللہ تعالیٰ لپٹ کر مانگنے والے کو ناپسند کرتا ہے۔

(١٣٧) ان الله ليبغض البخيل في حياته، السخي عند موته ۔ (خط)

اللہ اسے ناپسند کرتا ہے جو زندگی میں بخیل اور مرتے وقت سخی ہو۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۱۳۸) ان الله يبغض صوت الخلخال ۔ (فر)

اللہ پازیب کی آواز کو برا جانتا ہے۔

(۱۳۹) ان الله يبغض كل عالم بالدنيا جاهل بالآخرة ۔ (فر)

اللہ ہر ایسے شخص کو برا جانتا ہے جو دنیا کا عالم ہو اور آخرت سے جاہل ہو۔

(۱۴۰) ان الله يتعاهد عبده بالبلاء (أبو)

اللہ اپنے بندے کو آزمائش میں ڈالے رکھتا ہے۔

(۱۴۱) ان الله يحب الرفق في الأمر كله ۔ (خ)

اللہ ہر کام میں نرمی پسند کرتا ہے۔

(۱۴۲) ان الله يحب العبد التقي الغني الحفي الضعيف ۔ (حم)

اللہ پرہیزگار بے پرواہ مہربان ضعیف بندے کو پسند کرتا ہے۔

(۱۴۳) ان الله يحب اغاثة اللهفان ۔ (ط)

اللہ مغموم کی فریادرسی کو پسند کرتا ہے۔

(۱۴۴) ان الله يحب من يحب التمر ۔ (ط)

اللہ اس کو پسند کرتا ہے جو کھجور کو پسند کرتا ہے۔

(۱۴۵) ان الله يحب العبد المؤمن المفتن التواب ۔ (حم)

اللہ ہر مومن فتنہ رسیدہ توبہ کرنے والے کو پسند کرتا ہے۔

(۱۴۶) ان الله يحب القلب الحزين ۔ (كر)

اللہ غمگین دل کو پسند کرتا ہے۔

(۱۴۷) ان الله يحب الحيي المتعفف ۔ (هق)

اللہ حیادار پاک دامن کو پسند کرتا ہے۔

(۱۴۸) ان الله يحب الأمراء اذا خالطوا العلماء ۔ (فر)

اللہ ان حکمرانوں کو پسند کرتا ہے جو علماء سے میل جول رکھیں

(۱۴۹) ان الله يحب المداومة على الاخاء القديم ۔ (فر)

اللہ پرانی اخوت پر مداومت کرنے کو پسند کرتا ہے۔

(۱۵۰) ان الله يحب أن يؤخذ برخصه، كما يحب أن يؤخذ بفرائضه (ش)

اللہ پسند کرتا ہے کہ اس کی رعایت پر عمل کیا جائے جیسا کہ اس کے فرائض پر کیا جاتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۱۵۱) ان الله يحب سمح البيع، سمح الشراء، سمح القضاء، سمح الاقتضاء ۔ (ت)

اللہ آسانی سے بیع آسانی سے فروخت آسانی سے ادا کرنے اور آسانی سے وصولی چاہنے کو پسند کرتا ہے۔

(۱۵۲) ان الله يحب أن يقرأ القرآن كما أنزل ۔ (السجزی)

اللہ پسند کرتا ہے کہ قرآن ایسے پڑھا جائے جیسا کہ اتارا گیا۔

(۱۵۳) ان الله يحب أبا البنات الصابر المحتسب (أبو)

اللہ بیٹیوں کے صابر طالب ثواب باپ کو پسند کرتا ہے۔

(۱۵۴) ان الله يحب المرأة الملقة البرغة مع زوجها ۔ (فر)

اللہ تعالیٰ اس عورت کو پسند کرتا ہے جو اپنے شوہر کے ساتھ چاپلوسی اور ملاطفت کرنے والی ہو۔

(۱۵۵) ان الله يحمد على الكيس، ويلوم على العجز ۔ (حم)

اللہ زیرکی ہوشیاری پر تعریف کرتا اور ناوانی پر ملامت کرتا ہے۔

(۱۵۶) ان الله يسمع الى قراء ة (لم يكن الذين كفروا) (نع)

اللہ لم یکن الذین کفروا کی قرأت کو سنتا ہے۔

(۱۵۷) ان الله يعافى الاميين يوم القيامة ما لا يعا فى العلماء ۔ (حل)

اللہ قیامت کے دن علماء سے زیادہ ناخواندوں کو معاف کرے گا۔

(۱۵۹) ان الله يعذب الذين يعذبون الناس ۔ (حم)

اللہ ان لوگوں کو عذاب دے گا جو لوگوں کو عذاب دیتے ہیں۔

(۱۶۰) ان الله يعطى عبده المؤمن بالحسنة الف الف حسنة ۔ (حم)

اللہ مومن بندے کو ایک نیکی کے بدلے میں دس لاکھ نیکیاں بھی دیتا ہے۔

(۱۶۱) ان الله يغار، والمؤمن يغار ۔ (ق)

اللہ غیرت والا ہے اور مومن بھی غیرت والا ہے۔

(۱۶۲) ان الله يغضب لغضبك، ويرضى لرضاك، قاله لعلى ۔ (ع)

(اے علی) اللہ تیرے غصہ سے غصہ ہوتا ہے اور خوشی سے خوش۔

(۱۶۳) ان الله يقبض أرواح شهداء البحر بيده ۔ (فر)

اللہ سمندر کے شہداء کی ارواح کو اپنے ہاتھ سے قبض کرتا ہے۔

(۱۶۴) ان الله يكره اذى المؤمن ۔ (ابن المبارك)

اللہ مومن کو اذیت دینا پسند نہیں کرتا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۱۷۵) ان اللہ یکرہ فی السماء أن یخطأ أبوبکر فی الارض (الحارث)

اللہ آسمان پر یہ بات پسند نہیں کرتا کہ ابوبکر زمین میں خطا کرے۔

(۱۷۶) ان اللہ ینھاکم أن تحلفوا بابائکم ۔ (حم)

اللہ تم کو اپنے باپوں کی قسمیں کھانے سے منع کرتا ہے۔

(۱۷۷) ان اللہ ینزل الرزق علی قدر المؤنۃ ۔ (ل)

اللہ مشقت کے بقدر رزق نازل کرتا ہے۔

(۱۷۸) ان اللہ یوصیکم بالأقرب فالأقرب ۔ (ق)

اللہ تم کو زیادہ قریبی رشتہ داروں اور پڑوسیوں کا خیال رکھنے کا حکم دیتا ہے۔

(۱۷۹) ان اللہ یحب أن تؤتی رخصہ، کما یحب أن تؤتی عزائمہ ۔ (حب)

اللہ پسند کرتا ہے کہ تو اس کی رخصت پر عمل کرے جیسا اس کے فرائض کی ادائیگی کو پسند کرتا ہے۔

(۱۸۰) ان اللہ یحب أن یری أثر نعمتہ علی عبدہ ۔ (ت)

اللہ پسند کرتا ہے کہ اپنی نعمت کا اثر اور اظہار اپنے بندے پر دیکھے۔

(۱۸۱) ان اللہ یحب المؤمن اذا کان فقیرا متعففا (ط)

اللہ مومن کو جو فقیر اور نہ مانگنے والا ہو پسند کرتا ہے۔

(۱۸۲) ان اللہ یحب المتبذل الذی لا یبالی ما لبس ۔ (ھق)

اللہ پرانی پوشاک پہننے والے کو جو کسی لباس سے نفرت نہ کرے پسند کرتا ہے۔

(۱۸۳) ان اللہ یرفع بھذا الکتاب اقواما، ویضع آخرین ۔ (حم)

اللہ اس کتاب (قرآن) کی وجہ سے ایک قوم کو بلند کرتا ہے اور دوسری کو ذلیل۔

(۱۸۴) ان اللہ یسأل العبد عن فضل عملہ ۔ (ط)

اللہ بندے سے اس کی محنت سے زائد کا حساب لے گا۔

(۱۸۵) ان اللہ یستجیب للمظلومین ۔ (فر)

اللہ مظلوموں کی فریاد سنتا ہے۔

(۱۸۶) ان اللہ یعذب المصورین بما صوروا ۔ (خط)

اللہ مصوروں کو تصویر کشی کے سبب عذاب دے گا۔

(۱۸۷) ان اللہ یعطی بالحسنۃ ألفی ألف حسنۃ ۔ (ش)

اللہ ایک نیکی کے عوض بیس لاکھ نیکیاں بھی دیتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۱۸۸) ان اللہ یقبل علی العبد ما لم یلتفت ۔ (ن)

اللہ بندے کی طرف متوجہ رہتا ہے جب تک وہ غیر کی طرف متوجہ نہیں ہوتا۔

(۱۸۹) ان اللہ یقبل توبة العبد ما لم یغرغر ۔ (حم)

اللہ بندے کی توبہ موت کے غرغرہ سے پہلے تک قبول کرتا ہے۔

(۱۹۰) ان اللہ یکرہ رفع الصوت بالتثاؤب والعطاس ۔ (سن ۔ فر)

اللہ چھینک اور جمائی کے وقت بلند آواز کو مکروہ جانتا ہے۔

(۱۹۱) ان اللہ ینھاکم أن تأتوا النساء في أدبارھن (ط)

اللہ تمہیں عورتوں کے دبر میں جماع کرنے سے منع کرتا ہے۔

(۱۹۲) ان اللہ ینزل الصبر علی قدر البلاء ۔ (ل)

اللہ صبر بقدر مصیبت کے نازل کرتا ہے۔

(۱۹۳) ان اللہ ینظر الی عبادہ یوم عرفة (فر)

اللہ اپنے بندوں کی طرف نوذوالحجہ کو دیکھتا ہے۔

(۱۹۴) ان اللہ یوصیکم بالنساء خیراً ۔ (حم)

اللہ تم کو عورتوں سے نیکی کرنے کا حکم فرماتا ہے۔ (یعنی حسن سلوک کا)

سب کا پیدا کرنے والا میرا مولا میرا مولا
سب سے افضل سب سے اعلیٰ میرا مولا میرا مولا

سب کو وہی دیتا ہے روزی نعمت اس کی دولت اس کی
رازق داتا پالن ہارا میرا مولا میرا مولا

ہم سب اس کے عاجز بندے وہ ہی پالے وہ ہی مارے
خوبی والا سب سے نیارا میرا مولا میرا مولا

اول وآخر غائب حاضر اس پر روشن اس پہ ظاہر
عالم دانا واقف کل کا میرا مولا میرا مولا

عزت والا حکمت والا، نعمت والا، رحمت والا
میرا پیارا، میرا آقا میرا مولا میرا مولا

طاعت سجدہ اس کا حق ہے اس کو پوجو وہ ہی رب ہے
اللہ اللہ اللہ میرا مولا میرا مولا

(سید محمد نعیم الدین مرادآبادی)

اَللّٰھُم (اے میرے اللہ) بزبان مصطفیٰ علیہ التحیة والثناء

(۱) اللّٰھم انت الاول فلاشیء قبلك (ط)

یا اللہ تو اول ہے تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں۔

(۲) اللّٰھم انت عضدی ونصیری وبك أقاتل، (حم)

یا اللہ تو میرا بازو اور مددگار ہے میں تیری امداد سے جہاد کرتا ہوں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۳) اللّٰهم احيينى مسكينا وامتنى مسكينا ۔ (ت)

یا اللہ مجھے مسکینی میں زندہ رکھ اور مسکینی میں موت دے۔

(۴) اللّٰهم اجعله حجالا رياء فيه ولا سمعة ۔ (فر)

یا اللہ اس کو ایسا حج بنا دے جس میں ریا اور غیر کو سنوار نا نہ ہو۔

(۵) اللّٰهم اجعل اوسع رزقك عند كبر سنى (ط)

یا اللہ میرے بڑھاپے کے وقت میرا رزق کشادہ کر دے۔

(۶) اللّٰهم اجعل رزق آل محمد قوتا ۔ (ق)

یا اللہ تو آلِ محمد کو گزارے کی روزی دے۔

(۷) اللّٰهم استرنى بالعافية فى الدنيا والآخرة ۔ (فر)

یا اللہ دنیا اور آخرت میں میری عافیت سے پردہ داری فرما۔

(۸) اللّٰهم استر العباس وولده من النار ۔ (فر)

یا اللہ عباس اور اس کی اولاد کو آگ سے بچا۔

(۹) اللّٰهم أعنى على سكرات الموت ۔ (حم)

یا اللہ سکرات موت پر میری مدد فرما۔

(۱۰) اللّٰهم اغفرلى، وارحمنى، واهدنى الطريق الاقوم ۔ (حم)

یا اللہ مجھ کو بخش اور رحم فرما اور سیدھے راستے کی ہدایت کر۔

(۱۱) اللّٰهم اغفر لقومي، فانهم لا يعلمون ۔ (بز)

یا اللہ تو میری قوم کو بخش دے کیونکہ وہ نہیں جانتے۔

(۱۲) اللّٰهم البسنى العافية فى الدنيا، واليقين فى الآخرة ۔ (فر)

یا اللہ دنیا میں عافیت عطاء فرما اور آخرت میں یقین۔

(۱۳) اللّٰهم ارزقنى طيبا، واستعملنى صالحا ۔ (حلك)

یا اللہ مجھے پاکیزہ رزق دے اور مجھ سے صالح عمل کرا۔

(۱۴) اللّٰهم أنت العدل فى قضائك ۔ (فر)

یا اللہ تو اپنی قضاء میں عادل ہے۔

(۱۵) اللّٰهم آت نفسى تقواها، وزكها أنت خير من زكاها ۔ (ك)

یا اللہ میرے نفس کو تقویٰ دے اور اس کو پاک کر تو اسے اچھا پاک کرنے والا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۱۶) اللّٰھم أحسنت خلقي، فحسن خلقي ۔ (حم)

یا اللہ تو نے میرا ظاہر عمدہ بنایا ہے پس میرے اخلاق بھی عمدہ بنا دے (آئینہ دیکھنے وقت کی دعا)

(۱۷) اللّٰھم ائتني بأحب خلقك يأكل من هذا الطير، فدخل علي ۔ (ت)

یا اللہ تو اپنا پیارا بندہ لا کہ میرے ساتھ مل کر یہ پرندہ کھائے اتنے میں علی رضی اللہ عنہ آگئے۔

(۱۸) اللّٰھم أجرنا من خزي الدنيا، وعذاب الآخرة ۔ (حم)

یا اللہ مجھے دنیا کی ذلت اور آخرت کے عذاب سے بچا۔

(۱۹) اللّٰھم اجعلنا مفلحين ۔ (فر)

یا اللہ ہم کو فلاح پانے والوں میں سے کر دے۔

(۲۰) اللّٰھم ارزقني شهادة في يسر منك وعافية ۔ (فر)

یا اللہ مجھے اپنی طرف سے آسانی وعافیت کے ساتھ شہادت کا مرتبہ عطا فرما۔

(۲۱) اللّٰھم ارزق آل محمد كفافا ۔ (م)

یا اللہ آلِ محمد کو ضرورت کا رزق عطا فرما۔

(۲۲) اللّٰھم اجعل فناء أمتي بالطعن والطاعون ۔ (الماوردی)

یا اللہ میری امت کی (اکثر) موت جہاد اور طاعون میں کر دے۔

(۲۳) اللّٰھم أصلح الراعي والرعية ۔ (غر)

یا اللہ تو حاکم اور رعایا کی اصلاح فرما۔

(۲۴) اللّٰھم انصر العباس وولد العباس ثلاثا ۔ (كر)

یا اللہ تو عباس اور اولادِ عباس کی امداد کر (تین دفعہ یہ دعا کی)

(۲۵) اللّٰھم أعني على ذكرك وشكرك وحسن عبادتك ۔ (حم)

یا اللہ اپنا ذکر و شکر اور اچھی عبادت کرنے میں میری مدد کر۔

(۲۶) اللّٰھم اغفرلي، وارحمني، والحقني بالرفيق الأعلى ۔ (ق)

یا اللہ مجھے بخش دے اور رحم کر اور رفیقِ اعلیٰ سے ملا دے۔

(۲۷) اللّٰھم اغفر لحذيفة ولأم حذيفة (فر)

یا اللہ حذیفہ اور اس کی والدہ کو بخش دے۔

(۲۸) اللّٰھم اغفر للحاج، ولمن استغفر له الحاج ۔ (ط)

یا اللہ حاجیوں کو بخش دے اور جس کے لئے حاجی بخشش کی دعا کرے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۲۹) اللّٰهم الق طلحة يضحك اليك، وتضحك اليه . (ط)

یا اللہ تو طلحہ سے ایسے ملاقات کر کہ وہ تجھے دیکھ کر ہنسے اور تو اس کو دیکھ کر ہنسے۔

(۳۰) اللّٰهم انصر من ينصر عليا . (ط)

یا اللہ تو اس کی مدد کر جو علی کی مدد کرے۔

(۳۱) اللّٰهم اخذل من خذل عليا . (ط)

یا اللہ تو اس کو ذلیل کر جو علی کو ذلیل کرے۔

(۳۲) اللّٰهم أنت السلام، ومنك السلام، فحينا ربنا بالسلام . (هق)

یا اللہ تو سلام ہے اور سلامتی تیری طرف سے ہے سو ہم کو اے رب سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ۔

(۳۳) اللّٰهم انی اسألك غنای وغنی موالی . (حم)

یا اللہ میں تجھ سے اپنی اور اپنے غلاموں کی غنا چاہتا ہوں۔

(۳۴) اللّٰهم انی اعوذبك من شر الأعين . (ط)

یا اللہ تیری پناہ لیتا ہوں نگاہوں کی بدنظری سے۔

(۳۵) اللّٰهم انی اعوذبك من البؤس والتباؤس . (ط)

یا اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں خوف سے اور باہم خوف دلانے سے۔

(۳۶) اللّٰهم انی اعوذبك من الخبث والخبائث . (فر)

یا اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں نر اور مادہ شیاطین سے۔

(۳۷) اللّٰهم ان عثمان يريد رضای، فارض عنه (فر)

یا اللہ عثمان میری رضا چاہتا ہے تو بھی اس سے راضی ہو جا۔

(۳۸) اللّٰهم اهد دوساء، وأت بهم مسلمين . (حم)

یا اللہ قبیلہ دوس کو ہدایت کر اور ان کو میرے پاس مسلمان کر کے لا۔

(۳۹) اللّٰهم اقبل بقلبی الی دينك، واحفظنی برحمتك . (ع)

یا اللہ میرا دل اپنے دین کی طرف متوجہ کر اور اپنی رحمت سے میری حفاظت کر۔

(۴۰) اللّٰهم اقبل بقلوبهم، وبارك لنا فی صاعنا ومدنا . (حم)

یا اللہ ان کے دل متوجہ کر اور ہمارے (پیمانوں) مد و صاع میں برکت دے۔

(۴۱) اللّٰهم أعز الدين بعمر بن الخطاب . (سع)

یا اللہ دین کو عمر بن خطاب سے عزت دیدے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۴۲)اللّٰهم أعز الاسلام بعمر خاصة ـ (ه)

یا اللہ تو دین کو خاص عمر سے عزت دے۔

(۴۳)اللّٰهم أعز الاسلام بأبی جهل أو بعمر ـ (بغوی)

یا اللہ تو اسلام کو ابوجہل یا عمر سے عزت دے۔

(۴۴)اللّٰهم اكفني ما أهمني (فر)

یا اللہ تو میرے ضروری کاموں میں کفایت فرما۔

(۴۵)اللّٰهم اشدد وطأتك على مضر ـ (ق)

یا اللہ تو اپنی پائمالی قوم مضر پر سخت کر دے۔

(۴۶)اللّٰهم انی أحبه فأحبه يعني : الحسين ـ (ك)

یا اللہ میں اس (حسین) سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ۔

(۴۷)اللّٰهم انی أحبهما فأحبهما يعني: الحسن والحسين ـ (ت)

یا اللہ میں ان دونوں (حسنین) سے محبت رکھتا ہوں تو بھی ان سے محبت رکھ۔

(۴۸)اللّٰهم انی أستودعكهما وصالح المومنين ـ (ط)

یا اللہ میں ان دونوں کو تیرے اور صالح مومنوں کے پاس امانت چھوڑتا ہوں۔

(۴۹)اللّٰهم اخلف جعفرا فی أهله ثلاثا ـ (ط)

یا اللہ تو جعفر کے اہل میں اس کی شہادت کے بعد ذمہ دار ہو جا۔

(۵۰)اللّٰهم اطوله البعيد، وهون عليه السفر ـ (ت)

یا اللہ تو سفر کی مسافت اس کے لئے سمیٹ دے اور سفر اس پر آسان کر دے۔

(۵۱)اللّٰهم اغفر للصحابة، ولمن رأى من رآنی ـ (ط)

یا اللہ تو میرے اصحاب کو بخش اور جنہوں نے میرے دیکھنے والوں کو دیکھا ان کو بھی۔

(۵۲)اللّٰهم انی أعوذبك من عذاب القبر ـ (فر)

یا اللہ میں عذاب قبر سے تیری پناہ لیتا ہوں۔

(۵۳)اللّٰهم أكرم من أكرم عليا ـ (ط)

یا اللہ تو اس کی عزت کر جو علی کی عزت کرے۔

(۵۴)اللّٰهم انی أعوذبك من نفخة الكبرياء ـ (غز)

یا اللہ میں تکبر کی اکڑفوں سے تیری پناہ لیتا ہوں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۵۵)اللّٰهم أنت العدل في قضائك . (فر)

یا اللہ تو اپنی قضا میں عادل ہے۔

(۵۶)اللّٰهم ان تشأ لا تعبد في الأرض . قاله يوم أحد . (حم)

یا اللہ اگر تو چاہے (کہ یہ مسلمان شہید ہو جائیں تو) تیری عبادت زمین پر نہیں کی جائے گی (یہ جنگ احد میں فرمایا)

(۵۷)اللّٰهم اني أعوذبك من شر الأعميين . (فر)

یا اللہ میں اندھوں کی شرارت سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(۵۸)اللّٰهم اني أبرأ اليك مما صنع خالد . (حم)

یا اللہ جو خالد (بن ولید) نے کیا میں اس سے بیزاری ظاہر کرتا ہوں۔

(۵۹)اللّٰهم ان عثمان يترضاك فارض عنه . (كر)

یا اللہ عثمان تجھ کو راضی کرنا چاہتا ہے تو بھی اس سے راضی ہو جا۔

(۶۰)اللّٰهم اغفر للأنصار ولأبنائها، وأبناء أبنائها . (ط)

یا اللہ تو انصار اور ان کے بیٹوں اور پوتوں کو بخش دے۔

(۶۱)اللّٰهم ارزقني، اللّٰهم اهدني . (ض)

یا اللہ تو مجھے رزق دے، اے اللہ تو مجھے ہدایت دے۔

(۶۲)اللّٰهم اعز الاسلام بأحب الرجلين اليك . (ت)

اے اللہ ان دو مردوں میں سے جو تجھے زیادہ محبوب ہو اسلام کو اس کے ذریعے عزت دے۔

(۶۳)اللّٰهم أنت ثقتي ورجائي . (فر)

یا اللہ تو میری امید کی جگہ اور بھروسے کی جگہ ہے۔

(۶۴)اللّٰهم أنت خلقته وهديته، وقبضت روحه . (حم)

یا اللہ تو نے اس کو پیدا کیا اور ہدایت کی اور تو نے اس کی روح قبض کی ہے۔

(۶۵)اللّٰهم افتح لي أبواب رحمتك: (م)

یا اللہ تو میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

(۶۶)اللّٰهم اني أحب حسينا فاحبه، وأحب من يحبه . (حم)

یا اللہ میں حسین سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس کے ساتھ محبت رکھ اور اس کے محب سے بھی محبت رکھ۔

(۶۷)اللّٰهم اهلّ بيتي، وانا مستودعهم كل مؤمن . (كر)

یا اللہ میں اپنے اہل بیت کو ہر ایک مومن کے پاس امانت رکھتا ہوں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۶۸)اللّٰهم انی أعوذبك من شرما علمت وما لم أعلم ۔ (م)

یااللہ میں تیری پناہ لیتاہوں اس سے جو جانتاہوا ور جو نہیں جانتا۔

(۶۹)اللّٰهم استجب لسعد اذا دعاك ۔(ت)

یااللہ تو سعد کی دعا قبول کیا کر جب وہ تجھ سے دعا کرے۔

(۷۰)اللّٰهم انی أعوذبك من فتنة النساء ۔ (خر)

یااللہ میں عورت کے فتنہ سے پناہ مانگتاہوں۔

(۷۱)اللّٰهم اغفر لعبد القيس ثلاثا ۔ (ط)

یااللہ تو عبدالقیس کو بخش دے۔تین دفعہ فرمایا۔

(۷۲)اللّٰهم انی أعوذبك من شر سمعی ۔ (ط)

یااللہ میں اپنی سماعت کے شر سے تیری پناہ لیتاہوں۔

(۷۳)اللّٰهم انی أعوذبك من شر نفسی واسرافها ووسواسها ۔ (فر)

یااللہ میں اپنے شر نفس اور اس کے اسراف و وسواس سے تیری پناہ لیتاہوں۔

(۷۴)اللّٰهم انی أسالك علما نافعا، وعملا متقبلا ۔ (ط)

یااللہ میں تجھ سے علم نافع اور عمل مقبول کا سوال کرتاہوں۔

(۷۵)اللّٰهم اغفر ذنبی وخطایای وجهلی ۔ (حم)

یااللہ تو میرے گناہ اور خطا اور جہالت کو معاف کردے۔

(۷۶)اللّٰهم اجعل حبك أحب الی من نفسی واهلی ۔ (نع)

اے اللہ! اپنی محبت کو میرے نزدیک میرے نفس اور گھر والوں سے بھی زیادہ محبوب کردے۔

(۷۷)اللّٰهم انی أعوذبك من حال أهل النار ۔ (خر)

یااللہ میں اہل نار کے حال سے تیری پناہ لیتاہوں۔

(۷۸)اللّٰهم اهد ثقيفا ۔ (حم)

یااللہ تو ثقیف کو ہدایت کردے۔

(۷۹)اللّٰهم احفظ أبی قتادة كما حفظنی منذ الليل ۔ (ط)

یااللہ تو ابا قتادہ کی حفاظت کر جیسی رات بھر اس نے میری حفاظت کی ہے۔

(۸۰)اللّٰهم ارحم المتسرولات ۔ (محاملی)

یااللہ شلوار پہننے والیوں پر رحم فرما۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(٨١) اللّٰهم اليك لا الى النار أنا واهل بيتى ۔ (ط)

یا اللہ مجھ کو اور میرے اہل بیت کو اپنی طرف کھینچ نہ کہ دوزخ کی طرف۔

(٨٢) اللّٰهم أنت البر الجواد الكريم ۔ (فر)

یا اللہ تو نیک اور سخی اور کریم ہے۔

(٨٣) اللّٰهم انك رب عظيم، لا يسعك شيء مما خلقت ۔ (فر)

یا اللہ تو عظیم رب ہے تجھ کو تیری مخلوقات میں سے کوئی چیز نہیں سما سکتی ۔

(٨٤) اللّٰهم انى أسألك باسمك الأعظم ورضوانك الأكبر ۔ (فر)

یا اللہ میں تجھ سے تیرے اسم اعظم کے اور تیری بڑی رضامندی کے وسیلہ سے مانگتا ہوں۔

(٨٥) اللّٰهم انى أسألك فواتح الخير وخواتمه وجوامعه ۔ (ط)

یا اللہ میں تجھ سے خیر کے اوائل اور اواخر اور تمام تر خیر کو طلب کرتا ہوں۔

(٨٦) اللّٰهم انى أسألك نفسابك مطمئنة ۔ (ط)

یا اللہ میں تجھ سے ایسا نفس طلب کرتا ہوں جو تجھ سے ہی قرار پکڑے۔

(٨٧) اللّٰهم انى أسألك الصحة والعفة ۔ (ط)

یا اللہ میں تجھ سے صحت اور پاک دامنی طلب کرتا ہوں۔

(٨٨) اللّٰهم انى أعوذبك من الضيقة فى السفر، والكابة فى المنقلب ۔ (م)

یا اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں سفر میں تنگی اور واپسی میں غم سے۔

(٨٩) اللّٰهم انى أعوذبك من امرأة شيبتنى قبل المشيب ۔ (ط)

یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسی عورت سے جو مجھے بڑھاپے سے پہلے بوڑھا کردے۔

(٩٠) اللّٰهم انى أعوذبك من فتنة الأعور الكذاب ۔ (ط)

یا اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں بھینگے کذاب (مرزا قادیانی) کی شرارت سے۔

(٩١) اللّٰهم انى أعوذبك من سوء القضاء وجهد البلاء ۔ (ق)

یا اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں بری قضا اور سخت بلا ہے۔

(٩٢) اللّٰهم انى أعوذبك من الشقاق والنفاق وسيء الأخلاق ۔ (ق)

یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اختلاف اور نفاق اور برے اخلاق سے۔

(٩٣) اللّٰهم انى أعوذبك من سوء الأخلاق ۔ (د)

یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں برے اخلاق سے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۹۴)اللّٰھم انی أعوذبك من شر سمعی ومن شر بصری ۔ (حم)

یا اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں اپنی سماعت اور بصارت کے شر سے۔

(۹۵)اللّٰھم انی أعوذبك من الکفر والفقر ۔ (ك)

یا اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں کفر اور فقر سے۔

(۹۶)اللّٰھم انفعنی بما علمتنی، وعلمنی ما ینفعنی (ط)

یا اللہ اس علم سے جو تجھ نے مجھے دیا ہے نفع دے اور وہ علم مجھے سکھا جو نافع ہو۔

(۹۷)اللّٰھم اجعل أبابکر معی فی درجتی یوم القیامة ۔ (نع)

یا اللہ ابوبکر کو قیامت میں میرے ساتھ ایک درجہ میں شامل کر۔

(۹۸)اللّٰھم آمن روعتی، واحفظ أمانتی، واقض دینی ۔ (ك)

یا اللہ مجھے خوف سے امن دے۔ میری امانت کی حفاظت کر اور میرا قرض ادا کردے۔

(۹۹)اللّٰھم أصح لی سمعی وبصری ۔ (خ)

یا اللہ تو میرے کان اور میری آنکھ تندرست رکھ۔

(۱۰۰)اللّٰھم انی اسألك الھدی والتقی والعفاف والغنی ۔ (ش)

یا اللہ میں تجھ سے ہدایت، پرہیز گاری، پاکی اور غنا طلب کرتا ہوں۔

(۱۰۱)اللّٰھم انك عفو تحب العفو، فاعف عنی ۔ (ه)

یا اللہ تو بڑا معاف کرنے والا معافی پسند ہے مجھے معاف کردے۔

(۱۰۲)اللّٰھم انی اسألك الجنة التی ظلھا عرشك ۔ (فر)

یا اللہ میں وہ جنت تجھ سے مانگتا ہوں جس کا سایہ تیرا عرش ہے۔

(۱۰۳)اللّٰھم انی اسألك أن ترفع ذکری، وتضع وزری ۔ (ط)

یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میرا ذکر بلند اور گناہ دور کردے۔

(۱۰۴)اللّٰھم انی اسألك فعل الخیرات، وترك المنکرات ۔ (ت)

یا اللہ میں تجھ سے نیکیاں کرنے اور برائیاں ترک کرنے کا سوال کرتا ہوں۔

(۱۰۵)اللّٰھم انی اسألك السداد والھدی ۔ (م)

یا اللہ میں تجھ سے راستی اور ہدایت کا سوال کرتا ہوں۔

(۱۰۶)اللّٰھم انی اسألك النعیم یوم القیامة والأمن یوم الخوف ۔ (فر)

یا اللہ میں تجھ سے قیامت کی نعمت اور خوف والے روز میں امن کا سوال کرتا ہوں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(١٠٧)اللّٰهم انی أعوذبك من ضيق الدنيا، وضيق يوم القيامة ۔ (د)
یا اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں تنگی دنیا اور تنگی روز قیامت سے۔

(١٠٨)اللّٰهم انی أعوذبك من الشر والوعی ۔ (ط)
یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں شر اور جنگ سے۔

(١٠٩)اللّٰهم انی أعوذبك من فتنة المحيا والممات ۔ (ط)
یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کے فتنہ سے۔

(١١٠)اللّٰهم انی أعوذبك من زوال نعمتك ۔ (طيا)
یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں تیری نعمت کے زائل ہونے سے۔

(١١١)اللّٰهم انی أعوذبك من صفقة خاسرة ۔ (م)
یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں نقصان والے عقد بیع سے۔

(١١٢)اللّٰهم انی أعوذبك من يوم السوء ساعة السوء ۔ (ط)
یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں برے دن اور برے وقت سے۔

(١١٣)اللّٰهم انی أعوذبك من العجز والكسل ۔ (ق)
یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں عاجزی اور سستی سے۔

(١١٤)اللّٰهم انی أعوذبك من الكفر والفقر وعذاب القبر ۔ (حم)
یا اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں کفر فقیری اور عذاب قبر سے۔

(١١٥)اللّٰهم انی أعوذبك من الهدم والتردی والغرق ۔ (د)
یا اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں دب کر مرنے اور ہلاکی اور غرق ہوجانے سے۔

(١١٦)اللّٰهم انی استغفرك وأتوب اليك ۔ (طيا)
یا اللہ میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔

(١١٧)اللّٰهم انی أجعلك فی نحورهم، وأعوذبك من شرورهم ۔ (حم)
یا اللہ میں تجھ کو ان کے سینہ (مقابلہ) میں کرتا ہوں اور ان کے شر سے تیری پناہ لیتا ہوں۔

(١١٨)اللّٰهم ان العيش عيش الآخرة ۔ (ق)
یا اللہ زندگی تو آخرت کی زندگی ہے۔

(١١٩)اللّٰهم أغننی بحلالك عن حرامك ۔ (حم)
یا اللہ تو اپنے حلال کے ساتھ حرام سے بے پرواہ کردے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۱۲۰)اللّٰهم الطف بی فی تیسیر کل عسیر ۔ (ط)

یا اللہ تو ہر ایک مشکل کے آسان کرنے میں مجھ پر مہربانی کر۔

(۱۲۱)اللّٰهم اجعل أبابكر معي يوم القيامة في درجتي ۔ (حل)

یا اللہ ابو بکر کو قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجہ میں کر دے۔

(۱۲۲)اللّٰهم اجعل حبك زيادة لي في كل خير ۔ (م)

یا اللہ اپنی محبت کو میرے لئے ہر خیر میں اضافہ کا سبب بنا دے۔

(۱۲۳)اللّٰهم اجعل سريرتي خيراً من علانيتي ۔ (ت)

یا اللہ میرا باطن میرے ظاہر سے اچھا کر دے۔

(۱۲۴)اللّٰهم احفظ العلماء ۔ (فر)

یا اللہ علماء کی حفاظت کر۔

(۱۲۵)اللّٰهم ارحم عظمي الدقيق وجلدي الرقيق ۔ (أبو)

یا اللہ میری باریک ہڈیوں اور نازک چمڑے پر رحم کرے۔

(۱۲۶)اللّٰهم استرني بالعافية في الدنيا والآخرة ۔ (فر)

یا اللہ عافیت کے ساتھ دنیا اور آخرت میں میرا پردہ کر۔

(۱۲۷)اللّٰهم اغفر ذنبي، ووسع لي في خلقي ۔ (حم)

یا اللہ میرا گناہ بخش دے اور میری خصلت میں فراخی کر۔

(۱۲۸)اللّٰهم اغفر لأمتي ثلاثا ۔ (فر)

یا اللہ میری امت کو بخش دے۔ یہ دعا تین دفعہ فرمائی۔

(۱۲۹)اللّٰهم اغفرلي وارحمني، والحقني بالرفيق الأعلى ۔ (ق)

یا اللہ مجھ کو بخش دے مجھ پر رحم کر اور مجھ کو رفیق اعلیٰ سے ملا دے۔

(۱۳۰)اللّٰهم بارك لأمتي في بكورها يوم الخميس ۔ (ه)

یا اللہ تو میری امت میں جمعرات کی صبح سویرے میں برکت دے۔

(۱۳۱)اللّٰهم بارك لأهل المدينة في مدينتهم ۔ (حم)

یا اللہ تو اہل مدینہ کے شہر میں برکت دے۔

(۱۳۲)اللّٰهم بارك في الجذامي ۔ (ط)

یا اللہ تو جذامی میں برکت دے (جذامی سرخ رنگ کی کھجور یمامہ میں ہوتی ہے)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۱۳۳) اللّٰهم بارك لأمتي في سحورها . (قط)

یا اللہ میری امت کی سحری میں برکت دے۔

(۱۳۴) اللّٰهم بارك لنا فيما رزقتنا وقنا عذاب النار . (فر)

یا اللہ جو تو نے ہم کو رزق دیا ہے اس میں برکت کر اور ہم کو آتش دوزخ سے بچا۔

(۱۳۵) اللّٰهم انی أعوذبك من النار ويل لاهل النار . (ق)

یا اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں آگ سے، جہنمیوں کے لئے ہلاکی ہے۔

(۱۳۶) اللّٰهم انی أعوذبك أن أشرك بك وأنا أعلم . (ط)

یا اللہ تیری پناہ لیتا ہوں اس سے کہ تیرے ساتھ جان بوجھ کر شرک کروں۔

(۱۳۷) اللّٰهم انی ضعيف، فقو برجائك ضعفی . (ط)

یا اللہ میں ضعیف ہوں اپنے متعلق میری امید سے میری ضعیفی قوی کر دے۔

(۱۳۸) اللّٰهم أصلح لی دينی الذی هو عصمة أمری . (م)

یا اللہ تو میرے دین کو صالح کر جس میں میرے تمام امر کی درستی ہے۔

(۱۳۹) اللّٰهم اغفر للمؤذنين . (سع)

یا اللہ تو موذنوں کو بخش دے۔

(۱۴۰) اللّٰهم اجعلها رياحا، اللّٰهم اجعلها رحمة (٥)

یا اللہ اس کو ہوا کر دے یا اللہ اس پر رحم کر دے۔

(۱۴۱) اللّٰهم ارحمنی، وتجاوز عنی . (فو)

یا اللہ تو مجھ پر رحم کر اور مجھ سے درگزر کر۔

(۱۴۲) اللّٰهم اغفر ذنبی، واخسئ شيطانی . (د)

یا اللہ تو میرے گناہ بخش دے اور میرے شیطان کو ذلیل کر دے۔

(۱۴۳) اللّٰهم اغفر لأبی سلمة، وارفع درجته . (د)

یا اللہ تو ابی سلمہ کو بخش اور اس کا درجہ بلند کر دے۔

(۱۴۴) اللّٰهم اغفر لأهل بقيع الغرقد . (ع)

یا اللہ اہل مقبرہ بقیع الغرقد (جنت البقیع والوں) کو بخش دے۔

(۱۴۵) اللّٰهم بارك لأمتی فی بكورها . (حم)

یا اللہ میری امت کے صبح سویرے میں برکت کر دے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۱۴۶)اللّٰهم بارك لأهل المدينة في صاعهم ومدهم ۔ (حم)

یااللہ تو اہل مدینہ کے صاع اور مد (پیمانوں) میں برکت کردے۔

(۱۴۷)اللّٰهم بارك على آل فاتك كما أووا هذا المصاب ۔ (كر)

یااللہ آل فاتک میں برکت کر جیسے کہ انہوں نے اس مصیبت زدہ کو جگہ دی ہے۔

(۱۴۸)اللّٰهم حبب الموت الى من يعلم أني رسولك ۔ (ت)

یااللہ جو مجھے رسول جانے اس کے لئے موت کو پسندیدہ کردے۔

(۱۴۹)اللّٰهم خذ بنواصي هذه الأمة الى طاعتك ۔ (ط)

یااللہ اس امت کی پیشانیاں (رخ) اپنی طاعت کی طرف پھیر دے۔

(۱۵۰)اللّٰهم عافني في بصري ۔ (د)

یااللہ تو میری آنکھوں میں عافیت رکھ۔

(۱۵۱)اللّٰهم نجني من بلاء الدنيا، وعذاب الآخرة ۔ (حم)

یااللہ تو مجھے بلائے دنیا اور عذابِ آخرت سے بچانا۔

(۱۵۲)اللّٰهم علم معاوية الكتاب والحساب، وقه العذاب ۔ (حم)

یااللہ تو معاویہ کو لکھنا اور حساب سکھا اور اس کو عذاب سے بچانا۔

(۱۵۳)اللّٰهم قد رضيت عن عثمان ، فارض عنه ثلاثا ۔ (كر)

یااللہ میں عثمان سے راضی ہوں تو بھی اس سے راضی ہو جا۔ (تین دفعہ فرمایا)

(۱۵۴)اللّٰهم قنعني بما رزقتني، وبارك لي فيه ۔ (م)

یااللہ تو نے جو رزق مجھے دیا ہے اس پر قناعت عطا کر اور اس میں مجھے برکت دے۔

(۱۵۵)اللّٰهم قني عذابك يوم تبعث عبادك ۔ (د)

یااللہ مجھے اپنے عذاب سے اس روز بچا کہ جب اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔

(۱۵۶)اللّٰهم مقلب القلوب ثبت قلبي على دينك ۔ (حم)

یااللہ دلوں کے پھیرنے والے میرا دل اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔

(۱۵۷)اللّٰهم لا تخزني يوم القيامة ۔ (حم)

یااللہ مجھے قیامت کے روز رسوانہ کرنا۔

(۱۵۸)اللّٰهم لا سهل الا ما جعلته سهلا ۔ (فر)

یااللہ کوئی امر آسان نہیں مگر جسے تو آسان کرے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۱۵۹)اللّٰهم بنعمتك تتم الصالحات ۔ (فر)

یااللہ تیری نعمت سے نیکیاں مکمل ہوتی ہیں۔

(۱۶۰)اللّٰهم جوزه على الصراط ۔ (ك)

یااللہ تو اس کو پل صراط پر سے گزار دے۔

(۱۶۱)اللّٰهم صل على المحلقين ۔ ثلاثا ۔ (نع)

یااللہ (حج میں) سر منڈانے والوں پر رحم کر (یہ کلمہ تین دفعہ فرمایا)

(۱۶۲)اللّٰهم عافني في بدني، اللّٰهم عافني في سمعي ۔ (ش)

یااللہ مجھ کو بدن کی سلامتی دے یااللہ میرے کانوں کو سلامت رکھ۔

(۱۶۳)اللّٰهم عثمان رضيت عنهٗ ۔ فارض عنه ۔ (كر)

یااللہ میں عثمان سے راضی ہو گیا تو بھی اس سے راضی ہو جا۔

(۱۶۴)اللّٰهم قني شر نفسي، واعني على رشد امرى ۔ (ط)

یااللہ مجھے شرِ نفس سے بچا اور میری نفس کی ہدایت پر امداد کر۔

(۱۶۵)اللّٰهم لك صمت، وعلى رزقك أفطرت ۔ (ط)

یااللہ تیرے لئے میں نے روزہ رکھا اور تیرے رزق پر افطار کیا۔

(۱۶۶)اللّٰهم لا تجعلني مع الأشرار ۔ (فر)

یااللہ تو مجھ کو شریروں کے ساتھ مت رکھنا۔

یقیں دانم دریں عالم کہ لا معبود اِلا ہو

یقیں دانم دریں عالم کہ لا معبود الا ہو
ولا موجود فی الکونین لا مقصود الا ہو

چو تیغ لا بدست آری بیا تنہا چہ غمداری
مجواز غیر حق یاری کہ لا فتاح الا ہو

بلا لا لاہمہ لاکن بگو اللہ واللہ جو
نظر خود سوئے وحدت کن کہ لا مطلوب الا ہو

ہو الاول ہو الاخر ظہور آمد تجلے او
بذاتِ خود ہویدا حق کہ لا فی الکون الا ہو

الا اے یار شوفانی مگو ثالث مگو ثانی
ہو الواحد ہو المقصود لا موجود الا ہو

ہو الہو ہو ہو الحق ہو ندانم غیر لا ہو
ہو الہو ہو ہو الحق ہو نخوانم غیر الا ہو

یکی گویم یکی جویم دردل چوگل رویم
ہموں یکرا بیک پویم نہ پویم غیر الا ہو

بگرد عالم چوگر دیدم ہو پسندیدم
یکی خوانم یکی دانم ندانم غیر الا ہو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

منم غمخوارِ خود ہستم بجز یا ہو نہ دردستم — دل وجاں رابہ ہو بستم نہ بستم غیر الا ہو

(حضرت سلطان باہو علیہ الرحمۃ)

الحمد للہ اولہ والحمد للہ اخرہ

قرآن کی ابتداء الحمد سے کیوں فرمائی۔اس کی چند توجیہات ہیں۔

1- حضرت آدم علیہ السلام کو جب چھینک آئی تو آپ نے فرمایا: الحمد للہ رب العالمین تو معلوم ہوا کہ یہ پہلا کلمہ ہے جو حضرت انسان کے منہ سے نکلا تو اسی مناسبت سے رب تعالیٰ نے اپنا کلام اس سے شروع فرمایا۔

2- اس میں اس بات کی تعلیم ہے کہ اے مسلمانوں اپنے ہر کام کو اللہ کی حمد سے شروع کرو کیوں کہ رب نے اپنے کلام کو اس سے شروع فرمایا ہے۔

3- خصوصاً جب اللہ کی بارگاہ میں دعا کرنی ہو اس سے مدد مانگنی ہو تو اس سے پہلے اللہ کی حمد ضرور کرنی چاہئے کہ حدیث پاک میں ا بھی ہے۔ کل کلام لا یبدؤ فیه بالحمد للہ فهو اجزم ۔ (ابوداؤد والنسائی نبراس)

کہ ہر کلام جس کی ابتدا الحمد للہ سے نہ کی جائے وہ نامکمل ہے

اسی طرح حدیث پاک میں ہے" کل امر ذی بال لا یبدء فیه بسم اللہ الرحمن الرحیم اقطع "(نبراس)

"ہر وہ اہم کام جس کی ابتداء بسم اللہ الرحمن الرحیم سے نہ ہو نامکمل ہے۔ کل کلام لا یبدء فیه بالصلوة علی فهو اقطع ۔(نبراس)

ہر وہ کلام جس کی ابتداء مجھ پر درود پڑھ کر نہ ہو نامکمل ہے تو ان روایات سے معلوم ہوا کہ ہر کام کو بسم اللہ سے الحمد سے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھ کر شروع کرنا چاہئے خواہ دفتر کا کام ہو، گھر کا ہے، دینی ہو، دنیاوی ہو، اذان ہو، دعا ہو، اقامت ہو۔

بعض کہتے ہیں کہ" الحمد للہ" پر الف لام عہدی ہے یعنی مخصوص حمد مراد اس سے وہ حمد ہے جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے خود اپنی حمد کی اس لئے کہ بندہ اس پاک ذات کی کامل حمد کرنے سے عاجز ہے جیسا کہ حدیث میں ہے۔

"لا احصی ثناء علیك انت کم اثنیت علی نفسك"

"مولا میں تیری ویسی حمد نہیں کرسکتا جیسی تو نے خود اپنی حمد کی ہے۔" بعض کہتے ہیں الف لام جنس کا ہے یعنی مطلق جنس حمد اللہ کے لئے ہے اور بعض کہتے ہیں کہ الف لام استغراق کا ہے۔ مراد یہ ہے کہ تمام تعریفیں تمام کرنے والوں کی تمام اوقات اللہ کے لئے خاص ہے۔ بعض علماء یہ کہتے ہیں کہ الف لام خواہ جنسی ہو یا استغراقی ہو دونوں کا مال یعنی نتیجہ ایک ہے۔

الختصر جب الف لام استغراق کا لیں گے تو مراد حمد کے تمام افراد ہوں گے کہ حمد اللہ کی کی جاتی ہے یا مخلوق خدا کی اگر اللہ کی حمد ہوگی تو یہ بلاواسطہ اللہ کی حمد ہوئی اور اگر مخلوق کی حمد ہوگی تو یہ بھی بالواسطہ حقیقت میں اللہ کی حمد ہوئی کہ مصنوع کی حمد صانع کی حمد ہے کہ اگر کوئی کسی کاریگر کے ہاتھ کی بنی ہوئی کرسی کی تعریف کرلے تو حقیقت میں اس کاریگر کی تعریف ہے۔

جب حمد میں عموم پایا گیا تو حمد کرنے والوں میں بھی عموم آگیا اسی لئے ہم نے کہا کہ تمام حامدین کی تمام تعریفیں اور یہ الف لام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اسم پر داخل ہوتا ہے اسی وجہ سے الحمد للہ جملہ اسمیہ ہے اور جملہ اسمیہ دوام استمرار پر دلالت کرتا ہے تو اس لئے ہم نے معنی کئے تمام اوقات میں اللہ کے لئے ہی تمام تعریفیں ہیں۔ اسی لئے قرآن میں ہے: وان من شیء الا یسبح بحمدہ ہر چیز اللہ کی حمد کرتی ہے اور کرتی رہے گی۔ تو یہ تمام فائدے اور علمی جواہر صرف ایک کلمہ الف لام سے حاصل ہو رہے ہیں۔

تسبیح کبھی فعل سے ہوتی ہے کبھی اعتقاد سے کبھی قول سے کبھی اعضاء کے ذریعے، اشاروں سے کبھی دلالت حال سے تسبیح بدلالۃ الحال تسبیح قہری و اضطراری یعنی بغیر اختیار کے تسبیح کو بھی شامل ہے یعنی کائنات کا ذرہ ذرہ یا تو اپنی زبان سے اس کی پاکی بیان کرتا ہے یا اپنے اعتقاد سے کہ اس ذات واجب الوجود کو تمام عیوب سے پاک سمجھتا ہے یا اپنے اعضاء سے اس کی پاکی بیان کرتا ہے بلکہ ہر شی کا نفس وجود ہی اس ذات کی کمال حمد و پاکی پر دلالت کرتا ہے کہ اس نے ہر شی کو کس قدر اس طریقے سے پیدا کیا تو وہ پیدا کرنے والی ذات کتنی بے عیب ہوئی۔

لہٰذا فرمایا: وان من شیء الا یسبح بحمدہ ولکن لا تفقھون تسبیحھم ۔ گویا کہ یوں کیا جا رہا ہے کہ کائنات کا ذرہ ذرہ میری پاکی بیان کرتا ہے یہاں تک کہ اے غافل انسان تیرا وجود بھی میری پاکی بیان کرنے میں لگا ہوا ہے مگر تم ہر ایک کی تسبیح کو سمجھتے نہیں۔

یہاں ایک اعتراض کا جواب بھی ہو گیا کہ روایات سے یہ پتہ چلتا ہے کہ ہر چیز اللہ کی حمد کرتی درخت اور حیوانات بھی اور جو حیوان اللہ کا ذکر چھوڑتا ہے وہ شکار ہو جاتا ہے اور جو درخت ذکر اللہ سے غافل ہوتا ہے وہ کاٹ دیا جاتا ہے۔

اب وہ جانور مرنے اور درخت کٹنے کے بعد کیسے تسبیح کرتا ہے اور اللہ فرماتا ہے کہ ہر شی میری تسبیح کرتی ہے تو جواب یہ ہوا کہ مرنے اور کٹنے سے ان کی تسبیح اختیاری جاتی رہی مگر تسبیح قہری و اضطراری جو دلالۃ حال سے ہوتی ہے وہ اب بھی جاری و ساری ہے۔

واللہ اعلم بالحق۔ پھر یاد رہے کہ حمد سے پانچ اسماء وجود میں آتے ہیں

1- حامد حمد کرنے والا
2- محمود۔ جس کی حمد کی جائے
3- احمد۔ سب سے زیادہ حمد کرنے والا
4- حمید۔ بہت زیادہ حمد کرنے والا
5- محمد جس کی بار بار تعریف کی گئی ہو

آخر اس کی کیا وجہ ہے کہ محمد کے معنی میں مبالغہ ہے محمود میں نہیں؟ حالانکہ محمد حضور علیہ السلام کا نام ہے اور محمود اللہ تعالیٰ کا۔ عقل تو کہتی ہے اس کا الٹ ہو۔

اصل میں اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ کی حمد سرکار نے کی اور حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی حمد اللہ نے اور اللہ کی حمد سرکار کی حمد سے زیادہ ہے اس لئے محمد کے معنی ہیں جس کی بار بار حمد کیا جائے۔

جمعہ کے خطبہ میں حمد پڑھنا واجب ہے دیگر جائز مقامات پہ حمد کرنا مستحب ہے چھینک آنے کے بعد الحمد للہ کہنا سنت ہے اور اس کے جواب میں یرحمک اللہ سے جواب دینا واجب ہے اور اتنی آواز سے دے کہ چھینک والے کو آواز آجائے۔

آج لب پر تو تیری حمد وثناء آئی ہے
تری رحمت کا عطیہ مری گویائی ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تری سرکار میں ہر ایک کی شنوائی ہے
کون ہے جس کی تمنا نہیں بر آئی ہے

آئینہ آئینہ ہے جلوۂ پنہاں کا جواب
ما سوا تیرے کسے دعویٰ یکتائی ہے

تو حجابوں میں نہاں ہو کے بھی ہر سُو ہے عیاں
لاکھ پردوں سے ظاہر تری رعنائی ہے

شاملِ حال نہ ہو تیری عنایت جب تک
نہ پذیرائی کسی کی نہ شکیبائی ہے

باعثِ روشنئ دل ہے تجلی تیری
چادرِ نور سے سمٹی ہوئی تنہائی ہے

تری رحمت کا سہارا لئے آیا ہے شریف
ورنہ محشر میں مری کس سے شناسائی ہے

شریف امروہوی

لفظ اللہ کی تفسیر

لفظ ''اللہ'' اس ذات واجب الوجود کا علم ہے جو تمام صفات کمالیہ کو جامع ہے بعض کہتے ہیں کہ لفظ اللہ علم ہے اور بعض کہتے ہیں اسم ہے علم مفہوف جزنی کے لئے ہوتا ہے اور اسم مفہوم کلی کے لئے ہوتا ہو راجع یہ ہے کہ یہ علم ہے۔

تفسیر کبیر میں ہے کہ اللہ کے تین ہزار نام ہیں جن میں سے ایک ہزار ملائکہ کو ایک ہزار انبیاء علیہم السلام کو معلوم ہیں تین سو نام تورات میں تین سو نام انجیل میں ہیں اور تین سو زبور میں ننانوے نام قرآن پاک میں ہیں اور ایک نام کو صرف حق تعالیٰ ہی جانتا ہے لیکن بسم اللہ میں حق تعالیٰ کے جو تین نام آئے ہیں ان میں تین ہزار کے معنی پائے جاتے ہیں لہٰذا جس نے ان تین ناموں سے حق تعالیٰ کو یاد کرلیا گویا کہ اس کے تمام ناموں سے یاد کرلیا ان ناموں میں سے صرف اللہ حق تعالیٰ کا ذاتی نام ہے باقی اسما صفاتیہ ہیں۔

جس طرح لوگ اس ذات کو سمجھنے میں حیران ہیں اسی طرح اس کے نام کی حقیقت کو سمجھنے میں بھی حیران ہیں۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ یہ مشتق ہے یعنی کسی دوسرے لفظ سے بنایا گیا ہے بعض کہتے ہیں کہ یہ مشتق نہیں۔ پھر مشتق کہنے والوں میں سے بعض کہتے ہیں کہ لفظ اللہ الہ سے بنا ہے جس کے معنی سکون اور چین اور قرار کے ہیں' کیونکہ اللہ کے ذکر سے سب کو چین اور قرار آتا ہے اسی لئے اس کا نام اللہ ہے یا اس لئے کہ ممکن چیز واجب پر ختم ہوتی اور قرار پکڑتی ہے تو تمام عالم کے متعلق سوال ہوسکتا ہے کہ اس کو کسی نے بنایا لیکن اللہ کے متعلق یہ سوال نہیں ہوسکتا کہ اس کو کس نے بنایا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ لفظ وَلَهٌ سے بنا ہے جس کے معنی ہیں حیرانی چونکہ تمام مخلوق اس کی ذات وصفات میں حیران ہے محرومین تو جہالت کی تاریکیوں میں پھنسے ہیں (اور واصلین الی اللہ بجز تجلیات نورانی کچھ نہ پاسکے اور اس کی حقیقت کو نہ پہنچ سکے۔

بعض کہتے ہیں کہ لَاهٌ سے مشتق ہے جس کے معنی میں بلندی ہے چونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات تمام ممکنات سے بلند و بالاتر ہے اس لئے اس کو اللہ کہتے ہیں۔

بعض کہتے ہیں کہ لَاهٌ میں حجاب کا معنیٰ پایا جاتا ہے چونکہ اللہ کی ذات نظر، گمان، وہم وخیال وعقل سب سے وراء ہے اس لئے اس کو اللہ کہتے ہیں۔

بعض کہتے ہیں کہ یہ لفظ الہ بمعنی عاجزی وزاری کرنا سے بنا ہے چونکہ تمام بندے اس کی بارگاہ میں عاجزی وزاری کرتے ہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لہٰذا اسے اللہ کہتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں یہ لفظ آلِہَ سے بنا ہے جس کے معنی ہیں (گھبرا کر آنا) چونکہ تمام مخلوق ہر مصیبت میں آخر کار رب کی طرف پناہ پکڑتی ہے اس لئے اس کو اللہ کہتے ہیں۔ (تفسیر نعیمی و بیضاوی)

یاد رکھیں کہ بعض اسماء جو اللہ عزوجل کے لئے مخصوص ہیں جیسے اللہ، قدوس، رحمٰن، قیوم وغیرہ ان کا اطلاق غیر پر کفر ہے۔ دیگر اسماء جو اللہ کے ساتھ مخصوص نہیں ان کا اطلاق غیر پر کفر نہیں جیسے عزیز، رحیم، کریم، عظیم، علیم وغیرہ کیونکہ ان کا اطلاق غیر پر بھی کیا جاتا ہے جیسا کہ قرآن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رؤف و رحیم کہا گیا ہے مگر پھر بھی ادباً غیر اللہ پر اس کا اطلاق نہ کیا جائے تو بہتر ہے اور بعض اسماء کے متعلق اختلاف ہے جیسے قدیر، مقتدر وغیرہ۔

مطلب یہ کہ عبداللہ کو اللہ نہیں بلکہ عبداللہ ہی کہیں گے عبدالرحمٰن کو رحمٰن نہیں بلکہ عبدالرحمٰن ہی کہیں گے اسی طرح عبدالوحید، عبدالرؤف وغیرہ قیاس کرلیں۔ جیسا کہ یہ بحث مجمع الانہر میں ہے۔

علی المخلوق من الاسماء المختصه نحوالقدوس والقيوم والرحمن وغيره

اللہ توں رحمٰن رحیم ملک قدوس نیارا ۔۔۔ توئیں سلام مہیمن مومن جبارا ستارا
توں غفار قہار تے باری توں وہاب مصور ۔۔۔ توں عزیز علیم تے فتاح خالق بھی متکبر
خافض قابض رافع باسط توں اول توں آخر ۔۔۔ توئیں معز مذل مقدم واسع حق مؤخر
ولی حلیم تے عدل حکم توں واجد ماجد والی ۔۔۔ علی حکیم عظیم صمد ایں احد سمیع متعالی
بر لطیف خبیر تے باعث رب تواب تے قادر ۔۔۔ غنی حمید تے محصی مبدی توں باطن توں ظاہر
پاک کبیر حفیظ تے جامع نور رقیب الٰہی ۔۔۔ مقیت حسیب جلیل تے مالک جتھ تیرے بادشاہی
مغنی اتے ودود قوی توں حی قیوم تے ہادی ۔۔۔ وارث کل کریم تے باقی ہر جاہ تدہ منادی
توں رزاق غفور تے مانع توں شہید تے پیارا ۔۔۔ توئیں شکور مجیب تے واحد بدیع رشید پیارا
نافع ضار صبور متین اے بے حدٔ حد نہ تیری ۔۔۔ صفت مجید رؤف تیری ہے حل کر مشکل میری
توئیں وکیل معید خدایا نام ہے مقسط تیرا ۔۔۔ محی اتے ممیت الٰہی بے پرواہ رب میرا
مقتدر تے منتقم بھی صفت تیری ہر جائیں ۔۔۔ فضل کرم تھیں یوسف تائیں سدھے راہ چلائیں

اے برتر از خیال وقیاس وگمان ووہم
وز ہر چہ گفتہ ایم شنیدیم وخواندہ ایم
دفتر تمام گشت وبپایاں رسید عمر
ما ہمچناں در اوّل وصف تو ماندہ ایم

(حضرت سعدی شیرازی)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عقائد اہلسنّت (توحید باری تعالیٰ)

صانع عالم جل مجدہ واجب الوجود ازلی وابدی ہے۔ اس کا کوئی مثال نہ ذات میں ہے نہ صفات میں۔ تمام کمالات ممکنات اس کی عظمتِ ذاتی کے ظل و پرتو ہیں۔

وجوبِ وجود' استحقاق عبادت' خالقیت باختیار خود تدبیر کائنات کلی وجزوی اس کی ذات مقدس سے مختص ہیں۔

حیوۃ، قدرت، علم، کلام، سمع، بصر، ارادہ صفاتِ ذاتیہ حق سبحانہ کی ہیں۔ ان سب سے ازلاً متصف ہے۔ باقی صفات فعلیہ' نفسیہ' سلبیہ اضافیہ ہیں۔

کائنات کو خلعت وجود بخشنے سے پیشتر ویسا ہی کامل تھا جیسا بعد میں۔ (الان کما کان)

شفائے مریض' عطائے رزق' ازالہ تکالیف ومصائب بطور استقلال وخلق اسی کے قبضہ قدرت میں ہیں۔

طبیب' بادشاہ ودیگر اسباب ظاہری وباطنی مثل دعا وہمتِ انبیاء واولیاء بہ عطائے الٰہی بطور تسبب امور مذکورہ کے منسوب الیہ ہوتے ہیں۔

حکیم علی الاطلاق کی صفت حکمت کا تقاضہ ہے کہ یہ صفات وافعال الٰہیہ در پردہ اسباب ظہور فرماتے ہیں جیسا کہ بداہۃً معلوم ہے کہ بے شمار معاش وتدابیر' مہمات ومدافعت مظاہر رزاقیت وغیرہ صفات قدیمہ کے ہیں' ایسا ہی شرعاً وکشفاً ثابت ہے کہ مقربان درگاہ حق کی دعا وہمت وبرکت وجوداتِ مبارکہ مظہر فیضان عنایت الٰہی ہے۔ صرف اسباب کو مدنظر رکھنا اور مسبب جل شانہ' کی قدرتِ کاملہ کا نہ ماننا یا قدرتِ کاملہ کو بعض اسباب میں ہی منحصر ومحدود کرنا کفر ہے اور اسباب کی کلیۃً نفی کرنا' ابطال حکمت قدیمہ کے علاوہ سعادت دین ودنیا سے محروم رہنا ہے اور اسباب ظاہری وباطنی (اولیاء مقربین) کو جلوہ گاہ صفات الٰہیہ مان کر ان سے مستفید اور مستفیض ہونا بصیرت اور کمال ایمان کا نشان ہے۔

جوہر' عرض' جسم' مکان' زمان' جہت' انتقال' تبدیل ذاتی وصفاتی' جہل' کذب' ممکنات سے مختص ہیں۔ ذاتِ حق پر یہ سب محال بالذات ہیں۔

استواء علی العرش' ضحک' وجہ' ید وغیرہ صفات منصوصہ کذائی مثل صفات ثمانیہ سمع' بصر' علم' ارادہ' کلام' قدرت' حیوۃ' تکوین' بے چون وبے چگون ہیں۔

ادراک حقیقۃ الٰہیہ میں انبیاء واولیاء عاجز ہیں۔ تجلیات ذاتی وصفاتی واسمائی نصیب انبیاء واولیاء حسب مراتب دنیا میں ہوتی ہیں۔

رؤیت ذاتِ حق آخرت میں اہل جنت کے لئے ثابت ہے لیکن بلا کیف وبلا جہت۔

اللہ تعالیٰ بندوں کے افعال واعمال کا خالق اور مرید ہے۔ (یعنی ارادہ فرمانے والا) لیکن راضی بالکفر والمعصیت نہیں ہے۔

تمام خیر وشر' خالق کل جل شانہ کے ارادہ وخلق وتقدیر سے ہے جو ازل میں مقرر ہو چکا ہے' وہی ظاہر ہوتا ہے لیکن راضی صرف خیر پر ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تقدیر سے بندہ مجبور نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے نیکی اور بدی کا راستہ بتا کر اپنے اپنے افعال میں گونہ اختیار دیا ہے۔ جس کے سبب انسان اور حجر و شجر میں فرق بدیہی ہے جسے اصطلاحاً کسب کہتے ہیں۔ اسی کسب کے سبب وہ جزا اور سزا کا مورد ہے۔

جبر جو منافی جزا ہو اور قدر جو شرکت شئے کی خالقیت میں قادر مطلق پیدا کرے باطل ہے۔ زیادہ خوض و بحث اس مسئلے میں ممنوع ہے۔ امور مذکور پر ایمان لانا باعث نجات ہے اور ان کا انکار ہلاکت' پس عقلمندی و سعادت یہ ہے کہ حصول نجات کی فکر ہو۔

بے نیاز ہے کسی کا اس پر حق نہیں ہے مگر جو اپنے فضل سے وعدہ فرمائے وہ ضرور وفا فرماتا ہے۔

اس کے تمام افعال' حکمت و مصلحت پر مشتمل ہے۔ لیکن اس سے کوئی غرض یا نفع عائد بذات مقدس نہیں ہوتا اور نہ ہی کوئی شئے اللہ تعالیٰ پر واجب ہے فتح و ظلم و سفہ و عبث سے اس کے افعال منزہ ہیں۔

افعال کا باعثِ ثواب و عقاب اخروی ہونا صرف اسی کے حکم سے ہے۔ اس میں عقل کو دخل نہیں ہے' بعض کی حکمت کو عقل ادراک کر سکتی ہے اور اکثر میں اخبار انبیاء علیہم السلام کی محتاج ہے۔

مومن کو دین پر انشراح عطا فرمانا اور اسے قبول کرنا اور اس کے موافق اعمال و احسان کی توفیق عطا فرمانا اس کا فضل ہے اور کافر کو صرف عقل و حواس عطا فرما کر تبلیغ انبیاء کا اس کے ذہن پر واضح فرمانا اور توفیق سے محروم رکھنا جناب ربّ العزت کا عدل ہے۔

صفت عدل و فضل کی چھ صورتیں ہیں۔ جن کا اعتقاد کرنا مومن پر فرض ہے۔

1- حق سبحانہ و تعالیٰ کسی پر ذرہ بھر بھی ظلم نہیں کرتا۔

2- کسی کے اعمال حسنہ سے ذرہ بھر نقصان نہیں فرماتا۔

3- کسی کو بغیر گناہ عذاب نہیں فرماتا۔

4- اس کا فضل ہے کہ اپنے مسلمان بندوں پر جو مصیبت بھیجے اس میں بھی ان کے لئے اجر رکھتا ہے۔

5- کسی کو طاقت یا معصیت پر جبر نہیں فرماتا۔

6- فوق الطاقت کسی کو تکلیف نہیں دیتا۔

ہر ایک صفت الٰہی بالذات واحد ہے اور بحسب التعلق غیر متناہی' متعلقات حادث ہیں اور اس کی صفات قدیمہ ہیں۔

حق سبحانہ کے بہت سے نام ہیں جن کی خبر اس نے اپنے کلام پاک میں دی ہے۔ اہلسنّت کے نزدیک دعا و ذکر الٰہی انہیں اسماء سے ہونا چاہیے جو شرع مطہرہ میں وارد ہیں یہ سب اسماء کلام الٰہی کی مانند قدیم ازلی و ابدی ہیں اور عباد کا اپنی زبان پر لانا یا لکھنا حادث ہے۔

اہلسنّت کا اجماع ہے کہ جس اسم کے معنی میں تنقیص شان الوہیت ہو اس کا ذات حق پر بولنا کفر ہے۔

وحدت وجود حسب تقریر محققین حق ہے۔ شریعت حقہ کے کسی اصل کے منافی نہیں ہے فرق مراتب و حفظ احکام ضروری ہیں جو صفات مستلزم مرتبہ الوہیت کے ہیں اور ان کا مراتب سافلہ پر اطلاق کرنا اور بالعکس کفر ہے۔ جس طور پر یہ مسئلہ اکابر پر مکشوف ہوا ہے اور اولیاء متشرعین نے حتیٰ الامکان بیان فرمایا ہے۔ بحفظ حدود شرعی اس پر اعتقاد رکھنا باعث تکمیل ایمان اور اس کا انکار خسران و حرمان ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شرک اور اس کی حقیقت:

شرک وکفر بلحاظ نتیجہ متحد ہیں۔دونوں کا مرتکب ابدی عذاب کا مستحق ہے۔

حقیقت شرک یہ ہے کہ غیر خدا کو واجب الوجود یا مستحق عبادت مانا جائے اور اس کے امارات سے یہ ہے کہ بندگان حق تعالیٰ اور محبوبانِ الٰہی کی ان قابل عظمت وصفات کو جو عام بنی نوع میں مفقود ہیں۔(مثلاً کشف بلا وشدت' استجاب دعا' تاثیر' تسخیر وغیرہ) صفات جناب باری تعالیٰ (سبحنہ' سبحنہ' سبحنہ) کے برابر خیال کیا جائے (نعوذ باللہ تعالیٰ) اور بنا بریں نہایت عجز ونیاز کے افعال ان کے سامنے اس نیت سے ادا کیے جائیں کہ معاذ اللہ تعالیٰ وہ معبود ہیں۔

اللہ تعالیٰ جو کسی مخلوق کو کوئی کمال عطا فرماتا ہے تو اس کے متعلق صرف یہ اعتقاد مومن ہونے کے لئے کافی نہیں کہ یہ کمال اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا ہے اتنی بات تو مشرکین بھی اپنے معبودوں کے حق میں تسلیم کرتے تھے بلکہ مومن ہونے کے لئے ضروری ہے کہ عطائے خداوندی کا عقیدہ رکھتے ہوئے یہ اعتقاد بھی رکھا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کمال کسی مخلوق کو عطا فرمایا ہے وہ عطا کے بعد حکم خداوندی' ارادہ اور مشیت ایزدی کے ماتحت ہے۔ ہر آن خدا تعالیٰ کی مشیت اس کے ساتھ معلق ہے اور اس بندے کا ایک آن کے لئے بھی اللہ تعالیٰ سے بے نیاز اور مستغنی ہونا قطعاً محال اور ممتنع بالذات ہے۔

شریعت حقہ شرک کو رفع فرماتی ہے اور صفات عباد وصفات ربوبیت میں مابہ الامتیاز ظاہر فرمانا بعثت رسل کا مہتم بالشان مقصد ہے۔ خواص عباد کی صفات مذکورہ کو باطل نہیں کہا جا سکتا بلکہ وہ اُن کی حقیقت واقعہ کا اظہار ہے۔جس سے کہ صفات ربوبیت کی برتری و تقدس ظاہر ہوتا ہے۔

عبادت کے معنی حد درجہ کی عاجزی اور انکساری ہے۔ مفسرین کرام اس کی مثال سجدہ سے دیتے ہیں' حالانکہ صرف سجدہ ہی عبادت نہیں بلکہ حالت نماز میں تمام حرکات وسکنات عبادت ہیں' ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا' سجدہ اور اس کے بعد حالت التحیات میں دوزانوں بیٹھنا' سلام' دائیں بائیں منہ پھیرنا یہ سب عبادت ہے۔ اگر عبادت صرف عاجزی وانکساری کے آخری مرتبہ سجدہ ہی ہے تو کیا یہ باقی چیزیں عبادت نہیں اس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا اور اگر یہ ساری چیزیں مطلقاً عبادت ہیں تو اگر کوئی شاگرد اپنے استاذ کے سامنے اور بیٹا اپنے باپ کے سامنے دوزانوں ہو کر بیٹھتا ہے یا ان کی آمد پر کھڑا ہو جاتا ہے تو کیا یہ کہنا درست ہوگا کہ اس نے اپنے استاد یا اپنے باپ کی عبادت کی یا ان کو اپنا معبود بنالیا۔ حاشا وکلا پھر وہ کون سی چیز ہے جو ان حرکات وسکنات کو اگر یہ نماز میں ہوں تو عبادت بنا دیتی ہے اور یوں کھڑے ہونے کو (ہاتھ باندھے ہوئے یا کھولے ہوئے) اور اس طرح بیٹھنے کو اور دائیں بائیں منہ پھیرنے کو تذلل وانکساری کے آخری مرتبہ تک پہنچا دیتی ہے اور اگر یہی امور نماز سے خارج ہوں تو نہ ان میں غایت خضوع ہے اور نہ ہی عبادت سے متصور ہوتے ہیں۔ تو اس کا حل ایک ہی ہے اور وہ یہ کہ جس ذات کے لئے اور جس کے سامنے آپ یہ افعال کر رہے ہیں اس کے متعلق آپ کا عقیدہ کیا ہے' اگر آپ اس کو اللہ اور معبود یقین کرتے ہیں تو یہ سب اعمال عبادت ہیں اور سب میں غایت تذلل خضوع' پایا جاتا ہے۔ لیکن اگر آپ اس کو عبد اور بندہ سمجھتے ہیں نہ خدا' نہ خدا کا بیٹا نہ اس کی بیوی نہ اس کا اوتار تو یہ اعمال عبادت نہیں کہلائیں گے۔ ہاں آپ ان کو احترام اور اجلال او تعظیم کہہ سکتے ہیں۔ البتہ شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں غیر خدا کے لئے سجدۂ تعظیمی بھی حرام ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نبوت وولایت:

محبوبیت وشفاعت جوکہ تمام ادیان وشرائع میں خواص بشر کے لئے ثابت کی گئی ہے اس کو ایسا منصب خیال کرنا جس سے عبد خود مختار ہو کر تصرفاتِ الٰہیہ کو (معاذ اللہ) مزاحمت سے روک سکے شرک ہے اور رضائے الٰہی اور اس کی اجازت پر موقوف سمجھنا ہے اور اس میں درحقیقت عنایت الٰہیہ کا ظہور جاننا عین ایمان وتوحید ہے۔

ایسا ہی خوارق وکرامات اولیاء واشراق باطنی سے ان کو مغیبات پر بلا ذریعہ عطیہ الٰہی تسلیم کرنا شرک ہے اور بذریعہ قوائے روحانی...... جو انبیاء واولیاء کو عطا ہوتی ہیں ان امور کا بتعلیم اللہ تعالیٰ وبعطا اللہ تعالیٰ مظہر تسلیم کرنا عین ایمان ہے۔

صفات عبودیت کو صفات ربوبیت میں شریک کرنے والا مشرک ہے اور ان کا مطلقاً منکر گمراہ اور مبتدع ہے اور ہر ایک کے حقوق پر نگاہ رکھنے والا صراطِ مستقیم پر ہے۔

اسلام وایمان کا رکن اعظم جس کے بعد کسی حالت میں بندہ مومن یا مسلم نہیں ہوسکتا حضور سرور صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام کمالات ثابتہ بالنص الصریح کی تصدیق قلبی واقرار لسانی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ظاہری وباطنی سے ہر حالت میں متصف رہنا تمام اعمال وعبادات کی قبولیت کا اصل اصول ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیائے کرام سے افضل اور سب کے سردار ہیں۔

میثاق توحید الٰہی وربوبیت ذات حق جیسا تمام بنی آدم سے لیا گیا ویسا ہی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور تعظیم کا انبیاء سے مؤکد طور پر عہد لینا باخبار الٰہی منصوص ہے۔

(الف) آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں، نہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی پیدا ہوسکتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصف خاتم النبیین کے یہی معنی ضروریاتِ دینیہ سے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پچھلے نبی ہیں۔ اس معنی کو ناسمجھ لوگوں کا خیال بتانا یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی اور کو نبوت ملنی واقع یا جائز کہنا کفر ہے۔

(ب) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا علم اقدس تمام مخلوقات کے علم سے اوسع ہے کسی مخلوق کے علم کو علم اقدس سے زیادہ وسیع کہنا کفر ہے۔

(ج) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو جو بعض علم غیب ان کے رب کریم جل جلالہ نے عطا فرمایا انبیاء ومرسلین وملائکہ مقربین علیہم الصلوٰۃ والسلام وجملہ آلین وآخرین کے جمیع علوم کا مجموعہ اور لوح محفوظ میں قلم قدرت کا لکھا ہوا سارا علم ماکان وما یکون اس کا جزو ہے۔ اس کو یوں کہنے والا کہ اس میں حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی کیا تخصیص ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ ہر جانور ہر چارپائے کو بھی حاصل ہے، قطعاً کافر ہے۔

تمام انبیاء بلحاظ بطون وتربیت روحانی تعین ختمی مآب صلی اللہ علیہ وسلم خلفاء سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں جسے ظاہر میں صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نیابۃً آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے اس کے عہدے پر ممتاز ہوئے ویسے ہی انبیاء کرام باوجود

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خلعت نبوۃ وافضیلت مادون الانبیاء کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی باطنی شریعت کے نافذ فرمانے والے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اتباع اور محبت فرض ہے اس کے ترک پر عذاب الیم کی وعید منصوص ہے۔

1- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء اور اتباع سنت اقوال وافعال میں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوامر ونواہی کی تعمیل۔

2- زبان اور دل سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرنا۔

3- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال پاک کا مشتاق ہونا۔

4- دل' زبان اور بدن سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کرنا۔

5- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کرنا اور ان سے بغض رکھنے والے سے بغض رکھنا۔

6- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے تارک کو برا سمجھنا...... علامات محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم جیسا کہ ہر ایک مومن پر ظاہری زیارت کے وقت فرض تھی ویسا ہی اب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث' فضائل اور نام مبارک سنتے وقت لازم اور ضروری ہے۔ ان کا بوقت ذکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم بجالانا تقاضائے ایمان ہے اور چونکہ مجالس میلاد میں قیام کرنا عشاق درگاہ کا معمول ہو گیا ہے پس ان کا انکار روش سلف کا انکار ہے اور بے بنیاد تعصب ہے۔

جو ممکنات ومخلوقات احاطۂ ربوبیت الٰہیہ میں داخل ہیں۔ سب کی طرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہیں' پس کوئی حصہ مخلوقات آپ کی دعوت سے خارج نہیں ہوسکتا۔

جیسا کہ واحد عددی کا بحیثیت اولیت ثانی یا ثالث ہونا محال ہے۔ ویسا ہی بحیثیت عموم دعوت مذکورہ واولیت خلق وختم نبوۃ وافضیلت مطلقہ وخلافت کبریٰ واولیت فی الشفاعۃ وفی دخول الجنۃ واصالت فی کل فضل ووساطت فی کل نعمۃ وغیرہا صفات کثیرہ ناممکن الاشتراک کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظیر محال اور ممتنع ہے۔

حقیقت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مقدسہ بلحاظ جسمیت معروض بعض عوارض بشریہ تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت اوصاف بشری سے برتر اور تغیر آفات وعیوب ونقائص بشریٰ سے منزہ اور ضعف انسانی سے مبرا اور اعلیٰ صفات ملکیہ سے متصف تھی۔ پس آپ کا علم باللہ وصفاتہ قبل بعثت وبعد بعثت تمام عیوب ونقائص' شک وجہل وغیرہ سے مبرا ومنزہ ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تین حیثیتیں ہیں' اوّل ظاہر باعتبار صورت بشری' دوم ملکی سوم وہ مرتبہ جس کو خدا ہی جانتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خلقت نور سے ہے اور بشریت ایک لباس ہے اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ جب چاہے اپنی حکمت کے مطابق بشری احوال کو نورانیت پر غالب کردے اور جب چاہے نورانیت کو احوالِ بشری پر غلبہ دے۔

جو بشریت عیوب ونقائص بشریت سے پاک ہو اس کا ہونا نورانیت کے منافی نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نور سے مخلوق فرما کر مقدس اور پاکیزہ بشریت کے لباس میں مبعوث فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے نور پاک یعنی ذات مقدسہ کو اپنے نور یعنی اپنی ذات مقدسہ سے پیدا فرمایا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس کا معنی یہ نہیں کہ ''معاذ اللہ'' اللہ تعالیٰ کی ذات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا مادہ ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نور اللہ تعالیٰ کے نور کا کوئی حصہ یا ٹکڑا ہے؟ جس ناواقف شخص کا یہ اعتقاد ہو تو اسے توبہ کرنا فرض ہے۔ اس لئے کہ ایسا ناپاک عقیدہ خالص کفر و شرک ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ایسی ذاتی تجلی فرمائی جو حسن الوہیت کا ظہور اوّل تھی بغیر اس کے ذاتِ خداوندی نور محمدی کا مادہ یا حصہ اور جز قرار پائے یہ کیفیت متشابہات میں سے ہے۔ جس کا سمجھنا ہمارے لئے ایسا ہی ہے جیسا کہ قرآن و حدیث کے دیگر متشابہات کا سمجھنا۔

آثار شریفہ و آثار سلف الصالحین کی تعظیم ضروری ہے اور ان کو ذریعہ اجابت دعا خیال کرنا صدق ایمان کی نشانی ہے۔

یہ نسبت علوم اوّلین و آخرین آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم اعلیٰ و اکمل ہے اور آخر عمر شریف تک ملکوت سماوی و ارضی و تمام مخلوقات و جملہ اسمائے حسنہ و آیاتِ کبریٰ و امور آخرت و اشراط ساعت و احوال سعداء و اشقیاء و علم ما کان و یکون پر آپ کا علم محیط ہو چکا ہے۔ تمام علوم بشریہ و ملکیہ سے آپ کا علم اشمل و اکمل ہے۔

علم خالق و علم مخلوق:

علم الٰہی اور آپ کے علم میں امور ذیل فارق ہیں۔

1- علم الٰہی غیر متناہی بالفعل اور محیط ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم متناہی بالفعل و غیر متناہی بالقوۃ اور محاط ہے۔

2- علم الٰہی بنا ذرائع و وسائل ازلی و ابدی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم بذریعہ وحی' الہام' کشف' منام وسط حواس و بصیرت مقدسہ حادث ہے۔

حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نہ ہم جمیع غیوب غیر متناہیہ کا علم ثابت کرتے ہیں نہ جملہ معلومات الٰہیہ کا' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو علم الٰہی سے کوئی نسبت نہیں۔ ذرہ کو آفتاب سے اور قطرہ کو سمندر سے جو نسبت ہے وہ بھی یہاں متصور نہیں۔ کہاں خالق اور کہاں مخلوق' مماثلت و مساوات کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ علم الٰہی کے حضور تمام مخلوق کے علوم اقل قلیل ہے۔

علم خلق عطائی' علم الٰہی ذاتی' جب خالق و مخلوق' مالک و مملوک' حادث و قدیم' واجب و ممکن' متناہی و غیر متناہی مساوی نہیں تو علم عطائی و ذاتی میں مساوات کیونکر ہو سکتی ہے؟

اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق لفظ ''کل'' دیکھیں تو اس سے کل غیر متناہی نہ سمجھیں بلکہ کل مخلوقات (جو متناہی ہے) اور اس کے علاوہ معرفت ذات و صفات کا علم کہ وہ بھی بالفعل متناہی ہے جو ہماری مراد ہے ورنہ علم الٰہی کی بہ نسبت ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو ''کل'' نہیں کہتے۔ کیونکہ علم الٰہی محیط الکل اور غیر متناہی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اخبار و اقوال متعلق دین و دنیا صادق اور حق ہیں۔ شک و وہم و جہل نقائص و مداخلت شیطانی سے منزہ و مبراء ہیں۔

ملک و اختیار:

ملک و اختیار بالاستقلال تو خاصہ خداوندی ہے' اور ملک و اختیار ذاتی کسی فرد کے لئے ثابت نہیں' لیکن اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا اختیار

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور اس کی عطا کی ہوئی ملک، عام انسانوں کے لئے دلائل شرعیہ سے ثابت ہے اور یہ ایسی روشن اور بدیہی بات ہے کہ جس کے تسلیم کرنے میں کوئی مخبوط الحواس بھی تامل نہیں کرسکتا چہ جائیکہ سمجھ دار آدمی اس کا انکار کرے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں علی الاطلاق یہ کہہ دینا کہ وہ کسی چیز کے مالک و مختار نہیں، شانِ اقدس میں صریح توہین ہے اور تمام نصوصِ شرعیہ اور ادلہ قطعیہ کے خلاف ہے جن سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی، ملک اور اختیار ثابت ہوتا ہے۔

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے اذن سے قاسم خزائن الٰہیہ ماننا، ان مسائل مہمہ سے ہے کہ جن کا تعلق عظمت نبوۃ ورسالت سے ہے۔ حیرت ہے ان لوگوں پر جو ان مسائل کو شرکیہ قرار دیتے ہیں۔ قرآن وحدیث سے واضح طور پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مالک نعماء الٰہیہ ہونا ثابت ہے۔

اس عقیدہ کو شرک کہنے والے اتنی بات بھی نہیں سمجھتے کہ اذن الٰہی اور عطا خداوندی کے ساتھ شرک کا تصور جمع نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے خزائن نعمت اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمانے اور ان میں اپنی حکمتوں کے مطابق تصرف کا اذن دینے پر قادر ہے اور ہر مقدور ممکن ہے اور امر ممکن کا اعتقاد کسی حال میں شرک نہیں ہوسکتا۔ شرک جب ہی ہوگا کہ ان امور میں محال ذاتی کا اعتقاد ہو۔ جیسا کہ عطاء الوہیت ممتنع عقلی اور محال بالذات ہے۔ لیکن اپنی نعمتوں کے تقسیم کرنے کا اذن دینا تو محال نہیں بلکہ امر واقعی بلکہ شاہد ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اختیار کی نفی دلائل سے لوگ ثابت کرنے کی سعی مذموم کرتے ہیں، انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ ان سب کا مفاد صرف یہ ہے کہ حکم خداوندی کے خلاف اور مشیت الٰہیہ کے منافی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قطعاً کوئی حکم یا اختیار نہیں ہے اور عطاء الٰہی سے کل اختیارات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے حاصل وثابت ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبل نبوت وبعد نبوۃ کبائر صغائر سے معصوم اور تمام قبائح بشری سے مبراء ہیں۔

بعض افعال بلاغیہ واحکام شرعیہ میں نسیان وسہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بغرض تشریح وافادۂ علم بارادہ الٰہیہ واقع ہوا ہے اور صدورِ نسیان منافی شان نبوت نہیں۔ بلکہ نسیان اور ذہول از لِ ناسوت بوجہ استغراق اور لاہوت از قسم کمال ہے جیسا کہ ارباب بصیرت پر ظاہر ہے۔ البتہ ان کے نسیان وسہو کو اپنے سہو ونسیان پر قیاس کرنا اور بقصد تحقیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرنا کفر ہے۔

تمام عوارض بشری یعنی مرض تکلیف بدنی وغیرہ جو انبیاء کو لاحق ہوتے ہیں۔ ظاہر صورت میں مشابہ عوارض عامہ افراد انسانی ہیں اور بلحاظ نتائج وآثار باطنی وحکمت خفیہ الٰہیہ تمام افراد بشر کے عوارض سے برتر واعلیٰ ہیں۔ مثلاً تکالیف امراض انبیاء علیہم السلام سے نتیجہ اظہار احوال عالیہ مثل صبر، رضا، شکر، تسلیم، توکل، تفویض، دعا، تضرع اور موعظت امت بوقت لحوق عوارض کذائیہ بہ تحصیل امور مذکورہ ہے۔ پس اپنے عوارض پر عوارض انبیاء کو خیال کرنا سخت بے ادبی اور بعض حالات میں جبکہ تحقیر لازم آئے کفر ہے۔

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مغیبات پر مطلع ہونا آیات واحادیث سے بالتواتر ثابت ہے منکر اس کا منکر قطعیات ہے۔

عقیدۂ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم روضہ منورہ میں مثل دیگر انبیاء علیہم السلام زندہ بحیات حقیقۃً دنیاویہ جسمانیہ ہیں۔ خاکساران امت کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حالات پر مطلع اور عاشقان درگاہ پر ہر لحظہ متوجہ ہیں اور احوال امت پر حاضر و ناظر ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حاظر و ناظر ہیں جسمانیت اور بشریت کے ساتھ نہیں بلکہ بایں طور کہ عالم کا ذرہ ذرہ روحانیت ونورانیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ گاہ ہے اور روحانیت ونورانیت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ کے لئے قرب اور بعد مکاں یکساں ہے۔ کیونکہ عالم خلق زمان و مکان کی قید سے مقید ہوتا ہے۔ لیکن عالم امران قیود سے پاک ہے۔ لہٰذا بیک وقت متعدد مقامات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تشریف فرما ہونا اور ایک ہی وقت میں دور دراز مقامات کثیرہ اور امکنہ متعددہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اہل اللہ کا دیکھنا اور اور کھلم کھلا بیداری میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہونا دلائل کی روشنی میں ایسا امر ہے جس کا انکار مسلمان نہیں کرسکتا۔

معجزات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم:

حق سبحانہ وتعالیٰ نے سیّد المحبوبین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک کو معجزات ذیل وغیر ہا سے مخصوص فرمایا۔

1- معراج جسمانی بحالت بیداری حرم شریف سے بیت المقدس کی طرف اور امامت انبیاء کرام اور سیر سماوات و آیات کبریٰ و جنت و نار وغیرہ۔

2- اپنا جمال پاک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بچشم ظاہر دکھایا۔

3- شق القمر۔

4- ستون مسجد شریف کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فراق میں گریہ وزاری کرنا۔

5- احجار واشجار کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کرنا اور تصدیق نبوت کرنا۔

6- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگشت ہائے شریفہ سے پانی جاری ہونا اور ایک پیالہ پانی سے لشکر کا سیراب ہونا۔

7- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے قلیل طعام کا اس قدر بڑھنا کہ ہزار ہا آدمی سیر ہو جائیں۔

8- بکری مذبوحہ کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کلام کرنا۔

9- مذکورہ معجزات و دیگر خوارق مثل احیائے اموات جو احادیث سے ثابت ہیں' بلا تاویل حق ونفس الامری ہیں۔

تمام معجزات سے اعلیٰ واقویٰ ودوام قرآن شریف ہے جس کے مقابلے سے تمام مخلوقات عاجز ہیں' قرآن مجید کی ترکیب لفظی و محاسن معنوی واخبار غیبیہ تمام معجز ہیں۔

حضور مظہر اللہ الاتم سر اللہ الاعظم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کئی قسم کی ہوئی ہے علاوہ وحی ملکی کے دو قسم اور بھی ہیں جن میں فرشتے کو دخل نہیں اور توسط نہیں ہوتا۔

قرآن شریف کلام نفسی قدیم ازلی وابدی ہے' جو بلباس اصوات وحروف جلوہ گر ہے اور بذریعہ ملک مقرب حضرت جبرائیل علیہ السلام حضور محبوب حق صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔

احادیث شریفہ قدسیہ ثابتہ باسناد صحیح وہ وحی ہے جو کبھی بتوسط کذائی اور کبھی بلا توسط کذائی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر وارد ہوئی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہر دو وحی سے جو معنی قطعاً ثابت ہیں حق ہیں' کوئی شبہ نہیں' اس میں سے بعد علم وثبوت قطعی کسی بات کا انکار اگرچہ در پردہ تاویل باطل ہو کفر ہے اور ظنی الثبوت یا ظنی الدلالۃ کا بلاوجہ انکار بدعت یا فسق ہے۔

امور ذیل کو حق ماننا ضروری ہے

ایمان بالغیب:

1- حشر اجساد واعادہ روح انہیں اجساد میں جو دنیا میں تھے۔

2- جزائے اعمال خیر وسزائے شر

3- صراط دوزخ پر ممتد ہے جس پر سب کو چلنا ہوگا۔ اہل نار کٹ کر دوزخ میں گر پڑیں گے اور اہل جنت اس پر گزر کر جنت میں پہنچیں گے۔

4- حساب اعمال' میزان' جنت' نار اور یہ دونوں آخر الذکر اس وقت موجود ہیں جن کی جگہ اللہ جل شانہ جانتا ہے۔

5- شفاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحق اہل کبائر حق ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت مقبول ہے' جہاں آیات شریفہ میں نفی شفاعت واقع ہے وہ مقید بعدم رضا واجازت ہے۔

6- عذاب القبر کافر کو اور نعمت وراحت مومن کو قبر میں حق ہے اور عصات مومنین مشیت الٰہی پر ہیں جسے چاہے عذاب فرمائے جسے چاہے نعمت بخشے۔

7- سوال منکر نکیر جس سے خدا چاہے ضرور ہونے والا ہے۔

8- تمام رُسل وانبیاء من جانب اللہ حق ہیں۔

9- ملائکہ اجسام نوری ہیں عوارض ظلماتی سے منزہ ہیں اور ان کے مقامات آسمان پر مقرر ہیں پوری کائنات سماوی وارضی پر مقرر ہیں اور بعض کتابت اعمال بنی آدم پر اور بعض عباد کے دل پر خطرات صالحہ القا کرنے پر' اور بعض حفاظت بنی آدم پر' ان کے مقابلے میں مخلوقات الٰہی میں سے شیاطین ہیں جو خیالات فاسد کا القاء کرتے ہیں۔

10- قرب قیامت میں حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کا ظاہر ہونا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا اور قتل دجال وقتل خنازیر کرنا اور پھر دین واحد کا ہو جانا سب حق ہے۔

11- کل انبیاء علیہم السلام اور جو صحیفے ان پر نازل ہوئے سب حق ہیں۔

صحابہ کرام واہل بیت عظام:

بعد سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سید الاولیاء' والخلفاء امام الصدیقین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ افضل الامت ہیں۔ آپ کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ' ومولیٰ المومنین حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بترتیب خلافت افضل ہیں۔

عشرہ مبشرہ' خاتون جنت' ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ وام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا وحضرت امام حسن و

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت امام حسین اصحاب بدر و بیعت الرضوان رضی اللہ عنہم طاہر مطہر قطعی جنتی بلکہ گنہگاران امت کے تکیہ گاہ ہیں۔

(الف) تمام صحابہ خصوصاً اہل بدر و اہل بیعت الرضوان نجوم ہدایت ہیں۔ان میں سے کسی پر طعن کرنا رفض و استحقاق دخول نار ہے۔ان سب کی تعظیم وتوقیرامت پر فرض اہم ہے۔یہ سب اولیائے امت کے سردار اور باعث شرف صحبت ولایت خاصہ پر ممتاز ہیں۔ان سے کرامات ظاہر ہوئی ہیں اور ہر ایک ولی سے ظاہر ہوسکتی ہیں۔

(ب) فتح مکہ کے بعد جو صحابہ رضی اللہ عنہم مشرف باسلام ہوئے ان سے وہ صحابہ کرام افضل ہیں' جو فتح مکہ سے قبل مشرف باسلام ہوئے لیکن ان دونوں قسم کے صحابہ سے اللہ تعالیٰ نے حسنی یعنی بھلائی کا وعدہ فرمایا ہے۔ان میں سے کسی کی شان میں گستاخی کرنا رفض وگمراہی ہے۔

حقیقت ولایت یہ ہے کہ علاوہ ایمان و اعمال صالحہ کے یقین وعرفان اسماء وصفات ذات حق بطور وجدان ببرکت ذکر وتلاوت صوم صلوٰۃ وہبی طور پر جب عبد صالح کو عطا ہوتا ہے تو مقامات ذیل اس کے سینہ پاک میں پیدا ہوتے ہیں۔اخلاق' تواضع' توبہ' زہد' صبر' شکر' خوف' رجا' توکل' رضا' فقر' محبت پس وہ ماسوائے حق سے معرض ہوتا ہے اور خوف ورجائے الٰہی سے مستغرق۔ان حالات میں ان مقامات کے آثار افراد بشر پر دوطور سے ظاہر ہوتے ہیں۔خوارق وتربیت مریدین' پس ان کو وحی وعصمت کے بجائے (جوکہ خواص انبیاء میں سے ہے) کشف صادق اور گناہوں سے محفوظیت عطا ہوتی ہے۔جس کے باعث وارث انبیاء وخلیفہ برحق قرار پاتا ہے اور لفظ ولی کا مصداق ہوتا ہے۔

عبادات بدنی (نوافل) ومالی کا ثواب ہدیہ ارواح مقدسہ انبیاء واولیاء ودیگر اہل ایمان کو کرنا ثابت ہے اور اس کا مطلق انکار بدعت ہے۔

بالخصوص بروز وفات اولیاء کرام ثواب طعام وکلام سے فاتحہ رسانی باعث نزول برکات اور تازگی ایمان ہے۔

تاریخ معین پر مزارات اولیاء پر مسلمانوں کی حاضری و بزرگوں کی روحانیت سے فیض حاصل کرنا جائز بلکہ مستحسن ہے۔ بشرطیکہ وہاں فسق وفجور اور معصیت نہ ہو۔

تیجہ' چالیسواں' گیارہویں شریف کے کھانے یا شیرینی وغیرہ پر فاتحہ پڑھنا سب جائز اور باعث اجر وثواب ہے' ان کاموں کو بدعت قرار دینا اور ان کاموں کے کرنے والے سنی مسلمان کو بدعتی قرار دینا سخت گناہ او بدعت وضلالت ہے۔

(عقائد اہلسنت (بتغیر قلیل)؛ از حضرت مولانا حشمت علی خاں علیہ الرحمۃ (المتوفی 3 جولائی 1960)

یاد رہے! تیجہ دسواں' چالیسواں جو بھی میت کے لئے ایصال ثواب کریں جائز ہے۔ہاں ایک بات ضرور پیش نظر رہے کہ میت کے ورثاء سب بالغ ہوں اور سب کی اجازت بھی ہو اگر کچھ ورثاء بالغ ہوں اور بخوشی اجازت بھی دیں تو بھی ان کے حصے سے صدقات وخیرات کرنا جائز ہے۔قل خوانی یا چہلم جو بھی خیرات کریں ورثاء بالغ ہی کریں اور اپنے حصے سے کریں۔نابالغوں کا حصہ شامل نہ کریں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ذات وصفات میں یکتا ذات

اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک ہے۔ وہ اپنی ذات میں، صفات میں تنہا ہے، بے مثال ہے، لاجواب ہے اسی کے لئے ہر کمال ہے اسی کی ذاتِ مقدس کو ہر خوبی شایان ہے، وہ رب قدیر ہر کمال وخوبی کا جامع ہے، وہی پروردگار عالم ہے، وہی خالق و مالکِ کائنات ہے، تمام اشیاء اسی کے کرم سے موجود ہوئیں، وہی سب کا بنانے والا ہے، اس کے ارادے سے ہی ہر شئی نے وجود پایا، جب تک وہ چاہے گا، زندگی کی رونقیں اشیاءِ کائنات میں جلوہ گر رہیں گی۔ جب وہ چاہے گا، اشیاءِ عالم کو موت کی آغوش سے ہم دوش کردے گا، انہیں وجود کی دنیا سے نکال کر دوبارہ "پردۂ عدم" میں ڈال دے گا۔

اسی کے زیرِ قدرت کائنات کا نظام بغیر کسی فساد کے رواں دواں ہے، وہی احکم الحاکمین ہے، وہ ذات پاک ہے، وہ تمام عالم سے بے نیاز ہے، وہ اکیلا ہے۔ نہ وہ کسی سے پیدا ہوا، نہ کوئی اس سے، نہ ہی کوئی اس کا ہمسر و برابر ہے، وہی ذات لائق حمد وثناء ہے۔ تمام جہانوں میں وہی اس بات کا سب سے زیادہ حق دار ہے کہ اسی کی عبادت کی جائے، اسی کو معبود مانا جائے، اسی کو مسجود مانا جائے، اسی کی بارگاہ میں اپنی جبینوں کو جھکایا جائے، اسی سے امداد واستعانت طلب کی جائے، اسی سے اپنے دکھ درد کا اظہار کر کے اپنے غموں کا مداوا کیا جائے۔ کیونکہ بس! وہی ہے جو اپنے مظلوم بندوں کی صداؤں کو سنتا ہے۔ پھر اپنے فضل وکرم سے مظلوموں کو ظالموں کے ظلم وستم سے رہائی دیتا ہے، اس کی بارگاہ سے کوئی بندہ نامراد و ناکام نہیں لوٹتا، جو بھی اس کا بندہ اسے پکارے تو یہ مالک ومولیٰ اپنی شان کے موافق اسے جواب عنایت فرماتا ہے۔ یعنی کسی کی آہ وبکا، فریاد وگریہ وزاری اس کی بارگاہ سے ناشاد ونامقبول نہیں ہوتی۔

وہ سب کی سنتا ہے، جانتا ہے اور پھر اپنے خزانہ غیب سے سائلوں کو نوازتا ہے، نامرادوں کی جھولیوں کو بھر دیتا ہے، حسرت زدوں کی حسرتوں کو پورا کرتا ہے، ہر ایک سائل کو عطا فرماتا ہے کوئی سائل محرمِ بارگاہ نہیں رہتا ہر کوئی اس بارگاہ عالی کی حاضری کے بعد شاد وآباد رہتا ہے۔ وہ ہر ایک کی پکار سنتا ہے لیکن "مظلوم کی صدا" و "دعا" کو تمام دعاؤں وصداؤں سے قبل اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرماتا ہے یعنی مظلوم کی دعا اور رب تعالیٰ کی بارگاہ کے مابین کوئی شئی حائل نہیں ہوتی۔ یہ شکستہ دل دنیا کی نظروں میں اگرچہ وقعت نہیں رکھتے مگر اس ربّ کریم کی بارگاہ میں یہ بہت عظمت والے ہیں۔

تو بچا بچا کہ نہ رکھ اُسے تیرا آئینہ وہ ہے آئینہ
جو شکستہ ہو تو عزیز تر ہے نگاہِ آئینہ ساز میں

(اقبال)

اور ان مظلوموں، شکستہ دلوں کی صداؤں اور دعاؤں کے مابین کوئی شئی حائل ہو بھی تو کیسے ہو۔ حدیث مبارکہ میں آتا ہے:

"انا عند المنكسرة القلوب" یعنی میں ان ٹوٹے ہوئے، شکستہ دلوں کے قریب ہی جلوہ فرما ہوں۔

تو اب حجاب ہو تو کیسا ہو، دوری ہو تو کیسی ہو یہاں دعا نکلی، وہاں اُس ربّ کریم کی بارگاہ بے کس پناہ میں جا پہنچی کیوں کہ:

جو بات دل سے نکلتی ہے اثر رکھتی ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الانواع فی علم التوحید وھذا البحث خاص الاھل العلم

قال العلامة عز الدین عبد العزیز بن عبد السلام السلمی (المتوفی 660ھ)

اعلم ان حقوق اللّٰہ تعالیٰ علی القلوب منقسمة الی المقاصد والوسائل فاما المقاصد فکمعرفة ذات اللّٰہ وصفاته، واما الوسائل فکمعرفه احکامه تعالیٰ، فانما لیست مقوصدة لعینها وانما ھی مقصود للعلمل بھا ۔وکذلك الاحوال قسمان:

احدھما : مقصود لنفسه کالمھابة والاجلال

والثانی، وسیلة الی غیره کالخوف والرجاء فان الخوف وازع عن لمخالفات لما رتب علیھا من العقوبات والرجاء حاث علی تکثیر الطاعات لما رتب علیھا من المثوبات ۔

والحقوق المتعلقة بالقلوب انواع:

النواع الاوّل:

معرفة ذات اللّٰہ سبحانه و تعالیٰ و ما یحب لھا من الازلیة والا بدیة والا حدیة وانتفاء الجوھریة والعرضیة والجسمیة والاستغناء عن للموجب والموجد والتوحید بذلك عن سائر الذوات ۔

النوع الثانی:

معرفة حیاته سبحانه وتعالیٰ بالازلیة والابدیة والاحدیة والاستغناء عن الموجب والموجد والتوحید بذلك عن غیرھا من الحیاة ۔

النوع الثالث:

معرفة علمه سبحانه و تعالیٰ بالازلیة والا بدیة والاحدیة والاستغناء عن الموجب والموجد والتعلق بکل واجب وجائز ومستحیل والتوحید بذلك عن سائر العلوم ۔

النواع الرابع:

معرفة ارادته سبحانه و تعالیٰ بالازلیة والاحدیة والاستغناء عن الموجب والموجد والتعلق بما تتعلق به القدرة والتوحد بذلك عن سائر الارادت ۔

النوع الخامس:

معرفة قدرة علی الممکنات بالازلیة والابدیة والا حدیة والاستغناء عن الموجب والموجد والتوحد بذلك عن سائر القدر ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

النوع السادس:

معرفة سمعه سبحانه و تعالیٰ بالازلية' والا بدية' والاحدية' والاستغناء عن للموجب وللوجد' والتعلق بكل' مسموع قديم' او حادث والتوحيد بذلك عن سائر الاسماع .

النوع السابع:

معرفة بصره سبحانه و تعالیٰ بالازلية' والابدية' والاحدية' والاستغفناء' عن الموجب والموجد' والتعلق بكل موجود قديم او حادث' والتوحد بذلك عن سائر الابصار .

النوع الثامن:

معرفة كلامه سبحانه و تعالیٰ بالازلية ' والا بدية' والا حدية' والاستغناء عن الموجب والموجد' والتعلق بجميع ما يتعلق به العلم والتوحيد بذلك عن سائر انواع الكلام .

فهذه الصفات كلها قائمة بذات الله سبحانه وتعالیٰ' وهي منقسمة الی ما يتعلق بغيره كشفا كالعلم والسمع والبصر' والی ما يتعلق بغيره تاثيرا كالقدرة' والی ما يتعلق بغيره من غير كشف ولا تاثير كالكلام' واعمها تعلقا العلم والكلام' واخصها السمع ومتوسطها البصر .

النوع التاسع:

معرفة ما يجب سلبه عن ذاته سبحانه و تعالیٰ من كل عيب ونقص ومن كل صفة لا كمال فيها ولا نقصان .

النوع العاشر:

معرفة تفرده بالالهية والاختراع

النوع الحادی عشر:

معرفة صفاته الفعلية الصادرة عن قدرته الخارجة عن ذاته وهي منقسمة الی الجواهر والاعراض' والاعراض انواع' كالخفض' والرفع والعطاء والمنع والاعزاز والاذلال' والاغناء والاقتار' والاماتة والا حياء' والاعادة والا فناء .

النوع الثاني عشر:

معرفة سبحانه وتعالیٰ ماله ان يفعله وان لا يفعله ' كار سال الرسل وانزل الكتب والكتليف والجزاء بالثواب والعقاب .

النوع الثالث عشر:

معرفة حسن افعاله كلها' خيرها وشرها' نفعها وضرها' قليلها وكثيرها' وانه لاحق لاحد عليه' ولا ملجأ منه الا اليه' له حق وليس عليه حق ومهما فال فهو الحسن الجميل وكذلك لو عذب اهل السموات والارض واقصاهم لكان عادلا في ذلك كله ولو اثابهم وادناهم لكان منعما متفضلا بذلك كله .

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

النوع الرابع عشر:

اعتقاد جميع ما ذكرناه في حق العامة وهو قائم مقام العلم في حق الخاصة لما في تعرف ذلك من المشقة الظاهرة للعامة فان الله تعالى كلف الخاصة ان يعرفوه بالازلية والابدية والتفرد بالالهية وانه حي عالم قادر مريد سميع بصير متكلم صادق في اخباره وكلف العامة ان يعتقدوا ذلك بغير وقوفهم على ادلة معرفته امنهم باعتقاد ذلك .

النوع الخامس عشر:

من الحقوق المتعلقة بالقلوب

تصديق القلب بجميع ما ذكرناه من الاعتقاد والعرفان .

النوع السادس عشر:

النظر في تعرف ذلك او اعتقاده وهو واجب وجوب الوسائل تمت العقيدة بحمد الله وحسن توفيقه

(الانواع في علم التوحيد)

واني لا استطيع كنه صفاته:

اللهم مالك الملك رب الارواح والملائكة بديع السموات والارض علم الغيب والشهادة غافر الذنب وقابل التوب شديد القوة والحول واسع المغفرة وباسط الرزق عظيم الفضل ذالطول لا اله غيرك ولا خير الاخيرك الائك متوالية خارجة عن حد البيان ونعمائك متكاثرة زائدة من عدالانسان انوارحكمتك الباهرة زاهرة من المصنوعات واثار سلطنتك القاهرة ظاهرة من المقدورات تخشع من خشيتك قلوب الانبياء والمرسلين وتقشعر من رهبتك جنود الاصفياء والمخلصين يخضع دون سرادقات عزتك جباه العظماء ولا يحوم حول خيام عظمتك اذهان الفضلاء العالم كله ناطق بايات وجوبك والخلق باسره مستغرق في بحارجودك ظهر كمال صفاتك فوق ظهور الا شياء وبطن كنه ذاتك عن معرفة الاولياء تقدست ذاتك العظمى عن الاشباه والامثال وتنزهت صفاتك العلياعن الحدوث والزوال طمس نورك ابصار العارفين وازاح كبريائك افكارالعالمين عقد قدرتك لا تنحل بانامل الانظار وعجائب صنعتك لا تصل الى كنهها الافكار خلقتنا فكيف يجد المخلوق الى اكتناه الخالق سبيلا وجعلتنا فانى يكون المجعول على ادراك الجاعل دليلا قصرت الفهوم عن وصف كمالك وارتعدت العقول بملاحظة جلالك تعالى شانك العظيم وارتفع سلطانك القديم ربنا انك فائض الجود وغاية المقصود والموجود قبل كل موجود والباقي بعد كل محدود لك الحقيقة حقا وما سواك المجاز ومنك البداية يقينا واليك المجاز لا احصي ثناء ذاتك وصفاتك ولنعم قال عبد من عبادك .

واني لا استطيع كنه صفاته ولوان اعضاى جميعا تكلم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الاسئلة المهمة فى حياة المسلم

١ **من أين يأخذ المسلم عقيدته؟** يأخذها من كتاب الله ﷻ وصحيح سنة نبيه ﷺ الذي لا ينطق عن الهوى ﴿إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ﴾، وذلك وفق فهم الصحابة والسلف الصالح رضي الله عنهم.

٢ **إذا اختلفنا فإلى أي شيء نرجع؟** نرجع إلى الشرع الحنيف، والحكم في ذلك إلى كتاب الله وسنة رسوله ﷺ، حيث قال الله ﷻ: ﴿فَإِن تَنَٰزَعْتُمْ فِى شَىْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى ٱللَّهِ وَٱلرَّسُولِ﴾ وقال النبي ﷺ: «تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا: كِتَابَ اللهِ، وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ» الموطأ.

٣ **من هي الفرقة الناجية يوم القيامة؟** قال ﷺ: «وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلا مِلَّةً وَاحِدَةً، قَالُوا: وَمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي» احمد. فالحقُّ ما كان عليه النبي ﷺ وأصحابه، فعليك بالاتّباع وإياك والابتداع إذا كنت تريد النجاة وقبول الأعمال.

٤ **ما شروط قبول العمل الصالح؟** شروطه:١) الإيمان بالله وتوحيده: فلا يقبل العمل من مشرك. ٢) الإخلاص: بأن يُبْتَغى به وجه الله.٣) متابعة النبي ﷺ فيه: بأن يكون وفق ما جاء به فلا يعبد الله إلا بما شرع، فإن فقد أحدها فالعمل مردود، قال ﷻ: ﴿وَقَدِمْنَآ إِلَىٰ مَا عَمِلُوا۟ مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَٰهُ هَبَآءً مَّنثُورًا﴾.

٥ **ماهي مراتب الدين؟** مراتبه ثلاثة: الإسلام، والإيمان، والإحسان.

٦ **ما الإسلام، وكم أركانه؟** الإسلام: هو الاستسلام لله بالتوحيد، والانقياد له بالطاعة، والبراءة من الشرك وأهله. وأركانه: خمسة ذكرها النبي ﷺ في قوله: «بُنِيَ الإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لا إِلَهَ إلا الله وَأَنَّ مُحمدًا رَسُولُ اللهِ، وَإِقَامِ الصَّلاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ» متفق عليه.

٧ **ما الإيمان، وكم أركانه؟** الإيمان: هو اعتقاد القلب، وقول اللسان، وعمل الجوارح، يزيد بالطاعة وينقص بالمعصية، قال ﷻ: ﴿لِيَزْدَادُوٓا۟ إِيمَٰنًا مَّعَ إِيمَٰنِهِمْ﴾ وقال ﷺ: «الإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ شُعْبَةً، فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لا إِلَهَ إِلا اللهُ وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الإِيمَانِ» مسلم.

ويؤكده ما يلحظه المسلم في نفسه من نشاط في الطاعة عند مواسم الخيرات، وفتور فيها عند فعل المعاصي، قال الله ﷻ: ﴿إِنَّ ٱلْحَسَنَٰتِ يُذْهِبْنَ ٱلسَّيِّـَٔاتِ﴾. وأركانه: ستة، ذكرها النبي ﷺ في قوله: «أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ، وَمَلائِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ، وَرُسُلِهِ، واليوْم الآخر، وَالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ» البخاري.

٨ **ما معنى (لا إله إلا الله)؟** نفي استحقاق العبادة لغير الله، وإثباتها لله وحده ﷻ.

٩ **هل الله معنا؟** نعم، الله ﷻ معنا بعلمه وسمعه وبصره وحفظه وإحاطته.وقدرته ومشيئته، وأمّا ذاته فلا تخالط ذوات المخلوقين، ولا يحيط به شيء من المخلوقات.

١٠ **هل يمكن أن يرى الله ﷻ بالعين؟** اتفق المسلمون على أن الله لا يُرى في الدنيا، وأن المؤمنين يَرون الله في الآخرة في المَحشر وفي الجنة، قال ﷻ: ﴿وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿٢٢﴾ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾.

١١ **ما فائدة معرفة أسماء الله وصفاته؟** إن أول فرض فرضه الله على خلقه معرفته ﷻ، فإذا عرفه الناس عبدوه حق عبادته، قال ﷻ: ﴿فَٱعْلَمْ أَنَّهُۥ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا ٱللَّهُ وَٱسْتَغْفِرْ لِذَنۢبِكَ﴾، فذكرُ الله بسعة الرحمة موجِبٌ للرجاء، وبشدة النقمة موجِبٌ للخوف، وبالتفرّد بالإنعام موجِبٌ للشكر.

والمقصود بالتعبد بأسماء الله وصفاته: تحقيق العلم بها وفقه معانيها والعمل بها؛ فمن أسماء الله وصفاته ما يُحمد العبد على الاتصاف به كالعلم والرحمة والعدل، ومنها ما يُذم العبد على الاتصاف به كالإلهية والتجبر والتكبر، وللعبد صفات يُحمد عليها ويؤمر بها كالعبودية والافتقار والحاجة والذل والسؤال ونحو ذلك، ولكن يمتنع اتصاف الربّ ﷻ بها، وأحبُّ الخلق إلى الله من اتصف بالصفات التي

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

يحبها، وأبغضهم إليه من اتصف بالصفات التي يكرهها.

١٢ ما هي أسماء الله الحسنى؟ يقول الله ﷻ: ﴿وَلِلَّهِ ٱلْأَسْمَآءُ ٱلْحُسْنَىٰ فَٱدْعُوهُ بِهَا﴾ وقد ثبت عن رَسُول الله ﷺ أنَّه قَالَ: « إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً إِلا وَاحِدًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ » متفق عليه.

وإحصاؤها يتضمن ثلاثة أمور: ١) إحصاء ألفاظها وعددها. ٢) فهم معانيها ومدلولها والإيمان به، فإذا قال: (الْحَكِيمُ) سلَّم جميع أوامره لله، لأن جميعها على مقتضى حكمته. ٣) دعاء الله بها؛ فيقول مثلاً: يا ستِّير اسْتُرْني، يا كريمُ أكرِمْني قال ﷻ: ﴿وَهَبْ لِي مُلْكًا لَّا يَنۢبَغِي لِأَحَدٍ مِّنۢ بَعْدِيٓ ۖ إِنَّكَ أَنتَ ٱلْوَهَّابُ﴾.

ومن تتبع آيات القرآن والسنة الصحيحة استطاع جمعَها؛ وهي:

الاسم	دلالته
اللّٰه	ذو الألوهية والعبودية على خلقه أجمعين، فهو المألوه المعبود الذي يُذَلّ له ويخضع، ويُركع ويُسجد وله تُصرَف جميع أنواع العبادة.
١ الرحمن	اسم دال على سعة رحمته وشمولها لجميع المخلوقات وهو اسم يختص بالله تعالى، ولا يجوز إطلاقه على غيره.
٢ الرحيم	الراحم الغافر للمؤمنين في الدنيا والآخرة فقد هداهم لعبادته، وهو يكرمهم في الآخرة بجنته.
٣ العفو	هو الذي يمحو الذنب ويتجاوز عنه ولا يعاقب عليه مع استحقاق العبد للعقاب.
٤ الغفور	هو الذي يستر الذنب على صاحبه ولا يفضحه ولا يعاقبه عليه.
٥ الغفار	اسم دال على كثرة مغفرة الله لعبده المذنب المستغفر.
٦ الرؤوف	من الرأفة وهي أبلغ الرحمة وأشدها. وهي عامة لجميع الخلق في الدنيا، ولبعضهم في الآخرة؛ وهم أولياؤه المؤمنون.
٧ الحليم	هو الذي لا يُعجِّل العقوبة على عباده مع قدرته على عقابهم، بل يصفح عنهم ويغفر لهم إذا استغفروه.
٨ التواب	هو الذي يوفق من يشاء من عباده للتوبة، ويقبلها منهم.
٩ الستير	هو الذي يستر على عبده فلا يفضحه بين خلقه، وهو المحب من عبده أن يستر على نفسه وعلى غيره وأن يستر عورته كذلك.
١٠ الغني	هو الذي لا يحتاج أبداً إلى أحد من خلقه لكماله المطلق وكمال صفاته، والخلق كلهم محتاجون إليه وفقراء لإنعامه وإعانته.
١١ الكريم	كثير الخير عظيم المنّ والعطاء، يعطي ما يشاء لمن يشاء وكيف يشاء بسؤال وغير سؤال، ويعفو عن الذنوب ويستر العيوب.
١٢ الأكرم	البالغ في الكرم غايته، فلامثيل له في ذلك أبداً، فالخير كله منه؛ يجازي المؤمنين بفضله، ويمهل المعرضين ويحاسبهم بعدله.
١٣ الوهاب	كثير المواهب يعطي بلا عوض، ويهب بلا غرض، وينعم بغير سؤال.
١٤ الجواد	كثير العطايا والتفضل على خلقه، وللمؤمنين به من جوده وفضله النصيب الأكبر.
١٥ الودود	يحب أولياءه، ويتودد إليهم بالمغفرة والنِّعَم فيرضى عنهم ويتقبل أعمالهم، ويجعل لهم القبول في الأرض.
١٦ المعطي	يعطي من شاء من خلقه ما شاء من خزائنه، ولأوليائه النصيب الأوفر من عطائه، وهو الذي أعطى كل شيء خلقه وصورته.
١٧ الواسع	واسع الصفات فلا يُحصي أحد الثناء عليه، واسع العظمة والسلطان، واسع المغفرة والرحمة، واسع الفضل والإحسان.
١٨ المحسن	هو الذي له كمال الحسن في ذاته وفي أسمائه وصفاته وأفعاله، وأحسن كل شيء خلقه، وأحسن إلى خلقه.
١٩ الرازق	هو الذي يرزق الخلائق أجمعين، وقدر أرزاقهم قبل خلق العالمين، وتكفل باستكمالها ولو بعد حين.
٢٠ الرزاق	اسم دال على كثرة رزقه لخلقه، فهو سبحانه يرزقهم قبل أن يسألوه، بل ويرزقهم حتى مع معصيتهم له.
٢١ اللطيف	هو العالم بدقائق الأمور، فلا تخفى عليه خافية، يوصل الخير والنفع إلى عباده من وجوه خفية من حيث لم يحتسبوا.
٢٢ الخبير	هو الذي أحاط علمه ببواطن الأشياء وخفاياها كما أحاط بظواهرها.
٢٣ الفتاح	هو الذي يفتح من خزائن ملكه ورحمته ورزقه ما يشاء على ما اقتضته حكمته وعلمه.
٢٤ العليم	هو الذي أحاط علمه بالظواهر والبواطن والإسرار والإعلان، والماضي والحاضر والمستقبل، فلا يخفى عليه شيء من الأشياء.
٢٥ البر	هو الواسع في إحسانه لخلقه، يعطي فلا يستطيع أحدٌ عدَّ نعمته أو إحصاءها، وهو الصادق في وعده، الذي يتجاوز عن عبده وينصره ويحميه، ويقبل القليل منه وينميه.
٢٦ الحكيم	هو الذي يضع الأشياء في مواضعها ولا يدخل تدبيره خلل ولا زلل.
٢٧ الحَكَم	هو الذي يحكم بين خلقه بالعدل، فلا يظلم أحداً منهم، وهو الذي أنزل كتابه العزيز ليكون حكماً بين الناس.
٢٨ الشاكر	يمدح من أطاعه ويثني عليه، ويجازي على العمل وإن قلّ، ويقابل شكر النعم بزيادتها في الدنيا، والأجر في الآخرة.
٢٩ الشكور	يزكو عنده القليل من أعمال العباد ويضاعف لهم الجزاء، فشكر الله للعبد إثابته على الشكر وقبول الطاعة منه.
٣٠ الجميل	هو الجميل في ذاته وأسمائه وصفاته وأفعاله جمالاً مطلقاً، وكل جمال في خلقه فهو منه سبحانه وتعالى.
٣١ المجيد	هو الذي له الفخر والكرم والعز والرفعة في السماوات والأرض.
٣٢ الولي	هو القائم على أمور خلقه وتدبير ملكه وهو النصير والظهير لأوليائه.

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

٣٣	الحميدُ	هو المحمود على أسمائه وصفاته وأفعاله، وهو الذي يُحمد في السراء والضراء، وفي الشدة والرخاء، وهو المستحق للحمد والثناء على الإطلاق لأنه الموصوف بكل كمال.
٣٤	المولى	هو الرب والملك والسيد والناصر والمعين لأوليائه.
٣٥	النصيرُ	هو الذي يؤيد بنصره من يشاء، فلا غالب لمن نصره ولا ناصر لمن خذله.
٣٦	السميعُ	هو الذي أحاط سمعه بكل سرٍّ ونجوى، وكل جهر وإعلان، بل بكل الأصوات مهما دقّت أو عظمت، وهو المجيب لمن دعاه.
٣٧	البصيرُ	هو الذي أحاط بصره بجميع الموجودات في عالم الغيب والشهادة، مهما خفيت أو ظهرت، ومهما دقت أو عظمت.
٣٨	الشهيدُ	هو الرقيب على خلقه، شهد لنفسه بالوحدانية والقيام بالقسط، ويشهد بصدق المؤمنين إذا وحدوه ويشهد لرسله وملائكته.
٣٩	الرقيبُ	هو المُطّلع على خلقه، والمحصي عليهم أعمالهم، فلا تفوته لفتة ناظر، ولا فلتة خاطر.
٤٠	الرفيقُ	هو كثير الرفق في أفعاله، فهو سبحانه يتأنى ويتدرج في خلقه وأمره، ويعامل عباده بالرفق واللين فلا يكلفهم مالا يطيقون، وهو سبحانه يحبّ عبده الرفيق.
٤١	القريبُ	قريب بعلمه وقدرته لعامّة خلقه، وبلطفه ونصرته لعباده المؤمنين، وهو مع ذلك فوق عرشه لا تخالط ذاته المخلوقات.
٤٢	المُجيبُ	هو الذي يجيب دعوة الداعين وسؤال السائلين على ما يقتضيه علمه وحكمته.
٤٣	المُقيتُ	هو الذي خلق الأقوات والأرزاق وتكفل بإيصالها إلى الخلق، وهو حفيظ عليها وعلى أعمال العباد بلا نقصان.
٤٤	الحَسيبُ	هو الكافي لعباده جميع ما أهمهم من أمر دينهم ودنياهم، وللمؤمنين به النصيب الأكبر من كفايته. وهو سبحانه المحاسب لهم على ما عملوه في الدنيا.
٤٥	المُؤمِنُ	المصدق للرسل وأتباعهم بشهادته لهم بالصدق، وبما يقيمه من البراهين على صدقهم، وكل أمن في الدنيا والآخرة فهو واهبه، وهو المُؤمِّن للمؤمنين به من أن يظلمهم أو يعذّبهم أو يصيبهم بفزع يوم القيامة.
٤٦	المَنّانُ	كثير العطاء، عظيم الإنعام، وافر الإحسان على خلقه.
٤٧	الطَّيِّبُ	هو الطاهر والسالم من كل عيب ونقص، وهو الذي له الحسن والكمال المطلق، وهو كثير الخير على خلقه ولا يقبل سبحانه من الأعمال والصدقات إلا ما كان طيباً حلالاً خالصاً له.
٤٨	الشافي	الذي يشفي القلوب والأبدان من أمراضها. وليس في يد العباد إلا ما يسّره الله لهم من الدواء، أمّا الشفاء فبيده وحده.
٤٩	الحفيظُ	هو الذي يحفظ ويصون عباده المؤمنين وأعمالهم بفضله، ويرعى ويحفظ المخلوقات كلها بقدرته.
٥٠	الوكيلُ	هو الذي توكل بالعالمين وتولاهم خلقاً وتدبيراً، فهو المتوكل بخلقه إيجاداً وإمداداً، وهو وكيل المؤمنين الذين فوّضوا إليه الأمر قبل سعيهم، واستعانوا به حال كسبهم، وحمدوه بالشكر بعد توفيقهم، ورضوا بالمقسوم بعد ابتلائهم.
٥١	الخلّاقُ	اسم يدل على كثرة ما يخلق الله تعالى، فهو سبحانه لم يزل يخلق ولا يزال على هذا الوصف العظيم.
٥٢	الخالقُ	هو المبدع لجميع الخلق على غير مثال سابق.
٥٣	البارئُ	هو الذي أوجد ما قدّره وقرّره من المخلوقات وأخرجها إلى الوجود.
٥٤	المصوِّرُ	هو الذي جعل خلقه على الصورة التي اختارها لهم بمقتضى حكمته وعلمه ورحمته.
٥٥	الربُّ	هو الذي يربي خلقه بنعمه وينشئهم شيئاً فشيئاً، وهو الذي يربي أولياءه بما يُصلِح قلوبهم، وهو الخالق المالك السيّد.
٥٦	العظيمُ	هو الذي له العظمة المطلقة في ذاته وأسمائه وصفاته، ولذلك وجب على الخلق أن يعظموه ويجلّوه، وأن يعظموا أمره ونهيه.
٥٧	القاهرُ	هو المذلّ عباده، والمستعبد خلقه، العالي عليهم، وهو الغالب الذي خضعت له الرقاب وعنت له الوجوه.
٥٨	القهّارُ	والقهار مبالغة من القاهر.
٥٩	المُهيمِنُ	القائم على الشيء والحافظ له والشاهد عليه والمحيط به.
٦٠	العزيزُ	له جميع معاني العزة؛ عزة القوة فلا غالب له، وعزة الامتناع فلا يحتاج إلى أحد، وعزة القهر والغلبة فلا يتحرك شيء إلا بإذنه.
٦١	الجبّارُ	الذي له المشيئة النافذة، وكل المخلوقات مقهورة له، خاضعة لعظمته، منقادة لحكمه، وهو يجبر الكسير، ويغني الفقير، وييسر العسير، ويجبر المريض والمصاب.
٦٢	المُتكبِّرُ	هو العظيم، المتعاظم عن كل سوء ونقص، والمتعالي عن ظلم عباده، القاهر لعتاة خلقه، وهو المتصف بالكبرياء، ومن نازعه في ذلك قصمه وعذّبه.
٦٣	الكبيرُ	هو العظيم في ذاته وفي أوصافه وفي أفعاله، وليس شيء أكبر منه، بل كل ما سواه صغير أمام جلاله وعظمته.
٦٤	الحَيِيُّ	هو الذي له الحياء الذي يليق بجلال وجهه وعظيم سلطانه، فحياء الله حياء كرم وبرّ وجود وجلال.
٦٥	الحيُّ	هو الذي له الحياة الدائمة الكاملة، والبقاء الذي لا أول له ولا آخر، وكل حياة في الوجود فإنما هي منه ﷻ.
٦٦	القيّومُ	هو القائم بنفسه، المستغني عن خلقه، وهو المقيم لكل من في السموات والأرض فهم المفتقرون إليه.
٦٧	الوارثُ	هو الباقي بعد فناء الخلق، وجميع الأشياء ترجع إليه بعد فناء أهلها، وكل ما في أيدينا هو أمانة ستعود يوماً إلى مالكها ﷻ.
٦٨	الدّيّانُ	هو الذي انقاد الخلق له وخضعوا، المجازي عباده على ما فعلوا، فإن كان خيراً ضاعفه، وإن كان شراً عاقب عليه أو عفا عنه.

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

٦٩ المَلِكُ	الذي له الأمر والنهي والغلبة، وهو المتصرف في خلقه بأمره وفعله؛ فليس لأحد عليه فضل في قيام ملكه أو رعايته.
٧٠ المَالِكُ	مُلْكُهُ عن أصالة واستحقاق، فالمُلْك له عند إنشاء الخلق فلم يكن لأحد سواه، والملك له في المنتهى عند زوال الخلق.
٧١ المَلِيكُ	اسم يدل على صفة الملك المطلق؛ فهو أبلغ من الملك.
٧٢ السُبُّوحُ	هو المنزه عن كل عيب ونقص، لأنه الذي له أوصاف الكمال والجمال المطلق.
٧٣ القُدُّوسُ	المنزه والمطهر عن كل نقص وعيب بأي وجه من الوجوه، وذلك لأنه المنفرد بأوصاف الكمال المطلق فلا تضرب له الأمثال.
٧٤ السَّلَامُ	السالم من كل نقص وعيب، في ذاته، أو في صفاته وأسمائه وأفعاله. وكل سلام في الدنيا والآخرة فهو منه ﷻ.
٧٥ الحَقُّ	هو الذي لا شك فيه ولا ريب، ولا في أسمائه وصفاته، ولا في ألوهيته؛ فهو المعبود بحق ولا معبود بحق سواه.
٧٦ المُبِينُ	هو البيّن أمره في وحدانيته وحكمته ورحمته، وهو الموضح لعباده سبيل الرشاد ليتبعوه، وسُبُلَ الغواية ليحذروها.
٧٧ القَوِيُّ	هو الذي له القدرة المطلقة مع كمال المشيئة .
٧٨ المَتِينُ	هو الشديد في قوته وقدرته. ولا يلحقه في أفعاله مشقة ولا كلفة ولا تعب.
٧٩ القَادِرُ	هو القادر على كل شيء، فلا يعجزه شيء في الأرض ولا في السماء، وهو المقدّر لكل شيء.
٨٠ القَدِيرُ	هو بمعنى القادر إلا أن القدير أبلغ في المدح لله تعالى .
٨١ المُقْتَدِرُ	اسم يدل على المبالغة في قدرة الله تعالى في تنفيذ المقادير وخلقها على ما جاء في سابق علم الله.
٨٢ العَلِيُّ ٨٣ الأَعْلَى	هو الذي له علو الشأن وعلو القهر وعلو الذات. وكل شيء تحت قهره وسلطانه، ولا شيء فوقه أبداً.
٨٤ المُتَعَالُ	هو الذي ذل أمام عُلُوِّه كل شيء، وليس فوقه شيء على الإطلاق، بل كل شيء تحته، وتحت قهره وسلطانه.
٨٥ المُقَدِّمُ	هو الذي يُقدِّم الأشياء ويَضَعها في مواضِعها وفق مشيئته وحكمته، ويقدم بعض خلقه على بعضه وفق علمه وفضله.
٨٦ المُؤَخِّرُ	هو الذي ينزِّل الأشياء منازلها يقدِّمُ ما يشاءُ ويؤخِّرُ ما يشاءُ بحكمتِهِ، ويؤخر العذاب عن عباده لعلهم يتوبوا ويرجعوا إليه.
٨٧ المُسَعِّرُ	هو الذي يزيد من قيمة الأشياء ومكانتها وتأثيرها أو ينقصها فتغلى الأشياء أو ترخص على ما تقتضيه حكمته وعلمه.
٨٨ القَابِضُ	هو الذي يقبض الأرواح، وهو الذي يمسك الأرزاق عن من شاء من خلقه بحكمته وقدرته ابتلاءً لهم .
٨٩ البَاسِطُ	هو الذي يُوَسِّع الرزق لعباده بجوده ورحمته، فيبتليهم بذلك على ما تقتضيه حكمته، ويبسط يديه بالتوبة لمن أساء.
٩٠ الأَوَّلُ	هو الذي لم يكن شيء قبله، بل كل المخلوقات إنما حدثت بخلقه لها، وأما هو سبحانه فلا ابتداء لوجوده.
٩١ الآخِرُ	هو الذي ليس بعده شيء، فهو الباقي، وكل من على الأرض فانٍ، ثم مرجعهم إليه، ولا انتهاء لوجوده عز وجل.
٩٢ الظَّاهِرُ	هو العالي فوق كل شيء، فلا شيء أعلى منه، وهو القاهر لكل شيء والمحيط به.
٩٣ البَاطِنُ	هو الذي ليس دونه شيء؛ فهو القريب المحيط المحتجب عن أبصار الخلق في الدنيا.
٩٤ الوِتْرُ	هو الواحد الذي لا شريك له، والفرد الذي لا نظير له.
٩٥ السَّيِّدُ	هو الذي له السيادة المطلقة على خلقه فهو مالكهم وربهم، وهم خلقه وعبيده.
٩٦ الصَّمَدُ	هو السيد الذي كَمُل في سؤدده، وهو الذي تقصده الخلائق في حوائجها كلها لعظيم افتقارهم إليه، فهو الذي يُطعِم ولا يُطعَم.
٩٧ الوَاحِدُ ٩٨ الأَحَدُ	هو الذي توحّد وتفرّد بجميع الكمالات المطلقة لا يشاركه فيها مشارك، وليس كمثله شيء. وهذا يستوجب إفراده وحده بالعبادة فلا شريك له.
٩٩ الإِلَهُ	هو المعبود بحق، المستحق للعبادة وحده دون غيره.

١٣ **ما الفرق بين اسماء الله و صفاته ؟** أسماء الله وصفاته تشترك في جواز (الاستعاذة) و(الحلف) بها. لكن بينهما فروق أهمها: الأول: جواز (التعبيد) و(الدعاء) بأسماء الله دون صفاته. فالتعبيد مثل التسمّي بـ (عبد الكريم) أما اسم (عبد الكرم) فلا يجوز. والدعاء مثل: (يا كريم)، ولا يجوز (يا كرم الله). الثاني: أنّ أسماء الله يشتق منها صفات: كـ (الرحمن) يشتقُّ منه صفة (الرحمة)، أما صفاته فلا يشتق منها أسماء لم ترد: فصفة (الاستواء) لا يشتقّ منها اسم (المستوي). الثالث: أنّ أفعال الله لا يُشتقُّ منها أسماء لم تَرِد: فمن أفعال الله (الغضب) فلا يقال: من أسماء الله (الغاضب)، أما صفاته فتُشتقّ من أفعاله: فصفة (الغضب) نثبتها لله لأن الغضب من أفعاله.

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

شهادةُ: أنْ لا إلهَ إلاَّ اللّهُ

هذه الكلمة مشتملة على ركنين: الأوّل: (لا إله)، وهو نفي الألوهية الحقيقية عن غير الله.
الثاني: (إلاَّ الله)، وهو إثبات الألوهية الحقيقية له ﷻ وحده. قال ﷻ: ﴿ وَإِذْ قَالَ إِبْرَٰهِيمُ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِۦٓ إِنَّنِى بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُونَ ۝ إِلَّا ٱلَّذِى فَطَرَنِى فَإِنَّهُۥ سَيَهْدِينِ ﴾. فلا يكفي عبادة الله بل لا بد أن تكون له وحده، ولا يصح التوحيد إلا بالجمع بين إفراد الله بالتوحيد وبين البراءة من الشرك وأهله.

ورُوِيَ في الأثر أن مفتاح الجنة لا إله إلا الله، فهل كلّ من قالها استحق أن تُفتح له الجنة ؟

قيل لوهب بن منبه رحمه الله: أليس (لا إله إلا الله) مفتاح الجنة ؟ قال: بلى، ولكن ما من مفتاح إلا له أسنان، فإن جئت بمفتاح له أسنان فُتح لك، وإلاّ لم يُفتح لك.

وجاء عن نبيّنا ﷺ أحاديث كثيرة تُبيّن بمجموعها أسنان هذا المفتاح؛ كقوله ﷺ: « من قال: لا إله إلا الله مخلصًا...»، « مستيقنًا بها قلبه...»، « يقولها حقًا من قلبه...» وغيرها، حيث علّقت هذه الأحاديث وغيرها دخول الجنة على العلم بمعناها، والثبات عليها حتى الممات، والخضوع لمدلولها، وغير ذلك.

ومن مجموع الأدلة استنبط العلماء شروطًا لابد من توافرها، مع انتفاء الموانع، حتى تكون كلمة (لا إله إلا الله) مفتاحًا للجنة وتنفع صاحبها، وهذه الشروط هي أسنان المفتاح؛ وهي:

العلم	حيث أنّ لكل كلمة معنى، فيجب أن تعلم معنى (لا إله إلا الله) علمًا منافيًا للجهل، فهي: تنفي الألوهية عن غير الله وتثبتها له ﷻ، أي: لا معبود بحق إلا الله، قال ﷻ: ﴿ إِلَّا مَن شَهِدَ بِٱلْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴾ وقال ﷺ: « مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ لا إِلَهَ إِلا الله دَخَلَ الْجَنَّةَ » مسلم
اليقين	وهو أن تستيقن جازمًا بمدلولها، لأنها لا تقبَلُ شكًا، ولا ظنًا، ولا تردّدًا، ولا ارتيابًا بل يجب أن تقوم على اليقين القاطع الجازم، فقد قال ﷻ يصف المؤمنين: ﴿ إِنَّمَا ٱلْمُؤْمِنُونَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا۟ وَجَٰهَدُوا۟ بِأَمْوَٰلِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ أُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلصَّٰدِقُونَ ﴾، فلا يكفي مجرد التلفظ بها، بل لابد من تيقّن القلب، فإن لم يحصل فهو النفاق المحض، قال ﷺ: « أَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إلا الله وَأَنِّي رَسُولُ الله لا يَلْقَى الله بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرَ شَاكٍّ فِيهِمَا إلا دَخَلَ الْجَنَّةَ » مسلم.
القبول	فإذا علمتَ وتيقّنت، فينبغي أن يكون لهذا العلم اليقيني أثره، وذلك بقبول ما اقتضته هذه الكلمة بالقلب واللسان، فمن ردَّ دعوة التوحيد ولم يقبلها كان كافرًا، سواء كان ذلك الرد بسبب الكبر أو العناد أو الحسد، وقد قال الله ﷻ عن الكفار الذين ردُّوها استكبارًا: ﴿ إِنَّهُمْ كَانُوٓا۟ إِذَا قِيلَ لَهُمْ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا ٱللَّهُ يَسْتَكْبِرُونَ ﴾
الانقياد	للتوحيد انقيادًا تامًا، وهذا هو المحكُّ الحقيقي، والمظهر العملي للإيمان، ويتحقق هذا بالعمل بما شرعه الله ﷻ وترك ما نهى عنه، كما قال ﷻ: ﴿ وَمَن يُسْلِمْ وَجْهَهُۥٓ إِلَى ٱللَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ ٱسْتَمْسَكَ بِٱلْعُرْوَةِ ٱلْوُثْقَىٰ وَإِلَى ٱللَّهِ عَٰقِبَةُ ٱلْأُمُورِ ﴾ وهذا هو تمام الانقياد.
الصدق	في قولها صدقًا منافيًا للكذب فإن من قالها بلسانه فقط وقلبه مكذب لها فهو منافق، والدليل قوله ﷻ في ذمّه للمنافقين: ﴿ يَقُولُونَ بِأَلْسِنَتِهِم مَّا لَيْسَ فِى قُلُوبِهِمْ ﴾.
المحبة	فيحب المؤمن هذه الكلمة، ويحب العمل بمقتضاها، ويحب أهلها العاملين بها، وعلامة حُبِّ العبدَ ربَّهُ هو تقديم محابِّ الله وإن خالفت هواه، وموالاة من والى الله ورسوله، ومعاداة من عاداه، واتباع رسوله ﷺ، واقتفاء أثره، وقبول هداه.
الإخلاص	بأن لا يريد بقولها إلا وجه الله تعالى قال ﷻ: ﴿ وَمَآ أُمِرُوٓا۟ إِلَّا لِيَعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ ٱلدِّينَ حُنَفَآءَ ﴾ وقال ﷺ: « فَإِنَّ اللهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لا إِلَهَ إِلا الله يَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ الله » البخاري.

https://ataunnabi.blogspot.com/
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شهادة: أنّ محمداً ﷺ رسولُ الله

الْمَيِّت في القبر يُبتلى ويُسأل عن ثلاث أسئلة، إن أجاب عنها نجا، وإن لم يُجب عنها هَلك، ومن تلك الأسئلة: من نبيك؟ لا يُجيبُ عنه إلا من وفّقه الله في دنياهُ لتحقيق شروطها، وثبّته وألهمه في قبره، فنفعته في أخراه يوم لا ينفع مال ولا بنون. وهذه الشروط هي:

طاعة النبي محمد ﷺ فيما أمر	حيث أمرنا الله بطاعته فقال ﷻ: ﴿ مَن يُطِعِ ٱلرَّسُولَ فَقَدۡ أَطَاعَ ٱللَّهَ ﴾، وقال: ﴿ قُلۡ إِن كُنتُمۡ تُحِبُّونَ ٱللَّهَ فَٱتَّبِعُونِي يُحۡبِبۡكُمُ ٱللَّهُ ﴾ ومطلق دخول الجنة متعلق بمطلق طاعته، فقد قال ﷺ: « كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلا مَنْ أَبَى. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ: وَمَنْ يَأْبَى؟ قَالَ: مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى » البخاري، ومن كان محبًا للنبي ﷺ فلا بد أن يطيعه، لأن الطاعة ثمرة المحبة، وهي الدليل العملي للمحبة.
تصديقه فيما أخبر	فمن كذّب شيئًا قد صح عن النبي ﷺ لشهوة أو لهوى، فقد كذّب الله ورسوله، لأن النبي ﷺ معصوم عن الخطأ والكذب، قال ﷻ: ﴿ وَمَا يَنطِقُ عَنِ ٱلۡهَوَىٰٓ ﴾.
اجتناب ا نهى عنه	بدءًا بأعظم الذنوب وهو الشرك، ومرورًا بالكبائر والموبقات، وانتهاء بالصغائر والمكروهات، وعلى قدر محبة المسلم لنبيه ﷺ يزيد إيمانه، وإذا زاد إيمانه حَبّبَ الله إليه الصالحات، وكرّه إليه الكفر والفسوق والعصيان.
ألاّ يُعبَد الله إلا بما شرعه على لسان نبيه	فالأصل في العبادة الحظر، فلا يجوز أن يُعبد الله إلا بما جاء عن الرسول. قال ﷺ: « مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ » مسلم، أي: مردود عليه.

◀ **فائدة:** اعلم أن محبة النبي ﷺ ومحبة ما جاء به واجبة فمن أبغض شيئاً مما جاء به الرسول ﷺ ولو عمل به كفر، ولا يكفي مجرد المحبة بل لابد أن يكون أحب إليك من كل شيء حتى من نفسك، فإنه من أحب شيئا آثره وآثر موافقته، فالصادق في حب النبي ﷺ من تظهر عليه علامة ذلك بالاقتداء به واتباع سنته قولاً وفعلاً وطاعة أوامره واجتناب نواهيه والتأدب بآدابه في عسره ويسره ومنشطه ومكرهه، فإن الطاعة والإتباع هي ثمرة المحبة وبدونهما لا تصدق المحبة.

ولمحبة النبي ﷺ علامات كثيرة منها: كثرة ذكره والصلاة عليه فمن أحب شيئا أكثر ذكره، ومنها: الشوق إلى لقائه فكل حبيب يشتاق للقاء حبيبه، ومنها: تعظيمه وتوقيره عند ذكره، قال إسحاق رحمه الله: كان أصحاب النبي ﷺ بعده لا يذكرونه إلا خشعُوا واقشعرت جلودهم وبكوا، ومنها: بغض من أبغضه ﷺ ومعاداة من عاداه ومجانبة من خالف سنته وابتدع في دينه من أصحاب البدع والمنافقين، ومنها: محبة من أحبّه النبي ﷺ من آل بيته وزوجاته وصحابته من المهاجرين والأنصار، وعداوة من عاداهم وبغض من أبغضهم أو سبهم، ومنها: الإقتداء بأخلاقه الكريمة حيث كان أكرم الناس خلقًا حتى قالت عائشة رضي الله عنها: كان خلق رسول الله ﷺ القرآن. أي أنه ألزم نفسه ألا يفعل إلا ما أمره به القرآن.

أما صفات النبي ﷺ: فقد كان أشجع الناس وأشجع ما يكون عند شدة الحروب، وكان أكرم الناس وأجودهم وأجود ما يكون في رمضان، وكان أنصح الخلق للخلق، وأحلم الناس، فلم ينتقم لنفسه قط، وكان أشد الناس بأساً في أمر الله، وكان أشد الناس تواضعًا في وقار، وأشد حياءً من العذراء في خدرها، وخير الناس لأهله، وأرحم الخلق بالخلق.... وغيرها كثير.

اللهم صل صلوة كاملة وسلم سلاماتا ما على سيّدنا ومولانا محمد ن الذى تنحل به العقد وتنفرج به الكرب وتقضىٰ به الوائج وتنال به الرغائب وحسن الخواتيم ويستسقى الغمام بوجهه الكريم وعلى اله واصحابه فى كل لمحة ونفس بعدد كل معلوم لك يا الله يا الله يا الله ـ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نغماتِ توحید و رسالت

اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو

دل مرا گدگداتی رہی آرزو ۔ آنکھیں پھر پھر کے کرتی رہیں جستجو
عرش فرش ڈھونڈ آیا میں تجھ کو تو نکلا اقرب زجبل ورید گلو
اللہ ، اللہ ، اللہ ، اللہ

طائرانِ چمن کی چہک وحدہ نغمۂ بلبل کا ہے لا شریک لہ
قمریوں کا ترانہ ہے لا غیرہ زمزمہ طوطی کا ھُوَہٗ ھُوَہٗ
اللہ ، اللہ ، اللہ ، اللہ

شاہدانِ چمن نے لب آبِ جو آبِ گل سے نہا کر کے تازہ وضو
حلقۂ ذکر گل کے کیا رُو برو اور لگانے لگے دمبدم ضربِ ہو
اللہ ، اللہ ، اللہ ، اللہ

مجھ کو دَر دَر پھراتی رہی آرزو ٹوٹے پائے طلب، تھک رہی جستجو
ڈھونڈتا میں پھرا کوبکو چار سو تھا رگِ جاں سے نزدیک تر دل میں تو
اللہ ، اللہ ، اللہ ، اللہ

یا الٰہی! دکھا ہم کو وہ دن بھی تو آبِ زمزم سے کر کے حرم میں وضو
بااَدب شوق سے بیٹھ کر قبلہ رُو مل کے ہم سب کہیں یک زباں ہو بہو
اللہ ، اللہ ، اللہ ، اللہ

کون تھا جس نے سبحانی فرما دیا اور ما اَعظم شانی کس نے کہا
بایزید اور بسطام میں کون تھا کب انا الحق تھی منصور کی گفتگو
اللہ ، اللہ ، اللہ ، اللہ

میں نے مانا کہ حامدؔ گنہگار ہے معصیت کیش ہے اور خطا کار ہے
میرے مولا مگر تو تو غفار ہے کہتی رحمت ہے مجرم سے لا تقنطوا
اللہ ، اللہ ، اللہ ، اللہ

(حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان بریلوی)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پیارا پیارا اسی کا ہے نام اللہ

اے گل خوش ادا تجھ میں ہے کس کی بو کس نے بخشا ترے حسن کو یہ نمو
جلوہ گر تجھ میں ہے کون سا خوب رُو ہنس کے بولا مجھے اس نے دی آبرو
اللہ ، اللہ ، اللہ ، اللہ

سوزِ اُلفت ہے، پروانے کے دل میں تو جلوۂ دلربا۔ شمع محفل میں تو
غنچہ و گل میں، بلبل کے نغمے میں تو تو ہے پردے میں۔ جلوہ ترا چار سو
اللہ ، اللہ ، اللہ ، اللہ

جذبۂ عاشق نیم بسمل میں تو شوخی حسن لیلیٰ ہے محمل میں تو
مہر انور مین تو' ماہِ کامل میں تو تو ہے پردے میں جلوہ ترا چار سو
اللہ ، اللہ ، اللہ ، اللہ

بارشیں رحمتوں کی برسنے لگیں دل کی مرجھائی کلیاں مہکنے لگیں
لغزشیں وجد مستانہ کرنے لگیں سن لیا جب ترا حکم لا تقنطوا
اللہ ، اللہ ، اللہ ، اللہ

چشم دل کھول کر اَے خطیب حزیں دیکھ دل میں ترے ہے وہی جاگزیں
جس سے رہتی ہے تسکین قلب حزیں پیارا پیارا اسی کا ہے نام اللہ
اللہ ، اللہ ، اللہ ، اللہ

(مولانا قاری غلام محی الدین قادری پیلی بھیتی)

اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو

قلب کو اس کی رؤیت کی ہے آرزو جس کا جلوہ ہے عالم میں ہر چار سو
بلکہ خود نفس میں ہے وہ سبحانہٗ عرش پر ہے مگر عرش کو جستجو
اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو

سارے عالم کو ہے تری ہی جستجو جن وانس ملک کو تری آرزو
یاد میں تیری ہر ایک ہے سو بسو بن میں وحشی لگاتے ہیں ضر بات ہو
اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تو کسی جا نہیں اور ہر جا ہے تو
تو منزہ مکاں سے مبراء سو
علم قدرت سے ہر جا ہے تو کوبکو
تیرے جلوے ہیں ہر ہر جگہ اَے عفو

اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو

عرش وفرش، زمان وجہت اَے خدا
جس طرف دیکھتا ہوں ہے جلوہ ترا
ذرّہ ذرّہ کی آنکھوں میں تو ہی ضیا
قطرہ قطرہ کی تو ہی تو ہے آبرو

اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو

نغمہ سنجانِ گلشن میں چرچا تیرا
چہچھے ذکر حق کے ہیں صبح ومسا
اپنی اپنی چہک اپنی اپنی صدا
سب کا مطلب ہے واحد کہ واحد ہے تو

اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو

طائرانِ جناں میں تری گفتگو
گیت تیرے ہی گاتے ہیں وہ خوش گلو
کوئی کہتا ہے حق کوئی کہتا ہے ہو
اور سب کہتے ہیں لا شریک لہ

اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو

بلبلِ خوش نوا طوطی خوش گلو
زمزمہ خواں ہیں گاتے ہیں نغماتِ ہو
قمریٔ خوش لقابولی حق سرہٗ
فاختہ خوش ادا نے کہا دوست تو

اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو

صبح دم کرکے شبنم سے غسل وضو
شاہدانِ چمن بستہ صف روبرو
ورد کرتے ہیں تسبیح سبحانہ
ھو ولا غیرہ ھو ولا غیرہ

اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو

ہر نہال چمن ذکر سے ہے نہال
ذکر حق ہی اسے کرتا ہے مالا مال
ذکر سے چوک کر ہوتا ہے وہ نڈھال
ذکر ہی ہے ترا اس کی وجہ نمو

اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو

وہ بھی تسبیح سے رکھتا ہے اشتغال
جو نہیں رکھتا منہ اور لسانِ مقال
پھر بھی گویائے تسبیح ہے اس کا حال
اس کی حالی زباں کہتی ہے تو ہی تو

اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو

ہے زبانِ جہاں حمد باری میں لال
دم کوئی حمد کا مارے کس کی مجال
تابہ امکان ہم رکھتے ہیں قیل وقال
اس کو مقبول فرما لے رحمت سے تو

اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جو ہے غافل ترے ذکر سے ذوالجلال — اس کی غفلت سے اس پر وبالِ نکال
قعرِ غفلت سے ہم کو خدایا نکال — ہم ہوں ذاکر ترے اور مذکور تو

اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو

بھر دے اُلفت کی مے سے ہمارا سبو — دل میں تو آنکھوں میں تو ہو، لب پہ ہو تو
کیف میں وجد کرتے پھریں کوبکو — اور گایا کریں پے بہ پے سو بسو

اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو

شوق وتوفیق نیکی کی دے ہم کو تو — عادتِ بدبدل اور کرنیک خو
عفو فرما خطائیں مری اے عفو — جاری دل کر کہ ہر دم رہے ذکر ہو

اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو

بدہوں مولا مرے مجھ کو کر دے نکو — رخت اعمال ہے چاک فرما رفو
تری رحمت کی اُمید ہے اَے عفو — یہ ہے ارشادِ قرآن لا تقنطوا

اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو

داخلِ خلد ہم کو جو فرمائے تو — ہم ہوں اور حور وغلماں لب آب جو
اور جام طہور اور مینا سبو — دیکھیں اعداء تو رہ جائیں پی کر لہو

اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو

ٹھنڈی ٹھنڈی نسیمیں چلیں میرے رب — فتنوں کی دُھول سے پاک ہو اب عرب
ایسا برسا بہا دے جو خاشاک سب — تیری رحمت کے بادل گھریں چار سو

اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو

رحم فرما خدایا حرم پاک ہو — تو نے تقدیس بخشی ہے جس خاک کو
دفع فرما وہاں پر ہے بے باک جو — اور گر ابجلیاں قہر کی برعدو

اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو

نور کی تیرے ہیں اِک جھلک خوب رو — دیکھے نوری تو کیوں کر نہ یاد آئے تو
ان کا سرور ہے مظہر ترا ہو بہو — من رآنی رای الحق ہے حق مو بہ مو

اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو

خوابِ نوری میں آئیں جو نورِ خدا — بقعۂ نور ہو اپنا ظلمت کدہ
جگمگا اُٹھے دل چہرہ ہو پر ضیاء — نوریوں کی طرح شغل ہو ذکر ہو

اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو

(مفتی اعظم ہند مصطفیٰ رضا خان نوری)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الا اللہ، الا اللہ

طیبہ ہی سے ملتی ہے سب کو، وہ راہِ صواب الا اللہ
جو سیدھی گئی ہے بے کھٹکے تا بابِ جنابِ الا اللہ

پائے گا وہی کل روزِ جزا، دراصل ثوابِ الا اللہ
پڑھتا ہے زبانِ دل سے جو ہر لحظہ کتابِ الا اللہ

ہر تارِ نفس سے سنتا ہوں، سن سن کے میں سر کو دھنتا ہوں
اک درد بھری دلکش لے میں، آوازِ رُبابِ الا اللہ

جو محو جمالِ حق کر دے، مستی سے مرے دل کو بھر دے
مجھ کو بھی پلا دے اے ساقی، وہ جامِ شرابِ الا اللہ

بے ہوش ہوئے موسیٰ جس سے، ایمن کے جلائے پر جس نے
مجھ کو بھی دکھا دے وہ جلوہ سرکا کے رقابِ الا اللہ

اپنی ہی نہیں ہے مجھ کو خبر، کیسی خیر اور کیسا شر
ہوں روزِ ازل سے میں ایسا، مدہوش شرابِ الا اللہ

جب چشمِ حقیقت سے دیکھا، کچھ غور ذرا جب دل میں کیا
آیا یہ نظر مجھ کو گویا، میں خود ہوں حجابِ الا اللہ

اس مرشدِ برحق کے قرباں، یہ جان ودل، دین وایماں
جس نے کہ مجھے تلقین کیا، یہ لُبِّ لبابِ الا اللہ

کیوں عمر حبیب یہ کھوتا ہے برباد عبث تو ہوتا ہے
آ مکتبِ حسن و عشق میں چل پڑھ درسِ کتاب الا اللہ

(سید حبیب احمد)

لا الٰہ الا اللہ

دیکھتے کیا ہو اہلِ صفا
لا الٰہ الا اللہ
آ پہنچے محبوب خدا
لا الٰہ الا اللہ
یعنی ہو چکے جلوہ نما
لا الٰہ الا اللہ
شاہِ حق شاہِ بطحا
امنا برسول اللہ

خلق کے رہبر آ پہنچے
لا الٰہ الا اللہ
حق کے پیمبر آ پہنچے
لا الٰہ الا اللہ
شافعِ محشر آ پہنچے
لا الٰہ الا اللہ
ساقی کوثر آ پہنچے
امنا برسول اللہ

ساقیٔ کوثر بہر خدا
لا الٰہ الا اللہ
آج تو ایسا جام پلا
لا الٰہ الا اللہ
اٹھ جائے پردہ غفلت کا
لا الٰہ الا اللہ
رند کہیں میخانے میں آ
امنا برسول اللہ

جسم سے ہو جب جان جدا
لا الٰہ الا اللہ
ہم کو ملے فردوس میں جا
لا الٰہ الا اللہ
لوٹیں ہم قربت کا مزا
لا الٰہ الا اللہ
تیری اے محبوب خدا
امنا برسول اللہ

جنت کی جب سیر کریں
لا الٰہ الا اللہ
ہم بھی سب ہمراہ چلیں
لا الٰہ الا اللہ
حوضِ کوثر پر آئیں
لا الٰہ الا اللہ
ہاتھ سے آپ کے جام پئیں
امنا برسول اللہ

جو اس بزم میں شامل ہو
لا الٰہ الا اللہ
اس پہ رحمت نازل ہو
لا الٰہ الا اللہ
جس گھر میں یہ محفل ہو
لا الٰہ الا اللہ
برکت ایزد داخل ہو
امنا برسول اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بخش میرے ماں باپ کو بھی | اور مرے احباب کو بھی | اہل کرم اصحاب کو بھی | اہل وفا ارباب کو بھی
لا الٰہ الا اللہ | لا الٰہ الا اللہ | لا الٰہ الا اللہ | امنا برسول اللہ
داورِ کل اے ربِ علا | صدقہ ذاتِ محمد کا | جاری رہے تا روزِ جزا | مذہب اہلِ سنت کا
لا الٰہ الا اللہ | لا الٰہ الا اللہ | لا الٰہ الا اللہ | امنا برسول اللہ

لا موجود الا اللہ

لا موجود الا اللہ | لا مشہود الا اللہ | لیس کمثلہ شیء | لیس لہ کفوا احد
لا مقصود الا اللہ | لا معبود الا اللہ | اس سے بن ہے وہ نہیں بن | البصر، اسمع دیکھ اور سن
لا الٰہ الا اللہ | امنا برسول اللہ | لا الٰہ الا اللہ | امنا برسول اللہ
ہے موجود حقیقی وہ | ہے مشہود حقیقی وہ | لیس الہادی الا ہو | کہتا ہے یہ بن مو
ہے مقصود حقیقی وہ | ہے معبود حقیقی وہ | سنتا ہوں میں از ہر سو | لیس سواک یا من ہو
لا الٰہ الا اللہ | امنا برسول اللہ | لا الٰہ الا اللہ | امنا برسول اللہ
ہو ہو ہو ہو ہو ہو | اللہ ہو اللہ | بن کو بنایا ہے اس نے | بن کو جمایا ہے اس نے
تیرا جلوہ ہے ہر سو | تو ہی تو ہے تو ہی تو | بن کو اُگایا ہے اس نے | باغ کھلایا ہے اس نے
لا الٰہ الا اللہ | امنا برسول اللہ | لا الٰہ الا اللہ | امنا برسول اللہ
حق ہو حق ہو حق ہو حق | ربِ ناس وربِ فلق | اللہ الہ ورب واحد | فرد وواحد وتر صمد
غیر نہیں تیرا مطلق | بھولوں گا میں یہ نہ سبق | جس کا والد ہے نہ ولد | ذات وصفات میں بیحد وعد
لا الٰہ الا اللہ | امنا برسول اللہ | لا الٰہ الا اللہ | امنا برسول اللہ
انت الہادی انت الحق | رنگ باطل اس سے فق | ایک حقیقی وہ احد | ایک نہیں وہ جو ہے عدد
قلب مبطل سن کر شق | قلب مسلم کی رونق | پاک ہے وہ از صورت وحد | کیف یصور وکیف یحد
لا الٰہ الا اللہ | امنا برسول اللہ | لا الٰہ الا اللہ | امنا برسول اللہ
ربی حسبی جل اللہ | ما فی قلبی الا اللہ | منعم وحق وسمیع بصیر | باقی باری برو خبیر
حق حق حق اللہ اللہ | رب رب رب سبحان اللہ | جامع مانع ضار کبیر | رافع نافع حی وقدیر
لا الٰہ الا اللہ | امنا برسول اللہ | لا الٰہ الا اللہ | امنا برسول اللہ
حکم وعدل وعلی وعظیم | دیان ورحمٰن ورحیم | مبدی یل وحفیظ ومجید | معطی وکیل وسلام ومعید
قدوس وحنان وحلیم | فتاح ومنان وکریم | وہاب لطیف، ودود وحید | اور شہید وحمید ورشید

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ
والی ولی متعالی حکیم وہاب ورزاق وعلیم وہ ہے جواد وعفو عطوف ازلی ابدی ہے معروف
مالک یوم دین وجحیم ملک ملک خلد ونعیم یصرف عنا جمیع صروف مولی الکل وھو رؤف
لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ
وہ ہے عزیز ومجیب وشکور وہ ہے بدیع وقریب صبور وہ ہے محیط انس وجاں وہ ہے محیط جسم وجاں
وہ ہے متین وحسیب وغفور وہ ہے معین ورقیب ضرور وہ ہے محیط کل ازماں وہ ہے محیط کون ومکاں
لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ
وہ ہے مقدم اور غفار وہ ہے مہیمن اور جبار وہ ہے مقیت ومعز ومذل وہ ہے حفیظ ونصیر اے دل
وہ ہے مؤخر اور قہار وہ ہے باسط اور ستار بادو آتش وآب وگل سب کا ہے وہی جاعل
لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ
نور۔ مصور اور ظاہر باطن اوّل اور آخر مادّے اس نے پیدا کئے اس کے امر کن سے بنے
واجد ماجد اور قادر مومن، متکبر، قاہر دور وتسلسل کے جھگڑے امر حق سے قطع ہوئے
لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ
تو اب ومغنی وہادی مقسط۔ محی وممیت غنی قابض وباعث خالق ہے حافظ ووارث ورازق ہے
منتقم وقیوم وقوی مقتدر وواسع، محصی جو ہے اس کا عاشق ہے غیر از نطق بھی ناطق ہے
لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ
ساجھی نہ اس کا کوئی شریک وہی ملک ہے وہی ملیک ایک نہ ہوتا گر اللہ کیسے رہتے ارض وسما
پاک مکاں سے اور نزدیک دیکھے سنے پست وباریک ہوتا نہ اک محتاج اک کا کس لئے یہ اس سے ملتا
لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ
وہ ہے منزہ شرکت سے پاک سکون وحرکت سے سوتا پیتا کھاتا نہیں اس کا رشتہ ناتا نہیں
کام ہیں اسکے حکمت سے کرتا ہے سب کو قدرت سے اس کا پتا اور ماتا نہیں اس کے جورو جاتا نہیں
لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ
ایک وجود حقیقی تھا غیر سراسر فانی تھا جہل وظلم وکذب وزنا خواری میخواری سرقہ
حق بیں نظر سے جب دیکھا برملا کہہ اٹھے عقلا اس سے ممکن جس نے کہا لاریب اس نے کفر بکا
لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ
باقی وجودِ حقیقت تھا باقی یکسر منفی ہوا روح نہیں وہ اور نہ جسیم مقسم ہے نہ قسم وقسیم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہہ اٹھے بعضے عرفاء مانی حبتی الا اللہ اس کے صفات واسما قدیم یہ ہے اپنا دین قویم
لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ
ہر ہر ذرہ ہر قطرہ شاہد ہے ہر ہر لمحہ ہے وہ زمان وجہات سے پاک ہے وہ ذمیم صفات سے پاک
اس کی قدرت وصنعت کا یکتائی ووحدت کا وہ سارے محالات سے پاک وہ ہے سب حالات سے پاک
لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ
اللہ واحد ویکتا ہے ایک خدا بس تنہا ہے پاک ہے عیبوں سے مولیٰ عیب کو اس سے علاقہ کیا
کوئی نہ اس کا ہمتا ہے ایک ہی سب کی سنتا ہے عیب کا یہ حصہ نہ ہوا ہو متعلق قدرت کا
لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ لا الٰہ الا اللہ امنا بر سول اللہ
روشن ہے یہ جیسے دن اس کا تلوث ناممکن آنکھ میں وہ ہے سر میں وہ دل میں وہ ہے جگر میں وہ
واقع کہتا ہے مومن اور پھر بنتا ہے مومن سمع میں وہ ہے بصر میں وہ طبع میں وہ ہے فکر میں وہ
لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ
من اصدق منہ قیلا من اصدق منہ حدیثا نور میں وہ ہے نظر میں وہ شمس میں وہ ہے قمر میں وہ
کیسا کیسا رب نے کہا منکر ایک نہیں سنتا ابر میں وہ ہے کہر میں وہ کوہ میں وہ ہے حجر میں وہ
لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ
صدق رب جب واجب ہے کذب محال اے خائب ہے پروانہ میں پر میں وہ شمع میں وہ ہے شرر میں وہ
جمع دوضد کب صائب ہے عقل کہاں تری غائب ہے داء ودواء واثر میں وہ نفع میں وہ ہے ضرر میں وہ
لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ
اس کا کھائے اور منکر اور غرائے او کافر تخم میں وہ ہے شجر میں وہ شاخ میں وہ ہے ثمر میں وہ
کون ہے دیتا او غادر اس کے سوا ہاں او فاجر ماء میں وہ ہے، مدر میں وہ بحر میں وہ ہے بر میں وہ
لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ
میں ہوں بندہ وہ مولیٰ کون ہے اپنا اس کے سوا سوز میں وہ ہے ساز میں وہ ناز میں وہ انداز میں وہ
میں ہوں اس کا وہ میرا جس نے بنایا اور پالا حسن بت طناز میں وہ عشق کے راز ونیاز میں وہ
لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ
چار عناصر پیدا کئے جو سب آپس میں ضد تھے تو میں وہ ہے میں میں وہ جان میں وہ ہے تن میں وہ
ایک گرہ میں کیسے بندھے یکجا کیسے جمع ہوئے آبادی میں بن میں وہ سر میں وہ ہے علن میں وہ
لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ اا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جز میں وہ ہے کل میں وہ رنگ وبوئے گل میں وہ جلوے اس کے ہیں ہر جا ذات ہے اس کی جا سے ورا
افغانِ بلبل میں وہ نغمات قلقل میں وہ قدرت سے وہ ان میں ہوا ذات میں ہے وہ سب سے جدا
لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

قرب وبقا ووصل میں وہ بعدو فراق وفصل میں وہ نت نئے جلوے ہیں ہر آں کل یوم ہو فی شاں
فرض میں وہ ہے نفل میں وہ اصل میں وہ ہے نقل میں وہ خود ہی درد وخود درماں خودھی دشت وخود داماں
لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

فتح وضم وجر میں وہ پیش وزیر وزبر میں وہ ہر دل میں ہے اس کی لگن آنکھوں میں وہ نور انگن
این وآن وگر میں وہ اس میں اس میں ہر میں وہ کیا صحرا اور کیا گلشن مہر وجود کی ایک کرن
لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

بلبل طوطی پروانہ ہر اک اس کا دیوانہ سرور وسنبل اور سمن شمشاد وصنوبر اور سوسن
قمری کس کا مستانہ کون چکور کا جانا نہ نرگس نسریں سارا چمن اس کی ثنا میں نغمہ زن
لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

شمع وگل، سرور ومرأت ہیں مرآت لحاظِ ذات مولیٰ دل کا زنگ چھڑا قلب نوری پائے جلا
ورنہ ہیہات وہیہات پوچھتا کون ان کی بات دل کو کر دے آئینہ جس میں چمکے یہ کلمہ
لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

خود گل کوزہ وکوزہ گر خود کوزہ وخود کوزہ بر قولِ رومی کر باور ایماں ہے اے کور وکر
لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

(مفتی اعظم ہند مصطفیٰ رضا خان نوری)

امنا برسول اللہ

خالق کل اے رب العلٰی شکر ترا کیوں کر ہو ادا
ہم کو وہ محبوب دیا رتبہ جس کا سب سے سوا
لا الٰہ الا اللہ، لا الٰہ الا اللہ لا الٰہ الا اللہ، امنا برسول اللہ

کیوں خاموش ہو اہل صفا ہے یہ وقت مسرت کا
یعنی آج ہوئے پیدا شاہِ ہدیٰ محبوب خدا
لا الٰہ الا اللہ، لا الٰہ الا اللہ لا الٰہ الا اللہ، امنا برسول اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قاسم نعمت آ پہنچے مالک جنت آ پہنچے
والئے اُمت آ پہنچے رب کی رحمت آ پہنچے
لا الٰہ الا اللہ، لا الٰہ الا اللہ لا الٰہ الا اللہ، امنا برسول اللہ

جن کی خلیل دعا مانگیں جن کی مسیح بشارت دیں
جن کی گواہی پتھر دیں جن سے سب دکھ درد کہیں
لا الٰہ الا اللہ، لا الٰہ الا اللہ لا الٰہ الا اللہ، امنا برسول اللہ

آمنہ بی کو مبارک ہو اور حلیمہ دائی کو
ہم کو مبارک اور تم کو شاہ کی ساری اُمت کو
لا الٰہ الا اللہ، لا الٰہ الا اللہ لا الٰہ الا اللہ، امنا برسول اللہ

سالک خستہ کی آقا پوری ہو ہر ایک دُعا
جو اس محفل میں آیا ہو اس پر بھی فضل خدا
لا الٰہ الا اللہ، لا الٰہ الا اللہ لا الٰہ الا اللہ، امنا برسول اللہ

(مفتی احمد یار خاں سالک)

امنا برسول اللہ

اپنے کرم سے ربّ کریم ہم پر کیا احسانِ عظیم موجِ اول بحر قدم موج آخر بحر کرم
بھیجا ہم میں بفضل عمیم بحر کرم کا درِ یتیم سب سے اعلیٰ اور اعظم سب سے اولیٰ اور اکرم
لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

اپنے مظہر اول کو اپنے حبیب اجمل کو جن کو بنایا اپنے لئے سب کو بنایا جن کے لئے
پہلے نبی افضل کو پچھلے مرسل اکمل کو کب انہیں دے کے ان سے لئے پر سب چھوڑے تیرے لئے
لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

وہ جنہیں انفس فرمایا بہتر برتر اعلیٰ کیا نور سے اپنے پیدا کیا نورِ حبیب ربّ علا
وہ رُتبہ ان کو بخشا کوئی نہیں جو پا سکتا پھر اس نور کو حصے کیا ان سے بنایا ہے جو بنا
لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

ایسی فضیلتیں ان کو دیں جن کا مثل امکاں میں نہیں ذات کا اپنی آئینہ بے مثل ونظیر و بے ہمتا
روحِ روانِ خلد بریں نخل جہاں کے اصل متیں خلق کیا قبل از اشیاء اور نبوت کر دی عطا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

نائب حضرت حق متیں شاہنشاہ چرخ وزمیں جب حق کو ہوا یہ منظور عالم پر فرمائے ظہور

والیِ تخت عرش بریں راحت جان وقلب حزیں ہو خود معروف ومذکور جلباب خفا کر دے دور

لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

قالب آدم خلق کیا روح در آئے حکم ہوا واسطہ یہ اس نور کا تھا حضرت انساں قبلہ بنا

روح در آئی جب دیکھا پتلے میں ہے نورِ خدا سارے فرشتوں نے سجدہ پیش صفی اللہ کیا

لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

آدم وعالم پیدا ہوئے نور سے سارے ہویدا ہوئے پاک گروہِ مقدس کا ایک علامہ معلم تھا

جو جو اس پر شیدا ہوئے رب کے وہی گرویدہ ہوئے قوم جن سے تھا پیدا تھا اسے غرا عبادت کا

لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

لوحِ جبین ماہِ دنیٰ آدم میں وہ نور خدا جب سجدے کا حکم ہوا سب نے کیا اس نے نہ کیا

جب طالع ہوا تو ان کا طالع قسمت اور چمکا اور متکبر نے یہ بکا یہ مٹی میں انگارا

لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

نور خدا کی برکت تھی رہنے کو جنت پائی اس کو آب وگل سوجھا منکر ہو کر شیطان بنا

ندرتِ دولت علم ملی اور آدم ہوئے حق کے نبی جس کے سبب وہ حکم ہوا اس نے وہ نور نہیں دیکھا

لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

حق نے علم اسماء کا دیا جو نہ ملائک کو بخشا یاری جو نور نہیں کرتا دیکھتے کیسے فوق سا

وہ ملکہ فرمایا عطا ان پر ان کو دیا غلبہ نام حبیب ونام خدا ساقِ عرش پہ لکھا ہوا

لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

آدم کو اوج ایسا ملا آدمی اشرف خلق ہوا مولیٰ دل کا زنگ چھڑا قلب نوری پائے جلا

ان کو خلیفہ حق نے کہا تاجِ کرامت سر پہ رکھا دل کو کر دے آئینہ جس میں چمکے یہ کلمہ

لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

کہو لا الٰہ الا اللہ

پڑھ کلمہ پاک شریعت دا پھڑ کامل پیر طریقت دا جھڑا دے راہ حقیقت دا

کہو لا الٰہ الا اللہ ہے محمد پاک رسول اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پڑھ کلمہ کر کے ہوش میاں مارے رحمت ربدی جوش میاں کیوں بیٹھے او خاموش میاں
کہولا الٰہ الا اللہ ہے محمد پاک رسول اللہ

کجھ کر لے وقت وہاندا اے ہن بہت تھوڑا دن رہندا اے جدوں ڈھلدا فوراً لہندا اے
کہولا الٰہ الا اللہ ہے محمد پاک رسول اللہ

ایس دم دا کی بھروسہ اے جیویں پانی وچ پتاسہ اے ایہہ دنیا اک تماشہ اے
کہولا الٰہ الا اللہ ہے محمد پاک رسول اللہ

تینوں کلیاں گھر تھیں کڈن گے وچ جنگل دے جا چھڈن گے اتے وچ قبر دے دبن گے
کہولا الٰہ الا اللہ ہے محمد پاک رسول اللہ

ایتھے جو آیا مر جائے گا سب دولت مال لٹائے گا پھر مڑ کے کدی نہ آئے گا
کہولا الٰہ الا اللہ ہے محمد پاک رسول اللہ

کئی یار پیاریاں یاراں دے دلدار اپنے دلداراں دے جا لیٹے وچ مزاراں دے
کہولا الٰہ الا اللہ ہے محمد پاک رسول اللہ

ایہہ پنجرا بہت پرانا ایں ایس پنچھی نے اُڈ جانا ایں جا جنگل ڈیرا لانا ایں
کہولا الٰہ الا اللہ ہے محمد پاک رسول اللہ

ایہہ کلمہ نور ونور میاں کرے عیب کفر سب دور میاں سوہناں دسیا ورد ظہور میاں
کہولا الٰہ الا اللہ ہے محمد پاک رسول اللہ

ایہو افضل ذکر پچھان دِلا آیا وِچ حدیث بیان دِلا ایہو مطلب خاص قرآن دلا
کہولا الٰہ الا اللہ ہے محمد پاک رسول اللہ

ایس کلمے دے راز نیارے نے ایس ڈبدے بیڑے تارے نے سانوں دسیاؔ نبی پیارے نے
کہولا الٰہ الا اللہ ہے محمد پاک رسول اللہ

جو شان ہے احمد پیارے دا نہیں شان اوہ عالم سارے دا نہیں کوئی مثل اوس راج دُلارے دا
کہولا الٰہ الا اللہ ہے محمد پاک رسول اللہ

اوہدی دو جگ دے وچ شاہی اے اوہدا حکم ہمیشہ جاری اے اوہدی ملک ایہہ خلقت ساری اے
کہولا الٰہ الا اللہ ہے محمد پاک رسول اللہ

سر صدقے کلمے والے توں اُس اُمت دے رکھوالے توں بنی نوری تاجاں والے توں
کہولا الٰہ الا اللہ ہے محمد پاک رسول اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سوہنا گنبد سبز سہاوے نی پیا دوروں نظری آوے نی ویکھ عاشق صدقے جاوے نی

کہو لا الٰہ الا اللہ ہے محمد پاک رسول اللہ

کی صفت کراں چوہاں یاراں دی اونہاں ربدے فرمان برداراندی جہڑا منکر لائق ناراں دی

کہو لا الٰہ الا اللہ ہے محمد پاک رسول اللہ

جہڑا چونہہ یاراں دا یار نہیں اوہدا پنجتن نال پیار نہیں اوہدے کلمے دا اعتبار نہیں

کہو لا الٰہ الا اللہ ہے محمد پاک رسول اللہ

اللہ اللہ ہو لا الٰہ الا ہو

اللہ اللہ لا الٰہ الا ہو

آمنہ بی بی کے گلشن میں آئی ہے تازہ بہار پڑھتے ہیں صلی اللہ وسلم آج درو دیوار

نبی جی اللہ اللہ لا الٰہ الا ہو

بارہ ربیع الاول کو وہ آیا دُرِیتیم ماہِ نبوت، مہر رسالت صاحب خلق عظیم

نبی جی اللہ اللہ لا الٰہ الا ہو

حامد محمود اور محمد دو جگ کا سردار جان سے پیارا، راج دُلارا، رحمت کی سرکار

نبی جی اللہ اللہ لا الٰہ الا ہو

یٰسین وطٰہٰ کملی والا قرآں کی تفسیر حاضر وناظر، شاہد وقاسم آیا سراج منیر

نبی جی اللہ اللہ لا الٰہ الا ہو

اوّل وآخر سب کچھ جانے دیکھے بعید وقریب غیب کی خبریں دینے والا اللہ کا وہ حبیب

نبی جی اللہ اللہ لا الٰہ الا ہو

درد مندوں کی سننے والا بے کس کا غمخوار دکھیا دلوں کا ہے وہ سہارا حامی روز شمار

نبی جی اللہ اللہ لا الٰہ الا ہو

دور بلائیں کرنے والا اُمت کا غم خوار حافظ وحامی، شافع ونافع رحمت کی سرکار

نبی جی اللہ اللہ لا الٰہ الا ہو

پیاری صورت ہنستا چہرہ، منہ سے جھڑتے پھول نور کا پتلا، چاند سا ٹکڑا حق کا پیارا رسول

نبی جی اللہ اللہ لا الٰہ الا ہو

کفر وشرک کی کالی گھٹائیں ہو گئیں ساری دور مشرق ومغرب دنیا اندر ہو گیا نور ہی نور

نبی جی اللہ اللہ لا الٰہ الا ہو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بارہ ربیع الاول آیا کیتا کرم کریم

نبی جی اللہ اللہ، لا الہ الا اللہ
باراں ربیع الاول آیا کیتا کرم کریم
آمنہ بی بی دی وچہ گودی آیا دُرِ یتیم
نبی جی اللہ اللہ، لا الہ الا اللہ
اوہ آیا ہر اک دی ویکھو ہتھ ہے جس دے لاج
مشرق مغرب تے راج ہے جس دانبیاں دا سرتاج
نبی جی اللہ اللہ، لا الہ الا اللہ
آیا والی دو جگ دا تے اللہ دا مقبول
شافع محشر ساقی کوثر ساڈا پاک رسول
نبی جی اللہ اللہ، لا الہ الا اللہ
حوراں رَل مل آئیاں عرشوں لے جنت دے ہار
پایا گل وچہ آکھن پیاں تیرے اسیں نثار
نبی جی اللہ اللہ، لا الہ الا اللہ
چڑھدے لہندے وچ دنیا دے ہو یا نور و نور
کفر دیاں تاریکیاں جو سن ہو گیاں سب دور
نبی جی اللہ اللہ، لا الہ الا اللہ
بیوہ اُتے یتیماں تائیں چڑھیاں خوشیاں آن
آیا بن کے رحمت سوہنا دو جگ دا سلطان
نبی جی اللہ اللہ، لا الہ الا اللہ

ہر دم از ما صد درود و صد سلام

بعد ازیں گویم نعت مصطفیٰ آنکہ عالم یافت از نورش صفا
اتھیں بعد بیان کراں میں صفت نبی دی بھائی
جس دے نور مبارک پاروں پائی جگ صفائی
سید الکونین ختم المرسلین آخر آمد بود فخر الاوّلین
دو جگ دے سردار بلا شک خاتم کل رسولاں
آخر آئے فخر اولیں دے ہادی سب جھولاں
آں کہ آمد نہ فلک معراج او انبیاؤ واولیاء محتاج او
زینہ پاک نبی سرور دا نو آسمان گرامی
نبی ولی محتاج انہاندے ادبوں کرن غلامی
شد وجودش رحمتہ للعالمین مسجد او شد ہمہ روئے زمین
رحمت سب جہانیاں کا رن پاک وجود نبی دا
ہو گئی مسجد حضرت کا رن سارا طبق زمی دا
صد ہزاران رحمت جاں آفرین بروی وبر آل پاک طاہرین

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لکھ ہزاراں رحمت ربدی اوپر نبی ربانے
آل اصحاباں پاکاں اوپر عالی شان گھرانے

آں کہ شد یارش ابوبکر وعمر از سر انگشت اوشق شد قمر
دیکھو عالی شان نبی ﷺ دے جس دم حکم سنایا
ہو دو ٹکڑے چن آسمانوں جھولی دیوچہ آیا

آن یکے اورا رفیق غار بود وان دگرلشکر کش ابرار بود
یار نبی ﷺ دا غار وچالے سی صدیق سہارا
دوجاشاہ لشکر اسلامی عادل عمر پیارا

صاحبش بودند عثمان وعلی بہرآں گشتند در عالم ولی
تیجا یار غنی متوالا چوتھا شیر خدائی
حضرت دے طفیلوں انہاں دوجگ عزت پائی

آن یکے کان حیا وحلم بود واں دگرباب مدینہ علم بود
کان حیا حلم دی آہی شاہ عثمان نورانی
شہر علم داسی دروازہ صفدر شیر حقانی

آن رسول حق کہ خیر الناس بود عم پاکش حمزہ وعباس بود
سب جگ نالوں افضل اکرم ہیسن نبی ﷺ تہامی
حمزہ تے عباس انہاندے چاچے پاک گرامی

ہر دم از ما صد درود وصد سلام بر رسول وآل واصحابش تمام
دم دم سو صلوٰۃ سلاماں بھیجاں اسیں گناہیں
حضرت آل صحاباں اوپر ادبوں شام صباہیں

اللّٰھم لك الحمد علی الکمال والتمام واجعله لی ذخرانا فعا وخیرا باقیا ما دام اختلاف اللیالی والایام ۔ اللّٰھم احرسنی بعینك التی لا تنام وبرکنك الذی لا یرام وعافنی عن جمیع الالآم والاسقام واجعلنی ممن صلح قلبه وحسن حاله یا ذالجلال والاکرام بحرمة سید الانام، صلوات الله وسلامه علیه وعلی اله وصحبه العظام برحمتك یا ارحم الراحمین ویا اکرم الاکرمین امین ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دعائے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ

امام غزالی علیہ الرحمہ کے ایک تلمیذ نے آپ علیہ الرحمہ سے دعا کی درخواست کی تو آپ نے صحیح احادیث سے ماخوذ ایک دعا کی تلقین فرمائی اور اس دعا کو اپنے قیمتی اوقات میں بالخصوص ہر نماز کے بعد کرنے کا حکم دیا۔ بمعہ ترجمہ لکھی جارہی ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنَ النِّعْمَۃِ تَمَامَھَا وَمِنَ الْعِصْمَۃِ دَوَامَھَا وَمِنَ الرَّحْمَۃِ شُمُوْلَھَا وَمِنَ الْعَافِیَۃِ حُصُوْلَھَا وَمِنَ الْعَیْشِ اَرْغَدَہٗ وَمِنَ الْعُمُرِ اَسْعَدَہٗ وَمِنَ الْاِحْسَانِ اَتَمَّہٗ وَمِنَ الْاِنْعَامِ اَعَمَّہٗ وَمِنَ الْفَضْلِ اَعْذَبَہٗ وَمِنَ اللُّطْفِ اَقْرَبَہٗ ۔ اَللّٰھُمَّ کُنْ لَّنَا وَلَا تَکُنْ عَلَیْنَا اَللّٰھُمَّ اخْتِمْ بِالسَّعَادَۃِ اٰجَالَنَا وَحَقِّقْ بِالزِّیَادَۃِ اٰمَالَنَا وَاقْرِنْ بِالْعَافِیَۃِ غُدُوَّنَا وَاٰصَالَنَا وَاجْعَلْ اِلٰی رَحْمَتِکَ مَصِیْرَنَا وَمَاٰلَنَا وَاصْبُبْ سِجَالَ عَفْوِکَ عَلٰی ذُنُوْبِنَا وَمُنَّ عَلَیْنَا بِاِصْلَاحِ عُیُوْبِنَا وَاجْعَلِ التَّقْوٰی زَادَنَا وَفِیْ دِیْنِکَ اجْتِھَادَنَا وَعَلَیْکَ تَوَکُّلَنَا وَاعْتِمَادَنَا ۔ اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْنَا عَلٰی نَھْجِ الْاِسْتِقَامَۃِ وَاَعِذْنَا فِی الدُّنْیَا مِنْ مُّوْجِبَاتِ النَّدَامَۃِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَخَفِّفْ عَنَّا ثِقْلَ الْاَوْزَارِ وَارْزُقْنَا عِیْشَۃَ الْاَبْرَارِ وَاکْفِنَا وَاصْرِفْ عَنَّا شَرَّ الْاَشْرَارِ وَاَعْتِقْ رِقَابَنَا وَرِقَابَ اٰبَآئِنَا وَاُمَّھَاتِنَا وَاِخْوَانِنَا وَاَخَوَاتِنَا وَمَشَآئِخِنَا مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِکَ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا کَرِیْمُ یَا سَتَّارُ یَا حَلِیْمُ یَا جَبَّارُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَ یَا اَوَّلَ الْاَوَّلِیْنَ وَیَا اٰخِرَ الْاٰخِرِیْنَ وَیَا ذَا الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنَ وَیَا رَاحِمَ الْمَسَاکِیْنَ وَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۔

ترجمہ: اے عزوجل! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کامل نعمت...... دائمی عصمت (یعنی ہمیشہ کی پاکدامنی)...... اور ایسی رحمت کا جو میرے تمام امور و معاملات کو شامل ہو...... اور تجھ سے دائمی خیر و عافیت...... خوشحال زندگی...... سعادتوں سے بھرپور لمبی طویل عمر...... کامل و مکمل احسان...... ہر حال میں انعام و اکرام...... فضل و کرم...... اور ایسا لطف و عطا مانگتا ہوں جو مجھے تیری بارگاہ کے مزید قریب کردے۔

☆...... اے اللہ عزوجل! ہماری مدد فرما...... ہر نقصان سے محفوظ و مامون فرما...... ہمیں سعادت و عافیت کی موت عطا ہو...... ہماری اُمیدیں پوری فرما بلکہ اُمیدوں سے بڑھ کر عطا فرما د ہماری صبح و شام کو عافیت سے ہمکنار فرما...... ہمارا انجام و اختتام اپنی رحمت کی جانب فرما...... ہمارے گناہوں کی سیاہی پر اپنی مغفرت کی بارش برسادے...... ہمارے عیبوں کی اصلاح فرما کر ہم پر احسان فرما...... تقویٰ و پرہیزگاری ہمارا زادِ راہ بنادے...... اپنے دین کی سربلندی کے لئے ہماری ہر کوشش قبول فرما...... تجھی پر ہمارا بھروسہ ہے...... اور تو ہی ہمارا سہارا ہے۔

☆...... اے اللہ عزوجل! ہمیں راہِ استقامت پر ثابت قدم رکھنا...... روزِ حشر شرمندگی کا باعث بننے والے اعمال سے بچا...... گناہوں کا بوجھ ہلکا فرما...... نیک لوگوں جیسی زندگی عطا فرما...... اپنے سوا کسی کا محتاج نہ کرنا...... برے لوگوں کے شر سے بچا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆......اے اللہ عزوجل! ہمیں ہمارے آباؤ اجداد ہماری ماؤں، بہنوں، بھائیوں اور ہمارے مشائخ عظام واساتذہ کرام کو جہنم کی آگ سے محفوظ فرما......یا عزیز یا غفار ...... یا کریم یا ستار ...... یا علیم یا جبار ...... یا اللہ یا اللہ یا اللہ! ...... برحمتك یا ارحم الراحمین۔

☆......اے ہر اول سے پہلے! ......اے ہر آخر کے بعد موجود رہنے والے! ......اے طاقت وقوت والے! ......اے مسکینوں پر عنایتیں کرنے والے! ......اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم فرمانے والے! ......لا الٰـہ الا انت سبحانك انی کنت من الظالمین......

وصلی اللہ تعالٰی علٰی سیدنا محمد والہ وصحبہ اجمعین والحمد للہ رب العالمین۔

فریاد ہے تجھ سے اے میرے پروردگار: اختتامی دعا

فریاد ہے تجھ سے اے میرے پروردگار! ہمیں جہنم کی آگ سے خلاصی دے دے۔ اے اللہ میں تجھ سے تیرے نام کے وسیلے سے دعا کر رہا ہوں۔ اے اللہ، اے مہربان، اے نہایت رحم کرنے والے، اے صاحب کرم، اے ہمیشہ رہنے والے، اے صاحب عظمت، اے ازل سے موجود، اے علیم ودانا، اے حلیم وبردبار، اے صاحب حکمت، پاک ہے تو، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ فریاد ہے تجھ سے، اے میرے پروردگار ہمیں جہنم کی آگ سے خلاصی دے دے۔ اے آقاؤں کے آقا، اے دعاؤں کے قبول کرنے والے، اے درجات کو بلند کرنے والے، اے نیکیوں کے مالک، اے خطاؤں کے بخشنے والے، اے طلب سے بڑھ مطابق عطا کرنے والے، اے توبہ قبول کرنے والے، اے آوازوں کے سننے والے، اے پوشیدہ امور کے جاننے والے، اے بلاؤں کے دفع کرنے والے، اے بہترین بخشنے والے، اے بہترین مدد کرنے والے، اے بہترین فیصلہ کرنے والے، اے بہترین رزق دینے والے، اے بہترین ذمہ دار، اے بہترین توصیف کرنے والے، اے بہترین یاد رکھنے والے، اے بہترین میزبان، اے بہترین احسان کرنے والے، اے وہ جو صاحب عزت وجمال، اے وہ جو صاحب قدرت وکمال، اے وہ جو صاحب حکومت وجلال، اے وہ جو بڑی شان والا اور بلند وبالا، اے وہ جو بوجھل بادلوں کو پیدا کرنے والا ہے، اے وہ جو شدید طاقتوں والا ہے، اے وہ جس کے پاس بہترین ثواب ہے، اے وہ جس کے پاس اُم الکتاب ہے۔

اے اللہ میں تجھ سے تیرے نام کے واسطے سے دعا کر رہا ہوں!!! اے انتہائی مہربان، اے صاحب احسان، اے جزا دینے والے، اے حاکم مطلق، اے راضی ہو جانے والے، اے مغفرت کرنے والے، اے پاکیزہ صفات والے، اے معین ومددگار، اے صاحب احسان وبیان، اے وہ جس کی عظمت کے حضور ہر شے سرنگوں ہے، اے وہ جس کی قدرت کے سامنے ہر شے سراپا تسلیم ہے، اے وہ جس کی عزت کے مقابل میں ہر شے مطیع ومنقاد ہے، اے وہ جس کی ہیبت کے سبب ہر شے سر جھکائے ہوئے ہے، اے وہ جس کے خوف سے ہر شے اس کی اطاعت وبندگی میں محو ہے، اے وہ جس کے ڈر سے پہاڑ شگافتہ ہو جاتے ہیں، اے وہ جس کے حکم سے آسمان قائم ہیں، اے وہ اس کی اذن سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

زمین برقرار ہے اے وہ کہ رعد اس کی حمد کی تسبیح کر رہی ہے، اے وہ جو اپنی حکومت میں رہنے والوں پر کسی طرح کا ظلم نہیں ڈھاتا، اے غلطیوں کے درگزر کرنے والے، اے بلاؤں کے دور کرنے والے، اے امیدوں کی آخری منزل، اے عطیات میں فیاضی کرنے والے، اے ہدیہ اور تحائف کے عطا کرنے والے، اے مخلوقات کے روزی رساں، اے تقدیر کا فیصلہ کرنے والے، اے شکوہ وشکایت سننے والے، اے مخلوقات کو دوبارہ زندہ کرنے والے، اے قیدیوں کو آزادی بخشنے والے، اے لائق حمد وثناء، اے صاحب شان وشوکت، اے بزرگ وعالی مرتبت، اے صاحب عہد وفا، اے صاحب عفو ورضا، اے صاحب احسان وعطا، اے صاحب فضل وقضا، اے صاحب عزت وبقا، اے صاحب جود وسخا، اے عنایتوں اور نعمتوں کے مالک۔

اے اللہ میں تجھ سے تیرے نام کے واسطے سے دعا مانگ رہا ہوں!! اے آفتوں کو روکنے والے، اے بلاؤں کو دور کرنے والے، اے رفعت عطا کرنے والے، اے ایجاد کرنے والے، اے منفعت بخشش، اے دعاؤں کو سننے والے، اے جمع کرنے والے، اے شفاعت قبول کرنے والے، اے سب کو گھیرے ہوئے، اے غنی اور تونگر، اے ہر مصنوع کے صانع، اے ہر مخلوق کے خالق، اے ہر ایک کو رزق دینے والے رازق، اے ہر غلام کے مالک، اے ہر مصیبت زدہ کی پریشانی کو دور کرنے والے، اے ہر غمگین کے غم کو زائل کرنے والے، اے قابل رحم پر رحم کرنے والے، اے بے سہارہ کی مدد کرنے والے، اے ہر عیب دار کی پردہ پوشی کرنے والے، اے ہر ٹھکرائے ہوئے کی پناہ گاہ، اے سختیوں کے وقت میرا سہارا، اے مصیبت کے وقت میری امید، اے وحشت کے عالم میں میرے مونس، اے تنہائی کے ہنگامہ میں میرے ہمدم، اے نعمتوں کے وقت میرے مالک، اے کرب واضطراب میں میرے فریاد رس، اے حیرت واستعجاب کے وقت میرے رہنما، فقر واحتیاج کے موقع پر میرے حاجت روا، اے مجبوری کے وقت میری پناہ گاہ، اے خوف کے عالم میں میرے مددگار، اے غیب کے جاننے والے، اے گناہوں کی مغفرت کرنے والے، اے عیبوں پر پردہ ڈالنے والے، اے ہر مصیبت کے دور کرنے والے، اے دلوں کو منقلب کرنے والے، اے دلوں کا مداوا کرنے والے، اے دلوں کو منور کرنے والے، اے دلوں کے مونس وہمدم، اے دکھ وغم کے دور کرنے والے، اے رنج والم سے رہائی دینے والے۔

اے اللہ میں تجھ سے تیرے نام کے وسیلے سے دعا مانگ رہا ہوں!! اے بزرگ وبرتر، اے صاحب جمال، اے ذمہ دار، اے کفالت کرنے والے، اے راہنما، اے ضمانت دینے والے، اے زمانے کو پلٹانے والے، اے لغزشوں سے بچانے والے، اے طاقت دینے والے، اے متحیر افراد کے راہنما، اے فریادیوں کے فریاد رس، اے نالہ وشیون کرنے والوں کو انصاف دینے والے، اے پناہ چاہنے والوں کو پناہ دینے والے، اے خوف زدہ کو امان دینے والے، اے مومنین کے معین ومددگار، اے مسکینوں پر رحم کرنے والے، اے عاصیوں کے ملجا وماویٰ، اے گناہگاروں کو بخشنے والے، اے مضطر وپریشان حال کی دعا کو قبول کرنے والے، اے سخاوت اور احسان کرنے والے، اے فضل وکرم کرنے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

والے، اے امن وامان دینے والے، اے بابرکت اور پاکیزگی کے مالک، اے علم اور بیان کے مالک، اے رحمت اور خوشنودی کے مالک، اے دلیل و برہان کے مالک، اے عظمت اور سلطنت کے مالک، اے مہربانی اور معاونت کرنے والے، اے عفوودرگزر کرنے والے، اے وہ جو ہر شے کا پالنہار ہے، اے وہ جو ہر شے کا معبود ہے، اے وہ جو ہر شے کا پیدا کرنے والا ہے، اے وہ جو ہر شے کا بنانے والا ہے، اے وہ جو ہر شے سے پہلے موجود تھے، اے وہ جو ہر شے کے بعد باقی رہیں گے، اے وہ جو ہر شے سے بلند و بالا ہیں، اے وہ جو ہر شے کا جاننے والا ہے، اے وہ جو ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔ اے وہ جس کے لئے بقا ہے اور ہر شے کے لئے فنا ہے۔

اے اللہ میں تجھ سے تیرے نام کے واسطے سے دعا کر رہا ہوں!! اے سلامتی والے اے حفاظت کرنے والے، اے بنانے والے، اے سمجھانے والے، اے واضح کرنے والے، اے آسان کر دینے والے، اے طاقت عطا کرنے والے، اے زینت دینے والے، اے اعلان کرنے والے، اے تقسیم کرنے والے، اے ہمارے پروردگار، اے ہمارے معبود، اے ہمارے سردار، اے ہمارے مولا، اے ہمارے ناصر، اے ہمارے محافظ، اے ہمارے رہنما، اے ہمارے مددگار، اے ہمارے محبوب، اے ہمارے حکیم: تو پاک ہے تیرے سوا کوئی اور معبود نہیں، تجھی سے فریاد ہے، ہمیں دونوں جہاں کی بھلائیاں نصیب فرما اور عذاب قبر و دوزخ سے نجات دلا۔

اے صاحب احسان وعطا، اے صاحب الطاف وکرم

اے صاحب قوت جزا، اے صاحب احسان وکرم

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَ تُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ○ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

(دعاگو طالب دعا)

غلام حسن قادری

☆☆☆☆☆

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books
taunnabi.blogsp
hive.org/details/@zohaibh